CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ں 992

طلسم ہوش ربا

جلد چہارم

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری۔ پٹنہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

~~प्रति~~ प्राप्ति
12/5/91

तिलस्म होशरुबा खण्ड - ४

लेखक - सैय्यद मुहम्मद हुसैन
प्रकाशक - खुदा बक्स ओरिन्टल पब्लिक लाइब्रेरी
पटना

कीमत - १००/-

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طلسم ہوشربا

جلد چہارم

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تقسیم کار :
مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی 110025

صدر دفتر :
مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی 110025

شاخیں :
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی 110006
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنسس بلڈنگ، بمبئی 110003
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکٹ، علیگڑھ 202001

اشاعت : ۱۹۸۸ء
قیمت : سو روپے

برٹی آرٹس پریس (پروپرائٹر مکتبہ جامعہ لمیٹڈ)، پٹودی ہاؤس نئی دہلی سے طبع ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیشگفتار

داستان امیر حمزہ صاحبقران،
جس کے آٹھ دفتر ہیں۔ دفتر پنجم
طلسم ہوشربا
جو کل داستان امیرِ حمزہ کی جان ہے
اور، جس کی سات جلدیں ہیں
اس کی اوّل چار جلدوں کا ترجمہ منشی محمد حسین جاہؔ مرحوم نے
اور آخری تین جلدوں کا ترجمہ منشی احمد حسین قمرؔ نے فرمایا

—— طلسم ہوشربا (طبع سوم)، ۵/۱ 'خاتمۃ الطبع' از جانب مطبع/۹۶۴

آٹھ دفتروں کی چھیالیس جلدوں پر مشتمل تقریباً پچاس ہزار صفحات پر پھیلی داستان امیر حمزہ کا یہ پانچواں دفتر 'طلسم ہوشربا' جو قریب دس ہزار صفحات پر پھیلا ہوا اردو زبان کا طویل ترین نثری شاہکار ہے جسے اردو کی اپنی چیز اور خالص تصنیف ہونے کے باوجود اس کے لکھنے والے (کبھی کبھی بہک جانے کی بات اور ہے!) خاکساری اور انکساری سے ترجمہ ہی کہتے رہے!! اور جو ۱۹ ویں صدی میں اس طویل داستانی سلسلہ کی شائع ہو کر منظر عام پر آنے والی پہلی کتاب ہے، پیش خدمت ہے۔

طلسم ہوشربا، جس کا محض نام ہی ہمیں ایک ایک طلسمی دنیا میں لے جاتا ہے، اس معنی میں اردو نثر کا شاہکار ہے کہ اردو میں اتنے وسیع اور متنوع پیمانہ پر نثر کا استعمال کسی دوسری جگہ نہیں ملتا —— اور نہ اتنے بڑے پیمانے پر رزم (= حمزہ وغیرہ) بزم (= عاشقی وغیرہ) اور عیاریاں (= عمرو وغیرہ) کہیں اور مل سکیں گی۔

آٹھ دفتری داستان امیر حمزہ کے اس پانچویں دفتر یعنی 'طلسم ہوشربا' کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ داستان کے بقیہ سات دفتروں کی تو تھوڑی بہت، فارسی بنیادیں مل جاتی ہیں —— لیکن دفتر پنجم یعنی طلسم ہوشربا خالص ہندستانی تخلیق ٹھہرتی ہے، اور اس لحاظ سے ہندستان کو اردو زبان کا ایک نادر تحفہ جس کا پہلا ڈھانچہ سن ستاون سے قبل رام پور میں میر احمد علی نے کھڑا کیا، اور جسے ان کے بعد اگلی پیڑھی کے انبا پرشاد (شاگرد میر احمد علی) نے (اس سماعی روایت کو) اور مضبوط کیا اور پھر ان کے بیٹے غلام رضا نے 'سمع' کو 'بصر' میں ڈھال کے سنی جانے والی داستان کو پڑھی جانے والی کتاب میں ڈھال دیا جو چودہ جلدوں میں، غیر مطبوعہ، رضا لائبریری رام پور میں موجود ہے۔

طلسم ہوشربا اصلاً سات بلکہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے (کہ جلد ۵ کے ۲ حصے ہیں) اور ۲ جلدیں مزید، بقیہ طلسم ہوشربا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی آئیں، اس طرح اس کی کُل دس جلدیں ہوتی ہیں۔ گویا پوری ۴۶ جلدی داستان حمزہ کے دسویں حصے ایک چوتھائی سے کچھ ہی کم حصے پر ہوشربا حاوی ہے۔ یہ دو داستان گویوں کا کارنامہ ہے: محمد حسین جاہ نے اولیں چار جلدیں لکھیں احمد حسین قمر نے بقیہ ساری جلدیں تمام کیں۔

یہ داستانیں لکھی بعد میں گئیں، سنائی پہلے! اس لیے لکھت میں آنے سے قبل ہی مشہور ہو جاتیں اور لکھ جانے کے بعد بھی سنائے جانے میں زیادہ فرق نہیں آیا۔ داستان امیر حمزہ، اور اس داستانی سلسلے کی اہم ترین کڑی طلسم ہوشربا کو، اردو میں جتنا پڑھا گیا، اور جتنا سنا گیا، اردو کی کوئی اور تخیل تخلیق، اس اعتبار سے، اس کے نصف قد کو بھی نہیں پہنچتی۔ عوام الناس سے لیکر نوابوں اور بادشاہوں تک، غربا سے امرا تک، شعرا و ادبا تک (مرزا غالب بھی!)، سب اس کی زلف کے اسیر تھے! پہلی جنگ اور پھر دوسری جنگ عظیم تک یہ محیط کُل کی روایت کسی نہ کسی طور جاری رہی اگرچہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے درمیانی عرصے میں گھٹیا درجہ پر ندیم صہبائی فیروز پوری، او نچے درجہ پر ظفر عمر (بہرام کی گرفتاری، نیلی چھتری وغیرہ) اور خالص ترجمہ کے درجہ پر تیرتھ رام فیروز پوری خاموشی سے طلسم کی جگہ لیتے چلے گئے! فرصت اور مہلت کے اوقات سکڑ رہے تھے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سننے سنانے سے زیادہ اب پڑھنے کا دور حاوی آچکا تھا۔ تاہم وہ کرشمہ زائیاں اور سحر طرازیاں، وہ تخیل کی آزاد اڑان، وہ نیکی اور بدی سے ملی جلی زندگی کا تنوع اور اس میں ہیرو کی حیرت ناک غیر معمولی بہادری اور ذہانت اور ان کے بل پر اعلیٰ ترین کامرانی ——— اس سب کو دیکھنے کی خو تو تھی ہی، وہ داستان امیر حمزہ نہ سہی تیرتھ رام فیروز پوری کے اسرار دربار لندن اور گردش آفاق کا مترجم سلسلہ سہی! بہرام کے کارنامے ہی سہی! وقت سکڑ رہا تھا اس کے ساتھ حجم بھی سکڑتا رہا۔ یہاں تک کہ آزادی کے بعد وہ سیل بیکراں 'جاسوسی دنیا' اور 'طلسمی دنیا' جیسی جوئے کم آب میں سمٹ آیا۔ 'طلسمی دنیا' مقبول نہ ہو سکا کہ وقت جو بدل چکا تھا اس کا اندازہ اس کے سنچالکوں کو نہ ہو سکا۔ 'جاسوسی دنیا' البتہ اتنا ہی مقبول رہا جیسا اپنے زمانے میں طلسم ہوشربا تھا، اور یہ مقبولیت اس درجہ پر رہی کہ ابن صفی کے انتقال کو کئی سال گزر گئے لیکن پھر بھی 'جاسوسی دنیا' ابھی ایک دو سال قبل تک اسی پابندی کے ساتھ ماہنامہ کی شکل میں پرانے شماروں کو چھاپتا اور دھوم دھام سے فروخت ہوتا رہا ہے ——— اور سرحد پار متعدد مقبول ڈائجسٹ 'جاسوسی دنیا' کی پوری پوری کہانیاں اپنے یہاں تمام و کمال یا قسط وار دیتے رہتے ہیں۔ کسی نہ کسی طور تحیر زائی اور اس میں انسانی دلچسپی اسی طرح نئے نئے نقش بناتی رہی ہے!

ہندیرانی کلچر کی جو باقیات بیسویں صدی کے اوائل تک جتنی اور جس حد تک محفوظ رہ گئی تھیں، ہوشربا میں اس کلچر کے تقریباً ہر پہلو کی جھلکیاں مل جاتی ہیں۔ یہ کلچر جو ہند آریائی تہذیب کے دو دھاروں ملن تھا۔ عیسیٰ سے گیارہ بارہ سو سال پہلے کا دھارا اور عیسیٰ سے گیارہ بارہ سو سال بعد کا دھارا: جس میں دونوں نے اپنی اپنی حسین ترین روایتوں کو ہم آمیز کر کے دنیا کے ایک شکیل ترین تہذیبی آمیزہ کو جنم دیا۔ ہوشربا میں عالمی تاریخ و تہذیب کی اس خوبصورت یادگار کو بڑی تفصیل سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس دور کی تہذیب، سماج، اور زبان، ان تینوں کے مطالعہ کے لیے ہوشربا ایک قیمتی خزانہ ہے۔

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طلسمِ ہوشربا کا رشتہ اردو داستان کے رشتے سے فارسی داستانِ امیر حمزہ صاحبقراں (= قصۂ امیر حمزہ = حمزہ نامہ = رموزِ حمزہ = اسمار الحمزہ) سے جوڑا جاتا رہا ہے۔ جو روایۃً تو فیضی کی طرف منسوب کی جاتی رہی ہے لیکن جو واقعۃً فیضی سے قبل ہمایوں (م ۹۶۳ھ) کے عہد میں بھی موجود تھی اور اس دھوم دھام سے موجود تھی کہ ہمایوں نے اس عہد کے بہترین ایرانی فنکاروں کو اُسے مصوّر کرنے پر مقرر کیا، اور پھر اکبر کے عہد میں یہ کام انجام کو پہنچا (اس مصوّر حمزہ نامہ کے منتشر اوراق چند سال قبل آسٹریا سے طبع ہو چکے ہیں ۔ یہ اشاعت صرف تصاویر پر مشتمل ہے اور متن سے عاری ہے) مصوری پر جو مواد سامنے آیا ہے اس میں آسانی سے یہ تذکرہ مل جاتا ہے۔ اکبر کے عہد میں مغل مصوری اپنے عروج کو پہنچی ہوئی تھی ہندستانی اور ایرانی مصور مل کر فنِ مصوری نے جو شاہکار تخلیق کر رہے تھے ان میں حمزہ نامہ بھی شامل ہے - اور، ان میں خدابخش لائبریری کا تاریخِ خاندانِ تیموریہ کا مصوّر نسخہ بھی شامل ہے جو مصوری کی دنیا کا تاج محل کہلاتا ہے ــــــ یعنی قدیم زمانے کے حمزہ نامہ کو اکبر کے عہد میں بس مصوّر کیا گیا! اور یہ جو فیضی کا نام بار بار اس کے مصنّف کی حیثیت سے آتا رہا ہے تو عین ممکن ہے کہ جس طرح تاریخ خاندانِ تیموریہ میں قدیم تر تاریخوں سے مدد لیکر تاریخی متن بھی شامل رکھا گیا اسی طرح حمزہ نامہ کو دوبارہ لکھا گیا ہو اور لکھنے میں فیضی شامل رہے ہوں ۔ اتنی اہمیت جس داستان کو عہدِ ہمایوں میں حاصل ہو جائے، تو وہ جو ایک دوسری روایت کے مطابق اسے عہدِ تغلق کی چیز کہا گیا ہے، اور ایک تیسری روایت کے مطابق عہدِ غزنوی کی چیز ــــــ تو کوئی عجب نہیں کہ یہ سچ مچ اتنی ہی قدیم رہی ہو۔ فی الحال تو بس اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ خدابخش لائبریری میں ایک داستان فارسی میں زبدۃ الرموز کے نام سے موجود ہے جس کے مولف حاجی قصہ خواں ہمدانی نے ۱۰۲۲ھ/۱۶۱۳ء میں ــــــ حیدرآباد پہنچ کر اسے عبداللہ قطب شاہ کے لیے لکھا ــــــ لکھتے وقت ہمدانی کے پاس داستان حمزہ کے کئی نسخے تھے جن میں ابوالمعالی نیشاپوری، جلال بلخی، اور سلطان حسین مشتاقی کے فارسی ورژن قابلِ ذکر ہیں ۔ یعنی داستان کے متعدد نسخے ۱۶۱۲ء سے قبل بھی موجود تھے ۔

داستانِ امیر حمزہ فارسی میں جو بھی ملتی ہے، ایک جلد میں یا چھوٹی چھوٹی دو جلدوں میں دستیاب[1] ہے۔ اردو میں بھی یہ داستان فورٹ ولیم کالج کے توسط سے، خلیل علی خاں اشک کے قلم سے (۱۸۰۱ء)، ایک ہی حصہ میں آ گئی ۔ نصف صدی بعد امان علی خاں غالب لکھنوی نے (۱۸۵۵ء میں) اپنا ورژن اردو دنیا کے سامنے پیش کیا ۔ اسی آخر الذکر کو یا دونوں ورژنوں کو سامنے رکھ کر مطبع نولکشور نے عبداللہ بلگرامی کے قلم سے تیسرا ورژن (۱۸۷۱ء) پیش کیا جو معمولی ترمیموں کے ساتھ پہلے سیّد تصدق حسین

۱۔ رموزِ حمزہ تہران سے بھی شائع ہوئی اور نولکشور سے بھی۔ حال ہی میں تہران سے 'قصہ حمزہ یا حمزہ نامہ' بھی (مرتبہ جعفر شعار) معمولی ضخامت کی دو جلدوں میں شائع ہوا ہے، جو ایک قول کے مطابق، تہران سے ۱۲۷۴ھ میں سات جلدوں میں چھپا (خدابخش کیٹلاگ ۸/۱۸۱) خدابخش کیٹلاگر کو غلط فہمی ہوئی یہ سات جلدیں نہیں سات حصے تھے جو دو جلدوں میں سما گئے ہیں ۔

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رضوی ایڈیشن (۱۸۸۷ء) کی شکل میں، اور پھر آخری بار عبدالباری آسی (م ۱۹۴۵ء) ایڈیشن کی صورت میں سامنے آیا۔

پنچ تنتر/کلیلہ و دمنہ/انوار سہیلی اور الف لیلیٰ کے نمونے سامنے تھے ہی ، کہانی میں کہانی سننے کے لیے داستان طرازی کا مزاج کافی تھا۔ محلوں کے تھکے ہارے مکینوں کو اپنی آنکھیں تھکانے اور اپنا ذہن خرچنے کی کیا ضرورت، جب وہ کسی دوسرے کی زبان اور ذہن کچھ دیر کے لیے خرید کے ایک داستان سن کے خوابِ خرگوش میں چلے جاتے تھے۔ محلوں سے ہوتی یہ داستانیں شارہ شدہ گلیوں اور گھروں تک پہنچتی گئیں، اور داستان گو اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں طبقوں کے مذاق کا خیال رکھتا ہوا کلی پھندنے لگاتا چلا گیا۔ تاہم یہ کہنے اور سننے کی حد تک محدود داستان سننے سنانے میں ایک محلّے یا ایک شہر تک ہی محدود رہتی! مطبع والوں نے اندازہ لگا لیا کہ انھیں چھاپ دیا جائے تو اس میں دلچسپی لینے والوں کا جو وسیع تر متوقع حلقہ موجود ہے اُسے اس کی من چاہی چیز ملے گی تو وہ اس کا بہتر بدل دے گا (جس پر دنیا چل رہی ہے یعنی مالی منفعت!)۔ چنانچہ داستان گویوں کو داستان نویسوں میں تبدیل کر دیا گیا اور داستان امیر حمزہ کی مختصر سی ایک جلد ۴۶ ضخیم جلدوں میں ڈھلتی چلی گئی۔ داستان گو (جو اب داستان نویس تھے) اُسے ترجمہ بھی کہتے رہے (کہ رشتہ ماضی سے رکھنا اس عہد کا شیوہ تھا) تصنیف بھی (کہ واقعتہً تو یہ تصنیف ہی تھی!)۔

○

طلسم ہوشربا تصنیف ہے ترجمہ نہیں! طلسم ہوشربا، داستان امیر حمزہ کا ایک حصّہ بتایا جاتا رہا ہے۔ اور خود داستان ——— ایک قدیم تر فارسی قصّہ داستان امیر حمزہ سے ماخوذ بتائی جاتی رہی جبکہ ——— کوئی ایسی قدیم فارسی داستان امیر حمزہ دستیاب نہیں، موجودہ ضخیم داستان امیر حمزہ اردو جس کا ترجمہ قرار دی جا سکے ——— اور کوئی فارسی یا اردو داستانِ امیر حمزہ ایسی موجود نہیں کہ طلسم ہوشربا جس کا ترجمہ کہی جا سکے بجز اس کے کہ داستان امیر حمزہ اردو اس نام کی قدیم فارسی داستان کا چربہ ہے یا اسے اپنا سرچشمہ بنایا ہے ——— اور طلسم ہوشربا قدیم داستان یا اردو داستان سے مستفاد ہے تو محض اس حد تک کہ ناموں میں خاصا اشتراک ہے اور، کارناموں میں بھی جا بجا اشتراک ہے۔

دراصل اردو والوں نے عظیم تر ادبیات فارسی سے ناتا جوڑنے کی کوشش میں یہ کہنے میں فخر محسوس کیا کہ وہ طلسم خود تصنیف نہیں کر رہے، بلکہ داستان کے ایک اسی نام کے حصّے کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ تاہم چونکہ یہ امر خلاف واقع تھا اس لیے ایک ہی سانس میں اسے ترجمے کے ساتھ تصنیف بھی قرار دیتے رہے۔ اس میں ان طلسم کاروں کے ساتھ مطبع کے کارپردازوں اور مالکوں کو بھی برابر کا یا کچھ زیادہ ہی دخل رہا جنھوں نے اسے بھی اپنی بزنس یا تجارتی گُر کا حصّہ جانا کہ فارسی والوں سے رشتہ ظاہر کیا جاتا رہے کہ انیسویں صدی کے اواخر تک تنہا اردو میں وہ عظمت نہیں تھی جو فارسی کے نام سے وابستگی میں پیدا ہو جاتی تھی۔ ورنہ یہ سب کیا تھا کہ تسلسل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پانچ

کے ساتھ، بلکہ فقہی اصطلاح میں تواتر کے ساتھ، یہ روایت لکھنؤ اور دہلی دونوں میں عام ہے کہ بڑے داستان گو لکھتے نہیں تھے سناتے تھے ——— لکھنے والے 'کاتب' اسے سن کے لکھتے جاتے تھے۔ اور پھر، جب ہی کچھ چھپ کر آتا تھا تو مصنف پوری خاکساری سے اور طابع پوری تاجرانہ دانشوری کے ساتھ اس کارنامے کو تصنیف کے ساتھ ساتھ 'ترجمہ' بھی لکھ دیتا تھا۔

تصنیف کو ترجمہ کہہ کر پچھلوں سے رشتہ جوڑنے کی کوشش دراصل اس وقت کی ایک اہم قدر کا شریفانہ اظہار تھی کہ کسی سے کچھ لو تو احسان کا تقاضا ہے اس سے زیادہ بتاؤ جتنا اس کا حق ہے۔ اگر پچھلوں نے کوئی طلسم ہوشربا لکھی تھی تو وہ اگلوں کے لیے انسپریشن تو بہر حال بنی: اس کے کردار لیے، اس کے عیّار لیے، اور بھی کچھ باتیں آٹے میں نمک کے طور سے لے لیں۔ اب اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ اصل ۲۵ صفحے کی داستان ترجمے میں نو دس ہزار صفحوں پر پھیل گئی۔ اگر خیال اصلاً پیشرو کا ہے تو اس پر چاہے ایک پوری عمارت کی تعمیر ہو جائے، عمارت کا نام اس خیال آفریں کے نام پر ہی رہے: ایسی قدریں، اب اس عہد میں، جب پیشرووں کے پورے پورے افکار بس روا اپنے ناموں میں ٹانک لیتے ہیں، سمجھ میں آ بھی تو نہیں سکتیں!

جن پیشرو داستان نویسوں کے نام طلسم ہوشربا کے 'مترجم مصنفوں' نے لکھے ہیں وہ پرانے زمانے کے فیضی اور نئے عہد کے انبہ پرشاد، غلام رضا اور میر احمد علی ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ میر احمد علی، اور انبہ پرشاد کی روایت سے 'انبہ پرشاد کے بیٹے غلام رضا کی تصنیف کردہ طلسم ہوشربا چودہ جلدوں میں' طلسم باطن ہوشربا اور طلسم ہوشربا سے باطن کے نام سے رام پور میں **مخطوطہ** کی صورت میں محفوظ ہے۔ **یعنی** اردو میں یہ داستان ایسی ہی ضخامت کے ساتھ قبلاً وجود میں آ چکی تھی۔ لیکن جس طرح ان لوگوں نے بھی 'اصل فارسی' کو اپنا سرچشمہ بنایا تھا، **مطبوعہ** طلسم ہوشربا کے مصنفوں نے بھی 'اصل فارسی' کو اپنا ماخذ قرار دیا، یہ اور بات ہے کہ دونوں کا سرچشمہ یا ماخذ محض ایک خیالی وجود ہے 'یا اقلیدس کا ایک فرضی نقطہ' جو زیادہ سے زیادہ پھیل سکا تو نیشنل لائبریری کے بوہار کلیکشن کے 'قصہ فیلسوف' تک، جسے فہرست نگار (عبدالمقتدر) نے ہوشربا کا 'الاقصہ' ٹھہرایا، جو صحیح بات نہیں!

داستان امیر حمزہ، رموز حمزہ، قصۂ امیر حمزہ، اسمار الحمزہ، حمزہ نامہ، زبدۃ الرموز کہیں بھی طلسم ہوشربا کا نشان نہیں ملتا۔ دراصل یہ فارسی میں تھی ہی نہیں۔ اسے تو میر احمد علی اور میر قاسم علی اور ان کے شاگردوں نے اردو ہی میں لکھا۔ یہ اس کا پہلا نقش تھا (رام پور میں یہ داستانیں ۱۸۴۰ء – ۱۸۶۵ء کے درمیان لکھی گئیں) جو نولکشور سے قبل کی بات ہے۔ خود احمد حسین قمر نے اس کا اعتراف کیا ہے (ہوشربا ۵: ۲/ ۶۲۷) کہ مصنّف اوّل احمد علی ہیں۔

○

وہ مشہور روسی حکایت آپ تک بھی پہنچی ہو گی جس میں مہم جو جب ساری منزلیں سر کر کے اس چٹان تک پہنچ جاتا ہے جہاں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اب وہ بسہولت اپنا نام لکھ کر بقائے دوام کی ضمانت حاصل کر سکتا ہے تو اُسے وہاں یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے کہ ناموں کے لیے مخصوص ساری جگہ بھر چکی ہے، اب مزید گنجائش نہیں۔ لکھنا چاہو تو بیشک لکھ سکتے ہو لیکن بس آخری نام کھرچ کے! اس ہدایت نامہ میں یہ بات محذوف تھی کہ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا کہ تمہارے بعد آنیوالا بالکل اسی طرح تمہارا نام کھرچ کے اپنا نام لکھتا جائے گا اور اس کے بعد اس کا نام کوئی اور کھرچے گا اور اس کے بعد...۔

ہماری اقدار ایک ایک کر کے ریزہ ریزہ بکھر رہی ہیں۔ ایک اعلیٰ قدر کبھی یہ بھی رہی تھی کہ گزرے ہوؤں کے نیک نام کو ضائع نہ کرو ('نام نیک رفتگاں ضائع مکن')، شعر کے دوسرے حصہ میں ایک لالچ بھی دیا گیا ہے (کاش نہ دیا گیا ہوتا!) کہ جانے والوں کا نام قائم رکھو گے تو آنے والے تمہارا نام بھی بچالیں گے ('تا بماند نام نیک برقرار')۔ اقوام متحدہ کے سربراہ اور عظیم صوفی ہیمرشیلڈ کی وہ دلدوز چیخ آج بھی کانوں میں گونج رہی ہے کہ آخر نام میں کیا رکھا ہے! آخر ہم سب کی یہ کوشش کیا ہے؟ کہ جب ہم دنیا سے گزر جائیں تو زندوں کے خیالات بار بار ہمارے نام کے گرد گھومتے رہیں! ہمارا نام! بے نام ابدیت سے تو ہم بچ ہی نہیں سکتے۔ ہماری زندگی اور ہمارے اعمال کے نتائج کھرچے تو نہیں جا سکتے! نہ انہیں امتیاز یا نشانات ملنے سے روکا جا سکتا ہے!! وہ عزت کا باعث ہوں یا شرمندگی کا!!!

کسی گزرے ہوئے کا نام ضائع مت کرو، کوئی پچھلا نام کھرچو مت، مت کھرچو، کہ تمہارا نام وہاں آجائے! بالآخر تو تم بھی کھرچ دیے جاؤ گے!!

کتنے ہی معاملوں میں ہمارے پیشرو ہم سے بہت بڑے تھے، زیادہ خوش نصیب تھے، (مثلاً یہی کہ ان کے پاس وقت بہت تھا) طلسم ہوشربا کا خصوصاً اور داستان امیر حمزہ اور بوستان خیال وغیرہ کا عموماً جیسا تفصیلی مطالعہ ان لوگوں نے کیا اور اپنے مطالعہ کے جو نتائج قلمبند کیے وہ آج بھی اہمیت رکھتے ہیں۔

ان داستانوں کا دور بظاہر گزر چکا۔ ہمارے ہمعصروں میں بس شاید دس پندرہ لکھنے والوں نے یہ داستانیں الف سے یے تک پڑھی ہوں! اتنا ہی بہت ہے ہمارے لیے کہ کسی نے بھی 'ادب دوستی میں' اتنی فرصت تو نکالی؛ اور، شکر گزار ہونا چاہیے ہمیں ان محسنوں کا، جنھوں نے ہم پر روشن کیا کہ چالیس پچاس ہزار صفحات پر پھیلے ہوئے ان 'خاکساران جہاں' فنکاروں کو حقارت سے نہ دیکھیں، کون جانے کب اس گرد میں سے کسی سوار، کسی شہسوار، کا چہرہ چمک اٹھے!

قبلاً، کوئی کسی موضوع پر اچھا کام کر چکا ہو تو اس سے بہتر خراج تحسین اور کوئی ہے بھی نہیں جس کی طرح ہم نے ڈالی ہے؛ اس طور پر کہ پیشروؤں نے فن داستان گوئی پر، داستان امیر حمزہ پر، اور خصوصاً طلسم ہوشربا پر جو کچھ لکھا ہے اس کا متعلقہ حصہ طلسم ہوشربا کے اس خدابخش ایڈیشن کے ساتھ اقتباساً یکجا کر دیا جائے: پہلے تنقیدی اور تحسینی تحریریں ہوں جس سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قاری موضوع سے قریب ہوتا چلا جائے؛ درمیان میں 'برزخی' تحریریں ہوں، جن میں تحسین کے ساتھ تحقیق بھی جڑی ہوئی ہے اور آخر میں خالص تحقیقی تحریریں!

سو، یہ تحسینی، تنقیدی اور تحقیقی تحریریں مصنفوں کیلئے شکر گزاری کے ساتھ مقدمہ طلسم ہوشربا کے طور سے پیش کی جارہی ہیں۔

○

تہذیب سماج اور زبان ـــــ تینوں کے مطالعہ کے لیے طلسم ہوشربا ایک اہم ماخذ ہے۔ تہذیب اور سماج کو کچھ آپ خود تلاش کرلیں، کچھ ہم مدد کرتے ہیں!

زبان ایک سماجی عمل بھی ہے تہذیبی وسیلہ اظہار بھی۔ اس کے پیش نظر لفظیات کی شکل میں بازیافت کی ایک کوشش کی گئی ہے: یہ فرہنگ نہیں، یہ فرہنگ کا بدل بھی نہیں ہے۔ یہ صرف جاتے ہوئے زمانے کو لفظوں کے واسطے سے اسیر کرنے کی ایک آرزو ہے جسے صفحہ صفحہ اور سطر سطر تلاش کرکے یکجا کردیا گیا ہے کہ ان لفظوں، محاوروں، اصطلاحوں اور استعمالوں کے آئینہ میں بیسویں صدی کے اوائل تک کا رواجِ عام اور اس کے توسط سے، ممکن حد تک، وہ تہذیب اور سماج سامنے آجائے جسے تاریخ سے زیادہ معتبر اور بے سیل صورت میں ادب محفوظ رکھتا جاتا ہے! لفظیاتِ طلسم ہوشربا کو مقدمہ طلسم ہوشربا کی مانند مستقل بالذات الگ جلد کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے اس امید کے ساتھ کہ یہ دونوں ساتھی جلدیں اپنی حقیر جسامت کے باوجود متن کی دیو قامت جلدوں کے مطالعہ کی راہیں روشن کرنے میں معاون ہوں گی۔

ـــــــ عابد رضا بیدار

بیمنِ حمدِ حضرت کبریائی کون و مکان کا فرمائی ماشان

افسانۂ دلپذیر و قصۂ بے نظیر طلسم کلام سحر تاثیر و ہوش رُبائے جادو تقریر و عروس کلام زیبا و نوطرز تقریر مرصع و تحریر حیرت افزا اغنی

جلد چہارم

طلسم ہوشربا

ترجمہ داستان

امیر حمزہ صاحبقران

بار دوم

تصنیف ناظم فرشتہ زبان مورخ داستان گوئی شیرین بیان سخن سنج مصاحب خواقین پسندیدۂ السن امیران و رئیسان سرآمد اہل کمال سخنور بیمثال رمز آگاہ سید محمد حسین متخلص بہ جاہ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بحلیۂ طبع محلّی ہوئی

(باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ)

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جاہ پاکیزہ کہانسے لاؤن مین ایسی زبان
گرچہ غرق بحر عصیان ہون مگر ناپاک ہون
ہان ذرا آب ندامت بڑھکے طغیانی دکھا!
تاکہ آئے جوش مین دریاے رحم کردگار
پاک و صاف ایسا ہو یہ میرا لباس زندگی!
خانۂ دل مین مری روشن ہو نور شمع دین
ابر رحمت اُسکا جب برسے تو مین دھوکر زبان
بحر عالم مین اُسی کا بھر رہے ہین دم حباب
ہے زبان موج دریا پر اُسی حق کی ثنا
ایسی اُسنے چشم نرگس مین عطا کی روشنی
ہے اُسی کے عشق کا دیکھو گل لالہ مین داغ
جسطرف دیکھو اُسی کی شان آتی ہے نظر
تاکہ ہو اُس سے ادا حمد خدائے دوجہان
اور یہ میری حقیقت ہے کہ مشت خاک ہون
جوش بحر اشک تو مجھکو ڈبو دینے کو آ!
دھو گنہ میرے کہ بیڑا ہو دنیا مین ہو پار
تاکہ ہر ساعت بجالاؤن خدا کی بندگی!
رحم فرما ہر گھڑی ہو مجھپہ رب العالمین
حمد اُس خالق کی البتہ کرن کچھ کچھ بیان
موج اُسی کی یاد مین کھاتی ہے ہر دم پیچ و تاب
اور لب ساحل بھی ہے ذکر مین اُسکی سدا
صنعت صانع جو عالم کو ہے دکھلا رہی
ہے اُسی کے دھیان مین استادہ ہر اک سرو باغ
ہے اُسی خالق کی ہر اک مین قدرت جلوہ گر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو سکے گی کیا بیان ای جاہ توصیف خدا
ما عرفنا رحمۃ للعالمین نے جب کہا

گل ریزی عندلیب خامہ کی نعت سرور کائنات و تشفیع روز عرصات جناب خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین مین۔

سرور دنیا و دین محبوب رب العالمین
موجب یٰسین و طٰہ افتخار انبیا!
باعث ایجاد عالم بادشاہ ذی ہمم
آپ ہین سردار میکائیل و فرزند خلیل

یعنی ختم المرسلین مصباح بزم شرع و دین
آپ ہادی سبل ہین رہنمای جزو کل
فخر اسمعیل و آدم صاحب جود و کرم
تجھ سی کب طے ہوگی جاہ ہی نعت خیر الورا

آپکی نعلین پا ہی زینت عرش خدا
مقتدای ہر رسل ہین گلشن ایمان گل
آپ ایسی ہین جلیل ہی خادم در جبرئیل
جو ہین ممدوح آلہ برج رسالت کے ہین نگین

منقبت خوانی نقیب زبان کی لشکر توصیف مظہر العجائب و مظہر الغرائب حضرت امیر المومنین غالب کل غالب مولانا علی ابن ابی طالب علیہ السلام مین وصفت ائمہ ہدی علیہ التحیۃ والثنا

سنبھل ای خامہ پھر جوش سخن ہے
طبیعت مین ہی ہر دم جوش تعظیم!
بنی محبوب حق یہ اونکے محبوب
علی فرمان روای ملک ایمان
جو کھتی ہین نصیری مین کہون کیا
بلا سے گر نہین منکر کو اقرار
کیا امت پہ فرزندون کو قربان
روا کین حاجتین سائل کی کیا کیا
نہین ہی مدح کا یارا زبان کو!
کہان اتنا ہے سامان دو عالم
ہی بیشک ذات اونکی نور اجسام
وہی ہین رونق ایمان ہمارے
ہی ذات فاطمہ مختار جنت!
نہین اُنمین کسی صورت جدائی

زبان مصروف فکر پنجتن ہے
ثنا مرغوب ہی دل کو علی کی!
لکھون اک منقبت اسجا ہت خوب
علی شیر خدا شاہ دو عالم
وہ عین ذات ہی یہ بھی ہی زیبا
بچایا قہر سے خالق کے سب کو
ذرا دیکھو مرے مولا کا احسان
فدای نام اقدس کیون نہو جان
کہان وسعت ہی اس درجہ بیان کو
سیاہی ہون اگر یہ سارے دریا!
اُنھین پہ ہی حساب خلق اتمام
وہی زوج بتول پارسا ہین
اُنھین پر منحصر ہی کار جنت!
یہی ہین پنجتن مین اپنے قربان

جبین ہی رات و دن مشتاق تسلیم
صفت لکھتا ہون مین حق کی ولی کی
علی مشکلکشای جن و انسان!
علی ہین رونق بنیاد آدم!
دکھائی معجزے قائل ہین کفار
بجھایا آتش غیظ و غضب کو
بکے راہ خدا مین آپ مولا
مری مولا کے ہین عالم پہ احسان
کہ لکھے وصف سلطان دو عالم
نہو تحریر وصف ذات اصلا!
وہی ہین شافع عصیان ہماری
کہ جنکے نام پر جانین فدا ہین!
حسنؑ ہین اور حسینؑ آپسمین بھائی
مری مولا مری مالک ہین ہر آن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بس اونکے بعد تا مہدی دوران
نہ تھا مثل اُنکا اور اب ہے نہوگا
امام و پیشوا ہین سب مرے ہان
مجھے ماتم ہے ہر دم پنجتن کا
یہ سب نور خدا ہین میرے مولا
شہادت کو ہی بس نالہ دہن کا
جگر ہے اُنکے غم سے مثل گل چاک
رہا کرتی ہے سرکو رغبت خاک

دست مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات اُٹھانا اور بتضرع تمام گڑگڑانا

طفیل ان سبکے ای رب دوعالم
تجھے واضح ہی سب کچھ حال دلکا
خدایا دور کردے رنج دوری
قلق لاکھون طرح کے پیش آئے
کیا ناطاقتی نے زور اپنا ؛
رہا شاکر بلا سے آسمان پر ؛
انھین آنکھون سے دکھلا پھر وہ سامان
بڑھے رغبت دل افگاری سے کبتک
بشکل نقش پا مٹجائین حساد ؛
تو میری دوستون کو شاد کردے
مٹا دل سے مرے ہر طرح کا غم
عطا کر جینے والی مجھکو اولاد
مری دل کی ہو سب امید پوری
اکیلا پاکے غم نے خوب گھیرا
سُنایا آہ دل نے شور اپنا
بڑی بپتا بیان دل نے سہین ہین
نکلجائین طبیعت کی سب ارمان
مرے دشمن الٰہی خاک ہوجائین
نہون قید مصیبت سے وہ آزاد
رہون دنیا مین یارب آبرو سے
تمنا دل کی ہے جو اُسکو برلا
کرے جو اجڑی نگرکو میرے آباد
بہت کچھ رنج تنہائی اُٹھائے
نہ دیکھا شام فرقت کا سویرا
نہ آیا شکوہ قسمت زبان پر
موافر نہ جب وہ ہم ہین ہین
رہے تردامنی زاری سے کبتک
جگر دل اُنکی تن مین چاک ہوجائین
مری مالک مری فریاد سُن لے
رہون حرمت سے ہم چشمون مین اپنے

کہان تک جاوہ اظہار تمنا ؛ نکر تحریر اشعار تمنا ؛ قلم کو روک ضبط آرزو کر ؛ نئے مطلب کی تازہ جستجو کر

جلد سوم کی خاتمہ تک ذکر بقیہ داستانون کا تھا

سمجھ لین ناظرین داستان سب
طلسمی کر کے قاسم مرحلے طے !
جہان لشکر تھا حمزہ کا سر کوہ
ہوئی ہے قید بران دلاور !
مقابل فوج حیرت سے ہے مہرخ !
دکھائین اپنی جانبازی کا عالم
کسی صورت سے لشکر ناظمون کے
نہوئے پائے جس سے خبط مطلب
پھری لشکر کو اور رستے ہی مین تھی
فلک کے ظلم سے ہے وہ پراندوہ
اسد اور مہ جبین بھی ہین ابھی قید
تردد مین ہین عیاران فرخ
کسی صورت سے بران کو چھڑائین
مقابل مین ہین دونون سمت اترکے
بیان جلد سیوم یان تلک ہے
ہوئی پھر قید جور ساحران سے
طلسمی داستان ہے اس طرح پر
شہ افراسیاب ہی بانی کید ؛
کمرین عیاریان سب ملکے باہم !
ہنر عیاریون کے کچھ دکھائین
طلسم نور افشان پر جہانگیر

گئے ہین توڑنے اُسکو بتدبیر
فساد اُس سے جو ہوگا بادشہ سے
بیان واقعی موقع یہ ہوگا

وزیر بادشہ جو باغبان ہی
بیان اُسکا کیا جائیگا آگے
پتہ اسواسطے یہ لکھدیا ہے

لکمدر جس سے شاہ کا روان ہی
اسی صورت سے ہر اک داستان کا
تسلسل کو نہین جانے دیا ہے

کہ ربط قصہ سے ہر اک ہو آگاہ
سمجھ مین آئے تا مضمون دلخواہ

جادو طرازی خامۂ رنگین زبان بیان داستان دلستان مین یعنی رہائی پانا شہزادہ قاسم کا بعیاری سیّارۂ عیار اور اپنے لشکر مین آکر مارنا گوہر ساک جادو کو اور رہا ہونا لشکر امیر سحر سے اور عیاری کرنا برق فرنگی کا مہیب پیلتن پر سوار ہونے پر افراسیاب کے اور پانا خاک جمشیدی کے ڈبے کا اور عاجز کرنا لڑکر افراسیاب کو پھر جانا زندان طلسمات مین اور قتل کرنا محافظان زندان کو اور رہا کرنا بُران شمشیر زن کا اور لڑنا ناظمان طلسم ہوش رُبا کا مالکان دربند طلسم کوکب سے اور عیار نا عیارون اور عیارنیون کا باہم و دیگر حالات متعلق اُس داستان کے۔ لمولفہ

ساقی ساقی ہمارے ساقی
کیا شیشۂ و خم مین ہی نہین مے
اُٹھ شیشۂ مے کو بزم مین لا
دے خضر طریق بادہ خواران
ہشیار کہ فصلِ گل پھر آئی
گلشن مین بھی بزم مے جمی ہی
سبزہ کا جو جوش ہے زمین پر
طاؤس چمن مین ناچتا ہی
گلبُن مین چٹک رہی ہین کلیان
ہی پیالۂ گل شراب شبنم
قمری ہی سرو پہ راگ گاتی
گلشن مین ہر اک ہی فارغ البال

چوتھا ہی دور یہ پیارے ساقی
رزاق و رحیم ہے وہ معبود
ہو پیرِ مغان کا بول بالا
اے مرہم زخم جانِ مجروح
پھر بلبل باغ چہچہائی
سوسن سے بہار شام پیدا
وہ اطلس چرخ سے ہی بہتر
گل شاہد گلبدن کی صورت
لیتے ہین جمائی بادہ خواران
ہے موج ہوا کہ ساز کا تار
بلبل گل کے سہاگ گاتی
ہین طایر باغ سب نواسنج

کیون سست ہی فکر کیا تجھے ہی
سب کچھ ہے کرم مین اُسکے موجود
اے زینت بزم میگساران
دے مے کہ پھر آئی جسم مین روح
شادی جو عروس باغ کی ہے
روشن ہی وہان چراغ گل کا
نمگیرۂ ابر بھی تنا ہی
غنچہ ہے ہر اک دہن کی صورت
ہی کونسی چیز جو ہے یان کم
لغمون سے بھرا ہوا ہے گلزار
صیاد کا مٹ گیا ہی جنجال
صیاد کا نے خزان کا ہی رنج

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس باغ مین اب نہین خزان ہی
اس باغ سے سب نے ہی نکالا
ہان ای مرے غمگسار ساقی
زاہد کے بھر آئے منھ مین پانی
رندون کا ہی زاہدو نہین ہیچ تول
دروازۂ توبہ کو نہ کر بند
ہی دولت زہد گر ترے پاس
اپنے ہی بر آئینگے مطالب
کچھ مل گیا تو ہے نشہ پانی
راضی ہی رضا یہ تو کہ ہم ہین
ہان ساقیا تو بھی اب کرم کر
میخوار تو ہان وہی ترا ہی
جو بنت عنب کے آشنا ہین
میخانہ وہی وہی ہی محفل
سبزے کی بہار و نہر کی سیر
دنیا مین رہین ہمیشہ خوش
ساقی کی ہی جاہ مہربانی
در رشتۂ نشہ کش لآلی

ساقی یہ بہار جاودان ہی
آراستہ تو بھی بزم مے کر
ہم مفلسون کی بہار ساقی
یہ فصل ہی ایسی ساقیا ہی
توبہ میخوارگی سے لاحول
مستون کو ستا کے کیا ملیگا
ہان رحمت رب کی ہی ہمین آس
تو دولت زہد پر ہے مغرور
بے مے کے وگرنہ سرگرانی
سن سن کے یہ قول رند خرسند
جلسہ رندون کا پھر جم کر
جلسہ وہی بادہ کش وہی ہین
پابندی شرع سے جدا ہین
کیا ہوگا جو محتسب خفا ہی
اس فصل کی مانگتا ہون خیر
زندہ رہین وہ بجاہ و اقبال
چھیڑون مین بھی نئی کہانی

گلچین کے بھی منھ کو کر کے کالا
میخانے کا کھول ساقیا در
ہو کشتئ مے کی وہ روانی
جو ہی نئے سرخ پر فدا ہی
رندون کو ڈرا کے کر نہ پابند
کیا سمجھا ہی تو خدا ملیگا
تو طالب زر ہمین مے کا طالب
یان خدمت میکشان ہی منظور
شاکر ہی خدا یہ تو کہ ہم ہین
زاہد کا ہوا ہی ناطقہ بند
ہر چند کہ دور یہ نیا ہی
جو ہوتے ہین مے یہ غش وہی ہین
سب ہین وہی میکدے مین داخل
رندون کا بھی ساقیا خدا ہی
جو ہین مے داستان سے سرخوش
پڑھتے ہین جو داستان کا حال
اے جوہری بیان عالی

جرعہ چشان ساغر عنایت و سرخوشان بادۂ مروت خموران بادۂ حسن و خوبی و بیہوشان ساتگین عاشقی و محبوبی سرشاران میخانۂ عیاری و دردکشان پیمانۂ ساحری و مکاری شیشۂ طلسمی مین شراب نیرنگی بیکر تماشاے افسون پردازی اصلاح فرماتے ہین۔ اور توسن نشۂ شجاعت پر سوار ہو کر عرصۂ جنگاہ نیرنگ بازی مین جوہر شمشیر زبان یون دکھاتے ہین کہ جب لشکر امیر کشور گیر بحالت تغیر کوہ پر کھڑا ہر ایک بیکس مصروف دعا و مشغول گریہ و بکا تھا اور ساحر و شاہ افراسیاب خود سر پہاڑ کو محصور کر کے تنہا بارگاہ مین جا کر عیاران لشکر اسلام پر سحر کرنے مین مصروف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھا اسکو اسی حال مین چھوڑ کر ذکر کیا گیا تھا کہ تیرہ باطن جادو اور صرصر عیارہ شہزادہ قاسم کو گرفتار کر کے بزور سحر تخت پر ڈال کر جانب افراسیاب چلے تھے چنانچہ عیارہ اور ساحر مذکور روانہ ہوئے تو سیارہ عیار شہزادہ موصوف کا بھی پیچھے پیچھے شہزادہ کے آتا تھا اُسنے بھی یہ ماجرا دیکھا اور فکر رہائی شہزادہ مین نیچے نیچے اُس تخت سحر کے چھپتا ہوا یہ بھی چلا اور کچھ دور آگے اُسی تخت سے بڑھکر قریب ایک درۂ کوہ کے صورت اپنی بدل ایک شہزادہ جلیل القدر کے بنائی لباس پر زر مکلل بہ دُر و گہر جسم انور مین پہنا اور اپنے تئین بستر خاک پر گرا کر تاج شہریاری کو ایک طرف پھینک دیا پیرہن فرمانروائی اور قبائے بادشاہی کو جابجا سے چاک چاک کر کے جسم کو اپنے مجروح بنایا پشت و پہلو کو فگار کیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گوشت جسم کا جابجا سے اُڑا ہوا ہی خون تازہ بہ رہا ہی آنکھین حلقے مین پڑے ہین سانس آہستہ چلتی ہی چہرہ پر غبار صحرا پڑا ہوا ہی سارا بدن گرد مین اٹا ہوا ہی غرض اسی ہیئت سے زمین پر لوٹتا اور کراہتا تھا اور جہان یہ پڑا تھا وہ مقام بھی بہت قلب و روح دشوار گزار تھا جھاڑیان مثل خاطر پریشان الجھی ہوئی عفریتہ کے بالون کی پریشانی دکھاتی تھین بیشہ ہولناک شیر و گرگ کا مسکن گھاٹیان پہاڑ کی پریشانی خاطر کو بھی شرماتی تھین اُس مقام پر یہ عیار کراہتا اور کہتا تھا کہ ای آئندہ و روندہ واسطے اپنے دین و مذہب کا میری مدد کو پہونچو ہو سکے تو مجھکو تھوڑا سا پانی پلا دو تمھارا جمشید بھلا کرے ارے میرا کام تمام ہو چکا ہی اس وقت بدن میرے کام آو اس صدائے بیمار و حزین سے یہ فریاد کرتا تھا اور روتا تھا کہ دل سنگ خارا بھی آب آب ہوتا تھا زمین کو اُسکی گرمی محبت سے بخار چڑھ آیا تھا اسوجہ سے دھوپ کا عکس دشت مین تھرتھراتا تھا ؎

چٹیل میدان مین وہ پڑا تھا
کرتا تھا پہاڑ اشکباری

لرزان دل مہر مہر سے تھا
ہر خار تھا اسکے حال پر زار

پانی نہ تھا کوہ مین سے جاری
نرگس کی طرح تھے پھول بیمار

یہ اسی حال مین پڑا ہوا کراہ رہا تھا کہ تخت تیرہ باطن و صرصر عیارہ اُدھر سے ہو کر نکلا صدائے حزین و نالۂ غمگین اس بیمار کا اُن دونون کے کان مین پہونچا صرصر ہر چند عیارہ تھی مگر پھر بھی عورت تھی قلب اُسکا اس صدا کو سنکر بے چین ہو گیا اور تیرہ باطن سے کہا کہ ہی کوئی ستم رسیدہ اس جنگل مین درد دل سے روتا ہی ذرا تخت اُتارو تو دیکھین کہ یہ کون فلک کا ستایا ہی تیرہ باطن نے اسکے کہنے سے تخت کو نیچا کیا اور جھک کر دیکھا تو ایک شہزادہ خوبرو زخمی بحال تباہ خاک و خون مین غلطان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پایا دل مین خوف خدا آیا تخت کو زمین پر اُتارا اور ساحر و عیارہ قریب مجروح آئے صرصر نے سر اُسکا اٹھا کر اپنے زانو پر رکھا اور کہا ہاے یہ تو کسی ملک کا شہزادہ ہے یون خاک پر پڑا لوٹتا ہے ساحر بھی قریب اُسکے بیٹھ گیا اُس بیمار نے بعد کچھ دیر کے چشم کو نیم وا کیا یہ ظاہر تھا کہ بسبب ضعف و نقاہت کے آنکھین نہین کھل سکتی ہین غرض آنکھین کھولکر بیمار نے اُن دونون سے کہا کہ سامری تمھارا بھلا کرین کہ تمنے مجھ خاک افتادہ کی آکر خبر لی اب تھوڑا پانی مجکو دو کہ پیاس سے جان پہنچی ہے صرصر نے کہا کہ اے تیرہ باطن زخمی کو پیاس بہت ہوتی ہے اور پانی دینا اُسکو مضر ہوتا ہے اسکو پانی تو نہ دو لیکن میری کسوت عیاری مین کچھ میوہ ہے اُسکا عرق اسکے حلق مین ٹپکاؤ یہ کہکر میوہ نکالکر عرق اُسکا حلق مین اوسکے ٹپکایا کہ بعد لمحہ کے اُس بیمار کو کچھ ہوش آیا چاہا کہ اُٹھ بیٹھون اُسنے قسم دی کہ ابھی نہ اُٹھو اور حال اپنا بیان کرو اُسنے کہا کہ یہان سے کچھ دور پر ایک قلعہ ہے کہ مین وہانکے حاکم کا بیٹا ہون اکیلا وہانسے نکل آیا ایک شیر صحرائی سے مقابلہ ہوا اُسنے مجکو زخمی کیا اور وہ شیر بھی میرے ہاتھ سے ایسا زخمی ہوا ہے کہ اس پہاڑ مین جاکر گر گیا ہوگا اور یقین ہے کہ مر گیا ہو مین بھی فرط جراحت سے چور چور ہون بہت مجبور ہون کہ اپنے ملک تک نہین جاسکتا ہون اور یقین تھا کہ اسطرح اس دشت پُر خطر مین ہلاک ہوجاتا وہ تو سامری نے آپکو مجھپر مہربان کیا جواب کچھ امید زندگی ہوئی اگر اتنا مجھپر احسان کیجیے کہ کسی سواری پر مجکو لٹا کر میرے قلعہ مین پہونچا دیجیے تو گویا زندہ کر دیجیے تیرہ باطن نے کہا کہ اے شخص ہم دونون ملازم شہنشاہ افراسیاب جادو ہین یہ عیارہ ہے اور مین ساحر ہون نام اس عیارہ کا صرصر شمشیر زن اور میرا نام تیرہ باطن ہم دونون نبیرۂ حمزہ قاسم نام کو گرفتار کرنے آئے تھے اُسکو قید کرکے پاس شہنشاہ کے لیے جاتے ہین اتنی مہلت ہمین کہان ہے جو ہم تجکو تیرے ملک مین لیچلین یہ سنکر اُس جوان نے ایک آہ کی اور کہا خیر جو مرضی سامری کی اگر آپ مجھکو وہان پہونچا دیتے میری جان بچ جاتی اب جو آپکو فرصت نہین ہے تو جائیے لیکن اتنا ہی احسان کیا کم ہے جو آپ نے کیا اس کلام کو سنکر صرصر بیقرار ہوئی اور کہا اے تیرہ باطن شہنشاہ کبھی ناراض نہونگے جو ایسے مقدمہ مین دیر ہوگی تم ضرور اس شاہزادے کو اسکے گھر پہونچا دو بلکہ شہنشاہ اسکے نہ پہونچانیکا حال اگر سنینگے تو ناراض ہونگے یہ کہکر صرصر اور ساحر دونون نے اُس مجروح کو اُٹھا کر تخت پر بٹھایا اور صرصر نے کچھ پیٹھ کے نیچے آڑ لگا دی کہ تکیہ لگا کر وہ مجروح بیٹھا اور تخت کو بزور سحر پردان کیا اور اُس سے پوچھا کہ تمھارا ملک کسطرف ہے اُسنے ایک سمت ہاتھ اُٹھا کر بتایا کہ اسطرف ہے وہ اُسی طرف چلے اور کچھ ہی دور گئے ہونگے کہ ایک مقام پر زخمی نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا بھائی صاحب ذرا ٹھہرنا انھون نے تخت کو روکا اسنے کہا یہین ابھی اچھا ہوتا ہون دیکھیے وہ درخت جو سامنے چشمہ کے کنارے پر ہے ذرا اکھیڑ لائیے ساحر نے تخت زمین پر اتارا عیارہ بھی اوتری حسب نشانہ ہی اُس درخت کے پاس دونون گئے دیکھا کہ ایک شجر جو آب حکمت سے سیراب کیا ہی اور ہوائے عیاری سے پرورش یافتہ ہی گلستان افسون ہزارے کا پودہ ہی جسکا ہر برگ اعجاز ہی ثمر جسکا خدا ساز ہی بیخ حکمت کی جڑ ہی ثمر سے ظاہر سراسر ہی نشو و نما پذیر ہی زخمی کے اچھے ہونیکی سراسر تدبیر ہی لسان شمشیر بُران پھل اسمین لگے ہین تیسے سر کی طرح گول نیے ہین پھلونکا رنگ لال ہی درخت زر گل سے مالا مال ہی ایسا پھل اُنھون نے کبھی گلشن دہر مین نہ دیکھا تھا بہت خوش ہوکر اسکو زمین سے اُکھیڑا اور تعریف کرتے ہوے لیکر چلے پھلون سے اُسکے خوشبو آتی تھی دماغ جان بسا تی تھی ایسی مہکتی تھی کہ روح کو تازگی دیتی تھی اِن دونون نے زخمی کے پاس ہوکے کہا شاہزادہ یہ کون درخت ہی جسمین ایسی خوشبو آتی ہی اُسنے کہا نام اس درخت کا زخم حیات ہی اِسکے لگانے سے زخم ابھی اچھے ہو جائینگے اور اسکے سونگھنے سے طاقت جو زائل ہو گئی ہو آجاتی ہی نو خوتی کا لطف خوشبو اسکی دکھاتی ہی اور اسکے کھانیسے عمر انسان بڑھ جاتی ہی اور بہت کچھ اسکے فوائد ہین تم اس کو پیسکر میرے زخمون پر لگا دو اگر یہ چاہو تو امتحان کرلو سونگھ کر دیکھو کہ طاقت جسم مین آتی ہی یا نہین ان دونون نے بے اختیار اسکے پھلونکو سونگھا اسنے ہی سے اسکی خوشبو دماغ مین بس رہی تھی اور اپنے آپ مین نہ تھے اب سونگھنے سے چھینکین مار کر بیہوش ہو گئے سیارہ جو مجروح بنا ہوا تھا فوراً تخت پر سے کودا اور خنجر کھینچ کر جلد سر تیرہ باطن کا جدا کیا غلغلہ دارو گیر برپا ہوا سیارہ نے حال عیاری صرصر اور مفتون ہونا اوسپر اپنے باپ کا سنا ہی اسوجہ سے اُس کو قتل نہ کیا اور دستور عیاران بھی نہین کہ عیار کو بیہوش کرکے مار ڈالین اوسنے صرصر کو اُٹھا کر ایک درخت سے باندھا اور شہزادہ قاسم کو ہوشیار کرکے نتیجہ گوہر نگار نذر کیکر بڑا اسرار اماجرا عرض کیا عیار صرصر کو ہوشیار کرکے سلام کیا اور کہا اُستانی اماں عیاری اسکو کہتے ہین ہم غلام خواجہ عمرو سیارہ بن عمرو اب کچھ دیر آپ یہان بندھی رہیئے اور طعمہ دو و دام صحرائی بنیئے مین ابھی شہزادہ کو لیے جاتا ہون صرصر نے جو یہ کلام اُنکی زبان سے سنے اور تیرہ باطن کو خواب عدم مین مصروف پایا ہوش اُڑ گئے دل سے کہا فرزندان عمرو بدبلا ہین اور کیا بے لگاو عیاری کرتے ہین اب معلوم ہوا کہ یہ زخمی شہزادہ نہ تھا عیار تھا غرض فرط خجلت سے سیارہ کو اوسنے کچھ جواب نہ دیا آنکھین منچی کرلین اور سیارہ شہزادہ کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیکر چلا کچھ دور چلکر ایک شہزادہ تلاش کرکے جنگل سے لایا اور سوار کرکے شہزادہ کو لشکر مین اسکے پہونچایا پھر وہان سے بچشم وخدم شہزادۂ ذی ہمم لشکر امیر کیطرف روانہ ہوا ادھر شاہ جادوان افراسیاب بے ایمان نے رقعہ جمشیدی مین حال صرصر دیکھا کہ دیکھون قاسم کو وہ لاتی ہے یا نہین غرض حملہ ماجرا معلوم کرکے کہ اسطرح قاسم چھوٹ گیا اور صرصر درخت مین بندھی ہے اُسنے پنجۂ سحر بھیجا کہ وہ آکر صرصر کو اُٹھا لے گیا جب یہ سامنے پہونچی شاہ نے اسکی زبانی تمام حقیقت سنکر فرمایا کہ اب قاسم نے دادا کے لشکر کے قریب پہونچا ہوگا راہ مین ملنا اسکا دشوار ہے یہ کہکر کتاب سامری منگوائی اور اُسمین دیکھا کہ عقب قاسم مین خود جاؤن یا کسی اپنے ملازم کو بھیجون کتاب مین معلوم ہوا کہ خداوند لقا تقدیر کرچکے ہین کہ گہرسلک قتل کیا جاوے چنانچہ اگر تو خداوند کی تقدیر کرنے مین فرق لائیگا بڑی بتر ے لیے سخت یہ قباحت ہے خبردار قدم جادۂ اعتدال سے آگے نہ بڑھانا جب تک خداوند مدد تجھسے آپ نہ طلب کرین یا نہ کسیکو بھیجا نہ آپ جانا یہ حکم کتاب مین معلوم کرکے منغض ہوکر کہا کیا کہون ایسے مسخرے خداوند کو کہ اپنے محبون اور رفیقون کی نسبت تقدیر مرگ کرتا ہے یہ بکتا ہوا باغ سیب کی طرف روانہ ہوا اور دل سے کہتا تھا کہ اگر اطاعت خداوند نہ کرون تو ایمان مین فرق آتا ہے خیر جو مرضی اُسکی کیا چارہ ہے اسیطرح یہ تو باغ مذکور مین آکر بہ غصہ بیٹھا ادھر جب کوہ عالم خراب آباد کا محاصرہ ظلمت شب نے موقوف کیا اور دزد کوہ جادو سے بصد جرأت عیار مہر تابان جانب عرصۂ افلاک بڑھا نظم

کہ جب وہ شب ہوئی آنکھونسے پنہان | دکھایا صبح نے اک تازہ سامان
ہوا خورشید ہر سو عکس فرسا | فراز آسمان سے نور برسا

ہنگام سحر گہرسلک بارگاہ سے سحر آراستہ کرکے نکلا لشکر بہادران مین طبل یورش بجا تھا بھی فیلان جنگی پر تخت رکھواکر سوار ہو اسنجانی باختری شستری حصاری وغیرہ نے صف بندی غرور کرمانے کوہ افلاک پر زلزلہ ڈالدیا عیارون نے گھاٹیان پہاڑ کی مستحکم کین اس طرف ملکہ صبا سے جادو جو بخوف عیاران روے ہوا پر رہتی ہے اور انکے جنگ مین آکر شریک ہوئی تھی یہی رستہ دیکھتی تھی کہ کچھ صورت بہتری کی نظر آئے تو مین جاؤن اب اُسنے بھی معلوم کیا کہ آج سب مسلمانونکا خاتمہ ہے بس اس مقام پر اُڑتی ہوئی آئی اور خداوند کو آکر سلام کیا لقا نے کہا اے بندی قدرت کی تو کہان غائب تھی خیر اچھے وقت پر آگئی کہ وقت ہمارے دشمنون کے غارت ہونیکا ہے اُسنے کہا اسی ثواب مین شریک ہونیکو مین بھی آئی ہون گہرسلک اس سے ملاقی ہوا اور سپہ سالار کل لشکر کا کرکے حکم دیا کہ ایک مسلمان کو بھی زندہ نچھوڑنا اگر خداوند بھی اُنکے حال پر رحم کرین تو نہ ماننا اور بغیر قتل باز نہ آنا الحاصل ساحرون مین گوگل چلا جیسے

ہونے لگے سب نے جی جی کا سامری کے غل مچایا عورتوں نے اہل اسلام کے گرد اپنے وارثوں کے حلقہ باندھکر بال کھول کے دعا کرنا اور رونا آغاز کیا کہ یکایک لینا لینا کا شور بلند ہوا اور صبا فوج کو لیکر حملہ آور جانب کوہ ہوئی اور گھر سلک سحر اس طرح کا پڑھتا تھا کہ عیار سب آپ میرے پاس چلے آئین آگے بڑھا ہنوز عیاروں پر سحر اثر کرنے نپایا تھا کہ دامن دشت پر از غبار ہوا بختیارک نے ہاتھی پر کھڑے ہوکر کہا اے گھر سلک ٹھہرنا ذرا اس غبار کو دیکھنا اُسنے کہا سب دیکھا ہے اب کچھ دیر مین مطلع صاف کیے دیتا ہون یہ کہی رہا تھا کہ سامنے سے یہ عالم نظر آیا قطعہ

ز گرد سواران و جوش سران
کسے روی خورشید تابان ندید
تو گفتی مگر خاک جوشان شدست
ہراز جنگ سر دل پر از کین و زہر
نگار زندہ جوان این نگارے ندید

اگر ایمدن گرز ہاے گران
سیاہی ہر از اہل اسلام ہم
ہوا ابر سیر او خرد شان شدست
بقلب شہ قاسم نیاب نزاد
زمانہ چو او شہریارے ندید

دل سنگ خارا ہمے بید رید
کہ پیدا نبود از پے اسپ بوم
بہامون کشیدند یکسر ز شہر
یلے ترک رومی سر برنہاد
شہزادہ قاسم نے یاہی ہوئے

دلیران شنکر بہت جلد اپنے تئین قریب اُس لشکر غدار کے پہونچایا اور ساحرون کو بھاگنے کی طرف جاتے دیکھکر للکارا کہ یا شیدای خیرہ سران بختیارک شہزادہ کو دیکھکر ناچنے لگا اور اذان کہتا تھا کبھی آپ ہی آپ پکارتا تھا کہ وہ مارا کبھی کہتا تھا ہت تیرے خداوند لقا کی ایسی تیسی کی حرامزادہ تمہارے نہین ہم کیسے جاتے ہین کہ مسلمانون کو بہت عاجز نکر نہین سنتا کبھی قاسم کے گھوڑے کی بلائین دور سے لیتا کہ مین صدقے اس عین وقت پر آئیکے کبھی کہتا تھا قربان اس آئیکے یہ تو اس دل لگی مین تھا اُدھر شہزادہ گھوڑا اڑا لکر قریب صبا ہے بدگہر پہونچے اُس بجیا نے چند سحر شہزادہ دلاور پر کیے آخر جب سحر کو اثر پذیر نہ پایا گھبرا کر بھاگنے کا ارادہ کیا اور اپنے اژدر سحر پر سے اُڑی شہزادہ نے ہاتھ جو تلوار کا بلند کیا چمک تیغہ گھر نگار کی اُسپر پڑی سحر پھونک کر سامنے شاہزادہ کے یہ فحبہ گری اور چاہتی تھی کہ سنبھلکر پھر وار کرون اتنے عرصہ مین اس شیر بیشہ جلادت نے ہاتھ تلوار کا مارا کہ سر اوسکا کٹ کر دور گرا غلغلہ گیر و دار برپا ہوا اُسوقت فوج ساحران شہزادہ پر آ گری گھمسان کی تلوار چلنے لگی اور گھر سلک عین غصہ مین آکر للکارتا ہوا آگے بڑھا کہ او بے ادب وہ شخص جو مرنا نہین جانتا ہے اُسکو تو کیا مرگ سے ڈراتا ہے اور اُسکے سامنے تلوار چمکاتا ہے یہ کہکر شہزادہ پر اُسنے سحر کیا یعنی ایک نارنج

ہاں ادہ بسبب تیغۂ گوہر نگار خالی گیا شہزادہ نے مرکب اُٹھا اُسکے اژدر سے ملا کر اور تیغۂ گوہر نگار کمر نو شلا کر سر پر اُس کے مارا اشعار

کیا بتاؤن جس قدر اوسکی بُرش کی ہے صفا	کیا کرون مین زور بازو اس قوی تن کا بیان
روز میدان سامنے آئے گر اس تن کا عدو	گوے نہ گردون سا جسکے سر کا ہوئے استخوان
جب کمر سے کھینچ کر مارے وہ اُسکے فرق پر	ہوے سر سے ناخن پا تک نہ ٹھہرے درمیان
دھار پانی کی رہین لیٹے زمین قعر کو	کاٹ کر او دھر کو نکلے سمرہ نہ آسمان

غرض گھر سالک بنجیا کے مع مرکب چار پر کالے ہوے غریو لشکر کفار مین بلند ہوا شور محشر آشکار تھا برق برسی آگ برسی آندھی سیاہ آئی بعد دیر کے صدا بیرون نے سنائی کہ مارا گھر سالک کو لقا نے کہا اس بندہ کو بھی ہمارے غرور ہو گیا تھا کہ مین مرنا نہین جانتا ہون کیون دیکھا ہم نے بندگان قدرت سن لیا جلد مین نے قضا اُسکی پیدا کر دی دیکھیے ایسا مغرور تھا کہ ہمارے کارخانہ قدرت مین دخل دیتا تھا خداوند نے قضا کی ہر وہ اُسکا قاتل ہی نہ تھا یہ کہکر لشکر کو للکارا کہ ہان لینا اوس بندۂ قدرت کو کہ بہت بے ادب ہو گیا ہے فوج ساحران و لشکریان شہزادہ قاسم پر ٹوٹ پڑی شہزادہ کی فوج جو ہمراہ آئی تھی تیغہ کھینچ کر آ گری ادھر عیارون نے جو یہ ماجرا دیکھا کہ گھر سالک مارا گیا سرداران اسلام کو انھون نے ہوشیار کر دیا بادشاہ اور تمام سردار اُٹھکر پہاڑ کے نیچے اُترے پھر تو لشکر دن مین قیامت برپا ہو گئی اُس طرف وہ فوج جو پتھر کی ہو گئی تھی حالت اصلی پر آ گئی اور گھوڑے اُٹھا کر چلی ادھر امیر کشور گیر جو عقب مین اُس زن سحر کے گئے تھے جب وہ زن خوبرو صحرا مین پہونچی ٹھہر گئی اور امیر بھی مرکب پر سے اُتر کر اُسکے قریب آئے وہ اُٹھکر امیر کے گلے لپٹی اُنھون نے اسم اعظم فراموش کیا اور اُس سے اختلاط کرنے لگے اور بسبب بند ہونے اسم اعظم کے مزاج ہمایون پر آلودگی طاری ہوئی بشکل مدہوشون کے تختۂ سنگ پر لیٹ گئے وہ عورت بھی سامنے بیٹھی رہی اسی ہنگامہ مین وہ رات تمام ہوئی اور وہ زمانہ آیا کہ گھر سالک مارا گیا اسکے قتل ہوتے ہی اوس عورت کے سر مین سے آگ لگی اور جلکر خاک ہو گئی امیر کو ہوش آ گیا اور اسم اعظم بھی یاد آیا اشقر پر سوار ہو کر چلے اور دم بھر مین لشکر مین آ کر پہونچے نعرۂ شیرانہ بلند کر کے تیغۂ عقرب سلیمانی کھینچکر گرے اب تو یہ حال ہوا کہ عاملان قضا نے خلیفۂ تیغ روشن کر کے اسباب ہستی کو جسم ساحران پر سے اوتار لیا بڑے بڑے سرکشون کو مار لیا اور یہی عزیمت رکھتے تھے کہ

نقش حیات مٹادین طلسم اربع عناصر کو بگاڑین ربع نشینان انجمن شجاعت نے کوئی کسر باقی نہ رکھی کہ مثلث زندگی کے قطر کو بگاڑ دین حواس خمسہ کے مخمس کو ترتیب و تبدیل کرکے اس شش جہت کے مسدس مین نام اپنا بلند کیا بہادری کو تعویذ جان بنایا یہ نقشہ ہوا

نظم

تہ خاک ست پیدا نہ دریا نہ کوہ
کہ بگریختن راہ کوتاہ بود
بجستند خرطوم فیلان تیرہ
زمین شد بگرد اندر دریای نیل
ز کشتہ چو دریای خون بد زمین

ز بس تیغ داران ارادت گروہ
پس شب روان اندر آمد سپاہ
ز خون شد در و دشت چون گلُ بیز
ہمہ برگرفتند یکسر خروش
بہر گوشہ ماندہ اسپے بزین

بہر سوے لشکر بس درراہ بود
ستارہ شد از بہر دہقان سیاہ
سیاہ اندر آمد پس پشت فیل
زمین پر خروش و ہوا پر زجوش

غرضکہ لقا وہان سے بھاگ کر جانب کوہ عقیق چلا اور اہل اسلام نے زیر تیغ رکھ لیا یہانتک کہ بارگاہ پر جو قبضہ کفاران مین تھی وہان آکر تلوار چلنے لگی بارگاہ چھوڑ چھوڑ کر سب کافر بھاگے مسلمانون نے اپنے مقام پر قبضہ کیا اور پھر تعقب مین اُنہے گھوڑے اُٹھائے میدان جنگی سے گریز کرکے لشکر لقا کے پڑاو پر آکر تلوار چلی بڑا معرکہ پڑا آخر تاب مقاومت ساحرو کافر نہ لاسکے بھاگ کر اندر قلعہ کے چلے گئے امیر بافتح و فیروزی مال عدو کو لوٹ کر پھرے خیام و بارگاہ دشمن جلا دیے اور طبل فتح و ظفر بجایا اپنے بہانکے مقتولون کو اٹھوا کر دفن کرایا زخمیون کے علاج و معالجہ کے لیے حکم دیا شفاخانہ مین بھجوایا پھر بارگاہ مین آکر داخل ہوے شبستان مین محلات محذرات کو بہونچا کر آرستگی فرمائی بارگاہ مین نصب ہوئین جھنڈا گڑا امان کا ٹپارعایا اور لشکر فراری آکر آباد ہونے لگے بازار مین چلین گھماگھمی شروع ہوئی سردار غسل کرکے بارگاہ مین آکر جلوہ گر ہوے بادشاہ سریر جہانبانی پر تشریف فرما ہوے ساقی و رقاص حاضر ہوے جلسہ عشرت گرم ہوا عجب سامان عیش و نشاط برپا ہوا

للمولفہ

ہوئی بزم پھیر عشرت بزم جم
خوشی سے ہوے بادہ کش بیش و کم
وہ بیٹھے خوشی سے اٹھا بید خروش
حضور طلب کا ہی اک سمت جوش

سطرف لقا رنجیدہ و پریشان قلعہ عقیق مین آکر باغ مین اترا لشکر زخمی و شکستہ کی چھاونی پڑی اور زخمیون نے فرط رنج سے شراب و کباب سب ترک کیا اب ان لشکرون کو تو اس حال مین رکھیے لیکن حال افراسیاب بدخصال سنیئے

داستان رہائی تران قید طلسمات سے وحال عیاری عیاران وجنگ

وجدال ناظمان طلسم ہوش ربا و نور افشان وغیرہ لمولفہ		
چہ گفت آن نگارندۂ داستان	نویسندۂ نامۂ خسروان	چہ شیرین بیانی و رنگین قلم
چنین کرد این حال را در رقم	نویسندگان داستان عجائب و محرران قصۂ دلچسپ غرائب نیرنگی بیان	

اِس طرح دکھاتے ہین کہ افراسیاب خانہ خراب گہرسلک کو بھیجکر اپنے باغ سیب مین چلا گیا چنانچہ جب کچھ رنج والم اُسکا کم ہوا تو پھر عازم لشکر حیرت ہوا اِس طرف چالاک بن عمرو جو بارگاہ جہنج مین آیا تھا جب اُسنے سنا کہ خواجہ عمرو بن امیہ پدر بزرگوار قید افراسیاب نابکار سے رہا ہوئے پس ہی بارگاہ سے اُٹھا کہ مین بھی چلکر کوئی کارنمایان کرون غرضکہ کسی طریقہ سے صحرا مین قریب دریائے خون روان ٹھہرا حال اُسکا ذکر ہوگا لیکن شاہ طلسم جب دربار سے اسطرف آیا وہ رستے ایک ساحر ذیوقار کو با تاج شہریاری صحرا مین بیٹھے پایا اُسی طرف یہ بھی چلا جب قریب اُس ساحر کے پہونچا دیکھا کہ برہمن رونق تن پر بھبوتی پھیرا اور گوکب کا ہی بادشاہ مذکور نے ہنسکر اُس سے پوچھا کہ ای برہمن آج یہان کیون آئے ہو اُسنے کہا کہ ای بادشاہ مین گوکب سے ناراض ہوکر یہان آگیا تھا اب اپنے گھر جانے کو تھا آپ کو آتے دیکھا ٹھہر گیا ہون بادشاہ نے کہا اگر تم اپنے یار وفادار گوکب کو چھوڑکر میرے یہان رہو تو جو کچھ میسر ہی حاضر ہی اور اگر غور کرو تو کچھ ہم مین اور آپمین فرق نہین ہی ایک مکتب کے دو شاگرد ایک گھر کے دو چراغ ایک ڈالی کے دو غنچے ایک گلشن کے دو شجر ایک شجر کے دو ثمر ہین برہمن نے عرض کیا کہ مجھے آپکی اطاعت مین کیا انحراف تھا

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را ۔

یہ کہکر اُٹھا اور قدم پہ گرنے چلا بادشاہ نے سر اُسکا اُٹھا کر سینے سے لگایا برہمن نے منھ مین سفوف بیہوشی پھونکا کہ بادشاہ چھینک مارکر زمین پر گرا اُسوقت برہمن نے نعرہ کیا کہ منم چالاک بن عمرو اور خنجر کھینچکر چلا تھا کہ سر کاٹ لون اُسوقت پشت پر سے نعرہ ہوا کہ باش باش ما ہم رسیدیم صبار رفتار عیار بھی بہت جلد قریب اُسکے پہونچی اور خنجر کھینچکر حملہ آور ہوئی چالاک بھی لڑنے لگا لیکن صبار رفتار نے لڑتے لڑتے ایک بیضہ بیہوشی کے دفع کا منھ پر شاہ جادوان کے مارا بادشاہ کو بھی ہوش آگیا چالاک یہ حال دیکھکر جست کنان بھاگ کر درۂ کوہ مین مخفی ہوا اور صبار فتار نے سب ماجرا بادشاہ سے کہا شاہ نے فرمایا کہ تو نے پہلے بمقابلہ بُرّان بھی کارنمایان کیا تھا اور اب بھی وقت پر پہونچی دونون مرتبہ کا انعام تجھکو مین بارگاہ حیرت مین چلکر دونگا کیونکہ دونون مرتبہ سامری نے مجھکو بباعث تیرے بچالیا اچھا تو جانب بارگاہ ملکہ مذکور چل مین بھی آتا ہون

عیارہ تسلیم کرکے روانہ ہوئی اور شاہ بھی اُسی طرف چلا ادھر چالاک فکر عیاری مین دوطرف روانہ ہوا انکا
بھی ذکر آیندہ کیا جائیگا مگر حال شاہ جادوان بیان ہوتا ہے کہ یہ اُس صحرا سے بزور سحر پرواز کنان
لشکر حیرت مین آیا ملکہ حیرت اور مصور و صورت نگار وغیرہ نے بارگاہ سے نکلکر استقبال کیا اور اندر بارگاہ
کے لاکر تعظیمات تمام تر تخت پر بٹھایا اور عرض کیا کہ اے شہنشاہ سامری حضور کو ہمیشہ خوشنود رکھے اول
مرتبہ جو آپ تشریف لائے تھے تو بہت خوش تھے لیکن اسوقت چہرہ حضور کا بہت متغیر معلوم ہوتا ہے شاید
پہلے کوئی تدبیر قتل کی ہو ان روسیاہ ٹھہرائی تھی اب اسمین کچھ فرق پڑگیا یہ ماجرا کیا ہے کنیزون سے بھی ارشاد
فرمائیے کہ آپکی خوشی سے ہم بھی خوشی کرین اور آپکے رنج کے شامل رہین بہرصورت دشمن کا ہے مراد
و مقصد سے پھرین بادشاہ نے یہ کلمات سنکر اک آہ کی اور کہا کیا کہون پہلی مرتبہ جو مین آیا تھا تو بران
دختر کوکب کو زندان ظلمات مین قید کر آیا تھا اور دوسری مرتبہ بھی سامری نے مجھکو بچایا تھا وہ ناشدنی لڑکی
بلاے مہ تھی بڑی دیر تک لڑی اور بسبب اختر مرداربد کے مجھپر غالب آئی تھی وہ تو صبا رفتار عیارہ وقت
پر پہونچی اور اُسنے بیہوش کیا مین اُسکو قید کر آیا اب پھر شہر خشم جو اسکی بڑی جاتی اور طرفدار ہے
اور کوکب روشن ضمیر اب اُسکا اُسکو ایک داغ تازہ ملنے دیا ہے دیکھون تو کیونکر وہ میرے زندان
ظلمات سے چھڑا لیجاتا ہے اور میرا کیا کر سکتا ہے جب تو بران بہت اُچھلتی پھرتی تھی ویسا ہی مین نے
اُسکو قید کیا ہے اب دم محبت عمرو کا بھرنا اُسکو معلوم ہوگا خبر یہ باعث تو میری خوشی کا تھا لیکن اسوقت
جو مین ادھر آتا تھا تو راہ مین اسطرح برہمن بنا ہوا چالاک بیٹا عمرو کا مجھکو ملا اور اُسنے مجھکو بیہوش کر دیا
چاہتا تھا کہ قتل کرے آج بھی صبا رفتار عیارہ وقت پر پہونچی اور اُسنے میری جان بچائی مین سچ
کہون یہ چالاک وہ عیار ہے کہ اسنے میرا پیچھا لیا ہے نیلم کوہ سے اِس مقام تک بہت عیاریان اُسنے
مجھسے کین سلیمان جادو کو میرے ہاتھ سے قتل کرایا سلطان و سرشار وغیرہ کے مقام پر عیاری
کرکے مجھکو ذلیل کیا ہمیشہ وار کو اُسنے مارا اب مین اس چالاک کو دیکھتا ہون خون آنکھون مین اتر آتا ہے
اور وہ بھی ایسی برجستہ عیاری کرتا ہے کہ سامری مجھکو بچاتا ہے یہ کلمات جو زبانی شاہ ملازمان ملکہ نے
سُنے کہا حضور سے تصدق اُترا او واقعی موے دشمن تو لگے ہی رہتے مین سچ ہے سامری جمشید شہنشاہ
کے آڑے آجاتے ہین آج جو کچھ نہ صدقہ اُتارا جاے وہ کم ہے حیرت نے یہ سنکر حکم دیا کہ اے تصدق کے
ٹکے لاؤ لنگر جاری کردو سب سامری کی اتیت بھجین کرین حسب الحکم ملازم عمل مین لائے تو جتنے

ملازم تھے سب صدقہ اُتارنے لگے کوئی تیل ماش لایا کوئی ٹکے صدقے کے لایا حیرت نے بُران کے قید ہونے کی بھی خوشی کی ارباب نشاط کو بلوایا جام شراب سُرخ گردش میں آیا سب مصروف عیش و نشاط ہوئے اہلکار لشکر مہرخ کے جو ہر خبر یہاں حاضر رہتے ہیں وہ جملہ ماجرا معلوم کر کے سامنے مہرخ کے آئے یہاں رہائی پانے سے خواجہ عمرو کے ہر ایک خوشنود تھا جلسۂ عشرت جمع ہوا تھا جام شراب ناب چلتا تھا ناچ ہوتا تھا کہ اہلکاروں نے آکر مجرا گاہ پر سے تسلیم کی اور دعا و ثنائے پادشاہی بجا لائے کہ نظم

ناخن تعمیر غنچوں کی گانٹھیں کھل گئیں	تیری نسیم جو باد سحر کی ہوئے یار	میخانۂ جہان میں کرم سے ترے نہیں
کوئی شکستہ حال بجز توبۂ خمار	برسا تر اسحاب کرم یاں نہیں کہ اب	ہوتا ہے رنگ آتش یاقوت آبدار

بعد ادائے دعا و ثنا جملہ ماجرا جو زبانی شاہ جادوان کے سنا تھا عرض کیا اس خبر کے سننے سے ہر ایک بدحواس ہوا طاری عالم یاس ہوا جلسۂ عشرت درہم صحبت عیش برہم کہ اشعار

ہوئی وہ بزم شادی بزم ماتم	کہیں کیا خانۂ دل ہوگیا غم	شرار غم نے کی آخر شرارت
بدن میں یک بیک آئی حرارت	اہم ملتے تھے سب افسوس سے ہاتھ	تھے ناآگاہ اس سے کیا ہو یہ بات

برق و ضرغام عیار بھی یہاں موجود تھے جب انہوں نے مہرخ و بہار کو روتے دیکھا بہت کچھ انکی تسکین و دلداری کی اور کہا گھبراؤ نہیں ہم ہمیشہ تم سے کہتے آئے ہیں کہ مرنا برحق ہے کوئی قیامت تک زندہ نہیں رہا ہے پھر غم کیوں کریں ہاں غم اس وقت کرنا چاہیے کہ جب بےغیرتی کا سامنا ہو اور یہ تو امر ایسا ہے کہ نام کر کے مرجائیے پھر یہ مرنا تو زندگی جاوید ہے بموجب بیت

کہاں ہیں شجاعان خنجر گذار	فقط نام نیک انکا ہے یادگار

بلکہ ہم جاتے ہیں اور ہو سکتا ہے تو بُران عالیشان کو رہا کر کے لاتے ہیں یہ کہکر دونوں عیار طرار لنگوٹے اور پتاوے باندھے عیاری سے آراستہ ہو کر روانہ ہوئے ابھی خواجہ عمرو جو رہا ہوئے ہیں تو بارگاہ میں داخل نہیں ہوئے ہیں انکا حال بیان ہوگا لیکن یہ دونوں عیار جب بارگاہ سے اپنی باہر نکلے آپس میں مشورہ و تدبیر ہوئی کہ بھائی خدانخواستہ اگر بُران زندان میں ہلاک ہوگئی تو بڑی بدنامی ہمارے واسطے ہوگی اس جینے پہ ہمارے لعنت ہے کہ دوست اور طرفدار ہمارا زندان میں پڑ کر مرجائے اور ہم سے کچھ نہ ہو سکے پس لازم ہے کہ نظر بعنایت رب اکبر کر کے مردانہ وار کام کریں اور دامن مضبوط باندھ کر لڑ مریں آگ اگر ہو تو اوس میں بھی گر پڑیں اور ملک الموت کا بھی سامنا ہو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو نہ ڈرین ع دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ٭ بے موت آئے اور زیست کے دن پورے کیے کوئی مرتا
نہین یہ ہم خوب جانتے ہین السعی منی والاتمام من اللہ ٭ ہمت مردان مدد خدا پہلے چلکر ملکہ حیرت بدسیرت
کی بارگاہ مین ٹھہرین اور عمرو مذکور سنین دیکھین کہ کیا کیفیت ہے پھر وہان سے پتہ لگا کر زندان کیطرف جائین
یہ مشورہ کرکے دونون الگ الگ روانہ ہوئے اول ضرغام شیر دل ملکہ حیرت کے لشکر مین ایک
ساحر کی ایسی صورت بنا کر آیا اور ہر طرف جویا اپنے مطلب کا پھرنے لگا یہان دیکھا تو لشکر ناظمان طلسم
کوسون تک اُترا ہوا ہے بڑی بھگا بھم ہے حال اس لشکر کی زینت کا اول بیان ہو چکا ہے فی الجملہ لشکر مین
بھی وہی کیفیت ہر ایک لشکری کی زبانی سننے مین آیا کہ اسطرح بُرّان شاہ سے لڑی اور عیارہ نے بیہوش کیا
اب وہ قید زندان طلسمات ہے بعض ساحر کہتے تھے کہ بھائی اب چھوٹنا بُرّان کا دشوار ہے بعض کہتے تھے
کہ اجی ایسے تماشے تو ہزارون مرتبہ دیکھ چکے ہین سن لینا کہ عمرو عیار رہا ہو چکا ہے وہ زندان طلسمات
مین ہو نکلیگا اور برّان کو چھڑا لیگا بعض کہتے تھے کہ یہ تم بیکار کہتے ہو اگر ایسا ہی عمرو ہوتا تو اسد
کو آجتک گنبد نور سے چھڑا نہ لیجاتا غرض عیار مذکور یہ باتین سنتا اور دل مین کہتا کہ بارگاہ حیرت کے اندر
چلکر ٹھہرو اور ایکدن کسی ترکیب سے یہان رہو شاید کوئی محافظان زندان وغیرہ کے پاس سے نامہ وغیرہ
آئے نامہ بردار کے ہمراہ شاید جانا ہو جاوے یہ تجویز کرکے جانب بارگاہ ملکہ حیرت آیا یہان خدام بادشاہ
وغیرہ ٹھہرے ہوئے تھے بڑا اژدحام تھا اور متصل خیام و بارگاہ ملکہ حیرت اہل عملہ کی بارگاہین اور خیمہ
وغیرہ استادہ تھے کہین امراء و وزرا کی بارگاہین کسی جا شکوہ زرین قبا اُتری تھی ایک سمت کو بارگاہ مین ملکہ
یاقوت جو دوسری وزیرزادی حیرت کی ہے قیام پذیر تھی عیار مذکور یاقوت کی بارگاہ کے قریب آکر
بارگاہ حیرت مین جانیکی فکر کرنے لگا اور وہان استادہ ہوا اور پہرے چوکی کے لوگ در بارگاہ پر جو
بیٹھے تھے اُنسے ساز کرنیکا ارادہ رکھتا تھا ناگاہ زنانی ڈیوڑھی کا بندہ اُٹھا کر ایک خوجہ نے
جھانکا اور کہا ارے میان کوئی ارسام بن مرسم کا بھیجا ہوا آدمی آیا ہے ضرغام پہلے تو چپ رہا
کہ دیکھون کوئی اسکو جواب دیتا ہے یا نہین جب کسی نے جواب نہ دیا اسوقت دوبارہ اسکے پکارنے پر اُسنے
کہا حضور مین دیر سے یہان کھڑا ہون کوئی میری خبر ہی آپ تک نہین کرتا ہے اوسنے کہا تم ارسام بن مرسم کے
یہان جو توشکخانے کے داروغہ ہین اُنکو پہچانتے ہو اور اُنکے بیٹے کو جانتے ہو اُسنے کہا کیا خوب مین اُنکا
لڑکپن کا ملازم ہون اور مین ہی نہین پہچانتا حضور مین وہ تو دن رات ایک جا رہتے ہین بلکہ مین تو ایسا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہون کہ وہ مجھپر بڑی عنایت فرماتے ہین اور مجھسے سب ملازم جلتے ہین خار کھاتے ہین اور مین وہ تو
ایک جان دو قالب ہین اس عورت نے یہ باتین سُنکر کہا اچھا تم پردے کے پاس آؤ یہ عیار آگے بڑھا تھا کہ دربانون
نے کہا بی سیوتی کیا تمھاری بُری عادت ہے کہ ہر ایک کو پردے کے پاس بلاتی ہو انکو پردے پاس نہ بلاؤ
سرکار کا غصہ جانتی ہو اور پھر وہی بات کرتی ہو اونکا حکم ہے کہ کوئی زنانی ڈیوڑھی پاس نہ آئے نہ کوئی
عورت مرد سے وہان بات کرے بات کرنا ہے تو ہم ہٹے جاتے ہین آپ باہر آکر بات کرلین آپکا کچھ نہ بگڑیگا ہمپر خفگی
آئیگی جرمانہ ہوگا یا نوکری جائیگی - اتنا کہنا تھا کہ وہ عورت خوص اپنے جامے سے باہر ہوگئی اور کہا لو صاحب
ہمین کسی بھڑوے چھنال سے دبنے کی نہین کیا مجکو ان موے روئون نے چھنال مقرر کیا ہے جو بات
کرنیکی ممانعت کرتے ہین اپنا عہدہ مجھی پر تو جتانا ہے جسمین یہ معلوم ہو کہ ہم بھی کوئی ہین ع ہم بھی ہین پانچوین
سوارون مین ۔ ارے موؤ اپنے حواس درست کرو منہہ سنوا ؤ مجھے کسی بھڑوے چھنال کا ڈر ہے جو یہان بات
نہ کرون مین کسیکی ماما یا مغلانی ایرے غیرے پچکلیان کی نوکر نہین ہون اور نہ کسی کی لونڈی ہون
مین ایسے کی نمک پروردہ ہون جو حیرت کی روح و جان ہے تم سب جب جیا ہو آزما دیکھو اپنے جی
کا ارمان نکال لو جو تمھارے جی مین ہو نیک و بد اچھی بُری جو چاہو وہ میرے لیے ملکہ سے کہلا بھیجو یا خود
کہو دیکھو تو کہ اسکا کیا جواب ملتا ہے اور میرے لیے سزا جرمانہ گھڑکی جھڑکی ہوتی ہے یا تم سب پر خفگی آتی ہے
کہو تو ابھی تم سبکو نکلوا دون مین نے ہزار بار کہا ہے کہ ذرا میرے منہہ نہ لگنا کیا تمنے مجکو کوئی ڈیڑھ گھسڑو
مقرر کیا یاد لگی باز بنایا ہے کہ میر صاحب اسی بہانہ سے لاؤ سکو بکوا ؤ ابھی مین بھی اپنے نام کی ہون رہ تو
جاؤ بھڑوو تمھاری ایسی تیسی کی آج جو تمھاری گت نہ بنوائی تو نام اپنا بی سیوتی نیا یا یہ کلمات سنکر
آپسمین سب چپکے چپکے دربان کہنے لگے کہ ارے میان تمنے ناحق اس جھاڑکے کانٹے کو اپنے پیچھے لگایا اس سے
ڈرنا ہی چاہیے اگر یہ کچھ مالک سے لگادے اور وہ بڑی ملکہ سے کہین تو بیشک بےعزت ہوکر ہم سب نکالدیے
جائین غرض یہ باتین آپسمین کرکے گویا ہوے کہ بی سیوتی صاحب ہمتو جیسے ملکہ کے تابع فرمان ویسے آپکے
آپ جسکو چاہین اندر محل کے بلا لیجائین ہمنے تو ایک قاعدے کی بات کہی تھی آپہی کے لیے اسمین بہتری
تھی آپ خفا ہون جو مزاج مین آئے وہ کیجیے یہ کہکر عیار سے کہا میان جاؤ پردہ کے پاس جو بی صاحبہ
فرمائین وہ سن آؤ ضرغام فوراً سب ڈیوڑھیان طے کرکے قریب پردہ کے پہونچا اُس رنڈی
نے پردے کے اندر اپنے پاس بلالیا اُس نے وہان جاکر دیکھا تو گھونگھٹ زنانی ڈیوڑھی کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پردے کے پاس عقب میں بنا ہے اُس طرف محلات کی عورتین بول رہی ہین گھما گھمی کی صدا آتی ہے
اور پاس وہ نازنین عنبرین مو کھڑی ہے یقین تھا کہ یہ بیہوش ہو جاوے وہ اُسکی سادی سادی وضع غارتگر
صبر و شکیب بیک کرشمہ عجب نہ تھا جو دل کھو جائے اپنے سے پرایا ہو جاے سبزہ رنگ جٹی بھوین
ایک سے ایک کھنی حسن بھری دوسری طائر دل کے صید کرنے پر چڑھی ہوئی چہرہ میں وہ نمک کہ جان شیرین
عشاق فدا کرین بوسہ نمکین کا مزا اتمام عمر نہ بھولے کانون مین ایک بالا ایک بالا ٹڑا بالا گال پہ پلکہ
فرے اُڑاتا ناک مین کیل حسن و عشق کے مقدمہ مین وکیل سینہ اُبھرا ہوا چھاتیونکے ابھارن کا دلمین سوراخ کرنے
کا ارادہ پیٹ وہ نرم گل سا کمر نازک کیوے تنطے دار پٹ و اُبھرا ہوا رانین بھری بھری گول سانچے کی ڈھلی
پائجامہ گلبدن کا چھے دار پہنے پائینچے اُسکے کلائی پر پڑے ہمین شبنم کا چنا ہوا دوپٹہ ہلکا پیازی
رنگا ہوا اوڑھے موقع و مناسب سے ہلکا ہلکا زیور پہنے نزاکت سے ہر بار تیوریان میلی ڈالتی وہ تھی
دیار حسن و وضع کی شاہ تھی آسمان دلبری کی ماہ تھی

مسدس

تشکل اُس گل کی نظر آگئی بھولی بھولی / پیاری ہی باتون نے گرہ غنچہ دل کی کھولی
وہ پہیلی وہ جگت اور وہ لوبی ٹھٹھولی / چست انگیا کی کٹوری تھی تو اونچی چولی
نیچی آنکھیں صفت نرگس بستان ہر دم
غنچہ گل کی طرح سر بگریبان ہر دم

عضو ہر عضو سے کہتا ہے کہ یکتا ہون مین / بند سے بند کا ہے قول کہ فتنہ ہون مین
ہر ہتھیلی کا اشارہ ید بیضا ہون مین / لب سے لب کا یہ مقولہ کہ مسیحا ہون مین
رمز آنکھون کا کہ نرگس شہلا ہمکو
قول زلفون کا کہ سب سے تو بالا ہمکو

اس برقوش نے جب دیکھا کہ ضرغام پاس اُسکے آیا تو ہنسکر کہا کہ ارسام بن طرسم جادو خیمہ مین اپنے
جو رہتا ہے تو کیا کیا کرتا ہے مین جانتی ہون کہ دن رات رنڈی بازی کرتا ہوگا ہر روز نئی رنڈی سے مبتلا رہتا ہوگا
ضرغام سوچا کہ یہ رنڈی معلوم ہوتی ہے کہ اس لطفہ حرام ارسام سے آشنائی رکھتی ہے اُسی کے خیال مین دن رات
رہتی ہے اور اُسیکا آدمی مجکو سمجھکر اسنے بلایا ہے تو بھی اب ایسی باتین کرکہ اسکو یقین اُسکی ملازمت کا آجاوے
یہ سوچ کر اوسنے بناوٹ کرکے کہا کہ اے بی بی جو تمہارا جی چاہے وہ تہمت اُس بچارے پر رکھو وہ تو ایک

ہی لکلیر کا فقیر بنا ہوا بیٹھا رہتا ہی نہ گھر سے کہین آئے نہ جائے نہ کسیکو بلائے ہم نے تو آج تک کسی سے
ملتے کبھی بات کرتے نہین دیکھا اُس قتالہ عالم نے کہا تم تو اُنکی دوستی کی ایسی کہو ہی گئے وہ حرامی ایک
ہی منعنی ہی یہان میرے پاس جب دسوین پانچوین آتا ہی تو ہر ایک خواص کو ہماری ملکہ کی جگہ دیکھ دیکھ کے
سسکیان بھرتا ہی میری آنکھون کے سامنے ہاے جانی کہتا ہی اور دگادٹین کرتا ہی تمنے کہا اور ہینے مانا
کہ اب وہ موعود جائے مصلے پر چڑھا ہی بھلا تم تو کہتے ہو کہ مین اُنکا مدت کا دوست ہون ہی جانتے ہو
سچ کہو کہ وہ ہمارے یہانکی کیا باتین کرتا ہی کبھی میرا ذکر کرتا ہی مجھکو یاد کرتا ہی یا یہان کی خواصونکا
نام لیتا ہی ضرغام نے کہا صاحب مین کسکا نام لون اب تم میرا کہنا تو مانتی نہین ہو اور میری یہ طاقت نہین جو
مفصل حال کہون یہ سُنکر اُسنے کہا تمھین میرے سر کی قسم تمھین اپنے ایمان کی قسم تم جسے پیار کرتے ہو جسے چاہتے
ہو اُسی کے سر کی قسم میرا حلوا کھاے میرا مردہ دیکھے جو سچ نہ کہے وہ یہان کسکو پیار کرتا ہی چھپاؤ
نہین تمھین ڈر کسکا ہی مین تو تمھارے پاس کھڑی ہون وہ تمھارا کریگا کیا کوئی خدا ہی جو روٹی تمھین
نہ ملیگی یا یان خود جبتک مین زندہ ہون تمھین کوئی تکلیف ہوگی ضرغام نے کہا آپکی عنایت سے
اور سامری کے فضل سے مجھے کچھ اسکا خیال نہین لیکن کیا کہون ایک کی تو جان جاتی ہی اور آپ
یہ باتین بناتی ہین اُسنے کہا اچھا جی ہین اب سمجھ گئی سامری کی قسم جھوٹ جمشید کی قسم رتی بھر
سچ نہین ایسی ہی کوئی مالزادی ہوگی جو اُسکی دوستی کا اعتبار کریگی اگر وہ میرے گھر پر چلتا اور
رنڈی بازی کو آگ لگاتا تو ایسا عین کراتی وہ بھی یاد ہی تو کرتا لالو نکالال رہتا اُسکو کس بات کی کمی
رہتی وہ تو اُسکو غارضہ کمبخت چھنالیکا ہی جیسے بدکار کو لپکا ہوتا ہی اچھا بتاؤ تمکو کیون بھیجا ہی اُسنے کہا آج
میری بہنتین کہین کہ تم ذرا جا کر ادھر اُدھر دیکھو بھال کے کوئی آدمی محل کا ملے تو اُنکی خیریت مجھے لا دو
اُس آفت جان نے یہ سُنکر ایک قہقہہ مارا اور کہا خوب اب بھی ناحق مجھ نگوڑی کی یاد آئی ارے کمبخت کہو کہ
میرے کہے پر کیون نہین چلتا گھر مین وہ بیٹھے تو مین اُسکی لونڈی کی لونڈی بنی رہون ہر وقت پاس
رہون کوئی دم جدا نہون اچھا تم اب جا کر یہ کہو کہ اس بارگاہ کے پچھواڑے ایک آہو کا باغ ہی اُس
باغ سے نکلکر ایک جھیل ہی اُسکے کنارے کھنبال کا درخت ہی وہان آجائے اور مجھسے دو باتین کر جائے
اگر میرا کہا ماننے کا اقرار کرے تو خیر نہین نہین کہان اور وہ کہان ضرغام نے کہا نہین تم ایسی
باتین نکرو وہ تمھاری درد جدائی مین مرتے ہین ہر وقت اُنکا یہ حال ہی ابیات

قابو مین نہین ہی یہ دل زار
کہتا ہے وہ کچھ کا کچھ زبان سے
الفت تجھے خوب جانتا ہون

آنکھین ہین ہر ایک زرد رخسار
ہر وقت ہے بیخودی کا عالم
ای حضرت عشق مانتا ہون

فرصت نہین نالہ وفغان سے
اب قول یہی ہی اونکا ہر دم
وہ گلرو یہ سنکر باغ باغ ہوگئی

اور کہا اچھا تم جاؤ اور اس بیوفا کو جہان کا بیٹھنے پتہ دیا ہی لے آؤ ضرغام نے کہا پھر تم کتنی دیر مین آؤگی اُس نازنین نے کہا مجھے کیا دیر ہی تم گئے اور مین وہان تمھارے جانیسے پہلے آجاؤن گی ضرغام یہ سُنکر اُس سے رخصت ہوا اور پشت بارگاہ پر آکر آمونکے باغ سے نکل کر جھیل کے کنارے کچنال کے درخت کے تلے کھڑا ہو رہا دم بھر کے بعد سرو خوش رفتار خرامان خرامان بناز و ادا سامنے سے پیدا ہوئی اور پکاری کیون جی کدھر ہو ضرغام نے اونگلی اپنے لبون پر رکھکر پشت بارگاہ کی طرف اشارہ کیا کہ ذرا دیکھ بھال کے آگے پیچھے بات کرو وہ گلفام اس اشارہ سے جھجکی اور سمجھی کہ کوئی میرے پیچھے کھڑا ہی یہ سمجھکر اُسنے پیچھے پھر کر دیکھا اور چار طرف دیر تک دیکھا کہ ضرغام اس عرصہ مین قریب اُسکے آگیا اور اوسکے پھرنے مین کمند ماری وہ ادھر پھری تھی کہ حباب بیہوشی مارا وہ چھینک مار کر بیہوش ہوگئی اُسنے اُسکے کپڑے لیے اور اُسکو لیجا کر ایک غار مین ڈالدیا آپ رنگ روغن عیاری کا نکالکر اُسکی ایسی صورت بنا اور وہان سے روانہ ہوکر سیدھا اندر بارگاہ ملکہ **یاقوت** کے آیا دیکھا کہ ہر سمت صحنچیون مین ہر رنگ عملہ کی عورتین بیٹھی ہین کوئی اپنا سنگار کرتی ہی کوئی مسی لگاتی ہی کوئی طوطی کو جمشید جی پڑھاتی ہی کوئی کھانا پکانیکی فکر مین ہی کسیکا مہمان آیا ہی اوسکی خاطر مین مصروف ہی پلنگڑیان بچھی جو کے تختے کے لگے ہین ماما ئین ہر ایک کے باورچیخانہ کو گرم کر رہی ہین یہ کنیزون اور خواصون کو نخوئیز کر کے اُنکے پاس گیا اور کہا ہماری بی بی ملکہ **یاقوت** کیا دربار مین گئی ہین ان لوگون نے کہا ہی **سیوتی** کیا تو نے کچھ نشہ کھایا ہی ملکہ عالم تین دن سے درد سر مین پڑی لوٹ رہی ہین کئی دفعہ تجکو پکار چکی ہین کہ ارے صندل ذرا سا رگڑ کر لگا دے تو نہین معلوم کہان جاکر بیٹھ رہی تھی تجھے کچھ فکر نہین ہی یہ کہی رہی تھین کہ ایک طرف سے آواز آئی کہ ارے **سیوتی** موئی ذرا یہان آکے بیٹھ پنکھا جھل کہان تو اُڑ گئی **ضرغام** نے یہ سنکر کہا ای بی بی قربان گئی مین آئی اور دوڑ کر اُدھر گیا دیکھا ایک پلنگڑی پر ملکہ **یاقوت** جادو صندل لگائے پڑی ہی نیچے پلنگ کے مسند بچھی ہی چنگیرین چوگھڑے وغیرہ سامان عشرت و آرایش مہیا ہی اور یاقوت اُٹھ اُٹھ کے درد سر سے کراہ رہی ہی کہ ضرغام نے سرہانے آکر پنکھا ہاتھ مین لیا اور کہا ای میری بی بی تمھارے صدقے کیا کہتی ہو ملکہ نے

کہا اب تو کچھ نہیں کہتی صندل لگانیکو پکارتی تھی وہ کوئی اور آ کر لگا گئی ہے سیوتی ب تیرا دیدہ ہوائی ہو گیا ہے
نہیں معلوم کہاں اُڑ گئی تھی ضرغام نے کہا بی بی میں تو ادھر ہی اُدھر تھی اور تو کہیں نہیں گئی تھی
اب حاضر ہوں کہیں نجاؤنگی فرمائیے جو کچھ فرمانا ہو ملکہ نے کہا اچھا تو حاضر رہ اور کسی اور کو بارگاہ حیرت میں
بھیجکر دریافت کرا کہ شہنشاہ ساحران بارگاہ حیرت میں ہیں یا تشریف لیگئے اور ملکہ مذکور مجھکو تو یاد
نہیں کرتی ہیں سیوتی نقلی نے یہ سنکر چند کنیزوں کو حکم دیا کہ جاکر خبر لاؤ وہ حسب ارشاد روانہ ہوئیں اور
وہاں سے پھر آئیں کہا حضور بادشاہ عالم پناہ ابھی بیٹھے ہیں اور ازبسکہ ملکہ بُرّان سے اور جہان پناہ
سے سامنا ہوا تھا اور بُرّان غالب آئی تھی اور صبا رفتار عیارہ نے آکر اُسکو بیہوش کیا اور
دوبارہ عیار کے ہاتھ سے شہنشاہ کے دشمنوں کو زک پہونچی اور سامری نے بچا لیا تو اب جتنے ملازم
شاہی ہیں اور ملازمان ملکہ ہیں وہ سب تصدق بادشاہ پر سے اُتار رہے ہیں ضرغام نے سارا حال
بُرّان اور چالاک کا بصورت سیوتی انکی زبانی سنا اور ملکہ یاقوت نے یہ خبر سنکر فرمایا کہ ہمارے یہانسے
بھی پانچ سیر تیل میں بھر ماش سو روپیہ کے ٹکے سینی میں لگا کر بھجوا دے اور جو لیکر جائے میری جانب سے
بعد آداب و تسلیمات کے عرض کرے کہ لونڈی کے سر میں شدت سے درد ہے ورنہ میں حاضر ہوتی اب
میرے حواس درست ہوں اور یہ تھکا کارہ جائے تو حاضر ہوں سیوتی یہ سنکر حیران ہوئی کہ میں روپے
اور تیل ماش کس سے مانگوں لیکن اور کنیزوں نے آپ ہی کہا کیوں بہن سیوتی تم کہو تو ہم تصدق کا سامان
لے آئیں سیوتی نے کہا اب پوچھنا اسکا کیا ملکہ تو فرما چکیں مجھ نگوڑی کا بھی کچھ کہنے میں کہنا ہے کنیزیں
یہ سُنکر روانہ ہوئیں اور سات سینیوں میں ماش اور سات سینیوں میں سو روپیہ کے ٹکے اور ایک بڑے بادیہ
میں پانچ سیر تیل بھر کر سب پر خوان پوش ڈالکر سامنے لائیں سیوتی نے کہا مزدورنیوں کے سر پر رکھواؤ
اور لیکر سامنے حضور عالم کے جاؤ تصدق اُتروا دینا اور جو کچھ ہماری حضور نے فرمایا ہے عرض کرکے جلدی چلی
آنا دیر نہ لگانا کنیزیں وہ سب سامان مزدورنیوں کے سر پر رکھوا کر روانہ ہوئیں اور بارگاہ حیرت میں آئیں اور
سامنے افراسیاب کے وہ تصدق رکھا اور ملکہ حیرت کو تسلیم کرکے ٹھہریں شاہ نے اُنکو دیکھکر حیرت سے پوچھا
کہ یہ کسکے عملہ کے لوگ ہیں جو تصدق لائے ہیں حیرت نے کہا فرمانبردار ملکہ یاقوت جادو کے یہ سنکر کنیزوں
نے گرد پھر کر عرض کیا کہ ملکہ یاقوت نے تسلیم عرض کی ہے اور کہا ہے کہ کنیز کے سر میں شدت سے درد ہے ذرا درد
میں تخفیف ہو اور طاقت اُٹھنے کی پاؤں تو نذر فتح لیکر حاضر ہوں افراسیاب نے کہا اچھا چلیے تصدق

باانٹ دو اور یاقوت کو میری طرف سے دعا کہدینا اور فرمادینا کہ تقدیر تیری سرکار نے معاف فرمائی سامر
تیر اور دوسر دور کرے یہ مرعات سلطانی جو حیرت نے اوسکے حال پر مبذول از جانب شاہنشاہ دیکھی عرض پیرا
ہوئی کہ اے شہنشاہ یاقوت و زمرد دونوں میری جان نثار ہیں اور خیر خواہ ہیں جو کام دولتخواہی اور
دلسوزی کا یہ دونوں کرتی ہیں اور حبشی کچھ کہ امید مجھے ان دونوں سے ہے اپنے پیٹ کی اولاد سے
نہیں حضور بھی کسی کو خبر کے لیے اونکے پاس بھیجدیں تو بہت انسب ہے ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را
بادشاہ نے فرمایا کہ بعد برخاست دربار میں خود اٹھکر اوسکے دیکھنے کو جاؤنگا حیرت نے یہ سنکر بادشاہ
کی گردن میں ہاتھ ڈالدیے اور کہا یہ مکان کسکا ہے اور وہ مکان کسکا ہے سب کفشنی نے حضور ہی کے ہیں
اگر آپ تکلیف فرمائینگے تو کنیز پروردہ اور عین خاوندی ہے اوسکا کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو جائیگا آبرو بڑھ جائیگی اور
آپکی کسر شان نہوگی بلکہ باعث بلند حوصلگی اور افتخار ملازمان ہوگا کہ شہنشاہ کیا رفیق پرور ہے کہ ادنے
لونڈی کی عیادت کو چلا آیا افراسیاب نے کہا اچھا پھر دربار برخاست کرو ملکہ نے کہا شام بھی اب قریب ہے
ایکمرتبہ دربار برخاست ہوگا یہ کہکر کنیزان یاقوت سے کہا جا کر خبر کرو کہ حضور طلسم پناہ برائے عیادت تشریف
لاتے ہیں کنیزیں یہ سنکر جلد خدمت یاقوت میں آئیں اور سیوتی سے کہا بی بی سے عرض کرو کہ بادشاہ
مع حیرت کے آپ کے دیکھنے کو تشریف لاتے ہیں یاقوت جو لیٹی ہوئی تھی اوس نے پوچھا کیا ہے سیوتی
نے عرض کیا کہ شہنشاہ آتے ہیں یہ سننا تھا کہ وہ گھبرا کر اوٹھ بیٹھی اور کہا اری سیوتی تجھے خدا
کی مار موئی غارت ہوئی مالزادی ارے جلدی فرش وغیرہ آراستہ کر کیوں میری ناک کٹوایا چاہتی ہے کشتیاں
نذر کے لیے جواہر کی لا تو تو ایسا بیٹھی ہے جیسے جہلے کی بھینس ارے موئی توار کیوں بنی جاتی ہے مالزادی
گھورتی ہے یہاں مسند بچھا کر تکیے گرد میرے لگا دے کہ میں بھی پلنگ سے اوتر کر بیٹھوں یہ حکم سنکر ضرغام
نے کنیزان ودیگر سے زبانی ملکہ کا حکم درستی اسباب عیش و نشاط دیا اونھوں نے جلد جلد کشتیاں شراب کی قرینے سے
لاکر چنیں اور فرش مکلف آراستہ کیا مسندیں بچھاویں فرش کی آرایش دیکھ کر اطلس سرخ شرم
سے عجب نہیں جو قطع ہوجاے مسندوں کے بوٹوں پر بہار گلشن عالم کا رنگ پھیکا نظر آئے شیشہ آلات جابجا
آویزاں کیا حسن بارگاہ کو نور افشاں کیا چنگیریں اور میووں کی ڈالیاں گلدستہ وغیرہ سامنے رکھے
فرش کے گرد گلدستہ لگادیے بارگاہ کا حسن مثل شاہد حسین و جواہر پوش تھا بناو سنگار کیے برنگ
عروس شب اول نشہ حسن سے در و دیوار خود فراموش تھا یہ سامان تھا کہ گلشن جنت وہ ایوان تھا مسند

نور کا ایک وہ خیمہ بھی بنا تھا زیبا
فرش گلرنگ تو پردون مین بنا کار طلا

برج مہتاب سے دیکھے تو کہے صلّ علے
سیج پھولون کی بچھی وہ کہ گل عیش کھلا

سبز شیشے مے گلگون سے بھرے رکھے تھے
ہار پھولون کے چنگیرون مین دھرے رکھے تھے

اسی آرائش و زیبائش کرنے مین وہ دن بھی تمام اور خیمہ و سہر مین چاندنی کا فرش بچھا یا مہ خسرو ماہ بارگاہ آسمان مین ہوئی کہ نظم

فروغ مہر نے دامن اُٹھایا
ہجوم شام کا اک رنگ آیا
جبین شمع نے پیدا کیا نور
ہوئی روشن زمین قرب و دور

شام ہوتے ہی بادشاہ دربار سے اُٹھا حیرت نے دربار برخاست کر دیا آپ بھی مع چند کنیزان زرین پوش کے جانب بارگاہ ملکہ یاقوت ہمراہ بادشاہ روانہ ہوئی زمرد جادو دوسری وزیرزادی بھی ساتھ چلی یہ سب جب اُس بارگاہ مین پہونچے سیوتی یعنی ضرغام نے آرائش کرنے مین بارگاہ کے اپنا کام بھی کر رکھا تھا یعنی یاقوت کو تو مسند پر تکیہ لگا کر بٹھلا دیا تھا اور کئی خوان اشرفیون روپیہ وغیرہ کے لا کر رکھے تھے لیکن چنگیرین اور پھولونکی ڈالیان میوونکی کشتیان شراب کی گلابیان سب آغشتہ بہ دارو بیہوشی کر دی تھین اور پھر اک چیز کو اپنی دستکاری سے عطر بیہوشی سے معطر کیا تھا اور شراب کو اُلٹ پلٹ کر کے مخلوط بدارو بیہوشی کیا تھا غرض ایک لوٹا لخلخہ کا بیہوشی بھرا تیار کر کے سامنے کو رکھا تھا کہ اِس اثنا مین بادشاہ تشریف فرما ہوا یاقوت ہر چند کہ علیل تھی لیکن بنا بر تعظیم بادشاہ و ملکۂ عالم پناہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور جھک کر مجرا کیا افراسیاب نے اور حیرت نے کہا ہی یاقوت بیٹھ جاؤ تعظیم معاف یاقوت نے کہا مین ادنی کنیز حضور کی ہون کیا مجال جو بیٹھ سکون شاہ طلسم اور حیرت دونون مسند پر آ کر جلوہ گر ہوے اور اشارہ کیا کہ ارے یاقوت اپنے عہدے کے موافق بیٹھو یاقوت سلام کر کے ایک گوشہ مین بیٹھ گئی تو کشتیان جواہر اور اشرفیون کی سیوتی نے یاقوت کی طرف سے پیش کین شاہ نے ہر چند فرمایا کہ اے یاقوت مین نے نذر تجھے معاف کی یاقوت نے نہ مانا اور بہت کچھ عذر کیا اور کہا عین ذرہ پروری آفتاب سپہر سلطنت کی ہے جو یہ قبول فرمائی جائین شاہ نے وہ نذر لیکر حیرت کی خواصون کے سپرد فرمائی اور نذر قبول کر کے سرفراز فرمایا سیوتی نے چنگیرین اور ڈالیان میوون کی آگے بڑھائین اور گلابیان شراب کی سامنے رکھین شاہ نے فرمایا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ دو گلابیان شراب کی اور ایک ڈالی میوہ کی اور کچھ چنگیرین پھولونکی سہین سے الگ کر کے میرے
پاس رکھدو باقی تم سب خواصون وغیرہ کو تقسیم کر دو یہ کہکر ایک پیالہ شراب کا بھر کے شاہ نے حیرت کو دیا
اور کہا میرے سر کی قسم اے ملکہ تم پیوگی اور مینے ابھی نہ پیونگا اور مجھکو اس ڈالی مین سے ایک سیب چھیل کر دو حیرت
نے عرض کیا کہ انار کے دانے قاب مین لگے رکھے ہین آپ نوشجان فرمائین اور مین بغیر آپکے شراب نوش
فرماتے کاہیکو پینے لگی افراسیاب نے کہا تمکو ناحق کی ضد ہو یہ کہکر پیالہ شراب کا رکھدیا اور تھوڑے سے دانے
انار کے کھائے اور ایک خواص نے کئی سیب چھیل کر قاشین طشتریون مین لگا کر سامنے رکھدین حیرت نے
پھانکین کئی سیب کی کھائین اور افراسیاب نے کہا یاقوت انار کے دانہ تو درد سر کو نقصان نہ کرینگے
بلکہ اگر گرمی سے ہوگا تو جاتا رہیگا تو بھی تھوڑے سے دانہ کھالے اور کوئی پھانک سیب کی یہ کہکر اوسکی طرف
طشتری بڑھائی یاقوت نے اٹھکر شاہ کی بلائین لین اور تسلیم کر کے وہ طشتری ہاتھ سے لی اور ایک
پھانک سیب کی کھائی حیرت نے دو کوزے اٹھا کر زمرد جادو کو دیے اوسنے سلام کر کے لیا اور یاقوت
نے حکم دیا کہ ارے ہمارے مجرئی طایفون کو بلاؤ کنیز سامری اور اوجاگر اور جمشید باندی رنڈیان کہان
ہین انھین لاؤ شہنشاہ کے سامنے کچھ گائین بجائین یہ حکم پاکر کنیزون نے ہر ایک پریوش زہرہ کردار
رنڈیون کو سامنے لاکر حاضر کیا پہلے سب سے جمشید باندی کا مجرا ہوا یہ عجب گرما گرم رنڈی تھی کہ باوجود
سرگردانی اور دوڑ دھوپ کے آفتاب نے کبھی ایسی شعلہ رخسار عورت پردۂ فانوس عالم مین نہ دیکھی تھی
سراپا کے لکھنے مین طول ہوگا مختصر سا اوسکا یہ حلیہ ہے کہ بیت

رنگ سانولا پیٹ ملائم اور رخون پر سختی ہو	چھاتی سے لے ناف تلک اک صندل کی سی تختی ہو

اور اوسکی صورت زیبا کو دیکھکر تماش بینون کا یہ قول تھا کہ اے مایۂ ناز بموجب رباعی

گو حسن کا پان ہین ہی پیارے توڑا	خوبان جہان سے ہمنے پر مُنھ موڑا
پر تمسے ملے تو ہمنے سب کو چھوڑا	ہر چند کہ تھا تماش بینی یہ مزاج

اس ماہ وش نے بصد کرشمہ سحر و خوش الحانی سے سامنے بادشاہ کے
ناچنا شروع کیا اہل انجمن کا دل تڑپا دیا مرغ نیم بسمل کی طرح دل کو رقاص بنا دیا سازتے اور رہی
لطف دکھایا خاطر عشاق سے دمساز ہوا آنکھون سے آنسوؤن کا تار بندھا منھ سے واہ وا کا تار
بندھا ہر ایک محو ہو کر راگ سننے لگا کہ نظم

اشکلن کی تھی آئی رخ یہ بہیا	الیسا وہ الاپی تھی الھیا
	سندھ تھی تھی کبھی جو پنچ کی دھن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سن سن کے سب اہل فہم تھے سن
ہر راگ رواں تھا صورت رود
بھیروں کا جو بزم میں تھا چرچا
بھوپالی و کالھڑا و کاموڈ
بھیروں لگے ناچنے عجب کیا
جب شاہ جادواں اس کا

گانا سنکر محو ہوا اوسوقت اوس پری تمثال نے اس غزل کو گایا کہ

غزل

ازل سے گرفتار پیدا ہوا ہے
کہاں کا یہ بیمار پیدا ہوا ہے
ہوا چشم مردم سے آرام پنہاں
ہمیں بھی وہ آزار پیدا ہوا ہے
کرو منع ناصح کو ہمسے نہ بولے
برا تو تو زردار پیدا ہوا ہے
یہ دل کیا مزیدار پیدا ہوا ہے
ذرا در تلک آکے دیکھو تماشا
وہ جب سے ستمگار پیدا ہوا ہے
مرے لخت دل دیکھ اتک رواں ہیں
کہاں کا یہ غمخوار پیدا ہوا ہے
گرا ہا جو میں تو یہ رک کر وہ بولے
عجب نقش دیوار پیدا ہوا ہے
ہوئے جس سے گھل گھل کے مجنوں ہزاروں
یہ دریا میں گلزار پیدا ہوا ہے
جو کہیے کہ لو نقد دل تو یہ بولے

اس عرصے میں پھولونکی خوشبو ایسی پھیلی کہ سبکی کیفیت دگرگوں ہوئی بیہوشی نے اپنا اثر ظاہر کیا کچھ احتیاج میوے کھانے اور شراب پینے کی بھی نہ تھی **افراسیاب و حیرت و یاقوت و زمرد جادو** وغیرہ سب اپنے آپ میں نرہے اُدھر کنیزوں کو بھی بادشاہ نے ڈالی عنایت کی تھی اُنھوں نے بھی حصہ بانٹ کر کے میوہ کھایا تھا وہ سب اُس گانے پر آپسمیں ڈھول جھکڑ مستانی ہوکر لڑنے لگیں کسی نے کسیکی چوٹی پکڑ کر کھینچی کسی نے کسیکا گال کاٹ لیا کوئی کسی سے آہ پیارے کہکر لپٹ گئی اُنمیں حیرت نے کہا ای شہنشاہ آپ نے پیالہ شراب کا ناحق بھر کر رکھدیا نہ آپ پیتے ہیں نہ ہمیں پھر شراب کا یہاں رکھنا کیا ضرور شاہ نے کہا اگر تمھاری خوشی ہی تو میں ہی پہلے پیتا ہوں یہ کہکر چاہا کہ پیالہ مُنھ سے لگاؤں اُسوقت ایک پنجہ نے پیدا ہوکر ٹھکی دی کہ شراب سب فرش پر گر پڑی شاہ نے کہا ای **یاقوت** ہائیں یہ شراب کیسی تھی جسکو میرا سحر پینے سے مانع ہوا یاقوت خود عالم محویت میں تھی جواب کون دے ادھر لونڈیوں نے تڑاق پڑاق چھینکنا شروع کیا اور ہر طرف گرنے لگیں **حیرت** نے چاہا کہ- **افراسیاب** سے کچھ کہے کہ زبان میں لکنت آگئی اشارے سے کہا شہنشاہ ہوشیار ہو جائیے شراب نہ پینا بیہوشی کا اثر معلوم ہوتا ہی شاہ نے جو یہ رنگ دیکھا اتنا تو کہا بھلا او قحبہ **یاقوت** تو نے کسی عیار سے آشنائی کرکے یہ حرکت کی ہی یہ کہکر چاہتا تھا کہ اُٹھے چکر کھا کر زمین پر گرا **حیرت و زمرد** وغیرہ ہاں ہاں کر کے جو اُٹھیں یہ بھی گریں اور بیہوش ہو گئیں سیوتی یعنی ضرغام شیر دل نے خوش خوش جب مع تقاصوں وغیرہ سبکو بیہوش دیکھا اُٹھکر تکمہ بارگاہ میں لگایا اور خنجر کھینچکر چاہا کہ **افراسیاب** کی چھاتی پر چڑھکر سر کاٹ لے اُسوقت کسی نے بڑے زور سے اُسکو ڈھکیل دیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ یہ چاروں شانے چت گرا اور ہر طرف حیران ہو کر دیکھنے لگا کہ کسنے مجھکو ڈھیلا کوئی نظر نہ آیا یہ پھر حیرت کرکے
افراسیاب کے قریب آیا پھر کسینے گردن پکڑ کر اُسکو دوڑا دیا اُسوقت یہ سمجھا کہ تونے بیوقوفی کی جو اُسکے
قتل کا عزم کیا یہ کافر بادشاہ طلسم ہے مار ڈالیگا بس یہ سوچکر حیرت کی چھاتی پر چڑھا اور چاہا کہ ذبح کرے
ناگاہ افراسیاب کے منھ پر ایک پچکاری روے ہوا سے زعفرانی رنگ کی کسی پری نے لگائی کہ اُسکو ہوش
ہو گیا اور اُسنے دیکھا کہ سیوتی لونڈی یاقوت کی خنجر کھینچے حیرت کو ذبح کیا چاہتی ہے دیکھتے ہی
بسان برق چمک کر ضرغام پر آیا اور سحر اسیر کرکے اُسکو گرفتار کیا اور باران سحر برسایا کہ سبکو ہوش آیا جب
حیرت وغیرہ جملہ ساحر ہوشیار ہوے شاہ نے کہا اے ملکہ تم پہلے اِس عیار کو بارگاہ سے باہر لیجا کر کسی درخت
سے باندھو اور ایک گولا سحر کا مار کر اُسکو فنا کرو یہ سُنکر حیرت اُٹھی اور یاقوت دوڑ کر قدم پر بادشاہ کے
گری اور عرض رسا ہوئی کہ لونڈی کا کچھ قصور اِسمین نہ تھا مین بالکل بیقصور ہون حضور قلم عفو برجرائد عصیان
وخطا پھیرین شاہ نے اُسکے عذر کرنے سے رقعہ جمشیدی بازو سے کھولکر اُسمین سب کیفیت عیار کے بیان
آنے کی معلوم کی ظاہر ہوا کہ سیوتی کنیز فلان غار مین پڑی ہے اور یہ حقیقت گذری ہے یاقوت کی
کوئی خطا نہین ہے بارہا تیری بی بی نے اور تونے خود عیارون کے ہاتھ سے دھوکا کھایا ہے فریب و
مکر سے انسان ناچار ہے یہ دریافت کرکے شاہ نے کہا اے یاقوت سچ ہے کہ تو بیخطا ہے اور تیری کنیز فلان
مقام پر پڑی ہے اُسنے یہ حال سنکر سحر کا پنجہ بھیجکر سیوتی کو اُٹھوا منگوایا اور اُسنے آکر جب ہوشیار ہوئی
لباس پہنا ملکہ کے گرد پھری اور ملکہ حیرت ضرغام کو لیکر بحکم بادشاہ باہر بارگاہ کے آئی اور درخت
سے اُسکو باندھکر آمادہ قتل ہوئی بادشاہ اُٹھکر بارگاہ مین حیرت کی چلا گیا اور پلنگڑی پر لیٹا کہ
اب حیرت بھی قتل کرکے عیار کو آئیگی اُسی کے ساتھ آج سو رہونگا یاقوت کے یہان سب کنیزون پر
عتاب آیا یاقوت نے سبکو سزا دی کہ مالزادیو اسوقت میری اور تمھاری سبکی جان گئی تھی ناک کٹی تھی
سامری نے بڑا رحم کیا ایسی تم مستانیان ہو کہ کچھ خبر نہین رکھتین کہ کون خیمہ مین آیا ہے خبردار اب کبھی
ایسی غفلت نکرنا حاصل کلام یہان تو یہ ماجرا ہے ادھر حیرت ضرغام کو قتل کیا چاہتی ہے اُسکو اسی حال
مین چھوڑ کر کرشمہ حال مہتر برق فرنگی سنئیے کہ ہمراہ ضرغام یہ بھی عیاری کو نکلا تھا اور ایک طرف روانہ
ہوا تھا چنانچہ بفکر عیاری یہ صحرا مین آیا کچھ دور پر ایک مقام بلند دیکھکر اُسپر چڑھ گیا اور ہر یک نگاہ دوڑانے لگا
ایک جانب لشکر عظیم جنگل مین اُترا دیکھا کہ دو تین کوس تک خیمہ و بارگاہ و سراپردہ وغیرہ نصب ہین

راوٹیان کنڈنی بیچ بیچ مین قلندریان مارکیان استادہ ہین بازارین لگی ہین خیمون کے اطراف مین سڑکین بنی ہین سقّے آبپاشی کر رہے ہین یہ دیکھکر برق وہانسے اپنے لشکر کی طرف چلا اور ساحر تو بنا ہی ہوا تھا داخل لشکر ہو کر دیکھا کہ عجب طرحکی رونق ہی جھنڈے کنگ کے استادہ ہین ساحران زبردست خیمون کے سامنے تختون اور کرسیون پر بیٹھے ہین مندرے کنڈل اُنکے کانون مین پڑے ہین ہوم خانے استادہ ہین بنگالے اور کامروپ دیس کے جادوگر ڈمرو بجاتے ہین اگیاری کر رہے ہین ترسول و پنسول اُنکے سامنے گڑے ہین ہار اُسمین لپٹے ہین جادوگرنیان جوان جوان بازارون مین پھرتی ہین کہین سوارون کی لین پڑی ہی کہین پیادے اُترے ہین بستر جمے ہین آپسمین چھیڑ چھاڑ ہو رہی ہی ڈھولک ستار بجتے ہین سب شاد و خرم پھر رہے ہین اور بیٹھے ہین کہ بموجب

ابیات

فوج کا تیرے کر سکے نہ شمار
بسکہ پُرگرد آسمان ہوئے
تیرے خیمے کی ایک ہو جو طناب
رشک صد تخت خسروان ہوئے
دیکھیے تب تجھے کہ تو اوسدم
کوئی نواب کوئی خان ہوئے

گو عطارد حسابدان ہوتے
آنکھین مل مل یہ مہر ہوے نور
نصف اوسکی نہ کہکشان ہووے
قالین اُسکے ہر ایک پا انداز
بیٹھکر اوسپہ حکمران ہوئے
دست بستہ مطیع فرمان کا

کثرت اُسکی ہی جب تو ہوئے سوار
جیسے شیشے پہ تابدان ہوئے
بچھے اُس بارگہ مین جب مسند
بہتر از باغ و بوستان ہوئے
اور سر کردہ جتنے ہین اوسمین
روبرو زیر سائبان ہوئے

اُس لشکر کثیر کو اور اُسکی عظمت و شوکت کو برق نے دیکھکر دلسے کہا ان کافرون نے بھی بڑی آسودگی اور رفعت منزلت پائی ہی اے برق یہ سب جبک ملک اونکی خاک مین ملا دینا چاہیے غرضکہ کچھ ایسا فکر مین عیاری کے گیا کہ بڑی دیر تک سوچا کیا آخر ایک گوشہ مین بھیڑ گڑریے کی اپنی صورت بنا لنگوٹا چڑھا گاڑھے کا سر پر باندھا کملی کندھے پر ڈالے دھوتی باندھے ننگے پانون ہو لاٹھی ہاتھ مین لیکر اوسی سمت چلا کہ جدھر کوئی گانون بسا تھا یہ تو مدت سے یہان آیا ہوا ہی سب مقامات جانتا ہی اس گانون مین جا کر ایک بھیڑ طلسمی گڑریے سے مول لی اور اُسکو کاندھے پر رکھکر بہت جلد اوس لشکر مین آیا اور لشکریون سے جاکر مستفسر ہوا کہ صاحب یہ لشکر کسکا ہی ایک جمعدار نے سپاہیون کے کہا کہ لشکر جہنیبران سوار پیلیتن جو بیٹا ملکہ حیرت جادو کے بھائی کا اور بھانجا شہنشاہ ساحران کا تو نے سنا ہو کہ پہلے یہان آیا تھا اور مارا گیا اوسیکا یہ بڑا بیٹا شیر دل فیلتن بن جہیبران سوار جادو ہی اپنے باپ کے بدلے جانیکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بدلا لینے آیا ہی ایک لاکھ پچیس ہزار جادوگر ہمراہ لایا ہی اب کل صبح کو اپنے نانا شہنشاہ ساحران اور
نوادی ملکہ حیرت سے ملکہ مہرخ وغیرہ نمکحرامون اور سرکشون سے لڑیگا اور سر انکا کاٹیگا یا زندہ گرفتار کریگا برق
نے یہ کلمات سنکر بھیڑ کو کندھے پر سے اُتارا اور کہا گستیان تم نے تو ایسی خبر سنائی کہ مین بہت خوش ہوا اور
اب اچھی طرح سے ٹھہر کر اس ماجرے کو سنونگا تو آگے جاؤنگا تھک بھی گیا ہون دم بھی لے لونگا اور
حال بھی سنونگا کیونکہ ان مسلمانون نے تو وہ گانون بھی لوٹ لیا ہی جس مین یہ غلام تمھارا رہتا ہی میرا
بھی گھر لٹ گیا ہی سامری ایسا کرین کہ یہ سب عیار اور انکے طرفدار مارے جائین غرض یہ کہکر پلس
اوس سپاہی کے بیٹھا اور کہا سنو تو میرے مالک یہ تمنے جو یہ کہا کہ یہ صاحبزادہ کل سب نمکحرامون کا سر کاٹیگا
یہ تو میری سمجھ مین نہ آیا کیونکر سر کاٹے گا کس لیے کہ باغیون کے پاس بھی تو بڑی فوج ہی اور اُسکے ہمراہ تو کل
سوا لاکھ ساحر ہین پھر کیا سبب ہی کہ لاکھون ساحرون کو لندھا کر کے پکڑے گا اس طرف بہار جادو
نافرمان مخمور اختر بن سہیلان فیل زور کوکب ایسا بادشاہ بران ایسی شاہزادی ہی ایسے بڑے
بڑے نامی اور زبردست ساحر انکا یکایک پکڑ لینا تو کچھ سمجھ مین نہین آتا اور علاوہ ان ساحران نامدار
کے دو چار مکار عیار بھی ہین اُن لوگون کا دفعۃً قتل ہونا تعجب کی بات ہی ہزارون نامی گرامی ساحر
افراسیاب کے ملازم بیان آئے اور قتل ہو گئے اور شاہ نے بشمار فوج ساتھ کر کے سرداران طلسم کو بھیجا
لیکن کوئی فتحیاب نہوا اسلیے کہ عیارون نے راہ مین انکو مار ڈالا کوئی بھی زندہ پھر کر شاہ پاس نہین گیا
پھر کیا وہ جادوگر نہین تھے جو ہلاک ہو گئے اُنکا فتح پانا یا غیونیریری تو سمجھ مین نہین آتا ہان کوئی تحفہ
طلسم اُنکے پاس ہوگا مجکو بتاؤ تو کہ یہ کیا بات ہی اس جمعدار نے کہا اور وہ نہین اور تمہین زمین آسمان
کا فرق ہی اُنکے پاس دو چیزین ایسی ہین کہ اگر بادشاہ ساحران بھی ایکبار اُنکا سامنا کرے تو سارا اپنا
سحر بھولے اور بیہوش ہو کر گرے اور کسی ساحر ادنی و اعلیٰ شاہ و گدا کی تو کیا حقیقت ہی جب شہنشاہ ساحران
کا یہ حال ہو برق نے کہا میان صاحب وہ کوئی ہتھیار ہوگا جو اب کام دیتا ہوگا یا کوئی جادو
کا بیر ہوگا جو دشمن کو بیہوش اور ناچار کر دیتا ہوگا وہ جمعدار بولا کہ ابے مسخرے تو کیا جانے ناحق
بک بک کے مغز پھراتا ہی جا اپنے کام لگ ہمین اُن چیزون کے بتانے کا حکم نہین اوس نے کہا تم
چاہے بتاؤ یا نہ بتاؤ مین سمجھ گیا انکے پاس عمل ہوگا اُسکی روشنی مین یہ سب کو بیہوش کرتے ہونگے
وہ جمعدار ہنسا اور بولا کہ ابے واہی اُنکے پاس خاک جمشیدی کا ڈبہ ہی اور ایک چادر سفید محمودی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی ہے کہ جہان یہ اسکو اوٹھہ لین تو شہنشاہ کا سحر اثر نہ کرے اور وہ خاک جس فوج مین اوڑا دین وہ فوج بیہوش ہو جائے سوا اسکے ان صاحبزادے مین زور و طاقت ایسا ہے کہ فیل مست سامنے آجاتے تو یہ جا جنہ امجیسر نہ کرین اور اپنی طاقت سے اسکو پکڑ لین اور انکی ماں ملکہ جاموش فیل نور اور انکے دونون ماموں فولاد اژدر خوار اور گرز مارزبان جادو ایسے زبردست ہین کہ ایکمرتبہ شہنشاہ سے کچھ رنج ہو گیا تھا اور شہنشاہ نے ابرلیق کوہ شگاف و سرمایہ برف انداز و باغبان قدرت صنعت سحر ساز اپنے چارون وزیرون کو بارہ لاکھ سپاہ ساحران زبردست سے اپنے بھیجا کہ جا کر بطور چشم نمائی انکو پکڑ لائین اور یہ صاحبزادے اُن دنون مین بہت صغر سن تھے لیکن پھر بھی فولاد اژدر خوار نے ابرلیق کو اور گرز مارزبان نے سرمایہ کو پکڑ لیا اور جاموش نے اپنی سرحد مین کسی طرح فوج کو نہ آنے دیا چالیس کوس پر اپنی سرحد سے آگے آکر صنعت کو گرفتار کیا باغبان قدرت وزیر دانشمند تھا اسنے بعجز و الحاح مصالحہ کرنے کوچ کیا اور شہنشاہ سے آکر حقیقت کہی بادشاہ نے ہزار طرح چاہا کہ انکو گرفتار کرون ممکن نہ ہوا آخر حیرت جادو کو بھیجا کہ اسی کے سب عزیز دار تھے اسنے آکر آپس مین صفائی کرائی اور وزیرونکو چھڑوا لیا پھر کبھی بادشاہ طلسم نے انکی جاگیر مین حوصلہ کمی بیشی کرنے کا نہین کیا برق نے جب یہ ماجرا سب اس جمعدار کی زبانی خوب دریافت کر لیا اپنے دلسے کہا کہ اے برق خوب آکر پہونچے اب جلد اسکی تدبیر کرنا چاہیے ورنہ خدا تعالی اس ظالم کے شر سے ہمارے لشکر کو بچائے بڑی مصیبت پہونچیگی دل سے تو یہ کہا اور اس جمعدار سے پھر تجاہل کر کے کہا کہ میرے صاحب آپ نے جو یہ فرمایا یہ سب سچ ہے مگر وہ چادر محمودی اور یہ خاک کا کوئی دس روپیہ کا ہوگا جمعدار نے یہ سنکر ایک قہقہہ مارا اور ایک دھول اسکے سر پر لگائی اسنے سر جھکا لیا کہ ہاتھ خالی گیا اور اسنے کہا گستاخ خفا ہو اچھا تین سو روپیہ کی مالیت سہی اسنے کہا ارے جا وہ ایسی کہین کا ہے وہ لاکھون روپیہ کا مال ہے بلکہ لاکھون خرچ کیجیے سے بھی نہین ملتا ایسی چیزین کروڑونکو بھی دستیاب نہین ہوتین تو سو دو سو لیے پھرتا ہے سلطنتین انپر قربان کی تھین تو اپنی بھیڑون کی قیمت سمجھا ہے کہ سو دو سو کہتا ہے تیرے نزدیک سو روپیہ بہت ہوے برق نے کہا میان جی تم سچ کہتے ہو مین بارہ روپیہ کا قرضدار ہون ایک بھیڑ روز گوہانے سے لا کر میان ادھر اودھر بیچتا ہون جو کسی سخی کا سامنا ہو گیا تو دن بھر مین چار پیسے نفع ہو گئے جمع مالک کو پہونچا دی نفع اپنے جورو لڑکون مین صرف کیا اسی طرح پیٹ پالتا ہون مین کیا جانون کہ ہزار روپیہ کیسے ہوتے ہین جمعدار نے کہا چل آج تیری بھیڑ

ہم نفع سے بکوادین برق نے کہا اس سے کیا بہتر اگر نفع ملجائیگا تو آپکو دعا دونگا نہین تو آج میرا ارادہ ہے کہ اسکو گھر لیجا کر ذبح کرون گوشت الگ سری پائے الگ کھال علیحدہ کلیجی پھیپڑا نلی علیحدہ اوجھڑی پھیپھڑے وغیرہ الگ بیچکر بہت سا نفع اٹھاؤن اُسنے کہا تو بقر قصاب ہے اُسنے جواب دیا نہین صاحبین نوکر ہوا ہون لیکن کیا کرون پیٹ کے لیے قصائی بنا بھی کرونگا اُسنے کہا اچھا لے اب بھیڑ کو اٹھا ہمارے ساتھ چل داروغہ باورچیخانے کے ہاتھ بکوادین برق نے اُسوقت اس جمعدار کے پانون چھوے کہا واہ میان کیا بات ہے چلو جلدی اور میان اس روزگار مین اب کچھ نہین ملتا داروغہ جی اور جو کچھ چاہین مجھسے کام لین نوکر رکھ لین تو مین رہون نہین روز مجھی سے بھیڑ بکری منگا یا کرین لا دیا کرونگا جمعدار نے کہا اس بھیڑ کی قیمت بتا اُسنے کہا ڈیڑھ روپیہ جمعدار نے کہا نہین ایک روپیہ کھرا کھو ہم تجھکو دلا دینگے ستوری سے بھی کچھ مطلب نہین اُسنے کہا نہین صاحب مجھے نقصان ہوگا میرے جورو لڑکے آج اوپاس کرینگے مین سرکار کے باورچیخانہ مین نہ بیچونگا اُسنے کہا اے وہانتک چل تو سہی کچھ نقصان نہوگا نہ جورو لڑکے فاقہ کرینگے تو داروغہ کے دو چار کام کر دینا وہ تجھے کھانا بہت سا دو چار آدمی کی خوراک دینگے برق نے کہا اچھا چلیے جو آپ کہتے ہین وہی سہی غرض جمعدار اسکو لیکر مع بھیڑ کے باورچیخانے کی طرف آیا برق نے دیکھا دور تک قناتین کھچی ہین دیگین چولہون پر چڑھی ہین باورچی صافیان ہاتھون مین لپیٹے دیگون کا نمک ڈوئے سے نکال کر چکھ رہے ہین ایک طرف تخت بچھے ہین اوپر ترکاری چھل رہی ہے صافیون کو پکڑے چاولون کو پسیو دیتے ہین پلاؤ کی بعض دیگین دم پر لگی ہین کھیر گھٹ رہی ہے گرم مصالحہ پستا ہے ہاون دستہ مین ہلدی وغیرہ کٹ رہی ہے دہی پتیلیون مین رکھا ہے ایک طرف اسی حصار مین ایک خیمہ چھوٹا سا استادہ ہے وہان فرش بچھا ہے در خیمہ پر کرسی بچھی ہے داروغہ باورچیخانہ بیٹھا ہے سامنے اوسکے پڑیان لونگ الائچی زعفران مشک وغیرہ کی بانگی کے لیے رکھی ہین خوان ایک طرف چنے ہین ظروف طلائی نقرئی مسی چینی وغیرہ کے دھوئے جاتے ہین طاس بڑے بڑے اور لگن پانی سے لبریز رکھے ہین وہ سامان ہے کہ ابیات

کافی ان زیرے کو حصول شو کرمان کا
چرخ و کہسار کو معرف سے ہے دہشت انکی

حاصل ہند سے پورا نہ پڑے اسمین نمک
آب گویا کے مشابہ بہ پیاز و ادرک

غرض وہ جمعدار برق کو سامنے داروغہ کے لایا اور کہا داروغہ صاحب یہ بیت محتاج ہے اگر کچھ رجب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے لیے بھیڑ بکری جو منگا یا کرین یہ لادیا کرینگا یہ بیچارہ غریب بہتر ہی یہ بھیڑ جو لایا ہی دیکھیے بہت فربہ ہی
ایک روپیہ کو اس سے کٹھری ہی سرکار مین لگا دیجیے تو لے لیجیے ورنہ ہم سب ملکر لے لین اور اسے دام دیدین
حصہ بانٹ کر لینگے اور آج قورما کھائینگے داروغہ نے ایک روپیہ برق کے حوالہ کیا اور بھیڑ کو باورچیخانہ کے
باورچی کو حوالہ کیا اور برق سے کہا کہ ابے جائیگا یا ٹھہریگا اُسنے کہا خداوند آپکی سامری سلامت رکھین
میرے بیٹے کی خبر لیے جائیے گا مین روز آیا کرونگا اور بھیڑ لادیا کرونگا آج بھی مجھے جمعدار نے بھروسا دیا
تھا کہ تجھے کھانا ملجائیگا داروغہ نے کہا کہ اگر تو پہر چار گھڑی ٹھہر تو مین بہت سا کھانا تجھے دلادون برق
نے کہا مالک میرے مین بیٹھا ہون کہان جاؤنگا یہ کہکر برق ایک کنارے جا کر بیٹھ گیا اور چادر کو اوڑھکر
دبک کر بیٹھا جسمین یہ معلوم ہو کہ بہت ہی غریب ہی گھڑی بھر کے بعد ایک خاصہ بزنے کہا ابے او مزدور ذرا
چلم پر آگ رکھدے برق نے کہا بہت خوب اور چلم لیکر باورچیخانہ مین جو گیا تو آنکھ بچا کر دو چار دیگون
مین اُسنے بیہوشی ملادی دم بھر کے بعد ایک باورچی نے کہا ابے او بھیڑ والے ذرا پلاؤ کی دیگ کے
نیچے آہستہ آہستہ آنچ کر اور وہین بیٹھا رہ برق یہ سنکر وہان جا بیٹھا اور وہان قریب جتنے
کھانے اور سالن تھے سب مین بیہوشی کو ملاتا رہا اس عرصہ مین وہ داروغہ آکر گویا ہوا کہ ابے بھیڑ والے
تو گھبرا نا نہین مین خاصہ نکلوا کر حضور کو کھلوا آؤن تو تجھے کھانا دون اور باورچیون سے کہا کہ جلد نکال کر خشک
اور باہگی پہر ایک کھانے کی مجھے لا کر چکھاؤ باورچی اور خاصہ بردون نے خشک کے خوان لگائے اور وہ کھانا
لیجانے کو برق کے سوا اور کون تھا یہی مزدور سامنے موجود تھا اُسی کو دیا کہ داروغہ کو دے آ برق
جو وہ خوان لیکر چلا راہ مین اُن سب کو خوب بیہوشی آمیز کر کے اُس خیمہ مین آیا کہ جس مین داروغہ رہتا
تھا چنانچہ وہ اسوقت اپنی پلنگڑی پر بیٹھا ہوا گڑگڑی پی رہا تھا کہ اُسنے وہ خوان سامنے رکھا داروغہ
نے کہا ابے بھیڑ والے ٹھہر تو آدمی کام کا معلوم ہوتا ہی آج تو نے بڑی محنت کی ہی اب مین یہ خشک
چکھ لون تو سرکار کو کھانا کھلا آؤن پھر تجکو اسقدر کھانا دونگا کہ تو لیجا نہ سکیگا اچھا بیٹھ جا برق
سلام کر کے بیٹھا اور داروغہ نے خوان کھولکر کھانا تھوڑا سا کھایا اور اٹھا کہ اب چل کر خاصہ کے
خوان ہمراہ لیکر جا کر ن پس جیسے ہی دو چار قدم چلا تھا کہ چرخ کھا کر گرا برق نے تنہائی پاکر اوسکو
اُٹھایا اور خوب سا بیہوش کر کے پلنگ کے نیچے دری مین لپیٹ کر چھپا دیا اور اوسکا پیرہن لیکر
آپ پہنا اور اوسکی ایسی صورت بنکر پگڑی باندھ کر باہر آیا باورچی وغیرہ خوان کھانے کے نکال چکے تھے

سب کو آکر دیکھا اور جو طرلقیہ درستی کا باقی رہ گیا تھا اُسکو آپ درست کیا پھر مکرر درست کرنے مین بہوشی ملاتا گیا غرض وہ کھانا مزدوروں سے اُٹھوا کر بارگاہ شاہی مین لایا مزدورون کو رخصت کرکے بیٹھتی مین خوان کھولکر دستر خوان بچھایا لیکن سامنے سریر عزت پر اک نوجوان ہیبت فیلتن ببر سوار کو بیٹھے دیکھا کہ پندرہ برس کا سن ہی جوانی کے دن ہین کانون مین سونے کے کنڈل پڑے ہین سانپ گلے سے اُسکے لپٹے ہین ہر بُن موسے اُسکے شعلۂ آتش نکلتے ہین اور دونون مامون اُسکے بڑے خونخوار نظر آتے ہین دل ترک فلک بھی دہلاتے ہین خبیث اُنسے پناہ مانگے ڈبٹ سے اُنکی شیطان بھاگے بسان دیو قوی ہیکل و بدصورت مہیب اشکال بڑے قوی بال بال سر پر فلیتہ لپٹے ہوے دھامن ناگن سانپ کوڑیالے کالے سرخ چیتالے گلے سے لپٹے ہوے مندرے جواہر کے کانون مین پڑے کھور سیندور کے لگائے آنکھین لال لال دو طاس خون کے لبریز یا آگ کی منقلون کی طرح دہکتی ہوئین کان ناک سے چنگاریان اُڑتی ہوئین ساری باندھے کرتے پہنے جھوبیان کھاروے کی گندھو بیر ڈالے اُردبنولے رائی سرسون مٹر کی آگ دھتورے دونا مروے کی پتیان اونین بھری تمبری لٹکیان باندھے بیٹھے باتین کر رہے ہین اور گرد اُنکے ساٹھ ستر ساحر جلیل القدر اُنکے عزیز یگانے بڑے بڑے زبردست خونخوار صورتین بنائے حاضر ہین اور پشت بارگاہ پر ایک چھوٹی سی بارہ دری مخمل کی ہر اسمین کچھ رنڈیان جادوگرنیان چلمنین ڈالے بیٹھی ہین اُنکے بیچ مین ماں اُنکی جاموش فیلزور بیٹھی ہی العیاذ باللہ عجب تشکل اُس لکاتہ کی ہی کہ مادر دہر بھی جس سے خوف کھاتی ہی اگیا بیتالون کو بھگاتی ہے چڑیلون کو اور دلی مین دوڑاتی ہی یہ شکل اوسکی ہی ابیات

نہایت اک کنیز کہنہ عمر	کہ دلکش نظم ہی جسکی ہر اک نثر	جہان گرم سخن ہوتی تھی وہ زال
تھی وان دلالہ و محتالہ کیا مال	ضعیف سے کرمن انگلی مین کیا بات	کہ جسنے کی تھی بڑھیا آگ کی مات
جھکا تھا لسبکہ پیری سے وہ قامت	تھی ہر پہ ٹھوکرون سے کنت قیامت	غرض اس ڈول پر یہ کاروانی
تھی گویا مادر گیتی کی نانی		

اور ساحر اور اوس کے دونون مامون یہان اژدر دمان خونخوار و دل آزار تھے یہ نقشے اونکے اشکار تھے کہ نظم

وہ بھی افسرون مین گُمر کر سخت	توانا قوی ہیکل و تیرہ بخت	شجاعت مین نامی گرامی شہیر
تنو مند مانند پیل شریر	سیہ و ستمگار و پر مکر و کید	کرے سحر سے اپنے رستم کو قید

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

برق انکی صورتین دیکھنے لگا نظر بفضل خلاق بحر و بر کرکے دسترخوان بچھا کر سامنے مہیب کے آیا اور عرض رسا ہوا کہ حضور خاصہ تیار ہے اسنے حکم دیا کہ پہلے امان جان کو اندر کھانا بھیجو برق نے سونے چاندی کے تھالون مین کسی قدر کھانا نکال کر اندر حلیمون کے دیا وہان بھی دسترخوان بچھا اور مہیب اپنے ماموؤن اور عزیزون سمیت دسترخوان پر آکر بیٹھا سب نے کھانا شروع کیا برق نے تھوڑا کھانا لیکر خواص و خدمتگار جو کھڑے تھے انکو اشارے سے الگ بلا کر دیا اور کہا یارو ہم تمھارے دوست ہین جلد ایک ایک نوالا کھا کر پانی تو پیو پھر تقسیم ہوگا کھانا اسوقت ملیگا اسکو بڑی دیر ہے جبتک کچھ ڈھارس تو ہو جائیگی وہ سب خوش ہو گئے اور سلامت رہین سلامت رہین کہکر کابیان پلاؤ وغیرہ کی لیکر کونے مین بیٹھکر کھانے لگے اتنے عرصے مین اندر باہر سب جگہ بیہوشی کا اثر ظاہر ہوا اور ادنی اعلی زن و مرد جو سر گھومنے سے گھبرا کر اٹھا زمین پر گرا اور بیہوش ہوا خدمتگار وغیرہ بھی جھومنے لگے بعض پکارے یارو قیامت آئی یہ کہکر گرنے لگے آخر سب بیہوش ہو گئے کھانے نے گویا انکو کھایا سب خوان و دسترخوان نے یہ سنایا کہ اب کھانا تم کو نصیب ہوگا تنور فلک سے بس یہی روٹی آخری تھی اب عوض شیرینی کے تلخی مرگ کا مزا چکھو اور طعمہ شمشیر دشمن بنو اب تمھاری ہڈیان زمین کھائیگی گور مین خاک سے بھوک جائیگی دہن گور مدت سے تمھارا بھوکا تھا اسلیے تمھارے واسطے کھلا تھا روزگار غدار تمھارے لیے بھوکا تھا جو بال بال تمھارے ہی جان کا کال ہو گیا مار دہرہ ڈائن ہے کہ اب تمھارے ہی کلیجے کھائیگی ہڈیان چبائیگی نظم

آن پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک	خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند

حاصل مراد جب وہ سب ساحران ناکام کھانا زہر مار کرکے بیہوش ہوئے اور قضا نے انپر ہاتھ صاف کرنا چاہا اپنا مرتھکا پن ظاہر کیا برق نے دروازہ بارگاہ پر آکر دیکھا کہ اندر باہر سب بیہوش ہین تکمہ دروازہ مین لگایا اور پہلے مہیب اور اسکے ماموں وغیرہ کی جیبون کو ٹٹول کر وہ ڈبہ خاک جمشیدی کا کہ جسکا بیان جمعدار سے سنا تھا ڈھونڈھ کر لے لیا اور اندر بارہ دری محل کے جاکر جاموش کے سر پر وہ چادر محمودی کی کہ وہ تحفہ اسکو ہر وقت اوڑھے رہتی تھی اتار کر آپ اوڑھی اور خنجر کھینچکر قتل کا لگا دیا پہلے سب سے جاموش کا سر جدا کیا پھر باہر آکر مہیب اور اسکے ماموں کا سر کاٹا خنجر بران برق نے دشمنون کا لہو چاٹا غل و شور تاریکی ہوگی صدہا ے مہیب آنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لگین سلیں برف کی گرنے لگیں آتشباری شروع ہوئی ببیر رونے لگے آندھیاں وہ سیاہ آئین کہ زمانہ سیاہ ہو گیا الیقین تھا کہ آسمان پھٹ پڑے گا ایسی مہیب آوازیں آتی تھیں کہ اشعار

پہونچ جلد اہی وہ اژدر گون بخت ظلم
نفاق اب پڑے گھر مین کفار کے
چھٹا خیمہ و لشکر و بارگاہ
ملک و بیو و حور و پری انس و جان
کف مرتعش کی طرح بالیقین
اجل کو بھی آتا ہے مکر و دغل
غضب ساحر ذلکو دیا ہی فریب
وہ سوتے تھے سر پہ کھڑی تھی قضا

اولٹتا ہی گردون کا اب تخت ظلم
چل اے مہر سر دار ابتلی جھٹا
جہان مین نہ تھی کا فرونکو پناہ
جہان مین جہان سر ہی جنکا مقر
نہایت سے تھی کا بنتی وان زمین
لکھی جسکی ہوتی ہی جسبجا قضا
خود آئے اجل گاہ پر ناشکیب

مہیا کرا اسباب ادبار کے
قیامت کا برپا ہی اسپر دوار
بہایم و حوش و طیور جہان
غروشان مین وہ الحذر الحذر
نہیں تہا اس سے چلتی فریب و جدل
وہان کھینچ لاتی ہی اسکو دغا
بھلا کچھ بھی غفلت کی ہی انتہا

برق نے مثل شیر گرسنہ کے بھر کر خنجر بران تو پنجہ ظلم کی طرح روان کیا

اور جلد جلد بہت سے ساحران غدار کے سر کاٹ ڈالے غلغلہ گیر ودار لشکر ساحر بیقرار ہوکر جانب بارگاہ شاہی دوڑے یہان آکر ہنگامہ قیامت زا برپا دیکھا بعض نے کہا شاید ماسون بھانجے مین فساد ہوا اندر سحر کی لڑائی ہو رہی ہی بعض نے کہا نہین افراسیاب سے کچھ بگڑ گئی شاید وہ خود آکر اندر لڑ رہا ہی بعض نے کہا کوکب آگیا ہی غرض لوگون نے کہا اندر تو چلو بہت سے ساحر گویا ہوے ہمارے یان کی یہ لڑائی نہین ہم بچا نسکینگے بعض جو دہانسے پلٹے انھون نے رسالون پلٹنون مین خبر دی کہ ارے میان بڑی آفت آئی ہی سوا بھاگنے کے کچھ چارہ نہین ہی یہ جو لوگون نے سنا گھبرا کر یہ دلفراز لائے باز ارین شد ہونے لگین بد معاشان لشکر نے کہ جو ہمیشہ مفلس رہتے تھے قابو پاکر لوٹنا شروع کیا کہین اب تلوار چلی اور کسی جا شور و شیون کی صدا بلند ہوئی کسی جا بھگدڑ پڑی مال اسباب چھوٹ گیا کوہ و صحرا کی طرف ساحر بغیر لڑے بھڑے بھاگے ادھر جو شخص جوان بہادر تھے وہ اندر بارگاہ کے سراچہ پھاڑ کر در آئے ایک شخص کو دیکھا کہ بجلی کی طرح چمک رہا ہی خنجر خونچکان اوسکے ہاتھ پر چڑھا ہی اور دریاے خون بارگاہ مین بہ رہا ہی فرش تمام لہو مین ڈوبا ہی تماشاے رقص بسمل بارگاہ مین ہو رہا ہی کہین لاشین پڑی ہین بسمل پھڑکتے ہین ہاتھ پانون کو ٹپکتے ہین بعض اتنا کہکر سر دھن رہے ہین کہ ارے ظالم ذرا سا پانی دے کوئی ہچکیان لیتا ہے کوئی دم توڑ رہا ہے یہ حال دیکھکر اُن ساحرون نے برق کو للکارا کہ باش او ظالم اُظلم کون ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو کہ جسنے یہ آفت برپا کی ہی برق تو جانتا تھا کہ مجھپر سحر اثر نہ کریگا انکے للکارنے کو کچھ خیال مین نہ لایا اور
سر کاٹنے گیا یہ جھپٹ جھپٹ کر قریب اُسکے آئے اسوقت برق نے خنجر پکڑکر اُنپر بھی حملہ کیا اُنھون
نے سحر پڑھکر پھونکا کچھ اثر ہنوا اور برق عیار بھی بجلی کیطرح چمکنے لگا کسیکو اپنے قریب نہ آنے دیتا تھا اور
کبھی پرے چڑھکر خنجر سے دو دو چار چار کے سر جدا کرتا تھا کبھی لوٹ مارکر ٹانگین کاٹتا تھا انکے مرنیسے ہیرون
کے شور کا ہنگامہ بڑھتا جاتا تھا اور اُن ساحرون کا کچھ بس نہ چلتا تھا آخر وہ سب ایکجا متفق ہوکر بلوہ کرکے
برق کے پکڑلینے کی فکر مین ہوے برق بھی تمام سرداران بارگاہ کے سر کاٹ چکا تھا اس لیے لشکر مین
لڑنا بے فائدہ سمجھکر رو بفرار لایا اُس وقت آندھیون کی تاریکی بہت تھی ساحرون نے مشعلہا سے
سحر جلائین اور لینا لینا پکڑنا جانے ندینا کہتے ہوے چیلے باز و بط قرقرے وغیرہ سحر کے جانورون
پر سوار ہوکر بعض نے تعقب کیا اور بعض نے زمین پر دو ہتھڑ مارکر کہا کہ اے زمین طلسم مہیب
قیلبتن کا قاتل جانے نپائے اُسکے پانون پکڑلینا جانے نہ دینا ہرچندان سب نے ہیرون کو یاد کیا
غضب کا سحر پڑھا مگر اُس چادر کے باعث اثر پذیر نہ ہوا بلکہ اُنکا سحر اُنھین پر پلٹ کر آیا اس عرصے
مین سارا لشکر تہ و بالا ہوگیا لشکر ایک طرف بازار ہی ایک سمت سب بھاگ نکلے جو کوئی کچھ بولتا تھا
کہ بیان کیا ہوا کوئی کہتا ہوا کہ بھائی بڑا غضب ہوا سب مارے گئے کوئی کہتا ہوا ارے میان عمرو
آگیا کوہ کیب آگیا کوئی یہ کہتا ہوا کہ ہاے میرا بھائی مارا گیا کوئی بیٹے کو پیٹتا اسی طرح گریہ کنان کوہ و دشت
کی طرف روان تھے اور ہزارون بے سمجھے بوجھے آپس مین لڑمرے تھے اور بہت سے ساحران
زبردست تعاقب برق مین جانب بارگاہ حیرت روان تھے اور برق بھی اسی جانب بھاگا ہوا آتا تھا
کہ چلکر آج حیرت یا افراسیاب کو مارونگا اور اگر نہ پایا تو طلسمات مین گھسکر افعی سحر وغیرہ کو
مارکر ہُبران کو چھڑاونگا فی الجملہ اسی ہیئت سے بہ قریب بارگاہ حیرت بہ سرعت پہنچا سب نے دیکھا کہ
ایک ساحر کہیں کا وکیل یا مختار یا داروغہ لباس معقول پہنے مگر خون مین ڈوبا ہوا خنجر سے خون اُسکے
ٹپکتا ہوا کھنیون سے لہو بہتا ہوا آنکھیں سرخ بارگاہ کیطرف جاتا ہی اور اُسکے پیچھے مجمع ساحرون کا
گریبان چاک سر پہ خاک لینا لینا کہتا ہوا آتا ہی تمام شاہی گھبرائے اور اس ہیئت سے برق کو
دیکھکر کسی نے پہچانا نہین بعض نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ یہ ساحر کسی لشکر کا افسر ہی اور بہادر سا ہی
لشکر والے اسکے ماتحت اس سے بگڑگئے ہین یہ بھی خوب لڑا ہی اب اپنی آبرو بچاکر ملکہ حیرت کے پاس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پناہ مین آیا ہی بعض نے کہا شاید کسی خاندان مین فساد ہوا ہی یہ بیچارہ اکیلا ٹڈ بھڑ کر آپ بھاگ کر شہنشاہ پاس آیا ہی یہ سب اسکے مدعی اُسکے پیچھے آتے ہین غرض ایسا کچھ سمجھکر برق سے تو نہ بولے وہ جو ساحر پیچھے آتے تھے اُنکے سدراہ ہوے اور کہا ایسا مناسب نہین کہ اکیلے کی تم جان لے لو کیا تمھین حاکم ہو اُنھون نے کہا ارے میان یہ قاتل ہی ہمارے افسر کو اسنے مارا ہی اُنھون نے کہا آخر یہ کون ہی کہا ہم نہین جانتے اُنھون کہا اچھا ٹھہرو ہم دریافت کیے دیتے ہین یہ کہکر بارگاہ حیرت کی طرف متوجہ ہوے اس عرصہ مین برق قریب بارگاہ یاقوت پہونچا یہان وہ وقت ہی کہ ضرغام درخت سے باہر بارگاہ کے بندھا کھڑا ہی اور حیرت گولا سحر کا لیے قتل کیا چاہتی ہی اور از بسکہ غلغلہ قتل ضرغام جو بلند ہوا ہی تو ملکہ صورت نگار و مصورِ شہاب جادو گیسوے بن شہاب تشکوہ زرین قبا وغیرہ ساحران نامی کئی سو مقربین و ملازمان افراسیاب سیر دیکھنے کو حیرت کے پاس آ گئے ہین اور ضرغام رجوع قلب سے دعا کر رہا ہی کہ ای کس بیکسان و ای خداوند کون و مکان مجھکو شر سے اس ظالم کے نجات دے کہ ابیات

الٰہی مرے حال پر رحم کر — مری بیکسی پر ذرا کر نظر
مدد کر مری خالق کائنات — ملے قتل ہونے سے مجکو نجات

حیرت اُسکو قتل ہی کیا چاہتی تھی کہ یکایک شور لینا پکڑنا کا جو کان مین اُسکے پہونچا ٹھہر گئی اور اُسی طرف دیکھنے لگی اس اثنا مین برق قریب حیرت پہونچا اور اُسکو للکارا کہ ارے قحبہ حیرت اگر ایک رو وہان بھی میرے بھائی ضرغام کا میلا ہو گیا تو آج مین تیری ناک کاٹ کر بڑی خواری سے تجھے ہلاک کرونگا اور یہ جو اتنے ساحر تیرے ملازم حرامزادے کھڑے ہین اُسنے کہہ تو کہ اب تو بھلا مجھپر کوئی سحر کر رہی ارے او شفتل سنبھل جا کہ مین آ پہونچا حیرت یہ نعرہ سنکر پاس سے ضرغام کے ہٹی اور ساحرون سے کہا لینا اس موے کو ساحر چلے برق پر مگر یہ مثل برق جہندہ اُنکے بیچ مین جا ہی تو ہرا اُنھون نے سحر کیے اسپر کچھ اثر نہوا اور اسنے خنجر مارنا شروع کیے بہت سے گھبرا کر اُڑ گئے بعض زمین مین سما گئے حیرت تو جانتی ہی کہ عیار غضب کے ہین یہ بھی اُڑ گئی برق نے جلد چادر کا کونا اُس رسن سے جو ضرغام کے بندھی تھی مس کر دیا رسن سحر بھی فوراً جل گئی اور ضرغام رہا ہوا برق نے کہا بھائی اب تم نکل جاؤ مین حیرت کا ہر کارہ کر آتا ہون یا اپنی جان دونگا ضرغام نے کہا کبھی مجھسے یہ ہوگا کہ مین اپنی جان بچا کر نکل جاؤن اور تمکو اس بلا مین چھوڑون یہ کہکر اُسنے بھی خنجر کھینچا اس عرصہ مین وہ ساحر لشکری جو اس ماجرے کو دریافت کرنے آتے تھے اُنھون نے اب اُسکو باغی جانکر اپنا سحر کرنا شروع کیا اور جو ساحر کہ زمین مین سما گئے تھے وہ بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکلے اب کسی نے ناریج اور کسی نے گولا سحر کا اور ہار قلفل اور پیکان وغیرہ برق پر مارے برق نے خنجر پکڑ کر انبوہ پر حملہ کیا اُنکا سحر تو بیسر خنجر پر ہوا اور اُسنے دو چار کو مار گرایا یہاں بھی غلغلہ قیامت خیز برپا ہوا ادھر حیرت نے لشکر مین اپنے آکر حکم دیا جو مشعلین اور رون بتھائیں روشن ہوئین اور فوج مین نفیر سحر پھنکی ساحر تیار ہوکر چلے افراسیاب پلنگ پر لیٹا ہوا منتظر حیرت تھا کہ یکایک غوغاے سپاہ اُسنے سنا اور گھبرا کر اُٹھا سمجھا کہ شاید اس وقت قتل ضرغام نہنگ فوج لیکر آگئی ہے پس بتعجب تمام تر یہ بھی چلا کہتا ہوا کہ بایان غو د آج سب باغیون کا نام صفحۂ ہستی سے بلسان حرف غلط مٹا دونگا لاشون کو بے گور و کفن خاک مین سلادونگا ادھر لشکر جو تیار ہوا تھا وہ برق پر آ گرا اور ہزار ہا گولا سحر کا اُسپر پڑنے لگا اور ہزار ہا برچھیون کے گچھے سوئیون کی بوچھار کی طرح پڑتے تھے سحر کے تیرونکا مینھ برستا تھا تلوارین سحر کی بجلی بنکے گر رہی تھین چشم ترک وہ ہر مین آشوب اُتر آیا تھا اسطرح بادل لال لال جادو کا گھر آیا اور برنگ دیدۂ رمد رسیدہ مینھ کا ڈھلکا لگا تھا ایک ایک بوند اس مینھ کی بسان نیزہ جاں بھتی دل و جگر کو ارض دہر کے جلاتی تھی فلک نے خوب بخارات اپنے دل کے فاسد نکالے تھے اجزاے روزگار مین اخلاط فاسد آگئے تھے حرارت آتش سحر مستولی تھی مگر ساری حکمت حکمایان شفاخانہ ساحری و نباضان مطب جادوگری و فسون پردازی بیکار تھی ہر ایک دق تھا کوئی علاج برق کا ہو نہ سکتا تھا اور وہ مثل ملک الموت جان اُمن کافرون کی لیتا تھا جب اُسنے دیکھا کہ اب فوج کا بڑا انبوہ ہے اُسوقت ڈبہ سے تھوڑی خاک نکالکر فوج کے درمیان مین اُسنے اُڑا دی گویا خاک ہستی عدو برباد کی پس خاک کے لشکر مین اُڑنے سے تمام لشکریون پر مع حیرت و منصور اور جو جو اُن مین تھے سب پر بیہوشی چھائی اور بیہوش ہوکر گرے پھر تو یہ حال ہوا کہ

مثنوی

وہین میان سے لیکے خونی حسام
ہوا سر برہنہ وہ گرم خرام
بڑا تیغ کا آن واحد مین ہاتھ
کٹے سب لعینون کے سر ایک ساتھ
ہر اک کے جو بالین پہ پہونچا دلیر
ہوئے پھر نہ سونپیے وہ گبر سیر
نہ کچھ رہگئے اسلحہ بہر کے پاس
وہ تھے خواب خرگوش مین بدحواس
نہ چونکے وہ گردن پہ تیغین چلین
وہ مدہوش تھے کروٹین تک نہ لین
ہوئے جب وہ فی النار تنہا لباس
چلا یہ وہان سے پس حیرت کے پاس

ضرغام ایکطرف ذبح کرتا آتا تھا اور برق ایکطرف سر کاٹ رہا تھا ڈھیر لاشونکا لگا دیا تھا ترک فلک کو بیم و ہراس طاری تھا فلک کی عقل چرخ مین تھی جھکا ہوا اونکے قتل کا تماشا دیکھ رہا تھا کہتا تھا

چپکے سر جھکائے رہو اس سے سرکشی نہ جتاؤ ایسا ہو ابک ہاتھ یہ دھر بھی چھوڑ دے آج تو قیامت اُسنے کردی ہے اپنی جان پر بنی ہے غرض قتل کرتا ہوا برق حیرت کے پاس پہونچا اور خنجر اُسپر مارا پنجہ نے پیدا ہوکر خنجر پکڑ لیا اُسنے ایک چٹکی خاک کی پنجہ پر بھی ماری کہ وہ جلگیا پھر اُسنے خنجر اُس قحبہ پر مارا اُسیوقت ایک شیر زمین سے نکلا اور ڈکارا کہ اُس کے ڈکارنے سے شعلے منھ سے نکلے اور اُسپر آئے اُسپر بھی ایک چٹکی خاک کی پھینکی کہ وہ بھی جل گیا اب اُسنے خنجر کارگر اگلے پر حیرت کے دیا حیرت کا اُسوقت یہ عالم تھا کہ ماتھے پر پسینا نکلا ہوا دوپٹہ دور پڑا ہوا چھاتی پر دھک دھکی پڑی چلکتی تھی زلف رخسار پر لہرا رہی تھی قاتل سینہ پر سوار تھا ایسا حسن تھا کہ برق بھی ذبح کرتے وقت روتا تھا اور رک رک کر خنجر پھیرتا تھا کہ شاید یہ مسلمان ہوجائے تو کاہے کو اس حسینہ کی جان جائے مصوّر آفرینش نے کیا تصویر بے مثال اُسکی مرقعہ دہر مین کھینچی تھی واہ واہ واکیا صنعت گری ظاہر کی تھی اس سوچ مین آخر دشمن ایمان سمجھکر اُسنے زور سے خنجر روان کیا اور تین مرتبہ رگڑا دیا لیکن ذرا بھی پوست نہ کٹا اور سر کا چمڑا کچھ چھل کر رہگیا تب برق سمجھا کہ یہ قحبہ بھی روئین تن ہے اسکے کان کاٹ لینا چاہیے یہ سمجھکر اُسنے ناک کان وغیرہ پر خنجر روان کیا مگر وہ بھی نہ کٹے اُسوقت اُسنے ناچار ہوکر چوٹی اُسکی کاٹ لی ادھر تو یہ اُسکے سینہ پر سوار ہوکر خنجر کے رگڑے دے رہا تھا اُدھر دمبدم زمین سے پتلیان نکلتی تھین اور کہتی تھین ہے ہے ہماری شہزادی کو مارے ڈالتا ہے کوئی کہتی تھی ارے موے ظالم ذرا تو اسکے حال پر رحم کر کوئی کہتی تھی ارے او بیرحم ہوشیار کرکے ذبح کر کوئی کہتی تھی ہاے ہاے شہنشاہ افراسیاب سے کوئی نہین کہتا کہ تمھارے چاند کو خاک مین ملائے دیتا ہے ابر فنا مین چھپائے دیتا ہے برق ایک کی بھی نہ سُنتا تھا آخر اُسکی چوٹی کاٹ کر اور بسبب اسکے کہ یہ شاہزادی طلسم کی ہے پتھر وغیرہ مارنے سے بھی نہ مرنگی اور کچھ اُسکے قتل کی تدبیر اُسنے نکی اور پھر قتل مصوّر وغیرہ چلا اس عرصہ مین ضرغام ساتھ ستر ساحران نامی کو قتل کرچکا تھا اور ابرق وزیر کی چھاتی پر آکر چڑھا تھا اور چاہتا تھا کہ خنجر مارے ناگاہ آواز گڑگڑاہٹ کی سُنی اُسکے پاس تو کوئی چیز بچاؤ کی تھی نہین اسوجہ سے ابرق کو چھوڑ کر الگ ہوا ابرق نے کہا اے ضرغام اب آمد افراسیاب معلوم ہوتی ہے مناسب ہے کہ تم نکلجاؤ اُسنے کہا افراسیاب کیا سامری بھی آجائے تو مین تم کو اکیلا چھوڑ کر ایسے وقت مین نہ جاؤنگا یہ کہی رہا تھا کہ نعرہ ہوا منم افراسیاب جادو تمام درخت وہان کے جھومنے لگے پتلے ہزارون زمین سے نکل آئے پکارنے لگے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دشمن سامری اب کہان جائیگا خداوند ساحران آگیا ضرغام تو ہشت کر کے علیحدہ ہوا اور برق مصور
گویا تو فتح کرتے چلا تھا یا ٹھہر گیا دیکھا کہ شاہ جادوان کی آنکھین غصہ سے سرخ تاج سر پہ کج رکھے
ہوئے نگاہ غضب سے گھورتا ہوا زمین پہ اترا بس جیسے ہی وہ زمین پہ اترا اور اُسنے اسکو دیکھا یہ خنجر پکڑ کر
اُسپر جاہی تو پڑا اور پکارا کہ او بدذات حرامزادے آج کب چھوڑتا ہون مین تجکو یہ کہکر قریب ہو چکا ایک خنجر
مارا چار پنجے خنجر سے لپٹ گئے اُسنے اس جلدی مین چادر کا کونا پنجون پہ ڈالا کہ وہ پنجے غائب ہوے
اُسوقت شاہ ساحران نے بڑی غضب کی نگاہ سے اُسکو دیکھا اگر دوسرے کسی ساحر پہ اس نگاہ سے دیکھتا تو فوراً
ہلاک کر دیتا مگر برق نے کہا ابے گھورتا کیا ہی افراسیاب حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہی آج تو یہ کچھ سحر سیکھہ کر
آیا ہی غرض شاہ نے اب جو دیکھا ہزارہا سردار لشکر کے بیہوش پڑے ہین اور حیرت کی گردن پہ رگڑے
خنجر کے معلوم دیتے ہین چوٹی کٹی ہی رانین کھلی ہین حسرت سینہ مین بھری ہی آنکھین بند بیند مین سحر کی
بیہوش ہو رہی ہی اور باقی فوج یہ سامان برق کا دیکھکر کہ یہ سبکو قتل کر رہا ہی بھاگ گئی ہی کوسون تک
سناٹا معلوم دیتا ہی جیسے کوئی ظالم لشکر کو لوٹ لیگیا ہے نہ پہرا ہی نہ چوکی ہی بازار سب ویران ہو گئی ہین
خیمے سنسان ہین سراپردے ویران ہین ہر خیمہ بسان پشت مصیبت زدگان پشت خم کیے ہی زمین
قناتون کا پلہ منہ پہ لیے پرسا دے رہی ہی نخل ماتم ہر ایک سنتری ہی قیامت کی گھڑی ہی یہ حال دیکھکر
اُسنے چاہا کہ مین اڑجاؤن اور بازی تازہ بروے کار لاؤن لیکن برق نے ایک چٹکی خاک کی اُسپر بھی
پھینکی کہ یہ بھی بیہوش ہو کر گرا برق نے چاہا کہ ہو سکے تو سر بخبس اسکا کاٹ لون بس خنجر پکڑ کر اسکے قریب اتر آیا
اُسی وقت دو شیر آتشین زمین سے نکل کر برق پہ حملہ آور ہوے اُسنے خاک اُن ساحرون پر بھی
پھینکی کہ وہ غائب ہوے لیکن ساتھ ہی اُنکے غائب ہونے کے اور دو شیر زمین سے نکلکر گرد افراسیاب
پھرنے لگے برق سمجھا کہ اب شیرون کے برباد کرنے مین ساری خاک ڈبہ کی صرف ہوجائیگی اور ابھی اس
خاک سے بڑے کام لینا ہی یہ تو شاہ طلسم ہی مارا نجائیگا پھر بیکار ہی خاک کا ضایع کرنا یہ سمجھکر پھر متوجہ
بقتل ساحران ہوا اس عرصہ مین فوج مصور و صورت نگار تیار ہو کر آگئی برق اُنسے لڑنے لگا
اب تو یہ عالم ہی کہ ہر ایک افسر کی فوج تیار ہو کر آنے لگی بقیہ لشکر حیرت بھی تیار ہو کر آنے لگا اول جو آیا تھا
وہ بیہوش تھا مگر حیرت کا لشکر منزلون تک اُترا ہوا ہی لاکھون ساحر ہین سب نہ آیا تھا باقی اب آنے لگا
اور یہ اور غضب ہوا کہ عیار بچیان جو بالا دوی کو گئی تھین لشکر مین آئین اور یہ ہنگامہ گیر و دار برپا دیکھکر خنجر پکڑ کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوڑین قریب برق جب آئین طرفہ ماجرا دیکھا کہ شاہ جادوان اور حیرت وغیرہ مع ایک لشکر کے بیہوش پڑے ہین اور برق و ضرغام قتل عام کر رہے ہین شہنشاہ کے گرد دو خیبر برائے حفاظت کھڑے رہے ہین صرصر نے یہ حال دیکھکر جو فوج کہ تازہ دم آئی تھی اُس سے کہا کہ ہان سحر کرکے اس موے کو قید کرلو اُنھون نے ہزار در ہزار سحر کیے مگر برق پر کارگر نہوئے اور برق نے جو گروہ کہ آگے بڑھ آیا تھا اُسپر بھی خاک کو اُڑایا کہ وہ بھی بیہوش ہوا یہ ماجرا جو صرصر نے دیکھا کہ اوسپر کسیکا سحر نہین اثر کرتا بلکہ یہ خود ایسا افسون پڑھتا ہی کہ سبکو بیہوش کر دیتا ہی بس یہ دیکھکر خنجر کھینچکر چار طرف سے عیار بچون نے اُن دونون عیارونکو گھیر لیا برق بھی اونسے لڑنے لگا خنجرون کی تھپکیان چلنے لگین آواز جھنکار کی بلند ہوئی کمندین چار طرف سے پڑنے لگین عیار جست کرکے سناٹے بھر کر نکلنے لگے کبھی بضیہ ہاے بیہوشی پڑتے تھے عیار اون کو رد کرتے تھے غلطکین مارکر قریب و دور جاتے شلنگین بھرتے ساحر وغیرہ الگ کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے کہ **نظم**

ہم گتھ گئے دونون وہ زور مند
قیامت کے پڑتے تھے ہر سمت ہاتھ
غضب تھین شلنگین وہ آپسکی جست
بہانے تھے حیلے تھے دھوکی جتن

گھلے ایک ہی آب مین زہر و قند
کمندون کے حلقے وہ چقونکی باڑھ
یہ غالب کبھی تھا کبھی تھا وہ مست

لگے تیغ چلنے آفت کے ساتھ
برستے تھے یون جیسے برسے اساڑھ
دیا اسنے دھوکا کیا اسنے فن

ضرغام اور برق کہتے تھے کہ استانی آج بغیر تمہارے شہنشاہ کے سر کو کاٹے مین نہ جاؤنگا اور غزالہ کمند انداز جب قریب آجاتی تھی یہ ایسا پیچ باندھتا کہ اُسکے گود مین ہو جاکر بوسہ اُسکا لے لیتا وہ تبر مارکر کوسنے لگتی صرصر منھ پھیر کر مسکراتی اور دلسے کہتی کہ یہ عیار موے کیا حرامزادے ہین اور یہی کیفیت ضرغام اپنی معشوقہ سے کرتا یہ معلوم ہوتا تھا کہ فلک شجاعت مین زہرہ و مریخ سے مقابلہ ہو رہا ہی خنجر کی جھنکار سے بہرام مریخ بھی برج حمل سے دانت نکالے یہ معرکہ دیکھتا اور خوف کھاتا کبھی گھبرا کر ہندو سے زحل کو پکارتا کہ بھائی ہشیار رہنا ذرا آگے پیچھے دیکھتے جانا دھوکا نہ کھانا عیار بچون سے تو معرکہ اٹکا ہوا تھا مگر اُدھر شاہ جادوان کی بھی ایک پتلی سنہری رنگ کی پڑے بھی ارغوانی پہنے ننھی پچکاری لیے ہوے زمین سے نکلی گل اشرفی کیطرح زمین سے وہ گل رعنا اُوگی اور پچکاری اُسنے منھ پر بادشاہ کے لگائی کہ اوسکو ہوش آگیا اور اوسنے یہ ماجرا کہ عیار بچیان برق اور ضرغام عیار سے لڑ رہی ہین گرد میرے ہزار ہا لاش پڑی ہین اور تمام افسران فوج کی فوجین مسلح و مکمل ہو کر اس جگہ آئی ہین لیکن کسی کا بس اون عیارون پر نہین چلتا ہی اور جو آگے بڑھتا ہی عیار اُسکو بیہوش کرتا ہی بہت سے گروہ عالت بیہوشی مین پڑے ہین یہ دیکھکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسنے بہت جلد باران سحر برسایا کہ حیرت اور مصور وصورت نگار وغیرہ بیہوش شدگان سابق کو ہوش آیا جب وہ ہوشیار ہوچکے شاہ جادوان آگے بڑھا اور پکارا کہ اے صرصر ہرچند کہ تو نے بہت بڑی نمک حلالی کی جو اسوقت آکر اس عیار کو تو نے گھیر لیا مگر اب ہٹ جاؤ مین اسکو پکڑے لیتا ہون دیکھون تو کہ یہ کیسا جادو سیکھ کر آیا ہی عیار بچیاں کنارے ہوئین اور شاہ طلسم نے ایک گولا فولادی اپنے جوڑے سے نکالا یہ گولا بہت بڑا اُسکا سحر ہی کہ اس سے کیساہی زبردست ساحر ہو مگر جانبر نہو غرضکہ وہ گولا اُسنے تاک کر سینہ برق پر مارا لیکن بقدرت سمیع وبصیر وہ چادر ایسی عمدہ چیز اس عیار کے ہاتھ آئی ہی کہ گولا بھی اُلٹا شاہ جادوان کیطرف پھر گیا بادشاہ نے جب اپنے سحر کو پلٹتے دیکھا فوراً دستک دی کہ وہ گولا زمین مین سما گیا اور بادشاہ نے حیران ہوکر خاک دہان سے اُٹھا کر ایک طائر اُسکا بنایا اور اُسکو بزور زندہ کرکے پوچھا کہ بیان کر اس عیار پر سحر کیون نہین اثر کرتا اس طایر نے جملہ حقیقت جاموش وہیب وغیرہ کے مارے جلنے اور ڈبہ کا خاک کے پانا اور چادر کا سب بیان کیا یہ حال سُنکر بادشاہ کو تاب ضبط باقی نہ رہی غصہ سے تھرانے لگا اور جوش غضب مین آکر ایک گولا سات سو سوئیون کا برق پر اُسنے مارا برق پر جب اسکا بھی کچھ اثر نہوا تیغہ پکڑکر بادشاہ پھر جھپٹا اور قریب پہونچکر چاہتا تھا کہ پھر وار کرے برق نے پھر چٹکی خاک کی اُسپر پھینکی کہ بیہوش ہوکر گرا اور برق نے تھوڑی خاک پھر لشکریون پر پھینکی کہ کچھ لوگ اُن مین کے بیہوش ہوئے اُس نے پھر قتل کرنا شروع کیا عیار بچیان بھی خنجر وکمندین پکڑکر آگرین اور پکارین کہ ارے موئے آج ہی کیا تیرے جی مین سمائی ہے جو تو ہزارون کو مارے ڈالتا ہے ہائے غضب یہ کیون آج تو پھر گیا مردوے حواس مین آ اتنا زور ظلم بھی اچھا نہین ہوتا آج ہم جانتے ہین کہ تیری رتی زور پر ہی لے اب بھی خیر ہی کہ یہان سے نکل جا ورنہ بادشاہ ساحران سے بگاڑکر کوئی جیتا نہین بچا ہے برق نے کہا اُستانی تم تو مستانی ہو روز روز کا جھگڑا لگا یا کرتی ہو ہم تو آج سر بکف آمادۂ مرگ ومہیاے فنا ہوکر آئے ہین

بیت

آج وان تیغ وکفن باندھے ہوے جاتا ہون مین	عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لاوینگے کیا

اور اسوقت استاد کے سر کی قسم مجکو غصہ بہت ہی میرا کہا کرنا تمکو لازم نہین ایسا ہو کہ میرا ہاتھ بڑھ جاے اور تمہارے کان پر چل جاے پھر مجھکو الزام نہ دینا کہ اُستانی بھی کہتے تھے اور ناک بھی کاٹ لی دوسرے یہ کہ اُوستاد میرے مدت ہوئی کہ اجازت دیچکے ہین کہ جہان کہین تمکو صرصر ستاکے میرا پاس نہ کرنا وہ بادا رون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین اوچھلتی پھرتی ہو اور لونڈون گھیری بھی ہو تم فوراً ناک اوسکی کاٹ لینا مین اوسکو اب اپنی حلاوت
ملین نہ لاؤنگا اگر مسلمان وہ ہوگئی تو گھوڑون کا دانہ دلوایا کرونگا یہ کلمات جو صرصر نے سنے کوسنے
لگی کہ ارے مردوے غارت گئے وہ تیرا استاد موڈی کاٹا ساحری کرے مارا جائے اوسکو ازغیبی گولی لگے تیری
جو استانیان ہون موے اونکی ناک چوٹی ساحری کرے کاٹی جائے وہ گھوڑونکا دانہ دین یہ کہکر بکتی ہوئی
پھر خنجر زنی مین مصروف ہوئی اور کہتی تھی بڑی شرم کی بات ہی کہ آج یہ عیار ہمارے ہاتھ سے زندہ بچ کر
نکلے جاتے ہین اور ہمارے مالک کے سامنے ہزارون ساحرون کو ذبح کر ڈالین اور ہمسے کچھ نہ ہوسکے ہمتو
اس طلسم مین منہ دکھانیکے قابل نہ رہینگے اور ضرور ہم کو لوگ کہینگے کہ عیارون سے عیار بچیان پھنسی
ہوئی ہین جب تو اونکے ساتھ طرح دے گئین بس ہم نہ بھی آوارہ مشہور تھے تو ہو جائینگے غرض خوب
آپسمین لڑائی کی آغاز ہوئی ادھر تو ان عیار بچیون نے ان دونون کو گھیرا اور ادھر یہ آفت ہوئی
کہ مصور وغیرہ جو ہوشیار ہوئے اونہون نے افسران لشکر کو للکارا کہ کیا کھڑے منہ دیکھتے ہو اگر سحر نہین کارگر
ہوتا ہی تو اور دور کے حربے اور تیر کرکے گرفتار کرو فوج نے بھی یورش کیا اوسوقت برق نے قسم دی کہ اے ضرغام
اب تم ضرور نکل جاؤ مین بھی اب نکلجاؤنگا ضرغام جست و خیز کرکے ایک طرف چلا عیار بچیون نے رستہ دیا
کیونکہ اونکو منظور او کا قتل ہوجانا ابھی نہین ہی حاصل مرام یہ تو نکل گیا اور برق دوبارہ خنجر کھینچکر حملہ آور
ہوا اس اثنامین شاہ جادوان کو پھر تیلیون نے سحر کی آکر ہوشیار کردیا اب برق پر عیار بچیون کے
خنجر نیچے حلقے کمندون کے بیضے بیہوشی کے پڑنے لگے اور لاکھون جادوگر و جادوگرنیان افراسیاب و
مصور وغیرہ کے اونکو وہ صورت نگار و ابریق دسرمایہ وغیرہ کے حملہ آور تھے اور گھیرے تھے
اور باقیماندہ فوج مہیب فیلتن کی بھی گھیرے تھی کہ اسنے ہمارے مالک کو ذبح کیا ہی اور ان سبکا
ریلا تھا برق پیچھے ہٹتا اور جستین کرتا آتا تھا جب زیادہ یورش ہوتی تو خاک اوڑا دیتا تھا گروہ گروہ
کو بیہوش کردیتا تھا مگر افراسیاب کو سحر خبر کردیتا تھا کہ برق اسطرح بیہوش کرتا ہوا جاتا ہی بس جو گروہ
بیہوش ہوتا تھا وہ باران سحر برسا کر ہوشیار کردیتا تھا اور پیچھے برق کے وہ بھی آتا تھا یہان برق
پر اینٹ پتھر غلے ڈھیلے برچھی گولے سحر کے بیضے بیہوشی کے ناریل نارنج ترنج وغیرہ پڑ رہے تھے یہ بیچارہ
ہر اک آفت کو جھیلتا پیچھے بھاگتا جاتا تھا اب وہ ڈبہ کی خاک اوسنے بے تعداد اڑائی کہ باقی نہ رہی صرف جانور
رہگئی اور شاہ جادوان للکارتا ہوا آگے بڑھا حیرت نے اسوقت کہا کہ اے شہنشاہ آپ دوبارہ بیہوش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوچکے ہین یہ مُرتدے عیار بہت چھٹ ہین آپ اب اسکے سامنے بجائیے شاہ نے فرمایا کہ اے ملکہ اس کا
کچھ فخر عیار کو کرنا نہ چاہیے یہ ہمارے ہی سیاں کا تحفہ وہ پاگیا ہے اسوجہ سے اُسنے یہ آفت برپا کر دی مگر
اب تم یہان سے جانب بارگاہ جاؤ لاشین مقتولون کی اُٹھواؤ بارگاہ کو اور میدان کو پاک وصاف کراؤ مین
ابھی اُس عیار کو پکڑے لاتا ہون غرض حیرت بدسیرت مع صنوبر وغیرہ کے وہانسے مراجعت کر کے بارگاہ
کی طرف آئی اور حسب الحکم بادشاہ کار مذکور مین مشغول ہوئی یہان افراسیاب مع فوج وعیار چیون کے
للکارتا ہوا مقابل برق پہونچا برق ابخستہ بہت ہو چکا تھا نکلجانیکی تدبیر سوچتا تھا مگر ممکن نہ تھا
رات کا وقت تھا ساحرون نے اسقدر روشنی کی تھی کہ روز روشن سے زیادہ وہ رات منور و روشن
تھی چار سمت سے برق کو گھیرا تھا ہر ساحر یہ پڑھ رہا تھا یہ عالم تھا کہ نظم

تماشا طلب رزم کے ہین ڈھنگ ‌ ‌ یلون پر یہی حیرت ادا یون یہ جنگ ‌ ‌ یہ آویزش برق و کفار خوار
تھی نیرنگ رزم و فرار قرار ‌ ‌ مبارز بشر تھا کہ دیو و ملک ‌ ‌ دیا کینہ جو تھے زمین و فلک
کرامت نما کعبہ و دیر ہے ‌ ‌ سعادت شقاوت کا یہ سیر ہے ‌ ‌ امان غیر ممکن تھی ہر سو شرر
بلا کا تھا ہر شیش زیر و زبر ‌ ‌ دو عالم پہ چھائی تھی یہ بیر تیمہی ‌ ‌ تزلزل کی ہر سو تھی صورت حجی
حکایات سُن سُنکے اُڑتے ہین ہوش ‌ ‌ ٹھٹکتا ہے بڑھتے دیری کا جوش ‌ ‌ فی الجملہ برق بیچارہ تو چار سمت

سے گھرا ہوا تھا ادھر لشکر مہرخ مین طلایہ دار پہرے والے بیدار تھے باقی دربار برخاست ہوچکا تھا
سب آرام مین تھے جب یہ غوغا سے ساحران ساحرون نے سنا لشکر اپنی جگہ پر تیار ہوگیا کہ شاید کفارون
مین کچھ فساد باہمی ہوا ہے ایسا نہو کہ یہان بھی کوئی آفت آئے کسیکو یہ معلوم نہین کہ برق نے یہ آفت
ڈھائی ہے رات کا وقت تھا ساحرون کے سورہنے سے طایران سحر بھی سو رہے تھے قاعدہ ہے کہ ساحر جب
سوتا ہے سحر بھی اُسکا سوتا ہے عیار جو خبر کے لیے لگے رہتے ہین اونمین سے قران حبشی ہین تھا چالاک
جسطرف گیا ہے حال اُسکا بیان ہوگا عمرو کا بھی ذکر کیا جائیگا ضرغام جانسوز یہان پھنسے ہوے تھے
جیسا اوپر بیان ہوا کسی نے اس طرح جرے کی مہرخ عیار کو اطلاع نہین کی مگر غوغا سنکر سب خواب سے
بیدار ہوکر مستعد رزم و پیکار ہوے تھے ضرغام جو یہانسے نکل کر گیا تو سبزہ صحرا مین آیا اور زنبیل
عیاری اُسنے بجائی جانسوز بالادوی کو آیا تھا اور اس غوغہ کو سنکر وہ بھی بدحواس تھا لیکن ثابت
نہوتا تھا کہ یہ کس سے لڑائی ہو رہی ہے کیونکہ کوئی لشکر اگر ہوتا تو معلوم ہوتا ایک عیار سے لڑائی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اتنی بڑی فوج کی چڑھائی عقل نہ کام کرتی تھی کہ یہ لشکر ایک آدمی کیواسطے جمع ہوگا اب جانسوز ضرغام نے سب ماجرا کہا جانسوز نے کہا بھیا لشکر مین چلکر خبر کرنا چاہیے کہ وہ مدد برق کی کرے ضرغام نے کہا نہین برق بھی اب نکل آئیگا یہ باتین کرتے ہوے دونون لشکر مین آئے بہار وغیرہ کے پاس جا کر سب ماجرا بیان کیا اُنھون نے قصد کیا کہ لشکر تیار کر کر برق کی مدد کو جائین ضرغام نے منع کیا کہ کچھ احتیاج وہان جانیکی نہین سب عیاری برق کی برباد ہو جائیگی اسوقت یہ کہنے کو ہوگا کہ اکیلے اتنا بڑا معرکہ مارا اور جب تم لوگ جا کر شریک ہوگے تو وہ بات نر ہیگی سب کہینگے کہ ہان لڑائی ہوئی دو فوجین باہم لڑین برق نے کمال کیا کیا اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ برق قید ہو جائیگا تو ممکن نہین اُسکے پاس یہ اشیا موجود ہین ان کلمات سے ہرایک کو تسکین ہوئی اور برق کے اس کارنامہ پر ہرایک کو حیرت تھی اور حال ذلت دشمن سنکر ہرایک شاد و خرم تھا مگر یہ نہ جانتے تھے کہ نظم

ارے نفس بد وے رہائی قریب　　پھنسا چاہتا ہے کوئی ناشکیب
سہرہ بچھایا ہے ظالم نے جال　　سلامت گذرنا ہے یانسے محال

وہ کیا یعنی جب چار طرف سے لشکر ساحران اور عیارپچیون نے برق کو گھیرا اور افراسیاب خانہ خراب تیغہ سحر پکڑ کر پھر اسپر حملہ آور ہوا برق نے اپنے مقام پر پچھلے پائون جست کی صرصر نے ایکطرف سے نیمچہ مارا برق نے وہ جست کر کے خالی دیا کہ ساتھ ہی کمند کا پھندا صبا رفتار نے پھینکا برق زمین پر نہ اوترا تھا کہ یکایک قریب زمین پہونچکر پھر ٹھیکی پائون کی دیکر اڑا اوپر سے افراسیاب نے تیغہ مارا برق سانس کو تول کر زیادہ تر بلند ہو گیا اب جو وہانسے اُترنے لگا دھاوا بیچارہ پر ہو گیا کسی طرف غلہ کسی طرف سے پتھر کسی سمت سے خنجر کسی جانب سے حلقہ کمند پڑے کہ زمین پر اوترتے ہی اوسنے پھر سن سے جست کی اسطرح یہ جست کرتا تھا کہ باد صبا بھی حیران تھی جیسے عینک سے نگاہ جاتی ہے یا بوے گل غنچہ شگوفہ سے باہر آتی ہے اور جب زمین پر اُترتا تھا ہزار ہا حربہ اُسپر پڑتا تھا اسی جست وخیز مین ایک مقام پر بہت بڑا دباؤ اسپر پڑا کہ کسی طرف نکلنے کا رستہ نہ ملا اُسنے جی داری کر کے ایک طرف تلنگا بھرا اور چاہا کہ اسطرف سے دو چار ہاتھ خنجر کے مار کر نکل جاؤن قضارا اس فراکر تلنگا بھرنے سے ایک درخت کا ٹھنا سر مین لگا کہ سر چرخ کھا گیا سنبھل نہ سکا بے تحاشا زمین پر گرا اُسوقت دو چار ساحرون نے کملیان اسپر دوڑ دوڑ کر ڈالین پھر تو یہ حال ہوا کہ بیت

چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو　　سوزن تدبیر ساری عمر گو سیتی رہے
بہ آب زمزم و کوثر سفید نتوانکرد

گلیم بخت کسی را کہ بافتند سیاہ | بخت سیاہ نے روز سیاہ اس شب کو دکھایا اندھیرا آنکھون کے سامنے
آیا رہزن فلک نے کملی ڈالی متاع جان کو لوٹ لیا یعنی یہ بیچارہ اُس کمل مین ایسا لپٹا کہ نکل نہ سکا
ہر چند چاہا کہ زور کر کے کمل پھاڑون یا خنجر سے چاک کر کے نکلون مگر ممکن نہوا اُلجھکر رہگیا ساحر ہزارون
ٹوٹ پڑے اور ہاتھون ہاتھ پکڑ لیا افراسیاب پکار رہا تھا کہ خبردار چھوڑنا نہین ساحرون نے فوراً
مشکین باندھ لین اور مارتے ہوے سامنے افراسیاب کے لائے کسی نے کہا اسکو خوب مارو کسی نے
کہا طرح طرح کے عذاب سے اسکو ہلاک کرو برق نے کہا اگر تمنے مجکو زدوکوب کی یہ سمجھ لینا کہ آج ہی کرو ڈون
آکر ہم نسب کو بڑی ذلت دیگا ساحر خوف زدہ ہوکر مار پیٹ سے باز آئے اور شاہ جادوان نے حکم دیا کہ اسکے
پاس سے یہ چادر سحر اور ڈبہ خاک جمشیدی کا چھین لو بعد ازان جو مین حکم دون وہ کرنا اُن سب جادوگرون
نے برق فرنگی کے تمام کپڑے اُتار لیے اور ایک لنگوٹ بندھوا کر وہ چادر اور ڈبہ لیکر شاہ سے عرض
پیرا ہوے کہ اب کیا حکم ہوتا ہی شاہ نے وہ ڈبہ لیکر دیکھا تو ذرا بھی خاک اُس مین تہ تھی کچھ خاک بھی نہ پایا سب
برباد ہو چکی تھی بس اُسنے غصہ مین آکر خوب ایسا سحر برق پر کردیا اسوقت برق نے کہا ای بادشاہ خوب
آگاہ ہو جائیے کہ جب کوئی عیار قید ہوتا ہی بغیر اُسکے قتل کیے کسوت اُسکی نہین چھینتے لازم ہی کہ کسوت
عیاری جبتک مین زندہ ہون میرے حوالے کر دیجیے ورنہ اچھا نہوگا شاہ نے کہا کسوت اب میرے
کس کام کی ہی یہ کہکر کسوت اُسکے حوالے کی اور سرمایہ وزیر کو حکم دیا کہ قید اسکی اپنے پاس رکھے اور سب ساحرون
کو حکم دیا کہ اپنے اپنے مقام پر جاؤ وہ سب اپنی اپنی جگہ پر آئے اور کمر کھولی آسودہ ہوے شاہ جادوان
بھی پھر کر بارگاہ حیرت مین آیا سرمایہ نے برق کی قید کو ایک ایسے مقام پر رکھا کہ جس کسیکو بھی آگاہ ہوا
اور شاہ طلسم نے ایک پتلا ماش کے آٹے کا بصورت برق فرنگی بنایا اور ایسا سحر پڑھا کہ وہ پتلا زندہ ہوکر
باتین کرنے لگا اُسوقت شاہ نے اُس پتلے کی مشکین باندھ دین اور ملکہ حیرت سے کہا کہ ای ملکہ تو اس
برق فرنگی مجرم کو جسنے تمام خانمان سحر آج بے چراغ کر دیے صبح کو سامنے نمک حرامون یعنی مہرخ وبہار
وغیرہ کے بعذاب الیم قتل کرنا اور سامنے لشکر مہرخ کے سر اسکا لٹکوا دینا اور دھڑ کو ہاتھی کے پاؤن
مین باندھکر تمام لشکر مین اپنے کھنچوانا ملکہ حیرت نے کہا بہت بہتر مین نہایت خوش ہوئی ای بادشاہ
اس موے کے قید ہونے سے کہ اُسنے آج میری چوٹی کاٹ لی ہی غرضکہ برق نقلی کو سپرد ملکہ حیرت کرکے
کچھ رات باقی تھی کہ شاہ جادوان برق اصلی کو لیکر مع سرمایہ وزیر کے باغ سیب کی طرف

روانہ ہوا ادہان حیرت نے برق نقلی کو اپنی بارگاہ کے ستون مین باندھکر کئی ہزار ساحرون کو پہرے پر مقرر کر کے آپ آرام کیا وہان شاہ جادوان نے بھی جاکر برق کو سحر سے بیہوش کر کے اپنے سامنے ستون بارہ دری سے باندھکر طلسمی تلیلیون کو پہرے پر مقرر کر کے سر بستر خواب پر رکھا یہانتک کہ وہ زمانہ آیا کہ سینۂ مشرق سے شعلۂ آہ نکلکر بلند ہوا اور بصورت خاطر مضطر برق فرنگی آفتاب تابان بیقرار و بیتاب سینۂ دہر مین اضطراب دکھانے لگا کہ **ابیات**

سحر پردۂ شب سے باعز و جاہ	عیان جب ہوا مہر زرین کلاہ
سپیدی سحر کی بصد عز و شان	نمایان ہوئی جانب آسمان

وقت سحر اس طرف حیرت ادھر افراسیاب بدسیرت بستر خواب سے اُٹھے پہلے افراسیاب نے اُٹھکر ایک سحر ایسا پڑھا کہ آندھی آئی اور اُس آندھی سے ایک ساحر غدار تیرہ فام و زبون شعار پیدا ہوا بغض و نفاق کا پتلا تھا حسد و کینہ تمام یا نقشۂ حقیقی ازلی و ابدی ناک بھون تیوری چڑھی سامنے شاہ کے آکر گردن پئے تسلیم اُسنے خم کی شاہ نے اُس سے خطاب کیا کہ اے شریر بن اشرار جادو تم اسوقت یہ محنت اپنے اوپر گوارا کرو کہ اس مجرم کو زندانخانہ طلسمات مین لیجاکر افعی سحر اور اژدر ظلماتی کے سپرد کر آؤ کسلئے کہ تم خواص خاص بادولت اور مقرب درگاہ ہو اور تمسے بہتر کوئی اس امر کے بجالانے مین نہین ہے اور ساحر جلیل القدر بھی ہو یہ کہکر ایک گجرا پھولونکا اپنی سیج کے اوپر سے اُٹھاکر اُسپر ڈالدیا اور کہا یہ خلعت کسیکو آجتک ملی نہین ہوا ہزارون ناظران طلسم اسکی تمنا رکھتے ہین کہ بادشاہ کے سونگھے ہوے پھول ہمکو ملین اس ساحر نے یہ خلعت پاکر نذر دی اور ہاتھ باندھکر عرض کی کہ اے بادشاہ عادل جہان ظلمات مین ایسا اندھیرا ہے کہ راستہ چلنا مشکل ہے اور اُس تاریکی مین راہ بھی نہین سوجھتی ہے قیدی کا ساتھ ہے پھر مین کیونکر بحفاظت اسکو لیجا سکتا ہون مگر کوئی تحفہ ایسا مجکو عنایت ہو کہ جسکی وجہ سے یاران طلسم اور تاریکی سے مین محفوظ رہون یہ غلام کبھی کبھی حضور کے ساتھ وہان گیا ہے باقی یون میرا وہان کام ہی کیا تھا جو جاتا اس سبب سے رستہ بھی اچھی طرح نہین جانتا ہون شاہ نے یہ سُنکر اختر مروارید جو بران شمشیر زن سے چھین لیا تھا اپنے جوڑے سے نکالا اور شریر کے ہاتھ مین دیا اور بڑی تاکید کی کہ خبردار یہ موتی جانے نپائے کہین اُسکو اپنے پاس سے جدا نہ کرنا اور راہ مین کہین نہ ٹھہرنا کوئی ملجائے تو اُسکو پاس نہ آنے دینا یہ امانت ہے جو مین تجکو دیتا ہون بڑی ہوشیاری اور خبرداری سے راہ طلسمات کو طے کر کے اس قیدی کو وہان پہونچا کر پھر مجھی کو لاکر یہ موتی حوالے کرنا اس موتی کو جو ہاتھ پر تو رکھیگا

منزل بمنزل تک روشنی ہو جائیگی اسکے سامنے کوئی سحر نہین چلتا ہے یہ موتی گنبد مین سامری کے تھا بڑی مشکل سے بزرگان کوکب نے وہانسے پایا اب اُسی کی بیٹی برّان کے پاس رہتا تھا مین لے اُس سے چھپتا ہے وہ تو چھوکری ہے جو ایسی نایاب چیز کی قدر نہین کرتی ہے اور ایسی چیز کو ہر جگہ لیے لیے پھرتی ہے اور مین جانتا ہون کہ اُسنے مسلمانون کی اعانت کرنے مین جو اس موتی سے کام لیا ہے اوسی سے روح سامری اس سے خفا ہوئی ہے جو یہ اُسکے پاس سے میرے پاس آگیا ہے ورنہ اس موتی کا ہاتھ آنا دشوار تھا اور صاحب گوہر پر غلبہ پانا بڑا کام تھا اچھا اب یہ گوہر لیکر تو جا افعی سحر اور اژدر ظلماتی سے کہدینا کہ شہنشاہ نے دعا کہی ہے اور فرمایا ہے کہ ہم تمسے بہت خوشنود ہوے تمنے خوب حفاظت برّان کی کی ہے اس قیدی کو بھی اسی مقام پر اور اُسی تہ خانے مین کہ جہان وہ چھوکری قید ہے قید کرو اور تھوڑے چنے بھونے ہوے اور ایک کوزہ آب اسکو بھی کھانیکو دینا زیادہ اس سے خبردار خبردار کبھی نہ دینا ٹھنڈا میٹھا پانی گرمی مین ان دونون قیدیون کو نہ ملے اور کبھی فرید ار کھانا یہ نہ پا مین آرام سے نہ سوین قید مین روئین پیٹین کراہین یہ حکم محکم قضا شیم اس خبیث مجسم کا سنکر شریر خنزیر یعنی برق کا پیکر بکر روانہ ہوا اختر کو تو مضبوط اُسنے چادر سے اپنی باندھ لیا اور آپ بصورت عقاب تیز پرواز بنا چلتے وقت عرض کیا کہ حضور سحر اسیر سے اپنا آپ اُتارلین بادشاہ نے سحر اسیر سے ہٹا اُتار لیا اُسنے سحر انیا برق پر کرکے پنجے مین اُسکو دابا اور اُڑکر چلا پہلے تو سحر افراسیاب سے برق بیہوش تھا اب ہوشیار ہوا لیکن دیکھا کہ پنجہ عقاب مین دبا ہون اور وہ مجھکو لیے ہوے اُڑا جاتا ہے بس یہ خاموش ہو رہا اور پھر متوجہ ہوا سے بیہوش ہو گیا یہانتک کہ شہر بن اشرار قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا کہ وہ درہ تاریک مثل شب دیجور تھا یہ اندر درہ کے روے ہوا سے اوترکر داخل ہوا اوسوقت برق کی بھی آنکھ کھلی اور اب شریر عقاب سے اپنی اصلی صورت پر بنا برق نے دیکھا کہ یہان اس قدر تاریکی ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھائی دیتا ہے گورجہو دان یہ وہ جگہ ہنستی تھی تاریکی عالم اسی جگہ بستی تھی تمام عالم کے سیہ بختون کے بخت سیاہ کی تاریکی جمع ہوکر اوسی جگہ سمائی تھی شامت عالم اکٹھا ہوکر وہین آئی تھی قعر دوزخ اُس جگہ کو کہنا زیبا تھا چاہ بابل ایک ادنے اوس مقام کا نمونہ تھا

ابیات

اندھیرا لحد کا تھا اُس سے تنگ — عجب طرح کی تھی جگہ تار و تنگ
جہان مین جو ہوتا ہے اندھیر یار
اُس اندھیرے کا بس وہ مسکن تھا غار

اُس تاریکی مین برق نے دیکھا کہ اِس ساحرنے ایک اختر نکالکر اپنے کفدست

پر رکھ لیا کوسون تک وہ ظلمات منور و روشن ہو گیا روشن ہونیسے احوال روشن ہوا کہ ایک ساحر سیہ و کریہ منظر مجکو گرفتار کیے لیے جاتا ہی اور اُس درۂ کوہ سے جب وہ ساحر آگے قدم زن ہوا دیکھا کہ درخت کوسون تک لگے ہین مگر برگ و بار اُنکے سب سیاہ ہین تاثیر زحل کا کھا ہو کر اُسی جگہ آئی ہی تمام عالم کی ایک جا سیاہی ہی جو چیز ہی وہ سیاہ ہی پہاڑ و زمین سب بالکل سیاہ ہین شاید پیر دہر اور زال دنیا کسیکے غم مین سیہ پوش ہین خمخانہ غم کے بادہ نوش ہین نہین معلوم کس نوجوان کا ماتم ہی جو لباس رنج و غم سیاہ ہی دریا جو کوئی اس مقام پر نظر آتا ہی پانی اُسکا بھی کالا ہی کالے پانی گویا قید برق کی کھینچی گئی ہی اور طرف طلسم یہ نظر آتا ہی کہ ایک تو سیاہی مثل بخت دشمن ہر سمت چھائی ہی دوسرے ڈراونی صورت زال گیتی نے بنائی ہی درختون مین پھل جو لگے ہین زنگیان آدم خوار کے سر کٹے ہوے لٹکے ہین خون تازہ اُس سے بہتا ہی وہ خون بھی سیاہ ہی سودا کی ترقی ہی حرارت کا غلبہ ہی سودا مزاج تمام صحرا ہی درہ ہاے کوہ دیو کی طرح منھ کھولے ہین بگولے کالے کالے اُڑتے ہین دیو بنکر ڈراتے ہین جانوران صحرا مثل فیلان دمان و خرسان سیاہ ہین افعی خونخوار جنسے خدا کی پناہ ہی ہر سمت پھرتے ہین سانپ زہر اُگلتے ہین اثر آتش زہر سے تمام صحرا تپ رہا ہی ہوا مسموم ہی جو ذرہ ہی وہ زہر کا ایک صحرا ہی جو درخت ہی وہ بیس کی گانٹھ ہے جو پتھر پہاڑ کا ہی وہ شیشہ زہر ہلاہل کی ڈاٹ ہی ہر قطرہ دریا کا قطرۂ زہر جانگداز ہی ہر سمت جانشکنی کا انداز ہی یہ اس صحراے آفت کا حال ہی کہ ابیات

نگاہ کر ماہ سے اور تا بماہی
کہ دیکھے سے جگر ہو شیر کا شق
بیابان تھا وہ ایسا وحشت انگیز
کرے جغد ادھر منھ کر نہ پرواز

نظر مین چھا گئی یک سو سیاہی
عجب وہ موضع خوف و خطرناک
کہ وحشت جسکی تھی عالم کی خونریز

نظر آیا عجب صحرا لق و دق
دیا اُسکو دکھائی زیر افلاک
نہ جائے جغد کی اُس سمت آواز

برق کا اُس مقام ہول خیز کو دیکھکر یہ حال ہوا کہ یقین تھا روح قالب سے پرواز کر جائے لیکن دل کو مضبوط کر کے نظر برحم کریم کارساز رکھکر خاموش تھا ورنہ سر اُس کو گرفتار کیے روان تھا از بسکہ برق کی زبان وغیرہ کھلی ہوئی تھی دست و پا گو کہ قابو مین نہ تھے لیکن اُسنے اُس بے اختیاری مین بھی توسن زبان کو عرصۂ تکرمین جولان کیا اور صبای کلام کو چمنستان عیاری مین وزان کیا یعنی ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی آنکھون مین آنسو بھر لایا اور شعر عاشقانہ پڑھنے لگا

ہوا نالان وہ فرقت کے الم سے
شکایت تھی فلک کی آہ غم سے
کہا اے گردون دون یہ کیا کیا مین

آہ دل کو نقد یون ارزان پایا تین
وہ کیا دیکھی خطا مجھسے کہ اک بار
وہی آفت مرے لایا وہ دیر بیش

کوئی دیتا ہی اس ظالم کو بھی دل
کیا ہین وقف جان صد نیش آزار

کہ جائے چھوڑ کر صید نیم بسمل
ہین جس خطر سے نت لرزے تھا پر خویش

اس خوش الحانی اور درد آلودہ آواز سے یہ اشعار بصد سوز و گداز اُسنے پڑھے کہ اگر سنگ خارا بھی بجاے اُس ساحر شریر کے ہوتا تو موم ہوجاتا اور فولاد دل عجائب داوود دکھاتا شیر اُسکے اس لحن دلکش پر بیچین و بیقرار ہوکر رونے لگا برق نے بھی اسی لیے یہ اشعار پڑھے تھے کہ دیکھون اسکے دلکو بھی کسیکی محبت کا لگاؤ ہی یا نہین کس لیے کہ کوئی دل ایسا نہین جسکو کسیکی الفت نہو اور یہ بھی سوچا تھا کہ اگر یہ کسی سے محبت نہ رکھتا ہوگا اور میرے اشعار پر بیقرار نہوگا تو پھر اور کچھ تدبیر کرونگا الحاصل جب اُسنے او سکو کسی مسیحا کا بیمار پایا سوز دل سے اُسکے شعلہ آہ تا بہ لب آیا برق نے کہا کہ ہی تو گرفتار سلسلہ عشق و محبت جسطرح کہ مین اسیر طوق الفت ہون اُسیطرح تو بھی مقید زنجیر زلف گرہ گیر ہی لیکن تیرا رونا بیجا ہی کسلیے کہ اس طلسم کا رہنے والا ہی کبھی کبھی معشوقہ کو دیکھ بھی آتا ہی نامہ و پیام بھی ہوجاتا ہی وہ بھی دلمین تیرا خیال رکھتی ہی عشق کا تیرے ملال رکھتی ہی مجھ ناکام و شوریدہ سر کا تو عجب حال ہی کہ بیت

نہ مونسی نہ رفیقی نہ ہمدمی دارم
کسی ز بیکسی ما نمے برد خبرے

حدیث دل بکہ گویم عجب غمی دارم
اگر دانستم از روز ازل داغ جدائی را

نہ قاصدے نہ صبا نہ مرغ نامہ برے
نمی افروختم ہرگز چراغ آشنائی را

شہر و دیار سے جدا معشوقہ کے فراق مین مبتلا دوسرے اب اسیر ایسے مقام پر ہوکر چلا ہون کہ اُسکو ایک نظر وقت آخر بھی دیکھ لینے کی امید نہین اگر مین تیرے مقام پر ہوتا تو معبوز کے صدقے سے اور استاد کے اقبال سے اتنی مدت کا معشوقہ سے ہم بغل ہوکر داد عیش و نشاط دیتا تو چاہے تو دن بھر مین دس مرتبہ اُسکو جاکر دیکھ آئے دوسرے یہ کہ جس بادشاہ کا تو ملازم ہی اُسی کی وہ تابع فرمان ہی اب تجھسے بادشاہ نے کام لیا ہی اگر اپنا حال تو بادشاہ سے کہیگا وہ فوراً نقش مراد کو تیرے کاغذ حصول پر ثبت کریگا اور بادشاہ کی ضرورت اس کام مین کیا ہی مدعا یون ہی حصول ہوا چاہتا ہی ذرا سی تو بات ہی مین سب تیرا حال جانتا ہون اور تیری معشوقہ کو بخوبی پہچانتا ہون لیکن مجھے کیا غرض ہی جو کہون اپنے سوز و گداز مین آپ ہی مبتلا ہون یہ کہکر جانب فلک دیکھکر کہا کہ خداوندا عشق صادق کا واسطہ یارب عذرا کا جلی کا صدقہ اپنے اثر نالہ دل کا تصدق جتنے عاشق ہین سبکو معشوقہ مراد سے شاد فرما اور اُنکے صدقے مین مجھ ناکام کا بھی کام دل بر لاے یہ کلمات جو شہزادے نے سنے طایر ہوش پرواز کر گئے حواس باختہ ہوے

کہ یہ عیار ایسی تو قید مین گرفتار ہے کہ چھوٹنا اسکا ذکر دشوار ہی لیکن اُسکو کچھ خیال اسیری ہی نہین معشوقہ کے عشق کا دم بھرتا ہی اپنی جان جانیکا کچھ خیال نہین کرتا دوسرے یہ لوگ کاملین مین سے معلوم ہوتے ہین کہ جبایہ حال میرے عشق کا اُسکو ہویدا اور ظاہر ہی برق نے اوپر کی باتین ظاہری جو لازم و ملزوم برائے محبت ہوتی ہین وہ حفظ ما تقدم کرکے اس سے کہی تھین یہ اُنکو سنکر برق کو صاحب کمال و اعجاز سمجھا کیونکہ یہ شہریہ افراسیاب کی جو منگیتر لعل سخندان ہی اسکی وزیرزادی یعنی ملک اخضر سبز پوش کے وزیر احمر سرخ قبائے جادو کی دختر ملکہ شوخ چشم سرخ پوش پر عاشق ہی مگر یہ اسقدر لیاقت نہین رکھتا ہی کہ پیام اُسکی شادی کا اُسکے باپ کو اپنے ساتھ کے لیے دے لہذا ہنگام عشق مین اپنے ہمدموں مین سے ایک عورت کو اوسنے بہت کچھ دیکر اس بات کا امیدوار کیا ہی کہ اگر تم شوخ چشم کو میرے وصل پر راضی کردو تو مین تمکو کئی لاکھ روپیہ دونگا اور سمجھا ہی کہ جب مجھسے اور معشوقہ مذکور سے آشنائی ہو جائیگی اور اُسکے باپ کو خبر ہوگی پھر سوا میرے ساتھ شادی کر دینے کے اونکو اور کچھ بن نہ آئیگا غرض برق کو بہت بڑا کامل وہ سمجھکر گرم سخن ہوا کہ آپ نے جہان میرا عشق پہچانا ہے تو اوسکا بھی حال آپکو معلوم ہوگا یہ جو آپ فرماتے ہین کہ دن بھر مین اگر تو چاہے تو دس مرتبہ معشوقہ کو دیکھ آئے تو یہ ممکن نہین کس لئے کہ وہ دختر نیک اختر دستور معظم ملک اخضر سبز پوش ہی برق نے کہا ہان تو مجھسے کہتا ہی وہی ملک اخضر جو افراسیاب کا خُسر ہی لعل سخندان کا باپ اُسی کی تو وزیرزادی ہی جسپر تو فریفتہ ہی ہم مین نے مثلاً یہ بات کہی کہ دن بھر مین دس مرتبہ تو دیکھ سکتا ہی کیونکہ درمیانی جو عورت ہی وہ کسی حیلہ سے تیری معشوقہ کو صحرا مین لاسکتی ہی وہان تو جا سکتا ہی دور سے نظارۂ جمال کر سکتا ہی بس اوسنے یہ سنکر برق کو زمین پر رکھدیا اور سر اوسکے قدم پر رکھا اور کہا یہ تو بتلائیے کہ آپکو کسنے میری معشوقہ کی کیفیت سنائی ہی اور کسطرح آپ نے جانا کہ مین وزیرزادی پر لعل سخندان کی عاشق ہون برق نے کہا کیا خوب ہمسے اور پردہ جو کچھ تمھارا حال ہی ہم سب جانتے ہین بھلا یہ تو کہو کہ درمیانی کوئی عورت دلالہ ہی یا نہین اور اُسکو تم بہت کچھ دیچکے ہو اور دینے کا تمنے وعدہ کیا ہی اور اُسنے ایک مرتبہ تمکو وہان بھیجا بھی دیا تھا واضح ہو کہ جب کوئی کسی پر عاشق ہوتا ہی تو دلالہ بھی ضرور مقرر کرتا ہی اور ایک دو مرتبہ اسطرف جانا بھی ہوا کرتا ہی بس برق نے اُسی معاملہ کے طرز پر اوسکو بتایا جو دبایا تو وہ اسکے گرد پھرنے لگا اور گویا ہوا مجھکو یقین کامل ہی کہ واقعی آپ سب راز سے میرے آگاہ ہین اب کچھ تدبیر تو بتا دیجیے کہ مین کیونکر اپنی مطلوبہ کو حاصل کرون برق نے کہا کیا خوب لالہ کو تو اسقدر آپ نے کھلایا اور اتنا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کچھ دینے کو کہا ہی اور مجکو آپ قید کیئے لیے جاتے ہین اور مفت ہی مین ترکیب وصال کو پوچھنا چاہتے ہین
دست و پا میرے بیحس و حرکت ہین بدن کو کھجا تک نہین سکتا اپنے حواس مین تو مین ہون نہین بھلا مین
تدبیر وصال کیا جانون اُسنے جلد یہ کلمات سنکر ایسا سحر پڑھا کہ اُسکے دست و پا قابو مین آگئے
مگر بناوٹ کی راہ سے اوسنے کہا ای عزیز کیون اپنے تئین معرض ہلاکت مین ڈالتا ہی **افراسیاب**
اگر میرا رہا کر دینا سنے گا تو بہت تجھپر عتاب کریگا تو مجکو زندان ظلمات مین پہونچا کر رسید داروغہ زندان
سے میری لیکر بادشاہ کو پہونچادے یہ تو خوب سمجھ لے کہ ہملوگ کہین قید نہین رہ سکتے تم بیجا کر قید کرا دو ہم
چھوٹ کر جب اپنے لشکر مین آئینگے تم اُسوقت ہمارے پاس آنا ہم تمکو تدبیر وصال تمھاری معشوقہ کی بتا ئینگے وہ
ساحر اپنے دلمین اوسکے کلام کو سنکر سوچا کہ جب اسوقت اسکو غرض لاحق ہی کہ قید مین ہی جب تو بتاتا نہین رہا ہو کر
اسکو کیا غرض ہی جو میرے کام مین پڑیگا پس یہ سوچکر منت کرنے لگا کہ آپکو میرے حال پر رحم کرنا چاہیے آپ
میرا کام کر دیجیے مین آپکو چھوڑے دیتا ہون شہنشاہ کے پاس جاکر کہدونگا کہ وہ قیدی مجھسے چھوٹ گیا ہی
عیارونکی چالاکی تو بادشاہ جانتا ہی یقین کریگا کہ ضرور چھوٹ گیا ہوگا برق نے کہا ہم تم ہمارے
شریک حال ہوگئے اوسنے کہا مین آپسے مقابلہ کرنے نہ آؤنگا باقی مسلمان ہونگا برق نے اُسکو سیاہ قلب دیکھکر
خیال کیا کہ زیادہ تر اصرار اُسکے مسلمان ہونیکی نسبت نکرنا چاہیے اپنا مطلب نکالو معلوم ہو گیا کہ اوسکو
غرض ملاقات مطلوبہ ہی اسلیے یہ منت کرتا ہی پس یہ سوچکر برق نے کہا اگر بادشاہ کتاب سامری یا اپنے سحر سے
دریافت کرے کہ تمنے خود مجکو چھوڑ دیا اور تمکو الزام دے تو اُسوقت تم مجرم ہو جاؤگے یہ مناسب نہین کہ مجکو
رہا کرو مین تمکو تدبیر اوسکی جب رہا ہونگا تو بتلا دونگا بلکہ بتلانا کیسا معشوقہ کو تمھاری تمسے ملوا دونگا
اُسنے کہا اگر بادشاہ سحر سے تمھارا چھوڑ دینا میری نسبت دریافت کریگا تو میرا کچھ نہین کر سکتا ہی مین
علمداری مین **ملک اخضر** کے رہتا ہون اور جہان بادشاہ کو یہ دریافت ہوگا کہ اوسنے مجرم کو چھوڑ دیا
وہان یہ بھی دریافت ہوگا کہ میری دشمنی کی راہ سے اُسنے نہین رہا کیا ہی بلکہ اپنے مطلب کے لیے اوسکو
ایک بار رہا کر دیا ہی وہ میرا دشمن نہین ہی اور مین صاف صاف کہدونگا کہ اے بادشاہ میری جان
جاتی تھی اپنے کام کے لیے مین نے اس مفسد کو رہا کر دیا مین آپکا دشمن نہین ہون آپ جو چاہیے
مجکو سزا دیجیے پس بادشاہ دوست کو دشمن نہ بنائیگا یقین ہی کہ میری خطا معاف کر دے اب
آپ تامل نہ فرمائیے مجکو وہ راہ بتلائیے اور چلیے مین آپکو باہر اس ظلمات کے کر دون **برق**

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسکی تقریر سنکر لیئے دل مین خوب ہنسا کہ یہ اچھے ہمکو ملے اپنے کام کے لیے ہمکو اکیلا چھوڑ دینگے اور پھر ہمارے
دشمن ہوجائینگے غرض جب اُسنے بہت کچھ منت کی اُسوقت اُسنے کہا کہ اے برادر اچھا جو تمھاری یہی
خوشی ہی تو مین بھی تمھارے کام مین کوتاہی نہ کرونگا لو آو بیٹھ جاو یہ کہکر ایک مقام پر بیٹھ گیا وہ بھی
سامنے اُسکے بیٹھا اُسنے کہا اے عزیز مین کبھی کسیکو ایسی نایاب چیز نہ دیتا لیکن قید ایسی جگہ ہوکر آیا ہون کہ
یہانسے رہا ہونیکی مجکو امید نہ تھی اسلیئے خیر تجھکو بتاتا ہون میرے پاس عطر ہی کہ جسپر موہنی پڑھی ہوئی ہی تم اس
عطر کو لیکر اپنے منھ پر مل لو اور مجکو باہر ظلمات کے نکالکر سیدھے اپنے گھر جاؤ اور جو ہوسکے تو اپنی صورت معشوقہ
کو اپنی دکھاؤ اور اگر منھ نہ دکھا سکو تو وہ عطر دلالہ کے ہاتھ معشوقہ کے پاس بھیجدینا وہ اُسکو سونگھتے ہی تمھارے
پاس آئیگی اور خود خواہان وصال ہوگی پھر تم اُسکے ساتھ مزے اُڑانا اور اُسکو اپنے گھر سے جانے نہ دینا اُسکے
باپ سے کہلا بھیجنا کہ آپکی بیٹی میرے یہان آئی ہین اور مجھپر عاشق ہین مین نے آپکی آبرو کا خیال کرکے اُن کو
ہاتھ نہین لگایا ہی اب اگر وہ آپکے گھر آنے پر راضی ہون تو آپ خود آکر لیجایئے اور اگر نہ راضی ہون تو بدنامی
کی شہرت ہونیکا خیال فرماکر مجھسے منعقد کر دیجیے باپ کو اُسکے یہ سنکر غصہ آئیگا اور بیٹی کو آکر دھمکائیگا
مگر وہ کسی طرح تمھاری محبت سے ہاتھ نہ اُٹھائے گی اُسوقت ناچار ہوکر وہ تمھارے ساتھ شادی کر دیگا
بس اتنا تو مین کر سکتا ہون اور اگر فرق میرے اس کلام مین پاتا تو مین نے خون اپنا تمکو معاف کیا
طلسم سے باہر تو مین جاتا نہین ہون جب کبھی تمھارے ہاتھ آجاؤن فوراً مجھے جس عذاب سے چاہنا
ہلاک کرنا اور اُسکے علاوہ مین کئی لاکھ روپیہ کا جواہر تم کو دیتا ہون اگر یہ عطر کام نہ دے تو وہ جواہر
ضبط کرلینا اور اگر مطلب تمھارا ہوجائے تو پیر امان مجکو پہونچا دینا اور جو تمھارا جی چاہے تو اور بھی مجکو کچھ
دینا ورنہ خیر تمھارا کام ہی نکلا یہی اس ساحر نے کہا نہین جواہر آپ کیون دین مجکو یقین ہی کہ وہ عطر کام
ضرور دیگا کس لیے کہ آپ لوگ ملکون ملکون پھرنے والے عیار طرار آپکے پاس جو چیز ہوگی وہ عمدہ ہوگی
اچھا وہ عطر مجھے حوالہ فرمایئے برق نے کہا اگر وہ عطر لیکر مجکو تم یہانسے نکال دوگے تو اُسکا منتر جو
ہی وہ مین تمکو بتاونگا پھر وہ عطر تمھارے کسی کام نہ آئیگا اُسنے کہا کبھی ایسا ہوگا کہ مین عہد کے خلاف
کرون مگر ہان یہ تو بتلایئے کہ اگر کوئی سحر سے تاثیر اس عطر کی بدل دے اور ملکہ کے دل پر سے عشق میرا
اوتر جائے تو کیا ہو برق نے کہا اس طلسم مین کوئی عامل علوی عملیات کا نہین ہی اور ہم لوگ سحر نہین کرتے
ہین مگر ہان عملیات علوی کرتے ہین یہ ایک بڑے کامل فقیر نے مجکو پڑھ دیا ہی کسی ساحر سے اس عمل کا کچھ نہوگا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہم تمکو انکا عمل افراسیاب بھی نہین رد کرسکتا دیکھو حمزہ ایک اسم اعظم جانتا ہی پھر وہ عمل ایسا ہی کہ تمام ساحران زمانہ اس سے عاجز ہین اور اونپر غلبہ نہین پاتے ساحر نے کہا ہان یہ بات تو آپ سچ کہتے ہین اچھا عطر مجکو دیجیے ور نہ برے ساتھ چلیے برق نے خوب اُسکو پکا کرکے اور سمجھا کے ایک شیشی عطر بیہوشی کی کسوت سے نکال کر اُسکو دی اُسنے دیکھا کہ سرخ رنگ عطر جیسے موتیے کا یا سہاگ کا ہوتا ہی شیشی مین بھرا ہی اور ایسی خوشبو اُسکی ہی کہ شیشی کے نکالنے سے دشت مین خوشبو پھیل گئی ہی بس برق نے تھوڑا سا عطر دوسری شیشی مین رکھکر اوسکو دیا اور کہا اسکو چہرہ پر اپنے مل لو اور چلو کہ اسکا عمل بھی تمکو تعلیم کرون اُسنے وہ عطر لیکر اپنے چہرے پر ملا بس خوشبو اوسکی بخوبی ناک مین گئی اُسکو چھینکین آئین اور گر کر بیہوش ہوگیا برق نے اول وہ اختر مروارید کہ جو بران کا شاہ جادوان نے اوسکے سپرد کیا تھا لیلیا اور اُس کے کپڑے اُتار لیے اور آب رنگ روغن عیاری کا نکالکر اوسکی ایسی صورت اسطرح بنا کہ ہر چند کوئی تمیز کرے مگر نہ پہچان سکے اس صورت پر تیار ہو کر بموجب ع یا قسمت و یا نصیب یا بخت ؛ اور اُسکو دوش پر اپنے لادکر ایک سمت کو روانہ ہوا دیکھا کہ گرد نو ولیسا ہی صحرائے ہول خیز و سیاہ رنگ کہ جیسا اوپر حال بیان ہو چکا ہی اور بیچ مین اُس صحرا کے ایک رستہ بطور سڑک کے بنا تھا کنارے کنارے اُس سڑک کے ماران سیاہ کفچہ بر باد کیے بیٹھے تھے اور درخت برگد و پیپل و ساکھو وغیرہ کے بڑے بڑے تناور لگے تھے باہم سے ٹہنے اونکے گنجلک ہو گئے تھے اُن درختون پر گدھ اور چیلین بیٹھی تھین کہ چلچلاتی تھین تاریکی مین غل و شور مچاتی تھین اُنکے چلچلانے سے بگولہ زمین سے اُٹھکر پیچتاب کھاتے تھے دیو سیاہ نبا ڈراتے تھے آوازین مہیب ہر سمت سے آتی تھین العیاذ باللہ الی حضرت اللہ رستم بھی اگر اس دشت مین آ جاتا سینہ فرط خوف سے تھرّاتا اسفندیار و بہمن و برزو کا جگر شق ہو جاتا برق اپنے دل مین سمجھا کہ یہی سڑک راستہ زندان کا معلوم ہوتا ہی اُسی طرف تمکو چلنا چاہیے غرض یہ اُسی سڑک پر اس ساحر کو لیکر روانہ ہوا اور از بسکہ اختر مروارید ہاتھ مین لیے تھا تو اُسی طرح جیسے پہلے روشنی تھی اب بھی وہ جگہ منور تھی اور وہانکی بلیات اذیت نہ پہونچاتی تھی انشاء اللہ تمام ظلمات کی سیر شاہزادہ اسد چھوٹ کر جب کرینگے تو بیان کی جائیگی اُسی جگہ حکیم قسطاس الحکمت بھی قید ہین اور افراسیاب جو آیا کرتا ہی تو اُسکے رہنے کی جگہ ایک سیرگاہ ہی بڑے بڑے نامی ساحر یہان رہتے ہین عزیزداران بادشاہ اسی مقام پر مسکن رکھتے ہین ماہیا ہی مرو رنگ وغیرہ کے مکان کا مین سے رہتے ہی باغبان کی عمارت بہت کچھ ہی غرض تمام کیفیتین انشاء اللہ آیندہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بستر طاحیات بیان کیجا ئینگی حاصل مرام اب جو برق اس سڑک پر روانہ ہوا کئی کوس رستہ طے کر کے
ایک ایسے مقام پر پہونچا کہ وہان دو پہاڑیان چھوٹی سی تھین اور شجر نیلم کے درخت سیاہ رنگ کے لگے
تھے اور بہت دور تک صحرائے قلب تھا کہ وہان درختون کے سایہ سے کوسون تک سیاہی پھیلی تھی نیچے ان دھو
کے دھوان اُٹھا ہوا تھا بالکل ظلمت سرا وہ مقام تھا اور اُن پہاڑیون کے بیچ مین دو قصر سیاہ رنگ کے
بزرگ بنے تھے ایک قصر کا دروازہ مقفل تھا اور دوسرے کے دروازہ پر دو ایک ساحر بیٹھے تھے برق نے
اُن ساحرون کے قریب جا کر کہا کہ کہان ہے افعی سحرادا اژدر ظلماتی کہ مین فرستادہ شاہ جادوان افراسیاب
آیا ہون وہ ساحر یہ سنکر اندر اُس قصر کے گئے اور کچھ عرصے مین آ کر گویا ہوے کہ چلیے آپ کو اژدر واقعی
بلاتے ہین برق ساحر کو لادے اندر قصر کے گیا دیکھا کہ اس مقام پر دالان عظیم الشان بنے ہین کہ خبر استرکاری
سیاہ رنگ کی ہے سنگ موسی جا بجا لگے ہین اور دالان کے کونون مین اژدہے منھ کھولے بیٹھے ہین چھتون مین
ہزار ہا گھنٹے ٹنگے ہین برق جیسے ہی اندر گیا وہ سب گھنٹے آپ سے آپ بجنے لگے جرجر کارکا سامری جی
کے غلغلہ بلند ہوا اژدرون نے قلاب آتشین چھوڑے برق اور آگے بڑھا دیکھا ایک دالان مین پتھر سیاہ رنگ
کے زمین پر نصب ہین اور دیوارون مین ہزارون تصویرین لگی ہین اُن پتھرون پر چوکیان آبنوس کی
بچھی ہین اور ہر پوجا کرنیکا سامان رکھا ہے کنول کے پھول بہت سے ڈھیر ہین گھنٹیان رکھی ہین سلوٹیان
موجود ہین اور دوسری طرف اک بہت بڑا دالان ہے کہ ستون مین اُسکے درون کے پچی کاری نیلم کی
کی ہے اور دالان مین فرش مکلف قالین ہائے گلدار و خوشرنگ بچھا ہے اور اُس فرش پر پلنگڑیان چاندی کی
لگی ہین اور نواڑ سے بنی ہین توشک اور چادر سفید اُسپر آراستہ ہے ڈورلیون سے کھنچے ہین تکیے نفیس اُسپر
رکھے ہین اُن پلنگون پر اژدر سحر اور سامعی سحر دونون بیٹھے ہین سامنے کشتیان شراب کی اور قابین
بھر گزک کباب کی میزون پر لگی ہین جام رنگین اون دونون کے ہاتھ مین ہے ہنستے جاتے ہین اور شراب
پیتے ہین میوہ کھاتے ہین اور جب دوسرے دالان کی طرف نسبت مہر کر دیکھتے ہین از خود طرح طرح کے باجے
بجنے کی صدا آتی ہے اور معشوقان پریچہرگان کی آوازین گانیکی سنائی دیتی ہین دونون ساحر جام مے
عشرت سے سرشار ہین ہوائے خرمی سے دل باغ باغ ہے ہوائے مسرت سے خاطر شگفتہ ہین ہر چند کہ صورت
مین زشت و خونخوار اور سیرت مین ناہنجار و بدکردار ہین منھ سے شعلہ ہائے آتش نکلتے ہین تھوڑی
تک نیچے کو لٹکے ہوے اوپر کے پردہ بینی سے گذرے ہوے دونون کی صورتین مثل اژدر کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دھڑ مثل انسان قوی کے ہین لیکن اُس دولت و ثروت مین مست ولایعقل بنے ہوئے بڑھی
عیش و عشرت سے مربع نشین مسند فراغت ہین ع

مسلح تھے وہ ساحر زشت فام
مرصع گلوبند اکلیل زرہ
تھے ہمشکل خنزیر و شوریدہ سر

با آرائش خسروانہ تمام
تھے اس طرح آراستہ بعین
نظر مین تھا دونون کے سم کا اثر

نگارین زرہ پر تکلف کمر
تبختر بسیار اور نکبت بمین
برق نے اُنکی صورتین دیکھکر

دل مین خوف کھایا پناہ برحمت خدائے اکبر لایا مگر دل کڑا کرکے سامنے گیا اُن دونون نے اسکو بصورت
شریرین اشرار خوص خاص شہنشاہ افراسیاب دیکھکر تعظیم کی بہر استقبال اپنے مقام پر سے اُٹھے
اور ہاتھ پکڑکے برابر اپنے لاکر بٹھایا اور کہا کہ آپ نے سرفراز فرمایا ہمسے پیشتر خبر کی ہوتی کہ ہم سواری
بھیجتے اور باآرام تمام آپکو یہان لے آتے خیر اب جو آپ تشریف فرما ہوئے بہت اچھا کیا لیکن اس
گھڑی مین کیا ہی اور باعث تشریف آوری اسطرح کا کیا باعث ہی برق نے کہا کہ مین بہت دنون سے تمھاری ملاقات
محبت سمات والفت آیات کا مشتاق تھا مگر ظلمات مین آنیکا کوئی سبب نہ پاتا تھا سامری گواہ ہی
کہ دل تڑپ کر رہ جاتا تھا بارے آج یہ سبب پیدا ہوا کہ برق فرنگی عیار شاگرد عمرو بن امیہ ضمیری
بڑی تلاش و کوشش سے گرفتار بدست شہنشاہ ذی تبار ہوا اس ظالم اظلم نے تو بڑا غضب ڈھایا تھا کہ
ہزارہا ساحر کو قتل کیا تھا اور گروہ گروہ بندگان سامری کو بیہوش کرکے لبس بناکر مار ڈالا کسی طرح ہاتھ ہی
نہ آتا تھا ڈبہ خاک جمشید کا اور چادر سحر کی پالگیا تھا یہ کہکر تمام ماجرا اپنے اوپر جو گذر چکا تھا ہیبت فیلتن کے
قتل کرنے مین وہ سب بیان کرکے کہا کہ اب جو یہ قید ہوا تو شہنشاہ نے بلاکر مجھکو فرمایا کہ تم کہا کرتے تھے
مجکو ظلمات مین بہر ملاقات داروغہ زندان بھیجیے تو آج اس قیدی کو لیجاؤ اُنسے ملاقات بھی کرنا اور
اسکو اونکے سپرد کرکے تاکید اکید بہر حفاظت کردینا چنانچہ مین اسکو بڑی دقت سے یکہ و تنہا لیکر یہان آیا ہون
فرط خوف سے کسی آدمی کو بھی اپنے ساتھ نہین لیا کہ مبادا ہجوم کے سبب یہ چھوٹ بھاگے اب شہنشاہ
کا حکم ہی کہ اسکو بھی اُسی مقام پر کہ بہاران بران شمشیر زن قید ہین گرفتار کرو اور دونون پر سختی شدید کرو
تاکہ قید ہی مین ہلاک ہو جائین ایک وقت بھونے چنے اور ایک کوزہ آب کھانے پینے کو دینا خبردار کوئی
رعایت اُن دونون کے حال پر نکرے اور یہ عیار بڑا چرب زبان و مکار ہی اسلیے مینے اسکے دانتون
کے تار سے باندھ دیا ہی کہ بات نہ کرسکے جسوقت تم اُسکو آب و غذا دینا اُسوقت دہنا اُسکے کھولنا اور جتبک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ کھائے اُسوقت تک تم سامنے بیٹھے رہنا مگر اُسکی باتون کو نہ سننا ورنہ زبان مین اُسکی وہ تاثیر کلام ہے کہ صاف تمکو فریب دے کر مار ڈالیگا اور آپ نکلجائیگا افعی اور اژدر نے کہا اچھا اب اسکو ہوشیار کرو اور قفس سے نکالو اُسنے کہا واہ بیٹے آپکو اسقدر سمجھایا پھر بھی آپ نے کچھ سماعت نہ فرمایا بہت سہل اسکا ہوشیار کرنا سمجھ لیا ہے صاحب ہوشیار ہوتے ہی یہ آفت برپا کردیگا سمجھکر اور آپکو مار کر نکلجائیگا مفت کی بدنامی بھی ہوگی اور جہان بھی جائیگی اے صاحب خدا سمجھ بوجھ کے بات کیا کیجیے انھون نے کہا فرمانا آپکا بجا ہے لیکن اب کیا ہم بالکل جاہل ہین جو یہ کھا جائیگا اے بابا یان خود یہانسے نکلجانا کوکب کا تو دشوار ہے یہ کھلیگا تو کیا کریگا دوسرے یہ کہ مکر اسکا کام ہے اب ہم ایسے بیوقوف بھی نہین کہ سحر گیا سب ماجرا سنتے جاتے ہین اور پھر اسکے فریب مین آئینگے برق نے کہا آزمائی ہوئی بات کو آزمانا جہالت ہے جب شہنشاہ ایسے ساحر کو اُسنے دھوکے دیے اور اُنھون نے جان بوجھکر فریب اسکا کھایا تو ہماری آپکی کیا حقیقت ہے بارہا انھون نے گرفتار کیا اور قتل کرسکے یہ باتین بناکر چھوٹ گیا ہے بھائی یہ سب عیار رذالے بد اور آفت روزگار ہین انکی آنکھون مین عیاری ہے ہاتھ پاؤن بلکہ رونگٹے رونگٹے مین عیاری ہے تم میرا کہنا مانو تو اُسکو ہوشیار نہ کرو اور اگر ایسا ہی تمھارا جی چاہتا ہے تو اُسکو تہ خانہ مین وہان لیچلو کہ جہان بران قید ہے وہین اسکو قید بھی کردینا اور ہوشیار بھی کرنا پھر بھی وہ مقام ایسا ہوگا کہ یہ نکل نہ سکیگا اور دوسرے قید کرنا بھی منظور ہے ایک ہی مرتبہ سب امور سے فراغت حاصل ہوجائیگی یہ کلام برق کا سنکر وہ دونون اپنے مقام پر سے اُٹھے اور کہا خیر جیسا آپ فرماتے ہین یہی کیا جاتا ہے آیئے چلیے برق نے پھر اسکا پشتارہ اُٹھا لیا اور اُنکے ہمراہ ہوا وہ اُس مکان سے نکلکر دوسرے مکان کے دروازے پر کہ جسکو برق نے مقفل دیکھا تھا آئے بجائے قفل ماران سیاہ بطور حلقہ باندھے اُس مین اس صورت سے لپٹے ہوئے تھے کہ بالکل قفل ہی معلوم دیتے تھے انھون نے سحر پڑھا کہ وہ ماران سیاہ کنڈے سے سے چھوٹ کر الگ گرے اور پانی ہوکر بہ گئے دروازہ کھل گیا یہ دونون اول آگے بڑھے سحر پڑھا کہ دروازے سے دور تک ہزارہا اژدر و مار تھے کہ وہ سب کنارے ہوئے اور تاریکی سے روشنی ہوئی اُسوقت پکارے کہ اے شریر آئیے تشریف لائیے برق بسم اللہ دلیلین کہکر اندر قدم زن ہوا خداوند کھائے جو مکان طرح طرح کے عذاب سے بھرا ہو جہنم سے تفاخر کرتا ہو انظر پڑا احوال وسکا اول مین بیان ہوا ہے اور اب بھی اُسنے دیکھا کہ ہر طرف تہ خانہ ہے در و دیوار سے سیاہی سوئیکی طرح جڑی ہے اور اکٹھا ہوکر بلا سے سیاہ بنجاتی ہے تصویرین دیوار و زمین کالی کالی بنی ہین کہ دمبدم دیوار سے چھوٹ کر مجسم ہوتی ہین اور منھ سے شعلہ چھوڑتی ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ڈراتی ہین گوشہ گوشہ مین مکانکے آوازین ہولناک آتی ہین وہ تصویرین جب دیوارمین جاکر نقش ہوتی ہین تو آپسمین باتین کرتی ہین وہ کلام بھی اُنکے ایسے خوفناک ہوتے ہین کہ جسکے سننے کی ساحر تاب نہین لاسکتے ہین بوے بدمرے کے سڑ جانیکی ایسی ہر طرف پھیلی ہے اور اژدہون سانپونکی تو گنتی نہین بیشمار ہین کسی جگہ طوق و زنجیر آتش انبار ہین کہ وہ آپسے مجرم کی گردن و کمر مین لپٹتے ہین اور اُسکو جکڑتے ہین بمصداق خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ کا ماجرا عیان ہے خدا تعالے ہر مسلمانکو اس عذاب الیم سے بچاے کہ جو وہان ہے باوجود اس تاریکی کے گرمی اُسمین اسقدر ہے کہ دوزخ آبلہ بجگر ہے کہ اپنا

رنگ یاقوت کارمانی ہے — آب آتش کی زندگانی ہے
بادشاہون کی بادشاہی ہے — آگیا بتیاں کی دُہائی ہے
بسکہ گرمی کی آن بانی ہے — شرم سے آگ پانی پانی ہے
آگ سے دن کی جل گئی تھی رات — ملی تھی وہ سیاہی لے کے دوات
تشنگی سے تھا قیدیون کا یہ حال — طفل کو مشک دوجوان کو کھال
تو بھی نیت اُنھون کی بھرتی نہین — پیاسے مرتے ہین پیاس مرتی نہین
پانی کسیا ہی پیٹ مین ہو اب — شکل آئینہ خشک رہتے ہین لب
چھوڑ کر حلق کو زبان کے خار — نکلے گدی سے طرح گل کے پار
اس مکان مین بیان کرون کیا اب — روز محشر کی دھوم تھی ہر شب
تھی بلاؤن کی ایسی قال و قیل — گویا پھکتا ہے صور اسرافیل

برق کے رونگٹین وہان قدم رکھتے ہی کھڑے ہوگئے اور دلکو وہ وحشت ہوئی کہ پانون تھمنا مشکل ہوا دل کو مضبوط کرکے آگے بڑھا بیچ مکانکے ایک بتخانہ نظر آیا کہ اُسکے منھ پر بہت بھاری پتھر نصب تھا افعی نے سحر سے وہ پتھر ہٹایا اندھیر انشل چاہ تاریک نظر آیا مشعل سحر جلاکر اُنھون نے روشنی کی اور اُسمین اُترے برق بھی اُترا بیان آکر جو دیکھا تو گور تنگ کی طرح یہ مقام تھا اور ایک بوریا بچھا تھا اُسپر وہ پروردہ مہد ناز و نعم شہنشاہ کشور راحت و آرام رعنا نازک بدن گلفام گلہاے گلستان عالم کی جان یعنی ملکہ بران قید سحر مین جکڑی ہوئی بیٹھی تھی اور اندھیرے مین آنکھین پھاڑ پھاڑ کے ہر طرف دیکھتی تھی آنکھونسے خواب و خور مثل آہوے صحراے وحشت رم کر گیا تھا چہرہ سے رنگ برنگ طائر بوستان چمن اُڑ گیا تھا آنکھین نرگس بیمار تھین ایذا مین ہر بار تھین لباس بدن کا میلا کچیلا تھا پیرہن بھی بگریبان اُس گل کی بیکسی چاک کیے تھا چاک گریبان مانند لالہ تھا مرونکی طرح اُس گور مین پڑی تھی نہ تن مین طاقت تھی نہ توانائی تھی رفیق حال و شریک نفس بیکسی و تنہائی تھی یہ حال ہو رہا تھا کہ

ابیات

ہے تھا گرم یہ آنکھوں سے خون ناب | کہ تھا گرداو سکے اک آتش کا گرداب
جگہ غازے کے منھ او پر وہ بیتاب | کرے تھی گریہ سے تزئین مہتاب
نہ اوسکو صبر نہ طاقت نہ آرام | ہمیشہ گریہ وزاری سے تھا کام
برنگ زلف گہ آشفتہ اطوار | گہے چون نرگس مخمور بیمار
بہت کھینچی تھی اس دکھ نے درازی | نظر آتی نہ تھی کچھ چارہ سازی
کبھی گھبرا کے کہتی تھی خدا سے | کہ یارب مجکو دنیا سے اوٹھالے
کبھی کہتی تھی وہ سرمایۂ ناز | خداوندا تو ہے آگاہ ہر راز
ترحم کر میری جان حزین پر | کرم کر اس دل اندوہ گین پر
عطا کر اے خدا مجھکو رہائی | وگرنہ جان وتن مین ہے جدائی

برق کے یہ کیفیت اُس مہ پارہ کی دیکھکر آنسو نکل آئے بدشواری ضبط گریہ کرکے برق نقلی کے لیتارہ کو زمین پر رکھا اور سامنے بران کے اسکو کھولا اُسوقت اژدر سحر اور افعی ظلماتی نے ملکہ بران سے بعتاب خطاب کیا کہ اری شوریدہ بخت کیا اپنے حال پر ملال پر روتی ہے اب جسکو جان وجگر کے برابر سمجھتی تھی اُسکے حال پر آنسو بہا دیکھ تو یہ کون پکڑ کر آیا ہے نصیب کسکو اس قید سخت مین لایا ہے بران نے جو اُسکے کہنے سے غور کرکے دیکھا تو برق فرنگی کو گرفتار پایا اور رو دیا دلسے کہا کہ ہے قسمت کی خوبی اب امید رہائی بالکل جاتی رہی معلوم ہوتا ہے کہ اس بیچارے نے بتا لگا کر کسی طرح یہان آنیکا قصد کیا ہوگا میری رہائی کی فکر مین آیا ہوگا یہ بھی گرفتار بلائے عظیم ہوا وائے صد وائے تب تو کہا کہ اری افعی سحر یہ کیا تو مجکو دکھاتا ہے کیا مین پہچانتی نہین یہ شاگرد رشید عمرو بن امیہ ضمیری ہے مہتر برق فرنگی ارے نامرد مرنے سے ہمکو کیا ڈر ہے تا ہے مبارزان عالم کا کام ہی یہی ہے آج یہ قید ہوکر آیا ہے کل انشاء اللہ تجکو مار کر یہانسے جائیگا ہمکو چھڑائیگا اژدر یہ سنکر ہنسا اور کہا ہی ملکہ ابھی تک تو لیسے تیرے ارمان رہائی نہین گیا ارے نادان ماندی ماندی تا درقیامت نہین جا ماندی اب تا مدت عمر فراق وغم مین جان کھویا کرو یونہین بیٹھی رویا کرو بران نے کہا جو کچھ تقدیر دکھائے کیا چارہ ہے مصرعہ کوئی انسان نہ آجائے کسی انسان کے قابو مین ۔ خدا تعالی سے لیکن امید ہمکو سوائے بہبودی کے برائی کی نہین ہے اللہ چاہیگا تو ہم تمکو مار کر یہانسے جائینگے افعی نے کہا اگر تم کہو تو ہم ہوشیار کرکے تمھارے سامنے ذبح کرین یہ بیچارا بدذات کیا کریگا ملکہ نے کہا یہان نہین اگر میدان مین ہوتا کہ اسکو ہوشیار کرو اور شہر سے سحر آبار لو پھر مین دیکھون کہ تم کیونکر اسکو پکڑ لاتے ہو موڈی کا تو مجکو عورت سمجھ کر دھمکاتے ہو اگر مین قید مین سحر کے نہوتی تو اس بات کا تجکو جواب دیتی

اُسوقت افعی نطفہ حرام چاہتا تھا کہ ملکہ ناکام کے ساتھ بے ادبانہ کلام کرے اُسوقت شریر نقلی یعنی برق
فرنگی نے کہا ہا افعی سحر داے اخوند ظلماتی اس مزخرفات و واہیات گفتگو سے اور اس عورت زبان دریدہ
چھوکری ناشائستہ زبان سے بحثنے سے کیا فائدہ ہی اب تم اس قیدی کو ہوشیار کرو مین جرات تجھی
کھولے دیتاہون اور ملکہ براں شمشیر زن اور تمھارے مطلب کی کا خلاصہ اُسی کی زبان سے قبول کرائے
دیتاہون یہ کہکر برق فرنگی نے کچھ بظاہر افسون پڑھکر پانی کا چھینٹا منہ پر شریر یعنی برق نقلی
کے مارا اور دانت اسکے فی الحقیقت باندھ دیے تھے وہ بھی کھول دیے اور پوچھا کہ ای برق اب
تبلا کہ کس حال مین اپنے تئین پاتا ہی شریر گھبرا کر اٹھا اور بیٹھکر چار طرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا کہ
اس زندان خراب مین کیونکر بحال زار بندھا ہوا مین آیا ہون غرض خوب نگاہ کی برق کو اپنی صورت کا
ایسا بنا ہوا پایا بے بس بیتابانہ پکار اٹھا کہ ای افعی سحر بین خواص خاص بادشاہ ساحران افراسیاب
کا شریر ابن شرار جادو ہون مجھے شہنشاہ نے برق فرنگی کی قید دے اسطرف کو بھیجا تھا پس راہ
مین اس مفتری نے مجکو دھوکا دیکر پکڑ لیا اور آپ میری صورت بنکر اور مجھے اپنی صورت بناکر یہان
لایا ہی واسطہ سامری کا تم دھوکھا نہ کھانا یہ کلمات شکر اژدر اور افعی گھبرائے لیکن برق نے کہا
کہو کیون مین نہ کہتا تھا کہ ہوشیار ہوتے ہی آفت ڈھائیگا دیکھا تمنے کہ کیا مکر اسنے کیا ہی افعی نے کہا بھلا ہم
کب اسکے کہنے کو مانتے ہین یہ لاکھ کہا کرے شریر نے کہا ارے نالایقو تم اتنا بھی کیا نہین جانتے ہو کہ
بزور سحر میرے حال کو دریافت کرو کہ مین شریر ہون یا یہ شخص جو میرا ہمزاد بنا ہوا کھڑا ہی یہ سنکر اب
اژدر اور افعی گھبرا کر کبھی صورت برق کو دیکھتے تھے اور کبھی شریر کو اور ہنوز انھون نے قید سحر سے
شریر کو رہائی نہ دی تھی کہ وہ سحر کرکے یہانسے نکلجاتا اور اس گفتگو کو سنکر یران نے بھی بغور برق یعنی
شریر نقلی کو دیکھا اور پہچانا کہ یہ بیشک برق فرنگی ہی پس اشارے سے منع کیا کہ ای برق کیا غضب
کیا جو تونے اس مفتری بد ذات کو ہوشیار کردیا اب تیری جان بچنا مشکل ہی اب بھی اگر گھات تجکو ملے
تو یہانسے نکلجا تو نے یہانتک آکر سب محنت اپنی عیاری کی ضایع کی اوسوقت برق نے ہنسکر خنجر
مردار پید کمر سے نکالکر ہاتھ مین لیا اور ایک ہاتھ مین خنجر کھینچکر نعرہ کیا کہ باشید ای کافران متمرد برق
فرنگی شاگرد عمرو عیار تراشندہ کافران و سربرندہ جادوگران عمرو بن امیہ ضمری دیکھا تمنے قدرت
خدا با حدیت کو کہ کیونکر یہانتک مجکو اُس خداے گم نیل نے پہونچایا اور ملکہ براں کو کس خوبی سے اس قید

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب سے اور تمھاری جوگی پہرے سے ہمین نکالنے اس ظلمات مین آیا اب تم کوئی میرا اور ملکہ مذکور
کا کچھ نہین کرسکتے ہو یہ کلمات جو اُن ساحران نابکار نے سنے گھبرا گئے اور جلدی سے رد سحر پڑھنے
لگے کہ شیرین اشرار بھی قابل سحر کرنے کے ہوجاے وہ تو مصروف سحر خوانی تھے کہ برق نے جھٹ
اپنے تئین قریب تر اُن دونون کے پہونچایا اُسوقت انھون نے ایسا سحر پڑھا کہ ہزارہا سانپ پیدا ہوکر
برق پر آیا لیکن بسبب اختر مروارید کے قریب آکر وہ ماران سیاہ پانی ہوگئے اور برق قریب تو
پہونچ ہی گیا تھا دو سبقہ بیہوشی کے ایک ناک پر افعی سحر کے اور دوسرا شیرین اشرار کے کہ وہ
بھی چھوٹ کر قریب تر آگیا تھا مارا کہ دونون چکر مار کر زمین پر گرے اور اژدر ظلماتی جست کرکے الگ
ہوا برق بسان برق جہندہ کود کر اُسکے برابر ہی تو پہونچا اس عرصہ مین بران پکاری کہ ای برق
اختر مجھے دے کہ وہ مجکو خوب کام دیگا مین مار اُن بدشعارون کا نکالدون اور اس قید سے چھوٹون
برق نے کہا ای ملکہ یہ اژدر ابھی بیہوش نہین ہوا ہی مباد تمکو کچھ ضرر پہونچائے اس سے ابھی مجکو لڑ لینے
دو ملکہ نے کہا ای برق یہ اژدر کیا سگ نجس ہی افراسیاب بھی اب مجھے یکایک سنقت نہین لیجا
سکتا اور افراسیاب کے باپ سے بھی مین نہین دبتی برق نے قریب ملکہ کے پہونچکر وہ گوہر حوالہ کیا اور
چاہا کہ افعی سحر کو اور شیرین کو مار ڈالون اُسوقت اژدر نے سحر کرکے دستک دی کہ برق کا ہاتھ
سوکھ گیا اور بُران سے کہا ای ملکہ یہا نسے نکلجانا بہت مشکل ہی خبردار رہنا یہ کہکر ایک ترنج ملکہ پر بھی کھینچکر مارا
ملکہ بران نے کہا او پاجی بابکہ اب تیری بھی یہ طاقت ہوئی کہ تو ہمکو دوکنے لگا ارے جیسے میرے باپ کے ملازم
ویسے ہی افراسیاب یہ کہکر اُف جو کی تو وہ نارنج بیچ مین آکر پھٹ گیا برق تو جست کرکے الگ ہوا
اور آدھا ترنج اُسکا گولے کی طرح پلٹ کر اژدر ظلمات کے سینہ پار ہوگیا کہ وہ سیدھا جہنم مین پہونچا
اور آدھا نارنج اُس زندان کی دیوارون پر جو پڑا وہ بلبیات اور تصویرات وغیرہ جلنے لگین اور
صداے الامان الامان پیدا ہوئی کہ ارے جلائے ڈالتی ہی ہمارے ڈالتی ہی اُسوقت ملکہ نے ختر کی لوین کاٹنا شروع
کین کہ چند لوین افعی سحر کے جسم پر جاکر گرین کہ وہ جلنے لگا اور برق نے شیرین اشرار کو ذبح کر ڈالا وہ
خانہ سحر کا اُڑ کر جانب فلک گیا باہر جو ساحر کہ جوگی پہرے پر تھے سب بھاگ گئے کہ بار ایسی آفت کبھی زندانخانہ مین
نہ آئی تھی ہم مدت سے یہان پہرا دینے پر نوکر ہین لیکن کبھی ایسی واردات نہین دیکھی دو چار نے جو بران کو نکلتے
دیکھا روکنے کا قصد کیا ملکہ نے اختر کی لوین کاٹ کر اشارہ کیا کہ اُن سبکے دو ٹکڑے ہوگئے پھر تو صداے گیر و دار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ودار گیر بلند ہوئی ظلمات مین اور ظلمات چھاگئی بیرون کے شور مین کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی پیر روتے پیٹتے لاشہ اژدر رافعی اور شیرین اشرار کے لیکر یعنی بگولہ بنکر اُن لاشونکو اڑاتے ہوے جانب افراسیاب خانہ خراب روانہ ہوے اور ملکہ بُران شمشیر زن بزور سحر عقاب تیز پر وار بنکر برق کو پنجہ مین دابے روانہ ہوئی اور از بسکہ مرنے سے محافظان زندان کے وہ راستہ بھی قریب ہو گیا تھا کیونکہ راستہ زندان ظلمات کا تھا اصل راہ ظلمات کا راستہ اور طرف سے ہے کہ حال اُسکا بیان ہوگا اور ظلمات کے یہ معنی ہین کہ زمین طلسم کے نیچے بھی ساحرونکی بستی ہے اور یہانکے ساحر خدا کی پناہ اُنکے سحر سے بچنا ساحران زبردست کا حکم نہین تفریح دار حال ظلمات بروقت سیر شہزادہ اسد وغیرہ اور بروقت فتاحی طلسم بیان ہوگا انشاء اللہ غرضکہ بُران اِس اختر کی وجہ سے کچھ دیر مین اُس درہ کوہ مین کہ جدھر سے شہزادہ برق کو لایا تھا نکلی اور برق سے کہا کہ مین اب سحر تیار کرنے جاتی ہون واپس پھر کے افراسیاب کو جیسا اُسنے مجھے قید کیا تھا ویسا ہی مزا چکھاتی ہون اگر پل پر تیرا دان مین نے آکر نہ توڑا تو نام نیا پایا مگر محکمہ گنبد سامری پر جانا پڑیگا اور وہانسے تحفہ لانا پڑیگا جب وہ پل ٹوٹیگا اب تم یہانسے اپنے لشکر کیطرف جاؤ مگر افراسیاب پاس لاشین محافظان زندان کی پہونچین گی تو وہ تمہاری فکر ضرور کریگا ذرا بچے رہنا اور میری خیریت خواجہ سے اور سب سے کہدینا اور ملازم ہمارے ناظمان دربند اگر تمہارے لشکر کے ملحق اُترے ہون تو اُنسے کہنا کہ ملکہ نے کہا ہی کیا تم سب جلوس مین ہمارے ساتھ آئے تھے کہ ہم قید ہوگئے اور تمنے کچھ ہاتھ پاؤن نہ ہلائے اب جاتو اس پھرتے افراسیاب کو قتل کردیا اپنی جان دو نہین تو اپنے ملک کیطرف جاؤ جب مین آؤنگی تو اُسوقت جو کچھ جسنے جان نثاری کی ہوگی اُسکو دریافت کرکے علی قدر مراتب سرفراز کرونگی اور جو کوئی لڑنے مرنے سے ڈرا ہوگا ملک و مال اُسکا ضبط کیا جائے گا برق نے کہا ہی ملکہ مین مدت سے قید مین افراسیاب کے تھا سو جہ سے بھوکا پیاسا ہون اب خرادم لیلون تو جاؤن ملکہ نے یہ سنکر صورت اپنی اصلی بنائی اور درہ کوہ مین بزور سحر فرش بچھایا اور کچھ شکریہ برق کا اُسنے ادا کیا کہ واقعی اے برق وہ کار نمایان تمنے کیا ہے کہ کبھی کسی نے نہ کیا ہوگا مین تمکو ایسا خوش کرونگی کہ عالم عالم اور دنیا دنیا تمہارے رتبہ اور مرتبہ پر رشک کریگی یہ کہکر اُسنے چاہا کہ سحر سے کچھ ساحرون کو بلائے برق نے کسوت سے کچھ میوہ اور کلیجہ کباب نکال کر ملکہ کو بھی کھلائے اور آپ بھی کھائے جب آسودہ ہو چکے گلابی شراب کی نکال کر دماغ بادۂ ناب سے گرم کیا اور خوب آرام کرتے رہے یہانتک کہ سرخوش وسیراب

ہوکر بران شمشیر زن ایک طرف اور برق ایک سمت کو روانہ ہوا اب یہ دونون تو اپنی اپنی فکر مین جاتے
ہین حال انکا بیان ہوگا لیکن اب حال برق نقلی کا بیان ہوتا ہی کہ شاہ طلسم نے بصورت برق
ایک پتلا بناکر حیرت کو دیا تھا چنانچہ جب تک شیر برق کو لیکر جانب ظلمات گیا اور جو معرکہ کہ بیان ہوچکا
ہی برق پر گذرا اسوقت تک یہان ملکہ حیرت نے یاقوت و زمرد وغیرہ اپنی خواصونکو بلاکر حکم دیا کہ
رات بھر میننے اس موڈی کاٹے کا پہرا دیا ہی اب صبح ہوئی ہی تم سب اس موے کو قتل کرو کیونکہ کوئی بات
میرے لیے بیجز منی کی اُٹھہ نہین رہی اس سے تو مار ڈالتا تو اچھا تھا چوٹی تک میری کٹ گئی مین
ایسی سلطنت سے طلسم کی در گذری آبرو کا ایک پیسہ بہت ہوتا ہی اور بیجز متی کے لاکھ روپیہ نہین اچھے اب
مین اپنا منھ اس طلسم مین دکھانے کے قابل نہین رہی مگر کیا کرون وہی مثل ہی کہ ٹوٹی باھنہ نگل جنبڈر سے ٹری
تم جاکر فوج کو تیار کراؤ اور اُس موے عیار بدکردار برق نا ہنجار کو سامنے لشکر مہرخ نابکار کے قتل کرو
پس بموجب فرمان واجب الاذعان ملکہ عالیشان نفیر سحر کو دم ملا ہزارہا ساحر کمر باندھکر اور جادوگرنیان
مسلح وکمل ہوکر میدان مین جانے لگین برا جانے لگین شور و غوغائے گنبد گردان سپہر کی سقف کو ہلایا
آفتاب کو تھرادیا وہ لشکرون کی آن بان وہ سحر کی شان دھوان گوگل اور مرچون کا ہار ہوم خانے
فیلان جنگی پر لدے اُپنیر ساحران ارجمند بیٹھے کھنور سنید دو وحیدن کے تمام جسم پر لگے مندرے
کانون کے ہلتے جاتے اژدر پھنکارتے طائران سحر اُڑتے چلیبین منڈلاتین ساحرون کے سحر سے دریا
پیدا ہوکر موج مارتے فلک سے ستارے ٹوٹتے اندھیر الگھپ ہوجاتا اُسمین سورج نکل آتا مہتاب سحر کی روشنی
سے چاندنی کھل جاتی دن کو رات ہوکر دنیا نیرنگی دکھاتی آفت عظیم برپا کہ بموجب **ابیات**

ہوا دوسرے دن جو وقت سحر
سراپا بدانجام و ادبار و رج
صف آرا ہوے رن مین مانند کوہ
قدم کانپتے تھے اُٹھاتے ہوئے
ذرا اب مجھسے انکی حکایت تو سن
علے الرغم بھاگینگے سب لوگ دم
پھر آئے ہین رن مین تماشا تو دیکھ

کیا ساحرون نے غضب شور و شر
غضب اُٹھتے تشکل مار سیاہ
جھکے جنگ پر سب وہ بیدین گروہ
غرض ہو نچے رن مین دکھاتے قرار
ہوا حال پھر کیا روایت تو سن
نہ میدان کرینگے نہ نیزہ نہ تیغ
مٹینگے وہ سب تو بھی ہین آتو دیکھ

بہ تجویز ملکہ وہ سب اہل فوج
چلے فوج لیکر سوے رزمگاہ
ٹھٹکتے تھے میدان آتے ہوے
مگر جملہ تن محو عزم فرار
لڑے گا بھلا کون ایسے اشتلم
فراری ابھی ہونگے سب بیدین لعی
وہ ہمت وہ جرأت اب انمین کہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ذرا تنگ پکڑو تو ہونگے رواں

الحاصل یہ سب فوج شقاوت موج جب آکر میدان مین قائم ہوئی
جادوگر اور ساحرنیان بعض زمین مین سماگئین کہ طبقات ارض کی خبر رکھین اور بعض بالاے ہوا جاکر
قائم ہوئین کہ اوپر سے کوئی نہ آنے پائے جب یہ درستی ہوچکی جلاو آرہ کش تسمہ کش وغیرہ طلب ہوے اور
سامنے لشکر مہرخ کے ایک بہت بڑا الکڑ زمین مین نصب کیا اور دار اُسکے برابر گاڑدی چبوترہ نکہت کا بنایا
اُسپر بوریا فلاکت کا بچھایا اور برق نقلی کو لاکر اِس بوریے پر بٹھایا حیرت بد سیرت بھی تخت سحر پر سوار ہوکر
روانہ ہوئی اُسکی سواری کے گرد بیش ہزار ہا علم کھلے ہوے چاند آبیز سحر کے لگے تھے کہ وہ روشنی لبسان قمر فلک
دیتے تھے سواری جہان سے گذرتی تھی وہ جگہ منور در وشن ہوجاتی تھی صد ہا گھنٹے اور گھڑیال بجتے تھے کہ
جنکی صدا سے گوش فلک کر تھا شور کرنا نے طبقات ارض وغیرہ مین زلزلہ ڈالا تھا یہ غلغلہ تمام لشکر اور ساکنان
بستہ رنگین حصار اور اطراف طلسم کے ساکنون کے گوش زد ہوا کہ برق عیار شاگرد رشید عمرو نامدار طرفدار
لشکر مہرخ جبار آج قتل ہوتا ہی بس یہ حال سنکر وہ سب کافر براے تماشا روانہ ہوے اور سیر دیکھنے اس میدان مین
آنے لگے بہت ساحر مکانہاے بلند پر جاکر ٹھہرے بہت سے اُڑکے بالاے ہوا ہو گئے کہ یہانسے اس ماجرے کو
دیکھینگے بہت سے درختون پر چڑھ گئے اب جہانتک نگاہ کام کرتی ہی سواے آدمی ہی آدمی کے اور طائران
سحر وغیرہ کے اور کچھ نظر آتا د شوار تھا شور محشر آشکار تھا بعض اُنمین خوشی مناتے تھے ترانہ عشرت
گاتے تھے کہ اُن عیارون نے بڑی سرکشی جتائی تھی ساحران نامی اور سرداران گرامی شہنشاہ کو بڑی
بیعزتی سے قتل کیا تھا ارے میان ان عیارون نے کیسے کیسے اولوالعزم ساحرونکو اور کیسی کیسی نازنینان
قمر اندام وگل پیرہن جادوگرنیون کو اس حال خراب سے مار کہ شیشہ پلاکر اور مقام سبزہ زمین سینچہ جلا جلا کر
اُنکو ہلاک کیا ہی اب آخر تا بہ کجا اس ظلم کی بھی انتہا ہی دیکھو آج یہ سرکش گرفتار ہوکر عذاب الیم سے
قتل کیا جاتا ہی ملکہ حیرت جس عذاب سے اسکو مارے وہ تھوڑا ہی بعض ان کلمات کو سنکر کہتے تھے میان
سامری کو یاد کرو جمشید نہ کہے جو کوئی عالیشان گرامی قدر اسطرح گرفتار پنجہ قضا و قدر ہوا اور ان لوگون
کو کہ جنکو ہمیشہ وہ قتل پشہ و مگس کے سمجھا کیا ہو اُنکے ہاتھ سے ذلت اُٹھائے مگر یہ بھی امورات تقدیری ہین
اور ہمیشہ سے اس دہر غدار اور فلک کج مدار کا یہی نقشہ ہی یہ سفلہ مزاج دوام سے عالی ہمتون کا دشمن رہا ہی
بڑے بڑے نامورونکو اسنے ہزارون ذلت وخواری سے قتل کرایا ہی خاک مین ملایا ہی کیا قصہ جمشید تم کو یاد
نہین ہی کیسا نامی ونامور جاگتی جوت کا خدا تھا جو چاہتا تھا وہ تقدیر کر کے کر دیتا تھا تخت اوس کا

دوش دیوان پر رکھا جاتا تھا اور بالائے ہوا جا کر جلوس فرمایا تھا اپنے عہد مین کیا کیا چیزین اُسنے بنائین پیدا کین کشتی دریا مین اُسنے چلائی کپڑا بننا لوگونکو سکھلا کر سبکو عار برہنگی سے بچالیا عمارت بنانا اُسنے خلق فرما کر سبکو بربادی سے بچایا صحرائے پریشانی کے سب گمراہ تھے اپنے اپنے مسکنون مین آکر با آرام تمام سکونت گزین ہوئے تمام عالم مین اُسکی تصویر کو لوگ سجدہ کرتے تھے اور وہ سب کی خدائی ایسی کرتا تھا کہ آجتک ہم لوگ اُسکی پرستش کرتے ہین اور اوسکو اپنا معبود برحق جانتے ہین گو اوسکا ایسا فیض اتبک جاری ہے لیکن باوجود ایسی شوکت عظمت و قدرت خالقی کے ضحاک ماران ایک شخص ادنی بندہ اس مالک کا ایسا زبردست ہوا کہ اُسنے خداوند کو کس مذلت و خواری سے قتل کیا یعنی خداوند کو پہلے شکست دیکر آوارہ دشت ادبار کیا پھر تلاش کرا کر ڈھونڈھوا کر قید کر دیا اور مچھلی کی ہڈی کا آرہ بنوا کر چیر ڈالا اور ایک خداوند کے دو کر ڈالے اسیطرح سے فلک سفلہ پرور دنی طبیعت ہے کہ ایک وتیرہ پر اسکا مزاج نہین رہتا ہے گاہے چنان گاہے چنین ہمیشہ دشمن جان ناموران ہے کہ

نظم

نہین رکھتا چراغ عیش بنیاد
سدا مینا ہے اوسکا مورد سنگ
نہ پھر بلبل ہے نہ گل ہے نہ یہ باغ
ملائے خاک مین کیا کیا تو مہ چہر
کوئی پاکیزہ گوہر یان نہ چھوڑا
تجھی سے گل سدا آشفتہ وش ہے

غنیمت جان لے ظالم یہ تو دم
نظر آتا ہے زیر دامن باد
جو کرتا ہے تلون دہر کا گل
یونہیں ہے فغان اور زلیہ ہے داغ
یہ کس سنہری نے سر ایسا اٹھایا
جسے سنگ جفا سے تو نہ توڑا

کہ عرصہ اس ہوا کا ہے بہت کم
خوشی کا جھلکے ہے جس بادہ مین رنگ
کہان ساغر کدھر شیشہ کجا مل
ارے ای گردش افلاک بے مہر
نہ جسکو خاک مین تونے ملایا
ترے ہاتھونسے بلبل نالہ کش ہے

غرض یہان تو یہ ہنگامہ قتل برق برپا تھا اودھر حال سنیے کہ جاسوسان لشکر مہرخ جو یہان موجود تھے اُنھون نے مضطر و بدحواس ہوکر اپنے تئین خدمت ملکہ مذکور مین پہونچایا اور سر عجز و نیاز سامنے جھکا کر دعا و ثنائے بادشاہی بجا لا کر کہا کہ **ابیات**

یعنی اے بادشاہ ذی عزت
دامن خلق کا یہ ہے آئین
گلشن دہر مین چہار طرف
تیری بخشش نے مشت زر کے تئین

تیری شمشیر فرق دشمن دین
پنجہ آفتاب سے جس طرح
ایک مفلس جو ڈھونڈھتے نہین پایا
دست و پا اپنے گم کرے ہے عدو

رفعت جود دست سے تیرے
بہرہ ور ہے ہمیشہ روئے زمین
غنچہ کے بھی گرہ مین بند کیا
یاد کر تیری تیغ و خنجر کین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پوچھتا ہے ہر ایک سے سچ کہنا	سر میرا ٹھنگریون مین ہی کہ نہین	اے ملکۂ دوران نصفت نشان

نہتر مہتران و بہتر بہتران یعنی برق فرنگی عالیشان کو حیرت بدسیرت قتل کرتے لاتی ہی میدان مین لشکر ظفر پیکر حضور موفور الصدور کے تمام ساحرون کی چڑھائی اور صف آرائی ہی یہ کہکر جاسوس تو کنارے ہوے اور ملکہ مہرخ کی آنکھونسے آنسو نکل پڑے تمام سرداران سالار سب رونے لگے پھر ملکہ نے نفیر سحر کو دم دیا صدا اسے نفیر سنتے ہی دلاور جو بیٹھے بیٹھے اوب گئے تھے اور مشتاق رزم تھے وہ خوش بشاش و فرحناک ہوکر کمر کسنے لگے پلٹنون اور رسالون مین نا ے جنگی اور کرنا کا شور بلند ہوا جلد جلد طائر اور اژدر و عقاب و فیل آتشین وغیرہ پر تخت سحر رکھے گئے اژدھون پر کاٹھی چگلی بعض جادوگرنیون کے لیے فیلان سحر پر بنگلے ہودے نکلے آراستہ ہوے گرد ہر ایک کی سواری کے ہزار ہا ساحر و جادوگرنیان زال دگو گل کے شعلے اوڑاتے لباس پرتکلف زیب جسم کیے روانہ ہوے گھنٹے اور ناقوس بجے زمانہ شور و شر قریب آیا امن و امان نے وہان سے گریز کی روح سامری زیر زمین تھرائی جمشید کی روح نجس گوشہ لحد مین گھبرائی زردشت کے دلکو ایسی لگی کہ بجھائے نہ بجھی آتش عناد و فساد وہ شعلہ ور ہوئی کہ جسنے آتشکدۂ نمرودی کو اپنے روبرو سرد کر دیا دنیا نے وہ سرد مہری دکھائی کہ سوائے گرمجوشی کے دلاورون مین اور کچھ مذکور ہی نہ تھا نیزے سے سرکشیدہ بسان شعلۂ جوالہ ہوے سنانون نے چنگاریان خرمن جان عدو مین چھوڑنا شروع کین تیرون نے وہ لگائی بجھائی کی کہ آب و تاب شجاعت دشمن مٹائی دوپٹون مین آگ لگائی گرز وہ کلہ زنی کرتے تھے کہ بڑے بڑے کلہ شکنونکو جواب دندان شکن دینے پر تیار تھے تیرون کی زبان سے گالیون کی بوچھار نکلتی تو عجب نہ تھا گرزون کے دہن سے للکارنے کی صدا پیدا ہوتی تو بعید نہ تھا کمانین بھی آج سر جھکائے پشت خم کیے بیٹھی چھوری بنی ہوئی تھین منت کش ہوکر دلمین تیرونکا گھر کیا چاہتی تھین کڑک کڑک کر دھمکاتی تھین دلاورونکو لڑنے کے لیے کڑکاتی تھین بہادرون مین تو یہ شور و شر تھا ساحرون مین علیحدہ ذکر فتح و ظفر تھا بیرون کو جان عدو لینے کی تدبیر تھی ہر ایک یون جس سے پناہ مانگے پانی شکل ساحرونکے شیر بننے اگیا بتیالون سے جدا اپنا فروغ دکھایا تھا میدان رزم آتش بہار بنایا تھا اژدر دہن ہر اُگلتے تھے کہ جسم زال دنیا درم کر گیا تھا چمنستان دہر مین غنچہ نہین پھولا تھا جسم گلشن پیسو رم آگیا تھا جادوگرنیون کی زلفین جو کھل گئی تھین کمر پر پڑی ہوئی تھین جادہ راہ عدم بنی تھین کالی بلائین پیچھے پڑی تھین ہر ایک شعلۂ رخسار تھی یا دم

رزم آگ بگولہ ہوگئی تھی غصہ کی صورت آشکار تھی وہ شعلہ ہاے سحر کا تا افلاک سر کشیدہ ہونا خانہ سپہر
فلک مین آگ لگجانے کا دھڑکا وہ آندھیونکا سحر کے زور کہ فلک بھی اپنے سات چھپرونکی خبر مانگتا تھا یہان
سات چھپرونکا بھوس سحر کرنے کو مانگا جاتا تھا تمام عالم مین شور قیامت برپا تھا کہین ابر سحر چھائے
تھے کہین برق طپان تھی کہین گھٹا مین مور چنگھاڑتے تھے کہین اُسی کالی بدلی مین سانپ
برس جاتے تھے آج تو آسمان نیلگون بھی ایک طاؤس سحر معلوم ہوتا تھا جسپر فتنہ جادو نام ساحر سوار تھا
جسکے سہرا ایسا سے زمانہ مین حادثہ آشکار تھا کسی ساحر نے چاہا تھا کہ نسر طائر کو پکڑکر آج سواری لون
کسی نے کرگس سپہر کا ٹھڑا کھینچنے کی نیت کی تھی کہ اُسکو بھی بیگار مین پکڑون ہر ایک ساحرہ آفت دوران
فتنہ دہر آشوب زمانہ تھی وہ ملکہ بہار کے حسن کی کیفیت حسن جسکا ابھرا تاج ترچھا سر پر رکھا جوڑا
بالونکا بندھا گویا ہزار بلاؤن کو اس آفت زمانہ نے قابو مین کیا تھا یا بلاؤن کیلئے وہ کالا جیلخانہ تھا رخسار
تابندہ فلک حسن کا آفتاب تھا جسکے نور سے وہ مقام کیا کشور دل عشاق بیتاب مین بھی عروتاب تھا
وہ لباس ارغوانی اُسکا خاطر دہر مین آگ لگاتا سینہ اُبھرا ہوا سیاہ دلیری کا سرتاج بنا ہوا قامت عنا
قیامت ڈھاتا ہے اسی طرح چہرخ سحر جمشید کی شوکت و شان پر عالم قربان تاج شاہی سے سر نورزرین قبا
فرمانروائی سے جسم نازک مجلی چار قب شہنشاہی سے عروس سلطنت کو جوبن اسیطرح مخمور سرخ چشم نشہ
شجاعت مین چور بادہ حسن و خوبی سے سرشار و مخمور وہ اُسکا اٹھلاکر مستانہ وار چلنا لشکر عشاق کے ہرن
کرتا ہے غمزہ و ناز اوسکا کشور دین و ایمان کو تاراج کرتا دیار حسن مین طراراج کرتا اسی طرح ہر ایک ساحر
کی عظمت و صورت حسین و پر تمکین پر نثار ہمہ تن آرایش و تزئین یہ سب عرصہ شجاعت کے پل یگانہ دہر دریا
جلادت کے نہنگ طرفہ تر باغ تہور ہی کے گل آسمان دلاوری کے انجم لے تامل بزم حسن ناز کے مل اپنی اپنی
سواریون پر بصد جاہ و حشم سوار ہوکر آگے بڑھیں صداے روانگی لشکر مین دنیا معمور ہوگئی وہ غلغلہ بلند ہوا کہ رستم اپنی گور
کو دشت پر ستیز مازندران سمجھا سہراب لشکر افراسیاب کی شوکت خوابگاہ عدم مین بھولا یہ عالم تھا کہ بموجب ابیات

اڑا کر ستور ستودہ سیر
یہ تدبیر ہے سوے تقدیر بس
مسرت ہے کیون اس مضرت کو دیکھ
ذرا دیکھ گردان دین کا جلال

چلی شعلہ وش فرق کفار پر
دعا مین ندامت سے کب ہو برا
ذرا فوج حیرت کی شامت کو دیکھ
لڑائی مین ہمت ہے ایسی دلیر

بس اب شور غوغاے تدویر بس
نہین پار لگتی ہے کاغذ کی ناؤ
بس اب سطوت سحر ہو پائمال
دکھاتی خدا کو ہے جرأت کی سیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ظفر اب ہے صرف کرم گستری
جو راہ خدا مین ہے کھنچی حسام
جہان مین جو تلوار کے ہین دھنی
ہوئی پھر ہے آمادہ کارزار
روانہ ہوئی سوے میدان شتاب

کہ جاتی ہے لڑنے کو مہرخ جری
اُتارے نہ جب تک ہزارون کے سر
وہ ہین زخم تیر اجل سے غنی
تہ ران کیا اُسنے جنگی فرس
ہر اک ساحرہ ساتھ تھی کامیاب

رُکے کب بھلا ہو کے وہ بے نیام
اُسے سن یہ چڑھنے سے کیا ہو خطر
شہ نامور مہرخ تاجدار
لیے قتل کفار دل پر ہوس

اس جانب سے تو یہ لشکر ظفر پیکر روانہ ہوا اگر حیرت کو بھی بران سحر نے خبر دی کہ مہرخ لشکر لیے جان دینے پر آمادہ آتی ہے بہت بڑی لڑائی ہوگی یہ خبر سنکر حیرت نے اپنے ساتھ کے ملازمون سے کہا کہ جلد جا کر جلادون کا بھی رستہ نہ دیکھو برق کا سر کاٹ ڈالو ایک ساحر خود سر یہ حکم سنکر اُڑا اور برق نیکر روے ہوا سے سر برق نقلی پر گرا جلاد تو تیغہ پھینک کر علیحدہ ہوا ہے مگر سر برق فرنگی وہ بجلی سحر کی کاٹ کر پھر بلند ہو گئی اور غوغا ہوا کہ وہ مارا حیرت نے حکم دیا کہ طبل شادمانی بجنے لگے اور کاربردازون نے جلد فیل تو موجود تھا لاش برق کو پاے فیل مین باندھ کر روان کیا اور سر کو اوس بلی پر جو میدان مین نصب تھی آویزان کیا یہ عالم تھا کہ گردن کی رگون مین خون تازہ جاری تھا اور آنکھین برق فرنگی کی حسرت آلودہ کھلی تھین گویا بچشم عبرت ہر طرف نگران تھا کہ انجام کار سواے گوشہ مرقد کے اور کیا ہوتا ہے وہی کچھ نہ ہے خاک اوڑھنا اور بچھونا ہے بال بھورے بھورے اُسکے خون مین رنگین ہو گئے تھے گویا مشاطہ اجل نے اس بہادر عیار کی ریش و موے سر کو حنا آلود کیا تھا اور اس سر سے آگاہ فرمایا تھا کہ اے بہادر اسطرح کا مرنا کسکو نصیب ہوتا ہے تو سرخرو ہی جاویدیا گیا شہیدون مین اپنا نام لکھوا گیا طبل فتح و بشارت کی آواز کان مین لشکریان مہرخ کے بھی پہونچی مہرخ قریب لشکر کینہ جوے عدو پہونچ چکی تھی کہ طائران سحر روتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ اے ملکہ کام مہتر برق فرنگی کا تمام ہوا یعنی وہ سیاح باغ بہشت ہوا تمام لشکر ساحران

حیرت مین خوشی ہو رہی ہے بپا
ہوا شور بس اہل اسلام مین
گریبان مہرخ نے پھاڑا وہین

خوشی سے بجاتے ہین سب تالیان
پڑا تہلکہ مجمع عالم مین

نیا رنگ لائے ہین نکبت نشان
خبر سنکے یہ سب تھے اندوہگین

ملکہ بہار و مخمور نے بھی اپنے اپنے گریبان چاک کیے اور شور نالہ و گریہ اوس لشکر مین بلند ہوا یا تو وہ تزئین و آرایش بحساب اس فوج کی تھی یا ایسی درہمی ہوئی کہ فوج اندوہ دریاں چڑھ آئی لشکر غم نے گھیر لیا ان بیکسون نے شکست فوج الم سے پائی عالم ایسا کچھ پریشان ہوے کہ بال اپنے سر کے کھولدیے چھاتین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کف افسوس ملنے لگین طبل دوہل سر پیٹنے لگے اور چوب غم سے لفین تھا کہ سر اپنے پھاڑ ڈالین گھوڑے لشکر کے
شیہے بھرنے لگے یال بال کے اسطرح اونکے کھل گئے کہ جیسے زن سوگوار با موے پریشان گریان ہوتی ہے آنسو آنکھون
سے مرکبون کے بھی روان تھے نیزا ایسے جیب و شن تھے کہ سن سن چلنا بھولے گرزون نے ندامت و حیرت سے
سر جھکا لیے ہر علم کی شکل نخل ماتم بنی فوج مین ابتری ہوئی پلٹنین ہلنے لگین سارے میدان جنگ کے ہوئے کسالی
کمانین بار اندوہ سے پشت خم ہو گئین ترکش لبسان دلتنگ تھے سنانون پر طعن و تشنیع کا وقت آیا کہ سر برق کٹا
اور ہمسے کچھ نہو سکا پیادے اب مرنے پر آمادہ ہوگئے سوار سوگوار ہو کر جان حزین سے تنگ تھے جینا ننگ و عار
سمجھنے لگے ہر طرف یہی ذکر و تذکرہ تھا افسوس اس مہر عالی گہر کی وہ پاکیزہ صورت اسکی نیک سیرت وہ تدبیر
عیاری سب سے بہتر وہ رفیق جان نثار وہ دوست پرور افسوس ہزار افسوس کہ ایسی بھی صورتین صفحہ روزگار
و مرقع دہر سے مٹتی ہین قلم قضا ایسے نام بھی دفتر ہستی سے کاٹ دیتا ہے اے روزگار بے مہر یہ کیا تیرا وتیرہ
ہے کبھی تو کسی کو خوش و خرم دیکھ ہی نہین سکتا ہے ہائے اس او باد گلشن عیاری و سروری کو تو نے یون دست برد
خزان مرگ کیا حیف صد حیف اُس آفتاب سپہر کرم گستری کو تو نے یون سحاب اجل مین چھپایا کہ ابیات

برنگِ گل گریبان چاک مضطر
کوئی ڈالے تھا سر پہ تفصیل خاک
ہوا جو مہر د اس حالت سے آگاہ
لگے کرنے اُنھونکی لوگ تسکین
ہے یان دم مار نیکا کس کو یارا
بیابد رفت زین کاخ دل افروز
بگاڑین ہین ہزارون سے کاگل
ہر ایک خطہ یہ یان اک نازنین ہے

ہر اک اُس فوج مین حیران و ششدر
تھے غنچے وان کے سب اس غم سے دلتنگ
بنا سر تا قدم وہ صورت آہ
کہ گویا تھے ہزارون نالہ و آہ
نہین بندے کو صبر از صبر چارہ را
نہ جان احکال عالم دیر یا بین
نیا اس چمن کا سنبل و گل

کوئی کرتا تھا تن پر پیرہن چاک
نہ تھا پھولونکے منھ پر بطلفا رنگ
پھر آخر جسطرح ہے رسم و آئین
نہین وان کے گئے کو اسطرف راہ
اگر صد سال ما بتی ور یک روز
یہ سب بیلی خورست قضا ہین
یہ جتنا تخت روئے زمین ہے

مہرخ وغیرہ نے کہا آخر تو مہتر برق فرنگی شہید ہوئے اور ہمکو بھی
انجام کار ایک روز روئے گور دیکھنا ہی پھر نام ہی کر کے کیون نہ مر جائین جب اپنا ایسا رفیق مہتر شفیق جہان سے
گذر جائے تو زندگی بیکار ہے اب ہم کیا منھ خواجہ اور قران کو دکھائینگے لازم ہے کہ آج بغیر قتل کیے حیرت
کے میدان رزم سے نہ پھرین اور خون برق فرنگی کا عوض جان دیکر اس غیبانی حیرت سے لین افسوس جب
ہے ضرغام نے آکر حال جلادت و عیاری مہتر مرحوم بیان کیا تھا جب ہی ہمکو اونکی مدد کیلیے جانا چاہیے تھا

واے غفلت و نادانی کہ ہمنے کچھ غور اسوقت نہ کیا اور یہ زمانہ آگیا کہ اپنے مہربان کو ہاتھ سے کھو بیٹھے
ای بہادرو اب نہ رکو چل کر اس لشکر ضلالت اختر پر گردلیں یہ حکم سنتے ہی مخمور و بہار و سر خمود
نافرمان و مشکلین و برق رعد پکڑ پکڑ تلواریں اور حربہ ہاے سحر آمادہ مرگ و مہیاے قضا ہو کر
سواریاں اپنی اپنی بڑھا کر چلے یہ تو ادھر چلے اور سطرف عمرو بن امیہ ضمری جو مہرخ سے جدا ہو کر
صحرا مین گیا تھا اور فکر رہائی براں کر رہا تھا اور درہ کوہ مین ساحر بنا ہوا کھڑا تھا غلغلہ آمد لشکریان
سنکر جانب لشکر یہ بھی چلا اسطرف سے قران آیا اُسنے خواجہ کو دیکھ کر پہچانا اور سلام کیا اور رونے لگا
عمرو نے کہا خیر تو ہی قران نے جواب دیا کہ اوستاد ہر چند کہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں مرگ سے ہر شخص کو دو چار ہونا ہی شعر

	دم مین یان کیا جانے کیا ہو کیا نہین		کچھ بھروسا زندگانی کا نہین

ایک ایک جانور اس طلسم کا ہم لوگون کا تشنہ خون ہی برق فرنگی تو بھلا انسان تھا اور اوس کا
گوشت پوست سب آدمی ہی کا تھا کچھ فولاد کا نہ تھا اسفندیار یا تو اژدہات کا بنا تھا جبکو پنجہ قضا نے
نچوڑا ای اوستاد مین نے یہ حال برق کا سنا ہی کہ آج وہ داخل بہشت برین ہوا لیکن میرے دلکو یقین نہین
آتا اگر خدانخواستہ برق مارا جاتا تو ایسا صدمہ جانکاہ دلکو ہوتا جسکا حد و پایان نہین بس مجکو قلق رنج
نہین ہی بلکہ ہنسی چلی آتی ہی کوئی کھٹکا کسیطرح کا رنج و گزند دلپر معلوم نہین دیتا عمرو نے کہا ای
قران تو سچ کہتا ہی مینے بھی یہ خبر سنی تھی لیکن بقول تیرے مجکو کچھ ملال نہین حالانکہ برق بجاے میرے
فرزند دلبند کے ہی یقین تھا کہ اس خبر کے سننے سے کلیجہ منھ کو آجاتا بخلاف اسکے نہ مجھے رونا آتا ہی نہ کچھ
صدمہ پایا جاتا ہی دل باغ باغ ہوا جاتا ہی ہر چند چاہتا ہون کہ چیخین مار کر روؤن مگر مطلق آنسو نہین نکلنا
مین جانتا ہون شاید برق نے یہ بھی کوئی عیاری کی ہی کہ اپنے تئین قتل کرایا ہی قران نے کہا یا تو یہ
امر ہی یا شاید دشمنون نے اُسکی صورت کا کوئی تیلا بنا کر قتل کیا ہی اور اپنے دلکے پھپھولے پھوڑ رہے ہین عمرو نے
کہا بیشک یہی بات ہی ورنہ مثل چلی آتی ہی ع دل تو بھی رکھتا ہی دلکی خبر برق پر کوئی حادثہ ہوتا تو
معاذ اللہ نہین معلوم اسکا کیا حال ہوتا اچھا چلو اس امر کو بخوبی دریافت کرین یہ کہکر دونون روانہ
ہوئے اور اس سر کو جو بلی مین ٹانگا گیا ہی دیکھتے چلے اُدھر سے ضرغام آتا تھا ساحر کی صورت بنا ہوا
اُنھون نے اسکو پہچانکر بلایا کہ ای بھائی ساحر ذرا ادھر آنا ضرغام عمرو و قران کو پہچانکر قریب گیا اس سے
پوچھا ارے میان تمکو کچھ حال بھائی برق کا بھی معلوم ہی اُسنے کہا کیا خوب مین وہ تو ساتھ ہی تھا یہ ماجرا

گذرا کہ مین اسطرح سیوتی بنکر یاقوت کی بیان گیا اور افراسیاب کو عیاری کرکے بیہوش کیا مگر پکڑ گیا وہان
بھائی صاحب یعنی برق نے جا کر گرا رہا بنکر داروغہ مطبخ خانہ مہیب کو بیہوش کر کے اُسکی صورت بنکر مہیب
کو اور اُنکے دونون ماموں اور اسکی مان جاموس کو مارا اور چادر اور ڈبیہ خاک کا لیکر اُسکے لشکر کو قتل
کرتے ہوئے فوجونکو مارتے ہوئے حیرت کے لشکر مین آئے اور حیرت کو مع اُسکے رفیقونکے بیہوش کر کے مجکو چھڑایا پھر حیرت
کی چوٹی کاٹ لی اور بہت ساحرون کو قتل کیا مین اوسوقت تک شریک حال تھا پھر افراسیاب آیا اُسکو
بھی بیہوش کیا اور بہت ساحرونکو مارا آخر صرصر وغیرہ عیار بچیون نے آکر روکا اور ہر طرف سے بحکم
افراسیاب اُنپر نرغہ ہوا اوسوقت اُنھون نے مجھسے کہا کہ اب مین بھی یہانسے نکلتا ہون تم نکل جاؤ میرے
پاس چادر ہے سحر اثر نہین کرتا ہے تم پکڑ لیے جاؤگے مین اُنکے کہنے سے نکل آیا اور اُنکو کمند ڈالکر بسبب عیار بچیو کے
ساحرون نے پکڑ لیا پھر مجھے نہین معلوم کہ اُنپر کیا گذری اب مین بہت نادم ہون کہ کیون اُنکے ساتھ سے چلا آیا
کاش اُنکے ساتھ مین بھی قید ہو جاتا عمرو و قران نے ضرغام کی بہت تعریف کی اور کہا عیاری کا فن بھی ہی
کہ ایک پھنسا ہو دوسرا نکل جاوے اور اُسکی مدد کرے تمنے بہت اچھا کیا جو چلے آئے ہمکو یقین ہے کہ برق شہید ہو گیا
ہوتا تو ہوش درست ہوتے وہ زندہ ہے ضرغام نے کہا اب مین جاتا ہون بن پڑتا ہے تو خبر لاتا ہون اور
عیاری کرتا ہون یا ایمان خود اگر بھائی صاحب جنت نشین ہوے تو بغیر اُنکے قاتلون کے مارے چین نہ لونگا
عمرو نے کہا یہی اپنا بھی ارادہ ہے غرض یہ تینون بھی اُسی لشکر کیطرف روانہ ہوے ادھر مہرخ جو فوج لیکر چلی
تھی اور قریب لشکر حیرت پہونچی تھی پس اس لشکر ضلالت اثر پر پہونچتی ہے جو بہادر سحر پکڑا گر گئی اتنے مین یہ عالم
ہوا دریائے فوج مین شمشیر بُران کی چمک اور خنجر جانستان کی لپک سے معلوم ہوتا تھا کہ بحر زخار سے قہر موج مارتا
ہے ڈھالونکا ابر سیہ رن مین چھایا ہوا ہے بخت سیاہ بر سر عداوت آیا ہوا ہے رن مین کلنگ کا ٹیکا لگنکر ساحر کے
ماتھے پر لگے ہین سر چڑھے ہین دنیا کی ہوا بدل گئی ہے تیرون کی بوچھار پڑتی ہے تیغ و تیر و تبر کے شن شن چلنے کی
ہوا جو پیدا ہوئی ہے اسی جگہ وہ سب مجتمع ہوتی ہے دریائے خون روان تھا روح کے ساتھ جسم ساحران بھی
اس دریا مین روان رواں تھا سر حباب کی طرح بہتے نظر آتے تھے یا ہش دریا کے سراسر منڈھے تھے
تیغ و خنجر آج ہنیڈھے لڑاتے تھے ہنین ہنین شعلہ تیغ کی لپک دو ہٹون آگ لگائی تھی جان بچتی نظر نہ آتی
تھی زورق حیات سے سلامتی کا کنارہ دور تھا تیرگی بخت سے فروغ اقبال کا رنگ مثل صبح کا فور تھا
آفت عظیم برپا تھی بہادرون مین تو یہ آفت تھی ساحرون نے اور بھی قیامت ڈھائی تھی آگ برسا کر بحقارت

موج میں آگ لگائی تھی کسی نے دریاے آتش پیدا کرکے پانی کا دریا بھی جاری کیا تھا گویا آگ لگاکر پانی کو دوڑا تھا ہر جان لینے کی تدبیر میں تھے خون کلیجے کا چاٹتے تھے کارد سحر دل وجگر کاٹتی تھی ہوا تند چلتی تھی طائر روح اُس ہوا میں تباہ پھرتی تھی آشیانہ جسم چھوڑکر کہیں مسکن نہ ملتا سواے دوزخ وجہنم کے کہیں گذر نہ تھا آفت کا ہنگامہ برپا تھا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

ہوے سب دلیران دین جھکڑے
لگی کانپنے ساری رن کی زمین
کہیں تیغ چمکی کہیں جاسنان
یہ مرکب کٹا اور راکب گرا
قیامت کی جاتی تھیں آفت کا زور
بھری تھے فیلوں سے سب دشت ودر
بڑھے تھے جو ساحر سوی فوج دین
نحوست اُڑانے لگی سر پہ خاک

کہا ایک صف کفر پر جا پڑے
چڑھے منہ پہ تلوار کے جنگجو
کوئی حملہ گر تھا کوئی تھا طپان
کسی پر تبختر کسی پر تھے شان
ہلی ہمین وسام و رستم کی گور
جری سب تھے خون میں نہائے ہوے
وہ سب بھاگے آخر کو اک سو لعین
ہجوم عدو میں پڑا انتشار

اُٹھا شور تکبیر مردان دین
لگے کٹنے مرنے جری چار سو
یہ کافر مٹا اور وہ غازی بڑھا
کوئی پیر دیرین کوئی نوجوان
گری لاش پر لاش اور سر پہ سر
گرے جتنے تھے گھوڑے اٹھائے ہوے
قدم ڈگ گئے ہوگئے بیم ناک
سپاہ یہ دکھاکر ہوے سب فرار

اسوقت حیرت بد سیرت اُس لشکر میں نہ تھی سر برق جب کٹ گیا تھا اسوقت وہ از بسکہ نازک دماغ بہت تھا ایک لاکھ ساحروں کا پہرہ اُس بلی پر کہ جسمین سر برق کا لٹکایا تھا مقرر کرکے اور ایک لاکھ ساحروں کو اُس فیل کی نگہبانی پر کہ جسمین برق کا جسد بے سر بند ہوا کر تشہیر دیا تھا مقرر کرکے آپ داخل بارگاہ نکبت اشتباہ ہوئی تھی یہاں مہرخ نامور نے اُن دو لاکھ ساحران غدار کو مارکر بھگا دیا بہت سے کنارے جہنم کے گئے بہت رو بفرار لائے اور کئی گروہ زخمی اور خستہ حال جانب حیرت بدخصال سر بگریبان چلے مہرخ نے بلی پر سے سر برق کو اُتار کر اپنے سینہ سے لگایا اور گریہ درد آلود ایسا کیا کہ فلک بے رحم بھی بیقین تھا اشک خونی رونے لگے مہرخ سے بہار نے لیکر وہ سر انور سینہ سے چسپان کیا اور اسی طرح باری باری سے ہر ایک ساحر جلیل القدر گود میں اُس سر کو لیتی اور رخسار پر انوار پر بوسہ دیتی اور سینہ سے لگاتی منہ سے منہ ملتی اور کہتی کہ اے عیار نامور افسوس کہ ہم زندہ رہیں اور تمھاری لاش کو ایسا بیکس وبےبس گرفتار اعدا دیکھیں اور دشمن اسکو پاے فیل میں بند ہوا کر تشہیر کریں اور کوئی اُس لاشہ کا غسل ہنوز کوئی کہتی کہ اے اسپ گریہ آج اسطرح امڈ کر آ کہ تشنہ جرخ گرادون کوئی بیان کرتی کہ اے بحر اشک ایسی آج طغیانی دکھا کہ تا بعرش بڑھ جا کسی کا بیان تھا

کہ اے آہ نارسا آج تو کنگرۂ عرش ہلادے اے دیدۂ نمناک عالم کو ڈبادے کوئی سر برق سے مخاطب ہوکر بیان کرتی کہ افسوس جتنے کچھ اس طلسم میں آکر راحت پائی جسدن سے آئے سوا رنج و گزند کے ایکروز بھی روئے راحت آئینۂ عقیق میں جتنے نہ دیکھا اسیطرح زار و نزار مانند ابر بہار کے چیخیں مار مار کر سب رو رہے تھے اور ساری فوج اور افسران سپاہ اور بہار وغیرہ جملہ سردار ڈنھاڑیں مارتے تھے اور بے اختیار مصروف شیون و شین تھے نالہ و شور کا دودہ ایسا اٹھا ہوا ہے کہ آجتک سیاہی بخت بنکر بدقسمتوں کے ساتھی آتا ہے اُنھیں کا غبار بادل نے ہر طرف اوتار لیا ہے جو بنکر نہ بنا ہے کہ بقول مولف

کون یہ روز ازل رویا تھا نالاں ہوکر	اشک ہر سال برستے ہیں جو باراں ہوکر

وہانکی نالہ و شیون کی کیفیت کیا بیان کیجائے ہر شخص بادل غمگین و بچشم اشک آگین یہ زبین پڑھتا تھا اور یہ حال اسکا تھا کہ ابیات

ہر اک کا حال تھا ہر دم تباہی	تپاں تھی جس طرح خشکی میں ماہی
نسیم آسا اڑاتے تھے کبھو خاک	کبھی جون گل کرتے تھے پیرہن چاک
کبھی نوچے تھی ہر کے بال غم سے	کبھو نالاں تھے فرقت کے الم سے
کبھی کہتے تھے ہے ہے یہ مظلوم	گیا ہے کس امیدوں ساتھ محروم
دماغ اپنا جلاتے تھے زن و مرد	ولے افزودہ تھا ہر لحظہ وہ درد

یہ تو اسطرح مصروف نوحہ و بکا ہیں اُدھر وہ ساحر جو اُنکے ہاتھ سے شکست کھا کر رو بفرار لائے حیرت کی بارگاہ دو کوس پر تو تھی ہی بہت جلد قریب تر اُسکے پہونچ گئے اور پکارے کہ اے ملکہ دہائی ہے فوج عدو کی چڑھائی ہے حیرت پر نکبت نے جب صدائے استغاثہ و گریہ اُنکی سنی سامنے اُنکو بلایا اور پوچھا کہ تمکو کسنے ستایا اُنھوں نے ملکہ مہرخ کا آکر گرنا اور لڑنا اور بھاگنا اور برق کا سر اُتار کر ملکہ مذکور کا رونا سب عرض کیا حیرت جادو بسان شعلۂ جوالہ کے یہ حال سنکر بھڑک اٹھی اور پکاری کہ اے یاقوت جادو نفیر کردے فوج میں یہ کہکر اپنے تخت پر سوار ہوئی اور یاقوت و زمرد و ملکہ شمسہ سحر فگن و ملکہ خورشید آتشی و ملکہ پروین آسمان گرد و ملکہ سحاب دریا باری اور سہیل ستارہ پیشانی و ملکہ ارژنگ ماہی خوار و خر چنگ افعی سوا وغیرہ ساٹھ ستر بادشاہزادیوں کو جو بر طبق جادوگرنیاں اور ناظمہ طلسم ہیں اور سینکڑوں کے لاکھوں ساحروں کی مالک ہیں اُن سبکو حکم بھیجا کہ جلد تیار ہو جاؤ کہ آج میں باغیوں کے نام و نشان کو مٹادونگی یہ حکم پہونچنا تھا کہ دمبھر میں زمانہ میں تہلکہ آشکار ہوگیا ہر لشکر میں طبل و بوق سحر کی بجی کر وبیوں نے آسمین کہا کہ اب ہمارا رہنا بھی عالم بالا پہ ہے یہ رہیگا نہ ہم رہینگے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور اصل تو یہ ہے کہ قدم ٹکتے معلوم نہین ہوتا پھر اب ان آسمانون کے بڑانے چھوڑون کو چھوڑ کر کہان جائین سچ تو یہ ہے کہ اپنی کُرہ کا چھوڑی نہین جاتی ہے آسمان نے کہا مین خود سر پہ پاؤن رکھے ہون بھاگنے کا ٹھکانا ڈھونڈھتا ہون اگر دوزخ مین جاؤن تو کفارونسے وہ جگہ بھری ہوئی ہے کہین تل رکھنے کا ٹھکانا نہین اگر جوار رحمت ایزدی مین جائین تو وہان اہل اسلام کا جماؤ ہے مگر خدا کی رحمت بہت بڑی ہے بس اوسپر نظر کر کے ٹھہرے ہین فلک پر تو یہ حال تھا زمین پر بپا بھونچال تھا طبقات ارض ہل رہے تھے ثور زمین گھبرا کر بار گیتی سر سے پھینکا چاہتی تھی بہموت ارض بحر اضطراب مین غوطہ مار کر بھاگا چاہتی تھی وہ ہل چل پڑی تھی کہ انقلاب دہر کو ہوگیا تھا اُسی دن سے زمانے انقلاب کرنا سیکھا ہے پچیس ۲۵ لاکھ ساحر اور بیس لاکھ جادوگرنیان اپنے مقام پر سے سوار ہو کر جب چلین نگاؤ زمین پکاری کہ مین چلی الحفیظ والامان پناہ تا یزد سبحان جھنڈیان اسقدر اڑتی تھین کہ ایک وردی زمانہ کو بھی شاہد دہر نے عنایت کی تھی رو سے ہوتا لباس پہنے تھا جو سبز و سرخ و زرد ملون تھا نہین نہین سرخ جھنڈیون سے یہ ثابت تھا کہ دل چرخ ایسا جلا تھا کہ چنگاریان اُس سے نکلکر اُڑتی تھین ترسول پیسول اسقدر بلند تھے کہ پشت ساہی دہر مین کانٹے نکلے تھے نہین نہین خار حسرت سینۂ جگر فگاران سے نکلکر روے ہوا چرخ ہو گئے تھے یا عقرب فلک نے نیش اپنے نکالے تھے نارنج ترنج ناریل ایسے اچھلتے تھے کہ چرخ ستمگر نے یہ ثمر زہر آلود حنظل آسا ساکنان دنیا کو دیے تھے جدھر نگاہ جاتی تھی دنیا اُن پھلون سے مملو نظر آتی تھی طائران سحر نے خانۂ دنیا کو اپنا گھونسلا بنا لیا تھا ٹڈی دل امڈا تھا کوا کُھار آتی تھی سوائے اُن جانورون کے اور کسی طائر کو رہنا دنیا مین دشوار تھا رہے ہوا جانورونسے بھر اتھا رہے گیتی ساحرونسے پٹا ہوا تھا اژدرون کی پھنکار تھی یا دہر غدار نے نقش زہر آلود بھرا تھا شور ایسا بلند ہوا تھا کہ صور سرافیل بھی اس لشکر کا ایک نرسنگا تھا شور محشر ایسا تھا جیسے کوئی تخلیہ مین چپکے چپکے راز کہتا ہے اُس غلغلہ کے سامنے غوغاے فتنہ و فساد تمامی کان مین بات کہنے کے برابر تھا وہ لشکرونکی روانگی وہ آتش کا باران وہ آندھیونکا طوفان یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمانہ بدل گیا ہے اس دنیا کا اور ہی کچھ نقشہ ہے خاکدان ہر نیرنگ خانہ افسونکا افسانہ ہے صفحۂ دہر اور ورق حیات کتاب سحر سہر رسالۂ نیرنگ پر قہر ہے کہانتک بیان ہو یہ اس لشکر کا ہنگامہ تھا کہ

ابیات

نہ تھا لشکر وہ تھا وحشت کا ساماں
امید زیست اس سے منزلون دور تھا

جسے دل دیکھکر ہوتا پریشان
پڑھے وہ سحر ہر جادوگرین نے

تپی راحت سے مثل بخت مجبور
طپش دوزخ کی پیدا کی زمین نے

کمر مرنے پہ تھی ہر اک نے باندھی
پڑا غل ہر طرف کو آئی آندھی
ہر اک ساحر تھا یا اک دیو بد تھا

جنھیں تھا یاد خونخواری کا لکھا
قوی مانند کوہ و سخت خونخوار
نہایت تیرہ دل بد خو ستمگار

ہر اک تھی جادوگرنی ماہ پیکر
حسین و شوخ و طرار و ستمگر
بشکل مہر تابندہ پری رو

نہایت عشوہ گر دلخواہ دل جو
کوئی او نمین تھی النسان سیہ رو
نہایت زشت پیکر اور بد خو

غرض یہ لشکر خونخوار و مکار
چلا مہرخ سے لڑنے کو بتکرار
تمام فوج تا پہنچا جب قریب لشکر

مہرخ نیک کردار پہونچی طائران سحر اور جاسوسان فوج نے ملکہ مہرخ کو اطلاع کی کہ ملکہ رونا پیٹنا موقوف کرو ہوشیار رہو کہ ملکہ حیرت جادو لکھو کہا ساحرہ اور بڑے بڑے ساحران افسر اور سرداران نامی اور نامور کا لشکر لیے آمادۂ رزم و پیکار آتی ہین مہرخ نے کہا معلوم ہوا کہ ایکمرتبہ حیرت کی فوج نمودار ہوئی اور گرد اسقدر چھا گئی کہ خاک کسیکو سوجھائی نہین دیتا ہی اور کوس دمامہ اور نوبت آگے آگے گرجتے اور ٹکڑیان ساحرونکی اور غول جادوگرنیون کے اور علم اور نشانون کے پھریرے کھلے ہوے زمین و آسمان ہر چار طرفسے آتے معلوم ہوے مہرخ نے بھی نفیر سحر کو دم دیا کہ تمام لشکر صف کھینچکر اور ساحر زمین و آسمان سے اُترکر ایکطرف کو یکجا ہوکر قائم ہوے مگر ابھی جنگ و جدال مین اور آمد لشکر مین وہ دن تمام ہو چکا تھا اور وہ زمانہ آتا تھا کہ مثل سر بہرہ فرنگی آفتاب آغوش فلک سے نکلکر گورستان مغرب مین گیا اور جسد مہر تاباں پاے فیل ظلمت شب مین بندھکر کشان کشان جانب ملک عدم کھینچا گیا کہ نظم

بڑھا قعر زمین کو مہر انور
بشکل رنگ عاشق زرد ہوکر
کھلا آخر معمّا زلف شب کا

اٹھا دھندھلا غبار اک سو غضب کا
بڑھا ایسا کہ آنکھوں سے نظر گم
نہ تھا ثابت کہاں ہم اور کہاں تم

ہوے تابان جمال شعلہ ہر سو
ملا آرام کا ہر اک کو قابو
سر شام حیرت نے حکم دیا کہ لشکر

ہمارا کثیر ہی اور عیارونکا لشکر مہرخ مین انتظام ہی ایسا ہو کہ ہمارے لشکر مین بد نظامی پھیلا ور آپسمین لڑائی ہونے لگے پس مناسب ہی کہ آج اس رات کو اسی جگہ اُترکر چار طرفسے اس لشکر مقہور دشمن کو گھیر لو اور طبل جنگ بجوا دو کہ وہ سب بھی آگاہ ہو جائین کہ ہنگام سحر گرم بازاری ملک الموت کی ہوا اور خریداری نرخ جان کی ہی وہ سب بھی آراستہ ہو رہین یہ کہنے کو ہو کہ ہمکو غفلت مین مار لیا پس حکم سنتے ہی تمام لشکر میدان رزمی کا فاصلہ چھوڑکر اُتر پڑا ملکہ مہرخ نے بھی اپنے لشکر کو حکم دیا کہ کئی ہزار ساحر آج مسلح و مکمل ہوشیار رہین اور باری باری سے پہرا دین اور اسی مقام پر کمر کھول کر باقی ماندہ آسودہ ہون ہم بھی بغیر جان دینے

اور قصاص خون مہتر مہتران **برق** عالیشان کا لیے بہانسے ہٹنے کے نہین یا جان دے یا جان لے کل
جسکی تیغ ہی اُسکی دیگ ہی یا تو طلسم خالی کرا لیا تمام مفسدون کو مار لیا یا اپنی جان دی بلکہ تمام لشکر مین
نقیبونکو بلا کر حکم دیا کہ تسکین و دلاسا دہی کرو اسلیے کہ جمعیت دشمن زیادہ ہی ایسا نہو کہ لشکر ہمارا بیدل
ہو جاے اس حکم محکم قضا نشیم کو سرداران فوج نے سنکر اُسیوقت اُسی جگہ لنبر لگا دیے ہزارون کیا لاکھون ساحر
مسلح و مکمل ہی اور باہم مشورہ کیا کہ دو پہر رات تک ہم پہرے پر ہین بعد دو پہر کے ہم آسودہ ہونگے تم پھر ادنیٰ
اور اعلیٰ برادران ابھی آرام و آسودگی دلکو کہان ہی جبتک کار حریف ناکام تمام نکرلین اگر ایک آنکھ راحت
گزین ہوے نہ سہی انشاء اللہ کل یا تو خوابگاہ عدم مین پانون پھیلا کر چین سے سوئینگے یا بآرام اپنی خوابگاہ
مین آکر آرام کرینگے یا دشمنونکو خاک گور مین غلطان فرمائینگے پس یہی مشورہ کرکے سب مسکن گزین ہوے
طلایہ پھرنے لگا صداے حاضر باش و ناظر باش بلند ہوئی اسطرف حیرت جو قیام پذیر ہوئی اُسنے حکم دیا کہ
طبل جنگ بجے فوراً ہزارہا نفیر سحر کو زمزمہ ملا اور صدہا بوق و طبل بجگئے شور محشر آشکار تھا مہرخ نے جب صداے
طبل و بوق سنی اپنے لشکر مین بھی حکم نواخت طبل رزم دیا ادھر بھی شور قیامت آگیا بلکہ غلغلہ محشر کو گرد
کر دیا ہزارون ماے سحر گلوگیر حریفان ہوئین دم سینون مین کینہ جوؤن کے ٹھیر گئے بیان قول و عرصہ شب کے حائل
ہونے سے اُکتا گئے تھے دعا سحر ہونیکی مانگتے تھے مگر آج شب کو جو لوگ کہ خواب مین مصروف ہوے تھے وہ بھی
خوف سے اُچھل اُچھل پڑتے تھے کہ دیکھیے کل جان بچتی ہی یا نہین خواب مین بھی سرتن سے اُترتے دیکھتے تھے
بے سر و پا ہوتے تنکو دیکھتے تھے قرنا سرنا بج رہے تھے صداے طبل نہ تھی کوس اجل کی آواز تھی روح روان رونگی ہلاک
عدم کیطرف دمساز تھی طائر روح آشیانۂ سینہ سے نکلکر مائل پرواز تھی ادھر تو فوج مین یہ حال تھا مگر لشکر حیرت
کے حباب ظلم وغیرہ لڑنے آگئے اُسوقت طایران سحر نے جاکر خبر ناظمان طلسم نورفشانکو بھی پہونچائی کہ آج غضب کا
مقابلہ ہی آفت کی لڑائی ہی یہ تم سب خوب جانتے ہو کہ **ملکہ بران** ہمتن شریک عیاران و مہرخ وغیرہ کا لشکر اور افسر
وغیرہ سب کام آگئے تو پھر ملکہ **بران** تم سب کو کیا کہینگی اور کسکی طرفدار بنکر لڑوائینگی یقین ہی کہ ملک ہمارا تھلا
ضبط ہو جاے اور بہت بڑا الزام تمپر آئے لازم ہی کہ جاکر شریک حال مہرخ خوشخصال ہو اور مقابلہ فوج دشمن سے
کرو تاکہ ملکہ تمھاری تمسے خوشنود ہو یہ کلمات اُنھون نے جب سنے مشورہ کیا کہ یہ کہنا انکا واقع مین بہت درست
اور صحیح ہی ہمکو بھی چلکر ضرور شریک ہونا لازم ہی پس اُسوقت تمام لشکر ناظمان مین طبل و بوق بجنے لگے انجمن جنما ہر ایک
تیغ وسنان نے گرم کی رن چڑھنے کی گرمجوشیان تھین تیغین جوہر سے اسطرح ہنستی تھین کہ میان سے باہر نکل آتی تھین

جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جوش پر طبع مرگ ہوئی تھی ظفر و نصرت پکارتی تھی کہ ہاں ای شکست نصیب عدو بطفیل جادو ورنہ اژدہ تیغ سب کو نگل جائیگا ماہی شمشیر دریائے شجاعت میں اُچھلنے لگی فتنہ و آشوب بعہد عدل شاہان عادل سے نکل گیا تھا وہ پھر الکیا ہو کر اسی جگہ آ گیا تمام ناظمان در رتبہ اپنے اپنے سواریوں پر سحر کے سوار ہوئے اور جب یہ فوج نعرہ المدد یا خدائے عمر کہکر بڑھے طبل و بوق کو بھی ڈر سے سکتا ہو گیا شاہان روئے زمین کے سر سے تاج مثل ہما اُڑ گیا خنجروں نے حلقہ تمام دہر کا کر لیا ہر چیز کو لٹجانیکا اندیشہ پیدا ہوا مریخ و زحل فلک پر فتنہ و شر سے باز آئے کہ ایسا نہو ہمیں باغی مشہور ہیں یہ لشکر ہمین پر چڑھائی کرے خورشید و مہ نے تیغ و سپر اپنے ہاتھ سے رکھدی ہیبت سے زال دنیا ایسی لاغر ہوئی کہ غنچوں میں کلیان چھپنے لگیں ذرے میں صحرا چھپنے لگا فلک پر بھی یہ بیم و ہراس طاری ہوا کہ ستارے میں جا چھپتا تھا پوشیدہ ہو جاؤن دریا چاہتا تھا کہ قطرے میں سماؤن سب اسطرح خوف زدہ ہو کر سوراخ موش ڈھونڈھتے تھے کہ جیسے ایکدل میں لاکھوں آرزوئیں ہوتی ہیں سراپا منزل تک فوج ہی فوج نظر آتی تھی دنیا گھبرائی تھی وہ اژدروں پر کاٹھی کھچی ہوئی یہ معلوم ہوتا تھا کہ بلائیں کمر باندھکر لڑنے چلی ہیں پشت فیلان پر سنگلے رکھے ہیں گویا فلک ستمگر نے مثل طائر بیضہ دیے تھے جن سے بچے فتنہ و قاتل خلق پیدا ہوتے تھے جادوگرنیان ایک ایک مہ پارہ کمر ست بقصد نازوادا اونٹوں پر سوار تھیں جلو میں بلیات اور ارواح خبیثات ہشیار تھیں آگے آگے دریا آگ کے بہتے جاتے تھے پیر غول مچاتے تھے تھالیان برنجی ہاتھوں پر ساحروں کے بلند تھیں سورج کی طرح جگمگاتی تھیں بھٹکتیں پھرتی تھیں کو ملتی جاتی تھیں ناریل ترنج سے دنیا مملو تھی یہ دہر سحر کا کارخانہ تھا نیرنگی سحر کا زمانہ تھا جب وہ سب کافر کیش و مست نیرنگ و ساحری کی تیلیان فسون تازہ پڑھکر پھونکتیں جنگل میں عجائبات پیدا کرتیں یہ عالم ہوتا کہ **نظم**

پڑھے افسون جو پھونکے سوئے اشجار
چلے کرتے ہوئے آپس میں سب جنگ
پھر آیا ایک ابر سرخ ناگاہ
ہوئے پھر اژدہے ہر سو نمایان
ذرا اگ کر بہار اپنی دکھاؤ
عجب اک باغ ہو جاتا تھا طیار
صدا آئی کہ ہم سب ہاں ہیں طیار
پڑھا و پیر بھی کچھ الفاظ اوسدم
وہ معشوقین بنیں بولیں کہ ای واہ
بڑھے لہرا کے جب وہ اک طرف کو
ہو سب نخل او پھل پھول لاؤ
ہوئے پیدا وہان مرغان خوش رنگ
تو وہ طائر اڑے اُنجا سے باہم
یہ سنتے ہی ہوا وہ ابر پنہان
صدا آئی کہ اب جاتے کہاں ہو
یہ سنتے ہی صدا آگئے تھے اشجار

غرض اسی طرح ملکہ شہنور آسمان شگاف و ملکہ زہراجبین چہل دست جادو اور ملکہ ناوک پران رخنہ پرواز و ملکہ قمر سپہر انجم سیاہ اور ملکہ بہرام تیغ صولت و ملکہ قلاب دریا بار سرکش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وملک سہراب تاجدار جادو وملک بیر سوار تاجدار وملک نخجر شاہ وملک محجر شاہ وفیروزہ رخ جادو وغیرہ جو نام کہ اوپر بیان ہو چکے وہ سب ناظم اور ناظمہ بڑے احتشام و مکنت سے جانب لشکر مہرخ روانہ ہوئے اور اسکا اول بیان ہوا کہ بسبب لشکر مہرخ میں کئی کوس پر لگے تھے ان کوہ سیاہ وغیرہ میں اترے تھے اسوجہ سے انکے پہونچنے میں وہاں عرصہ ہوا کیونکہ یہ انتشار بہت ہے مگر ان کے آہستہ یہاں آکر یہ لشکر تو ادھر سے روانہ ہوا وہاں طبل جنگ بج چکا ہر ساحر و سردار آمادہ مرگ تھا رات کو تیاری آلات حرب دونوں جانب آغاز ہوئی کڑاہیاں دونوں جانب چڑھ گئیں کلچڑیاں چھنگلے بھینٹ میں دیے گئے منتروں کی جاپ شروع ہوئی کلوا بھیروں نارسنگھ کی بھینٹ دیکر ڈھولا ناچھا بادبے جوت کے جلائے ہوئے ہوم خانے روشن ہوئے گوگل مرچیں جلنے لگیں بجہ ہارے خوک جھٹکا ہونے لگے آواز قیں ہیں کی بلند ہوئی زحل چرخ بھی ایک پیر ان ساحروں کا بنا تھا مسیخ بنکر سب پر آتا تھا سارے ہستی پن کی نحوست دکھاتا تھا بد دماغی کو منگل کرتا تھا دونوں کی گردش آگے لاتا تھا سورج خانہ مریخ میں آگیا تھا جلال اسکا بھی بڑھا ہوا تھا زہرہ نے تاثیر اپنی الٹی ظاہر کی تھی کہ ہر ایک زہرہ تمثال آرزوے جنگ و جدل رکھتی تھی راس سے وہ ذنب صادر ہوا کہ اپنے سر کے بچانیکی فکر میں تھا ساحروں کی تو یہ کیفیت تھی بہادروں نے تیغ تیز کی آبداری کی تھی دشمن کی صفائی مد نظر تھی اسلیے غضب کی صفائی تھی ضرب تیغ نے ضراب بنکر سکہ فتح بنام مہرخ عالیشان ڈالا تھا نقد بقاے دشمنانکو ٹکسال میں ضرب کرنا چاہتا تھا جان حریفان کو زر قلب مقرر کرکے حسد کے جلنے سے ٹکسال باہر کیا تھا دیدہ جوہر سے جوہری بن آشکار فرمایا تھا مرد و مرد کی یہ کہ جانچ تھی ہر اک کو ٹٹولتے تھے کہ تیری کمر میں کیا ہے کھوٹا ہے یا کھرا ہے تلوار جب نیام سے نکلتی ہے روشنی اسکی چمک کی تیرہ باطنوں کو روشن دل بناتی تھی لڑنے مرنیکی لو لگائی تھی گرز خانہ بدوش اسی عشق میں تھے کہ ہر اک کے سر چڑھیں بلکہ اسی ہوس میں کلہ کی صورت خود بنگئے خود بینی کا دعوی کمانوں کا جھکنا ہیں دلیل سرکشی تھا لب سوفار پر دعوی ناقابل تر جگر فگاری پر مائل جذبہ کی بناہ ہر سرات کا غلغلہ وہ ہر سمت نقیبوں کا کڑکا کہتے پھرنا دلاوروں کا دل بڑھاتا یہ زبان پر لاتا کہ نظم

نہیں خوف کی جا یہ ڈرتے دلیر
خدا کو کروگے رضامند تم
تمھارے ہی جو ہمراہ ہیں سب دلیر
پہونچ جاؤگے سوے دشمن شتاب

لعینا کافرونکو نہیں اب ہے دیر
جو موقع ملے اس سے بہتر ہے کیا
تم افسر ہو اترو کرو اب نہ دیر
نہ تاخیر ہو اب یہ ساعت ہے نیک

نہیں قتل سے انکے اب بند تم
کرو جو ہو ممکن تمھیں ڈر ہے کیا
بڑھو حق کریگا تمھیں کامیاب
لڑو صبح کو ایک کے بعد ایک

ابھی کھینچ لو تیغ کو میان سے
چلو مار ڈالو انھین جان سے
جوانمرد و سنکر ہوے باغ باغ
شجاعت کے یکسر بڑھے دل دماغ

ایک طرف تو نقیب اس طرح دل بڑھاتے تھے ایک سمت ساحر نعرے
بیر غل مچاتے تھے بہادر تیغ و سپر کھڑکھڑاتے تھے شور و غوغا سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی
تھی رات بھر اسی ہنگامہ مین بسر ہوئی جب وہ وقت آیا کہ فرط خوف مبارزان سے ساحرہ شب
مگر بیزہ لائی اور سحر جو مثل دلاوران بہر دید جنگ و جدال بیتاب تھی تیغۂ مہر حائل کرکے سپر زرین آفتاب
لگا کر عرصۂ عالم مین آئی نظم

اڑا پھر رنگ شمع آسمانی
نقاب مہر اٹھائی آسمان نے
ہوا رخ فق سحر کی تھی نشانی
سجے شاہون نے جنگی دھتا ہے

ہنگام سحر مہرخ نامور تخت حشمت
پر بصد عظمت سوار ہوکر برآمد ہوئی فوجین بیلس و طاؤس پر سوار ہوکر میدان رزمگاہ پر سویرے
سے جا چکی تھین مہرخ کے نکلنے ہی ایک طرف سے ملکہ بہار اپنے خیمے سے نکلی عجب شوکت و شان اُس معشوقہ
عاشق پرور کی تھی پیچ چوٹی کے فتح پیچ تھے آنکھین تھین کہ ترکان چشم دو ہری سپر و ہیان باندھے
ہر قتل نکلے تھے نہین نہین نیرنگ فسون سازی کا وہ گھر تھین اُستاد فسونگر تھین پلکین تھین کہ نیمچین
ترکون کی پڑا جاتے تھین رخسار پر نور پر چڑھکر آئی تھین ملک حلب مین ترکو نکا راج ہی لب لعلین تھا یا
ملک بدخشان حلب مین برابر ملا تھا دانتون کی برابر سلک گوہر کی طرح ہونے سے بدخشان مین گوہرون کی
پلٹن کا پہرا تھا ناز و انداز مین دلبیار غمزہ و ادا جان دینے پر طیار دامن زرہ کو فتح و ظفر سنبھالے تھا ال
طرف تو اگویا ن لباس ارغوانی اُس قتالہ کے زیب تن ہزار طرح کا جوبن تخت پر سوار ہوکر گلدستہ ہا سے
سحر گرد تخت کے خیکر تاج دلبری سر پر رکھکر کئی ہزار کنیزان حور پیکر کے حلقہ مین بسان نسیم گلشن جانب گلستان
رن روانہ ہوئی کہ مسدس

ہو مقابل کوئی معشوق عیاذاً باللہ
لشکر عشوۂ و انداز ادا مین گھر جاے
معرکہ گرم ہو آتا ہی تو آدیر نہین
یہی میدان ہی گو یہی چوگان ہی

تھی وہ غارتگر ہوش و خرد و عزت و جاہ
حملہ آور ہو جو وہ کھینچکے شمشیر نگاہ
دیکھ کر آنکھ سی آگر جو ہو دلکو یقین
ترک غمزے یہان کھینچے ہوے خنجر کین

سینکڑون کشور دل جسنے کیے دم مین تباہ
سامنا کرنے سکے شل کمان رخ پھر جاے
پیر لشکر طلکیہ رہے تا یاغش آئے نہ کہین
امتحان کا ہی یہی وقت نیا سامان ہی

اسیطرح ایک جانب سے مخمور سرخ چشم بانکی ادا نباہو ناز و انداز کا لشکر
ساتھ لیے خمخانہ جنگاہ مین مبارزون کا نشہ شجاعت بڑھاتی اپنی آن واداد کھاتی لباس دھانی تن پر آراستہ
کیے میخوارونکو سبزہ گلستان کی بہار یاد دلاتی جوش طبع زیادہ ہوتا ہی جنون خیز کیفیت سو وارفتگان صحراے رزم کی تھی

پذیر ہوتی کشتی حسن کی ہری بھری برسات کی کیفیت شاہد گلفام کے گھر گھٹا کی بہار آنکھیں زبان و دنبالہ سرمہ سے کہتیں کہ سبزہ زار بھی دیکھ رکھو پھر کہاں دیکھو دیکھنا نصیب ہوگا مہ جبین مثل ساونکے اندھے کو ہمیشہ ہرا ہرا سوجھیگا چشم نرگس کے اشارے یہی تھے کہ دیکھ ایسے بھی ہین لا ابالی بے داغ جام و پیالے ہوتے ہین مخموران تشنہ حسن کا نشہ اُن رخسارون کے سامنے کرکرا جام آفتاب غیرت سے مثل چراغ جلتا وہان تنگ بہار حسن کا ایک چھوٹا سا غنچہ یا بشکل دہان پروار یہ وندان کی اللہ اللہ کیا صفائی کہ سلک گوہر کی آبرو خاک مین جنھون نے ملائی سینہ پر چھاتیان دو قمقمہ بادۂ نشاط و خرمی سے بھرے ہوے یہ از سر تا پا اُسکے حسن کی بہار دیکھ محبوبی و خوبی شیر شکار کہ مسدس

سامنا حسن مین اُس سے ہی بڑی نادانی
شمع سوزان کی طرح دل ہو پگھلکر پانی
تیر سے تیر جو پلکون کے لگائے وہ واہ
پھر نگون ہاتو نہ ہو کچھ بن آئی واللہ

سارے آفاق مین ہو کوئی نہ جسکا ثانی
زیست مشکل ہو تلاطم مین سفینہ آئے
سینہ زخمون سے چھنے تو وہ بتائیگا
وار پر وار دو دستی وہ دم جنگ کرے

عرق آلودہ دکھانے وہ اگر پیشانی
غرق ہون موج و بر مین بہت پسینا آئے
تیغ ابرو کے بھی جوہر جو دکھائے وہ واہ
اک کسی کی نہ چلے سبکو تو چورنگ کرے

اسی طرح ہر ایک ساحرہ ذیشان طاؤس و لرزان و سرخ مو و مشکلین کاکل کشا وغیرہ تخت و کما و سہاے سحر پر سوار ہو کر جانب جنگاہ چلین وہ لشکر کے چلنے کی شان وہ ہر ایک مبارز کی آن بان وہ نقیبون کا خوش الحانی کے ساتھ نقابت کرنا گھوڑون کی چہل پہل ہاتھیون کے فوج کا چلنا شمع و چراغ کا جھلملانا صحرا مین گلون کی خندہ زنی طائرون کا چہچہانا گھوڑون کا شیہہ بھرنا اسلحے کی چقاچاق ساحرون کے تختون پر ابر سحر چھایا ہوا سوار اسمین خیگھاڑتے بڑی عظمت سے یہ سب روانہ تھے کہ نظم

تھوڑے سے نقشے تھے سب رزم ساز
کہ خود مرگ تھی طرفہ حیرت طراز
دہرا گرم ہان گرمی طعن و ضرب
پڑے رن دلیرون کے دل کچھ کھلین
ظفر دیکھ لین کسکا دیتی ہے ساتھ
نہین کسکو ہے دین سے جان دریغ
کہ پھر دونون لشکر مین اور دشت جنگ

فتح یاب ہونے کے تھے سب مجاز
ملک جیسے جنت کے گلگشت مین
کہ پھر سامنے اب ہے میدان حرب
شجاعون کے ہے امتحان کا یہ دم
یہ میدان رہتا ہے اب کسکے ہاتھ
ہزارون مین یان کون کرتا ہے نام
وہ پھرتے ہین دیکھو طلسمی نہنگ

کیا قصۂ مرگ کو وہ دراز
چلے پھر مبارز اسی دشت مین
سنان ناچخ و تیغ و تزو مین چلین
دکھائین لڑائی کے جوہر ہم
لگاتا ہے اب کون بڑھ بڑھ کے تیغ
پڑے کار گر کس کی خونی حسام
حاصل مرام وہ فوج لعبد عزت و

جاہ میدان رزمگاہ مین پہونچی اسطرف سے حیرت لعبد نکہت ٹیڑھی دل اپنے ہمراہ لیے وارد دشت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قتال ہوئی ہوا زمانے کی بدل گئی سحر کی ایسی ہوا چلی کہ خس و خاشاک میدان کا اُڑ اٹھ گئی ہوا کے جھونکا جھونک عنایت و کرم کے جھونکے تھے گھٹائیں آگئیں رحمت اپنی دکھائیں ہلکی ہلکی بوندیاں اور پھوار ہی پڑکے رہ گئی غبار صحرا بیٹھا غبار دلوں کا نکلنے لگا جب میدان پاک و صاف ہو چکا صف آرائوں نے نکلکر صف آرائی کی برابر برابر پلٹنیں رسالے جمگئے ساحر ایک سنہ پا باندھکر تھم گئے شور و غوغا لشکر تمام عالم مین بھرا تھا اس زمانہ مین جو مولود کہ بطن مادر مین تھا جب پیدا ہوا تو بہرا ہوا ہمیشہ چیخکر بات سنتا تھا اسی شور کا عادی مان کے پیٹ سے ہو رہا تھا غرض بعد صفوف آرائی جانبین نقیب اور کڑکیت اور جاؤش ساحر جو تھے میدان مین نکلے اور پکارے کہ کہان ہین ساحران کاشغر و کشمیر اور کدھر گئے بنگالے اور کانورو دیس کے بڑے بڑے جادوگر اور کون تھین ملکہ دمامہ اور شمامہ اور کہان ہین فرعون و نمرود شاہ اور ساحر ستمش اور شہر آشکل ایسے بادشاہان ساحران جو دعوی خدائی کا کرتے تھے بس آجکے روز کون ایسا بہادر جادوگر ہی کہ سامری جمشید کا نام لیکر اس جنگاہ مین آئے اور معرکہ جدال و قتال مین قدم اپنا جمائے اور کچھ کرتب اپنے سحر و ساحری کے دکھلائے اور نام اپنے باپ دادے کا روشن کرے اور اگلے جادوگران کا نام صفحہ ہستی پر سے اپنے نام کے آگے مٹادے دوہا لوہا لوہا سب کہین اور لوہا بڑی بلا ہے ؎ یگ آگو بت رہے اور یگ پاچھے بیت جاے ؎ غرض جب نقیب کنارے ہوے دونون لشکرون مین تھنٹ گھڑیال ناقوس جھانجھ دف نقارے قرنا شرنا کا شور و غل ہوا اور ہزارون ڈھول اور نقارے بجنے لگے اور ملکہ حیرت کی طرف سے ایک بادشاہزادی قلعۂ طلسم کی ملکہ خرخنگ افعی سوار اپنے افعی کو اُڑا کر سامنے حیرت کے آکر اجازت خواہ میدان حرب مین جانیکی ہوئی حیرت نے فرمایا کہ جاؤ تمھین سپرد خداوند سامری جمشید کیا ملکہ خرخنگ اجازت پاکر بہزاران ناز و انداز جانب جنگاہ چلی سن و سال مین بیس اکیس کی سبزہ رنگ چٹی بھوین رخسار کا رنگ سانولا سانولا حسن ملیح کی کیفیت دکھاتی زخم دل ہر عشاق کے نمک چھڑکتی بال سر کے کھولے بلائین اپنے جلو مین لیے ہنستی ہوئی دھانی جوڑا گلے مین پہنے کشت زار حسن کو سرسبز کیے یہ اوس کے حسن جان فزا و دلربا کا نقشہ تھا کہ **نظم**

بدر رخسار تو وہ ابروی خمدار ہلال
کہکشان کہیے اگر مانگ کو ہے ٹھیک مثال

چمک انجم کی دکھاتا تھا رخ صاف پہ خال
ایسی جب بدر فلک حسن کی زیبائی ہو

مہر سے بڑھکے درخشندہ وہ خورشید جمال
چمکے نقدیر منجم جو تماشائی ہو

شراب زمرد رنگ ایک گلابی مین بھرے دہنے ہاتھ مین وہ گلبدن لیے بائین ہاتھ مین ایک ترنج سبز تھا اپنے افعی پر لہراتی سراپا دکھاتی بیچ میدان مین آئی اور خوب نیرنگیان سحر کی دکھا کر للکارہی کہ اے مہرخ تو شہنشاہ ساحران کی کنیز کی برابری بھی نہین کرسکتی نہ کہ تو نے ملکہ حیرت ملکہ طلسم اور شاہ جادوان افراسیاب سے مقابلہ کرنا چاہا ہے ارے اس بادشاہ کے سامنے اور نام سحر و ساحری یہ فقط خاوندی اور کنیز پروری شہنشاہ کی ہے جو آجتک اُسنے تجھکو لائق مقابلہ نہ سمجھکر چھوڑ دیا اور مقہور و مغضوب نہ کیا تجھسے بدلا سرکشی کا نہ لیا اب تو اپنی فوج سے کسی ساحر کو بھیجکر امتحان کر دیکھ کہ مین ادنی لونڈی اسی شہنشاہ کی ہون کس عذاب الیم سے اُسکو مارتی ہون کہ ماہیان دریا اور مرغان ہوا اُسکے حال زار پر روئین اور مجبور رحم نہ آئے ابھی یہ کلمہ خر جنیک کی زبان سے پورا نہو تھا کہ ملکہ مہرخ کے دست چپ کی طرف سے ملکہ نافرمان حاکم قلعہ نافرمانیہ طلسم ہوشربا نے اپنے ہنس کو اُڑا دیا اور سامنے تخت ملکہ مہرخ کے آکر اجازت یاب ہوئی کہ اب مجھکو ان باتون کے سننے کی تاب نہین ہے اس بیہودہ زنڈی نے کیا کیا کلمے شان مین جناب قدر قدرت حضرت جہان پناہی ملکہ معظمہ کے کہے ہین اور کنیز سے بدتر خطاب کیا ہے پس مجھکو اجازت حرب عنایت ہو کہ جاکر سر اُسکی کنار مین رکھون ملکہ مہرخ نے ایک خلعت گرانمایہ منگاکر ملکہ نافرمان کو عطا کیا اور اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتار کر عطا فرمائی جسکی یہ عظمت تھی کہ نظم

مانند سہیل ہے وہ خاتم	خوشبو ہو نہ کیون ادیم عالم
اللہ ری نگین کی آبداری	ہے قلزم فیض حسن جاری

یہ انگشتری قبر جمشید پر کسی بادشاہ نے ملکہ کے بزرگون مین چڑھائی تھی چنانچہ ملکہ موصوف کی مان کو ملی اوسنے بہر حفاظت مہرخ کو دی غرض ملکہ نافرمان نے انگوٹھی پاکر بسان حلقہ انگشتری سر تسلیم خم کیا مہرخ نے فرمایا کہ جاؤ تمھین سپر د خدا ے پاک کیا یہ پہلا مقابلہ ہے ذرا سمجھ بوجھ کر لڑنا ملکہ نافرمان فرمان اجازت حاصل کرکے اپنے ہنس پر سوار ہوئی اور اسی طرح غضبناک ہوکر چلی کہ جیسے بیوفا یار جاتا ہے تیوری چڑھائے تلوار ابرو کی بل کھائے ترچھی نظر تیر نگاہ دو رنگ رخسار بھبو کا سینہ ابھرا ہوا جوڑا سرخ پہنے سراپا زیور جواہر کار سے آراستہ حسن کا جوبن بہار تل نما ہوا رخسار پر کسی سیہ قسمت کا دل جلکر رہگیا یا بقول مؤلف

سہری سیاہ کیتی جو آئی بہار پر	خال سیاہ جاکے بنی روے یار پر

پشواز سنبھالتی ہنس پر آن اور اداد کھاتی یہ کیفیت بہار جوانی کی نظر آتی کہ بموجب مسدس

اُسکی پوچھے نہ کوئی شرم و حیا کا احوال سرد مہری یہ جو آجائے کبھی اُسکا خیال	نیچی نظروں میں کرے سارا زمانہ پامال جسکو دیکھے نگہ گرم سے آفت ہووے	آنکھ بھر دیکھے اُسے کوئی یہ کسکی ہے مجال آنکھ میں ایسی بھری اُسکی شرارت ہووے

غرض یہ مہ پارہ و دلربا ہنس کو اُڑا کر سامنے خرخینگ افعی سوار کے پہونچی اُسنے بغیر گفتگوے لاطائل وہی نارنج سبز جو اُسکے ہاتھ میں تھا کھینچکر اُس گل اندام پر مارا اُسنے انگلی کلمہ کی اس ترنج کی طرف کرکے کہا کہ جا گرلانت پڑنت قصۂ زمین پر سرزمین تو جہان سے آیا ہے وہین جاکر تماشا دکھا اور بھوکا پیاسا منھ مجھے دکھا کر ناشاد و نامراد تجھا مین تیری دعوت دیکھی ہون اتنو جاکر اپنا پیٹ بھر چاہے مارا مار اپھر یہ کلمات ایسے پُراثر سحر کے تھے کہ وہ نارنج پلٹ کر خرخینگ افعی سوار کیطرف جا پڑا خرخینگ مع اپنے افعی کے دو تیر کے پرتاب پر جاکر گری سحر البیاز زبردست تھا کہ روکنا اُسکا مشکل ہوا جب یہ پھٹ گئی نارنج دو ٹکڑے ہوگیا اور ازبسکہ اُسنے بھینٹ بنائی تھی اسوجہ سے ایک ٹکڑا اُسکا لگا وہ تلوار سحر کی کھینچکر یہ کہتا ہوا کہ بھوکا ہون گوشت کھاؤنگا یہی کہتا ہوا تلوارین مارنے لگا اور ساحرون کے دو دو ٹکڑے کرکے گرانیلگا اور ایک ایک بوٹی ہر ایک کے جسم کی کھاتا لگا اور چلو چلو بھر خون ہر ایک کا پیتا تھا اور ہزارون ساحر اُسپر نارنج ترنج ناریل مارتے تھے کسیکا حربہ اسپر اثر نکرتا اور ملکہ نافرمان کھڑی ہوئی الگ ہنس رہی تھی عجب طرح کی قتالہ تھی کہ بیرونسے دشمن کے چلو چلو خون پلواتی تھی معرکہ کارزار مین اپنی سرخروئی جتاتی تھی اسیطرح چالیس ساحر حیرت جادو کی فوج کے اپنے ساتھ والونکو مارتے بوٹیان کھاتے اور خون پیتے پھرتے تھے اور ابرلیق کوہ شگاف وزیر بھی اس جنگ میں شریک تھا وہ اوسکے ہاتھی کے برابر آکر پہونچے اور تلوارین ہاتھی پر مارنے لگے اور ہزارون ساحرونکو انھون نے مار کر بھگا دیا تھا ابرلیق غصہ مین آکر للکارا کہ اے خرخینگ جلد اپنے سحر کو روک ورنہ اگر ہم مین سے کوئی اُسکا رد کریگا تو تیری جان رہنا مشکل ہے جب تو مارا جائیگی تب یہ سحر اُتریگا اس سے مناسب ہے کہ تو ہی رد کر اس سحر کو ورنہ دشمن کو اور زیادہ ہنسنے کا موقع ملیگا کہ ادھر کا سردار آدھے ہی والونکے ہاتھ سے مارا گیا خرخینگ نے کہا ان چالیس ساحرون مین میرا نوکر کوئی نہین ملکہ حیرت کے سب ملازم ہین اور بغیر ان چالیس کے قتل ہوے یہ سحر نہ اُتریگا جو اُتاریگا وہ آدھا ٹکڑا جو نارنج کا باقی ہے اُسکے جسم پر لگیگا اور اُسکا بھی یہی حال ہوگا مجھکو معلوم نہ تھا کہ ان ٹکڑا انمونین بھی ایسے ایسے زبردست ساحر ہین اسوجہ سے مینے سمجھے ایسا زبردست سحر کر بیٹھی ان باتونین ہاتھی ابرلیق کا وہ ساحر مسحور شدہ زخمی کر چکے فیل چرخ مار کر گرا ابرلیق کود ادھ چالیس

ساحر ابرلیق پر دوڑے ابرلیق نے ایک گچھا سوئیون کا مارا کہ جس ساحر کے سوئی لگی برچھی کی طرح پار نکل گئی سینہ توڑ کر گذر گئی چالیسون جادوگر حیرت کے داخل جہنم ہوئے اُسوقت حیرت نے پکار کر کہا اے خر خینگ افعی سوار بڑے بول کا سر نیچا ہوا اگر ایسی ہی لڑائی تم لڑوگی تو میری فوج سب مفت مین ہلاک ہو جائیگی اب سمجھ کر جاؤ اور کام نافرمان کا تمام کرو اور خوب سمجھ لو کہ دشمن اگر چیونٹی کے برابر ہے تو وہ مثل اژدرمان وفیل زبان کے ہے کبھی اسکو حقیر نہ جاننا خر خینگ افعی سوار نہایت ذلیل ہوکر آگے بڑھی ادھر سے مہرخ نے اور خلعت نافرمان کو فتح کا بھیجا اور تعریف پکار کر کی کہ اے ملکہ واہ واہ واکیا کہنا نافرمان تسلیم کرکے پھر بہر مقابلہ چلی اب دونون چاند کے ٹکڑے نکا جھوم کر چلنا اور غصہ مین بھنبرا بدلنا عجب لطف دکھاتا تھا ملکہ خرخینگ افعی سوار الغضب تمام مثل شعلہ جوالہ چمک کر اپنے افعی پر سے نیچے اُتر پڑی نافرمان نے جوڑے سے اپنے ناریل نکالکر اُسپر مارے اُسنے کہا اے نافرمان حرفہی بولی خزان رسیدہ کام لینے سے کیا کام نکلے گا وہ ناریل سوکھ کر ان کلموئے خزان رسیدہ ہوکر ایک جانب گر پڑا اور خرخینگ خنجر کھینچکر نافرمان پر جا پڑی پھر تو یہ عالم ہوا کہ دونون کے پائچے ٹین گر دگئی ہوئی تھی دو چوٹیونکی گاتیان بندھی آسمان رزم مین دو آفتاب چمکتے تھے اور ساتھ ساتھ اُنکے طرفہ تماشا تھا کہ برق خنجر لیے لپکتی تھی یہ عالم تھا کہ نظم

یہ آئی وہ پہونچی یہ چمکی اوری
بناوٹ دم رزم قاتل فریب
ہوئی گرد اک دوسرے کے جری
جو دل اسنے تاکا تو اسنے جگر
سنان اسنے جوڑی تو اسنے نظر
ہا ور تو ہو ہو گئے بے قرار

یہ کہکر ہوئین دونون محو ستیز
وہ سمٹی وہ لپکی یہ چھٹکی مڑی
روش آرزوی دل کامیاب
دکھانے لگی لطف چالاکری
عجب گھات مین تھی بہم زد و گشت
تکلم اسنے باندھا تو اسنے کمر

غضب کی تھی آویزش مرگ خیز
جو خو تھی وہ تھی در باد لفریب
تصور رہو ا اور برآئی شتاب
کھلے ران مین نیزہ وری کے ہنر
یہ سینہ پر آئی تو وہ سوے پشت
ہنر سے نہ خالی تھے دونو کے وار

غرض جب خوب شمشیر زنی اور نیزہ دری ہوئی وہ چھوٹے چھوٹے نیزے وہ کلائیان گوری گوری وہ وارے نیارے کے وار خوب چلے اُسوقت دونون پسینے پسینے ہوگئین گلاب پر اوس پڑگئی گویا آفتاب کے چشمہ مین آج پانی آگیا چہرہ الیسا عرق آلودہ ہوا گیسو بھی پسینے مین تر ہوے تو یہ عالم تھا مؤلفہ

عرق آلودہ نہین ہین ترے گیسو
روتے ہین میری پریشانی پر اکثر گیسو

ایک جگہ ٹھہر کر دونون نے دم لیا اسوقت نافرمان کو تو یہ خیال تھا کہ اب پھر یہ سیمبر سحر کی بجلی گرا ئیگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسی طرح ہتھیاروں سے لڑیگی اور خرخنگ نے جلد زمین پر دو ہتھڑ مار کر کہا کہ اے زمین طلسم ہوشربا اب تو بھی افراسیاب سے منحرف ہے کہ یہ باغی کیا کیا زبردستی دکھاتے ہیں مگر تو بھی نہیں خبر ہوتی ہم لوگ ملازم شہنشاہ کے ذلیل ہوتے ہیں جلد وہ سحر جو عالم میں انتخاب ہے اے زمین سحر ظاہر کر یہ کہنا تھا کہ دو سیاہ گوش زمین شق ہو کر نکلے اور سامنے خرخنگ کے آئے اُسنے چھنگلیا کاٹ کر خون ٹپکایا کہ اُنھوں نے چاٹ لیا اُسنے کہا جاؤ اور اوس حریفہ کا کام تمام کر یا پکڑ لاؤ یہ میرے عمدہ ساحر کے سحر دونوں سیاہ گوش فوراً جھپٹے اور آتے ہی **نافرمان** کے گرد ہو کر حملہ آور ہوئے **نافرمان** نے ہر چند و سحر پڑھا مگر **ملک افراسیاب** کا اُسی کی مدد مانگ کر اُسی کی ناظرہ طلسم نے سحر ملایا تھا یہ سحر کب ہٹنے والا تھا پس وہ سیاہ گوش **نافرمان** سے لپٹ گئے اور ایک نے پنجہ منھ پر **نافرمان** کے رکھدیا کہ منھ پر قفل لگ گیا اور دوسرے نے حلق **نافرمان** کا پکڑ لیا اور کہہ دیا کہ یہ شیشے پر آگئی بس وہ لاد کر اُسکو سامنے خرخنگ کے لے آئے اور کہا یہ مجرمہ حاضر ہے اُسنے پھر سحر پڑھا کہ دو پنجے طوق و زنجیر لیے ہوئے پیدا ہوئے **نافرمان** کو مطوق و مسلسل کرکے **خرخنگ** کے حوالہ کیا اُسنے اسکو **ملکہ حیرت** کے پاس بھیجدیا اور **مہرخ** کے لشکر کے سامنے آکر للکاری کہ اے **مہرخ** تو بھی اپنے مقام پر ہے اور ہم اپنے رتبہ پر ہیں مگر خیر یہ بھی گردش فلک ہے کہ تجھ ایسی سے مقابلہ شہنشاہ کا ہے بھیج اور کسی کو میرے مقابل یہ سنتا تھا کہ **ملکہ طاؤس** نے اپنے طاؤس کو میدان میں نکالا اور سامنے **مہرخ** کے آئی اور عرض کیا کہ اے شہنشاہ عالی بارگاہ آپ دیکھتی ہیں کیسی کیسی بے ادبیاں یہ کر رہی ہے مجکو اجازت دیجیے کہ جاکر سزا اسکو دوں **مہرخ** نے ایک ٹیکا سیندور کا اُسکے ماتھے پر اپنے ہاتھ سے دیا او کہا جاؤ تمھیں بھی کریم رحیم کے سپرد کیا یہ بھی طاؤس پر سوار ہو کر اپنے حسن کی کیفیت دکھاتی سر پر اُسکے گھٹا چھائی مور اُسمیں جھنکارتے ننھی ننھی بوندیاں پڑ رہیں اودا جوڑا یہ معشوقہ بھی پہنے گھٹا آفتاب پر جیسی چھائی ہوئی ہزاروں نازوں سے سامنے اس سفاکہ **خرخنگ** کے آئی اور پکاری کہ او قحبہ کیا نسبت بندگان دار اور بان شاہی کے کلمات لاطائل بکتی ہو لا حرجہ میدان مردان عالم اُسنے ہنسکر کہا کہ تجھسے بیوقوفی ہوئی جو پہلے میں **نافرمان** سے لڑنے بھیجا اسطرح پیش آنا تھا جیسے **نافرمان** سے آخر میں پیش آئی یہ کہکر پھر اُسنے زمین پر دو ہتھڑ مارا کہ وہی سیاہ گوش زمین سے پیدا ہوئے اُسوقت **طاؤس** نے خنجر سحر پکڑ کر اُن سیاہ گوشوں کو آتے دیکھ حملہ کیا اور کئی خنجر مارے مگر نہیں معلوم کہ وہ کس دھات کے بنے تھے جو اونپر کچھ اثر نہوا اور اُسکے بھی وہ دونوں لپٹ گئے اور اسی طرح ایک نے پنجہ منھ پر رکھکر قفل لگا دیا اور دوسرے نے گلا پکڑ کر پیٹھ پر لاد کر جستکی اور اپنے تئیں سامنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خرخنگ کے پہونچا یا زمین پر اُسکو ڈالدیا اُسنے پنجہ سحر سے طوق و زنجیر اُسکو پہنا کر سامنے حیرت کے بھجوایا حیرت نے ایک خلعت معافی قلعہ کا خرخنگ کو بھیجا اور تعریف کرا بھیجی اور ان دونون شہزادیونکو قید کیا ادھر خرخنگ نے پھر افعی پر سوار ہوکر سامنے لشکر مہرخ کے پہونچکر آواز دی کہ کیون ای خیرہ سر تباہ روزگار دیکھا تو نے بندگان شہنشاہ افراسیاب کا اب بھی کچھ نہین گیا ہے اگر توبہ کر او رعفو جرائم کی خواستگار ہو مہرخ نے تو کچھ اسکی باتون کا جواب نہ دیا مگر اور ایک ساحرہ جلیل القدر نے اجازت حرب ملکہ مہرخ سے لیکر اسکے مقابلہ مین اپنے تئین پہونچایا مگر بموجب مثل ص

یہ طرفہ پیر فلک نے مچایا ہے اندھیر
سیاہ گوش یہ چاہے ہے لون پلنگ کو گھیر

اوسکو بھی سیاہ گوش پکڑ کر سامنے اوس روباہ حیلہ ساز کے لائے اور شغالہ طینت نے پنجون سے قید کراکر اسکو بھی سامنے حیرت کے بھیجا حیرت کی طرف اُسکے حال پر دمبدم رعایت سلطانی بڑھتی جاتی تھی اور یہ میدان مین کھڑی ہوئی نعرہ ہل من مبارز پکار رہی تھی شیران بیشہ شجاعت سامنے جاکر شکار سیاہ گوشان ہوتے تھے قریب دس سرداران نامی کے سامنے اُس مکارہ کے جاکر دام تزویر مین اُسکے اسیر ہوے اور اوسنے حیرت پاس اونکو بھیجکر قید کرایا اور آپ میدان مین کھڑی ہوکر لاف و گزاف کرنا شروع کیا اور ہر بار للکارتی تھی کہ جلد جلد میرے سامنے آؤ اس ہنگامہ کو دیکھکر رعد و برق جو پہلے ذکر ہوا کہ چھوٹکر آچکے ہین اونکو تاب باقی نرہی اور رعد نے کہا ای جان مین تو جاکر ایک چیخ مارتا ہون کہ کان کے پردے اُس نجبہ کے پھٹ جائین برق نے کہا جا مین بھی آتی ہون رعد جہان کھڑا تھا وہین غرق زمین ہوگیا اور برق کڑکڑاکر صف لشکر سے اُڑی اور چمک کر بلند ہوگئی اجازت بھی اونھون نے مہرخ سے نہین لی اور یکایک رعد قریب خرخنگ پہونچکر بوٹا سا زمین سے اُگا اور اپنے کان پر ہاتھ رکھکر بڑے زور سے اُسنے چیخ ماری یعنی پکارا کہ ادنی مالزادی رہ تو جا مین تیری جان کا ملک الموت آپہونچا ایسی آواز اوسکی مہیب تھی کہ خرخنگ بہری ہوکر زمین پر افعی سے گر پڑی اوپر سے برق جو کڑک کر گری اسکو کاٹکر زمین مین اُتر گئی شور دار و گیر بلند ہوا آندھی آئی ساحرون نے صدا سُنی کہ مارا خرخنگ افعی سوار جادو کو وہ دونون سیاہ گوش زمین مین جمع گئے تھے دیکھا تو جلکر خاک ہوگئے خرخنگ ابھی چلی تھی کہ ہم جنگ مغلوبہ کردین برق اُڑی تر چھی ہوکر فوج پر گرنے لگی خرمن جان بدعیان جلنے لگے رعد چیخین مارنے لگا ملکہ حیرت نے افسران لشکر خرخنگ کو منع کیا کہ جنگ مغلوبہ کرنا ابھی بدولت کو منظور نہین

ص

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ لوگ پھرے برق بھی اپنے لشکر کیطرف پھری ادہر لشکر خرخینگ نے لاشہ خرخینگ اوٹھالیا اور اوسکے مرنے کا ماتم کیا اور ایک طرف کنارے ہوئی نافرمان جو سحر مین اوسکے مع دس سردارون کے گرفتار ہوئی تھی اوس کے مرنے سے چھوٹ گئی اور وہین سے شمشیر کھینچ کر سردارون کو لے کر کلی حیرت سے کہا کلیجانے دو مین ایک آن واحد مین ان سب کو خاک مین ملائے دیتی ہون غرض یہ بھی سب لشکر مہرخ مین آئے مہرخ نے برق کی بہت تعریف کی اور رعد کو چھاتی سے لگایا کہ شاباش بچے بڑا کام کیا اب مین میدان جنگاہ سے پھرون تو بہت بھاری خلعت تجھے دون غرض ادھر تو سب خوشی کرنے لگے اور اسطرف حیرت رنجیدہ خاطر ہوئی اوسکے رنجیدہ ہونے سے ملکہ ارژنگ ماہی خوار قلعدار طلسم اپنے سرخاب کو اڑا کر سامنے حیرت کے آئی اور پکاری کہ اے ملکہ طلسم مین واری آپ کی بلائین لے خرخینگ ایک کنیز تھی جو آپ پر سے نثار ہوگئی لونڈی غلام ہوتے کسدن کے لیے ہین وہ میری رشتہ کی چھوٹی بہن ہوتی تھی مگر مین سچ کہون سرکار کے کام مین جو ماری گئی تو مجکو کچھ اوسکے مرنے کا رنج نہین ہوا ہمارا سر اسی کام کا ہے جو کام مین سرکار کے آوے آپ اس کنیز کو اجازت جنگ دین تاکہ ماروں نابکاران غدار کے سر سے نکالون اور قصاص اپنی بہن کے مرنے کا لون حیرت نے اسکو خلعت سے مخلع کر کے حکم جنگ کرنے کا دیا یہ ملکہ تیوری چڑھائے سرخاب کو اوڑائے بڑے غیظ و غضب سے جانب میدان چلی واقعی چہرہ پر نور اوسکا ارژنگ نگارخانہ چین تھا طرفہ نقش و نگار دلبری رکھتا تھا کہین تو بینی الف سرکشیدہ کسیجا صاد چشم حلقہ زدہ رخسار پر خط کی جگہ خال خال نقطہ دیے کچھ چیچک کے داغ صفحہ رخ پر حرف تحریر معلوم دیتے ابرو نیسان مد بسم اللہ تھے پلکین تھین کہ صاف قدرت نے شوشہ دندان لوح رخسار پر کی تھی جو کچھ مین آنکھ کے مردم چشم کی تصویر مصور قدرت نے کھینچی تھی اور اسمین سفیدی و سیاہی بھری تھی صفحہ رخ بالکل مطلا تھا اور ہر عضو اوسکا گواہی دیتا تھا کہ مین بے مثل و یکتا ہون کہین طغرا الوس قدرت نے دہن میم کا طغرا لکھا تھا اسمین سنین کے دندانونکو اسطرح لکھا تھا کہ دندان دہن بنایا تھا لباس دھانی پہ قبالہ پہنے سرخاب پر سوار بڑی آن و بان سے میدان مین آئی کہ مسند نشین

شوخ طناز قیامت چالاک
نئے انداز نرالی پوشاک
رگ جان خنجر ابرو کا مٹے

معدن حسن و لطافت بیباک
ختم تھا حسن نزاکت اوس پر
راہ کو افعی گیسو کاٹے

وہ جدائی کہ دو عالم ہون ہلاک
وہ بانکپن اور قیامت اوس پر
وہ ادھر زلف ہمین لوکالے

دست افسوس دھر تو کاٹے | اوس کی کنگھی سے پریشان دل ہو | دیکھے وہ آئینہ حیران دل ہو

ہزارون ناز ایک ایک انداز مین دکھاتی جان عاشقان پر پنجاتی جب زلف چہرہ پر لہراتی غرض جب وہ شوخ طناز میدان مین پہونچی از بسکہ بہن کے مرنے سے رنجیدہ خاطر تھی تو پکاری کہ کہان ہے وہ قحبہ بازاری موئی شہدن برق جادو آئے تو میرے سامنے ابھی سارا اوسکا چلنا نکال دون صدا دیتی رہی رعد تو مہرخ سے کھڑا اٹھلا اٹھلا کر باتین کر رہا تھا برق کو ان باتون کی تاب نہ آئی او صف لشکر مین سے چمک کے اوڑی قریب تر اوسکے پہونچکر پکاری کہ خبردار ہو جا او موئی شفتل نیے دھگڑے افراسیاب پر اتراتی ہے لے مین آپہونچی یہ کہکر چاہتی تھی کہ اوسکے سر پر گرے اوسنے ایک ہار اپنے گلے سے اوتار کے اپنے سر کے اوپر اچھال دیا کہ وہ ہار جانب فلک گیا برق نیچے ہو چکی تھی اوسکے یہ ہار بھی ایک شعاع آفتاب بنکر از سرتا پا لپٹ گیا کہ برق بحس و حرکت ہوکر دھم سے سامنے ارژنگ کے گر پڑی اوسنے وہ ہار تو ہاتھ بڑھا کر اوسکے سر سے کھول لیا اور لوہے کا طوق اپنے جھولے سے نکال کر اوسکے گلے مین ڈال چالیس ساحرون کو بلا کر حکم دیا کہ اوسکی مشکین باندھ لو اور بیڑیان اسکے پانوئن مین پہنا کر یہین میرے پاس استادہ رکھو تا کہ میرے لڑنیکا یہ مالزادی تماشا دیکھے اور تڑپ تڑپ کر رہے اور کچھ بنائے نہ بنے چالیس ساحر برق کو پکڑ کر بیڑیان پہنانے لگے یہ تمام ماجرا رعد نے اپنے مقام سے دیکھا بس ہاے اماں جان ہاے اماں جان کہکر جو دوڑا امید ابین پہونچکر غرق زمین ہوا اور ان چالیسون ساحرون کے بیچ مین آکر نکلا ایک چیخ اس زور سے اوسنے ماری کہ بھلا بے حرامزادو کہان جاؤگے میرے ہاتھ سے ایسی مہیب صدا تھی کہ چالیسون جادوگرون کے کان کے پردے پھٹ گئے اور ارژنگ اپنے کانون مین انگلیان دے کر ٹھہری تھی لیکن صداے رعد پہلے سن چکی تھی اور یہی اوسکا سحر ہے کہ آواز جو سنے یا تو اوسکا رد کرے نہین تو بیہوش ہو جاے بس یہ بھی نہ تھم سکی بیہوش ہو گئی برق جادو نے جو ساحرون کو حریفہ کے بیہوش دیکھا تڑپی کہ وہ بیڑیان اور طوق ٹوٹ کر الگ گرے اور یہ چمک کر فلک پر گئی وہان سے کڑک کر جو گری ارژنگ ماہی خوار کو بھی کاٹ گئی لشکر کے لوگ ساحرونکے بیہوش ہونیسے دوڑے تھے مگر رعد نے جسکو آتے دیکھا انمین پیدا ہو کر چینخا کہ وہ بیہوش ہوے اس عرصہ مین ارژنگ کا بھی نقشہ زندگی بگڑ گیا شور دار و گیر برپا ہوا غلغلہ ہوا کہ ہے ہے مارا ارژنگ ماہی خوار جادو کو آندھی پانی آگ پتھر برسے لشکر دوڑے پر لاش اوٹھا لیگئے بغیر حکم حیرت جنگ مغلوبہ سے باز رہے برق جادو رعد کو لیکر پھر اپنے لشکر مین آکر داخل ہوئی اور

ادھر حیرت کا رنج اور زیادہ ہوا آبدیدہ ہوئی اُسوقت ملکہ سہیل پیشانی ناظمہ طلسم اپنے سمند کو اُڑا کر سامنے حیرت کے آئی اور عرض کیا کہ ذاریان تیری بلا رنج کرے ایسے بہت سی لونڈی غلام کام آئینگے اور ہمکو بڑے فخر کا مقام ہے کہ تجھ ایسا مالک جو ہملوگونکو ہمیشہ بجاے فرزندون کے رکھے اور آپ ہمارے مرنیکا رنج کرتی ہین وارثی مشیت جمشیدی مین کیا چارہ ہے آپ نے دیکھا کہ ارژنگ نے پہلے اس قحبہ برق کو پکڑ لیا تھا مگر دھوکے مین بیٹا اُسکا آ کر پھنسا آخر وہ خداوندی کی بہشت مین گئین اب اس کنیز قدیم کو اجازت دیجیے کہ مین جا کر یا تو سر اپنا بھی آپکے قدم پر نثار کرون یا ان نمکحرامون کو خاک و خون مین سلاؤن اور لٹاؤن حیرت نے اُسکو بھی خلعت دیکر کہا تجکو سامری کی حمایت مین دیا جا اور کام ان لوگونکا تمام کر سہیل ہنس پڑی چمکتی ہوتی اپنے عکس رخسار سے صندل گون زمین کی بساط کو خوشبودار ادیم بناتی ہوئی میدان مین آئی پیشانی مین اُسکے ٹیکا لگا وہ ستارہ سحری کی طرح چمکتا ہوا گویا آسمان حسن پر زہرہ نے طلوع کیا نیچے اُس ٹیکے کے بھوین خمدار جنسے یہ آشکار کہ ستارہ دنبالہ دار ہے آنکھین دو نرگس مخمور رخسار اُسکے دو گلاب کے پھول یا فلک حسن کے مہر و ماہ از سر تا پا آفت جان غضب کا ٹکڑا آفت کی پرکالہ بنی ہوئی غصہ چباتی میدان مین آئی کہ نظم

سیب ہین یا کہ ہین وہ انار پستان
طوطی حسن یہ کہتا ہے عیان اچھی باتین

یا لگے نخل تمنا مین یہ دو پھل جوان
آشکارا ہے عجب حسن جوانی کا وفور

ہے دوپٹہ کہ ثمر سبز ہے وہ گل کا دامان
مد سے بھرپور ہے جوبن سے ہے ساغر معمور

حاصل مرام اُس لالہ فام نے للکار کر کہا کہ اے مہرخ واہ واہ تمکو فقط ملکہ برق جادو اور رعد جادو سے اُلجھنا باعث زندگی کا ہوا ہے سو وہ بیچاری اکیلی کہانتک چھپی بیٹھینگی اور کس کس کو تمھارے لشکر کے مرنے والون سے روئینگی آخر وہی مثل ہے کہ بکری کی مان کبتک خیر منائیگی آخر ایک نہ ایک دن چھری کے تلے آئیگی یہ بھی کسی ساحر کے پھندے مین پھنس ہی جائیگی اُنکی عزت اور جان پر بنجائیگی پھر تم و عصمت بی بی از بے چادری رہجا ہوگی اور بھاگ کھڑی ہوگی برق کے سوا اور بھی کوئی اتنا ہے کہ دم بھر نکل کر کسیکا سامنا کرے اور لڑے مرے خیر تمھارا حوصلہ نہ رہجائے برق ہی کو اب بھی بھیجدو اور کوئی ہے کون تمھارے یہان اُسکو نہ بھیجوگی تو اور کسکو بھیجوگی یہ کلمات سنکر ملکہ ہلال سحر افگن آگے بڑھی پکاری کہ اے ملکہ سہیل یہ گفتگو واہیات کرتی ہو تم ایسا عقلمند ہو کر اور یہ باتین کرے مجکو بھی تمھاری باتونسے بڑا تعجب ہوا اے بی سنو حریف کو مار ڈالنے سے مطلب خواہ برق سے ہو یا رعد سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جس سے کام بنے اور دوسرے رعد ابھی چھوکرا ہی اسکو سحر تک تو یاد نہین ملکہ برق کچھ جادوگرنیون مین اتنی چندان مشہور نہین اور زبردست نہین اُسکے نام سے تو تمھاری فوج مین تہلکہ پڑگیا ہی دل ہر ایک کا چھوٹ گیا ہی تم کسنی اور ساحر کا کیا سامنا کر سکو گی یہ پیلا جمع کرکے جو حیرت چڑھ آئی ہی ایک تو یہی تم لوگونکی جوانمردی اور بہادری ظاہر ہی کہ سامنے اتنی بڑی فوج کے ہملوگونکے ضعیفین ادنی ترین سمجھتی ہو مقابلہ مین پیش آئی ہو اور اپسی شیخی بگھارتی ہو اچھا دیکھون تو کہ تم کیسی ساحرہ ہو برق و رعد تو درکنار مجھی سے سامنا کرلو یہ کہکر ملکہ مہرخ سے اجازت لیکر یہ ماہ پارہ بھی چلی اُسوقت اُسکی بھی عجب شان تھی واہ کیا آن بان تھی زلف چلیپا کا خط بنکر گھر کرتی اور اپنی پرستش کراتی ابرو ہر ایک بجواب کلیسا نظر آتے پلکین ترسول اُسکی کلیسا کی تھین آنکھین تھین مردم دیدہ بہر پرستش آئے تھے رخسار نازک اور سرخ دسیب کے ٹکڑے دہن تنگ تنگ تبسم ہر ایک بنات سرتاپا اُسکے حسن کا یہ حال جسکی نسبت یہ مقال کہ مسدس

گوری گوری سے ہین جسم ملائم زرس
بل بی مدھ چکے ہی ٹپکتا ہی جوانی کا رس
عمر بھر بوسۂ زنخ سیب کی ہو جسکی ہوس
دیکھکر کہتے ہین صورت کو ملک صل علی
صفت ہی جان ہی عوض بھی جو میسر ہو بس
رخ سے رخ چھوٹ گئے ہونٹ سے جانشا کلا

جب اونکے سامنے یہ ماہ پارہ پہونچی سہیل نے جھنجھلا کر بیضۂ عقاب سحر دم کرکے مارا ہلال نے ہنسکر ہاتھ پھیلا دیا اور کہا ای ملکا لاؤ ہمو جب مصرع شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر وبال ؛ وہ بیضہ ہاتھ پر ہلال کے آکر لگا اور شق ہو گیا اسمین سے ایک جانور خوشرنگ نکلکر چنگھاڑتا ہوا بجانب سہیل چلا سہیل نے فوراً رد سحر پڑھا کہ وہ طائر زمین پر گرکر جل گیا اور اُسنے بیضہ دیگر نکال کر ہلال پر مارا ہلال نے پھر ہاتھ پھیلا کر کہا لاؤ یہ انڈا گندہ ہی بچہ نہ دیگا یہ کہکر اُسکو ہاتھ پر روک لیا اور ایک اپنی کنیز کو دیا کہ اس انڈے کو تو تل کر کھا لینا سہیل نے جو یہ زبردستیان ہلال کی دیکھین اور دو سحر اپنے رد ہوتے دیکھے اور ادھر ہلال نے پکار کر کہا کہ اہی ملکہ سہیل اتو تم ماند ہوگئین لاؤ اور کچھ دو سہیل نے غضبناک ہو کر گولا فولاد کا نکال کر سحر دم کرکے بسینۂ ہلال پر مارا ہلال نے کہا میری جان ابھی تو یہ سن نہین ہی کہ تم موم کی گولیان بنا بنا کے کھیلتی ہو یہ بھی کوئی لڑائی سحر کی ہی یہ کلمات بر اثر تھے وہ گولا بھی موم کا ہو گیا اُسوقت سہیل نے کہا کہ ای ہلال ماشاءاللہ مگر یہ بھی سب فریب کی جوتیوں کا صدقہ ہی جو بڑھ کے بولتی ہو چہ جواب کچھ تم بھی بناؤ کہ پہچتے کھاؤ ہلال نے کہا خبردار ہو جاؤ یہ کہکر اپنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سر کے بال توڑ کر اور ایک تنکا لیکر او سپر باندھ کر کمان ایسی بنائی سحر پڑھا کہ وہ بشکل کمان اصل ہو گیا اُسمین ایک تیر نکال رکھکر پکاری کہ ای تیر سحر جا اور کام حریفہ کا تمام کر عجب کمان ابرو تھی کہ جسنے کمان حسن مین بصد حسن تیر ناز رکھکر مارا ہر چند سہیل نے رد سحر پڑھا مگر وہ تیر نہ ٹھہرا اور ایک داغ نیچے وہ ہی ٹیکا جو ستارہ سا ماتھے پر تھا اُسپر آکر وہ تیر لگا کہ اسمین سے بجاے خون شعلہ آگ کا نکلا اور سہیل چیخ مارتی اپنی فوج کی طرف چلی بس جسکے بدن پر لو اُس شعلہ کی لگ گئی وہ جل اُٹھا کیا گرما گرمی ہلال نے سردمہری کر کے اُس ناریہ کو اپنے سحر کی دکھائی کہ مثل دل عشاق جان اُسکی جلائی اور ہر طرف وہ آگ دوڑی یعنی جسکے بدن مین لو اُسکی لگی جلنے لگا گویا دوزخ سے لو اُسکی لگی واہ بموجب

	مرغان باغ آتش گل نے جلادیے		صیاد ہاتھ ملتے چمن سے نکل گیا	

بلکہ بموجب ع آگ کچھ ایسی لگی سارا گلستان جلگیا ؎ اب سہیل نے سیٹھی کیطرح چیخ کھانا شروع کیا اور لشکر مین اُسکے لاکھون ساحرون کے پیراہن اور سر مین آگ لگی اور لشکر کو اُسکے کرۂ نار بنادیا سہیل کو منبع آتش قرار دیا اچھی چنگی بھُس مین اس جمالہ نے چھوڑی لشکری گویا بالکل مٹیا ہوئے تھے کہ دھڑ دھڑ جلتے تھے اُف اُف کی صدا بلند تھی گویا دریاے آتش مین حباب پھوٹتے تھے دلکی لگی ہلال نے خوب بجھائی خوب دو پیٹون کیا سو پیٹون آگ لگائی یہ عالم تھا کہ ابیات

رہ نوردون کی چال کا تھا یہ حال	جون بجھاتے ہین آگ جہل ابدال	سایہ کی تیرگی پہ کرکے نگاہ
قرب سے آگ کے ہوا تھا سیاہ	ہاتھ اُٹھا کر کہے تھے ناہنجار	وقنا ربنا عذاب النار

حیرت اور تمام ساحرون نے ہزارون سحر اُس آگ کے بجھانے کے لیے کیے مگر یہ سحر جو ہلال نے کیا ہے یہ ایسا سحر نہ تھا کہ جو رد ہو جاتا کیونکہ ان جادوگرنیون نے دو ایک سحر شاہ جادوان اور نامی ساحران طلسم سے ایسے ہی یاد کر رکھے ہین کہ اُنکا رد ہونا شاہ جادوان سے بھی ممکن نہین اور یہ سحر ایسے ہی وقت کیلئے اُنھون نے اُٹھا رکھے ہین کہ جب کوئی معرکہ بڑے بہت بڑا تو ہکو کرین لشکر چرخ مین ہر سمت سے صدا واہ واہ کی بلند تھی اور شرر ماتھے سے سہیل کے بلند تھے اور وہ چیخ مار رہی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ شعر

	بھول جاے گی بنیٹھی کا ہلانا بجلی		یار پھر آئینگے گر آگے شرربار کے لٹھ	

حیرت عنقریب تھا کہ بدحواس ہو کر طبل باز گشت بجوادے اور سید اسے بھر جاے اُسوقت ملکہ سحاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دریا باری اپنے تخت پر سے جھم سے کودی اور کالی گھٹا کی طرح جھومتی ہوئی سامنے حیرت کے آئی اور کہا ای
ملکہ یہ سحر بڑی آفت کا ہلال نے کیا ہی لیکن اسکا توڑ مین ہی خوب جانتی ہون دیکھو تو کسطرح اسکے
رد مین آگ لگا کر پانی کو دوڑتی ہون اجازت کی امیدوار رہون حیرت نے کہا بی تم سب میرے
سامنے شیخیان بگھار بگھار کر لڑنے جاتی ہو اور ذلت مفت کی دلواتی ہو آجکل ان نمکحرامون مین
رات دن چرچا سحر و ساحری کا رہتا ہی مین نے سنا ہی کہ لاکھون روپیونکا ہوم خانے مین سامان روز
نیا ہوتا ہی اور بھینٹ لاکھون کی دیجاتی ہی اور ہم لوگ سب عیش و نشاط مین مشغول ہو کر کچھ بھی نہین
کرتے صرف نام کے ساحر رہ گئے ہین سنو میری جان اسکا نام تو کرتب ہی کرے تب ہوئے اچھا جاؤ جمشید
تمہاری مدد کرے اور اس آتش فساد کو بجھاؤ سحاب دریا باری تخت اپنا منگا کر سوار ہوئی اس
معشوقہ کے ساتھ گھٹا سر پر چلتی تھی اور جانور اسمین خوش فعلی کرتے تھے گرد تخت کے نہرین
سرخ رنگ کے پانی کی اور سبز رنگ کے آب کی مختلف رنگون کے پانی کی بہتی نظر آتی تھین اور
غائب ہو جاتی تھین نہر مین بلبلے جو اٹھتے تھے صاف شیخی بگھارنے کی گواہی دیتے تھے حسن مین بھی یہ
صدف بحر حسن و گوہر یکتاے خوبی یم قلزم محبوبی تھی جو عاشق کہ اسکے عشق کی لہر مین آجاتے غیرت
سے ڈوب مرے بحر لطافت کی موج اسکی زلف پیچیدہ ار تھی حلقہ گیسو گرداب بلا تھا غرق حسین جان
عشاق زار تھی اسکے چھینٹون سے خدا کی پناہ طبیعت کو وہ لہر آتی کہ جان ہفت تراہ تراہ کرکے جاتی
آشنائی ایسے حسین کی جان کی خواستگار رہی کب عشاق کا بیڑا اُس منجدھار سے پار ہووے چاہ اُس کی
انسانکو یاد دلا کر مثل یوسف کنوین جھنکاتی نالہ فرصت نہ دیتا ندی انکی آنکھون سے بہ جاتی کہ ابیات

شام کا رنگ جو مسی کی اُدھڑ مین تھا
پھول لالے کا عیان غنچہ سوسن مین ہوا

او سپہ لالی جو لگائی تو شفق پھول گیا
ہنس پڑا وہ گل رعنا تو تماشا دیکھا

لایا باہر جو زبان کو وہ جانے لالکھا
گہر و نیلم دیا قوت کو یکجا دیکھا

پس وہ مغرور حسن و جمال مثل اسکے کہ جیسے بہار گلستان مین آتی ہی میدان کارزار مین آئی اور آتے ہی
اُسنے ایک مالا موتیونکا توڑ کر چار دانے گوہر کے جانب آسمان پھینکے بعد اُسکے پکاری کہ ای ملکہ ہلال سحر افگن
کتنا خوبصورت اور پیارا سحر ہوا ہی اور کیا اچھا رنگ ڈھنگ تمہاری لڑائی کا ہی واہ واہ آخر تم کس
شخص کی تعلیم یافتہ ہو جو کہ شہنشاہ ساحران عالم ہی بھلا سہیل ستارہ پیشانی کو تمسے مقابلہ مجادلے کی
تاب کہان تھی اور نسبت ہی اسکو تمسے کیا ہی یہ مزا لڑنے کا تو برابر والے سے ملتا ہی اور اپنے ہمسر سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حال برے بھلے کا کھلتا ہے اچھا اب کوئی لٹکا اور شعبدہ اور جو کچھ یاد ہو تو ہمین بھی دکھاؤ کہ تمھارے اس سحر پہ دل اپنا لوٹ ہو گیا ہے اور جو کچھ ہم کردار کرین اسکو ذرا استادانہ دیکھو اور بچاؤ ہلال نے یہ سنکر جواب دیا کہ بیہوش ہین آدمی عقل کے ناخن لیجیے مجھسے شعبدے پوچھنا یہ سب تعریف ہجو ملیح جو میری نسبت آپ نے کی مین کیا نتھی ہون جو سمجھتی نہین اب دیر کیا ہے یہی گوہی میدان ہے یہان زبان کے ٹکڑون اور تقریر کے بیرون سے تو کام چلنے کا نہین زبان شمشیر سے بات کرو تمنے سنا ہوگا مصرع کہ جای سخن نیست اندر مصاف :: اب انتظار تم کسکا کر رہی ہو لاؤ جو تمہارا حربہ اور وار ہو استاد کے اقبال و خدا کے افضال سے جو کچھ ہمسے ہوگا وہ بھی دیکھ لینا اسکا کہنا سننا ہی کیا ہے سحاب دریا باری نے کہا تو خبردار ہو جاؤ اس دریاے خیال کے طعمہ اور لطمہ سے بچو اور نہنگ اجل کی طعمہ نبو اتنا کہنا تھا سحاب کا کہ دیکھا آسمان سے گھٹا تیرہ و تار پیدا ہو کر مینھ بڑی قیامت کا برسنے لگا اور اس مینھ مین پتھر دو دو من کا مہرخ کے لشکر پر گرنے لگا فلک اور وہ سحر غدار گویا حال پر سہیل کے رونیلگا لمحہ بھر مین دریاے ہوا زخار رواں ہوا کہ جو تیرہ و تارہ تھا ہزارون ساحران و احدین اسمین ڈوبنے لگے اور ہزارون کے سر پتھرون سے شگافتہ ہوے مینھ جو رحمت تھا اسکے ساتھ یہ سنگدلی بھی ظاہر ہوئی سختی زمانہ کی پیش آئی گویا شامت اعمال جو شکر پونگی تھی وہ ایک ہی مرتبہ جمع ہو کر سر پر برسنے لگی زمین پر تو دریا موج مارتا تھا آسمان سے مینھ برستا تھا اور اسکے ساتھ پتھر برستے تھے آدمی جان بچانے کو ترستے تھے ایک لمحہ بھر مین یہ حال ہوا سردی جسم مین ہر انسان کے معلوم دی زمین تمام آب آب ہو گئی گویا غیرت سے آب آب ہی ہوئی زال دنیا کے ماتھے پر کیا شرم سے تمام اندام مین عرق آ گیا طوفان نوح اس طوفان کا ایک نمونہ تھا یا کوئی عاشق بیتاب ہو کر رو رہا تھا خورشید فلک بھی شرم سے سوکھ گیا اور خوف سے مثل دریا کے موج مارتا تھا یعنی کانپتا تھا چرخ کی اطلس قبا الیقین تھا کہ اس پانی مین تر ہو جاے وہ سارا طلسم اسوقت زمین کا تشمہ معلوم دیتا تھا بلکہ کرۂ زمہریر معلوم دیتا تھا مہر تابان فلک پر تھا سیر فلک تاپنے کیلئے انگیٹھی سلگاے گود مین لیے تھا پانی کی بھوبار پڑتی تھی دل دہر مین جو غبار تھا وہ بوچھار کی طرح نکل رہا تھا نہین نہین آسمان کے منھ سے یہ بھاپ نکلتی تھی جو پہاڑ دہانکے تھے سب پا بدامن تھے لیکن دامن سمیٹنا چاہتے تھے چادر دیوار خانہ دنیا کے بیٹھ جانے کا خوف تھا کیونکہ سیلاب کی رسائی تمام عالم مین ہو چکی تھی بوے گل بھی جنگل مین سمٹکر غنچہ مین گٹھری ہو کر رہگئی تھی باہر نہ آتی تھی باد صبا بھی دم سرد بھرتی تھی سرسری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مان گئی تھی درخت سب ثمر الود کھڑے تھے تیغے فوارون کی طرح بہا وری نسیم چل رہے تھے یا مار نے دیوارون مین اپنے کاخ کے پرنالے لگائے تھے بلبلین اور طائران صحرا اکڑ اکر مر گئے جو زندہ تھے اُنکے آشیانے بتھرون سے اُجڑ گئے تھے مینہ ڈھا گئی کئی ہاتھ بحر سحر کا اُچھلا تھا زندگی گھاٹ کر گئی وہ آتش جو سہیل کی پیشانی سے نکلکر لشکر مین پھیلی تھی بجھگئی اور سہیل بیہوش ہوکر گری دو منجمون نے پیدا ہوکر اس سیتن کو اس بحر سحر مین بجھا یا یعنی غوطہ دیدیا کہ وہ آگ ماتھے سے نکلنا موقوف ہوئی قسمت جلی تھی جلی تھی اُسکو ٹھنڈ ھک ملی اب اس بحر سحر کی طغیانی خدا کی پناہ جدھر دیکھیے پانی ہی پانی اُس سے مشکل تھی پناہ پانی کہ ابیات

رعد سردی کے ہاتھ گرم خروش ۔۔۔ ابر دوش ہوا یہ بالا پوش

برف پڑتی تھی یا فلک نداف ۔۔۔ بھرے تھا واسطے زمین کے لحاف

فرط سرما سے دیکھیے جس کو ۔۔۔ دست زیر بغل تھا نخل سبو

کوئی اب جا سے ہل نہین سکتا ۔۔۔ صدف سے باہر نکل نہین سکتا

غرض ایسی ہی کچھ بڑھی تھی ٹھنڈ ۔۔۔ مٹ گیا زمہریر کا بھی گھمنڈ

تمام فوج مہرخ کی تہ و بالا ہوئی بڑے بڑے ساحران نامی جو تھے مثل بہار و مخمور وغیرہ اُنھون نے بنگلے وغیرہ بزور سحر بنا کر اپنا بچاؤ کیا مگر سردی سے کانپتے تھے آگ ممکن نہ تھی منقل ہائے سحر گودون مین لیے تاپتے تھے اور باقی ماندہ لشکریون کے سر پتھرونسے جو فگار ہو گئے تھے اور ہزارون سر جو شق ہو کر خون تازہ سے گلنار تھے تو یہ ظاہر تھا کہ اس گھٹا اور مینھ مین شفق پھولی ہے اب یقین تھا کہ لشکر مین بھگدڑ پڑے اسوقت ہلال سحر افگن نے ایک قہقہہ مارا دیکھا کہ ایک بجلی منھ سے نکلکر چمکی اور رعد کی آواز اُس قہقہہ سے پیدا ہوئی بس یہ ملکہ پکاری کہ جو گرجتے ہین وہ برسینگے کیا مینھ کے کھلنے کی علامت یہی ہے کہ گرج جاے اور چمک جائے اے سحاب دریا باری واہ تم بھی کن سوکھے گھاٹون گھڑی ہو کچھ بھی دارے نیارے کا تمنے سمجھ نہ کیا کچھ تمکو دار پار کا خیال نہ تھا تو تمھارے جہاز لشکر پہ تباہی آئی طوفان ہوا چاہتا ہے یاد بان سحر ٹوٹ گئے اور گرداب الم مین تم پھنسین اب یہ سردی سوائے جہنم کی آگ کے اور کہین تمھاری نہ مٹیگی یہ کہکر پکاری کہ اے ناخدائے حقیقی عمرو کے ناخدا کیا ہم لوگون کی کشتی حیات ڈوب ہی جائیگی بس اتنا کہکر ایک لکیر اپنے دست نازک سے بغکر حسرت کی طرف کھینچدی گویا اُس تلازم حسن نے نہر بنادی کہ پانی اُدھر سے نکلجاے اور پھر سحر اُس لکیر پہ دم کر کے گویا ہوئی ع خود کردہ را درمان چیست ⁖ جسکی بلا اُسی کے سر آگ جانے لوہار جانے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دھو کنے والے کی بلا جانے ساتھ ہی الکبر کھینچنے کے اور ان کلمات کے زبان پر جاری کرنے کے وہ دریا اُسی طرف بھرا اور موج مار کر لشکر حیرت پر چلا باران قیامت بار لشکر حیرت پر برسنے لگا اور پتھر بھی برسنے لگے دریا بھی طغیانی پر آیا ساحران حیرت کو آب خجلت مین تو ڈوبے ہوے تھے ہی اس دریا نے بھی ڈوبا یا اب سارا لشکر اُسکا تلے اوپر ہو گیا ہزارون ڈوب کر مرے اور ہزارہا داخل جہنم ہوے کتنون کو گھڑیال مگر وغیرہ دریائی جانوران نے طعمہ بنایا ہر چند سحاب دریا باری نے سحر کر کے چاہا کہ اس دریا کو روکون اور رد سحر کرون ممکن نہوا اور وہ بحر پُر قہر جب بہت طغیانی پر آیا تو فوج ناظمان طلسم اور حیرت کی کنارہ کشی کر کے سب جھرمٹ کھا کے مقامہاے بلند پر جا کر ٹھہری اور بعض آدمی پہاڑ اور پہاڑیون پر مسکن گزین ہوے اور وہانسے کیفیت ملکہ سحاب دریا باری کی دیکھتے تھے اور سحاب دریا باری کے لشکر مین تلاطم تھا بہت افسر اور لشکری غرق دریاے سحر ہوے تھے اور ڈوبتے جاتے تھے سحاب دریا باری بجان واحد اُس پانی مین کھڑی رد سحر پڑھ رہی تھی اور پانی اُسکی چھاتی تک آ گیا تھا بس اوسوقت اُسکو یقین ہوا کہ ابکی جو کوئی ریلا موجون کا آیا تو مین بہ جاونگی یا تو نہین ٹھہرتا ہی یہ پانی بڑھتا آتا ہی غرق ہو کر اسیر سلسلہ موج الم ہونگی بس اُسنے فوراً اپنی جھولی سے تھوڑی گھاس نکالی اور اُسکی ڈونگی بنا کر سحر پڑھا کہ وہ اصل مین ڈونگی کی صورت ہو گئی بس یہ اُس ڈونگی پر سوار ہوئی اور پکارہی کہ اے ڈونگی تو مجھکو پار لیچل ڈونگی لہراتی ہوئی چلی اور اُسنے چاہا کہ مین دریا کے پار جا کر ساحل سے ہمکنار ہون ادھر جلال نے اپنے سحر کو پھر زور دیا کہ تُند ہوائی ہوا کے جھکڑے آنے لگے اور شور دریا کا زیادہ ہوا بس پانی کی پار تھور تورسے ڈونگی گھاس کے تنکے کیطرح اڑنے لگی اور باد مخالف کے سبب سے اُچھلکر ایک بھنور مین جا گری ہر چند سحاب نے سر پٹکا اور سحر کر کے چاہا کہ ڈونگی بھنور سے نکلے مگر کچھ قابو نہ چلا کرورون ساحر دور سے اس تماشے کو دیکھ رہے تھے کہ یکایک اُس ڈونگی نے چرخ مارا گھومتے گھومتے دریا مین ڈوب گئی بس اُسوقت لہرین دریا کی زنجیرین بنکر دست و پاو کمر مین سحاب دریا باری کے لپٹین اور قعر دریا مین کھینچ کر لیگئین اور سب نے دیکھا کہ دو ساحر اس پار لشکر مہرخ کی طرف دریا سے نکلے کہ جو سحاب دریا باری کی مشکین باندھے ہوے تھے زنجیرین گلے مین پڑی تھین اور ایک زنجیر اتنی بڑی کہ دو کوس کے پھیلاوے مین ہوگی اُس مین کئی ہزار ساحر اور جادوگرنیان بندھی ہوئی ایک ایک لنگی اونکے بندھی ننگے دھڑنگے ساحر اُنپر محافظ دریا سے

لبیکہ سامنے ہلال کے آئے ہلال نے اشارہ کیا کہ سامنے بادشاہ عالم پناہ کے لیجاؤ وہ ساحر سامنے مہرخ کے
اُن سبکو لے آئے اور عرض کیا کہ کیا حکم ہوتا ہے آپ فرمائیے تو ہم اُنکو قتل کرین اور فرمائیے تو قید رکھین
ملکہ نے حکم دیا کہ ان سبکو لیجا کر قید کرو پھر سمجھ لیا جائیگا ادھر حیرت نے جو یہ خبر اصحاب کے قید ہونیکا اور اسکے
لشکر کے ڈوبنے کا دیکھا بس بغضب تمامتر اپنی فوج کے افسرونکی طرف اُسنے دیکھا اور کہا صاحبو حیف ہین
ذلتون کیلیے تم سب لڑنے آئے تھے کہ ان نمک حرامون کے ادنی ادنی سحر کے بھی جواب دینے کی طاقت
نہین رکھتے ہو اچھا اب مین خود جاکر کام ان حریفونکا تمام کرتی ہون یا اپنی جان دیتی ہون یہ کلمات
زبانی حیرت کے سنکر دو ناظمہ طلسم یعنی ملکہ شمسہ سحر افگن اور ملکہ صندل آتش بدن جادو صف
لشکر سے الگ ہوئین اور ہاتھ باندھکر سامنے ملکہ کے آئین عرض رسا ہوئین واری فرمانا آپکا بہت
بجا ہے لیکن ہم اب جاکر جانبازی کرتے ہین اور اس دریا کو سٹا کر کام حریفہ ناکام انجام کو پہونچاتے ہین حیرت
نے آہ سرد دل پر درد سے بھر کر کہا کہ صاحبو مین کسکو اجازت دون اور کسکو روکون جو کچھ تمسے ہوسکے قصور
و کوتاہی نکرو اچھا جاؤ سپرد سامری کیا یہ دونون ساحر شعلہ جوالہ بنی ہوئین سر سے پا تک لباس سرخ پہنے
بال بھی سر کے سنہرے ہمہ تن شعلہ بھبوکا بدن آگ کیطرح دونون کا چمکتا کندن ان لالہ فام پر صدقے ہوتا
اپنے عشوہ و ناز سے دل دہر مین یہ آگ لگائین گویا نور کے سانچے کی ڈھلی ہوئی تھین ہر اعضا سے شعلہ آتش کے
نکلتے اُس قہر و غضب پر صورتین وہ اونکی بھولی بھولی کہ فتنہ دہر ہر چند کہ سیانا ہے مگر انکا ادنی غلام بننا
چاہتا ہے سورج کی کرن چاند سا بدن لالہ فام و رنگین ادا دست و پا مین ملے ہوئے حنا کہ مسدس

مطلع مہر تجلی ہے جبین پر نور
نور ہے دیدۂ خورشید فلک جسکے حضور
زرد ہے مارے خجالت کے رخ شعلۂ طور
دیکھے گر شمع رخ حور و پری ہو کافور
گل خورشید گلستان ضیا ہے وہ جبین
آبشار عرق شرم و حیا ہے وہ جبین

ذرے افشان کی درخشان ہین پیشانی پر
شعلۂ آتش عارض سے اُڑے ہین یہ شرر
الف آسا جو کھنچا ہے سر خط قشقۂ زر
خط روہی یہ پے دفتر خورشید و قمر
ذرے افشانکے جبین پر جو دمکتے دیکھے
اختر طالع خورشید چمکتے دیکھے

بس یہ دونون آتش غدار حیرت بدکردار سے اجازت لیکر جو روانہ ہوئین بیچ مین دریائے سحر حائل تھا
مقابلہ حریفہ مین کیونکر جاتین بس اپنی اپنی سواریون سے اُتر کر زمین پر لوٹین اور بلسان شعلہ جوالہ چمک کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جانب فلک گئین وہ ابر سحر گھر اہوا تھا اسمین بجلی کیطرح جا کر تڑپین انکے تڑپنے سے وہ ابر ٹکڑے ٹکڑے ہوا اور ابر کے شق ہونے سے وہ آواز مہیب پیدا ہوئی کہ بہت سے ایسے ویسے ساحر جابنین کے غش کھا کر گر پڑے اور ملکہ شمسہ و آتش بدن اسیطرح بجلی بنی ہوئین اُس دریاے زخار و قہار پر گرین سب نے دیکھا کہ دریا کی بجلی چمکی پھر جو دیکھا برقین چمک کر دریا مین گرین اور دریا مین طوفان ہوا بانسون اُسکا پانی اونچا ہو گیا اور موج متلاطم ہوا کہ خدا کی پناہ بعد لمحہ کے روغن کیطرح وہ سب پانی جلنے لگا اور بھبک سے اُڑ کر دھوان ہو کر جا تا رہا گھٹا کھل گئی مطلع صاف ہوا کوسون تک میدان خشک چٹیل نظر آنے لگا اور یہ دونون برقین پھر ہئیت اصلی اُسیطرح زنان مہر طلعت بنکر اپنے اپنے ہنس آتشبار پر سوار ہو کر سامنے ہلال سحر افگن کے ہوئین ملکہ حیرت نے تعریف اُنکے سحر کی بہت کچھ کی اور دو خلعت بہت بھاری و انہ کیے کہ وہ اُنھون نے لیکر ملکہ کو تسلیم کی پھر مخاطب بجانب ہلال ہو کر آواز بلند پکارین کہ ای ہلال سحر افگن کیا کہنا سامری کی قسم کیا پاکیزہ جادو تم کو آتے ہین سچ تو یہ ہی کہ بہن ہم تم ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے اور ایک ہی مالک کے تابع فرمان و نوکر تم بھی اپنے ملک کی اسی طلسم مین بادشاہزادی اور ہم بھی وہ تو سامری بڑا کرین ہم کو نکا کہ جنھون نے گوشت کو ناخونون سے جدا کرا لیا ورنہ اس طلسم کے سحر و ساحرہ کی عظمت کا کیا ٹھکانا تھا اگر تم مین کوئی بادہ نہوتا تو ہم جانتے کہ یہ سحر رد ہوتے شہنشاہ ساحران نے خوشی مین آکر جسکو سرفراز کیا ہمسر سامری اُسکو بنا دیا ایسا سحر بتا دیا کہ اب آج اُنکا جواب دینا مشکل ہی لیکن اہی بہن حق حق ہی اور ناحق ناحق ہی خیر کیا ہوا جو تم زبردستیان دکھاتی ہو اتنا ہم جانتے ہین کہ جس بادشاہ نے ایسے ایسے سحر تمکو سکھائے ہین تو وہ روا دار تو ڑ بھی اُسکے جانتے ہونگے اونکی معشوقہ حیرت سے لڑکر جا ہتی ہو کہ تم سر ہو تو ممکن نہین اچھا آؤ اب ہمین اپنا کرتب اور زبردستی دکھاؤ ہم تمھارے حربے سر آنکھون سے اُٹھائینگے جو تم سے ہو سکے قسم ہی سامری کی اُٹھا نہ رکھنا ہلال نے کہا اہی بی بیویہ تمنے سچ کہا کہ ہم تم ایک ہی ہین لیکن شاید یہ مثل تمنے نہین سنی کہ کیا سوپ کے جانے چھاج ہی مین رہتے ہین اور چراغ سے چراغ جلتا ہی آیا ہی ایک نے دوسرے کو سکھایا ہی پھر آگے اپنی اپنی محنت جو جیسا برتاؤ کریگا و لیسا ہوگا اور جو تم کہتی ہو کہ ملکہ حیرت سے لڑکر سر ہونگی تو سچ ہی کہ کہان ہم کہان حیرت خاص پہلوے بادشاہ کی سونیوالی مگر ہملوگ تو مرنے لڑنے سے ڈرتے ہی نہین جان اپنی ہتھیلی پر لیے پھرتے ہین مثل چلی آتی ہی کہ جب اوکھلی مین سر دیا تو دھمکون سے کیا ڈر سلامتی رہے خواجہ عمر کی وہ ہمارے خون کا بدلا لینگے اب تم جو آئی ہو ہمکو ڈراتی ہو تو سچ ہی کہ ایک تو عجب یہ تمھاری

شہزادی طلسم کی مالک کھڑی ہین اور دوسرے تم دو ہو ہین اکیلی مگر تمکو قسم ہی کہ تم اور دو چار کو اپنی مدد کیلئے بلاؤ اور مجھسے مقابلہ کرو یہان بندی ڈرنیوالی نہین ہی اور نہ کچھ ایسی موم کی ہی جو تم نگل لو گی تم دو جو ملکر آئین خوب کیا بندی بھی حاضر ہی اچھا ضرب کرو یہ سنتے ہی ملکہ خورشید آتش بدن نے اپنی بڑی بہن ملکہ شمسہ سے کہا کہ باجی امان یہ بات سنیے سچ کہی ہمکو خیال نہ رہا کہ ساتھی دونون چلے آئے باجی تم ٹھہر جاؤ اور میرے مقابلہ کا اس سے تماشا دیکھو جب کوئی امر نوع دیگر دیکھنا اسوقت تم لڑنیکا ارادہ کرنا اور میدان مین آنیکی تکلیف فرمانا شمسہ یہ کلمات سنکر ٹھہر گئی بلکہ وہان سے پیچھے ہٹکر ٹھہری اور ملکہ خورشید آتش بدن نا فہ میدان مین آکر زمین پر اتری ایک بچہ خوک جھولی مین سے نکالکر ذبح کیا اور اوسکے خون سے زمین کو لیپ کر چوکا دیا پھر ماش کا آٹا نکالا اور اوسکو گوندھکر ایک شیر اور ایک پتلا بنا کے اوسپر سحر دم کیا کہ وہ پتلا ایک ساحر کریہ منظر ہو گیا اور شیر بھی ذی روح ہوکر ڈکرانے لگا اور وہ پتلا اس شیر پر سوار ہوکر ایک تلوار ننگی کھینچکر ملکہ خورشید آتش بدن سے گویا ہوا کہ اے میری مالکہ اور خالق کیا آپکا حکم ہوتا ہی اوسنے کہا تجھکو موذی کاٹنے مین نے لڑنیکے لیے بنایا ہی اور کیا مین تیری صورت کو آگ لگاؤنگی پتلے نے کہا پھر میری خوراک کہان ہی اور اس شیر کا راتب کیونکر ملیگا ساحرہ نے کہا تو اندھا ہی ارے تیرے سامنے لاکھون ساحر جمع کا اور یہ حریفہ اپنی فوج لیے ہلال سحر افگن کھڑی ہی اور تجھے اب نہین ملیگا جا اپنے شیر کو بھی کھلا اور آپ بھی اپنا پیٹ بھر آج تو تیرا پیٹ خوب بھرے گا اسلیے تو مین نے عین وقت پر تجھے بلایا ہی یہ سننا تھا کہ وہ پتلا شیر کو اڑا کر چلا یہ معلوم ہوتا تھا کہ مریخ فلک اتر آیا ہی یا ساکن برج اسد شیر پر سوار ہوکر لڑنے چلا تھا وہ ہونٹھ اسکے بڑے بڑے شہر فنا کے ناکے ہاتھ بہت دراز اور بہت چھوٹ انتہا کے گستاخ پاؤن اسقدر دراز تھے کہ عوج عنق کا سگا بھائی معلوم ہوتا تھا ہاتھ مین تیغ بار ٹھ دار یہ آنکھین لال الغیظ و غضب کمال جانب لشکر ہلال چلا ابیات

بدمعاجب کہ وہ کافر نحس و شوم	تڑپنے لگا مثل مجروح بوم	ہلے جیسے آندھی سے شاخ و درخت
وہ یون جھومتا جاتا تھا تیرہ بخت	عزازیل سے کم نہ تھے اسکے کام	عزازیل بھی بھاگے سن لے جو نام
گرامی منش مجمع شوم ہین	نحوست جو اوس مین تھی بوم مین	ادھر تو سوار بدکردار و خونخوار

شیر کو اڑاکر رواں ہوا اسطرف خورشید آتش بدن نے پکار کر کہا کہ اے سوار عالی مقدار ان لاکھون ساحرون کا جو تیرے سامنے کھڑے ہین خون ان سب کا مین نے تجکو بخل کیا خوب پیٹ اپنا اور اپنے شیر کا بھرنا اور ہلال کا کلیجہ آپ کھانا گوشت بدن کا شیر کو کھلانا لیکن سر اسکا ہمارے واسطے لیتے آنا بس

سوار نے کہا بہت خوب اور سید ھا تیغ ٔ ٔم لیے آہی تو پڑا الملکہ ہلال کا اوسکی صورت دیکھکر یہ حال ہوا کہ
سکتہ ہوگیا رنگ چہرہ کا لبسان طائر رنگ حنا جسم کا لہو خشک منھ اوتر گیا رنگ سفید ہوا رعشہ تن مین پڑا
دل سے کہا بچانا اے عمرو کے خدا اور اس عرصہ مین اوس تیلے نے صف لشکر ساحران مین بہو نچکر شمشیر زنی
آغاز کی فوج ہلال کی آگے بڑھی تماشا سے جنگ اپنے مالک کا دیکھ رہی تھی اوس فوج پر العیاذ باللہ
جسکے دو ٹکڑے اوسنے تیغہ مارا دو ٹکڑے اسکے ہوے اسنے کلیجہ اوسکا کھا لیا اور شیر نے گوشت اوسکا کھایا
فوج مین تمام برہمی اور درہمی ہوئی من چلے بہادر تلوارین سحر کی اوسپر مارتے تھے اور ہزارون سحر کرتے
تھے مگر اوسپر کچھ اثر نہوتا تھا اور اوسنے تہلکہ ڈالدیا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ترک خنجر گذار سپہر آج تلوار لیکر
زمین پر اوتر آیا ہے اور ساکنان خاکدان عالم کو خاک و خون مین ملا رہا ہے تیغ کی چمک آئینہ جان مین جاکر
عروس مرگ کو جلوہ دکھاتی تھی بہت سے بغیر مارے بھاگ کھڑے ہوے بہت طعمہ شیر تیلہ سحر ہوتے تلوار اس تیلے
کی بے پناہ پڑنے لگی اور چارطرف سے ساحرون نے گھیر کر اوسپر حربہ سحر کرنا شروع کیے جب کچھ نہ بن آیا تو تیغ و ترسول
وغیرہ پکڑ کر یہ بھی آگرے کہ ٹکڑے ٹکڑے اسکے کردینگے قیامت کی لڑائی ہونے لگی ہلال کی فوج کا یہ حال تھا ابیات

پریشان و ترسان سراپا ہراس　　غضب ہا بپتی کا بپتی بد حواس
نہ پانون مین موزہ نہ سر پر کلاہ　　قیامت کے ترسان خدا کی پناہ
پڑے تیغ کے آن واحد مین ہاتھ　　کٹے ساحرون کے جو سر ایک ساتھ
کلیجہ لیا آپ بس اوسنے کھا　　دیا گوشت اوس شیر کو بس کھلا

جان حزین پر تمام ساحرون کے قہر خدا نازل تھا بلائے مبرم نازل ہوئی تھی مرگ سے دوچار تھے مجبور و
ناچار تھے یا تو اس گلستان فوج مین عنادل وار اپنی مالکہ کی لڑائی دیکھکر باغ باغ ہو رہے تھے یا تیل اوراق گل
پریشان اور ابتر ہوگئے تیغ کی ہوا نے باد خزانی کا کام کیا ایسی خزان بھی کم آتی کسی نے دیکھی ہوگی کہ یکایک
بیخ بنیاد نخل ہستی قطع ہوگئی آخر جب اون بیچارون کا کچھ بس نہ چلا تو بھاگ کر لشکر مہرخ مین جاکر
مل گئے بقدرت خدا اسوقت وہ تیلا کہ بھینٹ پا رہا تھا اور لہو اوسکے منھ مین لگا تھا بھلا وہ کب انکو چھوڑتا
تیغ علم کیے یہ بھی لشکر مہرخ پر آگرا ادھر نجاتا اور پلٹ کر ہلال پر آتا تو اوسکا یقینی سر کاٹ لیتا لیکن لشکر
مہرخ پر جا اوسوقت مخمور سرخ چشم معشوقہ شہزادہ نور الدہر نے آکر بڑھکر کہا کہ اے ملکہ مہرخ ہلال
نے آج بڑے کارنمایان کیے اور بڑی دیر سے میدان داری کر رہی ہے مگر اب اوس تیلہ کے ہاتھ سے یقین ہے کہ مار ڈالی جاے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لازم ہے کہ اوسکی مدد کیلیے کسی کو بھیجے مہرخ نے کہا کہ وہ سوار تو اسی طرف آگیا ہے اگر تم سے ہو سکے تو
روکو اوسکو ورنہ مین ایک سحر سوچ رہی ہون بادشاہ جادوان نے ایکدن مجکو بتایا تھا اوسکے
منتر کا ایک بول مجکو یاد نہین آتا ہے اسی سوچ مین اتنا عرصہ بھی ہوا ورنہ ابتک کب کا مین اوس
سوار کو یہین سے بیٹھے بیٹھے غارت کر دیتی مخمور نے کہا پھر آپ اجازت دیتی ہین مین جاؤن لڑنے کو
مہرخ نے کہا بسم اللہ اسوقت تو اوس گل باغ خوبی اور بادۂ خوش رنگ انجمن محبوبی کو غصہ آیا اجازت تو حاصل
ہی کر چکی تھی اپنے تخت کو آگے بڑھا کر چلی اور وہ پتلا جیسے ہی صف لشکر پر آگرا تھا کہ یہ سحر پڑھکر پکاری
ارے موئے رہ تو جا موم کے یا ماش کے آٹے کے پتلے تجھے بھی یہ طاقت ہوئی کہ ہمارے سامنے آتا ہے اور یہ کہکر
ایک سانپ جو بجائے چابک دست نازک مین لیے تھی دوڑکر اس پتلے پر مارا اور دوسرا اوس شیر پر لگایا
اور کہا اے شیر تف ہے تیری اس نامردی پر تجھسے تو ایک کتا اور بلی زیادہ غیرت رکھتے ہین نالایق اور
کمزور کا بھیجا ہوا تو آیا ہے اور میرے ہاتھ سے مار کھاتا ہے اور ذلیل ہوتا ہے یہ کلمات ایسے تھے کہ پتلا تو
اسیطرح موم کا یا آرد ماش کا ہوگیا اور گر پڑا بس اوسکے گرتے ہی ملکہ ہلال فگن کو ہوش آگیا اور یہ بھی
سنبھل کر اٹھی اوسکے بعد مخمور نے اوس شیر کو تیسرا چابک سانپ کا پھر لگایا اور کہا اے شیر مین تجھے کیا بگاڑون
مین نے تیری جان بخشی کی اور لے مین تجھے وہ چیز دیتی ہون جو کبھی کسی کو میسر آئی ہوگی شیر طلسمی کو
یا تو وہ ملی تھی یا اب تجھے دی گئی یہ کہکر وہ ڈبیا جسمین سیندور طلسمی تھا اور وہ طلسمی سیندور اوسکو
مقام بیابان آتش فشان مین کہ جب عمرو کو یہ جانب کوکب لیکر گئی تھی تو ملا تھا اور اسد کوہ
کے مالک کو اسی سیندور سے اوسنے قتل کر دیا تھا حال اوسکا جلد دوم مین اسی طلسم کے مذکور ہو چکا بس
اس سیندور کو اوسنے لگا کر ایک ٹیکا ماتھے پر اوس شیر کے دیا اور کہا جا ملکہ خورشید آتش بدن کو پکڑ
لا وہ سیندور ایسا تھا کہ جب شیر طلسمی نے اوسکی وجہ سے اوسکی عزت کی تھی تو اوس شیر کی جو سحر سے آتش
بدن کے بنا ہے کیا حقیقت ہے بس فوراً دھڑ دھڑ کا مارنا اور ڈکرتا ہوا یہ پھرا ادھر مخمور نے ہلال سے کہا کہ
رہو ملکہ ماشاء اللہ کیا کہنا خوب لڑین واہ واہ مین سچ کہون یہ سحر آتش بدن کا کسی سے رد نہوتا میرے
پاس اگر سیندور نہوتا تو یہ شیر کبھی اطاعت نہ کرتا اور ایک سحر افلاہمس مین آکر بادشاہ نے مجکو بتایا تھا
وہی اسوقت کام آیا ورنہ اوس پتلے سے بھی جان بچانا مشکل ہوتی لہذا کچھ اسمین بے عزتی نہین ہے اب تم
ٹھہر کر دم لو اور مجکو میدان مین جانے دو یہ کہکر اور سبکو سمجھا کر اوسنے جانب صف لشکر پھیر اور آپ نیز ارران نازیطرف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جلگاہ پہنچ گیا اُسوقت اُس ماہ پارہ کی یہ کیفیت حسن کی تھی کہ بسبب غضب کے آنکھین جو زیادہ سرخ ہوگئی تھین تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ساغر بادۂ احمر سے لبریز و سرشار ہین آنکھین آنکھون کی نرگس شہلا بیمار ہین اور بادام ہزار جان سے نثار ہین جو کوئی بادہ خواران ساغر چشم کا نام لے تو مست ہوجاے اور آنکھون پر زلف رسا کا جو عکس پڑتا تھا اور بالو نکا لہرانا اُنپر آجانا دو منی کیفیت دکھاتا تھا یعنی میخانہ پر گھٹا کا چھاجانا ظاہر ہوتا تھا ہرچند کہ وہ جام آنکھو نکے شراب حسن سے بھرے تھے مگر زہر قاتل بھی اونمین گھلا تھا جسنے کہ ایکبار بھی اُس جام سے کچھ رس اور فرز ادیدار کا لیا بس مارا گیا زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھا ساغر عمر بادۂ فنا سے اُسنے لبریز کیا ابروئے اُسکے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو سیہ مست میخانہ پر جھکے ہوے ہین رخسار تابان کا کیا بیان ہو اظہر من الشمس ایک بات ہے عیان را چہ بیان مگر بھولا ہین اُنمین غضب کا دو آئینہ سکندر آرزو کے پیش نظر تھے قربان جنکی صفا پر آئینہ شمس و قمر تھے فلک نے اپنے آئینہ خانہ مین آئینہ ہاے شمس و قمر کو لگایا تو مگر کبھی ایسی صورت دلپذیر کا اُسکو جلوہ نظر نہ آیا دہن تنگ وہ تنگ کہ جاے سخن اُسمین کہان شرم سے منھ چراتی مگر ایسی صورت کہین چھپتی ہے صاف روشن ہے کہ رعنائی و زیبائی کا وہ دہن مخزن ہے کان جواہر اُسمین پوشیدہ ہے ہی اُسکی یاقوتو نکا نقشہ ہی ہو نٹھ دو ٹکڑے عقیق یمن کے دانت رشک وہ در عدن کے کہانتک بیان کرون ابیات

ساغر بادۂ گلرنگ ہے آنکھو نپہ نثار
صاف ہے چہرۂ رنگین پہ گلستان کی بہار
راست ہے مثل الف سکہ وہ قد بالا
شک نہین ثابت اُسے تل کے تعوذ نے کیا

مستی حسن سے سرمست ہوے ہین ہشیار
مست سمجھین جو وہ آنکھین نظر آئین کالی
دال ہین جیسے الف دلمین ہی یون سکے جا
تل ہویدا ہے تو پھر رنگ نرالا کچھ ہے

ڈوریٔ آنکھو نمین نہین جمع ہو مین سیحوا
گھر کے آئی ہین گلستان مین گھٹا ئین کالی
دل بنا دال تو ہے دال کہ ہو جان فدا
جانکی خیر نہین دال مین کالا کچھ ہے

اس ناز و ادا سے وہ مہ پارہ غارتگر صبر و شکیبائی تخت سحر پر سوار ہوکر آنچل پلو کا دوپٹہ سنبھالتی پائجامہ کے پائنچے آگے ڈھیر کیے جوڑا اتر چھا باندھے مسکراتی ہوئی سامنے خورشید آتش بدن کے آئی اتنے عرصہ مین اُس شیر کو جو ٹیکا سیند و ر طلسمی کا دیکر اوسنے پھیر دیا تھا بس وہ ڈکارتا ہوا ملکہ خورشید آتش بدن پر آیا خورشید نے اُسوقت رو سحر پڑھکر ایک دو ہتڑ زمین پر مارا کہ ہی شیر تو اپنی بھینٹ پا چکا ہے اب اوسی طرح ماش کا آٹا ہو جا شیر کے ماتھے پر ٹیکا سیند و ر طلسمی کا دیا ہوا تھا وہ کب پھرتا تھا بس اوسنے آتے ہی ایک طمانچہ خورشید پر مارا خورشید نے طمانچہ اسکا ردکر کے اپنے

تئین پیر مار کر زمین کے اندر پہونچایا اور وہانسے پشت شیر پر آکر نکلی اور ایک ترسول اُسکے پیٹ پر اُسنے
مارا شیر نے پلٹ کر ایک ہاتھ جو اپنا مارا تو خورشید کو کھینچ لیا اور جھٹکا دے کر اپنی پیٹھ پر لادکر چلا
اُسوقت شمسہ جو اُسکی بڑی بہن الگ کھڑی ہوئی تھی اُسنے یہ حال اپنی چھوٹی بہن کا دیکھکر بیتابانہ
اپنے تئین قریب اُس شیر کے پہونچایا اور اُسکے پاس ایک گولا فولاد کا ایسا ہے کہ جس کسی ساحر صاحب
منصب اور مرحلہ کے مالک پر لگائے تو کام اُسکا تمام کرے پس وہی گولا اُسنے نکالکر اُس شیر پر مارا از
بسکہ وہ شیر بنایا ملکہ خورشید آتش بدن کا تھا اور اُسی کی طرف سے وہ بھی اس سحر کا ایسی اشیاء سے
زبردست سے ہو رہا تھا وہ گولا اُس شیر پر جو پڑا اُچھر کر وہ زمین پر گرا اور اُسیطرح ماش کا آٹا ہو گیا
ملکہ خورشید اُسکے پنجہ سے چھوٹی اور ہوشیار ہوئی یہان پر بعض داستان گویون نے بیان کیا ہے کہ ملکہ
ہلال سحر افگن سحاب دریا باری اور خورشید آتش بدن سے نہین لڑی ہے ملکہ اختر بنت
سہیلان فیل زور بھتیجی کوکب روشنضمیر کی واسطے دریافت حال ملکہ بران آجاتی ہے اور
وہ مقابلہ کرتی ہے اور جب وہ خورشید کے سحر سے مغلوب ہوتی ہے تو مخمور آکر ہٹاتی ہے اور اب
مقابلہ مین آتی ہے مگر بعض داستان گویون نے ابھی فوج بران کا مقابلہ کرانا مناسب نہین جانا کہ
سب فوج تو مہرخ کی لڑتی ہے ایک اکیلی اختر اگر لڑے کچھ حسن بیان نہین اس سے یہی بہتر ہے کہ ایک ہی لشکر کی
شوکت اور عظمت ظاہر ہو اور آج ہی تو ملکہ حیرت کو معلوم ہوتا ہے کہ لشکر مہرخ مین بھی قوت سحر و ساحری
بہت زیادہ ہے صرف عیارون کے بھروسے پر یہ لشکر نہین لڑتا ہے اگر لڑائی پڑیگی تو بڑی مار ہوگی اور ارکان
دربند ہوش ربا ابتک مہرخ کو ذلیل حقیر سمجھتے تھے مگر آج سے زبردست جاننے لگے حاصل مراد ملکہ مخمور لالہ فام
جب میدان مین پہونچی اور وہ شیر طلسمی سیندور کیوجہ سے خوب لڑا آخر مارا گیا اور شمسہ خورشید کو لشکر کی
طرف پھیر کر اب بمقابلہ مخمور آئی اور پکاری کہ بی مخمور شہنشاہ سے پھر کر تمنے تو بڑا زور پیدا کیا ہے
مخمور نے کہا مین کمزور کسدن تھی اور تمسے کب دب گئی تھی اور ہاتھ تمھارے سامنے کسدن مین نے باندھے تھے
جو آج تڑا زور میرا تم اگلنے آئی ہو ہان البتہ تم لوگونکی مین نے بڑی دھوم سنی تھی جب ملازم شہنشاہ تھی جب بھی
یہی غلغلہ سنتی تھی کہ صاحبان قلعہ ناظمہ بڑی زبردست ہین لیکن دور کے ڈھول سہاونے یہ نرا بھرم ہی بھرم تھا سو
آج وہ ہوا بگڑ گئی سارا بھرم کھل گیا بھلا مین پکھون تو کہ تم کیونکر مجھسے سر بر ہوتی ہو اور خورشید کو جو
پھیر کر لیگئی ہو کیا وہ زندہ بچے گی اسے تو یہ سیندور طلسمی جس شیر کے لگا ہوا تھا اُسکا طمانچہ کھا چکی ہے اُس کا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بچنا مشکل ہے شمسہ نے کہا اے مخمور اب زیادہ حد سے نہ بڑھو زخم پر نمک نہ چھڑکو لو اسکا مزہ چکھو یہ کہکر ایک قمقمہ اپنی جھولی سے نکالا کہ اس قمقمہ مین خاک قبر جمشید بھری ہوئی تھی پس وہ قمقمہ سینہ پر ملکہ مخمور کے مارا مخمور اُس قمقمہ کو دیکھکر سمجھ گئی تھی کہ اسمین خاک قبر جمشید ہوگی پس وہ قمقمہ آتے دیکھکر وہ پرواز کر گئی اور بلندی پر جاکر ٹھہری قمقمہ خالی گیا اور خاک جو اسمین تھی نکلکر اُڑی جو ساحر کہ آگے بڑھے کھڑے تھے وہ بیہوش ہو گئے مخمور نے فوراً باران سحر برسایا کہ وہ خاک دبگئی اور آپ زمین پر اُتری اور پکاری کہ اے شمسہ بڑی بیغیرت کی بات ہے تم لوگ بادشاہزادیان طلسم کی اور ناظمہ و زمیندارنیکی بڑی بڑی صاحب منصب و جاگیردار ہو کے خاک جمشیدی کے بھروسے پر لڑتی ہو اور آپکو ایسی ہی لیاقت مین سحر اور ساحری کرنا جانتی ہو حیف ہے دیکھو سحر اسے کہتے مین یہ کہکر ایک ٹپہ بال اپنے بالون سے نکالی کہ ایک ڈال یاقوت احمر کی ترستی ہوئی تھی اور اُسکو واکر کے چالیس تیلے یاقوت کے جو برابر انگشت کے تھے نکالے اور اُنکے ہاتھو مین تنکے اُٹھا کر دیے اور کہا یہ تلوارین بنجائین اور کچھ سحر ایسا پڑھا کہ وہ تیلے سب مثل انسان مبارز کے قد آور ہوے اور وہ ننگی تلوارین ہو گئیں پس اُن تیلون نے جاندار ہو کر عرض کیا کہ کیا فرمان ہے کیا حکم ہوتا ہے مخمور نے ارشاد کیا کہ سامنے جو یہ چھوکریان کھڑی ہین اور بہت بڑا ہجوم کیے ہین اُنکے سر کاٹ لاؤ پس وہ چالیس تیلے تلوار علم کر کے اول تو شمسہ پر حملہ آور ہوے شمسہ نے ہر چند چاہا کہ اُنکو رد کون مگر وہ کب رکتے ہین جب وہ تیلے اُسپر آپڑے سمجھی کہ مین گھر جاؤنگی اور مار ڈالی جاؤنگی پس فوراً پیچھے ہٹنے لگی اور سحر پڑھتی ہوئی بھاگ کر لشکر حیرت مین جو فوج کہ اُسکی تھی وہین یہ بھی آئی تیلے اُسکے تعقب مین جو آتے تھے وہ بھی قریب ہو چکر فوج پر حملہ آور ہوے اور زیر تیغ اُنھون نے ساحرونکو رکھ لیا بگیر و بکشید کا شور و غوغا بلند ہوا بہت تن بے سر ہوے شکار اجل صف شکن و صفدر ہوے وہ چالیسون تیلے غضب کے تھے کہ دم بھر مین مارے تلوارون کے انھون نے تہلکہ ڈالدیا تیغ تیز کے جوہر دکھا دیے ہزارون مارکر گرا دیے لاش پر لاش دھیر دھیر مردہ پر مردہ دم بھر مین اُنھون نے گرا دیا اور از بسکہ کرورون فوج ناظمان طلسم کی تھی اسمین ان چالیسون تیلون کا لڑنا حیرت کو ثابت تھا کہ سحر کی لڑائی ہو رہی ہے مگر جانتی تھی کہ کوئی سبب خفیف ہے یہان تیغ تیز نے مضمون مرگ کو بحر طویل مین نظم کیا رکن جسم کو جان سے بدل کر حذف کیا تھا قافیہ ہر ایک کا تنگ تھا فقرے تیغ کے بہت گرما گرم تھے نظم جان کا انتظام کچھ نہ رکھا تھا نثر مرگ کو پسند کیا تھا اور نظم کو پسند کرتے تھے تو بحر مضارع مین شعر نظم کرتے یعنی ایک کے دو دو کرنا خوب یاد تھا عروض صیقل بکف تیغ سب کو موت پڑھاتی تھی سبب زنار یاد دلاتی تھی یہ جنگ کا نقشہ تھا کہ ابیات

ستون پر تھا ہمت جوش وکار	لب زخم تھے ساحل جو ئبار	عبیری ہوئی خاک دشت نبرد
ہوا پر بجز خون نہ اُٹھتی تھی گرد	وہ آمد تھی اسکی کہ طوفان مرگ	برس تھی صنما ندر اسامان مرگ
زمین پہ گرے تن سے اُڑ اُڑ کے سر	ہوا سے درختون کے جیسے ثمر	سوار و پیادہ بوقت شمار
ہوئے آج بیجان ہزاران ہزار	تڑپ کر گرے خاک پر وہ لعین	گئے جانب اسفل السافلین

لشکریان حیرت اُن تیلون پر بیضے عقاب کے گولے فولاد کے نارنج ترنج گچھے سوئیون کے تلوارین خنجر وغیرہ ہتھیارون کے وار اور سحر کے حربے لگاتے تھے لیکن کوئی حربہ اُنپر اثر نہ کرتا تھا اور قریب وس بارہ سو جادوگرون کے اُنھون نے مار ڈالا تھا اب ایک غوغائے عظیم برپا ہوا اور حیرت کے لشکر نے سامنے سے ان تیلون کے جھرمٹ کھایا سمٹ کر جب وہ سب ادھر آئے کہ جہان حیرت استادہ تھی تیلے بھی اسی طرف حملہ آور ہوے اور قتل کرتے ہوے چلے آتے تھے اور ناظمان دربند بڑے بڑے شاہزادے اور شاہزادیان حیران کارنگین اسوقت کہ جب قریب تخت حیرت غوغا بلند ہوا اسوقت حیرت نے انگڑائی لی اور کہا کہ اپنا کام مجھے آپ ہی خوب ہوتا ہے کیونکہ اب مین ہاتھ پانون نہ ہلاؤن تو قتل ہو جاؤنگے سوا اور کیا ہے کیونکہ یہ تیلے آکر مجھے بھی تو ذلیل کرینگے ارے صاحبو یہ کیسی غیرت تمھاری ہے کہ ادنی ادنی اُنکے سحر تمسے رد نہین ہو سکتے اسوقت ابرق وزیر اپنے ہاتھی سے کود کر عرض پیرا ہوا کہ اے ملکہ ہم تو صرف ناظمون کی لڑائی دیکھنے آئے تھے اب آپ فرمائیے تو اس مخمور کی کیا حقیقت ہے اور ان تیلون کی کیا بنیاد ہے ابھی دم بھر مین اُنکو غارت کر دون اور مخمور کو پکڑ کے سامنے حاضر کرون مخمور نے آپ جانتی ہین کہ یہ کون سحر کیا ہے یہ وہ سحر ہے جو شہنشاہ نے روز نوروز ایک ایک سحر ہم سبکو جدا جدا تعلیم فرمایا تھا ہمکو اور کچھ بتایا تھا اور اُسکو یہ ڈبیا دی تھی معلوم ہوا کہ اُس ڈبیا مین یہی تیلے تھے جو عنایت کیے تھے پھر شہنشاہ کو عطا کر یا وہ تیلے غضب ہی کے تیلے تھے جو دیے تھے جنھون نے آج تہلکہ ڈالدیا ہے لیکن کچھ پروا نہین ہم بھی تو وزیر اُسی شہنشاہ کے کہلاتے ہین اور تعلیم اور پرورش یافتہ اسی کے ہین یہ چھوکری مخمور تو کیا ہے مہرخ اور اُسکے حمایتی کوکب اور برّان کو ہم جواب دینے والے ہین اور اُسکو پکڑ لانیوالے ہین یہ کہکر ابرق سات لاکھ جادوگر اپنے ہمراہ لیکر آگے بڑھا ایک دریا تھا کہ موج مارنے لگا ہزارہا نارنج ترنج اُچھلتا تھا اُس دریا مین گویا حباب معلوم دیتے تھے کہ تیرتے تھے غرض فوج تو موج مارکر لہراتی ہوئی اُسکے پیچھے چلی اور وہ بمقابلہ تیلان سحر پہونچا پکارا کہ لونڈی کا حکم بی بی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے حکم سے غالب نہین ہوتا ارے او بے ادبان بی بی کھڑی ہین اور تم بے ادبانہ چلے آتے ہو بس ادب سے قدم اُٹھاؤ جسطرح تم یاقوت کے پتلے تھے ویسے ہی اب تمھاری سزا یہ ہی کہ موم کے پتلے بنجاؤ کیونکہ جسنے تمکو بناکر مخمور کے سپرد کیا تھا اُسی نے بی بی کا تمنے پاس نہ کیا اور پاس کیا تو اس ادنی کنیز کا یہ کہکر ایک دستہ اُسنے زمین پر مارا کہ وہ پتلے یا تو خونریزی کرتے لڑتے چلے آتے تھے یا اُسی جگہ رہ گئے اور زمین سے شعلے آگ کے نکلے اور اُن پتلوں پر پڑے کہ وہ پتلے گل کے موم کے ہوگئے پھر اور شعلے نکلے اور وہ پتلے پگھل گئے بعد اس سحر کے ابرایق علیہ اللعن نے ایک پرچہ کاغذ کا اور دوات و قلم جھولی سے سحر کی نکال کے کچھ حرف بخط طلسمی سحر کے اُسپر لکھے اور اپنے لشکر کے ایک علم مین باندھکر مخمور سرخ چشم کے مقابلہ مین وہ علم لیکر آیا اور پکارا کہ او چھوکری شہنشاہ کے صدقے مین سحر و ساحری سیکھکر ساحرہ بنی اور معشوقہ شاہ ملکہ حیرت عالیجاہ کا کچھ لحاظ و پاس نہین کیون ہو سچ کہا ہی کہ کمینہ اپنی جہالت پر جاتا ہی موجب مثل بیت

نیکی کرنا بدون سے ایسی ہے	جیسے نیکون سے کی بدی تو نے

تو اپنے ذات کے جوہر دکھاتی ہی اور اپنی اوقات پر جاتی ہی مخمور نے یہ سنکر بغصہ کہا کہ بھڑوے تو اپنی تو پہلے ذات دیکھ پھر کسی اور کی ذات ضماد کو اگنا تو ایسا کہان کا کھڑا این کر آیا ہی وہی مثل ہی کہ کھر سے جو کھونٹا او سکو عرش کا ٹوٹا موڑی کاٹے لڑنے آیا ہے یا ذات کا بیان کرتا ہی مین کس بھڑوے کی لونڈی ہون کسنے مجھے خرید اہی تو البتہ سنتی ہون کہ ذات کا کبڑیا ہی اس طلسم مین اماں تیری کھرنی خالسے بیچتی پھرتی تھی میری اماں سرار جادو کہا کرتی تھین کہ سنڈریا کبڑن ابرایق کی ماں اچھا سودا لاتی ہی اور جیسے تو وزیر ہوا ہی اسوقت سے بھی ہزار جاپے تیری عزت اور جان بچائی ہے تیری شادی جب ہوتی تھی تو تجکو لڑکی ہی کون دیتا تھا ہمین دونون بہنون نے اور امی جان نے قسم کھا کر کہا نہین یہ کبڑا نہین ہی کیون تجھے یاد ہی ابرایق یہ باتین سنکر کھسکا اور بہت ترش رو ہو اور لڑنے سے دانت کھٹے ہوگئے غیرت سے درخت کی طرح زمین مین گڑ گیا اسی غیرت مین اسنے ایک روئی کا گالا جھولی سے نکالکر سحر اسپر دم کرکے جانب آسمان اُڑایا کہ وہ پنبہ لمحہ بھر مین ایک کوہ پر شکوہ بنکر مخمور کے سر پر آیا اور گرا ہی چاہتا تھا کہ اس کوہ وقار شیرین لب نے ادھر دیکھ کر سحر پڑھکر اوف جسکی وہ پہاڑ روئی کا گالا پھر بنگیا اور جلکر بھوسی بھوسی ہوکر اُڑ گیا اسوقت ابرایق نے کہا ٹراز ور تو نے پیدا کیا ہی یہ بھی شہنشاہ کی عنایت کردہ ہی نہ سے بخبر فریفتہ تھے نہین معلوم کیا بتا چکے ہین مخمور نے کہا بھڑوے پھر وہی باتین تو نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکالین تو یہ بھی جانتا ہی کہ حیرت جو تخت پر چڑھی کھڑی ہی یہ ذات کی کون ہی ارے ہم مطیع شہنشاہ
عیاران عمرو بن امیہ ہین یہ اُسکا اقبال ہی جو ہم کافرون پر فتحیاب ہوتے ہین اور ہونگے اور مکر زور
کسدن بختے جو آج زور پیدا کیا ہی نہ جیب ہی مجھسے دیے نہ اب اچھا اب سنبھل جا یہ کہکر ایک ناریل
انگیا مین سے نکالا یہ ناریل اگر افراسیاب پر بھی لگاتی تو کام دیتا ابرق گھبرایا اور اُسنے اُس ناریل
کو چرخ دیکر اسپر مارا ابرق اُسکو آتے دیکھکر زمین سے اڑا وہ ناریل پاؤن پر اُسکے لگ کر زمین پر
گرا پاؤن اُسکا زخمی ہوا باقی بچ گیا ناریل پھٹا کر لڑکھڑاتا ہوا زمین پر آیا لیکن سنبھلکر اُٹھا اور
ترسول سحر کا پکڑ کر دوڑا مخمور بھی پنجہ پکڑ کر چلی لیکن اُسنے قریب ہوکر ترسول کھینچکر مارا کہ وہ مخمور کے
کندھے پر لگا اُسنے سحر پڑھ کر رکھا تھا جو مار اتر سول کندھے سے لگ کر زمین مین گر گیا مگر شانہ اُسکا بھی
زخمی ہوا اور اُس نازک بدن نے شاہانہ نشانہ ہونے سے تیوری چڑھائی اور ہی شان حسن کی نظر آئی
کہ گویا خط طغرا مین بسم اللہ کاتب قدرت نے مصحف رخسار پر لکھی ہی غرض کہ بہ طیش و غضب تمامتر
اپنا جوڑا کھولتی ہوئی آگے بڑھی اُسوقت حیرت کھڑی اس جنگ کا تماشا دیکھ رہی تھی اوس نے
اپنے گلے سے مالا توڑ کر زمین پر پھینکا اور پکار رہی کہ ای مالے جا اس مخمور کو پکڑ لا وہ آکر سامنے مخمور کے
گرا اور لڑیان اوسکی ٹوٹ گئین موتی سب بکھر گئے ابرق نے دیکھا کہ یہ سحر ملکہ حیرت نے کیا بس
اُسنے بھی اپنی قوت و شوکت دکھانے کو پکار کر کہا کہ ای مخمور یہ دانے موتیون کے چن لے مخمور مسحور سحر
حیرت اُس مالے کے سامنے بکھرنے سے ہو چکی تھی وہ دانہ چننے لگی اُس نازنین کا ناک بھون چڑھا کر پائنچے
اٹھا کر جھکنا اور موتی چننا اور ہی لطف دکھاتا تھا گویا زہرہ فلک حسن و حیا ستارون پر جھکی تھی اور تارے
آسمان کے توڑ رہی تھی اودھر تو وہ موتی چننے لگی ادھر اس بے آبرو یعنی ابرق نے کمند اسپر ماری کہ
گردن کمر مین اُسکے پھندے پڑے اور بیہوش ہو کر گری ابرق نے کھینچا اور قریب تر لاکر مشکین اُسکی
اُسی کمند سے باندھین اور لیکر چلا کہ حیرت کو جا کر نذر دون اور عرض کرون کہ ای ملکہ آپکے خیال سے اور
سحر کے شریک ہونے سے پنجہ میرا اسپر قابض ہوا ادھر تو یہ اُسکو لیکر چلا سامنے یہ ماجرا ملکہ بہار جادو نے جو دیکھا
تاب ضبط باقی نرہی معشوقہ طرحدار بادشاہ لشکر اسلام سعد بن قباد شہریار فوراً تخت بنا آگے بڑھا کر چلی جیسے
بادشاہ اسلامیان سے اور اس سے راہ عشق و عاشقی پیدا ہوتی ہی اُسوقت سے ہمیشہ آنکھون مین آنسو بھرے
دیوانہ پن مزاج مین سمایا ہوا دل اپنا بھا دہ پرایا ہوا بہار کی خواہان رہتی ہی گل و بلبل کی بحث یہ ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیوانہ ہو ور وزبان یار کا افسانہ ہو اُسوقت جو ٹرنیکو نکلی عجب کیفیت اُسکے حسن کی تھی کہ سر پہ گھٹا چھائی ہوئی طائران خوش نوا نغمہ سرائی کرتے سامنے کچھ چمن گلہاے خوشرنگ کے ازخود پیدا ہوکر غائب ہوجاتے یہ معشوقہ اپنی زلفونکو پریشان کرکے گھٹا کالی بتلاے زلف پر اُسکی سنبلستان و ہر کی صدقے جان ہوجاتی سبزہ رنگ سبز بختان زمانہ کو سبز قدم خطاب یکر سامنے سے نکالدیتا سبزہ زار چمنستان عالم کو عشقمین اپنے پامال کرتا آنکھون مین سرمہ دنبالہ دار دیا ہوا ابرو سے ملا ہوا حلقہ نما ہوا یہ ظاہر تھا کہ ذقن حسن پر اُس حسینہ نے دو ہر صاد کیا ہوا ہی یا یہ حلقہ طوق محبت آہو چشمان زمانہ کیلئے پیدا ہوا ہے یا آہوان چین خلق کو پابند کیا ہی صفحۂ جبین کا ہونا ظاہر تھا کہ مالک حلب کے بیچمین ایک دیوار کھینچکر اس ملک کو دو حصہ کیا ہی بلبل اُس گل رخسار کو دیکھکر طوطی کیطرح پس آئینہ بیٹھکر نقش بدلوا رہنا چاہتی یا دگل بالکل ہوجاتی لبون پر مسی اوسکے لگی ہوئی پیشانی پر افشان چنی ہوئی لب لعلین پر لاکھا جما ہوا جوڑا دھانی گلے مین پڑا سینہ پر چھاتیون کا اُبھرنا اللہ اللہ از سرتا پا دہ جمال وہ جھمکڑا کہ صل علی مسدس

چھاتیان اُبھری ہوئی اور وہ جوانی کی بہار — جسکو بن دیکھے ہو نامحرمونکی جان نثار
ایسے پستان ہون ترنج شجر قامت یار — کھٹے ہوجائین جسے دیکھکے جنت کے انار
کچھ جھلکتے جو دوپٹے ہی کے تسے دیکھے — چھاتی بھر آئے یہ حیرت کی نگہ سے دیکھے
گول گول اُسکے سرین اور وہ بلوری ران — آئے دیکھے سے تن عاشق بیجان مین جان
پنڈلیان دیکھ پھڑک جائے نہ کیونکر انسان — شمع حسن ہین پروانہ ہین جنکی پریان
پانون اُس گل کے ان ہاتھونسے دباؤن کیا کیا — شعلہ رویونکو جو سچ پوچھو جلاؤن کیا کیا

بس وہ مہ پارہ قریب ابرلق ہوئی تخیر پکاری کہ بیت

بہار آئی فساد خون کی تدبیر کرتے ہین — اسی موسم مین دیوانہ کو سب زنجیر کرتے ہین

اے ابرلق ٹھہر دو پھول ہمارے گلستان محبت سے چنتا جا اے بہار آ و بس اتنا کہنا تھا کہ تمام لشکر اور ہر ایک سردار نے وزنامور نے دیکھا کہ نسیم بہار چلنے لگی اور ملکہ بہار جادو کے تخت پر جو گلدستے پھولونکے رکھے تھے اُسیطرح کے ہزارون گل میدانمین کھلے اور سیکڑون چمن نہالان خبر دار اور سایہ دار نظر آنے لگے حوض لبالب آبشارین جاری لاکھون طائران خوشرنگ اور شیرین زبان مرغولہ سنجی اور نغمہ سرائی کرتے تھے عجب بہار رنگا رنگ فزا اس بوستان پر افسون کی تھی کہ جان تمنا اسیر عشق ہوتی تھی بلبل بنکر آرزوے دید مین بطرح روضۂ رضوان غش ہوتی تھی جہانتک نگاہ

کام کرتی تھی چمنہا سے لاثانی بنے تھے جواہر کے درخت لگے تھے ہر شجر الیسا پر از رنگین و بہار تھا کہ رشک وہ قامت یار تھا ہر برگ وہاں کا کف رنگین دلدار تھا کسی جا عناب اپنے آب و تاب حسن کو دکھا کر لب رنگین معشوق کو شرماتا تھا شقائق گل سر پر ہنوں پر فائق نظر آتا خون چشم عشاق سے اپنے عشق میں رلواتا کسی جا سنبل تر گیسوے عنبر فشان کا ہمسر کہیں نرگس چشم تماشائی کو حیران کا رہنا تا برگ سمن میں انداز تیغ صفاہانی پایا جاتا لالہ با داغ خونی خونین جگران چمن الفت سے برابری کرنیکو تیار تھا لیکن بہتر از رخسار یار تھا درخت پھولوں سے لدے دولہن کیطرح زیور پہنے شرم سے جیسے عروس تو جھکتی ہے اسیطرح جھکے جاتے طاؤس سان مست خوش فعلیان کرکے ناچتے بیتر طاؤس فلک بلا گردان سبع سن وہ زبان کی او وہ ہٹ دکھا کر نخل بوسہ لینے سے رخسار یار پر جھانا یاد دلاتی گل سے گریبان چاک کرنیکی دلوں میں خواہش پائی جاتی تھی سرو شمشاد سہی قامتان دہر کو ایسا شرماتے کہ وہ غلامی بھی آزاد فرماتے کہیں بلبل نالہ کش کہیں قمری کا دل سرو غش تو کہیں خار زبان بنکر دعوی نالہ بہار کرتی نوک سبزہ بصورت زبان ہوکر بہار سے بھی تکرار کرتی مژگان یار کو نشتر مسار کرتی چشمہ اور نہریں شیشیں بصد آب و تاب جاری تھیں منہ اُسکے سامنے چشمہاے شمس و قمر کی آبداری نہریں لطافت بیز و صفا انگیز وار بست انگور کا بند و بست عقد ثریا کا ہم غیر خلاصہ یہ کہ ہر طرف دوران باد بہاری عروس بہار کے جوبن کی بڑھی تیاری کہ ابیات

باغ تیار ہوا واسطے اُسکے نایاب
مخمل سبز کہ سبزہ روشوں پر شاداب

نہریں وہ چمنیں وان چشمۂ خورشید کہ آب
روشیں کاہکشاں پھول برنگ مہتاب

طرفہ گلکاری ہوئی باغ کی دیوار و نیز
لوٹے رضوان بھی جسے دیکھکر انگار و نیز

رشک گلزار جناں جوش تراوت سے چمن
جا بجا نسترن و سوسن و نسرین و سمن

تختہ لالہ کا چراغاں کیطرح سے روشن
چشم نرگس گل خورشید سے بھی چشمک زن

رنگ میں حور کے چہرہ سے رخ گل تر انگ
زلف غلماں سے کہیں گیسوی سنبل بڑھکر

گرد پھولوں کے عنادل کے ترانوں کا سماں
قمریاں بیٹھی ہوئی سرو پہ سرگرم فغاں

ابر کو دیکھکے طاؤس گلستاں رقصاں
اپنے محبوب پہ ہیں سب سے زیادہ قرباں

چہچہے دیکے ہر اک زمزمہ پرواز کے ساتھ
جسطرح ساز کی آواز ملے ساز کے ساتھ

اُس باغ میں بہار بصد ناز و انداز داخل ہوئی اور چبوترہ بلور پر جاکر استادہ ہوئی کنیزان خوش قامت رنگین ادا گرد اُس ماہ لقا کے حلقہ کنان اور سبزہ باغ کے حسن کا اُسوقت عجب نقشہ تھا کہ دو پٹہ مخمل بلو کا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اوڑھے پائجامہ کے پائیچے کلائی پر سنبھالے سلوٹیں اور چین برابر ان کے پڑتیں کرتی پیٹ سے اونچی سینہ

اُبھرا ہوا یہ انداز پیدا کہ مسدس
دور ہے اونکے گلے سے ابھی ہیکل کا بوجھ
ہاتھ کب مہندیکی رنگت کو اُٹھا سکتے ہین
نازک ایسی ہے کمر چلنے مین سو کھاتی ہے بل
دور ابھی نام خدا ہے یان سحر خود بینی ہے

چشم پر بار گران ہے ابھی کاجل کا بوجھ
ایسی نازک ہین کہ اُٹھتا نہین ہلکا سا بوجھ
ہے سراپا جو قیامت تو ہے آفت چھل بل
وہ لگاوٹ کی ہین انداز کہ دل ہو بیکل

دوش سے آنچل سنبھلتا نہین آنچل کا بوجھ
تاب کب بارے نزاکت کے وہ لا سکتے ہین
ایسی رفتار جھیلا ہے کا بھی لجائے بکل
رنگ لائیگی غضب طبع مین رنگینی ہے

ہوا کے جھونکوں نے خوشبو جو اُن پھولوں کی ابرق کوہ شگاف
اور ناظمان طلسم کی ناک مین گئی بس یکایک جھومنے لگے اور مدہوش ہوئے پھر جو ہوش مین آتے گویا از خود
فراموش ہوئے یعنی نعرہ عاشقانہ مارنے لگے اور ہائے معشوقہ بہار طرحدار کہتے اشعار پڑھتے اس باغ
کی طرف چلے ہاتھ سے مخمور کو چھوڑ دیا سات لاکھ سپاہ ہمراہ لیکر ابرق لڑنے آیا تھا وہ تمامی لشکر ہی
گریبان چاک کیے اور سر پر خاک اوڑاتے دیوانہ وار بادل بیقرار اشعار پڑھتے چلے آتے تھے غزل

دو چار آنکھیں ہوئین کو ٹھے پہ آج اک یار جانی سے
خدا محفوظ رکھے ہر بلائے آسمانی سے

تری آنکھوں کی کیفیت ہے یہ جوش جوانی مین
کوئی ساغر بھرے جیسے شراب ارغوانی سے

سنایا مین نے حال زار جب اپنا تو وہ بولے
بس اب موقوف رکھو دل بھر آیا اس کہانی سے

یقین ہے گردش چشم حسینان سے نچھوٹے گا
اگر بچ بھی گیا کوئی بلائے آسمانی سے

مرے رونے سے بھڑکی اور دلمین آتش اُلفت
غلط مشہور ہے یہ آگ بجھ جاتی ہے پانی سے

جفائین یار نے چھوڑین فلک نے بسنا چھوڑا
غرض دونون یہ عاجز آئے میری سخت جانی سے

ہم ایسے چار بھی گریان جو آجائینگے محشر مین
بجھے گی آتش دوزخ تمام اُنکے پانی سے

وہ درد آمیز باتین ہین نے چلتے وقت کہدی تھین
بھر آیا اونکا دل قاصد کے پیغام زبانی سے

اور ادھر سے چند ناظمان در بند جن تلک وہ خوشبو پہونچی تھی مست مے محبت ملکہ بہار ہو کر یہ کہتے تالیان بجاتے آتے تھے غزل

ہے جنون دیکھو بیابان کو سواری تیار
آج گل چلنے کو ہے باد بہاری تیار

دل تو کہتا ہے نکل چلنے کو پر چلتے وقت
پیشتر دل سے ہوئی جان ہماری تیار

سرمہ اندھیر حنا قہر قیامت مسّی
فتنہ انگیزی کی ترکیبین ہین ساری تیار

ہار پھولون کا پہنتے ہو تو میری خاطر
بدھی زخمون کی کرے تیغ تمھاری تیار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پتھرے دیوانہ کی وحشت ہے زیادہ ہر سال	بیڑیان ہوتی ہین ہر مرتبہ بھاری تیار

یہ سب مجمع لاکھون آدمیونکا قریب اُس گلشن افسون رنگ کے جب پہونچا سامنے بہار چبوترے پر کھڑی تھی اُسکی صورت دیکھکر ہر ایک نے پکار کر کہا کہ اے ملکہ اس فصل مین تو بہت شورش خون اور ولولہ جنون ہے یہ جی چاہتا ہے کہ اُس نطفہ حرام افراسیاب ناکام کو ایسا کچھ بنائیے کہ ہولی کا بھڑوا کر دیجئے اور بہار حسن اور گلزار سحر کی اسکو بھی سیر سبز باغ دکھلا کر دیوانہ کر دیجیے اور ہر رنگ بلبل آپکے گل رخسار کی مدح سرائی مین نغمہ سرائی کیجیے اور آپکے ہوا خواہ اور عاشق شیدا کہلائیے اور چاہنے والے مشہور ہوجیئے اور آپکے دشمنونکو ایسا خار غم دیجیے کہ سب پھڑک پھڑک کر مر جائین اور دہر کیطرح منھ انکا کالا ہو جاے اور اس طلسم سے بوم کیطرح نالیان بجا کر انکو نکالدیجیے غرض اے ملکہ ہم تو آپکے گل رخسار کے بلبل ہین ملکہ نے قریب اپنے ابرلیق کو بلا کر کہا کہ اے عاشق تن بلبل ہر جائی ہونا ہے تم ابھی میرے سامنے اسطرح چہچہے کرتے ہو اور مرتے ہو دم محبت کا بھرتے ہو کچھ دیر مین ہوا بھر جائیگی اور یہی نالا اور شیون کرو گے اور کسیکے دام محبت مین گرفتار ہو کر یہی فریاد زبان پر لاؤ گے مجھے تمھارے قول فعل کا اعتبار نہین اور کیونکر یقین ہو اگر حقیقت مین تم افراسیاب خیندول کو رقیب اپنا سمجھتے ہو اور میری بہار حسن کی سیر کرنا چاہتے ہو تو مجھے رسوا نہ کرو میرا نام زبان سے نہ لو آہ و فغان لب پر نہ لاؤ اس افراسیاب کی فوج کو مار کر بھگا دو اور اس کلمجڑی کنجی یعنی ملکہ حیرت جادو کو کہ جو میرے ہوتے سلطنت طلسم کے تخت پر بیٹھی ہے ذلت و خواری کیساتھ خوب مار کر باہر طلسم کے کردو ابرلیق نے کہا اے ملکہ میرا دل تجھپر صدقے اور جان میری تیرے ناخن پا پر سے نثار ہے یہ کتنی بڑی بات ہے جو تونے کہی افراسیاب تو کیا مسخرا ہے ہم تو تیرے حکم سے ساحری سے لڑنیکو حاضر ہین کہ بیت

ہے یہ توسن سخن کی تیزی مجکو بیان تا کاسہ	چلنا زمین کا کیا ہے اُڑدون آسمان تلک

یہ کہکر ابرلیق پھر تلوار سحر کی بنا کر پھرا چلتے وقت ملکہ نے کہا لو پھر ہمسے بھی یہ خلعت سرکار بہار کا ہے پہنتے جاؤ یہ فرما کر ایک گجرا پھولونکا اپنے ہاتھ سے اتار کر اُس نا فرجام کے ہاتھ مین اُس لالہ فام نے باندھ دیا اور ایک ایسا سحر کیا کہ لشکریون کے ہاتھ مین ایک پھول اُس گلستان سحر کا از خود آ گیا کہ وہ سب اُسکو سونگھنے لگے آگے آگے ابرلیق اور پیچھے پیچھے وہ سب فوج بے طریق پھری ابرلیق نے افسران لشکر سے پوچھا بھئی کہو تم سب کا کیا ارادہ ہے افراسیاب سے لڑوگے یا نہین سب نے کہا کہ ہم اُس حرامی کھوسٹ افراسیاب کو اور اُس ڈھڈو حیرت کو کیا سمجھتے ہین اونکے تابع حکم تھے سو اب وہ بھی بات نہین ملکہ بہار کے جان نثار دو نمیں

آج سے ہوے اس ملکہ کے حکم سے آپ جس سے لڑینگے پہلے ہم جانبازی کرینگے اور تلواریں مارینگے غلامان
کا کام یہی ہی کہ تلواریں کھائیں اور عاشقوں کا دستور یہی ہی کہ رضاے محبوب کیلیے سر اپنا کٹائیں ابرلیق
نے کہا شاباش اے جوانمردان عرصہ نبرد عاشقی یہی چاہیے مصرعہ این کار از تو آید و عاشق چنین کنند
بہتر ہے دیر نہ کرو افراسیاب تو یہاں نہیں ہی پہلے اسی لکاتہ گیسو بریدہ حیرت بدسیرت کو تو
پکڑ کر سامنے ملکہ بہار کے لیچلو اور اوسپر سے قربان کرکے ذبح کر ڈالو سب فوج حربہ ہاے سحر لیکر
ہمراہ ابرلیق لینا لینا کہکر چلی حیرت بادشاہ طلسم کی زوجہ ہی اور بڑی ساحرہ ہی اس سحر کو دیکھکر
بہار کے غضبناک ہوئی مگر خیال مین آیا کہ یہ وہی بہن تیری ہی کہ کل ظلمات جو آئی تھی اوس کو تونے بلایا تھا
اس نے کیا کیا نئی ظلمات کے قتل کی تدبیر کی آخر عیاروں نے اوس کے طرفداروں نے
کام اوس بیبیوا کا تمام کیا اور پھیر تیرا گھر بھر الملک و مال بہ قرار رہا اے حیرت ذلت ملکہ بہار کی اچھی
نہین تمام ناظمان طلسم پر اسکی عظمت ثابت ہی تو بہتر ہی کہ بہن ملکہ طلسم کی ایسی زبردست ہی
ملکہ بھی ایسی ہی زبردست ہوگی بس یہ سوچکر یہ تو چھپکے کھڑی رہی اور جو ناظمان طلسم کے مسحور ہونیسے
بچے تھے وہ سحر پڑھکر اپنے تئین بچانے لگے اور ادھر بہار کو بھی یہ منظور رہا ہی کہ نصف فوج حیرت کی مسحور
سحر بہار ہو اور نصف باقی رہے کہ مسحور شدہ لوگ انسے لڑیں اسوجہ سے وہ ناظم مسحور ہوے تھے اور بعض نے
خاک جمشید ناک مین لگائی تھی کہ خوشبوے گلہاے باغ سحر انکی ناک مین جو آتی تھی سو تاثیر نہ کرتی تھی مگر
اسپر بھی یہ کہتے تھے کہ دیکھو بھائیو فی الحقیقت آج بہار جادو کے حسن کی عجب بہار ہی ملکہ حیرت
جادو اوسکی لونڈی معلوم دیتی ہی کون ایسا مرد سنگدل اور کونسی عورت ایسی سیہ قلب ہوگی
جو ملکہ بہار کو پیار نہ کریگی بعض عورتیں جو قریب بادشاہ کے کھڑے تھیں انسے کہتی تھیں کہ گھٹنی تم ہمکو سمجھیا اگر
ہنسوگے لیکن تمھاری جان کی قسم ہر چند کہ ہم سن زیادہ رکھتے ہیں اور دیوث بازی اور ایسے اختلاط رگڑے
جھگڑے سے نفرت عار ہمیشہ ہمکو ہی مرد کی صحبت کا کیا کہنا گو وہ مزا تو نہین ہوتا مگر جی بھر جاتا ہی نہین
اسوقت خاک مین ملے یہ مزا اور آگ لگے اس اجڑے بخت ملکو بہار کا جوبن دیکھکر بار بار یہی جی چاہتا
ہی کہ دوڑکر اسکو گلے سے لگائیں اور لپٹ کر خوب پیار کریں اور ملکہ حیرت یا افراسیاب یا اور کوئی اگر ہمکو
رد کیے تو ماریں اور لڑکر مرجائیں اور جان اپنی دیدیں یا انکی جان لیلیں ہر دم انکو جواب دیتے تھے کہ اے
ملکہ تم سچ کہتی ہو ہمارے دلکو بھی اس بہار کی صورت بھین کیے دیتی ہی اب چاہیے جان جاے یا رہے مگر کہنا تو یہ قبل ہی کہ بیت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عشق وہ کیجیے حسین کوئی پہچان نہ جائے — جان جائے تو بلا سے یہ کوئی جان نہ جائے

ہم سچ کہیں ملکہ حیرت جادو اُسکی دشمن اور افراسیاب جادو اُسکا تشنہ خون ہی اور ہم قدیم
نمکخوار اِس سرکار کے ہیں اور ملکہ بہار جادو ور حیرت سے مقابلہ ہے شہنشاہ کے سرداروں اور عزیزوں
سے لڑائی رہی مگر وہاں آداب عشق اور یہاں پاس نمک پس اس سبب سے ہم خاموش ہیں نہ ادھر ہوتے ہیں
اور نہ اسطرف کھڑے تماشا دیکھتے ہیں بھلا کوئی بھی ایسی معشوقہ پر ہاتھ اُٹھاتا ہی ہماری بلا حیرت کی طرف
سے لڑتی ہی اگر حیرت غالب آئی اور اُسنے بہار کو مار لیا تو سچ تو یہ ہی کہ ہمکو بڑا ہی صدمہ ہوگا اور اگر حیرت کو
اُسنے مار لیا تو ہم خوش ہونگے اور بدل اُسکی اطاعت کرینگے اور بہار کے ہلاک ہوتے ہی ہم بھی اپنے گلے کاٹ ڈالینگے حیرت اور
افراسیاب سے تو نہ لڑینگے کہ نمکحرام نہوں باقی اب اپنی جانپر اختیار ہی یہ کہکر بے اختیار رونیلگے اور یہ غزل اپنے حسب حال پڑھنے لگے کہ

غزل

حیرت ہی ہو نہ زلف و رخ یار سے بگاڑ — رہتا ہی ورنہ کافر و دیندار سے بگاڑ
مثل نسیم ہوں چمن روزگار میں — گل سے بنا ہی ہی نہ مجھے خار سے بگاڑ
اُس مہ کی مہربانی سے اپنی ہی زندگی — غیرت سے مر گئے جو ہوا یار سے بگاڑ
آزردہ ہیں وہ بوسۂ لب کے سوال پر — شیرینی کے لیے ہی نمک خوار سے بگاڑ
تیرے سوا کسی سے علاقہ نہیں مجھے — زیبا نہیں ہے خادم سرکار سے بگاڑ
اے بحر حسن لہر یہ کیا آئی ہی تجھے — رکھتا ہی اپنے تشنۂ دیدار سے بگاڑ
دیوانے آجکل سے کچھ آتش نہیں ہیں ہم — مدت ہوئی کہ ہی سر و دستار سے بگاڑ

ادھر تو کل لشکری جو کہ ہوشیار بھی تھے اُونکی تو یہ کیفیت ہوئی تھی اُدھر اُنسے ابر تیغ برہنہ کرکے بڑھکر ٹوٹ پڑے بہار
کے برور سحر بنا کر اُڑا لائے اور لشکر حیرت بگڑ گئے یہ فرہاد منش عشق میں اُس شیرین غدار ملکہ بہار کے خود ہی جان
دینے پر تیار تھے اُس آفت آسمانی کے آئینے ناچار جان بچانیکے لیے یہ شعر پڑھتے ہوئے حربۂ سحر کے پکڑ کر اُس فوج کیطرف چلے کہ

بیت

بہار ہی میں ہوئی بجا رہی نہ بادۂ رنج و محن نہ دیکھا — ہمیں غنیمت یہی ہی بلبل رو خزاں میں ہمنے چمن نہ دیکھا

اتنے دونوں فوجیں باہم ملگئیں تیغ سحر چلنے لگی ہوا اُسکی صرصر قہر بنگئی نخل جسم کٹنے لگے زنگار آہن بھی
آنچ سحر آئینہ جان سبزہ زنگاری بنا ابر مرگ گھر آیا گلشن دہر میں تاریکی موت پھیل گئی ماتم پڑ گیا باد خزانی
نے نیا شگوفہ چھوڑا کہ جوان نہ بوڑھا چھوڑا جوہر تیغ گلزار کی بہار دکھانے لگے آتش شمشیر و خنجر سے گلستان حیات
میں آگ لگی برق سحر گلزار اماں سے نہ ٹلتی تھی زخموں کے چشمے اور خون کے فوارے جاری ہوگئے کمندیں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کمندین سنبل باغ بنکر پریشانی دکھانے لگین ہر برگ جان بلبل کے لیے سلسلۂ عناب مین نشتر بنا آسیب بنا ہر ایک کو ہیولی النقیب اُس باغ مین بلبل بنکر زمزمہ سنج ہوئی رنج زرد گینے کا پھول نہا لجت سیاہ مبارزوان زلف سنبل کا پتا دیتا داغ دل لالہ کا نشان دیتے تھے خنجر عریان شاخ گل بنے تھے زخم جسم پر برنگ گل خندان تھے ایسا خون روان ہوا تھا کہ وہ بیابان ارغوان زار بنا تھا تیر سن سن چلکر نسیم صبا کی رفتار گلشن رزم مین دکھاتے تھے اوس حیرت کے لشکر پر ہو گئی تھی رگ ابر جان کے لیے نوک شمشیر کا نشتر کرتی تھی کہ خون بہاتی تھی جسقدر گلبدنان یاسمن پیکر ناظم طلسم تھین وہ خون مین شمر البور ہو کر گلنار پوش تھین راحت فراموش تھین گنج شہیدان مقتولون سے تھا کہ انارستان چمنستان جنگ مین کھلا اور علاوہ تیغ و تبر و شمشیر وغیرہ چلنے کے سحر بھی طرح طرح کے ہو رہے تھے کسی نے کسیکو جلایا تھا کسی نے دریا بنا یا تھا مینھ برسایا تھا بہر خون پیتے تھے چڑیلین چلتی تھین منتر جنتر پڑھے جاتے تھے بہر دن گرے آنے کے سناٹے ہوا ہے باغ سحر کے چلنے کا پتا دیتے یون چلتے تھے کہ نسیم وزان تھی نارنج ترنج کے چمن کے ہر طرف لگے تھے اونسے سوائے رنج کے اور کیا حاصل تھا بیکار نام اُن کا نارنج رکھا تھا نخل تن برنگ چنار آتش سحر سے جلتے تھے آفت کا سامنا تھا یہ نقشہ تھا کہ

غضب کی تھی پیچھے پڑی تیغ تیز
تھا بھیجتی تھی طلب پر طلب
اُٹھاتے قدم کو اگر وہ لعین
ڈھکیلا جہنم مین ایذا کے ساتھ
ہوا منقطع کافرون کا ثبات
بدن سے کہا جان نے اب سفر کی خبر

نہ جا ہی اماں تھی نہ پائے گریز
اُٹھے وہ تو کا نہ جو نہ بیٹھے اجل
بگڑتی تھی یا نو نگوڑن کی زمین
وہ حاصل اجل کو تھا اونہین سوخ
گئی ایکدم مین دوروزہ حیات

برستے نہ تھے تیر پر تیر سب
چلے دو قدم گر پڑے سر کے بل
وہین تیغ نے دیکھے گردن مین ہاتھ
بہت دب گئے زیر سنگ و کلوخ
اماں تھی زرہ کی نہ بکتر کی خیر

جب اُس جنگ کو طول ہوا اور ہزارون ساحر حیرت کا آئین ترک کر داخل جہنم ہوا ملکہ بہار رفتار و سفا کہ یکہ تنہا اُس باغ مین کھڑی ہوئی تماشا دیکھ رہی تھی اور اُسنے مخمور کو جو ہاتھ سے ابرِ تیغ کے چھوٹ گئی تھی اٹھوا لیا تھا اور بڑی دیر تک سحر پڑھکر افسون ملکہ حیرت کا اسیر سے رد کر کے اوسکو ہوشیار کیا وہ بھی صف لشکر مہرخ مین آکر ٹھہری تھی اور یہ تماشا دیکھ رہی تھی اور لشکریان مہرخ کی زبان سے صدائے احسنت مرحبا سحر پر بہار کے جاری تھے بہار کا اُس وقت یہ حال تھا کہ دوست دشمن سب کی زبان سے مرحبا مرحبا کا شور اُسکی نسبت بلند تھا اور اُسکے حسن پر ہر ایک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جی سے نثار تھا حیرت نے اسوقت چاہا کہ طبل بازگشت بجواؤن اور پھر جاؤن لیکن خیال گذرا
کہ اب میرے پھر جانے سے کیا ہوگا جو لوگ کہ مسحور یہ سحر بہار ہو گئے ہین وہ ہوش مین کسی طرح نہ آئینگے
جبتک کہ سحر بہار نہ رد کیا جائے ناچار اب مجبور لڑنا چاہیے کیونکہ بسبب کثرت سپاہ ابرلق اور اُسکا
لشکر مسحور شدہ تجھ تک پہونچا نہین ورنہ ابتک وہ سب تجھپر آپڑتے اور پھر کب تک آخر لڑتے
بھڑتے اگر وہ تجھ تک پہونچ گئے تو بہت بڑی ذلت کا سامنا ہوگا بس ایسا کچھ سوچکر اسنے اشارہ کیا کہ
تمام لشکر کے جو اُسکے جلو مین ہمراہ رکاب تھا اُسکے علم جلوہ گری پر آئے اور ہزارہا نقارے بج گئے
اسوقت عمرو اور قران وغیرہ عیار جو سر برق کو دیکھنے آئے تھے وہ بھی علیحدہ کھڑے اُس
لڑائی کا تماشا دیکھ رہے تھے اُنھون نے آپس مین کہا کہ بھائیو اب غضب کا سامنا ہے حیرت خود لڑنے
آیا چاہتی ہے اور وہ زوجہ بادشاہ طلسم ہے یقینی سحر بہار رد کر دیگی اور سحر کے رد ہونے سے بہار بیہوش
ہو جائیگی اُسوقت مہرخ لڑنے لگیگی ایک وہی اب لڑنے سے باقی ہے پھر وہ بھی ہر طلسم سے سامنا نہین
کر سکتی ہان لڑائی البتہ بڑی گھمسان کی ہوگی پھر اُس سے فائدہ ہی کیا ہے سوائے اسکے کہ ہمارے
لشکر کی آئندہ شکست ہوگی اور مال بھی ضائع جائیگا بس لازم ہے کہ عیاری کرین عمرو نے کہا اچھا
مین عیاری کرکے حیرت کو رد کرتا ہون یہ کہکر چاہتا تھا کہ کچھ فکر کرے اور یہین مکاری عمرو عیاری
مین دوڑائے ہنوز یہ کچھ کرتب نکرنے پایا تھا کہ وہان ابرلق مع لاکھون ساحرون کے حیرت کو اور
افراسیاب کو گالیان دیتا ہوا لشکر کو لڑاتا لشکر قتل کرتا مارتا لڑتا ہوا قریب حیرت کے پہونچا
اُدھر مہرخ نے قصد کیا کہ اب حملہ کرکے ناظمان طلسم کے ڈیرا پر جا پڑے اور اُنکے خیام و بارگاہ کو جلا دے
مال و خزانہ لوٹ لے اور ہر طرف آتش فساد کو ایسا مشتعل کرکے کہ جسکا بجھانا آب تدبیر سے نہو سکے اور
چارطرف سے ہر ایک کو گھیر کے پس پا کر کے جانب جہنم پہونچائے کیونکہ جانتی تھی کہ اب سوائے حیرت کے اور کسی
مین تاب جنگ باقی نہین ہے سب مدہوش ہین یہی وقت ہے لڑائی اپنی طرف کی بن پڑی ہے یہ سب اپنے
اپنے ارادے مین تھے ہی کہ ناگاہ آسمان پر برقین چمکین اور رنگ برنگ کی سبز و سرخ بجلیان کوندنے
لگین اور موتی برسنے لگے اور شہنشاہ جادوان افراسیاب بے ہمتا کو دیکھا کہ تخت نکبت پر سوار پریزادان
طلسم تخت کاندھے پر اُٹھائے آگے آگے ویسا ہی تجمل کہ جیسا اکثر بیان ہوا ہے اور پس پشت اُسکے چار لاکھ جادوگر
سامری کو وقت اسباب ساحری سے پیراستہ ہمراہ رکاب شہنشاہ عالیشان پیدا ہوئے اور بادشاہ نے یہ سب ماجرا ابرلق کا دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور تمام لشکر کو اپنے مسحور پاکر نظر جو کی تو ملکہ بہار کو گلشن سحر مین کھڑے دیکھا کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا آہ سرد بھری اور اُسی طرف چلا بس قریب پہونچتے ہی ہوائے باغ سحر جو لگی سراپائے معشوقہ دیکھ کر بیچین تو ہو گیا تھا ہی ہوائے باغ سحر سے اور بھی زیادہ ہوائے محبت بڑھی اور چند شعر عاشقانہ زبان پر جاری کہ ابیات

چنان بلند نہ شد سرو ناز پرور او
ہنوز سر نہ کشیدست سبزہ تر او
بہ نیم جرعہ کہ بر نرمش اتفاق افتد
ز برگ لالہ و نسرین کشید فتر او

کہ سرو ناز تواند شدن برابر او
بنازم آن مژہ شوخ را کہ در دم قتل
فراغت ست مرا از بہشت کوثر او

ز تو بہار رخش آفت خزان دو رست
چنان نہ کرد کہ حاجت شود بہ خنجر او
چہ گفتہای ہلالی تو وصف تازہ گلیست

یہ اشعار پڑھکر بہار کیطرف مسحور ہو کر چلا تھا کہ یکایک ایک طائر خوش رنگ ایک طرف سے اڑتا ہوا آیا اور کان کے پاس سے یہ کہتا ہوا نکل گیا کہ شہنشاہ ساحران یہ باغ سحر ہے کہ جہان آپ جاتے ہین سنبھلیے اسوقت گل رخسار معشوقہ بہار بالکل خار زار سمجھیے ورنہ وہ آسیب خزان پہونچے گا کہ کبھی بہار رہی اس طلسم مین نہ آئیگی دشمنونکی آپکے جان جائیگی طائر تو یہ کہکر غائب ہوا اور بادشاہ کو ہوش آگیا اور پکار اکر باشیداری نمکحرام پر غضب کیا تو نے کہ سب لشکر میرا مسحور کیا ملکہ بہار کا رنگ سفید ہو گیا بہار حسن پہ خزان آئی غنچہ سربستہ کیطرح خمول ہو مرجھائی اور بادشاہ نے اُمت جو کیا ایک شعلہ آگ کا نکلکر چمنستان بہار مین گرا کہ وہ گلشن جلنے لگا دل بہار چمن مین آگ لگ گئی گل ہر ایک انگارہ ہو گیا آتش گلستان زرقی پر ہوئی سنبل مو مین کی تشکل بنگئی نرگس کی آنکھ مین وہ دھوان لگا کہ اندھی ہو گئی تخت چمن سے گل معزول ہوا فوج بلبلان نے شکست کھائی خزان کے لشکر نے گھیر لیا نہرین مثل چشم اعمی کور ہو گئین فوارے رونے لگے غنچہ بسورتے تھے گل نے گریبان چاک کیا لالہ کا دل غم سے خون ہوا سرو نے سر کو پر از خاک کیا دم بھر مین یہ حال ہوا کہ ہوا ہی بدل گئی وہ گلشن جلگیا بدلے اس باغ نگارین کے خاک کا ڈھیر ہر سمت نظر آتا تھا نہ وہ سبزہ کی تراوٹ نہ لہلہاہٹ نہ خوش فعلی نہ زمزمہ سرائی مرغان بوستان قمری ہر ایک نالہ کنان بلبل مرثیہ خوان جانوران خوش الحان مرثیہ بھی پڑھتے تو سوز پڑھتے تھے چند حال گلشن پر دلسوزی کرتے تھے یہ حال تھا کہ مسدس

نخل ماتم ہوے سب گل جلی صرصر قہر
پہونچی اس جوش تلاطم کی ہوا شہر بشہر

سبزہ تھا رنگ نے ظلمت آئینہ نہر
تمام چھوڑا نہ خرابی سے نہ کوئی چھوڑا

ابر اندوہ سے تاریک ہوا گلشن دہر
طرفہ اس باد خزان نے یہ شگوفہ چھوڑا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

موج سبزہ تھی کہ تلوار تھا اس گلشن مین	رخت گل خون سے گلنار تھا اس گلشن مین	تیز کیا موت کا بازار تھا اس گلشن مین
جعفری جعفر طیار تھا اس گلشن مین	تیغے تیغے کو کمی خنجر مرجان سے نہین	جو انار او سمین ہو کلم گنج شہیدان نہین

ملکہ بہار جلنے سے اوس گلشن سحر کے بیہوش ہوئی اسکو تو کنیزین اوٹھا کر پالکی پر ڈال کر جانب خیام دربار کے لے گئیں اور بادشاہ نے ڈانٹا کہ ٹھہرو تو سہی ملکہ امورد دیکھو تو مین کیا کرتا ہون یہ نعرہ کر کے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ ایک ابر گھر آیا اور باران سحر برسنے لگا وہ جو ابریق کے ساتھ لوگ تلوارین کھینچے گالیان دیتے چلے آتے تھے وہ ایک ہی مقام پہ پا بگل ہو کر رہ گئے اور ابریق کو بعد دم بھر کے ہوش آیا اور جتنے سردار ناظمہ و ناظم وغیرہ تھے مع سپاہ کے سب ہوشیار ہوے پھول جو ہاتھ مین تھے اور گجرا کلائی مین ابریق کے بندھا تھا وہ سب پھول مرجھا گئے اور سب ساحر اپنا حال کثیر الاختلال دیکھ کر کمال ہی محجوب اور صاحب انفعال ہوے عرق انفعال مین نہا گئے اور فرط ندامت سے شرمندہ ہو کر سر فگندہ ایک جگہ کھڑے ہوے افراسیاب نے اپنے ساتھ والون سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمنے معلوم کیا کہ یہ آفت میرے لشکر پر کسکے سحر نے ڈھائی تھی یہ نئی حیرت صاحب کی بہنیا صاحب کا سحر تھا دیکھو بہار نے کیا سلوک کیا ہے اور قریب حیرت آکر جو دیکھا تو حیرت آنکھون مین آنسو بھرے بال بکھرے کھولے جیب اور سن تخت پر بیٹھی ہے اسنے اپنے تخت پر اوسکو بلا کر گلے سے لگا لیا اور کہا رنج نہ کرو تمھارے ہی بہن کا تو کرتوت یہ تھا ای ملکہ بڑے بڑے ساحر جو یہان تھے اُن کا کیا حال اس سحر مین گذرا تھا ملکہ نے کہا ای شہنشاہ آپ باتون باتون مین جوتیان نہ ماریے مین کیا جانون کہ بگڑی ہین کیسی اور خالہ کیسی ابریق وزیر آپکا البتہ بلبلایا ہوا تھا باقی اور ناظمہ تو خوب خوب لڑین آپ الگ صم بکم بنی ہوئی کھڑی تھین یہ ابریق تمھارا بڑا چہیتا اور بڑے ساحر اور افسر اور ساری فوج اور تمام لشکر بہار کے عشق مین جوش و خروش کرتے میرے قتل پر آمادہ آپکو بُرا بھلا کہتے آتے تھے شاہ نے کہا کسیکا کچھ قصور نہ تھا وہ سب مجبور اور مسحور تھے بھلا اب تو انسے بلا کر پوچھو ملکہ نے کہا جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب پوچھنے سے کیا فائدہ اسی طرح ایکدن سب ملکر مجھے مار ڈالینگے اور آپ کہیے گا کہ کسیکا قصور نہ تھا قصور کیون نہ تھا یہ بھڑوے ساحر کیون کہلاتے ہین جو ایک چھوکری کے سحر مین اسطرح دیوانے ہو جاتے ہین نام بڑا درشن تھوڑے انکو غیرت نہین آتی اور سحر ساحری سیکھتے نہین عیش مین بھڑوے پڑ گئے ہین حرام کی روٹی کھاتے ہین شاہ نے ابریق اور افسران فوج کیطرف دیکھکر کہا صاحبو سنا تمنے کہ ملکہ طلسم کیا فرماتی ہین اب تمھین غیرت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چاہیئے ملکہ کے سامنے عذر کرو اور اپنی بیکسی اور مجبوری بیان کر کے تقصیر معاف کراؤ پس ساحرون کے سب سردار دوڑ کر ملکہ حیرت جادو کے آگے رو رو کر عجز اور عذر کرنے لگے کہ غلامون کا کچھ جرم دانستہ نہ تھا ہم سب خود فراموش اور سحر مین بہار کے بیہوش اور مدہوش تھے ای ملکہ تو اپنا زیادہ دار رہی سحر کا اگر ہمارا سحر پہلے بہار پر چل جائیگا تو کیا مجال ہی جو وہ مسحور نہو جائے غرض یہ تو خطا معاف کرانے لگے اور افراسیاب چار لاکھ فوج لیکر لشکر مہرخ پر آکر گرا اور پہلے ہی حلے مین بزور سحر سب کو مسحور کیا یعنی ایک نارنج آسمان پر مارا کہ وہ بلندی پر جا کر شق ہوا اور ایسی آواز مہیب آئی کہ گاؤ زمین کا کلیجہ یقین تھا شق ہوجائے اور یکا یک آسمان سے ستارے جھڑنے لگے گویا آسمان سحر بھی بادشاہ نے تمارے توڑے ستارہ قسمت لشکریان مہرخ گردش مین آیا تھا اور اُسیکا نمونہ یہ دکھائی دیا تھا کہ وہ ستارے ناچتے ہوئے لشکریون کے سر پر آگرے ہر ایک نے سحر فراموش کیا اور دم محبت شاہ جادوان بھرنے لگا تھی سواریون سے سحر کے اثر کر رہا تھا اپنے رومال سے باندھ کر ہر ایک العفو العفو اے شہنشاہ ساحران کہتا ہوا چلا اُسوقت شاہ جادوان نے حکم دیا کہ ساحران نامی جا کر بارگاہ و بازار اور خزانہ دشمن پر قبضہ کرلین مگر ابھی کسیکو قتل و غارت نہ فرمائین بازاری اور بڑاؤ پر کی فوج مضطر اور پریشان ارادہ بھاگنے کا رکھتی تھی کہ یکا یک لاکھون ساحر گرداگرد چار طرف سے آگئے اور اُنکا محاصرہ کر لیا وہ بیچارے سب لرزان و ترسان درگاہ خدا مین دعا کرنے لگے کہ پروردگار شر سے اس ظالم بدکردار کے ہم کو بچا لے شاہ طلسم نے بعد اس انتظام کے چالیس لاکھ فوج کو اپنے حکم دیا کہ ان سب باغیون کو لپنے پہرے مین کرلو اور آج دن بہت قلیل ہے رات بھر اُنکی حفاظت کرو صبح کو سب کو راہ فنا دکھاؤنگا ہر چند کہ خلاف آئین طلسم یہ بات ہے کہ یکا یک مجرم کو قتل کرے مگر مین ان سب سے ایسا جلا ہون کہ بغیر مارے نچھوڑونگا تم لوگ عیارون سے ہوشیار رہنا اور عیار جو ایک کو مارینگے مین نے تمارا لشکر انکی حفاظت کو مقرر کیا ہے غرض یہ انتظام کر کے چاہتا تھا کہ مراجعت کرے اُسوقت یکا یک آسمان پر آواز دنائے کی آئی اور ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے لپٹین خوشبوؤنکی آنے لگین کبھی سنہرے پھول آسمان سے برسے کبھی سرخ رنگ کے گرنے لگے طرح طرح کی بارش گلہائے متلون کی ہوکر موتیونکی بارش ہوئی آواز خوش آیند آئی پھر ایک آواز بہت سخت اور ہیبناک پیدا ہوئی کہ ای بندۂ خاص من افراسیاب کچھ تجکو خبر ہے کہ ہم کون ہین تمام لشکر ناظمان طلسم کا اور ملکہ حیرت کا جانب آسمان دیکھنے لگا تو سبکو یہ معلوم دیا کہ

آسمان سے زمین تک ہے اور کچھ نظر نہیں آتا ہے دشت و در تمام نورانی ہو رہا ہے افراسیاب نے کہا کہ
یہ تو کسی خداوند کی آمد کا ظہور ہے اسی وجہ سے پھیلا ہوا یہ نور ہے یہ کہکر پہلے اپنے تخت پر سجدہ کیا
تمام لشکر سجدے میں گرے اور حج حج کا سامری کے شور مچا یا طرفہ ماجرا اُسوقت نظر آتا تھا کہ ایک عالم
سجدے میں سر جھکائے جو ترٹ آسمان کیطرف اُٹھائے تھا گویا خداوند کی آمد نے پہلے ہی بنا پر انقلاب
کردیا تھا کہ سر نیچے تھے اور یہ ہر شخص تھا غرض بعد سجدہ تمام لشکر تو ہاتھ باندھکر اور ہاتھ نکو اُٹھا کر
لب بعجز و تمنا ہلاتا دہن کھولے جانب آسمان نگران ہوا اور بادشاہ تخت اپنا بلند کر کے نزد سحر
کچھ دور گیا اور عرض رسا ہوا کہ جو بزرگان دین میں سے خداوند یا اونکے نائب وغیرہ تشریف لاتے
ہیں وہ اگر مناسب سمجھیں تو تشریف لائیں اپنا کفش خانہ اس طلسم کو تصور فرمائیں یہ غلام دیرینہ اور
تو کچھ مقدرت نہیں رکھتا مگر آنکھیں اپنی فرش راہ کریگا اور اپنے سر پر اُس صاحب کو بٹھائیگا اس
عرض کرنے سے ایک آواز قہقہے کی آئی اور صدا پیدا ہوئی کہ اے افراسیاب ہم جب تشریف
لائینگے کہ جب سو من سونا ہمارے نام پر تو دان کریگا ورنہ کچھ ضرورت ہمارے آنے کی نہیں ہے تو خود
چلا آ در شن تو اپنے ہم نہ دکھلائینگے مگر جو کچھ ہمکو کہنا ہے وہ کہہ سنائینگے شاہ جادوان یہ سنکر نیچے اتر آیا
اور ملکہ حیرت سے کہا کہ خداوند یا اونکے نائب تشریف لائے ہیں سو من سونا نذر کرنا چاہیے وہ یاک
بلاتے ہیں نہیں معلوم کہ کیا تقدیر غصہ میں آکر کوچ جائیں تم جانتی ہو دیا لیا ہر جگہ کام آتا ہے جب نذر
نہ پائینگے خفا ہو جائینگے بغیر دیے کام نہ نکلیگا اور بالفرض تقدیر میری بھی نہ کریں تو یہ کس کام کی
بات ہے کہ خداوند آئیں اور درشن بھی ندیں اور یہی اوپر چلے جائیں سو من سونا کیا بات ہے جلد منگانا
چاہیے ملکہ حیرت نے حکم دیا کہ اے ابرلیق جلد سو من سونا لشکر کے جوہریوں سے جا کر لے آ ابرلیق دوڑا ہوا
گیا اور جلد جلد سو من سونا اُٹھوا کر لایا شاہ نے اُسوقت تخت اپنا بلند کر کے عرض کیا کہ یا خداوند یہ سو من
سونا حاضر ہے بس یہ کہنا تھا کہ یکایک بجلی سی کوندی اب جو دیکھا تو وہ نور جو چھپا ہوا تھا شگفتہ ہوا
اور ایک تخت اُسمین سے پیدا ہوا کہ تمام جواہر اعلے اور بیش قیمت اُسمین جڑا تھا اور اُسپر کوئی بیٹھا نظر نہ
آتا تھا بیچ میں ایک تصویر مثل شعلے کے جسمیں چمک پیدا ہے رکھی تھی اور گرد اس تصویر کے جیسے سکار گاہ
کے بنانے ہیں اسطرح ایک چرخی لگی تھی اور اُس چرخی میں ہزار تصویریں چرخ کھاتی تھیں اور جلد جلد
گھومتی تھیں بس وہ تخت یکایک زمین پر اُتر آیا اور قریب اُس سونے کے پہونچکر اُن تصویروں میں سے ایک نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیدا ہوا اور سونے پر وہ پنجہ پڑا کہ اُسنے وہ سب سونا اپنا لیا اور اندر اُس تصویرونکے پہونچکر پھر وہ سونا غائب ہوا جو جو کار گار کفار مین پھر غلغلہ ہوا اور آواز آئی کہ اے بندگان قدرت خداوند منم ہزار شکل چرخ گردان دیکھا تمنے میری قدرت کو سبنے پھر سجدہ کیا اور کہا واقعی ہم سنا کرتے تھے کہ خداوند ہزار شکل چرخ گردان کے سر پر چرخ ہزار شکل نکلا پھرتا ہی چنانچہ جو کچھ ہمنے سنا تھا آج اُسکا ظہور ہوا وہ سب آنکھون سے دیکھا افراسیاب نے دوڑ کر سجدہ کیا اور عرض کیا کہ یا خداوند عمر گذر گئی ہمکو یونے دو سو خداوندکو پرستش کرتے ہوے مگر کچھ ہماری مراد کوئی نہین کرتا خداوند نے یہ سنکر ایک صدائے ہیبتناک سے کہا کہ اے بندۂ قدرت تیرے ایمان مین فتور آگیا ہی جلد توبہ کر اری تو نہین جانتا کہ ایک زمانہ مین ہمسے خدا ہی عمر مین فساد ہوا تھا ہمارے پیغمبرون مین یعنی ملک مردار ید سرخ پوش لال قبا پیغمبر نے ان مسلمانون کو بہت کچھ سمجھایا اور تیرے خداوند نے حمزہ کو عرش اعلی پر بلا کر دعوت کی آسمانونکی سیر کرا کی زندہ ہنی بہشت مین بھیجا دوزخ کو دکھایا۔ جو مردے کہ حمزہ کے بہانے تھے اُنھون نے آکر شل قباد اور مہر نگار اور سیر میں حمزہ وغیرہ سب نے خداوند کے دین کی گواہی دی کہ ہزار شکل چرخ گردان برحق ہی یہ سب اموات اسلیے ہمنے کیے تھے کہ یہ لوگ راہ راست پر آئین آخر جب ان سب نے ہمکو نہ مانا تو اور ایک حمزہ ہمنے اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اُسکے ساتھ بھی ویسا ہی سامان اور سردار ہمنے خلق فرمائے کہ جیسا سامان و سرداران حمزہ کے ساتھ تھے اور ہمارے اُس حمزہ کے سردارونکو پکڑ پکڑ کے مچھلیان کو اور گھڑیالون کو کھلایا کہ شاید اب بھی ڈر کر حمزہ ہمکو سجدہ کرے اس حمزہ نے نہ مانا اُسوقت ہمنے عمرو کو ایسی قدرت عنایت فرمائی کہ وہ محبوب پری چہرہ معشوقہ قدرت کی شکل بنکر قدرت کے پاس آیا اور بے ادبی کی اور قدرت نے خود تقدیر کی تھی کہ قید ہو جائینگے جیسی عمرو قدرت کو پکڑ کر لیگیا قدرت جب سامنے حمزہ کے گئے تو فرمایا کہ اے ملچھ ہمنے ہر چند چاہا کہ تو راہ راست پر آئے مگر تو گمراہ ہی رہا اب جلد جلاد کو بلا کر قدرت کو قتل کر کہ قدرت دنیا کی سلطنت سے عاجز ہو کر عرش اعلی پر جائین اور اگر یہ منظور نہو تو اب بھی قدرت کو سجدہ کر حمزہ نے نہ مانا اور جلاد کو بلایا بس اتنا کہکر دیکھا سب نے کہ ان تصویرونکے اندر سے وہ شعلہ جو بیچ مین تھا کانپا اور آواز رونیکی آئی افراسیاب اور تمام سرداران مع حیرت نابکار کے حالیہ خداوند ہزار شکل چرخ گردان کے رونے لگے کہرام پڑ گیا پھر خداوند نے فرمایا کہ آخر جب جلاد آیا قدرت آپسے رنجیدہ دنیا مین تھے کہ یہ خوشی خاطر قتل ہونا گوارا کر کے عرش اعلی پر چلے گئے اور کہتے گئے کہ اے حمزہ ملچھ اب تو تمام عمر اسی الجھن مین رہیگا

اور مین تقدیر کیے جاتا ہون کہ کسی خداوند کے ہاتھ میرا راہ رہت نہ اختیار کریگا اور ہمیشہ پرستاران
خداوند سے نور ٹیگا اور آپکو قتل کرکے خون بیگناہ اونکا اپنی گردن پر لیگا اور وہ بیچارے سب ہمارے بہشت
مین ہمارے پاس آئین گے اور تیری فریاد کرینگے اور تجکو اب جہنم نصیب ہوگا ہماری بہشت نہ
ملیگی بس یہ بد دعا دیکر ہم عرش پر چلے گئے سچ پوچھو تو ہمارا اچھا نہ ہوا اب سلطنت باطن کرتے ہین
پونے دو سو اپنے بھائیون کے ساتھ شراب پیتے ہین جفتیان کھاتے ہین کیونکہ ہم جب چاہتے ہین
جب عورت بنتے ہین جب بچا بنتے ہین جب مرد بنتے ہین اسوجہ سے جسکے مزاج مین آیا وہ مرد
بنگیا اور ایک بھائی کو عورت بنالیا باہم عیش کیا جس بندے کے گھر مین جی چاہا چلے گئے وہین خاطر
سے بیٹھ گیا ای افراسیاب جب قدرت خود حمزہ سے نارض ہوکر اوسکے ہاتھ دکھ اوٹھاکر عرش اعلے
پر چلے گئے تو پھر تیری کیا حقیقت ہے اور ایک کچھ ہم ہی نہین عرش اعلے پر گئے اور حمزہ کے ہاتھ سے
قتل ہوئے خداوند بلکہ دم خبیثہ جو پہلی خداوند تھین ورشید سیاہ کے مجلس مین طلسم نارنج مین خدائی کرتی تھین وہ
عمرو کے ہاتھ سے قتل ہوئین پھر خداوند مینارہ نشین پھر لقمان زبر بن تن جو ملک فرنگ مین خدائی کرتے
تھے اونکے بعد ملک مغرب مین خداوند ثمرات سنجھگو کیسی جاگتی جوت کے خداوند ہمارے برادر مکرم و معظم
تھے وہ مارے گئے سو ذکر انکی خدائیون کا مورخوان نے لکھا ہے اور نام اس کتاب کا نوشیروان نامہ رکھا
ہے تو منگا کر دیکھ لے ان سب خداوندون کے بعد تابوت علق صندوق معلق شہر غفلتی آباد باختر مین
تھے اسیطرح کہانتک بیان زبرجد شاہ فرعون شاہ نمرود شاہ وغیرہ کہ جنکے پاس لقا بھاگ کر گیا
وہ سب اب عرش اعلی پر ہین ذکر اونکا ایرج نامہ اور باختر وغیرہ مین ہے اب دیکھ خداوند لقا کو کہ اپنے بندونکو
سمجھاتے ہین اور اونکے ہاتھ سے کیسے کیسے دکھ اوٹھاتے ہین جب یہ بندے انکا کہنا نہ مانینگے اوسوقت وہ بھی عرش
پر چلے آئینگے ای افراسیاب ہمکو اپنے بندے سب برابر ہین ہم انکو پیار کرتے ہین کیونکہ ایکدن تو وہ
تھا کہ ہمنے اونکو پیدا کیا تھا اور اسیطرح اونکی نشو و نما کی تھی کہ جیسے مالی درخت بوتا ہے اور اوسکی پرورش
سوا کرتا ہے پھر اس درخت کو کاٹتے برا معلوم ہوتا ہے اسیطرح ہمکو بھی انھین بگاڑتے رنج معلوم ہوتا ہے
ای افراسیاب شکر کر ہمارا کہ ہمنے تجکو ایسا جلال اور نعمت و شوکت دی ہے کہ خداوندونکی مدد کرتا ہے اور
برابر ہمارے تیرا رتبہ و مرتبہ ہے خداوند ساحران کہلاتا ہے تیرے دم سے نام سامری و جمشید زمانہ مین باقی ہے تو قدوہ
خاندان ساحران ہے اور زندہ دودمان فسونگران ہے یہ تعریف جو بادشاہ نے زبانی خداوند کے سنی نسبت اپنی فرط عشرت سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گل گل شگفتہ ہوا اور محبت خداوند کی ایک جھپے تھی اب سو جھپے ہوگئی اور سر عجز سامنے خداوند کے جھکا کر عرض پیرا ہوا کہ میں ایک بندہ بخس تیرا یا خداوند ہوں یہ سب تیری ہی قدرت نمائی ہے کہ جو تونے اپنے ایک ادنی بندہ کو ایسا کچھ رتبہ دیا ہے خداوند نے جو کچھ فرمایا نہایت درست اور بجا ہے سچ ہے کہ نالایق آدمیوں سے خداوند کا کسیکا بس نہیں چلتا ہے یا خداوند یہاں بھی عمرو کو میں گرفتار کرکے ایسا ایسا سمجھایا ہے کہ جو حق تھا نصیحت کا وہ ادا کیا ہے لیکن کسیطرح اُسنے کہنا میرا نہ مانا بس معلوم ہوا کہ آپ ایسے خداوند کی پھٹکار ان سب لچھوں پر ہے یہ کسی طرح راہ راست پر نہ آئینگے غرض ایسا کچھ سمجھا کر خداوند نے فرمایا کہ اے شاہ جادوان ہم اب جاتے ہیں شاہ نے سجدہ کرکے کہا کہ یا خداوند بارگاہ میں تشریف لیچلیے اور اپنے بندونکو درشن اپنا دیجیے خداوند نے کہا کہ ہم بارگاہ میں نجائینگے اسلیے کہ بہت سے بندے ہمارے اسوقت ہمکو پکار رہے ہیں اور ہمسے فرشتگان مقرب انکا حال کہہ رہے ہیں اور دریاے رحمت ہمارا جوش زن ہے ہم تیرے سبب سے سکوت کریں اونکی فریاد کو نہیں پہونچے ہیں اب جو ہم بارگاہ میں جائینگے اور وہاں وہ بندے قید ہوکر آئینگے اور ہمکو دیکھکر طالب اعانت ہونگے پھر ہروان بندگان کے ہمکو شرم آئیگی ہم سبکو چھوڑ دینگے اور اے افراسیاب ہمکو کیا جب ہم اسطرف چلے تھے تو سامری اور جمشید کو رحم اُن بندوں پر آچکا تھا ہم کہے جاتے ہیں کہ وہ سب بندے جو ابھی گرفتار ہوے ہیں چھوٹ جائینگے اور اُنکی مدد کو لشکر بہمان کا آیا چاہتا ہے اپنے مقام سے چل چکا ہے وہ آکر آفت ڈھائیگا اور خداوند کا فرشتہ کئی بار سامری پاس آچکا ہے کہ خداوند تمھارے چھوٹے بھائی نے منت کہا ہے کہ طلسم میں بندے ہمارے قید ہوگئے ہیں اب تقدیر اُنکی رہائی کی کردیجیے بس یہ سنتا تھا کہ افراسیاب نے کہا دیکھیے ہم تو خداوند لقا کیطرف سے لڑتے ہیں اور خداوند باغیوں کیطرفداری کرتے ہیں یہ کہہ رہا تھا کہ یکایک آہ و نابرہونے پیٹنے کی صدا آئی اور کچھ ساحر سر برہنہ اڑتے ہوے سامنے بادشاہ کے آئے بادشاہ نے پہچانا کہ یہ ساحر طلسمات کے ہیں پس بیقرار ہوکر پوچھا کہ ارے سچ بتاؤ کیوں روتے ہوے آئے ہو کیا سانحہ گذرا ہے انھوں نے کہا اے بادشاہ مہتر برق فرنگی زندانخانہ طلسمات میں گیا اور اُسنے افعی سحر اور اژدر ظلماتی کو مارا اور بران کو چھڑالیا زندانخانہ تمام برباد ہوا بس یہ سنتا تھا کہ خداوند بہرا رغبل نے ایک قہقہہ مارا اور کہا اے افراسیاب لقا کی سفارش سامری نے قبول کرلی وہ تو میرے سامنے ہی سے پیام سلام ہو رہے تھے اب بران اپنی فوج لیکر آئیگی سبکو چھڑائیگی علاوہ اسکے عمرو آکر تجھکو زک دیگا کچھ بنائے نہ بنیگا افراسیاب نے کہا یا خداوند اگر ایسی ہی ان مسلمانوں کی آپ اعانت فرمائینگے تو پھر ہمارا لڑنا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیکار ہی خداوند نے کہا پھر تجھے اختیار ہی خواہ لڑ یا نہ لڑ افراسیاب نے کہا بغیر لڑے بھی تو نہین بنتا
اب عمرو کا یہ قول ہی کہ یا تو خداے نادیدہ کی پرستش کرو نہین تو ہمسے مقابلہ کرو پھر ہم کیا مسلمان
ہو جائین خداوند نے کہا پھر بنا بر پاسداری اپنے دین کے تو مقابلہ کرتا ہی خداوندون پر کیا احسان ہی
افراسیاب نے کہا اسوقت سب باغی آپ فرماتے ہین کہ رہا ہوا چاہتے ہین بس مین آپ ہی کی سیوا کرتا ہون
خواہ آنکو چھوڑ دیجیے یا اونکی حفاظت کیجیے خداوند نے کہا یہ مجھسے نہوگا افراسیاب نے اصرار کیا اسوقت
خداوند نے کہا اچھا تو افسران لشکر مہرخ کو مع مہرخ کے سامنے طلب کر اور سب پر سے اپنا سحر اتارے ہم
اون کو اپنی حفاظت مین رکھینگے شاہ نے اسی وقت ساحرونکو حکم دیا کہ جاؤ افسران لشکر نمکحرامونکو
لاؤ ساحر ملکہ مہرخ اور مخمور اور بہار و طاؤس و نافرمان و زلزلہ و لرزان وغیرہ کو کہ سب مسحور تھے
بلا کر لائے کہ چلو تمکو شاہ جادوان بلاتا ہی وہ سب تو آپ ہی دم محبت کا افراسیاب کے بھر رہے تھے
فوراً ساحرونکے کہنے سے حاضر خدمت شاہ ہوے سب نے دیکھا کہ توبہ توبہ سب کرتے ہین اور اپنے آپ مین نہین
ہین پس جب وہ سامنے آئے خداوند نے فرمایا کہ انپر سے سحر دفع کر و شاہ نے سب پر سے سحر کو رد کر دیا
اب جو ہر ایک ہوشیار ہوا دیکھا کہ افراسیاب اور حیرت اور تمام سرداراُسکے اور سپاہ ایک مقام پر
استادہ ہین اور ایک تخت پر ایک شعلہ چمکتا ہی اور گرد اُسکے ہزار تصویرین چرخ مار رہی ہین اور ہمت نعرہ
یا خداوند ہزار شکل چرخ گردان بلند ہی بہار نے کان مین مہرخ کے کہا کہ یہ بیشک عیاری خواجہ عمرو کی ہی
اسوقت مناسب ہی کہ جو کچھ یہ تصویر شعلہ رخسار فرمائے اُسکو قبول کرنا مہرخ نے کہا مجکو بھی کچھ طور ایسا ہی
معلوم ہوتا ہی غرض یہان خداوند نے یکایک فرمایا کہ اے بندیان قدرت تم قید مین شہنشاہ جادوان کے
تھین مین نے تمپر سے سحر رد کرا کر اپنی نگاہبانی مین تمکو لیا ہی اب تمھارا لشکر مسحور نہین ہی خبردار بھاگنے کا ارادہ
نہ کرنا اور کوئی سرکشی نہ جتانا صبحکو خداوند ساحران کے حوالہ کرکے چلا جاؤنگا اُسوقت تم کو اختیار ہی مہرخ
وغیرہ سب یہ باتین سنکر خاموش کھڑی رہین اور دلمین سمجھ گئین کہ ہمپر سے خواجہ نے سحر دفع کرا دیا ہی اب
وقت پا کر دست و پا ہلانا اور نکل جانا غرض یہان خداوند نے فرمایا کہ اے افراسیاب اب ہمارا اسطرح
ظاہر یہان ٹھہرنا اچھا نہین ہم غائب ہوتے ہین اور ان باغیون کے آج کی رات کو محافظ رہینگے صبحکو تجھے اختیار
ہی خواہ تجھسے کوئی جھگڑا ئے یا تو اُنکو قتل کرے افراسیاب نے کہا آپ تو بار رہیں چلنیکو کہتے تھے کہا اب ہم نہین
وہان جا ئینگے افراسیاب نے کہا کچھ ہر گز ہی اپنے دست پاک سے ہمکو دیجئے تا کہ ہم عمر اپنی زیادہ پائین اور دولت حکومت کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ترقی ہو خداوند نے فرمایا اچھا کچھ شراب شربت منگواؤ ہم اپنے اگیاری کی خاک آئین فتح الدین سب
افسرون کو تو دو تقسیم کرا اور آپ بھی پی نے جو من کی مراد ہو گی وہ پوری ہو گی عورت جو پیے گی بارہ
برس کی ہو جائیگی حسن مین اپنے تئین بہ از حور قدرت پائیگی مرد جو پیے گا رات بھر مین سو استری سے بھوگ
کریگا اور ماندہ نہوگا اور عمر اسکی ہزار برس کی ہو جائیگی یہ سنتا تھا کہ شاہ جادوان نے کئی خم شراب کے اور
کئی مٹکے شربت کے منگوائے خداوند نے مٹکے قریب اپنے منگوا کر پنجۂ قدرت ہنا شعلہ کے پاس سے نکالا
سب نے دیکھا کہ ایک پنجہ نہایت ہی خوبصورت ہے کہ پتلی پتلی انگلیاں جیسے اچھے خوشنویس کے ہاتھ کا قلم ہوتا ہے
ویسی ہی ہر ایک انگلی ہے اور مہندی ہاتھ مین لگی ہے چوڑیاں خداوند پہنے ہین پس وہ پنجہ جب نکلا
ایک سبز پڑا پڑا تھا اس پڑے کو اسنے مٹکی مین ڈالدیا اور اسی طرح شراب کے خمونمین بھی خاک گیا سبھی
کی ڈالی گئی اور اسمین سے اول دو جام افراسیاب نے پیے اور دو حیرت نے پھر تو مصور صورت نگار اور
ابریق کوہ شگاف اور اسی طرح ناظمہ دربند اور ناظمان ملک نے شربت اور شراب نوش کی کچھ دیر
کے بعد آپسمین لڑنے لگے ایک نے دوسرے کے سر سے ٹوپی تاج پگڑی اُتاری اور افراسیاب نے حیرت
سے کہا کہ اے ملکہ اسوقت تو مرد ہین اور مین عورت ہون خداوند کی قدرت کا تماشا دیکھون او سارے
ملکہ تو مجھسے جفتی کہا ملکہ نے کہا اے شاہ تم کہتے کیا ہو مین تو مرد ہو گئی ہون تم خداوند سے کہکر
اپنے تئین عورت بنوالو میرے پاس آؤ بادشاہ نے آگے بڑھکر چاہا تھا کہ خداوند سے کہے مجکو عورت
بنادیجیے بس چلا تھا کہ طمانچہ بیہوشی نے مارا سر نیچے ٹانگین اوپر ہو گئین حیرت دوڑی کہ ارے عورت بنا
نہین اور ابھی سے لیٹا جاتا ہے بس اسکا دوڑنا تھا کہ یہ گری اسکو لگ گیا جتنے افسران فوج
اور ناظم وغیرہ تھے سب بیہوش ہو کر گرے اور خداوند نے یکایک تخت اپنا بلند کر کے شعلہ کو اور
چرخ کو غائب کیا اور تخت پھیر سنجا کر کے یکایک اپنے تئین ظاہر کیا اور نعرہ کیا کہ منم عمرو بن امیہ ضمری
اے مہرخ کیا میرا کھڑی منہ دیکھ رہی ہو بس یہ سنتا تھا کہ ساحران نامی نے نارنج ناریل ترنج گولے
کے مارنا شروع کیے اور عمرو نے خنجر کھینچکر بیہوش شدہ کے سر کاٹنا شروع کیے جو سنکر بیہوش نہ ہوا
تھا وہ تلوارین پکڑ کر دوڑا ادھر سے لشکر مہرخ تو ریا ہو چکا تھا ہی وہ بھی نعرہ اپنے مالکون کے
سنکر حربۂ سحر کے پکڑ کر گرا اور لگی گھمسان کی مار ہونے دم بھر مین سیل خون جاری ہوئی شور و
غوغا تا بہ گنبد آسمان پہونچا جدھر سنیئے شور اٹھا دلبند تھا جدھر دیکھیے لاشون لاشی لاش و مردہ پر مردہ

سر طپ رہا تھا تلوار ہی تلوار علم تھی گو یا تیغ ہی کا عالم تھا ایک عالم بیدم تھا ضرب تیغ نقد جان پر بڑ رہی تھی روح روان کے سکہ کا چلن تھا دنیا ٹکسال پادشاہ مرگ کی تھی کہ ابیات

وہان تھے جو سب بانی دشمنی
قیامت کی تھی جو تیر افگنی
کمانون سے تا صف فوج قدیر
روان تھا ہم تیر کے بعد تیر
عمرو نے وہان پر نہ کی اعتنا
بڑھا کہہ کے تکبیر بہر وغا
رکھا ہاتھ جب قبضہ تیغ پر
قضا یہ پکاری سوے اہل شر
کہ اے کافرو جلد مانگو امان
سرک جاؤ سر کی ہو خیر اب کہان
چڑھے منہ پہ تلوار کے جنگجو
لگے کٹنے مرنے جری چار سو
کہین تیغ چمکی کسی جا سنان
کوئی حملہ گر تھا کوئی تھا طپان
یہ کاٹا ہٹا اور وہ غازی بڑھا
یہ مرکب کٹا اور وہ راکب گرا
گری لاش پر لاش اور سر پہ سر
بھرے تھے قبیلوں سے سب دشت و در
جری سب تھے خون مین نہائے ہوے
گرجتے تھے گھوڑے اُٹھائے ہوئے
عمرو نے اسوقت جست کر کے

قریب افراسیاب آکر چاہا کہ ایک پتھر مار کر کام اُسکا تمام کرون اُسوقت چند تیلیان پریزادان طلسم شہنشاہ کہتی ہوئی پہونچین اور بادشاہ کو اُٹھا کر لیچلین اور چند پریون نے آکر حیرت کو بھی اُٹھایا اُسوقت سرداران بیہوش شدہ کو فوج اُٹھا کر رو بفرار آئی دلیرون نے تعاقب کیا بیڑا اوسکا بھی پڑنے نہ دیا مال و اسباب خزانہ بازارین سب لوٹ لین خیمون مین آگ لگادی لیکن تیلیون نے لاکر حیرت کو ایک مقام پر ہوشیار کر کے عرض کیا کہ واری اسطرح آپ بیہوش تھین ہم کنیزین نہ اُٹھاتین تو دشمن ہلاک ہوجاتے ملکہ یہ سنکر وہانسے رنجیدہ خاطر اُڑی اور قریب اپنی بارگاہ کے جب پہونچی ہنگامہ کا بازار گرم دیکھا نعرہ کیا کہ باشید اے نالائقان تمنے یہان بھی پیچھا نچھوڑا مہرخ وغیرہ نے جو حیرت کو اسجگہ دیکھا طبل بازگشت بجوادیا اور بلفتح و فیروزی مراجعت فرمائی اور اپنی بارگاہ مین آئے سردار بھی داخل خیام ذوی الاحترام ہوئے لشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوئے عمرو بھی بارگاہ مین آیا مہرخ کو مژدہ سنایا کہ اے ملکہ تم رنجیدہ نہو بلکہ خوشی کرو برق فرنگی زندہ ہے اور اُسنے جاکر زندان ظلمات مین ملکہ بران کو قید سے چھوڑایا ہے اب وہ اور بران و زون ملکر یہان آیا چاہتے ہین اس خبر کے سننے سے ملکہ مہرخ نے سجدۂ شکر خدا ادا کر کے حکم ترتیب انجمن عشرت دیا ساقی و مطرب حاضر ہو کر داد عیش و نشاط دینے لگے یہ سب سردار تو بعشرت تمامتر یہان ٹھہرے ادھر برق فرنگی جو بران کے پاس سے روانہ ہوا تھا اول لشکر ناظمان نور افشان کی طرف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آیا وہ فوج لیکر چل چکے تھے برق نے اُنسے آکر راہ مین ملاقات کی اور جو کچھ پیام ملکہ نے دیا تھا
وہ سب بیان کیا تمام شاہان قلعہ طلسم غصہ ملکہ کا دریافت کرکے ٹھر اگئے اور کہا ہی برق اسی وجہ
سے تو ہم بغیر تشریف لائے ملکہ کے لڑنے کو چلے تھے کہ آپ آ گئے برق نے کہا اچھا اب تاتم توقف کرو کہ
ملکہ سحر کرنے گئی ہین وہ آلین تو جانا اور مقابلہ کرنا انھون نے کہا کہ ملکہ اور زیادہ آزردہ ہونگی
برق نے کہا اب تو آہی گئے ہین اگر آزردہ ہین تو ضرور ناراض ہونگی اگر خوش ہین تو ہونگی جہان تنہا
توقف کیا ہی اور توقف کرو اب خلاف رائے ملکہ پیشقدمی کرنا اچھا نہین غرضکہ یہ کہنے سے برق کے تمام
مین ملکہ ایک مقام پر ٹھہری حال اُسکا بیان ہوگا کہ بروقت ٹوٹنے پل پر زیادہ ونکے یہ سب کیا جانیلد ہی
کرتے ہین اور افراسیاب کو جو پریزادان طلسم سنگین صحرا مین لیجاکر ہوشیار کیا یعنی ایک پری
نے رنگ صنوبر افراسیاب کے چھڑکا اور ایک پری نے زانو پر اپنے سر رکھ لیا اور ایک پانوئن دبانے
لگی آنکھ افراسیاب کی کھلی اُٹھ بیٹھا پوچھا کہ تم کیونکر مجھکو لائین انھون نے عرض کیا کہ اے
افراسیاب وہ مرد عمرو آپ کو قتل کیا چاہتا تھا لشکر ہر چند لڑ رہا تھا مگر بہت بڑے خوف کی جگہ
تھی کہ اُدھر تو سارا لشکر تاریخ ترنج آپ کو تاک کر مار رہا تھا اور ادھر وہ عیار تیر لگاتا تھا ہم نے
خیال اسکے کہ آپکے دشمنون کو کوئی مضرت نہ پہونچے وہانسے آپکو اُٹھا لیا اور یہان لے آئے بادشاہ
نے یہ سنکر اونکو رخصت کر دیا اور آپ وہانسے بغضب تمامتر جانب باغ سیب گیا کہ اور کوئی تدبیر ان
نمکحرامون کی گردن بیان ملکہ حیرت جب فوج چرخ کے پاس آئی تو اُسنے بارگاہ اپنی درست کرائی اور
لشکر فراری کو جمع کرایا آپ داخل بارگاہ ہوئی مگر فرط رنج سے ناچ گانا سب موقوف کرایا آخر سردار
فوج نے آکر عرض کیا کہ اے ملکہ رنج آپکا جاسے ہی بیجا نہین لیکن ہم جانبازون نے بھی تو کوئی
دقیقہ جان نثاری مین باقی نہین رکھا اور اب سحر اپنے اپنے خوب چاق وچست کرتے ہین جگاتے ہین
اگر سامری نے چاہا تو ان باغیون کو مارے لیتے ہین آپ کیون گھبراتی ہین اور یہ بھی مقدرات تقدیر
کے ہین نہین معلوم سامری کو کیا منظور ہی کہ بنی ہوئی لڑائی بگڑ جاتی ہی دیکھیے شہنشاہ نے آتے
ہی سب باغیون کو قید کر لیا تھا اُسوقت عمرو بہزار شکل بنکر آیا اور دھوکا دیکر لیگیا اے ملکہ ہم حیران
ہین کہ یہ ایسی صورت کیونکر بنجاتا ہی ملکہ نے کہا کہ اُسکے پاس بھی ایک تخت ایسا ہی کہ وہ اڑتا ہی
اسی تخت پر وہ سوار ہوکر اور گلیم اوڑھکر شعلہ جلا کر اُس شعلہ پر چرخ لگا کر آیا اور حقہ ہائے نفتی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایسے مارے کہ جسکے سبب سے آگ برسی اور موتی اُسنے برسائے بعض حقون مین سے آواز پیدا ہوتی ہی اُنکے شق ہونے سے دنا ٹا ہوتا ہی وہ اُسنے شق کیے اور اندر اُن حقون کے خوشبو بھری تھی اور روغن ایسے ایسے اُس کے پاس ہین کہ اُس کو آتشبازی کے مہتاب کی طرح جب وہ کام مین لاتا ہی نور ہی نور پھیل جاتا ہی بس یہ کرشمہ اُس نے اپنی عیاری کا ہم کو دکھا کر فریب دیا ہی درباریون نے عرض کیا کہ افسوس ہی ہم اُس کی ان باتون سے آگاہ ہین اور فریب کھاتے ہین ملکہ نے کہا جب سے وہ طلسم مین آیا ہی بہت سی اُسکی ایسی باتین ہین کہ ہم اُس سے آگاہ ہوے ہین لیکن وہ ہمیشہ نئے طرز پر عیاری کرتا ہی اور ہم آگاہ جو ہوے ہین اسوجہ سے اب اتنا ہوا ہی کہ ہم پہچان جاتے ہین لیکن وقت سے کہ یہ عمرو ہی یا کوئی اور عیار ہی ورنہ پہلے تو ان موے عیارونکی شناخت ہو سکتی تھی یہ ہمارے لشکر کی عیار بچیان نہین کہ ٹوٹی پھوٹی عیاری اُنکو یاد ہی وہ بھی کبھی کبھی بن پڑتی ہی یہ عیار موئے بلاے بد اور آفت روزگار ہین اگر یہ طلسم مین نہ آتے تو ابتک کب کا شہنشاہ تمام باغیون کو قتل کر چکتے خیر اب دیکھا چاہیے کہ کیا ہوتا ہی غرض کئی سو سردارونکی اُسنے ناظمان دربند کی خطائین معاف کین اور اُنکو دربار مین آنے کی اجازت دی پھر ساقی مطرب طلب فرما کر مشغول عیش و نشاط ہوئی ادھر ناظمان دربند نے دلمین اپنے خیال کیا کہ واقعی یہ غصہ ملکہ کا جاے تھا ہم کو غیرت لازم ہی اب ہم بھی عمدہ عمدہ سحر تیار کرین کہ جنکا کوئی جواب نہ دیسکے دیکھو اُس طرف کی ساحرہ کیسی جانبازی اور سرفروشی اپنے مالک کے ساتھ کرتی ہین اور میدان کارزار مین گوے سبقت لیجاتی ہین پھر جو وہ ہین وہی ہم ہین وہ بھی اسی طرح قلعہ دار اس طلسم کی تھین اور ملازم بادشاہ تھین اب شریک عمرو ہو گئی ہین لیکن یہ اُن کی محنت کا نتیجہ ہی کہ اُن کو معلوم ہی کہ ہمسے لڑائی ایسے بادشاہ سے ہی کہ جو خداوند ساحران ہی پھر ایسی محنت کرین کہ بادشاہ سے نہین تو اُسکی فوج سے لڑنیکے قابل تو ہو جائین غرض ایسا کچھ سوچکر بعض شاہزادے چشمہ سامری مین نہانے اور سحر تیار کرنے کو روانہ ہوے اور بعض شہزادودیہ کی طرف بعض الاؤ پر جمشید کے بعض بیابان ہستی کی طرف چلے اور بعض نے یہین منترون کی جاپ شروع کرائی بنگالی کالو ردولیس کے ساحر دریا کے کنارے بھیجے کہ وہ ڈمرو بجا کر منتر جگانے لگے ہوم خانے درست ہو گئے بھٹیان چڑھنے لگین جھٹکے ہونے لگے یہ سب تو اب سحر درست کرتے ہین اور دونون لشکر اُترے ہوے ہین ادھر برق فرنگی بھی لشکر مین اپنے آکر داخل ہوا ہر ایک اُسکو دیکھکر نہایت خوشنود

ہوا مہرخ نے گلے سے لگایا بہار نے تصدق اتروایا مخمور گلے میں باہیں ڈالکر رونے لگی کہ بیبا تمھاری صورت ہمکو پھر خدا نے دکھائی ہزار ہا روپیہ کا صدقہ اُتر گیا عمرو نے سب سردارونسے کہا کہ ارے تم سب کیوں مال کو ضایع کرتے ہو جو کچھ دینا ہو مجھکو دے ڈالو کہ میں خانہ کعبہ میں بھیجوادونگا وہاں عورات غربا اور مساکین مومنہ کو تقسیم ہو جائیگا سب عمرو کی باتو نپر ہنستے تھے برق کو بہت بھاری خلعت سب نے دیے عمرو نے کہا لا بیٹا میں اپنے پاس رکھ چھوڑوں عید بقر عید کو پہننا تو خراب کر ڈالیگا برق نے سردارونسے اشارہ کیا کہ اُنھوں نے عمرو کے سامنے پھر کچھ نہ دیا مخفی طور پر مالا مال کر دیا عمرو کو بھی بہت کچھ ملا عمرو نے کہا اب میں تلاش براں میں جاتا ہوں برق نے سب حال زندانخانہ کا کہ اسطرح مجھکو افراسیاب نے قید کرکے بھیجا ایسا مقام صعب تھا میں نے دیکھا اختر کے سبب سے مجھ میں کچھ ضرر نہ پہونچا آخر یوں تھی اور اژدر کو مار کر میں نے تیران کو چھوڑایا اب تیران اپنا سحر تیار کرنے گئی ہیں آپکو نہ ملینگی نہیں معلوم کہ کس صحرا میں اپنے طلسم کے ہو نگی آپ توقف فرمائیے عمرو یہ سنکر ٹھہر گیا اور کہا اچھا پھر جبتک ادھر ادھر کی سیر ہی کریں غرض یہ عیار ایک جا تو ٹھہرتے نہیں ہیں اپنی فکر میں کبھی بارگاہ میں کبھی صحرا میں کبھی لشکر دشمن میں آتے جاتے ہیں کہ حال انکا بیان ہوگا مگر اب اس فرکرکو یہانپر چھوڑ کر حال ملکہ براں شمشیر زن بیان کیا جاتا ہے کہ ابیات

ذرا اب سنو سحر کی داستان
یہ لکھتا ہے راوی شیرین بیان

ظفر کا ہے مہرخ کے پھر بندولبست
مبارک ہو حیرت کو کامل شکست

ذرا ہاں سنان زبان پھر سنبھل
کہ تاکے ہے کفار کو پھر اجیل

ہو اصید لاغر سے جو دل نہ سیر
نیستان میں پھر گونجتے ہیں یہ شیر

کسی صید پر پھر کرینگے یہ چوٹ
شکار افگنی پر ہنہایت ہیں لوٹ

سنبھل اب زبان قلم پھر ذرا
کہ لکھنا ہے مجھکو بنیا ماجرا

سخن مختصر ملکۂ خوش صفات
وہ براں عالی گہر نیک ذات

روان جب ہوئی برق کے ساتھ سے
تو دل میں خیال اُسکے یہ آگئے

کہ چلیے سوے گنبد سامری
لے واں سے تحفہ تو ہو بہتری

ہوئی یہ روانہ اسی سمت کو
یہ تھا دل میں دشمن کو مہلت نہ دو

ملکہ مذکور ایک آن واحد میں سناٹا مار کر اپنے طلسم کی سرحد میں پہونچی اور قلعہ ہفت رنگ میں نہ گئی کہ عرصہ ہوگا راہ کا تکرا دسی سمت کی راہ لی کہ جہاں گنبد سامری بنا ہے اور ظہور اس مقام پہ روح سامری کا ہوتا ہے حیرت

بھی اپنے طلسم کے حجرے ہفت بلا کو طے کرکے انگوٹھی جمشید کی لینے گئی تھی وہ مقام جمشیدی تھا لیکن اسی کے متصل ایک مقام ہے کہ اُس جگہ کو گنبد سامری کہتے ہین اول زمانہ مین طلسم ہوش ربا اور نور افشان مسطح ملا ہوا تھا کہ ایک ہی طلسم تھا اور حاکمان طلسم ہوشربا اور نور افشان سے دوستی کا برتنا و رہتا تھا نور افشان طلسم اتنا بڑا نہین ہے کہ مقابل طلسم ہوش ربا ہو اسوجہ سے حاکمان طلسم نور افشان بادشاہ ہوش رُبا سے مغلوب رہتے تھے اور خراج دیتے تھے اتنا بڑا بادشاہ کوئی طلسمات کا کاہے کو تھا کہ جیسا بادشاہ لاچین تاجدار جادو طلسم ہوش ربا کا تھا اسی بادشاہ کو گرفتار کرکے افراسیاب نے حکومت طلسم لی ہے اور شہنشاہ ساحران بنا ہے اسکے ساتھ بھی وہی طریقہ تمام شاہان اطراف طلسم نے کیا ہے اور سب نے اطاعت اختیار کی ہے اور کوکب بھی یہی بھائی اسکا تھا اور ہمیشہ اس سے دبتا تھا اور عمرو کے باعث سے اُسنے سرکشی کی ہے حاصل مطلب یہ کہ طلسم نور افشان سے بھی راہ جانے کی بیابان ہستی اور دالان جمشید کی ہے اور گنبد سامری پر جانے کی بھی راہ ہے جب کوئی اس طلسم سے چلے تو بیچ مین یہ مقامات مذکور ملینگے اسکے بعد طلسم ہوشربا ملیگا اور جو کوئی طلسم ہوشربا سے چلے تو اول یہ مقامات ملینگے اسکے بعد نور افشان ملیگا بس یہان تو پہلے ہوشربا سے نور افشان مین جانا پڑا اور پھر اتنا چڑھکر مغربی دروازہ طلسم کی طرف سے چلی کہ اب پہلے بیابان ہستی اور صحراے عجائبات و طلسم راہ گنبد سامری مل لین تو ہوشربا مین پہونچے غرض یہ مسافرہ صحراے نیرنگ عجائبات وسیاح دشت افسون و غرائبات جب سرحد طلسم پہ اپنے مغرب کی طرف کے پہونچی تو ادھر سے پھر عازم ہوئی کہ اب گنبد سامری پر جاؤن اور ادھر سے پھر ہوش ربا مین چلی جاؤنگی چنانچہ سرحد طلسم سے اپنے آگے بڑھی ایک دشت ہولناک خیز و دہشت انگیز مین گذر ہوا یہ پروردہ عہد ناز و نعم وہ صحراے پر آفت و ستم ہوش و حواس اوس دشت کو دیکھ کر اوس کے بجا نہ رہے مگر دل کڑا کرکے کہ خداے تعالیٰ اسیر نگہبان ہے آگے کو روانہ ہوئی ہر قدم پر صدا سنائی دی کہ اے جانے والی اس جنگل مین کوئی بھولے سے بھی قدم نہین رکھتا ہے مسافر خیال بھی گذر نہین سکتا ہے کیون اپنی جان عزیز پہ ستم کرتی ہے باز گشت ہے بہتر سے لیے پھر جا اری او نوجوان یہ بڑے غضب کی جا ہے ملکہ نے ان باتون کا کچھ بھی جواب نہ دیا اور قدم بہت آگے بڑھایا یہ حال نظر آیا کہ فرسنگون تک زمین مین جادو دیرنگ کے فرش بچھے تھے جو لمبی سی تھی وہ اپنے خیال مین ہمسر عرش تھی ہر طرف آگ کے دریا بہتے تھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شعلے تا بہ فلک جاتے تھے خیال کرنے سے پانون مین وہم کے چھالے نکل آتے تھے زبان شعلہ تا بہ فلک سر کشیدہ

شعر

زمین آگ کی آسمان آگ کا	جدھر دیکھیے اک سمان آگ کا

جو غار تھا دعوی انا جہنم کرتا تھا اپنے جلال سے انسان کو کیا ملک کو بیدم کرتا تھا جو بگولہ دشت مین اُڑتا تھا وہ ایک میل آتش کا بنجاتا تھا اور زمین سے دیو سیاہ پیدا ہو کر ڈراتا تھا مُردے جو ساحران نامی کے مر گئے تھے وہ اس دشت مین نظر آتے تھے اپنی اپنی کیفیت سناتے تھے انگارے اُچھالتے تھے اور کھاتے تھے سامری کے نام پر جو ستی ہو کر مر گئے تھے انکا اُسی دشت مین گذر تھا ہر ٹیلہ اور ٹھیکرے پر شگلے آگ کے بنے نظر آتے تھے پھر وہ غول بنجاتے تھے ابھی زمین پر پانون رکھا ابھی پانون کے نیچے دریاے سبز رنگ پیدا ہو گیا آگے چلنا دشوار ہوا اُس دریا مین غوطہ کھایا پھر کسی نے بازو پکڑ کنارے پر پہونچایا پھر جو قدم اُٹھایا اپنے تئین دہن اژدر مین پایا جان سے ہاتھ دھویا اپنی بیکسی پر آنے والا خوب رویا پھر جو آنکھ کھولی نہ اژدر پایا اور نہ وحشت و درد دیکھا مگر ایک مختصر سا ویران گھر دیکھا کہ نے کا جھونپڑا اپنے ڈھنگ کا بنا ہی دیوار نہ در وحشت کا گذر آرام اُس سے منزلون دور مساکن سفل السافلین بھی نفور جو کوئی مقام مکان کی طرح کا پایا اُس کی چھت غائب دیکھی کھڑیان ڈھئی ہوئی نظر آئین کہین دو چار گز کا چبوترہ چار پانچ پتھر کا اور پرانے بانس کا چھپر جھکا ہوا پڑا مگر اُسمین سے بونڈلا اُڑ کر بلا بنجاتا اور پکارتا کہ کوئی ابھی نہین آیا ساحری نے سیر کھانا نہ بھجوایا بہت بھوکا ہون اس گھر کے مہمان کے خون کا پیاسا ہون پہونچنے والا وہانکا حیران رہتا ہی کہ اس بلا نے ایک ہی نوالہ کیا اس بیچارے کے تن ہرگ دیا پھر خدا نے بچایا آنکھ کھلی تو اپنے تئین ایک باغ مین جادو کے پایا کہ ہر پتا اوسکا اعجاز تھا ہر شاخ مین جادو کا ساز تھا آہ رسا سے بڑھکر ہر ایک شمشاد قمری کو کلیجا کھانے کی ترکیب یاد دیدۂ رنگ فشان ہر ایک نہر لہر اوسکی خدا کا قہر سبزہ و ہا مکار ہر غنچہ جا بکاہ گل وہان کا عندلیب جان کیلیے خار خلق کی بناہ نخل کی تجنیس خطی نخل چوب تابوت ہر ایک شاخ کف افسوس ہر ایک برگ نیا سامان اور ساز و برگ خار من سے خلش پیدا گلون سے دشمن کی بو پیدا نرگس مین رنگ چشم عدو ہویدا سر کشتی سر دلب جو کو آتی پھول وہان کے سیاحون کے حق مین کانٹے ہوتے مرغان چمن نوحہ و شیون کرتے حال سیاران

باغ پر رونق مسدس

بید لبریز شراروں سے ہیں مانند چنار
فاختہ صورت منصور تو شمشاد ہی دار
راہ وحشت ہی میں جم جاتے ہیں ہر بار قدم
ہو ہی سے نہ کبھی شکل یہی جلوہ نما
رنج ناریخ سے حاصل ہے یہ حاصل ہے مزا
خون انگور کے دانتوں سے ٹپکتا ہے یہاں
کبھی خاموش نہیں اس چمنستان کے طیور
نوک ہر خار زبان ارنی گوئے سر طور
نار جب کرتے ہیں اک آگ لگا دیتے ہیں

شاخ عرعر شرر بے ثمری سے ہے بار
یہ صنوبر کو لگا گھن کہ ہوا سوکھ کے خار
بید مجنوں سے کبھی بڑھ کے ہیں قائم چار قدم
سیب کو نہ دیکھو تو آسیب کا دیتا ہی پتا
منھ لگائے کوئی میٹھے کو تو کھائے کھٹا
تاک پیچوار و تلوے کا ٹا سا کھٹکتا ہے یہاں
نالہ کش نخل یہ ہیں دار یہ جیسے منصور
لب شیشوں سے گل شمع تجلی کا ظہور
ہر شرر میں یہ فلک دم میں جلا دیتے ہیں

ملکہ بران جس باغ میں جب پہونچی بلبل روح اسکی قفس تن میں گھبرائی کہ یکایک ایک آندھی سیاہ آئی چارطرف سے کچھو گھیر لیا پکڑ لو کا شور ہوا اور نہر کا پانی تلاطم میں آیا خدا کی پناہ وہ طوفان بپا تھا کہ طوفان نوح بھی ایسا ہوگا بعد اس طوفان کے ایک دیو قوی ہیکل اس نہر سے نکلا اسکے قریب آیا اور پنجہ قوی جانب اسکے بڑھایا منھ بھاڑ سا کھولدیا اسکو نگلنا چاہا ملکہ نے چاہا کہ اس سے مقابلہ کرے مگر اپنے بزرگونکی زبانی سنتی چلی آتی تھی کہ بیابان عجائبات میں جب قدم رکھے تو جو وہانکی بلائیں سب فرشتے قہر سامری کے بیچاری ہیں انسے کوئی لڑ نہیں سکتا جیسا کہ اہر ہو وہ جیسا چاہیں آزار پہونچائیں دم نہ مارے عجب نہیں مصیبتیں جھیل جائیگا تو گنبد سامری پر پہونچیگا اور اگر ذرا بھی ہاتھ پاؤں ہلائیگا تو انہی بلاؤں کا طعمہ ہوگا کشتی جان اس گرداب بلیات سے ساحل مراد پر نہ پہونچ سکے گا اور وہی شخص وہاں جانیکا قصد کرے جو کوئی تحفہ اس گنبد کا پہلے سے اپنے پاس رکھتا ہو وگرنہ غیر شخص نہ جاسکے گا وہ تحفہ اول گویا نشانی ہے کہ یہ ایسا عاشق نام سامری ہے کہ باوجود مصیبت اٹھانے کے اور ایک بار یہاں آچکے پھر بھی خداوند کے درشن کا مشتاق ہوکر یہاں آیا ہے اسکو گنبد تک پہونچانا چاہیے بس یہ اس ملکہ کو معلوم تھا اسوجہ سے خاموش کھڑی رہی دیو اسکو پکڑ کر دہن میں رکھکر نگل گیا کچھ بیان نہیں ہو سکتا ہے جو اس محبوبۂ نازک اندام کے جسم نازک اور روح

لطیف پر صدمہ گذرا وہ موت کا آنکھون کے سامنے پھر جاتا وہ اُس دیو کی شکل مہیب وہ اُسکے منھ مین جاکر زندگی سے ہاتھ دھونا اگر اسطرح کا انسان خواب دیکھے تو یقین ہے اُس خوف سے سونا ترک کردے اور لیٹے تو اس خیال مین اُچھل اُچھل پڑے اُس آرام جان عاشقان نے اُس مصیبت مرگ کو بھی اپنے اوپر اختیار کیا لیکن خلاق طلسم عالم نے پھر خلعت حیات دوبارہ عطا فرمایا یعنی یہ سبب اُس اختر مرواریدکے جو اُسکے پاس ہے شکم دیو مین زندہ رہی اور آنکھ جو اُسکی کھلی نہ وہ دیو دیکھا نہ وہ باغ نظر آیا ایک دشت پُرخار و مردم آزار کوسون تک کا چٹیل میدان نظر آیا کہ ابیات

وہ تھا اک دشت وحشت خیز ویران
نہ تھے قیس کا جس مین قدم تک
تھی راحت سے مثل بخت مجبور
فلک نے اور ہی کچھ کام جانا
عجب سے سرپر انو ہو رہے تھے
عرق بہتا تھا اُس مہ کی جبین سے

ہزارون جسمین قہر آمیز سامان
مصیبت زا بشکل ہجر جانان
ہبار زیست اُس سے منزلون دور
یعنی وہ اسیر دام تقدیر
رخ گلگون کے آنسو دھو رہے تھے
چراغ حسن مشتاق فنا تھا

درازی اوسکی سرحد عدم تک
زیادہ قلب مضطر سے پریشان
دلہن تقدیر نے اُس کو بلایا
تمنا جس کی تھی شاہان تقدیر
طپش روز کی پیدا تھی زمین سے
کوئی دم کا وہ جلوہ دے رہا تھا

دیکھا کہ لون کے جھونکے آتے ہین چراغ زندگی کو بجھایا چاہتے ہین درخت سر جھاڑ منھ بہاڑ ریتلے کھڑے ہین گویا بلائین زمین سے اُگی ہین یہی گردش فلک کی ہے کہ ہر قدم پر آزار ہے ہر جگہ فرش خار ہے کانٹے تلوون سے پار ہوتے ہین پشت پا تک فگار ہوتے ہین اس آسمان حسن کے ستارہ قسمت کو فلک نے خاک مین ملایا ہے خاک صحرا پر جم گئی تھی پوشاک بھی میلگجی ہوئی تھی تلا ہینہ کا زمین پر بنجا تا تھا یہ خاک بھیانکنی بدحواس سایہ درختان ڈھونڈھتی ہوئی چلی جاتی تھی کہین سے شیر کے ڈکارنے کی آواز آتی تھی کہین کوئی بلا زمین سے نکلکر ڈراتی تھی اژدہے منھ کھولے بیٹھے تھے زہر اُگل رہے تھے فلک سے آگ برستی تھی زمین لوہے اور تانبے کی طرح تپتی تھی اسی عالم مین یہ چلی جاتی تھی کہ یکایک ابیات

بشکل ابر اٹھی کچھ سیاہی
ہیبت سینہ مین تڑپا قلب مضطر
زمین سے تا فلک چھائی سیاہی

لگے فریاد کرنے مرغ و ماہی
یکایک مثل بخت ناتوان ہی
بلا اک سامنے کالی سی آئی

ہجوم اشک سے دامن ہوا تر
ہوا خورشید بھی محتاج تمکین
پکاری وہ ادھر آ تجھکو کھاؤن

یہ محنت خاک مین تیری ملاؤن
کسی نے پشت پر سے دی یہ آواز
نظر آئے گی صورت بہتری کی
بڑھی وانسے جب آگے تو یہ بیکس
نہ تھی راہ اور تھی وہ راہ آتش
کنوین مین آگ کے لاکھوں جھمیلا

اُسے دیکھا تو گھبرائی یہ دلدار
نہ گھبرا اسقدر اے مایۂ ناز
پکاری یہ دوہائی ہے دوہائی
بہت مجبور و مضطر سخت بیکس
بلا پیدا ہوئی پہلو سے اسکے
ہوا سب جسم جلکر اُسکا کوئلا

غرض بھاگی وہانسے ہوکے ناچار
دہائی جادوے تو سامری کی
بلا وہ اسکے پھر پیچھے نہ آئی
نظر آیا اُسے اک جا نہ آتش
اُٹھاکر لیچلی اُسکو زمین سے
کھلی جب آنکھ دیکھی اک سیاہی

کہ ظلمات عدم کی تھی گواہی

اُس تاریکی مین یہ ماہتاباں جب روانہ ہوئی اختر مروارید نکالکر ہاتھ پر رکھ لیا کہ جسکے سبب سے کچھ کچھ روشنی نظر آتی تھی یہ قدم اُٹھائے ہوئے چلی جاتی تھی دل سے یاد خدا کرتی تھی مگر زبان پر حمد و شکر رب نہ لاتی تھی اگر ذرا بھی کوئی لفظ دعا کا آجاتا یا نام خدا مُنھ سے نکل جاتا جسم و جان مین تفرقہ پڑ جاتا وہان کی بلا پھر زندہ نہ چھوڑتی یہ زبان اپنی سنبھالے ہوئے مضطربانہ روانہ تھی کہ ابیات

نظر پھر آئے کچھ طاؤس و ابلق چند
بدن مین ہر طرف سے آکے لپٹے
اُڑے اک سمت کو اوریون پکارے
مگر سید تھا ہوا قسمت کا وہ پھیر
ہوئے سب زخم تن پھر اسکے اچھے
پڑھے اُس دار پر دیکھے گنہگار
ہزارون زنگ کے دیو ستمگار
ہوا رنجیدہ اُسکا قلب مضطر
ہوے گل اور ثمر بھی آہ مین پیدا
نہ ہیہات کبھی تھی آدمی مین
معلق تھی بحر افسون مین وہ مچھلی
چلی آگے تو لیکن سخت حیران

نہایت تیز پر محظوظ و خرسند
کیا منقار سے ٹکڑے بدن کو
کہ ہم ہی سامری صدقے تمہارے
کہ پھر اک اژدہا پاس اسکے آیا
اُٹھی وانسے چلی پھر روتی آگے
حذر مانگا وہان سے اور آگے
مقابل آکے کرتے اپنے تھے وار
جب آیا ہوش دیکھا مین شجر ہون
شجر کی طرح تھین شاخین ہویدا
شجر سے پھر ہوے دریاے زخار
کنارے جاکے پھر دریا کے پہونچی
کئی دن تک رہی گردش سفر کی

ہوے وہ سدرۂ اہل نازنین کے
پیا پھر خون تن اور دل مین خوش ہو
رہی بیہوش یہ نازک بہت دیر
نگلکر اسکو پھر جو اوس نے اُگلا
گھڑی بھر اُسنے دیکھی اک جگہ وار
بڑھی جب کچھ تو یہ سامان دیکھے
گری یہ خاک پر بیہوش ہوکر
زمین مین گڑ گئے بار آور ثمر ہون
نہ تھا یہ ہوش مین انسان تھی مگر مین
بنی دریا سے مچھلی خوب تیار
بنی مچھلی سے آخر پھر وہ انسان
نظر آئی نہ کچھ صورت مفر کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غرض بعد از گذار دشت و ہامون سراسیمہ پریشان دل جگر خون نظر آیا وہ اک جانب کو پہونچی
کہ جادو کی سراسر وہ زمین تھی
یعنی وہ ماہ وش گل اندام اسطرح کی ایذائین اور سختیان سفر
کی جھیلتی ہوئی ایک ایسے مقام پر پہونچی کہ بیچ مین زمین سرسبز و شاداب تھی اور چار طرف
اُس قطعہ گلزار کے چار دریا بہتے تھے ایک دریا دھوئین کا تھا کہ بالکل چاہ بابل کا نمونہ تھا
زمین سے فلک تک دھوان بھرا تھا یہ خاکدان عالم منبع و مخزن دھوئین کا تھا نہین نہین
دودی جہاز نصکو کہنا روا ہی جسم آفتاب مین ایسا دھوان وہا نکا لگا تھا کہ دھندلا ہو گیا تھا منزل
فلک کی چھت مین کاجل جا تھا دنیا سیہ خانہ تھی کاجل کی کوٹھری نظر آتی تھی زمین سے دھوان نکلکر
پیچیاب کھاتا تھا زلف سیاہ جانان کو شرماتا تھا عارض شاہد ارض پر کاکل پیچ کھاتی تھی یا
عجوزہ دنیا ساکنان عالم کو اور طالبان دنیا کو پیچ مین لاتی تھی زمین پر یعنی اس دریا مین موجین
اُسی دھوئین کی اٹھتی تھین کمند الفت بہر عاشقان زلف نظر آتی تھین یہ عالم تھا کہ ابیات

شب تیرہ کا وہ دریا تھا مخزن وہین سے شب ہی پیدا ہی یہ روشن سیہ مثل نصیب تیرہ بختان
بلا کالی بھی تھی اُس سے پریشان
ایک طرف کو اس زمین نزہت آگین کے دریائے آتش تھا

زمین سے آسمان تک آگ بھری تھی چار چار منزل تک شعلہ اوس آگ کا اُڑکر جاتا تھا عفریت کہ جو
آتش سے پیدا ہی اوس سے خوف کھاتا تھا ہوا مین وہ شرارہ نکلا اُڑکر جانا اور پیچیاب
کھانا عیاذاً باللہ آسمان کو اپنے چھپرے کے جل جانیکا ایسا خیال تھا کہ برج آبی مین پانی
بھر کر رکھنے کے لیے برج دلو کے ڈول کو چشمہ حوت مین ڈبوئے رکھتا تھا انگارے بڑے بڑے
چھوٹی چھوٹی چنگاریون کو کھا جاتے تھے اژدہے کی طرح ہر ساحل اسکا منہ کھولے نظر آتا تھا
دل اژدر دہر کا ہلاتا تھا کہ بیات

فلک سے برستی تھی سمجھا یہ آگ زمین کا ارادہ تھا جاؤنین بھاگ زمانہ کی سب گرمیان وان تھین جمع
جلا تھا اسی خوف سے دل شمع
ایک طرف کو بشیہ نزہت قرین کے دریائے آب تھا جس سے بحر عالم کو

خوف غرقاب تھا ساحل اونکا خون ساکنان دنیا کا پیاسا ہر موج اُس کی برابر کوہ کے اٹھتی ہر
حباب گنبد افلاک سا موجین خنجر سے زیادہ تر تیز نظر آتین جانین خوف سے دیکھکر اوس کو
کٹ جاتین جسدم اُسکے کنارے پر قدم کوئی رکھے شور و غل پیدا ہو پانی آسمان سے جا کر مل جائے

کشتی ہلال کو ڈوب جانے سے فلک بجائے ہمہ تن آسمان نیلگون دودی جہاز بنجائے کہ ابیات

ہوا پانی مین ایسا شور پیدا جسے دیکھے سے رستم کے اڑین ہوش	لب ساحل سے تھا اک شور پیدا	ہر اک موج اوسکی آفت سے ہم آغوش

اور ایک جانب اس صحرائے پر بہار وادی بے خار کے دریا سے سیماب تھا نہایت نایاب تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ اژدر دہر کو مالک آسمان وزمین نے پارا پلایا ہی یا پارے کی کان وہ دریا بنایا ہی لہرین اسکی جب اٹھتین چاندی کے تیر بہتے نظر آتے حباب اُسکے سورج کی ایسی چمک دکھاتے زمین کا بوجھ بار اس بحر زخار کے ہونے سے بڑھ گیا تھا ایک ایک موجہ اُسکا ٹھکر جیو ار سیماب کا لطف دکھاتا تھا ہوا کے جھونکے سے لہراتا تھا عکس سے اس بحر کے روے ہوا تک چاندی کا نظر آتا تھا آفتاب کی تمازت سے پارا پگھلکر لہرین لیتا تھا گویا چشمہ خورشید لہراتا تھا کہ ابیات

کہین جگر مین یون پارا تھا سجا چمک جسکی کہ تھی تا چرخ جاتی	ہوس جسطرح ہی جسے رخ دیتا	کبھی تھی بحر آفت خیز اٹھتی

اُن دریاؤن کے بیچ مین وہ بقعہ فرحت آگین تھا عجب بہار جانفزا اس صحرا کی تھی کہ شجر برا ز ثمر مثل اہل تواضع سر جھکائے پھولون کے درخت یکلخت خلق مجسم انسان نظر آتے پھل درختون کے ایسے رنگین و خوبصورت کہ ترنج آفتاب کو شرماتے نہرین بہ آب و تاب جاری وزان ہر سو باد بہاری چمن کیطرح پٹریان روشون کی روشن نہایت خوش قطع بنین عروس باغ کی مانگ نکلی ہوئی قریب اُسکے ہری ہری گھانس لگی جو کان زمرد کو بھی شرماتی رشک سے ہیر کھلاتی نہرون مین فوارے جاری بلبلون پر بیقراری طاری پانی کی تھوالی پر جان چشمہ ماہ و مہر لہراتی ہر گل کے متصل بلبلون کا ہجوم ہر سمت نغمہ سنجی کی دھوم ہر طائر خوش الحان گلستان اور بوستان کا سبق پڑھتا بلبل شیراز کیطرح اُستادی کا دم بھرتا خوشبو سے گلون کی تمام دشت مہکتا روح لطیف اہل دلان کا اس جگہ مسکن پاک طینتو کا ٹھکانا نسیم وصبا عنبر فشان ہر گل عطردان کی طرح کھلکر کھلا ہوا تھا گو غنچہ غنچے کی صورت بنا ہوا منتظم تھا فصل بہار اور بنفشہ ہر تختہ چمن غیرت بخش ہزاران گلشن ہر پھول بہ ہزار طرح کا جوبن ہر فصل کے پھول لگے ہوئے میوے تیار بلبل دل سوجان سے اس باغ پر نثار خزان کو وہان سخت خار تختہائے چمن سرسبز حکومت شاہ زمن سے کہین ملتبر جنگلی سرزمین مین رعایا سبز و خرم ہر ایک نہال مادر دہر دودھون نہائے پوتون پھلے

شاخ شاخ سے مشتاقون کی طرح باہم لپٹی ہوئی درخت گلدار بیلا چنبیلی موتیا موگرا نسرین و نسترن
باردار اشجارون مین سیب وبہی و انار و ناشپاتی پر جوبن کہین سنبل وافع پریشانی کہین
نرگس نے رفع کی حیرانی کیسی سوسن خزان کو آنکھین دکھاتی یا بستان قدرت کی طرح زبان شکر گلان
سے فرماتی ہر طرف نسیم مستانہ وار لڑکھڑاتی کہین طاؤس رقص سے مانوس کہین گلون پر
پڑی ہوئی اوس کہ

ابیات

نظر آئے نہال سبز و خرم
کہ جیسے عارض دلدار روشن
اگر غنچون پہ دانہ کے شبنم کا
تو یہ دل مدعا ہے گل تر
کہین پھولون کا عکس ارغوانی

جسے دیکھے سے دل ہو شاد خرم
پڑا ہر سمت سبزہ لہلہاتا
گرہ کھلتی تھی دل کے مدعا کی
بہار عمر تھی سنبل مین پیدا
نبا تھا مثل مہر آسمانی

ثمر مین اسطرح پیدا تھا جوبن
ہوا چلتی تو اک جوبن دکھاتا
نظر پہونچی اگر سوئے گل تر
مزا جو چاہیے ہر پھل مین پیدا

ملکہ غنچہ دہن اُس بطبیعہ فرحت
آگین مین کچھ دیر ٹھہر کر راحت گزین ہوئی اور پھر آگے چلی بہت دور تک وہی جنگل خوش آب
و رنگ و نایاب پایا اور وہی چارون دریاؤن کو دیکھا کہ گرد اُس صحرائے بہشت آئین کے موج زن
ہین جب کنارے پر اُس بطبیعہ فرحت آگین کے گذر ہوا دیکھا کہ صحرائے بہشت آئین تو اس
جنگل سے زیادہ سرسبز و شاداب ہے لیکن اُن چارون دریاؤن کے بدلے چار نہرین نہایت
عمدہ اور شفاف پانی کی روان تھین اور کنارے اُن نہرون کے بنگلے جواہر نگار بنے تھے جو
بروج آسمان کو اپنی خوبی کے آگے شرماتے تھے اُن بنگلون مین برج طلائی تعمیر تھے سراسر پری کی
تصویر تھے اُنمین تخت جواہر نگار گستردہ تھے اُن تختون پر سامری کے پجاری ساحران ذی عزت
با توقیر جلوہ فرما تھے کوئی شیر پیکر تھا کوئی چہرہ انسان کا دھڑ فیل ژیان کا رکھتا تھا کوئی سنگ
کا چہرہ اور جسم انسان کا رکھتا تھا ہر ایک ساحر غدار ہیئتین نرالی شکلین کالی کالی کسی کا شیر
کا منھ جسم انسان کا کسی کے دس بارہ سر دھڑ حیوان کا کوئی اژدر دہان کوئی فیل دندان
کسی کا تیلا کر گدان کا کوئی دیو پیکر کوئی اژدر بدن کوئی شتر رانستان کوئی آدھا انسان اور
نصف حیوان ہزارون ساحر ایک ایک زیر فرمان بنگلون کے گرد منہ ڈھیان ڈالے اترے ہوئے اپنے
اپنے گرو کی یاد مین ٹھنور چندن کی لگائے آنکھین بند کیے مشغلین آتشین سلگائے تلسی کی اور

ہڈیون کے عرروون کی مالے بنائے جب بیٹھے تھے سامنے موم سنگ رہا تھا دھوان ہوم کا تا بہ چرخ دوار جاتا تھا آفتاب بھی وہین کے جوگی کا چیلا تھا جو تپسیا کرتا پھرتا ہے زحل وہین کے چیلیان کا دم بھرتا ہے ہنود سے فلک کانون مین وہین کا کنڈل ڈالے رہتا ہے حلقہ مہر و ماہ سے حلقہ بگوشی کرتا ہے زمین سے دم بدم وہانکی خاک اُڑتی تھی اور پری کی صورت اُس سے پیدا ہوتی تھی جوگی پاس جاتی تھی اور بھجن سامری کے گاتی تھی پھر غائب ہوجاتی تھی پھل درختون کے بشکل انسان قہقہہ لگاتے تھے ہنگام قہقہہ جانور منہ سے نکلکر اُڑ جاتے تھے پھر شاخون پر بیٹھکر تعریف سامری کی زبان پر لاتے تھے نہرون پر یاقوت و زمرد کے پل بنے تھے اُنکے اوپر درجے اور شہ نشین تعمیر تھین ہر اک بے نظیر تھین اونپر تصویرین پتھر کی اور جواہر کی بصد فر و تمکین رکھی تھین سامنے اُن تصویرونکے چوکیان صندل کی بچھی تھین اُنپر اسباب عیش و نشاط دھرا تھا اون کو وہ تصویرین تھین رات کو پریان بنکر گاتی بجاتی تھین منہ سے اُن تصویرون کے ہنگام تکلم موتی گرتے تھے بالون سے نیلم کے ٹکڑے جھڑتے تھے وہ سب دریا مین جاکر بنتے تھے پھر مچھلیان بنکر ابھرتے تھے اور جے جے سامری کی شور کرتے تھے غرض عجب طرح کا نیرنگ ہر سمت آشکار تھا طرفہ عجائبات پر بہار تھا کہ نظم

طلسمی تھے وہان کے کارخانے
جدھر دیکھو تھے جادو کے ٹھکانے
درختون مین بھرا افسون نیرنگ
ہر اک پتے سے ظاہر سحر کا ڈھنگ
کوئی پھل شکل مین مثل پری تھا
کوئی گل نقشہ جادوگری تھا
ثمر کی جا گہر سب مین نمودار
ہر اک پتون مین جیسے عارض یار
گلون سے آتی تھی آواز دلکش
سنے انسان اگر اُسکو تو ہو غش
صدا غنچون سے تھی نغمونکی آتی
سر ہر شاخ تھی ندی بہاتی
زمین سے دمبدم اُٹھتا بگولہ
پری کی شکل بن کر ناچتا تھا
کہین سے اُڑکے کچھ آتے تھے طائر
بہم سب جھنجھیان کھاتے تھے طائر
او سیارم ملکے سب جپتے تھے سبقے
نکلتے تھے اونہین بفیو سے بچے
وہ نیچے اُڑکے پھر سنگون پہ جاتے
بھجن سب سامری کے وان پہ گاتے

ملکہ سیار مقام عجائب و غرائب ان مقامات کو دیکھتی روانہ تھی چند قدم آگے بڑھی تھی کہ سامنے ایک گنبد طلائی نظر پڑا جسکے در پر ہزار ہا پجاری بیٹھا تھا اور روے ہوا پر ہزار ہا گھنٹا ٹنگا تھا جانور جو اڑتے تھے اُس گنبد کے گرد پھرتے تھے تعریف سامری کی گاتے تھے اور روے ہوا پر بہت سے تخت استادہ تھے کہ اوسپر پریان سوار تھین وہ سب چنور ہاتھ مین لیے اُس گنبد کی مروجہ جنبانی کر رہی تھین ہزار ہا ستارہ اوس گنبد پر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ٹوٹتا تھا اور ابر رنگ برنگ کے دمبدم اطراف سے آتے تھے اور اس گنبد پر موتی اور پھول برسا کے چلے جاتے تھے پیم ستارے سنہرے روپہلے ٹوٹکر گنبد کے گرد جمع ہوتے اور انہین سے بھی طایر خوشرنگ نکلکر اڑتے اور گرد گنبد پھرتے ہر بار گھنٹے بجتے ناقوس پھنکتے اور اندر گنبد کے چودہ چاند اور بیندرہ سورج گھومتے جنکی روشنی سے گنبد بالکل آگ کا انگارہ معلوم ہوتا درختون کے نیچے ہزارہا جادوگرنیان کھیاٹ اور کم سن ایسی کہ چار سو برس سے عمر مین کم نہ تھین آسنبان بچھائے سامری کے دھیان مین بیٹھی پوجا پاٹ کر رہی تھین سامری کے نام پر جوگ سادھے تھین ملکہ مذکور نے پہلے سامنے گنبد کے جاکر سجدہ کیا اور کئی جواہر بے بدل جو کھٹ پر اسکی چڑھائے پھر وہانسے ہٹکر ایک درخت کے نیچے آکر آسنی جواہر کی بچھائی اور بیٹھکر پوجا کرنے مین مشغول ہوئی یہ صنم زیبا عجب طرح کی کیفیت پرستش مین دکھاتی تھی روح سامری کو اپنی محراب ابرو کا ساجد بناتی تھی بتین پہر کامل اسنے جبین سائی کی اور سامری کو پکار کر منتر کی جاپ کیا کی چوتھے پہر مین یکایک ہزارون گھنٹے گنبد پر بجے اور چنور جلد جلد گنبد پر پریان جھلنے لگین اندر سے گنبد کے آواز آئی کہ بیٹی کوکب روشنضمیر بادشاہ طلسم نور افشان کی ہماری سرکار مین آئی ہے اسکو سامنے ہمارے گنبد کے لاؤ کہ حال سکا سنکر او سکو داد دین اور مراد کو پہونچائین بہ حکم خداوند سامری کا سنکر لاکھون تہنیت اور جادوگر سجدے مین گر پڑے اور دہن ہویا سامری کا شور مچا پھر ایک چوکی یاقوت نگار نے ہمراہ لیکر اُس چوکی کے گرد ہزارہا ساحر چنور بال ہما کے ہاتھ مین لیے ناقوس پھونکتے گھنٹے بجاتے گاتے بجاتے ہوئے اکتارہ چھیڑتے سامنے بران کے آئے اور پکارے کہ ارے تجھی بجہبر بڑی سامری کی دیا ہے چل تجکو اپنی سرکار مین طلب کیا ہے یہ کہکر بران کو اُس چوکی پر یاقوت کی بٹھایا اور اُس چوکی کو اپنے کاندھے پر لیکر سنکھ پھونکتے بھجن گاتے لیکر چلے چنور دم بدم ملکہ کے سر پر ہوتے تھے اسی طرح سامنے اُس گنبد کے لائے اور ہاتھ باندھکر سجدہ کرکے عرض رسا ہوے کہ یا خداوند یہ بیٹی کوکب کی حاضر ہے آواز آئی کہ اے بران تو شریک عمرو عیار کی ہے یہان کیون آئی ہے کسکے ہاتھ سے از خود رفتہ ہے گھبراتی ہے بران نے سجدہ کرکے کہا خداوند خوب واقف ہین کہ مین نے اور میرے باپ نے عمرو کی شراکت کی ہے مگر دین خداوندی کو نہین بدلا ہے آپ ہی کے دین پر اپنے تئین قایم رکھا ہے یہ کہنا تھا کہ صدائے غیب آئی اور سنائی دیا ہے ہے جھوٹ بولی ارے توبہ کر اور جا جلد نخل قدرت کے نیچے ٹھہر کر سو ہر خداوند کے نام کا جاپ کر

پھر آنا اور سچی بات زبان پر لانا ہیران کو وہانکے ساحر پھر چوکی پر سے اُٹھا کر ایک درخت کے نیچے لائے کہ جسمین پھل بصورت انسان لگے تھے اُن پھلون سے آواز قہقہے کی آئی اور اُنھون نے آلسمین کہا بھائی خداوند نے ہمکو اسی لیے پیدا کیا ہی کہ جتنے جھوٹے ہین اُن سب کے باپ ہم ہین لیکن یہ کہکر وہ سب بھی نام سامری جپنے لگے اور ملکہ بھی سامری سامری پکاری جب سما پھر گذر گیا پھر ساحر اور جادوگرنیان چوکی لیکر حاضر ہوئین اور ملکہ کو سوار کر کے بڑی تزک و احتشام سے سامنے گنبد کے لائے ملکہ نے پھر اُتر کر سجدہ کیا آواز آئی کہ ای بندی قدرت باپ تیرے البتہ دین ہمارا ترک نہین کیا اور تو نے تو طلسم آئینہ مین جا کر شہزادہ ایرج سے عشق جتا کر کلمہ پڑھا اُسکے ساتھ شراب پی عمرو تیرے یہان مدتون مہمان رہا تو اسکے ساتھ کھانا کھایا کی اور ہمارے سامنے جھوٹ بولتی ہی ملکہ نے کہا یا خداوند پھر آپکو تو سب حال روشن ہی مین عشق کے پھندے مین پڑ کے ناچار ہوگئی اب میری خطا معاف کیجیے آواز آئی کہ اے ملکہ ہم عمرو کی تعریف سامری نامہ اپنی کتاب مین لکھ آئے ہین کچھ اُسکی ملاقات مین بُرائی نہین مگر تم کو دین ہمارا نچھوڑنا چاہیے تھا کیونکہ اگر یہ نہین عمرو کے ساتھ سب ہو جائینگے تو ہمارا دین کاہے کو رہیگا اچھا اب جو تو اس مشقت شاقہ کو اپنے اوپر گوارا کر کے یہان آئی ہی کیا حاجت رکھتی ہی اور کیا دلمین ٹھانی ہی ہیران نے رو کر عرض کیا کہ یا خداوند ایک تحفہ آپکی سرکار کا میرے پاس ہی کہ جسکے سبب سے آجتک مین دشمنون پر فتحیاب ہوئی تھی اب آپ واقف ہین کہ افراسیاب ایسے ساحر سے اور میرے باپ سے اور مجھ سے مقابلہ پڑا ہی پھر اب یہ چاہتی ہون کہ کوئی تحفہ آپکی سرکار کا ایسا عنایت ہو کہ مین جا کر اس اپنے دشمن کو مارون اور فتح افسیر پاؤن یہ کہتا تھا کہ آواز مہیب آئی اور سنائی دیا کہ ای ہیران تو تیرے عمرو کی ہی اور افراسیاب ہمارے دین کی طرفداری کرتا ہی ہم کیونکر کوئی تحفہ دیکر اُسکو تیرے ہاتھ سے مغلوب کرا دین اور علاوہ اسکے یہی جھگڑے کے ای ملکہ بادشاہ آلسمین ہمیشہ لڑا کرتے ہین کہ بموجب بیت

ہفت اقلیمی بگیرد بادشاہ
ہمچنان در بند اقلیمی دگر

پس وہ دونون بادشاہ کینہ خواہ ہمارے بندے ہوتے ہین اور ہمکو اپنے بندے برابر ہین ہم کسیکو غالب مغلوب اپنی طرف سے نہین کرا سکتے ہان اتنا البتہ ہم کرا سکتے ہین کہ جسکی تقدیر مین روز ازل سے شکست لکھدی ہی اوسکو شکست ہوگی اور جسکی فتح ہی اُسکو ظفر حاصل ہوگی پس ابھی ہم تجھے نہین کیا سکتے

جب وقت شکست تمہارا یا افراسیاب کا آئیگا اُس وقت ہم تقدیر نئی کرینگے ایک کو غالب
کر دینگے اور ایک کو مغلوب بنا دینگے بران یہ سُنکر روئی اور عرض کیا کہ یا خداوند پھر یہ بندی تیری
تیری سرکار سے محروم پھر جائیگی آواز آئی کہ بران زیادہ ہوس مت کر وہان سے جب تو چلی تھی تو دل
مے نیت کرکے چلی تھی کہ مین سرکار سامری سے کوئی تحفہ ایسا جا کر لاؤن کہ جس سے پل پریزادان
توڑون اور دریا سے خون روان خشک کردون اب جو تو ہمارے سرکار مین بجد و جہد تمام آکر پہونچی
تو پاؤن تو نے پھیلائے اور زیادہ طلبی کرنے لگی ہم کو اپنے بندے سب برابر ہین ہر چند کہ تو ملحد اور ترک
ہو گئی ہے مگر پھر بھی دریاے رحمت ہمارا جوش مین ہے اگر سامان دریا کے غارت کرنے اور پل توڑنے
کا ہمسے مانگے تو البتہ ہم عطا کرین باقی اور کچھ ہم تجکو نہ دینگے بران نے سجدہ کرکے عرض کی کہ آپ کا
فرمانا مجکو قبول ہے ہان سچ ہے کہ یہی نیت دلسے کرکے گھر سے چلی تھی بس اتنا کہنا تھا کہ آواز آئی کہ
یہان سے اُٹھکر سامنے نہر قدرت کے داہنی جانب کو نہر روان ہے جا اور اُس نہر مین ننگی ہو کر نہا تجکو
سحر وہ عنایت ہوگا جس سے تو پل توڑ دیگی اور دریا غارت کر دیگی بران یہ سُنکر شادان و فرحان
اُسی نہر کیطرف چلی اُسوقت پھر ہزارون گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے اور غلغلہ سامری کی جے کا بلند ہوا
اور ملکہ کے سر پہ ہزارون طائران خوشرنگ آکر اپنے پرون سے سایہ فگن ہوئے اور ملکہ کنارے اُس نہر کے
آئی دیکھا اُس نہر مین سیکڑون سورج جگمگا رہے ہین اور سیپیان بہ رہی ہین موتی اُسمین پریان اُچھالتی
ہین ملکہ نے ایک جانگیا نور مینے وہی باقی برہنہ ہو کر اُس آب نہر مین کود دی اور غوطہ مارکر اُبھری اُسوقت
سامنے سے ایک گرداب چکر مارتا ہوا قریب ملکہ آیا جب قریب ہوا تو دیکھا کہ وہ گرداب نہ تھا حوض ہے یاقوت
کا کہ چشمۂ خورشید کو بھی آب و تاب کے سامنے اندھا بناتا ہے پانی اُس حوض مین مثل گوہر آبدار کے صفا
بھرا ہے بس جب وہ حوض قریب تر آیا آواز آئی کہ اے دختر کوکب اس حوض مین کود پڑ ملکہ آنکھین بند
کرکے یا سامری کہکر اُس حوض مین کود پڑی بس فوراً ایک ہی ماہی خوشرنگ یاقوت کی نکلی اور
وہ حوض چکر کھاتا ہوا بند ہوا پھر ہزارون گھنٹے بجے اور ساحر وہان کے بھجن گانے لگے جا بجا نور چھپانے لگے
اور وہ حوض ملکہ کو لیے سامنے اُس گنبد کے ہو کر اور ترا جب زمین پر آیا آواز آئی کہ یہ منتر ادا کرتا ہے غواصی
چشمہ قدرت سیکھو اور پڑھکر حوض سے نکل ملکہ کنارے اُس حوض کے منھ نکالے تھیلی بنی ہوئی سن رہی تھی
کہ یکایک منتر کی آواز آئی تھی لفظین سنائی دین اُسنے جلد یاد کین اور انگوٹھ پڑھکر جستجو کی باہر حوض کے آئی پھر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ویسی ہی نازنین اصلی صورت پر نیکلیگی سجدہ کیا حکم ہوا کہ یہ حوض تجکو عنایت ہوا جب یہ لفظین جو تعلیم ہوئی ہین پڑھکر جاویگی تو باہر حوض کے نکل آئیگی اور جب جست کرکے اس حوض مین جائیگی ماہی برن ہو جائیگی پس اوس حوض سے جب اصلی صورت پر بنّا نہ چاہے گی اور مچھلی بنی ہوئی جس دریاے سحر اور جسپر گریگی وہانکے ساکنونکو جلادے گی اور وہ تجھ سے لڑین گے تو غالب تو ہی آئے گی اور پانی دریاے سحر کا روغن کی طرح اڑ جائیگا میدان ہو جاے گا اہ ملکہ دریاے خون ہوان شاہ جادوان جو کہلاتا ہی افراسیاب جادو اسکے بزرگون نے جاری کیا ہی اور اسپر پل بنایا ہی کچھ مرحلہ طلسمی نہین جو بغیر لوح کے فتح ہو پس وہ تو فتح کرلیگی باقی دریاے نیل وغیرہ مرحلہ طلسمی ہین اگر انپر گرے گی تو فتح نہ پاے گی وہ بغیر لوح اور طلسم کشا کے فتح ہونگے پس جس دریا پر گروہ دریا کہ جو ساحر کے سحر کا بنایا ہوا ہو طلسمی نہو وہ تیرے گرنے سے غائب ہو جائیگا اور تو فتح یاب ہوگی اور علاوہ اُس کے اور بھی طلسم سحر کے توڑ سکتی ہی وقت پر موقع و محل دیکھکر کام اس حوض سے لینا اور اس امر کا ذکر کسی سے نہ کرنا گنبد ہمارا تیرے طلسم کی سرحد مین ہی اسوجہ سے یہ تحفہ تجکو دیا گیا اگر افراسیاب سنے گا تو ہمسے شکایت کریگا اور اگر طلسم ہوشربا مین یہ گنبد ہوتا تو طلسم کشا اور عمرو وغیرہ سے ہمکو بھی لڑنا پڑتا اور ہم کبھی تجکو یہ تحفہ نہ دیتے تیرے گھر مین رہنے سے مجبور ہوگئے اور اب خداوند بھی عرش عالی پر جانیوالے ہین باپ تیرا کبھی اسطرف رخ نہین کرتا بڑا تعجب یہ ہی کہ ہمارا تمام لشکر ساحر سحر کرتے ہین اور اپنے گھر مین سجدہ ہمکو کرتے ہین مگر ہمکو یہان آکر پرستش نہین کرتے پھر خداوند کو کچھ اسکی پرواہ نہین اچھا اب جا منتر خوب اچھی طرح سے یاد رکھنا اور پل پر یزدان تو ٹوٹا سکین اتنا یاد رہے کہ بعد توڑنے پل مذکور کے یکا یک حوض سے نہ نکلنا مع حوض اپنے لشکر مین جانا اور ایک رات مچھلی کے برن مین رہنا ورنہ خطا پاے گی کیونکہ اس تحفہ کے ملنے سے ہزارون ساحر دنکی تیرے ہاتھ سے جان جائیگی ہا ہم ابھی دنیا مین بڑے بڑے پجاری پڑے ہین کہ ہمارے نام پر قبر مین دفن زندہ بارہ بارہ برس رہے ہین ہم اونکے پاس ہر روز جاتے ہین اور اُنکے ہاتھ سے شراب پیتے ہین یہ ہوین جو گھ کھاتے ہین پس وہ ساحر طرفدار افراسیاب کے ہین ایسا ہو کہ بعد ٹوٹنے پل کے تجکو وہ آزار پہونچا ئین ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تو اب کچھ دنون مین چولا چھوڑ دیگی اور مردہ پڑی رہیگی اس زمانہ مین تیری لاش کی اگر تیرے باپ اور تیرے طرفدارون نے حفاظت کی اور کلیجہ تیرا کوئی ساحر کھا نہ گیا جب تو زندہ تو پھر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوگی ورنہ ہمارے جہنم مین جلائی جائے گی اور ملیچھ ہو جانے کا بدلا ملیگا نہ اپایگی اے ملکہ یہ دنیا اس قابل نہین ہی کہ ہمارے دہیان گیان کو چھوڑکر کوئی کسی سے بیت کرے اور یار اپنا ٹھہرائے تجھے چاہیے کہ اب توبہ کرکے ہمسے دہیان لگا اور چین سے سلطنت کر عمرو کی شراکت چھوڑدے ہم تیری طرفداری کرینگے اور افراسیاب ایسا بادشاہ تیرا شریک حال ہوگا پھر عمرو کچھ نہ کرسکیگا مار ڈالا جائیگا ہمنے تقدیر کردی ہی کہ کوئی ساحر عمرو کو قتل نہ کرسکیگا ہم اُس تقدیر کو بدل دینگے ان کلمونکو سنکر اس جگہ ایسی قلب ملکہ مذکور پر تاثیر ہوئی کہ بالکل محبت عمرو کی دل سے جاتی رہی اور یہی دہیان آتا تھا کہ ہائے کیا تونے بُرا کیا جو عمرو کو اپنے گھر مین رکھا اور اسکی شراکت کی اور نجاط اور تواضع اس سے پیش آئی اب چلکر یہانسے اُسکو نکال دینا غرض پھر اُسنے سجدہ کرکے کہا کہ یاسامری تو برحق ہی اب مین رخصت ہوتی ہون اور ارادہ رکھتی ہون کہ سمت طلسم ہوشربا جاؤن بس جب اپنے طلسم سے چلی تھی تب تو بڑی بڑی آفتون مین پھنسی تھی یا در مصیبت اور آفت اٹھاؤنگی کیونکہ ادھر سے آپ کے گنبد کی طرف آنے کی ممانعت ہی ملکہ یہی حکم آپکا ہی کہ جو کوئی آئے وہ نور افشان ہوکر آئے ہان وہ لوگ جو آپ کے نام پر مدت سے جوگی اور جوگن ہوگئے ہین وہ البتہ اس راہ سے آسکتے مین اور اثنائے راہ مین اپنا مسکن رکھتے ہین اور اُنکے رہنے سے اور بھی زیادہ تر راہ کٹھن ہوگئی ہی کہ وہ اپنے سحر مین آنیوالونکو مبتلا کرکے برسون آوارہ دشت ادبار کردیتے ہین ایک تو راہ مین الاؤ جمشیدی پڑتا ہی کہ وہان ہمیشہ تاریک صورت کش دایہ افراسیاب رہتی ہے پھر الاؤ کی آگ کو کون طی کرسکتا ہی پھر بیابان ہستی ملیگا وہ رستہ بھی طی ہونا بڑی مشکل ہی کہ بانیان طلسم ہوشربا نے ہستی اور فنا کا ایک نمونہ بنایا ہی لہذا علاوہ بلیات آپکی سرکار کے ان ساحران نامی سے کہ جنکا مین نے ذکر کیا ہی جینا مشکل ہی اب آپ جدھر سے ارشاد فرمائین مین جاؤن اور ایسا کچھ تحفہ مجکو عنایت ہو کہ راہ مین در پیش کوئی مصیبت نہو بہت جلد اپنے مسکن پر پہونچ جاؤن یہ عرض کرتا تھا کہ آواز گنبد سے آئی اے بندی ہمارے گنبد کے دہلیز کی خاک اٹھاکر اپنے ماتھے پر لگا لے اور جس راستے سے آئی ہی اُسی طرف سے چلی جا تجھسے کوئی نہ بولیگا اور راہ جلد طی ہوگی کچھ ہی دیر مین تو اپنے طلسم مین پہونچ جائیگی ملکہ نے خاک آستان گنبد اٹھاکر اپنی پیشانی پر قشقہ کھینچا چہرہ بسان پری زاد حوروش کے چمکنے لگا اور پر پیدا ہوگئے اُسوقت وہ حوض جو عنایت ہوا تھا گھٹکر چھوٹا سا ہوگیا اور پانی اُسکا ایک جام بلورین ملکہ نے بھر لیا

حوض کو اُٹھا کر اپنی جھولی مین رکھا پھر سجدہ کر کے دیر تک ڈنڈوت کی اور عرض کیا کہ بندی تیری باسامری جاتی ہی اُس وقت ہزارون طائر اُڑے اور گرد ملکہ کے پھرنے لگے گویا صدقے ہو کر کہتے تھے کہ اہی بندی قدرت زہے نصیب تیرے جو اس ہر کار مین آکر اپنی مراد کو پہونچی یہ دن کسیکو کب نصیب ہوتا ہی برسون اسی خیال مین انسان روتا ہی دعا مانگتے مانگتے عمر بسر ہوتی ہی زبان گھستی ہی اور مراد پوری نہین ہوتی ہی پریان اُترکر ملکہ کے پاس آئین اور مبارکباد دینے لگین گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے اور اس پریوش نے پر پرواز وا کر کے سناٹا بھرا سیر اطراف صحرائے عجائبات فرماتی ہوئی روانہ ہوئی اب جو کوئی بلا اُسکو ملے وہ آکر گرد اُسکے پھری اور بلائین لیکر غائب ہو گئی ہر ایک غول اور دیو صحرائی نے سامنے آکر عرض کی کہ اگر تو میرے کاندھے کو تخت آرام اپنا سمجھے اور سوار ہو کر چلے تو مین اطاعت مین حاضر ہون دم بھر مین تجھکو پہونچا دون ملکہ ہر ایک کو اپنا درشن دکھاتی کسی سے جواب کچھ نہ دیتی چلی آتی تھی اب نہ کنوین مین کسی نے ڈھکیلا نہ کسی جانور نے گوشت بدن کا نوچا درخت ہی نہ راہ کی صعوبت اُٹھائی محنت سفر درپیش نہ آئی کچھ ہی دیر مین یہ اُس صحرائے عجائبات سے باہر آئی اور سجدہ شکر بدرگاہ قاضی الحاجات ادا کر کے آگے بڑھی یہانتک کہ آکر اپنے قلعہ ہفت رنگ مین پہونچی اور آسودہ ہوئی یہان بھی کئی روز تک نام عمرو سے اُسکو نفرت رہی جب تین روز متواتر یہ نہائی اور وہ خاک اپنی پیشانی کی چھڑائی تب خیال شہزادہ ایرج آیا حضرت عشق بھی کیا زبردست ساحر ہین کہ انکے فسون کے روبرو سحر سامری ایک ادنی شعبدہ ہی جمشید کی روح کو بھٹکا کر انھون نے صحرا بہ صحرا پھرایا ہی مسدس

عشق دوزخ کے دھوئین مین ہم اُڑا دیتا ہی
برق وش خرمن ہستی کو جلا دیتا ہی
خاک مین عالم و آدم کو ملا دیتا ہی
جلوہ خورشید کا ذرہ مین دکھا دیتا ہی
ہی جہنم تو فقط ایک شرارہ اوسکا
آب حیوان سے بھی جینا نہین مارا اوسکا

جب یاد شہزادہ مذکور نے بیقرار کیا خیال مین آیا کہ بغیر عمرو بن امیہ کے یہ عقدہ مالا ینحل حل نہو گا بس کمر ہمت مضبوط باندھی کہ چلکر پل پر نزادان توڑون اُسوقت خیال مین آیا کہ اتنے بڑے امر اہم پر تو نے قدم مارا ہی اُسکی اطلاع اپنے پدر عالیمقدار سے بھی کر دینا ہی بس یہ سوچکر اُسنے ایک عریضہ بنیے باپکو بھیجا کہ اے پدر والاقدر یہ کنیز ہر چند کہ بغیر اجازت جناب کے لڑنے گئی تھی خطاوار ہون مگر امیدوار ہون کہ میری خطا سے چشم پوشی فرماکر اپنے سامنے طلب فرمایئے کہ مجھکو کچھ عرض کرنا ہی یہ عرضی ایک کنیز کو دی کہ وہ بادشاہ کیخدمت مین لیکئی شاہ قلعہ کوکبیہ مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ملکہ حناے گلگون پوش کے پاس سے آیا تھا کہ کنیز نے جاکر عرضی ملکہ کی پہونچائی بادشاہ نے مضمون عرضی سے مطلع ہوکر دستخط فرمایا کہ اچھا ہی فرزند آؤ جب جواب عرضی ملکہ کو ملا یہ لباس فرمانروائی سے آراستہ ہوکر تخت سحر پر بیٹھکر سامنے بادشاہ کے آئی اور عرض پیرا ہوئی کہ اے والد ماجد یہ کنیز اسطرح بہانے سے رہائی عمرو گئی اور اُسکو چھوڑا یا لیکن مجھکو شاہ جادوان نے زندانخانہ مین اپنے ظلمات کے قید کیا برق فرنگی نے جاکر مجھکو چھوڑایا اب مین نے قسم کھائی ہی کہ اسکے بدلے مین پل پریزادان توڑون اور دریاے خون رواں خشک کردون کوکب نے کہا یہ امر مشکل ہی پل پریزادان بزرگان افراسیاب نے بنایا ہی اسکا باطل ہونا دشوار ہی بران نے کہا آپ کے اقبال سے اور سامری کے فضل سے آپ ملاحظہ فرمائے گا کہ لسان حرف غلط اُسکو یہ کنیز آپکی مٹادیگی اور ساکنون کو وہانکے گور مین سُلائیگی کوکب نے کہا کہ چہرہ بھی تیرا ہیبت رعب دار مجھکو نظر آتا ہی سامری کی سرکار سے شاید کوئی تحفہ تجھکو نیا ملا ہی تیری روشن ضمیری خبر دیتی ہی کہ تو گنبد سامری پر گئی تھی بران یہ سنکر ہنس پڑی کوکب نے کہا اچھا اگر تو تحفۂ گنبد سامری لیکر آئی ہی اور ارادہ رکھتی ہی کہ ساحران بلتبین جو بزرگان افراسیاب سے تھے اُنکے نام نامی کو مٹادے اور اپنا نام روشن کرے ان ساحرون سے معرکہ جیتنے گوے سبقت لیجاے نوبت اسب ہی دیر نہ کر یہ بھی افسانہ رہجائیگا کہ دختر کوکب نے اتنا بڑا معرکہ مارا اور باوجود زندہ ہونے شاہ جادوان کے اُسکے باپ دادا کی بنائی ہوئی چیز کو آن واحد مین مٹا دیا دختر بڑی ہمت اور اولوالعزمی پر جان پدر قربان اگر تو ایسی نہوتی تو مین کاہے کو اپنی روح وجان تجھکو سمجھتا اور ملک و مال ترے سپرد کرتا مگر شاہ جادوان اس غضب کی لڑائی لڑیگا کہ اس سے سامری ہی بچائین تو جان بچے پھر مین تجھکو ایک سحر تعلیم کرتا ہون اسکے پورا کرنے سے تجھکو یہ طاقت ہوگی کہ بارہ ہزار پتیلا روئین تن ماش کے آٹے کا تو بنالے گی اور وہ پتلے نہ کسیکے مارے مرینگے نہ کاٹے کٹینگے بس وہ شاہ جادوان سے اور اُسکی فوج سے لڑنے کو کافی ہونگے اور فوج ناظمان طلسم جو لڑنے کو تو نے بھیجی ہی اُسکا ابھی لڑوانا اچھا نہین ہی اُسکو ابھی روک دینا چاہیے ملکہ نے عرض کیا پھر وہ سحر مجھکو تعلیم فرمایئے کوکب اُسکو علیحدہ ایک حجرہ مین لے گیا اور ایک سحر اوسکو تعلیم فرمایا پھر ہنستا ہوا باہر آیا ملکہ وہ سحر سیکھ کر وہان سے رخصت ہوئی اور اپنے ملک مین آئی ایک نامہ آتے ہی بنام ناظمان طلسم لکھا کہ اگر تمکو حکم لڑنیکا زبانی برق پہونچا ہو تو اس حکم کو بھی سچ جاننا مگر مصلحت اسوقت مین سوچی گئی ہی کہ تا حکم ثانی ہمارے خبردار قصد جنگ نہ کرنا بلکہ کوچ

کر کے جہان کہین کہ مقیم تھے اُس جگہ سے بھی ہٹکر اپنے طلسم کی سرحد کی طرف آکر اُترنا کہ ہم آکر تم کو اپنے ساتھ لیچلین گے یہ نامہ طائر سحر کو دیا کہ وہ لیکر بہت جلد لشکر ناظمان مین جو لڑنے چلے تھے اور ملکہ کا انتظار قریب لشکر مہرخ پہونچکر کر رہے تھے لایا اور ساقیونکو یادشاہون کو نامہ پہونچایا وہ مضمون نامہ سے مطلع ہوکر حسب الارشاد ملکہ کوچ کرکے سرحد طلسم کی طرف گئے اور ایک صحراے وسیع و پاکیزہ و سبزہ زار دیکھکر فروکش ہوئے ادھر ملکہ بران نے دوسرا نامہ لکھا ملکہ مہرخ و بہار کو لکھا مضمون یہ تھا کہ اے حاکمان لشکر جانبدار عمرو مین نے سنا ہے کہ آجکل جتنے وہ معرکہ مارا ہے کہ سامری بھی ایسے معرکہ کو فتح نہ کرسکتے مرحبا صد مرحبا لیکن میری طرف سے اطمینان رکھو اور مین بخوبی اپنے ملک مین باہام تمام پہونچ گئی ہون اگر چاہا خداے تعالیٰ نے جو ارادہ کہ برق سے بیان کیا ہے اُسکی تدبیر کرکے آتی ہون پس باطمینان تمام تم لوگ ساکن رہنا اور خواجہ عمرو سے بعد سلام کہدینا کہ آپکو فلان مقام طلسم ہوش ربا مین جانا چاہیے کہ وہان مین آتی ہون مجھسے ملاقات ہوگی اور مین کچھ مشورہ کرونگی یہ نامہ محبت شمامہ بھی ایک پتلا سحر کا لیکر روانہ ہوا اور بارگاہ مہرخ مین پہونچکر نامہ دیا وہ نامہ جب پڑھا گیا نہایت خوشنودی ہوئی اور خواجہ عمرو جو بلادو کو گئے تھے کہ یہ کبھی بارگاہ مین کبھی لشکر حریف مین آمد و رفت رکھتے تھے الحاصل اب جو پھرکر آئے تو مہرخ نے وہ نامہ دکھایا عمرو مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر حسب نشان وہی ملکہ مذکور اُسی طرح کہ جسطرح بیٹھا تھا اُٹھکر اُس سمت چل نکلا ادھر بران نے ملکہ مخلس وغیرہ اور عمران و اختر بنت سہیلان جو عزیزداران کوکب سے ہین بلواکر اپنے ارادے سے مطلع کرکے فرمایا کہ میرے عقب مین تم بھی باقیماندہ فوجین طلسم سے لیکر آنا اور مین طلسم ہوشربا مین ایک پہاڑ ہے کہ اُسکو کوہ زبرجد نگار کہتے ہین اوس کوہ کے متصل چار پہاڑیان ہین اُن پہاڑیون مین صحراے سبزہ زار ہے چشمے جاری ہین ہرطرف وزان باد بہاری ہے میوہ ہر قسم کے درختون مین لگے ہین شجر سب پھولے پھلے ہین الحاصل وہ مقام جاے عیش و آرام ہے پس وہان جاکر سحر تیار کرونگی اور چند روز کے بعد آؤنگی یہ سب افہام و تفہیم کرکے دو گولے فولادی ہاتھ مین لیے اور بال اپنے بکھیر کر رخ انور پر پریشان کر دیے اور سناٹا بھرکر اُڑی اور بالاے ہوا جاکر غائب ہوگئی کچھ ہی دیر مین کوہ زبرجد طلسم ہوشربا کے قریب پہونچکر ظاہر ہوئی یہان عمرو بن امیہ آچکا تھا اور ساحر بنا ہوا ہر طرف ملکہ کو ڈھونڈھ رہا تھا کہ یکایک ایک بجلی سی چمک کر غائب ہوئی اب جو دیکھا تو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک درہ مین کوہ کے تران شمشیر زن اس ہیئت سے استادہ ہو کہ بال سر پر پریشان آنکھین سرخ منھ پر بھبوت ملا ہوا فولادی گولے ہاتھ مین لیے ہو یہ دیکھکر بہ قریب تر آیا اور کہا ای ملکہ فرمایئے کہ آپ نے کیون مجکو طلب فرمایا ہی تران نے عمرو کو ہیچانکر کہا کہ خواجہ مین اس پہاڑ کے درے مین جاتی ہون اور سحر تیار کرونگی ازبسکہ مینے تمسے وعدہ کیا تھا کہ فوج لیکر تمھارے ساتھ چلونگی اور افراسیاب سے لڑونگی بس اس وعدہ کا ایفا ضرور ہی ابتک تو مین جسطرح شاہان روے زمین باہم مقابلہ کرتے ہین اسطرح لڑی نہین تو نہین جب سامنا افراسیاب کا ہو گیا تو ہاتھ پانون ہلانا پڑا مگر اب تک کشتی تو مین نے کی لیکن پھر بھی مقابل شاہ جادوان اپنے تئین نہین پاتی اسوجہ سے چاہتی ہون کہ اگر لڑنے نکلون تو کچھ لڑائی سنبھلے اور کچھ تو زک شاہ طلسم ہوشربا کو پہونچے ای عمرو افراسیاب ابھی جسطرح سے بھی نہین لڑا ہی یہ لڑائیان اُسنے فقط دھمکانے کی راہ سے لڑی ہین ورنہ افراسیاب کا غصہ خدا کی پناہ ہان ایک دن وہ لڑنے نکلا تھا اور فوج طلسمی کو بلایا تھا مگر ملکہ صنعت وزیرہ اوسکی آکر اسکو پھیر لے گئی ورنہ اسی دن ساری زمین طلسم کی الٹ پلٹ ہو جاتی اور حیرت بھی مثل ایک جادوگرنی کے ہی جیسے بہار وغیرہ ہین صرف اتنی عظمت اسکی ہے کہ زوجہ بادشاہ طلسم ہی ورنہ وہ بھی ابتک قتل ہو جاتی بس اوسکا لڑنا اور شکست کھانا اس امر پر دلیل نہین ہی کہ فوج افراسیاب یا افراسیاب کو شکست ہوئی ای توبہ افراسیاب اکیلا دو طلسمون کی فوج پر بھاری ہی جسدن وہ لڑیگا آپ تماشا دیکھیے گا کیا آفت برپا کریگا ابھی تو وہ لڑائی ہین آجایا کرتا ہی اور ایک آدھ سحر ہلکا سا کرکے مغلوب حریف کو کر دیتا ہی مطلب اس بیان سے یہ ہی کہ یہ سحر جو مین تیار کرونگی تو انشاء اللہ پل پر یزدان توڑونگی اور فوج افراسیاب کو بھی مغلوب کرونگی اسوقت البتہ اسطرح لڑونگی کہ جیسے شاہان طلسم مقابل ہو کر لڑتے ہین بس آپکو چاہیے کہ مین تو اندر درہ کوہ کے جاکر مصروف سحر خوانی ہوتی ہون تم میری حفاظت اس مقام پر کرو اور کسی کو مجھ تک پہونچنے نہ دو تاکہ سحر میرا جلدی سے پورا ہو جاے اور اگر کوئی در انداز رخنہ پرداز ہی کریگا تو عملہ میرا اوٹھ جائیگا اور پھر نئے سر سے مجکو محنت کرنا ہو گی خواجہ نے کہا مین بدل و جان اے ملکہ حاضر ہون انشاء اللہ حتی الامکان ایسا انتظام کرونگا کہ کسیکو نہ آنے دونگا جو کوئی مخالف مین سے اس درہ مین قدم رکھے گا جانب جہنم بھیجونگا آپ شوق سے اپنے کام مین جاکر مصروف ہو جیے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ملکہ یہ سنکر اندر درہ کے گئی اور ایک مقام پاکیزہ کو دیکھکر جگہ کو لپنے ہاتھ سے صاف پاک کرکے اگیار کی اور سامنے اگیار کے بیٹھکر مصروف سحر خوانی ہوئی اور باہر عمرو نے ایک منڈھی لکڑیون کی جنگل سے لکڑیان کاٹ کر درست کی اور صورت فقیر ونکی ایسی بناکر دھونی رما کر سکو اختیار کی اب ملکہ بران کو تو مصروف سحر خوانی رکھیے اور لشکر ملکہ مذکور کو انتظار مین ملکہ کے چھوڑیے چالاک کو جنگل مین پھرنے دیجیے اور مہرخ وغیرہ کو اپنے مقام پر بآرام رکھیے افراسیاب کو رنجیدہ و دل کبیدہ رہائی بران سے سمجھیے مگر جبتک یہان درستی سحر ساحری ہو اسوقت تک اور حال نئی داستانون کی سینئے کبھی افراسیاب اور مہرخ سے مقابلہ اور چالاک کی چالاکیان اور گاہے امیر اور لقا سے مقابلہ بیان کیا جاتا ہے

داستان داستان آنا اژدر کوہی کا واسطے مدد کرنے لقا کے اور لڑنا قاہر کوہی سے آخر بعیاری عیاران زیر ہوکر مسلمان ہونا پھر آنا زیور جادو کا بہ مدد خداوند لقا اور عیاری عیاران پھر حال افراسیاب اور عیاری چالاک مارا کل سیاہ پر اور سفاک سے مقابلہ ہونا بیان عظم وشان چالاک پھر جانا عمرو کا بیابان گلریز مین اور معمار قدرت کی داستان اور آنا اسکا اور شریک ہونا مہرخ کا اور عیاری صرصر کی معمار پر اور چھڑانا اوس کو چالاک کا پھر قلعہ سحر بنانا معمار کا اور عمرو کا قید ہوکر قلعہ عقیق کوہ پر جانا اور مارنا ساحرون کو اور معمار کے حسب حال داستانہاے رنگین کا بیان مولف

اٹھا پھر جام مے ساقی خدارا
پلا ہم کو ذرا احسان کرکے
دفور شوق یہ کہتا ہے ساقی

کھلے کچھ راز دل مجھپر سبو کا
بڑی حسرت سے تکتا ہون سوے جام
کہ ہے خم مین نہ کچھ بھی باقی

لب مینا کو ترکر جام بھر کے
نگہ ڈوبی ہوئی ہے خشک ہے کام
مزا ابھی منہ کا کچھ ہے پھیکا پھیکا

گلا بھی جو بہ بر سے ہی اپنا سوکھا
ابلتا ہی ہمارے دل کا پھر جوش
سخن لاؤن زبان پر اپنی مین نغز
لڑین باہم لقا و اہل اسلام
کہ بنو نسیم من این قصہ نایاب

بہت عرصہ ہوا مشتاق مے ہین
وفور شوق سے رہتے ہین بیہوش
امنگون پر ہو پھر جوش جوانی
جو بد ہین اونکا پھر بد ہی ہو انجام

جھلک پھر جام کی دیکھین یہ آنکھین
پیون دو چار جام اور گرم ہو مغز
سناؤن سبکو اک تازہ کہانی
بیا ساقی بدہ جام مے ناب

حیرت پروازان آئینہ خیال و نیرنگ بازان صورت حال نقاشان
نقوش بوقلمون و مصوران تصاویر مضمون آئینہ داران پیکر دلفریب داستان و صورت نمایان
معشوقہ ہوش ربائی بیان نیرنگ طرازی خانۂ جادو نگار طلسم تحریر مین اسطرح دکھاتے ہین اور
افسون پردازی تقریر معرکہ بیان مین یون منصۂ شہود لاتے ہین کہ ہیران عالیشان تو سحر کوہ
زبرجد کے درہ مین طیار فرماتی ہین اور سب اپنے اپنے مقام پر ہین لیکن لقا منکر خدا جو ہاتھ
سے قاسم ذیشان کے شکست کھا کر داخل قلعہ عقیق کوہ ہوا تھا اُس روز سے بہت رنجیدہ
خاطر رہتا تھا کہ افسوس ہی کچھ کسی سے نہین ہوسکتا اور یہ مسلمان روز داغ بالائے داغ دیتے ہین
ایکدن اسیطرح مجکو مار ڈالینگے اوسکو رنجیدہ دیکھکر سلیمان عنبرین مو سے کوہی نے جو قلعہ کوہستان
کے فتح ہونے سے باقی ہین اور قبضۂ مسلمانان مین نہین آئے ہین اونکے حاکمون کو نامے تحریر
کیے اور یہ بھی لکھا کہ بہت جلد خدمت خداوند مین اپنے تئین پہونچاؤ ورنہ خداوند نا راض ہو کر یہان
سے چلے جائینگے دیدار بھی اونکا دیکھنا نصیب نہوگا سب ہاتھ مل کے پچھتاؤ گے اور علاوہ
نامہ جانب کوہستان لکھنے کے افراسیاب کو بھی عرضی تحریر کی ہی بادشاہ ذیجاہ آپ نے گھر سلک
کو بھیجا تھا وہ بھی یہان خداوند سے نثار ہو گئے اب کسی ساحر زبردست کو بھیجنا چاہیے کہ وہ آکر
خداوند کی مدد کرے یہ نامہ حسب معمول پہاڑ پر رکھوا دیا پنجہ نامہ لیکر افراسیاب پاس آیا وہ شکست
کھا کر عیاری عمرو سے پریشان خاطر باغ سیب مین آیا تھا کہ پنجہ نے لاکر نامہ دیا وہ اوسکے مضمون
نامہ سے آگاہ ہو کر دستک سحر کی دی فوراً زمین سے ایک ساحرہ ادھیڑ پیدا ہوئی کہ بال سر کے کچھ
سفید اور کچھ کالے تھے ہاتھون مین سمرنین موتیون کی بندھین گلے مین مالے پڑے تھے اُسنے
سلام کیا شاہ نے یہ کلام کیا کہ اے سفاک جادو ہمنے تمھاری دختر کو پاس خدا بلختر کے
بھیجا تھا گھر سلک جادو گیا تھی لڑکر مارا بھی گیا مگر وہ ابھی تک وہان نہ پہونچی وہ لضخ ہو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اگرہ اول بیان ہو چکا ہی کہ سفاک کی دختر ملکہ زیور جادو سے شاہ نے حکم دیا تھا کہ جا کر خداے باختر کی مدد کرو غرض کہ اُسوقت سفاک جادو سے جو کہا کہ بیٹی تمھاری کیون نگئی یہ اپنی بیٹی کو چاہتی بہت ہی اُس کو وہم دامن گیر ہوا کہ وہان خداوند کے پاس جو جاتا ہی مارا جاتا ہی ایسا نہو دختر میری مار ڈالی جائے پس اسنے بدحواس ہوکر کہا کہ اے شہنشاہ کیا لونڈی اس خدمت کے لائق نہ تھی کہ جو حضور نے ملکہ زیورہ کو ایسے مقام پر بھیجا کہ وہی جا کر سکو غارت کردیگی شاہ نے کہا جو مناسب سمجھا وہ کیا گیا سفاک یہ سنکر خاموش ہو گئی اور کہا بہتر کیا جو کچھ کیا وہ بھی لونڈی آپکی ہی ہین بھی مگر اتنا تھا کہ وہ بچہ تھی مین اُس سے سمجھ دار تھی اب لونڈی امیدوار اس امر کی ہی کہ مین خط اُسکے نام کا آپ کے پاس بھیجونگی آپ اُسکے پاس بھجوا دیجیے گا بڑا احسان اور فراوان عنایت ہوگی افراسیاب نے کہا ہو سکتا ہی مضایقہ نہین مگر تم ایک کام کرنا کہ نیلم جادو کے پاس کو نیلم پر وہ خط بھیجدینا وہانسے وہ مقام نزدیک ہی ہم اُس سے حکم کر دینگے وہ تمھارے خط کو زیور پاس ضرور بھیجدیگا اور جواب منگوا دیگا اور علاوہ اسکے میرے نامے روز آیا جایا کرتے ہین تھین تو خیریت روزمرہ ملا کریگی یہ کہکر کہا اگر زیور نہ گئی ہو تو اسکے قلعہ مین تم جاؤ اور تاکید کر کے اُسکو بھیجدو سفاک یہ سُنکر رخصت ہوئی اُسوقت بادشاہ نے اہل دربار سے مخاطب ہوکر کہا کہ مین کیا کہون جو کچھ اس اسد کے ہاتھ سے مجھکو زک ہو چکتی ہی اور صدمہ گذرتا ہی اب یہ جی چاہتا ہی کہ کتاب جمشید ہی سے حکم لیکر اُسکو قتل کر ڈالون سب نے تائید کلام کی کہ حضور ہان مناسب تو ہی اگر کتاب مین نکلے تو جھگڑا الگ ہی کیجیے طلسم کشا مارا گیا اور سبکے چھکے چھوٹ گئے پھر کسی سے کچھ بھی نہو سکیگا عمرو وغیرہ سب بھاگ جائینگے افراسیاب انکی باتونسے ہنسکر خاموش ہو رہا اور از بسکہ دل اُسکا رنجیدہ تھا تو بہت دیر یہان نہ ٹھہرا سوار ہوکر ظلمات کی طرف چلا گیا کہ جا کر دیکھون زندانخانہ پر کیا آفت آئی غرض یہ تو اُدھر گیا اور اُدھر ملکہ سفاک نے جا کر زیور جادو کو مطلع فرمایا کہ اے فرزند تم بہت کہا کرتی تھین کہ نگوڑا ہمنے سحر کسدن کیلیے سیکھا لڑنا تو کسی سے ملتا ہی نہین لو اب جاؤ خداوند لقا کی مدد کرو اور مسلمانون سے لڑو اُسنے کہا اے جان مجھسے پہلے ہی بادشاہ نے فرمایا تھا میری طبیعت کچھ ناساز ہو گئی تھی اسوجہ سے نگئی اب جاتی ہون غرض مان بیٹیان دونون خوب گلے ملین اور زیور نے حکم تیاری اپنی فوج کو دیا بارہ ہزار

ساحرا ور جادوگرنیان سوار ہیا سے سحر پر سوار ہوکر اسباب ساحری ہمراہ لیکر بڑی چمک دمک سے روانہ ہوئین
ڈہرو بجا ناقوس ٹھنکا گوگل جلا اژدر دمان پر تخت زیور کا کسا گیا یہ بھی پوشاک نفیس پہنے زیور سے آراستہ ہوکر
تخت پر سوار ہوئی جلو مین فوج ساحران نابکار ہوئی رنے ہوا پر غلغلہ برپا ہوا آسمانکو چکر آیا خورشید فلک تھرایا کہ

ابیات

رکھا سر پہ تاج شہی زرنگار　　چڑھی تخت پر وہ زن نابکار
چھپایا نہ مقنع گوہرین　　بصد فخر وہ روے شامت گزین
زسر تا قدم ہوکے آہن لباس　　لقا کی چلی سمت وہ بدحواس

غرض یہ ساحرۂ عجب و نخوت شناس تو لقا کے پاس آتی ہے مگر لقا باغ مینا مین تخت پر رنجیدہ
خاطر بیٹھا تھا کہ یکایک جوڑی ہلکارے کی سامنے مجرا گاہ پر آکر آداب بجالائی اور دعا دیکر یہ خبر زبان
پر لائی کہ یا خداوند اژدر کوہی مالک قلعہ اژدر یہ آپکی اعانت کرنے کے ارادے پر قریب تر پہونچ چکا ہے
یقین ہے کہ داخل قلعہ ہو اس خبر کو سنکر لقا نے حکم دیا کہ شیطان درگاہ جاکر بعزت تمام تر اُسکو لائے
بختیارک یہانسے روانہ ہوا اور وہ قریب قلعہ پہونچ چکا تھا کہ یہ اُس سے ملا باہم رسم سلام ادا
کیا اژدر بھی گینڈے پر سے اُترا اور اُس سے باتین کرتا ہوا ساتھ ہوا سب افسران لشکر پیادہ
ہوے باقی لشکر کو حکم دیا کہ یہان لشکر خداوند اُترتا ہے ابھی اندر قلعہ کے فوج کی چھاؤنی ہے اور
زیر قلعہ بھی فوج اُترتی ہے تم اُسی جگہ اترو فوج اُسکی اُسکے کہنے سے اُترنے لگی خیمہ و بارگاہ نصب
ہوے لشکر تو اُترکر آسودہ ہونے لگا اور اژدر اندر قلعہ کے آیا اور باغ مینا مین آکر سامنے خداوند کے
پہونچا سب نے دیکھا کہ پہلوان آفت زمانہ ہے بڑا زبردست ہے نہایت چاق و چست ہے با نخوت متکبر و خودبین ہے بہت
مغرور و پُر تمکین ہے غرض اُسنے آکر خداوند کو سجدہ کیا اور نذر دی دنگل زرین خداوند نے عنایت فرمایا اور
خلعت دیا کہ یہ بیٹھا ساقی کو اشارہ ہوا کہ اُسنے جام شراب ارغوانی کا دیا حب و چار جام اسنے پئے دماغ بادۂ ناب
سے گرم ہوا پکارا کہ واہ واہ لقا کی پناہ ہے لوگون نے کیا نامردی پہ کمر باندھی ہے کہ گھر سے تو آئے ہین اس
ارادے سے کہ چلکر خداوند باختر کی مدد کرینگے اور جب یہان آکر پہونچتے ہین تو فوراً مسلمان ہوجاتے ہین بس
لڑنے کا ہیکو آتے ہین گویا گھر سے مسلمان ہونیکو چلے ہین پھر کمبخت نالایقو گھر ہی مین مسلمان ہوجایا کرو تمکو
منع کون کرتا ہے اور ایسی تو حرکتین کرتے ہین اور پھر یہ سمجھتے ہین کہ ہمسے زیادہ کوئی بہادر نہین ہے پردہ دنیا پر
خداوند لقا نے ہمین کو سورپیدا کیا ہے یہ طرفہ ماجرا ہے کہ باین نامردی اپنے تئین ایسا سمجھنا بختیارک نے یہ بنتے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سنکر کہا کہ اے بہادر دوران بڑا بول نہ بولو ہمکو تو اسوقت تمھاری ان باتونسے ایسا ثابت ہوتا ہے کہ کہین تم بھی مسلمان نہو جاؤ اژدر کوہی نے کہا کہ ملک جی تمکو ایسا کلمہ نہ کہنا چاہیئے لاحول و لاقوۃ ہم ایسے نامرد نہین ہین کہ اپنے خداوند کو بھول جاءین بختیارک نے کہا کہ ان لوگونمین کب کوئی نامرد تھا جو تم اُنکو نامرد بتاتے ہو اژدر کوہی نے کہا کہ مجکو اس تقریر سے تو کچھ مطلب نہین اب تم میرے نام پر طبل جنگ بجواؤ آپ ہی فرق مرد و نامرد کا کھلجائیگا بختیارک نے کہا ابھی تو تشریف لائے ہین ذرا زیارت خداوندی کر لیجیے ہم لوگونسے مل لیجیے پھر آخر یا تو مرد آپ ہونگے تو مار بجائینگے اگر نامرد ہونگے تو وہی طریقہ کرینگے جسکا آپ بڑی دیر سے فرمارہے ہین یہ خاموش ہو رہا اور لقانے حکم دیا کہ لشکر ہمارا آج بیرون قلعہ نکلے بموجب حکم افسران لشکر لشکر کو کہ زیر قلعہ اُترا ہوا تھا لیکر ڈیرا و پڑنے کے مقام پر آئے پھر از سر نو تیاری تمام لشکر کے اُترنیکی ہوئی خیمے و سراپردے نصب ہوئے بازار ین آراستہ ہوئین بارگاہ لقا بیچ لشکر مین نصب ہوکر پیراستہ ہوئی ہر طرف گھماگھم شروع ہوئی خرمی کا بازار کھل گیا لقا بھی باغ مینا سے آکر داخل لشکر ہوا اور بارگاہ مین سب کا دربار کیا اژدر کوہی اپنی بارگاہ مین آرام پذیر ہوا ہمقدر رات اور دوسرا دن اُسی راحت و عیش مین بسر کی جب دوسرے دن مار سیاہ شب نے مہرہ کیطرح روز روشن کو نگلا اور اژدر شب نے عالم کا محاصرہ کیا

ابیات

سبکدوشی ہوئی حاصل زمین کو
مزاج شام گستاخی پر آیا
چھپایا مہر نے عکس جبین کو
زمین کے پہلوؤن کو گدگدایا

سر شام اژدر نے بارگاہ لقا مین آکر حکم دیا کہ بجے طبل جنگ لقانے بھی اشارہ کیا کہ بہتر ہے بس بموجب ارشاد خداوند طبل جمشیدی پر چوب پڑی صداے شر و فساد بلند ہوئی نامیان خبری ہلکارے جو بشکل مبدل اس لشکر مین حاضر تھے وہ خبر دریافت کرکے خدمت والانعمت امیر کشورگیر اور بادشاہ اسلام باتوقیر کے آئے اور بعد اداے آداب و تسلیم اس طرح گہر ریزی بمدح و ثناے بادشاہی مین کرنے لگے ابیات

رکھے ہمیشہ تری تیغ کار کفر تباہ
فلک پہ سبعہ سیارہ تا قیام جہان
ترا چراغ رہے تجھ سے اسطرح روشن
سجود در سے ترے بہرہ ور عیان اہل زمین
بحق اشہد ان لا الہ الا اللہ
بہر اکبریت تری مرضی شریف کے ہمراہ
کہ جیسے پرتو خورشید سے ہو روشن ماہ
رہے رکوع مین تا قامت سپہر دوتاہ

اے شہریار والا تبار اژدر کوہی نام ایک سردار کوہستان سے ہمراہ دلقاے گمراہ آیا ہے لقانے قلعہ سے نکلکر بمقابلہ بندگان درگاہ خیمہ و بارگاہ آراستہ کراکے طبل جنگ بجوایا ہے کل معرکۂ عناد و فساد کو تازہ کریگا باقی خیریت ہے

یہ کہکر حبیب ہرکارے کنارے ہوے امیر کی جانب بادشاہ نے دیکھا امیر رضی بادشاہ کی معلوم کرکے حکم فرما ہوے کہ بجے طبل ابوالفتح صفہانی بجاے عمرو اُنکی جگہ مقرر ہی اُسنے نقارخانہ سلیمانی مین آکر نذر لیکر بنام خواجہ جمع کرائی اور طبل سکندریہ سے غاشیہ اٹھواکر دوالی ہی صداے طبل چوٹ کوس گئی دنیا مین ہیبت پھیلی دلاور آگاہ و خبردار ہوے کہ کل معرکہ نبرد ہی دربار دُربار سویرے سے بادشاہ نے برخاست فرمایا ہر بہادر اپنے اپنے مقام پر آکر آلات حرب وضرب کی درستی کرنے لگا رات بھر قصہ جنگ وجدال رہا بہادر بشاش نامرد کو اضمحلال رہا جوہر تیغ ہی کے افسانہ بہادر پڑھا کیے عروس شجاعت ہی پر مرد ہے نامرد بھاگنے کا تذکرہ کیا کیے بہادر قبضہ شمشیر چوبکر کہتے تھے کہ ہمسے گھاٹ پر نا بخ دم جنگ پھیر نا مرگ عدد کو چار طرفسے گھیر نا زبان شمشیر سے اس قول پر زبان دی تھی کہ انکی شجاعت کے دشمنی ہیرا اد تبر اسا اٹھ ہی دامن تیغ ہی اور تیر انا ہتھ ہی غرضنکہ تیر زہر آبدار کیے گئے کمانین جو خانہ کر گئی تھین وہ سینک کر درست ہوئین گھوڑونکی رکا مین تسمہ درست ہوے نقیب نقابت کیا کیے چار پہر یہی شور رہی اور ہنگامہ طرفین مین رہا جب وہ وقت آیا کہ داغ سینۂ فلک جسم دہر پر چمکتا ہوا نظر آیا اور شب صورت یاد فراموش نظر عالم سے غائب ہوئی ابیات

بشکل روے جانان حسن آمیز ۔۔۔ گر جب ظاہر ہوئی صبح طرب خیز
پھر اُلٹا عکس زلف شب مین سے ۔۔۔ گھٹا کچھ نور شعلون کی جبین سے

صبح کو حسب دستور لشکر خیل خیل اور ذیل ذیل میدان جنگاہ کی جانب روانہ ہوے سردار برے اداے فریضہ نماز سحر مسجد کرپاس مین آئے امیر کے ساتھ نماز پڑھ کر سلام علیک کرکے در دولت آسمان جاہ ظل سبحانی پر جاکر جمع ہوے صاحبقران دوران وظیفہ پڑھنے لگے دعا درگاہ کبریا مین کرنے لگے کہ یکایک ابوالفتح اصفہانی نے آکر پشت پر آمین کہی امیر نے حالات لشکر دریافت فرماکر صندوق اسلحہ طلب فرمایا اور تبرکات انبیا علیہم السلام جسم پر آراستہ فرمائے اور شقر پر سوار ہوکر جلوخانہ بادشاہی مین تشریف لائے بادشاہ بھی مشتاق جنگ تھے کہ دفعتہ سرخ پردہ شبستان شاہنشاہی کی ڈیوڑھی کا چرخی پر کھنچا آواز غرائٹے کی سنائی دی امیر مع سرداروں کے مجراگاہ پر جاکھڑے ہوے اجرام نورانی ظاہر ہوا پنجشاخے طلائی نقرئی جھنکتے ہوے نکلے پھر فانوسہاے میناکار اور طلا کار ظاہر ہوئین اور عود وعنبر کے لوٹے لیے طفلان ماہ طلعت نکل گئے یکایک تخت شاہی برآمد ہوا کہاروں نے بڑھکر کاندھا بدلوایا زنانہ سامان سب پھر گیا بادشاہ جمجاہ برآمد ہوے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر دم ہے پکارے سلطان باکرم امیر محتشم نگاہ روبرو صاحبقران دوران کا مجرا قبول ہو بادشاہ نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا امیر نے مجرا کیا ہاتھ سینے پر بادشاہ نے رکھا پھر تو اور سرداروں کا مجرا و سلام لیتے ہوئے سلطان والا تبار جانب لشکر حریف روانہ ہوئے دہل و نقارہ نوازش مین آئے کہ بموجب ابیات

نہان تھا تہ مقنع جانِ ربا　　رخ آسمان جاہ انجم نما
زرہ کی وہ نظر سِ کی زیب بدن　　قیامت دلیری کی تھی وہ پھبن
شہور سے تلتے تھے سردار فوج　　چلی فوج یون جیسے دریا کی موج
پیے عزت دین بل حق نیوش　　ہوئی شکل مریخ سب سرخپوش
عمامے تھے فرق ہمایون پہ زرد　　کہ تھے تلج سر مہر گیتی نورد
تہ ران ہر ایک کے وہ تازی فرس　　پیے قتل کفار دل پر ہوس
بڑی عظم سے اور بڑی شان سے　　روان جنگجو تھے بڑی آن سے

غرض اسی عظم و شان و کر و فر سے مقام جنگ پر پہونچکر ٹھہرے تھے کہ ادھر سے لقا اپنے ہاتھیون پر تخت کھنچوائے فوج کوہیان و باختری ہمراہ لیے وارد میدان مصاف ہوا زمین لرز گئی تہلکہ پڑ گیا آفت کا سامنا ہوا دریا سے موج مارنے لگے اول بیلداروں نے نکلکر جھاڑی جھنڈی کاٹ کر میدان پاک و صاف کیا پھر سقون نے آبپاشی کر کے گرد و غبار بٹھایا اور صف آراؤن نے میمنہ میسرہ قلب و جناح ساقہ و کمینگاہ صفون کو جمایا امیر چالیس قدم سترہ دار و نسے آگے بڑھکر کھڑے ہوئے سر پر علم اژدہا پیکر کے جھلیسون شقے کھل گئے آواز زمین سے یا صاحبقران یا صاحبقران کی بلند ہوئی نقیب چاؤش میدان مین للکارے دلاورون کو پکارے کہ ہان اے بہادرو ڈر نجانا خوف نہ کھانا قدم ہمت خوب جمانا یہ معرکہ کارزار ہے اسمین بہادرون کو کسب ننگ و عار ہے غرض ترغیب جنگ دلاکر نقیبو نکا ہٹنا تھا کہ اژدر کوہی جو اپنے کرگدن پر بصد کر و غرور شہسوار بر فوج کوہیان نابکار لیے تھا گینڈے کو بڑھا کر سامنے فیل لقا کے آکر اجازت خواہ ہوا کہ یا خداوند اسیر امیدوار ہون کہ حکم حرب نسبت اس بندے کے صادر فرمایئے خداوند نے فرمایا کہ جلد جا اور کام ان بندگان خاطی کا تمام کر اژدر اجازت پاکر بصد کر و فر گینڈے کو دوڑا کر ناف میدان مین پہونچا اور سلحشوری دکھلا کر جانب لشکر امیر بانغیر رخ کر کے نعرہ رعد آسا کیا کہ اے فرقہ خدا پرستان و زبردستان تم مین سے جو کوئی کہ زبردست ہو کے مقابلہ مین میرے تیرہ نسکر قاہر کوہی نے مرکب اپنا صف لشکر سے جدا کیا اور سامنے تحت شاہی کے آکر عرض رسا ہوا کہ یا ظل اعترا اجازت میدان مین جانے

کی دیکھیے شاہ نے فرمایا کہ اے قاہر تم ہمارے مہمان عزیز ہو لڑنے نجاؤ آرام فرماؤ کوئی اور مقابلہ مین بس کافر کے جایگا اُسنے عرض کیا کہ غلام نوازی حضور کے ہاتھ ہی اگر اجازت لڑنیکی نملیگی آبرو کیا خاک باقی رہیگی بادشاہ نے ناچار سپرد خدا کیا انس بہادر نے مرکب کو زیر تنگ درست کیا تاکہ عرصہ زندگی حریف پر تنگ کرے اور جست کر کے خانہ زین مین در آیا گھوڑا بصد شوکت اُڑایا جب سامنے اژدر کے پہونچا اُسنے جبینہ کا درگنبدا اپنا اڑایا اور نگاہ و آگر کے پانچ قدم پر گنبد اُسکا اور تین قدم مرکب انس بہادر کا پیچھے کو جا پڑا دونون نے رانون مین سنبھلکر سامنا کیا اور نیزہ اٹھا کر کے سینہ بے کینہ قاہر پر ضرب لگائی انس بہادر نے نیزہ کو نیزہ کی سنان پر لیا برابر سے نیزہ بازی ہونے لگی ابیات

ہوے روبرو دونون باہم دگر — دکھانے لگے اپنے اپنے ہنر
عنان در عنان ہوکے باصد قرار — لگے کرنے پھر رن مین نیزے کے وار
بھڑکنے لگی آتش صفدری — ہوئے غرق جرات مین صد لشکری
ہنر آزماتے تھے وہ دو نیزہ ور — تماشے مین تھے گرم دونون حشر
ڈپٹ وہ بلا کی وہ گھوڑونکی گشت — دہلتے تھے سینے لرزتا تھا دشت
ادائین حقیقین دونونکی جرات پسند — کھلے وصف باندھے جو نیزونکے بند
دلیری تھی دونون کی محتاج دید — کوئی منتظر تھا کوئی نا امید
پکارا یہان رزم سے کوئی واہ — جری ہو تو ایسا ہو ہے رزمخواہ
کہین تھا سپاہ عجم مین یہ شور — سراے قاہر صفدر و چیرہ زور
یہی ہین دلیران دین کے دھرم — عجب وار ہے یہ خدا کی قسم

غرض بعد طعن سنان ایک مقام پر قاہر نے بند باندھکر نیزہ کو اسکے ہاتھ سے ہوائی کیا بس اُسنے جھلا کر تیغہ گرانبار پر ہاتھ ڈالا اور تلوار کھینچکر سر قاہر پر تیغہ اوتارا انس بہادر نے تلوار کی باڑھ کو بیٹ کر کے کلائی پر اُسکے ہاتھ ڈالدیا اُسنے گریبان مین ہاتھ ڈالا آخر دونون پشت مرکب سے کود ے اور سرگرم کشتی ہوئی دو دمہا سرگرم نظارہ تھے کہ کس کس بناؤ اور کس کس گھات اور داونسے دونون سر ٹکراتے تھے دو اہرمن مست سرگرم تلاش تھے آخر اژدر قاہر کو ریل کر چھ سات قدم پر لیگیا تھا کہ ایکبار ابو الفتح عیار نے پکار کر کہا کہ اے قاہر تم اب بارگاہ تک کیا یونہین چلے جاؤ گے لنگر کو قائم کرو اس صدا کو سنکر قاہر نے سنبھلکر دونون ہاتھ نکو اُسکے پکڑ کر بجور بلا اور سینہ مین سر اڑا کر جو بھنیں دوڑا تو دس قدم پر ہٹا کر لیگیا وہان بھی اُسنے لنگر مار کر پشت آپک غزنین کے آتر گیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قاہر نے نعرہ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر اسکے لنگر کو اکھیڑا اور سر سے اسکو بلند کرکے چرخ دیا چاہتا تھا کہ زمین پر مارے ادھر سے امیر باتوقیر نے پکار کر آواز دی کہ اے قاہر اسکو زمین پر اتار دے بہادر جس کسیکو سر سے بلند کرتے ہین خاک مذلت پر اسکو نہین ڈالتے ہین قاہر نے فرمان قضا جریان صاحبقران دوران سنکر اسکو زمین پر اتار دیا ابوالفتح نے دوڑکر حلقہ ہاے کمند مین اسکو گرفتار کرلیا اور کہا اے اژدر کوہی حال در شناختن خداوند عالم و عالمیان چہ می گوئی اسنے جواب دیا کہ مین نے معلوم کیا حقیقت مین دین و آئین تمھارا بہت سچا ہے اور خداوند تمھارا برحق ہے مین مسلمان ہوتا ہون ابوالفتح نے اسکو کمند سے کھولدیا وہ کلمہ پڑھکر بکر مسلمان ہوا بختیارک نے جو یہ ماجرا دیکھا لقا سے کہا کہ یا خداوند آپنے یہ کیسا اپنا نظر کردہ کیا تھا کہ یہ بندہ خاص بھی جاکر بندگان مغضوب مین ملگیا اس لٹورے نے کہا کہ بھلا ہمارے دلکا حال اور مشیت کا بھید کون جان سکتا ہے کہ ہم خوش کس بندے سے ہین اور ناراض کس سے ہین مگر ہماری قدرت کا راز اگر کچھ پہچانتا ہے تو تو پہچانتا ہے کہ تو نے اول ہی کہدیا تھا کہ یہ مسلمان ہوجائیگا بختیارک اس کلمہ کو سنکر بھول گیا اور عنصر کوہی کیجانب متوجہ ہوکر گویا ہوا کہ اے عنصر اب تو تمسے بھی ہمکو خوف معلوم ہوتا ہے کہ جس روز تم لڑ گئے اسیدن تم بھی ہمسے جدا ہوجاؤ گے انھون نے کہا کہ یہ کام ملک جی کا ہے کیا تو نکلا ہے ہمسے آپ یہ امید نہ رکھیے الحاصل اور کوئی تو لڑنیوالا تھا نہین کہ جسکے بھروسے پر میدانداری ہوتی اور دوسرے کشتی لڑنے سے قاہر کے تن بھی تمام ہوچکا تھا اور وہ زمانہ قریب تھا کہ کشتی گیر دھر نے اژدر روز کو جیت کیا تھا بیت

نظر کی جانب مہر لب بام ۔ اسے پایا قریب خواب آرام ۔

لقا نے طبل بازگشت بجوا دیا اور لشکر لیکر پھرا امیر بھی قاہر کوہی کے سر سے زر نثار کراتے پھرے لشکرون نے بستر پر سوکر کمر کھولی آسودہ ہوے امیر داخل بارگاہ ہوے ادھر لقا بھی آکر داخل بارگاہ نکبت پناہ ہوا یہان اژدر کو خلعت قریب دنگل قاہر بادشاہ نے عنایت فرمایا اور امیر نے کہا کہ اے بہادر ہمارے یہان کے یہ آئین اور دستور ہین کہ جو سردار جسکو زیر کرتا ہے مغلوب ہمیشہ اسی کے سردارون مین شمار کیا جاتا ہے اور اسیکے ماتحت بیٹھتا ہے اب تم ہمیشہ قاہر کے ماتحت رہوگے اژدر نے کہا مین بہر صورت انکا اور آپکا دونون کا تابع ہون مجکو کچھ عذر نہین یہ کہکر قاہر کے پاس بیٹھ گیا الحاصل بعد کچھ دیر کے دربار برخاست ہوا قاہر اژدر کو لیکر اپنی بارگاہ مین آیا اور سب سردار بھی اپنی بارگاہون مین جاکر آرام پذیر ہوے ابوالفتح نے طلایہ گشت دینے کی چوکیان قائم کین نوبتین بجنے لگین بازارین پہر رات تک حکم رہا کہ کھلی رہین امیر نے اژدر کے واسطے حسب دستور اپنے یہان سے چند آدمی بہر خدمت نوکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک بارگاہ مع عملہ اور فعلہ کے اور کچھ خوان کھانے کے بھجوائے اور قاہر نے سب طریقے اسکو سمجھائے کہ
امیر ایسے باکرم آدمی ہین پھر آپ بھی خاطر سے پیش آیا حکم دیا کہ رقص و سرود کی محفل آراستہ ہوئے پھر خاص
طلب کر کے ساتھ اپنے کھانا کھلایا اور برابر اپنے پلنگ اسکا بچھوایا دونون آرام گزین ہوے
باریدار پلنگ کے آکر حاضر ہوئے چار طرف اندر باہر سب پہرا ہوگیا اس انتظام کو دیکھکر اژدر
گھبرایا اور مستفسر ہوا کہ اے بھائی تاہر کیا بارگاہ کے اندر بھی پہرا رہتا ہی قاہر نے کہا اندر باہر
سب جگہ پہرا رہتا ہی اسلیے کہ عیار وغیرہ آکر کچھ گزند نہ پہونچائین اژدر نے کہا اندر بارگاہ کے تو پہرے
کی کچھ ضرورت نہین یہان کیا خوف ہی مثل چلی آتی ہی کہ جہان ڈر دہان اپنا گھر یہ بات صین نامردی
کی ہی بھلا یہ بھی مجال ہی کسی کی جو کسی کے کوئی گھر مین چلا آئے یہ کلام جو اس نافرجام نے کیے تو قاہر کو بھی
حرارت آگئی اور بتقضا اسنے کہا اگر مرضی آپکی نہین ہی تو نہ سہی یہان کیا اگر آپ فرمائین تو ہم جنگل
مین چلکر تنہا رہین یہ کہکر حکم دیا کہ اندر باہر سب جگہ کے آج پہرے موقوف کرو کچھ ضرور نہین یہ
کہکر سبکو نکالدیا صرف چار خدمت گار رکھ لیے جبکہ دو پہر رات آئی اور تمام زمانہ سو گیا
بیدار وہی پاک پروردگار تھا چوکیدار بولنے لگے روند اور گشت پھرنے لگی اور قاہر بھی سو گیا چارون
خدمت گار بھی سوے اسوقت اژدر نے اپنے دلمین تصور کیا کہ جو ذلت نصیب مین تھی وہ تو ہو چکی مگر
اب اس حریف کا تو کام تمام کر اور سر کاٹ لے اور یونہین لقا کے پاس نکلا ہوا چلا چل یہ سوچکر اٹھا تو
سہی مگر پہرہ بہادر کے ادپر وار کرنا اور یک بیک جا پڑنا آسان نہین ہی اسوجہ سے یکایک اسکو جرات
ہوئی پھر دل کو اپنے مضبوط کر کے خوب خیال کر کے دیکھا تو قاہر کو بالکل غافل پایا اسوقت خنجر پکڑ کر اٹھا
ادہر دار کرنے چلا مگر بموجب مثل جسکو خدا رکھے اسکو کون چکھے اسوقت ابو الفتح کہ جسکو آپ بجائے عمرو ہر
طرف نگرانی کرتا پھرتا تھا بس سب طرف سے ہوتا ہوا اسطرف کو جو آیا تو اسکے دلمین خیال آیا کہ قاہر کو دیکھیے
چلو کیونکہ اژدر آج ایک نیا شخص اسکے ساتھ ہی یہ سوچکر اندر بارگاہ کے چلا ہی ایک ملازم نے اسکو دیکھکر
کہا ہی مہتر صاحب آج تو قاہر نے ہم سبکو نکالدیا ہی معلوم نہین کہ خفا ہین یا کسینے کچھ چغلی کھائی ہی اگر
ہمکو موقوف کر دیا وہ چاہتے ہون تو آپ سفارش کیجیے گا کہ ہمارا آدھ سیر آٹا برقرار رہی آپکو دعا دینگے یہ کلام
اونکی زبان سے سنکر ابو الفتح اور بھی زیادہ متوحش ہوا اور اندر بارگاہ کے نہ گیا قنات چاک کر کے اندر کا حال دیکھنے لگا
عجب ماجرا نظر آیا کہ قاہر کو ہی تو غافل سو رہا ہی اور اژدر خنجر کھینچکر اسکی بالین پر آ کے سر اسکا کاٹا چاہتا ہی یہ دیکھکر اد نسنے

جلد دربارگاہ پر جاکر زور سے کھنکار کر اپنی آواز سنائی اژدر جلدی سے خنجر میان مین کر کے
اپنے پلنگ پر آکر لیٹ رہا اور خراٹے لینے لگا ابوالفتح اندر آیا اور قاہر کو اُسنے جگایا جب وہ جاگا کہا
مہتر صاحب کہان تشریف لائے اُسنے کہا کہ مین گشت کو آیا تھا جی چاہا اندر بھی چلا آیا قاہر نے پاس اپنے
بٹھالیا خاطر کرنیلگا ابوالفتح نے اُس سے چپکے سے سب ماجرا بیان کیا کہ یہ حال مین نے دیکھا اگر مین نہ آجاتا
تو کام تمھارا تمام تھا قاہر اپنے جی مین سوچا کہ یہ عیار ہین اپنا احسان مجھپر جتاتے ہین بھلا اژدر ایسی
حرکت کیا کرتا غرض ابوالفتح سے اُسنے کہا کہ بڑا احسان آپ نے فرمایا کہ میری جان بچائی لیجیے اس کے
پان کھائیے گا یہ کہکر کچھ اشرفیان اُسکی نذر کین ابوالفتح وہان سے چلا لیکن باہر آکر یہ ایسا کچھ ساتھ
دیکھ چکا تھا اب کب جاتا تھا پھر قنات کے پاس آکر چھپکا کھڑا ہو رہا اور قاہر اپنے پلنگ پر لیٹا کچھ
نیم خفتہ سا ہوا اور اژدر سوچ رہا ہے کہ ابھی عیار آکر قاہر کو جگا گیا ہے اچھی طرح غافل ہو جائے تو
اُٹھ کر وار اپنا کرون اُدھر ابوالفتح کو غصہ جو ہوا دل مین کہتا ہے کہ تم تو یہان پھنسے ہو اور اگر عیاران
لشکر کفار مین سے کوئی آکر دستبردی اسیرانکے فرزندون پر کر جائے تو کیا ہوگا بس اور کچھ تدبیر کرو
یہ سوچکر چھپتا اور لشکر مین پھرتا ہوا اسی فکر مین جو چلا ایک مقام پر ایک فقیر ہم شکل قاہر بیتون
کے اُسکی قطع تھی اُس لشکر مین بھیک مانگنے آیا تھا رات زیادہ گئی ایک جگہ پر سو رہا تھا اُسکو
اُسنے دیکھا بس فوراً رنگ روغن عیاری کا لگا کر اسکو بیہوش کر کے صورت اُسکی قاہر کی ایسی صورت
بنائی اور اُسکو اُٹھا کر دربارگاہ قاہر پر آیا اور پکارا کہ اہے قاہر کو ہی جاگتے ہین اُنسے کہا قاہر کو فوراً میر
پاس بھیجو حکم صاحبقرانی ہے اونسے کہنا ہے اژدر نے قاہر کو جگا دیا اور کہا تمکو مہتر ابوالفتح بلاتے
ہین جو کہ ابھی آکے تھے قاہر آنکھیں ملتا ہوا باہر گیا کہا کہو اُسنے اسکو الگ لاکر حباب بیہوشی اُسکے منھ پر مار کر
اسکو بیہوش کر دیا اور ایک مقام پہ اسکو چھپا کر کپڑے اُسکے اُتار کر نقلی قاہر کو پہنائے اور اُسکو چھپا کر اندر
بارگاہ کے لایا اور اژدر سے کہا کہ مین نے شراب بہت عمدہ بادشاہ کے لیے کھچوائی تھی اُسوقت اُسکے نمونہ کو
چکھانے کیلیے اُنکو بلایا اُنھون نے جو اُسکا ایک جام پیا بیہوش ہو گئے ہین اب اُنکو نشہ از حد ہے مین پلنگ
پر سلائے جاتا ہون شاید آنکھ کھلے اور پانی وغیرہ مانگین تو تم خبر رکھنا ایسا ہو کہ کانٹا لگ جائے اب امیر
بھی آرام مین گئے ہین اُنکی حفاظت کو جاتا ہون میرا آنا اب نہوگا اژدر یہ کلام سنکر بہت خوش ہوا اور کہا
جی نہین مین جاگتا رہونگا غرض ابوالفتح قاہر نقلی کو سلا کر آپ باہر نکلا اور قاہر اصلی کو اُٹھا کر ایک بیسے

خیمہ مین لایا کہ بیچ لشکر مین چند خیمہ اور قناتین اور تمگیرہ استادہ ہین اور اُنمین اسباب ضروری عیارون کا رکھا رہتا ہے اسواسطے کہ جسوقت کسی عیار کو خواہش شراب کباب وغیرہ کھانے پینے کی ہوتی ہے تو وہ بے تامل وہان آکر کھاتا پیتا ہے اور اپنے کام کو چلا جاتا ہے دو چار پلنگ بھی وہان لگے رہتے ہین بس اُسنے وہین ایک خیمہ مین پلنگ پر لاکر قاہر کو لٹا دیا اور عیارونسے کہدیا کہ یہ قاہر کوہی ہے انسے ہوشیار رہنا اور بیہوش رکھنا یہ کہکر آپ روانہ ہوگیا اور وہان اژدر کوہی نے جب دیکھا کہ ابوالفتح کو گئے ہوئے عرصہ ہوا اور قاہر بھی نہین چونکا خوب بیہوش ہے بس سوچا کہ خداوند لقا نے تیری مدد کی اب بخوبی قتل کر چنانچہ اس بیچارے نے اُس اپنے محسن باایمان کا سر پاک خنجر ظلم سے جدا کیا بظاہر تو اسکو مارا باطن اپنے ہی طرفدار کو قتل کیا اور اتنا صبر کیا کہ وہ رات تمامی پہ آئی اور وہ زمانہ آیا کہ تیغ مہر نے سر زنگی شب جدا کیا اور سحر گریبان چاک کیے ظاہر ہوئی

سحر کا دامن تھا ہی شب کے اوپر | جو آئے مشعل خورشید لیکر
نشان شب ہوا عالم سے نابود | اڑا رنگ اخترونکا صورت دود

جب آثار سحر ظاہر ہونے لگے اژدر نے سر قاہر نقلی کا رومال مین باندھ لیا اور باہر نکلکر مرکب پر سوار ہوا کسی نے منع نہ کیا اسلیئے کہ صبح ہو چلی تھی سمجھے کہ مسجد کے پاس یہ جاتا ہے یا ہوا کھانے نکلا ہے اور یہ سوار ہوکر مرکب اڑاتا لشکر سے نکلکر سیدھا لشکر لقا مین پہونچا اب یہان دو گھڑی دن چڑھے خادم مہتر وغیرہ جو اندر بارگاہ قاہر کے آئے اُس بیچارے کا خون ناحق زمین پر بہا دیکھا شور و غل بلند کیا کہ افسوس کسی نے قاہر السیف بہادر کو مارا ادھر لقا کو خبر ہوئی کہ اژدر کوہی سر کسیکا کاٹے ہوئے لیے آتا ہے بختیارک نے کہا کہ یا خداوند تیرے صدقے بتا تو سہی کہ اژدر کوہی سر کسیکا لایا علمشاہ یا قاسم کا کسکا سر لاتا ہے تو تو خداوند برحق ہے اتنی بات بتا دینا کیا بات ہے لقا نے کہا قدرت ایسی واہیات باتین نہین بتاتے ہین بس کسی کو قضا نے گھیرا ہوگا اُسکا سر ہوگا یہ حکم ملک الموت قدرت کو رات کو سونے مین ہمنے دیا تھا اسوقت یاد نہین ہے یہ کہکر پکارا کہ اے بندگان قدرت دید بید قدرت مرا اس اثنا مین اژدر اندر بارگاہ کے آیا اور سجدہ کر کے سر قاہر نذر کیا لقا ہنسا اور کہا تو بندہ مقبول ہے غرض یہ بیٹھا ساقی نے اُس کو جام شراب دیا اُدھر امیر کو خبر پہونچی کہ اژدر سر قاہر کاٹ کر لے گیا اب لشکر لقا مین خوشی ہو رہی ہے یہ سننا تھا کہ دھوان دماغ سے نکل گیا اور فوراً تیغ جنگ کر اٹھے کہ بے ایمان خود اگر قاہر مارا گیا ہے تو بغیر مارے اُس بے ایمان کو نہ چھوڑونگا یہ کہکر باہر آکر شتر پر سوار

ہوے پھر تو اور بھی سردار قراہر زنہ مالک بہرام علمشاہ وغیرہ اپنے اپنے مرکبون پر چڑھکر عقب امیر چلے
ابوالفتح کو توالی چبوترہ مین تھا دوڑا کہ امیر سے جاکر کہون آپ نجایے قاہر زندہ ہے مگر امیر نے اشقر
کو تازیانہ دکھایا وہ مرکب بادپا ہوگیا یہ اس کی تیزی رفتار کی کیفیت تھی کہ **ابیات** تصویر کھینچنے کے
تئین رخش کی ترے ٭ دل مین جو آئے گر کسی نقاش کے امنگ ٭ گذرے تمام عمر اوسی سوچ مین اوسے ٭
سبزہ سمند یوز نماؤن مین یا سرنگ ٭ آخر قلم کو ہاتھ سے رکھکر کہے یہ کہے ٭ کس سے بجز خدا نبدھے صورت
ہوا کا رنگ ٭ ابوالفتح آخر پھر آیا اور اس نے آکر چالاکی کی کر قاہر کو ہوشیار کردیا اور سارا ماجرا کہا اس نے
شکریہ ادا کیا اور مرکب سنگ گر سوار ہوکر خدمت امیر مین پہونچا امیر کنارے لشکر لقا کے پہونچ چکے تھے
کہ اس نے آکر تسلیم کی امیر حیران ہوے کہ یہ کیا ماجرا ہے مگر اس کے زندہ ہونے سے خوشنود ہوے اس
اثنا مین ابوالفتح بھی حاضر ہوا اور تمام ماجرائے شبینہ معرض عرض مین لایا اور عرض کیا کہ اب حضور پھر چلین
آخرش کافر بھاگ کر گیا ہے تو لڑنے نکلے ہی گا اوسوقت کام اوسکا تمام فرمایئے گا امیر نے فرمایا کہ بہتر ہی
اوس وقت قاہر کوہی نے عرض کیا کہ حضور مین نہ پھرونگا اگر پھر کر جاؤنگا تو نامرد کہلاؤنگا مین جاکر
اس نامرد ازلی اور بیہودی کو اسکے خداوند کے سامنے گوشمالی دونگا امیر نے فرمایا کہ ای بہادر بہادری
کا توہی دھرم ہر جو تو کہتا ہے شاباش مرحبا مگر تنہا جانے دینے کو جی نہین چاہتا اچھا اگر یہ ارادہ ہی
تو سہم بستہ مین بھی تیرا شریک حال ہون اور دربارگاہ لقا پر آکر ٹھہرتا ہون قاہر نے کہا زہے
پرورش وعنایت یہ کہکر مرکب جھپکا کر یہ آگے بڑھا اور سیدھا بارگاہ لقا کی طرف چلا امیر بھی پیچھے
اسکے روانہ ہوے اور سب سرداروں نے فرمایا کہ تم یہین ٹھہرے رہو سردار چار طرف ٹھہرگئے لیکن [illegible]
لقا نے جو امیر کو دیکھا یہ خوب ہوا اہل اسلام کا مانے ہوئے ہین کیسے ہون مجھی تنی اور قاہر دلیرانہ دربار کو
بڑھا کر گویا لوگون نے اندر دوڑ کر خبر کی کہ قاہر کوہی آپہونچا اور امیر سب سردار اونکے لشکر مین پہونچ
چکے مین اژدر تو نام قاہر کا سنکر حیران ہوگیا کہ وہ کہان سے آیا شاید مسلمان ہوجانے سے یہ شرف
بھی ہوجاتا ہے کہ اوسکی طرح مردہ قتل نہین ہوتے مین بختیارک نے کہا کہ ای اژدر اب تم کسی دنگل یا تخت
کے نیچے جلد جاکر پوشیدہ ہو کہ ملک الموت تمہاری جان کا آپہونچا یا قاہر کا ہمزاد آتا ہی جو بھوت بنکر تمکو
لپٹے گا اور کھا جائیگا لقا نے سنکر کہا کہ یہ قصہ رین ہماری پیچیدہ ہین انکو کوئی سمجھ نہین سکتا ہی اس اثنا
مین قاہر پہلوان شیرزد و دعیان بگھدی کی جوکر کے اژدر دہ کے پاس پہونچا بختیارک نے کہا اب بھی کچھ نہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گیا ہی لوگون سے کہیے کہ وہ باہر روکین لقا نے کہا مجکو سجدہ کرنے آتا ہی آنے دو بختیارک نے کہا آجتک
ہمنے یہ تقدیر نہین دیکھی کہ مسلمان ہو کر پھر سجدہ کرنے آئے غرض یہ باتین ہوتی تھین کہ قاہر
اندر بارگاہ کے گھس آیا اور للکارا کہ ارے او اژدر بیحیا سپاہیون کے لیے یہ دغا افسوس ہی تیرے
حال پر او مرنف ہی تیری زندگی پر اژدر نے اٹھکر ایک تلوار ماری اُس بہادر نے پیترا بدل کر
تلوار کو خالی دیا اور اپنی تیغ تیز کھینچکر اوسپر وار کیا اوسنے بھی تلوار کا وار کیا لگی شمشیر زنی ہونے
بختیارک پکار رہا تھا کہ اے قاہر ہی اژدر بے ایمان بیحیا تمھارا دشمن ہی اسکو مار ہی خود الناف اب
ہی مین بڑی دیر سے اسکو لعنت ملامت کر رہا تھا کہ تم آ گئے اسکے کہنے کی تو قاہر نے سماعت نہ کی
اور ایک مقام پر بکمر کو تلا کر گردن پر اُس بیحیا کے ہاتھ مارا کہ سر اُسکا کٹکر دور گرا اُسوقت عنصر کوہی
وغیرہ نے قصد بلوہ کرنے کا کیا بختیارک نے کہا کیون شامت آئی ہی باہر بارگاہ کے امیر بھی کھڑے
ہین خداوند ابھی تو باہر قلعہ کے نکلے ہین بھاگتے راہ نہ ملیگی اسکو نکلجانے دو سب بارگاہ ورنہ خون سے
لال ہو جائیگی منہم منہم کے نعرونسے رات کو نیند نہ آئیگی کئی دن تک بستر خواب میدان جنگاہ دکھائی دیگا
تمھارا اے عنصر کیا جائیگا مر کے خداوند کی بہشت مین چلے جاؤ گے ہم کو ابھی خدائی کرنا ہی عنصر یہ سنکر
خاموش ہو رہا اور بختیارک نے قاہر سے کہا حضور جاہین تشریف رکھین یہ کفش خانہ جناب ہی اور
جاہین تو تشریف لیجائین اوس کافر خاص نے جیسا کیا تھا ویسا پایا ہم بھی نامرد کے شریک نہین مین
خوب کیا جو آپ نے اُس کو سزا دی اور ہر روان کو بھی عبرت ہوئی اب کوئی ایسا نہ کریگا قاہر اسکی
باتون سے ہنستا ہوا بہ فراغت و آسایش تمام بارگاہ سے نکلا اور خدمت امیر مین حاضر ہوا امیر
اسکو ہمراہ لیے شادان و فرحان مراجعت فرما ہوے اور اپنی بارگاہ مین آئے تمام سردار قاہر سے ملکر خوشنود
ہوے قاہر نے اور امیر نے ابوالفتح کو بہت کچھ انعام بدلے مین اس خیر خواہی کے عنایت کیا بادشاہ
نے جشن شاہانہ خوشی مین قاہر کے زندہ رہنے کے آراستہ فرمایا یہان تو سب خوش و خرم فرحش ہین
اُدھر کیفیت سنیے کہ کچھ ملازم اژدر کوہی کے اوسکے مارے جانے سے لاش اُسکی اوٹھا کر اوسکے قلعہ
کی جانب گئے بھائی اوسکا اُسکے عوض سے حکومت کرتا تھا نام اوسکا مارن کوہی ہی غرض اُسکے
سامنے جاکر اُن لوگون نے عرض کیا کہ بھائی آپ کے اسطرح خداوند لقا کی بہشت مین گئے اور سر
بارگاہ قاہر آکر انکا سر کاٹ کر چلا گیا یہ خبر سنکر اس کو بہت بڑا صدمہ ہوا اور کہا یہ خداوند مسخر بیٹھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھا کیا اور کچھ نہ بولا اور بھائی میرا قتل ہوگیا خداوند نے جان بوجھکر اوسکو قتل کرایا کیونکہ
اگر مقدمہ ایمان ہوتا تو خداوند ہی سے پہلے سمجھ لیتا ہرچند کہ بھائی نے میرے بہت بڑی نامردی کی
کہ ایسا کچھو مردان عالم کو زیبا نہین تھا اور کبھی اسطرح کا خواب بھی بہادرون کو نظر نہین آتا ہی مگر
خیر میرا بھائی تھا مجکو عوض اوسکا اوس کے قاتل سے لینا ضرور تہی میرا ارادہ تھا کہ مین خداوند کی
مدد کو جاؤن مگر اب میرا دل ایسے خداوند سے کھٹا ہوگیا ہی اب مین اپنے بھائی کا عوض لینے جاؤنگا یہ
کہکر اوسی وقت باقیماندہ فوج و سپاہ کو حکم تیار ہونیکا دیا اور کئی ہزار کوہیون کی جمعیت سے با حشمت
تمام روانہ ہوا اور بعد قطع مسافت راہ بہت جلد لشکر لقا مین پہونچا بختیارک آکر اسکو بھی لیگیا
بارگاہ مین آکر خداوند کو مجرا کیا سجدہ نہ کیا اور دنگل پر بیٹھا لقا پکارا ای بندہ قدرت تو کچھ آزردہ معلوم
دیتا ہی اوسنے کہا کہ یا خداوند مجکو رنج یہ بہت بڑا ہی کہ آپ بیٹھے دیکھا کیے اور بھائی میرا مارڈالا گیا آپ
اوسوقت زمین کو حکم دیتے تو قاتل برادر کو میرے وہ نگلجاتی لقا نے کہا کہ ای بندہ قدرت اگر تو رنجیدہ ہی تو مین
تیرے بھائی کو بروز نوروز جلا دونگا یہ سنکر اوسنے سجدہ کیا اور کہا تو نہ پرورش کرے تو اور کون کرے غرضکہ
بیٹھکر شراب کشی کرنے لگے جب دماغ اوسکا گرم ہوا تو پکارا کہ ملک جی مین جاتا ہون اور قصاص بھائی
کا اپنے لیتا ہون بختیارک نے کہا بہت گرمی نہ کرو آج آرام کرو کل مقابلہ کرنا طبل جنگ بجواؤ یون
نہان جاتے ہو اوسنے کہا ملک جی جسطرح کہ قاسم نے آکر سر دربار میرے بھائی کو مارا ہی اسیطرح اگر بردے
حمزہ سر بارگاہ مین نے اوسکا سر نہ کاٹا تو نام اپنا نہ رکھا میرا کلیجہ جب ہی ٹھنڈا ہوگا جب مین پورا
قصاص لونگا بختیارک نے کہا یہ امر بہت محال ہی کہ کوئی بارگاہ حمزہ مین گھس جاے اور کسی اوسکے
سردار کو مارکر زندہ چلا آئے دیکھا نہین ایسا شاید تم ایسا کرجاؤ ماران نے کہا یہان بھی ہم کرچکے
اور گھر سے بھی یہی ارادہ کرکے چلے تھے پھر اب کب رکتے ہین یہ کہکر گرز کو کاندھے پر رکھکر تلوار
کے قبضہ پر ہاتھ ڈالکر اوٹھ کھڑا ہوا اور یکہ و تنہا باہر بارگاہ کے آکر جانب لشکر امیر کشور کشا چلا
بختیارک نے ہلکارے خبر کو بے نجھ افسر فرط محبت سے پیچھے پیچھے اوس کے روانہ ہوے آخر بہ لشکر
مسلمانان مین پہونچا لشکر کی رونق اور آرایش دیکھکر دلمین کہتا تھا کہ کیا جاہ و جلال ان مسلمانون
نے بہم پہونچایا ہی واہ واہ وا بازار فرنگ بازار ہندوستان کو بہت آراستہ پایا سیر کرتا ہوا قریب بارگاہ
سلیمانی پہونچا اس بارگاہ پر حشمت کو دیکھکر عقل دنگ ہوگئی سراپردے اوسکے دور تک کھنچے تھے

بارگاہ سے دور تک اردوے معلی آراستہ دو رویہ جھاڑ فرشی استادہ بیچ مین مٹکے سرخی او سپر
یاقوت و عقیق کی کٹی ہوئی گلاب کیوڑہ مشکون مین بھرے سقے چھڑک رہے تھے خواجہ خضر کا دم بھر رہے
تھے بارگاہ برکلس یاقوت کے جڑھے تھے جواہر کے مور او بنر بیٹھے تھے منقارون مین اپنے مالے
مروارید کے لیے تھے دربار گاہ بر پل عادیان پور شدادیان پہلوان عادی المعہدہ درگہہ سالاری
دنگل پر بیٹھے تھے چالیس شملے سر پہ بندھے تھے چالیس شدہ تخت الخنک کے چھوٹے ہوئے دیو تھا کہ
قالب انسان مین سمایا نظر آیا ماران نے دیکھکر خوف کھایا اندر ہلکارون نے پہلے ہی خبر عرض کی تھی کہ
ماران کو ہی اس ارادہ پہ آتا ہی آپ نے فرمایا کہ آنے دو قاہر بھی کچھ ایسا حلوا نہین کہ جسکو وہ
کھا جائیگا قاہر بھی بسبب شجاعت ذاتی کے بشاش ہو کر عرض رسا ہوا کہا اگر حکم ہو تو مین دروازے
پہ جاکر اوسکو روکون یہان جناب بادشاہ کے روبرو وہ بے ادبی کرے گا امیر نے فرمایا
بھئی تمھارے ساتھ ہم بھی ہین کہان جاؤگے اے بہادر تم ایسے ہی ہو کیا کہنا غرض حکم پہلوان
عادی کو پہونچ چکا تھا کہ آنے دینا اسوجہ سے اوسنے نروکا اور یہ گھوڑا بڑھاکر اندر بارگاہ
کے آیا امیر نے کہدیا تھا کہ تیسری ڈیوڑھی پہ روکنا اور کہنا کہ مع مرکب اندر بجا غرض جب وہ
ڈیوڑھیان طی کر چکا اوسوقت پہلوان عادی کہ اوٹھکر اوسکے پیچھے پیچھے آتے تھے وہ سد راہ ہوے
اور کہا اے ماران گھوڑے سے اوتر پڑو نہین جانتے کہ یہ جگہ بادشاہ فیروز کلاہ لشکر اسلام کی ہے کہ جو
ملجا و ماوای غریبان ہین یہ بھی سوچا کہ اندر مع گھوڑے کے جانے ہین اون سے تکرار کرنا کیا
ضرور ہے مطلب وہ فوت ہو جاے گا اگر یہان تلوار چلے گی پس یہ گھوڑے سے اوترا پہلوان
عادی نے بڑھکر آخری ڈیوڑھی کا پردہ ہٹا دیا فرق زنجیر کو سرکا دیا یہ اندر آیا عجب ایک
انجمن پہلوانان صف شکن کی دیکھی کہ انجمن انجم گردون بھی اس چمک دمک کی نہو گی عجب رعب
و داب نظر آیا کہ ترک فلک کو بھی اس جگہ پر سر خم کیے پایا اقبال سامنے بادشاہ کے دست بستہ بلباس
غلامان حاضر تھا نصرت یمین ظفر ہمقرین وزیر سرداران کا بندھا ہوا دست راستی دست راست کو دست
چپی دست چپ کو چہل ستون فرزندان گرامی حمزہ سے بھرا ہوا بادشاہ سریر سلیمانی پر جلوہ فرما
سات سو تاجدارون کا گرد حلقہ بندھا ہوا اٹھارہ ہزار چینی سترہ ہزار فرنگی بارہ ہزار ہندی اوچی بنا ہوا
حاضر تھا امیر بصد توقیر و تکلی نادعنبر آصف بن برخیا پر جلوہ فرما تھے خشتہاے زرین پر ہزارون عبا پا بنائے

عیاری سے آراستہ کھڑے تھے ایک طرف بارگاہ کے کچہریان تمام ملکی تھین مقدمات مالی وملکی کا
فیصلہ ہورہا تھا سامنے بادشاہ کے رقاصہ حور پیکر رقص مین تھی جام مے سرداروننین گردش پذیر
تھا اس عظمت وجرأت کو دیکھکر وہ رعب ماران پر طاری ہوا کہ بے اختیار اُسنے جھک کر فراشی مجرا امیر
کو اور بادشاہ کو کیا امیر نے ہاتھ سر پر رکھا الخلق تمامتر وکشادہ پیشانی فرمایا کہ آئیے تشریف لائیے
یہ آگے بڑھا امیر اُٹھنے لگے اُسنے قسم دی کہ آپ تکلیف نفرمائین غرضکہ ذیل کرسی زرین پر آکر قریب تر بیٹھا
امیر نے پوچھا کہ کہیا مزاج تو اچھا ہے اور ساقی کو اشارہ کیا کہ اُسنے جام لاکر دیا اُسنے پیا اُسوقت
امیر نے پوچھا کہ کیونکر تشریف لانے کا سبب ہوا اب یہ شرمندہ ہوا کہے تو کیا کہے آخر کہا کہ آیا تو اسلیئے
تھا کہ قاہر کو مین قتل کرتا مگر آپکے خلق نے بندہ بے دام بنایا سب غصہ جاتا رہا قاہر پاس موجود تھا اُسنے
کہا اے بہادر مین موجود ہون یہ کہکر اُٹھا کہ آئیے جسطرح چاہیے مقابلہ کر لیجیے امیر نے بھی کہا کہ
اچھا تو پھر حوصلہ نہ رہے اُسوقت اُسکو بھائی کا غم پھر تازہ ہوا اور اُٹھکر باہر بارگاہ کے آیا امیر نے
حکم دیدیا کہ بارگاہ کے دروازے پر اکھاڑہ کھد گیا سر اپنے اُٹھوا دیے حضرت قدر قدرت شاہ جمجاہ
بھی دیکھنے لگے قاہر نے آکر مقابلہ کیا اول سب فنون سپاہ گری کے تلوار ونیزہ سے ہوئے آخر جب تیم زخم کسی
کو نہ پہونچا اُسوقت نوبت کشتی کی پہونچی قاہر کو خدا تعالی نے اُسپر غالب کیا بہت دیر کشتی رہی آخر
قاہر نے کولے پر بھر کر جو مارا چاروں شانے چت کر دیا یہ وہان سے اُٹھکر پھر بارگاہ امیر مین آیا
اور عرض کیا کہ دین آپکا برحق ہے جو آپکے دین مین آئے کیا کہے امیر نے کلمۂ طیبہ بتایا یہ کلمہ پڑھکر از سر
صدق مسلمان ہوا جو سردار کہ اسکے عقب مین آئے تھے وہ بھی بارگاہ مین آکر مشرف بشرف اسلام ہوئے
اور اُسیوقت پھر کر اپنے لشکر مین آئے پکارے کہ جسکو ہمارے ساتھ آنا ہو آئے کہ ہم مسلمان ہوے غرض
لشکر اُسکا کوچ کرکے اُسی وقت ملحق لشکر امیر ہوا امیر نے جو سامان کہ اژدر کو عنایت کیا تھا وہ اب اسکو
دیا بارگاہ اور ملازم وغیرہ اور خلعت سرداری عنایت فرماکر سرفراز کیا ہلکارے جو خبر کو آئے
تھے وہ پھرکر بارگاہ لقا مین گئے اور یہ خبر مفصلاً سب عرض کی بختیارک پکارا کہ صلواۃ صلواۃ
یا خداوند دیکھئے کیا گرماگرمی کرکے آتے ہین کہ جیسے اب کھا ہی جاینگے مگر پھر پائین پائین نش
آپکا بندہ گندہ ماران کوہی بھی مسلمان ہو گیا لقا خوب قہقہہ مار کر ہنسا اور کہا اُسکے دلمین میری
طرفسے پہلے شک آگیا تھا اب مین نے یہ ختیار کیا ہے کہ جو کوئی بندہ میرا اپنے دلمین میری خداوندی کا شک

کریگا اور برق مجکو نچانے گا تو مین اُسکو اپنی جوار رحمت سے دور کر کے مسلمانونکے حوالے کردونگا اور اُسکو اُنھین بندونکے ہاتھ سے ذلیل کراؤنگا یہ کہہ رہا تھا مگر رنجیدہ خاطر تھا کہ یکایک آواز تڑاقے کی بالائے ہوا پیدا ہوئی اور برف برسنے لگی آندھی آئی لقا پکارا کہ ہمنے ان کوہیونکو خوب سمجھ لیا اب بندہ قدرت کو طلسم سے بلایا ہے ابھی گفتگو ہی مین تھا کہ ایک تخت روے بارگاہ مین اُترا سب نے دیکھا کہ اُس تخت پر ایک ساحرہ نازک اندام یاسمن پیکر سوار ہے زیور جواہر کار زیب بدن کیے کانون مین کرنپھول پہنے جو عقد ثریا کو بھی شرماتے تھے ہاتھون مین کنگن اور کڑے جو حلقۂ اطاعت مین دستگیر بڑے بڑے زبردستون کو کرین پہنے بالے موتیون کے گلے مین ڈالے بھولی بھولی صورت پائنچے کلائی پر ڈالکر تخت پر سے سنبھلکر اُتری اور سامنے خداوند کے آکر اس صنم زیبا نے تسلیم کی اور سجدے مین گری لقا پکارا کہ اے بندی سر اُٹھا مینے اپنی لعنت تجھپر نصیب کی وہ سجدے سے اُٹھی اور از بسکہ کمسن ہے تو مسکراتی ہوئی قریب تخت آئی بلا گردان ہو کر جواہر جو بہر نذر لائی تھی نذر چڑھائی بختیارک نے کہا اے ملکہ نام نامی آپکا کیا ہے اکیلے آنے کا اتفاق ہوا یا لشکر بھی ساتھ ہے اُسنے کہا لونڈی کو زیور جادو کہتے ہین لشکر بھی کچھ ساتھ لائی ہون خداوند کی مدد کرنے کو بحکم شاہ افراسیاب آئی ہون یہ کہہ رہی تھی کہ اور بھی تخت اور طائران سحر آکر اُترے اور ساٹھ ستر اُسکی مصاحبین انیسین خواصین وغیرہ سب آکر دیدار خداوند سے مشرف اور فیضیاب ہوئین سب نے نذر چڑھائی بختیارک نے خداوند سے کہا یا خداوند بعض بندے تو آپ ایسے پیدا کر دیتے ہین کہ جو اوروہمی جان لیتے ہین لقا نے کہا قدرتنا خود اپنی خاتون مکرم بنانے کے لیے ایسی صورت پیدا کرتے ہین مگر پھر بھول جاتے ہین اب یہ بندی جو فیصلہ مسلمانون کا کر دیگی تو ہمکو اپنی خاتون معظم بنائینگے زیور یہ کلمے سنکر مسکرا کر چپ ہو رہی مسکرانا بھی اسکا لاکھ لاکھ بناؤ دے گیا یہ معلوم ہوا کہ غنچہ کھلتے کھلتے رہ گیا غرض دنگل زرین پر یہ بیٹھی لشکر اُسکا متصل لشکر خداوند بختیارک نے جا کر اُتروایا یہان دور شراب ہوا جلسۂ چنگ ورباب ہوا ساحرہ نے سارا ماجرا جنگ مسلمان کا بختیارک سے سنا اور خداوند کی بہت تسکین کی کہ آپ نہ گھبرائیے مین ایک آن واحد مین آپ کی عنایت سے سب بندگان مغضوب کا استیصال کردونگی بختیارک نے کہا چاہیے فیصلہ انکا نہ کرو مگر تم سلامت رہو اور خداوند عرش اعلی پر نہ جائین کہ جنکی بدولت یہ صورتین کبھی کبھی دیکھنے مین آجاتی ہین ساحرہ نے کہا پھر اچھا طبل جنگ بجے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بختیارک نے کہا صاحب اتنی جلدی نہ کرو ہمیں تم اپنی صورت تو دیکھ لینے دو پھر ہم کہاں اور تم کہاں ندی ناؤ سنجوگ ہے وہی مثل ہے کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوب جائیگی زیور نے کہا ملک جی زیادہ مجکو نہ بناؤ بھلا میں ہوں ہی کیا ایسی چڑیل بھاڑ میں جائے ایسی صورت جسپر کوئی ناز سے اترائے خداوند نے مجھے ایسی حسین بہت پیدا کی ہیں ملک جی اپنے کام میں مصروف ہو صاحب میرا پیلا چہرا دیکھ کے ایسا مت سمجھے کہ آپ ہی میں نہ رہے بختیارک ہنسنے لگا اور کہا ای ملکہ ہم تو تمھارے تشنۂ دیدار ہیں صدقے تیری صورت کے کہے کو ہاں ای جان عالم ذرا عیاروں سے بچتی رہنا آجکی شب اور کل کا دن تجھسے عیاروں کو غرض وغیرہ سنلے پھر لڑائی آغاز کرنا خداوند تجکو اپنے ہاتھ سے بچائیں ورنہ یہ صورت بیا خاک میں ملجائیگی ساحرہ اُسکے سمجھانیسے اُس شبکو دربار میں کچھ دیر بیٹھی پھر بارگاہ میں آکر اپنی استراحت پذیر ہوئی دوسرے دن جب ساحرۂ شب زیور انجم سے آراستہ ہو کر بارگاہ زنگاری فلک میں آئی اور مہتاب نے ہالے سے طوق محبت اُسکا گردن میں اپنی ہیا کہ ابیات

ہوئی پھر شاہد شب جلوہ آرا　　فلک پر ماہ کا چمکا ستارا
مرصع ساز قدرت نے پھر اکبار　　ستاروں کے کیا گہنے کو تیار

سر شام اس ماہ تمام یعنی ملکہ زیور جادو گلفام نے اپنی بارگاہ میں آکر نفیر سحر کو دم دیا لقانے طبل جمشیدی بجوایا جاسوسان لشکر اسلام خبر مفصل دریافت کرکے خدمت بادشاہ فلک شان میں آئے سر عجز جھکا کر دعا و ثنا شاہی بجا لاکر ابیات

زبسکہ عہد میں تیرے ہے رسم دادرسی　　جرس کی بھی کوئی فریاد سن نہیں سکتا
گئی بنائے تعدی جہان سے اب اُٹھ سے　　بتان کی ناز و ادا میں رہا نہ ظلم و جفا
سوائے عشق ترے عہد میں تعدی سے　　کٹا وہ ہاتھ کسی جیب تک اگر پہونچا
شہا سحر کا گریبان چاک کرتے وقت　　ہے خوف ایسا کہ کانپے ہے دست مہر سدا

ایک ساحرہ لا انعام و بد انجام زیور جادو نام بہر امداد ولقا بد نام آئی ہے اور بمقابلہ بندگان درگاہ عالیمقام نفیر سحر اُسنے بجایا ہے کل کے روز وقت معرکہ آرائی ہے یہ خبر سنکر شاہ نے امیر سے فرمایا کہ آپکی صلاح ہے آپ نے ابوالفتح کو حکم دیا کہ بجے ہمارے لشکر میں بھی طبل جنگ ابوالفتح نے جاکر طبل جنگ پر چوب لگائی ہر ایک بہادر کو خبر ہوئی کہ بھائیو کل معرکہ نبرد دیکار ہے دربار سے سردار اُٹھکر اپنی اپنی بارگاہ میں آئے بادشاہ داخل شبستان ہوئے آج بہادروں کو گونہ انتشار ہے کہ سحر سے ہر فرد بشر نا چار ہے دیکھنا چاہیے کہ انقلاب گردون دوار کیا کل دکھاتا ہے یہ معرکہ کسکے ہاتھ آتا ہے اسطرف سنجانی باختری مشتری جھماری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خوشی کرتے تھے کہ کل یقین ہے لشکر اسلام مغلوب ہو اور مال غنیمت ہمارے ہاتھ آئے الغرض بنگالی دریا کے کنارے کئی سو بیٹھ گئے ڈہرو بجانے لگے منتر پڑھے جانے لگے زیور اپنی بارگاہ مین آکر سحر جگانے لگی ہر مقام پر چیت کھڑی ہوئی اگیاری ہوئی بیر آنے لگے بھینٹ پانے لگے آج کی رات ستارے آسمان پر روشن تھے یا فلک کا میدان مرگھٹ تھا دیے بھبکتے تھے ساحر زحل نام رشتہ کہکشان کو شاخ سنبلہ مین باندھکر یون تانتا تھا بنات النعش ارتھی کی صورت بنی یون اٹھانے کیلیے مریخ با شمشیر برہنہ فوج فلک کو جھٹکا کیا چاہتا تھا سنیچر برج دلو کا ڈول لیکر سر پر ڈالتا تھا اشنان کرتا تھا چشمہ حوت کے کنارے پر سورج کنڈ کے نہانے کا میلا تھا ہوا بھی آج بیراگیون کی طرح جنگل جنگل پھرتی تھی زمین و آسمان مین جدھر نظر کیجیے ساحری کا کارخانہ تھا برگد کا درخت جٹا دھاری جوگی نظر آتا بڑی سی داڑھی تھی تو پیڑ انا تنتشی کہلاتا پیپل بڑے ہاتھ پاؤن والا ساحر تھا دیو سنہان بنکر جادوگر تھا ہر درخت ایک پاؤن سے کھڑا سحر کرنے مین مشغول نظر آتا یہان لشکرون مین دنیا سیاہ تھی کالی کی دہائی دیتے تھے جب پناہ تھی بیرون کا آنا بھیتون کے کلیجے کھانا پھر سن سن کرکے جانا ساحرون مین تو یہ ہنگامہ تھا بہادرون مین تیغ و خنجر کا افسانہ تھا نیام تیغ مار سفید کیلیے بانبی تھا ترکش وہان ساحر بنکر تیر کا بیر بھیجتا تھا کلیجے چھیدتا تھا تلوار کو خون چٹا کر سکھا دیا تھا کہ خون دشمنان چاٹنا بھینٹ مین سر لینا گلے کاٹنا گردون کو سربلندی کا منتر یاد دلا یا تھا کہ سر چڑھکر بغیر بھیجا کھائے نہ پلٹنا سنان کی زبان پر منتر پڑھے کہ منتر چلے چلے رن چڑھے کلیجا کاٹ بیر لہو چھوڑ جان مار کمانین بھی چلہ کش تھین عامل ہر نے اپنے بچاؤ کے لیے شش جہت مین نقش مسدس لکھا تھا جو درخت تھا وہ ہندسہ کی شکل دکھائی دیتا تھا کہ مربع نشین و ہر ربع مسکون کے نقش اجل پر یہ ہندسہ تحریر کیے ہین خلاصہ یہ کہ زمین و زمان سب پر آشوب تھا آفت کا ہنگامہ اور جوش تھا کہ

ابیات

وہ بیرونکی آمد کہ طوفان مرگ — وہ لڑنے پر آمادہ خرد و سترگ
چمک تیغ و خنجر کی وہ الحذر — جو آنکھون مین انسا کے کرتی تھی گھر — نقیبون کا للکارنا ہر طرف
جوانون سے کہنا یہی صف بصف — کہ ہان ای جوانان رستم شعار — یہ ہے معرکہ کل کا بھی یادگار
نہ ڈرنا کہ ہے موقع نام و ننگ — رہے یاد کل تک یہ کار جنگ

غرض چار پہر رات یہی ہنگامہ رہا جب وہ وقت آیا کہ خاور کوہی فوج ضیا و جلال کو اپنے ہمراہ لیکر کوہستان مشرق سے نکلا

زیر ران سبزہ فلک ایسا شوخ و چالاک توسن تھا نور رخسار سے اُسکے عالم روشن تھا کہ ابیات

گئی جب عرصۂ عالم سے وہ شب
کمر کسنے لگا ہر جنگ آور
کفن پہنو کہ ہنگام اجل ہے
جھکایا سر ہزارون التجا سے
زبان آبرو ہے فتح دنیا
بلا سے جان جاتی ہے گوارا

فلک سے مٹ گئی تصویر کوکب
بشکل برق چمکی گرز و شمشیر
ہوس اب گور سے دست و بغل ہے
کہ اے خالق مدد ہے تیری درکار
نہ حاصل ہو کہین الزام لینا

موذن بول اُٹھا اللہ اکبر
کوئی بولا کہان اب وقت تاخیر
یہ حمزہ نے دعا مانگی خدا سے
اجل کا ہوئے جبدم گرم بازار
نہ پا پیچھے ہٹے بڑھکر ہمارا

امیر با توقیر تو دُعا کر رہے تھے اور لشکر گروہ میدان جنگ کی طرف روانہ تھے شورش روانگی لشکر سمع ہمایون امیر والا گہر مین بھی پہونچی آپ نے سر سجدے مین رکھ کر دعا ختم کی تھی کہ ابو الفتح خدمت اقدس مین حاضر ہوا اور حال روانگی لشکر اُسنے عرض کیا آپ نے بھی صندوق سلح سجوگ منگا کر خود ہود اور زرہ داؤدی سے جسم انور کو مزین فرمایا تیغ صمصام و تمقام حمائل کر کے تیغہ عقرب سلیمانی ہاتھ مین لیکر پنجہ سہراب بیل کمر سے لگا کر باہر برآمد ہوئے اور اشقر پر سوار ہو کر کچھ دور چلے تھے کہ سامنے سے مالک اژدر اسی ہزار نیزہ دارون سے آتے دکھائی دیے سنان نیزہ یون چمکتی تھین کہ تارے سوا نیزے پر اُترے دکھائی دیتے تھے بہادران عرب عمامہ نورانی سرون پر باندھے تھے ایک طرف سے لندھور فیل نمایان ہوا یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ رات جو گذر چکی ہے عالم سے اب جاتی ہے اور لندھور کا اُسی پر رخ روشن جو دیکھا تو ثابت ہوا کہ اسی رات کا یہ آفتاب نکلا ہے غرضکہ سب سردارون سے سلام علیک کرتے ہوئے در دولت پر امیر آئے کچھ دیر یہان ٹھہرے تھے کہ جلوس سواری بادشاہ نکلنے لگا چوبدار برچھی بردار علم بردار وغیرہ سب جلوخانہ سے باہر نکلے سامان باد بہاری آگے بڑھا بجا سا سلامی لینے کو ایک طرف ٹھہرا فرنگیون نے بگل بجایا ارگن کی وردی بجی ارمنی باجا بجانے لگے کوس دوہل گڑگڑائے روشنی نمودار ہوئی لڑکے حسین و خوبصورت لوٹے کھلونون کے لیے عود بتی کا ٹکڑا اُسپر ڈالتے منقلون کو جلائے گذر گئے زنانی ڈیوڑھی تک زنانہ سامان آکر ٹھہر گیا کہاریان پیاری پیاری یان نہ بور طلائی مین غرق ناک بھون فرفر اکت سیٹے ہوئے دار بادشاہ کا کاندھے پر اُٹھائے قریب پردہ سرخ پہونچین کہارون نے بڑھکر تخت بدلوایا حضور عالم کے برآمد ہوتے ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مرد ہون نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا شور وغل مچایا امیر نے مجرا گاہ پر جا کر اول مجرا کیا پھر تو لندھور
بہرام فرامرز جمہور وغیرہ ہر ایک تسلیم سے کامیاب ہوا تخت ظل اللہ کو جانب میدان
قلب مین رکھکر لیچلے کہ فرد

وہ عظم و شان لشکر دیکھکر واہ | فلک بھی کہہ رہا تھا اللہ اللہ

غرض ہنگام سحر نور کا نرٹ کا نقیب حمد خدا کرتے ہوئے سواروں کے گھوڑے ہمہمے بھرتے ہوئے
باجے عربی بجے کوس و نقارے بجتے ہوئے سوے رزمگاہ روانہ تھے اُدھر صبح ہوتے ہی ملکہ
زیور جادو خواب مرگ سے اُٹھکر لشکر ساحران تیار کرکے میدان کی طرف چلی دنیا مین خرابی
اس قحبہ نے ڈالی آندھی آئی کالی روے ہوا ابر آکر چھا گئے ساحرون نے اژدر اپنے اڑائے
بیر جیرات کو قابو مین آئے تھے اُنکو بلا کر امتحان کیا کنکری کو پہاڑ بنایا پہاڑ کو کنکر کیا درخت
جلاتے دریا کو جوش مین لاتے کوہ و دشت مین تزلزل ڈالتے طائران سحر کو اُڑاتے ہوئے میدان مین
پہونچے ایک طرف سے لقاے گمراہ ہاتھیون پر تخت کھچوائے خواصی مین بختیارک ایسے شیطان کو
بٹھائے رن پر چڑھا لشکر کو ہمیان و باختریان ہنستا ہوا ساتھ تھا غرض جب یہ دونون گروہ انبوہ
انبوہ وارد میدان مصاف ہوئے ظلمت و نور کا مقابلہ شب و روز کا سامنا تھا ایک طرف
وحدہ لاشریک لہ کے ماننے والے ایک طرف اپنے خدا کو ساتھ لیے ایک حق پر دوسرا انا حق پیم
لڑنے پر تل گئے ساحرون نے ڈھرو بجایا بجلیان چمک کر گرین صحرا جو آٹرن کی تھا اُسکو جلا دیا
ابر سحر برسا کر گرد و غبار بٹھا دیا میدان پاک و صاف ہوا آئینہ بزم مصاف ہوا صفین ترتیب پذیر
ہوئین ملکہ زیور جادو اپنے تخت پر سوار صف لشکر سے آگے بڑھکر کھڑی ہوئی صبح کا وقت
تھا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب نکل آیا ہے امیر نے اُسکی صورت کو دیکھکر فرمایا کیا اچھا ہوتا جو
خداے تعالی اسکو ہدایت فرماتا اور مسلمان ہوتی دولت حسن ضایع نہ جاتی کسی مسلمان کے
کام آتی غرضکہ شورش لشکر ترقی پر ہوا اژدرے ہوا پر اژدر پھنکارتے لگے روئے گیتی اثر زہر سے
سو گیا منقلین دھڑ دھڑ جلنے لگین شعلہ رو جادوگرنیان بھڑک اٹھین طاوس و ہنس اُڑاکر حرج کا
سامری کے غل مچاکر بیر قون کو جلوہ دیکر قاصد ہوئین کہ صف لشکر اسلام پر جا پڑین اُسوقت
نقیبون نے نکلکر نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا جب سب کنارے ہوئے ملکہ زیور بہزاران ناز و ادا
و تبختر سامنے فیل لقاے حرس بادیۂ ضلالت کے آکر اجازت طلب ہوئی اُس گبر نے کہا کہ جا تجکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنے ید قدرت کے سپرد کیا یہ وہان سے تخت اُڑا کر سامنے لشکر اسلام کے میدان مین پہونچی اور پکاری کہ اے بندگان مغضوب خداوند آؤ میرے مقابل مین اسکی نصیب دینے سے یکا یک صف دست و چپ مین طبل و نقارے بجے اور تہمتن خان خاوری ماموں شہزادہ قاسم کے گھوڑا اپنا اُٹھا کر سامنے تخت ظل اللہ کے آکر اجازت خواہ ہوے بادشاہ نے انکو سپرد خدائے پاک کیا یہ بہادر مرکب اُڑا کر بلطف جال لشکری دکھاتے جولانگاہ پر آکر مقابلہ ساحرہ بدسیر مین ہونچے انکو دیکھ کر ساحرہ نے ایک قہقہہ مارا اور ایکطرف کو منھ اٹھا کر پکاری کہ ارے ابھی تک تو نہ آیا کہان مر رہا ہے اتنا کہنا تھا کہ یونڈ لاگرد کا جنگل کی طرف سے اُٹھکر قریب تر آیا اور اسمین سے ایک سوار مسلح و مکمل اسپ تازی سترا ور سوار نکلا سر چھابلا ما ہوا سامنے زیور کے ہو کر عرض رسا ہوا کہ اے ملکہ مین تو یہین حاضر تھا آپ کیون غصہ فرماتی ہین جو کہیے بجا لاؤن زیور نے کہا کہ یہ جو سامنے تیرے کھڑا ہے جنگ و قتل کرنے آیا ہے اس سے سمجھ لے اور جو کوئی بعد اسکے اوے اسکو بھی مار نا کہ ان لوگون نے خداوند باختر کو بہت عاجز کر رکھا ہے یہ سنکر اُس سوار نے گھوڑے کو مہمیز کیا اور مقابل تہمتن خان ہو کر اُسنے ایڑ گھوڑے کو زور سے کیا کہ گھوڑا اسکا لرزنے لگا اور اسطرح اُس گھوڑے نے بیٹھ اپنی جھرجھری کہ جسطرح مرکب پھر یری لیتے ہین بس پھر یری لیتے مین زین کے اندر سے ایسا غبار نکلا کہ آندھی آگئی اور دنیا کالی ہو گئی لشکر اسلام مین پھر کچھ نہ دکھائی دیا امیر بھی غافل تھے ان کی بھی آنکھین بند ہو گئین اب جو آنکھ کھلی اور زمانہ روشن ہوا سب نے دیکھا کہ تہمتن خان خاوری کا وہ سر کٹا ہوا پڑا ہے لاشہ خون مین تڑپ رہا ہے بدن سے لہو تازہ جاری ہے ایڑیان جو رگڑی ہین میدان مین گڑھے پڑ گئے ہین صاحب طاقت کا دم مشکل سے نکلا ہے یہ حال دیکھ کر اہل اسلام آبدیدہ ہوئے لاش بس بہادر ایمان کی اٹھوا منگائی اور بیان سے فیروز خان خاوری نے جا کر اُس سوار کا مقابلہ کیا اُس سوار کے گھوڑے مین نہین معلوم کتنا غبار بھرا ہوا تھا کہ ہر بار وہ بیٹھ جھاڑ کر نکالتا تھا اور دنیا کو سیاہ کرتا تھا پھر جو دیکھیے تو سامنے لاش مبارز رزم ہیجا کی پڑی نظر آتی تھی کہ آنکھین حسرت آلودہ کھلی ہین گردن کٹی ہے صورت زیبا خاک و خون مین ملی ہے اسطرح تا بہ شام وہ سوار صید امین ٹھہرا رہا اور مبارزان ملک خاوری یکے بعد دیگرے اسکے مقابلہ مین جایا کیے اور قتل ہوا کیے چالیس سردار شہر خاور کے اسکے روبرو گئے مگر ہلاک ہو گئے پہر دن باقی تھا کہ امیر نے قصد میدان مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکلنے کا کیا مختیار رک ارادۂ امیر سمجھ گیا اُسنے طبل بازگشت بجوادیا ملکہ زیور میدان سے پھری سوار گھوڑا اڑا کر جانب صحرا چلا گیا تھا ہنستا ہوا زیور سے زر و گوہر لٹاتا ہوا پھر امیر بھی رنجیدہ خاطر مراجعت فرما ہوئے لشکرون نے کمر کھولی اور آسودہ ہوئے ملکہ زیور بارگاہ تھا مین آ کر بیٹھی اور مصروف میخواری ہوئی مختیار رک نے کہا اے ملکہ کیا کہنا کیا خوب پاکیزہ سحر ہی اور واہ کیا اچھی طرح تم لڑتی ہو لیکن امیر کے اسم اعظم کی ہمتنے کچھ تدبیر نہین کی امیر کے نکلنے کا ارادہ مین پہچان گیا وہ آتے تو تمہارا سوار زندہ نہ رہتا یا تو ماش کا آٹا ہو جاتا اور اگر ساحر تھا تو جہنم مین جاتا زیور نے کہا ملک جی مین ڈھوکے کی لڑائی نہین لڑتی ماش کے آٹے کا سوار کیسا یہ سوار طلسمی ہی اور امیر آتے تو کیا ہوتا یہ سوار نہ مارے مریگا نہ کاٹے کٹیگا تم اطمینان رکھو اور آج پھر طبل جنگ بجوادو لشکر دشمنون کا بہت ہی لڑتے لڑتے بہت عرصہ گذرے گا مین چاہتی ہون کہ جلد فیصلہ ہو جائے مختیار رک نے کہا اے ملکہ بھولے سے بھی سوار کا ذکر سر دربار نکرنا ورنہ مار ڈالنے والے بھی بہت بیڈھب ہین وہ بغیر مارے نچھوڑینگے زیور نے کہا کیا تمنے مجکو دیوانہ بنایا ہی یہ کہکر نفیر سحر کو دم دیدیا پھر وہی شور و ہی ہنگامہ برپا ہوتا دیر زیور اُسی مقام پر رہی جب شہسوار زرین کلاہ آسمانی صحراے مغرب کی طرف گیا اور ساحرۂ شب کا بارگاہ عالم مین داخلہ ہوا کہ ابیات

ہوا تاریک عالم جب ہوئی شب	طلسمی ہی جہان کا کارخانہ	کبھی شب ہی کبھی دن کا اُجالا
	چراغ آسمانی سب تھے کوکب	ساحرہ اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آئی

ادھر امیر کشور گیر کو نفیر و طبل جنگ بجنے کی صدا اہلکارون نے پہونچائی ادھر بھی نقارۂ سکندری در حسامی گرگرایا دلاورون مین اُسی چرچے کا زمانہ پھر آیا اپنی اپنی جگہ پر آ کر پھر وہی منچلاپن دکھانے لگے وہی تیزیان وہی شوخیان جتانے لگے کہین تلوار چرخ پر چڑھی کہین تیر و پیکان کو آبدار کی کسی نے زرہ درست کی کسی نے طبع سُست چاق و چست کی ادھر ساحرون مین سحر کے جگانے کی گرم بازاری رہی پڑھنت زبانون پر جاری رہی چار پہر رات یہی شغلہ رہا جب مشعلۂ افروز عالم نور آفتاب ہوا عالم با آب و تاب ہوا کہ ابیات

جبین صبح پر اک نور آیا	گلابی رنگ پایا بام و در مین	کہ جب اُس رات نے انجام پایا
		شفق نے روشنی بخشی نظر مین

ہنگام سحر امیر باکرم مسجد کے پاس سے اُٹھکر جلو خانۂ شاہنشاہی مین آئے بادشاہ ذی شوکت و جاہ سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

برآمد ہوئے ہر ایک کا مجرا و سلام ہوا قلب لشکر مین لبان تلب تخت حضور لیکر جانب رزمگاہ
مردان جنگ آزما چلے کوس و نقارے اور دہل گرجنے لگے نسیم سحری چلتی تھی یونہین سی خنکی تھی
باجے خوش نوائی کے ساتھ بجتے تھے بہادر تنتے تھے اسی کر و فر سے وارد دشت مصاف ہوئے
اُسطرف سے لقائے گمراہ بھی فوج لیے آیا زیور جادو نے آکر ساحران نامی کا میدان مین پرا جمایا
سامری جمشید کے نعرون کی صدا سے دنیا بھر گئی بجلی سحر کی میدان صاف کر گئی نقیب چاؤش
للکار کر کنارے ہوئے زیور نے پھر اجازت لقا سے لیکر اپنے تئین میدان مین پہونچایا اور مبارز
طلب کیا اِدھر سے آج امیر نے قصد اوّل ہی نکلنے کا فرمایا اُسوقت ابو الفتح سے میدان قرق
کرنے کو اشارہ کیا اُسنے دست بستہ عرض کی کہ اے شہریار کل ہم عیار دربار کفار مین حاضر تھے کہ
ساحرہ نے بختیارک سے کہا کہ یہ سوار طلسمی ہے اور آدمی آملے کا نہین ہے امیر آئینگے بھی تو کیا کرینگے
اسی سبب سے مین جانتا ہون کہ آپ تشریف نہ لیجائیں مبادا اسم اعظم ہے کوئی آفت آئے
تو تباہی لشکر کا سامان ہوگا آج یہ غلام تدبیر معقول اس سوار کی کریگا جب آج مجھسے کچھ نہو سکے
اُسوقت آپ کو اختیار ہے کل اُسی سوار کی فکر مین گیا تھا کچھ تپا اُسکا نہ معلوم ہوا اگر آج بہادرونکو
تو لڑنے جانے دیجیے اور مین سوار کی تدبیر کرنے پہلے سے جاتا ہون آپ کچھ فکر نہ کیجیے امیر نے یہ
عرض کو اُنکی پذیرا کیا اِس عرصہ مین آج دست راست کی صف سے سرداران شاہزادۂ بدیع
و نور الدہر شل فضل بن گیا ہور و غیرہ مقابلۂ ساحرہ مین حسب اجازت بادشاہ گئے سوار
طلسمی اُسیطرح صحرا سے آیا اور گھوڑے نے اپنی پیٹھ کو جھڑ جھڑایا غبار نکلکر تاریکی چھائی اور
لاش لڑنے والے کی جب روشنی ہوئی تو نظر آئی تابہ شام یہی معرکہ گرم رہا ساحرہ نے مہر کا نام لیکر
نہ پکارا نہ آپ نے حسب وعدہ ابو الفتح نکلنے کا ارادہ کیا قریب شام طبل بازگشت بجا لشکر دونون
پھرے لقا آج بہت خوش تعریف زیور کرتا ہوا بارگاہ مین آیا امیر پھر کر اپنے لشکر مین آئے
کمر کھولکر آسودہ ہوئے ابو الفتح آج پہلے ہی سے جنگل مین صورت بدلے ہوئے چھپا ہوا تھا کہ دیکھین
سوار قدرت کہان جاتا ہے الغرض جب سوار قدرت پلٹا اُسنے دیکھا کہ یہ آکے جنگل مین ٹھہرا اور
ہر طرف دیکھکر سامنے ایک چشمۂ آب صاف کا بہ رہا تھا اُسمین مع مرکب کود گیا اور غوطہ کھاکر
غائب ہوا اِس عرصہ مین بالکل شام ہو گئی تھی وہ وقت تھا کہ ضیائے خورشید بھی دریائے ظلمت

مین ڈوب گئی تھی اور چشمۂ افلاک مین کنول ستارون کے تیرتے نظر آتے تھے کہ **ابیات**

چھپے خط شعاعی جا بجا سے	بھکے جی التماس مدعا سے
ہوا خورشید پر جسمان آرام	بڑھی مغرب سے لہراتی ہوئی شام

ابو الفتح سوچا کہ اس چشمے مین جانا کار نے وارتا اور آج پھر ساحرہ نے طبل جنگ بجوایا ہوگا کل پھر یہی معرکہ لشکر اسلام پر آج کا سا در پیش آئیگا بہتر ہے کہ کوئی تدبیر کرون آخر سوچتے سوچتے اُسنے صورت اپنی ایک زن حسینہ و جمیلہ کی ایسی بنائی کہ زلفین اُسکی جو دیکھے آشفتہ سر ہی حاصل ہو سنبل نیلا کیا اُسکے مقابل ہو دل سودا زدہ کو سلسلۂ جنبانی عشق وہی سلاسل کرے دل عشاق اسی کا پابند ہے گیسوے سیاہ کے پاس جبین کا چکنا وہ کالی رات تو یہ ماہتاب یا شب سے سحر صادق کا طلوع ہونا بدران ابروون کے سامنے اپنے تئین بنا تا ہے مگر کب اُسکا سا اپنے تئین پاتا ہے ترک حسن نے قتل کی تلوارین بنائی تھین تیوریان چڑھتین تو دو تلوارین کھنچی نظر آتی تھین دل عشاق پر انکے چڑھنے سے خنجر چل جاتے کشتگان ابرو مچل جاتے آنکھین وہ کہ جنکے سامنے ہر دل بیمار نرگس کو بھی تحفین کے عشق کا آزار دوام غم مین اُنکے گرفتار شب و روز رہتین آنکھون کی یاد مین ہر ایک بیدار پلک سے پلک نہ لگی جب اُنسے آنکھ لگی بادام کیطرح دل مردم لیے کسی جادو نے کہان ایسی طاقت پائی سامری کو یہ شعبدہ بازی کہان آئی معجزہ ان آنکھون کو یہ حاصل کہ بیک ایما و اشارہ مردہ دل زندہ ہوتا ہے یہ سحر سامری کب کر سکتا ہے چہرہ تابان مین بینی کا ہونا سبحان اللہ نیا اعجاز ہے کہ الف نور کا مابین خورشید کھینچا ہے کاتب قدرت نے نیا خط نور لکھا ہے کان ہر ایک جواہر کی کان فریاد عاشق سننے مین انجان آئینۂ رخسار کے سامنے پانی پانی لب لعلین بہتر از عقیق یمانی دانت ہر ایک ہیرے کی کنی جان عشاق لینے پر وہنی دہن تنگ کی ایسی تنگی کسی غنچہ نے کب پائی یہ خلاق عالم کی ہے قدرت نمائی کہ بے نشان ایک چیز بنائی اسکو دیکھکر چشمۂ حیوان بھی ظلمات مین نہان ہے سب پوچھتے ہین کہ کہان ہے چاہ ذقن مین آب سے ڈوبنے کی دلون کو ہوس بحر حسن کا گرداب ہے اُس کنوئین مین گرکر یوسف کا دل بھی نہ نکل سکے پستان سینہ پر ایسے کہ کوئی انار نہ پھل سکے سرو ساق اُسپر یہ ثمر قدرت خالق خشک و تر کہ **ابیات مسدس**

جان سو جان سے ہے خوبی پستان تمثال	سرو سے قد نے پیا خوب تمنا دہن یار	تو ہیں ان بازیہ دو رکھی ہین یا ہیں شکار
یا ہوے قمقمے دو نور کے روشن اکبار	دو یہ گلدستے لب بام دھرے ہین گویا	منقلب نو کے یا جام دھرے ہین گویا

کبھی چھاتی سے ڈوپٹا جو وہ ہٹ جاتا ہی
دم یہان عاشق بیدم کا الٹ جاتا ہی
ہی سراپا جو قیامت تو ہی آفت چھل بل
وہ لگاوٹ کہ یہان زار کا دل ہو بیکل

شرم سے جسم وہین انکا سمٹ جاتا ہی
بند محرم کے جو ہر وقت کسے رہتے ہین
ایسی رفتار چھلاوے کا بھی دل جائے نکل
رنگ لاتی ہی غضب طبع مین رنگینی ہی

رخ سے دوپٹے کے الٹنے کو پلٹ جاتا ہی
جان و دل طرفہ یہ بندش مین پھنسے رہتے ہین
نازکی ایسی ہی کمر چلنے مین سو بل کھاتی ہی
اور ابھی نام خدا دیدہ ان سے خود بینی ہی

پس اُس مہ پارہ نے ایک تھالی ہاتھ پر بجتی رکھی جو تک سمگن جلتی ہوئی اور زیور طلا کار سے جسم کو آرایش دی اور کنارے اُس چشمے کے آئی دو تین پتھر بڑے بڑے اٹھا کر اُس چشمے مین گھما گھم ڈالے کہ تمام پانی اسکا تلے اوپر ہوگیا اور چشمہ مین بڑا تلاطم ہوا سوار سحر گھبرا کر باہر نکل آیا اسنے دیکھا کہ وہی شخص ہی جو میدان مین جایا کرتا ہی مگر اسوقت گھوڑا نہین ہی اور اسلحہ نہین ہی غرض جب وہ سوار باہر آیا اسنے اُس لالہ فام قلزم حسن کو کنارے اُس چشمہ کے کھڑے پایا پکارا ای گوہر یم خوبی و آشنائے بحر محبوبی یہ پتھر تو نے ہی اس چشمے مین پھینکے تھے اُسنے کہا تمہے کیا مطلب تم جاؤ ہمنے جس لیے پھینکے ہین وہ آپ ہی آئیگا وہ سوار قریب اسکے آیا اور اسکی صورت دیکھ کر بیقرار ہوا اور پھر اس صفائی اور ڈھٹائی پر تو مر ہی گیا اُسنے کہا ای پیاری یہ بری حرکت تمنے کی کہ اسمین ہم بیٹھے ہوئے تھے اور تمنے پتھر مارے اس غوص جمیلا خوبی نے سنکر کہا مین کیا جانون کہ نگوڑے دریاؤن مین بھی آدمی رہتے ہین اچھا اب نہ پھینکون گی ای میان تمھارے چوٹ تو نہین لگی اگر لگ گئی ہو تو تم مجکو مار لو یہ کہکر پکاری کہ یا خداوند تو اُس مرے سے بدلا لے کہ جسنے مجکو یون خراب وخستہ کیا اُس سوار نے کہا ای مایۂ حسن و ادا و گوہر دریائے ضیا و صفا یہ تو بتلا کہ کس نے تجکو خراب کیا اور کیون تو اس جنگل مین آئی اور چشمے مین سنگ زن ہوئی اُسنے ایک آہ کی اور کہا کہ بیت

تلخ جینا ہو ہمین اور مزے وہ لوٹین
روتے دیکھین ہمین حاسد لگے پھولے پھولین

اس سوار نے کہا مین تیری ہر آن پر نثار اور ادا پر صدقے بتا کہ کسنے تجھے ستایا ہی یہ کیا حال تو نے کیا بنایا ہی اس نازک بدن نے کہا ای میان اب تمسے کیا پردہ رہا اور چھپاؤن نگوڑا کہانتک اب تو آوارۂ دشت و بادیہ ہو چکی ذات برادری سے گئی مان باپ چھوٹے کہین کی نرہی مین قلعۂ عقیق کوہ کی رہنے والی ہون اور نیچ قوم نہین اُتم ذات کی ہون اب اپنی ذات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا بتاؤن خبر اسکو تو ہین تک رہنے دو میرے گھر مین ایک چھوکرا نوکر تھا کاروبار گھر کی ٹہل کرتا تھا وہ مجکو دیکھ کر فریفتہ ہوا اور مین بھی اُسکے دم مین آگئی اُسنے مجکو یہ سکھایا کہ پوجا کرنیکے بہانے سے شہر سام تالابون پر جایا کرو مین دو روز سے تو اکیلی آئی اور پھر گئی آج اُسی سے وعدہ ہی کہ تالاب پر اُتر کی طرف جانا اور ڈھیلے اس چشمہ مین پھینکنا مین پہلے سے آکمین اُتر کر بیٹھ رہونگا جب ڈھیلے تم پھینکوگی مین نکل آؤنگا سو اُسی کے لیے مین نے یہ ڈھیلے پھینکے تھے اُسکا تو کہین پتا نہ لگا تم البتہ نکل آئے یہ تو بتاؤ کہ تمسے بھی کیا کسی سے وعدہ اسی طرح کا تھا اُس سوار نے یہ سنکر قہقہہ مارا اور کہا یہ بھی کچھ قاعدہ کلیہ ہی کہ جو آشنائی کرے وہ تالاب ہی مین آکر بیٹھے یہ کہکر اُس گوہر گرانمایۂ بحر حسن کو گلے سے اُسنے لگا لیا اور کہا اے سراپا نازیہ آئین بھی قدرت کے کھیل ہین خداوند نے تیری آبرو بچائی نیچ قوم کے ہاتھ سے عزت برباد جاتی وہ لونڈا اُٹھلو تو ہنین معلوم کہ کسی سردار کی بیٹی ہی ہنین معلوم سوداگر زادی ہی تجکو اُس سے بھلا کیا نسبت خوب ہوا کہ تو اس تالاب پر چلی آئی وہ لونڈا مارے ڈر کے جنگل مین آیا ہنین تجکو روز اُسنے بھیجا شاباش تیرے دلکو کہ تو اسکی محبت مین چلی آیا کی اسی طرح سمجھ لے کہ ہر بات مین وہ نکل جائیگا اور تجھسے دغا کریگا اے نازنین تیرے لیے سردار زادہ کوئی ہو تو زیبا ہی خبردار ایسا امر کبھی نہ کرنا کہ نیچ سے پیت کرکے اپنی عزت دینا اب اگر تو محبت کرنا چاہے تو مین سردار طلسم ہوش ربا کا ہون اور ملازم ملکہ زیور جادو مصاحبۂ خاص شاہ جادوان افراسیاب عالیشان کی ہین اُنھون نے بڑی محنت کرکے تجکو پالا ہی اور سحر بند کیا ہی مین حمزہ سے لڑنے کو آیا ہون اور اُنکے حکم سے اس تالاب مین رہتا ہون تجکو مال دنیا سے مالامال کرونگا اُس نازنین نے کہا کہ محبت تو سچ پوچھو یون ہنین ہوتی کہ یکایک تمسے کرنے لگون تم بھی میری کچھ دنون منت کرو پانون پر سر دھرو اور میرے گھر آیا جایا کرو اور خاطرداری کرو ہنین بڑھتے بڑھتے محبت بھی ہو جاے گی یہ سنکر وہ سوار اُسکے پانون پر گرا اور کہا اے جان جہان اچھا تو اب اپنے اُس لونڈے کا خیال چھوڑکر میرے گھر مین تو چل اُسنے کہا میرے گھر مین سب راہ میری دیکھتی ہین گے دیر ہوگی تو سب چرچ جائینگے اُدھر کو وہ لونڈا راہ دیکھ کر کسی تالاب پہ سے نکل جائیگا تو اور بھی آفت ڈھائیگا مجھسے خفا ہو جاے گا مین اُسپر مرتی ہون اگر وہ خفا ہوگا تو مین جان دیدونگی اُس سوار نے کہا کہ ایک لحظہ بھر کے لیے کوئی خفا ہوگا اور ہم خداوند لقاسے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہکر تیرے ماں باپ کو راضی کردینگے تیری عصمت کی خداوند سے گواہی دلوادینگے اُس نے کہا کچھ ہی کیون ہو مین تیرے ساتھ نہ جاؤنگی تو مجکو وہان لیجا کر بے عزت کریگا اور مین جانتی ہون کہ جو میری گت بنائیگا مردوے جو اس مین آ مجھ اکیلی عورت کو پاکر تو نے پاؤن پھیلائے ہین ایسی گنگلی نہین ہون تجھسے سب میری دائی بتلا چکی ہی کہ اسطرح مردوے عورتون کو اپنے پاس بلاتے ہین اور اپنی جورو بناتے ہین سُن اے شخص مین کسیکی جورو نہ ہونگی جو جوری کی مٹھائی مین مزا ہو وہ کسی ہین نہین ہی مین محبت نہ کرونگی وہ سوار بھولی بھولی باتین سنکر اور اسکو گود مین اُٹھا کر تالاب ہین کود پڑا ہر چند وہ تڑپی اور بیتاب ہوئی مگر اُسنے نہ مانا جب اُسکی آنکھ کھلی اور تہ پر پاؤن لگا دیکھا کہ یہان پانی نہین ہی ایک مکان بنا ہی چھت پردے چلمنون سے آراستہ ہی پلنگ جواہر کار گستردہ ہی نیچے اُسکے مسند بچھی ہی ہمہ اشیاے رحمت و نعمت دھری ہی وہ ساحر آخر مسند پر بیٹھا اسکو پہلو مین اپنے لپٹا کے بٹھایا اور پکارا کہ اے جان جہان یہان ٹھہر کر ایک جام شراب پی لے پھر تجکو مین تیرے گھر پہونچا دونگا مگر تیرے فراق مین یقین ہی کہ مین زندہ نہ رہونگا مدت سے مین ملکہ زیور کو پیار کرتا ہون لیکن وہ میری مالک ہین اس وجہ سے راز دل اُنسے کہ نہین سکتا خداوند نے اُنسے بہتر تجکو میرے لیے بھیجدیا ہی اب کیا ہی وہ ہی اس گلبدن نے نگہو ٹھا دکھایا کہ تیرے مُنہ کو جھلسا مین تیرے کہنے پر عمل کرون یہ کبھی ہوگا اب وہان اس ماہ پیکر نے ہنگامہ گرم بازاری ناز و غمزہ کا گرم کیا کہ

ابیات

کہ چشم شوخ مصروف حیا تھی نہ تھے اسطرح چرچے انجمن مین	نگاہ ہونٹ ہین تصور کو نہ جا تھی قدم واقف تھے نقش زمین سے	نہ تھین بیہوشیان کیف سخن مین زبان تھی آشنا ہان اور نہین سے

وہ ساحر اسکے لپٹا جاتا تھا آخر اُسنے کہا مرے آگ لگ جاے تیری کستی پر اگر مین اس دریا پر نہ آتی تو تو کس سے یہ چہ میگوئیان کرتا لے اب مجکو گھر جانے دے میرا مارے بھوک کے بُرا حال ہی اُسنے کہا کھانا یہین موجود ہی کھالو تو ہمارے سر کی قسم پھر ہم جانے دینگے اُسنے کہا کہان ہی وہ سوار اُٹھا کہ کھانا لاؤن اسنے کہا نہین ہم آپ لائینگے تو بتادے اُسنے کہا دیکھو وہ سامنے تپائی پر خوان کسا رکھا ہی یہ نازکبدن اُٹھکر اُس خوان پاس آئی اور کہا مین پہلے دیکھ لون کہ کہین کیا کیا ہی تو لے بھی جاؤن اور جو کچھ میری پسند کا ہوگا تو نہ کھاؤنگی یہ کہکر خوان کو کھولا وہ ساحر تو اپنی جگہ پر

بیٹھا

بلبھارہا اور اُس کی آن دادا کا دیوانہ تھا اُسنے وہان خوان کھولکر کھانا جو کچھ سہین تھا اُسکو
آغشتہ بداروے بیہوشی کیا اور لیکر پاس اس ساحر کے آیا کھانا سامنے چنا اور آپ بھی بلبھٹیا پھر نوالے
کچھ بناکر اس ساحر کے منھ مین دینے لگا اُسنے کہا ہی گلفام تم آپ کھاؤ اور لاؤ مین تمکو کھلا دون اُسنے
کہا ہی شخص اب کچھ کچھ تیری محبت آتی جاتی ہی ہمارا مردہ دیکھے جو ہاتھ سی ہمارے نہ کھائے ناچار
اُسنے خوش ہو کر منھ کھولدیا اُسنے چند نوالے اُس کو کھلائے اُس کو گرمی معلوم ہوئی کہا
ٹھہر جاؤ مین پانی پی آؤن جب تک تم کھاؤ یہ کہکر اُٹھا طمانچہ بیہوشی نے مارا کہ چرخ کھاکر گرا ابوالفتح
نے فوراً خنجر کھینچکر مارا مگر خنجر اچٹ گیا اُسنے سیسہ کرچھے مین گرم کرکے سفی سے منھ کھولکر پلا دیا کہ
دل و جگر اُسکا جل گیا اور آواز گیرودار کی پیدا ہوئی وہ تالاب اور مکان بالکل سب نابود ہوگیا
بیر روتے ہوئے زیور کی طرف گئے اور یہان ابوالفتح نے دیکھا کہ ایک غار بہت عمیق ہی وہ
مکان اور تالاب کچھ نہین ہی پس اُس غار مین اُترا دیکھا کہ وہ سحر جو مارے گئے تھے وہ سب
اُس غار مین ہین اور وہ گھوڑا بھی کہ جس پر یہ سوار ہو کر میدان مین جاتا تھا بندھا ہی مگر قریب
جا کر جو دیکھا تو ماش کے آٹے کا ہو گیا ہی اور ایک تختی اُس سوار کی جھولی سے تلاش کرنے مین ملی
وہ تختی ابوالفتح نے لے لی اور سردارون کو لیکر اپنے ہمراہ جانب لشکر امیر روانہ ہوا اور رات کو
ملکہ زیور نے اس خیال سے طبل جنگ نہ بجوایا تھا کہ دو دن برابر میدان داری سوار کر چکا ہی
ایک روز اُسکو آرام ملنا چاہیے اب کل کے روز پھر لڑونگی اور اُسکو اطمینان تھا کہ میرے
سوار پاس تختی ہی کہ اُسکے سبب سے وہ طلسم بند ہی وہ امیر کے ہاتھ سے مارا نہ جائیگا اسطرح سے کہ
جیسے نقابدار گریان و خندان امیر کے ہاتھ سے مارے نہ گئے اور اُنکو عمرو نے عیاری کرکے مارا
حال ہفت در بند فرعونیہ آخر ایرج نامہ مین ہی الحاصل کچھ دیر بارگاہ لقا مین ٹھہر کر بختیارک
سے صلاح کرکے اپنی بارگاہ مین آکر یہ آرام پذیر ہوئی تھی رات آدھی کے قریب آچکی تھی کہ
یکایک بیرون کے رونے کی صدا کان مین آئی یہ گھبرا کر اُٹھی سحر پڑھا کہ بیر سامنے آئے یعنی چند
طائر سامنے آکر گرے اور پکارے کہ اے ملکہ ایک ساحرہ تالاب مین سوار طلسمی کے آئی اور اُسنے
آکر اُسکو مارا امیر کے سردارون کو چھڑا کر لیگئی یہ کہکر وہ طائر غائب ہوئے اور زیور یہ خبر سنکر بدحواس
ہو گئی کہ اب بڑی مشکل پڑیگی پھر دلکو کڑا کرکے گویا ہوئی کہ خیر سمجھ لیا جائیگا یہ خدا پرست کہاں جائینگے

میرے ہاتھ سے مگر حیران تھی کہ ساحرہ کون تھی جو وہان گئی ارے جب مین گھر سے نکلی تھی تو سوار کو پہلے سے مین نے بھیج دیا تھا اور وہ بھی اسی جگہ آکر رہا تھا کہ پتا اُسکا ملنا ممکن نہ تھا اچھا اب ور کچھ تدبیر کرونگی بیان تو یہ اِس نزد مین تھی اُدھر ابوالفتح نے سب سردارون کو لاکر داخل بارگاہ سلیمانی کیا امیر بھی دربار برخاست کر چکے تھے لیکن خبر سنکر خوشنود ہوئے سردارون نے خلعت آکر ابوالفتح کو دیے اور بہت خوشی لشکر اسلام مین ہوئی وہان رات کو زیور فکر مین سوئی نہین کروٹین لیا کی اُسوقت ایک خواص خاص نے اسکی اُسکو سر درد دیکھکر کہا کہ اے ملکہ آپ کو فکر کس بات کی ہے اگر ان مسلمانون کی فکر ہے تو مجھسے ارشاد ہو کہ مین جا کر کام اُن خداپرستون کا تمام کرون زیور نے کہا اس سے کیا بہتر ہے مطلب سے مطلب ہے تم ہی سہی اُس خواص نے کہ جوشن جادو اسکا نام ہے اجازت پاکر تیاری کی اور اُسی رات کو بارگاہ زیور سے نکل کر جنگل کو روانہ ہوئی اتفاق روزگار سے سرہنگ عیار اِس فکر مین لشکر ساحران مین آیا تھا کہ ہو سکے تو زیور پر کوئی عیاری کرون اُسنے دیکھا کہ ایک ساحرہ بارگاہ سے نکلکر لشکر کے باہر جاتی ہے پس یہ بھی اُسکے عقب مین روانہ ہوا وہ ساحرہ کچھ دور چلکر اُڑی اور صحرا مین قریب درۂ کوہ پہونچکر اُتری اور زمین کو وہان کی لیپ کر اگیاری کرکے اُسنے چاہا کہ سحر کرون تاکہ آفت لشکر اسلام پر نازل ہو سرہنگ تو اسکے پیچھے چلا ہی تھا ڈھونڈھتا ہوا ادھر بھی آیا اور اُسنے دور سے اُسکو دیکھا پس فوراً صورت ایک ساحر کی سی بنا کر راہ کترا کر ایک رسی ہاتھ مین لیکر درۂ کوہ مین سے نکلا مگر کہتا ہوا کہ واہ ری رسی واہ ری رسی مین نے آجتک کوئی قدر تیری نہ کی اگر جانتا تو خداپرستونکی لڑائی فتح کر لیتا خیر اب کل تجھسے کام لونگا یہ کلام جوشن جو بیٹھی تھی اُسنے بھی سنے اور اُسکو پکارا کہ بھائی ساحر ذرا یہان آؤ یہ اُسکے سامنے گیا اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو اُسنے کہا مین تو جوشن جادو ملازم زیور ہون لیکن تم بتاؤ کہ یہ رسی کی کیا تعریف کر رہے ہو اور کل کیا کروگے اُسنے کہا دیکھ لینا کہ جو کچھ کرینگے اُسنے کہا آخر ہم بھی تو سنین اُسنے جواب دیا کہ یہ رسی ہمارے پاس جادو کی ہے اگر کہو تو تمام عالم کو اس سے باندھ لین اُسنے کہا واہ یہ رسی تو خوب ہے ہمکو دو ذرا دیکھین کس طرح کی بٹی ہے یہ سنکر سرہنگ قریب اسکے لایا اور کہا اجی جاؤ بھی میرا راز کھلگیا وہ دیکھو تمہارے پیچھے پھر سن رہے تھے اُسنے اسکے کہنے سے پیچھے پھر کر دیکھا اُسنے وہ رسی جو رسی نہ تھی کمند تھی اسکے حلقے گردن مین پہنا دیے اور جھٹکا مارا کہ حلقے گردن مین بچ ہوئے اُسنے گرا کر خنجر سے سر کاٹ لیا غل و شور برپا ہوا کہ ہائے مارا جوشن جادو کو لاش اُسکی بوند سے

جلے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیتے ہوئے سامنے زیور کے لائے اور کہا اس طرح ایک ساحر نے اسکو مارا زیور بہت ہی پریشان ہوئی کہ یہ ساحر کون ایسے دشمن لگے ہوئے ہیں اس عرصہ میں وہ رات بھی تمام ہوئی اور وہ زمانہ آیا کہ جوشن طلائی مہر بازوے فلک پر بندھا اور ہالہ ماہ کنگن شاہد شب کی کلائی سے اترا کہ بیت

کھلے لفظ مثلث کے معانی ٭ نود و ہشت کی تھی مہربانی ٭

صبحدم لقا دربار میں آکر بیٹھا زیور بھی آئی سجدہ کیا پھر اپنی جگہ پر بیٹھی اُدھر امیر بھی دربار میں آئے بادشاہ سریر جہانبانی پر آکر رونق افروز ہوئے ابوالفتح کو خلعت عنایت کیا حال قتل سوار سنا پھر ابوالفتح نے حال قتل جوشن بیان کیا سرہنگ کو بھی خلعت فاخرہ لاثانی زیور کو چپ چپ دیکھکر بختیارک نے کہا اے غنچۂ گلزار حسن آج کیا اوس پڑی ہے کہ وہ گل کی روش خندہ زنی نہیں کرتی ہو زیور نے کہا ابھی رات کو میرا سوار مار ڈالا گیا اور ایک خواص خاص بھی کام آئی اور میں حیران ہوں خبر نہیں کہ ایک کو تو ساحرہ نے مارا اور ایک کو ساحر نے بختیارک نے کہا لیجیے مبارک باشد لگا تو لگ گیا ہم نہ کہتے تھے کہ کوئی انھیں یا انکے سرداروں کو ستائے اور پھر زندہ رہے اے زیور وہ ساحر اور ساحرہ نہ تھے وہ عیار تھے یا تو سرہنگ تھا یا ابوالفتح تھا یہ انھیں کا کام ہے تم گھبراتی کیوں ہو ابھی تو دیکھیو اور کون کون مارا جاتا ہے یہ سنکر اُسنے کہا ابوالفتح کون شیطان نے سب پتے عیاروں کے بتائے اُسنے کہا تو میں ابھی جا کر اُس موئے کو پکڑے لاتی ہوں بختیارک نے ہر چند منع کیا نہ مانا اور بیٹھے بیٹھے غائب ہوئی اور لشکر اسلام میں آئی یہاں وہی رونق اور پاکیزگی دیکھی بازاریں آراستہ پائیں مگر غصہ میں بھری تھی ہر طرف ابوالفتح کو ڈھونڈھنے لگی وہ بارگاہ سلیمانی میں تھا کہیں پتا اُسکا نہ معلوم ہوا ناچار یہ بازار میں سیر کرنے لگی بازار چار طاق بلقیس اور بازار فرنگ چوب شمشاد وغیرہ اسکے بہت پسند خاطر ہوئیں انھیں بازاروں میں پھرنے لگی اور ابوالفتح بعد کچھ عرصہ کے بارگاہ سلیمانی سے نکلکر بازار کی طرف گشت کرنے چلا اور اُسنے دور سے دیکھا کہ زیور بازار میں پھر رہی ہے حیران تھا کہ یہاں کہاں آئی اسی اثنا میں چاہا اُسنے کہ کوئی صورت بدل کر اسکے پاس جاؤں مگر اُسنے بھی دیکھ لیا تھا کہ وہ ابوالفتح کھڑا ہے بس اُسنے بزور سحر ہاتھ پاؤں اُس عیار کے بیکار کر دیے اور وہ نسر پنجہ بنکر جو اڑی ابوالفتح کی کمر میں اپنا پنجہ دے کر لیے اڑی بازار میں غلغلہ ہوا مگر بازاری کیا کرتے اِدھر ساحرہ ابوالفتح کو پہاڑ پر لائی اور زمین پر اتار دیا ابوالفتح کی جب

آنکھ کھلی جبکا کھڑا ہو رہا کہ تن بر تصفیۂ قضا اُدھر زیور نے کہا ارے موئے کمبخت غارت ہو تو نے
بڑا غضب کیا کہ میرے سوار کو مار ڈالا ابو الفتح نے کہا جی ہان مارا تو ہی پھر آپ اپنا مطلب
فرمایئے کہ کیا ہے زیور نے کہا لو موئے کی ڈھٹائی تجھ کو اپنی جان کا بھی خوف نہ آیا کہ آخر اس سوار
کا کوئی مالک بھی ہوگا پھر وہ تجھسے کسطرح پیش آئیگا ابو الفتح نے جواب دیا کہ میری اس بات سے
دلجمعی ہے کہ کوئی میرا کچھ کر نہیں سکتا اور مین نے بیسون کو مار ڈالا انھین بھی مار ڈالونگا آج البتہ اس
امر کا اقرار کرتا ہون کہ اگر تم مجکو چھوڑ دو اور میرے حال پر رحم کرو تو البتہ اب جو تم سوار بناؤگی مین
نہ مارونگا زیور نے کہا ارے فیلسوف مین تیری باتون سے خوب آگاہ ہون بھلا موئے تو مجکو کیا دم
دیگا اور مین کب تیرے فقرے مین آنیوالی ہون لو صاحب یہ جو مین اور کوئی سوار بناؤنگی تو یہ نہ
مارینگے اب کی جو مارا ہے تو اسکو معاف کر دون اچھی کیون نہ مین مار ڈالون ابو الفتح نے کہا ایک خطا دو
خطا تو سب معاف کرتے ہین مگر تیسری خطا مین سزا دیتے ہین سو آپ بھی جب تین خطائین مین
کرون تو سزا دیجیے گا آپکی تو ابھی ایک ہی خطا ہوئی آپ ابھی سے برہم کیون ہوتی ہین زیور نے
کہا کیا کہنا تیرے بیان کا ماشاء اللہ کیا جرأت ہے کہ ایک تو خطا کر چکا ہے اب اور چاہتا ہے کہ دو اور
کرون سو مجکو کیا غرض ہے کہ مین تیسری خطا کا راستہ دیکھون اور علاوہ اسکے تم لوگون کا تو کام ہی
یہی ہے کہ تمام عمر دغا بازی مکاری کرتے ہو اور اپنی حرکت سے باز نہین آتے یہ کہکر پھر پنجہ مین دبا کر اُڑی
اور ابو الفتح کو سیدھی بارگاہ لقا مین لائی کہ دیکھو ملکہ جی مین پکڑ لائی ملکہ جی نے کہا کہ شاباش میری شیرنی زیور
نے لقا سے کہا کہ یا خداوند پھر اب مین اسکو قتل کرتی ہون آپ کیا فرماتے ہین اُسنے کہا یہ تیرا گنہگار
ہے ہمنے بھی اجازت دی مار ڈال اُدھر بختیارک نے بھی اجازت دی کہ اے زیور اگر اسطرح کڑی
پڑوگی اور مار ڈالنے مین جلدی کروگی تو البتہ فتحیاب ہوگی مار ہی ڈالو تو بہت بہتر ہے اب مناسب ہے
کہ جلدی کرو اسکے قبل مین ایسا نہو کہ لشکر اسلام مین خبر ہو جائے اور اُنکے حمایتی آ جائین تو مشکل پڑ جائے گی
سب محنت تمھاری برباد ہوگی اور وزیرون نے بھی تائید کلام کی کہ اے ملکہ جی سچ کہتے ہین گلبا و جادو
اور آفت خمیر جادو و اسکی مصاحبین بھی گویا ہوئین کہ واری جلدی مار لے اس منہ ڈھی کاٹے کو کہ اپنے
سوار کو ہمارے مارا ہے یہ تقریر ایک خدمتگار زرتشت بختیارک جو کھڑا وہان ٹہل رہا تھا اسکو بھی سستی اور
چپکے سے کان مین ملکہ جی کے جھک کر کہا ملکہ جی آپکا ایک زمانہ دشمن ہو رہا ہے اور آپ اتنے شریر سے ابو الفتح

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھانجے کو عمرو کے قتل کراتے ہین یہ بات سب مین مشہور ہو جائیگی اگر کوئی آپ سے آکر دعوی خون کریگا تو آپ کی جان مفت جائیگی اور عمرو سے بھی شرمندہ ہونا پڑیگا اب ساحرہ قتل کرنے پر آمادہ ہے آپ عیار کو قتل ہوتے نہ دیکھیے تو اچھا ہے نجلتیارک نے یہ کلام خیر خواہی کے زبانی خدمتگار کے سنے کہا سچ کہتا ہے اور اُٹھکر اپنے خیمہ مین چلا گیا وہ خدمتگار بھی اسکے ساتھ اسکے خیمہ مین آیا دیکھا تو نجلتیارک یہان آکر لیٹ رہا ہے خدمتگار نے آتے ہی چادر کو منھ پر سے ہٹا یا اور کہا بلکجی کیون ہم لوگون سے بے اعتنائی نجلتیارک جو دیکھے تو سرہنگ مصری ہے جان نکل گئی کہا جی پیر و مرشد کیا ہے اُسنے ایک بکّا بیہوشی کا اُس کے منھ پر ملدیا اور اُسکو پلنگ کے نیچے ڈالکر ڈاڑھی اُسکی مونڈکر منھ اُسکا کالا کر کے اُسکو تو وہین چھوڑا اور اُسکے کپڑے پہنکر اُسی کی ایسی صورت بنکر بارگاہ مین آیا اور زیور کا ہاتھ پکڑ کر کہا میری دو باتین سن لو تو اس عیار کو مار نا زیور نے کان اپنے لگا دیے اُسنے کہا اے ملکہ دشمن کے مار ڈالنے سے مطلب یا کہ تمام عالم مین شہرت کرنے سے مطلب ہے سر بارگاہ اسکے قتل کرنے مین نقصان ہے قتل نہ کرنے پاؤگی عیار لگے ہونگے وہ ایک پتھر بیتر مار دینگے کھوپڑی تر شکر دور گر یگی اس سے بہتہ ہے کہ تم اُسکو ایک خیمہ مین لیجاؤ وہان سر کاٹ لو تا کہ کسی کو خبر بھی نہو اپنے کام سے کام رکھو زیور نے کہا تم سچ کہتے ہو گیا کہنا اے شیطان درگاہ تمھاری عقلمندی کا آخر کیون نہو خداوند نے ایسا ہی سمجھ لیا ہے جب تو یہ عہدہ شیطنت تم کو دیا ہے اور تم جو چاہتے ہو خداوند کو کہتے ہو وہ برا نہین مانتے یہ کہکر ابو الفتح کو پکڑ لاکر ایک خالی خیمہ مین لیگئی جو خواصین کہ ساتھ آنے لگین انکو بھی منع کیا سبکو روک کر شیطان کو بلایا اور چاہا کہ سر ابو الفتح جدا کرے نجلتیارک نقلی نے کہا کہ اسوقت سحر اپنا اسپر سے اُتار لو تا کہ آہستہ جان اسکی نکلے اُسنے سحر اُتار لیا اُسوقت نجلتیارک نے ایک بیضہ بیہوشی ناک پر زیور کے مارا کہ وہ چھینک مار کر بیہوش ہوئی مگر زمین پر گرتے گرتے اندر زمین کے سماگئی نجلتیارک یعنی سرہنگ نے ابو الفتح کو کھولدیا اور کہا جاؤ ابو الفتح بھی سحر نہ تھا ایکطرف کو نکل گیا اور زیور جب اندر زمین کے پہونچی سردی سے زمین کے ہوشیار ہو گئی اور تڑپ کر باہر نکلی یہان کسی کو بھی نہ پایا باہر نکلکر پوچھا کہ نجلتیارک شیطان درگاہ کہان ہین لوگون نے کہا آپ ہی کیساتھ گئے تھے پھر ہمنے نہین دیکھا اُسنے اُسوقت ابو الفتح کو تلاش کیا جبکہ وہ بھی نہ ملا تو ناچار ہو کر بارگاہ لقا مین چلی آئی اور اگر بلکجی کو پوچھا یہان بھی لوگون نے وہی کہا کہ آپ کے ساتھ تھے ابھی تک تو یہان نہین آئے مگر یہ تو بتلایئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ آپ نے انکو کہاں چھوڑا جو آپ ڈھونڈھتی پھرتی ہین اُسنے تمام حال اپنے ساتھ جانے کا اور بختیارک کے اندر آمارنے کا اور اپنے غائب ہو جانے کا بیان کیا سب نے یہ کلام سنکر کہا شاید خواجہ سلامت کے قدیم طلسم سے یہان آ گئے معلوم ہوتا ہے کہ وہی انکو لے گئے زیور یہ سنکر گھبرا گئی اور ڈھونڈھتی ہوئی خیمہ بختیارک مین پہونچی ادہر ادہر ڈھونڈھنے لگی ایک جگہ ملک جی کو دیکھا کہ ننگے پڑے ہین یہ شرما کر آنکھین نیچی کر کے پکاری کہ صاحبو یہان آکر تو دیکھو یہ کسطرح پڑے ہین سپاہی نے کہا بی بی رات کو ایک مہتر مر گیا تھا اس خیمہ کی پشت کی طرف وہی پڑا ہے اُسنے کہا موڑی کاٹے تو دیوانہ ہے مین اندر خیمہ کے کہتی ملعون تو بہتر تبلاتا ہے غرض دو چار آدمی اندر آئے اور بختیارک کو اس حال سے دیکھکر انھون نے کہا کہ یہ کوئی ملکجی کے خیمہ مین دل لگی کر گیا ہے کہ حلال خور کو لا کر ڈال گیا ہے غرضکہ انھون نے منھ پر بختیارک کے پانی چھڑکا کہ وہ ہوشیار ہوا ملکہ نے کہا ارے شیطان جا کر کپڑے پہن بختیارک ایک ہاتھ آگے ایک پیچھے رکھکر حمام خانہ مین گیا منھ دھویا کپڑے پہنے پھر باہر آیا اور زیور کے ہمراہ لقا کے سامنے گیا اور سب حال اپنا بیان کیا اُسنے سنکر کہا کہ کیون اے شیطان درگاہ تو بہت چھیڑ چھاڑ کیا کرتا تھا آج تو اُسکی سزا کو پہونچ گیا بختیارک نے کہا کہ یا خداوند یہ تو آپ سچ فرماتے ہین غلام تو اپنی سزا کو پہونچ گیا مگر کیا وجہ ہے کہ جو آج خداوند کی ڈاڑھی نہ مونڈی گئی کس واسطے کہ ہمیشہ کا یہ دستور چلا آتا ہے کہ جب تقدیر ہماری برگشتہ ہو جاتی ہے تو ساتھ ہی آپکی بھی تقدیر پھر جاتی ہے اور ریش خداوند کام آتی ہے لقا نے کہا تقدیر کا معاملہ کبھی یون ہے کبھی وون ہے تو دلیل ہوا مین صاف بچ گیا قلم قدرت مین کسی کا اجارہ کیا ہے جیدہر پھر گیا اُدھر پھر گیا ابکی یون ہی چلگیا پھر اسکو مین کیا کرون غرض یہ تو اسطرح کہہ رہا تھا کہ زیور نے رقعہ جمشیدی دیکھا معلوم ہوا کہ سر ہنگ مصری عیار ابوالفتح کو لے گیا اور ایک مرتبہ تجکو مار ڈالے گا بہت دوڑتی نہ پھر اس مضمون کو دیکھکر زیور بہت گھبرائی بلکہ مثل مردہ ہو گئی اُس مین ایک پتلے نے سحر کے زور سے سلام کیا اور کہا مین آپکی امی جان ملکہ سفاک کا بھیجا ہوا آیا ہون یہ نامہ لیجیے اور جواب عنایت کیجیے اے ملکہ مین دو روز سے آپ کے ہمراہ ہون اب اطلاع کیے دیتا ہون کہ ابکی بار عیارون کے ہاتھ سے بمدد خداوند سامری آپ زندہ بچ گئین مگر اب کسی طرح امید نہین ہے مین جا کر سفاک سے کہدیتا ہون کہ وہان بیٹی آپکی عیارون مین گھر گئی ہین کس لیے اے ملکہ آپ غافل ہین کسی طرح اپنی جان کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آپ کو پروا نہین اے لیجیے دیکھیے وہ دو عیار اب بھی آپ کی فکر مین کھڑے ہین پھر تمھاری جان بچنے کی کون صورت ہے زیور نے اُس پتلے کے کہنے سے اُسطرف دیکھا کہ جدھر اُسنے بتایا تھا واقعی دو عیار ان کو کھڑے پایا پس چاہا کہ دونون کے واسطے دستک دینے کو ہاتھ اُٹھائے اُسنے تو ہاتھ اُٹھائے عیار دونون کافور ہو گئے جستین کرکے یہ کہتے ہوئے کہ اری قحبہ ہم کب ہاتھ آتے ہین نکلگئے وہ پتلا پکارا کہ وہ گئے اب دستک دینے سے کیا ہوتا ہے زیور شرمندہ ہو کر رہ گئی اور سر ہنگ اور ابو الفتح صورت بدل کر بارگاہ زیور کی طرف چلے وہان پتلا بھی رخصت ہو کر روانہ ہوا اب زیور کو تو یہان رہنے دو مگر حال پتلے کا سُنو اُس کو بسبب محبت کے بیٹی کے پاس سفاک جادو نے بھیجا تھا اور آپ افراسیاب کے پاس آئی تھی وہان سے حیرت کے پاس آئی کہ ملکہ حیرت بادشاہ سے کہکر مجکو اجازت بیٹی پاس جانے کی شاہ سے دلا دیگی غرض یہ حیرت پاس دنگل پر بیٹھی تھی کہ پتلا جاکر بیٹھ گیا اور اُسنے ملکہ حیرت کو مجرا کیا اُسنے اُسکو مطلق نہ پہچانا ملکہ گھبرا گئی کہ یہ غیر کا پتلا کیونکہ آیا بس چاہا اسنے اپنی اُنگلی ایک کھڑی کی نہین معلوم کہ کیا کیا اُسوقت پتلا پکارا کہ مین ملکہ سفاک جادو کا پتلا ہون میرا قتل کرنا ہے ملکہ رو نہین اور کسیطرح وہ جب نہین سفاک یہان بیٹھی ہے کیا اسلیے مین آیا آپ ہمیشہ آپ سفاک کی اور ہماری مالک ہین حیرت نام سفاک سنکر خاموش ہو رہی ادھر لشکر میرخ بھی سامنے اُترا ہوا ہے ادھر سے قران وغیرہ نے بھی صورت بدلکر قصد کیا ہے کہ بارگاہ حیرت مین چلکر آج سیر کرین چنانچہ دو عیار لشکر اسلام کے بھی صورت بدلکر داخل بارگاہ حیرت ہوئے اور علیحدہ کھڑے ہو کر حال دریافت کر رہے تھے اور چالاک بن عمرو بھی صحرا سے آکر بہیئت مبدل داخل بارگاہ ملکہ حیرت تھا غرض یہ عیار تو فراش سپاہی بنے ہوئے موجود تھے کہ پتلے نے سفاک سے کہا کہ ملکہ سفاک جادو صاحبزادی آپکی ملکہ زیور جادو عیاران لشکر اسلام کے ہاتھ سے قریب ہے کہ مارڈالی جائین مین اُنکو اس حال مین چھوڑ آیا ہون یہ کہکر سب ماجرا جو بیان ہو چکا پتلے نے بیان کیا سفاک جادو کے چہرہ کا رنگ سفید ہو گیا اور حیرت جادو سے بیقرار ہو کر عرض رسا ہوئی کہ اے ملکہ آپ مجکو اجازت بادشاہ سے منگوا کے روانہ کر دیجیے ایسا نہو کہ میری بچی کہنے والی ہنڈی کام آجائے مین پہلے ہی کہتی تھی کہ وہ نگوڑی لڑنا بھڑنا کیا جانے شہنشاہ نے نہ مانا یہ کہکر پھر گویا ہوئی کہ اے ملکہ آپ اپنی طرف سے مجکو رخصت دیجیے مین اب ایک دم بھر یہان ٹھہرنے کی مقدر رکھتی نہین جاؤن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صاحب میری ساری جان لرزگئی مین پڑی ہو کھانا پانی حرام ہو رات کو نیند نہین آتی ہو حیرت نے کہا کہ بی بی اختیار ہو مگر میری یہ طاقت نہین کہ مین تم کو بغیر حکم شہنشاہ افراسیاب کے ایسے مقام پر روانہ کرون آمین ابکیا اور خواص پیچھے حیرت جادو کے کھڑی ہوئی تھی کہ نام اُسکا مارکاکل سیاہ جادو تھا کاکل اُسکی افعی دوسر کیطرح تھی اُسنے سامنے آکر عرض کیا کہ اگر حکم ہوے تو یہ کنیز ناچیز ملکہ زیور جادو کی حفاظت کے لیے چلی جاے میرے لیے تو کچھ احتیاج اجازت لینے کی نہین ہو مین جاکر وہان اپنی آنکھون سے رنگ ڈھنگ دیکھون اور باغیون کو بھی غارت کرون ملکہ زیور میری شہزادی ہین مین نے اُنکو گودیون مین کھلایا ہو کھلا مجھ سے تو کاہے کو ہوگا کہ وہ لڑین اور مین بیٹھی دیکھا کرون حیرت نے پوچھا کہ بی بی تم کون ہو سفاک نے عرض کیا کہ جی یہ میرے میکے کی خواص ہو اب اسی ایک کمبخت کا دم باقی رہ گیا ہو جس سے میرے میکے کا نام چلا جاتا ہو کہ ملکہ کے میکے کی ہو نہین تو اب ہو کون اے ملکہ مین اسکو اپنی روح و جان جانتی ہون اور کل گھر بھر کا اختیار اسی کے ہاتھ ہو خواہ سیاہ کرے یا سفید اور مین سچ کہون اس سے بھی کوئی بات سواے خیر خواہی آج تک ظہور مین نہین آئی حیرت نے کہا پھر اچھا اے سفاک اسکو بھیجدو اور سُنو میری جان شہنشاہ سے تم بھی کہہ چکی ہو کہ حضور مجھے بھیجیے اُنھون نے نہین بھیجا بادشاہ کی ضد تم جانتی ہو ہی اُنکے مزاج مین آگئی اب اُسنے تم ضد نہ کرو اور مجھسے نہ کہو ورشاید میرا کہنا نہ مانین تو میری بھی بات جائے اور میری جان وہان جاکر تم کیا کرلوگی اگر میرے منھ مین خاک خداوند نے قضا زیور کی لکھی ہو تو تم روک نہ سکوگی سفاک نے کہا پھر اے میری بیوی صبر بھی تو نہین آتا اچھا اے مارکاکل سیاہ تو جا بارہ خواتین جو تیرے تابع ہین اُنکو ساتھ لیجا اور خیمہ وغیرہ اپنے ساتھ سامان راحت لے لے فوج اپنے ہمراہ لیجا کر کیا کریگی لشکر تو بی بی ناچو صاحبزادی صاحب ساتھ لیگئی ہین پھر کیا ضرور مارکاکل نے کہا مجھے لشکر لیجانے کی کیا ضرورت ہو میرے پاس وہ چیز ہو کہ جاتے ہی لشکر حمزہ کو بات کرنے کی بھی مہلت نہ دونگی سفاک نے کہا صاحب مین کسی کی لونڈی باندی تو ہون نہین بادشاہ آئے اور اجازت لیکر مین بھی آئی مارکاکل نے کہا آپ آنے بھی نہ پائیگے کہ مین وہان فیصلہ کردونگی حیرت نے کہا آخر وہ چیز تیرے پاس کیا ہو کہ جو دم بھر مین سبکو غارت کردیگی ہم بھی تو اسکو دیکھین کہ وہ کسطرح کی ہو یہ کلام سنکر مارکاکل سیاہ نے اپنی چوٹی مین سے بیضہ عقاب جمشیدی کا نکالکے دکھلایا اور کہا کہ خفو

اس کو ملاحظہ کرین ہماری پشتہا پشت سے یہ ہمارے خاندان مین چلا آتا ہی اور تاثیر اس کی یہ ہی
کہ جب مین اُس کو مارون گی طبقہ زمین کا اُلٹ دونگی کیسے ہی بڑے لشکر پر مارون سب غارت
ہو جائے حیرت نے کہا واقعی یہ بہت بڑی نایاب چیز ہی اب ہماری خاطر جمع ہوئی اور
سفاک سے دیکھکر کہا کہ مار کاکل بھی بڑی خاندانی ساحرہ معلوم ہوتی ہی اچھا ہی مار کاکل
تم سدھارو اور فتح کر کے جب آؤگی تو اپنا مرتبہ پیش شہنشاہ دیکھنا کہ کیا ہوتا ہی غرض مار کاکل
نے رخصت پاکر اپنے خیمہ مین آکر دس غمخوارون کو اپنے ساتھ لیا اور تخت سحر تیار کرکے ایک اژدر سحر
پر خیمہ لدوا کے کوہ عقیق کا راستہ لیا چلتے وقت سفاک نے کہدیا تھا کہ آج جا کر کوہ لاجورد کے
قریب مقام کرنا اور کل وہانسے کوچ کرکے طلسم آئینہ کی طرف کو چھوڑ کر سیدھی طلسم سے باہر نکل جانا اور
خداوند کے پاس پہونچ جانا الحاصل جب وہ چلی چالاک تو ایسی باتون کی فکر مین رہتا تھا کہ کوئی
کار نمایان کرون پس حال سب اُسکے کوچ و مقام کا سن لیا تھا اُس سے پہلے بارگاہ سے نکلکر کوہ لاجورد
کا راستہ پکڑا اور شل برق و باد کے راستہ طی کرکے یہ کوہ لاجورد کے قریب تر پہونچا ادھر وہ ساحرہ تخت
سحر اڑاتی آتے آتے قریب شام کوہ مذکور کے قریب پہونچی اور جب فلک لاجوردی سے سیاح عالم
مراجعت کرکے کوہ مغرب کی طرف گیا کہ ابیات

کھلے دل کے کنول گرمی ہوئی کم بڑھی سیاہی بشکل شوق شیدا	شعاع مہر کچھ ہونے لگی کم فلک کی چادر نیلی ہوئی صاف	نگاہ ہر نہین ہوئی دھندلکی سی پیدا دکھایا اخترون نے نور شفاف

کوہ لاجورد کے دامن مین چشمے تراوٹ آنکھون کو دینے لگے اور جانور بسیرا لینے لگے ہر طرف وہ بیابان
وحشت
دھلا ہوا آمد شام کا ہنگامہ جانوردن کا چہچہانا گوسون تک سبزہ زار پھولون کی بہار سناٹے کا عالم
دور کا بصورت نا امیدان سناٹے مین آنا کچھ عجب لطف دکھاتا تھا مار کاکل نے یہان پہونچکر ایک
چشمہ کے کنارے مقام پاکیزہ پر خیمہ اپنا استادہ کیا اور آگے خیمہ کے فرش بچھوا کے مع اُن دسون
عورتون کے بیٹھی اور شراب پینے لگی سیر سبزہ زار کرنے لگی چالاک نے دور سے اس کو آتے اور
اُترتے دیکھا تھا بس یہ دل اس بات پر آمادہ ہوا کہ کسی طرح اس مار کاکل کو قتل کرکے بغیر
عقاب لے لون کس لیے کہ یہ قحبہ لشکر امیر مین جاکر آفت ڈھائیگی نہین معلوم کیسے کیسے نبرد
توہین اسکا کام تمام کردے غرض اس عیار نے صورت اپنی ایک زن حسینہ کی ایسی بنائی گلرخسار

آمن برجہر تمثال سرو قامت کم سن الڑھڈ بینے کے دن آئینہ رخسار اسکا اسکندر دلکو ظلمات مین
آوارہ پھرائے دہن تنگ چشمۂ حیوان کو بھی شرم سے نابود کرے آفت کا پرکالہ قیامت کا ٹکڑا
سر سے پا تک بینکے اپنے قد بالا کے روبرو قیامت کو بھی دنی فتنہ بناتی کہ مسدس

وہ چھریرا بدن وہ روضع وہ بانکی بانکی پریان قربان ہوئین اسکی جو صورت دیکھی	کا مدانی کی وہ انگیا ہوئی کرتی کھاری تھی وہ یوسف کہ حسینان جہان مرتے تھے	دیکھیں چشم مین پوشاک کی دیکھی نہ سنی سب زلیخا کی طرح جان فدا کرتے تھے

اس صورت سے آراستہ ہوکے ایک تھالی برنجی ہاتھ مین لیکر اُس تھالی مین کچھ پھول رکھکر اور چاؤل اور ریوڑیان وغیرہ سامان نذر چڑھانے کا تیار کرکے تھالی کو ہاتھ پر رکھکر چھم چھم کرتی جانب خیمہ مارکاکل روانہ ہوئی اور جب اُسکے سامنے سے یہ ماہ پیکر نکلی سلام تو اُسکو کرلیا باقی آگے قدم اُٹھایا اُسنے کہا اری بی تم کہان جاتی ہو اور کہان سے آتی ہو تم تو مین سچ کہون ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو میں جانتی ہون کہ کپڑے اور گہنا پہنے ہو پھر مین کچھ چھین تو لونگی نہین ہے سامری اتنی رکھائی بھی اچھی نہین ذرا اِدھر آؤ لحظہ بھر ٹھہر کر چلی جانا وہ نازک بدن یہ سُنکر پھری اور اُسکے پاس آکر تھالی کو تو رکھدیا اُسکی بلائین لین گرد پھرنے لگی مارکاکل خواص بھی اتنی خوشامد کرنے سے پھول گئی اور سمجھی کہ اب تیرا ستارہ بھی ترقی پر آیا غرض کہ اُس زن خوبرو کا ہاتھ پکڑکر پاس بٹھالیا کہا بس بس زیادہ باتین نہ بناؤ مجھ نگوڑی کے گرد پھر کر کیون مجکو گنہگار کرتی ہو لو آؤ بیٹھو کر کچھ اپنا حال بیان کرو یہ نازنین بھی ہنسکر بیٹھ گئی اور کہا اے ملکہ مارکاکل نے کہا بی مین ملکہ ٹلکہ نہین ہون میری شہزادی زندہ رہے ہزار برس وہ البتہ ملکہ ہین مین تو اُنکی لونڈی ہون اس نازنین نے کہا ہماری تو آپ شہزادی ہین ہم کسیکو کیا جانین اچھا اے بیوی اب مجھ نگوڑی کا حال سنو کہ میرا خاوند یہان قریب ایک گانون ہے کہ وہان رہتا ہے مگر بی ایسا ظلمی نگوڑا ہے اور بدگمان کہ مین کیا کہون ایک تو اُس مرے کی یہ عادت ہے کہ کسی وقت چھوڑتا نہین بس ہر وقت اُسکو یہی شغل ہے کہ بغل مین اُسکی پڑی رہون مین سچ کہون مجکو ایسا مردوا چنچڑ بڑا معلوم ہوتا ہے اور ذرا کسی سے ہنسکر بات کرو تو چھنا لا لگاتا ہے کہین آنے جانے نہین دیتا آج بڑی مشکلون سے پوجا کرنے کے بہانے سے چندن تالاب پر جاتی تھی میرے جی مین آیا کہ ذرا جنگل کی بھی سیر کرتی چلون میرا اُس مردوے سے ناک مین دم ہے مگر کیا کرون گر چھٹ جائے تو ہنسیا ہے کرنا اُسکا نہ بنتا ہے نہ نگلتے اب یہ ٹانگ کھولتی ہون تو لاج ہے اور وہ ٹانگ کھولتی ہون تو لاج ہے مان باپ کیکیے کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھرتی ہون مین سچ کہون جیسا مین بیاہ کے آئی تھی اسکی اب آدھی نہین رہی روز کے جلاپے
سے لہو نیپڑ سے کا سوکھ گیا مار کا کل نے کہا بی بی شکر کرو کہ تمھارا تو بڑا سہاگ ہی ایسا کسی کو
نصیب کہان ہوتا ہی سامری کل جہان کی سہاگنون اور بیٹیون کو نصیب کرے اُسنے کہا
بھاڑ مین جائے ایسا سہاگ آگ لگے ایسے سہاگ کو آپ بھی خوب ہین مین درگذری ایسے
سہاگ سے مین تو مرجاؤنگی اے بیوی اب مین چاہتی ہون کہ کسی طرح ملکہ حیرت پاس ہو یا خون
اور افراسیاب کی ملازمت کرکے نوکری کرلون وہ موا بڑا جھک مار کر سے جب اپنی نعل سی جان
گھل گھل کے تمام ہو گئی تو سہاگ کو لیکے چاٹینگے بس اسکے یہان تو روٹی کھاؤ کپڑا پہن لو اور
میرا جی چاہتا ہی کہ باغ کی سیر ہو گانا روز سنون شراب پیون چین کرون دنیا کا سیر تماشا دیکھون
مین نگوڑ ماری کیا جانون یہ گائے بھینس کی طرح کھلی بھوسی کھانی اور کھونٹے مین بندھی رہی یا تو یہ ہے
یا خصم کی بغل ہے دوسری کوئی بات ہی نہین مار کا کل ایک قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا یہ کہو بی بی
مزا تمھارے دل مین بھرا ہے نام سامری سے جیو ڑا آپ کا مزیدار ہے پھر کھلایہ ہو بیٹیون کا طرز کہان
اور کوئی مرد آدمی کا ہیکو جائز کریگا اس عورت نے کہا سامری قسم میرے دل مین کوئی بُرائی نہین مین بھی
اُس کمبخت کو چاہتی ہون یہ نہین چاہتی کہ اُس کو چھوڑ کر کسی اور کو کرلون یا کوئی یار کرون لیکن مین کیا کرون
مین تو کبھی بچپنے سے آج تک اکیلی رہی ہی نہین ماں باپ ان کے یہان بھی کم سے کم ہونگے تو پچاس ساٹھ
آدمی فقط گنتی کے تھے کہ ایک ہی گھر مین رہتے تھے ہم سب ملکر باغون کی سیر کرتے تھے دن رات
آپس مین ہنستے بولتے گاتے بجاتے رہتے تھے مار کا کل نے کہا اسی سے بیٹیون کو دبا دبو کے رکھتے ہین
کہ اُسکا دیدہ ہوائی ہو جائے ان باتون مین اور ساتھ والیون نے کہا بی بی پھر تمھین کیا ہی اُنکو ہو سکے
تو اپنی بی بی کے پاس بھیجدو وہ ملکہ حیرت کے پاس نوکر رکھا دینگی ایک بولی کہ میری جان ایسا چاہیئے
کہ یہ دیکر رہین اور خصم کا گھر کرین تو یہ ہونا نہین انکا دل اب اور طرف ہی آپ نہ بھیجیے گا تو یہ آپ ہی نکل جائینگی
مار کا کل نے کہا اور خصم تیرا مجھ سے دعوی کرے تو او نیکبخت کیا مین جواب دونگی اُسنے کہا آپ
کہدیجیے گا کہ جورو کو تیری کوئی بھگا نہین لے گیا موجود ہی جو تجھسے راضی ہو لیجا ورنہ اسکے باپ سے ہمسے
ملاقات تھی ہمارے لڑکون کی برابر ہی ناراض کو کیونکر بھیجدین اے بی وہ موا کیا دعویہ کرے گا بالکل جھنجھوڑ
ہی ان باتون مین اب وہ زمانہ آیا کہ چاندنی نے کھیت کیا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گرنے لگی جنگل مین پھول کٹورا سے کھلے نظر آنے لگے چشمے لہرانے لگے عجب لطف پرسیر گلزار کا زمانہ تھا کشتی شراب کی کھینچ کر مارکا کل نے کہا لو شراب پیو آج رات کو یہان تم رہو دیکھون کہ تمھارا میان ڈھونڈھتا ہوا یہان آتا ہی یا نہین اور آتا ہی تو کیا رنگ لاتا ہی چالاک نے سلام کرکے جام اسکے ہاتھ سے لیا اور اسنے کہا کہ مین ابھی لڑنے خدا پرستون سے جاتی ہون تم میرے ساتھ اُسی طرف چلو جب مین اُدھر سے پھرونگی تو تم کو حیرت کے پاس لیچلونگی اُس حسنا زنین نے کہا بہتر ہی جسطرح آپکی مرضی بلا سے روز کی آفت سے تو کچھ دنون بچی رہونگی یہی نہ کوئی کہیگا کہ جورو گھر کی بہو نکل گئی خبر کرلیگا میرا حال تو سامری ہی خوب جانتے ہین اور اتنی بیوی جب میرا میان مجھ سے ملا کریگا تو پھر کوئی مجکو کچھ نہ کہے گا غرض وہ جام آنکھ بچا کر اسنے گریبان مین انڈیلا اور اُن عورتون نے کہا حضور انکو گانے بجانے سے بھی شوق ہی بھلا آج تو اپنی گائنین بلواکر انکو گانا سنوا دیجیے سچ ہی یہ بیچاری ترسی ہلکی عیش و راحت کی ہی ایک نے کہا سچ ہی نگوڑی کی صورت تو پیاری پیاری ہی دوسری نے کہا اسی سے تو مردوا دن رات لیے پڑا رہتا ہی مارکا کل کی طبیعت بھی اسکو پیار کرنے لگی تھی اسلیے اُسنے گوارا بھی کیا کہ اسکا میان آئے گا تو کیا کرلے گا اب تو افراسیاب کی پیاری ہی وہ سب طرح اسکے خاوند کو راضی کردیگا غرض اُسنے اپنے یہان گائنون کو بلایا وہ آکر بیٹھین اور ساز ملاکر سامنے مارکا کل کے گانے لگین چالاک چپکا بیٹھا رہا اور بعض بعض مقام پر اُسنے کہا اونھ ناک بھون تیوری چڑھائی مُنھ پھیر لیا ایک آدھ سے باتین کرنیلگا مارکا کل نے کہا اری بی گانا سنتی ہو کہ باتین بنا کر اور کا مزا بھی کھوتی ہو دیکھو گائنین تو اپنی جان لڑا رہی ہین اور تم خیال نہین کرتی ہو چالاک نے کہا مین ایسا سڑا گانا نہین سُنتی کہ نہ جسکا سُر درست نہ تال ٹھیک مارکا کل نے کہا اخاہ اب تم ایسا گانا جانتی ہو کہ ان گائنون کو کہ جو اس فن کی کسبی ہین انکو بے سُرا اور بے تالا بتاتی ہو اسنے کہا دیکھیے طنبورے ایسے ملائے ہین کہ پردے تک انکے ٹھیک نہین رکھب کی جگہ گندھار اور گندھار کی جگہ پنچم بھلا یہ بھی کوئی طریقہ گانے کا ہی اور بجانے کا مارکا کل نے گائنون سے کہا کیون یہ کیا کہتی ہین اُنھون نے کہا کہ بی بی ہان سچ کہتی ہین مگر انکے ہم بھی مشتاق ہین ذرا کچھ بجا کر گائین بڑی سمجھ بوجھ انکی معلوم دیتی ہی مارکا کل نے کہا اری بی پھر تمھین کچھ شغل کرو اُسنے کہا حضور یون تو کون ایسا بشر ہی کہ جسکو گانا رونا یاد نہین بھلا مین کیونکر کہون کہ مین خوب گاتی ہون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مارکاکل نے کہا کہ ان باتون سے بالکل ثابت ہوگیا کہ تم خوب گاتی ہو اور تمکو بڑا دخل ہی اور تم سہیلے ہی کہہ چکین کہ مین عیش دوست ہون جب ایسی نہین ہو تو کیون تنہائی سے گھبراتی ہو ہان صاحب معلوم دیا کہ یہ لڑکی عالی خاندان سے ہی اب ہمارے سر کی قسم ہماری جان کی قسم جو انکار کرو کچھ تو گاؤ اسوقت چالاک نے طنبورا لیکر اسکو وقت دیکھکر ملایا اور بجانا شروع کیا سبحان اللہ اسکے فرزند ہین کہ جنکو الحان داودی عنایت ہوا ہی انکے بجانے اور گانے کا کیا کہنا فلک تو اس نے دائرہ ماہ ہاتھ مین لیکر اسکی سنگت کرنا چاہا زہرہ کو وہ نغمہ اور ترانہ دل سے لپسند آیا در و دیوار دشت بحر سب مست ہو گئے ہوا بند ہو گئی درخت سن ہو کر زبان برگ سے تعریف کیا چاہتے تھے بلکہ تعریف کیلئے ہمہ تن زبان بن گئے تھے گلون نے کان ادھر ہی لگا دیے تھے گریبان چاک کیے تھے چاندنی ہمانے لوٹ رہی تھی غش مین پڑی تھی دریا لب ساحل سے واہ واہ پکار رہا تھا شوق مین آکر اُبلتا تھا جوش دل پیدا تھا جانور اپنے آشیانون کو چھوڑکر باہر نکل آئے تھے اور گرد اُس بلقیس وش کے کہ فرزند عیار ثانی سلیمان ہی جمع تھے اللہ اللہ ادھر تو کٹورے گلون کے شراب شبنم سے لبریز ہوا فرحت بیز بہار کے دن رنگ گلزار کا عالم چاندنی رات اور ایسے مقام پر ایسا نغمہ تر کہ ابیات

زہرہ گھلی تھی جان سے شیدا
جلا وہ ہی اور خنگ جو تھی

قاصہ چرخ کو تھا سودا
اس زہرہ جمال کا ترانہ

مریخ فلک جو تند خو ہی
وہ بھی ہوا اسکے تھا دوانہ

مارکاکل اور دوسون خواصون اور کاشون کا تو یہ حال ہوا کہ روتے روتے غش آگیا اپنا زمانہ عاشقی جو یاد آیا آنکھون سے دریا آنسوؤن کا بہایا۔ چالاک نے پانی چھڑک کر سبکو ہوشیار کیا مارکاکل نے پاس بلا کر پیشانی پر اسکی بوسہ دیا اور ہاتھون کو چوم لیا کاشون نے کہا بی بی بھلا ایسا گانا بجانا تو سات جنم مین بھی نصیب نہوگا یہ تو راجہ اندر کے اکھاڑے کی پری ہین مارکاکل نے کہا واقعی لائق صحبت سلاطین روزگار یہ حسین ہی جب ہی اسکا جی خاوند سے گھبراتا ہی بھلا ایسی طبیعت دار عورت کا غریب کے گھر مین گذر کہان وہ بیچارہ مجکو اگر ملیگا تو سمجھا دونگی کہ ہر گلبدن کا وصل ایک بار بھی مہینے مین میسر ہو جائے تو اسکو غنیمت سمجھ ارے یہ عورت نہین چھپی ہی مین ایسی عورتین کسی کے ہاتھ آتی ہین مین سچ کہون اسکو نہ تی تھی کیا پروا ہی کہ اتنی بھی دیر مین ہم سبکو ایسا گرویدہ کر لیا راضی اور اپنا اوپر مائل کیا ہی اب جی چاہتا ہی کہ یہ جان تلک مانگے تو دیدیجیے یہ کہکر کہا ہم خوب اور بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کمال تم کو آتا ہی اُسنے کہا جی مین ناقص العقل کیا جانتی ہون آپ سردار ہین جو پرورش فرماتی ہین اور کیا ہی گانا بجانا ایک آدھ دل لگی کی بات آتی ہی اُسنے کہا وہ دل لگی کی بات کون سی ہی اس شعبدہ پرواز نے کہا ہی جیسے ایک قرابہ پانی سے آپ بھر لے اور اپنے سامنے رکھیے مین ایک بوٹی اس جنگل سے توڑ کر اسمین ڈال دون گی وہ پانی سب شراب سرخ ہو جائیگا آپ سب صاحب پیجیے گا اور شرابون سے مزا بھی اچھا ہوگا نشہ بھی خوب ہوگا مارکاکل نے کہا واہ صاحب یہ تو خوب بات ہی اچھا دیکھین اُسنے جواب دیا کہ خواہ پانی کی شراب بنوائیے خواہ اسمین زنگتر ے کو لے جس چیز کو چاہیئے شریک کیجیے کنیزون نے کہا اے ملکہ اسوقت زنگترے کی شراب بنوائیے مزا دیگی غرض جلد جلد نگترون کا عرق نکالا گیا دسون عورتون نے ملکر جلد ایک قرابہ عرق نکالکر بھر دیا اور کہا لیجیے شراب بنوائیے چالاک نے کہا کاسے لے آؤ چند کاسے آئے اُسنے قرابے سے عرق کو نکال کر اُن کاسون مین بھرا اور پھر کاسون سے قرابے مین بھرنا شروع کیا اسی الٹ پھیر مین بیہوشی سرخ رنگ اسی عرق مین ملا دی اور قرابے سے بوتلون مین بھر کر کہا لیجیے شراب تیار ہی سب نے کہا تمنے تو کہا تھا کہ ہم ایک بوٹی اسمین ملائینگے اُسنے کہا تو واہ ہم تمھارے سامنے ملاتے تمھین اس سے کیا کچھ ہمنے اسمین شراب تو نہین ملائی اب سب پی کر دیکھ لین کہ یہ شراب ہی یا نہین اور بھی ترکیبین ہمکو معلوم ہین ابھی کیا ہی بیون تم کیا کیا دیکھو گی مارکاکل نے کہا اری نیکبخت اگر تیرا میان کچھ جھگڑا کریگا تو ہزارون روپیے خرچ کر کے اس سے طلاق دلوا دونگی اور تجکو اپنے پاس رکھونگی صاحبو کیا کمال کی عورت ہی میری آنکھون مین خاک دل لگی کی پڑیا ہی غرضکہ تعریف کر کے اس شراب کے جام بھر بھر کے دسون عورتون کو اور گائنون کو دیے اور آپ بھی دو جام اسکے پیے سب نے تعریف کی کہ واہ واہ کیا بو باس ہی اور مزا بھی ہی اب کچھ دیر مین نشہ ہوا ایک عورت نے آنکھین اپنی بند کر لین اور کہا یا سامری بچانا دوسری نے اس سے پوچھا کہ اسے تو تے آنکھین کیون بند کر لین کیا دکھائی دیا اُسنے کہا تو تو اندھی ہی دیکھ تو سہی کیا بڑا سا تیرا آسمان پر اڑا ہوا جاتا ہی ایک خوص مارکاکل کی برابر بیٹھی ہوئی تھی اور اُسکے سر کے بالون مین ایک تعویذ مینا ہی زنجیر مین بندھا ہوا لٹک رہا تھا وہ اُسکو کھٹکیرا سمجھی اور اُسنے رومال سے پہلے اسکو بہار ا دو تو بند دھا ہوا تھا کب گرتا ہی اب اُسکے ذہن مین اُس نشہ کی دھن مین یہ آیا کہ اسکو جوتی سے ماریے بس یہ سوچکر جلدی جوتی کو اٹھا کر ایک سر پر ماری اور پکاری کہ اے ملکہ آپ کے سر مین کھٹکیرا الگا جاتا ہی

مار کا کل بال اپنے نوچنے لگی اُس خواص نے غل مچا دیا کہ ارے لوگو دوڑو ملکہ کو کھنکھجورے نے کاٹا چالاک ہنس رہا ہے کہ اچھا کھنکھجورے نے کاٹا ہے غرض مار کا کل خوب اپنے سر مین جوتیان مارنے لگی اور سب عورتین اسکے بچانے کو دوڑین کہ کھنکھجورے کو سر مین سے نکالین اُنکے اُٹھنے سے طمانچہ بیہوشی نے مارا کہ سر نیچے ٹانگین اوپر سر کے بل گرین اور چھینکین مار کر بیہوش ہوتین لیس چالاک نے پہلے جوڑے مین سے مار کا کل کے سفیۂ عقاب جمشیدی نکال لیا اور اُسکے سر کو خنجر سے کاٹ ڈالا غلغلہ پیرون نے مچایا اُسنے جلد جلد اُن بارہ خواصون کا بھی سر جدا کیا شور قیامت برپا ہوا اہل عملہ جو لوگ کہ مار کا کل کے خدمتی ساتھ آئے تھے اپنے اپنے مقام سے اُٹھکر دوڑے کہ یہ کیا ماجرا گذرا چالاک نے دیکھا کہ اب اور ساحر آتے ہین پھر اب اُنسے لڑنا کیا کہ یہ سب تین تین روپیہ کے نوکر ہین کوئی بڑا اسر دار نہین کہ وہان عیاری کا مزا ہو تا سفیہ مل چکا اب چلو غرض ایک طرف کو فطرہ کر کے راہی ہوا اُن لوگون نے آکر لاشہ مار کا کل اور اُن خواصون کا اُٹھایا اور قاتل کو ہر چند تلاش کیا پتا نہ ملا ناچار وہان سے روتے پیٹتے لاشین لیکر پھرے اور راستہ طے کر کے لشکر حیرت مین آئے اس عرصہ مین وہ رات بھی تمام ہو چکی تھی اور وہ وقت آیا تھا کہ سار شب کو سنگ بلور مین خور سے ترک مہر نے کچلا اور لطن عقاب مہر سے بیضۂ زرین مہر پیدا ہوا کہ ابیات

ہوا حسن سحر کا شور پیدا
کہ شب نے کوس رحلت کا بجایا
رہا باقی نہ وان ساقی نہ شیشا
نہ پھر آنکھون نے وہ سامان پایا

صبح دم حیرت دربار مین خوابگاہ سے آکر بیٹھی تھی سفاک اور سب ساحرہ حاضر تھین کہ یکایک شور گریہ وزاری کانون مین پہونچا اُسنے خبر منگائی کہا مار کا کل کے ساتھ جو لوگ گئے تھے نالان و گریان آئے ہین حیرت نے سامنے اُنکو بلوایا اُنھون نے لاشین وہ سامنے رکھدین اور کہا یہ کوہ لاجورد کے دامن مین آج اُتری تھین مار ڈالی گئین سفاک تو یہ سنکر سناٹے مین آگئی اور کہا ہاے آج جیسے میری مان نے دوبارہ انتقال کیا ای لوگو میرے نیکے کا تو نام شگلیا جھر جھر اور صبا رفتار حاضر تھین اُنھون نے کہا مقرر کسی عیار نے اسکو بھی مارا حیرت نے رقعہ جمشیدی دیکھا اسمین معلوم ہوا کہ چالاک بن عمرو نے عورت بنکر اُسکو مارا ہے بس یہ معلوم کر کے کہا بی بی ہمین سے غلطی ہوئی کہ مار کا کل سے سر دربار اسکے نانی کی باتین پوچھین عیار تو موے گھات مین لگے ہی رہتے ہین اور اب ایک بیٹا عمرو کا اور آیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوا ہی چالاک بن عمر ولیس اُسنے کہین سن پایا اسکا حال وہ اُسکے پیچھے گیا اور اُسی نے اسکو مارا
سفاک نے کہا اہو یا بیان خود مین جبتک ایسکے امون سے بدلا اپنی مار کا کل کے خون کا
نہ لونگی چین مجکو نہ آئیگا بھلا یہ بھی تو یاد کرین کہ کسی کو ستانا ایسا ہوتا ہی حیرت نے کہا جو جسے
سے ہوسکے وہ کرے مین تو یہ جانتی ہون کہ اُن لوگون کا اقبال ہی اور ہمارا ادبار ہی سفاک نے
کہا کل ہی جو مین نے لشکر مہرخ کو نہ غارت کر دیا تو نام اپنا نہ رکھا اس ہوے چالاک کو پکڑ کر بوٹیان
اُسکی کاٹونگی اور چیل کوون کو کھلا دونگی یہ کہکر دو پتلے موم کے بزور سحر بنا کر اور اُنکے جسم مین
شیطا نونکو بٹھا کر زندہ کر کے حکم دیا کہ تم جاؤ ملکہ زیور جادو کے پاس اور اُنسے بہت خبردار رہنا
اگر کوئی عیار اُنکو بیہوش کرے تو اُنکو تم اُٹھا لانا قتل نہونے دینا اور اُنکے حال کی خبر ہمکو پہونچاتے رہنا وہ
دونون پتلے اڑکر جانب کوہ عقیق روانہ ہوئے اور اُدھر چالاک بقیہ لیکر راہ کو طی کر کے اُسی جنگل
مین کہ جو لشکر مہرخ اور حیرت کے قریب تر تھا آکر ٹھہرا کہ یہان سے لشکر حریف کا حال دریافت
کر کے عیاریان کرونگا یہان بعد پہونچنے پتلیون کے سفاک نے کہا پھر اب شام کا کون رستہ دیکھے اور
طبل جنگ بجوائے مجکو تیاری سحر کی کیا کرنا ہی اور آگاہ مہرخ کو کس بات سے کرنا ہی آگاہ وہ تو اسی کو
کرتے ہین جو ذرا کمزور ہوتا ہی اُسکو تو اب سب طرح کا سامان ممکن ہی بمقابل شہنشاہ اپنے تئین وہ
جانتی ہی اے ملکہ حیرت مین ابھی جا کر اُسکے لشکر پر گرتی ہون اور جو کچھ مجھسے ہوسکتا ہی کرتی ہون
حیرت نے کہا آپ کو اختیار ہی بس یہ سنکر اُسنے نفیر سحر بجائی بارہ ہزار جادوگرنیان کہ ہر اُن مین
نایاب زمانہ سحر جانتی تھین اور آفت کی پرکالہ تھین سامری اپنے تئین اُسوقت کا گنتی تھین نفیر
کی صدا سنکر جھولیان سحر کی گلو مین ڈالکر اور منقلین سلگا کر قشقہ سیندور کے ماتھے پر کھینچکر پھول
رنگی تھالیان ہاتھون مین لیکر باز و بط و عنقا و اژدر وغیرہ پر سوار ہوئین جو جو کار سامری کے غل مچا
سفاک بھی تخت سحر پر بارگاہ سے نکلکر سوار ہوئی شہنائی سحر کی بجنے لگی ہندوے فلک زانچہ بنکر
سنسنایا آسمان نے منقل غم غتاب کو سُلگایا افسون تازہ پڑھکر نیا فتنہ اُٹھایا ہر طرف دھوان ہیوم کا چھا گیا
خاکدان عالم سیہ خانہ بنا جوگی زمانہ کا بگر گھبرا زال دنیا ایک ہی لکاتہ کھیلاٹ پر آنی جادوگرنی ہو مگر
وہ بھی گھبرائی کہ کہین ایسا نہو منتر کسی کا مجھپر چل جائے زمانہ کی حالت بدل چکی ہی تو عدیگر حال ہو چکا
ہی انقلاب ہوا چاہتا ہی وہ غوغا ہے الحفل تمام دنیا پر آشوب ہو گئی ہوا سحر کی

چلنے لگی آندھیان آنے لگین خوف سے جانین جانے لگین سفاک لشکر لیے آگے بڑھی بطاران سحر نے سلمنے مہرخ کے جاکر صورت انسان کی پیدا کی اور پکارے کہ اے ملکہ دوران ہوشیار ہو جایئے کہ سفاک جادو بڑا اوجھی کرکے بغیظ و غضب تمامتر آپ کے لشکر پر آتی ہے اُس کی خواص چالاک کے ہاتھ سے ماری گئی ہے اُسکا قصاص لینا چاہتی ہے یہ خبر سنتے ہی ملکہ مہرخ نے بھی نفیر سحر کو دم دیا ادھر ہنگامہ آفت ابرپا ہوا جادوگرنیان جو ہر وقت مرنے پر تیار و مستعد رہتی ہین اپنی اپنی سواریون پر سوار ہوئین مہرخ بھی تخت اپنا اُڑا کر چلی ایک طرف سے بہار و مخمور بارگاہ سے نکلکر بڑھین بیرون کی آمد کے سناٹے شروع ہوئے منقلین اسقدر جلین کہ آفتاب کے جسم کو گرما دیا اُسکو بھی بخار چڑھ آیا تھا ہندوے فلک ایسا گھبرایا کہ بزدلی سے برج جدی مین چھپنے آیا خمسہ متحیرہ کے حواس خمسہ درست نہ تھے آفتاب کے پیچھے آآکر چھپتے تھے کبھی سیدھے چلتے تھے کبھی اُلٹے پانون بھاگتے تھے ستارون کے بھی بُرے ستارے آگئے تھے مریخ پر ساڑھستی سیچر آیا تھا آفتاب کو اُسنے اپنا مددگار بنایا تھا عطارد کی سب سدھ بدھ بھول گئی تھی زہرہ اے میرے اللہ بچانا کہہ رہی تھی غرض زمین و زمان مین تہلکہ پڑا تھا عجب عالم اُس فوج کے چلنے سے ہوا تھا کہ ابیات

کیے آراستہ جو خود و زرہ
دی کمر بند مین گرہ بہ گرہ
نکلے خیمون سے اسطرح بن ٹھن

سحر کے ابر سے تھا کچلی بن
ارض زیر قدم نہ تھمتی تھی
پشت گاؤ زمین لچکتی تھی

لگا کہنے وہان یہ گل بوٹا
دشت مین آج خوب گل ہوتا

ہر طرف سے خیل خیل ساحران ذیجاہ اسپ و طائر و اژدر سحر پر چڑھ کر روانہ ہوتے مہرخ اور بہار و مخمور بڑی آن بان سے طاؤس و ہنس اُڑاتی جانب میدان روان تھین فوج مین ڈہل و نقارہ و نفیر کی آواز سے از زمین تا چرخ برین ہیبت طاری تھی آندھیون سے دنیا تمام کالی تھی اسطرح سب بیشۂ شجاعت کے شیر نہایت دلیر بھرے ہوے تلاش مین اپنے صید زبون کے مقابل حریف آکر ہوئے اور صف آرا ہوئے ادھر تو سفاک اپنی فوج کی ترتیب کرنے لگی ادھر مہرخ چالاک اپنے لشکر دلیر و بیباک کو آراستہ فرمانے لگی اُن دونون لشکرون کو مقابل مین چھوڑکر حال بیران شمشیرزن بیان ہوتا ہے کہ وہ پرستش گزین بتخانہ ساحری و بت جادو طراز صنم خانہ عربدہ سازی و افسون پردازی جبودرہ کوہ مین بیٹھکر سحر تیار کرنے لگی ہار لونگ پھولدار انڈے کسلین وغیرہ سب اسباب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحری سامنے اپنے رکھکر وہ منتر جو اسکے باپ کوکب نے اسکو تعلیم فرمایا تھا پڑھنے لگی اور
کئی روز کے عرصے مین اُسنے بارہ ہزار تپلے موم کے بنا کر سامنے رکھ لیے اُسپر وہ افسون پڑھتی
جاتی او دم کرتی تھی یہانتک کہ بزور سحر بقدرت خداوند عالم وہ پتلے زندہ ہو گئے اسوقت ملکہ نے
اپنی فصد کھولکر خون مین اپنے اُنکو نہلایا کہ وہ اب مثل جوانان قوی تن کے دراز قامت ہوئے
اور سب روئین تن اور آہنی بدن ہو گئے ملکہ نے ایک ایک شاخ درخت اُن سبکے ہاتھو مین دیکر
کچھ افسون پڑھا کہ وہ شاخ مثل تلوار بران کے ہو گئی اُسوقت اُن تپلون سے اُسنے حکم دیا کہ
پرواز کر کے یہانسے ہمارے لشکر مین جاؤ کہ وہ لشکر قریب لشکر مہرخ فرخندہ سیر اُترا ہوا ہے تم سب
وہین مقیم ہوئین جب آکر دریاے خون روان پر گرون اور پل پریزادان توڑون اسوقت فوج حیرت
اور افراسیاب پر تم سب آکر گرنا اور کار دشمن ناکام تمام کرنا وہ سب عرض پیرا ہوئے کہ ہم اے
ملکہ ایک کو تو زندہ نہ چھوڑینگے کس لیے کہ ہمکو اگر ہلاک اور غارت کیجیے تو آپ کیجیے دوسرے کی مجال
نہین کہ جو ہمکو مار سکے ملکہ نے کہا جب تم اس لڑائی کو فتح کر لوگے تو مین تمکو بھینٹ پوری تمھاری
دونگی وہ تپلے خوش ہو کے پرواز کر کے روانہ ہوئے بعد اُنکے جانے کے ملکہ بھی درہ کوہ سے باہر نکلی عمرو فقیر
بنا ہوا منڈھی مین بیٹھا تھا اُسنے ملکہ کو دیکھا کہ رنگ رخسار ارغوانی تھا اب بسبب محنت کے زعفرانی
ہے بال سر کے کھلے مین منہ پر بھبھوت ملا ہوا ہے گاتی بندھی ہے ہر تن مو سے شعلہ آگ کا نکلتا ہے غرض عمرو
اپنے مقام سے اُٹھکر ملکہ کے پاس آیا اور کہا کہ چرخ شعبدہ گر تیری آن وادا پر قربان فسون ساز عالم کی
جان کہو وہ کام جسکے لیے معتکف تنجانہ ساحری ہوئی تھی پورا ہوا یا نہین اُس غارت ایمان خاطر
مکاران عالم نے جواب دیا کہ خواجہ تمھاری مہربانی اور اقبال سے اپنے باپ کے اب مجکو وہ طاقت
حاصل ہے کہ افراسیاب موذی کافر کی ہڈیان توڑ کے رکھدونگی اور مرحلات طلسمی سر پکڑ وابستہ لوح
ہے مگر اسپر بھی حملہ کردن تو درہم و برہم کر دونگی عمرو نے کہا شاباش مرحبا اچھا ہے ترک جفا کیجیے اب میرے
لشکر کی جانب نہضت فرما ہو راوی کہتا ہے کہ دو چیلے سحر کے ملکہ کے باپ کوکب روشنضمیر نے بھی واسطے
نگہبانی ملکہ کے بطور مخفی مقرر فرمائے تھے کہ ہر وقت خبر ملکہ کی مجکو پہونچاتے رہین چنانچہ اسوقت ملکہ نے
بکلکر جو کچھ کہ عمرو سے اپنی طاقت و قوت کا حال بیان کیا وہ سب تپلون نے جا کر کوکب سے بیان کیا کوکب
روشنضمیر بہت ہنسا اور اُسنے ایک تدبیر کی کہ جسکا حال آئندہ لکھا جائیگا الحاصل عمرو اور ملکہ بران عالیشان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

درۂ کوہ سے شاہزادی فرخان جانب لشکر مہرخ حشمت نشان روانہ ہوئی چنانچہ کچھ ہی دور گئی تھی کہ سامنے کچھ چمک ہوئی اور روشنی مثل نور تابندہ کے دکھائی دی عمرو نے کہا ملکہ ہوشیار ہو جاؤ دشمن کی آمد معلوم ہوتی ہی ملکہ سحر پڑھتی ہوئی آگے بڑھی بکایک سامنے ایک دیوار بلور کی نظر پڑی کہ از زمین تا چرخ برین سر کشیدہ ہی اور لاکھون ستارہ اُسمین چمک رہی ہین اور اندر سے دیوار کے لمحہ لمحہ بھر کے بعد صورتین رنگ برنگ کی پیدا ہو جاتی ہین اور غائب ہو جاتی ہین کبھی پریان سر نکالتی ہین اور قہقہے مارتی ہین کبھی دیوان سیاہ منہہ نکالتے ہین اور نعرہ مار کر غائب ہو جاتے ہین کبھی انسان مثل معشوقان حور پیکر و یاسمن بر کے دیوار سے نکل آتے ہین اور اپنی صورت زیبا دکھا کر مُسکراتے ہین پھر غائب ہو جاتے ہین دیوار نہین نگارخانۂ چینی ہی روح مانی بھی جسپر سے چندین خسین ہی ارژنگ بھی اسکے اوپر سے نثار کیا ہی مصور قدرت نے مرقع دہر کا نقشہ اتار کر دیوار کاخ دنیا مین یہ آئینہ کے اندر رکھا ہی یہ بات نگارخانہ مین کہان یہ دیوار تو ہستی و عدم کا نمونہ تھی کہ ابھی ابھی تو ہست تھا ابھی نیست ہوا بی ثباتی دنیا کا پتہ دیتی تھی اُسی کی نشانی تھی کہ حیات دنیا بس اتنی ہی دیوار بلور مثل بحر کے تھی اور تصویرین اُسمین مثل حباب کے نکلتی تھین اور غائب ہوتی تھین اس طلسمات مین نیا طلسم اُس دیوار سے ظاہر تھا کہ گا ہے پنہان گا ہے چنین کا نقشہ دکھائی دیتا تھا اُس دیوار کو دیکھ کر عمرو نے کہا کہ اے ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ ہم راہ بھولکر کسی سرحد طلسم کی طرف نکل آئے اب اس دیوار کے آگے راہ نہین ہی مناسب یہ ہی کہ ادھر سے پھر چلو اور راہ لشکر کی تلاش کرو پران نے کہا کہ میری بھی عقل کام نہین کرتی ہی کہ یہ کیا معاملہ ہی لیکن اتنا جانتی ہون کہ یہان طلسم ظاہر مین مرحلہ طلسمی کہان خواجہ منوز دلی دور ست جب شہزادہ اسد ظلمات مین جائین اور زمین کے نیچے جو طلسم ہی اسکو توڑین دریاؤن مین در آئین جب مرحلہ طلسمی ملے ابھی یہان مرحلہ کہان مگر ہان افراسیاب نے میرے آنے کی خبر شاید سن لی ہی اور اُسنے سحر کیا ہی ہم اسکے سحر مین گرفتار ہو گئے ہین عمرو نے کہا شاید ایسا ہی ہو پھر آخر اسکی تدبیر کیا ہی ملکہ نے ہنسکر کہا کہ مین تو خود اپنا سو آزمایا چاہتی تھی اُس کمبخت کی تلاش مین جاتی تھی جب تمھارے لشکر مین پہونچی عمرو ہی اُس سے لڑتی پھر اب ہی سہی دیکھون تو کہ یہ کیا میرا کر لیتا ہی اب مین اُس دیوار کو اُڑا کر اُس پار جاتی ہون اور اُسکی بنیاد کو گراتی ہون عمرو نے کہا کہ پھر مین کیا کرون اُسنے کہا مین تمھین بھی لیے چلتی ہون یہ کہکر عمرو کو نیمہ مین

دابکر اور سناٹا بھرکے بزور سحر یہ اُڑی اول بھی اسکا اُڑنا بیان کیا گیا تھا کہ اپنے باپ کے سامنے یہ اُڑی تھی اور عمرو کو زنجیر سحر غربال سے ملک طلسم ہوش ربا سے اُٹھا لیگئی تھی اور کوئی ساحر اسکی بلند پروازی کے مقابل نہ پہونچ سکا تھا اب تو کئی طرح کے سحر اسکو ملے ہین بہت بڑا زور اسکو ہوا ہے اسطرح اسنے سناٹا بھرا کہ یقین تھا دیوار کا رخ دنیا پھاند جائیگی لیکن جب بلند ہی سحر دیوار پہونچی دیوار اور زیادہ بلند ہوگئی اور سر پر ایک آسمان فولادی مثل چادر ظلماتی کے کھنچا پایا گویا چھت فرش دیوار کی بنی تھی اُسنے وہان سحر دم کرکے چاہا کہ اسمین جا کر ٹکر ماردون اور اُسکو توڑ جاؤن لیکن دیوار کے اونچے ہونے سے وہ چھت بھی اونچی ہوگئی یہ عمرو کو لیکر پھر زمین پر اُتر آئی اور ایکمرتبہ ایسا سحر کو زور دیا کہ قصد سقف بلند بے ستون کے توڑ جانے کا دل سے کیا اور سناٹا بھرکر اُڑی ایکی اور بھی زیادہ دیوار اور وہ چھت اونچی ہوگئی دم اسکا آگیا اور سحر نے جواب دیا پھر زمین پر اُتر آئی اور مثل عقل رسائے رازدانان افلاک عرش پروازی کا ارادہ دلمین مصمم کرکے تیسری مرتبہ پھر پر پرواز کھولے اور قریب سقف پہونچکر چاہا کہ ٹکر ماروں پھر جو غور کیا تو دیوار اور سقف کو اونچا پایا اُس وقت یہ زمین پر نہ اُتری اور وہین رو بے ہوا ٹھہر کے ایک گولا فولادی اپنے جوڑے سے نکالا اُسوقت ایک آواز تڑاقے کی آئی اور چمک پیدا ہوئی اور اُس دیوار کے اوپر ایک پری زاد حور نژاد رشک شمشاد بلکہ شمشاد نے بھی یہ قد بالا کہان دیکھا قد اُسکا طوبیٰ تھا رخ اُسکا لالہ تھا نہین نہین لالہ کا یہ رنگ کہان رخ اسکا گلزار بہشت کا گل تھا دہن تنگ راز عاشقان بیدل بے تامل تھا آنچل بلو کا دوپٹہ اوڑھے آئینہ بلورین ہاتھ مین لیے دیوار پر سے بڑھکر سامنے آئی اور وہ آئینہ ملکہ کو دکھایا اور مسکرا کر فرمایا کہ ای بران خبردار خبردار رجاے ادب سے قدم باہر نہ دھر یا اتنا اس نازنین کے منھ سے نکلتے ہی اُس دیوار مین ہزارہا رخنہ پیدا ہوگئے اور ہر سوراخ گویا دہان ساحر تھا کہ اسمین سے صداے یا سامری یا جمشید آنے لگی غلغلہ سامری و جمشید کے نام کا زمین سے فلک تک بلند ہوا ملکہ بران اس آئینہ کو دیکھکر اول تو حیران رہگئی مگر اسکو غصہ انتہا تھا اس آئینہ پر اُف جو کی سیاہی روے آئینہ پر دوڑنے لگی اور اسنے وہ گولا فولادی ہاتھ مین سنبھالکر پھر اُڑی جیسے ہی قریب سقف پہونچی اب وہ چھت بلند نہ ہوئی اسنے چاہا کہ اسکو توڑ جاؤن بس سر آکر اُس چھت مین مارا ایسی ٹکر پڑی کہ سر گھوم گیا اور چرخ کھا کر زمین کی جانب چلی پھر اُس دیوار سے چند پتلیان رشک قمر سمن پیکر نکلین اور اُنھون نے

اسکو روک کر زمین پر اُتار دیا عمرو کی بھی آنکھین بند ہوگئی تھین اب جو آنکھ کھلی دیکھا کہ اُس دیوار
مین ایک دروازہ لگا ہی کہ مع پٹ اور چوکھٹ بازو وغیرہ سب اُسکا یاقوت احمر کا ہی دیوار بلور
کی دروازہ اُسمین یاقوت کا سبحان اللہ وہ سفیدی مین سُرخی یہ معلوم دیتا تھا کہ سفیدۂ سحر عید
مین شفق پھولی ہی کہ نہایت بھلی ہین وہ دیوار مثل روے نا امیدان سفید تھی مگر دروازہ باب اجابت دعا تھا یا
مثل وہان بامرادان سُرخرو اور رخشندہ ان تھا آفتاب آسمان نقرئی مین جڑا تھا دو رنگ عکس اُسکی سُرخی کا پڑا
دیوار پر بھی گلابی پن آگیا تھا عمرو اور ملکہ اُسکو دیکھ کر دنگ تھے سکتے کے دونون کو ڈھنگ تھے کہ یکایک
کسی نے پکار کر کہا جلد اے مشاہدہ کنندۂ آئینہ عجائبات داخل دروازہ ہو یہ صدا سنتے ہی پر ان کو تاب
نہ رہی خواجہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر دروازہ کے قدم زن ہوئی اندر جا کر جو دیکھا زمین و آسمان یہان سب
بلور کا ہی سراسر کارخانہ نور کا ہی اوپر بجاے آسمان کے ایک چھت بلور کی بنی ہی زیر قدم زمین بھی
بلورین ہی طور اُس نور کو دیکھکر ایسا جلا کہ شعلہ کلیجہ سے نکلا اور جلکر سرمہ ہوگیا چشم و ہر رشک سے گویا سفید
ہوگئی ہی نہین نہین یہ سفیدی آشوب چشم زمانہ نہین ہی بلکہ نورانی زمین و زمان کو مالک دنیا نے عطا کیا ہی
زمانہ صافی مزاج ہوا ہی سفید پوش بنا ہی کثافت کو جسم و ہر کثیف سے پاکیزہ طینت نے دور کیا ہی ملکہ مع خواجہ
سیر کنان جب اور آگے بڑھے سامنے ایک باغ بلور کا بنا نظر آیا کہ بلور کے ترشے ہوئے مانند گلدار تختے
ہین تھالے درختون کے بلورین بنے ہین اُنہین بلوری کے درخت بھی لگے ہین پھول بھی بلور کا ہی پتا بھی
بلور کا ہی لیکن پھل اسمین اصلی لگا ہی اگر انار کا درخت ہی تو سیب بلور کا ہی مگر انار اُسمین اصلی انار کی طرح
لگا ہی ہر دانہ اُسکا یاقوت رمانی کو شرماتا ہی نالہ رخان کا دل اسکو دیکھکر رشک سے خون ہوا جاتا
ہی اسی طرح سیب و بہی و ناشپاتی کے درخت بار و ثمر سے بھرے کھڑے ہین گویا شاہد صبیح رخسار گہنا پاتا
پہنے ہین ہر طرف نور کا سماں ہی جو درخت کا پتا ہی یدبیضا معلوم ہوتا ہی بلکہ یدبیضا کو بھی داغی بتاتا ہی
کہین سورج مکھی کا پھول آفتاب تھا مگر بلورین ہونے سے اب چاند چودھوین رات کا ہوا ہی طلسمات
کا سماں ہی گلون مین خوشبو گلاب کے پھولون کی اور ہر قسم کے پھولون کی آتی ہی نکہت گلہاے باغ
ارم کو شرماتی ہی ہر طرف نہرین جاری لب گردان نہرون کی بھی بلورین بنی ہوئی بیچ مین اُس
باغ کے ایک بنگلہ بلندی کا بنا ہوا ہی معلوم ہوتا ہی کہ چاند نکلا ہوا ہی دروازے چار چار ہر طرف اُس بنگلے
کے یاقوت احمر کے لگے ہین چاند مین مریخ چمکتے ہین ہر دروازے پر صدہا نازنین قمر پیکر اور

گل رخسار اسباب عیش و عشرت لیے استادہ ہین گویا بہشت کی حورین ہین اندر کے اکھاڑے ہین پریان جمع ہین بعض انہین سے پچکاریان چاندی کی لیے ہین اور سامنے جو پچکاری مارتی ہین جو رنگ کہ پچکاری مین سے نکلکر زمین پر گرتا ہی اُسی طرح کے رنگ کی گھانس زمین سے اُگتی ہی اور پھولتی ہی نیرنگی انکی پچکاری مین بجاے رنگ کے بھری ہی پس اُن پریون نے ملکہ اور خواجہ کو تسلیم کی اور عرض کیا کہ اے ملکہ با ادب اندر اس مکان کے قدم رکھنا کہ شاہون کے شاہ جہان پناہ جناب معلی القاب آپ کے پدر عالیشان کوکب روشن ضمیر فلک نشان تشریف رکھتے ہین ملکہ نے جب یہ حال سُنا چہرہ اُسکا فرط بشاشت سے لبہان مہر درخشان کے چمکنے لگا کس لیے کہ دیوار کے توڑنے مین جو عاجز آئی تھی تو عمرو سے شرمندہ ہوئی تھی پس خواجہ سے پھرکر سامنے کہا کہ خواجہ یہ دیوار میرے باپ کے سحر کی تھی جسکو مین باطل نہ کر سکی اگر افراسیاب کی بنائی ہوئی ہوتی تو اسکو بادام کی طرح ڈھا دیتی عمرو نے کہا ہی ملکہ آپ ایسی ہی ہین غرضکہ دونون باتین کرتے ہوئے اندر اس بنگلے کے آئے دیکھا کہ فرش اسمین قاقم و سنجاب کا بچھا ہی دیوار و نمین تصویرین نصب ہین آئینہ لگے ہین اور آئینون کے اندر کی تصویرین بولتی ہین طوطیان زمزمہ سرائی کرتی ہین سامنے صدر مین ایک تخت بلورین گسترده ہی جواہر اسمین نصب کیا ہی مگر کوئی تخت نشین نہین ہی تخت خالی بچھا ہی ملکہ حیران تھی کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ یکایک چند تصویرین آئینہ کے اندر سے پکارین کہ حضور شہنشاہ عالم تشریف فرما ہین ای ملکہ تم سلام نہین کرتین اب جو ملکہ نے غور سے دیکھا تو کوکب روشن ضمیر تخت شاہی پر جلوہ فرما ہی ملکہ نے دلمین کہا پہلے مین اسقدر اندھی ہوگئی تھی کہ بادشاہ مجکو دکھائی نہ دیا خیر جو ہوا وہ ہوا اب انسے اسوقت کچھ لینا چاہیے پس یہ سوچکر اُنسے تسلیم کی اور عمرو بھی بجا آداب و سلام ختم ہوا کوکب نے بکشادہ پیشانی پوچھا کہ خواجہ تمھارا مزاج تو اچھا ہی عمرو نے کہا شہنشاہ کی جان و مال کو دعا کیا کرتا ہون شکر ہی خدا کا ابتک تو اچھا ہون ای بادشاہ آسمان جاہ کیوان کلاہ خداے تعالیٰ کا احسان ہی کہ جسنے مجکو اور آپ کو پیدا کیا ہی ای بادشاہ مین آپکا زیر بار احسان اور رہین منت حد سے زیادہ ہون کہانتک آپکے احسانون کا شکریہ ادا کرون واقعی آپ میرے سرپرست اور مربی ہین اور کیون کر نہون کہ آپ جیسے بادشاہ ہین نظم

اسلام پناہ و رونق دین	دریاے نوال و کوہ تمکین	ہے جیسے رکاب تک رسائی
کرتا ہے بلال خود ثنائی	ہمت وہ دیا خدا نے برتر	اک آئینہ دار ہے سکندر

تحریر قلم سے چار دفتر
نسیان کی طرح قلم گریزہ
اسکا ہے یہ نقش چار در چار

تسخیر طلسم سے ہفت کشور
تحصیل و خزانہ فوج و کشور
خالق نے کیا جہان کا مختار

کف صورت آفتاب زر ریز
شمشیر و نگین و تخت و افسر
اے شہنشاہ آسمان اورنگ جیسے

کہ آپ عالی پایگاہ صاحب زور و زر ہیں ویسے ہی صاحبزادی حضور کی دلاور ہیں انکی شجاعت میں کچھ فرق نہیں کیا کہوں کہ کیسی صاحب جرأت اور ہمت ہیں رستم اگر انکی دلکی ہمت کو دیکھتا تو ہمت ہار جاتا اور سامری اگر انکے سحر کو جانتا تو ساحری دل سے اپنے بھلاتا ایسے لوگ دنیا میں کم پیدا ہوتے ہیں یہ کلام ہو رہے تھے کہ دو کرسیان جواہر کار زمین سے نکلیں اشارہ ہوا ایک پر بران اور ایک پر عمرو متمکن ہوئے اسوقت کوکب نے فرمایا کہ اے عمرو تمنے بھی تعریف بران کی شجاعت کی فرمائی تمہاری فراوری عقل سے مجکو بعید معلوم ہوئی خواجہ سلامت یہ ننگ خاندان بموجب مصرع بدنام کنندۂ نکونامے چند ہے تمنے کس بات کی اسکی تعریف کی ایک بار تو یہ مقابلہ افراسیاب میں گئی ہر چند کہ اسکی لڑائی کو خوب استے جھیلا پھر وہ وہی ہے اور یہی تھی بھی جو اس سے لڑی ورنہ یہ کیا ہے کون ایسا ہے جو شاہ جادوان کہلائے کون ایسا ہے جس کے قبضہ میں طلسمات عالم ہوں کون ایسا ہے جو جاے لاچین تاجدار رہ بیٹھے کون ایسا ہے جو آئینہ سحر میں ہمیشہ رہے اور کوئی اسکو نہ دیکھے اور ہر رنگ سے وہ نظر آئے کون ایسا ہے کہ جو زیر زمین طلسم بنائے ایک ایک ادنی ادنی سحر اسکا برتر از سحر ساحران والا تدبیر ہو فلک ساحری کا ماہ ہے وہ بادشاہ ذیجاہ ہے غرض اس سے لڑکے اس نے ذلت اٹھائی بغیر میری اطلاع جا کر بہت بڑی قید کی مصیبت جھیلی اگر برق جا کر نہ چھڑا لاتا تو اس قیدخانہ سے نکلنا اس کا مشکل تھا میں ایکمدت تک مقابلہ کرتا لیکن طلسم نہ توڑ سکتا اور تاوقتیکہ طلسم ٹوٹتا نہیں یہ چھوٹتی نہیں پھر کیا ضرورت تھی جو بغیر میری اطلاع یہ وہان گئی بران نے کہا کہ اے بادشاہ جیسا آپنے فرمایا سچ ہے میں اس سے بھی بدتر ہوں جیسا آپ کہتے ہیں لیکن خواجہ سلامت قید ہیں پاس فرہاد خانہ خراب کے تھے اور انکے قتل کا ڈھنڈھورا پٹ گیا تھا پھر اگر میں انکو چھڑانے نہ جاتی تو یہ قتل ہو جاتے کوکب نے کہا کہ انکی رہائی کی بھی جو کچھ تدبیر کی بہت اچھا کیا میں راضی ہوں اور خوش ہوتا مگر کیا میں مر گیا تھا یا میں تدبیر رہائی نہ کرسکتا تھا یا مجھ سے اجازت لیکر جانے میں کچھ برائی تھی بران نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ خواجہ کی ہر حال میں خبرداری کرنا اور انکی محافظ رہنا اسی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حکم کی پابندی کی گئی اور فرط الفت خواجہ سے مجکوتاب نہ رہی بے اختیار اٹھ دوڑی اچھا خطا ہوئی
معاف فرمائیے کوکب نے کہا کہ خیر وہ تو سب کچھ ہوگیا گذشتہ را صلوات لیکن اب جو تو آمادہ رزم
افراسیاب ہے تو کس بھروسے پر بران نے کہا کہ مین آپ کے فرمانے کے بموجب چلہ پورا کرآئی اور
تپلے روئین تن بناکر روانہ کرآئی کوکب ہنسا اور کہا یہ تپلے کیا مال ہین افراسیاب کی ایک اُف
مین جلجائینگے اے بران ابھی تو نے سحر افراسیاب کے دیکھے نہین مین ایک استاد نور افشان
سے پڑھا ہون اور وہ میرے استاد سے بھی پڑھا ہے اور چالیس استادون سے جو بڑے بڑے
نامی ساحر اس طلسم مین تھے اُنسے پڑھا ہے اور ایک ساحر حجرۂ باطن مین طلسم ہوش رُبا کے رہتا ہے کہ اُسنے
آجتک روے دنیا اور رخ شاہد گیتی کو نہ دیکھا ہے نہین سواے طبقہ زمین کے اور کہین اُسکا ٹھکانا نہین
سامری کو طفل مکتب سمجھتا ہے ۔ ایک سبق اُس سے میرا اُستاد نور افشان جادو رسالۂ نیرنگ سامری
کے پڑھا ہے اور اس پڑھنے پر میرے استاد کو بڑا ناز ہے کہ مین ملک اطلس گلگون پوش جادو شاگرد
اُستاد سامری سے سبق پڑھا ہون چنانچہ اسی ملک اطلس نے بارہ برس تک اپنی خدمت مین
افراسیاب کو رکھا اور سحر کی تعلیم دی جب اسکو یہ قدرت حاصل ہوئی ہے کہ آن واحد مین کتنی ہی
دور وہ جگہ کیون نہ ہو طلسم مین یہ پہونچ جاتا ہے اور ہمیشہ آئینۂ سحر مین رہتا ہے اور کوئی اُس کو دیکھتا
نہین اور ہر رنگ سے ہر جگہ ظاہر ہوتا ہے اور طلسم کی ہوا اسکی مطیع ہے کہین کوئی باتین کرے خبر اُسکو
پہونچتی ہے ساحرون کا خداوند ہے اُس ایسے شخص سے مقابلہ کرنے کی ہوس کرنا اسیب مشکل اور کار بسیت
دشوار یہ باتین سُنکر ملکہ نے اپنے ذہن کہا کہ ابھی کل تو انھون نے کہا تھا کہ تو چلہ پورا کرلے تو لڑنے
جانا آج ایسا کچھ یہ ڈراتے ہین نہین معلوم کیا سبب ہے کہ ملکہ نا کفتہ بھی ہرنی کہ ایسا نہ ہو افراسیاب سے انھون
نے میل کرلیا ہو اور دشمن عمر دیکھنی کلام کوکب سے گھبرایا کہ آج تو یہ شوکت افراسیاب
کی بیان کرکے جو میری طرف دار ملکہ بران ہے اسکو بھی ڈراتے ہین اور دل اُسکا توڑتے ہین بس
ایسا کچھ سمجھکر عمرو نے کہا کہ اے بادشاہ یون تو زمانا آپکا بجا ہے لیکن وہ مسخرا افراسیاب کیا کرسکتا ہے ای بایمان
خود اُٹھ آئینہ سحر اسطرح توڑ دون کہ سبکو حیرت ہوجاے اور اسکے ملک اطلس کیا بادہ ہستی اگر مین نے
رغبت ترک دہر جا ئز کر زیر زمین جاکر ٹکڑے ٹکڑے نہ اٹھایا تو کچھ کام ہی نہ کیا وہ حرامزادہ بھی کوئی کسا مر
غدار ہے پھر سامنے عمل عیاری کے کیا چل سکیگا اے بادشاہ حق حق ہی ہے اور ناحق ناحق باطل حق کے سامنے

بیٹ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہین ٹھہرتا ہمارے خدا نے فرمایا ہی کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا کوکب نے کہا کہ یہ امر آپنے اپنی نسبت جو فرمایا بہت صحیح اور درست ہی آپ ایسے ہی ہین لیکن یہ ناشدنی ابھی اس قابل نہین دیکھیے ابھی اسکے دلمین یہ خیال آیا ہی کہ مین افراسیاب سے ملگیا ہون کیون ای بران مین غدار ہون اور عہد شکن ہون بران نے لرز کر کہا ای بادشاہ بھلا میری مجال ہی جو آپ کو غدار کہون بادشاہ نے فرمایا کہ مین اس لیے ای عمرو یہ باتین کرتا ہون کہ اب بھی یہ غیرت کو کام مین لائے اور سحر و ساحری سیکھے ابھی ایک سوال مین کرتا ہون اسکا یہ جواب دے بھلا پل پیرزادان توڑنا پایا اور کوئی مرحلہ افراسیاب کا بنایا ہوا توڑنا تو بسیار دشوار ہی ابھی ایک دیوار بلور کی مین نے بنائی تھی اور ساری سپاہ اسیر تھا صرف اسی امتحان کے لیے کہ بران کو بڑا دعوی ہی دیکھون اس دیوار سے یہ کیونکر نکل سکتی ہی چنانچہ آپ تو اسکے پیچھے مین دبے ہوئے تھے انصاف سے فرمائیے کہ اس کی کیا حالت گذری اور کسی طرح اس جھگڑے سے اور دیوار بلورین سے نہ نکل سکی پھر مین آپ سے پوچھتا ہون کہ جب بڑے بڑے ساحران نامی مثل صورت نگار و مصور و صنعت و ابرق وغیرہ یہ چارون طرف سے میدان جنگ مین پھیرینگے اور آسمان فولاد کے بنائین گے اور مینھہ تیر دنکا برسائین گے اور شاہ جادوان آکر ایک آندھی پیدا کریگا کہ سیاہی اُس آندھی کی آسمان فولادی ہوگی اور ہوا کے جھونکے تیر قضا ہونگے اور بوندین دیو سیاہ ہونگی پھر وہ آندھی اسکو اُڑا کر ظلمات عدم اور قعر فنا مین لیجائیگی یا نہین یہ کیونکر دشمن کے آسمانون سے نکلجائیگی اور انکی زمین سحر پر ٹھہر کر پاؤن جمائیگی بس یہی ہوگا کہ لشکر سارا کام آئیگا اور یہ ذلت و خواری اُٹھائیگی اور سنو میری جان جب کسی کا کوئی گھر برباد کرنے جائیگا تو وہ کوئی دقیقہ کیا اُٹھا رکھے گا ابھی تک افراسیاب نے کوئی کمد ایسی نہین کی ہی کہ جس سے خواہ مخواہ یہی فتح چاہی ہو سہل انکاری سے لڑتا چلا آیا ہی اسوجہ سے مہرخ وغیرہ اسکے مقابلہ مین ٹھمی ہوئی ہین ورنہ تو یہ بھلی تھی اگر ایک اپنے طلسم کے کنوئین کو کھولدے قیامت آجائے ایک بار بادشاہ نے تہنائی طلسم کو بجوا دیا تھا اور تخت طلسمی پر چڑھکر سامنے آگیا تھا پھر سارا لشکر مہرخ کا بیہوش تھا بادشاہ نے خود ہی طرح دی اور سبکو ہوشیار کردیا ورنہ اُسی دن خاتمہ تھا کیون خواجہ آپکو یاد ہی عمرو نے کہا سچ ہی اسمین کچھ خلاف نہین اور واقعی بادشاہ طلسم سے سوائے طلسم کشا کے اور لوح کے بغیر کون لڑسکتا ہی کوکب نے جواب دیا کہ اب تم نے انصاف

نے کہا ہی عمرو اسی واسطے مین اس چھوکری کو نصیحتاً کہتا ہون کہ تیرا رتبہ ومرتبہ بیرے طلسم مین بہت
بڑا ہی کوئی اس سرزمین پر تجھسے نہین لڑ سکتا ہی اگر ہاتھ اپنے اونچے کردے تو ملازمان طلسم ہجوم پر
آفت ڈھادین لیکن غیر جگہ تو قوت بازو ہی کام آیگی کچھ شہزادی ہونا کام نہ آیگا بس غیر جگہ مثل ایک
ساحرہ کے ہی ہان ساحرہ جلیل القدر ہی کہ صاحب ملک ومال ہی بس اسی قدر رتبہ بڑا ہی کہ ایسا
مرتبہ ہو کہ جیسے بادشاہ طلسم یہ نہین ممکن چنانچہ اگر اتنے بڑے ساحر اور اُس کی فوج سے لڑنا منظور ہی تو
ان تیلون کے بنانے پر نازان نہ ہو سحر کو خوب زور دو اور متواتر چلہ کشی کرو مقامات عمدہ پہ جاؤ
چشمہ ہاے سامری وجمشید مین نہاؤ معبدگاہ سامری پر جاؤ گنبد سامری کی بھی زیارت کرو ہر چند
گنبد سامری تک جانا مشکل ہی مگر کیسا ہی مشکل کیون نہو سب آفتین جھیلو اور اس لائق ہو کہ
ہان اب ہم برابر کا مقابلہ افراسیاب سے کرسکین گے اسوقت ہم سحر مین اُسکے برابر ہین گو مرتبہ بادشاہت
طلسم اور ہی تاہم اتنا تو ہو کہ سحر مین اسکے ہمسر ہو جائین تو کہنے مین بات آئیگی کہ سحر مین تو ہمسری
کرگئی مگر رتبہ سلطنت طلسمی سے مجبور تھی عمرو نے کہا حضور نے جو کچھ فرمایا بجا ہی لیکن آپ اطمینان کامل
رکھیے انشاء اللہ سب آسان ہو جائیگا آپ نے سنا ہوگا کہ کئی لاکھ ساحر کشمیر وکاشغر وبنگالہ وانذر کوہ
وچاہ ماران ودام الجبال وعنظلی آباد مین جمع تھا مین نے سبکو دو روز کی لڑائی مین جانب ملک عدم بھیجا
دمامہ قطامہ نے بغیر لوح کا طلسم بنایا تھا پھر اُسکو بھی اس عبد ذلیل نے جہنم مین بھیجا یہان بھی انشاء اللہ
ایسا ہی ہوگا کوکب نے کہا یہ آپ نے سچ فرمایا مگر انکو تو یہی زیبا ہی جیسا مین نے کہا ہی اے عمرو
مجکو اپنی بات کا بہت بڑا خیال ہی انسان کو لڑائی کا بندوبست ضرور چاہیے تم بھی جو ان ساحرون
سے لڑے ہو گے تو تمھاری اعانت کے لیے حمزہ صاحبقران اور اُنکے سردار اور لاکھون آدمی ہونگے
اب سامنا اسطرح کا درپیش ہی کہ ہر وقت خیال رہتا ہی کہ ایسا نہو کوئی پیچ ہمارے طرفدارون
یعنی مہرخ وغیرہ پر پڑ جائے کہ اپنی بھی سبکی ہو کے لہذا اب مین نے اپنے فرزند ارجمند جمشید بن
کوکب کو بھی بلایا ہی کہ وہ ظلمات افراسیاب پر لشکر کشی کرکے گیا ہی اور مدت ہوئی کہ الجھین ملکون
مین لڑ رہا ہی پھر اب کیا ضرورت ہی کہ اطراف طلسم مین لڑے بادشاہ طلسم ہی سے کیون نہ آکر لڑے اگر
اُسکو قتل کیا تو سب ملک پایا غرض وہ بھی آئیگا اور مین ان کو ہدایت کرتا ہون کہ اب ایک پہاڑ پر جائین
کہ نام اُسکا کوہ درخشان ہی روز وہان چاند نیکر صبح ساری آیا کرتی ہی غریبون اور وہان کے چلہ کشون کی فریاد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سنتی ہی اور جو مراد مانگو ملتی ہی اور سحر جو وہان بیٹھ کر پڑھو روح سامری اُس سحر کے شریک حال رہتی ہی
اور جہان اُس سحر کو پڑھو روح سامری آ کر مدد کرتی ہی چنانچہ وہان جا کر یہ چلہ کشی کرے اور ہر شب
وہان جا یا کرے ذکو سم کر اپنے ملک مین نامی اور نامور ساحر جو اُسکے ملازم نہین ہین اور رئیس قوم اور
اپنے گھر سے مرفہ الحال ہین اور شوق کی راہ سے سحر سیکھا ہی اور خوب کرتے ہین اُنکو جمع کرے اور مین بھی
اپنے طلسم کے تحفہ بہت کچھ نکالونگا اور اس ملکہ کو دونگا اور میرا ارادہ ہی کہ اسی چھوکری کو اس مغرور
سرکش افراسیاب سے لڑاؤن آپ کم اُسکے مقابلہ مین جاؤن اور اے عمرو ایک میرا دوست ہی کہ وہ
بیابان گلریز مین رہتا ہی نام اُسکا معمار قدرت ہی ایسا ساحر ہی کہ ساحران جہان اسکا نام لیکر
سحر کرتے ہین اور وہ سحر سے قلعہ ایسا بناتا ہی کہ کیسا ہی زبردست ساحر ہو مگر وہ قلعہ فتح نہین کر سکتا
ہی چنانچہ وہ ساحر بیابان گلریز کا جو مالک ہی جہاندار قدرت شاہ جادو اُسکا ملازم اور سردار نہین
سے ہی اور جہاندار قدرت اس بیابان کا بجائے خود حاکم ہی نہ مجکو خراج و باج دیتا ہی نہ افراسیاب
کو اور باعث اسکا یہ ہی کہ وہ بیابان داخل طلسم ہوشربا ہی لیکن بہت سے سردار ایسے ہین کہ وہ
رفیق اور جان نثار لاچین تاجدار بادشاہ سابق طلسم ہوشربا کے ہین پس جب لاچین قید
ہوا تو وہ اپنے مالک مین خود حاکم بن بیٹھے اور کسی طرح اُنھون نے اطاعت اس نمک حرام افراسیاب
کی نفرمائی اور افراسیاب بھی خاموش ہو رہا اس سبب سے کہ طلسم مین ان لوگون کے ساتھ لڑنے
مین قتل اور خونریزی حد سے زیادہ ہوگی اور انہین بعض مالک تحفہ جات طلسمی ہین اور بعض
کوہستان طلسم کے بادشاہون اور استادان زمانہ سے تعلق رکھتے ہین پھر کیا ضرور ہی کہ ایسے شخصون
سے بگاڑ کیا جائے ایسا نہو کہ وہ سب قوت پا کر اپنے بادشاہ کو رہا کر لین تو سب محنت برباد ہو جائے
غرض اب مین معمار کو نامہ لکھتا ہون کہ آکر ایک قلعہ سامنے قلعہ طلسمی کے یعنی شہر ناپرسان کے
بنائے اور اُس قلعہ مین سارا لشکر مہرخ کا مقیم ہو بر وقت جنگ و جدال کے باہر آیا کرے اسمین فائدہ
یہ ہی کہ افراسیاب کا پنجہ کسیوقت بھی لشکر مہرخ پر قابض نہو سکے ابھی تو ہیچ میدان مین لشکر اُترا
ہوا ہی سبطرح کے ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہی اور اگر معمار ہمارا شریک حال ہوگا تو بہت بڑا فائدہ ہی اے
عمرو سات شہزادے حقدار بیابان گلزار کی سلطنت کے قید مین افراسیاب کئے ہین کہ وہ بیچارے
نوجوان ہفت ملک کی سلطنت کرتے لاچین کے ساتھ قید ہوگئے مین نے اتنا سنا ہی کہ دریا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لنیل پر قید ہین اور ایک دروازہ بیابان گلریزکا دریائے نیل کی طرف ہی کہ اُسکو بادشاہ طلسم ہوشربا
نے بند کرا دیا ہی اور دوسرا راستہ ہوش رُبا کے اندر سے ہی وہ کھلا رکھا ہی مگر سرحد پر بڑے بڑے ساحر نامی
مقرر ہین میرے طلسم سے راستہ نہین ہی لیکن ایک راہ ہی کہ اُس کو راہ نہ کہنا چاہیے کیونکہ وہ راہ
بالکل بند ہی اسلیے بند ہی کہ اس طرف طلسم نور افشان ہی ایسا نہ ہو کہ کوئی وہان سے آکر ملک مین
فساد برپا کرے بس زنجیر آتش دور تک یعنی جہان تک میرے طلسم کی سرحد ہی کھنچی ہی اُس زنجیر
کو نہ کوئی توڑ سکتا ہی نہ کھول سکتا ہی نہ اُترکر جا سکتا ہی لیکن عمار کو جو مین بلاؤنگا وہ اپنے بادشاہ
سے پوچھکر میری ملاقات کو آیا کرتا ہی تو پھیر کھاکر کوہستان کی راہ سے میری پشت طلسم سے اُس طلسم
مین داخل ہوتا ہی پس اے بران میرے کہنے پر عمل کرنا خبردار ابھی کوئی غفلت و نادانی مین قدم وھرنا
اور جلدی اس کام مین نہ کرنا یہ لڑائی شاہان طلسم کی ہی روباہ کے شکار مین شیر کے شکار کا سامان کرنا
ہوتا ہی دشت عجلت مین سرگشتہ نہ پھرنا یہ تو شاہ جادوان ہی اگر کوئی ادنی دشمن ہوتا تو اُسکو سرا سمجھنا
کا رخردمندی تھا بران نے کہا اے بدر والاقدر ابھی تو مین ایک حیلہ کرکے تھکی ہوئی خستہ اور شکستہ
آئی ہون ابھی تو مجھسے کوہ زرفشان پر نجایا جائیگا کوکب نے کہا دیکھیے مزاج ایسا عیش دوست ہو گیا ہی کہ
تکلیف کسی طرح کی دل گوارا نہین کرتا پھر وہ تکلیف شاقہ یعنی مقابلہ دشمن کی کس طرح اُٹھیگی اور اس بہتان
طعنہ حریفان کی طبیعت کب متحمل ہوگی اچھا دو چار روز ٹھہر کر اپنے مقام پر بالشکر خواجہ مین شراب پیو
راحت کرو سیر و تماشا دیکھکر دل بہلاؤ پھر وہان جانا اور جو مین نے کہا ہی عمل مین لانا اور مین بھی
تدبیر مین جاتا ہون انشو بدولت خواجہ سلامت کے افراسیاب سے اور ہمسے بگڑی ہی لو خدا حافظ
و ناصر اتنا بادشاہ کے منھ سے نکلتے ہی آواز تڑاقے کی آئی آنکھ بند ہو گئی اب جو دیکھا نہ وہ دیوار تھی نہ باغ
تھا نہ بنگلہ تھا مگر عمرو کو ایک کارخانۂ عجیب و غریب اور نظر آیا یعنی اُسنے دیکھا کہ وہ چار دیوارین بلور کی جو
گرین تو ایک طرف کی دیوار کے غائب ہونے سے ایک باغ دلپذیر اور بے نظیر نظر آیا کہ ہر برگ اُسکا جادو
تھا ہر پھل اُسکا خوبرو تھا لطافت وہانکی نہرون پر صدقے تھی ہوا دہان کی نسیم پر نثار تھی کیا کہون کہ
کیسی بہار تھی دوسری طرف کی دیوار جو غائب ہوئی تو ایک پہاڑ لاجورد کا دکھائی دیا کہ ایسا پہاڑ بہار دار
روح فرہاد جسے دیکھکر بیقرار کوہ لاجوردی آسمان اُسپر نثار کبھی خواجہ کی نگاہ سے نہ گذرا تھا طرح طرح کے گل اُسپر
کھلے تھے اور چشمہ لبسان چشمۂ آفتاب لہرین لیتے تھے جھرنا جھرتا تھا اور نہر اُسکا دامن اُس پہاڑ مین بنے تھے اور

ہر در میں اُس کے ایک پریزاد حور تمکین مہر جبین ہزاران ناز و انداز استادہ تھی اُنکی صورت زیبا اگر دیکھے شیرین فرہاد وار پتھر سے سر ٹکرائے تیشۂ عشق سر میں مار کر مرجائے کوئی نازکبدن کوئی حور پیکر کوئی لالہ فام کوئی سبزہ رنگ اور کوئی حیرت سے انگشت بدندان کوئی پاے نازک کو دوسری ران پر رکھے ہوے ایک پانوں سے استادہ واقعی باغ خوبی کی سرو روان کوئی ناز سے پائنچے کا ائی پر ڈالے کوئی پائجامے کو چھوڑے بیٹھے نکالے کوئی چار سو حیرت سے نگران کوئی چھڑی ہاتھ میں لیے ادھر اُدھر خرامان کوئی تصویر کی صورت اُس در کے چوکھٹے میں جڑی ہوئی یون بے حس و حرکت کھڑی ہوئی غرض ہر ایک صورت میں لاثانی اُٹھتی جوانی کہ ابیات

آنکھیں وہ جس سے کہ آہوے ختن آنکھ چرائے ۔ باغ میں نرگس بیمار کو سکتا ہو جائے
وصف بینی سے ہر اک نم ہی کہ دم ناک میں آئے ۔ کوئی گر ناک بھی رگڑے تو نہ وہ پاس پھٹکے
بلبلیں دیکھ لیں تو دور ہوں گلزاروں سے ۔ خار گذرے انھیں اُن پھولوں سے رخساروں سے

تیسری طرف کی دیوار جو غائب ہوئی تو بیابان سبزہ زار پر بہار دکھائی دیا کہ اُسی بیابان میں خضر کا مسکن تھا گویا وادی ایمن تھا گلہاے رنگین سے سراسر نگار خانہ چین تھا گویا خاتم دشت پر جڑا ہوا نگین تھا چوتھی طرف جو دیوار غائب ہوئی تو ایک دریاے زخار کو موجزن پایا کہ کنارے کنارے اُسکے بحر افسون کے ہزاروں تختہ نافرمان کے کھلے تھے اور جہانتک سیاح چشم سیار ہوتا تھا وہی چمن کھلا نظر آتا تھا اور دریا موجیں مارتا تھا رفتار معشوق کو شرماتا تھا خواجہ اس عجائبات کو دیکھکر دنگ بلسان تصویر سکتے کے رنگ تھے کہ یکایک آواز تراقے کی آئی اور ایک جانب سے زمین شق ہو کر پانچ کشتیاں از خود نکلیں کہ تورہ پوش بادلے کے اُنپر پڑے ہوئے تھے آواز آئی کہ خواجہ سلامت یہ کشتیاں قسم ہے سامری جمشید کی کہ آپ کے لائق نہیں اُسوقت جمشید سامری کے خزانہ پر مجکو دسترس بھی نہیں ہے آپ دل میں رنجیدہ نہو جیے گا ان کشتیوں کو قبول فرمایئے اور رکھو لیے عمرو نے بخوشی خاطر اُنکو کھولا بائیس توڑے اشرفیوں کے اُنمیں رکھے دیکھے پس آواز آئی کہ ان اشرفیونکو بھلا آپ کیا کیجیے گا آپ کے قابل کہاں ہیں مگر غربا کو تقسیم کر دیجیے گا عمرو نے جواب دیا کہ شاہ کوکب واقعی ایسا عالی حوصلہ بادشاہ ہے میرے تو لائق ہیں لیکن اسکے دینے کے لائق نہیں ہے جب ہی اسقدر عجز و نیاز میں مبالغہ ہے حساب دوستان در دل ہیں نے بخوشی خاطر قبول کیں خداتعالی عمر و دولت ایسے بادشاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عالی حوصلہ کی زیادہ کرے بڑا صاحب جود و کرم ہی اور سوا اسکے ہمارے اور آپ بادشاہ کے
یکجائی اور یگانگت کا طور ہی کچھ مضائقہ نہین وہ جو عنایت فرمائین ہمکو منظور ہی یا زندہ اور صحبت باقی
آج اگر قلیل انھون نے دیا ہی تو کل کثیر عنایت فرماینگے کچھ آج ہی پر تھوڑی موقوف ہی اُنسے تو ملتا ہی
رہیگا سال کے تین سو ساٹھ دن ہین پھر سمجھ لیا جائیگا یہ کہکر اُن توڑون کو نذر زنبیل کیا اور ملکہ بران کو
ہمراہ لیکر ایک درہ مین کوہ کے آیا اور وہان زنبیل سے فرش نکالکر بچھایا شراب کباب مہیا کیا اور مصروف
میخواری یہ دونون ہوئے انکو تو اس حال مین چھوڑیے اب حال جنگ و جدال ملکہ مہرخ فرخ فال
اور سفاک بد اعمال سنیے کہ یہ دونون لشکر مقابل مین آچکے ہین مبارزان میدان دلاوری و نبرد
آزمایان عرصہ شجاعت گستری اسطرح توسن قلم جنگاہ قرطاس مین جولان فرماتے ہین کہ جب مہرخ دلاور مقابل
لشکر سفاک بد اختر پہونچی بجلیان گرکر آڑ جھاڑیون کی دفع ہوئی ابر سحر برسے گرد و غبار بیٹھا
صف آرائی ہوئی نقیب و چاؤش کڑکا کہکر کنارے ہوئے اسوقت اول سفاک اژدر پر چڑھکر
مقابل لشکر مہرخ آئی اور پکاری کہ ای لشکریان مکرام مجکو کچھ تمسے عداوت نہین اور نہ کسیطرح کا تم
لوگون سے سروکار ہی صرف اسواسطے چڑھ آئی ہون کہ چالاک بن عمرو نے میری خواہر خاص مار کا کل سیاہ
کو ناحق مار ڈالا ہی بس تم اُس میرے گنہگار کو گرفتار کرکے میرے حوالہ کردو ورنہ میرے حوالہ نکرو تو اپنے لشکر سے
نکالدو مین خود اُسکو پکڑ لونگی اور اگر ایسا نکروگے تو تمھارے لشکر کو غارت کردونگی اگر اپنی بہتری چاہتے ہو اور خیریت
تمھین منظور ہی تو میرے کہنے پر عمل کرو مہرخ نے اسکے جواب مین پکار کر کہا کہ تمھاری عقل زائل ہوگئی ہی جو تم
اسطرح کی گفتگو کرنے کو میرے سامنے آئی ہو اپنے ہوش کی خبر لو کچھ سودا ہوگیا ہی تم مجھسے دشمنی کروگی تو کیا کر لوگی
اور دوستی کروگی تو کیا سرفراز کروگی اگر تمکو لڑنا منظور ہی تو تاخیر نہ کرو یہان تمسے کون کمی کرتا ہی دیوانہ پن کی
باتین نکرو بھلا مجھسے کیونکر ہوگا کہ چالاک بن عمرو کو تمھارے حوالہ کردون بس اب خبردار زبان ناپاک
سے اپنے نام بہتر مہتران و بہتر بہتران چالاک عالیشان کا نہ لینا جو کچھ تمسے ہوسکے قصور و کوتاہی نہ کرو مین
دیکھون تو کہ تم کیسی ساحرہ ہو اور کیا میرے واسطے کرتی ہو سفاک ان کلمات کو سنکر برہم ہوئی اور اپنے لشکر
کی طرف پھری صف لشکر مین جاکر سپہ سالار لشکر ہرمز جادو کو حکم دیا کہ ہان جنگ آغاز کرو وہ کرتب سحر کو نظر اکر
میدان مین آیا ادھر سے بھی ایک ساحر نے نکلکر سامنا کیا لیکن ہرمز نے ایک تیغہ سحر ایسا اسکے مارا کہ وہ بیچارہ
دو ٹکڑے ہوا اُسوقت مہرخ نے ایک نارنج سحر کا تخت پر کھڑے ہوکر جانب سفاک جادو پھینکا اُسنے نارنج

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آتے دیکھکر ایک تمغ مارا کہ نائچ مہرخ تو زمین مین گر کر بسمر ہوگیا اور تمغ مہرخ بیکار گیا مہرخ نے بھی رد سحر
کیا اور ایک تیر کمان مین کھکر مارا کہ سفاک نے آگے بڑھکر دستک دی کہ پنجۂ فولادی لیے پیدا ہوا اور اُسنے
تیر سحر بھی کاٹ دیا اُسوقت سفاک نے پکار کر کہا اے مہرخ دیکھ تو مین کیسی بلا تجھ نازل کرتی ہون میرے
ہاتھ سے بچکر جانا محال ہے اپنے تیر کا جواب دیکھ کہ کیا دیتی ہون اب تجھسے دیر تک کون لڑیگا اور تماشہ
دیکھا کرے قضا ہی تیری آگئی ہے تو مین کیا کرون یہ کہکر ایک تختی فولاد کی اپنی جھولی سے سحر کی نکالی کہ
وہ مشبک تھی مثل پارہ کے آہن جنتری کے تھی پس اُس تختی کو اُسنے زمین پر پھینکدیا اور ایک نارنج نکالکر سحر پڑھ
دم کر کے اُس تختی پر مارا کہ وہ نارنج شق ہوا پس یکایک وہ تختی غائب ہوئی اور بجاے اُسکے ایک
دیوار فولادی مشبک یعنی سوراخ دار پیدا ہو کر مابین لشکر مہرخ و سفاک حائل ہوگئی جہانتک نگاہ کام
کرتی تھی وہی دیوار نظر آتی تھی لشکر سفاک بے ایمان زیر دیوار اس طرف کو پوشیدہ ہوا پس اُس دیوار کے
سوراخون مین یکایک ہوا ابھری اور آواز سائین سائین کی پیدا ہوئی پھر ہر روزن مین سے تیر آنے لگے
اور لشکر مہرخ مین گرنے لگے گویا کمانداروہر نے سحر کی آڑ مین شکار کھیلنا شروع کیا تھا دیوار تھی یا تفنگ خانہ
زمانہ تھا نہین نہین آسمان سحر کا برج قوس تھا یا ترک زمانہ نے تیر اجل کا ان بیچارون کو نشانہ بنایا تھا
دیوار نہ تھی ملک عدم کی حد کھنچی تھی اُدھر سے اجل صورت خدنگ بنکر آتی تھی اور سینۂ بکینۂ
لشکریان مہرخ کے پار ہوتی تھی کچھ ہی دیر مین لشکر مین ہلچل پڑگئی آفت برپا ہوئی ہزار ہا ساحر
نشانۂ تیر سحر ہوا اس لشکر کے تیار ہونے سے ایسی ہلچل پڑی تھی کہ لشکر بران جو قریب تر اس
لشکر کے آگیا تھا اسمین بھی غلغلہ برپا ہوا اور بنا بر احتیاط وہ لشکر بھی طیار ہو گیا اور چند بادشاہان
ور بند طائرا اپنے اڑا کر اس ہنگامہ کے دیکھنے کو یہان آگئے اور حسب اتفاق ملکہ مجلس جادو بھی
مع اپنی ماں کے تلاش بران مین یہان آئی تھی وہ بھی آکر اس جنگ کو دیکھنے لگی اور اُن سب نے
دیکھا کہ تیر اُس دیوار سے نکلکر سپر ہن سحر کی توڑتے ہین اور ایک ایک تیر چالیس چالیس ساحرون کے
سینہ توڑتا ہے اور اب دریا کی طرح روے ہوا پر تیر موج مار رہے ہین ہیتہ زمین پر تیرون کا برس
رہا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمانے مین ہوا چلنے کے بدلے تیر ہی چلتے ہین بدے ہوا پر عقاب سے مملو ہے دنیا
نے اُڑجانے کے لیے پر نکالے ہین اسقدر حادثات بھی عالم مین نہ پیدا ہوتے ہونگے جسقدر کہ تیر اس
لشکر مین بھرے ہین مہرخ و بہار و مخمور پنجہ سحر کے پیدا کر کے قراولیون سے تیرون کو گھٹواتی ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سپر بن سحر کی آڑ کیے ہین لشکر سب برباد ہو رہا ہے کوئی تیر نشانہ پر نشانہ بنکر پڑا ہے کسی کے تیر جگر کے پار ہوا ہے کوئی لاشہ پڑا ہے کوئی زخمی سسک رہا ہے گویا پیر زال دنیا کے ارمان دلی آج ہی تو نکلے ہین کہ کیسے کیسے نوجوان نشانہ تیر اجل بنے خاک وخون مین لوٹ رہے ہین یہ حال دیکھکر مجلس نے کہا کہ اماجان آپ کو کوئی ایسا سحر یاد نہین ہے کہ جس سے یہ دیوار سفاک کے سحر کی ٹوٹ جائے ہماے جادو نے کہا بیٹا قصۂ زمین بر سر زمین یہ ساحرہ سرحد دار طلسم ہوش ربا ہے تحفۂ طلسم سے اُسنے کام لیا ہے ہم اُسکا کیا کر سکتے ہین اور علاوہ اُسکے ہم تابع ملکہ بران ہین اگر اسوقت ہم لڑین تو ہمارے ساتھ ناظمان طلسم بھی لڑینگے پھر ایسا ہو کہ لشکر ملکہ بران کا ہماری فرات سے برباد جائے اور ہم پر الزام آئے ہان اگر مہرخ بھاگ کر ہمارے لشکر مین چلی آئیگی تو اُسوقت اُسکی حمایت بیشک کرینگے کہ اُسکو قتل ہونے دینگے اور بناچاری لڑینگے کہ یہی حکم ملکہ بران کا ہے کہ لشکر مہرخ کی ہر شخص ہمارے طلسم کا حمایت کرے یہان تو یہ باتین تھین وہان تیرون نے لشکریان مہرخ کا دم بند کیا نفس در قفس بجیدہ ہزار ہا کے سینہ کو توڑا اب وہ زمانہ آیا کہ یقین تھا بھگدڑ لشکر مین پڑے اور کوئی میدان مین ثابت قدم نہ رہے ابیات

تو اسدم وہ سب بانی دشمنی
رواں تھا بہم تیر کے بعد تیر
دل اہل دل سے نکلتی تھی آہ
لگانے لگے فوج غازی پہ تیر

لکھا ہے کہ جب مہرخ شیر زور
قیامت کی تھی محو تیر افگنی
ہدف سے کمان تا نہ تھی ایسی راہ
یہ جانو کہ ہم سب ہوئے اب تباہ
جمے تھے دلاور لیسان جھار

بڑھی جانب لشکر مکر و زور
کمانون سے تا صف فتح قدیر
جُڑے تیر تھے مثل تیر نگاہ
بڑھی فوج ساحر سراپا شریر
خدا کی تھا رحمت کا بس انتظار

جب لشکر ظفر پیکر مہرخ ناموس پناہ و برباد ہونے لگا اور آگے کی صف ٹوٹ گئی اب لوگ پیچھے ہٹنے لگے اُسوقت مہرخ نے تاج سر سے اُتار کر طرف کعبہ کے رخ کیا اور درگاہ بے نیاز مین محتاج ہو کر پکاری کہ اے احکم الحاکمین و یا غیاث المستغیثین تو نے مجکو سلطان کیا ہے تو نے ہی جاہ و حشمت کا سامان دیا ہے اے رب اکرم ابیات

بڑا تو نے ہمپر احسان کیا
دکھائی ہمین جسنے راہ امان
ترے عون یاری سے منصور ہین

تجھی نے عطا کین یہ ہمکو نعم
کہ کافر سے ہم کو مسلمان کیا
ہوئی دور ہمسے بدی اور ستم
بلائین جو ہین سب اب دور ہون

تو ہی ہے سزا وار حمد اتم
محمد سا ہم کو دیا پیشوا
ترے رحم سے ہین ہدایت پہ ہم
اے کریم حکم دے فتح غیبی کو کہ یہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کافران بیحیا ہمارے ہاتھ سے مثل کاخ شکستہ منہزم او رمنعدم ہون یہ دعا اُس کی درگاہ خدا مین قبول ہوئی یکایک بونڈا گرد کا ایک طرف سے صحرا مین پیدا ہوا اور غور سے جو دیکھا تو مہتر مہتران وبہتر بہتران فرزند رشید ریش تراشندۂ کافران وسر برندۂ جادوگران قتل کفار مین نہایت سفاک مہتر چالاک بانہ ہاے عیاری سے آراستہ پیدا ہوا اور اُسنے دیکھا کہ لشکر حمزہ تباہ وبرباد ہو رہا ہے بس اُسنے بیضۂ عقاب جمشیدی کو کہ جو مار کاکل سیاہ کو مارکر اسنے لیا ہے اور زبانی اس تعبہ کے وصف تو اس بیضہ کا سُن چکا تھا ہی بہت جلد کمر سے نکالا اور غور کر کے دیکھا تو اسپر بخط طلائی یہ لکھا ہوا بھی پایا کہ خواہ جمشید پرست ہو یا لقا پرست یا خداے نادیدہ کا پوجنے والا مسلمان ہو یا کہ افراسیاب کی پرستش کرتا ہو کوئی ہو اس بیضہ کو کسی لشکر پر گو وہ کیسا ہی زبردست لشکر اور مالک اُسکا کیسا ہی بہتر اور زبردست ہو یہ مارے تو وہ لشکر سب غارت اور تباہ ہو جاے گا اسمین چاہے ساحر ہو یا غیر ساحر کوئی کیون نہو ہلاک اور برباد ہو جائیگا اور اس بیضہ کے سامنے طاقت وقوت اُس کا کچھ پر وبال نہ نکال سکیگا سواے ہلاک ہونے کے کچھ بن نہ آئیگا لیکن اس بیضہ کو مارکر لشکر حریف پر آپ بھاگ جائے اور اگر انگشتری سامری و جمشید بھی اپنے پاس رکھتا ہو تو کچھ بھاگ جانے کی ضرورت نہین صاحب فوج کیسا ہی صاحب قوت ہوگا مگر اُس شخص سے مقابلہ نہ کرسکیگا جس کے پاس انگشتری ہوگی اس مضمون کو دیکھکر چالاک نے دلمین کہا کہ ایک انگوٹھی تو مجکو امیر کشورگیر نے عنایت فرمائی ہے بھلا وہ سامری کو کیا جانین لیکن ایک اور انگوٹھی بروقت ملاقات ملکہ بہار کے لشکر اسلام مین تونے پائی تھی اسکو تو دیکھ کہ وہ کیسی ہے بس اُسنے اپنے ہاتھ کی انگوٹھی کو اتار کر دیکھا تو ایک انگوٹھی مین کچھ لکیرین سی بنی ہوئی نظر آئین خیال کیا کہ یہی حال جب بھی ہوا تھا کہ لکیرین اُس انگوٹھی کی دکھائی دین یقین مگر پڑھی نہ گئی یقین اے چالاک اب بیضہ کو اس سے ملا کر دیکھ غرض اُسنے بیضہ کا عکس اُس انگوٹھی پر ڈالا تو اسمین یہ لکھا ہوا ظاہر ہوا کہ جسکے پاس بیضۂ عقاب جمشیدی ہو بس اسکو چاہیے کہ اس انگوٹھی کو پہنکر جسطرف کے ہاتھ مین انگوٹھی پہنے ہو اُسی طرف کے ہاتھ مین بیضہ لے اور لشکر دشمن پر مارے پھر تماشا دیکھے کہ اس بیضہ نے کیا کام کیا اور یہ انگوٹھی پھر بھی کام آئیگی برباد نہ کرے غرض چالاک اس مضمون سے آگاہ ہو کر بہت شاد کام ہوا اور شاداں و فرحاں آگے گام زن ہوا اُدھر تو یہ بیضہ لیکر چلا وہان عمرو اور برآن درہ کوہ مین بیٹھے تھے رب بی بے بخف

اور کھانا دونون نے نوش کیا تھا اور خواجہ نے چاہا تھا کہ کچھ گا کر ملکہ کا دل بہلاوے کہ یکایک ایک آواز آئی کہ خواجہ تم ہمارے گلزار پر بہار سے کیون چلے آئے آؤ یہین آکر بیٹھو یہ سنکر عمرو نے ادھر اُدھر جو دیکھا تو وہی سامان جو دیوار بلور کے گرنے سے چارطرف دکھلائی دیا تھا یعنی باغ اور پہاڑ اور دریا اور صحرا وہی دکھائی دیا خواجہ اور بہران بے ختیار اُٹھکر اُسی باغ دلپذیر مین داخل ہوئے آگے بڑھکر ایک بارہ دری سراسر جواہر جڑی آراستگی مین سر بسر بنی ہوئی نظر پڑی اندر اُسکے فرش و کرسی و تخت آراستہ تھے اور شاہ کوکب تخت فیروزہ فام پر جلوہ فرما خواجہ نے تسلیم کی اور ملکہ و خواجہ حسب ایما شاہ کرسی پر متمکن ہوئے عمرو نے جسارت کرکے کہا ای بادشاہ آپ تو ہمسے رخصت ہوکر کچھ تدبیر کو گئے تھے اب یہان کیونکر تشریف لائے بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک سر ہزار سودا کیونکر جاتا اب دیکھو تمھین حال اسکا واضح ہوا جاتا ہی یہ فرما ہی رہا تھا کہ دفعتہً آواز مہیب آئی عمرو اور ملکہ آواز کی طرف دیکھنے لگے وہم اُنکو ایسا ہوا کہ اُنکو پنجہ دکھائی دیا کہ ایک ہتھیلی زندلیفت کی وہ پنجہ ہی اور اُس ہتھیلی پر بخط طلسمی بطور نقش کے کچھ لکیرین بنی ہین بس بادشاہ نے وہ ہتھیلی ہاتھ مین لی وہم خواجہ اور ملکہ کا مٹ گیا دیکھا تو پنجہ وغیرہ کوئی نہین ہی بادشاہ بیٹھا ہی مگر رنگ رخسار بادشاہ زرد ہی چہرہ پر فکر و تردد کی گرد ہی خون جسم مبارک کا خشک معلوم ہوتا ہی بہران نے کھڑے ہوکر بعد ادب اسطرح عرض کیا کہ **ابیات**

قربان تو صد جہان جہالنست	ای جان جہان آفرینش	حرفے ز کمال تو نیاید
در وہم و گمان آفرینش	بر خاطر روشن تو روشن	اسرار نہان آفرینش
انوار تجلی تو ظاہر	بر دیدہ وران آفرینش	ای شہنشاہ عالی پایگاہ چشم زخم

زمانہ آپ سے دور رہے اسوقت مزاج ہمایون کو مبتلائے فکر و تردد پاتی ہون گل رخسار جناب کو صرصر الم سے ملول و پژمردہ نظر کرتی ہون کیا اسکا سبب ہی اور باعث اضطراب کہ انجام اسکا سوائے صواب کے اور کچھ نہو کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ مین فکر مین اپنی جا ناچاہتا تھا کہ یکایک پیرون نے سحر کے خبر مجکو دی کہ لشکر مہرخ تباہ ہوا دیوار سحر نے اُنکو بے پشتیبان بنا یا ہی ستون دروقوت کو اُسکے گرایا ہی چنانچہ ابھی بھی پنجہ وہم آیا تھا تو یہی خبر لایا تھا کہ سفاک جادو مادر زنبور جادو کو ایک تختی تحفہ جات طلسمی سے ہاتھ آئی تھی اور اُسپر اُسکو بڑا ناز تھا پس اُس تختی کو اُسنے آکر دیوار شبکہ دار فولادی بنائی ہی اور تیر ستم برساکر سارا لشکر مہرخ کا غربال کردیا ہی بھگدڑ پڑا جاہتی ہی مہرخ ہی ایسی لاوہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جواتبک اُسی میدان باران تیر مین استادہ ہی اور دعا کر رہی ہی چنانچہ مجھکو فکر ہی کہ اُسکی دفع کی تدبیر
کرون عمرو نے یہ ماجرا سُنکر ملکہ بران سے کہا کہ ای ملکہ ہمارے لشکر کے متصل تمھارے ناظمون کا
بھی لشکر اُترا ہوا ہی پس وہ لشکر مدد نہین کرتا ہی بران نے کہا خواجہ وہ سب میرے حکم کے منتظر ہونگے
کہ ملکہ اگر حکم دے تو ہم لڑین عمرو نے کوکب سے اُس وقت عرض کی کہ ای بادشاہ پھر آپ ہی کچھ
تدبیر برائے خدا تعالی جلد فرمائیے کوکب نے ہنسکر کہا بی بران صاحب آپ کے لشکر مین
کہ جسکے بھروسے پر آپ شاہ ساحران سے لڑنے چلین تھین کوئی ایسا ساحر ہی کہ جو اس دیوار کو غارت
کردے ملکہ بران کو بھی اُسوقت پسینا آگیا اور کچھ تو براہ ادب نہ کہہ سکی مگر مُنھ لال کرکے اتنا کہا
کہ حضور آپ کچھ تدبیر درباب دفع دیوار نہ فرمائین مین خود جاکر اُسکو توڑتی ہون کوکب نے کہا خواجہ
دیکھیے انکی یہ سمجھ ہی کہ ذرہ سی بات مین غصہ آگیا بران نے کہا ہان وہ بات ہی کیا ہی مین جاکر ٹکڑے پارہ کر دونگی یا تو مین
نے اُس دیوار کو گرا دیا یا کاخ جسم و جان کو اپنے برباد کرا دیا کوکب نے کہا تمام عمر تو تمنے عیش و
عشرت مین سب سحر اپنے برباد کیے اور غارت کر دیے اب یہ حوصلہ ہی تم یہ نجانتی تھین کہ بموجب
مصرع جنکے رتبے ہین سوا انکو سوا مشکل ہی ؁ مین بادشاہزادی ہون کبھی تو میرے ملک پر کوئی چڑھ
آئیگا یا ہمکو کسی ملک پر چڑھائی کرنی ہوگی پھر ہمکو اپنے رتبہ کے موافق سحر کرنا ہونگے اب جہالت کو
کام نہ فرماؤ اور چالیس روز کوہ زرخشان پر جاکر سحر کو تیار کر لو پھر مجال کسی ساحر کی نہوگی جو تمسے
مقابلہ کرے یہ کہکر کوکب نے ایک دستک جو دی تو ساٹھ پری زادان در در گوش مرصع پوش مہ جبین حور
تمکین حسن مین نگین مہ پارہ دلربا جنکی ایک غمزہ جان ستان پر جان عشاق قربان حاکم کشور حسن و
جمال و والی اقلیم خوبی و کمال ایک تخت الماس کا ندھے پر اُٹھائے سامنے حاضر ہوئین بادشاہ اُس
تخت کو دیکھ کر اپنے مقام پر سے اُٹھا اور ڈنڈوت کرنے لگا اُس تخت پر ایک کتاب رکھی ہوئی تھی
بادشاہ نے ڈنڈوت کرکے وہ کتاب اُٹھائی کچھ اسباب ساحری بھی اُس تخت پر تھا اُسکو بھی قبضہ مین کیا
اور کتاب پر غلاف زر بفتی پڑھے تھے سراسر جواہر دوز بنے تھا لعل اُس کو دور کرکے کتاب کو کھولا اور کہا
خواجہ یہ کتاب ہمارے پیر اور بزرگون کے وقت سے چلی آتی ہی جتنے عمدہ سحر اگلے ساحران نامی کے کیے
ہوتے ہین اسمین لکھے ہین مین اسکو دیکھتا ہون اور ایک نقش اسمین سے نکالکر لکھتا ہون کہ وہ دیوار
غارت کر دیگا اور اِسی کتاب مین حال بھی جو کچھ گذرتا ہی معلوم ہوتا ہی بس حال جنگ مہرخ و سفاک بھی

دیکھتا جاؤنگا یہ کہکر مشغول کتاب بینی ہوا یہ تو کتاب دیکھنے لگا ادھر چالاک جو انگشتری جمشیدی اور سفیہ جمشیدی لیکر بڑھا قریب دیوار پہونچکر نعرہ زن ہوا کہ باش او قحبہ بدکار و ناہنجار پلید و بیباک ساحرہ سفاک وائے تیرہ سران وخیرہ روزگاران ساحران غدار کیون تمھاری شامت آئی ہی کیون دیا تمنے سر پیر اُٹھائی ہی مین آپہونچا تمھاری جان کا ملک الموت یہ نعرہ اُسکا سنکر لشکر ماہ رخ یا تو بھاگا چاہتے تھے تھم گئے اور برق فرنگی عیار علیحدہ کھڑا ہوا اپنے لشکر کی بربادی پر سخت تاسف مل رہا تھا اور فکر عیاری مین تھا اُسنے بھی نعرہ سنکر چالاک کو دیکھا اور بیقرار ہو گیا پکارا کہ ای بھائی چالاک ای سردار من مرشد روے کہان جاتے ہو میرے پاس پھر کے چلے آؤ وہان مینھ تیرونکا برس رہا ہی چالاک نے سُنکر کہا کہ اے برق تم کچھ اندیشہ نکرو اگر اس دیوار مین اور گروہ ساحران غدار مین گھسکر عیاری نہ کی تو پھر کام ہی کیا کیا ای بھائی تم اپنی جان بچائے وہان کھڑے رہو اور دیکھو تو کہ کیا ہوتا ہی مین اُن کافرون کو غارت کیئے دیتا ہون اس کلمے کو سُنکر برق وغیرہ سمجھے کہ چالاک شاید مسحور ہو گیا سحر سفاک مین اور دماغ و دل اُسکا قابو مین نہین رہا ہی جب تو ایسے کلمات مہمل کہتا ہی اور دیوانہ وار اس آفت مین بے پرواہی سے جاتا ہی رات بھی نہین ہی جو یہ عیاری کرکے نکل جائیگا غرض برق کو تاب نہ رہی اور پھر اُسنے پکار کر ندا دی کہ بھیا چالاک کہنا ہمارا مانو اور پھر آؤ اگر نشہ شراب کا بہت تمکو ہو گیا ہی تو وہ نشہ آگے بڑھکر ہرن ہو جائیگا اور تم مفت مارے جاؤگے کیون جان دینے جان بوجھکر جاتے ہو چالاک نے اسکی مرتبہ برق کے کلام کا جواب کچھ بھی نہ دیا او جست کرکے برابر دیوار سحر سفاک کے پہونچ ہی تو گیا اور اس طرح للکارا کہ سفاک کے کان مین بھی آواز اُسکی پہونچی اور اُسنے ساحرون سے اپنے استفسار کیا کہ یہ کون ڈانٹ رہا ہی ساحرون نے کہا کوئی عیار ہی وہان برق نے دیکھا کہ چالاک قریب دیوار پہونچ گیا اور مینھ تیرونکا برس رہا ہی مگر اُسکے اوپر کوئی تیر نہین پڑتا بس اُسنے پکار کر کہا کہ ای مرشد زادے آج کیا تم کچھ سحر بھی سیکھ کر آئے ہو چالاک نے پھر کر جواب دیا کہ ہم کو کیا ہان بیشک ہم سحر سیکھ کر آئے ہین کچھ شبہہ نہین کہ ہم ساحر ہین اور اگر ایسے نہوتے تو اس جگہ بیخوف وخطر کھڑے کیون ہوتے اس عرصہ مین سفاک نے ایک پیکان آبدار سحر کو نکالکر بزور سحر کھینچکر ایسا مارا اُسوقت چالاک نے سفیہ کو چرخ دیا اور بلند کیا برنگ ستارہ سحری اُسمین چمک پیدا ہوئی اور وہ پیکان اُٹھکر پھر چالاک نے دستک پکڑ اُسکو توڑ دیا لیکن اُس سفیہ کی روشنی تجلی کیطرح اُس دیوار کے

اندر

سوراخون مین سمائی بس اُس روشنی کو دیکھکر سفاک تو بدحواس ہوگئی اور جلد بزور سحر پانون اپنے زمین پر مارکر غرق زمین ہوگئی اور تیر جو اس دیوار مین سے آتے تھے وہ روشنی ظاہر ہونے سے اور سوراخون مین پہونچنے سے بند ہوگئے اُس عرصہ مین اُسنے چرخ و بکر سفیدہ دیوار پر مار آواز ایسی ہولناک آئی کہ یقین تھا کہ زبرجدی آسمان پھٹ پڑے چار دیوار ربع مسکون ارارا کر گویا گرے اور حصار اربع عناصر عالم جیسے ڈھے گیا وہ دیوار تھرائی اور لرزی اور زمین پر گرکر فولادی بھی ریزہ ریزہ ہوکر خاکدان دنیا مین خاک کیطرح برباد ہوگئی بنیاد ستم ڈھے گئی کاخ جور و فساد منہدم ہوا اور تسپر یہ طرہ ہوا کہ بموجب مثل سنگ آمد و سخت آمد یعنی سنگریزہ اُس دیوار کے فولادی گولون کی طرح لشکریان سفاک پر آکر گرنے لگے اور سینون اور سر کو توڑ کر پار گذرنے لگے اب تو کہ کرد کہ نیافت کا معاملہ ہوا ہزارہا ساحر اُسی میدان مین گرکر لوٹنے لگا کلو اسید ھادم دبا کر بھاگا بھیڑیا یا تو خوشی مین تھا اب ناچنے لگا صداے یا ساحری بجانا یا جمشید بجانا کی بلند ہوئی آوازین مہیب آنے لگین ساحرون کے مرنے سے آندھی سیاہ آئی پتھر برسنے لگے وہ میدان تمام پر آفت ہوگیا ادھر سے لشکر ظفر اقتشام مہرخ عالی مقام بھی حربہ سحر کے پکڑ کر اور تلوارین لیکر جو بڑھا پھر تو یہ نقشہ ہوا کہ زمین جہان ساحران کو خندل اُلالاہر ایک کو غار نیستی دکھایا لحد بھی نصیب ہوتی قفس تن مین جان جو مکین تھی وہ ٹوٹا گھر سمجھ کر گھبرا کر بھاگی جاتی تو کہان جاتی فی الحال خانہ جہنم خالی تھا وہین جا کر قرار لیا کاخ بدن برباد ہر ایک کا استادو بام چالاک نے خنجر کھینچکر دس دس کے سر اڑانا شروع کیے ساحرون کے سر اُنپر اتر کرتے تھے یہ آفت تھی کہ ابیات

اڑا کر فرس کی عنان سیہ رنگ
چلی مہرخ نامور سوے جنگ
ہوئی گرد اک دوسرے کی جری
دکھانے لگی لطف جولانگری
تڑپنے لگے خاک پر سب لعین
گئے جانب اسفل السافلین
ہوئے حملہ ور دو طرف کے سوار
لگی ہونے باہم غضب گیر و دار
وہ گردش سمندون کی وہ آؤ جاؤ
بگڑنے مین جنکے تھے لاکھون بناؤ
وہ نیزون کی جنبش وہ دشمن کی تاک
زمین کا دہلنا اُڑانا وہ خاک
قیامت کے حملے وہ بانکے لگاؤ
مبارز سے یک دوسرے کا بچاؤ
ادھر ساحرون کے سحر نے آفت

برپا کی تھی کبھی دریا پیدا تھا کبھی ابر سحر چھایا کبھی آگ برسی کہین دھوان پیدا ہوکر آنکھون مین ساحرون کے سرمہ بنا جسنے اندھا کیا وہ بیرون کا غل باجون کا شور کہنا تنک ہو کہ شور نشور برپا تھا ہزارون ساحر جب سفاک کے کام آئے بھگدڑ پڑ گئی جان بچانی مشکل ہوئی اور ملکہ سفاک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑی دیر مین زمین سے نکلی اور اپنے لشکر کا حال پریشان و خراب دیکھکر اشک خونین روئی اور بغضب
تمام تر گولا فولادی لیکر چالاک کی طرف چلی پکاری کہ ارے او جوانا مرگ تیرا ہی نام چالاک ہے
مین تو تیری تلاش مین تھی اور اسی لیے لڑنے آئی تھی کھڑا تو رہ ایسے تیسے کہان جاتا ہے چالاک نے
بھی بڑھکر للکارا کہ ارے او لکاتہ نابکار مین خود تیری فکر مین پھرتا ہون آ تو سہی ٹانگین چیر کر پھینکدونگا
بس یہ دونون مقابلہ مین آہی چکے تھے کہ زمین شق ہوئی اور ایک ساحرہ نوے برس کی بڑھیا زال
دنیا کی نانی بہت پرانی بیجا زندگانی کی کمر خمیدہ لاٹھی لیے زمین سے نکلی کہ عبلہ رہ جادو نام رکھتی تھی
اور سفاک کی دایہ ہے اور اُسنے قریب سفاک آتے ہی اُسکی چوٹی پکڑکر دھر گھسیٹی اور پکاری کہ ارے
کمبخت ہتھیاری کیون اپنی جان دینے کو پلی جاتی ہے جوتی سے ایک خوض مار کا کل ماری گئی تیرے
ناخن پا سے ایسی ایسی کتنی صدقے ہو جائینگی بڑے بڑے ساحرون سے تو یہ لڑائی فتح ہی نہین ہوئی
تو اسکو فتح کیونکر کریگی ان موذون نکھرامونکی تو آجکل رتی زور پر ہے کوئی انپر فتحیاب نہوگا مین اسوقت
بلبلا کر برا حال رقعہ جمشید مین دیکھکر دوڑی آئی کمبخت میرے پانون مین چوٹ بھی لگی گھٹنا ٹوٹ گیا مگر کیا کرون
بوڑھا میرا دم چلنے کی اور پھر بڑھنے کی طاقت نہین اسپر بھی دل نے صبر نہ کیا سچ ہے بلائی کی محبت بڑی ہوتی ہے
ارے پلیچہ کی آگ ہے نہ آتی تو دائی بندی ہی ہے کر کے رہجاتی کبھی ایسی حرکت تو نہ کرنا جو یون پرائی آگ
مین گھس پڑنا میری جان کچھ حیرت آپکی جان بھیر نہ دشمن ہی کہتین کہ ہائے افسوس کہنے والی
انا بندی یون ہوگئی وہ تو کہکر چپ ہو رہین اور تیرے دشمنون کی جان جاتی بھلا تیرا کدھر خیال ہے تیرا
کھلا ہوا اتنا بھی نہین سمجھتی کہ جسکے پاس سفینہ عقاب جمشید ہی ہوگا انگشتری جمشیدی نہوگی چل جلدی
ایسے سفاک کے مقابلے سے یہ کہکر چوٹی پکڑکر زمین مین کھینچکر لیے ہوئے چلی گئی لشکریان مہرخ نے تمام
ساحرون کو اُسکے لشکر کے قتل کیا کچھہ اُٹھکر رو بفرار لائے کچھ زمین مین سمائے زمین کو سنگ و لاخ کردیا
کہ بہت اندر تڑپ کر ہلاک ہوگئے روپے ہوا پر ساحرون نے عقاب بنکر منقارون سے کتر کر گرا دیا تمام
زمین و زمان مین موت پھیل پڑی تھی دلال اجل نے نرخ جان کو ارزان کردیا تھا الحاصل کچھ جو بچ گئے
وہ بھاگے ہوئے بارگاہ حیرت کی طرف گئے لشکریان مہرخ نے خیمہ و بارگاہ تک اُن کے جا کر مارا اور
آگ لگادی اور مال و اسباب لوٹ کر طبل فتح و ظفر بجا کر خوشی خوشی پھرے چالاک کے اوپر سے زر نثار
کردیا زر سفید و سرخ کا انبار ہوگیا اسقدر لٹا غرض مہرخ چالاک کو بہت تمام بارگاہ مین لیکر آئی لشکر نے بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کمر کھولی اور آسودہ ہوئے ادھر کوکب نے کتاب مین اپنے مقام پر یہ ماجرا دیکھا اور کتاب سے
تفتیش کی تلاش موقوف کرکے اسی حال کو دیکھنے گیا اور فتح کی کیفیت دیکھ کر فرط مسرت سے
چہرہ کا رنگ سرخ ہوگیا اور تشویش تمام خاطر جاتی رہی عمرو نے جو اب چہرہ مبارک بادشاہ کو کو
دیکھا تو وہی رنگ نظر آیا معلوم ہوا کہ اب کوئی بات خوشی کی اُس کتاب مین بادشاہ کو نظر آئی ہے
یا کوئی منتر فتح پانے کا اسمین لکھا دیکھا ہے بس یہ دریافت کرکے اس نے عرض کیا کہ اے شہنشاہ کیا
آپ نے فوج سفاک جادو کے غارت کرنے کی تدبیر کوئی نکالی جو آپ کو اسقدر خوشی حاصل ہوئی
کوکب نے کہا کہ نہین اب مین کیا تدبیر نکالونگا وہ لشکر تو خود ہی غارت ہوگیا اور اے عمرو تم نے
غارت اسکو کردیا یعنی کوئی فرزند ارجمند تمھارا چالاک نام یہان آیا ہو اُسکے ہاتھ انگشتری جمشیدی اور تیغہ
عقاب جمشیدی آگیا تھا اس نے ان دونون چیزون کے زور سے تمام لشکر کو اسطرح سفاک جادو کے
شکست دی اور دیوار کو گرا کر خاک مین ملا دیا سب لشکر مارا گیا کچھ جو بچا وہ بھاگ کر حیرت پاس گیا ہے یہ حال
سنکر عمرو دل مین بہت خوش ہوا اور دل سے کہتا تھا کہ اللہ اکبر اب اس ناشدنی چالاک نے آکر یہ مرتبہ
پیدا کیا ہے کہ جب سے طلسم مین آیا ہے تہلکہ ڈال دیا ہے بادشاہ جادوان اسکے ساتھ ساتھ آیا اور ہر جگہ اسکو
دھوکا دیا معشوقہ کو اُسکی قتل کرایا سلیمان جادو کو مارا اور اس ناشدنی نے میری نذر کچھ بھی نہ کیا اب چلکر
اس سے کچھ نذر حاصل کرنا چاہیے یہ سوچکر کوکب سے کہا کہ اے بادشاہ پھر مجکو بھی لشکر مہرخ
مین بھیجدیجئے کوکب نے کہا کہ خواجہ ہم تمھاری کل دعوت کرینگے اور مشورہ کچھ تم سے کرنا ہے بعد مشورہ
کے پھر تم چلے جانا رخصت کردینگے عمرو یہ سنکر خاموش ہوا اور یکایک ہوائے سرد کے جھونکے آئے آنکھ
خواجہ اور ملکہ بران کی بند ہوگئی بعد لمحہ کے جو آنکھ کھلی تو سب نے اپنے تئین قلعہ کوکبیہ دار الامارۃ
طلسم نور افشان مین پایا وہان بادشاہ نے خواجہ کی دعوت کرنے کا انتظام فرمایا اور شمع روئے روشن
کرکے انجمن مشاورت کو منعقد فرمایا یہ تو معمار قدرت کے بلانے کی مصلحت کرتے ہین وہ لشکری سفاک
کے جو بھاگے ہوئے بارگاہ حیرت کے قریب پہونچے اُس نے اُنکو بلوا کر حال شکست کھانے کا دریافت
کیا اور اُس لشکر کے بھاگ کر آنے سے سارے لشکر حیرت مین بلکہ سارے طلسم مین غل و شور ہوگیا
کہ یہان عمرو اور برق تو یہان عیار رہتے ہی کوئی بیٹا عمرو کا چالاک نامے آیا ہے اُسنے تو آفت
برپا کر رکھی ہے وہ تو سحر و ساحری سے بھی نہین ڈرتا ہے دن دہاڑے دشمنون دھوکڑی کرتا ہوا حروف کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غول اور لشکر مین گھس آتا ہے بڑے بڑے لشکروں کو اور اُنکے سرداروں کو بھگاتا ہے اور جو نہ بھاگو تو راہ عدم دکھاتا ہے بڑا غضب ہوا چالاک کا ایسا کوئی ساحر شاید نہین ہے اب زندہ رہنا ساحرون کا دشوار ہے کیونکہ ایک تو اُنکی عیاری ہی کیا کم تھی دوسرے سحر اُنھون نے سیکھا ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا اب سارا طلسم یہ نمکحرام برباد کر دینگے کوئی صورت بچاؤ کی نظر نہین آتی ملکہ شکوہ زرّین قبا کی بارگاہ مین بھی یہی تذکرہ تھا کہ اب طلسم برباد ہوا شکوہ نے کہا کہ سفاک کی دیوار بنائی ہوئی تو کوئی ساحر توڑ نہین سکتا وہ کیونکر مٹی لوگون نے کہا وہ بقیہ عقاب جمشیدی پا کر اُس عیار نے غارت کر دی شکوہ نے کہا پھر سفاک کیا ماری گئی لوگون نے کہا معلوم نہین کس طرح بھاگ کر بچی شکوہ نے کہا تو پھر چالاک پاس انگوٹھی بھی ہوگی سامری کی یہ باتین تھین کہ مصوّر بھی خیمہ سے باہر آیا اور اُسنے لشکر مین آکر دیکھا کہ غدر ہو گیا ہو سب لشکری کہ رہے ہین کہ اب طلسم سے نکل چلو اور اپنے اپنے مال و اسباب کو جابجا سے اُٹھا کر گاڑو دروازے مکانون کے بند ہین چند روز آمد و رفت موقوف رہے بلکہ اسباب کنوؤن مین پھینکدو ارے میان اپنی جان ہو تو جہان یہ باتین سُنکر مصوّر نے بارگاہ حیرت مین جا کر ملکہ مذکور سے کہا کہ اے ملکہ اب ہم کو نہایت خجالت ہوتی ہو کہانتک ذلیل ہوا کرین اب ہمکو اجازت ملے کہ یا تو اپنا گلا کاٹ کر مر جائین یا ان نمکحرامون کو غارت کر دین اور اُس عمرو مکار کی بوٹیان کاٹین ملکہ نے کہا آپ نبیرہ جمشید ہین آپکو اجازت کے دن میری مجال نہین آپکو ہر طرح کا اختیار ہو جو چاہیے وہ کیجیے مین آپ کے دادا کی بندی گندی اور آپکی کنیز خاص ہون اگر آپکو کچھ فرمانا ہو تو شہنشاہ سے فرمایئے کہ اُنھین بھی تو خیال کچھ آئے اور کچھ غیرت تو وہ کام فرمائین مصوّر نے کہا کل مین جا کر بادشاہ ساحران سے کہونگا اور تمکو آمادہ اُنکی غارت کرنے پر کرونگا یہ کہکر شریک بزم ہوا اور صلاح جنگ و جدال کرنے لگا اب ہر طرف طلسم مین مشورہ لڑائی کے ہو رہے ہین افراسیاب اپنی فکر مین جو ہو وہ خیال لڑنے کا رکھتا ہو مریخ آجکل شرف پر ہو صدائے اقتل الحریف ہر زبان پر جاری ہو عجب زمین خونریز ہو کہ ہر طرف یہی چرچا ہو تلوار کا سورج ڈنکو چمکتا ہو سپرون کی سیاہی رات بنتی ہو نیل دہنا رہھی ہتھیارون کی صورت نظر آتے ہین دیکھیے انجام کار کیا ہوتا ہو اب

حال تدبیر کوکب بیان کیا جاتا ہو کہ اُسنے کیا صلاح کی ہو

نامہ نگاری خانۂ رنگین بیان کی نامہ لکھنے مین معمار قدرت کے اور آنا اُسکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پاس کو کب اور وہان سے لشکر مہرخ مین آنا اور پکڑ جانا عیاری سے صرصر کی اور ذلت اٹھا کر شریک مہرخ اور عمرو بدل ہونا اور نشان قلعہ کا بنا کر اپنے ملک مین پھر جانا اور قید ہو جانا حسب تحریر افراسیاب جادو جہان دار شاہ کے دربار مین اور چھوٹ آنا اسکو جا کر عمرو عیار کا پھر عیاریان چالاک کی اور قید ہونا عمرو کا جہاندار کے یہان اور جانا لشکر امیر تین قید ہو کر اور لشکر امیر کو سحر مروارید و صدف کے مہلکہ سے نجات دینا پھر آنا لشکر حیرت مین اور داستانین متعلق اسی بیان کے اور حالات صرصر و چالاک وغیرہ اور جنگ و جدال لشکر حیرت و مہرخ نیک سیرت المولفہ

ہان اے مرے لالہ فام ساقی
کر ساقیا جام مے سے معمور
مے دینے مین کر نہ اب توقف
دعوت کا ہے اسکی کرنا سامان
طاقون پہ چنے ہوئے ہون شیشے
شیشے سے پری یہ نکلے بن ٹھن
میخواری مین ہو طلسم پیدا
پھر بادہ کشون کے کام مین آے
ہو جام لبون پہ لب ہون خندان
مطرب کسے ہو دلکو ساز ساقی
بس جا کہ لکھو وہ اب فسانہ
این کرد زکلک درفشانی

وہ مے دے جو آئے کام ساقی
حرمت مین بڑی ہے دخت قاضی
کرنا ہے مجھے سنا تکلف
آراستہ ہو مکان بھی نایاب
گلدستہ ہون بزم عاشقی کے
ایسا ہو لباس ارغوانی
نیرنگی نشہ ہو ہویدا
دے ساقیا جام حیرت افزا
دل شاد ہون رند سب فراوان
آنکھون مین سرور لب پہ قصہ
مشتاق ہے جسکا اک زمانہ

توبہ شکنی ہے اپنا دستور
میخوارون کا دل کر یگی روشن
آتا ہے جو گھر مین میرے مہمان
اور اسمین بچھا ہو فرش کمخواب
ہو دختر رز بہ خوب جوبن
پوشاک دلھن کی جون شہانی
شیشے سے پری وہ جام مین آے
لکھا ہے طلسم کا تماشا
مستی کے اٹھاؤن ناز ساقی
خوبی سے بیان ہو جسکا حصہ
استاد لفین قصہ خوانی

نیرنگ طرازان طلسم تحریر و طلسم سازان نیرنگی تقریر مستطران کلام عجائب و اعجاز نمایان بیان نوا درو غرائب نامہ نگاران دیو انکدہ الفت و قاصدان منازل کشور محبت رایت افزایان عرصہ وداد و تیغ کشان معرکہ ایجاد معرکہ دوستی و الفت مین اسطرح لشکر کشی فرماتے ہین اور طلسم اتحاد مین نیرنگی مودت یون دکھاتے ہین کہ جب غبارہ جادو ملکہ سفاک کو تہ زمین مین کھینچ کر لیگئی تو بہت دور جا کر زمین سے نکلی سفاک اپنے بربادی لشکر پر تاسف

حسرت بہانے لگی غبارہ نے پھر اُسکو بہت کچھ سمجھایا اور اسی طرح قلعہ مین جسکے لاکر اُسکو داخل کیا یہ تو ترتیب فوج و سپاہ مین مصروف ہوئی اور بیٹی اُسکی مقابلہ مین ہیر کے قلعہ کوہ عقیق پر ساکن ہر حال اُن دونون کا پھر تحریر ہوگا مگر خواجہ عمرو کو جو کوکب دعوت کرنے کے لیے قلعہ کوکبیہ مین لے گیا پس حکم اہلکارون کو دیا کہ سامان دعوت و ضیافت مہیا کرو کار پردازحسب ایما عمل مین لائے ساقی و مطرب آکر حاضر ہوئے پکاولون نے طعام عمدہ و لذیذ تیار کیے ایک شب اور ایک دن بڑی دھوم سے خواجہ کی دعوت رہی جب تیسرے دن خوان پر ایوان فلک سے قفلی ماہ کی اُٹھالے گئی اور دریاے سفید سحر کا دسترخوان بچھایا گیا کہ **ابیات**

نمود صبح نے جلوہ دکھائے	نگاہون نے نئے سامان پائے
محبت کی نگاہون سے سحر نے	صدائے رخصت شب دی گجر نے

صبحدم بعد فراغ طعام صحبت رقص و سرود آراستہ ہوئی کوکب اور عمرو اور ہران ایک جگہ پر بیٹھے ناچ دیکھنے لگے اور سبکو اہل دربار سے ہٹایا مشورہ کرنا شروع کیا کوکب نے کہا کہ پہلے مین نے ایک نامہ معمار کو لکھا تھا مگر وہ اب تک نہین آیا معلوم نہین اسکا کیا سبب ہی لیکن خیر جب نہ آیا نہ سہی اب تو اپنی غرض اُس سے لاحق ہی اگر وہ کچھ ناراض ہوگیا ہی تو اُسکو راضی کرنا چاہیے اور یہان بلانا اُسکا مناسب ہی عمرو نے کہا ہی بادشاہ پھر وہ رہتا ہی جس ملک مین اُسکا راستہ تو آپنے فرمایا کہ بہت سخت گذار ہی اگر مناسب جانیے تو مجکو اُسطرف بھیجیے کوکب نے کہا بیابان گلزار مین ایک باغ ہی کہ باغ جمشیدی اُسکو کہتے ہین اور اُسی کے برابر ایک دریاے جمشیدی ہی بس وہین پر وہ رہتا ہی اور میرے باپ شہنشاہ اختر جادو سے اور اُسکے باپ تعمیر قدرت جادو سے بہت ملاقات تھی اور دوستی حد سے زیادہ تھی اسی وجہ سے مجھسے اور اُس سے بھی از حد اتحاد ہی اور اُسی زور پر مین نے اُسکو نامہ لکھا تھا ورنہ وہ میرا کچھ مطیع اور نوکر نہین ہی بلکہ سامری اور جمشید کا پیارا اتبدہ ہی اور جسطرح ہمکو خداوند سامری نے ملک و مال دیا ہی اُسکے بھی جد و آبا ہمیشہ مغرور رہے ہین اے عمرو مجکو اُسکی محبت پر دعوی ہی یقین ہی کہ وہ خفا ہی کہ اگر لکھون تو وہ دوڑا آئے عمرو نے کہا جسطرح مناسب جانیے وہ امر کیجیے خواہ نامہ اُسکو لکھیے خواہ کسی کو بھیجیے کوکب نے اُسوقت قلمدان طلب کرکے ایک تختہ قرطاس پر اپنے ہاتھ سے نامہ معمار کو تحریر کیا مضمون اُسکا یہ تھا کہ

نامہ کوکب روشن ضمیر بجانب معمار قدرت جادو متضمن بہ مضامین تودد تحمیر المولفہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لاؤن ایسی کہان سے مین تحریر
ساحری اُنکے نام سے ہی عیان
مہربان ایسے تھے وہ بندون پر
جسنے خود آکے اُنکا سر توڑا
گوہر شاہوار بحر کرم
مخلص بے ریا و بے ہمتا
زینت بزم خرمی وولا
یعنے معمار قدرت جادو
دوستی کے کہان ہی یہ شایان
واہ وا واہ تھا ہی لایق
یاد بلبل کو گل کی ہی بھولی
شمع و پروانہ مین عداوت ہی
باغ مین سنکے نالۂ بلبل
جس سے ہو ٹھونیہ غم آب یا ہی
ہون مین فرقت سے رات دن بیچین
جلوہ گر ہو یہان بصورت ماہ
عرض مین اُسکے گو ہو جائے حجاب
روز دشمن سے جنگ ہی درپیش
وان سے آیا عمر ہمارے پاس
خوف معبود دل مین کب آیا
جو کوئی ہے شریک عاجز کا
حال ابتر ہی یہان کا سنو
نہین پاتے مین اسقدر مہلت

جو کرون وصف ساحری تسطیر
لکھون جمشید کی مین کیا تعریف
رحم کا اُنکے ایک ہی یہ اثر
بعد تعریف ساحری جمشید
نیر آسمان جاہ و حشم
نیک خو نیک خلق نیک نہاد
گل گلزار دوستی و صفا
پہلے پہونچے اُنھین سلام مرا
ہجر دوست سے ہین ہر آن
سچ ہی ہان منقلب زمانہ ہی
سرو سے قمریون نے نفرت کی
مہر سے مہ یہ دوڑتا ہی جکو
خار ہنس ہنس کے دیتے ہین گل
ہر گھڑی دلکو اپنے ہی یہ ملال
ہر دعا حق سے یہ شیون و شین
حال جو آج کل ہمارا ہی
ضبط کرنے کی پر نہین ہی تاب
مہرخ افراسیاب کا لڑتا
رخ سے ظاہر تھی اُنکی صورت یاس
ہوئے ہم اُسکے جان و دل سے شریک
اپنے معبود کا ہی وہ پیارا
فوج کی ہر طرف چڑھائی ہی
کہ کرین اپنے دوست کی خدمت

ہین وہ معبود ساحران جہان
حد سے باہر ہی اُنکی بھی توصیف
کیا ضحاک کو وہ زور عطا
لکھے جاتے ہین دوستی کے بھید
معدن فیض و جود و لطف و عطا
اختر برج آسمان وداد
صاحب ہمت و کرم خوش خو
بعد اُس کے ہی یہ پیام مرا
مہر و الفت مین آپ تھے فائق
اُلٹا دنیا کا کارخانہ ہی
لو یہ تاثیر سوز الفت ہی
اپنی ہی جان دیتا ہی وہ ضرور
ہجر نے ہمکو یون ستایا ہی
نہین معلوم دوست کا کچھ حال
کہ مرا وہ محب عالی جاہ
کہان لکھنے کا اُسکے یارا ہی
سامنے اپنے ننگ ہی درپیش
حال یہ تمنے بھی سنا ہوگا
اُسکو مغلوب ہمنے جب پایا
قول یہ ٹھیک ہی مرے نزدیک
شہ افراسیاب ہی دشمن
شہ مذکور سے لڑائی ہی
ہم تو مجبور اس سبب سے تھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آپ کیون ہمکو اسقدر بھولے
دیکھ کر یہ نامۂ الفت
تاکہ دل دوستون کا ہو مسرور
حق الفت کو مانیے گا بہت
خط کے لکھنے کی پھر ہو تکرار
رہے تو زندہ تا صدہا سال
تیرے دشمن تمام ہون فی النار

نہ سمجھنا کہ یہ شکایت ہے
اب نہ کیجیے گا اسقدر غفلت
حال دل اپنا کچھ سنائینگے
تھوڑے لکھے کو جانیے گا بہت
سر جھکا کے دعا کرے خامہ
دوست ہون شاد اور عدو پامال

دوستی کی یہ سب حکایت ہی
یہان تشریف لائیے گا ضرور
طور لڑنے کا بھی دکھائینگے
آئیے گا یہان ضرور ای یار
ختم تا اس جگہ کرون نامہ
ذات کو تیری حشر تک ہو قرار

یہ نامہ محبت شمامہ بادشاہ نے ختم کرکے مہر شاہی اُس پر ثبت کی اور ایک پتلا سحر کے زور سے موم کا بنا کر زندہ کیا اور اُسکو وہ نامہ دیکر روانہ فرمایا کہ جہان معمار قدرت ہو وہان یہ نامہ جا کر دینا مگر موقع محل دیکھ لینا دشمنونکو نہ اسکی اطلاع ہو تخلیہ مین یہ رسم وراہ ہو پتلا نامہ لیکر روانہ ہوا او صحرائے جمشیدی مین پہونچا اُس صحرا مین مکانات اور عمارتین وسیع کی معمار قدرت نے بنائی ہین پتلے کے پہونچنے کی خبر ہوا سے سحر نے جا کر معمار کو پہونچائی کہ ایک پتلا نامہ کوکب کا لیے صحرائے جمشیدی مین آیا ہی معمار یہ بات سُنکر گویا ہوا کہ خیر بڑی بات اور بڑی عنایت کوکب کی ہمارے حال پر ہوئی کہ ہمکو یاد کیا ہی وگرنہ ہم تو یہی جانتے تھے کہ کوکب نے ہمکو فراموش کیا اور محبت قدیمانہ کو گوشۂ دل سے سہو کر دیا یہ کہکر دربان قدرت کو حکم دیا کہ تم جا کر جلد نامہ دار شہنشاہ عالیشان کو ہمارے پاس با عزاز تمام لے آؤ خبردار کوئی منع نہ کرے اور نہ کچھ پوچھے دربان قدرت حکم کے ساتھ ہی دوڑا گیا اور جا کر نامہ بر کوکب کو ہمراہ اپنے لایا معمار قدرت اُسکو دیکھکر اپنی جگہ پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور نامہ کو دونون ہاتھون سے لیکر کہا کہ صاحبو کوکب روشن ضمیر حقیقت مین ہمارے مالک اور حاکم ہین اور ہم اُنکے ملازم و فرمان بردار ہین یہ کہکر نامہ کو جو وا کیا مضمون نامہ شکایت آمیز براہ دوستی لکھا دیکھا اور حال لڑائی کا افراسیاب سے لکھا دیکھا اور یہ بھی لکھا دیکھا کہ فوج کی چڑھائی جانب طلسم ہوش ربا ہو گئی ہیران لڑ چکی ہی معمار اب تجسے ہمکو صلاح کرنا ضرور ہی پس تمکو مناسب ہی کہ از راہ محبت قدیمانہ دیکھتے ہی نامہ کے اگرچہ تکلیف تمکو ہوگی مگر جلد مہربانی فرما کے قدم رنجہ کرو کہ ہم تمکو اپنا قوت بازو جانتے ہین معمار قدرت نے نامہ کو پڑھکر کہا افراسیاب ہمیشہ سے متکبر و مغرور اور دیوانہ مزاج ہی اب زیادہ معلوم ہوتا ہی کہ اُسکو خبط ہوا ہی کہ ہر ایک سے ناحق کو پرخاش کرتا ہی مگر خیر معلوم ہوا کہ قضا اُسکی آئی ہی جو کے گھر پہنچا دیا

کوکب کو اُستے بالکل بے یار و مددگار سمجھ لیا ہی اب چاہتا ہی کہ دباؤ ڈالکے ملک شہنشاہ کوکب
چھین لون دربان قدرت اور بے نظیر قدرت سرشار قدرت نے کہا کہ کیون حضور یہ کوکب
بن اختر جادو کا نامہ آپکے پاس آیا ہی یا کسی اور بادشاہ نے لکھا ہے معمار نے جھلا کر کہا چپ رہو
چھوٹا منھ بڑی بات کوکب بن اختر کہتے ہوئے انکی پرورش ہی جو مجکو نامہ لکھا شہنشاہ طلسم نور افشان نے
دربان قدرت نے کہا کہ آپ سے اور بادشاہ مذکور سے تو دوستی ازحد ہی بس آپکو مناسب ہی کہ آپ
جا کر اُس لڑائی مین شریک ہون معمار نے کہا مجھے افراسیاب بھی خوب جانتا ہی میرا ارادہ ہی کہ مین جا کر
افراسیاب کو فہمائش کرکے باہم کا فساد مٹوا دون اور کوکب اور افراسیاب کو گلے ملوا دون یہ
کہکر اُس پتلے کو جو نامہ لیکر آیا تھا خلعت حیات ایک مدت کے لیے عطا فرمایا اور کہا کہدینا کہ ای بادشاہ
واقعی ہمسے غفلت ہوئی کہ اب تک آپ پاس نہ حاضر ہو سکے اب ضرور ہم آتے ہین پتلا یہ جواب لے کر
مراجعت فرما ہوا اور پاس کوکب کے آیا جواب نامہ سنایا کوکب نے کہا ارے کچھ دیا ہی تجھے اُسنے
کہا ایک مدت تک زندگی دی ہی کہا اچھا جا بیابان عجائب مین رہ جب بلائین جب آنا پتلا چلا گیا اور
کوکب نے کہا ای بران جلد سامان عیش اور ترتیب بزم مہیا کرو کہ معمار آتا ہے بران جلد جلد مصروف
انتظام ہوئی مکان شاہی تو آراستہ تھا ہی مگر اُسپر بھی اور زیادہ تکلف کیا کہ عمدہ عمدہ اشیا منگا کر وہان
رکھے پرانی چیزین دور کی گئین میزین کرسیان فرش تخت سب جواہر نگار آراستہ کیا ازسر نو مکان کو دولہن
کی طرح سجا دیا ان معمار قدرت نے بعد رخصت کرنے پتلے کے خود بھی سواری طلب کی ملازمون نے
عرض کی کہ ہم بھی ساتھ چلین کہا نہین بھئی مین اپنے بادشاہ کی زیارت کو جاتا ہون زیادہ مجمع لیجانے
سے کیا حاصل ہی کچھ کسی کو شوکت تو دکھانا منظور نہین کوکب مجھے خوب جانتے ہین کہ جتنا مین ہون
تم سب دربار مین جہاندار شاہ قدرت کے جب جانا کہدینا میری طرف سے کہ وہ ایک دوست
کی ملاقات کو گئے ہین یہ سنکر سب ملازم اُس کے ٹھہرے یکایک ایک مکان بہت عمدہ بنا ہوا روے
ہوا پر اُڑتا ہوا نظر آیا معمار قدرت اُڑ کر اُس مکان مین گیا وہ مکان پھر ایک بنگلہ بن گیا لمحہ بھر
مین روے ہوا پر ایک باغ پُر بہار لگا ہوا دکھائی دیا چبوترہ پر معمار کرسی بچھائے بیٹھا تھا وہ باغ
سن سن ایک طرف کو چلا راہ مین اسی طرح سے وہ کبھی باغ کبھی صحرا بنتا تھا معمار غائب تھا
اور وہ روے ہوا پر اُڑتا چلا جاتا تھا یہان کوکب کے یہان سامان ہو رہا تھا کہ یکایک جھونکے

ہواے سرد کے آئے کوکب نے خواجہ کی جانب دیکھا اور ایسا کچھ اشارہ کیا کہ ابھی خواجہ عمرو اور کوکب ایک دیوار بلور کی چھوٹی سی حائل ہو گئی اور آواز تڑاقے کی آئی اب آدھے مکان مین تو عمرو ہو گیا اور نصف مکان مین اُس طرف کو کوکب مع بران کو خواجہ کی تنہائی کے خیال سے اُسی طرف کر دیا باوجودیکہ ہزار ہا دروازہ اُس مکان مین تھا لیکن برابر آدھا اِدھر آدھا اُدھر مکان ہو گیا اُس وقت بران نے کہا خواجہ دیکھا تُمنے کوکب نے کیسا پیارا اور تحفہ سحر کیا ہے یہ کہہ ہی رہی تھی کہ یکایک آسمان پر ابر نارنجی بلسان شعلہ آتشی نمودار ہوا اور ڈنکا بجتا سنائی دیا پھر مکانات دہیم کے بنکر تیار ہونے لگے خیال مین آتا تھا کہ بنگلہ کوٹھی مکان عمدہ روے ہوا پر بنا ہی لیکن پھر جو دیکھا تو کچھ بھی بنا یا عمرو نے دیکھا کہ کبھی تو بنگلہ بہت عمدہ اور تحفہ بنا کبھی مکان پختہ مستحکم عالیشان نظر آیا پھر وہ غائب بارہ دری عظیم الشان تیار ہوئی جسکے آگے سائبان زربفتی کھچا تھا استادہ ہنگام مرصع کار بنا تھا فرش شاہانہ آئین گسترده تھا بعد لمحہ کے کوٹھیان بنی ہوئی دیکھین پھر قلعہ برج و بارے سے آراستہ نظر آیا عجیب و غریب معاملہ تھا کہ طرح بطرح کے مکان بن بھی جاتے تھے اور پھر غائب ہو کر دوسری طرح پر نظر آتے تھے غرضکہ جب وہ ابر اور مکانات قریب زمین کے معلوم دینے لگے تو کوکب اُٹھکر ٹہلنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ آمد معمار کی ہی اسی اثنا مین ایک مکان اُن مکانات مین سے زمین پر اُترا اور آئین سے ناقوس اور گھنٹے ہزار ہزار بجتے سُنائی دیے اور برج اُس مکان کے کھل گئے اب کوکب تخت کی جگہ سے دوڑکر صحن مکان مین براے استقبال آیا اُدھر اُن برجون مین سے چالیس انیت سامری کے دھوتیان ہیمبری باندھے بھبھوت سب جسم پر ملے سونے کی کردھنی کسے قشقے ماتھون پر کھینچے آنکھین لال لال کیے منقلین سلگتی ہاتھ مین لیے اُترے یہ بھی معمار کا سحر تھا کہ اپنی جگہ پر سے تو اکیلا سوار ہوا تھا یہان اس حشم و خدم سے اُترا اُن تینون کے بعد پھر گھنٹے بجے اور جے جے کا سامری کے غل ہوا اور تین سو نازنین مہ جبین دُر در گوش مرصع پوش سراپا غرق دریاے جواہر حسن مین بے انداز مہر منور عمدے ہاتھون مین لیے اُترین اُسکے بعد معمار قدرت قباے عمدہ گلے مین پہنے مالے موتیون کے گردن مین ڈالے برج سے نکلا اور کوکب کو صحن خانہ مین منتظر اپنا دیکھکر بہر تسلیم خم ہوا کوکب نے دوڑکر گلے سے لگا لیا اور ہاتھ پکڑکر اندر مکان کی بارہ دری کے لیے ہوے آیا یہان بھی کوکب نے مسند پر لا کر ہاتھ چھوڑا معمار نے ہر چند چاہا کہ مین اسکے سامنے مسند پر نہ بیٹھون لیکن کوکب نے نہ مانا اور قسمین دیکر بٹھایا ہر چند کہ کوکب معمار سے قوم مین بھی چھا ہے

اور حکومت اور لیاقت مین بدرجہا زیادہ ہے لیکن نہایت خاطرداری کی اور بمحبت قدیم جتائی پھر وہ ملازم معمار کے بھی آکر مودب فرش پر بیٹھے کوکب نے ساقی کو اشارہ کیا اُسنے جام مئے ارغوانی معمار کو دیا اُسوقت معمار کھڑا ہوگیا اور تسلیم بجالایا اور صفت و ثنا کوکب کی کرنے لگا کہ ابیات

سلطان ستارہ فوج ذی شان
منشور عطیۂ الٰہی
مہتاب سما و قدر عالی
سلطان جہان و ابن سلطان
خاقان زمان شہ معظم
توقیع خرد کلام تیرا

کوکب ہی ہے افتخار شاہان
آئینۂ معدلت پرستی
مصداق مفاخر و معالی
مفتاح کنوز ملک داری
طوبیٰ علم و بہشت پر حسیم

عنوان کتاب دین پناہی
خورشید کرم چراغ ہستی
قیصر حشم و خدیو گیہان
دانائے رموز شہریاری
فرمان قضا مین نام تیرا

یہ تعریف کرکے جام مے لیکر بیک جرعہ درکشید کیا کوکب نے حکم دیا کہ رقاصان مہر سیما حاضر ہون حسب ارشاد دو زن حور وش حاضر ہوکر ہنر اپنے دکھانے لگین کہ دل رقاصہ دہر کو لبھانے لگین اور ادا و ناز سے ہر آن قیامت ڈھانے لگین یہ اُنکے حسن کا انداز تھا کہ ابیات

جنبش لب سخن آبروے چشمۂ خضر
پا بزنجیر اُسے سلسلۂ عمر دراز
تیوری کا نہ گھٹا کاکل پیچیدہ کھلے ہی عقدہ

گردش دہر اُن آنکھوں کی بلا گردان ہے
دم عیسیٰ کے لیے موج تبسم دمساز
نذر ہنگام ادا ایک جہان کا دل و دین
ہو سکی کوئی گرہ مہر کا اِن محرم راز

بخت برگشتہ کا مژگان کے تصدق انداز
ہے سر و سہی مین اُس زلف کا سودا کہ ہوا
ناز کے وقت گریبان دو عالم ہی نیاز

بڑی دیر تک یہ ہنگامۂ نشاط گرم رہا جب دماغ خوب بادۂ ناب سے گرم ہوا اُسوقت معمار قدر شناس نے کہا کہ اے شاہ عالیجاہ آپنے جو مجکو اب یاد فرمایا ہے زہے فخر و افتخار میرا مین جانتا ہون کہ تفقدات و عنایات سلطانی جو کچھ میرے حال پر مبذول ہین کسی پر نہین جمشید تجھ ایسے قدردان بادشاہ دوست پرور قدیم ملازم کی قدر کرنیوالے کو سلامت بصد حشمت و جاہ رکھے لیکن پھر بھی درباب جنگ جو مشورہ کرینگا یا فرمان واجب الاذعان مین تھا وہ کیا ہے یہ فرمائیے کہ اب شہنشاہ کے ملازمون سے اور اسباب سے کیا بالکل گر گئی بھلا ایسا ہوسکتا ہے کہ کوئی پہلو صلح کا نکلے کوکب نے یہ کلام سنکر جوا ہر زواہر بیان کو ذہن جان مین اُسکے اوں گرایا کہ اے دوست قدیم و اے مخلص صمیم ابیات

اختر برج عظمت و اجلال
گوہر درج دولت و اقبال
مخلص باوفا مروت کیش

ہر گھڑی شگفتگی ہر محبت بیشتر	اب کوئی صورت آشتی کی باقی نہین بلکہ اسکو صلح کا نام بھی نہ لینا

چاہیے ای شفیق من میرا ارادہ کسی طرح افراسیاب سے لڑنے کا نہ تھا اسی خیال سے کہ وہ معین و ناصر
اپنے بہت رکھتا ہی اور صاحب فوج کثیر و مال بیشمار ہی مگر کیا کرون مقام ناچاری ہی کہ اُسنے بیوا سطہ
میرے ساتھ ارادہ لڑنے کا کیا یعنی میری لخت جگر نور ابصر ملکہ بران شمشیر زن واسطے شکار کے اُسطرف
کو ایکدن جا نکلی اُسنے اُسکو گرفتار کرلیا مگر جمشید نے کچھ عیار قمار کا اُسپر مہربان کر دیا کہ اُسکے سبب سے
وہ چھوٹ آئی جب ہمنے یہ ماجرا سُنا اپنی فوج کو بہر مقابلہ روانہ کر دیا کچھ لوگ پہلے سے افراسیاب کے
ملازم بگڑے ہوئے تھے مخفین کے شامل ہین لشکر ہمارا بھی اُسکے لشکر کے مقابل مین اُترا ہوا ہی
دیکھا چاہیے کہ اب کیا ہوتا ہی اُسوقت بیٹھے بیٹھے میرے خیال مین آیا کہ جنگ دو سر دار و جمشید جانے
کہ کیا درپیش آئے لاؤ اپنے دوست کو تو اس ماجرے سے اطلاع دون بلکہ اُسکو بلا کر دیکھ لون کیونکہ
اب لڑائی شروع ہو گئی ہی اگر خاصت جمشید مین جانا ہو گیا تو حسرت دیدار باقی رہی اب ہمنے تمکو
دیکھ لیا دل شاد ہو گیا اگر تمسے ہو سکے تو اس زمانہ مین بھی درپی ہمارے پاس آیا کرو اور ہو سکے تو اتنی
تکلیف فرماؤ کہ جیسا قلعہ طلسمی افراسیاب کا بنا ہوا ہی کہ وہ گنبد نور شہر نا پرسان کہلاتا ہی اور حد
اُسکی طلسم ظاہر سے تا طلسم باطن ہی اور کبھی وہ ظاہر ہوتا ہی کبھی پوشیدہ رہتا ہی چنانچہ ویسا قلعہ تو تیار
ہونا مشکل ہی اور خیلے اشکل اور کہان میسر ہو سکتا ہی کس لیے کہ اکابرین طلسمات نے جمع ہو کر اُسکو
تیار کرایا ہی مگر یہ جانتا ہون کہ تم بھی بے بدل قلعہ بناتے ہو اگر از راہ محبت قدیم مہربانی کر کے ایک دیوار شہر
پناہ کی ایسی بنا دو کہ کوئی اُسکے اندر بغیر طلب ہماری نہ آسکے تو بڑی عنایت ہی کہ ہم بھی بدلجمعی تمام مع
اپنے لشکر کے وہان رہین اور اُس سے مقابلہ کرین اِن باتون کو سنکر معمار نے کہا کہ ای بادشاہ آپ
اسقدر اِس غلام سے ساحت اور منت کیون فرماتے ہین نمک پروردہ قدیم ہون اور مجکو آپکے غلام
کے فرمانے سے تو کچھ عذر کسی کام مین نہو گا نہ کہ آپکے ارشاد سے عذر کرنا یہ کبھی آپ مجھسے امید
نہ رکھیے گا دیوار کی تو کیا اصل و بنیاد ہی اگر آپ فرمائیے تو مین قلعہ اُس سے بہتر و تحفہ تیار کر دون کہ
وہ قلعہ طلسمی بے اصل ہو جائے مگر آپکو مناسب نہ تھا کہ افراسیاب سے آپ بگاڑنے کسلیے کہ آپ وہ
دونون آپسمین بیر بھائی اور بندہ سامری و جمشید کے ہین چنانچہ آپسمین لڑکے سوائے نقصان کے اور
کیا مقصود ہی اگر وہ گھر تباہ ہوا تو دین سامری برباد گیا اور یہ گھر برباد ہوا تو دین جمشید کو ضعف آگیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحران عالم مارے مارے پھرینگے کوئی نام بھی سامری کا نہ لیگا سب خدائے نادیدہ کے پوجنے والے جمع ہونگے اذان کی آواز کان مین آئیگی جتنے پیر اور دیوتا ہین سب طلسم چھوڑ کر بھاگ جائینگے سایہ رحمت سامری ہمارے سرون پر سے اُٹھ جائیگا خیر پھر اب تو جو ہوا وہ ہو اگر مین چاہتا ہون کہ اپنا حوصلہ بھی نکال لون ذرا جا کر اُس متکبر کو سمجھاؤن اور راہ راست پر لاؤن اور آپ سے اُسکو ملاؤن قدیم باتین محبت کی یاد دلاؤن لڑائی کا منھ کالا اگر یہ قصہ برطرف ہو جائے تو اچھا کوکب نے کہا تمھین اختیار ہے مگر اتنا جانتا ہون کہ وہ مانے گا نہین مفت مین بات جائیگی اور سخت ملال ہوگا اے دوست کیا تم کو اس حال کی خبر نہین ہے کہ ملکہ مہ جبین مالک طلسم تھی اور وہ اسد کے ساتھ نکل گئی تھی اُسکو پکڑ لیا ہے اور افراسیاب کے ساتھ اب مہرخ ثانی مہ جبین کی لڑ رہی ہے اور افراسیاب اُس کا کچھ نہین کر سکتا ہے پھر کیا مردود ہے کہ اُسکی منت کیجئے اب اُسکا ادبار ہی آیا ہوا ہے جب وہ ایک ادنی اپنی ملازمہ کی لڑائی فتح نہین کر سکتا تو ہمارا کیا کریگا اور اب تو یہ نوبت پہونچی ہے کہ بہار گئی ہین حیرت کی اور ملکہ مخمور جو معشوقہ بادشاہ تھی اور نافرمان مشکین مو یاقوت وغیرہ سب افراسیاب سے بگڑ گئی ہین اور شریک مہرخ ہو کر لڑ رہی ہین دس بارہ لاکھ ساحرون کا اجماع مہرخ کی طرف ہے بہت سی لڑائیان افراسیاب لڑ چکا میلہ بھی جاہ زمرد کا کیا مگر اُن لوگون کا کچھ نہ کر سکا وہ میرا کیا کریگا مین نے تو براہ دوستی تم کو بلایا ہے اور خواہش دیدار نمائی کی ہے کچھ دلال ہیچ کا نہین مقرر کیا ہی کہ آپ میری جانب سے اُسکو جا کر سمجھائیے اور منت کر کے میری تسلی کیجئے معمار نے کہا کہ ان سب باتون کی مجکو اخبارات سے خبر ہے روز دربار مین جہاندار کے پرچہ اخبار جاتا ہے سب کیفیت معلوم ہوتی ہے مگر اتنا جانتا ہون کہ مہرخ چاہے کہ افراسیاب سے لڑ کر زندہ بچ جائے تو یہ ممکن نہین جس دن اُسکو غصہ آگیا اُس دن دیکھ لینا کہ صفحہ ہستی پہ نشان مہرخ بھی باقی نہ رہا کوکب نے سنکر کہا اے برادر یہ خیال خام اور تصور ناتمام ہی جب نمرود ایسے خداوند اور جمشید ایسے جاگتی جوت کے خداوند دنیا مین باقی نہ رہے اور ادنی ادنی آدمیون سے ہلاک ہوئے تو یہ افراسیاب کیا ہے جمشید نہ کرین جو کجبختی آئے اب ایک نشانی تو اُسکے بد اقبالی کی یہ ہے کہ مسلمانون سے اُس نے بگاڑی اور ایک شخص ایسا اس طلسم مین آکر شریک مہرخ ہوا ہی کہ اُس سے یہ افراسیاب تو کیا ہزار ایسے افراسیاب ہونگے تو شکست کھائینگے اور مہرخ ہی فتح پائیگی معمار قدرت نے یہ سنکر کہا وہ کون شخص ہی اور اُسکا کیا نام ہے اور کیا زبردستی رکھتا ہے کیا بڑا ساحر ہے کسی بڑے طلسم کا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ جو ہوش رُبا سے بڑا ہے بادشاہ ہی کون ایسا ہی جو افراسیاب کو شکست دیدیگا اے بایمان خود افراسیاب وہ ساحر ہے کہ سواے سامری کے اب کوئی اُس سے لڑنیوالا نہین اُس کے ہر موے بدن مین ہزار ہزار سحر ہین کوکب نے کہا اُس شخص کا نام کیا تم نے نہ سُنا ہوگا اے بھائی وہ شخص جس کو سربرندہ ساحران عالم خود خداوند سامری لکھ گئے ہین اُنکی قضا ہی خداوند نے پیدا نہین کی وہ ایسا ہے کہ لقا جواب خداوند دنیا پر ہین اُنکی داڑھی کو اُس نے اپنے پیشاب سے مونڈا اُسکا قول ہے کہ بر ریش خداوند شاشیدم و تراشیدم وہ بہت خدائیون کو ہلاک کر چکا ہے لشکر امیر مین رہتا ہے دامہ کو اُسنے مارا فرعون کی خدائی کو بگاڑا نمرات سخنگو بھیلے زرین تن تابوت معلق صندوق معلق کہانتک بیان کرون ہر ایک کو اُس نے مارا وہ اب شریک مریخ ہے افراسیاب کہان اُس سے لڑسکیگا ان کلمات کو سُن کر معمار قدرت نے کہا اے بادشاہ یہ تو آپ عمرو کا ذکر کرتے ہین یہ کہکر معمار قدرت تھرانے لگا اور کہا اے بادشاہ آپ نام ایسے شخص کا نہ لیجیے گا میرے رونگٹے نام اُس کا سنکر استادہ ہوگئے کوکب نے کہا کیون نام اُسکا منحوس ہے جو تم ایسا کانپنے اور ڈرے معمار نے کہا نہین منحوس تو نہین ہی مگر وہ دشمن ساحران عالم ہے جو ہمارے خداوند کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن پہلے ہے اور سخت مدعی ہے کوکب نے کہا تمھارے خداوند کا تو دشمن نہین ہے بلکہ پیارا بندہ ہے وہ کہتا ہے کہ مجکو خداوند بہت چاہتے تھے میری قضا پیدا نہین کی مجکو یہ کچھ تو تین عنایت فرمائین معمار نے کہا یہ بھی سہی لیکن وہ شخص بڑا مکار و غدار ہی اور دغاشعار ہی اسوجہ سے میرا دل سینہ مین اُسکا نام سُنکر تھراتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ شاید تم سے اور اُس سے ملاقات ہوئی ہی جو تم اسطرح سے کہتے ہو اور اُسی کے سکھائے ہوئے ہو بادشاہ خداوند کا پیارا تو ادنی ادنی بندون پر تھا اس لیے کہ خداوند بھولے بہت تھے جس نے انکو اچھا کہا اُسی کا رتبہ اُنھون نے بڑھایا یہانتک کہ دیکھو ضحاک کو ایسا رتبہ دیدیا کہ اُس نے خداوند کو آرہ سے چروا ڈالا اے بادشاہ آپ اُسکے دم مین نہ آئیے اور اُس سے ملاقات ترک کیجیے ورنہ اس غلام قدیم کا آنا آپ کی خدمت مین اب نہوگا کیونکہ وہ دین کو بھی آپ کے خراب کریگا اور فتنہ تو خیر یہ کر ہی چکا ہے کہ بادشاہون کو آپمین لڑوا کر اپنا مطلب نکالون پھر ایسی صورت مین دوستون سے تباہی گھر کی دیکھی نہ جائیگی کوکب نے کہا مجھ سے تو ملاقات اُس سے نہین ہوئی مگر بران تمھاری بھتیجی سے اُس سے رسم و اتحاد ہے بلکہ وہ پاس اُسکے موجود ہی اور وہ چھوکری لاکھ طرح مین سمجھاتا ہون اُسکی الفت سے ہاتھ نہین اُٹھاتی معمار نے کہا اے بادشاہ اب آپ مجھ سے صاف صاف کہئے آپکو قسم ہی اپنے دین و ایمان کی

کہ بیان کیجیے یعنی اُسنے آپ کو مکر و فریب سے ملا لیا ہی یا نہین اُسوقت کوکب نے ناچار ہو کر کہا کہ
اہی معمار سچ تو یہ ہی کہ وہ میرے پاس سرحد طلسم ہوش ربا کے مرحلات طی کر کے بطور فریادیون کے آیا
اور مین نے اُسکو اپنا شریک حال بنایا چنانچہ مین نے نامہ مین بھی تم کو لکھا تھا بھلا تمسے کس بات کا
پردہ ہی جو مجھپر صعوبت گذریگی وہ تمپر پہلے گذر گئی تمکو اسکا سنبھالنا پڑیگا مین نے تو بھائی اس
خوف سے کہ ایسا نہو وہ مجھپر بھی عیاری کرے اُسکو ملا لیا ہی اور بڑی خاطر اُسکی کرتا ہون اب تم بتاؤ
اس امر مین کیا صلاح ہی آیا اُسکو بیس قتل کر ڈالون یا اپنے گھر سے نکالدون اُس سے ملا رہون یا
اس سے بگاڑون جو تم مشورہ دو وہ کرون معمار نے ہنسکر کہا کہ اہی بادشاہ آپکی عقل سے بہتر میری عقل
نہین جب آپ اُسکو ملا چکے تو زبان ایک ہی خلاف عہد شاہون کو کرنا نہایت بُرا ہی اگر آپ اُسکو نکالیے گا
تو وہ بدعہدی کا الزام رکھکر آپکو ذلیل کریگا اور سوا اُسکے میری خاطر سے آپ یہ فرماتے ہین ورنہ آپ
اُس سے عہد و میثاق دوستی کر چکے ہین اچھا جو آپکی مرضی الغرض مولا از ہمہ اولی دوستونکو آپکی بہبودی
سے مطلب ہی اب ذرا آپ اُسکو میرے سامنے بلوائیے کہ مین بھی اُسکی صورت دیکھون کہ کیسی شوکت و شہامت رکھتا ہی
جو ایسا مشہور زمانہ ہی اور خداوندون سے بے ادبیان کرتا ہی شاہان عالم کو تخت سے اُتار کر تختۂ تابوت پر
سلاتا ہی یہ سننا تھا کہ کوکب نے ایک تیلے کو بلا کر حکم دیا کہ جا کر بُہران کے پاس سے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری
کو بلا لا تیلا حسب ارشاد اس دیوار سے اُڑ کر فرا کے اُسطرف گیا یہان خواجہ پس دیوار تمام گفتگوے کوکب
اور معمار سن رہے تھے اور جانتے تھے کہ کوکب باتین بنا کر کوئی پہلو ضرور میری ملاقات کرانیکا معمار
سے نکالیگا پس آپ نے بھی زنبیل سے تاج گوہر نگار نکالکر سر مقدس پر رکھا تھا اور قباے قلم کار
زر اندوز پرستان کی نکالکر زیب جسم کی تھی پٹکا جواہر دوز کمر سے لگا کر خنجر کی جوڑی لگائی تھی کہ دستہ
خنجر الماس تراش تھے مالے جواہر کے گلے مین پڑے انگشتریان لعل و الماس انگشت مین تھین غرضکہ جامہ بھی
بہت نادر تھا بانہ عیاری کے نیچے عبا کے پوشیدہ تھے اُسوقت ایک بادشاہ ہفت کشور کی طرح
آراستہ تھے اور مسند زرین پر بُہران کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ تیلے نے جا کر آپکی صورت زیبا کو دیکھا
اور فرط رعب سے مُودب تسلیم کی پھر عرض پرسا ہوا کہ اہی آفتاب سپہر عیاری خواجہ عمرو بن امیہ ضمری
بادشاہ کوکب روشن ضمیر نے حضور کو بلایا ہی مناسب جانیے تو جلدی تشریف لیچلیے کیونکہ معمار قدرت سے
ملاقات کرائینگے اور وہ زیادہ دیر نہین ٹھہرینگے بُہران نے نام معمار سنکر تخت جواہر نگار طلب فرمایا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور آپ بھی سوار ہوئی برابر اپنے خواجہ سلامت کو بٹھا لیا اُسوقت سترہ اٹھارہ سو خوص نازک اندام وسیمبر کہ ایک ایک اُن مین حاکم کشور دلبری اور مالک اقلیم خوبی و بہتری تھی لباس و زیور سے آراستہ دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہوئے گرد تخت کے عہدے ہاتھون مین لیکر روانہ ہوئین اور چار سو پریزاد حور نژاد سورچھل پر ہما کی ہاتھون مین لیے سر پر دونون کے مروحہ جنبان ہوئین چیر مرصعی سر پر گردش پذیر ہوا النقیب اور چوبدار آوازین لگانے لگے اور اُس مکان کے دوسرے دروازے سے نکلکر اُس دروازے کی طرف جو آدھا مکان کوکب کی جگہ کا ہے چلے بڑی دھوم دھام سے جاکر دردار الامارۃ کوکب پر اُترے **بران** خواجہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے اندر بارہ دری کے آئی کوکب نے اشارہ کیا کہ معمار کو چچا کہکر سلام کرے **بران** نے چچا جان کہکر تسلیم کی اُسنے کہا برخوردار عمر دراز آؤ بیٹی میری آنکھین ٹھنڈی ڈھونڈھتی تھین **کوکب عمرو** سے نہ کہ سکا کہ آپ بھی سلام کرین **عمرو** یہین چپکا کھڑا رہا وہان **بران** کی پیشانی پر معمار نے بوسہ دیا اور ہاتھ پکڑکر سامنے بٹھا لیا پھر جو نظر اُٹھا کر دیکھا تو **عمرو** پر نگاہ پڑی ایک عجیب الخلقت انسان کو دیکھا کہ جسکا سر ناریل کا ایسا ہی کلیجہ سے گال ہین خوبانی سی ناک تکا سی ریش ہے موتی مروار ید کے ایسے دانت رسی سے ہاتھ پانون طباق سا پیٹ زیرہ سے آنکھین چھ گز کا دھڑ نیچے کا اوپر کا تین گز کا نو گز کا آدمی لباس فرمانروائی سے آراستہ سامنے کھڑا ہے معمار یہ صورت دیکھکر گھبرایا کہ شاید یہ بھی کوئی دیوتا ہے جو اس صورت پر خداوند سامری نے اسے خلق کیا ہے وہ تو **عمرو** کو دیکھکر گھبرایا اور **عمرو** نے اُسکو گھورکر دیکھا بس وہ بدحواس ہوکر گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا کہ یا سامری بچانا اور پکارا کہ خواجہ سلامت میری بھی تسلیم آپکی خدمت مین پہونچے آپنے بڑا احسان و کرم کیا کہ جو یہان قدم رنجہ فرمایا کوکب نے جو یہ کیفیت دیکھی کہ معمار کی جان صورت خواجہ کی دیکھکر نکلی جاتی ہے بس دل سے خیال کیا کہ یہ اقبال **عمرو** کا ہے جو ایسے دشمن سخت کا صورت دیکھتے ہی یہ حال ہوا غرض اُسنے **عمرو** سے کہا کہ خواجہ سلامت جن دوست کی کہ مین آپ سے تعریف کیا کرتا تھا وہ آپ ہی ہین معمار قدرت جادو **عمرو** نے یہ سُنکر کہا ہان زہے نصیب میرے جو آپ سے ملاقات ہوئی اے معمار قدرت جادو مزاج ہمایون تو آپ کا اچھا ہے آپ کے اشفاق حمیدہ کا ذکر زبانی شاہ کوکب سے سنکر مین نہایت مشتاق ملازمت کیمیا خاصیت تھا ہمارے طالع یاور تھے جو آپ کی زیارت نصیب ہوئی معمار نے کہا خواجہ مین بھی بہت اشتیاق آپ کی ملاقات کا رکھتا تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسی لیے بادشاہ کے لکھنے سے فوراً سر کو قدم بنا کر حاضر ہوا آیئے بیٹھ جایئے عمرو جا کر برابر کوکب کے بیٹھ گیا معمار نے کہا آپ سے ایک بات مین ڈرتے ڈرتے پوچھتا ہون سچ بتلا دیجیے گا وہ یہ کہ آپ شاہ کوکب کے دوست ہین یا دشمن عمرو نے کہا یہ بات تو کچھ میرے بتانے کی نہین ہی شاہ کوکب خود ہی اپنے دل سے دریافت کرلین اگر وہ میرے دشمن ہین تو مین بھی اُنکا دشمن ہون اور اگر دوست ہین تو مین بھی اُنکا دوست ہون دل آئینہ ہر شخص کا ہوتا ہی ہر صورت اُس مین جلوہ گر ہوتی ہی اور یون تو ای معمار بموجب مصرع ع ضرورت کی کچھ دوستی ہی ضرور ؀ اگر وہ میرے دشمن بھی ہین تو مین اُنکا دوست ہون معمار نے کہا یہ آپنے سچ فرمایا اچھا ابتو شاہ افراسیاب سے اور کوکب سے بگڑ گئی ہی اور آپ سے بھی بگڑی اٹکی ہی اُسکی تدبیر آپنے کیا کی ہی عمرو نے کہا دو بار اُس موذی کو بھی قبضہ مین لا کر سر کاٹنا مین نے چاہا مگر وہ اپنے جال سے نکل گیا مگر اب بحول وقوۃ الٰہی کہان جائیگا کیونکہ ای معمار تم جانتے ہو کہ سر کاٹنے مین کچھ عرصہ نہین لگتا ایک نہ ایک دن مقرر خنجر میرا اُسکی گردن پر چل جائیگا اسمین کچھ فرق نجانتا معمار یہ سُنکر صورت متحیر ہو کے عمرو کی دیکھنے لگا اور کہا آپ سچ فرماتے ہین عمرو نے اُسکو متحیر دیکھ کر ایک کاغذ کمر سے نکالا اور معمار کو دیا کہ اسکو پڑھیے اسمین تفصیل نام ساحران مقتول کے لکھے تھے کہ جنکو خواجہ نے تہ تیغ کیا تھا اور ذلیل کر کے مصور وغیرہ کو چھوڑ دیا تھا اور افراسیاب کو بیہوش کیا تھا معمار کے حواس اُس کاغذ کو دیکھ کر جاتے رہے قریب تھا کہ دم نکلجائے آخر کو بعد دم بھر کے دل کو قوی کر کے عمرو سے کہا کہ اب ہم جا کر افراسیاب سے تمھاری صفائی کرادین عمرو نے کہا خیر اسکا بھی کچھ مضائقہ نہین ہم بھی راضی ہین اگر وہ اسد کو چھوڑ دے مہ جبین کی شادی اسد سے کر دے اور صاحبقران زمان کی اطاعت کرے آدھا ملک وخزانہ نذر کرے اور سب طلسم مین دین اسلام شایع کرے ہر ایک ساحر اسلام قبول کرلے بس ہمارے اُسکے صلح ہی وگرنہ بہر صورت اُسکی قضا ہی معمار نے کہا شادی مہ جبین کی آپ نے کسکا نام لیا ہی کہ کر دے عمرو نے کہا اسد دلاور کا جو طلسم کشا ہی معمار نے کہا مقرر یہی نام ہی طلسم کشائے ہوش ربا کا مین نے اپنے بزرگون سے سنا ہی مگر جس طلسم کی لوح نہ ملیگی وہ فتح کیونکر ہوگا خواجہ صاحب ہمکو تو رنج اس بات کا ہی کہ مفت مین طلسم کوکب کا بھی تباہ ہوا اور تم بھی مارے گئے عمرو نے کہا میری تو موت نہین مجکو کون ماریگا مین نے تو آجتک افراسیاب ایسے لاکھون ساحر مار ڈالے کشمیر کا شغر عنطلی آباد وغیرہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سیکڑون شہر برباد کردیے ساحر نشتمش کو اندر دریا کے گھسکر مارا معمار ان باتون کو سُنکر بیہوش ہوجاتا
تو عجب نہ تھا کوکب نے کہا خواجہ آپ معمار کو لشکر مہرخ مین جانے کیون نہین دیتے اور چپکے سے کہا
کہ وہان جانے سے اسیر ایسے پیچ پڑینگے کہ یہ آپ ہی افراسیاب سے بگڑ جائیگا خواجہ نے یہ سُنکر معمار
سے کہا اچھا آپ حجت تمام کرنے کے لیے اگر عزم رکھتے ہین کہ افراسیاب پاس جائین تو تشریف لیجائین
اور اُسکو سمجھائین دیکھیے تو کیا درپیش آتا ہے وہ متکبر و مغرور کب کسی کا کہنا خاطر مین لاتا ہے معمار یہ
سنکر اُٹھا اور اپنے ساتھ کے لوگون کو وہین چھوڑکر آپ ایک اژدر آتشین پر سوار ہوکر روانہ ہوا اُسوقت
ایک تیلہ کے ہاتھ نامہ کوکب نے مہرخ کو لکھا کہ ہمنے معمار کو تمھارے پاس بھیجا ہے یہ ساحر بہت معزز ہے
ہمسے دعویٰ برادری اور برابری رکھتا ہے اُسکی بڑی خاطر اور مدارات کرنا اور کوئی بات اُسکے رنج کی ہونے
پائے تیلا تو نامہ لیکر چلا مگر راہ نزدیک سے بزور سحر معمار بھی چلا تھا یہ تیلے سے پہلے لشکر مہرخ
مین جاکر پہونچا وہان کے ساحرون نے جو اسکو آتے دیکھا آمادہ بہ رزم وپیکار ہوتے اور غلغلہ ہوا ہر ایک
نے شور و غوغا مچایا لیکن تیلے نے کوکب کے پہونچکر نامہ مہرخ کو دیا مہرخ مضمون نامہ سے آگاہ ہوکر
سب اپنے سردارون کو ہمراہ لیکر بہر استقبال تخت سحر اُڑاکر چلی اور جاکر معمار کو برابر اپنے تخت پر
سوار کرکے بڑی تعظیم و تکریم سے اندر بارگاہ کے لائی حد سے زیادہ تعریف شوکت و جلاوت اُسکی
فرمائی اور اندر بارگاہ کے اُسکے تخت کے برابر نیم تخت بچھواکر بٹھایا اُسوقت چالاک و برق و
ضرغام و جانسوز عیار بھی موجود تھے اور بہار وغیرہ سب معزز جادوگرنیاں بیٹھی تھین معمار قدرت
نے بھی تعریف مہرخ از حد کی اور کہا مرحبا صد مرحبا خوب تمنے مقابلہ افراسیاب سے کیا مگر اب ہم آئے
ہین کہ تمسے اور اُس سے صفائی کرا دینگے خواجہ اور کوکب کو تو ہم راضی کر آئے ہین ایک تمسے کہنا تھا
سو وہ بھی کہ لیا اب حیرت کے پاس جاتا ہون یہ کہ ہی رہا تھا کہ احتیاج پیشاب کی ہوئی کہا مین چوکی پر
جاؤنگا کوئی آفتابہ رکھدینا لوگون نے دوڑکر آفتابہ چوکی پر لگایا معمار اُٹھکر پشت بارگاہ پر چوکی لگی تھی
وہان آیا اور چوکی پر بیٹھا یہان تمام لشکر مین غلغلہ ہورہا تھا معمار قدرت اب ہماری جانب آیا ہے قلعہ تیار
ہوگا قضائے کار صرصر شمشیر زن بھی بصورت مبدل اُس لشکر مین آئی تھی اُسنے بھی یہ حال سنا اور وہم
اُسکو دامن گیر ہوا کہ اگر قلعہ بنایا گیا تو اور بھی مشکل سخت ہوگی لازم ہے کہ تو معمار کو پکڑ لیجا یہ سوچکر
راہ کترا کر در بارگاہ پر آئی اور گھات مین لگی رہی جب معمار اُٹھکر چوکی پر آیا یہ بھی اُسکے پیچھے پیچھے جانب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیت الخلا آئی یہان صرف قنات کھڑی تھی چھت نہ تھی جب معمار اندر گیا یہ بھی جست کرکے اندر آئی جبتک وہ سنبھلے اسنے بیضہ بیہوشی اسکی ناک پر مارا کہ وہ بیہوش ہوگیا اسنے تیشارہ مین اُسکو باندھا اور قنات چاک کرکے ایک طرف کو نکلی بسبب چوکی یہان لگانے کے سوائے صاحب احتیاج ضرورت کے لوگ کم آتے ہین یہ صحرا کی طرف تیشارہ بدوش گئی اور وہان سے جو سیدھی ہوئی اپنے لشکر کی راہ پکڑی یہان جو معمار کو عرصہ ہوا تو لوگون نے جاکر چوکی پر دیکھا معمار کو نہ پایا قنات کو چاک دیکھا تمام بارگاہ مین غل برپا ہوا کہ معمار کو کوئی پکڑ لیگیا چالاک نے آکر دیکھا تو سمجھا کہ یہ پیرہ صرصر کا ہے برق نے بھی سنا کہ اُستانی کا یہ کام ہے مہرخ نے سنا تو بدحواس ہوئی اور کہا افسوس کوکب اب کیا کہیگا تدبیر اسکی رہائی کی ضرور چاہیے اور ہوسکے تو صرصر کو راہ مین روکو چالاک نے کہا آپ خاطر جمع رکھیے کچھ اندیشہ نہ فرمائیے مین جاکر معمار کو لاتا ہون اگر صرصر بارگاہ مین پہونچ گئی ہوگی تو مین اندر سے بارگاہ کے لاؤنگا وہ کہان میرے ہاتھ سے بچکر جائیگی اگر مین نے اُسکو ذلت ندی تو نام اپنا چالاک نبایا یہ کہکر چل نکلا پیچھے اُسکے برق بھی روانہ ہوا چالاک دست راست کو برق بائین طرف چرھکے چلے مگر صرصر جو پہلے چلی تھی معمار کو لیے ہوئے بارگاہ حیرت مین پہونچی حیرت اتفاق سے اُسوقت بارگاہ مین نہ تھی اندر طلسم کے گئی تھی صرصر نے جو اُسکو نہ دیکھا تو پوچھا کہ ملکہ طلسم کہان گئی ہین لوگون نے کہا اندر طلسم کے گئی ہین صرصر یہ سنکر تیشارہ لیے ہوئے پل نیر یزدان طے کرکے اندر طلسم کے گئی وہان بھی حیرت گنبد نور پر نہ تھی مگر باہر گنبد کے ایک مقام پر فرش بچھوا کر بیٹھی تھی ناچ دیکھ رہی تھی چند مصاحبین ہمراہ تھین صرصر نے آکر تسلیم کی اور تیشارہ سامنے رکھدیا اُسنے پوچھا کہ اس تیشارہ مین کسکو لائی ہے اُسنے کہا معمار قدرت کو حیرت نے کہا ارے یہ تو جہاندار قدرت مالک بیابان گلریز کا مصاحب ہے تجھے کیونکر ملگیا اُسنے کہا یہ طرفداری کرنے کو مہرخ کی آیا ہے تمام لشکر مین شور مچا ہوا ہے کہ اب قلعہ بنایا جائیگا حیرت نے کہا تو نے کار نمایان کیا جو اس جھگڑے کو اول ہی سے طے کردیا اچھا گنبد نور کے قصر مین وہ جو مکان سامنے بنا ہے وہان ایک پلنگ بچھا ہوا ہے اُسپر لیجا کر اسکو لٹاوے اور پردے دالان کے چھوڑکر دس بارہ ساحرون کو پہرے پر برائے حفاظت مقرر کردے اور خوب بندوبست کرکے آ صرصر حسب الحکم وہان معمار کو لے گئی اور سب انتظام کرکے اس خیال سے کہ اندر طلسم کے کون آئیگا پھر حیرت کے پاس آئی اُسنے ایس

یارجہ کا خلعت صرصر کو دیا صرصر تو مالامال ہوکر اپنے مقام پر متمکن ہوئی یہان تو یہ سانحہ گذرا لیکن
اور ماجرا سنیے جسوقت نامہ کوکب معمار کو پہونچا اور عازم ہوا کہ کوکب پاس جاؤن پس یہ کوکب
کی طرف آیا وہان ایک ساحر افراسیاب کا دوست بھی معمار کے پاس اُسوقت تھا وہ اپنی جگہہ پر
اسکے جانے کے بعد آیا اور اُسنے نامہ جملہ حال کا افراسیاب کو لکھا کہ اسطرح معمار کو کوکب نے بلایا ہی
وہ اُسکے پاس گیا ہی آپ ہوشیار ہو جائیے یہ نامہ افراسیاب کو جب پہونچا اُسوقت حیرت کا نامہ بھی
پہونچا کہ مہرخ کے لشکر مین معمار آیا ہی اور اسکی شراکت کرنیکا ارادہ ہی بادشاہ یہ دونون نامہ پڑھکر متفکر
تھا کہ تیسرا نامہ حیرت کا آیا کہ معمار کو صرصر پکڑ لائی ہی یہ نامہ پڑھکر بادشاہ کو خوشی ہوئی اور اُسیوقت
جواب لکھا کہ اے ملکہ معمار کو بہت ہوشیاری سے رکھنا مین بھی آتا ہون حیرت کو جب نامہ شاہ کا
پہونچا اُسوقت اُسکو شراب کا نشہ بہت تھا وہ اُٹھکر اندر ایک قصر کے کہ وہان پتلے اور بت ہزارون رکھے
ہوئے تھے اُنکے دیکھنے کو چلی گئی اِدھر حال چالاک سُنیے کہ یہ جو وہان سے چلا تو پہلے اُسنے صورت
بدلکر بارگاہ حیرت مین جاکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرصر اندر طلسم کے معمار کو لیگئی بس یہ بھی اسی طرف
چلا دریاے خون رواں پر پہونچا نشان قدم صرصر کا وہان دیکھا اُسنے بھی چلنے کا قصد کیا جب پل پر زاد ان
پر قدم رکھا دریاے خون رواں جوش مین آیا پانی اُسکا معلوم ہوا کہ آسمان سے لگ گیا کف دریا اُسوقت
مثل آفتاب تھا آسمان اُس بحر کا ایک حباب تھا اور علاوہ دریا مین جوش آنے سے ایک دیوار چالاک کو
پانی کی سرخ رنگ نظر آئی جس سے طبیعت سخت گھبرائی حال اُس پل کا اور دریا کا بارہا لکھا گیا ہی لیکن
بسبب یاددہی ناظرین پھر درج ہوتا ہی کہ ضرور جا ہیے بیان کیا گیا ہی کہ یہ مقام طلسم بند ہی اور چار درجہ کا
بنا ہوا ہی اُسکے نیچے کے درجہ مین دریاے خون رواں جاری ہی اور اوپر کے درجون کا یہ نقشہ ہی کہ ہر درجہ
مین بارہ بارہ ہزار در طلاے احمر کے بنے ہین اور ایک درجہ مین جو بارہ ہزار در ہین اُنمین ایک ایک
پریزاد کھڑی ہی ایک سمت کو کچھ جن ہین کہ وہ شیر پر سوار شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے مستعد بجنگ ہین
اور ایک درجہ مین بہت سے زرہین اور ہر در مین دو زنگی آپسمین شمشیر زنی کر رہے ہین مگر تلوارون کا
اُنکی یہ عالم ہی کہ جہان وہ تلوار جس زنگی کے جسم مین لگ جاتی ہی بس وہ ایک ہی وار مین دو ٹکڑے ہو جاتا ہی باوجود
وہ دونون وار کو روکتے بھی خوب ہین لیکن اگر ہاتھ پڑ جاتا ہی تو پھر قلم ہی ہو جاتا ہی اور قاتل اُسی
مقتول کے دونون ٹکڑے جسد کے ملاکر گرد لاش پھرتا ہی وہ پھر زندہ ہو جاتا ہی اور لڑنے لگتا ہی اور اُسکو قتل کرکے

یہی حرکت وہ بھی کرتا ہی وہ بھی جی اُٹھتا ہی غرض اس طرح سے سب آپسمین قتل وقمع ہوتے ہین مگر مرتا ایک بھی نہین اور تیسرے درجے کے درون مین ایک ایک پریزاد بیٹھی ہی نہایت شوخ تنگ تا ہیدۂ آسمان سے بہتر فلک حسن کی قمر وہ پریزادین موتی جھولیون مین بھرے اُچھالتی ہین کہ وہ موتی سب دریامین گرتے ہین اور دریا سے سبز و سرخ زرد مچھلیان نکلکر اُنکو نگلجاتی ہین اور اوپر اُس درجہ کے جو برج بنے ہین اُن برجون مین ایک ایک پری حسن مین بہتر از ماہ و مشتری تھنائیان منھ سے لگائے کھڑی ہین اور پل پر یزادان بالکل الماس کا ہی کہ مثل برق کے چمک رہا ہی منڈیرین اُسکی بہت بلند ہین اور جا بجا مینار اُس پر بنے ہین اور ہئیت اُن میناروں کی ایسی ہی کہ آدھے آدھے مینار اوپر کے ایسے نظر آتے ہین کہ جیسے دھڑ آدمی کا ہی اور اُس مینار مین سے آدمی نکل رہا ہی لیکن پانؤن کا پتا نہین اور وہ آدمی بھی دریاے جواہر مین غوطہ مارے ہی اور دونون طرف فصیلون پر پل کے کچھ پریان ہین کہ سراسر زر و زیور سے آراستہ گولے فولادی ہاتھون مین لیے آپسمین گیند دھڑ کا کھیل رہی ہین اور اسطرح گیند بازی ہوتی ہی کہ کوئی گولا زمین پر گرنے نہین پاتا ہی برابر تار بندھا ہوا ہی اور ہر گیند سے پھول مثل ہوائی اور بہت پھول کی آتشبازی کے جھڑتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ سہرا پھولون کا لٹک رہا ہی چالاک نے تو کبھی یہ تماشا دیکھا نہ تھا حیران ہوا اور یہ کھڑے ہو کر دیکھنے لگا اس عرصہ مین برق بھی ہر طرف سے پھرتا ہوا یہان آ کر پہونچا اور چالاک کو پل پر کھڑے دیکھکر اُسنے پوچھا کہ کیون بھائی صاحب کچھ سراغ آپ کو معمار کا ملا یا نہین چالاک نے کہا کہ صرصر تو نکل گئی اور اسی طرف سے گئی ہی مگر ہم یہان طلسم کا ایسا انداز دیکھتے ہین اس سبب سے جاتے ہوئے خوف کھاتے ہین مقام ناچاری ہی برق نے کہا پھر کوئی تدبیر ضرور کرنا چاہیے اور معمار کو لانا ضرور ہی کیونکہ وہ ہمارا مہمان عزیز ہی اور دوسرے خواجہ کوکب کے پاس ہین اُنھون نے وہان سے بھیجا ہی اگر کچھ پیچ پڑ گیا تو برا ہوگا خواجہ الزام دینگے کہ تم لوگون سے نگہبانی ایک شخص کی نہوسکی چالاک نے کہا آخر یہ ہی تو ہم جانتے ہین چاہے کچھ ہی کیون نہو ہمکو عیاری جیسے طلسم ظاہر مین کرنا ویسے باطن مین برق نے کہا یہ سب سچ ہی مگر اندر طلسم کے کوئی جا نہین سکتا راہ نہین ہین ساحر ہو یا غیر ساحر وہی شخص جاتا ہی جسکو افراسیاب کی اجازت ہی یا افراسیاب بُلالیتا ہی جب جانا ہوتا ہی ارے بھائی یہ طلسم مثل اور طلسم کے نہین ہی یہ مقام بہت سخت اور دشوار گذار ہی جب سے مین یہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آیا ہون دو مرتبہ اندر طلسم کے گیا ہون اور خواجہ بھی ہزار دشواری گئے ہین چالاک نے کہا اگر تم ہو آئے تو ہم کو بھی دو ایک مرتبہ جانا ضرور چاہیے برق نے کہا ہرگز ایسا ارادہ نہ کرنا وہان کا گیا پھر ہوتا نہین اور بڑی مشکل سے زندہ رہتا ہی ساحران آدم خوار و مردم آزار ناخدا ترس رہتے ہین مسکن شیاطین و آسیب ہر جگہ ہی خدا کی پناہ جان اُنسے بچنا مشکل ہوتی ہی روٹی نہین ملتی پانی نہین ملتا ہی چالاک نے کہا کچھ کیون ہوا ہی برق تم تو ہو آئے اور ہمسے یہ باتین عیاری کی کرتے ہو اب تو جو خدا کی مرضی ہم جائینگے ضرور یہ کہکر اُسنے قدم آگے بڑھایا شور و غوغا پانی کے اندر سے پیدا ہوا کہ لیجیو پکڑیو مار لیو اور شعلہ ہائے آتشین دریا سے نکلکر اور ہر طرف سے پیدا ہو کر تا الفلک سر کشیدہ ہوئے برق نے دوڑ کر پکارا کہ اے بھائی چالاک واسطہ اپنے دین و مذہب کا پھر آؤ کیا غضب کرتے ہو کیون اپنی جان مفت دیتے ہو دیکھو اب بھی کچھ نہین گیا ہی آؤ پھر آؤ چالاک نے اُسکی خاطر سے کہدیا کہ اچھا آتا ہون اور وہان سے دکھانے کی راہ سے پھر اور سامنے ایک درۂ کوہ تھا اسمین چلا گیا برق بھی مطمئن ہو کر ایک طرف روانہ ہوا چالاک پھر درۂ کوہ سے نکلکر پل کی طرف روانہ ہوا مگر برق نے خیال کیا کہ دیکھو تو چالاک کیا کرتا ہی پھر اُسنے جو تلاش کیا تو دیکھا کہ پل پر قدم رکھتے ہی پھر جوش و خروش پیدا ہوا ہر حباب دریا کا چشم خونخوار بنکر آنکھین دکھانے لگا پھٹے پھٹے لال لال دیدون سے ڈرانے لگا اور قدم جب چالاک آگے بڑھاتا ہی پیچھے پڑتا ہی اور یہ معلوم دیتا ہی کہ ہزار کوس پرمین جا گرتا ہون لیکن پھر کوئی سنبھال دیتا ہی اور چار طرف اُس دریا مین سے اژدر آتشین اور ماران سیاہ زہریلے نکلنا شروع ہوگئے اور پریون نے وہی گیند یعنی گولے فولادی اُسپر برسانا آغاز کیے عیاذاً باللہ پر ہیبت کے تیاری ہونے لگی زمین و آسمان سب ایک انگارہ نظر آتا تھا بیچ مین اُسکے سمندر کی طرح چالاک جاتا تھا ہر طرف سے آواز گھنٹہ گھڑیال بجنے کی آتی تھی اور صدا ایسے مہیب سے دل ہلتا تھا زنگی جلد جلد لڑتے تھے اور مرتے تھے نہنگ خون آشام دریا سے نکلکر حملہ کرتے تھے زمانہ کا مزاج برخلاف تھا دریا نہ تھا ترک دہر کا دل جوش مین فرطِ غضب سے آیا تھا یا بخارات دل دہر کے نکلتے تھے کہ آگ کے شعلے بنگئے تھے وہ جگہ کرۂ نار تھی دوزخ سے زیادہ گرم اور پُر از شرار تھی اودھر آگ برستی تھی شرر مثل باران کے یا تیر شہاب کے آتے تھے شعلے بگولے کی طرح پیچ و تاب کھاتے تھے شیاطین آگ منھ سے اُگل کر رخت ہستی جلایا چاہتے تھے اُس مقام پُر خطر و شعلہ ریز کا یہ حال تھا کہ

ابیات

شور پانی کرے تھا رہ رہ کے
چھاتی پر جون گرے ہی نزلہ حار

اسطرح چھوٹتے ہین جون چھلکے
ساغر مہر گرم تھا یان تک

سنگ پر یون تھی آب کے لپٹ حار
شیشۂ آتشی ہوا تھا فلک

یہ کیفیت اُس سرزمین طلسم کی دیکھکر چالاک گھبراتا تھا مگر اُسکا جسم آتش اور ہر بلا سحر سے بسبب انگشتری جمشیدی کے محفوظ تھا اور قدم اُٹھائے خدا کو یاد کرتا چلا جاتا تھا اور دل سے کہتا تھا برق فرنگی کا قول بالکل غلط نظر آتا ہی یہان تو یہ سب شعبدہ صرف دکھلانے کا ہی کچھ ضرر نہین پہونچتا ہی ای چالاک کبھی کسی کے کہنے پر نہ چلیئے اگر تم ڈر کے رہجاتے ہرگز یہان نہ آسکتے برق کو نہین معلوم تمسے کیا عداوت تھی جو منع کرتا تھا اسی طرح کے خیال دل سے کرتا ہوا جاتا تھا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ مین بسبب انگشتری جمشیدی کے بچا ہوا جاتا ہون اور ہر بلا سے محفوظ ہون الحاصل یہ تو جست وخیز کرتا ہوا پل کے اوپر سے گذر کر اُس پار دریائے خون روان کے پہونچا مگر دل مین حیران تھا کہ کیونکر مین بچ آیا اور برق اس پار کھڑا دیکھا کیا دلمین بہت متحیر تھا کہ چالاک ضرور کچھ سحر سیکھ آیا ہی غرض جب چالاک اُس پار پہونچا سامنے قلعۂ طلسمی نظر پڑا کہ دروازہ بہت وسیع اور درانہ اُسمین لگا ہی اور گنبد نور سامنے بنا ہی نہر لہا منزل تک دیوار قلعہ کی پھینچی نظر آتی ہی دروازہ کھلا ہی ہزارہا ساحرونکا پہرا ہی چالاک بھی الگ جا کر صورت ایک ساحر جلیل القدر کی ایسی بنا کر کا نومین جواہر کے کنڈل ڈالے یاقوت رنگ سانپ گلے سے لپیٹے دھوتی تیامبری باندھی موتی اور مونگے کا مالا ہاتھ مین لیا بازوون پر جوشن مرصع کار باندھے کردھنی سونے کی کمر سے لپٹی منقل سونے کی آگ اُسمین دہکتی ہاتھ مین لیکر اندر دروازہ کے آیا کسی نے اُسکو روکا نہین یہ سمجھکر کہ یہان سوائے اجازت یافتہ ساحر کے اور کوئی آ نہین سکتا ہی چالاک بے اندیشہ دروازہ سے گذر کر جب آگے بڑھا شہر مار یسان اُسکو نظر پڑا ہر طرف ساحرون کی بستی دیکھی رعیت فرط عشرت سے ہنستی دیکھی کئی مرتبہ کیفیت اُس شہر کی بیان ہوئی ہی اسوجہ سے اختصار کیا گیا یہ دوکانین اور مکانون کو دیکھتا ہوا چلا کہ ہر قصر جسکا قصر فریدون اور نوشیروان پر طعنہ زن تھا یہان کے مکانات دیکھکر طاق فریدون کے دلمین رشک سے روزن تھا سینہ سوراخدار تھا مختصر یہ کہ یہان کا ہر ایک ادنی مکان بھی بہت نایاب قطعدار تھا بالکل پرستان کا ایسا نقشہ نظر آتا تھا دل اسی جا رہنے کو چاہتا تھا ہر طرف پری پیکرون کا جماؤ ہر سمت جوان جوان جادوگرنیون کا بناؤ دکانین آراستہ خریدار و دکاندار پیراستہ اشیائے نفیسہ و اقمشہ و جنس عمدہ کا انبار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر چیز نایاب و پر بہار چالاک سیر دیکھتا ہوا گنبد نور کے متصل آیا اُسکو بھی نرا طلسم کا پایا تین برج کا ایک قصر فلک رفعت بنا پایا کہ جو ملکہ طلسم کی تخت نشینی کا مکان ہی اطراف مین اُسکے ہزارہا قصر بنے تھے نقش و نگار مین اثر رنگ چین اور نگارخانۂ مانی کو شرماتے تھے روح نعمان بن منذر اُس مکان کی گرد آوری پر نثار تھی سبحان اللہ کیا عمارت قطع دار تھی خورنق بہرام کی حقیقت اُسکے سامنے بے حقیقت نظر آتی تھی صفائی عمارت آئینۂ اسکندر کو اندھا بتاتی تھی اوپر گنبد کے ملکہ حیرت تھی اُنھین مکانات مین سے ایک مکان مین مسند نشین عزت تھی ساحران نامی حاضر تھے فن ادب سے باہر تھے سامنے ملکہ کے گلدستے طلسمی چنے تھے عطردان پاندان چوگھڑے رکھے تھے صرصر شمشیرزن بھی حاضر تھی اور معمار کو سامنے والے ایوان مین کہ اُس قصر سے علیحدہ وہ مکان تھا وہان پلنگ پر جا کر صرصر نے لٹا دیا تھا ساحرون کو پہرے پر بٹھا دیا تھا چالاک ساحر بنا ہوا اندر اُس مکان کے کہ جسمین حیرت تھی آیا اور ایک طرف کو اپنی فکر مین استادہ ہوا اور اُسنے حال دربار سب دیکھا خیال کیا کہ خدا کی قدرت بہت بڑی ہی کہ جو ایسی بادشاہزادی اور ایسے زبردست ساحر افراسیاب پر ہم لوگ فتح پائین اور اُن ملاعنان غدار کو خاک مین ملائین اللہ اکبر کیا جاہ و جلال ہی کیا ملک ہی کیا خزانہ و مال ہی اسی فکر مین تھا کہ صرصر کو اُسنے خلعت پر زر پہنے ایک طرف کو استادہ دیکھا اور صرصر نے بھی کہ دستور عیاران ہی نئے آدمی کے آنے سے اُسکو خوب دیکھ لیتے ہین چار طرف دیکھا چالاک پر نگاہ پڑی مدت سے طریقے عیارون کے یہ دیکھتی آتی ہی اور عیارہ زبردست ہی اُسنے بنگاہ اول پہچانا کہ یہ چالاک عیار ہی اور اُسکی آنکھ چالاک کی آنکھ سے اسطرح لڑی کہ چالاک بھی سمجھ گیا کہ اُسنے مجھکو پہچانا یہ تو راہ کترا کر اُسی وقت باہر اُس قصر کے نکل گیا اور صرصر اُسکو دیکھکر متوجہ ہوئی تھی کہ مین حیرت سے اُسکے آنے کی حقیقت کہون اُسنے اُسکو باہر جاتے نہین دیکھا بس حیرت سے اُسنے کہا کہ اے ملکہ دوران وہ دیکھیے چالاک بن عمرو معمار کے چھڑانے کی فکر مین یہان آیا ہی اور استادہ ہی حیرت نے اُسکے کہنے سے اُسی طرف پھر کر دیکھا تو چالاک کو نہ پایا بس خفا ہو کر صرصر سے کہا کہ اری چڈو تو کیا کچھ دیوانی ہو گئی ہی یا نشہ زیادہ ہو گیا ہی بھنگ پی کر آئی ہی جو ایسی بات بیوقوفی کی مُنھ سے نکالتی ہی اری یہ بھلا تو اپنے دل مین سمجھ کہ چالاک دریاے خون رواں طی کر کے اندر طلسم کے کیونکر آیا اور در شہر نابرسان پر ہزار ساحر بیٹھا ہوا تھا اُس کی آنکھون مین خاک اُسنے کیونکر جھونک دی صرصر ان باتون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کو سُنکر سمجھی کہ ملکہ سچ کہتی ہین تجکو شبہہ ہوگیا موافقی یہان عیارون کا آنا دشوار ہے اگر کبھی آئے ہین تو مکر کر آئے ہین یا ایک بار برق چادر جمشیدی کی وجہ سے آگیا تھا ایسا کچھ سوچکر یہ بھی خاموش ہو رہی اور دربار مین اور باتین ہونے لگین اودھر چالاک جو باہر اُس قصر کے نکلا تو اُس مکان کی طرف آیا کہ جہان معمار قید ہے وہان اُسنے دیکھا کہ بہت سے ساحر ایک مکان کے دروازے پر بیٹھے ہین یہ بھی ٹہلتا ہوا اُسی طرف پہونچا اور اُنکے قریب آکر پہلے تو کھڑا رہا پھر کہا کہ بھائیو یہ مکان تو بہت سرد معلوم دیتا ہے ملکہ جس قصر مین بیٹھی ہین وہ بہت گرمی کی جگہہ ہے مین تو لو کھلا کر چلا آیا اُن ساحرون نے یہ کلمات سُنکر جواب دیا کہ بھائی صاحب حقیقت مین تو ہم تم ایک ہی ہین کیونکہ تم بھی اس طلسم مین رہتے ہو اور ملازم بادشاہ ہو اور ہم بھی یہین کے ساکن اور ملازم ہین لیکن دلمین اپنے آزردہ ہونا کہ ہمکو یہان ٹھہرنے کو اُنھون نے منع کیا ہے بھائی ہم مجبور ہین اس مقام پر کسی کو حکم مالک کا ٹھہرنے دینے کا نہین ہے بس لازم ہے کہ تم یہان سے چلے جاؤ اس جگہہ ٹھہرنے مین ہمارے تمھارے دونون کے لیے قباحت ہے کیونکہ یہان ایک ساحر زبردست قید ہے چالاک نے نام قیدی کا جو سُنا تو مستفسر ہوا کہ کون ایسا زبردست قیدی ہے کہ باہر مکان کے بھی کسی کو ٹھہرنے کا حکم نہین اُنھون نے کہا بھائی معمار قدرت اُس ساحر کا نام ہے چالاک نے معمار کا نام سنکر گردن ہلائی اور کہا خوب ہوا جو وہ قید ہوا بڑے دعوے سے قلعہ بنانے آیا تھا نمکحرامون کا طرفدار بنا تھا سرکشی سے بہت سر اُٹھایا تھا ہے بھائی اسی طرح سب نمکحرام قید ہو آئین تو البتہ خوشی کا مقام ہے یہ کہکر کہا اچھا بھائی ہمکو سے کام ہے وہ بات کیون کرین جسمین تہمت الزام آئے ہم جاتے ہین مگر گرمی مین آئے تھے اگر کہو تو پانی تھوڑا وہ جو گھڑا سامنے رکھا ہے اُسمین سے پی لین ساحرون نے کہا شوق سے پانی کی ممانعت نہین ہے چالاک گھڑونچی کے پاس گیا اور سرپوش گھڑون کے اُٹھا کر سبکو دیکھا وہ ساحر اُسکو پانی کی اجازت دیکر آپسمین باتین کرنے لگے اور اُسنے بیہوشی پانی مین ملادی اور ایک گھڑے سے کچھ پانی اُنڈیل کر دکھانے کی راہ سے پیا اور کہا بھئی پانی بھی بہت سرد تھا کہ پینے سے کلیجہ ٹھنڈا ہوگیا کیون بھائی کیا برف اُسمین ڈالی ہے اچھا سامری کے حوالے کیا ہم چلے مگر تم بھی کتنے بیمروت لوگ ہو کہ ایک چلم بھی نہ پلائی آگ ہوتی تو تمباکو اور چرس ہمارے پاس تھی دو دو دم مار لیتے کہ گرم ہو جاتے یہ جو اُسنے کہا وہان دو چار ساحر چرس کے عادی تھے وہ بولے کہ آؤ بھائی آگ ہم دین یہ تو خواہ مخواہ ڈرے جاتے ہین

ارے قیدی اندر مکان کے قید ہے یہ بیچارے قیدی کا کیا کرینگے ان باتون سے ساتھ والے بھی خاموش ہو رہے جریسیون نے چالاک کو بلاکر پاس اپنے بٹھایا اور کہا بھائی دیکھو وہ ٹھیک آگ کی سلگا رکھی ہی چالاک نے کمر سے کیسی تمباکو کی نکالی اور چلم اُسنے لیکر اُسپر جمائی اور کچھ چرس نکالکر اُنکو دکھائی اور کہا یہ ہی تو کشمیری مگر سال جہان کے مقابلے مین ہی اور بہت نایاب ہی یہ کہکر تھوڑی سی چلم مین جماکر آگ ٹھیک کر رکھی اور اُنکو دی کہ لو بھائی سر کرو اُنھون نے کہا نہین پہلے تم سر کرو اُسنے کہا واہ ہم تمھارے سامنے سر کرین ارے بھائی ہم تو تمھارے پست پینے والے ہین اُنھون نے کہا واہ واہ یہ آپ نے خوب کہی ایک نے کہا ان بھائی کا مزاج بہت اچھا معلوم ہوتا ہی بہت گل آدمی ہین غرض باتین بناکر اُنھون نے دم لگائے چالاک نے دوسری چلم اور جماکر اورون کو دی جتنے تھے سب نے اور دو دو ایک ایک دم لگائے اور تعریف کرتے جاتے تھے کہ بھئی واہ کیا تحفہ چرس ہی کچھ دیر مین سبکو گرمی معلوم ہوئی اور تشنگی پیدا ہوئی اُٹھکر اُنھین گھڑون مین سے سب نے سیر ہوکر پانی پیا اور چھینگ مار کر سب بیہوش ہو گئے چالاک اندر مکان کے پردہ اُٹھا کر داخل ہوا اور صورت صرصر کی بنکر پلنگ پر سے معمار کو اُٹھا کر پشتارہ باندھکر دوسرے دروازہ سے مکان کے نکلا وہان اور دربان استادہ تھے اُنھون نے صرصر کو پشتارہ لیجاتے اور اندر سے مکان کے نکلتے دیکھکر کہا کہ آپ اسطرف سے تو گئی نہین پھر کدھر سے اس مکان مین آئین صرصر نے جواب دیا کہ ہمکو سامری جمشید نے یہ بھی قدرت دی ہی کہ جہان چاہین ظاہر ہوکر جائین جہان پوشیدہ داخل مکان ہون کہ کسی کو نظر نہ آئین اور جس مقام پر جی چاہا ہی پہونچ گئے ہین ہزار مرتبہ گئے ہین اور اگر ایسی قدرت ہم مین نہوتی تو ایسے ایسے ساحران نامی کو ہم پکڑ کر کیون کر لے آتے لو دیکھو یہ پشتارہ معمار قدرت کا ہی ملکہ حیرت جادو کے پاس لیے جاتی ہون یہ کہکر قدم شاطری مارتا ہوا سیدھا ایک طرف کو روانہ ہو گیا مگر راہ مین او بہت ساحر دیکھے کہ گنبد نور کے محافظ تھے اور یہ اندر سے گنبد نور کے ابھی نکلا نہ تھا آخر کی ڈیوڑھی پر اُن محافظون نے اسکو روکا کہ بی صرصر کیا لیے جاتی ہو اُسنے کہا کہ ملکہ حیرت نے ایک شے اپنی بارگاہ مین بھیجی ہی مین اسی کو لیے جاتی ہون اُنھون نے کہا کہ ہمکو تو آدمی اسمین معلوم ہوتا ہی صرصر نے جواب دیا کہ پھر ہمارا تو کام ہی یہی ہی کہ آدمی کو لاتے ہین اور لے جاتے ہین اور نہین کیا ہم بوجھ کسی کا مزدورون کیطرح ڈھوتے ہین اور مال و جواہر تھوڑی کسی کا باندھکر لیجاتے ہین جو کوئی بطرو خیال ہمکو روکے ٹوکے اور پکڑے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تم تو آج ایسی تحقیقات کرتے ہو گویا مجکو جوتی مقرر کیا ہی بھلا مجکو کیا مطلب ہی جو آدمی لادون
اور چوربنون جی مین آتا ہی کہ اس پشتارے کو تمھارے سر پر بار کر انپا رستہ پکڑون جو کوئی پوچھے گا
تو کہدونگی کہ اپنے دربانون سے پوچھ لو وہ لوگ یہ باتین سُنکر خائف ہوئے اور کہا واقعی بی صرصر
تم سچ کہتی ہو کہ تمھارا کام آدمی کا لانا اور لیجانا ہی لیجاؤ خفا ہو ہمکو کیا کام ہی مردک ٹوک سے
صرصر بکتی جھکتی وہان سے لیکر آگے بڑھی مگر جب کوئی دس بارہ قدم دروازہ باقی رہا تو دروازہ نظر سے
غائب ہوگیا اُسوقت اُسنے اپنے دلمین کہا کہ برق فرنگی سچ کہتا تھا بس اُسنے خیال کیا کہ لاؤ انگشتری جمشیدی
کو دیکھون یہ سوچکر اپنے ہاتھ کو دیکھا تو انگشتری پر نگاہ پڑی اُسمین لکھا دیکھا کہ ای چالاک میرے
سبب سے تو اس مقام پر چلا آیا مگر اب مجھمین طاقت نہین ہی کہ مین تجکو باہر مکان طلسمی کے پہنچاؤن
مگر ہان اگر بیضۂ عقاب جمشیدی تیرے پاس ہوتا تو البتہ تو باہر جا سکتا تھا اب تو بغیر امداد ساحر برون
کے نکلنا بیان سے دشوار ہی ماندہی ماندہی تا دور قیامت یہین جا ماندی اب چالاک یہ مضمون دیکھکر
انگوٹھی کا حیران ہوا اور آندھی آئی غلغلۂ آمد افراسیاب ہوا تمام طلسم مین شور مچ گیا کہ شہنشاہ آتے
مین ہزارون ساحر دوڑ پڑے ہوا ہیر وچلنے لگی ابر سرخ نمودار ہوا ساحرون مین سے کوئی سجدہ کرنے لگا
کوئی اوندھے منھ گرا کوئی ڈنڈوت کرنے لگا گھنٹے اور گھڑیال اور ناقوس ودھا نجھ بجنے لگے اب
چالاک سمجھا کہ اب بُرے پھنسے بس اُسنے گھبراکر جو دیکھا تو اس مکان کا کوٹھا اُسکے خیال مین آیا کہ
سوا اسجگہ کے اور کوئی مقام پوشیدہ ہونیکا نہین بس یہ زینہ اُسکا تلاش کرکے جلدتر بالاخانہ پر آیا
وہان ایک راؤٹی پڑی تھی اس راؤٹی مین جاکر چپکا بیٹھا وہان سے بھی ایک طرف دریچہ کہ کھلا ہوا تھا
تو وہ مقام جہان حیرت تھی دکھائی دیتا تھا الحاصل یہ تو وہان بیٹھا اور افراسیاب اُسی قصر
مین کہ جہان حیرت تھی آکر اُترا حیرت نے گم ٹھکر مجرا کیا شاہ نے ہاتھ پکڑکر تخت پر برابر اپنے بٹھالیا
حیرت نے ایک سو ایک کشتی جواہر اور سو سو کشتی اشرفیون کی نذر کی اس اثنا مین صرصر
بھی خلعت عطیۂ حیرت پہنے ہوئے آئی اور بہایت خوش وخرم بامید انعام سامنے بادشاہ کے آکر
کھڑی ہوئی جب شاہ نے اُسکی طرف دیکھا اُسنے مجرا کیا شاہ نے بھی اُسکی تعریف فرمائی کہ ای صرصر
تو نے بڑا کام کیا اُسکے صلے مین بہت کچھ تو پائیگی صرصر نے بادشاہ کی دونون ہاتھون سے بلائین لین
اور کہا ہی بادشاہ یہ سب آپکا اقبال ہی میری کیا اصل ہی جو مین کچھ کرسکون آپکے اقبال سے بہیر اتنے بڑے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحر پر قابض ہو گیا اور مین ایسے موذیون سے بچکر اسکو لے آئی شاہ نے کہا اس امر مین بہت مجکو حیرانی
ہے کہ معمار بڑا اپنے مذہب کا پکا تھا یہ کیا وجہ ہے کہ اب سب لوگ سامری اور جمشید سے برگشتہ ہوتے جاتے
ہین یہ کیا شامت اعمال ہر ایک کی ہے کہ اپنے دین کو خود چھوڑکر خدائے نادیدہ کی پرستش کرتے ہین
کیا مرنے سے نہین ڈرتے کبھی آخر سامنا سامری کا ہوگا یا نہین پھر اسوقت کیا جواب دینگے حیرت
نے کہا پھر دوزخ مین خداوند کی جلینگے اور کیا ہوگا افراسیاب نے کہا اچھا ان امور سے کچھ مطلب
نہین ای صرصر تو جاکر معمار کو میرے سامنے لے آ صرصر بموجب حکم چند ساحرونکو اپنے ساتھ لیکر چلی
اور اُس مکان کے دروازے پر پہونچی کہ جہان معمار کو چھوڑ آئی تھی دربان وغیرہ اُسکو دیکھکر اُٹھ کھڑے
ہوے اور کہا کیون بی صاحب پہونچا آئین اُس نیستارے کو دوسرے نے کہا ارے بھائی دریافت کرنیکی کیا
احتیاج ہے وہ لیگئی تھین تو پہونچا آئی ہونگی تم ان عیاریون کے مقدمہ مین زیادہ دخل نہ دیا کرو تمہین
کیا مطلب ہے جو پوچھتے ہو صرصر نے یہ باتین سنکر کہا کہ تمنے کیا کہا کہ پہونچا آئین مین کیا لیگئی تھی جو
پہونچا آئی اُسنے کہا کہ جسکو تم لیکر آئی تھین اُسے ابھی لیگئی تھین صرصر نے کہا ارے واہی ہوا ہے کون چڑھ آئی
تھی اور لے کون گئی تو کہتا کیا ہے کچھ دیوانہ ہوا ہے دربان نے کہا آپ تو گالیان دیتی ہین ہماری جانے
جوتی کہ آپ کسے لیگئین اور لے آئین آپ ہی اپنے منھ سے آپ چڑھ بنتی ہین اور مالزادی بنتی
ہین ہم نہین جانتے جاکر دیکھیے اس کلمہ پر صرصر اُسکو نگاہ قہر گھورتی ہوئی کہ رہ تو جا سونڈی کاٹے
سمجھون گی اور دربان ساتھوالے کہتے ہوے کہ تمنے اتنا پوچھکر آفت بلائی اُسنے کہا اجی آفت کیا آئیگی
بہت ہوگا نوکری چھوٹ جائیگی لو صاحب ہم کیا اب ہر ایک کی باتین سنا کرینگے یہان تو ایسی باتین
ہین مگر وہان صرصر دوسرے دروازے پر جو آئی تو ساحرون کو بیہوش پڑے دیکھا اندر مکان کے جو گئی
تو معمار کا تیا نہ پایا بستر اجالاک کا لگا پایا بس یہ ماجرا دیکھکر بدحواس ہوگئی اور سب ساحرون کو باہر آکر
اُسنے ہوشیار کیا اور کہا ارے کمبختو یہ کیا ستم تمنے کیا کہ تم سب مر رہے انھون نے کہا سبحان اللہ واہ واہ آپ
بھی کیا خوب آدمی ہین کہ ہمکو الزام دیتی ہوئی آئین سوتا کون ہے اور غافل کون تھا ہم تو سب جاگ
رہے ہین صرصر نے کہا اگر تم ہوشیار تھے تو معمار کو کون لیگیا وہ بولے کوئی لیگیا ہوگا اسکو ہم کیا
جانین مگر ہم جاگتے ہین صرصر نے کہا شہنشاہ آئے ہین اب تمھارا جاگنا معلوم ہوگا معمار کو کوئی لیگیا
اور تم جاگتے تھے اتنا سنتے ہی ہرکارے جو لگے ہوئے تھے وہ بھاگے اور جاکر شہنشاہ کو اطلاع دی کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

معمار وہان نہین ہے آئین صرصر بھی آئی اور اسنے سب حال بیان کیا افراسیاب نے سب ماجرا
سنکر اپنے دونون ہاتھ بند کر کے کھولے ہاتھون مین سے ایک پتلا پیدا ہوا اور اُٹھکر سامنے آیا
افراسیاب نے کہا پکار جا کر کہ معمار کو لیکر اے چالاک جلد حاضر ہو پتلا اُڑکر جانب آسمان گیا اور بلندی
پر ٹھہر کر اُسنے باواز بلند پکار کر کہا کہ اے چالاک بن عمرو جس مقام پر کہ تو بیٹھا ہے معمار کو لیے
ہوے وہانسے جلد مع معمار کے سامنے شہنشاہ ساحران کے حاضر ہو کہ شہنشاہ یاد فرماتا ہے کہ مین تجکو
طلسم کے باہر نکالدونگا اور اگر میرے حکم کو تونے نمانا اور معمار کو نہ لایا تو مقر غارت کرونگا پتلا تو یہ
منادی کر رہا تھا اُدھر تہمت جادو نام ایک ساحر نے ہاتھ باندھکر افراسیاب کے سامنے عرض کیا
کہ اے شہنشاہ آپ نے جو پتلے سے منادی کرائی ہے مگر وہ لیجانے والا اُس مقام پہ کاہیکو ہوگا جو آواز پتلے
کی سنکر آئیگا وہ کب کا چلا گیا ہوگا افراسیاب نے کہا کہ وہ جا نہین سکتا طلسم سے تہمت نے کہا کہ
چالاک کے پاس انگشتری جمشیدی ہے اور بقیۂ عقاب ہے پھر وہ کیون ٹھہرنے لگا افراسیاب نے کہا بقیہ
اسنے دیو بر سفاک پہ مارا وہ اسکے پاس باقی نہ رہا اگر کوئی تمیز دار لائق ساحر ہوتا تو بقیہ سے دیوار
بھی توڑتا اور اسکو ہاتھ سے نہ کھوتا وہ سحر کی قدر کیا جانے بقیہ اسنے کھینچ مارا وہ برباد ہو گیا خالی انگشتری سے
اب وہ جا نہین سکتا اِدھر اُدھر ہوگا تہمت یہ کلام سنکر خاموش ہو رہا وہان پتلے نے جو بار بار پکار کر کہا
چالاک نے آواز اُس پتلے کی سنی اور زمین آیا کہ سامنے بادشاہ کے چلون مگر بسبب انگشتری کے صداے پتلہ ہونے
تاثیر کامل نہ کی اگر انگشتری نہوتی تو ضرور سامنے مسحور ہو کر جاتا اور انگشتری ہونے پر بھی اتنا اثر ہوا کہ گھبراکر زینے
پر اُس کوٹھے کے آیا دیکھا تو تمام طلسم مین غدر ہو رہا ہے ہر ایک ساحر کہتا ہے کہ ارے بھائی اپنے اپنے مکان کے
دروازے بند کر دو کانون کو بڑھاؤ ایکبار برق طلسم مین آیا تھا تو سب بازار لٹ گئی تھی ابکی کوئی چالاک
ہے کہ وہ آیا ہے پھر وہ تو چالاکی کرے ہی گا نگہبان قلعہ مکانات کے دروازون پر بیٹھتے جاتے ہین دوکانون
کے بند ہونے کی آواز آتی ہے خلقت بھاگی جاتی ہے یہ حال دیکھکر چالاک سمجھا کہ بیشک تم مارے گئے اسی
ششش و پنج مین خیال آیا کہ انگوٹھی ہین معلوم ہوا تھا کہ بغیر ساحر زبردست کی اعانت کے نکلنا یہانسے
دشوار ہے معمار ساحر زبردست ہے وہ تیرے پاس ہے اسکو ہوشیار کر کے حال بیان کر کیا بعید ہے کہ جو
یہ تجکو نکال لیچلے یہ سوچکر جست کر کے پھر اُس راوٹی مین آیا اور معمار کو نتھنے سے کھولکر ہوشیار کیا جب
اُسکی آنکھ کھلی دیکھا کہ ایک راوٹی مین پڑا ہون اور ایک عیار کہ بارگاہ مہرخ مین تھا میرے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پاس کھڑا ہی یہ اُٹھ بیٹھا اور مستفسر ہوا کہ مین کہان ہون اور کیا ماجرا ہی چالاک نے جملہ حالات صرصر
کے پکڑ لانے کا اور اپنے یہان آنیکا اور مکان سحر سے نکالکر اُس راوٹی مین لانیکا اُس سے بیان کرکے کہا
کہ ای معمار اب تم سے کچھ تدبیر ہو سکے یہان سے نکل چلنے کی تو کرو ورنہ میری اور تمھاری جان مفت
مین جاتی ہی میرا جو کام تھا وہ مین کر چکا اس امر سے ناچار ہون کہ تمھین لیکر نکل سکا اب **افراسیاب**
یہان آیا ہوا ہی اور اُسکا پتلا مجکو کئی بار پکار چکا ہی اور بار بار میرے دل مین آتا ہی کہ مین اُسکے سامنے
چلا جاؤن اور دروازہ مکان کا مجکو نکل جانے کے لیے معلوم نہین ہوتا ہی بس اب تم جلد تر کوئی بندوبست
کرو معمار **قدرت** نے ہنسکر کہا کہ تم گھبراؤ نہین مین تم کو لیے چلتا ہون مین تو **افراسیاب**
کے سمجھانے کو آیا تھا مگر سچ کہا تھا **کوکب** نے کہ وہ بالکل خردماغ ہی اور کور مغز ہی پھر وہ میرا کہا کاہے
کو مانیگا ایسے کو نصیحت کرنا بالکل بے سود ہی بموجب **مصرع** تربیت نااہل را چون گردگان برگنبد ست
یہ کہکر **چالاک** کو پنجہ مین داب کر اُس کوٹھے کے دوسری طرف یہ کود یہان جو آکر دیکھا تو صدہا پتلا
سحر کا معمار کو اور **چالاک** کو ڈھونڈھ رہا ہی اور غلغلہ بلند ہی اُنمین ایک پتلے نے **چالاک** اور
معمار کو جاتے ہوئے دیکھا کہ کوٹھے پر سے اُتر کر پنجہ سے **چالاک** کو اُسنے چھوڑ کر کہا میرے پیچھے چلے
آؤ اور دونون جاتے ہین بس پتلے نے غل مچایا کہ وہ جاتے ہین وہ جاتے ہین آواز پتلون کی افراسیاب
نے بھی سُنی اور بیقرار ہو کر کھڑا ہو گیا اور پکارا کہ او معمار **قدرت** خیرہ سر تیرہ روزگار کہان جاتا ہی
خبردار جانے کا ارادہ نہ کرنا اُس آواز کو سنکر معمار نے کہا کہ ارے تو کیا بکتا ہی معلوم ہوا کہ اندھا ہو گیا
ہی اور اسقدر غرور تیرے کاسۂ دماغ مین سمایا ہی کہ اب تجکو کچھ دکھلائی نہین دیتا ہی یہ کہکر **چالاک** کو پنجہ مین
داب کر اُڑا اور قندیل فلک ہو گیا پھر پتلون نے غل مچایا کہ وہ گئے اور معمار کا کہنا بھی کہ تجکو غرور ہو گیا ہی
شاہ طلسم نے سُنا بس غصہ مین آکر قصد اُڑنے کا کیا ملکہ **حیرت جادو** جھکر کمر سے لپٹ گئی اور بادشاہ
کو کھینچا کہ وہ اُڑنے سے گرا گرنے مین لات حیرت کے لگ گئی وہ سمجھی کہ بادشاہ کو مین جو مانع جانے کے
لیے ہوئی تو اُسنے عمدًا لات ماری بس پھر تو کمر پکڑ کر بولی کہ بھاڑ مین جائے ایسا گھر چولھے مین جائے
ایسا ساتھ ای صاحب تم اسقدر گھبرا گئے ہو تو اپنا راج تہ کر رکھو تم آدمی کو آدمی ہی نہین سمجھتے ہو
لو صاحب میرے لات مار بیٹھے اور کوکھ کو ٹھکرانا بُرا ہوتا ہی میری چلتی کوکھ سامری کی قسم میری کمر مین درد
ہونے لگا یہ کہکر تیوری چڑھا کر منھ بنایا **افراسیاب** نے ٹھڈھی مین ہاتھ ڈالا کہ اے جان من مین تیرے لیے

جاننگر لات نہین ماری تمنے مجکو کھینچا مین خود گر پڑا اچانک لات تمھارے لگ گئی یہ کہکر خوشامد کرنے
لگا اُسنے کہا بس بس اب باتین نہ بناؤ معلوم ہوا کہ اب ہماری کم بختی سب طرح سے آگئی ہی تمھارا تو یہ حال
ہی کہ ادنی اعلی ہر ایک پر دوڑ پڑتے ہو یہ کون حرکت بیجا ہی شاہ نے کہا پھر کیا کرون اتنے ساحر
بیٹھے تھے کسی نے بھی حوصلہ عقب معمار کا نہ کیا ملکہ نے کہا تو مُنھ سے کہنا چاہیے تھا کہ لو اُسکو جیب
کوئی نجابت ہی کتنے خیر ہمارا دربار ہی اب یہان ملکہ تو بگڑتی ہی شاہ خاطر اُسکی کر رہا ہی وہان معمار
جو پابند ہوا تھا نا پرسان سے ایک ہی سناٹے مین نکلکر پل پر آیا یہ ساحر زبردست ہی سب طرح کے
تحفہ اپنے پاس رکھتا ہی اس وجہ سے جب شعلہ ہاے آتش اور بلبیات دریا نے سرکشی کرکے اُسکو آزار پہونچانا
چاہا اُسنے سحر پڑھا ادھر انگشتری دست چالاک مین تھی اسوجہ سے دریا نے راہ دی یہ صحیح سلامت
اس پار اُتر کر چالاک کو تو پنجہ سے چھوڑ دیا اور کہا تم اب لشکر مین جاؤ مین بھی دو تین روز کے
بعد آؤنگا اور اپنی ذلت ہونے کا مزا اُس افراسیاب حرامزادے کو دکھاؤنگا یہ کہکر ایک سمت کو
روانہ ہوا اور چالاک بارگاہ مہرخ کی طرف چلا کہ جاکر ملکہ سے رہائی معمار کا حال بیان کرون اُدھر
حیرت جادو نے بارگاہ رنگین حصار کو نکلوا کر باہر طلسم کے استادہ کرایا اور وہان آکر داخل ہوئی اور
افراسیاب اُسکے پاس سے اُٹھکر جانب ظلمات چلا گیا مگر چالاک جو جانب بارگاہ مہرخ چلا اُسکو راہ
مین معمار پھر ملا ایک سمت کو جاتا تھا اور کچھ سوچتا جاتا تھا چالاک نے اُسکو روکا اور کہا اے معمار اگر
آپکے خلاف مزاج نہو تو دو قدم بارگاہ مہرخ ہی وہان تشریف لیچلیے آسودہ ہو جیے وہ نیز وہان سب
متفکر آپ کی گرفتاری سے ہونگے اُنکی تسکین بھی کیجیے وہ سب آپکو دیکھین مین زبانی جاکر جو کہونگا تو کسی
کو یقین آئیگا اور کسی کو نہ آئیگا اور مہرخ مجھسے آزردہ ہونگی ہم لوگ عیار ہین جو کچھ انعام اکرام ملنے والا
ہوگا وہ کچھ نہ ملے گا آپ کا حرج ہی کیا ہی دو چار جام شراب کے پی کر چلے جائیے گا یہ کلمات سنکر
معمار قدرت ہمراہ چالاک چلا اور دونون آکر داخل بارگاہ مہرخ ہوئے مہرخ کو نہایت خوشی
ہوئی اور بڑی خاطر معمار کی کی احوال پوچھا اُسنے تعریف چالاک کی فرمائی کہ اسطرح جاکر اُسنے
مجکو چھڑایا ورنہ بڑی مجکو ذلت شاہ جادوان دیتا مہرخ نے حکم ترتیب جلسہ عشرت دیا جام مے
ارغوانی کا دور چلنے لگا صداے ہوشا ہوش و نوشا نوش بلند ہوئی رقاص رقص کرنے لگے یہان
توسب مصروف عیش و نشاط ہین وہان بارگاہ رنگین حصار مین حیرت جادو جو آئی ہی تو نہایت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آزردہ خاطر اور ملول ہورہی ہی اور حال معمار اور چالاک سب سے بیان کررہی ہی اسمین مصور اور صورت نگار جادو بھی آئے اور اُنھون نے حال زبانی ملکہ سُنکر صرصر سے کہا کہ تو ہمیشہ کہا کرتی تھی کہ مین عیار کو خوب پہچانتی ہون مگر آج تو نے کیون نہ پہچانا جو چالاک قید سے آکر معمار کو چھُڑالے گیا صرصر نے کہا قضاو قدر سے کیا چارہ ہی اسکو مین کیا کرون اور مین نے تو ملکہ سے عرض کیا تھا کہ چالاک آیا ہی ملکہ نے فرمایا کہ یہان کوئی نہین آسکتا مین بھی سمجھی کہ ملکہ سچ فرماتی ہین بس یہی دھوکا ہو گیا پھر ہونے والی بات ہی اُس سے سب ناچار ہین حیرت نے کہا اچھا ایک مرتبہ وہ قید سے نکلگیا پھراب کیا نہین پکڑا آسکتا جا دیکھ تو کہ معمار کہان ہی اور ہو سکے تو پکڑلا صرصر یہ سنکر کچھ غیرت مین آکر صبا رفتار کو اپنے ہمراہ لیکر پھر روانہ ہوئی او صورت بدلکر لشکر مہرخ مین آئی بحر عیاری مین غوطہ مارکر ایک در مقصد اُسنے حاصل کیا فوراً چوبدار کی صورت بنکر اُسطرف پہونچی کہ جہان مہرخ کی مجرئی رنڈیان اُتری ہوئی تھین یہان آکر جو دیکھا تو خیمہ او ریالین استادہ ہین فرش دریون چاندنیون کے بچھے ہین رنڈیان جوان جوان بیٹھی ہین کوئی مقابہ کھولے آرایش وزیبایش مین اپنے مصروف ہی کوئی بیٹھی تعلیم لیتی ہی عاشق تن جمع ہین کوئی کسی یار سے ہنس رہی ہی اسی طرح یہ دیکھتی ہوئی ایک رنڈی سُندر نام کے ڈیرے پر پہونچی کہ اونچی رنڈی تھی اُسکا ہاتھی جو انعام مین ملا تھا ایک طرف بندھا تھا خیمہ مثل بارگاہ کے بہت بلند اور وسیع تھا نوکر خدمتگار وغیرہ سرگرم کار تھے دو چار خوشامدی ہر وقت مرد آدمی وضیع وہان بیٹھے رہتے تھے رنڈیان یعنی نوجیان ہر طرف لصبد آرایش وزیبایش پھرتی چلتی تھین دو ایک چاہنے والے بھی ادھر اُدھر لگے ہوے تھے بعض سے اشارے ہوتے تھے بعض سے جگت بازی ہوتی تھی صرصر چوبدار تو بنی ہوئی تھی ایک نازنین نہایت خوبصورت گلفام کو اسنے تجویز کرکے قریب جاکر ہاتھ اُسکا پکڑلیا اور کہا اجی بی ذرا ادھر آؤ سنو تو اُسنے کہا اچھی ہائے اللہ ہمسے نہ بولو اُسنے کہا واہ واہ تم تو خوب ہوارے صاحب مین تمسے ایک بات پوچھونگا اُسنے کہا کہ جو کچھ پوچھوگی جان سے پوچھون کیا جانون اُسنے کہا نہین تمسے پوچھ لینگے تو کیا قباحت ہوگی ذرا ادھر آؤ وہ نازنین اُس کے کہنے سے پشت خیمہ کی طرف چلی آئی اُسنے کہا مین تمسے یہ پوچھتا ہون کہ تمھارا سر ڈھا کا گیا ہی یا نہین وہ شرماکر نیچی گردن کرکے چپ ہورہی اُسنے کہا شرمانے کی بات نہین ہی یہان ایک سردار ملا اتبار معمار قدرت آیا ہی اُس سے کئی لاکھ روپیہ کی یافت ہی اُسنے یہ سنکر چاہا کہ اپنا ہاتھ چھڑا کر کھلکھلا کر ہنستی ہوئی

بھاگ جائے صرصر نے ہنسی سے اُس کے مُنھ پر ہاتھ پھیرا کہ وہ بیہوش ہوگئی اُسنے اُسکو اُٹھا کر اور علیحدہ مقام تنہائی مین لیجاکر کپڑے اُسکے اُتارے اور رنگ روغن عیاری لگا کر اُسکی ایسی صورت بنی اُسوقت اُس کی صورت زیبا او طلعت جہان آرا کی عجیب کیفیت تھی کیونکہ ایک تو وہ خود ہی حسینہ جمیلہ نازنین عورت تھی دوسرے طرہ اُسپر بناوٹ تھی مار کاکل سے اُسکی جان عشاق بچنا دشوار وہ زلف اُسکی پُرپیچ و خمدار کہ دام دلکش اُنکو کہنا روا ہزارون بلائین اُنکے بلون سے پیدا زخم کاکل کا قریب چشم آنا پھندے مین آہوون کو پھنسانا نظر آنا عید کا چاند جبین اُسکی مہ پارہ یا افق مطلع انوار یا صبح صادق کے آثار مہر و مہ کا رنگ سامنے اُسکے پھیکا آئینہ اسکندر سامنے آجانے سے شرمندہ چاند اُسکا ماتھا ٹیکا اُسکے اوپر نیا تماشا کہ چاند کے اندر تارا چین جبین بحر خوبی کی موجین چین بر جبین جیسے مصور چین رہین ابرو کو برق دم کہیے تو بجا ہی ہر ایما سے اُنکے بجلی گرانا ظاہر ہوتا ہزارون اہل کمان ابرو کے عشق مین چلہ کش جان کمان ابروان خنجر عشق چشم فتان بعینہ توسن ناز شوخی اور دلبری کا اُنسے پیدا انداز ابلق لیل و نہار کو آنکھین دکھاتی تازیانہ سرمہ دنبالہ دار کا لگاتی سرگین آنکھین تو آہو بھلین اور سرمہ شاخ آہو ہر چشم اُسکی آفت اور فتنہ جو ناک اُسکی چہرۂ پر حسن کی ناک خود بینون کو ہر وقت اُس کی تاک وہ گورے گورے رخسار نرم و نازکتر جنکے بوسہ کی ہوس ہے عمر بھر اگر جان دیکر بھی بوسہ اُسکا میسر ہو تو مفت ہی سراسر خوبی مین طاق ہر چند کہ بظاہر حقیقت ہی لعل سے لب لعلین کی اُسکی تشبیہ کیا اُسمین یہ تبسم یہ نزاکت یہ ادائے دلربائی کہاں وہ واقعی رکھتے ہین اعجاز مسیحا اسی طرح ہر اعضا اُسکا بے مثل و لاجواب بحر خوبی مین وہ در نایاب چھاتیان سینہ پر اُبھری ہوئی انار وہی سیب کو شرماتین باغ حسن کے نخل مین یہ دو ثمر عمدہ تھے وہ چھاتیان دو انار پر سو بیمار بنائین کیا وصف حسن اُس کا کیا جائے از سرتا پا جسکا یہ نقشہ ہو کہ مسدس

دیکھنا چاہیے لیلی کو بچشم مجنون
جھومنا سحر اور اٹکھیلیونکی چال فسون
ہاتھ اک کولے پہ اور ایک ہو بالائے دہان
تکتی چوری کی نظر سے وہ چلی شرم کنان
فاش پردہ کرے جب آئینہ زانو کا

اُسکا سایہ ہر پری تکے ہی پر بفقون
کیسی مستانہ قیامت کی چھبیلی ہر چال
لب لچکتی ہوئی اس چال سے دل ہائے امان
پیر ٹھکرا کے جو پازیب کی جھنکار کرے
سر کے بل پھینک کے آئینہ سکندر آیا

معجز عیسی مریم کا ہر رفتار سے خون
کبک اور ہنس تو خود رفتہ ہین آہو پامال
سینہ اُبھرا ہوا گردن مین خم ورتیجہ خندان
خفتۂ خواب عدم کیسے نہ بیدار کرے
آب آئینہ سے پانی ہو بہت سا جاہا

ڈوبتا جسنے بھرا پانی نہ یوسف کو ملا
شوخ و شتاخ تھی وہ کافر بہ دین عیار یہ
ستم و جور و جفا سکے نرالے اطوار

آئینہ رویون سے یون نسبت انکو تھی عیان
رام اُس بت نے کئے مومن کافر دیندار
ڈھنگ سارے تھے نئے حیب نئی انداز نئے

آئینہ داری ہی مانند حضور گوران
ہر قیام اُسکا قیامت تو بلا کی رفتار
طور تھے تازہ کرشمے ہین نئے ناز نئے

اس صورت سے آراستہ ہوکر اُس رنڈی کو ایک گڑھے مین ڈالکر پتون وغیرہ سے چھپا کر آپ اٹھلاتی ہوئی اُس خیمہ مین کہ جہان سے وہ رنڈی آئی تھی آئی نائکہ نے اُسکو دیکھکر پوچھا اری سندر کہان گئی تھی اسنے کہا حضور ادھر ہی اُدھر تھی وہ خاموش ہو رہی اس عرصہ مین چوبدار سلطانی آیا کہ جلد حضور مین مجرا کرنے کو بلایا ہی نائکہ نے کڑے سونے کے ہاتھ مین پہنے انگیا ٹھگیا چست زیب تن کرکے ململ کا چنا ہوا دوپٹا اوڑھکر چوبیلے مین سوار ہوئی رنڈی کو بھی پاس بٹھا لیا ایک طرف اُگالدان لگا لیا پاندان آگے دھر لیے کہار ڈولی اُٹھاکر چلے پیچھے پیچھے بھی روان ہوئے غرض یہ جاکر جلوخانہ مین اُتری ایک طرف کو صحنچی بارگاہ مین ملی فرش بچھ گیا اسباب وہان رکھا گیا ساز وہان چھڑنے لگا نوچی آراستہ کنگھی چوٹی سے ہوکر ناچنے چلی نائکہ آکر ایک طرف بیٹھی ملکہ اور اہل دربار کو تسلیم کی یہ تو اسطرح ناچنے آئی مگر صبا رفتار جو اُسکے ساتھ آئی تھی اُس سے اُسنے کہدیا تھا کہ مین تو جاکر کسی طوائف کی صورت پر بنکے بارگاہ مین پہونچونگی تجکو چاہیے کہ بارگاہ مین آکر کوئی عیار ہو تو اُس کو بفن عیاری بارگاہ سے اُٹھا لیجانا اور ایسا کچھ اپنے خیال مین اُس کو مصروف کرنا کہ وہ میرا دھیان مطلق نہ کرے پس صبا رفتار ایک خواص کی ایسی قطع بنکر داخل بارگاہ ہوئی یہان چالاک کرسی پر سامنے معمار کے بیٹھا تھا اُسنے جونگاہ اُٹھاکر حسب دستور عیاران چارطرف دیکھا تو ایک خواص کو اجنبی صورت پر دیکھا رفتار پر جو اُسکی نظر پڑی صاف پتیرہ سے پانون پڑتے دیکھا بس پہچان گیا کہ یہ عیارہ ہی بس یہ بھلا وادیکر اُٹھا کہ مین پکڑلون صبا رفتار تو اسکو اپنی جانب مصروف کرنے آئی تھی بس وہ جلد باہر جلوخانہ مین چلی گئی چالاک پھر بیٹھ گیا سمجھا کہ وہ نکل گئی لیکن ہر طرف اب ہوشیاری کی راہ سے نگران رہا صرصر جو کسی بنکر آئی ہی اُسکی جانب چندان خیال نہین کیا اور صبا رفتار بعد کچھ عرصہ کے پھر داخل بارگاہ ہوئی اور ایک طرف آکر کھڑی چالاک نے جو اُسکو دیکھا معلوم کیا کہ عیارہ پھر آئی معلوم ہوتا ہی کہ یہ گھات مین لگی ہی اُسکو پکڑنا چاہیے بس یہ سوچکر پھر اپنی جگہ پر سے اُٹھا اور راہ کترا تا ہوا اُسی کی جانب چلا کہ دھوکا دیکر پکڑلون صبا رفتار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو جھی نظر سے دیکھ رہی تھی وہ بھی بھاگ کر چلی اتفاق سے جلوخانہ کیطرف چالاک جا چکا تھا اُدھر نہ گئی اسکے سراپچہ بارگاہ فراکر چلی چالاک بھی اُسکے پیچھے بارگاہ سے نکل کر چلا غرض تمام بارگاہ مین اندر باہر غلغلہ ہوا کہ صاحبو ہوشیار ہو جاؤ عیار بچیان بارگاہ مین آئی ہوئی ہین بست بردی کو ہر ایک شخص اپنے مقام پر متنبہ ہوا اُس عرصہ مین صرصر ناچنے لگی اور اسطرح گائی کہ ہر ایک محو ہوگیا مگر ہر شخص بسبب شور ہونے عیار بچیون کے متوحش ہو رہا تھا اسوجہ سے کچھ اچھی طرح اُسکا رنگ نہ جما اور معمار نے جو نام عیار بچیونکا سُنا گھبرا کر کھڑا ہو گیا مہرخ نے کہا کیون کہان کا ارادہ ہی اُسنے کہا مین اب جاؤنگا یہان عیار بچیان آمادہ بہ عیاری ہین مجھکو ذلت ہو چکی ہی اب ٹھہرنا مناسب نہین ہی ایسا نہو کہ پھر کوئی پیچ پڑ جائے انشاء اللہ اب جو وہان سے آؤنگا تو سزائے معقول ہر ایک باغی کو دونگا مہرخ بھی اس کلمے سے خاموش ہو رہی اور یہ اُٹھکر جانب جلوخانہ روانہ ہوا صرصر ناچ رہی تھی اُسنے ملکہ سے کہا کہ یہ سردار مجھکو اشارے سے بلا گیا ہی شاید کچھ مجھپر مفتون ہو ہین جاتی ہون اور اس سے باہر بارگاہ کے جا کر باتین کرتی ہون ناکہ نے لالچ مین آکر اجازت دی صرصر جلد باہر بارگاہ کے گئی اور معمار کو جاتے دیکھکر پکارا کہ اہی نوجوان ذرا ٹھہرنا اندر بارگاہ کے تو غلغلۂ عیار بیان تھا بنوجہ معمار نے اُسکے حسن وخوبی پر اچھی طرح نظر نہ کی تھی اسوقت ٹھہر گیا اور غور سے جو اُسنے دیکھا ایک بت شوخ وشنگ جسکا دل اور چھاتیان دونون سنگ ماہ لقا یوسف جمال شمع رو گل اندام مہر ضیا عیسیٰ خصال ہن بولا رخام دریائے دلبری کی گوہر برج حسن کی مہر منور راحت دلہائے مضطر حبیب خوشرو محبوب خوشخو گلرو وبلبل خوسخن آہو چشم آہو بنا زوادا تیری جانب آتی ہی اور مسکرانے مین خنجر موج تبسم دل پر پھیراتی ہی غرض اُس آفت جان نے قریب آکر دونون ہاتھ کمر مین ڈال دیے اور کہا یا ساحری ایسا بھی بے مروت مین نے تمسا کوئی مرد نہین دیکھا اس طوائف پیشے کے پیشہ مین ہزارون مرد وے مین نے دیکھ ڈالے لیکن تمھاری سی صورت آجتک مین نے دیکھی نہین مین سچ کہون حب سے مین نے تمھین دیکھا ہی میرا تو یہ حال ہوا ہی کہ

مسدس

پیار کرتی ہون مگر تمکو مری پروا نہین	آپ اتراتے ہین بے خبر سے آگاہ نہین	کھا کے سوگند کہا مین نے کہ واللہ نہین
تمنے کیا رسم ہو خوبون سے مری راہ نہین	ہوگیا جان کا لیوا مجھے کرکے مفتون	اڑ رہی جبتک یہ موئے عشق کو قربان کرون
دل مرا ہے یہ فدا تم نہین واقف پیارے	ہوکے خون رہگئے آخر دل و جان بیچارے	دن جو حسرت مین گیا تمام الم کے مارے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رات بھر صبح ہوئی ہجر مین گن کر تارے | خاک مین آپ کی الفت نے ملایا جوبن | آتش عشق نے پھونکا دل و جان کا خرمن

بس اب مین تم کو کہان جانے دونگی سامری کی قسم ہے جان دونگی اگر میری جانب نظر التفات نہ کروگے معمار نے جو ایسی خوبصورت کمسن معشوقہ کو ایسا عاشق خصال پایا دل سے کہا کہ یہ بھی ایک دولت لازوال ہے جو سامری نے تجھے عنایت کی ہے ارے نادان مصرع جاہنے والی کسکو ملتی ہے + اسکو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے بس یہ سوچکر اُسنے کہا اے جانی واے مایۂ عمر و زندگانی بھلا مین کیا جانون کہ کون مجھسے محبت کرتا ہے اور میری الفت مین آہ و نالہ کرتا ہے اب معلوم ہوا کہ تمکو مجھسے الفت ہے اچھا تم ٹھہرو مین بعد چند روز کے پھر یہان آؤنگا اُسوقت تمکو اپنے پاس بُلاؤنگا اس صنم زیبا صورت نے ایک ڈھیلا ہاتھ اُسکے اوپر مارا کہ چل دردو سے حواس مین آ اپنا تو یہ حال ہے کہ ایک گھڑی فرقت مین کٹنا محال ہے اور یہ جب آئینگے تب مجھکو بلائینگے جب تک تم مجھکو جیتا پاؤگے ہان قبر پر روتے ہوئے آؤگے یہ کہکر چپکے سے کہا کہ سامری کی قسم نائکہ روز پیام سر ڈھکنے کا ہر ایک امیر سے دیتی ہے مین اس نام سے بھاگتی ہون اور کہتی ہون کہ جس پہ دل آیا ہے سامری کرے وہ امانت اپنی پوری پائے اے میان تیرے صدقے اب مجکو تم اپنی فرقت مین نہ تڑپاؤ جہان جاتے ہو وہان ساتھ لیتے چلو مجکو گھر مین چھوڑکر یہان چلے آؤ نائکہ اگر داد فریاد کرے کچھ اُسکو دیکر راضی کردینا معمار دل مین اپنے سوچا کہ یہ مال تو خوب ملا کہ یہ نائکتخدا بھی ہے پھر کسی کی جورو بیٹی نہین اچھا تو ہے اسکا محل کرے بس یہ سوچکر اسکا ہاتھ پکڑکر اشارہ جو کیا ایک تخت اسکے چوترون کے نیچے آگیا معمار بھی اُس تخت پر سوار ہولیا اور اُسکو لیکر چلا یہان کچھ عرصہ مین نائکہ نے اپنی نوچی کو تلاش کیا تو اُسکو نپایا باہر کے لوگون سے دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ ہمنے تو دیکھا کہ وہ معمار قدرت کے تخت سحر پر بیٹھکر چلی گئی نائکہ یہ سُنکر سامنے مہرخ کے آکر پیٹنے لگی اور کہا واری میری روزی کا ٹھیکرا تو معمار قدرت صاحب لیگئے مہرخ نے کہا تجکو سرکار سے تنخواہ بدستور ملا کریگی اور حال دریافت کرکے نوچی تیری دلادیجائیگی گہنا کپڑا بھی منگا دیا جائیگا نائکہ ناچار وہان سے پھرکر اپنے مقام پر آئی وہان کچھ دیر کے بعد اُسکی نوچی کو گڑھے مین پڑے پڑے ہوش آیا اور گھبراکر اُٹھی اپنے مال کو دیکھکر گھبرائی اور وہان سے بتون وغیرہ کو باندھکر جلد تر خیمہ مین آئی نائکہ نے پوچھا کہ اری تو تو معمار کے ساتھ چلی گئی تھی اُسنے سب حال جو بدار کے آکر بلا لیجانیکا بیان کیا اب نائکہ اور خائف ہوئی کہ وہ جو معمار کے ساتھ گئی ہے وہ معلوم ہوتا ہے کہ عیار بچہ ہے دیکھیے اگر معمار کو مار ڈالا

تو ہم لوگون پر بڑا الزام آئیگا اُسنے نوچی کو کپڑے پہنائے اور پھر لیکر سامنے مہرخ کے گئی اور سب
کیفیت معرض عرض مین لائی مہرخ نے فوراً طائر سحر اور تیلے وغیرہ بارگاہ حیرت کیطرف روانہ
کیئے کہ اگر معمار کو عیارہ وہان پکڑ کر لائے تو مجکو اُسی وقت خبر دینا طائر وغیرہ تو اُس طرف بھیجے اور
طوائف کو گہنے اور لباس کھو جانے کے عوض بہت کچھ روپیہ دیکر راضی کیا یہان تو مہرخ ہمہ تن
گوش بنی ہوئی متحیر اور متفکر بیٹھی ہی لیکن وہان صرصر کا حال سنیئے کہ معمار تخت اُڑائے اُسکو لیے روانہ تھا
اُسنے اثناء راہ مین معمار سے پوچھا کہ اسوقت آپ کہان جاتے ہین مین نے سنا ہی کہ آپکا وطن
بیابان گلریز ہی کیا وہین جانے کا ارادہ ہی معمار نے کہا ہان ہمارا یار حسن خداساز اپنے وطن بھی جاؤنگا
مگر پہلے میرا قصد کوکب پاس جانے کا ہی کہ پہلے اُنسے یہان کا سب حال بیان کرلون تو پھر اپنے وطن
مین جاؤن صرصر نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر تو اسکے ساتھ ملک کوکب مین چلی گئی تو وہان
خواجہ عمرو موجود ہین وہ پہچان کر تجکو پکڑ لینگے پھر تو چھوٹ بھی نہ سکے گی اور وہ ہوشیار یان زیادہ تجکو
ذلیل بھی بہت کریگا دوسرے یہ کہ وہان کے جانے سے کیا مطلب ہی راہ ہی مین کام اسکا تمام کر اور
اسکو پکڑ کر نکل یہ سوچکر ایک مقام پر اُسنے کہ وہان دامن کوہستان تھا اور دور تک سبزہ لہلہا رہا تھا
طرح طرح کے گلہاے بوقلمون کھلے تھے ہواے سرد عیسیٰ دم مسیح نفس وزان تھی پہاڑ گلدستہ ایوان بہار بنے تھے
پھولون سے بھرے تھے مشاطہ بہار نے سر کوہ پر سہرے پھولون کے باندھے تھے چشمہ لطیف اور صاف
ہر طرف لہرین لیکر دل ساحون کے لہراتے تھے چشمہ چشم مین تراوت اُنکے دیکھنے سے آتی تھی دل انسان
کو اپنے اوپر لبھاتی تھی درخت زمین کے بار اثمار سے بوسہ لیتے تھے جانور اُنپر زمزمہ سرائی کرتے تھے
یہ عالم اُس صحرا کا تھا کہ بیت این سبزہ و این صحرا بوئے ز جنون دارد دیوانگی و مستی امروز فزون دارد
اُس صحرا کو دیکھکر صرصر نے معمار کی گردن مین باہین ڈالدین معاذ اللہ وہ گدرایا بدن وہ رتن
گرما گرم کی گرمی پہونچنا قوت حیوانی ہیجان مین آئی جلد اُسنے بھی رخسار پر رخسار رکھدیا باوہ فرط
رعب حسن سے چپ بیٹھا تھا اُسنے ہنگامہ مستی اٹھایا غلیان شہوت ہوا اُس ماہ پارہ نے بصد
اخلاص آنکھون کو گردش دیکے مسکرا کر کہا کہ ای معمار ایسا سبزہ اور ایسا صحرا بھی کم دیکھنے مین آیا ہی
ابھی ملک کوکب یقین ہی کہ بہت دور ہو اگر تمھارا جی چاہے تو اس پہاڑ کے دامن مین کسی چشمہ کے کنارے
اُتر کر گھڑی دو گھڑی ٹھہر کر ہنسو بولو عیش کرلو پھر آگے چلنا معمار فرط مستی سے بیچین تو ہو گیا تھا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس بات کو غنیمت گیا فوز عظیم سمجھا اور یہ بھی خیال کیا کہ بیشک یہ کمان ابرو تجھپر ہزار جان سے
قربان ہے از بسکہ لذت وصل سے ابھی آگاہ نہیں ہے اسوجہ سے سادہ مزاج ہے جو آپ نہی خواہش کرتی ہے
اگر بھولی بھالی ہوتی یکی چھتیسی عورت کھیلی کھائی ہوتی تو ناز و غمزہ جتاتی اب دلبری کی راہین
مار رکھنے کی چوٹین اسکو سکھائینگے اور طرحدار محبوبہ بنائینگے جب اپنے گھر مین اسکو پہونچائینگے خوب
مزے اڑائینگے بس ایسا کچھ سوچکر اُسنے کہا اے جانی میری جان تجھ پر قربان اگر تیرا جی سیر کرنے
کو چاہتا ہے تو اُتر پڑ مین تو تیرے بہار باغ حسن کو دیکھتا تھا دنیا کی بہار سب بُھولی جاتا تھا اور نظارہ
گلشن جمال کا کرتا تھا اب تیری مرضی سے ناچار ہوا یہ کہکر تخت اُسنے ایک چشمہ کے کنارے اُتارا کہ
اُسکے قریب ایک ضرغہ درختون کا بھی تھا بس اُس چشمہ کے کنارے معمار نے چادر کمر سے کھولکر بچھائی
اور بیٹھا وہ نازنین پانی مین پاؤن ڈالکر خوش فعلی کرنے لگی اور گھٹنون تک پائچے چڑھا لیے
معلوم ہوا کہ شمع فانوس پیرہن سے باہر نکل آئی وہ پاؤن اُسکے نگارین اور گوری گوری پنڈلی
معمار کی جان نکلنے لگی چاہا لپٹ جاؤن اُسنے کہا ٹھہرو تم مجھکو یہان ستاؤگے مین ذرا تمسے
الگ جاکر پانی سے کھیلون منھہ ہاتھ دھوکر ابھی آتی ہون اُسنے کہا مین تجھکو اس جنگل مین اکیلا
نہ جانے دونگا شیر بھیڑیے کا ڈر ہے اُسنے جواب دیا کہ مین دور نہ جاؤن گی گز دو گز تمسے ہٹکر منھ
دھوؤن گی یہ کہکر کچھ دور اُسکے پاس سے ہٹ کر کنارے چشمے کے بیٹھی اور پانی مین ہاتھ ڈالا
اُسوقت اُس بحر خوبی کے عشق مین موجین پانی کی کنارے سے دریا کے سر ٹکرانے لگین پانی کے
دلمین بھی جوش محبت پیدا ہوا شور اُسنے بھی مثل نالہ عاشق کیا غرض بر سبیل اختصار ہر مقام پر
لکھنا اس جلد کا مذکور ہے صرصر نے ہاتھ منھہ دھوکر ایک بیضیہ بیہوشی اپنے پاس سے نکالا کہ وہ
بیضیہ کئی طرح کے رنگ سے رنگا ہوا نقش دار تھا سبز سرخ زرد لکیرین اور پھول اُسپر بنے تھے بس وہ
بیضیہ لیکر اٹھلاتی ہوئی کمال کا عالم اُبھرے پن کا دکھاتی ہوئی معمار کے پاس آئی اور کہا اجی
اجی مین منھہ دھو رہی تھی یہ انڈا وہان پڑا تھا نہین معلوم کس جانور کا ہے کہ ایسا انڈا مین نے
کبھی اپنی آنکھون سے نہین دیکھا معلوم ہوتا ہے کہ رنگین مچھلی جو دریا مین ہوتی ہے وہی کنارے
پر آکر یہ انڈا دے گئی ارے نہین نہین مین سمجھ گئی یہ ولایتی کچھوے کا انڈا ہے اور صاحب
اس مین سے خوشبو بھی آتی ہے سامری کی قسم مجھے دل سے بھاتی ہے یہ کہنی جاتی تھی اور

اسطرح

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسطرح کمر کو لون کو بل دیتی تھی کہ نامرد مادرزاد کو بھی مستی آتی تھی معمار نے اُسکو کھینچا اور کہا میرے ساتھ سو رہو اُسنے کہا سامری کی قسم دیکھو میری کلائی ٹوٹ جائیگی اور نگوڑا یہ وقت سونے کا کون ہے رات کو سوتے ہین یا اسوقت ہوا ابھی ٹھنڈی چلتی ہے نیند تو خوب آئیگی مگر مین سچ کہون جان بھی جائیگی معمار نے کہا واہ وہ سونا مین نہین کہتا ہون ذرا میرے پاس بیٹھے تو سہی اُسنے کہا ای لو اب مین سمجھی تم مجھکو جورو بناؤگے جمشید جانے مین ان باتونکی رہتی نہین مین ای صاحب تمھاری صورت دیکھنے کی مشتاق ہون مین صاحب تمھارے ہتے پر نہ چڑھونگی معمار نے ایک نہ مانا اور اُسکو جب آغوش محبت مین کھینچا اُسنے کہا اچھا اچھا مین تمھاری کنیز ہون مین جانتی ہون کہ مردوے اپنے مزے کیواسطے رحم نہین کرتے ہین دیکھو سامری کی قسم میرا انیڈا ابھی پھیکا ہے کئی دن سے بخار رہتا ہے اسوقت تمھاری زبردستی سے دل دھڑکنے لگا مگر تم کو اپنے مزے کی سوجھی خیر اس انڈے کو سونگھو اور بتاؤ تو کہ یہ کسکا انڈا ہے اسنے دل سے کہا کہ سونگھکر کچھ کہہ بھی دے کہ یہ اُسکا انڈا ہے بس اُسکو لیکر اسنے سونگھا سونگھتے ہی بیہوش ہو گیا اُسنے بچھا چادر عیاری اُسکو کمند سے خوب مضبوط باندھکر پشتارہ اُٹھا کر پشت پر لگایا اور ڈیڑھ گرہ عیاری کی لگاکر وہان سے روانہ ہوئی اور تمام طلسم کی راہون کو تو یہ جانتی ہے اور جیارہ ہے پانون شاطری مارکر راہ کو طی کر کے اپنے لشکر مین پہونچی راہ مین کسی عیار سے بھی ملاقات نہوئی اور اُسنے معمار کو لاکر سامنے حیرت کے ڈالدیا اور کہا لیجیے وہی معمار یہ موجود ہے اب جو چاہیے اسکے حق مین کیجیے حیرت نے یہ حال دیکھ کر خوشنود ہوکر اسکو بہت بھاری خلعت دیا اور کہا ای صرصر اب اسکو تو حالت بیہوشی ہی مین قتل کر ڈال صرصر نے کہا بہتر اگر یہ مین جانتی تو سر کاٹ لاتی یہ کہکر پشتارے سے اُس کو کھولکر نیمچہ گھسیٹکر چاہا کہ ہاتھ مارون اور گردن اُسکی قلم کرون یہان بیان راوی کا ہے کہ کوکب نے معمار کے چلتے وقت سحر بھی اپنا ساتھ اسکے کر دیا تھا کہ جائے تو بارگاہ افراسیاب مین لامحالہ ذلتین اُٹھائے تاکہ دل اِسکا افراسیاب کی طرف سے پھر جائے مگر اُس سحر کی تاثیر رکھی تھی کہ معمار قتل ہونے پائے بس جیسے ہی صرصر نے نیمچہ مارا وہ سحر کوکب کا سونے کی جریب بنکر مابین تلوار صرصر و معمار حائل ہو گیا کہ شمشیر صرصر اُس جریب پر پڑی معمار تو قتل سے محفوظ رہا مگر وہ جریب طلائی ٹوٹ گئی اس عرصہ مین چالاک جو پیچھے صبا رفتار کے گیا تھا جب اُسکو وہ نہ ملی تو وہ پھر کر بارگاہ مین مہرخ کے پاس آیا مہرخ نے کہا ای چالاک تم تو عقب عیارہ مین گئے تھے صرصر کسی بنی ہوئی آئی تھی وہ معمار کیساتھ گئی ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین دل سے دعا کر رہی ہون کہ خداوندا معمار کو شر سے اُسکے بچائے چالاک نے کہا مین جاتا ہون
یہ کہکر اُٹھا تھا کہ جلسے اُسوقت طائران سحر نے آکر خبر دی کہ صرصر معمار کو بارگاہ حیرت مین لائی ہے
اور قتل کر رہی ہے بس چالاک یہ خبر سُنتے ہی فوراً روانہ ہوا اور راہ مین ایک ساحر زبردست
کی صورت بنکر کہ جیسے سامری کے تپسی بڑے جوگی ہوتے ہین اس صورت پر بنا تھا یعنی ایک کرطا پڑا
ہوا لنگوٹا باندھا ہوا زنار باہر نکلے ہوئے کنڈل کان مین پڑے ہوئے سانپ وغیرہ تن سے لپٹے ہوئے
یہ تو اِس صورت سے بارگاہ مین حیرت کے آیا اور مہرخ بھی بارگاہ سے غائب ہو گئی اور معمار کو بچانے
چلی یہان چالاک اندر بارگاہ کے جب پہونچا پکارا کہ صاحبو مجکو شہنشاہ نے ظلمات سے بھیجا ہے کہ جاؤ
معمار قید ہو کر پھر آیا ہے اُسکی قضا اِس تیغہ سے ہے دیکھو یہ تیغہ مجکو دیا ہے سوائے اس تلوار کے یہ اور کسی
حربہ سے نہ مارا جائیگا تم سب ہٹ جاؤ مین قتل کرون سب ساحرون نے کہا ازنیجہ بہتر آپ ہی اسکو
ہلاک کیجیے ہمکو تو اسکے مر جانے سے مطلب ہے چالاک جو تیغہ لیکر آیا تھا وہی تیغہ تولکر آگے بڑھا مگر
صرصر عیارہ زبردست ہے اُسنے پہچانا کہ یہ جوگی نہین اور فرستادہ شاہ جادوان نہین عیار ہے
بس پہچانکر اُسنے صورت نگار سے مانیان کہا اُدھر حیرت کو بھی شبہ گذرا تھا کہ بروقت قتل یکایک
جوگی کا آنا یہ کوئی فتور ہے غرض صورت نگار کو جب ایما صرصر سے شبہہ ہوا کہ یہ کوئی عیار ہے
بس اُسنے ایک گولا سحر کا سامنے چالاک کے پھینکا اور کہا ہے سامری کے ہیبت اس گولے کو اُٹھا کر
معمار قدرت پر مار کہ یہ اس سے جلد تر مر جائیگا مہرخ تو بزور سحر پوشیدہ روئے ہوا پر ٹھہر رہی تھی
اور صحن بارگاہ مین یہ سب کرشمہ ہو رہا تھا اُسنے جو دیکھا کہ یہ گولا سحر کا ہے چالاک سے ہرگز نہ اُٹھے گا
بلکہ خود گرفتار ہو جائیگا بس اُسنے سحر پڑھکر مصور کے سحر کو کہ صورت نے اُسی سے یہ سحر سیکھا ہے رد کر دیا
اور ایک رقعہ قلم سحر سے لکھکر چالاک کی گود مین پھینکا اسنے آنکھ بچا کر اُس کاغذ کو جو دیکھا تو لکھا
پایا کہ اے چالاک منم مہرخ مین نے یہ گولا سحر کا جانکر سحر کر دیا ہے کہ اب یہ تجھسے بخوبی اُٹھے گا پہلے اسکا
اُٹھانا دشوار تھا اب یہ گولا ایسا ہو گیا ہے کہ اگر تو اُٹھا کر صورت نگار پر مارے تو یقین ہے کہ یہ اُسکا
کام تمام کرے بس اب تو خوف نہ کر اور اسکو اُٹھا کر مار اُس قحبہ صورت نگار پر یا مصور پر بس
چالاک نے یہ مضمون معلوم کر کے جلد وہ گولا جھک کر اُٹھا لیا اور چرخ دیا سب جانتے تھے کہ معمار
پر لگایگا مگر اُس عیار طرار نے مصور پر اسکو مارا صورت نگار نے اُس گولے کو آتے دیکھکر مصور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کا جلد ہاتھ پکڑکر اپنی طرف کھینچا اور سحر کیا کہ سات سپرین از خود پیدا ہوکر اُسپر آڑے ہوگئین مگر گولا جو
پڑا تو سپر دن کو توڑ گیا مصور تو غرق زمین ہوا مگر اور ساحر جو سامنے کھڑے تھے اُنکو اُس گولے
نے جلا کر راکھ کر دیا یہ ماجرا دیکھکر حیرت جادو نے ایک بیضیہ سحر کا مارا کہ اُسمین سے دھوان اور
سیاہی نکلکر مثل چادر ظلمات کے پھیلکر مہرخ جہان کھڑی تھی وہانتک پھیل گئی اور چالاک معمار وغیرہ
سب اُس تاریکی مین پوشیدہ ہوگئے اور صرصر تو اپنی کمبختی سمجھ کر علیحدہ جا کر کھڑی ہوئی تھی وہ حیرت
کے پیچھے اب جا کر کھڑی ہوئی پھر حیرت نے دو گولے اپنی انگیا مین سے نکالے ایک گولے کی تو یہ خاصیت
ہے کہ کیسے ہی زبردست جادوگر اس تاریکی کا پیدا کرنے والا ہو مگر اس گولے کے مارنے سے وہ تاریکی
دفع ہو جائے اور روشنی ہو جائے مقیدان تاریکی رہا ہو جائین اب حیرت نے چاہا کہ وہ گولا جو
ساحران زبردست کو ہلاک کرتا ہے معمار پر مارون مگر ادبار آیا ہوا ہے اس گھبراہٹ اور جلدی
مین وہ گولا تو نہ مارا دوسرا گولا جو دافع تاریکی تھا اُٹھا کر مارا اور بہت فرخناک ہوئی کہ اب مین
نے کار حریفان تمام کیا مگر قسمت مین غمناک ہونا تھا وہ گولا جو اُس تاریکی مین جا کر پڑا اب اندھیرا
اور دھوان ہوا ہوکر اُڑ گیا اور پہلے سے زیادہ روشنی ظاہر ہوئی ہر ایک چیز بخوبی نظر آنے لگی
چالاک نے جلد گل بیہوشی کے دفع ہونیکا معمار کو سنگھایا جب اُسکی آنکھ کھلی اُٹھ بیٹھا اور اپنا حال دیکھکر
کہ مین بارگاہ حیرت مین گرفتار بیٹھا ہون بہت پریشان ہوا اور بازبسکہ عاقل ہے سمجھ گیا کہ پھر تو پکڑ آیا ہے
بس یہ سمجھکر اُسنے سحر کیا کہ کمند صرصر کی جل گئی اور یہ سیدھا ہوا اُسوقت بارگاہ مین غلغلہ ہوا کہ نیجیو گھیر لو
جانے نپائے صدہا ساحر اسکے گرفتار کرنے کو دوڑ پڑے اُسوقت مہرخ نے ایک گچھا سوئیونکا مارا کہ وہ سوئیان
صدہا کے جگر سے پار گذر گئین ساحرون کے مرنیکا شور بیرون نے مچایا باہر جلد جلد لشکر تیار ہونے لگا
مگر ہر ایک کہتا تھا ارے بھائی ان عیارونکے مقدمہ مین کون بولے یہ ایسا وار کرتے ہین کہ گروہ گروہ
لشکریون کو بیہوش کر دیتے ہین ساحرون کے مرنے سے اندھیر ابھی ہوگیا معمار اُسی اندھیرے مین اُڑ کر
اپنے لشکر کی طرف چلا چالاک جست کر کے ایک سمت کو بھاگا جب مہرخ نے انکو نکلجاتے دیکھا بس یہ بھی
سناٹا بھر کر چلی معمار دم بھر مین مہرخ کی بارگاہ مین آکر پہونچا چالاک بھی راہ کترا کر آیا یہان غلغلہ تیاری
فوج حیرت سنکر بہار وغیرہ نے نفیر سحر کو بجایا تھا یہ لشکر بھی تیار ہو رہا تھا کہ مہرخ آکر پہونچی ادھر خبر
طائران سحر نے فوج کے تیار ہونیکی حیرت کو پہونچائی اُسنے کہا صاحبو بیکار کا ہنگامہ کرنا اچھا نہین اُن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لوگون کا اقبال یاور ہے اب وہ سب نکل گئے پھر کیا غم ورہے لُڑتا پھڑ ہا سانپ نکلگیا لکیر کو پیٹا کرو اُسنے بھی طبل آسایش بجوایا فوج نے تیاری موقوف کی یہان مہرخ جو آئی اُسنے معمار کو باعزاز تمام مقام صدر پہ بٹھایا ارباب نشاط کو بلایا ناچ ہونے لگا ساقی نے جام مے ارغوانی دیا معمار نے کہا مین بڑے غضب مین گرفتار ہو گیا تھا مگر عیار تمہارے لشکر کے اور عیار بچیان افراسیاب کی بڑے غضب کی ہین مگر عیار اُنسے بھی زبردست ہین اگر آج عیار تمہارے یہان کے سر فروشی نکرتے تو مین مفت مارا جاتا اور اے ملکہ اس امر مین عقل میری حیران ہے کہ اب مجکو وہان پکڑکر کون لیگیا تھا ملکہ مہرخ نے کہا ہمکو پہلے ہی خبر ملگئی تھی کہ معمار قدرت گئے تو ہین مگر پکڑ آئینگے کیونکہ وہ ایک بلا کو اپنے ساتھ لیتے گئے ہین اے معمار تمسے کسی سے راہ مین ملاقات ہوئی تھی اور تم اپنے ساتھ لیگئے تھے معمار نے کہا مجھسے تو کسی سے ملاقات نہین ہوئی مگر ہان ایک عورت وہ تمہاری بارگاہ مین ناچ رہی تھی جبکہ مین یہان سے چلا تو وہ مجکو آکر لپٹ گئی اور کہنے لگی کہ مین تمہاری عاشق ہون مجکو بھی اپنے ساتھ لیتے چلو کہ میری جان تمپر سے قربان ہے مین اُسکو اپنے ساتھ عورت جانکر لیگیا اور ایک کوہ کے دامن مین اسکے کہنے سے ٹھہرا اُسنے جھیل پر جاکر ہاتھ منھ دھویا اور ایک انڈا کسی جانور کا اٹھا کر لائی اور مجکو سنگھایا کہ بتاؤ یہ کس جانور کا انڈا ہے اُسکے سونگھنے سے مین بیہوش ہو گیا پھر مجکو نہین معلوم کہ کیا گذرا اور بارگاہ حیرت مین پھر میری آنکھ کھلی چالاک نے کہا کہ وہ عورت جو تمپر عاشق ہوئی تھی وہ کسبی نہ تھی وہ صرصر عیارہ ہمارے اُستاد اور والد ماجد کی منظور نظر ہے اور سرگردہ عیار بچیان ہے وہ آپ کو لفن عیاری عاشق بنکر لیگئی تھین معمار نے نام عیارہ کا صرصر سنکر کہا خیر کچھ مضائقہ نہین اب تو غفلت مین اپنا کام کر گئی مگر اب جو مین جاؤنگا تو انکی تدبیر کرتا جاؤنگا اور خیر ابھی تو اپنی نشانی کچھ بنا کر یہان چھوڑتا جاؤنگا کہ اُنکا قابو میرے اوپر نہ چلے غرض یہ باتین کرکے شراب و کباب کی صحبت مین مصروف ہوا ناچ ہونے لگا بعد کچھ عرصہ کے جب دماغ بادہ ناب سے گرم ہوا تو اُسنے کہا کہ مین اب رخصت ہوتا ہون چالاک نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مین کچھ نشانی چھوڑ جاؤنگا سو اُسکے باب مین کیا ارشاد ہوتا ہے معمار نے کہا اے چالاک تمنے خوب وقت پر یاد دلایا اچھا چلو مین میدان جنگ مین ایک نشان اپنا گاڑ جاؤن یہ کہکر باہر بارگاہ کے نکلکر مرکب سحر پر سوار ہوا اور دریا کو قریب دیکھکر ایک بہت بڑا میدان وسیع دیکھکر اپنی جھولی سے سحر کی ایک گولا سنگ مرمر کا نکالا اور کچھ اسمار سحر پڑھکر اُس گولے کو زمین پر

مارا ایک ایک اُس گولے مین چمک ہزار در ہزار برقین چمکنے کی پیدا ہوئی اور آواز مہیب آئی اور کڑک کر بجلی کیطرح وہ گولا زمین کے اندر سما گیا اور اسقدر گرد اُڑی کہ جہان روشن تیرہ و تار ہو گیا معمار نے پھر دستک دی کہ وہ گرد سمٹکر کنارے ہوئی اور آندھی موقوف ہوئی اب جو دیکھا تو ایک برج ہشت پہل بطور لاٹ کے نبک تیار ہوا ہے کہ آٹھ دروازہ اُسمین لگے ہین اور ہر دروازے پر ایک ایک برج بنا ہے ہر برج مین ایک ایک حبشی قرنا مُنھ سے لگائے ہوئے کھڑا ہے قرنا بھی مثل صور سرافیل ہے اور دروازے پر بھی اُس گنبد کے طرح طرح کے عجائبات پیدا ہین انشاء اللہ حال معمار کے قلعہ بنانے کا آگے تفصیل وار لکھا جائیگا ابھی تو اُسنے یہ نشان بنایا ہے غرض جب یہ نشان بنا چکا اُسوقت مہرخ وغیرہ ہر ایک سے رخصت ہوا اور بیابان سے سناٹا بھر کر چلا کہین راہ مین اُسنے نہ پھر کر دیکھا اور نہ کسی سے بات کی نہ ٹھہرا غرض منازل طلسمات طے کرکے کوکب کے پاس قلعہ کوکبیہ مین پہونچا اور بران عمرو اور کوکب سے ملاقات کی اور تمام حال جو کچھ کہ اسیر ہوش ربا مین گذرا تھا بیان کیا کہ اسطرح چالاک نے میری مدد کرکے مجھکو بچایا ورنہ میری آبرو اور جان دونون گئی تھین عمرو نے سارا ماجرا سنکر پوچھا کہ معمار قدرت جادو اب کہو کہ تمھارا کیا ارادہ ہے معمار نے جواب دیا کہ خواجہ سلامت ہمسے اور افراسیاب سے تو اب بالکل بگڑ گئی مین مقررہ اُس سے لڑونگا اُسنے میرے روبرو مجھکو گالیان دین اور کہا کھڑا رہ او تیرہ سرخیرہ روزگار کہان جاتا ہے خواجہ اُسوقت چالاک میرے پنجہ مین تھا اور مین اسکے گھر مین تھا بولنا مناسب نہ سمجھا کچھ کلمات سخت کہکر مین چلا آیا وہ میرے پیچھے آتا تھا مگر اُسکی جورو نے اُسکو روک لیا خواجہ اب اگر تم سب چاہو تو اس سے ملجاؤ مگر مین نہ ملونگا اسمین کچھ ہی کیون نہ میرے لیے ہو جائے اب مین بیابان گلریز مین جاتا ہون کہ مالک وہان کا جہاندار شاہ قدرت نبیرہ جمشید ہے اور مجکو فی الحال اُسی کی ذات سے تعلق ہے اور جہاندار شاہ مطیع تصویر جمشید ہے اُسکے یہان خداوند جمشید کی شبیہ بولتی ہے اور حکم و احکام دیتی ہے مین جاکر جہاندار شاہ سے سب حال عرض کرونگا اور تصویر جمشیدی کو بھی عرضی دیکے حال کی دونگا اب جسطرح وہ میرے مقدمہ مین حکم کرے اُسی کے بموجب عمل کرونگا اچھا لیجیے الٰہی کوکب روشن ضمیر سامری کے سپرد آپکو کیا کوکب نے کہا بھائی ذرا ٹھہر کر شراب پی لو کھانا کھا کر آسودہ ہو لو تو پھر جانا اُسنے کہا مجکو آئے ہوئے عرصہ بہت گذرا اور اس سے ایکدن پہلے سے مین دربار مین جہاندار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے پہنین گیا تھا اب مجکو آپ جانے ہی دین کوکب نے کہا سدھاریے معمار وہان سے اپنے انیسون
اور خواصون کو لیکر اُسی طرح مکانات سحر کے بناتا ہوا روانہ ہوا اور اپنے مکان کو چلا گیا بعد اُسکے جانے
کے عمرو نے کوکب سے کہا کہ جس مشورہ کے لیے مجکو آپ نے بلایا تھا وہ تو اہی کوکب پورا ہوا پھر
اب مجکو بھی رخصت فرمایئے کہ جاکر حال لشکر کا دیکھون اور بران نے کہا مجکو اجازت دیجیے کہ مین
کوہ رخشان پر سحر تیار کرنے جاؤن اب جبتک کہ افراسیاب کو مین مار نہ لونگی چین مجکو نہین ہی
کوکب نے کہا خواجہ مجکو سحر سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ابھی بڑا بکھیڑا ہونا معمار سے اور افراسیاب سے
باقی ہی اور تم کو بھی کچھ اس کی تدبیر کرنا ہوگی اس سبب سے چندے ابھی دونون صاحب یعنی بران
اور تم یہان استقامت کرو جسوقت مناسب ہوگا مین تمکو روانہ کردونگا عمرو نے کہا بہت اچھا غرض
خواجہ سکونت پذیر ہوئے اور جلسہ عشرت بران نے آراستہ فرمایا اُسوقت کوکب سے باب تکلم وا
کیا اور کہا اے بادشاہ عالی جاہ یہ تو فرمایئے کہ معمار قدرت کا مکان یہان سے کتنی دور ہی
کوکب نے کہا کوئی بتیس پچیس ۲۵ روز کی راہ ہی عمرو نے کہا تو ہم دو تین روز مین جا سکتے ہین کوکب
نے کہا بغیر استعانت کسی ساحر زبردست کے وہان جانا دشوار ہی خواجہ یہ ملکون کی سرحدین مین
یہان بڑا انتظام ہی بادشاہ نے کیا ہی کہ ایسا نہو وقت بے وقت کوئی غنیم چڑھ آئے ملک ہاتھ سے
نکلجائے عمرو نے کہا خیر سمجھ لیا جائیگا یہ کہکر مصروف عیش و نشاط ہوا وہان ملکہ حیرت جادو کو
بھی خبر پہونچی کہ معمار قدرت لشکر کے سامنے ہمارے ایک نشان بنا گیا ہی اُس نے مفصل خبر
دریافت کرکے افراسیاب کو لکھ بھیجا پنجہ ہاے سحر نے وہ نامہ شاہ کو جب پہونچایا وہ فوراً سوار ہوکر
بارگاہ حیرت مین آیا اور ہر ایک سے حال معمار دریافت فرمایا گیسوے بن شہاب اور شہاب جادو
نے عرض کیا کہ حقیقت مین معمار قدرت ایک نشان اپنا بنا کے چلا گیا ہی افراسیاب نے کئی سو
ساحرون کو واسطے دیکھنے اُس برج کے جو معمار بنا گیا تھا روانہ کیا اُنھون نے جاکر برج کو دیکھا اور
آکر عرض کیا کہ ایک برج میدان مین ایسا بنا ہوا ہی کہ جبتک معمار قتل نہوگا یہ برج کسی سے نہ ٹوٹے گا
اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ نشان قلعہ بنانے کا معمار ڈال گیا ہی یہان وہ آکر قلعہ بنائے گا
افراسیاب نے کہا یہ کیا کہتے ہو کہ یہ برج کسی سے نہ ٹوٹے گا اُس برج کی تو کیا اصل ہی اگر ہزار برج
معمار کا بادشاہ جہاندار قدرت شاہ بنائے تو ہمکو آن واحد مین باد فنا مین اُڑا دون اور

میرا اُس برج کے بنانے مین نقصان ہی کیا ہے وہ چاہے تو سارے شہر مین برج اور قلعہ بنا تا پھرے مین کیا اُس برج کے بنانے سے ڈر گیا مجکو فقط خیال یہ ہے کہ ساکنان بیابان گلریز مالک تصویر خداوند جمشید ہین اُنسے بگاڑنا اچھا نہین ورنہ ابھی اُس برج کو مین توڑ ڈالتا اور معمار کو اگر مین پکڑ بھی لیتا تو اسکو گوشمالی دیکر جہاندار کے پاس بھیجدیتا ہے حیرت تم یہ خیال کرو کہ عمرو نے کچھ بیابان گلریز کے بادشاہ پر کوئی احسان تو کیا نہین اور مین ہر سال لاکھون روپیونکا تحفہ تحائف اس سبب سے کہ یہ قبر جمشید ہے اور مالک تصویر ہے تو اُسکو بھیجا کرتا ہون پس اگر جہاندار یہ حقیقت سنے گا تو یقین ہے کہ ہماری طرفداری کریگا اور عمرو کیساتھ دوستی ہرگز نہ کریگا اب اسکو اس حال سے اطلاع دینی لازم ہے کہ وہ خود معمار کو پکڑ کے میرے پاس بھیجدے یا اسکو وہین خود قتل کر ڈالے کیونکہ وہ حاکم معمار کا ہے اور معمار اس سے کسی طرح لڑ نہین سکتا یہ کہکر بموجب ابیات

دبیر نویسندہ را گفت شاہ
کہ پیش آر قرطاس و مشک سیاہ
یکے نامہ بنوشت ارژنگ وار
براو کردہ صدگونہ رنگ و نگار
چو قرطاس چینی شد از بادِ خشک
نمودند مہرے بران پر ز مشک
بباید سپردن بہ پیش روان
سرافراز و بیدار دل بخردان
در گنج بکشاد افراسیاب
رزومی کہ بد جامہ با آب و تاب
زدینار و دیبا و خز و حریر
زمہر و ز افسر ز مشک و عبیر
ہم از یارہ و گوہر شاہوار
ہم از طوق و زافسر گوشوار
بہ بستند در پیش خادم چہل
بر و برگذشتند شاداب دل
چو سہ صد پرستار با ماہ روے
برفتند شادان و دل تازہ روے

یعنی لاکھون روپیہ کا مال و اسباب جواہر پوشاک وغیرہ چارسو قرابے شراب عمدہ کے اور خواصین حسین و خوبصورت وغیرہ سب ہمراہ نامہ دار کے روانہ فرمایا اور نامہ مین مضمون یہ منشی عطارد رقم نے تحریر کیا

نامۂ افراسیاب جادو بجانب بادشاہ بیابان گلریز یعنی جہاندار قدرت شاہ جادو متضمن بہ مضامین محبت آگین و درخواست طرفداری خویش دربردہ لمولفہ

پہلے لکھے خامہ وصف جمشید
بر لاتے ہین جو ہماری اُمید
پھر وصف لکھون مین سامری کا
ہے سلسلہ جن سے ساحری کا
توصیف لقا قلم لکھے کیا
بندون پہ ہے مہربان وہ ایسا
تکلیف و ستم اُٹھاتا ہے وہ
غارت نہین اُنکو کرتا ہے وہ
حمزہ پہ ہے رحم اُس کا ایسا
بندون سے ہے بھاگا بھاگا پھرتا
اور اُسکے سوا ہین جتنے معبود
رتبہ مین ہر اک ہر اک سے فزود

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہی باغ خدائی کا ہر اک گل
از روے ادب ہی ترک اولا
گلدستۂ گلشن جوانی
درج درِ بحر بادشاہی
سرخیل شہان جملہ عالم
تیری رہے نسل تا قیامت
تحریر کرون بیان کا کیا حال
گندم کی طرح پسے ہی دانہ
سہم سب کا ہوا فلک عدو ہی
جیوانو نسے چھٹ گئے ہین مسکن
ماتم ہی خوشی کی انجمن مین
نرگس ہی بہ رنگ چشم حیران
بلبل کو نہین ہی گل کی اب یاد
لالہ کا ہی داغ دل نمایان
کرتے ہین فسادیان فسادی
عیارون سے ناک مین ہی اب دم
آرام نہین مجھے کسی دم
ہی اس لیے اور اشکباری
کوکب کہ تھا اپنا پیر بھائی
وہ اُٹھا ہوا ہی دل سے غمخوار
برباد ہی دین سامری کا
ہی سب کو عداوت ہمسے منظور
یہ حال تو ہوگا تمکو معلوم

سو جان سے انکے ہم ہین بلبل
اب مطلب دل کا کچھ بیان ہی
نوبادۂ باغ کامرانی
رونق دہ تاج و کشور و تخت
سر حلقۂ داوران اکرم
پہونچین تجھے تحفہاے تسلیم
ہر ایک بشر کا ہی برا حال
نظرون مین ہی میری خار گلشن
غل آہ و بکا کا کو بہ کو ہی
آہو بھی جدا ہوے ہین بن سے
گل کو بھی ہی بیکلی چمن مین
قمری سے جدا ہوا ہی شمشاد
گلشن مین صبا ہوئی ہی برباد
کانٹا ہی کھٹک رہا جگر مین
غم دیتی ہی ہمکو جان شادی
ظاہر ہی سے تمپہ میرے حالات
غم سے ہی مرا عجب عالم
جو اپنے تھے دوست دل سے پیارے
کی اُسنے بھی ہمسے اب جُدائی
کچھ دین کا پاس ہی نہ اُلفت
اب مٹتا ہی نام ساحری کا
مہرخ کی شریک سب ہوئی ہین
مدت سے ہی اُسکی ہر طرف دھوم

کب وصف بیان ہو ہمسے اُسکا
اُس سے جو محب دوستان ہی
غواص محیط آشنائی
زینت دہ جاہ و لشکر و بخت
اللہ رکھے تجھے سلامت
گلدستۂ انجمن ہو تعظیم
گردش مین ہی آگیا زمانہ
اب دوست بھی ہوگئے ہین دشمن
گھیرے ہین مخالفان پُرفن
بو گل سے جدا ہی گل چمن سے
نظرون مین ہی خار اب گلستان
ہی قید الم مین سرو آزاد
سنبل ہی مثال مو پریشان
محشر ہی بپا ہر ایک گھر مین
ہر گھر مین پڑا ہوا ہے ماتم
اب نظرون مین میری دن بھی ہی رات
ہی سب سے زیادہ بیقراری
دشمن وہ ہوئے ہین اب ہمارے
آئے ہوئے ہین یہان جو عیار
دشمن کی طرح سے ہی عداوت
طاوس و بہار اور مخمور
جی توڑ کے ہمسے لڑ رہی ہین
اب اور نئی شنو روایت

ہے آئینہ سان مجھے یہ حیرت
جو بندۂ خاص سامری ہین
ہے اُسکو بھی سامری سے انکار
آثار تمام اُس کے ہین بد
تیاری قصر سحر کرنا
معمار کو کرکے تم گرفتار
کب ہوگا بھلا ہمین گوارا
اُلفت کا یہی ہے اب تقاضا
اب ختم دعا پہ ہے یہ نامہ
ڈنکا بجے ہر طرف تمہارا
اب ماہ سے لیکے تا بماہی

ہے ساحری جسکے آب و گل مین
اب اُنکی طبیعتین پھری ہین
دین اُسنے عمرو سے ملکے کھویا
تیار کیا ہے ایک گنبد
بس لکھتے ہین کہ دوستی سے
یان بھیجدو وہ ہی سزاوار
برباد ہو ساحری کا گلشن
یہ تھوڑا لکھا بہت سمجھنا
تم تخت نشین رہو بصد شان
دشمن کا جگر ہو پارہ پارا

جمشید لبا ہوا ہے دل مین
معمار جو ہے تمہارا سردار
یان آکے ہے اسنے بس یہ بویا
منظور ہوا ہے ہم سے لڑنا
جب نامہ ہمارا تم کو پہونچے
ہے دین تمہارا جو وہ اپنا
ساحر تو حزین ہون شاد دشمن
اُلفت کا قلم نے پہنا جامہ
ہو ملک تمام زیر فرمان
ہو زیر نگین تمہارے شاہی

یہ نامہ تمام کرکے ایک معتمد خاص کو دیکر روانہ کیا کہ وہ سب تحفہ جات کو تخت و خیلات سحر پہ بار کرکے رہ گرائے منزل مقصد ہوا اور راہ بیابان گلزار کی طلسم ہوش ربا سے بھی ہے بس اُسی راہ سے بعد قطع منازل و طی مراحل کرکے داخل بیابان مذکور ہوا ادھر سے تو یہ نامہ دار گیا اور اُس طرف معمار اپنے مکان پر آکر پہونچا مگر شدنی امر مین چارہ کیا ہے معمار ازبسکہ ہوش ربا مین دو بار قید ہوا اور سفر کی زحمت بھی اُسکے لیے ہوئی تھی اسوجہ سے گھر پہونچکر دربار بادشاہ مین نہ گیا خیال کیا کہ ایک روز آسودہ ہولون تو دربار جہاندار شاہ مین جاکر جملہ ماجرا افراسیاب اور کوکب کی لڑائی کا اور معزوری شاہ ہوش ربا کی اور اپنا ذلت پانا سب بیان کرون بس ہے تو یہ نازک دماغ اپنے مکان پر ٹھہر کر غسل فرمایا اور آسودہ ہوا اور ایکدن تو کوکب کے یہان اُسکو گذرا تھا ایک روز راہ مین تیسرے روز گھر مین اپنے رہا وہان اس عرصہ مین نامہ دار پہونچ گیا وہ دربار مین جانے بھی نپایا تھا کہ خبر جہاندار کو پہونچی کہ نامہ دار شاہ جادوان افراسیاب جادو کا آیا ہے اُسنے اپنے یہان کے سردار بہر استقبال روانہ کیے کہ وہ لوگ پیشوائی کرکے نامہ دار کو دار الامارۃ بادشاہی پر لائے بادشاہ مذکور نے باعزاز تمام سامنے اپنے طلب کیا نامہ دار نے آکر مجرا کیا اور بصد ادب وہ سب تحفہ جات جو ہمراہ لایا تھا پیشکش کیے

اور نامہ سر سے کھولکر ہاتھون پر رکھا جہاندارشاہ نے نیم قدر اٹھکر تعظیم دی نامہ کی اور نامہ ہاتھ
سے نامہ دار کے لیکر قائم جادو اور مقیم جادو کو کہ دونون یہ مصاحب خاص ہین اُنکے حوالہ کیا کہ اسکو
پڑھو مقیم جادو نے لفافہ سے نامہ نکالکر پڑھنا آغاز کیا اور از بسکہ معمار اُنکے ابنائے جنس سے ہے
اسوجہ سے اُس سے حسد رکھتے ہین نامہ کو خوب نمک مرچ لگاکر پڑھا مضمون نامہ معلوم کرکے
جهاندار کے چہرے کا رنگ سفید ہوگیا اور اپنے اہل دربار سے مخاطب ہوکر کہا کہ صاحبو اگر افراسیاب
طلسم ہوش ربا مین حاکم نرہا تو یہ سمجھ لینا کہ تم ساحران جہان کی مٹی خراب ہوگی سب مارے
مارے پھرینگے سامری کے مندر ویرانی گدھے لوٹینگے اور سگ توبہ توبہ عف عف کرینگے افراسیاب
خداوند ساحران ہے اور اُس سے بگاڑ گویا جمشید سے بگاڑنا ہے یہ معمار کو کیا ہوا تھا جو وہان جاکر ٹھہرا
کچھ دین کا بھی پاس نہ کیا اور نہ کچھ میرا خوف آیا یہ کلمات زبانی بادشاہ سنکر قائم جادو نے عرض کیا
کہ ای نبیرۂ جمشید معمار قدرت بڑا سرکش اور مدبر ہے وہ آپکو اور کسیکو خیال مین کب لاتا ہے اپنے
نزدیک کسیکو موجود کب گنتا ہے ہمیشہ سے اُسکی عادات خراب ہین ایک ادنی تو اُسکی یہ حرکت ہے
کہ لوگونکی لڑکیان زبردستی چھین لیا کرتا ہے اور قرض لیکر تو عمر بھر بھی ادا کرنا نہین جانتا ہے اہل شہر
کے لاکھون روپیہ اُسپر آتے ہین بسبب خوف کے وہ بیچارے خاموش ہین اے شہریار عمرو کے پاس زنبیل ہے
اُسنے لاکھ دو لاکھ روپیہ دینے کو کہے ہونگے وہ لالچ مین آگیا ہوگا اور یقین ہے کہ لالچ مین آکر وہ
حضور کے دشمنون کے درپئے ہلاکت ہو تو کیا بعید ہے بس ایسے شخص کا زندہ رکھنا بہتر نہین یہ تو ضرور ہے
کہ اگر طلسم ہوش ربا مین وہ قید ہوکر جائیگا تو وہان عیار اُسکے دوست اور طرفدار موجود ہین وہ قتل
ہونے دینگے لہذا یہین سے اُسکا سر کاٹ کر بھیجنا چاہیے جهاندارشاہ نے حالت غضب مین
رائے اُنکی پسند فرمائی اور نامہ دار افراسیاب کی دعوت کا سامان فرمایا اور ایک قصر عالیشان
مین باعزاز تمام تر اُتر دایا طائفے ناچ کے بھیجے بکاول نے لذیذ و عمدہ کھانے پکاکر کھلائے وہان
تو یہ جلسہ جا دار الامارۃ مین حکم حاضر ہونے کا معمار کے جهاندار نے دیا فوراً ایک دستہ مع چوبدار
سلطانی کے روانہ ہوا اور معمار سے جاکر کہا کہ جلد چلیے حضور نے یاد کیا ہے معمار سمجھا کہ کچھ آفت آئی
ہے جب تو بادشاہ نے اسقدر تاکید بلانے مین فرمائی ہے بس اُسیوقت لباس درباری سے آراستہ
ہوکر طاؤس سحر پر سوار ہوا اور حاضر دربار ہوا بادشاہ کو تسلیم کی شاہ نے منھ پھیر لیا ۲۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نفرت ظاہر فرمائی اور کہا ای بے ادب یہ کیا حرکت تھی کہ بغیر ہمارے حکم کے تو طلسم ہوشربا مین آگیا اور یہ فساد ظاہر کیا کہ شاہ جادوان افراسیاب ذیشان مجھسے شکایت فرماتا ہی اور نامہ متضمن بپاسداری دین وشکایت آمیز مجکو لکھا ہی معمار نے جواب دیا کہ بادشاہ کیوان کلاہ کوکب روشن ضمیر بادشاہ طلسم نورافشان سے اور مجھسے دوستی ہی اُسنے مجکو بلوا بھیجا تھا اور مجھسے حال افراسیاب کا بیان کیا تھا کہ مجھ سے وہ لڑتا ہی پس مین نے چاہا کہ مین جاکر افراسیاب کو سمجھاؤن اور دونون مین صفائی کراؤن آپسمین ملواکر جھگڑا مٹاؤن چنانچہ اس عزم پر جب داخل طلسم ہوشربا ہوا دوبار مجکو عیارہ سے گرفتار کراکر ذلتین دین اور میرے قتل کا درپی رہا ساحرہ ہی نے مجکو بچایا اور یہ سانحہ پیش آیا اُسوقت مین نے بھی جھلاکر ایک برج سحر سے اُسکے دھمکانے کو بنایا اور آپ سے اطلاع کرنے کو وہان سے چلا آیا ایک روز گھر مین رہا آج حاضر ہونیکو تھا کہ حضور نے بلا بھیجا اسمین میری کیا خطا ہی افراسیاب متکبر اور مغرور ہوگیا ہی جہاندار نے یہ کلمات سنکر کہا کہ او بدزبان شاہون کی جناب مین یہ گستاخیان اگر وہ متکبر اور مغرور ہی تو ہم پہلے ہوچکے تجکو اب کوکب کی ملاقات پر ایسا گھمنڈ ہی کہ ہم لوگون سے دعوی ہمسری کرتا ہی تیرا کاسۂ دماغ خودبوے کبر وغرور سے مملو ہوگیا ہی خیر اگر تو افراسیاب کے ہاتھ سے بچکر چلا آیا تو میرے ہاتھ سے کب بچیگا یہ کہکر اُسنے اپنے تاج سے ایک موتی توڑکر سینۂ معمار پر مارا اور پکارا کہ اگر یہ تاج عطیۂ خداوند جمشید ہی تو معمار گرفتار ہو از بسکہ یہ نبیرۂ جمشید اور مالک شبیۂ جمشید ہی معمار کی کیا حقیقت ہی اگر افراسیاب و کوکب وغیرہ پر تحفہ جات طلسم سے کام لے تو وہ بھی مغلوب ہون پس معمار قدرت نبجس وحرکت ہوکر گر پڑا پس اُسنے حکم دیا کہ ایک قفس آہنی لاؤ چنانچہ وہ قفس جب آیا معمار کو اسمین بند کراکے مقیم جادو کے سپرد کیا کہ آج کے روز اسکو تو قید رکھ کل مین اسکو قتل کرونگا اور سر اسکا پاس افراسیاب کے بھیجونگا مقیم یہ سنکر اُٹھا کہ اس کو لیجاؤن اُسوقت قائم جادو نے عرض کیا کہ ای بادشاہ اسکو میرے حوالہ فرمائیے کہ مین اپنے مکان مین قید کرونگا اور بہت حفاظت سے رکھونگا بادشاہ نے کہا اچھا تو ہی لیجا اُسنے عرض کیا کہ پھر مین اپنا سحر اسپر قائم کرتا ہون یہ تو اب بے بس ہی جسکا جی چاہے اُسکو مسحور کرتے ہان اگر چھوٹا ہوا ہوتا تو البتہ مشکل سے مسحور ہوتا آپ اپنا سحر اُسپر سے اُتار لیں یہ کہکر ضرب سحر مین اُسکو جکڑکر بادشاہ سے

سحر رد کرایا اور قفس کو تخت سحر پر رکھکر کئی سو ساحر گرد و پیش اُسکے مقرر کیے کہ وہ سب حربہ سحر کے
پکڑے ہوئے اور منتر جنتر پڑھتے ہوئے ہمراہ تخت چلے اس صورت سے قائم جادو اُسکو اپنے
گھر مین لایا مکان اُسکا بھی بہت نایاب مثل قصر سلاطین و شاہان روے زمین تعمیر تھا اور
آراستہ بصورت تصویر تھا معمار کے ملازم خبر گرفتاری سنکر روتے ہوئے آئے اور ہمراہ قید
معمار چلے جب معمار قائم کے گھر پر پہونچا اپنے ملازمون سے کہا کہ یارو ہمنے تمھارے ساتھ کیا کیا
سلوک نہنین کیئے ہین اب اگر تمسے ہو سکے تو ہمارے احسانون کے بدلے مین جاکر کوکب اور عمرو
سے ہمارے اس حال کی خبر کر دینا مین تمھارا ممنون احسان تا بہ زلیست رہونگا سب ملازم
اُسکے اس کلمہ کو سنکر رونے لگے اتنے مین قائم معمار کو لیکر اپنے قصر مین داخل ہوا اور معمار کے
ملازمون کو گھڑکا کہ کیون مجرم کے ساتھ چلے آتے ہو وہ بیچارے سب مایوس ہوکر پھر آئے اور
قائم نے جس جگہ کہ خود آرام کرتا ہی وہان لاکر چھت مین قفس کو لٹکا دیا اور دروازے سے اندر تک
پہرا ساحرون کا مقرر کرکے باطمینان تمام متمکن ہوا مگر ملازم جو پھر کر اپنے مکان پر آئے ہر ایک ساحر تو
یہ سمجھ کر کہ دریا مین رہنا مگر سے بیر اچھا نہین اگر ہم کوکب سے خبر کرنے جائین اور بادشاہ سنینے تو
ہمپر آفت آئے اس سے مناسب ہی کہ خاموش ہو رہو پس ہر ایک خاموش رہا ایک ساحر کہ بڑا خیر خواہ
اور نمک حلال تھا شہناز جادو نام اُسکو تاب نہ رہی اور خیال کیا کہ چاہے جان جاتی رہے مگر
حق نمک ادا کیجیے اور اپنے مالک کی رہائی کی تدبیر ضرور چاہیے پس یہ سوچکر کسی حیلہ سے اُسنے سفر
اختیار کیا اور بیابان گلریز کے باہر نکلکر سیدھا سرحد طلسم نور افشان مین آیا کوکب کو تو بزور سحر معلوم
ہی تھا کہ آفت ضرور معمار پر آئیگی پس پتلے لگا رکھے تھے کہ جو کوئی اگر سرحد پر میرے پاس آنا چاہے
فوراً اُسکو لے آنا چنانچہ شہناز نے سرحد پر آکر صدا دی کہ اے کوکب مجکو اپنے پاس بلا لیجیے کہ آپ روشن ضمیر
ہین اُسیوقت ایک پنجہ پیدا ہوکر اسکی کمر مین پڑا اور قلعہ کوکبیہ مین لے آیا سامنے کوکب کے پہونچایا
جب یہ کوکب کے روبرو آیا تسلیم کرکے رونے لگا اور تمام ماجرا نامہ دار کے جانیکا اور معمار کے قید ہونیکا
معرض عرض مین لایا اور کہا کہ اب کل وہ قتل کیا جائیگا اور سر اُسکا افراسیاب کے پاس آئیگا عمرو یہ
حال سنکر رونے لگا اور کہا افسوس جو طرفدار اپنے ہین وہ بیچارے کیا مصیبتین اُٹھاتے ہین اور آفت مین
پھنستے ہین اگر میرا جانا بیابان گلریز مین ہوتا تو مین معمار کو اس قید سخت سے رہائی بحکم خدا دیتا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جہاندار کے دربار مین عیاری کرتا اور ایسا اُسکو ٹھیک بناتا کہ وہ بھی کچھ دنون کو یاد کرتا کہ ہان عمرو کے طرفدار کا ستانا ایسا ہوتا ہی یہ کہکر بادشاہ سے کہا کہ اے شاہ کوکب اگر مجھے آپ وہان پہونچا سکین تو برائے دین و مذہب خود جلد لیچلیے تاکہ مین کچھ کوشش وہان پہونچکر کرون کوکب نے کہا کہ خواجہ مین پہلے ہی کہ چکا ہون کہ وہ راہ نہایت دشوار گذار ہی ہم لوگ نہین جا سکتے وہی لوگ جاتے ہین جنسے جہاندار سے رسم و راہ ہی وہانکے رہنے والے آمد و رفت رکھتے ہین اور دوسرے اگر دروازۂ ملک سے تمکو لیچلون تو راہ دور بہت ہی اور ممکن نہین کہ بادشاہ بیابان کو خبر میری اور تمھارے آنے کی ہو جائے کیونکہ جو وہان پہونچتا ہی سحر برابر اُسکو خبر دیتا ہی اب رہا پوشیدہ راہ سے جانا وہ راہ ہی کہ جسکے مابین مین زنجیر آتشین حائل ہی ہمارے بزرگون سے ایک عمل چلا آتا ہی کہ جو کوئی وہان جانیکا قصد کرے تو جانے سے تین دن پہلے اس عمل کی تسبیح پڑھے پھر بخوبی زنجیر کو پھاند جائے اور کسی کو اطلاع نہ ہو سُو اب تین دن کا وقفہ باقی نہین رہا جبتک مین اور تم اس عمل کو پڑھونگا اُسوقت تک معمار قتل ہو جائیگا یہ کہکر شہنماز جادو کو عمدہ مقام پر اُتروایا ہاتھ منھ اُسنے دُھویا شراب پی آسودہ ہوا اُسکی تو دعوت وغیرہ کا سامان اُسنے مہیا کرایا اور خواجہ سے اس باب مین مشورہ ہونے لگا ادھر جہاندار نے دعوت وغیرہ کے بعد ایلچی افراسیاب سے کہا کہ جبتک آپکے مزاج مین آئے یہان تشریف رکھیے اور اگر جانے کو جی چاہے تو تشریف لیجائیے بادشاہ جادوان کو میرا سلام نیاز کہکر میری طرف سے عرض کر دیجیے گا کہ معمار کا سر کاٹ کر آپ کے لکھنے کے بموجب مین بھیجے دیتا ہون اور مین بدل آپکا مطیع اور فرمان بردار ہون ایلچی یہ پیام سُنکر شادان و فرحان رخصت ہوا بادشاہ نے بعزت تمام اپنی سرحد سے باہر پہونچایا ایلچی مذکور خدمت بادشاہ جادوان مین آیا اور پیام جہاندار مفصلاً معرض بیان مین لایا بادشاہ نہایت شاد ہوا بند غم سے آزاد ہوا ادھر جب پچھلا پہر دن باقی رہا اور کرن خورشید کی دریائے ظلمت مین ڈوبنے لگی دھوپ ڈھلگئی سایہ ہلکا ہلکا ہر طرف پھیلا عمرو نے صحبت کوکب مین پھر وہی ذکر معمار کی رہائی کا نکالا کوکب نے مجبوری ظاہر کی عمرو نے اُسوقت کہا اچھا یہ تو آپ سے ہو سکتا ہی کہ آپ اُس زنجیر تک مجکو پہونچا دین کہ جو مانع رفتن بیابان گلریز ہی اگر آپ وہانتکے لیے جانے مین انکار کرینگے تو مین کسی طرح نہ مانونگا اور آپ کو ضرور وہانتک لیجاونگا کوکب نے کہا کہ وہان کوئی ایسا نہین ہی کہ جس کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صورت بنکر تم اُدھر چلے جاؤ گے اور اگر صورت بھی بدلو گے جب بھی نجا سکو گے پھر کیا ضرور ہی سفر کی زحمت اُٹھانا اور اگر ساحر سننگے کہ کوکب بیابان گلریز مین گیا تھا مگر جا نہ سکا تو ہنسینگے ان صورتون مین مناسب نہین اُدھر جانا عمرو نے کہا کچھ ہی کیون نہو آپ مجھکو لیچلیئے جب عمرو نے بہت اصرار کیا مجبور ہوکر کوکب لے چلنے پر رضی ہوا اور تخت سحر تیار کرکے عمرو کو بٹھا کر روانہ ہوا اور اپنے طلسم کی سرحد تک سیر کنان گیا جب وہان سے آگے بڑھا خواجہ کو پنجہ مین داب کر اُڑا اور قندیل فلک ہوگیا اور سناٹا مارے ہوے سرحد بیابان گلریز مین پہونچا اور ایک ہی مرتبہ کے سناٹے مین زمین پر اُتر آیا اور خواجہ کو ہاتھ سے زمین پر رکھکر آپ پھر بلند ہوگیا عمرو کی آنکھین تموج ہوا سے بند ہوگئین تھین اب جو آنکھ کھلی تو عجب صحراے ہول خیز و وحشت انگیز دیکھا کہ روح قالب مین تیچین ہوگئی اور پاے ثبات نے جواب دیا ہی دلمین آیا کہ ای عمرو نا پائیداری بگریز گردتو پہاڑ بڑے بڑے عظیم الشان سیاہ رنگ کے دیکھے جنکے دہن سے شعلے نکلتے تھے پہاڑ کے درے تہان اژدر آتش فشان تھے صحرا مین بگولے سیاہ رنگ کے اُڑتے تھے اور درختون پر گرتے تھے معلوم ہوتا تھا کہ نوجوانان گلشن کے سر پر بھوت سوار ہین درخت خاردار اور جلے ہوے نظر آتے تھے مسافر خیال کو بھی ڈراتے تھے پتے کھڑ کھڑاتے تھے گویا درخت بھی زبان برگ سے یہ سناتے تھے کہ ای آنے والے بیابان گلریز کے نخل ہستی تیشۂ سحر و نیرنگ سے یہان قطع ہوگا خبردار یہان ہرگز قدم نرکھنا علاوہ ان بلیات کے جب عمرو نے دل مضبوط کرکے قدم آگے بڑھایا یکایک زمین سے غبار سیاہ رنگ اُڑا اُسکے بعد تمام جنگل لال ہوگیا آنکھین خواجہ کی بند ہوگئین اب جو آنکھ کھلی دیکھا ہر سمت آگ لگی ہی دل سے کہا وقنا ربنا عذاب النار پروردگار عالم بچانا یہ کیا طلسم عالم کے دل سے لگی ہی جب خوب غور کرکے دیکھا تو آگ نہین ہی گلہاے سُرخ رنگ قلعہ کوہ سے تا پائین کوہ اور دشت مین کھلے ہین جنکی سرخی سے تمام جنگل آتش بہار ہو رہا ہی یہ نیرنگی سحر کی تھی جو پہلے آگ لگی نظر آئی تھی اب وہی آگ گل ہوگئی ہی اور صحراسر خروئی بھی جتا تا ہی دل بہار مین بھی آگ لگا تا ہی خواجہ یہ کیفیت دیکھ رہے تھے کہ یکایک کلیان گلون کی کھل گئین اور اُنکے اندر سے تیلیان چھوٹی چھوٹی خوشرنگ باہر نکلین اور پکارین کہ ای آنے والے بیابان گلریز کے تو کہان ہی یہ کلمات جو خواجہ نے سُنے سمجھے کہ تم مسحور یہ سحر ہوتے آگے چلنا کیسا یہان گرفتاری کا

سامنا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سامنا ہے پس یہ سوچکر آپ نے گلیم کو زنبیل سے نکالکر اوڑھ لیا اور غائب ہو گئے وہ تیلیاں تا دیر تو کھڑی پکارا کین ازبسکہ گلیم کے سبب سے خواجہ مسحور ہوئے تھے اسوجہ سے اُنکی صدا نے کچھ اثر نہ کیا جب کوئی آنے والا اُس جگہ اُن تیلیوں کو ثابت نہ ہوا زمین پر قہقہہ مارکر گریں اور لوٹ کر مرغ خوشنما رنگ بنکر اُڑ گئیں وہ درخت پھولوں کے بلند ہونے لگے اور کلیوں نے چٹک کر یہ شگوفہ چھوڑے کہ پریزادان طلسم بے نشان کا نشان بادشاہ سے دینے کیوں جاتی ہو ابھی ٹھہرو ایسا نہ ہو کہ تم خود مورد صد الزام و قصور ہو جاؤ وہ طائر خوشرنگ بہ کلمات شکر شاخوں پر آکر بیٹھے اور زمزمہ سرائی کرنے لگے اسطرح چہچہائے کہ خواجہ باوجود گلیم اوڑھے ہونے کے محو ترنم مرغان بوستان سحر ہوئے لیکن آپ بھی دعاہائے صحائف ابراہیم پڑھتے جاتے تھے کچھ اثر اُنکی نغمہ سرائی کا اُنپر نہوا اور وہ طائر منقاریں اپنی اُن پھولوں پر گڑ کر رس اُنکا پینے لگے اور منھ کلیوں اور پھولوں کے ایسے کشادہ ہوے کہ وہ جانور اُنہیں غائب ہو گئے درختوں کا بھی کچھ دیر مین نشان باقی نرہا اُسی طرح کا صحرائے وحشتناک پھر نظر آنے لگا عمرو گلیم اوڑھے ہوے پھر آگے کو قدم زن ہوا پھر غلغلہ شور نشور ایسا برپا ہوا کہ ارے کیا غضب ہے ارے گھر مین چلا آتا ہے اور سہم سب کو اندھا بنا رہا ہے کہ دکھائی نہین دیتا ہے عمرو نے دیکھا کہ اب نئی طرح کا طلسم نیرنگ اس دشت پرخطر مین ظاہر ہونے لگا

ابیات

ہوئے درپیش ہر جا سخت حالات
کبھی دن ہو گیا اس جا کبھی رات
کبھی گھر آیا بادل خوب گرجا
چمک کر برق تیغ شعلوں کا برسا
پھر اسکے بعد پانی خوب برسا
کہ بھیگے کوہ بھی اور سارا صحرا
غرض وہ دیکھتا ساماں ہر سو
چلا جاتا تھا ناگہ ایک آہو
مقابل اُسکے آکر بن گیا مور
نہایت خوبصورت صاحب زور
وہ کوکا اور ہر جانب پکارا
ہوا ادان چار لشکر کا آتارا
گھرے اُسپر بشکل ابر وہ سب
نظر آنے لگا دن صورت شب
گلیم اوڑھے ہوا ان سے گریزاں
نظر آنے لگا وہ ہی بیابان
مگر اک نخل سے دو مور خوشرد
اُڑے اور آئے اُسکے قرب پہلو
رہی اُسکی نہ وہ جرأت نہ وہ زور
زمین و آسمان سے اک اُٹھا شور
کہ آؤ ساحران ملک اطراف
نہایت فکر سے مطلع ہوا صاف
یہ سنتے ہی کئی سو فیل بدمست
ہوئے موجود سر اپنے کیے پست
زمین مین سب نے خرطومونکو گاڑا
اُکھاڑے نخل سب جنگل اجاڑا
یکایک دو جوان چست و طرار

ہوئے پیدا پس پہلو سے اکبار یہ سنتے ہی اُسے پھر جوش آیا	صدا دی لے ہم آئے اب نہ گھبرا ذرا ٹھہری طبیعت ہوش آیا	قوی رکھ دل خدا پر کر بھروسا ہوا شفاف میدان صورت دل
بنا یا کوئی بھی اپنے مقابل		

اسی صورت سے خواجہ عجائبات اُس جنگل کے ملاحظہ فرماتے ہوئے
روانہ تھے جب گلیم اُتارتے تھے آفت مین گھر جاتے تھے پھر ڈر کر گلیم کو اوڑھ لیتے تھے اور پچھلے پہر دشمن تو
کوکب اُنکو لیکر یہان آیا ہی تھا کچھ عرصہ مین وہ زمانہ آگیا کہ فتاح طلسم ظلمت شب نے لوح طلا احمر خورشید کو
جیب مغرب مین رکھا اور نیرنگی بیداے عالم سن کوکب ماہ و کہکشان کی ظاہر ہوئی کہ **ابیات**

فلک نے لیکے منھ پردہ مین شب نزاجون نے بھی چاہی رسم آرام	جمایا اور ہی صورت کا مطلب	چھپا دن خوف سے پاس آگئی شام

قریب شام عمرو عالی مقام اُس صحرا کو طے کرکے ایک ایسی جگہ پہونچا
کہ چار طرف تو پہاڑون کو سد راہ دیکھا اور بیچ پہاڑون کے دریا بہتے نظر آئے جدھر سے کہ یہ آیا تھا
وہی راستہ کھلا تھا اور آگے جانے کے لیے اُن پہاڑون اور دریاؤن کے بیچ مین راہ تھی مگر
وہان یہ آفت پیدا تھی کہ ایک زنجیر آتشین قد آدم زمین سے بلند کھچی تھی اُس پہاڑ کے سرے سے
دوسرے کوہ تک وہی سلسلہ جاری تھا جانے والا سخت عاری تھا اُس زنجیر سے شعلہ آتشی نکلکر
ہر طرف گرتے تھے اور زمین پر اُنکے گرنے سے نئی نئی آفتین پیدا ہوتی تھین یعنی وہ شعلہ زنجیر سے چھوٹ
کر زمین مین سما جاتے تھے اور تہ زمین سے پتلے آتشین تلوار برق کردار ہاتھ مین لیے نکلتے تھے اور
پرواز کرکے گرد اُس زنجیر کے طائرون کی طرح چکر لگاتے تھے اور پھر زنجیر کے قریب آکر غائب ہو جاتے
تھے اسی طرح کبھی پتلے زمین سے کبھی جانور پیدا ہوتے تھے اور گلہاے بوقلمون اُگتے تھے اور
اُن پھولون سے چہرے انسانون کے نکلکر باتین کرتے تھے عمرو نے جو اُس زنجیر کو دیکھا معلوم
ہوا کہ گویا یہ زنجیر جہنم سے منگائی ہے آیہ خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ اسی کی اور یہان کے ساکنون
کی شان مین آئی ہے اب اے پروردگار عالم کسطرح اُس طرف جاؤن کیا مکر پھیلاؤن اسی
سوچ مین ایک طرف کو ٹھہرا اور گلستان عیاری کی سیر کرنے لگا کوئی گل مراد پر ہاتھ نہ آیا پھر
اسی بحر مکاری مین غوطہ لگایا کوئی گوہر مراد دنیا یا آخر دست فطرت مین ہر طرف دوڑنے لگا منزل
مقصد پر پہونچ گیا خیال مین گذرا کہ اے عمرو غول اور باد مہر نے حضرت جبرئیل کے باندھکر
اُس زنجیر کو فرا جا سواے اسکے اور کوئی تدبیر سمجھ مین نہین آتی ہے بس یہ سوچکر اُسنے ایک

۵۵

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحرہ حسینہ وجمیلہ کی ایسی صورت اپنی بنائی یعنی چہرہ مثل قمر روشن چھاتیون کے اُبھار کانیر الاجون
قد باغ حسن کا شمشاد قمری دل جسے دیکھکر سرگرم فریاد کرکو لے نہایت قرینہ دار خلاصہ یہ کہ عجب
حسن کی بہار بیندی ماتھے پر لگی ہوئی پیشانی سیندور سے رنگی ہوئی سُرخ اوڑھنی جواہر دوز
اوڑھے ہوئے انگیا کرتی پہنے ہوئے جھولا بادلہ تگار گلے مین ڈالے پٹیان نکالے موتیون کے
سمرن ہاتھون مین باندھے گریبان پر سے دوپٹا ہٹا ہوا سینہ پر جگنو کا دمکنا انگیا سے چھاتیون
کے رنگ کا پھوٹے نکلنا انگوٹھیان ہاتھ مین لعل والماس کی پہنے اس صورت سے تیار ہوکر گاتی
دوپٹہ کی باندھکر قرغول اور باد مہرے حضرت جبرئیل کے نکالکر پاؤن مین باندھے کہ جسکی تاثیر
سے کئی گز بلند ہوسکتا تھا اور طے الارض بھی ہوتا تھا پس اس صورت سے گلیم اوڑھے ایک طرف اس
زنجیر کے آکر گلیم اُتار کر روبرو ہوا پر اُسنے سنا تھا حسبت کا ایسا بھروسا کہ یقین تھا کوئی کوس پر جا گرے گا
زنجیر تو نیچے رہی اور یہ اس سے بلند ہوکر چوچلا زمین اور زمان مین وہان غلغلہ بلند ہوا کہ لینا
پکڑنا جانے نہ دینا یہ کون ساحرہ ہے کہ جو ایسی دلیرانہ اس طرف سے جاتی ہے مگر کیفیت سُنیئے کہ
کوکب جو انکو چھوڑکر جنگل مین غائب ہوگیا تھا تو اسی زنجیر کے متصل بالا بالا آکر برزو رسحر ٹھہرا تھا
اور بڑی دیر سے سحر بٹھایا پڑھ رہا تھا اسکی تاثیر سے بہت سے برابر اس زنجیر کے محافظ غافل ہوچکے تھے وہ
سب گویا ہوے کہ اے میان یہ کوئی ساحرہ ملک کوکب کی یا ہوش ربا کی ہے جو ہمارے ملک مین جاتی ہے
ایسی کوئی اولوالعزم ہوگی جو دروازہ سے ملک کے آتی اپنے سحر کے بھروسے پر ادھر سے گذری ہے جانے
بھی دو اور سکو یقین کہ پاؤگے بھی نہین دیکھو تو کہ کس سناٹے مین جاتی ہے یہ وہ کہہ رہے تھے کہ آن واحد
مین خواجہ زنجیر کے اس پار جا کر گرے ہر چند شعلہ آتش زنجیر سے بلند ہوئے لیکن برکت باد مہرہ خواجہ
تک نہ پہونچے اور یہ جب دھڑ زمین پر گرے آندھی سیاہ آئی اور تمام بیابان مین آگ برسنے لگی اور
ایسے شعلہ ہائے آتش چار طرف بلند ہوئے اور گرد وغبار اور تاریکی چھائی کہ جہاندار شاہ اپنے
قصر مین بیٹھا ہوا تھا اسکو معلوم ہوا کہ یہ خاکدان عالم خراب ہوگیا اور قصر دنیا کی بنیاد بگڑ گئی دفعہ
پڑا دفعۃً آواز ہیبت ناک پیدا ہوئی کہ صور اسرافیل کے مشابہ تھی جہاندار شاہ گھبرا گیا اور بکلا
کہ یا خدا وندا ہی جد نامدار جمشید الامان اور الحفیظ بجانا اپنے بندون کو اسی طرح تمام دیر
مصروف دعا رہا یہان خواجہ نے اس پار زنجیر کے آکر غلغلہ جو برپا دیکھا جلد تر گلیم کو اوڑھ لیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور جمشید کے واسطے وغیرہ بادشاہ کے دلانے سے وہ ہنگامہ موقوف ہوا اور جب وہ غلغلہ برپا ہوا کوکب روے ہوا پر سے خواجہ کی دلیری دیکھ رہا تھا اور اُنکی جرأت پر متحیر ہوکر عش عش کرتا تھا اب جو آفت برپا دیکھی سناٹا بھر کر ایک طرف چلا گیا کہ ایسا نہو کسی آفت مین گھر جاؤن کیونکہ یہ مقام خداوند جمشید کی شبیہ کا ہی ادھر بعد موقوف ہونے اس شور اور ہنگامہ آفت بیز کے جہاندار شاہ قدرت نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ بالضرور آج کوئی غیر ہماری سرحد مین داخل ہوا ہی جو یہ سانحہ درپیش آیا ہی ہر ایک نے دست بستہ عرض کی آپ سچ فرماتے ہین آپ بنیرۂ جمشید ہین آپکو سب حال روشن ہی لیکن محافظان بیابان و ملک و قلعہ حاضر خدمت ہوکر آنے والے کا حال عرض نہ کرتے جو کوئی آتا خبر ضرور دیتے اُسنے کہا ایسا کوئی زبردست آیا ہی کہ محافظان بیابان نے اُسکا پتا نہین پایا ہی لوگون نے کہا نامدار شاہ افراسیاب جو رخصت ہوا ہی انھین مین سے کوئی خواص ساحر زبردست شاید سیر کرنے گیا ہو وہی کسی جگہ آ گیا ہوگا جہاندار نے کہا اب مین واد جان کی تصویر کو تکلیف دون اور اُنسے پوچھون تو معلوم ہو خیر معلوم ہو جائیگا جو کوئی آیا ہوگا کہانتک چھپے گا یہ کہکر خاموش ہو رہا اور خواجہ جواش زنجیر کو پھاندکر آگے بڑھے اب یہان وہ کوئی آفت نظر نہ آئی اُنھون نے جانا کہ بس زنجیر ہی تک روک ٹوک تھی اب یہ معلوم ہوتا ہی کہ مقام قلعہ ہی اور یہان امن و امان ہی بس یہ معلوم کرکے ایک جگہ ٹھہر کر ساحرہ سے اُنھون نے صورت اپنی ساحر کی ایسی بنائی کانون مین کنڈل ڈالے ہاتھون مین لوہے کے کڑے پہنے جھولا گلے مین ڈالا دھوتی پیتمبری باندھی کھور چندن کی تمام جسم مین لگائی کھڑاؤن پانؤن مین پہنکر مالا ہاتھ مین لیکر یا جمشید یا جمشید کہتے ہوئے آگے بڑھے اب دیکھا تو عجب صحراے سبزہ زار و فواح دلکشا ہی کہ سبحان اللہ ہر طرف تختۂ لالہ و یاسمن کے لگے ہین گلہاے خودرو بھی کھلکر اپنا جوبن دکھاتے ہین رات کو خشل چراغ روشن نظر آتے ہین یا ستارے فلک صحرا مین نکلے ہین کہین گنبد اکھلا کہین چاندنی کا پھول چمک رہا گل شبّو کی خوشبو پھیلی ہوئی ہی گلون کی چمک سے چاندنی خجلت زدہ ہوکر میلی ہوئی ہی ہر طرف جوش بہار ہی دامن صحرا مثل روے یار ہی کہ ابیات

نظر آئے نہال سبز و شاداب | کہ جسکی دید سے خاطر ہو بیتاب
ہوا ملتی تو اک جوبن دکھاتے | ثمر خوش رنگ تھے لہلہاتے

عمرو ساحر بنا ہوا سیر کنان جب اور آگے بڑھا ایک دروازہ دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قلعہ کا نظر آیا بالکل طلاے احمر کا تھا اور یاقوت سرخ اسمین جڑے تھے آفتاب مین ستارے سبز رنگ مرصع نظر آتے تھے دروازہ برج اسد تھا اسمین داخلہ مریخ تھا کئی ہزار ساحران غدار بطور محافظ اور نگہبانون کے دروازے پر اُترے ہوے تھے ہوم خانے جا بجا استادہ تھے بستر لگے تھے ڈھیرو اور خنجریان بجتی تھین بھجن ہوتے تھے طول ہر جگہ اچھا نہین عمرو تو ساحر بنا ہوا تھا ہی بے محابا اندر قلعہ کے داخل ہوا ان ساحرون نے بسبب اسکے اُسکو نروکا کہ جانتے تھے کوئی شخص اندر شہر کے غیر آ نہین سکتا ہی یہ ساحر بھی یہین کا رہنے والا ہی جب عمرو اندر شہر کے آیا اُس کو طلسم پایا ہر طرف عمارات عالیشان پتھر کی دلچسپ اور قطعدار مکان تیے تھے ساحرنیان اور ساحر جوان جوان لباس و زیور سے آراستہ ہر طرف خوش و خرم پھرتے تھے دکانین رنگین اطلسہ لطیف سے آراستہ تھین دکانون مین دکاندار لباس رنگین پہنے بیٹھے تھے ہر طرف مایۂ حسن و ناز سے وہ شہر بھرا نظر آتا تھا اپنی رنگین ادائی پردہ شاہد ملک حوران مینو کو شرماتا تھا کہ ابیات

نظر آئے جو کوچے سب معطر
گلاب نو کشیدہ کا گمان تھا
کہین آواز خوش آتی مگر دور
منور صورت حسن بتان تھا

زمین سے لطف خوشبو تھا ابر
کہ چھڑکا ہے کسی نے بسکہ ہر سو
کہ دل سننے سے جسکے ہوئے مسرور
وہان سے تھی صدائے رقص پیدا

مقر آب پاشی کی تھی اسجا
چلی آتی تھی ہر جانب سے خوشبو
ہر اک جا دیکھے وان جو مکان تھا
اُسی آواز کی تھی روح شیدا

عمرو پھرتا ہوا شہر مین رئیسان شہر کے مکانات کی طرف آیا اور ایک شخص سے پوچھا کہ اے برادر قائم جادو کا کون سا مکان ہی اُسنے کہا ارے میان جنکا مکان تو وہ سامنے نظر آتا ہی مثل مکان بادشاہ کے دور سے بلندی دکھاتا ہی کیا تمکو نہین معلوم ہی یا تم یہانکے رہنے والے نہین ہو عمرو نے کہا چہ خوش آپ بھی خوب آدمی ہین یہ بھی کچھ ضرور ہی کہ تمام شہر کے ساکن قائم جادو کے گھر کو جانتے ہون از انجملہ ایک مین ہی ہون کہ بہت سے رئیسان شہر کو نہین جانتا ہون ہم لوگون کو کچھ ضرورت تو اُن امیرون سے پڑتی نہین اس سبب سے مکان بھی نہین جانتے ہیں آج ایک ضرورت سے اُن کے پاس جاتا تھا اگر تم سے دریافت کیا تو کیا قباحت ہوئی اُنکے مکان کو پوچھنے مین ہم اس شہر کے رہنے والے نہ ٹھہرے اُسنے کہا بھائی خفا ہو سچ ہی انسان سے سہو ہو جاتا ہی عمرو نے کہا مین آیا بھی ایک مدت کے بعد ہون ہوش ربا مین ایک کام کے سبب چلا گیا تھا اِس وجہ سے اب جو دیکھتا ہون تو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُس شہر کی قطع ہی کچھ بدل گئی ہی میرے سامنے دیکھو یہ محلہ آباد نہ تھا اب آباد ہی یہ مکان بالکل گرا پڑا تھا اب بن گیا ہی اُسنے کہا سچ کہتے ہو اچھا جاؤ وہ سامنے مکان قائم کا ہی عمرو وہان سے اُسی مکان کی جانب آیا دیکھا کہ یہ مکان مثل ایوان بادشاہی کے نہایت مرتفع اور وسیع معلوم ہوتا ہی مصقلہ اسیر چاندی کا کیا ہی چاندی کا ڈلا بنا ہوا ہی چاندنی رات مین مثل ماہتاب کے چمکتا ہی کمرے اور برج تعمیر ہین ڈیوڑھی پہ ملازم و دربان وغیرہ حاضر ہین عمرو نے بے تامل اندر مکان کے قدم رکھا اور محافظان مکان سے جو آنکھ ملی اُنسے کہا بھائی اچھی طرح سے تو ہو وہ اسکے بے دہشت جانے سے سمجھے کہ یہ شاید کوئی ملازم بادشاہی ہی اور قائم کا دوست ہی بس یہ سمجھ کر خاموش ہو رہے اور خواجہ نے آخر کی ڈیوڑھی پر پہونچکر اندر مکان کے تو نہ گیا باہر ہی سے آواز دی کہ اے قائم جادو جلد میرے پاس آؤ قائم یہ صدا سنکر گھبرایا کہ یہ کون ایسا میر اسمہر آگیا جو اس طرح بیباکانہ او گستاخانہ مجکو پکارتا ہی بس جلد تر اُٹھکر باہر آیا عمرو کو بصورت اکابر جلیل القدر ساحر دیکھ کر دست بسر ہوا عمرو اُسکو دیکھ کر رونے لگا اور زار زار گریہ ناک ہوا وہ اسکو روتا دیکھکر اور بھی بدحواس ہوا اور کہا اے برادر بیان تو کرو کہ تمھارا آنا کہان سے ہوا اور کیون میری صورت دیکھکر روتے ہو عمرو نے کہا مین تم کو روتا ہون کہ کوئی دم مین سررشتۂ زندگی تمھارا منقطع ہوا چاہتا ہی از بسکہ مجھے تم سے الفت کمال تھی اسوجہ سے روتا ہوا دوڑا آیا اور کسی کو کیا پڑی تھی جو ایسی آفت مین تمکو آکر خبر کرتا اے مشفق کوئی ایسی حرکت کرتا ہی قائم اپنے دلمین سمجھا کہ تو معمار کی قید اپنے پاس رکھنے کو لایا ہی شاید بادشاہ سے کسی نے تیری جانب سے کچھ لگایا ہی یہ ساحر دربار مین حاضر ہوگا خبر سنکر تیری محبت سے تیرے پاس آیا ہی کوئی اور شاید سبب ہو اس سے دریافت کر بس یہ سوچکر اُسنے کہا اے بھائی تمھاری محبت اور عنایت مین کہ جو تمنے اسوقت میرے حال پر صرف فرمائی ہی کچھ شک نہین مگر اب امیدوار ہون کہ جلد ہی تراس راز جانکاہ سے بھی اطلاع پاؤن تاکہ کچھ اُسکی تدبیر کرون عمرو نے کہا کہ اے برادر یہ راز بادشاہی ہین یون عام طور پر نہین بیان ہو سکتے ہین اگر تمکو سننا ہو تو علٰحدہ چلو قائم اُسکو ہاتھ پکڑ کر اندر مکان کے لے گیا عمرو نے وہان جو ساحر وغیرہ پہرے پر بیٹھے تھے اُنسے کہا کہ تم سب باہر چلے جاؤ قائم نے بھی کہا کہ ہان جلد یہانسے ہٹ جاؤ وہ سب باہر مکان کے چلے آئے عمرو نے دیکھا کہ چھت مین قفس لٹکا ہی اُسمین معمار بند ہی اور وہ ہمانے و جساحری و عنقاے قاف

شعبدہ گری پانون ہاتھ سمیٹے اُس پنجرے مین پڑا ہی اور اپنے حال پر زار زار رو رہا ہی باقی تمام مکان قائم کا بہت آراستہ ہو رہا ہی روشنی سے بہ از روز روشن وہ رات ہر ہر طرف آراستہ شیشہ آلات ہر بس حبیب تخلیہ ہوا عمرو نے فوراً ایک طمانچہ منھ پر قائم کے مارا کہ او نالائق تو کچھ سمجھ بوجھ کے کام نہین کرتا ہی قائم کو طمانچہ کھا کر غصہ آیا کہ یہ اچھا کوئی نصیحت کرنے والا آیا ہی کہ خبر تو مفصل نہین کہتا ہی اپنے اڑھائی چاول بگھار رہا ہی اُس غصہ مین اُسنے چاہا کہ اُٹھکر اُسکو پکڑلون ہاتھ خواجہ کا بیہوشی بھرا تھا طمانچہ پڑنے سے بیہوشی ناک مین جا چکی تھی وہ اُٹھتے ہی بیہوش ہو گیا عمرو نے دروازہ کی کنڈی بند کرکے اسباب جو کچھ جلدی مین اُٹھ سکا وہ نذر زنبیل کیا پھر جال مارکر مع قفس معمار کو چھت سے اُتارا کیونکہ وہ مسحور بہ سحر قائم تھا جب اُسکو اُتار چکے خنجر سے سر قائم کا جدا کیا تن پر قائم نہ رکھا قیام اُسکو دوزخ مین دیا جب وہ واصل جہنم ہوا معمار پر سے سحر اُتر گیا خواجہ نے اُس جلدی مین اُسکو زنبیل مین ڈال لیا ادھر شور قائم کے مرنے کا بلند ہوا آندھی تند چلی رات وہ کالی کالا پہاڑ ہو گئی جو جو مکانات کہ قائم کے سحر سے بنے تھے وہ سب ڈھیر پڑے اور اُسکے نیچے جو ساحر کہ مقیم تھے سب دبکر فی النار والسقر ہوئے اور اُسوقت کا ہنگامہ قیامت نزا ایسا تھا کہ زبان قلم کو یارا اُسکے بیان کا نہین ساحر وغیرہ جو بہرے پر تھے مکانات گرنے سے اُٹھکر بھاگے عمرو بھی معجزے سے شکل اور طرح کی ساحر کی بنا کر یہ کہتا ہوا کہ بھائیو جلد بھاگو بڑی آفت آئی ہی جو لوگ کہ قوی دل تھے وہ بھی اُسکے بھگوانے سے بودے ہو کر بھاگے کہ واقعی بیٹھے بٹھائے یہ کیا آفت آئی خواجہ بخوبی تمام وہان سے بھاگ کر سیدھے در شہر پر آئے اور کہا بھائیو کوئی ادھر سے گیا تو نہین دربانون نے کہا کوئی نہین گیا تو بادشاہ نے مجھے بھیجا ہی دیکھو مین خبر لاتا ہون یہ کہکر جلد تر باہر دروازے کے جاکر صحرا مین ایک طرف کو ایک پہاڑ چھوٹا سا تھا اُسپر چڑھ گیا اور وہان سے بیٹھ کر شور و غوغائے اہالیان شہر سننے لگا یہ تو یہان بآرام و بہ اطمینان قلب بیٹھا ہی مگر ہمہ تن چشم بنا ہوا نہایت ہوشیار و خبردار بیٹھا ہی مگر وہان شہر مین ساحرون کے مرنے کا ایسا غوغا بلند ہوا اور وہ شور محشر آشکار ہوا کہ تمام شہر کے ساکنون نے دروازے اپنے بند کر لیے اور دُکاندار دُکان لُٹا کر بھاگے اور جہاندار شاہ جو شب کے دربار مین سریر حکومت پر جلوہ گر تھا اُسنے بھی یہ غوغا سنا اور گھبرا کر کہ اہل دربار سے کہا کہ دریافت تو کرو یہ شور شہر مین کیسا ہی کیا کسی کے مکان پر ڈاکا پڑا ہی کیا ماجرا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہرکارے دوڑے اور خبر لائے کہ ای شہریار سُنا جاتا ہی کہ قایم جادو مرگیا اور آپسے نہین مرا کسی نے مار ڈالا ہی بادشاہ نے کہا کوئی آدمی جاے اور خبر لائے کہ کس نے اُسکو مارا مقیم جادو بیقرار ہوکر دوڑا اور قائم کے مکان پر آکر جو دیکھا تو سب عمارت اُسکی گری پڑی ہی ملازم بھاگ گئے ہین ویرانی چھائی ہی یہ دیکھکر اُسنے جو لوگ باقی تھے اُنسے پوچھا کہ ارے میان تمکو کچھ اطلاع ہی کہ مالک تمھارا کسطرح مارا گیا اور کس نے اُسکو قتل کیا اُنھون نے کہا ہم نے کسی کو اندر مکان کے جاتے نہین دیکھا مگر ایک شخص البتہ آیا تھا اور درانہ اندر چلا گیا اور دروازے ہی پر آخر مکان کے اُسنے قائم کو پکارلو باہر آئے وہ شخص رونے لگا اور نہین معلوم کیا کیا اُسنے باتین کین پھر قائم اُسکو اندر مکان کے لے گئے سب کو اندر سے مکان کے باہر نکالدیا تھوڑی دیر کے بعد اندر سے غلغلہ اُن کے مرنے کا بلند ہوا پھر ہمنے اُس شخص کو نہین دیکھا کہ کدھر گیا اور کب بھاگا یہ حال سنکر مقیم نے اپنا گریبان چاک کیا اور اندر مکان کے جاکر لاش قائم کو اُٹھواکر جہاندار شاہ کے پاس آیا اور جملہ ماجرائے گذشتہ جو کچھ اُسنے سنا تھا بیان کیا جہاندار نے کہا مقرر کوئی غضب خداوند جمشید کا آیا کہ معمار کو جو قائم نے قید کیا دیکھو مارا گیا یہ سب فساد کوکب یا عمرو کا معلوم دیتا ہی خیر کہان میرے ہاتھ سے جائین گے جسوقت مین نے تصویر سے دادا جان کی عرض حال کیا طلسم نور افشان تک غارت ہوجائے گا کوکب کی بھی جان جائیگی شریر جادو نامی ایک ساحر حاضر دربار تھا اُسنے عرض کیا کہ ای بادشاہ آپ سچ فرماتے ہین معمار طرفدار مسلمانون کا ہوا ہی اور لشکر امیر حمزہ زیر عقیق کوہ پڑا ہی جو دربند آزدریہ کے پاس ہی اور وہ دربند اس ملک سے بہت قریب ہی افراسیاب کے بزرگون نے راستہ وہ بند کردیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ کوئی عیار اُس لشکر کا یہان اُسی راہ سے آگیا ہی اُسی نے قائم کو زندہ نہ رکھا اور معمار کو رہا کرلیگیا کہ انھین لوگون کی وجہ سے معمار قید بھی ہوا تھا پھر اُن عیارون کو تاب کہان جہاندار نے کہا یا تو جو کچھ تم کہتے ہو یہ امر ہی یا کوئی ساحر یا ساحرہ مسلمانون کے دوست یہان رہتے ہین بس اُنھون نے یہ حرکت ہمارے ستانے کو کی ہی مگر خیر کسی نے یہ امر کیا ہو وہ ہمسے بچکر یہان سے جا نہین سکتا ہی کچھ دن آج باقی تھا کہ ایک غلغلۂ قیامت نما بلند ہوا تھا مین نے دعا کی کہ خداوند نے رحم فرمایا مین جانتا ہون اُسی وقت سے انتظام قتل قائم کیا جاتا تھا خیر اب تو غفلت مین کام کرنے والا اپنی سی کر گیا تمام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیابان کا روز اخبار میرے پاس آتا ہے اب کہانتک وہ بچے گا اور محافظان بیابان کو سزا دینا بھی چاہیے کہ وہ بہت غفلت کرتے ہین اسی طرح کی باتین کر کے اُسنے ساحرون کو اُسی وقت حکم دیا کہ جاؤ اور قاتل قائم کی تلاش کرو اور ایسے ساحر روانہ کیے کہ معمار سے جو سحر مین غالب آسکین کس لیے کہ جانتا تھا ہمراہ عیار معمار بھی ضرور ہوگا اور لڑیگا صدہا ساحر ہر سمت کو روانہ ہوا اور دیوان بیابان کو عتاب آمیز حکم پہونچا کہ اگر تمھاری سرحد سے قاتل قائم نکلگیا تو سبکو جلا دونگا اسپہ ہزارون پتلے اور دیو اور پریزادان طلسم اور ساحر و ساحرہ وغیرہ تلاش مین روانہ ہوئے اور بادشاہ دو پہر رات تک اسی بندوبست مین سریر حکومت پر جلوہ گر رہا بعد دو پہر رات کے دربار برخاست کر کے ساحرون کو انعام کا بھی امیدوار کیا کہ جو کوئی قاتل کا پتا لگائیگا بڑا صلہ ہماری سرکار سے وہ پائے گا ایسا کچھ انتظام کر کے داخل شبستان ہوا وہان رات بھر خواجہ جینی پیر درختون کی آڑ مین دبکے ہوئے بیٹھے رہے جس وقت کوہ لاجورد فلک پر عیار مہر قدم زن ہوا اور عالم تمام شعاع خورشید سے روشن ہوا

بیات

کہ جب شب نیگی ای نقطہ خال	اٹھا بستر سے پھر شاہ خوش اقبال
تجسس کا ہو سامان فراہم	ہوا بر سیاہ ستب جو پھر کم

ہنگام سحر جہاندار برآمد ہو کر تنبیہ برائے تلاش قاتل قائم کرنے لگا اور عمرو صبح کو بہار پیر سے بطور مخفی اتر اول سے کہتا تھا کہ اب کسی طرح یہان سے نکل چلنا چاہیے یہان کب تک بیکار رہو گے مفت مین زیر باری ہوگی اپنے پاس سے روٹی کھانا پڑے گی شہر سے بھی نکل آئے ہو نہین تو وہان دو ایک پیسہ روز کی مشقت ہی کر لیتے دو چار کام کسی جوہری کے کرتے کہانتک تمکو سمجھاؤن ضرور ہے کچھ جواہر نذر کرتا اس سوچ مین ایک جھیل کے کنارے آکر استادہ ہوئے اور فکر کرنے لگے کہ کس طرح چلنا چاہیے اسی فکر مین دو چار قدم آگے بڑھتا تھا اور پھر ہٹ آتا تھا اب جو غور کر کے دیکھا تو زمین سے گھانس ہری ہری اُگ آئی ہے اور اس گھانس مین خود گلہائے رنگارنگ و شگوفہ ہائے بوقلمون پھول رہے ہین اس وقت یہ گھبرایا اور سوچا کہ یہان جس جگہ تم ٹھہرو گے گرفتار ہو جاؤ گے کس لیے کہ ایک تو مقام السیاحت صعب دوسرے جب سے قائم کو قتل تمنے کیا ہے بادشاہ یہان کا تلاش مین تمھاری ہوگا کچھ ہی تمھین آفت آیا چاہتی ہے اس سے مناسب ہے کہ معمار کو زنبیل سے نکالون اور اُس سے کچھ مشورہ کرون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بس یہ سوچکر اُسنے قفس نکالا اور نشیمن سے معمار کو نکال کے زمین پر رکھا قفس پھر داخل زنبیل کیا
اور معمار کو ہوشیار کر کے اُس سے سب ماجرا کہا کہ ہم تمھاری محبت مین طلسم نور افشان سے یہان آئے
اور تمھین قائم کو مار کر چھڑا لائے اب تم کوئی تدبیر کرو ہم تم یہان سے چلین معمار نے عمرو کو
دیکھکر حواس باختہ ہوگئے اور گویا ہوا کہ خواجہ سلامت پہلے یہ تو آپ ارشاد فرمائیے کہ آپ کو
اس مقام پرنیرنگ و فسون مین پہونچایا کس نے اور آپ آئے کسطرح سے کیونکہ یہ جگہ ایسی نہین
جو کوئی یہان آسکے اور کیا تاب کسی کی جو ادھر آنے کے لیے کوئی رخ بھی کرے اور یہ بھی ممکن نہین
کہ یہان کسی طرح کا قصور کر کے کوئی نکلجائے عمرو نے یہ سنکر جواب دیا کہ اے معمار ہمکو ہمارے
خدائے اکبر نے یہان پہونچایا سوا اُسکے اور کسکو قدرت ہے جو مجھ ایسے بندۂ ذلیل کو ایسی جلیے
عمدہ و جلیل پر پہونچائے وہی خدائے تعالیٰ ہمارا ہر وقت اور ہر مہم مین مددگار ہے اور وہی ہمکو یہانسے
بچا کے ہر ایک آفت سے بمنزل مقصود و راحت پر لیجائیگا کہ وہ سب سے زبردست ہے تم کچھ ہمارے
آنے کا تعجب نہ کرو اب فکر یہان سے چلنے کی کرو کیونکہ پہلے تو تم یہان کے سردارون مین
تھے جہان بھی چاہتا تھا آتے جاتے تھے اب باغی ہوئے تمھارے لیے جو کیا ان بیٹھی ہون گی
اگر مین اکیلا ہوتا تو کچھ مکر کر کے نکلجاتا تمھارے ساتھ لے جانے مین البتہ ذرا مشکل پڑے گی لہٰذا تم
کوئی تدبیر ہو سکے تو کرو ورنہ مین تو تمھے لے جاؤنگا ہی گا عمرو تو یہ باتین کر رہا تھا اور صفت
پروردگار عالم کی کرتا تھا کہ دفعتہً دامن کوہ سے صداہائے مہیب آنے لگی یہ معلوم ہوا کہ جیسے
فیل روزگار نے چیخ ماری عمرو سمجھا کہ کوئی آفت آئی فوراً گلیم عیاری اوڑھ کر یہ تو غائب
ہوگیا اور معمار سے کچھ دور جا کر الگ کھڑا ہوا کہ شاید یہ مسحور یہ سحر ہو تو مین تو بچ رہون اور
یہان معمار پھر حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہوا خواجہ کھڑے کھڑے میری نظر و نسے پنہان ہوگئے اے معمار
عمرو بھی ساحر زبردست ہے یا یہ امر ہے کہ جس ساحر کی قید مین ہم ہوئے اُسنے عمرو کی ایسی صورت
بنا کر ہمسے کچھ راز دوستی عمرو کے دریافت کرنا چاہتا تھا ورنہ عمرو کا یہان آنا اور قائم کو مارنا
کیسا مشکل ہے اور اسی تشویش و پیچ مین یہ کھڑا تھا کہ سامنے سے ایک ساحر سامری وقت نہایت
قوی ہیکل دیو صورت سخت بدسیرت سیاہ فام کریہ منظر آنکھین لال لال کیے جھولا گلے مین
ڈالے لٹھا ایک لوہے کا کاندھے پر رکھے تہ بند باندھے پیدا ہوا معمار سمجھا کہ یہی شخص ہے جو ابھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو بنا ہوا اُنکو فہمایش کر رہا تھا اب یہ اس صورت سے آیا ہی بس یہ معلوم کرکے اُسنے کہا ای شخص
ان باتون سے کیا مطلب نکلتا ہی اور کیا فائدہ ہی کہ تو صورت بدل بدل کر میرے پاس آتا ہی
مین خود حیران تھا اس امر مین کہ بھلا وہ کہان اور یہ مقام کہان اور کیونکر یہان اُنکا آنا ہو
قسم ہی جمشید و سامری کی کہ میرا کچھ قصور اسمین نہین ہی اور نہ مجکو کچھ سروکار اس سے ہی
مین اُس کی صورت سے بھی آگاہ نہین تم ناحق مجھ سے ایسی باتین کرتے ہو اُس ساحر نے یہ
کلمات سنکر جواب دیا کہ ارے تو کیا دیوانہ ہی یا اپنے تئین بناتا ہی جو اس طرح دیوانہ وار بکتا ہی اور
یہ تو نے کیا کہا کہ وہ کہان اور یہ مقام کہان اور وہ کیونکر آیا معمار نے کہا مین تو دیوانہ نہین ہون
جسکو کہ مین کہتا ہون وہ تمھین تو ہو انکار کرنے سے تمھارے ہوتا ہی کیا ہی مین پہلے ہی پہچان چکا ہون
اس کلمہ پر اس ساحر نے کہا ارے کمبخت ایک تو قائم جادو کو تو نے مارا اور دوسرے ہم سے
دیوانہ پن کرکے بچنا چاہتا ہی بھلا اب ہم تجکو زندہ چھوڑینگے یہ کہکر ایک ناریخ اُسنے معمار پر مارا
معمار تو اس سے باتین کر رہا تھا اس سبب سے غافل تھا دوسرے یہ سب ساحر ملازم جہاندار
قدرت کے ہین معمار اُن سے بگاڑ کر سر بر نہین ہو سکتا ہی اُسنے اتنا کیا کہ دستک جو سحر
کی دی وہ ناریخ زمین پر گر کر سرد ہو گیا اُس ساحر نے ایک مرتبہ ایک زنجیر جھولی سے نکالی اور
پکارا کہ ای سلاسل عطیۂ شبیہ خداوند جمشید جلد اس گنہگار کو باندھ لے وہ زنجیر معمار کے دست و پا مین
آکر لپٹ گئی اور ہر چند اُسنے رد سحر پڑھا وہ کسی طرح نہ چھوٹی آخر معمار اُسمین بندھکر گرا
اُس ساحر نے آکر اُسکو بزور سحر اُٹھایا اور لیکر روانہ ہوا کچھ دور گیا ہوگا کہ ایک ساحر سامنے آتا تھا
اُسنے اُسکے پاس آکر کہا کہ بھائی صاحب واہ واہ کیا خوب تمنے کام کیا ہی کہ جو اس مفتری کو پکڑا ہی مین
بھی اُسکی تلاش مین بڑی دیر سے حیران و سرگردان پھر رہا تھا بلکہ میرے اوپر کیا موقوف ہی اسکے
واسطے تو صدہا ساحر نکلے ہوے ہین اور ہر جگہ ڈھونڈھ رہے ہین مگر چلو خوب ہوا کہ جو تمھارے
ہاتھ یہ آگیا لیکن ای برادر جو کچھ انعام تمکو ملیگا اُسمین ذرا ہمکو بھی یاد رکھنا بھول نجانا کیونکہ ہم بھی تمھارے
برابر ہی آکر پہونچے ہین اگر دم بھر بھی پہلے پہونچتے تو پھر ہمین اسکو باندھ لیتے لیکن کچھ مضائقہ نہین
جیسے تم ویسے ہم ہمارا تمھارا معاملہ واحد ہی اسکے گرفتار ہونیسے مطلب تھا خواہ تمھارے ہاتھ سے
یا ہمارے ہاتھ سے ہو وہ مطلب جمشید نے پورا کر دیا مین اسکو پکڑتا تو بھی روبروے شاہ لے جاتا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تمنے قید کیا ہی تو بھی وہ ہی مطلب ہی اچھا اب جلد چلو ایسا نہو کہ جو مکر اسنے قائم کے ساتھ کیا ہی
اسی طرح تمکو بھی فقرہ دیکے نکلجائے وہ ساحر اس ساحر کی باتون کا کچھ جواب تو نہ دیتا تھا جیپ کا
معمار کو لیے چلا جاتا تھا ان دونون کی باتین خواجہ نے جو علیحدہ گلیم اوڑھے کھڑے تھے سنین اور
جلد منھ پر ہاتھ پھیر کر پکارے کہ یا جناب آدم صفی اللہ جد پاک میری صورت ایک پیر ضعیف کاہ کش
کی ایسی ہوجائے دادا تو پوتے کے کہنے مین رہا کرتے ہین لمحہ بھر مین وہی صورت ہوگئی چہرے پر
جھریان پڑی ہوئی قامت خمیدہ بدن کی گرہین اور پسلیان سینے کی نکلی ہوئین سر پر بال
بالکل روئی کے گالا سر ہلتا تمام بدن مین رعشہ ایسا پڑھا کہ پیر فلک کا استاد کچھ ہی فنون کی چرخ
مکار سے چھوٹائی بڑائی ایک انگوچھا سر سے لپیٹے راتون کی کھال لٹکی ایک لنگوٹا ڈھیلا ڈھیلا
باندھا انٹیین بڑی بڑی اٹھین رکھے ہوے کھرپا ہاتھ مین اس صورت سے بنکر ایک جگہ ان
دونون ساحرون کی راہ مین آگے آکر بیٹھا اور گھانس چھیلنے لگا مگر بسبب ضعف و نقاہت و رعشہ
کے کھرپی گھانس کی اوپر پڑکے اوپر ہی سے پھسل جاتی تھی چلتی نہ تھی اور ہاتھ پانون تھراتے
جاتے تھے جب وہ ساحر اسکے پاس آکر پہونچے اسکو ایسی محنت بیہودہ اور بیکار مین مبتلا دیکھکر
پہلے تو ہنسے پھر کچھ رحم انکو آیا اور ترس کھا کر گویا ہوتے کہ اہی بڑے میان تم بڑے بیوقوف
معلوم ہوتے ہو ارے طاقت ہاتھ پانون مین تو مطلق نہین رہی ہی اور گھانس چھیلنے کو گھر سے نکلے
ہو ارے کیا لڑکا کوئی تیرے نہین ہی اور عزیز و اقربا مین کوئی ایسا نہین جو ایسے وقت مین روٹی
پانی کی خبر لے یا ایام شباب مین تو نے ہی اسقدر پیدا کرلیا ہوتا جو اس بڑھاپے مین تیرے کام
آتا اور تجکو آرام ملتا اس بیان کو سنکر اس پیر نے کہا کہ جمشید تجکو سلامت رکھین عزیز و اقربا
لڑکے بالے سب میرے موجود ہین اور جوانی مین کمایا بھی بہت ہی ایسا کمایا ہی کہ کسی کو نصیب
ہوگا لیکن میری عادت مین نہین ہی جو کسی کا احسان لون اپنی غیرت مین آپ مرا جاتا ہون اور
پھر چلکر دو چار پیسے جو کچھ تقدیر کے بدے ہین وہ ملجاتے ہین بس اسی مین گذران کرتا ہون اور
سنو میرے صاحب دینے کی بھی حد ہوتی ہی اب جو کچھ میرے پاس باقی ہی وہ نالائقون کو میرا
دینے کو جی نہین چاہتا ورنہ اب بھی میرے پاس وہ دولت ہی کہ بادشاہ جہاندار قدرت
نے بھی نہ دیکھی ہوگی بلکہ نام بھی نہ سنا ہوگا ساحرون نے کہا بڑے میان ہم بھی تو سنین کہ تمنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جوانی مین کیا ایسا پیدا کیا تھا جو دوسرے کو ممکن نہین ہوا ذرا ہم سے تو بیان کرو ہم تمھارے کوئی ساجھی تو ہین نہین جو سنکر ہمتسے دعوی کرینگے بڈھے نے کہا کہ اس تقریر سے کیا مطلب ہی خیر ہم جھوٹ ہی کہتے سہی تم چلے جاؤ اپنی راہ لو کوئی بھی اپنی کمائی کا حال بیان کرتا ہی جو مین تم سے اپنا حال کہنے بیٹھون اتنی ہی دیر مین میری گھانس چھیلنے کی حرج ہوئی ورنہ کچھ چھل ہی جاتی ارے میان تم اپنی راہ کیون کھوٹی کرتے ہو بڈھے نے یہ جو کہا وہ ساحر اور زیادہ بعضد ہوئے بڈھے نے خوب سا انکار کرکے اور انکو مشتاق بناکر کہا تمھاری خاطر ہی جو بتاتا ہون مین نے دو نگینے شیرین مکھراج کے پائے ہین وہ بیٹے میرے مجھسے مانگتے ہین اب مین انکو نہین دیتا ہون بھلا تم ہی بتلاؤ کہ آج تک تمنے نام بھی شیرین مکھراج کا سنا ہی بھلا دیکھنا تو درکنار وہ دونون ساحر یہ بیان سنکر گھبرائے بلکہ ایک نے کہا ارے میان یہ بڈھا بڑھاپے کے سبب سے سٹھرا بھترا ہو گیا ہی نہین معلوم کیا بیہودہ بکتا ہی آؤ چلو بھی کہین مکھراج بھی شیرین ہوتا ہی بڈھے نے کہا جاؤ جاؤ میان تمکو ٹھہرا تا کون ہی یہی سمجھ کے تو مین بتاتا نہ تھا اور انکار کرتا تھا آخر تم کو میرے کہنے کا اعتبار ہوا مگر اب تو مین نے تمسے بتایا ہی تو لازم ہی کہ تمھین دکھلا بھی دون بھلا کیا یاد کروگے کہ ایک ادنی گھسیارے کے پاس ہمنے ایسی نایاب چیز دیکھی تھی مگر میان مین غریب آدمی ہون تم اگر ان نگینون کو دیکھکر مجھسے چھین لو تو مین کیا کرون اگر دعوی بھی کرونگا تو لوگ جھوٹا کہینگے ساحرون نے قسم کھائی کہ نہین ہم زبردستی کسی طرح کی نہ کرینگے بڈھے نے کہا میرے بیٹے اور عزیز وغیرہ بھی سب واقف ہین مین انسے گواہی دلواؤنگا لو اچھا دیکھو یہ کہکر دو نگینے اپنے لنگوٹے سے اسنے نکالے نگینے ہاتھ پر کیا رکھے کہ تمام جنگل منور و روشن ہوگیا فلک فیروزہ فام یاقوت آفتاب کو ان نگینون پر نثار کرتا تھا جوہری روزگار کی آنکھون مین خیرگی آگئی وہ دونون ساحر دیکھتے ہی عش عش کرنے لگے اور منھ مین پانی بھر آیا کہا بڑے میان اگر تم کہو تو ہم ذرا ہاتھون مین لیکر انکو دیکھین بڈھے نے کہا لو دیکھو اور وہ جو صفت مین نے انکی بیان کی ہی کہ شیرین مکھراج ہی تو چکھ کے بھی دیکھو ان دونون نے وہ نگینے بڈھے سے لیے اور ہاتھ پر اپنے رکھکر رنگ ڈھنگ سنگ انکے دیکھے اور کہا کیا قدرت جمشید کی ہی واہ واہ کہ اس گھسیارے کو اور یہ دولت لازوال عنایت فرمائی ہی اور پھر اسپر یہ خداوندکی قدرت نمائی ہی کہ یہ بیچارہ انکو کام مین نہین لاسکتا ہی گھانس چھیلتا ہی اور اس پیرانہ سالی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین دکھ بھرتا ہی اور کمبخت بیٹے بھی اسکے نالائق معلوم دیتے ہین کہ ایسی چیز کی قدر نہین جانتے
ہین اگر یہ نہین دیتا تھا تو اسکی سنت کرکے اس بڑھاپے مین عین دیکر اس سے لیتے مثل چلی آتی
ہی کہ محنت سے عظمت ہوتی ہی بیٹا بنکر کھاتے ہین کوئی باپ بن کر نہین کھاتا ہی چہ جا کہ وہ تو اسکے
فرزند ہی ہین یہ کہکر کہا بڑے سیان سچ بتانا کہ یہ تمنے کہان سے پائے ہین بڈھے نے کہا کہ مین نے
کچھ مفت تو پائے نہین لاکھون روپیے دیکر خریدے ہین ایک روز کا ذکر ہی کہ مین دریاے جمشید
مین نہانے گیا نہا کر کنارے اسکے کھڑا تھا وہان ایک شخص انکو کھڑا بیچ رہا تھا اور بھی لوگ وہان
تھے مگر کسی کو یہ جنچے نہین اور کسی نے قیمت انکی نہین لگائی مین نے جو انکو دیکھا بس دل
لوٹ ہوگیا سمجھا کہ یہ نگینے نایاب ہین بس مین نے اس شخص سے قیمت انکی پوچھی اوسنے کہا کہو
کہ کیا قیمت مانگی بہر صورت مین نے اسکو راضی کرکے یہ لے لیے اوسوقت اوسنے کہا اے شخص یہ خداوند
جمشید کے مندرون مین کے جواہر ہین اور انکے پہنے ہوے ہین تو ان کی ہمیشہ زیارت کرنا
اور تاثیر انکے پہننے سے انہین یہ ہوگئی ہی کہ یہ میٹھے ہوگئے ہین نام انکا شیرین نکھر لج ہی شاہان
جہان کو بھی آجتک یہ خداوند کا پہنا ہوا تحفہ دستیاب نہین ہوا خبردار اپنی جان کی برابر رکھنا اور
کوئی بے ادبی انکے ساتھ ہونے پائے ورنہ بھیک مانگنے لگے گا پھر میرا صاحب اب مین اتنا
روپیہ کہان سے لاتا کہ تیجانہ بنوا تا خداوند کی شبیہ وہان رکھکر اسکے کانون مین یہ پہناتا اور
روز انکا پوجا کرتا صاحب میرے یہان بھی برکت ہوتی اب تو مین لنگوٹی مین رکھتا ہون اور اسی
سبب سے گھانس چھیلتا ہون تو اب نگینہ مجھے دو اور تم اپنی راہ جاو ساحرون نے کہا پھر ہمکو
انکی شیرینی کیونکر معلوم ہو اوسنے کہا منھ مین رکھکر دیکھو نگینے اور زیادہ آبدار ہو جاینگے اور
مٹھاس تمھارے حلق مین اوتر جائیگی اور ایسی شیرینی ہوگی کہ کبھی تمنے تو کیا تمھارے باپ نے
بھی نہ کھائی ہوگی ساحر نگینون کے دیکھنے سے بڈھے کی خوشامد کرتے تھے کلمات درشت بھی سنکر چپ ہو رہے
اور دونون نے نگینون کو اپنے منھ مین رکھ لیا اور پھر جو منھ سے نکالا نگینے زیادہ چمکنے لگے اور
شیرین تمام دہن ہوگیا یہ شیرین کامی دلیل انکی تلخکامی کی تھی خواجہ نے ایسے وہ نگینے بنائے
تھے کہ اوپر اسکے مٹھائی بیہوشی آلودہ لگائی تھی بس وہ مٹھائی جو انکے حلق سے اوتری
ریلے تو کچھ سرور معلوم ہوا اور اسی حالت سرور مین کہا بڑے سیان انکو تم ہم سے قیمت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیکر دیدو عمرو نے کہا قیمت انکی تم کیا دوگے انکی قیمت تمھاری جان شیریں ہے یہ نگینے بہتوں کی
جان لیچکے ہیں اب تم مشتاق ہوئے ہو تو جان دوگے وہ یہ سُنکر نگینے پھینک کر دوڑے کہ او
بے ادب ہم تجھ کو مار کر لینگے بس جیسے ہی یہ جھپٹے طمانچہ دیو بہیونتی کا پڑا کہ سر نیچے ٹانگیں
اوپر دھم سے گرے عمرو نے بنا بر احتیاط کے گلیم اوڑھ لی اور لمحہ بھر غائب ہو گیا پھر بصورت اصل
ہو کر ظاہر ہوا اور سامنے معمار کے آیا پکارا کہ انا شاہ عیاران عیار عمرو بن امیہ نامدار اے معمار تو
جو ان ساحروں سے بہکی بہکی باتیں کرتا تھا اور اپنے دشمنوں کو دوست جانتا تھا بھلا تیرا کہاں
خیال ہے ارے میں وہ ہوں کہ دریاے عمان و قلزم و محیط میں گھسکر ساحر مستنتش کو میں نے مارا
یہاں تو مجکو بھلا کو کب کچھ دور لے آیا تھا اب خوب سمجھ لے کہ قائم جادو کو میں نے ہی مارا اور
تجکو چھڑایا اور اب ان دونوں حرامزادوں کو بیہوش کیا دیکھا تو نے قدرت خداے تعالی کو
کہ کیا اُسنے ہمکو قدرت و قوت عنایت فرمائی ہے یہ سب اُسی کی قدرت ہے ورنہ میری کیا اصل ہے کہ
جو ایسے مقام پر آکر ایسے بڑے ساحروں پر غالب آؤں اب تمکو یقین کرنا چاہیے کہ ہم افراسیاب
کو بھی اسی طور سے اگر منظور خدا ہے تو مار ڈالینگے کچھ فرق نہ پڑیگا یہ کہکر معمار کے سامنے سلسیہ گرم
کیا اور اُن دونوں ساحروں کو منھ اُنکا چیر کر پلا دیا وہ تڑپ کر ہلاک ہو گئے اور صداہاے دار و گیر
بلند ہوئیں بعد کچھ دیر کے آوازیں آئیں کہ مارا نیسان جادو اور مبہوت جادو کو افسوس مارا
اور کام تمام کیا مطالب دلی کچھ نہ حاصل ہوا معمار زنجیر سحر سے کھل گیا اور خواجہ کی ایری پر گرا کر جلد عمرو
کو پنجہ میں دابکر اڑا کہ خواجہ تمنے بڑا غضب کیا تھا کہ سفاک و بیست چھٹ تم ہو یہ کہتا ہوا اور تو
کہیں نہ جا سکا خواجہ کو غار کے اندر لیکر اتر گیا اور پوشیدہ ہو کر بیٹھا اور پوتڑے پیدا ہو کر لاش دونوں
ساحروں کی اڑا کر سامنے جہاندار کے لیگئے اُسوقت اُنکے سروں سے دو طائر نکلے اور پکارے کہ اے نبیرہ
جمشید یہ دونوں معمار کو گرفتار کیے ہوئے لاتے تھے راہ میں عمرو گھسیارا بنا ہوا ملا اور انکو فریب
دیکر اُسنے بیہوش کر کے مار ڈالا جہاندار نے کہا خیر معلوم ہوا کہ عمرو کا قدم یہاں آیا ہوا ہے اب تدبیر اسکی
معقول کیجائیگی کہاں میرے ہاتھ سے بچکر جائیگا لاشیں اُنکی لیجا کر اُٹھوا دو ساحران نے لاشیں تو اٹھوا لیں
اور آپ دار الامارہ سے اٹھکر داخل شبستان ہوا جہاں یہ سوتا بیٹھتا ہے وہاں آئینہ قد آدم لگا ہے آئینہ نہیں
ہے مرآت خیال کہیئے جو صورت نماے ماجراے گذشتہ و حال ہے چار طرف اُس آئینہ کے چوکھٹے میں تصویریں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سامری اور جمشید کی لگی ہین کہ وہ سب ہنستی ہین اور ایک کنارے پر رقعہ جمشیدی لگا ہوا ہی کہ جسکے حرف کپڑون کی طرح سے رنگے ہین کوئی اور شخص سوائے جہاندار کے اس رقعہ کو نہین پڑھ سکتا ہی آئینہ شفافی ہین آئینہ خورشید کو اپنے مقابلہ مین اندھا بناتا ہی روح سکندر کو بُرا مُنھ پر کہتا ہی اُس بادشاہ نے جاتے ہی غلاف اس آئینہ پر سے اُٹھایا اور ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا دل نے نیت کی کہ حال عمرو اور معمار معلوم ہو کہ کہان ہین اُس مین معلوم ہوا کہ فلان غار مین معمار عمرو کو لیکر بیٹھا ہی بس یہ دیکھکر اُسنے رقعہ جمشیدی کو منتر پڑھکر دیکھا کہ حرف اُسکے قائم ہوئے اور اُسمین یہ لکھا ہوا ظاہر ہوا کہ ارے ادبے وقوف احمق تو نے بڑی خطا کی کہ جو معمار کو قید کر کے عمرو کا قدم اپنے شہر مین بھی داخل کرایا اگر تو اسکو قید نہ کرتا تو عمرو کبھی یہان نہ آتا اب عمرو کو تو ایسا ویسا سمجھے ہوئے ہی عمرو وہ عیار ہی کہ تمام خداوند اُسکے ہاتھ سے بھاگ کر عرش پر گئے اور دُنیا مین نہ ٹھہر سکے اب لقا بھاگتا پھرتا ہی خیر اب دیکھ لینا وہ ایک کو تو یہان زندہ نہ چھوڑے گا جب سے وہ یہان آیا ہی تین ساحر نامی و نامور کو قتل کر چکا ہی اب تمام ساحر یا تو مطیع اسلام ہونگے یا مارے جائینگے جہاندار نے جو یہ مضمون پڑھا جسم کا خون خشک ہو گیا اور فرط خوف سے کانپنے لگا مگر دست استقلال سے دامن صبر کو نہ چھوڑا بلکہ ضبط کر کے خاموش ہو رہا اور بخیال مدعی ہو جانے کے رقعہ کے مضمون کو کسی سے بیان نہ کیا آپ باہر دربار مین آیا ایک مصاحب مقرب اُسکا ہی اُسنے جو رنگ رخسار اُسکا متغیر دیکھا تو پوچھا کہ اے شہریار خیر تو ہی اسوقت حضور کا چہرہ بہت اُترا ہوا ہی کچھ اسکا سبب ہم غلامون سے بھی ارشاد فرمائیے جہاندار نے کہا بھائیو کیا اپنا حال مین تم لوگون سے بیان کرون سوائے اسکے کہ شاید غضب جمشید کا مجھپر نازل ہوا ہی عمرو میرے گھر مین گھس آیا ہی اور مین بہت حیران ہون کہ وہ کیونکر یہان تک چلا آیا لیکن پہ جانتا ہون کہ اور جہان کہین عمرو گیا اپنی فطرت سے بچ آیا گیا مگر یہان اُس کی قضا لائی ہی مین ابھی ابھی اُسکے قتل کرنے پر قادر ہون اور تو سہی میرا نام جہاندار قدرت نبیرۂ جمشید جو مین اُسکا کام نہ تمام کرون یہ کہکر تاب نہ رہی اپنے مصاحبین کو لیکر اندر شبستان کے گیا اور کچھ دانہ ماش کے سحر پڑھکر جو اُس آئینہ پر کہ جسکا حال پہلے بیان ہوا مارے اُن دانون کے پڑتے ہی خود بخود پٹ اُسکے مثل دریچے کے لگے بجنے بند ہو گئے اور بعد اُسکے کچھ سحر دیر تک پڑھا کیا جب وہ سحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ختم ہوا دستک دی اور پکارا کہ عمرو اور معمار کو لا سحر اسکا اُن دونون کے پکڑنے کو چلا وہان
عمرو غار کے اندر معمار سے کہہ رہا تھا کہ ای بھائی اس غار مین تم کب تک بیٹھو گے اس سے تو مین
اکیلا ہی اچھا تھا اتنے تک تو مین شہر مین جا کر کچھ نہ کچھ انتظام کرتا اب تمکو لازم ہی کہ مردانہ وار
یہان سے نکلکر کہین اور چلو مجکو بھی لیتے چلو معمار نے کہا خواجہ یہان بیٹھنا غنیمت ہے مجھسے تین
دن تک سحر ہو سکیگا آج کل مین سحر تین دن کے لیے بھول جاتا ہون اسکا قصہ بہت طولانی
ہی مین تمسے کسی وقت کہدونگا اب تم بھی دعا کرو کہ یہان کوئی اور آفت نہ آئے یہ کہہ رہا تھا
کہ یکایک ایک بجلی چمک کر اس غار مین گری عمرو جبتک سنبھلے سنبھلے اور گلیم اوڑھے اسوقت
تک دیکھا کہ ایک چابک آتشین معمار کی اور میری کمر سے لپٹا ہوا ہی اور وہ چابک بروے ہوا بلند
ہوا اب یہ بھی دونون لٹکے ہوئے چلے اسوقت عمرو نے کہا کیون اے معمار قدرت افسوس صد
ہزار افسوس آخر گرفتار ہو گئے نا اگر مجھے نکل کر سید اکر لیتے تو اچھے رہتے معمار اپنے دلمین کہتا ہی
کہ کسقدر مطمئن قلب یہ شخص ہی کہ ہر جگہ اسکو فکر پیدا کرنے زر کی ہی گویا قضا کو جانتا ہی نہین
اور اس مصیبت کو کہ جسکا سامنا ہی کچھ شمار ہی مین نہین لاتا ہی الحاصل جب وہ چابک سحر خوب
بلند ہو گیا تو دونون متوجہ ہوا سے بیہوش ہو گئے شہر مین غلغلہ انکے گرفتار ہونیکا پڑا ہر ایک زن و
مرد در و بام سے تماشائی ہو سب کی آنکھین سمت آسمان لگی تھین جیسے اہل اسلام چاند عید کا دیکھتے
ہین اسطرح کی کیفیت نظر آتی تھی کسی طرف سے صدا آتی تھی کہ دیکھو وہ جاتا ہی وہ جاتا ہی
کوئی کہتا تھا بھئی واہ کیا چابک کمر سے لپٹا ہی کیسکی زبان پر تھا کہ بعد مدت اب یہ حضرت دھرے
گئے کوئی بازاری کہتا تھا اب چڑھا ذرے کے نیچے آئے اسیطرح رعایا و مردمان شہر تو اپنی ہی کہتے
تھے اور چابک انکو لیے جاتا تھا تا انکہ سامنے شاہ بیابان گلریز کے لایا یہان جو عمرو کی آنکھ کھلی دیکھا
کہ ایک ایوان عظیم الشان بادشاہ کا مکان نہایت آراستہ نباہی صحن مین اسکے باغ نگارین لگا
ہی بارہ دری کے چبوترہ پر کرسی یاقوت کی بچھی ہی اُسپر جہاندار قدرت شاہ بیٹھا ہی اور تمام
سردار حاضر ہین قاعدہ ادب سے ماہر ہین بارہ دری بھی نہایت سجی ہی باغ بھی ایسا گلزار رشک بہار
ہی کہ بہار گلشن حسن سبزہ رنگان دہر اُسپر نثار ہی مختصر یہ کہ جہاندار کو عمرو نے دیکھکر منہہ بنایا اور
ہاتھ بھی بہر سلام نہ اُٹھایا اُسنے اس سے پوچھا کہ ارے عمرو تیرا ہی نام ہی اور تو ہی معمار کے رہا

کرنے کو آیا ہی اور قائم کو تونے ہی مارا ہی عمرو نے ہنسکر جواب دیا کہ پھر اسمین آپکو شک کیا معلوم
ہوتا ہی یہ سب کام میرے بائین ہاتھ کے کھیل ہین اور عمرو بھی مین ہی ہون آپ فرمائیے کہ میرے
دریافت کرنے مین یہ مطلب ہی اگر آپ یہ جانتے ہین کہ مین اسکو قتل کر ڈالون تو یہ ممکن نہین
جہاندار نے کہا اب تم بچکر بھی یہان سے چلے جاؤ گے عمرو نے کہا تیری بھی مجال ہی کہ تو ہمکو روک
رکھے یا قصد ہمارے قتل کا کرے بھلا تو یہان کی حکومت ہی پر گھمنڈ رکھتا ہی تیرا وہ جمشید
لٹیرا تو مجھکو مار سکے اس کلمہ پر جتنے ساحر کہ وہان کھڑے تھے سب نے توبہ توبہ کر کے منھ مین اپنے
طمانچے لگائے اور کانونمین انگلیان دے لین اور جہاندار نے غصہ مین آکر کہا کہ ای غضبناک جادو
جلد حاضر ہو یہ کہتے ہی اُس جگہ کی زمین شق ہوئی اور ایک ساحر جلاد وضع ہلاکو طینت آنکھون سے
جسکی خون ٹپکتا تھا کردستہ باندھے تیغہ برہنہ ہاتھ مین لیے نکلا اور حاضر حاضر کہکر سامنے بادشاہ کے
آیا بادشاہ نے اُس سے فرمایا کہ حکم خداوند جمشید سے مار ایک تیغہ کہ پہلے سر معمار کا اُڑ جاے وہ حکم
سُنکر تیر ابدلتا ہوا تیغہ کو تولتا ہوا سر پر معمار کے آیا عمرو نے دیکھا کہ معمار کو اب بقر مار ڈالے گا
بس ایک ہی جست اپنے مقام سے اُسنے کی کیونکہ جب بادشاہ نے قتل کرنے کو جلاد بُلایا تو چابک
سحر اپنا کمر سے اُن دونون کے کھول لیا تھا بس عمرو نے قریب معمار پہونچکر جال الیاسی نکالکر مارا اور
اُسکو کھینچکر نذر زنبیل کر لیا غضبناک نے جو دیکھا کہ عمرو نے معمار کو غائب کر دیا بس اُس سے
پوچھا کہ تونے معمار کو کہان چھپا لیا اور وہ کہان غائب ہو گیا عمرو نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا اور چاہا کہ
گلیم اوڑھ کر مین بھی غائب ہو جاؤن مگر غلغلہ جو ہوا کہ عمرو نے معمار کو چھپا لیا جہاندار نے گھبرا کر
کہا کہین عمرو بھی نہ غائب ہو جائے سحر کر دیا کہ عمرو بحس و حرکت ہو گیا اور گلیم نہ اوڑھ سکا اُسوقت
اُسنے آبدیدہ ہو کر نظر حسرت دیاس سے جانب فلک دیکھا لوگون نے کہا کہ ارے تو نے آسمان کو
کیا دیکھا اور ہماری بات کا جواب کیون نہین دیتا ہی عمرو نے کہا آسمان کو مین اس سبب سے
دیکھتا ہون کہ ابھی ایک نور ساطع الانوار ہوا تھا وہ نور معمار کو تو اُٹھا کر لے گیا اور مجھکو چھوڑ کر چلا گیا
مین جانتا ہون کہ جمشید خود آئے تھے اُسکو تو لے گئے اب یقین ہی کہ میرے لینے کو آئینگے یہ کلمات سنکر
جہاندار نے کہا یہ کیا معاملہ ہی کہ جمشید کو یہ شخص برا بھی کہتا جاتا ہی اور جمشید اُسکی حمایت بھی کرتے
مین اب شبیہ خداوندی کو بلواتا ہون یہ کہکر سجدہ کیا اور پکارا کہ ای محافظان صندوق جمشیدی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صندوق بے آؤ کئی بار اسی طرح سے جب اُس نے کہا یکایک روے ہوا پر ہزار ہا گھنٹہ بجتا سنائی دیا دم بھر مین وہ صحن مکان ساحران نامی اور پریزادان حسین سے پر ہوگیا کہ سب مور چھل بال ہما اور پر طاؤس کی ہاتھ مین لیے تھے اور گھنٹے اور ڈھیر و بجاتے تھے پھر دیکھا تو ہوا شعاعین مثل شعاع آفتاب تابان سحری کی طرح زمین پر لٹکنے لگین اور موتی اور جواہر برسنے لگے عمرو نے کہا یا جمشید تم ترساتے ہو اور ہم ترستے ہین کیسا ہم خدا رون کو ان بے ایمانون نے بے حق کیا ہر کہ باندھ کر بٹھایا ہر اس کلمہ کے کہنے سے عمرو کے پاس بہت کچھ جواہر برس کر ڈھیر ہوگیا اور آواز آئی کہ ہمارے بندۂ خاص سے کوئی یہ جواہر نہ لے اس صدا کو سنکر ساحر تھرانے لگے اور جہاندار نے کہا صاحبو مین نہ کہتا تھا کہ بغیر امداد خداوندی یہ شخص ایسا زبردست ہوتا اب مجکو یہ قتل ہوتا نظر نہین آتا اسی عرصہ مین لعبد گوہر و جواہر باری کے چار پریزادین ایک تخت کاندھے پر رکھے اُتریں کہ وہ تخت تمام جواہر نگار تھا اور اُسپر ایک صندوق جواہر نگین رکھا تھا جسپر ہزار ہا سہرا موتیون اور جواہر کا بندھا تھا اور پھولون سے وہ صندوق چھپا ہوا تھا اُسکے اُترتے ہی سب ساحر مع بادشاہ کے کھڑے ہوگئے اور سجدے مین گرے پریون نے وہ تخت لاکر جبوترے پر رکھدیا جہاندار نے سامنے صندوق کے آکر سجدہ کیا اور کہا حضور بر آمد ہون یہ کہنا تھا کہ صندوق کا ڈھپر اُچھل گیا اور ایک آفتاب اُسمین سے ساطع ہوا اور اُس صندوق پر آکر جا فلک ساحری کا واقعی خورشید تابان تھا جہاندار نے سو سو اشرفیان اُسکے سامنے نذر کین اُسوقت وہ آفتاب تو بلند ہوگیا اور اندر سے صندوق کے ایک پتلا سوا بالشت کا نکلا اور اُسنے اُن اشرفیون پر ہاتھ اپنا رکھدیا جہاندار سمجھا کہ نذر میری قبول ہوئی یکایک ہزار گھنٹہ اور ناقوس بجے اور سب ساحرون نے جمشید کا غل مچایا اور جہاندار نے ہاتھ باندھکر کہا کہ اے شبیہ جد بزرگوار غلام اس بات کا اُمیدوار ہر کہ مجکو یہ حال معلوم ہو کہ معمار کو اُس عمرو نے کہان چھپا دیا یا اُسکو واقع مین کوئی آکر لے گیا جہاندار تو یہ کہہ رہا تھا کہ عمرو نے پکار کر کہا اے شبیہ جمشیدی ہمارا بھی سلام قبول ہوئے اس کلام کو سنکر اُس پتلے نے تیوری چڑھائی اور جہاندار سے کہا کہ تو نے بڑا غضب کیا کہ ہمارے بندۂ مقبول کو اپنے ملک مین بلایا معمار کو بھی اسی نے غائب کیا اور اسکی زنبیل مین موجود ہر ہمنے جو اُسکو زنبیل دی ہر تو اُسمین سات شہر آباد ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور سات دریا بہتے ہین ایک معمار کی کیا اصل ہی وہ چاہیے تو سب تیرے ملک زنبیل مین رکھ لے اور تیرے ملک پر کیا ہی اور دو چار شہر رکھ سکتا ہی اب یہ تجھسے قتل ہوگا ہم کو ناحق تونے بلایا ہی اگر تو قتل کرنا اسکا چاہتا ہی تو حوصلہ اپنا نکال لے یہ کبھی قتل نہ ہوسکے گا اس فعل کو بھی کر کے ارمان پورا کر لے مین مانع نہین ہوں جو تقدیر خداوند کر چکے ہین وہ ضرور ہوگی یہ سنکر جہاندار نے نشو نما اتری رخصتی پھر نذر کین گھنٹے اور ناقوس بجے وہ آفتاب جو بلند ہوگیا تھا اُتر آیا پتلا پہلے صندوق مین گیا اور آفتاب غائب ہوا تخت پریون نے کاندھے پر اُٹھا لیا اُسوقت جہاندار نے کہا ہی پریزادان خدمتی خداوند ذرا ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئین جہاندار نے عمرو سے کہا کہ ای عمرو لا اب معمار کو دیدے عمرو نے کہا میرے پاس وہ کہان اُس پتلے نے تجھ سے جھوٹ کہا ہی تو ناحق کو مجھسے الجھتا ہی جہاندار نے کہا مین چالیس ہزار روپیہ تجھکو دونگا اگر تو معمار کو دیدیگا روپیہ کا نام سنکر خواجہ کے منھ مین پانی بھر آیا اور کہا ای جہاندار مین کبھی معمار کو نہ دیتا مگر روپیہ وہ بری چیز ہی کہ آخر کو دینا ہی پڑا اچھا روپیہ منگوایئے جہاندار نے اُسیوقت چالیس توڑے منگا کر سامنے رکھے عمرو نے کہا اب میرے ہاتھ قابو مین کر دیجیے کہ زنبیل سے معمار کو نکالون بادشاہ نے حال زنبیل شبیہ جمشیدی سے تو سنا ہی تھا پس فوراً اُسکے ہاتھ قابو مین کر دیے اُسنے کمر پر ہاتھ رکھ کر جال الیاسی نکالا سب جانتے تھے کہ اب یہ معمار کو نکالے گا وہ تو سب متحیر ہوکر دیکھ رہے تھے کہ عمرو نے جال روپیہ پر مارا اور توڑے کھینچکر زنبیل مین رکھے جہاندار نے روپے کو غائب ہوتے دیکھکر جلد اُسکے ہاتھ پھر بے قابو کر دیے اور بغضب تمام تر عمرو کی طرف دوڑا اور ساحرون نے غل مچایا کہ ارے وہ روپیہ بھی لے گیا لے گیا گیا کا جو غل ہوا عمرو ہنسا اور گویا ہوا کہ ہاتھ کھلے رکھے ہوتے تو مین تم سبکو لیتا اور چھوڑ دونگا تھوڑی جہاندار اُسوقت تیغہ سحر کھینچکر سر پہ عمرو کے آہی تو گیا اور پکارا کہ ای عمرو قسم ہی خداوند جمشید کی اب مین اس جرم پر تجکو ضرور مار ڈالونگا عمرو نے کہا یا تم مار ڈالو گے یا پھر ہمین مارین گے جہاندار نے کہا ہان یہی بات ہی تو لے یہ کہکر چاہتا تھا کہ تیغہ مارے یکایک ہان ہان کا غل صندوق کے اندر سے بلند ہوا اور گھنٹے اور ناقوس بجے اور وہ تخت پریان لیکر بلند ہوگئین جہاندار نے ڈر کے ہاتھ اپنا روک لیا اور عمرو نے کہا کیون رُک کیون رہے مارو نہ ہی دیکھیو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو کر وہ تیغہ بہر پڑتا ہے یا تیر جہاندار نے پھر غصہ کھا کر قصد کیا کہ تلوار مارون لیکن وہ صندوق جو پریان لیکر گئین یہان سے کچھ دور پر ایک مندر ہے کہ یہ صندوق وہان رہتا ہے اور آفتاب جادو نام ایک ساحر نائب خداوند جمشید اُس مندر مین حکومت کرتا ہے جہاندار شاہ بھی اسکا مطیع ہے اور وہ خداوند جمشید کا شاگرد اور لے پالک مشہور ہے جہاندار اُس کو باپ بنایا جانتا ہے پس یہ صندوق جو وہان گیا پتلے نے آفتاب کو آواز دی کہ ارے جلد جا جہاندار عمرو کو قتل کرتا ہے مفت کی زحمت ہم لوگون کو ہوگی کوکب اور چالاک اور سب عیارون کی اور امیر کی مع کل لشکر اسلام کے افراسیاب کو چھوڑ کر اسی بیابان پر چڑھائی ہوگی جان غضب مین پھنسے گی جلد جا کر جہاندار کو اُس کام سے باز رکھ اور بتہدید و عتاب اُسکو منع کر مین روک آیا ہون لیکن تو جا کر اُسکو مار کے سمجھا جو راز کہ مین نے بیان کیا ہے مسلمانون کے غلبہ کا وہ اُس سے نہ بیان کرنا اور عمرو کو کوہ عقیق مین بھجوا دینا یہ سنکر آفتاب بیٹھے بیٹھے غائب ہو گیا اور یہان جہاندار آمادہ قتل عمرو ہوا ہی تھا کہ نیکایک برق آسمان پر سے چمکی اور صدائے مہیب آئی بعد اُن آفتون کے ایک آفتاب چمک کر زمین پر گرا اب تو سب کی آنکھین بند ہوگئین بعد لمحہ کے جو آنکھ کھلی ایک ساحر کو شیر پر سوار تازیانہ مار ہاتھ مین لیے دیکھا کہ چہرہ اُس کا برنگ آفتاب تابان تابان ہے اور تمام بدن سرخ کندن کی طرح دمکتا ہے مُنھ اور کان اور ناک سے آگ نکلتی ہے اور ہر ایک رو یان بدن کا شمع کی طرح جل رہا ہے پس اُسکو دیکھتے ہی ہر ایک ساحر بہر تسلیم خم ہوگیا جہاندار نے بھی جھک کر فرانشی مجرا کیا اُس ساحر نے شیر پر سے اُتر کر ایک ہی طمانچہ جہاندار کے رخسار پر تڑاق سے لگایا اور کہا او بندۂ گستاخ و بے ادب تجکو کچھ خداوند کے منع کرنے کا خیال نہ آیا کہ جب تو عمرو کو قتل کرنے چلا تھا تو صندوق قدرت سے ہان ہان کی آواز آئی تھی اور آخر شبیہ خداوند ناراض ہو کر چلی گئی اور اب تک ناراض ہے کیون تو عمرو کو قتل کرتا ہے اُسنے کونسا تیرا ملک و مال چھین لیا ہے اگر معمار کو اُسنے آکر رہا کیا ہے تو تیرا کیا نقصان ہوا ہے معمار اگر مسلمان ہوگا تو اُسکا آپ ایمان جائیگا اُسکا ثمرہ آپ وہ پائیگا تو شاہ افراسیاب کو لکھ بھیجنا کہ مین نے آپ کے فرمانے بموجب معمار کو قتل کرنا چاہا تھا جب اُسکو قید کیا عمرو اُسکو آکر رہا کر لیگیا پس مین اب اُسکو اپنے دربار مین نہ آنے دونگا آپکو اُسکے قتل کرنے مین اختیار ہے مین اُسکے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قتل سے خوش ہونگا ناراض ہونگا اور مین آپکا بدل شریک ہون لبس امر نا جاری ہین افراسیاب
بھی ناراض ہو گا اور عمرو کہ جو بندۂ خاص خداوند سامری ہی اُسکے خون مین بھی تو شریک ہو گا
عمرو کا مرتبہ تو کیا جانے ہم جانتے ہین جو کچھ کہ کتابہاے خداوندی مین اسکے مرتبے لکھے ہین عمرو نے
یہ کلمات سُنکر کہا دیکھیے ہمارے قدرشناس آگئے سچ ہی جو جس مرتبہ کا ہوتا ہی وہ ہی انسان کا رتبہ
سمجھتا ہی آفتاب جادو یہ باتین سُنکر ہنسا اور کہا خواجہ واقعی قول آپ کا صحیح ہی یہ کہکر
ایک پتلے سے کہا کہ خواجہ کو بآرام تمام اُٹھا کر سرحد کوہ عقیق گلزار سلیمانی مین چھوڑ آ کیونکہ وہان خواجہ
کے مالک امیر باتوقیر بھی ہین اور خداوند لقا بھی ہین یہ اُنسے وہ انسے سمجھ لینگے ہمکو دخل دینے
سے کیا مطلب ہی پتلا یہ کلام خیر انجام آفتاب نیکنام سُنکر سنجہ بنکر خواجہ کی کمر مین پڑا اُسوقت
جہاندار نے اپنا سحر دفع کر دیا کہ خواجہ مسحور نہ رہے دست و پا قابو مین آگئے پنجہ تو اُدھر انکو
لیکر روانہ ہوا اور معمار زنبیل خواجہ مین ہین اور کوکب و شمشیر ضمیر بیابان گلزر سے پھر کر اپنے مقام
پر آیا ہیران کو انتظار خواجہ عمرو کے آنیکا ہی ابھی سحر تیار کرنے کو وہ نورافشان پر نہین گئی ہی لشکر مہرخ
بفتح وفیروزی اپنے مقام پر اُترا ہوا ہی ان سب کو اس حال مین چھوڑ کر حال لشکر لقا بیان ہوتا ہی کہ
زمرد شاہ کے پاس ملکہ زیور جادو بن سفاک جادو اپنی بارگاہ سے آکر روز بیٹھتی ہی اور
اُسکا سوار جو مارا گیا ہی تو بہت پریشان حال فکر مین نئے سحر کی ہی ادھر تمام کو ہی اس بات پر
آمادہ ہوئے ہین کہ اب جنگ ایسی کرو کہ اسمین یا تو امیر کو مار ڈالو یا سب ملکر مر جاؤ اور لقا بھی
اپنی جان سے عاجز ہو چکا ہی شکستین بہت کھا چکا ہی تردد مین تخت خداوندی پر بیٹھا ہی چنانچہ
اسی تردد و تفکر مین ایکروز بیٹھا تھا کہ یکایک آسمان پر بجلیان چمکین اور سیاہی ہر طرف چھائی پھر مینھ
موتیون کا برسا لقا نے کہا تقدیر کی کہ کوئی بندۂ قدرت بہر جان نثاری آتا ہی یہ کہہ رہا تھا کہ دو
تخت روے ہوا سے نیچے اُترے اُنپر دو ساحر پر نیظر سوار تھے گلون مین مالے موتیون کے ڈالے اور تمام جواہر
طلائی احمر کا زیور جابجا مناسب طور سے پہنے منقلین آگے سلگائے ہوئے تخت سے نیچے اُترے اور سامنے
خداوند لقا کے آکر سجدہ کیا پھر نذر دی خداوند نے خلعت عنایت کیا ڈنگل زرین دیا کہ یہ دونون
بیٹھے بختیارک نے باہر جاکر انکے ساتھ لشکر جو آیا تھا اُسکو اُتروا یا بارگاہ مین جام مے ارغوانی کا دور چلنے لگا
جب دماغ اُن ساحران بیحیا کا بادۂ ناب سے گرم ہوا خداوند کیخدمت مین عرض پرداز ہوئے کہ ہم قلعۂ عقیق کوہ کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

متصل طلسم کی سرحد ہی وہان رہتے ہین آپ سے بہت نزدیک ہین اکثر ہمارے دل مین آیا کہ خداوند کی زیارت جلکر کرین اور اُنکے دشمنون سے لڑین لیکن شومی قسمت سے حاضر ہونیکا اتفاق نہوا اب یہ صاحبزادی جو آپ کے سامنے بیٹھی ہین یعنی ملکہ زیور جادو انکی مان ملکہ سفاک کا پیام ہمکو پہونچا کہ اے مروارید جادو اے صدف جادو جلد تر خدمت خداوند مین جاؤ اور اپنی لڑکی کو مسلمانون کے ہاتھ سے بچاؤ از بسکہ انکی مادر گرامی سے اور ہمسے بہت عرصہ سے رسم و راہ ہے اور وہ ملکہ اکثر ہمارے پاس آیا کرتی ہین جبتک جی چاہتا ہے تشریف رکھتی ہین فرمانا انکا ہمکو قبول کرنا پڑا و نیز مشتاق زیارت خداوند بھی تھے پس آکر حاضر ہوئے لقانے کہا کہ ہمنے یہی تقدیر کی تھی کہ ان دنون مین تم آکر حاضر ہوگے اور کار ہائے نمایان کروگے اُن دونون نے عرض کیا کہ خداوند آپ نے ان بندگان سلیمان خوابی کو اپنے اسقدر طاقت اور زور کیون عطا فرمایا اور اُنکے حال پر اتنا رحم کیون آپ کرتے ہین کہ جو وہ گستاخانہ قدم حد ادب سے بڑھاتے ہین اور ملازمان خداوند کو عاجز و مجبور کرتے ہین اب انکے مقدر مین کیا تقدیر ایسی نہین ہوسکتی کہ وہ سب مغلوب ہو جائین لقانے کہا کہ ہم اپنی قدرت کے کھیل کھیلتے ہین اُنھون نے کہا تو پھر ہمارے ارادے یہ تھے کہ خداوند کی طرف سے لڑکر بندگان مغضوب کو سزائے واقعی دین وہ سب ارادے ہمارے بیکار ہین کیونکہ جب آپ ہی کو انکا غارت کرنا منظور نہین تو پھر وہ ہمسے کیا افراسیاب سے بھی نہ ہلاک ہونگے لقانے جواب دیا کہ اگر مین اُنپر رحم نہ کرتا تو وہ پھر زندہ کیونکر رہتے مین نے تو اُنکو پیدا کیا ہے اگر مین ہی اُنسے خفا ہو جاتا تو ٹھکانا کہان تھا تمھین خیال کرو کہ دن بھر مین کتنے گناہ میرے کرتے ہو پھر مین سب معاف کرتا ہون وہ ساحر بولے کہ یہ آپ نے جو فرمایا تو بالکل سچ ہے اگر آپ نہ رحم فرمائین تو کون رحم کرے لقانے کہا اب مین بھی اُنسے خفا ہو گیا ہون مگر دربردہ اُنکا غارت کرنا منظور ہے چاہتا ہون کہ کسی خاص بندہ کے ہاتھ سے اُنکا استیصال کراؤن تاکہ بدنامی میرے واسطے نہو صدف و مروارید نے کہا یون تو ہم اُنکے غارت کرنے کی قابلیت نہین رکھتے ہین لیکن اگر خداوند کی نظر رحمت اور نگاہ عنایت ہمارے حال پر ہو تو البتہ ہم دم بھر مین اُنکو مٹا دین اور قہر خداوندی سے وہ خود برباد ہو جاوین لقانے کہا ہمنے ان سبھون کو اب تمھارے سپرد کیا تم جانو اور وہ جانین بلکہ اُن سبکی موت بھی ہمنے تمھارے ہی ہاتھ مین رکھی مروارید جادو نے اُٹھکر مجرا کیا اور کہا اگر خداوند نے ہمارے حال پر یہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عنایت فرمائی ہو تو پھر طبل جنگ بھی ہمارے نام پر بجوایئے اور ہماری جان فشانی کو ملاحظہ کیجیے دیکھیے تو سہی کہ ہم کیا نئی طرح کی لڑائی لڑتے ہین بختیارک نے کہا اس بات کا تو ہمین یقین ہو کہ تم جو جا ہو گے وہ کر جاؤ گے مگر عیارون سے بچے رہنا کہ وہ ساحرون کے بھی استاد ہین اُنھون نے جواب دیا کہ ملکجی ہم اُن ساحرون مین نہین ہین کہ عیار ہمارے اوپر عیاری کر سکین ہم انکو بھی کھا جائینگے غرض اسی طرح کے لاف و گزاف یہ دونون مرتد کیا کیے جب گوہر کواکب صدف شب کے بطن سے آبرو افزاے بازار فلک ہوے اور نور افشان نگین مہر گم ہوئی چو سیارے پُر از چمک دمک ظاہر ہوئے کہ ابیات

سحر گذری ہوا یا تو نہین دن خواب	دکھائی ماہ نے شکل جہان تاب
پتا کچھ مہر گردون کا نہ پایا	قمر لیکر ستارون کو پھر آیا

سر شام حسب ارشاد نقابدانجام طبل جنگ بجا ہرکارے لشکر اسلام کے خبر سنکر بارگاہ سلیمانی مین حاضر ہوئے اور سامنے امیر بلند احتشام و بادشاہ عالی مقام زمین ادب کو چوم کر عرض پیرا تھے نظم

باد بہار روے خزان پر طمانچہ زن	گلشن مین تیرے عدل سے ہر برگ ہی نہال	کر اسکو تو یقین کہ زند و گزند کے
یہ خوف ہی ترے عدل سے نہ لین پا بھی سوال	آہو کے دشت مین جو سنی ہی صدا یے	چھپنے کو سیر ڈھونڈھتے ہین نہ شغال
اژدر بنے ہین سہم کے بن تک ضعیف و خستگ	کرتے ہین اُنسے مورچہ مٹھو مین سید اخلال	رہے بادشاہ عالی جاہ

دو ساحر مرواريد و صدف جادو قریب کوہ عقیق سرحد طلسم کے رہنے والے حسب اشتعالک سفاک کا در زیور جادو آئے ہین بہت کچھ لاف و گزاف لب پر لائے ہین اب طبل جنگ گرما کر بجوایا ہی باقی خیر و عافیت ہی یہ کہکر ہرکارے تو کنارے ہوئے اور حسب ایماے شاہ جم قدر امیر نامور نے ابوالفتح عیار سے ارشاد فرمایا کہ خداے مانرنگ ست تم جا کر ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجواؤ اور خبر گوش دلاوران مین رزم کی پہونچاؤ ابوالفتح نے حسب دستور نقار خانہ سلیمانی و سکندری مین آکر نقارہ اسکندری پر چوب لگائی جسکی صدائے ہیبت زا سے زہرہ عدو آب آب ہوتا تھا مرواريد و صدف بھی اپنے مقام پر اُچھل پڑے بختیارک نے کہا کہ یہ سلمانون کی پہلی بسم اللہ ہی اُنھون نے کہا کہ معلوم ہوا حمزہ بڑا جاہ و جلال رکھتا ہو اور اُسکے مقابلہ کے لیے بڑی ہوشیاری چاہیے یہ کہکر غدار ولد نقا سے کہا کہ ہم سحر تیار کرنے اپنی بارگاہ مین جاتے ہین آپ یہان اپنے لشکر کی درستی

ہمیں

فرمائین یہ کہکر اپنے مقام پر اُٹھکر آئے اور بعد فراغ اکل و شرب دونون خوک کے خون سے نہائے پھر اسباب ساحری لونگ آگ دھتورے کے پھل وغیرہ سامنے رکھکر مصروف سحر خوانی ہوئے لشکر مین انکے ڈھیرو بجنے لگا بیرون نے شور و غل مچایا کڑاہیان پونون کو دی گئین بھٹیان دیوتاؤن کو دی گئین منتر کی جاپ ہونے لگی لشکر اسلام مین سلح خانے کھلے بادشاہ سر شام ہی سے داخل شبستان ہوئے سردار اپنے اپنے مقام پر آکر تیاری جدال و قتال کرنے لگے نیزون کا آج ارادہ ہوا کہ راستبازی چھوڑ دیجیے سیدھی سیدھی تو یہ ہے کہ زبان سنان سے دشمن کو ٹیڑھی سنایئے تیرون نے کہا راستی دکھا کر سینون مین گھر کیجیے خانۂ تن سے جان عدو کو نکالکر در بدر کیجیے خنجر گلوگیری دشمن کا دعوی رکھتے سرکشی کرنے کا ارادہ رکھتے تیغین مثل اہل تواضع گردن جھکائے دلمین کاٹ پھانس کی ٹھہرائے ہر طرف پلٹنون اور رسالون مین باجے بجتے نالے رزمی کا شور بلند نقیبون کی صدا خاطر بہادران کے پسند شجاعت کا ڈنکا بجتا تلوار کا سکہ جاری ہر سمت تیاری میدان آرای گھوڑون کی رکابین اور تسمے وغیرہ درست کرائے جاتے دو پہر رات سے دلاور سناتے ہر ایک مجاہد کفن سر سے لپیٹے مشت خاک گریبان مین ڈالے کہ یہی خاک بجائے لحد کے ہے اسی طرح لڑنے مرنے کا چرچا تا بہ سحر ہر بہادر کی زبان پر رہا جب وہ وقت آیا کہ زرۂ آہن شب کو ترک وہر نے جسم پر سے اُتارا اور تیغ مہر کو غلاف مشرق سے نکالکر چمکایا کہ

ابیات

ہوا مشرق کی جانب آسمان لال — شفق کا رنگ چمکا خوب فی الحال

ہوا سرخی سے پیدا شعلۂ نور — ضیا شائع ہوئی نزدیک اور دور

صبحدم امیر ذوی الاحتشام مسجد کے پاس مین بیٹھے دعا کر رہے تھے کہ جب خبردارون نے مرکب اپنے اپنے طلب کیے تاکہ خدمت بادشاہ مین جا کر حاضر ہون شاطر جو اصطبل مین آئے طرفہ ماجرا نظر آیا یعنی راجہ سالباہن کا ایسا کرشمہ دیکھا جتنے گھوڑے تھان پر کھڑے دیکھے سب مٹی کے تھے نہ دست و پا مین قوت نہ تن مین حس و حرکت تصویرین لگی تھان پر کھڑی تھین حسرتین انکے چہرون سے برستی تھین سائیس روتے پیٹتے سردارون کے پاس آئے اور عرض کیا کہ حضور چلکر ملاحظہ فرمائین ہماری محنت آج فلک نے خاک مین ملا دی گھوڑونکو مٹی کی تصویر بنا دی اب ہم کس کو آپکی سواری کے لیے لائین اور اتنا بڑا گلۂ اسپان کہان ہے جو از سر نو مرکب ابھی آئین سردارون نے جو اصطبل مین آکر دیکھا تو واقعی شاطرون کا بیان صحیح ہے ہر ایک گھوڑا ایکبار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیجان ہی تصویر آزری ہی سمجھے کہ یہ جو ساحران ناکام آئے ہیں اُنھون نے بزور سحر گھوڑے مٹی کے بنائے ہین خیر دیدہ باید کہ چہ میشود تن بہ رضینا قضا بہ کہکر سلح سنجوگ سے آراستہ ہوکر جانب مسجد کر باس روانہ ہوئے یہان امیر مشغول وظائف الٰہی تھے کہ مقبل وفادار نے آکر عرض کیا یا امیر محتشم عالی ہمم آج طرفہ ماجرا گذرا ہی کہ کبھی ایسا سانحہ درپیش نہین آیا یعنے سب ساحر و غیر ساحر لڑتے تھے تو انسانون سے لڑتے تھے مگر گھوڑون اور جانوران لشکر سے بے قصور سمجھ کر کوئی نہ بولتا تھا آج جملہ سرداران حضور پیدل آتے ہین گھوڑے سب کے مٹی کے ہوگئے ہین امیر نے یہ خبر سُنکر فرمایا کہ جو مرضی میرے رب کی شیطانون سے سوائے شیطنت کے اور کیا ہوسکتا ہی ساحران غدار نے یہ شعبدہ دکھایا ہی یہ فرماکر تبرکات انبیا علیہم السلام جسم مقدس پر پیراستہ فرماکر باہر آمد ہوئے اشقر دیوزاد فقط مٹی کا ہوا تھا دیوانہ بن قندس نے ہکو لاکر حاضر کیا امیر سوار ہوئے اشقر بھی اُس طرح روان ہوا کہ جیسے کوئی گھوڑا خوب تھکا ماندہ ہوتا ہی امیر کے سوار ہونے کا غلغلہ ہوا کہ صاحبقران سوار ہوئے لیکن کوئی سردار آج جلو مین نہین ہی سردار جو پاپیادہ روانہ ہوے تھے جلد تر خدمت والا ہمت امیر مین آئے اور مجرا کیا امیر ان سکو پاپیادہ دیکھکر آبدیدہ ہوئے اور خُلق صاحبقرانی متقاضی ہوا کہ آپ سوار ہوکر چلین لپس آپ بھی اشقر سے کود پڑے اور پیدل سب کے ہمراہ جلو خانہ شاہی مین آئے یہان بادشاہ بھی شور گھوڑون کے مٹی کے ہوجانے کا سُن رہے تھے بہت جلد تشریف فرما ہوئے پردۂ علیش محل کی ڈیوڑھی کا چرخی پر کھینچا جلوس سواری شاہ لشکر اسلام برآمد ہوا پھر تخت شاہی کو کہارون نے کہاریون سے بدلوایا جب حضور عالم پناہ برآمد ہوئے امیر اور سردارون نے گردن بہر تسلیم علی قدر مراتب یکے بعد دیگرے خم کی شاہنشاہ نے بعد سلام لینے کے ہر ایک کو پیادہ ملاحظہ فرماکر دل مین خیال فرمایا کہ جتنے جو حال مرکبان لشکر کا سنا تھا وہ سچ معلوم ہوتا ہی پس یہ سمجھکر مضطربانہ درج دہن سے گوہر کلام درباب استفسار حال نکالے سردارون نے عرض کیا کہ مرکب ہم سب کے مٹی کے ہوگئے ہین بادشاہ بھی تخت پر سے اُتر پڑے اور کہا ہم تم سب کے سردار ہین ہمکو بھی پیدل ہی چلنا مناسب ہی سردارون نے عرض کیا کہ ہم سب کا آپکی سواری کے ساتھ چلنا باعث افتخار ہی حضور کو مناسب نہین کہ پیدل آوردگاہ مصاف تک تشریف لیجائین بادشاہ نے فرمایا کہ نہین بھئی آج تو ہمین چلنے کو جی چاہتا ہی اور ہمین تم لوگون کے لیے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہنے کو بھی ہوگا کہ ہمارا بادشاہ آج پیدل جنگگاہ میں آیا ہم کیونکر سوار ہوکر آتے خلاف ادب تھا
ورنہ ہمکو گھوڑے بہت ممکن ہو سکتے تھے سردار سب خاموش ہو رہے اور بہت سے محبت بادشاہ اپنی
جانب خیال فرماکر دل سے دعا کرتے تھے کہ ای بادشاہ کون ومکان وخلاق زمین وآسمان
ایسے بادشاہ عادل رعیت نواز کو بجاہ وجلال تا بروز قیام سلامت باکرامت رکھنا آج کے دن
عجب رونق اس لشکر پیادگان کی تھی کہ شاہ اسلام قلب لشکر مین پیادہ رواں سر پر چتر زرین
گردش کناں سردار گرد حلقہ کیے آفتاب کو ستارے گھیرے ہوئے کوس ودمامے گینڈے
اور گاوان لشکر پر لدے تھے گھوڑے سب مٹی کے ہو گئے تھے نسیم سحری چلتی تھی شاہ ہر شب کی
زندگی مین دو ایک سانسین باقی ہین فلک کج رفتار کا یہ ادنی ظلم ہے کہ شہسواران عرصۂ امارت
وجلاوت کو آج پیدل پھراتا ہے اور پا افتادگان کے سامنے ان سرکشون کو بذلت تمام لاتا ہے
غرض یہ لشکر مع بادشاہ امیر نامور کے عرصۂ کارزار مین آکر پہونچا اور حسب دستور صفوف آرائی
فرمائی اس طرف بڑی دھوم سے سواری لقاے مردود کی آئی کوہیان اشرار گھوڑے اڑاتے تیغین
چمکاتے ہمراہ تھے مروارید وصدف اژدران سحر پر سوار پشت پر کئی ہزار ساحران غدار
نیرنگیان سحر کی دکھاتے آئے ملکہ زیور جادو بھی تخت پر سوار کنیزان ومصاحبین کو ساتھ لیے
ایک طرف آکر ٹھہری اور تخت لقا کا ہاتھیون پر کھنچا ہوا قلب لشکر مین قائم ہوا اور مروارید
نے جو کل لشکر اسلام کو پیدل کھڑے دیکھا لقا کے سامنے آکر مجرا کیا اور بختیارک سے کہا
ملک جی دیکھو ہمنے کیسا انتظام کیا ہے کہ آج تمام سردار امیر کے پیادہ میدان مین آئے ہین اور
ہمارے لشکر کے سامنے ادنی کی طرح استادہ ہین آج البتہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بندگان مغضوب ہین
ورنہ بندگان مغضوب کا خاص بندون سے بھی زیادہ جاہ وجلال تھا لقا نے اسوقت اپنی
ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کے کہا کہ ای بندگان قدرت یہ قدرت کی تقدیر کی ہوئی ہے تم سب نے
رات ہی بھر مین میری قدرت کو دیکھا کہ یون سے دون کر دیا بختیارک نے کہا کہ یا خداوند ہم مین
سے کون ایسا سخر ہے جو تجھکو خداوند نہین جانتا اور تجھ مین قدرت نہین سمجھتا مگر ساتھ ہی اس
قدرت کے مین بھی تقدیر کیے دیتا ہون کہ اگر آج ہی تو نے لشکر حمزہ کو غارت کر دیا تو کر دیا ورنہ خوب
یاد رکھنا کہ پھر یہ بندگان مغضوب قلعۂ عقیق کوہ سلیمانی بھی چھین لینگے اور قدرت کو تقدیر سے گرگز کرنا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو گی لقا نے کہا کیا بیہودہ بکتا ہی مروارید نے عرض کیا کہ شیطان قدرت آج خوش ہین جو چاہتے
ہین فرماتے ہین یہ کہکر اجازت خواہ برائے حرب و پیکار ہوا لقا نے کہا کہ جا سپر د اپنے ید قدرت کے تجکو
فرمایا یہ کلمہ سنکر وہ کافر خانہ برباد خر بھولکر اژدر اٹھا کر میدان مین آیا اتنے عرصہ مین میدان رزم
پاک و صاف ہو چکا صفین جم چکی تھین نقیب بولکر ہٹ گئے تھے کہ مروارید نے وسط میدان مین
پہونچکر ہیبت دی کہ ای بندگان معتوب و مغضوب درگاہ خداوندی آؤ میرے سامنے کیونکہ تم اپنے
جاگتی جوت کے خدا کو دل سے اب بھول گئے ہوا ور خداوند تمسے حد سے ناراض ہین دیکھو اور
محبوب غور سے سمجھو کہ حسب خداوند نے تم سبھون کے مرکبون کو آن واحد مین مٹی کا کر دیا اور
جاندارون کو بیجان بنایا ہی پھر وہ تم خاک کے پتلون کو کیا مسخ نہین فرما سکتا ہی کیون اپنی
بربادی اور خرابی چاہتے ہو اب بھی کچھ نہین بگڑا ہی جو تم سب آکر سجدہ کرو اور خداوند کو معبود برحق
اپنا جانو مین تم سب کا قصور معاف کرا دونگا اسکے جواب مین تمام لشکر اسلام نے لقا کو برا بھلا کہنا شروع
کیا اور کچھا گالیون کا باندھ دیا اسوقت مروارید نے کہا بس اب کچھ زبان سے نہ کہنا مین نے بہت
برا کیا جو تمکو نصیحتانہ سمجھایا آؤ زبان تیغ سے اب جواب و سوال کرو اور سزا اپنی زبان درازی کی پاؤ
اس کلمہ پر سرداران اور فرزندان امیر سب تو جھنجھلائے ہوئے تھے ہی قاسم نے مشورہ کیا کہ اول تو مین جاتا ہون
میرے بعد کل لشکر میرا ہر طرف سے حملہ کرکے اس مرتد کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے غرض چالیس ہزار آدمی اس کام
کے لیے منتخب فرما کر اپنا قدم آگے بڑھایا اور بادشاہ لشکر اسلام سے دست بستہ اجازت حاصل
کرکے تیورے بدلتا بانکپن کی دکھاتا مقابلۂ حریف مین چلا جب کچھ دور میدان کو طی کیا مروارید نے
دیکھا کہ قریب چالیس ہزار آدمی کے اس شہزادہ کے پیچھے پیچھے آتا ہی بس یہ دیکھکر سمجھا کہ ان مسلمانون کا
ارادہ بہت بدی کا معلوم ہوتا ہی چنانچہ رات کو ان دونون ساحران نابکار نے سحر تو تیار ہی کیا تھا
اور اس افسون کو آزمایا تھا کہ ای سحر ہمارے جا اور جملہ مرکبان لشکر دشمن کو مٹی کا کر دے سرداران
اسلام پر اسلیے شب کو سحر نہ کیا تھا کہ بہت سے آدمی بارگاہ سلیمانی مین رہتے ہین وہان سحر جا نہ سکیگا
اور دوسرے سر میدان عالم انکے حال زار کو دیکھیگا ذلت پیدل میدان مین آنیکی ہو گی بس اسوقت
اس نابکار نے پکار کر کہا کہ یہ شہزادہ قاسم ہین جو میرے سامنے آتے ہین ازبسکہ یہ بیٹے خداوند لقا
ہین انکو زیادہ تکلیف دینا نہ چاہیے یہ کہکر اژدر پر سے اپنے اترا اور ایک لکیر زمین پر کھینچی اور قاسم کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ما بین ہین کھینچکر پکارا کہ یہ شہزادہ بھی مع اپنے رفقا کے مرکبون کی طرح مٹی کا ہو جائے اس کہنے
کیساتھ ہی قاسم مع ان چالیس ہزار آدمیون کے مٹی کا ہو کر ایک ہی مقام پر جمگیا میدان جنگ
تصویر خانہ بنا مرقع لڑائی کا مصور سحر نے کھینچدیا امیر نے یہ معاملہ جو دیکھا کلیجہ منہ کو آیا اور قصد کیا
کہ اسم اعظم کا پانی ان تصویرون پر چھڑکوائین لیکن ہزارون آدمیون پر دفعۃً پانی چھڑکنا ممکن
نہ تھا دوسرے یہ بھی جانتے تھے کہ اکثر ہزار سامنے ہمارے قتل ہو گئے ہین اور پھر زندہ آکر ہمسے
ملے ہین یہ مٹی کے سردار سب سحر کے پتلے ہین اصل نہین ہین یہ سمجھکر خاموش ہو رہے اور ادھر
مروارید نے پھر نعرہ کیا کہ اے مسلمانان تم مین سے جسکو تمنائے مرگ ہو وہ میرے سامنے آئے یہ
سنکر دست راست کی صف کے کل لشکر جلوہ گری پر آئے اور دارائے دولت آرائے صاحب گرز گران
جانشین حمزہ صاحبقران لندھور بن سعدان نے قدم اپنا آگے بڑھایا بادشاہ سے اجازت
میدان داری حاصل کر کے گرز کو ہوا نسے ہوئے چلا اسکے پیچھے پیچھے بھی ہندیون نے قدم بڑھایا
اسلیے کہ حکم امیر بھی نسبت ساحر کے ہی کہ عیاری مکاری اور عیاری کر کے بہر صورت جسطرح چاہین اسکو
ہلاک کرین چنانچہ دس ہزار آدمیون نے ہمراہ لندھور جانیکا ارادہ کر کے قدم بڑھایا تھا کہ مروارید
نے کہا یہ شخص بھی زبردست ہی مالک ہندوستان جانشین صاحبقران ہی اسکو بھی تکلیف
دینا نازیبا ہی یہ کہکر زمین پر اُتر کر لکیر کھینچدی اور پکارا کہ خط کش یہ بات ہی کہ لندھور بھی مع اپنے
ملازمون کے جو میرے سامنے آتے ہین مٹی کے ہو جائین یہ کہتے ہی لندھور اور پچاس ہزار آدمی
مٹی کا ہو کر میدان مین کھڑا رہگیا یہ حال جو امیر نے دیکھا رو دیا پھر دل سے کہا کہ جو مرضی مالک
بر و بحر کی اسطرف اب تار بندھ گیا مروارید نے پھر ہنیب دی ایک ایک رومی اور مغربی وغیرہ
سوارون نے نکلکر اس خاکدان دنیا کو خاکہ تصاویر مرقع آدمیان و ہر بنا دیا اسیطرح جو نکلا اور
مقابلے مین اس ساحر کے گیا مٹی کا ہو گیا اسوقت اس کافر نے پکار کر کہا کہ اے حمزہ دیکھا تو نے
کہ کیا نقشہ تیرے حمایتیون کا ہوا امیر نے ارشاد فرمایا کہ او کافر بدزبان تو مجکو ایسے شعبدون
سے کیا دھمکاتا ہی مین ہرگز نہ ڈرونگا اگر ایک دم میرا باقی رہ جائے گا تو بھی تجھپر اور تیرے
خداوند پر سوائے لعنت کے اور کچھ نہ کہونگا مروارید نے خفا ہو کر پھر مبارز طلبی کی غرض رومی
و مغربی و گجراتی و اصفہانی جو مقابل مین گیا مٹی کا ہو گیا یہ ماجرا دیکھکر کبھیار کے پھول نہ سمایا

اور گویا یہ ہوا کہ یا خداوندا اب تقدیر آپ نے سیدھی کی ورنہ آجتک تو ہم غضب خداوندی مین گرفتار تھے مگر اب دشمن بھی مبتلائے بلا ہوے اسی طرح لڑتے وہ دن تمامی پر آیا شہسوار توسن فلک نے زین زرین مہر کو پشت سبزہ فلک سے کھولنا چاہا کہ **بیت**

رہی کم دن کی باقی زندگانی	چلا پھر شہسوار آسمانی

اُسوقت طبل آسایش مرواريد نے بجوا دیا اور کہا اب پھر چلنا چاہیے کل حمزہ کی بھی بہتر تدبیر کرلون تو نام ان زندگان مغضوب کا صفحۂ ہستی سے مٹادون نجتیارک نے کہا یہی کرنا واجب ہے شاباش تم بڑے سمجھ کے آدمی ہو کس لیے کہ جبتک حمزہ کی فکر نہو گی لشکر اسلام کا غارت ہونا غیر ممکن یہ باتین کرتے ہوے لشکر لشکر پھرے اور پڑاو پر آکر لشکر نے کمر کھولی اور لقا داخل بارگاہ ہوکر تخت خدائی پر بیٹھا مرواريد اور صدرف بھی آکر بیٹھے اُن دونون کو لقا نے خلعت گرانبہا عنایت فرمایا ساقی و مطرب حاضر ہوئے جلسۂ عیش و مسرت گرم ہوا ادھر امیر نے بادشاہ اسلام کو سمجھا کر شبستان مین بھیجا اور آپ اُسی مقام جنگاہ پر کہ جہان سب مٹی کے ہوگئے ہین خیمہ استادہ کرا کر فروکش ہوے اور وہ لوگ جو مٹی کے ہوگئے تھے اُن سب کے اوپر بھی خیمے استادہ کرادے لشکر اسلام مین ہر شخص ملول و غمگین تھا اور اپنے سردارون کے لیے مصروف دعا بدرگاہ رب العالمین تھا محلات مخدرات مین بھی کہرام برپا تھا ہر ایک شہزادی اپنے وارث کے لیے روتی تھی اور اشکون سے منھ دھوئی تھی اور دعا کرتی تھی یہان کی یہ کیفیت ہے لیکن اُس طرف جب دماغ ہر ایک کا بادۂ ناب سے گرم ہوا نجتیارک ایک ہی نطفۂ شیطان ہے اسکو قرار کب پڑتا ہے اُسنے پھر وہی ذکر چھیڑا کہا اے مرواريد ہمنے سنا ہے کہ حمزہ آج میدان جنگاہ مین فروکش ہوا ہے پھر دیکھو کسقدر محبت اپنے سردارون سے رکھتا ہے یقین ہے کہ وہ ہم لوگون کے ٹکڑے ٹکڑے اور ریزے ریزے اڑادیگا بس اُسکی فکر حیلہ واجبات سے ہے کسواسطے کہ وہ صاحب اسم اعظم ہے اور حرز مہکیل بھی اُسکے پاس موجود ہے سحر اُسپر کسی کا اثر نہین کرتا زبردست ایسا ہے کہ اُسنے دیوون کو مارا ہے اگر آج اُسکی تدبیر نہوئی تو کل تم وہ روز بد دیکھوگے کہ کبھی کسی نے دیکھا نہوگا یہ باتین سنکر صدرف جادو نے کہا ملک جی تم سچ کہتے تھے حمزہ تو اتنا بڑا صاحب لطافت بھی ہے اگر کوئی ضعیف سا ضعیف دشمن ہو تو اُس سے بھی غفلت سراسر حماقت کی نشانی ہے اچھا مین جاتا ہون اور اسم اعظم بند کرکے حمزہ کو قید کیے لیتا ہون یہ کہکر اپنی سحر کی جھولی سے ایک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شیشہ نکالا اور اٹھکر جانب لشکر امیر روانہ ہوا اتفاق سے عیاران لشکر اسلام کہ ہر وقت بارگاہ
دشمن مین بہ امر جاسوسی رہتے ہین اُسوقت سرہنگ مصری صورت بدلے ہوئے بارگاہ لقا مین
موجود تھا اُسنے گفتگو بختیارک کی سُنی اور صدف کو جاتے دیکھکر یہ بھی اُس کے پیچھے چلا
اور ایک ساحر کی ایسی صورت بنکر تنہائی کے مقام پر پہونچکر آواز دی کہ اے صدف جادو
ٹھہر جا جو کچھ مرد ارید جادو نے کہا ہے وہ سُن لے صدف اُسکے پکارنے سے ٹھہر گیا اور یہ قریب
اُسکے پہونچا اور کہا مرد ارید نے کہا ہے کہ رات کا وقت ہے تم بیگانے گھر پر جاتے ہو بہت ہوشیار رہنا
اور اپنے تئین عیارون سے بچانا کہین ایسا نہو کوئی عیار دھوکا دیکر تمھارے دشمنون کو خبر کر دے
صدف نے کہا مین بہت ہوشیار ہون تم جاکر کہدو کہ آپ خاطر جمع رکھین میرا کوئی کچھ نکر سکیگا
اُسنے کہا کہ تم خاک ہوشیار ہو دیکھو ابھی وہ پیچھے کھڑے ہین صدف نے اُسکے کہنے سے پیچھے پھر کر
دیکھا اُسنے ساتون حلقے کمند کے گانٹھ کر مارے کہ اُسکی گردن مین پڑے ہوے تھے گھبراکر ادھر پھرا اُسنے
بیضہ بیہوشی مُنھ پر مارا وہ بیہوش ہوکر گرا عیار مذکور نے پشتارہ مین اُسکو باندھکر پشت پر لادا
اور لیکر بھاگا ایک صحرا مین لاکر پشتارے کو زمین پر دے مارا صدف کو کھولکر خنجر سے گردن اُس کی
رگڑی مگر کسی طرح گلا نہ کٹا جب تو یہ گھبرایا اور پھر اُسکو پیٹھ پر لادکر بھاگا یہان تک کہ اپنے لشکر
مین آیا ازبسکہ رات کا وقت تھا ایک نانبائی کا تنور گرم ہو رہا تھا اور شعلۂ آتش اُسمین سے
اُٹھتے تھے اُسنے پشتارہ مع صدف اُس تنور مین ڈال دیا کہ وہ جلکر خاک ہوا اور یہ غرن نے اُسکے
غل مچایا آواز دارو گیر کی بلند ہوئی نانبائی دوکان چھوڑکر بھاگا اور سرہنگ امیر کے پاس آیا
سب حال صدف کے مارنے کا معرض بیان مین لایا کہ اسطرح وہ آپکے اسم اعظم کو قید کرنے آیا
تھا مین نے اُسے واصل جہنم کیا اس حال کو سنکر باوجودیکہ امیر با توقیر رنج و صدمہ مین تھے مگر ہنس
پڑے اور ادھر بیر روتے ہوئے سامنے مرد ارید کے گئے اور پکارے کہ صدف جادو سرہنگ
مصری کے ہاتھ سے خداوند لقا کی بہشت مین گئے یہ سنکر اسکو ایک سناٹا آیا بلکہ یقین تھا کہ کلیجہ پھٹ
جائے آب و تاب چہرہ کی جاتی رہے موتی کی طرح گرج کر بغضب تمام اُسنے ورقچہ نے ایک بیضہ سحر جوڑے
سے نکالکر جانب آسمان پھینکا کہ وہ بیضہ اوپر جاکر پھٹا اور اُسمین سے دھوان نکلا اور وہ دھوان
ابر بنا اور جاکر لشکر امیر پر محیط ہوا اور اُسمین سے پانی برسنے لگا وہ پانی بھی عجیب سنگدلی کی تاثیر

رکھتا تھا کہ تمام لوگ لشکر امیر کے ادنیٰ سے اعلیٰ تک سب بیہوش ہو گئے سوا امیر کے کوئی ہوشیار نہ تھا اور لمحہ بھر میں وہ پانی کی طغیانی ہوئی کہ پناہ پانی مشکل پڑی ہوا چلتی تھی وہ یون پانی کو گھیر کر لاتی تھی ہوشیاران عالم کو بیہوش بناتی تھی ہوشیاری کو خواب سحر نے بہا دیا تھا دریا ے غفلت اُمڈا ہوا تھا آسمان سے پانی کے ساتھ بیہوشی برستی تھی ہوشیاری اُس لشکر مین قدم رکھنے کو ترستی تھی کہ بموجب ابیات

مانند سحر تنک بادل اُمڈے
جسطرح سے جنگ کو دل اُمڈے
پیمانہ بحر بھر کے چھلکا

ہر چشمہ آنکھ مین تھا ڈھلکا
چھائی جو گھٹا بڑھا غم و درد
تجیر بڑھی چلی ہوا سرد

دھارا تھا ہر ایک سیف کی دھار
تھی باڑھ پر تیغ سحر زخار
سر تن کے حباب اُٹھا رہے تھے

چشمے آنکھیں دکھا رہے تھے

اس بارش ابر سحر مین امیر اسم اعظم پڑھتے جاتے تھے مالک بر و بحر کو یاد فرماتے تھے کہ یکایک ہواے سرد کے جھونکے آئے بعد اُسکے سحر شعلے چلے مرواریدجادو کو سامنے استادہ پایا اور وہ کافر تھا سر پکارا کہ ہے کوئی ایسا بہادر خدا پرستون مین جو میرے سحر کو رد کر سکے اور میرا سامنا کرے امیر یہ سُنکر قبضۂ شمشیر تھام کر کھڑے ہوے فرمایا کہ او احمق کیون دیوانہ ہوا ہی ابھی تو مین تیرا سر توڑنے کو موجود ہون جب تیرا جی چاہے مجھسے لڑ لے مرواریدنے کہا خیر حال تیرا معلوم ہوا تو نہایت سخت جان ہے اب مین تیری بھی فکر کرتا ہون پھر سب کو ایک ہی مرتبہ قتل کرونگا یہ کہکر غائب ہوگیا اور بارگاہ مین آیا ماجراے گذشتہ زبان پر لایا بختیارک نے حال سنکر کہا کہ ای مرواریدکیا غضب کیا کہ سب کو چھوڑ کر چلے آئے سب کو مار ڈالتے پھر امیر سے سمجھ لیتے مرواریدنے کہا کہ یہ بات مناسب نہ تھی مین امیر کو پکڑ لون تو سبکو قتل کرون جسمین کوئی دغدغہ باقی نہ رہے یہ کہکر بیٹھا اور ناچ دیکھنے لگا مگر اسم اعظم بند کرنے کی فکر مین ہے اب اسکو تو اس حال مین رہنے دو لیکن دو کلمہ داستان شاہ عیاران عیار عمر دین امیہ نامدار کے سنو نظم

کہان ہے او مرے غمخوار ساقی
مجھے بھی دی سے کر سرشار ساقی
وہ مے دے تا کہ پھولون رجہان کو

ترقی ہو مرے کیف بیان کو
لکھون پھر مین فسانہ یکہ رنگین
ہو جسکے زیور معنی سے تزئین

آرائش دہندگان عروس سخن و ہر صفت سازان زیور شاہد انجمن معشوقۂ دلفریب کلام کو محفل بیان مین اسطرح جلوہ طراز فرماتے ہین اور آئینۂ مضمون کو یون دکھاتے ہین جب شاہ عیاران

عیار ریگ طرارہ عمرو با وقار بیابان گلریز مین پہونچے اور معمار قدرت کو زنبیل مین ڈالدیا
تو اُسوقت جہاندار نے اُنکو گرفتار کرا یا اور چاہا کہ قتل کرے اُسوقت شبدیز جمشیدی کی طرف سے
آفتاب جادو آیا اور اُسنے حکم دیا کہ عمرو کو کوہ عقیق مین بھجوا دو چنانچہ بموجب اُسکے حکم کے
جہاندار نے ایک پنجۂ سحر کو حکم دیا کہ اسکو لیجا کر کوہ عقیق مین چھوڑ آوے پنجہ خواجہ کو لیکر روان
ہوا اور دامن کوہ عقیق مین لا کر چھوڑ دیا اب جو اپنے تئین اوپر کوہ عقیق کے پایا اور دیکھا کہ
لشکر امیر کا سامنے پڑا ہوا ہی اور بارگاہ لقا مین طبل اور نقارے خوشی کے بج رہے ہین تمام کفار
خوش و خورم پھر رہے ہین یہ ماجرا دیکھکر اسکو یقین ہو گیا کہ خواہ نخواہ کسی طرح کی خوشی ان کفارون
کے تئین ہوئی ہی خدا خیر کرے ذرا چلکر خبر لشکر امیر کی تو دریافت کرکہ وہان تو کوئی امر رنج کا ظہور مین
نہین آیا ہی کہ یہ سب خوش ہو رہے ہین یہ سوچکر لشکر امیر مین جو آیا تو دیکھا کہ ہر جا آدمی مٹی کے کھڑے
ہوے ہین اُسکو کمال حیرت ہوئی اور وہان سے آگے بڑھا تو دیکھا کہ تمام لوگ لشکر کے مع دوکاندار
وغیرہ سب بیہوش اور مدہوش اوپر زمین کے برلب فرش پڑے ہوے ہین یہ ماجرا دیکھکر
عمرو کو اور زیادہ تردد دامنگیر ہوا اور گھبرا کر اندر ایک خیمہ کے جو گیا تو دیکھا کہ امیر باتوقیر یکہ و تنہا
کھڑے ہوے زیر آسمان دونون ہاتھون کو اُٹھاے ہوے ساتھ گریہ و زاری کے اس طرح
سے پکار رہے ہین کہ اے خلاق ہر دو عالم تو اس امر سے خوب آگاہ ہی کہ یہ عبد ذلیل و حقیر
جاروب کش خانہ کعبہ کا ہی اور یہ مرتبہ اور حکومت جو کچھ کہ تو نے اپنی عنایت سے اس بندہ ناچیز
کو عنایت کی ہی فقط تیری یہ بندہ نوازی تھی وگرنہ مین اس لائق کاہے کو تھا کہ جو ایک سردار بھی
ایسا مجکو میسر آتا بس امیدوار ہون کہ اگر تو نے میرے حال کے اوپر نوازش فرمائی ہی تو پھر اس
میرے نام کو برقرار رکھ اور یون تو بہر صورت تو مالک ہی مین تیرا ہر حال مین شکر گذار ہون جو کچھ
کہ میرے حق مین بہتر سمجھے وہ ہی کر کہ مین تیرا تابعدار ہون مجکو کیا عذر ہی اس تقریر کو عمرو نے
جو سنا تو اسکو تاب باقی نہ رہی کہ عاشق حمزہ کہلاتا ہی بیتاب ہو کر پکارا کہ اے آقاے عمرو یہ غلام
بھی تیرا حاضر ہی امیر نے جو آواز کو عمرو کی سنا تو بیقرار ہو کر دوڑ پڑے اور عمرو کو گلے سے لگایا اور فرمایا
کہ اے یار وفادار و مونس غمگسار حمزہ قسم ہی اُس پیدا کرنے والے کی کہ جسنے ہمکو اور تمکو خلق کیا ہی کہ
شب و روز تمھاری ہی یاد مین بسر ہوتی تھی اور بے اختیار دل ملاقات کو چاہتا تھا مگر شکر ہی اس پروردگار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کا اور لاکھ لاکھ احسان ہوا اُسکا کہ وقت اخیر تو ملاقات ہو گئی عمرو نے بھی یہ حال امیر کا دیکھکر اپنے تئین
بے حال کر دیا اور بعد جزع و فزع بسیار کے مستفسر ہوا کہ یا امیر خیر تو ہی امیر نے جملہ ماجرائے جنگ
مرواریدبیان کیا عمرو نے کہا کہ یا گل بوستان صاحبقرانی آپ کسی پھول مین مثل بو کے
پوشیدہ ہو جائیے مین جا کر باغ ہستی پر اُسکے خزان لاتا ہون اور نخل ہستی ساحر نابکار کو خنجر طلسم
سے قطع کرتا ہون امیر نے فرمایا کہ پوشیدہ ہونا کام بہادرون کا نہین ہی مین خود تلوار پکڑ کر نکلتا
ہون اور اس فوج بیحیا پر گرتا ہون اگر خدا حامی و مددگار ہی تو یہ ساحر کیا نابکار ہی ان یا تو نہین
عمرو کی نگاہ رخسار بے نظیر امیر با توقیر پر پڑی دیکھا کہ گل رخسار مرجھایا ہوا ہی معلوم ہوتا ہی کہ بڑی
دیر سے کچھ نوش نہین فرمایا ہی یہ دیکھکر عرض کیا کہ یا امیر آپ نے کچھ تناول نہین کیا ہی عمرو کی اس
بات سے امیر ہنس پڑے فرمایا کہ بھلا جسکے اوپر ایسا سانحۂ عظیم گذرے اور اُسکے جگر بندیون مبتلائے
مصیبت ہون اُسکو کھانے پینے سے کیا خاک رغبت ہو عمرو نے کہا حمزہ فرزند دلبند مر جاتا ہی جب
تو کھانا کھاتے ہین برائے خدا کچھ تو نوش کیجیے یہ سب انشاء اللہ رہا ہوے جاتے ہین مسحور یہ سحر ہین
یہ کہکر کچھ کلیجہ اور کباب زنبیل سے نکالے اور قسم وغیرہ دے کر امیر کو کھلائے پھر مار الہم کا جام دیا کہ
کہ امیر نے پیا اسمین بیہوشی ملی تھی امیر بیہوش ہو گئے عمرو نے انکو اُٹھا کر زنبیل مین ڈال لیا اور ہانپنے
جانب صحرا روانہ ہوا اور ایک درہ مین پہاڑ کے آکر ٹھہرا اور ہاتھ کو سونگھا اور ہاتھ کی پیٹھ کو سونگھا
تین سو ساٹھ ساحر تازہ دم دست بستہ سامنے آئے ایک کو انمین سے پسند کیا اور رنگ و روغن عیاری کا
لگا کر صورت اپنی مثل ایک اتیت کے بنائی کانون مین کنڈل ڈالے اور ہاتھون مین لوہے کے کڑے
پہنے فولاد کی کردھنی باندھے ہوئے زنار باہر نکلے ہوے لنگوٹا کسا ہوا مونچھین بڑی بڑی ہاتھون مین
کھپر سالگتا ہوا بامین ہیبت کذائی جانب لشکر لقا روانہ ہوا جب قریب بارگاہ لقا پہونچا پکارا کہ اے
او حرامزادے نطفہ حرام ولد الزنا مرواریدجادو تو کہان گیا ہی ایسی جوتیان مارونگا کہ فرش
ہو جائیگا اُسکے گالیان دینے سے لشکر کے لوگ گرداگرد جمع ہو گئے اور کہا کہ مروارید نے آپکا کیا
گناہ کیا ہی کہ گالیان دیتے ہو اتیت نے کہا وہ کمبخت اندھا ہو گیا ہی دیکھتا نہین ہی کہ چھپکلی کے پیٹ
سے رات نکلتی ہی اور بھینس انڈے دیتی ہی اسطرح کی باتین مہمل لوگون نے سُنین سمجھے کہ دیوانہ ہی اور ہرکارون
نے دوڑ کر بارگاہ مین خبر مروارید کو پہونچائی کہ ایک اتیت آپ کو گالیان دیتا ہوا آتا ہی اُسنے کہا ہم

آنے دو کوئی خبر نہو کیونکہ وہ کوئی بندہ مقبول خداوند ہی اس اثنا مین اتیت اندر بارگاہ
کے آیا اور یہان بھی خوبسی گالیان مروارید کو دین مروارید نے کہا یہ کوئی سودائی ہی یہ کہکر کھڑا
ہوگیا اور کہا کہ آپ تشریف لائے ہین تو آیئے یہ سودائی ہین چھوڑ دیجیے اتیت نے کہا سودائی تو اور تیرا
باپ ہین دوسرے لقا کے پاس سے آیا ہون بھلا یہ مین تجھسے پوچھتا ہون کہ لشکر مسلمانان کو تونے
کسکے کہنے سے غارت کیا مروارید نے کہا تم بیٹھو تو مین بتاؤن تم دیوانے پن کی باتین کرتے
ہو اتیت نے کہا پھر تونے وہی کہا دیوانہ تو آپ ہوگا اسمین بختیارک نے کہا کہ اتیت صاحب انکو
گالیان نہ دیجیے انھون نے بڑا کام کیا اتیت نے کہا اسی لیے مین اسے گالیان دیتا ہون کہ اتبک
اُنکے سر کیون نہ کٹوا ڈالے میری عمر ایکہزار چار سو برس کی ہی اور اسی سال مین املنعان نے دو دفعہ چڑھائی
کی اب اسے لازم ہی کہ جلد سب کا کام تمام کر دے مروارید نے کہا پہلے اسم اعظم حمزہ بند کر لون پھر جیسا
آپ کہتے ہین مین ویسا ہی کرونگا ان باتون مین بختیارک کی بائین پسلی کے ملنے رگ مادر بختیائی پھڑکی
گھبرا کے ادھر اُدھر دیکھنے لگا او پکارا کہ یارو کچھ ہو نہو وہ آ گئے مجھے ہوا بھری ہوئی معلوم ہوتی
ہی یہ کہکر کھڑا ہوگیا اور قید اُتار کر ناچنے لگا اور کہا ہی مروارید جلد مسلمانونکو چھوڑ دے نہین ورق اُلٹا
جاتا ہی کوئی دم مین نہ تو ہی نہ لقا ہی لوگ حیران ہوے کہ ملک جی کو بیٹھے بیٹھے یہ کیا ہوا ابھی تو اچھے تھے
دیوانے کیون ہو گئے اسمین بختیارک نے اتیت سے پوچھا کہ آپ کا نام کیا ہی اتیت نے کہا مجھے
عمرو جادو کہتے ہین عمرو کا نام سنکر ملک جی کا دم نکلگیا اور عمرو نے کہا ملک جی پھر ذرا تم الگ چلو تو مجھے کچھ
تمسے کہنا ہی بختیارک انکے ساتھ گوشہ بارگاہ مین مقام تنہائی پر آیا عمرو نے وہان کہا ملک جی مزاج تو اچھا
ہی بختیارک نے کہا دعا کرتا ہون اُسوقت عمرو نے بائین آنکھ کا تل دکھایا کہ بختیارک کے رہے سہے حواس
منتشر ہو گئے اور قدم پر عمرو کے گرا اور کہا حضور مین تو آپکا غلام غلام کا تلام بلکہ اخلام ہون مارے اس
لقا بڑ جود کو ہر چند مین منع کرتا ہون کہ اپنی حرم زدگی سے باز آ نہین آتا آپ کی جوتیان کھائیگا
تو سیدھا ہوگا اور غلام نے بیس ہزار روپیے بارہ ہزار اشرفی اور بہت سا جواہر بدریان دو شالون کی
حضور کے لیے رکھی ہین آپ تو جانتے ہین مین چھ مہینے پیشتر سے مسلمان ہون یہ کہکر کلمہ پڑھنے لگا عمرو
نے کہا بھئی تمھارے سبب سے کچھ قرض ہمارا ادا ہو جائیگا مگر تو دورنگی منافق ہی خیر او نطفہ حرام اگر
کسی سے یہ راز کہا تو مار ہی ڈالونگا بختیارک نے کہا کیا طاقت جو زبان پر بھی آئے یہ کہکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو وہاں سے بارگاہ میں آکر کرسی پر بیٹھا بختیارک بھی آکر اپنی جگہ پر متمکن ہوا اور پکار اکہ صلوٰۃ بر محمد و لعنت بر لقا خنصر کو ہی نے کہا کہ ارے تو ہمارے خداوند کو برا کیوں کہتا ہے بختیارک نے کہا یہ تو قدیم سے مثل چلی آتی ہے ایکدن تم بھی یہی کہوگے اور لقا سے اشاروں میں کہا کہ وہ عمرو آیا ہے یہ کیسی تقدیر تونے کی اُس گیدی نے کان میں اسکے کہا کہ اگر یہ تقدیر نکرتا تو کیا کرتا مجکو منظور نہیں کہ سب بندے میرے قتل ہوجائیں بختیارک نے مروارید جادو سے سب بیان کیا کہ جلد خبر لے عمرو آگیا اُسکو یقین نہ آیا مگر سوچا کہ اس اتیت کو گرفتار کرلینا چاہیے پھر آگے سمجھ لینگے یہ سوچکر اپنی کمر سے رقعہ جمشیدی نکالا اور اُسمیں دیکھا معلوم ہوا کہ یہ امر صحیح ہے بس ماش کا دانہ نکالکر سحر پڑھنے لگا اور پکارا او نابکار کہاں جائیگا میرے ہاتھ سے عمرو بھی کرسی پر سے سنبھلکر کھڑا ہوگیا اُسنے وہی ماش کا دانہ جو مارا عمرو کے آدھے دھڑ کا دم نکل گیا عمرو نے جامہ زنبیل سے امیر کو نکالا اور ہوشیار کرکے کہا کہ یا امیر مروارید سے سمجھ لیجیے صاحبقران ازبسکہ میدان جنگ میں مسلح و مکمل آئے تھے اسوجہ سے اسوقت بھی ہتھیار لگائے تھے بس عقرب سلیمانی کھینچکر ساحر پر حملہ آور ہوے اور اسکے حربہ کو رد کرکے ہاتھ مارا کہ تلوار سر پر بیٹھ کر ٹانگوں سے نکلگئی دو پرکالہ کرگئی اسکے مرنے کا شور و غل برپا ہوا آواز آئی کہ مارا مروارید جادو کو تمام عالم میں تاریکی چھاگئی تاریکی میں لقا تو تخت پر سے کودکر بھاگا اور امیر نے نعرہ اللہ اکبر کہا سرداران لقا ہمیشہ سے لوہا مانے ہوئے ہیں یہ بھی رو بفرار لائے اور امیر قتل کرتے ہوئے انکے چلے باہر لشکر لقا شور و غوغا لشکر تیار رہونیکا جلد جلد کمربندی ہوئی اور اُسطرف مروارید کے قتل ہونیسے لشکر اسلام پر سے سحر اُٹھ گیا سب بہیئت اصلی پر آئے اور گھوڑے بھی جوسٹی کے ہوگئے تھے بدستور قدیم جاندار ہوے شاطروں نے جلد سرکیوں کو پاس سرداروں کے پہونچایا ہر ایک شیر بلیشہ شجاعت نہنگ بحر جلادت سوار ہوکر قلزم جنگ میں بہر شناوری روانہ ہوے یہاں امیر لشکر شریر لقا سے مقابل ہوے تھے کہ لشکریان اسلام آگرے اور دونوں لشکروں میں باہم زد و کشت شروع ہوئی نعرہ بہادران سے گنبد نیلی سائبان آسمان لرزاں تھا دشت و کوہ ہلتا تھا گرد سیاہ سے دنیا تاریک تھی تلوار کی چال ڈھال پر بہادر مرتے تھے تیغ کے نیچے سر دھرتے تھے زبان شمشیر و سنان و تیر سے صدائے دھادہ اور زہ ہازہ آتی تھی فرط خوف سے جان جاتی تھی محیط رزم میں ہر بہادر غوطہ زن تھا تلوار کا سر دوست جان کا دشمن تھا

ہر سمت کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگے تھے دریا خون کے بہ رہے تھے یہ نقشہ تھا کہ ابیات

یکے حملہ بردند از آسمان کہ کوہ	بدرید از آواز ایشان گروہ	تو گفتی کہ دریا بجوشید ہمین
سپہ روان خون خرد شد ہمین	چکاچاک برخاست بانگ سران	ہمان زخم شمشیر و گرز گران
ازان کافران کشتہ شد لشکرے	ہران کس کہ بد زان دلاوران سرے	ہم کشتگان راہم در فگند
تلے گشت بر سان کوہ بلند	سپہ قلب گہ پاک درہم درید	درفش سپہدار شد ناپدید
زمین سر بسر گفتی از جوشن است	ستارہ ز نوک سنان روشن است	لقاے گمرہ مع سرداران

رو سیاہ تاب مقاومت نہ لا سکا جانب قلعہ کوہ عقیق بھاگ کر روانہ ہوا غازیان دیندار و مجاہدان تہور شعار مال و اسباب کفار غارت کر کے خیام و خرگاہ جلا کر اپنی بارگاہ کی طرف بعد طبل آسایش پر چوب بڑی امیر عمرو پر سے زر نثار کرتے ہوئے جب روانہ ہوئے عمرو نے کہا کہ یہ مال کیون غارت کرتے ہو جو کچھ لٹاتے ہو ہمین کو دے دینا ایک رات کی تو ہماری تمھاری ملاقات ہے اسی طرح کی باتین کرتے ہوئے بارگاہ سلیمانی مین آئے لشکر نے کمر کھولی سردار اپنے اپنے خیمون مین جا کر آسودہ ہوئے بادشاہ بھی داخل شبستان ہوئے شب بھر آرام فرمایا دوسرے روز جب چادر سنگ خام سے شاہد روز نے چہرہ روشن اپنا دکھایا جہان کو منور فرمایا ابیات

جو برزد ز دریا درفش سفید	ستارہ شد از تیرگی نا امید	خروش آمد از نالے و زگاودم
ہمان نعرہ پیل و رویینہ خم		

صبحدم شہنشاہ گیتی ستان سریر جہانبانی پر آ کر جلوہ فرما ہوئے عمرو بھی حاضر دربار ہو کر کرسی پر متمکن ہوا سب سردار سالار اپنے اپنے مقام پر آ کر بیٹھے امیر دنگل ناد عنبر پر جلوہ فرما ہوے عمرو کو خلعت بہت بھاری عنایت کیا سب سردار گلے سے عمرو کے ملے اور کوکب غازی کو عمرو نے خوب سا گلے لگایا کوکب نے حال اسد کا پوچھا عمرو نے کہا کہ یہ تو بڑی داستان ہے مگر اسد زندہ ہین یہ کہکر حال افراسیاب و کوکب وغیرہ کا بیان کیا غرض بادشاہ نے حکم عیش دیا صحبت رقص و سرود کی برپا ہوگی جام مے گردش مین آیا اُس طرف لقا ہزیمت خوردہ قلعہ کوہ عقیق مین آ کر چھپا تھا دوسرے دن سب لشکر بھاگا ہوا مجتمع ہوا اور اس گیر کو پھر سب نے تخت خدائی پر بٹھایا سردار وغیرہ اُس کے بھی جمع ہوے سلیمان عنبرین مو نے جابجا نامہ بنابر طلب امداد روانہ کیے اور حکم ترتیب مجلس عیش دیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

داستان شوکت بیان لوٹنا بختیارک کو عمرو کا اور ملاقات کرنا ملکہ ستر وسین تن اپنی زوجہ سے پھر پکڑ لیجانا مواج جادو کا عمرو کو طلسم ہوش ربا مین اور مارنا معمار قدرت کا مواج جادو کو اور چھوٹنا عمرو کا پھر عیاری چالاک کی افراسیاب پر اور آنا اژدر سوار روئین تن کا پی در پی عیاریان کرنا چالاک کا للمؤلفہ

کہان ہے اے مرے ساقی کہان ہے
نہین طاقت تجسس کی بھی باقی
کرون پیر مغان کی پھر زیارت
خوشی سے رند سب نکارین ملکے
جدائی بزم رندان کی ہے اب شاق
خدا سے اپنے دلمین ہون یہ کہتا
کرون جلدی سے یارب غسل صحت
چلے رندون مین دور ساغر مے
لب مے کشتی مے پیر ہوا سوار
بہم رندون مین اڑتے قہقہے ہون
زبان پر ہو یہی ہر اک کے تقریر
جو پھر نکلے ہماری عیش کی راہ
انھین کے دم سے میخانہ ہے آباد
مگر باقی ہے حسرت کی کہانی
کہان تک جاوے یہ حسرت کی باتین
نہین ہے رم ہو تم ہو نہ غمگین

ترا میخوار اب تو نیم جان ہے
ذرا بھی قوت رفتار پاؤن
مبارک باد دینے آئی حسرت
نظر پھر آئے وخت رز کا جوبن
صدائے نے کی پھر ہے جان مشتاق
کہ اپنا فضل کر تو مجھپہ یارب
بجا پیر مغان کی لاؤن خدمت
صدا قلقل کی پھر شیشہ سے آئے
تو مجھسے رند کا بیڑا ہو پھر پار
ہر ایک آنکھو نہ پھر بھلائے مجکو
کہ تیرا شکر ہے اے رب تقدیر
انھین سے ہم تو میخواری مین سیکھے
یہ دو ہین جن سے ہے پیر مغان شلو
خدا کو دیر کیا ہے فضل کرتے
یہ غمگینی کے دن عشرت کی راتین
مسیح خوش لقائے آین وہیت

کہان پاؤن تجھے اے میرے ساقی
تو سر آنکھون سے مے خانہ مین آؤن
ملون یاران ہم مشرب سے اپنے
کرے عشوہ گری پھر یار پر فن
پڑا چپ بستر غم پر ہون رہتا
عطا کر صحت کامل مجھے اب
بجے میخانہ مین چنگ و دف و نے
صراحی قہقہہ جلدی لگانے
خوشی کے ہر طرف کو چہچہے ہون
شریک بزم پھر فرماے مجکو
کہ میخانہ مین آئے حضرت جاہ
یہی استاد بر حق ہین سبھون کے
سنا ساقی یہ راز دل زبانی
جو وہ چاہے تو دم بھر مین شفا دے
زبان پر لا و ایک افسانہ رنگین
چنین زندہ کند مردہ حکایت

رنجوران بستر ناکامی و بیماران شفاخانہ خوش کلامی مریضان لبساط داستان گوئی طبیبان امراض سرگردانی و دلجوئی دار الشفاے تحریر مین براے علاج بے تابی دل اسطرح جاتے ہین اور حکیم خرد سے یون معالجہ فرماتے ہین کہ عب طبیب مطب خانہ عیاری و نباض درد العلاج

مکاری وطراری یعنی عمرو بن اُمیہ ضمری کام مروارید جادو کا تمام کرکے ایکدن بارگاہ سلیمانی
مین مشغول عیش وعشرت رہا آخر شفاخانہ دہر سے حکیم سپہر بہ خاست کر گیا اور مرض صفرہ مبتلا
بہ مرض سودا ہوا عالم مین تاریکی چھائی دن گیا اور رات آئی ابیات

کہ اتنے مین وہ اوج روز روشن
سوے پستی ہوا افتادہ دامن
پس از رفعت گھٹا کہ دم مین اقبال
ہوا آخر بشکل گردش سال
شباب شام نے جوبن دکھایا
نظر کے سامنے جو تھا نہ پایا
فروغ شمع نے روشن کیے گھر
طپش پر آئے وہ دل تھے جو مضطر

قریب شام عمرو خوش اندام خیمہ
مین ملکہ سرو سیمین تن گلفام کے براے ملاقات آیا ملکہ مذکور بہت پیاری بی بی اُسکی ہی آمد خواجہ
سُنکر ملکہ نے بھی خوب اپنے تئین آراستہ وپیراستہ کیا تھا بزم عشرت کو بصد حسن وزیبایش ترتیب
دیا تھا شیشہ آلات سے خیمہ سجا تھا فرش بچھا تھا مسند پُر تکلف آراستہ تھی کشتی می ایک طرف
جمی تھی چنگیر جو گھڑے پاندان عطردان سامنے مسند کے رکھے تھے لباس وزیور سے جسم نازک
ملکہ گل اندام مزین ومحلی تھا یہ نقشہ نظر آتا تھا کہ مسدس

سینہ صاف تھا آئینہ صورت روشن
دانت موتی کی لڑی ہین نہین جائی سخن
وقت گفتار جو ہنس پڑتا ہی وہ غنچہ دہن
سینہ مین ہوتے ہین وہ انتو نکلے گہر عکس فگن
وہ کیا حُسن دکھاتا ہی گلے مین مالا
موتیون کا نظر آتا ہی گلے مین بالا
گوری گوری وہ ہتیلی ہی کہ بلور کا جام
سُرخی رنگ حنا ہی مین شراب گلفام
نقرئی ظرف ہی یا جسمین کہ سنیکا ہی کام
یا نظر آتا ہی لبریز شفق ماہ تمام
صاف شنجرف کی تحریر یہ مکتوب مین ہی
رُخ یوسف کی چمک دیدۂ یعقوب مین ہی

الغرض جب عمرو داخل خیمہ ہوا ملکہ نے آکر استقبال کیا مسند پر لیجاکر بٹھایا جام مے ارغوانی بھر کر دیا
جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا تو اُسوقت کہا کہ اتنی مدت کے بعد تم طلسم سے آے ہمارے لیے کیا
تحفہ لائے خواجہ یہ سُنکر آبدیدہ ہوے اور کہا مین اسلیئے خاص کر تمہارے پاس آیا ہون کہ جو کچھ
تمہارے پاس زیور ہو وہ لیجاؤن اے ملکہ مین انتہا سے زیادہ قرضدار ہو گیا ہون کیونکہ جب سے
شہزادہ اسد طلسم مین گئے مین قید ہو گئے ہین اور کئی لاکھ کا لشکر جو مطیع اسلام ساحرون کا ہے
وہ سب میرے ذمہ ہی ہر ایک کو تنخواہ ماہ بماہ مین دیتا ہون پھر اُنمین بڑی بڑی شہزادیان اور
سردار ہین کہ جنکی تنخواہ کئی کئی لاکھ روپیہ ماہواری کی ہی یہ سب خرچ میرے ہی اوپر ہے اور
افراسیاب ایسے بادشاہ سے مقابلہ ہے ایک ایک عیاری کرنے مین ہزارہا روپیہ خرچ ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس صورت مین بیچارہ مین اکیلا کہان سے خرچ لاؤن قرض دام کرکے کام نکالتا ہون تمھین گہنا اپنا دیدو کہ کچھ دن کٹین ملکہ یہ باتین سُنکر ہنسی اور کہا خوب مین بھلا کیا جانون کہ آپ محتاج ہین یا تو اگر مجکو تو کھانے پہننے سے مطلب بیبیون کو روٹی کپڑا خرچ اخراجات نہ ملے تو وہ کیونکر رہ سکتی ہین یہ کہکر خواجہ کی کمر ٹٹولنے لگی اُسوقت آپ نے کہا ہا افسوس کمبخت عورتون کو سوائے اپنے مطلب کے اور کسی کی فکر ہی نہین اچھا صاحب ٹھہرو مین دیتا ہون یہ کہکر زنبیل سے آپنے کچھ کیلین لوہے کی اور گرہین ہلدی کی اور کوڑیان جھنجھی ٹوٹے ہتیارو سینے گاڑھے کی لٹیان جھوٹے نگینے نکالے اور کہا صاحب لو گھبراؤ نہین اگر مین یہ جانتا کہ یہان آکر اس آفت مین گرفتار ہونگا اور لوٹا جاؤنگا تو کبھی نہ آتا ملکہ نے یہ سب چیزین دیکھکر اپنے اوپر سے صدقہ کرکے پھینکدین اور کہا درگور میرے دشمن یہ چیزین لین عمرو نے وہ پھر سب اٹھاکر نذر زنبیل کین محل مین انکی باتون سے قہقہے اُڑنے لگے غرض بہت کچھ انکو چھیڑ کر ملکہ نے حکم دیا کہ گائین خوش گلو زہرہ جبین آئین اور گانے بجانے لگین جام بادہ ارغوانی کا دور چلنے لگا مٹکریون کی قینچیان بندھ گئین جام و گلابیان سینہ پر آگئین خواصین سامنے سے ہٹگئین دونون مصروف عیش و نشاط ہوئے شب اسی جلسہ عشرت مین بسر ہوئی جب وہ زمانہ آیا کہ ساقی دہر نے جام ماہ کو بادۂ نور سے خالی کیا اور زہرہ نے دف اپنا سنبھال کر ملک پوشیدگی کا رستہ لیا کہ

ابیات

رہا باقی نہ دن ساقی نہ شیشا — ہوا حسن سحر کا شور پیدا
سحر حکمی اُٹھے لوگون کے بستر — صدا دی طائرون نے ہر شجر پر

صبح کو دونون اُٹھکر حمام مین گئے پھر خاصہ وغیرہ نوش کرکے ملکہ سے خواجہ رخصت ہوکر شبستان امیر مین آئے یہان بیبیان امیر کی مستفسر حال شہزادہ بدیع الزمان و اسد ہوئین انسے سب کیفیت بیان کی پھر ہنی بیبیون سے عمرو ملا اور ہر ایک نے انکو خرچ وغیرہ مانگ کر چھیڑا آخر سب سے رخصت ہوکر خواجہ باہر آئے اور امیر سے مع تمام سردارون کے ملکر رخصت ہوئے کہ یا امیر اب مین ذرا کوہ عقیق کی سیر کرکے طلسم مین جاتا ہون کچھ کر کرتا ہون انشاءاللہ زندہ ہون تو پھر آکر ملونگا یہ کہکر بارگاہ سے لشکر اسلام مین آیا اور ہرطرف پھرتا ہوا کوتوالی چبوترہ مین آکر ٹھہرا یہان جتنے عیار تھے سب سے ملا پھر صورت اپنی مثل ایک حجام کے بنائی انگرکھا پاجامہ نین سکھ کا پہن کے سر پر پگڑی ملازمان شاہی کیطرح باندھ کی ایک کسوت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رومال مین لپٹی ہوئی بغل مین دابی ڈبیا مرہم کی کمر مین رکھی اور جانب کوہ عقیق روانہ ہوا دل مین یہی فکر تھی کہ کسیطرح ان کافرون کو مونڈیے غرض جب دروازہ قلعہ پر آیا دربانون نے ساکن قلعہ مذکور سمجھکر جانے دیا یہ بازار کی سیر کرتا ہوا دالامارۂ شاہی کی طرف جا نکلا وہان لقا بھی اپنے تخت پر بیٹھا تھا اور بختیارک سے کہہ رہا تھا کہ یا خداوند عمرو نے حمزہ کو پیٹ سے نکالا لقا نے کہا ایک دن مین نے حالت نشہ مین زنبیل قدرت دی تھی یہ کہکر عنصر کوہی سے کہا کہ تم نے ان بندون کی میرے بے ادبی دیکھی مین کہان تک ان پر رحم کرون اگر مین چاہتا تو سب مار ڈالے جاتے لیکن مین سمجھتا ہون کہ ایک بندہ کے ساتھ میرے لاکھون بندے ہین بس طرح دیجاتا ہون اور چپ رہتا ہون سب اہل دربار نے کہا برحق تو ایسا ہی رحیم ہی اس اثنا مین بختیارک کو خیال آیا کہ ایسا نہو عمرو گھر میرا لوٹ لیجے یہ سمجھکر دارالامارہ سے باہر آکر خچر پر سوار ہوا اپنے گھر کی طرف چلا راستے مین عمرو نے اُسکو جاتے دیکھا پکار کر کہا کہ ملک جی ہمارا سلام پہونچے بختیارک گھبرایا ہوا تھا پہچانا نہین اور پوچھا کہ تم کون ہو اسنے کہا کہ تمنے ہمین نہین پہچانا ہم وہ ہین کہ جسنے تھین مونڈا اور تمھارے باپ کو مونڈا ملک جی نے اب غور کرکے دیکھا عمرو نے بائین آنکھ کا تل دکھایا ملک جی کا دم نکل گیا اور کہا آئیے آئیے غلام اُترا پڑتا ہی آپ سوار ہوکے چلئے عمرو نے کہا تم چلو ہم بھی آتے ہین یہ کہکر بختیارک سے پہلے اُسکے خیمہ مین جا پہونچا اور توشے خانے کے داروغہ سے کہا کہ جلد اسقدر روپیہ اور مال نکال کے رکھو ملک جی آتے ہین اس عرصہ مین بختیارک بھی آیا داروغہ نے اُس سے کہا کہ اس حجام نے جو کچھ کہا ہی وہ بجا لاؤن اُسنے کہا کچھ مال الگ کر رکھا ہی داروغہ نے کہا جی ہان ہے بختیارک نے کہا بارہ ہزار روپیہ نقد ایک چنگیر پاندان عطردان جو گھڑے کا لے آؤ اور جواہر نگار جو اسباب ہے اُسے الگ کردو داروغہ نے کہا بہت خوب یہ کہکر خزانہ کی طرف روانہ ہوا ایک خدمتگار کو ساتھ لے لیا عمرو نے جو یہ ماجرا دیکھا بختیارک سے کہا ملک جی تم ٹھہرو مین آتا ہون یہ کہکر خیمہ کے باہر نکلا اور کچھ دور چلکر پکارا ارے بھئی ٹھہر جاؤ داروغہ اور خدمتگار دونون ٹھہرے عمرو نے داروغہ سے کہا آپ تشریف لیچلیے مین اس سے کچھ کہونگا داروغہ تو آگے بڑھا اور یہ خدمتگار کا ہاتھ پکڑ کر الگ تنہائی مین لایا وہان لاکر حباب بیہوشی مارکر اُسکو بیہوش کیا اور کپڑے اُسکے لیکر آپ پہنے اور معجزہ سے صورت اُسکی ایسی بنکر اسکو کسی

گڑھے مین ڈالدیا پھر آپ دوڑ کر داروغہ کے پاس آیا اُسنے پوچھا کہ یہ حجام کیا کہتا تھا جواب دیا
کہ ملک جی نے کچھ اسباب الگ رکھنے کو کہا ہی داروغہ نے کہا وہ کونسا اسباب ہی کہا آپ توشک خانہ
مین چلیئے تو مین بتاؤن وہ اُسکو لیکر توشک خانہ مین آیا اور اسباب الگ کر کے خدمتگار سے کہا
کہ اسکو خالی صندوقچہ مین بھرو خدمتگار اسباب زمین مین ڈھیر کرنے لگا داروغہ نے کہا ارے ہم
صندوقون مین رکھنے کو کہتے ہین تو الگ رکھتا ہی خدمتگار نے کہا کیا ڈاکا پڑتا ہی رکھدینگے جب جی چاہیگا
اور اگر مال کے لٹ جانے کا ڈر ہے تو لٹ جاے پاپوش کے صدقے سے داروغہ نے یہ سُنکر اسکو ایک
دھکا دیا خدمتگار بھی جھپٹ گیا اور ایک طمانچہ داروغہ کے مارا ہاتھ آغشتہ بداروے بیہوشی تھا داروغہ
طمانچہ کھا کر بیہوش ہوگیا عمرو تمام مال و اسباب وہان کا لیکر بختیارک کے پاس آیا اُسنے کہا سب
اسباب رکھدیا جواب دیا سب اچھی طرح رکھا آپ اطمینان رکھین بختیارک بولا وہ تو نہین آئے
اُس نے کہا کہ آپ تو اپنی خوشی سے دیتے ہین پھر وہ نہ آئے تو کیا کیا جاے اُسنے پھر پوچھا کہ داروغہ کہان ہی
اُسنے کہا وہین ہی بلوا لیجئے بختیارک نے ایک خدمتگار کو بھیجا کہ بلا لا خدمتگار نے جا کے دیکھا داروغہ
بیہوش پڑے ہین مال لٹ گیا ہی روتا ہوا آیا ملک جی سے حال کہا ملک جی نے ہاے کر کے کلیجہ
پکڑ لیا توشک خانہ مین جا کے دیکھا اور اسباب نہ پایا پکارا کہ ہاے خدا اُسکو غارت کرے مجکو
لوٹ لیا اب میرے گھر مین آنا نہ نصیب ہو خدمتگار یعنی عمرو نے کہا ملک جی کیون غم و غصہ کرتے ہو
ابھی ابھی ایسے چار حصہ اور تمھارے پاس ہونگے تم تو شعوردار ہو آدھا یون گیا آدھا دون گیا
ملک جی اُسکی تقریر سے گھبرائے آپ ہی کہا کہ خیر میری پاپوش کا صدقہ گیا عمرو نے کہا وہان دوسرے
قفل لگوا دو جہان مال باقی ہی بختیارک نے کہا تو ہی میرا قدیم نوکر ہو سچ کہتا ہی یہ کہکے اُسی مقام
پر گیا جہان باقی مال رکھا تھا عمرو نے دیکھا کہ ایک مکان ہی اُسمین قفل لگا ہی اُسنے بڑھکر قفل پر
ہاتھ لگایا اُنگلیان انکی کنجیان تھین قفل کھل گیا کہا ملک جی یہ قفل جھوٹا لگا ہوا تھا اسمین دروازہ کھولکر
اندر گئے عمرو نے دیکھا بہت بڑا مال ہی کہا ملک جی مینے ایک حویلی کرایہ کو لی ہی وہان یہ اسباب لیکے
رکھدو اور اگر کہو تو مین ابھی لیجاؤن بختیارک نے کہا تو کیونکر لیجائیگا عمرو نے کہا یہ کون بڑا کام ہے
ہم تو تم تک کو لیجائین اور ہم امانتدار بھی ایسے ہین کہ جو کچھ رکھواؤ قیامت تک نہ دین بختیارک یہ
گفتگو سُنکر پہچان گیا یقین تھا کہ مرجاے پکارا کہ لیجئے لیجئے یہ آپ ہی کا ہی مین تو آپ کا غلام ہون اُسنے کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آنکھین بند کر بختیارک ناچار آنکھین بند کرکے کھڑا ہوا عمرو نے جال الیاسی مار کر سب مال نذر زنبیل کیا بختیارک سے کہا آنکھین کھولدے اُسنے جو آنکھین کھولین دیکھا سب مال غائب عمرو نے کہا کہ لے تیرا شیطان حافظ ہی مین جاتا ہون یہ کہکر اُس مکان سے باہر نکلا بختیارک سر پیٹتا لقا کی بارگاہ مین آیا اور سب احوال بیان کیا عمرو بھی خدمتگار کی صورت بنکر بارگاہ مین موجود تھا کہ لقا نے بختیارک پر رحم کھا کر بہت سا روپیہ اور جواہر دیا اُسنے عمرو کو اپنا خدمتگار سمجھکر کہا لا اس اسباب کو اُٹھوا لیجا دو چار سپاہی ساتھ لے عمرو نے پھر کے بائین آنکھ کا تل دکھایا اور کہا کچھ آدمی کی ضرورت نہین ہی بختیارک پکارا لیجائیے لیجائیے آپ ہی کا مال ہی لقا نے کہا کہ او شیطان کیا کہتا ہی کہا کہتا کیا ہون تمہاری میری دونون کی تقدیر اُلٹ گئی ہی غرض یہ بکتے رہے عمرو مال زنبیل مین رکھکر بارگاہ سے نکل گیا اب یہ تو طلسم مین جانیکی فکر کرتا ہی لیکن اب حال نکبت افراسیاب خسران مآل بیان کیا جاتا ہی کہ بیت کنون منویسم یکے داستان + ببین وتبیین مغز نادر بیان +

جرعہ چشان خمخانۂ سحر و ساحری اسطرح تحریر کرتے ہین کہ افراسیاب جادو فکر جنگ ملکہ بہار شمشیر زن مین اپنے مقام پر متمکن تھا کہ یکایک طائران سحر سامنے آکر گرے اور متمثل بشکل انسان ہوکر عرض پیرا ہوے کہ ای شہنشاہ عالی بارگاہ معمار قدرت کا حال ہمنے سُنا ہی کہ اسطرح عمرو نے جاکر بیابان گلریز مین اُسکو رہا کیا یہ کہکر جملہ ماجرا جہاندار کا جو کچھ اوپر بیان ہو چکا ہی عرض کیا افراسیاب نے اہل دربار سے کہا کہ صاحبو مجکو یقین نہین آتا کہ بیابان گلریز مین عمرو جائے سب نے کہا بجا ہی اُسوقت باغبان قدرت وزیر بھی حاضر دربار تھا اُسنے عرض کیا کہ آپ کتاب سامری مین دیکھیئے سب حال معلوم ہو جائیگا بادشاہ نے حسب دستور قدیم کتاب سامری کو طلب کیا اُسمین دیکھا تو معلوم ہوا کہ اب عمرو قلعۂ کوہ عقیق مین ہی یہ دیکھکر پکارا کہ ای باغبان اگر کتاب کو نہین مانتا ہون تو ایمان مین فرق آتا ہی اور اگر مانتا ہون تو قیاس مین نہین آتا کہ عمرو کوہ عقیق مین کیونکر گیا کہان بیابان گلریز کہان مقام کوکب کہان قلعۂ کوہ عقیق مگر کتاب کی آزمایش کرتا ہون یہ کہکر ایک ساحر مواج جادو نام کہ سرداران معزز مین سے تھا اُسے حکم دیا کہ تم جاکر کوہ عقیق سے عمرو کو پکڑ لاؤ اور بارگاہ حیرت مین لیجا کر ملکہ مذکور کے سپرد کرنا اور کہنا کہ اسی وقت اسکا سر کاٹ ڈالو یہ کہکر ایک تصویر اُسکے حوالہ کی کہ جس صورت پر عمرو ہوگا یہ تصویر ویسی ہی صورت بنجائیگی مواج وہ تصویر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیکر باغ سیب سے باہر نکلا اور اژدر سحر پر سوار ہوکر جانب کوہ عقیق چلا بعد اُسکے جانے کے افراسیاب بھی سوار ہوکر لشکر حیرت مین آیا گھنٹہ و گھڑیال بجے ساحر سجدے مین گرے غلغلہ ہوا کہ شہنشاہ آئے حیرت بہر استقبال آئی بارگاہ مین لیجا کر تخت پر بٹھایا ساقی نے جام شراب دیا دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا اُسوقت حیرت سے بادشاہ نے کہا کہ ہمنے عمرو کو پکڑوا بلوایا ہی مواج جادو گیا ہی ہمارے سحر کی قسم جسوقت وہ گرفتار ہوکر آئے اُسی وقت مار ڈالنا حیرت نے کہا سامری وہ دن کرے کہ وہ مونڈی کاٹا پکڑا آوے طائران سحر ملکہ مہرخ بھی اس بارگاہ مین بامر جاسوسی بطور مخفی حاضر تھے وہ یہ خبر لیکر سامنے ملکہ مہرخ کے آئے اور جو کچھ زبانی افراسیاب سُنا تھا معرض بیاض بیان مین لائے یہان ضرغام عیار موجود تھا اُسنے کہا مین جاتا ہون اور خدا چاہتا ہی تو خواجہ کو چھڑا کر لاتا ہون یہ کہکر روانہ ہوا اثناے راہ مین اُسکو چالاک بن عمرو ملا اُسنے اس سے سب حال بیان کیا چالاک نے کہا تم کلوارنی کی صورت بنو مین کلوار بنتا ہون یہ کہکر دونون رنگ و روغن عیاری لگا کر بصورت مذکور تیار ہوئے ضرغام نے ایک انگوچھا سر پر باندھا مرزئی گلے مین پہنی دھوتی باندھی بوتل شراب کی کمر سے لگائی اور چالاک نے پٹیان سر پر نکالین مانگ مین سیندور بھرا بندی ماتھے پر لگائی مسی ہونٹون پر جمائی گلوری پان کی مُنھ مین لیکر سُرخ چندری اوڑھی لہنگا گنگام کا پہنا سوائی لہنگے پر لگائی رنگ چہرے کا مہر و ماہ کو شرماتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زہرہ فلک سے اُتر آئی ہی اُسوقت اُسکے جمال جہان آرا کا یہ نقشہ تھا کہ جان خوبان جہان تھی اور رشک حور و غلمان تھی قربان اُسپر مردمک مردم چشم انسان تھی دانتون سے موتی بے آبرو ہوتا لب لعلین سے لعل ہیرا کھاتا میم دہن کا حلقہ دل پر ارمان تھا قد بالا الف جان تھا لام زلف پریشان تھی بلاے گیسو بلاے سر یاران تھی کہان تک وصف اُسکا کیا جائے یہ اشعار اُسکی صفت مین کافی ہین اشعار

شعرا کہتے ہین وہ مانگ ہی سلک گوہر
کہکشان یا شب دیجور مین آئی ہی نظر
لو ذرا اپنے کرو جبہۂ روشن پہ نظر
معجز حسن عیان ہی اُتر آیا ہی قمر

یا کھنچا ہی محک حسن پہ کوئی خط زر
شانہ کہتا ہی زبانی یہ نیا پہلو ہی
بدلے خورشید کے مہتاب سے پیدا ہی سحر
لوح سیمین تو اسے کیا ید بیضا کہیے

یا یہ ظلمات مین جاری ہوئی نہر کوثر
اُسی سحر کی ہی قسم صبح شب گیسو ہے
کیا صفائی ہی کہ پانی ہی خجالت سی گہر
غش نہ آجائے اگر برق تجلی کہیے

اس صورت سے تیار ہوکر آگے آگے کلال اور پیچھے پیچھے کلوارنی انوٹ بچھوے پانون مین پہنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھم چھم کرتی چلی راہ مین ضرغام نے چالاک سے کہا مین چلکر دہائی دونگا کہ یہ میری زوجہ ہے
اور مجھسے راضی نہین ہوتی اور تو کہنا مین ہرگز اسکی زوجہ نہین اور لڑنا مجکو باتین سُنا اسیطرح
سے سمجھا کر دونون لشکر حیرت مین آئے اور لڑنے لگے ضرغام نے کہا رہ تو جا مالزادی مین
تجھے شہنشاہ کے سامنے لیجا کر ذلیل کرونگا یہ تو یارون کے پیچھے دیوانی ہی مجھے خطرے مین نہین
لاتی آج تیری سب حقیقت کھل جائیگی کلوارنی نے کہا دور بھڑوے تو کیا میری حقیقت کھولیگا
پہلے اپنی بہنیان کی تو خبر لے کہ جو لونڈون پر جان دیتی ہی اور لونڈے اُسے گھیرے گھیرے پھرتے ہین
ابھی پرسون کا ذکر ہی کہ سلار و مدار و کبڑیے کا لڑکا تیرے سامنے اُسکو درپنی دے گیا اور وہ
اُس سے ہنسا کی موے جھڈو تو بیٹھا دیکھا کیا اتنا بھی نہ کہا کہ یہ تو کیا کرتی ہی اور آگے کیا کہون
جسکا باپ اُسکا باپ لیکن کورے بنے سے اور رپارسائی بگھارنے سے جان جلگئی اس سبب سے
اتنا مُنھ سے بھی نکالا نہین مجھے کیا مطلب کہ مین کہون مولا سنار سے تین پیٹ رکھوائے اور
گروائے کلوارنے کہا کہ تو ایسی کمان کی ڈال کی ٹوٹی ہی یہ کہو کہ مین طرح دے جاتا ہون نہین تو
ایک یار تیرا صبح کو پکڑون ایک شام کو ابھی پندرہ روز ادھر کا ذکر ہی کہ جمن کبڑیے کا لونڈا جو آیا
تو اُسے تو کوٹھری مین لیگئی وہ تو کہو مین آپڑا دونون کوٹھری سے گھبرا کے نکلے خیر اس سے کیا مطلب
ہی تو میری جورو ہی کہ نہین تجھے میری مان بہن کے خراب ہونے سے کیا مطلب مین تجکو زبردستی اپنے
قبضہ مین لاؤنگا کلوارنی نے کہا تیری کیا طاقت جو زیادتی کر سکے مین حلال خور کے پاس جاؤنگی
تیرے پاس نہ رہونگی بھڑوے اپنے دل مین سمجھا کیا ہی کلوارنے دوڑ کے جھونٹے پکڑے کلوارنی نے
کہا دُہائی ہی شہنشاہ کی غل جو مچا افراسیاب نے بارگاہ مین سُنا اور حکم دیا کہ یہ کون لڑتا ہی
بلالاؤ کچھ ملازم آئے اور دونون کو سامنے لیگئے دونون نے سلام کیا شاہ نے پوچھا کہ کیون لڑتے
ہو یہ کیا ماجرا ہی کلوارنے کہا یہ میری جورو ہی اور مجھسے راضی نہین ہوتی بادشاہ نے کلوارنی
سے پوچھا کہ تو کیون نہین راضی ہوتی اُسنے کہا کہ اے بادشاہ اگر آپ غلام کے حوالہ کردین مجھے منظور ہی
اور اسکا ساتھ نہین منظور ہی یہ موا نہ روٹی دیتا ہی نہ کپڑا دیتا ہی اور مارے مارکے میری ہڈیان چور
کردین جو کماتا ہی رنڈیون مین اُڑاتا ہی کلوارنے کہا یہ بالکل جھوٹ کہتی ہی یہ خود یارباز ہی افراسیاب نے
دونون کا حال سُنکر حکم دیا کہ اچھا تم دو ایک مہینہ ہماری سرکار مین رہو جسکی برائی ثابت ہوگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسکو سوادیہ بجائیگی کلوار نے کہا کہ مین اپنی دوکان رکھا چاہتا ہون مین یہان حاضر نہین رہ سکتا
مگر ان اس عورت کمبخت کو حضور رکھین شاید آپ کے یہان رہکر درست ہو جائے بادشاہ نے
حیرت سے کہا تم اس عورت کو اپنے پاس رکھو حیرت نے اُس عورت سے اشارہ کیا تو میرے
پیچھے آ کھڑی ہو وہ پشت پر جا کر کھڑی ہو گئی اور کلوار دعا دیکر باہر بارگاہ کے نکل آیا بعد دو گھڑی
کے افراسیاب ملکہ حیرت کا ہاتھ پکڑ کے ایک مکان تنہائی مین چلا سب ملازم تو ٹھہرے رہے مگر یہ
عورت پیچھے چلی گئی جبکہ افراسیاب اُس مکان مین گیا وہان پردے پڑے ہوئے تھے سامان
عیش و عشرت مہیا تھا حیرت نے اُس عورت سے کہا تو یہان پردے پاس کھڑی رہ کچھ کام ہوگا
تو پکارینگے یہ وہان ٹھہری رہی بادشاہ اور حیرت دونون گئے مسند پر بیٹھے بوس و کنار اور اختلاط
ہونے لگا لیکن یہان چالاک نے دیکھا کہ پردہ کے پاس ایک طرف کو چند ڈالیان دھری ہین کسی
مین میوہ ہے کوئی پھولون کی ہے اُسنے پکار کر کہا کہ ای ملکہ اگر حکم ہو تو لونڈی ڈالیان لے آوے
حیرت نے کہا لے آ اُسنے ڈالیون مین میوہ آغشتہ بدارو ے بیہوشی اور پھول بھی بیہوشی کے بسے
ہوئے لگائے اور انہین کا میوہ اور پھول نکال لیے پھر وہی ڈالیان سامنے لیجا کے رکھدین
اور باہر نکل آیا حیرت نے کچھ پھول اُٹھا کے سونگھے اور افراسیاب نے ایک بہی تراش کر
آپ بھی کھائی اور ملکہ کو بھی کھلائی کچھ ہی دیر مین نشہ ہوا بیہوش ہو کے گر پڑے چالاک نے
اندر جا کے خنجر کھینچا کہ دونون کو مار ڈالون اُسوقت جانسوز بن قران کہ پہلے سے خدمتگار
کی صورت بنکر اُس مکان کے گوشے مین چھپا کھڑا تھا اُسنے آتے ہی پیچھے سے چالاک کا ہاتھ
پکڑ لیا یہ جو دیکھے تو ایک سیاہ فام خدمتگار ہے پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے اپنا نام بتایا اور کہا ای
بھائی چالاک تم کیا غضب کرتے ہو ابھی آفت برپا ہو جائیگی یہ افراسیاب جادو ہے اسکی
قضا ہی نہین ہے ورنہ ہم ابتک کب کا مار ڈالتے چالاک نے یہ سُنکر جو کچھ اسباب اس مقام کا اُٹھ سکا
وہ لیا اور جانسوز نے کپڑے چاہا کہ حیرت کے اُتار لون اُسوقت صدائے مہیب آئی زمین کو تزلزل
ہوا یہ دو عیار اُس مقام کے سرائچہ چاک کرکے بھاگے وہان مینھ برسنے لگا اور پریزادان طلسم نے
زمین سے نکلکر پچکاریان حیرت و افراسیاب کے مُنھ پر لگائین دونون کو ہوش آیا اُس مقام
کا عجب حال ابتر اُنھون نے پایا کہ اسباب بالکل لٹ گیا ہے سمجھے کہ یہ کام عیارون کا ہے پس بادشاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے متغس ہوکر حیرت سے کہا کہ ای ملکہ تمکو میری جان عزیز کی قسم جسوقت وہ ملک ملک پاسایان زاد
گرفتار ہوکر آئے تنخچر طلسم سے تمھارے رہائی نپائے فوراً سرکاٹ ڈالنا اور مین ظلمات مین جاتا ہون
وہان بھیجدینا یہ کہکر ظلمات کیطرف تخت سحر پر بیٹھکر چلا گیا ملکہ حیرت اُس مکان تنہائی سے
نکلکر بارگاہ مین آئی اور تخت نکبت پر متمکن ہوئی سب حال اہل دربار سے بیان کیا اُدھر دلون
عیار لشکر اسلام کے بھی فکر عیاری مین گرد بارگاہ کے پھرنے لگے یہان تو یہ ماجرا ہے لیکن مواج
جو بعد گرفتاری عمرو روانہ ہوا تھا بعد کچھ عرصہ کے قریب لشکر امیر با توقیر آکر پہونچا اور تخت پر
سے اپنے اُتر کر ہرطرف تلاش خواجہ کی کرنے لگا اتفاق سے ایک مقام پر صحرا مین عمرو بیٹھا ہوا
فکر عیاری کر رہا تھا کہ کسی طرح سے اندر طلسم کے جاؤن اُسنے جو خواجہ کو تنہائی مین بیٹھا دیکھا نقشہ
جو لایا تھا اُس پر نظر کی معلوم ہوا کہ ہان یہی عمرو ہے بس روے ہوا سے پنجہ بنکر جو گرا خواجہ کی کمر
تھام کر بلند ہوگیا اور جب روے ہوا پر پہونچا پکارا کہ ارے مفتری بدذات ہشیار کہ تجکو ہین سے
پھینکدون یہ کہکر کئی جھٹکے خواجہ کو دیے خواجہ نے کہا کہ او موذی مین کوئی انسان ہون یا دیو ہون
جو تو اس قدر جھٹکے دیتا ہے اور مجکو لیے جاتا ہے بہت پچھتائیگا تو نہین جانتا ہے کہ مین سرپرآوردہ عیار گرا
ہون مواج نے کہا کہ شہنشاہ نے قسم کھائی ہے کہ ابکی عمرو کو زندہ نچھوڑونگا اب تو مارا جائیگا مین
کیون پچھتانے لگا یہ کہکر قندیل فلک ہوگیا خواجہ کی آنکھین تموج ہوا سے بند ہوگئین اور وہ
کچھ دیر مین انکو لیے ہوئے بارگاہ حیرت مین آکر اُترا ملکہ مذکور سریر حکومت پر جلوہ گر تھی کہ
اس نے عرض کیا یہ گنہگار حاضر ہے ملکہ کو تو حکم بادشاہ تھا ہی کہ جب عمرو آئے فوراً قتل کرنا
بس تدبیر یہ ہوئی کہ جلاد کو بلاکر قتل کرانے مین عرصہ ہوگا اور اسکے معین و مددگار آجاینگے
چاہیے کہ تو کسی سردار سے حکم دے کہ وہ سر اسکا کاٹ ڈالے یہ سوچکر مواج سے حکم دیا کہ ای بہادر
تمھین سر اس کا کاٹ ڈالو مواج تیغہ کھینچکر آمادہ قتل ہوا تھا کہ خواجہ کو بھی ہوش آیا دیکھا کہ مین
بارگاہ حیرت مین ہون سمجھے کہ اسی غیبانی نے تجکو پکڑ لا یا ہے اور ایک ساحر کو سر پر تیغہ کھینچے
آمادہ اپنے قتل پر پایا بس اس جلدی مین اور کیا ہو سکتا تھا سوا ے اس کے کہ زنبیل سے اُنھون نے
معمار قدرت جادو کو نکالا اور ہوشیار فور کرکے کہا کہ ای معمار یہ ساحر جو کھڑا ہے مجکو پکڑ لایا ہے لو
حیرت جادو کی یہ بارگاہ ہے ذرا خبردار ہو جاؤ ورنہ ہم اور تم دونون ہلاک ہوا چاہتے ہین عمرو معمار سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رہا تھا کہ مواج نے یہ ماجرا دیکھا اور کہا لو اور غضب دیکھو اُسنے تو پیٹ سے پانْون نکالے معمار کو نکالا بس تیغہ تو کھینچ چکا تھا ہی آپڑا کہ خواجہ کا سر اُڑا دون معمار نے فوراً ہاتھ اپنا سپر کردیا کہ تلوار ہاتھ پر پڑی اور اُچٹ گئی اور معمار نے اُٹھکر ایک طمانچہ سحر کا اس زور سے مارا کہ مواج غرق فنا ہوا سر پھٹ گیا تڑپ کر ہلاک ہو گیا صداے دار و گیر و دار بلند ہوئی برق چمکی تاریکی ہوئی صدا آئی مارا مواج کو عمرو جو سحر سے مواج کے زمین سے اُٹھکر بھاگ نہ سکتا تھا وہ سحر اُسکے مرنے سے دفع ہو گیا اس آفت کے آنے سے حیرت تخت پر سے کھڑی ہو گئی تھی سب سردار ہان ہان کرکے اُٹھے تھے کہ عمرو نے دوڑ کر پشت حیرت پر اپنے تئین پہونچایا اور کمند کے حلقہ گانٹھ کو جو مارے ساتون حلقے یکجا ہوگئے مگر حیرت نے سحر کیا کہ سب بند الگ الگ ہوگئے اور حیرت تڑپ کے نکلی عمرو نے پھر تو خنجر کھینچکر لوٹ ماری کی کہ بہتون کی ٹانگین کاٹین اور جست کرکے بہتون کے سر اُڑا دیے اور خواجہ کی یہ اُستادی فن عیاری مین دیکھئے کہ جو سر کاٹا اسکی پگڑی اور ٹوپی لی سر زمین پر گر ننگے تھے غلغلہ عظیم برپا ہوا کہ پہچانو گھیر لو جانے نہ دیجیو جب غوغا زیادہ ہوا عمرو نے دیکھا کہ تم گھر جاؤگے بس گلیم عیاری اوڑھ کر غائب ہوا اور پکارا کہ ای معمار ہم تو جاتے ہین تم بھی آؤ معمار اپیر سے سحر پڑھتا جاتا تھا اور لڑ رہا تھا جب یہ صدا سُنی یہ بھی بزور سحر اُڑ کر چلا اُسوقت آندھیان اُٹھ رہی تھین بجلیان چمکتی تھین ببر غل مچا رہے تھے طوفان عظیم برپا تھا کچھ ساحرون نے تعاقب معمار کرنا چاہا پھر سمجھے کہ یہان ایسا کچھ دن رات ہوا کرتا ہی کیون آفت مین اپنے تئین پھنسائین بیکار ہی یہ سمجھکر باز رہے لشکر مین بھی قرنا ہوئی تھی اور تیاری ہو رہی تھی کہ معمار پیچھے پیچھے اور خواجہ آگے آگے نکلکر روانہ ہوے وہ آفت موقوف ہوئی لشکری بھی رُکے اُدھر مہرخ کو بھی خبر پہونچی کہ مواج جادو خواجہ کو پکڑ لایا تھین خدا نے اُنکو بچایا اسطرح وہ دونون بارگاہ سے نکلکر آتے ہین مہرخ نے چند ساحران نامی کو بھیجا کہ جلد جاکر اُنکی خبر لو اگر کوئی امر نوع دیگر ہو تو خبر کرنا مع لشکر مین بھی آؤنگی سرداران گرامی یہ حکم سُنکر چلے تھے کہ اثنائے راہ مین سرداران خواجہ اور معمار سے بغلگیر ہوئے اور شادان و فرحان لشکر مین آئے لشکر مین بھی غلغلہ انکے آنے کا ہوا مہرخ ایسا خوش ہوئی کہ بارگاہ سے باہر نکل آئی اور معمار سے ملی پھر اندر بارگاہ کے لاکر مقام صدر پر بٹھایا عمرو بھی کرسی پر آکر بیٹھا ساقی و مطرب حاضر ہوئے دور جام ارغوانی چلنے لگا مگر معمار حیران تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ مین تو اپنے ملک مین تھا کوہ عقیق مین کیونکر گیا اور پھر یہان کیونکر آیا آخر خواجہ سے حال پوچھا
انھون نے سب کیفیت کوکب کی اور اپنی عیاری کی مارنا قائم جادو وغیرہ کا اور آنا آفتاب
جادو کا اور بھجوانا کوہ عقیق مین سب بیان کیا اس عرصہ مین چالاک بن عمرو بھی آیا اور
اُس نے خواجہ کو بیٹھے دیکھا جھک کر سلام کیا خواجہ نے مُنھ پھیر لیا اُسنے کسوت عیاری سے یکستاج
حسین لعل اور گوہر شب چراغ لگے تھے خواجہ کو نذر دیا یہ کروڑون روپیہ کا مال دیکھکر خواجہ نے
ہاتھ پھیلا دیے اور گلے سے لگایا اور کہا ای فرزند مجھے نہین معلوم تھا کہ تم کھڑے ہوئے ہو اور مہرخ
سے پھر تعریف کی کہ یہ ہمارا فرزند رشید اب مثل ہمارے ہی مہرخ نے انکی عیاری کا حال سُنا تھا کہ جو ابھی
افراسیاب پر کی ایک خلعت بہت بھاری منگوا کر عنایت کیا اور عیار بھی آئے اور خواجہ سے ملے
پھر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے اور ناچ شروع ہوا یہان تو جلسۂ عشرت گرم ہی اور ہنگامۂ مسرت آراستہ ہی
لیکن اُسطرف حیرت نے نامہ افراسیاب کو لکھا کہ اسطرح مواج عمرو کو لایا مین نے حکم قتل دیا
اور تلوار کھینچ کے چلا تھا کہ عمرو نے زنبیل سے معمار کو نکالا اُسنے مواج کو مار ڈالا اور دونون حملکر
چلے تھے کہ مین نے روکنا چاہا عمرو نے کمند ماری مین تو گر پڑی اور وہ دونون نکل گئے یہ سب حال
لکھکر طائر سحر کو دیا کہ وہ لیکر بادشاہ پاس آیا بادشاہ کو اُسوقت نشہ شراب بہت تھا نامہ پڑھکر سب
ہرن ہوگیا اور اُسیوقت تخت یاقوت نگار پر سوار ہو کر بہ تجمل تمامتر بارگاہ حیرت مین پھر آیا دیکھا کہ
حیرت نہایت مثل اپنی زلف کے پریشان ہی بارگاہ بھی جابجا خون سے رنگین تھی اور جلی ہوئی بادشاہ
نے ملکہ کو گلے سے لگایا تسکین و دلداری کی پھر تخت پر بیٹھا اور سحر پڑھکر دستک دی فوراً آندھی پیدا
ہوئی اور اُس آندھی سے ایک جادوگر سیاہ فام و کریہ منظر جھولا سحر کا گلے مین ڈالے شیر پر سوار
نکلا بادشاہ کو اُسنے مجرا کیا بادشاہ نے فرمایا کہ ای رویین تن شیر سوار کو مزاج تو اچھا ہی اُسنے
کہا غلام دعا کرتا ہی بادشاہ نے ایک دنگل زرین دیا یہ بیٹھا پھر بادشاہ نے فرمایا کہ اب تمھارا اور
مہرخ و معمار قدرت کا سامنا ہی اُسنے عرض کیا کہ آپ حکم دین تو مین سامری سے سامنا
کرون مہرخ تو کیا مال ہی اور معمار قدرت تو ایسے ہزارون بناکے چھوڑ دیے اور ای شہنشاہ آپ
ہی نے اتنا تامل کیا کہ ان نمک حرامون نے یہ قدرت پائی ورنہ کیا انکی حقیقت ہی شاہ نے کہا کہ میرے نمک خوار
تھے اس سبب سے رحم کرتا ہون مگر اب اسد کو مار ڈالونگا وہ طلسم کشا ہی جب وہ مارا گیا پھر اسے

کیا ہوگا اچھا اب تم اپنا لشکر طلب کرو اور طبل جنگ بجوا کے ان باغیون سے لڑو ساحر مذکور یہ حکم
سُنکر اپنے قلعہ کی طرف گیا اور سپہ سالاران لشکر کو بلا کر حکم تیاری سپاہ دیا اُسی وقت ایک لاکھ
ببر سوار و اژدر سوارون کا لشکر تیار ہوا شورش سپاہ سے شیر چرخ برج اسد مین چھپنے لگا بہرام فلک
کا مسکن برج حمل ہوا تیغ و خنجر کی جھنکار گوش فلک کے پار ہوئی بیرون کی چار سمت کو پکار ہوئی
ڈھر و بجا نرسنگا پھنکا آندھیان آئین طوفان عظیم برپا ہوا یہ اُس فوج کا نقشہ تھا کہ ابیات

چو آواز طبل آمد و کرنائے
برآمد بجنبید لشکر ز جائے
برآنگونہ رانید یکسر ستور
کہ پر شد ہمہ روے گیتی ز شور
ہم از چنگ آورد در روز کین
بآوردگہ بر بلرزد زمین
گزیدہ ز لشکر دہ و دو ہزار
زرہ دار و برگستوان ور سوار
بجائے جوانان شمشیر زن
چہل سالکان خواست از انجمن

اسی کر و فر دا غتشام سے بعد قطع مسافت راہ بارگاہ حیرت
سے متصل پہونچا لشکر اُسکا سرداران حیرت نے آکر اُتروایا یہ بارگاہ مین آیا دنگل زرین پر متمکن ہوا
بارگاہ فلک فرسا اسکے لیئے بھی علیحدہ نصب ہوئی لشکر مین بازار کھل گئی کٹورا کھنکنے لگا گرم بازاری
شروع ہوئی افراسیاب بھی اُسی مقام پر ابھی ہی اس سے کہکر اُسنے طبل جنگ بجوایا یہانتک کہ جب
مرقع دہر سے رنگ ضیاء خورشید مثل طائر حواس پریشان اُڑا اور تصاویر کواکب ماہ کا جلوہ نظر آیا نظم

غبار آلودہ تھا مہتاب کا رنگ
مثال غنچہ دل گرمی سے تھا تنگ
ترقی پر جو اقبال قمر تھا
ستارہ روشنی سے خوب چمکا

سرشام بحکم روئین تن ببر سوار طبل جنگ پر چوب پڑی الغرض سحرہ
ساحرون مین بھی غلغلہ زمین و زمان مین پڑا تیاری آلات حرب ضرب مین ہر شخص مصروف ہوا
جاسوسان لشکر مہرخ یہ خبر لیکر سامنے ملکہ مذکور کے آئے اور بعد عرض دعاے شاہی خبر آمد
روئین تن اور بجوانا طبل جنگ کا معرض بیان مین لائے ملکہ موصوفہ نے بھی ارشاد فرمایا
کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے خواجہ عمرو ابھی یہان موجود تھے اُنھون نے نقارخانہ مین
جا کر طبل پر چوب لگائی کرناکودم ملازمانہ شر و فساد حریب تر آیا سرداران ملکہ مہرخ برادری
سحر اپنے اپنے خیمون مین آئے ملکہ مہرخ بھی ساحری کی فکر مین آرام پذیر نہ ہوئی اسی اثنا مین
چالاک بیباک اپنے مقام پر سے اُٹھکر اس ارادے سے روانہ ہوا کہ اگر بن پڑے تو اُس
روئین تن حرام زادے کو پکڑ کر سامنے خواجہ کے لاؤن جب یہ بارگاہ سے نکلگیا اُسوقت مہرخ نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خیال کیا کہ چالاک نہین معلوم ہوتا ہی فرمایا کہ چالاک ابھی موجود تھے نہین معلوم کہان گئے
عمرو نے کہا وہ بارگاہ افراسیاب مین پہونچا ہوگا اور یقین ہی کہ اس رویئن تن کا کام تمام کرے
مہرخ نے کہا خداے کریم اُنکا نگہبان ہی خواجہ سچ تو یہ ہی کہ فرزند اور شاگرد آپ کے بلاے بدرمان
ہین یہان تو یہ باتین ہورہی ہین اور وہان مہتر بن مہتر چالاک بن عمرو صورت خدمتگار کی
ایسی بنکر داخل بارگاہ حیرت خیرہ سر ہوا دیکھا کہ یہان افراسیاب بیٹھا ہی مگر تخلیہ ہی شب کا وقت ہی
حیرت اور چند مقرب سردار حاضر ہین اور رویئن تن بیر سوار بھی دنگل پر بیٹھا ہی شراب کا پیالہ گردش
مین ہی چالاک بھی ایک مقام پر چھپکا کھڑا ہو رہا اور باتین سننے لگا چنانچہ رات زیادہ آئی تھی
افراسیاب نے خاصہ طلب کیا داروغہ مطبخ خانہ نے جلد دسترخوان لاکر چنا نعمت خانہ آراستہ ہوا
شاہ حیرت کا ہاتھ پکڑکر اُٹھا اور کہا اے رویئن تن تم بھی آؤ اُسنے کھڑے ہوکر تسلیم کی اور عرض
کیا کہ میرا اسوقت کچھ جی نہین چاہتا ہی شاہ نے فرمایا کچھ تو چلکر کھاؤ کہا بہت خوب غرض سب آکر
دسترخوان پر بیٹھے رویئن تن کا واقعی کچھ جی نہ چاہتا تھا صرف کباب کھانے لگا اُسوقت حیرت نے
کہا اے رویئن تن تم کچھ کھاتے نہین ہو خالی بیٹھے ہو اُسنے کہا مین ٹھہر کر کھاؤنگا مین نے پہلے ہی عرض
کیا تھا کہ میرا جی نہین چاہتا ہی شاہ دوران نے فرمایا کہ اچھا اُنکی بارگاہ مین کھانا بھیجدیا جائے
اُسیوقت سوا سو خوان کھانے کے آراستہ کیے گئے کہ جسمین انواع و اقسام کے کھانے لذیذ اور
خوشگوار تھے غرض مزدورون کے سر پر خوان رکھواکر چوبدار شاہی ساتھ ہوا اور کھانا اسکی
بارگاہ مین گیا چالاک نے چاہا کہ مین بھی اس کھانے کے ساتھ جاؤن اور کچھ تدبیر کرون لیکن موقع
نہ ملا وہ چوبدار جو ساتھ تھا نہایت ہوشیار تھا کہ اپنے سایہ سے بھی رم کرتا تھا چالاک
اسکے پیچھے پیچھے آیا تو سہی مگر اسکو بیہوش نہ کرسکا خاموش ہو رہا اور اُدھر پھرنے لگا اس عرصہ
مین رویئن تن بھی بارگاہ شاہی سے اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا چالاک نے اُسکو جاتے دیکھا
سمجھا کہ اب یہ جاکر طعام فرستادہ شاہ جادوان زہر مار کریگا پس اسی وقت کچھ تدبیر کرنا چاہیئے
یہ سوچکر اُسنے بازار سے تحفہ مٹھائی خریدی اور اُسکو آغشتہ بدارو ے بیہوشی کرکے قابون مین
لگاکر ایک خوانچہ تیار کیا تورے پوش اُسپر ڈالا اور ہاتھ پر رکھکر رویئن تن کی بارگاہ کے دروازے
پر آیا صورت تو خدمتگار کی ایسی بنے ہی تھا جب دروازہ پر آیا دربانون نے روکا کہ یہان نہ جانے کا

حکم نہین ہے یہین ٹھہرو اُسنے کہا تم تو اندھے ہو دیکھتے نہین کہ شاہ طلسم کا خدمتگار ہون اور اُنھین کا
بھیجا ہوا آیا ہون یہ پکوان اور مٹھائی کھانیکے ہمراہ بھیجنا بھول گئے تھے اب بھیجی ہے اچھا تم نہ جانے دو
مین جاکر عرض کیے دیتا ہون کہ وہان کے دربان بڑے شورے پشت ہین وہ بارگاہ مین نہین جانے
دیتے ہین دربانون نے یہ کلمات سُنکر باہم کہا کہ میان جانے بھی دو کیون آفت بلایا چاہتے ہو یہ کہکر اندر جاکر
روئین تن سے عرض کیا اُس نے کہا جلد بلالاؤ ایسا نہو کہ بادشاہ خفا ہون دربانون نے باہر آکر چالاک
سے کہا جاؤ میان جاؤ حضور بلاتے ہین چالاک بچالاکی تمام اندر آیا دیکھا کہ چند مصاحبین بیٹھے ہین اور
روئین تن کھانا کھا رہا ہے اُسنے وہ خوانچہ سامنے رکھدیا اور عرض کیا کہ شاہ جادوان نے یہ مٹھائی
اور پکوان بھیجا ہے ہمراہ طعام اول بھیجنا فراموش کیا تھا روئین تن نے اُٹھکر اس خوانچہ کی تعظیم کی اور
اس مٹھائی کو لیکر تھوڑی تھوڑی سبکو دی اور کچھ آپ بھی نوش کی اس عرصہ مین چالاک باہر نکل آیا تھا
اور یہان بیٹھکر اپنے پاس سے کچھ میوہ اور مٹھائی نکالکر کھانے لگا دربانون وغیرہ نے جو لوگ کہ یہان موجود
تھے اس سے کہا کہ ارے میان کسی کی صلاح بھی نہین کرتے کیا تم ہمکو پوچھتے تو ہم کھانے لگتے چالاک نے
کہا خالی صلاح سے کیا فائدہ تھا اسقدر مٹھائی بھی نہین جو مین صلاح کرتا اچھا ہمارے سر کی قسم ایک ایک
ڈلی اب جو تو کاہے تو لو کھاؤ اُنھون نے وہ اُسکی خاطر سے لیکر کھالی اُدھر جب سب نے وہ مٹھائی اور
پکوان جو یہ دے آیا تھا کھایا روئین تن نے کہا میرے سر مین درد ہونیلگا شاید نیند آئی ہے لوگون نے
کہا آپ آرام فرمائین یہ جاکر پلنگ پر لیٹا اور لوگ بھی اپنے اپنے مقام پر گئے مگر وہ بھی وہان
پہونچتے ہی بیہوش ہوگئے صرف دو ایک خدمتگار جو چپی کرنے کو رکھے تھے روئین تن کے پاس ہوشیار
رہے یہان باہر دربان بھی ڈلی مٹھائی کی کھاکر بیہوش ہوگئے چالاک سمجھا کہ اب بارگاہ مین بھی
سب بیہوش ہونگے تو چلکر اپنا کام کرے یہ سوچکر اندر آیا دیکھا تو خدمتگار چپی کر رہے ہین اور ہوشیار
مین اُنسے اُسنے کہا کہ کیا حضور نے آرام کیا مجکو کچھ عرض کرنا تھا خدمتگارون نے کہا تم جگاؤ ہماری تو مجال
نہین جو بیدار کرین اُسنے کہا اچھا مین بھی ٹھہرا جاتا ہون شاید آنکھ آپ سے کھلے یہ کہکر وہان بیٹھ
گیا اور پردانے بیہوشی کے اُڑانے لگا اُن پردانون کے جلنے سے دھوان ہوا اور خدمتگارون
کی ناک مین گیا وہ بھی بیہوش ہوئے اُسنے اُٹھکر روئین تن کو اور زیادہ بیہوش کیا اور فکر
کرنے لگا کہ کیونکر لیجاؤن آخر خیال مین آیا کہ اسطرح لیچل پس اُسنے اُسکو اُٹھا کر ایک خوان مین رکھا

اور ہاتھ پاؤن سمیت کر باندھ دیے پھر اوپر سے کسا کیکے توڑ پوش ڈالکر وہ خوان سر پر رکھکر باہر نکلا اور جب کسی نے لشکر مین اُسکے دیکھا پوچھا کہ کیا لیئے جاتے ہو کہا افراسیاب نے روئین تن کو کھانا بھیجا تھا مین لیکر آیا تھا اب افراسیاب کو اُنھون نے یہ بھیجا ہی یہان تو یہی لگا رہتا ہی آنے جانے مین پاؤن ہمارے ٹوٹتے ہین وہ لشکری یہ سُنکر خاموش ہو رہا اور یہ وہان سے صحیح سلامت اُسکو لیئے ہوے بارگاہ ملکہ مہرخ مین آیا یہان جو لوگ کہ حاضر دربار تھے وہ حیران ہوئے کہ یہ تو خدمتگار شاہ طلسم ہی خوان مین کیا لایا ہی اور اُس گبر نے کیا بھجوایا ہی اس عرصے مین اُسنے خوان کو سامنے خواجہ کے کھولا کس لیئے کہ خواجہ ابھی سونے نہ گئے تھے مدت کے بعد جو ملاقات ہوئی تھی تو مہرخ سے بیٹھے باتین کر رہے تھے کہ اُسنے عرض کیا اتنا تو غلام سے ہوسکا منم چالاک یہ گبر ناہنجار روئین تن ببر سوار تانہ ہمارے اس حرام زادے کو خواجہ نے کہا ای مہرخ اسکو قتل ہی کر ڈالو مہرخ نے کہا یہ روئین تن ہی یون قتل نہو گا یہ کہکر مہرخ نے چالاک کو خلعت دیا اور معمار قدرت بھی موجود تھا یہ عیاری دیکھکر حواس باختہ ہوئے عمرو نے چالاک کو گلے سے لگایا چالاک نے عرض کیا کہ اچھا اُسکو ابھی بیہوش رہنے دیجیئے مین اور فکر مین جاتا ہون یہ کہکر یہ پھر وہان سے بعجلت تمام تر روانہ ہوا اور خیمہ مین روئین تن ببر سوار کے آیا جلد صورت اپنی اُسی کی ایسی بنائی اور خدمتگار جو بیہوش پڑے تھے اُنکو ہوشیار کیا اور کہا ارے نمکحرامو تم غافل ہو کر سو رہے عیار ابھی آیا تھا مجکو جمشید نے بچایا مین اب یہان نہ ٹھہرونگا یہ کہکر بہت کچھ عتاب و خطاب ربانون پر باہر نکلکر فرمایا اور سوار ہو کر بارگاہ افراسیاب مین آیا یہان بادشاہ بہادوان کھانا کھا کر پلنگ پر لیٹا تھا حیرت ابھی پلنگ پر نہ گئی تھی نیچے مسند پر بیٹھی تھی اختلاط ہو رہا تھا کہ یہ جا کر پہونچا باری دار دوڑ نے پلنگ کے خبر عرض کی بادشاہ کو اُسکی خاطر بہت منظور تھی حکم دیا کہ اچھا بلاؤ یہ سامنے گیا اور بیٹھا کہا عیار نے مجھپر عیاری کی تھی خداوند جمشید نے بچایا جیسا مین غرور کرتا تھا ویسا ہی سامنے آیا آپ میرے ملازمون سے حال پوچھیئے سب نے کہا کہ ایک شخص آیا تھا اُسنے مٹھائی کھلائی تھی پھر ہمکو نہین معلوم کیا ہوا افراسیاب نے کہا کہ عیار بڑے زبردست ہین اوفی حرم بچگئے سامری کا شکر کرو اور اب بہت ہوشیار رہنا یہ باتین کرتے کرتے افراسیاب کے پلنگ کے گرد پھولون کی ڈالیان رکھی تھین اُسنے کہا کہ کیا خوب خوشبو ان پھولون سے آتی ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین نے کبھی ایسے پھول نہین دیکھے یہ بادشاہ کے باغ کے ہین ای ملکہ حیرت ایک آدھ درخت اسی ہین کا مجکو بھی عنایت فرمائیے گا کہ مین اپنے باغ مین لگاؤنگا حیرت نے کہا اچھا تو اُسکو اُٹھاکر سونگھو اسنے چند پھول آستین سے لیکر سونگھے اور رہا تھا مین عطر بیہوشی ملا تھا وہ سب پھولون مین ملکر کہا ای ملکہ واہ واہ عطر بھی اِسکے سامنے گرد ہی لیجیے ذرا دیکھیے تو کیا خوشبو آتی ہی حیرت نے کہا جیسی تم تعریف کرتے ہو ایسی خوشبو تو انمین نہ تھی اُسنے کہا لیجیے سونگھیے تو سہی اسنے لیکر سونگھے اور متعجب ہوکر کہا واقعی آج تو عجب خوشبو ہی کہ مشام جان معطر ہوا جاتا ہی افراسیاب بھی متعجب ہوا اور اُسنے بھی لیکر سونگھے جو لوگ کہ وہان حاضر تھے گواہی دلوانے کے لئے سبکو دو دو چار چار پھول دیے کہ سبنے سونگھا اور کچھ عرصہ مین بیہوش ہوگئے لیکن اتفاق روزگار اتنے عرصہ مین روئین تن کو بارگاہ مہرخ مین ہوش آگیا بیہوشی اُتر گئی اور اپنے تئین اُسنے بندھا پایا سحر پڑھکر جلد کھولا دیکھا کہ مہرخ کی بارگاہ مین ہون یہ کہکر اُسنے بزور سحر پر پیدا کرکے پرواز کی کیونکہ خواجہ اور مہرخ باتین کرنے مین ایسے محو تھے کہ اسکی زبان مین نہ سوزن دیا تھا نہ اور کوئی انتظام اُسکی حراست کا فرمایا تھا اور یہ بھی گمان تھا کہ اب چالاک آتا ہوگا اسکو سیم گرم کرکے پلا دینگے الحاصل یہ کھلا ہوا تھا آکر سیدھا بارگاہ افراسیاب مین آیا یہان تخلیہ پایا اور مع افراسیاب و حیرت ہر ایک کو خواب غفلت مین مبتلا دیکھا اور ایک شخص کو اپنی ایسی صورت کا بنا ہوا دیکھا سمجھا کہ یہ کوئی عیار ہی بس فوراً سحر کرکے چالاک کو بے قابو کردیا پھر آکر ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ای خیرہ سر تیرا روزگار یہی تھا مین نے تیرے تئین او بدکار عیار اب کہان میرے ہاتھ سے جائیگا چالاک نے جو یہ ماجرا دیکھا سوچا کہ اب بُرے پھنسے لازم ہی کہ کوئی تدبیر ایسی کرو جسمین رہائی ہو ایسا کچھ تجویز کرکے گویا ہوا کہ ای روئین تن ببر سوار مین نے آپ کا کیا کیا ہی مجکو گرفتار کرنا بیکار ہی اسوقت شہنشاہ جادوان نے خبر سُنی کہ عیار آپ کو پکڑے گئے ہین بس یہ خبر سُنتے ہی مجکو آپ کی ایسی صورت کا بنا دیا اور آپ کچھ فکر مین تمھاری رہائی کے غافل ہوکر لیٹ رہے ہین انکو آپ ہوشیار کرکے دریافت کیجیے جو اُسمین ذرا بھی سر مو فرق ہو اور فرماتے تھے کہ مجکو فکر یہ بڑی ہی کہ اب کوئی ایسا ہی جسکو روئین تن کا لشکر سپرد کرون انھین فکرون مین شاید زیادہ غافل ہوگئے ہین روئین تن سوچا کہ یہ کوئی ایسا ہو کہ مقرب بادشاہ یا ملکہ ہو تو ناواقفیت سے اُسکو ذلیل نہ کرو ورنہ خرابی ہی بادشاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ناراض ہونگے یہ سوچکر چالاک پر سحر اُتارکر چھوڑ دیا چالاک بچالاکی تمام بارگاہ سے باہر نکل گیا
افراسیاب کو تیلون نے سحر کے پیدا ہوکر ہوشیار کردیا بادشاہ نے دیکھا کہ رُوئین تن استادہ ہے
اور باقی حیرت وغیرہ ہر ایک بیہوش ہین یہ دیکھکر شاہ کو بھی خیال ہوا کہ یہ روئین تن کوئی عیار ہے
چاہتا تھا کہ کچھ سحر اس پر کرے اُسوقت روئین تن نے سب حال اپنا بیان کیا اور جو کچھ چالاک
کی زبانی سُنا تھا وہ بھی اظہار کیا بادشاہ نے کہا افسوس وہ عیار تھا تمکو فقرہ دیکر نکل گیا لیکن خیر تم
کچھ اندیشہ نہ کرو اب مین بھی ایک سحر ایسا تیار کرتا ہون کہ معمار قدرت مکان اور قلعہ بنانا اپنا
بھول جاے کیونکہ اب مہرخ کو بڑا بھروسا اسی کا ہی یہ کہکر رات ہی کو جانب طلسم باطن گیا اور
وہان جاکر نامہ اس مضمون کا حیرت کو لکھا کہ ای ملکہ کل صبح کو روئین تن ببر سوار لڑنے کو
جاے تو تم بھی اُسکے ساتھ جانا اور الگ کھڑی ہو کر تماشا لڑائی کا دیکھنا یہ نامہ تیلا سحر کا لیکر بارگاہ
حیرت مین آیا حیرت وغیرہ ہوشیار ہوکر بیٹھی تھی روئین تن بھی اُسی جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ تیلا نامہ
لیے آیا ملکہ نے پڑھکر جواب لکھ دیا کہ آپ کے فرمان کے بموجب عمل کیا جائیگا تیلا تو اُسطرف گیا وہان
چالاک بن عمرو جو اپنی بارگاہ مین گیا جملہ ماجرا اپنی عیاری کا بیان کیا کہ اسطرح مین سب کام
کر چکا تھا کہ تمنے روئین تن کو چھوڑ دیا مہرخ نے کہا واقعی ہمسے غلطی تو ہوئی اُسنے کہا کہ خیر ایک سال
کے تین سو ساٹھ دن ہین ایکی سہی یہ کہکر شریک بزم ہوا اور مصروف عشرت ہوا لشکر دونین تو تیاری
آلات حرب ہو رہی تھی ہی حیرت نے اپنی سپاہ کی آراستگی کے لئے طبل جنگ اور نفیر سحر کو بجوایا پھر
تو یہ حال ہوا کہ نارنج ترنج اچھلنے لگے لونگ الائچی جلنے لگی گوگل گھی کی چراہند آنے لگی اُردنبے
ماش کے دانے پھکنے لگے پردار جانور سحر کے اُڑنے لگے ابر رنگ برنگ کے آسمان پر آنے لگے
آتش سحر کا دھوان بلند ہوا نشان بان کھل گئے ترسول نبسول صاف وصیقل ہوئے نشانون
مین سے آواز تڑاتے کی آنے لگی طائر سحر نکل نکل کر جانب فلک گئے کڑاہیان چڑھ گئین ایکطرف
تلوار کے دھنی منچلے اپنا ہنر سپہ گری دکھانے لگے تلوار کے ہاتھ نکالنے تیر تودون پر لگانے لگے
ہر ایک کا قول تھا کہ جب دشمنون پر تیر برسائینگے کمانون کو ابر بہاری بنائینگے خنجر جانستان
جامۂ ہستی کے لئے مقراض بنے تھے سوائے قطع و برید کے اور کچھ نہ جانتے تھے برچھیت
ہر مرتبہ نیزے تانتے تھے کہ یہ سنان ہی اور سینۂ عدو ہی اب تو فتح یا اجل ہمسے دو بدو ہی ہر طرف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہی شورش اور ہنگامہ برپا تھا اس رزمگاہ کا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

زتیر و بے آسودگی اسپ و مرد
ستارہ ز نوک سنان روشن است
بیاراست امیرہ و میمنہ
زمین آمد از نعل اسپان بجوش

میندیشد از روزگار نبرد
سیہ شد ہمہ دست از گرد سُم
سپاہی ہمہ یکدل و یک تنہ
سپہ را بیاراست و خود بر نشست

تو گفتی جہان یکسر از جوشن است
برآمد خروشیدن گاو دم
بزد طبل روئین و پر شد خروش
یکے گرز زیر خارش دیبا بدست

شب بھر یہی ہنگامہ رہا جب چشمۂ ظلمت سے سکندر فروغ افزاے دہر باہر آیا اور جہان ظلماتی مثل روے سفید دکھائی دیا کہ نظم

چو پنہان شد آن چادر آبنوس
ہر لشکر ہمہ شاد دل خندہ لب

بگوش آمد از دور بانگ خروس
تبیرہ برآمد ز ہر دو سراے

چو از خنجر روز بگریخت شب
بدان رزم خورشید بد رہنماے

دم سحر ایک جانب سے روئین تن ببر سوار اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر بڑے کروفر سے وارد میدان مصاف ہوا دوسری جانب سے حیرت نابکار تخت شاہی پر سوار ہو کر فوج اپنے ساتھ لیکے نہایت احتشام سے گھنٹے اور گھڑیال بجواتی رسال وگوگل کے شعلے اڑاتی داخل رزمگاہ ہوئی اسطرف سے مہرخ نامور معمار قدرت کو ہمراہ لیکر چلی پھر تو بہار و مخمور و لرزان و زلزلہ وغیرہ بڑے آن وبان سے سمت جنگگاہ چلین بشورش بحر مواج سپاہ سے کشتی دہر کو تلاطم ہوا سفینۂ حیات انسانی ڈگمگانے لگا یہ ماجرا تھا کہ ابیات

ز دیباے زربفت چینی قبا
یاقوت پیدا نہ زرین کمر
سیمش یکے ہندوے تیغ بود
چو مہرخ شہنشاہ با گرز و تاج

چو معمار پیش اندرش رہنماے
نشست از بر ابلق مشک دم
نہ در زخم چون آتش میغ بود
ہمان زخم گوپال و باران تیر

ہمہ غرق در آہن و سیم و زر
جہندہ سرافراز در وگینہ سم
بدیدہ آمدش خط بر گوہر تاج
خروش یلان بردہ دو دل دلیر

اس حشمت و شوکت سے یہ لشکر بھی وارد میدان جدال و قتال ہوا ہی بہادر آپس مین باتین کرتے تھے بسان گل شگفتہ تھے معمار کہتا تھا کہ ای ملکہ مہرخ بہت اچھا ہوا کہ طبل جنگ بجا اب مین طرز جنگ تو دیکھون جو کچھ ہونا ہوگا وہ ہوئیگا مہرخ نے کہا آج آپ ہمارے لڑنے کا تماشا دیکھیے اُسنے کہا مجھے طرز معلوم دیتا تھا کہ آج کی لڑائی جنگ مغلوبہ کی ہوگی مہرخ نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہاں ہر جبہ باد ابا دادھر تو یہ تذکرہ ہی کہ یکایک لشکرون مین ڈبرو بجا طبل و بوق گرگرطاے علمون کے پھریرے کھُلے صفین جمنے لگین صورت نگار مصوّر شہاب جادو ابریق گیسو سے بن شہاب طوفان ببر افگن شکوہ زرین قبا وغیرہ سرداردن کے تخت واڈ در پر ٹھکر استادہ ہوے نقیب چاؤش للکارے لڑنے والون کو پکارے کہ ہان ای بہادران روز گا نام کر جانا مگر قدم نہ ہٹانا سپاہ تو ترتیب صفوف جدال ہونے لگی مگر طلسم نور افشان مین بران موجود رہی کوہ زحشان پر سحر کرنے نہ گئی تھی کہ کوکب نے بزور سحر بیضۂ عقاب مین دیکھکر حال معمار بران سے بیان کیا کہ اسطرح مین خواجہ کو لیکر گیا تھا خواجہ تو زنجیر سحر بیابان گلریز مین پھاندگئے مین ناچار پھر آیا لیکن خواجہ کوہ عقیق مین معلوم ہوتا ہی کہ جہاندار نے بھیجدیا تھا کہ اب وہ لشکر مہرخ مین ہین اور حیرت نے طبل جنگ بجوایا ہی رو ئین تن ببر سوار لڑنے آیا ہی یہ معرکہ بھی قابل دید ہی بران نے سب حال سُنکر کہا باجان اگر فرمائین تو مین بھی اس معرکہ کو فی الحال دیکھتی جاؤن کہ ابھی تو کوہ زحشان کی طرف جانے کو مجھے منع فرماتے ہین کوکب نے کہا کیا مضائقہ ہی لیکن ابھی تم پوشیدہ طور پر اپنی فوج ذاتی لیکر جاؤ اور حاکمان دربند کو نہ لڑواؤ بلکہ تم بھی جاؤ تو اپنے لشکر کو لڑواؤ تم نہ لڑو اُسنے عرض کیا کہ ایسا ہی ہوگا یہ کہکر قلعہ کوکبیہ سے اپنے مقام پر آئی قلعہ ہفت زنگ مین ٹھہر کر تمام اپنی انیسون جلیسون کو طلب فرمایا اور حکم دیا کہ تیاری کر کے جانب لشکر مہرخ چلو یہ حکم سُنتے ہی ملکہ ہماے جادو نے حکم تیاری لشکر دیا پانچ لاکھ ساحرونکا لشکر تیار ہوا مجلس جادو بھی تیار ہوئی اور کہا مین سب سے پہلے مہرخ پاس جاتی ہون یہ کہکر مع کئی سو کنیزان زرین پوش کے تخت پر بیٹھکر چلی بران بھی سوار ہوئی آفتاب تابان تخت پر چمکنے لگا باجے طرح طرح کے بجے ڈنکے پر چوب پڑی ساحران نامی یا روبعاو قرقرسہ ہنس آتشین غیل دمان سحر پر سوار ہو کر روانہ ہوے زمانہ مین ہلچل پڑ گئی دُنیا نے کہا کہ مین بیچاری ضعیفہ کچلی جاتی ہون فلک تھرایا کہ دیکھیے کیا آفت کا سامنا ہوتا ہی اس لشکر کا کروفر کیا لکھا جاے یہ حال تھا کہ ابیات

غروش آمد زدشت و آواز گو ہمہ یکسرہ ترک برسر نہید	کہ ای جنگ سازان وگردان نو چو ہرکس کہ اور اکمانست و تیر	ہمہ تیر و شمشیر و خنجر نہید کمان را بزہ برنہید نا گزیر

خروشے بر آمد ز اسلامیان
نشستند گردان پرخاشجے
پس پشت شان زندہ پیلان مست

ببستند خون ریختن را میان
سپہ بود چون کوہ آہن روان
ہمہ کوفتند آن سپہ را بدست

یکے تخت زرین نہادہ برے
ہمہ سر برافراز گرد و چالاک جان

اس کروفر سے یہ لشکر ادھر سے
چلا اور اسطرف بعد صفوف آرائی جدال و قتال جنگ آغاز ہوئی رویین تن ببر سوار اپنا شیر
اُڑا کر لشکر مہرخ پر آ پڑا پیچھے اسکے فوج شقاوت شعار اسکی لینا لینا کہکر چلی اُسوقت ادھر سے بھی حملہ
ہوا تلوار برق کردار سحر کی چلنے لگی نارنج ترنج گچھے سوئیون کے ماش کے دانے کی بوچھار ہوئی چھُری
چلنے لگی ساحرون کے جسم مین آگ لگی بہادرون نے باہم ایک کی دوسرے نے کمر تھام لی اور
کٹاریان کھینچ لین قراولیان چلنے لگین سینہ گلنار ہوئے دلاور مرگ سے ہمکنار ہوئے مہرخ
بھی شمشیر سحر سے لڑنے لگی ایک طرف سے مصوّر نے جو تیر مارا سو اسکے سینہ کو توڑ کر نکلگیا
گیسوے بن شہاب نے جو گولا مارا تخت کو مہرخ کے توڑ گیا مہرخ تخت پر سے اُڑ گئی اور پھر
لپک کر نارنج مارا کہ گیسوے بن شہاب کی ران کو زخمی کر دیا شہاب جادو
نے گولا مہرخ سحر چشم کے مارا کہ اُسکا بایان شانہ زخمی ہوا البور جادو نے تلوار ماری کہ شہاب جادو
کا بایان ہاتھ زخمی ہوا اب مہرخ کا تخت پیچھے ہٹا ماش کے دانے سحر کرکے آسمان پر مارے ایک تڑاقا
ہوا ابر گھر آیا سلین گرنے لگین ساٹھ ستر ہزار ساحر غارت ہوگیا ایک سل ابریق کوہ شگاف پر
بھی گری ابریق غرق زمین ہوگیا سل بھی زمین مین چلی زمین سخت ہونے لگی ابریق تڑپ کر
باہر نکلا اُسوقت معمار نے ایک تیر مارا کہ ابریق کی ران کو وہ توڑ گیا پھر توسر مایہ برف اندلاز
نے ماش کا چھرا مارا کہ جسکے لگا پار نکلگیا رعد جادو اور برق جادو بھی کار نمایان کر رہے تھے
رعد چیخین مارتا تھا اور برق تڑپکر گر رہی تھی رویین تن ببر سوار کا کئی ہزار ساحر مار گیا مہرخ
نے دوسرا گولا جو مارا ابریق کا شانہ ٹوٹ گیا لشکر حیرت لپست پا ہونے لگا حیرت علیحدہ
ایک ٹیکرے پر کھڑی ہوئی صرف دید تماشاے جنگ تھی اُسنے دیکھا کہ لڑائی بگڑتی ہے پس
دریاے خون روان کی طرف اُسنے اشارہ کرکے چھڑی اُسکے ہاتھ مین سحر کی تھی زمین پر دہ
ماری کہ زمین کو زلزلہ آیا دریاے خون روان جوش کھاکے کوس بھر آگے بڑھ آیا اُسوقت
حیرت نے موتیون کا مالا گلے سے توڑ کر دریا کی طرف پھینکا کہ دریا سے تیس چالیس ہزار مچھلی

بشکل خنجر تڑپ کے باہر نکلی اور منہ گاڑ کر جو چلی ساٹھ ستر ہزار آدمی مارا گیا یہ حال دیکھکر معمار قدرت نے بیضہ نکالکر سحر پڑھکر زمین پر مارا ادھر حیرت نے کہا ایکی ضرب مین ان کو سبکو غارت کر دونگی اور پھر کنگن ہاتھ سے اُتار کر مارا کہ سوا لاکھ مچھلی اُسکی نکلی مگر بیابان گلرنیر کا وہ بیضہ تحفہ ہی جو معمار نے زمین پر مارا تھا اُسکے زمین پر گرنے سے غبار زمین سے اُڑا اور دیوار سحر بنکر تیار ہوئی وہ سوا لاکھ مچھلی جو بڑھی ہوئی چلی آتی تھی اُسنے آکر دیوار مین ٹکر ماری سبکا سر پھٹ گیا مگر دیوار کو بھی زلزلہ آیا اور ڈھی گئی اور مصور نے اس اُلجھاوے مین معمار کو دیکھکر ایک نارنج مارا کہ سر پر اُسکے آکر لگا یہ ساحر زبردست نہوتا تو سر پھٹ کر ہلاک ہو جاتا لیکن یہ زخمی ہوا مرنے سے بچگیا فوج مہرخ کی پھر پسپا ہونے لگی اور پیچھے ہٹی مورچہ چھوڑا حیرت نے چاہا کہ بڑھکر بارگاہ مہرخ پر جا پڑے اُسوقت ابر نارنجی آسمان پر پیدا ہوا اور طاؤس زرین بال اُسمین سے نکلا اُس طاؤس پر ملکہ مجلس جادو جو سب سے آگے چلی تھی سوار تھی اُسکے آنے سے تقویت ہوئی فوج مہرخ رُکی اور ہلال سحر افگن نے بڑھکر سحر کیا کہ دس بارہ ہزار ہلال جو گرے پندرہ ہزار فوج حیرت سے ساحر کام آئے سبکے سر قلم ہو گئے مجلس نے یہ حال دیکھکر طاؤس کو ٹھوکر ماری اور تلوار سحر کی کھینچکر جا پڑی جسکو تلوار ماری دو ٹکڑے کیا مصور نے اسوقت للکارا کہ اری او چھوکری کیا کرتی ہی اور دوڑ کر تلوار ماری مجلس نے خالی دیکر تیر مارا کہ مصور کی انگلیان توڑ کر نکل گیا اتبو یہ حال ہی کہ دونون طرف سے لوگ زخمی ہین مردہ پر مردہ گرا ہی کوئی سسکتا ہی کوئی جان بلب ہی کسی کا سینہ زخمی ہی کوئی ہاتھ کٹائے چلا آتا ہی کوئی بھاگا جاتا ہی کوئی کسی کے سینہ پر سوار ہی کوئی مقتول ہی کوئی قاتل ہی عجیب طرح کی ہلچل ہی اسی ہنگامۂ آفت خیز و جانکاہ مین یکایک عمرو بن امیہ ضمری نے لشکر سے نکلکر ایک مقام بلند پر جا کر دعا کی کہ ای خلاق مہر و ماہ آفرینندۂ زمین و آسمان اس لشکر کفاران روسیاہ پر تو مجکو فتح عنایت فرما کہ ابیات

همی خواند بر کردگار آفرین — که چرخ آفرید و زمان و زمین — برآرندهٔ هور و کیوان و ماه

نشانندهٔ شاه بر پیشگاه — هر آنکس که او راه یزدان گزید — سر از ناسپاسی نباید کشید

ای کریم کارساز وقت یاری ہی مددگاری ہی یہ دعا اُسکی درگاہ خدا مین قبول ہوئی عمرو نے دیکھا کہ آسمان پر نوبت و نقارے بجے بجلیان ہزار در ہزار چمکنے لگین دل دہر مین آگ لگائی تھین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ابر رنگ برنگ کے اُڑتے ہوئے نظر آئے عمرو نے دوڑ کر مہرخ سے کہا کہ ای ملکہ دیکھنا یہ کیا سامان ہی مہرخ نے کہا بڑا غضب ہوا ادھر سے تو آفت حیرت کر رہی تھی اسطرف سے افراسیاب خانہ خراب آیا اب ہمارا ٹھکانا نہ لگے گا خدا بتعالے اس موذی کی شر سے بچائے یہ کہہ رہی تھی ہی کہ ملکہ ہائے ابر مین سے غول جانورون کے نکلے اور لہرا کر پھر ابر ہی مین غائب ہوگئے مہرخ نے کہا واہ وا کیا ابر ہین اور کیا جانور ہین اور اُن جانورون نے ملکہ ہمائے تاجدار سپہ سالار لشکر بران سے کہا کہ ای ملکہ یہان تو لڑائی ہو رہی ہے ہزار ہا مردہ پڑا ہی ہمائے تاجدار نے کہا کہ ای ملکہ خورشید جادو دیکھنا کہ اس جنگ کا کیا ڈھنگ ہی خورشید اپنا تخت بڑھا کر چلی تخت اُسکا لبسان آفتاب چمکتا تھا غرض اُسنے آکر جو دیکھا تو لشکر مہرخ کو مغلوب پایا اور ادھر لشکریان مہرخ نے دیکھا کہ ایک نورانی ابر بڑھکر آیا اسمین سے بجلی چمک گئی سب کی آنکھین جھپک گئی پھر ابر وہ پھر گیا خورشید نے پلٹ کر ہما سے سب حال کہا ہما نے سامنے ملکہ بران کے آکر دست بستہ عرض کیا وارثی مہرخ پسپا ہوا چاہتی ہی بران نے فوراً اپنی ہمشیرہ ایک ایک پتلی اپنے جوڑے سے نکالی اور اپنے مقام پر اُسکو بٹھا کر آپ غائب ہوگئی اب لشکر ملکہ بران ظاہر ہوا ہزار ہا علمون نے جلوہ دکھایا ڈہرونا قوس نے گنبد چرخ کو دہلایا پھر لاکھون سوار مرکبہائے پرند پر سوار لباس زرین سے آراستہ و پیراستہ اُڑتے ہوئے نظر آئے اور ہزارون ساحر ہنس و فیل و باز وغیرہ پر سوار نیرنگی سحر کی دکھاتے دکھائی دیے کہ آگ پانی پتھر وغیرہ برساتے تھے ایک طرف سے لاکھون بہادران دوران ہتیارون سے مسلح و مکمل جانبازی کرنے پر آمادہ دکھائی دیے شان و شوکت پہ اُس لشکر کے لشکر انجم ترک فلک ہزار جان سے نثار تھا جسکا مریخ الیسا ترک خنجر گزار و غربان بردار تھا جادوگرنیان جوان جوان ہنس و طاؤس زرین بال پر سوار جسمین مہ پارہ ہر ایک گلبدن رشک صد بہار چمن تھی گات ہر ایک کی پُر از جوبن تھی لباس رنگین ہر ایک کے زیب تن اور راج کانون مین پڑے ہوئے سمرنین ہاتھون مین باندھے ہوئے نارنج ترنج اچھالتی ہوئی آئین شورش قلزم فوج سے لشکر عدو کا سفینۂ حیات ڈگمگانے لگا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

جو قید شہر و برآمد خروش
شدہ دشت یکسر پُر از جنگ و جوش
زبس جوشن و خود و چینی سپر

زبس نیزہ و گرز و چاچی تبر
سپاہی طلسم آمدہ ہم چو آب
کہ از گرد پیدا نہ بد آفتاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر ابر عدو چون صفے کشید | ہوا نیلگون شد زمین ناپدید
مہرخ یہ سامان دیکھکر گھبرا رہی تھی
کہ ایک ابر سُرخ پیدا ہوا اور اُسمین سے ایک دریچی ظاہر ہوئی دریچی مین چہرہ پریزاد کا دکھائی دیا
سب کے خیال مین ابتکہ یہی ہی کہ افراسیاب آیا ہی عمرو نے مہرخ سے ہنسکر کہا کہ ای ملکہ ہمتو
افراسیاب کا دین اختیار کر لینگے تم کیا کرو گی مہرخ نے کہا بھیا تمکو اسوقت بھی ہنسی سوجھی ہی مین
لڑون گی اور کیا کرونگی اِدھر برّان نقلی نے فرمایا کہ ای ملکہ قہر نگاہ جادو ای ملکہ مہر شرر جادو
وافق جادو کیا وقت ہم آ کے پہونچے اچھا پھر اب دیر کیا ہی یہ کہنا تھا کہ وہ نور جو چھایا ہوا
تھا شعلہ کی طرح اُڑ گیا اور ابر شق ہوا ساٹھ ستر ہزار ہاتھی نشان کے پیدا ہوے پھریرے اُنکے
کھلے ہوے اُنپر نام کوکب روشنضمیر کا لکھا ہوا ایک سمت فوج بران کی شان و شوکت سے
ظاہر ہوئی آواز تڑاقے کی آئی اُسوقت ایک لڑی موتیون کی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی
دکھائی دی اور ایک پتلی بلورین سوا بالشت کی پیدا ہو کر پکاری کہ منم ملکہ برّان شمشیر زن وہ
پتلی اُس سے لڑنے کو تھی مگر جانب فلک چڑھ گئی ہر ایک کی عقل حیران تھی کہ یہ کیا نیا طلسم ہے
مہرخ کی فوج قوی دل ہو کر بھرجی توڑ کر لڑنے لگی اور مہر نگاہ نے نفیر سحر بجائی کہ ہان لشکر دشمن
کو مارلو نفیر کے بجتے ہی افق جادو ایک ناگن کالی بنکر اُڑی اور ہر طرف سے آوازین مہیب
آنے لگین چالیس ہزار پتلا سونے کا چار سمت سے تلوار لیے پیدا ہوا اُسوقت سب نے دیکھا کہ ملکہ
بران شمشیر زن ایک کرسی جواہر نگار پر بیٹھی ہوئی اُترتی چلی آتی ہی اور اُسنے آکر زمین پر قرار لیا
اُسوقت لشکر کے سوار اور ساحران وفا شعار حیرت کے لشکر پر جا پڑے اور چالیس ہزار پتلے
بھی حملہ آور ہوے پہلے ہی حملہ مین چالیس ہزار سر قلم ہوا اور بران نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے سحر
کیا کہ ہزار ہا پنجہ پیدا ہوا اُنکو حکم دیا کہ ای پنجہ ہاے سحر بحکم شہنشاہ زبانین ساحران مخالفین کی
کھینچ لو پنجہ جب ساحر سحر پڑھنے کو مُنھ کھولتے زبانین کھینچ لیتے ہزار ہا زبانین کھینچنے لگین فوج
حیرت پس پا ہونے لگی بران نقلی نے پھر ناریل مارا کہ آسمان پر ستارہ سا چمک گیا اور وہ
ستارہ مصوّر کے لشکر مین گرا ہزار ہا جادوگر ہلاک ہوا یعنی جلکر فی النار ہو گیا مصوّر جھنجلا کر
بڑھا تھا کہ صورت نگار نے روکا اور کہا دیکھتے نہین کہ چھچھوکری کوکب کی بگڑ کر آئی ہی الحاصل
کچھ دیر بھڑ کر تلوار چلی اور سحر کی مارا مار ہوئی ہزارون دہن بے زبان ہوے خواب عدم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین بھی برانے سے گئے ہر سمت تیرون کی بوچھار خنجر و شمشیر و ناریل و ترنج و ناریج کی مار تھی ایک کو ایک سہی نتا تھا بیٹا باپ کے باپ بیٹے کے سینے پر سوار تھا دشت خون کا ایک بحر زخار تھا روحون کا اُس محیط بے پایان سے اُترنا اور ملک عدم مین کشتی تیغ پر بیٹھکر جانا تھا دہان بھی کمان ٹھکانا جہنم مین جانیکا بہاتا تھا صدا ے داہ دہ و زہ زہ بلند تھی جان قالب مین ہزوی روح کی پرگزند تھی آفت برستی تھی امان ملنے کو جان ترستی تھی کہ نظم

سپہبد چو آتش برانگیخت اسپ	بیامد بگردار آذر گشسپ	چو لشکر ساحران را برد
بہ پیش سپہ در نماند ایچ گرد	فراوان ز لشکرش غلتان بکشت	ازان کار شد خیرت ازان در شگفت
بفرمود تا تیر باران کنند	ہوا چون تگرگ بہاران کنند	برآمد وہ وازہ زہر دو سوے
ز گردان جنگی پرخاش جو	کمانے نہ بالیست کردن بزہ	نہ کہ ماند اید ز ساحر و مہ
ز بیداد و ترنج افراسیاب	کسے را نہ بُد جاے آرام و خواب	جب ہزارہا ساحران نابکار

واصل دار البوار ہونے لگے تیلے سحر کے رومین تن ببر سوار کے لپٹ گئے ہر چند وہ تڑپا مگر نہ چھوٹ سکا اُسکو باندھکر لشکر بران نقلی مین لے آئے اُسنے حکم دیا کہ سر اُسکا پتھرون سے کچل ڈالو بعد سوال مطیع الاسلام ہونے کے اُسکا سر کچل ڈالا صداے مہیب اُسکے مرنے کی بلند ہوئی اور فوج نے اُسکی شکست کھائی اُسوقت تو حیرت بھی تاب مقاومت نہ لاسکی آخر طبل آسائش بجواکر پھری مہرخ نے شادیانے بجواے اور لشکریون کو ہمراہ لیکر پھری کارپردازون نے لاشین مقتولون کی اُٹھوائین زخمیون کو ڈولیون مین ڈالکر بستر پہ لاے ٹانکے زخمون مین لگا ے فوج نے کمر کھولی آسودہ ہوئی مہرخ مع خواجہ و معمار بارگاہ مین آکر بیٹھی بران نقلی تو غائب ہو گئی ملکہ بران اصلی ظاہر ہو کر حکم فرما ہوئی کہ لشکر مہرخ سے ہٹکر بارگاہ ہماری برپا ہو چنانچہ بارگاہ زر بفتی اُسکے لئے آراستہ ہوئی ملکہ مہرخ نے لاکھون روپیہ اور جواہر عمدہ اور بیش بہا خیرات کے لیئے ملکہ بران پری ملکہ مذکور کے پاس بھیجا ملکہ نے وہ سب غریب و غربا کو تقسیم فرمایا پھر خواجہ کو بُلوا کر قسم خداے پاک کی دی کہ میری دعوت کا ابھی سامان نہ کرنا اسلیئے کہ مین جب بل پر پزادان توڑونگی اور اس لشکر مین تمھارے مہمان ہونگی اُسوقت دعوت بھی قبول کرونگی یہ فرماکر حکم دیا کہ دور جام بادۂ ارغوانی شروع ہو ناچ سامنے ہونے لگا یہان مہرخ نے بھی حکم ترتیب مجلس عیش دیا پھر تو یہ حال تھا کہ ایاغ

بزم

بہ بستند آذین شہر و براہ
زمین بود دیگر چو پرّ تدرو
زالوان ہمی کودک و مرد و زن
ز مشک و ز عنبر ہمی بیختند
ہمی بال اسپان پر از مشک و می
نبد بر زمین جاے آرام و خواب

درم ریختند از بر وخت شاہ | آموے و دراہ بیابان مرد
چنین تا بہ کوہ عقیق آن رسید | تو گفتی زمین آسمان را ندید
براہ بت چین شدند انجمن | ز بالا بدیشان درم ریختند
برآمیختہ طشتہاے خلوق | جہان پر شد از نالۂ کو چنگ و بوق
شکر با درم ریختہ زیر پی | ز بس نالہ نے و چنگ و رباب

ہر طرف یہی سامان عیش و نشاط تھا جلسہ انبساط تھا خواجہ کو مہرخ اور سب سرداروں نے بہت کچھ دیا تھا خواجہ بران پاس آکر جلوہ گر ہوے تھے باتین ہوتی تھین یہ تو اس حال مین ہین لیکن حیرت بدسیرت ذلیل و رسوا نالان و گریان جب اپنی بارگاہ مین داخل ہوئی مصور و صورت نگار وغیرہ بھی آگئے اور سب کے سب سر جھکا کر شرمندہ و غمگین بیٹھے اُسوقت ابریق وزیر بھی آیا اور اُسنے دیکھا کہ یہان سامان رنج و غم برپا ہی بدلے شراب کے سب خون جگر پیتے ہین دل ایسے جلے ہین کہ وہی کباب بنگئے ہین عوض عشرت نالۂ جانکاہ بلند ہی ہر ایک بیقرار مستمند ہی ابریق ملکہ کے گرد پھرنے لگا اور عرض رسا ہوا کہ اے ملکۂ دوران ساحری تمکو کبھی رنجیدہ نکرین اسدرجہ کیون آزردہ خاطر ہو یہ مقدمہ لڑائی کا ہی ورنہ تم کچھ کم ہو یا شہنشاہ کسی بات مین عاجز ہین تم تو وہ ہو کہ بران ایسی چھوکریان ہزارون بنا کے چھوڑدو حیرت نے کہا مجکو خوف کسی شخص کا نہین ہی سلامتی رہے ہمارے شہنشاہ افراسیاب کی وہی ہر مرتبہ مجکو ذلیل کراتے ہین اور اُنھونے رحم کرکے ان شعرا مون کو یہ رتبہ دیدیا ہی ورنہ یہ چھوکری بران تو کیا تھی وہ جو اُسکا باپ کوکب روشن ضمیر ہی پہلے وہ تو میرا سامنا کرلے ابریق نے کہا پھر اس غلام کی خاطر سے ایک جام شراب کا پیجئے ناچ کا حکم دیجئے تاکہ دشمن کے بھی دانت کھٹے ہوجائین اور وہ یہ سمجھے کہ اس لڑائی کے شکست کا کچھ رنج و غم ملازمان شہنشاہ کو نہین ملکہ نے کہا اے ابریق ان ذلتون کے اُٹھانے سے اب تو جیتا رہنا بھی گوارا نہین شراب کیسی اور کباب کہان کا اور اگر جیتے ہین تو سب ہی کچھ کرینگے کھائینگے پئینگے ابریق یہ سُنکر دوڑا کہ مین میخانہ آراستہ کرلاؤن اُسوقت ابر زنگاری رو دے ہوا پر پیدا ہوا اور گھنٹے ناقوس بجتے سُنائی دیئے ہواے سرد چلی طائران سحر یا شہنشاہ افراسیاب جادو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یا شہنشاہ افراسیاب جادو پکارنے لگے ہر ایک ساحر نے کہا کہ یہ آمد شہنشاہ ساحران کی معلوم ہوتی ہی اس اثنا مین ابر شق ہوا اور اُسمین سے تخت زمرد نگار نکلا جسپر افراسیاب سوار تھا سر پہ اُسکے تاج گوہر نگار تھا ستره سونا زمین پر نیرا دان طلسم چکی زمرد و یاقوتکی آگے پھراتی تھین ابر جو سر پہ سایہ افگن تھا اسمین بجلی چمکتی ہوئی کہ روپہلی گوٹا اوڑے ڈوپٹے مین جیسے کسی معشوقہ کے لگی ہوئی ابر سے مقیس جھڑتا ہوا سامنے بادشاہ کے تخت روان پر ناچ ہوتا ہوا اور بادشاہ کے ہاتھ مین ایک گیند سبز زمرد رنگ مگر گھانس کا بنا ہوا تھا کہ اُسکو دمبدم شاہ سونگھتا اور اُچھالتا جاتا تھا غرض جب سواری قریب آئی ساحر سجدے مین گرے بعض ہاتھ باندھکر کھڑے ہوئے حیرت بہر استقبال اُٹھی تخت شاہی زمین پر اُترا ہر ایک کا مجرا و سلام بادشاہ نے لیا اور تخت پر بادشاہ جلوہ گستر ہوا حیرت کو رنجیدہ دیکھکر گلے سے لگایا زبان کو بنا بر تسکین و دلداری کھولا حیرت و مصور وغیرہ نے سب حال رو رو کر روبروے بادشاہ بیان کیا بادشاہ نے کہا مین سُن چکا ہون کہ اُس چھوکری بران نے آکر بڑی بے ادبی تمھارے ساتھ ای ملکہ کی ہی چنانچہ قسم ہی سامری و جمشید کی ابکی وہ سحر کرونگا کہ آپ سے آپ بران تمھارے پاس آکر حاضر ہو اور اپنا گلا اپنے ہاتھ سے کاٹ ڈالے ساحرون نے کہا بیشک آپ ایسے ہی ساحر ہین اور ہر ایک تعریف و ثنا کرنے لگا پس بادشاہ نے وہی گیند جو ہاتھ مین تھا حیرت کو دیا اور فرمایا جو کچھ مین کہہ جاؤن وہی کرنا خبردار ای ملکہ تامل کو راہ نہ دینا وہ یہ ہی کہ جسوقت یہان آئے فوراً قتل کرنا یہ کہکر مشغول مئیخواری ہوا بعد کچھ عرصہ کے کہا کہ مین تو اب جاتا ہون تم اس گیند کو حکم دینا کہ ای گیند بحکم شاہ افراسیاب بران کو پکڑ لا یہ گیند حکم کرتے ہی جائیگا اور پھانسی بنکر اُسکے گلے مین پڑیگا اور کھینچ لائیگا ملکہ نے وہ گیند شاہ سے لیکر بہت احتیاط سے رکھا اور فکر گرفتاری بّران مین مشغول ہوئی لیکن صرصر شمشیر زن عیارہ پہلے ہی سے اس فکر مین تھی کہ اگر ہو سکے تو برّان کو پکڑ لیجاؤن اور اسی فکر مین صورت اپنی مثل ساحران مطیع الاسلام کے بنائی لشکر مہرخ مین پھر رہی تھی یہان سے تحفہ و تحائف برّان کے لئے جاتے تھے اور ہزارون ساحر و ساحرہ اُدھر سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر آتی جاتی تھین صرصر نے انہین سے ایک ساحرہ کو تجویز کیا کہ وہ کنیز ملکہ بران کی تھی پس یہ اُسکے پاس گئی اور جھک کر اُسکو سلام کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسنے کہا کہ اے بی تم کون ہو اُسنے کہا مین ملکہ لرزان پاس ملازم تھی کل مجھسے یہ خطا ہوگئی کہ بارہ دینے مین پلنگ کے اونگھ گئی مجکو موقوف کر دیا بس مین تمھارے پاس اس لیئے آئی ہون کہ مجھے ملکہ کے پاس لیچلو اور اپنی سرکار مین نوکر رکھادو اُس کنیز نے کہا کہ مجکو اسقدر رسوخ نہین ہی کہ کسی کی سفارش کرون صرصر نے کہا اچھا ذرا میری ایک بات علیحدہ آکر سُن لیجیئے پھر میری قسمت مین جو کچھ ہوگا وہ ہو رہیگا کنیز بیچاری سادہ مزاج وہ اسکے کہنے سے ایک مقام تنہا مین آئی اُسنے باتین کرتے کرتے حباب بیہوشی مار کر اُسکو بیہوش کر دیا اور اُسکا پیرہن اُتار کر اسکو تو کسی درخت پر چڑھکر باندھ دیا اور رنگ روغن عیاری لگا کر اپنی شکل اُسی کی ایسی بنائی وہ کنیز ملکہ حیران اُسی شہزادی کی بھی اسوجہ سے نہایت خوبصورت تھی صرصر نے اُس پر اور زیادہ ایجاد کیا کہ بناوٹ سے کام لیا ایسی شکل زیبا اپنی بنائی کہ جو کوئی دیکھے دل و جان اپنا اُسپر نثار کرے ہزار جان سے عاشق ہوکر اُسی کو پیار کرے گیسوے رسا سر بسر آفت جان دام بلا برا عشاقان تھے یہ سلسلہ جور و جفا تھا دام الفت مین اُنھین کے پھنسا ہوا نہین چھوٹتا تھا بالون مین موتی پروے ہوے گویا شب تار مین اختر چمک کر نکلے یا شب گیسو متبسم ہوئی ملکہ سنبل گلشن حسن پر شبنم پڑی ہو جبین نور آگین مطلع مہر عشقونون سے ٹپکتا ہوا قمر دیکھ خورشید فلک جسکے سامنے کو ز فرط خجالت سے زرد رُخ شعلہ طور شمع رخ کے سامنے ضیاے حسن رخسار پری و حور کا فور آنکھون پر نرگس شہلا بیمار یا دام اُسی کے دام محبت مین گرفتار جام سے جام زہر ہلاہل سے دونون ساغر چشم سرشاران ساغر خون کے شربت دیدار کا جو مزا چکھے جام عمر اپنا لبریز کرے تیر مژگان کے ہونسے یہ ظاہر کہ شہسواران توسن عشق نے آہوون کو برچھون مین گھیرا ہی ترچھی نظر ڈالنے سے یہ ثابت کہ ہرن نے چوکڑی بھرنے کو رُخ پھیرا ہی ابروے خمدار تو گویا قدرتی حسن کی تلوار یا ماہ نو چرخ حسن پر اُٹھا ہوا تھا یا وہ کمان کہ جسکا تیر دلدوز جگر عشاق کے پار کہانتک وصف اُسکا بیان ہو یہ حُسن و جمال کا نقشہ تھا مسدس

عارض صاف ہین شمس و قمر ہین دونون
دو ہین سمجھین کہ ادھر اور اُدھر ہین دونون
حسن کا ہی یہ اشارہ طرف شمس و قمر
ایسی گیند ہی سے میدان سے چوگان آے

صاف آئینہ سے بھی پیش نظر ہین دونون
سینہ دیکھین کہ کرین اُسکے گریبان پہ نظر
مین بھی حاضر ہون تمھین فخر کا دعوی ہی اگر

رنگ مین لعل صفائی مین گہر ہین دونون
اور اُبھار اُسپہ ہی پستان کا غضب ہی شر
دیتا چند فلک سے کسی عنوان آئے

الحاصل از سر تا پا تک سنگ سے دست اور آراستہ ہو کر لباس اول

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زیور پہنکر وہان سے اٹھلاتی ہوئی بارگاہ ملکہ بران مین آئی اور پس پشت ملکہ مذکور آکر رومال سر پر جھلنے لگی اس لئے کہ اُس کنیز سے حال اُسنے پوچھ لیا تھا کہ تم کسکی خدمتی ہو اُسنے کہا تھا کہ ملکہ بران کی چنانچہ اُسنے آکر ملکہ ہی کی خدمت اختیار کی یہان خواجہ کرسی پر بیٹھے تھے اور مہتر برق فرنگی بھی ایک جانب کو بیٹھا تھا لیکن دونون ناچ دیکھنے مین مشغول تھے کسی نے اُسکی جانب کچھ خیال نہ کیا اس عرصہ مین دن وہ تمام ہو چکا تھا وہ زمانہ آگیا تھا کہ بارگاہ فلک سے خسرو عالم آرا ے مہر برخاست کرکے خوابگاہ مغرب مین گیا تھا اور شمع زرستان کواکب کو جلوہ طراز و فروغ افزا خیمۂ دہر مین فراش قدرت نے فرمایا تھا کہ نظم

یکایک مہر نے عزم سفر سے
زمین پر رُخ کیا پیش نظر سے
نقاب روز نے چہرہ چھپایا
فلک کا عکس سے عارض آیا

شام کو ملکہ بران عالیشان اپنے یہان کا جلسہ موقوف فرما کے بارگاہ مہرخ مین گئی مہرخ نے بہت زر و گوہر اُسکے اوپر سے نثار کیا ہر سردار رخندہ پیشانی اس سے ملا اُسنے ہر ایک کو گلے سے لگایا پھر تخت پر بیٹھکر جلسہ عشرت کے تماشے مین مصروف ہوئی صرصر کنیز بنی ہوئی ساتھ آئی تھی اسیطرح پشت پر ملکہ کے آکر استادہ ہوئی جب رات زیادہ گئی بران نے بیٹھے بیٹھے انگڑائی لی اور خواجہ بھی اونگھنے لگے صرصر نے کان مین جھک کر کہا واری جب سے آپ لڑائی مار کر آئی ہین لمحہ بھر بھی آرام نہین فرمایا ہے مین قربان کہین ایسا نہو کہ دشمنون کا مزاج ناساز ہوجاے اب کچھ دیر آرام فرمایئے ملکہ نے فرمایا کہ پھر یہین سو رہون اُسنے عرض کیا کہ یہ بھی مکان آپ ہی کا ہے لیکن جو آرام کہ اپنے مقام پر ملتا ہے کہین اور جگہہ وہ چین نہین ملتا ہے حضور اپنی بارگاہ مین آرام فرمایئن تو بہت مناسب ہے بران نے کہا تو سچ کہتی ہے بس کچھ عرصہ کے بعد یہ اٹھی مہرخ نے عرض کیا کہ کہان تشریف لیجایئے گا اُسنے کہا اپنی بارگاہ مین اب مین ذرا جاکر سوؤن گی صبح کو خدا نے چاہا تو پھر ملاقات ہوگی اتفاق سے عمرو جو اونگھتا تھا تو اٹھکر چلا گیا مہرخ نے روکنا مناسب نجانا ملکہ اُٹھکر بارگاہ مین آئی یہان پلنگڑی جواہر نگار آراستہ تھی جلسہ تو برخاست تھا ہی یہ اُس پلنگ پر لیٹی جو لوگ کہ موجود تھے اُنکو بھی رخصت کر دیا صرصر نے اُسوقت عرض کیا کہ اے ملکہ دوران یہان عیاران افراسیاب کی پانچ ہین کہ وہ آکر ہر ایک کو پریشان کرتی ہین اُنسے خبرداری ضرور ہے بس اگر یہان مجمع رہیگا تو اُنکے ضرر پہونچانے کا اندیشہ ہے تخلیہ کر دیجئے تو بہتر ہے

سران

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بران نے کہا یہ بھی تو نے سچ کہا اچھا جتنی کنیزین ہین سب چلی جائین فقط دس یہان حاضر کرنے کو رہجائین بموجب حکم دس کنیزین کہ جو خیر خواہ اور قدیم تھین وہ دس رہگئین اور باقی سب چلی گئین اور باہر بھی پہرا ہوگیا کہ کوئی اندر نہ آنے پائے غرض یہ انتظام کرکے ملکہ آرام فرما ہوئی اور وہ دسون لونڈیان پنکھا جھلنے اور پانؤن دبانے مین مصروف ہوئین اُسوقت صرصر شمشیرزن نے ایک گلوری اپنے پاس سے نکالکر کھائی اور ایک ایک اُن کنیزون کو بھی دی اُنھون نے کہا نہین آپ کھائیے اُسنے کہا کھاؤ تکلف نہین کیا ہی موے ہرے پان کی بھی یہ حقیقت ہے کہ کوئی اُسپر گمان کرے کنیزون نے یہ سُنکر وہ گلوریان کھائین اور سب بیہوش ہوگئین صرصر حیران ملکہ بران کے گئی مگر اس خیال سے کہ یہ ایسی ویسی ساحرہ نہین ہی مالک طلسم ہی ایسا نہو کہ سحر مجھکو پکڑ لین اس خیال سے ہاتھ پانؤن اُسکے تھرانے لگے پھر سوچی کہ تیرا تو کام ہی یہ ہی اتنی محنت کرکے یہان پہونچی ہی ہرچہ بادا باد اپنا کام کر بس اُسنے غلاف ہٹا کر اپنے تئین پلنگ کے نیچے پہونچایا اور رنواڑ رخسارہ انور ملکہ کے پاس کی کاٹ کر کفچہ مین داروے بیہوشی رکھکر قریب بینی کفچہ لگایا اور آہستہ سے ڈ دیٹا ہٹا کر بیہوشی کو پھونکا کہ ملکہ بیہوش ہوگئی یہ تو پشتارہ باندھنے لگی لیکن عیار تو رات کو بھی کم سوتے ہین عمرو کچھ دیر آرام کرکے جو بارگاہ مین آیا بران کو اُسنے نپایا مہرخ سے پوچھا کہ ملکہ بران کہان ہین اُسنے کہا کہ وہ بیٹھی تھین اُنھون نے ایک انگڑائی لی کنیز جو اُنکے ساتھ تھی اُسنے کہا کہ واری دیر سے تم نے آرام نہین کیا چلکر آرام کرو چنانچہ اپنے خیمہ مین بہر آسائش و آرام گئی ہین عمرو نے کہا کہ وہ تو کہتی تھین کہ مین یہین شکور ہونگی اسمین کچھ فتور ہی یہ کہکر جلد اُٹھکر چلا اور بارگاہ بران کے دروازے پر آیا یہان دربانون نے منع کیا کہ ملکہ آرام کرتی ہین اور ممانعت کی ہی کہ کوئی آنے نپائے عمرو نے دلمین کہا اِنسے کون گفتگو کرے دیر ہوگی یہ سوچکر خیمہ کے پہلو کے سراپچہ چاک کرکے جو دیکھا تو صرصر بران کا پشتارہ باندھ چکی تھی بس اُسنے فوراً معجزہ سے صورت اپنی مثل صورت صبا رفتار کے بنائی اس عرصہ مین برق فرنگی بھی عقب خواجہ روانہ ہوا تھا وہ بھی قریب بارگاہ پہونچا لیکن عمرو صبا رفتار بنکر آیا اندر بارگاہ کے سراپچہ پھاڑ کر گیا اور پکارا کہ ہان ہان بی بی یہ پشتارہ لگا کر نکلنا مشکل ہوگا کیا کرتی ہو صرصر نے اسکی صورت دیکھکر بنگاہ اول پہچانا کہ یہ عمرو عیار ہی بس سمجھی کہ دروازے پر پہرا ہی تو

نکل نہ سکیگی سراپچہ فراکر نکلی یہ سوچکر پشتارہ تو پھینکدیا اور آپ سراپچہ فراگئی عمرو نے جالا کی کرکے باہر بارگاہ کے آکر کمند کے حلقے مارے اور پکارا کہ ای جان جہان کہان جاوگی کمند آکر صرصر کی گردن و کمر مین پڑی مگر وہ بھی عیارہ ہی دوسری جست اُسنے اسطرح کی کہ صاف بسان نگاہ حلقہ ہاے چشم کمند سے نکل گئی اور نیمچہ اُسنے بھی گھسیٹا عمرو نے جست کرکے پس پشت اُسکے اپنے تئین پہونچایا اور پھر کمند ماری کہ ایکی وہ اُلجھکر گرگئی کس لیے کہ اُسکو خوف بہت تھا لشکر پرایا عیار زبردست سے سامنا جست وخیز کرنے مین دست وپا اُسکے تھراتے تھے اب جو وہ گری عمرو نے اُسکو چاہا کہ اُٹھاکر اندر بارگاہ کے لیجاوُن صرصر کیساتھ کی طرح اور بھی عیارنیان رہتی ہین چنانچہ صبا رفتار برق کی شکل بنکر یہان آئی تھی اُسنے جو یہ کیفیت دیکھی دوڑکر قریب تر عمرو کے آئی اور کہا اُستاد لائیے اُستانی کو مجھے دیدیجیے آپ جاکر ملکہ بہران کی خبر لیجیے عمرو نے اُسکو برق سمجھ کر دیدیا وہ پشتارہ لیکر بسان برق جہندہ چلی اور کچھ دور جاکر پکاری کہ منم صبا رفتار یون لیجاتے ہین اور عیاری اسکو کہتے ہین عمرو نے اُسوقت تعاقب کرنا اُسکا مناسب نہ سمجھا اور پھر کر بارگاہ مین بہران کی گیا اور دربانون سے کہا کہ اچھا پہرا دیتے ہو اسوقت غضب کردیا تھا عیارہ ملکہ کو پکڑلے گئی ہوتی یہ کہکر اندر جاکر ملکہ کو پشتارہ سے کھولکر زندہ زنبیل کرلیا اور ایک کنیز روم کی نرگس نام زنبیل سے نکالی اور اُسکی صورت ملکہ بہران کی ایسی بنائی اور لباس عمدہ زیب قامت اُسکے فرماکر گہنا پہناکر پلنگ پر لٹادیا اور ہوشیار اُسکو کرکے کہا کہ دیکھ قدرت خداوند سامری کی تجکو ملکہ بہران شمشیرزن بنادیا خبردار جو کوئی تجھسے پوچھے تو کہنا مین ہون بہران شمشیرزن اور اگر تجھسے کوئی کہے کہ ہم تیرا سر کاٹ ڈالینگے ورنہ بتاکہ تو کون ہی تو بھی تو نہ بتانا کس لیے کہ اب تیرا بڑا مرتبہ مثل خداوند سامری ہونیوالا ہی بہران کو خداوند نے بلالیا ہی تو ہی بہران اب مقرر ہوئی ہی لاکھون کرورون روپیہ کی دولت تیرے قبضہ مین ہی شہزادیان طلسم نور افشان کی تیری مطیع اور فرمان بردار ہین اور ہم ہر وقت تیرے حامی و مددگار ہین وہ کنیز یہ باتین سُنکر نہایت خوشنود ہوئی اور بآرام تمام پلنگ پر لیٹی کنیزون کو عمرو نے بلوا کر حکم دیا کہ ملکہ آرام کرتی ہین پاؤن دباؤ وہ سب حسب ارشاد اطاعت مین مصروف ہوئین اور عمرو وہان سے پھر کر بارگاہ مہرخ مین آیا کسی سے اس احوال کو نہ کہا اس عرصہ مین وہ رات بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تمام ہوئی الغرض وہ وقت آیا کہ عیارۂ شب نے خزانہ اختران کو چرا کر گریز کی اور عمر عیار زرین رخسار مہر برای تجسس عرصہ افلاک مین قدم مزن تھا کہ ابیات

کہ جب اس شب نے اپنا منھ چھپایا
کہ جسمین کچھ سیاہی بھی ملی تھی

دم آغاز حسن صبح آیا
کہین پھیلے کہین سمٹے ابھر کر

وہ ہلکی ہلکی رنگت کی سفیدی
کہ جیسے گوشۂ دامان دلبر

ہنگام سحر وہ کنیز رومی بستر خواب سے اٹھی اور پکاری کہ ارے کوئی حاضر ہی کنیزین حاضر حاضر کہکر سامنے آئین کہا چوکی پر جاؤنگی انھون نے آفتابہ طلائی لیجا کر چوکی پر لگایا یہان سے فارغ ہو کر جب آئی لونڈیان آب گرم لیکر منھ دھلانے کھڑی ہوئین اُسنے ایک چلو پانی لیکر اسطرح چھینٹا منھ پر مارا کہ گریبان تک تر ہو گیا کنیزین چکرائین کہ آج ملکہ کو کیا ہو گیا ہے یہ منھ کیونکر دھوتی ہین اُسی فکر مین لونڈیان تھین کہ اُسنے جلد ایک کنیز کی کمر سے رومال کھینچ کر لیکری بے غوانی سے منھ پوچھا بران کا قاعدہ تھا کہ اشارہ کرتی تھی کنیزین پہلے ایکدست پاک دیتی تھین کہ اس سے منھ پاک کرکے پھر دوسرے رومال سے ہاتھ پونچھتی تھی کہ پانی کی تری نہ رہے غرض یہ منھ پونچھکر کرسی پر آبیٹھی ہمارے جادو مجلس جادو وغیرہ نے آکر مجرا کیا اور اختر نگاہ وقہر نگاہ بھی حاضر ہوئین اُسنے کسی کا بھی سلام نہ لیا تیوری چڑھائے نہایت کبر و غرور سے کرسی پر بیٹھی رہی اُسوقت سب جادوگرنیون نے کہ بہت معتمد اور ناظمہ دربند ہین قیافہ سے پہچانا کہ یہ ملکہ بران نہین ہی پس آپسمین کہا کہ کچھ ہی کیون ہو اس سے نام پوچھنا چاہئے غرض ہمارے جادو نے ہاتھ باندھکر کہا واری حضور کا اسم مبارک کیا ہی مجکو اسوقت یاد نہین رہا ہی اسوجہ سے پوچھتی ہون اس کنیز نے پہلے تو کچھ جواب نہ دیا جب اُسنے مکرر اور سہ کرر پوچھا تو اُسنے کہا کہ دہانکا تو نام یاد ہی مگر یہان کا یاد نہین رہا اسوجہ سے سوچتی ہون ہمانے کہا یہ آپ نے کیا فرمایا وہان اور یہان کیسا اُسنے جواب دیا کہ اِی توبہ بھول گئی میرا نام شمشیر زن ہی بران تو یاد نہین رہا غلطی شمشیر زن کہدیا ہمانے کہا اچھا تو آپ فرما چکین کہ میرا وہانکا بھی ایک نام ہی چنانچہ وہ بھی ارشاد ہو کہ دوسرا نام کیا ہی اُسنے کہا وہ بتانے کا نہین ہی ہمانے عرض کیا کہ واری ہم لوگ تو جان نثار ہین ہمسے کیا پردہ ہی اُسنے جواب دیا کہ دوسرا نام میرا نرگس رومی ہی اب ہما کو یقین کامل ہوا کہ ملکہ بران پر کچھ پیچ پڑا بڑا غضب ہوا خواجہ عمرو سے چپکے سے بلا کر کہنا چاہئے

ورنہ سب لشکر تہ و بالا ہو جائیگا یہ تو اس فکر مین ہین وہان خواجہ بارگاہ مہرخ مین بیٹھے ہین
مہرخ بھی تخت پر ہنگام صبح جلوہ گستر ہوئی ہی تاج ہو رہا ہی سردار آتے جاتے ہین تذکرہ لڑائی کا
ہوتا ہی ادھر ملکہ حیرت بھی تخت پر آکر بارگاہ مین بیٹھی ہی سب سردار اُسکے پاس بھی جمع ہین
کہ اُسنے وہ گیند افراسیاب کا ہاتھ مین لیا اور پکاری کہ ای گیند بحکم شاہ جادوان دبدبق
سامری و جمشید یہان سے جاکر بران کو مہرخ کی بارگاہ سے یا اُسکے خیمہ سے جہان کہین
ہو پکڑ لا گیند ایک حلقۂ پھانسی کی طرح بنکر نظرون سے غائب ہو گیا اور بران نقلی کو جو کرسی پر بیٹھا تھا
اُسکے سر پر چھلا سا بنا ہوا آکر گرا اور اُسمین سے بجلی کی طرح چمک پیدا ہوئی کہ ہما اور مجلس کی
آنکھین بند ہو گئین مگر ہما نے جلد آنکھون پر ہاتھ رکھ کر اپنے گلے سے موتیون کا مالا اتار کر اُس
چھلے پر مارا اُس حلقہ مین سے ایک پنجہ پیدا ہوا اور اُسنے اُس مالے کو روک لیا اور وہ حلقہ گردن
کمر مین بران کے پڑکر اُسکو اُڑاتا ہوا لیکر چلا لشکر مین غلغلہ برپا ہوا کہ لینا جانے نپاوے ساحر اُسکے
عقب مین اُڑے ہزارون نارنج و ترنج ناریل تیر سحر کے مارے مگر جسنے جو حربہ کیا وہ اُلٹ آیا
اور وہ حلقہ بران نقلی کو لیکر غرق آسمان ہو گیا اُسوقت ہما کو خیال آیا کہ ملکہ جو سہلی سہلی بن
کرتی تھین معلوم ہوتا ہی کہ بڑی دیر سے مسحور سحر افراسیاب تھین بدل کوئی نہین لے گیا تھا یہ
فقط سحر کا باعث تھا جو نرگس رومی اپنے تئین کہتی تھین سواے اسکے اور کوئی امر سمجھ مین
نہین آتا ہی غرض یہ سمجھکر اُسنے کہرام مچایا تمام سردارون مین دوہتڑ چلنے لگا ایک نے ذرا اپنا گلا
کاٹنے لگے لوگون نے ہاتھ پکڑ لیا کہ بھئی دیکھو تو کیا ہوتا ہی جب ملکہ کے دشمن مارے جائین جب
ہی اپنی جان دینا بلکہ لڑکر مر جانا کہ نام بھی ہو غرض قمر نگاہ افتان و خیزان بھاگ کر مہرخ کے پاس
آئی مہرخ نے جو دیکھا تو اسکا گریبان چاک ہی سر پر غم کی خاک ہی پوچھا کیون خیر تو ہی اُسنے کہا خیر کیا
بران عالی مقام پر یہ سانحہ گذرا مہرخ نے کہا پھر آخر ایک دن مرنا ہی آج ہی ہم بھی جان دینگے
یہ کہکر نفیر سحر کو دم دیا لشکر مین کمر بندی ہونے لگی عمرو عیار خبر بھی نہوا کہ کیون جاتی ہو غرض لشکر
کے کئی لاکھ سردار ساحران ذیوقار سواریون پہ سحر کی سوار ہوکر روانہ براے کارزار ہوئے وہ
طاؤسان زرین بال کا پر کھولکر اُڑنا روے ہوا کو زربفتی بنانا نظر آتا وہ اُنکے پرون کا پتلاین
اور اُسمین داغہاے طلائی رنگ کا چمکنا گویا روے ہوا پر اطلس نیلگون بوٹے دار کا فرش بچھا تھا

نیچے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہین نہین ایک آسمان اور زیر آسمان پیدا ہوا تھا اور اُس آسمان مین ستارے نکلے تھے
جادوگرنیان جوان جوان طاؤسون پر سوار گویا آسمان حسن پر زہرہ کا جمال آشکارا تھا دھوم
کی چار سمت کو پھنکار روے گیتی سب زہردار سرداروں کے سرون پر تاجہاے زرین رکھے ہوئے
گویا ہزارہا سورج نکلے ہوئے طائران سحر پر کھولکر سرون پر ہر ایک کے سایہ فگن تا نی سلیمانی
کے مطیع ہونے کا پتا دیتے دم اپنے مالکون کی ہوا خواہی کا بھرتے ہیر جادو کی آگ پتھر برساتے
آوازین مہیب لگاتے ڈھرو بجتے نشان کھلے ہوئے ترسول نسیول چمکتے ساحر توسن آن بان
سے روانہ تھے بہادرون کی ورد زبان جنگ کے افسانے تھے مرکبہاے پرند پر ہر ایک سوار
سنان نیزہ کا چمکنا فلک پیر اپنے سینہ کو بچاتا کہ کہین ایسا نہو مین نشانہ ہوکر گھائل ہوں گرز
ہر ایک خانہ بدوش بہادر خمخانہ جرأت کے پیمانہ نوش وہ اُنکا بانکپن اور اکڑنا طبل و بوق کا
بجنا بہرام فلک کا دل دہلتا خلاصہ یہ کہ اس لشکر کا اسطرح چلنا تھا کہ ابیات

خروش آمد از دشت وادای مرد	کہ گفتی بدرید دشت نبرد	درخشیدن تیغ و بانگ ستور
ہمہ پہلوانی چو تابندہ ہور	سہیل ستور و خروشی سوار	درخشیدن تیغ ممبر آبدار
ز مستی خورشید چون شیر نر	دیا موج دریاے پُر شور قسر	ہی راندہ بارہ چو دریا بجوش
ورافگند در دشت در ہامون خروش	عزیوان جوشان چو شیر ژیان	نکانے ببار و کمر بر میان
برانگیستر بارہ بکردار باد	پس نامداران فرخ نژاد	ہمین تاخت از کین زحرگہ زمین
سیہ کرد از سم اسپان زمین	درفش سیہ اژدہا پیکرش	یکے مار زرین فرازش سرش
سواران جنگی ہزاران ہزار	باہن درون غرقہ اسپ و سوار	زتابیدن گونہ گونہ درفش
ہوا گشتہ زرد و کبود و بنفش	چو دریاے جوشان سراسر زمین	کہ باشد ہمہ موج او آہنین

اُسطرف سے لشکر ظفر پیکر مہرخ نامور اور ہماے تاجور بصد کر و فر جانب حیرت خیرہ سر چلا اُسطرف
وہ گنبد بران نقلی کو لئے ہوئے سامنے حیرت کے آیا بران نقلی کو غش تھا اُسکے گلے سے اپنے کمند
کا پھندا نکالکر خوب اپنے سحر مین مسحور کرلیا پھر ہوشیار کیا جب اُس کنیز رومی کی آنکھ کھلی پکاری
کہ اری او ہماے تاجدار و مجلس نابکار سب کہان ہو جلد مجکو تخت پر بٹھاؤ ارے یہ بہرے والیان
کدھر اُڑ گئین کہ ما بدولت اسطرح مرمش خاک پر بیٹھی ہین جسنے مجکو پکڑا تھا پھر سنا لیطین نے اسکو روکا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیوں نہیں ارے جلد تخت طاؤسی لاؤ جنور بال ہما کا سر پہ ہلاؤ حیرت اور سب ساحروں نے یہ کلمات
سنکر کہا دیکھئے عمرو کی صحبت میں رہکر عیاری بھی یہ چھوکری کب کی سیکھ گئی ایسی باتیں کرتی ہی
جیسے ہیران یہ نہیں ہی حیرت اُسوقت پکاری کہ اری او دختر کو کب بڑی لڑائی تو نے آ کر فتح کی
اسد ان کی بھی تجکو خبر تھی اب تیرا سر کاٹو نگی یہ کہکر حکم دیا کہ جلاد کو بلاؤ جلاد طلب ہوے برابر آب رینگے
بارگاہ ہی میں چبوترہ ریگ کا باندھا گیا پر اُن نقلی کو اسپر لو بٹھا ئے فلاکت بچھا کر بٹھا یا اس اثنا میں جلسوں
لشکر دوڑے ہوے آئے اور حیرت بدسیرت کو بد دعا دے کر عرض رسا ہوے کہ اے ملکہ عالم فوج مہرخ
و بہران بڑی غطم وشان سے آ پہونچی ہر ایک کے یہی ارادے میں ہی کہ اپنی جان دیجئے اور بہران کو
چھڑا لیجائیے یہ سنکر حیرت دروازہ پر بارگاہ کے آئی اور ایک سحر پڑھکر مشت خاک زمین سے لیکر
اڑائی کہ اُسکے اڑنے سے بجلی چمکی اور آواز رعد کی پیدا ہوئی اب جو دیکھا تو ایک دیوار شکستہ گرد اگرد
اسکے لشکر کے گھر گئی پھر سلاحِ بارگاہ کے اٹھوا دیے اور گرد بارگاہ کے ساحران بر سوار و ازدر سوار
سامری کے یادگار جمشید زمانہ اپنے فن میں یگانہ حربہ ہاے سحر لیکر استادہ ہوے جوش لشکر سے
میدان بھی تلاطم ہوا صفیں آراستہ ہوئیں اُسوقت خواجہ عمرو کے ذہن میں آیا کہ چلکر تو بھی اُن
ساحران مخالف و بیحیا کو دھوکا دے اور عیاری کر یہ سوچکر بارگاہ سے روانہ ہوا اور قریب لشکر
حیرت پہونچکر اُسوقت کہ جب دیوار سحر کی نہ کھینچی تھی اُسنے مقوے کا ایک سر تیار کیا اسطرح کا
کہ اسمیں چار سر تھے اور ہر سر میں آٹھ آٹھ آنکھیں تھیں پیشانی پر ایک تختی ہیرے کی لگائی
جس میں کندہ کیا ہوا تھا کہ ملازم افراسیاب جادو تھالی برنجی جسمیں چومک جلتی ہوئی ہار
لونگ پھول رکھے ہوے ہاتھ پر اپنے رکھکر جست کر کے اندر بارگاہ کے آیا اور پکارا منجم نامہ دار
افراسیاب یہ کہکر ملکہ حیرت کو نامہ دیا اور آپ گلیم اوڑھ کر غائب ہو گیا حیرت نے نامہ پڑھا
لکھا دیکھا کہ منم شہنشاہ عیاران عمرو بن امیہ ضمری اری او چڑیل حیرت جسطرح ملکہ ذیشان بہران والا شان
کو بلایا ہی اسکی سزا ہم دینا موقوف کرتے ہیں بشرطیکہ نذر دیکر اور خلعت گرانمایہ سے مخلع کر کے بھئیں تو بتر تمام
رخصت کر دے ورنہ قسم ہی جناب امیر حمزہ کی کہ تمام طلسم کو غارت کر دونگا یہ نامہ تجھے اپنے عیار چہار شکل
ہشت چشم جادو کے ہاتھ میں نے روانہ کیا ہی تھوڑے لکھے کو بہت جاننا حیرت نے نامہ پڑھکر دیکھا تو مہر
بھی پیشانی پر عمرو کی کی ہوئی ہی حیرت نے نامہ تو ہاتھ سے پھینکدیا اور کہا اس موتے کی شامت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آئی ہی مین جانتی ہون کہ اسکے پاس گلیم غیبی ہے خیر کہان جائیگا شہنشاہ کے ہاتھ سے یہ کہکر گلے سے اپنے موتیون کا مالا توڑ کر مارا عمرو تو پہلے ہی سے جست کرکے گلیم اوڑھے نکل گیا تھا مالا چارطرف عمرو کو ڈھونڈھکر پھر آیا اُسوقت حیرت خود اُٹھی اور شبیہ بہمان پر تلوارے کر دوڑی وہ ہر چند واویلا کیا کی مگر اُسنے ایک نہ سُنا ایک ہاتھ مارا کہ سر اُس کا اُڑ گیا اُس وقت خوشی مین آکر ایک نارنج حیرت نے جانب فلک اُچھالا کہ چونسٹھ ہزار نقارہ سحر کا بروے ہوا بج گیا زمانہ مین تزلزل پڑ گیا طائران سحر مبارکباد دینے لگے اور ہر ایک سردار گلے ملنے لگا آپسمین خوشی ہونے لگی یہان لشکر لیکر مہرخ جو آئی تھی دیوار کو دیکھکر پس دیوار ٹھہر کر سحر کرنے لگی کہ یہ دیوار گرے بعض ساحر اڑکر چلے مگر گر پڑے اُسطرف نہ جاسکے دیوار کے توڑنے اور گرانے کی تدبیر ہونے لگی کسی نے گولا فولادی مارا کسی نے نارنج سے کام لیا لیکن یہ دیوار ملکہ شاہ طلسم کی بنائی ہوئی تھی گرنا اُس کا دُشوار ہوا اتنے عرصہ مین عمرو عیار دیو قار پشت لشکر کیطرف حیرت کی بھاگ کر گیا وہان کچھ دور پر ایک پہاڑی کنارے دریاے خون روان کے تھی اُس پہاڑی پر عمرو چڑھ گیا اور زنبیل سے فرش مخملی نکالکر بچھا مسند مغرق آراستہ کی چنگیرین جو گھڑے وغیرہ سامنے مسند کے رکھین ڈالیان میوؤن کی اور گلابیان شراب کی چُن دین پھر ملکہ بہران کو زنبیل سے نکالا اور مسند پر بٹھاکر ہوشیار کیا اُسکی جو آنکھ کھُلی خواجہ کو اپنے پاس دیکھا اور پہاڑی پر اپنے تئین پایا حال استفسار فرمایا عمرو نے سب حال بیان کرکے کہا کہ آج دشمنون کی جان پر بنگئی ہوتی جو مین عیاری نہ کرتا اب لشکر مہرخ اور ہمارے تاجدار لے کر آئی ہین مگر راہ نہین پاتی ہین دیکھیے وہ دیوار فولادی مشبک از زمین تا چرخ برین اُٹھی ہوئی ہے اُس دیوار کے سبب سے میرا اور آپ کا نکلنا بھی دشوار ہے بہران نے سب حقیقت سُنکر کہا کہ خواجہ مین اپنے باپ سے کہکر اس لڑائی مین آئی ہون اُنھون نے یقین ہے کہ تیلے سحر کے ساتھ کر دیے ہونگے مین قتل نہ ہوتی لیکن آپ نے بڑا احسان کیا کہ ذلت سے بچایا اب آپ تماشہ دیکھیے یہ کہکر کچھ ایسا سحر پڑھا کہ وہین بیٹھے بیٹھے غرق زمین ہوگئی اور جہان وہ دیوار کھنچی تھی اُسکی تہ زمین مین جا کر اُسنے قلاب زمین کو جنبش دی حیرت تو جانتی تھی کہ اسطرف کوئی نہ آسکے گا اُس وجہ سے سحر کو اُس نے زور نہ دیا تھا دیوار فوراً اُسکے قلاب زمین کو جنبش دینے سے موم کی ہوکر اور اُڑ اُڑ کر گری اور اُسکے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اگرنے سے کہ کوسون تک جو وہ کھنچی ہوئی تھی ساٹھ ستر ہزار ساحر حیرت نابکار کا جو صفین باندھے استادہ تھا دب کر ہلاک ہوگیا اور حیرت گھبراکر پکاری کہ ارے یہ کونسا بدبخت ساحر تھا جسنے دیوار میرے سحر کی گرادی یہ کہہ رہی تھی کہ بران تہ زمین سے نکلی اور نعرہ زن ہوئی کہ منم ملکہ بران شمشیر زن دختر شہنشاہ کوکب روشنضمیر حیرت اس کی طرف لپکی اور ایک طرف سے دیوار جو گری تھی مہرخ اور ہمارے تاجدار حملہ آور ہوئی بقیہ فوج حیرت سے سحر کی چوٹین اور شمشیر سحر چلنے لگی اور بران شمشیر زن اُڑ کر روے ہوا پر گئی حیرت بزور سحر اُڑی لیکن روے ہوا سے ہزارہا چاند ٹوٹ کر زمین پر گرے کہ حیرت کی آنکھیں خیرہ ہوئین اور زمین پر اُتر آئی اور ایک نارنج سحر کی جھولی سے نکالکر اُن چاندون کے اوپر مارا کہ وہ چاند سب نابود ہوگئے اُسوقت بران نے اپنے باپ کی نصیحت کے بموجب پُتلی یاقوت نگار روے ہوا پر ڈبیا سے نکالی کہ وہ پُتلی بران کی ایسی صورت بنگئی اُسے حکم دیا کہ مین تیری لڑائی دیکھتی ہون جا اور میرے حریفون کا مقابلہ کر پُتلی بران بنی ہوئی زمین پر اُتری اور حیرت پر چلی کہ ایک دو ہتڑ اُس پر مارین حیرت نے فوراً اُس کے ہاتھ بلند ہوتے ہی سحر پڑھا کہ ایک پنجہ نے پیدا ہوکر ہاتھ پکڑ لیئے بران نقلی نے سحر پڑھا کہ پنجہ موم کا ہوگیا ہاتھ چھوٹے پھر یہ ایک چابک سحر کا لیکر چلی اور پکارتی کہ روئی کی طرح سے اگر نہ دھنگ ڈالا تو اپنا نام بران نہ رکھا حیرت نے پکار کے تمہاری چھوکری یہ موم کا چابک لیکر آئی بس وہ چابک موم کا ہوگیا اب حیرت سحر کا خنجر لیکر چلی شبیہ بران نے سحر کیا کہ دو پنجون نے پیدا ہوکر حیرت کے بھی ہاتھ پکڑ لیئے اُسوقت ایک لال از خود ظاہر ہوکر حیرت کے کان کے برابر سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ ای ملکہ یہ بران نہین ہی جو تمسے لڑتی ہی بلکہ شبیہ اُسکی ہی یہ کہکر لال تو غائب ہوگیا اور ملکہ نے بھی ایک مشت خاک اُٹھا کر اپنے گریبان مین پھونکی کہ آپ اُس خاک کے ڈالنے سے غائب ہوگئی اور بجاے اُس کے ایک اور حیرت پیدا ہوکر مقابل شبیہ بران ہوئی اتنے عرصہ مین لرزان و زلزلہ و رعد و برق و بہار و نافرمان شکوہ زرین قبا اور ابریق اور مصور وغیرہ سے آکر گتھ گئے کشتون کے پشتے لاشون کے انبار انھون نے لگا دیے آتش سحر نے نیا فروغ دکھایا دشمنون کے جان و تن کو جلایا ہزارون جہنم کے کُندے ہوے فی النار و السقر کہہ کر مسلمانون نے کنارہ کیا جادوگرنیان درگور لکھ ہتین اور دوسری طرف لڑنے لگین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر طرف باران تیر اور صدائے دار و گیر تھی نیزے سینے توڑنے پر آمادہ گرز سر کچلنے پر لاف زنی کرتے ایک سے دوسرا لپٹا ہوا بھوت سر پہ جادو کا چڑھا تلوار کا آسیب جن جن کو سہپانتا تھا اُن کی جان بھینٹ میں لیتا تھا پتھر برس کر اپنی سنگدلی دکھاتے تھے سانپ زہر اُگلتے جاتے تھے موذی بن جاتے تھے دریائے خون روان تھا قتل بڑا لگنا مشکل تھا تادیر خوب بھڑ کر تلوار چلی تھی فوج دشمن میں ہلچل پڑی تھی جان بچانے کو ترستے تھے کہ

ابیات

دو لشکر برابر کشیدند صف ۔ سواران همه بر لب آورده کف ۔ زمین تار شد آسمان چون بنفش
ز بس نیزه و پرنیانی درفش ۔ هوا شد ز گرد سیه آبنوس ۔ ز نالیدن بوق و آوای کوس
تو گفتی که دریا بجوشد همی ۔ نهنگ اندرون خون خروشد همی ۔ ز زخم تبرزین و گوپال و تیغ
ز دریا بر آمد یکی سرخ میغ ۔ چو بر پشت خورشید دامن کشید ۔ جهان شد که کس روی گیتی ندید
تو گفتی هوا تیغ بارد همی ۔ بخاک اندرون لاله کارد همی ۔ ز افگنده گیتی بد انگونه گشت
که کرگس نیارست بر سر گذشت ۔ گرده بکنده درون پر ز خون ۔ دگر سر بریده فگنده نگون
ز دریا همی خواست از باد موج ۔ سپاه اندر آمد همی فوج فوج ۔ همه دشت مغز و جگر بود و دل
همه نعل اسپان ز خون تر ز گل

سپاہ تو اسطرح جانبازی کر رہی تھی اُدھر دونوں ہمشبیہین بران وحیرت کی لڑ رہی تھیں حیرت نقلی نے ایک بجلی بران نقلی پر گرائی بران نقلی نے اُف جو کی وہ بجلی اُلٹ کر حیرت پر گری اُسنے رد سحر کیا اور دوڑ کر تلوار ماری بران دو ٹکڑے ہوئی اور وہ دونوں ٹکڑے پھر ملگئے بران زندہ ہو کر جھپٹی اور حیرت کے تلوار ماری کہ اُسکے بھی دو ٹکڑے ہوئے لیکن وہ ٹکڑے بھی آپسمین ملگئے اور حیرت بھی زندہ ہوئی یہ خبر لڑائی کی افراسیاب کو تیلون نے سمر کے پہونچائی وہ وہان سے اُڑ کر چلا اور قریب لشکر جنگ پہونچکر ایک سحر ایسا پڑھا کہ پہاڑ سے کئی ہزار من کی ایک سل جُدا ہو کر اُڑی یہ سل کو اُڑائے ہوئے جب سر لشکر پہونچا دیکھا کہ اسطرح جنگ مغلوبہ ہو رہی ہے کہ سب آپسمین بھڑے ہوئے ہین اگر سل گرا دونگا تو اپنے پرائے سب کام آئینگے اور دب جائینگے یہ مناسب نہین ہے چنانچہ یہ سمجھکر اُس سل کو تو الگ گرایا اور سوائے اسکے اور کچھ نہ بن آیا حیرت اصلی کو جو روئے ہوا پر تھی پنجہ مین اپنے داب کر ایک طرف کو لیئے چلا گیا وہ ہمشبیہ حیرت بھی غائب ہوگئی اُسوقت ملکہ کے ہونے سے مصور اور صورت نگار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وغیرہ سرداروں نے طبل آسائش بجوادیا ازبسکہ مہرخ جانتی تھی کہ بران چھوٹ چکی ہی اسوجہ سے یہ بھی بفتح دفیروزی طبل امان بجوا کر پھری اور راہ مین بہت کچھ زر نثار کیا پھر اپنے اپنے مقام پر پہونچکر لشکروں نے کمر کھولی آسودہ ہوئے لاشین غار کھود کر گڑوادین میدان پاک و صاف کرادیا مہرخ وبہار نافرمان برق رعد وغیرہ سب اس جنگ مین زخمی ہین انکے ٹانکے وغیرہ دلوائے بران بھی آکر تخت پر جلوہ گستر ہوئی شراب کا پیالہ گردش مین آیا ناچ ہونے لگا عمرو آکر کرسی پر بیٹھا چالاک وغیرہ عیار بھی آئے اور شریک جلسۂ عشرت ہوے چالاک نے اُسوقت چپکے چپکے کہا کہ بھئی میری تو عقل حیران ہی یہ عجب طرح کا طلسم ہی کہ جسکا فتح ہونا دشوار نظر آتا ہی بران نے اُسکو بکتے دیکھکر کہا کہ ای چالاک تم کیا بڑبڑا رہے ہو عرض کی کہ ای ملکہ مین یہ کہتا ہون کہ یہان تمام عمر یون ہی لڑائی رہیگی یہ جگہ نہایت قلب و سخت ہی آجتک طلسم کشا اور مہ جبین کا حال ہی نہین معلوم کہ زندہ ہین یا مرگئے سوائے اسکے اور کچھ سُنائی نہین دیتا کہ گنبد نور پر قید ہین دوسرے یہ کہ خواجہ کے عقب مین شہرنگ عیار لشکر اسلام سے چلا تھا اسکا پتہ نہین کہ کدھر گیا یہان آکر ہمنے سُنا ہی کہ ہفت نیرنگ قلعہ کے آگے ملک لوح دار اور ہے مگر اسکا حال بھی نہین کھُلتا کہ مالک لوح کون ہی اور کیونکر دستیاب ہوگی اور توسب دلکنار اتنا تو دریافت نہین ہوسکتا کہ پل پرنیاداں کیونکر برطرف ہوا اور یہ دریا سحر کا جو بیچ مین حائل ہی کسطرح موقوف ہو جو راستہ کھُلے اور ہم لوگ بیخوف و خطر جا کر وہان عیاری کرین بس جب یہ نہین ہوسکتا تو ملک لوح داران تک کون جا سکیگا غرض میری عقل کام نہین کرتی ہی کہ آئندہ کیا ہوگا خدا مالک ہی جو وہ چاہیگا وہ کریگا بران شمشیر زن نے کہا کہ ای چالاک حقیقت مین تمنے جو کچھ کہا بہت بجا اور درست ہی لیکن اگر بران شمشیر زن جیتی ہی تو چالیس دن مین دریائے خون رواں خشک کردیگی اور پل پرنزاداں توڑ ڈالیگی عمرو نے کہا ای ملکہ کار نیست مشکل و امر نیست دشوار بران ہنسی اور کہا خواجہ جسطرح تم کہتے ہو یون ہی ہی حال اسکا یہ ہی کہ جسطرح بے لوح کے طلسم نہین فتح ہوتا ہی یہ پل بھی ویسا ہی سخت ہی لیکن اسکے احوال سے مین خوب ماہر ہون دریائے خون رواں اور یہ پل اس طلسم سے تین برس آگے بنا ہی افراسیاب کے دادا پردادا نے بنوایا تھا ایس وہ بھی تو ساحر ہی تھے حکیم طلسم جو بانی طلسم ہین ان کی شرکت اسمین نہین ہی اسوجہ سے مین نے یہ ارادہ کیا ہی ورنہ میری کیا مجال تھی جو نگاہ کج بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس پل کی جانب دیکھ سکتی یہ کہکر ملکہ اور سب مصروف عیش و نشاط ہوے شراب کباب کھانے پینے لگے بعد اسکے ملکہ بران نے کہا ای خواجہ خدا حافظ اب ہم خدمت پدر نامور مین جاتے ہین اور ہوسکتا ہی تو اُنسے اجازت لیکر کوہ زمخشان پر جائینگے اُسوقت معمار قدرت نے بھی کہا کہ خواجہ مین بھی رخصت ہوتا ہون زخمی ہوگیا ہون شفاخانۂ سامری مین جاؤنگا اور علاج کرکے وہان سے جو آؤنگا تو قلعہ بناؤنگا اور قلعہ کیا بناؤن مجھکو بزور کہانت ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ضرور تر مجھکو قلعہ بنانا ہوگا اور لا اب جمشیدی بنانا پڑے گا مگر ابھی ساعت اُسکی نہین وہ اور وقت ہی کہ اُسکا حال مین ابھی کہہ نہین سکتا یہ کہکر سب سے رخصت ہوکر اول معمار ہی ایک طرف کو اُڑکر روانہ ہوا اسکے بعد ملکہ بران نے اپنے ناظمان دربند کو فرمان لکھا کہ تم کوچ کرکے قریب تر لشکر مہرخ کے آکر اُترو اور ہمارے تاجدار سے کہا کہ تم بھی اپنا لشکر لیکر ملحق لشکر ناظمان طلسم نورافشان جاکر ٹھہرو اور میرے آنے کا انتظام کرنا خبردار بے سمجھے بوجھے نہ لڑنا اگر کوئی آفت خدا نکردہ لشکر مہرخ پر آئے کہ جسمین تمھین لڑنا لازم و ملزوم پڑے جب بھی تم عریضہ شہنشاہ کو کبھ کو لکھنا وہ سمجھ لینگے لیکن تم دخل نہ دینا ہمارے تاجدار اور خورشید جادو وغیرہ حسب ارشاد کوچ کرکے دامن کوہ سیاہ مین جاکر اُترے اور فرمان جب ناظمان طلسم کو پہونچا وہ بھی کوچ کرکے ملحق لشکر ہمارے تاجدار آکر اُترے دامن کوہستان مثل شہر معمورکے آباد ہوگیا صحرا مین پچاس ہزار کہین تیس ہزار کہین بارگاہین اور کہین خیمہ استادہ ہوگئے بازارین کھُل گئین کوڑے بجنے لگے جب یہ انتظام ملکہ عالی مقام فرما چکی اُسوقت مہرخ وغیرہ سے رخصت ہوکر خدمت پدر نامور مین گئی اور سارا ماجرا معرض بیان مین لائی پھر استدعا کی کہ مجھکو کوہ زمخشان کی جانب حضور روانہ کرین کوکب نے اُسکو روکا کہ چندے تامل کرو تمکو بھیجتا ہون یہ اپنے مقام پر بعیش و عشرت انتظار رخصت پدر مین ٹھہری ہی حال اُسکا انشاءاللہ بیان ہوگا اب حال عشرت اشتمال حیرت بدخصال مذکور ہوتا ہی کہ اُسکو جو افراسیاب خانہ خراب پنجہ مین دابکر اُٹھائے گیا تھا تو وہ سیدھا باغ سیب مین اُسکو لایا اور ہوشیار کرکے اپنے پہلو مین بٹھایا حیرت آنکھ کھُلتے ہی رونے لگی شاہ نے فرمایا کہ ای ملکہ تم میرے سمجھانے سے یہان نہ مانوگی اب تم سوار ہوکے اپنی بارگاہ مین جاؤ مین بھی وہین آتا ہون حیرت ازبسکہ رنجیدہ خاطر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھی ساحرے رخصت کرتے ہی طاوٴس سحر پر سوار ہوکر روانہ ہوئی اور اپنی بارگاہ مین پہونچی یہان سحر دار طبل امان بجوا کر جو پھرے تھے تو انتظار ملکہ مذکور رکھتے تھے اُسکے آنیسے بہت خوشنود ہوے اور استقبال کرکے تخت پر لاکر بٹھایا اُسنے دیکھا تو اس جنگ مین ہر سردار زخمی ہے سواے صنعت کے کہ وہ اس لڑائی مین نہ تھی اور جو کوئی کہ موجود تھا اُسنے زخم کاری ملازمان بران کے ہاتھ سے کھایا تھا سبکے سر و پشت و پہلو فگار تھے انپر مرہم سحر کی پٹیان چڑھی تھین حیرت یہ دیکھکر آبدیدہ ہوئی اور مقتولون کو جو شمار کیا تو ہزارون ہی کیا لاکھون آدمی مارا گیا تھا بہت بڑا رن پڑا تھا ملکہ نے کہا کہ اب چالیس روز تک صف ماتم بچھانا چاہئیے یہ سنکر سب سردارون نے عرض کیا کہ اے ملکہ عالم سامری وہ دن نہ کرے کہ آپ صف ماتم پر بیٹھین نظر بفضل جمشید و لقا رکھیے کچھ آپ نے لڑنے مین کمی تھوڑی کی جو آپ صف ماتم پر بیٹھین دشمنونکو موقع خندہ دندان نما کا ملیگا سب قہقہے لگا بینگے اے ملکہ طلسم شراب پیجیے کباب کھائیے ناچ دیکھیے دل بہلائیے یہ تو لڑائی ہے کبھی بنی کبھی بگڑی اور بگڑے سے دشمنون کی بگڑی کیا آپ تو ایسا لڑین کہ شہنشاہ بھی ایسا نہ لڑتے یہ کہو کہ شہنشاہ نے آکر طبل امان بجوا دیا ورنہ آج تو آپ خاتمہ کر چکی تھین حیرت نے کہا شہنشاہ تو مالک و مختار ہین اُنھین کا تو یہ سب کھیل بگاڑا ہے اے یاران خود اگر بران شمشیر زن مجکو زخمی کرتی ایسا کہ مین قریب ہلاکت ہو جاتی تو کبھی مین اُسکو زندہ نچھوڑتی یہ باتین ہو رہی تھین طاوٴس سفید رنگ بلور کا آیا گلے مین اُسکے نامہ بندھا تھا ملکہ نے نامہ لیکر پڑھا لکھا تھا کہ اے ملکہ خاتون ہم باغ مینا مین سیر کو گئے تھے اب طلسم کی سیر کو آتے ہین تم بھی وہین آؤ تمھارے ہمراہ ہم بارگاہ مین تمھاری آئینگے یہ نامہ پڑھکر طاوٴس کو رخصت کر دیا اور آپ کل سردارون کو اپنے ہمراہ لیکر کنارے دریاے خون روان کے کئی دروازہ طلسم اکثر بیان ہوا ہے کہ اندر دریا کے ہی چنانچہ وہ دروازہ کھلوا دیا اور داخل دروازہ ہوئی اڑھائی سو گز کا ایک ستون بلندی اسپر اس دروازہ سے آگے بڑھکر ایک دروازہ اور تھا ملکہ اُس دروازے مین بھی قدم زن ہوئی لیکن ہنوز داخل در مذکور نہوئی تھی کہ سواری بادشاہ طلسم نمودار ہوئی پتلے اور پریزادان طلسم آگے آگے صد اسطرقوا اور دورباش دیتے جنور بال ہما کا سر پر ہوتا مرکب بلند پر بادشاہ سوار سترہ اٹھارہ سو غلام حبشی بچہ ہمراہ رکاب نحوست انتساب دہنی سمت آسمان

سُرخ رنگ چھایا ہوا بائین جانب ابر زنگاری سایہ فگن ساتھ چلا آتا تھا بلکہ اور سرداردن نے
یکے بعد دیگرے شاہ کو مجرا کیا ملکہ کو بھی حکم ہوا کہ یہ بھی طاؤس پرسوار ہوئی گھنٹے بجے اور ناقوس پھنکے
سب سردار علی قدر مراتب بعض بیدل بعض سوار ہو کر ہمراہ چلے بادشاہ دروازۂ طلسم سے نکلکر جانب
بارگاہ حیرت خود سر آیا یہان بھی ہر ایکنے سر تسلیم سر جھکائے بادشاہ بارگاہ مین آکر تخت پر بیٹھا
سبکو زخمی دیکھکر افسوس کیا اور کہا بڑی لڑائی اپکی پڑی کہ سب زخمی ہوگئے اور ابھی کیا جنگ ہوئی ہی
جب لڑائی ہوگی کہ جب ناظمان طلسم نور افشان ہمراہ کوکب آکر لڑینگے اور اسد اگر چھوٹ گیا
تو قیامت کا سامنا ہی حیرت نے کہا آپ کی رحم دلی سے جو کچھ ہو وہ تھوڑا ہی ورنہ ہم لوگون نے
کیا کوئی دقیقہ اس لڑائی مین اُٹھا رکھا ایسا کہ جو اِدھر سب زخمی ہین تو اُسطرف بھی ہین شاہ
نے کہا اسی لیئے مین نے تمسے کہا تھا کہ مین تمھین بارگاہ مین سب سرداردن کے سامنے سمجھاؤنگا
چنانچہ ای ملکہ برا ماننے کی بات نہین ہی برادر دختر کوکب صرف اپنی بات کے لیئے لڑتی ہے
کچھ اُسکا ملک و مال نہین چھنا جاتا ہی پھر دیکھو کیا کیا جانبازی کرتی ہی اور تمھارا ملک چھنا جاتا ہی
اُس پر تم جو لڑتی ہو تو اُسکی برابری نہین کرسکتین بڑی غیرت کی بات ہی میری جان تمھارے تو دلکو
لگی ہی اُسپر یہ حال ہی کہ اُسنے کم ہی رہتی ہو اور اُسکے دل کو نہین لگی ہی اگر وہ اپنے تئین کمزور پائے تو
میرے پاس چلی آئے سارا ملال جاتا رہے لیکن کیا بات کا پاس ہی کہ جان سے جانا قبول جہان سے
جانا قبول ہی مگر بات جانا گوارا نہین اگر وہ تمھارے برابر بھی رہی تو میرے نزدیک وہی غالب رہی
کہ تمھارا گھر چھنا جاتا ہی اُسکا کوئی گھر نہین چھین سکتا ہی اُسکے زبردست رہنے کا یہ سبب ہی کہ وہ
دن رات مشغلۂ سحر و ساحری کا رکھتی ہی اور تمکو رات دن شغل عیش و شراب جاری ہی مین آج سلیئے تمکو اُسکے
مقابلہ سے اُٹھائے گیا کہ اگر تم گرفتار ہو جاتین تو یہی نام ہوتا کہ معشوقۂ شہنشاہ ساحران ایک چھوکری
کے ہاتھ سے قید ہوگئین ای ملکہ ایک مرتبہ کا گرفتار ہونا اور ناٹ پر چڑھکر ذلت اُٹھانا کیا تمکو یاد نہین
یہ باتین شاہ کرکے مخاطب بجانب اہل دربار ہوا اور کہا کیون صاحبو مین سچ کہتا ہون یا کچھ اسمین
دروغ ہی سب نے عرض کیا کہ حضور واہ واہ شہنشاہ ہو نکی عقل بھی شہنشاہ ہوتی ہی واقعی حضور نے
جو کچھ کہا کنقش الحجر ہی حیرت نے بھی کہا جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا بجا اور درست ہی مگر مین اگر غلطی
مین پڑگئی ہون تو آپ خود ہی کسی ایسے ساحر کو کیون نہین ان نمکحرامون کے غارت کرنے کو بلاتے

تاکہ یہ ذلتین جائین شاہ نے فرمایا کہ دیر آید درست آید دیکھو مین تدبیر اسکی کرتا ہون تم رنج و غم نہ کرو
یہ کہکر ملکہ کو گلے سے لگایا پھر ساقیان خوش ادا و مطربان ترنم سرا کو یاد فرمایا اپنے ہاتھ سے جام مئے سرخ ملکہ
کو دیا ناچ ہونے لگا جلسۂ عشرت جا جب ملکہ خوش مزاج ہوئی اور بارگاہ مین صدائے
ہوشا ہوش و نوشا نوش بلند ہوئی اُسوقت قلم سحر رقم سے ایک نامہ ملکہ صنعت سحر ساز کو لکھا مضمون
یہ تھا کہ ای صنعت جب مین لڑنے کو نکلا تھا تو اسوقت مجکو آکر تمنے فہمایش کی اور لڑنے سے باز رکھا
اس زمانے سے ایک دو جنگ لڑے جو تم گئین تو نہین معلوم کہ وہان کیا بیٹھی کرتی ہو تمہارے
نزدیک جیسے طلسم مین کسی سے لڑائی ہی نہین ہی اب چاہیے کہ بمجرد دیکھنے اس نامہ کے اپنے تئین
لشکر حیرت مین پہونچاؤ اور جو کچھ تم سے درباب رزم ان باغیون کے ساتھ ہوسکے قصور و کوتاہی
نہ کرو تاکید جانو یہ نامہ ایک طائر سحر کے گلے مین باندھکر روانہ کیا اول مین لکھا ہی کہ گنبد نور کے
اطراف مین بہت بڑا ملک ہی کہ جہان کی صنعت حاکم و ناظم ہی اور لشکر کشی وہ کر چکی ہی گنبد نور
سے پشتۂ رنگین حصار کے دامن تک لشکر اُسکا اُترا ہوا ہی اور اُسکا بھی ہزارون ساحر کام آچکا ہی
اب وہ سحر اپنا تیار کرنے اپنے مقام پر گئی تھی چنانچہ سحر تیار بھی کر چکی ہی آنے والی تھی کہ طائر نامہ
بادشاہ لیکر پہونچا ملکہ مذکورہ اپنی دارالامارۃ مین سریر جہانبانی پر جلوہ فرما تھی کہ طائر نے آکر نامہ
دیا اُسنے اسکے گلے سے نامہ کھولکر پڑھا اور اُسکے مضمون سے آگاہ ہوکر جواب مین عرضی لکھی کہ کنیز
ابھی ابھی حاضر ہوتی ہی اگر ملازمان شوکت نشان بادشاہ ملکہ حیرت کی بارگاہ مین کچھ دیر
تشریف رکھینگے تو ملازمت میری ہوجائیگی ورنہ مین تو حاضر ضرور ہونگی طائر کو تو رخصت کر دیا
اور آپ بھی لباس و زیور سے آراستہ ہوکر چالیس اژدرون پر تخت اپنا کھچوا کر سوار ہوئی کنیزین
اُسکی جلیبین ہمراہ رکاب چلین اور یہ بعد قطع مسافت راہ حاضر بارگاہ حیرت ہوئی یہان
طائر نے عرضی لاکر شاہ کو دی تھی وہ انتظار مین تھا کہ صنعت آکر اُتری اور بارگاہ مین آکر اُسنے
تسلیم کی نذر دی پھر کرسی وزارت پر متمکن ہوئی شاہ نے اشارہ کیا ساقی نے جام مئے ناب دیا
جب دماغ بادۂ ناب سے گرم ہوا شاہ نے فرمایا کہ ای صنعت کل کی لڑائی کا تمنے کس سے
حال سُنا اُسنے کہا کہ مین اپنے مقام پر تھی اور مصروف سحر خوانی تھی اسوجہ سے خبار بھی نہین دیکھا
مجکو معلوم نہین اور ای بادشاہ مجکو بڑا تعجب ہی کہ نہ تو ملکہ ہم لوگون کو یاد کبھی فرماتی ہین بلحد آپ

بلاتے ہین جسکے پاس ایسے ایسے زبردست ساحر ہون اور وہ کسی کو یاد نہ کرے شاہ نے کہا مین نے
اسی وجہ سے آج تمکو بلوایا ہی کہ اب تم بھی سامری کا نام لیکر کمر ہمت مضبوط باندھو اُسنے عرض کیا
کہ کنیز آج اسلیئے حاضر خدمت ہوئی ہی صرف آپ کے حکم کی دیر ہی یہان تو یہ باتین ہو رہی تھین
مگر بارگاہ تو کبھی عیارون سے خالی نہین رہتی ہی ضرغام شیر دل اور جانسوز بھی صورت بدلے
ہوئے یہان موجود تھے اور مشورہ ساحران غدار سن رہے تھے غرض بادشاہ صنعت کو الگ
اُٹھا کرلے گیا دونون عیار بھی راہ کترا کے بھولا وہ دیکر ایک طرف کو اُس تخلیہ مین آ کھڑے ہوے
اُسوقت بادشاہ نے کہا کہ مین تمکو اسلیے الگ لایا ہون کہ اب کوئی سحران نمکحرامون پر کروگی
اُسنے جواب دیا کہ حضور مین نے سحر ہفت بیضہ تیار کیا ہی یہ بیضہ خاص عقاب جمشید کے ہین آپ ملاحظہ
فرمائیے گا کہ اس سحر سے اندھیر ہوگیا یا نہین شاہ نے کہا اب ذکر کسی سے اسکا نہ کرنا ورنہ بیضہ بدل جائیگا
اب مجکو اطمینان ہوا واقعی یہ سحر ایسا ہی ہی جسکو تم تیار کرکے لائی ہو یہ کہکر وہان سے پھر کر تخت
پر آکر بیٹھا صنعت بھی آکر کرسی پر بیٹھی اور تا دیر شریک جلسہ عیش رہی پھر رخصت ہو کر اپنے
لشکر کیطرف چلی جانسوز اور ضرغام بھی اسکے عقب مین چلے اور جب وہ ڈیڑھ کوس
نکل گئی اُسوقت جانسوز بن قران ایک جادوگر کی صورت بنا کہ رنگ سے اُسکے چہرہ تاریک کی
سیاہی شب دیجور کو شرماتی تھی ایک ہونٹھ پرہ بینی سے گذرا ہوا دوسرا ٹھوڑی سے نیچے لٹکا ہوا
جسم پر مثل خرس کے بال تن سیاہ کے وبال موتیون کے مالے گلے مین ڈالے یاقوت کا تاج سر پر رکھا
سانپ کا تازیانہ ہاتھ مین لیا ایسا سانپ موم کا کلدار بنایا تھا کہ دمبدم زبانین نکالتا تھا جھولا
بادلہ کا گلے مین ڈالا ترنج نادیل ہاتھ مین لیکر اچھالتا ہوا جست وخیز کرتا چلا اور بہت جلد
قریب صنعت پہونچکر پکارا منم نامہ دار افراسیاب صنعت نے طاؤس اپنی سواری کا روکا
اسلیئے کہ ابھی شاہ نے مجکو بلایا تھا شاید کچھ اور بات یاد آئی ہو وہ کہلا بھیجی ہی غرض جب اُسنے
سواری روکی یہ قریب تو پہونچ چکا تھا ہی اُسنے کہا کہو کیا نامہ لائے ہو اُسنے کہا واہ آپ تو خوب
آدمی ہین کہ دوسے ہوا پر طاؤس لیے کھڑی ہو رازہ بادشاہ اور مین یہان سے چیخ کر کہون اور
مجکو یہ حکم ہی کہ وزیر بادشاہ سے بے ادبی کرون یعنی اُڑکر قریب طاؤس آؤن اور منھ کان سے
لگاؤن آپ کو چاہیے تھا کہ نامہ شاہ کی تعظیم کے لیئے زمین پر اُتر تین اور بعزت تمام تر نامہ لیتین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صنعت یہ سُنکر شرمندہ ہوئی مگر ہنس پڑی اور ادہر اُدھر دیکھکر ایک کنوان تھا پختہ اونچی جگت
اُسکی بنی تھی اُسپر اُتری طاؤس کو سحر کرکے روک دیا جالنسوز نے کہا حضور نے فرمایا ہی کہ سحر
ہفت بیضہ ایسا نہین ہی کہ کوئی اُسکو کرسکے ای ملکہ تم عیارون سے غافل نہ رہنا صنعت نے
نے کہا میری جانب سے عرض کردینا کہ لونڈی ایک دم غافل نہین ہی جالنسوز نے کہا ای ملکہ کیا
خاک ہوشیار ہو دیکھو جنکو تمہاری ممانعت تھی وہ تو پس پشت کھڑے ہین یہ سُننا تھا کہ صنعت
نے پھر کے دیکھا جالنسوز نے حلقہ کمند کے گانٹھکر مارے کہ ساتون بندچی ہوگئے وہ گھبرا کر اُدھر پھری
اُسنے بیضہ بیہوشی مارا کہ وہ بیہوش ہوئی حسب اتفاق یہ اکیلی لشکر کو اپنے اسلیئے جاتی تھی کہ بادشاہ
نے کہدیا تھا اب تم زیادہ مجمع اپنے ساتھ نہ رکھنا تو اُسنے انمیسون کنیزون سے کہا تھا کہ تم میرے بعد
لشکر مین آنا بس یہ تنہا تھی کہ جالنسوز نے بیہوش کرکے پشتارہ اسکا باندھا اور لیکر روانہ ہوا
اور بہت جلد راہ طی کرکے اپنی بارگاہ مین پہونچا اور اُدھر ضرغام نے آکر عمرو کو مجرا کیا خواجہ
کہا کہ مزاج اچھا ہی اُسنے کہا حضور مین تو اچھا ہون مگر صنعت آئی ہی اُس کا بیان ہی کہ مین
سحر ہفت بیضہ تیار کرکے لائی ہون عمرو نے کہا خدا مالک ہی خواجہ تو کہکر چپ ہو رہے مگر مہرخ
اور بہار وغیرہ کا رنگ رخسار زرد ہوگیا اور بدحواس ہوگئین عمرو نے اُنکے چہرے کو دیکھکر پہچانا
کہ انکو کچھ تردد بڑا لاحق ہوا بس استفسار کیا کہ ای ملکہ مہرخ و بہار کیون خیر تو ہی انھون نے
کہا خواجہ سلامت سحر ہفت بیضہ بہت بڑا نایاب اور زبردست ہی رد اُسکا ہونا ہمسے تو کیا شاہان
طلسمات سے بھی ممکن نہین عمرو نے کہا نظر بافضال کردگار رکھو اور چپ رہو کچھ مُنہ سے نہ نکالو ورنہ
لشکر تمام بدحواس و بیدل ہوجائیگا یہ کہہ رہی تھا کہ جالنسوز پشتارہ لئے آیا اور خواجہ کو اُسنے تسلیم
کی عمرو نے کہا کہ ای جالنسوز بن قران آج تو بڑا مال لوٹ لائے کہ پشتارہ اُٹھ ہی نہین سکتا ہی
کیا کسی مہاجن کا گھر لوٹا ڈاکہ مارا جالنسوز نے کہا مال سے بڑھکر یہ مال ہی ہی صنعت غیبانی کو
لایا ہون بڑا ارادہ کرکے چلی تھی مہرخ یہ سُنتے ہی اُچھل پڑی اور جالنسوز کو گلے سے لگایا اور کہا
تو نے بڑا کام کیا اچھا پشتارہ کو کھولو اُسنے پشتارہ کھولا لیکن کنیزان صنعت جو عقب صنعت
چلین لشکر مین آئین دیکھا کہ یہان صنعت نہین ہی غلغلہ کیا کہ نہین معلوم کہان گئین اور جب پتا
نہ لگا تو پھر کر بارگاہ افراسیاب مین آئین اُسنے پوچھا کہ ای گلزار جادو و ای گل نار جادو تم کہان تھین

انھون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُنھون نے عرض کیا کہ ملکہ صنعت کا پتا نہین سُنتے ہین کہ ایک ساحر راہ مین اُن کو ملا تھا اور نامدار آپ کا اُسنے بیان کیا ملکہ نے سواری روکی اور ایک کنوئین پر اُترین وہین سے غائب ہوگیئن اب پتا نہین کہ اُنپر کیا گذری شاہ نے یہ حال سُنکر ایک قہقہہ مارا اور اپنے دونون ہاتھ بند کرکے کھولے اور اُنکو بغور دیکھکر کہا یارو کیا غضب کے عیار ہین جانسوز بن قران صنعت کو لے گیا ہی یہ کہکر شاہ نے دونون ہاتھ اپنے بلند کیے سب نے دیکھا کہ پنجے پیدا ہوے اُسنے حکم دیا کہ ای پنجہ ہاے سحر جلد بارگاہ مہرخ سے صنعت وزیر کو اور جانسوز بن قران کو اُٹھالاو وہ پنجے جانب آسمان اُڑ گئے اور غائب ہو گئے بارگاہ مہرخ مین پشتارہ جانسوز نے کھولا تھا اور جانسوز کھڑا تھا مہرخ نے کہا تھا کہ ٹھہر جاؤ مین وہ تلوار لے آؤن کہ جس سے ایسی زبردست ساحرہ قتل ہوسکے یہ کہکر اُٹھی اور جانب سلیح خانہ گئی اُسوقت فلک پر بجلی چمکی عمرو نے تو جلد گلیم اوڑھلی جانسوز نے چاہا کہ بھاگ جاؤن ساحر سب گھبرا کے کھڑے ہوگئے یکایک آواز مہیب آئی اور پنجے فرستادہ شاہ جادوان جو چمک کر گرے جانسوز کو اور صنعت کو اُٹھالے گئے اسوقت ساحرون نے نارنج و ترنج وغیرہ مارے اور مہرخ بھی تلوار برق کردار لیکر آئی مگر وہ پنجے قندیل فلک ہوگئے مہرخ نے کہا یہ پنجے خاص افراسیاب کے بنائے ہوے تھے اُنکا تعاقب بیکار ہی ناچار خاموش ہورہی اور پنجون نے دونون کو لے جاکر سامنے بادشاہ طلسم کے پہونچایا بادشاہ نے جانسوز کو مسحور کردیا اور صرصر کو بلوا کر حکم دیا کہ انکو ہوش مین لاؤ صرصر صنعت کو ہوش مین لائی وہ ہوشیار ہوکر حیران ہوئی کہ تو کہان آئی شاہ نے کہا کہ حیران کیون ہو یہ عیار تمکو لے گیا تھا مین نے اسطرح بلوالیا صنعت نے یہ سُنکر اور غیظ مین آکر تلوار سحر کی کھینچی اور ایک ہی ہاتھ مارا اگر پڑتا تو جانسوز کا پتا نہ معلوم ہوتا لیکن شاہ جادوان نے تلوار کو سحر سے روک لیا اور کہا ای صنعت میرے سامنے نہ قتل کرو بغیر چھ مہینے گذرے ہوے میرے سامنے قتل کرنا نہ چاہیے صنعت نے کہا مین اس موے کو الگ لیجاکر مارونگی یہ کہکر پنجہ مین داب کر بغضب تمامتر لے اُڑی اُسوقت جانسوز کے پکڑ آنے سے چالاک بھی دوڑا تھا اور صورت بدلکر بارگاہ حیرت مین آکر ٹھہرا تھا کہ پنجہ یہین لیکر آئینگے غرض اب صنعت اُسکو لیکر اُڑی چالاک بھی پیچھے پیچھے اُسکے بطور مخفی روانہ ہوا لکھا ہی کہ دریاے خون روان کے پاس کچھ غار ہین اور کچھ پہاڑیان ہین کہ اُنکی گھاٹیان ہین اُنھین گھاٹیون کے قریب

ایک نشیب مین صنعت نے جانسوز کو لاکر اُتارا اور خنجر نکال کر چاہا تھا کہ سر کاٹون
اُسوقت سحر نے خبر دی کہ ای ملکہ تمھارے پیچھے پیچھے چالاک بن عمرو بھی آتا ہی یہ اُس خبر کو
معلوم کرکے تھم گئی اس اثنا مین چالاک بھی ساحر بنا ہوا سامنے آیا اور اُسنے دیکھا کہ
صنعت خنجر کھینچے جانسوز کو قتل کیا ہی چاہتی ہی یہ دیکھکر اُسنے للکارا کہ او بڑھیا ڈھڈو
لکاتہ شیطان کی خالہ کیا اس مجبور و گرفتار کو قتل کرتی ہی ادھر آ میرا سامنا کر صنعت تو
معلوم کرچکی تھی کہ چالاک آیا ہی بس اُسنے اِسکی باتین سُنکر کہا کہ ارے مونڈی کاٹے جوانا مرگ
کیون تیری شامت آئی ہی اسوقت تو میری محنت برباد کرنے آیا ہی مگر یہ ہونا نہین دیکھ یعین مار ڈالتے
ہین چالاک نے بجواب ان کلمات کے کہا کہ تو کیا مار ڈالیگی دیکھ لیون ہم مار ڈالتے ہین اور
مارنے والے ایسے ہوتے ہین یہ کہکر ایک بیضہ غلے کیطرح غلیل مین رکھکر چلا کی تمام تر صنعت کی
ناک پر تاک کر جو مارا اسکی ناک پر پڑکر وہ غلہ پھوٹ گیا اور اُسکو تڑاق تڑاق چھینکین آنے لگین بیہوش ہوکر
گری چالاک نے آتے ہی جانسوز کو رہا کیا اور خنجر نکالکر چاہا کہ صنعت کا سر کاٹ لے لیکن یہ ساحرہ
سخت جان وزیرہ شاہ جادوان ہی مرنا کم جانتی ہی بقدرت کردگار افراسیاب بعد فہمائش حیرت
اپنے باغ سیب کی طرف اُٹھکر چلا تھا اسطرف آنکلا اور اُسنے دیکھا کہ ملکہ صنعت تو بیہوش پڑی
ہی اور چالاک بن عمرو قتل کیا چاہتا ہی یہ دیکھکر اُسنے نعرہ کیا کہ باشید باشید منم افراسیاب جادو
چالاک اور جانسوز یہ نعرہ سُنتے ہی وہان سے کافور ہوگئے کس لئے کہ وہان غار اور گھاٹیان
تو بہت تھی ہین یہ دونون ایک ہی جست مین کسی گھاٹی مین پوشیدہ ہوگئے افراسیاب بھی اُن
عیارون کے ہاتھ سے زک اُٹھا چکا ہی گویا اُنکا نہوا اور صنعت کو پنجہ مین دابکر لے اُڑا جب وہ
جا چکا چالاک اور جانسوز بھی گھاٹی سے نکلکر اپنی بارگاہ مین آئے عمرو انکو دیکھکر بہت خوش ہوا
اور کہا ای فرزند کیونکر رہا ہوئے جانسوز نے سب حقیقت کہی کہ اسطرح صنعت مجکو قتل کرنے لگی تھی
مرشد زادہ نے یون جاکر اُسکو بیہوش کیا اور افراسیاب آکر اُس قحبہ کو اُٹھالے گیا ہم دونون بھاگ کر
یہان حاضر ہوئے خواجہ نے حال سُنکر کہا بیٹھو یہ بھی دونون شریک انجمن عشرت ہوئے اُدھر شاہ طلسم
جو صنعت کو لیکر چلا باغ سیب مین نہ گیا ایک بیابان فرحت افزا مین پہونچا کہ اُس بیابان مین وہ
بہار جان فزا تھی جسپر گل اپنی خوشنمائی پر فخر کرتا تھا رنگ گلبدن زمانہ اُسپر قربان تھا ہزار جان سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بلبل دل اپنا نثار کرتا تھا مردۂ صد سالہ وہان قدم رکھے تو زندہ ہو جائے ہوا وہان کی عیسیٰ نفسی فرماتی جدھر نگاہ جاتی تختے لالہ و نافرمان کے کھلے نظر آتے لالہ رخساران یاسمن پیکر کو شرماتے تھے ہرے ہرے لہلہاتے بوے گل سے مشام جان عالمیان معطر حکم فرما باد بہار دشت تاتار کیطرح سارا جنگل معطر جانوران خوش ادا آہو و غزال رعنا سیر کرتے چرند جانور طائران متلون رنگ کلیلین کرتے لکیرین جنگل مین راستہ چلنے سے جو پڑی تھین جادۂ کہکشان کو شرماتی تھین شجر ہر ایک طوبیٰ سے دعوی ہمسری کرتا ہر ایک گل کے سامنے گل خورشید کا چراغ گل ہوتا نرگس کے روبرو نرگس چشمان بہر حیران سنبل پیچان کے سامنے گیسوے جانان پریشان غنچہ کے مقابل ہونا غنچہ دہنون کا واہیات بات ہی سوسن کے سامنے دہن مسی زیب مات ہو سرو کو دیکھکر شمشاد قامت دیکھنے کا سا ہو جائین پھول کے سامنے رُخ گلرنگ زرد پڑا کھلائے کہ بموجب ابیات مسدس

کیا بہار چمن سحر کا عالم کہیے
لخت دل اسکو اُسے دیدۂ پرنم کہیے
کبھی خاموش نہین بس حمنپا نکے طیور
لب شیون سے گل شمع تجلی کا ظہور

عمر بھر اُسکو جو کہیے تو بہت کم کہیے
تیتے تیتے کے کھٹکنے مین وہان بلبل کی ہے
نالہ کش نخل پہ تھے دار پہ جیسے منصور
نالہ جب کرتے ہین اک آگ لگا دیتے ہین

گل کو گل جانیے شبنم کو نہ شبنم کہیے
غنچہ غنچے کے چٹکنے مین تھی بسمل کی تڑپ
نوک ہر خار زبان ارنی گو سر طور
پر بسترین فلک بسم مین جلا دیتے ہین

بیچ مین اُس صحراے فرحت بیز دلربا کے ایک بنگلہ جواہر کا بنا تھا جسکی گرد آوری پر گنبد چرخ مقرنس بلا گردان تھا برج آسمان اس بنگلہ پر تصدق ہزا جان تھا محرابین اسکی ابروے خمدار حوران جنان کو رشک دیتین جالیان اُسمین چھوٹی ہوئین مژگان یار کو شرماتی فرش پر تکلف مخمل کاشانی کا اندر بنگلہ کے بچھا تھا سائبان زربفتی آگے کھنچا تھا چبوترہ پر آگے بنگلہ کے تخت جواہر کار گستردہ تھا گرد تخت کے کرسیان یاقوت و زمرد کی آراستہ تھین اندر بنگلہ کے مسندین چھپر کھٹ پیراستہ تھین سامان عیش و نشاط وہان مہیا تھا گلابیان شراب کی کشتی مین لگی تھین خوان پُر الوان نعمت بھرے تھے چنگیرین جواہر کار روبرو مسند مینا نگار آراستہ تھین غرض کوئی سامان ایسا نہ تھا جو اُس بنگلہ مین مہیا نہ تھا مسدس

الغرض پہونچے جو وان غیرت کاسلان دیکھا
آنکہ حورون پہ پڑی روضۂ رضوان دیکھا
فرش و اسباب سے آراستہ ایوان دیکھا
فرش تا دور زر و اطلس و کمخواب کا تھا
گل نظر آئے تماشاے گلستان دیکھا
ہر جگہ نور عیان چادر مہتاب کا تھا

اُس بنگلہ مین جب بادشاہ تشریف فرما ہوا گوشہ ہاے صحرا سے پریزادان یاسمن پیکر آکر حاضر ہوئین اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آداب بادشاہ کو بجالائین بادشاہ تخت پر بیٹھا اور صنعت کو ہوشیار کرکے استفسار فرمایا کہ تم چالاک
عیار کو پکڑکر قتل کرنے لائی تھین خود کیونکر بیہوش ہوگئین اُسنے چالاک کا آکر للکارنا اور غلہ
مارنا سب بیان کرکے کہا ای بادشاہ بایمان خود اب بغیر مار ڈالے اس موے چالاک کے مین
باز نہ آؤنگی کہ اُسنے مُنہ پر میرے مجکو لکاتہ اور بیسوا کہا اور سطرح فقرطیہ مجکو بیہوش کرکے قتل کرنا چاہا
شاہ نے فرمایا کہ ای ملکہ اگر مین تمکو نہ اُٹھالاتا تو وہ کام تمھارا تمام کرچکا تھا صنعت نے بادشاہ کی
بلائین لین اور کہا آپ میرے مالک و مختار ہین اگر آپ کنیز کی خبر نہ لیتے تو اور کون لیتا لیکن آپ ملاحظہ فرمائیے گا
کہ کسطرح اُس موے کو مین ہلاک کرتی ہون بادشاہ نے کہا تم ان نابکار عیارون کے مُنہ نہ چڑھو
سحر ہفت بیضہ جو تیار کیا ہی اُس سے سب نمکحرامون کو غارت کرو ان عیارون کی تدبیر کرتا ہون
اور تمھارا تو وہ مرتبہ ہی کہ جس سے کہو وہ ان موذیون کو مار ڈالے صنعت نے عرض کیا اب تو جو کچھ
ہو مین ای شہنشاہ بغیر چالاک کے قتل کئے باز نہ آؤنگی آپ مجکو نہ روکیے خلاف ادب ہی کہ حکم شہنشاہ نہ مانا
بادشاہ نے فرمایا کہ اچھا بچی رہنا آگے تمکو اختیار ہی یہ سُنکر صنعت کچھ دیر ٹھہر کر وہان سے رخصت
ہوکر روانہ ہوئی اور کچھ دور صحراے سبزہ زار مین سیر کرتی ہوئی پیدل آگے بڑھی تھی کہ ایک ساحر
لالہ زار جادو نام اسطرف سے آتا تھا اُسنے اسکو دیکھا اور قریب آکر سلام کیا پھر گلہاے کلام گلشن دہن
سے توڑ کر دامن حال مین یون گرائے کہ ای ملکہ آپ کہان سے اسوقت تشریف لاتی ہین صنعت نے
کہا شہنشاہ پاس گئی تھی لالہ زار نے کہا کہ میرا غریب خانہ قریب ہی وہان چلکر دو گھڑی آرام فرمائیے
پھر چلی آیئے گا کیونکہ بار بار تو آپ کا تشریف لانا اسطرف ہوتا نہین آج مین ہی سرفراز ہوا تھی
زہے نصیب میرے جو وزیر اعظم شہنشاہ میرے کاشانہ مین تشریف فرما ہو صنعت نے کہا بھیا تم
سچ کہتے ہو اور ہمارے دوست ہو حقیقت مین پوچھو تو ہم تم ایک ہین اور وزارت نگوڑی کا کیا
گھمنڈ مین سر آنکھون سے تمھارے مکان پر چلتی مگر کیا کرون کہ مجبور رہون ایک کار ضروری درپیش
ہی آج تو مجکو معاف کرو پھر جب کہو گے مین حاضر ہونگی لالہ زار نے پھر اصرار کرنا مناسب نہ جانا کہا
اچھا آپ کی خوشی صنعت اس سے بھی رخصت ہوکر اُڑی اور دریاے خون رواں سے اُترکر بارگاہ
حیرت مین آئی حیرت کو اُسکی حقیقت گرفتاری کچھ معلوم نہ تھی پریشان حال ہوئی کہ ای
صنعت سحر ساز سیتا یکہ و تنہا کہان آئین صنعت نے کہا مین شہنشاہ کے پاس گئی تھی وہان سے

آتی ہون اور اب جاتی ہون سحر ہفت بیضہ کرنے اور ای ملکہ کبھی تمنے عیار و نکو اسطرح گرفتار ہوتے نہ ملاحظہ کیا ہوگا جسطرح آج چالاک کو مین قید کرونگی اور بڑے عذاب سے مار ڈالونگی حیرت نے کہا ساحری ایسا کرین کہ یہ موے غارت ہوئین سبکے سب ہلاک ہون اسنے کہا آج ایسا ہی ہو کہ چالاک کی خاک بباد فنا اڑائی جائیگی قسم ہی جمشید کی کہ بغیر اس موے کے گرفتار کیے مجلس مین نہ آئینگی یہ کہکر اور دو جام شراب کے پی کر وہان سے غائب ہو کر اپنی بارگاہ مین آئی اور حکم دیا کہ ایک خیمہ الگ سب سے استادہ کیا جاے ملازم فوراً حکم اسکا بجالائے اسنے اول بارگاہ مین بیٹھکر شراب پی کچھ کھانا زہر مار کیا پھر وہان سے اُسی خیمہ مین تنہا گئی اور ہر ایک ملازم کو حکم دیا کہ خبردار کوئی اس خیمہ مین نہ آئے اور جو کوئی آئے ہرگز اندر آنے نہ دینا ملازم پہرے چوکی پر متقرر ہو گئے مگر خیمہ سے ہٹکر ٹھہرے اور ادھر بارگاہ حیرت مین طائران سحر جاسوسان لشکر موجود تھے اُنھون نے یہ خبر ملکہ مہرخ سے جاکر عرض کی کہ اسطرح صنعت افزا سیاب پاس سے آئی اور لاف و گزاف بہت کچھ زبان پر لائی اور قسم کھا کر اپنی بارگاہ مین گئی ہی کہ آج بغیر گرفتار کیے چالاک بن عمرو کے نہ رہونگی اسکا مصمم ارادہ نسبت چالاک کے بدی کرنے کا ہی مہرخ نے کہا پروردگار چالاک کا حافظ و نگہبان ہی وہ کیا قید کر سکتی ہی عمرو نے بھی یہ خبر سنی دل دھڑکنے لگا کھٹکا پیدا ہوا چالاک بارگاہ مین موجود تھا اس سے کہا بیٹا کچھ تمنے سُنا اب تم پانچ چار روز خیمہ سے باہر نہ نکلنا یہ ساحرہ بلاے بے درمان ہی چالاک نے عرض کیا کہ ای پدر عالی قدر اگر میری قضا ہی تو کوئی روک نہین سکتا ہی اور جو قضا نہین ہی تو انشاء اللہ تعالی مار لا

مین نے اس قحبہ کو کہ ابیات

دل اندر وفاے زمانہ مبند
بقعر جام خواہد کلاہم ربود

ہر آنکو بزاید بباید ش مرد
کہ یکسان نگردد سپہر بلند

کسی شخص زندہ بمینو نبرد
مرا چرخ بسیار یاری نمود

یہ کہکر فکر مین اپنے بچاؤ کے ہوا اور ادھر صنعت سحر ساز خیمہ مین جاکر سحر اپنا تیار کر کے باہر نکلی اور گرمی ایسی آتش سحر کی تھی کہ اسنے حکم دیا کہ ایک میدان وسیع اور سبزہ زار دیکھکر ایسے مقام پر کہ جہان دریا کا کنارہ ہو فرش عالی گسترده کیا جاے اور سامان عشرت مہیا ہو ملازم حسب ارشاد فرش پر تکلف لیکر چلے اور دامن کوہستان مین جھیلین بہت سی لبریز تھین ایک جھیل کے کنارے مقام پاکیزہ و فرح افزا دیکھکر بچھایا مسند لگادی کشتیان شراب کی آراستہ کین گائین خوش گلو زہرہ جبین آکر حاضر ہوئین صنعت آکر مسند پر بیٹھی اور دو جام شراب

کے پی کر ذرا آرام لیکر ایک تھالی برنجی اُسنے سامنے رکھی پھر ایک ارنا بھینسا منگوایا اُسکے ماتھے پر سیندور کا ٹیکا دیا وہ ارنا گرد اُس تھالی کے گھومنے لگا اور اب اُسنے آتنا بڑا قد پیدا کیا کہ وہ بے ستون نظر آنے لگا بلائے مبرم کو شرمانے لگا مُنھ مثل قعر جہنم کے کھلا تھا بھینسا سر اُس سے خوف کھاتا تھا کہ ابیات

بھینسا تھا کہ اژدر دہان تھا
پھنکار بھی اُسکی مثل اژدر
قامت مین پہاڑ بے گمان تھا
شیطان کی فوج کو بھگا دے
اژدر کی طرح تھا شعلہ آور
جب اپنی وہ شیطنت پر آئے

جب وہ ارنا قد آور ہو چکا **صنعت** نے ایک تپلا ماش کے آٹے کا بنا کر اُسکی پیٹھ پر بٹھا دیا اور کچھ ہار ارنے کے گلے مین ڈالدیے اور سحر پڑھکے ماش کے دانے مارے کہ وہ تپلا زندہ ہو گیا پس اُس تپلے سے اور ارنے سے حکم دیا کہ تم دونون جاؤ اور جہان کہین چالاک بن عمرو ملے گرفتار کر کے اپنی پیٹھ پر لاد کر لاؤ خبردار اس حکم مین میرے فرق نہ پڑے یہ حکم سُنکر وہ ارنا روانہ ہوا گویا آسمان ظلم کسی پر ٹوٹنے چلا ادھر تو یہ ارنا چلا تاثیر سحر یہ ہوئی کہ چالاک کا بارگاہ مین بیٹھے بیٹھے دم گھبرایا اُٹھ کھڑا ہوا قاعدہ ہی کہ جس بات کی انسان کے لئے قید ہوتی ہی اُسی بات کو جی چاہتا ہی بمصداق الانسان حریص علی ما منع غرض جب یہ اُٹھکر چلا عمرو نے کہا کہان کا ارادہ کیا چالاک نے جواب دیا کہ میرا جی گھبراتا ہی ذرا لشکر کی سیر کرونگا ہر چند عمرو نے روکا مگر اُسنے نہ مانا اور نکلکر بارگاہ سے بازار مین لشکر کی آکر پھرنے لگا اُسوقت وہ ارنا اور تپلا لشکر مین ایک جانب سے نمودار ہوا سبنے دیکھا کہ تپلا اُسپر سوار ہی لشکر مین اُسکی صورت زشت دیکھکر غلغلہ ہوا کہ ارے بھائی بچنا یہ نئی آفت آتی ہی خدا اس سے بھی بچائے غلغلہ سُنکر لوگ بھاگ کھڑے ہوئے دکانین بند ہونے لگین مگر وہ ارنا کسی سے نہ بولا اور چالاک کے قریب آپہنچا چالاک سمجھ گیا کہ یہ فرستادہ **صنعت** ہی تیری ہی تلاش مین آیا ہی خیر رضینا بالقضا اس عرصہ مین اُس تپلے نے آتے ہی سینگ اپنے چالاک پر مارے چالاک نے چاہا کہ بیتر ابدلکر خالی دے مگر اُسنے سینگون سے اُچھال کر پیٹھ پر ڈالا پشت پر تپلا بیٹھا تھا اُس نے گردن و کمر تھام لی چالاک بالکل بے قابو ہو گیا اور تپلا اور بھینسا اسکو لیکر روانہ ہوا سحر لشکر نے کہ چندان بدحواس نہ تھے اور بہادر تھے اُنھون نے پیکان تیر سحر مارے نارنج و تیغ لگائے لیکن اُس بھینسے اور تپلے پر کچھ اثر نہ ہوا اور ایک غل پڑ گیا کہ یار و بڑا غضب ہوا چالاک بن عمرو کو بھینسا پکڑ لے گیا ہرکارون نے دوڑ کر یہ خبر ملکہ مہرخ کو بھی پہونچائی بارگاہ مین بھی تلاطم ہو گیا ہر ایک ساحر اور ساحرہ

رونے لگا عمرو نے آہ کی اور آبدیدہ ہوکر کہا کہ ای پروردگار عالم حافظ حقیقی تو ہی چالاک کا
بچانے والا ہی کس لیئے کہ اس قحبہ صنعت نے قسم کھاکر میرے فرزند کو بلوایا ہی دیکھیئے کہ اب کیا
ہوتا ہی یہ کہکر بے اختیار اُٹھکر آپ بھی چلا مہرخ نے کہا خواجہ مین بھی لشکر لیکر آتی ہون عمرو نے کہا
بہادری سے یہ بات دور ہی مین جاتا ہون جو کچھ مجھ سے نہو سکے تو تمکو اختیار ہی مہرخ اور سب سردار
تو دست بدعا ہوے اور لشکر مین جو غلغلہ تھا اُنکے افسرون کو بلاکر تسکین و دلداری فرمائی کہ یہ مقدمہ
عیاران ہی تمکو بدحواس ہونا زیبا نہین یہان تو یہ تدبیرین ہین وہان ارزنا چالاک بن عمرو
کو لادے ہوے سامنے صنعت کے آیا اور اُس تیلے نے پکار کر آواز دی کہ یہ گنہگار عالی تبار
حاضر ہی صنعت نے چند بچہ ہائے خوک جھٹکا کرکے تیلے اور رہنیسے کو بھینٹ دیکہ وہ تو پھر جیسے
تھے ویسے ہوگئے پتلا آٹا ہوگیا اور ارزنا جیسے قد کا تھا ویسا ہوا اور صنعت نے چالاک کو مسحور بسحر
کرکے پوچھا کہ کیون میان چالاک مزاج مبارک حضور کا کیسا ہی چالاک نے کہا جی ہان شکر ہی
خدا کا ابتک تو زندہ ہون آگے کا حال نہین معلوم صنعت نے کہا اب کچھ فاصلہ بتسے اور موت
سے باقی نہین ہی صرف میرے لب ہلانے کی دیر ہے چالاک نے کہا سنو ای ملکہ یہ شرط انصاف
کی نہین ہی لڑائی مین ایسا ہی ہوتا ہی ہمنے تمکو پکڑ لیا تھا تمنے ہمکو قید کرلیا اُسوقت کہ جب تم قید
ہوئی تھین افراسیاب نہ آجاتا تو ہم تمکو مار ہی ڈالتے اُسکا آنا تیرے جینے کا بہانہ ہوگیا اب معلوم
ہوا کہ ای ملکہ تم بڑی زبردست ہو سرداران شاہ طلسم مین اور لشکر حیرت مین کوئی تمہارا ثانی نہین
ہی پھر جیسی اولوالعزم سردارہ ہو ویسا ہی انصاف بھی چاہیئے میری خطا معاف کرو مین عمرو
عیار کو اور امیر حمزہ کو چھوڑ دونگا اب تمہاری اطاعت کرونگا بلکہ تمام عمر غلامی سے سر نہ
اُٹھاؤنگا یہ کلمات سنکر قہبارہ جادو نام ایک ساحر نے کہا کہ ای ملکہ اب تو یہ اطاعت کرتا ہے
چھوڑ دیجئے عیار بھی بے نظیر ہی عمرو کی عیارون کا اگر جواب دیگا تو یہی دیگا صنعت ہنسی
اور کہا ارے یہ بڑے دغاباز ہین بھلا یہ اور اطاعت کرینگے شہنشاہ نے کئی مرتبہ ایسی باتون
پر اسکے باپ سے دھوکے کھائے برق فرنگی نے ایسی طرح فرمان برداری کا دم بھرا تھا پھر
شہنشاہ کو قتل کرنا چاہا ابھی یہ اطاعت کرنے کو کہتا ہی ابھی چھوڑ دو تو ہمین کو مار کر
چلا جائے گا ان مسلمانون کا یہ قول ہو کہ الولد سر لابیہ بیٹا خصلت پر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باپ کی اب اسکو مین کب چھوڑتی ہون یہ کہکر چالاک کیطرف مخاطب ہوکر کہا کہ ارے موسے تو مجکو کیون فقرہ دیتا ہی مین تیرے دم مین نہ آؤنگی بس ایسا کچھ عتاب و خطاب کرکے چالاک کو زیر تیغ بٹھایا اس اثنا مین مہتر برق فرنگی کہ بارگاہ سے غل سُنکر یہ بھی بہر رہائی چالاک چلا تھا اس جھیل کے کنارے دور آکر کھڑا ہوا اور گوشہ مین ٹھہر کر صورت اپنی اُسنے مثل ایک پریزاد طلسم کے بنائی زیور جواہر کار جسم پر آراستہ کیا لباس پُر زر زیب جسم فرمایا صورت رعنا رنگ روغن عیاری لگاکر ایسی بنائی کہ پریستان ہے پری صدقے ہونے آئی زلف چلیپا کی رسائی کہان سے کہان تک بیان ہوا دل کے ڈس لینے کو ناگن زلف پر گمان ہو زلف عنبرین کی بو جو موج طبیعت مین آئی عشاق کی نئی سر سے پریشانی بڑھائی یہ معلوم ہوتا تھا کہ سودائے محبت عاشقان اس کافر کے سر چڑھا ہی ایکبار ہی جا بجا اکٹھا ہو کر رہگیا ہی پیشانی پر ابروے خمدار کا ہونا در حسن پر نصب کیا آئینہ حسن نے قتل عالم کے لئیے یہ تلوارین بنائی تھین جو ہر وقت کھنچی رہتی ہین جب دھیان اُنکا آتا ہی دل پر خنجر چل جاتا ہی چشم فتان کا دل عشاق بیانِ نرگس کی طرح نرگسی چشیان دہر زار و نزار دام مین اُن لال لال ڈورون کے گرفتار سامری کو اُنکے کرشمون سے حیرت کسی جادو مین بھلا ایسی کہان طاقت چہرہ تابان مین بینی کی ضیا الف نور کا مہر درخشان مین کھنچا لب لعلین عقیق یمن کا دل خون کرے دانت ہیرے کی کنی کو ہیرا کھلائے گوہر کو بے آب تاب بنائے دہان تنگ جانان کو دہن اُسکا باتین سُنتے ہی

از سرتا پا ایک تصویر حسین کا نقشہ کہ ابیات

جان سو جان سے ہی خوبی پستان یہ نثار
سرو سے قد نے یہ کیا خوب نکالے ہین انار

ڈوپیان بازو یہ دو رکھی ہین یا سحر شکار
یا ہوے قمقمے دو نور کے روشن اک بار

دو یہ گلدستہ لب بام دھرے ہین گویا
منقلب نور کے یا جام دھرے ہین گویا

آگے تعریف مین خاموش زبان ہوتی ہی
بات پردے کی ہی پردے مین بیان ہوتی ہی

دل عاشق کو مگر تاب کہان ہوتی ہے
پردۂ شرم مین تشبیہ نہان ہوتی ہے

یان مضامین حیا خوب پسندیدہ ہین
دو مہ نو نئی صورت سے یہ پوشیدہ ہین

اس صورت سے تیار ہوکر نامہ شاہ طلسم کی طرف سے لکھکر مہر اُسپر بادشاہ کی کرکے حبت خنجر کرتا ہوا سامنے صنعت کے آیا اور راہ کترا کر بارگاہ کیطرف اُسکی چلا لوگون نے صنعت کو خبر دی کہ

دیکھیے پریزاد خاص ملازمان طلسم سے بادشاہ کی منظور نظر معلوم ہوتی ہی آپکے پاس کسی کام کو آئی
ہی اسکو معلوم نہین ہی کہ آپ یہان ہین صنعت نے کہا خبر اُسکی لو اور یہان بلالاؤ ملازم حسب ارشاد
دوڑے اور برق کو بارگاہ کیطرف سے پھر کر سامنے صنعت کے لائے برق نے آتے ہی سلام کیا
صنعت نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ میان چالاک کی کچھ خبر شہنشاہ کو پہونچی پریزاد نے کہا کہ بی بی
حضور عالم کو سب خبر رہتی ہی بھلا اُنکو اور خبر نہ پہونچے سارے طلسم کا واقعہ انکے پیش نظر ہی لیجئے یہ نامہ
آپکو دیا ہی صنعت نے کھڑے ہو کر نامہ کی تعظیم کی اور پھر اُسکو واکیا مضمون اُسمین یہ تھا کہ ای ملکہ
صنعت سحر ساز ہمنے سنا کہ تم چالاک کو پکڑ لائین واقعی جو کچھ تمنے کہا تھا وہی کیا اب جو پکڑ لائی
ہو تو تاکید سے لکھا جاتا ہی کہ بغیر مار ڈالے باز نہ آنا اس چالاک کو کیا قتل کیا گویا عمرو کو مار ڈالا
اور لشکر مہرخ کو تمنے جیسے غارت کر دیا لیکن یہ امر ضرور کرنا کہ دشمن قریب ترین تمکو فریب دینگے
کسی الگ مکان مین لیجا کر قتل کرنا اور بہت ہوشیار رہنا یہ مضمون معلوم کر کے گویا ہوئی کہ جب قتل کر ڈالا اور
آپ بھی لڑنے مرنے پر آمادہ ہوے تو پھر ڈر کسکا ہی اگر انکا پنجہ قابض ہو گیا تو وہ مار ڈالینگے نہین ہم
اُنھین بھی قتل کرینگے لیکن شہنشاہ نے جو کچھ لکھا ہی وہ ہماری ہی بھلائی کے لیئے لکھا ہی اچھا ہی نازنین
تم ٹھہر جاؤ شراب پیو ذرا آرام کرو مین عرضی اس نامہ کے جواب مین لکھتی ہون یہ کہکر قلم سحر نکالکر عرضی لکھنا
چاہی اُسوقت خیال آیا کہ ای صنعت کہین ایسا نہو کہ یہ پریزاد کوئی عیار ہو اور تجکو دھوکا دینے
آیا ہو سابق مین بیان ہوا تھا کہ اسکے پاس ایک تختی ہی کہ جسمین حال جسکا چاہتی ہی دریافت کر لیتی ہی
اُسوقت بھی اسکے خیال مین آیا کہ تختی دیکھ لے پھر عرضی تحریر کرے بس اسنے گردن سے تختی اُتار کر دیکھی اُسمین
معلوم ہوا کہ یہ برق عیار ہی تجکو فریب دینے آیا ہی یہ دیکھتے ہی اُسنے اپنے ہاتھ سے چوڑی اُتاری برق
چپکا بیٹھا تھا اُسکو معلوم نہین کہ مجکو پہچان چکی ہی اور اسنے چوڑی اُتارتے ہی برق پر کھینچ ماری کہ وہ
چوڑی ایک بھاری طوق بنکر برق کی گردن مین پڑ گئی اُسوقت وہ پکاری کہ ارے موے
برق فرنگی مین نے دریافت کیا کہ مجکو تو دم دینے آیا ہی اور مین جانتی تھی کہ تم سب چالاک کو چھڑانیکو
آؤ گے برق نے اُسکے کلام کا کچھ جواب نہ دیا اور اُسنے خنجر لیکر اب دونون کا سر کاٹنا چاہا لیکن خواجہ عمرو چو
روانہ ہوے تھے کہ مین بھی جا کر براے رہائی چالاک کچھ تدبیر کرون چنانچہ اُنھون نے آکر دور سے
صنعت کو کنارے جھیل کے بیٹھا دیکھا پس گلشن عیاری کی سیر کی ایک گل مراد ملا یعنے ناؤ کہ جبکی ہین

لبسان ہلال نو تھی زنبیل سے نکالی اور اس مین فرش بچھایا مسند آراستہ فرمائی کشتی شراب کی سامنے رکھی گلدستے بھی سامنے چن دیے پھر اپنے تئین رنگ روغن لگا کر افراسیاب کی ایسی صورت پر تیار کیا تاج گوہر نگار سر پہ رکھا قبائے قلم کار و زراندود کو زیب بر فرمایا اسطرح اپنی آراستگی کی کہ نظم

بسر بر یکی تاج گوہر نگار
کہ بودش ز شاہان فرا یادگار
یکی چتر زرین بفرق سرش
کہ باشد ز خورسایہ بر پیکرش
ہمان جوشن خود و چلتہ بزر
ہمہ شید و زرشان چون زیم

جب اسطرح درست ہو چکا مورپنکھی پر آکر بیٹھا شست ہاتھ مین لی اور مورپنکھی کو روان کیا اسمین گھنگرو بندھے تھے وہ چھم چھم بولنے لگے اور مورپنکھی روانہ ہوئی صنعت چالاک اور برق کو قتل کیا چاہتی تھی کہ یکایک آواز چھم چھم کی آئی ایک کنیز نے کہا کہ ای ملکہ صنعت ذرا اٹھہر جائیے دیکھے تو یہ آواز چھم چھم کی کہان سے آتی ہی صنعت اُسکے کہنے سے تھم کر جھیل کیجانب دیکھنے لگی کہ ایک کشتی کو دیکھا کہ بہزاران خوبی و ادا مثل رفتار معشوق کے جھیل مین روان ہی اور اسمین شاہ طلسم مسند زرنگار پر بیٹھا ہی تاج یاقوت سر پر رکھا ہی تمام زمرد لباس مین جڑا ہی گلے مین موتیون کی بدھی پڑی ہی ہاتھ مین ایک گلابی الماس کی اسمین شراب بھری ہوئی چالیس لونڈیان دُر در گوش مرصع پوش دست بستہ کھڑی ہین صنعت بادشاہ کو آتے دیکھکر کھڑی ہوگئی اور جھک کر مجرا کیا ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ تشریف لائیے افراسیاب نے فرمایا کہ تم اپنے کام مین مشغول رہو مین سیر کرتا ہوا آگیا ہون یون ہی تماشائے آب کرتا چلا جاؤنگا صنعت نے کہا اب تو آپ تشریف لائے ہین لونڈی کی خاطر سے تشریف فرما ہوجئیے دو باغی نابکار عیار ان زیر دست قتل بھی ہوتے ہین انکے قتل مین شریک ہو کر ثواب بھی کمائیے افراسیاب نے پھر عذر کیا کہ ای ملکہ ایک سرہزار سودا اتم انکو قتل کرو مین اور کام کو جاؤنگا صنعت نے عرض کی کہ کنیز نہ مانیگی نہین حضور لمحہ بھر کیلئے ضرور آئین شاہ نے فرمایا خیر تمھاری خاطر ہی یہ کہکر کشتی پر سے اُترا صنعت نے سوا سو کشتی جواہر کی نذر دی مسند پہ جا کر بیٹھا یا کچھ نگینے الماس کے پیشکش کیئے افراسیاب نے کہا مین اسی واسطے نہین آتا تھا اسکی کیا ضرورت تھی صنعت نے کہا یہ سب آپکی دی ہوئی عزت ہی اسکو قبول فرمائیے شاہ نے سب نذر قبول کی اور کہا کسی ایک کنیز کو دیدو وہ سب کشتی پر پہونچا ئیگی گلابی شراب کی جو ہاتھ مین تھی اُسکو دکھا کر کہا کہ ای ملکہ دیکھو یہ شراب نوکشیدہ ہی اور بہت تحفہ ہی صنعت نے بہت تعریف

فرمائی اور گلدست اور زرین دست دو کنیزین سر پر کھڑی ہوئی رومال جھل رہی تھین اُنسے کہا کہ
ہمارے یہان جو شراب کہ نئی کھچوائی گئی ہی وہ لے آؤ وہ دونون کنیزین دوڑین اور قرابہ اُٹھا لائین
صنعت نے کہا حضور اس شراب کو بھی نوش فرمائیے اور اپنی گلابی سے ہمکو پلائیے شاہ نے
کنیزون کو جو شراب لائی تھین پانچ اشرفیان چورن کی انعام دین صنعت نے اُٹھکر شاہ کی
بلائین لین اور کہا اب شراب پیجئے شاہ نے گلابی جو ہاتھ مین تھی اُسکی شراب قرابہ مین ملائی اور
کہا تم تو شراب کباب کے جھگڑے مین پڑ گئین ان عیارون کو تو قتل کر لیا ہوتا صنعت نے
کہا اب آپ شراب پی لین تو قتل کرون کہا تم سحر اپنا اُتارو مین مار ڈالون اُسنے حسب ارشاد بادشاہ
سحر دونون عیارون پر سے اُتار لیا بادشاہ نے فرمایا کہ لو اب یہ جام مین بھر کر تیار کر چکا ہون اسکو
پی لو تو پھر مین اُٹھکر قتل کرون صنعت نے وہ جام تسلیم کر کے لیا لیکن کھٹکا گذرا کہ شاہ نے پہلے مجرمون
پر سے سحر کیون دفع کرایا ای صنعت تختی دیکھ لے یہ خیال کر کے اُسنے گلے سے تختی کو اُتار کے دیکھون
عمرو سمجھ گیا کہ مقرر یہ مجکو پہچان گئی پس اُسنے جلد دو چار حقہ ہائے نفطی بیہوشی آمیز کمر سے نکالے ادہر
صنعت نے تختی دیکھی معلوم ہوا کہ عمرو عیار ہی افراسیاب بنکر آیا ہی یہ معلوم کر کے رنگ اُسکا سفید
ہوگیا اور تیوری پر بل آ گیا عمرو تو پہلے ہی اپنا مطلب مفہوم کر چکا تھا بس پکارا کہ منم عمرو بن امیہ اور نعرہ
کر کے حقہ نفطی جو داغ کر مارے دود بیہوشی بلند ہوا اور صنعت گھبرا اُٹھی کہ ایسا نہو مین جل جاؤن
اُٹھنا تھا کہ یہ بیہوش ہو کر گری اور کنیزین بھی دو تین حقے مارنے سے بھاگتے وقت بیہوش ہو گئین دونون
عیار چالاک اور برق تو فوراً حقہ مارتے ہی بھاگ کر پوشیدہ ہو گئے اور لوگ بارگاہ صنعت
سے دوڑے کہ کیا آفت آئی عمرو نے اُس جلدی مین کچھ اسباب نذر زنبیل جال مار کر کیا اور جھپٹ کر
کشتی پر اُسکو بھی نذر زنبیل کیا اور اپنا راستہ پکڑا یہان ساحرون نے آ کر باران سحر برسایا کہ دھوان
ہر طرف ہو ملکہ صنعت کو ہوش آیا سب سے کہا کہ بلا کے عیار ہین سب محنت میری خاک مین ملا دی
خیر یہ مونڈی کاٹے کہان جائینگے میرے ہاتھ سے یہ کہکر اپنی بارگاہ مین گئی اور بغیظ و غضب خیال
تدبیر ہوئی کہ عیارون کا تعاقب کرنا بیسود ہی طبل جنگ بجوا کر مہرخ وغیرہ کو غارت کر دے یہ تو
اس خیال مین بیٹھکر مصروف شراب خواری ہوئی اُدھر چالاک برق و عمرو بھاگ کر بارگاہ مہرخ
مین آئے مہرخ اور سب سردار اُنکو دیکھکر خوشنود ہوئے اور حال رہائی استفسار کیا اُنھون نے

ماجرا بیان کیا مہرخ نے فرمایا کہ صنعت بہت بڑی ساحرہ ہے وہ تمسے کسی سے ماری نہ جائیگی اب ایسا کام نہ کرنا کہ اسکو خواہ مخواہ جاکر ستاؤ عیارون نے کہا جیسا مناسب ہوگا عمل مین آئیگا یہ کہکر شریک جلسۂ عشرت ہوے اس عرصہ مین وہ دن بھی تمام ہوا اور وہ زمانہ آیا کہ صناع قدرت نے اپنی قدرت کاملہ کی صنعت دکھائی روشنی مین تاریکی ظاہر فرمائی رات دن گذر کر آئی سر شام بحکم صنعت نافرجام نفیر سحر کو دم ملا طبل جنگی گڑگڑایا حیرت کو بھی خبر طبل جنگ بجنے کی پہونچی اُسنے کہا کہ ملکہ صنعت دعوی کرکے طلبیدہ شاہ طلسم آئی ہین اُنھین کو لڑنے دو کیا ضرور ہے کہ تم دخل دو یہ تو خاموش ہورہی صرف اتنا کیا کہ لشکر کو حکم تیاری کا دیدیا اسلیئے کہ لشکر لٹ نہ جائے حفاظت ضرور چاہیئے ادھر بھی ہزارہا ساحر کا لشکر تیار ہونے لگا اور جاسوسون نے جاکر یہ خبر ملکہ مہرخ کو پہونچائی کہ نوبت جنگ وجدال آئی یعنی نظم

زہے یہ حشمت و جاہ و جلال و قدرت و زور
جہان مین شہرہ عطارد جو ہی فلک کا دبیر

فلک شکوہ ستارہ حشم خدیو جہان
کہ تیرے حکم کے آگے ہی سہل امر خطیر
رواں ہو صبح کا گر مرکب ظفر پیکر

ترے جلال کو کن لفظون مین کرون تعبیر
ترے محرر دفتر کا ہی سدا محتاج
تو تا بہ شام کرے روم و شام تک تسخیر

ای بادشاہ صنعت نے طبل جنگ بجوایا ہی باقی خیریت ہی مہرخ نے بھی حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے ادھر بھی نفیر سحر بجی طبل و بوق گڑگڑائے اب اُس شب کو یہ عالم تھا کہ نظم

جلوۂ ماہتاب نورفشان
صبح محشر کی سی درخشانی

پردۂ سایہ ہم قماش کتان

ذرہ ذرہ غبار نورانی

اُس شب مجاہدان دیندار کے یہ ولولے تھے کہ مثنوی

خدانے مجاہد بنایا ہمین
لب تیغ کے بوسے لیوے اجل
سعادت ہو جو جانفشانی کرے

سر قتل کفار پایا ہمین
جلو مین ہمیشہ رواں ہو ظفر
یہان اور وہان کامرانی کرے

دم اُس دست و بازو کو دیوے اجل
رکاب اپنی پکڑے رواں ہو ظفر

دربار دربار مہرخ نامدار نے سویرے سے برخاست کیا ہر ایک غازی وصف شکن اپنی بارگاہ مین آیا سلیح نہائے جھلکنے ہتیار نکلنے لگے سحر خوانی ایکطرف کو شروع ہوئی دفلے اور بانسریان بجین سرون کو بھنبھٹیں ملین کڑاہیان چڑھ گیئن ڈہرد کی آواز پر سر فلک کا ایسا پڑا نا ہیر ناخنے لگا ستمگری پر آمادہ ہوا مریخ نے بھی زحل کی شاگردی کا دم بھرا قتلوایا مریخ پڑھا بغض و نفاق مین طاق ہوا شہرۂ آفاق ہوا آفتاب نے مریخ سے دوستی کرلی کہ ایسا نہو مجھپر آتش سحر کی آنچ آجائے بایں حفاظت بجاراہتک رہتا ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ابھی دن کے خون سے آجتک کیا قیامت تکلرزان و ترسان ہیگا ہمیشہ کا نیا کریگا دنیا مین بھی ہلچل پڑ گئی زال دنیا کہ ہمیشہ سے تیرہ روہی آجکی شب کالی بھوانی بنی غبار زمین سے اُڑتا تھا یا مجذوب دہر جوش مین آکر خاک اُڑاتا تھا ایک طرف تلوارین خون چاٹنے پر دشمن کے جوہر کے دانت نکالے تھین خنجر بران زبانین دکھاتے تھے نیزے سرکشی جتاتے تھے گرز اُٹھاتے تھے کمانین چلاتی تھین ابھی بہادرن گوشہ گیر نامرد نہ ہوتا خطا کردارون مین نام نہ لکھوانا قربان عروس شجاعت ہوجانا کہ ابیات

یہی ابتو کچھ آگیا ہی خیال
کہ شرع پیمبر کو جاری کرو
سمجھ لو جو کچھ بھی ہی تمکو تمیز
کہ آجائے بیٹھے ہوے اپنے گھر
تو بہتر یہی ہی کہ جان کام آئے

کہ گردن کشوں کو کرین پائمال
ہوا مجتمع لشکر اسلام کا
نہ جان آفرین سے کرو جان عزیز
تو مقدور کس کا کہ آنے ندے
پس مرگ تربت مین آرام آئے

بہت کوشش و جان نثاری کرو
اگر ہو سکے وقت ہے کام کا
کسی کو نہین ہی اجل کی خبر
تن خستہ سے جان کو جانے نہ دے
ابھی ہنگامہ قیامت زا مین آخر دہ

شب بسر ہوئی اور وہ زمانہ آیا کہ کحل الجواہر شب دیدہ دہر سے یہ اشک شبنم سحر بہگیا اور مہر تابان ضیا بخش فروغ گستر عالم ہوا کہ ابیات

صبح کا دم بھی ڈر سے کیا نکلا
کیا خیال و گمان کی نیرنجات
پھر نکلا تو کانپتا ... نکلا
تھی بہت سانگ و ڈھونگ رات رہی
اُڑ گیا رنگ روے رنگ شفق

ہو گیا جب ن سحر ہر اک رخ فق صبحکو مہرخ نامور بصد کر و فر تخت سحر پر سوار ہو کر جانب جنگاہ چلی فوج ساحران بے شمار ہمراہ ہوئی بہار و زلزلہ و لرزان و طاؤس تخت و طاؤس سحر پر سوار حسن مین رونق بخش صد بہار طائران سحر ہر اک کے سر پر سایہ فگن بلٹیون اور رسالون پر جوبن مغلئے دلاورون کا یہ عالم تو ابھی سے تھا ابیات

تو سہی صبح دھوم اٹھائین ہم
تیرہ روزون کی شامت آئی ہی
فتنۂ خفتہ کو جگائین ہم
راز شب آشکارا ہوتا ہی
منتظر اب قیامت آئی ہی
شور محشر دوبارا ہوتا ہے

غرض بہلو را کڑتے بل کرتے سحر کی نیرنگیان دکھاتے بڑے جاہ و جلال سے وارد میدان قتال ہوے اُسطرف سے صنعت اپنا تخت چالیس اژدرون پر کھچوائے اور ہمراہ اسباب ساحری لیکر سوار بعزم کارزار آئی فوج بے قیاس ہمراہ لائی ساحرون نے پرے جمائے صفوف آراستہ ہوئین ابر سحر برسا میدان غبار سے بسان آئینہ پاک و صاف ہوا بجلیان گرین درخت آرد جو تھے جلگئے پھر طبل و بوق بجے دونون دلاور جیسے تخت مہرخ قلب لشکر مین ٹھہرا جب آراستگی لشکر ہو چکی صنعت کیفر

ایک ساحر نابکار زنار جادو اجازت حرب لیکر میدان مین نکلا اور سلحشوری دکھا کر پکارا کہ ای مہرخ
ستمگر اب بھیج کسی کو میرے مقابلہ مین مہرخ نے یہ سنکر اپنے لشکر کیطرف نگاہ کی ایک ساحر گروہ بو قلمون
داو دیہ کا ساکن مدہمات جادو نام نکلا اور مہرخ سے اجازت لیکر اپنے ہنس آتشبار کو اڑا کر سامنے
زنار کے گیا اور طالب ضرب ہوا زنار نے ایک نارنج سحر پڑھکر اسپر مارا اسنے دستک دی کہ نارنج
زمین مین گر کر سرد ہو گیا پھر اسنے جواب مین نارنج کے ناریل مارا کہ اسکے سینہ پر پڑا ہر چند اسنے رد کیا
مگر کچھ نہوا اور ناریل سینہ کو توڑ کر نکلگیا اور زنار مر کر زمین پر گرا غلغلہ اسکے مرنیکا بلند ہوا مدہمات
نے پھر مبارز طلبی کی صنعت کی جانب سے طرار جادو نام ایک ساحر اسکے مقابلہ مین آیا اور اسنے
آتے ہی ایک تلوار برق کردار سحر کی مدہمات پر لگائی وہ شمشیر برق بنکر مدہمات کے سر پر آئی
اسنے بھی ہر چند رد کیا مگر کچھ نہوا دو پرکالے اسکے اسنے کئے یہ ماجرا دیکھکر مہرخ سے اجازت لیکر
جرار جادو نے قدم اپنا جانب جنگاہ بڑھایا اور مقابلہ طرار مین آیا اسنے گرز آتشین اسپر مارا اسنے رد
کر کے ایک پیکان سحر کا مارا کہ بھالا بنکر طرار کے پیٹ مین در آیا اور وہ ہلاک ہوا صدا آہ مہیب آئین
اسوقت صنعت نے ایک ساحر خونخوار گرز انداز نام کو حکم دیا کہ تو جا کر معرکہ رزم مین کچھ کام کر بہادر و کمین
اپنا نام کروہ نخوت شعار و بد کردار گرز سحر دوش پر رکھے مثل دیو خبیث کے نعرے مارتا اور بسان فیل مست
جھومتا سامنے جرار کے آیا اور آتے ہی گرز اپنا اس بیچارے کے سر پر لگایا ہر چند اسنے سنبھلنا چاہا
مگر موت نے فرصت نہ دی بھیجا پاش پاش ہو گیا تڑپ کر ہلاک ہوا اسکے مارے جانے سے جبتک
کوئی اسکے مقابلے مین آئے آئے اسوقت تک یہ گرز پکڑ کر صف لشکر پر جا پڑا لشکر صنعت مین
ڈہرا اور ناقوس بجنے لگے اور خونخوار نے جسکے گرز لگایا پیوند زمین اسکو بنایا جب جھپٹ کر گرز لگاتا تھا
پانچ پانچ کے سر پھٹ جاتے تھے لشکر مین تلاطم برپا ہوا کہ ارے یہ اودھی کھوپڑی کا آدمی دشمن ہے بیدین
بڑا غضب ڈھا رہا ہے کوئی اس بات کے سر نہین ہوتا کہ گرز مین اسکے کونسا سحر جا بگڑا ہے
جس سے بھیجا پھٹتا ہی ہر ایک اپنے سر کی سلامتی مناتا تھا اور خونخوار اپنی خونخواری دکھا کر
گرز لگاتا چلا جاتا تھا جب صف اول وغیرہ سے گذر کر اس مقام پر پہونچا کہ جہان سرداران لشکر
استادہ تھے اور ملکہ بہار پر حملہ آور ہوا چاہا کہ ملکہ مذکور پر گرز لگائے ملکہ کے ہاتھ مین ایک چھڑی
تھی اسمین ہار لپٹا ہوا تھا بس وہی چھڑی گرز کو خالی دیکر جواس مفسد پر لگائی ہار چھڑی سے کھلکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گلے مین اُسکے پڑ گیا ایسا بوجھ اس سحر کے ہار کا تھا کہ خونخوار زمین پر بیٹھ گیا بہار اپنے تخت پر سے اُتری اور قریب اُسکے آکر اپنے جوڑے سے ایک ڈبیا یاقوت کی نکالی سیمین سیندور پھر اتھا ہُوا سیندور کا ٹیکا اُسکے ماتھے پر دیدیا اور پوچھا کہ تو ہمارا دوست ہے یا دشمن اُسنے اس غزال صحرائے رعنائی اور بدر کمال آسمان زیبائی کا جمال جو دیکھا دست بستہ عرض رسا ہوا کہ اے ملکہ مین آپکے غلام کا غلام ہون جو حکم فرمائیے بجا لاؤن ملکہ نے فرمایا کہ اگر ہمارا عاشق زار ہے تو معشوقہ تیری عازم کار زار ہے تو بھی اُسکے عوض جا کر جانبازی کر ہنر شجاعت کے دکھا اگر بکار آیگا معشوقہ دلنواز کو پائیگا تمام عمر مزے اڑائیگا اُسنے عرض کیا کہ پھر کس کو جا کر قتل کرون بہار نے کہا صنعت سحر ساز کا سر لا کر میرے قدمون پر نثار کر اور بعد اُسکے قتل کے اور جو اُسکے ہواخواہ سپہ سالاران لشکر ہین اُنکو ہلاک کرنا اُسنے عرض کیا بہت خوب یہ کہکر وہان سے اُٹھا اور لشکر صنعت کیجانب چلا سبنے دیکھا خونخوار گرز انداز صف لشکر سے بہتونکو مار کر زندہ پھر آتا ہے ہر ایک نے یہ دیکھکر خوشی کی اور کسی نے اسکو اپنا طرفدار سمجھکر روکا نہین اور اُسنے بھی صفوف لشکر مین کچھ غل بونہ کیا جب قلب لشکر مین قریب صنعت پہونچا پکارا کہ اری او قحبہ غیبانی مالزادی صنعت سحر ساز خوب تو نے مجکو بہکایا میری معشوقہ سے لڑوادیا ہوتا ہے اسکو یہ کہکر ایک گرز آتشین و شعلہ و صنعت پر لگایا صنعت نے خیال کیا کہ اب یہ کسی طرح ہوش مین نہ آئیگا کیونکہ مسحور کیا ہوا ایسے کا ہے کہ شاہ جادوان بھی جسکے مسحور کردہ کو ہوش مین نہین لا سکتا ہے بس یہ سمجھکر گرز کو تو خالی دیا اور ایک نارنج جھولی سے نکالکر خونخوار کے سینہ پر کینہ پر لگایا کہ سینہ کو اُسکے وہ نارنج توڑ گیا اور وہ مر کر گرا صداے آفت زا برپا ہوئی بعد موقوف ہونے ہنگامہ گیر و دار کے صنعت پر غضب طاری ہوا اور پکاری کہ اس بہار مردار نے بڑا غضب ڈھایا کہ میرے سردار کے باغ ہستی پر خزان لائی اور اُسکی طائر جان کو مجھی سے صیادی کرا کر گرفتار قفس اجل اور نشانہ خدنگ مرگ بنایا اب مین خود اُسکا بدلا بادشاہ لشکر بہار سے لونگی یہ کہکر تخت اپنا جانب میدان بڑھایا اسوقت کل لشکر کے ترسول و پنسول بلند ہوے علمون کی وہ جلوہ طرازی سرداروں کا پیادہ چلنا نیا لطف دکھاتا تھا صداے نقارہ ہاے شتری و فیل سے گوش فلک کر ہوا جاتا تھا غرض بڑے شوکت و نشان سے وسط میدان مین پہونچکر نیرنگی سحر دکھانے لگی آگ پتھر برسانے لگی پھر للکاری کہ اے مہرخ میرے مقابلہ مین تمنے بہت سر اُٹھایا آج اس سرکشی کا مزہ دیکھو مہرخ نے یہ نعرہ سنکر تاج کو اتارا اور ہاتھ نگاہ خدا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دعا کی کہ ای ظفر بخش عاجزان خالق شمس و ماہتابان تو فروغ دیگا تو ہم عاجزہ سے سب کچھ بن پڑیگا الہام مجکو اس کافرہ پر مظفر و منصور کرنا یہ دُعا کر کے چاہا کہ میدان مین جائے خواجہ عمرو بھی اس جنگ مین موجود تھے اُنھون نے کہا ای ملکہ یہ اچھا نہین کہ تم اُس قحبہ کے مقابلہ مین جاتی ہو تم نہ جاؤ کہ بادشاہ لشکر ہو مہرخ نے کہا خواجہ سلامت کنیزان حمزہ صاحبقران مشہور ہوکر حریف کے پکارنے پر لڑنے نہ جائین یہ تو غیرت مقتضی نہین ہی اب اس کنیز کو اجازت دیجیے عمرو اس کلام سے خاموش ہو رہا اور ملکہ نے تخت اپنا آگے بڑھایا اُسوقت بہار و مخمور وغیرہ اسطرف کے بھی سردار سب پیادہ ہوئے اور عرض کیا کہ حضور ہم لوگ آخر کس روز کے لیئے ہین ہمکو اجازت دیجیے کہ جاکر جان فدا کرین ملکہ نے ہر ایک کو تسکین و تشفی دیکر رخصت کیا علمون کو جلوہ ملا یہ نقارون کی صدا کا حال تھا

کرتا ہی رقص تخت یہ نقارخانے کے
وہ جو سب آسمانون کے اوپر ہی آسمان

شہنائی کی صدا کو جو سن لیکے آسمان
آوازہ دمامہ نوبت سی گونج اٹھا

غرض بہاران کر و فریہ زن دلاور مقابلہ مین صنعت بد گہر کے پہونچی صنعت پاس ایک تلوار آبدار برق کردار ہی کہ بہنگام ضرب وہ کئی گز کی ہوتی ہے بس اُسنے کھینچکر اور افسون اُسپر دم کرکے حملہ کیا مہرخ نے بھی تلوار سحر کی کھینچی چوٹین چلنے لگین اُسنے سر باندھا سپنے کمر کو تیا یا بجلیان رن مین چمکنے لگین آفت کی گھڑی تھی اجل دونون کی سر پر کھڑی تھی کوئی زخم کاری دونون کے نہ لگا اُسوقت صنعت کو غصہ آیا اور اُسنے شمشیر زنی سے ہاتھ اُٹھاکر ایک صندوقچہ اپنی بغل سے نکالا اور اُسکو کھولا سو پنجہ اُسمین سے نکلے اُسنے حکم دیا کہ اے پنجہ ہاے سحر اس مبارزہ کو جو مجھ سے لڑ رہی ہی پکڑ لیجاؤ وہ پنجہ سو کے سو ملکہ مہرخ کی دست و کمر و گردن مین لپٹ گئے ہر چند اُسنے زور کیا کہ اُنکے پنجہ سے چھوٹون مگر رہائی نہ ملی اور وہ پنجے اُسکو اُٹھاکر جانب آسمان گئے اور قندیل فلک ہوگئے ہر چند کہ ساحران نامی نے کد و کوشش چھڑا لینے مین کی لیکن کچھ نہوا اور صنعت نے طبل آسائش بجوادیا لشکر میدان سے پھرے یہان بہار و مخمور وغیرہ تمام سردارون نے غم مین گرفتاری مہرخ کے گریبان چاک کیئے لشکر مین تلاطم پڑ گیا کہرام ہر جگہ برپا ہوا لشکر پھر کر اپنے مقام آسائش پر آئے لیکن آرام لینا کیسا جان مضطر کو قرار نہ تھا خیمہ غمکدہ بنگئے تھے قناتین تھین کہ زمین پر منھ ڈھانکے رو رہی تھین پلٹنون مین نعرہ بہادری کے عوض نالہ و شیون برپا تھا نالہ کا طم بجتا تھا ڈھول نقارے سر پٹتے تھے سردار سب گریبان چاک کئے باتین حسرت و افسوس کر رہے تھے کہ افسوس

اس گردون دون کا عجب طور ہی ظالم کا ہمیشہ سے دستور ہی کسی کا گھر آباد نہین دیکھ سکتا ہی گلشن کو خارغم سے برباد کیا ہی بلبل اسی کے جور سے فصل خزان دیکھکر سیاہ پوش ہمیشہ رہتی ہی رنج و غم سے نالہ و شیون کرتی ہی رہتی ہی سحر مین اسی کے ستم سے جوش ہی دل سے پیدا خروش ہی پانی لب ساحل سے ہر دم سر ٹکراتا ہی کنارہ بھی کن کیا جاتا ہی غرض ایک جانب ملکہ بہار دلفگار تھی ایک جانب لالہ نزار دنا فرمان بیقرار تھی یہ ہر ایک کا حال تھا

ابیات

یہ آہین کھینچتے تھے سب مشوش
دم گرم اُسکی سے اکثر گئے جل
تھے اسکے سوز ہجر سے وہ بیتاب
کہ پڑ جاتے ہین تبخالے زبان پر

غم دوری سے مہرخ کے جگر خون
کیے تو ہو گیا سب دشت آتش
جلا آتش سے اُنکی کوہ و صحرا
نہایت مضطرب تھے مثل سیماب

وہ سب آوارہ تھین ہمشکل مجنون
درخت و برگ و دریا کاہ و جنگل
ہوے سب خشک جلا و دریا
لکھون کیا اُنکا سوز جان مضطر

لشکر مین جب یہ تلاطم برپا ہوا عمرو بھی شہر تک ماتم تھا سُنتے زبان تسکین بخش کو بہر دلداری کھولا اور کہا کہ ای بہادرو کیون رو رو کر اپنی جان کھوتے ہو بارہا ایسا ہوا ہی کہ مہرخ گرفتار ہوئی مگر پھر خدا نے رحم کیا ہی چھوٹ آئی ہی پروردگار عالم اُسکا حامی و مددگار ہی اور وہی نگہبان ہی ایسا ہی تو اُسوقت کہ جب کوئی امر نو عدیگر ہو ہوئی وقت حال اپنا تباہ کر کر اب خاطر جمع رکھو مین جاتا ہون اور خبر لاتا ہون اور پتا اگر ملگیا تو چھڑا کر لاؤنگا تمسے بحکم خدا مدد نگا یہ کہکر قنطورہ عیاری سے آراستہ ہوکر روانہ ہوا اور عیار بھی بہر عیاری اُسکے عقب مین چلے لیکن صنعت سحر ساز کا ایک مقام سیرگاہ ہی کہ یہ وہان جاکر سیر کیا کرتی ہی اور کچھ سحر بھی تیار کرتی ہی سامنے گلشن نگارین لگا ہی سبزہ اور پھول ا پھلا ہی بنگلہ جواہر کا تعمیر ہی نہایت دلپذیر ہی اور یہ مقام اُس پار دریائے خون روان کے قریب شہر نا پرسان ہی چنانچہ وہ پنجے جو مہرخ کو لیکر اُڑے اسی سیرگاہ مین لائے اور صنعت بھی اپنے لشکر کو چھوڑ کر اُسی مقام پر آئی اور پنجون سے مہرخ کو لیکر ایک صندوق مین بند کیا اور باحتیاط تمام بنگلہ مین رکھا اور ایک پتلا آدمی ماش کا تیار کر کے بشکل مہرخ سحر پڑھا کہ وہ زندہ ہو گیا اُسکو غل و زنجیر پہنا کر تخت سحر پر لیکر مراجعت کر کے لشکر مین آئی یہان تمام لشکر مین اُسکے نالہ و شیون مطیعان اسلام سُنکر خوش تھی نفسی نفسی تھی ہر ایک آسین دلگیر ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ ملکہ صنعت بڑی زبردست ہی کسی کا مقدور کب ہی کہ اُسکا سامنا کر سکے شاہ طلسم بھی اُسکی خاطر کرتا ہی یہ تذکرہ ہو رہا تھا کہ صنعت آکر پہونچی سب نے دیکھا کہ ملکہ مہرخ طوق و زنجیر مین گرفتار ہمراہ ہی غرض صنعت نے یہان پہنچکر سامنے اپنی بارگاہ کے

وار استادہ کرائی اور جلادون کو طلب کیا چبوترہ ریگ کا بنایا گیا بوریا فلاکت بچھایا گیا اسیر مہرخ کو بٹھایا ادھر خواجہ عمرو بھی صورت بدلے اسکے لشکر مین پھر رہے تھے صنعت کے آنے کا غلغلہ سنکر بہ ہیئت مبدل اسکی بارگاہ مین آئے یہان یہ سامان دیکھا کہ سرا ئچہ بارگاہ کے بیٹھے ہین اور مہرخ قتل ہوا چاہتی ہی انھون نے چاہا کہ کچھ دست و پا ہلاؤن اور مہرخ کو عیاری کرکے چھڑالون لیکن ٹھہرگئے کہ دیکھین کیا کرو تذکرہ ہوتا ہی ادھر لشکر بھی تیار ہوکر گرد چبوترہ کے کہ جسپر مہرخ بیٹھی تھی استادہ ہوا اور لشکر کے لوگ عیش و عشرت کرنے لگے دانشمندونکی زبان پر یہ جاری تھا کہ

ابیات

جہان دیکھو اسی کی ہی حکایت
ستائے بن نہین کچھ کام اس کو
بُری چتون سے کافر دیکھتا ہی

نہین یہ دیکھ سکتا خانہ آباد
کہان ہی ظلم سے آرام اس کو
کمر بس ظلم پر اسنے ہے باندھی

کرین کیا جو یہ گردون کی شکایت
کہ ہو کوئی کسی ڈھب سے کہین شاد
نہین معلوم منظور اسکو کیا ہی
یہ ظالم ہی اُڑا دینے کو آندھی

اسطرف تو یہ غلغلہ برپا تھا ادھر صنعت کو خیال آیا کہ تونے جو قتل کے لیئے اس شبیہ مہرخ کے اسقدر بکھیڑا کیا ہی اس سے کیا فائدہ ہی جلد تر قتل کر ڈالنا چاہیئے یہ سمجھکر خود آپ اٹھی اور سحر پڑھکر دستک جو دی ایک برق چمک کر جو گری تلوار کا کام کر گئی مہرخ کی ہمشبیہ کی گردن جدا ہوئی سر کو حکم دیا کہ سامنے لشکر مہرخ کے لیجا کر ڈالدو ساحرون نے سر لاکر روبروے لشکر پھینکدیا مگر قہار جادو نے جو جلدی کو دیکھکر کہا کہ ای ملکہ صنعت یہ آپ نے کیا کیا کہ مہرخ کو مار ڈالا اگر افراسیاب چاہتا تو ابتک کب کا مار ڈالتا اسکو کچھ تو منظور تھا جو نہ قتل کیا اب تمنے بغیر اجازت اسکی مار ڈالا برا کیا حیرت سے بھی اجازت نہ لی کاش کہنے کو ہوتا ہمنے ملکہ حیرت کے حکم سے قتل کیا مقرر افراسیاب جاد و خفا ہوگا اپنے پہلے اطلاع کری ہوتی جو حکم شاہ ہوتا وہ کرتین صنعت نے بجواب اسکے چپکے سے اُس سے کہا کہ ای قہار تم سچ کہتے ہو لیکن مین بھی بیوقوف نہین ہون عمرو تو وہان تشکل کنیز کھڑا ہی تھا اُسنے بھی کان لگائے کہ دیکھون کیا کہتی ہی اُسوقت صنعت نے کچھ لکھکر قہار جادو کو دیا اُسنے پڑھا مگر عمرو پشت پر کھڑا تھا اُسنے بھی پڑھا لکھا تھا کہ ای قہار مین مہرخ کو قید کر آئی ہون یہ پتلا تھا کہ جسکو مینے مار ڈالا ہی اور میری سیرگاہ جو ہی فلان مقام پر وہان مہرخ صندوق مین بند ہی بہت احتیاط سے چھوڑ کر آئی ہون مین اتنی نادان تھی کہ بغیر حکم بادشاہ مار ڈالتی مہرخ کچھ میری گنہگار نہ تھی یہ مضمون جو قہار نے پڑھا سنا اسوقت صنعت نے دیکھا کہ ایک کنیز پشت پر کھڑی ہے اسکو یقین ہوا کہ بیشک اس کنیز نے بھی یہ مضمون

پڑھا پس سوچی کہ اُسکو نگاہ سحر سے دیکھیے اگر عیار ہی تو گرفتار کر نہین تو اور کچھ ہوشیاری کرنا اور جو عیار نہو تو
کنیز کو بُلا کر حفاظت درباب پوشیدگی راز کے تاکید مناسب ہی یہ سوچکر اُسنے بنگاہ تیز و گرم جانب عمرو دیکھا
عمرو سمجھا کہ یہ مجکو پہچان گئی بس فوراً عمرو نے گلیم اوڑھ لی اور غائب ہو گیا صنعت کو یقین ہو گیا کہ یہ عمرو
عیار تھا کیونکہ فوراً غائب ہو جانا اُسی کے ہونیکی دلیل ہی اب از آنجا کہ کارا ہوا ہی ایسا نہو کہ جاکر مہرخ کو رہا کرلائے
اب مجکو چاہیے کہ مقام سیرگاہ سے مہرخ کو لے جاکر اور کہین رکھ دینا چاہیے تاکہ یہ پتا نہ پائے ایسا کچھ سوچکر یہ بھی
جانب سیرگاہ روانہ ہوئی ادھر لشکر مہرخ مین بہار و مخمور وغیرہ کو بھی خبر پہونچی کہ ملکہ مہرخ کو صنعت نے
مار ڈالا اور سر کٹوا کر آپکے لشکر کیطرف پھنکوا دیا ہی یہان ماتم تو برپا ہی تھا اور زیادہ تر شیون و نوحہ کی صدا
بلند ہوئی اور سبنے ارادہ کیا کہ اب زندگی بیکار ہی بلکہ لشکر صنعت تباہ کرنا چاہیے اُسوقت ملکہ
بہار جادو کہ بعد مہرخ یہ بادشاہ لشکر ہوئی ہی اُسنے فرمایا کہ لڑنا ہر وقت ہو سکتا ہی اور بغیر لڑے جاوہی
نہین اب مسلمان ہو کر ساحرون کا ساتھ تو دینگے نہین پھر افراسیاب ضرور ہی لڑیگا اُسوقت اتنی دیر صبر کرنا
چاہیئے کہ جسکے ہم مطیع ہین یعنے خواجہ عمرو بن اُمیہ ضمری وہ تشریف لائین اور اُنسے پوچھین جیسا کچھ وہ فرمائین
اُسپر عمل کرین ہر ایکنے کہا بہت مناسب ہی چنانچہ یہ سب اس امر پر دل لگا کر ٹھہرے لیکن رعد جادو
اور برق ان دونون نے صلاح کی کہ جبتک اور سردار لڑنے کو جائین اُسوقت تک اپنی فوج لیکر ہم دونون
لشکر صنعت پر جا کر گرین کس لیئے کہ ہمارا اب ٹھکانا نہین ہی افراسیاب ہمکو مار ڈالے گا پھر لڑ ہی کے
مر جائین تو بہتر ہی یہ مشورہ کر کے دونون بارگاہ کے نکلے اور لشکر سے اپنے حکم دیا کہ تم ہمارے
عقب مین تیاری کر کے آنا ہم دونون صنعت کے لشکر پر جا کر گرتے ہین یہ حکم اُنکو سُنا کر دونون
طرفۃ العین مین اسی لشکر گمراہ کے قریب آکر پہونچے یہان تو سب خوشی ہو رہے تھے اور غافل تھے
اور علاوہ اسکے ملکہ بھی اُنکی نہ تھی بس اسی غفلت مین اُن دونون نے اُنکا کام کیا یعنے رعد قریب
لشکر ساحران آکر چیخا اس زور سے آواز لگائی کہ زیر زمین گاؤ زمین تھرائی ساحران لشکر بعض
بیہوش ہوے بعض کے بھیجے نکل پڑے اوپر سے کڑ کڑ کی صدا بلند ہوئی اور ملکہ برق جادو چمک
چمک کر گرنے لگی جب گری ساٹھ ساٹھ اور ستر ستر کے خرمن جان کو اُسنے جلا دیا غضب کی بجلی گرنے
لگی لشکر مین تلاطم پڑ گیا اُس جلدی مین سواے بھاگنے کے اور کچھ بن نہ آیا گروہ گروہ اُٹھکر بسترونسے اور خیمونسے
نکلکر بھاگے جدھر جسکا منھ اُٹھا چل نکلا ہنگامہ آفت خیز و قیامت انگیز برپا ہوا برق اُڑتی اور

ترچھی ہو کر گرنے لگی گلزار لشکر کو برق قہر نے جلا کر خاک سیاہ کرنا شروع کیا رعد کے چیخنے اور برق کے گرنے سے غار زمین مین پڑ گئے لاشین جھلسی ہوئی ہر طرف ڈھیر نظر آتی تھین خیمے جل رہے تھے بارگاہین آتش خانہ تھین گویا زمین بھی نالۂ آتشین کرتی تھی ایسی کچھ دلکو لگی تھی کوئی ایسا نہ تھا جو آگ بجھا کر پانی کو دوڑتا شور قیامت زا برپا تھا کہین عمدتین نالہ کش کسی جا لڑکے لشکریون کے غش یہ آفت برپا کا ابیات

لگا چھٹنے ہر اک سو توپخانہ	ہراساں جسکی آتش سے زمانہ	کہون کیا مین ہوا جو تیر باران
جوانون نے پیا بس آب پیکان	کرون کیا دشنۂ ناوک کی تقریر	کہ پہلو اُنسے تھے قندیل پر تیر
ہوئے ساحر بہت جل جلکے فی النار	ہوئے کچھ آب نوش تیغ خونخوار	شرار برق جادو سے ہو بیتاب
اُڑے اپنی جگہ سے مثل سیماب		

یہ جنگ اسلیے تیر و خنجر سے بھی ہوئی کہ فوج برق بھی عقب مین آکر گری تھی اور بھاگنے کو مارے تلوارون کے پرزے اڑا دیا دھڑ سر دھڑ ادھر دیا یہ مژدہ گرما تھا ادھر ملکہ صنعت سیرگاہ مین اپنی جاکر پہونچی اور مہرخ اصلی کو لیکر جانب لشکر مراجعت کرکے آئی اسلیے رعد برق وغیرہ سے پوچھکر اسکا کام ہی تمام کر ڈالون غرض یہان جو آکر پہونچی تو عجب آفت برپا دیکھی کہ ہزارہا لاشین پڑی ہین دشت سب مُردون سے بھرا ہی سارا لشکر تباہ و برباد ہو رہا ہی لوگون کو بھاگنے کا رستہ نہین ملتا ہی برق جادو جنگ چمک کر گر رہی ہی فوج اسکی لڑ رہی رعد برنگ رعد چیخین مار رہا ہی یہ حال دیکھکر بغیظ و غضب تمام تر پرواز کرکے چلی اور قریب برق پہونچکے اپنے بالون کا ایک کوڑا بنا کر جو مارا وہ تازیانہ وبال جان برق جادو ہوا دست و پا و کمر مین لپٹ گیا جیسے کوئی رسن ظلم مین بندھتا ہی اسطرح برق ہمین بندھ گئی صنعت نے جھٹکا مار کر کھینچ لیا اور زمین پر اُتری رعد امان جان کہتا ہوا دوڑا اسنے تازیانہ کو حکم دیا کہ باندھ لے اسکو بھی تازیانہ اسکو بھی لپٹنے چلا لیکن رعد بزور سحر بھاگ کر ایک طرف کو نکل گیا اور وہان گر پڑا صنعت سمجھی کہ رعد بھاگ گیا بس اسنے اور سحر کیا کہ لشکر برق بھی متفرق ہوا اور سب بھاگ کر جانب صحرا روانہ ہوئے صنعت مہرخ اور برق کو لیکر بارگاہ مین آئی اور تخت پر متمکن ہوئی غلغلۂ آمد صنعت بلند ہوا بھاگا ہوا لشکر پھر مراجعت کرکے آیا عمرو چالاک دریافت کرکے سیرگاہ صنعت کیطرف جانے کا عازم ہوا تھا چنانچہ جب صنعت خود یہان سے گئی تو عمرو بیٹھ گیا اب جو غلغلۂ آمد کا اسکی سنا جلدی صورت اپنی اسنے مثل ایک ساحر کے بنائی ماتھے کو اپنے ہلدی وغیرہ سے رنگا کنپٹیون پر گل خوشنما بنائے ہاتھ پر نام افراسیاب کا اسطرح لکھا کہ کندہ کیا ہو معلوم ہوتا تھا دھوتی باندھ لنگار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باندھی تمام بدن مین سفید و رکے ٹکلے دیے سینہ پر تصویر جمشید کی بنائی مقفل آتشین ہاتھ
مین لیکر بارگاہ صنعت کی طرف آیا اور اسکو سلام کرکے کہا ہے ملکہ شہنشاہ جادوان افراسیاب عالیشان
نے مبارکباد دی ہے اور یہ نامہ دیا ہے صنعت نے اٹھکر نامہ کی تعظیم کی اور نامہ طلب کیا ساتھ ہی خیال گذرا
کہ تمکو آتے دیر نہین اور نامہ آتے دیر نہین مقرر یہ ساحر کوئی عیار ہے یہ معلوم کرکے سحر سے دریافت کیا معلوم
ہوا کہ گمان ہے ملکہ آپ کا درست ہے اُسنے ہاتھ پھیلا دیے کہ لاؤ نامہ دو عمرو کو اگر وہ تختی دیکھتی یا اُسکو
گھورتی تو معلوم ہو جاتا کہ تجھکو بھیجا یا وہ تو اُسنے گمان سے اپنے اُنپر شک کرکے نامہ مانگا اُنھون نے نامہ ہاتھ مین
رکھدیا اُسنے دونون ہاتھ اُنکے پکڑ لیے اور مسحور یہ سمجھکے پکاری کہ باش او نا عیار بھیجا یا مین نے تجھکو اب کہان
جائیگا میرے ہاتھ سے افراسیاب چاہے خفا ہو یا خوش ہو مگر تم دونون سرکردہ لشکر ہو مین تم دونون
کو قتل کرونگی عمرو نے اُسکی باتون کا کچھ جواب نہ دیا مگر اُنکی گرفتاری کا بھی غلغلہ ہوا کہ میان ملکہ عالم کیا خوش
نصیب ہین دیکھو عمرو کو بھی اُنھون نے پکڑ لیا باہر بارگاہ کے برق فرنگی صورت بدلکے تدبیر مین عیاری
کے کھڑا تھا اُسنے جو یہ غل سنا جلد علیحدہ جاکر اپنی صورت مثل ملکہ حیرت کے بنائی اور چالاک بن عمرو
بھی پھرتا ہوا اُس طرف آنکلا اُسنے برق کو شکل تبدیل کرتے دیکھا یہ بھی قریب اُسکے آیا اور کہا بھائی
حیرت شہزادی ہے اکیلے اُسکی صورت بن کر نجاؤ مین خدمتگار کی صورت بنکر تمھارے ساتھ چلتا ہون
یہ کہکر برق نے تو تاج شہریاری سر پر رکھا انچل بلو کا دوپٹہ اوڑھا پاجامہ اطلس نورانداود کا پہنکر زیور
سے اپنے تئین آراستہ کیا اور چالاک نے جنی مہوتی چکن پہنی پگڑی تمغہ دار سر پر باندھی پیٹی کمر
سے لگایا اور ملکہ نقلی کے ہمراہ ہوا ملکہ نقلی خرامان خرامان بیدل جانب بارگاہ صنعت روانہ ہوئی
صنعت کو کنیزون نے خبر پہونچائی کہ حیرت جادو تشریف لاتی ہین وہ خبر سنتے ہی سمجھی کہ ان مجرمون
کے قید ہونیکی خبر سنکر آئی مین پس بارگاہ سے بہر استقبال باہر آئی با ادب تمام تسلیم بجا لائی اور اندر بارگاہ کے
لیجاکر تخت پر بٹھانا چاہا برق یعنی حیرت نقلی نے تعریف بہت کچھ کی کہ اے ملکہ صنعت واہ واہ کیا
کام کیا ہے اور تعریف کے بعد قریب برق جادو آئی در طمانچے اُسکے آہستہ سے لگائے اور کہا اے لعنت
ہے سامری کی کہ شہنشاہ ایسے مالک سے تو نے بگاڑی پھر مخاطب بجانب مہرخ ہو کر بہت کچھ ملامت اُسکو بھی
کی یعنی کہا کہ کیون او نمک حرام یہ ہماری مہربانیان اور احسان اور شاد جادوان کی عنایت پرورش
تو نے بھلادی کہ تیری نواسی کو جملہ طلسم کا مالک کیا شہزادی بنایا اور تو نے اُن سب حقوق کو فراموش کرکے بادشاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سمجھا ہے سامنا کیا اس لعنت ملامت کے کرنے مین چپکے سے برق اور مہرخ سے یہ بھی کہا کہ مین ہون مہتر
برق فرنگی جو کہون اسکا برا نماننا اور جو کچھ تمسے قبول کراؤن قبول کرنا میری راے پر اسوقت رہنا مہرخ
اور برق برق کو حیرت بنا معلوم کرکے بہت خوش ہوئین اور برق بہت کچھ شور و غل ان گرفتارون پر
کرکے قریب صنعت بدسیرت جا کر بیٹھا اور چالاک سر پر اُسکے رومال جھلنے لگا اسمین برق جادو نے
ہاتھ باندھکر عذر کیا کہ اے ملکہ حیرت لونڈی نے جو کچھ کیا ویسا پایا خوب سزا مجکو ملی اب اسطے سامری و جمشید کا
آپ میری خطا کو معاف کرین دوبارہ مجھسے ایسی تقصیر ہوگی جب اُسنے بہت منت خوشامد کی اُسوقت حیرت
نقلی نے کہا کہ اے صنعت اب تو یہ منت کرتی ہے ہمنے اسکی خطا معاف کی تم بھی معاف کرو ہیاں سحر اتار کو صنعت
نے کہا کہ مین صدقے گئی آپکے فرمانے کی بات ہے آپ خطا معاف کرین اور مین نکرون میری مجال ہے
یہ کہکر سحر پڑھا کہ وہ کوڑا جو رسی کی طرح بندھا تھا وہ اسکی کمر سے کھل گیا جب یہ رہا ہوئی برق اس
فکر مین تھا کہ اب صنعت کو بیہوش کرکے خواجہ وغیرہ کو بھی رہا کرون لیکن جاسوسون نے خبر جنگ کرکے قید ہونے
برق کی ملکہ حیرت کو بھی پہونچائی اور پھر دوبارہ یہ خبر سنی کہ آپ کی صورت بنکر ایک حیرت اور
صنعت کے پاس بیٹھی ہین اور اُسنے برق جادو کو تو رہا کرلیا ہے اب اور کچھ فتور کیا چاہتا ہے بس
یہ سننا تھا کہ حیرت یکہ و تنہا پرواز کرکے چلی اور ادھر صنعت کو بھی خیال آیا کہ یکایک حیرت کے آتے ہی
برق جادو مطیع بھی ہوگئی اور مجھسے سحر بھی حیرت نے اُتروا لیا ہے کچھ فتور ہے بس یہ خیال کرکے اُسنے
اپنی تختی کو دیکھا وہ تو تختی دیکھتی تھی برق فرنگی نے حلقہ کمند کے گانٹھ گر جو مارے ساتون پیچ پیچ
ہوئے برق جادو نے جو یہ معاملہ دیکھا سمجھی کہ پھر ہم سب قید ہوجائینگے یہ سمجھکر اُسنے ایک سحر ایسا پڑھا کہ مہرخ اور
عمرو پر سے سحر صنعت کا جاتا رہا برق نے ایک پنجہ مین تو عمرو کو اور دوسرے مین مہرخ کو دابا اور پرواز کرکے چلی
ادھر برق کمند مار کر چاہتا تھا کہ کھینچے صنعت دھوان بنکر اُسمین سے نکلی برق اور چالاک دونون سراسیمہ
عیار ہوکر بھاگے بارگاہ مین غلغلہ ہوا کہ ارے بھائی لینا جانے نہ دینا گھیرنا لیکن یہ عیار مثل برق جھنبرہ کو منہدم کر نظرون
سے غائب ہوگئے اور طرفہ تماشا سنئے ملکہ حیرت جو اڑکر چلی تھی اُسنے بھی غلغلہ سنا اور برق جادو کو دیکھا کہ یہ
عمرو اور مہرخ کو پنجہ مین دابے لیے جاتی ہے یہ دیکھتے ہی پکاری کہ اری او فجہ کہان جاتی ہے مین بھی پہونچی بس قریب برق
پہونچکر چاہتی تھی کہ کوئی سحر کرے وہان اتفاق سے رعد جادو اپنی ماں کے غم مین پڑا ہوا تھا اُسنے جو یہ ماجرا دیکھا
دوڑ کر ایک چیخ جو ماری ملکہ حیرت کا سر چکر مین آیا اور سمجھی کہ بیہوش ہوجاؤنگی لڑنا چھوڑ کر زمین پر اتر آئی لیکن زمین تک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آتے آتے بیہوش ہوگئی برق ازبسکہ عمرو وغیرہ کو لیے نکلی تھی اسوجہ سے وہان نہ ٹھہری اپنے لشکر کی طرف چلی اور یہ باعث بھی طرح دینے کا ہوا کہ سبکو معلوم ہی حیرت اور افراسیاب مرسے جا بینگے غرض برق نکل گئی چالاک اور برق عیار لشکر مین آئے مگر برق جادو گھبرائی ہوئی تھی اپنی دانست مین تو سمت لشکر چلی لیکن منہہ اسکا اور جانب اٹھ گیا سناٹا مارکر کوسون نکل گئی اب جس مقام پر یہ پہونچی ہی حال اسکا لکھا جائیگا لیکن صنعت کا ماجرا سنیے کہ یہ جو حلقہ ہاے کمند سے نکلی تو دھوان تنی ہوئی بہت متنبہ ہوگئی تھی اب بعد چلے جانے عیارون کے پھر بارگاہ مین آکر پہونچی یہان کسیکو بھی مجروحون مین سے نہ پایا نہایت رنج اسکو ہوا غمگین صورت بناکر سناٹے مین تخت پر بیٹھی آئین قہار جادو وغیرہ اسکی مصاحبین آئین ہمدمان سب نے اسکو رنجیدہ دیکھ کر بلائین لین کہا واری کیون چہرہ آپکا اداس ہی صنعت نے کہا کیا غضب کے عیار ہین کہ ہر بار مجکو انکی ذات سے صدمہ پہونچتا ہی اور ذلیل کرکے وہ چلے جاتے ہین قہار نے عرض کیا کہ ای ملکہ آپکی بلا پوش رنج کرے بھلا ہم ایسے جادوگر ہون اور ان عیارون کے ہاتھ سے زک اٹھائین تو بجا ہے ہر آپ کو زک دینا واقعی انھین کا کام ہی مگر پھر بھی یہ خیال آتا ہی کہ ان سوندھی کاٹون نے شہنشاہ ساحران کو ذلت دی حیرت کو بیہوش کئی مرتبہ کیا ہی پس یہ مقام آپکے رنج کرنیکا نہین ہی کوئی اس خلقت کو ذلت نہ کہیگا صنعت نے کہا تم سچ کہتی ہو مگر میرا ارادہ مصمم ہی کہ اس مہرخ کو تو مین گرفتار کرکے سزا دون انہون نے کہا واری مہرخ کئی مرتبہ قید ہوچکی ہی اب وہ بھی سنبھل کر لڑیگی خیر لڑائی بڑی ہی ہی حضور خاصہ نوش فرمائین آرام کرین رنج و غم جانے دین مہرخ بھی قید ہوجائیگی اور مہرخ پر کیا ہی سب ہی باغی اپنی سزا کو پہونچینگے کیا کوئی بچ رہیگا ہی توبہ شہنشاہ سے طلسم مین بگاڑ کر کون رہ سکتا ہی ہم شرطیہ کہتے ہین کہ مہرخ وغیرہ کا جاہ و جلال چند روز کا ہی ایکدن یہ سب غارت ہوجائیگا صنعت نے ان سب کے سمجھانے سے حکم دیا کہ خاصہ نعمتخانہ مین چنا جائے حسب ارشاد بکاول و داروغہ مطبخ عمل مین لانے دستر خوان آراستہ ہوا صنعت آکر بیٹھی اور اس عرصہ مین ملکہ حیرت جو صداے رعد سے بیہوش ہوگئی تھی اسکی بھی آنکھ کھلی رعد و برق وغیرہ کا کہین اسجگہ نشان بھی نہ پایا بہت خفیف ہوئی اور خیال کیا کہ تنہا تو ناحق آئی پس اسنے مٹی گوندھکر چالیس پتلے بنائے اور زمین پر سحر کے بٹھائے کہ وہ سب زندہ ہوگئے انکو اپنی کنیزین مقرر کین اور ہمراہ لیکر پرواز کرکے بارگاہ صنعت مین آئی دیکھا کہ صنعت کھانا کھانے مین مصروف ہی اور صنعت اسکو آتے دیکھکر بنا بر تعظیم اٹھی اور عرض کیا کہ آئیے کھانا نوش فرمائیے کھانا تو سہی گرا پڑا دلیل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہونا یاد کر کے آنکھ نیچی کر لی اور نہایت شرمندہ ہوئی حیرت نے اُسکو خجلت زدہ دیکھکر فرمایا کہ ای ملکہ صنعت سحر ساز کچھ فکر نہ کرو اور شرمندہ نہو اُن عیارون نے کسکو باقی رکھا ہی جو ذلیل نہین کیا ہی شہنشاہ تک کو دھوکے دیے ہین مجھے ہزار ہا عیاریان کی ہین مصور جادو نبیرہ جمشید سامری کی تصویر لیکر بڑی دھوم دھام سے آئے تھے اُنھون نے کیا کیا غوطے نہین کھائے غرض ملکہ حیرت کے سمجھانے سے صنعت نے کھانا کھایا ہاتھ منھ دھو کر شراب پینے لگی اُدھر چالاک عیار جو بھاگ کر بارگاہ کو گیا تھا بارگاہ مین پہونچکر سوچا کہ یہان ٹھہرنے سے کیا حاصل ہی چلکر پھر کوئی عیاری کرلو ملنے مین صنعت گھبرائی ہوئی ہی اور زیادہ اُسکو پریشان کرنا واجب ہی مثل مشہور ہی کہ دندہ را میتوان زد اگرچہ عیاری مین صنعت پر پنجہ تا بقن ہو گیا اور اُس قحبہ کو تو نے مار لیا تو بڑا کام کیا ایک دشمن صعب سے گویا تمام لشکر نے تیری طرف سے نجات پائی غرض ایسا کچھ سوچکر صورت اپنی مثل ایک ساحر کے بنائی اور جانب بارگاہ صنعت روانہ ہوا یہان حیرت نے صنعت سے کہا کہ ای ملکہ تمنے وعدہ کیا ہی شہنشاہ سے کہ مین سحر ہفت بیضہ کرونگی پھر وہ تو نہ کیا اور لڑائی کرنے لگین مین حیران ہون کہ اُس سحر کے کرنے مین کیون عرصہ کیا ہی صنعت نے کہا کہ ہمین اسباب کی ضرورت ہی اور وہ یہان ہی نہین اور کوئی شخص ایسا نہین کہ جسکو مین بتا دیکر بھیجون کہ وہ جاکر اسباب مطلوبہ لے آئے اب میرا قصد ہی کہ خود ہی جاؤن اس زمانہ مین مین نے چاہا تھا کیونہی کام نکلجائے تو کاہیکو سحر ہفت بیضہ کرون مگر نہین معلوم ہوا کہ ان نمکحرامون نے طرز و رید اکیا ہی یون ہی قبل نہو نگے چالاک بن عمرو ساحر بنا ہوا یہان آگیا تھا اور چپکا کھڑا ہوا ایک گوشہ مین یہ باتین سُن رہا تھا اس عرصہ مین ملکہ حیرت کے ملازم وغیرہ تخت طاؤسی ملکہ کا بھی لیکر یہان آئے راہ مین اُنکو صرصر اور صبا رفتار عیارنیان ملین پوچھا کہ یہ کسکے لیے سواری لیے جلتے ہو اُنھون نے کہا کہ آج عیارون نے آکر صنعت کو ستایا تھا تو ملکہ حیرت وہان تشریف لے گئی ہین عیارون کا نام سنکر عیارنیان بھی ہمراہ ملازمان چلین کہ ایسا نہو حیرت پر بھی کوئی عیاری عیار کرین غرض یہ سب آکر بارگاہ صنعت مین پہونچے سواری دروازے پر ٹھہری ملازم اور عیارنیان اندر بارگاہ کے آئین پھر ایک نے حیرت کو مجرا کیا اور حیرت نے دیکھکر پوچھا کہ تم کہان سے آتی ہو عرض کی اسطرح کا حال ہمنے سنا حاضر خدمت ہوئے کہ شر سے عیارونکے جہان تک ہو سکے آپ کو محفوظ رکھین حیرت نے کہا وہ چیز ہم دکھین معتون عیارنیون نے ہاتھ دکھا دے صنعت نے اُسوقت کہا کہ ای ملکہ حیرت یہ فارسی تو ہم خاک بھی نہ سمجھے حیرت نے کہا عیار صرصر و صبا رفتار وغیرہ کی صورت بنکر آتے ہین اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نشان کچھ بتا دیے ہین کہ مجکو دھوکا ہو جیا نچہ تمسے کیا پردہ ہے انگوٹھیان دی ہین کہ وہ ہین دیکھ لیتی ہون چالاک بن عمرو صرصر کے آنے سے دروازہ بارگاہ کے اندر آکھڑا ہوا تھا کہ مخفی رہون لیکن ایسے مقام پر تھا کہ سب باتین سُنتا تھا اُسنے حیرت و صرصر کا بیان بھی سُنا اور آکر عیاری کرنے لگا اسمین صبا رفتار جانب دروازہ آئی وہان چالاک کو اسنے دیکھکر پہچانا اور چالاک بھی سمجھ گیا کہ اُسنے مجکو پہچانا پس فوراً قریب آکر کہا ہے ملکہ کہان جاتی ہو ذرا ادھر تو آو مجکو کچھ تمسے کہنا ہے صبا رفتار ازبسکہ عیارون سے خوفناک رہتی ہے اُسکے ہمراہ تو ہوئی مگر ساحرونسے اشارہ کرتی گئی کہ اسکو پکڑ لو چالاک نے صبا رفتار کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اب جو شارہ کرتے اُسکو دیکھا ہاتھ چھوڑ کر جست کر کے باہر دروازہ کے نکلگیا اُسوقت بارگاہ مین غل ہوا حیرت نے پوچھا کہ ارے یہ غلغلہ کیسا ہے صبا رفتار دوڑ کر سامنے آئی اور عرض کیا کہ عمرو کا بیٹا جو نیا آیا ہوا ہے وہ آیا تھا اور مجکو الگ لیے جاتا تھا ساحرون کے ڈر سے بھاگ گیا یہ سُننا تھا کہ صنعت نے اپنا ہاتھ دیکھا اور زینت کی کہ مجکو معلوم ہو چالاک کہان بھاگ کر گیا ہے معلوم ہوا کہ لشکر کے کنارے ایک درخت ہے وہان اسوقت ہے بلکہ زیر درخت غافل بیٹھا ہے یہ معلوم کر کے اپنی جگہ سے اُڑی اور اسی درخت کے نیچے جہان چالاک تھا پہونچکر پنجہ بنکر جوگری گرفتار کر کے بارگاہ مین لے آئی اور ایسا جوش ہوئی کہ چالاک پر سحر بھی نہ کیا یون ہی سامنے حیرت کے لا کر ڈالدیا اور کہا ہے ملکہ دوران ان موذیکی یہ اوقات ہے جوتی خورون کی کہ جب قصد کرون پکڑ لاؤن ایسے تو کمزور ہین مگر دیدہ ایسا موٹا ہے کہ کہین چوکتے ہی نہین حیرت نے کہا تم کچھ شہنشاہ کا پاس نہ کرو میرے سر کی قسم سر اُسکا ابھی ابھی کاٹ ڈالو مین سمجھ لونگی اگر بادشاہ کچھ کہینگے اے قسم ہے مجکو سامری کی کہ جو ہون کرین تو گھر کو آگ لگا کر نکل جاؤن اور سلطنت کو خاک مین ملاؤن یہ سُننا تھا کہ صنعت نے قہار جادو سے کہا اس موئے کا سر کاٹ ڈال وہ جو آکر قریب پہونچی دیکھا کہ اُسکا تو رنگ زرد ہے ناک کا بانسا پلٹا ہوا ہے ہاتھ پانوٴن مین بالکل دم نہین اولا ہو رہے ہین ایسے سرد ہین دیدے نکل آئے ہین مُردنی منھ پر چھائی ہے اُسنے یہ ماجرا دیکھکر کہا کہ اے ملکہ مین قتل کسے کرون یہ تو مر گیا صنعت ہر چند کہ ساحرہ زبردست ہے مگر ڈر گئی اور پاس سے ہٹ آئی چالاک زمین پر گر پڑا اب بالکل مثل مُردہ صد سالہ کے تھا حیرت نے کہا یہی تہور اب کرنا کہ آپ سے مرگیا کس لیے اپنا نام ناحق کو بدنام کرنا کیا ضرور ہے یہ بھی کہا پھر خیال آیا کہ عمرو عیار اسکا باپ بھی اسی طرح مر گیا تھا اسنے بھی عیاری شاید کی ہے بس یہ خیال کر کے صرصر تو دربارگاہ پر حاضر تھی ہی اُسکو بلوا کر کہا دیکھ تو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مر گیا یا جیتا ہے صرصر نے آکر جو دیکھا کہا واری مردے مین اور اسمین کوئی فرق نہین ہے لیکن مین بہی کہونگی کہ اس موئے نے دم چرایا ہے مرا نہین جیتا ہے اسکو ایک ہاتھ ضرور مار دینا چاہیے کہ سر جدا ہو جاسے حیرت نے اشارہ کیا کہ پھر اچھا لگا دے ایک ضربت صرصر تیغ کھینچکر چلی چالاک بن عمرو کی مردم چشم خانہ دیدہ مین پلکون کی چلمن ڈالے ہوئے تماشا دیکھ رہی تھی اب جو ملاحظہ کیا کہ صرصر تیغ کھینچے درپی قتل آئی ہے از بسکہ مسحور سحر تو نہ تھا لیٹے لیٹے جست جو کی صرصر کو یہ معلوم ہوا کہ آتے ہی میرا گلا کاٹ ڈالے گا بس وہ زمین پر لوٹ گئی اور چالاک نے زمین پر پہونچکر پھر پانون کی تھپکی دی اور دوسری جست کرکے قریب دروازہ بارگاہ پہونچا اسمین صرصر بھی اٹھی اور پکاری کہ لینا یہ موا مردہ جانے نپاوے دروازے کے آگے دو جادوگر کھڑے تھے وہ گھبرا کر بغیر سحر پڑھے پکڑنے دوڑے چالاک نے زمین پر پہونچکر ایکی لوٹ جو ماری قریب ساحران پہونچکر خنجر سے اُنکی ٹانگین قلم کین کہ وہ گرے اُستے اُٹھکر ایک ہاتھ اور لگایا اور صاف باہر بارگاہ کے نکل گیا حیرت یہ چالاکی دیکھکر بے اختیار ہنس پڑی اور تمام اہل بارگاہ کے ہوش جاتے رہے لیکن چالاک جو بارگاہ کے باہر گیا دوسری طرح پر صورت اپنی ساحر کی ایسی بنائی ماتھے پر تختی لگائی جسمین لکھا تھا کہ ملازم خاص افراسیاب جادو لباس بھی عمدہ پہنا جھولا سحر کا گلے مین ڈال کر پھر سامنے حیرت کے اندر بارگاہ مین آیا حیرت کو اور صنعت کو مجرا کیا اور پکارا کہ منم فرستادہ شاہ جادوان حیرت نے کہا کہ شہنشاہ کہان ہین اُسنے جواب دیا کہ زیر دیوار طلسم سیر کرتے ہوئے آتے ہین حیرت نے کہا میرے بارے مین کچھ فرماتے تھے اُسنے عرض کیا کہ شہنشاہ آپ سے بہت ناراض ہین باغبان وزیر سے فرماتے تھے کہ اب تو حیرت بغیر ہماری اجازت عیارون کے پیچھے دوڑتی پھرتی ہین بس اے ملکہ آپ کو مناسب ہے کہ شہنشاہ کے پاس چلی جایئے حیرت نے کہا بھائی تو میرا دوست ہے کہ تو نے آکر اُنکے ناراض ہونیکی مجھکو خبر دی اچھا مین جاتی ہون چالاک نے کہا سوار ہوکے نہ جایئے اسلیے کہ عیار گھات مین ہین دھوم دھام جو ہوگی وہ بھی لوگون مین ملکہ ساتھ چلے جائینگے چپکے جانا اچھا ہے یہ تو اسطرح کی باتین کر رہا ہے اتفاق سے صرصر اور صبا رفتار دونون ایک مقام پر جاکر کھانا کھانے لگی تھین وہ نہ تھین بس چالاک کی بن آئی ایسا کچھ کہا حیرت سے کہ یہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور چلی جب لشکر کے باہر بیابان مین پہونچی چالاک بھی ساتھ تھا اُس نے کہا ہان مین نامہ دینا بھول گیا تھا یہ کاغذ بھی دیا ہے دیکھ لیجئے حیرت نے کہا لاؤ اسنے کاغذ دینے کے بہانے سے قریب جاکر ایک بیضہ بیہوشی اُسکی ناک پر مارا کہ وہ بیہوش ہو گئی اُسنے پشتارہ باندھا اور لیکر چلا وہان صرصر و صبا رفتار کھانا کھا کر جب آئین حیرت کو نہ دیکھا پوچھا کہ ملکہ عالم کہان گئین ہین صنعت نے حال بیان کیا کہ اسطرح ساحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آیا تھا ملکہ کو لیگیا ہی یہ سننا تھا کہ یہ بھی عقب مین چلین اور اُدھر سے چالاک تیشتارہ لیے ہوئے آتا تھا راہ مین سامنا ہو گیا انھون نے پہچانا اور تیغہ کھینچکر پکارین کہ ارے او نابکار کہان جائیگا میرے ہاتھ سے چالاک نے بھی تیغہ کھینچا باہم شمشیر زنی شروع ہوئی لیکن حیرت کو عرصہ جو ہوا تو ہوش آگیا اور تیشتارہ چالاک کے کاندھے پر بیہوشی معلوم دیا اسکو بھی یقین کامل ہوا کہ حیرت کو ہوش آگیا ہے بس یہ سمجھکر تیشتارہ اسنے کاندھے سے گرا دیا اور آپ جست کرکے بھاگا ایک درہ کوہ مین جاکر چھپ رہا صرصر و صبا رفتار بھی عقب مین چالاک کے چلین تیشتارہ سے ملکہ کو یہ سمجھکر نہ نکالا کہ یہ اپنکل آ نکلیگی ہم دونون سے ہو سکے تو عیار کو پکڑ لائین الحاصل عیاریان تو پیچھے چالاک کے چلین اور حیرت تیشتارہ پھاڑ کر نکلی اُسنے دیکھا کہ دو عیار وضع صرصر و صبا رفتار کی بنائے ایک طرف کو جاتے ہین یہ دیکھتے ہی اسکو گمان ہوا کہ یہی دونون عیار مجھکو پکڑ لائے ہین بس وہانسے جلد بڑھی اور تیغہ غضب مین پکڑ کر دونون کو لے اُڑی اور غصہ مین آکر لشکر مین اپنے نہ گئی کہ وہان ان عیارون کے حمایتی آکر چھڑا لیتے ہین تو انکو کسی صحرا مین لیجاکر مار ڈال غرض سناٹا مارے بہت دور نکل آئی اور ایک درہ کوہ مین آکر اُتری وہان دونون عیار رکھکر انکو ڈال دیا دونون متوجہ ہوا سے بیہوش ہو گئی تھین اُسی بیہوشی مین اسنے چاہا کہ دونون کے سر کاٹ لون لیکن جب قتل کرنیکے لیے قریب تر آئی انکے ہاتھون پر نگاہ پڑی انگلیون مین اپنی دی ہوئی انگوٹھیان دیکھین سمجھی کہ بیشک یہ صرصر و صبا رفتار ہین تامل انکے قتل سے کیا اور اس عرصہ مین انکو بھی ہوش آیا گھبرا کر اُٹھین اور حیرت جادو کو تسلیم کرکے عرض کی کہ واری آپ ہمارے قتل پر کیون آمادہ تھین یہ ماجرا آپ پر گذرا سارا حال چالاک کا انھون نے کہہ سنایا حیرت نے کہا بھلے کو مین نے تمکو مار نہ ڈالا تھا یہ کہکر اس درہ کوہ مین کچھ دیر ٹھہری عیارنیون نے کچھ شراب کسوت سے نکالی ملکہ نے پی یہ تو یہان ہین لیکن حال ملکہ برق جادو یہان ہوتا ہے کہ یہ جو سناٹا مار کر چلی ایک صحرائے سبزہ زار و نواح دلکشا مین اُتری کہ گرد اُس صحرا کے پہاڑ تھے جاری جنسے آبشار تھے پھولونسے وہ کوہ پر شکوہ لدے ہوئے تھے گلچمن ایوان بہار مین فرش زمردین سبزہ پر گویا وہ پہاڑ گلدستہ کیطرح دھرے ہوئے تھے ہر سمت نسیم مشکبار وزان چشمے اور نہرین روان لیکن علاوہ گلزار درختون کے پھولونکے جو درخت تھے وہ سب انار کے تھے ہر نخل اپنی خوبی پر آیۂ نخل و رمان پڑھتا جو انار کھلا ہوا تھا وہ گویا اپنی بہار پر باغ جنان کو ہنستا تھا خندۂ دندان نما کرتا تھا ہر برگ زبان شکر دار رکھتا سرسبزی سے ہر نہال خوبی سے ماہر تھا انارون پر تھیلیان زربفت کی چڑھی تھین درختون کے تھالے چاندی کے بنے تھے تنے درختون کے سونے سے منڈھے تھے جانوران خوش الحان اُس بیشۂ انارستان مین زمزمہ سرائیان کر رہے تھے ابیات

وقت وہ ہے کہ زبس شوق سے ہر چشم بلبل	خوبی دلکش گل دیکھنے کو ہوا احول
جوش گل یہ ہے جہان تنگ کرے ہی کام نظر	

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لالہ و نرگس و گل سے ہین بھرے دشت و جبل
شبنم کھاتا ہی تو چل پھر ہوا کو ٹک دیکھ
خشک بھی شاخ نے اب سبز نکالی کونپل

لطف روئیدگی مت پوچھ کہ مستی مین ہے
نرگس اُگتی ہے جہان بوتی تھی دہقان نے بصل
خون خمیازہ کش عاشقی و پنجۂ گل

سبزہ غلطان ہے لب جو کہ یہ خواب مخمل
سیر کرتا تازگی و خرمی و شادابی
دونون نکلے ہین تہ خاک سے اب سبت و بغل

اس صحرائے نزہت بنیاد مین جب ملکہ برق جادو اتری سیر لالہ و گل دیکھکر بہت خوش ہوئی اور چہرخ و عمرو کو پنچہ سے چھوڑکر ہوش مین آئی حال سب بیان کیا اور ٹھہرکر آرام لینے لگی عمرو نے زنبیل سے شراب نکالکر کہا پیجیے سب نے پی انکے ٹھہرنے سے اس جنگل مین ہوائے سرد چلی اور چند برگ خشک اُڑکر بوندٹے کی طرح چرخ کھاتے ہوئے ایکطرف چلے چنانچہ افراسیاب جادو باغ سیب مین آبیٹھا تھا وہ پتے خشک سامنے آکر گرے اور طائران خوش رنگ پکارے کہ شہنشاہ کا گل اقبال مراد ہمیشہ شگفتہ رہے دشمن کے گلشن پر خزان آئے ملکہ برق جادو اور چہرخ اور عمرو عیار بیابان انارستان مین آکر ٹھہرے ہین جیسا انکی نسبت حکم صادر ہو وہ عمل مین آئے بادشاہ نے یہ خبر سُنکر حکم دیا کہ تم جاکر مالک بیابان سے کہنا کہ تو کچھ خبر اُنکی نہ لو ہم اُنکو گرفتار کرالینگے وہ طائر پھر رنگ بنکر اڑگئے اور بادشاہ جادو نے بعد اُنکے جانے کے سحر پڑھا کہ آندھی سیاہ آئی اس آندھی سے دو ساحر کریہ منظر شیر آتشین پر سوار نہایت نابکار زشت رو تیرہ درون کہ نظم

آنت شیطان کی تھی انکی آنت
کاٹھ کا سر ہے جیسے اندھا گڑاہ

صد منی دیگ تھا شکم اُن کا
دانت اسکا ہے ہاتھی کا سا دانت
تو ندکالی جو کھول جائے لپیٹ

نفس اژدہا تھا دم اُن کا
گال کلیجہ سے اور توے سے سیاہ
آہنین ہے تنور اُس کا پیٹ

پس اُن ساحران غدار سے بادشاہ نابکار نے فرمایا کہ اے غضب جادو و غضبناک جادو تمکو اسواسطے بلایا ہے کہ بیابان انارستان مین جلد جاؤ وہان چہرخ و برق جادو اور عمرو عیار وغیرہ آئے ہین انکو گرفتار کرلاؤ دیکھکر غضبناک کو الگ بلاکر ایک انگوٹھی اپنی دی اور کہا چہرخ اب بادشاہ لشکر عمرو ہے وہ زبردست ہوگئی ہے لیکن قید ہوگی ہنگام جنگ اُسکو یہ انگوٹھی دکھا دینا وہ اندھی ہوجائیگی تم باندھ لینا غضبناک تسلیم کرکے انگوٹھی لیکر پھرا اور دونون ساحر اُسیوقت حسب الحکم بادشاہ اپنے شیر پر چڑھکر چلے کچھ فوج بھی ساتھ نہ لی پہنچین دریائے خون رواں سے اُترکر اسطرف آئے اور اسطرف سے گذرے کہ جہان حیرت صرصر وغیرہ کے ہمراہ بیٹھی ہوئی تھی اور حیرت نے بھی دیکھا کہ دو ساحر شیر آتشین پر سوار اس ہیبت سے آتے ہین کہ ایک کے ہاتھ مین تو تیغ برہنہ ہے اور ایک کے کاندھے پر پھانسی کا پڑا ہے حیرت نے انکو پہچانا کہ یہ غضب اور غضبناک ہین اور اُن دونون نے بھی ملکہ کو پہچانا مگر تسلیم کی حیرت نے استفسار کیا کہ اے غضب جادو و غضبناک جادو کدھر آئے اور کہان جانیکا ارادہ ہے انھون نے عرض کیا کہ برق جادو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

و مہرخ و عمرو بیابان انارستان مین گئے ہین شاہ کا حکم ہے کہ انکو پکڑ لاؤ چنانچہ انھین کو قید کرنے جاتے ہین حیرت
نے کہا جلد جاؤ اور اس کام مین سعی کرو سامری ایسا کرے کہ تم فتحیاب ہو وہ دونون رخصت ہو کر ملکہ سے انارستان
کی طرف چلے اور حیرت جادو نے تخت سحر تیار کر کے صرصر و صیار فتار کو بٹھایا اور آپ بھی سوار ہو کر
اپنے لشکر کو روانہ ہوئی اور کچھ عرصہ مین بارگاہ مین پہونچکر تخت پر بیٹھی ملازم اسکے سب متشوش تھے کہ نہین معلوم
کہان ملکہ عالم تشریف لے گئی ہین اب اسکے آنے سے خاطر جمع ہوئی اور ملکہ شکوہ زرین قبانے پوچھا بھی
کہ حضور کہان تشریف لیگئی تھین اسنے کہا صنعت کی بارگاہ مین یہ کہکر مصروف عیش و نشاط ہوئی ادھر برق
جادو اور مہرخ جو بیابان انارستان مین بیٹھی تھین انکے فراق مین رعد جادو بھی ڈھونڈھتا ہوا اسی مقام پر
آیا اور اپنی مادر سے ملا اور مہتر برق فرنگی جو کمند مار کر صنعت کو بھاگا تھا لشکر مین آکر خیال پذیر ہوا کہ یہان
ٹھہرنا بیکار ہے تو بھی چلکر عیاری کر لیں یہ بھی لشکر کفار مین آیا اور یہان جو دیکھا تو نہ حیرت تھی نہ مہرخ وغیرہ
کا پتا تھا بس یہ بھی قطرہ زن ہوا اور ڈھونڈھتا ہوا چلا یہانتک کہ کوسون نکلگیا اور قریب بیابان انارستان
کے یہ بھی پہونچا الحاصل جب برق بیابان مذکور مین ٹھہر کر دم لیچکی عمرو نے کہا اے برق تم راہ بھول کر اس صحرا
مین نکل آئین مقرر یہ جنگل سیرگاہ کسی ساحر یا بادشاہ کی ہے کوئی آفت ضرور آئیگی لازم ہے کہ یہان مت ٹھہرو
مہرخ نے بھی کہا کہ ہان خواجہ سچ کہتے ہین چلو یہان سے نکل چلین برق یہ سنکر ہمراہ انکے اپنے لشکر کی طرف چلی لیکن
وہ بیابان ایسا عجیب تھا کہ اڑ کر جانے کو جی نہ چاہا پیادہ یہ سب رواں ہوے سیر بوستان کرتے ہوئے جب
ایک درہ کوہ سے انھون نے سر بدر کیا ادھر سے غضب و غضبناک آتے تھے برق نے انکو آتے دیکھکر کہا خدا خیر
کرے معلوم نہین کہ یہ دونون شیر سوار کون ہین اور کیون آتے ہین مہرخ نے کہا خبر نہین کہین جاتے ہونگے اس اثنا مین وہ
دونون قریب انکے پہونچے اور للکارے کہ ارے نمکحرامو کہان جاؤ گے ہمارے ہاتھ سے رعد نے کہا امان انکو زندہ پکڑو
یہ تو دل تنے مین معلوم ہوا کہ آمادۂ پرخاش ہین یہ کہکر قریب انکے جاکر زمین سے نکلا اور ہاتھ کانون پر رکھکر اسنے چیخ ماری
اور برق جادو جک کر اوپر سے گری مگر وہ ایسے زبردست تھے کہ نہ رعد کی چیخ سے بیہوش ہوے اور نہ برق کچھ
انکا کر سکی اور غضبناک جادو نے وہی رسی جو کاندھے پر ڈالے تھا وہ ان دونون پر پھینکی کہ رعد و برق
دونون کے لپٹ گئی اسوقت مہرخ سینہ سپر کر کے مقابلہ مین آئی اور چاہتی تھی کہ کوئی سحر کرے وہ دونون پکارے کہ
اے مہرخ جب تک تو افراسیاب سے ملی تھی حقیقت مین کوئی تیرا سامنا نہ کر سکتا تھا تو بڑی زبردست تھی اب تو
ملجھ ہو گئی سحر کے پیر ناچاری سے تیرے قالبو مین ہین اور سامری تجھسے ازحد خفا ہین تو بھلا ہمارا سامنا کیا کریگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اچھا سحر کرو دیکھیں تو کہ تو ہمارا کیا کر لیتی ہے مہرخ نے کہا ساحر بی کی خفگی ایسی ہے کہ میں وہ جو تمہارا شاہ ہے اُس سے لڑنے کو حاضر ہوں تم کیا بیچارے ہو اُسکے تو مباحثہ ہونے لگا اور عمرو کے خیال میں آیا کہ یہ بھی ضرور گرفتار ہو جائیگی بعد اسکے پھر تجکو یہ قید کرینگے بس یہ سوچکر اُسنے جست کی اور چاہا کہ نکل جاؤں لیکن غضب جادو جو مہرخ کے مقابلہ سے ابھی علیحدہ تھا اُسنے جو خواجہ کو بھاگتے ہوئے دیکھا وہ بھی بزور سحر اُڑا اور قریب پہونچکر اُنکی کمر میں جو زنجیر بندھی تھی وہ اُسنے تھام لی کہ ارے نالائق کہاں جائیگا بھاگ کے عمرو نے دیکھا کہ تیری کمر اسنے پکڑلی ہے بس فوراً ایک آہ جان خراش کی اور کہا ارے بیدرد میرا دم نکلا جاتا ہے ذرا تو ہاتھ ڈھیلا کر میری کمر میں پھوڑا ہے ہائے ہائے مار ڈالا غضب نے گھبرا کر ہاتھ اپنا ذرا ڈھیلا کیا اب بھلا یہ کب رُکتے ہیں اسطرح تڑپے کہ اسکے ہاتھ سے چھوٹکر سامنے ایک پہاڑی تھی اُسکی گھاٹی میں جا کر گرے اور دوسری جست کر کے قلعہ پر اُس پہاڑ کے پہونچے اُسوقت وہ ساحر بھی کہ سحر کی طاقت رکھتا ہے اُڑکر برابر ہی اُنکے پہونچا انھوں نے نعرہ کیا کہ منم شہنشاہ عیاران عمرو بن امیہ نعرہ کر کے بہت جلد بیضہ بیہوشی جو اُسکی ناک پر مارا وہ بیہوش ہو کر گرا عمرو اُسکو آڑ میں کھینچکر لے گیا اور خنجر کھینچکر چاہا کہ سر اُسکا جدا کروں لیکن مہتر برق بھی یہاں پہونچ چکا تھا اور جب غضب و غضبناک سے مقابلہ شروع ہوا تھا تو وہ پہاڑی پر چڑھکر تماشائے جنگ بطور مخفی دیکھ رہا تھا اور خیال میں اُسکے آیا کہ اگر ہمارے طرفداروں پر خدانخواستہ کچھ آفت آئے تو پھر میں عیاری کروں غرضکہ اُسنے جو خواجہ کو آمادہ قتل غضب جادو دیکھا دوڑکر پاس آیا اور کہا اُستاد یہ آپ کیا غضب کرتے ہیں اسکا بھائی زیر کوہ موجود ہے اسکو کسی غار میں پھینکدو یا زنبیل میں رکھو اور اسکی صورت بنکر جایئے اسکے بھائی کو بھی ماریے عمرو نے برق کو گلے سے لگایا اور غضب جادو کو زنبیل میں رکھا پیرہن اُسکا اُتار لیا اور رنگ روغن لگا کر اسی کی ایسی صورت اپنی بنائی اور زیر کوہ چلا یہ کہتا جاتا تھا کہ یہ عیار نابکار اسوقت بھاگ گئے تو بھاگ گئے لیکن کہاں جائینگے میرے ہاتھ سے یہ تو یہانسے چلا اُدھر غضبناک سے اور مہرخ سے مقابلہ ہوا مہرخ کوئی سحر بھی عمدہ نہ کرنے پائی کہ غضبناک نے انگوٹھی افراسیاب کی اُسکو دکھائی اُسکی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی آنکھوں میں اندھیرا آگیا چکر کھا کر گر پڑی غضبناک نے مسحور یہ سحر کر لیا اور قید میں خوب جکڑ ڈالا اور غضب جادو کو پکارا کہ بھیا کیا کرتے ہو آؤ عمرو نے جواب دیا کہ آتا ہوں اُس ناعیار عمرو کی فکر میں ہوں کہا آؤ بھی پھر سمجھ لیا جائیگا عمرو اُسکے قریب آیا دیکھا کہ مہرخ کو گرفتار کیا ہے یہ دیکھکر اُسنے کہا بھیا تمنے بڑا کمال کیا کہ اتنا جلد اس ساحرہ زبردست کو پکڑ لیا کیونکر پکڑا غضبناک نے کہا مجکو چلتے وقت بادشاہ نے انگوٹھی دی تھی کہ جب اُسکو دکھاؤ گے گر جائیگا غش کھا کر

ساحر زبردست ہوگا اندھا ہو جائیگا بس وہی انگوٹھی مین نے دکھا کر پکڑ لیا غضب نے کہا اور یہ سی
جو برق و رعد کو باندھے ہی یہ کیونکر کھلے گی اُسنے کہا کہ جب کہو گے بحکم افراسیاب جادو ای رسن سحر
کھلجا وہ کھلجائیگی اور جب کہو گے کہ بحکم افراسیاب باندھ لے یہ باندھ لے گی عمرو جب یہ سُن چکا کہا بھا بڑا
کام کیا واہ وا اور ہاتھ پھیلا کر گلے سے لپٹ گیا وہ بھی لپٹا عمرو نے منھ قریب اُسکے منھ کے لا کر پُف جو کیا
سفوف بیہوشی منھ سے اُڑا اور ناک مین اسکی گیا چھینک مار کر بیہوش ہوگیا عمرو نے نعرہ کیا کہ منم شہنشاہ
عیاران عمرو عیار اور زنبیل سے سوا سیر سیسہ نکالکر گرم کر کے غضبناک کو پلا دیا کہ وہ اصل جہنم ہوا صدا ے
گیر و دار برپا ہوئی بعد اسکے غضب کو بھی زنبیل سے نکالا اور سیسہ پلا کر اُسکو بھی مارا انگشتری اُتار کر ہاتھ مین پہن لی
اور برق جادو و رعد جادو نے کہا ہم بندھے رہین عمرو نے کہا مین سحر کرتا ہون کہ تم بھی کھل جاؤگی یہ
کہکر انگلی ٹیک کر زمین پر جھوٹ سچ کچھ بڑبڑانے لگا اور آخر مین کہا کہ بحکم افراسیاب ای رسن سحر کھل جا رسن
کھلکر اسکے ہاتھ مین آگئی اُسکو زنبیل مین رکھا مہرخ نے کہا بھیا تمنے کیا سحر کیا ہمین بھی بتا دو ایک سحر تمھین سے
سیکھا سہی عمرو نے کہا اس سحر کے بتانے کا حکم استاد کا نہین ہی بعد فتح طلسم تمھاری خاطر سے بتا دونگا برق جادو
رعد جادو مہرخ سحر چشم برق فرنگی سب وہانسے دوبارہ جانب لشکر ظفر پیکر روانہ ہوے کیونکہ مہرخ کی
آنکھین مرنے سے غضبناک کے اچھی ہوگئی تھین اور انھون نے اب مشورہ کیا کہ پیدل چلنا نہ چاہیے بس تخت
سحر تیار کر کے سب بیٹھے اور روانہ ہوے یہ تو لشکر کی سمت چلے لیکن افراسیاب اپنے مقام پر بیٹھا ہوا ناچ
دیکھ رہا ہے اور مست شراب ہی ملازمین سے کہ رہا ہی کہ اب عمرو و مہرخ و برق وغیرہ پکڑ کر آتے ہین باغبان قدرت
بھی حاضر تھا اُس سے کہا کہ کیون اے باغبان قدرت کیا مقدور کسی کا کہ جو ہماری انگوٹھی کا سحر رد کر سکے
غضب اور غضبناک دونون اگر مارے جائین تو سحر رد ہو پھر انکا مرنا محال اب وہ سبکو لاتے ہونگے
باغبان نے عرض کی کہ حضور کے سحر کا رد کرنا شاہان طلسمات سے ممکن نہین مبالغہ تو یہ ہی کہ جمشید بھی ہوتے
تو مان جاتے اہل دربار بھی تائید کلام باغبان کرنے لگے اس عرصہ مین محافظان بیابان انارستان
کی طرف سے چیلے اور ساحر آ کر حاضر ہوے اور بعد دعا و ثنا ے بادشاہی کے عرض پیرا ہوے کہ ای شہنشاہ
نصفت نشان غضب و غضبناک جادو نے جا کر مہرخ وغیرہ کو پکڑ لیا تھا اور غضب عمرو کے پیچھے دوڑا
تھا عمرو تو ہاتھ نہ آیا اُدھر سے پھر کر غضب نے یہ غضب کیا کہ غضبناک کو مار ڈالا افراسیاب خبر سنکر
حیران ہوگیا اور سب اہل دربار پریشان ہوے بادشاہ نے کہا ان ساحرون نے شراب پی ہی الٹی باتین

کہتے ہین انکے جو اس ٹھیک نہین ہین اسوقت گلچین جادو اور باغبان نے گرد تخت شاہی پھر کر عرض کیا کہ قربانت شوم حضور کتاب سامری مین حال دریافت کرین جھوٹ سچ سب معلوم ہو جائیگا شاہ نے انکے کہنے سے کتاب مذکور منگا کر دیکھی اُسمین معلوم ہوا کہ جو یہ ساحر کہتے ہین سچ ہے عمرو نے اسطرح غضب کی صورت بنکر مار ڈالا ہے یہ دیکھکر بادشاہ نے آہ سرد بھری اور کہا ایہا الناس کچھہ ہی دن جاتے ہین تم دیکھ لینا کہ ان سبکو اگر مین نے بحال خراب نہ قتل کیا تو نام اپنا شاہ جادوان نرکھا یہ کہکر کچھ سحر پڑھا کہ یکایک غبار اُس باغ دلکشا اور صاف آئینہ نمط مین چھا گیا پھر اُس غبار مین سے ایک تخت جواہر کار نکلا جسپر ایک محبوبہ دلنواز ملکہ طاؤس غبار انگیز نام سوار تھی خوبان جہان کی سردار تھی قد بالا اُسکا قالب تمنا مین ڈھالا ہوا بال سر کے جو کبھی دیکھ لے عمر دراز خضر بل ہی کھایا کرے کاکل اُسکی دیکھکر کاکل سحر پہ کوئی نظر نہ کرے بھلا کاکل سحر کجا وہ زلف رسا کجا کالے کوسون کا فرق ہے وہ جبین منور نور مین غرق ہے صبح صادق کا دعوی حسن کاذب ہے ماتھا اسکا خوش نصیبونکی قسمت کا جاذب ہے ابرو دو کمانین کشیدہ جو کبھی کسی سے نہ کھنچ سکین اپنے حسن مین آپ ہی کھنچی ہین پلکین لبسان تیر انمین جڑی ہین سطح رخسار برنگ آئینہ شفاف نگاہ اُسپر نہ ٹھہرے ایسی صاف لطف بینی میں باریک بینی درکار ہے دہن تنگ مخزن اسرار ہے وہ غنچہ ناشگفتہ باغ آرزو کہ گل چینا اُس سے محال غنچہ سے بھی کم بلکہ مثل کمر گم کیونکر کرے اسکی جستجو زبان برگ گل سے نازکتر پھول جھڑتے بات بات پر اُن لبون کو کوئی جان بخش کیا کرے عشاق تو ہمیشہ اُنپر مرتے ہی رہے ہے کہانتک وصف سراپا ہے بقول ملہریات

آگے چلنا نگاہ کو مشکل
رہے گردن مین اُسکی میرا ہاتھ
تیغ سے پھر جدا کرے تو نمون
کیا بیان خوبی شکم کو کرے
چھپکے جا گہہ ہے کیونکہ کہے صاف
پردے مین بھی جو کچھ کہا جاے
اُس مین اب زندگی ہوئی ہے شاق

بو اگر کیجے اس زنخ کا سیب
یہ تو یارب ہے میرے جی کیساتھ
دیکھے ازبس برآمدہ سینے
دیکھنے سے کبھو نہ پیٹ بھرے
اُس سے بہتر آگے غنچہ گل ہے
آپ سے تو نہ ٹک رہا جاے
پاے جانان سے گفتگو ہے اب

گنج لب آرزو ہے جان و دل
ہاے مرسے جنون کا آسیب
بس چلے تو گلے لگا ہی رکھون
ایسا معلوم دل جو یون چھینے
صدر کے ناحیہ سے تا ناف
یان سخن بابت تامل ہے
کیون پڑے ران پر نظر تا ساق
خاک مین ملنے کا یہی ہے ڈھب

اس حسن و جمال پر ملباس پر تکلف زیب قامت فرمائے زیور مرصع کار سے جسم کو آرائش دیے بلکہ زیور جسم نازک سے آراستگی حاصل کیے ہوئے ٹیکا سیندور کا ماتھے پر دیا حسینون مین سرخروئی کی گواہی دیتا جھلا باولہ نگار

گلے مین اسباب ساحری کا بڑا منقل آتشین لیے و بر و روش غرض کہ ہزارون طرح کا جوبن تخت سے اُترکر سامنے بادشاہ کے آئی اور تسلیم باادب تمام بجا لائی اُس سے بادشاہ نے مسکرا کر پوچھا کہ ای ملکہ مزاج تو اچھا ہی تم تو کبھی بغیر بلائے ہمارے سلام کو بھی نہین آتین تم نے عرض کیا کہ کنیز اپنے امورات مالی و ملکی مین ایسی عدیم الفرصت رہتی ہی کہ واقعی قصوروار ہی شاہ نے فرمایا کہ اب تمکو اسلیے بلایا ہی کہ مہرخ و برق و عمرو وغیرہ نمکحرام غضب و غضبناک کو قتل کرکے بیابان انارستان سے اپنے لشکر کیطرف جاتے ہین تم اُنکے جانے کی راہ کو تین کوس آگے جاکر روکو مین بھی آتا ہون غبار انگیز نے کہا بہت اچھا کنیز اسیطرح جائے یا لشکر لیکر شاہ نے کہا لشکر لینے مین وہ باغی نکل جائینگے تم ادھر ہی سے جاؤ اور اُنکو روکو یہ حکم شاہ سنکر اُسنے سحر کی دستک دی جس تخت پر سوار تھی وہ تو غائب ہوگیا اور ایک طاؤس زرین بال کہ چہرہ اُسکا مانند پری تھا قد و قامت مین ہمسر دلبری تھا کاکلی زمرد کی اُسپر کھنچی ہوئی گلے مین ہیکل خوشنما جواہر کی پڑی ہوئی سامنے فلک سے اُترکر آیا یہ اُس طاؤس پر طاؤس صحرائے رعنائی و خوبی سوار ہوئی اور حسب نشاندہی بادشاہ چلی اور اُسکی روانگی کے بعد شاہ طلسم نے خاصہ طلب فرمایا بکاولون نے دسترخوان چنا جب کھانے سے فارغ ہوا ایک ساحر عنصر جادو نام سے کہا کہ افسوس مین نے ناحق غبار انگیز کو تنہا بھیجا کچھ فوج ساتھ ضرور کردینا تھی اس خیال سے مین نے نہین فوج ساتھ کی کہ میرا ارادہ خود بھی جانیکا ہی یہ کہکر اُٹھا کہ اب مجکو چلنا چاہیے اُسوقت عنصر نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ ای بادشاہ میری یہ حقیقت نہین کہ آپکو کسی طرح کی صلاح دون اور آپکے کامون مین دخل انداز ہون کہ بقول شاعر مصرع حقیقت کیا گدا کی بادشاہ کے سامنے + لیکن از راہ خیرخواہی اور دولت سگالی عرض کرتا ہون کہ مہرخ کے ساتھ مقدمہ بے ڈول ہی عمرو عیار اُسکے ساتھ ہی اور دوسرے عیار بھی ضرور ہی ہونگے اور بادشاہون کو لازم نہین کہ ذرا سے کام کو آپ دوڑتے پھرین ہر بسکہ آپ جری ہین لیکن شایان حضور کے نہین ہان اگر کوئی برابر کا ہوتا تو اُسکے مقابل مین جانا مضائقہ نہ تھا ہزارہا غلام آپکے موجود ہین انہین سے جسکو چاہیے بھیجدیجیے کیا مقدور جو کوئی ان غلامون کا سامنا کرسکے خصوصاً ایک تابع فرمان آپکا مین ہی ہون اگر ارشاد ہو تو جاکر اُنکو پکڑ لاؤن شاہ نے فرمایا کہ ای عنصر تقریر تیری درست ہی اور تو نہایت سچا ہی اول تو ملکہ غبار انگیز ہی کا سامنا کرنا مشکل ہی اور جب تم دونون ایک ہوتے تو بموجب مصرع دو دل یک شود بشکند کوہ را ÷ اچھا تم بھی جاؤ اور کام حریفان تمام کرو عنصر نے عرض کیا کہ جب مین اُنکو گرفتار کرکے لاؤن تو حضور کہان ہونگے جہان مین آؤن افراسیاب نے کہا مین آج کل بسبب تشویش کے ایک جگہ تو ٹھہرتا نہین کبھی باغ سیب مین کبھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ظلمات مین لگا ہے کسی سیرگاہ مین کہان کا تمکو بتا دون اب تمکو لازم ہی کہ لشکر حیرت مین آنا مین وہین پھرتا ہوا جاؤنگا غرض یہ کلمات سنکر تسلیم کرکے روانہ ہوا اور اژدر دمان پر چڑھ کر چلا اور افراسیاب مع باغبان وزیر وغیرہ کے جانب طلسم چلا جب ظلمات سے باہر نکلا وہان ایک دریا ہی کہ اُسکا بحر صندل نام ہی اُسمین کشتی بجرے وغیرہ سب لگے رہتے ہین شاہ ایک بجرے پر سوار ہوا اور سب ہمراہی جاہ و تجمل کے لوگ کشتیون پر سوار ہوکر سیر و شکار کرتے چلے یہانتک کہ دریا سے اُتر کر داخل شہر نابرسان ہوا وہان سلامیان ساحرون کی لین نذرین گذرین سبکی نذرین لیتا ہوا ایل برینادان سے اُتر کر لشکر حیرت مین آیا حیرت نے خبر سنی نذر لیکر مع انیسان و ہمدم کے خدمت شاہ مین پہونچی تسلیم کرکے نذر دی حال مزاج پوچھا پھر لیجا کے تخت پر بٹھایا شاہ نے فرمایا کہ کہ اے ملکہ کچھ مہرخ جو بڑی لڑنے والی ہین اُنکا حال کہو حیرت نے کہا آپکو سب کچھ معلوم ہی اسمین خبر دارون نے آکر مجرا کیا اور عرض کی کہ آج تیسرا دن ہی مہرخ اور برق و رعد و عمرو و برق عیار لشکر مین نہین ہین کچھ اُنکا حال نہین معلوم کہ کہان ہین ساحر جستجو کر رہے ہین کہین پتا نہین ملتا ہی شاہ یہ خبر سنکر ہنسا اور کہا اے ملکہ حیرت کچھ دم مین وہ سب باغی پکڑ کر یہان آیا چاہتے ہین مین اسی واسطے آیا ہون کہ آج انکی گردن زنی کرونگا حیرت نے کہا سامری ایسا کرین اور آپ مالک ہین جو چاہے کرین یہ کہکر حکم دیا کہ ناچ ہونے لگا شراب کا پیالہ گردش مین آیا اُدھر ملکہ بہار عوض مہرخ تخت پر بیٹھی ہی مگر تردد مین ہی کہ نہین معلوم مہرخ کہان گئین یا کسی کے قید مین ہین پھر کہتی ہی کہ عمرو کا قید ہونا ایسا نہین کہ چھپا رہے کچھ حال معلوم ہی ہو جائیگا بغیر دریافت کیے مین کہان جاؤن الحاصل یہ سب تو اس فکر مین ہین وہان غبار انگیز جو روانہ ہوئی تھی اُسنے آکر دیکھا کہ مہرخ وغیرہ سب چلے آتے ہین اور اب قریب اپنے لشکر کے پہونچ چکے ہین اُس نے تین کوس آگے بڑھکر ایک سحر ایسا کیا کہ ایک دیوار فولادی دھوئین کے رنگ کی چارطرف گھر گئی مہرخ اپنا تخت اڑائے جو آتی تھی اُسنے اس دیوار کو دیکھکر کہا کہ یہ دیوار سحر کی معلوم دیتی ہی عمرو بھی گھبرایا کہ لو اب اور آفت مین گھرے مہرخ نے کہا خواجہ ہم ضرور سحر مین گرفتار ہو گئے برق نے کہا آپ ٹھہرئے مین خبر لاتی ہون یہ کہکر اُسنے پرواز کی جب قریب دیوار پہونچی اُسکے ٹکر ایسی لگی کہ چکرا کر گرنے لگی مہرخ نے روکا جب ہوش آیا تو کہا اے ملکہ چارطرف مین کسی سمت کو راہ نہین ہی اور پر دیوار کے آسمان سحر فولادی بنا ہی عمرو نے کہا کہ کوئی بھی صورت نکلنے کی ہی یا نہین کہا کوئی نہین اسوقت مہرخ پکاری کہ یہ کون ہی جو چوٹا پن کرکے لڑتا ہی سامنے آکر مقابلہ کرے تو جانین یہ نعرہ سنتے ہی ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار سامنے آئی اور پکاری کہ منم غبار انگیز مہرخ نے اُسکو دیکھکر عمرو سے کہا کہ اسکی

جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بنائی ہوئی دیوار کا توڑنا ممکن نہیں ہاں اگر یہ قتل ہو تو دیوار ٹوٹے کیسلیے کہ یہ بھی سرحد طلسم ہے اور بڑی
زبردست ہے عمرو نے کہا افسوس اسکے تو مارنے کو جی نہیں چاہتا مرقع دہر میں ایسی تصویریں بھی کم دیکھنے میں آئی
ہیں یہ کلمہ غیار نے بھی سنا اور اپنی دیوار کے پاس آکر کہا کہ او نا عیار تو نے کیا کہا عمرو نے دیکھا کہ لب دیوار ایک تصویر سی
نظر آتی ہے عمرو گڑگڑانے لگا کہ اے ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار آپ نے ہمکو ناحق قید کیا ہے ہم تو لشکر سے اپنے اس ارادہ
سے نکل آئے تھے کہ کوئی ہمارا حامی ہو اور ہم کو اپنے ساتھ لیجا کر شاہ جادوان کے قدموں پر گرا دے اور انسے
خطا معاف کرا دے کیونکہ بہت کچھ سرگشتہ اور حیران ہو چلے کروڑوں روپے کھو چکے فقیر ہو گئے اب کیا ہم
بادشاہ سے لڑینگے ایک سنعت نے جو آکر لڑائی ماری تھیں کا ہم کچھ نکر سکے بھلا ایسے زبردست شاہ سے کیا
مقابلہ ہم سے ہوگا اے ملکہ تم عزت دار ہو اور شعور رکھتی ہو تم ہی ہماری سفارش کردگی ہمکو یقین کامل ہے غبار انگیز
نے قلعہ سے کبھی اس لڑائی میں آئی نتھی عمرو کے فقروں سے آگاہ نہ تھی سمجھی کہ اے غبار انگیز تیرا بڑا نام ہوگا طلسم
میں کہ کسی سے یہ نہو سکا جو غبار انگیز نے کیا بہتر تو یہی ہے جو جنگ کی صلح ہو جاے یہ کہکر دیوار سے جدا ہوئی اور اندر
حصار کے آئی ملکہ مہرخ نے کہا اے ملکہ ہمارا بھی سلام ہو پہنچے اسنے کہا بی بی سلام عمرو نے بھی جھک کر مجرا کیا عمرو
کی صورت دیکھکر خوب ہنسی اور کہا آپکی تو عجب پر زنخ ہے عمرو نے کہا بی بی کیا ہنستی ہو جیسا لقانے بنایا ویسا ہوں
غبار انگیز نے کہا تو لقا سے برگشتہ ہے اسکو کیا جانے اور اسکے بنانے کو کب مانتا ہوگا عمرو نے کہا واہ میں اس کو
خداوند جانتا ہوں سب اسکے بندے ہیں میں برگشتہ نہیں ہوں امیر کے لشکر میں نوکری پیٹ کے لیے کرلی ہے غبار نے کہا
اگر تم سچ کہتے ہو تو بادشاہ سے اس بات پر میں فیصلہ کرادونگی کہ قید بدیع الزمان تو ملتی نہیں کہ خدا معلوم
وہ زندہ ہے یا مر گیا لیکن اسد اور حسین الماس پوش کو چھڑا دونگی عمرو نے کہا جب بادشاہ کی اطاعت کی تو
مجکو بدیع اور اسد سے کچھ مطلب نہیں آپ ہمکو ملوا دیجیے غبار انگیز نے کہا اچھا ابھی یہ کہکر پاس عمرو کے آئی
عمرو نے کہا اے ملکہ ہمکو تین روز ہوئے لشکر سے نکلے اب تک کچھ کھایا نہیں اگر کچھ غذا ممکن ہو تو ہمکو دو تا کہ پیٹ
بھریں غبار انگیز یہ کلمہ سنکر سوچنے لگی اور بعد تامل بسیار سر اٹھا کر کہا کہ اے عمرو پہلے تو میں سمجھی تھی کہ تو بیشک ملجائیگا
مگر اب جو تو نے کھانے کا نام لیا تو مجکو گمان ہوا کہ بیشک تو نے میرے قتل کی تدبیر کی ہے عمرو نے یہ سنکر بہت قسمیں
کھائیں اسنے کہا اب کیا ہوتا ہے یہ کہکر وہاں سے اڑ کر چلی عمرو سمجھا کہ اب نہ یہ پھنسے گی اسنے بھی ایک بیضہ بیہوشی
تاک کر ناک پر مارا کہ وہ چھینک مار کر بیہوش ہونے لگی بیہوش ہوتے ہوتے پکاری کہ ارے تیلو بلینا یکایک
چند تیلے پیدا ہوئے اور اسکو اٹھا کر لیگئے الگ لیجا کر پانی چھڑکا کہ اسکو ہوش آگیا بس ہوشیار ہو کر اسنے

دستک دی کہ پانچ پتلے پیدا ہوئے انکے ہاتھ مین اسنے خنجر دیے کہ جاؤ ان پانچونکا سر کاٹ لاؤ خبردار دیر
نہ لگانا مین انکے سر لیکر بادشاہ طلسم کے پاس جاؤنگی پتلے حسب ارشاد روانہ ہوئے لیکن مہتر قران کہ ہمیشہ جنگل مین
رہتے ہین اور مہرخ قریب لشکر پہونچ ہی چکی تھی یہ وہی بلبشہ تھا کہ جہان درہ کوہ مین مہتر موصوف بیٹھے کھڑی پکار رہے
تھے انھون بھی آواز سنی اور باہر نکلکر دیکھا کہ ایک جادوگرنی حسینہ بیٹھی ہے اور پتلونکو حکم دے رہی ہے یہ دیکھکر
قران تو ساحر بنے ہی رہتے ہین درہ سے نکلکر سامنے غبار انگیز کے آیا اور پکارا کہ ہم غلام شاہ افراسیاب جادو
غبار پتلونکو بہر قتل مہرخ وغیرہ بھیج رہی تھی اس سبب سے ادھر مخاطب نہ تھی اب جو آواز قران کی سنی نگاہ اٹھاکر دیکھا
ایک ساحر سیاہ فام کو آتے پایا اور قران نے قریب اسکے پہونچکر بادب تمام سلام کیا اسنے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے
آتے ہو قران نے کہا جہانسے تم آئی ہو وہین سے ہم بھی آتے ہین غبار نے کہا وہان تو تم نہین تھے قران نے
کہا مین رومال سر شاہ پر بنین ہلا رہا تھا واہ وا آپکی بھی کیا نگاہ ہے ملکہ نے خیال کیا کہ شاید یون ہی ہو اور
تو نے نہ دیکھا ہو پھر مستفسر ہوئی کہ اچھا تم وہان تھے تو بتاؤ میرا نام کیا ہے قران نے کہا مین کیا جانون کہ تیرا کیا
نام ہے بھلا تم ہی بتاؤ کہ میرا نام کیا ہے ای ملکہ افراسیاب کے یہان تجھ ایسی ہزارون ہین اور مجھ ایسے لاکھون ہین
کون کسکے نام کو جانتا ہے اچھا اس تقریر سے کیا مطلب ہے لو نامہ یہ دیا ہے اسکا جواب دو مین چلا جاؤن یہ کہکر نامہ
ہاتھ پر رکھدیا اسنے دیکھا کہ نامہ پر مہر افراسیاب کی لگی ہے بس تعظیم کرکے نامہ لیا لیکن خیال مین گذرا کہ عمرو کو تو نے
اور سرداران کو اسکے قید کیا ہے ایسا نہو کہ یہ بھی کوئی عیار ہو اور انکے چھڑانیکو آیا ہو بس تو اپنی فکر کرلے یہ سوچکر
اسنے چپکے سے ایک سحر پڑھا کہ اسکے سر پر اور ایک سحر کا پیدا ہو گیا قران اس بات کے سر بھی نہوا اور اسنے نامہ
لیکر سر جھکا یا پڑھنا شروع کیا قران نے اسکے سر جھکائے ہوئے پر جھپک کر بغدہ مارا اور نعرہ کیا ہم مہتر قران
حبش غبار انگیز کا سر تو سحر کا تھا بغدے کا کچھ اثر نہوا اور وہ بھی نعرہ زن ہوئی کہ ہم غبار انگیز قران
نے دلمین اپنے کہا واے مردیم یہ کیا غضب ہوا بس اسکے نعرہ کرتے ہی ایک نارنج بیہوشی بجالا کی اسکے منھ پر مارا
کہ وہ بیہوش ہو کر گری اسوقت دو پتلے زمین سے پیدا ہو کر اسکو کھینچ لیگئے زیر زمین لیجاکر پانی مین غوطہ دیا
اسکو ہوش آگیا تڑپ کے باہر نکلی اسکے زیر زمین جانے سے قران بھاگ کر ایک مقام پر آیا اور جلد صورت
سے اپنی رنگ روغن چھڑا کر دھوتی باندھ کر کھرپی لیکر گھاس چھیلنے لگا غبار انگیز جو زمین سے نکلی
قران کو ڈھونڈھنے چلی لیکن اسکے بازو پر ایک اکہ بندھا ہے اسکی مان شبیہ جادو تام نے کہ لیے بدل منجم
ادرکا ہنہ بھی باندھ دیا تھا اس اکہ کے نیچے ایک رقعہ لکھکر رکھدیا تھا چنانچہ اسنے وہ اکہ بازو پر سے کھولا کہ نامہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے اسکی یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اے فرزند جسوقت تجھ سے اور عیاران لشکر اسلام سے سامنا ہو اور تجکو یہ غرور ہو جائے
کہ مین سحر سے انکو پکڑ لونگی تو خبردار اس امر کا خیال دلمین نہ لانا بلکہ یہ خیال کرنا کہ مین بہتر رہتی ہون انپر
یا کہ یہ غالب رہتے ہین آپس مین اگر انکے ہاتھ سے بچ بھی جائے اور پھر ایسا پیچ پڑے کہ تو بیہوش ہو اور تیلے
تجکو بچا لیجائین تو پھر خبردار انسے مقابلہ نہ کرنا کیونکہ عمرو کے ہاتھ سے تمام مردمان طلسم ہوش ربا مسلمان
ہو جائینگے اور وہ مقرر طلسم توڑیگا بس لازم ہے کہ رقعہ کو آگ کے دیکھنا غبار نے رقعہ کو آگ سے نکالا دیکھا
اور لکھا ہوا تھا کہ عیارونسے ہرگز نہ لڑنا اور انسے ملجانا اپنی جان گئی ہوئی پھر نہ ملیگی اور مرکر انسان پھر زندہ
نہین ہوتا اس امر کا خیال ضرور چاہیے غبار اس مضمون سے آگاہ ہو کر خود بھی علم نجوم مین دخل رکھتی ہے اسنے بھی
ستارون پر جون کو نظر کیا اور نیت کی کہ مین شریک افراسیاب رہون یا عمرو سے ملجاؤن میرے حق مین بہتر کیا
ہے اسکو معلوم ہوا کہ اگر شرکت افراسیاب کریگی تو تیرے واسطے بہت برا ہے عیار تجکو پکڑ کر مار ڈالینگے
اور اگر تو شریک مہرخ ہو کر مطیع اسلام ہوگی تو نہایت ہی تیرے لیے بہتری ہے عمرو وغیرہ کیطرفسے جانبازی
کر نہین جب تک بنیاد طلسم باقی ہے تو برقرار اور قائم رہیگی اور پھر بھی شکل بہبودی کی ہے اسمین فرق ہوگا
بس اس حال کو معلوم کر کے گھبرا گئی اور پکاری کہ اے مہتر قران قسم ہے مجھکو اپنے دین و ایمان کی کتاب
مین تم سے کسی طرح کی بدی نکرونگی تم میرے سامنے چلے آؤ اور مجکو اپنے ساتھ لیجاکر شہنشاہ عیاران عمرو
نامدار سے ملواؤ مین عمر بھر کو تمھارا احسان مانونگی یہ صدا اسکی سنکر قران کو خیال آیا کہ شاید یہ میرے
ساتھ عیاری کرتی ہے لیکن اٹھکر گھسیارا بنا ہوا اسکے سامنے آیا اور کہا اے ملکہ تم کسکو بلاتی ہو اسنے
کہا مین اس حبشی کو بلاتی ہون کہ وہ آکر مجکو عمرو سے ملوا دے قران نے کہا وہ ایسا احمق نہین ہے کہ جو
دشمن کے سامنے آکر اپنی جان دے کیا تمنے سنا نہین بیت بر تواضع ہاے دشمن تکیہ کردن اہلی ست
پاے بوس سیل از پا افگند دیوار را اگر تم اسکو پکڑلو وہ بیچارہ کیا کرے غبار نے اسوقت قسم کھائی کہ مین
اسکی اطاعت کرونگی اور جیسا وہ کہے گا وہ بجا لاؤنگی مجکو اب ثابت ہو چکا ہے کہ عمرو کے شریک ہونے
مین سراسر فائدہ ہے جب اسنے اسطرح سے کہا قران نے کہا اچھا چلو میرے ساتھ مین نے ایک مقام پر اس
حبشی کو بیٹھے دیکھا ہے مین پتا بتا دون پھر آنا نہ آنا اسکا کام ہے یہ کلمہ سنکر غبار تو خود عقلمند اور رمز
دان ہے فورًا پہچان گئی کہ یہی قران ہے لیکن سوچی کہ اگر تو کہدیگی کہ تم ہی قران ہو تو یہ مارے
ڈر کے بھاگ جائیگا اس سے بہتر ہے کہ اسکو غفلت مین بزور سحر پکڑ لے یہ تصور کر کے ایک دانہ ماش کا

مارا تو قماش قران کا بگڑ گیا اور بیہوشی سی طاری ہوئی یا کون زمین نے پکڑ لیے اُسوقت یہ دوڑ کر قدمون پر گری اور گویا ہوئی کہ میرے قصور کو آپ معاف فرمائیں اور عمرو سے چلکر معافی تقصیرات کرائیں اور ملوا دین قران نے کہا بہت اچھا چلیے مین حاضر ہون یہ دونون ہاتھ اپنے رومال سے باندھکر قران کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے سامنے عمرو کے آئی اور قران پر سے سحر کو دور کر دیا عمرو تو قران اور غبار انگیز کو دیکھ کر گھبرا گیا اسوقت قران نے بڑھ کر سب حال غبار انگیز کا بیان کیا اور کہا اُسنے اطاعت بخوشی قبول کی ہے آپ بھی اُسکی خاطر کرین اور ہاتھ اُسکے کھلوا دین عمرو نے یہ سنکر غبار انگیز کو گلے سے لگایا اور نہایت خاطر کی بعد اسکے مہرخ نے دست شفقت اسکی پشت پر پھیرا اور کہا تم ہماری روح و جان ہو ہم تمھارے ساتھ اپنی جان لڑا دینگے اگر افراسیاب ارادہ بدی کا کریگا تو یاد رکھنا کہ کوئی دقیقہ ہم لڑنے مین اُٹھا نہ رکھینگے اور اپنی جان تمپر فدا کرینگے غبار انگیز نے اُسکے جواب مین کہا اے ملکہ مہرخ کہنا تو فضول و یاوہ گوئی پر محمول ہوگا لیکن تم اپنی آنکھون سے دیکھ لینا کہ مین بھی بروقت مقابلہ صنعت سحر سازی سے کسطرح لڑتی ہون اور کیونکر سامنا کرتی ہون مہرخ نے کہا اے ملکہ تم چلکر تخت حکومت پر بیٹھو تو میرا جی خوش ہو مین تمھارے ماتحت بیٹھون گی اور اگر طلسم فتح ہوا تو ملک و مال سب تمھارا ہے غبار انگیز نے کہا کہ اے شہریار یہ کیا آپ فرماتی ہین آپ ہمیشہ سریر حکومت پر شادان و فرمان جلوہ گر ہین قطعہ

دانۂ انجم گردون سے پرئے جبتک ∴ رشتۂ کاہکشا مین شب یلدا گوہر ∴ جب تلک جوش بہاران سے ہوئے دم صبح
ٹانکے شبنم یہ سر دامن صحرا گوہر ∴ ہر برس جشن ترا تجکو مبارک ہووے ∴ برسین نیسان کرم سے ترے صحرا گوہر
دوستونکو ہو ترے گنج و گہر و زر نصیب ∴ ہو نہ جز اشک سر دامن اعدا گوہر ∴

اے ملکہ طلسم ہوش رُبا اب دشمن آپکا یعنی افراسیاب خانہ خراب تمھارے قتل کی تدبیر مین ہے اور مجکو ادھر بھیجکر آپ طلسم مین گیا ہے تمکو چاہیے کہ یہان نہ ٹھہرو اور اسوقت اپنے لشکر کی طرف جاؤ یہ سنکر خواجہ عمرو اور مہرخ اور رعد و برق مع غبار انگیز اور مہتر برق فرنگی تختہائے سحر پر بیٹھکر جانب لشکر نصرت اثر روانہ ہوئے مگر بیان کیا گیا تھا کہ عنصر جادو کو بھی بادشاہ جادوان نے عقب غبار انگیز روانہ کیا تھا چنانچہ جب یہ سب ادھر سے چلے عنصر انکا جویان اُس طرف سے آتا تھا اُسنے دیکھا برق و رعد و مہرخ و عمرو و برق عیار وغیرہ کے ہمراہ غبار انگیز ہنستی ہوئی چلی آتی ہے یہ حال دیکھکر اُس نے اپنے دل مین کہا کہ اے عنصر غبار انگیز طاؤس سوار بہت بے نظیر ساحرہ ہے واہ واہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا نادر سحر کیا ہی کہ آپ سے آپ سب باغی اُس کے ساتھ چلے آتے ہین غرض کچھ قریب آکر پکارا کہ اے ملکہ غبار انگیز کیا خوب کام کیا ہی مجکو شاہ جادوان نے بھی آپکی اعانت کے لیے بھیجا تھا اور حکم سر کاٹنے کا دیا تھا لیکن تمنے تو خاتمہ ہی کر دیا غبار انگیز اُسکی اس تعریف کرنیکو سمجھی کہ ہجو ملیح کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تم تو دعوی جنگ کر کے آئی تھین یہان آکر ملگئین بس یہ سمجھ کر اُسنے جواب دیا کہ ہان پھر ہمتو ملگئے اور یہ سمجھ کر اور بھی کہ افراسیاب اپنے عیش مین مشغول رہتا ہی ہم لوگون کو لڑوا کر قتل کراتا ہی پھر ہم جو آپسمین لڑتے پھرین اس سے کیا حصول ہی عنصر نے کہا اے ملکہ مین سمجھا تھا کہ یہ سب نمکحرام تمھارے سحر مین گرفتار ہو کر ساتھ آگئے ہین یا یہ کہ اُنھون نے اطاعت قبول کی ہی یہ مجکو نہ معلوم تھا کہ تم خود اُنکے سحر مین مبتلا ہو کر اُنسے مل گئی ہو پھر تم اور یہ کیا میرے ہاتھ سے زندہ بچکر جاؤگی غبار نے کہا تو بکتا کیا ہی جو کچھ تجھ سے ہو سکے قصور و کوتاہی نہ کر یہ سنکر عنصر مرکب اپنا چمکا کر آگے آیا اور تیغ سحر کھینچکر حملہ آور ہوا مہرخ غبار کے آگے آگئی اور سینہ اپنا سپر کیا وہ تلوار سر پہ آئی سحر پڑھکر مہرخ نے بھی خالی دی غبار انگیز نے برابر سے نارنج سحر مارا کہ عنصر کے مرکب کو اس نارنج نے جلا دیا عنصر کود کر الگ ہوا اور پھر سنبھلکر چاہتا تھا کہ ایک دو ہنٹر مارے پیچھے اُسکے آکر مہرخ نے ایک ہلال سحر مارا کہ عنصر کے دو ٹکڑے ہوے غبار انگیز نے یہ حال دیکھکر کہا کہ اے ملکہ سبحان اللہ کیا تیز سحر کیا ہی مین تو قائل ہون اس آپ کی پھرتی کی غرض عنصر کے مرنے کا شور بلند ہوا عمرو نے جھولا اُسکے گلے سے اُتار لیا اور رب بازوون پر سے کھول لیے پھر اُسکی لاش نجس پر تھوک کر سب نے آگے کا راستہ لیا اور کچھ ہی دور آگے بڑھے تھے کہ لشکر ملکہ مہرخ کا نظر آیا ملکہ مذکور نے غبار سے کہا کہ وہ دیکھو ہمارا لشکر دکھائی دیتا ہی عمرو نے کہا مجھے تخت سے اُتار دو اُنھون نے تخت نیچا کیا عمرو جست کر کے نیچے آیا اور لشکر مین پہونچ کر سب کو اطلاع دی کہ ملکہ مہرخ سحر چشم تشریف لاتی ہین اور اُنکے ہمراہ ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار مالک ملک طاؤسیہ بھی ہین یہ سننا تھا کہ لشکر مین غلغلہ پڑ گیا کہ خواجہ سلامت اور ملکہ بھی آئی ہین سردار برائے استقبال بارگاہ سے نکل کر چلے اسباب تزک و احتشام ہمراہ فوج ظفر موج آراستہ ہو گئے ڈنکے بجنے لگے بہارجہ نافرمان و زلزلہ و لرزان مشکین مو بھی جا کر ان سب سے ملین پھر تو یہ عالم تھا کہ

ابیات

جب کچھ اسباب جنگی ہوئے درکار	ہوا سب بات کہتے ہین دہ تیار	رکھی چارون طرف آتش کی دمار
کہ جانا جسکے سنتے ہیں سخت دشوار	نقیبون کی صدا گیا وحشت انگیز	وہ کڑکے ڈھاڑیون کے اور خونریز

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لگا ہونے ہر اک سو راگ او رنگ
کہ جسمین صرف ہفت اقلیم کا باج
ہزارون پالکی فیل و عماری
چنور جھلنے لگے بال ہما کے
کوئی گھوڑے پر چڑھکر غیرت ماہ
کر اپنی وضع اور خوبی دوبالا

نوازش ہین ہر ایک جا بربط و چنگ
لگے تھا ایک عالم کر نظارے
جواہر جنپہ تھے صرف تیاری
کوئی فیل سیہ پر جلوہ گر تھا
رکاب دولت مہرخ کے ہمراہ
پرا باندھے کھڑے ادھر ادھر بار

مرصع سر پہ تھا مہرخ کے وہ تاج
کہ بس منھ پر فدا ہوتے ہین تارے
جب انمین ایک پر بیٹھی وہ آکے
گل نو ابر کے اوپر قمر تھا
اسی صورت سے ادنی اور اعلا
چلے جسطرح سرو کبک رفتار

غرض بایں تجمل و شوکت یہ نوشاہ عروس دولت بارگاہ مین آکر پہونچی چارطرف سلامی اڑنے لگی نوبتین بجنے لگین سردارون نے نذرین دین ملکہ بہار جادو نغلگیر ہوئی مہرخ نے کہا کہ ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار نے ہمارے اوپر رحم کیا یہ سنکر غبار کے گلے سے بہار بھی ملی مہرخ نے اپنے تخت کے برابر تخت بچھوایا سب بیٹھے شراب کا پیالہ گردش مین آیا ناچ ہونے لگا عمر و بھی اپنی کرسی پر آکر متمکن ہوا لیکن قران بھی اس تماشے کے دیکھنے کو آیا تھا وہ تو تجمل و احتشام دیکھکر ایک سمت کو چلا گیا اور سرکار سحر کے خبر سنکر دوا ہوے مگر عرق عرق پسینے مین غرق افراسیاب بارگاہ حیرت مین تھا اسنے کہا کہ کیون خیر تو ہی کس لیے اسطرح بدحواس آئے ہو انھون نے آنا مہرخ کا مع غبار انگیز کے بیان کیا کہ اب وہ سب خوش و خرم بیٹھے شراب پی رہے ہین یہ خبر سنکر حیرت کے حواس جاتے رہے رنگ رخسار زرد ہو گیا افراسیاب نے کہا کہ ہمکو دو گھڑی پہلے ہی سے خبر ہو گئی تھی کہ عنصر جادو کو مارا اور آپ غبار انگیز شریک مہرخ ہوئی خیر کیا مضائقہ ہی خوب ہوا جو وہ ملکی نمکحرام دریافت ہوتے جاتے ہین مین اسکے ملک طاؤسیہ کو اب جاکر غارت کرونگا یہ کہکر اٹھا اور اسی فکر مین اول ظلمات کو گیا پھر وہان سے کچھ ایسی تدبیر کی کہ مہرخ وغیرہ سب اپنی بارگاہ مین خوشنود بیٹھے تھے کہ یکایک ہواے سرد چلی اور پھر دہی ہوا گرم ہوئی اور ایسے جھونکے لسکے آئے کہ ہر ایک جادوگر نے آنکھین بند کر لین بعد اسکے جو آنکھ کھلی تو سب نے دیکھا کہ ایک پتلا برنگ آتش پیدا ہو لیکن آنکھین اس پتلے سبز اور پتلی سفید اور وہ بیچ بارگاہ مین آیا اور نعرہ کیا کہ منم تیلہ افراسیاب جادو جس کسی کو حوصلہ کسی طرح کا ہو وہ آکر میرا سامنا کرلے اسوقت یہ عالم سب کا تھا کہ آنکھین کھلی مگر زبان گویا نہ تھی یہ حال تھا کہ ع شمع کی صورت زبان رکھتا ہون گویائی نہین ٭ بصورت تصویر سب چپ اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خاموش تھے اس پتلے نے غبار انگیز کو پکڑ کے کہا کہ خبردار لیجاؤ دو پتلے اُس کہنے کے ساتھ پیدا ہوئے اور اُس کو لیکر چلے اُسوقت نیلہ آتشی بھی چلا گیا اب پھر ہوا سے سرد چلی اور ہر ایک کی زبان گویا ہوئی تخت ملکہ غبار انگیز کا خالی پایا مہرخ رونے لگی اور کہا ای ملکہ بہار جادو تمنے دیکھا کہ یہ کیا ہوا بہار نے بھی آہ کی اور سب نے گریبان چاک کیے شور نالہ و فغان سے یہ عالم برپا ہوا کہ گنبد آسمان ہلنے لگا بہار نے کہا ای ملکہ یہ اور زیادہ تر ستم تھا کہ ہم سب کچھ دیکھتے تھے مگر بول نہ سکتے تھے مہرخ نے فرمایا کہ یہ پتلا نہ تھا اسی پیرایہ مین خود افراسیاب آیا تھا یہ کہکر کف افسوس ملے اور کہا سواے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ فوج تیار کرکے لشکر حیرت پر ہم جا گرین بہار نے کہا ابھی تامل کرو یہ خبر تمام لشکر مین مہرخ کے منتشر ہوئی کہ افراسیاب نے آکر غبار انگیز کو پکڑ لیا لشکر مین بسبب غم و ہم ملکہ مہرخ و دیگر سرداران کہرام برپا ہوا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

جان ہمہ رنج و سراپا غم ہے
کوئی محرم ہے نہ ہمراز اپنا
لی چٹکی سی خلش نے دلمین
ناخن غم سے کھپائی چھاتی
تپش دل لو جان تک پہونچی
تو اجل آگ بجھاتی دوڑی

رنج سا رنج ہے غم سا غم ہے
کوئی اتنا نہین جو حال سُنے
گدگدی سی کی تپش نے دلمین
ایک دھوان نالہ و فغان سے اٹھا
آتش سینہ زبان تک پہونچی

کوئی محرم ہے نہ دمساز اپنا
متوجہ ہو کچھ احوال سُنے
شدت غم سے بھر آئی چھاتی
شعلہ کیسا دل سوزان سے اٹھا
آگ جو شعلہ اٹھاتی دوڑی

عمرو نے اُسوقت مہرخ سے کہا کہ ای ملکہ مجکو سات دن کی رخصت دیجیے یا تو ہم ملکہ کو لائے یا غبار انگیز کے ساتھ ہم بھی خاک مین ملگئے یہ کہکر جسطرف وہ پتلا گیا تھا اسی سمت کو یہ بھی روانہ ہوا پیچھے اُنکے برق فرنگی بھی چلا اب حال افراسیاب سنیے کہ یہ ملکہ کو لیے ہوے ایک کوہ سفید پہ آیا اور اسیر غبار انگیز کو اُتارا اور طلسم کھل گیا ملکہ غبار انگیز کی آنکھ کھلی دیکھا کہ افراسیاب جادو کھڑا ہے اور افراسیاب نے کہا کہ اے ملکہ تم کس واسطے گئی تھین اور کیا کر آئین ملکہ غبار انگیز نے کہا کہ ابتو جو کچھ ہوا وہ ہوا چاہے تو مار ڈالے یا جلا دے مین تو جو کچھ کر چکی ہون وہ ہی کرتی ہون اور جو ہمارے منھ سے نکلتا ہے وہی ہوتا ہے افراسیاب نے کہا ابتو تیری تقصیر معاف کی اپنے ملک طاؤسیہ کو جا لیکن ملک سے باہر نہ نکلنا غبار نے کہا تو اگر ہزار مرتبہ قید کرے گا تو بھی مین وہان نہ جاونگی اور تو سردار ہو کے ایسی باتین کرتا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اگر مین تجھ سے مارے ڈر کے ہل گئی اور پھر مین نے دغا کی تو کیا تجھکو حصول ہوگا افراسیاب نے کہا مین تجھکو دہن اژدر مین قید کرونگا کہ تمام عمر دہن اژدر سے نجات نہ ملیگی اتفاقاً یہ کلمات کوہ سفید پہ ہو رہے تھے کہ اس اطراف مین ایک ملکہ رہتی ہو کہ نام اس ملکہ کا شوخ جادو ہے اور افراسیاب کی طرف سے حاکم و ناظم ہو مگر سن اسکا برس سترہ اٹھارہ کا ہے نہایت حسین و خوبصورت ہو کہ اسکے حسن کی نسبت یہ کہنا زیبا ہو

نظم

عجب صورت کہ جس سے ناز ظاہر
گلِ افشان معنی غنچہ دہانی

سکون سے شوخیٔ انداز ظاہر
نشان رشک سویدا نقطۂ خال

خموشی سے عیان شیرین زبانی
کہ وہ بے مثل تھے جسکے یہ تمثال

نازنین حور شمائل تیغ ادا سے جسکے دل عشاق گھائل پیکر نازک اسکا ایسا کہ ہر اعضا دل کو محبوب ایک جگہ سے دوسری جا بہت ہی خوب چتون سے پیار نکلتا جو دیکھے وہ ہو جاے شیدا کاکل عنبرین کے آگے سنبل باغ کے پیچ کچھ نہ چلین لاکھ داؤن گھات لگائے مگر اسکی ہمسر نہ کہلائے پیشانی وہ نورانی کہ حضرت موسی کو دیکھنے سے غش آئے آنکھین قتال حسینان خوش چشمان نرگس جسکو دیکھکر حیران رخسار تابان کے مقابل آئینہ شمس و قمر اندھا دہن تنگ کا وصف کیا بیان ہو منھ مین ایسی زبان کہان ہونٹ مین وہ شیرینی کہ عشاق کا اسیر دانت رہے ایک بوسہ ملجاے اس خیال مین تمام عمر لب چبایا کرے

ان لبون سے جو کوئی کام نہ رکھے
دلکشی مین ستام یک پہلو
جاے تفرد نہین جو کمر باریک
پھر قیامت تلک ندامت ہے

قند مصری کو کیون نہ نام رکھے
یون نہین سرخ اُسکی ہر انگشت
ہو نہ آنکھون مین کیون حنائی رنگ
وہ قدم کاش میرے سر پہ ہو

شانہ دوست و ساعد و بازو
ڈوبی ہین میرے خون مین یکمشت
ٹلک اگر پکلے تو قیامت ہی
ساق سیمین میرے کمر پہ ہو

اس رونق باغ خوبی نے جب یہ خبر سنی کہ شاہ افراسیاب کوہ سفید پر آیا ہو بس اُس نے لباس اور زیور سے اپنے جسم لطیف کو آراستہ فرمایا ایک سو ایک اشرفی نذر کیلیے لے کر اور تحفہ بہت سے کشتیون مین لگا کر سترہ سو نائکین اور کنیزین ساتھ لیکے تخت مرصع پر سوار ہوئی اور خدمت شاہ مین آکر حاضر ہوئی مجرا کیا نذر بادشاہ کو دی کشتیان تحفون کی پیشکش کین اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ لونڈی کی سرحد مین حضور تشریف لائے ہین تو باغ مین میرے رونق افروز ہون مین نے ایک باغ فی الحال نیا تعمیر کیا ہو اسکو اپنے قدم گل رنگ سے بہار تازہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عنایت کرین بادشاہ طلسم اُسکی باتون سے نہایت خوشنود ہوا اور فرمایا کہ اچھا چلو اُس نے
تخت پر بادشاہ کو سوار کیا اور آپ ہمراہ رکاب بخوست آب ہو کر چلی اور سیر اطراف کراتی ہوئی داخل
باغ ہوئی ملکہ غبار انگیز نے کوہ سفید پر دیکھا کہ بادشاہ مجھکو چھوڑ کر چلا گیا اب تو اپنی راہ لے یہ چلکر
چاہتی تھی کہ روانہ ہو خیال جو کیا تو ایک حلقہ دھوئین کی طرح میرے گرد ہے یہ بھی ناچار اسی
باغ کے سمت کہ جہان بادشاہ گیا ہے چلی اور باغ مین آکر دیکھا کہ باغ نہایت سر سبز و پر بہار ہے
ہر سمت لالہ زار ہے گلزار خان دہر کی جان وہ باغ تھا رضوان کو جسکے دیکھے سے داغ تھا بلبلون کا ہر
سمت ہجوم بلبل دلکی اس جگہ کو دیکھ کر یہ دھوم کہ ان گلون کی بہار لوٹے کسی گل کے گلے کا ہار ہو جیسے ہر غنچہ
دہن تنگ سے بولا ہی چاہتا تھا اپنی خوبی پر آپ ہی مسکراتا تھا نہرین ہر سمت لطافت نیرنگ ہوا ہات
کی فرحت انگیز کہ نظم

پھول و گل آئین نظر دیکھو جدھر
آئینہ کی سطح کی رکھتا تھا آب

اس چمن مین باغ ہر گل سرخ و زرد
لالہ و صد برگ سب باغ نظر

نکہت گل جھاڑتی تھی دان کی گرد
ان گلون کے عکس سے نہر رنگ آب

بارہ دری وسط باغ مین بہت نایاب بنی ہوئی اندر اُسکے ہر طرح
کے اشیائے عیش و راحت دھرے ہوئے مسندین لگین کہانتک وصف اُسکا کیا جائے بادشاہ
کو اُس شوخ یعنے شوخ جادو نے لاکر مسند پر بٹھایا جام شراب ناب دیا رقاصونکو بلوایا ناچ ہونے لگا
جام شراب کا دور ہوا نقشہ ہی کچھ اور ہوا غبار بارہ دری کے چبوترے کے نیچے کھڑی تھی گویا
بندھی ہوئی تھی اب حال عیاران سُنئے یعنے عمرو جو بارگاہ سے روانہ ہوا اُسکے رہائی کو وہ
تو مشہور راہ مین ہے لیکن برق فرنگی بھی غبار کا جویا ہر سمت پھر رہا تھا اور دل سے کہتا تھا کہ الٰہی
بادشاہ طلسم غبار کو کدھر لیگیا مین نے تو تیلے کو اسطرف لیجاتے دیکھا تھا اب پتہ اسکا نہین ملتا ہے یہ
کیا ماجرا ہے الغرض ڈھونڈھتا ہوا یہ بھی ایک بستی کے قریب پہونچا خیال مین آیا کہ اس بستی مین چل کر
تلاش کرا اُسیطرف چلا سامنے ایک سواد شہر دکھائی دیا یہ شہر کے جانب متوجہ ہوا تھا کہ آواز طبلہ بجنے کی
سنائی دی خیال کیا کہ جہان یہ طبلہ بجتا ہے پہلے وہان جاکر دیکھ لے پھر آگے جانا یہ سمجھ کر اسی آواز پر چلکر
قریب باغ شوخ جادو پہونچا اور ایک ساحرہ کی ایسی صورت بنکر اندر باغ کے آیا باغ کو روح
بخش صد بہار پایا اور جو کچھ آگے بڑھا دیکھا کہ بارہ دری مین مسند پر شاہ افراسیاب بیٹھا ہے
اور ایک پری سامنے بیٹھی ہے مترہ سو خواص اور رئیس جو ریا ہے جواہر مین غوطہ مارے حاضر ہین ناچ ہو رہی

شراب کا دور چلتا ہی اُسنے آہستہ سے کہا کیون میان افراسیاب تم تو یہان آکر چین سے بیٹھ رہے اور ہم کو اسطرح دوڑایا اور پھر اب بھی صلاح نہین کرلے آؤ شراب پیو راحت کرو یہ کہنا اسکا کسی نے نہین سُنا اور اُسنے دیکھا کہ غبار انگیز چبوترے کے نیچے کھڑی ہی بندھی بھی نہین ہی مسحور بھی نہین ہی دست و پا سب قابو مین معلوم دیتے مین جب چاہتی ہی کھڑی ہوتی ہی یہ دیکھکر باغ مین پھرتا ہوا قریب اُس اسیر دام دودوی کے گیا اور کہا ہی غبار تم تو مہرخ نابکار سے ملگئی تھین اب کیا اُنکو پھر چھوڑ دیا غبار نے کہا اری لونڈی احمق بے تمیز چاہے افراسیاب مار ڈالے چاہے زندہ رکھے جبتک میرے دم مین دم ہی بھلا مہرخ کو چھوڑونگی البتہ مرنا اور جینا سب مہرخ کے ساتھ ہی ہی برق یہ کلمہ سنکر خوشنود ہوگیا اور چپکے سے کہا منہ بند برق فرنگی کیون اے ملکہ پھر تم بڑی احمق ہو یہان کھڑی ہو چلی نہین جاتی ہو اُسنے کہا اے برق ایک حلقہ میرے گرد ہی اگر زمین مین بھی جاؤن تو تو وہ حلقہ کھنچ آئیگا برق نے کہا تم مین بھی جادو گر پڑے ہین گھبراؤ نہین سحر برطرف کردینگے یہ کہکر دلمین اپنے برق سوچا کہ شاہ جادوان تو ناچ دیکھنے مین مشغول ہی اور یہان آ اُٹھی ہی تو اسکو بیہوش کرکے لیچل حلقہ سحر تیرا کیا کریگا یہ سوچکر کہا اے ملکہ اچھا چل تو سکتی ہو ذرا اس کھڑکی تک چلو پھر مین سمجھ لونگا غبار یہ سنکر اسی طرف گئی برق نے وہان لیجا کر بیضہ بیہوشی مار کر غبار کو بیہوش کیا برق نے اسکا پشتارہ باندھا اور لیکر چلا حلقہ اسکے بھی گرد ہو گیا اس عرصہ مین عمرو روانہ ہوا تھا وہ بھی ڈھونڈھتا ہوا اسطرف آگیا تھا جب برق پشتارہ لیکر باہر نکلا عمرو نے پہچانا کہ برق ہی پکارا کہ او بھبئی جانیوالے ادھر بھی دیکھنا برق نے اسکی جانب دیکھا عمرو نے بائین آنکھ کا تل دکھایا برق دوڑکر قدمون پر گرا اور کہا استاد مین غبار انگیز کو لایا عمرو نے جست کرکے کہا مجھ سے الگ رہو تمھارے ساتھ کوئی بلا بھی ہی یعنی حلقہ دھوئین کا گرد تمھارے معلوم ہوتا ہی یہان تو یہ باتین تھین ادھر جب برق باغ سے نکل آیا تو اب افراسیاب کو بھی خیال آیا کہ غبار جو ساتھ آئی ہی اسکا فیصلہ کرنا چاہیے یہ خیال کرکے غبار کو ڈھونڈھا مگر کہین باغ مین پتہ نہ پایا اس وقت اسنے اپنے ہاتھ کو دیکھا معلوم ہوا کہ برق فرنگی لے گیا یہ معلوم کرکے اسنے سحر کی دستک دی کہ پنجہ پیدا ہوا اس سے کہا جا برق کو مع پشتارہ اُٹھا لا وہ جا کر اُٹھا لایا شاہ نے پشتارہ سے غبار کو نکالکر ہوشیار کیا اور پھر اُسکو بہت سمجھایا لیکن سوائے انکار اطاعت کے اُسکی زبان پر اور کچھ نہ آیا شاہ نے اُسوقت سحر پڑھا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک جلاد سیہ فام تیغہ ہاتھ مین لیے آنکھین لال لال اُسکی سامنے شاہ کے اڑکر آیا اُسنے حکم دیا کہ اے
جلاد جادوان دونون کو تم باہر باغ کے لیجاؤ اور سر کاٹ کے لے آؤ جلاد نے غبار اور برق کے بازو
کو تھام کر پرواز کی اور باہر باغ کے آیا خیال مین اُسکے گذرا کہ یہ دونون مسلمان ہین ان ملچھونکو
صحرا ے پرخار مین لیجا کر قتل کرنا بہتر ہے یہ سوچکر باغ سے کچھ دور ایک دامن کوہ مین آیا کہ زمین
وہانکی بالکل سنگستان تھی اور اتفاق سے اسی مقام پر خواجہ عمرو بھی فکر عیاری بیٹھے کر رہے
تھے اُنھون نے بھی اسکی پرچھائین دیکھی گلیم اوڑھلی اب خود دیکھا تو ایک جلاد غبار و برق
کو قتل کرنے لایا ہے اور جلاد نے دونون کو بٹھا کر تیغہ کھینچا چاہا کہ قتل کرے عمرو نے گوپھن مین
پتھر رکھکر جب اُسنے بیترا بدلا اُس پتھر کو لگایا کہ جلاد کا کاسۂ سر ترش کر دور گرا صدا اُسکے مرنے
کی بلند ہوئی مگر وہان کون تھا جو سُنتا برق اور غبار رہا ہو گئے اسوجہ سے کہ جب قتل کرانے
انکو بادشاہ نے بھیجا تھا تو سحر اسیر سے اپنا اُتار لیا تھا غرض جب جلاد ہلاک ہوا عمرو نے کہا ملکہ
اب یہانسے تابارہ دری جلد چلو کہ دشمن اسی مقام پر موجود ہے غبار انگیز نے کہا تم اب اپنی راہ جاؤ مین
اور کام کو جاتی ہون یہ کہکر زمین پر گری اور سحر سے مچھلی بنکر زمین مین سماگئی عمرو اور برق اپنے
لشکر کی طرف چلے راہ مین برق نے کہا کہ باغ مین جو ساحرہ کہ افراسیاب کے پاس بیٹھی ہے استاد میری
نگاہ سے تو ایسی حسینہ عورتین کم گذری ہین عمرو نے کہا تو پھر مین جاؤن اور ہو سکے تو راہ راست پر
اُسکو لاؤن برق نے کہا ایک سرہزار سودا وہان افراسیاب بھی بیٹھا ہے نہین معلوم کیا اتفاق ہو
چلیے بھی اپنے لشکر کو برق کے اس طرح سمجھانے سے عمرو جانب لشکر روانہ ہوا ادھر غبار انگیز طاؤس
سوار جو غرق زمین ہوئی بہت دور جاکر مثل دفینہ کے تہ زمین سے برنگ لالہ و گل نکلی اور خیال
کیا کہ پہلے اپنے ملک مین چلکر لشکر اپنا اور مال و خزانہ ساتھ لے پھر لشکر مہرخ مین چلی رہنا افراسیاب
آکر سب لٹوا لیگا بس یہی رائے پسند آئی اور بزور سحر اُڑکر اپنے ملک مین پہونچی اُسکے ملازمونکو
خبر ہوئی سواری اور اسباب تزک و احتشام ہمراہ لے کر اُسکے پاس حاضر ہوئے چار سو کنیزان حسین
و مہ پارہ اُس کی ہین وہ بھی لباس و زیور سے آراستہ ہو کر آئین مالکہ دار الامارۃ مین اپنے آئی سب
مال و اسباب بجنسبہ جیسا چھوڑ گئی تھی پایا مسند حکومت پر بیٹھی اور اُسکی طرف سے فوج کا مالک
کوہ وقار جادو نام ایک ساحر ہے اُسنے آکر تسلیم کی نذر دی غبار نے ہنسکر کہا کہ اے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کوہ وقار عجیب طرحکا مقدمہ درپیش ہو کہ جسکا بیان کرنا بھی دشوار ہی خیر تمسے کہتی ہون لو سُنو مجھ سے اور افراسیاب مالک طلسم سے بگڑ گئی ہو اور مین مہرخ سحر چشم کی شریک ہوئی ہون کوہ نے کہا مہرخ نے جو آج تک مقابلہ کیے پھر بادشاہ کا کیا کیا آجتک اسد اور مہ جبین قید ہین غبار انگیز نے کہا مہرخ نے بہت کچھ کیا کہ بادشاہ سے لڑے گئی ہان یہ کہو کہ وہ بادشاہ کی خاک پا تھی اُسکا کچھ بادشاہ نے آجتک نہ کرلیا کوہ نے عرض کیا کہ غلامون کو مالک سے تقریر کرنا نہ چاہیے اچھا جو کچھ آپ نے کیا بہت بہتر کیا ہم آپکے مطیع ہین جو فرمایئے وہ بجالائین جب ملکہ مذکور نے یہ عجز اُسکا دیکھا خوش ہو کر خلعت سے اُسکو تخلیع کیا اور حکم دیا کہ جلد فوج ہماری تیار ہو اور ساز ورہا سے سحر بارگاہ مال وخزانہ لادکر روانہ کرو بموجب ارشاد اُسیوقت نفیر سحر کو دم طافوج نصرت شعار اُسکی مسلح ومکمل ہوئی آسمان دود سحر سے ایک دوری چہا ز نظر آنے لگا ہر سمت صدائے بوق ونفیر سے تزلزل آشکار ہوا باز وبط جانوران سحر نے روے دہر پر کھولکر کالا کیا ایک سمت تلوار کے دھنی ساحر تھی اور سہ دار بھی ہتھیار ونکو کھڑکھڑاتے اپنا جوبن دکھاتے تھے تنتے ہوئے جاتے تھے سوار گھوڑے باد رفتار کوداتے تھے کہ ابیات

تھی سواری کے فیل کی وہ دھوم	جیسے ابر بہار آئے جھوم	آگئی دولت سرا سے ہوکے سوار
لعل ناب وگہر تھے صرف نثار	ایک مہابت کے ساتھ فیل نشان	آگے مانند کوہ زر کے روان
اور ہاتھی تھے جھومتے جاتے	جیسے آئے جوان مدھ ماتے	تلیشین جاتی تھین برابر یون
صف مژگان دلبران کی جون	بال سینہ رکاب مین تھے سرنگ	جنکے دیکھے کمیت چرخ ہو دنگ
تھا بہت تیز گام اسپ خیال	رہ گیا دیکھ کر انھون کی چال	خلاصہ کلام غبار انگیز گلفام سب

فوج وخزانہ لیکر تمام قلعہ کو ویران کرکے بازاری بیوپاری لشکر مین مقرر کرکے نرگسی کوہ کی طرف سے راستہ بادشاہ کی آمد ورفت کا چھوڑ کر جانب لشکر مہرخ فرخ نامور روانہ ہوئی یہ تو یہان سے جب دور تر نکل گئی شاہ جادوان اُسوقت ملکہ شوخ جادو کے بیان ناچ وغیرہ دیکھ کر فارغ ہوا دربار اُسکو خیال عیار کا آیا پکارا کہ ارے ہمنے جلاد جادو کو بھیجا تھا کہ وہ غبار اور برق عیار کا سر کاٹ لائے بڑا عرصہ ہوا کہ وہ ابتک نہ آیا جلد تر کوئی جاکر باہر باغ کے اُسکی خبر لائے کہ ہوا سیر کیا گذری حسب الحکم ملازم شوخ جادو کے دوڑے اور ہر طرف تلاش کیا آخر ایک مقام پر جلاد جادو کی لاش پائی کہ سر شق ہوگیا ہو اور مرا ہوا پڑا ہی یہ دیکھ کر خدمت بادشاہ مین آکر عرض کیا

کہ حضور جلاد مردہ پڑا ہی اور عیار و برق کا کہین پتہ نہین ہی یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ صاحبو مین یہ حیران ہون کہ یہان کون آیا جو جلاد کو مار کر عیار کو لے گیا یہ کہہ کر اپنی بغل سے ایک لوح نکالی اور سحر پڑھ کر اُسکو دیکھا اسمین ظاہر ہوا کہ جب عیار کو جلاد لے گیا اور قتل کرنے لگا وہان عمرو عیار موجود تھا اُسنے پتھر مار کر جلاد کو مار ڈالا اور عیار انگیز کو لیگیا بس لوح سے یہ معلوم کر کے شاہ وہان سے اُٹھا اور کہا ای شوخ تم عیار کے قتل کی نسبت سنگ راہ میری ہوئین ہر وقت انسان کو ناچ و رنگ بھی دیکھنا اچھا نہین اگر مین خیال کر کے پہلے ہی اُسکو مار ڈالتا تو اچھا تھا مین تو مصروف عیش و نشاط رہا دشمنون نے اپنا کام کیا شوخ نے بہت کچھ عذر کیا اور کہا مجھسے جو خطا ہوئی ہو ملازمان جناب معاف کرین اُسنے کہا کہ ہم تمسے بہت راضی ہین مگر خیر عیار اگر چھوٹ گئی تو کیا ہوا میرے ہاتھ سے کہان جائیگی یہ کہکر وہان سے رخصت ہوا اور راہ مین سوچا کہ چلکر عیار انگیز کا ملک تمام ویران کر دے خزانہ لوٹ لے وہ محتاج ہو جائے بس یہ سوچکر سناٹا بھرا اور بحر عقاب پر آیا وہان کشتی سحر لگی تھی سوار ہو کر پار جو اُترا ملک طاؤسیہ مین پہونچ گیا یہان جو دیکھا تو سب ملک ویران نہ فوج ہی نہ دوکانین ہین نہ مال ہی نہ خزانہ ہی سوچا کہ عیار آکر پہلے ہی لیگئی ہوگی تو نے بڑی غفلت کی جو بیٹھا ناچ دیکھا کیا اب چلکر لشکر مہرخ مین وہ ملیگی اُسکو مع مہرخ کے قتل کر یہ خیال کر کے وہانسے رنجیدہ خاطر ہوا اور جانب ظلمات گیا اور اُسکو خیال رہی کہ ہر مقام سے ظلمات مین چلا جاتا ہی بس ظلمات مین پہونچکر ایک نامہ اُسنے لکھا اور طائر سحر کو دیا کہ پاس ظالم گیسو دراز ظلماتی کے لیجائے طائر اُسکو زیر منقار مین داب کر چلا اس ظلمات مین ایک پہاڑ ہی کہ اُسکے دامن مین قلعہ آباد ہی اس قلعہ کا ظالم حاکم ہی چنانچہ وہ اپنے دار الامارۃ مین بیٹھا تھا کہ طائر نے آکر نامہ دیا اُسنے نامہ کو پڑھا لکھا تھا کہ ای جہنت ظالم گیسو دراز ہمارا تمھاری ملاقات کو جی چاہتا ہی اور یہان کار ضروری ہی بس لازم ہی کہ بغور دیکھتے اس نامہ کے مع اپنی فوج قاہرہ کے جلد ہمارے پاس آؤ یہ پڑھ کر اُسنے اپنے سپہ سالار سے کہا کہ ای جہنت سرخ چشم افراسیاب نے بعد مدت کے ہمکو یاد کیا ہی اور سُنا ہی کہ طلسم مین غدر مچا پڑا ہی اچھا پھر کچھ ہی ہو ہمکو بادشاہ کے حکم کی تعمیل ضرور چاہیے اچھا تم جاؤ اور فوج کو مسلح و مکمل کرو سپہ سالار یہ حکم سُنکر لشکر تیار کرانے گیا اور اُسنے بجواب نامہ عرضی لکھی کہ غلام حاضر ہوتا ہی طائر نے جواب لاکر بادشاہ کو دیا بادشاہ نے عرضی پڑھ کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باغبان وغیرہ جو لوگ کہ وہان حاضر تھے اُنسے کہا کہ ہمنے ظالم ظلماتی کو بلایا ہے آتا ہوگا وہ ساحر کیسا ہے ساحرون نے کہا کہ حضور وہ بڑا زبردست ہے ہمسے بلیس ہے تعریف اُسکی سب کرنے لگے شاہ بہت خوشنود ہوا اور اسطرف ظالم کی فوج درست ہوئی ایک ایک جہنت جوگی جیپالی اور شہپال کا یادگار لوہے کے کڑے ہاتھون مین ڈالے متعلین سلگائے ہوئے ڈاڑھیان لٹکائے ہوئے جٹا ہاے خاکستری کا گٹھا سر پر رکھا ہوا گھور سیندور وخیدن کی بدن مین ملے تصاویر سامری و جمشید وغیرہ سینہ وجبین پر بنائے کانون مین کنڈل اور مُندرے ڈالے بعضون کے سر پر حلقہ ہاے زری رکھے ہوئے رال و گوگل وغیرہ منقلون پر جلاتے دھوان ہوم کا بلند ہوم خانے اژدرون پر لادے ہوے ہاتھیون پر جہنت ننگ دھڑنگ کردھنی باندھے سوار گلونین ہاتھیون کے گھنٹے بندھے زنجیرین کھنکتین ہزار ہا سپاہی لڑنے مرنے والے اسباب جہالت سے آراستہ گھوڑے کوداتے بڑے عظم وشان سے روانہ ہوئے کہ

ابیات

چل زربفت پوش فیل نشان
ہاتھی آیا برنگ ابر بہار
نور مین کتنے سونے کے سے پہاڑ
تھے مگر فیل ابر گوہر بار
تازی ترکی عراقی و عربی
نے نوازون کی جان مارے ہین

چل سواری کی سیر بھی ہے بڑی
کوہ زر سا تھا یہ پیش پیش روان
زری پوشون کا پیش و پس انبوہ
آگے روپے کے ریشتی کے جھاڑ
تھین جلو مین زمینیان حاضر
کوتل آگے تھی خوش جلو مین سجی
آج نوبت کے بجنے پہ ہے رنگ

ایک خلقت ہے دونون رستے کھڑی
گل کی یا کھڑ پڑی ہوئی یکبار
اللہ اللہ رہی انکی شان و شکوہ
موتی کرتے تھے ہر طرف سے نثار
جا بجا کے آسمانیان حاضر
نوبتی خوش سلیقہ سارے ہین
عقل ہوتی تھی بس نگوڑی دنگ

القصہ بڑے کروفر سے ظالم خدمت شاہ مین آکر حاضر ہوا اور سواری سے اُتر کر اندر قصر شاہی کے آیا بادشاہ کو مجرا کیا نذر دی پھر اجازت بیٹھنے کی ملی دنگل پر بیٹھا اور عرض کیا کہ جناب عالی نے آج جو مجھکو یاد کر کے سرفراز فرمایا کچھ سبب بھی اسکا ارشاد ہو بادشاہ نے اُسوقت سب ماجرائے گذشتہ جنگ و جدال جسطرح اُس سے بیان فرما کر حال غبار انگیز کی مخالفت کا بھی بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ اب مین نے اسلیے تمکو بلایا ہے کہ جہان اور سب میری نمکخوارین مجھسے منحرف ہو گئین وہان غبار انگیز بھی ہے اس سے تم ایک کیلیے غبار ہی کی فکر کرنا ہے جو اُسکی طرفدار ہے اور اُسکے لشکر وغیرہ سب ہی کو غارت کر دینا ظالم نے کہا وہی غبار انگیز جو گوری گوری جوان سی خوبصورت ہاتھ مین یاقوت کی چھڑی رکھتی ہے شاہ نے فرمایا کہ ہان وہی ظالم

کہا حضور ملاحظہ کر لینگے کہ مین جا کر طبقہ اس مقام کا اُلٹ دونگا جہان یہ سب مخالف ہین اور ہر ایک کی بہ عنایت سامری مشکین باندھکر حاضر آستان کرونگا لیکن ایک بات شرم کی اور خلاف ادب سلطانی ہے اس کو عرض نہین کر سکتا ہون اگر جان کی امان پاؤن تو زبان پر لاؤن بادشاہ نے فرمایا کہو تمھاری جان بخشی کی اُسنے اُٹھکر پایہ تخت کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ غبار کو مین پکڑ لاؤن تو مجھی کو وہ مرحمت فرمائیگا کہ مین ایک مدت سے اُسپر شیفتہ اور فریفتہ ہون اور ایکدن مین نے چاہ زمرد کے میلے مین اسکو دیکھا تھا

خون ہوے نالۂ حزین کے ساتھ
خواب و خور دونون کو جواب ملا
رفتہ رفتہ ہوا ہون سودائی
اب تو وہ بھی کمی سی کرتی ہے

رابطہ آہ آتشین کے ساتھ
بستر خاک پر گرا ہون زار
دور پہونچی ہے میری رسوائی
نا اُمیدانہ گر گردن ہون گلہ

ہو نہ خط سو لکھے تو خون ناب ملا
درد کا گھر ہوا دل بیمار
آہ جو ہمدمی سی کرتی ہے
دیکھتا ہون ہزار روز سیاہ

الطاف خسروانی و عنایت سلطانی سے بعید نہین کہ یہ التماس میرا بدرجۂ اجابت پہونچے شاہ یہ حال اُسکا سُنکر ہنس دیا اور فرمایا کہ یہ سب معشوقین طلسم مین ہماری ہین کہ کوئی اُنمین سرفراز بدولت سے ہو چکی ہے اور کوئی ابھی باقی ہے اُنمین سے ایک یہ بھی ہے کہ ابھی میرے کام مین نہین آئی ہے مخمور اور بہار کی طرح چنانچہ جب تمنائے دلی تیری ہے تجکو وہ عنایت کی تو اب اُسکا مختار ہے اسنے یہ عنایت شاہ کی دیکھکر پھر نذر دی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوا اور لشکر ہمراہ لیکر طلسم ظاہر کی جانب چلا شاہ نے اُسکے جانے کے قبل نامہ حیرت کو لکھا کہ اے ملکہ ہمنے ظالم گیسو دراز ظلماتی کو بھیجا ہے تم جانتی ہو کہ وہ ساحران ظلمات مین سے ہے اور بڑا معزز ہمارا نوکر ہے اور خیر خواہ بھی ہے اُس کی خاطر بہت کرنا اور تماشا اُس کی لڑائی کا دیکھنا اور جب وہ غبار انگیز کو پکڑ لائے تو غبار کو ہم نے اُسے دیدیا وہ جو جی چاہے اُس کے ساتھ کرے تم دخل ندینا یہ نامہ حیرت پاس جو پہونچا اُسنے پڑھا اور حکم دیا کہ جلد تر بارگاہ وسیع و عالی برپا کیجاوے کہ شاہ نے خود سفارش ظالم گیسو دراز کی فرمائی ہے حسب ارشاد ملکہ بارگاہ دلکشا نصب ہوئی اسمین خوان طعام گوناگون کشتیان شراب سرخ کی اور سب اسباب راحت و عیش بھی مہیا فرما دیا اس عرصہ مین با ہزاران حشمت و تجمل ظالم گیسو دراز ظلماتی یہان آکر پہونچا ملکہ نے استقبال کرایا اور لشکر اُسکا اُتروایا وہ جب سامنے آیا جبین عجز و انکسار کو سامنے خاتون بادشاہ کے جھکایا خلعت ملا بیٹھکر شراب پینے لگا جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ زمانہ آیا کہ شب تیرہ فام مثل طلسم گیسو کھولے ہوئے خیمۂ دہر مین قدم زن ہوئی اور لسان غبار انگیز روز سفید نے گریز کی کہ ابیات

لطف چرخ بلند پیشانی
دیدۂ مہ نے کی نگہبانی
تھا جو سر شب کو بنشاط ہوا
ساغر مہ لبالب مے نور

سر شام بحکم حیرت و ظالم نا فرجام طبل جنگ بجانفیر سحر کو دم ملاتے رزمی کا شور بلند ہوا ہرکارے لشکر مہرخ مین آکر بعد دعا و ثناے شاہی عرض پیرا ہوے کہ ای ملکہ عالم ظالم گیسو دراز ایک ساحر ظلم آرا ہی اُسنے اپنے نام پر طبل جنگ بجوادیا ہی مہرخ نے خبر سنکر حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجی اسطرف بھی شور محشر آشکار ہوا ہر ایک صداے طبل و بوق سُنکر خبردار ہوا کہ کل پھر معرکہ جنگ درپیش ہی قدم بہادران میدان مین بیش ہی وہی ہنگامہ خیزی و معرکہ انگیزی جان دینے کی آشکار ہوئی لڑائی کی ایک دھوم ایسی ہوئی کہ تہجوم سپاہیان اور مبارزان سے مجمع قیامت نظر آتا تھا اس میدان جنگ مین میدان حشر بپا تھا فوج مین سے یہ گرد و غبار اُٹھا تھا کہ آئینہ خورشید اندھا ہوا تھا فلک سے غبار یون گرتا تھا کہ جیسے کُہرا پڑتا تھا ملک شہود کیفیت شب تار دکھاتا ہر قدم پر بیابان قدم رکھنے سے پہچان نہ پاتا تھا مین کا انبوہ سپاہیان سے یہ حال تھا کہین تفنگہاے سحر کی کثرت تھی کسیجا کمانون اور ترکشونکی شدت تھی تلوارین اتنی صیقل ہوئی تھین کہ دنیا تمام سلح خانہ نظر آتی تھی خوف سے بُزدلون کی جان جاتی تھی ایک سمت سحر کا کارخانہ تھا جادو کا ٹھکانا تھا اندھیر جہان مین برپا تھا کسی جا روشنی کہین اُجالا تھا کوئی ساحر چندن مُنھ پر ملتا کسی کا مُنھ کالا تھا اگیارون کی وہ کثرت تھی کہ دنیا آتش سے بھر گئی تھی لو نا جاری تھی ہوا ان آتے ہوئے ڈر گئی تھی جو پیر آتا تھا وہ سامری اپنے سئین تپاتا تھا زبردستی جتاتا تھا دمبدم فلک سے آگ برستی تھی آتشبازی سحر کی چھٹتی تھی یہ حال تھا کہ قصیدہ

عمر اُسکی شجاعت کا کرون حال مین تحریا
دشمن کو سلا کون ہی مین میدان کے برابر
گر کاٹ سناؤن مین تری تیغ دو دم کی
سایہ بھی ہی اک برق درخشان کے برابر
بینبین کبھی مشرق کبھی مغرب پہ چھلاوے
مالک جو ہی اُسکا مہ تابان کے برابر

بجاے قلم خنجر بران کے برابر
تلوار تری روز وغا برق نظر آئے
ہو ملک عدو شہر خموشان کے برابر
ہر اسپ فلک سیر ہر اک غیرت خورشید
بجلی سی کبھی گنبد گردان کے برابر

افسانہ کہون اُنکی جو شمشیر دو دم کا
سر دشمنون کے قطرۂ باران کے برابر
بجلی گرے دشمن پہ جو ہو عکس نگین تیغ
ڈانٹین جو اگر اُنکو تو بس ہانکے برابر
ہر فیل سیہ مست ہر ایک رشک شب تار

غرض اُس ات بھر سمت عدو سان شجاعت کا بنا دسنگار رہا جب وہ زمانہ آیا کہ تسیل فلک کی گردن پر فیلبان زرین تن مہر سوار ہوا اور اسپ مشکین لیل دم دبا کر بھاگا کہ ابیات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صبح کا دم بھی ڈر سے رکیا نکلا | نہ مہر نکلا تو کانپتا نکلا
راز شب آشکار ہوتا ہی | شور محشر دوبارا ہوتا ہی

صبحدم مہرخ و بہار و مشکین مو و غیرہ بہزاران ملنت و شوکت تختہاے سحر پر سوار ہوکر جانب میدان چلین فوج مین بفیر و بوق کا شور رہوا امائل جنگ ہر صاحب زور رہوا ایک طرف سے ساحر طائر سحر و اژدر اڑ اڑ کر چلے کسی سمت پیادہ و منچلے گھوڑے کودانے روانہ ہوے تختہاے زرین کا روے ہوا پر چمکنا آفتاب کی ضو مین ہزاران آفتاب نکلا ہوا دکھائی دیتا ساحر گرد کا روے ہوا پر کہتے نقارے بلندی پر جو بجتے گردبیان فلک کو خیال ہوتا کہ قلعہ فلک پر نہ کہین یہ لوگ حملہ کرین ہر سمت بادشاہ لشکر کی شان مین نقیبونکی زبان پر یہ نظم

اے ترے ڈر سے جگر شیرون کے آب
لشکری اس فوج کا ہر اک عقاب
گرد اس لشکر کی گر ہوئے بلند
وقت گرگ و عیش نہ منھ پر نقاب

دشمنون کو رو دہیانہ اضطراب
موج زن جیسے ہو دریاے موج
پھر زمین و آسمان ہین ہو حجاب
زیر زحمت اسکے زمین گردن کشان

مدعی کی صف ہی گو بخون کی قطار
بستیان اُس سمت کی جیسے حباب
جائے دشمن جون سبک پا سوخت
تا قیامت وہ رہے مالک رہے تجاب

اسی عظمت و تجمل سے دادگاہ مصاف مین آکر یہ سب منچلے بہو بچے اسطرف طبل جنگ بجواکر ظالم گیسو دراز ظلماتی اپنی بارگاہ مین آیا تھا اور سو رہا تھا صبح کو جو اُٹھا لشکر جانب میدان چلنے کو تیار ہوا لیکن اسنے براہ عجب و پندار کہا کہ ابھی بہت سویرا ہی مین ایک دو گھڑی مین تو سب خطا کردارون کو پکڑونگا لشکر آگے چلے مین ایک بازی شطرنج کی کھیل کر آتا ہون یہ کہکے شطرنج بچھاکر مصاحبون سے شطرنج کھیلنے لگا لڑائی کی کچھ اصلا نہ سمجھا لیکن عیار عمرو کی جانب کے بڑے بڑے فرزینون کو مات کرچکے ہین سب فطرت ہر جگہ دوڑاتے ہین گو وہ بیلشبند نامرادی مین پھنسا ہوا تھا لیکن ضرغام نے رخ نہ پھیرا جادوگر بنکے اسکی بارگاہ مین گیا اُسنے شطرنج کھیلتے کھیلتے ایک قہقہہ مارا اور کہا بازی ہمنے پائی یہ کہنا تھا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اور وہ ضرغام کے لپٹ گیا پکڑ کر سامنے لایا اُسنے استفسار کیا کہ تو کون ہی اُسنے کہا مین ملازم حیرت جادو کا ہون اور ساحر ہون ظالم نے کہا نہین تو عیار ہی ضرغام نے کہا مین عیار نہین ہون اُسنے سحر پڑھکر جو پھونکا روغن عیاری اُسکے چہرہ پر سے اُڑ گیا سحر سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ ضرغام عیار ہی بس یہ دریافت کرکے اُسنے نامہ لکھا عمرو کو کہ اے عمرو تمنے لاکھون ساحر مار ڈالے مگر اب میرے ہاتھ سے تم مارے جاؤ گے اگر ایسی حرکتین کروگے تم کو عیارون سے دعوی جنگ چاہیئے میرے مقدمہ مین دخیل ہونا مناسب نہین مین تمہارے طرفدار ساحرون سے لڑنے آیا ہون خبردار اب ہیون مکاری کو نہ دوڑانا اور ہرزہ پوئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کو کام نفرمانا یہ نامہ لکھکر ضرغام کو دیا کہ اپنے اُستاد کو جاکر دینا اور خطا تیری بھی معاف ہوئی جا اب یہان
نہ آنا ضرغام وہانسے چلا تھوڑی دور جاکر دل سے کہا کہ تم اس ساحر کے باپ کے نوکر تو ہو نہین جو نامہ لیجاؤ اور
پیام سلام کرو چلو عیاری کرو جب جانا بارگاہ مین نامہ بھی دکھا دینا خواجہ ابھی میدان جنگ مین آئے ہونگے
وہان نامہ کا کیا موقع ہی یہ سوچکر پھرا اور دوسری طرح پر صورت اپنی بناکر بارگاہ مین ظالم کے آیا اُسنے
پھر سحر سے دریافت کرلیا اور پنجہ کو بھیجکر گرفتار کرایا اور مہنت سُرخ چشم کو بُلوا کر کہا اسکو تم اسکو لیکر
لیجاؤ اور مہرخ کے یہان چھوڑ آؤ مہنت ضرغام کو لیکر اُڑا اور سامنے لشکر جنگ آزما کے لاکر
اُسنے چھوڑ دیا اور کہا تجھے منع کردیا تھا کہ اب نہ آنا تو نے نمانا خیر اب کبھی ارادہ نکرنا ورنہ مارا جائیگا
ضرغام نے لشکر مین آکر خواجہ کو نامہ ظالم دیا اور سب حال کہا عمرو از بسکہ میدان مین کھڑا تھا ہو جہ سے
چپ ہو رہا اور کچھ عرصہ مین ظالم بھی سوار ہوکر عرصہ کارزار مین پہونچا ہنتو نکی فوج مین گھنٹے بجتے ناقوس
پھنکتے اژدر رہاے دہان پھنکار تے نارنج ترنج ناریل اُچھلتے تھے ترسول نیسول چمکتے تھے جی جی کا سامری
کے شور بلند ان سے آکر برابر جا ایا جب صفوف فوج دونون جانب ترتیب پذیر ہوچکین جیپال مہنت ظالم
کی طرف سے میدان مین اجازت لیکر آیا اور بعد تسلیح شورہی ونیرنگی سحر دکھا نیکے مبارز طلب ہوا
سر شار جادو نام ملازم مہرخ نے اپنا اژدر اُسکے مقابلہ مین نکالا اور مہرخ سے اجازت لیکر سامنے اُسکے
گیا اُسنے ایک نارنج مارا سر شار نے خالی دیا اور ناریل اُسکے سینہ پر لگایا اُسنے بھی خالی دیا اور غصہ مین
آکر اپنے کان سے کنڈل اُتار کر جو مارا وہ کنڈل بجلی بنکر جو گرا سر شار کو کاٹ گیا شور اُسکے مرنیکا بلند ہوا
سر شار کا بھائی منیخوار اس سانحہ کو دیکھکر تاب نہ لایا اور مہرخ سے اجازت لیکر بہر مقابلہ آیا جیپال نے
اُسپر بھی کنڈل کھینچ مارا لیکن یہ بہادر زمین مین سما گیا کہ کنڈل خالی گیا اور یہ پشت پر جیپال کے زمین سے
نکلا اور للکارا کہ سنبھل وہ جبتک خبردار ہوئے اُسنے ایک تلوار سحر کی لگائی کہ بجلی بنکر وہ تیغ آبدار بھی جیپال
کے سر پر گری اور اُسکو بھی کاٹ گئی صدائے دار وگیر اُسکے مرنے سے بھی بلند ہوئی یہ حال جو ظالم نے دیکھا
سب لشکر کو روک کر خود آپ بہر مقابلہ نکلا اور میدان مین آکر للکارا کہ اے فرقہ نمکحرام آؤ میرے مقابلہ مین
یہ سُننا تھا کہ ملکہ بہار اپنا طاؤس خوش نگار بڑھا کر سامنے مہرخ کے آئی اور کہا ای ملکہ یہ ساحر رہنے والا ظلمات
کا ہی جسکو شاہ طلسم نے غصہ مین آکر بھیجا ہی ایسے ویسے ساحر سے مارا نجائیگا مین اُسکے مقابلہ مین جاکر
نصیب آزمائی کرتی ہون آگے پھر میر انصیب ملکہ مہرخ نے اُسکو گلے سے لگاکر رخصت کیا یہ محبوبہ خوش ۵۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لقا و شیرین ادا دل لشکریان پامال کرتی حنائی انگلیان اپنی کیا دکھاتی کہ قتال عالم ہونا اپنا جتاتی زلف رخسار پر اسکے ہلتی تھی یا یہ کہتی تھی کہ سب دشمنون کو پریشان کرونگی چشم فتان کا یہ اراد شوخی یہ شعار تھا کہ ترک غمزہ نے میرے ہزارون لشکر دل پامال کر دیے ہین اب بھی صفوف لشکر اعدا کو حیران بنا دونگی چہرہ مین بسان آفتاب تابان وہ گرمی کہ جسکے جلال سے کوئی سامنے ٹھہرنے کی تاب نہ لا اسکے دہن تنگ ایسا کم کہ دشمنون کو راہ عدم دکھائے عجب حسن لاجواب کی اسکے بہار تھی وہ معی سراپا وہ بہار تھی کہ ابیات

دیدۂ گل مین جا گر اسکی	نکہت گل گرد رہ اسکی	چشم برہ سار چمن اسکا
نقش قدم تھا یا نین اسکا	گل آشفتہ اس کے رو کا	سنبل اک زنجیر ہے مو کا
جب وہ چہرہ تابندہ ہو	ماہ دو ہفتہ شرمندہ ہو	زلف اس چہرہ پہ تابندہ
کاکل صبح سے خوش آیندہ	دیکھ اس رخ کی نور افشانی	شمع مجلس ہو پانی پانی

الحاصل یہ فروغ افزائے مجلس جادو بیانی سامنے اس ظالم اظلم کے جا کر ہوئی اسنے اسکی صورت دیکھکر ایک قہقہہ مارا اور کہا کہ خوب تو نے ادچھو کری بیٹا سے پاؤن باہر نکالے کہ میرے مقابلہ مین آئی مجکو بھی تو نے افراسیاب مقرر کیا ہے افراسیاب تیرے عاشق ہین وہ طرح دیکھاتے ہین لیکن میرے ہاتھ سے تو بچکر کہان جائیگی اچھا نیا رکان باغ سحر بنا کر نکال لے بہار نے یہ سنکر خیال کیا جو پہلے مار چلے وہی میر یہ زبردست ساحر ہے شاید مجھے مہلت سحر کی نہ ملے بہتر تو یہ ہے کہ اپنا کام پہلے کرلے یہ سوچکر اسنے طاؤس پر سے جست کی اور بیچ میدان مین کھڑے ہو کر کچھ افسون پڑھا اور پکاری کہ ای بہار آؤ اس آواز کا دینا تھا کہ یکایک ہوا سرد چلی آنکھین ہر ایک کی بند ہوئین پھر جو آنکھین کھلین ہر سمت چمنستان بنا پایا اور اس چمنستان مین لالہ و گل اگا پایا جوش پر فصل بہار تھی گلشن مین آمد بہار تھی باغ بالکل فرنگستان تھا سنبل شبنم سے پوڈر ملے بالون پر چھڑکے پریشان تھا شاخ نازک کسی فرنگن کے دست نازک کا گیت تھی ہر گلی کوچہ پر ناز کے پاؤن رکھے اسباب عیش سمیت تھی شگوفہ گیا اس کی شکل غنچہ تو بلین شراب کی تھین سوسن بھی اودی بانات کی کرتی پہنے تھی اپنی شگوفہ دکھاتی بصد آب و تاب تھی جب ہوا چلتی تھی پتون سے آواز ارگن بجنے کی آتی تھی لالہ نے سلامی کے لیے پلٹن جمائی تھی تار رگ ابر بہار کو کھینچکر نسیم سحر نے ساز خوشی بنایا تھا انگریزی باجا بجایا تھا اس گلستان سحر کا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

اپنی ہیلکین وہ چمکتی ہوئی دکھلائینگے	آ پڑے گی جو کہین پر یہ وہ جلی کرن	نے نوازی کیلئے لیکر اپنی منقار
آگے دکھلائینگے بلبل بھی جو ہی اسکا فن	آئیگا نذر کو شفتہ کے گھڑے پیلے جاب	یاسمین پہ پتون کی پہنے گی بن ٹھن

نکہت اسکی نکل پھول کلی کا کمرا | ساتھ ہوئیگی نزاکت بھی جو ہیرا اسکی پھین | عوض صندوق فرنگی سے مشابہ ہونگے
آئینہ میں ہونگے پریزاد بھی سب عکس فگن | کیا تعجب ہے کہ فوارہ مکی ہوسارنگی | رعد کے طبل بھی ایسے کہ ہوں مست تہرن

جب ایسا باغ پر بہار تیار ہوچکا ملکہ بہار اس باغ میں داخل ہوئی اور لباس پر تکلف اور زیور مرصع کار کے علاوہ حسن وجمال کی پھبن دکھانے لگی ہواے سر دچلی لشکری ظالم کے ساتھ تھے وہ سب جھومنے لگے اور شعر عاشقانہ ہر ایک نے ورد زبان کیے کوئی پکارا کہ ای جانی ملکہ بہار ہم تو تیرے فرمانبردار ہیں

بیت

یوں ناکام رہیں گے کب تک جی ہیں کام کریں | رسوا ہوکر مارے جائیں تجکو بھی بدنام کریں

کسی نے آواز دی کہ ای میرے دل وجگر سے بہتر کیا تیرے حسن وجمال کی تعریف کروں کہ

مطلع

کس سے مشابہ کیجیے تجکو ماہ میں ایسا نور نہیں | کیونکر کہیے بہشتی رو ہے اس خوبی سے تو حور نہیں

ایک اُن میں سے بولا کہ ای راحت جان وغمم

مطلع

دل کے گئے بیدل کہلائے آگے دیکھیں کیا کیا ہوں | محزوں ہوئیں مفتوں ہوئیں مجنوں ہوئیں رسوا ہوں

اسی طرح تمام لشکر دیوانہ وار عشق بہار میں یہ اشعار پڑھتا ہوا جانب باغ روانہ ہوا

اشعار

کہانتک شوق وصلت میں رہیں ہم
نہیں دل مانتا سمجھائیں کیونکر
کہانتک سوز شوق ہمکناری
فسوں خواں وفغاں ودوش برلب
حریف یاس اکٹھے ہوئے ہیں
رہے عاشق کشی تیری سلامت

نہیں جی صبر کرتا کب کریں ہم
کہاں تک آرزوے ہمنشینی
کرے یوں گرم جابر ہیں ہماری
کہانتک طوق ایام جدائی
خبر لے جلد ای ظالم ہوئے ہیں

نہیں جان ٹھہرتی ٹھہرائیں کیونکر
رکھے واماندہ خلوت گزینی
کہانتک اشتیاق بوسۂ لب
کہانتک عرض غم کی نارسائی
نہیں بچتا کہ جی پر ہے قیامت

جب لشکری اسطرح دیوانہ وار بدچلی ظالم نے کچھ خاک اُٹھا کر اپنے لشکر کی جانب اُڑا دی وہ خاک جسکے سر پر جا کر پڑی وہ چپ ہوکر ایک مقام پر کھڑا ہو رہا پھر کچھ اُسنے شور وغوغا نہ کیا جب سب اپنے لشکر کو وہ ساکن بصبر وسکون کر چکا اُسوقت پکار کر کہا کہ واہ بی بہار تمھارا کیا کہنا بس اسی سحر پر تمھیں ناز تھا لے اب اچھا ہوشیار ہو جاؤ اس نعرہ کرنے پر بہار نے اور زیادہ اپنے سحر کو زور دیا لیکن اُس ظالم کو کچھ اثر نہوا اور اُسنے اپنے گیسوئے دراز سے بال توڑ کر کچھ افسون پڑھا کہ وہ بال مثل زنجیر پیچان کے بنگئے اُس زنجیر سے اُسنے بڑھکر حکم دیا کہ جا اور اس لشکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مہرخ نابکار کی فوج کو مع سرداران باندھ لے اور ایک بال اور توڑ کر اُسنے باغ کی جانب بہار جادو کے پھینکا کہ جاتو ہس باغ کو بہار کے تاراج کرکے بہار کو مع کنیزون کے پکڑ لادہ بال زمین پر گرکر ایک اژدر خونخوار بنا اور شعلہائے آتشین چھوڑتا ہوا جانب باغ نگارین بہار روانہ ہوا اور باغ مین وہ باغی جب پہونچا وہ باغ تمام دشت ویران بنگیا جہان ایسے موذی کا گذر ہوا اور اس اژدر کا یہ حال تھا کہ **ابیات**

وہ تھا باغ اُسکے سبب ہولناک	دم اُسکے سے وان کی اُڑا دی تھی خاک	کہان سایہ اشجار وہ سبزہ کہان
درخت اُسکے جلتے رہے تھے نہ وان	صدائے مہیب اُس کی ایسی بلند	جگر چاک تھے سب ہوا پر پرند
اڑا اسطرح باغ مین بس غبار	کہ وہ باغ تھا ایک تاریک غار	پہونچتا تھا گردون تلک شور و شر
ہوا صاف ہوتی نہ دو دو پہر	جدھر پھر نظر دیکھئے لگ جائے آگ	دم دم کشتی لب پہ کھیلے ہی ناگ

خدا کی مار اُس بس کی گانٹھ نے اپنے دم آتش فشان سے تمام درخت اور چمنستان جلا دیے جو شجر کہ پھولا پھلا تھا وہ اب چنار آتش فشان نظر آتا تھا طاؤس باغ اور لالہ کا دل اسی آتش سے داغی ہوا ہی حنا کا دل اسی رنج سے خون ہوا ہی سوسن دھوان بن گئی ہی جب ہی نیلی ہی سنبل پریچ دھوئین کا پتا دیتی ہی نہرین جوش کھا کر اُبلنے لگین جیسے کوئی پانی کھولتا ہی ترکیب بند

یہ گلستان سرائے تماشا نہین رہا	وہ نو بہار گلشن دنیا نہین رہا	افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین
وہ حسن جس سے عشق ہو سودا نہین رہا	حیف اپنی تلخکامی و شوریدہ طالعی	جس سے کہ زندگی کا مزا تھا نہین رہا
اپنی خرابیون کو کہان جاکے روئیے	وہ شمع روئے انجمن آرا نہین رہا	ہر دم جبین آئینہ آلودہ نم سے تھی
یہ آب و تاب حسن اُسی کے دم سے تھی		

جب وہ باغ سب جلکر خاک ہوا اُس اژدر نے دم کھینچا کہ کنیزان مع بہار اور بہار جادو سب کھنچکر اُسکے غار دہن مین چلی گئین اور وہ اژدر پھر کر سامنے ظالم کے آیا بہار کو مع کنیزان کے اُسنے اُگل دیا ظالم نے قید سحر مین مبتلا کرکے اسکو تو لشکریون کے حوالہ کیا اور آپ للکارتا ہوا آگے بڑھا اسوقت خواجہ عمرو وغیرہ عیارون نے دیکھا کہ معاملہ جنگ بے ڈھب ہی یقین کامل ہوا کہ ہمارے لشکر کی شکست ہوگی بس یہ حال دیکھ کر عیار تو سب لشکر سے نکل گئے اور وہ زنجیر جو بالون کی بنی تھی وہ آکر لشکریون کے دست و پا و کمر مین لپٹنے لگی اور ایسی وسعت اُسکو ہوئی کہ تمام لشکر کے ہر بند کو اُسنے جکڑ لیا ایک ہی ہتی مین یہ بیچارے سب بندھے جو جو کہ بزدل تھے وہ پہلے ہی سے بروقت تاراجی گلشن بہار جادو بھاگ گئے تھے باقی ماندہ اُسوقت بندھنے سے جو بچے بھاگ نکلے بازارین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لشکر کی ہید ہو گئیں وہ چہل پہل اور رونق سب مٹ گئی جو جو لشکری کہ منچلا پن کر کے آمادہ لڑنے پر ہوئے ایک سو مہتت کو ہمراہ لیکر ظالم بھی اُنپر آپڑا اور تلوار چلنے لگی کچھ دیر زد و کشت کا ہنگامہ برپا رہا آخروہ بھی گرفتار زنجیر سحر ہوئے اب ہر ایک کی زبان غم بیان پر یہ فسانہ تھا کہ ابیات

کیا ماجرا لکھوں نہیں کہ تاب رقم نہیں آتا نظر وہ سلسلۂ پیچ و خم نہیں	ہیں نالہ ہائے صد صریر قلم نہیں آواز ہائے ہائے کی آتی ہے متصل	وحشت مری نگاہ سے ہو کیوں نہ جلوہ گر گردون ظلم گنبد ماتم سے کم نہیں

غرض اس زنجیر سحر مین لصبد ستم یہ سب البتہ رنج و الم کھینچتے ہوئے چلے اور سامنے ظالم کے وہ زنجیر لے آئی اُسنے ہر ایک کو طوق و زنجیر سحر پہنا کر قید کیا اور طبل شادمانی بجوا کر پھر اپنے لشکریون کو حکم دیا کہ انکی بارگاہون اور مال خزانہ پر جا کر قبضہ کر لو اور جب تک کہ یہ سب قتل ہون یا اطاعت شاہ طلسم کی اختیار نہ کرین اُسوقت تک کوئی اسباب انکا غارت نکرے بارگاہون پر ان بیچارون کے پہرا مقرر ہو گیا اور یہ ظفر پیکر بارگاہ حیرت مین آیا لشکر نے اُسکی کمر کھولی آسودہ ہوا اور اسنے حیرت کو آکر نذر دی اور عرض کیا کہ مبارک ہو مین نے سب باغیون کو گرفتار کر دیا حیرت نے اُسیوقت عرضی خدمت شاہ طلسم مین اس فتح کی لکھی کہ اے بادشاہ ذیشان ظالم نے آکر وہ کارنمایان کیا ہے کہ زبان اُسکے وصف مین قاصر ہے اب سب نمکحرام اسیر سلسلہ سحر ہیں اب جو کچھ حکم دین وہ عمل مین آئے بلکہ اگر مزاج ہمایون مین آئے تو خود قدم رنجہ فرما کر ان لوگون کو قتل فرمائیے یہ عرضی تو تیلے کو دی کہ وہ لیکر بادشاہ کے پاس گیا اور حیرت نے حکم ترتیب جشن دیا اس عرصہ مین وہ زمانہ آیا کہ ظالمۂ شب نے زنجیر کہکشان مین مہر خسرو کو گرفتار کیا کہ نظم

خواب سرخوش نے سر بلائے رکھا کھل گئی سیمیہ پردہ پوشی شب	بخت بیدار نے سلائے رکھا	رہی پوشیدہ گرمجوشی شب

رات کو ظالم نے اپنی بارگاہ مین آکر شرابخواری کرنا شروع کی جب دماغ اُسکا شراب سرخ سے گرم ہوا بے اختیار خیال یار آیا سوچا کہ ساری لڑائی تو نے فتح کی مگر کہین غبار انگیز جادو کا پتہ نپایا اگر اسوقت وہ ہوتی تو کس مزے سے پہلو مین سوتی دا نا کامی کہ اتنی محنت بھی کی پھر بھی وہ جلوہ پرواز حسن نہ ملی ہلے یہ رات کیسی ہجر دلدار مین گذرتی ہے یہ سوچکر بیتابیان کرنے لگا اور کہتا تھا کہ ع

قلق و جوش منفعل کیا کیا جون زمان دمبدم تغیر حال	نجم طالع کو بھی زوال ہوا مجھ سے بیتابیان خجل کیا کیا کبھی جون سایہ خاک پر گرنا	اپنا گھر خانۂ وبال ہوا گہ غم سحر گاہ یاس و ملال کبھی بیتاب دوڑتے پھرنا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کبھی جوشِ سرشک طوفان بار	کبھی آہون کا باندھ دیتا تار	اسی حالت بیقراری مین اسنے رات

برقرار آیا کہ جو کوئی شریک مہرخ ہوا وہ اُسکے لشکر مین موجود ہی اگر غبار بھی شریک رنج وراحت مہرخ ہی تو کیون لشکر مین نہین ہی اور اگر نہین ہی تو انہین لوگون نے تیرا عاشق ہونا سنکر اُسکو کہین چھپایا ہی تجھے درد فرقت مین اُسکے رُلایا ہی انہین لوگون سے اسکا حال پوچھنا چاہیئے اگر نہ بتائین تو مار مار کے دریافت کرنا زیبا ہی بس یہ سوچکر جہان سب قید تھے وہان گیا پھر ایک اسیر سلسلۂ غم کو زنجیر رنج وگزند سے پریشان حال بندھا پایا فرطِ غیظ وغضب سے زبان پر لایا کہ ای مفتریان مکار تم لوگون نے عیارون کے ہمراہ رہکر جعلسازی سیکھی ہی بہتر اور لائق یہ ہی کہ جلد بتاؤ ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار کہان ہی مین خوب جانتا ہون کہ تم ہی نے اسکو کہین چھپایا ہی ایک نے یہ گفتگوے لاطائل اور بے مغز اُسکی سُنکر جواب دیا کہ ہمکو اپنے دین ومذہب کی قسم ہی کہ ہم اُسکے حال سے فی الحال آگاہ نہین ہین کہ وہ شہزادی اب کہان ہی معلوم ہوتا ہی کہ اپنے ملک مین ہونگی یا جہان انکا جی چاہا ہوگا تشریف رکھتی ہونگی ہمکو اُنکا حال کچھ معلوم نہین ہی اُسنے یہ سُنکر کچھ پڑھا کہ زمین سے چند پتلے تازیانے لیے پیدا ہوے اُسنے حکم دیا کہ مارو انکو اور قبول کراؤ کہ یہ ملکہ غبار انگیز کو بتائین پتلے ساحرون پر تازیانہ زن ہوے اُسوقت سب نے اشکِ حسرت رخسار پر بہائے اور کہا ای ظالم اگر تو ہمکو مار بھی ڈالیگا جب بھی ہم واقف نہین حالِ غبار سے کچھ نہ بتا سکینگے اسنے خیال کیا کہ شاہ طلسم ایسا نہو کہ اُنکے ذلیل کرنے سے ناراض ہو اور آخر تو یہ سب مارے ہی جاوینگے پھر کیا ضرور ہی کہ تو اپنے جبر وتعدی کرکے بے عزت کرے ناچار خاموش ہو رہا پتلہاے تازیانہ زن کو بھی سحر سے غائب کردیا اس اثنا مین خواجہ عمرو بھی فکر عیاری مین ساحر بنے ہوے اُسکی بارگاہ مین آئے اُسکا تو سحر مقرر ہی کہ جو کوئی عیار آتا ہی سحر اُسکو خبردار کرتا ہی چنانچہ خواجہ کے آنے کی بھی اُسکو خبر سحر نے دی اُسنے پنجۂ سحر بھیجا کہ وہ آکر عمرو کو لپٹ گیا اُسوقت ظالم بھی آیا اور گویا ہوا کہ ای عمرو مین نے پہلے ہی تمکو نامہ بھیجکر آگاہ کردیا تھا کہ مجھکو عیارون سے کچھ کام نہین ہی مین ساحرون سے لڑنے آیا ہون بس وہی ہوا کہ مین ساحرون سے لڑا اور اُنکو بافضال سامری وباقبال بادشاہ طلسم گرفتار کرلیا پھر تم ناحق اپنی جان دینے کو آئے اچھا اگر آئے ہو تو ایکطرح سے تمھاری رہائی ممکن ہی لیکن یہ بتادو کہ غبار انگیز طاؤس سوار کہان ہی اسلیے کہ ای صاحب حسن وجمال پر مین ہزار جان سے شیدا ہون اور اب مین ـــ نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب سے اُسکو مانگ لیا ہی یہ کہکر ایک آہ سرد دل پر درد سے بھری اور زار زار بزنگ بہار جیب و دامن کو تر کیا اور پکارا کہ نظم

دل زار تجھ بن ہی بے کل بہت
ہمارا ترا عشق ہے یادگار
مگر یون کہ افسوس باقی رہے
تلف جیسے ہردم ہو آب روان

نہ جی کو مرے ہے سلے کل بہت
ترحم کہ اب بھی گیا کچھ نہین
گل تر پہ چند اوس باقی رہے
نہو جاتی ای کاش اُلفت ہمین

کہین یون فراموش رہتے ہین یار
تلطف کہ ہم مین رہا کچھ نہین
گھٹی جان جاتی ہی یون ہر زبان
اُٹھانی نہ پڑتی یہ کلفت ہمین

عمرو بھی اُسکے ساتھ رونے لگا اور گویا ہوا کہ ہاے یہ عشق بھی کیا بد بلا ہی ای ظالم جب مین تمھاری معشوقہ غبارہ انگیز سے ملاقی ہوا تھا تو اُسکو بھی بیتاب اسی تب و تاب مین دیکھا تھا اور کہتی تھی کہ ای کاش یہ جان حزین نکلجاتی تو اچھا تھا کہ نہ مُنھ سے کہا جاتا ہی نہ اُس بن رہا جاتا ہی اب نہین معلوم کہ تمھاری ہی وہ سودائی تھی یا یہ بلا کسی اور نے اُسکو لگائی تھی مین تو جانتا ہون کہ دل سے دل کو راہ ہوتی ہی یہ تمھارا ہی جذب کامل تھا کہ جو اُسکو بقرار کیے تھا سچ کسی نے کہا ہی کہ ابیات

محبت سے کسکو ہوا ہی فراغ
دلون کے تیئن سوز سے ساز ہو
ہوئی اس سے شیرین کی حالت تباہ

محبت نے کیا کیا دکھائے ہین داغ
محبت عجب ترک خونریز ہی
اکیا اس سے لیلی نے خیمہ سیاہ

محبت اگر کامہ پرداز ہو
محبت بلاے دل آویز ہی

ای ظالم مین جانتا تھا کہ تم بہت بڑے ساحر ہو اور مین جاؤنگا تو ضرور پہچان لوگے اب تمکو یقین آئے یا نہ آئے مگر مین آپ سے اس ماجرے کو سنکر تمھارے پاس آیا ہون کہ تم مہرخ وغیرہ کو زد و کوب کر کے حال غبارہ دریافت کرتے ہو بس مین نے کہا کہ جو کچھ مجھکو معلوم ہی جا کر بیان کر آؤن اس کلمہ کو سنکر ظالم خوشنود ہوا اور ہنسنے لگا پھر عمرو کو پنجہ سے سحر کے چھوڑا کر کہا خواجہ مین بہت کچھ تمکو دونگا اگر میری معشوقہ دلنواز کا حال بیان کردگے عمرو نے کہا کہ جب تم باغ ملکہ بہار تاراج اور برباد کر رہے تھے اسوقت وہ ملکہ ایک درہ کوہ مین بیٹھی رو رہی تھی اور عزم اُسکا یہ تھا کہ مین بھی جا کر اپنی جان دے دون مگر کہتی تھی کہ اگر مین ظالم کے مقابلے مین جاؤنگی تو اسیر مجھ سے بسبب فرط اُلفت سحر نہو سکیگا اور اگر وہ مجھکو پکڑ لیگا تو جسطرح مین وصل اس سے کرنا چاہتی ہون وہ سب مطلب میرا فوت ہو جائیگا اس لحاظ سے اُسکو نہ روے رفتن نہ پاے ماندن تھا ناچار ہو کر وہ تمھارے مقابلہ مین نہ آئی آخر مین نے اُس سے کہا کہ اب اگر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تمکو تو مین جا کر ظالم کی خبر لاؤن کہ وہ بھی کچھ تمکو چاہتا ہی یا نہین کچھ ذکر تمھارا اپنے ساتھیون سے
کرتا ہی آہ سرد بھرتا ہی یا نہین بس مین یہان جو آیا تو تمکو سرگرم نالہ و فغان پایا مرحبا ای مرد میدان
عشق یہی چاہیے جو کچھ کہ تمنے کیا المدد ای جوش خیال یار کہ کسی حال مین معشوقہ کو دل سے اپنے نہ بھولایا
اب اگر میرا اعتبار ہو تو قسم کھاتا ہون نمک کی اپنے مالک کی کہ مین جا کر اُسکو لے آؤنگا اور تمسے
ملا دونگا لیکن اتنا خیال رکھنا کہ تمنے اور تو سب میرے طرفدارون کو گرفتار کر لیا ہی مجھکو طلسم سے
باہر نکالدینا ظالم نے یہ سُنکر قسم کھائی کہ مین آپ تجھکو طلسم سے باہر لیکر جاؤنگا اور لشکر امیر مین
پہونچا دونگا اور سوا لاکھ روپے تجھکو دونگا اگر تو میرے یار دلنواز کو لیکر آئیگا اُسنے کہا تو پھر
آپ مجھکو رہا کر دیجیے کچھ دیر مین اپنی معشوقہ کو مجھ سے لیجیے ظالم اپنے دل مین سوچا کہ اگر تو
گرفتار کرنا اِسکا چاہیگا تو جہان کہین یہ ہوگا پکڑ بلائیگا اُسکو رہا کر دینا چاہیے شاید کہ لالچ مین آ کر اپنی
جان بچانے کے لیے ملکہ مذکور کو سمجھا کر لے آوے بس عاشق تو ملکہ غبار پر تھا ہی فوراً اُسنے عمرو کو
رہا کر دیا خواجہ وہان سے جست و خیز کر کے ایک درہ کوہ مین آئے اور زنبیل پر ہاتھ رکھکر پکارے
کہ دادا جان خرسنہ روم پر جب مین گیا تھا تو ایک پہلوان کو مع اُسکے غلامون کے اُٹھا کر مین نے
زنبیل مین رکھ لیا تھا چنانچہ وہ ہی اسوقت عنایت فرمائیے کہ خوب کنگڑا اور موٹا ہی یہ کہکر زنبیل سے
اسی پہلوان رومی کو نکالا اور اُس سے کہا کہ مجھکو پہچانتے ہو مین ہون عمرو عیار وہ ڈر گیا کہ شاید
قتل کرنے کو مجھے زنبیل سے نکالا ہی بس گڑگڑانے لگا کہ ای شہنشاہ عیاران میری کیا خطا ہی
جو آپ مجھکو قتل کرتے ہین عمرو نے کہا ہم تجھکو چھوڑ دینگے اور تمھارے غلام بھی تمکو دینگے لیکن ایک
شخص کے پاس تمکو عورت بنا کر لے چلتے ہین جب وہ تمسے لپٹے اور مساس کرے اسکو مار ہی ڈالنا
چھوڑنا نہین اُسنے کہا حضور مین ہر چند کہ قید مین آپکی بھوکا پیاسا رہا ہون لیکن ٹانگین حرامزادے
کی چیر ڈالونگا عمرو نے شاباش کہکر پشت پر اُسکے ہاتھ رکھا اور کہا جب کوئی تمسے پوچھے تو کہنا مین
ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار جادو ہون یہ کہکر اُسکو بخوبی سب حالات سے ماہر کر دیا یعنے تبلا دیا کہ
یہ مقام طلسم ہوش رُبا ہی اور افراسیاب بادشاہ طلسم ہی اس سے اور ہمسے مقابلہ ہی چنانچہ اُسنے
ایک ساحر ظالم نام کو لڑنے بھیجا ہی اُسنے آ کر ہمارے طرفدارون کو پکڑ لیا ہی اور ملکہ غبار انگیز
پر وہ عاشق ہی اُسکو مجھ سے مانگتا ہی مین اُسکی صورت بنا کر تمکو اُسکے پاس بھیجتا ہون خبردار کمی نکرنا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مارہی ڈالتا پہلوان رومی نے سُنکر کہا آپ دیکھیے گا کہ مین کیا کرتا ہون عمرو نے اُسکو گلے سے لگایا اور رنگ روغن عیاری اُسکے جسم پر لگاکر بعینہ بصورت ملکہ غبار انگیز اُسکو بنایا خواجہ کا بنانا سبحان اللہ غبار انگیز بھی اُسکی صورت دیکھتی تو ہزار جان سے عاشق ہوتی مانگ سر پہ وہ نکالی کہ نہر کوثر ظلمات مین گویا جاری ہوئی یا شب دیجور مین کہکشان کی روشنی طاری ہوئی جبین ہبین کو جو کوئی دیکھے نیا تماشا نظر آئے یعنے خورشید کی عوض شب زلف سے چاند نکلا ہوا یائے سحر کو مہتاب ہی آفتاب کے عوض روشنی افروز عالم ہو آفتاب سے بہتر یہ نور مجسم قایم ہو ہمیر حسن کا معجزہ عیان ہو صاف فلک سے چاند اُترا ہوا نظر آئے لوح سیمین تو پُرانی تشبیہ ہی برق تجلی کہنے کو طبیعت عشق ہوئی ہی نگاہ طرفہ آفت نئی بلا فسون سازی کا سارا نقشہ اُن آنکھون سے اعجاز پیدا ہر گردش مین ظاہر ہزار ون ناز کبھی مارا کبھی جلایا مرگ وحیات کا پیدا اندازہ گورے گورے گال پھول سے بہتر حسن پھول سے یا باغ حسن کے دو کنول دل جنکو دیکھنے سے بیکل دہن تنگ مین تنگی سے جائے سخن نہین صاف تو یہ ہی کہ پیدا دہن نہین سینہ پرستان کا اُبھار تا یہ ثمر دو جانب مقابلہ مین شمس و قمر تمقمۂ نور کے دونون گنبد بلور کے کیا اُسکا وصف بیان ہو کہ

ابیات

مژہ بجت عاشق کی برگشتگی | نگہ ایک عالم کی سرگشتگی | قد و قامت اُسکا کرون کیا بیان
قیامت کا نکڑا ہوا تھا عیان | وہ نازان جدھر آتی تھی اچپلی | قیامت بھی آتی جلو مین چلی
ہلے اُسکے ابرو جدھر کرکے ناز | کرے اسطرف ایک عالم نماز | چھپین اُسکے غمزے مین کتنے نہان
نمایان ہوئے سب پہ مرگ جہان | وہ مُردون کو زندہ دوبارا کرے | مسیحا جہان سے کنارہ کرے
پھرے منفعل رنگ رخسار سے | خجل کبک انداز رفتار سے | خضر تشنہ ہی اُسکے دیدار کا
مسیحا شہید اُسکے بیمار کا | سوا اُسکے باتون کے سب باتین ہین | جسے سنکے مردے بھی جی جاتے ہین
غرض حور و سب یونہین کہنے کو ہین | مسیحا کے لب یونہین کہنے کو ہین

جب وہ پہلوان اس خوبی و شمائل سے تیار ہو چکا اُسوقت خواجہ بھی اُسکے ساتھ ہوئے اور راہ کتر کر ظالم کی بارگاہ مین اُسکو لائے وہ انتظار دیدار مین بیٹھا ہوا تھا مُنھ آب اشک حیرت سے دھو رہا تھا دیکھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور پکارا کہ

بیت

مثل نسیم ہر سحر تیری کرون ہون جستجو | خانہ بخانہ دہ بدہ شہر بشہر کو بکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ کہکر ہاتھ غبار نقلی کا تھام لیا اُسنے ہاتھ چھڑا لیا اور کہا نچلے بیٹھو آخر یہ کیا ہی کہ لپٹے جاتے ہو اُسنے گود ی مین لیکر مسند پر بٹھا دیا اور عمرو نے کہا کہ اے ظالم جو مجھکو عنایت فرمانے کو کہا تھا وہ دلوا دیجیے کہ مین بھی خوش ہو جاؤن اُسنے لاکھ روپیہ منگوا کر خواجہ کو دیے کہ اُنھون نے نذر زنبیل کیے اور وہان سے نکلکر فکر مین لشکر لوٹنے کے ٹھہرے وہان اختلاط اور گرمجوشی شروع ہوئی لیکن وہ پہلوان رومی عیار تو کوئی ہی نہین جو غمزۂ جان ستان اُسکے ساتھ تا دیر کرتا نہ وہ عورت تھا جو اپنی عادت جبلی کے موافق ناز دکھاتا چپکا بیٹھا رہا ظالم نے آپ ہی اُسکی منت کی کچھ شعر عاشقانہ پڑھے کہ اشعار

جگر مین لہو خون تو کیا خون پیے
کسو سے کسو کو نہو جائے لاگ
کہ کہتا پھرے ہائے دل ہائے دل

نہین صبر آتا ترے بن سلے
کہے تو لگائی ہی سینے مین آگ

تن زار بیجان کیونکر جیے
لہو نسے جگر تک بھرے ہین گلے
کسو کا کسو سے نہ لگ جائے دل

یہ کہکر ایک جام شراب اُسکو دیا اُسنے لیکر پی لیا پھر اُسنے جام بھر کر دیا ظالم نے پیا اور اُسکو جب نشہ ہوا اے جانی دایۂ عمر زندگانی کہکر لپٹا لیا پہلوان بھی اُس سے لپٹا اتبو ظالم کو معلوم دیا کہ اسمین کچھ فریب ہی کیونکہ عورت کو یہ طاقت کہان اسکے لپٹنے مین تو بہت اچھے پہلوان کا زور معلوم دیتا ہی بس اسنے سحر سے دریافت کیا کہ واقعی یہ غبار نہین ہی پہلوان ہی یہ معلوم کرکے پکارا کہ ارے او فریبی کہان جائیگا میرے ہاتھ سے یہ دغابازی میرے ساتھ بھی پہلوان رومی نے اُسکو جب دابا تھا تو وہ روئین تن تھا اُسکا بس نہ چلا تھا اب جو اُسنے نعرہ کیا اور منھ اُسکا کھلا پہلوان رومی نے اُسکے دونون کلون مین انگلیان دیکر چیرا اور زبان اُسکی ایک ہاتھ سے تھام کر جو زور کیا زبان باہر کھنچ آئی اُسنے نکال کر پھینک دی بس اب تو وہ تڑپ کر ہلاک ہوا عیاذا باللہ شور ایسا اُسکے مرنے کا بلند ہوا کہ یقین تھا آسمان پھٹ پڑے گا آتشباری سنگباری ہوئی اندھیرا ہو گیا آواز آئی کہ مارا اُس شخص کو کہ جو اپنا ثانی نرکھتا تھا سحر مین ظالم گیسو دراز ظلمانی نام تھا لشکری غلغلہ سنکر دوڑے اسی ہنگامہ مین عمرو بھی کیا ہوا کیا ہوا کہتا ہوا اندر بارگاہ کے در آیا اور آتے ہی اُسنے پہلوان رومی کو جال مار کر نذر زنبیل کیا اور سرا سیمہ فرار کر بھاگا ادھر حیرت غل سنکر جلد سوار ہوئی فوج اسکی تیار ہونے لگی لیکن اُسکے مرنے سے لشکر مہرخ کا مع مہرخ اور حیرت وغیرہ سردارون کے چھوٹ گیا اور سب نے غلغلۂ مرگ ظالم سنکر سجدۂ شکر کیا پھر نارنج ترنج پکڑکر یہ سب اس قید خانہ سے نکلے لاکھون آدمی کا ہجوم جو آکر لشکر بے سردار

ظالم برگرا اُن مفسدون کو بھاگتے راستہ نملا انھون نے زیر تیغ بیدریغ رکھ لیا کشتون کے پشتے اور لاشون کے ڈھیر لگا دیے ظالم کا ظلم فوج کے آگے آیا جیسا کیا ویسا اُنھون نے پایا حیرت جو سوار ہوکر اُسکی بارگاہ کی طرف چلی تھی راہ مین اُسنے خبر سُنی کہ اسطرح ظالم مارا گیا مہرخ اُسکی فوج پر گری ہی یہ خبر سُنکر ملکہ مذکور ٹھہر گئی کہ میرے جانے سے فوج تو میری بیدل ہو رہی ہی بڑی لڑائی پڑ گئی اور مفت مین ذلت بھی ہوگی اگر شکست ہوگی یہ سوچکر فوج کو تیار کر کے تھمی رہی کہ وہ باغی اُسطرف اگرنہ فساد برپا کرین یہان بہار اور مخمور و زلزلہ وغیرہ نے تہلکہ ڈالدیا تھا ایک ایک وار مین صدہا کو بیجان کیا تھا تیر اُنکا چالیس چالیس سینے ایکسرہی مرتبہ مین توڑتا تھا کہین آتش فشانی تھی کہین پتھرون سے سرگرانی تھی کہین باران سیاہ برستے تھے کہین دشمن جان بچانے کو ترستے تھے کوئی بھاگتا تھا کوئی لڑتا تھا تلوار سحر کی شعلہ فشان تھی کمان جلا کر کوستی تھی سینے مین غرق پیکان تھے خنجر آتشبار تھے نیزے جگر کے پار تھے کچھ ہی دیر مین یہ عالم ہوا تھا کہ دریاے خون جوش مار رہا تھا

اُٹھا فوج مین بس یہ گرد و غبار — نہ مُنھ پر تھا خورشید آئینہ دار — فلک کہرے سے تھا دھوان سا نمود
سمان شب کا رکھتا تھا ملک شہود — زمین بھی سو تھی فرش بالاے آب — تحمل سے مطلق نہ گھٹتی تھی تاب
نہ پوچھو کہ لوگون کا کیا حال تھا — جو رکھتے قدم وان تو بھونچال تھا — چلی تیغ مہرخ کی اسطور سے
بہے جدول تیر جس طور سے — بہت رہگئے زیر شمشیر و تیر — بہت آئے لشکر مین ہوکر اسیر

خیمہ و بارگاہ و خزانہ وغیرہ سب اُس لشکر ظفر پیکر نے اُس ظالم اظلم کا لوٹ لیا اور وہ سب بھاگ کر لشکر حیرت مین جاکر ملے اُسوقت مہرخ نے کہا بس مار کے بھگایا بڑا ہوا آگے حیرت سے معرکہ پڑیگا اب کچھ دیر آرام لینا اچھا ہی یہ کہکر طبل شادمانی و آسائش بجوادیا اور بفتح و فیروزی پھری یہان بارگاہ وغیرہ پر جو لوگ کہ معین تھے اور پہرا اسکے تھے وہ پہلے ہی سے خبر مرگ سردار سُنکر رو بفرار لائے تھے مسکن و مقام اپنا مہرخ نے آکر خالی از اغیار پایا لشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوا جو بازاری اہل حرفہ وغیرہ کہ بھاگ گئے تھے وہ پھر آکر آباد اور دلشاد ہوے بارگاہ مین مہرخ آکر بیٹھی جشن کی تیاری کی یہان تو سب بعیش و نشاط مشغول آرام و راحت ہین لیکن خواجہ نے صحرا مین جاکر پہلوان دی کو مع اُسکے غلامون کے زنبیل سے نکالا اور کہا اے پہلوان کارے کردی واہ وا کیا کہنا اصحاب تمھارا جہان جی چاہے وہان چلے جاؤ اور مین پہلے ہی تمسے کہ چکا ہون کہ یہ مقام طلسم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوش رُبا ہی اور مین اسمین لڑنے آیا ہون پس بغیر طلسم فتح ہوئے کوئی باہر جا نہین سکتا ہی اسوجہ سے مین تمکو باہر طلسم کے نہین پہونچا سکتا مگر ہان ایک بادشاہ طلسم کا کوکب روشنضمیر نام میرا عنایت فرما ہی اُس سے کہکر باہر طلسم کے بھجوا سکتا ہون اب جیسا تمھارے مزاج مین آوے وہ قبول کرو پہلوان نے سر قدم پر خواجہ کے رکھا اور عرض کیا کہ مین اب آپکے قدم اقدس کو چھوڑ کر کہین نجاؤنگا امیدوار ہون کہ زمرہ ملازمان مہرخ مین مجھکو بھی منسوب فرمایئے عمرو نے سر اُسکا اُٹھاکر سینہ سے لگایا اور وہان سے لیکر اُسکو بارگاہ مہرخ مین آیا پہلے مہرخ کو نذر دلوائی پھر زمرۂ پہلوانان مین کرسی بیٹھنے کو دی اور اُسکا کارنمایان کر بیان کیا کہ اسطرح اسنے ظالم کو مارا مہرخ نے بھی بہت کچھ اُسکی تعریف کی اور خلعت گران قیمت اُسکو دیا پھر درماہہ پیش قرار مقرر کیا اور خیمہ و اسباب سکونت و آرام کے لیے بھی عنایت فرمایا پہلوان بھی مطمئن خاطر ہوکر ناچ دیکھنے اور شراب پینے لگا اسطرف حیرت بدسیرت نے بھی بعد موقوف ہونے ہنگامہ کے لشکر کو آرام کرنے کا حکم دیا اور آپ آکر بارگاہ مین بیٹھی سپہ سالار ان لشکر ظالم کو سامنے بلوا کر حقیقت پوچھی اُنھون نے عرض کیا کہ ہم چار لاکھ ساحر ہمراہ ظالم کے آئے تھے چنانچہ دو لاکھ کا سپہ سالار تو مہنت سرخ چشم ہی اور دو لاکھ کا مہنت اژدر سوار ہی دو لاکھ ساحر تواندھے سحر سے ہوئے اور مارے گئے اب آدھی فوج باقی ہی اگر آپ حکم دین تو ہم بھی لڑکر مرجائین جیسا آپ فرمایئن ہم عمل مین لائین ملکہ نے کہا سنو صاحب مالک تمھارا مارا گیا تمھین لڑنے کے لیے حکم دینے کا اختیار شہنشاہ کو ہی وہ جیسا فرمائینگے ویسا کرنا ابھی توقف پذیر ہو یا ظلمات کی طرف جاؤ وہ سب فوج ایک مقام پر اُتر پڑی اسطرف افراسیاب کے پاس نامۂ حیرت پہلے ہی پہونچا تھا کہ ظالم نے اسطرح سبکو پکڑ لیا ہی آپ آئیے تو قتل کیے جائین شاہ یہ نامہ پڑھکر بہت خوشنود تھا اور قصد رکھتا تھا کہ جاکر سبکو ہلاک کر دن کہ یکایک چند پتلے سحر کے گریبان چاک کیے روتے ہوئے سامنے آئے افراسیاب نے کہا اے خیر تو ہی تیلو نے کہا خیر کہان ہی ظالم گیسو دراز خداوند سامری کیخدمت مین پہونچے افراسیاب کی یہ خبر سنکر رنگ زرد ہو گیا آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا گھبراکر کہا ارے پتلو یہ تو بتاؤ کہ کس نے میرے شیر جنگی کو ہلاک کیا پتلون نے کہا یہ ہمکو معلوم نہین کہ کس نے مارا اتنا جانتے ہین کہ ظالم نے پہلے تو سبکو گرفتار کر لیا تھا

رات کو ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار آئین اُنسے اختلاط کرنے لگا اُنھون نے مزے مین آکر زبان حلق سے
کھینچ لی شاہ نے کہا کہ اچھا جاکر خبر لاؤ کہ اب مہرخ نمکحرامہ کیا کرتی ہی تیلّے بہر خبر گیری روانہ ہوئے اور
مہرخ لڑائی لڑکر اور سب انتظام فرماکر بارگاہ مین اپنے آئی تھی اس ہنگامہ مین وہ رات تمام ہو چکی
تھی اور وہ وقت آیا تھا کہ پہلوان رومی نے ظالمۂ شب کو خنجر سحر سے ہلاک فرمایا تھا کہ ابیات
کہ جب ابر سیاہ شب ہوا کم + بڑھا محفل سے اسباب فراہم + نوید صبح کے پیدا ہوئے شو + چلا پھر دشت کو سلطان اطوسی
یعنے افراسیاب صبح ہوتے ہی جانب لشکر حیرت سوار ہوکر روانہ ہوا ادھر مہرخ نے فرمایا کہ ملکہ
بہار کچھ دیر دربار کرین مین راحت و آرام کرلون پھر وہ آرام فرمائین مین تخت نشین رہون اور
نصف سردار دربار مین رہین نصف آرام کرین غرض جسکو کچھ کسل تھا وہ تو جاکر آرام پذیر
ہوا باقی دربار مین انجمن آرا رہے یہ حال سب تیلون نے افراسیاب کے دیکھا اور پھر کر چلے بادشاہ
سوار ہو چکا تھا تیلّے اُسکو آتے دیکھکر بارگاہ حیرت مین آئے یہان حیرت رنجیدہ صبحکو تخت پر
آکر بیٹھی تھی کہ چار ہزار ساحرونکا غول روے ہوا پر اُڑتا ہوا دکھائی دیا اور ابر زرنگاری نمودار ہوا
غلغلہ ہوا کہ شہنشاہ تشریف لاتے ہین سب اہل دربار مع حیرت بہر استقبال اُٹھے افراسیاب
آکر بارگاہ کے در پر اُترا حیرت نے مجرا کیا اور سب کا مجرا و سلام ہوا شاہ تخت پر آکر بیٹھا تیلون نے
یہان خبر عرض کی کہ حضور مہرخ کے یہان ایسا کچھ انتظام ہی اور خوشی ہو رہی ہی شاہ خبر سُنکر آگ
ہوگیا اور کہا اے ملکہ حیرت تمنے کچھ دیکھا کہ کیا ہوگیا اس غبار نے بڑا غضب ڈھایا ہی ناک مین دم
کر دیا ہی کہین چوکتی ہی نہین اور اس حرامزادے شہوت پرست ظالم کو بھی اُسی وقت غبار انگیز
کو بلانا تھا کہو کہ جب فتح ہوگئی تھی غبار اکیلی بچکر کہان جاتی آخر مل ہی جاتی کیا ضرور تھا کہ جو
آج ہی اُسکو بلوایا سزا تھی اُسکی جیسا کیا ویسا پایا حیرت رونے لگی اور کہا اے شہنشاہ آپ جو چاہین
وہ فرمائین مگر اس زندگی بے غیرت پر ہماری لعنت ہی اس سے تو لاکھ مرتبہ مرنا اچھا ہی ذلتون پر
ذلتین ہوتی ہین افراسیاب نے کہا آج تو کیا ذلت ہوئی احمق پن کی باتین نکرو مہرخ کی بھی آنکھین
کھل گئی ہونگی کہ بادشاہ طلسم کے ایسے ایسے ملازم ہین اور ظالم جادو فریب سے مارا گیا ورنہ کسکا مقدور تھا
جو نگاہ کج اسکی جانب دیکھتا اچھا اب تمھاری یہی خوشی ہی کہ جلد نمکحرام مارے جائین تو لو آج مین مارے
ڈالتا ہون یہ کہکر ساحرونکی جانب مخاطب ہوکر پکارا کہ جسکو میرے ساتھ مرنا گوارا ہو وہ رہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باقی ابھی سے کنارہ کر جائے کیونکہ آج افراسیاب لشکر مہرخ غارت کر دیگا اور یہی ارادہ کر کے
آیا ہی پھر جنگ دوسر دار داس سے اول ہی مین نے آگاہ کر دیا یہ نعرہ اُسکا سُنکر چار ہزار جادوگر
تیغین ٹیک کر اُٹھا اور گویا ہوا کہ ای شہریار ہم سب سرفروشی کو حاضر ہین چار قدم آگے آپ ہمکو
پائیگا اور سوائے لاش کے میدان مین ہمکو بھاگتے نہ دیکھیگا ان ساحرونکا یہ کہنا تھا کہ حیرت نے
بھی اپنے لشکر کے سپہ سالارونکو بلا کر حکم شاہ سُنایا اُسیوقت بارہ لاکھ جادوگر مرنے اور مٹنے پر تیار ہوگیا نفیر
سحر بجنے لگین ادھر مصور صورت نگار کو خبر ہوئی کہ آج بادشاہ طلسم کو غصہ ہی لشکر مہرخ غارت کرنیکا مصمم ارادہ ہی
بس یہ حال سنتے ہی پانچ لاکھ ساحر مصور نے بھی اپنے تیار کروالئے طبل و بوق بجے زمین و زمان مین غلغلہ ہوا شور
محشر ایسا بلند ہوا کہ صنعت سحر ساز اپنے لشکر مین تھی اُسنے بھی خبر دریافت کرائی اور ارادہ بادشاہ کا معلوم کر کے
پانچ ہزار ساحر اپنے ہمراہ لیکر سوار ہوئی اور بہت جلد خدمت بادشاہ مین آئی بادشاہ سوار ہوا چاہتا تھا کہ اُسنے آکر
تسلیم کی یہان بہت بڑی تیاری دیکھی کہ لشکر سب تیار ہو کر آتے جاتے ہین افراسیاب تیوری پر بل ڈالے
تخت پر بیٹھا ہی صنعت بھی کرسی پر آکر بیٹھی اور عرض کیا کہ کنیز بھی کچھ فوج لیکر آئی ہی بادشاہ نے کہا
ای صنعت تم لوگ مجھ سے محبت رکھتے ہو اسوجہ سے فوج وغیرہ لیکر آئے ہو ورنہ کچھ ضرورت مجھکو فوج
ولشکر کی نہین تمنے کیا ظالم کا حال سُنا نہین کہ اُسنے تنہا کیا کچھ کیا تھا صنعت نے کہا زبان نہین
کہ جو اُسکی تعریف مین کر سکون سامری اُسکو اپنی جنت مین رکھین اور جنتی تو وہ تھا ہی لیکن
ایسا سحر بھی ہمنے نہین دیکھا تمام عمر نام اُسکا رہیگا ای شہنشاہ قضا سے کسی کو چارہ نہین اُسکی
آئی یون ہی تھی جب تو باوجود رویئن تن ہونے کے مارا گیا زبان اُسکی ہاتھ مین آگئی افراسیاب نے
کہا کہ یہ سب فتنہ عمرو کا تھا ای صنعت اب اِن لوگون نے بہت کچھ سر اُٹھایا ہی آج میرا ارادہ ہی کہ جا کر
سبکو ہلاک کر ڈالون بس اتنا کہنا تھا کہ صنعت زمین پر لوٹنے لگی پچھاڑین کھانے لگی اور پکاری کہ
ہا ہی یہ کیا غضب ہی مین تو نجانے دونگی کیا ملک سب آپکا غارت ہوگیا مال وخزانہ لٹ گیا
ہفت بلا کے حجرے خالی ہوگئے کنیزان تمامی مرگئین حیرت دنیا سے گذر گئی مصور غارت ہوا
صنعت سحر ساز دنیا سے ناپید ہوگئی لوح طلسم اسد کو مل گئی اور وہ قید سے چھوٹ گیا کہ بادشاہ
عالیجاہ نے ارادہ کیا ای بادشاہ ایسے ایسے نوکر تیرے ہزارون مارے گئے اسکے قتل ہونے سے ہوتا ہی کیا
ہی جو اصل مقدمہ ہی اُسکو دیکھنا روا ہی یہ کہکر حیرت کیجانب مخاطب ہو کر کہا کہ ای ملکہ قصور معاف ہو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تم اپنے سفارت کی حرمت گنوایا چاہتی ہو جو ہر وقت اُسکے سامنے روتی ہو اور طعنے دیتی ہو پھر وہ تو مرد ہین اور صاحب اختیار ہین اور ایسا کچھ اختیار رکھتے ہین کہ لشکر جمع کرنا کیسا یہین بیٹھے بیٹھے اُف کرین تو مہرخ مع لشکر کے جلجاے افسوس کہ تم لڑنے کو بھیجتی ہو بی بی بُرا نما ننا خفا ہونا تو میرے منھ پر کہنا اگر عمرو وغیرہ کے ہاتھ سے کوئی دشمنون کی حقارت ہوئی تو آبرو گئی پھر ہاتھ نہین آتی ہی یہ کہکر اور درون سے مخاطب ہوکر کہا کیون لوگو مین کچھ جھوٹ کہتی ہون تمھین بسبب واسطہ سامری کا تباد بادشاہ کو لازم ہی کہ ایسے ایسے ادنیٰ ملازمون اور اپنی کنیزون کے مقابلہ مین جائے سب نے کہا حضور بجا فرماتی ہین اور ہر ایک حیرت کو اسوقت سمجھانے لگا یہ سب سچ کہتی ہین پس گویا ہوئی کہ صاحبو مین یہ کب کہتی ہون کہ حضور خود بہر قتل مخالفان جائین یہ کہکر بادشاہ سے ہاتھ باندھکر کہا کہ مین تیرے صدقے قربان میری خطا کو معاف کر اور عزم جنگ سے باز آ ادھر حیرت نے اور اُدھر صنعت نے جب منت کی بادشاہ کا غصہ فرو ہوا حیرت کو گلے لگایا اور کہا مجھکو تو تمھاری خوشی بہر طور کرنا ہی اچھا نہ جاؤنگا لیکن اس ظالم کے مارے جانیکا بدلا ضرور لینا چاہیے اور کوئی زبردست سحران باغیون پر کرنا لازم ہی اُسوقت صنعت نے کہا کہ مجھکو کچھ درستی کرنا سحر ہفت بیضہ مین باقی تھی سو وہ بھی بفضل جمشید ہوگئی اب مین اسی سحر کو کرونگی اور سبکو باندھکر لے آؤنگی آگے آپ مالک ہین شاہ نے فرمایا کہ ای ملکہ تم یون کیا کم ساحرہ ہو اگر چاہو تو باغی ایک بھی زندہ نہ رہے سحر ہفت بیضہ کی اصل کیا ہی اچھا فتح سامری تمکو دین جلد اسکا بند وبست کرو یہ کہکر اور حیرت کو سمجھا کر آپ جانب باغ سیب روانہ ہوا اور صنعت کچھ دیر حیرت کے پاس بیٹھکر شراب پیا کی پھر ظالم کی فوج کو حکم بھیجدیا کہ اب تم چاہے یہان رہو چاہے اپنے گھر جاؤ بہت سے ملازمت اختیار کرکے یہان ٹھہرے اور بہت جانب ظلمات گئے اور صنعت وہان سے اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آئی اور کوچ کرکے بمقابلہ لشکر مہرخ آکر اُتری بقیہ دن تو شغل میخواری اور رقص دیکھنے مین بسر کیا جب مثل عمر روان آفتاب تابان جانب مغرب گیا اور کنارون سے آسمان کے سرخی شب نمایان ہوئی کہ ابیات

غرض وہ دن کٹا باعیش و آرام
بڑھے اٹکھیلیون مین مثل جانان

بڑھے پابوس کو پھر گیسوے شام
حجاب نور تھا ظلمت مین پنہان

سر شام صنعت ناکام نے نفیر سحر کو دم دیا طبل جنگی فوج شقاوت

موج مین اُسکی بجا جاسوسان لشکر مہرخ خبر لیکر سامنے ملکہ مذکور کے آئے اور اُسکی نسبت دعا و ثنا زبان پر لائے کہ **ابیات**

شہا ہے بازی ترے آگے تیغ بازی بھی ‏ سر عدو بھی خم ہو تیغ دو گوے و چوگان ہے
فرار دست عدو کیون نہ سیکھے پانون سے ‏ کہ تیغ قبضہ سے سر جسم سے گریزان ہے
خرید کیجے کوڑی کٹار کی دے کر ‏ متاع جان عدو آجکل یہ ارزان ہے
جلا کے خاک کرے جا ہے پھر کرے سرسبز ‏ غضب مین برق ہے تو اور کرم مین باران ہے

ہے ملکہ دوران **ظالم** کے مارے جلنے کی خبر سُنکر شاہ جادوان بغضب تمامتر بارگاہ **حیرت** مین آیا اور خود عزم رکھتا تھا کہ ملازمان ملکہ عالم سے آکر مقابلہ کرے **صنعت** نے آکر بمنت اُسکو روکا اور آپ وعدہ سحر ہفت بیضہ کرنے کا کیا پھر اُٹھکر وہان سے اپنی بارگاہ مین آئی اور فوج بمقابلہ خادمان معلی لائی طبل جنگ اب بجوایا ہے باقی خیریت ہے یہ خبر کہکر جاسوس تو کنارے ہوئے اور مہرخ نے دل مین کہا کہ شاہ اگر چڑھ آتا تو قیامت آجاتی خدا نے بڑی خیر کی ایسا کچھ سوچکر سجدۂ شکر خدا بجا لائی اور یہی حال اور سرداروں کا بھی ہوا الحاصل مہرخ نے بھی نفیر سحر کو پھونکا کوس رزمی لشکر مین بجا ہر سمت غلغلہ ہوا کہ میان کل معرکہ جنگ **صنعت** سے درپیش ہے اور اُسنے سحر ہفت بیضہ کرنیکا دعوی کیا ہے دیکھا چاہیے کہ خدا کو کیا منظور ہوا ہے تیاری آلات حرب ساحران بہادر کرنے لگے نامرد و بزدل تو سحر ہفت بیضہ کا نام سُنکر گھبرا گئے بھاگنے کا طور سوچنے لگے منچلے دلاور تن تنکر یون کہتے تھے کہ ہفت بیضہ اور ہشت بیضہ ہمارا کیا کریگا اے برادران اگر قضا آئی ہے تو بہانے بہت ہین ورنہ عروس فتح سے ہمکناری ہے اور ہمکو تو اپنی جان بھاری ہے نام رہجائے چاہے جان رہے یا نرہے قضا سے ناچاری ہے آج بسبب خبر سحر ہفت بیضہ مشہور ہونے کے لشکریون کو بیدل سمجھکر نقیب سر شام ہی سے ندمت دنیا سُنا رہے تھے ترغیب جنگ دیتے تھے ہر سمت یہ صدا بلند تھی کہ **نظم**

یہ ہمیر ہے شہ ہے کہ درویش ہے
نہین اس سلر[?] رہتا کوئی
گدا ہو کہ ہو شاہ عالی تبار

سنو اے عزیزان ذی ہوش و عقل
سبھون کو یہی راہ درپیش ہے
یہ بیٹھے جو ہین سامنے ہین یہان
تہ خاک سبکا ہے دار القرار

کہ اس کاروانگہ سے کرنا ہے نقل
سمجھو گے کہ آگے تھا کہتا کوئی
جہان جملہ ہے ایک بزم روان
یہ بہتر ہے کچھ نام کر جایئے

شجاعت کو دکھلا کے مرجائیے	کہ رہ جائے گا نام سے کچھ نشان	وگرنہ یہ دنیا کہاں تم کہاں

یہ صدا ئین سنکر ہر ایک بہادر بسان شیر نر ڈکارا اور پکارا کہ ہمارے سامنے **صنعت** اور حیرت چڑیا والی کیا ہو جو سحر ہفت بیضہ سے گی ضیغم روز میدان کو ہم بانڈھلانے والے ہین پلنگان خون آشام معرکہ نبرد کی گردن کے توڑ ڈالنے والے ہین سیمرغ قاف کے ہمارے روبرو پر جلتے ہین نہنگ ہمارے خوف سے دریا مین اچھل اچھل پڑتے ہین یہ کہکر کڑاہیون کو چڑھایا بیرون کو بلایا ڈھولون کو بجایا اگیارکی روشنی کی جوت کے دیے جلنے لگے کلوا بھیرون نارسنگہ کی پکار ہوئی چار طرف مار مار ہوئی اسی رات کو زاغ کمان نے بھی گویا پر لگائے تھے اُڑا چاہتا تھا تفنگ کا طوطا پرواز کیا چاہتا تھا ہر ایک طائر جان عدو کو صید کرنے کا عزم رکھتا زرہ کو دام بنایا تھا کمند کو حلقہ صیاد سمجھا تھا صید بندی کی اس دشت مین دھوم مبارزدن کا ہجوم بیابان برابر مرگ چھایا ہوا دشمن کے شکار کرنے پر دل آیا ہوا ہر ایک کا بقول میر یہ حال تھا کہ **بیت** کیا کشت و خون یہ اندنون ہیلان یار ہی + ہر جا پوچھتا ہی کہ یہان کچھ شکار ہی + لشکر مین تو اسطرح کا ہنگامہ برپا تھا مگر حال خواجہ **عمرو** سنیے کہ اُنکو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ اگر صبح کو سحر ہفت بیضہ **صنعت** سے سب لشکر میرا پامال ہو گیا تو سر دست کچھ بن نہ پڑیگا لائق یہ ہی کہ ابھی سے کچھ تدبیر اسکی کرون یہ سوچکر ملکہ **مہرخ** سے کہا کہ میرے جی مین آتا ہی آجکی شب اس قحبہ **صنعت** کو بھی گور مین سلا دون **مہرخ** نے کہا کہ ای بھائی واسطہ خدا کا ایسا ارادہ نکرنا وہ بہت بڑی ساحرہ ہی ایسا نہو کہ کچھ تو عذر گیر ہو جائے **عمرو** نے کہا مین ایسا احمق نہین ہون وقت اور موقع دیکھکر کام کرونگا یہ کہکر پانچ چار گھڑی رات گئے بارگاہ سے نکلکر روانہ ہوا اور ایک جادوگرنی کی ایسی صورت بنکر داخل بارگاہ **صنعت** ہوا دیکھا کہ یہان ناچ ہو رہا ہی جام مے سرخ گردش مین ہی **صنعت** تخت پر بیٹھی ای یہ بھی ایک گوشہ مین چھپکر ٹھہر رہا جبکہ دو پہر رات کا عمل ہوا چالیس لونڈیان چوکی کیواسطے **صنعت** نے بلوائین اور اُنکو حکم دیا کہ آج تم میرے پلنگ کی باری بھرنا جاؤ اپنے کاروبار سے فارغ ہو آؤ وہ سب اپنے اپنے مقام پر چلین **عمرو** بھی اُنکے عقب مین بطور مخفی چلا اور بہر بارگاہ کے پاس آکر ایک کنیز سے کہا بوا ذرا ٹھہر جانا مجھکو کچھ تمسے کہنا ہی وہ ٹھہر گئی اُسنے اُسکو الگ لیجاکر کہا ای بی مین ہزار بار تمسے پوچھ چکی ہون مگر ستیاناس جائے کیا کمبخت میرا جیتا ہے کہ تمھارا نام ہی یاد نہین رہتا وہ کنیز اُسکو بھی اپنی مالکہ کا ملازم سمجھی ہوئی تھی ہنس کے بولی کہ میرا نام **نیک افزا** ہی اُسنے کہا ہان ہان اب یاد آیا ای **نیک افزا** دیکھ تو میرے ہاتھ مین یہ خوشبو کیسی آتی ہی اسنے اُنکے کہنے سی ہاتھ کو سونگھا ہاتھ مین

بیہوشی ملی ہوئی تھی وہ سونگھتے ہی بیہوش ہو گئی اُنھون نے کپڑے اُسکے اُتار لیے اور اُسکو زنبیل مین ڈالکر آئینہ سامنے رکھکر اُسکی ایسی صورت اپنی بنائی ہر چند کہ وہ اصل تھی مگر نقل اُس سے بھی بہتر بنی چہرہ نمکین اور نازک بنایا آفتاب کو اُسکے سامنے شرمایا زلفون کو بل دیکر دوش پر چھوڑا کرایا کا بتین کو بھی پھانسنے کا ارادہ کیا آنکھون کی شوخی نے شوخ چشمون کے کان کھولدیے شمع رخسار سے اُسکے جسنے لو لگائی پروانہ سان اپنے دل کو جلایا لب لعلین کو دیکھکر ہوس بوسہ مین ہونٹھ کو کاٹ کاٹ کھایا چاہ ذقن کی محبت نے کنوئین جھکائے دہن تنگ کی الفت مین جینے سے دل تنگ ہو جائے بیاض گردن جو کوئی دیکھے اُسکی صبح ہو جائے کہ مسدس

دلکو دھچکا ہو کمر کی جو لچک آئے نظر
دم پھڑک جائے جو تیوریون کی پھڑک آئے نظر
درد دل چھلکے جبین کی جو چمک آئے نظر
غم سے کٹ جائے جو گیسو کی لٹک آئے نظر
سینہ صاف جو ہر مشق تصور ہو جائے
شکل آئینہ ہو سکتہ یہ تحیر ہو جائے

دیکھے وہ لعل مسی زیب تو شامت آئے
شرمگین چشم سے آنکھون مین اندھیرا چھائے
زلف کج پیچ ہی مقدر کی کجی دکھلائے
راستی قامت موزون کی قیامت ڈھائے
بیکلی دل مین ہو پیدا جو کلائی دیکھے
کیا ملے ہاتھ جو وہ دست حنائی دیکھے

کانون مین چاندی کی بجلیان پہنین اور دو دو بالیان سونے کی اوپر کو ڈالین ہاتھ مین چوڑیان چاندی کی پہن کے طوق ڈھولنا وغیرہ یہ سب چاندی کا آراستہ کر کے لباس بھی ویسا ہی زیب بدن کیا یعنے تن زیب کا دوپٹہ گلبدن کا پاجامہ اوڑھ پہنکر وہان سے بہت جلد بارگاہ صنعت مین آیا اس عرصہ مین اور کنیزین بھی اپنی اپنی ضرورت سے فراغت کر کے حاضر ہوئین اور دو پہر رات گئے صنعت نے اور سب انیسون وغیرہ کو رخصت کر دیا اور آپ پلنگ پر گئی اور حکم فرما ہوئی کہ اری نرگس جادو تو خبردار رہنا اور اری گلزار جادو تو پانون دابنا اور اری سوسن جادو تو پنکھا جھلنا اور عمرو کی طرف دیکھکر کہا کہ اری نیک افزا تو رومال جھلنا عمرو دلمین اپنے نہایت خوش ہوا کہ اب مارا غیبانی کو بس رومال لیکر اپنے عہدہ پر آکر ٹھہرا سب کنیزین اپنے اپنے کام مین سرگرم ہوئین عمرو بھی رومال جھلنے لگا اور لمحہ بھر کے بعد وہان سے آکر پانی پیا ٹھلیا مین پانی پینے کے بہانے سے بیہوشی ملا دی اور پھر آکر رومال جھلنے لگا اور سب کنیزون سے کہا کہ کیا ٹھنڈا پانی تھا معمول ہے کہ جہان ایک نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پانی پیا سب کو پیاس لگی وہ کنیزین بھی جا جا کے پانی پی آئین اور صنعت جو پلنگ پر لیٹی تھی اُسکو
بھی سحر نے خبر دی کہ عمرو کھڑا ہوا رومال جھل رہا ہی اور عمرو نے جب دیکھا کہ کنیزین پانی پی آئین اب
رومال مین بیہوشی ملکر جھلنے لگا اس عرصہ مین کنیزین جو پانی پی آئی تھین بیہوش ہوگئین صنعت لیٹے
لیٹے دیکھ رہی ہی کہ کنیزین بیہوش ہوئین اور دل سے کہتی ہی کہ کیا بلا کا عیار ہی اب تجھکو جو بیہوش
کرنے آئے تو گرفتار کرنا اور اُسکی خبر نہین کہ تیری بھی تدبیر ہو چکی ہی پھر سوچی کہ شاید تیرے اوپر
بھی پنجہ اسکا قابض ہو جائے یہ سوچکر سحر پڑھا سحر نے خبر دی کہ آجکی شب تیری قضا نہین ہے
بس یہ معلوم کرکے مطمئن ہوئی کہ ابھی تو نہ مریگی اسی عرصہ مین خوشبو بیہوشی کی اُسکی ناک مین بھی گئی
اور سر اُسکا چکر مین آیا اُسکے سرہانے کچھ اسباب سحر کا رکھا تھا جلد تر اُسنے وہ اُٹھا لیا اور بیہوش
ہوگئی عمرو نے لونڈیون کو پکارا کہ کیون سو جاگتی ہو کسی نے جواب ندیا سب بیہوش تھین
عمرو نے اُسوقت صنعت کے پانوٗن پر ہاتھ ڈالا کہ دیکھون بیہوش ہی یا ہوشیار پانوٗن
چھونے سے معلوم دیا کہ یہ تو لوہے کی ہی اور اعضا کو اُسکے چھوا اب معلوم ہوا کہ پانوٗن لوہے کے
ہین اور سارا بدن پتھر کا ہی عمرو سوچا کہ یہ اس قحبہ کا سحر ہی تو اسکو باندھکر لیچل پھر سمجھ لینا یہ سوچکر چاہتا تھا
کہ اُسکو باندھے اُسوقت ایک آواز آئی کہ او موے چوٹٹے کیا کرتا ہی عمرو سمجھا کہ یہان بڑی سخت ہی
تو گرفتار ہو جائیگا بس یہ سوچکر جست کرکے بھاگا اور ایک دامن کوہ مین آکر ٹھہرا وہان کچھ تیلیون نے
از خود ظاہر ہو کر صنعت کو ہوشیار کر دیا اُسکی جو آنکھ کھلی سحر سے دریافت کیا کہ عمرو فلان مقام پر ہی
چنانچہ یہ بھی اپنے مقام پر سے اُڑی اور سناٹا بھر کر اُسی دامن کوہ مین آکر اُتری کہ جہان عمرو تھا عمرو نے
دلمین خیال کیا کہ یہ بھی کوئی ساحرہ ہی شاید تیری تلاش مین آئی ہی بس عیاری کرنا اُسکے ساتھ بھی چاہیے
یہ سوچکر پکارا کہ اری تو کون ہی صنعت اُسکے پاس آ گئی اور گویا ہوئی کہ مین وہی ہون جسکے قتل کرنے
کو گئے تھے لیکن قسم کھاتی ہون سامری کی کہ تجھسا عیار مین نے نہین دیکھا عمرو جو اپنے تئین خیال کرتا ہی تو
میرے ہر ایک عضو کا دم نکل گیا ہی دل سے کہا کہ بڑی تو نے نادانی کی جو پہلے ہی بھاگ نہ گیا اب جان گئی بس خدا سے
دعا کرنے لگا کہ ای خالق اکبر تو ہی بچانیوالا ہی ادھر صنعت نے کہا کہ ای عمرو مین تجھکو قتل اسوقت نکرونگی کیونکہ
قاعدہ طلسم مین فرق آجائیگا اور دکھلانا بھی تجھکو منظور ہی کہ دیکھ سحر ہفت بیضہ اُسکو کہتے ہین اُسوقت جو تو مارا جاتا
تو دل پہ لشکر پر اشک حسرت کون بہائیگا اب مین تجھسے یہ پوچھنے کو اور بھی آئی ہون کہ تو نے کردرون ساحر

مارڈالے لیکن بعد بیہوش ہونے کے کوئی بھی ایسا ہوشیار تھا جیسی کہ مین ہون سے اچھا صبح کو اپنے لشکر کی تباہی دیکھنا عمرو نے کہا ساحرہ تو بیشک تم زبردست ہو مگر مین سمجھا تھا کہ تم اکیلی آئی ہو یہ نہ معلوم تھا کہ کنیزون کو بھی ساتھ لائی ہو صنعت سمجھی کہ مجھکو اکیلا جانکر فرط محبت سے کنیزین بھی شاید چلی آئی ہین یہ سمجھکر اسنے پیچھے پھر کے دیکھا عمرو نے کمند کا نٹھکہ جو ماری حلقہ اسکے گردن و کمر مین صنعت کے پیچیدہ ہو گئے اسنے سحر کیا کمند تو جلگئی اور وہ تڑپ کر غرق زمین ہو گئی اب عمرو جو دیکھے تو میرے پاتون مین بھی دم آگیا ہو دل سے کہا سچ کسی نے کہا ہی کہ لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا جب تو اس طرح پیش آیا تو پاتون کو اپنے قابو مین پایا بس یہ بھی وہان سے بھاگا اور اپنے لشکر کی طرف چلا اور صنعت گھر اپنی بارگاہ مین زمین سے نکلی اور اتنی رات جاگتی رہی خوف سے عیارون کے آرام نہ کیا سحر چکایا کی یہانتک کہ وہ زمانہ آیا کہ طائر شب کے بطن سے بیضۂ آفتاب نکلا اور میدان فلک مثل کف دست جناب موسیٰ ہو اید بیضا کا معجزہ نظر آیا نظم + کہ جسدم زلف شب گھٹنے پر آئی + سحر کی پھر گئی ہر سو دہائی + کھلا جسم فلک سے مہر کا راز + ہوئی پیدا مبار کباد آغاز + طبل جنگ تو بج ہی چکا تھا لشکر آمادۂ کارزار تھے صبح کو مہرخ فرخ بصد جاہ و حشمت سوار ہوئی جلو مین فوج بے شمار ہوئی اسطرف صنعت سحر ساز نے ایک صندوقچہ کھولا اسمین سے ایک کنٹھا نکالا کہ سات بیضے اسمین سلک گوہر شبچراغ گندھے تھے سب بیضون کا رنگ تو مثل مروارید کے تھا ایک اسمین سیاہ رنگ رکھتا تھا جب ان بیضون کو اسنے دیکھا روئی اور کہا افسوس وہ زمانہ آگیا کہ مین نے تمکو لڑنے کے لیے نکالا غرض بعد افسوس کے وہ کنٹھا سامنے رکھکر سوا سوا اشرفی پر نذر سامری کی دلاکر ڈنڈوت کی پھر وہ کنٹھا دہار تمام گلے مین اپنے پہن لیا اور باہر نکلکر سوار ہوئی پانچ لاکھ ساحر طائران سحر واژدر وغیرہ پر سوار ہو کر ہمراہ چلے بوق و نفیر بجنے لگی شور و غلغلہ روانگی لشکر تا بہ گنبد آسمان پہونچا اسطرف مہرخ و بہار و مخمور وغیرہ اپنا کرو فر دکھاتی ہوئین بڑے مکنت و عظمت سے روانہ تھین کہ نظم

گرا برگشتند این دو مہتر جوان — ہمہ کشور آگاہ شد زین دو شاہ
بپوشید مہرخ چو جوشن نخست — بجوش ریختن جنگہا را نشست
ہمہ پشت پیلان بیاراستند — نہادند بر کوہۂ پیل زین
ہمہ شہر تیر رنگ و ہندی دراے — ہمہ گوش بر نالۂ کرناے

کہ تا چون بود گردش آسمان
دمادم بیامد زہر سو سپاہ
یلان نیزہ از جاے برخاستند
تو گفتی ہمین جنگ جوید زمین
بہ لشکرگہ آمد دو شاہ جوان

ہمہ بر کف خود نہادہ روان
برآمد خروشیدن گاودم
تو گفتی زمین کوہ شد یکسرہ
درخش درفشان سر پر بپاے
سپر دار و شائستہ کارزار
ہمہ کام خاک و ہمہ دشت خون

سپہر اندران رزمگہ خیرہ شد
زدورہ بہ آواز رویینہ خم
دو لشکر کشیدند صف بر دو میل
یکے پیکرش بر دیگر ہماے
نگہ کرد مہرخ دران دشت جنگ
بگردان دردن نیزہ بدر ہمنون

زگرد سپہر چشمہا تیرہ شد
بیار است با میمنہ میسرہ
دو شاہ سرافراز بر پشت پیل
پیادہ بہ پیش اندرو نیزہ دار
ہوا دید چون پشت جنگی پلنگ

جب میدان رزمگاہ مین یہ لشکر وارد ہوئے حیرت اس سبب سے سوار ہوئی تھی کہ اول تو مہنت کو اکیلے دعوے لڑنے کا تھا شاید وہ شراکت کرنا منظور نکرے اور دوسرے یہ خیال آیا کہ مقدمہ سحر ہفت بیضہ کر نیکا ہی مبادا عیاد ون نے کچھ آفت ڈھائی تو بہت فوج کام آئیگی اور بھاگنا مشکل پڑیگا پس وہ تو میدان مین نہ آئی مگر طائران سحر اور جاسوس ہزارون خبر کے لیے مقرر کر دیے کہ ہر وقت کی خبر مجھکو دیتے رہین چنانچہ میدان مین آب سحر نے ہر لشکر کے گرد و غبار کو بٹھایا بر تھاے سحر نے گر گر جھاڑ ٹی جھنڈی کو جلایا جب میدان پاک و صاف ہوا نقیبون نے نکلکر یہ سنایا کہ ای جوانان مردان صف شکن دنیا چند روز ہی یہ معرکہ جنگ تمھارے لیے بڑا دلسوز ہی لڑکر نام کر جاؤ کہ ہمیشہ یہان کسیکو رہتے نہین دیکھا

ابیات

دو رنگینی باغ کیا ہو گئی
پتنگون نے گر خاک مسکن کیا
رہا آب سو بھی روانی کے ساتھ
زمین کا رہیگا یہی کیا سبھاؤ
عیان ہی کہ کہتے ہین جان کو روان
اگر مر گئے زندہ جاوید ہو

ملے خاک مین جھڑ کے گلہای تر
چراغون نے بھی خانہ روشن کیا
نہ جدول رہیگی نہ سرو روان
پست جائینگے آسمان جیسے تاؤ
یہی آج لازم ہی ای مہربان
شہید ونکے رتبے کی اُمید ہو

نہ یک بوے خوش ہی ہوا ہو گئی
پریشان ہوئے مرغ گلشن کے پر
گئی خاک دامن فشانی کے ساتھ
گلستان کو پائینگے ہو کا مکان
بھلا جی کے جانے کا کیا ہی بیان
کہ دشمن سے لڑ بھڑ کے دو اپنی جان

جب نقیب کرڑکا کہکر ہٹے لشکر کے صفون پر مثل صف مژگان سناٹا آگیا موت سامنے پھرنے لگی ہر ایک جان دینے پر تیار ہوا اسوقت صنعت سحر ساز خود اپنا اژدر اڑا کر میدان مین آئی اور بہت کچھ لاف و گزاف زبان پر لائی پکاری کہ ای مہرخ و بہار تمنے نام سنا ہو گا سحر ہفت بیضہ کا مگر دیکھا نہوگا تو آج دیکھ بھی لو کہ سحر ہفت بیضہ اسکو کہتے ہین یہ کہکر گنٹھے سے ایک بیضہ توڑ کر جانب آسمان پھینکا وہ بیضہ مثل بخت بلند نجبان بلند ہوکر

شق ہوا دہی عروج اسکے لیے باعث فروغ ہوا یعنی ہزارہا ستارہ اسمین سے نکلا اور دور تک پھیل گیا اب یہ معلوم ہوتا تھا کہ چادر ستارہ دار روے ہوا پر پھیلا دی ہے یا پیر فلک نے شادی رچائی ہو مگر اپنے ظلم کے موافق یہ اندھیر کیا ہے کہ دنکو چراغ جلائے ہین نظم

ناگہاں جون ہوئین تارے ٹوٹتے
اس روش سے تھے ستارے چھوٹتے
دیکھے جاتے تھے چراغان آب مین
شعلے تھے نہرون کے پیچ و تاب مین
کیا ستارے ٹوٹنے کا ہو بیان
ذو ذنب جیسے ستارے ہون عیان
رات دن تھی روشنی کے نور سے
ایک عالم دیکھتا تھا دور سے

یہ سب ستارے پھیل کر ہزارون سے لاکھون ہو گئے اور جانب لشکر مہرخ مثل شہاب ثاقب چلے اُسوقت ملکہ بہار نے مہرخ سے کہا کہ یہ ستارہ گردش بخت مردمان لشکر ہین جسکے سر پر پڑیگا وہ مثل سر چراغان کے جلے گا مہرخ نے کہا پھر کیا چارہ ہی یقینا بقضائے اللہ بہار نے کہا ایک سحر اسکے روکنے کا مجھکو آتا ہے شاید چلجائے اور یہ بلا سر سے ٹلجائے یہ پیچھے خدا حافظ مین جاتی ہون یہ کہکر اپنے طاؤس کو اُڑا کر آگے بڑھی اور کچھ سحر پڑھکر جانب فلک اشارہ کیا کہ ایک بجلی چمکی مع **صنعت** سبکی آنکھین خیرہ ہوئین بہار اپنی چادر کو دیکھ چکی تھی یہ سحر کرتے جب برق چمکی یہ نہایت خوشنود ہوئی کہ اب یہ سحر کام دیگا غرض اب جو آنکھین ہر ایک کی کھلین دیکھا کہ ایک عورت حسینہ وجمیلہ زر و زیور سے آراستہ گلستان خوبی کی گل سر باغ محبوبی بے تامل آنکھین غزال صحراے رعنائی گیسو سنبل باغ زیبائی خال دو نون فلک جمال کے شمس و قمر بلکہ ماند انکے سامنے چاند اور ریزہ دہن غنچہ گلشن جمال لبون مین سرخی اور شوخی کمال غرض از سرتا پا حسن کا جھمکڑا قد و قامت قیامت آفت کا ٹکڑا کہ اشعار

گئی نظرون سے وہ کمر باریک
ہو نہ آنکھون مین کیون جہان تاریک
اور کیا دل زدے کو بات آئے
کہین یارب شباب ہاتھ آئے
تازگی اس بیان کی کیا کہیے
نہ تو ہاتھون مین لیے رہیے
وہ قدم کاش فرق سر پر ہو
ساق سیمین مری کمر پر ہو
وہ کف پا قریب ہو میرے
ٹھوکر اسکی نصیب ہو میرے
پنڈلی نازک ہی شاخ سنبل سے
پشت پا پنکھڑی سے ہو گل کے
یون نصیبون سے ہو حنا کا دن
ورنہ ڈوبین ہین میرے خون سے پانو
گل و بلبل سبھی تماشائی
آگئی جس طرف بہار آئی
رنگ رفتار دیکھ مجنون ہو
طرز گفتار جیسے افسون ہو

بس زن صاحب جمال فلک سے اُتری پچکاری رنگ سے بھری ہاتھ مین لیے تھی بہار نے اس سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا کہ یہ چادر ستارہ دار جو چھائی ہوئی گھٹا کی طرح ہے اسکو رد کرو وہ سلام کرکے اُڑی اور قریب چادر زمرد کو
پہونچکر اُسنے پچکاری اس چادر پر ماری واہ رے نیرنگی سحر کہ وہ سب ستارے پچکاری پڑتے ہی پھول گلاب
دریائیں کے ہو کر علاقہ لشکر مہرخ سے زمین پر برس پڑے صنعت نے یہ ماجرا جو دیکھا کہ بہار نے ایک
بیضہ کو میرے سحر کے خراب کیا اور زمین کو گل زمین بنا دیا قہقہہ مار کے ہنسی اور گویا ہوئی کہ میں تو سمجھی تھی
کہ اس سحر کا رد کرنے والا کوئی نہیں ہے مگر واہ بی بہار کیا کہنا تم جو کہتی تھیں ہوا اچھا لو اب اس بیضہ
کے سحر کو بھی رد کردو یہ کہکر ایک اور بیضہ مثل اختر سحری کے چمکتا ہوا گنٹھے سے توڑ کر جانب فلک
اُچھالا وہ بیضہ بھی بلندی پر جاکر شق ہوا اور یہ پر و بال اُسنے پیدا کیے کہ ایک تو آپ اور بچے لاکھوں اُسنے دیے جانور
خوش رنگ لعل کے برابر سرخ چادر زمین کی چادر زمین بنکر اُڑے اور لشکر مہرخ پر آگرے بہار تو جلد تر غرق زمین
ہوگئی اور مخمور و مشکین مو وغیرہ سرداروں نے چھپیاں سحر کی بناکر سر مہرخ پر جھلنا شروع کیں بعض بنگلہ سحر کا
بناکر چھپے بعض اُڑ کر کسی طرف چلے گئے بعض زمین میں سمائے لیکن وہ طائر آکر ہر ایک کے سر پر بیٹھنے لگے اب تو اصحاب
فیل کا ایسا رنگ نظر آیا جس کسیکے سر پر طائر نے منقار لگادی دماغ اسکا شق ہوگیا لشکر میں بھگدر پڑی
ہرچند مہرخ نے چاہا کہ میں فوج کو روکوں لیکن ٹھہرنا کیسا لوگ پاؤں اپنے سر پر رکھکر بھاگے سردار بھی جان جانے کے
خوف سے مُنھ بحیرت مہرخ کا دیکھنے لگے عمرو وغیرہ عیار تو پہلے ہی نکلگئے تھے یہاں ایک تلاطم پڑگیا بھگدر بھی
ایسی پڑی کہ جیسے دریا جوش مارکر چلتا ہے زمین پاؤں کے نیچے سے نکلی جاتی تھی کہیں طائر جان کو آشیانہ نملتا تھا کوئی ٹھکانا
نملتا تھا کہ صیاد اجل سے بچا رہتا ہزارہا آدمی بھیجے پھٹ پھٹکر گرا اور ہلاک ہوگیا شور و شر ور غریو فریادیاں سے
گوش کر یہ بیان کر ہوتا تھا پھر تو یہ حال ہوا نظم

چلی ہر طرف اب جو آگ تفنگ
نہ اوقات صلح و نہ ہنگام جنگ
لگی آگ جنگل میں چارا گیا
بن آئی نہ کچھ مفت مارا گیا
لگے مرغ گرنے نہ پھر چل سکے
نہ جا کہ سے اُکسے نہ ٹک ہل سکے
پڑی سر پہ ایسی کہ فرصت نہیں
پھر اسکو بھی کیا جھیلیں اور کیا ہیں
تحمل ہو کچھ بھی تو تدبیر ہو
کریں کیا اگر یوں ہی تقدیر ہو

اس طرف بازار میں لشکر کی بند ہونے لگیں

اور صنعت نے جب یہ حال دیکھا کہ سب لشکر تباہ و برباد ہو رہا ہے جو بچے ہوئے ہیں انکو بھی مار لینا چاہیے بس
اس نے تیسرا موتی اور گنٹھے سے توڑ کر جانب لشکر مہرخ پھینکا اُسکا قریب لشکر آکر شق ہونا تھا
کہ لاکھوں پیکان آبدار لشکر پر برسنے لگے ترک دہر نے کمانداری کی تیر ستم کیا کم لگایا کرتا تھا کہ
یہ خدنگ جانستان لگانا شروع کیے سینے اور تن فراریوں اور لڑنے والوں کے مجروح ہوئے کچھ پر میں غربال ہو گئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اب نہ بھاگنے کی طاقت نہ ٹھہرنے کا یارا ایک طرف سے مرغان سحر جان لیتے تھے یعنی بھبھکا کھائے جاتے تھے ایک طرف سے پیکان تیر کر نشانہ بناتے تھے اب صنعت نے جو تھا گوہر و کنٹھے سے توڑا اور چاہتی تھی کہ اسکو بھی لگائے اسوقت مہرخ وغیرہ اور سردار جو ابھی تک بچے ہوئے تھے انھوں نے دست دعا بدرگاہ کبریا بلند کر کے دعا آغاز کی کہ یا ارحم الراحمین و یا غیاث المستغیثین بنا رحم ہمارے حال پہ کر اور اس بلا سے ہمکو نجات دے نظم

کہوں کیا میں تیری صفات و کمال	اگر ہے عقل کل یاں پریشان خیال	خرد کنہ میں تیرے حیران ہے
کہاں یاں پریشان پشیمان ہے	زمین و فلک سب ہیں تیرے حضور	نہ خور تجھی سے ہیں پر نور
یہ صنعت گری تجھ ہی صانع کو آئے	کف خاک کو آدمی کر دکھائے	نظر کر کے دیکھا تو ہر جا ہے تو
نہان و عیان سب میں پیدا ہے تو	نہیں کوئی اپنا ہے یاں دستگیر	دعا یاس شکستوں کی کر تو پذیر
بچائے ہمیں تو دشمن سے اب	یہی تجھ سے اسدم ہے اپنی طلب	یہ بلبل اگر جو استغاثہ کیا مقرون قبولیت

دعا ہوئی یعنی ملکہ غبار انگیز جو اپنے ملک سے چلی تھی اسوقت آکر پہونچی اور اسکو طایران سحر نے خبر دی کہ لشکر مہرخ برباد ہو کر بھاگا جاتا ہے صنعت نے سحر ہفت بیضہ کیا ہے بس یہ معلوم کر کے مال و اسباب جو اسکے ہمراہ تھا اسکو ایک جگہ ٹھہرا کر آپ صنعت کے پاس آئی صنعت ہنوز بیضہ چہارم نہ لگانے پائی تھی کہ اسنے آکر سلام کیا صنعت نے بنگاہ کج جانب ملکہ دیکھا اور کہا او چھوکری میں نے تو سنا ہے کہ تو مہرخ سے ملگئی ہے پھر اب میرے پاس کاہیکو آئی ہے شاید لشکر جو اپنے طرفدار کا تباہ ہوتے دیکھا ہے تو کچھ فقرہ دینے آئی ہے غبار انگیز نے کہا کہ میرا پہونچنا ایسے وقت میں تیرے پاس ہوا ہے کہ جو کچھ کہو وہ بجا ہے ای صنعت نہ میں عیار سے دھوکا کھا کر گرفتار ہوئی نہ کسی ساحر نے مجھکو قید کیا مگر اکیلی تھی اسی سبب سے لشکر کے موقع و مناسب یہی ایسا تھا کہ مجھکو سوائے آشتی کے کچھ بن نہ آیا ورنہ مفت میری جان جاتی اور عمرو کے ہاتھ سے ہلاک ہوتی پس میں بچاؤ اپنا کر کے نکل گئی تھی اب میں تمھارے پاس آئی ہوں کہ افراسیاب سے مجھکو ملوا دو صنعت سمجھی کہ یہ اسوقت اگر بارادہ دغا بھی آئی ہے تو کیا کریگی اسکو تسکین دو دلاسا دیکر پاس رکھو پس اسے کہا ای ملکہ غبار انگیز یہی چاہیے کوئی مالکوں اور پرورش کرنے والوں کے حق نمک کو بھلاتا ہے اور انسے بگاڑتا ہے تو میرے بجائے فرزند کے ہے بیٹی میں تجھکو شاہ سے ملوا دونگی اور کئی قلعہ علاوہ تیرے ملک کے اور دلوا دونگی غبار انگیز نے یہ باتیں سنکر اسکو کئی اشرفیان نذر دیں اور برابر جا کھڑی ہوئی اور تعریف کرنے لگی کہ ای ملکہ واہ کیا نایاب سحر کیا ہے کہ دم بھر میں اتنے بڑے لشکر کو آپنے غارت کردیا صنعت نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا اس سحر مین میرا کچھ اجارہ نہ تھا دیکھو یہ بیضے سامری کے عنایت کیے ہوئے ہین اُنکی خاصیت ہی یہ ہے کہ جس لشکر پر لگاؤ وہ لشکر تباہ و برباد ہو جائیگا غبار نے تعجب کرکے کہا ذرا مین ایک بیضہ کو دیکھون صنعت نے وہی بیضہ جو ہاتھ مین لیے تھی اُسکو دیا اور کہا کہ یہ بیضہ جو تھا ہی اور خاصیت اسکی یہ ہی کہ اگر لشکر حریف پر لگاؤ اور وہ لشکر مین بیضا دل لگانے سے برباد ہو چکا ہو تو وہ پھر بھی برطرف ہو جائیگا اور لشکر حریف یعنی جسنے تین بیضون سے اول کام لیا ہو وہ برباد ہوگا اُسنے کہا کہ ہان ایسا ویسا لشکر جیسے کہ مہرخ کا برباد ہوگا ورنہ جو زبردست ساحر ہوگا اُسکا لشکر تو کیا برباد ہوگا صنعت نے کہا بس اے خر تو لڑکی ہی نہ اری نادان یہ تحفہ عطیۂ سامری ہی کہین رُکتا ہی اگر افراسیاب کے لشکر پر لگائے تو وہ بھی غارت ہو جائے یہ حال جب غبار انگیز خوب بادریافت کر چکی اُسوقت اُسنے طاؤس کی باگ لی صنعت پکاری کہ کہان قصد ہی کیا تم اس بیضہ کو مہرخ کی بھاگی ہوئی فوج پر لگاؤ گی اُسنے کچھ جواب نہ دیا اور کچھ دور ہٹ کر اُسکے لشکر سے پکاری کہ اری او مالزادی بڑی ڈھڈو لگاتہ کہان جائیگی بچکر لے اب سنبھل چل یہ کہکر وہ بیضہ اُسنے صنعت کے لشکر پر کھینچ مارا کہ صنعت کے تخت پاس آکر وہ شق ہوا اور آواز مہیب اُسمین سے آئی صنعت پکاری کہ ارے لشکر یو بھاگو اور وہ پیکان جو لشکر مہرخ پر برس رہے تھے وہ اُسکے لشکر پر آکر برسنے لگے اور وہ جانور جو منقار مین مہرخ کی سپاہ پر لگاتے تھے اُسکے لشکریون پر آکر لگانے لگے اور اُس بیضہ کے لگانے سے آگ برسنے لگی اتبو یہ حال ہوا کہ لشکری سر چراغان کی طرح چھوٹ رہے تھے اور ہزار من کیا لاکھون داخل جہنم ہوئے اور زمین و آسمان مین تزلزل پڑگیا آتشبازی نے جنگل جلا دیے یہ عالم ہوا کہ زمانہ کرہ نار بنگیا اور غبار نے اپنی فوج کو نعرہ کرکے بلایا کہا کہ لینا ان باغیون کو اُنھون نے زیر تیغ سحر رکھ لیا اور جب وہ بلا دفع ہوئی مہرخ بھی مع اپنی فوج باقیماندہ کے پھر پڑی پھر تو لشکریان صنعت کو بھاگنے کا رستہ نہ ملا کہ نظم

چلی بھاگ کر دامن کوہ کو
عجب وان کے جانے مین غم راہ کا
عجب کشمکش درمیان آگئی
سرون پر کھڑی فوج و فیل و سپاہ

لیے ساتھ سب فوج و انبوہ کو
کہ جاؤ زمین کچھ ہویدا نہ تھی
بعینہٖ اک بلا تھی جہان آگئی

نظر فوج کا شور ہنگامہ کا
کہین اسمین پگڈنڈی پیدا نہ تھی
نہ ہلنے کو جاگہ نہ چلنے کو راہ

تیغ تیز نے گوہر جان لینے کے لیے جوہر سے دانت اپنے نکالے تھے خنجر گلے کاٹنے پر حلقہ باندھے تھے تیر سن سن چل کر یہ خبر سناتے تھے کہ سینہ چھیدنے پر ہم آندھی مین

نیزہ سرکشی جتانے پر بلند طبعی اپنی دکھانے تھے کمانین لب سوفار سے کہتی تھین کہ لاؤ نقد جان دشمنان لاؤ خطا گرفتہ لوگون کو قربان کر کے بھینٹ ہمارے لیے چڑھاؤ سحر کی تو اس جنگ مین کچھ ضرورت نہ تھی سحر تو وہی بیضہ کا کافی تھا کہ گرد کہ بنا فتنت کا معاملہ گذرا تھا لاکھون آدمیونکا کھیت پڑا ہر ایک مدعی کھیت رہا پہلے تو وہ سب ہنستے تھے اب اپنے نفیسبونکو روتے تھے اور جان بچانا چاہتے تھے لیکن ممکن نہ تھا کسیکا بھیجا پھٹا ہی کسیکا سینہ چھدا ہی کوئی لوٹ رہا ہی کوئی جو بھاگا ہی وہ کچھ دور جا کر گرا ہی اوپر سے آگ برس کر خانہ تن جلاتی ہی زندگی بھاگنے والونسے دو کوس آگے بھاگی جاتی ہی کہانتک بیان کیا جائے صنعت سے سبھی بھاگتے تھے یہ تو مع چند سردار و نکے بچ گئی اور میدان جنگ گاہ سے کئی کوس پر بھاگ کر آئی اس مقام پر پناہ ملی سحر پڑھ پڑھ کر اسنے دستک دی ازبسکہ صاحب ہفت بیضہ بھی تھی بدین وجہ وہ جانور اور آتش اور پیکان سب موقوف ہوئے ادھر ملکہ مہرخ سے غبار انگیز ملی ملکہ مذکور نے اُسکو برابر اپنے تخت پر سوار کر لیا اور طبل شادمانی بجواکر پھری لشکر ادھر کا کم کام آیا تھا اُسنے آکر کمر کھولی اور سجدہ شکر جناب باری مین کیا مہرخ آکر سریر جہانبانی پر بیٹھی اور غبار انگیز کے شکریہ ادا کرنے مین تر زبان ہوئی کہ ای ملکہ اگر ایک لحظہ تم اور نہ آتین تو کام ہمارا تمام ہو چکا تھا غبار انگیز نے کہا کہ ای مہرخ نامور مین نے کیا کیا یہ بھی سب فریب تھا ای ملکہ اب صنعت کی تدبیر کرنا لازم ہی مہرخ نے کہا جو مرضی پروردگار کی ہم تدبیر اُسکی کیا کرین غبار نے کہا ابکی وہ غضب ڈھائیگی عمرو نے اُسوقت پوچھا کہ ای ملکہ غبار انگیز ہمسے تو بتاؤ کہ تمنے یہ کون سا سحر کیا جس سے وہ قحبہ پست پا ہوئی اور ہمیرے خدانے اُسکے سحر کی بلا دفع کی غبار انگیز نے کہا مین نے کوئی سحر نہین کیا مین اُسکے پاس گئی اور اظہار اطاعت اُس سے کیا اور کہا افراسیاب سے مجھکو ملوا دیجیے وہ وقت ایسا ہی تھا کہ مین عمرو سے مل گئی تھی اُسنے کہا تو میری بیٹی ہی مین تیری خطا معاف کروا دونگی بس اُسکے ہاتھ مین بیضہ سحر تھا مین نے کہا یہ مین دیکھون اُسنے وہ بیضہ دیا مین نے اُسی کی فوج پر مارا اُسکا خواص ہی یہ تھا کہ جس لشکر پر مارو وہ تباہ ہو جاوے ای عمرو سوا اسکے اور کچھ مین نے نہین کیا عمرو نے اس فطرت کی کمال تعریف کی پھر سوچا کہ صنعت اتنی بڑی شکست اُٹھا کر گئی ہی کمال ہی حیران ہو گی اگر اسوقت کوئی غیار ہی بنجاوے تو بہتر ہی یہ سوچکر اُٹھا اور مہرخ سے کہا کہ ای ملکہ مین صنعت کی خبر لینے جاتا ہون کہ کدھر گئی مہرخ نے ہر چند روکا مگر نمانا

ادر روانہ ہوا اُدھر صنعت صحرا سے پھر کر اپنے اس لشکر مین کہ جو لاکھون آدمیونکا دور تک اُترا
ہوا ہوا آئی بارگاہ خیمہ اور اُسکے لیے نصب ہوا یہ آکر بارگاہ مین تخت پر بیٹھی اور اپنے ملازمون جادو ساز
جادو داور مختار جادو سے مخاطب ہوکر گویا ہوئی کہ کیون تمنے دیکھا اُس عیار نے کیا حرکت کی
ہو یہ بھی اتفاق کی بات ہی تم دیکھنا کہ مین کسطرح ان سب کو ہلاک کرتی ہون جیسے انکی بھاگنے کا
ٹھکانا نہ ملتا تھا ایسا جب بھی ہوگا ساحرون نے عرض کیا کہ ای ملکہ آپ سچ فرماتی ہین آپ کیا
کچھ شاہ افراسیاب سے کم ہین اب اسوقت غلامان جانباز کی عرض بھی پذیرا فرمایئے یعنے
کچھ خاصہ نوش جان کر لیجیے کہ آپ کے چہرۂ مبارک کا عجب حال ہوا جاتا ہی پھر جو چاہیے گا
وہ کیجیے گا اُسنے جواب دیا کہ کھانے پانی سب سے مجھکو نفرت ہوگئی ہی کچھ جی نہین
چاہتا ہی اُنھون نے پھر بہ منت تمام اصرار کیا ناچار اُسنے کہا اچھا منگواؤ بکاولون نے
دستر خوان لاکر بچھایا صنعت آکر کھانا کھانے مین مصروف ہوئی اُسوقت خواجہ جو روانہ ہوئے
تھے علٰحدہ ایک مقام پر ٹھہر کر ساحر کی ایسی صورت اُنھون نے اپنی بنائی مہر افراسیاب جادو
کی ماتھے پر اپنے بنائی اس طرح کی کہ کندہ کی ہوئی معلوم ہوتی تھی تامی کی دھوتی
باندھے بازو پر پتلیان جواہر کی باندھکر گلے مین مالا مروارید پہنکر نامہ افراسیاب کا
ہاتھ مین لیکر دروازۂ بارگاہ صنعت پر اپنے تیئن پہونچایا سب نے دیکھا کہ افراسیاب کے
یہان کا جادوگر آیا ہی یہ دیکھکر کوئی مانع نہ ہوا اور خواجہ اندر بارگاہ کے آئے صنعت کو
مجرا کیا اُسنے پلکون کے اشارہ سے سلام لیا اُنھون نے نامہ دیا اُسنے نامہ کھولکر پڑھا لکھا ہوا تھا
کہ ای ملکہ صنعت سحر ساز مرحبا کیا کہنا جس طرح سے کہ ساحران زبردست لڑتے ہین
اُسی طرح سے تم لڑین مین خود آسمان سحر پر سے تماشا دیکھ رہا تھا تم ناچار ہوکہ
عیار انگیز کے فریب مین آگئین اسکا تم کچھ رنج و ملال نہ کرنا یہ نامہ جو میرا ایلچی لیکر آتا ہی
یہ صرف نامہ بر ہی نہین ہی اور نہ قاصدی کرتا ہی یہ بہت بڑا ساحر زبردست ہی بس اسکو
مین نے اس لیے بھیجا ہی کہ تم اپنے پاس رکھنا نام بھی اسکا ہوشیار جادو ہی اسکی
خاطر بہت کچھ کرنا اور لڑنے کو جانا تو اپنے ساتھ لیتی جانا یہ بڑا کام کریگا باقی مراعات
سلطانی کی اُمیدوار رہو صنعت نامہ پڑھکر خوشنود ہوئی ساحر نامہ دار کی بہت خاطر کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کھانے کی اول صلاح کی پھر آپ چند لقمہ کھاکر تخت پر آکر بیٹھی ساحرہ مذکور کو کرسی بیٹھنے کو دی پھر ایک راوٹی استادہ کرائی سب اسباب راحت وہان بھجوادیا اور کہا اے ہوشیار جادو تم اس راوٹی مین رہو عمرو اُٹھکر اس راوٹی مین آیا میوہ تر و خشک کھایا اپنے پاس سے شراب نکال کر پی پھر پلنگ پر لیٹ رہا تین چار لونڈیان خدمت کو حاضر تھین وہ کام کرنے لگین بعد آنے خواجہ کے چالاک بن عمرو بھی صنعت کی فکر مین آیا تھا کنیزین جو اندر باہر کام کاج کے لیے آتی جاتی تھین اس مین سے ایک کو اُسنے فقرہ سے الگ لیجاکر بیہوش کیا اور اُسکی ایسی صورت بنکر سر پہ صنعت کے رومال جھلنے لگا اس اثنا مین ملکہ حیرت جو کھانا کھانے اپنی بارگاہ مین بیٹھی اُسنے حال شکست کھانے کا صنعت کے سُنا تھا بس کچھ میوہ مٹھائی پکوان کشتی مین لگاکر صرصر عیارہ کو بلوا کر کہا کہ جاکر یہ ملکہ صنعت کو دے اسے سامری جانین کہ اُسنے فرط رنج والم سے کچھ کھایا ہی یا نہین قسم ہماری طرف سے دینا کہ اسکو کھاؤ صرصر وہ کشتی لیکر روانہ ہوئی اور بارگاہ صنعت مین آئی مجرا کیا عرض رسا ہوئی کہ یہ تحفہ ملکہ حیرت نے آپ کے لیے بھیجا ہی صنعت نے کہا اے صرصر تو اس طرح اسوقت آئی جیسے کوئی عیار آتا ہی صرصر نے کہا اے ملکہ پھر مین تو عیارہ ہون اگر آپکو کچھ اور شبہہ ہو تو اپنا اطمینان فرما لیجیے صنعت سحر ساز نے پانی سے مُنھ صرصر کا دُھلوایا صرصر کو اصلی پایا اسوقت ایک دوشالہ اور بہت سے روپیہ انعام مین دئے صرصر خلعت پاکر رخصت ہوئی لیکن دیکھتی گئی کہ چالاک سر پہ کھڑا رومال جھل رہا ہی بس اُسنے الگ جاکر نیل کے قلم سے لکھا کہ یہ جو لونڈی سر پہ کھڑی رومال جھل رہی ہی یہ کنیز نہین ہی عیار ہی اسکا کام تمام کر دیجیے لکھ کے پھر آئی اور کہا ملکہ نے یہ کاغذ بھی دیا تھا مین دینا بھول گئی تھی اب یاد آیا لیجیے صنعت نے لیکر پڑھا صرصر تو چلی گئی اور صنعت حیران ہوئی دل سے کہتی ہی کہ کیا بلاے بدعیار ہین کہ کسی وقت پیچھا ہی نہین چھوڑتے ہین یہ کہکر اُٹھی اور چالاک کو پکڑ لیا اور پوچھا کہ ارے تو کون ہی جب چالاک نے کہا کہ مین آپ کی کنیز ہون اُسنے کہا کہ اری خیرہ سر تیرہ روزگار تو کنیز ہی یا چالاک ہی ارے پانی گرم لاکر اسکا مُنھ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دھولاؤ اور کنیزیں گرم پانی لیکر آئین اور مُنھ چالاک کا دھولا پانرنگ روغن چھوٹ گیا
صورت اصلی ظاہر ہوئی صنعت نے کہا میرا چابک تولاؤ غلغلہ اُسکے قید ہونے کا بلند ہوا
عمرو جو راوٹی مین جاکر لیٹا تھا اُسنے بھی سُنا جلدی سے باہر نکل آیا اور چالاک کے پاس
آکر کہا اے اجل رسیدہ غضب کیا تھا یہ کہکر ملکہ صنعت کو چابک نہ لگانے دیا آپ ایک
چابک اُسکے لگایا صنعت نے کہا یہ موذی کاٹے کسی طرح باز نہین آتے ہین مین
اب اسکو افراسیاب کے پاس لیجاؤنگی عمرو نے عرض کیا کہ اے ملکہ میرے کام مین خلل انداز
یہ ہوا میری رائے یہ ہے کہ اسکو مجھے آپ عنایت فرمائین کہ مین اسکو قید کرون یہ کہکر اپنے
جھولے سے سحر کی زنجیر نکالکر خوب چالاک کو جکڑا اور کہا مین اس سے کچھ پوچھ لون
تو مار ڈالونگا صنعت نے کہا مین نامہ افراسیاب کو لکھتی ہون جیسا وہ فرمائین عمل
مین لاؤ عمرو نے کہا اچھا اور چالاک کو اپنی راوٹی مین لایا وہان لاکر مشکین کھولدین
اور کہا او جوانمرگ کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے چالاک نے کہا آج تو صنعت نے
نہ پہچانا تھا صرصر شمشیرزن آکر گرفتار کراگئی عمرو نے کہا مین سمجھ لونگا
چالاک انکے کہنے سے قنات چاک کرکے نکلگیا اور عمرو ہائے ہائے کرکے زمین پر
گر پڑا اس طرح سے کہ آدھا پردے کے اندر دھڑ تھا اور آدھا باہر اُسکے ہائے ہائے
کی آواز اہل بارگاہ نے جو سُنی صنعت نے کہا صاحبو ہوشیار جادو کو بادشاہ نے
بھیجا ہے اور وہ عمرو کے بیٹے کو قید کرنے لیگئے ہین معلوم ہوتا ہے کچھ آفت اُنپر
آئی یہ کہکر خود راوٹی مین آئی دیکھا تو ہوشیار جادو بیہوش پڑا ہے اور قنات
چاک ہے چالاک کا پتا نہین ہے لوگون سے یہ حال دیکھکر گویا ہوئی کہ دیکھو ہوشیار نے کیسا زنجیر
مین جکڑا تھا بندھا ہوا گھوڑا مار نکلگیا بڑے غضب کے عیار ہین اُنسے کوئی جیت نپائیگا اچھا
اب کوئی پانی لاکر ہوشیار پر چھڑکو کہ اسکو تو ہوش آئے عمرو نے یہ بیان جو انکا سُنا سمجھے
کہ پانی چھڑکنے سے رنگ روغن نہ کہین بگڑ جائے لازم ہے کہ اُٹھ بیٹھو بس یہ سوچکر ایک آہ کی
اور کروٹ لی صنعت اُسوقت پکاری کہ اے ہوشیار جادو ہوشیار جادو کیا غافل پڑے ہو
ذرا تو ہوشیار ہو اُسکے پکارنے سے عمرو اُٹھ بیٹھا اور کہا اے ملکہ چالاک کہان گیا کہو کیا کام کیا ہے کہ کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین مرگیا ہوتا سامری نے بڑی خیر کی صنعت نے کہا اگر اسوقت کچھ تمھارے دشمنون کو ہوجاتا تو مجھکو افراسیاب سے بڑی ندامت ہوتی لوگون نے کہا ای ملکہ آپکا کدھر خیال ہی یہ وہ چالاک ہی جسنے کہ افراسیاب پر عیاری کی ہی اُس سے بچے رہنا ہی غنیمت ہی اور جسوقت اسکو قید کرے چھوڑ کے نہین مار ہی ڈالے یہی بہتر ہی غرض صنعت وہان سے اُٹھکر پھر اپنے مقام پر آئی چالاک جو نکلکر یہان سے چلا ایک درہ مین پہاڑ کے گیا وہان قریب تر ایک ساحر ہی کہ اس جگہ کی صنعت کی طرف سے نگہبانی کرتا ہی اس ساحر کا نام بھی مبہوت جادو ہی اور وہ ساحر نہایت زبردست ہی چنانچہ چالاک نے جو دیکھا تو درہ کو وہ بہت آراستہ ہی اسطرف درہ کے درخت تمام تراشے گئے ہین سبزہ اُگا ہی کنوئین پختہ بنے ہین پڑی جھائی گئی ہی اور سامنے ایک باغ کہ جس سے گلستان ارم کو داغ بنا ہوا نظر آتا ہی چالاک اُس باغ مین آیا اسکو بھی نہایت سرسبز پایا نرگس و یاسمن تختہ تختہ گل و سنبل چمن چمن لگے ہین یا اُسکی خوبی کی نسبت کہنا چاہیے کہ ابیات

وہ باغ نہین بہشت سے کم
از بسکہ ہے سبزہ جلوہ آرا
گویا خط یار دلربا ہی
ہر رنگ کے گل جو ہین نمودار
ہر رنگ سر شک خون بلبل

رخسار زمین پہ سبزہ ہر سو
ہی خاک طلسم چرخ خضرا
تھے پھول بھی پھل بھی کیسے کیسے
گلشن کی زمین ہی صحن گلزار

دیکھا تو کچھ اور ہی ہی عالم
ریحان خط عذار گلرو
یون سبزہ گیاہ جانفزا ہی
شاید کہ بہشت مین ہون ایسے
ہی سرخ تو رشک لالہ و گل

ہر سمت نہرین جاری خلاصہ یہ کہ بڑی تیاری ایک طرف بارہ دری بجشن خوبی بنی ہوئی بہی کی طرح سجی ہوئی فرش پرتکلف سے آراستہ شیشہ آلات لگا ہوا سامان عیش و راحت وہان مہیا مسند مغرق بچھا ہوا اور اُسپر ایک ساحر سیاہ فام بیٹھا ہوا شراب زہرمار کر رہا ہی اُسکو دور سے دیکھکر چالاک صورت ساحر کی ایسی بنا اور وہ وضع اپنی بنائی کہ جیسے وضع کے ساحر صنعت کے ملازم ہین بس اس صورت پر تیار ہو کر سامنے اُسکے گیا اور اُسکو سلام کر کے کہا کہ ملکہ صنعت نے آپ کے پاس بھیجا ہی فرمایا ہی کہ جب سے ہم شکست کھا کر آئے ہین مہرخ کمبخت ہمارے مار ڈالنے کی فکر مین ہی ابھی چالاک عیار آیا تھا ہمنے قید کرنا چاہا وہ نکلگیا اب تو بہت ہوشیار رہنا اور جو کوئی عیار طرار آئے اُسکو پکڑ کر مار ڈالنا مبہوت اسی ساحر کا نام ہی چالاک کی تقریر سنکر وہ اپنے ملازمون سے حکم فرما ہوا کہ سو روپیہ اسکو لاکر دو اُنھون نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

روپیہ مذکور لاکر دیے اور مبہوت نے کہا ملکہ عالم کو میری تسلیم کہہ دینا اور عرض کرنا کہ آپ میری جانب سے مطمئن رہین مین بہت ہوشیار ہون چالاک نے جب روپے پائے کہا تمنے ہمارے ساتھ احسان کیا ہی ہمارے باپ دادا سے بھی ایک چیز نادر چلی آتی ہی بھلا اُسکو ہم بھی تو دکھلا دین لے آؤ الگ چلو مبہوت یہ سُنکر اُٹھا اور اُس باغ کی ایک صحنچی مین گیا ملازمون کو وہان آنے سے منع کر دیا چالاک بھی اُسکے ساتھ گیا اُسنے کہا دکھاؤ وہ کیا چیز ہی چالاک نے قریب پہونچتے ہی سکے ایک طانچہ دست بیہوشی آلودہ کا لگایا مبہوت نے کہا او بے ادب یہ تو نے کیا کیا چالاک نے کہا اسیمن تو کرامات ہی تم دیکھ لینا گھبراؤ نہین یہ کہہ ہی رہا تھا کہ وہ چکر مار کر گرا بیہوش وہ بیہوش تھا چالاک نے اُسوقت تنہائی پاکر اپنی ایسی صورت اُسکی بنائی اور آپ اُسکی صورت پر بنا اور اُسکو بیٹھ پر لاد کر باہر نکلا نوکرون نے اُسکے کہا کہ یہ کون ہی اُسنے جواب دیا کہ جمشید نے میری عزت بچائی اور جان بھی رکھ لی اسنے مجھکو مار ڈالا ہوتا یہ عیار ہے یہ کہکر بارگاہ صنعت کے دروازے پر اُسکو لادے ہوئے لایا صنعت کو خبر ہوئی کہ مبہوت جادو کوئی آپ کی جانب سے فلان صحرا مین محافظ ہی وہ چالاک کو پکڑ کر لائے ہین یہ حال سُنکر صنعت اُٹھی اور ہوشیار جادو کے پاس آئی کہا ای ہوشیار مبارک ہو چالاک پکڑا گیا مبہوت میرا ملازم لایا ہی عمرو کی یہ خبر سُنکر جان نکلگئی مگر بظاہر خوشنود ہوا اور جلد وہان سے باہر نکل آیا اس اثنا مین مبہوت نقلی بھی داخل بارگاہ ہوا ملکہ صنعت عمرو کے ساتھ کھڑی تھی اُسکو مجرا کیا صنعت نے سنکر پوچھا کہ ای مبہوت مزاج تو اچھا ہی کہو کسکو لائے مبہوت نقلی نے سب ماجرا بیان کیا کہ یہ عیار مجھکو بھی فریب دینے گیا تھا مین نے پکڑ لیا ان باتون مین یکایک خبر آئی کہ ملکہ شکوہ زرین قبا اور شہاب جادو تیر کنان اس طرف آئے تھے وہ آتے ہین صنعت نے کچھ لوگ اُنکے استقبال کو بھیجے کہ وہ دونون بھی بارگاہ مین آئے صنعت سے ملاقات ہوئی اُسنے مزاج پرسی کر کے تپاک ظاہر کیا پھر یہ بھی کرسیون پر بیٹھے جام مے گردش مین آیا اُسکو اسوقت ملکہ شکوہ نے پوچھا کہ ای ملکہ یہ سامنے مردہ سا کون پڑا ہی صنعت نے سب احوال اُسنے بھی کہا اور کہا افراسیاب نے ایک ہوشیار جادو نام ساحر نیکنام کو میرے پاس بھیجا ہی اور بہت تعریف اُنکی نامہ مین لکھی ہی مین اُنسے نہایت خوش ہون شکوہ نے کہا ای ملکہ اب تم اُسکو

مار ڈالو صنعت نے کہا لڑائی کی فتح اور شکست جب ہو کہ جب حریف پکڑا جائے تو سمجھ کر مارے لیکن آپ کے فرمانے سے مین ابھی اُسکو قتل کرتی ہون مجھکو کسی بات کا دغدغہ نہین ہو شکوہ نے کہا کہ کچھ ہی کیون نہو آپ اُسکو مار ڈالین اُسنے کہا اچھا اُسوقت شہاب جادو نے کہا کہ ہوشیار جادو کو بھی بُلا لیئے ہم ملاقات بھی کر لینگے اور وہ اُسکے قتل کی بھی کیفیت دیکھینگے صنعت نے ایک کنیز کو حکم دیا کہ جا کر دیکھ تو ہوشیار جادو کیا کرتے ہین عمرو یا تو باہر نکل آیا تھا یا پھر جا کر راوٹی مین لیٹ رہا اسلیئے کہ اُسنے باہر آکر جو مبہوت کو دیکھا تو چالاک کو پایا تھا غرض کنیز جو آئی دیکھا کہ آرام مین ہین اُسنے جگانے کا ارادہ کیا کنیزین جو اُسکی خدمت مین تھین وہ گویا ہوئین کہ ابھی آرام کیا ہی اور فرمایا ہو کہ اگر ملکہ بھی آکر جگانے کا ارادہ فرمائین تو مجھکو نہ اُٹھانے دینا کنیز یہ ماجرا اُسنکر پھر آئی اور صنعت سے آکر عرض کر دیا شہاب وغیرہ سب خاموش ہو رہے اور صنعت نے جلاد کو حکم دیا کہ جلد تراس مفتری کا اسی عالم بیہوشی ہی مین سر کاٹ ڈال جلاد نے بموجب حکم دوڑ کر تیغہ مارا کہ سر مبہوت اصلی کا اڑ گیا اور پکارا کہ مبارک ہو مین نے کام پسر عمرو کا تمام کیا لایئے انعام دلوایئے یہ تو انعام مانگتا ہی کہ وہان صداے گیر و دار و دار و گیر بلند ہوئی دھوان سب طرف پھیلا آواز آئی کہ ارا مبہوت جادو کو اُس اندھیرے مین چالاک نے نعرہ کیا کہ منم چالاک اری قحبہ صنعت رہ تو سہی میرا نام ہی چالاک کہ تیرے ہاتھون سے تیرے رفیقون کا سر کٹواؤن یہ کہکے تخت کے نیچے صنعت کے چلا گیا کسی نے اِس تاریکی مین دیکھا نہین کچھ عرصہ کے بعد وہ دھوان برطرف ہوا سب نے دیکھا کہ مبہوت جادو کا سر الگ کٹا پڑا ہی اور شکوہ اور شہاب جادو تو گھبرا کر باہر نکلگئے کہ یہ کیا آفت آئی اور آپسمین گرم سخن ہوئے کہ غضب ہی ساحری کا بھلا کہیے کسکو کوئی مارے اور کسکو رہا کرے بھائی اب طلسم برباد ہوا یا ہی ادھر صنعت لاش مبہوت دیکھکر بدحواس ہوگئی کہ بل بے تیری تلاش کہان پہونچا اور مبہوت کو پکڑ لایا یہان تو سب متحیر اور متردد ہین لیکن حیرت کو بھی طائران سحر نے یہ سب خبر پہونچائی وہ بھی پریشان خاطر بیٹھی تھی کہ شکوہ اور شہاب جا کر پہونچے اُنھون نے مفصل کیفیت عرض کی کہ ہمارے سامنے یہ ماجرا گذرا پھر یہ بھی بیان کیا کہ افراسیاب نے ایک ساحر ہوشیار جادو نام کو صنعت کے پاس بھیجا ہی اور بڑی تعریف اُسکی نامہ مین لکھی ہی وہ ساحر وہان موجود ہی بڑی خاطر اُسکی ملکہ صنعت کرتی ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حیرت نے یہ حال سُنکر کہا ای بی اسمین بھی کوئی فریب معلوم دیتا ہی مین بادشاہ کو نامہ لکھتی ہون جیسا ہوگا ظاہر ہو جائیگا یہ باتین جو یہان ہوئین طائران جادو مہرخ کے یہان کے اور افراسیاب کے یہان کے برائے جاسوسی حاضر تھے انھون نے بھی سُنا اور طائر اڑکر بادشاہ طلسم کی خدمت مین گیا ادھر طائران سحر نے آکر مہرخ سے جو سُنا تھا بیان کیا مہرخ بہت خوشنود ہوئی اور غبار انگیز نے کہا بی بی عیار بڑے فیلسوف اور زبردست ہین مہرخ نے کہا سب ملکہ چالاک کے لیے دعا کرو کہ خدا تعالی اُسکو صحیح وسالم ہمسے لاکر ملائے سب دست بدعا ہوے ادھر طائران جادو جو شاہ جادوان کے پاس پہونچے جملہ ماجرا انھون نے یہان کا بیان کیا بادشاہ نے حال سُنکر گردن جھکائی اور کہا مین اسی وجہ سے سب کو غارت کرنے جاتا تھا تو اس صنعت نے منانا اب اچھا ہوا جو ذلتین اُٹھاتی ہی یہ کہکر رقعہ جمشیدی مین دیکھا کہ کونسا ساحر میرا ملازم ہوشیارہ جادو نام ہی جو اُسکے پاس گیا ہی رقعہ مین معلوم ہوا کہ وہ عمرو عیار ہی اگر ای بادشاہ قتل کرنا ہو تو ایسے وقت مین اسکو مار ڈال پھر ایسا موقع نہ ہاتھ آئیگا یہ رقعہ سے دریافت کرکے اُسنے باغبان کی طرف دیکھا اور کہا کہ تمنے وعدہ کیا تھا مین عمرو کو پکڑ لاؤنگا آجتک ایفاے وعدہ نہوا خیر اب تم بارگاہ مین صنعت کی جاؤ اور وہان ہوشیارہ جادو بنا ہوا عمرو ہی اُسکا سر کاٹ لاؤ صنعت سحر ساز سے کہنا کہ وہ خود قتل کرکے سر تمھین دیدیگی باغبان نے پایۂ تخت بادشاہ کو بوسہ دیا اور عرض کیا کہ اینک رفتیم و آوردیم یہ عازم رہ نوردی ہوا لیکن زوجہ اُسکی ملکہ گلچین جادو کہ عمرو سے ڈرتی ہی اسواسطے کہ عمرو جو باغبان کو مار ڈالیگا تو مین رانڈ ہو جاؤنگی اپنے قرآن حبش کو بھائی بنایا ہی اور اُسنے اسکو بہن کہا ہی ہر چند باغبان کو یہ سمجھایا کرتی ہی مگر وہ نہین مانتا ہی چنانچہ ملکہ گلچین جادو اپنے شوہر سے پہلے چادر سحر اوڑھ روانہ ہوئی جاکے صنعت کی بارگاہ مین پہونچی بسبب چادر سحر کے کسی نے اُسکو دیکھا نہین عمرو کی راوٹی مین گئی عمرو سوتا تھا اُسکو جگایا اور کہا خواجہ سلامت مین ہون آپکی کنیز گلچین جادو افراسیاب کو آپ کی خبر پہونچی ہی اُسنے میرے شوہر کو صنعت کے پاس بھیجا ہی وہ آیا ہی آپ ہوشیار ہو جائیے مین پہلے آپ سے خبر کرنے کو آئی ہون آپ کو قسم ہی اپنے خداے پاک کی کہ باغبان کو مار نہ ڈالیے گا مین رانڈ ہو جاؤنگی تو خدا تمھارا حافظ ہی مین جاتی ہون یہ کہکر وہان سے چلی گئی اُسکی باتونکی آواز کچھ کنیزون اور صنعت نے بھی سُنی مضمون تو کچھ بھی نہ سمجھین لیکن صنعت نے پکار کر کہا کہ اسے

یہ کسکے بیر آتے جاتے ہین عمرو نے کہا یہ بیر ہمارے ہین اور کسکے ہین عرصہ ہوا ہمکو آئے ہوئے اب تدبیر لڑنے کی ہم بھی کرتے ہین دمبدم خبر منگاتے ہین یہ کہکر باہر راوٹی کے آیا اور دیکھا کہ ایک جادوگر اژدرنگاہ جادو نام صنعت کے پاس استادہ ہی اُسنے صنعت سے کہا کہ ای ملکہ ذرا یہ جو آپ کے پاس کھڑے ہین انکو میرے پاس بھیجدو سمجھے کچھ اُنسے کہنا ہی صنعت نے یہ سُنکر اژدرنگاہ سے اشارہ کیا کہ جاؤ وہ عمرو کے پاس آیا عمرو نے کہا ای بھائی یہ غل کیسا ہوا تھا اُسنے کہا کیا بتاؤن اپنی اپنی سبکو پڑی ہی عمرو نے کہا ہان بھائی یہان یہی حال ہی معلوم نہین کہ ہم مارے جائین یا تم مارے جاؤ مگر بھائی عیار کیا کام کر رہے ہین ابھی دیکھو میرے پاس ایک عیار آیا تھا اُسنے زبردستی بغیر کہے سُنے میرے مُنہ پر یون ہاتھ مارا دون ہاتھ مارا ای لو اسطرح سے ہاتھ پھیرا ہی تو دیا یہ کہکر ہاتھ مُنہ نقل کرنے کے بہانے سے پھیر دیا کہ اژدرنگاہ بیہوش ہوگیا اُسنے جب اسکو بات کہنے کے لیے بُلایا تھا تو کنیزون کو ہٹا دیا تھا چنانچہ تنہائی تو تھی ہی اژدرنگاہ کو بشکل ہوشیار جادو بنایا اور آپ اُسکی ایسی صورت بنا اور اُسکو اپنے پلنگ پر لٹا دیا اور کنیزون کو پکارا اُنسے کہا خبردار اِسے ہوشیار نکرنا یعنے جگانا نہین یہ کہکر آپ یا جمشید یا جمشید کہتا ہوا صنعت کے پاس آیا اُسنے کہا ای اژدرنگاہ جادو خیر تو ہی مجھ سے تو کچھ کہو کہا ای ملکہ مین تمسے کیا کہون اب آپ ہی معلوم ہو جائے گا اُسنے اس کلمہ پر گھبرا کے کہا ارے کتاب تو لانا عمرو نے دل مین کہا کہ کتاب مین دیکھا اسنے تو حال تیرا کھلے گا بس گویا ہوا کہ ای ملکہ تمنے تو کتاب کی عزت کھو دی ذرا ذرا سی بات پر کتاب لانا کتاب لانا کرتی ہو وائے مالکہ من جس کام پر عقل کام نکرے وہ کتاب مین دیکھتے ہین تو کتاب کیا کرو گی مجھ سے بیرا بیر کہہ گیا ہی کہ شاہ جادوان کے پاس سے کوئی اسوقت آتا ہی اور ہم رتبہ و ہم پایہ تمھارا ہی اور جس کام کو آتا ہی اُسی کام کو سُنکر مین یا جمشید یا جمشید کہتا ہون اب معلوم ہی ہوا جاتا ہی گھبراتی کیون ہو یہ کہہ ہی رہا تھا کہ **باغبان قدرت** تیور پر بل ڈالے ہوئے اسباب سفر لیئے ہوئے تخت پر سوار آکر اُسکی بارگاہ مین اُترا **صنعت** برائے استقبال خود اُٹھی **باغبان** نے بڑی سمجھکر سلام کیا **صنعت** نے ہنسکر سلام لیا اور ہاتھ اُسکا پکڑ لیا مقام صدر پر برابر اپنے بٹھایا **باغبان** نے بیٹھتے ہی کہا کہ شہنشاہ نے فرمایا ہی مین نے کب **ہوشیار** جادو کو بھیجا ہی اور وہ ہی کہان **صنعت** نے کہا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جب سے آیا ہی مست شراب ایسا رہتا ہی کہ ہر وقت راوٹی مین پڑا رہتا ہی اب بھی وہین ہی
باغبان نے کہا وہ عمرو عیار ہی اسی وجہ سے بہت تمھارے پاس نہین بیٹھتا ہے اپنی فکر مین ہی
تمکو مار ڈالیگا اسوقت اژدرنگاہ نقلی نے ایک قہقہہ مارا اور کہا بھلا ہم تو سمجھے ہوئے
صنعت یہ ماجرا سُنکر نہایت درجہ گھبرائی باغبان نے کہا حکم دیا ہی شاہ نے کہ جلد
مار ڈالو اسکو اور سر اُسکا مانگا ہی لاؤ مجھے دو کہ مین قتل کر کے سر لیجاؤن **صنعت** نے
اسوقت ایک جلاد کو بلا کر چپکے سے کہا کہ راوٹی مین جا اور کنیزون کو یہان بھیجدے اور وہ
جو پلنگ پر سو رہا ہی اُسکا سر کاٹ جلاد بموجب حکم راوٹی مین گیا اور کنیزون سے کہا جلد یہان سے
باہر جاؤ وہ سب لرزان ترسان باہر آئین اور جلاد نے ایک ہی تیغہ کا ایسا زبردست ہاتھ مارا کہ اژدرنگاہ
کے دو ٹکڑے ہوئے اُسکے مرنے سے بھی صدائے مہیب آنے لگین اندھیرا ہوا آواز آئی کہ لیجیو پکڑ لیو
مارا اُسکو کہ جسکا نام اژدرنگاہ جادو تھا **صنعت** نے جب جلاد کو بہر قتل **ہوشیار** بھیجا تھا چار
ہزار جادوگر برائے حفاظت مقرر کیے تھے کہ شاید عمرو ہوشیار ہو کر نکلے تو جانے نپائے دو ہزار
جادوگر بروے ہوا پرواز کر رہا تھا اور دو ہزار گرد بارگاہ تھا بس ادھر تو صدائے قتل
ہوشیار بلند ہوئی اُدھر عمرو نے نعرہ کیا کہ منم شہنشاہ عیاران عمرو نامدار اری او شفتل **صنعت**
سحر ساز اگر تیرے جادوگرون کو اسیطرح نہ داخل جہنم کرایا تو نام اپنا عمرو نہ رکھا **صنعت** نے یہ نعرہ سُنکر
گرد اپنے توحصار کیا اور پکاری کہ لینا موذی کا ٹکو جلنے نپائے اندھیرا تو تھا ہی نارنج ترنج ناریل
چلنے لگے اُسوقت **چالاک** جو تخت کے نیچے چلا گیا تھا باہر نکلا اور آ کر اُسنے **عمرو** کا ہاتھ پکڑ لیا کہ
اے والد ماجد راہ یہ مین نے پہلے ہی سے بنا رکھی ہی آئیے چلیے عمرو بھی غلطاک مار کر زیر تخت آیا دیکھا
تو یہان نقب لگی ہی دونون اُس نقب مین کودے اور روانہ ہوئے **صنعت** نے جب وہ اندھیرا موقوف
ہوا ہر چند تلاش کرایا کہ دیکھو یہ دونون کہان گئے ہین لیکن پتا نہ ملا بہت پریشان خاطر ہوئی اور
مختار جادو نے عقل سے دریافت کیا اور تو سب راہ رُکی ہوئی تھی تخت کے نیچے معلوم ہوتا ہی کہ دونون
ہین پس اُسنے تخت کو اُٹھوایا دیکھا تو نقب لگی ہی بس عرض کیا کہ ای ملکہ دیکھیے وہ اس راہ سے گئے ہین باغبان
تو یہ سب ماجرا دیکھکر پہلے ہی چلا گیا تھا اور یہان **صنعت** نقب دیکھکر بہت پریشان ہوئی اور گویا ہوئی
ای مختار کچھ عقل نہین کام کرتی ہی اور نہ کچھ کہہ سکتی ہون مختار نے کہا قربانت شوم آپ فرمایئے تو آخر کیا کرنا ہی اُسنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا باغبان قدرت جو افراسیاب کے پاس سے آیا اور اُسنے کہا کہ یہ عمرو عیار ہی بس اب تو افراسیاب
بھی جھوٹ بولنے لگا مختار نے کہا ای ملکہ جب ہوشیار جادو نے اژدرنگاہ کو راوٹی مین بلایا تھا اُسوقت
تک وہ ہوشیار عمرو ہی تھا جب اژدرنگاہ اُسکے پاس گیا اُسنے بیہوش کر کے اپنی صورت پر اُسکو بنایا
اور آپ اُسکی صورت بنکر باہر آیا اور آپ سے باتین کین باغبان قدرت کیا کرے جو سُن آیا تھا
اُسنے وہی آپسے کہا لیکن تعجب یہ ہی کہ اُسکو خبر کسنے پہونچائی کہ باغبان قدرت آیا ہی صنعت نے
کہا کچھ ہی ہو مگر اب عزت سامری رکھین ہماری تو بے آبروئی ہوتی ہی یہان تو یہ تذکرہ ہی اور عمرو عیار
مع چالاک کے نقب سے نکلکر ہنستے ہوئے اپنی بارگاہ مین آئے مہرخ اور سب سردارون نے خدا کا شکر کیا کہ پھر
خدا نے تمکو ہمسے ملایا عمرو نے تمام کیفیت سامنے مہرخ کے بیان کی مہرخ اور جملہ سردار قہقہہ مارنے لگے اور سب
عیار بھی مع مہتر قرآن کے اُسوقت بارگاہ مین آئے اور بیٹھکر شراب پینے لگے ناچ ہونے لگا شراب کا
جام گردش مین آیا مہرخ نے کہا اب خدا وہ دن بھی کرے کہ شہزادہ اسد اور مہ جبین بھی چھوٹین اور
اسد دلاور طلسم فتح کرے عمرو نے کہا انشاءاللہ اب وہ زمانہ بھی قریب ہی ملکہ پر ان تدبیرین
کی گئی ہین لیکن جبتک آپ دیکھیے گا کہ کیسی کیسی لڑائی پڑتی ہی اور ہم بھی چن چن کے ان نابکارون کو خدا نے
چاہا تو مارینگے یہ کہکر مصروف عیش و انبساط ہوئے ادھر باغبان کے پہونچنے کے قبل تیلے افراسیاب کے پاس
آئے اور عرض رسا ہوئے کہ بموجب ارشاد حضور باغبان کے کہنے سے صنعت نے ہوشیار جادو کو قتل کرایا
لیکن صدائے گیر بگیر کی بلند ہوئی دریافت ہوا کہ ہوشیار جادو عمرو نہ تھا اژدرنگاہ جادو تھا
افراسیاب نے کہا عجیب و غریب مقدمہ ہی کہ جو تدبیر ہم کرتے ہین وہ برعکس ہوتی ہی یہ کہکر ایک آہ سرد دل
پُر درد سے بھری اور تیلون سے کہا کہ تم جاکر پھر خبر لاؤ کہ صنعت کیا کرتی ہی اور مہرخ کس فکر مین
ہی تیلے روانہ ہوے آگے چند تیلے تو بارگاہ صنعت مین پہونچے اور چند بارگاہ مہرخ مین گئے یہان دیکھا
تو ناچ ہو رہا ہی اور صنعت کو جو دیکھا تو غصہ مین رنجیدہ پایا اور سُنا کہ وہ کہتی ہی ای مختار جادو مجھکو
افراسیاب سے بڑی ذلت ہوئی اب جی چاہتا ہی کہ اپنے تئین ہلاک کرون مختار کہہ رہا ہی کہ حضور شراب
پئین کچھ خاصہ نوش فرمائیے یہ تو معاملات جنگ ہین اسقدر تشویش نفرمائیے اُسنے کہا کہ اب کھانا مین جب
کھاؤنگی کہ لشکر باغبان کو غارت کرونگی یہ کہکر وہ بیضہ سیاہ جو گٹھڑی مین تھا ہاتھ مین لیکر دکھایا تیلون نے
جو یہ ماجرا دیکھا سمجھے کہ اب تو یہ آمادہ حرب و ضرب ہی لازم ہی کہ بادشاہ سے جاکر خبر کرین پھر آپ ہی کہا کہ تماشا جنگ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھ لین تو ایک ہی مرتبہ جاکر عرض کرین غرض یہ تو ٹھہرے اور جاسوسان لشکر مہرخ جو یہان
موجود تھے وہ سب خبر لیکے مہرخ کے سامنے آئے اور عرض رسا ہوئے کہ ملکہ صنعت سحر ساز پھر آیا چاہتی
ہے اور اُسکا ارادہ ہی کہ ابکی بیضۂ سیاہ سے کام لے مہرخ یہ خبر سُنکر بدحواس ہوئی پھر آپ ہی کہا کہ ہمارا
اللہ مالک ہی وہی بچانے والا ہی چالاک جو شریک انجمن انبساط تھا وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور کہا
جبتک اس قحبہ صنعت کو قرار واقعی گوشمالی نہ ملیگی مانونگی نہین یہ کہکر وہان سے چلا اور ساحرہ کی ایسی
صورت بنکر قریب بارگاہ صنعت آیا یہان صنعت باہر بارگاہ کے آکر غصہ مین کھڑی ہوئی تھی تمام
سردار اور مصاحب اُسکے گھیرے ہوئے سمجھا رہے تھے کہ ای ناظمہ کل طلسم افراسیاب کی پیاری حیرت
کی راج دلاری اگر لشکر باغیان برباد کرنا منظور ہی تو فوج کو ہمراہ لیکر جا سپہ سالار فوج بھی عرض کر رہے
ہین کہ ہمکو لیتی چلیے صنعت کہہ رہی ہی کہ مین اکیلی جاؤنگی اپنا کام آپ ہی خوب ہوتا ہی یہ کہکر مختار
جادو سے مخاطب ہوئی کہ تم گھر سے اور فوج ولشکر سے خبردار رہنا مجھکو دیر ہوگی ابھی گئی اور کام
لشکر حریف کا تمام کرکے پھر آئی دیکھو یہ وہ بیضۂ سیاہ ہی کہ جسکے لگاتے ہی ہزارون سانپ پیدا ہونگے اور
مفسدونکو ڈس لیگا یہ کہکر بیضہ ہتیلی پر رکھکر بلند کیا چالاک جو فکر مین آیا ہوا تھا اُسنے دل مین خیال کیا
کہ بس یہی وقت ہی تو اپنا کام کر یہ سوچکر اُسنے گلہ گوپن مین پتھر رکھکر اور ہتیلی کو اُسکی تاک کر چرخ دیکر
جو مارا پتھر آکر ہاتھ پر پڑا عیار کے ہاتھ کا پتھر انگلیان تو سب ٹوٹ گئین اور بیضۂ سیاہ ٹوٹ کر وہ سردار
اور فوج کے لوگ جو سمجھا رہے تھے اور ساتھ چلنے کے لیے مُصر تھے اُنمین گرا معاذ اللہ قیامت کبری
بپا ہوگئی اول تو آواز مہیب آئی اور دھوان اسقدر پیدا ہوا کہ وہ مقام ظلمات سے بھی بدتر تھا چاہ بابل
کی وہان کی تاریکی کے آگے کچھ حقیقت نہ رہی ہزارہا ساحرونکا اُس اندھیرے مین دم فنا ہوا اور علاوہ اس اندھیری کے
ماران سیاہ زمین سے نکلنے لگے اور لوہے ہوا سے برسنے لگے تمام عالم ان موذیون سے بھر گیا ہوا مسموم ہوگئی
اُن سانپون نے جسکو کاٹا پانی ہوکر وہ بہ گیا لشکر جو تیار ہوا تھا اُسمین بھگڈر پڑی ہر چند صنعت
سحر پڑھتی تھی لیکن وہ آفت موقوف نہ ہوتی تھی اندھیری نے جان لی سانپون نے آفت برپا کی
اِن کافرون کو گویا جہنم مین بند کیا تھا کہ ہر ایک کلا اُنکو کاٹتا تھا خدا کی پناہ ہر سمت پھنکار کی صدا
بلند افعی زہردار سے نالان ہزار جمبند خانۂ تن کی باہمی سے روح مثل سانپ سو نکل جاتی تھی غلغلۂ عظیم
ہائے وائے جان گئی کا بلند تھا سامری بچانا جمشید بچانا کی پکار تھی یا خداوند لقا مدد کو آنا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین صداؤن کے آنے سے کوہ گہار بھی ہلچل ہل اور ہل چل پڑی تھی بڑی آفت کی گھڑی تھی کہ اشعار

جدھر بھر نظر دیکھیں لگ جاے آگ
عصا سے چلے راہ وان بارد مور
صدائے مہیب انکی وہ بھی بلند
چرندے مکانونسے سب سے اُداس
ہوئی اسکی کوسون تلک ایسی ہوم
اُٹھے کوہ وادی سے شیر و پلنگ
اس آواز سے جی نکل ہی گئے
تو پایا اس انبوہ کو نیم جان
زمانہ وہی آگ کا جار اور

دم دم کشتی لب پہ تھیلین ہین ناگ
ہر اک آنکھ سے زہر ٹپکا کیا
جگر چاک ہوتے ہوا پر پرند
وحوش اُس بیابان مین آتے نہ تھے
کہ آیا نہ اس رہ کوئی جز سموم
پراگندگی تھی اس انبوہ مین
جو ثابت قدم تھے پہ مجل ہی گئے
دم دیگر اُنسے نہ کوئی رہا
ہوا گرم ویسے ہی ویسا ہی شور

جہان مین وہ بھی جاے پر شر و شور
جلا اُنکے آگے کوئی کب دبا
درندون کے پرجا نہین تھے ہواس
طیور آشیانون مین جاتے نہ تھے
ہوئے ساکنان بیابان تنگ
کہ گونجی بلاے سیہ کوہ مین
بھر ایک دم اُسنے آکر وہان
وہی دشت خالی وہی اژدہا

صنعت کی فوج اور صنعت بزور سحر بھاگ کر بہت دور نکل گئین اور قریب دریاے سحر آکر ٹھہرین اُسوقت کہ جب کوئی اُس جنگل مین باقی نرہا وہ اژدر بھی ناپدید ہوئے مطلع صاف ہوا لیکن صنعت نے ایک مقام پر ٹھہر کر بھگیلی فوج کو اپنی مجتمع کیا اور اس جاے خطرناک سے بہت دور ہٹ کر خیمہ کیا اُسکی فوج اور خزانہ لاتعد ولاتحصے ہی اسوجہ سے ہر بار نیا سامان مہیا ہوتا ہی چنانچہ اب بھی لاکھون ساحرون کو لیکر ایک جگہ پر اُتری مگر داغ بالاے داغ آتش رنج سے جگر و دل کباب کہ یا سامری ہین کس آفت مین گھر گئی دیکھیے اب کیا ہوتا ہی سردار جو باقی ماندہ تھے وہ آکر پھر سمجھانے لگے کہ اے ملکہ ایک بات کے پیچھے پڑ جانا اچھا نہین اسمین بھی خرابیان ہوتی ہین دیکھیے بادشاہ طلسم سب طرح کے سحر جانتا ہی اور قدرت وطاقت سامری نے اُسکو عنایت کی ہی مگر یکایک کوئی کام نہین کرتا ہی دیر آید درست آید کا معاملہ ہی آپ بھی اب چندے توقف فرمایئے پھر سمجھ لیجیے گا صنعت اپنے حال پر نالان وگریان ہوکر خاموش ہو رہی اور چالاک بن عمرو جو سفینہ کو توڑ کر روانہ ہوا سامنے مہرخ کے آیا یہان سب کو مژدہ دیا یا دیکھا کہ لشکر مہرخ تیار کرا رہی ہی اور منتظر ہی کہ آفت آیا چاہتی ہی اسوقت اُسنے آکر کہا اے ملکہ آپ بیٹھکر ناچ دیکھیے عیش کیجیے مین جنگ فتح کر آیا یہ کہکر جملہ ماجرا سنایا کہ اس طرح اُسنے سفینہ دکھایا مین نے پتھر مار کر ہاتھ اُسکا توڑا

اور بقیہ اُسکی فوج مین گرا اب وہ بھاگ کر آوارۂ دشت اد بار ہوئی اور یقین تو یہ ہے کہ طلعمۂ مار ہی ہوئی آپ کے سر سے بلا گئی لڑائی کیسی اور لڑنے والے کہا یہ حال سنکر عمرو اور مہرخ وغیرہ شاد ہوئے بند غم سے آزاد ہوئے بارگاہ مین بیٹھ کر داد عیش و نشاط دینے لگے ناچ دیکھنے اور شراب پینے لگے

اِدھر تیلون نے جا کر شاہ جادوان افراسیاب بے ایمان سے یہ سب ماجرا ذکر کیا کہ اس طرح صنعت کے ہاتھ سے چالاک عیار نے بضہ گرا کر توڑا اور آفت نے صنعت کو گھیرا افراسیاب باوجودکہ پے در پے شکست ہونے سے غصہ مین تھا مگر چالاک کی چالاکی کا حال سنکر ہنس پڑا پھر باغبان وغیرہ اہل دربار سے مخاطب ہو کر کہا کہ صنعت کے دن آ ہی گئے ہین جب لڑے گی تباہ و برباد ہوگی اب مین اُسکی لڑائی چند روز موقوف کر کے ایسے ساحر کو بھیجتا ہون کہ وہ سب باغیونکو سزاے معقول دیگا اور جیسا ہمارے ملازم وغیرہ پریشان ہو کر روئے ہین ویسا ہی انکو وہ ساحر رولائیگا یہ کہکر کچھ سحر پڑھا اور دستک دی کہ فلک سے آتشباری ہونے لگی اسی آگ کے شعلون مین ایک تخت آتشین نکلا جسپر ایک ساحر سیاہ فام سوختہ بدن گندۂ خنبہ جسکی شان مین یہ کہنا زیبا ہے نظم

شعلۂ دوزخ رخ روشن کی تاب
روسیہ بد تیرگی ظاہر نہیں
آبروے موسے ظاہر جلبدیون
یا شکستہ کہنہ محراب خراب
خانۂ چشم ایک صحراے خراب
خندۂ صبح قیامت زہر خند
رشک تیغ اصفہانی قد خم
چونک اٹھین خفتگان خاک تک

جس سے ہر مومن کو ہے اجتناب
گردہ اک وابستگی مایوس کا
زنگ خوردہ جیسے تیغ سیم گون
شوخی مژگان خرام ناشکیب
آنکھ کے ڈھیلے کلوخ خوردہ آب
کیا کریہ الصوت جیسے شور رعد
خلق کا ہیبت سے نکلا جائے دم

جبہہ تھا یا صبح داغ مہ جبین
ہر شکن خط تھا کف افسوس کا
یا نیام مخمل فرسودہ خواب
نرگس بیمار مرنے کے قریب
رشک نفخ صور آواز بلند
اور بد ہیئت بھی تھا حد سے زیاد
شور آواز قدم افلاک تک

بس وہ سیہ درون اس تخت پر سوار تھا سامنے بادشاہ کے آکر ہنگام تکلم شعلے منھ سے چھوڑتا تھا بادشاہ کو تسلیم کر کے بادب تمام منتظر کلام سامنے ٹھہرا بادشاہ نے اس مردود ازلی سے خطاب فرمایا کہ اے آتش فشان سرخ چشم جادو تم یہان سے لشکر لے کر مہرخ کے لشکر پر چڑھ جاؤ اور اس کو تباہ و برباد کرو خبردار کسی پر رحم نہ کھانا اور لڑائی مین دیر نہ لگانا اور عیارون کی مکاری بھی کچھ بیان کر کے فرمایا کہ ان لوگون سے بچے رہنا وہ گم کردہ راہ راست حکم

بادشاہ بےکم و کاست دوش اطاعت پر رکھکر پھر اپنی آتش سحر مین غائب ہوگیا اور اپنے قلعہ زرافشانیہ مین آیا سپہسالاران لشکر کو بلا کر حکم سنایا کہ جلد دولاکھ ساحر تیار ہوکر میرے ہمراہ چلین کہ مین مہرخ کے یہان لڑتے جاتا ہون بموجب حکم اُسکے لشکر مین تیاری شروع ہوئی گردان دلاور یادگار رستم و سام اور ساحران ناکام اپنے اپنے متعلقین سے رخصت ہوکر سوار ہوا یہ سحر پر سوار ہوے طبل و بوق و نقارے بجنے لگے ہوم خانے لدگئے ہرسمت آگ برسنے لگی آتش فشان بھی مثل شعلہ جوالہ کے آتش فشانی کرتا ہوا اژدرہان پر سوار ہوا پھر تو یہ حال تھا کہ اشعار

ہمو نان مست و گسستہ مہار
بودند جنگی دہ و دو ہزار
سپہدار ایشان بر آمد بجوش
بہ پیش سپہ اندر آمد چو پیل

بہر کشورے در ستمگارہ
نبردہ سواران خنجر گزار
ہمی بود با نیزہ در قلبگاہ
زمین شد چو گرداب دریائے نیل

چنان بُد کہ از ساحران ہزار
پدید آمد و زشت پتیارہ
چو زہ بر کشیدند بر شد خروش
شد از گرد گیتی سراسر سیاہ

اسی کروفر سے کوچ کرکے دریاے سحر کے پار اُترا اور قریب لشکر حیرت بدسیرت پہونچا اُسنے سردار بہر استقبال بھیجے کہ وہ آکر لے گئے لشکر اُس کا ملحق لشکر اُتروایا آتش فشان بارگاہ حیرت مین آیا اُسنے خاطر کرکے بٹھایا اُسنے ملکہ کو نذر دی خلعت پایا پھر بیٹھکر شراب پینے لگا اور عرض پیرا ہوا کہ مجھکو خداوند ساحران نے بہر استیصال لشکر مہرخ بھیجا ہے اب مین اپنے لشکر مین جاتا ہون اور جنگ آغاز کرتا ہون حیرت نے اُس حرام خور کو خوب شراب پلوائی کھانا لطیف کھلوایا جب یہ خوب سرشار ہوا اُٹھی نشہ کی ترنگ مین وہانسے اُٹھکر اپنی بارگاہ مین آیا القصہ بقیہ دن تامل پذیر رہا جب آتش فشانی مہرتابان گم ہوگئی اور دنیا تمام ظلمت سراے دہر بنی ابیات

شب تیرہ ہنگام بانگ خروس
الحان دشت برخاست آواے کوس
ہمہ نیزہ داران و جوشن دران
ہمہ جنگ را ساز کردہ بجان

ہرکارے یہ خبر لیکر بہت جلد خدمت مہرخ مین آئے اور لب پر دعا و ثناے بادشاہی لاکے نظم

کاوس و کیقباد و کیومرث یزدجرد
جرد غان و مرو صفاہان و ہم خجند
باشی تو شاہ نادر کشورستان دہر

خاقان چین و قیصر روم و شہ فرنگ
پیوستہ در رکاب تو فخریہ می روند
تا ہست آفتاب و مہ خط استوا
مشتے ز بیم نام سکندر رمی برند

فرمان حکم تو بسر و چشم مے برند
لرزد ز بیم سطوت تو یزدگرد کاشغر
تا طاؤسان سدرہ بر افلاک می پرند
خسرو افلاک رکابا ایک ساحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آتش فشان سرخ چشم جادو نام فرستادۂ افراسیاب ناکام دولاکھ ساحر کی جمعیت سے آیا ہی اُور اُسنے بمقابلہ ملازمان دارادربان جناب طبل جنگ بجوایا ہی کل نکلکر میدان آتش عناد وفساد مشتعل کریگا یہ کہکر ہرکارے تو پھر بیخبر روانہ ہوے اور ملکہ مہرخ نے توکلت علے اللہ کہکر بجواب طبل جنگ عدو نفیر سحر کو دم دیا یہان بھی طبل و بوق بجے ناقوس پھنکے ساحرون نے سحر کے جگانے کا سامان کیا مبارزون نے آلات جنگی کو درست کرنا آغاز فرمایا دربار مہرخ نے سویرے سے برخاست کیا ہر ایک بہادر اپنے اپنے مقام پر بہ آرام آیا تیاری لشکر پھر بیان ہوگی خواجہ کا ذکر کیا جاتا ہی کہ یہ بارگاہ سے اُٹھکر فکر مین عیاری کے روانہ ہوئے اور اسی طرح اور عیار بھی اس اندیشہ مین چلے لیکن خواجہ عمرو قریب بارگاہ آتش فشان پہونچکر بصورت مبدل ٹھہرے تھے کہ ایک خواص کو اُنھون نے دیکھا کہ وہ بارگاہ سے نکلکر کسی کام کو جاتا تھا یہ اُس کے ساتھ ہوئے اور ایک جگہ تنہائی پاکر اُس کو سلام کیا وہ بیچارہ نو وارد انکے فقرے کیا جانے اُس نے غریب سمجھ کر جیب مین ہاتھ ڈال کر چند اوے نکالے اور کہا میان صاحب اسوقت یہ موجود ہین اُنھون نے ہنسکر کہا کہ مین یہ اوے لیکر کیا کرونگا مجھکو کچھ آپ ہی سے عرض کرنا تھا اسلیے ساتھ چلا آیا اُسنے کہا فرمائیے کہا کہون کیا خاک مین تنہائی چاہتا ہون اور وہ آپ کے پیچھے کھڑے ہین یہ حال سُنکر اُسنے پیچھے پھرکر دیکھا اُنھون نے کمند ماری کہ وہ اُلجھ کر گرا اُنھون نے گرتے گرتے اُسکے منھ پر حباب بیہوشی مارا کہ وہ بیہوش ہوا پیرہن اُسکا لیکر اُسکو تو اُنھون نے کسی گڑھے مین ڈالدیا اور آپ اُسکی ایسی صورت بنکر تیار ہوئے سر پر پگڑی باندھی جکین پہنی پٹی پاک کمر سے لگایا تحویلداری کی کنجیون کا گچھہ لیکر رومال سے باندھا اور اُس رومال کو جیب مین ڈال لیا اور جو کچھ اُسکے پاس روپیہ پیسا تھا وہ سب لیکر اندر بارگاہ کے آئے یہان دیکھا تو ایک ساحر کریہ المنظر سیاہ فام بدانجام مسند پر بیٹھا ہی اور شراب زہرمار کر رہا ہی خواجہ بھی اور خواصون کے ہمراہ کاروبار مین مصروف ہوے اس عرصہ مین اُس نابکار نے پانی طلب کیا کہ آب خاصہ لاؤ عمرو جلد نمک سرکاری پانی مین ملاکر گیلاس تھالی چوڑ مین لگاکر سامنے اُسکے لے گیا اُس ناہنجار نے گیلاس کو تو اُنکے ہاتھ سے لے لیا مگر جب پینے لگا منھ سے گیلاس لگاتے ہی ایک پتلا پیدا ہوا اور اُسنے ہاتھ مارا کہ گیلاس گر گیا اور پتلا پکارا کہ اس پانی مین دغا تھی خبردار ارادہ پینے کا نکرنا عمرو تو یہ رنگ دیکھکر بھاگا اور اُسنے فوراً ایک گولہ

گولہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنی جھولی سے نکال کر مارا کہ وہ گولا شق ہوا اور اُس مین سے دھوان پیدا ہو کر جانب عمرو دوڑا
عمرو نے بارگاہ سے باہر آکر گلیم عیاری کو اوڑھا اس دھوین نے پتا پایا عمرو دلبین بایو دو دکھتا ہوا
پھر ظاہر ہوا اور دود سحر ناچار ہو کر پھر آیا ادھر تو یہ سانحہ گذرا اُدھر چالاک بھی ایک خدمتگار کی
ایسی صورت بنکر بارگاہ مین اُس ساحر کی گیا اب اُسکو کھٹکا پیدا ہو چکا تھا نگاہ گرم ہر ایک کو دیکھتا
تھا پس چالاک کو اُسنے پہچانا کہ یہ بھی کوئی عیار ہے چنانچہ ادھر تو اُسنے نگاہ سحر چالاک پر
ڈالی ادھر اُسکو گرمی معلوم دی چالاک بھاگا آتش غشان للکارا کہ لینا مُنہ سے اُسکے شعلۂ آتش
نکل کر چالاک کو پکڑنے دوڑا یہ باہر بارگاہ کے آچکا تھا کہ شعلہ کو اُسنے اندر سے آتے دیکھا یہ
گھبرا کر اور تو کہین نہ جا سکا ایک غار تاریک کنوین کیطرح اُسمین گیا تھا اُسمین پھاند گیا اور یہ عیار سوچے سے
بھاگ آتے ہین کہ اُسنے منتخب کر کے ساحر اپنی خدمت کیلئے رکھ لیے ہین اُنھین کی ایسی صورت
بنکر جاتے ہین اور دوسرے اُسنے اور اپنے ملازمون کو منع کر دیا ہے کہ عیارون کے تعاقب کرنیمین
جانکا ضرر ہے تم اُنسے خبر رہو نا غرضکہ وہ شعلہ بھی بناچاری پھر گیا اور چالاک اُسکے پھر جانیکے بعد کچھ
عرصے مین کنوین سے نکلا اور جیسے ہی دو قدم چلا تھا کہ ایک ساحر کو اُسنے جاتے دیکھا اور ساحر مذکور نے
بھی اُسکو دیکھا اور سحر سے دریافت کیا کہ یہ بیشک کوئی عیار ہے اسکو پکڑ لینا بہتر ہے یہ سوچکر وہ بڑھا چالاک
سمجھا کہ یہ مجھ سے بدی کرے گا بس بھاگا اور ایک درۂ کوہ مین درآیا لیکن سحر کے آگے انسان مشکل سے
بھاگ سکتا ہے وہ ساحر بھی اُسی درۂ کوہ مین آیا اور ایک سحر اُسنے ایسا پڑھا کہ چالاک آپ سے کہسکے
پاس چلا آیا وہ اُسکو لیکر جانب لشکر حیرت روانہ ہوا اقتضاے کار مہتر قران عالی وقار درۂ کوہ
سے نکلکر ساحر بنے ہوئے چاندنی کی سیر کر رہے تھے اُنھون نے دیکھا کہ ایک ساحر کسیکو پکڑے لیے جاتا ہے
یہ دیکھتے ہی للکارے کہ ارے تو کون ہے اور کس شخص کو ہمارے مقام پر سے پکڑے لیے جاتا ہے اس ساحر
کو تو حال قران کا معلوم نہ تھا بس صاف صاف اُسنے کہدیا کہ مین اس عیار کو لیے جاتا ہون کہ اُسنے
ہمارے مالک کو بفن عیاری پکڑنے کا ارادہ کیا تھا قران نے کہا اچھا تم ذرا ٹھہر جاؤ ہم بھی تو دیکھ لین
پھر تم لیجانا یہ کہکر قریب جو اُسکے گیے تو دیکھا کہ چالاک ہے بس اُس ساحر کی تعریف کرنا شروع کی کہ
بھائی تمنے بڑی ہنرمندی کی اور مفسد کو گرفتار کیا ہے اسکا قید ہونا بہت دشوار تھا مگر یہ شخص جو بھاگنے
ساتھ نہ ہوتا تو اسکا قید ہونا دشوار ہوتا وہ ساحر دوسرے کا تمام شکر گھبرایا کہ مین تو اکیلا آیا تھا یہ دو

کسکو تبلاتا ہے دیکھیو تو سہی کہ اور کون ہے یہ سوچکر پیچھے پھر کر اُسنے دیکھا قران نے پہلو سے بغدا اُٹھا کے سر پر اُسکے پڑا مغز پاش پاش ہوگیا ہچکی لگی تڑپ کر ہلاک ہوا ساحرون نے اُسکے غل مچایا اور چالاک راہی ہوگیا قران نے کہا ہے چالاک اب تم رات بھر اسی مقام پر رہو اور تماشا اس حرکت کے کرنے کا دیکھو جو کچھ جلیا ہوگا ویسا سمجھ لینا چالاک قران کے پاس رہا اور عمرو کا بھی بہنچا اس لشکر کو آتش فشان پر قابض ہوا یہ بھی پلٹکر چلا آیا لشکر و خیمہ رات بھر تیاری رہی جوان دلاور مثل گل گلزار توسن پر کہ جو مثل شاخسار رہا اسے اُڑتے تھے سوار ہونے پر تیار ہوئے خزانہ مثل خزان گل ہر طرف گلشن لشکر مین کھل گئے گھوڑے برنگ لالہ داغی ہے ستکین ہاتھیون کی اسطرح رنگین ہوئین جیسے پہاڑ گلہائے سرخ سے رنگین ہوتے ہین چار آئینے یون شفاف تھے کہ جیسے چار نہر جو پر کی باغ مین بہتی ہے نسیم کی طرح کہرتا کوہ مسیاہم دم ملتا تھا تلوارین پانی کی لہرونکی طرح لہراتی تھین ڈھالین ہر ایک گرداب نظر آتی تھین آتشبار کوہ کی طرح جھلم سے سپر بہادرون کے کہتا تھا کہ زندگی حباب آسا ہے آب تیغ کا جو کوئی تم مین پیاسا ہے وہ ہی دلاور ہے بعد مرگ بھی نام آور ہے بکتر یون تن پر سجے تھے کہ جیسے تاک کے عکس جو بار گلشن پر پڑتے تھے ایک طرف ساحرون مین سحر سے گلشن افسون ہرا بھرا تھا ابر جو سحر کے آتے تھے گویا دگلے ہزار رنگ کے موج ہوا کو پہنائے ہین روے ہوا بھی زرہ پوش ہوا ہے بیرون کی صدا بھی یا ابر بہاری کڑکڑاتا تھا برق و سیم چمکتی تھی سبزہ خوابیدہ چونک اُٹھا تھا طائران سحر مثل بلبل کے زمزمہ سرائی کرتے تھے ہر ایک بہادر شاد و خرم تھا کہ اشعار

طنین پشہ صدائے فیل کی ہے درحمام
جو تیر تیر کے ہوتا وہ تو ڑ سے آگاہ
علی ہر صف میدان ہے فنکے سب ہین غلام
حضور اسکے کرنگ برق کی بھرے پانی

اگر وہ ہوئے علم اُسکے سایہ کے آگے
کمان کے گوش مین آتا ترے کھنچا بہرام
ترا سمند سبکرو ہے اسقدر کہ نہین
عنان پکڑ کے اُسے گر رہے گرم خرام

تری وہ تیغ کہ فتنہ کا رہو سوئے عدم
عجب نہین سر افگن ہون اگر رستم سام
گردن مین ہو صف پر کیا تری شیشہ بیا
بغیر خانۂ زین اُسکے خانہ آرام

غرض رات بھر شورش و ہنگامہ آراستگی لشکر رہا صبحدم طبل و نفیر بجے ساحر تخت وار در وطاؤس پر چڑھکر در دولت پر ملت مہرخ ذی عزت کے آئے مہرخ بھی لباس فرمانروائی سے آراستہ تخت پر سوار برآمد ہوئی ہر ایک نے پایۂ تخت کو بوسہ دیا مجرا و سلام ہر ایک کا ہوا پھر کوس و دہل گرجتے اور بجتے جانب جنگگاہ یہ سب دلاور چلے عیار بھی بہر تماشہ ساتھ ہوئے کسی طرف سے سواری برنگ باد بہاری ملکہ بہار کی

پیدا ہوئی فوج جسکو دیکھکر شیدا ہوئی ابر سرخ سرپر چھایا ہوا جسمین سے پھول گرتے ملکہ بہار
جوڑا نافرمانی پہنے ہاتھ پر افشان چنی ہوئی گلدستہ سامنے رکھے ہوے تخت کو سونیکی پتلیان
اُٹھائے گرد و پیش خوصان زرین کمر کا ہجوم غرضکہ انتہا کی دھوم ایسطرح ملکہ مخمور اپنے حسن و خوبی
سے بھرپور تخت پر سوار گرد اُسکے پریون کی قطار منجیانہ طائران سحر پر لدا ہوا ہر ایک ملازم مست و مخمور
بنا ہوا مخمور بھی دھانی جوڑا گلے مین پہنے لباس تمام جواہر دوز گہنا سب جواہر کا عشرت اندوز
ہزاران زیب و زینت روانہ ہوئی بہرحال نازمان اور طاؤس کا کہ کہانتک اُنکی خوبیان بیان ہون سپاہ
سپہر شجاعت و خورشید آسمان جلادت میدان جنگ گاہ مین آکر پہونچین اشرف سے دو لاکھ ساحر
کا پرا ہمراہ لیے سمہ تن شعلہ بنا ہوا آتش فشان ایک توسن آتشین پر سوار وارد میدان کارزار
ہوا ہزار ہا ڈہل اور دمامے بجنے نقارون کی آواز نے گنبد فلک مین ہلچل ڈالدی آگ چار طرف سے
برسنے لگی ساحران چہرخ نے اُس آگ کے جواب مین باران سحر برسایا کہ گرد و غبار میدان بیٹھا آگ کو بجھایا
پھر جنگل سب صاف ہوا ہر ایک عازم مصاف ہوا نقیبون نے نکلکر نقابت کی میمنہ و میسرہ قلب
و جناح صفین آراستہ ہوئین بعد صفوف آرائی جانبین آتش فشان آگ سے نکلا اور
ڈنڈوت کر کے سامری کو دیر تک پکارا کیا پھر جے اُستاد کی بول کے خود اپنے گھوڑے
کو وسط میدان مین نکالا اور نیرنگی سحر دکھا کر خوب گرما کر للکار النعرہ مہیب مارا کہ ای خرقہ
تملیح امان سخن ناشنوا بھلا آؤ تو میرے مقابلہ کو یہ صدا سُنکر چہرخ نے بھی اپنے لشکر کے داہنے
بائین نگاہ کی ایک ساحر لالہ رخ جادو حسین و خوبرو سامنے آکر اجازت خواہ ہوا کہ غلام
جا کر کام اس کافر کا تمام کرتا ہے مردان عالم مین نام کرتا ہے ملکہ نے اُسکو دعا دیکر رخصت کیا جب وہ
بہادر سامنے اُس خیرہ سر کے پہونچا ہیون ارادہ کو اپنے گرما کر طالب حرب و ضرب ہوا
اُس دغا شعار نے کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک بجلی چمک کر اُس بیچارے کے سر پر گری
ہر چند اُسنے روکا لیکن جانبر نہوا دو ٹکڑے ہو کر گرا صدا اُسکے مرنیکی بلند ہوئی اور اُس
موذی نے پھر نہیب مبارز طلبی دی ابکی مرتبہ ملکہ زلزلہ جادو نے نکلکر اجازت لی اور سامنے
اُسکے آئی اور جب حربہ اُسنے طلب کیا اُس خیرہ سر نے ایک ہاتھ تلوار کا سحر پڑھکر مارا
ملکہ زلزلہ کے سر پر تلوار پڑی یہی ایسی ساحرہ تھی جو بچ گئی ورنہ دو ٹکڑے ہوتی لیکن شمشیر آبدار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تا دو ابرو اُسکے اُتری اُسنے داستانہ مارے کہ تلوار نکل گئی اور آپ سحر الیسا پڑھا کہ لہو سر سے نکلنا بند ہو گیا اور طاؤس سے کود کے غرق زمین ہو گئی لرزان جادو کو تاب باقی نرہی اُسنے آکر نارنج سحر اُسپر مارا وہ خفیف ساز خم دیتا ہوا نکل گیا اُسوقت آتش فشان کو غصہ آیا اور تیغہ کھینچکر لگایا کہ شانہ لرزان کا جھول گیا اُسنے بھی جلد سحر پڑھا کہ پنجہ پیدا ہو کر اُسکو اُٹھا لے گیا اُسوقت تو پیر لشکر اسلامیان کا بند ہوا اور فوج کو بیدل دیکھکر مہرخ نے خود ارادہ جنگ کیا تمام لشکر کے علم جلوہ دکھانے لگے سردار سب پا پیادہ ہو کر دوڑے اور عرض کیا کہ گو لشکر بیدل ہے لیکن ہم جان نثار ہی کو حاضر ہیں سرداروں کو ملکہ موصوف نے بسہل آسانی شفقت دلاسا دیکر رخصت کیا اور آپ مقابلہ حریف مین آئی اور اُسکی تلوار کو رد کر کے اُسنے تلوار ماری کہ آتش فشان تو اُڑ گیا لیکن مرکب اُسکا دو ٹکڑے ہوا اُسوقت آتش فشان جھلا کر دوڑا ملکہ یاقوت کو تاب نرہی یہ نیمچہ سحر پڑھکر سد راہ ہوئی اور آتے ہی اُسنے ایک ہاتھ آتش فشان پر لگایا وہ تو مخاطب مہرخ کی طرف تھا نیمچہ اُسکا اُسپر پڑا مگر وہ الیسا زبردست ساحر ہے کہ پتھر کا ہو گیا تلوار یاقوت کی کارگر نہوئی اور اُسنے پھر کر جواب مین نیمچہ کے تلوار ماری یاقوت زخمی ہو گئی ملکہ مشکین کی آنکھ مین خون اُتر آیا اور اُسنے سامنے آکر ایک پیکان تیر مارا وہ پیکان بھی خالی گیا کچھ اثر پذیر نہوا کیونکہ اُسنے جسم اپنا فولاد کا کر لیا تھا اور اُسنے ایک تیغہ سحر کا اُسپر بھی لگایا کہ یہ بھی زخمی ہو گئی اب یہ سب مع مہرخ کے صف لشکر مین اپنے زخمی ہو کر آئین اور آتش فشان بھی میدان سے ہٹ کر کھڑا ہوا اور جو کوئی اُس کے مقابلہ کو گیا اُسنے مار لیا یا زخمی کر دیا جب بہت سے سردار زخمی ہو گئے اُسوقت ناچار ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار اور رعد و برق نے نکلنے کا عزم کیا اور رعد نے تو راہ کسیکی پکڑ ندیکھی اور دوڑکر ایک چیخ ماری لیکن آتش فشان کو کچھ اثر نہوا اور سے برق چمک کر گری آتش فشان نظر سے غائب ہو گیا یہ بھی دونوں پھر آئے غبار انگیز نے جب رعد و برق کو مجبور دیکھا آپ ایک مشت غبار زمین سے لیکر سحر دم کر کے آگے بڑھی اس عرصہ مین آتش فشان پھر ظاہر ہوا اور پکارا کہ ای ملکہ مہرخ مین نے تم لوگون کی لڑائی بخوبی دیکھی دور کے ڈھول سہانے تم تو کسی قابل بھی نہین ہو ابھی چاہون تو تمکو ہلاک کر ڈالون اور گرفتار کرون لیکن

اتنادان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اتنا دن اور ایک رات مہلت دیتا ہون جاؤ اور آپس مین مشورہ کر کے اطاعت بادشاہ
طلسم کی اختیار کرو ورنہ کل مین تم سب کو روز بد دکھاؤنگا خاک و خون مین سلاؤنگا یہ کہکر
اپنے لشکر مین طبل امان بجوا کر پھرا مہرخ نے طبل آسایش بجوایا اور بازگشت فرمائی لشکری
بستروں پر آرام پذیر ہوئے زخمیون کی تیمارداری شروع ہوئی مہرخ بارگاہ مین آکر بیٹھی
عمرو بھی کرسی پر اپنی آکر متمکن ہوا اور ملکہ برق جادو سے کہا کہ کیون ای برق آج تو تمسے
بھی کچھ نہ ہوسکا اسکی کیا وجہ تھی برق نے کہا خواجہ اُس موئے کو سحر کچھ خاک بھی نہین آتا ہی
مگر اس سلسلہ پر وہ نازان ہی کہ اُس کے پاس ایک زنجیر اسطرح کی ہی کہ جیسے عورتین توڑا
گلے مین پہنتی ہین چنانچہ وہ زنجیر سونے کی ہی کہ ہر وقت اُسکے گلے مین رہتی ہی اور وہ زنجیر
سامری و جمشید کے گلے کی ہی پس اگر وہ زنجیر اُسکے پاس نہوتی تو مثل ہنگ بخس کے مین
اُسکو مار ڈالتی اور اُس زنجیر کا حال سوائے میرے کوئی جانتا بھی نہین ہی سب یہی جانتے ہین
کہ آتش فشان ساحر زبردست ہی اور مین اسوجہ سے جانتی ہون کہ ایک دن یہ میرے
مکان پر آیا تھا وہان کچھ تحفون کا ذکر چلا مین نے بیان کیا کہ ہم کو سحر سیکھنے مین خداوند
سامری نے یہ عنایت فرمایا کہ ہم برق بنجاتے ہین اُس وقت اُس نے بھی بیان کیا کہ میرے
پاس یہ زنجیر ہی کہ جس کی بدولت مین ساحران عالم پر ممتاز ہون مین نے یہ سُنکر
دریافت کیا کہ ای آتش فشان یہ زنجیر اگر کوئی لینا چاہے تو اُس کو مل سکتی ہی یا نہین
اُسنے بیان کیا کہ ہان مل سکتی ہی لیکن کوئی ساحران کلمات کو سحر کے علیحدہ پڑھتا جاکے
اور دوسرا شخص میرے گلے سے اُتارے تو بیشک اُتر آئے گی اور دوسرے کو ملجائیگی
خواجہ نے کہا پھر ای برق تم تو اس سحر کو جانتی ہو الگ کھڑی ہوکر پڑھو اور مین جا کر زنجیر
اُس کے گلے سے اُتار لون کیون ای ملکہ پھر تو کوئی دغدغہ باقی نہ رہیگا برق نے کہا کہ کوئی
خوف پھر نہ رہے گا اور مین اُسکو مار لونگی عمرو نے کہا کہ پھر آج تو ہم خود تنہا ہی کوشش
کرتے ہین شاید زنجیر ہاتھ آجائے نہین تو کل بر سر میدان تو لے ہی لینگے برق نے
کہا کہ بغیر سحر پڑھے اُس زنجیر کا اُترنا مشکل ہی آپ ناحق تکلیف اُٹھاتے ہین عمرو نے
کہا خالی بیٹھے بیٹھے دم بھی گھبراتا ہی شغل ہی سہی یہ کہکر مصروف شراب خواری ہو جب زنجیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شجاع مہر گردون روزگار سے اُتری اور کہکشان کا توڑا شاہد شب نے گردن مین پہنا کہ ابیات

خون دل صاف کاشف اسرار | ہم فروغ ضمیر شب بیدار | لطف چرخ بلند پیشانی
دیدۂ مہ سنے کی نگہبانی

سر شام بہ حکم آتش فشان ناکام نفیر سحر کو دم ملا لشکر مین طبل جنگ بجا ہرکارے خبر لے کر خدمت مہرخ مین آئے اور خبر نواخت طبل جنگ عرض کنان ہوئے اس طرف بھی طبل جنگ بجا بدستور قدیم طیاری آلات حرب وضرب آغاز ہوئی دلاورون مین لیکن آج کی شب کو بیم وہراس طاری تھا کہ ساحر کسی سے زیر ہی نہین ہوتا ہے دیکھیے کہ خداے اکبر نے کیا چاہا ہے غرضکہ ہتھیار صاف ہونے لگے ہر شخص مصروف کاروبار و درستی اسباب جنگ ہوا طالب نام وننگ ہوا اور خواجہ عمرو بارگاہ مین سے اُٹھکر صورت اپنی ساحر کی ایسی بنا کر قریب بارگاہ آتش فشان آئے اُس نے اپنی بارگاہ کے گرد چند پتلے براے نگہبانی سحر کر کے معین کیے تھے کہ وہ جو کوئی آئے اُس کے آنے کی خبر کر دین چنانچہ عمرو نے چاہا تھا کہ مین اندر بارگاہ کے جاؤن کہ ایک پتلے نے پکار کر کہا کہ خبردار ہو جا ناٹرا چوٹٹا آتا ہے جو عمرو کہلاتا ہے عمرو نے جو یہ آواز سنی سمجھا کہ برق کا کہنا درست ہے بیکار دوڑ دھوپ کرنے سے کیا فائدہ ہے بس یہ اُلٹے پاؤن پھرا اور پھر کر اپنے مقام پر چلا آیا اسیطرح اور عیار بھی گئے پتلون نے پکار پکار دیا کہ ہوشیار رہو جاؤ چوٹٹے کے چوٹٹے آتے ہین اور عیار بھی بے نیل مقصود واپس آئے اور عمرو جو پھر کر آیا سیدھا خیمہ مین برق جادو کے گیا اور اُس سے مشورہ کیا کہ کل کس طرح مقابلہ کرنا چاہیے کہ رعد جادو تو چیخین مارے اور ایک سردار چار پانچ ہزار جادوگر لیکر آتش فشان پر گرے اور اُس کے لشکر پر بھی حملہ کرے اور تم بھی پھیر گرد اور سحر بھی پہنچتی جاؤ اور مین جا کر عیاری کرون اور زنجیر گلے سے اُتار لاؤن برق نے عرض کیا کہ انشاءاللہ ایسا ہی کرون گی جیسا آپ فرماتے ہین پس برق نے ایک سردار کو اپنے لشکر کے بلایا اور اُس سے کہا کہ کل جب ہم مان بیٹے لڑنے کو نکلین اُسوقت تم پانچ ہزار آدمی سے آکر آتش فشان پر حملہ کرنا اور اُسکے لشکر پر بھی گرنا خبردار ہے فرق نہو وہ سردار اس بات پر آمادہ ہو کر اپنی جگہ پر گیا اور خواجہ بھی آکر کہین ٹھہرے رات بھر لشکرون مین ویسا ہی غلغلہ برپا رہا پر طفقتین پڑھی گئین سنتریون کی جاپ رہی ہتھیار صاف ہوا کیے جب زمانہ مشعلہ افروزی مہر تاباناک قریب آیا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فراش شب نے کنول ہائے کواکب کو بارگاہ افلاک سے بڑھایا کہ نظم + دہر اگر دون نے تاج مہر سر پہ
ہوا رونق فزا تخت سحر پر + اجالا چاندنی سے بڑھکے چھایا + ستارے کیا قمر نے منھ چھپایا
صبحدم مہرخ عالیشان اپنا لشکر بڑے سامان سے لیکر جانب رزمگاہ روانہ ہوئی اور نہایت
احتشام سے وارد دشت مصاف ہو کر بپائے جنگ وجدال صف کشی کی اس سمت سے آتش فشان
اپنے ساحران بے ایمان کو ساتھ لیے ہوے آیا اُن گمراہون نے پرا جمایا صفین مرتب ہوئین
میدان پاک وصاف ہوا اور آتش فشان گھوڑا اپنا بڑھا کے میدان مین آکے بعد نیرنگی سحر
دکھانے کے پکارا کہ اے ملکہ مہرخ کل تو تمنے دو دو چار چار ساحرون کو مجھ اکیلے سے لڑوایا
اب آج اسکی بھی مجھے پرواہ نہین ہے تم چاہو سارا لشکر لیکر مجھپر ٹوٹ پڑو جب بھی میرا کچھ نکر سکوگی
اچھا جس طرح تمھارا جی چاہے میرے مقابلہ مین آؤ یا کسی کو بھیجو یہ نہیب اُسکا دینا تھا کہ عمرو
نے برق کی طرف اشارہ کیا برق اور رعد دونون ملکر چلے اور وہ سردار جس سے
کہ کہہ رکھا تھا پانچہزار آدمی سے ایک طرف کو روانہ ہوا اس عرصے مین عمرو بھی ایک ساحر کی
ایسی صورت بنکر مرکب پر چڑھ کر چلا خلاصہ یہ کہ رعد نے جاکر بڑے زور سے چیخ ماری
آتش فشان ہنسا اور چاہتا تھا کہ اُس کو گرفتار کرے برق چمک کر گری وہ برق
کو آتے دیکھ کر غائب ہو گیا اب جو زمین سے نکلا وہ سردار پانچہزار سے آکر گرا آتش فشان
گھبرایا کہ کسکو کسکو جواب دون اور اُن لڑنے والون نے نارنج ترنج ناریل حربۂ سحر کے مارنا
شروع کیے اُسوقت تو اُسکے لشکر کو بھی تاب باقی نرہی وہ بھی دوڑ پڑے اسمین جنگ مغلوبہ کا
سامان ہوا جب تو عمرو گھوڑا اپنا بڑھا کر سامنے آتش فشان کے آکر للکارا کہ او خیرہ سر کہان جائیگا
ہمارے ہاتھ سے اسنے چاہا کہ اُسپر تلوار مارون عمرو جست کر کے اول تو زمین پر اُتر پڑا اور اُسکے مرکب کے
پیٹ کے نیچے ہو بچا وہ جھک کر دیکھنے لگا کہ یہ کیا کرتا ہے وہ تو جھانکتا تھا کہ عمرو دوسری جست کر کے
اُس کے پٹھے پر پیچھے اُسکے آیا گھوڑے کو جو بوجھ دو آدمیون کا معلوم دیا ایک فشنگ سے لگی
ملکہ برق اب جلد جلد وہی سحر جو زنجیر اُتار لینے کا ہے پڑھنے لگی اور آتش فشان پیچھے پھر نیلگا کہ عجیب
طرح کا ساحر ہے کہ گاہے گھوڑے کے نیچے کبھی پٹھے پر آتا ہے وہ تو پیچھے پھر نیلگا یہان ساٹھ ساحر جو
پہلے سے گرا ہوا تھا اُسپر حربہ لگانے لگا اُسکے روکنے مین بھی وہ مشغول ہوا اور عمرو کی بھی فکر کرتا تھا کہ ایک طرف

رعد چیخ رہا تھا لشکر لڑ رہا تھا آگ پتھر برس رہے تھے ایسی جنگ بھی اُسنے کبھی نہ دیکھی تھی اس گھبراہٹ میں چاہتا تھا کہ غائب ہوجاؤں اور سنبھلکر لڑوں کہ عمرو نے بہت زبردست مقراض سے زنجیر اسکی گردن سے کاٹی وہ کھل کر گردن سے اُسکے پیٹ پر آئی وہ سمجھا کہ یہ ساحر جو گھوڑے کے پیچھے پر بیٹھا ہے اُسنے کوئی چیز میرے پیٹ پر ڈال دی ہے بس یہ سمجھ کر ہاتھ جو مارا زنجیر کو توڑ کر نیچے گھوڑے کے پھینکدیا ساتھ ہی عمرو بھی گھوڑے سے کودکر زنجیر پر آیا اور اُسکو لیکر نعرہ کرکے بھاگا کہ منم عمرو عیار نامدار جب یہ زنجیر لیکر بھاگا مہرخ سب فوج لیکر آگری مار سحر کی اور ہتھیاروں کی شروع ہوئی مگر اول رعد جادو قریب آتش فشان آکر چیخا کہ وہ بیہوش ہوکر گرا اوپر سے برق جو کڑکڑا کر گری اُسکو کاٹ کر زمین میں در آئی شور اُسکے مرنیکا بلند ہوا اور برق آڑی ترچھی ہوکر لشکر پر گرنے لگی رعد چیخین مارنے لگا ہزاروں ساحروں کا سر پھٹا اور برق نے جلا دیا مہرخ اور بہار نے بہتوں کو خاک و خون میں لٹادیا تا دیر بڑے زور شور سے تلوار چلی یہ حال ہوا کہ اشعار

یلانے کہ بودند خنجر گزار
ہمی خون و مغز اندر آمد بجوے
ز رخشندہ پیکان و پر عقاب
تو گفتی سپہر روان بازگشت

بگشتند پیراہن کارزار
ہمین این بران گفت ہم آن بربت
ہمی دامن اندر کشید آفتاب
ز باد و ز خورشید و شمشیر تیز

ز زخم دو شاہان و پیکار جوے
چو دریاے خون شد سراسر زمین
ہمہ کوہ و دریا پر آواز گشت
نہ آرام بود و نہ راہ گریز

آخرکار سپہ سالاران لشکر آتش فشان نے طبل امان بجوایا اور بھاگ کر اپنی جان بچائی مہرخ بفتح و نصرت لشکر لیکر پھری اور وہ ہزیمت خوردہ سید ھے بھاگ کر دریاے خون رواں کے پار اُتر گئے وہانسے کچھ لوگ تو خدمت افراسیاب میں آئے اور بہت سے اپنے ملک کی طرف جوافراسیاب کے پاس آئے سب حال شکست کھانے کا سامنے شاہ طلسم کے بیان کیا بادشاہ کا غصہ ایک سے سوا حصہ زیادہ ہوگیا اور کہا تم جاؤ جلد آتش فشان کے بھائی سحر افشان جادو کو میرے پاس بھیجدو وہ سب مرخص ہوکر قلعہ زرافشانیہ میں آئے سحر افشان جادو کی فوج جو پہلے پھر آئی تھی اُس سے مارے جانے کا اپنے بھائی کے حال معلوم ہو اتھا بہت اُسنے غم کیا تھا اب بموجب حکم بادشاہ طلسم لشکر اپنے ہمراہ کسی قدر لیکر باغ سیب میں آیا بادشاہ کو تسلیم کی نذر دی خلعت پایا اور اپنے بھائی کو یاد کرکے رویا بادشاہ نے تسکین دی اور فرمایا کہ اب تم جاؤ رعد جادو اور اسکی مادر برق جادو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے لشکر اکت عمرو تمھارے برادر کو قتل کیا ہے انکو قتل کرکے قصاص اپنے بھائی کا لو یہ لکھکر ایک نامہ ملکہ
حیرت جادو کو بھی لکھا کہ حال اُسکا بیان ہوگا القصہ سحر افشان بڑے کر و فر سے طبل و بوق بجاتا ہوا
لشکر اپنا درست کرکے دریاے خون رواں سے پار اُترا یہان ملکہ حیرت کو خبر آتش فشان کے
قتل ہونے کی معلوم ہوئی تھی اور وہ نہایت رنج مین افسوس کر رہی تھی پریشان خاطر بیٹھی تھی کہ مصور
جادو نے اُسکو مضطر دیکھکر کہا کہ آپ خاطر جمع رکھئین اور کسی طرح کا رنج و غم نہ کرین مین اب
چند روز مین مہرخ کو مع اُسکے لشکر کے غارت کیے دیتا ہون مصور تو حیرت کی تشفی خاطر اور
دلجوئی کر رہا ہے اور اس طرف عمرو کو بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ چلکر بارگاہ حیرت مین دیکھو تو سہی
کہ اب کیا تدبیر ہو رہی ہے یہ سوچکر اپنے مقام پر سے چلا اور بصورت مبدل دروازہ بارگاہ پر آیا یہان
دیکھا تو ایک خدمتگار قلمدان لیے استادہ ہے اور اندر جانے کا جب ارادہ کرتا ہے لوگ اُسکو اندر نہین
جانے دیتے ہین اور اُن سبکو یہ خیال ہے کہ کہین عمرو عیار نہو عمرو نے یہ ماجرا دیکھکر دربانون سے کہا اے
بھائیو آپس مین حجت و تکرار نکرو اسکو جانے دو ایسا نہو کہ وہان قلمدان کی خواہش ہو تو اسکے بیچارے
پر مفت مین عتاب آئے یہ کہکر اُس خدمتگار کا ہاتھ پکڑ لیا اور ایک کونے مین لیگیا وہان لیجاکر
اُسکو تو بضیہ بیہوشی مارکر بیہوش کر دیا اور آپ اُسکی ایسی صورت بنکر پیراہن اُسکا پہنکر قلمدان ہاتھ مین لیکر
آیا دربانون کو تو پہلے ہی سمجھا چکا تھا اب بے خطر سیدھا اندر بارگاہ کے داخل ہوا اور جاکر سر پر مصور
جادو کے استادہ ہوا اس مین شکوہ زرین قبا نے مصور سے کہا کہ اے نبیرہ جمشید حقیقت
مین تو یہ ہے کہ عمرو عیار بڑا بے ڈھب ہے اور ایسے ایسے مقام پر جاتا ہے کہ جہان رستم و سہراب کی بھی
طاقت نہین کہ وہان قدم رکھ سکین مگر آپ اسوقت بھلا دیکھین تو سہی کہ وہ عیار مکار کس مقام پر ہے
اور کیا کرتا ہے مصور جادو پاس تختی ہے اُسمین دیکھکر بتاتا ہے اُسنے جو ہی تختی دیکھی تو معلوم ہوا کہ عمرو تو
تیرے سر پر کھڑا ہوا اور بال کھیل رہا ہے یہ ماجرا معلوم کرکے اُسکا خون خشک ہو گیا اور منھ پر زردی آگئی
لیکن دلکو اپنے قوی کرکے عمرو کی طرف پھر کر جو دیکھا تو عمرو کودکر حیرت جادو کے سامنے آیا اور
قہقہہ مارکر اسطرح ہنسا کہ حیرت کو بڑی حیرت ہوئی اور دل سے کہا کہ اُسنے کیا دیکھا ہے جو اسطرح
ہنستا ہے غرض وہ تو متحیر تھی اور سب خواجہ کی طرف تعجب سے دیکھ رہے تھے کہ یہ ملکہ شکوہ زرین قبا کے
گلے سے دھکدھگی جواہر کی کھینچکر بھاگا غل ہوا لینا لینا لیکن ساحر تو اس سے ڈرتے رہتے تھے کسی نے تعاقب

نہ کیا یہ نکلا ہوا صاف چلا گیا تمام ساحر بد حواس ہوکر او منھ پھیلا کر رہگئے اس اثنا مین آواز طبل و نفیر سحر کی سبکے گوش زد ہوئی حیرت نے متوحش ہوکر کہا ارے خبر تو لاؤ کہ یہ نقارے کیسے بجتے ہین کیا کوئی لشکر آتا ہے ہنوز سخن دردہان تھا کہ پتلے نے لاکر نامہ افراسیاب کا دیا حیرت نے اس نامہ کو بتعظیم تمام لیکر وا کیا ہو پڑھا لکھا تھا کہ ای ملکہ بھائی آتش فشان جادو کا اپنے بھائی کے مرنے کی خبر سنکر بلا سحر فشان جادو نام ہمارے پاس آیا تھا اُسکو ہمنے تمھارے پاس روانہ کیا ہے بدلا اپنے بھائی کے مرنے کا مہرخ سے مقرر لیگا تمکو مناسب ہے کہ تم اُس کی خاطرداری بہت کرنا اور لشکر مہرخ اُسکے ہاتھ سے غارت کرانا حیرت مضمون نامہ سے مطلع ہوکر نہایت درجہ خوشنود ہوئی اور سمجھی کہ یہ آواز طبل و نقارون کی جو معلوم ہوتی ہے کہ بلا سے سحر افشان کے لشکر سے آئی ہے یقین ہے کہ وہ قریب آپہونچ چکا ہے بس اُسنے حکم دیا کہ بلا سے سحر افشان بھائی آتش افشان کا آتا ہے لوگ استقبال کو جائین چند ساحران ذی احتشام بہر استقبال چلے دربارگاہ تک پہونچے ہونگے کہ وہ اُسطرف سے آتا تھا اُن سے ملاقات ہوئی بعزت تمام اُسکو لے آئے اُسنے آتے ہی نذر دی حیرت نے ذنگل زرین صدر مین عنایت فرمایا کہ وہ بیٹھا ساقی نے لاکر جام مے ارغوانی دیا اُسنے پیا اور وہ چار جام متواتر جو پیے بھائی اسکو اپنا یاد آیا حال اُسکا دریافت کرکے سُنا بعد ان امورات کے اپنے مقام پر اُٹھ کر آیا اور حکم نواخت طبل جنگ دیا بموجب حکم آن بدکردار طبل رزمی نوازش مین آیا ہرکارون نے لشکر مہرخ کے خبر جا کر مہرخ سے کہی ادھر بھی طبل جنگ جواب مین بجا اتنا دن جو باقی تھا طبل و بوق دونون جانب بجا کیے جب لشکر شام ظلام خورشید زرین قام پر آکر حملہ آور ہوا اور فوج ضیاے خورشید نے غار مغرب مین جا کر منھ چھپایا شعر

حنائی رنگ گادے ساقیا جام
سپہر انجم ہوا پھر آشکارا
گرا خورشید پر پھر لشکر شام
صف آرا پھر ہوئی فوج ستارا

شام کو لشکری دو جانب کے توسن جگانے لگے دربار برخاست ہوے ڈھرو بجنے لگا چاپ ہونے لگی لیکن سحر افشان ایسا کچھ رنجیدہ خاطر تھا کہ اپنی بارگاہ مین بیٹھکر شطرنج کھیلنے لگا اور دون کی باتین نشہ مین کرتا تھا کہ کل صبح کو مین سب لشکر حریف کو مات کر دونگا اسطرح کی لاف زنی کر رہا تھا کہ یکایک خبر ہوئی گیسوے بن شہاب تشریف لاتے ہین یہ گیسوے بن شہاب چالاک ہے کہ صورت گیسو کی ایسی بدلکر آیا ہے غرض خبر سنکر سحر فشان نے اُسکا استقبال کرایا اور بڑے تپاک سے اُسکو لاکر مسند زرنگار پر بٹھایا اور کہا آپ نے سرفراز فرمایا کہ جو اسوقت رونق افزوز کاشانۂ غریب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوئے میرا بھی دل آپکی ملاقات کو بہت چاہتا تھا خوب ہوا جو ملازمت ہوگئی یہ کہکر دو ایک جام شراب اوسنے پئے اور گیسو کو بھی دیے گیسو نے آنکھ نیچا کرا نڈیل دیے پھر سحر افشان باتین لاف زنی کی کرنیکا گیسو نے کہا کہ بھائی صاحب ہمارے نزدیک تو یہ امر ہے کہ اگر عمرو مارا جاے تو البتہ لطف لڑنیکا ملے اور جرأت کا مزا حاصل ہو وگرنہ یہ سب باتین بیکار ہین ای برادر کیا مجال ہے سکی کہ جو کوئی لشکر مہرخ کے ایک ادنی ملازم کو بھی بچشم قہر نگاہ بھر کر دیکھ سکے بلاے سحر افشان نے یہ کلام سنکر کہا کہ ہان بھائی مین نے بھی اس ناعیار کی ایسی تعریف سنی ہے پھر کیا وہ کسی ساحر کو زندہ نہین چھوڑتا ہے گیسو نے کہا نہین جو لڑنے آیا مارا گیا اُسنے کہا اچھا یہ تو بتلائیے کہ آپ جبتک کیونکر زندہ رہے اور اُسکے ہاتھ سے کیونکر بچے کیا آپ نے کوئی سحر ایسا تیار کیا ہے کہ جسکی تاثیر سے محفوظ ہین اور وہ آپ پر قابو نہین پاتا ہے اگر در حقیقت یہی بات ہے تو پھر آپ احسان کرکے وہ سحر مجھکو بھی بتلائیے تا کہ مین بھی اُسکے شر سے بچتا رہون بھلا بہت زمانہ تک نہین تو ایک ہی رات سہی پھر تو مین خاتمہ اسکا کر ہی دونگا گیسوے بن شہاب نے کہا اگر مین اس طرح سے اپنے تئین نہ بچاتا تو ابتک ہڈیان بھی میری گل جاتین وہ کب کا مجھکو مار ڈالتا خیر خاطر تمھاری بہر صورت مجھکو منظور ہے اور مین اپنا دوست صادق آپ کو جانتا ہون آپ ذرا علیحدہ چلین تو مین آپ کو بھی اُس سحر کا انجھر اور اس کی کیفیت بتلا دون بھلا تم بھی کیا یاد کروگے کہ نہ بتلایا بلاے سحر افشان یہ باتین سنکر خوش ہوا اور گیسو کا ہاتھ پکڑکر ایک گوشہ مین لیگیا اور کہا اب تو اس مقام پر کوئی نہین بتلائیے گیسوے بن شہاب نے ایک پھول نہایت خوشرنگ ترو تازہ نایاب زمانہ اپنے پاس سے نکالا اور کہا دیکھیے سحر تو مین اور کچھ نہین کرتا ہون لیکن یہ پھول جمشیدی گلدستہ کا ہے مجھکو بمشکل تمام ملا تھا مین ہکو سونگھ لیتا ہون اس کی تاثیر سے نہ تو بیہوشی مجھپر تاثیر کرتی ہے اور نہ کسی کی عیاری کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی میرے سامنے آ بھی جاتا ہے تو مجھکو خود بخود حال اُسکا ظاہر ہو جاتا ہے وہ پوشیدہ رہ نہین سکتا ہے اگر تمھارا جی چاہے تو آجکی شب کیلئے اسکو سونگھ لو کل پھر مین تمکو آکر سنگھا جاؤنگا بلاے سحر افشان نے یہ تقریر سنکر وہ پھول اُسکے ہاتھ سے لیکر سونگھا سونگھتے ہی تڑاق سے چھینک آئی اور بیہوش ہوکر گرا چالاک نے اُسکو اور زیادہ بیہوش کیا اور پشتارہ بردوش ہوکر سراچہ چاک کرکے صاف لیے ہوئے چلا گیا یہ تو اُسکو لیکر چلا ادھر صرصر شمشیر زن کا ماجرا سنیے کہ اُسکو بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ آجکی شب تو چلکر کوئی عیاری کر کیونکہ

تو ٹھک کر بیٹھ رہی ہی کوئی عیاری ابتک کی ہی نہین آج برق جادو کو بن پڑے تو پکڑ لاؤن یہ سوچکر
اپنے مقام پر سے چلی اور راہ مین اُسنے برق فرنگی کی ایسی صورت بنائی اور یہ شاہی خیمہ مین
ملکہ برق جادو کے آئی یہ عیار تو ہر وقت آتے ہی جاتے ہین انکو کون روک سکتا ہی غرض عیارہ کو بھی
کسی نے نہ روکا اور اُسنے اندر آتے ہی دیکھا کہ ملکہ برق پلنگڑی پر آرام کر رہی ہی اُسنے برق عیار کو
دیکھکر پوچھا کہ کیون بھیّا خیر تو ہی اسوقت کدھر آئے اُسنے کہا کہ خواجہ سلامت نے کچھ کہلا بھیجا ہی
سو آپ ذرا علیحدہ چلکر سُن لیجیے برق جادو نام خواجہ کا سُنکر فوراً اُٹھی اور مقام خلوت مین برق
نقلی کو لیکر آئی اُسنے وہان آتے ہی بیضۂ بیہوشی اُسکے مُنھ پر مارا کہ وہ بیہوش ہوئی اُسنے بھی پشتارہ
اُسکا دوش پر رکھا اور قنات چاک کرکے نکل کر چلی جب صحرا مین لشکر سے نکلکر پہونچی اُدھر سے چالاک
پشتارہ سحر افشان کا لیے آتا تھا راہ مین دونون سے ملاقات ہوئی اور صرصر کو یقین ہوا کہ چالاک
سحر افشان کو لیے جاتا ہی اور چالاک کو بھی ثابت ہوا کہ صرصر کسی سردار کو ہمارے یہانسے لیے جاتی ہی
بس اُسنے للکارا کہ ٹھہر جا کہان جاتی ہی اور کسکو لیے جاتی ہی مین دشمن تیری جان کا آپہونچا صرصر
نے بھی نعرہ کرکے تیغچہ کھینچا اور پکاری کہ اگر تو آیا ہی تو میرا کیا کریگا اب دونون مین تیغچہ زنی آغاز
ہوئی اور لڑتے لڑتے دونون نے اپنے دلمین خیال کیا کہ پشتارے یا تو زمین پر رکھدینا یہ کہ ایک
شخص دوسرے پشتارے پر اسطرح تیغچہ مارے کہ گرہ پشتارے کی کھلجاے اور مالک رہا ہو جائین
یہ سوچکر دونون نے ہاتھ تلوار کا پشتارون پر جو مارا تو دونون پشتارے کٹ گئے اور برق جادو
اور بلاے سحر افشان کھلکر گرے اور دونونکو ہوا جو لگی ہوشیار ہو گئے اور اُٹھکر سمجھے کہ عیارون کا
مقدمہ ہی ہم نہ بولین تو اچھا ہی بس یہ دونون اُڑکر اپنے اپنے مقام کی طرف چلے گئے بعد کچھ عرصے کے
صرصر گھبرائی اور سمجھی کہ تو اس عیار کے ہاتھ سے زخمی ہو جائیگی اب تجکو نکلجانا چاہیے یہ سوچکر اُسنے
چالاک سے کہا کہ او جوانا مرگ معلوم ہوا کہ تو دوسرے کے بھروسے پر میرے ساتھ لڑ رہا ہی اور یہ ہی
تجھکو لڑواتا ہی چالاک نام دوسرے کا سنکر گھبرایا کہ مبادا اُسکا کہنا تو عیاری کا فقرہ سمجھے اور
کوئی اور عیارہ تیری گھات مین ہو بس یہ خیال کرکے اُسنے پیچھے پھر کر دیکھا صرصر تو جست کرکے اتنے ہی
عرصہ مین سامنے سے کافور ہو گئی اور چالاک بھی ناچار ہو کر اپنے لشکر کیطرف روانہ ہوا ادھر برق جادو اپنے
خیمہ مین آکر پہونچی اور سحر افشان اپنی بارگاہ مین آیا رات بھی دوا دوش مین تمام ہو چکی تھی اور وہ وقت تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ قیدی مشرق کی میعاد پوری ہوئی تھی اور خورشید تابان کو رہائی ملی تھی ستارہ سیاہی شب سے رہا ہوکر بارگاہ افلاک مین آیا تھا شب تیرہ فام نے منھ اپنا چھپایا تھا کہ ابیات

ستارہ صبح کا نا امید نکلا
بھبھوکا بن کے پھر خورشید نکلا
ہوئی پھر دن کے افق کی بحالی
شب تیرہ پر آفت اسنے ڈالی

رات بھر طبل جنگ سے تیاری آلات حرب و ضرب ہوتی رہی ہنگام سحر مہرخ نامور لشکر اپنا بصد کر و فر لیکر جانب دشت جنگ روانہ ہوئی اس طرف سے بلائے سحر افشان بصد عظم و شان فوج گران لیکر چلا دونون سردار لشکر لیے ہوئے میدانمین آئے دلاورون نے پرے جمائے صفوف آراستہ ہوئین نقیب نقابت کرکے ہٹے سحر کی نیرنگیان دکھانے لگے کسی نے جنگل مین آگ لگادی کسی نے دریا جاری کیا کسی نے خون کی ندی بہائی کسی نے جانوران سحر ہزارون پیدا کیے کسی نے پتھر برسادیے طبل و بوق بجنے لگے کڑکا ہونے لگا بلائے سحر افشان اژدر اپنا اڑاکر میدان مین آیا اور مبارز طلب ہوا مہرخ کی طرف سے نہروان جادو مقابلہ کو گیا مگر اُسکے ناریخ سحر سے جانبر نہوا پھر اُسکا بھائی گیسودراز برائے مقابلہ نکلا وہ بھی برف آتش فشان سے اُسکی مارا گیا اُسوقت برق جادو نے عمرو سے کہا کہ خواجہ سلامت مین جانتی ہون کہ کوئی نہ کوئی چیز اسکے پاس بھی مثل تحفہ کے ہے جبھی کسی کا وار اُسپر کارگر نہین ہوتا ہے عمرو نے کہا کہ اے ملکہ اگر کوئی شے اُسکے پاس ہوتی تو کیا معلوم ہوتا تم ناحق کو اندیشہ کرتی ہو کچھ بھی نہین ہے تم جاکر مار لو یہ نابکار تمھارے ہاتھ سے کہان بچکے جائیگا یہ جو عمرو نے کہا تو رعد و برق دونون تڑپ کر اپنے ابر سحر مین گئے اور وہان سے رعد گرج کر زمین پر آیا اور دامن تھامکر چاہتا تھا کہ چیخ مارے اُسوقت برق تڑپ کر جو سحر افشان پر گری تو سطح سے گری کہ ابر نیچا ہوگیا اور برق نصف ابر مین رہی اور نصف باہر نکلی تھی اور رعد دامن پکڑے ہوے تھا سحر افشان کو رعد و برق کے لیے افراسیاب نے ایک سحر تبلادیا تھا کہ یہ اُنکا رد ہے پس اُسنے وہی سحر کیا اور کمند سحر کو لگایا برق جادو تو اُسمین گرفتار ہوگئی اور جھٹکا جو دامن کا لگا تو رعد بھی گرپڑا دونون کو اُسنے گرفتار کرلیا اور اپنے لشکر مین طبل بازگشت بجواکر پھر گیا اور نہایت خوش ہوا یہ کہتا ہوا پھر اکاب مجکو کچھ کام نہین ہے مین کسی سے نہ لڑونگا جسنے میرے بھائی کو مارا تھا اُسکو مین نے پکڑ لیا مین اُسکے خون کا بدلا لینے آیا ہون جبتک اِن دونونکو قتل نکرونگا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو سن سحر کو میدان رزم مین نہ ڈالونگا ہان اگر شہنشاہ یا ملکہ حیرت لڑین تو اونکے شریک البتہ ہو جاؤنگا یہ کہتا ہوا اپنے مقام پر آیا سیاہ نے اسکی آرام لیا یہ خود اپنی بارگاہ سے خدمت حیرت مین آیا اور نہایت خوشی ظاہر کی کہ اے ملکہ مین نے اپنے بھائی کے قاتلونکو گرفتار کیا اب مین انکو قتل کرنے جاتا ہون حیرت نے کہا جاؤ مبارک ہو مگر ذرا خبرداری سے انکو قتل کرنا کیونکہ انکے چھڑا لیجانے والے بھی بہت ہین غرض یہ وہان سے اپنی بارگاہ مین آیا اور افراسیاب کو بھی عرضی اس مضمون کی لکھی کہ مین نے رعد و برق کو قید کر لیا ہے اگر حکم عالی ہو تو دونون کو قتل کر ڈالون یہ لکھکر اسنے تیلہ سحر کے ہاتھ بھیجا ادھر حیرت نے بھی شاہ کو لکھا کہ برق و رعد کو قتل کرنا ہرگز مناسب نہین کیونکہ سب ساحران دونون سے ڈرتے ہین آپ اجازت انکے قتل کی ہرگز نہ دیجیے گا اسنے بھی تیلہ کے ہاتھ نامہ روانہ کیا یہان رعد و برق کو ایک تخت پر قید کر کے سحر افشان نے اپنی بارگاہ مین بٹھا دیا اور آپ بیٹھکر ناچ دیکھنے لگا اور شراب زہر مار کرنے لگا لیکن عمرو رنجیدہ خاطر پھر کر اپنی بارگاہ مین آئی اور لشکر کو حکم آسایش دیکر بیٹھی عمرو کو خیال آیا کہ تیرے کہنے سے برق و رعد لڑنے کو گئے تھے بس وہ گرفتار ہو گئے انکو چلکر رہا کرنا چاہیے یہ سوچکر ایک ساحر معزز کی ایسی صورت الگ جا کر بنا بادلہ کی نیمہ باندھی بت جواہر کے کہنی سے شانہ تک آراستہ کر کے موتیونکا مالا گلے مین ڈالکر یا جمشید یا جمشید کہتا ہوا بارگاہ سحر افشان مین آیا اسنے خاطر کی بٹھایا اسنے کہا مین یہی اطراف کا رہنے والا ہون آپکی ملاقات کو جی چاہا چلا آیا اسنے کہا آپ نے بہت مناسب کیا آپکا یہ مکان گفتش خانہ ہے یہ کہکر ایک جام جواہر منگا کر اپنے پاس رکھا اور کہا اب مین پانی شراب وغیرہ اسی جام مین پیا کرونگا یہ کہکر پیاس جو معلوم دی آب خاصہ طلب کیا جبکہ خواص پانی لیکر آیا اسنے اسی جام مین پانی لیکر پیا خواجہ سلامت نے دریافت کیا کہ حضور یہ تو فرمائین کہ اس جام مین پانی کیون لیکر پیا اور دوسرے جام مین پینا ترک فرمایا کیا یہ جام اور جامون سے بہتر ہے اسنے جواب دیا کہ نہین یہ جام اورون سے بہتر تو نہین ہے مگر وصف اسمین یہ ہے کہ اگر کوئی بیہوشی ملا کر دے تو مجھکو اس جام مین پینے سے معلوم ہو جائیگا یہ وجہ ہے جو مین نے اسی جام کو اختیار کیا ہے عمرو یہ کلمات سنکر خاموش رہا اور فکر مین ہوا کہ اسکو کسی طرح مار ڈالون اور اسنے کہا کہ آیئے ہم آپ شطرنج کھیلین یہ تو اس امر کے منتظر تھے کہا بہت اچھا آیئے اسنے شطرنج بچھائی اور کھیلنے لگا پھر تو عمرو ایسا کھیلنے والا رومی اور فرنگی سب طرح کی شطرنج اسکو یاد اسکی کیا بساط تھی جو ان ایسے فرزین سے کھیلتا یہ ایک ہی چال مین

بنا

فیل مست کو مار ڈالتے ہین اور ایسے پیادہ ہین کہ سوار کو گھیر کر قید کرتے ہین خانہ بخانہ پھرتے ہین اکثر شش و پنج مین اوقات بسر کرتے ہین کبھی رُخ ایسی باتون سے پھیرتے ہی نہین بازی ہاری چال اسیر رکھی تو وہ مات ہو گیا اور اپنے دلمین کہتا تھا اب تو اسی کے ساتھ دو ایک بازی شطرنج کی کھیلا کر کے تیری شطرنج بھی کرڑی ہو جائیگی غرض یہان تو شطرنج بازی ہو رہی ہے اور وہان عرضی اسکی اور حیرت کی پاس شاہ جادوان کے پہونچی اُسنے دونونکو پڑھکر کہا کہ ملکہ حیرت کو غصہ بات بات پر آجاتا ہے حق بجانب سحر افشان ہے کہ اسکا بھائی مارا گیا ہے اُسکو اختیار ہے کہ اپنے بھائی کے قاتلون کو مارے مین حیرت کو سمجھا دونگا لیکن اسکو اختیار دیتا ہون کہ وہ رعد و برق کو قتل کرے یہ کہکر کتاب جمشیدی دیکھی اسمین بھی ظاہر ہوا کہ رعد و برق کو قتل کرنا ہی مناسب ہے مگر اندر بارگاہ کے نہ قتل کرے باہر لا کر قتل کرے اور اسکو آگاہ کر دینا چاہیے کہ تیرے ساتھ عمرو بیٹھا ہوا شطرنج کھیل رہا ہے اور تو غافل ہے لازم ہے کہ اُس دزد گردن باریک کو بھی گرفتار کر کے تینون کا سر کاٹے شاہ نے یہ حال معلوم کر کے جواب عرضی کا لکھا کہ اے ساحرہ وقت کیا کہنا خوب تم لڑے رعد و برق کو جلد قتل کر ڈالو لیکن آگاہ ہو جاؤ کہ عمرو تمھارے ساتھ بیٹھا ہوا شطرنج کھیل رہا ہے اب تم چال چوکو گے تو مات پڑ جاؤ گے لائق ہے کہ دشمن صعب کو بھی گرفتار کر لو اور سب کا سر کاٹ کر بھیج دو لیکن باہر بارگاہ کے لا کر ان سب کو ہلاک کرنا اندر نہ قتل کرنا یہ جواب لکھکر آسمان نشین جادو نام ایک ساحر کو دیا کہ تو لیکر جا اور اسطرح یہ نامہ دینا کہ عمرو نہ آگاہ ہونے پائے ساحر مذکور نامہ شاہ لیکر روانہ ہوا اور اڑتا ہوا ایک آن مین آکر پلاے سحر افشان کے پہونچا دیکھا تو واقعی یہ شطرنج کھیل رہا ہے اُسنے وہ نامہ اُسکو دیا اسنے بطور مخفی اسکو پڑھا اور مضمون سے جو اسکے آگاہ ہو کر دنگ ہو گیا مگر خبر نہ ہوا اور شطرنج کھیلنے ہی مین ایک دانہ ماش کا مارا کہ عمرو بے قابو ہوا اُسوقت وہ پکارا کہ اے بدمعاش او دزد مکار دیکھا تو نے کہ ہمنے یہ بازی کس تدبیر سے جیتی اب تم تینونکو بڑے عذاب الیم سے قتل کرونگا یہ کہکر عمرو اور رعد و برق کو سحر مین مبتلا کر کے بارگاہ سے لیکر چلا آسمان نشین تو نامہ شاہ دیکر چلا گیا تھا یہ ان تینون کو ایک درہ مین کوہ کے لایا اور وہان بٹھلا کر قتل کرنے کا ارادہ کیا یہ تینون درگاہ خدا مین استغاثہ کرنے لگے بقدرت قادر توانا متصل اُن درہ کوہ مین تھا کیونکہ جہان کہین لشکر حریف اترتا ہے اُسی کے قریب وہ شہر طلسمیہ عیارون کا بھی رہتا ہے بس اس درہ مین شیر دگرگ کے

خوف سے تین چھینکے اُسنے باندھے تھے اور اُنھین چھینکون مین اسطرح سے سوتا تھا کہ ایک مین سر ایک مین کمر ایک مین پانوَن رکھتا تھا زمین پر سونا ترک کیا تھا چنانچہ اُسوقت بھی پڑا ہوا آرام کرتا تھا برق جادو اور رعد و عمرو کا کھڑکنا سحر افشان کی آواز کو اُسنے بھی سُنا گھبرا کے اُٹھ بیٹھا اور للکارا کہ ارے تو کون ہی کہ جو اسوقت پرائے مکان مین بغیر اجازت صاحب مکان کے چلا آیا سحر افشان اُسکو چھینکون پر لیٹا دیکھکر سمجھا کہ یہ بھی کوئی بڑا خداوند سامری کا بتستی ہی اور اس درہ کا مالک ہی بس گھبرا کر عرض سا ہوا کہ مین کوئی غیر نہین ہون مین سحر افشان جادو ہون عمرو اور برق جادو اور رعد کو کہ دشمن افراسیاب کے ہین اُنکو پکڑ کر قتل کرنے لایا ہون قران نے کہا اگر دشمنان افراسیاب کو قتل کرنے لائے ہو تو خیر کچھ مضائقہ نہین مگر ذرا ٹھہر جاؤ کہ ہم بھی آکر اُنکے قتل مین شریک ہو جائین اور داخل ثواب ہون ملائے سحر افشان اُسکے کہنے سے رکا اور یہ چھینکون پر سے کود کر قریب تر اُسکے آیا اور عمرو کو دیکھکر پوچھا کہ کیون بھائی سحر افشان یہ شخص کیا رعد جادو ہی اُسنے سنکر کہا نہین ای برادر یہ وہی ساربان زادہ عمرو عیار جو بڑا مکار ہی قران کی آنکھون مین یہ کلمات سُنکر خون اُتر آیا اور کہا کہ ارے او حرامزادے تو بڑا بے وقوف ہی اور حد سے زیادہ احمق ہی دیکھ تو سہی کہ فرزند عمرو کا تو پیچھے تیرے کھڑا ہی اور تو اُسکے باپ کو بُرا بھلا کہہ رہا ہی سحر افشان نے جو نام فرزند عمرو کا سُنا گھبرا کر مُنھ اُدھر دیکھنے کو پھیرا قران نے اپنا نعرہ کر کے ایک ہی ہاتھ بغدے کا مارا کہ سر اُسکا پاش پاش ہو گیا آواز دار و گیر کی بلند ہوئی عمرو و برق و رعد رہا ہوئے عمرو نے قران کو سینہ سے لگا لیا اور تعریف عیاری کی بہت فرمائی پھر ایک بتاسا کہ جسکو چیونٹیان کچھ کھا چکی تھین زنبیل سے نکالکر کہا کہ ای فرزند تو منھ تو میٹھا کر لو اور مجھ فقیر سے کیا ہو سکتا ہی قران سمجھا کہ اسوقت یہ کچھ لینگے بس جلدی سے زہے فخر میرا کہتا ہوا قریب آیا اور ایک اشرفی ہاتھ پر رکھکر نذر دی وہ بتاسا سلام کر کے لے لیا اور رخصت ہو کر جنگل کو چلا گیا بس برق جادو نے عمرو سے کہا کہ اب ہم اکیلو کہین جانے نہ دینگے لشکر مین لیچلین گے یہ بھی راضی ہوے کہ اچھا کیا مضائقہ ہی برق نے تخت سحر تیار کیا اور رعد و عمرو کو بیٹھا کر پرواز کی اور پلک جھپکانے مین اپنے لشکر مین آئی یہان ہر ایک کو اُسکے آنے سے خوشی ہوئی خواجہ کو بہت کچھ ہر ایک نے دیا پھر انجمن عشرت کو ترتیب پذیر کیا طائران سحر نے یہ خبر جا کر ملکہ حیرت کو پہونچائی کہ ملاے سحر افشان بھی مارا گیا رعد و برق و عمرو چھوٹ کر اپنے لشکر مین آئے وہان خوشی ہو رہی ہی حیرت نے کہا کہ ان موؤن کو بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑا غرور سمایا تھا جیسا اُسنے کیا ویسا پایا اور تیلہاے سحر نے افراسیاب کو بھی مطلع جا کر کیا کہ اسطرح بلاے سحر افشان مارا گیا قران نے اُسکو بھی اُسکے بھائی کے پاس جہنم مین پہونچا دیا افراسیاب کو یہ ماجرا سنکر کمال غصہ آیا اور گلچین جادو سے کہا کہ اب مین خود جا کر عمرو کو پکڑے لاتا ہون اسمین کچھ ہی کیون نہ میرے لیے ہو جاوے گلچین جادو نے یہ باتین سنکر عرض کیا کہ مین کبھی نہ عرض کرونگی کہ آپ عمرو سے لڑنے جاوین بلکہ انسب یہ ہی کہ آپ اُس سے ملجائین افراسیاب نے کہا کہ مین جانتا ہون تم سب میری بہتری کیلیے یہ باتین کرتے ہو اچھا اور کچھ تدبیر کرونگا اور آیندہ سمجھ لونگا یہ کہکر تیلہ کو سحر کے حکم کیا کہ جا کر خبر لاوے مہرخ کی بارگاہ مین کیا ہوتا ہی تیلہ اُسطرف کو روانہ ہوا اور یہان جب فوج بلاے سحر افشان کو اپنے مالک کا مارا جانا معلوم ہوا تو بہت کچھ رنج و الم کیا آخر جب اُس سے حیرت وغیرہ کچھ خبر نہوئی تو آزردہ خاطر ہو کر لشکر اپنا لیکر اپنے ملک کیطرف کوچ کر کے چلے گئے اور صنعت سحر ساز جو باغ اندڑے سحر کے کھو چکی تھی اور دو انڈے باقی تھے اُنھین کے بھروسہ پر اُس قحبہ نے پھر چاہا کہ مہرخ سے مقابلہ کرون اور اگر یہ بھی کچھ کام نہ دین تو ابکی وہ جا کر بیضے لاؤن کہ تمام لشکر باغیون کا سر اپنے کاٹ ڈالے پس اُسنے وہ بیضے نکالے اور چاہتی تھی کہ ملکہ مہرخ کے مقابلہ مین جاکے اسوقت ایک عقاب سحر اڑتا ہوا آیا کہ جسکے گلے مین نامہ بندھا تھا اُسنے نامہ کھولکر پڑھا یہ لکھا ہوا تھا کہ ای ملکہ صنعت سحر ساز وزیرۂ معظمہ شہنشاہ افراسیاب آگاہ ہو جیے کہ منم مہنت جادو اسطرف کو ان دنون تکا کھیلتا ہوا آگیا ہون اور مجکو اشتیاق آپکی ملازمت کا عرصہ سے ہی اب سُنا گیا ہی کہ آپ اِس مقام پر رونق افروز ہین اگر اجازت دیجیے تو حاضر ہو کر مشرف بملازمت کیمیا خاصیت ہون ورنہ آپ ایسے ملکر اپنے مکانکو چلا جاؤن گا صنعت نامہ پڑھکر بہت شاد ہوئی اور جواب لکھا کہ ہمارا بھی دل تمھارے ملنے کو ایک مدت سے چاہتا ہی خوب ہوا کہ جو تم اسطرف آنکلے کیونکہ مجکو شب و روز کی جنگ و جدال سے فرصت بہت کم ہوتی ہی جو مین تم تک آتی اب مناسب ہی کہ جلد تشریف لاکر مجکو سرفراز فرمائیے اور راہ انتظار کوتاہ کیجیے مین منتظر آپکے بیٹھی ہون یہ لکھکر عقاب کے حوالہ کیا کہ وہ منقار مین لیکر اڑ گیا اور مہنت کے پاس جا کر جوابنامہ کا پہونچایا اب حال اُس ساحر کا سنیے کہ اُسکا مہنت سرشار جادو نام ہی اور اُسنے ایک گنبد فولادی سحر سے تیار کیا ہی اُسکے اندر رہتا ہی اور اُسکے اوپر سوار ہو کے جہان جانا ہوتا ہی چلا بھی جاتا ہی پس جب اُسنے اجازت صنعت کی پائی اسی گنبد پر سوار ہو کر اُسکے پاس بھی آیا گنبد کیا ہی کہ ڈربا ہی جسمین یہ مرتعار رہا کرتا ہی جب صنعت نے سنا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مہنت صاحب تشریف لائے استقبال تا در بارگاہ اُسکا کیا اور لاکر مسند عزت پر بٹھایا دونوں ملاقات باہمی سے بہت خوشنود و مسرور ہوئے مہنت نے حال افراسیاب کا اور طلسم مین غدر ہونیکا پوچھا صنعت نے اُس روز سے کہ جب سے بدیع الزمان قید ہوئے تا آن دم سب بیان کیا اور بتصریح کیفیت ساتھ سارا ماجرا کہا پھر یہ بھی کہا کہ اب مین جاتی ہون اس ارادہ پر کہ لشکر چہرخ کا غارت کر دون مہنت نے سب کیفیت سنکر کہا اے ملکہ اب تم ہفت بیضہ مین سے کسی بیضہ کو لیکر نجاؤ اور اگر یہ منظور خاطر ہی کہ انھین بیضون ہی سے لشکر دشمن برباد ہو تو کسی اور ساحر کو دو کہ وہ لیجائے اور اُنکو تباہ کرے صنعت نے یہ کلام سنکر کہا کہ ہان اے شفیق یہ بات تمنے سچ کہی اسمین یہ فائدہ ہی کہ شاید کوئی آفت آئے تو اس سے مجکو ہلاکت نہ ہوگی جیسے کہ ہو چکی ہی بس اُسیوقت اپنی ایک ایسی خالص ملکہ ہلال کامل سحر جادو کو بلایا اور وہ دونون بیضہ باقی کے دیکر حکم دیا کہ میری فوج مین سے دو لاکھ ساحر اپنے ہمراہ لیکر جاؤ اور چہرخ سے مقابلہ کرو ایک بیضہ کو تو دہنے طرف لشکر چہرخ کے اور دوسرے کو بائین طرف لشکر کے مارنا ہلال سحر نے تسلیم کرکے وہ دونون بیضہ لے لیے اور کہا بہت اچھا مین ایسا سلطح عمل مین لاؤنگی کہ جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہی یہ کہکر باہر بارگاہ کے آئی اور نفیر سحر کو دم دیا دو لاکھ ساحر جمشید و سامری و زردشت کا ماننے والا اژدرون پر سوار ہوکر ہمراہ رکاب ہوا ناقوس کی صدا پر فلک کا پرانا بیر ناچنے لگا گوگل کے دھوئین نے دنیا ایسی محنالہ کا مُنھ کالا کیا ایکطرف سے مبارزان صف شکن ہتھیارون سے آراستہ ہوکر اسپ و کرگدن پر سوار ہوئے نقارے ہزارون بجنے لگے دھونسون نے لڑکے کی دھونس دی ہلال کا ستارہ قسمت گردش مین آیا زندگی اسکی آگے آگے بھاگی جاتی تھی نہنگ قضا کے منھ مین یہ خود جاتی تھی روے ہوا پر لشکر کے چلنے سے ہنگامہ عظیم برپا تھا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

برفتند لشکر زقاب سیاہ
سپرہاے زرین وزرین کمر
ززلفت چینی کشیدند تیغ

خروشے برآمد بگرداز رعد
بکیسو کشیدند آوردگاہ
سنانہاے الماس در تیرہ گرد
سپاہ اندر آمد چو مور و ملخ

ازین سوے بخش وزان روے سعد
ہمہ غرق در آہن و سیم و زر
ستارہ است گفتے شب لاجورد

قریب لشکر چہرخ پہونچکر ہلال نے خیمہ کیا اور لشکر اُتروانے کا حکم دیا ہرکارون نے جاکر خبر چہرخ کو آمد لشکر کی دی ہلال اُس روز ملکہ حیرت کے پاس آئی اُس نے خاطر کی اُس سے سب حال ملکہ صنعت کا اور اپنا بیضے لیکر آنے کا بیان کیا پھر وہان سے اُٹھکر اپنے خیمہ مین آئی اور مصروف عشرت و نشاط رہی جب مرغ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

منور آفتاب چراگاہ فلک سے پھر کر خانۂ مغرب مین بند ہوا اور ماکیان شب نے بیضہ ہائے انجم ظاہر فرمائے کہ نظم

تھا بزم رزم کا چمکا ستارا
ہوئے ہر جا چراغ شام روشن
شب جنگی ہوئی پھر جلوہ آرا
بنا ایوان شاہی رشک گلشن
شام کو ہلال نے طبل جنگ بجوایا

ہیر کارون نے دوبارہ خدمت اقدس مہرخ نامور مین بعد عجز و انکسار عرض کیا کہ نظم

ہوئے ہین تیری حفاظت سے بےخطر نخچیر
ہوا نہ زاغ کمان آجتک نشانہ تیر
کمان چرخ کو دیکھو تو وہ بھی ہے بے تیر
تری نسیم کرم گر نہ اس چمن مین چلے
تو چشم قہر سے اوسکی طرف کرے جو نگاہ
ہلال سے بھی دو چندان ہو آفتاب حقیر
ترے زمانے مین ظالم ہین تکسیر د سلطان
خراب بانی سے ہو شغل گلشن تصویر
ملکۂ عالم ہلال نے طبل جنگ بجوایا ہے

اور سُنا گیا ہے کہ وہ بیضہ باقی ہفت بیضہ مین سے رہ گئے تھے وہ صنعت نے اسکو دیکر بھیجا ہے کل صبح کو وہ اُنھین بیضون سے کام لیگی باقی خیریت ہے یہ خبر سنکر ملکہ مہرخ متردد ہوئی مگر اپنی ہمت مردانہ سے اُسنے بھی جواب مین طبل جنگ بجوایا اور چالاک بن عمرو اور ضرغام وغیرہ عیار مع عمرو نامدار کے فکر مین عیاری کے روانہ ہوئے لشکر مین طبل جنگ بجنے سے تیاری آلات حرب و ضرب آغاز ہوئی گلستان شجاعت مین پھر بہار آئی تلوارون کے پھل ذائقہ دینے پر تیار ہونے لگے جوہر خنجر و شمشیر سے گلشن پھولون کا بہار بھر ادکھائی دیتا تھا ہر سبزۂ بوستان جلادت کا سر دتھا نقیبون کی صدا بلبل خوش الحان کی آواز سے بہادران کی دمساز تھی ہر ایک شہنائی گل عباس کی صورت دکھاتی تھی چلیم پر شبو کی پھبتی چھاتی تھی ہتھیار و ہنر آبداری جگر چمنستان جنگ کے بہار آبیاری کرتے تھے دم شجاعت کا بھرتے تھے سوسن نے بہر تقابت دس زبانین کی تھین بہر حال زمزمہ سرائے نقیا تھا ہر نظر باز خوبی مین نرگس آسا تھا ہر ہارے باغ کی طرح دلمین ہر ایک کے لڑنیکی موج اُٹھتی تھی بہادران کا تو یہ حال تھا ساحرونین بھی طرفہ سامان جنگ و جدال پھول منذر و نیر چڑھائے جاتے تھے ہر ایک گل کیطرح شگفتہ خاطر بناتے تھے بیرون کو جیب بلاتے تھے مارے خوشی کے پھول جاتے تھے نخل تن ہر ایک کا گلہا سحر سے لدا تھا ہر شخص پھولا پھلا تھا غرضکہ رات بھر یہی ہنگامہ رہا جب چاندنی پر سفیدی سحر نے سبقت کی اور گھڑیالی نے گھڑیاں کے سر پر آفت ڈھائی فریاد جرس بلند ہوئی کہ شب گذر کر نوبت روز روشن آئی کہ ابیات

سحر کا نور اختر نکلے چمکا
ستارون نے لیا رستہ عدم کا
ہوا خورشید نور افشان جہان مین
اُجالا چھا گیا سب آسمان مین
ہنگام سحر بہادر بستر تن سے اُٹھکر ہتھیار سجکر خیل خیل ذیل ذیل جانب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میدان جنگاہ روان ہوئے بہار رو رعد و برق در دولت ملکہ مہرخ پر آئے ملکہ موصوفہ بھی بعد حشمت برآمد ہوئی ہر ایک نے تسلیم کی پھر بڑے کروفر سے جانب میدان چلی جلو مین اُسکے ہزاروں گھوڑے اور ہاتھی تھے جن پر ہودج زرین اور کاٹھیان کھنچی تھین صبح کا وقت تھا نقیبون کا بصدائے مرغوب بولنا ہر ایک دل کو بھاتا نسیم سحری کا مزا آتا تھا اس تجمل و شان کا کیا ذکر کیا جائے کہ اشعار

عدو کے سر نظر آتے ہین قطرۂ باران کے ۔ برنگ برق نکلتی ہے اُسکی جب تلوار
زبسکہ ہے تری تیغ خمیدہ کی ہیبت ۔ چلا نہ سر کو اُٹھا کر یہ گنبد دوار
ہمیشہ کاٹ کا اسکے خیال رہتا ہے ۔ ہے آگے آنکھونکے آٹھون پہر تری تلوار
کمان قوس قزح ہے شہاب ثاقب تیر ۔ فلک ہے تیر فگن ایک چاکر سرکار
ترے سمند کی کس سے بیان ہو چالاکی ۔ مصورون کو ہے تصویر کھینچنا دشوار
پھر آئے ربع زمین سب دو گام اول مین ۔ یون جیسے صفحۂ قرطاس پر پھرے پرکار
سوار ہوئے جو فیل سیاہ رنگ پہ تو ۔ تو کہیے تو مہ تابان ہے اور وہ شب تار

غرض اس شوکت و شہامت سے وارد دشت مصاف ملکہ عالیشان ہوئی صفوف آراستہ ہوئے لیکن میدان پاک و صاف ہوا ہنوز آغاز جنگ ہوئی تھی کہ ملکہ ہلال کامل نے قصد کیا کہ بقیہ دست و چپ طرف لشکر مہرخ کے لگائے بس یہ بقیہ لیکر آگے بڑھی تھی کہ ایک طرف سے آواز پیدا ہوئی باش باش ای ہلال دست خود را نگہدار کہ ما ہم رسیدیم اس آواز کو سنکر ہلال نے جو پھر کر دیکھا تو ملکہ صنعت سحر ساز کو آتے دیکھا بس یہ تسلیم کرکے دوڑی اور قریب آکر عرض کیا کہ ای ملکہ عالم آپ نے کیون تکلیف فرمائی کہیے خیر تو ہے صنعت نے کہا ای ہلال بڑا غضب ہوا تھا مین نے بھولے سے وہ بقیہ تمکو دیدیے کہ اگر تم اُنکو مارتین تو وہ تمھارے ہی لشکر کو غارت کر دیتے سوچ سے مین گھبرا کر چلی آئی کہ مبادا تم اُن بقیون سے کام لو اور لشکر تمھارا تباہ ہو جائے اب وہ بقیے میرے حوالہ کرو اور ان بقیونکو لے لو یہ کہکر وہ دونون بقیے تو لے لیے اور اپنے پاس سے دو بقیے اور نکالکر حوالہ کیے اور آپ پھر کر چلی گئی جب کوئی پاؤ کوس نکلگئی تو وہانسے آواز دی کہ ای ہلال سحر خبردار ہو جا کہ منم چالاک بن عمرو یہ نعرہ کرکے وہی دونون بقیے لشکر ہلال کے داہنے بائین جو مارے تو ایک بقیہ مین سے تو آندھی اس زور و شور کی پیدا ہوئی کہ درخت اور مکان اُڑنے لگے اور دوسرے سے سلین پتھر کی پیدا ہو کر ردے

ہوا سے گرنے لگین پھر تو یہ حال ہوا کہ ہوا نے طوفان قوم عاد کو شرما دیا ہزارون ساحرون کو برباد کیا طبقۂ زمین سے اڑا دیا پردۂ دنیا سے نابود ہوگیا ہر ایک جھونکا باد سخت کا باد مرگ کا جھونکا تھا کہ جس سے جانبر ہونا دشوار تھا جو جھونکا ہوا کا آتا تھا گویا تیر قضا پڑتا تھا اور علاوہ اس ہوا کے کہ جسکو وبائی ہوا کہنا چاہیے مرگ مفاجات سے بھی زیادہ لکھنا چاہیے فلک سنگدل پتھر برساتا تھا ہر ایک ساحر دشمن لشکر کا سر پھوڑ کر ہلاک ہوا جب بھی بے غیرتی نے پیچھا نہ چھوڑا آفت تازہ زمین و آسمان سے پیدا تھی کہین بھاگنے کا ٹھکانا نہ ملتا تھا اکن بعضون نے عجب فتنہ انگیز تجربہ دیا تھا جن جون نے جان لینے کے پروبال نکالے تھے جب سب لشکری ہلال کے اس آفت مین گھرے ہلال سر پر پاؤن رکھکر بھاگی لیکن کہان بھاگ کر جاسکتی تھی ایک سل کئی ہزار من کی اُسکے سر پر بھی آ کر گری کہ مغز اُسکا شق ہوا اور فی النار والسقر ہوئی جہرخ نے اُسوقت چاہا کہ اپنے لشکر کو لیکر اُن بھگیلون پر جا پڑون لیکن چالاک بیضیے مار کر لشکر مین آگیا تھا اُسنے کہا ای ملکہ جو آپ بے مارے مرجاتین تو کیا ضرور ہی کہ تم اپنے لشکر کو پریشان کرو اور تکلیف اُٹھاؤ جہرخ اُسکے کہنے سے رکی اور ادھر اسقدر آندھی اور سنگباری ہوئی کہ چند اشخاص تو بھاگ کر جانبر ہوئے باقی سب ہلاک ہوگئے اور جو زندہ بچے وہ روتے پیٹتے ملکہ صنعت کے پاس گئے اُسنے اُنکو نالان و گریان چاک گریبان جو دیکھا گھبرا کر پوچھا کہ ارے یہ کیا تمھارا حال ہوا اُن سب نے جملہ ماجرا بانالہ و زاری ہلال کے ہلاک ہونیکا بیان کیا سرشار و بہنت بھی یہ حال سنکر رونے لگا کیونکہ وہ بھی صنعت کی ملاقات کو دوسرے دن پھر آیا تھا اُسطرف تو صنعت نالہ و شیون کرتی ہی اور بیان جہرخ طبل فتح و ظفر بجا کر اپنی ظفر پانگاہ مین آئی ہی لشکر نے اُسکے بہت کچھ مال غنیمت مین پایا ہی ہر ایک ساحر غنی اور مالدار ہوگیا ہی لشکر مین مُژدہ رجتا ہی گھا گھمی ہی سب خوش و خرم بیٹھے ہین حیرت کو بھی خبر شکستین کھانیکی دمبدم ہو رہی ہین یہ بھی آتش غم پر کباب کی طرح جلتی ہی اُدھر جب بہنت نے حال شکست دریافت کیا آیا تو واسطے ملاقات کے تھا مگر دل نے اُسکے نہ مانا صید ضیغم اجل ہونے کو جی چاہا ملک الموت کی ملازمت کا مشتاق ہوا بس اُسنے صنعت سے کہا کہ اے ملکہ آپ کچھ رنج و غم نہ کرین مین اب لشکر نمکحرامان کو غارت کردونگا آپ مجھکو ذرا ملکہ حیرت جادو کے پاس لیچلیے صنعت نے کہا اچھا چلو یہ سنکر سرشار اُسکے ساتھ ہوا اور یہ دونون اُٹھ کر سوار ہوئے اور حیرت جادو کے پاس آکر سب ماجرا بیان کر کے اجازت طبل جنگ بجوانیکی بنام سرشار حاصل کی جہرخ

وہاں سے اپنے مقام پر آئے اور سحر شمارہ کے ساتھ جتنی فوج کہ لشکر کے لیے ہمراہ آئی تھی اُسی فوج کو اُسنے اپنے ساتھ لیا خیمہ و خرگاہ صنعت نے بھیجدیا یہ وہانسے مقابلہ مین ملکہ مہرخ کے آیا اور خیمہ مین ٹھیکر سحر تیار کرنے لگا جب ساحر آفتاب برائے چلہ کشی غار مغرب مین گیا اور ساحرۂ شب نے اپنی نیرنگی صنعت نظر عالمیان ظاہر فرمائی کہ ابیات

سیاہ پوش ہوا ہے الم سے چرخ کبود
ہے چاندنی میں دلائل آتش کا عالم
برنگ داغ دل ماہ ہے ہر اک اختر
وفور گریہ سے اب ہے سفید چشم قمر
یہ ایسی شام ہوئی کہ خدا انجام بخیر

کرے غرضکہ سحر شمارہ جہنت نے اس شام کو اپنے نام پر طبل جنگ بجوایا صدائے طبل جنگ سمع ہمایون مہرخ نامدار مین بھی پہونچی ادھر بھی نفیر سحر کو دم ملا لشکروں مین پھر وہی جوشش سامان جنگ ہوا بحر آہن جوش مین آیا ہر ایک مبارز خروش مین آیا بزدل گھبرائے بیتابی سے زبان پر لائے کہ کبھی ایسی نوکری سے درگزرے جہان روز لڑائی کا سامنا ہوتا ہے کسی دن چین سے بیٹھنا نہین ملتا ہے شجاعت شعاران جلادت قرین شاد و شباش تھے کہ الٰہی شکر تیرا ہے کہ جس کام پر ہم ملازم ہین وہ ہر روز ادا کرنا ہوتا ہے غرض کہ تیغ بازی کو بھی بازی طفلان منچلے جانتے تھے تیغ کو چوگان اور سر عدو کو گوے سمجھ کر تلوارون کو تانتے تھے موج کند بھی سیل فنا تھی تیغ ہاتھ سے اور سر جسم پر سے بھاگا جاتا تھا بسبب دشمنون پر طاری ہوئی تھی سکندر طالعون کو بھی عکس تیغ ڈراتا تھا آئینہ شمشیر مین جلوہ عروس مرگ نظر آتا تھا جذبہ خاطر بہادران جذب آہن کی کیفیت دکھاتا تھا مقناطیس جان کو کھینچتا نظر آتا تھا متاع جان عدو ایسی ارزان تھی کہ کٹاری کوڑی دے کر ملجاتی تھی کمانین گوشۂ عافیت پانے کے لیے چلاتی تھین سنانین سر اٹھاتی تھین گرز خودی کا دم بھرتے تھے نیزے لسان سر واکرتے تھے جوانان چمن شجاعت بن گئے تھے یہی حال ساحرون کا بھی تھا کہ سحر کی تلوار زہر مین بجھا کر بجلیان بناتے تھے روئی کے بصد خوبروئی ابر بنا کر چمکاتے تھے ببر جو آتا تھا وہ نئی تدبیر بتاتا تھا بھینٹ مین دشمن کا خون مانگتا تھا انتہا کا پیاسا تھا دور و یہ صدا سنا تا تھا کہ آجکی شب اے مدعیان تمھین امان ہے کل طبل جیل بجے گا تفرقہ جسم و جان ہے ہر طرف ایک ہلچل پڑی تھی قیامت کی گھڑی تھی کہ ابیات

کیا تماشا ہے کہ ہے آب سے آتش سیال
طائر روح عدو کے لیے صیاد اجل
اپنی دکھلاتی چمک تیغ یہ کشتہ ہلال
اُنکی شمشیر کو ہے خون عدو روز مباح
سبزۂ تیغ میں جوہر سے لگا رکھا ہے جال
آبداری میں تری تیغ کی ہے برق کی موج
یہ غلط تیرے دن ہوتا ہے مردانہ حلال
وہ بہادر دم ہیجا کہ اگر تیغ ان کی

اسی طرح بہادران نامی مین شب بھر تیاری جدال و قتال رہی جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عرصہ گاہ فلک تیغ تیز خورشید سے پر از چمک ہوا اور ظلمت شب تیرہ فام مثل سپر کے کٹ گئی کہ نظم

یہ کیا الم ہے جو ہے چاک چاک جیب سحر
اب اپنے قتل کو مانگے ہلال سے خنجر
یہ کیا الم ہے جو ہے مہر تک برہنہ سر
وفور غم سے تعجب نہیں اگر مر جائے
نہیں معلوم کیا حادثہ درپیش ہوگا جو اس سحر نے منھ دکھایا ہے ایسی صبح

قیامت خیز کو مہرخ ذی شان بصد جاہ و ہزاران سامان شبستان سے نکلکر سوار ہوئی اور تمام سرداران عالیشان و جلادت نوامان کو ہمراہ لیکر چلی فیلان فلک شکوہ جو سحر سے اڑکر چلا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ اڑے جاتے ہیں یا آسمان روے ہوا پر اتر آیا ہے ایک طرف سے مرکبان بادپا کا اڑنا نیا لطف دکھاتا تھا لشکر غیبی گویا ساتھ جاتا تھا ساحرون کے طائر پران تھے اژدہے آتش فشان تھے یہی کروفر سے جب وارد میدان ہوئی اس طرف سے سرشار ہمت اپنی فوج نکبت موج کو لے آیا دونون جانب لاورون نے پرا جمایا بعد صفوف آرائی لشکر جانبین سرشار نے نکلکر کسی کو میدان میں طلب کیا اور سلحشوری دکھائی یہ ساکن باغ جوار جمشیدی ہے اسکو بہت بڑا غرور ہے پس اس تکبر خصال نخوت شعار نے بھی ایک بیضہ اپنی کمر سے نکالا اور کچھ سحر دم کرکے جانب آسمان پھینک دیا کہ وہ بیضہ بلندی پر جاکر شق ہوا اور اسمین سے دھوان نکلنا شروع ہوا کچھ ہی عرصہ مین وہ دھوان اسقدر بڑھا کہ تمام عالم سیاہ ہو گیا اور اس دھوئین نے اب صورت ابر کی پیدا کی اور وہ ابر لشکر مہرخ پر محیط ہوا ضرغام اور چالاک تو اس ابر کو دیکھ کر صحرا کی جانب بھاگے اور بہت دور نکلگئے اور ایک مقام بلند پر سے کھڑے ہو کر حال لشکر مہرخ کا دیکھنے لگے اور ابر سحر سے بارش آغاز ہوئی پانی موسلہ دھار برسنے لگا طرفۃ العین میں یہ عالم ہوا کہ ہر سمت اندھیر برسنے لگا آسمان آنکھ کھولنے کو ترسنے لگا چرخ کا سینہ غربال ہوا بغیر برسات یہ حال کہ مینھ کی بوچھار پڑتی تھی یا تیر چھٹتے تھے ساحرون کے سحر ہیے جاتے تھے خورشید کا نکلنا کیسا ستارۂ قسمت ڈوب گیا تھا آسمان تک پانی بھر گیا تھا یہ خراب آباد دنیا ایک گڈھا تھا ماہ و ماہی کا قران ہوا تھا زمین سے آسمان تک غرقاب تھا آفتاب بھی اس بحر کا ایک گرداب تھا بات ہر ایک بہی جاتی تھی ابر کی سیہ مستی جان کھاتی تھی بلا بنکر ڈراتی تھی کہ ابیات

تنگ آبی سے جان ست غراق
زخم دل نے بھی سر اٹھایا ہے
سقف آماج بوند پیکان ہے

ڈوبنے پر ہے کشتی آفاق
ابر کرتا تھا قطرہ افشانی
مینھ ہے یہ یا کہ تیر باران ہے

کیسا طوفان مینھ نے چھایا ہے
پانی پانی رہی تھی بارانی
ابر رحمت ہے یا کہ زحمت ہے

نقشۂ عالم کا نقش ہے بر آب	لے گئی ہے جہان کو سیلاب	ایک عالم غریق رحمت ہے

اس ابر سے جو پانی کی بوندین لشکر پریان مہرخ پر گرین بہار و مخمور و مہرخ وغیرہ کسیلئے کیے کچھ نہ ہوسکا ہر ایک بیہوش بروے خاک افتادہ ہو کشتی جان گویا ڈوب گئی سفینۂ ہوش و خرد تباہ ہوا نہ طبل رہا نہ بوق رہا نہ وہ لشکر کی آرایش نہ زینت نہ مرکبان سحر کا کہین پتا نہ چتر شاہی نہ ڈنکا عجب طرح کی تباہی کا سامنا سروقدان یاسمن بر پانی مین ایسا بھیگتے تھے کہ گم تکے جمنستان حسن پر اوس پڑ گئی تھی کپڑے جو جسم نہ رہنے تھین وہ سب بھیگ کر شرابور ہوئے تھے رخسار انکے اس پانی مین یون چمکتے تھے کہ جیسے دریا مین کنول کے پھول تیرتے ہین باغ مین گلاب کا تختہ پانی مین ڈوبا ہوا نظر آتا تھا جو کوئی کہ اس ابر کو محیط ہوتے لشکر پر دیکھ کر بھاگ گیا تھا وہ بہت دور کھڑا ہوا اس حال زار کو دیکھ دیکھ کے روتا تھا لشکر مین بازاری بیوپاری دوکاندار وغیرہ محافظان خیمہ و بارگاہ بھی بھاگ گئے تھے ہوئے تھے اور اشک حسرت حال پر اپنے مالکون کے بہاتے تھے اس دشت مین ذرہ ذرہ تک غمگین تھا پہاڑون سے آبشار نہ ہوتا تھا کوہ بھی روتا تھا فرہاد کی روح گریہ کر رہی تھی جان شیرین پر شیرین لبون کے نکلی تھی ہر نخل ایک پاؤن سے کھڑا پا بگل تھا حیرت مین غمزدہ ہوگیا تھا دشت ہر چند کہ بھیگا تھا مگر خاک اڑاتا تھا یہ عالم تھا کہ ع

کہ مشتری ہے خریدار درد و سوز جگر
یہ کیا الم ہے جو ابر بن فشان ہے چشم جہان
ملک جو صبح گریبان دریدہ واویلا
ہر ایک شاخ اٹھائے ہے ہاتھ ماتم کو

جو دیکھو ابر کو تو زار زار روتا ہے
یہ کیا الم ہے جو ہے وہ مصیبتا لب پر
ہر ایک گلشن عالم مین ہے پریشان ہے
ہر ایک نخل پہ بلبل بھی مرثیہ خوان ہے

اب ایسا گرم ہے بازار رنج و آفت کا
نظر جو کیجیے ہر برق بھی ہے بہت مضطر
فلک نے بار مصیبت خمیدہ واویلا
چمن مین سنبل تر زلف سوگواران ہے

جب تمام لشکر مصیبت باران مین غرق ہوا سرشار جہنت نے ہر ایک کو سحر سے مسحور کرکے باران کو موقوف کیا اور آپ بارگاہ حیرت مین آیا تسلیم کرکے نذر فتح دی خلعت سرخ روئی پایا اور تمام ماجرا لڑائی کا کہکر عرض کیا کہ اب ملکۂ عالم تشریف لیچلین تو ہم سب کے سر کاٹ کر نذر گزرانون حیرت یہ کلام سنکر بہت خوش ہوئی اور کہا ایک دو جام شراب کے آؤ پی لین تو پھر چلین کیونکہ انکے قتل کرانے مین بہت عرصہ ہوگا سرشار راضی ہوا اور دنگل پر بیٹھ کر باتین کرنے لگا اس اثنا مین عیارون کے تو دل سے لگی ہوئی تھی ضرغام اور چالاک جو پہلے ہی بھاگ گئے تھے اب عقب مین سرشار کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ بھی بصورت مبدل بارگاہ حیرت مین آئے اور ذکر شراب کا جو سُنا تو ان دونون نے میخانہ کے
داروغہ سے آکر کہا کہ ہمکو کھانا دید یجیے گا فرمایئے تو ہم بھی حاضر رہین اُسنے کہا کیا مضایقہ ہی یہ دونون
جام و صراحی لیکر اُسکے ساتھ کاروبار کرنے لگے اِسمین سرشار نے حیرت سے کہا کہ الامر فوق الادب
اے ملکہ اب جلد شراب منگوایئے چلنے مین دیر نہ فرمایئے حیرت نے فوراً حکم دیا کہ مے ارغوانی
لاؤ بموجب حکم ضرغام و چالاک صراحی و جام لیکر حاضر ہوئے حیرت نے جو دیکھا کہ قدم اِن
دونون کے بطور عیارون کے پڑتے ہین بس پہچان گئی کہ بیشک یہ عیار ہین اور سرشار
جہنت کو بایما و اشارہ آگاہ کیا کہ انکو گرفتار کرو یہ عیار ہین اور کچھ سحر پڑھکر دستک دی اور
گیر جو کہا ضرغام اور چالاک کے پانون زمین نے پکڑ لیے ان سے قبول کرایا کہ ہان ہم
عیار ہین سرشار نے کہا اے ملکہ کیا کہنا آپکے سحر کا اب آپ اپنے سحر اُتار لیجیے مین ان کو قید
کیے لیتا ہون حیرت نے اپنے سحر رفع کر دیا اور سرشار نے جو سحر کیا تو ایک رسی از خود
ہوا ہو کر انکے لپٹ گئی اور کھینچکر انکو جنگل مین لائی اس لیے کہ نہین آکر تو ہر ایک مفسد کو سرشار
ہلاک ہی کریگا اور بارگاہ مین رکھنا انکا مناسب بھی نہ سمجھا کہ اور عیار بھی انکے رہائی کو آئینگے
غرض جب یہ جنگل مین آکر کھڑے ہوئے اپنی گرفتاری پر اشک حسرت بہانے لگے اور لشکر کا حال
بھی اُنکے پیش نظر تھا اسوجہ سے زیادہ تر رو تے تھے اور درگاہ خدا مین بصد زاری دعا کرتے
تھے ناگاہ مہتر قران نظر کردہ شاہ مردان بھی اس طرف سے پھرتے ہوئے آنکلے اور ضرغام
و چالاک کو بندھے ہوئے دیکھکر متحیر ہوئے پھر قریب آکر دونون سے حال پوچھا انھون نے
حال بربادی لشکر اور اپنا قید ہونا سب بیان کیا قران کو یہ حال سنکر تاب نہ ہی بغضب تمام صورت
ساحر کی ایسی بنکر بہت جلد دربار گاہ حیرت پر آیا وہ وقت ہی کہ سرشار تو تخت پر سوار ہو چکا ہی اور
حیرت سوار ہوا چاہتی ہی کہ اُنھون نے آکر سلام کیا اور کہا ملکہ صنعت نے مجھ کو بھیجا ہے اور
شکایت کی ہی کہ ایسے وقت مین جب تم فتحیاب ہوئین تو ہم کو پوچھا بھی نہین اور کچھ اور بھی
فرمایا ہی وہ بھی مین کان مین آپ کے کہون گا سرشار کچھ شکایت صنعت سنکر نادم
ہوا تھا جلد سر جھکا دیا کہ فرمایئے کیا کہا ہی جب اُس نے بات سُننے کو سر جھکایا اُسنے جھک کر پہلو
پر سے بغدا مارا کہ سر کے ہزار ٹکڑے ہوئے شور دار و گیر بلند ہوا قران نے نعرہ کیا کہ منم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صاحب بغارۂ گران مہتر قران اندھیرا اور تاریکی پھیل گئی حسب دستور صدائے مہیب آئین ہی
اندھیرے مین قران تو جست و خیز کرکے نکل گیا لشکر حیرت کے لوگ فرط خوف سے دوڑے
تو مگر طرح نہ دے گئے مہرخ وغیرہ سب قید سے رہا ہوئے لشکر نے رہائی پائی سجدۂ شکر درگاہ خدا مین
کیا اور شادان و فرحان پھر کر اپنی بارگاہ مین آئے چالاک و ضرغام بھی رسی سے کھل گئے
اور حیرت جادو کف افسوس ملکر رہگئی صنعت نے حال سنا وہ بھی اغمگین بدرجۂ کمال
ہوئی فوج جو ہمراہ سرشارہ تھی وہ نالان و گریان اپنے شہر کو گئی سرشارہ کا بھائی ناقوس
اژدر سوار نام موجود تھا اُسنے ان ساحران فوج کو بلایا اور اپنے بھائی کا حال پرملال پوچھا
سب نے رو رو کر جو کچھ گذرا تھا بیان کیا بھائی اسکا بہت رویا اور بنہایت درجہ اُسنے افسوس کیا بلکہ کہا
جبتک اپنے بھائی کا بدلہ نہ لیلونگا چین و آرام مجکو نہ آلے گا یہ کہکر حکم تیاری لشکر دیا کئی ہزار
فوج ساحران و سیارزان تیار ہوئی اور ناقوس اژدر سوار بڑے جوش و خروش سے اژدر پر
سوار ہو کر چلا دریا تھا کہ موج مار کر روانہ ہوا ناقوس وہان سے سیدھا صنعت کے پاس آیا
اُسنے اُسکے لشکر کو اُتروایا اور اُسکے بھائی کا پرسا دیا پھر اسکی خاطرداری مین مصروف ہوئی شراب عمدہ
کشید کی ہوئی پلائی خوان نعمت منگا کر آب و طعام سے خوب آسودہ کیا پھر یہ وہان سے اپنا لشکر لیکر
بمقابلۂ مہرخ آیا اور بارگاہ مین بیٹھ کر میخواری کرنے لگا جب خمخانۂ دہر سے ساغر زرین آفتاب
طاق مغرب پر ساقی روزگار نے رکھا اور انجمن کواکب کو مشاطۂ شب نے بصد فروغ و ضیا آراستہ فرمایا
کہ **شعر** ساغر ماہ تھا لبالب نور سے چاندنی کا ہر اک طرف تھا وفور : ناقوس نے اس شب تیرہ فام
مین طبل جنگ بجوا دیا ہر چند سب نے کہا کہ ابھی چندے توقف فرمائیے اُسنے نہ مانا اور کہا مین اپنے
بھائی کا جبتک بدلہ نہ لیلونگا آب و دانہ مجھے حرام ہی غرض ہرکارے خدمت مہرخ مین آئے اور خبر نواخت
طبل جنگ عرض کرکے کنارے ہوئے ملکۂ موصوف نے بھی کوس حربی کو بجوایا لشکر کے سردار و افسر خبردار
ہوئے تیاری جنگ مین رات بسر ہونے لگی ہر سمت غوغائے لشکریان بر پا تھا رات بھی ڈراونی صورت
بنائے تھی اس شب مین ہتھیارونکا چمکنا گھوڑونکا ہنہنانا ہیجے کرنا دل رستم کو بھی زیر زمین ہلاتا تھا ہر ایک
بیر کلیجہ کھاؤن کلیجہ کھاؤن کہتا ہوا آتا تھا صدائے طبل و بوق پیر فلک کے سینہ کے پار ہوئی جاتی تھی
نقیبون کی آواز موت یاد دلاتی تھی نامردون مین جان بچا نیکی فکر بھاگنے کا بیان دلاورون مین رستم و سام کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

داستان مختصر یہ کہ چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب شاہد شب کا سن ڈھلا اور سفیدی جمال شب مین پیدا ہوئی ندائے رخصتی گجر نے سنائی کہ شعر کہ جب جوش سحر امڈا زمین پر ؛ نظر آئے نئے سامان بہتر ؛ یعنی ملکہ مہرخ دلاور فوج و لشکر جانب میدان روانہ ہوئی اس طرف سے ناقوس اژدر سوار مع فوج نابکار کے چلا لشکرون کی آمد کا میدان جنگ مین وہ غلغلہ ہوا کہ فلک بھی سر پہ پانون رکھکر بھاگا چاہتا تھا وہ ساحرون کی آمد ہوم کا چھون بلند زمانہ تاریکیہ موروں پر جادوگر شاہان سوار سامری جمشید کی پکار پیرقین سرخ زرد سبز اڑتین نارنج ناریل اچھلتے اژدر جھنکارتے بڑے کروفر سے یہ دونون لشکر وارد میدان ہوئے ابیات

فراوان سپہ بود با او ہمہ
ہمہ غرق در آہن و خود و گبر
بدیشان چنین گفت کاکنون سران
بجنگ اندرون جان ندارد دریغ
کہ زیر درخشش برفتی ہزار
درفش سواران جوشن گران

سلیح بزرگی و گنج و درم
دل مہرخ از لشکر نامدار
کدامند مردان جنگ آوران
اگر شیر پیش آیدش گر پلنگ
گزیدہ سواران نیزہ گزار

ہمی رفت لشکر بکردار ابر
بخندید چون گل بگاہ بہار
کسے کو گراید بگرز و بہ تیغ
از و برنگردد بہنگام جنگ
پدید آمد از دشت گرد سران

جب دشت کین مین پہونچے دونون لشکرون مین صف آرائی ہوئی نقیبون نے نقابت کی میدان پاک و صاف ہوا اسوقت ناقوس اژدر سوار بھی بڑھکر میدان جنگ مین آیا اور خوب نیرنگی سحر کی دکھا کر للکارا کہ اے فرقۂ سرکشان و متکبران آؤ تو میرے مقابلہ مین یہ نیب سنکر ایک ساحر ظالم سحر نگاہ جادو نام مہرخ سے اجازت لے کر سامنے اس کافر کے آیا اور طالب حرب ہوا اسنے ایک ترنج اسپر مارا اسنے ترنج کو خالی دیا اور جواب مین نارنج مارا اسنے بھی خالی دیا اور تیغ سحر بکر اسپر آگرا ہاتھ چھوٹ کے چلنے لگے برق شمشیر چمکنے لگی بڑی دیر تک رد و بدل ہی آخر اسنے ایک تلوار ایسی جھپٹ کر لگائی کہ برق بنکر وہ سر پر ظالم کے آئی یہ اس سے جانبر نہوا رخت ہستی الگا چلا صدا ے بیران اسکے مرنے سے بلند ہوئی ناقوس نے پھر للکار کر نیب دی کہ اور جس کسی کو تم مین سے تمناے مرگ ہو وہ آئے ابکی زلزلہ جادو نے صف سے نکلکر مہرخ سے اجازت لی اور سامنے اس کے آکر ضربت طلب کی اسنے تیغ سحر اور ابر سے لگائی اسنے تیغ کو روک کر کے ایک دو ہتھڑ زمین پر مارا زمین مین زلزلہ پیدا ہوا اور ایسی نرم ہوئی کہ اگر کوئی اور ساحر ہوتا تو غرق زمین ہوکر پیوند خاک

ہوجاتا مگر ناقوس جسطرح کھڑا تھا اسیطرح کھڑا رہا اُسوقت زلزلہ جادو نے جھلا کر تیغہ سحر مارا ناقوس اژدر
پر سے کود گیا تیغہ نے اژدر ہی کے دو ٹکڑے کیے اُسوقت ناقوس نے بھی دوڑکر تلوار ماری کہ وہ تلوار خود
کو کاٹکر تا دو ابروے زلزلہ کے اُتر ہی اُسنے دستانہ سحر کے مارکے تلوار کو توڑ دیا لیکن جادو خون بلبلا کر منھہ پر
آئی اُسوقت ناقوس نے چاہا کہ میں سر کاٹ لوں دو پنجے فلک سے پیدا ہوکر زلزلہ کو اُٹھا لیگئے اُسوقت ناقوس
نے دستک سحر کی دی کہ زمین سے اژدر دو سر اپیدا ہوا یہ اُسپر سوار ہوا اور پکارا کہ یہ کیا لاشی پاشی کو میرے مقابلہ
مین ای مہرخ بھیجتی ہو کسی زبردست کو بھیجو کہ مزا جنگ کا ملے باہم اُتر جائین یا وہ کام آئے یا ہم کام آئین اس
صدا کو سُنکر ملکہ غبار انگیز طاؤس سوار نے اپنا طاؤس نکالا اور اجازت مہرخ سے لیکر سامنے آئی اور
اُسکے حربہ کو اُسنے رد کر کے ایک ناریخ مارا کہ وہ ناریخ اُسپر پڑا اگرچہ کارگر نہو صرف یہ ہوا کہ وہ اژدر پر سے
گر پڑا اور اُٹھ کر اُسنے بقوت تمامتر ہاتھ تلوار کا غبار انگیز پر لگایا فوراً دو پنجے پیدا ہوئے اور غبار انگیز
کو بھی اُٹھا لے گئے اب ہر ایک کو ثابت ہوا کہ یہ پنجے ناقوس کے سحر سے آتے ہین غرض
شکیین کاکل کشا و یاقوت جادو یکے بعد دیگرے نکلین اور آکر زخمی ہوئین اور پنجے اُنکو
بھی اُٹھا کر لیگئے اب برق اور رعد نے کڑکڑا کر اور تڑپ کر ارادہ گرنے کا کیا کہ ناقوس نے
اپنے گلے سے تار زنار کا توڑ کر جانب آسمان پھینکا اور ایک دانہ ماش کا مارا اُسوقت ایک بجلی
پیدا ہوئی اور برق پر گری لیکن اُسنے بھی وہ چالاکی کی کہ اپنے تئین دامن ابر سحر مین لپیٹ کر دامن
کوہ مین گرا دیا مگر بیہوش ہوگئی ناقوس جادو آج خوب لڑا جو سامنے اُسکے گیا اُسپر سحر ہوا اور زخم
کھا کر گرا پھر جب نہیب شمشیر سحر سے اُسکی دن کٹ گیا دو پہر آگئی دھوپ کی تابنہ لایا طبل آسایش
اُسنے بجوا دیا اور کہا ای مہرخ آج امان دیتا ہون کل جانبری مشکل ہے یہ کہکر اپنی بارگاہ کیطرف روانہ
ہوا مہرخ بھی غمگین و ملول اپنی بارگاہ کیطرف پھری لشکریون نے بستر پر پہونچکر کمر کھولی آسودہ ہوگئے
سردار جو زخمی ہوگئے تھے اُنکی زخم دوزی مہرخ نے کرائی اور فکر مین بیٹھی ادھر ناقوس تا دان وفجان
اپنی بارگاہ عالیشان مین بیٹھکر ناچ دیکھنے لگا عیاران لشکر کے دل سے لگی تھی مہتر برق فرنگی
ناقوس کی فکر مین چلا اور علیحدہ ایک مقام پر ٹھہر کر اُسنے صورت اپنی ایک زن طرالقف کی ایسی
بنائی لیکن وہ حسن صبیح اپنا آشکار کیا کہ ملایک بھی اُسکو دیکھتا تو فریب کھاتا خورشید بمقابل ارتق جوان
سرخی رخسار سے جسکے شفق چرخ حیران ابرو اُسکے جگر عشاق کے دو ٹکڑے کرتے ایسی تلوارین تیغ قدرت نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بنائی تھیں کہ تیغین خود دانت نکالکر سامنے اُنکے شرمائی تھیں زلف سلسل کے ٹھگ دل باندھکر کھینچ لیں مژگان تیراندازی کرین ابرو دشنہ گزاری کرے توسن چشم ابلق باترک تازو ناز و کرشمہ غارتگر دل و جان سرو قامت سمن اندام گلستان رخسار زنبق بینی غنچہ دہن لالہ فام کہ اشعار

سرو قامت سی اگر انکے ہو طوبی سرکش
سیب فردوس زنخدان لب خندان فستق
مصحف روے کتابی کو جو دیکھے اُسکے
تا کہ ہو سرخی شنجرف نہ خوان ناحق

راست ہان رست ہی یہ کل طول احمق
کھُلنا اُسکا دہن تنگ کا ایسا مشکل
تو کمین صورت اخلام ثنا مطلق

لشکر آمیختہ با دام مقشر دندان
جیسے دشوار ہو مفہوم کلام مغلق
رخ رنگین سے نہ زیبا ہو بیاض گردن

اسی طرح از سر تا پا وہ خورشید سیا رنگ روغن لگاکر آراستہ ہوا اور لباس پر زر زیب قامت کرکے گہنا سونے کا پہنکر لشکر مین ناقوس کے ایسے مقام پر آیا کہ جہان اُسکے حجرے کی رنڈیان اُتری ہوئی تھیں چنانچہ ایک کسبی کے بستر پر جب آکر پہونچا دیکھا کہ خیمہ کے آگے فرش بچھا ہی خوبیان بیٹھی ہین سازندے ساز ملار ہے ہین نائکہ کو مسند کا دابے گلوری کلہ مین لیے عمار سے پائچون کا ڈھیر آگے لگائے شمکن ہو اُسنے بھی آکر سلام کیا اور ہنسکر پاس نائکہ کے بیٹھ گئی اُسنے عورت جوان تکلیلہ زر و زیور سے درست جو دیکھی بخاطر تمام پیش آئی گلوری لگاکر دی اور استفسار حال ہوئی اسنے کہا کہ بی بی مین لشکر حیرت مین رہتی ہون اسوقت مین نے قصد کیا کہ ناقوس کے سامنے جاکر مجرا کرون سازندے میرے ایسے حرامزادے ہین کہ ٹال گئے اور میرے ساتھ نہ آئے مجکو غصہ مین کچھ اور نہ سوجھا اس طرف چلی آئی کہ وہان کسی اپنی برادری سے سازندے مانگ لونگی اور جو کچھ انعام و اکرام ملیگا وہ بھی انکو دونگی اور آپ بھی لونگی اور سچ تو یہ ہی کہ اب مین ان موے سفردائیون کو نوکر بھی نہ رکھونگی جو وقت پر شتا بتاتے ہین اور ہماری سچ پوچھو بی جان یہ ہی کمائی ہی پھر سم کیونکر کاہلی کرینگے بس اسلیے تمکو بیٹھے دیکھکر مین ٹھہر گئی اگر کسی صاحب کو تمھارے یہان فرصت ہو تو ذرا دو گھڑی کو تکلیف کرین میرے ساتھ چلا دین احسان کمال ہوگا نائکہ نے کہا بی بی یہ تمھارا گھر ہی میرے یہان کئی طرح کے سازندے ہین کام تو ایک ہی دو سازندون سے پڑتا ہی مگر وہ قدیم سے میرے نوکر ہین مین سچ کہون اس کو بھی کہے دیتی ہون کہ وہ ہمارے بھی اپنا گھر سمجھتے مین یہ کہکر مخدوم میان جہانگیر بخش وغیرہ نام لیکر پکاری کہ ذرا بی صاحب کے ساتھ تم جاکر بجا دو اُنھون نے کہا بہت خوب اور ساز وغیرہ انھون نے درست کیا اس اثنا مین چوبدار بلانے آیا کہ بیٹے آپ کے طلبی کی یاد ہی برق عیارہ نے بردہی صاحب کیکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسکو سلام کیا اور ذرا اپنے حسن کی جھلک اُسکو دکھائی ہاتھ پکڑکر پاس بیٹھا لیا گلوری بنا کر دی وہ ایسا
مفتون ہوا کہ دین و دنیا کو فراموش کیا اُسوقت اُسنے کہا مرزہے صاحب ہمارا ابھی مجرا کرا دیجیے
اُسنے کہا ابھی کیوں بی صاحبہ تمھارا نام کیا ہی اُسنے کہا مجھکو کامنی جان کہتے ہین مرد یہ اُسکے پاس
سے اُٹھکر سامنے داروغہ ارباب نشاط کے گیا اور کہا حضور ایک رنڈی لشکر حیرت مین آئی ہی
زہرہ فلک بھی اُس کے سامنے شرمائی ہو وہ بھی ایسی نہ ہوگی میرے اوپر آپ احسان فرمایئے گا جو اُسکا
مجرا سامنے ناقوس کے کرا دیجیے گا داروغہ نے کہا جاؤ لے آؤ مرد یہ پھر کر آیا اور کہا کامنی جان
صاحب آیئے آپکی یاد ہی کامنی جان سازندونکو لیکر داروغہ کے پاس آئی اُسنے جو صورت زیبا اسکی دیکھی شیفتہ
ہوکر عقل و ہوش سے بیگانہ ہوا اور سوچا کہ پہلے یہ مجرا کر آئے تو اُسکو اپنے بستر پر بٹھائینگے اور جو کچھ یہ مانگے گی دیکر
اپنے کام مین لائینگے الحاصل اس زہرہ جبین کو اپنے ساتھ لیکر بارگاہ مین آیا اول دست بستہ حال اُسکا عرض کیا ناقوس
نے اجازت مجرا کرنیکی دی برق جھک کر سامنے آیا اور گت ناچنے لگا بیان گت پر تو یہ گت ہوئی کہ محلس کف افسوس
ملنے لگی ناقوس نے کچھ جانور سحر بنا کر جانب آسمان اُڑا دیے تھے کیونکہ حال عیارون کا یہ بخوبی جانتا تھا چنانچہ
ان جانورون سے اُسنے کہدیا تھا کہ اگر کوئی شخص غیر ہماری صحبت مین عیار وغیرہ کی قسم سے بھی آئے
تو ہمکو تم خبر کر دینا اور پنجہ سحر کے زمین پر مقرر کر دیے تھے کہ بموجب ہمارے حکم کے تم پکڑ لینا غرض برق فرنگی
آکر ناچنے لگا اُسکے ناچنے پر اہل محفل دنگ ہوئے اور صدائے تحسین و آفرین سب نے بلند کی اُسوقت
ایک طائر اُڑتا ہوا آیا اور کان مین ناقوس کے کہا کہ یہ رنڈی جو سامنے ناچ رہی ہی یہ رقاصہ نہین ہی
برق فرنگی عیار ہی جلد اسکی گرفتاری کا سامان کرنا مناسب ہی ناقوس اُس کی صورت دیکھکر
عاشق زار ہو گیا تھا اور بڑی خوشی سے ناچ دیکھ رہا تھا عیار ہونا اُسکا جب اُسکو ثابت ہوا کف افسوس
ملے اور ناچاری پنجہ سحر کو حکم دیا کہ اُنھون نے برق کو نہین معلوم کس مقام پر بھیجدیا تیلہ ہائے سحر نے
یہ خبر ملکہ مہرخ کو پہونچائی برق طوائف بنکر گیا تھا اُسکو بھی ناقوس نے پکڑ لیا وہ یہ خبر سنکر مضطر ہوئی
اور برق نے جو آنکھ کھولکر دیکھا تو جہان مین قید ہو کر آیا ہون اُس جگہ وہ لوگ بھی ہین کہ جو میدان رزم سے گرفتار ہو کر
آئے ہین الحاصل جب مہرخ برق کا حال سنکر مضطر و پریشان ہوئی اُسوقت خواجہ عمرو بارگاہ سے نکلکر روانہ
ہوئے اور اُنھون نے تنہائی مین آکر اپنی ایک ساحر کی ایسی صورت بنائی اور بارگاہ ناقوس مین آئے
لیکن حال ان جانورون اور تیلون کا اُنکو بھی معلوم نہ تھا جب یہ بارگاہ مین قدم زن ہوئے ہنوز کچھ کہنے

بنائے تھے کہ ایک سے تیلے نے حلقۂ کمند سحر کے اُنپر مارے اگر وہ کمند کوئی عیار لگاتا تو یہ اُس مین سے نکلتے وہ کمند سحر کی تھی یہ اُلجھکر گرے ہاتھون ہاتھ اُنکو بھی پکڑ لیا اور ناقوس کے حوالہ کیا اُسنے انکو بھی قید خانہ مین اُسی جگہ جہان سب قید تھے بھیجدیا اب کسی اور عیار کو خواجہ کی گرفتاری کا حال سُنکر حوصلہ جانے کا نہ پڑا اور جب وہ دو پہر دن تمام ہوا مضطرب فلک نے دائرہ ماہ ہاتھ مین لیا اور خنجر آفتاب کو نیام مغرب مین کیا کہ بیت رخ پُرنور جو وہ پونچھ کے جھاڑے رومال ؛ ہو گئی چادر مہتاب گلیم شب تار ؛ سر شام پھر ناقوس نے طبل رزمی پہ چوب دلوائی ہرکارون نے جاکر خبر عرض کی مہرخ نے بھی نفیر سحر بجا بلی جھر دونون لشکرون مین تیاری آغاز ہوئی طول ہر مقام پر اچھا نہین رات بھر وہی شورش جنگ برپا رہی وہی ہتھیارون کی صفائی وہی سحر آزمائی تھی جب نیام شب سے تیغ آبدار آفتاب عالم ہوئی اور چار دانگ عالم مین روشنی پھیلی کہ بیت سحر گہ جب کہ پھر ظاہر ہوا روز ؛ تو چمکا حسن مہر عالم افروز ؛ لشکر جوق جوق و طوق طوق ہر کارزار وارد میدان حرب ہوئے مہرخ و بہار بھی غایت اہتمام سے جملہ سرداران باقیماندہ کو ہمراہ لیکر چلین اور جب میدان مین پہونچین ناقوس بھی فوج لیے ہوئے آیا دلاورن نے پرا جمایا بالعد درستی میدان و صفوف ناقوس نے نکلکر مبارز طلبی کی ادھر سے سردار جانے لگے مگر اُنکو روز گذشتہ کی طرح صعوبت درپیش ہوئی یعنی زخمی ہوتے تھے اور پنجے سحر کے اُٹھا لیجاتے تھے آج کی میدان داری مین کئی سو سوار نامی زخمی اور اسیر ہوا اسوقت تو بہار جادو کو تاب نرہی یہ مہرخ سے اجازت لیکر نکلی اور سوائے اسکے دو روز کی میدانداری مین اور کون لڑنے والا باقی تھا غرضکہ یہ سامنے اُس تیرہ روخزان رسیدہ کے پہونچی اب اسحر کائنات کا اُسنے کیا پہلے تو ایک حربہ اُسکا رد کیا پھر ایک گلدستہ اُٹھا کر زمین پر پھینکا اور کلمات سحر درد زبان کرکے بہار کو بلایا کچھ ہی عرصہ مین سماں یہ تھا نظر آیا کہ

ابیات

کلک نقاشی قدرت سے گلستان ہین نج
قطرۂ شبنم کا ہے مینائے شراب گلرنگ

واہ کیا گلشن آفاق مین ہے جوش بہار
تختۂ لالہ و گل صفحۂ نقش ارژنگ
بلکہ ہے جوش بہاران کرم سے اسکے

چہچہے کرنے لگے بلبل تصویر فرنگ
نل بے بالیدگی عیش ہے برگ گل ہم
کیا عجب شاخ مین آ ہووے گل رنگ نگار رنگ

جوش بہار سے تختۂ لالہ و نافرمان کھل گئے مسکرانے لگے طائران زمزمہ سنج تعریف بہار کی گانے لگے شور نواسنجی قمری و بلبل و طوطی و گل دلکو لبھاتی تھی ہوا وہان کی فرحت بڑھاتی تھی پیام یار دلنواز لاتی تھی ناقوس کی فوج اُس ہوا کے جسم پر لگتے ہی شعر عاشقانہ پڑھنے لگی اور ملکہ بہار کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سب نے اسی باغ پر بہار مین بصد ناز و انداز چبوترہ پر بلور کے استادہ پایا ہرچند کہ باغ اُسنے ایسا نزہت آگین بنایا تھا مگر حسن بھی اُسکا اسوقت ایسا تھا کہ اس باغ کے گل روبروے رخسار شرماتے تھے سنبل سامنے زلف کے پریشان ونزار تھی نرگس آنکھون کی اُسکے بیمار تھی سرو نے قامت رعنا اُسکا دیکھکر اپنے تئین آزاد بنایا تھا سیب دبہی و انار کو اُسکے پستان نے شرمایا تھا چشم فتان وام کو دام مین لاتی تھی سرخی اُسکے رخسار کی لالہ کے دل کو برطہاتی تھی ابیات

پرستم مین ستم شریک سپہر
رخ تعالی اللہ زلف صلی علے
کرے مشائیون کو اشراقی
مچھلی بازو کی ماہی زلفین
دشنۂ کار عقدۂ دشوار

فتنہ اُستاد نرگس فتان
قدوہ سبحان ربی الاعلے
گو انار بکم نہ مُنھ سے کہے
غرقہ کش بحر خون سے مردم عین
رنگ پان لعل روح افزا پر

ماہ بے مہر بلکہ دشمن مہر
دل مژگان ہجوم شاگردان
زلف جنبان مین رُخ کی براقی
لیک جاری زبان ہر مو سے
کمر و ناف از پے دل زار
خون ثابت کرے مسیحا پر

ناقوس بھی اس حُسن کو دیکھکر اور باغ سحر سے ہوا کھا کر فریفتہ و شیفتہ بہار ہوا اور ہمراہ اپنے لشکر کے یہ کہتا ہوا چلا کہ غزل

چھلا نہین تو چھلے کا گل ہی نگار دے
پان نشہ وہ نہین جسے ترشی اُتار دے
کرتا ہے یون فغان دل امیدوار وصل
ہنسکر گزار یا سے رو کر گزار دے
بے فیض اگر ہے چشمۂ آب بقا تو کیا
کیون کوڑیون کے بدلے درشاہوار دے

تو آنکھ مین نہ سرمہ دنبالہ دار دے
کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
کیا خاک تجھپہ جان کوئی جان نثار دے
جیسے اذان بلند کوئی روزہ دار دے
بے دام داغ دل ہے مرے سوزش آفتاب
مانگو تو ایک قطرہ نہ آئینہ دار دے
اس جبر پہ تو ذوق بشر کا یہ حال ہے

مفتون چشم کو تو نہین اکوار مار دے
دشنام ہو گے وہ ترش ابرو ہزار دے
مٹی تلک نہ جب ترے دل کا غبار دے
ای شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
وعدہ یہ روز حشر کے پر کون ادھار دے
عاشق نہ بدلے انجم گردون بھے اپنے اشک
کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

جب ناقوس دیوانہ وار اسطرح کے اشعار پڑھتا جانب باغ بہار روانہ ہوا اُسیوقت ایک پتلی زمین سے نہایت حسینہ و جمیلہ نکلی اور آئینہ ہاتھ مین لیے تھی وہ آئینہ اُس نے ناقوس کو دکھایا سارا نقشۂ عشق کا مٹ گیا صورت ہی اور کچھ ہوئی ہوش اُسکو آگیا اور اُس پتلی نے کہا کہ ای میان ہوش مین آؤ حواس درست کرو کہان تم کہان ملکہ بہار وہ بادشاہ طلسم کے ہاتھ لگی نہین جو آج تک اپنی جان اُسپر نثار کرتا ہی گو وہ دشمن ہے مگر شاہ اُس کو پیار کرتا ہی اس باغ کو باغ سیر سمجھکر اپنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باغ جوانی کی بہار نہ برباد کرو ذرا سوچ سمجھ کر بات کرنا اچھا ہی یہ کلام سُنکر ناقوس نے ایک سحر پڑھا کہ ہوا گرم سموم آسا چلنے لگی اور باغ بہار مین ہر طرف آگ لگی ہر کلی پھول کی انگارا نگبی درخت خشک چنار ہوئے گل بالکل خار ہوئے ورپے آزار ہوئے کچھ ہی عرصے مین یہ عالم ہوا کہ ابیات

گرم ہی یہ بہار کا عالم
کف نرگس پہ چھٹتی تھی مہتاب
غنچہ کھلنے مین یون ہوا آتشبار
اسطرح جاے جوئی کب چھوٹے
گرو صد برگ جعفری پہ نظر
ہوچکا بو کا حوض گھن چکر
طوطی کی گر سُنے کوئی آواز

شاخ گل پھلجھڑی سے ہی نہین کم
دستہ گل کا کیا کہون مین رنگ
جیسے پھٹتا ہی دانہ غنچے مین انار
نہین گنیدون کے یہ چمن مین درخت
چھٹ رہی مین ہوائیان منھ پہ
گرگزک پر ہو منچورون کا من
نکھلے دل ہی کچھ ایسا سوز وگداز

ہہ پٹاخا چٹکنے وقت گلاب
اسمین ہت پھول کے سر سار ہ رنگ
جلوے دین یون چنبلی کے بوٹے
دی ہی آتش ستارونکو یک تخت
یہی بولے ہین پانی بھر بھر کر
ہو رہے تھے کباب مرغ چمن
جب وہ سارا چمن جلگیا بہار پر

بیہوشی چھائی اُسوقت دو نیچے پیدا ہو کر اسکو بھی اُٹھالے گئے جب وہ صورت زیبا بھی سامنے سے پوشیدہ ہوگئی اور باغ بھی جلگیا لشکریان ناقوس کو ہوش آگیا بہار کو بھی وہین نیچون نے لاکر پہونچا دیا کہ جہان اور سب مقید ہین اب لشکر مہرخ مین کوئی سردار باقی نرہا سواے مہرخ کے فوج و لشکر مین سب بیدل ہو کر کنارہ کشی کرنے لگے مہرخ نے قصد کیا کہ اب مین جا کر نصیب آزمائی کرون اور اُس کافر سے لڑون لیکن وہ نازک دماغ بت ہی اسی قدر کے لڑنے مین معذور ہوگیا ناگ پکارا کہ اے مہرخ اب سواے تیرے کون باقی رہا ہی سو تیرا بھی کل خاتمہ ہی آج اور اپنے ہمراہیون کے لیے رو لے اور تخت سلطنت کو تختۂ تابوت سمجھ لے یہ کہکر طبل امان بجوا کر پھیر مہرخ نے پھر سجدۂ شکر ادا کیا کہ خدا نے آج بچا لیا کل کی کون جانتا ہی کہ کیا ہونے والا ہی فرد ۔ کبھی روتی ہی چمن مین بلبل ۔ کبھی گل دیکھو ہنسا کرتے ہین ۔ غرض یہ ملکہ نہایت تردد مین پھر کر اپنی بارگاہ مین آئی ڈنگون پر سردارون کے غاشیے ڈلوا دیے لشکر بھی حالت بیم و ہراس مین اُتر ا ناچ رنگ سب موقوف معشوقہ رنج ہر ایک سے مالوف اُس طرف ناقوس پھر کر ملکہ حیرت کی بارگاہ مین آیا لشکر اس کا بستر پر اپنے اُترا حیرت نے ناقوس کو مبارکباد فتح کی دی اُسنے ملکہ کو نذر دکھلائی ڈنگل پہ بیٹھا شادیانے بجنے لگے جام مئے ارغوانی کا دور ہوا ناقوس نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا اب کل ملکہ مہرخ کو بھی پکڑ لون تو سب کو ہلاک کر ڈالون اس خوشی کا اب کل جشن کیجیے گا حیرت نے کہا ایسا ہی ہوگا طائفے آ کر ناچنے لگے صحبت عیش ونشاط بر پا ہوئی اسطرف مہرخ فکر مین سر بزانو ہو کر بیٹھی تھی کہ مہتر قران حال قید ہو جانے ملکہ بہار کا سنکر بارگاہ مین آئے اور مہرخ کو غمگین خاطر دیکھکر سارا ماجرا استفسار کیا اور جب کل کیفیت بربادی لشکر کی سن چکے عرض کیا کہ اب ہم بھی جاتے ہین یا تو ناقوس کو اُس کے بھائی کے پاس بھیجتے ہین یا اپنی جان دیتے ہین یہ کہکر وہان سے باہر آئے اور کئی سو ساحرون کو ملازمان غبار انگیز مین سے اپنے ساتھ لیا اور اُنسے کہا کہ تم صورتین اپنی بزور سحر بدل لو وہ سب مہنتون کی ایسی صورت بنے لنگوٹے سب نے باندھے ہوئے زہار اُن کے لنگوٹون سے باہر نکلے ہوئے تھے ہاتھون مین سب نے لوہے کے کڑے ڈالے جٹائین خاکستری اپنی بنائین اور سرون پر لپیٹین انگیٹھیان ہاتھون مین لے لین سیندور کے قشقے ماتھے پر کھینچے جنارن سب بدن مین لگایا بھبوت سے سب بدن اپنا خاکستری کر لیا اسی طرح مہتر قران بھی درست ہوا اُس نے جواہر کے بُت بدن پر جابجا آراستہ کیے مالے موتیون کے گلے مین ڈالے یا جمشید یا سامری ہر ایک چیلے کی زبان پر جاری اور قران کے لب پر فغان وزاری اس ہیئت سے صحرا مین بطور مخفی گیا پھر وہان سے رُخ جانب لشکر حیرت کیا جب قریب لشکر مذکور پہونچا نعرہ بلند کیا اور سر اپنا پیٹنے لگا اور کہتا تھا یارو بتاؤ کہ میرے استاد سرشار مہنت کو کس نے مارا ہاے وہ اُستاد میرا پیارا کدھر گیا افسوس کہ یہ سامری نے میرے ساتھ کیا کیا ہاے وہ اُستاد جو باپ سے زیادہ شفیق تھا میرے سر پر سے اُٹھ گیا افسوس ہین کیا کرون

ترکیب بند

بھلا ہو خاک مری زیست جب جدا ہو جاے
زمین پہ گر نہ پڑا کیون یہ آسمان افسوس
نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ہمدم ہی
ہر مثل سبزہ بیگانہ بوستان افسوس

فلک نے داغ دیا آہ نوجوان افسوس
انیس جان و دل آرام نکتہ دان افسوس
خیال اُسکا جب آتا ہے رو کے کہتا ہون
کرون مین کس سے یہ احوال دل بیان افسوس
چمن مین پھیری نرگس نے آنکھ مجھ سے

مہ دو ہفتہ ہوا خاک مین نہان افسوس
ملایا خاک مین اُس رشک ماہ تابان کو
رفیق و مونس و دلدار نکتہ دان افسوس
نہ آشنا کوئی گل ہے نہ کوئی بلبل یار
نہین نظارہ کے قابل مین ناتوان افسوس

بگریہ ایم اگر گل بباغ مے خندد
بنالہ ایم چو بلبل بباغ مے خندد

اسی طرح سے سب مہنتون کے گریبان پھٹے ہوئے باحال پریشان گریہ کنان سینہ زنان بارگاہ حیرت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے دروازے پر پہونچا یہان ناقوس پہلے سے بیٹھا ہوا شراب زہرمار کر رہا ہے اور سب ساحر اسکی
خوشامد اور تعریف کر رہے ہین کہ قران نے دربارگاہ پر پہونچکر ایک ٹکر زمین پر ماری کہ سر شق ہوگیا
اور لہو جاری ہوا اور ہائے ہائے کا شور بلند کیا کہ اے تباہ و بیرے استاد کو کس نے مارا وا ے
صد وا ے مین اپنے استاد کو کہان پاؤن اس حال سے جو لوگون نے وہان کے دیکھا تو ملکہ حیرت
جادو کو خبر کی اُسنے سُنکر حکم دیا کہ ہمارے سامنے اس غمزدہ کو لاؤ لوگ بموجب حکم باہر آکر قران
کو اپنے ساتھ اندر لے گئے یہ جو اندر پہونچے تو آتے ہی قدمون پر ناقوس کے سر رکھدیا اور
کہا اے چھوٹے استاد واسطہ جمشید و سامری کا سچ بتا دیجیے کہ میرے استاد کو کسنے مارا ہے یہ ماجرا
دیکھکر حیرت جادو نے پوچھا کہ بھائی تم اپنا نام تو بتاؤ کہ تم کون ہو اور کسکو پوچھتے ہو ذرا اپنے
تئین سنبھالو اور ہوش مین آکر بات کرو قران نے آنسو پوچھکر کہا کہ اے ملکہ دوران مجکو مہنت
ابرسر جادو کہتے ہین حیرت نے نام سُنکر بہت کچھ تشفی اور دلداری کی اور کہا اے مہنت ابرسر جادو
جمشید کی جو مرضی تم سامری کو یاد کرو اور اسقدر گریہ و زاری نکرو تمھارے استاد کا عوض لے لیا جائیگا
یہ جو حیرت نے کہا اور دم دلاسا دیا پھر اور زیادہ تڑپنے لگے اور سیماب دار بیقرار ہوئے ہچکی
لگ گئی غش کر گئے حلق سے پانی اُترنا موقوف ہوگیا ناقوس نے یہ حال جو دیکھا سمجھا کہ کہین
مر نہ جائے پس حیرت سے کہا کہ مین انکو بارگاہ مین لیے جاتا ہون اور ہو سکتا ہے تو بطور مخفی
وہان بھیجدونگا کہ جہان سب نمک حرام قید ہین کسواسطے کہ اس مقام پر ان کو قرار نہین آنیکا
یہ کہکر وہان سے اُٹھا اور اپنے تخت پر باہر آکر سوار ہوا مہنت ابرسر نقلی کو بھی بٹھالیا ان کے
ساتھ جو کئی سو مہنت تھا وہ بھی ساحر تھے سب اُڑتے ہوئے ساتھ چلے جب لشکر حیرت
سے کچھ الگ آکر پہونچے اُسوقت قران نے اپنے ساتھیون کو اشارہ کیا کہ وہ سب گرد تخت کے آگئے
اور قران نے ناقوس سے کہا کہ دیکھیے وہ حیرت کی بارگاہ کی پشت پر کوئی عیار کھڑا ہوا
سرا پچہ مین جانتا ہون کہ چاک کرتا ہے وہ اُسکے کہنے سے بغور بارگاہ حیرت کی طرف دیکھنے لگا
اور اُنھون نے سنبھلکر ایک ہی لغدہ پہلو پر سے اُسکے سر بخس پر لگایا مگر وہ ایسا ساحر زبردست ہے
کہ بغدہ سے سر اُسکا شق نہ ہوا اور نوبت ہلاکت بھی نہ پہونچی لیکن ضربت سے لغدہ کے تیورا گیا
اور کچھ نشہ ایسا آگیا کہ جھومنے لگا اُسوقت قران نے بخوبی تمام اُسپر کمند ماری اور تخت پر سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کودا وہ چاہتا تھا کہ سنبھلے انھون نے حباب بیہوشی مار کر بیہوش کیا یہ ماجرا جو ہمراہ سواری کے ساحر تھے اُنھون نے دیکھا سب ناریل پکڑ کر آمادہ حرب ہوئے کہ اس جہنت نے جو اسقدر روتا تھا پہلے تو لغبرہ مارا اب کمند مار کر کودا اور ہمارے مالک کو بیہوش کر دیا غرض جب وہ آمادۂ جنگ ہوئے قران کے ہمراہ جو جہنت تھے وہ سب اُنپر حملہ آور ہوئے اور کئی سو تایخ ترنج جو اُنپر مارے تو وہ سب متفرق ہو گئے اور ہمراہ سواری کے تختے بھی بہت کم تھے پس وہ سب دوڑے کہ فوج کے افسرون کو خبر کرین ہم لوگ خادم خدمتگار کیا لڑ سکتے ہین القصہ قران اسکو لے کر بھاگا اور سمجھا کہ مین لیکر کہان اُسکو جاؤنگا بس ادھر اُدھر دیکھکر ایک کلوار کی دکان دیکھی کہ بھٹی اُسکی سلگ رہی تھی اور آگ دھڑ دھڑ جل رہی تھی اور ایک کلوار بیٹھا ہوا تھا اُسنے اُس سے کہا کہ مین دشمن افراسیاب کو لایا ہون اب حکم ہی کہ اسکو جلا دون یہ کہکر ناقوس کو کمند سے کھول کر بھٹی مین ڈال دیا کہ وہ جلکر خاک ہوا آواز دارو گیر کی بلند ہوئی کلوار گھبرا کر دوکان پر سے بھاگا اور گرد اُس دکان کے جو اور دکانین کلالین تھین اُس کے دکاندار بھی بھاگ گئے اور قران بھی جست کر کے نکلا وہ ساحر جو سب جہنت بنے ہوئے تھے وہ بھی اُڑ کر نکل گئے ادھر خدمتگارون وغیرہ نے جا کر فوج کے افسرون سے اطلاع دی کہ جلد چلیے میان کو کوئی پکڑے لیے جاتا ہی وہ سب دوڑے لیکن بازار مین جب آکر پہونچے آواز سنی کہ افسوس مارا مجھکو کہ نام میرا ناقوس جادو تھا یہ صدا سنکر نالان و گریان افسران لشکر ناقوس پھرے اور اُس کے مرنے سے عمرو اور سرداران مہرخ کہ ایک درہ کوہ مین قید تھے چھوٹ گئے جب قید اُنکے جسم پر سے دور ہوئی عمرو نے کہا کہ ای ملکہ غبار انگیز اب یہان سے چلو خدا نے بڑا فضل کیا کہ ناقوس اژدر سوار داخل جہنم ہوا سب سردار عمرو کے کہنے سے شادان و فرحان درہ کوہ سے نکل آئے اور اپنے لشکر کی طرف چلے راہ مین کنارہ لشکر کے مہتر قران ان کو ملا ہر ایک ان سے بغلگیر ہوا اور حال لشکر کا پوچھا قران نے تمام حال اپنی عیاری کا اور ناقوس کے مار ڈالنے کا بیان کیا ہر ایک نہایت خوش ہوا عمرو نے اور برق نے تعریف کی اور سب ملکر بارگاہ مہرخ مین آئے مہرخ کو بھی نہایت مسرت ہوئی اور اس طرف فوج کے افسرون نے حیرت جادو سے اور صنعت سے

تمام ماجرا **ناقوس** کے قتل کا بیان کیا وہ دونون سنکر سکوت مین ہوگئین اور ایسا صدمہ ہوا کہ جیسے جان تن سے نکل گئی اس عرصہ مین خبر افراسیاب کو بھی پہونچی کہ **سر شار مہنت صنعت** کی ملاقات کو آیا تھا اُسکو بھی عیارون نے مار ڈالا اور مارے جانے کی خبر بھائی اُسکا **ناقوس** اژدر سوار بدلا اپنے بھائی کا لینے آیا تھا اُسکو بھی **قران** نے جلا دیا **افراسیاب** کو بھی یہ خبر سُنکر بڑا رنج ہوا اور کہا اب مین نے وہ تدبیر کی ہے کہ یہ نمکحرام سب کے سب آپ سے آپ مر جائین یہ سخن ہنوز در دہان تھا کہ نامہ **لقاے باختر** کا اسکے پاس آیا اسنے پڑھا لکھا تھا کہ یہان **صرصر** اور **صدف** جادو آئے تھے وہ بھی ہلاک ہوئے ملکہ **زیور** جادو کو تو نے بھیجا تھا وہ ایسا خائف عیارون سے یہان کے ہوئی کہ جنگ سے کنارہ کر کے صحرا مین چلی گئی لو تقابل جنگ مسلمان وہ ہرگز نہین اب لائق و لازم یہ ہے کہ جلد تر نامہ کے پہونچتے ہی ہماری خدمتگزاری اور طرفداری کو کوئی ساحر جلیل القدر روانہ کرو ورنہ عتاب سخت تجھپر ہوگا مضمون نامہ پڑھکر اسنے سحر پڑھکر ایک طرف پھونکا کچھ دیر مین آندھی پانی آنے کے بعد ایک ساحر اژدر پر سوار سامنے اسکے آیا کہ واقعی بلاے بد اور خبیث صورت تھا **بیت** شکل اُسکو تھا وہ خر بیدُم ؛ آدمیت تھی مثل عنقا گم ؛ اس دیو صورت نے شاہ کو مجرا کیا بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ اے **قہر نگاہ** جادو تم پاس خداوند **باختر** کے جاؤ اور کام خدا پرستون کا تمام کرو مگر اسطرح سے کہ ہمارا نام ہو اور تمھاری جان بچے عیارون سے بچے رہنا اور سوچ سمجھکر مقابلہ کرنا اُسنے عرض کیا کہ مقدر سے تو البتہ غلام مجبور ہے ورنہ غلام آپکا ایسا لڑیگا کہ کوئی ساحر ویسا نہ لڑیگا یہ کہکر خلعت رخصت حاصل کر کے اپنے مقام پر آیا اور اپنی فوج کو کہ ایک لاکھ ساحر کا مالک ہے حکم تیاری کا دیا طبل سفر بجوایا ساحرون کے چلنے سے روے دہر کالا ہو گیا طائران سحر نے تمام دنیا کو پرون مین چھپا لیا سنا نہاے نیزہ و ترسول و تسبول ہوا مین چیک دمک دکھانے لگین مرغان ہوا کو سینے چھد جانے کا خوف ہوا بہادران جنگاہ کے گھوڑون نے شیشے بھرے مشعلین ایسی روشن ہوئین کہ ہزار آفتاب نکلے نظر آتے تھے بہادر تنے ہوئے گھوڑے اُڑاتے جاتے تھے **ابیات**

چو خورشید برزد سر از تیره کوه ｜ خروشے برآمد از ایشان گروہ ｜ کہ گفتی زمین گشت گردان سپہر
که از تیغہا تیرہ شد روے مہر ｜ لبا راست یا میمنہ میسرہ ｜ زمین کوہ گشت آہنین یکسرہ

نہ آواز اسپان بانگ سپاہ
دل شیر درندہ شد یرد و نیم

بیابان ہمی جست بر کوہ راہ
تو گفتی زمین کوہ آہن شدہ است

نیامد بدیش اندرون ترس و بیم
سپہر از بر خاک دشمن شدہ است

غرض بڑے کروفر سے یہ لشکر مثل دریا کے جوش مار کر جانب لقا سے بدسیر روانہ ہوا اسکو تو راہ میں چھوڑیے لیکن حال کثیر الاختلال ملکہ زیور جادو کا بیان ہوتا ہی کہ اسکی ماں ملکہ سفاک جادو کو جب چالاک کے مقابلہ سے غبارہ جادو دایہ اُسکی کھینچکر لے گئی تو سفاک کو دایہ نے بہت کچھ سمجھایا کہ ای فرزند تو ایک ہی میرے دلکی قوت اور آنکھون کی روشنی باقی رہگئی ہی ان خدا پرستون سے اور عیارون سے ہرگز مقابلہ نہ کرنا نہین تو میرے منھ مین خاک ڈالی بندی ایک روز ہی ہی کرکے تیرے دشمنون کو رہجائیگی اور ای نور بصر قوت جان و جگر تیری بیٹی زیور جادو جو خدا ے باختر کی مدد کو گئین ہین اُنکا بھی وہان رہنا اچھا نہین ہی اسلیے کہ وہ ایک لاکھ چوراسی ہزار عیار لشکر امیر نامدار مین ہین اور ہر ایک اپنے تئین نہین کا ثانی عمرو جانتا ہی اُنھین مین سے دیکھ ایک چالاک یہان آگیا ہی کیا کیا اُسنے فتور اور مفسدہ برپا کر رکھا ہی سفاک نے کہا وہان خداوند خود موجود ہین پھر دایہ امان خطرہ کا ہے کا ہی دایہ نے اپنا ماتھا کوٹ لیا اور کہا ہی ہی مین کس طرح سمجھاؤن ای بیٹی تجھے اس خدا ہونیکا کچھ اعتبار ہوگا ارے وہ نگوڑا تو مرغ زرین بنا ہوا تخت پر بیٹھا رہتا ہی اور تقریرین گھبارا کرتا ہی اسکا دوست بھی خراب اور دشمن تو خراب ہی ہی ہان جو اُسکو بخدائی نہین مانتے ہین وہ البتہ شاد ہین بند غم سے آزاد ہین تم سن لینا کہنے والی بندی کا جیتا خدا کرے ہو خبر یہ ملکہ زیور کی آیا ہی چاہتی ہی یہ کلمات و عظ و پند دایہ سے سُنکر سفاک تو بیٹی کو بہت چاہتی ہی بیقرار ہوگئی اور گویا ہوئی کہ پھر دایہ امان مین کیا کرون اُسوقت دایہ نے کہا کہ میرے نزدیک مناسب یہ ہی کہ افراسیاب کی شراکت تو چھوڑ دے دیکھا نہین تو نے کہ ہر چند منت کی کہ میری بیٹی کو لڑنے نہ بھیجے اُسنے نہ مانا اور مجکو اُسکے پاس جانے کی اجازت دی اُسکو خود تیراُرخ دنیا منظور ہی اب تو نامہ بطور مخفی اپنی دختر نیک اختر کو لکھکر بھیج اُسمین یہ مضمون ہو کہ ای فرزند تجکو لازم ہی کہ دیکھتے ہی نامہ کے میرے پاس چلی آؤ اگر بادشاہ کی خفگی کا کچھ خیال تم کرو تو مطمئن رہو کہ مین بادشاہ سے کہکر خطا تمھاری معاف کرا دونگی جب صاحبزادی یہان چلی آئین تو انکو مین اور تم دونون سمجھا کر خدمت مین حمزہ کے لیچلین اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُنھیں کے شریک ہوکر اس طلسم مین رہین مجکو ڈول اس طلسم کا بھید سب معلوم ہوتا ہی یقین ہی کہ
افراسیاب برباد ہو یا مارا جاے سفاک نے کہا کہ مجھ سے مسلمان تو ہوا جائے گا بادشاہ
مجکو مار ڈالے گا دایہ نے اُسی وقت ایک صندوقچہ اُسی کے توشک خانہ مین سے جاکر نکالا اور کنجی
اُسکی جوڑے سے اپنے نکالکر دی اور سفاک ہی سے کھلوایا جب اُسکو واکیا تو اُسمین سے
ایک کاغذ لکھا ہوا جمشید جادو نام کاہن کا کہ جد اعلی ملکہ سفاک کا تھا نکلا اُسکو جو سفاک نے
پڑھا تو لکھا تھا کہ یہ کاغذ اسواسطے لکھکر مین رکھے جاتا ہون کہ جو کوئی اس زمانہ مین وہ اسپر عمل
کرے اُسکے لیے بہتر ہوگا وہ کونسا زمانہ ہوگا کہ عیار مسلمان اس طلسم مین آئینگے اور اُنکے شہزادے
یہان قید ہونگے بادشاہ طلسم سے بادشاہی کی فوج بگڑکر شریک عیاران ہوگی اور مقابلہ ہوگا انجام کار
بادشاہ مارا جائیگا اور طلسم فتح ہوگا پس جو کوئی ہماری اولاد مین ہو اُسکو لایق ہی کہ وہ جاکر شریک
ہو اور حماقت کرکے اپنی جان نہ دے کہ بادشاہی کا مطیع بنا رہے اگر خلاف اسکے کریگا جان و مال و
ملک سب برباد کریگا یہ مضمون جب سفاک نے اُس کاغذ مین لکھا دیکھا دایہ کے گلے سے لپٹ گئی
اور کہا کہ دایہ امان تمنے میری جان بچائی بس اُسی وقت اُسنے نامہ اسی مضمون کا کہ جو دایہ نے
بتایا ہی ملکہ زیور جادو اپنی دختر کو لکھا اور اگیاری کرکے سحرخوانی بڑی دیر تک کی پھر ایک
پتلہ اپنے خون سے آٹا گوندھکر بنایا اور اُسکو جاندار کیا اور اُسکو نامہ دیا کہ جاکر زیور کو پہونچا
اُس پتلے مین ایسا زور و قوت پیدا ہوا کہ ایک بار افراسیاب سے بھی مقابلہ کرسکتا تھا
اور کسی سرحد پر طلسم کے نامہ نہ چھینا جائیگا غرضکہ وہ پتلہ نامہ لیکر سفاک کا روانہ ہوا یہان
جب سے کہ مرواریدا اور صدف آئی تھی ملکہ زیور جادو لشکر لقا سے اپنا لشکر ہٹاکر صحرا مین
اُتری تھی اور ہر روز خوف و بیم مین بسر کرتی تھی کہ مبادا کوئی عیار آکر مجکو زحمت نہ پہونچائے طلسم
مین بخیال عتاب بادشاہ طلسم نجاتی تھی اور خوف عیاران سے لشکر لقا مین نہ آتی تھی بلکہ لقا
سے اُسنے یہ عرض کیا تھا کہ کنیز سحر تازہ تیار کررہی ہی اور چلہ مین ہی چنانچہ ایک روز وقت سحر
یہ خوابگاہ سے اُٹھکر مسند پر بیٹھی تھی سراچہ بارگاہ اُٹھوا دیے تھے صحرا کی رنگینی اور بہار غنچہ
و گل دیکھتی تھی مگر تشویش یہی تھی کہ روے رفتن نہ پاے ماندن کرون تو کیا کرون اسی
اندیشہ مین دیکھا اس نے کہ دو پتلے اُڑتے ہوئے سامنے آئے وہ پتلے ہین کہ جنکو پہلے ملکہ سفاک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے اسکی خبر کے لیے بھیجا تھا پس اُن تیلون نے سامنے اُسکے آکر سلام کیا اور پیام دیا کہ اے ملکہ
آپکی مادر مہربان نے براے حفاظت و اعانت آپکے ہمکو بھیجا ہے اِسنے پوچھا کہ امّی جان اچھی تو
ہین اُنھون نے کہا آپکی یاد مین غمگین رہتی ہین اور باقی تو ابھی تک اچھی ہین یہ بھی مادر کو یاد
کرکے رونے لگی اور اُنکو حاضر رہنے کا حکم دیا پھر مشغول شراب خواری ہوئی اسیطرح سے پہر کو کبھی
بیٹھکر سیر دشت کر رہی تھی کہ یکایک روے ہوا پر سناٹا ہوا اور تیلا اُڑتا ہوا سامنے اُسکے آکر اُترا
اور اُسنے سلام کرکے کہا کہ یہ غلام بھیجا ہوا آپ کی مان کا ہے لیجیے یہ اُنھون نے نامہ دیا ہے زیور نامہ
دیکھکر شاد ہوئی اور خط کھولکر جب پڑھنے لگی تیلے نے کہا فرمادیا تھا کہ تخلیے مین اِسے پڑھین کوئی
اس مضمون سے ماہر نہو اُسنے اپنی ہمنیسون وغیرہ کو وہان سے ہٹا دیا اور اُن دونون تیلون کو
بھی پاس سے سرکا دیا پھر اُس نامہ کو پڑھا حالانکہ مضمون اُسکا بھی پیچیدہ تھا صاف صاف
تو لکھا نہ تھا کہ ہم مہرخ کے شریک ہوگئے لیکن اُس پر بھی احتیاط شرط تھی کیونکہ بادشاہ
نے تو لڑنے کو بھیجا اور یہ آپ مختار بنکر جو طلسم مین چلی جاے تو کچھ تو استحکام اسکی مادر نے
کرلیا ہے جب زیور نے نامہ پڑھا جیسی تو یہ حسینہ ہے ویساہی حُسنِ عقل بھی خدا نے دیا
ہے سمجھ گئی کہ اب معاملہ اور طرح کا ہے بس اسی وقت اُسنے ایک نامہ مان کو ہی لکھا مضمون
یہ تھا کہ اے مادر گرامی قدر نامہ محبت آمود گرامی شمامہ آپکا مجکو پہونچا میرے پھر کر طلسم مین داخل
ہونے کی خبر شاہ جادوان کو ضرور پہونچے گی اور وہ کسی ساحر کو میری گرفتاری کے لیے ضرور بھیجے گا اُسکو
منظنہ اور کچھ گذرے گا پس آپ کچھ اسکا بندوبست فرمائین تو مین اطلاع پاکر داخل طلسم ہون
یہ نامہ اُسی تیلے کو دیا اور شراب وغیرہ بھینٹ مین دیکر روانہ کیا تیلا نامہ لیکر قندیل فلک ہوگیا اور
سناٹا مارکر شہر سفاکیہ مین آیا نامہ زیور کا سفاک کو پہونچایا اُسنے وہ نامہ تخلیہ مین دائی کو بھی دکھایا
دایہ نے نامہ پڑھکر کہا کہ اے سفاک ہر چند کہ وہ صاحبزادی خرد ہے مگر بات اُسنے بزرگی کی لکھی ہے اسکا
انتظام ضرور چاہیے عاقبت اندیشی اچھی بات ہے سفاک نے کہا پھر اسکی تدبیر تو سواے مہرخ کے
اور کسی سے نہو سکے گی دایہ نے کہا پھر مین مہرخ کے پاس چھپکر جاتی ہون اور اُس کو یہ حال
سُناتی ہون دیکھون کہ اُسکی کیا رائے ہے یہ کہکر غلطکین مار کر طائر بنی اور اُڑکر روانہ ہوئی بیان
مہرخ بادل شاد سریر حکومت پر جلوہ فرما تھی کہ دایہ قبہ بارگاہ پر آکر بیٹھی اور پکاری کہ خواجہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو اگر تشریف رکھتے ہین تو ذرا صحرا مین آئین کہ اس کنیز کو کچھ اُنسے عرض کرنا ہی مین دوست ہون
کوئی دشمن نہین ہون مجھسے ڈرنا بیجا ہی عمرو بھی رہا ہو کر قید ناقوس سے یہان آیا ہوا تھا یہ صدا
سُنکر اُٹھا مہرخ نے کہا بھی کہ بھیا یکا یک جانا مناسب نہین ہی مگر عمرو نے نہ مانا اور باہر بارگاہ کے یہ
کہتا ہوا گیا کہ اے طائر سحر تیرے کہنے سے مین فلان کوہ کے درے مین جا کر ٹھہرتا ہون طائر یہ کلام سُنکر
اُڑ گیا سب کو ایک تعجب ہوا مگر جب خواجہ حسب وعدہ درہ کوہ مین آئے تو ایک طرف سے
دیکھا کہ ایک ضعیفہ ساحرہ آتی ہی عمرو حقہ ہائے لفظی گھاٹیون مین داب کر کھڑا ہوا اور نہایت
چست و ہوشیار ہر سمت نگران تھا کہ اس ضعیفہ نے پاس آکر سلام کیا اور بلائین لین اور کہا اے
شہنشاہ عیاران مین دایہ ہون ملکہ سفاک جادو کی اور اُنکو خود تمھاری محبت پیدا ہوئی ہی
اور وہ چاہتی ہین کہ مثل اور کنیزون کے مین بھی سایہ عاطفت جناب خواجہ عمرو مین ہون عمرو
یہ سُنکر خوش ہوا اور کہا کہ پھر انکو کس نے منع کیا ہی خانہ شماست یہان جتنے جوار حاضر ہین
اُس سے ہمکو کب انکار ہی شیر طبیکہ جو عار اُنکو نہ آئے دایہ نے کہا کہ مین چھپ کر پہلے ہو اسطے
آپ کے پاس آئی ہون کہ اُنکی بیٹی ملکہ زیور جادو کو بادشاہ طلسم نے بہر مقابلہ لشکر اسلام عقیق
کوہ مین بھیجا تھا چنانچہ اب مادر اُسکی جو آپ کی اطاعت کرنا چاہتی ہی تو اُنکو بھی لڑنے سے منع
کرا بھیجا ہی اور بلایا ہی کہ یہان تم چلی آؤ تو اُنھون نے جواب مین لکھ بھیجا ہی کہ جب مین داخل طلسم
ہونگی تو شاہ طلسم تجھسے بدی کرے گا راستہ ہی مین مجکو قید کر لیگا چنانچہ آپ سے مین یہ استدعا
کرتی ہون کہ کسیطرح ملکہ سفاک کی اعانت آپ فرمائین اور اُنکی دختر جب داخل طلسم ہون اور
شاہ جادوان اُنکو گرفتار کرائے تو آپ اُنکو رہا کر کے اپنے یہان لے آئین عمرو نے کہا جو ہمارا شریک
ہی ہم اُسکے جان و دل سے شریک ہین تم اُنکو لکھ بھیجو کہ وہ کوچ کر کے وہان سے آئین اور
مین یہان سے سرحد طلسم پہ جاتا ہون خدا چاہیگا تو کسی طرح کا اُنپر گزند نہ آنے دونگا اور جب وہ
ملکہ وہان سے کوچ فرمائین اُنکی مان فوراً میرے لشکر مین چلی آئین دایہ نے یہ اقرار سُنکر
عمرو کی پھر بلائین لین اور گرد پھری اور کہا اے آپ قسم کھائین تو مین ملکہ سفاک کو بھی لے
آؤن جب خدا نے آپ کو ہمارا شریک حال کیا تو پھر اب ہمکو ڈر کا ہی کا ہی عمرو نے اُنکی تسلی کے لیے
قسم کھائی دایہ خوشی خوشی لشکر مین آئی اور ملکہ سفاک سے کہا کہ بی بی تم اپنی بیٹی کو اب بُلا بھیجو مین خواجہ

عمرو کو راضی کر آئی ملکہ سفاک نے پھر تھلبنٹ اُس تیلے کو دی اور نامہ لکھا کہ ای فرزند ہن نامہ کے دیکھتے ہی تم کوچ کر کے داخلہ طلسم مین کرو مین نے وہ جو کچھ کہ تمنے لکھا تھا اُسکی تدبیر سب کرلی ہی تیلہ تو نامہ لیکر اُس طرف کو روانہ ہوا اور بیان عمرو درہ کوہ سے جو پھیر کر بارگاہ مہرخ مین آیا مہرخ نے حال پوچھا کہ کیون خواجہ سلامت آپ کہان گئے تھے اور کون وہ تھا جو آپ کو بلا لیگیا تھا عمرو نے الگ لیجا کر مہرخ سے تمام وکمال کیفیت بیان کی مہرخ نے کہا خواجہ پھر جواب نے وعدہ فرمایا ہی تو اُس کی تدبیر کیجیے پھر حد طلسم پر جایئے یا کسی کو بھیجیے عمرو نے کہا ہان مین اسکی فکر کرتا ہون یہ کہکر باہر بارگاہ کے آیا اور چیدہ اور منتخب سردارون کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ ای عزیزان میرا ارادہ ہی کہ مین سرحد طلسم کی طرف برائے اعانت ملکہ زیور جادو جاؤن مرسکی مادر نے اسطرح کا پیام مجکو دیا ہی پس تم مین سے کون ایسا ہی کہ جو میرے ساتھ چلیگا اور راستہ بھی مجکو بتلائیگا اور وقت بد کے بحکم خدا کام بھی آئیگا یہ کلمات سنکر ہلال سحر افگن اور ملکہ مخمور نے عرض کیا کہ یہ کنیزین جان نثاری کو حاضر ہین اور آپ کے ہمراہ چلین گی اور مخمور کے دل مین آیا ہی کہ اگر موقع ملے گا تو جا کر شہزادہ نورالدہر کو ایکبار اور دیکھ لونگی غرض عمرو نے ان دونون کو مع چند کنیزون کے کہ وہ سب ساحرہ بے بدل ہین اپنے ہمراہ لیا اور اپنے جانے کا غلغلہ نہ کیا علیحدہ اُنکو لیجا کر پہلے سب کی صورت بزور سحر تبدیل کرائی پھر ایک نقش خواجہ کو کوکب نے دیا ہی کہ جب تم اسکو منھ مین رکھوگے میرے پاس چلے آؤگے چنانچہ اُنھون نے اُس نقش کو منھ مین اپنے دبا یا ایک مرکب بادرفتار پیدا ہوا کہ وہ آنکھ اڑا کر پاس کوکب لے آیا وہ فکر مین اپنے کاروبار وغیرہ کے اپنے قلعے مین بیٹھا تھا کہ خواجہ نے آکر سلام کیا اور کہا کہ میرے ساتھ کئی سو آدمی ساحر ہین اور اُنسے مجکو کار ضروری ہی آپ اُنھین بھی بلوا لین فلان صحرا مین وہ سب جمع ہین مجکو مرکب لے آیا وہ سب وہین رہے کوکب نے تختہائے سحر بھیجکر اُنکو بھی بلوا لیا جب یہ وہان پہونچ چکے اُسوقت عمرو نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ آپ اپنے طلسم کی راہ سے مجکو سرحد کوہ عقیق مین بھجوا دین کہ جلد ہی پہونچونگا اور جو کچھ مجکو ضرورت ورنیش ہی وہ بھی رفع کرونگا کوکب نے کہا کیا مضائقہ ہی طائران سحر پر مخمور اور ہلال سحر افگن کو مع اُنکی کنیزون کے سوار کر کے حکم دیا کہ ہمارے طلسم سے جا کر سرحد کوہ عقیق مین پہونچنا تو خواجہ کو اندر ہی طلسم ہوش ربا کے چھوڑ دینا اور تم اپنے طلسم کی سرحد پہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آکر اُنکے منتظر رہنا خبردار قصور کسی کام مین نکرنا طائران سحر سب کو لیکر روانہ ہوئے اور ادھر تپلہ نامہ سفاک کا لیکر اسکی جو روانہ ہوا تو قریب قلعہ کوہ عقیق اندر طلسم ہوشربا کے ایک قلعہ ہی کہ نام اُس قلعہ کا قلعہ طیران ہی اور طیران جادو نام ساحر زبردست سرحددار بھی ہی اور اُس قلعہ کی حکومت کرتا ہی اور اُس کے بزرگون سے ایک جال سحر کا اُسکے پاس ہی کہ جو کوئی حاکم قلعہ ہوتا ہی اس جال پر قبضہ کرتا ہی اور وہ اسکو کام دیتا ہی چنانچہ وہ جال طیران اپنے قلعہ کے گنبد پر لگائے رکھتا ہی کہ جو کوئی اُدھر سے طائر بنا ہوا ساحر نکلے بغیر اس جال مین پھنسے کہین جا ہی نہ سکے جب مین حال اُسکا دریافت کرلون تو جیسا مناسب ہو وہ کرون تپلا سفاک کا اتفاق سے دو مرتبہ تو راہ سے گذر گیا اور خیریت سے ہلا اسکی مرتبہ اس قلعۂ طیرانیہ کی طرف آنکلا اسکو تو حال اس جال جنجال کا معلوم نہ تھا جب برج قلعہ کے قریب پہونچا چاہا کہ اُسپر سے گذر جاؤن تاثیر سے دم سحر کی خود نیچا ہوگیا اور اُس دام مین پھنسا ملازم جو اُس برج پر متعین تھے اُنھون نے جاکر حال اُسکا طیران سے کہا وہ خود بالاے بام قلعہ آیا اور جال سے اُس تپلے کو چھڑا کر مسحور کرلیا اور پوچھا کہ سچ بتا تو کسکا تپلا ہی اور کہان تیرے مالک نے تجکو بھیجا ہی اس تپلے نے سواے راست کہنے کے مفر نہ دیکھا کہا مین تپلا ملکہ سفاک جادو کا ہون اور اُنھون نے اپنی بیٹی ملکہ زیور جادو کے پاس مجکو بھیجا ہی طیران نے کہا کہ سفاک کیا شریک مسلمانان ہی اُس نے کہا نہین ملازم افراسیاب ہی اُسنے پوچھا کہ دختر اُس کی کیا خداوند لقا کی مدد کو آئی تھی اُسنے کہا ہان پھر تجکو کس لیے بھیجا ہی اُس نے کہا خیریت اپنی دختر کی منگائی ہی طیران نے یہ حال سنکر رقعہ جمشیدی دیکھا اُسمین معلوم ہوا کہ یہ تپلا سچ کہتا ہی لیکن اسکے پاس نامہ بھی سفاک کا ہی طیران نے کہا اے تپلے جو کچھ تو نے کہا سراسر راست اور بجا ہی مگر تیرے پاس نامہ بھی ہی وہ کیون نہین مجکو دیتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس نامہ مین کچھ مضمون فتور کا ہی تپلے نے ناچار ہوکر وہ نامہ اُسکو دیا اُسنے اسکو پڑھا مضمون سے جو آگاہ ہوا سفاک نے اپنی دختر کو لکھا ہی کہ جس بات کا تمکو اندیشہ ہی وہ انتظام مین نے کرلیا ہی اب تم داخل طلسم ہو چنانچہ اس مضمون سے صاف ظاہر ہی کہ بغیر فتح کیے جنگ کے پھر آنا افراسیاب کے عتاب کا خوف دلمین سمایا ہوا ہی اسکی مادر نے شاہ طلسم کے دشمنون سے سازش کی ہی یہی انتظام اُسنے کرلیا ہی مجکو تو یہی معلوم ہوتا ہی تپلے نے کہا ان باتون کو مین نہین جانتا اُسنے اس خیال سے کہ مبادا جیسا تو نے سمجھا ہی ایسا ہو اور

تپلے کو توہلاک وبرباد کرے اور ملکہ سفاک کے کام مین فرق آئے اس سے بہتر ہی کہ تپلے کو چھوڑ دے کہ یہ تو اپنے کام کو جائے اور تو عرضی بادشاہ کو اس حال کی لکھ بھیج جیسا بادشاہ اس بارے مین فرمائے اُسپر عمل کریں اُسنے ایساہی کیا کہ تپلے کو تو رہا کر دیا اور ایک عرضی بادشاہ کو اس مضمون کی لکھی کہ اے شاہ شاہان شہنشاہ ساحران دام اقبالہ ایک تپلہ اسطرح سے میرے دام سحر مین گرفتار ہوا اور اُس سے مین نے ایک نامہ پایا مضمون اُس نامہ کا مین نے نقل کر لیا تھا وہ ملفوف عرضیہ ہی اس بارہ مین جو حکم شرف نفاذ پائے وہ عمل مین آئے ملتمسہ طیران جادو نمکخوار قدیم یہ عرضی ایک ساحر کو دی کہ وہ اُسکے یہان نہایت معزز تھا اور اُسسے حکم دیا کہ بادشاہ جادوان کو پہونچا دو وہ ساحر لباس فاخرہ سے درست ہو کر عرضی لیکر روانہ ہوا اور پران پران دریائے خونروان کو پہونچا اور پکارا کہ اے بادشاہ طلسم مجکو بلوا لیجیے کہ عرضی سرحدوار کی لیکر آیا ہون محافظان دربار مذکور نے بادشاہ طلسم کو اُسکے آنے سے آگاہ کیا بادشاہ نے پنجہ بھیجا کہ وہ اُسکو اُٹھا لیگیا جب دربار مین یہ پہونچا جھک کر بادشاہ کو مجرا کیا کچھ تحفے بھی اپنے مالک کی طرف سے لایا تھا وہ پیشکش کیے اور آپ نذر دی خلعت پایا پھر عرضی طیران کی دی بادشاہ نے منشی کو دی کہ اُسنے پڑھی عرضی پڑھتے ہی بادشاہ نے نامہ کو ٹھہرایا اور آپ کتاب سامری منگا کر ملاحظہ کی تمہین معلوم ہوا کہ سفاک منحرف ہو گئی ہی اور اُسکا ارادہ ہی کہ اپنی دختر کو یہان بلا کر لشکر مہرخ مین لیجائے اور زرانیہ نے اُسکی جا کر عمرو سے سازش کی ہی اور یہ سرکہ گذرا ہی اب عمرو بھی اُسکی اعانت کو مع چند ساحرہ کے گیا ہی فکر اُسکی کرنا ضرور ہی کتاب سے یہ حال دریافت کر کے شاہ ہنسا اور کہا دوست جسکو ہمنے سمجھا وہی دشمن جان نکلا خیر کہان میرے ہاتھ سے بچکر نکلکر جائیگی سزا اپنے کردار ناسزا کی پائیگی یہ کہکر کتاب تو بند کی اور ایک نامہ بجواب عرضی طیران کو لکھا مضمون یہ تھا کہ اے طیران ہم تمھاری خیرخواہی سے نہایت خوش ہوئے ایک خلعت ہمراہ سرفراز نامہ کے بجلدوے خیرخواہی تمکو پہونچتا ہی چاہیے کہ تم خیال زیور کا رکھو کیونکہ گمان تمھارا درست اور بجا ہی زیور اور اُسکی مادر ہمسے خلاف ہو گئی ہی اب جو وہ طلسم مین آئے اور تمھارے قلعہ کی جانب سے گذر کرے تو اُسیوقت اُسکو گرفتار کرنا اور ہمکو اُسکی اطلاع کرانا اور ہم بھی اُسکی گرفتاری کے لیے یہانسے ساحران نامی کو روانہ کرتے ہین وہ تمھاری مدد کرینگے اور عمرو عیار مفتری و مکار مع کچھ ساحران نابکار کے سرحد طلسم پر زیور غدار کے بچانے کو آتا ہی اسکا بھی بہت کچھ خیال رکھنا یہ نامہ لکھکر ایک خلعت تو اُس نامہ بر کو دیا اور ایک خلعت گران بہا مع چند تحفون کے اُسکے حوالے کر کے حکم دیا کہ ہماری طرف سے طیران کو دینا پھر

بھیج

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زبانی بھی پیام دیکر رخصت کیا اور پار دریاے خون روان کے پہونچوا دیا نامہ بر تو اپنے مالک کے پاس آیا
گیا اور بادشاہ نے سرحد طلسم کی راہون پر جو ناظم اور قلعہ دار ہین اُنکو بھی فرمان واجب الامتثال
لکھے یہی مضمون تمھین بھی لکھا کہ زیور جادو ہمسے باغی ہی اُسکو فوراً گرفتار کرلینا یہ فرمان تیلہاے سحر کے ہمراہ
روانہ کیے کہ جملہ ناظمان در بند خبردار ہوے اور ہر ایک نے رستون پر خبردار مقرر کیے تاکہ زیور کے داخلہ
کی خبر ہم کو پہونچائین اور سپاہ کو بھی اپنی ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا اسطرف طیران کو بھی خلعت وغیرہ
پہونچا اور وہ بھی مستعد کار رہا اور یہان بعد انتظام قلعہ جات بادشاہ نے اپنے دربار مین ایک ساحر ضلال جادو
نام کو حکم دیا کہ تم کئی ہزار ساحر اپنے ہمراہ لیکر جاؤ اور قلعۂ سفاکیہ کو تاخت و تاراج کرکے ملکہ سفاک کو
مع دایہ غدار اور اُسکے متعلقین نابکار کے گرفتار کر لاؤ ضلال بموجب حکم بادشاہ طلسم بنیاد بارہ ہزار
فوج ساحران اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا لیکن تیاری لشکر بطور مخفی کی اور ذرا بھی شورش روانگی سپاہ ہونے
دی مگر قدرت خداے عز و جل دیکھیے کہ اور اور مقامات کا تو بادشاہ نے انتظام کیا مگر اپنے گھر کا بندوبست
نہ کیا یعنی محافظان دریاے خون روان کو اطلاع ندی کہ ملکہ سفاک کو پار نہ اُترنے دینا اور یہی سانحہ
در پیش آیا کہ ملکہ غبارہ جادو دایہ جب عمرو سے یہ قول و اقرار کرکے گئی تو اُسنے ملکہ سفاک سے
جاکر مروت و خلق کا مذکور کیا کہ اسطرح میرے بُلانے سے درہ کوہ مین آئے اور میری عرض کو قبول فرمایا
اب اے ملکہ وہ تو ملکہ زیور کی اعانت کو گئے ہونگے ایسا نہو کہ یہان کوئی مفسدہ پردازی کرے اس
سے بہتر یہ ہی کہ تم لشکر مہرخ مین چلی چلو اور با آرام تمام وہان رہو ملکہ سفاک نے اسیوقت اپنا خزانہ
بار کرایا اور اسباب وغیرہ ہمراہ لیکر فوج کو لیکر اپنی تیار کرایا اور کچھ صندوقچے جواہر کے خواجہ کی نذر
کے لیے اور جواہر بہت سا اور عیارون کے لیے اور مہرخ و بہار کے لیے تحفے وغیرہ ساتھ لیے اور تخت
سحر پر آپ سوار ہوئی کنیزین انیسین جلیسین ہمراہ چلین بڑے حشم و خدم سے تمام قلعہ کو اپنے ویران کرکے جانب
مہرخ روانہ ہوئی اور نہ تو آیا جایا لشکر حیرت مین کرتی ہی محافظان دریاے خون روان مین سے
کسی نے اسکو روکا نہین اور قلعہ سفاکیہ قریب گنبد نور ہی بس یہ صاف دریا سے اُترکر جانب لشکر مہرخ
روانہ ہوئی یہان ملکہ مہرخ اور سردار وغیرہ تو اس راز سے آگاہ ہین اُنھون نے قران وغیرہ اور
عیاران سے بھی کہا ہی کہ ذرا سفاک کی فکر رکھنا اور یہ ساحرہ سب اسی طلسم کی رہنے والی ہین اسوجہ سے قلعہ
سفاکیہ کے رستون سے ماہر ہین وہ راستے بھی عیارون کو تبلا دیے تھے عیار اب جو بالادوی کو جاتے ہین

اسی طرف بہت جاتے ہین اور انتظار آمد سفاک رکھتے ہین ہر طرف ہوشیاری اور خبرداری ہے کہ آخر کار لشکر سفاک پار دریا کے اُترا عیارون نے اسکو دیکھا اور بطور مخفی اُس لشکر کے ہمراہ ہوئے اب یہ سب مہرخ کے جانب چلے آتے ہین کہ راہ مین لشکر ضلال جادو کا ملا اور ضلال جادو دریا سے اُترنے والا تھا کہ طائران سحر نے خبر دی اے سردار من ملکہ سفاک اپنا لشکر لیے اس پار اُتر آئی ہے اور اُسکا ارادہ شاید مہرخ کے جانب جانیکا ہے بس یہ خبر سنتے ہی اسنے لشکر اپنا درست کرا کر سامنے لشکر سفاک کے آکر راہ روکی اور پکارا کہ باش او گیسو بریدہ تو جانتی ہے کہ شاید تیری خبر شاہ جادوان کو نہین پہونچی ہے بادشاہ سے بغاوت کر کے کہان جائیگی سفاک نے اول تو منت کہا کہ یہ تیرا خیال خام ہے ملکہ حیرت پاس جاتی ہون لیکن ضلال نے اُسکا کہنا نہ مانا اور فوج کی صف کشتی کرائی سفاک کی فوج بھی صف آرا ہوئی ضلال آگے بڑھا طبل و بوق بجے لشکر مین ہلڑ ہوا ضلال نے للکارا کہ اے سفاک اب آ میرے مقابلہ کو ورنہ مین تیرے صف لشکر پر آتا ہون سفاک اپنا طاؤس آتشین اُڑا کر اسکے سامنے آئی اُسنے ایک ہار فلفل گلے سے اپنے توڑ کر مارا کہ وہ زنجیر بنکر سفاک کے آلپٹا سفاک نے سحر کی دستک دی کہ ایک پتلہ مقراض سحر لیے پیدا ہوا اور اُسنے زنجیر کو کاٹ دیا پھر سفاک نے نارنج اُسپر مارا کہ وہ نارنج شق ہوا اور اُسمین سے ایک پتلہ تلوار لیے نکلا بڑھ کر مثل قامت انسان ہوا اور ضلال پہ جا پڑا تلوارین مارنے لگا ضلال نے مشت خاک اُٹھا کر اُسکے لگائی کہ وہ پتلہ زمین مین غرق ہو گیا اور ضلال نے کہا کہ مین گھڑی گھڑی کا جھگڑا نہین رکھتا ایک ہی دفعہ مین وار اپنا کرتا ہون یہ کہکر پرواز کر کے سر لشکر سفاک پر آیا اور دو مشت خاک قبر جمشید اُسنے اُس لشکر پہ پھینکی کہ ملکہ سفاک اور سرداران لشکر وغیرہ سب بیہوش ہو گئے اُسنے زنجیر سحر مین سب کو باندھ لیا اور جمشید کے چشمہ کا پانی چھڑک کر ہوشیار کیا اور کہا کیون نمکحرامو آج کے دن کی تمکو خبر نہ تھی سفاک نے کہا ارے موئے خاک قبر جمشید سے تو لڑتا ہے پھر اُس سے تو ہر ساحر ناچار ہے اگر برابر کی سحر سے لڑتا تو بتا دیتی اُسنے کہا تم نمکحرامو نسے یونہی پیش آنا چاہیے یہ کہکر ہر ایک کو قید مین مبتلا کر کے جانب باغ سیب لیچلا خیمہ و بارگاہ و خزانہ پر سفاک کے قبضہ کر لیا لشکری سب روتے ہوئے اسکے ساتھ ہوئے عیارون نے جو یہ ماجرا دیکھا مہتر قران اس ضلال ساحر کی فکر مین گوشے سے نکل آیا اور تجویز کرتا تھا کہ کسطرح اُسکو واصل دار البوار کر دون بقدرت کاملہ عالم ایک مقام پہ جھونپڑی ڈالے ایک فقیر بیٹھا تھا اور آنے جانے والون کو حقہ پانی پلاتا تھا ٹھیک سامنے آگ

کی رکھی تھی چلمین گانجا پینے کی اُسی ٹھیک مین اوندھی ہوئی تھین اُبلا گھڑ ساتھا دھوان ہوتا تھا
فقیر لاٹھی چبوترون کے نیچے رکھے داتا بھلا کرے بیٹھا کہ رہا تھا قران اُسکے پاس آکر بیٹھا اور کہا سائین
یہ چار کوڑیان لو اگر کہو تو ہم آگ لیکر چلم پی لین تماکو ہمارے پاس ہے اور گانجا بھی ہے دم لگا بھی پینا فقیر گانجے
کا نام سُنکر خوش ہوا اور اسکو اجازت دی اُسنے چلم بھری اور بیہوشی اُسکے تماکو مین ملا کر پہلے فقیر کو ہی دی کہ لو
باباجی پہلے تم ہی سر کرو فقیر نے چلم کو لیکر دو تین دم کھینچکر مارے اور چلم اسکے حوالے کی مگر کچھ ہی عرصہ مین سر
چکر ایا اور بیہوش ہو گیا قران نے اُسکو تو چھوڑ دیا کنارہ کہ جسمین پیال وغیرہ چھپا تھا چھپا دیا اور آپ ویسا ہی
لنگوٹا باندھکر مونچھین بڑی بڑی بنا کر بدن کو خاک آلودہ کرکے ضعیف کے قطع بنکے بیٹھا اور ٹھیک مین بھی
بیہوشی ڈالتا جاتا تھا کہ دھوان بیہوشی کا بلند تھا اُسی سامان سے یہ بیٹھا تھا کہ ضلال زریور کو گرفتار کرے
اُدھر آنکلا فقیر نقلی نے کھڑے ہو کر دعا دی کہ داتا بھلا کرے گسّیان کمر سے سلامت رہو
منصب جاگیر برقرار رہے بادشاہ کا میرے حضور پر سایہ رہے دوست شاد دشمن پامال گھڑی گھڑی کی
بلا رد ہے رویان رویان میرے خباب کا چین مین رہے ضلال نے یہ دعا سُنکر جیب مین ہاتھ ڈال کے پانچ روپیے
نکالے اور اس خیال سے کہ فقیر کو تکلیف دینا اچھا نہین آپ ہی آگے بڑھکر لو سائین بابا لو شاہ جی نے
سلام کیا اور دعائین بہت سی دین اور روپیہ لیتے لیتے ایسی باتین بنائین کہ دہ جملہ گھڑی بھر تک ختم
نہ ہوا ضلال جادو کھڑا ہوا ہان ہان کیا کیا دو وبیہوشی تو ٹھیک سے اُٹھ ہی رہا تھا ضلال کا سر گھوما
اور کہا سائین میرا سر درد کرتا ہے فقیر دوڑ کر ایک پیالے مین پانی ٹھنڈا بھر کر لایا اور کہا بابا لو یہ پی
لو گرمی سے سر درد کرتا ہے اُسکو پیاس بھی نشہ کے سبب سے تھی وہ پانی پی گیا فوراً چرخ کھا کر گرا
ملازم اُسکے اُس سے دو قدم پیچھے کھڑے تھے کچھ ابھی بہت دور پر پیچھے رہ گئے تھے وہ ہنستے بولتے آتے
تھے کچھ آگے بڑھ گئے تھے کچھ لوگ اسکے ساتھ تھے وہ بھی تماشاے صحرا مین ادھر اُدھر مشغول تھے کہ اُسکے گرنے
سے جنھون نے کہ دیکھا اُٹھانے دوڑے لیکن قران نے اتنے عرصہ مین تبرہ جھکا کر اُسکے سر پر ایسا لگایا کہ
سر اُسکا پاش پاش ہوا اور نعرہ اُسنے بلند کیا کہ منم قران شور اسکے مرنیکا بلند ہوا اندھیرا اور تاریکی ہو گئی
قران وہان سے رو بفرار آیا ملازم سب ہاے ہاے کرکے رہگئے اور اُسکے مرنے سے ملکہ سفاک جادو
مع دربہ کے اور اپنے لشکر کے چھوٹ گئی پھر تو اُسنے آفت مچا دی اپنی سفاکی دکھا دی جان دشمنان
خاک مین ملا دی ایک ایک ناریخ نے اُسکے دس دس کے سینے توڑے فرمان لشکریان ضلال شعلہ مرگ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنے مالک کا حال سنکر سب طرف سے جمع ہوئے تھے اور جان پر کھیلکر سفاک سے لڑ رہے تھے مگر سفاک کا یہ حال تھا کہ اُس گھٹا میں کفر کے جیسے بجلی کوندتی ہی اسطرح چمک رہی تھی ہر سمت تلوار برس رہی تھی تیرون کے سائین سائین سے یہ ثابت تھا کہ ہائین یہ کیا ہوا سنانون کی زبانین جواب دیتی تھین کہ ہوا کیا ضلال جہنم مین گیا وہ مار آفت عظیم برپا تھی کہ ابیات

خروشان رعدسان آئین جو نزدیک
لگا جادو کا چھٹنے توپ خانہ
شب یلدا مین چون تیر شہابی
اُٹھا کر ہاتھ کو تیغ و سنان سے
اُڑے اپنی جگہ سے مثل سیماب

کہون کیا مین ہوا جو تیر باران
ہراسان جسکی آتش سے زمانہ
ہوئے کفار کچھ گولون سے فی النار
لگے لڑنے بہم تیر و کمان سے

دو جانب کی صفین جون ابر تاریک
جوانون نے پیا ساب آب پیکان
یہ گولہ سرخ نکلے تھا شتابی
ہوئے کچھ آب نوش تیغ خونخوار
شرارہ فوج زیور سے ہو بیتاب

یعنی بغیر افسر لشکر مشہور ہے کہ بیکار رہے تاب مقاومت وہ فوج نہ لا سکی اور بھاگ کر دشت و کوہ مین متواری ہوئی سفاک نے مطلع صاف کرکے میدان مار لیا اور بفتح و فیروزی نہایت عجلت کرکے جانب مہرخ رخ کیا اسطرف کچھ بیر سحر کے روتے ہوئے خدمت شاہ طلسم مین گئے اور پکارے کہ ہی بادشاہ ضلال کو اسطرح مہتر قران نے قتل کیا بادشاہ سنکر آگ ہوگیا اور اُسیوقت اُسنے افعی قوی بازو نام ایک ساحر کو حکم دیا کو تو جا کر جلد اُس لکاتہ کو باندھ لا مین تجکو بہیا جانتا ہون کہ تو بغیر لشکر کے جا کر کئی لاکھ جادو گردن کو شکست دیدیگا اُسنے گردن جھکا کر اور مسکرا کر عرض کیا کہ یہ سب حضور کی قدر دانی ہی ورنہ مین کس قابل ہون یہ عرض کرکے وہان سے غائب ہو گیا ادھر سفاک روانہ ہو کر ایک صحرا مین پہونچی تھی اور سیر کنان پیدل جاتی تھی کہ یکا یک زمین شق ہوئی اور ایک اژدر نے سر نکالکر دم اپنا کھینچا سفاک نے اور اُسکے رفیقون نے ہزارہا نارنج اور گولے سحر کے اُسپر لگائے لیکن وہ سب لوٹ پھر آئے اور سفاک مع چند انیسون کے کھنچکر منھ مین اُس اژدر کے پہونچی وہ اژدر چاہتا تھا کہ زمین مین غائب ہو جائے یکایک سامنے سے آواز آئی کہ واہ واہ بھائی بغیر ہمارے اکیلے تم نہی لیجاؤ گے اژدر تھم گیا اور اُسنے دیکھا کہ ایک شیر ژیان کہ جسکے سبب سے شیر فلک ہراسان پنجہ اپنا تانے ہوئے پہلو پر کھڑا ہی اور لشکر سفاک مین سے جسپر غضب کی نگاہ ڈالتا ہی وہ بدحواس ہو کر سامنے بیٹھ جاتا ہی اور بعض بیہوش ہو جاتا ہے غرض اُس اژدر نے اُسکو معزز سمجھکر کہا کہ اے بھائی مین نے تمکو پہچانا نہین شیر نے کہا تم اسوقت کیا پہچانو گے اور مین تمکو زیادہ تکلیف دونگا بھی نہین جو پتا نشان بتلاؤن محفل عیش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جائیں لیکن مجکو کچھ ضرورت تمسے ایک بات کرنیکی تھی اسوجہ سے روکا اب تم یہانسے چلکر وہ جو درہ کوہ ہی وہان
لمحہ بھر ٹھہر جاؤ مین آکر وہ بات پوچھ لون پھر چلے جانا یہ سنکر اژدر ایک سناٹے مین اُس درہ مین پہونچ گیا
پیچھے پیچھے شیر بھی گیا اور اُسنے کہا ای بھائی مین نے سُنا ہی کہ افراسیاب تمھارا نام لیتا تھا کہ اسکو مین نے اژدر
بنا دیا تھا ہی اسوجہ سے وہ ساحر کہلاتا ہی ورنہ ایک طمانچہ بھی تو ساحر کا کھا نہین سکتا ہی چنانچہ یہ بات دربار مین
یا تمھارے گھر پر آکر پوچھنے کے لائق نہ تھی مین نے یہین تمکو روک کر پوچھا ہر چند کہ تکلیف تو تمکو ہوئی لیکن اُسکا
سبب تبلاؤ تو مہربانی ہی اژدر نے کہا کہ شاہ جو کہتا ہی وہ درست ہی لیکن جسکا جی چاہے میرا امتحان کرے جسطرح چاہے
آزمائے شیر نے کہا اچھا تم اگر صورت بنو تو تمسے امتحان لڑون ابھی حال کھلجائے اژدر کو غصہ آیا اور اُسنے سفاک
کو اُگلا مگر سحر سے بیہوش رکھا اس عرصہ مین شیر بھی ایک نشیب مین چلا گیا اور وہانسے ساحر بنا ہوا نکلا بعد اُگلنے سفاک
کے اژدر نے شکل ساحر بنا ادھر شیر جو بنا ہوا تھا سامنے آیا اور کہا مین کیا خاک تمھارا امتحان کرون وہ تو پیچھا ہی
نہین چھوڑتے تم مجھسے لڑنے مین مشغول اور وہ سفاک کو لیجائین تو بدنامی مجکو ہو اژدر نے کہا بھائی کون کہا
ابی تم کون کہتے ہو اور وہ تاک مین ہین ای پوچھے تو کھڑے ہی ہین یہ کہتا تھا کہ اژدر نے پیچھے پھر کر دیکھا شیر صورت
نے پہلو پر سے بغدہ لگایا کہ سر پر پڑا مغز پراگندہ ہوا اور نعرہ بلند ہوا کہ منم مہتر قران سفاک وغیرہ کو پھر ہوش
آگیا اور شور اُسکے مرنیکا بلند ہوا ابر بوندا باندی لاش اسکی اُڑا کر لیچلے اور سفاک نے بڑی تعریف مہتر قران کی
فرمائی مگر قران سامنے سے اُسکے جست و خیز کر کے روانہ ہو گیا اور سفاک پھر وہانسے فوج لیکر چلا تھی کہ یکایک آسمان پر
ابر تاریک نمایان ہوا اور وہین سے تیر برسنے لگے اور آواز آئی کہ باش او لکانہ خوب تو نے عیارونسے سازش کر کے
دیدہ اپنا دلیر کیا ہی تیر وہ سینہ غربال کرنے لگے ساحر سفاک کے قرولیون سے تیر کاٹتے تھے سیرین سرمن پر سایہ
کیے تھے کہ رسی اُس ابر سے اسطرح گری کہ جیسے لچھا کرکے کوئی پھینکتا ہی چنانچہ وہ رسی رسن ظلم تھی کہ اُسنے درازی
مثل زمانۂ فراق و شب ہجوری کی پیدا کی اور بر نگ لف معشوق اسمین حلقے ظاہر ہوے کہ وہ حلقے سفاک
اور دایہ اور جملہ ساحرون کی گردن و کمر مین پڑ گئے سب بندھ گئے اسوقت سامنے سے ایک ساحر پیدا ہوا کہ
سرا اُس رسن کا اُسکے ہاتھ مین تھا آنکھ ناک کان سے شعلے نکلتے تھے آنکھین لال لال کیے تھا لنگوٹا باندھے
سانپ کالے بدن مین لپٹائے تھا اُس ہمسنے آتے ہی چاہا کہ سفاک کا سر کاٹ لے کہ اُسوقت ایک ساحر سامنے سے پیدا
ہوا کہ زار زار بر نگ ابر بہار روتا تھا اور کہتا تھا ہاے کوئی میری فریاد کو نہین پہونچتا ہی ارے مجکو فلک نے لوٹا
ہی ہاے وہ جلاد کیسا ہی مجکو جلتے جی مار گیا ہی ارے میرا دم نکلا ای میرا جینا دشوار ہوا ہی وہ ساحر یا تو سفاک

کو قتل کیا چاہتا تھا یا اُسکو دیکھکر ٹھہر گیا اور پوچھا کہ ای برادر کیا سانحہ تمپر گذرا ہی جو اسطرح بلبلاتے ہلو ور
فریاد و الغیاث کے نعرے مارتے ہو اُسنے جواب دیا کہ ایک عیار نابکار طرار رفیع قوی بازو کو جو مار کر بھاگا
راہ مین میرا مکان پڑا مجکو اُسنے جو کچھ دھوکا دیا اُسکا بیان تو بہت طویل ہی مختصر یہ ہی کہ دیکھیے اسکے ساتھ کی
ہیرے کی ڈبیا لیگیا کہ وہ میری تمام عمر کی کمائی تھی اور میری روح و جان تھی یہ کہکر ایک ڈبیا یاقوت احمر کی ترشی ہوئی
ایک ڈال نکالی جسکے دیکھنے سے چشم دہر مین رشک سے خون اُتر آئے شفق بنکر عالم کو لبھائے اُس مقام کو اُس ڈبیا کے
عکس سے سرخروئی ہوئی سب وہ جگہ منور و روشن ہو گئی آفتاب اسکی ضیا کے روبرو شرمائے جلال مین آیا قمر داغی
نگینہ کہلایا اُس ساحرنے جو ڈبیا کو دیکھا سفاک کو تو قتل کرنا بھولا کہا بھائی وزرا یہ مجکو دو کہ ہاتھ مین لیکر
دیکھون اُسنے کہا کیا کہون جی نہین چاہتا کہ ہاتھ مین دون وہ ساحر ہنسا اور کہا مین بے ایمان
نہین ہون بلکہ اُس عیار سے بھی چلکر دوسری ڈبیا بھی دلا دونگا جب وہ ڈبیا ملیگی اسوقت البتہ ایک
مین لے لونگا ساحر مذکور نے ناچاری سے وہ ڈبیا اُسکے ہاتھ مین دی دیتے وقت بھی ہاتھ تھر اتا تھا اور
حسرت سے دیکھتا جاتا تھا چنانچہ جب وہ ڈبیا اُسنے ہاتھ مین لی سب طرح سے اُسکو دیکھا اور نہایت ہی پسند کیا پھر
اُسکو کھولنے لگا مگر ہر چند کھولا وہ نہ کھلی اُسوقت اُسنے دونون ہاتھونسے اُسکو مضبوط تھام کر اور سینے کے قریب رکھکر
چھاتی کا زور بھی شریک کر کے جھٹکا مارا کہ یکایک کھٹ سے آواز آئی اور وہ ڈبیا کھلی لیکن ڈبیا کھلتے ہی بقعہ
بیہوشی البیا اُڑا کہ سینہ کے پاس تو ڈبیا تھی ہی سب وہ غبار اُسکی ناک اور منھ مین گیا اور تڑاق تڑاق چھینکین
آئین بیہوش ہو کر گرا ساتھ ہی ڈبیا والے ساحر نے جھک کر خنجر بران مارا کہ سر اُسکا کٹکر الگ گرا اور نعرہ ہوا
کہ منم مہتر برق فرنگی رسن ظلم سے سفاک اور تمام لشکر رہا ہو برق بھی جست و خیز کر کے سامنے سے ناپدید
ہو گیا سفاک نے سجدۂ شکر بدرگاہ ایزد بیچون ادا کیا اور کہا ای دایہ امان عیاران لشکر عمرو کیا کام کر رہے
ہین باطلنا ہماری حفاظت کرتے ہوئے ہمارے لشکر کے ساتھ آتے ہین واہ کیا صاحبان مروت لوگ ہین کہ مہمان
کی خاطر داری مین جان اپنی اُنپر فدا کرتے ہین اب جلد یہانسے چلنا چاہیے یہ کہکر لشکر شام کو حکم دیا کہ سب
متفرق ہو کر برسم یلغار اپنے تئین لشکر مہرخ نامور مین پہونچاؤ اور مین آگے چلتی ہون یہ کہکر پرواز کر کے
مع دایہ کے روانہ ہوئی اور وہان لاچین پری دربی شاہ جادوان کے پاس ان ساحرون کی پہونچین وہ بھی
دنگ ہو گیا کہ کیا ملا کے عیار ہین واقعی کوئی اُنپر غلبہ نپائے گا اب مجکو خود جانا چاہیے یہ سوچکر خود عازم چلنے
کا ہوا پھر سوچا کہ اب وہ اتنے عرصہ مین لشکر مہرخ مین پہونچگئی ہوگی پھر اُس لشکر سے تو مقابلہ پڑا ہی ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جہان اور سب باغی ہین وہان ایک یہ بھی مدعیہ ہی الحاصل یہ تو اس فکر مین ہی ادھر سفاک کچھ ہی عرصہ مین قریب لشکر ملکہ مہرخ آکر پہونچی اور کنارے لشکر کے جل کے ٹھہری تھی کہ سرداران فوج بھی آکر اسکے پاس جمع ہوئے اور عیارون نے جاکر بارگاہ مین خبر ملکہ مہرخ کو پہونچائی کہ مبارک ہو ملکہ سفاک تشریف لائین مہرخ نے سردار اس کے استقبال کو بھیجے سرخمو اور نافرمان مشکین مو دود غبار انگیز وغیرہ اس سے آکر ملے لشکر کو مقام پاکیزہ مین اُتروایا اور اُسکو لاکر بارگاہ مین پہونچایا مہرخ کو اُسنے تسلیم کی نذر دی ملکہ مذکور نے دست شفقت اُسکی پشت پر رکھا اور مقام اعلی پر ذکل عنایت کیا بارگاہ فلک فرسا اسکے لیے استادہ فرمائی سامان راحت و نشاط مہیا فرمایا ساقی و مطرب حاضر ہوئے جام می کا دور رہو جلسہ مسرت کا وفور ہوا یہ تو یہان یہ عیش و عشرت ہیجتی ہین لیکن اُدھر ملکہ تریور کا حال سینے کہ جب تیلہ سفاک کا جال سے طیران کے رہا ہو کر اُسکے پاس پہونچا اپنے حال اُس تیلے کا جال مین پھنسنے کا بھی سنا اور خائف ہوئی مگر نظر بفضل رب اکبر کی کوچ کیا او سمت طلسم چلی اور اُسنے چاہا کہ طیران کی سرحد کو بچا کر طلسم کی راہ کو طے کرون مگر سب راہون کو مسدود پایا کہ نامہ وغیرہ بادشاہ نے ہر ایک ناظم کو بھیج گئے تھے ایک طلسم نہر ابریج کی راہ کھلی تھی لیکن وہ برسون کی تھی ناچار اُسنے طیران ہی کی سرحد سے گزرنا چاہا جب داخلہ سرحد پر کیا تو ایک دریاے زخار اُس مقام پر جوشان و خروشان بہتے پایا شور جوش اُس بحر کا آشوب زمانہ کا پتا دنیا بلکہ شور محشر اسکا ایک نمونہ تھا ہر موج پر پیچ اُسکی زنجیر ستم تھی قہرناک چین جبین ظالم تھی دریا بھی دل مین پیچ رکھتا تھا مکار کے خاطر کی طرح اُسمین پیچ اُٹھتا تھا مردمان آبی سر پر ترکان شجاعت کی طرح بگڑیان باندھ رہے تھے گرداب سے ثابت تھا کہ سپرین سر پر سایہ کیے ہین موجین اُٹھین زمانہ ٹیڑھی چال چلتا تھا کجروی اپنی جتاتا تھا جو موج کہ سیدھی چلتی تھی وہ بھی تیز دل و در نظر آتی تھی حباب چشم تہر کا نقشہ دکھاتا تھا بلکہ کسی غضبناک دل پر جوش کا خاکا تھا کہ **مثنوی**

کہ ہر ایک گوشہ بیچ طوفان ہے
ہر طرف ہر نظر مین ابر سیاہ
چشم تا کار نے کند دریا است
خضر کیونکر سے زیست کرتا ہے
کوچے موجون کے ہو گئے بازار

جزر و مد جسکا تا فلک جائے
پانی ہے جس طرف کو کیجے نگاہ
پانی کا جوش تا لب ہے ہیگا
آب حیوان مین پانی بھرتا ہے
معبد اب سارے گرتے آتے ہین

دست غم اس قدر یہ طغیان ہے
کیا غضب کا وہ قہر دریا ہے
سیلہا در رکاب دیدہ است
خشک مغزون کا مغز تر ہے گا
وسعت آب پوچھ کچھ مت یار
زاہد خشک ڈوبے جاتے ہین

پڑھتے ہین یار درس حیرانی	آئینہ کے بھی گھر مین ہے پانی	اور اُس دریا کے کنارے پر اُس طرف

کوئی ہزار ساحر مسلح و مکمل استادہ تھے ہوم ہو رہے تھے بستر اُنکے لگے تھے نارنج ناریل وغیرہ اُچھلتے تھے زیور نے اُس قلزم عمیق کو دیکھکر فرمایا کہ یہ دریا مجکو سحر کا معلوم ہوتا ہے اسپر سے اُتر کر جانا چاہیے یہ کہہ رہی تھی کہ ناگاہ ایک ساحر کی اوپر کو جا پڑی دیکھا کہ دریا کے اِس پار سے اُس پار تک تاریکی چھائی ہے آسمان فولادی بنا ہے دریا چشمۂ ظلمت نظر آتا ہے اُسنے وہ تاریکی زیور جادو کو بھی دکھائی زیور نے راہ ہر سمت سے مسدود پائی فرمایا کہ خبر ہماری مخالفت کی افراسیاب کے گوش زد ہوئی ہے اور اُسنے فکر ہماری گرفتاری کی کی ہے خیر بہر حال توکلت علی اللہ تعالی کشتیان اور مورپنکھیان سفینے وغیرہ ہماری سرکار کے میر بحر سے کہو کہ دریا مین لگائے اگر یونہی چلینگے جو ہم سے لڑیگا ہم بھی لڑینگے مالک بر و بحر ہمارا مالک و نگہبان ہے یہ حکم دیتے ہی میر بحر نے سواری دریا کی آراستہ کی ملکہ آ کر مورپنکھی مین مسند پر جلوہ گر ہوئی اور افسران لشکر زورقون پر سوار ہوئے ملاح اور مانجھیون نے کشتی روان کی اور از بسکہ یہ شہزادی طرفدار مسلمانون کی ہے تو کہتی جاتی تھی کہ قال ارکبوا فیہا بسم اللہ مجریہا و مرسہا ان ربی لغفور رحیم غرضکہ یہ کشتیان روانہ ہوئین ساحر دریا مین بھی نیرنگی سحر دکھاتے تھے آگ پانی مین لگاتے تھے عکس ماہ رویان جو پانی مین پڑتا تھا جانتا تھا را فلک دریا مین نکلا تھا اسطرح سیر کنان جب بیچ دریا مین پہونچی ایک طوفان عظیم برپا ہوا اُس تاریکی سے چادرین سیاہی کی دریا پر پڑنے لگین اندھیرا ہو گیا ہوا تند و تیز غضب قوم عاد کی طرح چلنے لگی موج کو موج دریا کی نگلنے لگی ہر بڈھا اُچھلنے لگا دریا کا منہ چڑھے لڑا آنا جان پر ہر ایک کے بنجانا آب گوہر جان غمناکان پر بھی تمنا کی ہوئی گوہر جان کی بے آبرو ہو کر ہلاکی ہوئی کشتیان سب چکر کھانے لگین گرداب کی چال سب نے سیکھی فلک نے عجب چکر مین ڈالا لجہ و لطمہ نے سر اُٹھایا جانوران آبی اُچھلنے لگے نہنگان خون آشام سر نکالتے تھے اس بحر آفت خیز مین آخرہ سب کشتیان مع اُنکے ساتھیون کے ڈوب گئین مثنوی

وہ سفینے تھے جو کہ دریا مین	موج زنجیر اُنکے تھی پا مین	
تھی کشش ظلم کی مگر تہ آب		کھینچ لی قعر کو وہ گوہر ناب
ڈوبے جو یون کہین وہ جا نکلے	کہتے ہین ڈوبتے اُچھلتے ہین	ایسے ڈوبے کہین نکلتے ہین
آخر آخر ڈبو دیا اُس کو	غرق دریائے ظلم کیا نکلے	ظلم نے آہ کھو دیا اُس کو

جب کچھ عرصہ اُنکو ڈوبے ہوئے گزرا تو اُنھون نے دیکھا کہ زنجیرین ہم سب کی گردن و کمر مین بندھی ہین اور کھنچے ہوئے اندھیرے مین جاتے ہین کچھ دیر تک اُسی تاریکی مین چلے

پھر جو روشنی دکھائی دی تو اس پار دریا کے جو فوج اتری ہوئی تھی وہیں اپنے تئیں سب نے بندھا ہوا پایا اور ملکہ زیور نے دیکھا کہ ایک ساحر خیمۂ زرین میں مسند پر بیٹھا ہے میں اسکے سامنے بندھی کھڑی ہوں چنانچہ اُس ساحر نے کہ نام اُسکا باران بحر انگیز جادو تھا اُس ملکہ سے خطاب کیا کہ کیوں او نمکحرام شوخ دیدہ تو نے یہ عزت و حرمت جس شاہ کی بدولت پائی اُسکی مخالفت پہ کمر باندھ کر تولعب طلسم میں آئی ساری عزت تو نے دریائے بے حرمتی میں ڈوبائی ملکہ نے کچھ جواب اُسکو نہ دیا اور وہ بھیجا اُسکو مع تمام اُسکی فوج کے بندھا ہوا لیکیا چلا سب ساحر جو وہاں اُترے تھے کوچ کر کے ہمراہ ہوئے اور شہر میں آکر پہونچے اُس قلعہ کو بھی بہت آباد دیکھا جوان شہر ایک بہار نگار رشک شمشاد دیکھا مکانات غیرت بخش طاق کسریٰ و فریدون ساکنان شہر مثل لیلی حسین کہ دل دیکھنے والونکا انکے عشق میں مجنون وصف شہر بہت جگہ کیا گیا اسوجہ سے اختصار کیا جاتا ہے کہ یہ سب کوائف شہر دیکھتے اپنے حال پر اشک خونی بہاتے جاتے تھے مردمان شہر میں چلو دیکھو چلو دیکھو کا غلغلہ بلند تھا یہ سب روتے تھے وہ سب ہنستے تھے جو وہاں بستے تھے ہجوم مردمان شہر ہمراہ بعض کے لب پر جور فلک سے آہ آہ بعض کے لب پر واہ واہ اسی طرح دارالامارۃ میں پہونچے فوج کے لوگ باہر ٹھہرائے گئے زیور اور اُسکے افسر اندر بلائے گئے تخت شاہی پہ طیران جادو بد باطن و تیرہ رو شمکن تھا اُسنے زیور کے حسن و جمال کو دیکھکر عقل و ہوش کھو یا لیکن کیا کرتا مجبور تھا کہ مجرمہ شاہی ہے خاموش ہو رہا اور کچھ دیر میں جب حواس درست ہوئے عتاب اُس بیجا دیر کر نیلگاکہ بن او گیسو بریدہ تو نجانتی تھی کہ بادشاہ کا عتاب کس غضب کا ہے اور تجھکو کیا خبر نہ ہوئیگی جو بر خلاف اُس سے ہوا گیسو بریدہ نے بجواب ان کلمات کے کہا کہ او موذی بیجا اول تو میں بادشاہ سے خلاف نہیں ہوں اور جو تو کہتا ہے تو یون ہی سہی تو کیا ہے اور تیرا بادشاہ کیا مسخر ہے طیران کو غصہ آیا اور چاہا کہ حکم قتل کا دے مگر مشیران سلطنت نے عرض کیا کہ حضور بادشاہ طلسم کو اُسکے قتل کا اختیار ہے آپ لکھ بھیجیے اگر حکم دے کہ زندہ بھیجدو تو اسکو روانہ کر دیجیے گا اور سر مانگے تو قتل کر کے سر بھیجیے گا بادشاہ نے مشورہ انکا پسند کر کے اُسکو حکم قید کا دیا ملازم اسکے اور فوج کے لوگ اور زیور سب ایک ہی مقام پر مقید ہوئے یہ شاہزادی اس زندان غم میں بہت گھبرائی مکان تیرہ و تنگ میں جان لبپہ آئی کہ نظم

سخت دل تنگ یوسف جان ہے
کوٹھری کے حباب کے سے ڈھنگ
کبھی کوئی سپنولیا ہی پھرے
کوئی دہا کہیں سے چھوٹا ہے

گھر کہ تاریک و تیرہ زندان ہے
چار دیواری سو جگہ سے خم
کبھو چھت سے ہزار پایہ گرے
دب کے مرنا ہمیشہ مد نظر

کوچۂ موج سے بھی آنگن تنگ
تر ذرا ہو تو سوکھتے ہیں ہم
کوئی تختہ کہیں سے ٹوٹا ہے
گھر کہاں صاف موت کا تھا گھر

دنکو بھی دھوپ رات کو بھی اوس | خواب جہت وہان سے سو سو کوس
بس وہ حیران کار رہتے تھے | بے مددگار و یار رہتے تھے

اب انکو تو قید زندان ستم طیران مین چھوڑیے لیکن حال عمرو بن امیہ ضمری سنیے کہ انکو جو طائران سحر لیکر روانہ ہوے تھے جب سرحد ملک کوکب ختم ہوئی تو اُس مقام پر اُنھون نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ عیاران یہ جو دست راست کو رستہ گیا ہی طلسم ہوشربا کا ہی اور یہ جو سامنے کی راہ ہی یہ قلعہ کوہ عقیق کو رستہ گیا ہی اور اسیطرح طلسم گوہر گرہ و نہار ابج وغیرہ کو راہین گئی ہین اور طلسم ہوشربا کو جو کوئی جائے قلعہ جات کے علاوہ دریاے ہفت رنگ بھی اُسکو پڑیگا بغیر اُسکے خاص طلسم مین جانا نہو سکیگا یہ قلعہ جات جو پڑینگے یہ دریا کے اُسطرف ہین عمرو نے کہا خدا مالک و نگہبان ہی لیکن اب تم اسی صحرا مین ٹھہرے رہو مین جاتا ہون اور تلاش ملکہ زیور کرتا ہون یہ کہکر وہان سے اُترا ملکہ ہلال سحر افگن و مخمور بھی اُترین کچھ دیر آسودہ یہ سب ہوے اور کوکب نے چلتے وقت یہ کہدیا تھا کہ سرحد قلعہ طلسم ابنیہ پر جاکر اُترنا اُسی مقام پر اُترے ہین لیکن تردد مین ہین کہ دیکھیے زیور ادھر سے آتی ہی یا نہین غرضکہ جب خوب آسودہ ہو چکے ساحرہ تو دونون طائر بنکر اُڑگئین اور خواجہ ساحر کی ایسی صورت بنکر یعنی جھولا سحر کا گلے مین ڈال کر کنٹھی مالے سے درست ہوکر کھنور چندن کی جسم مین لگا کر جمشید جمشید کہتے روانہ ہوے اور جب اُس صحرا کی سرحد سے آگے بڑھے ایک نہر بہتی دیکھی اُس نہر کے قریب پہونچتے ہی موجین اُسکی بڑھنے لگین اور آتش سحر شعلہ آور ہوئی خواجہ نے اُس نہر مین تعویذ دیا ہوا کوکب کا ڈالدیا پھر تو چند مچھلیان اُسمین سے نکلین خواجہ کو انھون نے زبان فصیح سے سلام کیا اور ایک مچھلی آئی کہ اُسکی پشت پر کٹہرا کھنچا تھا وہ جب کنارے پر آئی خواجہ اُسپر سوار ہوئے وہ غوطہ مار کر اُس نہر کے پار پہونچی عمرو جست کرکے نہر کے اُس پار اُترا اور آگے بڑھا کہین صحراے سبزہ زار نظر آیا کہین صحراے ہولناک پایا کسی طرف دریا بہتے دیکھا کہین ساحرونکے مسکن بنے تھے جادوگرنیون کو رہتے دیکھا اسیطرح سیر کنان قریب قلعہ کے پہونچا دیوار شہر پناہ نہایت مستحکم و استوار بانی پتھر کی عمارت نہایت ہی حدار یا بالی ہر طرف برج و مکان اُسپر بنے تھے اور شہر پناہ پر ساحر بطور پاسبانون کے بیٹھے تھے عمرو بھی انھین پاسبانون کے پاس جاکر بیٹھا اور کہا بعد مدت اسطرف آنا ہوا اب شہر مین کون جائے حقہ پانی پیکر گانون کو اپنے چلا جاؤنگا ایک ساحر نے کہا بھائی تم کہانکے رہنے والے ہو اُسنے کہا ایک گانون ہی مجبر یاون نام وہان رہتا ہون اُسنے کہا بھائی آجکل اندر شہر کے جانے کی روک ٹوک بھی ہی اسلیے کہ ایک گنہگار شاہ جادوان کی مع اپنے لشکر کے گرفتار ہوئی ہی عمرو نے کہا اُسکا کیا نام ہی پاسبان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے کہا ملکہ زیور جادو اُسے کہتے ہین عمرو نے اپنے دلمین کہا کہ شکر خدا کا ہی محنت میری ٹھکانے لگی پس سب احوال دریافت کر کے یہ وہانسے اُٹھا اور اُسی قلعہ کے قریب صحرا مین آکر صورت اپنی ایک جوگن کی ایسی بنائی اول تو زلف چلیپا دراز تھی ہی اب مثل بخت رسا اور زیادہ اُسکو بڑھایا طول شب ہجر سے تشبیہ دینا باعث پریشانی دل ہی شب دیجور سامنے اسکے خجل ہی بہار سنبل رو برو اُسکے خزان دیدہ موشگافی لاکھ کرے مگر بال بھر بھی وصف اسکا نہ ہوا اور اُسکے عشق مین دیوانے بستہ زنجیر رہین دل کو ایسا کھوئین کہ جیسے اندھیرے مین کچھ ڈھونڈھین اور بنائین جعلسازی اُسکے دلکو یاد ہیچ دفن کرنے مین وہ زلف اُستاد اس زلف کو خاکستر آلودہ کر کے جٹائین لٹین ٹپکر رخسار پر چھوڑین توسن ناز کی باگین معہ زین کان کی لو کا دھوان ایسا بلند تھا کہ وہ کاکل کے نیچے اور کاکل بنا تھا دور ہزنون نے اکٹھا ہو کر متاع دل لوٹنے کا ارادہ کیا تھا پیشانی اُس زلف مین یون نور فگن تھی جیسے اندھیری رات مین شمع روشن تھی زہرہ جبینان دہر پیشانی اپنی اسکے عشق مین ٹیکا کرین ہر شام سودے مین بسر ہو تیغ ابروسے اُسکے گھائل دل وجگر ہو ابروؤن کے سامنے تیغ ہلالی نظر مریخ سے گرجائے اگر وہ تیوری چڑھائے تو گویا تیغ چرخ پر چڑھ جائے تیر فگن کمان کو لیس کرے ہر لیلی کو غیرت قیس کرے کمان خود شرم سے گوشہ گیر ہو مرغ جان عشاق نشانۂ تیر ہو نرگس بیمار کو اب تو حشر تک شفا ہونا دشوار کیونکہ اُسکی آنکھون کے عشق مین بیمار ہی جادو نگاہی مشہور ہی مگر یہان سحر سامری بھی مجبور ہی غزالان چین ختن کا سارا نشہ ہرن ہو جائے اگر وہ آنکھ کبھی دکھلائے خوش چشمون کا چہرہ اُتھین آنکھون کے سامنے نظری ہوا یکتائی کا صاد دفتر حسن مین مستی نے کیا ہی چتونون سے ایسی گریزان ہی کہ قیامت اب تک شرم سے پنہان ہی رنگ رخسار وہ کہ جسکا نظیر نہین ایسی نور کی تنویر نہین چاند سورج کو حسین ہر چند سر چڑھائین لیکن یہ چمک دمک رخسار مین اپنے کب پائین لب نازک کی کوئی کیا ثنا کرے اسی کے دھیان مین تمام عمر ہونٹھ چاٹا کرے نگہ گرم سے جو کوئی خیال شوق بوسہ مین دیکھے تو وہ ہونٹھ نیلا ہو جائے نازک بدن مسی زیب اپنا لب تصدق فرمائے دہن تنگ کا عقدہ تو آجتک کسی سے نہ کھلا غنچہ کی روش زبان منھ مین لال رہے منھ پر بات نہ آسکے حیرت سے صاحب دید کا یہ حال رہے غرضکہ از سر تا پا آفت کا پتلا قیامت کا پورا نقشہ سمن رو یاسمن بو لالہ فام گلعذار سراپا بہار نادر زمانہ حسن مین یگانہ حسینوں کی افسر دنیا بھر سے بہتر کہ قصیدہ

تاب رخسار فلق سرخی رخسار شفق | وہ جبین ماہ مبین اسپہ خط چین جبین

ایک خورشید لقا طرفہ جوان ار شوق
تھی وہ انگشت ہی جسنے کیا ماہ کو شق

کرے دو ٹکڑے جگر کھینچ کے اگر تلوار
چشم ابلق تو نگہ ترک شہسوار ابلق
سرو قامت سمن اندام گلستان رخسار
راست ہان راست ہے یہ کل طویل احمق
لوح رنگین سے نہ زیبا ہو بیاض گردن
ناف اک عکس فگن شمع بجائے زورق
کیا کہون ساق بلورین کی صفائی اسکی

باندھ کر کھینچ لے دل زلف مسلسل کی رمق
عمزہ و ناز و کرشمہ وہ بلا غارتگر
ہونٹھ گلبرگ دہن غنچہ و بینی زنبق
شکر آمیختہ بادام مقشر دندان
تاکہ ہو سرخی شنجرف نہ خون ناحق
نازک ایسی کمر اسکی کہ سمجھنا مشکل
شمع گر دیکھے اسے شرم سے آجائے عرق

تیر انداز جو مژگان تو ادا و شنہ گزار
کہ نچھڑین تن عشاق مین جان ایک رمق
سرو قامت سے اگر اسکے ہو طوبی سرکش
سیب فردوس زنخدان لب خندان فندق
سینہ تا ناف صفا آب گہر کا دریا
جسطرح شعر خیالی ہین ہون معنی ادق

جب اس صورت سے آراستہ ہو چکا سر پر ایک حلقہ زرین بنا کر رکھا تہمد پیشواز کی طرح باندھی بھبوت منھ پر ملا موتیون کو جلا کر راکھ کیا ایسا چہرہ پر آب و تاب بنایا بین لیکر کاندھے پر رکھی مرگ چھالا کاندھے پر ڈالا اور ایک جھولا اپنے اسباب رکھنے کا دوش سے لٹکایا درختہائے گنجان اس مقام پر دیکھ کر چشمۂ روان کے قریب مرگ چھالا بچھا کر بیٹھا اور بین بجانا شروع کیا پھر اسکو تو الحان داؤدی خدا نے عطا فرمایا ہے تمام جانوران صحرائی گرد و پیش آکر جمع ہو گئے اور طائر ایسے محو ہوئے کہ بالکل خوف نہ رہا تھا پر اور سر و دوش پر نشیمن پذیر ہوئے ہر درخت وہان کا بین سنکر نہال ہوا صحرا سب خوشدلی سے باغ باغ تھا سبز بختی تمام جنگل کو نصیب ہوئی چشمہ کو ہر موج شوق سے لہر آئی ایسا جوش دلمین پیدا ہوا کہ چشمے سے بڑھکر دریا ہوا فرط عشق سے ابلنے لگا تھا چین درختون کی جھومنے لگین جھک جھک کر جوگن کا منھ چومنے لگین وہ صحرائے سرسبز کی بہار ابر گھرا ہوا قوس قزح فلک پر نکلا ہوا چشمون کا لہرانا اور ایسی پر بہار جگہ پہ بیٹھکر بین جوگن کا بجانا اور ایسی حسین جوگن کہ چشم زمانہ نے کاہیکو یہ حسن دیکھا ہوگا اسکی مستانہ ادا ہین جو زنان گلشن کو دکھانا قدرت خدا نظر آتی تھی کہ ابیات قصیدہ

کھلے ہی جاتے ہین سب غنچے زہے جوش نشاط
نہ رہی کلفت عصیان سے جہان مین ظلمت

ٹوٹے ہی جاتے ہین گل بلبل ہنسی کی شدت
اسقدر رسا زطرب ساز کی آواز بلند

آج وہ جوش ہے بھی رحمت باری کہ کہین
چھیڑین گر تار کھرج کا تو ہو پیدا چھوت

ازبسکہ یہانسے قلعہ قریب تر ہے تو بہت آدمی قلعہ سے ادھر آتے اور بہت جاتے ہین جو کوئی ادھر سے گزرا وہ جان و خرد کھو کر گھر کا راستہ بھولا ٹھہر کر جوگن کا منھ دیکھنے لگا اور بیہوش و مدہوش ہوا جب ہجوم زیادہ تر ہوا جوگن نے بجانا موقوف کیا اور وہانسے اٹھ گئی ناچار خلقت بھی اپنے اپنے گھر گئی اور قلعہ مین آکر سبنے بیان کیا کہ اری میان ایسی جوگن کبھی ہمنے تو کیا پیر دہر اور زال دنیا نے بھی نہ دیکھی ہوگی اور نہ ایسا گانا بجانا سنا اور دیکھا یہ صورتین بھی قابل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ویرہین چلو اور دیکھ رکھو کچھ لوگ اسکے ساتھ آئے اور گانا وغیرہ سنکر محو ہوے پھر تو چار طرف سے دیہات اور شہر مین دھوم ہوگئی عالم خدا کا اسی صحرا مین اکٹھا ہوگیا میلا بھی ایسا نہوگا میسا وہان مجمع ہو شہر کے امیر و غریب و فقیر سب آنے لگے اور تیر عشق جوگن کا کھا کر تڑپتے ہوئے گھر جانے لگے وزیر نے اُس قلعہ کے خبر سُنی اور امیرون نے اسکو اشتعالک دی کہ حضور یہ جلسہ بھی کم ہوا ہی جو اب آجکل بیرون شہر ہوتا ہی دیکھ رکھنے کے قابل ہی جوگن کاہی کو ہی قدرت خداے باختر ہی سامری نے اپنے ہاتھ سے اسکو بنایا ہی ایسا نقشہ کم دیکھنے مین آیا ہی وزیر مشتاق ہو کر سوار ہوا ہمراہ تمام ارکان دولت و مشیران سلطنت توڑے اشرفیون اور روپیون کے اپنی اپنی ہمت کے موافق سب نے ساتھ لیے یہان جو لوگ کہ آتے تھے وہ دونے مٹھائیون کے اور پیسے کوڑی روپیے جوگن کیلئے لاتے تھے گرد اُس حسینہ کے پیسے روپیون کا ڈھیر رہتا تھا اور وہ آنکھ بھی نہ ملاتی تھی وہ سب مال اسیطرح پڑا رہتا تھا ہر ایک کو یہ آرزو تھی کہ ہماری جانب سیدھی نظرون سے یہ دیکھ لے اور کوئی بات کرے لیکن بات کرنا کجا وہ انکے مجمع کرنے سے درختون مین جھاڑیون مین پوشیدہ ہو جاتی تھی یہ لوگ بھی جب اُسکو نا رض پاتے تھے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوتے تھے اور بعض وقت ہٹ جاتے تھے کوئی اُسکی تعریف مین کہتا کہ ای جان جہان مین تیرے عشق مین اپنا یہ حال رکھتا ہون کہ شعر مثال نے ہی مرعب تالک کہ دم مین دم فغان ہی میرے لیے اور مین فغان کے لیے ؛ کوئی یہ زبان پر لاتا تھا کہ بیت دمک کیا فتنہ سازی مین ہو ہمسر چشم فتان سے ؛ گرا تھا یہ بھی اشک سرمہ آلود اُسکی مژگان سے ؛ اسی مجمع مین آخر وزیر بھی آکر پہونچا اور اُس نے جو قریب اُس کے آکر صورت زیبا کو دیکھا یہ حال ہوا کہ اشعار ؛

خار خار غم آشکارہ ہوا

مثل دل جامہ پارہ پارہ ہوا

نہ لیا پھر قرار نے آرام

تیر حسرت جگر کے پار ہوا

ہو گئی بس کہ لوٹتے خاک مین ہم

کھو دیا اضطراب نے سب کام

جلد ہمرنگ کسوت ماتم

سینہ کوبی سے دل نگار ہوا

ہمراہیان وزیر نے گلاب کیوڑا چھڑکا کہ وزیر کو ہوش آیا اسوقت جوگن نے مسکرا کر با شارہ ابرو پاس بُلایا اشارہ نہ تھا تیغ دو دم تھا کہ جسنے ایک ہی وار مین دلکو ہو ٹکڑے کیا مگر کچھ جان مضطر کو قرار آیا مرگ چھالے پر جا کر پاس بیٹھا جوگن نے مزاج پرسی کی اُسنے کہا جان پر بنی ہی باقی سبطرح طبیعت اچھی ہی نام پوچھا تو اُسنے آوارہ و سرگشتہ و بدنام و رسوا خطاب اپنا بتایا اور کہا کہ افراد

آنکھ اُس پر جفا سے لڑتی ہے

جان کشتی قضا سے لڑتی ہے

قسمت اُس بت سے جا لڑی اپنی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھو احمق خدا سے لڑتی ہے + جوگن نے تیوری چڑھا کر کہا کہ میاں حسن پرست ایسے ہی ہوتے ہیں جعلسازی بسان حسن معشوق باتیں پیدا کرتے ہیں ورنہ میں بیچاری اس لائق کب ہوں کہ جو کوئی مجھ پر مرنے کا ارادہ کرے یہ کہکر اشک آنکھوں میں بھر لائی اور بین اٹھا کر ایسا پرسوز و گداز دیپک کا راگ بجایا کہ استخوان سامع کو نے بنا کر جلایا اور یہ غزل زبان پر لائی کہ غزل

ترے کوچے کو وہ بیمار غم دار الشفا سمجھے
اجل کو جو طبیب اور مرگ کو اپنی دوا سمجھے

نگہ کیا اور مژہ کیا ہم تو دونوں کو بلا سمجھے
اسے تیر قضا اسکو پر تیر قضا سمجھے

وہی کچھ تلخ کام اس زندگانی کا مزہ سمجھے
کہ جو زہراب تیغ یار کو آب بقا سمجھے

ہر اک گردش میں سو انداز ناز فتنہ زا سمجھے
فلک کو ہم کسی کافر کی چشم سرمہ سا سمجھے

ستم کو ہم کرم سمجھے جفا کو ہم وفا سمجھے
جو اس پر بھی نہ سمجھے وہ تو اس بت سے خدا سمجھے

تجھے اے سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے
پڑیں پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

ترے کشتے جو یوں خواب عدم سے یک بیک چونکے
مگر شور قیامت کو تری آواز پا سمجھے

حساب اصلا نہ پوچھے مجھ سے میرے دل کے زخموں کا
حساب دوستاں دردل اگر وہ دلربا سمجھے

اگر دل کو نکالا چیر کر پیکاں تو رہنے دے
کہ عاشق اپنے پہلو میں اسی کو دل کی جا سمجھے

نہ آیا خاک بھی رستہ سمجھ میں عمر رفتہ کا
مگر سمجھے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجھے

بلا اس زلف کے مصرع میں ہے مضمون پیچیدہ
اسی سے یہ کھلے جو معنی ناز و ادا سمجھے

ہوا نے زلف کو چھیڑا اور اپنا دل لرزتا ہے
کہیں ایسا نہ ہووے ہمسے وہ کاوادا سمجھے

سمجھ ہی میں نہیں آتی ہے کوئی بات ذوق اسکی
کوئی جانے تو کیا جانے کوئی سمجھے تو کیا سمجھے

اس غزل نے وزیر کو زار زار رلایا دیوانہ زیادہ بنایا جب اسنے گانا موقوف کیا اور قصد کیا کہ اب وزیر کے پاس سے اٹھ جاؤں اسنے ہاتھ پکڑ لیا اور منت کرکے قدموں پر سر رکھ کے کہا کہ اے راحت دل و جان ایک عرض میری اگر تو قبول کرے تو گویا بندۂ بے درم مجھکو بنائے اور معل لے جوگن اس کے پاس پھر توقف پذیر ہوئی اسنے نہایت خوشامد سے عرض کیا کہ یہاں اتفاق زمانہ سے آپ وارد و صادر ہوئی ہیں غریب خانہ اسی شہر میں میرا ہے امیدوار ہوں کہ قدم رنجہ فرما کر اس کلبۂ احزان کو رشک قصر قیصر و خاقان بنایئے اور مرتبہ میرا براہ افتخار تا بہ فلک دوار حضیض خاک سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہونچایئے جوگن نے سنکر کہا اتنی فرصت فقیرونکو کہان جو کسی کے گھر پر جائین یا کوئی دم نشستین ہین بولین اپنا تو یہ حال ہے کہ بیت پھر کرا دھر اُدھر نہ ہمارا گیا قلق :: لفظ قلق کی طرح سے وہ ہی رہا قلق ۃ پھرنے چلنے سے تو کچھ جی بہلجاتا ہی ورنہ مجکو وہ دحشت ہی کہ مجنون میرے نام سے گھبراتا ہی وزیر نے پھر منت وساجت کی اُسوقت یہ رضی ہوئی بس اسیوقت سواری لسان باد بہاری تیار ہوئی اور بڑے تزک و احتشام سے سوار کرکے وزیر لیچلا اور اپنے ایوان مین ایک مقام تہنا اور پاکیزہ دیکھکر اسکو اُتارا اتفاقاً اور امیر وغیرہ جو وزیر کے ساتھ سے پھر گئے اُنھون نے یہ تذکرہ طیران جادو بادشاہ سے کیا بادشاہ نے اُسیدم وزیر کو بلوایا اور فرمایا کہ ہماری خوشی یہ ہی کہ جوگن کو لاکر ہمارے مکان مین اُتارو وزیر حیران ہوا کہ بادشاہ جو اسکو دیکھے گا خود محل کرنا اُسکا چاہے گا میرا مطلب جائیگا لیکن حکم حاکم مرگ مفاجات بہت خوب کہکر مکان پر آیا یہان بادشاہ نے اپنا وہ باغ خاص جو اسکو بہت پیارا تھا باغ عالم سے نرالا تھا اُسکو جوگن کیلیے آراستہ فرمایا وصف اُس باغ دلکشا کا کیا زیب قلم ہو آمد سے ایسی معشوقہ سبزہ رنگ گل رخسار کے باغ کا دل بھی باغ باغ تھا ہر گل گوہر شبچراغ تھا بلبل ترانۂ مبارکباد گاتی تھی نسیم مژدۂ جانفزا لاتی تھی فوارہ جوش عشرت سے اچھلتا تھا نہرین وفور مسرت سے اُبلتی تھین اور چھلکتی تھین سرو تن رہا تھا شمشاد قامت زیبا کی پھبن دکھانے کو بن رہا تھا طائران نواسنج غزل خوانی کرتے تھے وصف مہمانی کرتے تھے گلون کا دماغ عرش اعلی پر پہونچا ہوا تھا مشام جہانان چمن کو بسا دیا تھا عروس گلشن نے نئے سر سے نئے پھولون کا گہنا پہنا تھا غضب کا نکھار کیا تھا نرگس چشم حیرت سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی وہ خرمی پھیلی تھی کہ سنبل اپنی پریشانی بھولی تھی غنچہ منھ نہین پھولائے تھے فرط عشرت سے کلیان پھولی تھین سوسن کو حکم تھا کہ جاے ادب ہی چپ رہے زبان نہ کھولے کہین ایسا نہو بے تکی بولے باغ کی بارہ دری مین تصویرین اور شیشہ سجا گیا نگار خانۂ چین وہ مقام بنایا گیا فرش وہ بچھایا گیا کہ اطلس چرخ کو غیرت آئے ساعت ترتیب بزم عشرت آئے کہ

غزل

گلشن مین گویا چھا گیا نور سحر رنگ شفق
افشان جبین پر سر بسر مہتاب انجم جلوہ گر
ہو جیسے کیفیت فزا نور سحر رنگ شفق

ہر سرو قد غنچہ دہن زیب چمن تسان چمن
اور گوری ہاتھون مین حنا نور سحر رنگ شفق
وہ سمگون ایوان بنا وہ سائبان رنگین کھینچا

یہ جوش نسرین و سمن یہ لالہ و گل کا چمن
ہر سیمبر گلگون قبا نور سحر رنگ شفق
جام بلوری مین ہر یون عکس شراب لالہ گون
لین دم اب جب سے صفا نور سحر رنگ شفق

فانوس ہمیشہ لالہ گون روشن تھی عقیقین مین ؛ گویا کہ شیشہ مین بھرا نور سحر رنگ شفق ؛ جب آراستگی باغ و مکان ہو چکی کنیزان زرین کمر بخدمتگزاری حاضر ہوئین اور مہادار یہ جوگن کو سوار کرکے وزیر نے داخل باغ کیا یہ آکر بارہ دری مین مسند پر جلوہ گر ہوئی جس وقت کہ باغ عالم سے گل آفتاب خول پژمردہ ہوا اور فراش مہتاب نے فرش چاندنی کا گسترده فرمایا کہ ابیات ہنسے چراغ تو ایسے ہنسے کہ پھول جھڑے ؛ حیاء رنگ گل آفتاب تھا تغییر نہال شمع سے اُس شب ہنے لگتی گل شمع ؛ بہار عیش مین گلچین کیطرح سے گلگیر ؛ شام کو بادشاہ آکر داخل باغ ہوا اور اسنے جو حسن و جمال کو جوگن کے دیکھا غش کر گیا یہ عالم ہوا کہ ابیات

ضعف سے طاقت آزما غفلت
ہوش ربا ہوش خود نما غفلت
غش سے مجکو افاقہ ندرت ہے
جلوہ افروز ہے سر بالین
صدمہ جان گسل دوبارہ ہوا
تھا دماغ آسمان پہ اپنا
آہ مین اک بوے جان فزا آئی
نہ چلے بس خدا کی قدرت ہے
جسنے نے داغ نو دیا اُس کو
جون کتان سینہ پارہ پارہ ہوا
جان برغش کہ کیا بلا آئی
دیکھتا کیا ہے ایک زہرہ جبین
ہالہ اُس ماہ کا کیا اُس کو
دیکھ زانو پر اُس کے سر اپنا

غرضکہ غش سے جب افاقہ ہوا جوگن نے گھٹنا اپنا سر کے نیچے سے سرکا لیا اُس نوگرفتار دام الفت نے ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور کہا کہ ابیات

ہم بتون کے دلکو جذب دل سے کھینچے جائین گے
ہر بڑے پتھر ہین یہ مشکل سے کھینچے جائین گے
دیکھین تو دلکی کشش کبتک نہین کرتی اثر
ہم بھی نالے اِس دل بسمل سے کھینچے جائین گے

وہ قتالہ عالم بھی مسکرائی اور چشم فتان کی گردش سے قیامت ڈھائی پھر بادشاہ کو مسند پر بٹھایا اور جام لالہ گون بھر کر دیا اور آپ بین کی طرف بین درست کرکے بجانا شروع کیا اور اِس غزل کو گایا کہ غزل

نالہ اِس زور سے کیون میرا دہائی دیتا
اے فلک گر تجھے اونچا نہ سنائی دیتا
دیکھ چھوٹون کو ہے اللہ بڑائی دیتا
آسمان آنکھ کے تل مین ہے دکھائی دیتا
لاکھ دیتا فلک آزار گوارا تھے مگر
ایک بیرانہ مجھے درد جدائی دیتا
روش اشک گرا دیکے نظر سے اک دن
ہے ان آنکھون سے یہی مجھ کو سجھائی دیتا
مین وہ ہون صید کہ پھر دام مین پھنستا جا کر
گر قفس سے مجھے صیاد رہائی دیتا

اسکو یہ حال ہوا کہ غزل

چشم سرمست نے نازمین کا جال پھیلا
لب میگون پہ مسی کی بڑی پھبکی رنگت
لیکے انگڑائی کہین ہنسنے لگی رام کلی

اُٹھی ہلتی ہوئی آنکھون کو ہین اپنی للت
چرخ مینائی پہ اک سبز پری کا عالم
مانگے گر بادہ تو یہ زہد کہن کی قسمت

بے رنگ آیا نظر حسن مہ و انجم چرخ
شفق صبح پہ اک لال پری کی حالت

ہو گیا نذر رخ شمع و چراغ خلوت
کے یہ رند کہ او زہد فروش گنہ پھانک

بادشاہ کا یہ گانا سنکر وہ حال ہوا کہ اپنے آپ سے جاتا رہا اشک مسلسل کا تار رخسار پر بندھا کچھ دیر کے بعد جوگن نے گانا موقوف کیا انجمن برخاست ہوئی وہ رات کا بھیگنا ستارون کا چمکنا چاندنی کا کھیت کرنا درختون کے پتون کا چمکنا ہوائے سرد کا چلنا بدن مین کچھ کچھ سردی کا لگنا شبنم کا گرنا خلوت کی رات سبحان اللہ طیران کا یہ حال ہوا کہ اکیلے مین اُس انجمن آرائے خوبی کے گرد پھر اسر اپنا قدمون پر اُسکے دھرا اور چاہا کہ بوسہ لب شیرین لے اُسنے ایک طمانچہ منھ پر اُسکے مارا اور کہا کہ مردوے حواس مین آ گیا تو نے مجکو خیلا لیا یا ہے بو صاحب کسبی خانگیون کی طرح گلا سر لگے اپنے مطلب کی گانے اہر بے ایمان دسر وہ سزا دونگی کہ تو بھی کچھ دنون کو یاد کریگا ہم فقیر ساہری کے جوگی غم کے روگی ہمارے ساتھ یہ باتین کرنا کب زیبا ہین اُسکے آنکھ دکھانے سے بادشاہ ڈر گیا اور رونے لگا کچھ دیر مین یہ زبان پر لایا کہ بت کر دیا کیا ترے ابرو نے اشارہ ظالم ؛ کہ قضا ہاتھ مین تلوار لیے پھرتی ہے ؛ اُسنے جب اُسکو روتے دیکھا مُنھ پھیر کر ہنس دیا پھر اُسکو ڈھیٹ بنایا وہ خوشامد کرنے لگا پانون پر سر دھرنے لگا جوگن نے اپنا ماتھا کوٹ لیا اور کہا یا داتا کیون توتے ہم فقیر دن کو ستا رکھا ہے بادشاہ نے کہا کہ ایک بوسہ لب شیرین کی اُمید رکھتا ہون اُس نے انگوٹھا دکھا یا اور کہا اُدہو ہون یہ ہوتا ہی نہین بادشاہ نے کہا کہ شعر بوسے کے مانگتے ہی پھیرنے چتونکو لگے ؛ ایسے کیا لعل لب غیرت گلشن کو لگے ؛ یہ کہکر بے اختیار اُسکے لپٹ گیا وہ آغوش سے مثل برق جہندہ تڑپ کر نکلی اور پکاری کہ شعر پوچھ مت راہ وفا اس نگہ پرفن سے ؛ رہنمائی کی نہ رکھ چشم دلا رہزن سے ؛ آخر اُسنے ایک جام شراب ارغوانی سے بھر کر اور آنکھ بچا کر بیہوشی ملا کر بادشاہ کو دیا مگر سطح سے کہ منھ پھیر کر پہلے جام لبون سے آپ لگا یا پھر قسم دی کہ میرا مردہ دیکھے جو میری جھوٹی شراب نہ پیے بادشاہ مست مے محبت تھا وہ جام یک جرعہ درکشیدہ کر گیا گویا جلتے جی مر گیا اُس نازنین نے اور دوسرا جام دیا رب لزلا لولا کی صدا بند ہو گئی اور اُسی حالت نشہ مین اُس ساقی پر ستم کو اُسنے آغوش مین لینا چاہا یہ سمجھکر بھاگی وہ فرط مستی سے جان جہان کہکر اُسکے پیچھے جھپٹا طمانچہ بیہوشی کا پڑا کہ سر تلے پانگین اوپر اُسوقت جوگن نے پیرہن اُسکا اتار کر آپ پہنا اور اسکو بارہ دری کے ایک گوشہ مین دری وغیرہ سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہیبت کر چھپا دیا جواب اسکی ایسی صورت بنکر تیار ہوا اہل نیران ماہ لقا کو کہ جو بر وقت تخلیہ چلی گئی تفصیل طلب کیا کہ وہ گر ہاتھ پاؤن دبانے لگیں اور اپنے کام میں سرگرم و مشغول ہوئیں اُسنے کسی سے کچھ نہ کہا پلنگڑی پر آرام فرمایا جسم فروغ ماہ نے پلنگ پر عدم کے پاؤن پھیلا کر آرام کیا اور آفتاب بستر خواب سے بیدار ہوا کہ ابیات

ہوئی جب خانہ سے قوس کی پیدا آواز
اٹھی جانب گوگی آنے صدائے نوبت
چلے جمنا کو برہمن کوئی لیکر مورت
ہاتھ میں بنجوار صبوحی کے لیے لے کے سبو
لگو دینے ہوئی گھڑیال کی آواز جدا
کہ عبادت کو اگر کیجیے ترک عادت

ہنگام سحر عمرو بستر سے اُٹھا تاج شاہی اور لباس فرمانروائی سے آراستہ ہو کر دربار میں آیا وزیر امیر مشیران خوش تدبیر حاضر ہوئے جب سب مع افسران لشکر کے حاضر ہو چکے اُسوقت اُسنے آواز بلند پکار کر کہا کہ کل وزیر نے یہ نمک حرامی میرے ساتھ کی ہے کہ اگر اسکے عوض میں زن و عیال اُسکے دار پر چڑھاؤں تو بجا ہے اور گھر میں اوسکو لٹکا دن تو نہایت درست ہے یعنی بغیر دریافت حال بے سمجھے بوجھے جوگن کو لے آیا اور وہ جوگن عمرو بن اُمیہ ضمری عیار تھا یہ سنتا تھا کہ وزیر کی عقل دنگ ہوئی اور تھر تھر کانپنے لگا اور تمام امیرون کا عجب حال ہوا کیونکہ یہ بھی وصف کرنے میں جوگن کے شریک تھے اُسوقت اُسنے کہا کہ تم سب مخالف مومنین نے تو ایسا عیار طرار نہیں دیکھا تھا کہ دین سبین اُسکا حق ہے یہ اُنکی برکت تھی جو اُسنے آکر مجھکو گرفتار کر لیا اور مارے ڈالتا تھا میں نے دین اُسکا درست سمجھ کر اطاعت اُن کی اختیار کی ہے اب تم میں سے جس کا جی چاہے میرے پاس رہے اور جو چاہے تو جدھر چاہے چلا جائے تمام ملازمون نے یہ کلمات سُنکر عرض کی کہ ہم آپکے مطیع و فرمانبردار ہیں جو آپ کے اقدس میں آیا بہت اچھا ہوا جو آپ فرمائیں وہ ہم سب بجا لائیں عمرو نے کلمہ طیبہ سب کو تلقین فرمایا کہ ہر ایک از سر صدق ایمان لایا اُسنے حکم دیا کہ زندان سے ملکہ زیور کو باعزاز تمام لائیں لوگ خوشی خوشی دوڑے اور زندان سے ملکہ مذکورہ کو مع افسران لشکر کے لائے عمرو نے دنگل زرین عنایت کیا کہ ملکہ شہر میں انتظام ہونے لگا دیر بتکدے کھدے مسجدون کی بنیادیں ہوئیں تمام اہل شہر نذریں لیکر حاضر ہوئے کلید خزانہ خزانہ دار نے لا کر سپرد کی منادی نے ندا کی کہ جو اطاعت خواجہ عمرو کی نہ کریگا بڑے عذاب سے مارا جائیگا غرضکہ جب خوب تسلط ہو چکا اُسوقت مع ملکہ زیور کے عمرو اُس باغ میں آیا کہ جہان طیران کو رکھا تھا بس اُسکو دری سے نکالکر زبان میں سوزن دیکر ستون سے باندھا اور ہوشیار کیا اور فرمایا کہ اے طیران دیکھ قدرت خلاق زمین و زمان کو کہ کسطرح مجکو تجھپر غالب کیا

اب کیا کہتا ہی شناخت مین ہُس خدائے پاک کی طیران کی عقل اس عیار کو دیکھکر بر جا نہی اور دل سے
کہا کہ واہ واہ سبحان اللہ کیا عیار ہی کہ کبھی یہ عورت بنتا ہی اور کبھی جسکی صورت چاہتا ہی بنجاتا ہی اور حاشا
اپنے شریک کا ایسا کہ جہان کہین اسکا مطیع گرفتار بلا ہو یہ وہان پہونچتا ہی واقعی دین اسکا سچا ہی سب
اُسنے اشارہ کیا کہ سوزن زبان سے نکال لو خواجہ نے سوزن زبان سے نکالی اور کھول دیا یہ
دوڑکر قدمون پر گرا کس لیے کہ نہ ملک اُس کے قبضہ مین رہا تھا نہ مال باقی تھا جسکو دیکھتا تھا دشمن
جانی اپنا جانتا تھا عمرو نے سر اُسکا اُٹھا کے سینے سے لگایا اور مطیع اسلام کیا پھر وہانسے دارالامارہ مین آیا
خواجہ نے اب اپنی اصلی صورت سبکو دکھائی ہر ایک کو حیرت ہوئی کہ کیا قدرت خدائے اکبر ہی صورت
تو اس انسان کی ایسی اور سیرت ایسی فطرت ہر اعضا مین کوٹ کوٹ کر بھر دی ہی غرضکہ جب یہ
انتظام ہو چکا طیران نے بہت سے صندوقچہ جواہر کے خواجہ کی نذر کیے ہلال سحر افکن و مخمورہ
بھی آکر پہونچین اور اس سے بغلگیر ہوئین اب اُسنے زاد سفر تیار کیا اور ساٹھ ہزار ساحر اپنے ہمراہ
لیکر حشم و خدم کوچ کیا اسلیے کہ افراسیاب جو اُسکا مطیع الاسلام ہونا سُنتا تو زندہ نچھوڑتا غرضکہ
اسکی سرحد کے قریب ہی تو سرحد کوکب روشنضمیر تھی چند ہی منزل کے بعد اُس سرحد مین آ پہونچ گئے
اسلیے کہ کوئی گذند راہ مین نہ پہونچے رستہ طلسم ہوشربا کا چھوڑدیا جب اُس سرحد مین پہونچے سواریان تو پہلے
ہی سے موجود تھین بہت سے اُن سواریون پر سوار ہوئے اور باقی سب ساحران زبردست مین انھون
نے خود سوار پہاے سحر درست کرکے راستہ پکڑا اور بہت جلد ملک ہفت رنگ کے قریب پہونچ گئے
اُسوقت اُسی راہ سے جو کہ بہت نزدیک کی خواجہ کے لیے کوکب نے مقرر کی ہی یہ سب آکر داخل طلسم ہوشربا
ہوئے اور عمرو اول جاکر لشکر مہرخ مین پہونچا سفاک نے جو خبر آمد دختر سنی خواجہ کے نثار ہوئی مہرخ نے
حکم دیا کہ لوگ جائین اور زر نثار کرتے ہوئے لائین پھر تو یہ دھوم ہوئی کہ **نظم**

جیسے ابر بہار آئے جھوم
رخش ایسے کہ چھیڑو اڑجائین
چل سواری کا ٹک صول بجاؤ
ایک دو دم بجائے جاؤ یونہین

پلٹنین جاتی تھین برابر یون
آنکھ پھیرو تو گل سے مڑ جائین
چوب نقارے پر لگا اس ڈھب
دلکش آواز گائے جاؤ یونہین

تھی سواری کے فیل کی یہ دھوم
صف مژگان ہون لبرز کی جوت
تو بھی اب طبیعتونکو خوب رجھاؤ
کہ رکھین گوش اس صدا پر سب
جھلکتے تھے جو دستہ دستہ گل

رہگذر مین تھے رستہ رستہ گل

غرض تجمل تمام یہ آکر داخل بارگاہ ہوے لشکر امن کے ساتھ اترا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بارگاہ مین ہر ایک لغلگیر ہوا مہرخ نے جشن شاہانہ کیا سب عیش و عشرت مین مشغول ہوئے خبرداروں نے یہ خبر ملکہ حیرت کو پہونچائی وہ نہایت پریشان ہوئی اور نامہ افراسیاب کو لکھا اُسنے بھی نامہ پڑھکر نہایت غم و غصہ کیا باقی تدبیرین اُن سب کے غارت کرنے کے تو وہ مشغول ہی ہر اُنکو تو اس حال مین رکھیے اُدھر لبراتن شمشیر زن اجازت اپنے باپ سے لیکر جس سامان سے کہ جانب کوہ زرختان روانہ ہوئی ہی وہ بھی کیفیت معرض بیان مین انشاء اللہ تعالی آئیگی اب شمہ حال خجستہ مآل جہانگیر بن حمزہ صاحبقران تحریر ہوتا ہے

داستان دلستان گہر ریزی زبان کلک عنبر فشان سے حالات طلسم شکنی جہانگیر بن صاحبقران عالیشان یعنی حسب نشان وہی تاریک صورت کش پہونچنا گنبد جمشیدی پر بیابان تاریک مین اور لینا تیغہ بلا کش اور چراغ جمشیدی کو اور مقابلہ ساحران قلعہ دار کے فرستادون سے اور عیاریان چابک تیز رفتار کی اور حالات قلعہ انجم حصار اور خواجہ عمرو کی عیاریان چابک سے لمؤلفہ

مرے ساقی بہت مدت ہوئی ہی
اُٹھاؤن کب تلک دوری کا مین جبر
سحاب رحمت حق گھر کے آیا
عجب کیا ہی رہے نرگس نہ بیمار
بہار عمر دیکھو نوجوانو
چمن مین میکشون کا ہی اجارہ
لچک ہی سرو مین جیسے قد یار
شجر لپٹے ہین باہم مثل گستاخ
ہر اک گل قہقہے یون مارتا ہی
چمن شوریدہ ہی کیا اسمین شک ہی
شراب ناب کی خواہش مین لالہ
ہے آتی یہی ہی بس کہ مکرر لا
غزل جسطرح سے مطرب ہین گاتے

کہ ترک احباب کی صحبت ہوئی ہی
خدا کے فضل اے ساقی کیا ہی
گلستان پر کیا ہے جس نے سایا
ہوا سرسبز سارا باغ عالم
کنارے نہر کے پھر مرکستی ہو
گلستان ہی کہ ساقی انجمن ہی
گلون کے مثل ہی مین سرخ رخسار
نشیلون کی طرح سے برگ ہر گل
شراب نشہ مین جون غش رہا ہی
نشہ آنکھون مین ہی نرگس کے چھایا
لیے ہی ہاتھ مین اپنے پیالہ
چمن مین ہی جو بلبل چہچہاتی
چمن مین یون ہین طائر چہچہاتے

نہین ہی دلمین اب باقی مرے صبر
چمن مین سبزۂ رحمت اُگا ہے
نہین باقی رہا اب کوئی آزار
صبا دیتی ہی خوشخبری یہ پیہم
غنیمت ہی گلستان کا نظارہ
بڑے جوبن پران موزون چمن ہی
نشہ سے جھومتی ہی نخل کی شاخ
زمین پر لوٹتے ہین بے تامل
صدائے خندۂ گل مین نمک ہے
ہوا سنبل کو میخواری کا سودا
دہن غنچون کا بھی جسدم ہی کھلتا
تو نکہت بھی ہے باتین بناتی
کہون کیا مین بہار باغ عالم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر اک سو جوش ہو عشرت کا پیہم
دکھا دے مجکو ردے جام مینا
کہ مجھ مین ہوش ہون کچھ بھی نہ باقی
لگاؤن طبع رنگین سے مین وہ باغ
کہ کھلتا پھولتا ہے باغ جیسا
کرے گلگشت جو اس باغ مین آ
گل افشانی کند نخل قلم این

مجھے بھی جام گل مین دے مئے ناب
کہ دل کھنچتا ہے سوے جام مینا
یہ میری بیخودی وہ رنگ لاے
کہ ہو جنت کو جسکے رنگ سے داغ
اُسی گلشن کا ہر اک دل ہو بلبل
کنول کھلجاے یارب اُسکے دل کا

کہ ساقی اب تو میرا دل ہے بیتاب
چھکا دے مے سے ایسا مجکو ساقی
بہار باغ افسانہ دکھاے
پھلون پھولون مین اُس گلشن مین ایسا
چنے اُس باغ رنگین سے ہر اک گل
نشا شیر ہواے طبع رنگین

سیاحان ریاض سخن و گلگشت کنندگان گلشن علم و فن زمزمہ سنجان بہارستان سخندانی و نغز نماے چمنستان معانی معطر مشامان گلہاے کلام و گل فشانان باغ کلام ندرت نظام سیاح بوستان داستان رنگین بیان اسطرح فرماتے ہین دیرنگ بلبل شیوا زبان نغمۂ مسرت و سرودیون زبان پر لاتے ہین کہ جب شاہزادہ سلطان گردون مسیر جہانگیر دام اقتدارہ ہزاران توقیر براے تسخیر طلسم کوکب روشن ضمیر افراسیاب بے پیر سے رخصت ہوکر روانہ ہوا ہر مقام پر تیلہ ہاے سحر رہبری کرتے تھے جادۂ اطاعت سے خلاف قدم نہ دھرتے تھے ہمراہ رکاب سعادت انتساب کئی لاکھ ساحرون کا لشکر انبوہ تھا کا کر و فر تخت پر خورشید جادو سوار جلو مین فیل و اسپ کی قطار ڈنکا ہوتا نفیر سحر کو دم ملتا ابر سحر سر پر سایہ فگن لشکر دشمن شکن ہر ساحر سامری زمانہ بہادری کا زبان پر فسانہ اسی طرح کوچ و مقام فرماتا بعد قطع منازل و طے مراحل ایک صحراے صعوبت زا مین پہونچا کہ بخت سیاہ دشمن کی طرح وہ سیاہ تھا ہوا وہان چلتی تھی یا آواز مین اُسکی پیدا نالہ و آہ تھا چشم دہر گویا اندھی ہوگئی تھین شب دیجور کی سیاہیان سب گھٹکر اسی جا جمع تھین تاریکی ظلم کا وہان مجمع تھا اندھیر ہین سے پیدا تھا ستم و جور کو جو اپنی رونق زیادہ منظور رہا تو تاریکی وہین سے قرض لے آفتاب اُدھر سے کبھی ہوکر نہ نکلے بلکہ اسی خوف سے تھراتا ہے کہ اُدھر راہ بھولکر نہ چلا جاؤن جو اندھا ہو جاؤن ہوا وہان کی دلون کو سیاہ کرتی تھی درہ کوہ کے ایسے تھے کہ گور جہود بھی ایسی تاریک نہوگی پھول وہان کے دیدۂ آہو کی طرح کالے تھے دریا وہان کے اندھے کنوئین اور نالے تھے بگولون نے کالی بلاؤن کو شرمایا تھا جھاڑیون نے جٹاؤن کو کالے جوگیون کے پریشان بنایا تھا ہر قدم پر بلا نازل ہوتی تھی غبار زمین سے جو اٹھتا تھا مطبخ خانۂ عالم مین دھوان بھرا تھا سیاہی ہر سمت برستی تھی ہاتھ کو ہاتھ دیکھنے کیلئے آنکھ ترستی تھی

سیاہ قلبی دنیا کی اسی جا سے ہویدا تھی کہ نقطہ	نہ صحرا خانۂ زنبور تھا وہ	کہ نیش خار سے معمور تھا وہ
نہ صحرا رشکِ میدان قیامت	ملا دے خاک مین شان قیامت	غضب پُرہول و پر آشوب و پُردرد
تصور سے رُخِ سیاح ہو زرد	غضب پُرہول دشت لق و دق تھا	جہان ہر اک قدم پیدا قلق تھا

اِس صحرا مین اسنے خیمہ برپا کیا اور ازبسکہ زیادہ ٹھہرنا وہان مشکل تھا اسلیئے خود یکہ و تنہا روانہ ہوا ایک لمحہ بھی بارگاہ مین نہ ٹھہرا چند فرسنخ کے بعد ایک گنبد کے نزدیک ٹٹولتا ہوا پہونچا یہ معلوم ہوا کہ کوئی سیاہ اسی جگہ ساکن ہے یا کسی موکل جہنم کا مسکن ہے گنبد نہین یہ بھی ایک مکان ساکنان جہنم کا ہے دوزخ کی درگہ کا ایک ٹکڑا ہے کالا جیلخانہ ہے یہ ازبسکہ اپنے پاس لوح طلسم بند رکھتا ہے اُسکو گلے سے اُتار کر اُسنے بلند کیا تو معلوم ہوا کہ یہین گنبد بنا ہے اور بڑے بڑے حرفون سے کچھ لکھا ہے اُسوقت افراسیاب نے اُس سے کہدیا تھا کہ بروقت تمھارے پہونچنے کے مین بھی آؤنگا تم ان اسما کو پڑھنا اُسنے جب کچھ چارہ نپایا اُن اسما کو وردِ زبان فرمایا ایک طائر اُس گنبد کے حوالی سے پیدا ہو کر ایک طرف اُڑتا ہوا گیا بادشاہ باغ سیب مین لیٹا تھا کہ وہ طائر شاہ کے ہاتھ پر آ بیٹھا بادشاہ سمجھ گیا اور اسی طرح بیٹھے بیٹھے غائب ہوگیا اور ایک ایسے مقام پر اپنے طلسم مین آیا کہ جہان ابر سفید کا ایک گنبد بنا تھا اور ابر سفید ہی اُسپر سایہ کیئے تھا وہان کھڑے ہو کر اُسنے سحر پڑھا کہ درگنبد کھلا اندر سے دروازے کے ایک خط باریک نہایت منور روشن مثل خط کہکشان ظاہر ہوا بادشاہ اُس خط کے سایہ مین اندر گنبد کے آیا اور اسطرف کے گنبد کے دروازے کو کھولا تو ایک ساحر کو استادہ دیکھا کہ سراپا نور تھا اور منھ مین اُسکے ایک فتیلہ مثل مشعل جلتا تھا بادشاہ نے ران اپنی کاٹ کر خون لیا اور کئی چھینٹے اُس ساحر کے منھ پر اُس خون کے مارے کہ وہ فتیلہ اُسکے مُنھ سے چھوٹا اور وہ ساحر ایک آہ کر کے جلگیا صدائے شور نشور قیامت برپا ہوئی اور آندھی سیاہ آئی چار سمت ہزارون پتلے اور پرچھائیان ظاہر ہو کر دست دراز بادشاہ کے لپٹنے لگین اُسوقت اُسنے منھ کھولدیا کہ بھق بھق شعلہ ہائے آتشین نکلنے لگے اور پتلے اور پرچھائیان سب نابود ہونے لگین لیکن اُن پتلون نے بھی تلوارین اسقدر لگائی تھین کہ جابجا تن شاہ زخمدار تھا آخر وہ ابر سفید غائب ہوا اور آواز آئی کہ اے بدکار و ناہنجار دیکھ تو کہ اسکی کیسی سزا تجھے ملتی ہے افسوس ہے کہ ہم ناچار ہین اول ہی سے مطیع ہمکو اور ہمارے بادشاہ کو بانیان طلسم نے تیرا کر دیا تھا خیر اب در آشتی تو بند ہوا در جنگ کھلا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غرضکہ بعد ان آوازون کے وہان بجائے روشنی کے تاریکی ہوگئی بادشاہ بہت جلد اُس گنبد سے اِدھر کو نکل آیا اور مُنھ سے اُف جو کی ایک شعلہ نکل کر فتیلہ پر پڑا کہ اُسنے کارروغن کیا یا تو وہ بجھا جاتا تھا اب دھڑ دھڑ جلنے لگا بادشاہ پرواز کرکے وہان سے صحرائے تاریک مین پہونچا روشنی کے باعث سے وہ تمام صحرا روشن ہو گیا خورشید جادو نے آکر ملاقات کی اور چاہا کہ ہمراہ چلے لیکن اُسنے منع کیا کہ دشت پُر خطر ہے وقت پر تم قدم آگے بڑھانا یون نکین جانا یہ تو سب رُکے اور بادشاہ قریب گنبد پہونچا وہان شیر بیشہ شجاعت شجاع پر جہانگیر کو بر قصر استادہ پایا اور اُسنے شاہ کو دیکھکر سلام کیا شاہ نے فرمایا کہ مرحبا اے میرے شیر ولاور یہ کہکر اُس فتیلہ کو جو بلند کیا اگنبد پر جو کچھ لکھا تھا حرف بحرف پڑھا گیا جہانگیر نے اُسکو پڑھا اور کئی مرتبہ ورد زبان کیا یکایک درِ گنبد وا ہوا اور اُسمین سے ایک ساحر تیرہ فام کہ قد اُسکا تاڑ سا فربہی مین پہاڑ سا تھا منھ سے شعلے آتش کے چھوڑتا نکلا اور اُسنے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ نے ہاتھ اُسکا پکڑا اور گردن مین باہین ڈالدین کئی مالے مروارید کے کہ اصل مین وہ بیضۂ عقاب تھے اور لک درلک سحر اُس سے پیدا ہوتے تھے اُسکی گردن مین اپنے گلے سے اُتار کر پہنا دیے اور کہا اے برادر خوب تم آگاہ ہو کہ میرے طلسم مین عمرو عیار آیا اور اُسنے میرے ملازمون کو بہکایا راہ راست کو بھلایا اور وہ بلچھ اور ترک پرستار خدائے ناوید ہے کہ جسکے نام سے ہم تم دونون نفرت کرتے ہین چنانچہ بادشاہ نے تمہارے اُسی بیدین سے دوستی پیدا کی اور دین اپنا اور نام اپنے جد و آبا کا برباد کیا اور علاوہ اس کے تم جانتے ہو کہ ہمیشہ سے میرے باج گزار تمہارے بادشاہ کے جد و آبا رہے ہین اور وہ خود بھی غاشیہ بردار حکم رہا ہے پھر تمکو میری اطاعت کرنا زیبا ہے اُس ساحر نے کہا کہ اے

ملجائے ساحران جہان و بادشاہ افسون خوانان **بیت**

کلہ گوشہ تیرا بچرخ برین	خرادین وآئین بہین و مہین	تو ہے قدوہ ساحران جہان
مطیعون مین تیرے ہین جادوگران	اس ذرہ بے مقدار سے آپ کیا خدمتگزاری چاہتے ہین کہ اُسکو	

بجالانا مین اپنا فخر و افتخار جانون بادشاہ نے کہا بھائی مناسب یہ ہے کہ چراغ جمشیدی اور تیغۂ بلاکش جو اپنے قبضہ مین تم رکھتے ہو وہ اس نہنگ بحر جلادت و دریائے فتوت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

انجم سیاہ فلک جاہ شہزادہ باتوقیر جہانگیر کو حوالہ کرد کہ یہ طلسم کشا ہے یہ کہکر اشارہ کیا کہ جہانگیر بھی اُس سے کچھ باتین لجاجت کی کرے لیکن یہ بہادر یگانہ کب سر فرد لانے والا ہے کچھ اُسنے سماعت نہ کی سوا اسکے کہ اُس سے بغلگیر ہوا اور اُسنے بھی اسکے تیور اور شوکت و شہامت جو دیکھی بندہ بے دام بنا اور فرمان بادشاہ قبول کیا اندر گنبد کے جہانگیر کو اجازت دی کہ جائے نام اِس ساحر کا وہم جادو ہے اور اسکا بھائی ہے کہ اُسکو موہوم جادو کہتے ہین موہوم جادو بیرون گنبد برائے حفاظت رہتا ہے اسوقت اپنے مسکن مین تھا کہ اُسنے روشنی دیکھی سحر سے حال دریافت کیا کہ افراسیاب یہان آیا ہے چنانچہ فساد سے کوکب اور افراسیاب کے تو آگاہ تھا ہی سمجھ گیا کہ آنا افراسیاب کا خالی از فتور نہین جلد خبر لینا چاہیئے پس فوراً اُڑ کر اس مقام پر آیا اور مخفی طور پر ساز کرنا افراسیاب کا اپنے بھائی سے دیکھا دل سے کہا وا ے مردیم یہ کیسا غضب ہوا اُسنے پشت گنبد پر جلد تر ہوکر سحر کی نقب لگائی اور اندر گنبد کے آیا اور جس صندوق مین کہ تحفہ ہاے مذکور رہتے اُسکو وا کر کے حاصل کیے اور نقب ہی سے نکلکر صحرا کا راستہ پکڑا یہان جہانگیر جو اندر گنبد کے آیا فتیلۂ سحر کی بہت روشنی تھی دیکھا تو ہزارہا تصویرین یہان لگی ہین کہ سب ہنستی بولتی ہین اور میزین بچھی ہین گلدستے اُنپر چنے ہین سامنے گلدستون کے آئینہ بیٹھک دار لگے ہین آئینون مین پریان ناچتی نظر آتی ہین بادشاہان ممالک سیر و شکار مین مصروف دکھائی دیتے ہین صحرا و کوہ کا تماشا نظر آتا ہے بلبلو نکا چہچہانا سنائی دیتا ہے رقص طاؤس گلستان مین دکھائی دیتا ہے آئینہ ہنین اصطرلاب جاماسپ و جام کیخسروی کو شرماتی ہین جام جم کو کوزہ سفال بتاتے ہین انہین نیرنگیون مین ایک یہ بھی تماشا ہے کہ کئی ہزار صندوق جواہر کا اور شیشے کا رکھا ہے ہر ایک پر غلاف مخمل کا چڑھا ہے ہر صندوق پر جواہر کے مور کھڑے ہین دم اپنی اُٹھاے رقص کرتے ہین جو کوئی قریب صندوق جانے کا ارادہ کرتا ہے وہان مور سے ایک پریزاد نکلتی ہے اور اپنی اداہاے دلفریب پر لبھاتی ہے ہنسکر برق دندان کی چمک سے بجلی گراتی آئینہ رخسارہ کا اپنے حیرتی بناتی ہے انسان محو ہو کر رہجاتا ہے کچھ دیر مین وہ پری تو غائب ہوتی ہے جانے والا مثل تصویر کلی بے حس ہوتا ہے اور کچھ دیر مین زمین مین سماتا ہے جہانگیر نے وہ اسما جو سر گنبد پر پڑھے تھے اور لوح طلسم بند بھی پاس رکھا تھا پس قدم جلادت شیم

بڑھا

بڑھاکر صندوقون کے پاس آیا لیکن حیران کار تھا کہ کس صندوق کو کھولون اور کس طرح مفتاح باب مقصد بنون لیکن ایک صندوق جواہر کار منقش بہ نقش زرنگار کو دیکھا کہ سب سے زیادہ تر تجمل اُسکا تھا رونق مین بہتر از ماہ مبین تصدق اُسپر صندوق جواہر انجم چرخ برین اُس کا قفل بھی کھلا دیکھا اُسنے اسی کا پٹرا اُٹھایا اپنے مطلب کا نہ پایا مگر اُسکے کنارون پر لکھا دیکھا کہ یہی ہے مخزن جواہر تحفہ طلسم بس اُسکا ماتھا ٹھنکا ناچار کرتا کیا باہر نکل آیا افراسیاب کو اُسوقت صدمۂ عظیم ہوا اور سمجھا کہ شاید وہم نے دغا کی وہم بادشاہ کے تیور بد دیکھکر غائب ہو گیا افراسیاب نے ہر چند سحر کیا کہ حاضر ہو مگر وہ ملازم ہے بادشاہ کا اور سرحد دار ہے وہ اِسکے ادنی سحرون کو کب مانتا ہے کہ یہ کھڑے کھڑے سحر کرے اور وہ آجائے ہان جب ہوم وغیرہ کرکے کسی طریقہ کو اُسپر کرے تو اثر ہو ناچار بادشاہ تو اپنی فکر مین ایک طرف گیا اور جہانگیر نے قدم ہمت آگے بڑھایا اِسوقت ایک پنجہ کمر مین آکر اِسکے پڑا کہ بروے فلک لیکر اُڑ گیا یہان کا تو یہ ماجرا گذرا سگر چالاک بن عمرو بھی ساتھ جہانگیر کے آیا ہے اُسنے تلاش مین اپنے مالک کے رہ نوردی کی اور ایک مقام پر ٹھہر کر صورت اپنی مثل حسینہ و جمیلہ کے بنائی زلف کا سلسلہ سنبل باغ جنان تک پہونچا ہوا رخسارہ کے روبرو گل باغ رضوان شرمندہ پیشانی شعلہ طور کے روبرو ہنستی پیشانی آنکھین دور ساغر آب زندگی سے لبریز ابرو مستی خیز لبون پر جان مسیحا قربان سر سے پانک عجب آن بان اگر لیلی اُسکو دیکھے تو مجنون بنے ہیرا ہیرے کی کنی کھائے شیرین سامنے اُسکے پھیکی ہو جاے عذرا عارض پر مفتون ہو کر جان گنواے

نظم

کھلے بال چلتی جو وہ سرو ناز	قدمبوس کو آتی عمر دراز	جدھر کو وہ تک گرم رفتار ہو
قیامت اُدھر سے نمودار ہو	نگہ گرم اُسکی جدھر جا پڑے	کہے تو یہ اودھر کو بجلی گرے
وہ کافر جو بین ہوئین نائکہ جہان	کرین سجدہ اُسکا یہ اسلامیان	جب اس صورت پر آراستہ

ہو چکا لباس و زیور سے بھی مزین نکلے ہوا اور اٹھلاتا کمر کو لے کا عالم دکھاتا چلا لیکن یہ کہتا جاتا تھا کہ یہ مردوا بڑا دغاباز ہے مجکو اکیلے مین لاکر چھوڑ گیا بے مروتی سے منھ موڑ گیا سامری کی سون اب کبھی اس موے سے مین بات نہ کرون لے اُسکے منھ کو جھلسا آگ کا لگا کر درگور جائین پھوئین اُدہ رے دل تو اُسکا نام نہ لے چل اپنا کام کر بس ایسے شام درے ورے تکلیس ہزار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسی طرح اس گنبد سے چند گام بڑھا تھا کہ سامنے سیاہی دیکھی اندر سیاہ پانی کا ایک چشمہ نظر آیا یہ اُسکے کنارے جب پہونچا پانی کو اُسکے طلاطم ہوا اور بعد کچھ دیر کے ایک ساحر نے سر بدر کیا اور باہر چشمہ کے آیا یہ اُسکو دیکھکر جھجکی اور چھاتی اُبھار کر چلی اُسنے جو دیکھا کہ ایک معشوقہ طناز عربدہ ساز مست مے ناز رفتار سے دل پامال کرتی لبهان آہوے رم خوردہ دلفریبی دکھاتی جاتی ہے بس وہین سے پکارا کہ بیت

هم وہ ہین گرم رہ راہ وفا جون خورشید
سایہ تک بھاگ گیا چھوڑ کے تنہا ہم کو

وہ نازنین بھی پھر مسکرائی رخسار انور کی تنویر نظر آئی برق رخسار نے دل جلایا دوڑ کر وہ اُسکے قریب آیا اور کہا کہ شعر

خرامان نکلتی ہو جس راہ سے
قیامت ہے وان نالہ و آہ سے

ای یار وفادار طالب طرحدار دل لیکر یون بھاگنا اچھا نہین ہان سچ ہے چورون کا اور کام ہی کیا ہی اُس نے جواب دیا کہ چل چخے مردوے اتنی باتین نہ بنا دل اپنی امان جان کو جا کر دے مجھ بیچاری غیر سے کیا واسطہ ہے یہ تو وہی مثل ہوئی جان نہ پہچان بڑی خالہ سلام اُسنے منت کی اور سر قدم پر رکھا یہ نہین نہین کیا کی آخر وہ اُسکو گود مین لیکر بھاگا اور آکر چشمہ مین کود پڑا جب اُسکی آنکھ کھُلی ایوان وسیع و رفیع تعمیر دیکھا آراستہ برنگ تصویر دیکھا اندر ایوان کے فرش بچھا مسند مغرق آراستہ نہایت پیراستہ اسباب عیش و عشرت رکھا ہوا جام و صراحی موجود عشرت حاضر غم نابود اُسنے لا کر اُسکو مسند پر بٹھایا اور آپ سامنے بیٹھا نظارہ جمال عدیم المثال سے ایسا خوش تھا کہ پھولون نہ سماتا تھا آخر اختلاط اور گرم جوشی شروع ہوئی اُسکا منت کرنا اور اسکا بگڑنا ہاتھا پائی باہم ہونا چھوٹے کپڑے کا اوپر چڑھ جانا کبھی بند سینون کا کھلجانا اُسکا آغوش مین لینا اُس کا تڑپ کر نکلنا اور رکنا کہ اے شخص گھڑی بھر کی اسوقت صحبت ہے تو مجکو ہلاک کرتا ہے غم فرقت سے دلکو نہ چین آتا ہے نہ آرام ملتا ہے خواب و خور حرام ہوتا ہے خنجر اندوہ دلپر چلتا ہے جان پر بنتی ہے دم نکلتا ہے کہ نظم

سب اس عشق کو عشق کہتے گئے
اسی سے دل داغ ہے داغدار
اس آتش سے گرمی ہے خورشید مین
کتان کا جگر ہے سراسر فگار
ستم اس بلا کے ہین سہتے گئے
یہی ذرے کی جان ہے نومیدین
نے اُسکے جیتے حکایت سنی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گھے شکر گا ہے شکایت سُنی
اسی سے قیامت ہے ہر جا پر اُور
اسی فتنہ گر کا ہے عالم مین شور

اُسنے کہا اے مہ پارہ قسم ہے سامری کی جب سے تجھے دیکھا ہے یہ حال ہمارا ہے کہ دشنۂ غم سے جگر پارہ پارہ ہے دریائے اشتیاق جوش مین ہے بندہ کب اپنے ہوش مین ہے اشعار

کسی بیکس کو اے بیداد گر مارا تو کیا مارا
جو آپ ہی مر رہا ہو اُسکو گر مارا تو کیا مارا
جگر دل دونون ہین زخمی اُسنے کیا جانے
ادھر مارا تو کیا مارا ادھر مارا تو کیا مارا

یہ کہکر اُسکے لپٹنے لگا اُسنے ڈھکیل دیا کہ صاحب نچلے بیٹھو اور جب دیکھا کہ یہ بدظن ہوگا بس فوراً جام مے ارغوانی بھرا اور اُس اختلاط مین پہلے ہی اپنا کام کر چکا تھا یعنے شراب آغشتہ بدارو دے بیہوشی ہو چکی تھی بس وہ جام اس کافر کے حوالے کیا پنجۂ نگارین خوشنما کو دیکھکر اُسکا دم نکلا بیقرار تو تھا ہی جام لیکر پی گیا دو جام پلانے سے مست و مدہوش ہوکر گرا اُسنے فوراً خنجر سے سر اُسکا جدا کیا آواز مہیب آئی کہ مارا مو ہوم جادو کو اسطرف افراسیاب جو غائب ہو گیا تھا اُس نے ایک مقام پر پہونچکر خون اپنے بدن کا لیکر جانب فلک اُچھالا کہ وہ خون ایک زنجیر سونے کی بنکر ہر طرف پھیل گیا اور کچھ عرصہ مین وہی زنجیر وہم جادو کے گلے مین پڑی ہوئی اور جہانگیر پنجہ مین دبا ہوا سامنے شاہ کے آیا بادشاہ نے اُسکو زنجیر سحر سے رہا کر کے پھر بہت کچھ سمجھایا کہ وہ سر فرو لایا اور بادشاہ کو مع جہانگیر کے لیکر روانہ ہوا اور اسی گنبد کے قریب پہونچکر جو اُسنے دیکھا تو وہ تالاب سیاہ نہ پایا اور ایک عورت کو دیکھا کہ لاش ساحر کی ڈھونڈھ رہی ہے جھوںنی وغیرہ تلاش کرتی ہے آفت برپا ہے زمانہ سیاہ ہے آندھیان چل رہی ہین اُسنے کہا ہاے میرے بھائی کو کسی نے مارا شاہ جادوان نے اُسکی تسکین و دلداری کی اور چابک کو آکر گلے سے لگایا پھر ایک حجرہ بنا دیکھا کہ وہ برباد ہونے سے باقی رہگیا تھا چنانچہ اُسکو وا کیا ایک صندوق مین تیغہ بلاکش اور چراغ جمشیدی رکھا پایا وہ لیکر جہانگیر نہایت درجہ خوشنود ہوا اور وہم نے اب اطاعت بخوشی خاطر قبول کی اُسکو اپنے ہمراہ لیکر مراجعت کی اور وہم شہزادہ کو اندر گنبد کے لایا اور ایک مقام پر تختہ سنگ لگا تھا اُسکو دیکھا کہ سنگ برنگ سبز تھا اور قلاب آہن اُسمین لگا تھا شہزادہ نے بقوت صاحبقرانی اُسکو اُکھیڑا دہنہ نقب کا پایا اُسوقت افراسیاب تا وہم کو لیکر پھر آیا اور اسی دشت مین آکر ٹھہرا جہان خیمہ جہانگیر کا تھا اور جہانگیر دونون بازو نجار اُس نقب مین کود آتا دیر غلطان و پیچان چلا گیا جب پاؤن تہ سے آشنا ہوے ایک صحراے سیاہ رنگ پھر نظر آیا اُسنے چراغ جمشیدی وہان رکھکر روشن کیا کہ تمام صحرا نورانی ہو گیا جیسے کسی کافر کے دلمین نور اسلام آگیا روشنی کے ہوتے ہی سر حد دار

نیلی پوش خبردار ہوا کہ شاید طلسم کشا آگیا بس اُسی وقت لشکر ساٹھ ہزار ساحران غدار کا لیکر چڑھ
دوڑا صدائے بوق و دہل نے تمام دشت کو تھرا دیا زلزلہ زمین مین ڈالا نارنج ترنج لبس کی گانٹھ بنکر طرف
اُچھلنے نظر آئے شورش دریائے لشکر نے کشتی جان کو ڈبونے کا عزم کیا بس وہ لشکر جہانگیر پر پڑا اُسنے بھی
تیغہ بلاکش کھینچا اور نعرہ بلند کیا اب تو یہ حال ہوا کہ نہرین خون کی جاری ہوئین فوارے جسم سے خون کے
چلنے لگے کسی طرف آگ برستی تھی کہین لوہے کی لاگ تھی کسی جا کلوا اپنا کام کرتا تھا لیکن جہانگیر
یکہ و تنہا ہزارون لاکھون پر بھاری نظر آتا قضا نے باغبانی کر کے طرفہ باغ لگایا تھا تیغون کے پھل
نخل جسم مین لگے تھے تیر چلتے تھے باد صبا آفت بنز تھی جوانون کے جسم پر پھولون کی طرح گلکاری تھی

نظم

جوہر شمشیر کے چمن کھلے تھے
دہمی آگئی اکبار صف اعدا مین
چشم خورشید فلک پر تھی مثال بجلی
میانون سے اپنے گھسیٹی جو ہین اُسنے تلوار
ایک دو ہاتھ کے چلنے مین پڑی اہلچل
باعث تیرگی چشم تھی وہ برق اجل
تیرگی بخش جہان لیسکہ ہوا سر گرد

اس دشت مین پہونچنے سے راہ کھل گئی تھی بادشاہ جادوان بھی مع
ملک خورشید کے آکر پہونچا اور فوج پر سر حد دار کے گرا عیاذاً باللہ بڑی گھمسان کی مار ہوئی آخر
عین گرمی جنگ مین سر حد دار نیلی پوش مقابلہ مین جہانگیر کے آکر دو ہر کالے ہوا اور بقیۃ السیف لشکر بھاگا
یہ لشکر اور سر حد دار بارگاہ استادہ کیئے برائے حفاظت یہان رہتا تھا ملک و مال اُسکا نہ تھا ملک انجم
شاہ جادو کا ہے کہ جو بہنوئی ہے کوکب روشنضمیر کا اور مقدمہ جو سر حد کا تھا اسلیئے کوکب نے
اپنے بہنوئی کو یہ ملک سپرد کیا تھا اور اسپر بھی زیادہ تر یہ حفاظت تھی کہ گنبد و ساحرون کو سونپا تھا
اور سر حد دار بھی مقرر فرمایا تھا یہ فوج شکست خوردہ اور زبون حال جانب انجم حصار رو بفرار
لائی اور یہان فتح کے نقارے بجنے لگے اور مال و اسباب اعدا کو سب نے لوٹ لیا پھر بارگاہ اپنی
اُس صحرائے اول سے منگوا کر اُسی مقام پر برپا کرائی لشکر مین جو طائفے کہ ساتھ تھے انہین حکم رقص
و سرود دیا افراسیاب سب نشیب و فراز جہانگیر کو سمجھا کر رخصت ہو کر اپنے مقام پر گیا چالاک نے
یہان انتظام معقول کیا طلایہ قائم ہوا بازارین کھلین بالا دوی پر روز جانا مقرر کیا اندر بارگاہ کے
جشن ہے صحبت ملوکانہ برپا ہے یہ تو بعیش قرار پذیر ہین لیکن جو ساحران فراری کہ قلعہ انجم حصار مین
پہونچے انجم شاہ جادو سریر حکومت پر بصد کر و فر جلوہ گستر تھا دربار مین اُمرا و وزرا ارکین سلطنت جا بقر
قاعدہ ادب سے حاضر تھے اُسوقت ان فراریون نے دردار الامارۃ پر پہونچکر فریاد و فغان کی انجم شاہ نے

سامنے طلب فرمایا اور استفسار حال کیا اُنھون نے رو رو کر سب حال گنبد کے ٹوٹنے کا اور سر حملدار کا لڑکر قتل ہونے کا بیان کیا ان لشکریون کو تو سرکار مین جگہ دی گئی اور بغضب تمامتر اپنے سردارون کی جانب اُسنے نگاہ کی ایک سردار ذی احتشام **مفتون جادو** نام اپنے دنگل پر سے اُٹھا اور آداب بجالایا شاہ نے اُسکو خلعت عنایت فرمایا پھر وہ اجازت سفر لیکر باہر آیا ساٹھ ہزار ساحران نامی کو اپنے ہمراہ لیا اور آپ بھی تخت سحر پر سوار ہو کر چلا پھر وہی شور برپا ہوا زمانہ کا دل دہلا جادوگر بنا بنا طائرین اُڑاتی چلین اژدرون کی پھنکارون نے عالم کو سم اسود کر دیا اسلحہ کی چقاچاق سے دنیا بھر گئی ڈنکے بجتے ناقوس پھنکتے بر طبل عظم و شان سے صحرائے تاریک مین آکر پہونچے اور خیمہ و بارگاہ سب نے نصب کئے طبل فوج کے داخلے کے بجے ہرکارے خدمت **جہانگیر** مین آئے سب کیفیت معرض عرض مین لائے یہان کئی روز تک **مفتون** کسل راہ سے آسودہ ہوا آخر ایک روز جب صحرائے تاریک سواد اعظم شب نے مستقلہ فرمایا اور نور خورشید کو داغ سمجھکر جسم دہر سے مٹایا **نظم**

شفق نے پھر خبر دی شام آئی
یہ سنکر روشنی کا نام آئی
نہین ہوتے ہوس سے گل ستارے
چراغان بنگئے بالکل ستارے

سر شام **مفتون** خوش انجام نے طبل جنگ بجوایا ہرکارے دوان دوان خدمت والا فرزند صاحبقران مین آئے اور بصد عجز و ادب یہ زبان پر لائے **اشعار**

چلے نہ اختر فی آفتاب عالم مین
خط شعاع سے اکسیر جو یہ ہو تحریر
شہ بلند نگہ شہریار والا جاہ
خدیو مہر کلہ خسرو سپہر سریر
جہان مسخر و عالم مطیع و خلق مطیع
فلک موقر و اختر معین و بخت نصیر
زمین ہو سبز جو تیرے سحاب بخشش سے
تو بوٹی بوٹی سے ہر خاک کی بنے اکسیر
طبل جنگ لشکر دشمن مین بجا ہے

باقی عافیت سب طرح ہے اِدھر بھی نفیر سحر کو دم ملا لشکرون مین تیاریان آلات حرب و ضرب کی شروع ہوئین شرارۂ سحر شرارت کرنے لگا شعلہ بھڑک بھڑک اُٹھا ایک طرف شمشیر ایسی جادوگری اپنی زبان نکالے چمک سے شعلے چھوڑتی تھی کمان چلا چلا کر منتر پڑھتی تھی زبان سنان پر سینہ چھیدون یا قوی بازو اِدھر آ جیو جاری تھا تیرون کی یونین تیاری ہوتی تھین گرزون کی ڈھال ہوا چاہتی تھی جھنڈ اشجاعت کا گڑا تھا۔ منتر یہ پڑھا جاتا تھا کلو آئے بھیر دن جائے کالی دشمن کا لہو چاٹے تلوار سحر کی خوب کاٹے یہی صدائین آتی تھین جانین خوف سے جاتی تھین جا بجا یہی ہنگامہ رہا جب مرغ سحر نے پیک بنکر خبر آمد سحر دی اور غوغائے گجر نے شور طبل و بوق کو شرمایا

کہ ابیات

جو آئی پھیر گھڑی سر پہ اذان کی	بدل دی صبح نے رنگت جہان کی
ہوا مہتاب کا بھی رنگ کافور	چراغ صبح کے مانند بے نور

سحرگاہ شاہزادۂ والاجاہ بستر خواب سے اُٹھکر مسلح و مکمل ہوا اور بدر بارگاہ خورشید پیر آیا وہ بھی سویرے سے برآمد ہوا ہر ایک نے تسلیم کی پھر تخت اُسکا قلب مین لیکر بڑے کروفر سے جانب میدان روانہ ہوے کیا ان کفارون کی شان و آن وہان لکھی جاسے ایک دُر بحر شجاعت جہانگیر باتوقیر کے سبب سے لشکر کی یہ عزت تھی **نظم**

وہ قیامت ہے تری فوج کہ شور محشر	دم نہ مارے کبھی سن پائے جو گھوڑون کی صہیل
نالۂ بوق کی ہیبت سے رکھے پھونک کے پانون	کوچہ صور سے گذرے جو دم اسرافیل
دن ترے گھوڑون کو ہین کیونکر پریں نسبت	نہ یہ صورت نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل

غرضکہ بہزاران تجمل جب میدان مین پہونچے اُس طرف سے مفتون بھی فوجون کا پرا ہمراہ لیے اپنی شوکت و جلادت دکھاتا آکر پہونچا دونون لشکر مقابل مین صف آرا ہوے اور بعد ترتیب صفوف میدان جدال و قتال یہ نوبت پہونچی کہ ایک ساحر ستارہ پیشانی جادو نام مفتون کی طرف سے میدان مین آیا اور نیرنگی سحر دکھاکر طالب مرد نبرد آزما ہوا اسطرف سے شہنشاہ قوی بازو نام نے آکر اُسکا مقابلہ کیا تا دیر دونون مین رد و بدل ترنج و نارنج سحر کی رہی آخر ایک نارنجِ ستارہ پیشانی کے سینہ کو توڑ گیا بھائی اُسکا رعد صورت اسکے مقابلہ مین پہونچا اور اُسنے ایک بجلی سحر کی گرائی کہ خرمن جان شمشاد کو اُسنے جلا یا اراستی کچھ کام نہ آئی جہانگیر تو منچلا بہادر تھا اُسکو تاب کہان فوراً مرکب اپنا اُٹھاکر صف لشکر اعدا پہ جا پڑا کہ یہ کہانکا جھگڑا ہے مارا اور مر گئے پھر تو ابر سیاہ چار طرف سے گھر آیا اور تیغۂ سحر چلنے لگا دار و گیر کا زمانہ تھا اپنا پرایا سب تیغ کے منھ پر چڑھکر منھ کی کھاتا تھا جان گنواتا تھا آتش خانۂ تن مین جادو کی لگی تھی پانی نے آبرو ساری کھوئی تھی غرق کشتی زندگی ہوئی تھی ساری کرنی دھرنی ڈبوئی تھی اُسنے اسکو گرایا اُسنے اُسکو بھگایا کوئی کسی کے اوپر غالب ہوا کوئی مغلوب ہوکر جیتا بچا ہر سمت سائین سائین کی آواز جان پر از سوز و گداز شمع ہستی گل ہوئی ہوا دامن کے جھونکے مارلو مارلو کا غل آفت تازہ برپا اندھیر اچھایا ہوا تہ تیغ اپنا پرایا ہوا مفتون نے بڑھکر کچھ جانب آسمان

پھونکا ایک ابر تیرہ گھر آیا اور چار طرف چھاکر پھر ہر سمت سے مثل دیوار کے زمین مین سمایا ایک قلعہ سحابی اُسنے بنایا اُسکے اندر کل لشکر خورشید کا آیا جو اُس سحاب کے قریب جاتا شعلۂ آتشین نکلکر بدن مین لپٹ جاتے تھے رخت حیات جلاتے تھے خورشید نے اُسوقت کچھ روئی بعد خوبروئی جھولی سے اپنی نکالی اور سحر دم کر کے جلا ڈالی اُسی وقت آگ اُس قلعہ مین لگی اور روئی کی طرح جلکا رہگیا مقتون نے ایک تسمہ اپنی جھولی سے نکالا کہ وہ تسمہ بظاہر مار سیاہ نظر آتا تھا اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جانب زمین پھینکے ہزارون ماران سیاہ پیدا ہو کر لشکریون کو ڈسنے لگے خورشید نے ایک طاؤس موم کا بنا کر کچھ ٹیکے سیندور وغیرہ کے اُسپر دیے پھر اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کئے اور آسمان کیطرف اُڑا دیے پھر مین ہوا تیز و تند ہوئی اور بعد ہوا کے ہزارون طاؤس آئے آسمان پر چھائے کندے باندھ باندھکر زمین پر گرے اور سانپون کو چن چن کھاتے تھے اسی طرح سے تا دیر لڑائی رہی سحر آزمائی رہی ہاتھونکی صفائی رہی کہ

قطعہ

جب ہون مرغان ہوا تیر نشان بندوق

تسمۂ طائر کو بھی سمجھے وہ ایکاٹی تو تھی چیل
مہرۂ پشت عدو مین ترا تیر صف دوز
رشتۂ مہرۂ تسبیح کے مانند دخیل

طائر روح عدو کے لئے پھر پرواز
تیر کی تیرے صدا جیسے کبوتر کو غلیل

آخر فوج مقتون کی پسپا ہوئی اور تیغہ بلاکش کے سامنے جب وہ جانبازی کر کے آیا ایک ہاتھ مین دو ٹکڑے ہوا شور دار وگیر برپا ہی تھا اب اور بھی قیامت کا ہنگامہ ہوا افسران لشکر نے مرنا گوارا کیا بطرف تجسس سے لاش اُسکی پائی اُسکو لیکر روتے پیٹتے گریبان چاک سر پر خاک ڈالے روانہ ہوئے جہانگیر نے دور تک تعاقب کیا پھر بفتح و فیروزی مراجعت فرمائی فوج دریا موج اُسکی اور منزل پھر بڑھ آئی پھر وہی ہنگامہ نشاط برپا ہوا ہر بار در مال لوٹ کر مالا مال ہوگیا اور بستر پر اپنے بخوشی خاطر آرام پذیر ہوا بارگاہ مین شہزادہ فلکجاہ کے یہان جشن ہو رہا تھا اُدھر اثنائے راہ مین قافلۂ شکست خوردان رو رہا تھا اسی طرح پریشان و مضطرب الحال انجم حصار مین آئے اور سامنے بادشاہ کے پہونچکر سب ماجرا معروض فرماین لائے اُسنے جھلا کر ضرصر آہن عوار جادو کو بہ سپاہ کثیر روانہ کیا پھر وہی ہنگامہ سپاہ برپا تھا خونکا چلنا جوانون کا مچلنا اور تیغا بیرون کا غل کرنا تھا سفر کی زحمت اُٹھا کر بنہایت احتشام سے یہ سب دلاور جب مقابلہ مین پہونچے ایک دو روز آسودہ ہوے ایک دن جب دن کے عمر کا آفتاب لب بام ہوا اور ضیائے خورشید کو چراغ سحری پایا کہ بیت

زمین کے سایہ نے کی پردہ پوشی ٭ مٹی مہر فلک کی گرم جوشی ٭ ایسے ہنگام مین طبل جنگ دونون سمت بجے دلاور آگاہ و خبردار ہوکر جان لڑانے پر تیار ہونیلگے کہین ہواے افسون نے ہوا باندھی کہین پیدا ہوئی آندھی کہین تیغ بیتر مچمکی کہین کمان نے چلاکر خبر دی رن اور زن کی رات بھر یہی غلغلہ رہا جب ساحر دہر نے شعلہ مہر کو چمکایا اور ساحرۂ شب کی شکست کا زمانہ آیا پریت اڑاے جلوہ ہاے صبح نے ہوش ٭ بڑھے پھر دلمین لڑنے والونکے جوش ٭ صبح کو دونون جانب سے سپاہ کینہ خواہ مقام دادگاہ پر گروہ گروہ پہنچی حسب دستور شور برپا رہا صفین کھنچ گئین علم بلند ہوے کڑکا ہوا طبل و بوق بجے ضرب آہن خوار علاوہ سحر کے قوت بازو کا اپنے بہت بھروسا رکھتا ہے اور سحر بھی اسی طرح شجاعت کا کرتا ہی اسنے سحر کیا کہ ایک پہلوان صحرا سے گھوڑا ڈالے میدان مین آیا اور سلحشوری دکھاکر طالب مرد نبرد ہوا خورشید کیفر سے بھی ایک ساحر نکلا مگر جو ساحر کہ اسکے مقابلہ مین آیا اسنے بیک ضرب شمشیر دو پرکالے کیا ستره اٹھارا جوان نامی و نامور طعمۂ نہنگ شمشیر ہوے اسوقت جہانگیر کو تاب کجا یہ گھوڑا اڑاکر سامنے اسکے آیا اور نیزہ بازی شروع ہوئی اتفاق سے کاوہ دینے مین گھوڑدن کے عکس لوح کا جو گلے مین جہانگیر کے تھی پہلوان پر پڑا وہ کاغذ کا ہوکر مع مرکب زمین پر گرا جہانگیر نے یہ ماجرا دیکھکر ایک قہقہہ مارا اضر سخت نادم ہوا اور خود للکارتا ہوا سامنے حسن باطل کنندہ فسونکے آیا اور نیزہ سینۂ بیکینہ پر اسکے لگایا پھر تو وس جنگ کا یہ حال ہوا نظم

بگشتند با نیزہ ہاے دراز
نہ این را ظفر بد نہ آنرا ظفر
نہ جنبید گرد دلاور زجاے
کہ لرزید دشت و دراز بہر کران
ز آواز گوپال ہر دو سران
شدہ آبلہ دست ہر دو سوار
دو شیر دلاور چو غرندہ میغ
چو کرپاس در دیدہ در کار زار

بگفتند با نیزہ بر سینہ راز
فگندند از دست نیزہ سران
سپر بر سر آوردہ بفشرد پاے
ببشد مرکبش گستوان چاک چاک
تو گفتی بدش جاے آہنگران
ز گوپال چون کار نامد بہ برگ
سخن بود بایکدگر شان بہ تیغ
غریو آمد از جان فوج ضرر

نبود حملہ کردند بایکدگر
پس آنگہ گرفتند گرز گران
چنان بر سر خورد گرز گران
فرو رفت ہر چار پایش بخاک
ز نیروے مردان دران کار زار
روان بر کشیدند شمشیر مرگ
بزد تیغ شہزادۂ نامدار
ہمی نو حمر کردند بر ناؤ پیر

اسوقت تمام سپاہ کینہ خواہ باہم آویزش پذیر ہوئی دلاوران کے حملے دیکھکر بہرام فلک کا بنیا جلال و عظمت گردان پر خاشجو پر مہر چرخ تھرایا زمین خون سے رنگین ہوئی عروس دہر کی

تزئین ہوئی قبائے سرخ ارض وغیرا نے پہنی تیرونکی مار تیرونکی بوچھار تھی کمندون سے بند بلا صحرا مین پھیلا تھا تلوارون نے راستہ زندگی کا کاٹ دیا تھا بادہ اور زبانہ کی آواز بلند خون مین نہایا

نظم

ہوا ہر ایک ارجمند کہ | زبانگ تبیرہ شدہ کر گوش | ز گردان برفتہ ہمین مغز و ہوش
سراسر ہمہ روئے ہامون بنفش | ز تیغ سواران زرینہ کفش | خروشیدن کوس و زخم درای
جہان را ہمی بر یکسر ز جای

آخر کار تیغہ بلاکش نے معرکو چلنے نہ دیا زور و طاقت نے جہانگیر کے دلاورون کا دم بند کیا خضر یر کی فوج بھی بہت کام آئی اور بھاگ کر بہتون نے جان بچائی مار تلوار ٹکڑے اڑا دیا جہانگیر نے جہان زیر بست کیا جو کوئی سامنے آیا باقی نہ رہا ہنستا ہوا یہ شیر جنگی بھر ادہر ادہر خاک اڑاتے ہوئے گئے اس نے ادھر آکر شادی کے نقارے بجوائے اور منزل بھر اور آگے سپاہ بڑھ آئی نوبت خوشی کی بجائی جشن کا سامان ہوا ہر ایک خوش وخرم اترا اوسطرف انجم شاہ سے فوج شکست خوردہ نے جا کر سب حال کہا یہ اوس مقام پر بہت پہلوان و سردار روانہ کرتا ہے داستان گو کو اختیار ہے کہ جتنی چاہے جنگین بیان کرے لیکن یہ حقیر جاہ اختصار کرتا ہے کہ اب انجم شاہ نے شمع رائے کو روشن کیا اور انجمن مشاورت برپا کر اکثر طرح طرح کے اندیشہ ظاہر کیے آخر شرائے سے پروزیرون امیرون کی قرار پایا کہ عیار کو بھیجیے اور کام لیجیے اوس نے اپنے عیار سرہنگ تیز رفتار غدار کو طلب کیا وہ ہمہ تن مکر و زور بنا ہوا بانہ ہائے عیاری سے آراستہ و پیراستہ سامنے آیا اسنے ترک فلک سے اسکو آمادہ رزم پایا دہر مکار کو یقین ہے کہ مکر تعلیم کرے زال دنیا کو فقرہ دے جب ایسا اسکو دیکھا کہا اے سرہنگ بیٹے تجھکو بچہ سا پالا ہے اب یہ وقت جانبازی ہے اوسنے عرض کیا کہ حضور کی عنایت سے جو کچھ ظہور مین آئیگا وہ سب پر کھلجائیگا میرے عرض کرنے کی کیا احتیاج ہے انجم نے اوسکو مال و زر سے بہت کچھ دیکر سرفراز کیا یہ رخصت ہو کر چلا اور اپنے گھر مین آیا سب سے ملکر رات کو بطور مخفی قلعہ سے نکلا اور روانہ ہوا یہان وہ وقت ہی کہ ابر آیا ہوا ہے کریم کی رحمت کا جنگل پر سایہ ہوا ہے باد بہاری خیمہ ابر زنگاری استادہ کر رہی ہے فراش بنکر صحرا کو صاف کرتی ہے بوٹے بوٹے پر جوبن ہے شجر سر سبز ہین پتے لہلہاتے ہین جانور چہچہاتے ہین کبھی سورج چمک جاتا ہے حسرت سے مزا زبان پر آتا ہے کبھی فراٹے سے ہوا کے گھاس کو بون تک لہرا جاتی ہے گلونکی خوشبو کی لپٹ دماغ جان بساتی تھی دھیڑ کو کلا پپہا نئے بھجن سناتے ہین جدائی کی کل کیفیت دکھاتے ہین نوجوانون کے دماغ مین مستی کی دہوم طبیعتون مین ولولہ کا ہجوم ہے

چشمے لہراکر موج عشرت دلون مین اُٹھاتے ہین چشمۂ چشم تراوت پاتے ہین پانی کی رفتار دلون کو لبھاتی ہے آنکھین ڈبڈباتی ہین نظم

اور اُسپہ وفور ابر و باران
رخنہ گر خانمان توبہ

ابر و گل و سبزۂ طرب ریز
ہنگامۂ عید بادہ خواران
زاہد کی جو وہ ہوا ہو قسمت

افلاک و زمین سرور انگیز
برباد وہ نشان توبہ
کاہے کو رہے ہوس جنت

ایسے وقت دلکش و موسم خوش مین جہانگیر کو تاب نہ رہی تیاری شکاری کردی پھر تو باز جری جرہ باشہ لگڑ جھگڑ بازرمتی شکاری جانور باز تیز پرواز بازدار اور میر شکار لیکر حاضر ہوئے خیمہ ڈیرہ لدگیا نوجوانان ہمسن کمر باندھکر چلنے پر تیار ہوئے سامان بزم بھی ساتھ لیا رقاصون اور نازنینونکو بھی حکم ساتھ چلنے کا دیا مرکب بادرفتار پر شہزادہ والاتبار سوار ہوا ابیات

گئی چشم خورشید تک گرد فوج
پہن بیٹھے ہین شیر ببری لباس
دلون مین ہراس کمان و کمند

بحار و صحاری پہ ہے عرصہ تنگ
کرین لوگ شاید فقیری کا پاس

روان بحر لشکر ہوا موج موج
نگریان سراسیمہ ہین وان بلنگ
شکارے ہرن دونون اندیشہ مند

جبکہ یہ سب دلاور صحراے پر شکار مین پہونچے جانوران پرند کو اول شکار کیا پھر چرند پر گھوڑے اُٹھائے ہزارون ہی ہاتھ آئے ابیات

نہ غمخوار ک آیا نظر گشت مین
بنون مین مچی دھوم سے اک دھوم
کہین ہاتھی نکلا ہے اژدر کہین
لب آب جاکر جو کھیلے شکار
ہوا مین سے بھاگا عقاب دلیر

سبھون مین جو تھے قاز سارس سرس
جہان دیکھئے ہے قیامت ہجوم
بڑے مست ہاتھی جو تھے منچلے
اسد وانکے تھے کودک نے سوار

نہ لک لک نہ تیتر رہا دشت مین
ہوئے صید یون بن بہ آیا نہ ترس
کہین ارنے مارے غضنفر کہین
سن اس شور کو چھوڑکر بن چلے
ہوئے فرقرے صید ہو ہوکے ڈھیر

جب آفتاب کی تمازت ہوئی خیمون مین آکر قیام کیا اور طعام لذیذ سے آسودہ ہوکر آرام فرمایا پچھلے پہر دن کو جب دن ڈھلا سیر دشت کرنے لگے اسی شغل مین داد عیش نشاط دیتے تھے یہ تو یہان تھے وہان **سرہنگ** ملازمان خورشید کی ایسی صورت بنکر لشکر مین آیا اور ہر جگہ تجسس کیا **جہانگیر** کو نہ پایا لشکر مین چرچا تھا کہ شہزادہ ہمارا شکار کو گیا ہے یہ خبر سنکر یہ بھی صحرا مین آیا اور ایک مقام پر جھونپڑی فقیرون کی طرح اسنے ڈالی اور آپ ایک عورت نہایت حسین بناکہ زلف رسا کو اُسکی مشک کہنا خطا ہے وہ آہو سے پیدا ہے یہ اُس سے جدا ہے تیرہ شب برائے سجدہ جبین پیدا ہوا ہے جوش و سودا مین روح مجنون لیلی بنکر مانگتی دعا ہی کہ یہی زنجیر کا سلسلہ مجھکو قید

ہو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حیات مین لانے والا ہی اُسی شب مین بدر پیشانی کو دیکھکر سجدہ مین جھکتا ہی کہکشان کو مانگ سے نسبت ہی کیا ہی اُسمین راستی ہی وہ پھر کچھ نہ کچھ ہوئی ہی ماہ نو کو ابروے پر خم اسلیے کہنا بجا ہے کہ خلق مشتاق تماشا ہے ہر جادہ ہی انگشت نما ہے کہ دیکھو وہ عید کا چاند نمایان ہے آنکھون مین وہ شرارت بھری کہ نگاہ برق پر برق گراتی گرمیان شعلے گرم دکھاتی گردش غضب کا چکر دیتی تقدیر کو گردش مین لاتی تازہ و غمزہ خوبان کو اپنا غلام بناتی رخ پر نور مین وہ گرمی کہ دل جلاون کے اور زیادہ دل مین آگ لگاتی آگ کا جلا آگ ہی سے اچھا ہو بغیر دیکھے تاب نہ آتی لب شیرین پہ شیرین فدا اس شیرینی کا مزا تلخکامی دلاتا چاہ ذقن مین اُسکے عشاق کا دل ڈوب جاتا دانت موتی کی لڑی تھے بلکہ گوہر اُن دانتون کو دیکھکر وابستہ ہوا دلمین سوراخ اُسکا پیدا ہی کہ

نظم

سیہ چشم اُسکی وہ بدمست تھی
نگاہون سے شمشیر دردست تھی
رخ اُسکا کہان اور مہ و خور کہان
تفاوت زمین آسمان کا ہی یہان
وہ لب لعل کو جس سے شرمندگی
دم حرف سرمایۂ زندگی
دہن کی جو تنگی نظر کیجیے
تو آگے سخن مختصر کیجیے
نہ ہم تم زنخ دیکھ حیران ہین
سبھی دست زیر زنخدان ہین
سراپا مین اُسکے جہان دیکھیے
دہن روے مقصود جان دیکھیے

اِس شکل و شمائل پر بالون کا جوڑا باندھے نہ کنگھی نہ چوٹی زلف لہرا کر رخسار پر آتی بدلی چاند سورج پر چھا جاتی تہمد باندھے ایک کرتا کمر تک موٹے کپڑے کا پہنے مرگ چھالا بچھائے بانسری چھپر مین تکھڑے سے دھونی رمائے بیٹھی ایک کونے مین بین ستار بھی چھپر یا مین رکھے لئے یہ تو اسطرح بیٹھی اُدھر جب پچھلا دن رہا شہزادہ سوار ہوا اور جوانون نے اُسوقت صحرا کا یہ عالم دیکھا مثنوی

ہوا دلکشا وہ ہر طرف سبزہ زار
کہ سرسون نے کی تھی قیامت بہار
کھڑے لوگ محو تماشا تھے وان
کہ کہنے لگی بلبل خوش زبان
کہ خاطر جنون سے نہ رکھے پخنت
خبر بھی ہے تمکو کہ آیا بسنت

جب یہ سب سیر کرتے ہوے چلے عیار طراسنے کہ یہ سب تو صید کو آتے تھے مگر وہ صیاد بنا ہوا دام لگائے بیٹھا تھا انکو محو تماشا دیکھکر آپ بھی بین بجانے لگا اور خوش الحانی سے یہ غزل گانے لگا غزل

تمھین تقصیر اُس بت کی کہ جو میری خطا لگتی
مسلمانو ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی
تڑپنے لوٹنے رونے کا باعث تجھپہ کھلتا تا
ترے دل کو بھی میری ہی اگر اے بیوفا لگتی
وہ پھرتے ہے گرم نظارہ کہان تک زخم دل ٹانکون
کہ ہے ہر ہر نگہ کے ساتھ اکسہ برچھی سی آ لگتی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو گریہ تر نہ کر دیتا تو جیسے نالہ کھینچا تھا	چمن مین کوہ مین صحرا مین آتش جابجا لگتی
بلاے جان ہوا دھیان اُس یہ کاکل کی چوٹی کا	نہ لگتا دل تو دل کے پیچھے کا ہیکو بلا لگتی

یہ صدا گانے کی اور بین کی کان مین جہانگیر کے جو پہونچی گھوڑا اُسی طرف اُٹھایا صید خود جانب صیاد آیا قریب ہونچکر عجب حسن زیبا دیکھا کہ فلک نے کبھی ایسا نقشہ نہ دکھایا تھا گھوڑے سے ہو دکر قریب اُس قتالہ کے آیا اور کہا شاہ جی عشق مولا اُسنے کہا داتا بھلا ہو راج پاٹ کرو دھرم کلاج کرو اُسنے کہا سائین آپ کا کہان سے آنا ہوا ہے کہا بابا جہان سے سب آئے ہین کہا اب یہین رہیئے گا یا جایئے گا جواب دیا کہ جانے کو سنسار آیا ہے فقیر کیونکر رہ سکتا ہی موافق مضمون اس بیت کے

بیت

رفتگان مین جہان کے ہم بھی ہین	ساتھ اس کاروان کے ہم بھی ہین

اُسکے پاس جا کر بیٹھ گیا اور اُسکی تیر مژگان کا صید ناوک خوردہ دل اسکا بنا اب اسنے اداہاے دلفریب دکھانا شروع کیا کبھی منھ کو بنایا اور غنچہ دہنی سے بہت آہستہ جماہی لی یہ معلوم ہوتا تھا کہ کچی کلی کھلکر رہگئی کبھی دونون ہاتھ اُٹھا کر انگڑائی لی کہ دونون ہاتھ دو تلوارین تھین کہ بلند ہوگئین بغل کی خوشبو آئی سفیدی اور رنگ لائی کہ جان پر بن آئی کات کے اُبھار نے سنا نین بنکر سینہ توڑ دیا اور وہ جلدی سے چادر کو آگے کر لینا حیا کی جھلکین رخسار پر پڑنا شرما کر نیچی نظرین ہونا غیاذاً باللہ یہ نوجوان تھا اگر زاہد صد سالہ بھی ہوتا تو زہد و ورع طاق نسیان پر رکھتا بس اُسنے قدم پر اُسکے سر رکھدیا اور کہا کہ میر الملک و مال اس مقام پر نہین ہی ورنہ کیا کہون کہ کیا مراتب آپ کے کرتا اُس مہ پارہ نے جواب دیا کہ تارک الدنیا کو ملک و مال سے کیا مطلب رہا ہے کشور راحت فوج الم نے لوٹ لی ہمکو مال کی کیا پرواہے فقیر دن سے زیادہ ارتباط اچھا نہین اب اپنی راہ لو ملک و مال کا لالچ نہ دلاؤ اُسنے کہا کہ ہم تیری گلی کے گدا ہین اِس صحرا کو باغ جنان سے بہتر جانتے ہین اُسنے کہا یہ بھلا ہم کب مانتے ہین اُسنے کہا آج مین اپنا خون کرونگا نہین تو عرض میری قبول ہو کہ یہان سے چند کوس پر لشکر میرا ہے وہان تشریف لے چلو اسنے جواب دیا کہ درویشون کو جابجا دوڑتے پھرنا اچھا نہین ہمین کیا مطلب جو وہان جائین اور اپنے مشرب و ملت مین دھبا لگائین اُسنے کہا ہم تمھارے کمالات کے مشتاق ہین دو گھڑی ٹھہر تا یا چلی آنا وہ بھی تو صحرا ہی ہی کوئی عمارت

شاہی نہین ہی اُسنے کہا اپنی یہ راہی نہین ہی بہت کچھ اُسنے منت سماجت کی جب وہ راضی ہوئی اسی وقت یا تو چند روز رہنے کا ارادہ تھا صحرا مین یا کوچ کیا اُس زن معہ طلعت کو بھی سوار کرالیا اور لشکر مین پھر کرآئے ایک خیمہ مین اُسکو اُتارا کہ جملہ سامان عیش و راحت سے وہ آراستہ تھا مسندین بچھی تھین چوکی پر کشتیان صراحیون کی شراب کی رکھی تھین جینگیرین جو گھڑے عطردان پاندان مہیا تھے بلگری باآب وتاب لگی تھی کنیزین بہر خدمتگزاری حاضر تھین جہانگیر نے کشتیان جواہر و زیور کی اور لباس پر تکلف کی اُسکے لئے بھیجین لیکن اُس نے قبول نہین کین اور کسی طرح وہ اسباب نہ لیا آخر جب ردائے شاہد دہر میلی ہوئی اور گیر دالباس درویش روزگار نے اُتارا خیمہ عالم مین قدم شب مشک فام نے رکھا کہ

نظم

ستارے تھے کہ پھر جو سین لے جام
کہ آنکھون مین بھرین غفلت کے آرام
اٹھا جسم فلک سے شب کا پھر راز
ہوئی پیدا مبارک باد آغاز

شب کو ساقی و شراب سب مجتمع ہوئے شہزادہ خیمہ مین بارگاہ گلفام کے آیا انجمن آرائی ہوئی لطف چراغان ہر سمت تھا درختون کے تپے چمکنے لگے ہوا لونین سی آہستہ آہستہ وزن ہوئی کو سون تک میدانین سناٹا ہوا ستارون کا کھیت لطف دکھانے لگا ایسے عالم مین ان حسینہ نے بین کو اٹھا کر بجایا اور یہ گانا شروع کیا کہ

غزل

اس تپش کا ہی مرا دل ہی کو حاصل ہوتا
تو کسی سوختہ کا آبلۂ دل ہوتا
کرتا بیمار محبت کا مسیحا جو علاج
زلف ہوتا ترے رخسار پہ یا تل ہوتا

کاش مین عشق مین سرتا بہ قدم داغ ہوتا
چھوڑتا ہاتھ سے ہرگز نہ کبھی بسمل شوق
اتنا دق ہوتا کہ جینا اُسے مشکل ہوتا
دل گرفتہ کی اگر خاک چمن مین ہوتی

آسمان درد محبت کے جو قابل ہوتا
دامن برق اگر دامن قابل ہوتا
گریہ تجتی ہی ہوتا تھا نصیبون مین مرے
تو جہان دیکھتے ہو غنچہ دہا دل ہوتا

ذوق مستی زیادہ ہوا ہوئے سرخوشی سے دل بیتاب ہمان نہ بندھا ہر اک محو بیٹھا ہو اور آلکا وقت ساز کی دمسازی عالم ہی اور تھا اب تو جہانگیر نے چاہا کہ تخلیہ ہو اور ہم اور یہ اکیلے مین بادہ خواری کرین لیکن فرزند مرشد بر حق یہان موجود ہین انھون نے ایک جام بھی اُس فقیرہ کے ہاتھ سے اُسکو نہ پینے دیا اور کہا میرا دل کھلتا ہے خیر آپ لائے ہین اسوجہ سے پاس خاطر ہے لیکن ہین آپ کو اسکے پاس اکیلے مین نہ بیٹھنے دونگا اور اس کو یہ خیال ہے کہ بیشک یہ کوئی عیار ہے پھر سوچتا ہے کہ اگر تفتیش حال کرون اس خیال سے کہ یہ مرد ہے اور یہ مرد نہ نکلا تو برا ہوگا کیونکہ اس ملک کی بچیون کو مین نے عیاری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرتے دیکھا ہی بس اگر عورت ہی تو جا سے ہی کہ وہ ایک مقام پر بیٹھی تھی کیون اس کو یہان لائے بایں
وجوہات چند در چند یہ تو خاموش ہے اور وہان جہانگیر پھڑک رہا ہے بیتاب ہوا جاتا ہی جب زیادہ
رات آئی چابک نے کہا اے شہریار اب تشریف لے چلیے اپنی بارگاہ مین جہانگیر آبدیدہ ہو کر اٹھ آیا
انجمن برخاست ہوئی چابک نے بخوبی پہرا چوکی مقرر کیا تمام شب آپ جاگتا رہا نہ تو شہزادہ جاسکا نہ
وہ عیار آسکا آخر عمر شب نے حسرت دل بخشی التماس شوق تہو اجلال مہر آشکار ہوا کہ دل جل
جلکر مثل شمع بجھا یعنی زلف شب تا بزانو ہوئی بموجب شعر **شعر** ہوئی شلیع جو نورافشانی مہر ؛
بنی مشعل رخ نورانی مہر ؛ ہنگام سحر وہ درویشہ عازم روانگی ہوئی جہانگیر نے بمنت روکنا
چاہا مگر اُس نے نہ مانا آخر سوار ہو کر راہی ہوئی چابک بہت خوش ہوا کہ خس کم جہان پاک
کھٹکا مٹا لیکن شہزادہ کو تاب کہان دوسری شبکو غفلت دیکر لباس شیردی سے آراستہ ہو کے
یہ سیدھا اُس جھونپڑی مین پہونچا جوانی کے مزے ہم کو بھی جب یاد آتے ہین کف افسوس ملکر رہجاتے
ہین اتنا ہی کہہ لینا بس ہے کہ اب ہوس ہی جب اس مقام پر پہونچا اُسنے باعزاز تمام اُسکو بٹھایا یہ
لب پر لایا کہ **فرد** بوسہ ہین جو لب کا وہ اپنے عطا کرے ؛ اُس بادشاہ حسن کا داتا بھلا کرے ؛ اُسنے کہا کیا
خوب اب آپ مزے مین آئے فقیرون کے سامنے راہ ادب سے آگے قدم بڑھاتے اسنے منت کر کے لپٹ
جانے کا عزم کیا اُسنے جھٹک کر اپنے تئین گرا دیا اُسنے ہاتھ پکڑ کر جب اُٹھایا اُسنے دوسرے ہاتھ کو دابکر
منہ نازسے بنایا پھر آپ ہی آپ اشک آنکھون مین بھر لائی صدقے قربان اپنے ان بے کرالبات حسن بازیک
بازار غمزہ و ناز گرم رہا پھر اُس نے کہا کہ ہم فقیرون کے پاس تو شراب بھی ایسی ہی کہ آپ کے لائق نہین کیا
تمھاری تواضع کرین یہ کہکر ایک گلابی شراب کی جھونپڑی سے لائی اور کاسہ چوبی مین بھر کر پیشکش کی
جہانگیر نے بے دسواس اسکو پی لیا اور بیہوش ہوا اُسنے پشتارہ اُسکا باندھا اور سیدھا بے دغدغہ
سپاہ و عیار لیکر روانہ ہوا اور بہت جلد راہ طے کر کے داخل قلعہ انجم حصار ہوا اور جب سامنے بادشاہ
کے پہونچا اُسنے آہنگر بلوا کر ہزار من کی قید جسم پر آراستہ کی اور حکم دیا کہ اُسکو لیجا کر برج صندل مین
قید کرو تیغہ بلاکش بسبب اُسکے کہ مسکن ساحران غدار ہے اس مقام کو شہزادہ جانتا تھا تو کمر مین رکھتا
تھا صحرا مین بھی آیا تھا تو وہی تیغہ لایا تھا وہ تیغہ بھی انجم شاہ نے لے لیا صبح کو یہان لشکر مین شہزادہ
کے غائب ہونے کا غلغلہ ہوا مہتر چابک نے کہا ہم نہ کہتے تھے کہ اُس عورت کا آنا اچھا نہین

خیر ہرچہ بادا باد یہ کہکر وہان سے صحرا مین آیا مسکن عیار کو نہ پایا اور نہ اُس عورت کا کہین نشان دیکھا
پس یہ وہان سے سیدھا روانہ ہوا اور جا بجا گانؤن بستیان ڈھونڈھتا ہوا قریب قلعہ انجم حصار
پہونچا قلعہ دیکھا سر بفلک کشیدہ نہایت مستحکم و استوار اُسنے صورت اپنی بدلکر جب اندر جانے کا
قصد کیا جیسے ہی دیوار قلعہ کے پاس پہونچا ایک چمک پیدا ہوئی آواز گڑگڑ کی آئی پھر جو دیکھا تو بجلی
چمک کر اُسپر گری اور گردن و کمر مین مثل زنجیر کے لپٹ گئی اور لیکر بلند ہوئی غلغلہ دروازے پر جو ساحر
تھے اُنہین برپا ہوا وہ برق زنجیر بنی ہوئی سامنے انجم شاہ کے اُسکو بھی لائی اُس نے اُسکو بھی قید کیا
جاسوس ملکہ خورشید تاج بخش نے لگا رکھے تھے وہ خبر لیکر گئے اور کہا ہمکو اندر قلعہ کے جانا بھی نہ پڑا
یہ ماجرا ہمنے بیرون قلعہ دیکھا تمام لشکر مین اُسکے بھی شور اُنکی گرفتاری کا مچگیا ملکہ خورشید نے اپنی ہیبت
لشکر اپنا تیار کرایا اور برسم یلغار سامنے قلعہ کے آیا دلاوران نے آتے ہی پرا جمایا اور حملہ کیا
جب دھاوہ پیش ہوا دیوار ہاے قلعہ کرہ نار بنگئی تھین لاکھون بجلیان تڑپ تڑپ کر گرنے
لگین قلعہ ابر تھا اُسمین بجلیان تڑپتی تھین میدان مین آتشبازی چھوٹ رہی تھی عجب
بہار دکھائی دیتی تھی کہ شعلہ ناچ رہے تھے جتنے کہ آگے بڑھ گئے اُنکا رخت ہستی بجلیون نے جلا دیا
بہت آدمی جھلسے ہوے نظر آتے تھے ایک طرف برق طپان تھی ایک سمت یہ سوختہ تن ناچتے
تھے شور آفت زا برپا تھا آخر خورشید وہان سے کئی کوس اُسطرف ہٹکر آیا اور خیمہ استادہ کیا وہان
انجم شاہ نے عریضہ بخدمت کوکب لکھا مضمون یہ تھا کہ اے شاہ عالیجاہ کیوان کلاہ ہم لوگون کی
پشت پناہ ہمیشہ آپ پر سایہ افگن ہین بصد ادب گذارش پذیر ہے کہ ان دنون چند باغیون نے
سر اُٹھایا از انجملہ جہانگیر لشکر لیکر میرے قلعہ پر آیا مثل مشہور ہے کہ چھوٹا منہ بڑی بات لیکن ویسے
ہی تو منہ کی کھائی خدا نے بشکل عروس فتح و نصرت دکھائی اب دونون کو یعنی عیار کو جہانگیر کے
کہ جسکا نام چالاک ہے اور خود اسکو مین نے گرفتار کیا ہے اُنکی نسبت کیا حکم ہوتا ہے زیادہ حد ادب یہ
نامہ ایک ساحر کو دیا کہ وہ لیکر قلعہ کوکبیہ کو روانہ ہوا اور بہت جلد سب قلعہ جات کو جو اُس پار دریاؤن
کے ہین طے کرکے جب دریاے مروارید کے قریب پہونچا پنجہ اُسکو اُٹھا لے گیا دربار دربار
مین لایا شاہ کو سریر حکومت پر بصد کر و فر متمکن پایا مجرا کیا اور عریضہ دیا بادشاہ کچھ دیر تک سوچا
کیا پھر جواب لکھا کہ اے برادر عزیز تمھاری پہونچی جانبازی پر تمھارے صد آفرین ہے لیکن انکو قتل کرنیکا

اللہ مگر نا اگر مجھکو خدا نے عمر دے ندامت ہوگی مین اسکی فکر کرتا ہون تم مضطر نہو نا باقی حالات
خسروانی کے ... والسلام یہ جواب لیکر وہ ساحر خلعت سے مخلع ہوکر پھر آیا اور پاس انجم شاہ کے
آکر نامہ دیا ... خاموش ہو رہا لیکن ایک دن اُسنے وزیرون کو بلاکر مشورہ کیا انھون نے
عرض کی کہ کوکب کی عقل مین ہم کہہ نہین سکتے کہ فتور ہے قید رکھنا انکا عقل کا قصور ہے
اسکا ... شاہ جادوان یہ وہ آئیگا اور غضب ڈھائیگا جان بچکر لیجائیگا آخر اس امر پر قرار ہوا کہ کوئی
اُنمین صلاح ... حکم دیا کہ اندر قلعہ ہی کے میدان خونی تیار ہو فوراً آرہ کش جلاد حاضر ہوے
چہرے ... رنگ کے ننگے بورئیے نزاکت کے بچھ گئے خلقت مین ہر طرف چلیو دیکھو چلیو دیکھو کی
ایکا بھول گرد اُس میدان کے تمام اہل قلعہ کا سیر دیکھنے کے لیے مجمع ہو گیا شہزادہ و چابک و
الماسیہ سوار کے استقام پر لائے فوج بادشاہی برائے حفاظت و نگہبانی مسلح ہوکر وہان آگئی جس
کسی نے کہ صورت زیبا کو ان نوبادگان باغ صاحبقرانی و عیاری کی دیکھا مثل گل خزان رسیدہ
کے پژمردہ ہوگیا وہ حسن وہ صورت وہ جلادت وہ شوکت ہر ایک کہتا تھا کہ ابھی ابھی تو سبزہ بھی
رخسار پر نہین اُگا ہے جو ہر کیا کھیلا ہے کوئی کہتا تھا کہ انکے والدین کے دل سے پوچھے کہ
ابھی تک طوق گلے مین منت کے پڑے ہین خدا نہ کرے کہ کوئی یو ابھی اس سن کا باغبان کاٹے
دیکھو کیا کال بھولے بھولے گلاب کی ایسی پتیا ہین بعض کہتے تھے کہ بھائیو یہ دنیا جائے عبرت
ہے یہان ایسے ہی ایسے جوان خوبصورت تیغ مرگ سے شہید ہوتے ہین ایسے ہی گل باغبان
دہر توڑتا ہے جو اچھے ہی تو بہت جلد فنا ہوتے ہین سرائے فانی مین یہی طور ہو رہا ہی دیکھیے کیسے کیسے
جلسہ یارونکے مٹ گئے اور کیسے کیسے حسین لبسان سبزہ پامال قدم اجل ہوئے کہ خمسہ

خراب ہین وہ عمارات کیا کہون تجھ پاس
کہ جسکے دیکھے سے جاتی رہی تھی بھوک اور پیاس
اور اب جو دیکھو تو دل زندگی سے ہوئے اُداس
بجائے گل چمنون مین کمر کمر ہے گھاس
کہین ستون پڑا ہے کہین پڑی مرغول

یہ باغ کھا گئی کسکی نظر نہین معلوم
نجانے کس نے رکھا یان قدم وہ کون تھا شوم
جہان تھے سرو صنوبر وہان اُگی ہے زقوم
مچی ہے زاغ و زغن سے اب اس چمن مین دھوم
گلون کے ساتھ جہان بلبلین کرتین کلول

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہان تو سب آپس مین رنج وغم کر رہے ہین ادھر انجم شاہ دارالامارۃ سے نکلکر میدان مین ٹھہرا پلٹنون اور رسالون نے قیدیون کو گھیر لیا جلاد حکم پوچھنے لگے جہانگیر و چابک آپس مین نگاہ حسرت کرتے تھے اور اپنے مذہب کے موافق رجوع قلب سے دعا کر رہے تھے ان قاتلون کے ہاتھ سے تو جان بچ گئی لیکن اور قاتل پیدا ہوا یعنے غلغلہ ہوا کہ دختر بادشاہ تشریف لاتی ہین ہر ایک اُسی جانب دیکھنے لگا اس اثنا مین ایک تنالہ وسفا کہ کو دیکھا کہ کئی سو خواصون کے بیچ مین کرو سب بھی کشور حسن کی شاہ اور آسمان خوبی کی ماہ ٹھین چلی آتی ہے رفتار سے اپنی کبک کو شرماتی ہے کان مین جو بالا پڑا ہے چلنے سے ہلتا جاتا ہے عکس اُسکا گالون مین نہرتا ہے دیار حسن کو خوبی نے گھیر لیا ہے آفتاب مین چاند نکلا نظر آتا ہے زلف بھی چہرے پر لہراتی ہے ناگن باغ حسن مین اوس چاٹنے آئی ہے کمر کو لے کا عالم جسپر ہر عشاق بیدم پائجامے مین سلوٹین پڑی ہوئی برابر ران کے چین نظر آتی ہین پیڑو موتی سے اُبھرا ہوا سینہ پر گجو نکلا اُبھار جوبن دیتا دوپٹا کاندھے سے ڈھلکا ہوا وہ کون ایسا بنا ٹھا جو اسیر اُس وقت نہ تھا خوبان عالم کی جان تھی عجب آن بان تھی زلف سود بخش روح لیلی کمان ابرو مین جڑا ہوا تیر مژہ آنکھون مین سرمہ حیا کا ازل سے دیا ہوا شاخ شجر طور سرتا قدم بنی ہوئی نخل گل باغ ارم قامت کی شان تھی گلدستہ جاہ وحشم کی آن بان تھی دفتر رعنائی مین فرد تھی آنچل پلو کا دوپٹا اوڑھے اٹھلاتی ہوئی دام زلف مین دل پھنساتے ہوئے خدا نہ کرے جو ایسی زلف کے پھندے مین کوئی پھنسے چشم تماشائی

نظم

تمام عمر حیرتی آئینہ رخسار نے کہ
ایک جا گہ ہے ایک جا گہ خوب
کاکل صبح پر نظر نہ کرو
اُسکی زلفون مین دل گئے پھنس
صبح صادق کا دعوی ہے کاذب
سطح رخسار آئینہ سان صاف
ایک باریک بنی ہے درکار

کیا کہون کیسا قد و بالا ہے
پیکر نازک اُس کی سب محبوب
کچھ بھی نسبت ہے تمکو سودا ہے
ہے سنبل کے پیچ پاؤ دھرے
ویسی بھوین کشیدہ بھی ہین کہین
جو نہ ٹھہرے نگہ تو رکھئے معاف
کیا چمکتا ہے ہاے رنگ قبول

قالب آرزو مین ڈھالا ہے
اسکی کاکل سے حرف سرنہ کرو
کالے کوسون کی بات کا کیا ہے
اُس جبین سے ہے دلکی کیا جاذب
یہ کمانین کسوسے کھنچتی نہین
لطف بینی کا فہم ہے دشوار
جیسے نکھڑا گلاب کا سا پھول

پس اُس گلبدن نے قریب آکر اس گرفتار رنج و الم شہزادہ عالم کو بھی دیکھا عجب شکل خدا کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قدرت نظر آئی فرشتہ زیب ملائک فریب سکندر صولت فلاطون حکمت کو دیکھا کہ ابھی نوجوانی سے کوئی گل عیش نہیں چنا باغ حسن سرسبز ہوتا آتا ہے ایسی صورتین مرقع دہر مین مصور قدرت نے کم کھینچی ہین وہ دزدیدہ نگاہین وہ دل لینے کی راہین وہ وجاہت کی صورت بھولے پن کی مورت پیار آنکھون سے ٹپکا پڑتا یوسف کا ایسا نقشہ بھرے بھرے ڈنڈ بھری بھری مچھلیان سینہ فراخ و ہموار پیشانی بلند کمان کی طرح بلند نہایت ارجمند کہ

ابیات

وہ نکو خوے نکو روے خجستہ منظر
وہ سلیمان حشم و موسیٰ کف و صالح اعمال
آسمان جاہ و عطارد قلم و مہر علم
شاہ دارا دل و سلطان سکندر اقبال

وہ بلند اختر فرخ روش و فرخ فال
حسین خلق و نسیم کرم و ابر سخا
مشتری دانش و مہ بینش و مریخ جلال

وہ مسیحا دم و یوسف رخ و داؤد الحان
چشمہ فضل و ہنر کان عطا بحر نوال
خسرو جم حشم و داور کسریٰ انصاف

بس صورت دیکھتے ہی یہ حال ہوا کہ دل خم زلف دوتا مین پھنسا سر پر نازل ہوئی بلا جوش طپش نے آرام کھویا صبر کو دل سے ہاتھ دھویا آتش شوق کی حدت بڑھی گرمی بازار الفت ہوئی اُف اُف کہکر دل تھام لیا اپنے خدا کا نام لیا طبیعت نے کہا کہ نہ سنبھلونگی محبت نے کہا مین تمام عمر رلاؤنگی بیخودی نے استقبال کیا شرم و غیرت نے تھام لیا کہ

نظم

دام الفت مین گرفتار ہوئی
تلخکامی کے مزے لینے لگی
کہ سمجھتا یہ شگون غم ہے

پاے بند ستم یار ہوئی
جان دینے کی اشارت تھی صاف
مژدۂ ولولۂ ماتم ہے

دم لیا بھی کہ نہ دم دینے لگی
مرگ نو کی یہ بشارت تھی صاف
آنکھون سے حسرت پیدا مگر

چھپائے ہوئے دلکو اپنے لبس مین سیئے کچھ چپ چپ پاس اپنے پدر کے آئی اُسنے اُسکی پیشانی کو بوسہ دیا اور پاس اپنے زانو کے بٹھایا دزدیدہ نگاہین ہوتی جاتی تھی چپکے چپکے دلکو ردتی جاتی تھی آخر سر رشتہ کلام کو عقدہ پیام دیا کہ ای پدر مین نے حال اس شہزادہ کا بخوبی سُنا یہ طرف دار شہنشاہ افراسیاب ہے اسکا قتل کرنا ناروا ہے دوسرے ماموں جان نے کچھ تو ایسا سمجھ لیا ہے جو آپکو منع کیا تم اُنکی راے پر اپنی راے کو ترجیح دینا خلاف دانش عقلا ہے ایسا نہو کہ کام ہاتھ سے جائے بنا بنایا کھیل بگڑے مفت کا الزام آئے آپ خود دانشمند ہین آپ کو کون سمجھائے پدر نے اُسکے کہا آخر پھر کیا کرون اُسنے کہا کہ سواے قید کے کوئی چارہ نہین دوسرے یہ کہ ماموں جان کیا غافل تھوڑے ہین وہ بہت جلد راہ اسکی لگا دینگے آپ کیون گھبراتے ہین بادشاہ نے کہنا اُسکا

منظور کیا اور اُس اسیر سلاسل عشق کو پھر بندی خانہ میں بھیجدیا خلق خدا شاد و شاد اپنے اپنے گھر پھری وہ انجمن رنج باطل ہوئی اِدھر یہ دیوانہ مجنونانہ اسیر زنجیر خانہ زنجیر میں بھی اُسکے اسیر ہونے کا غل زخمی نگاہ بے تامل کہتا ہوا کہ دائے ناکامی ابتو اور بھی جان پر آبنی اس سلسلہ سے اب چھوٹنا دشوار ہے ہم ہیں اور سلسلۂ الفت یار ہے ہم سے دیوانوں کو زنجیر کیا درکار ہے **نظم**

بیتابی دل سے لب پہ ہے جان	ہوں کوئی گھڑی کا دم کا مہمان	اب مرنے میں رہے کیا ہے باقی
فانی ہیں سبھی خدا ہے باقی	باقی نہیں اب تو ہم میں طاقت	ہے اور ہی درد و غم میں حالت
جاری ہے ہر ایک چشم سے خون	اب ہوتے ہیں نالہ ہائے موزون	اسی طرح زندان خانۂ غم میں

یہ تو پھنسا اور حال پر اپنے روتا رہا اِدھر وہ بیتاب سینہ غم سے بھرا ہوا دل آتش رنج سے کباب اپنے پدر سے کچھ دیر میں رخصت ہو کر اپنے باغ میں آئی اور بستر غم پر پڑی دل تڑپتا تھا بیکلی تاب و توانائی کھوتی تھی سراپا غم کی صورت ہو گئی تھی لمحہ بھر میں نہ وہ رعنائی رہی نہ زیبائی رہی خوشی نے بالکل خانۂ دل سے کنارا کیا رنج کا گھر بہت مستحکم بنا ہجوں نے شور صبر و سکون لوٹ لیا ربط دست و گریبان بڑھا جب جانب باغ نگاہ کرتی تھی ماتمی سوسن کی پوشاک نظر آتی اپنے گریبان کی طرح چاک گریبان گل کو پاتی

جب زیادہ ہجر میں گھبراتی تو یہ زبان پر لاتی ابیات

ملا میں تجھسے کہتی تھی کہ زنہار	محبت ہے بری آتش جگر دار
ڈرے سوچ اوسکی سے کالے کی لہر	نہ سمجھا تو شراب عشق ہے زہر

اور جو کبھی زیادہ بیتابی ستاتی تو رو رو کر یہ سناتی **نظم**

نہیں صبر اٹھا ترے بن سلے	لہو سے جگر تک بھرے ہیں گلے	کسو سے کسو کو نہ ہو جائے لاگ
کہے تو لگائی ہے سینے میں آگ	کسو کا کسو سے نہ لگ جائے دل	کہ کہنا پڑے ہائے دل ہائے دل
نہ ہو جاتی اے کاش الفت ہمیں	اُٹھانی نہ پڑتی یہ کلفت ہمیں	نہ آنکھیں لگی ہوتیں ناگاہ کاش
کہ چھاتی کی دل تک نجاتی خراش		

اِدھر یہ غم کی مبتلا اُدھر وزیر زادی اسکی داغ بر سینہ وہ غنچہ دل گل پر بیٹھی اپنے مقام پر طعن کرتی کہ سوچ سبزہ آج میرے لیے تلوار ہے سرو صورت فاختہ بعینہ منصور ہے کلمۂ حق کہنے والا الحق بر بخور ہے راہ وحشت میں قدم اپنے جمے جاتے ہیں بید مجنوں اس باغ میں بنے جاتے ہیں عوض بلبل کی طرح نالہ و شیون کرنا اور قمری کی طرح طوق محبت در گردن

یون زمزمہ سنجی فرماتا کہ ابیات
خوب رو کے آج ہم سنسان ہامون دیکھکر
یاد آیا ہم کو مجنون جیدِ مجنون دیکھکر
اڑ گئے اِک آئین جادو بلبلکے ہوین
سرمہ آلودہ تری چشم پر افسون دیکھکر
ہی جانی و ای مایۂ زندگانی کیا ترے
ملنے کا سامان کرون دل مین ہی کہ آپ ہی کچھ کھا کر مر رہون کہ نظم
جگر غم سے یک لخت خون ہو گیا
کا دل کہ آخر جنون ہو گیا
گئے ہوش و صبر اپنے یکبارگی
طبیعت مین آئی ہے آوارگی
اسیمگی سے بگولا ہوا
پھرو دن اسطرح جیسے بھولا ہوا
نہ جی کو تسلی نہ دل کو قرار
غم مین سر رشتہ اختیار
بعد کچھ دیر کے دل بہلانے کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھ کر شہزادی کے

مقام پر آئی اسکو بھی زار و نزار پایا آنسوؤن کا رخسار پر نشان پایا رنگ رخ فق چہرہ اُترا ہوا بدر کامل کا ہیلہ ہوا یہی حال شہزادی نے اُسکا دیکھا دونون نے بیٹھکر ٹکٹکی باندھی ایک دوسرے کی صورت دیکھکر حیران رہین نہایت پشیمان رہین پھر شہزادی نے یہ غزل اپنے

حسب حال گائی غزل
پھنسے نہ حلقۂ گیسو کما بدار مین دل
بلا سے گرہ ہو نوالہ دہان یار مین دل
بغل مین جیسے مراد لِ لغل کا دشمن ہی
نہ ایسا ہو کسی دشمن کا بھی کنار مین دل
نکل نہ جائے دمِ اضطراب سینے سے
برنگ شعلہ کہین آہ شعلہ بار مین دل
ہمیشہ روزن سینہ سے کیون ہے چشم براہ
اگر نہین کسی مہوش کے انتظار مین دل
اٹھا تو لائے گھر سے ہمنشین اے ذوق
رہے گا میرے عوض مہر الکو یار مین دل
وزیرزادی سمجھ گئی کہ اسکا دل بھی

کہین پھنسا اُسنے قسم دیکر پوچھا کہ اے ملکہ سچ کہو یہ سوز و گداز کیسا ہی داری ہمسے پردہ کیا ہی ملکہ رو دیکھی اور کہا شعر مین جو دیوانے وہ آزاد ہین دیکھو پھرتے :: اور ہشیار ہین جو جکڑے ہین زنجیر وغیرہ :: ای ہمچین اب میری لحد پر اُنکو ہو سکے تو لانا کشتہ تیغ ادا کا مزار دکھانا وزیرزادی بھی رونے لگی اور گویا ہوئی یہی بیت کون زندہ رہے گا کیا ہو گا :: آگے پیچھے جنازہ ہوئے گا :: شاید تم اسیر طرۂ زلف شہزادہ جہانگیر ہو اور یہی حال میرا ہے کہ مین اُسکے عیار کے تیر مژہ کی زخمی ہون بس یہ سننا تھا کہ پردہ بلدہ دری کے چھوٹ گئے دونون دیوانگان صحرائے عاشقی ملکر بیٹھین باتین راز و نیاز کی ہونے لگین آخر اس بات پر ٹھہری کہ سرہنگ عیار سے کہو کہ وہ کوہ کاہ ہے وزیرزادی نے سرہنگ کو بلایا اُسنے آکر ملکہ کو تندردی مقام بہتر بیٹھنے کو ملا وزیرزادی نے اُس سے سب ماجرا کہا وہ ملکہ کو بہت چاہتا تھا کو دیون مین اُسنے کھلایا تھا کہا میری جان تجھ پر فدا مین لے آؤنگا ملکہ اُٹھکر قدم پر گرنے چلی اُسنے ہاتھ باندھے اور خود قدم پر سر رکھا ملکہ نے جواہر کے صندوقچہ اُسکو دیے اُسوقت ہمسے کہا کہ تو ملکہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک برج کہ اُسکو برج صندل کہتے ہین واقعی وہ صندل کا بنا ہی مگر بہت سخت دشوار جگہ ہی آپکے پدر عالیقدر کے ہاتھ مین ایک انگوٹھی ہے اگر اُسکو آپ لے آئیے تو پھر مین بہت سہل طرح سے شہزادہ کو لے آؤن یہ کہکر رخصت ہوگیا ملکہ ایک روز ضبط بدشواری کر کے سنگ جبر مفارقت دلپر دھر کے چپ ہو رہی دوسرے دن یہ ملکہ ابر سفید پر سوار ہو کر چلی اور ایوان خاص مین بادشاہ کے اُتری بادشاہ خاصہ کھانے محل مین آیا تھا کہ یہ بھی شریک طعام ہوئی بعد فراغ طعام نے جواہر کا ذکر چھیڑا اور کہا اباجان کہئے آپ نے اپنے دست مبارک سے کوئی انگوٹھی مجکو نہ دی اُسنے سادہ مزاجی سے کہا کہ لو اب سہی اور ہاتھ اپنا بڑھا دیا اُسنے جو تاکہ سرہنگ نے دیا تھا اُسکے سبب سے وہی انگوٹھی نگین یاقوت کی پسند کی بادشاہ نے کچھ خیال بھی نہ کیا انگوٹھی اُتار کر دیدی یہ لیکر کچھ دیر ٹھہری پھر خوشی خوشی وہان گھر مین آئی اور وزیر زادی کو انگوٹھی دکھائی وہ بھی بہت خوشنود ہوئی پھر **سرہنگ** کو بلا کر وہ حوالے کی جب یہان چرخ گوہر انجم صدقہ اُتارنے کو انجمن پر سے لایا شب وصل نے منھ دکھایا ہوا دل نے یہ مژدہ سنایا کہ عجب تماشا ہے کہ اُس رات کو ماہ کے ساتھ آفتاب آیا **ابیات** عروسانہ شب مہتاب آئی ستارے دل سے وقف رونمائی ۔ کہ ہونگے بلبل و گل دونون یکجا ۔ چھنے گا بادہ گلگون کا جلسا وزیر زادی اور شہزادی دونون نے حمام کیا لباس و زیور سے آراستہ ہوئین باغ مین گل ہنسنے لگے فوارے خوشی سے اُچھلنے لگے نہرین وفور شوق سے اُبلتی تھین درخت سب بادلے سے منڈھے گئے جوانان چمن زرین پوش ہوے بلبل ترانۂ عشرت گانے لگی سرو اپنی اکڑ طومڑ دکھانے لگی بارہ دری مین فرش کی چین جبین گئی گلدستون سے فرش بھی سجنے لگا آئینہ کا لباس دیوارون نے پہنا پلنگ سجے گئے مسند بچھائی گئی کنول کیا لگائے گئے کہ دل کنول ہوگیا جھاڑ پھر ایک روشنی بارہ تھا مکان سارا پر از نقش و نگار تھا ملکہ اور وزیر زادی چھڑی ہاتھ مین لیکر ٹہلنے لگین اور انتظار یار دلنواز کرتی تھین اُسطرف **سرہنگ** وہ انگشتری ہاتھ مین پہنکر برج صندل مین پہونچا اُس برج کے چار دروازے ہین اور ہر دروازے پر ہزار ہزار پاسبان مقرر رہین وہان شہزادہ فرط الم سے سر در گریبان دل سے کہتا کہ کاہے کو وہ مغرور حسن و جمال میرا خیال رکھتی ہوگی ناز کاہے کو فرصت دیتا ہوگا اغماز دامن کش ہوگا نگاہ اپنی طبیعت کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

موافق پھری ہوگی بے وفائی سمجھاتی ہوگی کبھی بیتابی سے یہ کہتا تھا کہ ابیات

مجبور دن یہ کرنا نہین جانی ستم اچھا
اسدرجہ ستانا نہین ہمکو صنم اچھا
فرقت کا اب اتنا نہین دینا ہے غم اچھا
بس آ دو چلی جان میری ہجر سے تیرے

دریہی حال چابک تیز رفتار کا تھا لیکن وہ دل ہی دل مین غم کھاتا تھا ملکہ اور شہزادہ کو سمجھاتا تھا صبر کی باتین سناتا تھا اسی ہنگام مین یکایک ایک عیار نے آکر قدم پر سر رکھا اور کہا اے شہزادہ یہ آگ میری ہی لگائی ہوئی ہے کہ مین آپکو وہان سے لے آیا اپنے کیے کا مزا اُٹھایا چلیئے آپکو ملکہ نے بلایا ہے یہ سنکر وہ شہریار پھولون نہ سمایا اور عیار طرار نے زمین مین نقب دینا شروع کی کچھ ہی دور پر دروازے سے ہٹکر دہنہ اُسکا توڑا شہزادہ نے قید توڑی اور چابک کی قید سوہن سے رہیت دی یہ دونون تو نقب کی راہ سے باہر ہوے اور سرہنگ انکو ہمراہ لیے شادان و فرحان باغ مین ملکہ کے پہونچا غلغلہ ہوا کہ لو وہ آئے ملکہ نے کہا اوئی یہ سرہنگ بھی کتنا بے تمیز ہے مین نے یہ کب کہا تھا کہ انکو یہان لیے آئیں مین نے تو ترس کھا کر حکم دیا تھا کہ قید زندان سے چھوڑ ادے یہ کہکر برق کی طرح کوندکر بارہ دری مین گئی اور پردے اُسکے دست نازک سے چھوڑ دیے لیکن شہزادہ دل از کف دادہ بے تامل بارہ دری مین آیا اور کہا اے ماہ تمام کیا مجھسے خطا ہوئی جو تمنے منھ چھپایا اُسنے مسکرا کے کہا واہ صاحب آپ بھی زور چیز ہین خیر اچھا آئیے مین جانتی ہون کہ تم ڈھ پڑ و ہو منھ لگائی ڈومنی ہو بہتر ہے بیٹھ جائیے پھر تو شہزادہ مسند پر آکر جلوہ گر ہوا یہ تمام بدن اپنا چرا کر کچھ چھپا کر سامنے مسند کے بیٹھی شہزادہ نے کہا کہ شعر

اُٹھاتا عشق مین کیون اے دل ناداں جو کھون ہے
ابھی تو مال جو کھون ہے پھر آگے جان جو کھون ہے

ملکہ ہنسی اور کہا کیا خوب اے صاحب مان نہ مان مین تیرا مہمان آپ سے عشق ہی کون کرتا ہے اور منھ ہی کون لگاتا ہے آپ اپنے خدا کے لیے جان جو کھون مین نہ پھنسیے شہزادہ نے کہا کہ بیت

جنون سے میرے مجنون بھاگتا جیسے بگولا ہے
کہ مین صورت ہون وحشت کی وہ یونہی ایک ہیولا

ناخن خراش جگر کے لیے تیز ہین باتین اپنی چتون آمیز ہین یہ کہکر اُس مہ پارہ کو آغوش محبت مین کھینچا اُدھر سے نہین نہین کی صدا بلند اِدھر سے ولولہ شوق گرم ہنگامہ راز و نیاز ہو ایک دوسرے کا شیدا پیار چتون سے نکلتا کبھی وہ اسکے سینے پر لات رکھدیتی یہ کہتا کہ لات تیری

میرے دلکا جنون گھوتی ہے کبھی یہ اُسکی بلائین لیتا سر سے سر اُتارتا آبیمین جام موار غوانی کا
پھر چا اسطرف گلغدار چابک کے ساتھ سرگرم اختلاط گائین خوش گلو زہرہ جبین گاتین خواصان
مہر طلعت سرگرم کاروبار چاندنی دیکھنے کی بہار بادلہ چاندنی مین اُڑا ایا جاتا پانی نہرون کا چھلکتا
غرضکہ ہنگامہ نشاط برپا جب خاک سیہ کو آفتاب نے ادیم صندلین بنایا اور رہبر سیاحی میدان
افلاک مین آیا کہ ہیبت لیکا یک چرخ سے ٹوٹا ستارا کیا تاریکی نے شب سے کنارا صبح کو شیدایان
یلدہ گر یعنی عیار و شہزادہ رشک قمر حمام مین داخل ہوئے لیکن اول شہزادی سوار ہوکر سلیح خانے مین
گئی اُسکو کون روک سکتا تھا تیغہ بلاکش وہان سے لائی اور شہزادہ کو دیا پھر حمام کیا اور آکر داد عیش و
نشاط دینے لگی ہنگام سحر نگاہبانان برج صندلین آگاہ ہوے کہ قیدی غائب ہوا نالان و گریان خدمت
شاہ مین آئے اور عرض کیا کہ وہ گوہر گرانمایہ درج شاہی کھویا گیا یہ خبر سنکر بادشاہ انجم شاہ نے
دوبارہ نامہ لکھا کہ ای شہنشاہ جہانگیر کو کوئی میرے یہان سے لے گیا خبر شرط تھی وہ مین نے
کر دی یہ نامہ پتلا سحر کا لے گیا اور کوکب کو دیا کوکب نے نامہ پڑھکر مرأت واقعہ طلب کیا اور کاغذ و
قلم سامنے رکھا پنجہ پیدا ہوا اور اُسنے لکھا کہ ملکہ ماہ دُر در گوش اور گلغدار شوخ حسیم نے چرا لیا
ہے اور اپنے باغ مین صحبت آرا ہین یہ معلوم کرکے اس نے جواب لکھا کہ یہ حرکت تمھاری ہمشیرہ نے کی ہے
اور اُس نامہ کو ملکہ ماہ سرخ چشم جادو کے ہاتھ انجم حصار کو روانہ کیا ادھر سے تو یہ چلی اور اس طرف
سے ملکہ ماہ دُر در گوش کی نانی سوسن زبان دراز اپنی نواسی کو دیکھنے چلی ہے سوسن حصار
سے تخت پر سوار ہے اُس سے اور ماہ سرخ چشم سے ملاقات ہوئی اور سارا حال دریافت کیا اور
اُسی باغ کی طرف جہان ملکہ ماہ دُر در گوش ہے روانہ ہوئی یہان فوج حکم انجم شاہ تیاری کا
پہونچا اُسی وقت نقارے بجے نفیر سحر کو دم ملا جلد جلد کمر بندی ہوئی اور فوج موج مار کر چلی نہ مین و
زمان مین ابر طائران سحر کا چھایا تھا آفتاب تیرہ ہوا تھا شور تا لفلک پہونچا تھا اُن سب نے آکر
باغ کو گھیر لیا جہانگیر بھی تیغہ بلاکش پکڑ کر مثل شیر غرندہ کے آیا اور اُس فوج پر گرا ابیات

ہمہ روے صحرا سر دست و پاے | بزیر سم اسپ جنگ آزمائے | فرو رفت و بر رفت روز نبرد
بماہی نم خون و بر ماہ گرد | بمرد نبرد آن یل ارجمند | بشمشیر و خنجر بگرز و کمند
بریدہ درید و شکست و ببست | یلان را سر و سینہ و پا و دست | ہزار و صد و شصت گرد دلیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیک زخم شد کشتہ در جنگ شیر ✦ اُسی گرمی جنگ مین لیکایک نعرہ ہوا کہ منہم گلرنگ جادو اور پچاس ہزار ساحر سے یہ بہادر اسباب ساحری لیئے ہر ایک ساحر کال وڈاک ہمراہ گوگل ورال کے شعلے مانند آکر پہونچا اور ملکہ ماہ وسوسن ایک طرف سے جنگ آزما ہین اُسوقت کہ جب بلوہ زیادہ ہوا سوسن نے کچھ سحر پڑھکر ماہ دُر در گوش کو بیہوش کیا اور اپنے تخت پر ڈالکر پرواز کی یہ تو اُسکو لیکر روانہ ہوگئی وہان جو اسپیسون نے خبر پہونچائی ملک خورشید کو کہ اندر قلعہ کے لڑائی ہو رہی ہے اور مہتر چابک نے ایک حبعدا بنکر در قلعہ کو کھولدیا اُسطرف سے فوج حملہ کرکے چلی اور یہان عین کارزار مین گلرنگ جو آیا تھا تیغہ بلاکش سے دو ٹکڑے ہوا اور ایک ساحر عقاب زہر سفیوہ نام ہے کہ وہ اسی حوالی کا رہنے والا ہے اُسوقت اسطرف سے ہو کر گذرا ملکہ گلغذار کھڑی ہوئی لڑ رہی تھی یہ دیکھتے ہی مائل ہوا کیونکہ اُسوقت گاتی اُسکی بندھی ہوئی دو برچھیان سینے پر تنی ہوئین منھ غصے سے لال دل مین یار کا خیال نارنج ترنج اسطرح سے لگاتی کہ جیسے معشوق گیند کھیلتے ہین یہ کافر عقاب اسپر مائل ہوا اور مخفی سحر سے اُسکو بیہوش کرکے اُٹھالے گیا بعد کچھ عرصہ کے لشکر خورشید کا آپڑا اور مہتر چابک نے چراغ جمشیدی روشن کیا کہ جسکی روشنی نے پردہ دنیا اور پردہ چشم ساحران کے درمیان مین پردہ ڈالدیا اندھیر مچا دیا آنکھون کو اپنی رونے لگے جان کھونے لگے اب تو عیاذاً باللہ اور سے تیغہ بلاکش کی مار چراغ کی روشنی مین دن دہاڑے اندھیر غضب کا سامنا یہ کوکب ہی کی فوج تھی جو ہر کی بھی ورنہ اُسی وقت فنا ہوجاتی لیکن بیچاری رکی بھی تو کیا اُرکی کچھ ہی دیر مین نمکحرام تو رہرو راہ گریز ہوئے اور نمک حلال تیغ کے گھاٹ اور کھیت رہے انجم نے مرنا گوارا کیا لیکن پانون میدان جنگگاہ سے نہ ہٹایا اور آخر مین ضربہ تیغ بلاکش کھائی کہ جان بحق ہوا اہل قلعہ نے امان مانگی جہانگیر نے بعد قتل و غارت امان دی بہت مال داخل خزانہ سرکار ہوا دار الامارۃ مین خورشید آکر بیٹھا اندرین امرا وزرا کی گذرنے لگین منادی افراسیاب کے نام کی ہوگئی لشکر ملک خورشید کا نہایت مسرور و خندان فروکش ہوا ایک سمت جہانگیر کے ملازم اور مہتر چابک اور سر ہنگ قیام پذیر ہوئے اب جب تسلط ہوچکا اپنی مطلوبہ کو نہ پایا پھر تو یہ حال ہوا کہ ابیات

بیابان کی جانب کھنچے دل بہت
کہ تھا شہر مین کام مشکل بہت
ارادے ہوئے یہ دلون ہی مین جون

لیا پھر نہ دونون نے صبر و سکون
صبا سے رہے اسکا ہر دم پیام
کہ اے باد کہنا یہ بعد از سلام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خیالات ملنے کے جاتے نہیں	قرار و سکون دل تک آتے نہیں	شب و روز رہتا ہے یان اضطراب
کیا شوق نے کام کو کیا خراب	کوئی طور ملنے کا ایجاد کر	نہ جو رحم سے ہو تو بیداد کر
تن زار بے جان کیونکر جیے	جگر مین نہ ہو خون تو کیا خون پیے	اس حال مین جیتا تو ہے لیکن عرفی

اس فتح کی افراسیاب کو لکھی ہے اُدھر ساحران ہمراہیان گلرنگ و انجم بھاگ کر قلعہ کوکبیہ مین گئے اور دربار مین کوکب کو تخت پر بیٹھا دیکھکر بعد دعا و ثنائے شاہی کل معرکہ معرض بیان مین لائے کوکب سب حالات سنکر نہایت رنجیدہ ہوا اور بہزاران پریشانی اُسنے خواجہ عمرو کو لکھا کہ اے یار وفادار نوبت باینجا رسید کہ پردۂ تاریک نتیج شد غرض کل حالات تحریر کیے خواجہ دربار مین مہرخ کے یہان تھے کہ نامہ کوکب پہونچا اور اُسمین یہ بھی مندرج تھا کہ آپ میرے پاس تشریف لائیے خواجہ نے نامہ پڑھکر جواب لکھا کہ اب انشاء اللہ جہانگیر کو مع اُسکے لشکر کے مطیع کرکے آپکی خدمت مین حاضر ہونگا پس آپنے برق فرنگی کو اپنے ہمراہ لیا اور بالا دوی کرتے ہوے چلے ایک مقام پر آکر ڈاڑھی چہرے پر لگائی پان کھا کر پیک اُسپر بہائی کمر خمیدہ کرلی پگڑی سر پر باندھی کمر سے دوپٹا باندھا کرتا پہنا پانچون کا پیجامہ زیب بدن کیا اور نی کمر سے لگائی اور برق نے گال اپنے سرخ سرخ بھولے بھولے بنائے تہری کر توتی کا انگرکھا پہنا ہاتھ پاؤن مین مہندی لگا انگوٹھیان سب اُنگلیون مین پہنین بوٹا سا قد اپنا رکھا ایک طفل سہ پارہ و نوجوان کی صورت بنکر ہمراہ ہوا اور خواجہ کسی مقام پر بیٹھ جاتے تو وہ اس طرح کی غزل اور اشعار گاتے

ابیات

محتسب گرچہ دل آزار ہے میخوار رندانکا	ہم ہین اور سایہ تری کوچہ کی دیوار رندانکا	کام جنت مین ہے کیا ہم سے گنہگار رندانکا
دیجیے اک جام تو ہے یار ابھی یار رندانکا	اسی طرح گاتے بجاتے یہ راہ مین	

چلے آتے تھے اُدھر عقاب گلعذار کو لیکر ایک درۂ کوہ مین آیا تھا اور وہان اپنے فرش وغیرہ آراستہ کرکے اُسکو بٹھانا چاہا اُسنے قصد کیا کہ پڑ در سحر نکلجاؤن یہ سوچکر ایک نارنج جھولی سے نکالکر مارا کہ تمام وہ مقام اندھیرا ہوگیا عقاب نے مُنھ سے پھونک جو کیا سب خس و خاشاک وہان کا شمع و فتیلہ کی طرح جلنے لگا پھر اُسنے قصد پرواز کیا عقاب نے ایسا سحر کیا کہ بےحس ہو آخر فرش پر بیٹھی اب اُسنے منت شروع کی کہ اے حاصل زندگانی مجکو اپنی غلامی مین قبول کر کیونکہ اب میرا حال یہ ہے

بیت چراغ داغ لیکر دل مین ڈھونڈا نشان پر صبر و طاقت کا نہ پایا گلعذار اُس کو برا بھلا کہنے لگی اسی اثنا مین آواز گانیکی اُسکے کان مین آئی اُسطرف متوجہ ہوا جب عمرو کو اُسنے دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بہت بلایا کہ میری معشوقہ مجھسے راضی نہین ہوتی ہے تو چلکر ایسا کہ وہ راضی ہوجاے خواجہ وہان سے آئے اور گانا کیسا انھون نے کہا مین یونہین راضی کیے دیتا ہون اور درہ کے اندر سے اُسکو باہر نکالدیا جب گلغدار اکیلی رہی اُسکو پڑیا دارو بیہوشی کی دی کہا اسکو بلاکر اُسکو بیہوش کرنا اُسنے قبول کیا اب خواجہ باہر درہ کے نکل آئے اور عقاب کو بھیجا اُسنے اپنی معشوقہ کو نذران رد یا پاس بیٹھا از بسکہ وہ عیار نہین ہے جو اپنے بدن مین ہاتھ لگانے دے فوراً اُسنے جام بیہوشی آلود اُسکو دیا کہ وہ پیکر بیہوش ہوا عمرو نے آکر اُسکو قتل کر ڈالا ادھر اُسکی زبانی حال ملکہ ماہ دُر در گوش کا سنا اور اُسکو بھی بیہوش کرکے زنبیل مین ڈال لیا اور آگے کا راستہ پکڑا یہانتک کہ قریب قلعہ انجم حصار کے پہونچکر ایک بیابان سبزہ زار مین کہ سایہ اُسوقت ڈھلا تھا جانور زمزمہ سرائی کرتے تھے پانی تراوت دے رہا تھا وہان بیٹھکر خواجہ لے نے کو بجایا اور بڑے جوش و خروش سے اس غزل کو گایا ابیات

ہو نہ عاشق سوچکر اُس دشمن ایمان کا
ہین گر جامہ بھی وہ آکے اگر قرآن کا

دل نہ کر حیلدی کہ حیلہ کی کام ہی شیطان کا
تو ہماری زندگی پر زندگی کم کیا ملے

جھوٹ ہی جانو کلام اُس رہزن ایمان کا
تو ہماری جان لیکن کیا بھروسا جان کا

انکا گونا تو مشہور و معروف ہے آغیا نے اپنے تمام پرندے چھوڑے اور مسکن چڑیا یون سے چھوٹے غندہ شدہ خبر جہانگیر کو بھی ہوئی وہ معشوقہ کا جوگی عشق کا روگی ہجر کے صدمہ مین پھنسا ہوا تھا اُسی وقت چوبدار بھیجکر طلب کیا خواجہ بڑے اغماض سے گئے اور ادھر جہانگیر نے فرش وہ پر تکلف بچھوایا کہ جو پاے خیال سے بھی میلا ہوتا تھا مسند کو دیکھکر کسری و جم رشک کھاتا تھا کشتیان شراب ناب کی قابین گزک کے لیے کباب کی سامان عشرت جملہ مہیا تھا کہ درویش صاحب آکر پہونچے اور خوب بھجن انھون نے گاے پھر اشعار مرادیار کے گائی کیا ابیات

وہ کون ہے جو تجھپہ تاسف نہین کرتا
اور دم مرجانے مین توقف نہین کرتا
کچھ اور گمان گذرے نہ دلمین بجز کافر

پر میرا جگر دیکھ کہ مین اف نہین کرتا
دل فقر کے دولت سے مرا ایسا غنی ہے
یا واسطے مین سورہ یوسف نہین کرتا

کیا قہر ہے وقفہ ہی ابھی آئین اُنکے
دنیا کے زر و مال پہ مین تف نہین کرتا
تمام محفل کو حالت وجد طاری

ہوئی لیکن مہتر چابک تیز رفتار خواجہ کو فیض جاری کرنے کا موقع نہین دیتا ہے آخر انھون نے بیہوشی ملاکر جام شہزادہ جہانگیر کو دیا وسے چاہا تھا کہ پیون چابک نے وہ جام لیکر پھینکدیا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پینے نہ دیا اُسوقت تو خواجہ کہتے ہوے کہ بھلا او ناشدنی جوانا مرگ کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے یہ
یہ کہکر جست کر کے چلے چالاک بھی اُسکے پیچھے چلا ایک طرف برق جست و خیز کر کے نکلا پھر انکو نہ
پاتا ہے یہ جادوہ جا اب یہ جب تنہائی مین آئے مشورہ پذیر ہوے کہ کوئی اور تدبیر کرنا چاہئے اسی
فکر مین یہ قلعہ سے نکلکر ہر طرف پھرنے لگے ایک روز گذر انکا ایک باغ کی جانب ہوا کہ ہا خوش
جاے دلکش تھی نہال سرسبز و شاداب سبزہ یہ ظاہر کہ طغرا صفحۂ گلشن پر تحریر اُسمین آب
روان کی لکیر بلبل شوریدہ کا شور چمن مین رقصان مور پھول کھلے سرخروئی باغ پر گواہی دیتے وہان
دوسری بلبل بھی نالان تھی یعنے سوسن کے ساتھ ماہ دُر در گوش یا شہزادہ جہانگیر مین
قمری نمط کو کو کرتی اور کہتی

ابیات

کون وقت ای واے گذراجی کو گھبراتے ہوے — موت پڑتی ہے اجل کو یہان تلک آتے ہوے
آتش خورشید سے دیکھا نہین اُٹھتا دھوان — آ کھڑے ہو بام پر تم بال سکھلاتے ہوے
وہ نہ جاگے رات ہمکو ضد سے بخت خفتہ کی — بج گیا آخر گجر زنجیر کھٹکاتے ہوے

خواجہ جو مع برق اس باغ کے دروازے پر آئے سوسن نے انکو درویش کامل سمجھکر بڑی قدر و
منزلت سے بٹھایا اُنھون نے اکسیر اپنے پاس سے بوٹی نکالکر بنائی پھر پکی ہوئی دوا تعریف کر کے
سوسن اور ماہ کو کھلائی جب وہ بیہوش ہوئین دونون کو اٹھا کر زنبیل مین ڈال لیا اور پھر
وہان سے آکر بیچ قلعہ مین ایک دوکان کرایہ کو لی پردہ ہاے زنبوری اُس دُکان مین لگائے جو
پردہ ہفت آسمان کو ہنستے تھے فرش پُرتکلف سے آراستہ کیا پھر ہزارہا تصویر اُس مکان مین لگا کر رشکِ

نگارخانۂ چین اس مکان کو بنا دیا ہے — کی آرائش جو وہ آئینہ خانہ — شبیہ سادہ رویان زمانہ
دکھایا نقش حیرانی نظر کو — مرقع کر دیا دیوار و در کو — وہ ایوان آفت عقل و دل و دین
کرے سجدہ جسے بتخانۂ چین — ہے اس اعجاز مین عیسیٰ بھی حیران — کہ تصویرون سے اُس مین پڑگئی جان

نازنینان شوخ و شنگ اُس دُکان مین زنبیل سے نکالکر بٹھائین سرمایہ تجارت دل و جان تھین برق
کو گماشتہ مقرر کیا اور آپ خواجہ سفید مو بنکر مسند بچھا کر تکیہ لگا کر بیٹھے لوگ جو اُسطرف آتے تھے اُن
نازنینون پر جان اپنی وارتے تھے غلغلہ ہوا کہ ایک تاجر بردہ فروش خواجہ سفید مو نام یہان آئے ہین ملکہ گلغذار
شوخ چشم کی بھی تصویر اُن تصویرون مین اُنھون نے لگائی تھی ایک روز

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُس تصویر کو آکر مہتر چابک نے دیکھا یہ تو اسکی معشوقہ ہے اُسکو دیکھکر بیہوش ہوگیا آخر اپنے تیئن سنبھالا اور برق سے کہا اپنے مالک کے پاس ہمین لے چلو ہم یہ کنیز مول لینگے برق اُسکو اندر لیگیا اُسنے دیکھا کہ ایک مرد پیر کئی سو برس کا سن ڈاڑھی سفید مسند پر بعید جاہ و جلال بیٹھا ہی اسسے سلام کیا اُسنے پاس بٹھایا اور خاطر کی مزاج پرسی فرمائی پھر ذکر کنیزون کا درمیان مین آیا عمرو چابک پر خفا ہوا اور کہا صاحبزادے یہ تصویر جسے تم لینا چاہتے ہو یہ تصویر میری دختر کی ہے غلطی سے دکھادی گئی ہے چابک آخر وہان سے اٹھا اور روتا ہوا پاس جہانگیر کے آیا اور سب حال کہا کہ ایک سوداگر میری معشوقہ کی تصویر لایا ہے آپ دلوا دیجیئے جہانگیر نے حکم دیا انجمن آرائی ہو کارپردازون نے فرش و مسند وغیرہ آراستہ کیا چوبدار سلطانی خواجہ سفید مو کے پاس بھیجا خواجہ سوار ہو کر وہان سے روانہ ہوے اور بروقت چلنے کے اپنا خیمہ وغیرہ زنبیل مین رکھا اور جہانگیر کے پاس آئے اُسنے مقام صدر پر بٹھایا اور بزرگ سمجھکر تعظیم کی اور کہا آپ کی بزرگی سے بعید نہین ہے جو اس کنیز کو دے ڈالیے خواجہ تیوری چڑھا کر اور آنکھین لال لال کر کے گھرک کر بولے کہ ہم کہہ چکے کہ یہ ہماری دختر ہے جہانگیر نے کہا آپ خفا ہون یہ میرا بھائی ہے آخر آپ شادی اپنی صاحبزادی کی کہین کیجیے گا پھر یہ جہیز احسان فرمائیے غرض بعد بہت تکرار کے قبول کیا جہانگیر نے ایک باغ کہ جو بہشت برین کا چشم و چراغ تھا خواجہ کی سکونت کے واسطے دیا اور بہت سا روپیہ خواجہ نے لیا اور ایک گوشہ مین جہانگیر و چابک کو بلایا اور ایک تیغ اپنے پاس سے نکالا اور کہا تو تم بھی کیا یاد کروگے ای شہزادے یہ تیغ تمھارے واسطے ہے بس جونہین وہ تیغ جہانگیر نے کھینچا لقبہ بیہوشی اسیا اُڑا کہ جہانگیر و چابک دونون بیہوش ہوگئے عمرو نے ان دونون کو اٹھا کر زنبیل مین ڈال لیا تیغ بلاکش بھی اُسکے پاس تھا وہ بھی ہاتھ آیا اب یہ مقام تنہا مین تو تھے ہی وہان سے نکلکر چلے اور صحرا مین آتے ایک آدمی کو کوکب کے طلب کرکے نامہ لکھا کہ آپ کے محرم اور اشیائے نادرہ جو موجود ہین اُسے منگا لیجیئے چونکہ یہ قلعہ انجم حصار کی حوالی ہے یہان ساحران نامی اطراف مین بیٹھے ہین اور کوکب پاس جا سکتے ہین اُنھین مین سے ایک ساحر کو وہ نامہ دیا کہ اُسنے لیجا کر کوکب کو پہنچایا کوکب وہ نامہ دیکھکر بہت خوش ہوے اور بیابان بری برہ کا مالک آفاق جادو تین لاکھ ساحر سے واسطے ملازمت کے حاضر ہوا تھا اُسنے بادشاہ کو متردد دیکھکر پوچھا کہ آپکو کس امر کا تردد ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شہنشاہ نے فرمایا کہ طلسم کشا قید ہوا ہے مین چاہتا ہون کہ کوئی معتبر شخص جائے اور اُسکو لائے آفاق نے کہا مجکو اجازت ہو تو مین جاؤن بادشاہ نے اجازت دی یہ وہان سے روانہ ہوا فوجون کا چلنا ہنگامہ شورش افزا طبل و بوق کا بجنا لشکر کا سیل فنا کی طرح روان ہونا کشتی ارض و غبرا کو ڈگمگانا تھا بڑی عظم و شان سے یہ چلا اور اُسی صحرا مین کہ جہان عمرو تھا آیا خواجہ سے ملاقات کی خواجہ نے جہانگیر و سوسن و دُردر گوش اور چابک وغیرہ کو مع تیغہ بلا کش سپرد کیا اور آپ طرف اپنے لشکر کے روانہ ہوا کہتا گیا کہ اے آفاق ذرا ہوشیاری سے قیدیون کو لیجانا اُسنے ہتکڑیان بیڑیان پہنا کر قلب لشکر مین اُنکو رکھا اور لیکر پھرا دہان خورشید بھی کچھ عرصہ مین حال خواجہ سفید مو کے آنے کا سنکر باغ مین آیا یہان کسی کو بھی نہ پایا معلوم ہوا کہ سوداگر جہانگیر و چابک کو لیکر غائب ہو گیا یہی سمجھا کہ کوکب نے کسی کو بھیجکر بلوایا ہے بس اُسنے حکم دیا کہ لشکر تیار ہو اُسیوقت نفیر پھُنکی بوق کو دم ملا جوانون نے کمرین باندھین بہادر لڑنے مرنے پر بیس ہو گئے طاران پرند پر سوار ہوکر ساحر چلے اور بر سبیل یلغار راہ طے کرکے قریب لشکر آفاق پہونچے پھر تو صفین جمگئین مبارز ایک دوسرے سے لپٹ پڑے چمک برق شمشیر کی ہوئی بارش باران تیر کی ہوئی باہم زد و کشت ہونے لگی خورشید نے ہزار دو ہزار پتلے سحر کے پیدا کیے کہ جو آکر فوج کو قتل کرنے لگے آفاق نے صدہا سواران روئین تن بنائے خورشید نے پھر آتش سحر اُنپر برساکر پگھلا دیا آفاق نے باران سیاہ کا مینھ برسایا کہ اُنھون نے جسم مبارزان کو پانی کرکے بہایا تا دیر ایک دوسرے سے لپٹا رہا یہ نقشہ رہا

نظم

ز بس نعرہ و نالۂ کرنا ے
بسے سروران را سر آمد نگون
تو گفتی همی خون ببارد سپهر

زمین شد ز نعل ستوران ستوہ
همی آسمان اندر آمد ز جاے
بگشتند چندان ز هر دو گروہ
پدر را نہ بد بر پسر جاے مہر

همی کوہ دریا شد و دشت کوہ
همہ سنگ مرجان شد و خاک خون
کہ شد خاک دریا و هامون چو کوہ

اُسی گرمی جنگ مین ایکطرف سے لشکر گران گروہ گروہ پیدا ہوا اور آگے آگے اژدرمان پر ایک ساحر نابکار داراب ظلمانی نام ظاہر ہو کر لشکر کی پشت پر آکر گرا اور کمر لشکر کی آکر ماری پھر لڑائی تازہ ہو گئی فوج آفاق کی پسپا ہونے لگی اُسوقت بقدرت کردگار عنقاے ابلق سوار پیر بھائی کوکب کا آکر گرا اور سحر چلنے لگا کبھی اندھیرا ہوا کبھی اُجالا ہوا مار و عقرب برسنے لگے آندھیان آئین داراب ز سحر کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تاریکی ہوکر چادر سیاہ روے ہوا سے پڑنے لگی اور کاجل گرنے لگا ہزارون ساحر اندھا ہوا
عنقا نے چاند بہت سے طالع کیے کہ جسکی روشنی نے فروغ دیدہ ساحرون کو بخشا اور ایک ٹکڑا چاند
کا ٹوٹ کر دارا ب ظلماتی کے سر پر گرا کہ وہ زندگی سے بدنہ ہوا خفیف مرگ اُسکو حاصل تھا عنقا
اب چڑھتا ہوا چلا اُدھر خورشید دباو کھا کر پیچھے ہٹا جب اُسنے دیکھا کہ یہان قدم نہ جمے گا یکہ و تنہا
جانب افراسیاب روانہ ہوا اب آفاق کی فتح ہوئی اور یہ آگے بڑھا کچھ دور چلا ہوگا کہ نوبت
و نقارے روئے ہوا پر بجتے سنائی دیے اور ساحر شیر سوار اژدر سوار ظاہر ہوے افسر انکا طیفور چہار
چشم تھا تین لاکھ ساحرون کی جمعیت سے آیا اور لشکر عنقا پر حملہ آور ہوا وہی ہنگامہ عظیم دوبارہ
برپا ہوا ساحرون مین سحر کی چوٹ چلنے لگی آخر عین گرمی جنگ مین عنقا سے مقابلہ طیفور کا
ہوا اُسنے ایک نارنج مارا اُسنے خالی دے کر ترنج لگایا برابر سے چوٹ چلنے لگی ایکمقام پر سحر کی تلوار
طیفور نے سر عنقا پر لگائی کہ اُسنے زخم کاری کھایا اب قید جہانگیر کی قبضہ طیفور مین یقین تھا
کہ جائے اُسوقت آفتاب فلک پر طالع ہوا اور صدا آئی کہ منم کوکب روشنضمیر طیفور نے
جی داری کر کے ایک ہار مرجون کا اُس آفتاب پر بھی لگایا لیکن پنجہ ایک تلوار لیکر پیدا ہوا اور سر نحس
طیفور جدا کیا فوجون کو شکست ملی آفاق کو کوکب نے بہت زخمی پایا مگر اُسکی فوج سمیت اُسکو
بتیغہ بلاکش دیگر جانب بیابان برّی بہ روانہ کیا اور ایک خیمہ بلازبان کوکب نے اُسی بیابان مین
استادہ کیا کہ بادشاہ مذکور تخت پر بہزاران جاہ و جلال آکر بیٹھا اور ایک قفس آہنی طلب کراکے
جہانگیر کو اُسمین بند کیا چابک بھی اُسی مین ہے پھر اُس قفس کو ایک گنبد سحر بنا کر اُسمین لٹکا دیا
اور در گنبد پر پہلی چوکی حارث شیر سوار جادو کی مقرر کی پھر اُسکے بعد میخوار آتش خوار کو معین کیا
اور گنبد کے آگے تالاب بھی آتش کا بنادیا کہ جسمین کوئی آنہ سکے لہرین اُسکی دلون مین خیال سحر
آگ بھڑکاتی تھین اور لپٹین تا بفلک جاتی تھین غرض جب انتظام قیدیان کر چکا اُسوقت
ماہ دُر در گوش کو سامنے بلایا اور بغضب تمام دو طمانچے لگائے اور کہا او گیسو بریدہ
بکار شوخ دیدہ تیرے جلانے تو کتا بھی نہ جیے کوئی ایسی حرکت کرتا ہی کہ جیسے تو نے کی تاوان
ہی ہی پھر گلعذار کو بھی بہت کچھ بُرا بھلا کہا پھر زلف آرا سرخ چشم کے سپرد ان دونون کو
کیا کہ اُسنے اپنے باغ مین لیجا کر ان دونون کو قید کیا اِس وابستہ زنجیر رنج والم کو زلف

سنبل دیکھکر سلسلۂ پریشانی ہاتھ آیا بال بال اپنا گنہگار پایا جب خاطر مضطر گھبراتی جان گھبرا کے لب پر آتی تو بیقراری سے یہ سنائی غزل

پابند جون دخان ہین پریشانیون مین ہم　　یارب ہین کسکی زلف کے زندانیون مین ہم
زنجیر مین بھی نالۂ زنجیر کی طرح　　جوش جنون سے رہتے ہین زندانیون مین ہم
پائی نہ تیغ عشق سے ہمنے کہین پناہ　　قرب حرم مین بھی ہین تو جولانیون مین ہم
دوزخ بھی جاے نعرۂ ہل من مزید بھول　　لائین جو آہ کو شررافشانیون مین ہم
پاکوبیون کو مژدہ ہو زندان کو ہو نوید　　پھر ہین جنون کی سلسلہ جنبانیون مین ہم
تم بھی نہین جگر مین رہے اسقدر رہے　　سرگرم سوز عشق کے مہمانیون مین ہم
مطلب سے اپنے کون ہے آگاہ جز خدا　　جون خط سرنوشت ہین پیشانیون مین ہم
ہین آئینہ مین صورت تصویر آئینہ　　آئینہ رو کے سامنے حیرانیون مین ہم
سینے کا چاک سینے کی فرصت کہان کہ ہین　　مصروف زخم دل کی پریشانیون مین ہم
جاسکتے ضعف سے نہین کوچہ مین اسکے ذوق　　یہ جا ہین کاش گریہ کی طغیانیون مین ہم

افراسیاب جادو باغ سیب مین تخت حکومت پر بیٹھا تھا اور اس حال کی سوا سے حیرت کے اور کسی کو خبر نہین کہ جہانگیر نے قلعہ انجم حصار فتح کیا ہے غرضکہ ہرکارے دوان دوان خدمت شاہ جادوان مین آکر حاضر ہوے اور بادشاہ کو مجرا کیا بعد دعا و ثنائے شاہی کے خبر عرض کی کہ ملکہ خورشید نہایت عالم پریشانی مین بدحواس و مضطر آکر حاضر ہوا ہے افراسیاب گھبرایا سرداروں کو استقبال کیلئے بھیجا خورشید روتا ہوا سامنے آیا اور تمام حال بیان کیا کہ اسطرح جہانگیر کو عمرو آکر پکڑ لیگیا راہ مین مین نے جاکر روکا تھا کئی سردار آکر پہونچے آخر کوکب کے ہاتھ سے مارے گئے اور وہ خود آکر لیگیا راہ مین مین نے خبر پائی ہے کہ چابک اور جہانگیر کو احتیاط سے مقید کیا ہے یہ سنکر افراسیاب فرط غیظ و غضب سے آگ ہوگیا اور بہت بڑا صدمہ و ملال اسکو ہوا یہانتک کہ بغیظ و غضب تمام پرپرواز پیدا کرکے اڑا ہر چند سب نے منع کیا نمانا اور وہان آکر پہونچا کہ جہان وہ تالاب آتش کا بنا تھا دیکھا کہ ایک ایک موج اسکی تا بفلک جاتی ہے کرۂ نار وہ مقام نظر آتا ہے دل پیر فلک کے جل جانے کا اندیشہ ہے پانی اسکا مثل جوش طبع جوش کہاتا ہے سارے عالم کا غصہ سمٹ کر اس جگہ

مجتمع ہوا ہے لہرین خنجر روان کی طرح چلتی ہین شرارے اُڑ رہے ہین یہ کیفیت دیکھکر اُسنے سحر پڑھا که ابر سیاہ آکر تالاب پر چھایا اور پانی اُسمین سے موسلا دھار برسنے لگا یہانتک کہ وہ آتش بالکل بجھ گئی اور جہان وہ تالاب تھا اُسی جگہ سبزہ اُگ آیا آگے جو لشکر لیے ہوے عنقاے ابلق سوار اُترا ہوا ہے اور اُسی مقام پر کوکب نے گنبد سحر سے بنا کر جہانگیر و چابک کو اُسمین قید کیا ہے بس افراسیاب میخوار کو ساتھ لیکر آگے بڑھا دیکھا کہ لشکر لیے ہوے چار لاکھ کا عنقاے ابلق سوار پڑا ہوا ہے کڑھاؤ چڑھے ہین بستر پیادون کے لگے ہین سوارونکی لین پڑی ہین ہتھیارونکی ٹیکیان بندھی ہین ہجوم ہو رہا ہے ساحر کنودن پر نہا رہے ہین اور دھوتیان چھانٹ رہی ہین بازارین لشکر مین کھلی ہین کٹورا کھنکتا ہے گرم بازاری ہو رہی ہے سقون کے کٹورونکی جھنکار ہے دلالون کی بول چال ہے افراسیاب جب وہان پہونچا بارگاہ فلک فرسا عنقا کی استادہ تھی سراپچہ اُسکے اُٹھے ہوے تھے عنقا مسند پر اندر بارگاہ کے بیٹھا تھا اُسنے جو افراسیاب کو دیکھا نعرہ کیا کہ او افراسیاب کہان آتا ہے افراسیاب نے میخوار جادو کو سحر کرکے مسحور کر لیا ہو وہ اُسکے ساتھ ہے بس عنقا نے کہا کہ او میخوار نمکحرام تو اس نطفہ حرام افراسیاب کو ساتھ لیکر آیا ہے یہ نعرہ سنکر افراسیاب نے اشارہ کیا کہ مارلے میخوار اپنی فوج کو لیکر لشکر عنقا پر جا پڑا دونون فوجین آلسمین ملگئین سحر کی چوٹین چلنے لگین ترسول و پنسول کی چمک تا بہ اوج فلک جاتی تھی نعرہ ہل من مبارز کی صدا آتی تھی دمبدم کرنا کو دم ملتا تھا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

ہر اک سمت آندھی کا طوفان بپا	گھرا ابر پانی برسنے لگا	ہوے ناریل آ کے سینون کے پار
برستے تھے جادو کے ہر سمت مار	پیام اجل دیر سے تھے ترنج	ہر اک لکو سیدا تھا اُن سب سے رنج
کلیجہ کہین بیر کھانے لگے	پیام قضا تیر لانے لگے	برسنے لگے شعلے وان آگ کے
بہت سحر کی آگ مین جل گئے	کہین بھیرون ناچا کہین کلوابیر	برستے کسی سمت آتش کے تیر

جب عنقا نے دیکھا کہ خود افراسیاب ساحرون کو قتل کر رہا ہے اُسنے ایک ساحر کو بھیجا کہ جاکر کوکب کو خبر دے اُسنے کوکب کو خبر کی کہ غضب ہوگیا افراسیاب آگیا ہے اور میخوار کے ہاتھ سے سب کو قتل کرا رہا ہے یہ خبر سنکر کوکب غصہ مین چلا اور یہان پہونچکر دور ہی سے نعرہ زن ہوا کہ باش او افراسیاب کہان جائیگا میرے ہاتھ سے افراسیاب نے جو نعرہ کوکب سنا میخوار پر تو اور پڑھ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سحر کیا کہ وہ چمک کر لڑنے لگا اور افراسیاب زمین مین غرق ہو کر اندر گنبد کے پہونچا اور جا کر اُسنے
پنجرا جہانگیر کا چھت مین سے اُتارا اور لیکر روانہ ہوا یہان کوکب نے جو آکر دیکھا تو میری فوج
آپسمین لڑ رہی ہے اور ہزارہا ساحر آپسمین کشتہ ہو کر گر پڑا ہے اور افراسیاب نہین ہے سمجھا کہ میری آمد
دیکھکر چلا گیا اب اُسنے سب فوج پر سے سحر اُتارنا شروع کیا مگر اُسوقت سحاب جادو کہ نہایت زبردست
ساحرہ ہے وہ کوکب کے ہمراہ تھی کوکب نے کہا اے سحاب دیکھ تو کہ افراسیاب کدھر گیا مین
ان سب پر سے سحر اُتارتا ہون ملکہ سحاب پچاس ہزار ساحر لیکر بڑھی راہ مین اُسنے نگہبانان گنبد کو
دیکھا اور انھون نے کہا کہ افراسیاب پنجرا لیگیا اور وہ سامنے جاتا ہے بس سحاب بڑی زور و شور سے
نعرہ کر کے افراسیاب پر جا پڑی یکبارگی مگر ایسا سحر کیا کہ بادشاہ جادوان گھبرا گیا پسینا آگیا اور
پنجرا زمین پر اُسنے رکھدیا اُسوقت سحاب نے سحر کیا کہ قفس ٹوٹ گیا اور جہانگیر و چالاک اُسمین
سے نکلے ملکہ سحاب نے چاہا کہ دونون کو اُٹھالے چالاک تو عیار ہے یہ تو جست کر کے مجمع مین کہین
چھپ رہا مگر افراسیاب نے بہ تعجیل تمام رد سحر کیا اور جہانگیر کو اُٹھا کر پھر پنجرے مین بند کر لیا اور
چالاک کو نہ پایا اب ایسا سحر کیا کہ سحاب کے لشکر پر تاریکی چھا گئی اور افراسیاب پنجرا لیگیا یہان کوکب سحر
سب کا اُتار رہا تھا کہ چند ساحر آئے اور کہا کہ افراسیاب پنجرا لیگیا اور وہ جاتا ہے بس کوکب نے غصے
مین ارادہ کیا کہ افراسیاب کی طرف جائے اُسوقت گود مین ایک کاغذ اُڑتا ہوا آکر گرا اُس کو جو
پڑھا لکھا تھا کہ منم برہمن رو مین تن اے کوکب خبردار تعقب افراسیاب نہ کرنا اُسکو جانیدو اور تم
میرے پاس آؤ کوکب سب کو علیحدہ کر کے جانب برہمن چلا مگر افراسیاب پنجرہ لئے ہوئے جہانگیر کا
بارگاہ مین حیرت کی پنجرے سے جہانگیر کو نکالا اور کہا اے صاحبقران من کیسا مزاج ہے اُسنے
کچھ جواب نہ دیا جب تو افراسیاب گھبرایا حیرت نے کہا سحر مین ہے افراسیاب لگا سحر کرنے اُسوقت
جہانگیر نے کہا اب مین رخصت ہوتا ہون یہ کہکر اُٹھا افراسیاب نے ہاتھ دوڑ کر پکڑا وہ بانی ہو گیا
بہ گیا افراسیاب بڑا شرمندہ ہوا کہ یہ کیا غضب ہو گیا خورشید تاج بخش رونے لگا کہ اے شہنشاہ
میرا فرزند کیا ہو گیا افراسیاب نے طائران سحر کو حکم دیا کہ جلد جا کر خبر لاؤ کہ جہانگیر کہان ہے یہانسے
طائر گئے مگر پتا نہ پایا پھر آگئے یہان تو افراسیاب متردد ہے مگر کوکب پاس برہمن کے پہونچا کہ یہ اُسکا
پیر بھائی ہے مگر بڑا زبردست ساحر ہے برہمن نے شاہ کی تعظیم کی اور بٹھایا اور کہا اے بادشاہ آج ہمکو بڑی تکلیف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوئی کہ ہم خود گئے اور جہانگیر کو لے آئے اور افراسیاب ہمارے سحر کا پتلا لے گیا بہت ہی شرمندہ ہوا ہوگا یہ کہکر دست صحیب کی جانب اشارہ کیا کوکب نے دیکھا کہ جہانگیر زنجیر سحر مین بندھا ہوا ہے برہمن نے کہا یہ جہانگیر موجود ہی مگر عیار اسکا نکلگیا وہ بہت چالاک تھا اس سبب سے نکلگیا کوکب نے اُسی وقت جہانگیر کو قفس مین بند کیا اور برہمن سے صلاح کی کہ اسکو کہان رکھون جہان رکھونگا افراسیاب ضرور آکر لیجائیگا برہمن نے کہا اسکو قیصر جادو کے پاس بھیجدیجئے کہ ملک کوہستان مین ہے وہان قید مین رہیگا اور کوئی وہان نہ جاسکے گا اُسیوقت کوکب نے نہال جادو کو بلاکر حکم دیا کہ اسکو قیصریہ مین پاس قیصر کے پہونچا دے نہال جہانگیر کو لیکر روانہ ہوا مگر طائران سحر نے جاکر افراسیاب کو خبر دی کہ جہانگیر کو قیصریہ مین بھیجا ہے افراسیاب نے بڑا افسوس کیا اور کہا کہ بڑا غضب ہوا مگر وہان راہ مین ہمارا ایک دوست ہے محیل چرخ زن مین اُسکو نامہ لکھتا ہون اُسی وقت افراسیاب نے محیل کو نامہ لکھا کہ تیرے شہر کی طرف سے نہال جادو مع دس ہزار سوار کے جاتا ہے اور جہانگیر کی قید اُسکے ساتھ ہے اُس سے تو جہانگیر کو چھین لے اور ہمارے پاس بھیجدے محیل کے پاس نامہ افراسیاب کا پہونچا وہ فوج لیکر سرراہ آکر ٹھہرا کہ نہال قید لئے ہوئے اُسطرف پہونچا محیل بھڑ سے پکڑ کر جا پڑا اب آپسمین سحر کی مار ہونے لگی لیکن محیل نے ایسا سحر کیا کہ قفس جہانگیر کا ٹوٹ گیا اور جہانگیر اُسی ہنگامہ مین قفس سے نکلکر ایک درہ کوہ مین جاکر چھپ رہا یہان ساحر آپسمین لڑا کیے ایک نے دوسرے کا بھیجا کھایا ترسول وپنسول کی مار رہی کلو انبھیرون کی پکار رہی آخر مین محیل نے ایسا سحر کیا کہ نہال جادو بیہوش ہو کر گرا اور اُسکے ساحر بھی بیہوش ہوگئے دم بھر مین دس ہزار فوج کا بیہوش ہونا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آدمیون کا فرش بچھا ہے دنیا خوابگاہ مردمان ہے محیل نے سب کو قتل کرنا شروع کیا اتفاقاً اُدھر سے قیصر کی سواری نکلی تھی اُسنے پوچھا کہ کیا ہنگامہ ہے دریافت ہوا کہ ملازمان کوکب قتل ہوتے ہین بس اُسنے دہن سے نعرہ کیا اور یہ بھی فوج محیل پر گرا اور محیل کو اُسنے قتل کیا اور تمام فوج کو اُسکی پامال کیا اور نہال کو ہوشیار کیا اُسنے شکریہ ادا کیا اور حال اپنا قید جہانگیر کے لانیکا بیان کیا اور کہا وہ قفس ٹوٹ گیا اور وہ چھوٹ گیا نہین معلوم کہان گیا قیصر نے کہا یہ ممالک کوہستان کے ہین یہان سے نکلجانا مشکل ہی وہ بدون آب ودانہ تڑپ تڑپ کے مر جائیگا اس سرحد سے نکل نہین سکتا تم کوکب کو مطمئن کردینا نہال یہان سے خدمت کوکب مین آیا

ور اُس سے سب حال اُسنے بیان کیا کوکب نے کہا بیشک اسکا زندہ رہنا بہت دشوار ہے یہان تو اطمینان ہوا مگر جہانگیر کا حال سنیئے کہ یہ جو درۂ کوہ مین گئے تھے تو دو دن تک بخوف ساحران بے آب و دانہ اسمین رہے تیسرے دن شدت مین بھوک کی نکلے اور بیقرار تھے غرض دو مہینہ تک صحرا کے پھل اور پتیان کھائین اور وہان پھرا کیے ہر صبح کو دال ہوتی تھی نہ دلیا ہوتا تھا عقلیہ یہ کہ دل و جگر کا قلیہ ہوتا تھا فاقہ دسترخوان بچھاتا تھا کلیجہ لب پر آتا تھا ہر طرف آوارہ پھرتے تھے ور مصیبتین اُٹھاتے تھے ایک دن ایک صحرا ملا کہ سوائے ریگستان اور وہان کچھ نہ تھا اور منزلون تک آبادی کیسی بوئے عمرانات مشام جان مین فائز نہوتی تھی اُس صحرا مین بہت سختی اُنھون نے اُٹھائی اور پھل کھا کر بسر کی آخر بعد دو مہینے کے پھرتے پھرتے سب لباس ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا صرف ایک جوڑا انکے پاس رہ گیا جہانگیر نے اسکو پھاڑ کر ایک تہمد اور ایک کفنی بنا کر پہنی اور مثل فقیرون کے پھرتے پھرتے شہر قیصریہ مین پہونچا کہ جہانکا بادشاہ قیصر جادو ہے اور وہی یہ قیصر جلوہ ہے کہ جس کے پاس قید انکی کوکب نے بھیجی تھی غرض بعد مہینے کے اُنھون نے آبادی دیکھی اور انسان کی صورت انکو نظر آئی جابجا دوکانون پر شیرینی اور کھانا رکھا دیکھا دل تو بیقرار ہو گیا مگر سوال سے لب آشنا نہ کیے اسی طرح بھوکے پیاسے پھرتے رہے اور شہر کی آبادی کی یہ صورت دیکھی کہ عمارتین سربلند گچ و پختہ نہایت رفیع و مصفا تعمیر تھین سراسر پری کی تصویر تھین کرسی ہر مکان کی کمر کے برابر تھی نیچے دُکانون کے نالیان پختہ نہرون کی طرح بنی تھین درخت مولسری سایہ دار لگے پنجرے اُنمین جانوران خوش الحان کے ٹنگے ہر طرف گھما گھم تھی کٹورا کھنکتا تھا گرم بازاری ہوتی تھی رعیت دلشاد تھی بند غم سے آزاد تھی یہ عالم تھا کہ

پریزادون سے تھا آباد گلزار — عجب آراستہ چوپڑ کا بازار — بنے تھے بے نظیر اسمین مکانات

زمین شہر مین عالی مکانات — رفیع ایسے کہ قصد آسمان گرد — وسیع ایسے کہ گلزار جنان گرد

بنا باغ ارم تھا وہ زمین پر — غرض تھا مسکن حوران وہان پر — جہانگیر باتوقیر اُس شہر کی سیر کرتا

پھرتا اُس شہر کے کنارے ایک درویش باخدا بھی رہتا تھا کہ نام اسکا درویش بوریا نشین تھا اور یہ اسکی کیفیت تھی ابیات

وہان دیکھا کہ ہے ایک صاحب دل — کہ جیسے بات بھی کرنا ہے مشکل

ان ساکت ہے لب محو خموشی — خدا کی یاد مین ہے گرم جوشی — سیلی تاگے ٹھنکے منکے سے آراستہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لباس درویشی سے مزین دلیت یاد معبود قول الست بر لکم یاد دیا کہ باطن و خویش نہاد اس مقام پر کچھ چیلے اور بالکے کچھ مرید حال قال کے رہتے تھے ایک گنبد بنا تھا تلسی کا پیڑ ہرا بھرا لگا تھا مزار کسی بزرگ کا تھا اُسپر سبز چادر اُڑھائی تھی مسہری پھولون کی بنائی تھی وہ درویش ہمیشہ اپنے استاد کا چھاند کیا کرتا تھا فقیرون کا مجمع ہوتا تھا آجکل بھی وہ ہی مجمع تھا سب موجود تھے نعرۂ یا حق کی صدائین بلند تھین کہین لنبی ٹوپی والے آزاد تھے کہین نانک شاہی تھے کہین گسائین تھے ہر طرف سے یا حق کی صدائین یا حق یاد آتا یا مرشد کی آتی تھین دل بہلاتی تھین کوئی کہتا تھا شعر تر کے کاسہ دمی عرش سے ہوا موجود نہ فقیر مست نے جبسدم کہا کہ یا موجود نہ کسی کی زبان پر تھا بیت

جہان گیا مراحصہ مجھے وہان پہونچا	لگا کے خوان کرم سر پہ آسمان پہونچا

جوکیان قوالون کی آئین حقانی گانا ہو رہا تھا عجب کیفیت اور سمان تھا یہ نقشہ تھا کہ

نظم

کہین فریاد یا ہو سے جگر چاک
تقاطر ریزا بر دیدۂ تر
کوئی تعظیم بتیابی سے استاد
کسی کو چہرے سے حاصل صفائی
کوئی مصروف دید باطنی مین
یہی دیکھا کرین ارمان یہی تھا

کوئی افتادہ محو بوسۂ خاک
کسی کی قلب کی جانب نگاہین
میان حلقہ وار خویش آزاد
کوئی مخفی کے رازون سے خبردار
کہین شیطان فکر دشمنی مین

کسی جا ضرب الا اللہ دلیر
لطیفے سب روان شفاف راہین
کہین ذکر جلی سے آشنائی
کوئی القائے استادی سے سرشار
غرض تا نصف شب سامان یہی تھا

شہزادہ جہانگیر بھی اُن فقیرون کے جلسہ مین آیا کہ یہ بھی فقیر بنا تھا وہان روٹیان اور چنے کی دال بٹتی تھی وہ اسکو بھی ملی اُسنے کھائی مدت کے بعد کھانا میسر ہوا کھا کر بیہوش ہو گیا پھر سنبھلکر بیٹھا اس عرصہ مین ہٹو بچو کی صدا سُنائی دی اور سواری بڑی دھوم سے قیصر کی آئی فقیر کو آکر اسنے تسلیم کی اور آکر برابر بوریے پر بیٹھا یہ فقیر ہر طرف پھرتا رہتا تھا اور اسکا معمول ہی کہ جس شہر مین جاتا ہی فقیرونکو جمع کر کے چھاند کرتا ہے یہان بھی ایسا ہی کیا غرض جہانگیر فقیر سے بہت جُھک کے ملا ہی جا بجا میدان مین جیسے استاد مین گانا ہو رہا ہے عجیب جلسہ ہے غرض اب جو بادشاہ آکر پہونچا اور فقیر کے پاس بیٹھا درویش نے کہا کہ ای قیصر ہم تو کئی سال کے بعد تمھارے یہان آئے مگر ہمنے تمکو ابکی بہت پریشان پایا کچھ بیان تو کرو کہ تم کو کیا رنج ہی قیصر نے کہا کہ آپ پر سب روشن ہے بیان کی کیا ضرورت ہے درویش نے کہا کہ ای قیصر تیملکہ گوہر جادو دختر آفاق ہیا دیر عاشق

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ بادشاہ بیابان بری برہ ہے اور اُسی کے غم مین تیرا یہ حال ہوا ہے یہ سنتے ہی قیصر قدمون
پر فقیر کے گر پڑا اور کہا اے مرشد کامل حقیقت مین یونہین ہے اور عجب طرح کی مشکل ہے کہ وہان نہ نامہ پہونچ
سکتا ہے نہ کوئی پیام زبانی کی راہ ہے کسیطرح وصل اُس مہ پارہ آفت جان کا ممکن نہین اے مرشد
مین نے کوکب کو بھی لکھا تھا مگر اُنھون نے کچھ توجہ میرے حال پر نہ فرمائی بلکہ جواب نامہ سے
بھی سرفراز نہ فرمایا اب مین آپ کے دامن کو نچھوڑونگا درویش نے کہا کہ اے قیصر اب جلد مدعا
تر ابر آئیگا اور اسی محفل مین ہے وہ یہ کہ اپنے زمانے کا صاحبقران بشکل فقرا یہان موجود
ہے اور اس جلسہ مین شریک ہے مجھسے ملا تھا اور اُسکو بیابان بری برہ کے جانے کی خواہش ہے
اور ضرور ہی جائے گا اور وہان پہونچے گا پس اُسی کے باعث سے تیرا مطلب بھی حاصل ہوگا
اور نہایت درویش نے تعریفین جہانگیر کی کین کہ قیصر جادو مشتاق ہوا اور کہا کہ اُنکو بلائیے
درویش نے آواز دی کہ اے صاحبقران ہم سب آپ کے مشتاق ہین یہان تشریف لائیے
اُسوقت دیکھا کہ ایک گوشہ سے ایک جوان رعنا غفص گردن بلند بالا قوی تن قوی من فقیر
وضع نہایت وضیع وجیہ وشکیل لیکن نحیف ضعیف مگر اُسپر بھی چہرہ تابناک بسان خورشید تابان
روشن رعب ودبدبہ دیکھکر درویش وقیصر کھڑے ہوگئے اور اُسی وقت حکم ہوا کہ لباس فاخرہ
لاکر پہناؤ فوراً خلعت آکر حاضر ہوا شہزادہ نے پہنا اور محفل مین آکر مقام صدر پر بیٹھا اور درویش
نے نہایت اوصاف اِنکے سامنے قیصر کے بیان کیے اور بہت تعظیم وتکریم بجالایا اب جام شراب
گردش مین آیا اور قیصر نے رو رو کر اپنے عشق کا حال سامنے جہانگیر کے اسطرح پر بیان کیا کہ
شہزادہ جہانگیر یاد کرکے ماہ دُر در گوش کو خوب رویا مگر درویش نے تسکین دی کہ اے شہزادہ آپ
اسقدر نہ گھبرایئے سب مطلب آپکے پورے ہونگے اور بجا طر آپ کے اور قیصر کے جسطرح بنے گا ضرور
بالضرور آپکو بیابان بری برہ تک پہونچاؤنگا غرض دو دن تو جہانگیر کی دعوت کی اور تیسرے دن
جہانگیر تیاری سفر مین مصروف ہوا کہ شاہ مجکو وہان پہونچائیے ہرچند قیصر نے کہا کہ مجکو آپکا افسوس
آتا ہے آپ عمر اپنی یہین بسر کیجیے جہانگیر نے کہا کہ مجکو جان ہی دینا منظور ہے مین جاؤنگا مرونگا
اور اسی حیلہ سے جان دونگا ہرچند قیصر نے کہا مگر جہانگیر نے نمانا آخر درویش نے شہزادہ کو مسلح
کرکے اپنے ہمراہ لیا وہ جلسہ برخاست ہوا اور درویش مع شہزادہ روانہ ہوا اور ایک دس کوس

راستہ طے کیا ہوگا کہ جہانگیر نے دیکھا کہ گنبد بنا ہوا ہے اندرون گنبد دیوار دپر تصویرین شاہان جہان کی نصب ہین اور آئینہ لگے ہین سقف گنبد مین گھنٹے ٹنگے ہین جب یہ دونون اندر گنبد کے آئے وہ گھنٹے از خود بجے صدا یا سامری یا سامری کی آنے لگی مگر درویش نے ایک نقش لکھکر دیوار گنبد پر لگایا کہ دیوار شق ہوئی اور ایک صحرا دکھائی دیا درویش نے کہا کہ اے شہزادہ یہ سامنے جو صحرا دکھائی دیتا ہے یہی راستہ بیابان بری برہ کا ہے اب آپ تشریف لیجائیے خداتعالی منزل مقصد پر پہونچائے گا اور فقیر بھی وقت پر آجائیگا شہزادہ یہ سنکر درویش سے رخصت ہوا اور آگے بڑھا وہ بیابان ہول خیز و وحشت انگیز ملا کہ جی چھوٹ گیا صحرا کی زمین تپتی تھی ٹیٹہوری کی آواز سناٹا چار سمت ہوا کا سائین سائین چلنا درخت جھلسے ہوئے تپے سوکھے کھڑکھڑاتے دل کو وحشت دلاتے جناب خضر بھی اُس دشتین بیتاب نظر آتے وحشت کی دھوم حسرتون کا شہزادہ کے دل پر ہجوم تھا پاؤن مین چھالے تھے لب پر آہ و نالے تھے پہاڑونکی تپش سے تپ رہے تھے اُن سے شرارے نکلتے تھے چشمے جوش کھا کر اُبلتے تھے درختون کے ڈنڈ سوکھے نظر آتے تھے غول بیابان آگ سلگاتے تھے ڈراتے تھے شہزادہ یاد دلدار کرتا تھا اور بعید بیتابی یہ غزل زبان پر لاتا تھا کہ غزل

کہانتک اشتیاق یار جانی	خدارا اے فلک کچھ مہربانی	وہ سمجھتے ہین کچھ اپنے شکوہ چند
سنین کس طرح عاشق کی کہانی	ابھی ناصح توقف کر کہ اپنا	انگلون پر ہے جوش نوجوانی
بطعین پھر کچھ تمنائین اجل کی	گھٹا طول امید زندگانی	نکیا دم بھر ابھی پہلو سے لند
کہ آخر ہو چکی اپنی کہانی	جو ہو منظور رحم آنے نہ پائے	سنو قصہ مرا اُن کی زبانی
نسیم آغاز پیری مین بھی مستی	نہین جاتا خیال نوجوانی	ایسی صعوبت اُس صحرا کے

آتشکدہ مین شہزادہ نے اُٹھائی کہ گھوڑا بھی سقط ہو گیا اب سفر پیادہ پا کی نصیب ہوا بگولے اُس وحشت کے مارے کے لیے یسادل اور چوبدار تھے نقیب آہ کے للکارتے تھے چاؤش نالہ صدائے دل ربا سناتا تھا آبلہ سینہ کا بصورت نقارہ ہوا تھا جب دل تپتا تھا تھا تو گھبرا کر یہ لب پر لاتا تھا نظم

مرا یہ حال کہدینا کسی سے	کہ گو قربان تھا وہ اپنے جی سے	نگر دو کا اسے بخت زبون نے
کیا بیہوش سودائے فزون نے	نہین دور فلک کو دید منظور	رہین ہم تم تم بھی سے ہلو دور

رہین

غرض اسی طرح رہروی کرکے بصد مشقت و صعوبت اُس صحرا کو طے کیا اور ایک جنگل مین گذر ہوا وہان دیکھا تو بہت سے دیو اور دیونیون کو جمع پایا اور دولھا بنا ہوا ردے کے پھولون کا سہرا باندھے ایک دیو کو بیٹھے پایا شہزادہ ایک درخت پر چڑھ گیا کہ یہان سے تماشا ان کی شادی کا دیکھون لیکن وہان صورت یہ ہے کہ دیو نعمان اپنے بیٹے کی برات لیکر مکان پر دیو سرہنگ کے آیا ہے جب برات رخصت ہوئی تو سرہنگ نے کہا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ بوقت رخصت عروس ایک آدم زاد کا گوشت کھلاینگے جب تک یہ نہوگا یہ عروس رخصت نہوگی نعمان یہ کلام سنکر تلاش مین آدمی کی نکلا اتفاق سے درخت پر نگاہ پڑی جہانگیر کو بیٹھے ہوے دیکھا نہایت خوش ہوا اور درخت کو کوسے مین دابکر اُکھیڑا جہانگیر اوپر سے کود پڑا اور تیغہ پکڑکر ہزار دن دیوزاد قتل کیئے دیوون نے جو یہ آفت دیکھی بھاگے کیونکہ یہ اسکا فرزند ہے کہ جسکے بیٹے دیوبند دیوکش ہین اور امیر حمزہ نے دیو سمندون ہزار دست کو مارا ہے ذکر اُسکا نوشیروان نامہ دفتر اول مین ہے غرض کہ شمشیر خارا شگاف جہانگیر سے کچھ ہی دیر مین مطلع صاف تھا یہ صف شکن قتل دیوان کرکے آگے کو روانہ ہوا پھر وہی بلبلا نا وہی جنگل کی خاک اُڑانا تھا اور غم یار مین بیقرار ہوکر یہ زبان پر لاتا تھا غزل

فرقت عاشق و معشوق غضب ہوتی ہے	سحر عید غم و رنج کی شب ہوتی ہے
سامنے آنکھون کے بجلی سی چمک جاتی ہے	یاد تیرے رخ پر نور کی جب ہوتی ہے
لب شیرین سے تیرے ہے جو حلاوت پائی	ایسی لذت نہین مابین رطب ہوتی ہے
تمسے جسوقت بچھڑنے کا خیال آتا ہے	کیا بتاؤن مجھے تشویش عجب ہوتی ہے
دن جدائی کے تو کٹتے نہین آ جا جانی	اب ملاقات کی شب دیکھئے کب ہوتی ہے
چین دم بھر ہے نہین جان کو اب تیرے بغیر	میری قسمت بھی رسا دیکھئے کب ہوتی ہے

اسی طرح بعد قطع منازل و طے مراحل مرحلہ پیمائی و دشت گردی کرتا ہوا شہزادہ دل از کف دادہ خاک چھانتا ایک شہر کے قریب پہونچا جب اندر اُس شہر کے قدم رکھا نیا تماشا فلک کی نیرنگی کا نظر آیا یعنے ہر ایک انسان ساکنان شہر کو پتھر کا پایا شہر خوب جنس ہر ایک دلکو مطلوب گلیان رنگین عمارتین عمدہ و مرتفع بنین مگر آدمی سب پتھر کے غضب خدا کا وہان گویا آیا ہوا ہو کہ سب نے

قالب انسانی پاکر جامہ پتھر کا پہنا ہے شہزادہ کمال خوفناک ہوا اور اپنے مذہب و ملت کے موافق دعا وغیرہ پڑھنے لگا اور بہت ششدر و حیران تھا نہایت پریشان تھا ہر وقت دل بھاگ جانے کو چاہتا تھا مگر دل مضبوط کیے گلی کوچون مین وہان کے قدم اُٹھاتا تھا کوئی ساتھ نہ سنگ سنگ راہ سے بھی خوف کھاتا تھا اسی فکر و تردد مین ایک گلی مین جب قدم رکھا ایک میمون اُسطرف سے آتا تھا جب وہ میمون قریب تر آیا مثل انسان گویا ہوا کہ ای جوان اجل گرفتہ تو کون ہی جو اس شہر نحوست اثر مین آیا ہے جلد یہان سے جا ورنہ مثل اُنھین کے تو بھی بلا مین گرفتار ہوگا جہانگیر کو اور زیادہ حیرت ہوئی کہ بندر بولتا ہی شہر تو تبخانہ آذری معلوم دیتا ہی انسان مثل تصاویر سنگین ہین اُسپر یہ طرہ ہے کہ بندر بولتا ہی واقعی اس شہر پر غضب خدا کا آیا ہی غرض اُسنے اُس بندر سے کہا کہ ای میمون واسطہ اپنے دین و مذہب کا بیان تو کر کہ یہ کون لوگ ہین اور تو کون ہی جب یہ اُس بندر نے سُنا تو لوٹ کر صورت انسان بنا جہانگیر نے دیکھا کہ ایک ساحرہ ہی جو بندلی ہاتھے پر لگائے ہے ٹیکا سیندور کا دیے ہی گھونگرو جسکے بدن مین لگے ہین مگر سحر سے صورت اپنی خوب بنائی ہے یا نہین معلوم کہ اصل ہی مین ایسی صورت ہی کہ زلف چلیپا اُسکی تا بہ قدم پہونچی ہوئی صاف ناگن سیہ معلوم ہوتی ہو جو انسان کا دل ڈستی ہے مانگ مین اُسکی سیندور بھرا ہی جو دل عشاق کو تانگ رہا ہی پیشانی تابناک ہی ابرو کشیدہ مثل خنجر بُرّان ہی سحر ساز و فسونگر چشم فتان ہی رخسار گل گلزار جنان ہی یہ اُسکا نقشہ ہی کہ نظم

کہے دل مین یہی حور جنان ہے
بلا آفت قیامت ہر ادا ہے
کہون کیا حسن روز افزون کے اوصاف
پری اسکے مقابل مین کہان ہے
لغو رم اسکو جو دیکھے چشم انصاف
نہایت نازنین وہ مہ لقا ہے

اُس ساحرہ نے ایک دُکان مین لاکر فرش بچھایا اور کہا ای جوان بیٹھ تو مین تجھ سے سب احوال بیان کرون جب جہانگیر بیٹھا تو اُسنے کہا میرا نام میمون جادو ہی اور بادشاہ جو دار الامارہ مین ہی مسرور جادو اُسکا نام یہان کا بادشاہ ہی اُسپر مین عاشق ہوئی اور سوال وصل مین نے اُس سے کیا اُسنے جب وصل قبول نہ کیا تو مین نے اُسکو مع اُسکے ملازمونکے پتھر کا بنا دیا اور کل شہر کا بھی یہی حال کیا لیکن اگر تو میرا وصل قبول کرے تو مین تجھکو یہان کا بادشاہ کردون جہانگیر نے کہا کہ مین بر سر سفر ہون جب پھر کر آؤنگا تو تجھکو قبول کرونگا یہ سنکر اُس ساحرہ نے اُس دُکان کی کوٹھری کھولکر اُنکو بزور سحر قید کیا یہ وہان مجبور و ناچار بیٹھے اور اُنکو نیند آگئی اُس عالم بیہوشی مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

انھون نے خواب مین دیکھا کہ وہی درویش بوریا نشین آئے ہین اور فرماتے ہین کہ ای شہزادہ تم اس ساحرہ سے آشتی کرو اور اسکے گلے مین ایک تختی ہے وہ کسی طرح اس سے لو یہ اُسی تختی سے ماری جائیگی شہزادہ کی جب یہ خواب دیکھ کر آنکھ کھلی بیکاری اُسنے آہ کی اور کہا بیت

یار اغیار ہوگئے اللہ یہ کیا زمانے کا انقلاب ہوا ۔ ہم تو اس ساحرہ کی محبت کو آزماتے تھے ورنہ کون ایسا ہوگا جو ایسی حسین کو قبول نہ کریگا ساحرہ باہر دروازہ پر بیٹھی تھی کیونکہ اُسکی دل کو بھی لگی ہوئی تھی جب انھون نے یہ کہا اُسنے کوٹھری کو کھولا اور انکو نکال لا سحر اپنے سے اُتارا انھون نے بغور جو دیکھا تو واقعی ایک تختی کو اُسکے گلے مین پڑے دیکھا بس اُسکی گردن مین ہاتھ ڈال دیے اور کہا اے جان جہان یہ تختی کیسی تمہاری گردن مین پڑی ہے اُسنے کہا ہان ہان اس تختی کو ہاتھ نہ لگاؤ انھون نے ناک بھون چڑھائی اور کہا وائے قسمت کس ظالم پر اپنی طبیعت آئی کہ جو ایک ذرا سی تختی کے چھونے پر خفا ہوتی ہے یہ کہکر اشک آنکھون مین بھر لایا ساحرہ کا دل آیا ہوا تھا رونا اسکا دیکھ نہ سکی اور دوسرے سمجھی کہ یہ اس تختی کی تاثیر کیا جانے لیکر دیکھے گا پھر دے دیگا معشوق ہو ہٹ کرتا ہی اسکی ضد کو پورا کرنا چاہیے یہ سوچکر کہا کہ اے جانی ولے مایہ عمر و زندگانی قربان کی تھی یہ تختی تم ناراض ہو لو یہ بھلا تمھارے کس کام کی ہے لو اچھا دیکھو یہ کہکر وہ لوح گلے سے اُتار کر انکو دی جب انھون نے وہ تختی پائی فوراً اُسکے جسم مین لگائی وہ ساحرہ بیہوش ہوئی انھون نے گردن اُسکی کاٹ ڈالی شور دار و گیر برپا ہوا آندھی آئی تاریکی چھائی پھر صدا آئی کہ افسوس مارا مجھکو کہ نام میرا میمون جادو تھا کل تین سو برس کا سن تھی تھی مگر ہنوز باغ جوانی سے کوئی گل مراد مین نے نہ چنا تھا غرض بعد اس آفت کی جو دیکھا تو ایک ساحرہ کریہ منظر سیاہ فام کی لاش کو پڑے ہوئے دیکھا انھون نے اُسکی لاش پر تھوک دیا اور اُسکے مرنے سے تمام شہزادی رہائی پائی صورت اصلی پر آئے وہ جامہ سنگین جسم پر سے اُتارا بادشاہ یعنی مسرور شاہ نے آکر جو دیکھا تو شہزادہ جہانگیر کو شہر مین ایک مقام پر استادہ پایا سر اپنا انکے قدم پر رکھدیا اور کہا مصرع ای آمدنت باعث آزادی ما ۔ قدم مبارک کو انکے بوسہ دیا اور ایوان شاہی مین لایا دعوت کا سامان مہیا فرمایا ساقی مہ لقا حاضر ہوئے جام مے گردش مین آیا پھر طعام عمدہ سے دسترخوان چنا شہزادہ جہانگیر نے خوب نوش فرمایا شکر خدا کا بجا لایا اُسوقت اُس بادشاہ نے حال اُنکا پوچھا انھون نے تمام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیفیت بیان کی اور کہا مین بیابان بربری برہ کو جاؤنگا مسرور نے کہا کہ یہ کام بہت مشکل ہے اور وہ
مقام بہت دور و دراز ہی اُنھون نے کہا کچھ ہی کیون نہو مین بغیر جائے باز نہ آؤنگا آخر جب اُسنے بہت
سمجھایا اور اُنھون نے نمانا تو مسرور نے کہا کہ بیچ مین ببران جادو کا مرحلہ ہی اور وہ میرا دوست ہے
مین اسکو نامہ لکھے دیتا ہون یہ کہکر ایک محبت نامہ بنام ببران اُسنے لکھا اُسمین یہ مضمون تھا کہ
اے ببران دوست صادق و محب واثق من یہ شہزادہ میرا محسن ہے جو تمھارے پاس تشریف لاتا
ہی اسکی بہت خاطر داری کرنا قدم اِسکے اپنی آنکھون پر دھرنا اسنے مجکو بلاے سحر میمون جادو سے
رہا کیا ہی نئے سر سے زندہ فرمایا ہی یہ احسان اسکا مین قیامت تک نہ بھولونگا تم بھی اِسکے ساتھ بہت
اچھی طرح پیش آنا دوسرے یہ شہزادہ ایسا بہادر اور صاحب نور ہی وجیہ و شکیل و صاحب تدبیر شاہ
ابن شاہ ہے جہان پناہ ہی تھوڑے لکھے کو بہت جاننا میرا کہا ماننا یہ لکھکر سب حال اپنے پتھر کے
ہو جانے کا اور اُسکے رہا کرنے کا نامہ مین مندرج کر کے جہانگیر کو وہ نامہ دیا اور کہا ای شہریار وہ
آپ نے مجھپر احسان کیا ہے کہ تا زندہ ایم بندہ ایم پھر اپنے سحر سے ایک تیر بنایا اور کہا ای شہزادہ ہمارے
شہر مین ایک میلہ ہوتا ہے اگر جی چاہے تو اُسکی کیفیت دیکھکر جائیے گا شہزادہ نے منظور کیا اور
چندے وہان سکونت پذیر رہا جب وہ دن میلے کا آیا نقارے بجے مسرور نے کہا کہ اب چلیے
اور کیفیت میلے کی ملاحظہ کیجیے یہ کہکر خلعت فاخرہ سے شہزادہ کے جسم انور کو مزین و محلی فرمایا پھر اپنے
اپنے تخت پر بٹھا کر لیکر چلا شہزادہ شہر سے باہر نکلکر جب آیا خلقت کا اُس جا پر اژدہام پایا سوداگر
اطراف و جوانب سے آئے تھے خیمہ اُنکے گڑے تھے اشیائے عمدہ و نادرہ کار اعجوبہ روزگار کا انبار
تھا خیمون کے آگے تخت بچھے تھے اُنپر فرش عمدہ کیا تھا سوداگر وہان بیٹھے تھے جواہر وغیرہ
کے ڈبے سامنے کھلے ہوے نیچے تختون کے اور دکاندار برابر برابر دکانین اپنی لگائے تھے ٹوکری
لیے بیٹھے تھے کہین سنگترین ماہ پارہ رشک شمشاد جنکے قد ڈالیان لگائے بیٹھی تھین کہین کباب
سیخون پر بھُن رہے تھے کہین لونگ چڑے والے پھر رہے تھے کسی طرف گلفروش کاندھے
اور کہنی پر ہار ڈالے شوق مین میلے کے ہار مین کہتے پھرتے تھے کہین ساقی حقہ پلا رہے تھے
کہین کھلونے والے بھولون کے بک رہے تھے حلوائیون کی دکانین برابر لگی تھین شیرین کامی
دیتی تھین ہزارون طرح کا جوبن دکھاتی تھین امرتیان مسلسل اور پیچدار دیکھنے سے زبان کو

ذائقہ بخشتی تھین برنجی تھالون مین ورق لگے برفی جنی ہوئی ادہر طرح کی مٹھائی دھری اُس جا من یہی چاہتا تھا کہ اسکو لیکر کھا جا گویا در بہشت کھلا ہوا تھا سامنے دکان کے زنجیرین ٹنگی تھین گھنٹیان اُسمین لٹکتی تھین ایک طرف بساط خانہ سجا ہوا تھا کاٹھ کے کھلونے بینس ڈولی مسی سرمہ بک رہا تھا کسی جا نانبائی دُکان لگاے تھے کہین تمبولی اپنا رنگ جمائے تھے تختون پر پان سفید سفید دساوری اور بنگلہ رکھے ہوے تھے کتھے چونے کے برنجی مرتبان دھرے تھے کہین بالین تنی تھین ساقنین اُن کے نیچے بیٹھی تھین تپائی سور لخدار بچھی تھی چلمین اُسمین گھڑسی تھین نیچے لگن مین پان بھیگے تھے عاشق تن سامنے اُنکے ٹہل رہے تھے جو سون پر دم پڑتے تھے کوئی کہتا تھا کہ جانی ذرا بیڑہ دیر کی بلا نا ساقن ہنسکر جواب دیتی تھی کہ بٹیا اگیا مین کی بینا کوئی چڑیا پنجرہ ہاتھ مین لئے تھا گلدم اُسمین بند کیا تھا کسی دُکان پر بھی پنجرہ ٹنگا تھا کاکن کی بائی پنجرے مین دھری تھی طائر خوش رنگ اُسمین بند تھا غرض بھنگیڑون کا طوطی بولتا تھا وف دائرہ چکارہ بج رہا تھا میلے مین سوانگ بنکر آتے تھے سوانگیے ترسول لگتے جاتے تھے تختون پر سوار تختون کے آگے ڈفلی بانسری بجتی جاتی تھی فقرا تیت کھیر سلگائے پھرتے تھے بعض لوگ چکر ڈنڈ کر رہے تھے بہت لوگ گھوڑون پر سوار نکلے تھے گھوڑون کے گلے مین ہیکلین طلاکار پڑی تھین گنگے باندھے ہوے سپاہی سرخ پگڑیان سرون پر رکھے ہٹو بچو کرتے آگے آگے گھوڑون کے جاتے تھے فنس مین مہاجنان شہر کے لڑکے گوٹے پٹھے کی ٹوپیان لچکے کے انگرکھے پہنے سوار فنس مین اِدھر اُدھر کہار اُٹھائے پھر رہے تھے رئیسان شہر اونچے پر فرش بچھائے تماشا میلے کا دیکھ رہے تھے خوب میلا جمع تھا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

لونڈے کی گنڈیریان وہ نایاب	ڈلیان مصری کی جنسے بے آب	وہ لوٹ کر دنین ہرے ہرے لوٹ
جو سبزۂ خلد سے لڑین چھوٹ	نظارہ نیشکر سے دل شاد	معشوق کا جیسے قد آزاد
خوش رنگ عجب مٹر کی پھلیان	پھولون کی چمن مین جیسے کلیان	ہوتا تھا وہ سانپ کا تماشا
ضحاک کا دل تھا جس پہ شیدا	لہراتے تھے سانپ یون سڑک پر	جس طرح کہ ذوذنب فلک پر
بازار مین قصہ گو بھی آ کر	دل سے کوئی داستان بنا کر	کرتا دل اہل دل کی تسخیر
جادو کی ہر اک سخن مین تاثیر	جہانگیر نے خوب میلا وہان دیکھا دن بھر میلے مین رہا جب	

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ وقت آیا کہ صبح کو آفتاب جلوہ‌گاہ افلاک سے جلوہ فرما ہوا کہ ابیات

[illegible] ہو گئین دھندلی نگاہین یاد و یار | سر بالین مین زلف شب آئی

[illegible] مسرور شاہ شہزادہ کو لیکر پھر دولت سرا مین داخل ہوا شہزادہ [illegible] کے پیچھے آرام فرمایا مگر نیند کیسی اور سونا کہان کا فراق یار [illegible] زیادہ بیتاب ہوتا اس طرح روتا اور کہتا نظم

[illegible] بے اس مین کسی کا کیا خسارہ | بچ جائے جو اک غریب کی جان
[illegible] وفور اشکباری | پھر بستر غم پہ بیقراری
[illegible] لگے راز ہوتے ہوتے | فرقت کو گذر گئی ہے مدت
تا چند یہ صدمہ ہائے جانکاہ | نکلے کوئی انبساط کی راہ
ہم غم انتظار ہر دم | آخر کراہ کراہ کے نالہ و آہ کر کے

[illegible] مسافر فلک یعنی خورشید تابان ٹیکہ سی شعاع [illegible] جرم طے منازل فلک [illegible] کے کر باندھکر میدان آسمان مین آیا کہ ابیات

[illegible] | مبارکباد آغاز سحر ہے | سفر کی اب سنو باقی کہانی

[illegible] ہنگام سحر شاہزادہ کمر ہمت باندھکر مسرور شاہ سے رخصت ہوا [illegible] مسرور شاہ نے بنایا تھا اُسپر سوار ہو کر روانہ ہوا مسرور شاہ در شہر تک [illegible] عرض رسا ہوا کہ اے شہزادہ آپ نے وہ احسان عظیم مجھپر کیا ہی کہ مین جان و مال [illegible] آپ کا شریک ہوں ہر چند کہ مین خراج گزار کوکب تھا مگر اب اس سے کچھ تعلق نہ رہا کیونکہ ایسا غافل بادشاہ کہ اتنے دن تک مین پتھر کا بنا رہا اور اُسنے میری خبر نہ لی شہزادہ اُسکو تسلی دیکر اور اس سے رخصت ہوکر آگے کو روانہ ہوا یہانتک کہ وہ شیر گویا قلعہ سپرانیہ کا راستہ جانتا تھا کہ سیدھا شہزادہ کو لئے ہوئے اُسی قلعہ مین آیا شہزادہ نے ایک قلعہ فلک فرسا نیا پایا کہ دروازہ شہر کا مثل فیل مست کے جھوم رہا تھا بہت سے ساحر بعہدہ نگہبانی دروازے پر اُترے ہوئے تھے اُس شیر کو دیکھکر کوئی مزاحم نہوا شیر اندر شہزادہ کو لایا شہزادہ شہر مین آیا آبادی خوب مکانات [illegible] غوب ہون دیکھے شہر وہ نہایت آباد تھا ہر ایک کا وہان دلشاد تھا عمارتین مصفا تعمیر تھین

ساحر خوش اخلاق و وجیہ و شکیل بستے تھے جو بات بات پر ہنستے تھے دکانوں میں اشیائے نفیس کا انبار تھا دکاندار لباس عمدہ پہنے بیٹھے تھے کٹورا کھنکتا تھا کمرے جو برج آسمان کو شرمائیں تعمیر تھے خلاصہ کار جہانگیر کیفیت شہر ملاحظہ فرماتا ہوا الیشت شیر پر سوار دار الامارۃ میں آیا یہاں بھی بہت بڑا سامان تزک کا پایا خادم و خدمتگار قولائے رقاصی یساول دیو بدا در دروازہ پر حاضر فن ادب سے ماہر سات ڈیوڑھیاں دار الامارۃ کی تھیں شیر ان سب کو طے کر کے اندر آیا یہاں دیکھا تو تخت پر ایک بادشاہ پر شوکت و جاہ جلوہ فرما ہے تاج شاہی بر سر قبائے فرمانروائی در بر چتر بال ہما کا سر پر گرد نشیمن یہی ببران جادو ہے گرد و پیش دلگل و کرسیاں بچھی ہیں ساحران نامی ان پر بیٹھے ہیں کہ جنکی آنکھ ناک کان منہ سے شعلہ آتش کے نکلتے ہیں جہانگیر نے شیر پر سے اتر کے بادشاہ کو سلام کیا اور آگے بڑھ کر وہ محبت نامہ مسرور کا لکھا ہوا اس کو دیا اس نے پڑھا کھڑا ہو گیا شہزادے کی تعظیم کی اور مقام صدر پر اسکو بٹھایا پھر ساقی کو اشارہ کیا کہ اسنے جام مے ارغوانی بھر کر دیا شہزادہ نے پیا پھر رقاصان مہر طلعت حاضر ہوے ناچ سامنے ہونے لگا بعد کچھ دیر کے علیحدہ اٹھا کر لیگیا ور خاصہ طلب کیا اور شہزادہ کو نعمتہائے گوناگون سے آسودہ کیا اغذیہ لطیف و گرما گرم کھلائیں پھر دربار میں آ کر بیٹھے اب اسنے کہا کہ ای شہزادہ آپ کون ہیں اسنے کہا بین ملک خورشید تاج بخش کا بیٹا ہوں اور اسطرح فرستادہ افراسیاب برائے طلسم شکنی طلسم کوکب آیا ہوں لیکن فی الحال بیابان بری برہ کو جاتا ہوں یہ کلمات سنکر ببران چین بہ جبین ہوا کیونکہ یہ بھی خراج گزاران کوکب سے ہے مگر بپاس خاطر مسرور خاموش ہو رہا اور کہا کہ ای شہزادہ ہم لوگ ایک درخت کو سجدہ کرتے ہیں کیونکہ بعد کئی مہینے کے اسمیں سے ایک تیلا نکلتا ہے اور لکارتا ہے کہ منم خداوند سامری ایس اے شہریار یا تو آپ اسکا حال تبلائیے ورنہیں تو آپ بھی سجدہ کیجیے جہانگیر نے کہا کہ اچھا تم ہمکو وہاں لیچلو اور اسکی کیفیت دکھلاؤ تو پھر ہم اسکی تدبیر کریں اسنے کہا کہ آپ دو چار روز توقف فرمائیے اب زمانہ اس تیلے کے نکلنے کا قریب ہی میں آپکو لیچلونگا شہزادہ وہاں توقف پذیر ہوا بعد چند روز کے جب ایک دن وہ زمانہ آیا کہ شہ زرین شعاع مہر چرخ اخضر پر پھلا پھولا نظر آیا کہ

ابیات

ملا نور سحر نور نظر سے
طرارے بھر کے مثل توسن ناز
صدائے رخصتی آئی سحر سے
لگا ہوں سے چھپی شب شوخ انداز

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہنگام سحر اُس ببران سوار شہزادہ کو سوار کرکے ایک صحرا مین لایا شہزادہ نی دیکھا کہ صحرا سبزہ زار
طرفہ اُس مقام پر بنا ہے جو درخت ہے وہ پھولون سی لدا ہی ہرا بھرا ہے سبزہ زنگان دہر کو اپنی
سر سبزی کے رو برو شرماتا ہی اور اُس صحرا مین ایک درخت اور درختونسے سربلند نہایت سرسبز
و خوشنما لگا ہے تنہ اُسکا طلاے احمر سے منڈھا ہی شاخین اُسکی جنبش ہوا سے ہلتی ہین تو یہ معلوم
ہوتا ہی کہ جوانان سبز رنگ جھوم رہے ہین طائران خوش الحان اُسپر بیٹھے زمزمہ سرائی کرتے
ہین شاہزادہ کچھ دیر وہان ٹھہرا تھا کہ یکایک تنہ اُس درخت کا شق ہوا اور اُسمین سی ایک تیلا
کہ جسکا مُنہ مثل طوطی کے تھا نکلا اور پکارا منم خداوند سامری ببران اور اُسکے ساتھ کے
ساحرون نے سجدہ کیا جہانگیر چپکھڑا رہا اب جو دیکھا تو اُس شجر مین پھل لگ آئے اور بار اثمار
سے شاخین جھک پڑین وہ پھل ببران نے توڑ کر کھائے اور شہزادہ کو بھی دیے اُسکو جو کھایا
تو بہت شیرین اور ذائقہ کے تھے غرض کچھ دیر مین وہ تیلا پھر اُسی درخت مین سما گیا اور پھر درخت کا
تنہ برابر ہو گیا ببران شہزادہ کو لیکر پھرا شہزادہ نے کہا اب تم جاؤ مین اسکا حال دریافت کرکے آونگا
ببران تنہا اُسکو چھوڑ کر چلا آیا شہزادہ وہان پھر گیا جب وہ زمانہ آیا کہ بیل کہکشان کی داربست
آسمان پر پھیلی ہوئی ظاہر ہوئی اور ستارے مثل دانہ خرمن عرصہ فلک مین چھٹکے بالی سنبلہ کی اُگی جب
بسر اوقات کی صحرا مین دم بھر چھپایا مہر نے جلوے انور شہزادہ رات کو اُس درخت
کے قریب پھر آیا وہان قدرت خدا سے نیا سامان پایا کہ ایک طرف کو فرش عمدہ بچھا ہی روشنی
کنول و جھاڑ کی ہی جس سے وہ صحرا تمام منور اور روشن ہے فرش پر مسند مغرق بچھی ہی اور ایک ساحرہ
اُس مسند پر لباس پر زر پہنے ہوئے بیٹھی ہے چہرہ لیسان خورشید تابان روشن ہی لیکن کمسن ہین
ہے سامنے اُس ساحرہ کے ناچ ہو رہا ہی شاہزادہ بھی اُس مقام پر جاکر پہونچا اور اُس بزم مین آکر ٹھہرا
ساحرہ نے جو اُسکو دیکھا پوچھا کہ آپ کون ہین اسنے کہا کہ مسافر ہین اتفاق سی ادھر نکل آئے
آپ کو بیٹھے دیکھا ہم بھی ٹھہر گئے اُسنے جو شہزادہ کو حسین اور مہ جبین دیکھا محبت اُسکی اُسکو
پیدا ہوئی کہا آئے ہین آپ تو آئیے تشریف لائیے شہزادہ اُسکے پاس جا بیٹھا اور پوچھا کہ آپکا نام کیا ہے
ساحرہ نے کہا کہ مجکو بزم جادو کہتے ہین اُسنے کہا کہ یہ تو فرمائیے کہ اس درخت مین سی ایک تیلا نکلتا ہے
اور اسطرح کی صدا دیتا ہے یہ کیا ماجرا ہے اُسوقت وہ ساحرہ یہ کلام سُنکر ہنسلی و رکھا ای

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نوجوان یہ سب میرے سحر کا ڈھکوسلا ہے مین نے سحر سے وہ پتلا اور یہ درخت بنایا ہی اسنے کہا ہم تمھارے مہمان عزیز ہین اور ببران جادو سے کہکر آئے ہین کہ اس شجر کا حال دریافت کرینگے پس تم ہمکو اجازت دو کہ ہم اس سے اس حال کو بیان کرین اس ساحرہ نے اسکی خاطر سے اجازت دی کہ اچھا کہدینا کیونکہ شہزادہ سے اسکو محبت ہوگئی تھی بعد اجازت دینے کے شاہزادہ کا اسنے نام پوچھا انھون نے سب اپنا حال بیان کیا اور نام بتایا پھر جام شراب ناب گردش مین آیا رات بھر شاہزادہ وہان رہا بزم جادو دل سے اسکی مطیع ہوئی اور شرکت اسنے اختیار کی پھر جب وہ وقت آیا کہ عرصۂ فلک سے بزم کواکب برخاست ہوئی مثل شہزادہ جہانگیر خورشید جہانگیر ہوا کہ ابیات

شریک بزم جو جو تھے وہان پر　　تحیر مین تھے لطف آسمان پر
نظر کی آسمان پر صبح پائی　　کہا رخصت کہ ہے وقت جدائی

صبح کو بزم نے کہا کہ آپ چلیے مین بھی اپنی کنیزون کو لیکر حاضر ہوتی ہون اور ایک مرکب منگوا کر شہزادہ کو دیا کہ یہ اسپر سوار ہوکر ببران جادو کے پاس آئے اور قصہ شبینہ ماضیہ زبان پر لائے اور کہا کہ ملکہ بزم جادو بھی آیا چاہتی ہین غرض لعیش وعشرت بیٹھے بعد کچھ عرصہ کے بزم بھی آئی ببران نے تعظیم کی خاطر سے پیش آیا ببران بھی دل سے مطیع شاہزادہ والا گہر ہوا اسوقت شاہزادہ نے کہا کہ مین اب رخصت ہوتا ہون بیابان بری برہ کو جاؤنگا ببران نے کہا کہ آگے مقام خرسان جادو کا ہے وہ مرحلہ نہایت سخت وصعب ہے اور وہ بڑا ساحر زبردست ہے اور طرفدار کوکب ہی اچھا آپ چلیے ہم سب اپنا لشکر لیکر آتے ہین مگر نہین جی مین آتا ہی کہ ابھی سے ساتھ آپکے چلین غرض یہی صلاح پسند آئی ستر ہزار ساحر آزمودہ کار اپنے ہمراہ لیکر شہزادہ جہانگیر یہان سے چلے اسی وقت نفیر سحر کو دم ملا گھنٹے اور ناقوس بجے ساحر شیر آتشین اور فیل آتشین پر سوار ہوکر ہمراہ چلے دھو کی صدا بلند ہوئی ہوم کا دھوان چرخ چنبری تک جانے لگا کلوا بھیرون منڈلانے لگا ہوم خانے لدگئے اژدر آتشین پھنکارنے لگے روے ہوا پر چلیین سحر کی منڈلانے لگین پرین آئیں کہ نظم

چلے تخت پر سحر کے ہو سوار　　ہر اک سمت سے ساحر نابکار
رخ دہر آندھی سے کالا ہوا　　جو تھا سحر کا مہر اجالا ہوا
چلے اژدر و فیل اڑتے ہوئے　　ادھر اور ادھر منہ تھے مڑتے ہوئے
کسی جا تھے طاؤس چنگھاڑتے　　کہین اژدہے سانپ پھنکارتے

غرض بعد قطع مسافت اہیب فر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قلعہ خرسانیہ پہ سب پہونچے اُس مقام پر بصد حشمت و شوکت مسرور شاہ بھی آ کر پہونچا اسّی ہزار کی جمعیت سے بمقابلہ خرسان شہزادہ عالیشان آ کر اُترا بارگاہ فلک فرسا نصب ہوئی ساحروں کے بھی خیمے وغیرہ استادہ ہوئے اسکیں بیچوبے راوٹیاں سراپردے کندلے نصب ہوئے لشکر کی چھاؤنی پڑی دریا کو پشت پر کر کے قبضہ میں کر لیا میدان بہر جنگ سامنے قلعہ کے چھوڑ دیا طبل و نقارے داخلہ لشکر کے جو بجے طائران سحر سامنے خرسان کے آ کر پہونچے وہ تخت حکومت پر اندر قلعہ کے بیٹھا تھا تاج شاہی سر پر تھا دربار جمع تھا کہ طائروں نے آ کر خبر دی کہ اسطرح لشکر کثیر لیکر شاہزادہ جہانگیر بن خورشید تاج بخش آیا ہی اور قلعہ کے سامنے اُترا ہی باقی خیریت ہی یہ خبر سنکر خرسان نے بھی اپنے افسران لشکر کو کہ حاضر دربار تھے حکم تیاری دیا اور تین لاکھ ساحر لیکر دروازہ قلعہ کا کھلوا کر باہر نکلا ساحر شیر و اژدر پر سوار ہو کر آئے کھلونے چند نکمی بدن میں لگائے تھے منھ سے شعلہ چھوڑتے تھے رال و گوگل کے شعلہ اُڑاتے تھے یہ بھی آ کر بارگاہ و خیام نصب کرا کر اُترے دن بھر تو خیمہ میں رہے جب وہ زمانہ آیا کہ تیغ مہر کو ترک روزگار نے غلاف مغرب میں رکھا اور لشکر انجم لیکر ماہتاب تاباں عرصہ گاہ افلاک میں آیا ابیات

سحر سے بڑھ کے نور افشاں ہوئی شام	لیا خورشید کا مہتاب سے کام
ہوئی شب شاہد مہ سے ہم آغوش	ہوا جبدم چراغ روز خاموش

سر شام بحکم خرسان طبل جنگ بجا نفیر سحر کو دم ملا دلاوران آگاہ و خبردار ہوئے تیاری اسباب سحر و ساحری کرنے لگے جہانگیر نے بھی طبل جنگ بجوایا اب دونوں طرف تیاری جنگ ہونے لگی منتروں کی جاپ شروع ہوئی بچہ ہائے خوک جھٹکا ہوئے چین سلگنے لگیں گوگل جلنے لگا گوگل کی چراہند آنے لگی بھیروں کا جی خوش ہوا بوئیں تابی گئیں ایک طرف بہادران روزگار تلواروں کو صیقل کرنے لگے منتر پڑھے جانے لگے کہ دوڑ دوڑ چیل دوہائی سلونی کی بیر کھائے کلیجہ چھو کرے تو سر اُڑ جائے کمی کرے تو دھوبی کی گنڈ میں پڑے پڑھو منتر دیوالی کا الیسا چارات بھر یہی شورش تیاری آلات جنگ رہی جب وہ وقت آیا کہ ساحر روزگار نے مشعل آفتاب کو روشن کیا اور ساحرہ شب کو بھگایا کہ بدیت اُتاری شب نے پوشاک سیہ فام بنی نور سحر سے روشن اندام ہنگام سحر دو دو ریلے لشکر جوش مار کر دادگاہ مصاف میں آئے دلاوروں نے پرے جمائے جہانگیر باتوقیر مسلح و مکمل ہو کر میدان میں آیا اسوقت خرسان

فوج بقیاس ہمراہ لایا صفوف آرائی ہوئی ابر سحر نے گرد و غبار برس کر بٹھایا جھاڑیان جھنڈیان کاٹ ڈالی گئین میدان پاک و صاف ہوا اُسوقت خرسان اپنی صف لشکر سے آگے بڑھا اور اُسنے ایک سحر ایسا کیا کہ سارے لشکر جہانگیر پر تاریکی چھاگئی ظلمات کو وہ مقام مات کیے تھا میدان جنگ کا جہلنخانہ تھا ملک عدم کا پتا دیتا ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہ دیتا تھا کال کوٹھری کا ایسا نقشہ تھا دوبارہ خرسان نے جو سحر دم کیا جہانگیر کمر تک زمین مین غرق ہوگیا لشکریان جہانگیر جو حربہ سحر کے پکڑ لینا لینا کہتے ہوئے آگے بڑھے اُسنے سحر پڑھا کہ سب اندھے ہوگئے خرسان نے تیغہ سحر کھینچکر اژدر اپنا اُڑایا اور قتل کرنے کو آگے بڑھا اُسوقت دنیا بالکل اندھیر قسمت بد کا پھیر تا تاریکی شب دیجور تھی اور اُسمین تلوار روشنی بارگی چمک کا چراغ جلتا تھا ہر سمت صدائے نالہ و آہ برپا تھی ایسی آفت مین بعض نے دعا درگاہ خدا مین کی تیر دعا بہدف اجابت سے مقرون ہوا ایکایک فلک پر سے نعرہ کی صدا آئی کہ منم درویش بوریا نشین چنانچہ درویش مذکور روے ہوا سے نیچے اُترے ایک چوکی صندل کی تھی کہ اُسپر بیٹھے تھے اور چوکی پر انگشت شہادت سے ایک الف آپ نے کھینچا تھا کہ وہ اُڑتی ہوئی آئی تھی غرض اُنھون نے آکر ایک نقش اپنے دست حق پرست سے لکھا اور اُسکو اپنے لشکر کے مابین مین پھینکا بقدرت خداوند ربع مسکون شکست نویس روزگار وہ تاریکی لشکر پر سے دور ہوئی سب کی طبیعت مسرور ہوئی ہر ایک کی آنکھ مین روشنی آئی جہانگیر نے قید زمین سے رہائی پائی اُسوقت خرسان نے جھلا کر پھر ایک ناریل جانب لشکر جہانگیر مارا کہ وہ پھٹا اور اُسمین سے ہزارہا شعلہ نکلکر لشکریون پر آیا لیکن برکت نقش سے قریب آتے ہی بجھ گیا اب درویش نے ایک نقش اور لکھکر خرسان کی طرف پھینکا کہ خرسان کا سحر بھی باطل ہوگیا اور اُسنے سحر کو فراموش کیا درویش نے ایک تعویذ جہانگیر کو بھی دیا کہ جسکے سبب سے سحر اثر نہ کرے جہانگیر مرکب جھکا کر سامنے خرسان کی آیا اُسنے ہر چند سحر یاد کیا یاد نہ آیا ناچار ترسول کا وار کیا شہزادہ نے ترسول رد کرکے تیغہ کا ہاتھ سر کو بتلا کر کمر پر لگایا کہ مثل خیار تر دو ٹکڑے کیا شور اُسکے مرنے کا بلند ہوا فوج اُسکی تلوارین کھینچکر آگری گھمسان کی تلوار چلنے لگی عیاذاً باللہ ایک ایک کے دو دو اور دو دو کے چار ہونے لگے شور دار و گیر بلند ہوا کہ ابیات

کھُلی بیرڑی پڑے شمشیر مین ہاتھ	کھینچین تیغین بندھا ہر غول کا ساتھ	زبان تیرون کی آئین تیریون پر

جھکے سر مغنی خالق مین اکثر
ہوئی گرزن کو حاصل سربلندی
لبون پر آئے کف غیظ اجل سے
مٹی مغرور دل کی خود لپسندی
ارادے بڑھ گئے دست و بغل سے
خرسان تو قتل ہی ہو چکا تھا

بے سردار کے فوج کیا لڑتی اُسنے امان مانگی شہزادہ جہانگیر نے امان دی اور طبل بازگشت بجوا کر بھرے لشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوا پھر اندر قلعہ خرسانیہ کے داخلہ کیا وہان کے اکابرین نذرین لیکر حاضر ہوے تمام شہر مین عملداری شہزادہ کی ہو گئی **افراسیاب** کے نام کی دُہائی پھر گئی جہانگیر نے جشن کیا ناچ ہونے لگا کئی دن تک مشغول عیش رہے اب درویش نے کہا اے شہزادہ مین تمکو محمل گنبد نشین کے پاس بھیجتا ہون وہان جاکر گنبد جہان نما کی سیر کرو لشکر اپنا سب اسی شہر مین رہنے دو اکیلے جاؤ یہ کہکے ایک نامہ بنام محمل گنبد نشین لکھا کہ ای محمل ہماری خاطر سے صاحبقران جہانگیر کو گنبد جہان نما کی سیر کرا دینا اور اسکی بہت خاطرداری کرنا یہ نامہ لکھکر جہانگیر کو دیا اور جہانگیر مرکب پر سوار ہو کر روانہ ہوے بعد طے منازل و مراحل ایک صحراے سبزہ زار مین پہونچے دیکھا کہ عجب طرح کا فرحت انداز صحرا ہے کہ سبزہ کوسون تک لہلہاتا ہے مژگان معشوقان سبزہ رنگ کو شرماتا ہے یہ معلوم دیتا ہے کہ شاہد ارض کے رونگٹے کھڑے ہین گلہاے خودرو کوسون تک اُگے ہوے ہین گرداگرد اُس صحرا کے کترلوا پہاڑیان چھوٹی چھوٹی پیاری پیاریان گلدستون کی طرح پھولون سے لدی ہوئی ہین آبشار ہوتا ہے جھرنا جھڑتا ہے جانوران خوش الحان زمزمہ سرا ہین چشمہ حقیر جا بجا لبریز ہین ڈبرے موج خیز ہین اُنکے کنارے کنارے لگے بٹبیان کلنگ بازبط قرقرے پھر رہے ہین خلاصہ یہ کہ عجب طرح کا نگہت بیز و نزہت آمیز وہ صحرا ہے اور اُس صحرا کے بیچ مین ایک گنبد گول سڈول رشک گنبد چرخ بنا ہے گنبد اخضری فلک گردش نہین کرتا ہے بلکہ اُسپر صدقے ہو رہا ہے شہزادہ در گنبد پر آیا وہان ایک مرد ضعیف کو بیٹھے پایا کہ ڈاڑھی کیسی پلکین تک سفید ہو گئی ہین جامہ سفید پہنے ڈاڑھی تا بہ سینہ بڑھائے سر بزانوے تفکر جھکائے بیٹھا ہے شہزادہ نے اُسکو آکر سلام کیا اور وہ نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھکر شہزادہ کو اٹھکر گلے سے لگایا اور مقام صدر پر بٹھلایا مگر یہ بھی کہا کہ افسوس درویش بوریا نشین ممالک کو کب کے غارت کراتا ہے اور بربادی اُنکی چاہتا ہے اور کہا اے صاحبقران کل مین گنبد تمہین دکھلاؤنگا غرض شب بھر سوئے محمل نے کھانا بہت عمدہ اُنکو کھلایا آرام کرایا جب وہ وقت آیا کہ گنبد چرخ مقرنس کی سیر کرنی خورشید جہلتا آیا کہ مبتیا کہ جب خستہ ہوئی شب بیر ہوکر

ہر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال صبح چمکا سیر ہوکر صبح کو دروازہ گنبد کا جسمین قفل برابر بان شتر کے لگا تھا محمل نے کھولا اور شہزادہ کو اندر لایا شہزادہ نے دیکھا کہ دیوارونپر آئینے نصب ہین اور طرفہ ماجرا نظر آتا ہی کہ سامنے لشکر حیرت کا اترا ہوا دکھائی دیتا ہی ایک طرف دیکھا تو اپنا لشکر اُترا ہوا پایا ایک جانب کو دریائے خون روان نظر آیا اور رما لک کوکب و افراسیاب کے سب دکھائی دیتے ہین انواع واقسام کے تماشے نظر آتے ہین شہزادہ نے دلمین کہا کہ واقعی یہ گنبد جہان نما ہی ایک طرف اب جو نظر کی تو لشکر امیر اُتراد کھائی دیا ایک جانب لقا کو اُترے ہوئے پایا اسی طرح فرخ کے لشکر کو دیکھا قلعہ ہفت رنگ بران نظر پڑا خلاصہ یہ کہ تمام دنیا کو اُسمین سے دیکھا اور عش عش کر گیا عقل دنگ ہو گئی اور دیکھا کہ اُس گنبد کی دیوار پر تصویرین شاہان گذشتہ وحال کی نصب ہین گنبد ہی یا ارژنگ نگار خانہ چین ہی اور ایک طرف دیکھا کہ کچھ تصویرین لگی ہین جو سایۂ انسان پڑنے سے بڑھ جاتی ہین اور ایک طرف دیوار مین سات آئینہ نصب ہین کہ اُنکے اندر ساتون ولایتین دکھائی دیتی ہین اور جہانگیر نے دیکھا کہ میری تصویر اور افراسیاب و کوکب اور شاہان طلسمات کی بھی دیوار مین چسپان ہین شہزادۂ مذکور کو کمال حیرت ہوئی اور بڑی دیر تک اُس گنبد کی سیر مین مشغول رہا اور تعریف کیا کیا پھر باہر گنبد کے آیا اُسوقت محمل گنبد نشین نے کہا ای شہزادہ میرے پاس ایک فتیلہ ہی اور خاصیت اُس فتیلہ کی یہ ہی کہ جب اُس فتیلہ کو روشن کرو تو جس شخص کو بُلانا منظور ہو اُسکی نیت دل مین کرو بس ہمزاد پلنگ شخص مطلوب کا اُٹھا لائے گا اُس سے باتین کرو جتبک وہ فتیلہ روشن رہیگا وہ پلنگ رکھا رہے گا جب فتیلہ بجھ جائیگا ہمزاد پلنگ جہان سے لایا ہی وہین لیجا کر پہونچا دے گا شہزادہ جہانگیر نے یہ حال سُنکر درویش مذکور کی منت کی کہ وہ فتیلہ مجکو عنایت فرمائیے کہ مین اپنی مطلوبہ ملکہ ماہ دُر در گوش سے ملاقات کرون محمل نے اسکی منت کرنے سے وہ فتیلہ انکو دیا اور یہ اُسکو لیکر گنبد کے ایک طرف کو تنہائی مین آئے اور بخورات انھون نے مہیا کر کے جلانیکا قصد کیا انکی تو یہ کیفیت ہی لیکن شمۂ حال ملکہ ماہ دُر در گوش بیان ہوتا ہی کہ اُس کو باغ مین زلف آرائے کاکل کشا نے رکھا ہے پلنگڑی جواہر کار صحن مین باغ کی گستردہ ہی اسطرح یہ مقید ہی کہ جسطرح شاہزادے شاہزادیان قید ہوتی ہین مگر فراق مین شہزادہ کے اُسکا عجب حال ہی کہ شب و روز نالہ و شیون کرتی ہی وہ باغ تمام اُسکی نظر و نمین خار ہی دل مین یاد گلعذار ہی گل کو جب دیکھتی تھی یاد خیال

یاد آتی ہے سنبل سے زلف دلدار کو یاد کرکے جان گنواتی ہے گل اسکی نظروں مین صورت داغ ہی دلکا روشن چراغ ہو زلف سنبل سے زیادہ الجھن ہوتی ہے جینا وبال ہوتا ہی سرو کو دیکھکر بہت ملال ہوتا ہی سرو صورت دار ہے دل یاد قامت یار سے نہرین چشم ترکی صورت روان دکھائی دیتی ہین نرگس آنکھین دکھاتی ہی اور اور زیادہ چشم جانان مین رلاتی ہی خاطر مثل ماہی بے آب طپان دل سینہ مین نالان آنسوؤن سے دامن تر رونے سے کام آٹھ پہر جب بیتابی دل ستاتی تو باد صبا کو اسطرح کا نامہ سناتی المولفہ

اے شہنشاہ کشور خوبی	ماہ تابان اوج محبوبی	گل شاداب گلشن اقبال
سرو آزاد باغ حسن و جمال	اختر برج آسمان حیا	گوہر آبدار بحر وفا
رشک خورشید و غیرت ناہید	روے روشن ہی تیرا صبح عید	میری شامت ہی تیری زلف سیاہ
ایسے افعی سے ہے خدا کی پناہ	جانتی ہون کہ وصل ہے محال	لیک باد صبا سے ہی یہ مقال
تمسے چھوٹی ہون جب سے ای دلبر	ابر غم چھا گیا مرے دل پر	یاد مین ہم تمھاری رہتے ہین
اشک چشمون سے جاری رہتے ہین	شرط رونے مین ابر سے بدلی	فصل بدلی نہ پر ہوا بدلی
آجکل اب یہ حال ہی جانی	زندگانی محال ہے جانی	شام سے صبح صبح سے تا شام
نام سے تیرے ہی زبان کو کام	ہون گرفتار بیقراری مین	دن یہ کٹتے ہین آہ و زاری مین
رات کو بھی نہین ہی پڑتا چین	ہی گذرتی تڑپ کے ساری رین	نہین آرام اک ذرا مجکو
دھیان رہتا ہی آپ کا مجکو	جان جاتی ہے دم نکلتا ہے	ای مسیحا مری خطا کیا ہے
دل بہت بیقرار رہتا ہے	رات دن انتظار رہتا ہے	تیری زلفون مین جب سے الجھا ہے
دل بیتاب کو بھی سودا ہے	تیری تیغ ادا کی بسمل ہون	تیرے ہی ابروؤن پہ مائل ہون
دیکھیے کب تمھین خدا یان لائے	عیش و عشرت کا روز پھر دکھلائے	دام مین زلف کے ترے صیاد
دل اسیر بلا ہوا فریاد	قیس کی طرح ہون مین آوارہ	لیلئ زلف نے تری مارا
کیا اجارہ ہے دل پہ ای جانی	مر ہی جائین یہ دل مین ہے ٹھانی	دل سے جاتا رہا ہے صبر و قرار
جلد آ جلد اے مرے دلدار	شکل ناصح سے مجکو نفرت ہے	کاوش غم سے دل کو رغبت ہے
شربت وصل آکے مجکو پلا	اے مسیحا ابھی ہو مجکو شفا	اے صبا اب دعا مین کرتی ہون
تو یہ پیغام دینا مرتی ہون	یا خدا جب تلک ہی لذت غم	رنج و عشرت جہان مین ہے توام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لب معشوق ہے مسی آلود
دل عاشق مین رشک سی نمک ہے
ہو ستمگر جہان مین میرا شاد
رنگ عشاق ہے الم سے کبود
حسن جانان کی دُھوم ہو یارب
مین ہون برباد اور وہ آباد
موج زن بحر عشق جبتک ہی
عاشقون کا ہجوم ہو یارب

اسی طرح دیوانہ وار بیقرار یہ ملکہ ناکام روتی اور بکا کرتی تھی کسی طرح چین اُسکو نہ آتا تھا غم فراق بہت رُلاتا تھا جب انتہا سے زیادہ بیتاب ہو جاتی خواہش دل ستاتی تو وہ دکھ کی ماری یہ زبان پر لاتی کہ نظم

نالہ اس شور سے کیون میرا دُہائی دیتا
ایک تیرانہ مجھے درد جدائی دیتا
مین وہ ہون صید کہ پھر دام مین پھنستا جاکر
ای فلک گر تجھے او نچانہ سنائی دیتا
نیچہ مہر کو خون شفقی مین ہر روز
گر قفس سے مجھے صیاد رہائی دیتا
لاکھ دیتا فلک آزار گوارا تھے مگر
غوطے کیا کیا ہی ترا دست حنائی دیتا

غرض یہ ماہ تمام پلنگڑی پر صحنچی مین لیٹی ہوئی اس سوز و ساز مین مشغول تھی کہ نظم

کہ اے باد کہیو یہ بعد از سلام
شب و روز رہتا ہے یان اضطراب
نہ جو رحم سے ہو تو بیداد کر
ملاقات کا رکھئے کیونکر خیال
کیا عشق یا جرم ہمنے کیے
خیالات ملنے کے جاتے نہین
کیا شوق نے کام کو کیا خراب
تن زار بیجان کیونکر جیے
رہین کیونکہ جان نا امید وصال
نہین صبر آتا ترے بن ملے
صبا سے رہی وہ طرف کو پیام
قرار و سکون دل تک آتے نہین
کوئی طور ملنے کا ایجاد کر
جگر مین نہو خون تو کیونکر پیے
کہ اُس سے کہ مرتی ہی تیرے لیے
لبون سے جگر تک بھری ہین گلے

قضارا چابک تیز رفتار جو پنجرے سے نکلکر چھپ گیا تھا وہ پھرتا ہوا اُسطرف آنکلا اور اُس باغ کے در پر اُسنے فقیرون کی طرح سوال کیا گلعذار وزیرزادی ملکہ کی اُسکو بھیک دینے دروازے پر آئی اُسنے اُسکو پہچانا اور حباب بیہوشی مار کر بیہوش کر دیا اور اُسکے کپڑے لیکر پہنے اور اسی کی ایسی صورت بنکر اُسکو اندر باغ کے لاکر بستر پر اُسکے ایک صحنچی مین اُسکو لٹا دیا اور آپ وہان آیا کہ جہان ماہ دُر در گوش پلنگ پر پڑی ہوئی شعر عاشقانہ پڑھ رہی تھی جب یہ وہان آیا اور ملکہ نے اسکو آتے دیکھا فوراً آنسو پونچھ ڈالے اور خاموش ہو رہی اور کہا ای گلعذار کہو کیسی رہی چابک پلنگ پر آبیٹھا اور پاؤن ملکہ کے دبانے لگا ملکہ نے کہا کیون ای گلعذار نہین معلوم کہ شاہزادے پر کیا گذری اور وہ اب کہان ہین چابک نے کہا حضور وہ صاحب اقبال ہین ایکدن آکر کوکب کو قتل کرینگے اور آپ کو چھڑا لینگے یہ کہکر چابک نے پاؤن دبانا شروع کیے اور ذکر جہانگیر کرنے لگا کہ ملکہ کو کچھ تسلین ہو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہان تو یہ کیفیت تھی وہان جہانگیر نے فتیلہ مہمل کا دیا ہوا روشن کیا فتیلہ روشن ہوتے ہی ہمزاد تسخیر ہوا اور آکر پلنگ ملکہ کا اُسنے اُٹھایا ملکہ خوف کھا کر بیہوش ہوگئی چالاک اُسی طرح پلنگ پر بیٹھا رہا ملکہ کی آنکھین بند ہوگئین چالاک نے اتنا تو کہا کہ ملکہ یہ کیا غضب ہوا ملکہ تو بیہوش ہے جواب کون دے آخر چالاک بھی بیہوش ہوگیا اور ہمزاد نے پلنگ لاکر سامنے جہانگیر کے رکھدیا کچھ عرصہ مین ملکہ کی آنکھ کھُلی دیکھا کہ شاہزادہ جہانگیر سامنے بیٹھے ہین اور جہانگیر بھی اُٹھے کہ ملکہ سے بغلگیر ہون اِدھر چالاک جو ہوشیار ہوا اور اُسنے جو یہ معاملہ دیکھا سمجھا کہ ایسا نہو یہ دونون شادی مرگ ہوجائین پس جیسے ہی شاہزادہ ہنستا ہوا ملکہ کو گلے لپٹانے چلا چالاک جو بشکل گلعذار تھا کود کر بیچ مین آگیا اور کہا ذرا ملکہ کو ہاتھ نہ لگائیگا الگ رہئے پہلے میرے ساتھ دارو مدار کیجئے اے شاہزادے تجھپر میری جان جاتی ہے اے ملکہ اب تم اِن کے عشق سے ہاتھ اُٹھاو ملکہ نے کہا ارے کچھ تیری شامت آئی ہے اُسنے کہا اے جہانگیر مین تمپر مرتی ہون ملکہ نے کہا کیون کمبختیون نے گھیرا ہے کہ ایسے کلمات زبان سے نکالتی ہے ارے تو تو مہتر چالاک پر مائل ہے چالاک نے کہا وہ فقط حیلہ تھا مین عاشق انھین پر ہون یہ کہکر جہانگیر کے قریب آئی اور گلے مین ہاتھ ڈالنے لگی اور چاہا کہ بوسہ لون جہانگیر نے کہا او شوخ دیدہ کچھ تیری شامت آئی ہے دور ہو مجھسے کبھی ایسی باتین نہ کرنا اول تو یہ کہ تو میرے بھائی کی معشوقہ ہے دوسرے یہ کہ مین ملکہ کے سوا سب کو حرام سمجھتا ہون یہ کہکر گلعذار نقلی کو شہزادہ نے ڈھکیل دیا اور کہا ارے اب فتیلہ نصف رہگیا ہے دیکھ یہ صحبت سب خواب و خیال ہوجائیگی کیا غضب کرتی ہے دلکی حسرت دل ہی مین رہجائیگی چند ساعتین ملاقات کی ہین مجکو بات کرلینے دے چالاک نے دیکھا کہ وہ جو آثار شادی مرگ ہونے کے تھے وہ سب اب باطل ہوئے اُسوقت اسنے چاہا کہ اب مین یہان سے ہٹ جاؤن اُدھر شاہزادہ نے کہا کہ اے گلعذار تو باہر جا دیکھ تو کہ چالاک وہان آیا ہے غرض اُسکو تو خود بھی چلا جانا منظور تھا یہ وہان سے ٹلگیا جہانگیر نے ملکہ کے بوسے لئے اور خوب سا گلے لگایا لیکن اچھی طرح حسرت دل نکلنے نپائی تھی کہ وہ فتیلہ جلکر تمام ہوگیا کچھ حال شہزادہ نہ پوچھنے پایا تھا کہ فتیلہ کے بجھتے ہی اُدھر چالاک بصورت اصل سامنے آیا شہزادہ نے کہا کہ اے برادر تمھاری معشوقہ تمکو باہر ڈھونڈنے گئی ہے اُسنے تو مجکو نہایت تنگ کیا اور کہتی تھی کہ مین تمپر عاشق ہون چالاک نے کہا ذرا ملکہ کو ہاتھ نہ لگایئے گا پہلے میری

معشوقہ کو بلوائیے ورنہ مین اپنی جان دونگا ملکہ نے کہا لو اُف حرامزادی گئی تو یہ نالایق آیا یہ کہہ رہی تھی اور فتیلہ تو تمام ہی ہو چکا تھا ہمزاد نے پلنگ ملکہ کا اُٹھا کر اُسی باغ مین پہونچایا ملکہ کلمہ الفراق الفراق کہتی ہوئی آئی اور اپنے مقام پر پہونچکر روئی پیٹی چلائی سنگ غم دلکو زبان پر لائی کہ اے فلک تجکو اتنی صحبت بھی خوش نہ آئی کہ گھڑی بھر ہنس بول لیتی ایک لمحہ مین جدائی کرائی اور تازہ داغ دلکو دیا کہ صورت دکھا کر غم بھولا ہوا یاد آگیا یہ کہتی تھی اور بلبلا کر بیتابی دل سے یہ غزل گاتی تھی

غزل

موت ہی سے کچھ علاج درد فرقت ہو تو ہو
غسل میت ہی ہمارا غسل صحت ہو تو ہو

ہو تو ہو آباد کیونکر یہ خراب آباد دل
عشق غارتگر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو

کہتے ہین شور قیامت جسکو وہ ای چشم یار
تیرے مستونکی نفیر خواب غفلت ہو تو ہو

گر پڑے ہی آگ مین پروانہ سا کرم ضعیف
آدمی سے کیا ہو لیکن محبت ہو تو ہو

انتظار یار مین جو چشم ہو جائے سفید
مردمک اُسمین کہان ہو سوا داغ حسرت ہو تو ہو

آج اک بگڑی ہوئی تھی میکدے مین نازمن سے
ذوق یہ تیری ہی دستار فضیلت ہو تو ہو

اسی طرح یہ بیچاری دکھ کی ماری فراق مین گرفتار اُس مقام پر ناچار ساکن ہی اور اب جو ملکہ شہزادہ کے پاس سے آئی گلغدار ہوشیار ہو کر اپنے مقام پر سے اُسکے پاس آئی ملکہ تو بسبب اُسی عشق جتانے کے شہزادہ کے ساتھ ناراض تھی صورت دیکھتے ہی منھ پھیر لیا اُسنے سلام کیا مگر ملکہ منھ پھیرے رہی اُسوقت گلغدار نے کہا واری میری کیا خطا ہی جو آپ مجھسے ناراض ہین یہ کہکر قدمون پر گر پڑی اُسوقت ملکہ نے کہا کہ اسطرح تو نے شہزادہ کے ساتھ جھمیلا لگایا کہ مین دو باتین بھی نہ کرنے پائی گلغدار نے کہا واری مین فقیر کو بھیک دینے دروازے پر گئی تھی اُسنے نہین معلوم کیا کر دیا تھا کہ مین بیہوش ہوگئی جب سے ابھی ہوش مجکو آیا ہی ورنہ مین تو بیہوش پڑی تھی مین آپ کے ساتھ کہان گئی مجکو خبر نہین کہ آپ کہان گئین ملکہ نے کہا حرامزادی تو میرے ساتھ تھی اب باتین بناتی ہے ارے ایک گنبد بنا ہوا تھا اُسمین صاحبقران بیٹھے تھے یہ ماجرا گذرا گلغدار نے قسم کھائی کہ مین نہ تھی ملکہ نے کہا کہ شہزادہ نے تجکو ڈھکیل دیا پھر چابک آیا وہ تجکو تلاش کرنے لگا مین بات بھی نکرنے پائی گلغدار نے ہزارون قسمین کھائین کہ مجکو اس مقدمہ کی خبر نہین غرض یہ تو اس حیرانی مین ہین کہ الٰہی یہ کیا ماجرا گذرا آئندہ حال انکا بیان ہوگا اب حال شہزادہ جہانگیر کا بیان ہوکہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بعد چلے آنے ملکہ کے ملبلانے لگے شور مچانے لگے زار زار برنگ ابر بہار روئے اور شعر عاشقانہ زبان پر لائے یہ حال تھا کہ ابیات

اُسوقت تھین صحبتین وہ جلسے
ہائے کا اثر کہان گیا آہ
تاثیر کا کچھ نہین پتا ہے
یہ کرکے مجھے اُسطرف بہا دو

اب ہم ہین قریب تر اجل سے
ہر دم تھی زبان پر آہ شبگیر
اے آنسوؤ تم کو کیا ہوا ہے

ہم مرتے ہین وہ نہین ہے آگاہ
کمبخت کہان گئی وہ تاثیر
تاثیر ہے کسطرف تبا ہ و

الحاصل روپیٹ کر پھر یہ محمل گنبد نشین کے پاس آیا اور یہان بھی خوب رویا محمل نے سمجھایا کہ اسقدر گریہ وزاری نہ کرو وہ جامع المتفرقین محبوب سے ملائیگا جہانگیر نے تمام حال اُس سے بیان کیا کہ ہین ملکہ سے اچھی طرح بات بھی نہ کرنے پایا صرف اتنا فائدہ ہوا کہ مہتر چابک لمگیا چابک نے اپنی سرگذشت بیان کی اور عرض کی کہ اے شہریار اسوجہ سے مین نے آپ کو ملکہ سے ملاقات نہ کرنے دی کہ ایسا نہو یہ ہمزاد آپ کو بھی اُٹھا لیجاے تو آپ جو یہانتک اس جفا سے آئے ہین وہ محنت سب آپکی برباد جاے اور غضب نازل ہو غرض گنبد کی سیر تو کر ہی چکا تھا شہزادہ محمل گنبد نشین سے رخصت ہوا اور کہا کہ محمل اب جانب آفاقیہ جاتا ہون محمل نے کہا یہ بہت مشکل ہے مین نے آپکو خاطر سے درویش بوریا نشین کی گنبد کی سیر کرادی اب بہتر یہ ہے کہ آپ یہان سے پلٹ جایئے جہانگیر نے کہا مجکو اپنی جان دینا منظور ہے پھرجانا منظور نہین محمل نے کہا اختیار باقی ہے اب جہانگیر نے کل لشکر اپنا یہان طلب کیا اور مع دو لاکھ آدمیونکے اور چابک کے جانب سہرابیہ روانہ ہوے لشکر مین طبل وبوق کی صدا بلند ڈھر و بجا ہوا ساحر اژدر وفیل پر سوار بڑے حشم وخدم سے چلے غرض طے مراحل ومنازل شہزادہ کرتا ہوا قریب ایک دریا کے ہوپہنچا کہ جو زخار وقہار تھا کہ شعر شور پانی کا شور محشر تھا ❊ جیسے طوفان عظیم تر اُٹھتا تھا اُس پار دریا کے قلعہ سہرابیہ تھا کہ جہان کا حاکم وناظم کوکب کا خراج گذار ملک سہراب شاہ تھا غرض لشکر شہزادہ نامور کنارے دریا کے اُترا طبل ونقارے وغیرہ وغلغلہ لشکر کے بجے زمین وزمان کو تزلزل ہوا ملک سہراب اپنی دارالامارۃ مین تخت جہانبانی پر جلوہ گر تھا کہ یکایک صداے دہل نقارہ کانمین آئی اُسی دم طائران سحر نے آکر خبر دی کہ اے شاہ نصفت نشان شہزادہ جہانگیر عالیشان آپہونچا ملک سہراب فیلبند دروازہ پر آیا اور وہان سے کھڑے ہوکر اُسنے جاہ وجلال لشکر شہزادہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھا بہت گھبرایا اور ادھر شہزادۂ جہانگیر نے میر بحر کو بلا کر حکم دیا کہ کشتیاں تیار ہوں ہم کل اُس پار دریا کے جائینگے میر بحر مصروف تعمیل حکم ہوا اور سہراب در شہر پر سے دار الامارۃ مین گیا اور ایک نامہ اُسنے بنام آفاق شاہ جادو حاکم بیابان بری برہ لکھا کہ ای آفاق کیا غافل بیٹھے ہو جہانگیر فوج کثیر لیکر آگیا ہی اور ہمارے ملک کے دروازہ پر خیمہ اُسنے کیا ہی چاہیے کہ فوج لیکر تم بھی میرے پاس چلے آؤ یہ نامہ ایک تیلہ سحر کو دیا کہ وہ لے گیا آفاق کو جا کر دیا اُسنے پڑھا اور بہت پریشان ہوا اُسوقت اُسکو پریشان دیکھکر اُسکا ایک عیار ہی کہ نام اُسکا نہنگ شعلہ تن ہی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ آپکے آئینہ رخسار پر گرد ملال پائی جاتی ہی نہایت مکدر ہی آپ نہ گھبرائیے اور تردد نہ فرمائیے مین جا کر جہانگیر کو گرفتار کرتا ہون اور سہراب کے حوالہ کیے دیتا ہون یہ کہکر با لباس عیاری سے آراستہ ہو کر اُسی وقت روانہ ہوا یہان شہزادہ جہانگیر بعد داخل ہونے بارگاہ کے شکار وغیرہ کھیلنے مین مصروف ہوا لیکن نہنگ نے رنگ روغن عیاری کا لگا کر اپنی صورت مثل ایک فقیر کی ایسی بنائی تہمد گیروی باندھی اُسپر تسمہ لگایا کشکول گدائی کاندھے سے لٹکایا رومال چھڑی ہاتھ مین لی بلبل کا پنجرہ لیا سیلی تلگے تھنگے منکے سے آراستہ ہوا اور دریا کو شناوری کر کے اِس پار آیا جہانگیر کنارے دریا کے شکار صحرا مین کھیل رہا تھا اُس فقیر نے دیکھکر کہا داتا ظہور معبود کا ہے شہزادہ نے بھی کہا شاہ صاحب عشق اللہ ہی فقیر نے جواب دیا کہ سد راہ عشق ہے شہزادہ نے پوچھا کہ شاہ صاحب کہا لیے آنے کا اتفاق ہوا اُسنے کہا جہان سے سب آتے ہین شہزادہ نے کہا کہان کو جائیے گا کہا جہان سب جائینگے شاہزادہ نے کہا آپکا استھان کہان ہے اُسنے جواب دیا کہ بیت درویش روان رہے تو بہتر ؛ آب دریا بہے تو بہتر ؛ بیّجا فقیر دن کا استہان کیا پوچھتا ہے شعر فقیر دن کا ماوا و مسکن کہان ؛ جہان تھک کے بیٹھے وہ گھر ہو چکا ؛ غرض ایسی باتین درویشی کی کین کہ شہزادہ کمال ہی معتقد ہوا اور اُس سے کہا کہ شاہ جی مین سہرابیہ فتح کرنے کو آیا ہون آپ دعا کیجیے اور میری معشوقہ مجھے جدا ہو وہ ملجائے فقیر نے کہا بابا سہرابیہ فتح ہونا مشکل ہی مگر معبود چاہے گا تو تیرے سب کام بن جائینگے اور ای شہزادہ اِس دریا مین ایک نہنگ ایک مقام پر رہتا ہی اگر اُسکو گرفتار کیجیے اور اُسکا خون اپنے پاس رکھیے اور وہ خون سہراب پر ماریے گا تو وہ مارا جائیگا اور میرے ساتھ کوہ پر چلیے یا صبح کو آئیگا مین تو وہان نہون گا کہ میری عبادت کا وقت ہوگا مگر وہ نہنگ اُس مقام سے نکلے گا کہ دریا و تن

تک بہ کر گیا ہی بس اُسکی گرفتاری کی فکر کیجیے گا یہ باتین فقیر و شاہزادہ مین ہو رہی تھین کہ مہتر چالاک
بھی آیا اُسنے جو فقیر کو دیکھا نہایت حیران ہوا اور کان مین شہزادہ کے کہا کہ اے صاحبقران
ذرا ہوشیار رہیے گا شہزادہ جہانگیر نے دل مین اپنے کہا کہ یہ ہر ایک کو بُرا سمجھتا ہی غرض خاموش
ہو رہا اور پھر کر بارگاہ مین آیا شب کو آرام پذیر رہا جب نہنگ شعلہ تن مہر دریای اخضر فلک مین آیا
شعر کہ حسن صبح نے جب منھ دکھایا ؛ گئین آنکھون سے نیندین ہوش آیا صبح دم شہزادہ اُٹھکر
یکہ و تنہا دامن کوہ مین کنارے دریا کے آیا وہان دیکھا تو ایک نہنگ پانی سے اُچھلا اور غوطہ مار
گیا شہزادہ نے ہر چند جستجو اُسکی گرفتاری کی کی مگر ہاتھ نہ آیا ناچار یہ پھر آیا اور شب بھر اُسکے دھیان
مین بیقرار رہا دوسرے دن ماہی زرین مہر بحر کلان چرخ سے اُترا اور ستارے قلزم فلک مین ڈوب گئے کہ بیت
بنے اختر ضیاے چشم جانان ؛ نظر آسا نظر سے سبکی نہان ؛ اُسوقت نہنگ شعلہ تن فقیر بنا ہوا
آیا اور اپنے پاس سے چارہ دیا کہ یہ دوڑ کے کانٹے مین لگانا مین جاتا ہون میری عبادت کا
وقت ہی اُس نہنگ کے پاس ایک نہنگ کا خول چاندی کا بنا ہوا ہے کہ اُسمین داخل ہو کر عیاری
کرتا ہی غرض چارہ دیکر یہ چلا گیا اور اُسی چاندی کے خول از نہنگ مین داخل ہوا اور دریا مین
شناوری کرتا ہوا چلا اُدھر شہزادہ کشتی پر آج بیٹھکر روانہ ہوا نہنگ دریا مین ایک مقام پر آکر اُچھلا
اور غائب ہو گیا شہزادہ اُسکو دیکھکر بیچین ہو گیا اور اُسنے ڈورہ ڈالی دیکھا تو وہ نہنگ پھنسا
شہزادہ نے دیر تک کھلایا پھر آہستہ آہستہ کھینچا جب وہ قریب کشتی کے آیا شہزادہ جھکا کہ اُسکو گرفتار
کرے کہ دہن نہنگ سے دو ہاتھ پیدا ہوے اور حلقہ کمند کے گردن جہانگیر مین پڑے اور منھ مین نہنگ
کے شہزادہ چلا گیا سینے جانا کہ نہنگ شہزادہ کو نگل گیا جو دو ایک آدمی کشتی پر تھے روتے ہوئے پھرے
لیکن مہتر چالاک پہاڑ پر سے یہ سب ماجرا کھڑا دیکھ رہا تھا اُسنے خیال کیا کہ عیاری ہوئی لشکر
جہانگیر مین کہرام برپا ہو گیا تلاطم پڑ گیا بحر غم جوش زن ہوا دریاے اشک کی چشمہ چشم سے طغیانی ہوئی
اُسوقت چالاک نے ہر ایک کو تسکین دی اور کہا شہزادہ کو کون سمجھائے یہ بہت جلد ہر ایک کے یار
ہو جاتے ہین اور رکے مین آجاتے ہین تم سب گھبراؤ نہین عیاری ہوئی ہی وہ فقیر جو آیا تھا اُسی کا
یہ سب فتور ہی ابھی اچھی طرح کچھ سمجھ مین میری آیا نہین ہی کہ اُسنے کیا تدبیر کی بس تم لوگ سب خاموش رہو
شہزادہ زندہ ہی اور قید ہی مین جاتا ہون اور خبر لاتا ہون اور ہو سکتا ہی تو اُسکو رہا بھی کرتا ہون یہ کہکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

محمل گنبد نشین کے پاس گنبد جہان نما پر آیا اور اُس سے سب احوال بیان کیا محمل نے کہا
اے چابک مین نے منع کیا تھا کہ وہان نجاؤ شہزادہ نے نمانا یہ عیار تھا آفاق شاہ کا نہنگ شعلہ تن
جسکا نام ہی اور یہ عیاری اُسکی مشہور ہی بس اب صبر کرو جہانگیر سے وہان کا قیدی چھوٹتا نہین چابک
نے کہا اچھا یہ تو بتلایئے کہ کوئی راستہ بھی اُس پار جانیکا ہی محمل نے کہا ہان ہی فلان صحرا سے
اگر جایئے تو راستہ ملے یہ سُنکر چابک رنگ روغن لگا شہد فروش کی ایسی شکل بنکر تیار ہوا جیسے
کہ دہقانی کسان ہوتے ہین باہر کے رہنے والے کہ ہاتھ بھر کا جوتا پہنا مرزائی گلے مین پہنی انگوچھا
سر سے باندھا دھوتی گھٹنون تک کی باندھی اور جس صحرا سے کہ محمل نے راستہ بتایا تھا اُسی
طرف سے چلکر قلعہ سہرابیہ مین آیا شہر نہایت آباد پایا رعیت کو دلشاد پایا عمارتین مرتفع و بلند تھا
ارجمند تعمیر دیکھین صرافہ بزازہ آراستہ پایا شہر کی سیر دیکھتا ہوا دارالامارۃ مین آیا دروازہ پر ہاتھی
پالکی نالکی عمائدان شہر کی سواریان استادہ تھین خادم خدمتگار استادہ تھے اور حاجب دربان
قولاتے رقاصی وغیرہ موجود تھے پردہ زنبوری پڑا تھا یہ آنکھ بچا کر اندر چلا گیا دیکھا کہ ملک سہراب
تخت پر بیٹھا ہی اور نہنگ شعلہ تن بھی موجود تھا اُسوقت مہتر چابک نے سامنے کھڑے ہو کر
ملک سہراب سے شہد کی تعریف کی کہ مین شہد خالص لیکر آیا ہون جسکو عسل مصفی کہتے ہین
اور یہ درخت انجان پیر کا شہد ہی میٹھا بے انتہا ہی چنانچہ اسقدر تعریف شہد کی کہ بادشاہ اور سب
مشتاق ہوئے اور کہا لاؤ دیکھین کیسا ہی اُسنے تھوڑا تھوڑا اسکو چکھایا جب سبنے کھایا بیہوش ہوگئے چابک نے
نہنگ کو بھی کھلایا تھا اور دھوکا اسوجہ سے اور بھی سب نے کھایا کہ جہانگیر کے ساتھ عیار کوئی نہین ہی
یہ جانتے تھے غرض جب سب بیہوش ہوے نہنگ کا پشتارہ چابک نے باندھا اور چاہا کہ بادشاہ کو
قتل کرے کہ اُسی وقت یاران جادو مصاحب سہراب واسطے شکار کے گیا تھا آکر پہونچا چابک
کو اور تو کچھ نہ بن پڑا نہنگ کو لیکر بھاگا اور باہر نکلکر تنہائی مین لایا یہان سہراب وغیرہ کو یاران
جادو نے ہوشیار کیا سب حیران تھے کہ یہ کیا معاملہ گذرا الحاصل سب سنبھلکر بیٹھے اور ادھر
چابک نے صحرا مین ایک مقام پر نہنگ کو اپنی ایسی صورت کا بنا اور آپ اُسی کی ایسی صورت بنکر
پھر سامنے سہراب کے آیا اور کہا یہ عیار ہی جہانگیر کا بھیجا گیا تھا مگر مین فقرہ دیکر اُس کو لایا ہون
اب اُس کو ابھی ابھی قتل کر ڈالنا چاہیئے اور جہانگیر کو بھی قتل کر ڈالنا چلیے بلوایئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سہراب نے جہانگیر کو بھی بلوایا اور چابک نے نہنگ کو ہوشیار کیا گلے مین اُسکے گنید عیاری
کا ڈال دیا تھا اب بول تو سکتا نہین اشارے کرتا ہی اور سب اہل دربار اُسکو چابک جانتے ہین اور
چابک اُسکو مار رہا ہی مار پڑ رہی لیکن آفاق نے اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے خیال کیا کہ دیکھون نہنگ
کیا تھا سبز ہوا یا نہین اور اب کہان ہی بس اُسنے اوراق سامری مین دیکھا منھ اپنا پیٹ لیا
اور کہا افسوس عیار میرا قید ہوگیا ہے جہانگیر کے عیار چابک نے قید کیا ہے اب سہراب وغیرہ کو
قتل کیا چاہتا ہی کوئی ساحر جلد یہان سے جائے اور نہنگ و سہراب کو اُسکے ہاتھ سے بچائے
یہ حکم سنکر ضحاک مارگیر جادو بارہ ہزار ساحر ہمراہ لیکر اُسی وقت روانہ ہوا یہان جب نہنگ
کو بہت مار پڑی تو اُسنے اشارے سے کہا کہ ای چابک مین نے تیری اطاعت اختیار کی اُسنے فوراً
اُسکو کھول دیا اور شراب پلا کر سب اہالیان محفل کو مع بادشاہ بیہوش کیا یعنی کہا کہ ای بادشاہ مین سبکو
شراب اپنے ہاتھ سے پلاؤنگا بادشاہ نے منظور کیا اُسنے شراب پلائی اور سب بیہوش ہوے بس
جہانگیر کو رہا کیا اور چاہا کہ سہراب کو قتل کرے کہ فلک پر سے نعرہ ہوا کہ منم ضحاک مارگیر اور آتے
ہی ایک سحر ایسا کیا کہ باران سحر آسمان پر سے برسا لیکن نہنگ تو رہا ہوتے ہی مطبخ چابک ہو کر
طرف آفاقیہ کے بھاگا اور فرار ہوگیا مگر یہان سہراب وغیرہ سب ہوشیار ہوے اور سہراب تنے اُٹھکر
تخت پر سے کہا کہ لینا اِنکو یہ نہ جانے پائین اب جہانگیر پر بلوہ ہوا جہانگیر نے ایک آدہ کو مار کر تیغ
لیا اور لڑنا شروع کیا بہتون کو مارا اور لڑتا ہوا باہر نکل آیا چابک بھی لڑ رہا تھا لیکن جب باہر نکلا
بھاگا اور ملازمان جہانگیر نے بھی خبر سُنی کہ جہانگیر اندر قلعہ کے لڑ رہا ہی بس جلد دریا مین کشتیان وغیرہ
ڈالین اور برزم جادو دمسرور دسبران بزور سحر اُڑ کر اُس پار آگئے لیکن سہراب بہت تنے پر دست ہی
اُسنے ایک سحر ایسا کیا کہ سب کے دست و پا بے حس و حرکت ہوگئے اور اُسنے ازروے بلوہ کے ان
سب کو گرفتار کر لیا مہتر چابک وہان سے نکلگیا اور شناوری کرکے اِس پار آیا لشکر کو کہ اسی ہزار
کا تھا لیکر شکست کھا کر پیچھے ہٹ گیا یہان سہراب نے مع جہانگیر پھر سبکو قید کیا اب چابک نے
صحرا مین آکر قرار لیا اور روغن نفط وغیرہ لوہے کو ڈھال کر توپین بنا کر اُسمین بھرا اور گولہ بھی
بنوا کے اُسمین بیہوشی بھری کہ جب وہ گولہ داغا جاے تو لشکر حریف مین جا کر شق ہوا اور دھوان اُسکا
بیہوشی پیدا کرے اُن توپون کو گھر گھڑ ہی کرکے آپ ایک ساحر کی اسی شکل بنا اور گولہ انداز جادو

اپنا نام رکھا اور اسی ہزار ساحر وہی لشکر کے ہمراہ لیکر مقابلہ مین سامنے قلعہ سہرابیہ سہراب شاہ کے آیا اور ملک سہراب کو نامہ لکھا کہ ہمارے صاحبقران کو رہا کرو ورنہ لشکر لیکر بیرون قلعہ آتو احوال سحر و ساحری کا تجکو معلوم ہو سہراب کو جب یہ نامہ پہونچا وہ اپنا لشکر لیکر باہر قلعہ کے نکلا اور اُتر ارہا جب وہ زمانہ آیا کہ سہراب روز نے مُنھ چھپایا اور لشکر انجم لیکر رستم ماہ میدان فلک مین آیا کہ شعرہوئی قسمت ستارون کی چمک پر ؛ ہوا مہتاب چہرہ روشن فلک پر ؛ سر شام طبل جنگ طرفین سے نوازش مین آیا کہ **نظم**

صدا دی طبل جنگی نے یہ ناگاہ | کہ ہون مردان شیر افگن آگاہ | قریب آیا ہی وقت جانفروشی
دکھاؤ اپنی اپنی گرم جوشی | اجل کا صبح کو ہے گرم بازار | مقام آبرو ہے ہان خبردار
جدا ہو جائینگی روحین بدن سے | تنون کو زینین ہونگی کفن سے | دونون لشکرون مین تیاری

آلات حرب آغاز ہوئی ملک سہراب برائے جنگ اس پار دریا کے اُتر آیا تھا سامنے لشکر **چابک** سے لشکر اُتارا تھا جانور جھبکا ہونے لگے منتر پڑھے جانے لگے تلوارون کی چمک تن مین آگ لگانے لگی آنکھون کے سامنے بجلی چمک جانے لگی تیر زبان درازی کرنے لگے سن سن چلنے لگے پیکان کا ارادہ ہوا کہ چھری بنکر دل مین گھر کرے نیزے سرکشی جتا کر سینون کو آ ٹوٹنے لگے گرزون نے کہا کہ ہم سر کچلنے پر تیار ہین کلہ زنی کے ارادے ہر بار ہین مختصر یہ کہ رات بھر شور آفت زا برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ گولہ مہر کا دہن سے مشرق کی توپ کے نکلا اور دھوان شب کا ہر طرف ہوا کہ **ابیات**

مزاج صبح بیباکی پہ آیا | رخ خورشید سے پردہ اٹھایا | فلک کا سینہ تارون سے ہوا صاف
بڑھے میدان کو گردان پر اصاف | نفیر سحر کو دم ملا **چابک** کی طرف سے لشکر مین کمر بندی ہوئی

میدان کارزار مین ہزاران جاہ و جلال آکر پہونچے ہر طرف سے **ملک سہراب** لشکر ساحران لیے ہوا بھیر دن کو نکالتا اژدرون کو اڑاتا فوج لیکر جنگاہ مین آیا دلاورون نے لشکر کا برا جایا لیکن **چابک** نے یہ کیفیت کی کہ ہمت لیا ہر توپ نے لقمہ دہن مین ؛ چھپین گھبرانے لگے سب روحین بدن مین ؛ یعنی وہ توپین جو اسنے منگائی ہین وہ مارنا شروع کین پھر تو یہ حال ہوا کہ من

ہزارون رہکلی توپین شترنال | لگی اس سمت سے چھٹنے کو فی الحال | صداے جنگی لیا کیسے کہ یکسر
ہوا اک زلزلہ گردون زمین پر | ہوے اہل جہان کے گنگ سب تس | اُڑے سہر یہ رنگ طائران ہوش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زمین سے آسمان تک کیا کھون یار
گھٹا مین جسطرح بجلی کا عالم
برسنا سیکڑون گولون کا ہر بار
کہ جون بادل مین آکر برق چمک
یہ گولہ سرخ نکلے تھا شتابی

دھوئون سے ہو گیا عالم دھوان دھار
وہ توپون سی تھا گولون کا نکلنا
دل عاشق سے جون مژگان خونبار
نکلنا توپ سے گولے کا رخشان
شب یلدا مین جون تیر شہابی

کڑک کربان کا چلنا وہ اُسدم
دہان مار سے من کا اگلنا
دھوئین مین اسطرح اُڑجا رنجک
گھٹا مین جسطرح مہر درخشان

جب وہ گولے ملک سہراب کے لشکر مین جاکر گرے شق ہوگئے اور اُسمین سے دھوان ایسا نکلکر پھیلا کہ یہ خاکدان تیرہ بالکل ظلمات ہوگیا اور بیہوشی ایسی وہان پھیلی کہ سب ملک سہراب اور افسران لشکر وغیرہ سب بیہوش ہوگئے چابک نے طبل فتح وظفر بجایا اور اُس لشکر پر جا پڑا قتل کرنے کی کیا احتیاج تھی ہر ایک کو باندھ لیا اور اپنے لشکر مین لایا طبل آسایش بجوا کر پھرا اور اپنی بارگاہ مین پہونچ کر آہنگرون کو بلوا کر سب کو قید سخت مین گرفتار کرا کر ہوشیار کیا اور سوال اطاعت درمیان مین لایا ملک سہراب نے اُسوقت اُسکی اطاعت اختیار کی اور دل سے کہا کہ یہ شہزادہ صاحب اقبال ہے ضرور کل ممالک کوکب کے قبضہ مین لائیگا پھر جان دینا بے کار ہے اطاعت کر لینا چاہیئے غرضکہ سہراب نے عرض کیا کہ ای مہتر مہتران چابک عالیشان تا زندہ ایم بندہ ایم چابک نے ان کو قید سے رہا کر کے خلعت دیا اُسنے شہزادہ کو اور بزم اور مسرور و بہران وغیرہ سب کو رہا کیا اور بعزت تمام تر لشکر مین لایا جہانگیر کے قدمون پر سر اپنا جھکایا اور عرض کیا کہ خطا میری معاف فرمائیے جہانگیر نے اُس کو پھر خلعت سے مخلع کیا یہ اپنے قلعہ مین شہزادہ کو لایا اور قلعہ کو بھی اُسکے قبضہ مین کر کے ڈھنڈورا اُسکی اطاعت کا پٹوا دیا دعوت بڑے دھوم سے کی کھانا عمدہ کھلایا ناچ دکھلایا جہانگیر نے ایک نامہ افراسیاب جادو کو لکھا اور اُسمین سب حال اپنا مندرج کر کے لکھا کہ آپ کے اقبال سے مین یہان تک آ پہونچا ہون اب آگے روانہ ہوتا ہون یہ نامہ ایک طائر سحر کے گلے مین باندھ کر روانہ کیا جب افراسیاب کو نامہ پہونچا مضمون سے اُس کے آگاہ ہو کر بہت خوش ہوا اور افراسیاب کا ایک اُستاد اور ہے کہ وہ فقیری کرتا ہے اور نام اُس کا شہنشاہ پیر ہے پس افراسیاب اپنے مقام پر سے اُڑ کر ایک پہاڑ پر گیا طلسم باطن مین ایک پہاڑ ہے کہ وہان گنبد مین وہ شہنشاہ پیر رہتا ہے چنانچہ جب یہ وہان جاکر پہونچا شہنشاہ پیر ہرن کی کھال

پچھائے گنبد کے چبوترے پر بیٹھا تھا کہ اُسنے آکر سلام کیا اور نامہ جہانگیر اُسکو دکھایا اور کہا کہ گرد
شہزادہ جہانگیر کوکب کے ملکون کو فتح کرتا ہوا سہرابیہ تک پہونچا ہی اب آپ جاکر اُسکی مدد جا بجا کیجیے ابھی لوح
طلسم اُسکو نہین ملی ہے جب لوح اُسکو ملے گی اُسوقت البتہ کسی کی مدد کی ضرورت نہین اور ابھی تو مدد
کرنا ضرور چاہیے شہنشاہ پیر نے کہا اچھا مین جاؤنگا افراسیاب یہ وعدہ اُس سے لیکر واپس
آیا اور فکر مین ہوا کہ جہانگیر کے لیے خلعت فاخرہ بھیجون لیکن فکر مین ہوا کہ ممالک کوکب مین پہونچنا
خلعت کا ذرا مشکل ہے توقف کرنا چاہیے غرض طائران سحر کے ہاتھ نامہ کا جواب تو لکھکر بھیجدیا کہ
مضمون اُس کا یہ تھا کہ اے صاحبقران من شاباش مرحبا ہم تمہاری شجاعت کا حال معلوم کرکے بہت
خوشنود ہوے سامری تم کو اسی طرح ہر مقام پر فتحیاب کرین اے شہزادہ اگر ہوسکتا ہو تو عقب اس
نامہ کے مین خلعت فاخرہ بھی تمھارے لیے بھیجتا ہون یہ نامہ جب جہانگیر کو پہونچا یہ بھی بہت خوشنود
ہوا اور اب قصد آگے بڑھنے کا کیا اور اپنا لشکر کثیر جمع کیا اور نقارہ کوچ کا بجایا اور جانب فاقیہ کوچ
کیا یہان ملکہ آفاق جادو مالک آفاقیہ نے کوکب کو لکھا کہ اے بادشاہ مددے درویش بوریا
نشین کی جہانگیر سہرابیہ تک آگیا ہے آپ کو خبر لینا چاہیے یہ نامہ ایک تیلہ کو دیا کہ وہ خدمت
کوکب مین لایا بادشاہ قلعہ کوکبیہ مین تخت حکومت پر جلوہ گر تھا کہ نامہ پہونچا مضمون سے اُسکے
آگاہ ہوکر بہت غمگین ہوا اور پریشان ہوا اور اُسکی عملداری مین ایک درویش رہتا ہے کہ نام اُس کا
خضران صحرانشین ہے اُسنے اُس کو نامہ لکھا کہ اے عابد و پارسا آپ تکلیف فرماکر تشریف لے
جائین اور درویش بوریا نشین کو سزاے معقول دین کہ اُسنے میرے ممالک کی بربادی چاہی ہے
ملک خضران صحرانشین نامہ پڑھکر اُسی وقت اپنے بوریے پر بیٹھا اور کچھ طلسم اُنگلی سے
اُس پر اُسنے لکھا کہ وہ بوریا اُڑکر چلا اور اُسطرف سے شہنشاہ پیر فرستادہ افراسیاب بھی روانہ
ہوا لیکن جہانگیر با فوج کثیر کوچ کرکے دس لاکھ ساحرون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوی اور قطع
منازل و طے مراحل کرتے ہوے آفاقیہ پر آکر پہونچے ملکہ آفاق نے جب سُنا کہ جہانگیر مع
لشکر کثیر آگیا اُسنے فوراً نفیر سحر کو دم دیا کئی لاکھ ساحرون کا لشکر اُسی دم تیار ہوا اور دروازہ
قلعہ کا اُسنے کھلوادیا اور لشکر ہمراہ لیکر خود بھی باہر نکلا طبل و نقارے بجنے لگے لکہ ہاے ابر نمایان ہوے ساحران نامی
اسپ سوار تھے غرض اُس لشکر نے بھی آکر بارگاہ خیام برپا کرلیے اور مقابلہ مین شہزادہ جہانگیر کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُترے اِدھر جہانگیر کی بارگاہ استادہ ہوئی تمام لشکر اُترا اسکے بیچ بیچ بے قلندریان مارکیان
راوٹیان کندلے سراپردے خیمے بارگاہین استادہ ہوئین بازارین لشکر مین کھل گئین پیادو نکے بستر لگے
سوارون کی لین پڑی گہماگہمی شروع ہوئی کٹورا لشکر مین کھنکنے لگا ایکدن لشکر آسودہ ہو گیا
جب دوسرے دن وہ وقت آیا کہ روز مہرافروز مثل برق جہندہ چمک کر نظر سے غائب ہوا اور رخ
گل کو شبنم کے دھونے کا زمانہ آیا کہ ابیات

نظر کی جانب خورشید انور
گذارا دن ہوئی آخر کو جب شام
جھکا وہ بوسہ لینے کو زمین پر
ملا خورشید کو مغرب مین آرام

سر شام طبل جنگ نواخت
مین آیا شہزادہ نے بھی نقارہ حربی بجوایا تیاری جنگ طرفین سے آغاز ہوئی تلوار کا بیر خون پینے پر
آمادہ ہوا مستعد جنگ ہر سوار و پیادہ ہوا کہین کڑکیت کڑکا کہنے لگے اے بہادران اجل
ہر ایک کو آنے والی ہے کہ ابیات

مگر فرصت کہان دام اجل سے
زمین مین آئے گا بام اجل سے
جو ہین مان باپ کے فرزند اصلی
شرافت پیشہ و دلبند اصلی
وہ نام اپنا کرینگے سر کٹا کر
نہین پھیرینگے منھ میدان مین جاکر
صف دشمن مین در آئینگے جبدم
تہ و بالا کرینگے ایک عالم
یہ سن سنکر شجاعان دلاور
گرجتے تھے بشکل رعد مضطر

ایک طرف کو سحر خوانی ہو رہی تھی ایک طرف ہارے ہوئے
دلیران ملبند تھی بانکپن کی باتین آپس مین ہوتی تھین کوئی کہتا تھا کہ کل ہم عدو کو للکار کر مارین گے
کوئی کہتا تھا پہلے ہی وار مین سر دشمن اتارینگے اسی غوغا و ہنگامہ مین وہ رات بسر ہوئی اور ردہ
زمانہ آیا طفلک آفتاب نیزہ خطوط شعاع مین گھرا ہوا بطن شب سے پیدا ہوا اور خنجر مہر میدان
افلاک مین چمکا کہ ابیات

ستارے چرخ پر پنہان ہوئے سب
یہ باتین تھین کہ روئے صبح دیکھا
مبارز سب اُٹھے آخر ہوئی شب
رہا باقی اثر تک بھی نہ شب کا

صبحدم بصد کر و فر و جاہ و جلال
شہزادۂ جہانگیر با اقبال لشکر دار دشت مصاف ہوا جنگل فوجون سے بھر گیا الگہ ہائے ابر سر پر
چھائے ہوئے دلاور لڑنے آگے ہوئے اُسطرف سے آفاق جادو بھی تخت سحر پر سوار پشت
کئی لاکھ ساحران جرار سوار دمیدان کارزار ہوئے علمون کو جلوہ ملا کڑکا ہوا صفین جم گئین
نقیب نقابت کر کے ہٹے اُسوقت آفاق نے اپنی جھولی سے سحر کی آرد ماش نکالا اور اُس کا
ایک شیر بنایا سحر پڑھکر اُس کو زندہ کیا کہ وہ مثل شیر ژیان کے قد آور ہوا کہ جسکو دیکھکر ترک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چرخ خوف کھاتا تھا اور شیر گردون چکراتا تھا بس اُس شیر کو حکم دیا کہ میدان مین جائے اور کام دشمنونکا تمام کرے وہ شیر ڈکارتا ہوا میدان مین آیا اُسطرف سے برزم جادو میدان مین گئی مگر اُس شیر نے اُس کو نگل لیا اور اپنے لشکر مین لیجا کر اُگل دیا اسی طرح ببران وفیروز وغیرہ نکلے مگر گرفتار ہوئے اُسوقت درویش بوریا نشین آکر پہونچے اور جہانگیر سے کہا یہ ابرکشین نہایت زبردست ہی بس اُسنے کہا کہ اے شہزادہ اب پلٹ چلو شہزادہ طبل امان بجوا کر پھر آیا درویش نے ایک عمل شہزادہ کو تعلیم کیا اور رات بھر اُسے پڑھوایا اور ایک انگوٹھی بنا کر دی کہ اسکو پہنو غرض جب دوسرے روز حلقۂ خاتم زرین مہر و نگین پُر ضیاے آفتاب انگشت روزگار مین چمکا کہ ہیبت رخ خورشید تھا پیشانی صاف پُر نظر آیا نگینہ اُس کا شفافتہ صبحدم طبل جنگ بجوا کر جنگ فردا کے عوض مین بصد کر و فر جہانگیر نامور لشکر لیکر میدان مین آیا صبح کو ملکہ آفاق بھی اُٹھی تھی وہ بھی نفیر سحر کو بجوا کر چڑھ دوڑی جہانگیر خود میدان مین نکلا اُسطرف سے شیر ملکہ آفاق نے پھر بھیجا جیسے ہی شیر سحر تڑپکر شہزادہ جہانگیر کو نگلنے آیا جہانگیر نے وہ انگوٹھی درویش بوریا نشین کی دی ہوئی اُسپر کھینچ ماری شیر جلکر رہگیا ملکہ آفاق نے پھر سحر کیا کہ آسمان سے خرس اُڑتے ہوے اسطرح اُترے کہ جیسے خرس برستے ہین جہانگیر نے اُن پر بھی انگوٹھی کھینچ ماری اور اُسوقت اور بلندی طالع جہانگیر دیکھئے کہ ملکہ گوہر جادو خود ملکہ آفاق جادو ہی اور اُسپر قیصر جادو کہ جسکا ذکر اول ہو چکا ہی عاشق ہی اور گوہر جادو بھی اُسپر عاشق ہی اور اس آفاق کے پاس ایک لوح ہے کہ سحر اُسکی وجہ سے تاثیر نہین کرتا ہی اور تیغہ بلاکش بھی کوکب نے اُسکے پاس رکھوایا ہی یہ دولون اشیاے نادرہ آفاق نے خزانہ مین رکھی ہین گوہر خزانہ مین سے چرالائی اور چاہا اُسنے کہ شہزادہ جہانگیر پاس اسکو بھیجون مگر حیران ہوئی کہ کیونکر بھیجون کون لیجاے اُسوقت نہنگ شعلہ تن کہ بھاگ کر چلا آیا ہی مگر مطیع چابک ہو چکا ہی اُسنے کہا اے ملکہ لاؤ مین دے آؤن گوہر نے اُسکو دیا اُسنے صورت اپنی لڑنے والون کی ایسی بدلی اور میدان کارزار مین آکر شہزادہ کو وہ تیغہ اور لوح اُسنے لاکر دی اُس ہنگامہ مین کسی نے اُسکو پہچانا نہین شہزادہ نے لوح کو تو گلے مین پہنا اور تیغہ ہاتھ مین لیکر خرسون کو قتل کرنا شروع کیا نہنگ تو مخفی آیا تھا وہ تو چلا گیا اور اُسنے لڑنا شروع کیا دل شہزادہ کا قوی ہوا غرض انگشتری خرسون پر کھینچ ماری اور بہتون کو قتل کیا اور جلایا اُسوقت غصہ مین ایک ساحر ہزبر ابرکشین جادو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نامی شہزادہ پر آپڑا اسنے اُسکو بھی تیغہ بلاکش سے دو ٹکڑے کیا اور فوج ملکہ آفاق پر آکر شہزادہ نے قتل کرنا شروع کیا قدرت کردگار سے ہزبر ابر نشین کی فوج مین مسرور بیران وغیرہ قید تھے وہ رہا ہو گئے اور لڑنے لگے اور وہ مرنے سے پنجر بیر کے رہا ہوئے غرض مار تلوار شہزادہ نامدار نے تہلکہ ڈالدیا یہ نقشہ ہوا کہ ابیات

کشیدند شمشیر و گرز آن سران
کہ بگرفت ازان روی خورشید رنگ
بر ہیخت گرز و بر آمد جوش
تبہ گرد بسیار در کارزار
فگندہ ہمہ دشت خرطوم پیل

بر آمیخت باہم سپاہ گران
جہانگیر گرد از جہاندار یاد
ہوا گشت از آواز و پر خروش
از آواز آن گرد سالارکش
ہمہ کشتہ بودند برچند میل

یکی گرد برخاست در دشت جنگ
سنان دار نیزہ ببارند داد
بشمشیر ازان لشکر نامدار
نہ باد بود جان ونہ با پیل ہش

ملکہ آفاق کی فوج نے شکست فاش کھائی اور رو بفرار لائی اُسوقت آسمان پر ایک سناٹا ہوا اور نعرہ ہوا کہ منم درویش خضران صحرا نشین اور اُسنے آتے ہی درویش بوریا نشین کو للکارا کہ او پیر داغولی بڑا ہی غضب کیا کہ کوکب کی محبت ترک کرکے اُسکے ممالک کو برباد کرانا چاہا اور جہانگیر کو یہانتک پہونچایا اب تیرے کمال کا حال کھلیگا لشکر تو بھاگ گیا تھا ہی اب خضران نے نقش لکھکر اُڑایا کہ جہانگیر اُلٹا اپنے لشکر کی طرف پھرا اور درویش بوریا نشین نے پھر کچھ عزیمت پڑھکے دستک دی کہ خضران کے بدن میں چنگاریان اُڑنے لگین اور خضران نے پھر کچھ پڑھکر دستک دی کہ بوریا نشین کی زبان بند ہو گئی اُسنے کچھ ہاتھون سے لکھا کہ زبان کھلی مگر خضران نے پھر ایک عزیمت پڑھی کہ جسکی تاثیر سے ہاتھ اپنے باندھکر بوریا نشین خضران کے پاس آکر حاضر ہوا اُسنے حکم دیا کہ مشکین باندھ لو اسکی مشکین باندھ لین اور ایک قفس آہنی طلب کرکے اُسمین اُسکو بند کیا اور ملکہ آفاق کو میدان جنگ سے لیکر پھرا اور بارگاہ مین آکر بیٹھا جہانگیر بھی پھر کر اپنی بارگاہ مین آیا اور مہتر چالاک فکر مین عیاری کی لشکر سے نکلا یہان خضران جب دربار مین بیٹھا بوریا نشین کے قفس کو سامنے بلوا کر عتاب و خطاب کرنے لگا کہ کیون اسی منہ پر دعوی فقیری بوریا نشین نے اُسوقت آہ کی اور دم نکل گیا اُسوقت خضران کو ملال ہوا اور خبر ہرکارون نے جہانگیر کو پہونچائی جہانگیر اسی وقت تیغہ پکڑکر اُٹھا کہ ابھی جاکر اُس خضران کو مارونگا اور وہان آفاق سے خضران نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا اوراق سامری مین دیکھیے تو کہ آپ کے خزانہ سے لوح اور تیغہ کس نے جہانگیر کو بھجوایا اُسوقت
اوراق آفاق نے طلب کیے تھے کہ خبر ہوئی جہانگیر لشکر لیے آتا ہی اوراق کا دیکھنا موقوف رکھا اور
خضران غصہ مین اٹھا کہ ابھی جاکر اُسکا علاج کرتا ہون یہ کہکر غائب ہو گیا اور آفاق نے چاہا
کہ لشکر اپنا تیار کرون کہ آواز آئی اے آفاق تو تماشا دور سے دیکھ تیرے لشکر کی کچھ ضرورت نہین
آفاق دربارگاہ پر آکر ٹھہر رہی اور اُدھر جہانگیر جو اُٹھکر چلا تھا تو لشکر بھی فرط محبت سے کمر باندھکر
چلا تھا کہ یکایک زمین شق ہوئی اور ایک دریا پیدا ہوا اور اہالیان لشکر جہانگیر اُس دریا مین
گر کر مچھلیان بنگئے سارا لشکر اُسی آفت مین مبتلا ہوا مگر جہانگیر کھڑا ہے اور پانی بڑھتا آتا ہی جہان
جہانگیر ہے وہان ایک ٹاپو بنگیا ہے اور جہانگیر کے گلے مین لوح پڑی ہے اُسکی ہی برکت ہی کہ پانی
پاس نہین آتا ہی مگر جسطرف جانے کا قصد کرتا ہی زمین کو زلزلہ ہوتا ہے اب مرکب پر سے جہانگیر
اُتر پڑا ہے اور پانی کے سبب سے کہین راستہ نہین ملتا ہے کہ دریا سے نہنگ پیدا ہوا اور مُنھ کھولکر
جانب جہانگیر چلا اب یہ حیران ہوا کہ مین کدھر جاؤن کہ یکایک فلک پر سناٹا ہوا اور نعرہ ہوا
کہ منم شہنشاہ پیر لے جہانگیر گھبرانا نہین مین آپہونچا لوح کھینچ مار اور تیغہ برہنہ کرکے نہنگ کے
سر پر مار دے مگر قبضہ ہاتھ سے چھوڑ دینا سر اُٹھا کر جہانگیر نے جو دیکھا تو ایک پیر کو دیکھا کہ وہ
آواز دے رہا ہی بس جہانگیر گھبرایا ہوا تھا اور شہنشاہ پیر کو پہچانتا نہ تھا مگر نامہ مین نام لکھا دیکھ
تھا کہ شہنشاہ پیر آتا ہے تیری مدد کو بس جہانگیر نے لوح اور تیغہ نہنگ پر کھینچ مارا جیسے ہی لوح
اور تیغہ زمین پر گرا وُسے نہنگ نے نگل لیا اور اُس پیر نے دہن سے قہقہہ مارا اور آواز دی اے
جہانگیر منم خضران صحرا نشین دیکھ اسطرح لوح و تیغہ چھین لیتے ہین یہ کہکر اُسی نہنگ کو اشارہ
کیا کہ اُسنے جہانگیر کو بھی نگل لیا تمام لشکر کو تو اُسی بلا مین چھوڑا یعنی مچھلیان بنا ہوا لیکن جہانگیر کو
گرفتار کرکے دربار مین آفاق کے آیا اُسوقت خبر ہوئی کہ ایک کلاونت آیا ہے قبر سامری کی خضران
نے اُس کو اندر بلوایا دیکھا کہ ایک نوجوان حسین ہے عمدہ لباس پہنے ہے آکر وہ دربار مین بیٹھا اور چند
چیزین ایسی اُسنے بین مین بجائین کہ تمام اہل دربار وجد مین آگئے اور خضران بھی بہت خوش ہوا
اور کہا آپ نہایت کامل ہین اب مین رات کو جلسہ جاکے بین سنونگا یہ کہکر نہایت دلداری سے
آپ کو بٹھلایا اور حکم تیاری جشن دیا یہ خبر مشہور ہوئی کہ ایک نے نواز نہایت عمدہ آیا ہے خبر سُنکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہنگ شعلہ تن بھی آیا اور اُسنے پہچانا کہ یہ مہتر چالاک ہی بس اُسنے بیہوشی شراب مین ملا کر انتظام کیا کیونکہ یہ مطیع چالاک ہو چکا تھا جب دائرہ ماہ فلک پر نمودار ہوا ابیات

که مثل مردمک شام سیہ رنگ | زبان اشتیاق صاحب تنگ | ہوئی ظاہر مگر باطرز محبوب
کشیدہ دل ہوا ایسا حسن مرغوب

شام کو شمع وچراغ روشن ہوے بزم نفیس آراستہ ہوئی لیکن خضران نے اوراق سامری اُسوقت دیکھے اور کہا ای آفاق تمھاری بیٹی ملکہ گوہر نے لوح اور تیغہ تمھارے خزانہ سے چرا کر شہزادہ جہانگیر کو بھجوایا ہے اور نہنگ عیار دیکھ آیا ہے اور یہ کلانونت چالاک عیار ہے یہ کہکر ایک برق چمکائی کہ چالاک و نہنگ دونون زنجیرون مین بندھ گئے اور کہا جہانگیر کو لا دین ابھی قتل کردونگا اب تو بارگاہ ولشکر وغیرہ مین تہلکہ وہنگامہ پڑا کہ میان وہ کلانونت عیار نکلا دیکھو گرفتار ہوا ہے میدان خونی اوسی وقت تیار ہوا جلاد حاضر ہوے سب کو زیر تیغ مع جہانگیر بٹھلایا جہانگیر کو یقین مرگ ہوا اور آنکھون سے آنسو جاری ہوے اُسوقت روئے ہوا پر نعرہ ہوا کہ منم شہنشاہ پیر اُستاد افراسیاب اور پانچ سو چیلون سے آکر پہونچا اور چالاک و نہنگ و جہانگیر کو خیدبنچہ بھیجکر اُسنے اُٹھوالیا اور خضران پر کچھ عمل پڑھکر اُسنے دستک دی کہ وہ چپ بیٹھا رہا پنجون کو بیجانے دیا مجرمون کو روکا نہین پھر جو ہوش آیا اُسنے بھی کچھ پڑھکر پھونکا کہ شہنشاہ پیر روے ہوا سے نیچے اُتر آیا مگر سنبھلگیا اور ایسا کچھ اُسنے پڑھکر پھونکا کہ خضران اور آفاق کے بدن مین آگ از خود لگ گئی اور یہ جلکر خاکستر ہوگئے درویش بوریا نشین کی لاش کو تو شہنشاہ پیر نے گڑوا دیا اور اُسی ہنگامہ مین وہ رات تمام ہوئی اور وہ وقت آیا کہ فلک خضر کے بحر مین ماہی زرین مہر شادی پذیر ہوئی کہ بتیت صداے رخصت آئی ہر زبان سے زردای نور پھیلی آسمان سے صبح تک وہ دریا خضران کا بنایا ہوا مرلے سے خضران کے غائب ہوگیا لشکری سب مچھلیون سے انسان ہوے شہر آفاقیہ مین بھی علداری جہانگیر کی ہوگئی قیصر جادو حاکم شہر قیصریہ جہان کا رہنے والا درویش بوریا نشین تھا چنانچہ وہ قیصر بھی یہان آکر پہونچا شہزادہ جہانگیر نے ملکہ گوہر دختر آفاق کی شادی اُس قیصر کے ساتھ کی عاشق معشوق باہم ملے نہنگ کو خلعت دیا یہ شاگرد چالاک تیز رفتار ہوا جہانگیر چند روز یہان رہکر لشکر تیار کرکے اب آگے کو روانہ ہوا اور شہنشاہ پیر نے کہا کہ ای شہزادہ جہانگیر وہ لوح طلسم جو طلسم ہزار برج مین تھی اگر وہ ملتی تو البتہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طلسم فتح ہوتا لیکن اُسکا پتا نہین کہ کہان ہی شہر آفاقیہ پر اب شہزادہ جہانگیر کے پاس بہت بڑا مجمع ہے کئی لاکھ ساحر جمع ہین کئی قلعہ تسخیر ہو چکے ہین قلعہ انجم حصار سے تا بہ قیصریہ سب قبضہ مین ہی اور مسرور شاہ جبران وغیرہ سب مطیع ہین اب آگے اُس مقام سے قلعہ بدخشانیہ ہے یہان سے بارہ کوس پر مگر نہایت سخت وصعب جگہ ہی اور بہت دشوار ہی اور ایک روایت سے صاحب دفتر کی معلوم ہوتا ہے کہ عمرو نے لوح نہزار برج سے لاکے کوکب کے حوالہ کی اُسنے قلعہ بدخشانیہ مین رکھوائی ہے غرض جہانگیر بہ کروفر تمام جانب قلعہ مذکور روانہ ہوا اور بعد قطع منازل مرحلہ پیمائی کرکے دوسرے دن سامنے قلعہ کے آکر پہونچا دیکھا کہ قلعہ مذکور بالکل طلاے احمر کا ہے اور دروازہ اسکا بند ہے سر قلعہ پر ایک تیلی جواہر نگار کھڑی ہے نہایت تکلف کی آراستہ ہی اور اُسکے سر پر طائر جواہر کے بیٹھے ہین جہانگیر نے ایک گنہگار کو حکم دیا کہ سامنے اس قلعہ کے جائے وہ گنہگار حسب الارشاد شاہزادہ نامدار سامنے قلعہ کے آیا جیسے سامنے قلعہ کے پہونچا تیلی نے آواز دی کہ افسوس افسوس اور اسکی جانب نگاہ ڈالی کہ وہ گنہگار دھڑ دھڑ جلنے لگا جل کر خاک ہوگیا یہ ماجرا دیکھکر شہنشاہ پیر شہزادہ کو مانع ہوا کہ خبردار آگے جانے کا ارادہ نہ کرنا چلو اب ہٹ چلو شہزادہ نے مانا اور کہا مین ضرور جاؤن گا یہ کہکر وہان خیمہ کیا دوسرے روز جب دریچہ خاوری سے آفتاب زرین شعاع نے سر بدر کیا کہ بعیت ستارون سے قمر نے ہاتھ دھویا سحر نے جلوہ مہتاب کھویا نہ صبحدم اپنے مقام سے جھولا سحر کا گلے میں ڈالکر ملکہ بزم جادو اڑتی ہوئی سامنے اُس قلعہ کے آئی تیلی نے افسوس کہکر نگاہ ڈالی بزم بھی جلکر خاکستر ہوئی اُسکے ساحر ہیبت سے گئے اور جل کر خاک ہوے ملک خورشید جو پدر جہانگیر کا ہے وہ اپنا تخت بڑھاکر گیا وہ بھی جل کر خاک ہوگیا جہانگیر اُسکے غم مین خوب رویا ساحرون نے اُس تیلی پر ہزارون نارنج و ترنج مارے کچھ اثر نہ ہوے اور ہزارون ساحر جلکر خاک ہوے جہانگیر نے غم مین اپنے باپ کے لباس سیاہ پہنا اُسوقت مہتر چالاک نے آئینہ از سرتا پا ایک کپڑے پر سی کے اپنے جسم پر لگاے اور اپنے چہرے پر نقاب ڈالکر سامنے اُس قلعہ کے مرکب پر سوار ہوکر آیا اور اُن آئینون پر ایک کپڑا اُسنے ڈال لیا وہ کپڑا سامنے اُس تیلی کے آکر اُس نے اُلٹ دیا تیلی نے جو اپنا چہرہ اُن آئینون مین دیکھا خود اُسی کے جسم مین آگ لگی اور دھڑ دھڑ جلکر خاکستر ہوگئی اُسوقت چالاک نے نعرہ کیا منم مہتر چالاک تیز رفتار سب نے بہت تعریف کی اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہچانا کہ یہ چالاک ہے کس لیے کہ پہلے بسبب اسکے نہ پہچانا تھا کہ چالاک مُنھ پر نقاب ڈالے ہوے تھا جہانگیر یہ کیفیت دیکھکر بہت خوشنود ہوا اور لشکر لیکر اپنے مقام فرودگاہ پر آیا لشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوا لیکن شاہزادہ جہانگیر غم مین اپنے پدر مصنوعی کے کہ جو خورشید جادو تھا سیاہ پوش ہوا تلخاب الم کا جرعہ نوش ہوا اُسطرف بدخشان جادو حاکم قلعہ بدخشانیہ نے جب سُنا کہ تپلی جو سر قلعہ پر نصب تھی اُس کو عیار جہانگیر نے جلا دیا بڑا اُسکو صدمہ ہوا اور حیرت بھی بہت ہوئی کہ بھئی واہ کیا کمال کیا ہی واضح ہو کہ اس تپلی پر بھی طلسم بندھا ہوا تھا کہ جو کوئی اسکی صورت دیکھے جلجاے پس چالاک کو عیاری خواجہ عمرو بن اُمیہ ضمری کی یاد آئی اُسنے ہفت در بند فرعونیہ کا وقایع دیکھا تھا اور وہان کا وقایع یہ ہے کہ ایک کافر خاسر ہوتا ہے ساحر مشمش نام اُسنے کئی شخصون کے چہرے پر طلسم اسطرح کا باندھا تھا کہ جو اُن کی صورت کو دیکھے وہ ہنسنے لگے اور رونے لگے اور وہ شخص نقابدار نہے رہتے تھے اور نام اُس کا نقابدار گریان اور خندان تھا چنانچہ خواجہ نے بھی اسی طرح سر سے پاتک آئینے اپنے جسم پر لگائے اور اُس مقابلے مین جاکر آئینون پر سے پوشش اُلٹ دی نقابدار خندان مقابلہ حریف مین جب آتا تھا نقاب چہرے سے اُلٹ کر کہتا تھا کہ مصرعہ برمن نگر شاید کہ شناسی مرا چہ اُنھون نے بھی وہ پوشش آئینون پر کی اُلٹ کے یہی کہا اور نقابدار نے جو آئینہ مین اپنی صورت کو دیکھا خود ہی ہنسنا شروع کیا اور ہنستے ہنستے بیہوش ہوگیا آخر مرگیا اور ہنسی نہ تھمی بس ویسے ہی چالاک نے بھی عیاری کی خلاصہ کلام بعد رنج بیسیار بدخشان جادو کئی ہزار ساحران جرار لیکر قلعہ کا دروازہ کھولکر باہر نکلا اور بارگاہ استادہ کرائی دن بھر توقف پذیر رہا جب وہ زمانہ آیا کہ نگین بدخشانی آفتاب حلقہ مغرب مین جڑ گیا اور سنگ اسود رنگ شب ہمسنگ عالم ہوا کہ ابیات

کہ روے مہر کا ہلکا ہوا رنگ
ہوئی گرمی بڑھی ٹھنڈک تہ سنگ
مزاج روز پر آئی تباہی
جبین شام نے بخشی سیاہی

سر شام طبل جنگ بدخشان ناکام نے بجوایا مہتر چالاک نے آکر خبر عرض کی جہانگیر نے بھی حکم دیا کہ نفیر سحر کو دم ملاتیاری آلات حرب و ضرب شروع ہوئی شب تیرہ مثل خود سودائیان سیاہ تھی اُس شب کو تیاری سپاہ تھی تیغ آبدار کی چمک شمع تھی جسپر پروانہ جان نثار ہوا جاتے تھے گو گل ساحر جلاتے تھے جو کہ جھٹکا ہونے تھے مرچین جلتی تھین چار پہر رات شورش وہنگامہ سپاہ مین برپا رہا جب تیغ مہر کو ترک روز نے حمائل کیا کہ نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوئی صبح قیامت جب نمودار
کیے تو قلزم ہستی کی تھی موج
ادھر یہ اور ادھر وہ صاحب ننگ
کہ لڑنے کے سوا بنتی نہیں اب
دم تیغ آج یاں طعمہ چشیدہ ہے
کہ یاد آفریں سارے جہاں سے
تمھارا جگ میں ہو نام نکوئی

ہوے تیار بہر جنگ و پیکار
مصمم بر سر خونریزی و جنگ
ہوے دونوں مقابل بہر جنگ
دو جانب سے نقیبان سرافراز
نکل کر کہائے تو شرط نمک ہے
کرو اب تیغ خون آشام روشن
کرو میدان میں اپنی سرخ روئی

لیے ہمراہ اپنے لشکر و فوج
چلا بستر سے وہ شہ برق آہنگ
صفیں دونوں ہوئیں آراستہ جب
لگکر بولے اے مردان جانباز
بڑھو آگے لڑو تیغ و سنان سے
کہ ہو جس سے تمھارا نام روشن

یہ ہیبت نقیبان بلند آواز

سنکر بہادر جھومنے لگے قبضۂ شمشیر چومنے لگے ساحر وغیرہ جوش مین آئے دل اُنکے خروش مین آئے لیکن ایک ایک سے لڑنا فضول سمجھکر بدخشان جادو فوج اپنی لیکر لشکر جہانگیر پر آپڑا ناریج تیریج ناریل وغیرہ چلنے لگے جیسے گیہ برستے تھے دھواں اُٹھنے لگا شعلے چکنے لگے تیغ سحر کی بجلی چمکنے لگی ایک طرف سے برق شمشیر چمک رہی تھی ملک الموت کی گرم بازاری تھی خون برستا تھا مریخ بگڑا ہوا تھا دھڑ دھڑ طبل مرگ پر مردہ پڑا تھا کبھی کا تموار کا بلند تھا چقا چاق شمشیر و نعرۂ دلیران سے کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی وہ رن پڑا تھا کہ جنگل لاشوں سے پٹ گیا تھا زاغ و زغن یقین ہے کہ طعمہ جوئی ان کو شگفتہ

ابیات

خروش سواران و گرد سپاہ
سنانہائے آہار دادہ بخون
ز کشتہ فگندہ بہر سو سران
سر دشمنان از جنگ برگشتہ بود

ز جوش شب گرد گیتی نہان گشت ماہ
تو گفتی کہ بر شد ز گیتی بخار
زمین کوہ گشت از کران تا کران

درخشیدن تیغ الماس گون
بر افروخت زان آتش کارزار
ہمہ غار و ہاموں پر از کشتہ بود

خوب تلوار چلی جہانگیر لسان شیر گرسنہ قتل کرتا ہوا اس فوج مین جاتا تھا تیغہ بلاکش کے سبب سے سحر اُس پر اثر نہ کرتا تھا ہزاروں کو خاک و خون مین غلطان کر دیا اور خواب عدم مین سُلا دیا اور جب کوئی سحر بدخشان جادو تازہ تیار کر کے کرتا تو شہنشاہ سپہر گردُ افراسیاب کا اُس کو نقش تعویذ وغیرہ سے مٹا دیا تھا قریب تھا کہ بدخشان شکست فاش کھا کر دل فرار لائے کہ یکایک برو سے ہوا نعرہ ہوا کہ سنم زلزلہ سحر ساز کنیز کوکب روشن ضمیر اے بدخشان گھبراتا نہیں میں آپہونچی اور اُسنے آتے ہی ایک ناریل زمین پر مارا کہ زمین مین زلزلہ پیدا ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھرآنے لگی کشتی ارض وغیرہ ڈگمگانے لگی تمام لشکر جہانگیر کا زمین مین غرق ہونے لگا اُس وقت شہنشاہ پیر نے چند نقش لکھکر زمین پر پھینکے کہ زلزلہ موقوف ہوا اور لشکر جہانگیر غالب ہونے لگا اُسوقت زلزلہ نے ایک مالا موتیون کا اپنے گلے سے اُتار کر دانے اُسکے دست راست و چپ کی طرف پھینکدیے بعد لمحہ کے ایک جانب سے شیر ایک جانب سے خرس پیدا ہوے اور اُنھون نے آتے ہی لشکر جہانگیر تباہ کرنا شروع کیا اور اُنپر حربہ بھی تاثیر نہین کرتا تھا سوائے تیغہ ہلاکش کے اور کسی سے وہ مارے نہین جاتے تھے اور ایک طائر سرخ رنگ زمین سے پیدا ہوا اور اُس نے نعرہ کیا کہ منم سحر کوکب اور اُس نے آتے ہی جسپر اپنا عکس ڈالا وہ جل کر رہگیا فوج جہانگیر تباہ ہونے لگی ہزارون ساحر جلکر رہگیا ہزارون کو اُس طائر نے مارے اور ہزارون شیر اور خرسون نے تباہ کیے جہانگیر اکیلا اُن خرسون اور شیرونکو روکتا ہے اور قتل کرتا ہے اُسوقت شہنشاہ پیر نے ایک نقش لکھکر سمت صحرا پھینکا کہ ہزارہا گرگ پیدا ہوے اور آکر اُن خرسون سے لڑنا شروع کیا اور شیرون سے بھی مقابلہ پذیر ہوے کہ لشکر جہانگیر نے کسی قدر فرصت پائی اب اور کیفیت سنیے اُس جنگ مین ایک طرف مہتر چالاک کھڑا ہوا تھا زلزلہ نے اُس کو جو دیکھا جھک کر اُسپر گری اور پنجہ مین داب کر پھلی جب کسی قدر بلند ہوئی چالاک نے بچالاکی تمام اُسکے منھ پر حباب مارا کہ وہ بیہوش ہوئی اور زمین پر گری چالاک نے اُسکے پنجہ سے چھوٹکر ایک خنجر اُسپر مارا کہ سر اُسکا کٹ گیا تاریکی ہوگئی اور آواز آئی کہ مارا زلزلہ سحر ساز جادو کو چالاک کی تعریف بہت جہانگیر نے کی وہ شیر و خرس غائب ہوگئے مگر اب اُس جانور نے قیامت برپا کر رکھی ہے بہت سے ساحرون کو جلا دیا ہے اُسوقت شہنشاہ پیر نے ایک خیمہ منگوایا اور اُس کو استادہ کرایا اور اپنی صورت بجنس کو اُس طائر کو دکھلا کر اور بھاگ کر اُس خیمہ مین اپنے تئین پہونچایا اور وہان ایک دام لگایا اپنے سحر کا طائر اُسکے بجنس مین اُس خیمہ کے اوپر آکر بھرایا اُسنے جال سحر کا مارا اور ایک روایت سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ شہنشاہ پیر نے اپنے سحر سے ایک چشمہ بنایا اور اپنی صورت طائر کو دکھلا کر اُس پانی مین در آیا وہ چڑیا بھی اُس پانی پر اُسکی صورت دیکھکر آئی اور پانی مین اپنے تئین گرا دیا شہنشاہ پیر نے اُس کو جال مارا اور پھنسا لیا اور گرفتار کرکے اُس چشمہ سے نکلا اب لشکر جہانگیر غالب ہونے لگا بدخشان جادو شکست کھا کر وہان سے رو بفرار لایا اور وہانسے چند فرسنگ پر ایک دریا کے قریب ایک گنبد تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ نام اُس کا گنبد محفوظ ہے وہاں آکر ٹھہرا اس گنبد کے گرد اگرد دریا بہتا ہی بدخشان جادو جب وہاں پہونچا
اُس نے کوکب کو عریضہ تحریر کیا کہ اے بادشاہ جلد خبر لیجیے مین شکست کھا کر گنبد محفوظ مین آگیا ہون
قلعہ بدخشان چھوٹ گیا ہی جہانگیر نے آفت برپا کی ہے یہ عریضہ طائر سحر کی گردن مین باندھکر روانہ کیا
جب کوکب کے پاس یہ عرضی پہونچی سخت پریشان ہوا اور برہمن کو لکھا کہ جلد جا کر بدخشان
کی مدد کرو برہمن روئین تن لغضب تمام ترچلا یہان قریب دریا کے ایک خیمہ استادہ کر کے
شہنشاہ پیر کو ایک نامہ لکھا کہ او دریوزہ گر بہیا جلد میرے پاس آکر حاضر ہو ورنہ سزائے معقول دونگا
جب تیلا یہ نامہ لیکر شہنشاہ پیر کے پاس آیا اُسکو کچھ بن نہ پڑا اُسی وقت حاضر ہوا جب برہمن کے
پاس یہ آکر پہونچا برہمن نے ایک بوٹی شہنشاہ پیر کے پیرہن مین لگادی کہ شہنشاہ مثل شمع کے
جلکر رہگیا برہمن نے خاک اُسکی روے ہوا مین برباد کردی اور بدخشان جادو سے کہلا بھیجا کہ تم
اُس گنبد مین بیٹھو اور ایک سحر ایسا کیا کہ گنبد کے گرد آگ روشن ہو گئی پس یہ تدبیر کر کے برہمن
چلا گیا اور اُدھر جہانگیر نے جو حال شہنشاہ پیر سُنا بہت رویا اور لشکر لیکر چلا جب یہان آکر پہونچا
گنبد تک نجا سکا ایک دن مہتر چالاک نے کہا کہ مین تدبیر کرتا ہون پس اُسنے ایک مچھلی بہت بڑی
بنائی اور اُسمین جہانگیر و مسرور و بہران وغیرہ کو بٹھایا اور اُس مچھلی کو دریا مین چھوڑ دیا کہ وہ
بہتی ہوئی چلی یہانتک کہ بدخشان جادو گنبد کے کنارے آکر دریا مین شکار کھیل رہا تھا کہ یہ
مچھلی پھنسی اُسنے بدقت تمام اُسکو کھینچا جب باہر کھینچکر نکالا مچھلی کے دہن کے اندر سے راستہ
چالاک نے رکھا تھا سب سردار باہر نکل آئے اور تلوار کھینچی وہان بدخشان جادو نے بھی
لڑنا شروع کیا مگر تیغہ بلاکش سے کچھ بس نہ چلا آخر ہاتھ سے جہانگیر کے مارا گیا اور ساحر بھی ہلاک
ہوے گنبد سے بہت سے ساحر رو بفرار لائے وہ مقام پاک صاف ہوا یہان کوکب اپنے قلعہ
مین داخل ہے کہ لاش ملازم بدخشان بدخشان جادو کی اُسکے سامنے لائے کس لئے کہ بھاگتے
وقت بدقت تمام لاش اُسکی اُٹھالی تھی چنانچہ جب سامنے کوکب کے لاش لاتے پکارے کہ اے
شہنشاہ طلسم نورافشان گنبد محفوظ مین بدخشان جادو مارا گیا کوکب کو یہ حال سُنکر
نہایت صدمہ ہوا اور اُسنے پنجہ بھیجکر عمرو کو لشکر سے اُٹھوا منگوایا اور اُس سے یہ سب حال کہا عمرو
نے کہا مین اب وہان ضرور جاؤنگا اور عمرو نے پھر پنجہ بھیجا اور لشکر سے مع ہزار کنیزون کے ملکہ بہار

کو بلوایا اور کوکب نے ایک ساحر مکدر جادو کو بھی حکم دیا کہ تم بھی جاؤ وہ بھی یہان سے روانہ ہوا ادھر افراسیاب نے یہ خبرین سب سنین شہنشاہ پیر کے مرنے کا رنج کیا مگر ادھر قلعہ کوکب جو فتح ہوا ہے تو اُس کو خوشی ہوئی اور بیابان تاریک کی طرف سے کہ جدھر سے جہانگیر آیا ہے راستہ تو کھل ہی گیا ہے اُس نے دو ساحر شجر ظلماتی جادو و بہمن ظلماتی جادو کو حکم دیا کہ تم جہانگیر کے پاس جاؤ یہ بھی دونون کوچ کر کے روانہ ہوے اور قریب قلعہ زرافشان آئے اور زرافشانیہ گنبد محفوظ کے بھی آگے ہے اور زرافشان جادو بھی فوج لیکر باہر قلعہ کے نکلا اُدھر خواجہ بھی مع ملکہ بہار کے آکر پہونچے اور مکدر جادو بھی تین لاکھ جادوگر سے آئی یہان خواجہ نے کہا کہ اب مین دربار مین جہانگیر کے جاتا ہون اور اُسکو سمجھاتا ہون اگر مان لیا تو بہتر ہے نہین تیغہ اور لوح چھین لونگا مکدر جادو نے منع بھی کیا نمانا اور یہان سے طرف بارگاہ جہانگیر کے روانہ ہوے جہانگیر کو خبر ہوئی اُسنے سردار بہر استقبال بھیجے خواجہ نے آکر صاحب سلامت کی اُسنے بہت اعزاز سے بٹھایا اور کہا کہ آپ کہان تشریف لائے اُنھون نے کہا کہ اے جہانگیر مین تم کو سمجھانے آیا ہون کہ تمنے بہت ظلم کیا ہے اب مناسب ہے کہ پھر جاؤ بس اب زیادہ ستانا اچھا نہین اور تمھاری پیشانی پر خال سبز رنگ ہاشمی ہے نشانیان تم مین اولاد حمزہ کی پاتا ہون تم بہت پچھتاؤ گے کوکب کے ممالک جو برباد کرو گے یقینی تم فرزند حمزہ ہو اور کوکب ہمارا طرفدار ہے تم کو لازم ہے کہ اس حال کو تحقیق کرو جہانگیر نے کہا اب بغیر قتل کوکب مین کب پھرتا ہون عمرو نے کہا خیر تمھین اختیار ہے اُسوقت چالاک بھی خواجہ کے قریب آیا اور باتون باتون مین عیاریان کرنے لگا آخر عمرو یہ کہکر اُٹھا کہ آج جہانگیر کو مین پکڑ لیجاؤن گا خبردار خوب ہوشیاری رکھنا چالاک نے کہا کہ کیا مجال غرض عمرو تو چلا آیا اور شام کو ذکر کرنے لگا اُدھر چالاک سامنے مکدر کے ایک ساحر کی ایسی صورت بنکر گیا اور کہا اے مکدر مین نامہ کوکب لایا ہون الگ چلیے تو دون وہ علیحدہ آیا اُسنے اُس کو حباب بیہوشی مار کر بیہوش کیا اور اُسی کی ایسی صورت بنکر اُس کو کسی مقام پر چھپا دیا اور آپ اُسی کی ایسی صورت بن کر اُسی مقام پر بیٹھ رہا اور اُس طرف جہانگیر دریا کے کنارے بیٹھا تھا کہ روے ہوا سے ایک نازنین اُتری جو نہایت حسینہ و جمیلہ تھی کہ حسن کی شان مین یہ کبت لکھنا زیبا ہے کبت

سندر روپ سروپ مہامن یون لیکھے جیسے انگ مین لیکھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جیون مور بیجون کی چھب دیکھت کی چھب دیکھے ہی جیجے
پان کھوات مہا ادھارس چاہے تو چندر کو دیکھے نہ دتیجے
ٹک اور بناؤ بنے نہ بنے ڈھگ بیٹھے ہی مکھ کو دیکھا ہی کیجیے

بس اُس گلبدن نے بصد نزاکت کہا کہ منم فرستادۂ افراسیاب یہ کہکر نامہ ایک اپنی کمر سے نکال کر جہانگیر کو دیا جہانگیر نے وہ نامہ لیکر پڑھا لکھا تھا کہ ای صاحبقران من یہ کنیز ہمنے تمھاری خدمت کے لیے بھیجی ہے جہانگیر صورت زیبا اُسکی دیکھکر عاشق ہوگیا اور اُسی وقت دربار سے اُٹھکر الگ خیمہ مین اُسکو لایا اُس نازنین کو مسند پر بٹھایا اور چاہا کہ دست اندازی اُس پر کرون اُس نے ناک بھون تیوری چڑھائی پھر مُنھ پھیر کر مُسکرائی اور کہا لو اور سُنو شہنشاہ نے مجکو کیا اِسی لئے بھیجا ہے سامری کسون مین آتے ہوے پہلے ہی ہچکچاتی تھی میری بوٹی بوٹی کانپ رہی ہے اے میان اپنے حواس مین آؤ نچلے بیٹھو شہنشاہ کو تو کیا کہون کہ جنھون نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہے بس بس اے لو مین سمجھ گئی ہان ہان تمھارا اور ارادہ ہے سو یہ بخریت ہے بندی ایسی اُدماتی نہین شہنشاہ نے اپنی حسرت کو جو ٹبی جہیتی ہین اُنکو بھیجدیا ہوتا یہ باتین ایسی کہین کہ جہانگیر تو مر گیا اور لگا منتین کرنے اور رونے لگا اُسوقت وہ نازنین مسکرائی جہانگیر کی جان مین جان آئی پھر چاہا کہ اُس سے لپٹون اُسنے کہا ٹھہرو صاحب تم بھی کتنے بدمزہ ہو یہ کہکر گلابی سے شراب جام مین بھری اور وہ جام جہانگیر کے مُنھ سے لگا دیا کہ وہ بے اندیشہ انجام پی گیا پیتے ہی بیہوش ہوا اُس نازنین نے اُسکو پشتارہ مین باندھا اور خیمہ سے نکل کر سیدھا مکدر جادو کے خیمہ مین آیا وہان اور ساحر بھی دوڑے اور پوچھا کہ اُستاد کسے لاکے کہا اُسی طفل بے ادب کو اور یہ کہکر مکدر سے کہا کہ اے مکدر تم ابھی اِسکو لیکر کوکب کے پاس جاؤ مکدر نقلی نے کہا بہت خوب لائیے یہ نازنین اصل مین عمرو ہے چنانچہ اُسنے پشتارہ زمین پر رکھدیا کہ لو لیجاؤ مکدر نے پشتارہ کو کھولا کہ مین اسیر سحر کرون عمرو نے لوح و تیغہ بھی جہانگیر کا لے لیا تھا وہ بھی وہین رکھدیا بس مکدر نے لوح گلے مین پہنادی اور پشتارہ تو کھولدیا تھا ہی ناک جہانگیر کی ملدی جھکی مین روغن دافع بیہوشی لگا ہوا تھا وہ ناک مین جو لگا شہزادہ ہوشیار ہوا اُس نے کہا اے صاحبقران آپ گرفتار ہوکر آئے ہین اُٹھیے جہانگیر اُٹھا اب عمرو گھبرایا سب ساحر وہان سے بھاگے جہانگیر نے تیغہ دہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رکھا ہوا تھا اُٹھا لیا اور ایک دو کو قتل کیا اور بہتون نے جہانگیر پر سحر بھی کیا مگر اثر نہ ہوا اُس وقت افراسیاب نے شجر ظلمانی اور بہمن ظلمانی کو جو بھیجا تھا اور راہ بیابان تاریک بسبب آنے جہانگیر کے کھُل گئی ہے بس یہ دونون ساحر بھی آکر پہونچے یہان نعرۂ جہانگیر سُنکر سرسولی آکر شریک جنگ ہوئے آخر کو عمرو کی طرف کے ساحر بھاگے جہانگیر پھر کر اپنے مقام پر آیا شجر و بہمن بھی اُترے عمرو وغیرہ سب بھاگ کر قلعہ زرافشانیہ مین گئے جہانگیر نے آکر قلعہ مذکور کو گھیر لیا مکدر نقلی جو چالاک بنا ہوا تھا وہ بھی بعد اس عیاری کے چلا گیا وہان مکدر کو جو ہوش آیا یہ بھی اُٹھکر قلعہ زرافشان مین آیا لیکن عمرو نے اُس قلعہ مین آکر کہا کہ قلعہ مین بیٹھنا ہمارے لیئے بڑا ننگ ہے اب مین باہر جاتا ہون سب نے منع کیا مانا نا کچھ ساحر ہمراہ لیکر باہر آیا اور ٹھہر ارہا جب روزگار غدار نے مثل عیاران لباس سیاہ پہنا یعنی شب روی کا جامہ آراستہ کیا کہ شعر ہوئی میلی ردائے نور خورشید ؛ بر آئی عاشقون کے دل کی اُمید ؛ سر شام عمرو نے اپنے نام پر برائے مقابلہ چالاک طبل جنگی بجوایا ادھر چالاک نے بھی طبل بجوایا دونون لشکر رات بھر تیاری جنگ کیا کیے اور عمرو نے کیا ترکیب کی کہ ایک ساحر کی ایسی صورت اپنی بنائی اور یہان سے لشکر جہانگیر کی طرف روانہ ہوا دیکھا کہ چالاک اپنے خیمہ کے دروازہ پر بیٹھا ہی عمرو ٹہلتا ہوا اُسی طرف آیا چالاک نے کہا تم کون ہو کہا مین مردم فریب جادو ہون مردم فریب جادو چالاک کے لشکر مین تھے چالاک سمجھا کہ سچ کہتا ہے وہی ہے غرض یہ چالاک کے پاس بیٹھا ہے اور باتین ادھر ادھر کی کرنے لگا اُسی باتون مین اُسنے کہا کہ خیمہ سے آپ مجکو ایک جام اُٹھا کر لادیجیے مجکو کچھ کام ہے چالاک جام لینے اندر خیمہ کے گیا عمرو نے خنجر اسکا دیکھا تھا اُسکو چپکے سے اُٹھا کر اور کھینچکر مہو تھی خوب سی نیام مین اُسکے بھری اور بڑا اُسکا باندھکر رکھدیا اس عرصہ مین چالاک جام لیکر آیا اور جام لیکر عمرو وہان سے چلا آیا کچھ ضرورت تو خنجر کھینچنے کی تھی نہین اسوجہ سے چالاک نے اسکو کھینچا نہین جب وہ زمانہ آیا کہ زنگ روزگار سیاہی سے مبدل بہ سفیدی ہوا یعنی پیری دہر ظاہر ہے کبھی تو رات ہے اور کبھی دن ہے بر سر کاوش فلک مسن ہے کہ شعر جدا پر دونون سے ہم ہوئی شمع ؛ بغم رخصت ہوا خاموش تھی شمع صبح کو بانہ ہا سے عیاری سے آراستہ ہو کر چالاک صبا رفتار میدان کارزار مین آئے کمند بن بازون پر لپٹا کی ہوئی بندھی تھیں فلاخن سر سے لپیٹے تھے توبڑا پتھر کا گلے مین لٹکتا تھا نہایت چالاک وچست تھا جب میدان مین آیا عمرو بھی اُدھر سے آکر سامنے ہ سکے ہوا اُسنے اسکو دیکھتے ہی خنجر کھینچا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خنجر کھینچتے ہی بکہ بیہوشی کا اُڑا کر وہ سب غبار اُسکی ناک مین گیا اور چھینک مار کر وہ بیہوش ہو کر گرا شہزادہ جہانگیر بھی مرکب پر سوار ہو کر بہر تماشاے جنگ آیا تھا اور الگ کھڑا تھا ادھر جب یہ گرا عمرو نے اِسکو اُٹھا کر کندھے پر لادا اور نعرہ کرکے کہ منم عمرو بن اُمیہ ضمری ایلکا اپنے لشکر کی طرف گیا جہانگیر رنجیدہ اپنی بارگاہ کی طرف گیا اور رنجیدہ خاطر دلتنگ پر بیٹھا راوی کہتا ہے کہ جب ملکہ بہار کو عمرو نے بلوایا تھا تو اُس کی کنیزون کے ساتھ مہتر برق بھی چلا آیا تھا اُس وقت اپنے صورت اپنی چابک کی ایسی بنائی اور سامنے جہانگیر کے آیا جہانگیر بیٹھا ہوا تھا کہ اُس نے جو دیکھا تو چابک گوشہ بارگاہ سے چلا آتا ہے جہانگیر بہت خوش ہوا اور کہا اے برادرم کیونکر عمرو کے ہاتھ سے رہا ہوے چابک نے کہا یہ بھی مین نے عیاری کی ہے ایک ہمشبیہ اپنا تیار کرکے پکڑوا دیا ہے اب مین رات کو اُسکو جا کر چھڑا لاؤنگا اب ذرا تخلیہ مین چلیے مجکو کچھ کہنا ہے جہانگیر خوشی خوشی اُسکے ساتھ تخلیہ مین آیا اُس نے وہان ایک جام شراب اُسکو دیا کہ اُس نے پایا پیتے ہی بیہوش ہو گیا برق نے نعرہ کیا کہ منم برق فرنگی اور پشتارہ اُسکا باندھکر سیدھا عمرو کے سامنے آیا اور کہا لایا مین اُس طفل کو بس اُسی وقت آہنگر دون کو بلوا کر قید سخت مین چابک اور جہانگیر دونون کو مبتلا کرکے اندر قلعہ زرافشان کے ایک مکان سنگ مین قید کیا لیکن زرافشان جادو کی ایک دختر ہے کہ نام اُسکا قیصر تاجدار ہے وہ حسن مین عدیم المثال ہے غزال صحراے رعنائی ہے طاؤس باغ زیبائی ہے یہ اشعار اُسکے حسن کی نسبت زیبا ہین ابیات

بوے گل مین جا کہ اُس کی | نگہت گل گرد رہ اُس کی | آ گئے اُس کے کبھو نہ خوش آیا
یہ رو گل نے کہان سے پایا | گل آشفتہ اُس کے رو کا | سنبل اِک زنجیری مو کا
جب وہ چہرہ تابندہ ہو | ماہ دوہفتہ شرمندہ ہو

وہ جہانگیر پر فریفتہ ہوئی اور جب یہ قلعہ مین قید ہو کر آیا تو قید مین جاتے وقت اِس کے وہ اپنے جھروکون مین بیٹھی تھی اُس نے اِسکو دیکھا تیر عشق کھایا غرض جب یہ آکر قید خانہ مین قید ہوے وہ دختر موقع پا کر قید خانہ مین آئی اور وہ یہ حال بھی جانتی ہے کہ اِس شہر مین ایک حکیم رہتے تھے کہ نام اُنکا اشرف الحکمت تھا اور مرد خداپرست تھے زرافشان جادو نے اُنھین خداپرستی کے جرم پر نابینا کرا دیا اور شہر سے نکالدیا کہ اب وہ ایک پہاڑ پر رہتے ہین پس وہ ملکہ اپنے دلمین سوچی کہ اگر جہانگیر اشرف الحکمت کے پاس پہونچین تو یقین ہے کہ سب مطلب اُنکا پورا ہو جاے بس یہ سمجھکر قید خانہ مین جو آئی

اُس کو کون روکے یہ دختر حاکم کی سب دربان وغیرہ خاموش رہے اُس نے سبکو حکم دیا کہ یہاں سے چلے جاؤ
وہ سب ہٹ گئے اُسوقت اسنے قید شہزادہ کی اور عیارہ مذکور کی کاٹ دی اور کہا اے شہزادہ آپ
یہان سے قلعہ کے باہر جائیے اور ایک پہاڑ ہے کہ وہان حکیم اشرف الحکمت رہتے ہین اُن کے
پاس اپنے تئین پہونچائیے مین جانتی ہون کہ وہ مرد خدا رسیدہ ہین آپ کے لیے بہتری ہوگی جہانگیر
اُس ملکہ کے حُسن وجمال کو دیکھکر غش کر گیا اور بموجب اُسکے کہنے کے وہان سے نکلکر چلا اور قلعہ کے
باہر جاکر دیکھا تو واقعی ایک پہاڑ ہے کہ سر کوہ سے زنجیرین لٹکتی ہین شہزادہ زنجیر پکڑ کر چڑھا وہان
جاکر دیکھا کہ پہاڑ پر نہایت سبزہ زار ہر طرف پھُولون کی بہار ہے جانور چہچہاتے ہین چشمے جاری ہین
اور کنارے ایک چشمہ کے چوکی بچھی ہے اُس پر ایک مرد پیر نابینا بیٹھا ہے جہانگیر نے جاکر کہا مین
ہون جہانگیر آپ کے پاس آیا ہون میرا سلام آپ کو پہونچے اُس نے کہا اے جہانگیر تیرے گلے
مین جو وہ لوح ہے وہ میری آنکھ مین لگادے شہزادے نے لوح آنکھ مین لگادی حکیم کی آنکھین بقدرت
بصیر روشن ہوگئین اُس نے شہزادہ کو دعاے خیر دی اور پھر ایک کاغذ اپنے پاس سے نکالکر دیا اور
کہا اب تو اکیلا فتح طلسم کوکب کو جانا اور اس کاغذ کو اسطرح پڑھنا سب طریقہ اُس کا تعلیم کیا اور
کچھ طریقے مسلمانی کے بھی تعلیم کیے کہ اب جہانگیر کو رجحان طرف اسلام کے ہوا غرض جہانگیر
وہان سے واپس ہوکر نیچے پہاڑ کے آیا اور اپنے لشکر مین پہونچا لیکن عمرو نے بھی سُنا کہ حکیم اشرف الحکمت
نے جہانگیر کو کوئی کاغذ دیا ہے اور طریقہ اُس کے پڑھنے کا بتایا ہے بس عمرو نے ایک کتاب زہر آلود
بنائی اور آپ صورت کوکب کی ایسی بنا اور تخت زبرجد شاہ کا زنبیل سے نکالا پھر اُس تخت پر آپ
سوار ہوکر اُس کو اُڑاتا ہوا روانہ ہوا اور وہان بسبب راہ کھُل جانے کے افراسیاب بھی پاس
حکیم اشرف الحکمت کے آیا ہوا تھا عمرو جاکر پہونچا حکیم نے کوکب سمجھکر تعظیم کی عمرو تخت پر
سے اُتر کر بیٹھا اور کہا حکیم صاحب آپ ہمارے ملک مین رہتے ہین اور ہمین سے بغض رکھتے
ہین آپ نے کاغذ جہانگیر کو دیا اور طریقہ فتاحی طلسم تعلیم کیا یہ آپ کیسے مسلمان ہین حکیم نے کہا کہ اے
کوکب مجکو زرافشان نے اندھا کر دیا تھا اب مین تمھاری ضد سے سامری پرست ہوجاؤنگا
کوکب نے کہا کہ دیکھیے مین نے بھی یہ کتاب عملیات کی جمع کی ہے اب مین ان عملیات کو پڑھکر
آفت برپا کردونگا حکیم نے وہ کتاب لیکر لب لگا کر ورق وغیرہ اُسکے اُلٹے زہر نے تاثیر کی تڑپ کر ہلاک

ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو گیا اُس وقت عمرو نے تخت پر سوار ہو کر اُسکو اُڑایا اور بلندی پر جا کر نعرہ کیا کہ منم عمرو نامدار افراسیاب کو بڑا رنج ہوا اُسنے حکیم کو دفن کر دیا ادہر آپ چلا گیا اِدھر جہانگیر وہ مکتوب لیکر اکیلا واسطے فتح کرنے طلسم کے روانہ ہوا چالاک کو اپنے ہمراہ لیا اس مقام پر بیان راوی کا ہے کہ لوح طلسم نور افشان جو عمرو ہزار بار برج سے لے آیا تھا وہ لوح اُسکے کس مطلب کی تھی بالکل بیکار تھی پس اُسنے کوکب کو لا کر دی تھی اور کوکب نے اُسکو قلعہ بدخشان مین ایک گلدستہ کے اندر رکھوا دی تھی جب قلعہ بدخشان جہانگیر نے فتح کیا تو اُس گلدستہ سے لوح اصلی پائی اُسی لوح کا پڑھنا حکیم اشرف الحکمت نے اُس کو تعلیم فرمایا پس وہ ہی لوح لیکر یہ واسطے فتح طلسم کے روانہ ہوا ہے بہرصورت یا کا غذ لے کر یا لوح لے کر یہ جانب صحرا چلا اور اُس لوح کو دیکھا لکھا تھا کہ یکہ و تنہا جانب دست راست روانہ ہونا یہ دیکھکر چالاک تو فقیر بن کر ایک مقام پر بیٹھ رہا اور جہانگیر روانہ ہوا جاتے جاتے اُسنے دیکھا کہ صحرا مین ایک مقام پر ایک قصر رفیع تعمیر ہے اور قصر مین ہزار ہا منظر و روزن مثل ذرچون کے بنے ہین اور اُن روزنون مین چہرے پری زادون کے نکلے ہین اور ایک جانب سے اس طرح کی صدا ے چنگ آرہی ہے کہ عالم محویت کا طاری ہوتا ہے جہانگیر اندر اُس قصر کے آیا راجہ اندر کا اکھاڑا یہان جمع پایا ہزار ہا نازنینان مہر جبین و ماہ مبین وہان جمع تھین محفل عیش آراستہ تھی اور ایک بادشاہ پُر شوکت و جاہ بہزاران جاہ و حشم تخت جواہر نگار پر متمکن تھا جب جہانگیر وہان پہونچا وہ بادشاہ تخت شاہی پر سے اُٹھا شاہزادہ کی تعظیم کر کے اُسنے کہا کہ آیئے تشریف لایئے مین آپ کی اطاعت دل و جان سے کر چکا ہون یہ کہکر برابر اپنے تخت پر اُس نے بٹھا لیا اور اشارہ کیا کہ ایک نازنین مہ جبین نے چنگ لیکر اس طرح بجائی کہ فلک سحر زہرہ سُننے کو گویا اُتر آئی جہانگیر کی آنکھین بند ہو گئین اور عالم بیہوشی طاری ہوا اور اُسی عالم غفلت مین دیکھا کہ حکیم اشرف الحکمت آئے ہین اور فرماتے ہین کہ اے جہانگیر یہ افتخار جادو ہے بہت جلد لوح اُس کو کھینچ مار نہین تو یہ لوح و تیغہ وغیرہ چھین لے گا جہانگیر یہ حال اُس غفلت مین دیکھکر ہوشیار ہوا اور لوح کو اُس نے چرخ دیکر اُسی بادشاہ پر مارا لوح کے پڑتے ہی اُسکے جسم مین آگ لگی تخت اور وہ بادشاہ جلنے لگا اور آگ پھیلنے لگی یہانتک کہ دم بھر مین سب قصر اور نازنینین جل کر خاک ہو گئین اور جہانگیر وہان سے آگے بڑھا جب کچھ دور چلا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سامنے سے ایک پہاڑ نظر آیا کہ اُس پر طرح طرح کی بیلین درختون کی چڑھیں جھرنا جھرتا تھا گھاٹیان نہایت صاف اُس کی تھیں اور سر کوہ پر ایک لڑکا بیٹھا تھا کہ اُس کے ہاتھ مین ایک نَے تھی اور ناند پانی سے بھرا ہوا سامنے رکھا تھا وہ لڑکا اس نئے کو پانی مین ڈال کر پھونکتا تھا کہ اُس پانی مین حباب بہتے تھے اور وہ حباب بلند ہو کر قندیل ہو جاتے تھے اور سر کوہ پر آ کر سایہ کرتے تھے ہزار ہا عبارے اُڑتے نظر آتے تھے یہ تماشا دیکھکر جہانگیر نے لوح کو دیکھا اُسمین لکھا تھا کہ اے سیارہ این عجائبات و مشاہدہ کن حالات غرائبات لوح کو لیکر تو زیر پا رکھ اُس کے رکھنے سے تو بلند ہو کر سر کوہ پر پہونچ جائیگا جب وہان تو پہونچے گا تو یہ قندیلین تیری طرف متوجہ ہونگی اور تجھ پر آ کر سایہ ڈالینگی اُنکے سایہ سے اپنے تئین بچانا اور اُس طفل تک اپنے تئین پہونچانا اور اُس کو قتل کرنا یہ حال لوح سے دیکھکر جہانگیر نے لوح کو پائون کے نیچے رکھا اب جو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے تلوؤن کے نیچے ہاتھ دے کر اور اُٹھا کر بلند کر دیا جب یہ سر کوہ پر جا کر پہونچا وہ سب قندیلین اُڑتی ہوئی اسکے اوپر آئین اور سر پہ سایہ فگن ہوئین یہ تو بے اختیار تھے کہ بسبب لوح کے بلند ہوے تھے اُن قندیلون سے کیونکر بچتے آخر ایک قندیل سر پہ سایہ فگن ہو گئی یہ اُس قندیل کے اندر بند ہو گئے اور وہ گھٹا ٹوپ کی طرح سے ان کے گرد سر سے پا تک ہو گئی اس وقت اُس طفل نے نعرہ کیا کہ منم حباب جادو اور لوح اور تیغہ اُسنے اُٹھا کر اُس حباب کے اندر ہاتھ ڈالکر لے لیا اور اُس وقت کہ جب یہ بند ہو گئے تو لوح ان کے پائون تلے نیچے سے نکل گئی وہ بھی اس نے لے لی اور ان کو بزور سحر خوب طرح سے اُس قندیل مین بند کیا اور قید کر لیا اور سحر پڑھکر دستک دی کہ بھائی اُسکا صباے جادو نام اس کوہ پر آیا اُس کو لوح اور تیغہ اُس نے دیا اور کہا اس قندیل کو اُڑاتے ہوے کوکب پاس لیجاؤ کہ اس مین جہانگیر بند ہے اور لوح و تیغہ بھی یہ باحتیاط بادشاہ کے سپرد کرنا صباے جادو یہ حکم اپنے بھائی کا سنکر وہ اشیا لیکر قندیل اُڑاتا ہوا روانہ ہوا ادھر زرافشان حیران کار تھا کہ اشرف الحکمت کے پاس قیدخانہ سے کسنے جہانگیر کو پہونچا دیا اسی حیرت مین اُسکے پاس نامۂ کوکب آیا اُسمین لکھا تھا کہ تیری دختر قیصر تاجدار نے یہ کام کیا ہے زرافشان نے قیصر کو قید کیا ادھر تو قیصر قید ہوئی اُسطرف جہانگیر قندیل مین بند ہوے زرافشان نے سنبل جادو نام ایک ساحرہ کو ساتھ کر کے تخت سحر پر بٹھا کر قیصر کو بھی جانب کوکب روانہ کیا اتفاق سے راہ مین مکان اور باغ ہے نگار جادو کا کہ وہ بیٹی ہے گلستان جادو کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پس جب اُس باغ کے قریب سنبل قیصر کو لیے ہوئے پہونچی قیصر نے کہا کہ اے سنبل مجھکو نگار جادو سے محبت ہے اور تو جانتی ہے کہ مین شاہزادی ہون تو فوراً مجھکو باغ مین نگار جادو کے لے چل سنبل کو کہنے پر اُس کے رحم آیا اور یہ اُسکو لیکر اُس باغ مین آئی دیکھا تو باغ نہایت سرسبز و شاداب ہے بلبل کی گل سے گرم جوشی ہے ہوا سرد چلتی ہے درختون کی سرتراشی کی ہوئی تختہ تختہ گل پھولے ہوے ہین جانور زمزمہ پیرا ہین روش پڑی نہایت درست ہے مالن ہر ایک چالاک و چست ہے غنچہ مسکراتے ہین گل اپنی بہار دکھاتے ہین قیصر سیر کرتی ہوئی جب آگے بڑھی نگار کو خبر ہوئی کہ قیصر آئی ہے وہ بارہ دری سے اُٹھکر دوڑی اور قیصر کے پاس آکر اُس کو جو قید مین دیکھا رونے لگی اور کہا حضور یہ کیا حال آپنے اپنا بنایا اُسنے کہا جو کچھ ہوا محبت مین جہانگیر کے ہوا نگار نے کہا بھاڑ مین جائے محبت جہانگیر کی اور وہ موا قربان کیا تھا کہ جس نے آپ کا یہ حال کرایا قیصر نے کہا نوج ہین ایسا تو نہ کہو تم کو ابھی محبت کا مزا نہین جب دل تمھارا کسی کو پیار کرے گا اُسوقت یہ حال کھلیگا غرض نگار نے سنبل کو ایک مقام پر بٹھلایا اور ملکہ کو بارہ دری مین لاکر سامان دعوت مہیا کیا یہ تو یہان بیٹھین ادھر ملکہ مذکور کی وزیرزادی مہروش جب ملکہ گرفتار ہوئی تو تلاش مین اُس کی گھر سے نکلی راہ مین چالاک فقیر بنا ہوا بیٹھا تھا مہروش اُس کو فقیر جان کر پاس آکر رونے لگی اور تمام حال کہا چالاک نے اپنے تئین اُس پر ظاہر کیا کہ مین چالاک ہون عیار جہانگیر کا مہروش نے جب اُس کو چالاک جانا تو کہا مجھکو ایک ساحر کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ جہانگیر کو حباب جادو نے گرفتار کیا ہے اور طرف کوکب کے بھیجا ہے صبائے جادو بھائی اُسکو لئے جاتا ہے چالاک نے یہ حال سُنکر کہا اگر تو مجکو تخت سحر بنا دے اور خود بھی ہمراہ چل مین ابھی اُسکو جاکر مارتا ہون مہروش نے یہ سُنکر ایک تخت اُس کو بنا دیا چالاک نے رنگ روغن عیاری لگاکر صورت اپنی ایک نازنین کی ایسی بنائی اور اُس تخت پر سوار ہو کر چلا اور قریب اُس قندیل کے کہ جسمین جہانگیر قید ہے پہونچا صبا نے بھی دیکھا کہ ایک نازنین تخت پر سوار تخت کو اُڑاتی ہوئی آتی ہے یہ بڑھ گیا اُسوقت چالاک نے آواز دی کہ منم کنیز کوکب اے صبا ٹھہر جاؤ اس نامہ کو پہلے پڑھ لو صبا وہین ٹھہر رہا یہ کنیز نقلی اُس کے پاس پہونچی اور ایک نامہ کہ جس پر مہر کوکب کی لگی تھی اُس کو نکالکر دیا جب اُس نے وہ خط لیکر لفافہ اُس کا چاک کر کے خط نکالنا چاہا اسمین بیہوشی اُڑی کہ وہ بیہوش ہوا چالاک نے اُسکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خنجر سے ہلاک کیا تخت سحر اُس کا غائب ہو گیا لوح اور تیغہ چابک نے لے لیا اور عکس لوح
قندیل پر ڈالا کہ وہ غائب ہوئی جہانگیر بیہوش تھا اب جو ہوشیار ہوا تو اپنے تئین اُس نے زمین پر پایا
لوح اور تیغہ چابک نے اسکو دیا جہانگیر نے بہت تعریف چابک کی کی اور مہروش نے کہا کہ ملکہ
قیصر قید ہو کر روانہ ہوئین ہین اب کسی مقام پر چلکر ٹھہرئیے تو مین پتا لگاؤن جہانگیر و چابک
جنگل مین درخت کے نیچے ٹھہرے اور مہروش روانہ ہوئی اور جا کر اُس نے پتا لگایا کہ قیصر باغ مین
نگار کے ہے پس اُس نے آکر خبر دی کہ ملکہ باغ مین نگار کے ہے اُس وقت چابک نے کہا کہ پہلے مین
جاؤنگا اور وہان سے روانہ ہوا اور راہ مین ایک نازنین پری پیکر بنکر عقب باغ نگار جادو آیا اور ستاری
چھوٹی سی سینہ پر اپنے رکھکر لیٹ رہا اتفاق سے ایک کنیز کسی ضرورت سے اُس طرف جو آئی
اُس نے اس کو پڑا ہوا دیکھا جا کر نگار جادو سے کہا کہ آپ کے باغ کے پچھواڑے جو کھڑکی لگی ہے مین
اُس طرف ابھی گئی تھی وہان ایک عورت قبول صورت نازک اندام ستاری سینہ پر رکھے لیٹی ہے
نگار نے دو کنیزون کو بھیجا کہ جا کر اُس کو یہان اُٹھا لاؤ وہ کنیزین گئین اور اُس کو اُنھون نے ہوشیار
کیا اور کہا چلو تم کو ہماری ملکہ بلاتی ہے چابک اُن کے ساتھ اندر باغ کے آیا نگار نے اُس کو دیکھکر
بہت پسند کیا اور حال پوچھا اُسنے کہا کہ مین ایک ملک کی شاہزادی ہون ایک دیو مجکو اُٹھا لایا
ہے اور یہان نہین معلوم کیا سبب ہوا کہ جو مجکو ڈال گیا نگار نے کہا اچھا بیٹھو یہ سلام کر کے بیٹھا
نگار نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تم کو گانے سے بہت شوق ہے چابک نے کہا گانا بجانا کسکو نہین آتا ہے
ہان کچھ اپنا جی بہلا لیتی ہون گانا تو خیر صلاح ہے مجکو کچھ نہین آتا ہے اُس نے قسمین دین کہ ہمارے
سر کی قسم کچھ تو بجاؤ ہمین بھی سناؤ غرض اُسنے بعد انکار بسیار ستاری کو بجایا ملکہ بہت روئی اور
سمان بندھ گیا چابک نگار پر مائل ہوا اور خوب خوب اُس نے باتین لطیفون کی کہین اور
گلے اُس کو لگایا عجب دل لگی ہوئی اُسنے اُس کو گلے جو لگایا تو اُس کو زیر ناف ایک شئی سخت محسوس
ہوئی دو دئی کہکر کہا بوا یہ کیا ہے اُس نے کہا یہ مجکو عارضہ ہے اُسکی سختی ہے الگ چلیئے تو مین اسکو دکھلاؤن
نگار اُٹھی اور الگ آئی اُس وقت اُس نے ہاتھ مین اُسکی عضو مخصوص دیا دیکھو یہ عارضہ ہے اور
پھر اُسکو گلے سے لپٹا لیا اور کہا اے جان من مین ہون عیار صاحبقران جہانگیر کا چابک ہو تجھپر مرتا ہون
نگار بہت شرمندہ ہوئی اور لگی گالیان اور کوسنے دینے مگر دل مین اُسپے مائل ہوئی اور دل سے کہا

۲۲

یہ اسنے غضب کیا کہ اپنا بدن مجکو پکڑا یا غرض وہان سے یہ پھر کر ملکہ کے پاس آئی اور کہا لو مبارک ہو
کہ تمھارا معشوق بھی آیا اور یہ نازنین نہین ہے اُس کا عیار ہے ملکہ سامنے چابک کے بہت روئی
اِس نے کہا کہ مین شاہزادہ کو لاتا ہون غرض مہروش اور جہانگیر کو آکر چابک باغ مین لے گیا
جب داخل باغ ہوے سنبل کو چابک نے جا کر ایک گلوری دی کہ اے مادر مہربان لو یہ
کھاؤ اور کسی سے اس راز کو نہ کہنا اُسنے جو وہ گلوری کھائی بیہوش ہو گئی اُس کو لا کر ڈال دیا
اب جہانگیر ملکہ کے پاس آکر بیٹھا قید ملکہ کی دور کی زنجیر طلائی جو پاے ملکہ مین تھی اُسکو کاٹ دیا عاشق یکجا
ہوے صحبت عیش برپا ہوئی چابک خوب خوب گایا رقاصان مہر طلعت نے آکر سمان باندھ دیا بعد اُس
صحبت کے قیصر نے کہا کہ اے نگار تمھارے باغ مین گل حیات کوکب ہے اور مین اُس کی بہت مشتاق
ہون اور وہ اس شہزادہ کے کام کا ہے اگر دلا دو تو تمھاری عین مہربانی ہے یہ کلمات سنکر پہلے تو نگار
بہت کچھ سوچی پھر شاہزادہ اور ملکہ کو ساتھ لیکر اُس باغ کے ایک چمن مین آئی وہان دیکھا تو ایک حوض
سنگ مرمر کا بنا ہے جس کے لب گردان یاقوت احمر کے ہین کنارے کنارے اُس کے فوارے چھوٹ
رہے ہین پانی اُس حوض مین نہایت صاف وشفاف بھرا ہے یہ معلوم ہوتا ہے گویا آئینہ زمین پر
جڑا ہے بیچ مین اُس حوض کے ایک پھول نہایت خوشرنگ پڑا ہوا تیر رہا ہے پانی کے بلبلون
کا اُس گل پر ہجوم ہے گرد اُس پھول کے ہزارون مچھلیان سرخ رنگ ہجوم کیے ہین جہانگیر
لوح کو گلے مین ڈالے تھا اُس نے چاہا کہ اِس پانی مین اُتر کر پھول کو اُٹھا لون نگار نے
کہا ابھی ہاتھ لگاتے ہی اِس پھول کو جلجاؤ گی یہ پھول جب تک کہ انگشتری جمشیدی ہاتھ مین نہوگی
ہاتھ نہ آئے گا اور وہ انگشتری میرے باپ کے ہاتھ مین ہے یہ سنا تھا کہ چابک نے ایک پڑیا داروے
بیہوشی کی نگار کو دی کہ اے نگار یہ پڑیا لو اور اپنے باپ کو جا کر بیہوش کرو نگار وہان سے روانہ
ہوئی باپ اُسکا ایوان شاہی مین جلوہ پذیر تھا کہ یہ جا کر پہونچی اُسنے گلستان جادو اپنے باپ
کو تسلیم کی اُسنے دعاے جان درازی یہ اُس کے پاس بیٹھی اور کہا اے پدر عالی مقدار آج میرا
جی چاہتا ہے کہ شراب آپ کو اپنے ہاتھ سے پلاؤن اُس نے کہا کیا مضائقہ اسنے گلابی
شراب کی اپنے قبضہ مین کی اور باتون باتون مین اُس کی آنکھ بچا کر وہ پڑیا داروے
بیہوشی کی شراب مین ملا کر پلائی اور ہاتھ سے انگوٹھی جمشیدی اُتار لی اور لیکر وہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے روانہ ہوئی پھر اپنے باغ مین آئی وہ انگوٹھی جہانگیر کو لا کر دی جہانگیر وہ انگوٹھی پہنکر
بہت خوش ہوا اور حوض کے کنارے آیا اب وہ مچھلیان جو پھول کے گرد تھین تڑپنے لگین
اور غلغلہ ہوا کہ جہانگیر گل حیات کوکب لیے لیتا ہے یہان تو یہ ہنگامہ ہے اُدھر حال سنیے کہ
بیر روتے ہوے حباب جادو کے پاس گئے اور کہا اے حباب صبا اے جادو تیرے
بھائی کو چالاک نے مار ڈالا اور جہانگیر چھوٹ گیا حباب اُسی وقت یہ خبر سُنکر وہان سے چلا ہزارہا
تندلین اُڑتی ہوئی اُس کے ساتھ چلین اور یہ اُس وقت یہان باغ نگار پر آکر پہونچا کہ جہانگیر پھول
نکالنے چلا ہے کہ یکایک جہانگیر نے دیکھا کہ ہزارون غبارے اُڑتے ہوے روے ہوا پر آتے ہین یہ
حال دیکھکر جہانگیر ٹھہرا اور حوض سے مچھلیان تڑپ تڑپ کے بلند ہوئین اور آوازین دینے لگین کہ
ارے غضب ہوا جہانگیر پھول لیے لیتا ہے اور گل حیات کوکب پر قبضہ کرتا ہے اُن کی آوازین ایسی
بڑی تھین کہ قلعہ زر افشان مین عمرو اور بہار اور زر افشان جادو وغیرہ سب نے سنین اور
زر افشان نے کہا کہ اے خواجہ بڑا غضب ہوا مچھلیان چیخ رہی ہین شاید جہانگیر باغ مین نگار جادو
کے پہونچ گیا ہے اور گل حیات کوکب لیتا ہے یہ سنا تھا کہ عمرو نے کہا چلکر کسی طرح بچاؤ پس اُسی وقت
بہار اور زر افشان بھی اُڑکر چلے اور آکر اُس باغ پر پہونچے اِدھر جب جہانگیر پھول لینے اُس
حوض پر جھکا حباب جادو برق بنکر چمکا اور جک کر گرا جہانگیر نے لوح کو اونچا کر دیا کہ حباب سکے
عکس کی تاب نہ لا سکا جلد پھر بلند ہو گیا اب جہانگیر نے جھپٹ کر کنارے حوض کے اپنے تئین
پہونچایا اور جھک کر پھول اُٹھا لیا جب اُس نے پھول اُٹھایا ہزارون مچھلیان جو حوض مین تھین چلا
اُٹھین اُسوقت حباب پھر چمک کر گرا لیکن کیا کرے مجبور ہے جہانگیر نے اب کی اُسی پھول کو اونچا
کر دیا وہ پھر بلند ہو گیا حباب اسی طرح چمک چمک کر گرتا ہے زندگی حباب آسا ہے کچھ بنائے نہین
بنتا ہے بناہ پانی سے مشکل ہے بہار اور زر افشان آئے تو سہی مگر علیحدہ کھڑے ہین کچھ کر نہین سکتے
ہین اور ہزارون ساحرون کا ہجوم ہے اور بہت کو جہانگیر نے جلا دیا غلغلہ قیامت انگیز وہان بلند ہے
ادھر گلستان کو جو نگار بیہوش کر آئی تھی اُس کو بھی ہوش آیا اور یہ ایسا ہنگامہ بلند تھا کہ وہ
بھی گھبرا کر اپنے مقام سے چلا آکر جو دیکھا تو عیان آفت بر پا ہے جہانگیر پھول ہاتھ مین لیے ہے
حباب چمک چمک کر گر رہا ہے ایک طرف کو زر افشان اور بہار روے ہوا پر ٹھہرا رہی ہین جہانگیر

اِدھر اُدھر دوڑتا پھرتا ہی ساحر اُس پر ٹوٹے ہوے ہین اُسی معرکہ مین زر افشان نے سحر کیا کہ ہزارون
من کی سلین برسنے لگین لیکن بسبب تیغہ ولوح گل حیات کے باغ مین گر کر پانی ہو جاتی ہین عجب طرح
کی خزان اِس گلشن پر آئی ہے ہر درخت سنتری بنگیا ہے گلگون لالہ داغی ہوا ہے گل ارغوان پوش ہے
خون برس رہا ہے نرگس اِس باغ کی محو تماشا ہے کہ آلہی یہ کیا ماجرا ہے غرض اور تو کچھ بس نہ چلا مگر
حباب نگار جادو پر آپڑا اور اُس کے بال پکڑ کر کھینچتا ہوا لیکر چلا کہ الزادی یہ آفت تیری ہی برپا کی
ہوئی ہے اِس حال کو اُس کے باپ گلستان نے جو دیکھا تو دختر سے آزردہ تھا مگر اب خون پدری نے
جوش مارا دوڑ کر حباب کو لپٹا کہ ارے ملعون یہ کیا کرتا ہے بس اُس نے ایک نارنج حباب کے سر پر مارا اُسنے
نارنج رد کرنے کے لیے اُسکی دختر کے بال چھوڑے اب گلستان جہانگیر کی طرف سے لڑنے لگا اور راستہ
تو کھل ہی گیا ہے افراسیاب جادو بار ہا آیا ہے اِس وقت بھی کتاب سامری مین حال دیکھکر وہ یہان
آیا اور آتے ہی اُس نے نعرہ کیا کہ منم افراسیاب جادو اور پکارا کہ اے صاحبقران من کیا کہنا کار کردی
کہ کسے در عمر خود نہ کردہ باشد بڑا کار نمایان کیا لیکن مین بھی آپہونچا گھبرانا نہین یہ کہکر بہار و زر افشان
کی طرف چلا لیکن بیان کیا گیا ہے کہ بران شمشیر زن ابھی کوہ رخشان کی طرف گئی نہین ہے وہ بھی
اپنے علم سے ان ہنگامون کو دریافت کر کے روانہ ہوئی اور یہان آکر پہونچی اور نعرہ ہوا کہ منم بران شمشیر زن
اِدھر بادشاہ کے یہان آنے سے حیرت بھی مشتاق ہوئی تھی کہ مین بھی چلکر حال جہانگیر کا
دیکھون وہ بھی روانہ ہوئی تھی یہان آکر پہونچی اور اُس نے بھی نعرہ کیا کہ منم حیرت جادو اور ان سب نے
تلوارین سحر کی کھینچین اور بجلیان تلوارون کی ایک دوسرے پر گرنے لگین اور آسیبین بد سحر ہونے لگا
لیکن افراسیاب بڑا زبردست ساحر ہے اِس سے ہر ایک مغلوب ہی اِدھر جہانگیر کے ہاتھ مین پھول ہے
کہ اُس پر سہ طرح کی ترکیب کندہ ہے کہ اگر حریف کو زیر کرنا چاہے تو یہ اسم پڑھے تاکہ خانۂ تن مین
دشمن کے آگ لگے اور جو مارنا چاہے اِس پنکھڑی کو سامنے کر دے اب یہان تلوار چل رہی ہے ہاے دار و
دلیران کی صدا بلند ہے جہانگیر نے ہزارون کو جلا دیا ہے یہ ہنگامہ برپا ہی ہوا تھا کہ سامنے نعرہ ہوا کہ
منم برہمن روئین تن اور آگ پتھر برساتا ہوا بڑے زور و شور سے آکر پہونچا اور آتے ہی اُس نے
ایک بیضہ سحر کا افراسیاب پر مارا کہ افراسیاب اُس بیضہ کے پڑنے سے جھوم گیا اور اُس کی
آنکھون کے سامنے اندھیرا آگیا اُسنے اپنی آنکھون پر ہاتھ رکھ لیا کہ دکھائی دینے لگا اور جلد ایک

کارد سے اپنی ران کاٹ کر اور خون ران کا چُلّو مین لیکر برہمن پر مارا کہ وہ خون ایک چادر سرخ رنگ بنکر برہمن پر پڑا برہمن اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیر کر اُس چادر کے اندر سے جو نکلا تو معلوم ہوا کہ آفتاب چمکتا ہوا نکلا اور اُس نے نکلتے ہی قریب آکر ایک ترسول افراسیاب پر مارا افراسیاب نے اُس کو خالی دیا اُس وقت جہانگیر نے پھول وہی برہمن پر کھینچ مارا کہ برہمن کے جسم مین چھالے پڑ گئے اور اُس نے ایک آہ کی اور تڑپ کر غائب ہو گیا زرافشان و بہار نے یہ کہا کہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب بیکار ہے پس یہ بھی بھاگ کر وہان سے قلعہ زرافشان مین چلے گئے بران بھی چلی آئی افراسیاب و حیرت بھی رخصت ہو گئے اور افراسیاب کہہ گیا کہ مین ہر مقام پر تیری مدد کو اے جہانگیر موجود ہونگا ہرچند کہ سرحد غیر مین آنا شاق ہے مگر مین آؤنگا اور یہ کوکب مرد صحرائی ہے ہمیشہ سے میرا خراج گذار رہا ہے میرا کیا کریگا جہانگیر نے کہا کہ اب مین قلعہ زرافشان کل خالی کرا لونگا افراسیاب نے کہا شاباش مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ؎ یہ کہکر چلا گیا جہانگیر وہان سے قیصر تاجدار کو لیکر مع نگار کے اپنی بارگاہ مین باغ سے آیا قیصر کو مقام عمدہ مین رکھا اور آپ سامنے قلعہ زرافشان کے فروکش ہوا اور وہان افراسیاب نے جاکر بہار ظلماتی اور رضوان ظلماتی کو کہ اُن سے افراسیاب سے بھائی چارہ ہے مدد کو جہانگیر کی بھیجا کہ یہ تین لاکھ ساحرون سے آئے اور اپنے خیمہ برپا کیے اور نامہ افراسیاب لائے تھے وہ بھی جہانگیر کو دیا اُسمین لکھا تھا کہ اے صاحبقران من یہ دونون سردار معزز تمھاری خدمت کو حاضر ہوئے مین اِدھر زرافشان کے پاس دو پریزاد حاکمان دربند طلسم کوکب ملکہ ظلمات پری اور یاقوت پری سات لاکھ سے آئین اور یہ بھی اُترین اور عمرو کی صلاح سے سب نے قلعہ کے باہر نکلکر خیمہ کیا یہان جہانگیر نے عمرو کو نامہ لکھا اور ایلچی بنا کر ایک ساحر کو بھیجا عمرو نے اُس کو بلوایا اور نامہ لیکر پڑھا لکھا تھا کہ گل حیات اور لوح وغیرہ سب ہمنے حاصل کر لی ہے تم سب آکر اطاعت کرو اور بران کو لکھا تھا کہ اے بران میری جان تجھپر قربان ہے تم میرے پاس چلی آؤ یہ حال پڑھکر بران رونے لگی عمرو برق کو ساتھ لیکر اُٹھا کہ اب اِس چھوکرے نے بہت سر اُٹھایا ہے مین اسکو ادب دیتا ہون اور جاکر ایک مقام پر ایک ترکیب سے ٹھہرا اور نامہ دار کو جہانگیر کے رخصت کر دیا تھا یہان جہانگیر بارگاہ مین بیٹھا ہے کہ چابک نے آکر کہا ای شہریار ملکہ ماہ دُر در گوش قید کوکب سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھوٹ کر آئین اور کنارے دریا کے اُنھون نے خیمہ کیا ہی جہانگیر یہ سُنکر بہت خوش ہوا اور چاپک
کو ہمراہ لیکر چلا آکر کنارے دریا کے جو دیکھا تو خیمہ سیاہ استادہ پایا اندر خیمے کے آیا دیکھا کہ ماہ دُر در گوش
نہایت نحیف وضعیف ہوگئی ہے مگر حسن اُسی طرح ہے مثل ماہ کے چہرہ تابندہ ہی جہانگیر رو کر
اُس سے لپٹ گیا اُسنے کہا بس بس معلوم ہوا بقول شاعر بیت یون تو مُنھ دیکھے کی ہوتی ہے محبت سب کو
جب مین جانون کہ مرے بعد مرا دھیان رہے ٭ صاحب تم کو تو معشوق قیصر تاجدار مبارک ہو جہانگیر
نے عذر کیا کہ اے ملکہ قسم ہے اپنے ایمان کی وہ آپ زندان مین آئی اور اُسنے مجھسے محبت جتائی پھر مین کیا کرتا
ناچار تھا ملکہ نے کہا خیر بہتر کیا لیکن اے شہزادہ مین نے نذر مانی تھی کہ جب تمسے ملاقات ہوگی تو سامری
کا پوجا کرونگی جہانگیر نے کہا کیا مضائقہ ہے بس اُسی وقت ایک ہوم خانہ علیحدہ استادہ کرایا اور اُسمین دھوپ
دیپ چندن گوگل وغیرہ جمع کیا ملکہ اندر گئی اور اُسنے اگیاری کی ہوا کنڈے جلا کر اُسپر شراب ڈالی اور ہوم
کرنا شروع کیا جبکہ دھوان بلند ہوا جہانگیر بھی سامنے اس ہوم خانے کے آیا اور کہا اے ملکہ مین بھی آؤن
ملکہ نے کہا اچھا آؤ مگر صرف تہمد باندھکر جہانگیر نے لوح تیغہ وغیرہ چاپک کو دیکر آپ تہمد باندھ کر اندر
ہوم خانہ کے قدم رکھا وہان دُھوان بلند تھا اس دھوئین سے یہ بیہوش ہوگیا اُسوقت ملکہ نے
پکار کر کہا کہ بھیا چاپک دیکھنا کہ شاہزادہ کو کیا ہوگیا ہے چاپک جو اندر گھبرا کر آیا یہ بھی بیہوش
ہوگیا اُس وقت نعرہ ہوا منم عمرو و برق عمرو تو ماہ دُر در گوش اور برق گلفدار بنا ہوا تھا غرض
اُنھون نے تیغہ و لوح لے لیا اور اُن دونون کا پشتارہ باندھا اور لیکر وہان سے روانہ ہوئے اور
سامنے بران کے لائے تیغہ اور لوح تو سامنے رکھدی اور جہانگیر کو ستون سے باندھا اور ہوشیار کیا
اب جو اُسکی آنکھ کھُلی اپنے تئین بندھا ہوا پایا بہت گھبرایا اور کلمات درشت وسخت بران
نے اُس کو کہے یہ ہنگامہ تھا ہی کہ یکایک زمین شق ہوئی اور افراسیاب پیدا ہوا اور آتے ہی
اُسنے جہانگیر و چاپک کو پنجہ مین دابا اُس وقت سب نے اُس پر سحر کرنا شروع کیے کسی نے
ناریل مارا کسی نے ترنج مارا اور ادھر فوج جہانگیر مین بھی تغیر سحر بھی ساحر جلد جلد باز و بط و
قرقرے وغیرہ پر سوار ہو کر جمشید جمشید کہتے ہوے یہان آگرے یہان کے ساحر بھی اُٹھکر لڑنے
لگے ترسول و پنسول چلتے تھے جمشید و سامری کے نعرے بلند تھے ابر کے ٹکڑے آتے تھے پتھر
مار برساتے تھے ساحر مر رہے تھے دم محبت کا بھر رہے تھے لیکن افراسیاب جہانگیر کو لیے ہو باہر نکلا اور چاہا

کہ زمین مین غرق ہو جاے اُس وقت نعرہ ہوا کہ منم کوکب روشن ضمیر اور اُسنے آتے ہی زمین کو سخت کردیا
افراسیاب نے زمین پر گر کر سر مارا کہ سر شق ہو گیا مگر اُس نے اُسی وقت دونون پانون اپنے
زمین پر مارے کہ اُس مقام پر ایک چشمۂ آب پیدا ہوا افراسیاب نے چابک اور جہانگیر کو چھوڑ کر
اُس چشمۂ آب مین غوطہ مارا کوکب نے پھر سحر پڑھا کہ وہ پانی بستہ ہو گیا اور افراسیاب نے سر کے
بل غوطہ مارا تھا نصف جسم تو اُس کا زمین مین رہا اور نصف اوپر پانون تھرانے لگے عمرو نے اُس وقت
کہا کہ اے کوکب مارے اس کو کوکب نے کہا کہ مرنا اس کا مشکل ہے مگر مین پانون اس کے اُڑائے
دیتا ہون یہ کہکر تخت سے اُتر کر کوکب نے تیغہ اس کے پانون پر مارا اگر افراسیاب کی نانی ہوز مرد
رنگ کہ وہ زمین مین آتی ہے پس وہ اپنے مقام پر سے چلی اور یہان اُسوقت آکر پہونچی اور کوکب کے تیغہ
مارنے پر اس نے ایک قہقہہ مارا کہ آواز قہقہے کی آئی اور نعرہ ہوا کہ منم ماہی زمرد رنگ اے کوکب تو نے
اُس کو قتل کیا دیکھو تو جھک کے اب جو کوکب نے جھک کے دیکھا تو بیران جادو اپنے سردار
کو کشتہ پایا اور افراسیاب کا کہین پتا نہ تھا کوکب نے کہا کیون خواجہ دیکھا تم نے افراسیاب
کے حال کو خواجہ کو بڑا تعجب ہوا اور انتشار طبیعت زیادہ تر بڑھا اور افراسیاب کو جو ماہی زمرد
رنگ لے گئی تو مع جہانگیر و چابک لے گئی اور اُس نے بہت دور لیجا کر ایک مقام پر اس کو
چھوڑا اب افراسیاب نے جہانگیر کو ہشیار کیا لیکن ایک حملہ اور سنیے کہ راہ تو یہان کی کھل ہی
گئی ہے صرصر بھی پشتۂ رنگین حصار سے یہان چلی آئی تھی اُس نے بہت جلد صورت اپنی ایک
بران کی کنیز کی ایسی بنائی اور حب گل اور تیغہ وغیرہ لاکر عمرو نے رکھا تو وہ اُس کو آنکھ بچا کر اُٹھا لے
گئی یہان افراسیاب نے جہانگیر سے پوچھا کہ اے صاحبقران گل اور تیغہ و لوح وغیرہ کہان ہے اُس
نے کہا وہ وہین رہ گیا ہے یہ کہہ رہا تھا ہی کہ صرصر نے لاکر لوح و گل وغیرہ اُس کو دیا اور کہا اے شہنشاہ
مین اسطرح آئی تھی اور اب یہ لائی ہون اور پھر جاتی ہون ہو سکتا ہے تو بران کو لاتی ہون جہانگیر
نے لوح وغیرہ لیکر وہان سے رہروی کی ماہیان نے بڑی دور اُس کو لاکر چھوڑا تھا اس وجہ سے
یہ اب اُدھر سے آتا ہے لیکن اس عرصہ مین جہانگیر عالم یعنی آفتاب تابان طلسم مغرب مین گیا اور
ظلمات شب عالمگیر ہوئی ابیات

نگاہین میل آسائش پہ آئین	بشکل ابر اُمڈی کچھ سیاہی	ہوے مصروف راحت مرغ و ماہی
	ہجوم شوق سے آنکھین بھر آئین	سر شام قہار ظلماتی و رضوان ظلماتی

۸۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے نفیر سحر کو لشکر مین دم دیا یہ خبر زرافشان و عمرو و بران وغیرہ نے بھی سُنی اُنھون نے بھی طبل جنگ بجوایا صدائے کوس رزمی سے گوش فلک کر ہوا اس گردون مین جھنبناٹا آیا تیاری جانبین مین ہونا آغاز ہوئی کسی نے تلوار کو صاف کیا کسی نے کمان چرخانہ کر گئی تھی اُس کو درست فرمایا کوئی سنان وپیکان کو آب دار کرنے لگا نقیب للکارنے لگے دلاورون کو پکارنے لگے کہ ہان اے جوانو شاباش معرکہ رزم صبح کو درپیش ہے جی نہ ہارنا خبردار عدو کو للکار کر ڈانٹکر ہار نام کر جانا کہین ساحر کلوا بھیرون نارسنگہ کو پکارتے تھے جمشید و سامری کے نعرے مارتے تھے کوئی کہتا تھا کہ یہ سنان ہے کل اور سینۂ عدو ہے کوئی کہتا تھا کہ دشمن سے کل اجل دو دیدہ ہے ہنگامۂ قیامت ہر طرف برپا تھا عجب طرح کا غوغا تھا کہ کان پڑی آواز نہ سُنائی دیتی تھی یقین تھا کہ کلۂ عمرو و زبان تیر اس شب کو باتین کرنے لگے چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ وقت آیا کہ ترک روزگار نے تیغہ مہر کو میدان فلک مین چمکایا اور تاریکی شب کو تیغ تیز کی چمک نے قطع فرمایا کہ ابیات

جمال شمع پر آئی اُداسی
مزاج شب مین پھیلی بدحواسی
تصدق ہے بھکے پروانے ہر سو
جگر سے سوز کی آنے لگی بو

رضوان و قہار ظلمانی بہ لشکر کثیر جانب جنگاہ چلے وہ طائران سحر کا اُڑنا م کھاے پرندے طرارے بھرنا طاؤسان سحر کا کلیلین کرنا عجب لطف دکھاتا تھا غرض جنگاہ مین آکر ہر ایک نے صف باندھی اور نقیبون نے للکار کر دلاورون کے دل بڑھائے لڑنے کو سب نے گھوڑے اُٹھائے ایک جانب سے ملکہ بہار نے آکر سحر پڑھ کر دستک دی کہ دم بھر مین سب کے سامنے ایک باغ تر و تازہ پھولون سے ہرا بھرا سرسبز و شاداب و لہلہاتا نظر آیا کہ اُس بوستان سحر کا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

نظر مصروف تھی ہر دیدۂ گل پر
عجب جوبن پہ تھے سب غنچۂ تر
کوئی گل تھا بشکل جام لبریز
کہین پتّے تھے باہم شبنم آمیز
کسی کا رنگ مثل روئے جانان
کوئی نازک بدن کچھ دم کا مہمان
کوئی مصروف خندہ صورت یار
کوئی مانند عاشق سینہ افگار
کوئی حیران بشکل چشم عشاق
کوئی سربستہ مثل کار آفاق
بشکل ساعد نازک ہر اک شاخ
بلندی سے نقاب چہرۂ کاخ
زمردگون بہار برگ شاداب
لبالب زیر دامن چشمۂ آب
نوا سنجی مین طاؤسان خوش رنگ
تلذذ مین کشود خاطر تنگ
ترنم ریز مرغان خوش الحان
کہین فریاد بلبل مرثیہ خوان

اور گلون کا یہ عالم تھا کہ کہین نرگس شہلا مست کہین لالہ ساغر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور دست کسی جا سنبل با زلف پریشان کہین لالۂ رنگین کسی جا سرخ پوش ارغوان یہ بہار تازہ جو
لشکر قہار و رضوان نے دیکھی فوراً ایک سحر قہار ظلماتی نے پڑھا کہ بہار کے باغ بہار مین آگ لگی
اور وہ گلدستے اور پھول جلگئے اور غصہ مین آکر اُس نے ترنج مارا کہ صدہا تیلیے پیدا ہوے اور وہ آکر بہار کے
لپٹ گئے بہار اپنے سحر کے باطل ہو جانے سے بیہوش ہو جاتی ہے پس وہ بیہوش تھی یہ تیلیے اُس کو
اسی عالم بیہوشی مین کھینچتے ہوے سامنے قہار ظلماتی کے لائے لیکن بعد کچھ عرصہ کے ملکہ بہار کو
ہوش آیا اور سنبھلکر اُٹھی اور اُس نے تیغہ سحر کھینچکر تیلیون کو قتل کرنا شروع کیا مگر جب اُن کو قتل کیا
ایک کے دو نکر تیار ہوے ہرچند بہار سحر کرتی ہے مگر تاثیر نہین کرتا ہے نہایت مجبور و ناچار ہی اس اثنا
مین ایک افسر اُن تیلیون کو آگے لیکر بڑھا لکھا ہے کہ کوکب روشنضمیر سے بران رخصت لیکر جو کوہ
رخشان کی طرف روانہ ہوئی تھی تو شہزادہ جہانگیر کے آنے کی طلسم مین خبر سنکر یہ توقف پذیر ہوئی تھی
چنانچہ وہ بھی اُس وقت آکر پہونچی اور اُس نے آتے ہی اختر مروارید قہار ظلماتی پر کھینچ مارا کہ وہ جلنے
لگا اور بران نے دوڑکر پھر اختر کو لیا اور پنجہ سحر کھینچکر لڑنا شروع کیا اب رضوان ظلماتی نے
سحر کیا کہ صحرا سے شیر اور خرس پیدا ہوے اور اُنھون نے آکر لشکریون کو مارنا شروع کیا اُسوقت
ایک تیا از خود اُڑتا ہوا آیا اور بران کی گود مین گرا اُسمین لکھا تھا کہ اے بران اختر مروارید پھر
رضوان پر کھینچ مار بران نے آگے بڑھکر اختر مروارید رضوان ظلماتی کی پیشانی پر کھینچ
مارا کہ وہ بھی دھڑ دھڑ جلنے لگا اور خاکستر ہو گیا اُسوقت افراسیاب جادو آکر پہونچا اور اُسنے
جو یہ ماجرا دیکھا رضوان اور قہار کے لیے بہت رویا پھر اُنکی خاک کو آکر اُسنے جمع کیا اور اُسپر اپنی
ران کاٹ کر خون چھڑکا اور سحر پڑھا کہ وہ زندہ ہو گئے اور کھڑے ہو کر لڑنے لگے اور خرس و شیران
دشتی نے لشکریون کو کھا کر پریشان کیا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ آج ضیغم فلک کو غصہ آگیا ہو یا ترک
دہر بپھرا ہوا ہے خرسون کے پشم دار بال سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ چادر سیاہ زال دنیا اوڑھے ہے غرضکہ
بران نے بڑھکر پھر اختر کھینچ مارا لیکن افراسیاب جادو نے وہ اختر بڑھکر اُٹھا لیا بران
پنجہ پکڑکر افراسیاب پر جا پڑی اور پنجہ مارا افراسیاب نے پنجہ روک کر ہاتھ اپنا بڑھایا کہ اُسکے
ہاتھ مین تیغہ سحر آگیا اُسنے اُس تیغہ پر پنجہ کو روکا اور پھر آپ تیغہ مارا کہ بران کی پیشانی زخمی ہوئی
بران نے دوڑکر ایک تلوار سحر کی اُسپر لگائی مگر اُسنے خالی دی اور آپ ایک ناریل اُسپر مارا وہ ناریل بران پر پڑا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بران کے جسم مین آبلہ پڑگئے لیکن بران نے جلد اپنے جوڑے سے ایک ڈبیا یاقوت احمر کی نکالی کہ اُسمین خاک جمشیدی تھی وہ خاک تمام جسم مین ملی کہ آبلے جاتے رہے اور آپ پھر ترنج افراسیاب پر لگایا اِس اثنا مین راوی بیان کرتا ہے کہ نعرہ کوکب بلند ہوا اور کوکب نے آتے ہی اپنے بازو پر سے اکہ کھولکر افراسیاب کو دکھایا کہ اُس کو غش آیا مگر بیہوش ہوتے ہوے افراسیاب نے اپنے بازو پر سے اکہ کھولکر دکھایا کہ کوکب کو بھی غش آیا اُس وقت سواران زرین پوش پیدا ہو کر کوکب کو ہاتھون ہاتھ اُٹھالے گئے اور کچھ پریزادین طلسمی پیدا ہوئین کہ اُنھون نے افراسیاب کو ہاتھون پر رکھا اور قہار ورضوان ظلماتی نے طبل بازگشت بجوادیا کہ دونون طرف کے لشکر پھرے اور اپنے اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوے مگر صرصر شمشیرزن جو وعدہ کرکے گئی تھی کہ مین جاکر بران شمشیرزن کو پکڑ کر لاتی ہون پس جب لشکر دونون طرف کے اپنے مقام پر آکر اُترے ملکہ بران شمشیرزن بھی قلعہ رخشانیہ کے آگے بارگاہ مین آکر تخت پر جلوہ گستر ہوئی عمرو بن اُمیہ ضمری بھی اُسکے سامنے کرسی پر آکر بیٹھا کہ صرصر نے صورت اپنی بران کی کنیز کی ایسی بنائی اور بارگاہ مین آئی دیکھا کہ عمرو سامنے بران کے بیٹھا ہے یہ اپنے دلمین خائف ہوئی مگر دل اپنا مضبوط کرکے ٹھہری رہی اور اپنے دل سے کہا کہ اے صرصر تو پیشہ عیاری کا کرتی ہے اگر اسی طرح ہر وقت عمرو سے خائف ہوگی تو کاہے کو عیاری تجھسے ہو سکے گی غرضکہ یہ یہان کاروبار کرنے لگی اس عرصہ مین وہ وقت آیا کہ گلیم شب مین روز روشن نے منھ چھپایا اور کوکب نے چمک کر فلک پر جلوہ دکھایا کہ ابیات

دلون مین خواہش آرام آئی | طبیعت بہر راحت کھینچ لائی
ردائے دن ہوئی دیکھا تو میلی | سیاہی پھر جہان مین شب کی پھیلی

رات کو بارگاہ بران مین کنول اور جھاڑ وغیرہ روشن ہوے اور رقاصان مہر طلعت آکر سامنے مجرا کرنے لگین اس اثنا مین عمرو کی نگاہ صرصر شمشیرزن پر پڑی یعنی دیکھا کہ ایک کنیز نہایت حسینہ وجمیلہ دوڑ دوڑ کر کام کر رہی ہے پھر غور کرکے جو دیکھا تو پانون اُسکے پیترے سے پڑتے ہوے پائے یہ دیکھکر عمرو نے اُس کو بلایا کہ ادھر آ صرصر عمرو کے قریب آئی خواجہ نے مقام پر سے اُٹھکر اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا بتا تو کون ہے صرصر نے کہا کہ کنیز ہون سوتی میرا نام عمرو نے کہا نہین سچ بتا کہ تو کون ہے صرصر نے کہا کہ مین سچ کہتی ہون کہ مین کنیز ہون پھر عمرو نے اُس سے پوچھا مگر وہی کہے گئی خواجہ نے اُسوقت آب گرم منگا کر منھ اُسکا دھلوایا رنگ روغن عیاری دھو گیا اور چہرہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صرصر کا نکل آیا اب تو عمرو نے کہا اے جان جہان والے آرام دل مشتاقان خوب تم اِس وقت ہاتھ لگین یہ کہکر اُسکو گلے سے لگایا صرصر لگی گالیان دینے کہ مونڈی کاٹے جوانا مرگ خدا تجکو غارت کرے مردے مرنے جوگے تجھکو گہری گھمیرین تو یون تجھ گلے سے لگانے والے کا مردہ نکلے ارے ستیاناس گئے یہ کیا کرتا ہے عمرو نے کہا کہ اے جانی وائے مایۂ عمر و زندگانی معشوقون کا کوسنا بھی اچھا معلوم ہوتا ہے میری عین خوشی ہے تو یون ہی مجکو کوسے جا یہ کہکر پھر اُس کا بوسہ لینا چاہا اُس نے طمانچہ اُلٹے ہاتھ سے اُس پر مارا اور اسطرح تڑپی کہ ہاتھ عمرو کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور خواجہ کو ازبسکہ اُسکا قتل و قید کرنا منظور بھی نہ تھا اس وجہ سے عمداً اسکا ہاتھ چھوڑ دیا غرض صرصر بھاگ کر بارگاہ سے نکل گئی اور بہت پھر گرد بارگاہ کے چرخ مارا کی اور فکر مین عیاری کے پھرتی رہی مگر غنچۂ قابض نہ ہوا آخر وہ زمانہ آیا کہ شبنم نے سیاہی شب کو دھو ڈالا اور ساحر مہر جھولا زرین گلے مین ڈالکر بارگاہ فلک مین آیا کہ **نظم**

کہ شب نے کوچ کی نوبت بجائی | ہوا غل رات گذری صبح آئی
ہوئی شب رخصت آغاز سحر سے | چھپا سامان محفل سب نظر سے

صبح کو صرصر پھر کر بارگاہ شہزادہ جہانگیر مین آئی اور ماجرائے شبینہ زبان پر لائی اور پھر فکر مین عیاری کے چلی اور دن بھر فکر مین عیاری کے رہی لیکن کچھ نہ ہو سکا کیونکہ عمرو وہان نگاہبان تھا اور ایک روایت مین یون ہے کہ برق بھی عمرو کے ساتھ نہ آیا تھا اُسوقت ملکہ بران شمشیر زن نے بخیال اس کے کہ مقدمہ عیاری ہے اور خواجہ بالکل تنہا ہین پس اُسنے ایک پنجہ بھیجا کہ جاکر برق فرنگی کو لشکر مہرخ سے اُٹھا لائے پنجہ روانہ ہوا اور ایک نامہ بھی اس نے لکھا ملکہ مہرخ کو اسمین مضمون یہ تھا کہ **المؤلفہ**

بہار بوستان شہریاری | گل اقبال باغ تاجداری | شہ مہرخ شہنشاہ زمانہ
جو ہے دنیا مین سلطان یگانہ | رکھے اُس کو خدا زندہ ہمیشہ | ملے اُس ماہ وش کو ایک پیشہ
یہان جب سے کہ ہم آئے ہوئے ہین | نہایت درجہ اُکتائے ہوئے ہین | لکھا ہے ہم نے تمکو اب یہ احوال
کہ اے شاہنشہ والا خوش اقبال | یہان آئی ہون اب جس روز سے مین | جلا کرتی ہون ہر دم سوزشی مین
کہون کیا مین کہ یان کیا مجھ گذرتی | یہ باقی ہے کہ موت آئے تو مرتی | لکھا ہے مختصر سا تجکو احوال
کہونگی پھر جو کچھ گذرا ہے جنجال | یہان شہزادۂ ذیشان وذیجاہ | لقب جس کا جہانگیر ہے شہنشاہ
وہ اِس قلعہ پر جس کا نام زرشان | ہے آپہونچا مع فوج فراوان | مقابل ہو سکے مین اور شاہ کو کب

سپاہ ساحران سے آئے ہیں اب | خدا جانے کہ کیا ہو اس کا انجام | ابھی تک تو ہوئے ہیں ہم ہی ناکام
لکھا جاتا ہے اے ملکہ یہ تم کو | کہ برق عیار کو خط پڑھ کے بھیجو | کہ وہ عیار یان آکر کرے گا
تو بار احسان کا سر پہ دھریگا | بس آگئے اور کیا ہم تمھیں احوال | خدا رکھے تمھیں آباد و خوشحال
رہے جب تک کہ یہ دنیائے فانی | رہے باقی زمانے مین نشانی

یہ نامہ بھی ایک پنجہ سحر کو دیا کہ وہ لیکر روانہ ہوا اور اُسنے لاکر ملکہ مہرخ کو نامہ دیا نامہ پڑھکر مہرخ نے مہتر برق فرنگی کو بلایا اور مضمون نامہ سے آگاہ فرمایا برق نے عرض کیا کہ اے ملکہ مجکو جانے مین کچھ عذر نہین ہے لیکن خیال آپکی تنہائی کا ہے اور پھر یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر نجاؤن تو شاید اُستاد وہان موجود ہین اُنکی خفگی مجھپر ہو بس مین جاکر مہتر قران سے اس امر مین مشورہ کرتا ہون یہ کہہ ہی رہا تھا کہ حسب اتفاق بسبب ہونے عمرو کے مہتر قران اس خیال سے کہ ملکہ مہرخ کو کوئی گزند نہ پہونچائے بارگاہ مین آیا برق نے اُس کو سلام کر کے کہا کہ اے خلیفہ عیاران لشکر اسلام دیکھیے یہ نامہ میری طلب کے لیے آیا ہے اس امر مین آپکی کیا رائے ہے مہتر قران یہ کلام سُنکر کچھ دیر تو سر بجیب تفکر ہوا پھر سر اُٹھا کر اُسنے کہا کہ اے برق اصل تو یہ ہے کہ آجکل افراسیاب حمایت مین شہزادہ جہانگیر کی مصروف ہے بلکہ حیرت بھی وہین گئی ہوئی ہے یہان کوئی لڑنے والا نہین تم شوق سے جاؤ اور خدمت شاہ عیاران اُستاد نامدار کی بجالاؤ اگر اچانک کوئی اس مقام پر آپڑے گا تو ہم اور ضرغام اور جانسوز سمجھ لینگے برق یہ سُنکر تسلیم بجالایا اس عرصہ مین پنجہ فرستادہ بران آیا اور ایک تپلہ نے کہ ہمشکل بران وہ تپلا تھا زمین سے پیدا ہو کر ملکہ مہرخ سے اجازت لی پھر پنجہ نے برق کو اُٹھایا اور با آرام تمام لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ خدمت ملکہ بران مین پہونچایا اسنے آکر خواجہ کو تسلیم کی پھر عیاری کرنے کے لیے کچھ دیر آرام کر کے روانہ ہوا اس عرصہ مین وہ دن تمام ہوا اور وہ زمانہ آیا کہ نگاہ اہل عالم مین نئے عالم نظر آئے بہالہ شام نے نرالے رنگ دکھائے کہ

ابیات

نظر کی جانب خورشید روشن | چھپائے اُسنے عارض زیر دامن | ہوئی شام اور چھپا مغرب مین خورشید
بر آئی لڑنے والونکی پھر اُمید

سر شام تجلم تھا ظلمانی و رضوان ظلماتی طبل جنگ پر چوب پڑی ادھر بھی ملکہ بران ورخشان جادو نے نفیر سحر کو دم دیا ساحران نامی اور سرداران گرامی آگاہ و خبردار ہوے دربار ملکہ بران ذیوقار و شہزادہ نامدار جہانگیر ذوی الاقتدار سے

سب لشکر نے اپنے بسترون پر آئے اور آلات حرب وضرب کی تیاری مین مصروف ہوے بوستان شجاعت وسپہگری مین بہار آئی جوش شجاعت سے اُمنگون پر طبیعت ہر سردار کی آئی گلستان جلادت مین [illegible] جیسے کلی ہر ایک بہادر نے کمر [illegible] پر کسی بلبل جان کیلئے شاخ تیغ نشیمن بنی کہین دفلے اور [illegible] کی تیغ [illegible] کی چڑھ گئی کوئی دُوم کی طرح سے ڈھرو کی صدا پر ناچنے لگا کسی نے اگیاری کرکے جوت کا دیا جلایا ہوم خانہ مین ہوم کیا کہ ابیات

[illegible] ساری آئے	مدد آپ ہی میری فرمائیے	لگا جھوم کر کوئی پڑھنے پڑھنت
[illegible] ساری [illegible]	چڑھانے لگا سان پر کوئی تیغ	کسی نے کہا جان نہین ہے دریغ
کسی جا [illegible]	لیے تھے ہتھیلی پہ سب نقد جان	فسانہ کہان تک کرون یہ بیان
[illegible] جدھر دیکھو وان	ہوئی رات جس دم گذر کر سحر	فلک پر ہوا مہر پھر جلوہ گر
چلی [illegible] لڑنے کو جنگی سپاہ	بڑھے سمت میدان کو سب کینہ خواہ	وہ باجون کا بجنا وہ ڈنکون کا شور
ملی [illegible] سام و رستم کی گور	ہنر پہلوانی کے تھے سب کو یاد	ہوے آکے میدان مین ایستاد
ادھر سے جہانگیر با فر و شان	ہوا آکے میدان مین جلوہ کنان	یعنی جیدم کہ شہنشاہ زرین کلاہ

نیزہ خطوط شعاع ہاتھ مین لے کر میدان فلک مین آیا اور ترک شب نے عرصۂ عالم سے گریز کی لشکر خیل خیل ذیل ذیل میدان کارزار مین بہر حرب وپیکار آکر پہونچا ساحرون کے طائرون اور ہجوم سے روے دہر کالا ہوگیا تھا گرد سیاہ سے فلک تک اندھیرا تھا آئینۂ آفتاب اندھا تھا نقارون کی آواز نے گوش کرو بیان کو کر دیا تھا سوارون کے گھوڑے بڑے بڑے الف ہوتے تھے نفیر وبوق وناقوس بجتے تھے غرضکہ صفوف کارزار بہر حرب وپیکار آراستہ ہوئین اور سقون نے نکل کر چھڑکاؤ کیا پھر نقیبون نے نکل کر مذمت دنیاے فانی کو سنایا کہ اے بہادرون کہان ہین جمشید وسامری کہان ہین رستم واسفندیار دیکھو کہ بہت پیوند خاک ہوگئے آج کے روز امین سے کسی کا پتا نہین مگر ان نام نامی انکا ابتک باقی ہے

رباعی

چغدے دیدم نشستہ بر گنبد روس	در پیش نہادہ کلۂ کیکاؤس
با کلہ ہمیگفت کہ افسوس افسوس	کو بانگ جرس ہا و کجا نالۂ کوس
کس کی نیرنگی یہ برق خاطر مانوس ہے	جو شرر دل سے اُٹھا وہ جلوہ طاؤس ہے
کل ہوس اسطرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے	کیا ہی ملک روم ہے کیا سرزمین روس ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گر میسر ہو تو کس عشرت سے کیجے زندگی
ہل رہا ہو دل کبھی چنچل پریزادوں کے ساتھ
بولی عبرت چل دکھاؤں اک تماشا میں تجھے
لے گئی اکبارگی گور غریباں کی طرف
قبریں دو تین دکھلا کر مجھے کہنے لگی
پوچھ تو ان سے کہ مال و مکنت و دنیا سے آج
کل تو قدرت یا ے خم رکھتے تھے تسبیح ریا

اک طرف آواز طبل اکسو صداے کوس ہے
رشب ہوئی تو ماہ رویوں سے کنار و بوس ہے
تو جو ایسا آج قید آز کا محبوس ہے
جس جگہ جان تمنا تو طرح مایوس ہے
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاوس ہے
کچھ بھی ان کے پاس غیر از حسرت و افسوس ہے
آج رہن جام مے یاں خرقۂ سالوس ہے

جب نقیب نقابت کر کے کنارے ہوے صفوں پر مثل صف مژگان کے سناٹا آگیا اور ہر ایک مبارز اپنے حریف کو نگاہ تند و تیز و نظر تیز دیکھنے لگا ہاتھ گھوڑوں کے لودہ باگ پر پڑ گئے باگیں اٹھنے لگیں یہی قصد تھا کہ حریفوں پر جا پڑیں بس جب میدان پاک و صاف ہو چکا قہار ظلماتی اپنا اژدر اڑا کر میدان کارزار میں آیا اور نیرنگی سحر کی دکھا کر طالب مبارز ہوا ادھر سے بران دلاور اپنا طاؤس زرین بال بڑھا کر کہ جسکی شان میں یہ کہنا زیبا ہے۔ نظم

زہے طاؤس ہمایوں و مبارک پرواز
صاف آتے تھے نظر جسمیں پریکے انداز
طائر سدرہ سے ہو جائے وہیں وہ ہمسر
اسکا سایہ جو پڑے جائے ہما کے اوپر

بس وہ ملکہ نامور طاؤس زرین بال کو اڑا کر مقابل میں آئی قہار نے بران کی صورت زیبا کو جو دیکھا جسکی صورت خوش کا یہ نقشہ تھا کہ سراپا

کیا کہوں کیسا قد و بالا ہے
پیکر ناز اس کے سب محبوب
اسکی کاکل سے حرف سر نہ کرد
کالے کوسوں کی بات کا کہنا ہے
اس جبیں سے ہے دل کی کب جاذب
یہ کمانیں کسو سے کھینچتی ہیں
سطح رخسار آئینہ سے صاف

قالب آرزو میں ڈھالا ہے
موے سر ایسے جن پہ کریے ناز
کاکل صبح پر نظر نہ کرو
اسکی زلفوں میں دل لگے نہ پھر
صبح صادق کا دعوی ہے کاذب
بھری پلکوں کی اور سب کی نگاہ
جو نہ ٹھہرے نگہ تو رکھیے معاف

ایک جاگہ سے ایک جاگہ خوب
بل ہی کھایا کرے یہ عمر دراز
کچھ بھی نسبت ہو تم کو سودا ہے
رہے سنبل کے پیچ پاچ دھرے
ایسی بھنویں کشیدہ بھی ہیں کہیں
چشم پر میری تیری چشم سیاہ
غرض اس سراپا ناز و خوبی وغیرہ

گلستان شجاعت و محبوبی نے قہار سے ضرب طلب کی قہار نے ایک نارنج اپنے جوڑے سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکال کر مارا کہ وہ نارنج آ کر ملکہ بران کے سینہ پر پڑا بران نے جلد خاک اپنے اگیاری کی سینے پر لگائی
کہ نارنج کے پڑنے سے زخم پڑ گیا تھا مگر اچھا ہو گیا اور نارنج ٹھنڈا ہو کر زمین پر گر پڑا اور ملکہ بران نے اختر جوڑی
سے نکال کر اُس پر مارا یہ قہار افراسیاب کا ماموں ہے اور بڑا زبردست ساحر ہے اُسنے ایک ایسا سحر پڑھا
کہ ایک طائر پیدا ہوا اور اُس نے اُس اختر کو اپنی منقار میں لے لیا بران نے بہت جلد اپنی ران
کاٹ کر خون کا چھینٹا اُس طائر پر مارا کہ وہ طائر جل گیا قہار نے جلد سحر پڑھا کہ اور ایک طائر
پیدا ہوا اور اُس نے اُس اختر کو لے لیا اس گنج خوبی نے پھر خون کا چھینٹا اُس پر مارا کہ وہ طائر بھی
جل گیا قہار کے سحر سے پھر طائر پیدا ہوا اور اُس نے اختر منقار میں لیا اسی طرح سات طائر
پیدا ہوے اور اختر کو اُنھون نے باری باری سے منھ میں لے لیا اب بران نے بلند ہو کر
ساتوین طائر پر بھی خون کا چھینٹا مارا کہ وہ بھی جلا اور بران برابر پہونچی تھی کہ اُسنے جب اُسکے منھ سے
اختر گرنے لگا ہاتھ میں لیا قہار نے دوڑ کر ایک ہی پنجہ سحر کا بران پر مارا اور سحر پڑھا کہ کئی پنجے پیدا ہوے
اور بران کے لپٹ گئے بران نے اختر سے اُن پنجون کو بھی جلا دیا اور سحر کو زور دیتی ہوئی آگے
بڑھی اُسوقت رضوان نے پشت پر سے اُڑ کر آ کے خاک جمشید ہی بران پر ماری کہ یہ بیہوش
ہو گئی پس رضوان نے سحر کی دستک دی کہ پنجے پیدا ہوے اور بران کو لیکر اُس کے سامنے آ رکے
اُسوقت قہار نے سحر کو زور دینا شروع کیا اور فوج پر بران کے چلی اِدھر سے مجلس فوج لے کر
بڑھی گھمسان کی مار ہونے لگی برق سحر چمک چمک کر گرنے لگی ہر طرف کلوا بیرون کی پکار ہوئی
ہر سمت بلند صدائے مار مار ہوئی اُس وقت نعرہ ہوا کہ منم کوکب روشن ضمیر قہار نے فوراً آپ کو کوکب
کو دیکھکر سحر کیا ایک ابر سفید پیدا ہوا اور پنجے پیدا ہوے ابر نے تو آ کر سر کوکب پر سایہ کیا یہ اسلیے کہ
کوکب بیہوش ہو جائے اور پنجے کوکب کو لپٹ گئے کوکب نے پنجون کو تو جلا دیا اور ایک سحر پڑھکر
پانی کا چھینٹا بران کے منھ پر دیا بران کو پنجے لیے ہوے کھڑے تھے پس پانی کے چھینٹے پڑنے
سے بران ہوشیار ہوئی لیکن اس طرح کہ جیسے کوئی پنجہ دھوتا ہے کوکب نے اُن پنجون کو
کہ جو بران کو لیے کھڑے تھے جلا دیا اور بران کو لے کر تخت پر ڈالا اور سحر کیا کہ پنجے پیدا ہو کر اُس
تخت کو لے گئے اب کوکب آگے بڑھا اور اختر مروارید قہار و رضوان نے طائر کی منقار
سے لے لیا تھا اُس نے ایسا سحر پڑھا کہ اِن دونون نے وہ اختر خود اُس کو دیدیا بس کوکب نے ایک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ترسول ان دونون کو مارا انھون نے رد کیا اسوقت کوکب ایک برق سبز رنگ بنکر جوان دونون کے سر پر گرا دونون کو کاٹ گیا اور لاشے اُنکے دھڑ دھڑ جلنے لگے اب کوکب لشکر جہانگیر کے ساحرون پر جا پڑا اور قتل کرتا ہوا تلوار سحر کی برق بنکر گرنے لگی اور یون بھی بہادرون مین تلوار چلنے لگی ابتو آب تیغ کی طغیانی ہوئی کشتی حیات طوفانی ہوئی یہ حال تھا کہ

نظم

پڑی بس جسپہ تیغ برق آہنگ
لباس روح بھی تھا گور مین تنگ
لیا ہر توپ نے لقمہ دہن مین
چھپین گھبرا کے روحین سب زمین مین
ہوئی گرزون کو حاصل سربلندی
ہٹی مغرور دل کی خودپسندی
کھلی بیڑی پڑے شمشیر مین ہاتھ
کھنچین تیغین بندھا ہر غول کا ساتھ
زبان تیر دن کی آئین تیریون پر
جھکے سر مرضی خالق مین یکسر
تھکے رفتار سے پا ایک جا پر
نظر پڑنے لگی نفضل خدا پر
یکایک اک طرف سے برق چمکی
مبارکباد دی خواب عدم کی
کہین چلنے لگے جادو کے تارنج
کہ پہونچا جس سے ہر اک جسم کو رنج
کوئی بولا کہ یارو جلد بھاگو
پتہ اسجا سے اب کب ہی کسی کو
کلیجہ پر کھاتے تھے ہر اک کا
کوئی بھاگا کوئی مارا پڑا تھا
جو تھے از آتش جرأت سے بیتاب
ہوئے رخسار اُنکے آتشین تاب
لبون پر آئے کف غیظ اجل سے
ارادے بڑھ گئے دست دبغل کے
نگاہین پھر گئین سینے اُبھارے
سرون سے خود یہ کہکر اُتارے
کہ اے خالق زمان آبرو ہے
نہین پروا مدد کرنے کو تو ہے
دلون نے دی صدائے قہر آلود
ہوئے نعرے کہ بس ہے فضل معبود
کسی جانب کو شاہ جادوان نے
لگائی آگ تھی جادو سے آگے
کہین حیرت خود سے ہوکے بیتاب
بڑھی تھی فوج لیکر مثل سیماب
کسی جانب عمرو نے لیکے خنجر
کیے تھے سر جدا صدہا کے آکر
کسی جانب کو کوکب لڑ رہا تھا
غرض ہر جا عجب غوغا پڑا تھا
کہ اتنے مین نظر آنے لگی گرد
پسینون کو ہوا کرنے لگی سرد
بڑھا سردار لشکر اس طرف کو
پکارا داقعان جنگ ٹھہرو
انھین باتون مین دیکھا اک سپہ دار
کہ آ پہونچا نہایت پاس تڑار
عقب مین اُسکے اک خیل ستمگار
کھنچین ہاتھون مین تیغین بہر پیکار
زبان پر سحر منھ مین کف بھرا تھا
یہی غصہ مین لفظین کہہ رہا تھا
کہ ہم ہین مدعی کے آبرو ریز
کرین گے اسگھڑی فتنہ کو ہم تیز
مٹا دین نام تو کیسا نشان تک
نہ کہنے پائے لفظ امتحان تک
پڑے جس پر یہ تیغ برق آہنگ
لباس روح بھی ہو گور مین تنگ
زبان ضرب سرمہ جبل ہو
سر ذی روح پابوس اجل ہو
کوئی ہے ہان مقابل آئے دیکھین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گرہ میں اُسکی کہاں ہے للّٰے دیکھیں | مختصر یہ کہ خوب جنگ ہوئی آخر تھک کر طبل باز گشت بجوایا

لاش قہار و رضوان کی بھسم ہوئی افراسیاب نے اٹھوائی اور جہانگیر بن صاحبقران
جسکو ماہی زمرد رنگ لے گئی تھی وہ بھی آکر پہونچا اور داخل بارگاہ ہوا مگر افراسیاب جادو
بزور سحر صورت کوکب کی بنا اور ادھر عمرو بن امیہ کے دل میں آیا کہ اے عمرو لوح کوکب جو تیرے
پاس ہے بس لوح اس واسطے بانیان طلسم نے نہیں بنائی ہے کہ وہ زنبیل میں رہے تجھکو چاہیے کہ
وہ لوح کوکب کے حوالے کر دے یہ سوچکے لوح اُسنے زنبیل سے نکالی اور چاہتا تھا کہ کوکب کو دے
کوکب روشن‌ضمیر چلا گیا تھا عمرو تامل پذیر ہوا اس اثنا میں افراسیاب صورت کوکب
کی بنکر یہاں آیا اور عمرو کو اُسنے الگ بلایا اور کہا کہ اے عمرو لوح میرے طلسم کی جو طلسم ہزار برج
سے تم لیکر آئے ہو وہ مجھکو حوالے کرو اسلئے کہ طلسم میں میرے دیکھتے ہو کر یہ معرکہ پڑا ہوا ہے اور تم
لالچی ہو ایسا نہو کہ کوئی تمکو لالچ دے اور تم لوح کو حوالے کر دو عمرو کو یہ کلام سنکر غصہ آیا تو اُسکی جی میں
تھا کہ ابھی اور چند روز نہ دوں کیونکہ جہاں اتنے دنوں زنبیل میں لوح رہی وہاں اور چند روز سہی
مگر اس کلمہ پر کہ اے عمرو تمتو لالچی ہو خواجہ کو غصہ آیا اور جب قسمت انسان کی بری ہوتی ہے سب
کچھ برا ہوجاتا ہے پس عمرو نے بے سمجھے بوجھے لوح زنبیل سے نکال تو چکا تھا ہی شاہ جادوان کو
کوکب سمجھکر حوالے کی افراسیاب نے لوح کو لیا اور نعرہ کیا کہ منم افراسیاب جادو عمرو نے
جلد گلیم کو اوڑھ لیا افراسیاب لوح ملنے کی خوشی میں سیدھا اٹھکر دربار میں جہانگیر کے آیا اور لوح اسکے
حوالے کی اور کہا کہ اے صاحبقران زمانہ لو یہ لوح طلسم نور افشاں کی ہے اب تمکو فتح طلسم
نور افشاں مبارک کچھ دن آرام کر کے پھر اسے فتح طلسم معلوم ہو اور اب میری کچھ ضرورت نہیں
ہے میں جاتا ہوں یہ کہکر آپ مع حیرت کے چلا گیا مگر کہتا گیا کہ ہر وقت تم اسی مقام پر پہونچا جانا بعد اسکے
جانے کے کوکب روشن‌ضمیر اپنے قلعہ خشانہ میں آیا اور دن بھر آرام پذیر رہا لیکن اس کو عمرو نے
دیکھکر منھ پھیر لیا کوکب نے اسوقت کہا کہ کیوں خواجہ میری کیا تقصیر ہے عمرو نے کہا تم نے
مجھکو لالچی بنایا ہے اور ابھی ابھی تمنے مجھسے آکر لوح لے لی یہ سنتا تھا کہ کوکب کے حواس جاتے رہے
اور اُسنے قسم کھائی کہ خواجہ بایمان خود میں اس امر سے واقف نہیں ہوں کوکب خاموش
ہو رہا اور عمرو نے جب یہ معلوم کیا کہ کوکب نے لوح نہیں پائی پس قسم کھا کر اٹھا کہ اے بایمان خود

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ابھی جاکر مین لوح کو لاتا ہون یہ کہکر اٹھا اور صورت اُسنے اپنی ایک ساحر کی بنائی اور روانہ ہوا
اُدھر جہانگیر کو جو لوح دیکر افراسیاب روانہ ہوا تو شہزادہ مذکور اُس لوح کو دیکھکر بہت خوشنود ہوا اور
لیکر بیٹھا تھا کہ عمرو بارگاہ مین آیا اور ازبسکہ صورت ساحر کی ایسی بنے ہوئے تھا کسی نے اُسکو
پہچانا نہین یہ آکر ایک مقام پر ٹھہرا تو سنا کہ شہزادہ جہانگیر کہہ رہا ہے اب مجکو پروا نہین لوح مجکو
ملگئی ہے یہ کوکب اب میرے ہاتھ سے کہان جاتا ہے اس عرصہ مین وہ دن بھی تمام ہوا اور وہ
زمانہ آیا کہ شب تیرہ فام نے منھ دکھایا خنجر روز کند ہوا اور سر شب کی سیاہی چار دانگ عالم مین پھیلی نظم

ہوا آغاز شب دن کا تھا انجام
بشکل موج بدلا سینے پہلو
بجا نقارہ حربی بس اکبار
ہوا اُس جا پہ بس لشکر فراوان

چھپا آغاز شب سے دن کا سب کام
بجا ڈنکا ہوا تیار لشکر
ہوئے سردار لشکر جلد تیار
لگے پیر آنے اور ہونے لگا ہوم

صدا دی کوس شاہانہ نے ہر سو
کہا سینے کہ ہان لڑنا ہے بہتر
نظر آنے لگا کچھ اور سامان
خدا جانے کہ اب کیسا ہو معلوم

طبل جنگ بجتے ہی جہانگیر نے بھی نفیر سحر کو دم دلایا یہان بھی دربار ڈربار برخاست ہوا ہر ایک
سردار اُٹھکر اپنے اپنے مقام پر آیا اور تیاری آلات حرب و ضرب مین مصروف ہوا اب اُس
راتکو ترددن کی عجب بہار تھی دو رویہ اُس لشکر مین گویا سپاہیون کی قطار تھی کہ ابیات

لگے سب سحر پڑھنے ہوکے خرسند
کوئی کہتا کہ آگے جاؤنگا مین
کوئی بولا کہ ہان اب کیا ہے تاخیر
بھبوت اپنے بدن پر بس لگایا
پڑھا جادو جگایا سحر اُس نے
وہ آفت تھی کہ جس سے عقل ہو گم

کیا جادو سے سینے راستہ بند
بلاتا تھا کوئی بیرون کو اپنے
چلو لڑنے کو کھینچو جلد شمشیر
ہوا بس مالک لشکر کو اک جوش
ارادہ تھا کہ اب لڑ بھڑ کے جان دین

کوئی بولا کلیجہ کھاؤن گا مین
کوئی کہتا تھا یا جمشید تو ہے
کسی نے دیکے اک ماتھے پہ ٹیکا
ہوا غصے سے اک عالم فراموش
اسی صورت سے شب بھر تھا تلاطم

اور اُسطرف کیفیت سنیئے کہ عمرو جو ساحر کی ایسی صورت بنکر
لوح لینے کو گیا تھا ہر چند اُسنے تدبیر کی مگر نتیجہ اُسکا قابض نہوا آخر ناچار ہو کر پھر آیا اور الگ آکر اُسنے
صورت اپنی رنگ روغن لگا کر افراسیاب کی ایسی بنائی اور تخت زبرجد شاہ زنبیل سے نکالا
اور ایک روئی کا پہل لیکر اُسکو تار مین باندھا اور سرخ اسکو رنگا اور اُس روئی کے پہل کو بالکل
ابر کی ایسی صورت بنایا پھر اُسکو سر پر اپنے سایہ فگن کیا اور ایک نارنج سبز رنگ کا ہاتھ مین لیکر

اچھالتا ہوا بارگاہ جہانگیر مین آیا جہانگیر نے جو بادشاہ کو آتے دیکھا بہر استقبال اُٹھا اور مقام صدر پر لاکر بٹھایا اُسنے بیٹھتے ہی کہا کہ اے صاحبقران من لوح طلسم کو کب لاؤ مجکو دو کہ مین اُس کو ماہی زمرد رنگ کو دکھلاؤن کیونکہ عمرو بن اُمیہ ضمری عیار طرار ہے اور مین یہ لوح اُسی کے پاس سے لایا ہون ایسا نہو کہ اُسنے اور کچھ لوح کے بدلے دیدیا ہو جہانگیر نے اسکو افراسیاب جانکر لوح حوالے کی بس اُسنے لوح لیکر نعرہ کیا کہ منم عمرو بن اُمیہ ضمری اور وہان سے گلیم اُوڑھکر غائب ہوا اور تخت پر سوار ہوکر اپنے لشکر مین آیا لوح کو زنبیل مین ڈال لیا اس عرصہ مین وہ وقت آیا کہ شاہد شب نے برقع نورانی سحر مین مُنھ چھپایا زلف شب تا بہ زانو پہونچکر سمٹی روز روشن نے مُنھ دکھایا

نظم

کہ جب نقل مکانی شب نے حاصل
ہوا صحن زمین خورشید منزل
کواکب نے فلک پر مُنھ چھپایا ؎
جمال صبح نے اک نور پایا
اُٹھے سردار لشکر بسترون سے
کہا سب نے کہ اب لڑنے کو چلیے
ہوا تیار لشکر دو طرف کا
بڑھے لڑنے کو سب مردان والا
بڑھے لڑنے کو لشکر سخت مضطر
گرجتے تھے بسان رعد اکثر
ہزارون ہی دہان پر برق چمکین
ہر اک سردار تھا وان کوہ تمکین
کڑک سے اُسکی جان آئی لبون پر
ہوئے سردار لشکر سخت مضطر
ہوئی گر گرد پوشیدہ زمین مین
پڑا بل نوجوانون کی جبین مین
زبان نیزون کی آئین تیزیون پر
جھکے سر مرضی خالق مین یکسر
ہوئی گرزون کو حاصل سربلندی
مٹی مغرور دل کی خودپسندی
لیا ہر توپ نے لقمہ دہن مین
چھپین گھبرا کے روحین سب بدن مین
لیے ہمراہ اپنے لشکر و فوج
کہے تو قلزم ہستی کی ہے موج
ہمہ تن بر سر خونریزی و جنگ
چلی وان سے وہ فوج برق آہنگ
ہوئے تیار مردان نمک خوار
کرین دامان صحرا خون سے گلزار
غرض سامان جنگ آراستہ کر
مسلح ہو کے نکلے سب یہ باہر
صفین دونون ہوئین آراستہ جب
کہ لڑنے کے سوا بنتی نہین اب
ادھر یہ اور اُدھر وہ صاحب ننگ
ہوئے دونون مقابل بر سر جنگ
دو جانب سے نقیبان سرافراز
نکلکر بولے اے مردان جانباز
دم تیغ آج یان طعمہ جشک ہے
نکلکر کھائے تو شرط نمک ہے
بڑھو آگے لڑو تیغ و سنان سے
کہ یاد آفرین سارے جہان سے
کرو اب تیغ خون آشام روشن
کہ ہو جس سے تمہارا نام روشن
تمہارا جگ مین ہو نام نکوئی
کرو میدان مین اپنی سرخروئی
وہ گر دکے دھاڑیون نے جو سنائے
جوانون کے لہو نے جوش کھائے
تو اپنے اپنے سردارون کے مُنھ پر

نظر کرنے لگے دونون وہ لشکر
نکل آئے غرض صف سے وہ پر جوش
ہوئے قائم مقابل اُس کے آکر
ختن کے نیزے وہ دلچسپ وخونخوار
وہ کرنا نیزہ بازی دے کے کاوا
لگانا آ کے حربہ کا بصد کد
کہے تو تھے ترنج نیزہ بازان
ہزارون رہکلے توپ اور شتر نال
ہوا اک زلزلہ روے زمین پر
زمین سے آسمان تک کیا کہون یار
گھٹا مین جسطرح بجلی کا عالم
برسنا سیکڑون تیرون کا ہر بار
ہوا ہستی سے بعضون کا نشان گم
غرض یون لڑتے لڑتے شام آئی

اشارہ ہم جو ٹک ابرو کا پائین
سلاح جنگ سب زیب برو دوش
غرض چھیڑا اپنے اپنے رخش تازی
سنان مژگان جانان سے نمودار
انی کا نیزہ کے آنا بتا کر
وہ کرنا دوسرے کے حربے کو رد
ادھر اودھر سے پھٹنے لگی جنگ
دو جانب سے لگی چھٹنے کوفی الحال
ہوئے اہل جہان کے گنگ سب گوش
دھوئین سے ہوگیا عالم دھوان دھار
وہ بندوقون سے گولی کا نکلنا
دل عاشق پہ جون مژگان خونبار
ہزارون ہی غرض مجروح تن تھے
سحر پردسری ٹھہری لڑائی

تو پھر اکدم مین قتل عام کر دین
صف مردان سے وہ گھوڑا کودا کر
بہم کرنے لگے وہ نیزہ بازی
وہ گھوڑے بادپا گویا چھلاوا
نکلجانا وہ گھوڑے کود با کر
نظر مردم کی اُنکے فن پہ قربان
جسے ہو دیکھ قتال فلک دنگ
صدا سے انکی کیا کہیے کہ یکسر
دلون مین جنگ کا پیدا ہوا جوش
کڑک کربان کا آنا وہ اُسدم
دہان مار سے من کا اُگلنا
ادھر اودھر ہوئے مجروح مردم
ہزارون مردہ بے گور وکفن تھے
جب دم خنجر آفتاب بنام مغرب

مین رکھا گیا اور سپر کو شب کی ترک روز نے چہرہ کے سپرد کیا سر شام طبل بازگشت بجا لشکر پھر کر اپنے اپنے مقام پر آئے سپنے کمر کھولی اور آسودہ ہوئے جہانگیر بارگاہ مین آکر بیٹھا اُسوقت **افراسیاب** خانہ خراب آکر پہونچا اُسنے لوح کا حال کہا **افراسیاب** کو عمرو کے لوح لیجانے کا بہت بڑا صدمہ جانکاہ ہوا اس عرصہ مین **ماہیان زمردرنگ** زمین ہی زمین آئی اور اُسنے آکر صرصر کو بلوایا اور کہا اے صرصر یہان قلعۂ رخشاینہ کے باہر دریا بہتا ہے وہان **کوکب** بیٹھا شکار کھیل رہا ہے تو جا کر میرا نامہ ایک وہان **خلوت جادو** رہتی ہے اُسکو پہونچا اور ہو سکے تو **کوکب** کو پکڑ لا یہ کہکر نامہ لکھا مضمون نامہ یہ تھا کہ اے سعادت شعار فرخندہ اطوار ہمشیرہ عزیزہ ملکہ **خلوت جادو** مین نے صرصر **شمشیر زن** عیارہ کو تمھارے پاس بھیجا ہے ہر چند کہ تم مطیعان **کوکب** مین سے ہوگی مین جانتی ہون کہ تم میرا پاس ضرور کرو گی تمکو چاہیے کہ دیکھتے ہی اس نامہ کے **کوکب** کو گرفتار

[illegible] تلوار کو جو [illegible] بعد دبے اور کے اہیان نجمی گئی اور ایمان
جہانگیر [illegible] بیٹھا [illegible] کوکب بھی چلا گیا بعد آج دیکھنے کے کام [illegible] خود وقت آیا کر
رات تمام ہوئی اور سپہر نے شب کو زنگ دے کے پشت روز پر مقابل کیا نظم

کمال [illegible] جیسا	ہوا سے صورت سو کھا بیتا	گر شبنم کے پھولوں سے لٹائے
[illegible]	گل [illegible] نے دے رخصتی دی	بڑھی حسرت تھی امید ہی کی

[illegible] جہانگیر [illegible] سے اٹھکر بارگاہ میں آیا اور تخت طاؤسی پر جلوہ گر ہوا پھر ہنگامہ
[illegible] غرض میدان بھی تمام ہوا اور وہ زمانہ آیا کہ نظم

[illegible] شام [illegible]	فروغ حسن مہ ابر برزد	غرض مانند شوق عاشق زار
[illegible] گرم [illegible]	دلوں میں خواہش آرام آئی	طبیعت بہر راحت کھینچ لائی

[illegible] نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجا ادھر کوکب کے کہنے سے زرخشان جادو نے بھی طبل جنگ
بجایا [illegible] جہانگیر و کوکب دلاور اپنے ہمراہ لیکر میدان کارزار میں برائے
جنگ [illegible] آئے کوکب [illegible] ساحر چپل اور طاؤس بکرا آڑنے
لگے [illegible] غرض میدان میں صفوف کارزار آراستہ ہوئیں آج سب سے
پہلے جہانگیر [illegible] ادھر سے بران شمشیرزن نے اسکے للکارنے پر تخت طاؤسی
اپنا اڑا کے بڑھایا جب دونوں مقابل ہوئے اسوقت بران نے ایک نارنج پڑھ کر سینۂ
بیلفہ پر شاہزادہ [illegible] شاہزادہ پر بسبب تیغۂ بلاکش کے نارنج نے تاثیر نہ کی اور شہزادہ
نے تلوار برق کردار یعنی تیغۂ بلاکش کھینچکر ایک ہاتھ مارا کر بران تخت پر سے اڑ گئی
اسوقت جہانگیر نے کہا کہ مین عورت سے لڑتے ہوئے شرماتا ہون کسی بہادر کو بھیجو بران نے
اسوقت نہیب دیکر دیوپال جادو کو کہ بہت بڑا سردار بھی ہے اور ساحر بھی ہے اور نہایت درجہ کی
زور و قوت اپنے بدن مین رکھتا ہے بلایا جب وہ سامنے آیا شاہزادہ نے ضربت طلب کی اسنے
سحر پڑھکر ایک نارنج شاہزادہ پر مارا اور تلوار کھینچ کر آ پڑا شہزادہ نے تلوار کو خالی دیا اور نارنج
نے بسبب تیغہ کے تاثیر نہ کی اور لوح بھی جو شہزادہ کو علاوہ لوح طلسمی کے ملی ہے گلے مین ہے اور
وہ لوح محفوظ دافع سحر ہے غرض بعد خالی دینے تلوار کے شہزادہ نے بھی تیغۂ بلاکش اسپر لگایا کہ اس نے

بزدر سحر اُڑکر خالی دیا اور پھر ترسول شہزادہ پر مارا پس جب وہ ترسول مار کر پلٹا تھا فوراً ہی شہزادہ نے تیغۂ بلاکش کا ہاتھ مارا کہ اُسکے دو پر کاٹے ہوئے غریو لشکر بران مین ہوا اور شہزادہ نے پھر نعرہ مارا کر اور کسی کو میرے مقابلہ مین بھیجو اُسوقت بران آگے بڑھی اور شہزادہ مذکور پر نارنج مارا مگر بسبب تیغۂ بلاکش اور لوح محفوظ کے نارنج نے تاثیر نہ کی الحاصل خوب لڑائی ہوئی آخر طبل باز گشت بجا اور لشکر پھر کر اپنے مقام پر آئے مگر آتے ہی جہانگیر نے پھر طبل جنگ بجوا دیا کوکب کے یہان بھی طبل جنگی بجا رات بھر تیاری جنگ دونون لشکرون مین ہوئی جسوقت وہ زمانہ آیا کہ شاہد شب نے بصد نازش آغوش عالم سے گریز کی او رخنجر آفتاب نیام شرق سے نکلا کہ ابیات

ہوئی جب صبح پیدا دہر مین پھر	چلے لڑنے کو پھر گردان خود سر
بجے بوق اور ہوا لشکر روانہ	
پھر آیا جاہ لڑنے کا زمانہ	غرض وارد میدان کارزار ہوئے دلاور لڑنے پر تیار ہوئے

صفین جمگئین بہادر سینے تان کر کھڑے ہوئے ساحر اژدہون پر چڑھکر روئے ہوا پر اُڑ گئے اژدر قلاب آتشین چھوڑنے لگے نقیبون نے صدا دی کہ اے مردان جنگ آزما ہوشیار ہو جاؤ خبردار ہو جاؤ بیت روز جنگ است جنگ باید کرد + کوشش نام و ننگ باید کرد جب نقیب کنارہ ہوئے جہانگیر گھوڑا اڑا لکر میدان مین آیا اور للکار اکر آئے جسکو تمنا مرگ کی ہو بران تخت بڑھا کر سامنے آئی جہانگیر نے آج جھلا کر گل حیات کوکب کھینچ مارا کہ بران جلکر رہگئی اُسوقت نعرۂ کوکب بلند ہوا اور اسنے آتے ہی شہزادہ جہانگیر پر ترسول مارا شہزادہ جہانگیر نے جھلا کر گل اُسپر بھی کھینچ مارا کوکب بھی جلکر رہگیا اب تو لشکر بران مین شور گریہ و زاری بلند ہوا اور مجلس جادو لشکر لیکر فوج جہانگیر پر آ گری جنگ سحر آغاز ہوئی اور تلوار بھی چلنے لگی بڑی گھمسان کی مار ہوئی دھڑ پر دھڑ مردے پر مردہ گرنے لگا تلوار شہزادہ جہانگیر کی بے پناہ پڑنے لگی جس سے دنیا کو بھی خوف کٹ جانے کا ہوا پیر گردون کا دل دہلنے لگا تیر سینون کے پار ہوئے ہجر کی سنانون سے کلیجے فگار ہوئے یہ نقشہ تھا نظم

لرزنے لگا خوف سے آسمان	دل پیر گردون مین یہ خوف تھا
لگے تیر و پیکان چلنے وہان	ہون قتل اب غم کا مین مبتلا

بلکہ بموجب نظم حال اُس لڑائی کا یہ تھا کہ نظم

وہ کرو گیتون کے گرد کے فتنہ انگیز	لگا چھٹنے ہر اک سو تو بخانہ
نقیبون کی صدائین وحشت انگیز	ہراسان جسکی آتش سے زمانہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دھوئین مین اسطرح اڑجاے رنجک
کہ جون بادل مین مارے برق چشمک
نکلتا توپ سے گولے کا رخشان
گھٹا مین جسطرح مہر درخشان
وہ تھی توپونکی چھٹتی ہر طرف باڑھ
کہ شمشیر اجل مین اُسنے تھی باڑھ
یہ گولا سرخ نکلے تھا شتابی
شب یلدا مین جون تیر شہابی
کہون کیا مین ہوا جو تیر باران
جوانون نے پیا بس آب پیکان
کرون کیا دستہ نازک کی تقریر
کہ پہلو اُسنے قندیل پر تیر
باین صورت غرض وہ جنگ کرتے
بہم زخمی ہو گرتے اور مرتے
درآوردہ ہوے لشکر وہ اکبار
لگی چلنے بہم دونون مین تلوار
ہوے کفار کچھ گولون سے فی النار
ہوئے کچھ آب نوش تیغ خونخوار
رہے باقی سو ہو کر سخت بیدل
ہوئے جاکر حصار اپنے مین داخل
شرار فوج شاہی سے ہو بیتاب
اُڑے اپنی جگہ سے مثل سیماب

یعنی قلعہ رخشانیہ مین فوج بران آکر داخل ہوئی اور جہانگیر بھی روتا ہوا بران کے مرنے کے غم سے طبل بازگشت بجوا کر پھر آیا اور بارگاہ مین بیٹھکر ناچ دیکھنے لگا لیکن برہمن روئین تن پیر بھائی کوکب کا یہان آیا اور اُسنے بران اور کوکب پر کہ جھلسے ہوے پڑے تھے پانی لیکر اور افسون پڑھکر چھڑکا کہ وہ زندہ ہوئے کیونکہ قضا تو اُنکی اسوقت ہی نہین اور گل حیات کی بھی تاثیر ضرور ہوا چاہیے بس اسوجہ سے یہ جلگئے تھے اب پھر زندہ ہوئے اور عمرو نے کہا کہ اے کوکب اب کہین جاکر پوشیدہ ہو رہو اور مین عیاری کرتا ہون کوکب دو تین خدمتگار لیکر دریا پر جاکر شکار کھیلنے مین مصروف ہوا اور یہان نامہ جہانگیر آیا کہ اے عمرو وائی رخشان جادو وغیرہ آؤ اور میری اطاعت کرو ورنہ کل سکوتہ تیغ کردونگا اور بے گور و کفن خاک مین سُلا دونگا عمرو نے جواب مین نامہ لکھا کہ اے جہانگیر تمنے اب بہت سر اُٹھایا ہے تمھین مناسب ہے کہ تم خود آکر ہماری اطاعت کرو ورنہ جانسے ہاتھ سے مارے جاؤگے ہم اس سبب سے طرح دیتے ہین کہ تم اولاد صاحبقران عالیشان ہو کیونکہ نشانیان اُنکی اولاد کی سب تمھارے چہرے مین موجود ہین بس لائق و لازم یہ ہے کہ ضرور آکر اطاعت کرو اور گردن اطاعت سامنے میرے اور کوکب کے جھکاؤ ورنہ وہ روز بد دیکھوگے کہ کسی نے نہ دیکھا ہوگا یہ نامہ لکھکر تو نامہ دار کو دیا کہ وہ لے گیا اور عمرو نے زرافشان جادو کو تو بیہوش کرکے اُسی قلعہ مین ایک جگہ رکھدیا اور آپ صورت اُسی کی ایسی بنا اور از بسکہ وہ بادشاہ قلعہ رخشانیہ ہے اس سبب سے تاج شاہی سر پر رکھا اور قبائے فرمانروائی کو در بر کیا موتی کے مالے گلے مین ڈالے اور تخت زبرجد شاہ پر سوار ہوا اور برق فرنگی کی صورت بیہوش کر

اسکو اپنا وزیر بنایا اور اُسی تخت پر بٹھایا اور وہان سے بارگاہ جہانگیر مین آیا جہانگیر اسکو دیکھکر بہت
خوش ہوا استقبال و تعظیم کرکے مقام صدر پر اُسکو بٹھایا خواجہ نے یہان بیٹھکر بعد کچھ عرصہ کے چاہا
کہ جام مین بیہوشی بھر کر جہانگیر کو دون اور لوح اور تیغہ وغیرہ چھین کر لیجاؤن بس اُسنے انگوٹھا بجا کر
جیسے ہی چاہا کہ وہ جام جہانگیر خوش انجام کو دون اُسی وقت زمین شق ہوئی اور ماہیان زمرد رنگ
زمین سے نکلی مگر مچھلی بنی ہوئی نہ تھی اصلی صورت بنائے تھی عمرو نے دیکھا کہ ایک ساحرہ جسکا یہ سراپا ہے سراپا

شکل بھونڈی سی وہ گھائی ساحر انتشا	تار ادمدار تھا یا چغد کے سر کا سودا	گوئے لیٹر مے سے سیاٹا اور بہت نامعقول
اہر پستی کا سر ہو نکلی کرون کیا اظہار	بن مین اژدر کے ہو جس شکل سو بابنی کا غار	ذکر کرنے سے ہر اس چیز کے نفرت ہوتی
شل مزبل کے بہا کرتا ہے گندا پانی	ہوتے بھی نہین مردار پر اتنو زانی	لیکن جیسے ہی کہ ماہیان نے

سر زمین سے نکالا اور پکاری کہ او جہانگیر کیا کرتا ہے خواجہ کے برابر تو بیٹھے ہی ہوئے تھے حباب بیہوشی
اُسکے منھ پر مار دیا کہ وہ چھینک مار کر بیہوش ہو گئی جہانگیر نے اُسوقت عمرو سے پوچھا کہ یہ کون ہے
کیونکہ یہ مچھلی بنی ہوئی زمین مین آتی تھی اصلی صورت تو جہانگیر نے دیکھی نہ تھی اسوجہ سے اسنے پوچھا
کہ یہ کون ہے عمرو نے کہا یہ ماہیان زمرد رنگ ثانی افراسیاب کی ہے تکو دھوکا دینے آئی تھی اور
چاہتی تھی کہ یہ مارا جائے تم اسکا گلا گھونٹ مارو جہانگیر نے عمرو کے کہنے سے قصد کیا کہ میں گلا گھونٹ مارون
اُسوقت روے ہوا پر نعرہ ہوا کہ ہان ہان دست خود را نگاہدار یدکہ ما ہم رسیدیم اے صاحبقران
مین کیا کرتا ہے مین افراسیاب جادو عمرو نے افراسیاب کے آنے سے گلیم اوڑھ لی اور اب
افراسیاب نے آکر ماہیان کو ہوشیار کیا برق فرنگی کو دکر نکل گیا اور عمرو بھی تخت زبرجد شاہ کو
زمین مین ڈالکر اپنے مقام پر آیا یہان افراسیاب نے جہانگیر سے کہا کہ اے جہانگیر کوئی لڑکا بھی یہ
بات نہین کرتا ہے یہ کیا بے وقوفی تھی کہ تمنے ماہیان کو گلا گھونٹ مارنے کا قصد کیا جہانگیر کو یہ کلمات
سنکر بڑی ندامت ہوئی لیکن ماہیان اور افراسیاب نے کہا کہ اے جہانگیر اب تم جا کر کل طلسم
فتح کرو اور بن پڑتا ہے تو مین لوح کو پھر عمرو سے لاتا ہون یہ کہکر افراسیاب پھر کوکب کی صورت
بن کر سحر بنا اور وہان سے قلعہ رخشانیہ مین پاس عمرو کے آیا قلعہ رخشانیہ کے باہر لشکر عمرو کا اور
ایران کا اُترا ہوا ہے غرضکہ افراسیاب نے عمرو کے پاس آکر کہا خواجہ لوح جو طلسم ہزار برج سے
کہ جسدم ہم افراسیاب سے لڑ رہے تھے تم لیکر آئے ہو وہ لوح تم مجکو دیدو اسلیے کہ طلسم مین میرے

یہ آفت برپا ہے مبادا الوح افراسیاب تمسے لے لے عمرو تو ایک مرتبہ دھوکا کھا چکا ہے اب یہ کب پھنسنے والا ہے اور فقرے مین اسکے آنے والا ہے بس یہ پہچان گیا کہ یہ کوکب نہین ہے اُسنے باتون مین لگا کر ایک جام مے ارغوانی آغشتہ بداروئے بیہوشی شاہ جادوان کو دیا اُسنے خیال کیا کہ یہ عیار ہے مبادا بیہوشی اُسنے دی ہو اور تجکو پہچان گیا ہو اس سبب سے اُسنے آنکھ عمرو کی بچاکر وہ جام اپنے گریبان مین انڈیل لیا عمرو نے اور جام دیا وہ پھر اُسنے گریبان مین انڈیل لیا عمرو نے دونون مرتبہ اُسکو وہ جام انڈیلتے دیکھا اور یقین کلی اُسکو ہوا کہ یہ کوکب نہین افراسیاب ہے بس اُسنے آنکھ بچاکر ادھر باتون مین لگا کر کمند اُسکے ماری افراسیاب نے سحر پڑھا کہ کمند جلگئی اور کہا کہ ہائین ہائین خواجہ یہ کیا ہے عمرو نے کہا باش او مکار پہچانا مین نے تجکو یہ کہا مگر ساتھ ہی گلیم اوڑھ لی افراسیاب وہان سے نعرہ کرکے یہ کہتا ہوا کہ خیر سمجھ لیا جائیگا تو میرے ہاتھ سے کہان جائیگا یہ کہکر وہان سے پرواز کرکے روانہ ہوا اور بارگاہ جہانگیر مین آیا تمام ماجرا بیان کرکے کہا کہ کہان جائیگا اے صاحبقران من اگر چاہا سامری نے تو مین لاتا ہون یہ کہکر ایک نامہ اُسنے کوکب کو لکھا مضمون یہ تھا کہ اے کوکب مین نے بہت دنون تیری راہ دیکھی اب لائق و لازم یہ ہے کہ اگر اطاعت کر و ورنہ شاہزادہ جہانگیر سب کو دم بھر مین قتل کرکے طلسم فتح کریگا یہ نامہ جب کوکب کو پہونچا اُسنے پڑھکر جواب لکھا کہ اے افراسیاب کیون تیری قضا آئی ہے اور شامت سوار ہے لڑائی تو ہو ہی رہی ہے پھر جو کچھ تجھسے ہو سکے مقصود کوتاہی نہ کر خداے ما بزرگ ست یہ لکھکر طائر سحر کے گلے مین باندھ دیا کہ وہ لیکر روانہ ہوا اور اُسنے لاکر نامہ افراسیاب کو دیا اُسنے پڑھکر بہت ہی ملال کیا اور پھر نامہ لکھا کہ اے کوکب مین پھر مکرر سمجھاتا ہون دوستی کی راہ سے اور اسوجہ سے کہ تم میرے پیر بھائی ہو تجکو تمسے محبت ہے نصیحت کرتا ہون کہ اطاعت کرو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑے ہو نہین تو روز بد دیکھوگے یہ لکھکر افتخار جادو نام ایک ساحر ذی احترام کو دیا کہ کوکب کے پاس لیجاے وہ اس نامہ کو لیکر کوکب کے پاس آیا تسلیم بجا لاکر نامہ دیا کوکب پڑھکر ہنسا اور گویا ہوا کہ اب مین طرح دے چکا صاحبقران دوران کو بلواکر جہانگیر کو زیر کراونگا اگر امیر کو یہ زیر کریگا تو البتہ جہانگیر کی اطاعت مین کرونگا افراسیاب پہلے اپنا گھر اور اپنی جان تو بچالے تو پھر دوسرے کو سمجھائے یہ کہکر پھر جواب لکھا کہ اے افراسیاب تجکو اپنی فکر کرنا لازم تھی پراے گھر اور مال پر دانت لگانا نہ چاہئے تھا ہم کو کیا سمجھتا ہے اپنی خیریت مانگ اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جان بچانا اگر منظور ہو تو خواجہ عمرو کی خدمت مین آکر اطاعت انکی اختیار کر ورنہ اب شہزادہ اسد کو چھڑوا کر تیرے طلسم کو درہم و برہم کر ڈالونگا اور تجکو راہ ملک عدم دکھاؤنگا تو کس بھروسے پر پھولا اور بھولا ہوا ہے دیکھ تیرے صاحبقران کو اپنے صاحبقران سے زیر کراتا ہون اور اسی کے ہاتھ سے تجکو قتل کراؤنگا اور ذلت دلواؤنگا یہ لکھکر افتخار جادو کو دیا وہ لیکر خدمت افراسیاب مین آیا اور اسکو نامہ دیا اور کہا اے شہنشاہ کوکب تو آپکو اور اس جنگ کو کچھ خیال اور خطرہ ہی مین نہین لاتا ہے افراسیاب نے کہا خیر کیا مضائقہ ہے چیونٹی کے جب پر نکلتے ہین تو قضا آتی ہے یہ کہکر وہان سے بارگاہ کو اٹھواکر کنارے دریا کے خیمہ کیا کہ وہان ایک دریا بہتا ہے اور اسکے بیچ مین ایک بجلی چمک رہی ہے اور اسطرف دریا کے زرافشان جادو وغیرہ قلعہ مین خوف افراسیاب سے مخفی ہوئے ہین کہ اس مقام سے بھی یہان سے یہ کر دریا گیا ہے اور ایک گنبد بلور کا کنارے اس بحر کے بنا ہے کہ اسمین بھی بجلی چمک رہی ہے زرافشان وغیرہ اس گنبد پر چھپکر بیٹھے ہین غرضکہ جب افراسیاب کنارے اس بحر کے بارگاہ مین آکر بیٹھا جہانگیر نے کہا کہ اس پار دریا کے میرے سوا کوئی نہین جا سکتا افراسیاب نے کہا مین ابھی سبکو اس پار دریا کے پہونچائے دیتا ہون اور ایک ابر بناکر ہزار جوان اسپر سوار کرکے سحر جو کیا وہ ابر روانہ ہوا جب بیچ دریا کے وہ ابر پہونچا ایک برق چمک کر گری کہ وہ ابر اور وہ جوان جو اس ابر پر سوار تھے سب جلکر اس دریا مین گر پڑے اسوقت جہانگیر نے ایک قہقہہ مارا اور کہا اے شاہ جادوان واہ واہ آپ کے سحر کا کیا کہنا دیکھیے یہ ہزار جوان جو آپ نے بھیجے تھے وہ اس پار دریا کے پہونچ گئے اور دیکھیے وہ کھڑے ہوئے آپ کو سلام کر رہے ہین اور بلاتے ہین کہ اے بادشاہ آیئے دیکھیے ہم پہونچ گئے ہین آپ بھی تشریف لایئے یہ کہکر اور بھی بہت کچھ مضحکہ کیا افراسیاب بہت شرمندہ ہوا ایسے کلمات اسنے کہے کہ شاہ جادوان کھسیانہ ہوکر آبدیدہ ہوا اور سمجھا کہ ابھی سے تو اسکا یہ حال ہے آگے بڑھکر دیکھا چاہیئے کہ یہ کیا کرتا ہے پھر آپ ہی دلسے اپنے کہا کہ جب طلسم کوکب فتح کرلے تو اسکو امیر سے لڑوانا وہ اسکو مار ڈالینگے اور اگر وہ نہ قتل کر سکین اور یہ انکو زیر کر سکے تو فہو المراد اسکو زہر دیکر مار ڈالنا اور امیر کو بھی قتل کرنا پھر بے کھٹکے سلطنت کرنا غرضکہ اب شاہ جادوان کو اندیشہ پیدا ہوا اور سمجھا کہ ضرور یہ میرے ممالک پر دست انداز ہوگا عمرو سچ کہتا ہے کہ فرزند صاحبقران ہے جب ہی تجھسے اور اس سے محبت نہین ہے غرضکہ یہ اسوقت تو خاموش ہو رہا اور اسی شرمندگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہین وہان سے اُٹھکر چلا گیا یہ تو گیا وہان کوکب سے عمرو نے کہا اے کوکب اسوقت تم کہین جا کر مخفی ہو جاؤ تو مین عیاری کرون اور تمھاری صورت بنکر بھون جا کر لاؤن کوکب نے کہا اچھا اور چند خدمتگار اپنے ساتھ لیکر اُسی مقام پر کہ جہان رخشان جادو وغیرہ چھپے ہین یہ بھی آکر مخفی ہوا اور کنارہ دریا کے کہ وہان بھی دریا بہتا ہے شکار کھیلنے لگا پس عمرو بشکل کوکب بنا قبائے شاہی طلسمی زر اندود زیب بر فرمائی تاج طلسمی گوہر نگار سر انور پر رکھا اور برق کو بصورت بران شمشیر زن بنایا اور بہت سے سردار و امیر الامرا و دولت کو اپنے ساتھ لیا اور تخت جواہر نگار پر سوار ہو کر روانہ ہوا اور بارگاہ جہانگیر مین آیا جہانگیر نے جو سنا کہ کوکب اور بران آتے ہین بس نہایت درجہ خوشنود ہو کر بہر تعظیم اٹھا اور استقبال کر کے انکو لا کر مقام صدر پر بٹھایا جب یہ بیٹھ چکے مزاج پرسی کی اور ناچ کو حکم دیا اسوقت افراسیاب جو چلا گیا تھا وہ بھی آکر پہونچا شاہ کوکب نقلی نے تعظیم کی افراسیاب بھی بیٹھا کوکب سے اور افراسیاب سے باتین ہونے لگین اور خوب خوب باتین ہوئین مگر عمرو سمجھا کہ ایسا نہو اب افراسیاب مجھپر سحر کرے بس اپنا مطلب کرنا چاہیئے یہ سوچکر اُسنے باتین کرتے کرتے کہا کہ اے جہانگیر تمکو یہ گھمنڈ ہے کہ اس گل حیات سے مین کوکب کو مار ڈالونگا تو یہ بجربت ہے تم میرا کچھ نہین کر سکتے ہو بھلا یہ پھول میرے اوپر اب تو لگاؤ دیکھو تو اثر کرتا ہے یا نہین اُسوقت جو مین جلکر رہگیا تھا تو وہ بھی شعبدہ تھا وقت ہی اور بات ہے اب کچھ نہو گا اچھا لے اب لگاؤ مجھپر تمھین قسم ہے دین و ایمان کی تمھارے دیکھو تو کہ مین بھی کیسا ساحر زبردست ہون جب کوکب نقلی یعنی عمرو نے قسم دی اُسوقت تو جہانگیر ناچار ہوا ورنہ پہلے تو چاہتا تھا کہ گھر مین اپنے جو کوئی آئے اسکو کوئی کیا ستائے مہمان کی انسان خاطر کرتا ہے یا کہ ستاتا ہے اسوقت وہ گل جہانگیر نے کھینچ مارا کوکب یعنی عمرو نقلی نے اُس گل کو لیا اور بدل کر دوسرا گل جہانگیر کو ویسا ہی دے دیا اور کہا کہ مین اس گل کا محتاج نہین ہون افراسیاب اور جہانگیر کو ایک حیرت ہوئی عمرو نے وہ گل زنبیل مین رکھا اور کہا کہ اے افراسیاب دیکھ مین تجھکو مارتا ہون اور تجھکو بھی جو کچھ حوصلہ ہو سحر و ساحری کا وہ تو بھی نکال لے کسواسطے کہ تو شاہ جادوان کہلاتا ہے اور طبل یکتائی بجاتا ہے اور سحر کرے اگر تو عاجز آئے گا تو آج سے اپنا لقب شاہ جادوان نہ رکھنا افراسیاب بھی اپنے دل مین سوچا کہ یہ مہمان ہے اسپر سحر کیا کرون عمرو نے اسکو بھی قسم دلائی کہ تجھے قسم ہے جمشید

سامری کی کہ تو مجھپر سحر کر افراسیاب نے کہا کہ تم مہمان عزیز ہو ہمارے ہم تمپر کیا سحر کرین کوئی مہمان
کی عزت اور توقیر کرتا ہے نہ کہ اور اسکو اُلٹا ستاتا ہے اے کوکب دیکھو مسلمانون کے یہان بھی اُنکے
پیغمبر فرماتے ہین اکرموا الضیف ولو کان کافرا ترجمہ تعظیم کرو عظمت مہمان کی اگرچہ وہ کافر ہو تاکہ وہ
تمسے خوشنود ہو عمرو نے کہا کہ مین تمسے خوشنود ہون تم میرے اوپر سحر کرو افراسیاب نے کہا کہ تم
لاکھ کہو مگر مین سحر نہ کرونگا اُسوقت اُسنے پھر جہانگیر سے اُس گل کو مانگا اُسنے جب دیا تو اُس گل
کو افراسیاب کے ہاتھ مین عمرو نے دیا اور کہا کہ پہلی مرتبہ اس گل نے میرے اوپر تاثیر نہ کی تھی
اب کی مرتبہ شاید تاثیر کرے افراسیاب تجکو قسم ہے جمشید اور سامری کی کہ تو اس گل کو میرے اوپر لگا
افراسیاب نے ناچار ہو کر اُس گل کو عمرو یعنی کوکب نقلی پر کھینچ مارا وہ گل ایک تو بدلا ہوا تھا
دوسرے یہ کچھ کوکب تو ہی نہین پھر وہ تاثیر کیا کرتا اور گل حیات کوکب تو عمرو پہلے ہی لے چکا
اور زنبیل مین رکھ چکا اب عمرو نے ایک پھول اور ویسا ہی کہ جیسا گل حیات کوکب ہے
زنبیل سے نکالا اور کہا کہ اے افراسیاب دیکھ یہ ہی پھول مین تجھپر مارتا ہون دیکھون تو کیونکر
یہ تاثیر نہین کرتا اور وہ پھول کہ جو افراسیاب پر مارا تھا وہی پھول زنبیل مین رکھ لیا اور ویسا
ہی پھول آغشتہ بدارو بیہوشی افراسیاب کو دکھلا کر کہا کہ اب سنبھل جائیے تجھپر پھول لگاتا ہون
دیکھون تو یہ کیونکر تاثیر نہین کرتا یہ کہکر اُسی پھول کو افراسیاب کی ناک پر تاک کے مارا کہ تڑاق سے افراسیاب
کو چھینک آئی اور بیہوش ہو گیا اور اسی ہنگامہ مین عمرو نے شراب کو بھی آغشتہ بدارو بیہوشی کیا
اور جب افراسیاب بیہوش ہوا سب اہل دربار ہان ہان کرکے اپنی جگہ پر سے اُٹھے کہ شاہ
جادوان کو اُٹھائین عمرو نے کہا صاحبو کیون گھبرائے ہو کیا کہین افراسیاب کسی غیر جگہ چلا گیا ہے
مین خود اُٹھائے لیتا ہون اُسے تم اپنے اپنے مقام پر بیٹھو یہ سنکر سب اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے اب
عمرو نے کہا کہ اے جہانگیر میری مرضی یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے اہل دربار کو شراب پلاؤن جہانگیر
نے کہا کہ اگر آپکی خوشی ہے تو کیا مضائقہ ہے کیونکہ ابھی آپ نے سنا کہ مہمان کو خوش کرنا چاہیئے پس
شراب پلائیے عمرو نے ایک ایک جام سب اہل دربار کو پلایا اور جب جہانگیر کو پلا چکا اور لوگون کو پلانے
لگا تو جسکے سامنے جام لے جاتا تھا وہ کھڑا ہو جاتا تھا اور کہتا تھا کہ آپ شاہنشاہ ہین ہماری یہ مجال
نہین کہ ہم آپ کے ہاتھ سے شراب پئین غرض سب نے پیا اور بیہوش ہو گئے عمرو جہانگیر کو

اور افراسیاب کو باندھ کر تخت پر ڈالکر روانہ ہو گیا اُسوقت کہ مہر لشتارہ کوکب لیکر پہونچی جو لوگ
کہ وہان موجود تھے سبکو تعجب ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے ابھی تو کوکب جہانگیر اور افراسیاب کو پکڑ لیگیا
ہے یہ کہان سے کوکب کو پکڑ لائی لیکن مہ ابھی تو وہ راہ ہی مین ہوگا کہ اس عرصہ مین ماہیان زمرد زر
آکر پہونچی اور اُسنے کہا [illegible] مہر و سے [illegible] کلام کیا تھا مگر برہمن رویین تن آگیا اور یہ عمرو برق تھے
جنکو [illegible] تھے جہانگیر کو عمرو لے گیا اور افراسیاب کو بھی لے گیا مہر نے کہا مین جاکر
خبر لاتی ہون اُسوقت ایک ستارہ دیکھا کہ آسمان سے گرا [illegible] گر جلاوت پر گرا کہ اسکو جلادیا اور
ماہیان روانہ ہوئی اور وہان کی عیاریان سینئے ادھر سے تو ماہیان واسطے رہائی افراسیاب
[illegible] اور عمرو [illegible] اہتمام سے قید افراسیاب لئے ہوئے چلا آتا ہے اور جسقدر امیر وزیر ساتھ
تھے سب ہی جانتے تھے کہ یہ کوکب ہے مگر ایک طرف سے کوکب روشن ضمیر مع
[illegible] بھین ایک طرف پیدا ہوئین اور کوکب نے وہین سے آواز دی کہ خوب ماشاءاللہ یہ
[illegible] تمھارے ہی واسطے تھا اب سب کو معلوم ہوا کہ عمرو ہین کوکب تو اور برہمن نے کہا کہ
تو جواب [illegible] ہوین چلیے وہان چلکر اسکو قید کرین غرض لیکر افراسیاب کو قلعہ بلور مین آکر
[illegible] یہان و مجلس وغیرہ سب موجود تھین کہ لاکر افراسیاب کو ہوشیار کیا اُسنے جو
اپنے تئین اس حال مین دیکھا بہت چلایا یہان ملازمان کوکب آئے یعنی فوج کوکب چنانچہ
[illegible] ہزار پیدا ہوئے [illegible] جادو انکا افسر تھا ہزار دن فیل پیدا ہوئے انکا افسر فیلان جادو
تھا ہزار دن قمریان پیدا ہوگئین اور انکا افسر شمشاد تھا اس طرح کے سردار آکر حاضر ہوئے
اب قصد ہوا کہ ایک گنبد مین افراسیاب کو قید کرین کہ اس جا سے نعرہ ہوا منم ماہیان زمرد رنگ
یہ صدا زمین سے آتی تھی مگر یہ قلعہ بلور مین اسی واسطے کوکب کو یہان لیکر آیا کہ یہان کی زمین فولادی
ہے تو آسمان سے پیدا ہوئی مگر ہزارہا برق چمکتی ہوئی دکھائی دین ابر گرگراتے ہوئے آئے اور
چاہا ماہیان نے کہ افراسیاب کو لے جاؤن کہ برہمن نے اٹھکر ایسے سحر کیے کہ یہ ہر مرتبہ لکہ ابر
مین منتفی ہو جاتی تھی اور پھر کڑک کر نکل آتی تھی جب بڑے بڑے سحر ان دونون مین ہوئے تو
اُسوقت اندر سے ہوا پر نعرہ ہوا کہ منم معمار قدرت جادو برہمن کو آواز دی کہ آپ تامل فرمایے
مین گرفتار کیے لیتا ہون اس لکارنے کو برہمن تو پھر گیا معمار قدرت تخت اڑاتا ہوا قریب ماہیان کے

دنگ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے آیا اور جیسے ہی ماہیان ابر سے نکلی اور چاہا کہ سحر کرے معمار قدرت نے ایک گولہ کھینچکر
اسکی ناک پر مارا ماہیان بیہوش ہوئی بس معمار قدرت نے دوڑ کر اسکی کمر مین ہاتھ دیکر اٹھالیا
اور اسکو لیکر اندر گنبد بلور کے سامنے کوکب کے لایا سب نے معمار قدرت کی بڑی تعریف کی
معمار قدرت نے کہا کہ آپ افراسیاب اور ماہیان زمرد رنگ پر سے سحر اتارلین مین ان دونون
کو قلعہ نخشان مین لیے جاتا ہون معمار کے کہنے سے سب نے سحر اتار لیا بس معمار سر بسر
افراسیاب اور ماہیان کے آیا اور تعجیل تا متر زبان افراسیاب سے سوزن نکالا کیونکہ عمرو نے سوزن
اسکی زبان مین دے دیا تھا جب سوزن کو نکالا معمار نے نعرہ کیا کہ منم چالک تیز رفتار اور کہا کہ ای
شاہنشاہ افراسیاب جادو اٹھیے افراسیاب نے جہانگیر کو پنجہ مین دابا کیونکہ عمرو اسکو پکڑ لایا تھا
اور وہ وہان موجود تھا اور معمار قدرت بنکر چالک نے جو ماہیان کو گرفتار کرلیا تھا اسوجہ سے سب
نے دھوکا کھایا غرض اب ماہیان کو رہا کر دیا اب یہ دونون کڑک کڑ لڑنے لگے بران اور مجلس
اور برہمن کو زخمی کیا اور خوب زور شور سے ماہیان اور افراسیاب لڑے اب کوکب و شنشمیر نے
آگے بڑھکر اپنے بازو پر سے آنکھ کھولکر افراسیاب کو دکھایا کہ افراسیاب بیہوش ہو گیا یہ قلعہ بلور ہے
اور طلسم پر آیا ہے ورنہ جب افراسیاب بیہوش ہوتا ہے تو اسکے لیے پریزادین طلسم کی پیدا ہوتی ہین
لیکن ماہیان زمرد رنگ نے جب افراسیاب بیہوش ہوا تو اسکو ہوشیار کر دیا افراسیاب
نے کہا کہ نانی جان اب آپ چلی جایئے مین بھی چلا آؤنگا مجھے کون روک سکتا ہے ماہیان یہ سنکر چمک کر
بلند ہو گئی ایک ستارہ بنکر سیارہ جادو ملازم کوکب پر گری کہ وہ جلکر خاکستر ہوا آواز آئی کشتی
ہوا نام من سیارہ جادو بود ملازم کوکب اب افراسیاب اکیلا تڑپ رہا ہے اور ہزارون کو قتل
کر رہا ہے مگر جب چالک نے یہ عیاری کی تھی تو خواجہ کو بہت طعن و تشنیع کی تھی کہ عیاری اسکا نام
ہے اب میرے شاگرد ضرور ہو نا لہذا اب یہ سب افراسیاب پر گرے ہو ئے تھے کہ ایک طرف
سے دیکھا کہ بہت لوگ حیرت کی مشکین باندھے ہوئے لاتے ہین اور حیرت کا لباس پارہ پارہ
ہے مگر ساحرون نے اسطرح گرفتار کیا ہے کہ رہائی نہین ہو سکتی ہے بس یہ جو افراسیاب نے دیکھا کلیجہ منہ کو آگیا اور
آواز دی کہ ای جان جہان یہ کیا ستم ہے جب افراسیاب وہان پہونچا وہ سب مارے ڈر کے حیرت کو
چھوڑکر بھاگے افراسیاب قریب حیرت پہونچا اور گھبرا کر لپٹ گیا گود مین جلدی سے اٹھا یا بس یہ چلے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حیرت کا منہ سے منہ ملا ایک حباب مارا خواجہ نے اور نعرہ کیا کہ منم عمرو بن امیہ ضمری چار طرف سے صدائے احسنت بلند ہوئی کہ خواجہ سبحان اللہ کوکب نے کہا بیشک عیاری اسکا نام ہی چابک بھی ٹھہر گیا اور خواجہ نے کوکب سے کہا کہ چابک جانے نپائے اسکو بھی پکڑ لیجیے کوکب نے سحر پڑھا کہ چابک بے دست و پا ہوا یعنی دست و پا اسکے بجنبش حرکت ہوئے چابک چلایا کہ ای شاہ جادوان مجکو بچایئے افراسیاب چھپٹا مگر ساحران نامی اور سرداران گرامی اور کوکب اور برآن اور مجلس اور عمران جادو اور ملکہ اختر بنت سہیلان جادو سب افراسیاب پر لوٹ پڑے اور کوکب نے اپنے باز دبرسے انکھ کھولکر دیکھا یا کہ افراسیاب بیہوش ہوا اسکو پھر پکڑ لیا اور زبان مین اسکی سوزن دیا چابک پر سحر کرکے اسکو بھی گرفتار کیا اور عمرو نے چابک سے کہا کہ اچھو کرلے دیکھ عیاری اسکا نام ہی تو تجھ سے کہتا تھا کہ عیاری اسکا نام ہی بڑی تعلی کی لیتا تھا اب تو نے دیکھا کہ مین نے کیسی عیاری کی چابک جھکا ہو رہا اب عمرو نے زبان افراسیاب مین سوزن دیا اور ان دونون کو لاکر گنبد بلور مین قید کیا اسوقت ماسیان زمرد رنگ پھر پیدا ہوئی زمین قلعہ بلور فولاد کی ہے اسوجہ سے یہ اوتی ہوئی آئی زمین کے اندر سے نہ اسکی صورت اصلی بنائے ہوئے تھی سب نے دیکھا کہ ایک ساحرہ کہ جسکا یہ سراپا ہی سراپا

شکل بھونڈی سی وہ گھامڑ سلسلہ سر افتنا
ناک چپٹی ہے کدو کا ٹکڑے مین جا بنما
کوتہ گردن ہی گمان ہوتا ہے اور بد او ا
پنجہ انگشت نما شل پریشان جار د ب
فاختہ الو کی دم کیسے نہین ہے جریا
ناف ابھری ہوئی گھونگھی سے زیادہ ہی سخت
ذکر کرنے سے ہی اس چہرے کے اب عزت و عار
تھوکتے بھی نہین مردار پر اسکو زانی
پنجہ جنی کی طرح کج ہی کڑی ہی اتری
نام پر مارئے ہرجائی کے بیزار ہزار

تارہ دم دار ہی یا چغد کے سرکا سودا
ہی دہانہ ہو دریدہ تو زبان سخت دراز
رکھتی ہی گندہ بغل طبع کو اکثر نا سار
بال چھالی سے ہین اور سینہ ہے چپٹا چپٹا
کرتی پڑ دیہ لٹکتی ہوئی ڈھیلم ڈھیلی
کولے بیٹھے ہین سپاٹ اور بہت ناہموار
بن مین اژدر کے ہو جسطرح شکل ہو یا منی غار
ران پر گوشت نہین ورنہ اسمین مچھلی
انگلیان پیر کی بد قطع مین ٹیڑھی بیڑھی
خاک صورت پہ ادا کا بھی نہین نام نمود

تنگ پیشانی ہی اور بھیڑ کا سا ہی دیدہ
سب بنا وٹ ہی سر انداز تیکھے عشوہ ناز
نا تراشیدہ ہی گندہ کھا تو دو ہاتھ ہین جوڑ
گول محرم نہین اور تیمہ ہی دیتیلا ڈھیلا
جیسے بیٹھ کی مانند سپاٹ اور کرخت
اور پستی کا سینون کی گردن کیا کہنا
شل منزبل کی پھاکرتا ہی گندہ بالی
ساق پر بال ہین اور سخت ہی جیسے لکڑی
پاین چکر ہی تو مانند ہلک کج رفتار
ہی سر لمس وہ مخنث کی طرح باندھا ہو

درندی

رنڈی پن سے ہی نہ خود کام کو کچھ لوچ کہ کلام
نام ہرجائی کا آوارہ ہے اب طشت ازبام
تجھ سی بدکار جہان مین کوئی مردار نہین
ایک پر بند نہین لاکھ سے انکار نہین

پس جب ماہیان زمرد رنگ آئی اُسنے افراسیاب کو قید دیکھا سمجھی کہ مین اکیلی ہون ایسا نہو کہ گرفتار ہو جاؤن اسوجہ سے چلی گئی اب بران شمشیر زن اور ملکہ بہار سیر دریا مین مصروف ہوئین انہون نے دیکھا کہ ایک کشتی دریا مین بہتی ہوئی آتی ہے مگر تلاطم آب گرداب سے یقین ہے کہ ڈوب جائے ملکہ بران نے پیکر جادو کو حکم دیا کہ اسے نکال لاؤ پیکر جادو اُس کشتی کو نکال لایا دیکھا تو ایک عورت اسپر سوار تھی کئی کنیزین تھین ملکہ بران نے اُسنے پوچھا کہ آپ کون ہین اُسنے کہا کہ مین ملکہ سرو سیمین تن ہون بران کو بڑا افسوس ہوا اور چپکے سے آکر اُسنے خواجہ عمرو سے کہا کہ ملکہ سرو سیمین تن اسطرح سے آئی ہے عمرو بھی آیا ملکہ سرو سیمین تن اسکی زوجہ ہے اُسنے اسکو گلے سے لگایا غرض سب نے مجلس عیش آراستہ کی حال ملکہ سرو سیمین تن کے ملنے کا بالا باختر تیسرے دفتر امیر حمزہ مین ہے اِس عرصہ مین وہ زمانہ آیا کہ شاہد شب نے زیور ستارون کا اپنے جسم پر آراستہ کیا اور خنجر آفتاب غلاف مغرب مین رکھا گیا نظم

ہوا جب شاہد شب جلوہ آرا
ہر اک دل سے وہین آرام جاتا
ستارون کی جمی گردون پہ محفل
ہوئی خورشید کی مغرب مین منزل

اسوقت محفل عیش مین عمرو بن امیہ ضمری نے بجا کر گایا اور ملکہ سرو سیمین تن چنگ بجا کر گائی اور اسطرح گائی کہ زہرہ چرخ سوم پر بیہوش ہوگئی نظم

اگر بیجو بھی اس محفل مین ہوتا
تو اُس گانے کو سنکر ہوش کھوتا
جو زندہ تان سین ہوتا یہان پر
تو خجلت سے وہ سم کھاتا مقرر
جو جھجو خان بھی اِس گانے کو سنتے
یقین تھا زہر کھاتے سر کو دھنتے

غرض بعد گانے کے ملکہ سرو سیمین تن نقلی نے شراب مین بیہوشی سب کی آنکھ بچا کر ملائی اور شراب سب کو پلائی سب بیہوش ہوگئے اُسنے نعرہ کیا کہ منم صرصر شمشیر زن اور اُٹھکر گنبد بلورین آئی اور افراسیاب و چابک و جہانگیر کو اُسنے رہا کیا اور سب حال کہا چابک نے صرصر کی عیاری کی بہت تعریف کی اور صرصر نے کہا کہ عمرو وغیرہ سب بیہوش پڑے ہین انکو چلیے قتل کیجیے مگر وہان بہمن روئین تن نے اسی شب کو بہ زور نجوم خیال کیا تو یہ معرکہ دیکھا کہ افراسیاب وغیرہ گنبد بلورین رہا ہوئے اور بران اور عمرو وغیرہ بیہوش پڑے ہین اور قتل ہوا چاہتے ہین بس یہ اٹھا اور آکر تیلے بزور سحر بران و عمرو و بہار وغیرہ کی ایسی صورت کے بنا کر ڈال گیا کہ اُنکو تم اکر افراسیاب نے قتل کیا دیر

آپ مع صرصر و چالاک کے تخت پر سوار ہو کر اپنے ملک کی طرف گیا جہانگیر کو اسکی بارگاہ میں پہونچا گیا

داستان طلسم ہوشربا افشان میں جانا جہانگیر کا اور بلوانا الپ کا امیر صاحبقران کو واسطے زیر کرنے جہانگیر کے اور زیر ہو کر مسلمان ہونا جہانگیر کا اور پھر مقابلہ کرنا رخ کا افراسیاب جادو سے اور عیاریاں کرنا عیاروں کی و دیگر داستان متعلق اسی بیان کے ہونا

ساقیا دے پیالہ شتاب | مطربا تو سنا دے چنگ و رباب | دیکھ گلشن میں پھر بہار آئی
راگ گاتی ہوئی ہزار آئی | نہر میں فوارہ یہ اچھلتا ہے | حوض کا حوصلہ نکلتا ہے
نہیں گلشن میں دیکھ چشم حباب | قصہ پڑھنے کا منتظر ہے اب | چشم نرگس فسانہ پر ہے آج
سر طاؤس پر ہے عیش کا تاج | داستان پڑھ رہی ہے آج نرلی | سوسن دہ زبان کا ہو اظہار
زلف سنبل بھی کرتی ہے کنگھی | چلی آتی ہے سب گلوں کو ہنسی | غنچۂ باغ مسکراتا ہے
بلبل باغ چہچہاتا ہے | راگ گاتے ہیں بلبل و قمری | نرگس مست آج ہے ہنستی
مجھکو بھی ساقی اب پلا دو دو | ہو خوشی کی یہی بہار تو ہے | لالۂ باغ جام کو لیکے
اٹھا کے پھر صراحی مجکو دے | ابر اٹکھیلیوں سے ہے چلتا | جیسے چلتا ہو کوئی متوالا
گھٹا جھوم جھوم کر آئی | دیکھو یہ بھی ہوئی ہے متوالی | نہر میں جوش کھا رہا ہے آب
شوق میں ہو کے یہ بھی ہے بیتاب | باغ کیا ہے شراب خانہ ہے | عیش و عشرت کا اب زمانہ ہے
ساقی پیر مغان کی تجھکو قسم | دے مئے آتشیں کا جام اسدم | تیز اور تند ایسی ہوئے شراب
جسکے پینے سے ہو یہ دل بیتاب | تیز تر مانگتا ہوں جو اب مے | مجکو کب سے جنگ کرنا ہے
تیز ہویگا خنجر بران | توڑوں جا کر طلسم کو کیوان | مرحلے سب طلسم کے توڑوں
دوڑتے بھڑنے سے منہ میں موڑوں | لیک سالم رہے یہ میرا جسم | کیونکہ اب توڑنا ہے مجکو طلسم
چاہ بس پی چکے شراب کو تم | مے کے پینے سے عقل ہوگئی گم | پھر بھلا کیا فسانہ لکھو گے
چاہئے حد سے آدمی نہ بڑھے | نکتہ سنجان داستان کہن | از زبان قلم کنند سخن

چہرہ پردازان مضامین کہن و جلوہ دہندگان عرائس سخن رہ نوردان جادۂ خیال و سیاحان منازل حال و مقال نقش بندان نقوش افسانہ طرازی و محرران دفاتر قصہ پردازی کشافان رموز نہان و رموز دانان اسرار امتحان مترنمان بلبل گلشن داستان و داستان گویان بلبل شیوہ زبان با قلم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے اس داستان شیرین بیان کو اسطرح بیان کرتے ہین اور مسافران منازل قصہ خوانی میدان داستان مین یون قدم دھرتے ہین کہ افراسیاب اپنے ملک مین جاکر پہونچا اور یہان کوکب کو برہمن روئین تن لے گیا تو اس عرصہ مین وہ زمانہ آیا کہ زلف شب کو دہر نے سمیٹ کر جوڑا باندھا اور چہرہ زرین آفتاب سر بادشاہ زمانہ پر پھرنے لگا نظم

ہوا پھر جلوہ آرا شاہد روز	کواکب چرخ پر سب تھے غم اندوز	جہان مین ہر طرف پھیلا اجالا
سر اپنا شرق سے خور نے نکالا		

اب یہان صبح کو کوکب کو حال معلوم ہوا اور برہمن روئین تن نے اُس سے کہا کہ اے کوکب کوئی ایسا غضب کرتا ہے کہ بغیر تحقیق کیے اپنی محفل مین غیر کو بلاتا ہے اور اسکے ہاتھ سے شہراب پیکر بیہوش ہوجاتا ہے اگر مین وہان جاکر تیلے نہ ڈال آتا تو افراسیاب ملعون سبکو قتل ہی کرچکا تھا کوکب روشنضمیر نے بڑا شکریہ برہمن روئین تن کا ادا کیا اور اسوقت صلاح کی کہ کسی فرزند صاحبقران کو بلاکر جہانگیر سے لڑوانا چاہیے اُسی وقت طاہر قدرت قدرت کردگار سے اور تاجدار قدرت کہ ایک بیٹا اور ایک بھائی اسیمن سے معمار قدرت کا ہے آکر یہان بیٹھے اور صلاح ہوئی کہ انھین کو روانہ کرد کوکب روشنضمیر نے انھین سے کہا کہ تم جاکر امیر کو لے آؤ یہ دونون بموجب حکم روانہ ہوئے لیکن بیت ازین قصہ یکدم فراموش کن * زجائے دگر داستان گوش کن یعنی افراسیاب کے پاس نامہ لقا کا آیا کہ اے افراسیاب کسی کو ہماری مدد کے لیے بھیج ورنہ ہم تجھسے ناراض ہوکر تیرے طلسم کو برباد کردینگے افراسیاب نے پیکان شعلہ تن جادو اور دہان جادو سے کہا کہ تم یہان سے جاؤ یہ دونون حسب الارشاد روانہ ہوئے اور بعد قطع منازل و طے مراحل قلعہ کوہ عقیق مین پہونچے اور یہان آکر انھون نے طبل جنگ بجوایا اور امیر نے بھی انکے مقابلہ مین کوس حربی و طبل جنگ بجایا یعنی جب وہ زمانہ آیا کہ روئے دہر سیاہی شب سے کالا ہوا اور آفتاب تابان لرزان و ترسان خیمۂ مغرب مین گیا نظم

ہوا غل ہر طرف کو شام آئی	سیاہی کی پھری ہر سو دہائی	چھپا مغرب مین خورشید جہانتاب
پسند آیا وہان ہر دل کو پھر خواب		

سر شام حکم پیکان ناکام طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکاری جو باہر جاسوسی یہان موجود تھے وہ دوان دوان خدمت امیر صاحبقران مین آئی اور زمین ادب بعبودیت چومکر یہ قطعہ دعائیہ زبان پر لائے نظم

چاہے اگر کوئی دو جہان کا متاع و مال	تیرے گدائے در سے کرے گا وہ سوال	

برسے ترا جو ابر کرامت زمین پر
دست قضا اٹھادی اُسے دیکے گوشمال
شمشیر گر علم ہو تری جن وانس کل
ہوجاے خشک خون رگ یاقوت کی مثال

پیدا نجاے دانہ گہر ہون ہر ایک سال　مرضی سے گر چلے نہ ترے ایکدم ہوا
جون موم نقشہ آن مین ہو جاے منفعل　گر تجھ فشار پنجہ سے آگاہ ہون جبال
ہیبت سے آب ہو جگر و زہرہ محال　ہر سر غرور کی رگ گردن مین [illegible]

پیکان بے ایمان نے بموجب حکم لقاے شیطان طبل جنگ بجوایا

کل نکل کر آتش فساد کو دوبالا کریگا باقی خیر و عافیت ہے امیر نے ابوالفتح سے کہا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی بجے طبل جنگ جیسا کچھ کہ نقاش ازل نے اور کاتب قسمت نے ہماری قسمت مین تحریر کیا ہے وہ ہی پیش آنی ہے ابوالفتح نے نقارخانہ مین جاکر طبل جنگ پر چوب لگائی کہ صداے شر و فساد بلند ہوئی اور دربار سویرے برخاست ہوا ہر ایک بہادر ذی احتشام اپنے اپنے مقام پر آکر طیاری آلات حرب و ضرب کرنے لگا ہنگامہ عظیم برپا ہوا تلواروں کی چمک سے اُس میدان مین چراغان تھا زبان شمشیر یہ سناتی تھی کہ بیت رستم رہا زمین پر نہ بہرام رہ گیا ✽ مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا ✽ اے مردان بکوشید تا جامۂ زنان نپوشید شعر روز جنگ سخت جنگ باید کرد ✽ کوشش تام و ننگ باید کرد ڈھکیت کڑک کڑک کر یہ پکارتی تھی کہ دوہا

بگ آگے پت رہے اور بگ پاچھے پت جائے　کاگا ایسے پوت کپوت کا کبھو ماس نکھائے

کمان بھی چلاتی تھی کہ صبح کو ہر سمت شورش عظیم برپا تھی تلوارین چرخ پر چڑھی تھین کہ عقل پر چرخ کی چرخ مین آگئی تھی تیرون اور سنانون کو آبداری دیجاتی تھی چمک تلوارون کی آنکھوں مین سماتی تھی گھوڑون کی رکابین اور تسمے وغیرہ جو نادرست تھے اُنکو درست کیا بہادرون نے غسل کیا شمشیر تیز کے خوف سے رات بھی کٹ گئی دو پہر رات گئی نقیبون نے اُٹھکر یہ صدا دی بیت جوانمردان بخت ہشیار ہو سلاحون سے اپنے خبردار ہو اسی ہنگامہ مین وہ رات کٹ گئی اور وہ زمانہ آیا کہ تیغ آفتاب کو نیام مشرق سے نکال کر ترک دہر نے چمکایا اور شاہد شب نے برقعہ سوز مین منھ چھپایا نظم

ہوا خورشید پھر مشرق سے پیدا　جہان مین ہر طرف پھیلا اُجالا
اُٹھے لڑنے کو سب بستر سے سردار　ہوا جب مہر تابان روشنی بار

صبحدم لشکر خیل خیل ذیل ذیل بیرق بیرق طوق طوق جوق جوق تیپے کے تیپے دستے کے دستے پلٹنین اور رسالے مردان جنگ آزما لڑائی کو دیکھے بھالے سردار سب فوج کو سنبھالے جانب میدان کارزار روانہ ہوے اور جملہ سردار لشکر کو میدان مین پہونچاکر خدمت امیر مین آئے

امیر مسجد کرپاس میں ورد وظائف سے فراغت حاصل کر رہے تھے کہ ابوالفتح اصفہانی نے آکر خدمت والا
نہمت میں عرض کی کہ یا امیر کشور گیر فرود و لشکر رسیدہ بجائے مصاف، دو دیرکالہ بستند چوں کوہ قاف
امیدوار قدوم میمنت لزوم صاحبقرانی ہیں صاحبقران نے تسبیح صد دانہ کو رکھکر سر سجدہ میں
رکھا اور دعائے فتح و ظفر مانگی کہ

ابیات

خداوندا مجھے فتح و ظفر دے
یہ احقر کافروں کو جا کے مارے
الٰہ العالمین فریاد سن لے
مجھے ان کافروں پہ فتح تو دے

غرض سر سجدے سے اٹھا کر صندوق اسلحہ کو طلب فرمایا اور موزے
راگے چار آئینے وغیرہ سے جسم پر انوار و منور کو مزین و مجلی فرما کر برآمد ہوئے یہاں دیوانہ بن قندس
اشقر دیوزاد کو گل سار پر لگا کے کھڑا تھا صاحبقران نے اسکے قریب آکر انگشت شہادت سے یا علی
اسکی گردن پر لکھکر خانہ زین کو مثل خانہ آفتاب منور و روشن فرمایا صدائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بلند ہوئی جلوداروں نے دامن عبا و قبا کو درست کیا اشقر کلائیاں شیر کی طرح مارتا ہوا اٹھکھیلیاں کرتا ہوا
جانب در عیش محل شہنشاہ اسلامیان روانہ ہوا امیر یہاں آکر ٹھہرے نوجوانان تہمتن تو دے بنا کر تیر
اندازی کرنے لگے کس لیے کہ ابھی بادشاہ برآمد نہوئے تھے غرض بعد کچھ دیر کے شاہ جمجاہ و کجکلاہ
سکندر رجعت برآمد ہوئے سرخ پردہ زنبوری عیش محل کی ڈیوڑھی کا چرخی پر کھنچا آواز غرائے
کی بلند ہوئی امیر اور سب سردار کھڑے ہوگئے اور مجراگاہ پر جاکر ٹھہرے کہ یکایک جلوس شاہی نکلا
ڈنکے پر چوب پڑی صدائے نصر من اللہ و فتح قریب آئی چوبدار و خدمتگار وغیرہ آگے بڑھے طفلان
ماہ طلعت عود و عنبر کے لوٹے لیے عود برکی کا بکٹا اسپر جھونکتے ہوئے نکلے زنانہ سامان کہاریاں
وغیرہ تخت بادشاہ کا جو اٹھائے ہوئے تھیں وہ سب پھر گئیں کہاروں نے آگے بڑھکر تخت بڑھایا
شہنشاہ ذیجاہ دگردوں بارگاہ برآمد ہوئے امیر نے فراشی مجرا کیا مردہا پکارا بادشاہ مہابلی سلطان
عالم ظل اللہ نگاہ روبرو حمزہ صاحبقران بادشاہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اور ہاتھ سینے پر رکھا اس
سے یہ مراد ہے کہ جگہ تمہاری ہمارے دل میں ہے غرض سواری بادشاہ کی بسان باد بہاری جانب
جنگاہ روانہ ہوئی وہ صبح کا وقت نسیم عنبر شمیم کا چلنا شمعوں کا جھلملانا نقیبوں کا منقبت
خوانی کرنا کہ منقبت
سلمان کو چھڑایا جبرئیل کو پڑھایا

اعلیٰ ہے تیرا پایہ یا مظہر العجائب
ہر جا تجھی کو پایا یا مظہر العجائب

تو ہے نبی کا سایہ یا مظہر العجائب
چالیس مومنوں کی دعوت قبول کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

توسر جگہ پہ پہونچا یا مظہر العجائب ہر دم ڈنکے پر چوب پڑتی تھی گھوڑے ہنہناتے تھے ترک دہر بھی لشکر کی شان و شوکت پر نثار تھا حیران کار تھا پیر گردون بھی چکرایا تھا غرض بایں تجمل و شوکت وارد دشت مصاف ہوئے پلٹنین جمگئین سقون نے نکلکر چھڑکاؤ کیا اور گرد و غبار کو بٹھایا فوجین جمگئین صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نکلکر مذمت دنیاے فانی سنائی کہ نظم

عاقلان باغ یہ نہین دلکش	جسکو دیکھو وہ ہے پریشان وش	اس چمن کی ہوا ہے ہمن ندی
آستین زن چراغ عقل پہ ہے	خاک جیب ہوگئے قدر غنا	تب ہوا سرو خوش نا پیدا
لالہ رو دلپہ لے گئے جیب داغ	بت ہوا لالہ زیب محفل باغ	نرگسی چشم ہین جو دفن یہین
چشم نرگس جھکی ہے سوے زمین	خاک مین گل رخان جو سوتی ہین	باغ مین آبشار روتے ہین
جب مٹے صاحبان محفل درد	جعفری نے دکھایا تب رخ زرد	موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے	صبح کو طائران خوش الحان	پڑھتے ہین کل من علیہا فان

اے بہادران نامی تمھین چاہئے ہے کہ لڑکر مرجاؤ نام زمانہ مین کرجاؤ یہ کہکر کنارہ ہوے اسوقت پیکان نے اپنے اژدر سحر کو میدان مین نکالا اور نہیب دی کہ اے فرقہ خداپرستان وائے زبردستان تم مین سے جسے تمنا مرگ کی ہو آئے اور مجھسے مقابلہ کرے یہ نعرہ سنکر مندویل اصفہانی نے اپنا گھوڑا صف لشکر سے نکالا اور سامنے بادشاہ لشکر اسلام کے آیا ہاتھ باندھکر دست بستہ اجازت لی کہ اے بادشاہ اجازت میدان دیجئے یا تو سر کو قدم اقدس پر سے نثار کیا یا باندھکر اس کافر خاسر کو خدمت والا نہمت مین لایا بادشاہ نے فرمایا کہ جاؤ تمکو سپرد پروردگار کیا مندویل گھوڑا اڑاکر سامنے پیکان کے آیا اور طالب ضرب ہوا اسوقت پیکان نے دستک دی کہ صحراسے نقابدار مرصع پوش پیدا ہوا اور نقابدار نے ہاتھ ہلایا کہ ہوا چلی کہ مندویل کو ہوا اڑاکر طرف آسمان کے لیگئی آسمان پر جاکر مرکب تو گر پڑا اور ایک ابر پیدا ہوا کہ اسمین سے ایک شعلہ چمکا کہ مندویل کو جلایا اسی طرح پچاس سردار جلادیے جب تو غصہ مین آکر قاسم نے اپنے تئین نکالا امیر نے حرز ہیکل گلے مین انکے ڈالدی قاسم اسکے برابر پہونچے اسنے ترنج مارا بسبب حرز ہیکل کے تاثیر نہ ہوئی اب قاسم نے تیغہ مارا اسنے سر آگے کردیا تلوار نے جگر تک کاٹا اور وہ نقابدار زمین پر گرا پیکان نے آواز دی کہ اے قاسم واہ کیا ہاتھ مارا ہے مگر ذرا منھ کھولکر تو دیکھو کہ کسکو مارا قاسم نے جو نقاب ہٹاکی دیکھا تو ایرج پڑا ہوا ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیکان نے کہا اسے کیون مارا قاسم نے اپنے تئین لاشہ ایرج پر گرا دیا اور چاہا کہ اپنے گلے پر خنجر پھیرے کہ امیر دلندھور سب گریبان پھاڑکے لاش پر آپڑے اور رونا شروع کیا کافر تو خوشی خوشی ہٹ گئے صاحبقران وغیرہ لاشے کو لیکر بارگاہ مین آئے سب لاشہ سے لپٹے جاتے تھے اُسوقت خواجہ زادون نے کہا کہ یا امیر یہ لاشہ ایرج نہین ہے کوئی اور ہی سب اسکے پاس سے ہٹ جائین کہ یکایک لاشہ تڑپا اور لندھور کو لیکر اڑ گیا لوگ دوڑے دیکھا کہ آسمان پر بلند ہوا اور ایک شعلہ خیز پیدا ہوا اُس ابر نے بہتون کو جلا دیا یہان تک کہ اب اس ابر شعلہ خیز نے تمامی لشکر اسلام کو جلا دیا صرف امیر اور بادشاہ باقی رہے اُسوقت لقا نے طبل بازگشت بجوایا اور پھر اپنی بارگاہ مین آیا آتے ہی حکم عیش دیا یہانتک کہ اب وہ زمانہ آیا کہ مسافر روز نے سفر کیا اور شب تیرہ فام جہانین مہمان ہوئی **نظم**

ہوا پھر شاہد شب جلوہ آرا	سہ مہتاب کا چمکا ستارا	
کواکب چرخ پر تھے روشنی بار	ہوا اول خوب راحت کا طلبگار	

رات کو پیکان اُٹھا اور اُسنے کہا کہ مین امیر کا اسم اعظم بند کرنے جاتا ہون یہ کہکر نظر سے غائب ہو گیا اور اپنے خیمہ مین آیا اور ماش کے آٹے کا ایک لال بنایا اور اُسکے پیٹ مین شہاب بھرا اور اسکو سحر پڑھکر زندہ کیا اور مٹھی مین دابکر وہان سے چلا اور بزور سحر صورت اُسنے ابوالفتح اصفہانی کی بنائی اور دروازہ بارگاہ سلیمانی پر آیا اور ایک شخص سے کہا کہ ذرا امیر کو بلاؤ کہنا ابوالفتح حضور کو بلاتا ہے ایک کار ضروری ہے یعنی سردار جو جل گئے ہین اُنکے زندہ کرنے اور رہا کرنے کی تدبیر مین صلاح کرنی ہے وہ شخص اُسکے کہنے سے صاحبقران کے پاس گیا اور پیغام ابوالفتح نقلی امیر سے کہا امیر یہان بیٹھے ہوئے غم مین سرداروں کی اشک حسرت بہا رہے تھے جب انھون نے مژدہ رہا ہوئے سرداران کا سنا فرط بشاشت سے بے اختیار ہنس پڑے اور اُٹھکر باہر آئے ابوالفتح نقلی یعنی پیکان نے وہ لال جو بناکر لایا تھا چھوڑا وہ لال گرد امیر کے پھرا اور پھر اُسکے ہاتھ پر جا بیٹھا اُسنے اسکو پکڑ لیا اب امیر نے ابوالفتح سے کہا کہ کیا کہتا ہے ابوالفتح نقلی نے نعرہ کیا کہ منم پیکان جادو یا امیر اسم اعظم آپ کا بند کرنے آیا تھا یا قلو کیجیے اب دیکھیے کہ یاد ہے یا نہین یہ کہکر وہان سے غائب ہو گیا اور یہان امیر بیخود ہوئے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جب اسم اعظم بند ہوتا ہے صاحبقران بیخود یا بیہوش ہو جاتے ہین اور وہان پیکان نے اُس لال کو لیجا کر ایک شیشہ مین بند کیا اور اس شیشہ کو ایک دیو کو بلاکر دیا اور کہا کہ اسکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیجا کر اچھی طرح رکھنا اور طبل جنگ بجوایا یہان امیر و شاہ تو باقی ہین اُنھون نے بھی طبل جنگ بجایا لشکر تو تھا ہی نہین تیاری کیا ہوتی لشکر کفار مین بلاشک تیاری تھی جب وہ زمانہ آیا کہ آفتاب تابان بصد جاہ و جلال خنجر بیضاوی کینہ سوز حلقہ مہر اور نیزہ خطوط شعاع ہاتھ مین لیکر توسن گردون پر جلوہ فرما ہوا صبح کو امیر و بادشاہ میدان مین آئے اسم اعظم تو فراموش تھا ہی اور امیر خود بھی جگر و دل کو سنبھال کر کھڑے ہوے اسطرف لقارانده درگاہ الٰہ مردود و منکوب زمرد شاہ باختری چالیس ہاتھیون کو زنجیرہ بند کرا کے موتیون کا بنگلہ ڈال کے تخت کھنچوا کر سوار ہوا ڈنکہ پرچوب پڑی نشان شکست نشان ہمراہ چلے بیرقین سیاہ سیاہ ہوا مین اُڑتی تھین جھنڈی سر جھاڑ منہ پہاڑ جھاڑ جھنکاڑ جلوہ دکھاتے تھے کلہ عمود و کمان چلا چلا کر لقا کو کوستے تھے لشکر گروہ گروہ مثل دریا کے جوش کھاتے ہوے جنگاہ مین مثل سیلاب فنا چلے آتے تھے ہر ایک سپاہی زرہ سے دام مرگ مین پھنسا ہوا تھا غرض یہ میدان مین آئے بیلدارون نے پست و بلند زمین ہموار کی جھاڑی جھنڈی کو کاٹ ڈالا سقون نے چھڑکاؤ کرکے گرد و غبار بٹھایا نقیبون نے نکلکر نقابت کی اور مذمت دنیائے فانی زبان پر جاری فرمائی کہ ابیات

انسان کے حق مین یہ دنیا کی چاہ ہے		اس خوان کی نمش کف مار سیاہ ہے
نہین آج دارا کا باقی نشان	دیگر	سکندر کی باقی نہین عظم و شان
بیاہ لے جاؤ عروس موت کو	دیگر	دو طلاق اس زندگی کی سوت کو

جب نقیب نقابت کرکے کنارہ ہوے اُسوقت بیکان نے چاہا کہ مین میدان مین جاؤن لیکن پہلے سامنے لقا کے آیا اور اپنے اژدر پر سے کود کے سجدہ کیا اور پھر میدان مین آیا ہنوز لڑنے نہ نکلا تھا کہ امیر تو باقی ہین ہر چند کہ بیخود تھے مگر سامنے تخت بادشاہ کے گھوڑا پھینک کر آئے اور کود کر گھوڑے پر سے تخت بادشاہ کو بوسہ دیا پھر اجازت میدان مین جانے کی چاہی کہا کہ سوائے میری اور کون باقی ہے اب مجھے مرنے کی اجازت دیجئے بادشاہ نے سپرد خدا کہا امیر منتظر ہوے کہ جب بیکان جادو میدان مین نکلے تو مین جاؤن اور اُدھر بیکان نے پکار کر آواز دی کہ یا امیر آئیے اور اطاعت کیجیے امیر نے جواب دیا کہ مین لاکھ لاکھ لعنت کرتا ہون لقا پر اور اسکے پرستارون پر بیکان خاموش ہوا اُسوقت ایک ابر پیدا ہوا اور طائر قدرت و تاجدار آ کر پہونچے امیر

سے ملاقات کی اور سب حال کہا امیر نے فرمایا کہ جسکے لینے کو تم آئے ہو وہ سب جلا دیے گئے پیکان نے یہ بدعت کی ہے تب تاجدار نے کہا مین جاکر اُس سے مقابلہ کرتا ہون اور اسم اعظم آپ کا چھوڑاتا ہون یہ کہکے ایک گولہ طرف آسمان کے پھینکا دیکھا کہ ایک پری زاد آتی ہے پیکان نے جو یہ دیکھا ایک دستک دی ایک دیو وہ شیشہ اسم اعظم کا لیئے ہوے پیدا ہوا اُس پری پر چلا پری نے اس سے چھینکر شیشہ توڑ ڈالا اور دیو سے لپٹ گئی دیو بھی جل گیا اور آپ بھی جل گئی لیکن اسم اعظم امیر کا چھوٹ گیا پیکان و باد بان طبل باز گشت بجوا کر پھرے فرط خوف سے ساحر آگئے ہین لڑنا دشوار ہے تدبیر اور مضبوطی کرکے لڑینگے غرض پھر گئے اور تاجدار نے کہا یا امیر آپ سبکو لیکر بارگاہ مین چلیے مین سرداران کو لیکر آتا ہون یہ کہکے میدان سے غائب ہو گیا وہان پیکان نے بختیارک سے کہا کہ کل دیکھیے کیا ہو اس اثنا مین ابو الفتح اور سر سنگ مصری صورتین اپنی بدلکر بارگاہ لقا مین آئے اور چاہا کہ کچھ عیاری کرین لیکن سحر نے پیکان اور باد بان کو آگاہ کیا کہ دو عیار بھی آئے ہین اور وہ سامنے کھڑے ہین پیکان نے ان دونون کو بھی پکڑ لیا اور ظاہر مین تو سردار جل گئے مگر سب زندہ ہین ان دونون عیارون کو بھی پیکان نے وہین قید کرا دیا اور کہا کہ مین سب سردارون کو قتل کرتا ہون آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ سب سردار ایک رسن مین بندھے ہوے آسمان سے اُتر آئے پیکان نے جلادون کو اشارہ کیا کہ سب کے سر کاٹ ڈالے یہ خبر ہرکارون نے آکر امیر سے بیان کی امیر مع تمام لشکر کے لشکر لقا کی طرف چلے نصف راہ مین پہونچے تھے کہ تاجدار قدرت سب سردارونکو تخت پر بٹھائے ہوئے تخت کو اڑاتا ہوا آکر پہونچا کس لئے کہ تاجدار قدرت نے بزور سحر دریافت کیا کہ سردار کہان قید ہین بس وہ مقام معلوم کرکے وہان گیا اور جو ساحر کہ وہان محافظ تھے انکو قتل کرکے سردارونکو چھوڑا کر اور انھین کی ایسی صورت کے پتلے بنا کر اور محافظون کی ایسی صورت کی پتلی بنا کر سحر کے بیر اُنمین بٹھا کر اُنکو زندہ کر دیا اور آپ سردارون کو لیکر خدمت امیر مین آیا اور وہان انھین پتلونکو پیکان اور باد بان نے بلا کر قتل کر ڈالا یہان تاجدار نے امیر سے کہا کہ حضور آپ کہان جاتے ہین وہ جو قتل ہوے میرے پتلے سحر کے تھے ادھر خبر ہوئی پیکان کو کہ ہمنے قتل کسکو کیا وہ سردار خدمت امیر مین آگئے پیکان غصہ مین آکر اٹھا اور چلا اسکے ساتھ باد بان بھی آیا یہان تاجدار نے یہ تعجیل سحر کیا کہ ایک قلعہ تیار ہوا اُسمین سے ایک جوگی پیدا ہوا اُسنے آکر پیکان اور باد بان

کو پکڑ لیا تمام ملازم انکے مارے گئے لقا بھاگ کر باغ مینا مین مختفی ہوا اب امیر دربار مین آئے اور پیکان او
بادبان نے آپسمین صلاح کی کہ دین امیر کا برحق ہے ہمین لازم ہے کہ مطیع اسلام ہو جائین کیونکہ
قید مین ہین بس یہ دونون پکارے کہ ہم بھی مطیع اسلام ہوتے ہین ہنوز یہ قید خانہ مین پہنچنے
نہ گئے تھے کہ امیر نے انکو خلعت منگا کر دیا اور یہ دونون مطیع اسلام ہوئے طاہر اور تاجدار نے کہا
اب امیر کسی کو ساتھ کیجیے امیر نے کہا کہ کوئی وجہ ایسی ہو کہ ہم بھی مقابلہ دیکھین تاجدار نے کہا
برج قلعہ مین آپ بیٹھکر ملاحظہ فرمائیے گا سب حال آپکو ظاہر ہوگا امیر نے ایرج کو ساتھ کیا اب
طاہر تاجدار و پیکان و بادبان ایرج کو تخت پر بٹھا کر طرف قلعہ زرافشانیہ کے روانہ ہوئے یہان
کچھ لوگ پیکان و بادبان کے افراسیاب کے پاس آگرپہونچے اور سب احوال بیان کیا
کہ پیکان و بادبان مطیع الاسلام ہوئے اور ایرج کو لئے ہوئے طاہر و تاجدار و پیکان و بادبان
طرف زرافشانیہ کے جاتے ہین بس صرصر نے کہا ایک ساحر میرے ساتھ کیجیے کہ مین جاکر ایرج کو گرفتار
کرون واضح ہو کہ صرصر افراسیاب کی ایسی صورت بنکر کوکب پر عیاری کرنے گئی تھی تو اپنے
ساتھ لیگئی تھی اُسوقت بھی صرصر ایک ساحر کو لیکر روانہ ہوئی اور بعد صرصر سفاک ہمرق نگاہ نہایت
زبردست ساحرہ ہے کہ اُسکے پاس انگشتری جمشیدی ہے بارہ سو ساحرون سمیت یہ بھی روانہ ہوئی
گر وہان راہ سے طاہر نے عرضی بخدمت کوکب روانہ کی کہ ہم ایرج کو بڑی دھوم سے لئے ہوئے
آتے ہین آپ بران وغیرہ کو واسطے استقبال کے روانہ فرمائیے کہ صاحبقران انکے بھیجنے پر راضی نہ
ہوتے تھے ہماری خاطر سے اور آپ کے نام سے بھیجا ہے یہ عرضی کوکب نے پڑھی اور نام بران
پر خفا ہوا کہ بران کے جانے کی کیا ضرورت ہے مگر جمشید کو روانہ کیا یہان تاجدار وغیرہ ایرج
کو لیے ہوئے صورت عمدہ بنائے ہوئے منزل بہ منزل آتے ہین ایکدن ایکمقام پر لشکر اُترا اور
صبح اُکی سمت سیر دیکھ رہے تھے کہ ایرج کی نگاہ پڑی کہ ایک نازنین کی چھاتی پر قزاق سوار ہے اور
قتل کیا چاہتا ہے ایرج نے کہا اے تاجدار اس نازنین کو بچانا تاجدار نے ہاتھ ہلایا کہ قزاق کا
سر اڑ گیا دور جاکر گر پڑا اور شاپور شیر دل جاکر اُس نازنین کو سامنے ایرج کے لایا ایرج نوجوان نے
دیکھا کہ ایک معشوقہ حسین و مہر تمکین کہ جسکی زلف رسا کے روبرو زلف سنبل کی سراسر ہیچ
پیشانی نورآگین اسکی وہ کہ اسی پیشانی کی حسن کا ٹیکا ابرو بسان ہلال خمیدہ تیر مژگان وہ کہ جو دل و

١٦١١.

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جگر چھیدین آنکھین شراب حسن سے معمور دل عشاق پر جو چشمک کرین گال دونون مے حسن سے لال ایسے جیسے گلاب کے پھول آفتاب اُنکے روبرو شرمائے اگر مقابل ہوجائے دہن تنگ غنچہ سربستہ پستہ اُنکو دیکھکر بستا سینہ پر چھاتیان اُبھری ہوئی گول گول انمول نہایت سڈول کہ دوہا سندر روپ اور لکھ اُود انبوہ ایسی سڈول کڑے کرارے چکنے اور بچے گورے گول ہ اسکے حسن کا یہ نقشہ تھا کہ کبت

سندر روپ سروپ مہامن یون للچے جیسے انگ مین لیجے

جیون مور سبجیون کی چھب دیکھت کی چھب دیکھے ہی بیجے

پان کھوات مہا ادھارس چاہے تو چندر کو دیکھے نہ دیجے

ٹک اور بناو بنے نہ بنے ڈھک بیٹھی ہی لکھ کو دیکھا ہی کیجے

ایرج اُسپر مائل ہوا اور اُسکو اپنے پاس بٹھایا اور جب وہ زمانہ آیا کہ آفتاب تابان غار مغرب مین گیا اور کواکب نے فلک پر انجمن آرائی فرمائی اسوقت محفل آراستہ کی ساقی و مطرب حاضر ہوئے دور جام ہوا ارغوانی چلا ہر ایک مست و لایعقل بنا توبہ توبہ می پرستون کے لاؤ لاؤ کی صدا دماغ مین ہر ایک کے مستی نے ٹھیکا کھایا طال اللہ کی آواز بلند نشہ مین ہر ایک انجمن اپنی گرمی نشاط و ہنگامہ انبساط مین ہر ایک شخص بیہوش ہوا یعنی یہ عورت صرصر شمشیر زن ہے اُسنے شراب مین بیہوشی ملا کے ہر ایک کو بیہوش کیا ہے اور انھین کے گرفتار کرنے کو آئی تھی بس اُسنے ایرج کا پشتا باندھا اسوقت سفاک برق نگاہ بارہ ہزار ساحر سے آکر پہونچی اور اُسنے دیکھا کہ صرصر شمشیر زن نے اپنا کام کیا اُسوقت اُسنے ایک پنجہ بھیجکر صرصر کو اٹھوا منگایا اور کہا کہ اسکو کسی جنگل مین چھوڑ آؤ پھر صرصر افراسیاب کو گالیان دینے لگی کہ ہائے یہ کیا وقت تھا ہلو اپنے کا مگر کیا ہو سکتا تھا اب سفاک برق نگاہ نے سب کو گرفتار کیا اور تخت سحر پر ڈال کر روانہ ہوئی لیکن کوکب اپنے دربار مین بیٹھا ہوا ہے کہ برہمن روئین تن کا نامہ آیا کہ ای کوکب پیکان اور بادبان اور طاہر و تاجدار وغیرہ بیچ کو لیے ہوے تمھارے پاس آئے تھے اب برق نگاہ نے اسکو بیہوش کرکے ارادہ لیجانیکا کیا ہے خبر مہمان کی لینا چاہیئے کوکب نے جو یہ نامہ پڑھا فوراً اٹھا اور بتعجیل تمام سفاک برق نگاہ کو آکر اُسنے قتل کیا اور شہزادہ ایرج کو چھوڑا لیا اور لیکے اپنے ملک کیطرف چلا ابھی انکو تو راہ مین رکھیے لیکن کیفیت سنیے کہ کوکب روشن ضمیر نے کہا کہ اے ایرج اب تو آپ تشریف لے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آتے ہین مین جاتا ہون ایرج نے کہا بہتر ہے بس یہ اپنے مقام پر آیا اور خواجہ عمرو نے لوح کو اپنی زنبیل سے نکالا اور کوکب کو دیا اور کہا کہ اے کوکب یہ لوح تمھارے طلسم کی ہے اسکو تم حفاظت مین رکھو کوکب نے کہا اے خواجہ ابھی تم اس لوح کو رہنے دو کیونکہ طلسم کشا موجود ہے ایسا نہو کہ وہ اسکو پا جائے عمرو نے کہا کہ لوح اسواسطے نہین ہوتی کہ میری زنبیل مین رہے بلکہ اسلیئے ہوتی ہے کہ وہ طلسم مین رہے تاکہ طلسم کشا کے کام آئے اب مین اسکو اپنے پاس نہ رکھونگا کوکب نے ناچار ہو کے لے لیا اور اس لوح کو ایک گلدستہ مین رکھا اور اس گلدستہ کو ایک قصر مین پہاڑ پر رکھ دیا اور ساحر بہر حفاظت مقرر کیئے اور جس مقام پر رکھی گئی ایک ابر اس گلدستہ کے اوپر چھایا پھر اسمین سے موتی برسنے لگے اب ایک ساحر کے دلمین آیا کہ اس لوح کو اگر شہزادہ جہانگیر پائے تو مجھکو بہت کچھ سر فراز کرے یہ لوح چلکر اسکو دینا چاہیئے بس اسنے اس گلدستہ کو توڑ کر اور جو ساحر کہ محافظ تھے انسے چھپا کر لوح کو نکلا اور شہزادہ جہانگیر کے پاس آیا اور لوح کو دیا شہزادہ اسکو دیکھکر بہت خوش ہوا اس ساحر کو سر فراز کیا اور آپ لوح لیکر واسطے فتح کرے طلسم کے اکیلا چلا اور لوح کو دیکھا اسمین نکلا کہ اے فتاح طلسم و سیارہ عجائبات دہنی طرف کو جاو شہزادہ جہانگیر اس طرف کو چلا یہانتک کہ آتے آتے ایک قصر کے قریب پہونچا اور دیکھا کہ قصر نہایت بلند در فیع ہے جہانگیر اندر اس قصر کے آیا ہر طرف دیکھا کہ شہ نشین اور کمرے بنے ہین معمار عقل بھی اس جگہ کو دیکھکر حیران کار ہے شہزادہ اندر بارہ دری کی آیا یہان دیکھا تو ایک تخت پر ایک بادشاہ پر شوکت وجاہ تاج شہریاری بر سر و چارقب شاہنشاہی در بر مالہ ہاے مروارید گردن مین پڑے ہین چتر بال ہما کا سر پر گردش مین تخت پر بیٹھا ہے اور گرداگرد اسکے کرسیون پر امیران سلطنت اور وزیران اتہت متمکن ہین شہزادہ نے جب خوب غور کر کے دیکھا تو اس بادشاہ کو مع ارکین سلطنت پتھر کا پایا حیران ہوا کہ نہین معلوم یہ پہلے انسان تھے اب پتھر کے ہو گئے ہین یا کسی نے تصویرین تراش کر یہان رکھدی ہین اس سوچ مین کھڑا تھا کہ ایکطرف سے آواز قہقہے کی آئی اسنے پھر کر جو دیکھا تو ایک نازنین مہ جبین نہایت شوخ و شنگ تنگ رفتار شیرین گفتار خال ہندو چشم جادو مہر تمکین زہرہ جبین کہ زلف چلیپا کے روبرو سنبل کے پیچ بالکل ہیچ کھڑی ہوئی ہنس رہی ہے شاہزادہ اسکو دیکھکر مائل ہوا خنجر ابرو کا گھائل ہوا تیر مژگان دل کے پار ہوا طائر دل شکار ہوا قریب آکر اس سے کہا کہ اے جانی و اے سرمایہ

عمرو زندگانی تم کس بات پر قہقہے لگاتی ہو اُسنے کہا کہ مین تمھارے حیرت کرنے پر آئینہ وار حیران ہون کہ اس مکان مین ششدر مثل آئینہ متحیر کھڑے ہوئے ہو آپ تشریف لائیے بلکہ بیت رواق منظر چشم من آشیانۂ تست

کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست
ازآمدنت اگر خبر داشتمے
در رہ گذرت گل و سمن کاشتمے

نگداشتمے کہ پاے بر خاک نہی
خاک قدمت ز دیدہ بر داشتمے
شہزادہ دل از کف دادہ تو

اسکا ہو ہی چکا تھا بغیر دیکھے لوح کے اُس نازنین کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالے دل مضطر اپنا سنبھالی کہتا ہوا شعر لیے ہین کتنے دل ایک ایک ناز پر تو نے بغل مین بیٹھ کر اُنکا حساب دیتی جلد غرض وہ نازنین شانہ بدوش لیے ہوے اُس مکان سے نکلے ایک ایسے مقام پر آئی کہ وہان دروازہ لگا تھا جب اُس دروازہ کے اُدھر گئی تو دیکھا کہ یہان ایک باغ دل کشا نہایت فرح افزا لگا ہے ہوا یہانکی مسیحائی کا دم بھرتی ہے بلبل گل سے گفتگو کرتی ہے غنچہ مسکرا رہے ہین گل خندہ زنی کرتے ہین شاخین درختون کی جھومتی ہین شاہد رعنا منہ چومتی ہین ہوا وہان کی کار مشاطگی کرتی ہے کہ شاخین جھوم جھوم کر آپسمین ملتی ہین کسی طرف نرگس نست کہین لالہ ساغر بدست فرش سبزہ زنگاری کا بچھا خیمہ ابر کا استادہ طاؤسان زرین بال سبزہ پر رقص کرتے ہین نہرین سلسبیل و تسنیم آسا چمن مین رواں وزان باد بہاری سے بیل بوٹی سبزہ زنگاری پر گلکاری تھی غنچے چٹکے نہین جماہیان لیتے ہین نشہ کا انھین اُتار ہے عروس چمن پر جوبن ہے طرفہ بہار ہے بلبلین چہچہاتی ہین فصل بہار ہے نو عروس چمن کے سہاگ گاتی ہین طائران خوش الحان زمزمہ سرائی کرتے ہین فاختہ کی کوکو قمری کی حق سرہ نہرون کے کنارے فوارے ساون بھادون کیطرح چھوٹ رہے ہین فوارہ کیا اُچھلتا ہے حوض کا حوصلہ نکلتا ہے نظم

کہین گیندا ہے جعفری ہے کہین
خندہ زن ہین برنگ صورت یار
حوض ہین لبریز نہرین ہین رواں
یاسمن شبو و نسرین بے بدل

کہین سیوتی کے پھول ہین رنگین
سیوتی داؤدی بابونہ کنار
سب طرح پھولے ہین گلکاریان

ہے گلون پر عجب طرح کی بہار
ہین ہزاروں ہی وہان گل بے خار
سنبل تر اور گل یاسمین گڑہل

غرض وہ عورت اس شہزادہ والا تمکین کو لب نہر ایک بنگلہ مین لائی اور مسند پر اُسکو بٹھایا کشتی شراب کی حاضر کی پاس آپ بھی بیٹھی مگر شرمائی ہوئی لجائی ہوئی کمر اور کوبے کا عالم دکھاتی نیچی نگاہین کرکے مسکراتی اُسکے حسن کی یہ کیفیت تھی کہ ماہ کامل اسکے رخسار سے جو لڑ جاتا تو صاف مُنھ پر طمانچہ پڑ جاتا گوہر دندان کی چمک آب رو مروارید کی کھوتی آفتاب کی ضیا سامنے اسکے شرمندہ ہوتی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سینہ پر چھاتیونکا ابھار گول گول سڈول یہ معلوم ہوتا تھا کہ دو ڈبیان معجون مبہی کی ہین یا دو گیند بلور کے ہین یا دو قمقمے نور کے ہین ابیات

عید کا چاند ہویا ہے وہ جبین مہ پارا	رونق مطلع انوار ہے یا جلوہ نما	صبح صادق ہے شب قدر کی یا نام خدا
ہے یہ دہر کا نور اُسکے مقابل پھیکا	حرف تقدیر نظر آئے تجھے پیشانی	آب کے رشک سے ہے آئینہ پانی پانی
گورے گورے سے ہین رخسار ملائم از بس	عمر بھر بوسۂ دلچسپ کی ہو جنکی ہوس	مفت ہے جان کو عوض بھی جو میسر ہو مس
بلہے مدہ ٹپکا ہی پڑتا ہے جوانی کا رس	دیکھکر کہتے ہین صورتکو ملک صل علے	رخ سے رخ چھوٹ گئے جو کی جانتا کا

بس اُسنے شہزادہ کو جام مے ارغوانی بھر کر دیا اُسوقت شہزادہ کو خیال آیا کہ یہ مقام طلسم ہے ایسا نہو کہ مین کسی آفت مین گرفتار ہو جاؤن بس لوح کو دیکھ لینا چاہئے اُسنے لوح کو دیکھا تو اسمین لکھا کہ اے شاہزادہ یہ ظلمات جادو ہے تمنے برا کیا کہ جو اسکے ساتھ آئے بہتر کیا تمنے جو لوح کو جو دیکھا ورنہ ماری جاتی اسکو چاہئے ہے کہ لوح اسکے جسم سے مس کرو تاکہ یہ جل جائے اور اس باغ مین بھی عکس لوح ڈالو کہ اسمین بھی آگ لگ جائے اور یہان سے اٹھکر اُس مقام پر کہ جہان وہ بادشاہ پتھر کا تخت پر بیٹھا ہے جاؤ اور لوح کو اسکی بدن سے چھوا تاکہ وہ انسان ہو جائے اور اسی طرح سب اہل دربار بھی اسکی انسان ہو جائیں اور وہ زعفرانیہ کا حاکم ہے زعفران شاہ اُسکا نام ہے یہ ساحرہ اسکو اٹھا لائی اور طالب وصال ہوئی جب اُسنے منظور نہ کیا تو اسنے اسکو پتھر کا بنا دیا اب تو اسی انسان بنا لوح سے شہزادہ نے یہ حال معلوم کر کے اس ساحرہ کے بدن سے لوح کو مس کیا کہ وہ جلنے لگی اور باغ مین بھی عکس لوح ڈالا کہ اسمین بھی آگ لگی وہ سب گل گلنار ہوئے جلکر فی النار ہوئے سب باغ آتش بہار برباد ہوا شہزادہ کو اُس ساحرہ کہ حسینہ تھی جلنے کا بہت رنج ہوا لیکن اب جو دیکھا تو اُسکا یہ نقشہ تھا کہ گویا بھینس کی ایسی کھال اوڑھے ریچھ کے ایسے بال مانون چوٹھے کی لاونی ملائی ہے + کالی رات ماوس کی ایسی سیاہی چہرہ پر تو نہان پائی ہے شعر تا بہ دہنے سیہ زبانے + بودہ دہنش چو دیگدانے شہزادہ نے یہ صورت اُسکی دیکھکر لاحول پڑھ کر اسکی تھوک دیا پھر دالان سے اسی بارہ دری مین جہان وہ بادشاہ تھا آیا اور لوح کو چھوا کر سب کو انسان بنایا اُس بادشاہ نے سر اپنا قدم پر شاہزادہ کے رکھا اور کہا کہ مصرع اے آمدنت باعث آزادی پھر اُس بارہ دری مین سب طرح کا سامان عیش و نشاط فواکہات کی ڈالیان خوش رنگ نرالیان کشتیان شراب کی قابین گزک کے لئے گرما گرم کباب کی موجود تھین اُس مقام پر جلسہ آراستہ کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شہزادہ نے شراب پی اور کباب کھائے پھر آرام فرمایا بعد کچھ دیر کے اُٹھا زعفران کے ساتھ جو ساحر تھے اُنھو نے تخت سحر تیار کیا اُسپر شہزادہ اور بادشاہ کو سوار کر کے قلعہ زعفرانیہ مین لائی یہان کے عجائبات دکھائی اہل قلعہ کو خوشی ہوئی کہ ہمارا بادشاہ آیا سب نے نذرین دین شہزادہ نے اُس ملک کو نہایت آباد پایا کہ عمارتین گچ اور پختہ بنی تھین کہ جو طاق کسریٰ اور فریدون کو شرماتی تھین ہر عمارت کی دیوارون پر استرکاری اور صیقل کیا ہوا یہ اُسکا نقشہ تھا کہ بیت

زہے صفائی عمارت کہ در تماشایش
نگاہ باز نگردد بدیدہ از دیوار

شہزادہ وہان دارالامارت شاہی مین آیا اُس بادشاہ نے دعوت بڑی دھوم سے کی رقاصان مہر طلعت رقص کرنے لگین دور شراب ہوا جلسۂ چنگ ورباب ہوا جب اس سے فارغ ہوئے شہزادہ نے اپنا حال کہا کہ مین طلسم کشائی کو آیا ہون غرض کئی روز وہان شہزادہ رہا ایک دن جب طلسم عالم مین طلسم کشائے آفتاب سرگرم رفتار ہوا اور لوح آفتاب خطوط شعاع سے منقوش ہو شعر صبحدم نکلا فلک پر آفتاب پھر گیا ہر ایک کی آنکھوں سے خواب شہزادہ زعفران شاہ سے رخصت ہوا اور قلعہ سے نکلکر چلا لوح کو ملاحظہ کیا اسمین نکلا دست راست کی جانب سیدھے چلے جاؤ بغیر دیکھے لوح کے کوئی کام نہ کرنا شہزادہ یہ معلوم کر کے روانہ ہوا اور ایک صحرای سبزہ زار مین پہونچا کہ کوسون تک سبزہ لہلہا رہا تھا گویا لالہ رشک لالہ کھلا تھا چشمے جابجا مین لبریز ڈبری موج خیز پہیہے کا مستون سے مخاطب ہونا پی پی کہکے آپ ہی جان کھونا گلون کی سرخی سبزہ کا لہلہانا عجب طرح کا جوبن دکھاتا تھا اُس بہار پر بے اختیار دل لوٹا جاتا تھا شہزادہ قدرت خدا مشاہدہ کرتا ہوا قریب ایک پہاڑ کے آیا اُس پہاڑ کو پھولون سے مثل گلدستہ کے پایا پہاڑ سے جھرنا جھرتا تھا آبشار ہوتا تھا روح فرہاد کی اُس پہاڑ پر نثار تھی پھولونکی بیلین لٹک رہی تھین منشی بہار نے گویا خط طغرا تحریر کیا تھا شہزادہ اُسکی گھاٹیون کو طے کر کے قلۂ کوہ پر آیا یہان دیکھا تو چھوٹے چھوٹے درخت یک لخت گل و بار سے لدے ہین اور ایکطرف کو ایک طفل حسین بصد حسن و تزئین بیٹھا ہے ایک ناندہ پانی سے بھرا ہوا اسا منے اُسکے رکھا ہے اُس ناندے کے اندر منھ نے کا ڈال کر پھونک رہا ہے تو اُسمین سے بلبلہ اُٹھکر قندیل ہو کر بلند ہوتا ہے صدہا قندیلین ردے ہوا پر بلند ہین اور وہ لڑکا اُن قندیلون کو دیکھکر ہنستا ہے شہزادہ نے جو یہ ماجرا دیکھا اُسکو بڑا تعجب ہوا کہ یہ کیا معرکہ ہے اور وہ تماشا بہت پسند آیا کھڑے ہو کر اُسکو دیکھنے لگے اور ایسی بیخودی ہوئی کہ لوح دیکھنے کا مطلق خیال نہ رہا اور اُدھر اُس لڑکے نے شہزادہ کو دیکھا تو ہنسا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پانی کو جلدی جلدی پھونکنے لگا کہ قندیلین بہت سی اٹھکر شہزادہ کیطرف چلین اب شہزادہ کو خیال آیا کہ قندیلونکا پانی سے اٹھنا سوائے اسکے نہین کہ کچھ جادو کا شعبدہ اور ڈھکوسلا ہی ایسا نہو کہ تو گرفتار سحر ہو جائے اسلیئے لوح کو دیکھا چاہیئے کہ کہان پانی اور کہان قندیلین بس اسنے لوح کو دیکھا اسمین نکلا کہ ای مشاہدہ کن حالات عزائبات یہ حباب جادو ہی یہ لڑکا نہین ہی تجھکو گرفتار کرلیگی نہین تو جاکر لوح کو اس نانڈے مین دکھا تاکہ اسکا پانی اسکو غرق کرلے شہزادہ نے جاکر لوح کو اس نانڈی مین دکھایا اسوقت اس لڑکے نے شہزادہ پر بہت کچھ افسون کیا نارنج ترنج لگائے مگر بسبب لوح کے اثر پذیر نہوے اور پانی اس ناندے کا مثل دریا کے اُبل کر جو بڑھا تو اس لڑکے کو اسنے اپنے مین ڈبو لیا بعد تھوڑی دیر کی آواز آئی کہ کشتی مارا نام من حباب جادو بود اب وہ پانی وغیرہ سب غائب ہو گیا اور لاش حباب جادو کی بوتڑلے اڑا کر لے گئے شہزادہ نے سجدہ شکر بدرگاہ خدا کیا اور وہان سے آگے بڑھا پہاڑ کے نیچے اترا اور پھر لوح کو دیکھا اسمین لکھا تھا کہ سامنے کو روانہ ہو یہ اسی طرف چلا ایک مقام پر دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین مع چند کنیزان خوش آئین کے ایک خیمہ کے کنارے پر بیٹھی ہی اور ایک جوان سامنے اسکی کھڑا ہوا منتین کر رہا ہے کہ ناگاہ ایک دیو لعین ڈانٹتا ہوا پیدا ہوا اور اسنے اس عورت سے کہا کہ بیت

سب سہینگے جو اگر لاکھ برائی ہوگی * پر کہین آنکھ لڑائی تو لڑائی ہوگی * یہ کہکر اس جوان کیطرف مخاطب ہوا اور کہا کہ کیون مردود تو میری معشوقہ سے ہنستا ہی یہ کہکر اسکے قریب آیا اور چاہا کہ اسکو ہلاک کرڈالون اسوقت وہ عورت کھڑی ہوئی اور پکاری کہ ہان ہان کیا کرتا ہے اس بیچارے نے تیرا کیا لیا ہی اس دیو نے کہنا اسکا نہ سنا اور اس جوان کے لپٹ گیا اسوقت تو وہ پکاری کہ ای شہزادہ جہانگیر آپ دیکھتے ہین اور اس موذی کو سمجھاتے نہین شہزادہ جہانگیر آگے بڑھے اور اس دیو سے کہا کہ نالائق تو کیون اسکو قتل کرتا ہے اس دیو نے کہا کہ یہ میری معشوقہ سے ہنستا ہے شہزادہ نے کہا کہ تو دیو اور وہ عورت عظیم الشان تجھسے اور اس سے کیا نسبت ہی کہ جو تو اسکو اپنی معشوقہ بناتا ہے جا دور ہو نہین تو میرے ہاتھ سے مارا جائیگا وہ دیو اس جوان کو چھوڑ کر شہزادہ کے لپٹا اور اس عورت نے اور کنیزون نے اسکی ظاہر مین تو شہزادہ کی بلائین لینا شروع کین لیکن چاہا کہ لوح گلے سے اتارلین اور جب انھون نے لوح اتارنے کا ارادہ کیا شہزادہ اب سمجھا کہ یہ مکر ہے بس فوراً اسنے ہر چند کہ وہ دیو لپٹا ہوا تھا مگر لوح کو دیکھا اسمین نکلا کہ اے شہزادہ یہ ساحرہ ہے اور آپ کو دھوکا دیتی ہی چاہیئے ہے کہ اسکو قتل کیجے یہ معلوم کرکے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شہزادہ نے اُس دیو کو تو اُٹھا کر دے مارا اور پھر اُس عورت کے اوپر ہاتھ ڈال کر بال اسکے سر کے پکڑے اور ایک طمانچہ اس زور سے مارا کہ گردن اُسکی ٹوٹ گئی اور چرخ کھا کر زمین پر گری وہ ہلاک ہوئی آواز آئی کہ مارا غضبناک جادو کو اب وہ دیو اور وہ جوان جو منتین کر رہا تھا سامنے سے بھاگ گیا اور شہزادہ وہان سے آگے چلا پھر لوح کو ملاحظہ کیا اُسمین نکلا کہ اب کی مرتبہ تجھکو ایک درخت عالیشان ملیگا کہ جسپر ایک طاؤس زرین بال بیٹھا ہوگا اور جب وہان پہونچنا تو اُس طاؤس کو اپنے پاس بُلانا اور اسکی پشت پر سوار ہونا وہ تمکو صحراے عجیب مین لیجائیگا شہزادہ اُس درخت کے نیچے جا کر پہونچا اور طاؤس پر سوار ہوا وہ لیکر اڑا یہان تک کہ ایک صحرا مین لاکر اُسنے پہونچایا شہزادہ اُسکی پشت پر سے اُترا اور آگے چلا ایک جا پر ایک ہنڈولہ کھڑا دیکھا کہ کھٹولے اُسمین بندھے تھے اور ہر کھٹولے پر ایک ایک نازنین بیٹھی تھی جب اُن نازنینون نے شہزادہ کو دیکھا سب ایک ایک کرکے کنوین مین کود گئین شہزادہ نے لوح کو دیکھا اُسمین نکلا کہ اس ہنڈولہ کو تلوار سے کاٹکر کنوین مین گرا دے اور تو بھی کود پڑ شہزادہ نے ایسا ہی کیا اور کنوین مین کود اغلطان اور پیچان چلا جب تہ پر پانون لگا ایک میدان وسیع نظر پڑا وہان دیکھا وہی عورتین جو کہ کنوین مین کود گئی تھین درختون مین جھولہ پڑا ہے اور وہ جھول رہی ہین پینگ اسطرح بڑھتے تھے کہ یقین ہے آسمان چھولینگی شہزادہ نے لوح کو دیکھا اُسمین نکلا کہ انسے راہ کترائے ایک طرف کو روانہ ہو ہرچند یہ پکارین مگر جواب نہ دینا شہزادہ اُنکی طرف سے راہ کترا کے چلا اب انھون نے پکارنا شروع کیا کہ اے شہزادہ جہانگیر ادھر آؤ کہان جاتے ہو شہزادہ نے کچھ جواب نہ دیا اُسوقت وہ جھولہ پر سے کود کود کر اُنکی طرف دوڑین انھون نے پھر لوح کو دیکھا اُسمین نکلا کہ اسی بات کا انتظار تھا کہ یہ عورتین جھولے پر سے اُتر پڑین اب تو انکو لوح دکھا دے کہ یہ جلکر رہجائین شہزادہ نے انھین لوح کو دکھا دیا وہ سب دھڑ دھڑ جلکر خاک ہوگئین شہزادہ پھر آگے بڑھا اور دیکھا کہ ایک گنبد بنا ہوا ہے وہ گنبد یاقوت احمر کا تھا اور ایک پتلی جواہر کی نہایت زر و زیور سے آراستہ گنبد کے اوپر کھڑی ہے اور سامنے قلعہ کے چار جام جواہر نگار نہایت تکلف سے رکھے ہین اُن جامون پر جانور جواہر کے بنے ہوے بیٹھے ہین تاثیر یہ ہے کہ جو کوئی سامنے اُس پتلی کے جائے تو وہ جلکر رہجائے شہزادہ نے لوح کو دیکھا اُسمین نکلا کہ اس اسم کو پڑھکر تیر سے اس پتلی کو گرا دے اور پھر تو اندر اُس گنبد کے جا شہزادہ نے تیر سے اُس پتلی کو گرایا اور آپ اندر اُس گنبد کے آیا اور دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ اُس گنبد کی دیوارون پر آئینے نصب ہین اور اُن آئینون مین تصویرین بنی ہین اور تمام دنیا کا حال اُن آئینون مین معلوم ہوتا ہے اور دیوار پر شکار گاہین تصویرین بادشاہان زمانہ کی کھنچی ہین اور ایک آئینہ مین تمام ولایتون کا نقشہ اور حال نظر آتا ہے شہزادہ نے کھڑے ہو کر اُس آئینہ مین سیر ہفت ملک کی کرنا شروع کی آئینہ کیا تھا کہ جام جہان نما تھا اور بڑی دیر تک سیر دیکھا کئے پھر اپنی معشوقہ ملک ماہ دُر در گوش کو دیکھا کہ ایک پلنگڑی پر پڑی تیرے عشق مین زار زار روتی ہے نہایت پریشان حال ہے سیماب وار بیقرار ہے کبھی اُٹھتی ہے کبھی بیٹھتی ہے اور کبھی یہ کہتی ہے کہ قطعہ

اشعار

کوئی ہمارے تغافل شعار سے کہدے
تو باوجود تقاضاے مرگ و شدت نزع

کہ آپ ذرہ نوازی جو مہر وار کرین
ہم اور بھی نفس چند انتظار کرین

اے باد صبا سوے دلارام
دیوانے پہ تیرے آفت آ گئی
گھر بار تمام مجھ سے چھوٹا
جلد آ کہ یہ وقت جانکنی ہے

لیجا تو یہ غمزدون کے پیغام
آوارہ ہون تیری جستجو مین
اندوہ نے تیری مجکو لوٹا

جس دن سے ہوئی تیری جدائی
سرگشتہ ہون تیری آرزو مین
تجھ بن میری جان پر بنی ہے

یہ دیکھکر شہزادہ زار زار بر نگ ابر بہار رویا کہ یکایک یک آواز آئی کہ اے شہزادہ جہانگیر والاتدبیر السلام علیکم اُسنے جو آنسو پونچھ کر دیکھا تو ایک مرد پیر نہایت ضعیف نورانی صورت عمامہ سر پر باندھے عبا گلے مین پہنے کھڑے ہین شہزادہ نے اُنکو جواب سلام دیا اور کہا کہ اے مرد بزرگ آپ کون بزرگوار ہین اُنھون نے کہا کہ اے شہزادہ جہانگیر تم طلسم کوکب توڑتے ہو تو بہت پچتاؤ گے کیونکہ کوکب دوست صاحبقران ہے اور تم بیٹے صاحبقران کے ہو تمکو چاہیئے ہے کہ اب تم یہان سے پھر جاؤ اور اپنے لشکر مین جا کر قیام پذیر ہو اور مسلمان ہو جاؤ کلمہ پڑھو اور انتظار آمد صاحبقران کرو جب وہ آئین تو اُنسے لڑکر زیر ہونا اور مسلمان ہو جانا شہزادہ نے اُسی وقت کلمہ طیبہ زبان پر جاری کیا اور کہا کہ مین مسلمان تو پہلے ہی تھا لیکن اب اتنا طلسم کوکب کا مین فتح کر چکا ہون کوکب کو بادشاہت ملک کی کیا کم ہے طلسم کو اُسکے ٹوٹ ہی جانے دیجیے اُنھون نے کہا کہ تمکو اختیار ہے لیکن تم فرزند صاحبقران ضرور ہو یہ کہکر وہ مرد پیر تو غائب ہو گئے اور شہزادہ اُس گنبد عجائب نما سے باہر نکلا اور آگے چلا اور قریب ایک قصر کے پہونچا اُس قصر مین ہزار ہا روزن ہین اُن روزنون سے چہرے پریزادون کے نکلے ہوے ہین اور ایک طرف سے اسطرح کی صداے چنگ و سرود آرہی ہے کہ ایک نحوست

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوتی ہے جہانگیر اندر اُس قصر کے آیا دیکھا محفل عیش آراستہ ہے ایک بادشاہ تخت پر متمکن ہے اُسنے جہانگیر کی تعظیم کر کے کہا آئیے مین آپکی اطاعت دل سے کر چکا ہون جہانگیر بیٹھا نازنینان مہ جبین نے ایسا چنگ وغیرہ بجا کے گایا کہ بے ساختہ آنکھین جہانگیر کی بند ہو گئین خواب مین اشرف الحکمت کو دیکھا کہ فرماتے ہین اے جہانگیر یہ افتخار جادو ہے بہت جلد اسکو لوح کھینچ مار ورنہ یہ لوح وغیرہ چھین لیگا جہانگیر نے آنکھ کھولکر لوح کھینچ ماری سب جلگئے آواز آئی کشتی مارا نام من افتخار جادو بود اس مرحلہ کو فتح کر کے جہانگیر بہ ہدایت لوح آگے روانہ ہوا اور ایک دریا کے کنارے پہونچا دیکھا تو ایک ایک موج اُس دریا کی مثل کوہ کے اُٹھتی ہے ہر حباب آنکھین دکھاتا ہے دریا مثل خاطر غصہ ناک کے جوش کھاتا ہے نہ کشتی ہے نہ ڈونگی ہے نہ ملاح ہے بیڑا پار نہین ہے تھل بیڑا نہین لگتا شہزادہ کنارے اُس دریا کے حیران و ابکم کھڑا تھا کہ کیونکر اُس پار جاؤن کہ یکایک ایک مچھلی برنگ یاقوت احمر دریا سے پیدا ہوئی کہ پشت پر اُس مچھلی کے کاٹھ کھنچا تھا اور ایک ساحرہ اُسپر سوار تھی تمام بدن اُس ساحرہ کا مثل بلور کے چمکتا تھا وہ کنارے آئی اور اُسنے آکر شہزادہ سے کہا کہ مین آپ کی دوست ہون دشمن نہین اور اس دریا کے اندر مین رہتی ہون آپ میرے ساتھ اندر دریا کے چلئے کہ وہان مکان بنا ہوا ہے شہزادہ نے لوح کو اُسکے کہنے سے دیکھا اُسمین نکلا کہ یہ سچ کہتی ہے تم اسکے ساتھ جاؤ شہزادہ نے کہا کہ اچھا چلو وہ شہزادہ کو اُسی مچھلی پر بٹھا کر دریا مین لے گئی جب وہ مچھلی درمیان دریا کے پہونچی غوطہ مار گئی اب شہزادہ کی آنکھ کھُلی تو مع اُس ساحرہ کے اپنے تئین ایک قصر مین پایا ساحرہ نے انکو بکمال تعظیم تمام بٹھایا کشتی شراب کی حاضر کی شہزادہ نے شراب پی اب اُس ساحرہ نے بھی سمجھایا کہ اے جہانگیر تم مسلمان بھی ہوے ہو تمھین نہ چاہیئے ہے کہ طلسم کو کب توڑو اب یہان سے تم واپس جاؤ شہزادہ نے منظور کیا اور کہا اچھا تم مجھکو میرے لشکر مین پہونچا دو تو اُس ساحرہ نے انکو کچھ کھلا پلا کے بہت خاطر کر کے انکے لشکر مین انکو پہونچا دیا یہ تو لشکر مین آگئے لیکن سفاک کو مار کر کوکب نے جو ایرج کو چھوڑ دیا تھا تو افراسیاب جادو نے ایرج کی راہ روکنے کے لئے حشمک فیل دندان جادو کو بھیجا یہ آیا اور اُسنے آکر سحر کیا کہ ایک دیوار راستہ مین دور تک کھنچ گئی اُسوقت پیکان جادو نے کہا کہ ہم روکے گئے ہین یہ دیوار جو کھنچی ہے سحر کی ہے غرض اُسطرف دیوار کے ٹھہرے اور وہان بران شمشیر زن نے مجلس جادو سے کہا کہ اے مجلس دیکھ تو اب ایرج نوجوان کہان ہے اُسنے جو آنکھین بند کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ زیر دیوار حشمک جادو سب ٹھہرے ہوے ہین اُسنے بران سے اس حال کو کہا بران نے کہا کہ اے مجلس تو جا کر

اُس دیوار کو توڑ دے مجلس وہان سے روانہ ہوئی اور آکر اُسنے ایک نارنج اُس دیوار پر مارا کہ وہ دیوار دھوان ہوکر اڑ گئی اُسنے آکر ایرج نوجوان سے ملاقات کی ایرج نے دیکھا کہ ایک لڑکی کرتہ پہنے ناک بہتی ہوئی چلی آتی ہے اُسنے پوچھا کہ یہ کون ہے طاہر قدرت نے کہا یہ مجلس جادو ہے ہمیشہ لڑکی بنی رہتی ہے مجلس نے شہزادہ ایرج کو سلام کیا لیکن چشمک نے جو یہ دیکھا کہ میری دیوار سحر کی باطل ہوگئی یہ غصہ مین چلا اور سامنے مجلس کے آیا اور پکارا کہ او لکاتہ چھوکری تو نے بڑا غضب کیا کہ میری دیوار کو باطل کردیا اب میرے ہاتھ سے کہان بچکر جائیگی یہ کہکر سامنے آیا اُسوقت مجلس نے اپنے سر کے بال نوچے چشمک بھی اپنے سر کے بال نوچنے لگا اب جو فعل کہ مجلس کرتی ہے وہی چشمک بھی کرتا ہے اس لڑائی کے عرصے مین بران شمشیر زن بھی آکر پہونچی اور کھڑی ہوکر تماشا دیکھنے لگی اب چشمک نے ایک انگوٹھی مجلس پر کھینچ ماری مجلس نے وہ انگوٹھی مچھلی بنکر منھ مین لے لی اسوقت آسمان پر نعرہ ہوا کہ منم افراسیاب جادو اور افراسیاب کے ساتھ ناقوس جادو بھی ہے اور اُسکے پاس ناقوس جمشیدی بھی ہے بس ناقوس نے ناقوس جمشیدی کو پھونکا کہ مع بران سب بیہوش ہوگئے مگر مجلس جادو تڑپ کر زمین مین سما گئی اور وہان سے جو نکلی تو ایک سحر ایسا کیا کہ چشمک کے دو ٹکڑے ہوے اور پھر یہ زمین مین سما گئی لیکن یہان سب بیہوش تھے افراسیاب نے پتلون سے کہا کہ ان سب کو باندھ لو اُسوقت مجلس تڑپ کر مچھلی بنی ہوئی زمین سے نکلی اور ٹکر اُسنے اکر تخت افراسیاب پر ماری کہ تخت کے کئی ٹکڑے ہوگئے ایک ٹکڑے پر افراسیاب ایک پر ناقوس جمشید اور ایک پر خود ناقوس جادو بیٹھا تھا مجلس نے ایک گولہ سحر کا ناقوس جادو پر مارا کہ اُسکے سینہ کے پار ہوگیا افراسیاب گھبرا کر کھڑا ہوگیا اب مجلس افراسیاب سے چمک چمک کر لڑنے لگی اور دو چار سحر ایسے کیے کہ افراسیاب بھی زخمی ہوگیا اور اسطرح یہ لڑ رہی تھی کہ افراسیاب کا پنجہ اسپر قابض نہ ہوتا تھا اُسوقت افراسیاب نے نعرہ کیا کہ ارے وہ میری سمرن لاؤ کہ جو مین نے بوٹیان زہر کی کاٹکر بنائی تھی اور انگشتری جمشید کی منگا تھی وہ سمرن لاکر افراسیاب کو ایک پریزاد نے دی بس اُس سمرن کا کراب یاقوت کی تھی ایک دانہ توڑ کر افراسیاب نے مجلس پر مارا کہ مجلس کے سینہ کو توڑ کر پار نکل گیا بران وغیرہ اور عمران جادو مرنے سے چشمک کے ہوشیار ہوچکی تھین انھون نے اپنے گریبان پھاڑ ڈالے مجلس مین رمق جان باقی تھی اُسنے بران سے کچھ وصیت کی اور دم اُسکا نکل گیا افراسیاب

تو چلا گیا یہ سب روتے ہوئے لاشہ مجلس کا لیکر مع ایرج سمت کوکب روانہ ہوئے روایت دیگر یہ ہے کہ
جسوقت ناقوس مارا گیا تو اُسوقت افراسیاب بدحواس ہوا اگر روے ہوا پر نعرہ ہوا کہ منم فخر ظلمانی ابھی
کے مرنے پر مجلس جادو زندہ ہوگی مگر اب ایرج کو لیکر کوکب و برق و عمرو اور طاہر وغیرہ روانہ ہوئے
اور وہان افراسیاب بھی فوج کثیر لیکر چلا اور خود پاس فخر ظلمانی کے آیا اور کہا اُستاد کوکب
نے ایرج کو بڑی دھوم سے بُلایا ہے فخر نے کہا مین وہ تدبیر کرتا ہون کہ سال بھر تک زر افشانیہ پر نہ پہونچ سکے
یہ کہکر فخر تو روانہ ہوا اور افراسیاب آکر پاس جہانگیر کے پہونچا کیونکہ جہانگیر طلسم توڑنے سے پھر کر
آچکا ہے افراسیاب نے اُس سے کہا کہ تم اب جلد زر افشانیہ خالی کرالو اُسوقت جہانگیر کو کچھ بن
نہ آیا سوائے اسکے کہ یہ اُٹھا اور کنارے دریا کے آکر دریا مین کود پڑا اور بہتا ہوا اندر قلعہ زر افشانیہ کے
پہونچا کس لئے کہ یہ دریا اندر قلعہ کے گیا ہے اور زر افشان جادو کو خبر ہوئی کہ جہانگیر آگیا یہ گھبرا کے
اپنے مقام سے چلا اور سامنے جہانگیر کے آیا جہانگیر پر سحر کرنا شروع کیا لیکن اُسکے پاس لوح طلسمی
سحر نے تاثیر نہ کی اور جہانگیر نے تیغ بلاکش کھینچکر قتل کرنا شروع کیا آخر زر افشان جادو تاب نہ لایا
رو بفرار رکھا اور شکست کھا کر بھاگ گیا پھر زر افشانیہ مین عمل جہانگیر و افراسیاب کا ہو گیا ایک گنبد
طاہر قدرت صاحبقران کے یہان بنا آیا ہے کہ اُسپر صاحبقران بیٹھے ہوئے یہ سب تماشا دیکھ رہے
ہین مگر کوکب نے سُنا کہ شہر زر افشانیہ خالی ہو گیا اُسکو بہت رنج ہوا اور وہان سے یہ چلا شہزادہ ایرج
کے پاس آیا ایرج نے تسلیم و تعظیم کی اب کوکب انکو لیکر بڑی عزت سے اپنے طلسم کی طرف چلا ڈنکا بجتا
ہوا طائران سحر سر پر سایہ فگن نقیب آوازین لگاتے ہوئے حشم و خدم چار منزل انھون نے راستہ
طے کیا تھا کہ ایک صحرائے سبزہ زار مین آکر پہونچے ایسا وہ صحرا معقول اور فرحت ناک تھا کہ ہوا دہان کی
مسیحائی کا دم بھرتی تھی ابیات

سبزہ ایسا تھا دلفریب بندہ
مردہ ہو جسکو دیکھکر زندہ
سوئے اُس سبزہ پہ اگر بیمار
تندرستی کے ساتھ ہو بیدار
یہ ہوائے خوش اُس سے آتی تھی
روح بالیدگی سی پاتی تھی
بس نظر کرتی تھی جہانتک کام
مخمل سبز ہی بچھا تھا تمام

غرض یہ مسافر راہ طے کرتے ہوئے
ایک مقام پر آکے پہونچے کہ وہان گل و ریاحین بہت کچھ تھے کوکب نے کہا کہ یہ صحرا تو خشک تھا اب
سرسبز کیونکر ہو گیا یہ کہکر اُس صحرا کے ساکن کو طلب کیا اور اُس سے پوچھا کہ یہ صحرا تو ہمیشہ سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خشک تھا یہ گل دریا حین کہان سے آئے اسنے عرض کی کہ آج تیسرا دن گذرا ہے کہ ایک کالا ابر آسمان سے پیدا ہوا اُسی پانی کی تاثیر سے یہ سب پھول طرح طرح کے پیدا ہوئے ہین اور ادہر بائین جانب ایک قصر پیدا ہوا ہے اسکے دروازے پر ایک پریزاد مع ہزار بارہ سو کنیزون کے متمکن ہے اور سیر صحرا دیکھ رہی ہے بس کوکب و بران و ایرج و عمرو سب اُتر پڑے حیرت مین آکر کہا دیکھین کہ ہماری عملداری مین کون آکر بسا ہے آگے آگے کوکب اور پشت پر تمام سردار جب برابر اُس قصر کے آکر پہونچے دیکھا کہ حقیقت مین ایک ایک نازنین دریائے جواہر مین غرق ہزار بارہ سو نازنینان مہ جبین اُسکی پشت پر عمدہ لئے ہوئے کھڑی ہین بس جیسے ہی نگاہ کوکب کی اُس پر پڑی بیقرار ہو گیا کوکب کو اُس نازنین نے اُٹھکر سلام کیا کوکب قریب آیا اور پوچھا کہ تمہارا کہان سے آنا ہوا اُسنے بڑھ کر کوکب کے ہاتھ مین ہاتھ ڈالدیا اور کہا اندر تشریف لائیے باغ کی سیر ملاحظہ کیجئے ہم مسافر ہین آپ کی سرحد مین بسے ہین یہ کہکے کوکب کو اندر لیگئی اندر جو آکے دیکھا ایک باغ نمونۂ جنت ہے اور درخت کلان ہین کہ اُسمین سے موتی گر رہے ہین بس سب مع بران و ایرج دامن مین موتی بھرنے لگے مگر اُس نازنین نے سب سے کہا کہ یہ سب موتی آپ ہی صاحبون کے واسطے ہین ذرا اندر چلئے اب ہر ایک سردار کے ساتھ ایک ایک ویسی ہی نازنین ہوئی اور ہر ایک کو لاکر قصر مین داخل کیا اور ناچ ہونے لگا عمرو مع کوکب اُسی تماشے مین مصروف ہوئے سب سے زیادہ موتی عمرو نے چنے تھے مگر اور ایک مکانین یہی مصروف عیش ہین جو جس مقام پر تھا اُسکا یہ قول تھا کہ ہم کبھی اس مکان سے نہ جائینگے اور خود کوکب اُسی نازنین کو پہلو مین لئے ہوئے شراب خواری مین مصروف ہے نجوم سے یہ حال برہمن نے دریافت کیا بہت رویا کہا فخر ظلماتی نے سحر کیا ہے اُسمین جا کر یہ سب پھنسے ہین جا کر نور افشان جادو سے کہا اُسنے ایک نقش دیکر ایک عورت کو بزور علم روانہ کیا کہ وہ اسی مکان مین آکر پہونچی کوکب کو بیٹھا دیکھا اور بیہوش بہت دیکھا غصہ کیا مگر کسی طرح سحر سے یہ نکل نہ سکے اور فخر بخدمت افراسیاب آیا اور کہا بغیر سال بھر کے عمرو مع کوکب اُس مکان سے نہ نکل سکے گا اس عرصہ مین سب کام کر لو اُسوقت نامہ لقا کا آیا افراسیاب پر غصہ تھا کہ کیون ملعون تو نے ہمکو خوب فراموش کیا تب افراسیاب نے کہا اے فخر جا کر مسلمانون کا تو خاتمہ کر دے وہان کوئی ساحر نہین ہے مگر عیار بلائے بد ہین فخر نے کہا مین جاتے ہی خاتمہ کر دونگا ایک شب بھی نہ ٹھہرونگا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عیار عیاری کرنے یاویں اور وہان صاحبقران ایک برج مین بیٹھے ہوے یہ سب تماشا دیکھ رہے تھے کہ
کوکب وغیرہ سب پھنسے ہوے ہین نہایت افسوس کر رہے ہین اور فخر ظلماتی وہان جاکر پاس
لقا کے پہونچا اور کہا ذرا باہر آکے تماشا دیکھے مین نے سُنا ہے کہ بڑے بڑے ساحر آکر مارے گئے
اور کسی سے کچھ نہو سکا مین ابھی خاتمہ کئے دیتا ہون یہ کہکر فخر نے جاکر سحر کیا تمام لشکر صاحبقران مین
آگ لگ گئی فریاد کی صدا بلند ہوئی اُسوقت صاحبقران تیغہ پکڑکے برج کے اوپر سے کود ے اور
اسم اعظم پڑھتے ہوے آگے بڑھے دیکھا کہ تمام لشکر جل رہا ہے وقنا ربنا عذاب النار آگ ہر طرف شعلہ آور
ہے لشکر سے صدائین چلی آتی ہین کہ جلے کوئی کہتا ہے ہم پھکے کوئی کہتا ہے خداوندا الحیا نا
صاحبقران نے دیکھا کہ ایک ساحر کنارے لشکر کے کھڑا ہے اور سحر کر رہا ہے اسی کے سحر کی یہ آگ
شعلہ زن ہے صاحبقران اسپر جا پڑے وہ اسم اعظم سے تو آگاہ تھا نہین اُسنے چاہا کہ مین کمر مین
ہاتھ ڈالکر صاحبقران کو اُٹھالون امیر نے نعرۂ اللہ اکبر جگر سے کھینچکر ایک ہاتھ عقرب سلیمانی کا مارا کہ اُس
ساحر کے دو ٹکڑے ہوے تمامی لشکر نے اُسکے سحر سے رہائی پائی اور آواز آئی کہ کشتی مرا نام من فخر ظلماتی
جادو بود جب فخر ظلماتی مارا گیا تو کوکب وغیرہ نے بھی رہائی پائی اور مجلس جادو کہ ظاہر مین
ماری گئی تھی یہ باطن فخر نے اُسکو لیجا کر قمری کی شکل بنا کر پنجرے مین بند کیا تھا بس
وہ پنجرا آپ سے آپ ٹوٹ گیا اور وہ قمری بھی مجلس کی صورت ہوگئی اور ہزارون چیزین جو
سحر کی تھین وہ مٹنے لگین زوجہ اُسکی ظلمات زنار بند جو موجود تھی اُسنے دیکھا کہ شوہر کا میرے
سحر مٹنے لگا مجلس جادو قمری سے انسان ہو کر جو آگئی بس اُسکو یقین ہوا کہ شوہر میرا مارا گیا
اُسنے بال اپنے نوچ ڈالے اور رونے لگی اور مجلس کے اوپر جا پڑی مجلس تو ابھی قید سے چھوٹی تھی گھبرائی
ہوئی تھی اُسنے اُسکو پکڑ لیا اور چاہا کہ قتل کر ڈالون اُسوقت روئے ہوا پر نعرہ ہوا کہ منم گستاخ
روشنضمیر آئینہ وار برادر مجلس جادو اس روز مین آیا کہ مجلس کو پنجہ مین دابکر اُٹھا لے گیا ظلمات
زنار بند نے آواز دی کہ اچھو کری تو کہان بچکر جائیگی اسوقت تو مین اپنے شوہر کے غم مین
ہون مگر آکے وہین کہ جہان تو جاتی ہے مین تجکو قتل کرونگی یہ کہکر زار زار رونے لگی اور یہ نوحہ پڑھنے لگی بیت

لگی رونے کیا یہ نوحہ آغاز		نوحہ	بدرد قلب با غمناک آواز	
مین صدقے تجھپہ مین قربان ہو ہے			مری جان میرے پُر ارمان ہمدم	

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ دیکھا کوئی دنیا کا تماشا!
نہ دھیان آیا تمھین زوجہ کا بھی کچھ
اکیلی مین رہی جورِ فلک سے!
کہان آغوش زوجہ اور کہان خاک
خطا کیا مین نے کی کچھ تو بتاؤ!
فلک کے مرگ کے رنج و قلق کے

ابھی سے تمنے کھوئی جان ہے ہے
دکھایا یہ ہمین سامان ہے ہے
ہوئے تم موت کے مہمان ہے ہے
دکھایا یہ ہمین سامان ہے ہے
ہوے تم ایسے کیون انجان ہے ہے
بھلا کس کس کے لون احسان ہے ہے

یہ تو اپنے شوہر کے غم مین ہے اور وہان کوکب ایرج کو لیکر اپنے مقام پر آیا اور اسکی دعوت کی اور دور وز کے بعد جب وہ زمانہ آیا کہ آفتاب تابان نے گردون کی سیر کر کے غار مغرب مین منھ چھپایا اور ستارے بصد حسن و تزئین چرخ برین پر اپنی چمک دکھانے لگے کہ نظم

ہوئی جب رات وقت خواب آیا
گیا مغرب مین پھر خورشید خاور
شہ خاور نے اپنا منھ چھپایا
ستارے پھر نظر آئے فلک پر!

سر شام جہانگیر نے طبل جنگ بجوایا یہ خبر ہرکارون نے آکر ایرج کو پہونچائی کہ شہزادہ فلک جاہ جہانگیر نے طبل جنگ بجوایا ہے ایرج نے بھی حکم دیا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ادہر بھی طبل جنگی گڑگڑایا آلات حرب و ضرب کی تیاری مین ہر ایک بہادر مصروف ہوا سنان نیزہ کی زبان زبان درازی کرنے لگی تیر و خنجر کرنے پر آمادہ ہوے سپاہیون نے پیمانہ شراب حرب نوش کیا دلون مین لڑنے کا جوش ہوا عمود و کلہ زنی کرنے لگی تلوارین صیقل ہوتی تھین کمانین جو خانہ کر گئی تھین اُنکو سینک کر درست کیا لڑنے پر ارادہ جست کیا جا بہر ہی تلاش و ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ غلاف شرق سے تیغ تیز خورشید کو نکالکر ترک دہر نے قبضہ مین کیا اور رات مثل فراریان رو بفرار لائی کہ ابیات

سحر گہ کانپتا خورشید نکلا :
بڑھی میدان کو ایرج کی سواری
کہ دیکھا چاہیے ہوتا ہے اب کیا
چلے لڑنے کو سب مردان جنگی

صبح کو ایرج نوجوان مسلح و مکمل ہو کر بعد ادائے فریضہ نماز سحر دعائے فتح و ظفر مانگ کر مرکب بادپیما پر سوار ہوا ہمراہ لشکر بے شمار ہوا وہ پلٹنون اور رسالون کا چلنا طبل و بوق کا جنا دل گردون دہلاتا تھا ہر ایک سوار برچھا برچھا کنوتی پر مرکب کے رکھے جاتا تھا فانوسین روشن فوج و لشکر پر چوبن نقیب خوانی تقیب کرتے کڑکیت کڑکا کہتے صبح صادق کا وقت اسلحے کی چقا چاق

بلند مسلح و مکمل ہر ایک ارجمند بڑے عظم و شان سے یہ لشکر کینہ خواہ وارد دشت مصاف ہوا آنے سے دونون فوجون کے کرہ ہوا کرۂ خاک آئینۂ سپہر مکدر طائر آشیان گم کردہ پھرنے لگے روے آفتاب گندلا ہو گیا غرض بیلدارون نے نکلکر پست و بلند زمین کو ہموار کیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی علمونکو جلوہ ملا صفوف لشکر میمنہ و میسرہ ساقہ و جناح وغیرہ آراستہ ہوئین جب نقیبون نے مذمت دنیائے فانی زبان پر جاری کی صفون پر مثال صف مژگان کے سناٹا آگیا جب نقیب نقابت کر چکے جہانگیر نے گھوڑا اٹھا کر بیچ میدان مین جا کر سلحشوری دکھا کر نعرہ کیا کہ اے ایرج آ و میرے مقابلہ مین ایرج نے اُسیوقت مرکب اُٹھایا اور سامنے اُسکے آیا پہلے سلام علیک کی پھر نیزہ اٹھا کر اٹکل کر کے سینہ بکینہ جہانگیر پر لگایا دونون مین لگی برابر سے نیزہ بازی ہونے کہ نظم

دو نیزہ دو بازو دو مرد دلیر
تو گوئی کہ بودند دو نرہ شیر
شہان را چنین کے بود کارزار
بدینگونہ ہرگز نہ بیند ماو

سنان نیزہ زبان و رازیان کرنے لگی لیکن ایرج نوجوان تربیت یافتہ پیر قطب دوران یعنی عمرو کا ہے اور امیر کے یہان کے بند جانتا ہی اسطرح گانٹھ کر گلوگاہ کو گھوڑا اڑایا کہ نیزہ ہاتھ سے جہانگیر کے ہوائی ہوا یعنی ہلگیا تو جہانگیر کی نیزہ آب خجالت مین غرق ہوا اور تلوار کو کھینچکر خبردار خبردار کر کے اُسنے ایک ہاتھ مارا ایرج نے تلوار کی باڑھ سے نگاہ ملائی جبتک کہ تیغہ دور تھا دور تھا جب سر پر پہونچا اُسنے تھپکی دی کہ تیغہ پٹ پڑا اُسنے بند دست پر ہاتھ ڈال دیا اور جھٹکا مارا کہ تیغہ چھین لون جہانگیر نے گریبان مین ہاتھ ڈالدیا زور کشمکش کے ہوے کہ مرکب گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے اُسوقت تو شاطر چلائے کہ اے بہادرون اگر کُشتی لڑنا ہی تو اُتر کر نصیب آزمائی کرو یہ دونون دامن گردان گرز مین پر کود ے اور زرہ و سب بانہاے جنگ اپنے اُتار کر لنگوٹ کسکر کُشتی لڑنے لگے پھر تو نہ این را ظفر نہ اور را خطر نہ این را ظفر دہن بہ دہن اور مشت بہ مشت کُشتی ہونے لگی کبھی یہ ریل لے گیا کبھی وہ ریل لے گیا کبھی یہ بغلی ڈوبا کبھی اُسنے نواز بند باندھا کیلی کی ڈھنی گرہ لگائی رو دھری کوڑا باندھا آنٹی ماری اسیطرح پانچوین دن ایرج کا کُولا اُتر گیا امیر گنبد طاہر قدرت پر بیٹھے ہوے یہ تماشا دیکھ رہے تھے کُولا اُتر جانے سے ایرج کے رنجیدہ ہوے اور جہانگیر نے ایرج کو چھوڑ دیا کہ اب اچھے ہو نا تو پھر لڑنا غرض یہ لشکر پانچ روز سے بے خورد خواب تھا اپنے اپنے مقام پر آکر آسودہ ہوا اگرچہ کو کب نے رات ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رات امیر کو بلوایا اور طاہر قدرت نے جاکر کہا کہ یا امیر اب آپ تشریف لیچلیئے ایرج کا توکولا اُتر گیا امیر یہان آگئے اور جب وہ زمانہ آیا کہ اندھیرا عالم مین چھایا شاہ خاور نے پردۂ شب مین منھ چھپایا کہ ابیات

شہ خاور نے دربار اپنا برخاست | کیا اور آئی جب عالم مین پھر رات | ستارہ رات کے طالع کا چمکا

سرِ شب طبل جنگی پھر بجایا

یعنی اول شب حکم دیا جہانگیر نے کہ طبل جنگ پر چوب پڑے امیر تو اکیلے ہی تھے مگر جہانگیر کے لشکر مین تیاری رہی ساحر سحر کرتے رہے ہوم ہوا کیا بنگالیون نے دریا کے کنارے بیٹھکر ڈہرد بجایا کلوا بھیرون نارسنگھ کو بلایا نقیب چلا یا کئے بہادرون کو جگا یا کئے ترغیب جنگ دلایا کئے ہتھیار صاف ہوتے رہے نامرد روتے رہے چار پہر رات یہی ہنگامہ رہا جب وہ زمانہ آیا کہ شہ خاور یعنی آفتاب عالمتاب لرزان و ترسان نیزۂ خطوط شعاع کو ہاتھ مین لیکر بارگاہ شرق سے برآمد ہوکر توسن فلک پر سوار ہوا کہ ابیات

اگر شمشیر زران خورشید کو | میان سے لیا ترک گردون نے جو

چلے اُٹھکے لڑنے کو پھر جنگجو | سپہ گھر کے آئی وہان چار سو

صبحدم لشکر امیر باتوقیر کے ہمراہ کوکب نے کردیا اور آپ بصد کروفر میدان مین آگئے دلاورون نے پرے جمائے جب صفین آراستہ ہوچکین میدان پاک وصاف ہوا جہانگیر گھوڑا اڑا کر میدان مین آیا اور پکارا کہ یا امیر آئیے میرے مقابلہ کو امیر بھی اشقر اڑا کر اُسکے سامنے آگئے تمام لشکر پاپیادہ ہوا علمون کو جلو دملا طبل و نقارے بجے امیر سب لشکر کو تسلی دلاسا دیکر اور ٹھہر اکر سامنے جہانگیر کے آئے جہانگیر نے سلام کیا امیر نے بھی جواب علیک السلام دیا پھر جہانگیر نے کہا یا امیر آئیے ہم آپ کشتی لڑکر نصیب آزمائی کرین تلوار کا کام کاٹ ڈالنا ہی امیر نے کہا بسم اللہ یہ کہکر اشقر پر سے کود ے اور دونون لنگوٹ باندھکر لڑنے لگے اب امیر نے اُسکے زورون کو ریلون کو روکنا شروع کیا پیچ اور توڑ جوڑ و بند کا سلسلہ کس حُسن و خوبی سے بندھا کبھی سر سے سر ملاکر ٹکر مارتے تھے کہ اگر تابۂ آہنی مقابل مین ہوتا تو توتیا اور سرمہ ہوجاتا اسی طرح ساتوین دن امیر اُسکو ریل کر لیچلے اور ایک مقام پر لاکر جھٹکا دیا کہ دونون گھٹنے آشنائے زمین ہوے امیر نے فرمایا کہ اب مین نعرہ کرتا ہون ہوشیار ہوجانا اور یہ نہ کہنا کہ مجکو چیخ کر آپ نے اُٹھالیا جہانگیر نے کہا کہ صحرا فراخ ہے جہانتک جا ہئے چیخئے ادہر عمرو نے کہا ایہا الناس امیر نعرہ کرتے ہین روئی لیکے اپنے کانون مین دے لو یہ ایسا نعرہ کرینگے کہ حاملہ عورتون کے حمل گر جائینگے سوار بڑے بڑے گھوڑے ہٹا کر دور لیگئے اور سب نے کانون مین روئی دے لی اب امیر نے نعرۂ اللہ اکبر کرکے کہ بیت

چنان نعرہ زد میر منزل مصاف :: کہ سیمرغ لرزید در کوہ قاف : جہانگیر کو سر سے بلند کیا اور چرخ
دیکر زمین پر مارا پھر مشکیں باندھکر شادان و فرحان پھرے اور بارگاہ مین لائے یہان گستاخ نے
راہ مین مجلس کو ہوشیار کیا اور کہا کہ تم چلو مین آتا ہون مجلس تو روانہ ہوئی ور امیر پر افراسیاب
بادل بیتاب عصہ مین آپڑا لیکن امیر مالک اسم اعظم ہین انکا کچھ نکر سکا بران فوج کوکب وغیرہ لڑنے
لگے امیر نے مقابل افراسیاب اگر اسم اعظم پڑھا کہ یہ گھبرا کے بھاگا اسیوقت مجلس بھی آکے
پہونچی اور افراسیاب بھاگا جاتا تھا یہ اُس سے لڑنے لگی اُسوقت زوجہ قہر ظلماتی کا نعرہ ہوا کہ
یہ دختر تاریک صورت کشتنی ہے اور طرف سے کوکب کے برہمن روئین تن بھی آیا اور
ظلمات زنار بند اس طرح آئی کہ سب نے دیکھا کہ ایک بنگلہ فولادی اُڑتا ہوا چلا آتا ہی برہمن
نے ایک ترنج اوسکے مار دیا کہ سینہ کو اُسکے توڑ کے پار گذر گیا سینہ سے اُسکے دھوان پیدا ہوا برہمن نے
کہا کہ یارو بڑا غضب ہوا اب اس دھوین سے کوئی نہ بچیگا وہ دھوان تمام لشکر مین پیچیدہ ہوا سینہ
اُسکا کیا تھا گویا چاہ بابل تھا اب نعرہ ہوا کہ منم ظلمات زنار بند کیون اے برہمن روئین تن اب
کیونکر بچیگا یہ کہکر اُسنے سحر کو زور دیا اور لشکر مین کوکب کے گھس آئی دھوان سینہ سے نکلکر تمام
لشکر مین اندھیرا چھا گیا اور ظلمات نے اُسی اندھیرے مین سرداران کوکب کو قتل کرنا شروع کیا
ان سب کی آنکھون مین تو اندھیرا چھایا ہے اور وہ ہر گھڑی گرتی ہے اور ایک ایک کو اُٹھا لیجاتی ہے
اور قتل کر ڈالتی ہے اب کوکب و برہمن سب دفع سحر کر رہے ہین آفتاب چمکتا ہے مگر کچھ نہین ہوسکتا
اسی ہنگامہ مین برکان و بادبان اور کئی بڑے بڑے سردار کوکب کے مارے گئے اُسوقت آسمان
سے نعرہ ہوا کہ منم گستاخ برادر مجلس آئینہ جمشیدی ہاتھ مین لئے ہو آتے ہی جو اُس تاریکی پر آئینہ کو چمکایا
وہ اندھیرا دفع ہونے لگا ظلمات نے جو یہ معرکہ دیکھا تڑپ کر گستاخ پر آپڑی گستاخ نے وہی آئینہ سامنے
اُسکی کردیا کہ اُسکی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا بس گستاخ نے تیغہ مارا کہ ظلمات کے دو ٹکڑے ہوے یہ معرکہ
افراسیاب نے جو دیکھا کہ ظلمات کو گستاخ نے قتل کیا یہ غیظ و غضب مین گستاخ پر جا پڑا گستاخ نے
آئینہ دکھلا دیا کہ افراسیاب کو حیرت ہوئی مگر کچھ اشارہ کیا کہ آئینہ پر غبار چھا گیا اور بیچ مین دو ٹکڑے ہو گیا ادھر
آئینہ سیاہ ہوا بس افراسیاب کے گلے مین وہ سمرن ہے کہ جو سلیمان واسطے حصول انگشتر جمشیدی کے بنائی تھی اُسمین سے
دانہ نکالکر مارا کہ گستاخ کے سینہ کے پار ہو گیا مجلس تڑپ کر چلی تھی کہ ایک آندھی اُٹھی تمام زمانہ مین تاریکی ہوگئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بعد لمحہ کے دیکھا کہ لشکر افراسیاب نہین ہے ایک پرچہ کاغذ کا پڑا ہے طرف سر آفاق چہار دست کے لکھا
ہے کہ اے کوکب منعم آفات نے کئی سب کو اُٹھا کر ابھی مناسب نہ تھا جسدن غصہ مین آؤنگی اور مقابلہ
کرونگی ایک دن مین اے کوکب تیری سلطنت کو تباہ کر دونگی یہ پرچہ کوکب نے پڑھا اور ہنسکر چپ ہو رہا
اور صاحبقران نے بھائی کو خورشید تاج بخش کے کہ لشکر جہانگیر مین تھا بلایا اور اُس سے پوچھا
کہ مفصل بتا جہانگیر کسکا لڑکا ہے اُسنے آشکار کیا کہ ملک خورشید تاج بخش کا لڑکا ہے غرض بعد تکرار
بسیار اُسنے کہا کہ یہ لڑکا آپ کا ہے اور چابک تیز رفتار بیٹا عمرو بن اُمیہ کا ہے یا صاحبقران ملک
مروارید تاج بخش جو کہ سوسن قلزم پرست کے مقام پر آپ کو اپنے گھر لیگیا تھا مع عمرو بن اُمیہ
ضمری کے وہان ملکہ شمس پری اور اُسکی وزیرزادی وردانہ پری ان دونون سے ایک کو آپ اور
ایک کو عمرو اپنے عقد مین لائے اور اُنسے یہ دونون لڑکے پیدا ہوے اور وہ دونون شہزادی اور
وزیرزادی حاملہ ہوئین ایک روز پردۂ دنیا پر صحرا سے خاص مین آئین اور وہان اُنکو درد زہ ہوا
اور یہ لڑکے پیدا ہوئے اُسجگہ ملک خورشید تاج بخش بھی آیا ان دونون لڑکون کو دیکھا اچھے
معلوم ہوے پس فوراً ایک شیر ببر کی صورت بنا اور ڈپٹ کر اُن دونون عورتون پہ دوڑا وہ
دونون عورتین فرط خوف سے لڑکون کو چھوڑ کر بھاگین یہ اُنکو اُٹھا لایا اور پرورش کیا اب یہ
بیٹا آپ کا ہے اور چابک بیٹا عمرو کا ہے بس یہ سُنکے صاحبقران نے جہانگیر کو گلے سے لگایا
اور عمرو نے چابک کو گلے سے لگایا کوکب کو لوح اور تیغہ بلاکش دے دیا اور صاحبقران جہانگیر کو
اپنے ساتھ لیکر سمت کوہ عقیق روانہ ہوے لیکن حمران جادو نور الدہر کو گرفتار کر کے
لے گئی تھی وہ راستہ مین ملی اُسکو صاحبقران نے قتل کیا کیونکہ وہ طالب وصل نور الدہر سے
تھی اور یہ منظور نہ کرتے تھے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ مخمور سرخ چشم معشوقہ نور الدہر یہان
آکر پہونچی اور حمران سے مقابلہ کیا حمران نے اُسکو بھی پکڑ لیا اور ساسان قتل کیا اُس وقت امیر
آکر پہونچے اور حمران کو قتل کر کے نور الدہر کو چھوڑایا اور اپنے ساتھ لیا اور مخمور کو کہ یہ نور الدہر پر عاشق
ہے جانب عمرو بن اُمیہ ضمری روانہ کیا مخمور بطور مخفی نور الدہر سے ملاقی ہوئی اور صحبت عیش آراستہ
کی باہم لطف شراب خواری رہا نگریون کی قینچیان بندھ گئین گلابیان شراب کی سینون پر
آئین باہم لطف بوسہ وکنار رہا کہ بیت ایک کا ہاتھ ایک کی بالین :: ایک کے لب سے ایک کو تسکین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غرض بعد عیش امیر نور الدہر کو لیکر اپنے لشکر کی طرف چلے اُسوقت جہانگیر نے کہا کہ میری معشوقہ ملکہ ماہ دُر در گوش کوکب کے یہان ہے اُسکو بلا دیجئے امیر نے مفتون سے کہا کہ تو جاکر لے آ مخمور سرخ چشم کو اور ملکہ ماہ دُر در گوش کو مع اُسکی وزیرزادی کے اپنے ہمراہ لیکر خدمت صاحبقران مین آئے جہانگیر کا عقد ملکہ ماہ دُر در گوش سے اور اُسکی وزیرزادی کا عقد چابک سے کیا اب یہان مخمور لشکر مین جو آئی تھی تو شاہزادہ نور الدہر سے کئی روز تک صحبت آرائی رہی پھر رخصت ہوکر اپنے طلسم کو گئی اُدہر خواجہ عمرو اور ملکہ بہار کوکب سے رخصت ہوکر مہرخ کے پاس آئے یہان عمرو بن اُمیہ ضمری پر افراسیاب جادو نے ایک ایسا سحر کیا کہ عمرو خود بخود افراسیاب کے پاس چلا گیا افراسیاب نے ایک گنبد فولادی سحر سے بنا کر اُسمین عمرو کو بند کرکے روے ہوا پر اُس گنبد کو اڑا دیا یہ خبر ملکہ بران شمشیر زن کو ہوئی وہ وہان سے بغیظ و غضب تمام چلی اور آکر اُس گنبد کے اوپر گری اور عمرو کو پنجہ مین دابکر لے اُڑی اور ایک پہاڑ کے درے مین جاکر بیٹھی یہ تو پہاڑ کے درے مین بیٹھی تھی لیکن افراسیاب جادو کو خبر ہوئی یہ پھر وہان سے چلا اور آکر سامنے بران کے پہونچا اب بران کو اُسنے للکارا بران بھی نارنج پکڑ کر اُسکے سامنے آئی آپسمین سحر کی لڑائی ہونے لگی افراسیاب نے نارنج مارا بران نے دستک دی وہ نارنج اُلٹا پلٹ گیا اب بران نے نارنج مارا افراسیاب نے انگشت سے اشارہ کیا کہ وہ نارنج کٹ گیا پھر بران نے سحر کی کمند لگائی افراسیاب نے دستک دی ایک پتلہ پیدا ہوا مقراض لئے ہوے کہ اُسنے وہ کمند سحر کی کاٹ ڈالی آخر افراسیاب نے ایک سحر ایسا کیا کہ بران بیہوش ہوگئی عمرو نے چاہا کہ مین بھاگ جاؤن لیکن افراسیاب نے ایسا سحر کیا کہ پاؤن اُسکے زمین نے پکڑ لئے افراسیاب نے پکڑ لیا اور سحر سے فولادی بنگلہ بنا قید کیا بران شمشیر زن کو جو ہوش آیا یہ اپنے مقام سے اڑی اور پھر آکر اُس بنگلہ پر کہ جس مین عمرو قید تھا گری اور بنگلہ کو توڑ کر عمرو کو پنجہ مین دابا اور پھر لیکر دامن پہاڑ مین آئی کھانا کھاتی تھی اور اُس کوہ کا مالک ظالم دل دوسر جادو تھا ایک غار مین رہا کرتا تھا وہان تمام زمانہ کی چیزین مہیا تھین لیکن اُسکو طلسم کے بگڑنے سے سلیمانیون سے بیر تھا اُسکو خبر ہوئی کہ تمھارے دامان کوہ مین ایک جادوگرنی زبردست آئی ہے ظالم دل دوسر جادو نے نکل کر دیکھا کہ بران شمشیر زن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک مرد سے باتین کر رہی ہے اُسکے خیال مین آیا کہ افراسیاب سے جو لڑائی ہوئی تھی یہ بھاگ کے یہان آئی ہے اور بران شمشیر زن عمرو سے کہتی تھی کہ کوکب کے پاس چلئے وہان آرام کچھ دن کیجئے پھر سمجھ لیا جائیگا ظالم دل دو سر جادو نے سحر سے دریافت کیا کہ بران کا یہان سحر ہے یا نہین ہے معلوم ہوا کہ اُسنے کچھ سحر نہین کیا ظالم دل کا تو وہان سحر تھا ظالم دل دو سر جادو نے اب پھر سحر پڑھ کر ماش کا دانہ مارا وہ درے پہاڑ کے بند ہوے سلین درون مین مل گئین بران شمشیر زن غافل بیٹھی تھی اگر خبر بران کو ہوتی ظالم دل کا کیا مقدور تھا جو قید کرتا کوہ مین اندھیرا ہو گیا عمرو نے کہا آگہی خبر کرنا بران شمشیر زن قہقہہ مار کے ہنسی کہا کسنے تمکو قید کیا ہے از بسکہ بہت سا اندھیرا تھا بران شمشیر زن نے چوٹی سے اختر مروارید نکال کر رکھا تمام روشنی ہو گئی اختر مروارید کا یون بیان ہے کہ سابق مین چار سو برس بیشتر ایک میلہ پڑا تھا باغ جمشیدی مین بران شمشیر زن کے جد وابا نے نذر جمشید کو دی تھی تابوت جمشید پر یہ اختر مروارید لٹکا کرتا تھا اُسکے جد وابا نے جسوقت نذر دی تو یہ اختر مروارید جمشید نے دیا تھا اور ظالم دل دو سر جادو دریاے شور پر آیا دستک دی ایک پنجہ پیدا ہوا اور اُسکو اُٹھا لیگیا افراسیاب جادو بیٹھا ہے اسوقت نامہ لقا کا آیا ہے افراسیاب پڑھتا ہے لکھا ہے منم لقا رب لقا را بندہ درگاہ شہر د شاہ باختری ارے افراسیاب جادو جسطرح تو اپنے خداوند کو بھول گیا کوئی نہین اسطرح بھول جاتا خدا پرستون نے حیران کیا ہے میرا باغ لوٹ لیگئے ایرج پھر آلیگیا اگر تجکو منظور ہوئے تو جادوگر کوئی زبردست مقرر روانہ کر کہ وہ آکر خدا پرستون کا کام تمام کرے اور اگر منظور نہین ہے تو ویسا لکھ بھیج مین ہفت کوہ پر چلا جاؤن اور پھر وہان سے گلزار سلیمانی کو جاؤن افراسیاب نے یہ نامہ پڑھ کے باغبان قدرت سے کہا کہ اے باغبان قدرت دیکھ کہ خدا پرستون نے کیا سر اُٹھایا ہے باغبان نے کہا کہ اب کسی زبردست ساحر کو بھیجئے اور آگے تو جو ساحر جاتا تھا چالاک بن عمرو مار ڈالتا تھا اب وہ تو یہان ہے وہان اب کون ہے جو مار ڈالیگا اے شہنشاہ سفاک روئین تن کی بیٹی بڑی زبردست اور بلاے بے درمان ہے اُسکو روانہ کرو کہ وہ جاتے ہی کام خدا پرستو کا تمام کردیگی افراسیاب نے کہا کہ تمنے یہ بات خوب کہی یہ کہکر اُسنے ایک سحر کی دستک دی کہ یہ ظالمہ جادو آئی اور افراسیاب کو مجرا کیا افراسیاب نے کہا اے ظالمہ تم جاؤ اور کام خدا پرستون کا تمام کرو اُسنے تسلیم کی اور نذر دی اور پھر رخصت ہو کر روانہ ہوئی و اپنے مقام پر آئی فوج بیشمار اپنے ہمراہ لی ساحر باز و بط و قرقرے و ہنس آتشین و فیل آتشین پہ سوار ہوکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ملکہ ظالمہ جادو بھی ایک تخت پر سوار ہو کر اور فوج کو ہمراہ لے کے چلی اُڑنے سے اُنکے دہر کا مُنھ کالا ہو گیا ہوم کا دھوان بلند چرخ چنبری مین وہ دھوان پیچیدہ تھا روے ہوا پر ساحر بیرقین ترسول ہاتھ مین لیے ہر ہر کرتے جمشید کا دم بھرتے ناریل نارنج ترنج اُچھالتے ترسول اور پنسول اُنکے مانند آفتاب کے چمکتے بار بار ساحر کہتے کالی کلکتہ والی تیری سدا جے کبھی بعض ساحر کہتے کہ جمشید و سامری کی سدا جے چلنے سے اس لشکر کے زمین و زمان مین ایک زلزلہ آشکار تھا روے ہوا پر مثل سیل فنا کے یہ لشکر چلا جاتا تھا کہ ابیات

چلا لشکر ساحران بے شمار	ہوا شور دنیا مین پھر آشکار
دھوئین سے رخ دہر کالا ہوا	یقین تھا کہ خور بھی دھوان جائیگا

غرض بعد قطع منازل و طی مراحل مرحلہ پیمائی کر کے لشکر لقاے بے نقار اندہ درگاہ آئے مین یہ پہونچی ملک بختیارک شوم کافر بیدین نے آکر اُسکا استقبال کیا اور لشکر کو اُسکے اُتروایا پھر بارگاہ مین آکر سامنے لقا کے پہونچی اور سجدہ کیا تخت خداوندی کے گرد پھیری نذر دی خلعت پایا پھر دنگل زرین پر بیٹھی اور ملک بختیارک سے حال پوچھا کہو صاحبقران سے اور خداوند سے کس وجہ سے لڑائی ہے بختیارک نے کھڑے ہو کر رفیدہ اُتار کے دھنک دھنک ناچنا شروع کیا اور کہا اے ملکہ خداوند کی بیٹی نور چکیدہ قدرت ملکہ گیتی افروز کو شہزادہ قاسم نبیرہ حمزہ صاحبقران زمان نکال لیگئے خداوند کی بیٹی کو شہزادہ بدیع الزمان جو تمھارے طلسم مین قید ہین ملکہ جہان افروز کو وہ اپنی خدمت مین لائے یہ کلمہ سُنکر لقا نے گھر کا کہ او شیطان حرامزادے ولد الزنا نطفہ حرام ان باتون کا کیا تذکرہ ہے بختیارک نے کہا اچھا تمھین بُرا لگتا ہے نہ کہینگے ملکہ نے پوچھا تو ہمنے بیان کیا یہ کہکر اپنے مقام بہ بیٹھا اور ملکہ ظالمہ جادو نے ایک دن تو آرام کیا دوسرے دن جب وہ زمانہ آیا کہ شاہ خاور نہضت فرماے ملک مغرب ہوا اور ساحر شب نے اپنا قدم عالم مین رکھا کہ نظم

کہ عکس ماہ مثل حسن جانان	نگاہ چشم سے دست و گریبان
سیاہی دے رہی تھی لطف یکسر	کواکب مجتمع تھے سب فلک پر

سر شام ملکہ ظالمہ جادو ناکام کے حکم سے طبل جنگ پر چوب پڑی ساحرون مین نفیر سحر بجی ہرکارے دوان خدمت امیر و الاتمکین مین آئے اور زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دے کر یہ اشعار دعائیہ زبان پر لائے کہ اشعار

برسے ترا جو ابر کرامت زمین پر	پیدا بجاے دانہ گہر ہون ہر ایکسال
چون قوم نقشہ آن مین ہو جاے مستقل	

گر تجھ فشار پنجہ سے آگاہ ہوں جبال ہر مو غرور کی رگ گردن میں خوف سے گاو زمین کے تن سے نہ لگا رہے دوال	شمشیر گر علم ہو تری جن و انس کا ہو جائے خشک خون رگ یا قوت شال	ہیبت سے آب ہو جگر و زہرہ ٹھال ماری اگر تو ٹھوکر کرے آسمان لال

ایک ساحرہ ملکہ ظالمہ جادو نام ناکام و بد انجام طلسم سے بہر امداد لقا آئی ہے اور اُسنے طبل جنگ بجا کر آفت اُٹھائی ہے کل نکل کے معرکہ آرائے نبرد ہوگی آتش عناد و فساد دوبالا کریگی باقی خیر و عافیت ہے امیر نے یہ سنکر جانب بادشاہ لشکر اسلام دیکھا بادشاہ نے فرمایا کہ کہدو ہمارے لشکر میں بھی طبل جنگ بجے جیسا کچھ کہ نقاش ازل نے اور کاتب قسمت نے ہماری قسمت میں تحریر کیا ہے وہی پیش آتی ہے کہ

نظم

پڑھا جاتا نہیں ہرگز کسی سے خط پیشانی	روز یکہ قضا باشد و روز یکہ قضا نیست	نقوش کلک فکرت کو ہے اندیشہ سے حیرانی روز یکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست

ابو الفتح اصفہانی بموجب حکم شاہنشاہ گرامی نقار خانۂ سلیمانی میں آیا اور یہاں نقارچیوں نے نقاروں کو سینک کر درست کر رکھا تھا اُسنے غاشیہ اُٹھا کر طبل سکندر پر چوب لگائی کہ ابیات۔

چو بر طبل سکندر آمد دوال سرافیل صور قیامت دمید	زناہید مریخ کرد این سوال بگفتا کہ نا طبل اسکندر است	جہان را اگر دور آخر رسید ز آواز او گوش گردون کر است

اب طبل جنگ بے درنگ اُس لشکر میں بجا دربار شاہنشاہ ذی وقار سویرے سے برخاست ہوا ہر ایک بہادر اور سردار اپنے اپنے مقام پر اُٹھکر آیا تیاری آلات حرب و ضرب دونوں لشکروں میں شروع ہوئی اُس طرف ساحر ڈھیرو بجانے لگے کڑاہیاں چڑھ گئیں بنگالی ساحر کانور دیس کے رہنے والے جٹا دھاری جوگی جیپال کی ایسی صورت دریا کے کنارے آکر تیاری کرنے لگے جوت کے دیے جلائے اگیاری کی بوتلیں شراب کی اگیاری میں ڈالیں بھیروں کو بھینٹ چڑھائی بچہ ہائے خوک جھٹکا ہونے لگے آواز بین کی بلند ہوئی مرچیں سلگنے لگیں گوگل جلنے لگا اسطرح منتر پڑھتے تھے کہ منتر چل دوڑ دھوڑ کالا کلوا کالی رات بھیروں ہنسے کالی آئے جیپال جوگی نے بوئی باڑی ایک پھول ہنسنے ایک پھول میں بیر تھا چل بیر کلیجہ بیری کا کھا بیری ہاتھ سے جو بھینٹ پائے دشمن کا کلیجا کھائے پڑھو منتر دیوالی میں اکسیر ہاجہ ساحر و نمین تو یہ تیاری تھی اور اسطرف بہادران شجاعت تیغ بازان معرکۂ جلادت ہتھیاروں کو صاف کر رہے تھے قصد مصاف کر رہے تھے نیزہ ایک یا لوں سے استادہ تھے اس نیستان میں یہ شیران بیشۂ شجاعت ڈکارتے تھے نعرے مارتے تھے ایکطرف کمانیں چلا چلا کے

کے دشمنوں کو کوستی تھیں اور دوستوں کو زہ او تحسین کرتی تھیں زبان شمشیر اپنی تیزی دکھاتی تھی
تیر و سنان و نیزہ و خنجر پر آبداری رکھی جاتی تھی غرض چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ
نہیب شمشیر بہادران سے رات بھی کٹ گئی کہ ابیات

زمین نے نور کا سامان پایا
سحر نے جلوۂ مہمان دکھایا
اٹھی لڑنے کو سب بستر سے سردار
سپاہ و فوج و لشکر سب تھی تیار

صبح دم لشکر خیل خیل ذیل ذیل فشون فشون دستہ دستہ بیرق بیرق سنجق سنجق میدان کارزار کو روانہ
ہوئے اور تمام سردار مسجد کبریا میں پاس امیر والا تدبیر کے آئے صاحبقران ورد و وظائف سے فراغت
حاصل کرکے درگاہ خدا میں دعا کر رہے تھے کہ ابوالفتح اصفہانی نے پشت پر آکر آمین کہی امیر نے
اُس سے پوچھا کہ لشکر کا کیا حال ہے اُسنے کہا کہ یا امیر لشکر میدان مصاف میں پہونچ گیا کہ شعر

رسید ند این چنان لشکر بمیدان ❊ ہمہ رزم جویان ہمہ کینہ خواہان ❊ امیدوار قدوم میمنت لزوم

حمزہ صاحبقران با اقبال ہیں امیر نے صندوق اسلحہ طلب کرکے مونے پہنے چار آئینہ سے
جسم انور آراستہ کیا خود ہود علیہ السلام سر پر رکھا زرہ داؤد علیہ السلام کی زیب تن فرمائی نیمچہ سہراب پل ہاتھ
میں لیا تیغہ صمصام و قمقام کو ڈاب میں حمائل کیا کمان حضرت صالح علیہ السلام کی دوش پر
لگائی ترکش تیروں کا مثل دم طاؤس کے چتر تھا پھر باہر برآمد ہوے دیوانہ بن قندس اشقر
دیوزاد کو گل سار پر لگائے کھڑا تھا کہ امیر نے آکر انگشت شہادت سے یا علی گردن مرکب پر لکھکر
خانۂ زین کو مثل آفتاب کے منور اور روشن فرمایا صدائے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند ہوئی نقاروں
پر چوب پڑی علموں کو جلوہ ملا سرداروں نے مجرا کیا پھر بڑے حشم و خدم سے جلوخانہ شہنشاہی
میں صاحبقران مع سرداران آئے اور انتظار آمد شاہ میں اُس مقام پر بیٹھے کہ یکایک
سُرخ پردہ عیش محل کی ڈیوڑھی کا چرخی پر کھنچا صدائے بسم اللہ بلند ہوئی بادشاہ
جمجاہ تخت پر سوار برآمد ہوے کہاریاں پیاری پیاریاں تمغہ اور معرکہ انکے گلوں میں و سروں پر
لگی ہوئی مچھلیاں کہ ابیات

ایسی بجیں ایسی گرما گرم
ایک ایک آئیں شوخ دیدہ بھی
برق سیماب کو بھی آئے شرم
پردۂ ناموس کا دریدہ تھی!

کہاروں نے تخت شہنشاہی
کو بدلوایا زنانہ سامان سب پھر گیا طفلان ماہ طلعت عود و عنبر کے لپٹے لئے ہوئے عود کی لپسپر
جھونکتے نکلے امیر نے مجرا گاہ پر جاکر بادشاہ کو مجرا کیا اور سب سرداروں نے بھی بہر تسلیم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گردن جھکائی بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا کہ جگہ تمھاری ہمارے دلمین ہے اب سب تخت شہنشاہی کو قلب لشکر مین رکھکر جانب میدان مصاف روانہ ہوے خاص بردار علم بردار برچھی بردار جلوس سامان بادبہاری آگے آگے روانہ ہوا ڈنکے پر چوب پڑی دمامے شتری و فیلی بجنے لگے ہر طرف سے آواز نصر من اللہ و فتح قریب کی بلند ہوئی صبح کا وقت نسیم سحری کا چلنا گھوڑونکا ہنہنانا شمعون کا جھلملانا نقیبونکا خوش آوازی سے منقبت خوانی کرنا عجب لطف دکھاتا تھا کہ ابیات

برآمد ہوا لشکر بے شمار
وہ جتون مین اک ایک کی بانکپن
لڑائی کی افتاد جھیلے ہوے
ادہر لشکر کافر بدغل
نہ تھے وہ علم بلکہ تھے نخل غم
ستمگار بے مہر و پرمکر و زور
جہنم کے کندے ہوئے سیکھے سب

مسلح مکمل تھے مردان کار
یہ شادی کہ مرنے پہ تیار تھے
بہادر تھے جانون پہ کھیلے ہوے
نمایان ہوا ناگہان دل کا دل
دماغون مین نخوت خوشامد طلب
ستم پیشہ و بدیقین بے شعور

وہ آلات جنگی کی تن پہ پھبن
عروس ظفر کے طلبگار تھے
اسیطرح وارد دشت مصاف ہوگئے نظم
نشان رو سیاہی کے کالے علم
جبین پر شکن قہر کے بے ادب
سبب کرے ایک ایسا سبب

آنے سے دونون لشکرون کے گرد ہوا خاک کھار وئے آفتاب چھپ گیا تھا آئینہ سپہر گرد و غبار سے مکدر تھا کہ بیت ز سم ستوران دران پہن دشت زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ؛ بیلچہ کار نکل پڑے میدان کی جھاڑی او جھنڈی کاٹکر زمین کے نشیب و فراز کو ہموار کیا پھر صفین لشکر کی آراستہ ہوئین نقیبون نے نکل کر مذمت دنیائے فانی زبان پر جاری کی اور یہ گانے لگے کہ ابیات

بھول مت دیکھ دیکھ آرائش
کہین ماتم ہے نوحہ خوانی ہے

ہان دلا کر نظر بدیدۂ غور
نہین دنیا مقام آسائش
کہین چوتھی ہے اور جیالا ہے

دیکھ دنیائے بے ثبات کا طور
کوئی بزم طرب کا بانی ہے
کہین افضال حق تعالی ہے

کاسۂ چینی پر اے منعم نہ کر اتنا غرور
بیاہ لے جاؤ عروس موت کو ؛

بیت شعر

ہمنے دیکھا ٹھوکرین کھاتے سر فغفور کو
دو طلاق اس زندگی کی سوت کو

بلکہ اے بہادران میدان شجاعت دیکھو نہ رستم ہے نہ اسفندیار ہے ابیات

نام رستم کا مٹا دو آن ہے وہ معرکہ
مردونکا آسمان کے تلے نام رہ گیا

کھاؤ پھل تلوار کا او پھول سونگھو ڈھال کا
رستم رہا زمین پہ نہ بہرام رہ گیا

یہ صدا دیکے نقیب کنارے ہو صفین میمنہ و میسرہ قلب

دجناح ساقہ وکمینگاہ جو آراستہ ہوئی تھین اُنپر مثل صف مژگان سناٹا ہوگیا اُسوقت ظالمہ جادو اپنے تخت کو بڑھاکر سامنے لقا کے آئی سجدہ کیا اور ہاتھ باندھکر پکاری کہ خداوند اجازت میدان دیجئے لقا نے کہا کہ اے بندی قدرت زود برو وکار مسلمانان را تمام کن تجھے اپنے ید قدرت کے سپرد کیا ظالمہ یہ اجازت پاکر مرکب اپنا اڑا کر بیچ میدان مین آئی اور پکاری کہ اے فرقہ خداپرستان واے زیردستان تم مین سے جسے تمنا مرگ کی ہو وہ میرے مقابلہ مین آئے شعر گران ہر کرا بار سر بر تن ست ❊ حلیم علاجش بدست منست یہ نعرہ سُنکے امیر والاتدبیر سمجھے کہ یہ ساحرہ ہے جو کوئی جوان اسکے مقابلہ مین جائیگا جان اپنی گنوائیگا اس سے یہ بہتر ہے کہ مین خود جاؤن اور اسکو جہنم مین پہونچاؤن بس یہ سمجھ کر اشقر دیوزاد کو پھیر کر خدمت والانہمت بادشاہ ذیجاہ مین آکر اشقر سے کودے اور دست بستہ عرض کیا کہ اے بادشاہ ذیجاہ اجازت میدان دیجئے بادشاہ نے فرمایا کہ یا امیر صاحبقران آپنے کیون تکلیف کی کیا کوئی اور نہ تھا جو آپ نکلے امیر نے فرمایا کہ خیر کیا مضائقہ ہے بادشاہ نے فرمایا سُپرد خدا کیا اور خلعت منگواکر دیا دمامۂ شتری اور فیلی نوازش مین آئے سردار سب پاپیادہ ہوے امیر نے تنگ مرکب کو موافق مرضی کے لیا تاکہ عرصہ حریف پر تنگ کرے پھر سوار ہو کر سردارونکی پشت بہ آستین مرحمت جھاڑی دست شفقت پشت پر رکھا اور سردارون کو بسہل و آسانی رخصت کیا اور آپ جانب میدان رُخ کیا اشقر طرارے بھرتا کلائیان شیر کی مارتا دُم سے چنور راکب کے سر پر کرتا ہوا چلا

نظم

دہ چہ مرکب کہ برق یا بادی	طرفہ دیوانہ یا پریزادی	
زرہ گوش و زرہ کاکل	سنبل و بید و دستہ سنبل	

جب سامنے اُس ساحرہ کے امیر جاکر پہونچے اُسنے اُنکے سینۂ بےکینہ پر ایک ناریل مارا لیکن بسبب اسم اعظم کے اُسنے اثر نہ کیا اُسوقت اُسنے سحر پڑھکر دستک دی ایک سوار گوشۂ صحرا سے مسلح ومکمل پیدا ہوکر سامنے صاحبقران کے آیا اور سینۂ بےکینہ پر صاحبقران کے نیزہ اُسنے لگایا امیر نے نیزہ کو نیزہ کی سنان پر کاٹھا لگی برابر سے نیزہ بازی ہونے امیر نے اسم اعظم جو پڑھا سوار آٹے کا پتلا ہوکر گر پڑا امیر بے اختیار ہنس پڑے اُس ساحرہ نے کہا کہ یا امیر بڑا غضب کیا تمنے کہ میرے سوار کو باطل کر دیا اور وہ ساحرہ سمجھی کہ حمزہ مالک باطل سحر ہے اس سے کچھ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بس نہ چلے گا لیکن ایک مرتبہ ایسا اُسنے سحر پڑھا کہ ایک دریاے آتش جوش مار کر لشکر صاحبقران
مین آیا امیر نے اسم اعظم پکار کر پڑھا کہ وہ دریا بھی باطل ہو گیا اُسوقت وہ ساحرہ سخت ناچار ہوئی اور
طبل بازگشت بجوا کر پھر گئی لشکر ڈیرون پر آکر اُترا اور ساحرہ نے قصد کیا کہ اسم اعظم امیر کا بند کردن
اس فکر مین اپنے خیمہ مین آکر بیٹھی لیکن ابوالفتح اصفہانی ایک ساحرہ کی ایسی صورت بنکر نامہ
ہاتھ مین لیکر کہ جسپر مہر افراسیاب کی تھی ساحرہ کے خیمہ مین آیا وہ اکیلی اپنے خیمہ مین
تھی کہ ایک تھالی سامنے رکھے ہوئے تھی اُسمین سامان پوجا کرنے کا دھوپ اور دیپ چندن
رکھا ہوا بیٹھی تھی کہ ابوالفتح نے اُسکو جا کر سلام کیا اور کہا مین افراسیاب کے
پاس سے آیا ہون یہ کہکر وہ نامہ اُسکو دیا لفافہ پر اُسنے مہر افراسیاب کی دیکھی کھڑی ہو کر نامہ
کی تعظیم کی پھر اُسکے لفافہ کو چاک کیا اور خط کا کونہ پکڑ کے اندر سے اُسکو کھینچا لفافہ مین اُسکی بیہوشی
بھری تھی اُسنے اُسکو جو کھینچا بقیہ بیہوشی کا اُسکے اندر سے اُڑا کہ وہ بیہوشی اُسکی ناک مین
گُھسی کہ وہ چھینک مار کر بیہوش ہوئی ابوالفتح نے جلد خنجر کھینچکر گردن اُسکی کاٹ ڈالی شور
دار و گیر بلند ہوا آواز آئی کُشتی مرا نام من ظالمہ جادو بود کل تین سو برس کی عمر تھی مگر باغ جوانی
سے کوئی پھول عیش کا مین نے نہ چُنا تھا ابوالفتح کود پھاند کر وہان سے بھاگ گیا اور ملازم
اُس ساحرہ کے جو باہر خیمہ کے تھے وہ یہ آواز سُنکر دوڑے اندر آکر جو دیکھا تو ظالمہ جادو
کو مرا ہوا پایا روتے پیٹتے سامنے لقا کے گئے اور حال کہا کہ کسی نے ہماری ملکہ کو مار ڈالا لقا کو
بھی بہت رنج ہوا اور اُس گبر نے کہا کہ مین روز نوروز اسکو زندہ کر دونگا وہ ساحر ناچار خاموش
ہو رہے بلکہ نالان و گریان لاش اُس ساحرہ کی اُٹھا کر جانب طلسم گئے اور امیر کے یہان نقارے
خوشی کے بجے ابوالفتح کو خلعت ملا لیکن شمہ حال خجستہ مقال بران شمشیر زن سُنئے یہ
جو مقابلہ افراسیاب سے نکل گئی تھی تو اپنے قلعہ ہفت رنگ مین جاکر پہونچی اور اپنے
پدر باتوقیر کوکب روشن ضمیر سے جانب کوہ زخشان جانے کی اجازت اُسنے حاصل کی
اور کمر ہمت مضبوط باندھکر اسی طرف چلی اب یہ مسافر صحراے بلا قدم اُٹھائے ہوئے
چلی جاتی تھی اور از بسکہ پروردۂ مہد ناز و نعم تھی اسوجہ سے پسینے پسینے ہوئی جاتی تھی اور ہانپتی
تھی اور بسبب اسکے کہ کوہ زخشان کے اوپر جانا اُسکو منظور ہے اسوجہ سے سحر نہ کرتی تھی کہ ایسے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مقام پر سحر کرنے سے ایسا نہو کہ کوئی آفت آئے غرض ایک بیابان تیرہ و تار آتشناک مین اُس کا گذر ہوا کہ جنگل دھوپ سے تپ رہا تھا دشت کرہ آہنگران تھا گرٹ بھوڑے کی آواز صحرا کا سناٹا ہر بگولہ دیو آتشین نظر آتا تھا ریت کے ٹیلے اور ٹیکرے لگے بالو کے دریا بہتے جب ہوا چلتی خاک اُڑکر ادہر سے ادہر ہوجاتی مچھلیان پانی مین جوش کھاتین یہ دنیا سرابگاہ ہر دھوکی جگہ ہی اسیطرح اُس جنگل مین سرابگاہ تھی یہ نقشہ اُس صحرا کا تھا ابیات ؛ دھرتی تھی ہوا قدم نہ وان پر ہر ذرہ تھا آفتاب محشر ؛ گرمی سے ہر ایک لون کا جھونکا ؛ اک شعلہ آتش سقر تھا ہوائے گرم کی عنایت کے جھونکا جھونک جھونکے زبان خار بحث کرنے پڑتیار حلق مین پیاس سے کانٹے پڑے جاتے تھے ذرے اُڑاُڑ کر بدن پر پڑتے تو جسم کو جلاتے تھے مسافر وہم و خیال کبھی وہان جاتے ہوئے ڈرتا تھا جابجا درخت لنڈ منڈ فصل خزان سے نوک کی لیتے پتے بکھر کھڑے ملکہ بران شمشیر زن حیران و پریشان مرمر کر بدقت تمام مصیبت اُٹھاتی پسینہ مین نہائی ہوئی چلی جاتی تھی کہ یکایک ایک اژدرد ہان مُنہ کھولے ہوئے سامنے سے نمایان ہوا بران شمشیر زن نے چاہا کہ راہ کترا کے بزور سحر پرواز کر جاؤن لیکن اُس اژدہے کا رعب غالب ہوا کہ سحر یاد نہ آیا اور اُس اژدہے نے دو تین قلاب آتشین چھوڑے اور دم کھینچکر اُسکو نگل گیا اس اژدہے کے پیٹ مین کہ خدا کی مار اُس موذی پر غلطان و پیچان پیچان و غلطان جو چلی بیہوش ہوگئی اب جو آنکھ کھلی تو اپنے تئین بیچ دریا مین غوطے کھاتے دیکھا کچھ ڈھب ڈھباز کا ڈھب یاد تھا مالک بہ دہر کو یاد کر کے شناوری کرتی ہوئی بدقت تمام یہ ماہی قلزم خوبی و گوہر بحر محبوبی کنارے پر آئی سجدۂ شکر خدا کیا کہ بیڑا پار لگا کچھ دیر وہان ٹھہر کر اب جو آگے چلی تو اُسنے دیکھا کہ وہ دریا یکایک خشک گیا اور پھر وہ مقام بھی نظر سے غائب ہوگیا یہ وہان سے متعجب و متحیر آگے کو قدم زن ہوئی اب جو دیکھا تو ایک دیو کو مقام بلند پر بیٹھا ہوا پایا کہ اُسکا یہ نقشہ تھا بیت دانت اُسکے تھے گورکن قضا کے ؛ دو نتھنے رہ عدم کے ناکے + اس پریزاد نے اُسکو جھک کر سلام کیا مگر وہ دیو اُسکو دیکھکر قہقہہ مار کے ہنسا اور کھڑا ہوگیا پھر قریب اُسکے آکر ٹانگ اسکی پکڑ کے گھما کر جو پھینکا تو یہ بیہوش ہوگئی مگر اب جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ ایک طرف ایک دریا اور ایک طرف باغ ہے اور مین اُسکے بیچ مین کھڑی ہون لیکن حیران تھی کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے حیرت افزا ہے اور اُس دریا کو جو دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو یہ کیفیت تھی کہ ایک ایک موج اُسکی تا بہ کوہ جاتی تھی نہنگ دگھڑیال کناری اُسکے مُنھ نکالے بیٹھے تھے سونس اُسمین اچھل رہے تھے **نظم** ❊ آب تھا یا کہ بحر تھا زخار جسکا ہر قطرہ موج تھا تہ دہار ❊ گذر آب جب نہ تب دیکھا ❊ ساحل اُسکا نہ خشک لب دیکھا

بلکہ بیت سہمگین آبی کہ مرغابی در وی این نبود + کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربود + اب

بران شمشیرزن اُس باغ مین آئی تو اُسکو گل و سنبل سے ہرا بھرا دیکھا بلبل شیدا کی شاخ گل پہ زمزمہ سرائی تھی قمریون نے کوکو کی اور فاختہ نے حق سرہ کی دھوم مچائی تھی مصور بہار نے تصویرین زنگار رنگ گلون کے ورق پہ کھینچی تھین اور منشی قدرت نے فقرہ رنگین اور مصرع سرو کے صفحہ گلشن پہ لکھے تھے نہرین سلسبیل و تسنیم آسا جاری چمن مین وزان باد بہاری گل ہنستے غنچہ مسکراتے طائران خوش الحان بصد شیرین زبانی ترنم سرائی کرتے کٹوری گلون کے شراب طراوت سے معمور ایکطرف چشم نرگس شہلا مخمور عروس چمن پہ جوبن پھولونسی بھرا ہوا گلشن مسدس

چشم رضوان مین کھٹکتی تھی وہ دلچسپ بہار
سبزۂ خط رخ غلمان تھا طوبے اشجار
چہچہے کرتے تھے ہر شاخ پہ مرغان ہزار
خضر کے دل کو لبھاتے تھی موج انہار
شور گل بانگ ہوا اصاف صداے قلقل
دل بلبل پہ ادہر شور نمک خندۂ گل

بلکہ بران شمشیرزن اُس باغ مین چمنستان کی گلگشت کر رہی ہے کہ یکایک تمام پھول اُس باغ کے کھلکھلا کر ہنسے اسطرح کہ جیسے کوئی معشوق قہقہہ لگائے پھر وہ سب گل ٹوٹ کر از خود زمین پہ گرے اور لوٹ کر پریزادان زرین پوش غرق دریاے جواہر بنکر تیار ہوئے کہ اُنکی صورت زیبا اور طلعت جہان آرا کا یہ نقشہ تھا کہ عارض کی ضیا رو کش عارض خورشید دل عاشقان کی امید چاہ غبغب مین صدہا یوسف دل ڈوبے ہوے چاہ محبت مین اُنھین کی انسان پانی بھرین جنت کے سیب سے رتبہ مین زیادہ سیب ذقن اُنکا شعلۂ طور اُنکی پیشانی جسکے دیکھنے سی حضرت موسی کو حیرانی غنچہ باغ جنان اُنکا دہان لعل لب پر اُنکے لعل بدخشان قربان گوہر دندان کی چمک بجلی کو شرماتی تھی جب وہ ہنسین تو بجلی چمک جاے خال ہندو اُنکا رہزن دین و ایمان جسکے دیکھنے سی کافر ہون مسلمان مسدس

چھاتیان اُبھری ہوئی اور وہ جوانی کی بہار
ایسے پستان ہون ترنج شجر قامت یار
جسے بن دیکھے ہو نا محرمون کی جان نثار
کھٹے ہو جائین جسے دیکھو کے جنت کے انار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ شکلِ آئینۂ قدرتِ یزدانی ہے | سیمگون چھوٹی سی اک تختی نورانی ہے

بس وہ پریزادین قہقہہ مارکر ہنسیں اور ملکہ بران شمشیر زن کے گلے سے آکر لپٹ گئین بران اُنکے لپٹنے سے بیہوش ہوگئی اب جو اُسکی آنکھ کھلی تو ایک دامن کوہ مین اُسنے اپنے تئین پایا اور دیکھا کہ قلۂ کوہ سے پائین کوہ تک نرگستان اور کوڑیالہ رشک لالہ کھلا ہے پہاڑسی جھرنا جھر رہا ہی بران شمشیر زن گھاٹیان طے کر کے قلۂ کوہ پر جاکر پہونچی یہان دیکھا چشمے پانی سے لبریز ہین ڈبرے موج خیز ہین نہرین اُنکی مثل رفتار معشوق یا مثل زلف جانان لہرا رہی ہین دل کو ٹھنڈک بخشتی ہین اور لُبھا رہی ہین اور ایک طرف ایک قصر عظیم الشان تعمیر ہی جو سراسر پری کی تصویر ہے گرد آوری پر اسکی قصر چرخ تصدق ہی دیوار ودر نہایت مصفا استرکاری اُبھری ہوئی نقش ونگار ہین بادشاہی تصویر بنی ہوئین معمار عقل اسکو دیکھکر حیران کار نہایت بلند اُسکے درودیوار بیت زہی صفای عمارت کہ در تماشائش نگاہ باز نہ گردد بدیدہ از دیوار ملکہ بران شمشیر زن اندر اُس قصر کے آئی دیکھا صحن مکان مین رنگین کھمبے کھڑے ہین سوت کے رسون کا جھولا پڑا ہے پٹرہ رنگین جسمین گھنگرو لگے ہین اور دس پریزادین اُسپر بیٹھی جھولتی ہین محبت کے پینگ بڑھ رہے ہین ہر بار اُنکا یہ ارادہ ہے کہ آسمان کو چھولین اور اُس جھولے پہ بیٹھی ہوئی ملار گا رہی ہین تانین لگا رہی ہین ملکہ بران شمشیر زن کو دیکھکر سب کی سب بولین کہ آؤ آؤ ای بہن آؤ تم بھی جھولا جھولو بران شمشیر زن از بسکہ کمسن ہی اور بھولی نادان ہے اُنکے کہنے مین آگئی اور جاکر جھولے پر بیٹھی بیٹھنا تھا جھولے پر کہ یکایک ایک آواز مہیب آئی جسکے سُننے سے کلیجہ دہل گیا اور بران شمشیر زن بیہوش ہوگئی اب جو دیکھا تو اپنے تئین ایک کنوین مین پایا کہ مین غلطان و پیچان چلی جاتی ہون جب تہ پر پاؤن لگے وہان ایک دروازہ دیکھا کہ لگا ہوا ہی جب اُسکو کھولا تو ایک میدان وسیع اور صحرائے فراخ مین اپنے تئین پایا کہ جہان ہزارہا دیو بھر رہے تھے اور ایک طرف کو ایک دریاے آتشین موج مار رہا تھا گویا وہ مقام کرۂ نار یا طبقہ جہنم تھا شعلہ سر بفلک کشیدہ ہوتا تھا بڑے بڑے انگارے دہک رہی تھے وقنا ربنا عذاب النار اُن دیوون نے پکڑ کر بران شمشیر زن کو اُس دریاے آتش مین ڈالدیا یہ پکاری کہ ہائے مین جلی یہ کہتے کہتے بیہوش ہوگئی اب اپنے تئین ایک گنبد تاریک مین بند پایا یہ شمع رخسار وہان سر ٹکرانے لگی دم اُسکا اُس اندھیرے مین خفا ہوا مگر چارہ ہی کیا تھا بعد لمحہ کے دیکھا کہ اُس گنبد مین روشنی ہوئی اور ایک مرد پیر روشن ضمیر تشریف لائے اور

فرمایا کہ اے بران دختر کوکب تو کبھی تمام عمر اگر عمرو کی طرف دار نہوتی تو اس گنبد سے رہائی نپاتی لیکن حکم خدا ہوا ہے کہ جاؤ بران کو کوہ رخشان پہ پہونچا دو بس تو اپنی آنکھین بند کرلے تو مین تجکو پہونچا دون تو تمام عمر اگر چلتی جب بھی وہان نہ پہونچتی اور نہ اس صحرا مین سحر یاد آتا لے اب یہ اگنہ اپنے بازو پر باندھ لے تاکہ ادہر سے جو پھریگی تو سحر تجھے یاد رہیگا اڑتی ہوئی باسانی تمام اپنے شہر مین پہونچ جائے گی بران نے وہ اگنہ لیکر اپنے بازو پہ باندھا اور آنکھون کو بند کیا بعد لمحہ کے اُس پیر مرد نے آواز دی کہ آنکھون کو کھول دو اب جو اُسنے آنکھون کو کھولا تو دیکھا کہ عجب طرح کا ایک پہاڑ ہے جسکے رشک فرہاد بھی نثار ہے ہر شجر وہان کا رشک قامت یار ہے ہوائے سرد چل رہی ہے باد صبا مچل رہی ہے سبزہ لہلہاتا ہے اپنا جوبن دکھاتا ہے گلہائے خود رو اور سبزۂ زنگاری سے فرش مخمل سبز بوٹے دار کا بچھا ہے طاؤسان زرین بال اُسپر رقص کرتے ہین درخت گل و بار سے لدے ہین سبزۂ نوخیز کی بہار خضر کے دل کو لبھاتی ہے درختون پر بلبل خوش الحان چہچہاتی گل کے سہاگ گاتی عروس چمن پر جوبن کہین نرگس شہلا کہین یاسمن غنچے وہان معشوق کی کیفیت دکھاتی گل تر طرۂ عشرت سے کھلکھلاتے نرگس مست کی بہار آنکھون مین کھبی جاتی ہوا وہان کی ہوائے دل بڑھاتی درخت مثل حلہ پوشان جنان سب سبز پوش تھے آپس مین مثل معشوق و عاشق کے ہم آغوش تھے دور تک سبزۂ زنگاری کا فرش بچھا تھا خیمہ ابر رحمت کا استادہ تھا بہار کا ہے کو تھی بہت بے نظیر باغ پھلا پھولا لگا تھا یہ عالم نظر آتا تھا کہ

ابیات

ہوائے بہارین سے گل لہلہے
روش پر جواہر کٹا جیسے سنگ
چمن سے بھرا باغ گل سے چمن
کہین رائے بیل اور کہین موگرا
کہین ارغوان اور کہین لالہ زار
سما شب کو داؤدیون کا کہین
کہین زرد نسرین کہین نسترن

چمن سارے شاداب و ڈہڈہے
روش کی صفائی پہ بے اختیار
کہین نرگس و گل کہین یاسمن
کھڑے شاخ شب بو کے ہر جا نشان
جدا اپنے موسم مین سب کی بہار
عجب چاندنی مین گلون کی بہار
عجب رنگ پر زعفرانی چمن

زمرد کے مانند سبزے کا رنگ
گل اشرفی نے کیا زر نثار
چنبیلی کہین اور کہین موتیا
مدن بان کی وہی آن بان
کہین جعفری اور گیندا کہین
ہر اک گل سفیدی سے مہتاب دار
پڑے آبجو ہر طرف کو بہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرین قمریان سرو پر تیہے	گلون کا لب نہر پر جھومنا	اُسی اپنے عالم مین منہ چومنا!
وہ جھک جھک کے گرنا خیابان پر	نشہ کا ساعالم گلستان پر!	خرامان صبا صحن مین چار سو
دماغون مین دیتی ہر اک گل کی بو	لہرے نہر پر قاز اور قرقرے	لیے ساتھ مرغابیون کے پرے

ملکہ بران شمشیر زن نے جو یہ بہار دیکھی وجد کرگئی اور رایک نہر کے کنارے پر بیٹھکر اُسنے ہاتھ منھ دھویا اور پھر آگے بڑھی تو اُسنے دیکھا کہ ایک گنبد بلور کا سراسر نور کا بنا ہے اور گرد اُسکے سیاہی مثل شب دیجور چھائی ہوئی ہے اور اُس سیاہی مین سات ستارے اور ایک مہتاب نکلا ہوا ہے اور وہ ستارے اُس گنبد کے گرد گردش کرتے ہین اور اُس مہتاب سے چاندنی کی طرح روشنی پھیلی ہوئی ہے اور بہت سی پریزادین اُس گنبد پر مورچھل جھل رہی ہین اور طاؤسان زرین بال اُس گنبد پر بیٹھے ہوئے یا جمشید یا سامری پکار رہے ہین اور ہزار ہا گھنٹے اور گھڑیال وہان ٹنگے ہین ناقوس لیے ہوئے کچھ ساحر کہ جنکے چہرے آہوؤن کے اور شیرون کے ایسے ہین بجا رہے ہین جب بران شمشیر زن وہان پہونچی اُن ساحرون نے جو کہ پجاری سامری جمشید کے تھے ناقوس کو بجایا اور ہزارون گھنٹے اور گھڑیال بجنے لگے جے جے کا سامری کے غل بپا ہوا ابیات

وہ گنبد بنا تھا جو بلور کا	سراسر اُسے کہیے تھا نور کا	کرون اُسکی رفعت کا مین کیا بیان
تھے دیوار و در اُسکے آئینہ سان	تھے بلور کے اُسکے دیوار و در	صفائی پر اُسکی پھسلتی نظر
دھری اُسمین تصویر جمشید کی	جو برلاتی ساحر کی اُمید تھی	ستارے تھے گو اُسکے گردش کنان
تھی مہتاب کی روشنی وان عیان	تھے اُس جا پہ جو ساحر نامدار	نشان اُنسے تھا کفر کا آشکار

ملکہ بران شمشیر زن نے اُس گنبد کے دروازے پر سجدہ کیا اور بعد سجدہ کرنیکے وہان سے ہٹکر سامنے اُسی گنبد کے زمین کو لیپا اور اگیاری کرکے پھول لئے اور پوجا کرنا شروع کیا یہان تک کہ وہ زمانہ آیا کہ ساحر فلک گنبد مغرب مین پوجا کرنے گیا اور ساحرۂ شب نے مہتاب کا ٹیکا اپنے سر دیا کہ نظم

ہوا مہتاب جب اونچا فلک پہ	زمین پر چاندنی چھٹکی برابر	شب مہتاب رشک روز روشن
ستارون سے دوبالا اُسکا جوبن	ہوا عالم ضیا سے اُسکی پر نور	ہوئے سب شہر جنگل کوہ معمور

ملکہ بران شمشیر زن نے اب پرستش سامری کی دل لگا کے نہایت عجز و انکسار سے کرنا شروع کی اب ہر طرف سے شکلین مہیب دکھائی دینے لگین اور آوازین مہیب آتی تھین لیکن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ دل کڑا کیے ہوئے پرستش کیے جاتی تھی اور منتر پڑھے جاتی تھی کبھی اُسنے دیکھا کہ ایک شیر ببان
ڈکارتا ہوا میرے قریب آیا لیکن اسنے حصار کرلیا تھا جب وہ حصار کے پاس آیا تو غائب ہو گیا پھر ایک دیو
جوش مار کر آیا لیکن جب وہ بھی قریب حصار آیا غائب ہو گیا اسی طرح کبھی اژدہے نے مُنھ پھیلا کر ڈرایا اور کبھی کسی کالی
بلا نے اپنا چہرہ دکھایا اُسنے خوف نہ کھایا یہانتک کہ پڑھتے پڑھتے جب دو پہر رات گذر گئی اُسوقت وہ
مہتاب جو گنبد کے گرد گھوم رہا تھا یکایک بلند ہو کر آگے بڑھا اور سامنے بران کے آیا اور اُس
مہتاب نے پکار کر آواز دی کہ اے دختر کوکب جس حالت مین کہ تو مسلمان ہو گئی ہے تو پھر تجھکو ہمسے
کیا علاقہ ہے بران نے سجدہ کرکے کہا کہ یا خداوند جمشید مین مسلمان نہین ہون ایک آواز قہقہہ
کی اُسکے کان مین پھر آئی اور اُس مہتاب نے کہا کہ تو ہمسے چھپاتی ہے شہزادۂ ایرج نوجوان کے
ساتھ تو مسلمان نہین ہوئی ہے اُسوقت تو اسنے کہا یا خداوند مین اُس شہزادے پر عاشق ہون اسوجہ
سے مطیع اسلام ہون مسلمان نہین ہوئی پھر اُس مہتاب نے کہا کہ اچھا پھر ہمسے کیا چاہتی ہے ملکہ
بران نے کہا کہ مین یہ چاہتی ہون کہ افراسیاب جادو کو مارون اور دریاے خونِ رواں کو خشک
کرکے پل پریزادان کو توڑ ڈالون پھر اُس مہتاب سے آواز آئی کہ افراسیاب تو بادشاہ طلسم ہوشربا ہے
وہ تو بغیر طلسم کشا کے مارا نہ جائیگا اور دوسرے یہ کہ ہمارا پرستار بہت بڑا ہے بس ہم اُسکی حمایت کرینگے
نہ کہ اُسکا قتل ہونا دیکھینگے لیکن تو نے منتر پڑھا ہے اور اتنی محنت کرکے یہان آئی ہے دوسرے یہ کہ اول
مرتبہ بھی تو ہمارے گنبد پر گئی تھی اور وہان سے ہمنے تجھکو مچھلی کا برن اور یاقوت کا حوض دیا تھا
اب بھی تجھکو ہم اجازت دیتے ہین کہ تو جا اور دریاے خون رواں کو خشک کر اور پل پریزادان کو توڑ
اور افراسیاب جادو سے جو مقابلہ کریگی تو اب کسی طرح اُس سے زیر نہو گی کیونکہ یہان کے آنے سے
سحر کا زور تیرے بڑھ گیا ہے اگر یہان نہ آتی اور منتر کو نہ جگاتی تو افراسیاب جادو کے ہاتھ سے
ماری جاتی بران نے یہ سُنکر سجدہ کیا اور وہ مہتاب اتنا کہکر پکارا کہ صبحکو ہمارے گنبد کے اندر جانا اور وہان
سے تھوڑی خاک لے لینا اُسی سے دریاے خون رواں خشک ہوگا اور پل پریزادان ٹوٹے گا اور
تو مچھلی بنکر اُسی حوض یاقوت مین بیٹھکر پل پریزادان کے اوپر جانا اور حوض مین سے تڑپ کر گرنا اور
اس خاک کو دریا مین ڈالنا اور پل پر چھڑکنا تاکہ وہ باطل ہو جائے یہ کہکر وہ مہتاب اپنے مقام
پر چلا گیا اور بران شمشیر زن وہ باقی رات منتر جگایا کی جب وہ زمانہ آیا کہ صبح کا صندل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیشانی ساحر وزیر لگا اور قشقہ آفتاب جادوگر نے دن کے ماتھے پر لگایا کہ نظم

ستارون نے اتارا جبکہ نور	ہوئی بالکل ضیائے ماہ کافور	ہوا سینہ فلک کا ناگہان چاک
ہوا اُس سے نمایان مہر افلاک		

صبح کو بران شمشیر زن عالیشان اُٹھکر در اژدہ گنبد پر آئی وہان کے ساحر پوجاری جو بیٹھے تھے اُنکی ڈنڈوت کی اور کہا مجھے خداوند جمشید نے حکم دیا ہے کہ تم اندر گنبد کے جانا اور تھوڑی سی خاک لے لینا بس مجھے اجازت دیجئے کہ مین اندر گنبد کے جاؤن اُن پوجاریون نے کہا کہ اگر خداوند کو تمہارا بلانا منظور ہوگا تو دروازہ گنبد کا خودبخود کھل جائیگا بے تامل اندر چلی جانا اور اگر نہ کھلے گا تو مجبوری ہے بران شمشیر زن نے کہا بہت اچھا بس یہان سے دروازہ گنبد پر آئی ازبسکہ اجازت تو اُسکو ہو ہی چکی تھی دروازہ گنبد کا کھل گیا یہ اندر گئی تو اسنے دیکھا کہ ایک صندوق چھت مین اوس گنبد کی لٹکتا ہی اور وہ ستارے اور چاند اور سورج گرد اُس صندوق کے تصدق ہو رہے ہین لیکن اس سورج مین گرمی بالکل نہین ہے اور چار پریزادین دُر در گوش مرصع پوش غرق دریائے جواہر نہایت حسین مہر تمکین کہ جنکی زلف رسا مین دل عاشق پھنسا ہوا پیشانی انکی نورانی جسکے دیکھنے سے آئینہ دار حیرانی ابرو وہ کمان کہ جس کے تیر مژگان عاشقون کے دل کے پار نرگسی آنکھین وہ کہ جس سے دل عاشقون کے بیمار ابرو کمان نارلستان سیب زنخدان کہ ابیات

عید کا چاند ہی یا ہی وہ جبین مہ پارا	افق مطلع انوار ہی یا جلوہ نما	صبح صادق ہی شب و روز کہ یا نام خدا
ہی مہ و مہر کا نور اُسکے مقابل پھیکا	حرف تقدیر نظر آئے نہ پیشانی	آب کے رشک سے ہی آئینہ پانی پانی
بحر خوبی کی دو موجین ہین کہ ہین جبین	رشک سے ماتھے کو رگڑا کرے ہر لعبت چین	چاند تارے کی عجب زیب ہے ماتھے کے قرین
ہی جو یہ ماہ تو دو نصف ہی عقد پروین	عرق ناصیہ کے قطرون سے یہ پیدا ہی	چرخ خوبی کا ہر اک ثابت و سیارا ہی
ہین کمان ابروئے خمدار کہ رب کعبہ	قاب قوسین سی ہی اُنکا برابر رتبا	یہ قدم جنبش ابروئے صنم ہے گویا
چلہ کش گوشۂ خاطر سے بھلا کین اُسکے کیا	وہ کمان ہی تو نگہ ناوک صید افگن ہی	لب معشوق ہوا اس تیر کو یہ قدغن ہی

وہ پریزادین اُس تابوت کو مورچھل بال ہما کا جھل رہی ہین اور نیچے اس تابوت کے تخت بلور پر ایک تصویر لعبت فیروزہ مرد کی ترشی ہوئی کہ جسکی آنکھین یاقوت احمر کی ہین رکھی ہے اور اُس گنبد کا یہ نقشہ ہی کہ ابیات

بنا تھا گیند کی صورت مدور	لگے اُسمین ستون سنگ مرمر	تلے ہر اک ستون کے تھا کیا کام

بنا تھا جا بجا اُسمین رشک گلدام
بچھا تھا فرش قالین اُسمین گلنار
عیان تھی اُس سے جو شان خدائی
ہوئے تھی صنعت تازہ سے تیار

منقش اُسمین شکلین ہر طرح کی
سراسر بیل بوٹون سے وہ گلزار
بنے تھے دو ستون پر بیٹھکے دو
نہیا ہر طرف تھی سیر گلزار

بہر صورت وہان صورت فرح کی
بنے نقش و نگار اُسپر طلائی
نہ پہونچے قصر باغ خلد اُن کو

ملکہ بہران شمشیر زن نے دیکھا ایک طرف کونے مین کسی قدر خاک ڈھیر ہی بس اِسنے اُس خاک مین سے تھوڑی سی خاک لی اور جس تخت پر کہ تصویر رکھی ہوئی تھی اُس تخت کے گرد پھر کے سامنے سے آکر تصویر کو سجدہ کیا اُس تصویر نے بصد لطف اور مرحمت فرمایا کہ اے دختر کوکب جا تجھ پر ہماری رحمت کا سایہ ہے اِسنے پھر سجدہ کیا اور وہان سے شادان اور فرحان پھری لیکن اُس تصویر کی خدمت مین عرض کی کہ یا خداوند جمشید جب مین یہان آئی تھی تو بڑی مصیبت اُٹھا کے آئی تھی امیدوار ہون کہ اب مجکو میرے ملک مین پہونچا دیجئے اُسوقت اُس تصویر نے کہا کہ تو یہان سے باہر اس گنبد کے جا قریب گنبد ایک چشمہ قدرت بہ رہا ہی اُسمین کود پڑنا اور یہ کہنا کہ مین اپنے ملک کو پہونچ جاؤن غوطہ مارنا تو اپنے قلعہ ہفت رنگ مین پہونچ جائیگی ملکہ بہران شمشیر زن خوشی خوشی وہان سے نکل کر اُس چشمہ پر آئی اور کود کر یہی نیت کی کہ مین اپنے ملک کو پہونچ جاؤن اور غوطہ مارا تھوڑی دیر تک تو غلطان و پیچان پیچان و غلطان تہ کیطرف چلی پھر جو اُسنے آنکھ کھولی تو قلعہ ہفت رنگ مین اپنے تئین پایا سجدہ شکر درگاہ خدا مین بجالائی پھر اپنی باپ سے تمام و کمال کیفیت بیان کی اُسنے کہا کہ کچھ دن آرام کرکے واسطے توڑنے پل پرزادان و دریاے خون روان خشک کرنیکو جانا اب تم کامل اور اکمل سحر مین ہوگئین اور ایسا سحر ئین بھی نہین جانتا ہون کہ جیسا تم کو آتا ہے ملکہ بہران شمشیر زن اپنے مقام پر آکر لشکر کشی کے سامان مین مصروف ہوئی اور فوج کوکب تو پہلے ہی سے طلسم ہوشربا مین داخل ہی اب یہ سامان کرکے جب جائے گی تو لڑائی ہوگی اِسکو تو اس حال مین چھوڑے مگر اب تھوڑا سا حال نادرت اشتمال لشکر اسلام اور وہان کے شہزادگان عالیشان کا سُنئے کہ بیت چنین گفت دانندۂ داستان + بہ شیرین بیانی و لطفِ بیان + کہ لشکر اسلام مین ایک روز شہزادۂ قاسم نامور نے قصد کیا کہ جانب صحرا برائے صید افگنی روانہ ہون پس اُسیوقت اس شیر بیشۂ شجاعت و پلنگ بادیہ جرأت نے اپنے سرداران ذی احتشام کو حکم دیا کہ سامان شکار درست ہو اور تم سب سردار بھی تیار ہوکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چلو بموجب ارشاد قضا بنیاد شہزادۂ دلاور اسباب شکار تیار ہونے لگا یعنی جسوقت مرغ زرین مہر کو عقاب شب نے شکار کیا اور دام کہکشان کا عرصۂ فلک مین گسترده نظر آیا کہ شعر ہوے جبکہ تارے فلک پر عیان ٭ اُڑا چرخ سے مرغ خورنا گہان ٭ بازدار باز تیز پرواز لیکر حاضر ہوئے چیتے جو دشمنون کا بُرا چیتے تانگون پر بیٹھے ہوے صحرا کو اُسی شب روانہ ہوئے پلٹنین اور رسالے کمر باندھکر تیار ہوے خیمہ وخرگاہ لدگیا غرض یہ حال تھا کہ ابیات

دیا حکم کارندون کو ایک بار
کسی طرح کا جانور رہ نہ جاے
رقم یون کرون حال اُسوقت کا
ہرن کیا کہ شیرون کو کرلین شکار
کسی سمت جرّے کہین بہریان
کہ ہو طائر روح جنکا شکار

کہ ہو شاہزادے کا عزم شکار
غرض جبکہ یہ حکم اُسکا ہوا
کہ سارا مرقع ہو صورت نما
وہ کتون کی تھین جوڑیان لاجواب
پرندون کا چھوڑین نہ نام و نشان

سب اسباب صید افگنی در پر آے
تو سامان سارا مہیا ہوا
سیہ گوش چیتے وہ تھی آشکار
دل شیر ہو جنکی دہشت سی آب
لئے باز ہاتھون پہ وہ بازدار

جب طاؤس نور آفتاب آشیانۂ مشرق سی پرواز کرکے صحراے فلک مین آیا اور زاغ شب کو باز تیز پرواز مہر نے شکار کیا کہ بیت چو خورشید بر دو سر از برج تیر ٭ سپہر اندر آورد شب را بزیر ٭ صبحدم شہزادہ سوار ہوا کہ ابیات

غرض جب وہ سب اسلحہ سج چکا
تو تھے گرد امیران عالی وقار
ہزارون زرہ پوش اسوار تھے
نگاہون سے گذرا چمن کا چمن
وہ نقارہ ہاتھی پہ اُن سب کے بعد
درختون پہ نغمہ سرا تھے طیور
پکارا ہین ٹھہرین سب ایک بار
بڑھا ماہ پیکر بڑھ آگے ذرا
کیئے صید سب قسم کے جانور
بچا تیغ سے تو گرا تیر سے !

ہوا اسپ تازی پہ جلوہ نما
مغرق ہر اک سانڈنی پیش پیش
لئے خاصیان خاص ہمراہ تھے
بیان کیا کرون اُسکے لشکر کا حال
کرے ابر مین جیسے آواز رعد
نقیبون کی یہ بات زیب دہان
اڑا جاتا ہی مفت میرا شکار
پرندون کا جب کر چکا وہ شکار
نہ چیتا بچا ایک بھی شیر نر
نہ پاڑھا بچا اور نہ چیتا بچا

چلا چھیڑ کر جبکہ وہ راہوار
اکہ الف الف سی تھا تمام انکا پیش
کہ تھین وردیان مختلف زیب تن
ہر اک نوجوان شیر دل خوش جمال
سمان صبح کا روشنی کا ظہور
بڑھے عمر و دولت بڑھے عز و شان
یہ سُنتے ہی لشکر اُسی جا رُکا
چرندون پہ جولان کیا راہوار
کیئے شیر جو رنگ شمشیر سے
کوئی جانور بھی نہ جیتا بچا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عین صید افگنی مین نظر شہزادہ کی ایک آہوے طرار و خوبصورت پر جا پڑی شہزادہ نے اُس کا شکار کرنا چاہا وہ آہو سنبھلکر چوکڑیان بھرنے لگا شہزادہ نے بھی اُسکے تعقب مین گھوڑا اُٹھایا پیچھے شہزادہ کے سب سردار چلے لیکن یہ اِس زور مین عقب آہو جاتا تھا کہ سردار پیچھے رہگئے اور شہزادہ بگٹٹ گھوڑا ڈالے بہت دور نکل آیا آخر ایک مقام پر جوڑکر تیر جو مارا تو وہ آہو تیر کھا کر لنجھیا کر گرا شہزادہ نے اُتر کے مرکب پر سے اُسکو بہ تکبیر ہونچایا اب جو دیکھا تو خود بھی عرق عرق گھوڑا بھی پسینے مین غرق تھا یہ کھڑے ہوکر دم اپنا راست کرنے لگا ناگاہ ایک چارہ کو دیکھا کہ لنجھیاتا ہوا آتا ہی شہزادہ نے اُسپر بھی ناوک دلدوز لگایا کہ وہ بھی گرا شہزادہ نے اُسکو بھی ذبح کیا لیکن کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ کڑاکے کی سم مرکب کے صید افگن ہوئی اب جو دیکھا تو ایک شبدیز صبا رفتار و خوشرنگ پر ایک نقابدار عالیمقدار کو سوار پایا کہ تیر کمان مین جوڑے ہوے گھوڑا دوڑاتا ہوا آتا ہی جب وہ نقابدار قریب شہزادہ والا تبار پہونچا اور اُسنے اپنے شکار کو جو صید کیا ہوا غیر کے ہاتھ سے پایا پس بغیظ و غضب تمام نعرہ زن ہوا کہ اے اجل رسیدہ آفت تو نے برپا کی کہ میرے شکار کو تو نے مارا اسکے عوض مین تجکو مین شکار کرونگا شہزادہ نے دیکھا کہ ہر چند نقاب اُسکے چہرے پر پڑی ہی مگر وہ نقاب مانع حسن و جمال نہین ہی چھوٹ اسکے حسن کی پڑ رہی ہی شہزادہ نے اُسکے عتاب آمیز کلام کا بنرمی تمام جواب دیا کہ ای ماہ فلک خوبی و اے آفتاب سپہر برتری یہ صید بھی حاضر ہی اور میرا شکار کہی کیا ہوا موجود ہے آپ لیلیجئے اور علاوہ اسکے مین عذر بھی کرتا ہون کہ مجکو معلوم نہ تھا کہ یہ آپ کا شکار کیا ہوا ہی اور تیر خوردہ ہی آپ معاف فرمائیے اُسنے کہا کہ کیا مین گوشت کا بھوکا ہون جو اِن دونون شکارون کو لے لون مین بغیر تیری صید کئے نہ رہونگا یہ کہکر نیزہ شہزادہ پر اُٹھایا شہزادہ بھی جست کرکے مرکب پر سوار ہوا اور نیزہ کی سنان کو سنان نیزہ کیا اپنے کاٹتھا نیزہ وری کے ہنر آشکار ہوے مگر ایک مقام پر شہزادہ نے گانٹھ کر گلوگاہ کو مرکب جو اُڑایا نقابدار کے ہاتھ سے نیزہ نکل گیا نقابدار غصہ مین آکر تلوار کھینچکر آیا اور خبردار خبردار کہکر ہاتھ تلوار کا مارا شہزادہ نے جب تیغہ قریب آیا تھپکی دی کہ تلوار ہٹ پڑی بس اُسکے بند دست پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا دیکر تیغہ چھین لیا اور توڑے مین کمر زنجیر کے ہاتھ دیکر زور جو کیا قاش زین سے اُسکو اُٹھا لیا اور سر پر چرخ دیا اول چرخ مین بالون سے موزہ کمر سے خنجر نکل گیا اور دوسرے چرخ مین بند نقاب ٹوٹے اور ہوا سے نقاب چہرے پر سے اُڑی پھر تو یہ عالم ہوا کہ شعر

اُٹھا اُسکے چہرے سے جسدم نقاب ؞ گرا چرخ سے چرخ کھا آفتاب ؞ ایک نازنین مہ پارہ آفتاب آسمان حسن گوہر دریاے جمال کو دیکھا کہ شہزادہ غرق دریاے محویت و بیخودی ہوا اور مثل آئینہ آفتاب حیران رہا شکار کو آیا تھا خود اُسکی کمان ابرو اور تیر مژگان کا بسمل ہوا خنجر ابرو نے دل کو گھائل کیا زلف نے اُسکی اندھیر برپا کیا جہان روشن تیرہ و تار نظر آیا پیشانی سے قسمت کا لکھا آگے آیا ابروون نے سجدہ اپنی محراب مین کرایا آنکھین ایسی سحر کار تھین کہ سامری سے شاگرد ہزار تھے وہ کرشمے انکو یاد تھے کہ کبھی نرگس شہلا تھین اور کبھی ہرن جادوگری کے یاد انکو فن آئینہ رخسار نے مہر و ماہ کو حیران بنایا تھا ماہ نو کاہیدہ تھا اور آفتاب اس رشک سے اپنی آتش مین آپ جلتا تھا دہن وہ جام سرخ کہ جو آب دُر سے بھرا تھا سینہ پر چھاتیان وہ گول گول کہ جس سے گھٹ جائے ہیرے کا مول واقعی وہ ماہ تمثال ایسی تھی کہ نظم

گیا آنکھین بلکہ جو اُس نے خیال
شب تار عشاق تھی سر کے بال
ہویدا تھے موتی ہر اک تار مین
کہ جیسے ستارے شب تار مین
نہ تھے سر کے بالون پہ لولو عیان
کہ تھے سنبلستان مین جگنو عیان
دیا پیچ مین لائے جان جہان
دل روشن عاشقان جہان
کمند اُسکے گیسو تھی یا جال تھے
کہ قیدی دل فارغ البال تھے
عجب اُسکی چتون تھی عالم فریب
دلون کو جو دیتے تھے عالم فریب
جدھر پڑ گئی نور آگین نظر
تو فی الفور بجلی گری جان پر
ہنسی مین نمایان جو دندان ہو
تو بتیس تارے درخشان ہوے
نظارہ اُس ابروے خمدار کا
بلاشبہہ کھانا تھا تلوار کا
ہزارون اُس ابرو کی تلوار سے
شہ لافتیٰ کی مدد سے بچے
وہ پیشانی صاف تھی نور کی
کہ زہرہ سہیل اُسکے دو مشتری
وہ دلچسپ گیسو کے دو جال تھے
اسیر اُسکے دو فارغ البال تھے
جو خوشبو کو پوچھو تو دون یہ بتا
وہ عنبر شکن تھے وہ نافہ کشا
نہ کچھ مشک کا رتبہ زنہار تھا
کہ تاتار گیسو کا ہر تار تھا!
وہ رخسار سرخ اُسکے تھے بے مثال
کہ گل زرد ہوا اُسنے ملکر کمال
وہ لب اُسکے دونون تھی قند و شکر
چمٹتے تھے بالون مین بایکدگر
نزاکت کو موے میان باندھ لائے
دہن ڈھونڈھے تو خود عدم کھویا جائے
جو سُن پائے نور بیاض گلو!
خطِ صبح صادق کرے جستجو
وہ سینہ تھا اک سطح آب گہر
مگر دو حباب اُسمین تھے جلوہ گر
جو قد دیکھے محشر اُسے آئے یاد
قیامت ہی قامت کی اک خانہ زاد

شہزادہ کا اُسکی صورت زیبا دیکھتے ہی ہاتھ تھرایا اور وہ صنم رنگین ادا چھوٹ کر گری بس گرتے ہی زمین پر وہ سنبھلی اور بند نقاب جلد اُسنے چہرہ پر درست کیے اور اپنے

مرکب پر بیٹھکر جدہر سے آئی تھی اُسی طرف کو روانہ ہوئی شہزادہ دل از کف دادہ کچھ دیر تو سکتے کے عالم مین چپ و خاموش رہا جب ذرا کچھ گرمی عشق کم ہوئی تو اُسی معشوقہ کے فراق مین اشعار حسرت آلود پڑھنے لگا کہ ابیات

مروت یہ کیسی ہی ای سیمتن
ادہر جل رہا ہی مرا دل کباب
اُدہر ہین نگاہین تری برچھیان
اسی دشت مین ہین گذر جاؤنگا

تصور کے آگے جو تصویر تھی
کہ تم عیش مین ہم کو رنج و محن
تجھے زلف سلجھانیکا دھیان ہی
جگر پر ادہر غم کی ہین برچھیان
تجھے کچھ مرا دھیان آتا نہین

تو پھرون اُسی سے یہ تقریر تھی
اُدہر تو ہی عشرت مین ای آفتاب
ادہر تیرا عاشق پریشان ہے
خبر لے مری ورنہ مرجاؤن گا
اثر عشق صادق دکھاتا نہین

اسیطرح جب وحشت حد سے زیادہ ہوئی اور بیقراری دل کی بڑھی تو نقش سم مرکب کے نشان پر اُسنے بھی اپنا گھوڑا اُٹھایا اور روتا ہوا بیتاب و مضطر سمت دیار دلبر یہی چلا یہانتک کہ ڈیڑھ پہر کامل رہروی کی آخر اسکو ایک باغ نظر آیا کہ جو باہر سے اپنی خوبی و سرسبزی کی بہار دکھا کر دل کو ہرا کرتا تھا اور آنکھون کو طراوت دیتا تھا دروازہ باغ مثل چشم انتظار عاشق کُھلا ہوا تھا شہزادہ بسان لالہ داغ بردل و مثل گل گریبان چاک اُس باغ مین آیا دیکھا کہ عجب تختہ گلزار ہی پر از نقش و نگار ہی ہزارون طرح کے گل کھلے ہین بلبل گل سے باتین کرتی ہے گل بھی ہنس رہے ہین غنچہ مُسکراتے ہین یاسمن شبو اپنی بہار دکھاتے ہین لیکن شہزادہ کا یہ حال اس گلشن کو دیکھکر تھا کہ بیت گلون کی طرف وہ جو مائل ہوا ۔ تو غنچہ نمط تنگ وہ دل ہوا ۔ اسی حالت مین گرتا پڑتا اپنے تئین سنبھالے جب آگے بڑھا تو اُسنے دیکھا کہ اس گلستان دلستان مین ایک بنگلہ مثل بارہ دری کے تعمیر ہی کہ اُس بنگلہ کی یہ صفت ہی کہ ابیات

وہ بنگلہ بلند اور وسیع ایسا تھا
کلس اُسکا تھا ناف گردونکے پار
وہ دو سمت تھے وہ چھپر کھٹ لگی
کہ جھالر فقط موتیون ہی کی تھی

بہ تنگ آیا جب طبع ناساز سے
کہ جیسے زمین پر فلک دوسرا
مہینہ جو سرما کی آمد کا تھا
کہ جو دیکھے تعریف کی رٹ لگے
وہ مسند پہ بیٹھا گاؤ تکیہ لگا

تو بنگلے کو پایا خوش انداز سے
بلندی تھی اُس بنگلے کی آشکار
مشجر کا فرش اُسمین تھا جا بجا
چھپر کھٹ کے آگے تھی مسند لگی
کہ تھا کہکشان ہی سوا پر ضیا

اُس بنگلے مین اُسی ماہ پارہ کو کہ جسکی تیغ ادا کا یہ زخمی تھا یعنی جسکو شکار گاہ مین دیکھا تھا اور جسکے تجسس مین یہانتک آیا تھا پایا یعنی دیکھا کہ مسند ناز پر مثل طاؤس طناز وہ عربدہ ساز جلوہ گر ہی خواصین گرد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

و پیش اسکے حاضر ہین سامنے چنگیر چوگھڑے عطردان پاندان دھرے ہین شراب کی کشتیان رکھی ہین لیکن وہ خانہ برانداز عاشق اسوقت چپ اور خاموش بیٹھی ہی معلوم ہوتا ہے کہ کچھ رنجیدہ ہے تیوری پر بل پڑے جیسے دفتر حسن کے کاغذ مین شکن پڑ گئی ہے شہزادہ کو جو اسنے دیکھا شرما کے سر جھکا لیا مگر اپنی وزیرزادی سے اشارہ کیا کہ اُسنے اٹھکر اور قریب شہزادہ آکر شہزادہ کو مجرا کیا اور کہا آئیے تشریف لائیے شہزادہ خندان ہوکر دیدار یار سے اندر بنگلے کے گیا اور قریب محبوب دلنواز بیٹھا دیکھا تو یہان اندر کا اکھاڑا جمع ہے لعبتان فنگل و فنگول و شاہدان چین کو یہان کا مجمع شرماتا ہے غرض شہزادہ بیٹھا ملکہ نے آہستہ سے بصد حسن و اداب رشک یاقوت کو کھولا اور قند نبات کو اسطرح گھولا کہ اے شہریار اقلیم خوبی آپکا اس ویرانے مین کیونکر آنا ہوا اور پرخار مقام کو کسطرح رشک لالہ زار فرمایا شہزادہ نے ہنسکر کہا کہ اے گل باغ تمنا مین تیرا ہی گریبان چاک ہون اے لالہ رخسار مین تیرے ہی عشق کا داغ سینے پر رکھتا ہون تیرے ہی عشق مین نسیم کردار اس گلشن مین آنے کا اتفاق ہوا ہے ملکہ نے کہا خوب معلوم ہوا کہ آپ کچھ عقل صحیح نہین رکھتے بھلا مین شوریدہ سر اس قابل کب ہون کہ کوئی میرا سودائی ہو اور وہ لیلی مین کب ہون کہ مجنون اپنے تئین کہلائے اچھا آپ مہمان عزیز ہین آئے ہین تو آئیے تشریف لائیے یہ فرماکر ایک جام مے ارغوانی سے بھرکر شہزادہ کو دیا شہزادہ نے فرمایا کہ تمھارا مذہب و ملت کیا ہے ملکہ نے فرمایا کہ مین کیا بیچینی وارث نقارخانۂ سلیمانی صاحبقران جو ہین انکی دختر ہون اور اس مقام پر ازبسکہ مدت سے لشکر امیر کوہ عقیق پر اترا ہے اسلیئے مین نے یہ باغ اپنی سیرگاہ بنایا ہے اور مین یہان رہا کرتی ہون یہ خواصین اور چند سوار میرے ملازم ہین صید و شکار و سیر دشت و باغ مین دن رات بسر کرتی ہون اور عیش عشرت مین رہتی ہون آپ فرمائیے کہ کون ہین شہزادہ نے فرمایا کہ مین شہزادہ ملک قاسم لال خفتان خونریز خاور سپاہ ہون جنکے جد عالی وقار حمزہ نامدار اور پدر میرے علم شاہ ذی تبار ہین الحمد للہ کہ مین مسلمان ہون اور تمکو بھی مسلمان پاتا ہون شہزادہ کے اس کلام کو سنکر ملکہ ہنسی اور اس نے کلمہ پڑھکر شہزادہ کو مطمئن کیا شہزادہ نے جام بادۂ ارغوانی سے بھرکر ایک جرعہ کشید یہ ہوتو جلسۂ عشرت جما ناچ شروع ہوا۔ نظم

ہوا زیب مسند وہ بدر منیر
مودب الگ بیٹھی دخت وزیر
شروع اس گھڑی ناچ گانا ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ منظور غم کا بٹانا ہوا	ہر اک راگنی کا تبدل رہا	چراغ خرد اُسکا بر گل رہا
اگر گایا ان رنڈیون نے ملار	تو بارش ہوئی اشک کی بار بار	اسی ہنگامۂ عیش مین ملکہ نے کہا

اے شہریار جب مین نے یہ باغ بنوایا اور یہان ساکن ہوئی تو اسکے چند روز کے بعد ایک دیو کہ نام اسکا خرپال گرانڈ ندان ہے یہان آیا اور مجکو دیکھکر عاشق ہو گیا اور مجھسے اسنے سوال وصل کیا مین اس پر بہت خفا ہوئی اور اسکو نام زلزلۂ قاف لیکر دھمکایا کہ وہ خوف زدہ ہو کر منت کرنے لگا اور زبردستی کرنیسے باز رہا اب روز آتا ہے اور مجکو دھمکاتا ہے منت بھی کرتا ہے قدمون پر سر دھرتا ہے کچھ دیر بیٹھکر چلا جاتا ہے شہزادہ نے یہ حال سنکر فرمایا کہ انشاء اللہ اب جو وہ ملعون آئیگا تو اپنے کردار بد کی سزا پائیگا انھین باتون مین وہ دن تمام ہوا اور گلشن ستارون کا فلک پر پھلا پھولا نظر آیا مہتاب سیر کرنے باغ چرخ اخضر مین قدم زن ہوا کہ ابیات

خدا نے جو کی مہر اسیر کمال	ہوا مہر انور کا جلدی زوال	گیا شام عشرت نے جلدی ظہور
تو پروانون نے پایا شمعون سے نور		

شب عشرت کو بھی عجب بہار تھی گلشن مین گل کھلے تھے ہوا سرد چلتی تھی فوارے اچھلتے تھے چاندنی چھٹکی تھی عاشق و معشوق یکجا تھے دور شراب ناب تھا رات بعیش و عشرت کٹی اور اب وہ زمانہ آیا کہ عشرتکدۂ مشرق سے شاہ خاور سبزہ زار سپہر مین گیا اور اپنے رخسار پر تنویر سے عالم کو منور فرمایا کہ اشعار

		ہوا نور کا آسمان پر ظہور
اٹھا آشیانے سے طاؤس نور	ادھر آتا تھا وہ بڑی دور سے	وہ پرواز مین تھا پر نور سے
وہ طاؤس مشرق کا تھا بادشاہ	محبت گرم خاور روشن نگاہ	سپیہ کی علامت ہویدا ہوا
نقیبان آگے آگے خط صبح کا	کیا دبدبہ خلق پہ آشکار	کہ پہلے کیا زاغ شب کو شکار

شہزادہ نے فریضۂ نماز سحر کو وضو کر کے بخشوع و خضوع ادا کیا پھر ملکہ سے گرم صحبت آرائی رہی پھر فلک پر کچھ سناٹا سا معلوم دیا کہ ایک ہوا تیز و تند چلی اور ایک دیو کو دیکھا کہ باغ مین آکر اترا اور بنگلے کے قریب آکر اس دیو نے شہزادہ کو ہم پہلو اپنے یار کا پایا غصہ مین آکر چلایا کہ او انسان سیہ سر سفید دندان بھلا مین تجکو کب زندہ چھوڑتا ہون ارے یہ غضب تونے کیا کہ میری معشوقہ سے ہم آغوش ہوا ملکہ تو اس دیو کی صورت دیکھکر سہم گئی اور پشت پر شہزادہ کے چھپنے لگی لیکن شہزادہ بغضب تمام اٹھا اور مقابل مین اس لعین بدکردار کے آیا تیغۂ آبدار کو کھینچکر سامنا کیا دیو نے چیخ دیکر [illegible]

کو سر پر اس سردار کے لگایا قاسم خاور سیاہ دیو بند دیو کش ہی یہ بھلا اس دار گا کا دار کب کھاتا ہے اسنے پیترہ بدلکر زیر بغل اس دیو کے اپنے تئین پہونچایا اور اسکے وار کو خالی دیا دار آکر زمین پر پڑی کرپان بلبلا کر نکل آیا تتق غبار کا بلند ہوا دیو نے نعرہ کیا کہ زدم دیست کردم مارا اسکا کام تمام کیا ہے کوئی دم اسکا کہ غربال لیکر چھانتے ہڈیان بھی ریزہ ریزہ ہوگئی ہونگی شہزادہ نے پہلو سے نعرہ کیا کہ ارا زدی دکرا بست کردی حریف توانیک سیدیم یہ کہکر پہلو پر توکھڑا ہی تھا بند وسنت پر ہاتھ ڈالدیا اور جھٹکا مارا کہ دار اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی دیو شہزادہ کے لپٹ گیا کشتی بعد و زشتی شروع ہوئی بہیا مارا وہان ٹپکا آخر لڑتے لڑتے شہزادہ نے اسکو کوسے بھر کر جو مارا چاروں شانے چت وہ دیو گرا شہزادہ سینہ پر اس کے سوار ہوا اور پکارا کہ چالا ورشناختن پروردگار عالمیان چہ میگوئی اس دیو نے کہا کہ لاکھ جانین میری نام پر ابلیس پر تمہیں خداوند را خند شیاطین کے نثار ہین شہزادہ نے ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھا اور دوسرے ہاتھ سے ٹھڈی پکڑ کے فشردہ جو کیا صاف گردن اسکی زخرے سے کھینچ لی دیو تڑپ کر ہلاک ہوا زندگی کا قصہ پاک ہوا ملکہ نے شہزادہ کے دست حق پرست کو آکر بوسہ دیا اور لاش کو اس بدمعاش کی کھنچوا کر بیرون باغ پھنکوا دیا پھر یہ دونون مہ و مہر اس بنگلہ مین کہ برج میزان خانہ زہرہ اسکو کہنا چاہئے آکر جلوہ گر ہوے اور ہنگامہ مسرت و کامرانی برپا ہوا اس زمانہ مین شہزادہ کے رفیق و سردار اور لشکر ہمراہی ڈھونڈھتا ہوا یہان آیا شہزادہ انکی خبر آمد سنکر باہر برآمد ہوا ہر ایک نے ملازمت کی غرض کئی روز تک جلسہ عشرت رہا آخر ایک روز صبح کو یعنی جب وقت آیا

ابیات

وہ صبح کا سناٹا ٹھنڈی ہوا	وہ ہر سمت کو طائرون کی صدا
خوش آیند پھیلی جو صبح این چھب	ہوا صاف تارون کا زرون پہ پیٹ

شہزادہ نے اسباب اس باغ سے سب باہر کرایا اور ملکہ کو محافہ مین سوار کر کے مع کنیزان گلفام و نازک اندام کے وہان سے کوچ کیا اور اپنے لشکر کا راستہ لیا بعد قطع منازل و طے مراحل داخل لشکر اسلام ہوکے پہلے ملازمت امیر کی پھر بادشاہ اسلام کو نذر دی ملکہ کو محل مین اوترا یا پھر اپنے خیمہ مین آکر قلابہ جلینی وکبابہ جلینی کو بلوا کر خواستگاری ملکہ کی فرمائی نام اس ملکہ کا خوش قامت شکر لب ہے ان دار وغگان نقارخانہ نے جو ملک چین کے ایک ملک کے حاکم ہین بخوشی عقد کرنا قبول کیا اور اسی وقت بساعت سعید خوش قامت شکر لب کو ہمراہ شہزادہ والاتبار منعقد فرمایا شیدائے یکدیگر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باہم جمع ہوئے اور بعشرت رہنے لگے لیکن اب حال سنئے کہ شہزادہ ملک قاسم عالی تبار دربار بادشاہ جمجاہ سے اٹھکر اپنی بارگاہ آسمان جاہ افراسیابی کیطرف جو روانہ ہوا اثنا راہ مین ایک پنجہ کہ کمر مین پڑا کہ لیکر بالائے ہوا گیا اور رسنا مار کر جو چلا شہزادہ کی آنکھین بند ہوگئین بعد کچھ دیر کے جو آنکھ کھلی اپنے تئین ایک صحرائے پرخار مین پایا کہ لون چلتی تھی ہوا وہان کی آہ عاشقان و دلسوزان پر طعنہ زن تھی ہستی خضر کی دشمن تھی درختون کا نام و نشان نہ تھا خارہائے مغیلان و بھٹکٹیا سے بھرا ہوا بیابان تھا چیلین جلچلاتی تھین بوم شوم کے گھونسلے جغد کی صورتین نحس نظر آتی تھین کوسون تک کا چٹیل میدان تھا دھوپ کی تپش سے آتشکدہ بیابان تھا ذرے کار اخگر کرتے تھے طائر دشت مین قدم نہ دھرتے تھے کہ نظم

گذر اس جا ہوا اسکا جو ناگاہ
پریشان حال دیکھی دشت کی راہ
جہان انسان تو کیا سایہ بھی مسدود
نہ تھا جز التفات فضل معبود
تمازت پر فروغ مہر تابان
مسافر میہمان مرگ ہر آن
یہ عالم دیکھکر گھبرا گیا دل
کہ کانٹے راہ مین تھے وانچھل
بلائین سیکڑون اس جا تھین درپیش
نہین ہوتی تھی بیتابی کم و بیش
کہین تھے نیشتر خار مغیلان
کہین شعلہ فشان غول بیابان
دھوان لون کا وہان چھایا ہوا تھا
بیابان مین ہر اک سو تھا اندھیرا
بھی تھا دن ابھی شب کا گمان تھا
بدلتا رنگ کیا کیا آسمان تھا

شہزادہ نہایت حیران و پریشان ایک سمت کو روانہ ہوا لون کے جھونکے جسم نازک کو جلاتے تھے اسلحہ جو گرم ہوگیا تھا تو ہاتھ اور بدن مین چھالے پڑ جاتے تھے پاؤن بھی آبلہ دار تھے تلوون مین چبھے خار تھے حلق مین کانٹے پڑ گئے تھے مصیبت مین گھر گئے تھے بعد محنت و مشقت کوس بھر راہ طے کی وہ راہ ایک کوس کی کاٹے کوسون ہوگئی آخر ایک جگہ پر پہونچا کہ وہان کچھ درخت سایہ دار لگے تھے اور کسی قدر فی الجملہ ہرے تھے اور اسکے قریب ایک چشمہ بھی پانی کا تھا شہزادہ شکر خالق بحر و بر بجالایا اور اسجگہ ٹھہرا اس چشمہ سے پانی پیا اور چاہا کہ آسودہ ہون یکایک ایک آندھی تیرہ و تار آئی بعد اس آندھی کے جو دیکھا تو ایک دیونی کریہ منظر سیاہ فام بد انجام کو دیکھا کہ زاغ نول کاندھے پر رکھے زنجیر آہنی سے کمر باندھے ایک کرتا ٹاٹ کا پہنے منھ پھاڑ سا کھولے بجلی کی طرح ڈراتی ہوئی واقعی شیطان کی خالہ تھی کہ ابیات

یہ ٹھہرے تھے کہ وہ دیونی بلا زاد
مقابل انکے آئی بن کے آزاد
دہن سے تا بہ پا شعلے ہویدا
لپک انکی فراز آسمان پر
جبین سے تا بہ سینہ ایک قشقہ
جلاؤنگی جلاؤنگی زبان پر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ غزل کر وہ چلاتی تھی ہر سو
کبھی پڑھتی تھی وہ الفاظ جادو
بڑھاتی تھی کبھی سر کو فلک تک
کبھی ہونٹون کو لاتی تھی پلک تک
کبھی بالیدگی بازو کو دیتی
کبھی کچھ تازگی جادو کو دیتی
کبھی زنجیر جا کر کھڑکھڑاتی
کبھی اپنی زبان مین بڑبڑاتی
کبھی آگ کوہ بن جاتی زمین پر
کبھی بڑھتی کبھی رہتی وہین پر
غرض اس حال مین تھی وہ ستمگار
برستی تھی بشکل ابر ہر بار

شہزادہ نے اُس کو دیکھکر لاحول پڑھا اور اس بے شرم نے پاس آکر اول بنگاہ شرم شہزادہ کو دیکھا پھر ہنسکر کہا اے شوریدہ سر غضب کیا تونے کہ میرے بھائی خرپال گراز دندان کو قتل کیا ہائے افسوس کیا کرون کہ تیری آتش محبت میرے تنور سینہ مین شعلہ ور ہے اور حرف نقش محبت صفحۂ دل پر ہے تجھی کو چاہتی ہون اور جان دیتی ہون کہ بیت رسوا ہوا خراب ہوا مبتلا ہوا : کیا جانیئے کہ دیکھتے ہی تجکو کیا ہوا :: اب تجھے چاہیئے کہ میرا کام دل بر لا اور اپنی بغل مین سلا مین تجھے بادشاہ ہفت کشور کر دونگی مال وزر سے گھر بھر دونگی شہزادہ نے یہ کلمات تلخ سنکر فرمایا کہ او قحبہ مالزادی فاحشہ جادو رہو میرے سامنے سے ورنہ ابھی سر تیرا کوہ کھاتا پھرے گا یہ کہکر طمانچہ تیار کیا اور چاہا کہ اسکے رخسار پر مارون وہ خیرہ سر کچھ بڑبڑائی کلمات افسون زبان پر لائی اور گرد شہزادہ کے حصار آتش کرکے آپ غائب ہوگئی جادو کے زور دکھائے دیئے اپنے دل کی لگی کو بجھانا چاہا مگر کچھ بن نہ آیا شہزادہ نے چاہا کہ اشکباری سے اس آگ کو سرد کرون گر آہ کی ہوا نے اور دونا اسکو بھڑکایا ناچار یہ اس حصار آتش مین اپنا دل سوختہ لئے چپکا ہو کر بیٹھا بدن گرمی مین پھنکا جاتا تھا کرۂ نار وہ مقام نظر آتا تھا چار سمت آگ لگی تھی بیچ مین یہ شمع دبیٹھا مگر جان پر بنی تھی دو پہر کامل یہ اُس مین رہا حلق مین کانٹے پڑگئے حد سے زیادہ پیاسا ہوا جسم سب پسینے مین ڈوب گیا بعد دو پہر کے پھر وہ افریتہ آئی اور حصار شہزادہ کے گرد سے برطرف کرکے منت کرنے لگی شہزادہ نے ایکی مرتبہ تلوار کھینچی وہ تیغ ابرو کی گھائل تھی شمشیر جان گزا دیکھکر ہنسی اور کچھ افسون پڑھکر انکے دست وپا کو بیکار کر دیا طاقت جاتی رہی یہ پھر چپکے ہو کر بیٹھ رہے اور اسنے بہت کچھ عاجزی کی جب شہزادہ نے نہ مانا تو غائب ہوگئی اور شہزادہ خاموش بیٹھا رہا بعد کچھ عرصہ کے شہزادہ نے دیکھا کہ دست وپا مین قوت آگئی اور حصار بھی اپنے گرد نہ پایا بے اختیار اٹھکر ایک جانب کو قدم زن ہوا یہان تک کہ قریب ایک کوہ کے پہونچا درۂ کوہ کے قریب ایک مہ پارہ عابد فریب زاہد کش کو دیکھا کہ حیران حیران ایک جانب

کو نگران ہر نگر ایسی حسینہ ہے کہ اسکے بالون کی محبت کی راہ کالے کوسون نظر آتی پیشانی اسکی ماتھا عشاق سے رگڑواتی ابرو شمشیر حسن کے دو پھل جان عاشقان اس سے بکل آنکھین انقلاب دہر کے وہ دو چشمے جسکے آشنا مردم واقعی حسن کے قلزم مژگان وہ تیر جسکے سیکڑون دل نخچیر بینی کی صفت مین باریک بینی درکار ہے الف کتاب رخسار جسکا نقشہ اظہار ہے دل اسکو دیکھکر فرحناک مصحف رویون کی سچ پوچھو تو وہ ناک گال دونون بجلی کی جان پر بجلی گراتے شعلہ آتش کے فی النار ہو جاتے دہن تنگ میم سر معدوم ظاہر کچھ نہین فقط دھوم ہی دھوم دشوار ہے جو یہ راز ہو مفہوم سیب ذقن کو دیکھکر بھوک و پیاس جاتی دیدا انھین کی تشنگی بجھاتی بر و دوش خوبی سے ہم آغوش ہاتھ کا تو خوبی کا ساتھ سینہ پر اسکے وہ چھاتی کہ جنھین دیکھکر ہر ایک غم کی چھاتی کہانتک اسکا وصف بیان ہو یہ نقشہ تھا کہ

نظم

ہر اک آنکھ تھی اسقدر سحر کار
کہ شاگرد ہون سامری سے ہزار
یہ ادنی سا تھا انمین سحر اور فن
کبھی تھین وہ نرگس کبھی تھین ہرن
نظر آئے ابرو کے ایسے حسام
دل رستم و سام جنکے نیام
جو دیکھے کوئی ابروے متصل
ہمیشہ رکھے طاق نسیان پہ دل
یہ اک اور تشبیہ آئی پسند
دھوان دو طرف تھا رخون کا بلند
دریچہ اگر طور تھا نور کا
جبین مین عیان نور تھا طور کا
سنی بھی نہین طور کی نردبان
تھی بینی اسی نور کی نردبان
غضب اُسکی پلکون کے تھے نیشتر
چھدے جس سے لاکھون ہی دل مثل تیر
مہ کامل اُس مہر کی تھی جبین
مہ نو تھے ابرو تک اسمین نہین
تر و تازہ رخسار جوبن بھرے
کہ گل بھی نضارت تصدق کرے
حلب کے وہ آئینے تھے لاجواب
کہ منہ دیکھتے تھے کھڑے شیخ و شاب
رخ آئینہ سے صاف دو چند تھا
یہان طوطی آئینہ بند تھا
فدا غبغب سرخ پر تھی بہی نہ
تصدق تھا قامت یہ سرو سہی
شہزادہ نے جو اس ماہ پیکر

کو دیکھا اسکے پیچھے چلا اور وہ برق وش چمک کر بجلی کی طرح اُس درہ مین گئی اور اس شہریار کو دیکھکر رد بفرار لائی شہزادہ بھی اسکے پیچھے داخل درہ ہوا اسمین وہ نظر نہ آئی اُسنے جب درہ سے اُس طرف کو سر بدر کیا تو ایک صحرائے پر فضا نظر آیا اور اس صحرا مین ایک احاطہ سنگ مرمر کا کھنچا تھا اُسکے گلشن نگارین پھلا پھولا تھا کہ ایسا

بیت

وہ گلشن کہ جسپر فدا تھی بہار
وہ گلشن خوشی جس سے کرتی کنار
کھلے جاتے تھے اسکے گل جز و کل
اسی مین تو ہنستے تھے ہر ایک گل
بہشت برین اس سے بہتر نہ تھا
نظر اسکا مردے تو مین پر نہ تھا

یھان ایک اصلی لگا تھا شجر
ستارے ہون جیسے فلک پر روان
وہ گل پھول اسمین نمایان ہوے
شجر بار در سر سی پاتک ہرے
کسی سمت پودھے وہان تابش پش
کہ رشک انسے جنت کے طائر رہین

جواہر کا بھی دوسرا تھا شجر
صفت کر سکون مین کہان نہر کی
کہ بہزاد و مانی بھی حیران ہوے
لنڈھے تھے رد پہلی تمامی سے سبو
جو پریان بھی دیکھین تو اڑ جائین ہوش

وہ فوارے نہرون کے اندر روان
جواہر کی تھین پٹڑیان نہر کی
ہر اک سو خرامان بط اور قرقرے
بہار انکی تھی چاندنی مین غضب
خوش آواز ایسی ہی تھین بلبلین

اس احاطہ مین دروازہ نقرئی لگا تھا برنگ چشم انتظار عاشق کھلا ہوا تھا شہزادہ اسکے اندر آیا دیکھا تو یہان بارہ دری بے نظیر بنی ہے فرش فروش سے آراستہ ہے شیشہ آلات موقع و مناسب جگہ پر سجا ہے اور ایک مسند پر سامنے بارہ دری کے جو چبوترہ ہے اسپر وہی ماہ تمثال جسکو دامن کوہ مین دیکھا تھا جلوہ نما ہے شہزادہ پاس اسکے گیا اور کہا بیت ستارہ تو ہے کون سے برج کا ؛ تو بے بیدھا موتی ہے کس درج کا ؛ اُسنے کہا اے جوان یہان سے جا کیون اپنی جان کے پیچھے پڑا ہے اُسنے کہا کہ شعر تیغ ابرو سے تری ہم نہین ڈرنے والے ؛ دھمکیون مین کہین آجاتے ہین مرنے والے ؛ یہ کہکر پاس اسکے بیٹھ گیا اور مشغول اختلاط ہوا ہنگام گرم جوشی اس نازنین نے کہا کہ تم کون ہو کہان سے آئے ہو کس کی تلاش مین از خود رفتہ ہو گھبرائے ہو اسنے کہا کہ مجکو ایک دیونی ساحرہ میرے لشکر سے اُٹھا لائی اور مجکو آوارہ دشت دبیابان کیا اب خدا جانے وہ کہان گئی ہے لیکن اے پری چہرہ تم بتاؤ کہ اس باغ مین اکیلی کسلئے رہتی ہو اور کون ہو اسنے کہا اے شخص مجکو تنہا نہ سمجھ کنیزین میری ایک کام کو گئی ہین آتی ہونگی اور پردہ قاف کی مین پری ہون اس مقام کو کہ بہار آگین ہے مین نے پسند کیا ہے اور برائے سیر چند روز کیلئے یہان آئی ہون اپنا دل بہلاتی ہون پھر چلی جاتی ہون یہ سنکر شہزادہ نے اسکے گلے مین باہین ڈالین اور چاہا کہ ایک بوسہ اسکے لبون کا لون جب منہ اسکے قریب لایا ایسی بوے بد اسکے منہ سے آئی کہ روح بدن مین گھبرائی یقین تھا کہ طائر جان اسکا پرواز کر جائے جلدی سے منہ اسنے ہٹا لیا اور کہا کیون جی یہ کیا کہ تمھارے منہ سے تو ایسی بو آئی کہ جیسے سنڈاس کھلگیا شاید تم ساحرہ ہو اسنے ہنسکر کہا کہ اے شہزادے منم عفریتہ سیہ زبان اے جانی مین تجھپہ مرتی ہون اب میرا کام دل برلا مین نے تیری خاطر سے یہ باغ بنایا اور اپنی صورت کو اسطرح تبدیل کیا اب تجکو میرے اوپر رحم لازم ہے شہزادہ

اپنے دلمین اسکے بیان کو سنکر سوچا کہ اب کچھ مکر کرنا چاہیئے اور اس قحبہ کو واصل جہنم کرنا بہتر ہے یہ سوچکر اسنے بھی آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور کہا کہ اے عفریتہ پیاری مین تجھکو آزماتا تھا ورنہ مین خود تجھ پر شیفتہ و فریفتہ ہون اچھا اب تو لیٹ جا کہ مین تجھ سے وصل کرون یہ سننا تھا کہ وہ شہوت پرست اینہ خوش ہو گئی اور سامنے شہزادے کے دراز ہوئی شہزادہ طریقہ سے بیٹھا اور ایک ہاتھ اسکے منہ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے گلا اسکا پکڑکے اسطرح دبایا کہ وہ تڑپی مگر پنجۂ ملک الموت مین تھی کب چھوٹ سکتی تھی اشارے سے کہتی تھی کہ ارے یہ کونسا اختلاط ہے لیکن اس رستم وقت نے ایک بھی سماعت نہ کی اور ایسا زور کیا کہ آخر روح نجس اسکی برے مقام کیطرف سے پرواز کر گئی دریچۂ شرمگاہ کھولکر اس شدومد سے نکلی کہ زناٹے کی آواز پیدا ہوئی اور جان اسکی خرامان خرامان اسفل السافلین مین پہونچ گئی خدا کی پناہ آندھی سیاہ آئی دن کی رات ہو گئی آگ پتھر برسے پھر صدا آئی کہ مارا عفریتہ سیاہ زبان جادو کو شہزادہ نے دیکھا کہ وہ باغ اور احاطہ سب نابود وناپدید ہو گیا صرف وہ جنگل اور درۂ پہاڑ باقی تھا شہزادہ نے اب جو درہ کوہ سے سر بدر کیا اسی دشت پرخار مین پہونچا لیکن اب وہ حدت اور گرمی اس جنگل مین نہ تھی شہزادہ بہزار دشواری راہ کو طے کرکے اپنے لشکر مین بعد کئی روز کے آکر پہونچا اور سجدۂ شکر درگاہ خدا مین ادا کیا اور بآرام تمام رہنے لگا ان کو تو اس حال مین چھوڑیے مگر اب شمۂ حال ملکہ بران شمشیرزن اور پھر حال لشکر امیر نامور کا سنیئے کہ ملکہ بران شمشیرزن اپنے مقام پر آکر لشکرکشی کے سامان مین مشغول ہے لیکن وہان نامہ لقا کا افراسیاب کو آیا ہے کہ اے افراسیاب ہم کو خدا پرستون نے بہت پریشان کیا ہے تجھے لازم ہے کہ ہماری مدد کے لیے کسی ساحر زبردست کو روانہ کرتا کہ وہ آکر کام خدا پرستون کا تمام کرے افراسیاب نے نامہ پڑھا اور سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک ساحرہ سیاہ فام تیرہ رو تیرہ درون کالے کوڑیالے دھامن ناگن سانپ اسکے گلے سے لپٹے ہوئے آنکھ ناک کان سے شعلے نکلتے پیاز لہسن ہڈیون کھوپریون کے ہار گلے مین پڑے ساری کھاروے کی باندھے ہوئے قشقہ سیندور کا ماتھے پر گھنو چندن کے سب جسم پر لگے ہوئے سامنے بادشاہ کے آئی اور تسلیم بجالائی

ابیات

خالہ شیطان کی تھی وہ بدذات ۔۔ صورت ایسی کہ جیسے کالی رات

کالی صورت دکھا رہی تھی ۔۔ ہیجا کی طرح ڈرا رہی تھی

بادشاہ نے اسطرح کہا کہ اے سیاہ تاج جادو تم یہان سے خداوندکی

کی خدمت مین جاؤ انکی بھی زیارت کرنا اور مسلمانون سے لڑکر فتح خداوند کی کرادینا یہ ساحرہ بادشاہ سے رخصت ہوکر چلنے لگی بادشاہ نے خلعت دیا اور یہ رخصت ہوکر اس طلسم مین یک بیابان ہے کہ نام اسکا بیابان بلا خیز ہے اور اس مقام پر ایک قلعہ آباد ہے ساحران طلسم شعار ستمگار و مکار بلائے بیدرمان آفت جہان اس قلعہ مین رہتے ہین اور یہ ساحرہ انپر حاکم ہے اور یہ بھی بہت بڑی ظالمہ ہے چنانچہ اسوقت یہ رخصت ہوکر اسی قلعہ مین آئی اور حکم تیاری لشکر دیا ہزار ساحر جھولی سحر کی گلے مین ڈالکر اسباب سحر و ساحری لیکر ترسول اور پنسول ہیکا نے اژدرہائے سحر اور نیلان سحر آتشین پر سوار ہوے اور یہ ساحرہ بھی انکے ساتھ سوار ہوکر جانب لشکر لقا روانہ ہوئی اور بعد قطع منازل وطے مراحل طلسم سے نکلکر کوہ عقیق مین آئی لشکر کو اپنے لشکر لقا سے علیحدہ ٹھہرا کر آپ تنہا جانب بارگاہ لقا روانہ ہوئی لیکن بختیارک نے نہر کارون کی زبانی خبر اسکے آنے کی سنی بہر استقبال بارگاہ سے باہر آیا اور پیشوائی کرکے اسکو سامنے لقا کے لایا لقا نے اسکی صورت دیکھکر خوف کھایا اور اسنے سجدہ کیا نذر دی خلعت پایا دنگل پر بیٹھی بختیارک نے لشکر کو اسکے اپنے لشکر سے متصل کرکے اتروایا بازارین لشکر مین کھل گئین ساحر خیمون مین بستر لگاکے آرام پذیر ہوے سیاہ تاب جادو کئی روز تک یہان آرام پذیر رہی ایک روز جب وہ زمانہ آیا سیاہ تاب شب نے برائے شہرت بیکار روز دہر غدار مین داخلہ کیا اور دن نے خوف سے ساحرۂ شب کے روبفرار لایا کہ ابیات

جو پہونچا منزل مغرب مین خورشید
ہوا نظرون سے پنہان شکل ناہید
سیاہی شام کی گردون پہ چھائی
عروس شب طلسمی رنگ لائی
فلک پر ماہ نے جلوہ دکھایا
نقاب رنگ کو روشن بنایا
سر شب ساحرہ مکار و غدار
ہوئی لڑنے پر آمادہ و طیار
نفیر سحر کو اس نے بجایا
کہ طبل جنگ اسنے گڑگڑایا
خبر لڑنے کی وان جاسوس لیکر
ہوے خدمت مین شہنشہ کی حاضر
دعا یہ دی کہ اے شاہ خوش اقبال
رہے قایم ہمیشہ ملک اور مال
نفیر جنگ لشکر مین بجی ہے
ہر اک سو اک قیامت سی مچی ہے
سنا جب شہ نے انسے یہ خبر کو
کہا یان بھی بجے نقارہ کہدو
جو کچھ قسمت مین لکھا ہے خدا نے
وہی پیش آتی ہے ہر دم یہ جانے
غرض یان بھی بجا نقارہ جنگی
صدا سے اسکی دنیا ساری ہلی
سویرے سے ہوا برخاست دربار
جگہ پر اپنی سب پھر آئے سردار
لگے تیاریان لڑنے کی کرنے
جو تیغین تھین لگین یہ چرخ چڑھنے
لگے ہتھیار ہونے صاف و صیقل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پڑی لشکر میں تھی ہر سمت ہل چل	کمانیں جو کہ خانہ گر گئی تھیں	وہ سینکنے سے درست ہونے لگی تھیں

ادھر ساحروں میں ڈمرو بجا کلیجوں کی بھینٹ بیروں کو دی زرد زرد ٹیں اُڑائے گئے کلیجیاں بھنگوں کی ٹانگیں چیر چیر کر بیروں کو منایا تاری کا ساگ سامر گھٹ کے ٹھیکرے لیکر منتروں کی جاپ کرنا شروع کی یوں تلنے بھیروں کلوا ونا چاری کو بھینٹ دی دھنتر منتر بگاڑنے کو آمادہ ہوا ابیات

کوئی کہتا تھا اے راجہ دھنتر کوئی کلوا کا دان دم بھر رہا تھا	بگاڑ دے گا عدو کے تم پیشتر کوئی تھا منتروں کی جاپ کرتا	کوئی بھیروں کی پوجا کر رہا تھا کوئی بچہ سور کے کرتا جھٹکا

غرض چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ لشکر انجم عرصہ گاہ فلک سے رو بفرار لایا اور شہسوار توسن فلک نیزہ خطوط شعاع کو ہاتھ میں لیکر پشت سمند زر گردوں پر سوار ہوا کہ اشعار

ہوئی شب خوف کھا کر جلد کافور تو نکلا شہسوار آسمانی	سیاہی ہوگئی ظلمات کی دور	لڑائی کی جو دل میں سب نے ٹھانی

صبح کو لشکر خیل خیل ذیل ذیل جانب میدان مصاف گیا سردار سب خدمت امیر میں آئے امیر بھی مسلح اور مکمل ہو کر جانب عیش محل بادشاہ پر شوکت وجاہ آئے اور جلو خانے میں ٹھہر کے انتظار آمد بادشاہ کر رہے تھے کہ یکایک عیش محل کی ڈیوڑھی کا سرخ پردہ چرخی پر کھنچا اور بادشاہ جمجاہ مشتاق جنگ سویرے سے برآمد ہوئے کہاروں نے بڑھکے تخت بادشاہ کا بدلوایا زنانہ سامان سب پھر گیا امیر نے مجراگاہ پر جا کر مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ سینہ پر رکھا کہ جگہ تمہاری ہمارے دل میں ہے پھر تو بہرام جمہور و فرامرزان سب کا مجرا و سلام لیتے ہوئے جانب میدان جنگگاہ بڑھے نقیب و چاوش کڑکا کہنے لگے منقبت خوانیاں نقیبوں کی خوش الحانیاں علموں کا جلوہ دکھانا بڑے بڑے تارے آسمان پر ظاہر چھوٹے چھوٹے تارے دریائے فلک میں ڈوب گئے تھے گھوڑے شب بھرتے تھے نسیم سحری چلتی تھی شمعیں جھلملاتی تھیں کہ ابیات

برآمد شدہ لشکر بے قیاس سپہ بر سپہ فوج بر فوج بود بزنگ بر بزنگ سو بسو در شتاب زمین ششش شد و آسمان گشت ہشت	زمین در تزلزل فلک در ہراس خسک بر گذرگاہ کین ریختند نہ دل در سکون و نہ در دیدہ خواب	حضیض زمین چون فلک گشت اوج بود نقیبان خروشیدن انگیختند زسم ستوران دران پہن دشت

جب وارد میدان مصاف پذیر ہوئے بیلچہ کاروں نے پست و بلند زمین کو ہموار کیا اس طرف سے نقارچا لیس ہاتھیوں کو زنجیر بند کر کے تخت اس پر کھنچوا کے بنگلہ

ہوتیون کا ڈال کے سوار ہوا خواصی مین خواجہ گزار الدین ملک بختیار کب شوم کافر بدبین بیٹھا ہوا طوق لعنت گلے مین پڑا ہوا ہمراہ اسکے لشکر بیشمار سنجانی باختری مشتری حصاری اور جمشیدی کیومرثی سبتوبین ساختہ او پچی بنے ہوئے گھوڑون پر سوار وارد میدان کارزار ہوئے ایک جانب کو سیہ تاب جادو بارہ ہزار ساحرون کو اپنے ہمراہ لیئے ہوئے آئی ساحرون مین ہوم کا دھوان بلند ہوا آگیا بیتال آنے لگے اپنی روشنی دکھانے لگے نارنج و ناریل اُچھالتے تھے آندھیان دم بدم اُٹھتی تھین ہوا تیز و تند چلتی تھی کبھی اُس لشکر مین اندھیرا ہو جاتا تھا کبھی ایک اصلی آفتاب کے نیچے دوسرا آفتاب نکل آتا تھا مردان لشکر امیر کا دل جلاتا تھا غرض جب میدان ہموار ہو چکا سقے حضرت خضر کا دم بھرتے میدان مین آئے ہاتھون مین انکے کتھ و منہدی تھپیا تھا ہر ایک سقہ خواجہ خضر کا دم بھرتا تھا مشکون کے دہانے پر ہزارے کا فوارہ چڑھا انھون نے اسطرح آب تار کیا کہ ساون بھادون کی گھٹا کو شرما دیا پھر صفین لشکر کی آراستہ ہوئین نقیبون نے نکلکر نقابت کی اور پکارے کہان ہین رستم کہان ہین سام کہان ہین برزو کہان ہین بیژن کونسا دلاور نامدار ہے جو نکلکر میدان قتال مین نام اپنے جد و آبا کا روشن کرے اور نام رستم و اسفندیار کو بسان حرف غلط صفحۂ روزگار سے مٹاوے کہ نظم

نام رستم کا مٹا دو آج ہو وہ معرکہ
کھاؤ پھل تلوار کا اور پھول سونگھو ڈھال کا
رستم رہا زمین پر نہ بہرام رہ گیا
مردون کا آسمان کے تلے نام رہ گیا

یہ کہکر نقیب جب کنارے ہوئے سیاہ تاب جادو اپنا اژدر اڑاکے سامنے لقا کے آئی اژدر سے اتر کر سجدہ کیا اور ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ یا خداوندا اجازت میدان دیجیے لقا نے کہا اے بندی قدرت جا تجکو اپنے دست قدرت کے سپرد کیا پھر اژدر پر سوار ہو کر بیچ میدان مین آئی اور للکاری کہ اے فرقۂ خدا پرستان و اے زبردستان تم مین سے جسے تمنا مرگ کی ہو وہ میرے مقابلہ مین آئے یہ نعرہ سنکر شاہزادہ نور الدہر بن بدیع الزمان نے صف لشکر سے اپنا گھوڑا نکالا کل لشکر کے علم جلوہ گری پر آئے آواز کرنا دم گاؤ دم فیلی و شتری و ماہون کی بلند ہوئی شاہزادہ سامنے تخت بادشاہ کے آیا اور گھوڑے سے اتر کر آداب بجالایا اور دست بستہ اجازت خواہ ہوا بادشاہ نے تخت رکھوا دیا اور جام کلہ عفریت مرحمت کیا پھر خلعت سے مخلع کر کے اجازت دی کہ جاؤ تمھین سپرد خداوند کریم کیا شہزادہ نے تنگ مرکب کو موافق مرضی کے لیا اور جست کر کے شعر
چو شیرے کہ گیرد براہو کمین بجست از زمین و برآمد بزین۔ گھوڑے کو اڑاتا ہوا چلا ابیات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قلم وصف توسن رقم کیا کرون ۔ کہ شبدیز خامہ کا پا لنگ ہے
اِسی سے لقب اسکا شبرنگ ہے ۔ نہ کاوِیکا محتاج ہو کس طرح
قدم کی روانی کو دریا کہون ۔ یہ کوہ گران ہے وہ پا سنگ ہے
ملا ہے عجب رنگ مشکین اسے
کہ وسعت جہان کی بہت تنگ ہے

ترارے بھرتا ہوا اس ساحرہ نابکار کے مقابل پہونچا اس ساحرہ نے یہ سمجھ کے کہ امیر مالک اسم اعظم ہین اگر بظاہر سحر کرکے اسکو گرفتار کرونگی تو وہ آکر چھوڑا لے جائینگے اس سے بہتر یہ ہے کہ بطور مخفی سحر کرون یہ سوچکر اسنے ایک ایسا سحر کیا کہ سب کی نظر بند ہو گئی امیر تو یہ جانتے نہ تھے کہ سحر سے یہ نظر کو باندھ دیگی اسوجہ سے اسم اعظم نہ پڑھا اور وہان اسنے بعد نظر باندھنے کے ایک ایسا سحر پڑھا کہ ایک طرف کو لشکر کے ایک بنگلہ زمردنگار پڑا ہوا دکھائی دینے لگا سامنے اس بنگلہ کے مختصر سا چمنستان لگا تھا جہان گل ہنس رہے تھے بلبل گلون سے تعشق آمیز گفتگو کر رہے تھے تختے لالہ و نافرمان کے کھلے تھے درخت مثل قامت یار تھے سرو لب جو بار تھے نرگس شہلا مست لالہ ساغر در دست شراب عقیق رنگ جام عقیق نگار سے عروسان چمن کو دیتا تھا سبزہ باوجود خاکساری کے پھولون سے نوک کی لیتا تھا نظم

نظر آئے نہال سبز و شاداب ۔ کہ جسکی دید سے خاطر ہو بیتاب
ہوا چلتی تو اک جوبن دکھاتے ۔ بہار اپنی دکھاتا تھا ہر اک گل
نہین نرگس کسی جا جعفری تھی ۔ گل لالہ کی وان جلوہ گری تھی
ثمر خوشرنگ رہتے لہلہاتے
چہکتے شاخ پر گل کی تھے بلبل

اور اس بنگلہ کے سامنے ایک چبوترہ بلور کا سراسر نور کا بنا تھا اور اسپر مسند معرق بچھی تھی اور ایک نازنین مہ جبین مہر تمکین کہ جسکا قد مصرع موزون پیشانی مطلع حسن قامت راست شمشاد دہین نہین الف لوریا الف قیامت شب دیجور کے مانند اسکی زلف رسا وہ ظلمات کہ جسمین دل خضر کا بھٹکتا شب ہجر عشاق سے زیادہ دراز مانگ دل عاشق کا مانگتی وہ پری رو عشوہ پرداز چشم جادو وہ توسن ناز کہ ابلق لیل و نہار کو آنکھین دکھاتین سرمہ دنبالہ دار انمین دیا ہوا اور اس کافر کا یہ نقشہ تھا کہ ابیات

کیا ساعد صاف نازنین ہے ۔ یہ سیم تہ کیسہ آستین ہے
ہے منھ کو ہنسی عدم کی تقسیم ۔ رخسار وہ آفتاب پرنور
معنی مین وہ صورت صفا ہے ۔ آئینۂ قدرتِ خدا ہے
گویا ہے قران ماہ و خورشید ۔ کیا خال نے بھی نمک کھایا
لب وا ہون اگر دو نیم ہو میم
شبنم ہے جہان تجلی طور
دونون رخ صاف باغ امید
زلفی پئے سیر باغ آیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چشم آئی جو سخن تنگ کسی کی | پان رہ گئی مردمک کسی کی
باریک سخن ہے گم ہے مطلب | نقطہ بھی وہ نقطہ ہے جو موہوم
کیا وصف دہن مین کھویے لب | عنقا کی طرح جہان سے معدوم
نظارۂ لب ہے روح کو قوت | معجون وہ جسمین لعل و یاقوت

پس شہزادہ سے اس ساحرہ نے کہا اے شہزادے ذرا یہ جو سامنے بنگلہ کے عورت بیٹھی ہے اسکی طرف تو دیکھو پھر مجھ سے مقابلہ کرنا شہزادے نے جو اسکی صورت زیبا و طلعت جہان آرا کو دیکھا ایک تیر عشق جگر کے پار ہوا اور ایک آہ سرد دل پر درد سے بھر کر ساحرہ سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو مین اس گل گلزار خوبی و غنچہ باغ محبوبی کے پاس جاؤن دو گھڑی باتین کرکے دل بہلاؤن اُسنے کہا کیا مضائقہ جائیے وہ آپکی خاطر کریگی شہزادہ گھوڑے پر سے اتر کر اس ماہ تابان فلک حسن کے پاس آیا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا آئیے تشریف لائیے شہزادہ بے اختیار اسکے پاس بیٹھ گیا اب سب دیکھ رہے ہین کہ شہزادہ نور الدہر یا تو ترنے گئے تھے یا کنارے لشکر کے اکیلے بیٹھے ہین وہ چمنستان وہ بنگلہ اور عورت نظر نہین آتی ادھر ملک بختیارک نے جو یہ کرشمہ دیکھا تو ساحرہ کی تعریف کی کہ اے ملکہ سبحان اللہ کیا کہنا اور وہان ساحرہ کو یہ خیال آیا کہ ایسا ہو شہزادہ نور الدہر دکھلائی دین اور انکو امیر آکر چھوڑا لے جائین بس سحر پڑھکر اسنے شہزادہ کو بیہوش کر دیا اور اسی حالت بیہوشی مین اپنے یہان کے ساحرون کو حکم دیا کہ طوق و زنجیر پہنا کر اسکو اپنے خیمہ مین لیجاؤ اور قید کرو اور ساحرہ نے پھر نہیب دی کہ اور تم مین سے جس کسی کو آرزو مرنے کی ہو وہ آئے اب یہانسے سرداران دست راست و چپ جانے لگے اور اس ساحرہ پر مفتون ہو کر قید ہوتے تھے یہانتک کہ ساٹھ ستر سردار نامی اور نامور اور کچھ بیٹے اور پوتے امیر کے شام تک جا جا کے اسیر سرپنجہ تقدیر ہوے جب وہ زمانہ آیا کہ شہسوار توسن آسمان شبدیز فلک پر سے اترا اور ساحرۂ شب نے اپنے سحر سے روے دہر کو کالا کیا کہ اشعار

نہایت کھا کے پیچ و تاب نکلا | دیا کو شہر مین تھا مہتاب نکلا
ستارون کا اڑایا نور اسنے | منور کی شب دیجور اسنے

قبل شام طبل آسایش پر چوب پڑی اور لشکر پھر کر اپنے مقام پر آئے سپاہیون نے کمر کھولی آسودہ ہو بادشاہ رنجیدہ دل کبیدہ داخل محل ہوے اور امیر بارگاہ سلیمانی مین آرام پذیر تھے مگر عیار ابو الفتح اصفہانی اور کلباد عراقی وغیرہ عیاری کو چلے ادھر سیاہ تاب جادو بھی پھر کر اپنے مقام پر آئی لشکر نے اسکے کمر کھولی آسودہ ہوا اور یہ بارگاہ لقا مین جا کر بیٹھی بختیارک نے کہا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اے ملکہ سیاہ تاب جادو جب تک تم امیر کا اسم اعظم نہ بند کردگی اسوقت تک اس لشکر پر فتح پانا دشوار ہے یہ سنکر سیاہ تاب جادو اٹھی اور کہا کہ مین اسم اعظم بند کرنے جاتی ہون یہ کہکر اپنے مقام پر آئی اور ایک پتلہ ماش کے آٹے کا بنایا پھر اس پتلے کو لیکر جانب لشکر ظفر پیکر امیر نامور چلی عیاران لشکر اسلام جو عیاری کو آئے تھے وہ بھی اسکے ساتھ ہوے مگر یہ کچھ دور جا کر نگاہ سے غائب ہو گئی اور لشکر اسلام مین آکر پہونچی اور منتظر رہی کہ امیر بارگاہ سلیمانی سے نکلکر مسجد کو پاس مین جائین تو مین کچھ تدبیر کرون آخر وہی ہوا کہ صاحبقران بارگاہ سے نکلکر برائے نماز مسجد کو پاس کیطرف چلے ساحرہ نے آگے بڑھکر اس پتلے کو ہاتھ سے چھوڑ دیا اور کچھ سحر ایسا پڑھا کہ وہ پتلا آپسے آپ تین بار گرد امیر کے پھرا اور اسکے پاس چلا آیا اسنے اسکو اٹھا لیا اور صاحبقران سے آگے بڑھکر کہا کہ یا امیر مین آپکا اسم اعظم بند کرکے لئے جاتی ہون آپ یاد تو کیجئے دیکھئے کہ یاد ہے یا نہین امیر نے جو یاد کیا تو مطلق یاد نہ تھا اور ساحرہ کے دلمین آیا کہ اس سے بہتر موقع امیر کے پکڑ لینے کا نہوگا بس اسنے سحر پڑھا کہ صاحبقران بیہوش ہو گئے یہ امیر کو پنجے مین دابکر وہانسے بزور سحر لیکر اڑی اور جہانتک سب سردار قید تھے وہین صاحبقران کو بھی قید کیا لیکن عیارون نے باہم صلاح کی کہ ساحرہ کو کسیطرح قتل کرنا چاہئے صلاح کرکے ابوالفتح اصفہانی ایک عورت پریزاد حور روش ماہ تمثال بنا کہ رخسارون سے اسکے ماہ تابان شرمندہ ہوتا تھا اور زلف چلیپا مین ہزارون نافہ مشک ختن کی بو پوشیدہ تھی پیشانی اسکی لوح سیمین آنکھون مین جادوگری بھری ہوئی دوہا

شعر

ایک تو نینان مدھ بھرے دوجے انجن سار
نہین سرمہ کا دنبالہ قریب چشم نگر دہے
اے باوری کو دیتا ہے متوارن ہتیار
زبان باہر نکالے حسن کے جنگل سی آہو ہے

سینہ پر چھاتیان انول گول گول سڈول جیسے دو ڈبیان معجون مبہی کی اودی اودی بھٹنیان کہ جیسے

سراپا

عورتون کو بھی پسند آیا ہے مردون کا لباس
اودی اودی ٹوپیان رکھی ہین سر پر چھاتیان
قد الف سین کے دندانہ ہین دندان تمام
لام ہونے مین نہین کاکل پر خم کے کلام
اُف الف مبنی ہے تشبیہ دہن میم سے تام
مسلمو نام خدا ہے وہ مجسم اسلام
ابروے یار تو ہین کعبۂ دین کی محراب
عاشق روے کتابی ہین جبھی اہل کتاب
گال مین انکے قیامت وہ گلوری کا ابھار
شان اللہ کی معراج مین حسن رخسار
پان کا ناز سے پھر منہ مین چبانا ہر بار
تھر اگال انکا نہ دنیا وہ دم بوس وکنار

رنگ پان تو دل عالم کا ہوا خون بہا	اک زمانہ کو ہوا رنگ مسی پر سودا
چشم بیضا مین نہین ہے یہ رگون کی سرخی آنکھ محمل ہے بعینہ تو ہے پتلی لیلی	ہے خط نسخ مین تفسیر لکھی بیضاوی ماہ دو ہفتہ کہن مین ہے کہ وہ ہے پتلی
یا پرستان مین پتلی کا تماشہ ہے آج	یا کہ پریون کو ہوئی عرش برین پر معراج
دامنی ماتھے پہ اسکے ہے بصد خوش وضعی چاند وہ ماتھا ہے ٹیکے کی ہے تازہ پھبتی	جس طرح گرد مین ہو ماہ کے ہالہ کوئی زلف سے تا بہ کمر لٹکی ہے موتی کی لڑی
مار گیسو ہو تو ہے کیچلی سلک گوہر	ہے وہ آنداز حسینون کا تو یہ ہے زیور

اس شکل و شمائل سے درست ہو کر چھپکا ماتھے پر لگایا کہ بیت دل بیتاب کو زلفون مین پھنسا کر مارا ؛ سر کے چھپکے سے گرہ باز کبوتر مارا۔ کانون مین بالے پڑے رخسارہ پر ہل کر تصدق ہوتے تجلیان عاشقون کے دل پر گراتے ہونٹون پر مسی لگی ہوئی لالی ان پر جمی ہوئی کہ شعر مسی مالیدہ لب پر رنگ پان ہے ؛ تماشہ ہے تہ آتش دھوان ہے ؛ ایک پائجامہ کمخواب کا بڑی آب و تاب کا پہنے آنچل پلو کا دوپٹہ کریپ کا اوڑھے سبز بادے کی کرتی ناف سے اونچی گلے مین پہنے پاؤن مین آرام پائی کہ جسکے دیکھنے سے چشم عاشق نے آرام پائی اور دو تین عیارون کو کنیزین بنا کر کہ وہ بھی سب شوخ و چنچل حسن مین یگانہ پنکھیا اور چنگیر پھولون کی ہاتھ مین لئے کوئی دوپٹہ کا آنچل سنبھالتی کوئی پائجامہ کے پائچون کو اٹھاتی اس صورت سے یہ ماہتاب فلک عیاری خرامان خرامان و چمان چمان خیمہ سیاہ تاب جادو مین آئی سیہ تاب نے جو اس آرائش انجمن کو دیکھا بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ بیت گر بر سر و چشم من نشینی ؛ نازت بکشم کہ نازنینی ؛ آئیے تشریف لائیے یہ آ کر برابر مسند کے بیٹھ گئی اسنے پوچھا کہ آپ گل کس کے گلستان کی ہین اور ماہ کس کے آسمان کی ہین سرو کس کے بوستان کی ہین شعر اگر شاہی ترا آخر چہ نام است ؛ و گر ماہی ترا منزل کدام است ؛ اس برق وش نے ہنسکر کہا اے بہن مین لقا کے ایک سردار کی زوجہ ہون کہ نام انکا ضیغم ہے از بسکہ لشکر مین میرا خیمہ قریب تر تھا اسوجہ سے تمھاری ملاقات کی مشتاق ہو کر چلی آئی اور رات کا وقت تھا کسی نے مجکو دیکھا نہین مجکو طلسم کی جادوگرنیون سے ملنے کا بہت اشتیاق تھا بس مین آپ آئی ہون تا کہ تم سے باتین کر کے دل بہلاؤن سنے اس پتلے کو

کہ جس سے اسم اعظم امیر کا بند کر کے لائی تھی ایک شیشہ مین بند کیا اور راب وہ شیشہ اپنی جھولی مین سحر کی رکھا اور کہا کہ اب مجھے فرصت ہوئی جو مزاج مین آئے وہ باتین کیجیے یہ کہا اسنے رقاصون کو بلایا اور کہا ہمارے مہمان کے سامنے رقص کرو وہ ناچنے لگین اور کشتی شراب کی پاس کھینچکر جام مے ارغوانی بھر کر اسکو دیا اس عیار نے جام کو آنکھ بچاکر گریبان مین انڈیل لیا پھر رقاصون کے رقص کرنے پر ناک بھون تیوری چڑھائی ساحرہ نے پوچھا کہ آپکو بھی گانا آتا ہے اسنے کہا کہ گانا اور رونا سبکو آتا ہے مین بھی کچھ گاتی ہون ساحرہ نے قسمین دین کہ ہمارے سر کی قسم ہماری جان کی قسم کچھ تم بھی گاؤ جب اسنے اصرار کیا تو اسنے اس غزل کو مولف کی گایا کہ غزل

دھیان یہ تھا کہ نہ سمجھین دشمن انکے
وہ یہ بگڑے کہ کوئی بات بنائی نگئی
عوض گل وہ چڑھاتے ہین لحد پر تیوری

وصل مین بھی مری قسمت کی برائی نگئی
حالت درد جگر انکو سنائی نگئی
سوکے اٹھے سحر وصل تو ہنسکر بولے
ہم جو یانسے گئے پر انکی رکھائی نگئی

دل سے وحشت تری اے درد جدائی نگئی
بیخودی کا بھی چلا عذر نہ بوسہ لیکر
تمسے سوتی ہوئی قسمت بھی جگائی نگئی

اس گانے سے ساحرہ مست اور بے خود ہو گئی اسنے شراب آغشتہ بدارو سے بیہوشی کی اور اسی کا جام بھر کر ساحرہ کو دیا کہ وہ بیک جرعہ درکشید کر گئی پھر اسنے وہ شراب قاصون کو بھی دی کہ انھون نے بھی پی تھوڑی ہی دیر مین سب بیہوش ہو گئے اسنے ساحرہ کا سر کاٹنا چاہا لیکن دیکھا کہ وہ روئین تن ہے پس سیسہ گرم کر کے منھ چیر کر پلا دیا کہ وہ واصل جہنم ہوئی اور صدائے دارو گیر آنے لگی آواز آئی کہ تشتی مرا نام من سیاہ تاب جادو بود بس اس عیار نے جھولی سے اسکی شیشہ اسم اعظم نکال کر توڑ ڈالا اور اس ساحرہ کے مرنے سے وہ پتلا بھی غائب ہو گیا تھا امیر کا اسم اعظم چھوٹ گیا ابو الفتح خیمہ کو لوٹ کے اس جلد ہین بھاگا اور یہان افسران لشکر شور و غوغا ساحرہ کے مرنے کا سنکر دوڑے ادھر دو سردار اور امیر جو خیمہ مین ساحرہ کے تھے ہوشیار ہو کر چھوٹے اور قید سحر انکے جسم پر سے دور ہوئی امیر نے جو اسم اعظم یاد کیا سب حرف بحرف یاد تھا پس وہان شیرانہ نعرے کرتے ہوے اپنے لشکر کی طرف چلے ساحر اور لشکر ای سب بدحواس تھے کسی نے انکو روکا ٹوکا نہین یہ وہانسے صحیح و سلامت اپنے لشکر مین آئے اور اس ہنگامہ مین وہ زمانہ آیا کہ خنجر روز نے سر ساحرۂ شب کا جدا کیا اور عیار مہر بجستی و چالاکی خیمۂ مشرق سے باہر نکلا کہ بیت ہوا غائب سامان سحر کا۔ کھلا چہرہ ہر سو اک بام و در کا۔ غرض صبح کو لقا اور بختیارک ساحرہ کے لئے زار زار روئے اور ساحر وہان سے لاش سیہ تاب جادو کی لیکر جانب طلسم گئے اگر اب جا طلسم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سنئے کہ افراسیاب بے ایمان نے برائے جنگ مہرخ عالیشان دو ساحران نامی کو پھر روانہ کیا وہ دونون ریائے خونروان سے اترکر لشکر حیرت مین آئے ملکہ حیرت جادو کو نذر دی خیمہ برپا کیئے اور اترے لیکن عمرو بن امیہ ضمیری لشکر سے نکل کر بالا دوی کے لیئے جانب صحرا روانہ ہوا اور آتے آتے ایک پہاڑ کے نیچے آکر پہونچا وہان دیکھا تو گلہائے بوقلمون سے وہ پہاڑ نہایت رنگین ہے ہزار طرح کی تزئین ہے درختون پر طائر نواسنجی کرتے ہین جھرنا جھر رہا ہے نیچے پہاڑ کے ندیان جاری ہین چشمے چھلکتے لبریز ہین عمرو نے ایک چشمہ پر بیٹھ کے منہ دھویا پھر جو کچھ دل مین آیا ایک گویے کی صورت بنکر اور سے نکالکر بجائی اور سُرنے مین یہ غزل مولف کی گانے لگا کہ غزل

درد سر کا مرے نازک کو بہانا ہوگا
صفتین کیون لکھین دست حنا بستہ کی
ہم کہان ہونگے کہان پھر یہ زمانہ ہوگا
کرکے تزئین رخ و زلف وہ فرماتے ہین

سادہ کاغذ ہمین بھیجا ہے جو بے خط کے
رنگ اس رنگ ہی مین ہمکو جمانا ہوگا
دل مضطر کو بہت شوق ہے اس کوچہ کا
جاہ کو جاہ وحشم آج دکھانا ہوگا

غنچۂ گل کے چٹکنے کا فسانہ ہوگا
صاف کھلتا ہے کہ نبد آپکا آنا ہوگا
قصۂ عمر فقط ایک فسانہ ہوگا
اڑ کے اب دوش صبا پر یہ روانہ ہوگا

چنانچہ یہ بیٹھا ہوا اسطرح گا رہا تھا کہ سمان بندھا ہوا تھا کہ جیسا میر حسن نے کہا ہے ابیات

سمان بندھ گیا اس گھڑی اس اصول
لگی وجد مین بولنے واہ واہ
بسیرا گئے جانور اپنا بھول
درختون سے مل مل کے باد صبا

یہانسے قریب ایک باغ بنا ہے کہ اسمین ایک ساحرہ ملکہ ماہ طلعت جادو نام نہایت حسین خوش اندام رہتی ہے اسنے جو آواز نے سنی بیتاب و بیقرار ہوگئی اور اپنی خواصون سے اسنے کہا کہ جاؤ دیکھو تو یہ نے کون بجاتا ہے جسنے میرے دل کو گھائل کر دیا جو کوئی کہ گویا نے بجاتا ہو اسکو یہان بلا لاؤ کہ مین بھی اسکا گانا سنونگی خواصین یہان سے روانہ ہوئین اور آکر جو دیکھا تو پیر زمین گیر جس کی ڈاڑھی ناف تک سینہ تک ہے پان کھایا ہے پیک اسکی ڈاڑھی پر بہی ہے پگڑی خیر و شکر کی باندھے ہے جامہ گلے مین پہنے پائجامہ مشروع کا پانئچہ لیکن ایسا بوسیدہ کہ تانا اڑ گیا ہے اور بانا باقی ہے بیٹھا ہوا اپنے ذوق و شوق مین بجا رہا ہے انھون نے آکر سلام کیا اور پھر یہ کلام کیا کہ چلیئے آپ کا ہماری ملکہ نے بلایا ہے عمرو نے پہلے تو جواب نہ دیا جب دو تین مرتبہ انھون نے کہا تو اسنے تھم ٹھا کا کر جاؤ دور رہو کیسی ملکہ مین نہین جانتا اور نہ مین جاؤنگا اگر تمھاری ملکہ کو خواہش ہو تو یہین خود چلی آئین وہ دونون کنیزین یہ سنکر پھر گیئین اور ملکہ ماہ طلعت جادو سے جاکر کہا کہ ایک بڈھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہر کے کنارے سنے بجا رہا ہی لیکن وہ کہتا ہی کہ ملکہ کو غرض ہو تو خود چلی آئین ملکہ نے اور دو کنیزون کو بھیجا
کہ جا کر بلا لاؤ وہ کنیزین کہ نام انکا دلارام و یاسمن تھا عمرو کے پاس آئین اور پیغام ملکہ زبان پر
لائین عمرو نے انکو بھی کھڑکا کہ جاؤ مین نہین آتا اُسوقت ایک نے عمرو سے کہا کہ بڑے میان جو غزل گاتے ہو
یہ ہمکو لکھدو عمرو نے کہا قلم تو میرے پاس ہے تم دوات اپنی دو تو مین لکھدون وہ لگی گالیان دینے بھڑوے
بڑھاپے بیٹے خدا تجکو غارت کرے تو ہم سے دوات مانگتا ہے اور گالیان دیتی ہوئین ملکہ ماہ طلعت جادو
کے پاس گئین اور چپکی کھڑی ہو رہین ملکہ ماہ طلعت نے پوچھا کہ کہو گئی تھین کیا پیغام لائین انھون
نے کہا کہ داری ہم کچھ کہہ نہین سکتے کہ جو کچھ اسنے کہا ہے اسنے کہا کہ آخر کچھ بھی انھون نے کہا
کہ اور تو کیا کہین لیکن وہ آتا نہین اور آپ بھی دفان کیجے اسکی صورت کو جھلسا دیجئے ملکہ
ماہ طلعت نے کہا کہ تم دیوانیان ہوگئی ہو مین خود جاؤنگی اور وہانسے اٹھکر روانہ ہوئی اور
سامنے عمرو کے آئی عمرو نے دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین آتی ہے بت برس پندرہ یا کہ سولہ کا سن
جوانی کی راتین مرادون کے دن۔ آئینہ اسکے رخسار سے حیران چہرہ پر کھڑی ہوئی زلف پریشان
عید کا چاند وہ مہ جبین مہ پارہ صبح صادق یا شب قدر شرمندہ اسکے سامنے بدر لب مین اعجاز
مسیحائی غنچہ مین بو پنہان یا ہونٹون مین ہنسی آنکھون مین نشہ چھپا یا شیشہ مین پری **نظم**

آئی ہے جو زلف بڑھکے تا دوش	کھولے ہوئے ہے کمند آغوش	وہ رخ ہے جو آفتاب صولت
مصداق طلوع صبح دولت	ابرو کو کمان کوئی کہے کیا	یہ گل ہے اگر تو حسن دریا
کیا خوب ہین غبغب و زنخدان	ہے پیش نظر یہ گوے چوگان	کیا کیجیے وصف قد آزاد
جسکو کہ پہونچ سکے نہ شمشاد		

اس نازنین نے عمرو سے آکر کہا کہ اے پیر کلاونت مین نے تجکو بلایا
تھا تو کیون نہ آیا عمرو نے کھڑے ہو کر دعا دی کہ اعلی اعلی مراتب ہین گسیان بنائے رکھے میری تھوڑ دی
کا نصیبا ملی رہے مجھے تو کوئی بلانے نہین آیا ملکہ نے ان کنیزون کی طرف دیکھا اور کہا کیون مالزادیو
تم کیون نہین آئین انھون نے قسم کھائی کہ بی بی یہ موا جھوٹا ہے ہم ضرور آئے تھے عمرو نے کہا
کہ ہوئی تو آپ ہوگی اے ملکہ یہ آئی تھین مگر وہ جو سامنے پہاڑ ہے وہان چلی گئی تھین وہان
ایک دو گبرو نوجوان آئے انکے ساتھ یہ بڑی دیر تک ہنسا بولا کین اپنا منہ کالا کرایا اور پھر
چلی گئین وہ کنیزین پھر لگین گالیان کوسنے دینے کہ بھڑوے تیری گھر والیون نے منہ کالا کرایا

ہو گا ملکہ ماہ طلعت جادو نے کہا اچھا اب مین کہتی ہون کہ آپ میرے ساتھ چلئے عمرو نے کہا بہت اچھا مین حاضر ہون مگر اے ملکہ مجھسے یون چلا نہین جاتا ملکہ نے یک کنیز سے کہا کہ تو اپنی پیٹھ پر سوار کرلے وہ آئی اور کہا کہ آؤ بڑے میان میری پیٹھ پر سوار ہو تو ملکہ تو بیٹھ پھیر کر چلی اور عمرو جو اسکی پیٹھ پر چڑھا تو آگے شانہ پر سے ہاتھ لا کے دونون چھاتیان اسکی خوب ملین اسنے اسکو پٹک دیا اور کہا کہ موے بڑھاپے پیٹے تو مجھسے نہین جائیگا ملکہ نے ایک اور کنیز سے کہا وہ آئی اور کہا کہ تم میری پیٹھ پر سوار ہو عمرو جب اسکی پیٹھ پر چڑھا تو آگے سے ہاتھ نکال کے پائجامہ اسکا کھول ڈالا اور ایسا کہ اسکو بالکل ننگا کر دیا اسنے بھی انکو ٹپک دیا اور کہا کہ اے ملکہ واقعی بڈھا بڑا حرامزادہ ہے اب ملکہ نے ہوادار منگوایا اور اسپر سوار کرکے انکو اپنے باغ مین لائی انھون نے باغ دیکھا کہ شجر و گل سے ہرا بھرا ہے سرو مثل قامت یار اکڑتا ہے نرگس صرف نظارہ بازی ہے کہین سوسن زبان درازی کیا چاہتی ہے روش بڑی آراستہ زر گل سے مالا مال نظر آتی ہے **نظم**

ہے زیور گل زیب بخش ساعد شاخ ہے شاخ سنبل ترپائے سرو مین خلخال
نہین ہے عشقہ بیچان نقاب روئے نہال بہار نے پے حفظ ثمر اٹھائے ہین جال
مزاج نازک گل سے ہے بلبلون کو خوف لبان غنچہ زبان سوال بوسہ ہے لال
الف کیطرح سے جو شاخ کا تھا قامت راست ہے بار گل سے لچک کر خم آج صورت دال
یہ رنگ سبزہ گل ہر طرف ہے عکس فگن کہ سنگ یرقان یہ ہے عالم زمرد دال
قوائے نامیہ سے ہے زمین بالیدہ کہ آسمان کو سمجھتے ہین سبزہ پامال
بنا ہے زلف لب جو جو باغ سنبل تر ہے داغ لالہ و گل عارض چمن پر خال

اس باغ مین ایک بارہ دری کہ جسکے ستون یاقوت نگار تھے فرش سقرلاٹ اس مین بچھا تھا آئینہ لگے تھے گھڑیان کونون پر قرینے سے جڑی تھین مسند مغرق بچھی تھی کہ **ابیات**

مزین فرش رنگین اس مکان مین کہین ایسا نہ دیکھا تھا جہان مین لگا ہونے کو ہوا اک لطف حاصل
بشکل آئینہ ہر شے مقابل کہین الماس کے مینا و ساغر طلسمی سیکڑون سامان نرالا
کہون کیا کیا نظر سے جو کہ گذرا عجب اسوقت کچھ عالم تھا اسکا بٹھایا اسکو لاکر اس پری نے
سکھائے اسکو الفت کے قرینے

غرضکہ جب عمرو بیٹھا ملکہ نے کہا کہ کچھ اب شغل کرو عمرو نے بجانے لگا اسوقت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باجی اور اٹھ دھائین ؛ باجی دیکھے کو دوار آئین ؛ باجی چلین پچھیت سن مرلی ؛ گردھر کی باجین
ادھری ؛ دھیر باجن اپنا سنبھارے ؛ جیر باجن کی چھاتی پر دوان ؛ نل بھڑکی باجی سنت
بولین ؛ باجی لاگین کمھ ڈولین ؛ باجی بھیئین نہال بھولین سدھ گھر کی باجی ؛ کہین باجی باجی
کہین کہان باجی باجی کہین باجی کہون مرلی کہا جا عمرو کی شعر

قوالہ آسمان کا تھا قول		ایسا نہ تھا بار ید بھی لاحول	

ملکہ ماہ طلعت زار زار بہ رنگ ابر بہار روئی ایسا کہ ہچکی لگ گئی اسوقت عمرو کی آواز لہرائی اور
نے بجانا موقوف کی ملکہ نے کہا کہ اے شخص اب نیم بسمل چھوڑنا کیا ضرور ہے اب کچھ اور بجاؤ
عمرو نے کہا اے ملکہ گستاخی معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون ملکہ نے کہا کہ واسطہ سامری کا جلد
بیان کر اسوقت عمرو نے اپنا حال اسطرح سنایا کہ نظم

آنکھون کو جانتا ہون پیالہ شراب کا
گھٹی مین میری پڑ گیا قطرہ شراب کا
دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ساقی نے مہر جام

مستون کو فرض عین ہے پینا شراب کا
خمخانہ جہان مین وہ علام دہر ہون
دکھلا کے مجکو توڑا جو شیشہ شراب کا

پیر انحمیر بادۂ انگور سے بنا
دنیا ہی محتسب سمجھے قتو اشراب کا
ملکہ نے جلد کشتی شراب کی منگائی

عمرو نے اس شراب کو الٹ پھیر کرنا شروع کیا اور اسی الٹ پھیر کرنے مین یعنی کنٹر کی گلابی مین
گلابی کی جام مین جام کی شیشہ مین بیہوشی ملا دی اور ایک متی کا پھنکا پھانک کے ایک تارہ مہین مثل
کا پاؤن کے انگوٹھے مین باندھ کے سر اسکا منہ مین داب کے کھڑا ہوا گلابی شراب کی بغل مین
دابی جام کو ہاتھ مین لیا اور لبون سے نے کو بجاتا ہوا پاؤن کی تال دیتا منہ کے موتی اس تار مین
پروتا قریب ملکہ کے آیا اور جام کو شراب سے لبریز کر کے سامنے ملکہ کے گیا جب وہ اسکو ہاتھ
پر سے اٹھانے لگی تو اسنے اسے اچھال دیا اور سر پر روکا اور سر آگے کر دیا کہ سرداروں کو سے
شراب پلاتے ہین ملکہ ماہ طلعت جادو یہ صنعت دیکھ کے عش عش کرنے لگی اور وہ ساغر لیکر پی گئی
پھر عمرو نے سب کو ایک ایک جام شراب کا پلایا سب پر بیہوشی نے اثر کیا تڑاق تڑاق چھینکین مار کر بیہوش
ہو گئین عمرو نے ملکہ کی زبان مین سوزن دے کے ستون بارہ دری سے باندھا اور اب اپنی اصلی
صورت ہو کے اسکو ہوشیار کیا اور فرمایا کہ چشم خود را وا کن و حال خود را تماشا کن منم سر ہنگ کر ہنگان
پابوس بلا دنبی آدم مولانائے ملوک العرب والعجم دوندہ بے درنگ صاحب قنتورہ و زنگ

مردان راسرہنگ نامردان رابالنگ قلعہ گیر بے جنگ یعنی جناب نصرت مآب شیخ الاصحاب خواجہ مکرم و معظم ریش تراشندہ کافران و سر برندہ جادوگران مہر سپہر عیاری و قطب فلک خنجر گذاری خواجہ عمرو بن امیہ ضمری اے ملکہ ماہ طلعت جادو تمہین چاہیئے ہے کہ مطیع اسلام ہو اور چلکر مہرخ سحر چشم کی شراکت کرو ورنہ مین تمکو قتل کرکے چلا جاؤنگا لین گویا نہین ہون عمرو ہون ملکہ ماہ طلعت نے اپنے دل مین کہا کہ یہ شخص سچا ہے مجکو لازم ہے کہ اسکی شریک ہو جاؤن پس اشارہ کیا کہ سوزن میری زبان سے نکال لو عمرو نے سوزن کو نکال لیا ملکہ نے عمرو کی بہت خاطر کی اور کچھ دیر ٹھہر کے مال و اسباب اپنا بار کروا کے ہمراہ عمرو بن امیہ ضمری مع کنیزان زرین کمر کے لشکر مہرخ مین گئی مہرخ نے اسکی تعظیم کی اور بارگاہ رہنے کو دی اب یہان افراسیاب نے جو دو ساحر بھیجے تھے انھون نے جب وہ زمانہ آیا کہ خورشید نے رخت سفر اپنا مغرب مین جاکر آتارا اور شاہد شب نے گیسو اپنے کھولے اشعار

پھر مغرب کی جانب شاہ خاور | ہوئے خالی ضیا سے خانۂ ودر
کھلے ہر سو شگاف گیسوئے شام | مزاجون مین بھری تکلیف آرام

کر شام نسیم سحر کو دم دیا تیاری لڑائی کی ہونے لگی بوجا شروع ہوئی بھینٹین دینے لگے کلوا بھیرون نارسنگھ کی چوکیان بٹھائی گئین ناقوس بجے گھنٹے گھڑیال بجنے لگے دلاور لڑنے مرنے پر کمر کسنے لگے چار پہر رات یہی غوغا اور ہنگامہ رہا جب وہ وقت آیا کہ شاہ خاور تاج زرین سر پر رکھ کے سریر فلک پر جلوہ افروز ہوا کہ ابیات

کہ شب نے کوچ کی نوبت بجائی | ہوا غل رات گذری صبح آئی
سفیدی سی لگی دینے زمین پر | مؤذن نے کہا اللہ اکبر

صبحدم ملکہ مہرخ تخت سحر پر سوار ہوئی اور ملکہ بہار و مخمور و طاؤس و نافرمان و مشکین مو و زلزلہ دلرزان وغیرہ سواری ہائے سحر پر سوار ہو کر جانب میدان چلین ملکہ بہار کے گرد تخت کے اوپر پچاس گلدستے پھولون کے رکھے ہوے دھانی جوڑا یہ قتالۂ عالم سفا کہ جہان پہنے ابر سحر سر پر سایہ افگن ماتھے پر افشان چنی ہوئی ہاتھون مین مہندی لگی ہونٹون پر مسی جن مجلس حیران آراستہ اور ساحر باز و بط اور قرقرے دہنس آتشین وغیرہ پر سوار بیرقین سرخ ہاتھ مین لیئے ترسول منسول

چمکاتے ابرسحر روے ہوا پر چھائے ہوے بادل گڑگڑاتے ساحر جے سامری کی بولتے مہرخ سحر چشم کا تخت آ گئے آگے لاکھون ساحرون کی قطار پیچھے پیچھے یہ سب تخت و سواریان اپنی اڑائے ہوے میدان کارزار مین آئے اسطرف سے حیرت بصد کروفر و نخوت تخت پر سوار ساحرون کے گلے مین جھولیان بادلہ زنگار اژدرون پر سوار دارد میدان کارزار ہوے ایک طرف سے مفتون مردار خوار جادو و افسران شعلہ زبان جادو بارہ ہزار ساحرون کو کہ جو انکے ذاتی ملازم تھے اپنے ہمراہ لئے میدان مین آکر ٹھہرے سحر کی بجلیان گرا کے جھاڑی جھنڈی کو جلوہ دیا پھر ابر نے برس کر چھڑکاؤ کیا نقیبون نے نکل کر نقابت کی اور پکارے کہ کہان ہین جمشید اور زردشت آتش پرست اور کہان ہین مرد کا دیس کے ساحر بنگالی کونسا ایسا جادوگر ہے کہ جو اس معرکہ مین نکل کر کچھ کرتب اپنا دکھائے اور نام اپنا کر جائے نقیب جب کنارے ہوے مفتون مردار خوار جادو اپنا اژدر بڑھا کے حیرت سے اجازت لیکر میدان مین آیا اور پکار کر کہا کہ اے مہرخ بھیجے کسی کو میرے مقابلہ مین یہ سنا تھا کہ مخمور سرخ چشم اپنا طاؤس اڑا کر مہرخ سے اجازت لیکر مقابل مین اسکے گئی مخمور سرخ چشم نے ایک ڈبیا اپنے بالون مین سے نکالی اسے کھول کے پانچ چار لال اسمین سے نکالے اور ان لالون کو اپنی انگلی کاٹ کے خون چٹایا اور اسنے کہا کہ جاؤ مفتون مردار خوار کا بھیجا کھاؤ وہ لال اڑ کر گئے اور چاہتے تھے کہ سر پر مفتون کے بیٹھین مفتون مردار خوار و افسر جادو نے سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک تیلا چھری لئے ہوے پیدا ہوا اور اسنے ان لالون کو پکڑ کر ذبح کر ڈالا اور مفتون مردار خوار نے اژدر اپنا بڑھایا اور ایک کمند سحر کی مخمور سرخ چشم پر لگائی مخمور کی گردن اسمین پھنسی اسنے اسکو کھینچ لیا اور ایسا سحر پڑھا کہ مخمور سحر کرنا بھول گئی اسنے اسکو قید کیا اگلی مرتبہ ملکہ بہار نے مہرخ سے اجازت لی اور میدان مین آئی اور سحر پڑھکر پکاری کہ اے بہار ربیا بس اتنا کہتے ہی ہزارہا پھول میدان مین کھل گئے اور سیکڑون چمن و نہالان چتر دار پرثمر نظر آنے لگے حوض لبالب آبشارین جاری طائران خوشرنگ و خوش الحان مرغولہ سنجی اور نغمہ سرائی کرنے لگے اور ان اشعار کو گاتے تھے کہ ابیات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چمن آتش گل سے دھکا ہوا ہوا کے سبب باغ مہکا ہوا
کہین طوطیان بوستان کا سبق کھڑے شاخ شبو کے ہر جانشان
چمن سے بھرا باغ گل سے چمن کہین نرگس و گل کہین یاسمن
جدا اپنے موسم مین سب کی بہار پڑی آب جو ہر طرف کو بہے
چنبیلی کہین اور کہین موتیا کہین رائے بیل اور کہین موگرا

درختون سے نے برگون کے کھو دی رنگ
مذبان کی اڑ رہی آن بان
کہین ارغوان اور کہین لالہ زار
کرین سرو پر قمریان چہچہے

ملکہ بہار معشوقہ طرحدار اس باغ مین ایک چبوترہ بلور پر چھڑی جواہر کی جگنو جڑی بھی ہاتھ مین لئے پائچے کلائیون پر ڈالے سلوٹین چڈھون مین پڑی ہوئین بصد انداز کھڑی ہوئی اس باغ سحر کی ہوا جو مفتون اور ساحرون کو لگی دیوانہ وار بیقرار شعر عاشقانہ عشق بہارین پڑھتے چلے جاتے تھے کہ اشعار

دل مین تمنا داغ جگر مین شیون لب پر یاس نظر مین
رو رہے تھے وہ سب ملکر روے حسین پہ خراش ناخن
آبلہ دل کا جب کوئی پھوٹا فوارہ لوہو کا چھوٹا

آہ و فغان تھی سب کے لب پر
داغون سے خون کے تھامے گلبن

جب قریب باغ ملکہ بہار یہ سب پہونچے تو وہانسے چند کنیزین آئین ایک طشت اور نشتر اسپنے ساتھ لائین اور اُنھون نے فصد ان سب سودا زدگان زلف بہار کی کھولی اور خون اس طشت مین لیا اور کہا کہ جاؤ ملکہ حیرت کا سر کاٹ لاؤ یہ سب کے سب ادھر سے شعر عاشقانہ پڑھتے ہوے جانب لشکر حیرت چلے اور جاتے ہی لشکر حیرت پر گرے حیرت اور تمام اوسکی سپاہ نے کچھ خاک جمشید اپنے اپنے تنون مین لگائی تھی اسوجہ سے کہ خوشبوے گلہاے سحر ہمارے تو باغ مین نہ جائے اس وجہ سے وہ دیوانہ نہ ہوے تھے بس انھون نے نارنج اور ترنج و ترسول و نپسول مارنا شروع کئے اور ہزارون ساحرون کو دم بھر مین مار گرا دیا اسوقت ملکہ حیرت نے مفتون مردار خوار جادو کو ایک نارنج سحر کا مار کر مار ڈالا اور اسکے ہمراہیون کو بھی واصل دار البوار کیا افسران شعلہ زبان نے جو یہ ماجرا دیکھا خیال کیا کہ حیرت کے ساتھ رہنا بیکار ہے کیونکہ اسنے میرے بھائی مفتون مردار خوار جادو کو مار ڈالا بس اسیوقت اپنے ساحرون کو ساتھ لیکر لشکر مہرخ مین چلا گیا اسکے آنے سے طبل اور بوق بجے بڑی خوشی ہوئی اور ملکہ حیرت رنجیدہ اور دل کبیدہ ہو کر طبل بازگشت بجوا کر پھری اور اپنے لشکر مین آئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس عرصہ مین معمارہ قدرت جادو ملکہ مہرخ کے پاس آیا اور دنگل پر بیٹھا اور کئی روز تک سکوت
پذیر رہا آخر ایک دن معمار قدرت نے ملکہ مہرخ سے پوچھا کہ آپسے معرکہ جدال و قتال
افراسیاب جادو ایسے زبردست سے درپیش ہے مگر تعجب ہے کہ اگر خدانخواستہ کچھ پیچ
پڑجائے اور نکل جانے اور غلال دینے کا موقع نہو تو کوئی جا ایسی یہان نہین مل سکتی جہان
دس بیس روز بدلجمعی تمام رہین اور فوج افراسیاب جادو داور حیرت جادو کی جو بھاگے
تو گنبد نو مین چھپے پس تم سب کو بھی کوئی جا چاہیے اسیوقت معمارہ قدرت نے ایک قلعہ فلک
فرسا فولاد کا بزور سحر نہایت مستحکم بنایا اور فیل بند دروازے پر بارہ ہزار پتلے سوا سوا بالشت
کے روئین تن سحر کے بنا کے کھڑے کر دیے اور ایک طاؤس زمرد کا اس قلعہ کے مینار پر
بٹھا دیا اور دروازے پر دو شیر سونے کے چپ و راست بٹھلائے اور اسی صورت جو کہ
وہان دروازے تھے کسی پر بارہ ہزار جن بچے با شمشیر برہنہ کسی پر بارہ ہزار جوگی اور اتیت
شیر سوار کسی پر بارہ ہزار پریزاد اندر کا اکھاڑا جمع طبلے سارنگیان طنبورے کرنال کی جوڑیان
کسی پر بارہ ہزار دیو بچے وارشمشاد آسیا سنگ ارہ پشت نہنگ وغیرہ لئے کسی پر بارہ ہزار فقط
سر جادوگرون کے منھ مین بجلیون کی تلوارین لئے کسی پر بارہ ہزار دیو جو اپنے ہاتھون
مین گوپے فولاد کے بیضے عقاب کے لئے کسی پر بارہ ہزار نوجوان عجیب الخلقت
سر حیوانون کے دھڑ انسانون کے یا سر ہاتھی کے یا ریچھ بندر لنگور گھڑیال سوس
عقاب کے اور جسم ہاتھ پانون آدمیون کے کسی پر بارہ ہزار نٹ کھڑے ہوے کسی
پر بارہ ہزار اژدر قلاب آتش فشان چھوڑتے کسی پر بارہ ہزار فیل دمان کسی پر
ایک ابر اسمین ہزار ہا بجلیان رنگ برنگ کی کڑکتی اور چمکتی ہوئین بارھوین دروازے پر بارہ
ہزار لال لکیرین آگ کے شعلون کی کھنچی ہوئین اسیطرح سے فیل بند دروازے پر چپ و راست
دو شیر سونے کے بٹھا دیے تھے اسیطرح گیارھوین دروازے پر بھی چپ و راست کہین دو گھڑیال
بجانے والے کہین دو ڈمرو بجانے والے کہین دو ناقوس پھونکنے والے کہین دو گھنٹے
لئے ہوے دو جھانجین بجاتے کہین دو پتلے پچکاریون مین رنگ بھرے کہین دو
پہلوان کشتی لڑتے کہین دو بڑھیان چرخہ آگے رکھے کاتتین کہین دو نازنین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حسن اد یا تا فرق دریائے جواہر مین غرق دو دو تھمے زعفرانی رنگ کے لئے ہوئے کرسیون پر
بیٹھی ہوئی ہین کہین دو چوبدار عصائے رو پہلے سنہرے ہاتھون مین لئے ہوئے راس و جیب کھڑے
ہین کہین دو سوار با تیغ عریان گھوڑون پر سوار خونخوار پیادے بے شمار موجود ہین غرض معمار
قدرت نے یہ طلسم بنائے ملکہ مہرخ سحر چشم سے کہا کہ جب کوئی بڑی مشکل اور لڑائی پڑے
اور تم کو کہین بھاگنے اور بچنے اور چھپنے کی جگہ نہ ملے تو تم سب سردارون اور اپنی فوج کو لیکر بے
خوف و خطر جس دروازے سے چاہنا ان بارہ دروازون مین سے اس قلعہ مین جانا افراسیاب
جادو اور حیرت جادو اور تمام سردار اور اسکی فوج سر پٹک کر مر جائینگے جب بھی
اُس قلعہ مین نزدیک کیا بارہ بارہ کوس تک نہ آسکینگے اور وہ لڑنے کا ارادہ کرینگے تو یہ
سب پتلے لڑینگے اور انکی فوج و سپاہ کے بڑے بڑے جادوگر انکے ہاتھ سے مارے جائینگے
اور اپنے لاکھ سحر کے وہ حربہ کرین اور ہزار جادو سے چاہین کہ یہ پتلے ہماری چوٹ کھائین لیکن
انمین سے کوئی نہین مرے گا نہ مٹے گا یہ کہکر طائفے ارباب نشاط کے بلوائے یہان غلغلۂ
شادمانی اور ہنگامۂ مبارکبادی بلند ہوا ادھر ملکہ حیرت جادو باغبان اور صورت نگار
اور گلچین وغیرہ کے سمجھانے کے لئے گنبد نور سے نکلکر اپنے لشکر کی تیاری مین مصروف ہوئی
مگر یہان بارگاہ سلیمانی مین پانچ ہزار پانچ سو چھپن سرداران فیض گنجور شہنشاہ عرش اقتدار
کرسیون و دنگلون پر باادب بیٹھے ناچ دیکھ رہے ہین اور امیر باتوقیر تصور مین شاہ عیاران عمرو
بن امیہ ضمری نامدار کے مغموم و خاموش ہین اور ابوالفتح اصفہانی اور امیہ اور سیارہ
بالادوی اور خبرگیری کے لئے گلزار عقیق کوہ کی طرف پھر رہے ہین اور لقا مع بختیارک اور غضنفر
کوہی وغیرہ بیٹھے ناچ دیکھ رہے ہین ناگاہ طلسم ہوش ربا کیطرف سے ایک ابر سیاہ اٹھا دیکھا
برقین رنگ برنگ کی کوندنے لگین سب نے دیکھا کہ ایک ساحر نوجوان تخت پر سوار ایک لاکھ
سوار ساحر کی جمعیت سے آیا اور فوج کو اپنی اسنے لشکر مین اتروایا آپ لقا کی ملازمت
کو آیا نذر دی خلعت پایا لقا نے کہا اے بندۂ قدرت کیونکر آنے کا اتفاق ہوا اسنے کہا
کہ اے خداوند مجھے افراسیاب جادو نے خداپرستون کی سزا دینے کے لئے بھیجا ہے اور حکم دیا
ہے کہ تم حسب الحکم خداوند لقا کے لشکر امیر کو تباہ اور برباد کرکے جلد پھر آؤ بختیارک نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا کہ اپنا نام تو بتاؤ یہ باتین تو سنین اور معلوم ہوا کہ اگلون نے تو اپنے بہت سے ہاتھ پانون یہان آکر مارے اور پھر کر ہمارے باغ بہشت مین سدھارے اب تمھاری باری آئی ہے تم بھی دو چار دن کے مہمان آئے ہو دس بیس شعبدے اپنے دکھا کے آخر کو باغ بہشت کی سیر کو چلے جاؤگے اس ساحر نے کہا ملکہ مجھے مرواریدجادو کہتے ہین یہ کہکر وہ دو ایک روز تک آرام پذیر رہا اور جب وہ زمانہ آیا کہ گوہر خورشید بے آبرو ہوکر سیاہ ہوا اور شاہد شب نے زیور ستارون کے موتیون کا زیب جسم کیا کہ نظم

بہار شام نے پیدا کیا رنگ ۔ نگاہون کو نظر آئے نئے ڈھنگ
ہوئی چادر زمین کی خوب میلی ۔ سیاہی جسم تاریکی سے پھیلی

سر شام بحکم مروارید تا فرجام طبل جنگ پر چوب پڑی نامیان خیبری و تومیان خیبری خدمت والا مین بادشاہ لشکر اسلام کے آئے اور مجراگاہ سے مجرا کرکے یہ اشعار دعائیہ زبان پر لائے اشعار

روشن دلون کو گر نہو مسجود در ترا ۔ رکھے نشان سجدہ جبین پر نہ ماہتاب
یہ عدل ہے ترا کہ قوی کو ضعیف پر ۔ کرنے سے اب تعدی کے رہتا ہے اجتناب
گنجشک کے چلے نہ وہ تیر آشیان ملک ۔ پرگیری مین لگائیے جسکے پر عقاب
کیا تاب ہے عدو کی جو ٹھہرے ترے حضور ۔ سنکر نقیب قہر کو تیرے گرے عتاب

آج طبل جنگ پہ چوب پڑی لشکر لقا مین غل مچا ہے امیر نے بھی حکم دیا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے پھر تو ابیات

بجا دونون طرف سے طبل جنگی ۔ ہوئی پھر جان کو قالب مین تنگی
لگے ہتھیار سجنے سب دلاور ۔ لگین تیاریان ہونے برابر

تلوارین چرخ پر چڑھائی جاتی تھین کہ عقل پیر چرخ کی چرخ مین آگئی تھی زبان سنان کا یہ قول تھا کہ دشمن کا کلیجہ چھیدینگے زبان تیر کہتی تھی کہ ہم جسم کو غربال کرینگے۔ گلشن شجاعت مین ہوا تہور کی چل رہی تھی بہادر پھلنے پھولنے کی آرزو رکھتے تھے یہی تمنا تھی کہ گلہائے زخم نخل جسم پر کھائین خون کی نہرین بہائین دو پہر رات گئے نقیبون نے اٹھکر صدا دی شعر جوانو جوانان سخت ہشیار ہو۔ سلاحون سے اپنے خبردار ہو۔ بہادرون نے اٹھکر غسل کیا دوست دوست سے عزیز عزیز سے باہم بغلگیر ہوتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ ابیات

بیا امروز بنشین با من اے دوست　　کہ فردا من کجا باشم کجا تو
زمانے من ترا بینم مرا تو　　ندانم باز کے گردد ملاقات

غرض چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا تیغ تیز آفتاب کو نیام مشرق سے ترک دہر نے نکالا اور سپر شب کو پشت پر حمائل کیا کہ نظم

ستارہ یہ سحر کی ہے نشانی　　پھرا مہتاب کی شبنم پہ پانی
ہوا پیدا برنگ گل شجر سے　　گل خورشید پھر شاخ سحر سے

صبحدم امیر کشور گیر مع سرداران با توقیر کے در دولت آسمان جلو ظل اللہ مالک اورنگ سلیمانی سلطان سپہر گردون سریر پر آئے اور جلوخانہ مین منتظر آمد بادشاہ ٹھہرے کہ یکایک بادشاہ مشتاق جنگ سرا پردے سے برآمد ہوے کہارون نے بڑھکر تخت لایا امیر نے مجرا کیا بہرام وجمہور وفرامرز وغیرہ سب کا مجرا اسلام لیتے ہوے قلب لشکر مین تخت شاہنشاہی کو لیکر جانب جنگاہ روانہ ہوے ڈنکون پر چوب پڑی بیادل چوبدار خدمتگار آگے بڑھے خاص بردار خاصیان کاندھے پر رکھے سپاہی ساز سینگر ظالم دن سے لگائے نقیب خوش الحانی سے منقبت خوانی کرتے ہوے کہ ابیات

ہمہ رزم جویان ہمہ کینہ خواہان　　بسر بر یکے را غرورے کہ ہرگز　　رسیدند این چند لشکر بمیدان
یکے گفت در جنگ افراسیابم　　یکے گفت اسفندیارم بمیدان　　ندیدند در خواب سام و نریمان

آنے سے دونون لشکرون کے کرہ ہوا کرہ خاک ہوا زمانہ کی ہوا بدل گئی طائر آشیان گم کردہ پھرنے لگے آئینہ سپہر مکدر ہوا غرض بیلچہ کارون نے پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے آبپاشی کرکے گرد و غبار بٹھایا دونون جانب کی صفین آراستہ ہوئین مروارید جادو اپنے ساحرون کو لیے ہوے بڑے کر و فر سے میدان مین آیا نقیبون نے نکلکر نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا نقیبون نے مذمت دنیا زبان پر جاری کی نظم

اے مقیمان تہ سقف سپہر غدار　　تا بہ کے حسرت فرزند و زن و شہر و دیار
آیۂ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو　　ہو خرابے مین اگر قصر فریدون کے گذار
اس مکان مین کبھی دربار رہا کرتا تھا　　جلوہ فرما تھا وہان خسرو باعز و وقار
رات دن چہلین رہا کرتی تھین سرو روئین　　عیش و عشرت کا وہان گرم تھا ہر سو بازار
بار وان تھا نہ خزان کو تو کسی موسم مین　　کبھی گل مہندی کا عالم کبھی لالے کی بہار

واہ نیرنگ فلک آفرین سبحان اللہ
جن پر پڑتا تھا پریزادونکے جھومر کا عکس
کھو نسلے سقف مین ہین کھون ابابیلونکے
قصر کو جلنے دو باشندون کو لگے بھو
چیلین معلّق لاتی ہین اُڑتے ہین کوے ہر سمت
سینہ لبریز تمنا و بلب مہر سکوت
نہ وہ چہلین نہ وہ رنگین نہ خود آرائی ہے

واہ ری تیری تنک ظرفی باین عز و وقار
آج کل وہ لب جو چغد کے ہین آئنہ وار
مسکن فاختہ ہے قصر کا ہر نقش و نگار
تکیہ گور و کفن آج ہے ہر اک کا مزار
ہین خیابانِ تکیہ مین پر زاغ و زغن کے انبار
نہ کوئی دوست نہ مونس نہ کوئی ماتم دار
کنج تاریک ہے اور عالم تنہائی ہے

اے برادران دنیا مین زندگی چار دن کی ہے رئیس قدردان بر سر نظارہ ہے یہ گو ہے یہ میدان ہے دیکھین تو عدو کو للکار کر اور ڈانٹ کر کون مارتا ہے یہ کہکر نقیب تو کنارے ہوے اور مروارید جادو سامنے لقا کے آیا اجازت لی اور میدان مین آکر سلحشوری دکھا کر للکارا کہ اے فرقۂ خدا پرستان و زبردستان تم مین سے جس کسی کو تمنا مرگ کی ہو آئے میرے مقابلے مین یہ نہیب سنکر صف لشکر اسلام سے نہنگ بچۂ دریائی سردار علمشاہ نوجوان مرکب کو اپنے نکال کر خدمت جناب بادشاہ اسلام مین آکر دست بستہ اجازت خواہ ہوا حضرت شہنشاہ نے بکمال عطیات خسروانہ فرمایا کہ اے بہادر یہ ایسا ساحر زبردست ہے کہ شعر

انسان جو فکر کرے بس فیل دمان سے
یہ اسکی حماقت ہے اجل کی نہین تقصیر

نہنگ بچہ نے عرض کی کہ اب تو غلام صف سے نکلا ہے اگر نہ جائیگا تو لوگ خندہ زن ہونگے کہ یہ ڈر گیا حضور مجکو رخصت دیجیے اور غلام کے حق مین دعائے خیر فرمائیے جب اسنے کمال اصرار کیا اسوقت بادشاہ نے فرمایا کہ بخدائے لایزال سپرد کیا پس نہنگ بچہ دریائی مروارید جادو کے مقابلہ مین چلا مرکب اسکا طرارے بھرتا ہوا روانہ ہوا کہ ابیات

اسکے توسن کا جو پوچھا خامہ سے وصف جمال
حسن لطف آشفتگی سے جسکے کانون کا بیان
دین حرز آنکھون کو جسکی چشم خوبان جہان
خوش کمر ایسا کہ جون پیوستہ ہو ابرو مین خال

پڑھ کے یہ مطلع کہا معذور ہون اے مہربان
باغ مین سوسن نہین کر سکتی باچندین زبان
باج دیوین یال و دم کو زلف جعد مہوشان
جائے زین ہے یہ گریبان کفل کے درمیان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نقش سم جس درخت پر ہو اسکی جست و خیز کا
دین غزالان حرم تک نعل بندی آ کے وان

ہر گل رنگ حنا پر یون عرق دے ہے بہار
لالہ زار اوپر ہو شبنم جس طرح گوہر فشان

ہے چھلا دے مین یہ اس گلگون کی دم داریکا وصف
جون یون تھپنے سے لہراتا ہے سرو بوستان

جب قدم رکھتا ہے وہ محبوب تب ہر گام پر
صدقے کرتے ہین خرام ناز اپنا دلبران

ٹک اچپٹ جائے عنان اسکی تو قاش زین سے
اسطرح اڑ جائے جون چہرہ سے رنگ عاشقان

گر صف اعدا پہ سیدھا ہو تو جون تیر قضا
دابے اسکو تو پہونچے پیش از آواز ہان

پر غلط ہے یہ کوئی اسکو دبا دے جس جگہ
صفحہ روے زمین کا اس قدر عرصہ کہان

ہو اگر یہ شرق مین اور سامنے ہو اسکے غرب
تک اگر راکب کہے اسوقت اتنا بھی کہ ہان

پہونچنے پائے صدائے ہان نہ منھہ سے تا لب
ہے مگر یہ بادپیما یا نفس وان و روان سے یا ن

غرض نہنگ بچہ دریائی مروارید جادو سے آکر ہم تگاو ہوا اور بعد سوال و جواب مروارید جادو نے سحر تو نہ کیا اسلئے کہ امیر مالک اسم اعظم ہین اس سے بہتر یہ ہے کہ اس سے ہتھیارون سے لڑین ناچاری کو پھر سحر کرین گے غرض اسنے نیزہ اٹکل کرکے سینہ بے کینہ نہنگ بچہ دریائی پر مارا نہنگ بچہ نے نیزہ کو سنان پر گانٹ برابر سے نیزہ بازی ہونے لگی ایکسو ستر ھوین طعن مین نہنگ بچہ نے نیزہ اسکے ہاتھ سے نکالدیا اسوقت گھوڑون کے گشت سے ایک برج خاکی بنکر تیار ہوا دل گردین دونون بہادر چھپے ہوئے تھے سنانین بنا مین ستارہ سحری کی طرح جھلکتی تھین غرضکہ جب نیزہ مروارید کے ہاتھ سے نکل گیا وہ سُنی نیزہ آب خجالت مین غرق ہوا اور کہا اے خدا پرست تو نے بڑا غضب کیا نیزہ سامری اور جمشید کے پرستار کا تو نے نکالیا اب مین تجکو کب جانے دون گا یہ کہکر اس ساحر نابکار نے بآواز بلند کہا کہ اے مقناطیس جادو یہ تیرا کام ہے مین ایسے ذلیل و حقیر دلاغر سے مقابلہ اور مجادلہ ننگ جانتا ہون تو آکر اسکو پکڑلا ساتھ ہی آواز دینے کے ایک پتلہ پتھر کا پشت پر سے مروارید جادو کے پیدا ہوا اور اسنے آتے ہی نہنگ بچہ دریائی کے اوپر ہاتھ ڈالا نہنگ بچہ دریائی بھی مرکب پر سے کود پڑا اور لگی کشتی ہونے نہ این را ظفر نہ آن را خطر دست بدست دہن بدہن مشت بہ مشت آخر پیچ توڑ جوڑ بند وغیرہ کرکے کچھ عرصے مین اس پتلے نے نہنگ بچہ دریائی کو اٹھا کر دے مارا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مشکین باندھکر لے گیا اب امیر وغیرہ سبنے جانا کہ کوئی انسان تھا جو تہنگ بچہ دریائی کو
باندھ لے گیا کیونکہ امیر وغیرہ سب دور کھڑے تھے وہ کیا جانین کہ پتلہ پتھر کا ہے اب مروارید
نے پھر للکار کر نہیب دی کہ اور کسی کو بھیجو مقابلے کو ابکی ابرہائے دیو چنگال ایک بڑے حرامزادے
گھوڑے پر سوار اندھیری گھوڑے کے منھ پر چڑھائے بادشاہ سے اجازت لیکر
بمقابلہ مروارید نکلا اور جو انداز مروارید کی لڑائی کا تھا اسیطرح سے اس ساحر علیہ
اللعن نے مقناطیس جادو پتھر کے پتلے کو پکار کر کہا کہ خدا پرست کو پکڑ لیجا وہ پتلہ پشت مروارید
سے پیدا ہوا اور ابرہائے دیو چنگال نے اپنے گھوڑے کے منھ پر سے اندھیری کھینچ لی
اور اس گھوڑے کا خواص یہ تھا کہ آدمی کے عکس کو دیکھکر کاٹنے اور مار ڈالنے کو دوڑتا تھا
جیسے ہی اس پتلے کو دیکھا فوراً ہی گردن اسکی پکڑ لی وہ پتلا اس گھوڑے سے کشتی لڑنے لگا
ابرہائے دیو چنگال نے جو پتلے سے فرصت پائی تو دوڑکر مروارید جادو سے لپٹ گیا
اور جبتک مروارید سنبھلے سنبھلے ابرہا نے دو تین چنگل اسکے گھوڑے کے مارے کہ تمام
گوشت پوست مروارید کے گھوڑے کا اڑگیا اور چیخ مار کر زمین پر گرا ابرہائے دیو چنگال نے
دو چنگل مروارید کے بھی مارے کہ آدھی ران مڑ گئی اور سب پیٹھ لہولہان ہوئی اور اس نے
چاہا کہ ابرہائے دیو چنگال کو مار ڈالون بس سحر کیا کہ ابرہا کے ہاتھ پانون سست ہوے
اتنی دیر مین گھوڑا ابرہائے دیو چنگال کا جو اس پتھر کے پتلے کی گردن پکڑے تھا اور وہ
پتلہ جادو کا تھا گھڑی بھر کامل لڑا آخر چھوٹ کر بھاگا گھوڑے نے جست کرکے مروارید
کا گلا پکڑا اب وہ پتلہ پھر نمودار ہوا اور ابرہا کو پکڑکر چلد ڑے بھاگا بختیارک نے دیکھا کہ مروارید
کا کام گھوڑے نے تمام کیا اس نطفہ حرام نے غل مچانا شروع کیا کہ تم سب کھڑے
تماشا دیکھ رہے ہو گھوڑا مروارید کا کام تمام کئے دیتا ہے چار طرف سے جادوگر دوڑ پڑے
صدف جادو اس مروارید جادو کا نائب ہے اس حرامزادے نے گھبراہٹ مین جادو تو
بھول گیا نہ کر سکا مگر ایک گولا فولاد کا مارا کہ گھوڑا مر گیا بعد ازان سبنے مروارید جادو کو اس
گھوڑے مردے کے منھ سے چھڑایا اور لقانے طبل آسایش بجوایا دونون فوجین پھیر کر
اپنے اپنے بسترون پر آئین بادشاہ اسلام اور امیر عالی مقام اور سردار بارگاہ سلیمانی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میں آکر داخل ہوئے جادوگر مروارید کو پالکی میں ڈال کے نقاب پاش نے لقانے اور بختیارک نے دیکھا کہ مروارید کی گردن میں گھوڑے کے دانت پیوست ہوگئے ہیں خون بند نہیں ہوتا ہے اور مروارید کو غش پر غش چلا آتا ہے بختیارک نے کہا کہ اقبال اسے کہتے ہیں کہ جانور تک حمزہ کے لشکر کے ایسے سرہنگ ہیں صدف جادو نے عرض کی کہ خداوند اگر کچھ قدرت نمائی فرمائیں تو پھر کیا کہنا ہے ورنہ حکم ہو تو غلام مروارید جادو کو طلسم میں ایک ہفتہ کے وعدہ پر لے جائے اور شفاخانہ سامری وجمشید میں اسے ڈال دے پھر گھڑی بھر میں اسکے گلے کا زخم اچھا ہوجاوے گا بختیارک نے کہا کہ خداوند کی قدرت نمائی کیا تم دیکھو گے خداوند چاہے تو تمام عالم کو مار کر پھر جلادے لیکن وہ مرگ اور زیست کا مالک ہے جو وہ چاہے سو کرے کوئی اسپر حاکم نہیں جو کہے کہ خواہ مخواہ یہ بات کرو تم مروارید جادو کو شفاخانہ سامری وجمشیدی لیجاؤ جان ہے تو جہان ہے جب صحت ان کو ہوجائے تو لانا صدف جادو نے کہا بہت خوب یہ کہہ کے صدف جادو نے لقا سے رخصت لی اور مروارید کو واسطے صحت کے شفاخانہ سامری وجمشید میں لے گیا اور بعد قطع منازل وطے مراحل پیمائی کرکے داخل شفاخانہ مذکور ہوا تو دیکھا کہ ایک چاردیواری سنگ رخام کی کھنچی ہے اور اندر اس احاطہ کے ایک گلشن پر بہار سراپا لالہ زار ہے جسکی لو شفابخش آزار بیمار ہے درخت وہاں کے امرت پھل کے ثمر لاتے ہیں مردہ دلوں کو زندہ فرماتے ہیں بہی سے حاصل فربہی سراسر مریضوں کو بھی سیب وہاں کا دافع آسیب اور انار منطقی فرمائے حدت نار تپ و سرخی بخش رخسار زرد گل احمر تپ احمر کو مفید سرد سے کوزہ پستی بعید گل سوسن وہ زبان گونگے کو اچھا کرے نرگس نابیناؤں کو بصارت دے سنبل سے پریشانی دل کی دور گل وغنچہ سے طبع غمگین مسرور ہو گل سیوتی اور چاندنی خفقان کھوئے گل داؤدی صدبرگ سیکڑوں کا یرقان کھوئے لالہ دل غمگین کا داغ کھوئے رنج سے حاصل فراغ ہوئے نہروں کے پانی میں خاصیت آب حیوان گل سرخ صفراویوں کے مزاج میں سودا بڑھائیگا نسئی کے پھولوں سے صفر اسوداویوں کا جائے گلنار سے بلغم مٹے خون جسم میں بڑھے بلبل وہاں کی قسم باذن اللہ کہے طوطی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خوش لہجہ کی گفتار سے مردہ عجب نہین جو جی اُٹھے باغبان وہان کا کار مسیحائی کرے ہر روش مثل قلب تندرست کے مصفا آئینہ سان خزان کی بیماری گلون کو کہان وہان غنچہ کا ہر ایک سیار بوستان سے یہ بیان زبان، سوسن پر یہ داستان کہ نظم

ابھی ہول دل سب یہ ہوتا ہے طے ۔ نہ کچھ خوف کیجیے گا دل ہی تو ہے
گذر ہوگا جب سوے باغ آپ کا ۔ خنک ہوگا نور دماغ آپ کا
غرض باغ کو ہوگے جب تم سوار ۔ وزان ہوگی اسوقت باد بہار
ہر اک گل ہنسے ایسی فرحت ہوئی ۔ ہر اک نخل مین پیدا نزہت ہوئی
جو قد آپ کا سایہ افگن ہوا ۔ تو آزاد وان سرو گلشن ہوا
گذر ہووے گا جس چمن کی طرف ۔ تو دیکھینگے غنچہ دہن کی طرف
لب نہر جاؤگے جو خوش صفات ۔ تو ہو جائے گا آب آب حیات
نگہ مست اک تاک پر پڑ گئی ۔ تو انگورون سے مے ٹپکنے لگی
ہر ایک سو پھروگے جو گلشن مین وان ۔ دھڑک دل کی کم ہوئیگی ناگہان

غرض صدف جادو مع دار بید جادو کو لیے ہوے جب آگے بڑھا تو اس نے ایک مکان چار درجہ کا تعمیر دیکھا کہ مثل قلب پاکبازان نہایت صفا رکھتا در و دیوار اس کے جگمگاتے آزار مندون کو تندرست بناتے فرش اس مین بچھا ہوا شیشہ آلات سے وہ سجا ہوا کہ ابیات

کرون قصر عالی کی تعریف کیا ۔ کہ روز اسپہ ہوتا ہے گردون فدا
نظر جب پڑی اسکی دیوارون پر ۔ تھی ایک خشت سیم ایک تھی خشت زر
جلائے جو موتی تو چونا ہوا ۔ وہ چونا بھرا نور دونا ہوا
وہان چار درجے دکھائی دیے ۔ کہ درجے تھے وہ قصر فردوس کے
تھین ان درجون پر چلمنین بھی پڑی ۔ کہ ہر تیلی اُن کی زمرد کی تھی

ایک درجے مین نو پلنگ آہنی اور چوبی بچھے تھے جو بید اور نواڑ سے بنے تھے اور اوپر بچھونا کیا تھا مریض اسطرح کے اس بچھونے پر لیٹے تھے کہ جن کے پانون ٹوٹ

گئے تھے یا بہت زخمی ہوئے تھے اور دل وجگر پر چوٹ آئی تھی بہت مستسقی اور مفلوج تھے
اور اکثر تو کثرت سے وہی ساحر تھے کہ جو جنگ مین نارنج و ترنج پیکان تیر اور ہار فلفل وغیرہ
سے زخمی ہوئے ہین اور وہ مریض پلنگون پر لیٹے کراہ رہے تھے کوئی جمشید کو
پکارتا تھا اور کوئی سامری کی یاد کرتا تھا بعض بیمارون کے اعضا کی بندش جراحون
نے کی تھی کہ وہ چت لیٹے ہوئے تھے اور جنبش نہ کر سکتے تھے بعض کے عزیز
واقارب پلنگ کی پٹی کے نیچے بیٹھے تھے اور انکی تیمارداری مین مصروف تھے
نیچے پلنگ کے بھی فرش دری چاندنی کا بچھا تھا مکان مثل آئینہ مصفا تھا
غرض ایک درجہ مین تو یہ کیفیت تھی اور درجہ دوم مین الماریان لگی تھین اور الماریون
پر شیشے اور بوتلین دواؤن کی رکھی تھین اور جراح وغیرہ دوا سازی
مین مشغول تھے کچھ ادویہ کھول رہی تھین بعض نسخون کے لئے حکیم شفائی
جادو نام خود اہتمام کر رہے تھے اور انکو باحتیاط تمام بناتے تھے کچھ
دوائین چینی کے ناندون مین خون انسان ڈال کر بھگوئی تھین بعض خون مرغان
طلسمی مین ترکی ہوئی تھین کھرلین سنگ سماق اور سنگ موسیٰ اور سنگ یشب
وغیرہ طرح طرح پتھرون کی رکھی تھین اور ایک درجہ مین آلات جراحی وغیرہ سے صندوق
پٹے ہوئے تھے موچنے اور زنبور اور استرے اور نیشتر اور کاردین وغیرہ میزون
پر رکھی ہوئی تھین اور اس درجہ مین جو دروازے لگے تھے اس مین
شیشے بہت صاف جڑے تھے اور میزون کو مخمل سبز و سرخ سے منڈھا تھا اور
وہان حکما اور جراحون کا اجتماع تھا حکیمون مین کسی کا فراست جادو اور کسی کا دانشمند
جادو اور کسی کا صحت بخش جادو وغیرہ نام تھا اور چوتھے درجہ مین فرش نہایت
عمدہ شفاف گسترہ تھا اور اس فرش پر سوزنیان بچھی تھین گاؤتکئے لگے تھے سامنے
سوزنیون کے خاصدان اور اگالدان رکھے تھے کہ جو سراسر بدری کے تھے ایک
جانب کو سرمہ دانی عقیق خوشرنگ کی رکھی تھی کسی جا ابریق پانی سے بھرے دھرے
تھے اور وہ مقام خاص جو سردار اور مالک شفاخانہ بن حکیم حکمت مآب جادو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اکا ہے کہ وہ ایک سوزنی پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور کتاب حکمت کی سامنے انکے کھلی ہوئی رکھی تھی اور اس درجہ مین بھی الماریان لگی تھین انمین سب کتابین حکمت کی چنی ہوئی برابر تھین شرح اسباب کہانتک کی جائے کارخانۂ طب اکبر ہے علاوہ برین کتاب کی کیا احتیاج ہے یہ علم سینہ ہے اور اسکا قانون ہی نیا ہے خلاصہ یہ کہ حکمت مآب ارسطو وقت اور افلاطون زمانہ تھا مرداریدجادو کو بھی صدف جادو نے لاکر انکی خدمت مین حاضر کیا انھون نے ایک جراح بقرلط جادو نام کے اسکو دیکھکر سپرد کیا اور آپ نسخہ اسکے غرحت مزاج کا لکھدیا جراح نے پٹی مرہم جمشیدی کی اسکے زخم کو دھو کر چڑھادی اور ایک پلنگ پر لٹا دیا اب یہ یہان اپنا علاج کرا رہا ہے اور اب تو یہ روز مردارید جادو کو لیکر صدف جادو پھر آئیگا مگر اب حال عمرو کا سنئے کہ یہ جو بالادوی کو گیا تو اسنے ایک مقام پر دیکھا کہ پہاڑ سونے کا بنا ہوا تھا اور چار طرف اسکے نقرئی گھانس اور گھانس کی نوک پر گوہر شبچراغ نصب تھا وہ گھانس کوسون تک نظر آئی عمرو کے جی مین طمع بدرجہ کمال ہے دل اسکا بھر آیا اور منھ مین پانی بھر آیا بے ساختہ اسی پہاڑ کی طرف چلا اور جس قدر کہ عمرو دور تا جاتا تھا وہ پہاڑ اتنی ہی دور نظر آتا تھا عمرو نہایت حیران اور پریشان دریائے فکر مین غوطہ زن ہو کے کہتا تھا کہ مجھے جناب احدیت نے وہ طاقت دوڑنے کی عطا کی ہے کہ کوئی پہر بھر مین ہزار فرسنگ جاتا ہون مین نے بیابان بیشہ جبل القمر و بیابان سبعہ سیارہ کو جہان سکندر بادشاہ اور جسکے ہمراہ دو پیغمبر خواجہ خضر اور الیاس علیہ السلام تھے اور جسکے مشیر ارسطو اور فلاطون ایسے وزیر و بارہ لاکھ سوار سے گیا اور بارہ برس کے بعد دس بارہ آدمیون سے زندہ باقی رہ کے اس بیابان کے اسطرف پہونچا تھا علاوہ ازین جب حمزہ کے دشمنون کو نوشیروان اور فرامرز نے عقابین پر چڑھوا دیا تھا تو مین نے تین دن مین ہند و سندھ و روم و شام و چین و ماچین عرب و عجم و ہندوستان ہفت اقلیم کے مسافت کو طے کر کے حمزہ کے تمام سردارون کو جہان تہان خبر پہونچائی اور یہ کیا ماجرا ہے کہ یہ پہاڑ طلائی جسکو مین دیکھتا ہون کہ کوس دو کوس کے فاصلے سے زیادہ نہو گا اور پہر دن چڑھے سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسوقت تک نہ معلوم کہ تین ہزار فرسنگ راہ طے کر گیا مگر یہ ظاہر ہوا کہ مین دو فرسنگ آیا لیکن یہ دولت لاانتہا و لازوال سونے کا پہاڑ پھر اتنا ہی دور نظر آتا ہے کچھ اسرار ہے یا نہین معلوم کہ کیا ہے اسی فکر مین کھڑا اس پہاڑ کو دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد پیر نہایت نورانی صورت ریش و بروت سفید ایک لنگی کھاروے کی باندھے نعلین چوبین پاؤن مین پہنے آفتابہ ہاتھ مین لئے نمودار ہوا اور عمرو کے قریب آکر پکارا اسلام علیک اے شاہ عیاران عیار عمرو بن امیہ نامدار عمرو نے اس پیر مرد کو مسلمان جان کر جواب علیک السلام دے کر کہا کہ اے درویش اس پہاڑ کا راستہ کدھر سے ہے اس پیر نے کہا خواجہ سلامت ہر چند کہ طماعی انسان کو مبتلائے بلا کرتی ہے کہ مصرع بد دزد طمع دیدۂ ہوشمند ؛ آپ کیا کرین کہ خواص اس چشمہ عین الطمع کے پانی پینے کا ہے آپ نے دھوکے سے پانی اسکا جو پیا ہے یہ سارا فطور طمع اور دزدی وغیرہ کا اسی پانی کا ہے اے شاہ عیاران عیار یہ پہاڑ نہین بیابان گلریز کا قلعہ ہے اور راستہ اسکا بہت دور ہے جہاندار جادو قلعہ کے مالک کے بغیر کسی کو نہین ملتا اور کبھی کوئی شخص اسکے اندر بغیر اطلاع جہاندار جادو کے نہین آسکتا ہے کس لئے کہ اس قلعہ مین کچھ خزانہ اور قرضہ آمدنی ممالک سحر دیو طلسم ہوش ربا اور بہت مکانات جواہرات کے درندہ اور پرندہ جانورون کے ہین جبتک مخمور سرخ چشم افراسیاب جادو کے پاس تھی کنجیان اس قلعہ کے گنج کی قبضہ مین اسکے تھین جبدن سے مخمور سرخ چشم جادو آپ کی اور ملکہ مہرخ کی شریک ہوکے چلی گئی اب افراسیاب جادو وہ کنجیان اپنے پاس رکھتا ہے باوصف اسکے کہ جہاندار شاہ جادو مالک و مختار ہی لیکن یہ اختیار اسکو نہین کہ ایک پیسہ بدون حکم افراسیاب کے ان خزانون کو کھول کر نکال سکے یا کچھ صرف کرے حضور اگر بطور سیر فرمائین تو مین قصور مند ناچیز ایک کمترین بندہ خدائے عزوجل کہ غلام صحرائی میرا نام ہے ایک نقش اسمائے الہی دیتا ہون اسے زبان کے تلے رکھ کے دست راست کو تشریف لے جائین بیان سے دو تیر کے تاب پر کنارے ایک غار کے ایک اژدر آتش فشان آپ کو نظر آئیگا حضور جب اس اژدر کے سامنے جائین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس تعویذ کو زبان سے نکال کے دکھلائیے آپ کو وہ دروازہ معلوم ہوگا بے خوف و خطر اسکے اندر جائیے اور سیر کرکے چلے آئیے اور مین نے اس نقش کو زبان سے نکالنے اور اژدر کے سامنے جا کے دکھلانے کو بخیال اس مال اندیشی کے کہ خدانخواستہ آپ میرے کلام کو غلط سمجھین اور یقین نہ لاوین اور اپنے دل مین مضمون اس شعر کے

اگرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرو در دہان اژدرہا

پس و پیش کرین اور ڈرین عرض کردیا ورنہ کچھ حاجت اس نقش کے دکھلانے کی نہین ہے وہ دروازہ اژدریہ مشہور ہے آپ یون ہی اسکے اندر چلے جائیے کچھ مقام خوف و بیم اور ضرر کا نہین ہے مگر حضور قصور معاف صاف صاف عرض کرتا ہون فقیر کی بات ناراض نہوجیے گا اتنا سمجھے رہیے گا کہ اگر کسی شے کے تصرف کا آپ ارادہ کرینگے تو مبتلائے آفات صد گونہ ہونگے عمرو نے اشارہ اور کنایہ اس پیرمرد کا سمجھکر کہا شاہ صاحب یہ کیا آپ فرماتے ہین مجھے لوگ دنیا کے ناحق طماع کہتے ہین خدا محفوظ رکھے خلق کی زبان سے بیت

زعذر تو بہ توان رست از عذاب خدائے	ولے کہ می نتوان از زبان مردم رست

جس حالت مین کہ مخلوق نے خدا پر تہمت کی کہ عیسٰی علیہ السلام بطن مریم سے نہ تھے خدا کے پیدا کئے ہوئے ہین اور پیغمبر خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ کو بمقدمۂ شق القمر و ماجرائے شب معراج افترائے سحر کا کیا اور کفاران بے دین نے انکو ساحر کہا تو مجھ بیچارے بیپادے پر جو کچھ افترا اور اتہام اہل دنیا کرکے بدنام نہ کرین وہ تعجب نہین ہے یا حضرت مین ایک کوڑی کسی سے نہین مانگتا اسپر بھی مجھے لالچی اور طماع اور حریص مشہور کرتے ہین آپ وہ نقش عنایت فرمائیے مین فقط سیر کرکے چلا آؤنگا بارے غلام صحر النقین سے وہ تعویذ عمرو نے لیکر زبان کے تلے دبایا اور رخصت ہوکر اس غار کے قریب پہونچا دیکھا کہ وہ اژدہا قلاب آتشین منہ سے نکال رہا ہے عمرو نے اپنے دل کو مضبوط کرکے وہ نقش زبان سے نکال کے دکھایا دیکھا تو واقعی وہ دروازہ تھا بسم اللہ کہکر اندر قدم زن ہوا دیکھا کہ ایک شہر پر فضا بہت وسیع اور زر ریز اور حسن خیز ہے خلقت انبوہ در انبوہ سکان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شہر گروہ گروہ چوپڑ کا بازار بنا ہوا صرافہ بزازہ کھلا ہوا عمارتین پکی و پختہ بنی ہوئین کہین کٹڑنین سنگرینین مہ پارہ گنج مین جھمگٹ گرٹ ہوئے عمارتین بلند بساط خانہ کی سجاوٹ کہین رنڈیون کی لگاوٹ کہین حلوائیون کی دوکانین جنکی دکان کے سامنے زنجیر مین گھنٹے ٹنگے ہوئے کہین بھنگیڑنین بیٹھی ہوئین

نظم

قصر اعلےٰ اس طرح آباد تھے ✤ چرخ چنبر برج کرتا تھا نثار
خم ہون ابروی حسینان جہان ✤ اسطرح کے طاق تھے محراب دار

عمرو سیر دیکھتا ہوا آگے بڑھا اس عرصہ مین وہ زمانہ آیا کہ آفتاب فلک الافلاک کی سیر کرکے دار الامارت مغرب مین گیا اور عیار شب نے قلعۂ دہر مین داخلہ کیا **شعر** سیاہی چھاگئی ہر سو جہان مین ✤ مروت تھی نہ چشم آسمان مین ✤ اب **عمرو** نے دیکھا کہ کچھ روشنی معلوم ہوئی اور کچھ شور و غوغا سنائی دیا **عمرو** ایک اونچی دکان تھی اُسپر چڑھکے اُس روشنی کو دیکھنے لگا تو آگے آگے ہزار بارہ سونجشانے سُنہرے اور روپہلے جلتے ہوئے کچھ شتری و فیلی دمامے گرجتے بجتے ہوئے اور بہت سی سانڈنیان اور دو ڈھائی سو چوبدار ہٹو بچو سنیب دیتے آگئے کہ **ابیات**

اے نوجوانو بڑھے جائیو ✤ دو جانب سے باگین لیے آئیو ✤ ہمیشہ رہے شہ کا جاہ و حشم
بڑھے عمر و دولت قدم با قدم ✤

بعد ازان ایک تخت طاؤسی پر کہ وہ سب ایک ڈال زمرد کا بنا تھا اور جابجا الماس اور یاقوت اور پکھراج اور فیروزہ وغیرہ جواہر بیش بہا کی گلکاری بنی ہوئی اُس تخت پر ایک شاہ بیس۲ برس کا سن و سال نہایت خوش جمال اور زبردست ایک تاج بہت بھاری بارہ کنگرے کا اور ہر کنگرے مین ایک ایک لعل شبچراغ نصب کیا ہوا گلے مین پوشاک شاہانہ مگر لنگی زرتار کی باندھے دو ناریل چوٹی دار آگے رکھے چتر مرصع سر پر خود بخود گردش مین اور پشت پر دو پریزاد مروحہ بال ہما سے مگس برانی کرتین اور گرد و پیش بارہ ہزار سوار ساحر تحفے تحفے گھوڑون پر سوار چلے آتے ہین اور وہ بادشاہ مٹھی بھر بھر کے اشرفیان اور جواہرات فقیرون کو بانٹتا آتا ہے **عمرو** نے اپنے دل مین کہا کہ یہ بادشاہ اگرچہ ساحر ہے لیکن بڑا سخی ہے لاؤ انھین فقیرون مین ملکے اشرفیان اور جواہرات مین بھی لوٹون بس ایک بوڑھے محتاج کی شکل بن کے اشرفیان اور جواہرات لوٹنے لگا اور سواری کے ساتھ آتے آتے ایوان شاہی پر آکے پہونچا **جہاندار شاہ جادو** تخت سے اُتر کے اندر محل کے گیا **عمرو** بھی ایک ساحر کی ایسی صورت بنکے اندر گیا تو دیکھا کہ قصر عالیشان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک کوس بھر کے فاصلہ سے کم نہین ہی اور زمین طلائی ہی اور سامنے وہ قلعہ سونے کا
جسکا پتہ غلام صحرائی نے دیا تھا نظر آتا ہی عمرو جلدی سے اُس قلعہ کے دروازے پر گیا
وہان جلوخانے مین بارہ ہزار وہی سوار کہ جو سواری کے ساتھ تھے زین پوش چھپائے بیٹھے
تھے گھوڑے سب کے کھڑے تھے عمرو نے اپنے جی مین کہا یہ تو زنانی ڈیوڑھی نہین ہی
مین تو یہ سمجھا تھا کہ اسمین اس بادشاہ کا ناموس ہوگا تعجب کی بات ہی کہ جہاندار جادو
وہان سے کیون پیادہ پا یہان تک آیا اور اتنے بڑے میدان کو طے کر کے اس
قلعہ مین گیا ہوگا اور یہ بارہ ہزار سوار تو اُسکی سواری کے ساتھ تھے جلوخانے
سے یہان کیونکر آکر بیٹھے اور کدھر سے آئے شاید کہ اسکا راستہ اور کوئی بھی
ہی یہ سوچ کے دوسرے دروازے پر جلوخانے کے گیا وہان چوبدار اور مردھے
کچھ کمربند کھول رہے تھے کچھ بیٹھے تھے عمرو وہان پر ایک مولسری کا درخت تھا اُسکی
آڑ مین کھڑا ہو کر دیکھ رہا تھا کہ ناگاہ ایک خدمتگار بوڑھا گھبرایا ہوا باہر نکلا چوبدارون
نے پوچھا کہ حضور خاصہ پر بیٹھے ہین اس خدمتگار نے کہا کہ نہین خاصہ اب طلب
کیا ہی سو مین باورچی خانے مین جاتا ہون یہ کہکر اُسی درخت کے قریب کہ جہان
عمرو کھڑا تھا تھوڑی دور پر بیٹھکر پیشاب کرنے کو بیٹھا عمرو نے بچستی تمام تر بیضہ
بیہوشی کا مارکر اُسے بیہوش کر دیا اور اُسکو کسی غار مین ڈالکر آپ اُسکی ایسی صورت بنا
اور اُسکے کپڑے پہنے پگڑی سر پر چکویدار باندھی چپکن ہاتھ کی چُنی ہوئی پہنی عصا ہاتھ مین
لیکر باورچی خانہ پوچھتے پوچھتے اندر گیا اور داروغہ سے بتاکید کھانے کی تاکید کر کے
آپ جلد قدم اُٹھاتا ہوا بے خوف وخطر اُس ڈیوڑھی کے اندر چلا گیا وہان دیکھا
کہ سامنے ایک بارہ دری بلور کی بنی ہوئی ہے تیاری اُس مین بہت معقول ہی
آگے اُسکے سامان زربفتی کھنچا ہوا ہی اور فرش پر تکلف اُسکے نیچے بچھا ہوا ہی
اور وہی جہاندار جادو سریر سلطنت پر بیٹھا ہوا شراب پی رہا ہی اور
گرد وپیش تخت کے ساٹھو ڈنگل جواہر نگار لگے ہین اور بڑے بڑے جادوگر اور
ساحرنیان بیٹھی ہین اور کچھ طلعت ارباب نشاط کے حاضر ہین عمرو جہان چوبدار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خدمتگار کھڑے تھے وہان کھڑا ہوا ایک خدمتگار نے کہا کہ ای **ہوشیار جادو**
خاصہ کے لیے تم تاکید کر آئے ہو عمرو نے جانا کہ نام میرا **ہوشیار جادو** ہی بس
اُسنے جواب دیا کہ مین داروغہ سے کہ آیا ہون خاصہ آتا ہو اُس خدمتگار نے کہا کہ پھر تمنے
حضور مین عرض کر دی ہوتی اور آج تو تمھاری نوکری ہی تم سامنے حاضر رہو خاصہ کھلوا لینا
جب کہین جانا عمرو نے کہا صاحبو تم مجھے نصیحت نہ کرو مجھے بھی معلوم ہی کہ آج میری
باری ہی اور نوکری کا دن ہی بھلا مین یہان سے کہان جاؤن گا اور خاصہ کے لیے
اب عرض معروض کرنے کی کیا ضرورت ہی داروغہ صاحب لیے آتے ہون گے اس
عرصہ مین شہنا نوازون کی آواز اُسکے گوش زد ہوئی اور آگے آگے وہی داروغہ صاحب
اور پیچھے پیچھے کہار خوان لیے ہوئے تورے پوش پڑے ہوئے کسنے کسے ہوئے
لیے چلے آتے ہین گرد و پیش دس بارہ مشعلین دستیان روشن کیے اور شہنائی
روشن چوکی بجتی چلی آتی ہی عمرو نے دوڑ کے چاہا کہ آفتابہ اور سلفچی کو اُٹھاؤن ایک
فراش نے کہا کہ ای ہوشیار جادو تم دیرینہ اور قدیمی ہو رسم و آئین سے واقف ہو
آج یہ کیا خلاف دستور کرتے ہو آفتابہ اور سلفچی اُٹھانے سے تمھین کیا کام ہی ہاتھ مُنھ دھلوانا
ہمارا کام ہی تم رومال لو پاس خاصہ کے جا بیٹھو خاصہ اپنے سامنے چنوا دو دسترخوان
بچھواؤ عمرو نے کہا کیا مضائقہ تھا اگر مین ایک دن تمھارا کام کر دیتا تو کیا میری ذات اور
شخصیت مین بٹا لگ جاتا ہمارا اور تمھارا معاملہ واحد ہی یہ کہکر عمرو نے اہتمام کیا خاصہ قابون مین
پیالون مین طشتریون مین نکلوا نکلوا کے دیکھنے بھالنے لگا اور بیہوشی خوب سی ملا دی
جب سب کھانے کو نکلوا کے بیہوشی آلود کر چکا تو دسترخوان بچھانے کو چلا اور خدمتگارون
نے دسترخوان بچھایا **جہاندار جادو** مع اپنے مصاحبون اور رفیقون و مقربین
جادوگرون کے ہاتھ دھو کر خاصہ پر آ بیٹھا داروغہ اور عمرو نے وہ سب خاصہ
چنا اور ایک طرف داروغہ اور ایک طرف عمرو بیٹھکر مگس پرانی کرنے
لگے خواص و خدمتگار فراش جو کھڑے تھے اور جہان کہین مودب بیٹھے تھے
وہ سب حاضری کے وقت کاروبار کے لیے ہجوم کیے تھے عمرو نے یہ انتظام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

واہتمام کرنا شروع کیا کہ جو کھانا نکلا اول داروغہ سے کہا صاحب پہلے تم اسے چکھو تو
داروغہ نے تو ایک دو دو نوالے کھائے قابین بادیہ طشتریان پیالے جسین
جوشی ہوئی کھائی ایسا کہ خود فراموش ہوگیا بعد ازان جہاندار نے اور اُسکے
رفیقون نے کھانا کسیقدر کھایا عمرو نے وہ سب کھانا خواص و خدمتگار فراش جو
وہان کھڑے تھے سب کو دیا کہ لو کھاؤ سب ہوشیار جادو کی پیچھے پیچھے تعریف
اور خوشامد آپس مین کرتے ہوئے وہ کھانا لیکر اپنی اپنی جگہ پر آئے شاگرد پیشہ بھی بیہوش
ہوئے اس عرصہ مین دسترخوان بڑھایا گیا اور جہاندار جادو خاصہ کھاکے ہاتھ دھونے لگا
کہ اُسکو چھینک آئی اور چار دن شانے چیتہ گرا ہان ہان کرکے وہ سب مصاحب
زن و مرد اُٹھے طمانچہ لگا بیہوشی کا کہ جو جہان تھا وہین لڑکھڑا کے گر پڑا اور بیہوش ہوگیا
داروغہ خواص خدمتگار فراش وغیرہ بھی گرے عمرو نے کہا کہ یارو فرشتے خداوند
لقا کے روحین قبض کرتے ہین سامری و جمشید کا قہر نازل ہوا ہے جلد یہان سے
ہٹ جاؤ جس مین کسی کو پہچانین نہین فرشتے جس کی قضا ہوگی اُسی کی روح قبض
کرینگے اور تو سب بچ جاینگے یہ سُنکر جتنے کھڑے تھے سب لیٹ گئے اور بیہوش ہوے
عمرو نے جلد دروازہ بند کیا اور دس بارہ پندرہ قیدیون کو زنبیل سے نکال کر کہا کہ ان سب کے
کپڑے زیور وغیرہ جلد اُتار لو اور جادوگرون کو ذبح کرنا شروع کیا اور جال الیاسی
مار کے وہ اسباب کی گٹھریان جو قیدی باندھ رہے تھے زنبیل مین رکھین اور
جتنے ساحر تھے سب کو ذبح کر ڈالا اور جہاندار کی چھاتی پر جو خنجر چڑھ کر مارا تو اُچٹ گیا
عمرو نے یہ سمجھکر کہ یہ روئین تن ہے جیتا اسکو زنبیل مین ڈال لون مگر جہاندار کی آنکھ کھل گئی
جیسے چاہا اسے کہ سحر کرون عمرو نے گلیم اوڑھلی اور وہان سے بھاگا اور کسی تیر پرتاب
پر پہونچا جہاندار حیران ہوکے دیکھنے لگا کہ یہ کیا ماجرا ہوا شاید مین سوتے مین خواب
پریشان دیکھ رہا ہون ناگاہ فرش پر دیکھا تو لاشین جادوگرون کی پڑی ہین اور
سب لہو مین ڈوبی ہوئی ہین جہاندار اور زیادہ بدحواس ہوا عمرو جو وہان سے
جست کرکے کچھ دور گیا تو اُسنے دیکھا کہ ایک دروازہ اژدھات کا لگا ہے اور ایک بختانہ گرا

اور جادوگر بیٹھے حقہ پیتے ہین عمرو کو دیکھکر وہ ساحر بولے کہ اے ہوشیار جادو آدھی رات آئی ہوگی تم یہان اسوقت کہان آئے عمرو نے کہا کہ سرکار کے کام کو جاتا ہون لاؤ ایک دو دم حقہ کے پی لون یہ کہکر عمرو برابر اُن دونون کے جاکر حقہ پینے لگا اور ایک ذراسی بیہوشی رکھ کے کہا بھائی ابھی تمباکو تیز ہے سلگاؤ ان دونون نے لیکر دم جو کھینچا تو بیہوش ہو گئے عمرو اُن دونون کو چارپائی کی تلے ڈال کے اُس دروازے کو کھول کر اندر گیا تو دیکھا کہ ہزارون صندوق جواہر کے ہین

نظم

قدم دروازے مین جسوقت رکھا
تو اُسمین اور بھی اک راستہ تھا
وہان پہونچا تو کوٹھا اور دیکھا
کہ پُر تھا موتیون سے سب وہ حجرا
کبوتر کا ہو بیضہ جسطرح پر
مدور اس طرح پر گوہر تر
منقش دوسرا حجرہ جو پایا
تو اُسمین سطرح کا لطف اُٹھایا
کہ الماس و جواہر لعل ہر جا
برابر ڈھیر ہین خرمہرہ آسا
زمرد تیسرے مین اُسنے پائے
جو حجرہ تھا مزے اُسنے دکھائے
کہ اُسمین خشت زر کا ڈھیر پایا
بہت کچھ لطف خاطر نے اُٹھایا
پھر اُسکے بعد دیکھے اور حجرے
کہ چھت تک اشرفیون سے بھرے تھے
کہین چاندی کی اینٹین اکثر بھین
کہ ابتک آنکھ سے ویسی نہ دیکھین
کہین یاقوت نیلم ہر طرح کے
کہ جنکی شرح ناممکن زبان سے
غرض ہر حجرہ تھا ہر شی سے لبریز
نظر پڑتی تھی اُسکی حیرت آمیز
کہ یارب کس قدر دولت ہے اسجا
نہین حد اسکی دیکھا مینے یہ کیا
سوا اسکے عجائب اور اکثر
نظر آتے رہے اس جا یہ شب بھر

عمرو نے جال الیاسی مار کر چار چار پانچ پانچ صندوق زنبیل مین رکھنا شروع کیے یہانتک کہ وہ رات تمام ہوئی اور عیار روزنے خزانہ کواکب کو لوٹا اور خشت زرین مہر حجرۂ مشرق سے خزانہ دار دہر نے نکالی کہ

ابیات

نگہ اُٹھی تو ساماں سحر تھا
نظر آنے لگا آنکھون کو جلوا
جبین صبح نے جلوے دکھائے
نگاہون مین نئے نقشے جمائے

صبح ہو گئی اور وہ خزانہ کم نہ ہوا باوجود کہ جال مار مار کر لوٹ رہے تھے مگر اُسپر بھی خزانہ نے کمی نہ کی ناگاہ کچھ لوگ جسوقت جہاندار جادو ہوشیار ہوا تو عمرو کے ڈھونڈھنے کو نکلے تھے اور جہاندار شاہ نے کتاب ساحری و جمشید دیکھی تو معلوم ہوا کہ عمرو اس طرح آیا اُسنے یہ قیامت برپا کی ہے اور آپ خزانہ افراسیاب مین جاکر خزانہ کو لوٹ رہا ہے جہاندار نے بدحواس ہو کے وہین سے سحر جو کیا اور دو ستر زمین پر آئے تو عمرو کبوتر کی طرح اُڑا اور

باہر آگر گرا جہاندار جادو وہان سے اٹھ کر دوڑا اور اُسنے آکر عمرو کو پکڑ لیا اور اپنے مقام پر آیا اور جلادون کو بلا کر حکم دیا کہ اسکی گردن مارو جلادون نے ناف شہر مین عمرو کو لاکر بٹھایا اور چاہا کہ گردن مارین کہ ناگاہ پنجہ پیدا ہوا اور عمرو کو اُٹھا کر لے گیا اب جو عمرو نے دیکھا تو کوکب روشنضمیر کی بارگاہ مین بیٹھا ہون کوکب نے کہا خواجہ سلامت آپ بیابان گلریز مین جس وقت تشریف لیگئے تھے مین نے دو پنجے لگا رکھے تھے کسلیے کہ وہ جگہ بہت نازک ہی جب جہاندار جادو نے آپکو گردن مارنے کو بٹھایا تو مین نے آپکو اُن پنجون سے اُٹھوا منگوایا بعد ازان کوکب نے کہا کہ افراسیاب نے مروارید کو حمزہ کے لشکر پر بھیجا تھا وہ شفاخانہ سامری مین آیا تھا اور اچھا ہو کر سات دن کے عرصہ مین اب پھر گیا ہی یقین ہی کہ لشکر اسلام کو مبتلاے سحر کرے مین مہران وزیر کو بھیجکر اُسکو پکڑوا بلواتا ہون عمرو نے کہا آپ مجھی کو بھیجدین کوکب نے کہا بہتر ہی یہ کہکر ایک پنجہ کو حکم دیا کہ حمزہ کے لشکر مین عمرو کو پہونچا آئے پنجہ عمرو کو لیکر روانہ ہوا لیکن جبتک خواجہ کو پنجہ لے کر آئے اُسوقت تک حال مروارید سنیے کہ یہ نطفۂ شیطان شفاخانۂ سامری سے ایک ہفتے مین صحت پاکر خدمت لقا مین پھر آیا اور ایک دو روز مقیم رہا ایک روز جب آفتاب تابان بیمار ہو کر شفاخانۂ مغرب مین گیا اور طبیب شب نے بخط کہکشان نسخۂ سوداوی لکھا کہ ابیات

ہوا جو پردۂ مغرب مین نہان | عروس شام نے جلوہ دکھایا
کہ ناگہ آفتاب نور افشان | زمانہ شام ہونے کا پھر آیا

سر شام مروارید ناکام نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بموجب حکم محکم مروارید نطفۂ حرام طبل جنگ پر چوب پڑی تمامیان خیبری و تومیان خیبری خبر نواخت طبل جنگ لے کر خدمت والا درجت شہنشاہ لشکر اسلام مین آئے اور بعد عجز و ادب یہ زبان پر لائے نظم

یہ سلطنت کا نمونہ جو ہی خدائی کا
کہ ہی شرق سی تا غرب ہر صغیر و کبیر
غنی ہوا ہی یہ تیرے کرم سے ہر محتاج
کہ فرق کر نہین سکتے بہم امیر و فقیر
بیان مین کرون تیری شجاعت اسکو
یہ کہتے ہین صف مردان مین کیا جوان دلیر
عجب نہین ہی کہ جو قالب تہی کرے مریخ
اگر وہ چرخ پہ چڑھتے سنے تری شمشیر

اسوقت مروارید شفاخانہ سامری سے جو آیا ہی اسنے طبل جنگ بجوایا ہی باقی خیریت ہی یہ خبر سُنکر بادشاہ نے امیر کی طرف دیکھا امیر نے ابو الفتح سے حکم دیا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ربانی

طبل جنگی بجز ابوالفتح نے نقارخانۂ سلیمانی میں جا کر طبل جنگ پر چوب لگائی نظم

بجا نقارۂ جنگی پھر اُس جا　　ہوا دنیا میں شور حشر برپا
پڑی ہلچل لگی گیتی لرزنے　　ہوا پیدا دلوں میں خوف سب کے

غرض دربار سویرے برخاست ہوا بادشاہ داخل شبستان ہوئے دریائے شجاعت بہادران جوش میں آیا تلواروں کی لہریں آب و تاب دکھاتی تھیں سپریں گرداب کی طرح نظر آتی تھیں آب تیغ تیز رواں ہوا چاہتا تھا موت کے گھاٹ سب کا اُتارا تھا دلوں میں شجاعت کی موج اُٹھتی تھی نامردی سے سب نے کنارہ کشی کی تھی دل مرنے پر ڈوبا ہوا تھا ہر بہادر شناور دریائے جرأت تھا کہیں خنجر صاف ہوتے تھے کہیں نیزے چمک رہے تھے غرض چار پہر رات یہی شور و غوغا برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ چشمۂ خورشید عالم میں موج زن ہوا اور رات نے بحر عدم میں غوطہ لگایا نظم

قمر نے جب کے لی کہیں منزلیں چار　　ہوئے پیدا سحر کے صاف آثار
ہوئی شائع جو نورافشانی مہر　　بنی مشعل رُخ نورانی مہر

صبحدم امیر کشورگیر مسلح و مکمل ہو کر جلوہ خانۂ بادشاہی میں مع سرداران ذی رتبہ کے آئے بادشاہ بھی مشتاق جنگ سویرے سے برآمد ہوئے زنانہ سامان سب پھر گیا کہاروں نے تخت شاہی بدلوایا امیر نے مجرا کیا بہرام وفرامرز و جمہور وغیرہ کا مجرا و سلام لیکر جانب جنگاہ چلے گلشن لشکر میں سردار مثل گل ہنستے اور بلبل کی طرح زمزمہ سرائی کرتے تھے نسیم سحری چلتی تھی سپروں کے پھول چمکتے تھے دلوں میں ہوائے شجاعت بھری تھی گل ہستی پر یہ دعا تھی کہ خزاں نہ آئے خداے تعالی سرسبز دشمن پر فرمائے بسان سبزہ عدو کو پامال کریں بار مصیبت رخ مدعی پر دھریں نظم + غرض میدان میں پہونچے سپاہ آگے

صفیں آراستہ کرکے وہ لشکر　　ہوا لڑنے پر آمادہ جو اکبار
زمیں کی بیلچہ کاروں نے ہموار　　کیا سقوں نے پھر چھڑکاؤ جا بجا
ہوا شفاف جنگی سارا میدان　　نقیبوں نے تکلم کی نقابت
پکارے یوں کہ مردان شجاعت　　نہ اس دنیا پہ تم مغرور ہونا
نہ حرمت اپنی اس میدان میں کھونا　　نہیں باقی یہاں پر رستم و سام
اگر باقی ہے تو مردوں کا ہے نام　　کہاں ہیں وہ کہ جو کرتے تھے دعوا
کہ یہ ملک اور یہ ہے مال میرا　　تھا بھی فوج لیکر اُس طرف سے
ہوا میدان میں وادوید کے　　ہوا اک شور محشر آشکارا
جما میدان میں لشکر وہ سارا　　رہوئیں جنگی صفیں جس وقت تیار

بڑھا لڑنے کو مرد اوید ناچار + اور اُسنے وسط میدان میں پہونچکر للکار کر نہیب دی کہ یا امیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باتو قیر بھیجے میرے مقابلہ مین کسیکو اسطرف سے شاہزادہ علمشاہ گھوڑا اُٹھا اور بادشاہ لشکر اسلام سے اجازت لیکر مقابل مین اُسکے گئے اُسنے ایک سحر ایسا پڑھا کہ شہزادہ علمشاہ گھوڑا ڈالکر سیدھے جنگل کی طرف روانہ ہوے امیر اور سب سردار ہان ہان کرتے رہے مگر اُنھون نے ایک کا کہنا نہ سُنا اُسوقت عیار اُنکا سمک یلطاقی بھی اُنکے ساتھ چلا مرواید نے جو اُسکو جاتے دیکھا ایک سحر پڑھا کہ وہ بھی اُنھین کی طرح سے دیوانہ اور وحشی مزاج ہو گیا اب پھر یہان سے مالک اژدر مقابل مرواید کے جانے لگے تو کل لشکر کے علم جلوہ گری پر آئے اور نقارے لشکر کے بجنے لگے یہ بادشاہ سے اجازت لیکر روانہ ہوے تو اس وقت گھوڑا انکا جست و خیز کرتا ہوا چلا

نظم

کہا مصور باد بہار نے اُسکی
ترے حضور کرون جست و خیز کی تقریر
رکھا کرے ہی سدا اُسکی بال کی خوشبو
کھا نکے باغ مین نقاش تیری گلگونی
اگر قیاس مین ٹھہری تو کھینچیے تصویر
نہین اہو مرکز خاکی پہ اُسکی جلدی کا
دماغ آہوے تاتار پہ بزیر بوئے عبیر
جو چاہین شکل بنائین تو کیا کرین تدبیر
ندونگا اُسکو مین تشبیہ برق و آتش مہر
بجز طبیعت معشوق کچھ عدیل و نظیر

پس جب یہ جاکر اُسکے سامنے پہونچے اُسنے سحر پڑھکر اُنکو بھی جانب صحرا روانہ کیا اب لندھور بن سعدان اپنے فیل کو ہول کر سامنے بادشاہ لشکر اسلام کے آئے اور ہاتھ باندھکر اجازت لی بادشاہ نے سپر دخدا کیا یہ بھی جاکر جب اُسکے سامنے پہونچے اُنکو بھی جنگل کی طرف بھیجا اسیطرح سے کل نامی وگرامی سرداران و پہلوانان اُسکے مقابل مین جب گئے اُسنے سب کو جنگل کی طرف روانہ کیا اور پھر ایک پتلہ سحر کا بناکر اور اُسکو گھوڑے پر بٹھا کر کہ آپ وہ مثل سوارون کے معلوم ہوتا تھا مقابلہ امیر باتوقیر مین بھیجا کہ وہ گھوڑا ڈال کر للکارتا ہوا سامنے صاحبقران کے آیا امیر اُدھر سے اشقر کو بڑھا کر پھرے اُس پتلہ نے امیر پر تلوار ماری امیر نے خالی دے کر ایک ہاتھ عقرب سلیمانی کا مارا تو اُسکے جگر تک تلوار نے کاٹا جب تلوار جگر پر پہونچی تو اُس مین سے ایک طوطی زرین بال خوش گفتار نکلی اور گرد امیر کے اُس نے چرخ مارا اور پھر اُڑکر مرواید کے پاس گئی اُسنے اُس طوطی کو پکڑ کر ایک شیشہ مین بند کیا اور طبل بازگشت بجوا کر پھرا اور اِدھر بادشاہ لشکر اسلام رنجیدہ و دل کبیدہ خاطر داخل شبستان ہوئے اُس زمانہ مین عمرو کو جو پنجہ لیکر چلا تھا وہ آکر یہان پہونچا اور کوہ عقیق گلزار سلیمانی مین اُسنے لاکر چھوڑ دیا عمرو بن امیہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہان سے لشکر اسلام مین آیا حال لشکر اسلام سب تباہ اور پریشان دیکھا بس یہ ایک ساحر کی صورت بنا یعنی دھوتی بیتمیری باندھی کالے کوڑیلے دھامن ناگن سانپ گلے سے لپیٹے اور کھونر چندن کی بدن مین لگائی آنکھین چار بنائین قشقہ سیندور کا ماتھے پر کھینچا تلشی کا مالا ہاتھ مین لیا اور کھڑاؤن پاؤن مین پہنی اور سیدھا مروارید جادو کے پاس آیا مروارید جنگ سے پھر کر خیمہ مین اپنے آرام کو آیا تھا کہ اس نے جاکر اسکو سلام کیا وہ بہر تعظیم اٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ آپکا کہان سے آنا ہوا اس نے کہا کہ تم الگ چلو تو مین کہون مجکو افراسیاب نے بھیجا ہی یا یہین تخلیہ کرادو اس نے سب نوکر اور مصاحب وغیرہ کو اپنے حکم دیا کہ باہر خیمہ کے چلے جاؤ وہ سب باہر چلے آئے عمرو اسوقت اسکے پاس بیٹھا اور کشتی کھینچکر اسکی آنکھ بچا کر تمام بیہوشی اس مین ملائی اور ایک جام شراب اسکو پلایا کہ وہ بیہوش ہو گیا عمرو نے اسکو تو دری مین لپیٹ کر پلنگ کے نیچے چھپا دیا اور آپ اسی کی ایسی صورت بنا اور صدف جادو اور جتنے کہ اسکے مصاحب تھے ان سب کو بلوایا جب وہ سب آئے وہ ہی شراب بیہوشی آلود اسنے سب کو دی کہ وہ سب بیہوش ہو گئے عمرو نے سب کے سر خنجر بران سے کاٹ ڈالے اور مروارید کو بھی دری سے نکال کے ذبح کر ڈالا اور شیشہ اسم اعظم کا جھولی سے نکالکر اس طوطی کی ٹانگین چیر ڈالین کہ اسم اعظم صاحبقران کا چھوٹ گیا عمرو وہان سے جست وخیز کرکے بھاگا اور شور وغوغا صدف اور مروارید کے مرنے کا بلند ہوا آگ پتھر برسنے لگے ملازم مروارید دوڑے لیکن عمرو کو نہ پایا ادھر بختیارک نے لقا سے کہا کہ یا خداوند اُسے دیکھیے کہ وہ مارا اس اثنا مین ساحر روتے پیٹتے ہوئے سامنے لقا کے آئے لقا نے کہا قدرت نے یہی تقدیر کی تھی اب لاش اسکی تم طلسم مین بیجاؤ وہ لاش لیکر روانہ ہوے اور عمرو پھر کر بارگاہ امیر مین آیا وہان سب سردار جو جنگ مین چلے گئے تھے وہ لشکر مین آئے غلغلہ شادی و طنطنہ مبارکبادی بلند ہوا عمرو امیر سے ملا اور سب سردارون سے ملاقات کی پھر وہان سے ملکہ سرو سیمتن کے پاس آیا اور ملکہ سرو سیمتن نے

بیت

بٹھایا اپنی جا مسند پہ مجکو : دیا شیشہ سے بھر کر ساغر اسکو :

اس عرصہ مین چراغ مہتاب قصر فلک مین روشن ہوئے اور انجمن انجم نے ایوان فلک مین جلسہ جمایا

اشعار

ستارون نے عروج اپنا دکھایا : فلک کو تختہ گلشن بنایا : عیان تھی کہکشان سحر کی شان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مہیا سب ہوا خلوت کا سامان
نکالی نخل خواہش نے وہین شاخ
صدفت مین گلفشان ہر شاخ خامہ
ہوئی جسدم جدا یانون سے شلوار
نہ تھا بوے سمن کو خسین رستہ
گرا فوارۂ نیسان صدف پر
نیچا یا پھولون کا انزال نے ہار

حجابا نشہ نے جب رنگ صحبت
کہ دوڑے سوے پستان دست گستاخ
پری نے بال کھولے بہر پرواز
ہوا پیدا ستارہ اسمین مدار
یہان بھی تھی وہ شاخ گلفشان تیر
مثال تیر جو ہو نجا ہدف پر

حیا نے بھی دیا پیغام رخصت
کلی دار اسکا تھا جو پاے جامہ
بشکل برج حوت اسکا تھا انداز
دہن تھا مثل غنچہ اسکا بستہ
چھٹا گوشہ سے جو یہ بیکان تیر
وہ غنچہ گل ہوا کھل کر بت ایکبار

جب یہ فارغ ہوئے تو عمرو بن امیہ ضمری وہان سے اُٹھ کر چلا کہ اب جاکر ملک نجتیارک سے ملاقات کرونگا تاکہ دو چار کوڑی کا روزگار ہو جائے غرض باہر آکر ایک خدمتگار کی ایسی صورت بنائی ہاتھ کی لپٹی پگڑی سر پر باندھی چکن پہنی بنی باک کمر سے لشکر روانہ ہوا اور اُدھر ملک نجتیارک دم بدم کہتا تھا کہ آج اُس شخص کی رگ ولد الزنائی پھڑک رہی ہی نہین معلوم پیر مرشد تشریف لانے کو ہین پھر کہتا تھا کہ وہ طلسم مین ہین یہان کیونکر آئینگے آخر گھبرا کے بارگاہ سے باہر نکلا اور حجرے پر سوار ہوکر اپنے خیمہ کی طرف چلا اور اپنے خدمتگارون سے کہتا جاتا تھا کہ بھائی جو کوئی نیا آدمی آئے اُسکو فوراً پکڑ لینا کہ اس اثنا مین عمرو نے جاکر سلام کیا کہا ملک جی ہمارا بھی سلام ہی اتنو اسنے جلدی سے جھک کر سلام کیا اور کہا کہ پیر و مرشد آپ کب تشریف لائے عمرو نے اُسکی کمر پر ہاتھ کا حلقہ کیا اور گھائی مین نشتر دبا تھا وہ چبھونے لگا اب ملک نجتیارک آہ کرتا ہی اور ریجتا ہی اور کہتا ہی کہ وہ شخص تو غلام غلام کا تلام بلکہ آپ کا اختلام ہی یہ کہتا ہی کہ ملک جی اب چلیے چلو باتین نہ بناؤ یہانتک کہ دروازہ خیمہ پر آئے اور وہ ملازم نجتیارک جو پکڑنے دوڑے تو نجتیارک نے منع کیا کہ ہان ہان انکو نہ گرفتار کرو یہ اُس شخص کے دادا کے وقت کے نوکر ہین وہ جو سگ سفید تھا وہ ملازم نجتیارک کو گالیان اپنے دل مین دینے لگے کہ آپ ہی تو حرامزادہ کہتا تھا کہ جو کوئی نیا آدمی آئے تو اُسکو گرفتار کر لینا اور آپ ہی منع کرتا ہی غرض عمرو و نجتیارک اندر خیمہ کے آئے اور نجتیارک ایک چادر اوڑھکر لیٹا اور پکارا کہ پیر و مرشد یہ بتلائیے کہ اب مین بچونگا یا نہین عمرو نے کہا کہ دیکھو اس تلوار کا چار انگل پیٹھا چرا ہوا ہی اور باڑھ بھی بہت درد رہی ہی کوئی صورت تمھارے بچنے کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہنین جو کچھ مال ہمکو دلوادو تو شاید بچ جاؤ بختیارک یہ سنکے اٹھا اور کچھ بدریان دوشالون کی اور توڑے اشرفیون کے اور ڈبے جواہر کے اپنے عمرو کی نذر کیے عمرو نے بعد مال لینے کے اسکے خیمہ کو اسطرح لوٹا کہ نقش بوریا نہ چھوڑا اور پھر دو رطب تازہ نکالکر بختیارک کو دیے کہ یہ خانہ کعبہ سے آئے تھے اور تم اپنے تئین مسلمان کہتے ہو بس انھین کھالو تبرک سمجھکر بختیارک نے ناچار وہ رطب کھائے اور بیہوش ہوا عمرو اسکا پشتارہ باندھ کے دوش پر رکھ کے خیمہ کی قنات کو چاک کرکے اسکو لیے ہوئے جنگل مین آیا پھر کپڑے اسکے اتار کے ایک لنگوٹی بندھوادی اور پھر ہوشیار کیا اور خنجر ہاتھ مین لیکر کہا کہ ملک جی گڈھا کھودو ملک جی نے گڑھا کھودا جب وہ کمر تک کھود چکے تب کہا کہ اسمین اتر جاؤ بختیارک لگا منتین کرنے لیکن عمرو نے کہا ہے حرامزادے اگر نہ اترے گا تو ذبح کرڈالونگا مجبور ہو کر اسمین اترا عمرو نے اسکو توپ دیا فقط سینے سے سر تک کھلا رکھا بختیارک نے کہا کہ مجھے جانور ستائینگے عمرو نے گھنگرو لیکر اسکے سر مین باندھ دیے اور کہا جب کوئی جانور آوے تم سر ہلانا یہ گھنگرو بولینگے وہ بھاگ جائیگا اور ایک پیالے مین پانی بھر کر سامنے رکھدیا اور سوکھے ٹکڑے روٹی کے رکھدیے اور آپ وہانسے اسی کی صورت بن کے روانہ ہوا اور سیدھا بارگاہ مین آیا تھا ہرچند کہ رات زیادہ ہو گئی تھی مگر ابھی دربار مین بیٹھا ہوا تھا کہ عمرو نے آکر میخانہ مین اپنے تئین پہونچایا یہ تو وزیر اعظم تھا ہی کیونکہ بختیارک بنا ہوا ہی بس اس نے سب شراب مین بیہوشی ملادی اور ساقیون سے حکم دیا کہ یہی شراب سب انجمن کو پلاؤ ساقیون نے لاکر سب کو وہ شراب پلائی اور بختیارک نے خادم خدمتگار چوبدار فراش سب کو حکم دیا کہ باہر چلے جاؤ وہ سب باہر چلے گئے اور یہان بارگاہ مین بیہوشی نے اثر کیا ہر ایک جوتی پیزار لڑنے لگا کسی نے کسی کی مونچھ پکڑ کر اوکھیڑ لی اس نے کہا کہ ارے میان یہ کیا تو اس نے کہا کہ تمھاری مونچھ پر کوا بیٹھا ہے ایک نے کہا کہ دیکھو بھائی دریا لہرین مارتا ہوا آتا ہے مگر شناور ہون تیر کر نکل جاؤنگا یہ کہکر ناک پکڑ کے جو غوطہ مارا تو غرق دریاے لعنت ہوا اسی طرح سے سب اہل محفل بیہوش ہو گئے عمرو نے سب کے کپڑے اتارے اور میز کرسی دنگل فرش شیشہ و آلات جو کچھ وہان تھا سب لوٹ کر نذر زنبیل کیا پھر لقا کی داڑھی مونڈھی مگر اسمین دو بال رہنے دیے ایک بال مین تو رقعہ لکھکر باندھ دیا کہ

این کار خواجہ عمرو اور ایک بال مین گھنگرو باندھ دیے اور پھر اُسکے بھی کپڑے اُتار لیے اور فوطون کو تانت سے باندھکر ستون مین باندھ دیا جوتیون کا ہار گلے مین پہنا دیا اور جتنے ساحر اور سردار وہان تھے سب کو قنات سے بارگاہ کی لگا کر بٹھا دیا اور یہ شعر لکھکر اُنکے ماتھے پر لگا دیا شعر

لڈو مین نہ پیڑون مین نہ اولون مین مزا ہے	جو مرد مجرد کے سٹھولون مین مزا ہے

اور لقا کے ہاتھ مین ڈگڈگی دے دی اور پھر آپ وہان سے آکر ملکہ سرو سیمین کے پاس سو رہا یہانتک کہ جب بیضہ زرین آفتاب مشرق سے نکلا اور شب تاریک نے ملک عدم کا رستہ لیا اشعار

کہ شب رخصت ہوئی اور صبح جگمگائی	نظر آنے لگی تصویر غم کی
فروغ صبح کے سامان دیکھے	کواکب چند دم مہمان دیکھے

صبح کو صاحبقران سے رخصت ہو کر سرو سیمین سے اور سردارون سے بھی مرخص ہوا عمرو نے بادشاہ کوکب روشن ضمیر کا تعویذ اپنے دانتون کے نیچے دبا یا نیچہ آکر عمرو کو اُٹھا لے گیا اور یہان صبح کو کاشش اور بہیر مر فروش جو صحرا مین آئے تو بختیارک کو انھون نے دفن دیکھا خوف کھا کر زمین پر ٹکڑیان مارنے لگے اور ہش ہش کرتے تھے بختیارک نے غل مچایا کہ واسطہ خداوند لقا کا مجکو زمین سے نکالو آخر اُنھون نے اُسکو کھود کر زمین سے نکالا اور اپنے پاس سے ایک چادر دیا کہ یہ اسکو باندھکر بارگاہ لقا مین آیا تو یہان اور ہی سامان دیکھا کہ لقا اور سردار برہنہ پڑے ہین داڑھیان سب کی مُنڈی ہین بختیارک نے سب کو ہوشیار کیا لقا جو ہوشیار ہوا کمال ہی شرمسار ہوا آخر چارہ ہی کیا تھا اس نے اور خلعت پُر زر منگا کے پہنا اور سب سردارون نے اپنے کپڑے پہنے اور ڈھاٹے باندھ باندھ کر بارگاہ مین آئے لقا نے کہا کہ اے بندگان قدرت مین نے عمرو اپنے بندے کو ایسی ہی طاقت دی ہے سب نے کہا یا خداوند بجا اور درست ہے غرض یہ بے غیرت تھے سب مصروف عیش و نشاط ہوے اور وہان نیچہ عمرو کو کوکب کے پاس لے گیا اور افراسیاب جادو نے سرشار اژدر سوار اور میخوار ماہی گیر کو واسطے گرفتاری ملکہ مہرخ سحر چشم روانہ کیا یہ دونون دریاے خون روان کو اُتر کر لشکر مہرخ مین آئے بارگاہ نصب کرائی اور اُترے کئی روز تک آرام پذیر رہے آخر ایک دن جب سیاہی پھیلی اور شب سے جہان روشن کالا ہوا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آفتاب عالمتاب منزل گزار مغرب بنا **اشعار**

پھر آئی شام فوج انجم کی لیکر	صفین اُسنے جمائین آسمان پر	دکھائی شام نے صورت پھر آکر
کھلے گل کی روش تارے فلک پر		

سر شام سرشار و میخوار نے نفیر سحر کو بجایا یہ خبر ملکہ مہرخ نے جو سُنی تو اُسنے بھی طبل جنگی اپنے یہان بجوایا دونون طرف تیاریان ہونے لگین منترون کی جاپ ہوئی کڑاہیان چڑھ گئین گوگل دھوپ دیپ چندن صندل لونگ کافور اُرد ماش رائی ہنولے لونگین گیلین دونے مردے کے پتے آگ دھتورے کے پھل برکچی تھالیونین ساحرون نے جمع کیے ڈھولے جھومنے لگے پڑھنت پڑھی جانے لگی ہوا شجاعت کی ہوائے جنگ غازی بہادران ہین بڑھانے لگی گل بوستان شجاعت کے چٹکنے لگے کہتے تھے نہرون کی طرح سے خون دشمن کا بہائینگے فوارے خون کے چھوٹین گے آفت کا مینھ برسائین گے چار پہر رات یہی غوغا اور ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ ساحر سحر نے آفتاب کے گیند کو مشرق کے جھولے سے نکالا اور ساحر شب نے رُخ اپنا جانب عدم کیا **اشعار**

کہ طاؤس سحر نے وا کیے پر	کہ شب گزری ہوا عالم منور	سحر ہر شب کی ہے آخر نمایان
ہوا خورشید تابان نور افشان		

صبحدم ملکہ مہرخ ذیشان تخت سحر پر سوار ہو کر مع ملکہ بہار و مشکلین و طاؤس و نافرمان جانب جنگاہ چلی ابر سحر سب کے سر پر سایہ کیے ہوئے تھے اسمین برقین چمکتی تھین اژدہے پھنکارتے تھے ہوا سحر کی چلتی تھی پریان غل مچاتے تھے **اشعار**

سراسر سحر کے سامان وہان تھے	طلسمی سب زمین و آسمان تھے	اندھیرا تھا کبھی گاہے اُجالا
رُخ دنیا ہوا آندھی سے کالا	اُٹھے باہم برابر گرد و لشکر	جمے میدان مین مردان دلاور
نقیبون نے دیا پھر وانہ کڑکا	کہ مُنھ کی کھائیگا کچھ دل جو دھڑکا	صدائے طبل جنگی کا ہوا شور
بڑھے دونون طرف سے صف بدور	چمک شمشیر کی پہونچی فلک پر	لبون پر آگئے دلہائے مضطر
زمین کانپی بشکل قلب بیتاب	ارادہ تھا بہے خون مثل گرداب	پکارے سب کہ ہان یارو خبردار
سنبھل جاؤ یہی ہے وقت پیکار	کھلے بیڑے بڑے شمشیر مین ہاتھ	کھنچین تیغین بندھا ہر غول کا ساتھ
زبان نیزون کی آئین تیرون پر	جھکے سر مرضی خالق مین یکسر	ہوئی گرزون کو حاصل سربلندی
ہٹی مغرورون کی خود پسندی	تھکے رفتار سے پا ایک جا پر	نظر پڑنے لگی فضل خدا پر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو تھے افزایش جرأت سے بیتاب
ارادہ بڑھ گئے دست و بغل سے
کہ اے خالق زمان آبرو ہے
سپاہ کیباد دی خواب عدم کی
ہوئی گر گردہ پوشیدہ زمین مین
ہوئے نعرے کہ بس ہے فضل معبود

ہوئے رخسار انکے آتشین تاب
سنانین کھچ گئین سینہ ابھارے
نہین پروا مدد کرنے کو تو ہے
کڑک سے اسکی جان آئی لبون پر
پڑا بل نوجوانون کی جبین مین

لبون پر آیا کف غیظ اجل سے
سرون سے خود یہ کہکر اتارے
یکایک اک طرف سے برق چمکی
ہوا سارا لشکر سخت مضطر
دلون نے دی صدائے قہر آلود

بجلیان سحر کی گرا کر جھاڑی جھنڈی میدان کی سب کٹوا ڈالی پست و بلند زمین ہموار ہوئی صفین جم گئین نقیب کڑکا کہکر ہٹ گئے اسوقت منیجوار اپنا اژدرا اڑا کر ناف میدان مین آیا اور پکارا کہ اے جہرخ بھیج کسی کو ہمارے مقابلہ مین یہ نعرہ کر ہی رہا تھا کہ وہان کوکب روشنضمیر نے گرداب جادو کو حکم دیا کہ تو جا سرشار اژدر سوار منیجوار ماہی گیر سے مقابلہ کر اسوقت عمرو نے کہا کہ اے کوکب مین بھی جاؤنگا کوکب نے کہا کیا مضایقہ ہی غرض گرداب کے ساتھ یہ بھی وہان سے روانہ ہوئے اور یہ تو صحرا مین ٹھہر گئے جھونپڑیا زنبیل سے نکال کر انھون نے ڈالی اور آپ فقیر کی صورت بن کے بیٹھے سامنے اپنے آگ سلگائی اور دو تین چلمین گانجا پینے کی ٹھیک کرکے اوندھا دین آگ پر بیہوشی ڈالنے لگے کہ دھوان اسکا بلند ہوا اور گرداب جادو مقابل منیجوار آیا سب نے دیکھا کہ ایک برق چمکی اور ایک ساحر اُس مین سے نکل کر زمین پر اترا اور اسنے آکر ایک دو ہتڑ مارا کہ ایک چشمہ پیدا ہوا اور اسمین ایک ناؤ تیرنے لگی وہ ساحر اُس ناؤ پر جا بیٹھا اور اُس چشمہ کا پانی بڑھنے لگا اسوقت منیجوار نے ایک سحر ایسا پڑھا کہ وہ چشمہ خشک ہوگیا گرداب زمین پر گر کر لوٹا اور گولا فولاد کا نکلے منیجوار کے اوپر چلا منیجوار جلد فولاد کا پہاڑ بن گیا وہ گولا اُس پہاڑ سے ٹکرا کے الگ گرا اور انسان ہوگیا اُس وقت سرشار نے ایک ناریخ سحر پڑھ کر گرداب کی چھاتی پر مارا کہ وہ اُس کے سینے کے پار نکل گیا گرداب جادو مارا گیا اب سرشار جادو نے وہ سحر کیا کہ تمام ساحر جہرخ کے بے حس و حرکت ہوگئے جیسے انکے دست و پا مین دم ہی نہ تھا بس سرشار جادو جہرخ و بہار و شکیل اور طاؤس وغیرہ کو گرفتار کرکے اژدہے پر بٹھا کر جانب افراسیاب جادو لیکر روانہ ہوا اور قضائے کار ایک جادوگر یہان سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھاگ کر خدمت کوکب مین گیا اور اُس نے کہا کہ گرداب مارا گیا اور بہرخ اور بہار وغیرہ کل سرداروں کو سرشار منیخوار گرفتار کیے ہوے جانب افراسیاب جاتے ہین کوکب یہ سُنکر فکر مین کسی ساحر کے بھیجنے کی ہوا اور یہان سرشار اژدر سوار اور منیخوار ماہی گیر بہرخ وغیرہ کو لیکر چار کوس پر پہونچے تھے کہ تقضاے کار گہین برق فرنگی جاتا تھا ان سبھون کی قید جاتے دیکھ کر اپنی صورت ساحر کی ایسی بنائی ہاتھ مین لوہے کا کڑا ڈالا اور جٹا مین خاکستر کین کنڈل کانون مین ڈالے دھوتی پتیمبری باندھی سینہ پر تصویر جمشید کی بنائی ماتھے پر شبیہ سور کی کھینچی پھر وہان سے سامنے سرشار کے آیا اور دو سیب لیکر سرشار و منیخوار کو دیئے اور کہا افراسیاب نے تمھارے سحر کی بہت تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ کیا خوب لڑے تمنے فتح کی اسواسطے یہ ارمغان خاص تم کو بھیجا اُن دونون جادوگرون نے سیب تو لے لیے لیکن اپنا سحر جو پڑھا دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی عیار ہے وہین سرشار نے کہا کہ اے زمین بگیر برق فرنگی کے پانوَن زمین نے پکڑ لیے بعد اسکے پوچھا کہ سچ بتا تو کون ہے اُس نے کہا کہ مین برق فرنگی ہون غلام عمرو کا مین تجھے مار چکا تھا مگر تو بچ گیا سرشار نے برق کو بھی پکڑ کر ساتھ اپنے لیا اور جب قریب دریاے خون روان کے دونون ساحر مع اپنے قیدیون کے پہونچے تو دیکھا کہ ایک ٹیکرے پر مندھی کسی فقیر کی ہے سرشار نے منیخوار سے پوچھا کہ یہ کسکی مندھی ہے منیخوار ہنسا اور یہ کہا کہ اے بھائی تمنے نہین پہچانا یہ عمرو عیار آکے یہان گھات مین بیٹھا ہے یہ بات سنکے برق فرنگی کا تو دم نکل گیا اور بہت افسوس کرنے لگا اور چاہتا تھا کہ عمرو کو پکار کر خبردار کر دے لیکن اُسنے دیکھا کہ میری زبان بند ہو گئی ہے پس وہ دونون مادر قحبہ جادوگر اُس ٹیکرے پر جہان کہ عمرو بیٹھا تھا گئے عمرو لکڑیان سلگا رہا تھا اور بیہوشی ہیلا رہا تھا دگ چھائے بیٹھا تھا کہ یہ دونون جادوگر مصلحت کر کے سامنے آئے اور ارادہ کیا کہ عمرو کو دوڑ کر پکڑ لین خوب سا مارتے ہوے لے چلین مگر اُنکی ناک مین دھوان بیہوشی کا گیا تو دونون کو چھینک آئی اور بیہوش ہو کر زمین پر گرے عمرو نے نعرہ کیا کہ منم عیار ان عیار اور دونون کا سر خنجر سے کاٹ ڈالا اور بہرخ اور شکیل اور بہار وغیرہ کو قید سے چھوڑایا برق فرنگی آکر پانون پر گرا اتفاقاً باغبان قدرت وزیر افراسیاب کا کہ مدت سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو کی فکر مین تھا وہ بیان آگیا بڑبڑا کر سرشار کی لاش پر دو دانے ہاتھ کے پڑھکر مارے
تو لاشہ سرشار کا طاؤس بن گیا اور جب تک عمرو سنبھلے سنبھلے وہ طاؤس عمرو کو مُنھ مین
دبا کے آسمان کی طرف روانہ ہوگیا جہرخ وغیرہ سب کچھ نہ کر سکے اور ناچار گریبان پھاڑ کر
روتے پیٹتے اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوے لیکن کوہ زخشان سے جو ملکہ بران شمشیر زن
پھر کر آتی تھی تو اُس نے اُس خبر کو سُنا کہ عمرو نے سرشار اور منیجو ار کو مارا مگر
باغبان قدرت نے سرشار کی لاش کو طاؤس بنا دیا وہ طاؤس عمرو کو پکڑ کر جانب
افراسیاب لے گیا بس اتنا سُنکے ملکہ بران شمشیر زن ملکہ عمران
کو قسم دے کر آپ افراسیاب کے مکان کی طرف روانہ ہوئی پیچھے پیچھے اس کے
مجلس آرا جادو اپنی مان سے چھپ کر چلی مگر وہ طاؤس مع باغبان قدرت
باغ سیب مین آیا کہ جہان افراسیاب آئینہ مین تھا اور ابریق و سرمایہ وغیرہ سب حاضر
دربار تھے کہ طاؤس نے عمرو کو لاکر سامنے ڈال دیا اُس وقت افراسیاب نے
کہا کہ عمرو سچ بتا اب تو کہان جاے گا عمرو نے کہا اللہ مسبب الاسباب ہے کہ شعر

بوقت بیکسی اللہ یار است	سر دشمن بزیر ذوالفقار است

یہ سنکر افراسیاب نے ایک ساحر شیرین جادو نام سے کہا کہ صرصر شمشیر زن کو لشکر
حیرت سے جا کر بلا لا شیرین جادو لشکر حیرت مین آیا اور صرصر کو ڈھونڈھا نہ پایا تلاش
کرتا ہوا سمت صحرا روانہ ہوا بیابان دیکھا تو ایک پہاڑ کے درے مین صرصر شمشیر زن
بیٹھی ہے مگر بد حواس ہے شیرین جادو سامنے آیا کہا اے شمشیر زن تمکو حضور نے یاد کیا ہے
صرصر نے کہا اسوقت مجھے نہ لے چلو اُسنے نہ مانا اور صرصر کو افراسیاب کے سامنے لایا
صرصر نے جو دیکھا تو عمرو گرفتار بیٹھا ہے اسمین افراسیاب نے ایک جادوگر سے کہا کہ تو عمرو
کو اپنے پاس رات بھر کے لیے رہنے دے اُسنے انکار کیا اور کسی نے اقرار نہ کیا یہی جواب دیا
کہ حضور یہ تو عیار بلا سے بے درمان آفت روزگار ہے باغبان قدرت نے بھی سر جھکا
لیا مگر صرصر نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ لونڈی کو دیجیے مین اپنی قید مین عمرو کو
رکھونگی افراسیاب نے کہا کہ لے جا صرصر نے عمرو کو بیہوش کیا اور سمت صحرا روانہ ہوئی

اور ایک درے کوہ مین لا کر عمرو کا پشتارا رکھدیا اور فتیلہ رفع بیہوشی عمرو کو دیکر ہوشیار کیا عمرو نے پوچھا کہ تو کون ہی یہ پاؤن پر گر پڑا اور کہا کہ مین غلام نمک پروردہ قدیم مہتر برق عمرو نے گلے سے لگا یا اور کہا ہی فرزند واہ شاواہ کیا عیاری کی ہی سبحان اللہ غرضکہ عمرو اور برق فرنگی دونون روانہ ہوے مگر الگ الگ قضاے کار عمرو کو راہ مین ایک ساحر ملا اور پکارا کہ باش باش کہان جائیگا بیساختہ قریب آکر بایان ہاتھ عمرو کا پکڑ لیا عمرو نے دہنے ہاتھ سے خنجر مارا کہ سر دھڑ کے اوپر سے اڑ گیا آواز پیدا ہوئی کہ کشتی مرا نام مِن مضران جادو بود اب عمرو بھاگا اور جاتے جاتے ایک درے پہاڑ مین بیٹھا کہ ذرا دم لیکے پھر چلون کہ یکایک وہانکی زمین شق ہوئی اور زمین سے ایک جادوگر نے نکل کر عمرو کو پکڑا اور ایک جھٹکا مارا کہ عمرو مُنھ کے بھل آرہا اُس جادوگر نے چاہا کہ عمرو کا سر کاٹ لون کہ اوپر سے کسی نے حلقہ کمند کے مارے کہ وہ جادوگر چارون شانے چت اُلٹ کر گرا اور برق فرنگی نے نعرہ کر کے ایک خنجر ایسا مارا کہ سر کٹ کر دور گرا آواز دار و گیر کی بلند ہوئی کہ کشتی مرا نام مِن فاش جادو بود اب عمرو کو پھر ہوش آیا اور برق کو بہت سا پیار کیا اور دونون باتفاق سمت دریاے خون رواں روانہ ہوے یہان افراسیاب کو سب خبر تفصیل وار پہونچی کہ کل رات کو صرصر شمشیر زن کی صورت بنکر برق فرنگی عمرو کا شاگرد عمرو کو چھڑا لے گیا پس اُسنے دو پنجہ سحر کے روانہ کیے کہ جہان کہین عمرو اور برق فرنگی ہاتھ آئین پکڑ لاؤ عمرو اور برق چلے جاتے تھے اُن کو پنجے پکڑ لے گئے اور باغ سیب مین افراسیاب کے لائے افراسیاب نے حکم دیا کہ ابھی ابھی دونون کو باہر باغ کے لیجا کر گردن مارو اُس وقت تو تمام ساحران غدار کا مجمع ہوا باغ مین ہر ایک کلی لبسورنے لگی نخل ہر ایک نخل ماتم بنا گلون نے اپنے گریبان چاک کیے نہرون کے فوارے روتے تھے سوسن کا لباس کبود ہوا صرصر قہر چلنے لگی مسدس

صرصر حادثہ اس باغ مین کیا چلتی ہی
شاخ میوون کے عوض بلون سے پھلتی ہی
آتش گل سے گلستان کی ہوا جلتی ہی
برق آفت سر اشجار سے کب ٹلتی ہی
داغ سینے کے ہین جو پھولونکے تیارے ہین
زخمون کی نہرین ہین اور خونکے فوارے ہین
پھول گیندے کا رخ زرد ہی اس باغ مین آہ
زلف سنبل جسے کہتے ہین وہ ہی بخت سیاہ
داغ دل لالہ خود رنگ ہی وحشت ہی گواہ
ہی وہ اس داغ مین سوزش کہ عیاذاً باللہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شعلۂ شمع جرأت سے بھی لالہ ہی
لالہ کہیے نہ اسے آگ کا پرکالہ ہی

جلادون نے چبوترہ نکبت کا بنایا بوریا فلاکت کا بچھایا عمرو کو اسپر بٹھایا آنکھون چاہا کہ پٹی باندھین عمرو نے ایک ہاتھ اُلٹا مارا اور کہا کہ کیا بہادرون کو مرنے سے ڈراتا ہی جلد اپنے کام مین مصروف ہو جلاد نے پوچھا کہ ای گنہگار تیرا جو کچھ جی چاہتا ہو وہ کھالے پی لے کہ اب کچھ ہی عرصہ مین پیمانۂ عمر تیرا لبریز ہوا جاتا ہی اور سر رشتہ حیات منقطع جو کچھ نصیحت اور وصیت کرنا ہو وہ کرلے کہ مین تیغہ بارہ دار رکھتا ہون اور بازو پُر قوت ایک ہی ہاتھ مین سر رشتہ حیات قطع ہوگا عمرو بولا کھانے کو لخت دل اور پینے کو خون جگر ہمنے بہت کھایا پیا ہی اور وصیت ہماری یہ ہی کہ کوئی حمزہ سے جاکر کہے کہ غلام تیرا افراسیاب کافر کے حکم سے طلسم ہوش ربا مین مارا گیا آپ عوض ہمارے خون کا ضرور لیجیے گا جلاد نے کہا یہ نصیحت تیری کوئی نہین سنے گا یہ کہکر منتظر حکم گردن زدنی ہوا اور عمرو نے رجوع قلب سے مولا علی رضی اللہ عنہ کو پکارا کبیت

سگر و سنسار پکارت ہی جبریل کو انگر تو ہی سکھایو
تین سے برس نبی جی کے آگے ناہر سے سلمان کو چھڑایو
بھیر پڑی جب خیبر پر تب عنتر مار کے سین چلایو
مین بنتی کرون سنگ آکہ میری بار کو کیون بیر لگایو

دعا اسکی مستجاب ہوئی اور یکایک ایک ابر آسمان کی طرف نمایان ہوا اور ہوا سرد چلی اور چند بوندین پانی کی پڑین اور ایک آواز مہیب رعد آسا آئی اور اولا پڑنے لگا وہ اولا جس کے سر پڑا باہر نکل گیا غل و شور چار طرف برپا ہوا گویا وہ ابر گولیان مارنے لگا از غیبی مار اُن کافرون پر پڑنے لگی زمانہ نے سرد مہری نہ کھائی اب بجائے اولے کے سلین کی سلین برف کی پڑنے لگین بڑے بڑے پتھر فلک سنگ دل نے برسا دیے پتھر پڑین اُن کافرون پر کہ جو عمرو کو قتل کرتے تھے تماشا بین اور جلاد اور ساحران غدار جو جو کہ وہان موجود تھے وہ سب سر پہ پاؤن رکھ کر بھاگے تلاطم پڑ گیا ہر طرف بھگدر پڑ گئی یہی صدائین آتی تھین کہ یا سامری بچانا یا جمشید بچانا مگر اُسپر بھی ہزارون ساحر مارا گیا لاشین ہر سمت پڑی تھین جلاد تیغہ پھینک پھینک کر بھاگے اب جو دیکھا تو ایک چاند پیدا ہوا جس کے سبب سے اُس بدلی مین کوسون تک روشنی ہوگئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور سب ساحران ساحر دور کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہین کہ وہ چاند دو ٹکڑے ہوا اور زمین کی طرف جھکا ایک ٹکڑا تو جلادون پر گرا کہ اُنکو اُسنے جلا کر خاک کر دیا اور دوسرے ٹکڑے مین دو بچے پیدا ہوے کہ اُن بچون نے عمرو اور برق فرنگی کو لیا اور سمت فلک جا کر غائب ہوئے اب جو دیکھا ساحرون نے کہ بدستور پر روشنی کا ایسا چاند بن کر ایک طرف کو وہ روانہ ہوا اسوقت باغبان قدرت نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ ساحران دیکھیے عمرو کو دختر کوکب لیے جاتی ہے پس افراسیاب نے ایک بیضۂ مرغ کا لیکر دو ٹکڑے کیے اور سمت آسمان اُس کو پھینکا وہ دونون ٹکڑے برابر اُس چاند کے جا کر ملگئے اور وہ چاند اس بیضے مین بند ہوگیا اور یہ کیفیت ہوئی کہ جیسے چاند کو گہن لگجاتا ہے اسطرح سے وہ بیضہ بیچ بنکر گھٹا ٹوپ ہوگئے افراسیاب نے روبرو اپنے اس چاند کو قید کیا ساحرون نے یہ ماجرا تمام کوکب روشن ضمیر سے جاکر بیان کیا کیونکہ یہ ان کے پیچھے پیچھے ساحر بھی آئے تھے غرض جب اُنھون نے کوکب روشن ضمیر سے اس ماجرے کو بیان کیا پس کوکب نے ایک ساحر مدہوش بیرگیر کو ایلچی کرکے افراسیاب کو تحریر کیا نامہ

جھکا سر ای قلم حمد خدا مین
کہ ہے قبضے مین جسکے جان آفاق
وہی ہے حاکم ارواح و اجسام
کہ جسنے دین کی دولت عطا کی
وہی ہین بادشاہ دین و ایمان
اُنھین نے دین کیا سب مین ہویدا
ملک خوش خو و شیرین زبانی
شہ والا گہر سلطان سخن سنج
نہال گلشن افضال باری
درفشان ابر دریا بار رحمت
تمھین لکھتا ہون نامہ مین ای شاہ
مناسب ہے کہ وہ پائے رہائی

کہ ہو ایجاب عرض مدعا مین
وہ ہے معبود یکتا دو جہان کا
وہی ہے باعث آغاز و انجام
وہ ہین محبوب حق حق اُنکا محبوب
اُنھین کا ہے روان عالم مین فرمان
ہے بعد از حمد و نعت ای شاہ اعظم
عیان فرمائے اسرار نہانی
معین بیکسان دردمندان
بہار بوستان شہریاری
عدو غمگین محبس شاد بادا
ہے لازم دوستی کی سیکھ راہ
تمھین انسب ہے خلعت دیکے اُسکو

وہ مالک ہے ہر خلقت کا خلاق
وہ ہے خالق زمین و آسمان کا
لکھون تعریف پھر مین مصطفیٰ کی
جنھون نے رہبری بینا کی خوب
اُنھین کے نور سے عالم ہے پیدا
تو ہی سب ساحرون مین ہے مکرم
شگفتہ رو و شاہنشاہ بے رنج
شہنشاہ زمان سلطان ذیشان
درخشان اختر اوج سعادت
ہمیشہ ملک او آباد بادا
کیا ہے قید جو دختر کو میری
ہماری سمت کو فی الفور بھیجو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تمھاری خرد ہی اُسکی خطا کو
برائے جنگ ہین موجود قیصر
ملیگی خاک مین افراسیابی
وہ ہم نے کر دیا بس تم کو آگاہ
بجے ڈنکا زمانے مین تمھارا

عنایت کرکے لازم ہو کہ بخشو
وہ سب دم بھر مین جملہ ساحرونکو
نہ لاؤ ملک پر اسنے خرابی
زیادہ اسکے آگے کیا لکھین ہم
فلک پر اوج کا چمکے ستارہ

وگرنہ ہی یہان تیار لشکر
کرین گے قتل اتنا یاد رکھو
ہمارا کام سمجھانا تھا ای شاہ
رہے آباد تیرا ملک دائم

یہ نامہ عقاب شامہ لکھکر مدہوش ببر گیر کو یاد کیا کہ وہ لیکر اس صورت سے چلا کہ بارہ ہزار ساحر سامری و جمشید کا ماننے والا طائران سحر پر سوار ہوا اُن طائرون پر زین پُر زر ڈالے اور ساحرون نے بھی لباس پُر تکلف دربر کیا نارنج ترنج اچھالتے جے سامری کی بولتے روانہ ہوے مدہوش نے نامہ کو سر سے باندھ لیا اور ہنس آتشبار کو اُڑایا بڑے کروفر سے یہ تو روانہ ہوا کہ اسکے جاہ و حشم کو دیکھکر چرخ فتنہ گر بھی رشک کھاتا تھا اور یہ نامہ لیے چلا جاتا تھا مگر یہان لشکر مہرخ مین بھی آکر ایک ساحر نے کوکب کے یہان سے بیان کیا کہ مدہوش ببر گیر نامہ لیکر روانہ ہوا ہی اتفاق سی عمر قران اُس وقت بارگاہ مین موجود تھے انھون نے اس ماجرے کو سُنکر فرمایا کہ ہی ملکہ مہرخ ہم کو بھی بارہ ہزار ساحر دو کہ ہم پہلے مدہوش کے آنے سے اُسکی ایسی صورت بنکر شاہ جادوان کے پاس جائین مہرخ نے کہا کہ بھیا قران تم کو کس نے منع کیا ہی ہم سب تمھارے تابعدار ہین قران نے اُسوقت بارہ ہزار ساحران نامی کو حکم دیا کہ تم سب صورتین اپنی بزور سحر مثل ساحران ملازم کوکب کے بنالو وہ سب اُسی طرح بن کے تیار ہوئے گلون مین سب نے جھولیان اسباب سحر کے رکھنے کی بادلہ نگار ڈالین دھوتیان پُر زر باندھین بالون کے جوڑے باندھ لیے ترسول و منسول کاندھے پر رکھے اور طاؤس و عقاب و ہنس پر سوار ہوے اور قران مدہوش ببر گیر کی ایسی صورت بنا اسکو ملکہ مہرخ نے زبان سے بیان کرکے تصویر مدہوش ببر گیر کی کھینچدی غرضکہ جب یہ اس صورت پر بنکر تیار ہوا مہرخ نے کہا کہ بھیا سبحان اللہ کیا کہنا واقعی مدہوش ایسی ہی صورت رکھتا ہی پس قران ایک تخت پر سوار ہوا گھنٹے اور ناقوس جھنکنے لگے مگر اپنے لشکر سے نکل کر سب نے گھنٹے بجائے اور تخت کو قران کے ساحر اڑاتے ہوے کنارے دریائے خون روان کے لائے ادھر افراسیاب بے ایمان نے سُنا کہ ایک ایلچی ملکہ کوکب بار وشن ضمیر نے بھیجا ہی وہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آتا ہی بادشاہ نے یہ خبر سنکر باغبان قدرت کو بہر استقبال بھیجا باغبان کچھ ساحر لے کر آیا اور
اُسنے آکر قران کو اس پار دریاے خون روان کے اُتارا اور ملاقات کی بغلگیر ہوا اور باغبان
نے کہا کہ ای مدہوش دیکھو تو کہ کیا لڑائی پڑی ہی مدہوش نے جواب دیا کہ بھائی یہ اپس کی لڑائی
ہی یہ دونون باہم ایک ہین ان سے لڑائی بکھیڑا کیسا اس طرح کی باتین کرتے ہوے دونون باغ
سیب مین آکر داخل ہوے مدہوش نے افراسیاب کی تصویر جو آئینہ مین تھی اُسکو سلام
کیا اور نذر دی کُرسی بیٹھنے کو ملی اسی آئینہ کے برابر جسمین تصویر افراسیاب کی تھی کرسی بچھا کر
جلوس کیا اب ایلچی نے کہا کہ کوکب نے کہا ہی کہ ہم تم ایک ہین اگر تمکو عمرو کا مارنا منظور تھا تو ہمین
بھی حکمت تھی ہر کام کے لیے ایک سلیقہ چاہیے عیب بھی کرنے کو اے شہنشاہ ہنر چاہیے اب آپ
بران کو بلوائیے افراسیاب نے کہا اچھا سمجھا جائیگا لیکن حکم دیا کہ ایلچی کے لیے عمدہ دان
جنگیر جو گھڑے آئین اور حکم دیا کہ ناچ شروع ہو شراب کا پیالہ گردش مین آیا یہ تو یہان بیٹھا
ہی مگر مجلس آرا جادو جو روانہ ہوئی تھی تو دریاے خون روان پہ آئی اور یہان بارہ کوس
کا پاٹ ہی یہ تیرہ کوس بلند ہوکر پار اُتری وہان پانچ سو جادوگر چوکی پر تھے مجلس آرا کو
دیکھکر دوڑے مجلس آرا بھی بلا کی جادوگرنی ہی اپنے اپنے گلے سے موتیون کا مالا توڑکر اُن بے
آبرو ؤن پر دانے اُسکے مارے جسپر وہ دانہ پڑا اسینہ اُسکا توڑ گیا غل و شور پیدا ہوا جادوگر
اُسکو بھاگنے لگے آوازین مہیب آتی تھین لیکن غرض سب ساحرون کی جان اُس نے لی یہ خبر بھی
افراسیاب کو پہونچی افراسیاب نے مدہوش ایلچی کی طرف دیکھکر کہا کہ کیون صاحب تمنے
دیکھا یہ حالت ہی بس یہ کہکر سحر کیا اور کڑا اپنے ہاتھ کا آسمان کی طرف پھینکا کہ وہ طوق بنکر مجلس آرا
جادو کے گلے مین جا پڑا اور مجلس آرا کو گرفتار کرکے سامنے افراسیاب کے لے
آیا ناچار مجلس آرا چپ رہی لیکن ایلچی نے برابر اپنی کرسی پر بٹھلایا کہ افراسیاب نے بموجب
عرض ایلچی کے پھر سحر آسمان کی طرف کیا کہ وہ بقیہ بھی دو ٹکڑے ہوا اور ملکہ بران شمشیر زن
کو مع عمرو اور برق فرنگی کے سامنے افراسیاب کے لے آیا یہ بھی آکر چپ بیٹھی اب
مدہوش ببرگیر نے بران کو سلام کیا اور کہا جو آپ کے باباجان نے کہا ہی وہی کیجیے
بران نے کہا میرے باپ نے تو یہ کہا ہی کہ تم افراسیاب سے مقابلہ کرنا مدہوش نے کہا کہ یہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کبھی نسہا ہوگا تم اپنی طبیعت سے کہتی ہو بران نے کہا کہ تم چلو مین تمھین دریافت کرادون مدہوش
نے کہا کہ اچھا اب تم افراسیاب جادو کو تسلیم کرو ان سے اپنی خطا کو معاف کراؤ بران نے
کہا کہ یہ مجھ سے کبھی نہو گا اُسوقت مدہوش نے کہا ای شاہ جادوان آپ اپنی عنایت پر نظر کیجیے
اور ان صاحبزادی کو اور عمرو کو مع برق کے رہا کر دیجیے افراسیاب نے ایلچی کی خاطر سے
مجلس اور بران اور عمرو اور برق کو چھوڑ دیا اب مدہوش نے عطر بیہوشی کا نکالا اور عرض کیا کہ
ای شہنشاہ حضور کے دیکھنے کی اور زیارت کرنے کی غلام کو نہایت آرزو ہی آپ بھی آئینہ سے
نکلکر تخت پر بیٹھیے افراسیاب بپاس خاطر ایلچی تخت پر بیٹھا ایلچی نے افراسیاب و باغبان قدرت
و صنعت سحر ساز اور جو حاضر دربار تھے سب کے عطر بیہوشی ملا سب تڑاق پڑاق چھینکین مار کر بیہوش ہوکے
اور گر پڑے اُسوقت مہتر قران نے عمرو سے عرض کیا کہ خانہ زاد مہتر قران ہی عمرو نے اُسکو گلے سے لگایا
اور کہا کہ ذرا اب مجھے دو چار پیسے کما لینے دے کچھ تیرا اسمین نقصان نہین بلکہ تو بھی شریک ہو جا لیکن
خبردار کسی کپڑے مین دھبہ نہ لگنے پائے کیونکہ مین دھلوائی کہان سے لاؤنگا اب انھون نے
جال الیاسی مار کر اور کچھ قیدیون کو زنبیل سے نکال کر سب مال و اسباب وہان کا لوٹا اور داخل
زنبیل کیا جب سب لوٹ چکے تو چاہا کہ افراسیاب کا سر کاٹ لین اُسوقت زمین وہانکی شق
ہوئی اور دو ساحر زمین سے پیدا ہوئے انھون نے نعرہ کیا کہ منم مہران جادو دوسرے نے
نعرہ کیا کہ منم قہرمان جادو قہرمان تو افراسیاب کو پکڑ کر فلک کی طرف روانہ ہوا اور مہران
نے ارادہ کیا کہ ملکہ بران شمشیر زن کا سر کاٹ لون اُسوقت بران ہوش مین آچکی تھی اُس نے
ایک ناریل جوئی دے مارا کہ مہران کے سینہ کو توڑ گیا اور وہ داخل جہنم ہوا پس ملکہ بران شمشیر زن
سب قیدیون کو اپنے ہمراہ لیکر سمت لشکر مہرخ روانہ ہوئی مگر راہ مین حیران تھی کہ اُس پار دریائے
خون رواں کے کیونکر جاؤن اُسوقت مجلس آرا جادو ایک اژدر کی شکل بنکر اُس دریا پر گر ہی
اور پل بنگئی کہ سب کے سب دریا کے اُس پار اُتر گئے مجلس جادو نے بھی چاہا کہ مین بھی نکل جاؤن
مگر وہان ایک ساحر کہ نام اُسکا نہنگ جادو تھا وہ دریا سے نکلا اور مجلس جادو کو نہنگ بنکر
نگل گیا مجلس جادو نے آہ کی اور بہت تڑپی مگر چھوٹ نسکی اُسوقت بران شمشیر زن نے
پلٹ کے چاہا کہ مین اسکو مار ڈالون لیکن عمرو نے منع کیا کہ تم طرح دو ملکہ بران شمشیر زن نے

۲۰۱

نہ مانا اور اختر مرواریدِ جو کھینچکر مارا تو نہنگ کے سینے کو توڑ گیا مجلس آرا اُس کے شکم سے نکل کر بران کے پاس آئی اُس یار دریا کے مہرخ سحر چشم اور بہار اور شکیل وغیرہ بہر استقبال بران آئے تھے سبھون نے بران شمشیر زن کی بلائین لین اور تخت الماس پر بٹھا کر لیچلے ڈنکے بجنے لگے لکّے ابر کے سر پر سایہ فگن ہوئے جانوران سحر زمزمہ سرائی کرنے لگے یہ سب داخل بارگاہ ہوئے ملکہ بران کو سبھون نے نذرین دین اس اثنا مین خبر پہونچی کہ مدہوش ابر گہر برسم ایلچی گری افراسیاب کے پاس جاتا ہے شکیل جادو نے کچھ ساحرون کو بھیجکر اُس ایلچی کو اپنے یہان بلوایا جب وہ ایلچی اصلی مہرخ کی بارگاہ مین آیا تو ایلچی نقلی کو دیکھکر ششدر اور حیران ہو گیا ملکہ بران شمشیر زن نے سارا ماجرا قران کا بیان کیا مدہوش ابر گہر جھجک کر رہگیا غرضکہ عجب صحبت رقص و سرود کی برپا ہوئی کہ نظم

ہوا سامان رقص مہ جبینان
کسی جا لطف بزم نازنینان
کوئی مسرور فیض انجمن سے
صدا قلقل کی شیشون کے دہن سے
کسی کے لب سے چسپیدہ لب جام
کوئی بیہوش محو خواب آرام
کوئی نادم کہ مین نے توبہ کیون کی
کسی کا لب پہ کب سنتا ہون ایسی
کوئی گویا کہ مے ٹپکا دہن مین
ملا ہم صحبتانہ انجمن مین
کسی کو حوصلہ خالی سبو ہو
نہ کچھ باقی رہے جو روبرو ہو
کسی بیتاب کے لب پر کہ ساقی
نہ ایسا ہو کہ ہم رہجائین باقی
کسی کے ہاتھ مین دامان ساقی
کہین غل ہم بھی ہین مہمان ساقی

غرضکہ دور شراب کا چلا کہ اس اثنا مین وہ زمانہ آیا کہ گلشن افلاک مین گل خورشید مرجھایا اور گشت کواکب مزرعۂ آسمان مین پھولا ہوا نظر آیا نظم

چراغ مہر کو افسردہ پایا
قریب ختم طول روز آیا
شباب شام سوئے اوج آیا
فلک نے اور ہی سامان دکھایا

اسی عیش و عشرت مین جب رات ہوئی چاندنی نے کھیت کیا جنگل مین گل کھلے ہوئے نظر آتے تھے سامنے دریا لہرین لے رہا تھا اُسکے کنارے سے عرق ریزے ایک پانون سے کھڑے ہوئے تھے ہوا سے سرد چل رہی تھی ذرے ریگ کے چمکتے تھے اُسوقت عجب عالم بہار کا تھا دشت اور دریا خوب ہی نکھار نظر آتا تھا اب تو بران شمشیر زن نے خواجہ عمرو سے کہا کہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ تم نے بجا کر گاؤ عمرو نے بران کی خاطر سے نےکو نکالا اور لب سے لگا کر پھونکا اور اس غزل کو گایا غزل

پھرے یہ جیسے نغم ہین ناخن کا ہر خراش
مشہور ہین جو تونگی مرے سیقر دریان
اب دیدنی ہوئی ہین مری دست کاریان
جاتی ہین لامکان کو دل شبلی نزہ بیان
سو بار ہنسنے گل کی کہی بر چمن سے کے بیچ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھرتے ہین آب چشم سے اتو ہمکو کیاریان
تربت سے عاشقون کی نہ اٹھا کبھو غبار
تھین اُس سے ہمکو سیکڑون امیدواریان
بچ جاتا ایک رات جو کٹ جاتی اور میر

کشتے کی اُسکے خاک پڑی جسم زار پر
جی بیٹھنے کی دیتے لگین رازداریان
گل نے ہزار رنگ سخن سر کیا و لے
کاٹی تھین کوہکن نے بہت ایتن جاریان

جاتی نہین ہین لطف سے تجھ ہوگی دھاریان
ابکس سے اپنی خواہش مردہ کو روتیے
لکھتے ہین ناخن تیری سیاری یاریان

غرض اسی ہنگامہ عیش مین پہر رات گذری عمرو نے تے کا بجانا موقوف کیا سب آرام پذیر ہوگئے ملکہ بران شمشیر زن کو احتیاج پیشاب کی ہوئی ایک لونڈی شمع لیے ساتھ ہوئی اور ایک پیچھے آفتابہ لیے ہوئے ملکہ جسوقت چوکی پر بیٹھی چھینک آئی اور بیہوش ہوکر گر پڑی پس وہ مشعل اور آفتابہ والی دونون عیارہ تھین ایک تو صرصر شمشیر زن اور دوسری صبا رفتار غرضکہ صرصر شمشیر زن ملکہ بران کو لیکر روانہ ہوئی دریا سے خون روان پر پہونچی کہ قران نے آواز دی کہ باش کہان لیجائیگی صرصر نے پشتارہ چھوڑ کر خنجر عیاری لیکر قران کا سامنا کیا خنجر زنی ہونے لگی یہ معلوم ہوتا تھا کہ بلبلین گتھی ہوئی تھین خنجرون کی پھلکیان چلتی تھین جھنا جھن بلند تھا خنجر اسطرح چمکتے تھے کہ جس طرح بجلیان چمکتی ہین اس اثنا مین لشکر مین بھی غلغلہ ہوا کہ بران شمشیر زن کو کوئی لے گیا اُس وقت عمرو اور برق اور جہرخ اور شکیل بھی اُٹھکر دوڑے یہان تک کہ آتی رات صرصر سے اور قران سے خنجر اور تمچہ چلا کبھی بیضہ عیاری کے مارتے تھے اور حباب بیہوشی کے منھہ پر لگاتے تھے مگر دونون مین کوئی فتح نہ پاتا تھا یہانتک کہ وہ زمانہ آیا کہ نسیم عنبر شمیم سحر وزان ہوئی اور شب تیرہ فام عالم سے روان ہوئی کہ ابیات

چھپے مثل حباب آنکھون سے تارے
گئی شب روشنی عالم مین چھائی
ہوئے صدقے سحر پر سب ستارے
ملی خورشید روشن کو رہائی

جب صبح ہوگئی تو صرصر گھبرائی اور قران نے دیکھا کہ یہ کسی طرح ہاتھہ نہین آتی اور نہ گھات پر چڑھتی ہے اور قران طرح بھی دیتا تھا اس لیے کہ یہ اس کے ہستاد کی معشوقہ ہے اب قران نے ایک خنجر اُسکی چھاتی پر مارا کہ گرہ پشتارے کی کٹی زمین پر پشتارا گرا اور صرصر تے جانا کہ مین قتل ہوئی بس یہ بھاگ کھڑی ہوئی قران نے دوڑکر پشتارہ کھولا اُسوقت جہرخ اور عمرو اور شکیل وغیرہ سب پہونچے اور ہر ایک نے قران کو گلے سے لگایا اور ملکہ بران شمشیر زن کو بھی ہوش آیا تھا کہ حسین جادو افراسیاب کی طرف سے یہان آکر پہونچی اور اُس لکاتہ نے سحر کیا کہ عمرو نے دیکھا کہ ہمارے سب کے گرد احاطہ فولاد کا کھنچ گیا ہے اور کہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکلنے کا راستہ نہین ہے اور افراسیاب نے پیچھے پیچھے حسین جادو کے ظلمات آسمان سحر کو بھی
روانہ کیا تھا یہان سب قیدی چاہتے تھے کہ احاطہ سے باہر نکل جائین لیکن کوئی نکل نہ سکتا تھا
قضائے کار جو حسین سحر کر رہی تھی اُس سے صرصر نے آکر کہا ای حسین جادو مین لاچکی تھی ملکہ بران کو
مگر یہ کلموا حبشی سد راہ ہوا حسین نے کہا کہ ای صرصر پھر کیا ہوا اگر وہ تجھ سے چھٹ گئی تو مین کمند
چھوڑتی ہون بس اُسکا اتنا کہنا تھا کہ ساتون حلقہ کمند کے اُس کی گردن مین پڑ گئے اور ایک
جھٹکا مارا کہ چارون شانے چت زمین پر یہ گر پڑی اُسوقت نعرہ ہوا کہ منم برق فرنگی اور ایک
خنجر اُسنے مارا کہ حسین ہلاک ہوئی اور آوازین گیر و دار کی آنے لگین آندھی سیاہ آئی پھر مطلع صاف
ہوا اور ملکہ بران اور مہرخ اور شکیل اور عمرو اور قران وغیرہ سب حاطہ سے باہر نکلے برق فرنگی
کو عمرو نے گلے سے لگایا اور بہت تعریف کی اور ارادہ چلنے کا کیا کہ وہ نطفہ حرام ظلمات آسمان سحر
یہان آکر پہونچا اور اُسنے سحر کیا کہ ایک آسمان سیاہ مانند چادر ظلمات کے ان سبھون پر آگرا دھوئے دہر
کالا ہوا ہر طرف تاریکی پھیل گئی یہ ظلمت سرائے دنیا بالکل تاریک تھی اندھیرا ہر طرف چھایا تھا سیاہ مستی
کا وہ مقام نمونہ تھا اب حال سُنیئے کہ رعد جادو اور برق جادو اپنے خیمے سے جو صبح کو نکلے تو یہ بھی
مہرخ کو ڈھونڈھتے ہوے روانہ ہوے اور جب صحرا مین پہونچے تو انھون نے دیکھا کہ ایک
آسمان سیاہ زمین پر جھکا ہوا نظر آتا ہے اور آواز ظلمات آسمان سحر کی ایسی آتی ہے کہ وہ کہہ رہا ہے
کہ ای مہرخ مین بحکم افراسیاب تم سب کو ایک آن واحد مین ٹھکرا کر مار ڈالونگا جب نام مہرخ
کا رعد اور برق جادو نے سنا از بسکہ حالت عشق کی مہرخ اور عمرو سے انکو ہے بس بیساختہ
رعد اور برق جادو نے اپنا سحر کیا یعنی ایک ابر نمایان ہوا اور برق چمک کر کڑکڑا کے آسمان
پر سے گری کہ ظلمات آسمان سحر کے دو ٹکڑے ہوئے اور وہ لاشہ سامنے عمرو اور مہرخ
کے گرا آوازین مہیب آئین کہ کشتی مرا نام من ظلمات آسمان سحر جادو بود اور وہ تاریکی سب رفع
ہوئی رعد اور برق جادو عمرو اور شکیل اور مہرخ نے گلے سے لگایا اور عمرو بہت خوش ہوا
ملکہ بران بھی بہت خوش ہوئی اور بغلگیر ہوئی اب یہ سب وہانسے داخل بارگاہ مہرخ عالیشان
ہوئے بران نے پوچھا کہ مدہوش ابر گیر کہان ہے سب نے عرض کیا کہ آپکے پیچھے گھبرا کر وہ بھی باہر
نکل گئے انکے ساتھ بارہ ۱۲ ہزار ساحرہ بھی ہین یہ سنکر بران شمشیر زن نے ایک ساحر کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مدہوش کی خبر کے واسطے بھیجا لیکن مدہوش جب کنارے دریاے خون رواں کے پہونچا تو زنار جادو اور ناقوس جادو ملازمان افراسیاب کو خبر ہوئی دو لاکھ جادوگر بمقابلہ مدہوش ببر گیر آئے اور سامنا کیا غرض زنار جادو تو مدہوش کے ہاتھ سے مارا گیا اور ناقوس جادو سے اور مدہوش ببر گیر سے سحر کی ٹکرین چلنے لگین اور دونون کے سر پھٹ گئے اور وہ دونون غش کھا کر گر پڑے ادھر سے اور اُدھر سے بارہ ۱۲ ہزار ساحر مدہوش ببر گیر کے اور دو لاکھ ساحر ناقوس کے آپڑے لگی باہم شمشیر سحر چلنے یہ حال ہوا کہ نظم

زمین مین آگئے باہم اجل سے
اجل کا دان ہوا تھا گرم بازار
تنون کو زینتین ملتین کفن سے

نہ دیتی انکو مہلت کچھ بھی شمشیر
مقام آبرو تھا ہان خبردار
جو پڑتی سر پہ تیغ برق آہنگ

نہ تھی فرصت اٹھین دام اجل سے
کہ دم لینے کی بھی حاصل ہوتا خیر
جدا ہونے لگین روحین بدن سے
لباس روح بھی تھا گور مین تنگ

سحر کے تیر کلیجے چھید دیتے تھے نارنج سے سلو رنج حاصل ہوتا تھا ناریل جگر کے پار ہوتا تھا بجلیاں چمکتی تھین آفت کا ہنگامہ برپا تھا وہ بارہ ہزار ساحر خاص ملکہ کوکب کے تیار کیے ہوے تھے جسکے تلوار مارتے اُسکے بدن سے آتش پیدا ہو کر جلا دیتی تھی ہزار ہا جل گئے دو لاکھ جادوگر ناقوس کا ہلاک ہوا چاہتا تھا بھاگے کہ یکایک ناقوس بجتا سنائی دیا اور نفیر سحر کو دم ملا ملکہ حیرت بصد جاہ و حشمت تخت سحر پر سوار آکر پہونچی اور اُس نے آکر مدہوش اور ناقوس کو اپنے ساتھ لیا اور روانہ ہوئی یہ خبر افراسیاب کو پہونچی اُس نے عقاب جادو کو دو لاکھ ساحر دے کر روانہ کیا کہ وہ ساحر دریاے خون رواں کے پار اُترا اور بڑے حشم و خدم سے لشکر حیرت مین آیا بارگاہ اپنی نصب کرائی اور اُس مین اُتر کر آرام پذیر ہوا اُسوقت وہ ساحر کہ جسے بران نے خبر کو بھیجا تھا آیا اور اُسنے تمام و کمال یہ ماجرا بیان کیا اور پھر کر خدمت بران مین گیا اور سب حال بیان کیا کہ اسطرح عقاب دو لاکھ ساحر لے کر آیا ہے بران شمشیر زن اس ساحر کا حال سنکر اُٹھی اور سحر کا ایک گولہ آتشی بنا کر سمت آسمان روانہ ہوئی اسکے پیچھے بہرخ تشکیل برق فرنگی چلے عمرو نے برق جادو کو تو بارگاہ مین چھوڑا اور آپ بھی پیچھے ملکہ بران کے روانہ ہوا لیکن پہلے ملکہ بران شمشیر زن وہان پہونچی کہ جہان عقاب خیمہ زن تھا اور کچھ سحر کر کے دانے ماش کے زمین پر پھینکے عمرو بھی وہان جا پہونچا تھا اُسنے دیکھا کہ ایک غول جانورون کا پیدا ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ جسم تو سب جانوروں کا زمرد کا تھا اور چہرہ لال کا یاقوت رنگ اور ایک طرف سے ایک پنجہ پیدا ہوا کہ اُس کے پنجہ میں ایک چھیپی نہایت پُرتکلف تھی پس وہ چھیپی اُس پنجہ نے ہلائی اور غول جانوروں کا عقاب جادو کے لشکر پر گرا اور جس ساحر کے سر پر وہ لال جا بیٹھا کھینچا کھا گیا قریب دو لاکھ جادوگروں کے عقاب کا مارا گیا غلغلہ برپا ہو گیا ان لالوں نے ہر ایک کو جہنم رسید کیا ہر ایک کی زندگی کے ہاتھ سے گئی اب ہر سمت لاشیں تڑپنے لگیں بسمل سسکنے لگے سامری جمشید کی پکار ہونے لگی نظم

تڑپتا تھا پڑا میدان میں کوئی
کوئی بسمل کوئی جی چھوڑتا تھا

نہ آئی کام کچھ ان کے نکوئی
بھرا تھا دور تک لاشوں سے میدان

سسکتا تھا کوئی دم توڑتا تھا
ہر اک کا فق تھا اپنی جان سے حیران

عقاب جادو اس آفت میں ایسا گھبرایا کہ تاب نہ لا سکا بارگاہ چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا اور جانب افراسیاب بے ایمان چلا اب ملکہ بران شمشیر زن نیچے روے ہوا پر سے اُتری تہرخ نے دوڑ کر بران شمشیر زن کی بلائیں لیں عمرو نے بہت تعریف کی غرضکہ اب اُسی عقاب کی بارگاہ میں عمرو وغیرہ سب آکر مع بران بیٹھے اور عقاب جادو بھاگا ہوا افراسیاب کے پاس پہونچا اور سارا حال اپنی فوج کی شکست کا افراسیاب سے کہا افراسیاب نے حکم دیا کہ اے ظلمات فیل دندان جادو تو جا اور بران شمشیر زن کو مع عمرو کے جسقدر کہ وہاں لوگ ہوں سب کو پکڑ لا ظلمات فیل دندان یہ حکم پاکر اپنے اژدر آتش فشان پر سوار ہوا نا قوس کی صدا پر آسمان کا ایسا پرانا بیرتا چنے لگا عالم میں تاریکی چھاگئی نفیر اور جھانجھ کی صدا سے گوش کر دبیان کر ہوا وہ ساحروں کا ہنس آتشین اور فیل آتشین پر سوار ہو کر چلنا ترسول اور خیسول کا چمکنا نارنج اور ترنج کا اُچھلنا یہ معلوم ہوتا تھا کہ نخل دہر میں یہ پھل لگے ہیں جو جو سامری اور جمشید کا غل تھا نظم

کبھی پڑھتے تھے جادو گاہ افسون
نہ مہلت بات کرنے کی بھی دینگے
اسی صورت سے جب پہونچے وہاں پر

ہوائے تند کے جھونکے تھے آتے
یہ پیدا تھا زبان سے اُنکے مضمون
ہزاروں رنگ کے دیو ستمگار
تو پھر آیا نظر بران کا لشکر

ہر اک ساحر تھے جو کا غل مچانے
کہ ہم جا کر عدو کو مار لینگے
لگے سب کرنے اپنے اپنے وار
مگر وہاں عمرو و برق فرنگی وغیرہ

جو بارگاہ میں مع ملکہ بران بیٹھے تھے اُنھوں نے دیکھا کہ روے ہوا پر تاریکی نمودار ہوئی اور چادر ظلمات چہار طرف سے اندھیری گھر کے چھاگئی ہر عمرو گھبرا کے گلیم اوڑھ کر بھاگا یہ تو غائب ہو گیا

اور برق فرنگی بھی ایک سمت دامان کوہستان مین جاکر پوشیدہ ہوا لیکن لشکر بران اور بہرخ پر چادر ظلمات چھاگئی سب جادوگردن نے دیکھا کہ ایک فیل مست بہت بڑا اور اُسکے پیچھے بہت سے ہاتھی آتے ہین اور اُن ہاتھیون نے آکر چار طرف سے خیمہ ملکہ بران کا گھیر لیا یہ معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ خیمہ کو گھیرے ہوے ہین اُسوقت عمرو نے برق فرنگی سے کہا کہ اے فرزند ملکہ بران کا کوئی کفیل حال نہین ہے چلو کچھ تدبیر کرین ورنہ سب قید ہو چکے ہین یہ کہکر عمرو وہان سے بہرخ کی بارگاہ مین آیا وہان جو دیکھا تو برق خشمناک زن رو رہی ہے عمرو نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے برق خشمناک زن نے کہا کہ اے خواجہ مین اسواسطے روتی ہون کہ ظلمات فیل دندان کسی کے ہاتھ سے مارا نجائیگا اُسکی موت ہی نہین مگر ایک معشوق افراسیاب یعنی گلنار پوش اگر وہ ہوتی تو یہ مارا جاتا اور شاید کہ ملک کوکب روشنضمیر کے سحر سے کہ وہ پادشاہ طلسم نور افشان ہے یہ مارا جائے عمرو نے کہا کہ اے ملکہ برق ہم اسکو انشاء اللہ تعالے قتل کرینگے یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور سمت صحرا چلا جب چند قدم چلا دیکھا کہ سامنے انھین ہاتھیون مین سے ایک مست ہاتھی سامنے عمرو کے جھومتا ہوا آتا ہے بس عمرو کو دیکھکر وہ ہاتھی انسان کی زبان مین بعبارت فصیح گویا ہوا کہ اے عمرو کیا مقدور تیرا کہ جو تو ظلمات تک پہونچ سکے عمرو یہ سنکر ادھر سے پھرا اور بدحواسی مین ایک سمت کو بھاگا جاتے جاتے دیکھا تو ایک طرف پہاڑیان ہین یہ گھبرا کر ایک پہاڑی پر چڑھ گیا وہان ایک پتھر کی چٹان پر نماز پڑھنے لگا اور بتضرع وزاری کمال بے قراری سے رو رو کر اور بجناب باری دعا کرنے لگا کہ اے پروردگار انس وجان خلاق دوجہان تو میری مدد کر شعر گنہگار ہون تجھ سے امید ہے ؛ کہ ساحر کو جا کر کرون آج پے ؛ مجھ مور ضعیف مشت استخوان سے اور اس ہاتھی سے کیونکر مقابلہ ہوسکتا ہے یہ کہکر عمرو سو گیا خواب مین کیا دیکھتا ہے کہ کسی شخص نے اس سے کہا کہ اے عمرو داہنی طرف اُٹھکر جا وہان تیرا مطلب پورا ہوگا عمرو یہ خواب دیکھکر اُٹھا اور بموجب الہام غیبی دست راست کی طرف روانہ ہوا وہان جاکر دیکھا تو ایک پہاڑ ہے اور اُس کے درے مین راستہ ہے عمرو اُس درے مین داخل ہوا جب اُس پار نکلا تو دیکھا کہ ایک میدان قریب دو تین کوس کے نظر آتا ہے اور جا بجا اُسمین مکانات اور عمارات تعمیر نظر آتے ہین اور بہت سے دروازے ہین عمرو ایک رنڈی کی شکل بنا یہ صورت زیبا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسکی تھی کہ سنبل اسکی زلف کو دیکھے تو پریشانی حاصل ہو اور نرگس مست جو اسکی چشم شہلا کو دیکھے تو شرم سے آنکھ چرائے سوسن وہ زبان اسکی زبان کے سامنے گونگی بنجائے گل اُس کے رخسارون کے دیکھے گریبان چاک کرین چتون مین وہ شرارت بھری ہوئی تھی کہ جنکے سامنے خوش چشمون کا چہرہ نظری تھا آنکھون مین سرمہ دیا ہو انگلینہ چشم کا سلیمانی بنا ہو تھیلیون کی وہ جلوہ گری کہ جیسے شیشہ مین بند پری مسدس

وہ لب لعل کہ یاقوت کی ٹھہرے نہ نظر	کھائے غیرت سے عقیق یمنی خون جگر
جان بلبل جو ہری ہو لب کی جھلک دیکھے اگر	زرد دیکھے اج کے مانند ہو چہرہ یکسر
اُسکی باتون مین جو اعجاز مسیحائی ہے	لعل کی طرح لب سرخ مین جان آئی ہے
رنگ رخ ہے وہ طلائی کہ نہین جسکا نظیر	ہر کجا خاک عناصر کو جو دیکھے اکسیر
جلوہ اُس شوخ کی رنگت کا قیامت ہے شریر	ہو بنجے ضو مہر کی جسکو نہ قمر کی تنویر
رنگ رخسار کا شعلہ جو بھڑک جاتا ہے	آتش حسن مین کندن سا چمک جاتا ہے
اُسکے عارض ہین وہ رنگین کہ خجل ہو گلزار	دل رہے جسکے تصور سے سدا باغ و بہار
عارض حسن پہ نازان ہے عبث گل ہر بار	دیکھے ان پھولون کو بلبل تو ہو آنکھون مین خار
روے گل ہے یہ نہین خار وہ رخسارے ہین	ایک رخ کیا خجل اُس رخ سے دو رخسارے ہین

زر و زیور سے آراستہ ہو کر یہ وہان سے روانہ ہوا جو اس نے دیکھا چار سو عورتین پریزاد قامت اُنکے رشک شمشاد دُر در گوش مرصع پوش کہ ایک ایک اُنمین فلک حسن کی تارہ مہ پارا کہ اُنکے بھی حسن کا یہ نقشہ تھا مسدس

ورق نور وہ رخ صفحہ تنویر وہ رخ	اختر بخت وہ رخ کوکب تقدیر وہ رخ
حیرتی جسکے مہ و مہر سے تھے تصویر وہ رخ	قتل عاشق کو کھنچی ہوئی شمشیر وہ رخ
نہ بچین خوبان پری چہرہ تو دیوانے ہون	ماہ و خورشید بھی اُس شمع کے پروانے ہون
عضو سے عضو یہ کہتا ہے کہ یکتا ہون مین	بند سے بند کا یہ قول کہ زیبا ہون مین
ہے یہ تیلی کا اشارہ ید بیضا ہون مین	لب سے لب کا یہ مقولہ کہ مسیحا ہون مین
رمز آنکھون کا کہو نرگس شہلا ہمکو	قول زلفون کا کہو سب سے دو بالا ہمکو

یہ عورتین روئے ہوا پر اڑتی ہوئی آئین اور سواسو ہاتھی کہ اُنپر بارگاہ لدی ہوئی خیمہ و خرگاہ بار کیا ہوا وہ بھی سب آکر زمین پر اُترے بارگاہین اور خیمے کھڑے ہوئے اور کئی ہزار سقنیان اور سقے آکر آب پاشی کرنے لگے بعد اسکے کئی ہزار حاجب اور دربان اور چوبدار آگے آگے ٹھہرتے ہوئے اور ایک تخت مرصع کا وپر کہ جو مکلل بہ زر و گوہر و مستغرق بجواہر تھا ایک شہزادی سر پر تاج بادشاہی رکھے ہوئے قبائے فرمانروائی پہنے سر پر چتر بال ہما کا گردش مین نہایت حسین و مہ جمال کہ سامنے اُس کے ناقص بدر کامل چہرے کا کمال مین شوخی اور شرارت بھری آنکھون پر فتنہ و ہزار نثار گل رخسار پر اُسکے بلبل تصدق ہزار اشعار

لب سرخ اسکے وہ گل برگ تر
جیسے چمن مین دندان کے سلک گہر
تبسم مین اپنے وہ برق بہار
دم حرف ہوتے گئے آبدار
دہن غنچۂ ناشگفتہ سے کم
سخن رہبر راہ ملک عدم
تبسم ذرا اگر وہ دلکش کرے
تو گلشن مین گل صد چمن غش کرے
مگر اسکی ممکن نہین ہاتھ آئے
مگر صاحب دست غیب اسکو پائے
نہ رنگ صفا ہی فقط تن پہ تھا
کہ مینا کا خون اُسکی گردن پہ تھا
کیا اُسنے پامال فتنون کا خون
ہوا اُسکے ہاتھون سے کتنون کا خون
خرامان خرامان جدھر آگئی
قیامت بھی گویا ادھر آگئی
اسی بت کا ہر ایک جا ذکر ہے
خدا کو خدائی کی اب فکر ہے
چڑھا دے اگر ہاتھ مین آستین
تو پھر دست موسی ہے کچھ بھی نہین
شاہون سے سوا وقار اُس کا
تھا مردہ شہر یار اُس کا
قیصر مین کہان یہ جاہ و جلال
خاقان کا کہان یہ بخت و اقبال
آغاز شباب واقف راز
گل چہرہ جوان سبزہ آغاز
کم عمر ہر ایک فن مین کامل
فیاض جری شجاع عادل
تھا گرم جمال کا یہ بازار
تھا مشتری فلک خریدار
خدام و مصاحب و ارکین
پہنے ہوئے جامہ ہائے زرین
یون تخت نشین وہ شاہ شاہان
خاتم مین نگینہ سلیمان

وہ نازنین تخت سے اُتر کر داخل بارگاہ ہوئی گرد و پیش اُسکے چار سو پریزاد عہدے ہاتھون مین لیے باادب استادہ ہین عمرو بھی عورت کی صورت بنے ہوئے تھا ایک مقام پر آکر کھڑا ہوا اشعار

حسینان پری پیکر گل اندام
وہی سامان جو تھا مرغوب خاطر
ہوا اک بات کے کہنے مین حاضر
نگہون نے نہی کیفیت اُٹھائی
لیے ہاتھون مین ساقی شیشہ و جام
غرض جب بزم نے زینت یہ پائی

ناچ گانا شروع ہوا اسوقت عمرو بھی گائن بن کر جا بیٹھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور نے نوازی کرنے لگا کہ جسنے آواز اُسکی سُنی بیکل ہو گیا اور دل تمام مجلس کا بیتاب تھا اُس وقت ملکہ نے اُس نے نواز سے پوچھا کہ تو کون ہے عمرو نے کہا مین حضور کی کنیز ہون اُس ملکہ نے کہا کہ اچھا پھر نے بجاؤ عمرو نے بانسری اُٹھائی اور ایسی بجائی کہ تمامی انجمن کو بیہوش کر دیا چنانچہ ملکہ کا نام شکوہ زرین قبا ہے غرض جب عمرو بانسری بجا چکا تب ملکہ نے ہاتھ عمرو کا پکڑ لیا اور کہا کہ تھوڑا سا پانی تو لاؤ عمرو بدحواس ہوا مین ایک لونڈی نے یاقوت کے گلاس مین پانی لا کر دیا ملکہ شکوہ زرین قبا نے کچھ سحر دم کر کے ایک چھینٹا عمرو کے مُنھ پر مارا کہ عمرو کی اصلی صورت نکل آئی اُسوقت ملکہ نے کہا کہ کیون او دزد گردن باریک لک لک یا ساربان زادے تو اپنی جان کو ہتھیلی پر لیے پھرتا ہے خیر سمجھ لونگی یہ کہکر تخت پر اپنے ساتھ عمرو کو بٹھا کر اشارہ کیا کہ وہ تخت پرواز کر کے چلا اور جتنی ساتھ والیان تھین وہ بھی سب روانہ ہوئین کوئی دو گھڑی کے بعد عمرو نے دیکھا کہ ایک بارگاہ مین سب جا کر داخل ہوئین اس عرصہ مین وہ زمانہ آیا کہ بادشاہ خاور داخل بارگاہ مغرب ہوا اور رات نے خیمہ اپنا عالم مین کیا **نظم**

عروج مہر آیا سوے پستی | ہوا خالی ضیا سے ملک ہستی | قریب شام نے پیدا کیا رنگ
ہوے اُمیدوار دیدۂ دل تنگ

اُسوقت ایک بارگاہ باغ مین استادہ ہوئی نہایت روشنی چار طرف اس باغ کے تھی اور اُس باغ کے بہار کی یہ کیفیت تھی **اشعار**

بلندی سے نقاب چہرۂ کاخ | زمرد گون لباس رنگ شاداب | بشکل ساعد نازک ہر اک شاخ
نوا سنجی مین طاؤسان خوشرنگ | تلذذ مین کشودہ خاطر تنگ | لعاب زیر دامن چشمۂ آب
کہین فریاد بلبل مرثیہ خوان | کوئی گل تھا بشکل جام لبریز | ترنم ریز مرغان خوش الحان
کسی کا سنگ مثل روے جانان | کوئی نازکبدن کچھ دم کا مہمان | کہین پتے تھے باہم شبنم آمیز

غرض ملکہ شکوہ زرین قبا وہان آکر بیٹھی رات کو اُس باغ مین چاندنی دیکھنے کی بہار تھی کنیزین بادلہ جھولی مین بھرے ہوئے اُڑاتی تھین کہ زمین پر ستارے سے چمکتے نظر آتے تھے فوارے چھوٹ رہے تھے نہرون کے کنارے بط اور مرغابی اور قرقرے اور بگلے بیٹھے تھے درختون کے پتے چاندنی مین چمکتے تھے جانور کبھی کبھی آشیانون مین چہکتے تھے اب ملکہ نے وہان خاصہ نوش فرمایا اور حکم دیا کہ ناچ ہونے لگا ملکہ شکوہ زرین قبا چار چھ گھڑی رات گئے تک جلسہ دیکھ کر چھپر کھٹ پر لیٹی اور عمرو کو اپنے قریب ایک پلنگ پر سلایا مگر قید سحر مین مبتلا رکھا اسلیے کہ یہ بھاگ نجائے جب زلف لیلاے شب تا بہ کمر پہونچی اُسوقت ملکہ نے

قمر جادو سے کہا کہ چلو پہاڑ پر چلکر سیر شب ماہ کی دیکھیں اور عمرو سے بانسری بجوا کر سنیں یہ کہکر محبوب جادو کو اپنے ساتھ لیا اور عمرو کو جگایا کہ اے عمرو چلو پہاڑ پر چلکر سیر کریں عمرو نے کہا کہ کیوں رات کو تمنے میری نیند حرام کی ہے میں نہیں جانے کا ملکہ لگی منتیں کرنے اُسوقت عمرو اُسکے ساتھ پہاڑ پر آیا وہاں آکر اُسنے عمرو سے فرمایش کی کہ خواجہ بانسری بجاؤ اسکے ساتھ ہمدم و ہمراز ہیں جو ایک جان دو قالب تھیں وہ ساتھ آئی تھیں خلاصہ یہ کہ پہاڑ پر یہ آکر بیٹھیں اور ملکہ شگوہ زرین قبا سیر شب ماہ میں مشغول ہوئی ہے اور ابھی کچھ گانے بجانے کا چرچا عمرو سے نہیں آغاز ہوا ہے کہ دفعتہً ملکہ شگوہ نے جو دیکھا تو اس طرف میدان میں پہاڑ کے ایک بارگاہ نہایت عمدہ استادہ ہے اور فوج بھی اُتری ہوئی ہے محبوب سے کہا کہ میں جا کر ذرا دیکھوں تو یہ کون ہے جو ہمارے علاقہ میں یا بن فوج و لشکر بیکران آکر اُترا ہے یہ کہکر پھر آپ ہی کہا کہ اچھا تم ٹھہرو میں خود جاتی ہوں اور عمرو و محبوب کو وہیں چھوڑ کر آپ وہاں گئی تو اس مقام پر دیکھا ایک بادشاہ پر شوکت و جاہ کہ نام اُسکا شاہ ساحران ماہ تاجدار جادو ہے ملک کوکب روشنضمیر سے مع تین لاکھ فوج ساحران کے احوال ہیران کا سنکر کہ ظلمات فیل دندان نے قید کر لیا ہے آیا ہے اور مرزان جادو وزیر ملکہ ہیران شمشیر زن کا اُسکے ساتھ ہے اسکی بارگاہ علیحدہ استادہ ہے اور اندر بارگاہ کے چار سو کرسی جواہر نگار بچھی ہوئی ہے جادوگر بیٹھے ہیں ملکہ شگوہ زرین قبا سامنے اُس بارگاہ کے آئی اور دیکھ رہی تھی کہ دفعتہً نگاہ ملک تاجدار کی ملکہ مذکور پر جا پڑی بس دیکھتے ہی اُسنے ایک تیر عشق کھایا ایسا کہ جگر و دل کو توڑ گیا اور اپنے دل اندوہگین سے کہا

نظم

وہ تم سے ہم بغل ہونے کو آئے
کہ ہو شب پاس معشوقوں کی فہمیر
زہے قسمت کہ یہ خاتون ذیجاہ
محبت کی کشش یہاں کھینچ لائے
نہیں چشم فلک تک جس سے آگاہ
کرو سجدے کہاں یہ دن میسر

ادھر ملکہ شگوہ بھی قتیل خنجر ابرو و ذبیح ناز و ادا ہوئی اور اندر بارگاہ کے گئی کیونکہ سر ایکے تو اُٹھتے ہی ہوئے تھے یہ جا کر پاس ماہ تاجدار کے پہونچی وہ اُٹھ کھڑا ہوا مگر یہ عالم تھا جھجھک کر جھجک رہ گئی ایکبار ٭ ہوئیں لاکھ ادائیں جھجک پر نثار ٭ غرض ملکہ شگوہ برابر ماہ تاجدار کے ایک کرسی جواہر کار پر بیٹھی اور ساقی نے جام اُسکو بھر کر دیا یہ تو عاشق ہو ہی چکی تھی شراب پیتے ہی بیہوش ہے عاشقی ہوئی اور یہ نقشہ تھا کہ

اشعار

ادا و ناز و غمزہ کا ہوا دور
نظر آنے لگے کچھ اور ہی طور
شراب لالہ گوں کے جام چھلکے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھلکے شیشے بہا ہر خم اُبل کے
سخن بہکے ہوئے نکلے زبان سے
کبھی لب تک جو آجاتی تھیں آہین
بلیٹھا اُسوقت تو یہ عالم ہوا تنظم
ہوئی گویا کہ جانی دم ذرا لے
ہلائی رغبت برائے بوسۂ خاک
کبھی دیتی تھی پستان کے ٹھوکے
چھٹنے موقع سے اتنے بھر گئے طاق
ہوا موجود کھایا سب نے باہم
کہ آیا وقت اسمین نصف شب کا
گلون سے نکلے سُر آواز کے ساتھ

وفور کیف سے آنکھیں ہوئیں بند
رہی تا دوپہر رنزش زبان سے

طبیعت خوش مزاج قلب خرسند
کبھی پڑتی تھیں الفت کی نگاہین

اسنو ماہ تاجدار نے تخلیہ کرادیا اکیلا ملکہ شکوہ زرین قبا کو لیکے

کہ لیٹی وہ تو اُس سے ہو کے بیتاب
ٹھہرنی اور بھی دو چار پیالے
کبھی لیتا تھا وہ اسکو آغوش
کبھی کہتی تھی کیون پیارے یہ دھوکے
طعام عمدہ و دسترخوان شفاف
پھر اسکے بعد جو کچھ تھا فراہم
صدا طبلون کی پہونچی آسمان تک
لگے ہوتے اشارے ناز کے ساتھ

بھر آئی حسرتون سے چشم پُر آب
کبھی جوش ہوس سے ہو کے بیباک
کبھی کہتا تھا ہم ہین خود فراموش
بلورین جام شیشے صاف بُراق
بشکل حسن جانان پاک اور صاف
رہا موقع سے استعمال سب کا
غزل ٹھہری کی لفظ آئی زبان تک

اُسوقت ملکہ نے یہان سے پیار سے جا کر اُسی حالت عشق مین عمرو سے کہا کہ خواجہ اب تم کچھ شغل کرو عمرو نے ساتون قفلیان درست کر کے نے بجانا اور اس غزل کو گانا شروع کیا

غزل

گل اس نگہ کے زخم رسیدون مین ملگیا
کمبخت پاک ہو کے پلیدون مین ملگیا
اس شکل سے ہوا وہ طلبگار دید یار
تھا اگرچہ شقیا مین سعیدون مین ملگیا

یہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین ملگیا
دکھلا کے کہکشان سر فلک چاک سینہ رات
صاف آئینہ کا دیدہ ندیدون مین ملگیا

اگر بعد فقر پھر سنگ دیتا ہوا فقیر
اُس باہوس کے سینہ وریدون مین ملگیا
حب جسین ذوق وہ شی ہے کہ جس سے حُر

وہ اسوقت پہاڑ سے آبشار رہو رہا تھا اور نے کے بجانے سے جانور تمام خواجہ کے گرد آکر جمع ہو گئے تھے ریگ کے ذرے جنگل مین چمکتے تھے گویا صحرا بھی آنکھیں بچھائے تھا سناٹا ہوا کا اور فراٹا وہ سنسان جنگل اور سمین اس محبوب ماہ وش کا بیٹھ کرنی کو سنتا غضب ڈھا رہا تھا اس ہنگامۂ عشرت خیز مین افراسیاب کو جو خبر اس حال کی پہونچی کہ ملکہ شکوہ زرین قبا تاجدار پر عاشق ہوئی ہے بس سنتے ہی اس خبر کے شاہ جادوان برہم ہو کر اُٹھا اور ایک ہی سناٹے مین وہان پہونچا کہ جہان ملکہ شکوہ بیٹھی تھی عمرو نے اتفاق سے اسکو آتے دیکھا یعنی یہ معلوم ہوا کہ رو سے ہوا پر ایک ستارا چمکا عمرو تو اُچک کر بھاگا اور گلیم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسنے اوڑھ لی اور افراسیاب نے نعرہ کیا کہ سنم شاہ جادوان اور ملکہ شکوہ زرین قبا اور محبوب جادو کے بال سر کے پکڑ کر پھر سوے آسمان روانہ ہوگیا یہ تو ادھر گیا اور عمرو تنہا رات وہان ٹھہرا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ کوہ خاور سے شاہ خاور براے گرفتاری شاہد شب بصد جلال نکلا اور زرات نے حلقۂ طوق ماہتاب کو گردن سے اُتارا اشعار

بہ ساماں تھا کہ بدلا حال شب کا	جو بس گذری وہ شب مہر منور
دکھایا صبح نے اپنا جھمکڑا	ضیا افزا ہوا صحن زمین پر

عمرو ایک ساحر کی ایسی صورت بنکر پہاڑ کے نیچے اُترا اور وہان سے ماہ تاجدار کی فوج مین آیا اور معلوم کیا کہ ملک کوکب روشنضمیر شاہنشاہ جادو نے ماہ تاجدار اور مرزان جادو وزیر کو واسطے رہائی بران کے بھیجا ہی عمرو مرزان جادو کا نام شنکر ہئیت اصل بنا اور بارگاہ مرزان مین آیا مرزان عمرو کو دیکھ کر سر و قد بہر تعظیم اُٹھا اور ماہ تاجدار سے عمرو کا حال کہکر ملاقات اُسکی کرائی اور عمرو کو تخت پر بٹھلایا لیکن عمرو نے دیکھا کہ ماہ تاجدار کا رنگ زرد ہی آنکھون مین تری ہی ہوش مین ابتری ہی چشم پر آب ڈبڈبائے ہوے آہ سرد دل پر درد سے کھینچتا ہی شعر جسے عشق کا تیر کاری لگے ؛ اُسے زندگی جگ مین بھاری لگے ؛ اور کبھی کہتا ہی کہ دوہرہ - آہ کرون تو جگ جلے اور جنگل ہو جلجاے ؛ پاپی جیرا نا جلے کہ جسمین آہ سماے - اور کبھی کہتا ہی دوہا جو مین ایسا جانتا کہ پیت کرے دکھ ہوے ڈھنڈھورا پیٹتا کہ پیت نہ کریو کوئے ؛ اور کبھی یہ زبان پر جاری تھا شعر مراد رسیت اندر دل اگر گویم زبان سوزد ؛ وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد ؛ عمرو نے اپنے دلمین سوچا کہ یہ شخص کسی پر عاشق ہی غرضکہ اُدھر اُدھر کا تذکرہ عمرو کرنے لگا بعد اسکے عمرو نے اپنی کیفیت بیان کی اور کہا کہ رات کو ملکہ شکوہ زرین قبا اور مین اس پہاڑ پر بیٹھا تھا کہ افراسیاب آکر ملکہ کو مع اُسکی وزیرزادی محبوب جادو کے چوٹی پکڑ کر کھینچ لیگیا اور پھر قیدیونکا ملکہ بران شمشیر زن کے حال بیان کیا کہ سطرح ظلمات فیل دندان آیا اور سطرح سحر ملکہ کی بارگاہ پر کیا کہ وہ قید ہوگئین یہ حال سنکر ماہ تاجدار طیش مین آیا اور تیغۂ سحر پکڑ کر تین لاکھ ساحرون سے کہ جو اسکے ساتھ آئے تھے سمت ظلمات فیل دندان روانہ ہوا اور مرزان جادو بھی عمرو کو ساتھ لیکر روانہ ہوا اسطرف سے ظلمات فیل دندان بھی مقابلہ کرنے کو نکلا اب دونون لشکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مقابلہ مین اُترے اور جب فیل شب کی پشت پر جھول ستارہ دار کواکب کی پڑی اور فیلخانۂ مغرب مین فیلبان

خورشید نے قدم رکھا کہ نظم — سر شب عکس کا مہ نور چمکا — ہوا سامان رزمی سب مہیا

کمال شام تاریکی پہ آیا — اندھیرا عارض عالم پہ چھایا — سر شب نفیر سحر کو ماہ تاجدار نے

بجایا ظلمات نے بھی نقارۂ جنگی بجنے کا حکم دیا کہ وہ گرگڑا یا ساحرون نے تیاری سحر کی آغاز کی

افسون خوانی ہونے لگی پڑھنت پڑھی جانے لگی ہر غل مچانے لگے عالم مین تہلکہ پڑ گیا سحر کا اندھیرا ہر

سمت چھایا بھیرون ناچتا آیا بازوے سعی ساحرون نے کھولے قصر تن ڈھانے کی ہر ایک کو فکر ہوئی

ستون بارگاہ شجاعت سنگی شیشیان سحر و ساحری بھی دروازۂ جنگ کھلا باب آشتی مسدود ہوا تیرونکا

سینۂ دشمن مین روزن کرنے کا ارادہ ہوا لڑنے مین ہر ایک طاق تھا غرض چار پہر رات یہی غلغلہ

برپا رہا جب قصر فلک مین مشعل خورشید کی روشنی ہوئی اور شمع مہتاب ایوان افلاک

بجھ گئی کہ اشعار

کیا لطف فلک نے شب کو ناشاد — دکھایا صبح نے حُسن جبین کو — کیا تابندہ رخسار زمین کو

ہوئی ہر طبع کو تکلیف بیداد — صبح کو ایک طرف سے ظلمات

اپنی فوج لیکر اور ایک جانب سے ماہ تاجدار اپنے گروہ لشکر کو لیکر نظم — اندھیرا ہو گئے بس ظلمات آیا

بشکل فیل اسکو سب نے پایا — گھر آیا ابر اور ہر سمت چھایا — اندھیر ایسا سامنے آنکھون کے آیا

ہوے پیدا کئی سو فیل بدمست — ہوے موجود سر اپنے کیے پست — زمین مین سینے خرطومون کو گاڑا

اُکھاڑے نخل صحرا کو اُجھاڑا

غرض یہ دونون فوجین موج مارتی ہوئی مقابلے مین آمئین

نقیبون کی نقابت کی صفین کھنچ گئین میدان پاک صاف ہوا اُسوقت فیل دندان فیل بنا ہوا

میدان مین جھومنے لگا اور پھر بزبان انسان پکار کر اُسنے آواز دی کہ اے ماہ تاجدار میرے مقابلہ

مین آ تاجدار شیر آتشین پر سوار بیرق ہاتھ مین لیے اور اُسکو جلوہ دیتا سامنے اُسکے گیا

ظلمات فیل دندان نے ایک سحر ایسا کیا کہ چار پہاڑ چہار طرف سے ماہ تاجدار پر آکر جھکے

ماہ تاجدار نے چار سنگریزے اُٹھا کر اُن چارون پہاڑون پہ مارے کہ وہ پہاڑ ریزہ ریزہ

ہو کر اُڑ گئے اب کی ظلمات نے پھر سحر کیا کہ ایک دریا جوش مار کر زمین سے پیدا ہوا طغیانی آب سے کشتی

جان غرقاب تھی بحر مین ایک تلاطم برپا تھا دریا بھی منہ ڈھکے پڑا تھا نظم

بحر سرمایۂ بخشش بندۂ سحاب — موج دریا بلاے ہم آغوش — ہر کنارے ملا ہر اک گرداب

تھا تلاطم سے آب بھی بیہوش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ دریا جب موج مارتا ہوا ماہ تاجدار کے پاس آیا تاجدار نے سحر پڑھکر ایک دو ہتڑ زمین پر مارا
کہ پانی دریا کا جم گیا اور اسنے سحر کیا کہ چار شیر غران دُم اپنی علم کیے ڈکارتے اور طمانچہ مارتے ہوئے
ظلمات فیل دندان پر آپڑے ظلمات ہاتھی تو بنا ہوا تھا ہی اسنے اُن چارون کو سونڈ مین
لپیٹ کر ٹھوکرون سے مار ڈالا پھر ماہ تاجدار نے سحر کیا کہ ظلمات فیل دندان نے دیکھا کہ ایک
بارہ دری ہے اور اسمین ایک عورت بہت خوبصورت بیٹھی ہے لیکن یہ ساحر بلاے بے درمان آفت
روزگار ہے اسنے ایسا سحر کیا کہ وہ بارہ دری اُس عورت کے سر پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہوگئی اور
جھلاّ کے اسنے انگی جو سحر پڑھا تو ایک چادر ظلمات کی ماہ تاجدار اور عمرو اور مرزان کے
اوپر آکر چھا گئی اور سب اُس اندھیرے مین مثل بران شمشیر زن کے قید ہوگئے ہاتھ نہین تاریکی
چھائی ہر طرف صدا یا ربا یا استغیثا کی ہوئی اُس اندھیرے نے ظلمت شب دیجور کو شرما دیا
دم ہر ایک کا خفا ہوا اور ظلمات فیل دندان خوشی خوشی اپنے مقام پر آیا اور اُسنے نامہ افراسیاب
کو اس مضمون کا لکھا کہ ای شہنشاہ کیوان کلاہ مین نے ماہ تاجدار اور عمرو اور مرزان کو گرفتار کیا ہے
اور پہلے ملکہ بران شمشیر زن کو گرفتار کر چکا ہون آپ تشریف لائین تو اُن کے قتل کی تدبیر
ہو جب یہ نامہ افراسیاب کو پہونچا پڑھکر نہایت خوش ہوا اور کہا کہ چلکر مین سب کو قتل کرونگا
لیکن باغبان قدرت نے عرض کیا کہ ای شہنشاہ اب میری خاطر سے ملکہ شکوہ زرین قبا
کی تقصیر معاف کیجیے افراسیاب نے اسکی خاطر سے خطا کو اسکی معاف کیا اور مع محبوب جادو
کے ملکہ شکوہ زرین قبا رخصت ہو کر اپنے مکان پر آئی اور وہان آکر محبوب جادو سے اُسنے
کہا کہ ای محبوب یہ تو تو خوب جانتی ہے کہ کسیکا دل جو بے قابو ہو جاتا ہے تو پھر وہ سنبھل نہین سکتا
اور افراسیاب نے سکو اس جرم پر مقید کیا تھا لیکن میرا ارادہ ہے کہ مین ظلمات فیل دندان کو قتل
کرون اور ماہ تاجدار کو چھڑا لاؤن محبوب نے کہا بی گستاخی معاف ہو ہوس کی باتین
کو دو کہان ماہ تاجدار اور کہان تم یہ سب باتین خواب خیال کی ہین اگر انکی قسمت مین رہائی ہے
تو آپ رہا ہو جاینگے ملکہ نے اُسکے ہجر مین بیقراریان کرنا شروع کین منھ کو دوپٹہ سے ڈھانپ کر
رونے لگی رخسارونکو آنسوؤن سے دھونے لگی دل سے اپنے تنگ ہوئی بخت واژگون سے جنگ ہوئی
اور کبھی کہتی تھی کہ گو بلبل کا معشوق تو گل ہے وہ اسکے پاس بے تامل ہے پھر یہ کیون نالے کرتی ہے

اور قمری سرد پہ رہتی ہی مگر کہ کو کیے جاتی ہی اپنا تو یہ حال ہی کہ دل آرام نہین پاتا چین ذرا نہین آتا نہ کی طرح پیچ کھائے ہین چشمہ پر چشم ڈبڈبائے ہین لبون پر مسی آہ کے دھوین کی جمی ہی اور خون جگر کی سرخی سے آئینہ دل حیران ہی زلف کی طرح خاطر پریشان ہی بہار لالہ و گل دل کو بھاتی نہین فراق مین نیند آتی نہین **نظم**

کہتی ہون کبھی صبا سے رو کر
ہی دار سے بڑھکے سرو گلزار
گلگشت سے داغدار ہی دل
بھاتی نہین سیر باغ دل کو
ہمدرد جو نالہ و فغان ہے
منظور نظر ہی وصل اے یار
یہ ہجر ہی جب عدو ے جانی

روتی ہون جو آٹھ آٹھ آنسو
کہنا دلبر سے حال مضطر
چشمون سے ہی بڑھکے اشکباری
ہان غیرت لالہ زار ہے دل
نرگس کی روش ہوئی ہون بیمار
سب باغ و بہار گل خزان ہی
دل حد سے فزون ہی اپنا بیتاب
دشوار نہ کیون ہو زندگانی

ہنستے ہین یہ طفل اشک سہر سو
دیتے ہین گل چمن نئے خار
مہلت دیتی نہین ہی زاری
لالہ دیتا ہی داغ دل کو
ہر پھول چمن کا بنگیا خار
ہی چشم کو انتظار دیدار
آنکھون کو نہین ہی الفت خواب
اسی حالت عشق مین زار و نالان

چاک گریبان اٹھکر ایکطرف روانہ ہوئی کہ اور ایک پہاڑ کے قریب پہونچی تو وہان سے آواز آئی کہ اے ملکہ عالم مین آپ کی لونڈی ہون مجکو بھول بجایئے اپنے ساتھ لیے چلیے ٹھہر لیے ملکہ یہ صدا سُنکر ٹھہر گئی اور پیچھے پھر کر جو دیکھا تو سہیل جادو کو آتے دیکھا سہیل نے قریب آکر یا تو نہین لگا کہ حلقہ کمند کا مارا کہ ملکہ اُلجھکر گری حباب بیہوشی مارا کہ بیہوش ہوگئی صرصر نے ملکہ کو درے مین پہاڑ کے رکھا اور آپ یہان سے اصلی صورت بنکے باغ مین محبوب جادو کے پاس آئی محبوب ملکہ کے لیے پریشان خاطر بیٹھی تھی کہ اسنے آکر محبوب سے کہا کہ چلو مین تمکو ملکہ کے پاس لیچلون اس حیلہ سے محبوب کو اپنے ہمراہ لیکر یہ باہر باغ کے آئی اور وہان باتون مین لگا کر اُسکو بھی بیہوش کیا اور پشتارہ اُسکا بھی باندھا پھر وہان سے درے مین پہاڑ کے آکر ملکہ کا بھی پشتارا لیا اور ان دونون کو لیکر از بسکہ صبح ہوگئی تھی بارگاہ مصور جادو مین لائی افراسیاب کے پاس لیجانا مناسب نہ جانا کوئی دو گھڑی دن چڑھا ہوگا کہ مصور جادو سے اس نے کہا مین شکوہ زرین قبا اور محبوب جادو کو پکڑ لائی ہون اور یہ کہکر پشتارا کھولا اور دونو نکو سامنے ڈال دیا صورت نگار جادو کو خوف آیا اور کہا کہ کیا قدرت خدا کی ہی ملکہ شکوہ زرین قبا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایسی ساحرہ ہو اور اُسکا یہ مرتبہ یہ کہکے ملکہ کو ہوش مین لا کر برابر اپنے تخت پر بٹھایا۔ جب ملکہ شکوہ زرین قبا کو ہوش آیا اور اُسنے دیکھا کہ مین صورت نگار جادو کے پاس بیٹھی ہون فوراً مع محبوب جادو سحر کر کے سمت آسمان روانہ ہوئی مصور جادو گھبرایا اور صورت نگار اپنی زوجہ پر خفا ہونے لگا کہ حرامزادی تجھے شکوہ زرین قبا کے ہوشیار کرنے سے کیا مطلب تھا اور خفا ہو کر آپ پیچھے ملکہ کے اُڑا اور برابر پہونچکر ایک سل سحر کی ملکہ پر ماری ملکہ نے دیکھا کہ پیچھے میرے سحر کی سل آتی ہے اُسنے اُلٹ کر جو سحر کیا تو وہ سل ریزہ ریزہ ہو کر بارگاہ مین مصور جادو کے گری اور جسکے سر پر سنگریزہ اُسکا لگا وہ بیچارہ جان سے گیا زندگی پر پتھر پڑے ایک سنگریزہ مصور جادو کے بھی لگا یہ گھبرا کر پھر آیا اور شکوہ زرین قبا اور محبوب دونون بھاگ کر سمت صحرا گئین لیکن افراسیاب جادو نے قیصر جادو کو حکم دیا کہ کچھ فوج لیکر جاؤ اور مہرزان و ماہ تاجدار اور عمرو ان سب کے سر کاٹکر میرے پاس لاؤ قیصر جادو حسب الحکم بادشاہ فوج لیکر وہانسے چلا اشعار

ریت سے ساحر گمراہ و بدخواہ	بڑا ساماں شوکت ہم انکے ہمراہ	جو ہو پہنچے آکے وہ بدذات مردود
لڑائی کا ہوا ساماں موجود	یعنی قیصر جادو ماہ تاجدار کی فوج پر آگرا ماہ تاجدار کا لشکر ہر چند	

کر بے سردار تھا لیکن خوب لڑا آستین تلوار سحر کی چلنی لگی نظم

بشکل برق روشن اور بہت تیز
بشکل برق چمکے گرز و شمشیر
کوئی خستہ کہین نعرے کہین جست
چمکتی تھی برابر برق شمشیر
کہین تن سر کہین توسن کہین پر
اُٹھے باہم برابر گرد لشکر

لگی آستین چلنے برق شمشیر
صف دشمن پہ لپس کٹنے لگے تیر
کہین سیلاب خون سے سرخ راہین
اجل تھک تھک گئی ایسے چلے تیر
نہال نخل قامت زخم زمین پر
گھٹے مل مل کے مردان دلاور

لیے ساحر وہان شمشیر خون ریز
کوئی بولا کہ پھر اب کیا ہے تاخیر
جدا ہونے لگے پا و سر و دست
کہین زخمی تنون کی سرد آہین
گرے گردان شیر افگن زمین پر
ہوا ٹھنڈا دل چرخ ستمگر
سرِ شل کا سرہ گدائی کے ٹھوکرین

کھاتے تھے دھڑ دھڑا دھڑ خونین نہاتے تھے کہین سر کٹ کر گرا تھا کو اُسنے زمین کو دانتوں سے پکڑ لیا تھا کہین ہاتھ کٹ کر گرا تھا گریبان گیر خاک ہوا تھا کہ افسوس ہمسے کچھ ہو سکا زرہ پوشون کے بازو جو قطع ہو کر گرے تھے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ مچھلیاں دام مین پڑی ہوئی تڑپ رہی ہین پانون جو کٹ کر گرا تھا نور مہرو ملک عدم ہوا تھا آخر کار ماہ تاجدار کی فوج تاب لڑائی کی نہ لا سکی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھاگ کھڑی ہوئی اُس طرف ملکہ شکوہ زرین قبا اور محبوب صحرا مین چلی جاتی تھین پس اُس فوج سے ملکہ نے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے اُنھون نے کہا کہ ہم لوگ ملازم ماہ تاجدار جادو کے ہین قیصر جادو نے آکر ہمکو لوٹا اور بارگاہ چھینکر لیے جاتا ہے بس یہ سننا تھا کہ ملکہ شکوہ زرین قبا نے سحر کیا اور مانند برق کے قیصر جادو کے اوپر آئی اور پکاری کہ اے قیصر جادو کہان جائیگا میرے ہاتھ سے قیصر جادو نے ملکہ شکوہ زرین قبا کو جو آتے دیکھا ایک نارنج سحر کا مارا کہ ملکہ کو حیرانی ہوئی اور وہ ران پر لگا جس سے زخم ہوا لہو بہنے لگا ملکہ نے کچھ مٹی اُسی خون مین گوندھکر ایک سوار بنایا اور تلوار اسکے ہاتھ مین دی اور کہا کہ میرے خون کی تجکو قسم کہ جا کر قیصر جادو کو مار آ اور زندہ اسکی فوج کو نہ چھوڑ اتنا سنتے ہی وہ سوار تلوار لیکر فوج قیصر جادو مین درآیا اور مارنا شروع کیا اب تو یہ حال ہوا کہ کشتون کے پشتے اور لاشون کے پشتارے انبار لگا دیے اور دریا خون کا جاری ہوا اشعار

درخشیدن تیغ الماس گون
کہ شنگرف بارد بر و آفتاب
تو گفتی کہ الماس مرجان فشاند

سنانہاے آہار داده بخون
پُر از نالہ کوس شد مغز میغ
چہ مرجان کہ در کین ہمی جان فشاند

بگرد اندرون ہمچو ابر آب
پر از آب شنگرف شد جان تیغ

ہرچند کہ قیصر نے سحر کیا لیکن وہ سوار قریب آکر پہونچا اور آتے ہی اُسنے ایک ہاتھ تلوار کا مارا کہ قیصر جادو کے دو ٹکڑے ہوئے اور یہ داخل جہنم ہوا پھر تو یہ حال تھا کہ جدھر وہ سوار تلوار پکڑ کر جاتا تھا صفین کی صفین اُلٹ جاتی تھین تین پہر کامل وہ سوار لڑا دو لاکھ ساحرون مین سے ہزارون تو مارے گئے اور بقیۃ السیف بھاگ کر جانب افراسیاب روانہ ہوے ملکہ شکوہ زرین قبا اور محبوب جادو فتح کر کے بارگاہ مین ماہ تاجدار کے آئین بارگاہ استادہ کرائی اور اُس بارگاہ مین بچھگئی لیکن پتلیان اور سحر کی تازہ تیار کر کے اُنکے ہاتھ مین آئینے دیے کہ وہ اپنے آئینۂ رخسار کو آئینون مین معائنہ کرنے لگین اور اپنی یکتائی کی ہر صورت گواہی دیتی تھین پھر ملکہ نے دو دانہ ماش کے پڑھکر اُن پتلیون پر مارے کہ وہ پتلیان پتھر کی بن گئین اور اُس سوار کے گلے مین اپنا موتیون کا مالا اتار کر ڈالدیا اور کچھ سحر کیا کہ وہ سوار ایک چاند کی صورت بنگیا اب وہ بارگاہ کے گرد سو ستارہ اور بیچ مین ایک چاند جلوہ گر ہے غرض یہ بنا کر آپ اور محبوب پھر ایک طرف کو روانہ ہوئین لیکن جب افراسیاب کو قیصر کے مارے جانے کی خبر پہونچی تو افراسیاب نے باغبان قدرت کو

روانہ کیا باغبان قدرت شکوہ زرین قبا کے پاس آیا اور اُسنے آواز دی کہ اے ملکہ
شکوہ زرین قبا نیکی برباد گنہ لازم یہ جو ہم نے تمہاری خطا معاف کرائی تھی تمنے اسکا بدلہ لیا
ملکہ شکوہ نے اس بات کا تو کچھ جواب ندیا اور ایک نارنج سحر بڑھکر اُسپر مارا باغبان حریف
زبردست تھا یہ بھلا کب نارنج کھاتا اُسنے اسکو خالی دیا اور ایک دوسرا زمین پر مارا کہ ملکہ شکوہ
و محبوب کے پائون زمین نے پکڑ لیے باغبان قدرت ان دونون کو بجالائی تمام گرفتار
کر کے جانب افراسیاب روانہ ہوا جب قریب دریاے خون روان کے پہونچا تو اُسوقت ایک
ساحر کہ جسکی جٹا ہاے خاکستری زمین مین لوٹتین بال اُسکے فتیلہ فتیلہ کھلے آنکھین مثل مشعل کے روشن
قریب باغبان آیا باغبان اُسکو دیکھکر چاہتا تھا کہ کچھ بات کرے لیکن اُس ساحر نے
ایک سفینہ بیہوشی کا باغبان کے مُنھ پر مارا کہ وہ چرخ مار کر زمین پر گرا اور اُس شخص نے
آواز دی کہ منم نظر کردۂ حیدر کرار برق قران نامدار محبوب اور شکوہ تو چھوٹ کر الگ کھڑی ہوئین
اور برق قران نے دوڑ کر ایک لعد ا باغبان کے سر پر مارا وہ لعد اگر پہاڑ پر پڑتا تو پہاڑ کے پرزے
پرزے اُڑ جاتے مگر باغبان پر اُسنے اثر نہ کیا اور یکایک دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور ایک مچھلی زمین سے
نکلی اور باغبان کو لیکر غائب ہوگئی ملکہ شکوہ زرین قبا اور محبوب جادو پھر ایک طرف کو روانہ
ہوئین کہ اس اثنا مین ایک ساحر غدار مواج جادو انکو ملا کہ یہ ملعون نہایت زبردست ہی پس
اُسنے اُنکو دیکھکر ایسا سحر کیا کہ ایک دریا پیدا ہوا اُسمین یہ دونون غوطہ کھانے لگین اُسوقت مواج
ان دونون کو پکڑ کر ملکہ حیرت جادو کی بارگاہ مین آیا حیرت نے کہا کہ اے شکوہ زرین قبا
و محبوب یہ بتاؤ کہ اب کہان جاؤگی یہ کہکر طوق و زنجیر منگا کر بغیر سحر کے چاہا کہ اُنکو قید کرین لیکن
محبوب اور ملکہ شکوہ زرین قبا کو ہوش آیا یہ تڑپ کر سیدھی سمت آسمان پرواز کنان روانہ
ہوئین دو ہزار ساحر ملکہ حیرت جادو نے انکے تعاقب مین روانہ کیے کہ یہ آکر دریاے خون روان پر پہونچے
ملکہ شکوہ زرین قبا نے اپنا مالا توڑ کر دریا مین پھینکا اور آپ جست کر کے علیحدہ ہوئی بس
مالا پھینکتے ہی مچھلیان اُس دریا کی اُڑین اور وہ جو دو ہزار جادوگر پیچھے پیچھے ملکہ کے آتے تھے
اُن سب کو پکڑ کر وہ مچھلیان بیچ دریا مین جا کر غائب ہوگئین اور یہ خبر ملکہ حیرت جادو کو پہونچی
اُسنے کہا کہ بڑا غضب کیا ملکہ شکوہ زرین قبا نے یہ کہکر آپ بارگاہ سے نکل کر روانہ ہوئی رستہ مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس نے دیکھا کہ ایک ساحر بیدل جادو نام ایک مقام پر بیٹھا ہی اُسنے کہا کہ اے ملکہ حیرت جادو
شکوہ زرین قبا ابھی اسطرف گئی ہین یہ سنکر حیرت جادو ڈھونڈھتی ہوئی مانند برق
جاکر ملکہ شکوہ کے قریب پہونچی اور اُسنے ایک سحر ایسا پڑھا کہ یہ دونون بحس و حرکت ہوگئین پس
حیرت جادو ان دونون کو گرفتار کرکے وہان لائی کہ جہان وہ ساحر بیدل بیٹھا تھا اُسنے کہا
کہ اے ساحر بیدل تو نے مجھے خوب راہ بتائی نہین تو یہ دونون صاف نکل گئی تھین اُس ساحر نے
کہا کہ اے ملکہ مین اب بھی آپ کو منع کرتا ہون کہ آپ اسطرف سے بچائیے گا کیونکہ وہان گئی عیار
گھات مین لگے ہین ملکہ حیرت نے کہا کہ پھر کدھر سے جاؤن اُسنے کہا کہ ادھر سے جیسے ہی حیرت
نے مُنھ پھیر کر اُس طرف کو دیکھا کہ ساحر نے حلقہ کمند کے مارے ملکہ حیرت چارون شانے چت
زمین پر گری اور ساحر نے نعرہ کیا کہ منم مہتر برق فرنگی شکوہ و محجوب تو چھوٹ کر ایک طرف کو
روانہ ہوئین اور برق نے چاہا کہ ملکہ حیرت کا سر کاٹ لون لیکن ایک پنجہ جھک کر فلک کی طرف
سے جو گرا تو ملکہ حیرت کو اُٹھالے گیا اور ملکہ شکوہ زرین قبا اور محجوب ایک
درے کوہ لاجورد مین آئین کہ دم بھر یہان ٹھہرین اور دم لین مگر پہاڑ مین دو عملہ ہر آدھے مین عمل ہے
افراسیاب کا اور آدھے مین عمل ہے کوکب روشن ضمیر کا غرض کہ وہان یہ دونون بیٹھکر سحر کی تیاری
مین مصروف ہوئین لیکن وہ پنجہ جو ملکہ حیرت کو لیگیا تو سامنے افراسیاب کے لایا حیرت جادو
نے سب احوال ملکہ شکوہ زرین قبا و محجوب کا خدمت افراسیاب مین بیان کیا افراسیاب
نے فرمایا کہ حیرت جادو تم لکڑیون کا جا کر انبار صحرا مین لگاؤ صبحکو مین شکوہ زرین قبا اور محجوب
کو لاکر جلا دونگا حیرت یہ سنکر اپنے لشکر مین آئی اور بموجب حکم افراسیاب کے لکڑیونکا انبار لگایا
اور افراسیاب شکوہ زرین قبا و محجوب کے پکڑنے کو سر واز کرکے روانہ ہوا لیکن حال مجلس
جادو کا سنیئے کہ یہ بران کا گرفتار ہونا سنکر بیقرار ہوئی اور اپنے مقام پر سے جو چلی تو دریائے خون
روان کی طرف آئی وہان نہنگ جادو کہ جسنے اُسکو پہلے نگل لیا تھا اور بران نے اُسکو خنجر سے قتل کیا تھا
چنانچہ وہ اصل مین قتل نہوا تھا اُسوقت کنارے دریا کے پھر رہا تھا کہ اُسنے مجلس آرا کو آتے ہوے دیکھا
بس فوراً نہنگ بنکر اس نہنگ لاڈلی کو نگل گیا اور وہانسے خدمت افراسیاب مین آیا بادشاہ کو
تسلیم کی بادشاہ نے فرمایا کہ اے نہنگ مین شکوہ زرین قبا کے ہاتھ سے تنگ ہون نہنگ نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عرض کیا کہ آپ گھبرائیے نہین مین شکوہ زرین قبا کو گرفتار کر کے لاتا ہون یہ کہکر نہنگ جادو بعضب
تمام پھر خدمت افراسیاب سے روانہ ہوا اور صحرا مین آکر اُس نے سحر پڑھکر دستک دی کہ اسے
آب جادو وحباب جادو آکر حاضر ہو یہ دونون اُسکے کارندے ہین جب وہ اسکی خدمت
مین آکر حاضر ہوے تو اُسنے کہا کہ تم ملکہ مجلس آرا جادو کی قید سے خبردار رہو مین آتا ہون
یہ کہکر آپ بہر گرفتاری ملکہ شکوہ زرین قبا و محبوب روانہ ہوا اور یہان آب جادو نے
بزور سحر ملکہ مجلس آرا کو تا بہ کمر زمین مین غرق کر دیا اور حباب جادو ایک طرف واسطے نگہبانی
کے بیٹھا قضاے کار آفت روزگار دو ہا ان ہونی رکی ہون کو ناکت ہین سب کو ے ؛
ان ہونی ہونی نہین ہونی ہوے سو ہوے ؛ برق فرنگی اُس جنگل مین آنکلا دور سے اُسنے
نہنگ جادو کی گفتگو حباب سے جو ہو رہی تھی سُنی بس اُسی وقت نہنگ جادو کی ایسی
صورت بنکے سامنے اُن دونون جادوگرون کے آیا اُن دونون نے پوچھا کہ کیون اتنا جلد آپ
پھر آئے اسنے کہا کہ مجکو کچھ کام ہے غرض آب اور حباب دونون کھڑے ہو گئے اور نہنگ
نقلی نے کچھ میوہ اپنی کمر سے نکالکر ان دونون کو دیا کہ انھون نے کھایا اور بیہوش ہو ے
برق نے بہت جلد ان دونون کے سر خنجر بران سے جدا کیے اور مجلس آرا جادو کو قید سحر سے
رہائی دی مجلس جادو برق فرنگی کے پاؤن پر گری اور گویا ہوئی کہ شکوہ زرین قبا
ہماری طرف ہو گئی ہے اور اُسکو نہنگ جادو قید کرنے گیا ہے یہ باتین کرتے ہوے آپسمین
ایک سمت کو روانہ ہوے لیکن یہان نہنگ جادو نے اُس مقام پر کہ جہان شکوہ زرین قبا
اور محبوب جادو پہاڑ کے درے مین بیٹھی ہوئی سحر کر رہی تھین ہو بجکر سحر کرنا شروع کیا اور شکوہ
زرین قبا پر اُسنے ایک ایسا سحر کیا کہ آندھی تیرہ و تار آئی تمام عالم مین تاریکی چھائی وہ تاریکی
سُرمۂ دیدۂ شکوہ و محبوب ہوئی یہ دونون بالکل اندھی ہو گئین نہنگ نے اُن کو پکڑ لیا
اور قید سحر مین گرفتار کر کے پھر جانب افراسیاب روانہ ہوا مگر اُس طرف سے برق فرنگی
اور مجلس آرا جادو آتے تھے بس جیسے ہی نہنگ نے مجلس کو دیکھا بیتاب ہو کر دوڑا اور
بزور سحر اژدر دہان بنکر ایک دم ایسا کھینچا کہ مجلس کو نگل گیا مجلس اپنے دلمین سوچی کہ یہ ہر مرتبہ
مجکو گرفتار کر لیتا ہے کوئی تدبیر تو ایسی کر کہ یہ ہلاک ہوئے سوچتے سوچتے اسکو یاد آیا کہ ایک نشتر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تیرے بالون مین ہیرا جسنے اُس نشتر کو جوڑے سے نکالکر نہنگ کے پیٹ مین مارا کہ نہنگ کا پیٹ شق ہوگیا صداے دار وگیر برپا ہوئی اور مجلس نے اُسکے پیٹ سے نکلکر شکوہ زرین قبا اور محبوب کو چھڑا لیا اور انکو اپنے ساتھ لیے ہوئے روانہ ہوئی راہ مین ماہ تاجدار سے اپنا عاشق ہونا اور ملکہ بران شمشیر زن کا قید ہونا سب بیان کیا مجلس آرا بران شمشیر زن کا حال سنکر بدحواس ہوئی اور شکوہ کو اپنے ساتھ لیے جس مقام پر کہ ظلمات فیل دندان تھا پہونچی ور للکاری کہ او ظلمات بدذات آمیرے مقابلے مین ظلمات بارگاہ سے باہر نکلا مجلس نے ایک نارنج سحر کا ظلمات پر مارا لیکن ظلمات نے زخم اسکو خالی دیا اور یہ مادر بخطا ظلمات خاک جمشیدی اپنے پاس رکھتا ہی بس اسنے وہی خاک جمشیدی کا ایک ٹکڑا مجلس آرا پر مارا اور شکوہ زرین قبا اور محبوب ان دونون پر بھی اُس خاک کو چھڑکا کہ تاریکی چھا گئی اور یہ بھی تینون قید ہوئین اب یہ نطفہ حرام اپنی بارگاہ مین آیا اور اس ماجرے کو قران نے دیکھا مگر اس فکر مین ہی کہ اسکو قتل کرون غرض سمت صحرا روانہ ہوا اب یہ تو جانب صحرا جاتا ہی اور بران وشکوہ وغیرہ قید ظلمات فیل دندان مین ہین لیکن انکو اس حال مین چھوڑکر کیفیت لشکر امیر بیان کی جاتی ہی کہ امیر اپنی بارگاہ مین داخل ہین اور بابجزار بابخسوبجین سرداران نامی اور پہلوانان گرامی بارگاہ سلیمانی مین زیب دہ کرسی دونگل ہین تہمتون کے خبغل ہین اُدھر لقا کے یہان بارگاہ مین منصور زاغ کوہی اور عنصر کوہی وغیرہ کہہ رہے ہین کہ اگر کوئی مقابلہ مین خداپرستون کے نہ نکلے گا تو ہم اکی مرتبہ ان خداپرستون سے مقابلہ کرینگے بختیارک کہہ رہا ہی کہ اہی بھائیو کیون نادان بنتے ہو خداوند لقا تقدیر اُلٹی کرتے ہین یہ مسلمانون کے طرفدار ہین تھالی کے بیگن ہین کبھی ادھر کبھی اُدھر لقا نے کہا اب کی ایسی تقدیر کرونگا کہ کوئی بندہ میرا آکر سب خداپرستون کو مارے گا یہ باتین ہو رہی تھین کہ نامہ مہاران کوہی کا آیا نامہ ارنے لاکر خداوند لقا کو دیا خداوند نے بختیارک کو دیا اُسنے پڑھا لکھا تھا کہ مین مدت سے مشتاق زیارت خداوند ہون اور چاہتا ہون کہ کام خداپرستونکا تمام کرون لیکن خداوند نے مجھے کبھی یاد نہ فرمایا فی الحال اب مین حاضر ہوا ہون اس نامہ کو پڑھ کر لقا نے حکم دیا لوگ بہر استقبال جائین ملک بختیارک شوم بہر تعظیم واستقبال روانہ ہوا اور مہاران کو بارگاہ مین لیکر آیا لشکر کو اُس کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مقام پاکیزہ پیدا ستھرا آیا اور مہاران نے خداوند کو سجدہ کیا نذر دی خلعت ملا یہ ڈنگل پر بیٹھا بختیارک نے کچھ حال زبردستی امیر کے لشکر کا بیان کیا اور کہا کہ خداوند کی بیٹی نور چکیدہ خالص قدرت شہزادہ قاسم کے ساتھ اور ملکہ جہان افروز بڑی بیٹی شہزادہ بدیع الزمان کے ساتھ نکل گئی ہین یہ سننا تھا کہ لقانے ایک ڈھول اُسکے سر پر ماری کہ رقیدہ اُسکے سر پر سے گر پڑے بختیارک نے اُسکو اُٹھا کر چوما چاٹا اور پھر سر پر رکھا اور کہا کہ ڈھول چھپے مین اگر گزر جاتے تو بہت اچھا ہی مگر اب کہا سنا میرا سب صاحب معاف کرین کیونکہ بچین گئے نہین لقانے کہا کہ اے مہاران تم اسکی باتون پر نہ جاؤ یہ شیطان ہماری درگاہ کا ہی اسی طرح کی باتین بنا تا ہی مہاران نے کہا آپ سچ فرماتے ہین لیکن دل تو ہل جاتا ہی یہ کہکر اپنی بارگاہ مین آیا اور کئی روز تک کسل سفر سے آسودہ ہوا اور جب وہ زمانہ آیا کہ ستارون نے آنکھین اپنی راہ مہتاب مین بچھائین اور گردون نے دستار مہتاب اپنے سر پر سجی

اشعار

ہوئی پھر جانفزا نسیم کی دل آرام
قمر نے پھر لباس نور پہنا
ستارون سے کھلا پھر گلشن شام
ستارے بنگئے پھولون کا گہنا

سر شام بموجب حکم مہاران ناکام طبل جنگ پر چوب پڑی ہرکارے خدمت والاے صاحبقران مین آکر حاضر ہوئے اور بصد ادب یہ اشعار زبان پر لائے اشعار

ہو رو ملخ سے زیادہ خیل طاہران ہو
گر ملک ہاتھ آتا ہو تو تخت بیچ تیرے
قبضے مین زمین سیاہ اور تا آسمان ہو
جاہ و جلال یا نسک دیوے تجھے زمانہ
ہندوستان سے لیکر اور تابہ صفہان ہو
عملہ تو اسقدر ہو سرکار بیچ تیرے
جب جنگ تری سواری فیل پر نشان ہو
آگے تو کیا کہون مین دل چاہتا ہی تیرے

آج مہاران کوہی نے طبل جنگ بجوایا ہی معرکہ آراے نبرد ہوگا باقی خیریت ہی بادشاہ لشکر اسلام نے جانب امیر دیکھا امیر نے ابوالفتح سے ارشاد فرمایا کہ جاؤ ہمارے یہان بھی طبل جنگی بجواؤ ابوالفتح نے جاکر نقارۂ سکندری پر چوب لگائی پھر تو یہ حال ہوا نظم

گڑھ کوٹ قلعہ روے زمین کے ہل گئے
اینٹون کے رنگ ہوئے پتھر پگھل گئے
کانپین لگین برج کنگورے بھی ہلگئے
ستائین محل مکان جو بنے تھے سو ہل گئے

بجا طبل جنگ بید رنگ اس عرصہ کارزار مین دلاوران روز ہیجا و اسیران شمشیر و غا آگاہ اور خبردار ہوئے دربار برخاست ہوا سردار اپنے اپنے مقام پر آئے اور تیاری آلات حرب و ضرب کرنے لگے نخل ہستی بہادران آج پھلا پھولا نظر آتا تھا تیغون کے پھل ہرا یک یہ کھانے کا ارادہ رکھتا تھا سپرون کے پھول بہار دکھاتے تھے گلشن زندگی مین عنادل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی طرح بہادر چھپاتے تھے گلگون صبا رفتار اپنی شوخی دکھا رہے تھے ہوائے شجاعت کے جھونکے آ رہے تھے نیزے بسان سرو استادہ تھے مائل جنگ سوار اور پیادہ تھے نہرین خون کی بہا چاہتی تھین نرگس و یاسمن سپاہیوں کے لیے دعائے سلامتی مناتی تھین غرض چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ چادر شب کو شبنم سحر نے دھویا اور گازر روز نے پارچۂ لیل سے سیاہی کو دور کیا اشعار

کھلا آخر معمائے زلف شب کا
بشکل منفی پاکیزہ دامن
ہوئے جب جانب مشرق سے ظاہر

اٹھا وہ صندل اغبار کسوف غضب کا
جبین ماہ کی صورت فروزان
برائے امتحان فکر شاعر

وہ مثل نور عارض صبح روشن
لبسان دلربا کچھ لحظہ مہمان

ہنگام سحر امیر والا حشم مسجد کرباس مین نماز سے فراغت کرکے مشغول دعا تھے مصروف گریہ و بکا تھے کہ ابو الفتح نے آکر عرض کیا بیت

فوج میدان کے سمت جا پہونچی : منتظر ہے امیر والا کی :

امیر صاحبقران نے صندوق اسلحہ طلب فرما کے اسلحہ زیب جسم انور فرمایا اور باہر نکلکر اشقر دیونژاد پر سوار ہوئے اشقر کا یہ حال تھا نظم

مین رخش باد پا کی ترے شکل کیا کہون
اسکے جو قاش زین سے مین برگ لگام
اعدائے بدخصال کی تنبیہ کے لیے
نصرت کرے جلو تری اور فتح اہتمام

بچہ تو حور کا ہی ولیکن فرس نام
پہونچے نہ اسکا سایہ بھی اسکے قدم تلک
اس برق وش کی پشت پہ تیرا ہو جب قیام

اٹھتے غبار سم سے نہ دیکھا کہ جب جہان
جو اسکے تو نے روبین عنان کو لیا نہ تھام
ہو طرفوا کنان ترا اقبال شرق و مغرب

بس امیر با توقیر مع سرداران والا تدبیر کے جلوخانہ بادشاہ گردون سریر مین آئے اور منتظر آمد ظل سبحانی تھے کہ یکایک بادشاہ برآمد ہوئے شعر

امیر اور سردار جتنے تھے حاضر
جھکے بہر تسلیم وہ سب مدبر
بادشاہ نے ہاتھ سینے پر رکھا

اور تخت شاہی کو قلب لشکر مین رکھ کر سب سردار جانب جنگاہ چلے انکے جاہ و حشم کو دیکھ کر ترک دہر بھی ثناخوان تھا اور یہ ابیات پڑھتا تھا ابیات

صولت و قہر سے آگے ترے یون ہو شیاں
کوہ کا سینہ پھٹے دیکھ ترا استقلال
اسکی خونریزی سے یون فوج عدو گھونگھٹ کھائے

آج ہر آگ کی خون ناب مین آجائے ابال
شرق سے غرب تلک غیب ہی نیر بکا
جون مہ نو سے محرم کے پلٹتا ہی سال

روز میدان قدم اپنا تو جہان گاڑے گا
دھاک ہر تیغ جنوبی کی ترے تا نہال
کافر و حربی و موذی و منافق ملحد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک چورنگ ہو چار دنگا اسے سنبھال	کیا بیان تجھسے کروں وصف پیکر تیری	سایۂ مہر نبوت ہی تری بیٹھ پہ ڈھال
شب انداز سے تیرے ہو عدو کب جانبر	دام انگشت قضا نیز کی تیرے ہی بھال	اسی شوکت و جاہ سے یہ لشکر

سرداران اسلام کا میدان جنگگاہ میں پہونچنا یہان غبار زمین بر آدۂ آہن تھا طائر ہر ایک بندوقون کے طوطے نظر آتے تھے اور قلۂ کوہ سے پائین کوہ تک ترکستان کو اکب اور کوکب پالہ رشک لالہ کھلا ہوا تھا ہوائے سرد کے جھونکے آتے تھے اور ہوائے شجاعت خاطر بہادران میں بڑھاتے تھے یہان آتے ہی حکم ہوا کہ پست و بلند زمین ہموار ہوتے اس طرف سے سواری لقا کی بڑے جاہ و تجمل سے آئی فوج نے اسکی صف اپنی جمائی سقون نے دو طرف سے نکل کر آبپاشی کی اور نقیبون نے مذمت دنیاے فانی زبان پر جاری کی

ابیات

تخت جمشید و خط جام ہوا نقش فنا	نہ سکندر ہے نہ آئینہ حیرت افزا	رتبۂ دولت قیصر ہے نہ اقلیم قباد
پایۂ حشمت سنجر ہی نہ ملک دارا	کسکی اس بزم میں روشن ہوئی شمع اقبال	جسکو گل کر نہ گئی جنبش دامان قضا
اس خیابان میں ہر اک نخل ہی نخل ماتم	کف افسوس ہی تیا جو ہی اس گلشن کا	وہ گل تازہ نہ اس باغ میں کھلتے دیکھا
ٹھنڈی سانسیں بھرے جسکے لیے باد صبا	لیے پھرتی ہے صبا دوش پہ آج انکا غبار	جنکی رفتار سے ہر گام تھے فتنہ برپا
نہ وہ ہنگامۂ صحبت ہی نہ وہ طرز نشاط	نہ وہ انداز سخن ہے نہ زبان گویا	ربط و اخلاص کے باہم جو تھے معمول گئے
دفعتہً ہمسفر و آپ ہیں بھول گئے		

جب نقیب نقابت کرکے میدان سے کنارے ہوے اس وقت مہاران کوہی نے اپنے گینڈے کو جگ مار کے سامنے لقا کے اپنے تئین پہونچایا اور ہاتھ باندھکر اجازت خواہ ہوا لقانے اسکو اپنے ید قدرت کے سپرد کیا یہ میدان میں آیا اور سلحشوری دکھاکر اس نے نعرہ مارا کہ اے فرقۂ خداپرستان آؤ میرے مقابلہ کو اس صدا کو سنکر اس طرف سے شہزادۂ ملک قاسم لال خفتان خونریز خاور سپاہ شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی کو تازیانہ کرکے سامنے تخت بادشاہ کے آتے اور مرکب سے کودکر دست لبستہ اجازت خواہ ہوئے بادشاہ نے جام کلۂ عفریت مرحمت فرمایا خلعت و پاکل لشکر کے حلم جلوہ گری پر آئے ان کے سردار سالم شیر شکار سلیم شیر شکار زہراے جوشن پوش مالک ترک سفید جامہ وغیرہ سب پیادہ ہوے نقارے بجنے لگے شہزادۂ دلاور نے دست شفقت ہر ایک کی پشت پر رکھا اور آستین مرحمت کو جھاڑا اور منتکل تمام ہر ایک کو رخصت کیا اور آپ بادشاہ سے اجازت لیکر زیر تنگ گھوڑے کا

درست کرکے سوار ہوکر سمت حریف چلا مرکب اسکا جست و خیز کرتا ہوا سامنے مہاران کے آیا اُسنے ایک لگا در ماری کہ گینڈا اُسکا سات قدم پیچھے ہٹ گیا اور اسکا ہانیں زمین پر آیا مرکب انکا بیس قدمی کرکے بڑھگیا اُسنے نیزہ سینۂ بے کینۂ شاہزادہ پر لگایا شاہزادہ نے نیزہ کو نیزہ کی سنان پر گانٹھا اب نیزہ بازی شروع ہوئی **نظم**

سنان دار نیزہ بدو نیم گشت
زگرد سواران جہان ناپدید
بینداخت قاسم چو آن گرز کوہ
بخاک اندر افتاد و خاموش گشت

گرفتی قاسم بر آویخت با او بہم
مہاران ز قاسم پر از بیم گشت
بکین اندرون تیغ بر سم شکست
کہ از زخم او شد مہاران ستوہ
سبک تیغ تیز از میان برکشید

بہ نیزہ بگردار شمشیر در رزم
بزور دست آن تیغ بران کشید
سوے گرز بر زند چون باد دست
بزین اندر از زخم بیہوش گشت
کہ قاسم مہاران را سر برید

اس کیفیت کو دیکھکر قہرمان آذر نگاہ کو بھی مقابلۂ قاسم مین آیا اور بعد لاف و گزاف بسیار اسنے گرز سر قاسم پر لگایا قاسم نے گرز کو گرز پر روکا اور آپ بجواب گرز ایک گرز مارا کہ اسنے بھی پر روکا مگر ہر بن مو سے اُسکے پسینہ ٹپکنے لگا اور بیہوش ہوگیا عیار نے اسکے منھ پر پانی کا چھینٹا مارا کہ وہ ہوشیار ہوا تو قاسم نے **نظم**

بچون جگر غرقہ شد مغفرش
زدش بر زمین ہمچو یک لخت کوہ

بہ نیزہ تا ہمیدش از زین بر گرفت
پر از بیم شد جان دشمن گروہ

یکے نیزہ قاسم چو زد بر سرش
دو لشکر بدو ماند اندر شگفت

اب تو لبنا لبنا کہکر فوج لقا لشکر اسلام پر آپڑی ادھر سے سرداروں نے حملہ کیا تلوار کھینچی اور بڑے زور و شور سے شمشیر زنی آغاز ہوئی سروں پر نعل توسن بجنے لگا آہن کی جھنکار نے خاطر بہادرونکو ہوشیار کیا سر موت کے سر سے آگاہ ہوے مرگ انکے حال پر خندہ زن تھی کشتے بے گور و کفن پڑے تھے سر کاسۂ گدائی کی طرح ٹھوکرین کھاتے تھے تیغ تیز نیام مین بلاے بے درمان تھی لسان اژدہا اُسسے نکلکر ہزارون کو کاٹا ایک حملہ مین دو جہان کو چور رنگ کیا دل دشمن لوہا مان گیا رستم کی روح ڈر کے ملک عدم مین پنہان ہوئی موت سے بڑھکر تلوار چلنے لگی عالم عالم آب تیغ کا پیاسا ہوا ہر طرف خون کا دریا بہ گیا ترک فلک کو بھی اسکا بیم تھا دل جوزا دو نیم تھا صیاد اجل تلوار کا نام تھا قتل کرنے سے اسکو کام تھا کوچہ سلامت تنگ تیار ہوا لاشین تڑپنے لگین لیکن کیفیت سینئے کہ قریب فیروزہ کوہ جو طلسم کے ڈانڈے پر ہے وہان قہرمان آذر نگاہ رہتا ہے وہ فوج و لشکر لیکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہلے سے روانہ ہوا تھا اُسوقت اثنائے راہ مین خبر اپنے باپ کے مرنے کی سنکر برسم بلغیر نوے ہزار
سوار لیکر یہان آیا اور عین جنگ کے وقت پر پہونچا یہان لقا سے بختیارک کہہ رہا تھا کہ جلد تقدیر
رجعت فرمایئے ورنہ قیامت ہوا چاہتی ہے خاتمہ تمام لشکر کا ہے لقا نے کہا کہ مین تقدیر کرتا ہون
کوئی خدا پرست زندہ نہ بچے گا یہ کہہ رہا تھا کہ قرا مرزعاد مغربی گھوڑا ڈالکر صفونکو توڑتا ہوا تلوارین
مارتا قریب اُن فیلون تک پہونچا کہ جسپر لقا کا تخت کھنچا ہوا تھا بس اسنے چاہا کہ گھوڑے کو اُڑا کر مین
لقا کو تخت پر سے جا کر اُٹھا لاؤن اُسوقت ایک لکہ ابر آکر چھایا اور بجلی چمکی ہوا گرم چلی و قہرمان
بن اژدر نگاہ ظاہر ہوا اور اُسنے آتے ہی ایک نارنج سحر کا مارا کہ لشکر اسلام کو گرمی معلوم ہوئی
اور ہوا بڑے زور و شور سے چلی ایسی کہ آندھی مین لوگ اُڑے جانے لگے ہر جھونکا بلا کا ہوا ہے
قوم عاد کا تھا اور ایسا شور تھا کہ طبقہ زمین کا اُڑا جاتا تھا یہ ہوا چلتے چلتے تاریکی ہوگئی اُسوقت ہاتھ کو
ہاتھ نہ سوجھائی دیتا تھا دنیا تمام کالی بھی اندھیر ابر پا تھا امیر نے اسم اعظم پڑھا کہ وہ تاریکی
اور آندھی موقوف ہوئی اب جو دیکھا تو لشکر لقا سامنے نہین ہے دروازہ قلعہ عقیق
کا بند ہے جب یہ کیفیت دیکھی ناچار ہو کر سب میدان سے پھر آئے اور دہان ہوا ہے
سحر لقا کو اندر قلعہ کے لیگئی سب کافرون نے کہا کہ ہم مارے جاتے تھے خداوند نے بچا لیا
اس اثنا مین قہرمان آیا لشکر اسنے اپنا اُترا یا باہر قلعہ کے لشکر کی اسکے چھاونی پڑی اور یہ سامنے
خداوند کے باغ مینا مین آیا سجدہ کیا نذر دی اور رونے لگا لقا نے تسکین دی اور خلعت
عنایت فرمایا یہ ڈنگل پر بیٹھا اور کہا کہ مین اپنے باپ کا بدلہ لینے آیا ہون لقا نے کہا تو میر انظر کردہ ہے
اور مین تیرے باپ کو روز نوروز زندہ کردونگا قہرمان اُٹھکر تخت کے گرد پھرنے لگا اور سجدہ
کیا لقا نے کہا کہ بیٹھو یہ بیٹھا اور ساقی نے اُسکو جام مے ارغوانی بھر کر دیا جب دماغ اسکا
بادۂ ناب سے گرم ہوا اُسوقت بختیارک نے کہا کہ اے قہرمان جو کوئی یہان آتا ہے وہ
پہلے ایسی ہی باتین بناتا ہے پھر آخر مارا جاتا ہے دیکھو اژدر نگاہ بھی کیسے جوان خوبصورت تھے اور
بڑے زبردست تھے بڑی رسوائی سے مارے گئے اور مسلمانون کی پشم کندہ نہ کر سکے مسلمان
بڑے زبردست ہین اور امیر مالک باطل السحر ہین تم برا نہ ماننا مین تمھارے باپ کو
اب نہین بناتا ہون مگر حال کہتا ہون قہرمان نے کہا ملک جی تمھین تا روزے مین بھی بچا لے

نظر آتے ہین تم دیکھنا مین ان مسلمانون کو کس عذاب الیم سے قتل کرتا ہون انھین باتون مین وہ دن تمام ہوا اور کواکب فلک براہ کہکشان پر روانہ ہوئے اور عروج ماہ آسمان پر چمکا **نظم**

اُڑا ہے آج رنگ چہرۂ شام
قمر ہے مثل شمس اُلٹا ہوا جام
نہین ہے بے سبب یہ مہ مکدر
اُداسی کچھ ہے چھائی چاندنی پر

سرِ شام بحکم قہرمان طبلِ جنگ پر چوب پڑی ہرکارے خدمت امیر مین آئے اور دعا دیکر خبر نواخت طبل جنگ عرض کی بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے ادھر بھی طبل جنگ پر چوب پڑی **نظم**

بفرمود تا کوس رویین و نائے
بیارند در پیش پردہ سرائے
سراسر بجنبید لشکر ز جائے
برآمد ز ورنالۂ کرّہ نائے

اب تیاری آلات حرب وضرب لشکرون مین شروع ہوئی اس طرف لقا بھی مع لشکر کے فوج قہرمان مین جو باہر قلعہ کی اُتری ہوئی تھی آیا اور خیمے وبارگاہین برپا کرائین اس طرف بھی تیاری ہتھیارون کی صفائی کی شروع ہوئی اُس وقت وہ آراستہ فوج تھی گویا بحر شجاعت وظفر کی موج تھی بہادران نامی جنہیں شجاعت کی تمامی فلک پر علم افراختہ مریخ پر تیغ آختہ جنکے خوف سے آشوب زمین مین سمایا ہوا فتنہ کا ہاتھ آستین مین آیا ہوا خنجر ہر ایک بجلی سے زیادہ تیز تلوار ہر ایک خونریز تیر جو طعن پر آئے تو سنان جہرہ پشت کے پار اُتر جائے دشمن اگر تلوار کے منہ پر آئے تو مُنھ کی کھائے اس فوج مین تیرون نے پائے شجاعت گاڑ دیے کمانین چلا چلا کر ٹیڑھی سُنانے لگین چار پہر رات یہی ہنگامہ رہا جب وہ وقت آیا کہ طائر شب نے آشیانہ دہر سے پرواز کی اور طاؤس زرین بال خورشید نے کاشانہ مشرق سے پروبال نکالے **اشعار**

مزاج شمع مین سردی جو آئی
چھپی مثل سرور آنکھو مین آکر
اگر مرغان سحر ہر سو سے چہکے
تو پروانون کی گرمی پھر نہ بھائی
اُٹھے بستر سے سب اللہ کہکے
شب رخصت طلب سرعت دکھا کر

صبحدم امیر کشور گیر مسجد کریاس سے جلوخانۂ بادشاہی مین آئے بادشاہ بھی سویرے سے برآمد ہوئے امیر نے مجرا کیا سب سردارون کا مجرا اسلام لیتے بادشاہ جانب جنگاہ چلے **اشعار**

خروشیدن زنگ و ہندی درائے
چو شیران جنگی گہ کارزار
سپہبد سوی جنگ بنہاد روئے
برآمد ز دہلیز پردہ سرائے
دران دشت برخاست آواز کوس
یکے ساختہ لشکر جنگ جوئے
ہزاران مہر برود لیران کار
ہوا قیر گون شد زمین آبنوس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیش سپہ اندرون پیل و شیر	پس زندہ پیلان پیلان دلیر	زگرد سواران ہوا بست میغ
چو برق درخشندہ پولاد تیغ		

جب یہ میدان میں پہونچے اُس طرف سے لقا فوج و لشکر لیکر میدان میں آیا اور لشکر نے پرا جمایا زمین ہموار ہوئی نقیبون نے نقابت کرکے دل بہادرون کے بڑھائے کڑکیت کڑکا کڑکا کنارے ہوئے اس وقت قہرمان نہیچہ سحر کا آگے رکھے ہوئے منقل آتشین تخت پر رکھے اور اُسی تخت پر آپ سوار ملبے سوتیون کے گلے میں ڈالے میدان میں آیا اور مبارز طلب ہوا اس طرف سے قارن بلند کمان بادشاہ لشکر اسلام سے اجازت لیکر اُسکے مقابلہ میں گیا اُسنے ایک سحر ایسا پڑھا کہ ایک اژدہائے آتش نشان پیدا ہوا اور اُسپر ایک پتلہ پتھر کا سوار سامنے قارن بلند کمان کے آیا اور قارن کو اُس نے للکارا قارن تلوار کھینچکر اُسپر جا پڑا وہ پتلہ اژدر کو اپنے پھیر کر سمت صحرا روانہ ہوا قارن بھی اُسکے پیچھے چلا یہانتک کہ صحرا میں دونون جا کر غائب ہو گئے پھر اُدھر سے اور ایک سردار فرامرز عاد مغربی نکلا اسکو بھی وہ پتلہ آکر سطح لیگیا اُسوقت تو امیر کو تاب نرہی تلوار کھینچکر چلے اُس طرف سے فوج لقا اور قہرمان کی چلی الغرض جنگ مغلوبہ آغاز ہوئی اور یہ ہوا کہ تیغون کے جھنکاٹے سے چرخ پیر بھی لرزنے لگا نظم

ہوا از تو گفتی ہمی بر فروخت	چو الماس سے زمین اسوخت	ہمغز اندرون بانگ پولاد خاست
با بر اندرون آتش و باد خاست	دو لشکر بیکجا شدہ سخت کوش	بگردون در افتاد بانگ خروش
نگون سوے صحرا چو جوے روان	زبانگ سواران جہان پر فغان	دران کین و آشوب دار و بکش
نہ با اسپ و زور نہ با مرد ہش	بکشتند از ایشان دو ودو ہزار	ہمین دو دآتش بر آمد چو قار
ہمہ روے دریا شدہ قیر گون	سپہ روے صحرا شدہ رود خون	

غرض تلوار خوب چلی آخر قریب شام قہرمان طبل بازگشت بجوا کر پھر گیا امیر بھی پھر کر اپنے لشکر میں آئے دلاورون نے کمر کھولی آسودہ ہوے اور اُس طرف قارن اور فرامرز کو جو وہ پتلہ اژدر سوار لیگیا یہ جب جنگل میں پہونچے تو انھون نے دیکھا کہ وہ پتلہ نگاہ سے غائب ہوگیا یہ بھی مایوس ہو کر وہان سے پھرے شاید یہان جنگ مغلوبہ جو ہوئی اس وجہ سے وہ پتلہ غائب ہوگیا الحاصل یہ بھی دونون لشکر میں آئے امیر ان کو دیکھ کر شادکام ہوے مگر اب اور کیفیت سنیے کہ غضنفر بن اسد صحرا میں شکار کھیل رہا تھا اُس نے دیکھا کہ ایک پتلہ اژدر سوار درہ کوہ میں گیا ہی غضنفر یہ دیکھکر اُسکی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تلاش مین روانہ ہوا لیکن وہ کہین اثر در سوار ٹھہر نہین دو اسکو جاتے دکھائی دیا ناچار انھون نے
گھوڑے کو تو چراگاہ مین چھوڑا اور آپ ٹھہر گئے کہ کوئی انسان یا پریزاد آئے تو پوچھون کہ
یہ مقام کون ہے اور یہ اثر در سوار کون ہے کہ اتنے مین ایک درخت پر دو جانور عجیب و غریب اشکال
کے آکر بیٹھے کہ ایسے جانور کبھی نہ دیکھے تھے اور وہ باتین کرنے لگے کہ اے بھائی ہمکو اس مقام
پر مدت مدید رہتے گذری مگر ہمنے کسی مسافر کو نہین دیکھا یہ جوان نہین معلوم کہانسے آیا ہے اب
اسکی زندگی نہین معلوم ہوتی ہان شاید کوئی دوست اسکا ملجائے تو جان اس کی بچے ورنہ
اس طلسم سے اسکا نکلنا دشوار ہے اور یہان ابھی تو پہر دن چڑھا ہے کچھ عرصہ مین ایک
عقاب تیز پرواز آئیگا اور اسکو اپنی منقار مین پکڑ کر لیجائیگا اور اسکو ایک باغ مین لیجا کر قید
کرنا چاہیگا اگر یہ اسکو خنجر ماریگا تو ہاتھ پانون اسکے بیکار ہو جائینگے یہ اسکو خنجر نہ ماریگا اِسے
چاہیے کہ ہمارے کہنے پر عمل کرے یعنی جسوقت وہ عقاب اسکو اندر باغ کے لیجائے اور قریب
بارہ دری کے چھوڑے تو یہ چپکا بیٹھا رہے اور جب وہ رسی لینے کو ساحر کی صورت بن کے اندر
بارہ دری کے جائے تو یہ ہر سمت کو باغ کے نگاہ کرے ایک درخت قریب اُس بارہ دری کے
اکیلا لگا ہوگا کہ اُسکے قریب کوئی درخت نہ ہوگا بس یہ اُس درخت کی آڑ مین پوشیدہ ہو جاے
وہ عقاب رسی لیکر جو آئے گا تو اس ماجرے کو دیکھکر خوش ہوگا اور رسی سے اسکو اُس درخت
مین باندھے گا اور آپ چلا جاے گا بعد اسکے جو کچھ ہونا ہوگا وہ یہ خود دیکھ لیگا ہمارے کہنے کی
کیا احتیاج ہے اگر اسطرح اسنے عمل کیا تو اچھا ہیگا اور اسکے حق مین بہتر ہوگا ورنہ کام تمام ہی یکہکر
جانورون نے کہا کہ بھائی چلو ایسا نہو کہ عقاب آجائے اور ہمین ندامت ہو بس وہ جانور اڑ گئے
اور غضنفر وہانسے آگے بڑھا اور دل مین کہتا تھا یہ عجب مقام ہے کہ یہان کے جانور بھی
بولتے ہین فی الجملہ جب یہ کچھ دور گیا وہ عقاب تیز پرواز پیدا ہوا اور اسکو پنجہ مین
داب کر اڑا اور باغ مین لایا اسنے اس باغ کو دیکھا کہ نہایت ہی آراستہ ہے درخت پھولون
سے لدے ہین مثل معشوقون کے پھولون کا گہنا پہنے ہین ہوائے سرد کے جھونکے آتے ہین اشعار

ہر برگ پہ بس یہی رقم ہے نظارہ ہے سنبل چمن زار	باد سحری مسیح دم ہے پتے جو گرے ہین جھڑ کے ہر جا	کیا آنکھین ہوئی ہین ضیائے بیدار گلشن مین بچھا ہے فرش دیبا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہون لوٹ خطا سے اک قلم پاک
مے خوار جو پائین سایۂ تاک
اشجار کی کس قدر ہے کثرت
ہر نخل چمن ہے خوان نعمت

وہ عقاب غضنفر کو بارہ دری کے قریب چھوڑ کر رسی لینے گیا یہ بموجب کہنے اُن جانورون کے ہر طرف دیکھنے لگا دیکھا تو واقعی ایک درخت قریب بارہ دری کے اکیلا لگا ہے یہ اُٹھ کے درخت کی آڑ مین کھڑا ہو گیا اب عقاب نے آکر جو درخت کے پاس انکو دیکھا بہت خوش ہوا اور اُسی رسی کو گھما کر جو مارا تو خود بخود پاؤن انکے بندھ گئے وہ درخت شمشاد کا ہے وہ عقاب تو انکو باندھکر چلا گیا اور انھون نے چاہا کہ مین زور کر کے چھوٹون کھل نہ سکے آخر آبدیدہ ہوئے بصد عجز و انکسار درگاہ پروردگار مین انھون نے دعا کی کہ اے سرسبز فرمانے باغ ہستی و تازگی بخش گلشن حیات مجکو رہائی دیکر نہال فرما یہ دعا انکی گلشن قدرت مین سرسبز ہوئی انھون نے دیکھا کہ درخت کی ٹہنی پر لکھا ہے کہ جو کوئی قید سحر مین گرفتار ہو اس دعا کو پڑھے رہا ہو جائیگا انھون نے بصحت الفاظ و اعراب اُس دعا کو پڑھا اُسی وقت ہاتھ انکے رسن سحر سے کھل گئے بس یہ وہان سے اُٹھ کر بارہ دری مین آئے دیکھا تو بہت آراستہ ہے **ابیات**

دالان لگے در مین خلد کے باب
مانند ہلال در کے محراب
تکیے ہین دھرے ہوے برابر
ہر جا پہ لگی ہے مسند زر
پتھر کے مکان وہ چشم بد دور
فرہاد ہے جس مین ایک مزدور
ہے نقش نگار سے وہ گلزار
مانی بھی جہان ہے نقش دیوار

غضنفر وہانکی سیر کر کے نہر پر باغ کی آئے اور وضو کر کے دوگانہ نماز کا پڑھا اور شکر خدا بجا لائے پھر باغ کا میوہ کھایا اور آگے بڑھے لیکن دروازہ اُس باغ کا نہ ملا ناچار یہ ایک درخت پر چڑھ کے دیوار باغ پر پہونچے اور اُس طرف کو کود پڑے چوٹ ذرا بھی نہ لگی یہ وہان سے چلے تو آگے بڑھکر دیکھا کہ ان کا گھوڑا بھی چر رہا ہے وہ انکو ملا یہ اُس پر سوار ہوے اور چلے یہانتک کہ راستہ طے کرتے ہوئے قریب ایک پہاڑ کے پہونچے انکے پاس تیغہ سحر اور انگشتر مہر و ماہ اور اسپ بادخور ہے غرض انھون نے اُس پہاڑ کے قریب ایک گوزن کو آتے دیکھا تیر کمان مین رکھکر جو مارا وہ گوزن تو چرنے مین مشغول تھا تیر اُسکو توڑ گیا وہ گوزن ہلاک ہوا اور آواز آئی کہ مارا گوزن جادو کو اب یہ حیران ہوے کہ مین نے گوزن کو مارا اور وہ ساحر نکلا یہ عجب طرح کا تماشا ہے اسی حیرت مین کھڑے تھے کہ ایک برق تڑپ کر گری انکو اور انکے گھوڑے کو لپیٹ کر اڑا لیگئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور اُس نے ایک پہاڑ پر لیجا کر انکو اُتار رایہ اُس تجلی کی چمک سے اور اڑکر آنے سے بیہوش ہوگئے تھے اور یہ برق ساحرہ ہی کہ نام اسکا دراز حشم جادو ہی پس اُسنے تیغہ اور انگوٹھی اُس بیہوشی مین لے لی اور ہوشیار کرکے ان سے کہا کہ او موئے تو نے میرے خاوند کو مارا اب تجھے مین زندہ نچھوڑونگی غضنفر نے یہ سُنکر چاہا کہ مین اس ساحرہ پر حملہ کرون لیکن دست و پا قابو مین نہ تھے ناچار دعا کرنے لگا اُسوقت روے ہوا پر غلغلہ ہٹو بچو کا ہوا اور دیکھا تو ملکہ شمشاد قامت جادو ایک تخت پر سوار گرد اُسکے ساحرون کی قطار تاج سر پر رکھے پنجہ ہاتھ مین لیے جاتی ہی اُسنے جو غضنفر کو دیکھا اپنے ساحرون کو حکم دیا کہ جاؤ اور اُس جوان کو لے آؤ اُن ساحرون مین سے ایک ساحر مکار جادو نام اُس نے جاکر عرض کیا کہ مین جاکر لاتا ہون ملکہ شمشاد قامت نے کہا کہ اچھا جاؤ اور اگر یہ ساحرہ قحبہ تمسے کچھ بولے تو مارنا اُسکو مکار یہ سنکر وہان سے روانہ ہوا اور اُسنے آکر شہزادے کی کمر مین پنجہ دیا اور لے کر اڑا دراز حشم بھی اُس کے ساتھ اڑی یہ بسبب تیغ اور انگوٹھی کے اُڑ نسکی تیغہ اور انگوٹھی اُسنے وہین رکھدی اور آپ اُڑکر مکار کے پاس آئی اور ایک پنجہ سحر کا مارا کہ مکار کے زخم لگا مکار نے بھی ایک ہاتھ ایسا مارا کہ دراز حشم کے دو ٹکڑے ہوگئے اب تو شمشاد بھی اپنا تخت زمین پر اُتار لائی اور غضنفر کو سامنے بلاکے اُسنے پوچھا کہ تمھارا مکان کہان ہی اور کیا دین اور آئین تمھارا ہی غضنفر نے فرمایا الحمد للہ مین مسلمان ہون یہ کہکر کلمہ پڑھا ملکہ نے کہا خیر معلوم ہوا ہم تمھارے گھر بھیجدینگے کیونکہ افراسیاب دشمن ہورہا ہی کہین ایسا نہ ہو کہ کوئی ساحر تم کو گزند پہونچائے مگر اس شرط سے کہ جو تم طلسم کشا اور صاحبقران کے عزیزدار نہ ہو یہ کہکر سارا حال قید بران اور اسد کا آنا ملکہ جیلین کا عاشق ہونا شمشاد قد نے بیان کیا غضنفر نے کہا کہ اے شمشاد قد تم کتی ہو کہ صاحبقران کے عزیز تم نہ ہو مین تو بیٹا ہون اسد کا کہ جو طلسم کشا ہی اور حمزہ صاحبقران میرے نانا ہین مین افراسیاب کو قتل کرونگا اور اسکی کیا مجال ہی کہ وہ مجھے بہ نگاہ کج دیکھ سکے شمشاد نے کہا کہ اگر تم فرزند شاہزادہ اسد ہو تو مین تمکو قید کرون گی یہ کہکر اپنے دل مین سوچی کہ اے شمشاد ایسا نہ ہو کہ یہ کچھ فتور کرے اُسنے ایک

قفس آہنی منگوایا اور اسمین اُس ہماے اوج صاحبقرانی کو بند کیا اور روے ہوا پر لٹکا دیا اُنھون نے ہرچند چاہا کہ مین تیلیون کو توڑون مگر ٹوٹ نہ سکین اُسوقت یہ پکارے **لمولفہ**

گر توانائی مین ہوتین اپنے بس کی تیلیان ÷	توڑ کر پرواز کرتے ہم قفس کی تیلیان ÷

آخر یہ بیقرار اور بیتاب ہو کر دعا کرنے لگے کہ اے خلاق زمین و آسمان جان بخش انس و جان تو مجکو اس قفس سے رہائی عطا فرما **شعار**

یا رب ہے کریم نام تیرا	خالق ہے رحیم نام تیرا
الملجاے الٰہی رہائی مجھ کو	کیا بات ہے جو کرم کرے تو

یہ تو یہان دعا کر رہا ہے اور ملکہ شمشاد شمس کوہ کی حاکم ملکہ شمشیر جادو کے پاس گئی اور اُس سے بیان کیا کہ مین نے غضنفر بن اسد کو گرفتار کر کے ایک قفس آہنی مین بند کیا ہے اور قفس ہوا پر لٹکا دیا ہے یہ کہکر وہان کچھ دیر بیٹھی دو چار جام شراب کے پیے پھر وہانسے اپنے مکان پر آئی اور ایک نامہ افراسیاب کو بگرفتاری شہزادہ غضنفر لکھا اور یہ بھی لکھا کہ آپ جیسا کچھ اُسکی نسبت فرمائین وہ کیا جائے یہ نامہ تو ایک ساحر کو دیکر جانب افراسیاب روانہ کیا اور آپ مشغول عیش و نشاط ہوئی لیکن ملکہ شمسہ تاجدار کی ایک دختر ہے فلک خوبی کی اختر ہے اُس نے جو حال گرفتاری غضنفر سُنا تو مشتاق دید ہوئی اور وہان سے آکر اس نے غضنفر کو قفس مین بند دیکھا پلٹ کر اپنے مکان پر آئی یہ دختر نہایت حسینہ اور جمیلہ ہے جسکی آنکھون کو نرگس تازی آتی ہے جان اُسکی اداہاے دلفریب پر عاشقون کی جاتی ہے زلف بل کھا کے دل عشاق پیچ مین لاتی ہے کمر اُسکی راستہ ملک عدم کا بتاتی ہے قد و قامت سے اُسکے قیامت برپا نگاہ ناز آفت زا پیشانی سے لوگون کو حیرانی مانگ نے ہزارون کے دل مانگ لیے بہتون نے چاک گریبان کیے چاہ زنخدان اُسکا کنوین جھنکواتا خنجر تبسم گلو سے عاشق پر پھر جاتا ادائین اُسکی جوہر شمشیر قضا نگاہ مست خرابی قصر دل عشاق کی بنا جبین جبین پر نور ورق آفتاب رخسار ہین شمع تجلی طور کی تاب چشم بیمار ندد دل عاشق کی دوا پنجۂ مژگان اُسکا دست شفا آنکھ مین سرمہ کی تحریر مست کے ہاتھ مین کھنچی ہوئی شمشیر بہت خوش رنگ کہ خندہ زنی پر لعل خون ہوے شمشیر تبسم پر دانت ہم سنگ سنگ ہے

مسدس

دہن تنگ ہے تنگی سے نہین جاے سخن	شرم ہے غنچہ کو گر اُس نے چرایا ہے دہن

پر چھپائے سے کہین چھپتے ہین ایسے بھی چلن
بات پوشیدہ نہین ہے سندین ظاہر ہین
ہالۂ غبغب سیمین یہ اگر جاے خیال
لب میگون مے گلرنگ کے مانند ہین لال
کوئی بچنے کی نہین راہ خدا خیر کرے
سینہ دیکھین کہ کرین اُسکے گریبان پر نظر
حسن کا ہے یہ اشارہ طرف شمس و قمر
دیر تا چند فلک سے کسی عنوان آؤ
وصف پستان کرے کیا کوئی کہ مشہور ہین یہ
ثمر آتشی نخل سر طور ہین یہ
آشنا آنکھ سے جسوقت وہ انگیا ہو جاے

حسن دعوی جو کرے صاف ہو مضمون روشن
ہونٹ دونون تو گواہی کیلئے حاضر ہین
متعجب ہو کہ ہے ماہ باغوش ہلال
مست دیکھین جو غبغب کو تو ہون گرم مقال
قرب میخانہ ہے یہ چاہ خدا خیر کرے
اور ابھار اُسپر ہے پستان کا غضب بانی شر
مین بھی حاضر ہون تمھین نور کا دعوی ہے اگر
سینہ کوبی سر میدان لیے چوگان آؤ
کہتے ہین شمس و قمر قمقمۂ نور ہین یہ
ہاتھ کسطرح سے پہونچے کہ بہت دور ہین یہ
طائر نور نظر سونے کی چڑیا ہو جاے

پس وہ دختر اپنی مان کے پاس آئی مگر غمگین صورت بنائے تھی سمجھی کہ راز میرا فاش ہو جائیگا وہان سے یہ اپنے باغ مین آئی بلبل شوریدہ نے اور زیادہ شوریدہ سری بڑھائی یہ گل رنار کو دیکھکر نار ہجر مین جلنے لگی دلکو بیکلی ہوئی بسان فاختہ کوکو کرتی تھی نہین نہین کہ او کہ او کہتی تھی درد فرقت سے ہچکین لب پر شیون و شین چشمۂ چشم آنکھون سے جاری لب پر نہایت بیقراری گل اِس کو سب خار نظر آئے تھے غنچے منھ چڑھاتے تھے نخل ہرا ایک نخل ماتم بنا تھا لالہ وار داغ دیتا تھا

اشعار

فوج اندوہ و غم کی بھرتی تھی
پھاڑے کھاتا تھا اب پلنگ اُسے
ہر شکن موج سے تھی افزون تر
بوجھ تھی جسم زار پر پوشاک
آنکھون سے نیند کو اُڑاتی تھی

آہ کو عرش تک رسائی تھی
چھت کے قلابے تھے تنگ اُسے
تن بدن کی خبر نہ تھی اُس کو
شکل دامن ہوا گریبان چاک
حلقۂ چشم حلقۂ گرداب

ہجر سے دل پہ کیا گذرتی تھی
اشکون نے گومتی بہائی تھی
پاٹ دریا کا بن گیا بستر
شام سے بڑھکے تھی سحر اُس کو
بیکلی دل کو جب ستاتی تھی
پردۂ چشم پر تھی چادر آب

یہ بیقراری اور بیتابی ملکہ کے دل کی اُسکی وزیرزادی نے دیکھی لیکن فرط ادب سے کچھ کہہ نہ سکی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور اُدھر ملکہ **قمر طلعت** دل مین اپنے سوچی کہ ای قمر طلعت یہ شہزادہ افراسیاب کے دشمن کا بیٹا ہی اس سے دل لگانا جان آفت مین پھنسانا نہ چاہیے لیکن حضرت عشق کی اُسپر عنایت تھی یہ کب رُکتی بیتاب اور بیقرار ہو کر پکاری کہ افسوس صد افسوس۔ **بیت**

کہون کیا تجھ سے اے ہمدم پڑا ہی ہاے پچھتانا ۞ دل اُسکے ہاتھ دے بیٹھے جسے جانا نہ پہچانا ۞

غرض عشق مین خواب و خور حرام ہوا دل ناکام مبتلاے صد آلام ہوا اور کہا کہ مین دین خدا پرستی اختیار کرتی ہون اس عرصہ مین اُسکی ایک کوکا ہی **یاسمن جادو** نام اُسنے حال ملکہ کا زبون دیکھکر بہ کمال اصرار پوچھا کہ ای ملکہ یہ تمھارا کیا حال ہوا اسوقت ملکہ اتنا دل نازک رکھتی تھی رونے لگی اور کہا دو ہا کا کہون کا سے کہون کہون سو کو پتیاے ۞ گونگے کا سا سپنا کہ سمجھ سمجھ پچھتاے **بیت** کیا پوچھتا ہی ہمدم مجھ جسم ناتوان کی ۞ رگ رگ مین نیش غم ہی کہیے کہان کہان کی ۞ ای یاسمن جادو مین شہزادہ **غضنفر** پر عاشق ہون اُسوقت **یاسمن** نے کہا کہ میری مادر اگر چاہین تو مطلب آپ کا حاصل ہو جائے یہ کہ رہی تھی کہ **توسن جادو** انا بھی اُسکی آئی یاسمن نے اپنی مان یعنی **توسن** سے حال ملکہ کے عشق کا **غضنفر** سے بیان کیا اور کہا وہ تم سے مارے شرم کے نہین کہتی ہین **توسن** یہ کلمہ سُنکے خوش ہوگئی کہ اسقدر ملکہ کو میرا لحاظ ہی کہ جان دینا قبول ہی اور مجھسے کہنا منظور نہین **غرض** یہ ملکہ کے پاس آئی اور تسکین دی کہ مین تمھارا کام سر آنکھون سے کرون گی ملکہ نے کہا مین تمکو اپنی مان سمجھتی ہون اور یہ کہکر رونے لگی **توسن** بیقرار ہوئی غرض سمجھی کہ شمشاد میرا سر مونڈ ڈالے گی اگر اُسکو مین بارسے ملا دونگی ملکہ اور یاسمن انا کے قدمون پر گرین اور اُسکو راضی کیا اُسنے کہا کہ مین جاتی ہون یہ کہکر مکان پر اپنے آئی اور **یاسمن** کو بلواکے اُس سے کہا کہ اب مین اس بارہ مین کیا تدبیر کرون اُسنے کہا کہ تم طلسم کشا کے فرزند کی رفاقت کرو کس لیے کہ طلسم کا فتح ہونا ضرور ہی **قمر طلعت** اور **غضنفر** ایک جا ضرور ہون گے بانیان طلسم لکھ گئے ہین **توسن** نے کتاب جمشیدی دیکھی اُس مین بھی یہی نکلا کہ رفاقت طلسم کشا کی کرنا اچھی ہی **یاسمن** سے انا نے کہا کہ تو جا کر ملکہ کو مژدہ دے مین جا کر لاتی ہون **یاسمن** گئی اور اُس نے جا کر ملکہ کو خوشخبری پہونچائی اور **توسن** ایک اژدہا تیز پر سوار کی صورت بنکے اُڑی اور لمحہ بھر مین سناٹا مار کر کوہ شمشاد پر پہونچی اور پوشیدہ ہوکی بصورت انسان بنی اسلیے

کہ کوئی نگہبان نہ دیکھے اسنے سحر ایسا پڑھا کہ وہ سب نگہبان ہواے سحر کے چلنے سے بیہوش ہو گئے پس اسنے قریب قفس پہونچکر چاہا کہ اسکو اٹھائے وہ نہ اٹھا اسنے ایک ماش کا دانہ مارا مگر وہ دانہ ماش نکل خالی گیا اور غضنفر نے جو اسے دیکھا تو حیران ہوا کہ یہ ساحرہ کہانسے آئی ہے لیکن توسن نے کہا کہ آپ خوف نہ کھائیے خدا نے آپ پر فضل کیا مین آپکو چھڑانے آئی ہون یہ کہکر ایک نشتر اپنے جوڑے سے نکالکر اسنے پنجرے کی تیلیون پر مارا کہ وہ کٹ گئین اسنے غضنفر کو نکال لیا اور تخت سحر پر بٹھا کے چلی اور پاس ملکہ کے شمس کوہ مین آئی اور باغ مین غضنفر کو لائی باغ انہون نے بہت ہرا بھرا دیکھا کہ عروس چمن پھولو پھلا کھلا گیا پہنے ہے ہر طرف نسیم مشک بیز مژدہ جانفزا لاتی ہے نظم

نہال سبز مرغان نوا سنج
زمرد گون سطلا جا بجا فرش
کہین گلہاے خودرو رنگ رنگ
کوئی مانند عاشق سینہ افگار
منور صورت خورشید اطراف
لبالب ساغر و مینا سے ہر طاق

بہار چشمہ لبریز بے رنج
لگا ہو نگو طراوت جس سے آلے
کہین کچھ اور ہی صورت نئے ڈھنگ
بڑھا حسن اور دیکھا قصر عالی
سپید فرش جیسے روے شفاف

زمین پر سبزۂ نوخیز کا فرش
دل بیتاب کیفیت اٹھائے
کوئی گل خندہ زن تھا صورت یار
مگر داب بشر سے صاف خالی
مسہری پر اودے قیمے خوب براق

اور دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین ہنستی مسکراتی ہوئی کمر کو بل کا عالم دکھاتی ہوئی اسطرف آئی ہے شہزادے نے اسکو دیکھکر فرمایا کہ اشعار

رہے قربان جان حور پیارے
یہ لب وہ جن پہ صدقے ہر گل تر
کرین گھر دلمین ایسے تیر مژگان

مین صدقے واہ کیا آنکھین ہین زیبا
فدا دندان پہ لاکھون بار گوہر
نہ کیونکر قتل عاشق کا سبب ہو

زیادہ حسن کا ہو نور پیارے
کہ جنکا سیکڑون دلبر پہ احسان
وہ عارض مہر تابان جنپہ قربان
کہ جب اسکی نظر سوے غضب ہو

شاہزادی نے جو یہ صدا اشعار پڑھنے کی سنی شاہزادے کو آنکھ اٹھا کر دیکھا تو ایک جوان رعنا باغ حسن کا گل چمن عاشقی مین بلبل

مسدس

ابروؤن مین جو بل آئے تو نصیب اعدا
کوٹ کر آنکھ مین اللہ نے بھر دی ہے حیا
شیر سے بھی ہے نہین واللہ جھکتی ہے پلک
خط کی خوبی پہ لکھے خط غلامی غلمان

قوس کا تیغ ہلال آگے اتارے چلا
آنکھ جس بت پہ پڑی اسکو مسخر ہی کیا
مردم چشم کو رستم سے رہی ہے چشمک
چاند سے چہرے پہ اس خط کے نقابنرے کا گمان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حسن خط نور کے چہرے پہ عیان راچہ بیان
خط سے پہلے تو دل حور پھسلتے دیکھا

مصحف رو پہ ہی خط شان نزولِ قرآن
آج پروانہ ہی پریون کا بخطِ طغرا

ملکہ قمر طلعت غضنفر کو دیکھکر بیہوش ہوگئی کنیزون نے جلد جلد گلاب چھڑکا کر ملکہ کو ہوش آیا اور اسنے شاہزادہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور بارہ دری مین لائی مسند پر بٹھایا اور آپ پہلو مین بیٹھی کشتی شراب کی اپنے آگے کھینچکر جام شراب سے بھر کر شہزادے کو پنجۂ نگارین خوشنما پر رکھ کے دیا شہزادے نے فرمایا کہ اے ملکہ جب تک تم مسلمان ہنوگی یہ شراب ہمپر حرام ہی ملکہ نے شہزادے کی خوشی کے لیے کلمۂ طیبہ زبان پر جاری کیا شہزادہ غضنفر بہت خوش ہوا پھر ملکہ کو گلے سے لگایا بوسہ لب شیرین کا لیا اور وہ جام مے ارغوانی لیکر پیا اب تو دور جام بے دغدغہ نیرنگی ایام چل نکلا اس مین وہ زمانہ آیا کہ دن مائل پرواز ہوا اور شب عشرت نے منہ دکھایا **نظم**

کہ اتنے مین چھپا مہر جہانتاب | نظر آنے لگے ظلمت کے اسباب | خواصون نے کیا پھر قصر روشن
ہوا صحن زمین پر نور دامن | کنول جھاڑ اپنے موقع پر لگائے | فروغ شمع سے پروانے آئے

شام کو حکم ہوا کہ رقاصان مہر طلعت آکر حاضر ہوے سامنے ناچ ہونے لگا گائنون نے اس غزل کو بصد حسن و ادا گایا **غزل**

کہون کیا جو گذرتے ہین مجھپہ الم میرے دل کی کسیکو خبر ہی نہین
نہ تو آتی ہی نیند کہ سو ہی رہون انیس ہی کوئی کہ باتین کرون
مین جہان کے حسن کو جو دیکھا نہین قابل سیر یہان کی ہوا
ہر الم سے ملول تر احال زبون ہی عبث تجھے دعوی عشق و جنون

مرا ہجر مین جسکے یہ حال ہوا اُسے حال پہ میرے نظر ہی نہین
شب ہجر کی کس سے درازی کہون اسی شکل کی تو ہوتی سحر ہی نہین
جہان کل گل سرو سہی تھا بپا وہان دیکھو تو آج ثمر ہی نہین
شب ہجر مین کیسا تو رویا تھا خون تر دامن و جیب تو تر ہی نہین

غرض صحبت بادہ نوشی برپا ہوئی اور شب بھر اختلاط اور گرمجوشی رہی کبھی یہ باہر بارہ دری کے آکر روش گلشن پر ٹہلتی تھی اور کبھی بالاے بام جاکر یہ ماہ تمام ماہتاب کو دیکھتی تھی اور پھر بارہ دری مین آکر جام عیش و نشاط پیتی تھی اس طرح سے وہ شب بسر ہوئی اور وہ زمانہ آیا کہ عارض شب پر غازہ سحر مشاطۂ دہر نے ملا اور دستار زرین کو نوشاہ روز کے سر پر سجا کہ **اشعار**

رہا کل کی طرح پھر آج کا ڈھنگ | ہوا مہتاب پھر مغرب مین روپوش | عروس شب کا بالکل فق ہوا رنگ
| | کھلے غنچے جو تھے ہمجا یہ خاموش

صبح کو شہزادہ غضنفر اُٹھکر نماز سحر بجا لائے اور پھر صحبت مین پاس ملکہ کے بیٹھے ناچ گانا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شروع ہوا خاصہ تناول فرمایا لیکن اب حال شمشاد قد کا سنیئے کہ صبحکو دربان ہوشیار ہوکر کھانا و پانی لیے ہوئے غضنفر کے لیے آئے قفس کو ٹوٹا پایا قیدی کا کہین نشان ندیکھا بہت حیران ہوئے نہایت پریشان ہوئے اور ہرطرف ڈھونڈھنے لگے آخر ملکہ شمشاد قد سے جاکر کہا کہ کوئی قیدی کو لے گیا وہ ان دربانون پر بہت خفا ہوئی غرض عتاب و خطاب اور جرمانہ کرکے حکم دیا کہ جلد اُسے ڈھونڈھو کس لیے کہ مین عرضی اُسکے قید ہونے کی افراسیاب کو لکھ چکی ہون ساحر ہرطرف ڈھونڈھنے لگے اور ملکہ شمسہ کو بھی خبر ہوئی اسنے بھی ڈھونڈھوانا شروع کیا اور اس سے سب نے کہا کہ کوئی مہرخ کے بیان کا ساحر یہان لگا ہوگا وہ شہزادے کو لے گیا بھلا وہ اُنکے مالک کا بیٹا ہی مہرخ کو یہ کب گوارا ہوگا کہ شہزادہ غضنفر قید رہے اب کیفیت سنیئے کہ ایک روز شہزادہ غضنفر کے دل مین آئی کہ بالاے بام چاندنی چلکر دیکھین بس اسنے دن ہی سے وہان بچھونا کرایا اور بزم عیش کو ترتیب دیا شعر مینا و شراب تحجم و شمع ٭ مہتابی پہ شام سے ہوے جمع ٭ ہنوز اچھی طرح فرحت نہونے پائی تھی کہ ایک ساحر غدار سرشار جادو نام ملازم ملکہ شمسہ تاجدار یہان آیا اور انکو ملکہ کے پاس بیٹھے ہوے بالاے بام دیکھا بس ہنسا اور پکارا بیت یار در خانہ و من گرد جہان میگردم ٭ آب در کوزہ و من تشنہ لبان میگردم ٭ یہ کہتا ہوا وہان سے خدمت ملکہ شمسہ تاجدار مین آیا اور عرض کیا کہ اے ملکہ عالم تقصیر معاف ہو تو مین کچھ عرض کرون شمسہ نے فرمایا کہ بیان کر تیرے قصور کو ہمنے معاف کیا اس ساحر نے کہا کہ مین ابھی ابھی اپنی آنکھ سے دیکھ آیا ہون کہ شہزادہ غضنفر ملکہ قمر طلعت کو لیے ہوے کوٹھے پر اُنکے باغ کے بیٹھے ہین بس یہ سننا تھا کہ شمسہ آگ ہوگئی آتش غضب سینے مین ایسی مشتعل ہوئی کہ اُسنے دل و جگر کو جلا دیا اُسی غصہ مین بزور سحر یکہ و تنہا باغ مین قمر طلعت کے آئی اور پوشیدہ ہو رہی اسلیے کہ دیکھون قمر طلعت اور غضنفر مین کیا باتین ہوتی ہین اس عرصے مین وہ دن مثل لب ترخشک ہوا اور شاہد خورشید نے منھ اپنا ایوان مغرب مین چھپایا کہ اشعار

ہجوم شام نے صورت دکھائی	ہوا غل دن گیا لو رات آئی	چراغ شمع کے جلوے ہر اک سو
دلون مین گھر کرین مانند جادو	کہین ساقی کہین مطرب کہین ساز	کہین معشوق نواز بس خوش آواز
لیا آغوش مین پہلو بدل کر	ہوا عقدہ کشا لیکن سنبھل کر	کبھی لب لب سے لذت آشنا تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کبھی کچھ اور جوش مدعا تھا | کبھی سینے پہ سینے کی رگڑ تھی | کبھی رخصت یہ سمجھاتی تھی جی کی
کہ شب تھوڑی ہی وہ نکلے جوش ایسے | بھلا ارمان سب نکلین گے کیسے | اب زیادہ رات جو گئی تو چاندنی

چھٹکی اور چکور چاند پر دوڑنے لگے نہرون مین فوارے چھوٹتے تھے ہوا سرد جو چلی پانی نہرون کا لہرین لینے لگا تیے درختون کے چاندنی مین چمکتے تھے گل پھولے ہوئے شگرف سرخ جوبن دکھاتے تھے گل شبو سے بھینی بھینی خوشبو آتی تھی بیلے کی کلیان کھلکر عجب بہار دکھاتی تھین ایسی بہار مین معشوق کے ساتھ کوٹھے پر شہزادہ بوسے لے رہا تھا داد عیش ونشاط دے رہا تھا نظم

زمرد رنگ ہر برگ خوش اسلوب | شجر کی شاخ مثل دست محبوب | نہال باغ سب مقیش افشان
نگاہین دیکھنے والون کی قربان | چمن کے پھول مثل عارض یار | برابر جلوہ گر ہر سو نمودار
قریب آئے لیے بوسے دہن کے | مزے دیکھے جوش رشک چمن کے | گلے ملکر لیے بوسے جو دو چار
ہوئے نیلے نزاکت سے وہ رخسار | ترقی پر طلوع کیف آیا | مزا جوش جوانی نے دکھایا
کیے بوسے لب جانان کے حاصل | جدائی سے کبھی تھا منتشر دل | دونون شیدا باہم داد عیش و

نشاط دے رہے تھے کہ اس اثنا مین قمر طلعت کسی ضرورت سے نیچے کوٹھے کے اُتری ملکہ شمسہ تو چال دیکھ رہی تھی بس اسنے اسکو گرفتار کیا اور دو طمانچے اُسکے منھ پر مارے اور فرمایا کہ او خانم بارہ گراری موئی کھتکاری ہتھیاری تیرے جیتے تو کتا بھی نہ جیا ارے یہ غضب کیا تونے کہ ابھی پندرہ برس کا توسن اور اُسپر یہ حال کر یار کو لیکر پہلو مین بیٹھی حرمت سب برباد کی غضنفر نے جو یہ حال کوٹھے پر سے دیکھا تیغہ پکڑ کر کوٹھے کے نیچے آیا اور آتے ہی اُسنے ایک تلوار شمسہ کے لگائی اُسوقت توسن نے کہا کہ ای ملکہ شمسہ خدا معلوم کہ یہ مردوا کہان سے آیا ہی ہماری بچی اس سے واقف نہین ملکہ شمسہ تلوار شہزادے کی کھاکر بیہوش ہو گئی اور توسن نے خیال کیا کہ اسکا رہنا اب یہان اچھا نہین بس یہ سمجھ کر اسنے شہزادہ کو جو اُٹھاکر پھینکا تو یہ جادو کے زور سے صحراے طلسم مین جاکر گرے اور اس طرف شمسہ کی جو آنکھ کھلی تو وہ اُٹھکر شہزادے کو ڈھونڈھنے لگی لیکن شہزادے کی خبر اس باغ مین ہونے کی سنکر ملکہ شمشاد قامت بھی اُسوقت یہان آکر پہونچی اور اُسنے شمسہ کو جو ڈھونڈھتے ہوئے پایا تو ہنسکر فرمایا کہ اے شمسہ معلوم ہوتا ہی کہ تم غضنفر کی عاشق ہو شمسہ نے کہا نوج دور پار میرے دشمن مدعی واہ بہن تم بھی خوب ہو مین جانتی ہون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کر اُسپر البتہ تم فریفتہ ہو جب تو اُسکے لیے بیان آئی ہو شمشاد نے کہا جی بیشک آپ کی خجالت میرے سر آنکھون پر الحاصل یہ ڈھونڈھکر یہان سے چلی گئی اور ملکہ قمر طلعت اسکے غم مین مبتلا ہوئی وہی رونا اور بلبلا نازنین کو باغ کی سیر اُٹھانا اور یہ زبان پر لانا نظم

یہ جیران کسدن بناتا ہمین
گل و لالہ سے دلمین اک داغ ہی
نظر مین خزان ہی چمین کی بہار
کیا ہجر نے بیتر سے غمگین مجھے

گلستان بھی نظرو نمین زندان ہی
جہنم سے بڑھکر کہین باغ ہے
بیان کسکو اب بھوک اور پیاس ہی
نہ کیون تلخ ہو جان شیرین مجھے

مجھے آئینہ منہ لگاتا نہین
مجھے شہر آباد ویران ہے
ہی غربت سے بدتر وطن کی بہار
ملائے خدا تمسے یہ آس ہی
یہ تو اس طرح بلبلاتی ہی خاک

اڑاتی ہی لیکن وہان حال شہزادہ غضنفر سینئے کہ یہ جو صحرائے طلسم مین جا کر پہونچے تو اُنھون نے دیکھا کہ ایک درہ کوہ ہی اور چاندنی دور تک میدان مین چھٹکی ہی کوڑیالا صحرا مین پھولا ہوا ہی فرش سبزہ پر بوٹیان سفید ہین چشمے لہرین لے رہے ہین شہزادہ کو کوڑیالا دیکھ کر اپنے دل کے داغ یاد آئے اور آنسو بہانے لگا اس اثنا مین ایک پیر بار ریش سفید عبائے عنابی پہنے ہوئے اُسکے سامنے آیا شہزادہ نے اُسکو سلام کیا اور با ادب تمام کہا کہ ای پیر بہر خدا تو مجکو منزل مقصد پر پہونچا دے اُسنے کہا کہ ای فرزند دیوانہ مجہول مین دیو عنکبوس ہون تجکو کھانے آیا ہون مگر اب کیا خاک کھاؤنگا تجکو نسیم جالندری کے پاس لیے جاتا ہون کہ اسکو مین اُٹھا لایا ہون کس لیے کہ تو اگر کھانا پکالے تو شاید وہ کھائے وہ کھانا نہین کھاتی ہی تجھسے راضی ہوگی تو البتہ کھائیگی یہ کہکر غضنفر کو پنجہ مین داب کر ایک باغ مین لایا کہ وہان کے گلون کی یہ کیفیت تھی اشعار

کوئی مانند عاشق سینہ فگار
نظر مصروف تھی ہر دید گل پر
گلہ جسکے دیکھنے سے عقل ہو دنگ

کوئی حیران بشکل چشم عشاق
عجب جوبن پہ تھے سب غنچہ تر
وہ خوشبو تھی کہ جی لوٹے بشر کا

کوئی مصروف خندہ صورت یار
کوئی سر بستہ مثل کار آفاق
چمن دیکھا بنا ہر پھول کا رنگ
رہے باقی نہ مطلق ہوش سر کا

غرض دیو عنکبوس ملکہ نسیم کے پاس شہزادے کو لایا شہزادے نے جو اسکی صورت زیبا کو دیکھا تیر عشق کھایا یہ نقشہ نظر آیا کہ زلف گرہ گیر اُسکی دام طائر دل عشاق ہی مانگ سے اُسکی شرمندہ کہکشان صاف ہی پیشانی کو اُسکی دیکھکر جناب موسیٰ لنترانی بھول جائین کمان ابرو سے تیر عاشق دل پر کھائین اس محراب مین سر بسجدہ جھکائین تیر مژگان کا یہ ارادہ کہ ہم سینۂ عاشق توڑین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آنکھین چشم غزال سے خشمک کرین نرگس کو شرمائین اُن آنکھون کے سامنے ہرن چکارہ ہو جائین گل باغ تمنا سامنے اُن گل رخسارون کے مرجھائین آفتاب و ماہ داغی نگینے کہلائین لب نازک پر دل پستہ کا پستا عقیق یمن کا دل خون ہوتا دندان کے روبرو گوہر بے آبرو کہلاتا چاہ ذقن مین دل ڈوبا جاتا چھاتیان اپنے عشق مین چھاتی پھٹوائین گول گول نظر آتین

نظم

بلکہ سراپا جان مجسم
کوئی مردہ انداز جفا پر
مشکل تھی وان جلوے سخن کی
دونون لب اُسکے لعل بدخشان
خورشید اُسدم ڈوب ہی جائے
دور چشم ہے اسکا جب سے
اُس چہرے کے ہو نہ مقابل

عیسے کو گر لب دکھلادے
چشم اُس کی تھی پشت پا پہ
کرکے شمیم زلف گذارا
دست حنائی پنجۂ مرجان
پاردلون کے خدنگ مژہ کا
فتنہ سوتا نہین ہی تب سے
دیکھ اُس رخ کی نورافشانی

لب اُس کے جان بخش عالم
ہرگز اُس کو بات نہ آوے
کچھ مت پوچھو تنگی دہن کی
پھیلا دی ہے عنبر سارا
جسدم برقع مُنھ سے اُٹھائے
کاوش کم کم تنگ مژہ کا
ہے ہر چند کہ بدر کامل
شمع مجلس پانی پانی

غرض اس دیو نے نسیم سے کہا کہ اے ملکہ تم اس انسان سیہ سر سفید دندان سے پوچھو کہ تجکو کھانا پکانا آتا ہی غضنفر نے کہا کہ اے دیو مین کچھ باورچی تو ہون نہین مین تو مجبوری یہان چلا آیا ہون نسیم اسکو دیکھکر فریفتہ ہو چکی تھی اُس نے اشارے سے کہا کہ یہ نکہو بلکہ اقرار کرو اور اس دیو سے کہا کہ یہ تیرے ڈر کے مارے نہین اقرار کرتا ہی تو اسے چھوڑ جا مین کام اس سے وم دلاسا دیکر لونگی وہ شہزادے کو چھوڑ کر چلا گیا ملکہ نے اِن سے اُس وقت سب حال کہا کہ شہر جالندریہ کی مین رہنے والی ہون اور قلابۂ جنی اور کبابۂ جلنی جو ہین وہ میرے باپ اور چچا ہین اور یہ دیو مجکو عاشق ہو کر اُٹھا لایا ہی مین اسکی قید مین ہون واضح ہو کہ شہزادہ غضنفر بسبب انگشتر مہر و ماہ اور تیغہ کے لڑتے مین ورنہ مثل اپنے باپ کے صاحب طاقت وقوت نہین ہین باپ بھی جبتک نظر کردہ ہوئے تھے کم زور تھے غرض شہزادہ نے ہمت مردانہ باوجود اس کمزوری کے فرمایا کہ انشاءاللہ مین اس دیو لعین کو مارونگا ملکہ نے کہا وہ یون قتل ہو گا مگر اسکے پاس ایک پنجہ ہر کہ اُسکو پنجۂ سلیمانی کہتے ہین اور اسکو اپنے دخمۂ جمشیدی مین پوشیدہ کیا ہی اور وہین کے چشمہ مین وہ اسکو دھوتا ہی اگر وہ پنجہ پھلین ملتا تو وہ پنجہ سحر کش ہی تم اسکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مار لوگے غضنفر نے کہا کہ پھر وہ تیغہ مجکو چلکر دلادو ملکہ نے کہا یہان سے تھوڑی دور پر ایک تہ خانہ ہی اسکے در پر کئی سو من کا پتھر رکھا ہی پہلے کوئی اُس سنگ گران کو بقوت تمام اُٹھائے پھر زینے کی راہ سے تہ خانہ مین جائے تو وہان کئی صندوق رکھے ہین مگر دست راست کو جو صندوق ہی اُسمین جواہر بھرا ہی اور بائین پر جو صندوق ہی اُسمین زرہ آہنی رکھی ہی اور بیچ کے صندوق مین کئی سو من کا قفل لگا ہی بس اُسکو جو کھولے تو اُسمین تیغہ رکھا ہی وہ لے غضنفر نے کہا کہ مجھ کو لے چلو ملکہ نے کہا کہ مین تمکو وہان پہونچائے دیتی ہون لیکن میرا ٹھہرنا وہان مناسب نہین یہ کہکر ملکہ انکو لے کر اُسی صحرا مین آئی شہزادہ نے دیکھا کہ چار طرف پہاڑ ہین کہ درے اُن کے مثل دہان اژدر کھلے ہوے ہین اور جھاڑیان بہت دور تک لگی ہین صحرا تمام سنسان جھاڑ جھنکاڑ ہی اور اس مقام پر کئی سو من کا ایک پتھر رکھا ہی شہزادے نے اُس کو ایک رسن مین باندھا اور ملکہ اور اُنھون نے ملکر کھینچا اور دعا کی ازبسکہ یہ فرزند صاحبقران ہی اور چندان کمزور بھی نہین ہی بقدرت کارساز عالم وہ پتھر اپنی جگہ سے اکھڑا شہزادے نے اُس کو دور پھینکا اور ملکہ وہان سے چلی گئی شہزادہ خوشی خوشی اندر اُس تہ خانہ کے اُترا تو اُسنے دیکھا کہ داہنے طرف کے صندوق مین جواہر بھرا ہی اور بائین مین زرہ آہنی رکھی ہین اور بیچ کے صندوق مین جو قفل پڑا ہوا تھا اُسکو اُنھون نے توڑا اور اُسکے اندر سے تیغہ نکالا اور اُسکو کھینچ کر جو دیکھا تو بہت خوش ہوے نظم

اس تیغ سے جلوہ گر ہین جوہر	یا دامن کہکشان مین اختر	چلنے مین وہ ہے زبان طرار
کھنچنے مین تھی صاف دامن یار	اکدم جو ہو اُس سے صحبت قیس	لیلی سے ہو قطع الفت قیس
یاد آئے اگر یہ تیز شمشیر	مانی کو ذرا بوقت تصویر	اول تو قلم کا سینہ پھٹ جائے
تصویر سے کھنچے تو رنگ کٹ جائے	گردش مین جو روز آسمان ہی	اُس تیغ کے واسطے فسان ہی

شہزادہ غضنفر اُس تیغہ کو دیکھکر ایسا محو ہوا کہ اُسی مقام پر کھڑا رہا اس عرصہ مین دیو عنکبوس کو یہ خبر پہونچی کہ وہ تیغہ دشمن کو مل گیا بس وہ آندھی کی طرح سے آیا اور اُسکے آنے سے تمام صحرا اور پہاڑ تاریک ہو گئے بجلی چمکی رعد گرجا باوجود کہ یہ ہنگامہ ہوا مگر شہزادہ غضنفر کو کچھ خبر نہوئی اور اُس دیو نے آکر تہ خانہ مین جھانکا تو تیغہ غضنفر کے ہاتھ مین دیکھا بہت خوف کھایا اور اس خوف کی حالت مین اور تو کچھ نہ بن آیا مگر وہی پتھر اُٹھا کر اُسنے تہ خانہ کے منھ پر رکھا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑے بڑے پتھر اُسکے اوپر رکھکے آپ بیٹھا کہ اندر اسکے بے آب و دانہ تڑپ کر ہلاک ہو جائے گا پس
جب یہ ہلاک ہو جائیگا اُسوقت مین اُٹھونگا غرض یہ تو یہان بیٹھا اور غضنفر قید ہوے لیکن
حال افراسیاب سینئے کہ اسکے پاس عرضی مرسلۂ ملکہ شمشاد پہونچی اُس عرضی کو پڑھکر اُسنے
اہل دربار سے کہا لو صاحب جو کوئی بیٹا طلسم کشا کا اس طلسم مین آیا تھا اُسکو ملکہ شمشاد قامت
نے گرفتار کیا ہی سب نے کہا کہ یہ حضور آپکا اقبال ہی غرض افراسیاب نے عرضی کے
جواب مین نامہ لکھا کہ اے ملکہ شمشاد قامت ہم کو حال گرفتاری غضنفر معلوم ہوا تمکو چاہیے
کہ اُسکو بحفاظت و حراست تمام ہمارے پاس بھیجدو یہ نامہ غدار جادو کو دیا کہ اُس نے سر سے نامہ کو
باندھا اور روانہ ہوا اور بعد قطع منازل شمشاد قامت کے پاس آیا یہان ملکہ نہین تھی ملازمان
ملکہ نے اُسکو ایک مکان مین اُتارا اور سامان دعوت و ضیافت کیا اُسنے پوچھا کہ ملکہ کہان ہین لوگون
نے کہا قیدی چھوٹ گیا ہی ملکہ اُسکے ڈھونڈھنے کو گئی ہین غدار نے کہا کہ تم اپنی دعوت و ضیافت
رہنے دو مگر ملکہ شمشاد قامت کو بلا دو کیونکہ نامہ افراسیاب کا لیکر آیا ہون ملازمون
نے عذر کیا کہ اے غدار جادو ہم معذور ہین نہایت مجبور ہین جب تک وہ قیدی ملے گا نہین
ملکہ کا آنا غیر ممکن ہم اُنکو کہان بلانے جائین غدار اُنکی باتین سنکر نہایت پریشان ہوا آخر
ناچار ہو کر وہان سے پھر گیا اور مسافت راہ طے کرکے خدمت افراسیاب مین آیا اور اُس سے
کہا کہ ملکہ شمشاد قامت مجکو نہین ملی ملکہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ چھپ رہی بادشاہ یہ باتین
سنکر بہت منغص ہوا اور باغبان قدرت اپنے وزیر کو حکم دیا کہ تو جاکر ملکہ شمشاد اور ملکہ شمسہ
تاجدار دونون کو پکڑ لانا اور دریافت کرتے آنا کہ وہ قیدی کیا ہوا باغبان وہان سے
تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوا اور با عظم و شان تمام شمشاد کے پاس آیا شمشاد اُسکو وہان نہ ملی
یہ وہان سے شمس کوہ پر آیا ملکہ شمسہ تاجدار نے اُسکا استقبال کیا اور اپنے ایوان شاہی مین لاکر
اُسکو بٹھایا رقاصون کو حکم دیا کہ ناچ سامنے باغبان کے ہونے لگا جلسۂ دعوت رہا بعد اسکے
باغبان نے کہا کہ اے شمسہ چلو تمکو بادشاہ نے یاد کیا ہی شمسہ نے کہا کہ آپ چلیے ہم اور
شمشاد دونون آتے ہین ادھر شمسہ جو پھر کر اپنے مقام پر آئی تو ملازمون نے اُسکو خبر دی کہ
باغبان وزیر بادشاہ کا آیا تھا اور ابھی یقین ہی کہ گیا نہین شہر شمس کوہ پر ہی شمشاد یہ کلام سنکر گھبرائی کہ دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چاہیے اب افراسیاب کیا کرے اسوجہ سے یہ بھی شمس کوہ پر پاس باغبان قدرت کے آئی اور اُس سے ملاقات کی باغبان نے کہا کہ اے ملکہ شمشاد شاہ جادوان بہت غضبناک ہے تمکو لازم ہے کہ جلد اُس قیدی کو حاضر کرو ورنہ تمھاری جانین جائینگی اور کچھ نہوگا ملک ومال سب برباد جائیگا یہ دونون ان باتون کو سنکر گھبرائین اور کہا کہ اے باغبان وہ قیدی کھو گیا پھر مجبور ہین کیا کرین بادشاہ کو اختیار ہے جو چاہے وہ سزا دے باغبان سوچا کہ شہزادیان یہ دونون اولوالعزم ہین اور ہمثیل جادوگرنیان ہین کیا ضرورت ہے ان سے فساد کرنا تو چلکر بادشاہ سے کہدے جو کچھ کہ یہ کہتی ہین بادشاہ جیسا مناسب جانے وہ کرے بس باغبان یہ سوچکر رخصت ہوا اور افراسیاب کے پاس آکر اسنے سب حال بیان کیا کہ اے بادشاہ یہ دونون شہزادیان مجبور ہین قیدی کھو گیا ہے اس سبب سے ناچار ہین بادشاہ نے بغضب تمام فرمایا کہ وہ فقرہ دیتی ہین اور یہ کہکر اُسنے سحر پڑھا کہ ایک ساحر زرد ہشت جادو نام سامنے اسکے آیا اسکو اسنے حکم دیا کہ اے زرد ہشت تو فوج لیکر جا اور کوہ شمشاد اور شمس کوہ سے ملکہ شمشاد اور شمسہ دونون کو پکڑ لا زرد ہشت اُسوقت بارہ ہزار ساحر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا فوج اسکی بازو چیل وغیرہ بنکر اڑتی ہوئی چلی راہ مین بونڈلے کبھی بنکر ساحر اڑتے تھے کبھی آندھی چلاتے تھے آگ برساتے تھے برقین اڑاتے تھے بجلیان گراتے تھے اسی طرح شعبدہ بازی سحر کی دکھاتے تھے اور چلے جاتے تھے یہانتک کہ بعد چند عرصہ کے شمشاد کوہ پر زرد ہشت آکر پہونچا اُسوقت شمشاد اور شمسہ نے خبر سنی کہ بادشاہ جادوان نے فوج بھیجی ہے پس انھون نے باہم مشورہ کیا کہ اب لڑنا مناسب ہے یا صلح کرنا غرض یہی صلاح ٹھہری کہ لڑنا ہی مناسب ہے پس یہ بھی تیاری کرنے لگین اور شمشاد کوہ شمس سے کوہ شمشاد پر پہونچی یہان زرد ہشت جادو نے شمشاد کوہ کو ملکہ شمشاد قامت سے جو خالی پایا تو لڑائی آغاز کی شمشاد کوہ پر ایک قلعہ فلک فرسا بنا ہے اُسپر توپین چڑھادی گئین گولہ انداز برق انداز خشت انداز الگ الگ مستعد جنگ ہوئے بیت لیا ہر توپ نے لقمہ دہن مین چھپین گھبرا کے روحین سب بدن مین ٭ سحر کی ہوائیان چھوٹنے لگین جسکی وجہ سے ہوائیان منھ پر اڑتی تھین اس زمانہ مین ملکہ شمشاد یہان آکر پہونچی اور اُسنے دروازہ قلعہ کا کھلوادیا اور فوج ساحران لیکر آپ ایک طاؤس پر سوار ہوکر باہر نکلی اور مقابل زرد ہشت آئی فوج ساحران کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صف کارزار آراستہ کی اور شمشاد نے میدان مین آکر زردہشت کو للکارا وہ بھی سامنے آیا شمشاد نے ایک ناریل مارا زردہشت نے اسکو اشارہ کیا کہ وہ کٹ گیا پھر ایک اژدہا ماش کے آٹے کا بنا کر شمشاد پر چھوڑا کہ وہ اژدہا قلاب آتشین چھوڑکر شمشاد پر جھپٹا شمشاد نے ترسول اُسپر مارا کہ وہ اژدہا پھر ماش کے آٹے کا ہوگیا اور شمشاد نے ایکی ایک ناریل مارا کہ زردہشت کی ران زخمی ہوگئی نظم

وہ بندوقون کی چھٹنا ہر طرف باڑھ
کہ شمشیر اجل مین اُنسے تھی باڑھ
برسنا سیکڑون تیرون کا ہر بار
دل عاشق پہ جیون مژگان خونبار
زمین سے آسمان تک گیا کہین بار
دھوئین سے ہوگیا عالم دھوان دھار
ہزارون رہکلہ توپ اور شترنال
دو جانب سے لگین چھٹنے وہ فی الحال
وہ بندوقون سے گولی کا نکلنا
دہان مار سے من کا اُگلنا
کڑک کربان کا آنا وہ اُس دم
گھٹا مین جسطرح بجلی کا عالم
ہوئے اہل جہان گنگ سب گوش
اُڑے سر سے برنگ طائر ہوش
ہزارون ناریل جادو کے چلتے
ہزارون ہی ترنج اُسجا اُچھلتے
ہزارون ہی بڑی بھٹین لاشین اُسجا
لگا تھا رقص بسمل کا تماشا

غرض زردہشت بھاگ کھڑا ہوا اور شمشاد قد خیمہ و بارگاہ اُسکا لوٹ کر داخل قلعہ ہوئی اور افراسیاب حال زردہشت کے لڑنے کا اور زخمی ہوکر بھاگ کھڑے ہونیکا سُنکر کمال رنجیدہ خاطر ہوا اور کہنے لگا ہی کوئی بہادر ایسا کہ جو جاکر شمشاد کا سر لاوے یا اُسکو زندہ پکڑکے میرے سامنے لاوے اس کلمہ کو سُنکر سرگشت جادو نے ارادہ کیا تھا کہ مین اجازت لیکر جاؤن کہ ایکبارگی افراسیاب کو خیال پھر غضنفر کا آگیا پس کتاب جمشیدی سے تو اس کا فرکو سب حال غضنفر کا معلوم ہوچکا تھا کہ توسن جادو نے اُسکو دامن کوہ مین پھینکدیا ہی اور اب وہ اندر تہ خانے کے ہی دیو عنکبوس نے اُسکو گرفتار کیا ہی اور آپ اوپر دروزے کے بیٹھا ہوا ہی اُسنے کلکال جادو کو حکم دیا وہ بموجب حکم افراسیاب کے غضنفر کے گرفتار کرنے کو چل نکلا اب حال سُنئے وہانکا کہ وہ عنکبوس دیو اوپر دروازے تہ خانہ کے بیٹھا ہوا سیر کر رہا تھا کہ دفعۃً کلکال جادو بھی جاکر پہونچا اُس حرامزادے نے اسکو جو دیکھا تو نہایت متوحش ہوا اور اپنے دل مین سوچا کہ یہ ساحر اس مقام پر کس واسطے آیا ہی آخر گھبرا کے کلکال سے پوچھا کہ تم کسواسطے آئے ہو اُسنے کہا کہ غضنفر کے لینے کو بحکم افراسیاب آیا ہون عنکبوس نے کہا وہ اس مقام پر نہین ہی تم کسکو لیجاؤگے اس کلمہ پر کلکال نے خفا ہوکر کہا کہ دور ہو مردک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو بکتا گیا ہی ارے وہ تو تہ خانہ مین موجود ہی اور تو ہم سے پوشیدہ کرتا ہی یہ کون حرکت ہی یہ کہکر طرف تہ خانہ کے چلا کہ دروازے کو کھول کر غضنفر کو نکال لون عنکبوس نے جو یہ رنگ دیکھا تو اُسکو ڈر تو اس بات کا لگا ہوا تھا کہ پاس غضنفر کے پنیچہ سحر کش موجود ہی اگر وہ نکلے گا تو مار ہی ڈالیگا یہ سوچکر عنکبوس لپٹ گیا اور پاس تہ خانے کے نجانے دیا آخر ساحر تو دونون تھے ہی لڑائی ہونے لگی لڑتے لڑتے دار شمشاد عنکبوس نے ماری اُسنے خالی دیکر گولا فولادی سحر کا مارا کہ وہ عنکبوس کے سینہ پر پڑا اور پشت کو توڑ کر پار نکل گیا عنکبوس چرخ کھا کر گر پڑا اور مر گیا اُسوقت کلکال نے بزور سحر اُس پتھر کو اُٹھا کر آواز دی کہ ارے او قیدی نکل آ مین تجھکو پاس افراسیاب کے لیچلون غضنفر رجوع قلب سے درگاہ خدا مین دست بدعا تھے کہ دفعتہ یہ آواز گوش زد ہوئی اور روشنی بھی نمایان ہوئی انھون نے روشنی کو دیکھ کر دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی اور اُسی پنیچہ کو ہاتھ مین لیے ہوے باہر تہ خانے کے نکلے تو دیکھا کہ ایک ساحر کھڑا ہی اور وہ دیو زاد مرا ہوا بروے زمین پڑا ہی انکو اُسوقت کمال غصہ آیا اور کلکال سے پوچھا کہ ارے میرے اس شکار کو کس نے قتل کیا ہی کلکال یہ سنکر ہنسا اور اسطرح سے ہمکلام ہوا کہ ارے او خدا پرست تیرا خیال کدھر ہی مین نے اسکو مارا ہی اور اب تجھکو بھی پکڑ کر پاس افراسیاب کے لیجاؤنگا تو سمجھا ہوا اپنے دلمین کیا ہی غضنفر نے اُسکے جواب مین یہ کہا کہ تو نے بہت سا جھک مارا جو اُسکو مارا زیادہ گوہ نکھا دور ہو میرے سامنے سے بھلا تیری یہ مجال ہی کہ جو تو مجھکو پکڑ کے لیجائیگا وہ غصہ مین تو بھرا ہوا تھا اور ایک چھڑی اُسکے ہاتھ مین تھی اسکو پکڑ کر واسطے مارنیکے دوڑا مگر جونہین قریب انکے آ کر پہونچا کہ دونہین انھون نے پنیچہ سحر کش کا ہاتھ جو اُسکے سر پر مارا تو وہ ساغری کی راہ سے نکلگیا برابر دو پرکالے اُسکے ہوئے اور آواز دارو گیر کی بلند ہوئی بعد تھوڑی دیر کے روشنی ظاہر ہوئی تو ملکہ نسیم جالندری کو غضنفر نے دیکھا کہ ایک طرف کو کھڑی ہوئی ہی اور اُسنے جو انکو دیکھا تو آ کر تصدق ہوئی اور ہاتھ باندھ کر عرض کیا کہ اے شہریار اب حضور اس مقام پر زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرین مرکب حاضر ہین ایک مرکب کے اوپر سوار ہولیں اور یہان سے روانہ ہو جاوین انھون نے سُنکر دو مرکب بہت تیز و چالاک عمدہ ساز اور یراق سے آراستہ و پیراستہ منگوائے ایک مرکب پر تو ملکہ نسیم جالندری کو سوار کروایا اور دوسرے کے اوپر آپ سوار ہوے

اور مع ملکہ چل نکلے تھوڑی دور کے اوپر جاکر ایک آہو نظر آیا انھون نے اُسکے پیچھے مرکب کو ڈالا اور چاہا کہ شکار کرلون مگر وہ گھوڑے کو دیکھکر جو بھاگا تو برابر دن بھر چلا گیا اور انھون نے بھی اُسکا پیچھا نچھوڑا آخر کو قریب شام وہ تو غائب ہوگیا یہ بھی ناچار ہو کر ہاتھ منھ دھونے لگے اب انکو تو اس حال مین چھوڑو اور دو کلمہ داستان دلستان لشکر اسلام کے سنو کہ یہان قہرمان بن آذر جادو نے ایک روز کہ جب سامان ضیاے آفتاب پہ سیاہی آئی اور جمال شمع پر رونق ہوئی اشعار

قضا را طاقت مہر جہانتاب	ہوئی غائب نظر سے جسطرح خواب	گھٹا دن صورت احسان کم ظرف
نگاہون سے چھپا ہر دامن حرف		

طبل جنگ بجوایا ہرکارون نے آکر خدمت بادشاہ نامور مین عرض کیا کہ لشکر حریف مین طبل جنگ بجا بادشاہ نے حکم دیا کہ اس طرف بھی طبل جنگ بجے اب تو ہر بہادر دربار سے اُٹھ کر اپنے مقام پر آئے ہتھیارون کو صاف کرنے لگے نقیبان جانباز نکل کر پکارے نظم

دم تیغ آج یان طعمہ جنگ ہی	نکلکر کھائے تو شیر نمک ہی	چلین تیار مردان نمک خوار
کرین دامان صحرا خون سے گلزار	غرض سامان جنگ آراستہ کر	مسلح ہوکے سب نکلے برابر
بڑھین آگے لڑین تیغ و سنان سے	کہ پاوین آفرین سارے جہان سے	کرین اب تیغ خون آشام روشن
کہ جسمین انعکاس ہو نام روشن	یہ کڑکے جو نقیبون نے سنائے	جوانونکے لہو نے جوش کھائے

تلوارون پر سب نے قبضہ کیا تیرون نے دشمن کے دل توڑنے کا دعوی کیا تیغ ہر اک موج بحر آتش تھی دشمن خصم سرکش تھی خنجر ہر ایک شعلہ فگن تھا دشمن کی جان کا دشمن تھا تیغ کی جا ہر چند کمر مین تھی لیکن نہین دیدہ ظفر مین بھی تلوار مثل زبان طرار چلتی تھی بصورت دامن یار کھنچتی تھی دشمن کے دل مین اُسکا گھر تھا مژگان تیر اُسکا جوہر تھا خنجر ہر ایک کا خون چاٹتا تھا شیر گردون کا بھی کلیجہ کاٹنے کا ارادہ تھا چار پہر رات تک یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ سیاہی شب کی دھوان ہوکر چلی اور فراج شمع مین بدحواسی پھیلی اشعار

		گھٹی افزائش کیف شبینہ
بصد حسرت سے مشتاق نگاہ سینہ	کواکب نے سفر چاہا فلک سے	سفیدی چھائی چہرونکی جھلک سے

ہمسبدم امیر کشور گیر بصد توقیر مسلح و مکمل ہو کر در دولت بادشاہ ذیجاہ پر آئے اور جلوخانہ مین ٹھہرے کہ یکایک بادشاہ کے تخت کو کہاریان اُٹھائے باہر آئین کہارون نے تخت کو بدلوایا امیر نے اور سب سرداران نے مجرا کیا پھر تخت بادشاہ قلب لشکر مین رکھکر جانب رزمگاہ چلے نظم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہمی رفت لشکر گروہا گروہ
چو دریا بجوشید ہامون و کوہ
تو گفتی کہ خورشید شد لاجورد
چنان تیرہ شد روز روشن ز گرد
خروشیدن تازی اسپان بدشت
ز کشور بر آمد سراسر خروش
برزم اندرون چند گونہ گہر
ہمی کر شدہ مردم تیز گوش
ہمان نام دُران جوشن وران
ز بانگ تبیرہ ہمین در گذشت
بجنگ اندرون تیغہائے بنقش
ازان شست بر پشت سان تخت زر
دلیران یکایک چو شیر ژیان
ہمہ بستہ بر کین مفسد میان
برفتند با گرزہائے گران
بہ پیش اندرون اژدہائے درفش

یہ سب لشکر میدان جنگ مین آکر ہو بچے پست و بلند زمین ہموار ہوئی سقون نے آبپاشی کی صفین جم گئین نقیبون نے نکلکر نقابت کی اور پکارے اشعار

سنو اے عزیزان ذی ہوش و عقل
کہ اس کاروان گہ سے کرنا ہی نقل
سمجھو کو یہی راہ درپیش ہے
تغیر ہے شہ ہو کہ درویش ہو
جسے دیکھو چلنے کا گرم تلاش
کھوگے کہ آگے تھا کتنا کوئی
نہین اس سرا مین رہا کوئی
یہ خاک سب کا ہی دار القرار
یہ منزل نہین جاے بود و باش
گدا ہو کہ ہو شاہ عالی تبار

اے بہادرو کونسا ایسا دلاور نامدار ہے کہ جو آج نکلکر میدان مین سرخرو ہو نام اپنے جد و آبا کا روشن کرے اس کڑکے کو سنکر لشکر کی صفون پر اور لقا جو لشکر لیکر آیا تھا اور دلاورون کا بڑا جایا تھا اُسکے لڑنے والون پر مثل صف مژگان کے سناٹا چھا گیا علم لشکر کے جلوہ گر ہوئے اس طرف لقا کے ہاتھی قلب لشکر مین قائم ہوئے اس طرف امیر چالیس قدم آگے بڑھکر کھڑے ہوئے علم اژدہا پیکر کے جھپکیس سقے ابو المعدن گرد و طوق حران گردنے سر پر کھول دیے تمام میدان پر باز مشک و عنبر ہو گیا اور اُن کلہ ہائے بیجان سے آوازہ یا صاحبقران یا صاحبقران کی بلند ہوئی قلب لشکر مین تخت بادشاہ عجباہ قائم ہوا اب قہرمان بن اژدر درنگاہ نے اژدر اپنا اڑا کر بیچ میدان مین آکر نعرہ مارا کہ یا حمزہ صاحبقران کسی کو ہمارے مقابلہ کے لیے بھیجیے یہ نعرہ سنکر ملک قاسم لال خفتان خونریز خاو سیاہ نے اپنے مرکب شبرنگ زہرہ جبین سلیمانی کو نکالا سردار لشکر کے پاپیادہ ہوئے اُنھون نے سبکو بسہل و آسانی رخصت کیا علم لشکر کے جلوہ دکھانے لگے اور یہ سامنے بادشاہ لشکر اسلام کے آئے بادشاہ نے جام کلاہ عفریت عنایت کیا اور خلعت سے مخلع فرما کر سپرد خدا فرمایا شہزادہ گھوڑا اڑا کر برائے مقابلہ قہرمان بن اژدر روانہ ہوئے گھوڑے کا انکے یہ حال تھا اشعار

وہ اسپ کہ صورت پری تھا
جھپکے جو ذرا پلک پہ آئے
صورت میں پری چمک میں شمشیر
خورشید سے بھی کہیں منور

طالع میں بلند اختری تھا
تصویر جو اسکی ہو بہ سنگ
دوڑے تو کڑی کمان کا تیر

واہو جو ترہ فلک پہ جائے
پرواز کرے ہزار فرسنگ
سم بدر سے چار چند بہتر

یہ جا کر سامنے جب اس کافر خاسر کے پہونچے اُسنے سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک تیلہ پتھر کا جنگل کی طرف سے ایک اژدر پر سوار آیا اور شہزادہ ملک قاسم پر ایسا اُسنے سحر کیا کہ یہ تو بیہوش ہوگئے وہ انکے توڑے مین کمر زنجیر کے ہاتھ دیکر اُٹھا لیگیا بعد انکے قہرمان نے پھر آواز دی اس طرف سے جمہور جہان سوز طرطوس بہادر شہنشاہ تبر زن نکلا اسکو بھی وہ اژدر سوار آکر اسیر کر لے گیا اسی طرح سے فرامرز عاد مغربی مالک اژدر لندھور بن سعدان اور اور سردار یکے بعد دیگرے گئے اور سبکو وہ اژدر سوار آکر اسیر کر لے گیا جب کوئی سردار باقی نرہا تو اسوقت امیر کشور گیر نے خود نکلنے کا ارادہ کیا تھا کہ سامنے سے ایک نقابدار پیدا ہوا کہ اُسکے ساتھ فوج بھی تھوڑی تھی آکر اُسنے امیر کو مجرا کرکے عرض کیا کہ حضور تامل فرمائیں مین جا کر اُس ساحر کو قتل کرتا ہون مگر اس طور سے کہ آپ اس امر کا اقرار کرین کہ جس شے کو تو پسند کر کے لے لیگا مین منع نہین کرونگا اور بخوشی تمام حوالے کردون گا امیر نے فرمایا کہ مجکو منظور ہے مین نے اس امر کو بسر و چشم قبول کیا اس کلمہ کو سنکر نقابدار ہنسا اور گھوڑا اُڑاکر چلا گیا بس اسکا جانا تھا کہ ہاتھ امیر سُست ہوگئے اور اعضا شکنی معلوم ہوئی اور اسم اعظم کو جو یاد کیا تو اسکو بھی لوح دل سے محو پایا اُسوقت سمجھے کہ وہ ساحر تھا بزور سحر اسم اعظم کو بھی بند کر گیا اور میرے اوپر بھی سحر کر گیا القصہ امیر تو اس فکر مین متحیر تھے کہ اُس اژدر سوار نے امیر کا نام لیکر نہیب دی جب تو ناچار ہوکر امیر بادشاہ اسلام سے اجازت لے کر اُس کافر سے ہم تگاور ہوے کہ یکایک وہی اژدر سوار صحرا سے پیدا ہوا اور سامنے امیر کے آکر سیاہہ اپنا دکھا کر جنگل کی طرف بھاگا امیر بھی اُسکے پیچھے چلے اور اشقر کو ڈالے ہوے جنگل مین آئے مگر وہ اژدر سوار ہاتھ نہ آیا اور اُنکو اتنی دور لگا کر لے گیا کہ لشکریون کی نظر سے دونون غائب ہوگئے بس اُسنے ایک درہ کوہ مین جا کر امیر پر حملہ کیا امیر نے ہاتھ اٹھانے کا ارادہ کیا تو ہاتھ نہ اُٹھ سکا گھبرا کر درگاہ خدا مین دست بدعا ہوے اور اُس اژدر سوار نے ایک انٹی کچے سوت کی اپنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لباس سے نکالی اور چار سر کنڈے چارون کونون پر گرد امیر کے گاڑ کر بزور سحر طلسم بنانے لگا اس خیال سے کہ امیر کو اس طلسم مین قید کر جاوین اور مین جاکر قہرمان سے عرض کرون وہ جو کچھ کہ حکم دین مین اسطرح سے عمل مین لاؤن اب اسکو تو اس فکر مین رہنے دو کہ طلسم تیار کرتا ہے مگر حال سنو کہ جب لشکر امیر اور سردارون سے خالی ہوا تو قہرمان حربہ سحر کا بکر ٹکر لشکر امیر نامور پر آپڑا اور مارنا شروع کیا بادشاہ جمجاہ کو تو اُسنے بیہوش کر دیا اور چاہا کہ گرفتار کرون لیکن ملازمان بادشاہی شہنشاہ کو لیکر اسی حالت بیہوشی مین جانب کوہستان روانہ ہوے خیمے اور بارگاہون مین آگ لگی بہت سے لشکری رو بفرار لائے قضا و قدر نے نئے سامان دکھائے بہت سے لشکر کے لوگ اُن ساحرون سے لڑکر جان فروشی کر رہے تھے سلینہ سپر کرکے مر رہے تھے وہ تلوار چلی تھی کہ یقین تھا نوک مژگان سے اور تیغ ابرو سے بھی تلوار چلیگی ترک چرخ بھی حالت لشکر اسلام دیکھکر چرخ کھاتا آفتاب تابان کا چہرہ زرد تھا تھراتا تھا ہوا ہپارے سے سر ٹکراتی تھی زاغ و زغن کا سناٹا جنگل لاشون سے پٹ گیا تھا اشعار فسرده زخون پنجہ بردست و رتیغ

چکان قطرۂ خون تاریک میغ	تو گفتی ز بس موج خواہد زدن	وزان موج بر موج خواہد زدن
برآویختہ یک بدیگر سیاہ	جہان گشتہ چون روے زنگی سیاہ	زیادہ خروش آمد و دار و گیر
ہوا دام کرگس شد از پر تیر	ز گرد سواران و آوای کوس	ہوا قیر گون شد زمین آبنوس

لشکری اپنی عورتون اور بچون کو ہمراہ لیکر بھاگے بعض عورتین بچو نکی انگلی پکڑے ہوے ننگے سر اور ننگے پیر چلی جاتی تھین لڑکا دوپٹہ کا آنچل پکڑے ہوے روٹی کا ٹکڑا ہاتھ مین لیے ناک بہتی چلا جاتا تھا لشکر مین بیوپاری دوکاندار سب مال اسباب چھوڑکر بھاگ گئے تھے مقبل وفادار نے جلد جلد ملکہ مہر نگار تاجدار و ملکہ رابعہ زربفت طلس پوش و ملکہ گردیہ بانو وغیرہ کل بیبیون کو صاحبقران اور اُنکے فرزندون کی سوار کرلیا اور طبل آسایش بجایا اور بارگاہ شاہی مین آکر بیٹھا لیکن وہ نقابدار کہ جو امیر کا اسم اعظم بند کر گیا تھا اُسنے ایک شیشہ مین گولہ بنا کر رکھا اور سمت طلسم روانہ ہوا وہ جا کر بحکم کریم کارساز اُس جھیل پر پہونچا جہان شہزادہ غضنفر بن اسد ہاتھ منھ دھو رہے تھے بس پانی کو دیکھ کر اسکو بھی پیاس معلوم ہوئی کنارے جھیل کے اُتر پڑا غضنفر نے جو شیشہ اُسکے ہاتھ مین دیکھا پوچھا اُس سے کہ اس شیشہ مین کیا شے ہے اُسنے کہا کہ نہین جان لشکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسلام ہی غضنفر کو یہ کلمہ سنکر غصہ آیا نیمچہ پکڑکر اٹھا اور کہا کہ کہین تیری قضا تو نہین آئی ہی اُسنے کہا کہ بس ذرا زبان کو سنبھال کر بات کرو ورنہ ابھی ساری سپہ گری بھلا دونگا خبردار میرے سامنے بل کی نہ لینا شہزادے نے کہا کہ ابے او نابکار تیری بھی یہ اصل ہی کہ ہم سے ہمکلام ہوتا ہی بھلا مین تجھ سے کیا بل کی لونگا جا دور ہو میرے سامنے سے اومردک اس کلام کو سنکر وہ جھلایا اور انکی طرف مثل برق کے تڑپ کر آیا انھون نے اُسے نیمچہ کا ہاتھ جو کھینچکر مارا تو اُسکے دو ٹکڑے ہوے بس وہ شیشہ اُسکے ہاتھ سے گر کر دو ٹکڑے ہو گیا اور شور نشور قیامت بلند ہوا اور تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی کشتی مرا نام من سحر نگاہ جادو بود بس سکا واصل جہنم ہونا تھا اور شیشہ کا ٹوٹنا تھا کہ اسم اعظم امیر کا چھوٹ گیا اور جو اژدر سوار جادو طلسم باندھ رہا تھا اور امیر بحبس و حرکت کھڑے تھے دفعتہً دست و پا مین قوت آگئی اور اسم اعظم بھی صفحہ سینے پر منقوش نظر آیا پھر تو امیر نے درگاہ خدا مین سجدہ شکر ادا کیا اور عقرب سلیمانی کھینچکر اُس اژدر سوار پر بڑھے وہ اژدر سوار ظاہر مین تو سحر کا پتلہ تھا مگر اصل مین ساحر تھا بس انسے جو یہ حال دیکھا تو آگے بڑھکر چھڑی امیر پر ماری کہ اونا لائق مانتا نہین امیر نے وہ چھڑی خالی دیکر ایک ہاتھ جو عقرب سلیمانی کا مارا تو بسیان خیار دو ٹکڑے اُسکے ہو گئے غل و شور ہوا تاریکی ہوئی پھر آواز آئی کہ مارا اژدر سوار کو جو روشنی ہوئی دیکھا تو اشقر کھڑا ہی امیر اُسپر سوار ہوئے اور بسم اللہ کہکر چلے اب جو دیکھا تو سب سردار بھی آکر حاضر ہوے کہ وہ اسی کے سحر مین اسیر تھے امیر نے اُسکو قتل کیا تو وہ بھی سب چھوٹ گئے اور ہمراہ امیر کے روانہ ہوے اور سمت لشکر ظفر پیکر چلے یہان قہرمان بارگاہ سلیمانی مین بیٹھا ہی اور سب لشکر تباہ و برباد ہو گیا ہی ہزارون خدا پرست بدرجہ شہادت فایز ہو چکے ہین کشتون کے پشتے لاشون کے انبار میدان مین لگے ہین کہ امیر آکر پہونچے اور نعرہ رعد آسا بلند کیا بختیارک نے کہا کہ مرگ تو مبارک باشد مرلیا باجی لقا گھبرا گیا اور قہرمان گھبرا کر باہر نکلا امیر نے اُسکو دیکھکر للکارا کہ باش او کافر بحیا اب کہان جائیگا میرے ہاتھ سے یہ نعرہ سنکر تمام ساحران نابکار مین جلد جلد کمربندی ہو گئی اور لقا و بختیارک بھی باہر نکل آئے اور لگے سحر کی مار ہونے مگر امیر نامور نے اسم اعظم پڑھا کہ سحر تو چل نہ سکا مگر تلوار کھینچی اور شمشیر زنی شروع ہوئی پھر تو یہ عالم ہوا کہ نظم

ز ہر جا اندر آمد چو آتش فتاد

بجنبید لشکر چو دریا ز باد | بر آمد خروشیدن دار و گیر | و ز رخشیدن خنجر و زخم تیر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بران ترک زرین وزرین سپر ٭ عنین شد سر از چاک چاک تبر ٭ توگفتی کہ ابری برآمد ز گنج
زشنگرف نیرنگ زد بر ترنج ٭ دو لشکر بہم اندر آویختند ٭ توگفتی بہیکدیگر آمیختند
غریویدن مرد وغرندہ کوس ٭ ہمیکر دبر رعد غران فسوس ٭ زآسیب شیران پولاد چنگ
دریدہ دل شیر وچرم پلنگ ٭ ہمہ روی صحرا سر ودست وپای ٭ بزیر سم اسپ جنگ آزمای
فرو رفت وبر رفت روز نبرد ٭ بماہی یم خون وبر ماہ گرد ٭ بروز نبرد آن یل ارجمند
بشمشیر وخنجر بگرز وکمند ٭ برید ودرید وشکست وببست ٭ یلان راسر وسینہ وپا ودست
ہزار وصد وشصت گرد دلیر ٭ بیک زخم شد کشتہ در جنگ شیر

قہرمان بے ایمان اس جنگ مین جو سامنے امیر با توقیر کے آیا امیر نے اُسکے حربہ کو رد کرکے جو عقرب سلیمانی کا ہاتھ مارا تو اُسکے کاسۂ سر پر بیٹھکر تلوار اژدر کو کاٹ کر زمین مین در آئی مع اژدر قہرمان چار پرکالے ہوے شور اُسکے مرنیکا بلند ہوا تاریکی ہوگئی آواز آئی کہ مارا قہرمان کو اندھیر اچھا گیا بختیارک اور لقا بھاگ کر اندر قلعہ عقیق کوہ کے چلے گئے بھگدر پڑ گئی تمام کافر شعر: شکستہ سلیح وگسستہ کمر ٭ نہ لوق نہ کوس و نہ پا و نہ سر ٭ بھاگ کرکے قلعہ مین آئے اور لاکھون آدمی مارا گیا لقانے دروازہ قلعہ کا بند کرا لیا یہان طبل فتح وظفر بجا اُدھر صحرا مین بادشاہ کو ہوش آیا انکو اور ناموس سپر کو عیار لیکر آئے بازاری بیوپاری سب آکر پھر آباد ہوے نئے سرے سے بستی ہوئی خاندان محل مین رنگ جگے اور صحبتین ہونے لگین بارگاہ مین ناچ وراگ ورنگ ہونے لگا اُدھر لقانے بختیارک سے کہا کہ او شیطان درگاہ من فتح تو میری ہوگئی تھی مگر قہرمان جادو نے اپنے دل مین سمجھا کہ مین نے اپنے سحر سے غلبہ خدا پرستون پر پایا ہی اور وہ میری خداوندی کی کچھ حقیقت نہ سمجھا اس وجہ سے مین نے خفا ہوکر اُسکو غارت کر دیا اور وہ کتنے کی موت مارا گیا اگر غرور نہ کرتا تو وہ ہی فتحیاب ہوتا اس کلام کو سُنکر تمام کافر سجدہ کرنے لگے اور گویا ہوے کہ آپ خداوند برحق ہین آپ ہی کی تقدیر سے یہ ہوا کہ وہ مارا گیا غرض اب اُس کو تو یہین چھوڑو اور امیر کو عیش کرنے دو لیکن حال غضنفر بیان کیا جاتا ہی

داستان دلستان لڑنا غضنفر کا ساحران آذر اسباب سے اور مقابلہ ٹھرخ کا ٹھران جادو سے اور لقا کا لڑنا اور آنا بلوط کج گردن کا اور مقابلہ کرنا حیرت بدسرشت پر عیارون اور عمرو کا عیاری کرنا اور حسین جادو سے مخمور کا مقابلہ پھر غضنفر کا برق بلا افگن کو

مارنا و ملکہ شمسہ و شمشاد قد کا آکر شریک مہرخ ہونا اور افراسیاب سے مقابلہ کرنا اور ملکہ بران کا لشکر بیشمار جمع کرکے آنا اور داستانین متعلق اسی مضمون کے لمولفہ

رندونکی ہی توہی جان ساقی
وہ بادہ دلے جوکرے مجھے مست
جس سے کہ بر آئین سب مرے کام
ہر لالہ چمن مین صورت جام
میخوارون کو بیچ مین ہی لاتی
ہر بینۂ مینا دیکھو یا دل
سبزے ہین ہرے ہرے نمودار
رندون کا ہی باغ مین اجارا
ہی سرو بصورتِ صراحی
اے ساقی بزم بادہ خواران
ساقی مجھے کردے خود فراموش
گلشن مین کھلے ہین پھول ساقی
ہان یہی تو وقت میکشی ہی
مہمان ہی بہار زندگانی
کچھ ساقیا مجکو بیخودی ہے
مضمون سے شکل یار لپٹون
اُٹھ مجکو پلا دے ساغر مے
زندہ کن مردہ مضامین

وہ مے کہ جو کھوئے سرگرانی
وہ مے کہ عدو بھی جس سے ہو پست
گلشن مین کھلے ہین پھول خوش رنگ
اور نرگس باغ مست خود کام
انگور کو تاکتے ہین میخوار
غنچہ ہی ہر ایک مے کی بوتل
پانی کو ہے موج نشۂ مے
میخانہ بنا ہے باغ سارا
سوسن کی زبان ہی جو خاموش
ہے راہ نماے میگساران
واعظ کی نصیحتین نہ مانون
لا تو بھی پلا دے پھول ساقی
مرغان چمن ہین چہچہاتے
دے مجکو شراب ارغوانی
چومون قدم اپنے ہوش کے مین
افسانہ عجیب تر مین لکھون
بس پی چکے جا خوب مے کو
جان قصہ را داد دکر و ترئین

ہان ای مرے مہربان ساقی
وہ مے کہ جو ہوئے ارغوانی
اُس مے کا پلادے ساقیا جام
بلبل کے ترانے مین ہی آہنگ
سنبل کی ہے زلف پیچ کھاتی
ہین ثبت عنب کے عاشق زار
پھولون کے بھرے بھرے ہین خسار
متوالونکی طرح جھومتا ہے
کلیان لیتی ہین سب جماہی
ساقی یہ بھی ہوئے ہین مدہوش
وہ دے مجھے مے کہ ہون مین بیہوش
ساقی ساقی ہی مین پکارون
اودی اودی گھٹا گھری ہے
دُختِ رز کے سُہاگ گاتے
ہان توبہ شکن پلا مجھے مے
اور صدقے ہون اپنے جوش کے مین
جینے کا تو لطف میکشی ہی
اب اک رنگین فسانہ لکھو

خانبدان بیخہ رنگین شاہد سخن و ہر ہفت سازان زیور عروس مضامین زینت دہ انجمن وارفتگان شیرین زبان کلام نمکین مطلوب معانی و شیفتگان گیسوے جانان تقریر دلپذیر خوش بیانی گلدستہ طرازان سر رشتہ سخنوری و رونق دہندگان بزم افسانہ گستری مہمان داستان کو کاشانۂ بیان مین اسطرح

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

متمکن فرماتے ہین اور صحرا ے تقریر مین صید مضمون کو یون شکار کرتے ہین کہ شہزادہ غضنفر
جسوقت اُس ساحر کو مار چکے اور اسم اعظم کو بھی امیر کے رہا کر چکے تو اُنکو اشتہا غالب ہوئی
اور مارے بھوک کے بیقرار ہو کر ایک سمت کو روانہ ہوئے انکو تو راہ مین چھوڑو مگر حال سنو
کہ شمسہ اور شمشاد قد کہ انھون نے زردہشت جادو فرستادہ افراسیاب جادو کہ جو
واسطے پکڑنے کے آیا تھا اور لڑکر زخمی ہوگیا تھا اور شکست کھا کر ان دونون کے ہاتھ سے بھاگ کر
چلا گیا تھا اور اُس وقت شمشاد قد اپنے قلعہ مین جا کر متمکن ہوئی تھی اور شمسہ جادو بھی اپنے
مقام پر نہایت مضطر اور پریشان بیٹھی ہوئی تھی اور یہ حال جو اسکو زبانی ساحران زردہشت
کے معلوم ہوا تھا کہ تیری دختر قمر طلعت نے توسن جادو سے کہکر غضنفر کو بلوا لیا تھا تو اُسوجہ
سے اُنکو کمال شرمندگی اور ذلت حاصل ہوئی تھی بس اُس نے جھلا کر قمر طلعت کو اندرتہ خانے
کے قید کیا اور توسن جادو کو بھی قید شدید مین رکھا اور آپ سوار ہو کر شمشاد کوہ پر پاس شمشاد
کے چلی گئی اور جا کر اُس سے کہا کہ اے بہن تقدیر سے سب ناچار ہین اور کسی کا بس حکم خدا سے نہین
چلتا ہے بہن کیا حال اپنا کسی سے بیان کرون مجکو تو اُس گیسو بریدہ نے کہین کا نہ رکھا اور سب کے
روبرو ذلیل اور خوار کر دیا اور تمسے بھی مجکو زرد رو ہونا پڑا یہ کہکر تمام حال قمر طلعت کا بیان کر دیا
شمشاد قد نے سُنکر کہا کہ بہنا اب تو جو کچھ کہ ہونا تھا وہ ہوگیا رنج اور غم کھانے سے کیا ہوتا ہے کسواسطے
کہ افراسیاب سے تو بالکل بگڑ گئی ہے عذر خواہی بھی کرینگے تو وہ سماعت نہین کریگا اس سے یہی مناسب
ہے کہ اپنی جان پر کھیل جاؤ اور جو کوئی کہ اُسکی طرف سے آئے اُسکو بلا تامل مار ڈالین جو چاہے وہ
ہو جائے مین تو اپنے دلپر یہی ٹھان چکی ہون شمسہ جادو نے اس تقریر کو سنکر کہا کہ میرا بھی یہی
ارادہ ہے کیونکہ مرنا تو ایکدن مقرر ہے پھر پڑے نہ موے لڑ موے اسکے سوا اب کوئی تدبیر حقیقت مین
بہتر نہین ہے یہ کہکر اور آپسمین مشورہ کر کے اپنے اپنے سحر کو تیار کرنا شروع کیا اور سب اپنے ملازمون سے
بھی کہدیا کہ آمادہ مرگ ہو جاؤ اور جہانتک کہ تمسے ہو سکے سحر کو تیار کر لو اب بیان تو دونون لشکر دن مین
تیاری ہو رہی ہے اور وہان افراسیاب کو جو یہ خبر پہونچی کہ زردہشت تو زخمی ہوگیا اور ملکہ
شمسہ اور ملکہ شمشاد دونون آمادہ رزم و پیکار ہین تو وہ نہایت برہم ہوا اور گلزار جادو کو حکم کیا کہ تم
جا کر دونون کے سر کاٹ کر جلد لے آؤ وہ اُسی وقت چالیس ہزار ساحرون سے سوار ہو کر روانہ ہوا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آکر سامنے شمشاد کوہ کے فروکش ہوا بلکہ طبل جنگ بجوا دیا شمشاد کو جو حال معلوم ہوا تو اُسنے بھی طبل جنگ پر چوب دلوائی پھر تو طرفین سے تیاری حرب وضرب کی ہونے لگی اور افراسیاب کو خیال آیا کہ شمشاد قد کے ہمراہ تو شمسہ جادو بھی ہو گئی ہی اور تو نے تنہا گلزار کو بھیجا ہی ایسا نہو کہ اُسکی شکست ہو جائے کسی اور کو بھی اُسکی مدد کے واسطے روانہ کردے کہ وہ جاکر کوہ شمس کو برباد کرے یہ سوچکر اُسنے پیکار جادو کو حکم کیا کہ تم جاکر کوہ شمس کو برباد کردو کہ اُسکا نشان تک باقی نرہے اور وہان سے جو پھرنا تو شمشاد کوہ کے اوپر آکے ٹھہرنا اور دیکھنا کہ اگر گلزار جادو نے اُسکو فتح کرلیا ہی تو پھر تم خبر نہونا وگرنہ تم بھی گلزار جادو کے شریک ہو جاتا اور قرار واقعی لڑکر سب کو قتل کر ڈالنا پیکار جادو نے کہا کہ بہت اچھا اور رخصت ہو کر تیس ہزار ساحر سے روانہ ہوا اور برسم یلغر جاکر کوہ شمس پر پہونچا ملکہ شمس جادو تو اُس مقام پر نہ تھی اُسنے میدان خالی پاکر شمسہ کے لوگون کو مارنا شروع کیا وہان بھی بڑے بڑے ساحر زبردست تھے اُنھون نے بھی حربہ ہاے سحر پکڑے اور پیکار کے ساتھ سرگرم پیکار ہوے نارنج ترنج رائی سرسون اُرد بنولے مٹر کے دانے ہار قلفل پچھے سوئیونکے مارنا شروع کیے طرفین سے چوٹ چلنے لگی پیر سحر کے غل مچانے لگے ساحرون کا کلیجہ کھانے لگے آندھیان اُٹھیں بگولے پیچ وتاب کھاتے تھے اگیا بیتال شعلہ بن بنکے ڈراتے تھے ایک طرف سے سوار کارزار کر رہے تھے بہادر مر رہے تھے تلوار چل رہی تھی کشتی جان بہادران بحر مرگ مین ڈوبی تھی خنجر آبگون نے جان ہر ایک کی لی تھی کہ

اشعار

برآمد یکے ابر برسان قیر
سپہ گشت بر چرخ بہرام پیر
دو لشکر برآمد ز یک رہ بجاے
ز سم گرد بیدا سپہ را نہ پاے
برآمد ز ہر دو سپہ بوق کوس
زمین کرد یا آسمان دست بوس
ز نعل ستوران پولاد ساے
زمین چون فلک خواست رفتن ز جاے
سر نوک نیزہ ستارہ ببرد
سر تیغ تاب از ستارہ ببرد

سب ملازمون نے ملکہ شمسہ جادو کے صلاح کی کہ ہماری مالکہ تو ہمقام پر ہی نہین اور لڑائی بے طرح پڑی پھر بے سردار کے کہانتک لڑینگے ایسا نہو کہ قلعہ ہاتھ سے جاتا رہے اس سے ہمارے نزدیک تو یہ امر بہتر ہی کہ توسن جادو کو ملکہ قید کر گئی ہین اور وہ نہایت زبردست ساحرہ ہی اسکو رہا کر دو اور ملکہ قمر طلعت کہ روشنی چشم اور چراغ خانۂ شمسہ ہی اُس کو بھی رہا کر دو اور کسی طرف کو لیے ہوئے چلے چلو شاید کہ کچھ پیچ پڑ گیا تو پھر غضب ہو جائے گا اور ملکہ سواے

اس بات کے اور کچھ نہ کہینگی کہ تمنے میری لڑکی کو جان بوجھ کر ہاتھ سے کھو دیا اور لڑائی مین کسیکا اجارہ نہین ہی خدا جانے کہ کون فتح پائیگا اور کسکی شکست ہوگی غرض سب نے اس بات کو پسند کیا اور اسی وقت نوسن جادو اور قمر طلعت کو قید سے سب ساحرون نے رہا کر دیا نوسن جادو نے جو دیکھا کہ لڑائی ہو رہی ہی تو وہ خود مقابلہ کو نکلی اور سرگرم کارزار ہوئی آخر کار بیکار جادو کے اوپر سحر غالب نہ آیا تو اسوقت سب ساحر شمسہ کے بدحواس ہوے اور ارادہ بھاگنے کا کیا قمر طلعت نے جو یہ حال دیکھا تو زار و نزار رونا شروع کیا اور طرف آسمان کے ہاتھون کو اوٹھا کر اس طرح سے مصروف دعا ہوئی کہ اے پروردگار عالم مین تازہ مسلمان ہون اور وہ دستگیر بھی میرا مجھسے چھوٹا ہوا ہی تو واسطے اپنے حبیب کے کہ میرے وارث کو جلد میرے پاس پہونچادے کہ مین بطفیل اسکے اس عذاب الیم سے رہائی پاؤن القصہ قمر طلعت تو مصروف دعا تھی کہ بہ قدرت بے نیاز غضنفر بن اسد جو اودھر سے آتے تھے اس طرف کو آنکلے اور کوہ شمس کو جو دیکھا تو مبفرار ہوگئے مرکب کو اوڑایا اور آکر اوپر کوہ کے پہونچے دیکھا کہ تلوار چل رہی ہی بس انھون نے باگ مرکب کی پھیری اور پکارے اشعار

شہنشاہ دوران یل نامدار
کنم روے کشور ہمہ بے سپاہ
ہمہ راہ و رسم پلنگ آورم

غضنفر منم ابن اسد شہسوار
سنانم گذر کرد از چرخ و ماہ
سر سرکشان زیر چنگ آورم

یہ نعرہ کر کے اس تیغ سحر کش کو انھون نے نیام سے لیا اور فوج ساحران پر گرے اب تو نخل تن سب کے قطع ہونے لگے سر مثل برگ خزان کے جھڑتے تھے موت کی ہوا لگی ہستی کو سر جھاڑ رہی تھی لسان سر و قامت آزاد تھے شجر قامت برباد تھے نہر خون کی جاری تھی زخمون کی گلکاری تھی اشعار

سپہر در سپہر یافتہ دشت و زاغ
برافروختہ شمع زو صد ہزار
کمند از کمین بر زہ جا میگرفت
چو باران ببارید زوبین و تیر

ز نالیدن بوق و بانگ سپاہ
درخشیدن تیغہا چون چراغ
ز خون خاک میدان کین گشتہ سیر
ز گرمی روان روان میگرفت
ز بس نیزہ و تیغ زہر آبدار

تو گفتی کہ خورشید گم کردہ راہ
جہان سر بسر گشتہ دریاے قار
ز شمشیر شیران ہمی رست سیر
بر آمد خروشیدن دار و گیر
ہمہ تیرہ بد چشم خنجر گذار

یہ پیوستہ گرد جو ابر سیاہ　　کہ تاریک شد روے خورشید و ماہ

غرض اسی ہنگامہ کارزار مین پیکار جادو کو للکارا اور اُسنے غضنفر کو دیکھکر ایک ہاتھ سحر کی تلوار کا مارا انھون نے خالی دیکر جو ہاتھ تلوار سحرکش کا مارا تو اُسنے سپر کو چہرہ کی پناہ کیا مگر اُس تیغ نے کہ ساحر کے خون کا پیاسا ہے سپر کو کاٹ کر اُسکے سر کو سراسر کاٹا اور زمین مین آکر ٹھہرا اُسکے مرنے سے آواز گیر و دار کی بلند ہوئی اور اندھیرا ہوگیا بعد اُسکے آواز آئی کہ مارا پیکار جادو کو اب جو ملکہ قمر طلعت کو حال معلوم ہوا کہ پیکار جادو مارا گیا تو یہ سجدۂ شکر خدا مین جھک گئی اور اُدھر ساحرون نے پیکار جادو کے بھاگنے کا ارادہ کیا تو توسن جادو ساحران شمسہ کو ہمراہ لیکر انکی سد راہ ہوئی اور غضنفر نے تیغہ سحرکش کے نیچے سبکو رکھ لیا آخر ہزارون مارے گئے بقیۃ السیف بھاگ کھڑے ہوے غضنفر اُنکے خیمہ و خرگاہ کو لوٹ کر ملکہ قمر طلعت کے باغ مین آیا اشعار

نئے سر سے آئی چمن مین بہار	غضنفر بھی اور ملکہ گلعذار
وہی ساقی و جام مینا و بان	وہی گلبدن اور وہی بوستان
لگا چلنے آپسمین دور شراب	لگے بجنے محفل مین چنگ و رباب

اس عرصہ مین وہ زمانہ آیا کہ خورشید دیوان کدہ چرخ سے دربار برخاست کرکے کاشانہ مغرب مین گیا اور زاغ شب نے پر پرواز اپنے کھولے نظم

فراغت کشمکش سے پائی سب نے	سیاہی دی اُبھر کر بخت شب نے
سمجھ کر قصد خورشید جہانتاب	بڑھا مغرب کی جانب مائل خواب

رات کو شہزادہ غضنفر نے جلسۂ عشرت آراستہ کیا لب نہر شہزادی کو لاکر بٹھایا دور جام مے ارغوانی کا چلنے لگا پھر تو یہ عالم ہوا کہ اشعار

کبھی کچھ اور جوش مدعا تھا	کہین سینہ سے سینہ کی رگڑ تھی	کہین لب لب سے لذت آشنا تھا
کہ شب تھوڑی ہی فرقت کے جوش ایسے	بھلا ارمان سب نکلینگے کیسے	کہین غیرت یہ سمجھاتی تھی جی کی
مے خوشرنگ چھلکا کر بھرا جام	ملا لب سے کہا پی اسکو جانی	کہ اتنے مین بھرا اک جام گلفام
بہار عمر ہین معشوق و ساغر	یہ خالق نے دیے تجکو برابر	کہ حاصل کچھ ہو لطف زندگانی
سرِ دوک اسوقت پیارا اپنے جی کو	لب گلگون کا بوسہ اک ہمین دے	غنیمت جان لطف زندگی کو
		کہ دیکھین جم صلے کیسے مین تیرے

سامنے رقاصان مہر طلعت رقص کرنے لگین اب چاندنی سہ کی محل آرام ہوئی ہر طرف چادر نور

بجھی تھی اور خواصین ملکہ کی بادہ جھولی مین بھرے اُڑا رہی تھین باہم شاہزادہ اور ملکہ مین اختلاط ہوتا تھا اُس گھڑی رات بھیگتی تھی فلک پر تارے چھٹکے ہوئے تھے پروانون کے جگر سے سوز کی بو آتی تھی اسی ہنگامۂ عیش ونشاط مین وہ شب گذری وروہ زمانہ آیا کہ رنگ سحر کافوری ہوا اور جمال شب نے سفیدی پیدا کی **اشعار**

یہ باتین تھین کہ رخصت چاہی شب نے
اُٹھا سامان اجازت چاہی شب نے
کہ جب جوش سحر اُمڈا زمین پر
نظر آئے نئے سامان سفر

ہنگام سحر شہزادہ غضنفر نے نماز سحر کو ادا کیا اور پھر وہان سے میر شکار کو بلا کر سامان شکار کی درستی کا حکم دیا پھر تو **اشعار**

روان بحر لشکر ہوا موج موج
گئی چشم خورشید تک گرد فوج
بحار وصحاری پہ ہے عرصہ تنگ
اگر یان سراسیمہ ہین وان پلنگ
دونون مین ہراس کمان و کمند
چکارے ہرن دونون مین فکرمند
کہین گرگ کو ادی کو فکر گریز
نظر ایدھر اُدھر کرے شیر تیز

یہ شہزادہ سوار ہو کر برائے شکار جانب صحرا روانہ ہوا اور بہت سے جانورون کو صید کر کے ایک ہرن کے تعاقب مین گھوڑا اُٹھایا اور تمام دن چلے مگر ہاتھ نہ آیا آخر ایک مقام پر ٹھہر کر آسایش کی اور پھر وہان سے اُٹھ کر ایک سمت کو روانہ ہوئے لشکر سے چھوٹ گئے اب انکو تو ادھر جانے دیجیے لیکن حال ملکہ نسیم جالندری کا سُنو کہ یہ جو اُس روز غضنفر سے جدا ہو گئی تھی تو پیچھے ایک درخت کے حیران اور پریشان کھڑی ہوئی ادھر اُدھر نگاہ حسرت کو دیکھ رہی تھی کہ نگاہ اُسکی طرف آسمان کے جو گئی تو دیکھا اُسنے کہ ایک ساحر مرکب کو اُڑائے ہوئے بروے ہوا چلا جاتا ہے یہ تو اُسکو دیکھ کر خوف زدہ ہوئی اور اُسنے جو دیکھا کہ ایک نازنین مہ جبین زیر درخت مثل آفتاب تابان کے استادہ ہے تو اُسنے اپنے گھوڑے کو فوراً قریب اُس کے اُتارا اور پاس آ کر کہنے لگا کہ اے جان جہان تو گل کس گلستان کی ہے اور شمع کس محفل بزم افروزی کی ہے اور اسمقام پر تیرا آنا کس وجہ سے ہوا ہے اور میری تو جان تجکو دیکھ کر نکلگئی ہے عمر بھر غلامی مین تیری حاضر رہونگا تو مجکو اپنے غلامون مین منظور نظر کرلے اور اس گھوڑے پر میرے سوار ہو لے کہ یہ ہزار کوس زمین سے اونچا اُڑتا ہے اور اسپ باد خور اسکا نام ہے کیا مجال ہے کسی دیو زاد یا پریزاد کی کہ جو برابر اسکے اُڑ سکے اس تقریر کو سُنکر ملکہ ایک تو پریشان اور حیران ہو رہی تھی اب اور مضطر ہوئی اور روبرو اسکے منت اور سماجت کر کے کہنے لگی کہ ارے مین جان سے اپنی عاجز ہو رہی ہون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو میرے پیچھے نہ پڑ اور میرے خیال سے درگذر مین تیرے ساتھ نہین جاؤنگی غرض ہرچند ملکہ نے
منت اور سماجت کی مگر اُس کافر نے ایک بات بھی نہ مانی اور کہنے لگا کہ اگر تو ساتھ سہولیت کے میرے
ساتھ چلنے مین عذر کریگی تو پھر مین تجکو بجبر لیجاؤنگا اور میرا کوئی کچھ نکر سکیگا مین کسی سے نہین ڈرتا
ہون تیرا کدھر خیال ہے یہ کہکر دست درازی پر موجود ہوگیا اُسوقت ملکہ نے کہا کہ ارے ظالم
اظلم مین لاوارث نہین ہون تو میرے جسم کو خبردار ہاتھ نہ لگانا ورنہ ابھی ہاتھ تیرے جل
جائینگے اور مفت مین تو مارا جائیگا اُسنے کہا کہ میرے تئین کوئی پائیگا کہان کہ جو مجکو ماریگا مین
تجکو اپنے آگے اوپر اپنے مرکب بادخور کے بٹھالونگا وہ زمین سے ہزار کوس اونچا ہوا پر جاتا ہے
پھر اسکو کوئی شخص کیونکر پائیگا کہ جو ماریگا اور تو اُسکے ہاتھ آئیگی اس سے بھی تو ہر صورت مطمئن رہ اور
میری ساتھ تیلی چل مین سارے اپنے گھر کا تجکو مالک اور مختار کردونگا اور اگر کوئی وارث تیرا
پیدا ہوگا تو اُس سے بھی مین سمجھ لونگا تو خوف اور اندیشہ کسی امر کا نہ کر میری جان تیری جان کے
ساتھ ہے اب تو دل کو لگی ہوئی ہے القصہ اس طرح سے بکر طکر جو اُسنے کہا تو ملکہ مایوس ہوکر درگاہ خدا مین
دست بدعا ہوئی بقدرت پروردگار عالم ملکہ بروے آسمان نظر حسرت سے دونون ہاتھ اُٹھائے
ہوے دعا کررہی تھی کہ یکبارگی غضنفر جو اُدھر سے آتے تھے اسطرف کو آکر پہونچے ملکہ تو دیکھ کر
غضنفر کو مانند گل خندان ہوگئی اور اس کافر سے بکشادہ پیشانی اسطرح سے ہمکلام ہوئی
کہ ارے او حرامزادے دیکھ کہ وارث وہ نمودار ہوا تو بکتا کیا تھا اُسنے جو پلٹ کر دیکھا تو ایک نوجوان
کمسن کو مثل تیر اعظم اوپر اسپ بادرفتار کے فی الواقع آتے ہوے پایا مگر بچہ سمجھ کے کچھ خیال بھی اُسنے
نہ کیا کہ یہ کیا مال ہے اسمین غضنفر کی نگاہ جو اوپر ملکہ کے پڑی تو دیکھا کہ پریشان او مضطر زیر درخت
کھڑی ہوئی ہے اور ایک ساحر کچھ باتین سینہ زوری کی کر رہا ہے بس انکو تاب باقی نہ رہی بیقرار
ہوکر طرف ملکہ کے باگ مرکب کی لی اُس ساحر نے جو انکو آتے دیکھا تو یکبارگی اُٹھکر کھڑا ہوا اور
پکارا کہ او چھوکرے خبردار ادھر آنے کا ارادہ نہ کرنا ورنہ میرے ہاتھ سے مارا جائیگا غضنفر نے
کہا کہ او مردک کیون تیری شامت آئی ہے یہ کہکر اُسکے قریب آئے اُسنے ایک ہاتھ تلوار کا مارا انھون
نے اُسکے وار کو خالی دیکر تیغہ سحر کش جو مارا دو پرکالے ہوے شور اُسکے مرنے کا برپا ہوا اور شہزادہ
نے مرکب سے اُترکر ملکہ نسیم جالندری کو گلے سے لگایا اور بہت تشفی و دلداری کرکے ایک درخت

سایہ دار کے نیچے آکر بیٹھے ملکہ نے اُس اسپ بادخور کی تعریف کی اور کہا کہ اے شہریار یہ مرکب بروے ہوا جاتا ہے شہزادہ نے فرمایا کہ یہ میرا ہی مرکب ہے خدا نے مجکو دلوایا القصہ وہ رات اور دن صحرا مین بسر کی اور دوسرے روز اپنے مرکب پر ملکہ کو سوار کیا اور آپ اسپ بادخور پر سوار ہوے اور وہانسے چلے انکو تو راہ مین چھوڑو مگراب ذکر افراسیاب جادو کا سنو کہ سکار جادو کو غضنفر نے قتل کیا تھا تو اُس کی لاش کو اُسکے لوگ لیکر طرف افراسیاب کے بھاگ گئے تھے وہ جو روتے پیٹتے لاش کو اُس نابکار کی لیے ہوے اوپر در دولت افراسیاب کے پہونچے اور دہائی دیکر داد خواہ ہوے وہ غل اور شور کو سنکر بدحواس ہو گیا اور ان سبھونکو بلا کر سامنے اپنے پرسان حال ہوا اُنھون نے جو کچھ کہ ماجرا گزرا تھا وہ سب بیان کیا اور کہا کہ غضنفر نے آکر سکار کو مار ڈالا ورنہ وہ کوہ شمس لے چکا تھا افراسیاب نام غضنفر کا سُنکر برہم ہوا اور ہیکل جادو کو حکم کیا کہ جلد جاؤ اور جا کر شمسہ اور شمشاد قد اور غضنفر کا سر کاٹ کر لے آؤ خبردار بھاگ کر جانے نپاوین ہیکل جادو چالیس ہزار ساحرون سے سوار ہوکر فورًا روانہ ہوا اُسکو تو راہ مین چھوڑو اور حال سُنو شمشاد کوہ کا کہ وہان جو گلزار جادو نے طبل جنگ بجوایا تھا تو رات کو تیاری سحر مین دونون لشکر مصروف رہے بیرونکو بھنیٹین ملین اور جھٹکے کیے گئے ڈھولے جھومنے لگے بنگالی ڈھیرو بجانے لگے مسان کی مٹی لے کر جوت کا دیا قائم کیا زروٹین اڑانے لگے کہین منترون کی جاپ تھی لونا چماری اور دھنتر اور جوگی جیپال کی دہائی دیتے تھے کوئی منتر پڑھتا تھا کہ کالی کالی مہا کالی کالی کلکتہ والی پتال کا پانی پیتی دشمن کی جان لیتی آگ لگائے سرگ کو جائے جو بیری ہو مارا جاے پڑھو دیوالی مین الیسر باچا جو ہمارا کام نکرے تو وہ دھوبی کے گند مین پڑے غرض اسی ہنگامہ مین وہ زمانہ آیا کہ زنگی شب نے دریاے نور سحر مین غوطہ مارا اور ساحر آفتاب تیغ زرین لیکر میدان مین آیا کہ اشعار

ہوا افسانۂ شب جب فراموش | صدا آئی گجر کی تا لب گوش

وہ دھندھلاپن مٹا پیش نظر سے | نگاہین بڑھ گئین حسن سحر سے

ملکہ شمسہ و شمشاد قد دونون تخت سحر پر سوار ہوکر عرصۂ کارزار مین آئین ادھر سے گلزار جادو بھی اپنے اژدر پر سوار ہوکر مقابلہ مین آیا دونون جانب کو صف آرائی ہوئی گھنٹے اور ناقوس بجے جی جی سامری کا غل ہوا ابر سحر برساکر گرد و غبار کو بٹھایا میدان کارزار مثل آئینہ بنایا ڈنکے گرجنے اور بجنے لگے ترسول اور بسیل بلند ہوے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نقیبون نے نکل کر صدا دی کہ اے ساحران نامی دیکھو کہ نہ سامری ہے نہ زردشت نہ ساحر شمس ہے کہ
دنیا کا یہ حال ہے کہ نظم

ستگون یان کا دیکھا سراسر شتاب ۔ چلے جاتے ہین گروہ جیسے سحاب
جہان ایک ماتم سرا ہے عجب ۔ نہین جائے راحت یہ جائے عجب
نہ جدول رہے گی نہ سرو روان ۔ گلستان کو پائینگے ہو کا مکان

کونسا دلاور نامدار ہے کہ جو آج نکل کر میدان مین اپنا ہنر دکھائے یہ کہکر نقیب تو کنارے ہوئے اور گلزار اپنے اژدر کو اڑا کر میدان مین آیا اور نعرہ کیا کہ اے شمسہ جادو آؤ میرے مقابلہ کو شمسہ تخت اپنا اڑا کر سامنے اسکے گئی اسنے ایک گولہ سحر کا مارا کہ تخت ملکہ کا ٹوٹ گیا اور شمسہ جادو گر پڑی اسوقت شمشاد نے اپنے مرکب سحر کو نکالا مگر وہ مرکب بھی مارا گیا اور گلزار جادو غالب آیا اور تلوار سحر کی کھینچکر سپر کو چہرہ کی پناہ کرکے شمسہ کیطرف چلا اسوقت شمسہ جادو اور شمشاد قد تلوار سحر کی کھینچکر اور سپر آڑے ہین اور دونون طرف سے ہاتھ تلوار کے چلے شمشاد نے سپر کو سحر کی آڑ کیا مگر وہ تلوار سپر کو کاٹ کر خود پر اتری گلزار نے داستانہ سحر کا مار کر تلوار کو معطل کیا اور اسکے جواب مین آپ تلوار ماری شمشاد نے وہ تلوار خالی دی مگر ہلکا سا زخم شانہ پر آیا یہ ماجرا دیکھ کر شمسہ نے درمیان مین آکر شمشاد کو تو ہٹا دیا اور آپ ایک تلوار گلزار کے ماری اس روسیاہ نے ترسول سحر پر اسکو روکا مگر ترسول دو ٹکڑے ہوئے اسوقت اسنے گھبرا کر انگوٹھی جمشید کی دکھلائی کہ اس کی چمک سے شمسہ بیہوش ہو گئی اور اسی عالم مین گلزار نے چاہا کہ مین سر کاٹ لون یہ ماجرا جو لشکر شمسہ نے دیکھا تو بدحواس ہو کر لینا لینا کہتے ہوئے دوڑے اسوقت بقدرت خدا غضنفر بن اسد گھوڑا ڈالے ہوئے یہان آکر پہونچے اور انھون نے دیکھا کہ تاریخ ترنج سم کے اچھل رہے ہین اس زور و شور سے کہ جیسے آگ لگی ہوئی ہے بس انھون نے اپنے اسپ باد رفتار کو جو اشارہ کیا تو وہ اڑکر پرے ہوا بلند ہوا اور وہان سے جو انھون نے دیکھا تو شمسہ تاجدار کو بیہوش پایا اور ایک ساحر سیہ رو کو دیکھا کہ وہ سر اسکا کاٹنا چاہتا ہے بس یہ دیکھ کر شل ہوئے قلب لشکر مین سر پر گلزار جادو کے آکر اترے اور نعرہ کر کے للکارا کہ اے خیرہ سر تیرہ روزگار دست خود را

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نگہدار کر باہم رسیدیم گستے جو اس آواز کو سنا تو بغیظ و غضب تمام شمشیر سحر کو مارا انھون نے اسکے حاء
کو خالی دیکر جو پنجہ سحر کش مارا تو اسکے دو ٹکڑے ہوئے پھر تو لشکر اسکا لینا لینا کہکر شہزادہ پر آپڑا شاہزادہ
نے زیر پنجہ سحر کش رکھ لیا رستخیز قیامت زا برپا ہوئی پھر تو اشعار

تبہ گرد بسیار در کارزار	از آواز آن گرد سالار کش	یہ شمشیر ازان لشکر نامدار
کشیدند شمشیر و گرز آن سران	برآمیخت باہم سپاہ گران	نہ یادیو جانے نہ پایل ہش
کہ بگرفت ازان روئے خورشید رنگ	فگندہ ہمہ دشت خرطوم پیل	یکے گرد برخاست در دشت جنگ
		ہمہ کشتہ دیدند بر چند میل

غضنفر نے سب کو سنگ چشم زدن مار کر بھگا دیا اور سب کو ہٹا کر قریب شمسہ جادو کے آیا اور اسکے
لہو کو وبال سے پاک کیا اور کہا اے ملکہ شمسہ جادو آپ کچھ اندیشہ نہ کرین **افراسیاب**
کی کیا مجال جو نگاہ کج دیکھ سکے اب آپ قلعہ مین تشریف لیچلیے اس اثنا مین گلزار جادو کے
ساحرون نے آکر گھیر لیا شاہزادہ نے پھر انکو درہم اور برہم کیا اب جو وہ زور سحر اڑا کر بھاگے
تو انھون نے بھی اپنے مرکب بادخور کو اشارہ جو کیا تو وہ بھی بلا کی طرح ان کے پیچھے پڑا اور
غضنفر نے مارے تلوارون کے ہزارون لاشونکو گرا دیا یہ رنگ جو غضنفر کا شمشاد اور شمسہ
نے دیکھا کہ بروے ہوا یہ ساحرون کو چور نگ کر رہا ہے تو یہ دونون تعریفین کرکے دست بدعا برائے
غضنفر ہوئین اور ان دونون کے ملازم جو ساحر تھے وہ تعریفین کرنے لگے اور پکارے کہ اے شہریار
سبحان اللہ کیا کہنا ہے اب پھر آئیے مگر انکو اسوقت رن چڑھا ہوا ہے یہ اُن ساحرون کو مارتے ہوئے
چلے جاتے ہین ہم انکو تو اس حال مین چھوڑ دے مگر حال نسیم جالندری کا سنئے کہ ہیکل جادو جو افراسیاب
کے حکم سے طبل و بوق بجاتا ہوا چلا تو آتے آتے وہان تلک پہونچا کہ جہان ملکہ نسیم جالندری
غضنفر کے مرکب پر سوار چلی آتی تھین اور غضنفر اسپ بادخور کو اٹھا کر آگے چلے آئے تھے یہ پیچھے
رہ گئی تھین چنانچہ ہیکل جادو نے جو انکی صورت کو دیکھا ہزار جان سے عاشق اور فریفتہ ہوا
مرکب کو اُڑا کر اُنکے پاس آیا اور گویا ہوا کہ اے سرو روان باغ خوبی اس صحراے سنسان مین تو یکہ و
تنہا کدھر کو جاتی ہے اور تو بلبل کس گلستان کی ہے سچ بتا تجکو اپنے دین و ایمان کی قسم ہے کیونکہ مین تیرا بندۂ بیدام
ہون اگر تجکو اپنی غلامی مین قبول کرے تو مین تمام عمر غلامی سے گردن تابی نکرونگا ملکہ نے یہ کلام سنکر کہا
کہ ارے احمق کیون دیوانہ ہوا ہے جا اپنی راہ لے میرا مالک اور وارث تنہا کار کو گیا ہے کہین ایسا نہو کہ وہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آجائے تو جان تیری مفت جائے اور علاوہ اسکے پرائے ناموس سے ایسی باتین کرنا انسان کو لازم
نہین اُس کافر نے ملکہ کے کہنے پر مطلق خیال نہ کیا اور قریب آکر ایک ساحر سے کہا کہ نام اُسکا صرصر جادو
تھا کہ تم اس عورت کو اپنے ساتھ مرکب پر سوار کر لو جب ہم کہین قیام کرینگے تو سمجھ لینگے صرصر جادو
نے اسکے کہنے سے ملکہ مذکور کو پکڑ کر زبردستی اپنے مرکب پر سوار کر لیا اب ہیکل جادو شادان فرحان
وہانسے چلا طبل و نقارے بجنے لگے صدائے طبل غضنفر کے کان مین پہونچی بس یہ وہان سے آئے
باد خور مطر اکر جو آیا تو اُسنے دیکھا کہ ملکہ نسیم جالندری ایک ساحر کے مرکب پر سوار ہے اور ایک لشکر
بیشمار چلا آتا ہے مگر ملکہ کا یہ حال ہے کہ ہر دم یہی چاہتی ہے کہ اپنے تئین گھوڑے پر سے گرا دون اور آنسو آنکھ
سے جاری ہین وہ ساحر گرنے نہین دیتا ہے دونون ہاتھ اُسکے تھامے ہے یہ حال دیکھ کر غضنفر گھبرا گئے
اور وہین سے باگ مرکب کی لی اور ہیکل جادو پر آ پڑے مگر وہ قریب کو ہ شمس پہونچ چکا تھا کہ اُس
جگہ شمسہ اور شمشاد قد موجود تھین ملکہ شمشاد جو زخمی تھی تو پالکی مین لیٹی تھی اور انتظار غضنفر کے
آنیکا کر رہی تھی کہ ہیکل نے آکر سخت و سست کہکر حملہ کیا اور فوج غضنفر کے ہاتھ سے جو گلزار
کی بھاگی تھی وہ بھی آکر شریک ہیکل ہوئی اور برو سے ہو آقائم ہوکر پکارتی کہ اے ہیکل گلزار کو غضنفر
نے قتل کر ڈالا ہے اب تم بچے رہنا اور ہم جاتے ہین شاہ جادوان سے اطلاع کرینگے تم غضنفر سے لڑو ہم
جاکر اور ساحر کو تمھاری مدد کے لیے بھیجتے ہین یہ کلام سنکر اس ساحر نے کچھ جواب نہ دیا اور تلوار کھینچکر
شمشاد قد پر جا پڑا شمشاد ہر چند کہ زخمی تھی مگر جی داری کر کے یہ بھی لڑنے لگی اُدھر نسیم جالندری
نے جو غضنفر کو دیکھا تو پکاری کہ اے شہریار یہ کافر مجھکو زبردستی پکڑ لایا ہے اب اللہ تعالی نے میری
آبرو بچانیکو آپکو بھیجدیا ہے آپ اسے جلد قتل کرین کہ مین رہائی پاؤن غضنفر یہ سُنکے نعرہ کرکے صرصر جادو
پر آئے اُسنے نارنج سحر کا مارا مگر بسبب تیغہ سحر کش کے اُسنے تاثیر نہین کی اور غضنفر نے جو تیغہ سحر مارا
تو مع مرکب اُسکے چار ٹکڑے ہوے بس اسکو مار کر ملکہ نسیم کو اسنے اپنے مرکب پر بٹھا لیا حقیقت کار
توسن جادو کو بھی خبر معلوم ہو چکی تھی کہ شمشاد کوہ پر ملکہ شمسہ اور شمشاد قد دونون
افراسیاب سے لڑ رہی ہین بس وہ بھی مع فوج وہان سے چلی اور یہان آکر جو پہونچی
غضنفر کو اس نے سلام کیا اور کہا واہ واہ کیا کہنا حضور کی شجاعت کا لیکن اب آپ
ایک کام کیجیے کہ ملکہ نسیم کو تو میرے حوالے کیجیے اور آپ ان کافرونسے سمجھ لیجیے غضنفر نے

توسن کو اچھی طرح پہچانکر ملکہ نسیم کو تو اُسکے حوالی کیا اور کہا کہ یہ میری محسن ہی اور ناموس بھی ہی
اس سے بہت ہوشیار اور خبردار رہنا ایسا ہنو کہ اِسکو کسی طرح کی تکلیف پہونچے توسن نے کہا
کہ آپ خاطر جمع رکھین مین انکی کنیز ہون مثل قمر طلعت کے توسن جادو غضنفر سے
یہ کہہ ہی رہی تھی کہ ساحرون نے ہیکل جادو سے اطلاع کی کہ غضنفر نے آکر تیری معشوقہ کو چھین لیا اور
سہر و جادو کو مار ڈالا وہ سنکر نہایت بیتاب ہوا اور شمشاد ق کو چھوڑ کر غضنفر کیجانب پھر پڑا اور
مرکب سحر کو اُڑا کر برابر غضنفر کے آکر ایک ہاتھ تلوار کا مارا انھون نے خالی دیکر ایک ہاتھ نیمچہ سحر کش کا
مارا تو اُسنے بھی خالی دیا اب طرفین مین لڑائی ہونے لگی اُسنے اپنے مرکب کو بروے ہوا بلند کیا
انھون نے مرکب باد خور کو اپنے ایڑ کی اور برابر اُسکے پہونچکر پھر ہاتھ تلوار کا مارا اور مرکب کو بلند کیا
اور اُسکے ساتھ کا لشکر زمین پر چلا جاتا ہی آخر ایک مقام پر غضنفر نے دباؤ ڈالکر ایک ہاتھ جو نیمچہ کا الا اللہ
کہکر مارا تو اس کافر کے دو ٹکڑے ہوے شور دار و گیر برپا ہوا اور اُسکی فوج مین دونون ٹکڑے اُسکی لاش کے
آکر گرے اب تو غضنفر نے مرکب کو اپنے تیز کیا اور سب کو مارنا شروع کیا کہ اشعار

برآمد درخشیدن تیغ تیز — زمین از نہیب آمد اندر گریز
سپر بر سپر تیغ ہندی بکشت — ازان نامداران دو بہرہ بکشت
بغرید چون رعد در کوہسار — دیا شیر جنگی گہ کارزار

غرض سب کو مار کر بھگا دیا اور غضنفر نے انکا پیچھا کیا جب وہ سب بھاگ گئے تو اب
غضنفر کا فرط جوع سے بہت حال غیر ہوا ایک صحرا مین اُتر پڑے اور آہو کو شکار کیا
اور جھیل پر بیٹھکر اُس کے کباب کھائے اور یہان شمشاد اور شمسہ نے کہا کہ اس وقت
غضنفر نے آکر بیشک جان بخشی فرمائی ورنہ ضرور ہم مارے جاتے یہ باتین کرتی
ہوئی دونون اندر قلعہ کے داخل ہوئین اور سب ساحرون سے کہا کہ غضنفر ہمارا آج
سے جان بخش ہوا وہ ساحر بھی سب ثنا خوان ہوے اس اثنا مین توسن جادو بھی آکر پہونچی
اور اُسنے تمام ماجرا بیان کیا کہ اس طرح مین نسیم جالندری کو لائی ہون اُسی مین
شمشاد نے شمسہ سے پوچھا کہ کیون بہن اب کیا صلاح ہی شادی کی ان ملکہ قمر طلعت
کی اُسنے کہا قصور معاف مین نے تو کتاب جمشیدی مین دیکھا ہی کہ قمر طلعت کی شادی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غضنفر کے ساتھ ہوگی اور وہ حال کم بیان کا بنے گا اب مناسب ہی کہ ملکہ مہرخ کے پاس اسباب خیمہ ڈیرا لادکر چلو اور اس ملک کو چھوڑو کیونکر افراسیاب سے عہدہ برا ہونا مشکل ہی اور وہان بہت بڑا لشکر ہی اور غضنفر کا نانا عمرو بن امیہ ضمری وہان موجود ہی بس مرگ انبوہ جشنے دارد یہ صلاح پسند آئی اور اسی وقت خیمہ ڈیرا لادکر مال واسباب اپنا ہمراہ لیکر مع عزیز واقارب کے جانب مہرخ روانہ ہوئین اب اُن کو تو راہ مین چھوڑیے لیکن حال سنیے کہ لشکر حیرت بدسیرت مین مہران جادو نام ایک ساحر جانب افراسیاب سے آیا اور اُسنے راحت وآرام کرکے جب وہ زمانہ آیا کہ دریاے فلک مین چشمۂ آفتاب خشک ہوا اور ستارو نکے چراغ روشن ہوے نظم

جہان گشت چون چہرۂ اہرمن
چو خورشید در جامۂ نیلگون
کشادہ سیہ مار گردون دہن
نہان شد چو زنگی شب آمد برون

مہران نے طبل جنگ بجوایا

مہرخ سحر چشم نے بھی خبر سنکر طبل جنگی بجوایا لشکرون مین تیاری سحر کی شروع ہوئی ہندوے زحل ساجوگی فلک ہفتم پر آسن بچھاکر تپسیا کرنے لگا اور منگل سنگلا جاری کرنے مین مصروف ہوا بدھ کی سُدھ بُدھ سب جاتی رہی سکر اپنا بچار کرتی تھی سورج کی جوت اس رات برہم ہوئی چندربان مین کالی بھڑا بدسیت نے کہ برہمن فلک ہی اپنا جنم پتر انکالا آسمان آجکی لشکو دشمن ہر ہیرو جوان بنا لشکر دان مین بیر غل مچانے لگے بھینٹ پانے لگے ٹھہر ٹھہر بجا برنجی تھالی مین لونگ پھول ہار دونے مروکیے سیتے جمع کیے گئے چار پہر رات یہی ہنگامہ رہا جب وہ زمانہ آیا کہ نخل سحر مین گل آفتاب پھولا اور قصر شب کی بنیاد برباد ہوئی کہ اشعار

دھوان ملکا ہوا شب کے جگر کا
طرارے بھرکے مثل توسن ناز
کھلا کچھ نور پیشانی سحر کا
نگاہون سے چھپی شب شوخ انداز

صبح کو مہرخ نامور بصد کر و فر تخت سحر پر سوار ہوکر جانب جنگاہ روانہ ہوئی اُسکے ساتھ ملکہ بہار اور مخمور او رجملہ سردار سالار گردن گردن کش مع فوج بے شمار وعدہ گاہ مصاف مین آئے دلاورون نے پرے جمائے اُس طرف ڈھیر وتبا اور نا قوس پھنکتا ہوا ترسول اور سنبول چمکتے ساحر اژدر اور طائران سحر پر سوار اور مہران جادو ایک فیل آتشین پر سوار ہوکر اژدر دمان کو کوتل اپنے ساتھ لیکر میدان مین آیا تھالیان برنجی چمکنے لگین اور ساحرون نے صف آراستہ کی اور نقیبون نے نکل کر آواز لگائی کہ اے ساحران نامی اشعار

جوانی گئی موسم شیب ہے | شہود ایک دو روز کو غیب ہے | بجا ہی کیا گوس حلت مدام
کسی نے نہ بچتا سُنا یاں مقام | یہ بیٹھے جو ہیں سامنے ہیں کہاں | جہان جلسہ ہے ایک بزم روان
کسی شخ کو یاں کی نہیں ہے ثبات | گئے دن جوانی کے گذری حیات | ہے لازم کہ اب یہ دو لڑ بھڑ کے جان
کہ رہجائے دنیا میں باقی نشان | سکندر نہ باقی ہے نے طوس ہے | نہ جمشید دارا نہ کاؤس ہے
کیا اس جہان سے سبھوں نے سفر | یونہیں تم بھی اک روز جاؤ گے مر | لڑائی میں لڑ بھڑ کے گر جان دی
تو دولت شہادت کی تم کو ملی | تمھیں چاہیے آج ہے نام و ننگ | عدو کو کرو زندگی سے تنگ

غرض یہ صدا دیکر نقیب کنارے ہوے اور مہران نے اپنے ہاتھی کو گیج بانگ مار کر آگے بڑھایا اور تا بہ میدان میں آکر آواز دی کہ اے مہرخ و بہار میں تم کو سمجھاتا ہوں کہ وہ شہنشاہ جسنے تم کو خاک سے پاک کیا تم اُس سے مقابلہ کرتی ہو تمھیں لازم ہے کہ میرے ساتھ چلو کہ میں تمھارا قصور بسعی کر کے معاف کرادوں ورنہ تم اپنے کیے کی قرار واقعی سزا پاؤ گی مہرخ نے جواب دیا کہ او خیرہ سر تیرہ روزگار افراسیاب کیا ہماری خطا معاف کرے گا انشاء اللہ ہم اُس کو باقبال شہنشاہ عمرو داخل دار البوار کرینگے یہ سنکر مہران کو غصہ آیا اور اُسنے کہا کہ اچھا تو پھر بھیجو کسی کو میرے مقابلہ میں یہ کہی رہا تھا کہ ایک ساحر نامہ افراسیاب کا لیے ہوے مع اسی ہزار ساحروں کے اُسکے پاس آیا اور نامہ اُسکو دیا اور کہا کہ خداوند ساحران نے یہ ساحر تمھاری مدد کو بھیجے ہیں اُسنے کہا کہ مجکو کسی کی اعانت درکار نہیں ہے اُنسے کہدو کہ یہ کسی مقام پر اُتریں میں جب لڑائی فتح کرونگا پھر ان سے بھی ملاقات کرونگا یہ سنکر وہ سب ساحر اُس جگہ کہ در فوج پڑی تھی اُترے اور مہرخ کی طرف سے ایک ساحر اورنگ جادو نام برائے مقابلہ مہران بد انجام نکلا جب سامنے آیا مہران نے ایک ہاتھ تیغۂ مسحر کا اُسکو مارا کہ وہ تیغہ بجلی بنکر گرا اور خرمن ہستی کو اس ساحر کی جلادیا پھر ارژنگ جادو نکلا اُس نے اس کو ایک ترنج مار کر ہلاک کیا پھر غدار جادو نے نکل کر سامنا کیا مہران نے ایک اژدہا جنگل سے بلایا کہ وہ غدار کو آکر نگل گیا اب تو باری باری بہت سے ساحر اُسکے مقابلہ میں آ گئے مگر مارے گئے آخر کو سرخ ہوے کاکل کشا اپنے ہنس پر سوار چڑھا دھانی گلے میں

سینے حسن کی کھیتی ہری ہنس ہنس پر اپنا جوبن دکھاتی ہوئی سامنے مہران کے آئی مہران نے
ایک ناریل جوٹی دار سحر پڑھکر مارا سرخ مو نے اسکو دستک دے کر اُلٹا پھیر دیا
اور اپنی گاگل کو کھولا کہ اُسمین سے ستارے نکل کر بلند ہوے اور بسر پر مہران کے گرے
مہران نے سات سپرین سحر کی سر پہ سایہ کین ان ستارون نے چھ سپرون کو توڑا
مگر پھر ماند ہوکر گر پڑے اب مہران نے ایک تیغہ جو سر پہ مارا تو سرخ مو کے تا دو ابرو
اُترا پھر تو جنگ مغلوبہ شروع ہوئی دونون لشکر مین نارنج ترنج چلنے لگے سوئیون کے
گچھے مرچون کے ہار پیکان تیر ساحرونکے جسم مین پیوستہ ہوتے تھے نظم

کہین یہ صدا تھی کہ لا جلد بھاگ | برسنے لگی آتش تیر وان | اسی نے کسیلئے لگائی تھی آگ
مچانے لگے شور جادو کے بیر | برسنے لگا آب پیکان تیر | ہوا جبکہ زخار جادو روان
کہ تھا ساحرونکو گزند اور سیج | کہین ہار فلفل تھے سوئیان کہین | لگے پڑنے نارنج وان اور ترنج
لگانے لگے آگ وان سحر کار | غضب کی تھی برپا وہان گیرودار | کہین خنجر تیر و پیکان کہین

اسی ہنگامہ جنگ مین شعلہ
بنکر مہران مہرخ سحر چشم پر آکر گرا کہ مہرخ سحر چشم کے جسم مین اسکی سوزش سے آبلے
پڑگئے بس بہت جلد مہرخ سحر چشم دریا بن گئی اور اس آتش کو سرد کیا اور تمام لشکر مہران کا
اُس دریا مین ڈوبنے لگا مہران نے یہ حال دیکھکر ایک گولہ فولاد کا زمین پر مارا کہ وہین
زمین شق ہوئی اور ایک اژدر نکل کر اُس پانی کو پی گیا ازبسکہ دریا تو مہرخ ہی
بنی ہوئی تھی یہ بھی اُسکے پیٹ مین سما گئی اس عرصہ مین وہ زمانہ آیا کہ اژدر سے
منھ کھولے ہوے ظاہر ہوا اور مہتاب کا من اُسنے اُگلا کہ شعر غروب شمس کا ہوچکا جو ہنگام
نظر آنکھو نمین آیا سرمۂ شام ؛ شام کو مہران طبل بازگشت بجوا کر پھر گیا اور لشکر مہرخ نہایت
پریشان و بدحواس اندوہ والم مین گرفتار اپنے مقام پر آیا اور اُدھر مہران اپنی بارگاہ مین جاکر
خوش و خرم ہو بجا اور سلاح خوب کو جسم سے دور کر کے لباس بزم کو آراستہ بدن پر کیا اور
ہاتھ منھ دھوکر اپنی جگہ پر بیٹھا اور ہر چہار طرف کو پہرے مقرر کردیے اور وہ پتلے سحر کے
جو بنا رہے ہین کہ وہ سب کو دیکھتے ہین مگر اب کسی کو نظر نہین آتے ہین اُنسے بھی تاکید کردی
کہ خبردار اگر کوئی عیار آئے تو اُسکو گرفتار کر لینا اور ہمکو اطلاع کردینا وہ پتلے بھی اپنی اپنی

جگہ پر ساتھ ہوشیاری اور خبرداری کے قائم ہوئے اسکے بعد جہران نے آواز دی کہ اے اژدر
جادو جلد آکر حاضر ہو وہ پکارتے ہی آکر حاضر ہوا اور سلام کرکے سامنے استادہ ہوا اُسنے اسوقت
جہرخ کو اُس سے طلب کیا وہ سنکر ایک طرف کو بھاگا ہوا چلا گیا اور ادھر سے جہرخ کو طوق اور
زنجیر مین گرفتار کیے ہوئے سامنے جہران کے لے آیا جہرخ کو ہوش تو بالکل تھا نہین بیہوش مطلق
تھی اُسنے اوپر ایک تخت فولادی کے جہرخ کو سامنے جہران کے لٹا دیا اور کہا کہ یہ حاضر ہی
جیسا کچھ کہ اسکے باب مین حکم ہو مین اسکو بجا لاؤن جہران نے کہا کہ بس یہی حکم ہی کہ اسکو بہت
ہوشیاری کے ساتھ قید مین رکھنا ایسا نہ ہو کہ پیچ کسی طرحکا پڑجاے اژدر جادو نے کہا کہ بہت
اچھا یہ کہکر پھر جہرخ کو اُسی حال سے لیے چلا گیا اور یہان جہران نے اپنے طور پر بندوبست
کرکے کھانا زہر مار کیا اور خواب مرگ مین اوپر بستر آرام کے دراز ہوا اب اسکو تو اس حال
مین رہنے دو اور دو کلمہ داستان عیاران جہرخ کے سنو کہ جب برق فرنگی کو اس حال کی
اطلاع ہوئی کہ جہرخ گرفتار ہو گئی تو اسکو نہایت تشویش ہوئی اور چھڑانے کے لیے
چلا اور بارگاہ مین جانے کے لیے صدہا صورتین کین مگر نہ جا سکا آخر خیمہ سے کوئی پاؤ کوس پر جاکے
نقب کھود کر منھ نقب کا اندر خیمہ کے توڑا اور فتیلہ رفع بیہوشی کو اندر ناک کے رکھکر سر کو نقب
سے بدر کیا تو دیکھا کہ کچھ لوگ اندر خیمہ کے پہرے پر بیٹھے ہوئے جاگ رہے ہین اُس وقت
برق نے پروانہ بیہوشی کے وہین سے اُڑائے وہ جا اوپر شمع کے گرے اور جلکر دھوان اُنکا
پھیلا سب کے دماغون مین پہونچا وہ لوگ چونکی اور پہرے کے بیہوش ہوکر گر پڑے پھر تو برق
بفراغت تمام نقب سے اندر خیمہ کے ایک صحنچی تھی اُسمین داخل ہوا دیکھا کہ جہران پڑا ہوا پلنگ پر
سو رہا ہی یہ دل کو مضبوط کرکے بصد جرأت و دلاوری قریب اُسکے پلنگ کے بیٹھ گئے
چاہتا تھا کہ بیہوشی کو کفچہ عیاری مین رکھکر اُسکے نتھنون سے ملاکر دھر پھونکے مگر وہ جاگ رہا تھا
اسیر اُس کے تیلہ سحر نے بھی آکر بتلا دیا کہ یہ برق فرنگی ہی وہ تو خود بھی جاگ رہا تھا لیکن یہ
نہ جانتا تھا کہ برق ہی اب جو اُسکو زبانی اپنے تیلے کے معلوم ہوا کہ یہ برق ہی تو پھر جلدی سے
ہاتھ برق کا پکڑ لیا اور پکارا کہ ارے او دزد برق بڑا غضب کیا تو نے کہ مجکو پکڑا ہی لیا
تھا مگر اب بتلا کہ میرے ہاتھ سے بچکر کہان جائیگا اس کلمہ کو سنکر برق کی تو روح نکل گئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور بدحواس ہو کر کہنے لگا کہ ای جہران کیا کہون اسوقت ساعت بد تھی اور قضا بھی تیری نہین
تھی اسوجہ سے مین تیرے ہاتھ لگ گیا ورنہ کیا مجال تھی تیری کہ جو تو مجکو پکڑ سکتا مگر خیر کچھ
مضائقہ نہین ہی یار زندہ صحبت باقی پھر سمجھ لونگا جہران نے سنکر جواب بھی نہ دیا اور مشکین
باندھکر آواز دی کہ ای سمنکال جادو جلد آکر حاضر ہو بقضاے کار سمنکال جادو تو
اسوقت کہین گیا ہوا تھا مگر ہولناک جادو موجود تھا اُس نے کہا کہ ای شہریار سمنکال تو
کہین گئے ہوے ہین الاعلام حاضر ہی جو کچھ حکم عالی ہو اُس کو بجالاؤن جہران نے کہا کہ
خیر اگر وہ نہین ہی تو تمھین آؤ اور آکر اس برق کو لو اور اپنے پاس بحفاظت تمام قید مین
بہت ہوشیاری کے ساتھ لیجا کر رکھو ہولناک جادو نے کہا کہ بہت اچھا اور برق کو پکڑ کر
اپنے خیمہ مین لے گیا اور قید آہن مین مبتلا کر کے آپ سناٹے مین اوپر بستر غم کے پڑا اور آہ سرد
دل پر درد سے کھینچکر کروٹین ادھر اُدھر لینے لگا اور شعر عاشقانہ پڑھکے رونے لگا برق
نے اسکا رنگ دیکھکر اپنے دل مین یہ تصور کیا کہ یہ مقرر کسی پر عاشق ہی اسوجہ سے رنگ چہرہ کا
اسکے زرد ہو گیا ہی اور حلقے آنکھون مین پڑے ہوے ہین غرض یہ تو خود ہی گرگ باران دیدہ
ہین کچھ سوچ کر اُس سے پوچھا کہ ای ہولناک جادو خیر تو ہی مزاج تمھارا اسوقت کیسا ہی اور
آنکھون مین آنسو تمھارے کس واسطے بھرے ہوے ہین اگر خفا نہ ہو تو مین تم سے
اس بات کو پوچھتا ہون تم صاف صاف بتاؤ کیونکہ کوئی مرض دنیا مین ایسا نہین ہی کہ
جس کی دوا خدا نے پیدا نہین کی ہی مگر مرض عشق کی دوا تو البتہ ممکن نہین ہی بھائی صاحب مین
بڑا بول نہین بولتا ہون لیکن خاک چاٹ کر کہتا ہون کہ مین وہ شخص ہون اگر کسی کو یہ مرض
بھی ہو جاے تو مین شربت دیدار اُسکو ایسا پلاؤن کہ وہ بالکل اُس کے پینے سے اچھا
ہو جاے اور مرض عشق نام کو بھی باقی نہ رہے اور سواے اسکے اور تدبیرین بھی ایسی مجکو
یاد ہین کہ عاشق کو وصل دلارام کا اُس تدبیر سے حاصل ہو جاتا ہی بس تقریر کو سنکر ہوش و
حواس ہولناک جادو کے جاتے رہے اور صورت برق کی دیکھنے لگا اور یہ بات گھبرا کر
کہنے لگا کہ ای برق حقیقت مین لوگ سچ کہتے ہین کہ تم روشن ضمیر ہو اور سب لوگون کے دلون
کا حال تم کو بغیر تبلائے بخوبی معلوم ہو جاتا ہی واقعی بات یہی ہی کہ مین مرض عشق مین مبتلا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو گیا ہون اور کچھ علاج اس مرض لادوا کا مجھ کمبخت بدنصیب سے نہین ہو سکتا ہی آخر کو ایک روز اسی غم مین مرکر رہجاؤن گا برق نے سنکر کہا کہ خیر اسکا کچھ مضائقہ نہین ہی وہ کون ایسا بشر ہی کہ جو اس مرض مین مبتلا ہو گا اب تم مجھ سے چھپاؤ نہین بلکہ صاف صاف بیان کرو شاید کوئی تدبیر وصل کی نکل آئے ہولناک اس کلمہ سے بہت خوش ہوا اور اُسنے کہا کہ نظم

تری آتش جگر سے ہی چھاتی مین درد — کہ جس سے ہوا جاتا ہی رنگ زرد
ترے غم مین ای آفت روزگار — ہزارون بلائین ہین یان روبکار
جلاتی ہی آتش تری میرے تئین — کیا داغ کس شعلہ نے تیرے تئین

ای برق ایک لڑکی مہران جادو نے لیکر پالی ہی لیکن وہ نظارہ عالم سفا کہ جہان حسن مین غیرت وہ ماہ و مہر رشک بدر ہی کہ سامنے اُسکے شمس و قمر نقاب ابر مین مُنھ چھپائین اور خوبان جہان غیرت سے آب خجلت مین ڈوب جائین پیشانی اُسکی وہ نورانی کہ مطلع صبح انوار اور زلف سیاہ مشکین غیرت بخش شب دیجور سراسر چشم فتان کے روبرو آہوے چین بول جائے محراب ابرو مین تمام عالم سر جھکائے اشعار

نگہ گردش چشم سے فتنہ ساز — مژہ آفت روزگار دراز — تعجب رنگ پر سطح رخسار کا
مگر تھا وہ آئینہ گلزار کا — جو آنکھ اسکے سینے سے جا کر لڑے — دم تیغ پر راہ چلنی پڑے
مکان کج لب خواہش جان کا — تبسم سبب کاہش جان کا — سراپا مین جس جا نظر کیجیے
وہین عمر اپنی بسر کیجیے

اُس حسینہ پر مین شیفتہ اور فریفتہ ہون اور اسکو جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا ہون لیکن کچھ میرا اجارہ اسکے وصل مین نہین مین اُسکے جمال جہان آرا سے دیدۂ دل اپنا روشن کر لیتا تھا مگر اب چند روزون سے مہران خود دلدادہ اور فریفتہ ہو گیا ہی اسوجہ سے اُسکو باہر نکلنے کی ممانعت کر دی ہی جس روز سے مین نے اُسکو نہین دیکھا ہی نہایت دل بیقرار ہی اور سوائے مرجانے کے اور کوئی تدبیر نہین آتی برق نے کہا کہ بھائی صاحب یہ امر تو کچھ مشکل نہین ہی اگر مین رہا ہو تا تو ایسی تدبیر کرتا کہ وہ آپ چلی آتی غرض برق نے اسکو باتون مین لگایا اور اپنی قید کو سوہن سے عیاری کے کاٹ کر جست کر کے خیمہ کے باہر پہونچا کیونکہ اُسکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زنجیر مین ہولناک جادو نے باندھا تھا سحر کی قید اُسکے جسم پر نہ تھی جب یہ بھاگا تو ہولناک
بھی اُسکے پیچھے دوڑا اور برابر ہونچکر چاہتا تھا کہ پکڑے برق نے ایک طمانچہ بیہوشی ہاتھ مین
بھر کر جو مارا تو وہ بیہوش ہو کر گرا اُسنے اوسکو اور زیادہ بیہوش کر کے کسی گڑھے مین ڈالدیا اور
آپ اُسکے کپڑے پہنکر اُسی کی ایسی صورت بنکر مہران کے پاس آیا اُسنے اسکو دیکھکر پوچھا کہ کیون
آیا ہی ہولناک برق کو کہان قید کیا اور وہ کس طرح سے برق نے کہا کہ اُس کو تو مین نے
ایک صندوق مین بند کر کے زمین مین دفن کر دیا ہی اس خیال سے کہ نکلکر کہین چلا نہ جائے
مہران یہ سنکر خاموش ہو رہا مگر انھون نے اسکو اس حیلہ سے کہ مجکو ایک بات پوچھنی ہی آپ
ذرا الگ چلین تو پھر مین اسکو دریافت کرلون کہ وہ بات سب کے سامنے پوچھنے کی نہین ہی
الگ دوسرے خیمہ مین لیجا کر بیضہ بیہوشی کو مار کر اُسکو بھی بیہوش کر دیا اور خنجر کھینچکر چاہتا تھا کہ سر
اُسکا کاٹ ڈالے دفعتہً وہی تیلہ کہ جس کو مہران نے بزور سحر بنا کے پوشیدہ واسطے حفاظت
کے مقرر کیا تھا اور وہ کسی کو نظر نہ آتا تھا اُسنے آکر ہاتھ برق کا پکڑ لیا اور مہران کو ہوشیار
کر دیا اُسنے جو آنکھ کھولکر برق کو خنجر برہنہ لیے اپنے سینہ پر پایا اور دیکھا کہ تیلہ میرا ہاتھ
اُسکا پکڑے ہوے ہی بس مارے خوف کے رنگت چہرے کی تو زرد ہو گئی اور رعشہ اندام مین
ظاہر ہوا اور سوچا اپنے دل مین کہ یہ بڑا غضب ہوا تھا کہ اسوقت جان مفت مین گئی
تھی حقیقت مین یہ عیار بلاے بیدرمان و آفت روزگار ہی یہ تصور کر کے جلدی سے سحر جو
کیا تو برق سینے پر سے گر پڑا اُسنے اُٹھکر پکڑ لیا اور کہا کہ اب تجکو ہرگز زندہ نچھوڑونگا ابھی
مار ڈالونگا برق نے اُسکے جواب مین کہا کہ مہران کیا مجال ہی تیری کہ جو تو مجکو مار سکے کیونکہ مجکو تو مرنے
سے شوق ہی نہین ہی القصہ اب خوف برق کا مہران پر غالب ہوا اور خوف زدہ ہو کر اپنے
دل سے کہا کہ تیرے حق مین یہ بہتر ہی کہ برق کو تو چھوڑ دے اور گناہ اپنے اس سے معاف کرا اور
لشکر مہرخ مین چل افراسیاب جادو نے مہرخ کا کیا کر لیا جو تیرا کرے گا اور سواے
اسکے افراسیاب کی طرف سے جو ساحر بامید سحر لڑنے آیا وہ بہر صورت مارا گیا اور جو کوئی
افراسیاب کو چھوڑ کر مہرخ سے ملگیا وہ اب تک زندہ اور سلامت موجود ہی اُسکا رویان بھی
میلا نہین ہوا بس یہ سوچکر برق کے قدمون پر مہران گرا اور کہا کہ ای برق مین تمھارا غلام ہون

جو کچھ خطا مجھسے سرزد ہوئی ہو وہ معاف فرمایئے اور مین مطیع اسلام ہوا اور سب پر مین نے لعنت کی اور سمجھا کہ دین آپ ہی کا برحق ہے برق اس کلمہ کو سنکر شاد ہوگیا اور مہران کی تعریف کر کے اسکو گلے سے لگایا مہران نے مہرخ کو اسیوقت چھوڑ دیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اے ملکہ عالم حضور میری طرف سے ملال نہ کرین کہ اسنے مجکو قید کیا تھا کیونکہ یہ مقام ملال کا نہین ہے لڑائی مین یہی ہوتا ہے اب مین آپ کا فرمانبردار ہون مہرخ نے اسکی بہت تشفی کی اور فرمایا کہ تو ہمارا قوت بازو ہے اور ہمکو تجھسے عداوت نہین ہے مہران نے مہرخ کو جو مہربان دیکھا تو اپنے افسران لشکر کو بلاکر سمجھایا کہ بھائیو مین نے تو لقا پر لعنت کی کہ وہ سراسر جھوٹا ہے اور دین اسلام کو قبول کیا اب تمکو جو میرا ساتھ دینا منظور ہو تو دین اسلام کو قبول کرو ورنہ جہان چاہے چلے جاؤ مین حرج نہین کرتا ان سرداروں نے کہا کہ ہمکو بھی مسلمان ہونا منظور ہے مگر آپکو چھوڑنا منظور نہین یہ کہکر سب مطیع اسلام ہوئے لیکن اس حال کی خبر اس فوج کو جو افراسیاب نے بہر امداد مہران بھیجی تھی جب معلوم ہوئی اور اول سب نے چاہا کہ مہران کو گرفتار کرلین مگر مہران مع اپنی فوج کے سوار ہو کر اس لشکر پر گرا اب تو ہزاروں ساحرون کو اس نے جلاکر خاک کر دیا **نظم**

بجی نائے ترکی ہوا شور و شر
گرین بجلیان سحر کی فوج پر
بڑھا سحر جب جانین جانے لگین
بلائین کلیجون کو کھانے لگین
لگی خانۂ تن مین جادو کی آگ
ہوئی سحر کو روح اور تن سے لاگ
بڑھی ایسی مہران نے اک پڑھنت
کہ مارے گئے جس سے صدہا تہت
تڑپ کر لگین گرنے وان بجلیان
ہوئین خانۂ تن سے جانین روان

غرض سب کو مار کر مہران نے بھگا دیا اور ہزاروں کو آتش سحر سے جلا دیا اور سب کو قتل کر کے برق کے پاس آیا برق نے اسکی تعریف کی اور ملکہ مہرخ و مہران کو مع اسکی فوج کے ہمراہ لیکر اپنے لشکر مین چلا آیا مہرخ آکر داخل بارگاہ ہوئی طبل اور نقارہ خوشی کے لشکر مین بجنے لگے سب سردار مہرخ کے مہران سے بغلگیر ہوئے اور بہ آبرو ائش کے ساتھ پیش آئے اس عرصہ مین یہ زمانہ آیا کہ ایوان فلک مین بادشاہ خاور نے قدم رکھا اور دزد شب گرفتار ہو کر کالے جیل خانے مین گیا **شعر**

یہ انداز سخن تھا راحت گوش
کہ وہ شب صورت دلدار روپوش
چھپی محفل مین بخت صبح جاگا
اذان زاہد نے دی شیطان بھاگا

صبح کو برق نے جاکر گڑھے سے ہولناک جادو کو نکالا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور قتیلہ رفع بیہوشی دیکر اُسکو ہشیار کر کے کہا کہ ای ہولناک مالک تیرا مہران جادو تو ہم لوگون کا شریک حال ہو گیا اور اُسی کی دختر متبنّٰی پر تو عاشق ہی اب اگر تیرا جی چاہے تو چلکر اُسکی ملازمت کر اور مین سعی کر کے اُس دختر کو تجھے دلا دون اور یہ بھی کہون گا کہ اے مہران مسلمانون مین یہ جائز نہین ہی کہ نہ اپنی دختر سے ہمبستر ہون پس یقین ہی کہ وہ تجھ کو اُسے دیدے گا ہولناک یہ سنکر برق کے قدمون پر گر پڑا اور اُسکے ساتھ خدمت مہران مین آیا اور مہران نے اس سے پوچھا کہ کہان تھے اسنے سب ماجرا بیان کیا کہ اسطرح برق نے مجکو بیہوش کر کے گڑھے مین ڈال دیا تھا اب آپکی خدمت مین آیا ہون غرض یہ عرض کر کے ہولناک ڈنگل پر بیٹھا شراب کا جلسہ شروع ہوا مہران نے کہا کہ رات بھر کا جاگا مین ہون اب آرام کرونگا یہ کہکر اُٹھ گیا اور تیسرے پہر تک سویا کیا جب دن کی عمر نہ رہی یعنی تیسرے پہر کا وقت آیا اُس وقت یہ اُٹھکر بارگاہ مین آیا مہرخ کو تسلیم کر کے تخت پر بیٹھا اُس وقت کہ جب دماغ اُسکا بادۂ ناب سے گرم ہوا برق فرنگی اسکے سامنے آیا اور بہت عجز سے اُسکو سمجھایا کہ اے مہران اب تم مسلمان ہوا ور مسلمان کو لازم نہین کہ اپنی متبنّٰی کے ساتھ شادی کرے کس لیے کہ جسکو پالا پھر اُسکا ستر دیکھنا کیا اب تم اپنی دختر متبنّی کو میری خاطر سے ہولناک کے ساتھ منعقد کرو مہران نے کہا کہ ای برق وہ دختر تو کیا مال ہی آپ فرمائین تو مین جان تک دیدون برق نے اُسکو دعا دی کہ خدا تم کو سلامت باکرامت رکھے اور دعا دیکر اُسنے ہولناک کو دولھا بنایا اور دختر کا مہران کی عقد اُسکے ساتھ کیا جب وہ زمانہ آیا کہ عروس شب بن ٹھن کر یعنی چاند کی قمری لگا کر اور زیور ستارہ در پہنکر عالم مین آئی کہ اشعار

بڑھایا ہر طرف ظلمت نے دامن	گھٹا جب جلوۂ خورشید روشن
چھپا صحن زمین پر شام کا رنگ	ہوئے وہ دبیاض عارض سنگ

رات کو ہولناک بادل بیتاب خلوت سرا مین آیا اس دختر کو بھی عروس بنایا تھا زیور جواہر کا پہنایا تھا اُس نے آکر اس کی بلائین لین اور تصدق ہوا وہ شمع آفت زا تڑپ کر آغوش سے نکلی اسنے پھر اسکو گود مین اپنی لیا اور چھپ کھٹ پر لا کر لٹایا بہت کچھ بہلایا اور سمجھایا آخر یہ نوبت پہونچی اشعار

ہم تھے بادۂ مستی سے بیہوش	کھلا عقدہ سر انگشت کے ساتھ
پڑا بیساختہ شلوار پر ہاتھ	فقط خلوت مین تھی وہ غیرت ماہ
وہ پھل کھیلے وہان ہو کر ہم آغوش	

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ تھی جز ناز و عشوہ غیر کو راہ | دل ساحر ہوا خواہش سے بیتاب | بنی آغوش رشک برج مہتاب
مہ و خورشید تھے دونون ہم آغوش | گرا جب آب انسان آگیا ہوش | غف مژگان پہ آیا لشکر خواب
در آیا زیر فرمان کشور خواب

لیکن شب وصل ہمیشہ سے کوتاہ ہے کچھ ہی دیر انھون نے آرام کیا تھا کہ وہ زمانہ آگیا یعنی موذن نے ندائے اللہ اکبر سنائی اور رات نے شرما کر منھ اپنا چھپالیا روز روشن ہوا اشعار

یکایک چرخ پر پھیلا اجالا | کیا منھ اپنا دیو شب نے کالا
گئی منھ اپنا سا جو رات لیکر | دھری اُس ماہ نے منہ کھلی زبان پر | دم سحر ہولناک نے اٹھ کر

حمام کیا اور پھر آکر بارگاہ مہرخ مین بیٹھا مگر یار دلنواز کے لیے بیقرار تھا رات کا انتظار تھا لیکن بارگاہ مین ناچ ہونے لگا جام مے ارغوانی کا دور آغاز ہوا دل اسکا بہل گیا اور شکیل جادو نے اپنے خیمہ سے آکر مہران سے ملاقات کی اور کہا اے برادر ہم تو غم مین خوبصورت جادو کے ہلاک ہو رہے ہین اور اُسکے غم مین مثل ماہی بے آب تڑپا کرتے ہین طاقت دل طاق ہے ملاقات سب دوستون کی شاق ہے مہران نے کہا کہ اے شکیل خوبصورت تو قید ہین اور چھوٹنا اُن کا بہت دشوار نظر آتا ہے ہان اگر افراسیاب مارا جاے اور اسد بن کرب کو لوح طلسم ملجاے تو شاید وہ رہا ہو ورنہ اسکا چھوٹنا ممکن نہین اے شکیل آشنا مین جانتا ہون کہ لوح طلسمی دریاے نیل مین ہے افراسیاب خود بھی اُس کو نہین جانتا ہے یہ باتین تھین کہ بکاول نے لاکر طعام عمدہ نعمت خانہ مین چنا مہران اور ہر ایک سردار نے طعام نوش فرمایا اور اس طرف کا حال سنیے کہ مہران نے فوج افراسیاب کو قتل کیا تو ساحر جو قتل سے بچے تھے وہ نالان و گریان خدمت شاہ جادوان مین گئے اور انھون نے عرض کیا کہ اے بادشاہ ساحران مہران مہرخ سے جاکر ملگیا اور ہم سب کو مار کر تہ و بالا کر دیا افراسیاب یہ حال سنکر سناٹے مین آگیا آخر اُن سب سے کہا کہ اچھا تم جاؤ اپنے مقام پر مین اُس ناہنجار اور نمک حرام سے سمجھ لونگا وہ ساحر تو چلے گئے اور بعد ایک ساعت کے ملکہ حیرت کی بارگاہ مین افراسیاب آیا اور اُس نے کہا کہ اے ملکہ حیرت برق بلا افگن کو بلوانا چاہیے ملکہ حیرت نے کہا کہ وہ تو مجھ سے کچھ ناراض ہو کر یہان سے چلی گئی افراسیاب نے کہا کہ جسطرح ہو تم انکو سمجھا کر یہان بلواؤ حیرت نے کہا بہت مناسب ہے پس اس نے آدمی برق کے بلانے کو روانہ کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیکن شاہ عیاران عیار عمرو بن اُمیہ نامدار جو ظلمات فیل دندان کی قید مین ہمراہ بران
مین انھون نے ایک روز رجوع قلب سے درگاہ خدا مین دعا کی پس انکو بشارت ہوئی کہ اے عمرو
اس دعا کو پڑھ کر جس طرف چاہے چلا جا عمرو اس بشارت سے فرحناک ہو کر اُس دعا کو
پڑھتا ہوا ایک سمت کو روانہ ہوا قضا کار اثنا راہ مین انھون نے دیکھا کہ بہت سے
نٹ چلے جاتے ہین بس یہ بھی ایک لنگوٹ باندھ کر بانس کندھے پر رکھکر گلے مین نیلہ ڈورا
لپیٹ کر خم بجاتے ہوئے نٹون مین مل گئے انھون نے پوچھا کہ تم اکیلے کیون پھر رہے ہو
اور تمھارے ساتھ والے کہان ہین انھون نے کہا کہ مین نے ان نٹون کا ساتھ اس لیے
چھوڑ دیا کہ وہ حصہ زیادہ طلب کرتے تھے اور کام کرنے مین کاندھی دیتے تھے اب تم لوگون
کے ساتھ ہون کہ جہان تم تماشا کرنے کو جاؤ گے وہان مین بھی کچھ تماشا کرون گا یہ کہکر اُن کے
ساتھ روانہ ہوا یہ سب پھرتے ہوئے مصور جادو کے لشکر مین پہونچے اور ڈھولک
بجانا شروع کی اتفاقاً ملکہ برق بلا افگن بھی وہان آئی مصور اور صورت
نگار بارگاہ مین بیٹھے ہوئے ناچ دیکھ رہے تھے کہ آواز ڈھول کی اُن کے کان
مین آئی ملکہ برق بلا افگن نے کہا کہ ان نٹون کو بلاؤ مصور نے آدمی بھیجکر بلوایا وہ
آئے اور تماشا کرنے لگے ہر طرف سے صدا واہ واہ کی بلند تھی اور خواجہ بھی ایک طرف کو کھڑے
ہوئے تھے اسمین ملکہ برق نے اُن نٹون سے پوچھا کہ یہ نٹ کیون نہین تماشا کرتا سب نے
متفق اللفظ کہا کہ یہ ہمارا اُستاد ہی ہم سب کے بعد یہ تماشا کرے گا برق بلا افگن خاموش
ہو رہی جب وہ نٹ تماشا کر چکے تو عمرو میدان مین خم پر خم مار کے آیا اور پکارا کہ ملکہ عالم ہمارا تو
یہ تماشا ہی کہ ایک لوٹ مار کر جو کھڑے ہین گے تو اُس بار صف کے گرینگے اور پھر ایک ایک پھول
جالاکی سے سب کے ہاتھ مین اُس سرے سے اس سرے تک برابر دیجا ہین گے پس سب کو
چاہیے کہ اپنے اپنے ہاتھون مین اُن پھولون کو مضبوط پکڑے رہین بھاگنے نہ دین اور اُن کو
سونگھین وہ سونگھتے سونگھتے سب کے ہاتھ سے غائب ہو جائینگے یہ کلام سنکر سب ساحرون
نے کہا کہ یہ بات ہماری عقل مین نہین آتی اسلیے کہ جب پھول ہمارے ہاتھ مین ہونگے پھر اُن کا غائب
ہونا ممکن نہین عمرو نے کہا کہ اُن پھولون کی کیا اصل ہی اگر تم کہو تو مین آدمی کو غائب کر دون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بلکہ بارہا غائب کر چکا ہون کیونکہ مین فقط نٹ نہین ہون نٹ کھٹ بھی ہون ہمین جو اور نٹ کھڑے ہوے تھے انھون نے کہا کہ اس تکرار سے حاصل کیا ہی جو امر کہ ہوگا وہ آپ ہی ظہور مین آئیگا عمرو نے کہا کہ ہان سچ ہی یہ کہکر پہلے توڑاق پڑاق دو ایک قلابازیان کھائین اور پھر جست جو کی تو خیمہ کو پھاند کے اُس پار نکل گیا اور پھر اُدھر سے جست کر کے جب دھر آیا تو تازے تازے پھول زنبیل سے بہت خوشبودار نکلے ایسے کہ جیسے ابھی درخت سے توڑ کر منگائے ہین غرض وہ پھول سب کے ہاتھ مین برابر دیتا چلا گیا اور نٹون کو بھی دیے نٹ اور سب ساحر حیران ہوے کہ یہ پھول اتنے عرصہ مین تازے تازے کہان سے لایا لنگوٹا تو یہ باندھے ہی اور پھول اسکے پاس کوئی نہ تھا معلوم نہین کہ اُسنے کیا کرتب کیا عمرو نے کہا کہ صاحبو ان پھولونکو مضبوط پکڑے رہنا جانے نہ پائین یہ پھول ان درختون مین جو سامنے لگے ہوے ہین تمھارے ہاتھ سے نکلکر لگ جاینگے مصور جادو نے کہا کہ حقیقت مین یہ نٹ بڑا اُستاد ہی اور ساحر عمرو سے کہنے لگے کہ میان نٹ یہ پھول ہمین بھی دو عمرو نے تھوڑے تھوڑے پھول سب کو مع مصور جادو برق بلا فگن اور صورت نگار وغیرہ سب کو دیے انھون نے اِن پھولون کو مضبوط ہاتھون مین اپنے پکڑ کر سونگھنا شروع کیا اور عمرو نے بآواز بلند پکار کر کہا کہ اے نٹو آج تو جھولیان بھر بھر کے روپیہ لو اور ان پھولون کو خوب سادل لگا کر سونگھو یہ کہکر اُلٹی سیدھی قلابازیان کھانے لگا اور اُن پھولون پر عطر بیہوشی چھڑکا ہوا تھا اُسکی خوشبو جو سب کے دماغون مین پہونچی تو مارے خوشبو کے دماغ معطر ہو گیا اور سب نے خوب سونگھے پس یکایک سب کو درد سر پیدا ہوا اور ایک نے دوسرے سے کہنا شروع کیا کہ میان دیکھو وہ پھول غائب ہو گیا اُسنے کہا کہ تم سچ کہتے ہو وہ آسمان پر اُڑا جاتا ہی اور نٹون پر جو غلبہ بیہوشی کا ہوا تو وہ سب کے سب ڈھول بجاتے بجاتے سڑی ہو گئے اور مصور جادو جو گھبرا کر اُٹھا تو اُنکو دیکھ کر سب ساحر اُٹھ کھڑے ہوئے بس کھڑے ہونے کی تو دیر ہی تھی مصور جادو تو تھرا کر گر پڑا اور ساحر تڑاق پڑاق چھینکین مار کر بیہوش ہو گئے جب سب بیہوش ہو گئے تو عمرو نے بفراغت تمام مال اور اسباب مصور جادو کی بارگاہ کا لوٹ لیا اور سب ساحرون کو برہنہ کر کے خنجر نیام سے کھینچکر چاہا کہ مصور اور صورت نگار اور برق بلا فگن وغیرہ سب کے سر بدون سے جدا کرون کہ دفعۃً ایک آواز آسمان سے پیدا ہوئی کہ باش او سیہ روزگار کیب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوسکتا ہے کہ تو میرے ہاتھ سے زندہ بچکر جائے منتم حسین جادو یہ نعرہ کرکے ایک گولہ فولادی آتش فشان بنکر جوگری تو خواجہ کے حواس جاتے رہے انھون نے جلدی سے گلیم کو اوڑھ لیا اور غائب ہوئے گولہ جوگری تو اس زور سے غصہ مین گری کہ اندر زمین کے غرق ہوگئی اور تمام بارگاہ کی زمین تھرانے لگی بعد تھوڑی دیر کے حسین جادو زمین سے نکلی دیکھا اُسنے کہ بارگاہ مین نقش بوریا تک باقی نہین ہے سب اسباب عمرو لوٹ لیگیا اور اکثر ساحر اور سب لوگ برہنہ پڑے ہین اسنے ابر سحر برسایا کہ سب کو ہوش آیا اور اپنے حال زار کو ہر ایک دیکھ کر نادم اور غمگین ہوا اور مصور کو بہت شرمندگی حاصل ہوئی اور حسین جادو نے کہا کہ ای مصور باوجود کہ تصویر عمرو کی آپ کے گلے مین پڑی ہے مگر اسپر بھی آپ نے اُسکو نہ پہچانا اور اس طرح بیہوش ہوکر اُسکے ہاتھ سے دھوکا کھایا وہ تصویر کیسی تھی کہ جسنے آپ کو خبر نہ دی ای بھڑوے پر آپ دعوی کرتے ہین کہ مین کشندۂ عمرو ہون مصور جادو نے خجل ہوکر کہا کہ ای ملکہ حسین جادو عمرو بڑا صاحب اقبال ہے خیر اب میرے ہاتھ سے کہان بچکر جائیگا تم دیکھ لینا کہ ایک روز مین نے اُسکو زندہ زمین مین نہ دفن کیا تو اپنا نام مصور جادو نہ رکھا یہ کہکر اُسیوقت آپ بھی پوشاک تبدیل کی اور سب ساحرون کو جوڑے منگا کر پہنائے اور بارگاہ کو نئے سر سے آراستہ کیا اور پھر مع برق بلا فگن وغیرہ کے افراسیاب کے پاس آیا اور سب حال عمرو کی عیاری کرنیکا بیان کیا اور کہا آج تو اُسنے سب کو مار ڈالا ہوتا مگر حسین جادو نے آکر ہم سب کی جان بچائی ورنہ کوئی زندہ نہ رہتا برق بلا فگن نے کہا کہ واقعی عمرو اپنے فن مین یکتائے روزگار ہے حیرت نے کہا کہ ای برق بڑی بات کہ آج تم نے پہچانا کہ عمرو ایسا آفت کا پرکالہ ہے ارے صاحب وہ تو بلائے بے درمان آفت روزگار ہے ساحری ہی جان بچاتے ہین تو بچتی ہے ورنہ کوئی صورت جانبری کی نہین ہے برق بلا فگن نے کہا کہ اگر وہ موا مجکو کہین راہ گلی مین ملجائے گا مین سر اسکا ضرور کاٹ لونگی آپ چاہے کوئی خوش ہو اور چاہے کوئی ناراض ہو گھر مین زندہ نہ چھوڑونگی افراسیاب نے ہنسکر کہا کہ تم کو منع کون کرتا ہے یہ امر ہمکو منظور ہے لو جاؤ ہمنے بھی تمھین اختیار دیدیا تم اُسکو جاکر قتل کر ڈالو ہم بھی دیکھین کہ تم کیسی زبردست ساحرہ ہو برق بلا فگن نہایت خوش ہوئی اور اُسیوقت بجلی بنکر اڑا ے

تلاش عمرو روانہ ہوئی اب عمرو کا حال سنیے کہ وہ جو بارگاہ مصور کو لوٹ کر خوف حسین جادو سے نکلکر بھاگا تو وہ مہرخ کی بارگاہ مین آیا اور بیٹھکر باتین ادھر اُدھر کی کرنیلگا مہران جادو سے ملاقات کی کہ دفعتہ ایک آواز تڑاقے کی پیدا ہوئی بس عمرو گھبرا کے اُٹھا اور پکارا کہ ایہا الناس خبردار ہو جاؤ کہ کوئی نہ کوئی آفت آتی ہے یہ کہکر باہر بارگاہ کے بھاگا چاہتا تھا کہ وہ برق جو آکر گری تو مار ڈالنا مناسب نہ سمجھی عمرو کو لپیٹ کر سمت آسمان بلند ہوگئی اور ایک درہ کوہ مین جاکر اُتارا عمرو نے جو آنکھ کھولکر دیکھا تو اپنے تئین ہوذی کے جنگل مین پایا ہوش جاتے رہے مارے ڈر کے پھر آنکھین بند کر لین برق بلا افگن نے کہا کہ اب تو کیا آنکھین بند کرتا ہے دیکھ تو مین تجھکو کس عذاب الیم سے ہلاک کرتی ہون یہ کہکر خنجر کو نیام سے کھینچا جب تو عمرو کو بھی غصہ آگیا اور پکارا کہ اے برق بلا افگن تو خوب جانتی ہے کہ مین نے ساحر شمشش اور ہزار شکل چرخ گردان کو ایسا چرخ دے کر مارا کہ روح اُس کی چرخ مین آئی اور نمرود شکالی کو قتل کیا اور ہزارون ساحرون کو مین نے داخل جہنم کیا کوئی بھی میری پشم کندہ نہ کر سکا بھلا تیری کیا اصل ہے جو تو مجھے مارے گی اگر خدا نے چاہا تو مین ہی تجھکو قتل کرون گا اس کلمہ پر برق کو غصہ آیا اور وہ اپنے خنجر کو سنگ پر تیز کرنے لگی اس اثنا مین برق فرنگی بھی پھرتا ہوا اسطرف آپہونچا تو اُسنے عمرو کو قید دیکھا اور برق بلا افگن کو خنجر تیز کرتے پایا فوراً صرصر کی صورت بنکر قریب برق بلا افگن آیا اور کہا کہ افراسیاب نے تجھکو آپکے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ تلاش کر کے جہان کہین برق بلا افگن ملین ہماری طرف سے اُنکو دعا کہنا اور کہنا کہ عمرو سے ہمکو کچھ دریافت کرنا ہے بس اگر وہ ہاتھ آجاے تو ہمارے پاس ایک دم کے واسطے لے آؤ اُس سے ہم دو باتین کر لین تو پھر قتل کر ڈالنا برق بلا افگن نے کہا کہ اچھا چلو مین وہین چلکر اس بیحیا کا سر کاٹونگی یہ کہکر اُٹھی برق فرنگی نے کہا کہ اچھا آپ تشریف لیچلین مین اور طرف سے جاؤن گا یہ کہکر قریب آکر بچالاکی تمام ایک بیضہ بیہوشی کا اُسکے مُنھ پر مارا کہ وہ بیہوش ہوکر وہین سے گری برق نے نعرہ کیا کہ منم برق فرنگی اور عمرو کو چھوڑا دیا کیونکہ برق بلا افگن نے قید جسپر سحر کی نہ کی تھی عمرو نے برق فرنگی کی تعریف فرمائی اور گلے سے لگایا اور خنجر کھینچکر چاہا کہ سر برق بلا افگن کا جدا کرین اُسوقت دو پنجے روے ہوا سے پیدا ہوئے اور برق بلا افگن کو اُٹھا کر لے گئے عمرو اور برق ناچار وہان سے پھرے عمرو نے کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ انشاء اللہ آج ہی رات کو برق بلا افگن کا سر کاٹین گے یہ کہکر مع برق فرنگی جانب
بارگاہ مہرخ روانہ ہوا اور ملکہ مہرخ سے آکر سب حال گذرا ہوا بیان کیا مہرخ نے
بھی تعریف برق کی فرمائی اور وہان ینخون نے برق بلا کو ایک دریا کے کنارے پہونچایا
اور پانی چھڑک کر اُسکو ہوشیار کیا اور پھر سحر کے بیر بنکر سامنے آکر سب حال عمرو اور برق کا
بیان کیا کہ اس طرح برق آپ کو قتل کرنا چاہتا تھا ہم نے آکے اس ماجرے کو سنکر
اس لکاتہ کو غصہ آیا اور تڑپ کر سمت فلک گئی اور ساابر سیاہ بنکر جانب لشکر مہرخ چلی
جب وہان پہونچی تو سب نے دیکھا کہ گھٹا دھوان دھار نیز ونا ر بڑے زور شور سے
چلی آتی ہے اور بجلی بڑے غضب کی اس گھٹا مین چمک رہی ہے سب ساحرون نے خوب غور
کرکے اُس گھٹا کو دیکھنا شروع کیا تو دیکھا کہ ایک عورت پریزاد سنہر الباس پہنے اور
سنہرا اُسکا بدن بھی ہے شمشیر برہنہ بنی ہوئی ابر مین چمکتی چلی آتی ہے سب ساحر دیکھ رہے تھے
کہ برق آگرگری سا ٹھ ستر ساحر جلکر خاک ہوئے اور پھر چالیس گز کی شمشیر بنکر گرنے لگی تو
صفون کی صفون کے سر اسنے قلم کئے غرض تین چار بار گر کے صدہا ساحرون کو ہلاک
کرڈالا اور پھر لشکر حیرت کی طرف چلی گئی یہان بڑی دیر تک تلاطم برپا رہا آخر کو لاشین
اُٹھاکر دفن کرادین مہرخ نے کہا افسوس یہ تھا کہ رعد اور برق لشکر مین نہ تھے ورنہ
وہ برق بلا کو بتلا دیتے ٹھٹھیرے سے بدلائی ہوتی عمرو نے کہا اے ملکہ تم گھبراتی
کیون ہو اگر فضل خدا شامل حال ہے تو مین بران کو بھی قید ظلمات سے چھڑاتا ہون اور
برق بلا کو مارتا ہون یہ کہکر عمرو روانہ ہوا اور ادھر برق بلا افگن جو لشکر حیرت
مین آئی تو افراسیاب کو نہ پایا یہ سیدھی باغ عیش مین گئی وہان شاہ جاودان تخت
حکومت پر بیٹھا تھا سب ساحر عذار گرد و پیش اُس کے حاضر تھے برق بلا بھی جاکر
ایک مقام پر بیٹھی اور جو کچھ کہ حادثہ گذرا تھا وہ روبروے افراسیاب بیان کیا اُسنے
کہا کہ مجھکو اول ہی خبر اس حال کی ہو چکی ہے کچھ تمھارے بیان کی ضرورت نہین ہے برق
نے کہا کہ اے شاہ اب مین اپنا خیمہ زیر دیوار طلسم برپا کرون گی اور جو کچھ مین نے تجویز
کیا ہے وہ امر مین کرون گی یہ کہکر اُسی وقت دریاے خون رواں کے اس پار آکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیوار شہر پناہ شہر ناپرسان کے نیچے اُس نے خیمہ استادہ کرایا مصور جاد وبھی اُسکی بارگاہ مین جاکر بیٹھا اور کھانا وغیرہ کھاکر اپنی بارگاہ مین چلا گیا اور عمرو کو بھی معلوم ہوا کہ برق بلا نے تمھارے قتل کا بیڑا اُٹھایا ہے عمرو اس خبر کو سنکر بدحواس تو ہوگیا مگر چوبدار کی صورت بنکر بارگاہ برق بلا افگن کے دروازے پر پہونچا اور لوگون کے ساتھ مل کر اندر بارگاہ کے جو آیا تو اُس نے دیکھا کہ بارگاہ نہایت خوبی سے آراستہ ہے اور برق بلا اپنے تخت پر بیٹھی ہے اور گرد تخت کے چار سو کرسی مُرصع کار بچھی ہے اور صدہا خواصین زرین کمر اور زرین لباس زیور پہنے دست بستہ استادہ ہین عمرو نے تجویز کرنا شروع کیا کہ کس کی شکل بنون جو مطلب حاصل ہو اس اثنا مین ایک خواص نے برق بلا افگن سے کہا کہ واری اب حضور آرام فرمائین کہ صبح کو معاملہ بیڈھب ہے نہین معلوم کیا اتفاق پڑے اُس نے اس کے جواب مین کہا کہ اری مجھکو نیند کیونکر آئیگی کہ آج سامنا اُس شخص سے ہے جس نے کشمیر و کاشغر و خطلی آباد و دام الجبال و اندرکوٹ و چاہ ماران وغیرہ برباد کردیا چراغ ساحرونکے گل کردیے بھلا مجکو نیند اُس کے خوف سے کیونکر آئیگی یہ کلام سنکر وہ خواص خاموش ہو رہی اور ایک خواص بارگاہ سے نکلکر درہ کوہ کی طرف چلی عمرو بھی اُس کے ساتھ ہوا کچھ دور پر جاکر اُسکو بیہوش کیا اور زنبیل مین ڈال لیا اور آپ اُسکی صورت بنکر سب خواصون مین آکر مل گیا اس عرصہ مین ایک خواص نے آکر عرض کیا کہ واری مین بے خبر سو رہی تھی کہ ایک شخص نے آکر کڑا سو نے کا مِنار لیا میری جو آنکھ کھلی تو اُسکو پکڑ کر مین نے پلنگ کے تلے سحر کرکے ڈالدیا ہے قربان جاؤن آپ دریافت تو فرمائین کہ وہ کون شخص ہے برق بلا نے کہا اری موئی وہ عمرو ہے یہ کہکر خود اُٹھکر دوڑی پیچھے اس کے دو چار کنیزین اور بھی ہوئین اُس خواص نے کہا کہ واری ان کنیزون کو منع فرمائیے کہ یہ نہ آئین کیونکہ سب اپنے دل مین یہی کہین گی کہ ملکہ ڈر گئین جب تو کنیزون کو ساتھ لائین برق بلا افگن نے سب کو منع کردیا کہ خبردار میرے ساتھ کوئی نہ آئے خواصین ناچار ٹھہر گئین اور وہ خواص ملکہ کو لیے ہوئے ایک پلنگ کے پاس آئی ملکہ برق نے جھک کر دیکھا کچھ نہ معلوم ہوا اُس وقت سمجھی کہ اوچھے کے سبب سے نہین معلوم ہوتا ہی پس اُس نے اوچھے اٹھا کر جو پلنگ کے نیچے سر ڈالا وہان حلقہ کمند کے لگے ہوئے تھے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ گردان مین پچی ہوے اور یہ خواص جو برق کو بیگئی ہے عمرو ہے بس اسنے فوراً بیضہ بیہوشی مارکر بیہوش کرکے پشتارہ اسکا باندھا اور لیکر اُسکو درۂ کوہ مین آیا اور چاہتا تھا کہ سر اسکا جدا کرے مین اُسوقت برق فرنگی بھی آکر پہونچا اور پکارا کہ واہ واہ اُستاد کیا کہنا کیا خوب آپ نے اِسکو گرفتار کیا ہے لائیے مین سیسہ گرم کرکے اسکو پلادون عمرو نے یہ سُنکر اسکے حوالے کیا برق فرنگی نے پشتارے کو کھولکر زور سے ناک برق بلا افگن کی ملدی اور کہا کیون اے لکاتہ تو میرے اُستاد کی فکر مین تھی کہ اسکو ہلاک کردون چٹکی مین رفع بیہوشی اُسکی تھی اور یہ برق فرنگی نہین ہے صرصر ہے بس برق بلا نے سانس جو اوپر کی لی بیہوشی اُترگئی اور ہوشیار ہوکر اُٹھی صرصر نے کہا کہ اے ملکہ دیکھیے یہ عمرو آپ کو پکڑ لایا تھا اس کو اب جلد گرفتار کیجیے عمرو یہ سُنکر بھاگ کر درۂ کوہ مین چلا گیا لیکن وہان صبا رفتار نے حلقہ کمندون کے لگائے تھے اُس مین پھنسا اور صبا رفتار نے اُن حلقون کو جھٹکا جو مارا تو عمرو منھ کے بھل گرا اُسوقت اُس نے نعرہ کیا کہ منم صبا رفتار برق بلا بھی پیچھے عمرو کے دوڑی تھی اس نے دیکھا کہ صبا رفتار نے عمرو کو گرفتار کرلیا ہے بس اس نے کہا اے صبا رفتار بڑا کام تو نے کیا کہ اس موئے کو قید کیا لیکن لا اب مجھکو دے کہ مین قتل کر ڈالون صبا رفتار نے کہا کہ بی بی ہمنے تو بڑی بڑی عیاریان کی ہین اس عیاری کی کیا حقیقت ہے کوئی ہمارا قدردان سلامتی مین شاہ کی نہین ہے اب ہمارا جی عیاری کرنے کو نہین چاہتا ہے اے ملکہ آپ تشریف لے چلیے مین اسکو اور راہ سے لیکر آتی ہون اس کلمہ پر برق بلا کو شک گذرا صبا رفتار عمرو کو لے کر چلی گئی مگر برق بلا افگن نے اب جو غور کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ صبا رفتار نہین برق فرنگی ہے بس یہ گھبرائی کہ سحر کرنا بھولی اور برق یعنی صبا رفتار نقلی بھاگ کر درۂ کوہ مین گیا صرصر اور برق بلا بھی اُس درۂ مین آئین وہان ضرغام اور جانسوز نے حلقے کمند کے لگائے تھے جیسے ہی درۂ کوہ مین آئی حلقون مین پھنسی ضرغام نے دوڑکر بیضۂ بیہوشی برق بلا کے مُنھ پر مارا کہ وہ بیہوش ہوگئی اور صرصر کو اسنے باندھ لیا اور برق فرنگی نے عمرو کو پشتارے سے نکال کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوشیار کرکے کہا کہ استاد مین نے آپ کو اس طرح سے پکڑ کے برق کو پکڑنا چاہا تھا مگر وہ ہوشیار ہوگئی لیکن الحمد للہ کہ اب وہ مع صرصر کے پکڑی گئی ہے عمر دلے سب عیارون کو گلے سے لگایا اور پھر سل پتھر کی برق پر اُٹھا کر دے ماری اسکو اثر نکیا پھر خنجر مارا اُس نے بھی کچھ ضرر نہ پہونچایا آخر کار اسکو لے کر مہرخ کے پاس آئے اور کہا کہ اے ملکہ اس ملعونہ کو ہم مع صرصر کے پکڑ لائے ہین آپ کو اختیار ہے چاہے قتل کیجیے چاہیے قید مین رکھیے ملکہ مہرخ یہ حال دیکھکر شاد ہوئی اور خنجر سحر پکڑ کر برائے قتل برق بلا افگن اُٹھی حسب اتفاق صبا رفتار کمند انداز اسوقت اندر بارگاہ کے موجود تھی اُس نے دیکھا کہ اب برق بلا اور صرصر کسی طرح بچتے نہین معلوم دیتین اور ادھر مہرخ نے کچھ سحر پڑھکر دستک جو دی تو ایک پریزاد نیمچہ لیے ہوے کہ وہ نیمچہ سلیمانی تھا پیدا ہوئی مہرخ نے وہ نیمچہ اُس کے ہاتھ سے لے لیا اور پیترا بدل کر برق پر چلی اُس وقت صبا رفتار نے کہ یہ خدمتگار بنی ہوئی تھی کہا کہ حضور ذرا ٹھہریے گا ملکہ ٹھہر گئی اور صبا رفتار نے آگے بڑھکر جلد تر برق بلا افگن کی ناک کو بھر دیا اُسکو چھینک آئی اور آنکھ اُسکی کھلگئی اور اپنے تئین گرفتار جو اُس نے پایا تو پکاری کہ او نابکار عیار تو نے میرے ساتھ بڑی دغا کی ہے مگر کیا کرون ناچار ہون کہ ہاتھ مین میرے اسوقت تلوار نہین ہے ورنہ تم سبکو مزا چکھا دیتی خیر اگرچہ سامری وجمشید نے تو کل تمکو مزا چکھا دونگی یہ کہکر سحر جو پڑھا کمند تو جلگئی اور یہ صاف اڑی ہوئی جانب آسمان چلی گئی اور کوئی اسکا کچھ نکر سکا اور اُس ہنگامہ مین صبا رفتار بھی بھاگ کر چلی گئی عمرو برق بلا کے ہوشیار ہونے سے بھاگا تھا اور مہرخ اور سب ساحر متوجہ جانب برق بلا افگن تھے بدین سبب صبا رفتار نے صرصر کو بھی کمند سے کھولدیا تھا القصہ یہ بھی بھاگ کر نکل گئی اور افراسیاب کے پاس برق بلا آکر پہونچی وہ بیٹھا ناچ دیکھ رہا تھا کہ برق بلا نے آکر مجرا کیا اور تمام حال اپنے گرفتار ہونے کا بیان کیا اور صرصر کی بہت بڑی تعریف کی اور کہا ای شہنشاہ اب مجھکو لشکر مہرخ کا ساحر یا عیار جو کوئی ملجائیگا بغیر مارے نچھوڑونگی آپ یہ نہ فرمائیے گا کہ بغیر اجازت میرے کیون مار ڈالا آپ مجھکو اپنی مہر سے اجازت نامہ لکھدیجیے کہ مین آزردہ نہون گا اگر آپ یہ مضمون تحریر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ فرمائینگے تو مین اپنے گھر چلی جاؤنگی کیونکہ مجکو یہ اذیت گوارا نہین افراسیاب نے اس تقریر کو سُنکر فوراً اجازت نامہ لکھدیا اور مہر کر کے اسکے حوالہ کیا اور یہ لیکر اپنی بارگاہ مین آئی اور صرصر کا بھی خیمہ اپنی بارگاہ کے پاس استادہ کرایا اور آپ بارادۂ جنگ آمادہ ہوکر بیٹھی اسکو تو اس حال مین چھوڑیے مگر حال لقاے باختر سنیے کہ یہ کافر خاسر بعد چندے باغ مینا سے لشکر جمع کراکر باہر قلعہ عقیق کوہ سے نکلا اور بارگاہ اس نے برپا کرائی لشکر اس کا اُترا یہ بارگاہ مین آکر داخل ہوا تمام لشکر آسودہ ہوا بختیارک نے اُسوقت اس سے کہا کہ یا خداوند یہ تو فرمائیے کہ مسلمانون کا روکنے والا آجکل سرکار مین کون ہے لقا نے کہا اد شیطان تو کیون خوف کھاتا ہے دیکھ تو مین ایسی تقدیر کرتا ہون کہ خدا پرستون کو جان بچانا دشوار ہوگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک ایک نامہ وار نے آکر خداوند کو سجدہ کیا اور عرض کیا کہ یا خداوند مین نامہ بر ہون حشام کوہی کا اور کوہ حشام خونریز سے آیا ہون لقا اس نامہ بر کو دیکھکر خوش ہوا اور پکارا کہ اے بندگان من مشاہدہ کنید تماشاے قدرت من مین نے کیا جلدی تقدیر کی ہی سب نے سرون کو سجدہ مین جھکا دیا اور پکارے کہ سچ ہے یا خداوند تو خداوند برحق ہے تجکو سب طرح کی قدرت ہے غرض نامہ بر تو بیٹھا اور نامہ پڑھا گیا لکھا تھا کہ یا خداوند یہ شخص بندہ ہے ترا حشام کوہی نام حاکم کوہ حشام خونریز مین نے سُنا ہے کہ خداوند کو خدا پرستون نے بہت تنگ کیا ہی ایسا کہ خداوند اُنکے ہاتھ سے شہر بشہر اور دیہ بدیہ و قریہ بہ قریہ بھاگتے پھرتے ہین اور حیران و سرگردان ہین مگر کوئی صورت بچاؤ کی نظر نہین آتی ہے پس مین عرض رسا ہون کہ اگر مجکو اجازت ہو اور خداوند طلب فرمائین تو مین آکر تمام خدا پرستون کو قتل کرون اور حمزہ کو وہ سزاے معقول دون کہ وہ بھی عمر بھر یاد کرے اور جتنے ملک خداوند کے ہین اُن کو دلا دون یہ نامہ جو لقا نے سُنا جواب لکھا کہ عرضی تمھاری ہمکو پہونچی ہم تمسے بہت خوش ہوے ہمنے نوے ہزار برس پیشتر یہ تقدیر کی تھی کہ جب ہمپر مصیبت پڑیگی تو حشام کوہی آکر شریک حال ہمارا ہوگا اب تمکو مناسب ہے کہ جلد آکر حاضر ہو اور جان اپنے خداوند کی بچاؤ یہ نامہ لکھکر اُس نے نامہ بر کو دیا کہ وہ لیگیا حشام کوہی پہلوان زبردست اور لاثانی ہے ایسا

زبردست

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زبردست ہے کہ دو زنجیرین فولادی بہت بھاری اپنی کمر مین بند ہوا کر اڑھائی سو آدمیون سے
کہتا ہے کہ تم سب ملکر اسکو کھینچو وہ سب ملکر زنجیرین پکڑتے ہین اور کھینچتے ہین مگر وہ اپنی جگہ
سے نہین ہلتا یہانتک کہ وہ سب عاجز ہو جاتے ہین بس اس گر تا ہنجار کو اپنی زور و طاقت کا
نہایت غرور ہے رستم زمان اپنے تئین جانتا ہے غرض اب جو نامہ لقا کا اُسکو پہونچا تو اُسکو
پڑھکر گدھے کی طرح پھول گیا اور اُسی وقت سامان سفر درست کرکے فوج کو اپنے ہمراہ لیا اور
نقارہ کوچ کا بجایا لشکر مثل مور و ملخ روانہ ہوا اور بعد قطع منازل و طے مراحل مرحلہ پیمائی
کرکے قلعہ عقیق مین پہونچا بختیارک اسکے استقبال کو آیا اور اُسنے دیکھا کہ حشام کوہی کا
بچا نوے آرنج کا قد ہے دیو ہے کہ قالب انسان مین اُترا ہوا ہے رانین ارنے بھینسے کی
چباتا ہوا اور شراب زہر مار کرتا ہوا آتا ہے اور کرگدن مست پر سوار ہے غرض بختیارک نے
لشکر کو اسکے اُتروایا اور یہ وہان سے خدمت خداوند مین آیا سجدہ کیا نذر دی خلعت پایا دنگل کے
بیٹھا لقا نے خاطر اسکی حد سے زیادہ فرمائی اور ساقی کو اشارہ فرمایا کہ اُسنے جام مے ارغوانی
دیا اُس نے سلام کرکے جام کو پیا پھر بختیارک نے سب حال لقا کے بھاگنے کا اول سے
آخر تک کہا اور ایسے کچھ کلام حشام بدانجام سے اسنے کیے کہ اُسکو گرمایا بھی اور ٹھنڈا
بھی کیا جب کئی روز اسکو گذر گئے ایک روز جب دماغ اسکا بادہ ناب سے گرم ہوا اور وہ
زمانہ آیا کہ ہستی روز کی تمام ہوئی اور خلاق دہر نے دختر شب کو پیدا کیا کہ اشعار

سر پا پوس مین زلف شب آئی	تمنا اہ ہو کر تا لب آئی	چھپا دون اُس جگہ پھر صورت یار
ہوئین ڈھونڈی دکانین اور بازار		

سر شام حشام ناکام نے طبل جنگ بجوایا نامیان خیبری اور
توبیان خیبری نے خدمت امیر کشورگیر اور بادشاہ مین آکر سر عجز جھکا کر ان اشعار کو دعا مین پڑھا
یہ تمنائی جبین بدر بھی ہو تا ہی ہلال ؛ بسکہ یان سجدے کی مشتاق ہین سب اہل کمال ؛ یہ وہ در ہے کہ جہان آکے بہم ہو نیکال
رتبہ بال ہما ہر مگس بے پر و بال ؛ ہاتھ کا تیرے اگر عکس پڑے دریا پر ؛ در مکنون سے ہو مشت صدف مالا مال
چاہیے ابر گہر بار لپیٹے دامن ؛ پونچھ چہرے سے عرق جھٹکے جو اپنا رومال ؛ اے شہریار حشام کوہی آیا ہے
اور اُس نے طبل جنگ بجوایا ہے یہ سننا تھا کہ امیر نے بھی حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے بس
بموجب حکم محکم قضا شیم طبل جنگ پر چوب پڑی دربار سویرے سے برخاست ہوا سردار وغیرہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آگرہ ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہوئے تلوارین چرخ پر چڑھائیں کمانین سینک کر درست کین گلزار شجاعت ہرا بھرا ہوا بلبلان بوستان شجاعت زمزمہ سنج جرأت ہوئے شعر نام سہراب کا باقی نہین دنیا مین نشان + کل کے دن دیکھنا ہان ہے یہی گو اور میدان + پھول سپروں کے اس شب تار مین چمکنے لگے گو یا لڑنے مرنے کی لو دیتے تھے نیزے سرو کی صورت راستی اپنی دکھاتے تھے تلواروں کے پھل بہادر دشمن کو چکھاتے تھے جوہر شمشیر و خنجر سے گلستان شجاعت پھلا پھولا تھا لڑائیان اکثر مقام پر بیان کی گئی ہین اس وجہ سے ہر جگہ طول دینا اچھا نہین چار پہر رات دونون لشکرون مین تیاری آلات حرب و ضرب رہی جب سر و زد شب کا خنجر سحر سے جدا ہوا اور شاہ خاور بصد کر و فر اریکۂ زنگاری سپہر پر جلوہ فرما ہوا شعر

کہ جب صبح مثل صبح رخسار — سر ورحسن سے تھی جو کہ سرشار — ہوئی روشن بشکل روے جانان
تو نکلے لڑنے کو حمزہ بصد شان

یعنے حمزہ صاحبقران در دولت بادشاہ ذی شان پر آئے بادشاہ بھی سویرے سے برآمد ہوئے امیر نے مجرا کیا سب سرداروں کا مجرا و سلام لیتے ہوئے جانب میدان مصاف روانہ ہوئے نظم

چلا لڑنے کو میدان مین وہ لشکر
بڑھے میدان کی جانب صاحب و ر
کواکب چھپ گئے تھے آسمان پر
چلے جاتے تھے سب میدان مین لڑنے
صفین دونون طرف آراستہ تھین

ہوئے تیار مردان دلاور
نقیبوں کا خوش الحانی سے پڑھنا
گل خورشید پھولا تھا سراسر
غرض جنگاہ مین پہونچے سب آکر
سلاح جنگ سے پیراستہ تھین

بجا نقارہ قرنا کا ہوا شور
علی رضؓ مرتضی کی مدح پڑھنا
دلاور مرکبون پر تن رہے تھے
نقا آیا ادھر لشکر کو لے کر
غرض نقیبون نے نقابت کی

اور سقوں نے چھڑکاؤ کیا جب صفین جنگ کی آراستہ ہو چکین جستام نے نقا سے اجازت میدان لیکر اپنے گینڈے کو وسط میدان مین نکالا اور کھڑے ہو کر تمام لشکر اسلام کو بغور دیکھا نعرہ کیا کہ ای خدا پرستان و فرقۂ زبردستان جس کسیکو کہ آرزو موت کی تم لوگون مین سے ہو وہ آئے میرے مقابلہ کو اس کلمہ کو سنکر بلو و کج گردن نے اپنے مرکب کو علمشاہ رومی کی صف مین سے نکالکر اجازت میدان امیر کشور گیر سے حاصل کی اور اگر اس کا فرخاسر سے بعد گفتگوے بسیار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نوبت جنگ و جدال کی پہونچی کسیکو چشم زخم نہ پہونچا آخر جب نوبت تلوار کی آئی تو حشام نے ہاتھ تیغہ کا مارا بلوط نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا اور تیغہ جو اس جوان زبردست کے ہاتھ کا پڑا تو سپر کو کاٹکر کوئی چار انگل کاسئہ سر مین اُتر گیا اگر داستانہ فولادی بلوط نہ ہوتا تو وہ تیغہ سراسر کاٹ جاوے لیکن داستانہ جو مارا تو تیغہ نکل گیا اور چادر خون چہرے پر آئی عیاران لشکر اسلام بلوط کو پھیر کر لیگئے بعد اسکے تین سردار علمشاہ کے اور باری باری نکلے وہ بھی حشام کے ہاتھ سے زخمی ہوگئے اُنکو عیار پھیر کر لیگئے جب تو علمشاہ کو تاب باقی نہ رہی خود استر ملا گرد کو اڑا کر واسطے اُسکے مقابلہ کے آئے اور آتے کے ساتھ ہی تگادو جو باری تو گینڈا اُس کا دس قدم پر جا رہا بختیارک تو یہ ماجرا دیکھکر صلوۃ پڑھنے لگا لقا شکر نہایت خفا ہوا اور کہنے لگا کہ ارے تو بکتا کیا ہے اُس نے اُسکے جواب مین کہا کہ یا خداوند مین اس امر کو کیا کرون زبان تو میری اس کلمہ سے آشنا ہو رہی ہے اسوجہ سے بیساختہ میری زبان سے یہ کلمہ نکل جاتا ہے مین مجبور ہون آپ ناحق مجھسے آزردہ ہوتے ہین اس سے اور لقا سے تو ادھر یہ تقریر ہو رہی ہے اور اُدھر علمشاہ اور حشام کے نیزے بازی ہونے لگی سب دیکھ رہے تھے کہ قریب سو سوا طعن کے طرفین سے رد و بدل ہوئین اور کوئی غالب نہ ہوا دونون لشکرون مین صدا احسنت و مرحبا کی بلند تھی علمشاہ رومی نے جو دیکھا کہ اتنا عرصہ ہوگیا نیزہ حشام کے ہاتھ کا ہوا ئی نہین ہوتا ہے سب لوگ اپنے دل مین یہ تعریف جو صحیح تصور کر رہے ہین حقیقت مین تعریف نہین کرتے ہین بڑی ندامت کا سامنا ہے پس یہ تصور کر کے بند صاحبقرانی کو اُسکے گلو گاہ پر گانٹھ کر چھیڑ پر چھیڑ کو جو مارا تو وہ اُس بند سے عاری ہوگیا اور کھول نہ سکا آخر کو نیزہ اُس کے ہاتھ سے مثل تیر شہاب کے نکلکر پردے آسمان صاف چلا گیا اور وہان سے آکر اوپر زمین کے کوس بھر کے فاصلہ پر گوشہ صحرا مین گر گیا پھر تو لشکر اسلام مین طبل اور نقارے خوشی کے صفون مین سر سو بجنے لگے اور حشام نیزہ بھر آب خجالت مین مارے ندامت کے غرق ہو کر رہگیا اور جھلا کے قبضہ کو تیغہ کے اپنے فیصلہ مین کر کے مرکب ملا کر مرکب سے علمشاہ کے ایک ہاتھ اس زور سے مارا اگر کوہ پر مارتا تو وہ بھی مثل کاہ کے قلم ہو جاتا مگر علمشاہ نے خیال بھی نہ کیا اور آنکھ مین آنکھ ملا کر جو ہین تیغہ برابر سر کے آیا وہین بندوست کو اُسکے پکڑ کر ذرا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو فشردہ کیا تو تیغہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹ دیا اگر نہ چھوڑ دیتا تو ہاتھ بیکار ہو جاتا لیکن تیغہ کو تو چھوڑ دیا اور ہاتھ گریبان مین ڈالکر دھر کھینچا علمشاہ نے کمر زنجیر کو اُسکی بائین ہاتھ سے تھام کر داہنے ہاتھ سے زور جو کیا تو پشت مرکب سے وہ جدا ہو کر اوپر زمین کے آیا یہ بھی ساتھ اسکے کود پڑے اور کشتی ہونے لگی قصہ کوتاہ کہ اُسکو بھی بھروسا اپنے زور و طاقت کا لا انتہا تھا قرار واقعی لڑا اس زور و شور سے کہ تین شبانہ روز کشتی مین کبسر ہو گئے آخر کو چوتھے روز علمشاہ نے زیر کر کے اسکو ایسا پیچ باندھا کہ اُس پیچ سے وہ نکل نہ سکا اور اُنھون نے نعرۂ اللہ اکبر دل سے کھینچکر لنگر کو اُسکے توڑا اور سر سے بلند کر کے پہلے تو فلک گھن چکر کے دو تین چکر دیے بعد اسکے زمین پر مار کے مشکین اُسکی باندھ لین اور ابو الفتح کے حوالہ کیا پھر تو تمام لشکر اسلام مین واہ واہ کا غل ہوا اور بختیارک نے اُسکی فوج کو اشارہ کیا کہ حریف تمہارے مالک کا تھکا ہوا ہے ایسا وقت پھر ہاتھ نہین آنے کا مار لو اسکو اُس نطفۂ حرام کے کہنے سے تمام فوج اُسکی اور سب کو بھی تلوارین پکڑ کے اوپر علمشاہ کے آ پڑے یہ ماجرا دیکھکر امیر نے بھی باگ اشقر کی لی پیچھے امیر کے تمام سرداران امیر بھی اپنے اپنے نعرہ کر کے مثل شیر غران کے آ پڑے اور جنگ مغلوبہ ہو گئی تلوار پھر کر چلنے لگی سرداروں نے نعرہ بلند کیے ایک طرف سے نعرہ ہوا النعرہ

امیر عرب حمزۂ شیر دل
امیر عرب ضیغم روزگار
یکے تیغ صمصام و قمقام نام
بن کافران از جہان پاک کرد
سمندون بہ پیشم فراری شدہ

گزر دگشتہ سہراب و رستم خجل
بحکم خدا البتہ شمشیر چار
یکے تیغ عقرب یکے ذوالحجام
سر سرکشان جملہ در خاک کرد
ہم عفریت از تیغم عاری شدہ

نعرہ لندھور

منم صاحب عمود و جانشین حمزہ دریگردان
جزیرہ ہای دریا را گرفتم از جوان مردی
شہ ہندوستان رستم زمان لندھور بن سعدان
گریزان شد ز ضربم من مگر گفتار راہستی

نعرہ مقبل

منم مالک از در خشم گین
منم گرد بہرام خاقان چین
منم مقبل شیر نر نوجوان
سپہدار در لشکر اہل دین
کہ از نعرہ من بلرزد زمین
غلام وفادار صاحبقران

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

علمشاہ رومی شہ فیل زور — کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور
من آنم کہ نامم زہر انجمن — نخوانند جز رستم پیلتن
ملک قاسم آن ترک خاور سیاہ — زنم تیر برابر نیزہ بماہ
ز آب دم تیغ شستم زمین — ہمہ باختر شد بزیر نگین

دہن پر آئے کف غیظ اجل سے
سرون سے خود یہ کہکر اُتار سے
نگین بس تیغ چلتے برق آہنگ
سر ذی روح پابوس اجل تھا
کہین لتہ ہو رہا گرز گران سنگ
ہزارون ٹکڑے تھے سر استخوان کے
کہین بہرام کی شمشیر بران
جدا اُسنے لڑائی کہین بیبے تھے
کہین سیلاب خون سے سرخ راہین
اجل تھک تھک گئی ایسے چلے تیر
رہا یہ معرکہ تا شام ہمدوش
بس اب کل یہ ندا یارون سے آئی
گرے جیب نخل کم قامت زمین پر

ارادے بڑھ گئے دست و بغل سے
کہ ای خالق زمان آبرو ہے
لباس روح بھی تھا گور من تنگ
ہزارون گر گئے تھے وان ستمگار
کہ جسکے دیکھنے سے عقل ہو دنگ
کہین اک نے تھا نیزے کو مارا
کہ جس سے روح رستم بھی گریزان
جدا ہونے لگے پا و سر و دست
کہین زخمی تنو مکی سرد آہین
گرے گروان شیر افگن زمین پر
ہوا گھبرا کے آخر مہر روپوش
پھرے گھر کو بہادر اپنی صف سے
ہوا ٹھنڈا دل چرخ ستمگر

نگاہین لڑ گئین سینہ اُبھارے
نہین پروا مدد کرنے کو تو ہے
زبان ضرب سر سر حبل تھا
غضب کی اُسجگہ ہوتی تھی پیکار
جو پڑتا تھا وہ سر پر نوجوان کے
عدو کو تا بہ زین سے تھا اُتارا
اُسی تلوار سے سر سیکڑون کے
کوئی خستہ کہین لاغر کہین چست
چمکتی تھی برابر برق شمشیر
کہین تن سر کہین توسن کہین پر
صدا رخصت کی نقارون سے آئی
بہین نہرین لہو کی دو طرف سے

جب ترک روزگار کا سر اُتار اگیا اور سرہنگ شب نے تیغ کہکشان کو حمائل کیا تھا طبل بازگشت بجوا کر پھر گیا لشکر اپنے اپنے مقام پر آئے کمر کھولی آسودہ ہوئے بختیارک نے لقا سے بارگاہ مین جا کر کہا کہ یا خداوند بڑے افسوس کا مقام ہے کہ حشام ایسا زبردست پہلوان اور یون گرفتار ہو جاوے اب مثل اُسکے پہلوان خداوند کو عمر بھر ممکن نہو گا بلکہ مین تو جانتا ہون کہ علمشاہ جب حشام کو گرفتار کر لے گئے تو اب اُنکے اوپر فتحیاب ہونا بہت مشکل ہے خداوند اُن سے سرسبز نہون گے لقا یہ کلمات سنکر خاموش ہو رہا اور جواب سوچنے لگا اور وہان امیر کشور گیر بادشاہ اسلام

پر سے زر و گوہر تصدق کرتے ہوے اور علمشاہ پر سے موتی لٹاتے ہوے اندر بارگاہ کے شاداں و فرحاں آکر پہونچے ناچ ہونے لگا اسمین ابو الفتح حشام کو ہی کو مطوق اور مسلسل کر کے سامنے امیر باتوقیر کے لے آیا آپ نے اُسکو دیکھکر اوپر ذنگل آہنی کے اشارہ بیٹھنے کا کیا اور فرمایا کہ اے حشام کیا کہنا ہے تمہارا حقیقت مین تم خوب لڑے کسواسطے کہ یہ مجال کسی پہلوان زمان کی نہ تھی کہ جو علمشاہ سے تین شبانہ روز برابر لڑ سکتا ہم تمسے بہت راضی ہوے فی الواقعی کہ تم مرد مردانہ اور شیر فرزانہ ہو اس مین فرق نہین ہے الا ہم تمسے اس بات کو پوچھتے ہین تم بھی جو کچھ کہ واجبی ہو وہی بات کہنا خبردار ہمارے ڈر سے کوئی کلمہ زبان پر نہ لانا اور وہ بات یہ ہے تم صاف صاف بتلاؤ کہ علمشاہ نے اسوقت تمکو مردانہ وار اپنے زور و طاقت سے زیر کیا ہے یا کچھ مکر و فریب سے تم کو اُسنے گرفتار کر کے قید کیا ہے حشام کوہی نے کہا از شہریار علمشاہ نے غلام کو اس طرح سے زیر کیا کہ جس طرح بہادر بہادر کو زیر کرتے ہین اصلا دغا و فریب نہیں کیا بس امیر باتوقیر نے فرمایا کہ پھر تم مسلمان کیون نہین ہوجاتے اب تم کو عذر کیا ہی جو تامل کرتے ہو حشام نے کہا کہ غلام کو اب کوئی عذر و انکار نہین اور نہ کچھ اُنکے ہاتھ سے زیر ہونے کی ذلت ہے کسواسطے کہ علمشاہ نے جب مزروق کو اٹھا کر مارا کہ اندر آب خندق کے غرق ہوگیا اور کپتان ایسے فرنگی کی لڑائی کو فتح کیا کہ تمام عالم کا جی چھوٹ گیا پھر میری کیا اصل ہے اُن کے تو زور و طاقت کی ہفت اقلیم مین دھوم ہے اور یہ فرزند آپ کا حقیقت مین بہادر اور دلاور ہے کہ آج اس کا مثل نہین مجکو بہر صورت اطاعت ان کی دل اور جان سے منظور اور قبول ہے اس وجہ سے کہ ایسا آقا اور خاوند قسمت سے اُسی شخص کو ملتا ہے کہ جو صاحب نصیب ہوتا ہے امیر سُنکر نہایت خوش ہوے اور اُسیوقت حشام کو قید سے رہا کر کے گلے سے لگایا اور خلعت سلیمانی سے مخلع فرمایا وہ کلمہ پڑھکے از سر نو صادق دل سے مسلمان ہوا علمشاہ نے قریب اپنی بارگاہ کے حشام کے واسطے بھی ایک بارگاہ بہت پر تکلف ایستادہ کرا دی اور کہا کہ اب اس بارگاہ مین تم قیام پذیر ہو وہ فوراً اُٹھکر بارگاہ مین داخل ہوا اور خوش و خرم رہنے لگا اس عرصہ مین دس بارہ ہزار سوار بھی پاس حشام کے

چلے آئے اور دین اسلام کو قبول کر کے رہنا اختیار کیا اور باقی سب لوگ لقا سے رخصت ہو کر طرف حشام کوہ کے روانہ ہو گئے قضا رکار حسب اتفاق روز گار ایک بھائی حشام کا کہ نام اُس کا آہن بدن ہے اور درہ گلنار کا رہنے والا ہے وہان ایک ساحرہ رہتی ہے کہ نام اُس کا گلنار جادو ہے وہ آہن بدن پر دل وجان سے عاشق اور فریفتہ ہے سو اُس آہن بدن کو اِس حال کی اطلاع تھی کہ حشام بھائی میرا خداوند لاجنر کی مدد کو گیا ہے مگر یہ حال معلوم نہ تھا کہ مسلمان ہو گیا ہی غرض سوار ہو کر واسطے سیر کے کسی طرف جاتا تھا اُدھر سے لوگ حشام کے بھی آتے تھے اُنھون نے جو دیکھا قریب آکر سلام کیا آہن بدن نے اپنے بھائی کا احوال اُن سے پوچھا اُنھون نے جو احوال گذرا تھا وہ سب روبرو اُسکے بیان کیا اُس نے سُنکر حال علمشاہ کی طاقت کا کہا کہ خیر معلوم ہوا مین اب اُس علمشاہ سے سمجھ لونگا یہ کہکر درہ گلنار مین چلا گیا اور سارا حال علمشاہ کی طاقت کا اور حشام کے مسلمان ہو جانے کا اُس لکاتہ گلنار جادو سے کہا اُس نے پوچھا کہ پھر اب تمھارا کیا ارادہ ہے اپنے دل کا حال بیان کرو آہن بدن نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ مین جاکر بدلا اپنے بھائی کا لونگا اور اُن خدا پرستون سے جہانتک کہ میرا زور اور بس چلے گا موافق اپنی سعی کے بہر صورت لڑون گا اور اپنے بھائی کو چھڑا لون گا گلنار جادو نے کہا خیر اگر یہی ارادہ ہے تمھارا تم جلد جاؤ مین بھی آکر شراکت کرون گی پس آہن بدن نے اُس سے اجازت لے کر چالیس ہزار سوار ہمراہ لیے اور اُسی وقت وہان سے روانہ ہوا اور بعد چند روز کے مسافت راہ کو طے کر کے اندر بارگاہ لقا کے داخل ہوا اور سجدہ کر کے کہا کہ مین بھائی حشام کو ہی کا اور آیا ہون کہ علمشاہ کو قرار واقعی سزا دون بختیارک یہ بات سنکر قہقہہ مار کر ہنسا اور کہا کہ اے آہن بدن شہزادہ علمشاہ نوجوان کی شان مین ایسا کلمہ بیہودہ اپنی زبان سے نہ نکال آہن بدن نے کہا کہ اچھا اب تم کو آپ ہی اسکا حال معلوم ہو جائے گا یہ کہکر اپنی بارگاہ مین آیا اور آرام پذیر ہوا دو ایک روز آسائش کی جب کسل سفر سے آسودہ ہو چکا اور کرن آفتاب کی دریاے مغرب مین ڈوبی اور بحر ظلمت عالم مین جوش زن ہوا اشعار

	سیاہی مثل زلف یار پھیلی		میان کوچہ و بازار پھیلی

اک ابر نیلگون مغرب سے آیا	فروغ مہر دامن مین چھپایا

آہن بدن نے حکم دیا کہ طبل جنگی پر چوب پڑے ہرکارے دوان دوان خدمت بادشاہ اسلامیان مین آئے اور دعا و ثنای شاہی زبان پر لائے نظم

پرورش کسکو یون ضعیفون کی
پہونچے پشتہ تو پہلوان ہوئے
دی ہے جو حق نے تجکو شستہ حاہ
خلق رطب اللسان جہان ہوئے
تجھ سوا زیر آسمان ہوئے
کین ہے گردون کے عمر بھر رہے دور
فہم وان تک رسا کہان ہوئے
در دولت کے سر آتنک تیرے
جبہ اکدم تو مہربان ہوئے
دہر مین حسن خلق سے تیرے

اے شہریار حشام کے بھائی آہن بدن نے آکر لقا کے یہان طبل جنگ بجوایا ہے باقی خیریت ہے بادشاہ نے امیر سے اشارہ فرمایا امیر نے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگی بجے ابوالفتح نے جاکر نقارۂ سکندری پر چوب لگائی کہ جسکی صدا سے قلعۂ چرخ مین تزلزل پڑ گیا اور بہرام فلک الامان پکارا سردار اور بہادر اپنے اپنے مقام پر آکر تیغ اور خنجر وغیرہ کو درست کرنے لگے بحر آہن روان ہوا دیدۂ جوہر شمشیر دشمن کے گھورنے کو کھل گئے کلہ ہاے عمود لاف زنی کرتے تھے سنانون کی زبانین تیز بیان دکھاتی تھین ترک فلک کو بیم تھا جوزا کا دل دو نیم تھا روح رستم خوف سے ملک عدم مین پنہان تھی تیغ شعلہ بار آتش فشان تھی بہادرون کے دل مین مثل بحر پُر جوش جوش تھا سپرین سنگ پشت اور گرداب مین تھین ہر بہادر آب تیغ کا جرعہ نوش تھا تلوارین مثل موج بحر کے لہراتی تھین پانی کی روانی دکھاتی تھین تلوار کا گھاٹ دریا کا گھاٹ تھا کشتی تیغ پر روح سوار ہوکر بحر ہستی کے پار اُترتی کہ مختصر اُس کا پاٹ تھا اُس طرف لقا کے یہان بھی آہن بدن کی فوج تیاری اپنے اپنے ہتھیارون کی کررہے تھے لیکن یہ خبر حشام کو جو ہوئی کہ آہن بدن آیا ہے بس اُس کو یہ یقین ہوا کہ گلنار جادو اُسکے ساتھ ضرور آئی ہوگی یہ معلوم کرکے اُس نے امیر سے عرض کیا کہ ای شہریار اول مین ہی اُس آہن بدن سے لڑونگا پھر میرے بعد جیسا کچھ مناسب سمجھیے گا وہ کیجیے گا امیر نے اُسکے جواب مین کہا کہ تمہارا لڑنا مناسب نہین ہے تم اس خیال سے درگذرو یہان بہت سے سردار موجود ہین وہ اُس سے سمجھ لین گے حشام یہ کلمہ سُنکر خاموش ہورہا اور رات بھر تیاری جنگ مین بسر ہوئی جب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ زمانہ آیا کہ اختر اقبال خورشید چمکا اور ستارون نے راستہ عدم کا لیا اور اشعار

وہ جلوہ مہر تابان نے دکھایا — جہان کو نور کا عالم بنایا — ہوا پیدا جو شاہ چرخ اختر

جلوس اُس نے کیا تخت سحر پر

صبح کو امیر با توقیر مسجد کے پاس سے نکلکر اشقر پہ سوار ہوئے سرداران نامی پہلوانان گرامی ہمراہ چلے اور در دولت بادشاہ پر آئے بادشاہ بھی سویرے سے برآمد ہوئے امیر نے مجرا کیا اور سب سردارونکا مجرا لیکر جانب میدان بصد و کرو فر روانہ ہوئے غرض میدان مین آکر پہونچے بیلچہ کارون نے پست و بلند زمین ہموار کی اور سقون نے نکل کر گرد و غبار کو بٹھایا پھر نقیبون نے میدان مین آکر نقابت کی اور پکارے کہ ہان

ای برادران روزگار اشعار

نہ سہراب ہے اور نہ برزو ہے یہان — نہ شنگل نہ ہے رستم سیستان — نریمان جنگی ہے نے طوس ہے
نہ گودرز ہے اور نہ کاؤس ہے — کسیکا بھی باقی نہین ہے نشان — ہوے جاکے سب موت کے میہمان
اجل کا یہان گرم بازار ہے — یہان کون لڑنے پہ تیار ہے — جوانو یہ ہے معرکہ جنگ کا
یہی وقت ہے نام اور ننگ کا — لڑائی مین جائین لڑاتے رہو — نمکخوار و تلوارین کھاتے رہو

یہ کہکر نقیب تو کنارے ہو گئے اور صفین میمنہ میسرہ آراستہ ہوئین اور آہن بدن سامنے لقا کے آکر اجازت خواہ ہوا کہ یا خداوند اجازت میدان کی دیجیے لقا نے کہا جا تجکو مین نے دست قدرت کے سپرد کیا وہ گھوڑا اڑا کر میدان مین آیا اور نعرہ کرکے مبارز کو طلب کیا حشام کو ہی نے اپنے مرکب کو نکالا امیر نے فرمایا کہ اے حشام آخر تمنے ہمارا کہنا نہ مانا اور جلدی کی مگر خیر اب تم نکلے ہو جاؤ سپرد کیا خداوند کریم کے بادشاہ نے بھی اسکو جام کلاہ عفریت مرحمت کیا اور رخصت فرمایا حشام نے مرکب کو تازیانہ کرکے سامنے آہن بدن کے اپنے تئین پہونچایا اول تکاور چلی پھر اُس نے اُسکو سمجھانا شروع کیا مگر اُسنے نمانا آخر کو نیزہ بازی دونون مین شروع ہوئی سنان پر سنان اور بنان پر بنان بجنے لگی لیکن حشام نے بسبب شرکت شرکت اسلام چند طعنون مین نیزہ اُسکے ہاتھ سے ہوائی کیا لشکر اسلام مین نوبت اور نقارے خوشی کے بجنے لگے اور صدا احسنت اور مرحبا کی بلند ہوئی آہن بدن نے شرمندہ ہوکر ایک ہاتھ تلوار کا مارا حشام نے اُسکے وار کو خالی دیکر ہاتھ تلوار کا ملا کر مرکب کو برابر سے جو مارا تو سیر کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کاٹ کر تلوار نے خود کو کاٹا اور بیلا کا سر زمین در آیا آہن بدن زخمی ہوگیا عرصہ مین گلنار
جادو بھی آگئی اور آکر اُسنے سرسواری نقا سے ملاقات کی اور آہن بدن کو زخمی دیکھکر بیقرار
ہوگئی اور اجازت میدان کی طلب کی یہ ماجرا دیکھکر بختیارک اپنے دل مین سمجھا کہ
آہن بدن کو جو اسقدر عرصہ تھا اور اپنی زور وطاقت کا گھمنڈ کر رہا تھا سو اسی کے
بھروسہ پر علمشاہ کو کہتا تھا کہ مین گرفتار کرونگا کسواسطے کہ یہ بھی پیڑو کی آنچ سے تڑپکر
دیکھتو سہی کہ کسقدر جلد آئی ہی مگر خیر کچھ مضائقہ نہین ہے اسکا آجانا اسوقت بہت خوب ہوگیا
اب ایک آدھ روز اگر لڑائی تھم جائے تو کیا عجب ہی ورنہ فیصلہ تو آہن بدن کا بھی ہوچکا تھا
غرض یہ تو ایسی فکر دل سے اپنے تصور کر رہا ہے اور گلنار جادو نقا سے رخصت لیکر مثل
بجلی کے تڑپکر بروے آسمان پہونچی اور اُدھر حشام نے چاہا کہ آہن بدن کو زخمی تو کر چکا ہون
اب کمر بند پکڑ کر پشت مرکب سے اُٹھاؤن اور مارون زمین پر کہ ہڈیان پسلیان سرمہ ہوجاوین
ہاتھ اُسکی کمر تک پہونچا تھا کہ دفعتہً پنجہ دست تو بے قابو ہوگیا اور آنکھین خود بخود بند
ہوگئین پھر تو آہن بدن نے حشام کو پکڑ کر مشکین باندھ لین اور اپنے شاطر کے حوالہ کیا
سب کو نہایت تعجب ہوا مگر علمشاہ کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ ہوگیا اور استرما کا گرد کو
اُڑا کے امیر بانوقیر سے اجازت میدان کی حاصل کی اور مثل شیر نیستان آکر آہن بدن سے
ہمتگادر ہوے اُسنے فوراً ہاتھ تلوار کا مارا انکو تو غصہ حد سے زیادہ تھا خفا ہوکر تلوار کو تو اُسکے ہاتھ سے
چھینکر پھینکدیا اور ہاتھ ڈالکر کمربند مین چاہا کہ اُسکو اُٹھالیوین وہ گھبرا کے لپٹ گیا تھوڑی
دیر تک تو زور رسا تھ سینہ زوری کے آپسمین ہوا کیے آخر کو جب علمشاہ نے چاہا کہ اُٹھاکر سر سے
بلند کرون کہ اوپر سے گلنار جادو نے سحر جو کیا تو ہاتھ پاؤن علمشاہ کے سست ہوگئے اسطرح سے کہ
گویا دم نکل گیا پس آہن بدن نے علمشاہ کو مثل پھول کے اُٹھا کر سر سے بلند کر لیا اور باندھکر عیار کے حوالہ
کیا اُسوقت امیر کے منھ پر ہوائیان اُڑنے لگین رنگ زرد ہوگیا اور تمام لشکر اسلام کو سکتہ سا ہوگیا اور
لشکر کفار مین شادیانے بجنے لگے اور عنصر کوہی نے باواز بلند پکار کے منصور کوہی و اژدر کوہی اور نامر کوہی
اور مظفر کوہی وغیرہ سے کہا کہ علمشاہ کو دیکھو آہن بدن نے کس خوبصورتی سے ساتھ سہولیت کے
اُٹھا لیا ہی کہ رستم بھی نہ اُٹھا سکتا پھر تو تمام لشکر کفار مین غل ہوا واہ واہ کا اور تعریفین آہن بدن کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرنے لگے اور بختیارک نے جلدی سے طبل آسایش اس خوف سے بجوا دیا کہ کہین امیر جنگ مغلوبہ کا حکم
نہ دیدین اور آپ مالک باطل السحر مین آکر آہن بدن کو قتل نکر ڈالین اور علمشاہ کو چھڑا کر لیجائین غرض
طبل بازگشت کا بجنا تھا کہ دونون لشکر جدا ہوے اور پھر کر اپنے اپنے مقام پر چلے اُسوقت امیر کو تو
نہایت ملال ہوا اور تمام لشکر اسلام کو کمال تردد لاحق ہوا اور ایسا رنج عظیم و صدمہ تھا کہ جسکا کچھ
حساب نہین اور لقا طبل و نقارہ خوشی کا بجواتا ہوا اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اور آہن بدن کی خاطرداری
کرکے دنگل زرین پر بٹھایا گلنار جادو بھی کرسی نشین ہوئی شاطر علمشاہ کو مطوق اور مسلسل کرکے سامنے
لقا کے لایا اُسوقت علمشاہ کو بختیارک نے دیکھکر کہا کہ آج کا دن بہت مبارک ہے کہ علمشاہ سا بہادر
گرفتار ہوا ہے پس مناسب ہے کہ ابھی اسکو قتل بھی کر ڈالو عرصہ نہ کرو کہین ایسا نہو کہ کوئی مددگار اس کا
آجاوے تو پھر مشکل پڑے اور سوائے اسکے یہ بھی خوف ہے کہ دو چار گھڑی کے بعد کچھ فساد نہ برپا ہو
لقا نے سنکر گلنار جادو سے قتل کرنیکا حکم دیا اُس نے کہا کہ ہمارے یہان یہ دستور نہین ہے کہ جو گرفتار کرین
اور بغیر چالیس دن گذرے قتل کر ڈالین اسوجہ سے مین خلاف آئین قتل نہین کرونگی اگر آپکو بھی
منظور ہے تو لیجیے مین اپنا سحر اُتارے لیتی ہون آپکو اختیار ہے آپ جو چاہین وہ اسکے حق مین کرین یہ
کہکر گلنار جادو نے تو سحر اپنا علمشاہ کے اوپر سے اوتار لیا اور اُسیوقت رخصت ہوکر درۂ گلنار کو چلی
گئی یہان لقا نے قید سخت مین گرفتار کرکے علمشاہ کو حکم دیا جلادون کو کہ جلد اسکو قتل کرو یہ ماجرا
ہشام کوہی نے دیکھکر علمشاہ سے کہا کہ اے شہریار اب تو گرفتار ہی ہوگئے ہین سوائے قتل ہونے
کے کوئی صورت رہائی کی معلوم نہین ہوتی ہے اگر حضور ارشاد کرین اور خلاف مرضی مبارک
بھی نہو تو یہ آہن بدن بھائی ہے میرا مین اس سے ازراہ مکاری کہون کہ اب مین تیری تابعداری
اختیار کرتا ہون تو مجھکو قتل نہ کر کیا عجب ہے کہ بھائی سمجھ کے وہ مجھ کو رہا کر دیوے
اور کہنا میرا مان لیوے کس واسطے کہ سوا اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر نہین
ہے اور جب انکو حکم گردن مارنے کا ہوا تو تمام لشکر مین غلغلہ برپا ہوا کہ بھائیو چلو
دیکھو ہشام اور علمشاہ کی گردن ماری جاتی ہے ایک میدان مین خلق خدا کا جماو ہوا اُن مین
بعضے عبرت کرتے تھے اور بعضے عشرت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بھائیو سرکشی کا یہی نتیجہ ہے خداوند
لقا سے ان مسلمانون کا لڑتا اور اُنکو عاجز کرتا پھر آخر کبتک اُنکو بھی غصہ آہی گیا بعضے کہتے مین کہ افسوس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گردون دون اور سپہر بوقلمون ہمیشہ سے جفا اندیشہ ہے اسکا یہی پیشہ ہے بڑے بڑے سردار اولوالعزم ہلاک ہوے تہ خاک ہوے حشام نے علمشاہ سے جب یہ مشورہ کیا تو علمشاہ نے کچھ اسکا جواب نہ دیا حشام نے سپاہیون سے کہا کہ مجکو تم آہن بدن کے پاس لے چلو وہ لوگ اُسکو آہن بدن کے پاس لائے اُسنے اُس سے کہا کہ ہم آپ کی اطاعت کو حاضر ہین آپ ہمکو قتل نہ کیجیے آہن بدن نے یہ کلام سُنکر چاہا کہ لقا سے سفارش کرون مگر بختیارک نے کہا کہ اے آہن بدن خبردار حشام کو رہا نہ کرنا ورنہ بہت پچھتاؤ گے یہ چھوٹکر بہت بڑا فساد کرینگے اس اثنا مین جلاد آے دونے چبوترہ ریگ کا باندھا اور بوریا فلاکت کا بچھا یا علمشاہ اور حشام کو کشان کشان لاکر بٹھایا پھر تو تمام خلق خدا کا ازدہام تھا اور جلاد ہار ناک کان کٹے ہوے کا پہنے ہوے تیغہ آبدار ہاتھ مین لیکر قریب علمشاہ آیا اور بیاض گردن پر خط کوئلے کا کھینچا اور پکارا کہ اے بندگان گنہگار خداوند باختر جو کچھ تمکو کھانا ہو کھالو اور جو پینا ہو پی لو کہ کوئی دم کے مہمان ہو جو نصیحت اور وصیت کرنا ہو وہ کرلو کہ پیمانہ عمر تمھارا لبریز ہوا اب سواے خداوند لقا کے اور کوئی تمھارا حامی و مددگار نہین علمشاہ کو اس کلام پر غصہ آیا اور فرمایا کہ اے جلاد کیا گوہ کھاتا ہے وہ خداوند تیرا کیا اور تو کیا ہے جلاد یہ کلمہ سُنکر سمجھا کہ اسوقت یہ قید ہے میرا کیا کریگا بس اُسنے یہ سمجھکر کہا کہ او بندۂ گستاخ تو خود گو کھاتا ہے عیاذاً باللہ یہ سننا تھا کہ شہزادۂ علمشاہ کو تاب نہ رہی بھلا انکے کان کا ہیکو آشنا ایسی بات سننے کے ہین شعر سُنی نہین کبھی گالی کہ آشنا ہون کان ہٹ ذرا پکار کے پھر کیسے مہربان کیا کیا اُنھون نے غیظ و غضب مین آکر ایک جھٹکا جو مارا تو قید کو بسان تار عنکبوت توڑ کر پھینکدیا اور اُٹھکر ایک طمانچہ جو جلاد کے مارا تو سر اُس کا اسطرح پھٹ گیا کہ جیسے دہنیڈی پھٹتی ہے اور غلغلہ ہوا کہ ایہا الناس قیدی بگڑ گیا یہ حال دیکھکر تماشائی بھاگے کہ اب آفت آیا چاہتی ہے اور جلاد تیغہ پھینک کر روبہ فرار لائے اور فوج لقا کی تو ہمیشہ ایسے معاملے دیکھتی رہی ہے وہ بھی کنارہ کر گئی کوئی منھ پر علمشاہ کے نہ چڑھا اور جو کوئی جرأت دکھا نیکو سامنے آگیا تو اُسکو اُنھون نے واصل جہنم کیا اس عرصہ مین حشام نے جو دیکھا کہ میرے آقا نے قید کو توڑا اور لڑ رہے ہین اُسنے بھی قید کو توڑا اور تنکڑی پکڑ کر تبر بدلتا ہوا چلا پھر تو لقا بھی بارگاہ سے نکلکر بھاگا اور شور برپا ہوا کہ ارے میان لینا جانے نہ دینا غضب کیا ان مسلمانون نے کہ جلادون کو مار کر اب آفت برپا کر رہے ہین خلق خدا فوج و سپاہ ان دونو کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہاتھ سے تنگ ہی بختیارک چیخ رہا ہی کہ ارے نامردو دو آدمیون کے ہاتھ سے تم سب بھاگے جاتے ہو خبردار انکو جانے ہرگز نہ دو مگر کون سنتا ہی سب بد حواس ہوکر رو بفرار لائے اور اندر قلعہ کوہ عقیق کے چلے گئے اور دروازہ قلعہ کا بند کر لیا اُسوقت حشام اور علمشاہ نے ناچار ہوکر دو گھوڑے سردارونکو مار کر لیے اور ہتھیار بھی لیے اور اُنھین مرکبون پر سوار ہوکر لڑنا شروع کیا ادھر بختیارک کے کہنے سے فوج اُنپر ٹوٹ پڑی اب تلوار بڑے زور و شور سے چلنے لگی علمشاہ نے قتل کرنا شروع کیا نظم

به افگند علمشه سپه را سران
دلیران بکوشش شده اندرون
تو گفتی که بستند ز خورشید تف
فگندند چندان بهر جاے بر

برآمد درخشیدن تیغ تیز
پر و بال مارا همه غرق خون
بکشتند چندان ز کینه وران
که غرقه شده کوه تا کمر

به تیغ و به گوپال و گرز گران
زمین از نهیب اندر آمد گریز
تهمتن به لب ها برآورده کف
که روی زمین گشته پنهان سران

اور یہ لڑتے ہوئے قلعہ کے اندر اور آئے تھے اب جو کافرون نے دروازہ بند کیا تو حشام اور علمشاہ نے لاشون سے اُس قلعہ کو پاٹ دیا یہ خبر امیر کو پہونچی امیر بھی سوار ہوکر دروازہ قلعہ پر آگئے اور نعرہ اللہ اکبر کیا اُنکے نعرہ کی صدا چو لشکر کے کون جانتی ہی اب تو بختیارک نے گھبرا کر دروازہ قلعہ کا کھولدیا اور ملازمان لقا سامنے سے علمشاہ اور حشام کے بھاگے یہ دونون قلعہ سے نکلکر باہر آئے اور امیر کی ملازمت حاصل کی امیر اُنکو دیکھکر شاد ہوے بند غم سے آزاد ہوے زر سرخ اور سفید نثار کرتے ہوے بارگاہ سلیمانی مین آئے شہزادہ نے غسل کیا لباس تبدیل کر کے اپنے دنگل پر بیٹھا اور یہان لقا کو نہایت رنج و ملال ہوا اُسوقت بختیارک نے کہنا شروع کیا کہ ہمارے نزدیک تو خدا پرستون سے زیادہ بہادر کوئی نہین ہے کسواسطے کہ دو آدمی لاکھون آدمی سے لڑ کر بہا صاف نکل گئے اور کسی سے کچھ نہو سکا غرض انکو تو اس حال مین چھوڑو اور حال طلسم کا سنو کہ بارگاہ مین مہرخ کی ناچ رنگ تو نہین ہی مگر دور جام ارغوانی چل رہا ہی ہر ایک شاد و خرم بیٹھا ہی اور بلکہ برق بلا جو اپنی بارگاہ مین آئی تو اُسنے صرصر کا خیمہ بھی اپنی بارگاہ کے برابر استادہ کرایا اور اُس سے کہا کہ اے صرصر تجھسے اتنا بھی نہین ہوسکتا ہی کہ تو کسی سردار مہرخ یا عمرو کو پکڑ لائے اور اُن کے عیارون کو دیکھو کہ وہ کیسے کیسے کارنمایان کرتے ہین تجھے لازم ہی کہ جاکر عمرو کو پکڑ لا ہمراہ اور صبا رفتار یہ کلام سُنکر براے تلاش عمرو روانہ ہوئین اور صورتین اپنی بدلکر بارگاہ مین مہرخ کے پہونچین لیکن یہان عمرو کو نہ پایا ناچار وہان سے پھر کر بارگاہ مصور مین آئین تو دیکھا کہ عمرو ایک چوبدار کی شکل بنا ہوا دروازہ پر

بارگاہ کے کھڑے ہے یہ دونون دیکھکر اُسکو خوش ہوئین اور صرصر الگ جاکر چوبدار کی صورت بنی اور خفا ہو کر
پہنچی ہوئی عمرو کے پاس آئی اور کہا لو مرد ہے حقہ پیو عمرو نے لیکر ایک دم جو کھینچا تو تیورا کر گر پڑا صرصر چادر میں
عیاری بچھا کر پشتارہ عمرو کا باندھکر صاف چلی آئی اتفاق سے کوئی عیار بھی عمرو کا راستہ مین نہین ملا یہ
سیدھی برق بلا کے پاس پہونچی اور تسلیم کر کے کہا لیجیے مین عمرو کو لائی یہ حاضر ہے یہ کہکر پشتارہ عمرو کا سامنے
اسکے رکھدیا وہ عمرو کا نام سُنکر بہت خوش ہوئی اور کہا کہ اسکو پشتارہ سے نکالو مین دیکھون تو عمرو ہی یا اور کوئی صرصر نے
پشتارہ کھولا اور کہا ملاحظہ کر لیجیے عمرو کو جو ہوا لگی تو اُسنے آنکھ کھولدی عمرو کو صرصر نے باندھا نہ تھا بس یہ
اُٹھکر جست کر کے بھاگا برق بلا سحر کرنا تو بھولی اسکے پیچھے دوڑی پاؤن جو اسکا پیشواز مین اُلجھا تو منہ کے
بھل گری اور صرصر نے تعاقب کیا عمرو اسکو آتے دیکھکر ایک درہ کوہ مین چلا گیا صرصر نے بھی جب درہ مین جانیکا
ارادہ کیا تو وہان سے آواز آئی کہ منم صبا رفتار صرصر نے صبا رفتار کی صدا سنکر اندر درہ کوہ کے جاکر چاہا کہ
پوچھون عمرو کو تو نے گرفتار کیا یا نکلگیا درہ کوہ مین حلقے کمند کے لگے تھے وہ اُسکی گردن مین پھنسے اور
صبا رفتار عملی نے جھٹکا دیا وہ گری اور اُسنے نعرہ کیا منم ضرغام شیردل صرصر نام ضرغام کا سنکر گھبرائی مگر
پکاری کہ ارے موے میرا گلا گھٹا جاتا ہے ایسا نہو کہ دم نکلجاے ذرا تو حلقہ ڈھیلا کر ضرغام کو یقین ہوا کہ بیشک
اسکا دم گھٹا جاتا ہے ایسا نہو کہ یہ مرجائے تو خواجہ سلامت مجھکو مار ڈالین بس اسنے کمند کو ڈھیلا کیا صرصر
جست کر کے اُس حلقہ سے نکلی اسطرح کہ جیسے حلقہ چشم سے نگاہ نکل جاتی ہے یا گل سے بو نکلتی ہے ضرغام تو یہ
دیکھتا رہگیا اور وہ نکلی چلی گئی اُدھر سے برق فرنگی برق بلا کی صورت بنا ہوا اُفتان و خیزان چلا آتا تھا اُسنے
اس سے پوچھا کہ اے صرصر عمرو کو تو نے پایا یا نہین صرصر نے کہا کہ ابھی اسی درہ کوہ مین ہے اتنا کہنا تھا کہ برق نے
قریب آکر ایک بیضہ بیہوشی اسکے منہ پر مارا یہ بیہوش ہو کر گری برق نے نعرہ کیا کہ منم برق فرنگی اور صرصر کو
باندھنے لگا اُسوقت برق بلا بھی آکر پہونچی اور اُسنے دیکھا کہ کوئی میری صورت بنا ہوا صرصر کو باندھ
رہا ہے اُسنے یہ ماجرا جو دیکھا تو سحر کر کے دونون کو پکڑ لیا اور اپنی بارگاہ مین آئی وہان آکر صرصر کو تو ہوشیار کیا
اور برق فرنگی کی مشکین باندھکر ایک ستون سے پیچیدہ کر دیا اور آپ تخت پر بیٹھکر شراب پینے لگی اسمین صرصر
تو اجازت لیکر عمرو کی فکر مین گئی مگر مہتر قران کو جو برق کا حال معلوم ہوا تو وہ ایک ساحر کی صورت بنکر دربارگاہ
ملکہ برق بلا پر آکر اسطرح چلایا کہ دُہائی ہے برق بلا افگن کی مجکو بے قصور اُنکی بارگاہ کے پیچھے لوٹ لیا
ملکہ برق بلا نے قران کو اندر بلایا قران نے برق عیار کو دیکھا تو ستون سے بندھا پایا اُسنے بغور جو دیکھا تو معلوم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوا کہ سحر مین گرفتار نہین ہی کیونکہ رنگ برق عیار کا زرد نہین ہی اور بڑا سبب یہ تھا کہ برق بلا نے صرصر پر سے سحر جو اُتارا تو اُسکے ساتھ برق فرنگی کا بھی سحر اُتر گیا برق بلا کو کچھ خیال نہ رہا قران نے یہ ماجرا دیکھکر قریب برق عیار آکر رسی کو جلد لیسے کاٹ دیا کہ جس سے برق عیار رہا ہوکر بھاگا اور قران بھی وہان سے جست کر کے بھاگا ساحرون نے جو یہ ماجرا دیکھا کہ قیدی چھوٹکر بھاگا جاتا ہی سب دوڑے اُسوقت قران نے نعرہ مارنا شروع کیا کہ دھڑ پر دھڑ اور سر پر سر گرنے لگے مار کر یہ تو بھاگا مگر سیماب نے ایک ناریل جو زمین پر مارا تو برق عیار کے پاؤن زمین نے پکڑ لیے آواز غل و شور کی عمرو کے کان مین جو گئی تو یہ بھی درہ کوہ سے باہر نکل آئے اور انھون نے کلہ گوپن مین پتھر اُٹھا کر جو مارا تو سیماب کے سر کے ہزار ٹکڑے ہوے صدا گیرو دار کی بلند ہوئی برق عیار کے پاؤن زمین نے چھوڑ دیے سیماب کے بیر تدبیر بھولے برق بلا کو بڑا صدمہ ہوا اور اُسی غصہ مین پیچ و تاب کھاکر چمکتی ہوئی لشکر مہرخ پر جاکر گری اور کئی سو ساحرونکو اسنے قتل کر ڈالا لشکر مہرخ کا تہ و بالا ہوا اس عرصہ مین عمرو بھی آکر پہونچا مہرخ نے عمرو سے کہا کہ خواجہ افسوس کی جگہ ہی کہ برق سبکو قتل کر رہی ہی اور برق درعدیہ دونون مہرخ سے رخصت ہوکر اپنے مکان کو گئے تھے اور حسین جادو انکے مکان پر گئی کوہ سفید پر آکر رعد و برق دونون ٹھہرے حسین انکے گھر سے پھر کر اُسی کوہ پر آئی رعد و برق سے اُسنے ملاقات کی تو برق نے اس سے کہا کہ ای حسین جادو تم بھی چلکر شریک مہرخ کی ہو جاؤ حسین جادو کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اُسنے خاک قبر جمشید چھڑک کر ان دونون کو بیہوش کیا اور پکڑ کر وہان سے اپنے گھر لائی اور اپنے کوکا سے کہ نام اُسکا وہم جادو تھا کہا کہ ای بھائی تم برق و رعد کو اپنی قید مین رکھو اور ان سے بہت خبردار رہنا کسواسطے کہ آجکل میرے پتلے سحر کے مجھسے منحرف ہوئے جاتے ہین اگر مین اُنکی پوجا نہین کرونگی تو وہ میرے قابو سے جاتے رہینگے اسوجہ سے مین اُنکی فکر مین جاتی ہون تم ان دونون سے ہوشیار رہنا یہ کہکر برق و رعد کو تو حوالہ وہم جادو کے کیا اور آپ چلی گئی بعد اُسکے جانے کے رعد نے برق سے کہا کہ ای امان جان حسین جادو تو چلی گئی ہی اور وہم جادو کی کیا اصل ہی کہ وہ ہمکو روک سکے گا آؤ اسکو تو مار لو یہ ہمسے کسی طرح لڑ نہین سکتا ہی یہ کہکر رعد جادو جو گرجا اُسکا گرجا گرجا اتنا مشہور ہے وہم جادو کو غش آگیا اور برق جو گری تو وہم جادو کے دو پر کالے ہوے بعد اسکے دونون ملکر طرف لشکر مہرخ کے روانہ ہوئی جبکہ قریب لشکر کے پہونچے تو دیکھا برق بلا چمک چمک کر لشکر مہرخ پر گر رہی ہی بس یہ ماجرا دیکھکر دونونکی آنکھون مین خون اُتر آیا او چھپ کر اوپر طلسم کے پہونچی کسیکو خبر بھی نہین اب جو سہری ابر اوپر طلسم کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھپایا اور اسمین کڑک اور چمک بجلی کی ہوئی تو سب ساحر حیران ہوئے کہ یہ ماجرا کیا ہے مگر حیرت جادو
پکاری کہ ای برق بلا افگن خبردار ہو جاؤ کہ برق ورعد آپہونچے برق بلا حیرت جادو کے کہنے سے
جب تک کہ سنبھلے سنبھلے تب تک برق اور رعد نے آپسمین یہ مشورہ کیا کہ ہمارے لشکر پر تو برق
بلا گری ہوئی ہی آؤ ہم اُسکے لشکر پر گرین یہ مشورہ کرکے برق جادو لشکر پر برق بلا کے جو گری تو ایک
ہی حملہ مین پانچ چھ سو ساحرونکو غارت کردیا بعد اُسکے چمک کر پھر جو آڑی ترچھی ہو کر گری تو تمام
ستون بارگاہ کے اور ہاتھی گھوڑے وغیرہ سبکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا یہ ماجرا دیکھکر برق بلا بھی چمکیا کر سامنے
برق جادو کے للکارتی ہوئی آپہونچی اب ان دونون مین چوٹین چلنے لگین لڑائی برابر کی پڑ گئی افراسیاب
باغ بلورین مین بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا کہ طائران سحر نے جاکر اُسکو بھی خبر پہونچائی اور کہا کہ ای شاہ ساحران
ہوشیار اور خبردار ہو جاؤ کہ دونون برقین آپسمین لڑ رہی ہین نقشہ بیڈول معلوم ہوتا ہے ساتھ ہی سُننے
اس خبر دہشت اثر کے اُسنے بھی وہان سے پرواز کی اور آکر طلسم مین جو دیکھا تو فی الواقعی دونون برقین
لڑ رہی ہین ہر طرف سے برق چمک رہی ہے افراسیاب نے برق جادو کو دیکھکر حیرت جادو سے پوچھا کہ ان مان
بیٹیونکو تو حسین جادو پکڑ کے لیگئی ہے کیا وہ ماری گئی جو یہ دونون چھوٹکر چلے آئے ہین حیرت جادو نے
کہا کہ وہ تو زندہ ہے مگر نہین معلوم کہ کیا ایسا پیچ پڑا کہ جو یہ دونون رہا ہو کر اس مقام پر آئے میری بھی عقل اس
امر مین حیران ہے افراسیاب نے اس حال کو سنکر کہا کہ خیر کچھ اسکا مضائقہ نہین ہے اگر رعد اور برق چلے
آئے ہین تو کیا قباحت ہے مگر اب مین خود جاکر لشکر مہرخ کو غارت کیے دیتا ہون اس مین برق بلا نے
جو وہان سے افراسیاب کو پاس ملکہ حیرت جادو کے بیٹھے دیکھا تو پھر آپ بھی چمک کر پاس افراسیاب
کے چلی آئی اور آکر مجرا کیا اُسنے اسکو دیکھکر کہا کہ ای برق بلا خوب ہوا جو تم چلی آئین کسواسطے
کہ اب تم ذرا ٹھہر جاؤ کہ بہت لڑ چکی ہو مین جاکر لشکر مہرخ کو غارت کیے دیتا ہون برق نے اُسکے
جواب مین کہا کہ ای شہنشاہ ساحران مین نے تو اُن سبھون کو مار لیا تھا مگر کیا کرون ناچار
ہون نہین معلوم کہ یہ رعد اور برق کہان سے آگئے جو مین گھبرا گئی اب حضور تامل فرمائین مین جاکر
سبکو مارے لیتی ہون آپ تکلیف کاہیکو کرین یہ کہکر پھر جو تڑپی تو جاکر لشکر مہرخ پر گری یہ ماجرا
دیکھکر رعد اور برق بھی دونون برابر اسکے پہونچے اور مہرخ کو جو حال افراسیاب کے آنے کا
معلوم ہوا تو اُسنے اُٹھکر رعد و برق سے کہا کہ تم اب ذرا ہٹ جاؤ دیکھو تو سہی کہ خدا کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا کرتا ہی مین برق بلا سے اب خود سمجھ لونگی مہرخ کے کہنے سے رعد اور برق تو کنارے ہو گئے اُسوقت مہرخ نے ایک سحر تیار کرکے دستک دی تو دستک دیتے ہی چار کاسے پانی سے بریز پیدا ہوئے برق بلا چمک کر جو گری تو انھین کاسون مین گر کر سرد ہو گئی اور لاکھ لاکھ تدبیرین کین کہ جسمین نکل جاؤن اور بدستور شعلہ افروز ہون مگر کچھ نہو سکا آخر کو عاجز ہو کر طرف افراسیاب کے بنظر حسرت سے دیکھنے لگی اُسنے فوراً ایک تپلہ کو تیر و کمان دیکر کہا کہ تو جاکر اِس کاسہ مین ایک تیر اس زور سے مار کہ وہ تیر کاسہ کے پار نکل جاوے وہ تپلہ بموجب حکم افراسیاب کے تیر و کمان سے لیس ہو کر میدان مین آیا اور کھڑے ہو کر ایک ہی تیر کاسہ کو تاک کر مارا وہ تیر جاکر پڑا تو سہی اوپر کاسہ کے مگر اُسکو توڑ نہ سکا بلکہ فوارے اُسمین سے چھوٹنے لگے یہ ماجرا دیکھکر افراسیاب کو کمال غصہ آیا اور خفا ہو کر ایک گولہ سحر فولادی کا کاسہ پر مارا اور دوسرے راوی نے یہ لکھا ہی کہ خود گولہ کی صورت بنکر اوپر کاسہ کے گرا کہ وہ کاسہ ٹوٹ گیا اور افراسیاب تڑپکر پکارا کہ خیر آج تو مین تم سب نمک حرامون کو چھوڑے جاتا ہون مگر کل آکے ضرور سمجھ لونگا اِسکو یاد رکھنا اے یہ مثل تمھین لوگون کے اوپر ٹھیک ہے کہ ہمارے گھر سے تو آگ لائے اور نام رکھا بی سُندر عمرو نے اس کلمہ کو سُنکر کہا کہ خیر اب تو چلے جاؤ ہم حاضر ہین جب تمھارا دل چاہے آکر ہمسے لڑ لینا ہم بھی باہر نہین ہین مہرخ نے بھی عمرو کے کہنے کی تائید کی غرض افراسیاب اس تقریر کو سنتا اور جرأت و دلاوریان دیکھتا ہوا پاس حیرت جادو کے چلا گیا اُس سے کہا کہ مجھکو تو اسوقت ایک کام ضروری ہی مین تو جاتا ہون مگر تم ایک کام کرو کہ برق بلا کو مع لشکر اپنے ہمراہ لیکر اندر اس طلسم کے بلا کر رکھ لو کسواسطے کہ اب ہم خود مہرخ سے سمجھ لینگے کچھ احتیاج دوسرے کی نہین ہی سامنا ہمسے ہو گیا ہی یہ کہکر طرف ظلمات کے چلا گیا بعد اُسکے جانیکے حیرت جادو بھی مع برق بلا کے اندر طلسم کے چلی گئی اور جاکر اپنی بارگاہ مین مصروف عیش و نشاط ہو کر بیٹھی اب اسکو تو اسمقام پر رہنے دو اور دو کلمہ داستان حسین جادو کے سنو کہ وہ اُس مقام پر پوجا پاٹ سے فرصت حاصل کرکے باہر درۂ کوہ کے نکلی تو اُسکو برق و رعد کے رہا ہو کر چلے جانیکا اور دیو جادو کے مارے جانیکا حال جو معلوم ہوا تو نہایت صدمہ گذرا اور غصہ بھی کمال آیا پس طیش کھا کر طرف اپنے چیلے کے چلی اور حال اُس چیلے کا راوی نے اسطور پر لکھا ہی کہ اُسنے ایک لڑکے کو مثل فرزند کے پالا ہی اور نام اُس کا طوفان گرز افگن رکھا ہی اور سحر بھی اُسکو قرار واقعی سکھایا تھا اور ایک پہاڑ سحر کا واسطے اُسکے رہنے کے تیار کر دیا ہی اسی پر

وہ شیطان تنہا ہی غرض حسین جادو نے قربت بین کوہ کی جاکر ایک گولہ سحر کا مارا وہ اُسکے صدمہ سے پھٹ گیا
اور طوفان کو خبر ہوگئی کہ ملکہ حسین جادو آتی ہین پس وہ اُسکے پاس آیا اور تسلیم کرکے پُرسان حال ہوا
حسین نے برق ورعد کے وہم جادو کے مار کر چلے جانے کا حال بیان کیا اُسنے کہا کہ آپنے مجکو خبر کیون نہ کی
کہ مین آکر سمجھ لیتا غرض اُنے اسباب اور مال وغیرہ اپنا بار کروا یا اتنے مین حسین کے پاس افراسیاب کا
نامہ آیا لکھا تھا کہ تم برق ورعد کے چھوٹنے کا رنج نہ کرنا ہمارے پاس چلی آؤ جیسا مناسب ہوگا کرینگے
حسین نے طوفان سے کہا کہ اے طوفان افراسیاب نے ہمکو طعنہ دیا ہے یہ کہکر عرضی لکھی کہ اے شہنشاہ کنیز حاضر ہوتی
ہے جو کچھ گزرا ہے عرض کرینگی نامہ بر تو نامہ لیکر گیا اور طوفان کوہ گلچین اور کوہ نیلم و کوہ لاجورد اور بیابان
گلنار کی سیر کرتا ہوا ایک لاکھ ساحر ونکو ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور حسین سترہ سو خواص مرصع پوش دریائے
جواہر اور مروارید اور الماس مین غوطہ ماری ہوئے ہمراہ لیکر تخت مرصع پر سوار ہوکر افراسیاب کے پاس آئی وہ
اسکو دیکھکر ہنسا یہ مجرا کرکے کرسی جواہر نگار پر بیٹھی افراسیاب نے کہا کہ طوفان تمھاری اطاعت سے باہر تو نہین ہے
اُسنے کہا وہ نہایت سعادتمند ہے غرض کچھ دیر بیٹھکر اور باتین کرکے روانہ ہوئی اور سامنے لشکر مہرخ کی
آکر پانچ کوس کے فاصلہ پر ایک بارگاہ مخمل سرخ کی استادہ کرائی اسی بارگاہ مین طوفان بھی آکر پہونچا حسین نے
طوفان سے حیرت کو نذر دلوائی افراسیاب بھی آیا اور اُس سے طوفان نے اجازت لی کہ مین جسطرح چاہون
لشکر مہرخ کو قتل کرون غرض اقرار لیکر جب وہ زمانہ آیا کہ خورشید منزل مغرب مین پہونچا اور سیاہی شب نے
عالم کو کالا بنایا اشعار آبدار

بلا جو دن پہ لائی کاکل شام
پھر آئی شام فوج انجم کی لیکر
اُتر شانہ سے آئی کاکل شام
صفین اُسنے جمائین آسمان پر
شب کو اُسنے طبل جنگ بجوایا

ملکہ مہرخ کو بھی طائران سحر نے جاکر خبر کی اِسنے بھی نفیر سحر کو پھونکا ساحرون مین تیاری سحر کی ہونے لگی
پون تانے گئے آگیا بنیالون کو جن کا دیا جلا کر دشمنون پر بھیجا اور بنگالی ڈھیر و بجانے لگے کلوا بھیرون مارسنگھ کی
چوکیان ٹھلانے لگے لونا چماری کو دھننتر کے ماس کی بھینٹ دی گوگل ہرمل جلائین اسیطرح چار پہر رات
ہنگامہ عظیم دونون لشکر مین بلند ہوا جب وہ زمانہ آیا کہ سحر نے جامہ زیب بدن کیا اور گوئے خورشید گریبان صبح مین نکالا گیا اشعار

کہ ناگہ جانب مشرق سے اکبار
ہوا پیدا سوار چرخ اخضر
ہوا اسباب نورانی نمودار
فلک پر زرین زرین تاج دھر کر

صبح کو لشکر ملکہ بہار اور ملکہ مہرخ اپنے ہمراہ لیکر تخت سحر پر سوار ہوئین
اور روانہ جانب میدان کارزار ہوئین اسطرف سے طوفان گرز افگن اور ملکہ حسین جادو فوج لے کر میدان جنگ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین آئے ساحرون نے پرے جمائے بجلیان گرا کر جھاڑی جھنڈی میدان کی کاٹ ڈالی آب سحر برسا کر چھڑکاؤ کیا پھر نقیبون نے نکلکر نقابت کی کہ کہان ہین سامری زردشت جمشید فرعون شاہ نمرود شاہ کون ایسا ساحر ہے کہ جو آج نام اپنا روشن کرے اور ہنر و کرتب دکھلائے اشعار کڑکیتون نے جب کہا یہ کرٹا کا

دل مردون کا بھر جنگ پھڑکا
رستم ہے نہ اب ہی سام باقی

ہان نامورو وہ نام کرنا
مردونکا فقط ہے نام باقی

رستم سے نہو وہ کام کرنا

کڑکیت جب کرٹا کا کہکر ہٹ گئے اسوقت رائی سرسون مٹر کے دانے اُچھلنے لگے اژدہے "فلا بہ" آتشین چھوڑتے تھے اس اثنا مین طوفان نے اپنے مرکب کو اُڑایا اور وسط میدان مین پہونچکر نعرہ کیا کہ ای نمک حرامو اب بھی کچھ نہین گیا ہی تمھارے حق مین یہی بہتر ہے کہ میرے ساتھ پاس افراسیاب کے چلو مین سعی کرکے قصور تم سب کے معاف کرادونگا وگرنہ میرے ہاتھ سے تم سب مارے جاؤگے اور کوئی فریادرسی تمھاری نہین کرنے کا مہرخ نے اُسکے جواب مین کہا کہ ارے او لونڈے پاالک تیری بھی یہ اصل ہی تجھکو بھی یہ لیاقت ہوئی کہ جو تو ہمارے سامنے ایسے کلمے زبان سے نکالتا ہی بس دور ہو میرے سامنے سے مین بھلا اُس افراساب کی کیا اصل سمجھتی ہون جو تو مجھکو اُسکے پاس لیجائیگا کیون دیوانہ ہوا ہی جا چلا جا کچھ شامت تو تیری نہین آئی ہی جو کلمے واہیات بک رہا ہی قصہ کوتاہ کہ پہلے تو بہت سی تو تو مین مین مہرخ سے اُسنے کی آخر کو ناچار ہوکر سرخ چشم نامے ایک ساحر مہرخ نے بھیجا اُسنے جھپٹ کر ایک ناریل سحر کا طوفان پر مارا اُسنے بھی ایک نارنج سحر کا مارا دونون نے وار کو خالی دیا بعدہٗ اُس کے طوفان نے گرز مارا سرخ چشم نے سپر پر سحر کیا او سکو رد کا مگر وہ جو پڑا تو سپر کو توڑکر سر پر سرخ چشم کے پہونچا اُسکی ضرب سے سرخ چشم زمین کا پیوند ہوگیا اُسکے بعد چالیس ساحر مہرخ کے باری باری شام تک نکلے سبکو طوفان نے مار لیا اور طبل آسایش بجواکے چلا گیا جب تو مہرخ کو نہایت رنج و ملال ہوا اور غمگین ہوکر اپنی بارگاہ مین چلی گئی عمر و نے مہرخ کو رنجیدہ خاطر دیکھکر کہا کہ ای ملکہ تم اندیشہ نہ کرو مین جاتا ہون مہرخ نے پوچھا کہ بھیا تم کہان جاتے ہو ہمسے بھی تو بتلادو کہ ہم فلانے مقام پر جاتے مین عمرو نے کہا کہ مین ایک دو ہزار روپیہ کی فکر مین جاتا ہون کسواسطے کہ بغیر روپیہ کے کوئی کام بن نہین آتا ہی اگر کسی دوکاندار یا مہاجن سے ملجائینگے قرض تو مین جاکر طوفان کو مارتا ہون مہرخ نے اُسکے جواب مین کہا کہ آپ روپیہ کسی سے قرض کا ہیکو لین کیا یہان کچھ توڑا ہی روپیہ کے توڑے نکا جواب قرض کی فکر مین ارادہ جانے کا کرتے ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ کہکر دو ہزار روپیہ اُسیوقت منگوائے عمرو نے وہ روپے تو لیلیے اور مہرخ سے رخصت ہوکر طرف بارگاہ
طوفان کے روانہ ہوا اور ایک چوبدار کی صورت بنا چپکن پہنی عصا ہاتھ مین لیا اور در بارگاہ طوفان پر
آیا لوگون سے پوچھا کہ بھئی اندر بارگاہ کے طوفان کیا کررہے ہین اُنھون نے کہا کہ ملکہ حسین جادو افراسیاب
کے پاس گئی ہین جب وہ آئینگی تو اندر بارگاہ کے جانا ہوگا عمرو یہ سنکر سمت صحرا روانہ ہوا اثناء راہ
مین برق فرنگی ملا اُسنے کہا کہ اُستاد کہان جاتے ہو عمرو نے کہا کہ طوفان کی بارگاہ مین گئے تھے وہان جانا
نہین ہوا برق یہ سنکر ایک ساحر کی صورت بنا اور دو کشتیان میوہ سے بھری ہوئی ساتھ لیکر عمرو و برق دونون چلے
اور دروازہ بارگاہ طوفان پر آکر ہوپنچے برق کو تو دروازہ پر چھوڑا اور آپ اندر بارگاہ کے چلا اور کشتیان میوہ کی
طوفان کو دین کہ یہ آپکو شہنشاہ نے بھیجی ہین اُسنے خوش ہوکر عمرو کو خلعت دیا اور وہ میوہ کھایا کھاتے ہی بیہوش
ہوگیا عمرو نے خنجر اُسکو مارا خنجر کی نوک ٹوٹ گئی مگر اُسکے کارگر نہوا اسمین افراسیاب نے کتاب جمشیدی دیکھی
تو معلوم ہوا کہ عمرو نے طوفان کو میوہ کھلا کو بیہوش کیا ہے اور قتل کیا چاہتا ہے اور یہان عمرو نے طوفان کو گٹھڑی مین
باندھا اور لیکر روانہ ہوا اس عرصہ مین حسین جادو بھی آئی اور اُسنے عمرو کو ندیکھا اور نہ طوفان کو پایا اُسنے
بزور سحر دریافت کیا معلوم ہوا عمرو فلان پہاڑ کے درہ مین ہے بس یہ وہانسے اُڑی اور پہاڑ کے درہ مین پہونچی وہان
عمرو نے طوفان پہ پھر خنجر مارا کہ خنجر ٹوٹ گیا اس اثنا مین حسین جادو بھی آکر پہونچی اور اُسنے اپنے بالک کو بیہوش دیکھکر کہا کہ او خیرہ سر
تیرہ روزگار اب مین کب تجکو زندہ جانے دونگی یہ کہکر سحر جو کیا عمرو کے پاؤن زمین نے پکڑ لیے اور عمرو نے گھبرا کر حسین جادو
کو دیکھا اور کہا کہ آپنے مجکو کیا سمجھ کے مبتلائے سحر کیا ہے اور کس گناہ پر مقید کیا ہے حسین جادو نے سنکر کہا کہ اری
مونڈی کاٹے میرے فرزند کو تو پکڑ لایا ہے اور اُسکو قتل کیا چاہتا تھا اس سے زیادہ گناہ اور کیا ہوگا اور پھر یہ دیدہ دلیری تیری
ہے کہ مجھسے کہتا ہے کہ مجھکو کیون قید کیا ہے عمرو نے کہا کہ مین تو اس حال سے آگاہ بھی نہین ہون مگر اتنا البتہ جانتا ہون کہ ایک
شخص لیے جاتا تھا مینے اُس سے چھین لیا ہے باقی مین کیا جانون کہ کون تھا اور کیون اسکو لیے جاتا تھا آپ
ناحق میرے اوپر بہتان کرتی ہین حسین جادو نے اُسکے جواب مین کہا کہ ارے مین تیری بدذاتی اور مکاری سے خوب آگاہ ہون
میرے سامنے یہ مکاری تیری نہین چلنے کی مین اب مقرر تجکو مار ڈالونگی عمرو نے ناچار ہوکر کہا کہ اے حسین جادو اختیار ہے
تمکو مگر اتنا کہے دیتا ہون کہ تم اس امر سے خوب آگاہ ہو کہ جو کوئی مجکو قید کرتا ہے وہ مارا بھی ضرور جاتا ہے پس تمھارے
حق مین یہی بہتر ہے کہ تم ہمسے اب ملجاؤ اور مجکو چھوڑ دو کسواسطے کہ ابھی حال کسیکو معلوم نہین ہے مین تمھارے بھلے کو کہتا ہون
کہنا میرا مانو کیون اپنی جان کے پیچھے پڑی ہو دیکھنا کہ پھر پچھتاؤ گی اور کچھ تمسے نہو سکیگا حسین جادو نے اسکے جواب مین کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ بھلا او مونڈی کاٹے دیکھ تو سہی کہ ہوتا کیا ہے یہ کہکر طوفان کو ہوشیار کر دیا اُسکی جو آنکھ کھلی تو اُسنے اپنا حال سُنکر پوچھا حسین جادو سے کہ کیوں اماں جان یہ حال جو گرفتار ہو جانے کا سب کو معلوم ہو چکا ہے یا کسیکو ابھی اطلاع نہیں ہوئی ہے حسین جادو نے کہا ابھی تک تو کسیکو معلوم نہیں ہوا ہے آیندہ دیکھا چاہیے طوفان نے کہا کہ اگر میرا حال ظاہر نہیں ہوا ہے تو عمرو کو جلدی قتل کر ڈالو کسواسطے کہ اگر یہ زندہ رہیگا تو پھر سبکو معلوم ہو جائیگا کہ عمرو طوفان کو پکڑ لیگیا تھا پس مناسب ہے کہ اسکو لیجاکر زیر طلسم کنارے دریائے خون رواں کے قتل کر ڈالو حسین جادو نے کہا کہ بہت اچھا جیسا کچھ مناسب سمجھو ویسا کرو القصہ دونوں عمرو کو لیے ہوے اپنی بارگاہ مین داخل ہوئے پھر تو تمام لشکر مین حسین جادو کے غل ہوا کہ عمرو کو ملکہ حسین جادو پکڑ کے لے آئین سب ساحر عمرو کو دیکھکر نہایت خوش ہوگئے اور حسین جادو نے عمرو کو قید کرکے اُسیوقت ایک عرضی افراسیاب کو اس مضمون کی لکھکر روانہ کی کہ لونڈی نے عمرو کو گرفتار کیا ہے اگر حکم ہو تو خدمت مین حضور کی لے آؤن اور اگر ارشاد ہو تو اسی مقام پر سر میدان اُسکو قتل کرون جسوقت کہ یہ عرضی افراسیاب کو پہونچی تو اُسنے عرضی کو پڑھکر اپنے دلمین تصور کیا کہ اگر عمرو کو مین یہان بلوا لون کہین ایسا نہو کہ پھر کسیطرح کا پڑ جائے اور وہ بچ جائے قتل سابق کے تو پھر مجکو نہایت ذلت ہوگی اسسے یہ امر بہتر ہے کہ جواب مین عرضی کے یہ لکھدو کہ یہان لانا اُسکا بیکار ہے تم وہین اُسکو قتل کر ڈالو تمکو اختیار ہے مگر دریافت فرما واقعی کر لینا کہ عمرو ہو کہین اور کوئی نہو کہ ناحق کو خون ناحق مین ہم اور تم گرفتار ہون اسکا خیال ضرور رکھنا القصہ یہی مضمون لکھکر نامہ بر کو حوالہ کیا اُسنے جواب عرضی کا لاکر حسین جادو کو دیا وہ پڑھکر نہایت خوش ہوئی اور اُسیوقت جلاد کو طلب کیا بعد اُسکے عمرو کو ہمراہ لیکر طرف ایک میدان کے روانہ ہوئی جب اس میدان مین پہونچی تو عمرو سے کہنے لگی کہ تو نے تو اس میدان مین طوفان کو مار ہی ڈالا تھا الا خداوند نے بچا لیا کہ اُسکی قضا ابھی نہ تھی لیکن تیری قضا آگئی اب جا کہ تو کیونکر زندہ بچیگا عمرو نے اسکے جواب مین کہا کہ ارے تو بکتی کیا ہے دیکھ تو سہی کہ خداوند کریم قادر علی الاطلاق ہے وہ مجکو کیونکر بچاتا ہے کہ تو بھی حیران ہو جائے اور مین تجھی کو مار ڈالون اس کلمہ پر اُسکو غصہ آگیا اور جلاد کو حکم گردن مارنے کا دیدیا اُسنے جلدی سے ریگ کا چبوترہ باندھکر عمرو کو اُسکے اوپر بٹھایا اور گرد اُسکے خط کوئلے کا دیکر تیغ کو سنگ پر چٹانے لگا اُسوقت عمرو کو اپنی زندگی سے یاس ہوگئی اور قبلہ رو ہو کر بالحاح وزاری مصروف دعا ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور اُدھر جلاد تیغہ پکڑ کے واسطے قتل کرنیکے چلا تھا کہ مہرخ کو اطلاع ہوگئی کہ عمرو اب کوئی دم کا مہمان ہی اس دار ناپائدار مین حسین جادو اُسکو پکڑ کر لیگئی ہی اور جلاد قتل کیا چاہتا ہی مہرخ اس خبر کو سنکر بیتاب ہوگئی اور ارادہ خود چلنے کا کیا تھا کہ مخمور سرخ چشم نے ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور کہا آپ نہ جائیے مین جا کر عمرو کو لیے آتی ہون مہرخ خاموش ہورہی اور مخمور وہان سے بزور سحر جو اُڑی تو آ کر اُس میدان مین پہونچی کہ جہان عمرو زیر تیغ بیٹھا ہوا تھا اور جلاد سر پر با تیغ برہنہ موجود تھا اور رو بہ قبلہ عمرو بیٹھا ہوا دعا کر رہا تھا یہ حال عمرو کا دیکھکر خون مخمور کی آنکھون مین اُتر آیا پنجہ بن کے جو گری تو عمرو کو اُٹھا کر لیگئی یہ حال دیکھکر جلاد پکارا کہ عمرو کو کوئی لیے جاتا ہی یہ سنکر حسین جادو بھی پنجہ بنکر روانہ ہوئی یہان مخمور نے عمرو کو لا کر ایک درہ پہاڑ مین چھپا دیا اور آپ وہان سے گیروے کپڑے پہنکر فقیرنی بنکر صحرا مین بیٹھی اس مین حسین جادو پنجہ بنی ہوئی آکر پہونچی اور اُس نے اس سے کہا کہ سچ بتا تو نے عمرو کو کہان چھپایا ہی مخمور نے کہا کہ اے حسین جادو کچھ تو احمق ہوئی ہی بھلا مین کیا جانون کہ عمرو کہان ہی تو اپنی عقل کے ناخن لے مین جب سے کہ افراسیاب کے پاس سے آئی ہون اس صحرا مین فقیرنی بنی بیٹھی ہون اس عرصہ مین ملازم بھی حسین کے آئے حسین نے اُنسے کہا کہ مین اس مخمور سے پوچھتی ہون کہ عمرو کہان ہی تو یہ نہین بتاتی ہی لوگون نے کہا کہ اسکو نہ معلوم ہوگا آپ آگے بڑھکر تلاش کرین حسین سبکو ہمراہ لیکر آگے بڑھی اور مخمور نے عمرو سے کہا کہ خواجہ اب تمہارا جدھر جی چاہے چلے جاؤ عمرو نے کہا کہ مین حسین کو قتل کرونگا یہ کہکر آپ تو ایک ساحر کی صورت بنا اور ایک قیدی زنبیل سے نکال کر اُسکو اپنی صورت کا بنایا اور پشتارہ اُسکا باندھکر روانہ ہوا یہانتک کہ حسین جادو جدھر گئی تھی وہین یہ بھی پہونچا اور اُس سے کہا کہ اے ملکہ یہ شخص میرے گھر مین گھس آیا تھا مین نے اُسکو پکڑا تھا آپ دیکھیے تو کہ یہ عمرو ہے یا اور کوئی حسین نے جو پشتارہ کھولکر دیکھا تو عمرو کو پایا بہت خوش ہوئی اور عمرو سے کہا کہ افراسیاب سے نہ کہنا کہ مین نے عمرو کو پکڑا ہی یہ کہکر اُس عمرو نقلی کو ایک صندوق مین بند کیا اور لیکر چلی بارگاہ مین مصور کی آئی مصور نے جو تصویر کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ساحر جو اسکے ساتھ آیا ہی عمرو ہی مصور نے اشارہ سے حسین کو مطلع کیا کہ یہ ساحر جو تمہارے ساتھ ہی عمرو ہی حسین تو اسکا اشارہ نہین سمجھی مگر عمرو نے جست کر کے ایک دھپ اُسکے ماری اور تاج لیکر بھاگا اب مصور اور صورت نگار و حسین وغیرہ سب حیرت جادو کے پاس گئے اور طوفان نے غصہ مین آکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جب وہ زمانہ آیا کہ آسمان پر ماہ نے جلوہ دکھایا اور حکیم شب نے طلسم کواکب کا بنایا اشعار

اُداسی بھی تھی کچھ گردونپہ چھائی
کہ لٹکائے ہوئے منہ شام آئی
ہوئی پھر شام جادو آشکارا
تو طبل جنگ طوفان نے بجایا
رات کو پھر تیاری سحر کی لشکرون مین ہونے لگی اگیاری جوت کا دیا

جلایا زرد زرد پیٹھن کو اُڑایا ڈھولی جھومنے لگی شراب کی بوتلین اگیاری مین ڈھلنے لگین کلیجہ بانی بھینکنے کی بھینٹ پوتون کو دی گئین دھوپ دیپ چندن صندل لونگ دھتورا دونے مرچے کے تپے راٹی سرسون کے دانے سحر پڑھکر تیار کیے بچہ ہائے خوک ذبح ہوے خون سے اُنکے ساحر نہائے کھنور چیدن کے جسم پر لگائی چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ بیاض سحر پر نقطۂ آفتاب دیا گیا اور کتاب شب کو منشی قدرت نے بند کیا اشعار

ستارون نے اُتارا جبۂ نور
ہوئی بالکل ضیائے ماہ کافور
ہوا سینہ فلک کا ناگہان چاک
ہوا اُس سے نمایان مہر افلاک

صبح کو مہرخ نامور اور ملکہ بہار بصد کر وفر تخت سحر پر سوار ہوکر جانب میدان چلین ساحران نامی اور نامور اُنکے ساتھ تھے اور فوج بیشمار اُن کے ہمراہ تھی بیرقین سرخ سبز زرد چمکاتے اور اُڑاتے طاؤس وہنس آتشین او فیل واژدر آتشین باز اور لط وفرقرے وشیر پر ساحر سوار میدان کارزار مین آئے صف آرائی ہوئی نقیبون نے نقابت کی اور پکارے کہ ای بہادران نامی اور ساحران گرامی دنیا چند روزہ ہے کیا تمنے نہین سُنا ہے خمسہ

گئے کل سے گورستان جو ہم باخستہ حالی تھے
مقابر جتنے دیکھے ہمنے خشتی پائمالی تھے
یہ دو مصرع لکھے اُسجا بمضمون خیالی تھے
مہیا گرچہ سب سامان ملکی اور مالی تھے
سکندر جب گیا دُنیا سے دونون ہاتھ خالی تھے

یہ کہکر نقیب کنارے ہوے اور طوفان ساٹھ ہزار ساحرونسے میدان مین آکر صف آرا ہوا اور للکارا کہ ای فرقہ بکحرامان آو میرے مقابلہ کو یہ سنکر اژدر جادو نے اجازت مہرخ سے لیکر طوفان کا سامنا کیا طوفان نے اسکو ایک گرز سحر کا مارا کہ وہ پیوند زمین کا ہوگیا مہرخ نے کہا کہ پانچ گھڑی تک تو طوفان سحر کام نکریگا پھر اسکے بعد مین سمجھ لونگی یہ کہہ رہی تھی کہ منتر قران صحرا سے آئے اور اُنھون نے کہا کہ مین جاکر اُس کو سر میدان قتل کیے ڈالتا ہون عمرو نے کہا کہ اے فرزند ہمارا کام تو چوری چھپے اندھیرے اُجالے مین کرنیکا ہے سر میدان تم نکلنے کا ارادہ نہ کرنا قران نے کہا کچھ ہی ہو مین تو جاتا ہون یہ کہکر ایک ساحر کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صورت بناکر جٹا ہاے خاکستہ ہی کھلی ہوئی کھنور جنیدن کے لگے ہوے ٹیکا سنیدور کا ماتھے پر دیا ہوا بت کہنی سے تا بہ شانہ بندھے کالے کوڑیالے دھامن ناگن سانپ گلے مین دھوتی تامی کی بندھی لنبدا کاندھے پر رکھا ہوا سامنے طوفان کے گیا اور پکارا کہ اے طوفان لاضرب مردان عالم طوفان نے سحر تو نہ کیا مگر اُسپر ایک گرز مارا قران نے گرز خالی دیا اور اُسکے سامنے سے بھاگا قران نے راہ مین ایک گڑھا خس پوش کر رکھا تھا اُسکے گھوڑے کا پانؤن اُس گڑھے مین گیا اور وہ اُس مین سما گیا طوفان نے چاہا کہ مین جست کرکے اس مین سے نکلون جیسے ہی باہر اُسنے سر نکالا قران نے اُسے لنبدا مارا کہ سر اُسکا ہزار ٹکڑے ہو گیا اور وہ ہلاک ہوا صدا ہے وا ردگیر و ہولناک آنے لگی اور لشکر مہرخ اُسکے لشکر پر آکے گرا اُسکو قتل کرنا شروع کیا نارنجِ زہرا دون کے سینہ توڑے ناریل نے بہتون کی جان لی ابر سحر گرج گرجا کر آئے دریاے سحر تلاطم پذیر ہوکر آخر فوج طوفان کی کچھ تو ماری گئی کچھ ڈوبتی اُچھلتی کنارہ کر گئی اور ملکہ مہرخ نقارہ فتح کے بجواتی ہوئی اپنی بارگاہ مین آئی وہان قران بھی آیا اُسکی بہت تعریف کی اور سب خوش و خوشنود ہوکر بیٹھے اور اُدھر افراسیاب کے پاس حسین جادو مصور صورت نگار یہ سب بیٹھے ہین کہ افراسیاب نے حسین سے کہا کہ اے حسین قران نے طوفان کو مار ڈالا اب تم جاکر رعد و برق کو گرفتار کر لاؤ حسین وہان سے رخصت ہوکر چلی باحال پریشان اپنے خیمہ کے دروازہ پر پہونچی وہان عمرو بھی آیا تھا وہ ایک ضعیف کی صورت اسطرح بناکہ کوئی دو سو برس کا ہو پلکین بھوین سفید آنکھونسے بھی کم سجھائی دیتا تھا آنسو صدف چشم سے جاری دروازہ بارگاہ سے ہٹ کر لیٹ رہا جب حسین قریب آئی تو لیٹے لیٹے اُس سے کہا کہ اے ملکہ میرا بھی مجرا قبول ہو ملکہ نے کہا کہ تو کون ہے اور کیون روتا ہے اُسنے کہا کہ مین طوفان کے لیے روتا ہون کہ افسوس اُسکی جوانی مفت برباد گئی اور مین اس پہاڑ پر رہتا ہون اور وہان قدرت سے خداوند سامری کی عمرو خود بخود چلا آیا مین نے اُسکو پکڑ لیا مگر حیران ہون کہ مین اندھا ہون اُسے افراسیاب کے پاس کیونکر لیجاؤن بس تمھارے پاس آیا ہون کہ تم اُسکو افراسیاب کے پاس لیجاؤ حسین جادو نے کہا بڑے میان واسطہ سامری و جمشید کا تو مجکو اُسے تبلادے کہ مین طوفان کے عوض مین اُسکو قتل کر ڈالون عمرو نے کہا تو چلو مین نے اُسکو ایک سل کے نیچے بند کیا ہے تم سل اُٹھا کر اُسکو نکال لینا حسین جادو عمرو کے ساتھ چلی اور پہاڑ پر آئی جیسے ہی جھک کر سل اُٹھانی لگی عمرو نے حلقے کمند کے مارے اور چاہا کہ اُسکو باندھون مگر وہ وُہی کا گالا بنکر اُن حلقون سے نکلی اور پکاری کہ او موے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مونڈی کاٹے فیلسوف تو ہی عمرو ہے مین تجھے زندہ چھوڑونگی عمرو نے کہا کہ مین عمرو نہین ہون تو مجھے چھوڑ دے اسی عرصہ مین آواز آئی پشت پر سے کہ ای ملکہ حسین اسکے فقرے مین نہ آنا پس اس نے اُس صدا کو سنکر پیچھے پھر کر دیکھا ویسے ہی بیضہ بیہوشی کا منھ پر پڑا کہ بیہوش ہوکر گری نعرہ ہوا کہ منم برق فرنگی لیکن عمرو نے کہا کہ ای برق اس کو یہین رہنے دو اور ہم تم بھاگین کس لیے کہ ہمکو کھٹکا معلوم ہوتا ہی عمرو اور برق یہ سنکر بھاگے اور پہاڑ پر ایک ہاتھ زمین سے نکلا اور حسین کو پنجہ مین دابکر زمین مین سما گیا وہان زمین کی سردی سے یہ ہوشیار ہوئی اور وہان سے اپنی بارگاہ مین آئی اور ملکہ برق نے افراسیاب سے کہا کہ اگر حسین رعد اور برق کو پکڑ لائین تو مین لشکر مہرخ کا خاتمہ کرون افراسیاب نے حیرت سے کہا کہ تم جاؤ اور حسین سے کہو کہ رعد اور برق کو پکڑ لاؤ ملکہ حیرت یہ کلام سنکر روانہ ہوئی اور حسین کے پاس آئی حسین نے اول اپنا حال برق اور عمرو سے جو گذرا تھا بیان کیا اور کہا کہ بموجب حکم حضور کے مین رعد و برق کو گرفتار کر لاؤنگی یہ کہکر بزور سحر صورت اپنی بدلکر مہرخ کی بارگاہ مین آئی یہان دیکھا تو ساحر بیٹھے ہین ناچ ہو رہا ہے یہ بھی ناچ دیکھنے لگی یاقوت جادو نے سرخ مو سے کہا کہ ملکہ سلطان عنبرین مو کو سنا ہی کہ وہ کسی خداپرست پر عاشق ہوئی ہے اور وہ خداپرست طلسم مین بھی آیا ہی سرخ مو نے کہا اگر اس گیسو بریدہ نے ایسی حرکت کی ہی تو مین اُسکو کھود کر دفن کر دونگی حسین نے اس حال کو سنا تو سحر سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ رعد و برق دونون بیمار ہین اور اپنے خیمے مین ہین پس یہ وہان سے انکے خیمے مین آئی دیکھا کہ وہ دونون لیٹے ہوئے ہین اور واقعی بیمار ہین پس اسنے اپنے تئین ظاہر کیا اسوقت رعد نے کہا ای حسین یہ تو بے حیائی ہے کہ تم ہمکو بیماری مین گرفتار کرنے آئی ہو حسین نے کہا دشمن کو جسطرح پائے مار ڈالے یہ کہکر برائے گرفتاری آگے بڑھی اُسوقت برق باوجود کہ علیل تھی تڑپی لیکن وہ سحر اپنا پہلے ہی سے کر چکی تھی اسوقت اسکے سحر سے دو پنجے پیدا ہوکر اور رعد و برق کو پکڑ لے گئے اسنے اپنے خیمے مین آکر عرضی افراسیاب کو لکھی کہ مین رعد اور برق کو پکڑ لائی ہون افراسیاب نے برق بلا سے کہا کہ لو صاحب برق اور رعد تو پکڑ آئے اب تمھارا کیا ارادہ ہے اُسنے کہا کہ مین اب جاکر سب کو آپکے اقبال سے غارت کیے دیتی ہون کیا مجال کسی کی کہ جو سامنا میرا کر سکے افراسیاب نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا کہ خیر بہتر ہے تم جاؤ اور مین بھی باغ مین جاکر بنگلہ زمردین پر بیٹھکر تماشا لڑائی کا دیکھتا ہون برق بلا نے کہا کہ بہت اچھا آپ اسطرف کو جائین مین بھی لشکر مہرخ کو جاتی ہون یہ کہکر چل نکلی بعد اسکے جانے کے افراسیاب بھی تخت مرصع پر سوار ہوا اور سوا لاکھ ساحرون کی جمعیت سے چلا اس عرصہ مین برق بلا لاکھ ڈیڑھ لاکھ ساحرون سے جاکر قریب لشکر مہرخ کے پہونچی اور خیمہ استادہ کراکے بیٹھی جب شاہد روز نے شکل اپنی مثل صورت یار چھپائی اور زلف شب درازی پر آئی

اشعار

بڑھا وہ رفتہ رفتہ مثل مستی ۔ گھٹا آخر بشکل عمر ہستی

ہوا مضطر جو تکلیف سفر مین ۔ چھپا احسان دامان نظر مین

برق بلا نے طبل جنگ بجوایا مہرخ سحر چشم نے بھی طبل جنگ پر چوب دلوائی اور نفیر سحر کو بجایا

اشعار

جو تھے اس جگہ سامری کے مہنت ۔ وہ پڑھنے لگے اسطرح کی پڑھنت

پڑھا سحر بھیرون لگا ناچنے ۔ کلیجے یون بیر کھانے لگے

ڈفلی اور خنجریان ساحر بجانے لگے گوگل جلانے لگے بہادر تیغ و خنجر کھڑکھڑانے لگے تلوار کی چمک فلک پر جاتی تھی خنجر کی بجلی چمکتی نظر آتی تھی تیغ بندان پر چڑھائی تھین ترسول اور پیسول صاف ہوتے تھے چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ مزاج شمع مین سردی آئی اور پروانے کو پروانہ رخصت کا ملا

اشعار

نوا سنجان گلشن کے صدا دی ۔ دلون سے سرد آہون نے ہوا دی

فراغت مخمصہ سے شب نے پائی ۔ تو نکہت گیسوے جانان کی آئی

سبکو مہرخ اور بہادر و مخمور ادر طاؤس بازبط قرقرے ہنس آتشین پر سوار میدان کارزار مین آکر پہونچین بجلیان سحر کی گرائین جھاڑیان جھنڈیان جلادین نقیب نقابت کرنے لگے اور کڑکیت کڑکا کہتے تھے

اشعار

کہ جمشید باقی ہے نے سامری ۔ شہ جادوان کا نہ مٹ جائیگا راج

یکایک قضا سب کو بس آگئی ۔ سمجھ لو کہ مرجائینگے ہم ضرور

کرو تام میدان مین روشن تم آج ۔ لڑائی مین لازم نہین ہے قصور

یہ کڑکا نقیب کہکر توکنا رے ہوے اور برق بلا چمک کر آسمان پر گئی اور وہان سے کڑک کر لشکر مہرخ پر گری ساحرون کو اُسنے جلادیا اور اسی طرح تین چار بار گرنے سے چھ ہزار ساحر جلکر خاک ہوے لشکر مین غدر پڑا برق فرنگی اور قران و عمر وایکطرف بھاگے اور افراسیاب نے جو بنگلۂ مینا سے یہ شکست دیکھی تو فرط عشرت سے اُچھل پڑا دروازے طلسم کے کھل گئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لوگ مبارک باد دیکر بغلگیر ہوتے تھے اور برق بلا نے سب مال اور اسباب مہرخ کا لوٹ لیا
مگر بارگاہ کو ہاتھ نہین لگایا اور مہرخ نے عمرو کو ایک درّہ کوہ مین پوشیدہ کیا اور آپ بھی ایک
مقام پر چھپ رہی اُدھر ضرغام صحرا مین چلا جاتا تھا مگر حیران تھا کہ نہین معلوم یہ کون صحرا ہے جو
تو نے نہین دیکھا اس اثنا مین نگاہ پڑی تو دیکھا کہ ایک کوہ مین آفتاب چمک رہا ہے جب
وہان گیا ایک جوان کو دیکھا کہ چہرہ اسکا بسان آفتاب روشن ہے وہ جوان اُس درہ سے نکلکر
ایک جھیل کے کنارے پر آیا ضرغام نے دیکھا کہ یہ غضنفر بن اسد ہے پس اِس نے اُس سے
کہا کہ اے شہزادہ غضنفر اسد کو تو افراسیاب نے قید کیا ہے اور برق بلا نے تمام لشکر
کو مہرخ کے تباہ و برباد کر دیا غضنفر تو یہ سنکر اسپ بادخیز پر سوار ہو کر چلا لشکر مہرخ
مین آکر برق بلا کو للکارا کہ او حرامزادی ٹھہر تو جاتی کہان جاتی ہے برق بلا نے کہا کہ او اجل رسیدہ
تو کون ہے کہ مجھکو حرامزادی کہتا ہے یہ کہکر جو گری غضنفر کو تو بسبب نیمچہ سحرکش کے جلا نہ سکی
اور صورت اصلی ہو گئی انھون نے جو نیمچہ مارا تو اُسکے دو ٹکڑے ہوئے جہان روشن تیرہ و تار ہو گیا
اور عمرو نے مہرخ سے کہا کہ اے ملکہ اب درہ کوہ سے نکلو کہ غضنفر نے برق بلا کو مارا مہرخ
خوشی خوشی نکلی اور بھاگی فوج سب جمع ہو گئی تاریخ ترنج پکڑ کر وہ فوج لشکر برق پر گری اور غضنفر
نے نیمچہ سحرکش سے قتل کرنا شروع کیا عیاذاً باللہ دھڑ پہ دھڑ مردہ پر مردہ گرتا تھا بیر غل مچاتے تھے
اور آندھیان آتی تھین نہرین خون کی جاری تھین آخر سب فوج کو مار کر بھگا دیا مہرخ ایک
تخت مرصع کار پر غضنفر کو بٹھلا کر بارگاہ مین لائی ساقیان سیمین ساق اور مطربان خوش
آواز صراحیان مینا کار اور جام جواہر نگار لیکر حاضر ہوے ساغر مے گردش مین آیا غضنفر نے
حال طلسم پوچھا عمرو نے سب حال بیان کیا غضنفر نے کہا خدا چاہے گا تو مین با جان کو
چھڑا اونگا اور اُدھر افراسیاب جو نقارہ خوشی کے بجوا رہا تھا وہ باغ سیب
مین کھسیا ہو کر چلا گیا اور اُسنے حکم دیا کہ برق اور رعد کو لشکر حیرت مین لیجا کر گردن مارو حسین
جادو نے اِن دونون کو لشکر حیرت مین زیر دار بٹھلایا اور جلادون نے تیغہ کو اپنے سنگ پر چڑھایا
اور منتظر حکم افراسیاب کے ہوئے اور افراسیاب نے قتل نامہ برق و رعد کا
لکھکر حسین کو روانہ کیا یہان لشکر مہرخ اپنا تیار کر کے نفیر سحر اور ناقوس بجاتی ہوئی

جا کر لشکر حیرت مین پہونچی غضنفر بھی ساتھ تھا غرض وہان پہونچکر اسنے تارنج ترنج مارنا شروع
کیے ملکہ حسین جادو نے غضنفر کو للکارا غضنفر اپنا اسپ باد خو اڑا کر سامنے اُس لکانہ کے آئے
اور ادھر برق جادو اور رعد جادو نے قید اپنی سحر سے جلادی اور دونون چھوٹ گئے پس رعد
تو چیخا اور برق تڑپ کر حسین پر گری ادھر غضنفر نے نیچہ سحر کش مارا کہ حسین کے چار ٹکڑے
ہوے تمام لشکر کو حیرت اور حسین کے غضنفر نے مارنا شروع کیا یہانتک کہ ہزارون کو
مار کر اپنی بارگاہ مین آئے حیرت کا لشکر تباہ ہوگیا اُسوقت افراسیاب نے ہومان
سحر دست کو حکم دیا کہ وہ دو لاکھ ساحرون کی جمعیت سے راستہ طے کر کے لشکر
مہرخ کے سامنے آیا اور آتے ہی اُسنے نفیر سحر کو بجایا ملکہ مہرخ کو خبر ہوئی اُس نے بھی نفیر
سحر بجائی اور غضنفر نے مہرخ کو پریشان دیکھکر کہا تم ہراسان کیون ہوتی ہو مین انشاء اللہ تعالے
سب کو قتل کرونگا مہرخ نے کہا واری تم سچ کہتے ہو حقیقت مین تمھارا سامنا کوئی نہین کر سکتا ہی
لڑائی کو دیکھو پھر مقابلہ کرنا غضنفر چپ ہو رہا اور لشکر میدان کارزار مین آیا ہومان اپنے
مرکب کو اُڑا کر میدان مین آکر للکارا کہ اے فرقہ نمکحرامان آؤ میرے مقابلہ کو ایک ساحر اُسکے
مقابلہ کو گیا اُس نے ایک دانہ ماش کا اُسپر مارا کہ اُسکے بدن مین آگ لگی اور جلکر خاک ہوگیا بعد
اُسکے اور ساحر بہت سے باری باری اُسکے مقابلہ کو آئے مگر اسی طرح سب کو اُس نے قتل کر ڈالا
جب تو برق جادو نے ارادہ نکلنے کا کیا مہرخ مانع ہوئی اور کہا کہ اے بہن تمھارا جانا
کسیطرح سے مناسب نہین ہرگز نہ جاؤ کس واسطے کہ ہومان فقط تمھارے ہی واسطے
آیا ہی مجھسے تمھاری جدائی کا رنج اُٹھ نہ سکیگا اس سے بہتر یہ ہو کہ پہلے مین جا کر اس سے لڑ مرون
تو پھر بعد میرے جو کچھ تمسے بن پڑیگا وہ تم کر لینا برق جادو نے کہا مجھسے بھی نہین ہو سکنے کا کہ
مین بیٹھی رہون اور تمکو وہن اژدر مین جانے دون غرض ان دونون مین تو یہ تکرار ہو رہی تھی
کہ ملکہ سرخ موے کاکل کشا نے بال اپنے کھولے اور طاؤس سحر کو اُڑا کر عرصہ کارزار مین پہونچی
مہرخ حیران ہوگئی اور برق بھی آئینہ وار دیکھنے لگی اور ملکہ سرخ مو نے قریب جا کر ہومان سے
ارادہ مقابلہ کا کیا اُسنے بہت سمجھایا مگر اُسنے نہ مانا بلکہ بُرا بھلا کہا جب تو اُسنے خفا ہو کر تارنج
سحر مارا وہ تارنج قریب ملکہ سرخ مو کے پہونچا اُسکے بالون مین سے ایک گوہر نکلا اور اُس تارنج کو اُس نے

پکڑ لیا بعد اُس کے اُس گوہن کو سُرخ مو نے چرخ دیکر وہی نارنج پلٹ کر ہومان پر مارا اگر وہ پڑتا ہومان تو خاک سیاہ ہوجاتا لیکن وہ ساحر زبردست تھا اُسنے بھی نارنج کو جو آتے دیکھا فوراً ناریل کو مارا وہ دونون آپسمین ٹکرا کے پھٹ گئے اور ہومان نے دوڑ کر ہاتھ تلوار کا مارا سُرخ مو نے سپر سحر کی روکا پھر تو سب سے تلوار چلنے لگی اور آسمان پر سے بارش تیرونکی شروع ہوئی لشکر ہلاک ہونے لگا آخر سب نے اوپر سپر سحر کے روکا وہ سپر سحر کو بھی توڑ کر ساحرون کو تباہ اور برباد کرنے لگے قیامت برپا ہوگئی اُدھر ہومان ملکہ سُرخ مو کے اوپر غالب آیا اور چاہا اسنے کہ مرکب کو ملا کر ہاتھ تلوار کا مارون کہ دو ٹکڑے سُرخ مو کے ہوجائین کسی طرح سے بچ نہ سکے مگر پتلیہ جو اُسکے ساتھ ہے اُسنے آواز مہرخ کو دی کہ جلد آ کر ملکہ کو لیجاؤ یقین ہے کہ وہ جام شہادت نوش کرین یہ سنکر مہرخ بیقرار ہو کر چلی اُدھر سے لشکر ہومان کا مثل دریا کے موج مارتا ہوا آیا سُرخ مو نے ایک سحر ایسا کیا کہ پانون سے سیاہی اس قدر پیدا ہوئی کہ ہومان کو دکھائی دینے سے رہگیا اُس وقت ہومان نے سُرمہ جمشیدی آنکھون مین لگایا اور لشکر مہرخ پر آیا لیکن شمسہ اور شمشاد قد مع لشکر بیشمار آ کر پہونچین دیکھا کہ ہومان اور مہرخ سے تلوار چل رہی ہے شمشاد اور شمسہ آفتاب بنکر سامنے اُس کے آئین تو اُسکی آنکھونمین چکا چوند آئی وہ تو آنکھین ملنے لگا اور غضنفر نے جو ہاتھ پنجہ کا اُسکی کمر پر مارا اُسکے دو پرکالے ہوے اوپر سے تیر شمشاد قد کا جو پڑا تو ڈکرایا نکل گیا غل دار وگیر کا بلند ہوا اندھیرا ہوگیا آخر شمسہ اور شمشاد قد سے لشکر ہومان تاب نہ لا سکا رو بہ فرار لایا اور مہرخ نقارۂ شادمانی بجوا کر داخل بارگاہ ہوئی شمسہ اور شمشاد قد کو مسند پر بٹھایا اور کہا تم نے ہمپر احسان عظیم کیا ہے انھون نے کہا ہم کس لائق ہین جو احسان کرینگے مہرخ قہقہہ مار کر ہنسی اور کہا کہ جو کچھ مال اور اسباب ہے یہ سب تمھارا ہے شمشاد قد نے غضنفر سے کہا کہ خدا انھین سلامت رکھے انھون نے ہماری جان بچائی اور انھین کے سبب سے ہمارا آنا ہوا غرض صحبت عیش برپا ہوئی اور ملکہ شمسہ سے غضنفر نے پوچھا کہ قمر طلعت کو کہان چھوڑ آئین اسوقت غضنفر خیمہ کی قنات کو چاک کر کے تلاش مین قمر طلعت کے نکلے اور شمسہ قمر طلعت کو مع توسن جادو اور چند خواصون کے ایک صحرائے پر فضا مین سپاہ پر بارگاہ سُرخ استاد کرا کے چھوڑ آئی تھی توسن جادو ان کا آنا سنکر چلنے پر آمادہ ہوئی اور غضنفر کے پاس آئی اُن کی بلائین لین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا کہ واری ملکہ قمر طلعت پہاڑ پر جادو فرما ہین غضنفر پہاڑ پر آئے اور اُس سرو قد کو اپنے گلے سے
لگایا وصلی کی طرح چسپان ہوکر خوب پیار کیا پھر وہان سے رخصت ہوکر اپنی بارگاہ کیطرف روانہ ہوے
تنا راہ مین ایک باغ نہایت تروتازہ اور شاداب دیکھا کہ نہرین جابجا جاری فوارے
چھوٹ رہے ہین نہالان موزون وگلہاے بوقلمون طائران خوش الحان نواسنجی اور زمزمہ
سرائی کرنے مین مصروف ہین یہ سیر باغ کرتے تماشا جانوران خوشرنگ وخوش آہنگ
کا دیکھتے ہوے چلے آخر ایک مقام پر چبوترہ سنگ مرمر کا بنا تھا اُس پر فرش قاقم اور سنجاب
کا بچھا تھا مسند جواہر نگار لگی تھی یہ اُس پر بیٹھ گئے پھر وہان سے کچھ دیر کے بعد ہاتھ مُنھ دھوکر
میوہ کھاکر ایک سمت کو چلے یقین ہوا کہ ہم طلسم مین قید ہوگئے ناچار ایک درخت کے نیچے پہونچے
ایک جانور اُس درخت پر آکر بیٹھا انکو دیکھکر اُسنے قہقہہ مارکر کہا کہ آپ ناحق کو اب جستجو اس باغ
سے باہر جانے کی کرتے ہین کسواسطے کہ یہ طلسم گلنار جادو کا ہے یہان سے رہائی بہت دشوار
ہے لیکن ہان اگر وہ صورت ہوجائیگی تو پھر تمھین مالک ہو یہ کہکر وہ طائر تو اُڑا ہوا چلا گیا اور غضنفر
بن اسد نے اُس جانور کی زبان سے یہ معما سُنا تو نہایت فکرمند ہوے اور اُسکے اُڑ جانے
سے مایوس ہوکر سوچے اپنے دل مین کہ یا خداوندا وہ صورت کونسی ہے کہ جس سے رہائی بھی
ہوگی اور مین مالک بھی ہوجاؤنگا غرض یہ تو اسی فکر مین اندر باغ کے حیران و سرگردان
پھر رہے ہین اب حال سُنیے بارگاہ کا کہ وہان جو لوگون نے صبح کو اُن کو نہ پایا سب پریشان
ہوے اور تمام لشکر مہرخ مین غلغلہ برپا ہوا عیار و ساحر ہر طرف کو واسطے تلاش کے
روانہ ہوے اور حیران ہین کہ کون لے گیا کدھر کو چلے گئے ملکہ شمسہ کو بھی نہایت رنج و ملال دامنگیر
ہوا اب انکو بھی اس فکر مین چھوڑو اور دو کلمہ داستان افراسیاب کے سُنو
افراسیاب نے سات ساحرون کو کہ وہ سردار نامی تھے حکم دیا کہ تم جاکر بے تامل ابھی
لشکر مہرخ کو غارت کردو مین بھی پیچھے تمھارے آتا ہون اور عمرو جہان ملے اُسکو پکڑ لاؤ بلکہ مین اُسکی
تلاش مین جاتا ہون جس مقام پر کہ وہ مکار ملیگا اُسکو لے کر آتا ہون وہ ساتون ساحر اُسیوقت سحر سے
آراستہ ہوکر اپنی فوج کو ہمراہ لے کر روانہ ہوے طرف لشکر مہرخ کے نام اُن ساتون
کے یہ تھے مسمار جادو خدنگ جادو ناوک انداز جادو کمان کش جادو

شمشیر سحر جادو باران جادو برف انداز جادو غرض یہ تو لاکھ لاکھ ساحرون کی جمعیت سے چلتے ہین اور حال سُنیے لشکر مہرخ کا کہ وہان جو سب نے خبر اسد دلاور کے قتل ہونیکی سُنی اُسی وقت سے سب مرنے پر تیار اور مستعد کارزار اس خیال سے بیٹھے ہین کہ جسوقت اسد کی خبر سنین کہ زیر دار بٹھایا ہے اُسیوقت سب اکبارگی تلوارین پکڑ کے جا پڑو آیندہ جو کچھ کہ ہونا ہے وہ ہوگا اس امید پر سب مرکب سحر پر سوار ہین اور ان سب کے سرون پر جنگ سوار ہے انکو اسی حال مین چھوڑو اور دو کلمہ کوکب کے سُنو کہ وہ جو اپنا سحر تیار کرنے کو گئے تھے اُس نے جا کر بزور سحر لشکر بیشمار کو درست کر کے سات غول آراستہ کیے اسطور پر کہ ہُمائے جادو کو لاکھ سوار ساحر جرار سے روانہ کیا لشکر مہرخ کی طرف واسطے مدد کے اور کہا جو نقشہ فساد کا دیکھنا تو فوراً نارنج آتش فوج افراسیاب کو مارنا بعد اُسکے اور فوج بھی مین عقب مین تمھاری مدد کو روانہ کرونگا اگر وہ پہونچے تو ایک طرف سے تم مارنا اور دوسری طرف اُس کو گرد دینا جہانتک کہ مارا جائے مارتے چلے جانا ہُمائے جادو نے کہا بہت اچھا فوراً روانہ ہوگئی بعد اس کے ملکہ تاجدار گوہر پوش کو لاکھ سوار سے روانہ کیا اُس کے پیچھے ملکہ طاؤس زرین لباس کو حکم کیا وہ بھی راہی ہوگئی اُسکے بعد ملکہ مشتری طلعت کو روانہ کیا جبکہ وہ بھی جا چکی پھر ملکہ اختر شمار ستارہ پوش کو لاکھ ساحرون سے اور ملکہ زمرد پوش گردون نشین کو آگے پیچھے روانہ کیا ان سب کے بعد مجلس جادو کو کہا کہ تم بھی جاؤ مگر خبردار بہت ہوشیاری کے ساتھ جو کچھ کہ کام کرنا وہ کرنا مین بھی تم سب کے پیچھے آتا ہون القصہ یہ سب آگے پیچھے چلے جاتے ہین کوئی کوس کوس بھر کے فاصلہ سے یہ سب جا چکے تھے اُسوقت آپ بھی نقارہ کوچ کا بجا کر روانہ ہوا اور طائران سحر کو حکم کیا کہ سب آگے جاؤ اور منزل بمنزل کی خبر ہمکو لا کر پہونچاؤ تاکہ حال ہمکو اپنی فوج کا مفصل معلوم ہوجائے طائران سحر بھی بموجب حکم کے روانہ ہوگئے ان سبھون کو تو راہ مین چھوڑو اور حال سُنو اُن ساحرون کا کہ جنکو افراسیاب نے واسطے بربادی لشکر مہرخ کے روانہ کیا تھا جبکہ وہ جا چکے تو افراسیاب نے اپنے دل مین کہا اب تو چلکے عمرو کو پکڑ لا اور اس سے طلسم کشا کو چھین لے کس واسطے کہ اگر طلسم کشا رہیگا تو پھر مقرر کوئی نہ کوئی مفسدہ برپا ہوگا یہ سوچکر اس نے بھی ارادہ چلنے کا کیا اس عرصہ مین وہ ساتون ساحر راہ کو طے کر کے قریب لشکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مہرخ جو پہونچے تو آواز شور و غل کی اور صدا نقارونکی آسمان سے زمین تک پہونچی مہرخ غل اور شور کی صدا اسنکر گھبرا گئی اور سمجھی کہ کوئی نہ کوئی آفت مقرر آئی بس یہ تصور کرکے مرکب باد پیما پر سوار ہوئی اور ساتون ساحرون کے برابر پہونچی وہ بھی مہرخ کو دیکھکر واسطے مقابلہ کے مستعد ہوئے بلکہ مسمار جادو نے گولا فولادی مہرخ پر مارا وہ گولا زمین پر پھٹا ہزارون ساحر مہرخ کے زخمی ہو گئے اِدھر سے بھی ایک ساحر نے نارنج سحر کا مارا اُس کے صدمہ سے بہت سے ساحر مسمار وغیرہ کے بھی داخل جہنم ہوئے آخر کو دونون طرف سے نارنج ترنج چلنے لگے اور یہانتک نوبت پہونچی کہ آپس مین غٹ پٹ ہو گئے تلوار چلنے لگی خون کا دریا بہ نکلا اور انواع اقسام کے سحر ہوئے مسمار جادو کی مدد کو خدنگ جادو اور ناوک انداز جادو آپہونچے تینون ساحرون نے ملکہ لشکر مہرخ کو قتل کرکے پراگندہ کر دیا مہرخ جو عاجز ہو گئی عمرو نے مہرخ کو پریشان دیکھکر کہا کہ ملکہ خبردار ہراس کو اپنے پاس نہ آنے دینا نظر بخدا رکھنا دیکھو وہ عالم الغیب پردۂ غیب سے کیا ظاہر کرتا ہے جہانتک کہ تم سے لڑا جائے لڑے جاؤ ہم تمھاری شراکت کو حاضر ہین اِنکی کیا اصل ہے کوئی دم مین سب کو مارے لیتے ہین یہ کہکر سب عیارون کو ہمراہ لیا اور جان بیچکر حقہ ہائے آتشبازی جو مارنا شروع کیے وہ حقے جس ساحر کے سینے پر پڑے اُسکو جلا کے خاک کر دیا اور دھوان اُن حقون کا پھیلا ہزارون ساحر اندھے ہو گئے اُن کو عیارون نے جوتیون سے مانند مور و ملخ کے مار لیا مگر اسپر بھی وہ کم نہوئے اسوجہ سے کہ لاکھون گرے تھے کہانتک اُنکو عیار مارتے آخر کو مارتے مارتے حیران ہو گئے اور تھک کر خود بھاگ کھڑے ہوئے یہ حال دیکھکر مہرخ نے بال اپنے سر کے کھولدیے اور بلبلا کے زیر آسمان مصروف دعا ہوئی اور اس رباعی کو ورد زبان کیا رباعی

اے مظہر اسرار جلی اور کہنی
اے معدن نور ازلی اور کہنی
عمریست کہ من ناد علی میخوانم
یا حضرت مرتضی علی ورکہنی

غرض مہرخ اس طرح سے دعا کر رہی تھی کہ تیر دعا ہدف مراد پر پہونچا ملکہ ہمائے جادو فرستادہ کوکب لاکھ سوار جرار سے آکر پہونچی اُس نے جو دیکھا کہ مہرخ سے لڑائی ہو رہی ہے اور لشکر اس کا بدحواس ہے ایکبارگی نیچے سحر کو مع لاکھ سوارون کے پکڑا اور اوپر سے گرا دی دو چار ہی حملون مین لاکھون ساحر مار کر ڈالدیے قتل کرنا شروع کیا سب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس خیال سے دم بخود رہے اور یہ سمجھے کہ وہ سردار جو ہمارے ساتھ آئے ہین یہ لوگ انھین کے
ہین ہماری مدد کو آئے ہین مگر اب جو دیکھا کہ لاکھون ساحر انھون نے ہمارے مار ڈالے بدحواس
ہوکر چلائے کہ ارے یارو یہ کیا ماجرا ہے دیکھو تو سہی کہ یہ لوگ کون ہین اور کس کی مدد کو
آئے ہین ہمارے طرفدار نہین معلوم ہوتے یہ تو ہمین کو قتل کر رہے ہین اس صدا کو سنکر
وہ بھی لڑنے لگے جنگئے مہرخ نے یہ ماجرا دیکھا حیران ہوگئی کہ یہ فوج کہان سے آئی اور
کاہیکو لڑنے لگی یہ سوچکر برج سحر بلند ہوکر دیکھنے لگی کہ ملکہ گوہر تاجدار بھی آگئی اس نے
دیکھا کہ ہمارے جادو سے تلوار غضب کی چل رہی ہے بس اسکو بھی تاب باقی نہ رہی وہین
سے نعرہ کیا کہ اے ہمارے جادو خبردار گھبرانا نہین مین آپہونچی یہ کہکر تلوار سحر کو نیام سے
لیا اور لشکر مسمار پر گری قتل کرنا شروع کیا ہمارے جادو قرار واقعی لڑ چکی تھی ملکہ تاجدار
کو دیکھکر الگ ہوگئی ملکہ تاجدار مثل برق جہندہ کے تڑپ کر گرنا شروع کیا اسوقت
ملکہ مہرخ نے عمرو سے کہا خواجہ سلامت ذرا جاکے آپ خبر لائین مجکو یہ فوج اور
سردار کوکب کے معلوم ہوتے ہین عمرو ساتھ ہی سننے کے مثل برق اور باد کے بھاگا
اور صفون کو چیر کے عرصۂ کارزار مین پہونچا تو دیکھا کہ تمام علم اور نشان کے پھریرون پر نام
کوکب کا لکھا ہی اور تعریف کوکب کی رقم ہی بس خوش ہوکر الٹے پاؤن پھرا اور جاکر
مہرخ کو خبر دی وہ سنکر شاد ہوگئی پھر لڑنے لگی دفعتاً ایک گرم ہوا آسمان سے پیدا
ہوئی اور وہ جو تھا ساحر کمان کش جادو مرکب سحر اڑکر افراسیاب کیطرف سے پہونچا
اس کو حال لڑائی کا معلوم نہ تھا کہ کون لڑتا ہے کس کی فوج سے لڑائی ہو رہی ہی مگر کوکب
کی فوج کا کسیکو گمان بھی نہ تھا غرض اسنے دیکھا ہمارے ساتھ کے سردارون سے لڑائی ہو رہی ہے
نعرہ کرکے ارادہ کیا کہ اوپر سے چلکر مع لاکھ سوار دنکے گردن بیلقو رکر کے برو آسمان آتا تھا
کہ ملکہ طاؤس زرین لباس سردار کوکب کی بھی آکر پہونچی اسنے دیکھا کمان کش
جادو نعرہ کرکے لشکر پر ملکہ تاجدار کے گرا چاہتا ہی فوراً نعرہ کیا اور پکاری کہ او خیرہ سر تیرہ
روزگار کھڑا رہ کہان جاتا ہی مین بھی آپہونچی اس کلمہ کو سنکر وہ پلٹ پڑا اور مرکب سحر کو روک
کر ملکہ طاؤس سے لڑنے لگا اور فوج غتث پتث ہوگئی بروے آسمان تلوار چلنے لگی اور قطرات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خون مانند قطرۂ باران کے زمین پر گرے سر کٹ کٹکر مثل اولون کے دھڑا دھڑ گرنے لگے اور بروے آسمان شور وغل بپیدا ہوا نارنج اور ترنج بھی چلنے لگے زمین اور آسمان دھوان دھار ہوگیا تلوار زیر وبالا چل رہی ہے شور نشور قیامت برپا ہی اور یہ حال ہی کہ اوپر سے سر جو کٹ کر گرتا ہے تو نیچے والون کے دھڑ پر دھڑاکا ہوتا ہی اور کسی کا دھڑ کسیکے سر پر اور نیچے والے لوگون سے اگر دھڑ کسی پر گرتا ہی وہ کچل کر مر جاتا ہی صدہا لوگ اسی طرح مرگئے اور کسی کی تلوار اگر ہاتھ سے چھٹکر گری جسکے سر پر پڑی اسکے پار نکل گئی وہ جہنم کو چلا گیا کسیکے خود پر برچھی جو گری وہ اکبارگی سر کب کو توڑ کر نکل گئی غرض فوج زمین پر جو لڑ رہی تھی اس حال کو دیکھکر ساری لڑائی اپنی بھول گئی سب آسمان کیطرف متوجہ ہوے اس خیال سے کہ یہ بلاے آسمانی کیسی نازل ہوئی ہی خدا اس سے بچائے تسواسطے اگر حریف سے جان بچ جاتی ہے پھر تیر آسمانی سے جان جاتی ہی یہ نیا ماجرا ہی اسکا کیا علاج کرین یہ تو اس فکر مین تھے اور سارے لشکر مین تہلکہ برپا تھا کہ پانچوان سردار افراسیاب کا سحر جاد وبھی آکر پہونچا اسنے دیکھا لڑائی بروے آسمان ہو رہی ہی وہ سمجھ گیا کہ فوج کوکب کی آگئی وہی لڑ رہی ہے بس اس نے نعرہ کرکے دباؤ اپنا ملکہ طاؤس پر ڈالا تھا کہ ملکہ مشتری طلعت سردار کوکب کی آپہونچی اسکو دیکھکر ملکہ طاؤس کی فوج داہنے بائین ہوگئی اور اسکی فوج کو راہ دی یہ فوج تازہ دم آکر گری کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگادیے قصہ کوتاہ کہانتک بیان کرون اسی طرح تمام فوج کوکب اور افراسیاب کی آئی اور تلوار زور وشور سے بروئے آسمان چلا کی آخر کو لڑتے ہوے زمین پر آئے لاشونکے انبار لگ گئے اور نعرہ سردارون کے ہونے لگے فوجین سمٹ سمٹ کر اپنے اپنے غول مین جدا ہوکر ملنے لگین اور لڑائی گھمسان کی ہوئی عیار بھی حقہ ہاے آتشبازی کو داغ کر آگ برسانے لگے طائران سحر نے جاکر افراسیاب کو اطلاع دی وہ بھی فوراً دوڑ پڑا یہان سب جنگ وجدل مین متوجہ ہوے کہ اکبارگی دیکھا سب نے کہ رنگ آسمان کا دگرگون ہوگیا اور سارے مین سیاہی پھیل گئی یہ ماجرا دیکھکر عمرو نے ملکہ مہرخ سے کہا خبردار ہوجاؤ افراسیاب آپہونچا مہرخ تو عمرو کے کہنے سے طرف آسمان کے متوجہ ہوئی اور عمرو سب عیارونکو ہمراہ لیکر لشکر سے نکل گیا اس عرصہ مین افراسیاب نے آکر دیکھا کہ لڑائی کا رنگ بے رنگ ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جلدی سے جو جو سردار مہرخ کے تھے انکو پنجۂ سحر مین پکڑ کر لے اُڑا اور اپنی جانب کے سردارون کو چھوڑ دیا اور یجا کر سب کو ایک مقام پر بزور سحر گنبد فولادی تیار کیا اور سب سردارون کو مہرخ کے مع مہرخ و لشکر کے بروے آسمان اندر اس گنبد کے قید کیا اور مثل سرپوش کے گنبد کو سب کے اوپر ڈھانکدیا اور آپ اندر اس طلسم کے چلا گیا یہان جو تاریکی اور گرمی سب کو معلوم ہوئی اور دھوان کثرت سے پھیلا سب کا دم گھٹنے لگا اور جانون پر بنگئی بلکہ الیسے بدحواس ہوے کہ ساحر زبردست اپنا اپنا سحر کر کے تھک گئے اور اڑ اڑ کر سارے گنبد مین ٹکرین کھائین مگر کچھ نہ ہوسکا اور اس گنبد سے نہ نکل سکے آخر کو ناچار ہو کر دیکھا کہ اب سواے مرجانے کے چارہ نہین ہے ہر اس سب پر غالب ہوا قضاے کار حسب اتفاق وہ طائر سحر کہ جن کو کوکب نے یہ حکم دیکر روانہ کیا تھا کہ منزل بمنزل کی خبر ہمکو پہونچانا وہ آکر یہان پہنچے اور یہ ماجرا دیکھا کہ مہرخ وغیرہ سب قید افراسیاب مین پھنسے ہین وہ فوراً بھاگے اور جاکر کوکب کو اطلاع دی وہ سنکر مثل برق جہندہ کے ایک آن واحد مین تڑ پکر برابر اس گنبد فولاد کے آیا گنبد دیکھکر تیر سحر مارا وہ تیر اس گنبد پر لگا تو سہی مگر کارگر نہوا اُچٹکر اڑ گیا کوکب نے جھلا کے گولہ فولادی اس زور سے اُسپر مارا کہ اگر وہ گولہ کوہ پر پڑتا تو اسکو بھی ریزہ ریزہ کر دیتا اور کوہ سُرمہ ہو جاتا لیکن گنبد پر مطلق اثر نہ کیا اور گولہ بھی اچٹکر سرد ہوا جب تو کوکب کو غصّہ آیا غضبناک ہو کر تخت سحر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور تڑپکر سوے آسمان بلند ہوا اور وہان سے مانند برق کے بصورت شمشیر اس گنبد پر گرا تو اسطرح سے اس گنبد فولادی کو کاٹا جیسے چلتی کو تار کاٹتا ہی پس دو ٹکڑے ہوگئے اور بہترا کے گر پڑا اب جو مہرخ وغیرہ نے دیکھا کہ گنبد اور میدان صاف ہے تلوارین تو سب کے ہاتھو نہین تھین فوج افراسیاب کو قتل کرنا شروع کیا یہانتک قتل کیا کہ کشتون کے پشتے لگا دیے اور سردارونکو تو افراسیاب اپنے پہلے ہی لے گیا تھا فوج بے سردار کی تھی تاب مقاومت نہ لاسکی بھاگ کھڑی ہوئی بلکہ بہت سے ساحر جو صاحب فوج بھی تھے کہ دس دس بیس بیس سوار اُن کے دائمی ملازم تھے وہ سب مع اپنے ملازمون کے آکر قدمون پر مہرخ کے گرے اور اپنا اپنا قصور معاف کرا کے کہنے لگے کہ ہمکو اب کچھ کام افراسیاب سے نہین ہم حضور کے تابعدار اور فرمانبردار ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ادر خادمت مین حاضر ہین کس واسطے کہ افراسیاب اور سب سردار ہمکو موذی کے خیبگل اور دہن اژدر مین چھوڑکر
چلے گئے بلکہ قید کر گئے کہ جسمین ہم بھاگ نہ سکین خود بخود سب مرکر رہجائین یا کہ مارے جائین
اب امیدوار ہم جان نثار ہین کہ ہمکو اجازت ہو کہ رکاب سعادت انتساب مین حاضر رہین مہرخ
نے اس کے جواب مین کہا کہ بھائیو تمھارا گھر ہی ہین کیا تمکو منع کرتی ہون شوق سے تم میرے ساتھ
رہو کسواسطے کہ تم کوئی غیر تھوڑے ہو ہم اور تم تو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین تم ہم سے خوب
واقف ہو اور مین تمسے آگاہ ہون کچھ احتیاج تمھارے پوچھنے کی نہین ہے مین ہر صورت سے حاضر
ہون غرض بہت سے لوگ تو شریک مہرخ کے ہوگئے اور بہت سے مارے گئے ہزار من بھاگ
بھی گئے اس مقام پر بعضون نے لکھا ہے کہ افراسیاب نے مہرخ کو مع لشکر کے اندر اس
گنبد فولادی کے قید کیا تھا اور بعضون نے یہ لکھا ہے کہ اسنے اپنے لوگون کو جاے امن
تصور کر کے اندر اس گنبد کے رکھا تھا کہ جسمین کوئی قتل نہ کر سکے اب جو کوکب نے آکر
انکو رہا کیا تو وہ سب جو جو کہ عقلمند تھے انہون نے اطاعت مہرخ کی قبول کی مہرخ نے
خوش ہو کر سب کو رکھ لیا بعد اسکے کوکب سے ملاقات کی اور بغلگیر ہو کر نقارے خوشی کے
بجواتی ہوئی اپنی بارگاہ مین داخل ہو کر صحبت عیش آراستہ کر کے ناچ و رنگ مین مصروف
ہوئی غرض آدھی رات گئے تک محفل عیش و عشرت برپا رہی بعد اسکے کوکب رخصت
ہو کر اپنی بارگاہ کو اٹھکر چلا تمام شاہزادیان بھی اسکے ہمراہ ہوئین یہ سیر مہرخ کے
بازار کی کرتا ہوا آگے بڑھا ایک میدان وسیع ملا اسنے اسکو طے کیا تو دیکھا کہ لشکر
ہمیر اترا ہوا ہے اور جس مقام پر مین نے بازار کو کہا تھا وہان بازارین آراستہ ہین اور
جہان پر کہ بارگاہ کو حکم کیا تھا وہان بارگاہ استادہ ہے اور گرد خیمے ڈیرے چوب قلندریان
اسکین راوٹی مارکیان کندلے وغیرہ تمام برپا ہین کوسون اور منزلون تک لشکر پڑا ہے
سیکڑون نشان ہین اسی طور سے کہ جسطرح مین نے حکم دیا تھا غرض لشکر کو دیکھکر
نہایت خوش ہوے اور اپنی بارگاہ مین داخل ہوے وہ شاہزادیان رخصت
ہو کر سب اپنے خیمون مین گئین اور آرام کیا ادھر کوکب روشن ضمیر نے بھی استراحت
فرمائی جب صبح ہوئی تو اٹھکر ہاتھ منھ دھویا پان کھایا اسوقت خواجہ سلامت بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رونق افروز ہوے اور کوکب سے کہا کہ مین غضنفر بن اسد کو گنبد نور کے اوپر سے لے
آیا ہون مگر ایک مقام پر بیہوش کر کے مین نے ان کو رکھا ہے اور کسی سے اظہار ابھی تک
نہین کیا اور نہ اس لڑائی مین ہوشیار کیا اس خیال سے کچھ ضرورت نہین ہی مگر عنایت الٰہی
سے لڑائی بھی فتح ہوگئی اور تم بھی آگئے ہو کوکب یہ سُنکر شاد ہوگئے بند غم سے آزاد ہوگئے
اور ادھر اب حال بیان کیا جاتا ہے کہ ملکہ بران شمشیر زن جو برائے ملاقات آئی تھی وہ
قید ہوگئی تھی چنانچہ وہ اب ظاہر ہوئی غرضکہ ایک درہ پہاڑ پر دیکھا کہ آسمان سیاہ زمین
پر نظر آتا ہے اور آواز ظلمات آسمان سحر کی آتی ہے کہ اے مہرخ تم سب کو دو گھڑی مین
ٹکر اکر مار ڈالون گا بحکم افراسیاب جبکہ نام مہرخ کا رعد اور برق جادو نے سُنا از بسکہ
ایک حالت عشق کی ملکہ مہرخ سے اور رعد و برق جادو سے قدیم تھی اور عمرو سے وہ ربط
و محبت ہی کہ جسکا حد حساب نہین بے ساختہ رعد و برق جادو نے اپنا سحر کر کے ایک طرف سے
ایک ابر نمایان کیا اور ایک طرف سے کڑک کر بجلی اس آسمان پر گری کہ ظلمات
آسمان سحر کے دو ٹکڑے ہوے اور وہ لاشہ سامنے عمرو و مہرخ کے گرا اور آواز دار و گیر
کی بلند ہوئی کہ کشتی مرا نام من ظلمات آسمان سحر بود وہ تاریکی سب رفع ہوئی اب
رعد اور برق و مہرخ و شکیل عمرو کے سامنے آکر بیٹھے اور سبھون نے
گلے لگایا عمرو نہایت خوش ہوا رعد و برق کی ملاقات ملکہ بران شمشیر زن سے
کرائی اور گرم اختلاط ہو کر اب سب مہرخ کی بارگاہ کیطرف روانہ ہوے عمرو بران
شکیل سب آکر بیٹھے اس مین بران نے پوچھا کہ مدہوش ببر گیر کہان ہے سب نے
عرض کیا کہ آپ کے پیچھے گھبرا کر وہ بھی بارہ سو سوار لیکر روانہ ہوا تھا یہ سُنکر ملکہ
بران شمشیر زن نے ایک ساحر کو مدہوش کی خبر کے واسطے بھیجا دو کلمہ
مدہوش ببر گیر کے سنو کہ مدہوش ببر گیر کنارے دریاے ظلمات کے پہونچا کہ اہمن
زنار جادو اور ناقوس جادو ملازمان افراسیاب کو خبر ہوئی دو لاکھ جادوگرون
سے مقابلہ مدہوش ببر گیر مین آیا اور سامنا گیا غرض زنار جادو تو مدہوش ببر گیر
کے ہاتھ سے مارا گیا اور ناقوس جادو سے اور مدہوش ببر گیر سے سحر کی ٹکرین ہو رہی تھین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ دونون کے سر پھٹ گئے دیکھا کہ غش کھا کر گرے اور ادھر سے دو لاکھ ساحر ناقوس کا
بارہ سو ساحر پر کہ مدہوش کے تھے آ پڑے اور تلوار چلنے لگی مگر بارہ سو جادوگر خاص کوکب
روشن ضمیر کے تیار کیے ہوے تھے جسکے تلوار لگی دیکھا کہ اس کے بدن سے آتش پیدا ہوئی
ہزارہا جادوگر ادھر کا جلا دیا دو لاکھ جادوگر ناقوس کے ساتھ کا مارا جا چکا تھا کہ حیرت
جادو آکر پہونچی اور وہ مدہوش اور ناقوس دونون کو اپنے ساتھ لے گئی یہ خبر
افراسیاب کو پہونچی اسنے عقاب کو دو لاکھ ساحرون سے روانہ کیا آکر جہان
میدان تھا وہان خیمہ کیا اسوقت وہ جادوگر ملکہ بران شمشیر زن کا جو خبر لینے چلا تھا
پہونچا اور خبر تحقیق کرکے پھرا اور آکر ملکہ بران شمشیر زن سے سب حال بیان کیا وہ
اُٹھی اور سحر سے ایک گولہ آتش کا طرف آسمان کے روانہ کیا مہرخ و برق اور شکیل و
عمرو و برق فرنگی نے برق اور رعد جادو کو بارگاہ مین چھوڑا اور پیچھے پیچھے آپ روانہ ہوے
مگر اول ملکہ بران شمشیر زن وہان پہونچی اور کچھ سحر کرکے دانے ماش کے زمین پر مارے عمرو
نے دیکھا کہ غول جانورون کا پیدا ہوا جسم تو جانورونکی زمرد کی ہے اور چہرہ لال کا یاقوت
رنگ اور ایک طرف ایک پنجہ پیدا ہوا وہ پنجہ ایک چھیپی نہایت پُر تکلف لیے تھا اس نے
وہ چھیپی ہلائی جانورون کا غول عقاب جادو کے لشکر پر گرا اور جس ساحر
کے سر پر وہ لال بیٹھا بھیجا کھا گیا دو لاکھ جادوگر عقاب کے مارے گئے عقاب جادو
بھاگ کر افراسیاب کی بارگاہ کیطرف چلا ملکہ بران شمشیر زن آسمان سے نیچے
اُتری مہرخ وغیرہ نے دوڑ کر بران شمشیر زن کی بلائین لین عمرو نے بہت تعریف کی
غرض عقاب جادو کے خیمے مین بران شمشیر زن مہرخ شکیل برق فرنگی
وغیرہ سب آکر بیٹھے عقاب جادو بھاگا ہوا افراسیاب کے پاس پہونچا اور سارا
حال اپنی فوج کی شکست کا افراسیاب سے کہا افراسیاب نے حکم دیا کہ ہان ظلمات
فیل دندان جادو جا اور بران شمشیر زن کو مع عمرو وغیرہ جتنے وہان ہین سب کو
گرفتار کرلا ظلمات فیل دندان سوار ہوکر چلا مگر وہان جو عمرو و برق فرنگی وغیرہ
بارگاہ مین مع ملکہ بران بیٹھے تھے اُنھون نے دیکھا کہ آسمان پر تاریکی سی نمود اہی اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چار طرف سے اندھیری جھکی ہی عمرو تو گھبرا کر گلیم اوڑھ کر بھاگا اور برق فرنگی بھی ایک سمت
دامان کوہ مین جاکر چھپا لیکن لشکر بربران اور مہرخ کے دیکھا کہ چادر ظلمات پھیل گئی اور
سب جادوگرون نے دیکھا کہ ایک سمت ہاتھی بہت بڑا ہی اسکے پیچھے بہت ہاتھی ہین انھون
نے آکر چار طرف سے خیمہ ملکہ بہران وغیرہ کا گھیر لیا عمرو نے برق فرنگی کے پاس جاکر کہا کہ
بیٹا سب قید ہوگئے چلو کچھ تدبیر کرین یہ کہکر عمرو مہرخ کی بارگاہ مین آیا برق چشمک زن
کو روتے ہوے دیکھا عمرو نے پوچھا کہ کیا یہ ماجرا ہے برق چشمک زن نے کہا
ظلمات فیل دندان کسی سے نہ مرے گا مگر ایک معشوق افراسیاب کی ہو اُسکے
ہاتھون اس کی موت ہی یا سحر ملک کوکب روشنضمیر کا ہو تو مارا جائے عمرو نے
کہا کہ اے برق چشمک زن انشاء اللہ تعالے ہم اسکو مارینگے یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور ہر
سمت صحرا چلا چند قدم چلا تھا کہ دیکھا سامنے انھین مین سے ایک ہاتھی مست جھومتا چلا آتا ہی
اور وہ عمرو کو دیکھکر کہنے لگا کہ اے عمرو کیا مقدور تیرا جو ظلمات تک پہونچ سکے عمرو ادھر سے
پھر ادہر جو اسی مین ایک سمت کو بھاگا جاتے جاتے دیکھا تو ایک طرف کچھ پہاڑیان ہین گھبرا کر
ایک پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہان ایک چٹان پر پتھر کی سجادہ بچھا کر عصر کی نماز پڑھی اور تضرع
وزاری رو رو کر جناب باری مین ملتجی ہوکر بخضوع و خشوع پکارا کہ اے مالک میرے اسوقت
مین تو مدد کر ورنہ مجھ مور ضعیف سے اس مست ہاتھی کا کیا مقابلہ ہو سکتا ہی یہ کہتے کہتے
عمرو کو غنودگی آئی اور سو گیا خواب مین دیکھتا کیا ہی کہ کسی شخص نے آواز دی اے عمرو
دامن پہاڑ کی طرف جا وہان تیرا مطلب ہوگا عمرو گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور بموجب الہام
غیب دست راست کو روانہ ہوا دیکھا کہ پہاڑ مین راستہ ہی جب اس پہاڑ مین گیا دیکھا
کہ ایک میدان دو سو کوس کا نظر آتا ہے اور جابجا اسمین مکانات اور عمارات نظر آتے ہین
اور دروازہ ایک ہے عمرو ایک رنڈی کی صورت بنکر چلا گیا دیکھتا ہی کہ چار سو عورتین
پیر نیا دور دُرگوش مرصع پوش آسمان کیطرف سے اُڑتی ہوئی آتی ہین اور سو سو اسی
ہاتھی ہین کہ ان پر بارگاہ لدی ہوئی خیمہ و خرگاہ بارہ ہے وہ سامنے ایک زمین پر
اُترے اور بارگاہ کھڑی ہوئی اور سقے آب پاشی کر گئے بعد ازان کچھ جاجب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چوبدار آگے آگے بڑھے ہوئے اور بیچ مین ایک تخت مکلل بجواہر اس پر ایک شہزادی بیٹھی ہوئی مورچھل ہوتا ہوا اور گرد پیش چار سو ساز تھے چار سو پریزاد اس بارگاہ مین آکر مجلس آرا ہوئی عمرو بھی ایک لونڈی کیصورت بنکر سامنے ملکہ کے کھڑا ہو گیا وہ ملکہ ایسی خوبصورت ہے کہ عمرو بھی بہ نگاہ حسرت دیکھتا ہی غرض اب ناچ رنگ گانا بجانا شروع ہوا تب عمرو بھی ایک گائن بنکر جا بیٹھا اور نے نوازی کرنے لگا اسنے جو آواز سُنی بیکل ہو گئی اور تمام مجلس بیتاب تھی کہ ملکہ صاحب مکان نے اس نے نواز سے پوچھا کہ تو کون ہی عمرو نے کہا کہ مین مصور جادو کی لونڈی ہون ملکہ نے کہا کچھ گاؤ عمرو نے پھر بانسری اُٹھائی اور ایسا بجایا کہ تمام صحبت والیون کو محو مطلق کر دیا چنانچہ ملکہ کا نام شکوہ زرین قبا ہے جب عمرو بانسری بجا چکا تب ملکہ ہنسی اور ہاتھ پکڑ کے کہا کہ کوئی تھوڑا سا پانی لائے عمرو بد حواس تھا کہ ایک لونڈی نے ایک گلاس مین یاقوت کے پانی لا کر دیا ملکہ شکوہ زرین قبا نے کچھ سحر کر کے ایک چھینٹا پانی کا عمرو کے مارا اصلی صورت عمرو کی نکل آئی ملکہ نے کہا کہ کیون اسے عمرو ساربان زادے تو اپنی جان کو ہاتھ پر رکھے پھرتا ہی خیر سمجھ لونگی یہ کہکر تخت پر اپنے ساتھ عمرو کو بٹھا کر اشارہ کیا کہ وہ تخت پرواز کر کے چلا اور ساتھ والیان سب روانہ ہوئین کوئی دو گھڑی کے بعد عمرو نے جو دیکھا تو ایک بارگاہ مین پہاڑ پر اترا اور اسوقت شام بھی ہو گئی ہے کہ باغ مین وہ بارگاہ ہی ملکہ وہان چار چھ گھڑی تک جلسہ دیکھکر پلنگ پر دراز ہوئی اور عمرو کو ایک پلنگ پر سلایا مگر بقید سحر رکھا کہ کہین بھاگ نجائے جب آدھی رات کا عمل ہوا تب ملکہ نے محبوب سے کہا کہ چلو پہاڑ پر چل کے شب ماہ کی سیر دیکھین اور عمرو سے بانسری سُنین یہ کہکر ملکہ نے محبوب کو ساتھ لیا اور عمرو کو جگا کے بلایا اور ایک پہاڑ پر جا کر فرش آراستہ کرایا اور عمرو وہان گایا اس اثنا مین عمرو اور شکوہ زرین قبا اس پہاڑ پر سے اُترکے واسطے مقابلہ فیل دندان کے آئے اور رمزان و عمرو اور ماہ تاجدار بھی ساتھ ہی دو گھڑی کامل لڑائی سحر کی رہی کہ ایک مرتبہ وار ماہ تاجدار کے خالی دیکر ظلمات فیل دندان نے کچھ ایسا سحر کیا کہ چادر سیاہی کی ماہ تاجدار پر گری اور مع عمرو و رمزان و ماہ تاجدار قید مین آ گئے جو عالم کہ ملکہ بران کا ہوا تھا وہی حال ماہ تاجدار کا بھی ہو گیا اور بعد قید کرنے کے نامہ افراسیاب کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس مضمون کا لکھا کہ مین نے ماہ تاجدار و عمرو اور مرزان جادو اور لاکھ ساحر گرفتار کیا ہے
پہلے ملکہ بہران شمشیر زن کو قید کر چکا ہون اگر آپ تشریف لائین تو ان کے قتل کی تدبیر ہو جسوقت
نامہ افراسیاب کو پہونچا نہایت خوش ہوا اور کہا کہ کل چلکر سب کو قتل کرونگا جب حال
گرفتاری کا ماہ تاجدار کی باغبان قدرت نے سنا اس نے افراسیاب سے ملکہ شکوہ
زرین قبا کی تقصیر معاف کرائی اور مع محبوب شکوہ زرین قبا کو رخصت کیا
غرض جس مکان مین شکوہ زرین قبا رہتی تھی وہان محبوب آئی اور سارا حال سب بیان
کیا کہ مجھے اس جرم پر قید افراسیاب نے کیا تھا اب میرا ارادہ ہے کہ ظلمات فیل دندان
کو مارکر ماہ تاجدار کو چھڑاؤن محبوب نے ہرچند منع کیا مگر ملکہ نے نہ مانا غرض یہ دونون وہانسے
روانہ ہوئین دوپہر رات کو کوہ نیلم سے اُترکر سمت ظلمات بہ تعجیل تمام چلین کہ ایک آواز آئی
مین تیری کنیز حاضر ہون اے ملکہ خوشی کر کہ ملکہ سہیل جادو آتی ہی ملکہ نے جو پلٹ کر پیچھے دیکھا تو ان
حلقہ کمند کے محبوب اور ملکہ کے گلے مین پڑے اور دونون بیہوش ہو کر گرین اسنے آتے ہی کہ منم
صرصر شمشیر زن ان پشتارہ دونون کا لیکر افراسیاب کیطرف روانہ ہوئی ازبسکہ صبح ہوگئی تھی
افراسیاب کی بارگاہ تک پہونچنا مناسب نہ جانا کوئی دو گھڑی دن چڑھا کہ مصور جادو
کی بارگاہ مین پہونچی سامنے مصور جادو کے آکر پکاری کہ اے مصور جادو اپنے دل مین کچھ
اندیشہ نکر نا جرات اور مردانگی سے مین شکوہ زرین قبا اور محبوب جادو کو پکڑ لائی ہون
اور پشتارہ کھولکر سامنے دونونکو ڈالدیا صورت نگار کو خوف آیا اور کہنے لگی کہ قدرت خدا
کی ہے کہ ملکہ شکوہ زرین قبا کا کیا مرتبہ ہی یہ سوچ کے ملکہ کو ہوش مین رفع بیہوشی دیکر لائی اور
برابر اپنے تخت کے بٹھایا جیسے ہی ملکہ شکوہ کو ہوش آیا محبوب کو دیکھا کہ ساتھ ہے سحر کرکے مع
محبوب سمت آسمان روانہ ہوئی مصور جادو گھبرا کر پیچھے دوڑا برابر ملکہ کے پہونچکر ایک سل سحر کی
ملکہ پر ماری ملکہ نے دیکھا کہ میرے پیچھے سحر کی سل آتی ہے اسی حالت مین سحر جو کیا تو وہ سل ریزہ ریزہ
ہوکر بارگاہ مین مصور جادو کے گری اور جسکے سر پر سنگریزہ لگا جان سے جاتا رہا ایک پتھر
مصور جادو کے بھی لگا سر مصور جادو کا پھٹ کر لہو بہنے لگا یہان سب گھبرا سکے
بھاگنے لگے ملکہ شکوہ زرین قبا اور محبوب دونون بھاگ کر صحرا کی طرف روانہ

ہوئین اب دو کلمہ داستان افراسیاب کے سنیے کہ اسنے چار لاکھ جادوگرون سے قیصر جادو کو روانہ کیا کہ جا کر ماہ تاجدار و عمر اور مرزان جادو سب کو قتل کر کے سر انکے میرے پاس لا قیصر جادو فوج لیکر جہان بارگاہ ماہ تاجدار کی تھی پہونچا اور پہلے وہ جو دو لاکھ جادوگر ماہ تاجدار کے تھے انپر آکر گرا ہر چند کہ وہ فوج بے سردار تھی لیکن بناچاری لڑی زخمی ہوئی اور کچھ بھاگ کھڑی ہوئی قیصر جادو نے بارگاہ ماہ تاجدار کی لدوا کے ارادہ چلنے کا کیا لیکن جدھر فوج زخمی ہو کر بھاگی جاتی تھی قضا کار اسطرف سے ملکہ ماہ تاجدار اور محبوب صحرا مین آتی تھین ملکہ نے پوچھا کہ یہ ماجرا کیا ہے لوگون نے کہا کہ ہم لوگ ملازم تھے ماہ تاجدار کے قیصر جادو نے آکر ہمکو مارا اور بارگاہ چھین کر لیے جاتا ہے بس یہ سنتے ہی ملکہ ماہ تاجدار نے سحر کیا اور مانند برق کے قیصر جادو پر آئی اور پکاری کہ ای قیصر کہان جائیگا قیصر جادو نے ماہ تاجدار کو دیکھ کر ایک نارنج سحر کا مارا کہ ران پر آکے لگا اور لہو جاری ہوا ملکہ نے کچھ مٹی گوندھکر اپنے خون سے ایک سوار بنایا اور تلوار اسکے ہاتھ مین دے کے کہا کہ مار تو قیصر اور اس کی فوج کو بس اتنا سنتے ہی وہ سوار ملکہ کا مع تلوار فوج پر قیصر کی گرا اور جسکے دوڑ کر اس نے تلوار ماری دو ٹکڑے تھا رفتہ رفتہ ہزارون جادوگرون کو مار کر برابر قیصر کے پہونچا ہر چند قیصر جادو نے سحر کیا اور آپکو بچایا لیکن اس سوار نے آتے ہی ایک تلوار ماری کہ قیصر جادو سیدھا جہنم کو پہونچا پھر تو یہ حال تھا کہ جدھر وہ سوار تلوار پکڑ کر جا پڑتا تھا صفین کی صفین الٹ جاتی تھین غرض ایسا لڑا کہ تین پہر کے عرصے مین دو لاکھ ساحرون کو مار کر بھگا دیا ساری فوج قیصر جادو کی بھاگی ملکہ شکوہ زرین قبا اور محبوب جادو فتح کر کے بارگاہ مین ماہ تاجدار کے پھرین اور بارگاہ استادہ کرا کے بیٹھین اور بعد اسکے چالیس پتلیان سحر کی تازہ تیار کر کے ہر ایک کے ہاتھ مین آئینہ دیا کہ وہ منھ اپنا دیکھنے لگین بعد ازان دو دانے ماش کے پڑھکر ان پتلیون پر مارے کہ وہ پتلیان پتھر کی بنگئین اور سوار کے گلے مین موتیون کا مالا اتار کے ڈالدیا اور سحر کیا کہ وہ سوار اوپر بارگاہ کے آیا اب یہ معلوم ہوتا تھا کہ اوپر بارگاہ کے کئی ستارے ہین اور بیچ مین ایک چاند جلوہ گر ہے غرض یہ بنا کر آپ اور محبوب روانہ ایکطرف کو ہوئین جب خبر افراسیاب کو قیصر کے مارے جانے کی پہونچی افراسیاب نے

بزعمان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باغبان قدرت کو روانہ کیا باغبان قدرت ملکہ شکوہ زرین قبا کے سامنے
آیا اور آوازہ مہیب دی ملکہ نے دیکھا باغبان حریف زبردست ہے بس نارنج اس پر مارا
اسنے خالی دیکر ایک پتھر زمین پر مارا کہ ملکہ کے پاؤن زمین نے پکڑ لیے اور یہ بچپتی تمام باغبان
قدرت ملکہ شکوہ زرین قبا اور محبوب کو پکڑ کر سمت افراسیاب روانہ ہوا عجب
قریب دریاے نور کے پہونچا کہ داہنی طرف سے کسی نے آکر ایک بیضہ بیہوشی کا اسکے منہ پر
مارا کہ چرخ کہا کر باغبان زمین پر گرا اس نے آواز دی کہ منم نظر کردہ حیدر کرار مہتر قران ملکہ
چھوٹ کے ایک جا ٹھہری اور مہتر قران نے دوڑ کر ایک بغدا مارا اگر پہاڑ پر مارتا تو ٹکڑے
پتھر کے ہوجاتے مگر کچھ اثر نہ کیا ساتھ ہی دیکھا کہ زمین پھٹ گئی اور زمین سے ایک مچھلی
نکلی اور باغبان قدرت کو لے کر غائب ہوگئی اور ملکہ شکوہ زرین قبا اور محبوب جادو
کو دوبارہ پکڑ کر حیرت جادو کی بارگاہ مین لائی حیرت جادو نے کہا کہ اب کہان
جاؤگی یہ کہکر طوق زنجیر منگا کر بدون سحر کے چاہا تھا کہ شکوہ و محبوب کو قید کرین اس اثنا مین
محبوب و ملکہ کو ہوش آیا سمت آسمان پرواز کر گئین پیچھے پیچھے ملکہ شکوہ کی دو ہزار ساحر حسب
حکم ملکہ حیرت جادو کے دوڑ پڑا جیسے دریاے خون روان پر آئی ملکہ شکوہ زرین قبا
نے اپنا مالا توڑ کر دریا مین پھینکدیا اور آب مین پہونچی مچھلیان اس دریا کی اڑین اور وہ جو دو
ہزار جادوگر پیچھے پیچھے ملکہ کے تے تھے ان سب کو پکڑ کر بیچ دریا مین غائب ہوگئین حیرت جادو
کو جو خبر ہوئی پکارے غضب کیا ملکہ شکوہ زرین قبا نے یہ کہکر حیرت جادو آپ دوڑ کر بھی جاتے
جاتے دیکھا ایک سا... کہ نام اسکا ساحر بیدل ہے وہ ایک مقام پر بیٹھا ہی اسنے کہا کہ ای ملکہ
حیرت جادو شکوہ زرین قبا ابھی اسی طرف گئی ہی مع محبوب جادو کے یہ سنتے ہی حیرت
جادو مانند برق کے چمک کر برابر ملکہ شکوہ کے پہونچی دفعۃً ملکہ اور محبوب جادو کو بغل مین دابکر
پھر کر وہان پہونچی جہان وہ ساحر بیدل بیٹھا تھا اس سے کہا بیدل تو نے مجھے خوب راہ
بتلائی نہین تو یہ دونون صاف نکل گئی تھین ساحر بیدل نے کہا کہ اسطرف سے نجانا کہ وہان کی
عیار بھی لگے رہتے ہین ملکہ حیرت جادو نے کہا کہ کسطرف سے جیسے ہی حیرت نے کہا کس طرف سے کہ ساتھ ہی
دیکھا کسی نے حلقہ کمند کے مارے کہ چارون شانے چت حیرت زمین پر آرہی اور وہ پکارا کہ منم برق فرنگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اب شکوہ زرین قبا جادو و محبوب جادو تو چھوٹکر ایک درۂ کوہ لاجورد مین آئین کہ دم بھر ٹھہرین دم لین مگر پہاڑ مین آدھا عمل افراسیاب کا اور آدھا کوکب کا ہی غرض وہان آکر سحر کی تیاری مین مشغول ہوئین لیکن حیرت حضور مین افراسیاب کے آئی سب احوال ملکہ شکوہ کا بیان کیا اُسوقت افراسیاب نے حیرت سے کہا کہ تو جا کر انبار لکڑیونکا داہنی طرف لگا آ صبح کو ملکہ شکوہ کو مین اسمین جلادونگا حیرت جادو نے یہ سُنکر طلسم ہوشربا مین بموجب حکم افراسیاب کے لکڑیون کا انبار کروایا اور یہان افراسیاب ملکہ شکوہ کے پکڑنیکو روانہ ہوا لیکن اب حال بیان کیا جاتا ہے کہ شہزادہ غضنفر بن اسد جو صحرا مین پھرنے لگے تو قران نے انسے کہا کہ اے شہریار ایک جادوگر ہے کہ اسنے ہم سب کو قید کیا ہی مع عمرو و مہرخ کی اگر حضور اسے مارین تو کچھ احوال معلوم ہو شاید ملکہ اسی کی قید مین ہون غضنفر تیغہ پکڑ کر اٹھا اور مرکب بادخیز پر سوار ہوکر قران کو اپنے ساتھ لیکر دم بھر مین برابر ظلمات کے پہونچا اور تیغہ دشمن شگاف علم کرکے اس اندھیرے مین یہ معلوم ہوتا تھا شب تیرہ و تار مین ایک چاند نکل آیا ہے اور ادھر سے ظلمات فیل دندان نکلکر سامنے غضنفر کے سحر کرنے لگا غضنفر بن اسد کے پاس انگشتری مہر و ماہ ہے کہ اس پر کوئی سحر اثر نہین کرتا غضنفر نے یا علی اور کہی کہکے اپنے مرکب کو برابر ظلمات کے ملا کر ایک تیغہ مارا کہ سر کے دو ٹکڑے کلہ جبڑا کھولتا ہوا گردن سے مثل قطرۂ سیماب کے نکلکر صندوق شکم کے دو ٹکڑے کیے اور گردنامہ کے تلے سے اس ساحر کے تیغہ نکل گیا آواز گیر و دار کی بلندی کہ مردیم و جان دادیم و بہ مطلب خود نرسیدیم افسوس کشتی مرا نام من ظلمات فیل دندان بود اور بعد گھڑی بھر کے روشنی چار طرف سے نمایان ہوئی ایک سمت سے مہر اوج عیاری مہرخ اور تشکیل جادو اور ملکہ بران شمشیر زن غرض جتنے قیدی تھے سب ساحر چھوٹے سبھون نے دوڑ کر غضنفر کی بلائین لین عمرو نے غضنفر کو گلے سے لگا لیا غضنفر نے جب اپنی معشوق کو وہان نپایا اسی حالت وحشت مین باگ اُٹھائی اور ایک سمت روانہ ہوا قران اسکو بیخود جانکر دوڑا باقی جہان بیٹھے تھے وہین حالت پر غضنفر کی افسوس کرتے تھے اب اور حال سُنیے کہ یکایک کچھ چمن تیار ہوے سحر کے اور عمرو نے دیکھا کہ آگ جو بھنڈی چلی وہ چمن ہرے ہوے اور ایک ایک مع عمرو و بران اور شکوہ و مجلس آرا و مہرخ اور تشکیل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وسہار جادو و ماہ تاجدار چمن مین کھڑے ہین پھر دیکھا کہ ایک ایک کھرپی فولاد کی پڑی ہی سبھون نے وہ کھرپیان لے لیکر گھاس چمنون کی چھیل کر کہنے لگے کہ دیکھین کون جلد گھاس چمنون کی چھیلتا ہے غرض یہ سحر باغبان قدرت جادو وزیر افراسیاب جادو کا ہی کہ سب اس مین مجبور ہو گئے ہین دو کلمے داستان کوکب روشن ضمیر کے بیان ہوتے ہین کہ کوکب کو خبر ہوئی اُس نے سیلان جادو اور قہرمان کو روانہ کیا اور ملکہ زبردست جادو کو بھی روانہ کیا اور یہ سب لشکر سر زمین طلسم مین آ کر پڑا دو کلمے افراسیاب کے سُنیے کہ افراسیاب نے صنعت سحر ساز اور باغبان کو بُلایا اسوقت مصور بھی آیا اور افراسیاب کو مجرا کیا افراسیاب نے مصور کو داہنی طرف کا مختار کیا اور صنعت سحر ساز کو بائین طرف کا مالک کر کے روانہ کیا یہ تو گئے مگر باغبان قدرت کیطرف دیکھکر کہا کہ تو قوت بازو میرا ہی مین کچھ تجھ سے کہونگا ٹھہر جا یہ کہکر افراسیاب نے اپنے ہاتھ سے اپنی سر کو تن سے اُکھیڑا اور آواز دی کہ ای باغبان مین غلام ہون افراسیاب کا چوبیس برس سے اُس نے مجکو قائم کیا تھا اپنے مقام پر اور آپ خدا پرستون کی فکر مین گیا ہی لیکن وہ یہانکی لڑائی سے غافل نہین اُسکو سب یہان کا حال مفصلاً و مشرحاً معلوم ہی خبردار آج وہ تشریف لائیگا یہ کہکر وہ جلا اور خاک ہو گیا لیکن ایک جانور اُس خاک سے نکل کر سوے آسمان اُڑ گیا باغبان قدرت یہ تماشا دیکھکر حیران صحرا کو دیکھ رہا تھا دیکھے تو سامنے ابر سُرخ پیدا ہوا اور ہوا سرد چلنے لگی زمین مین زلزلہ آیا اور زمین پھٹ گئی دیکھا باغبان قدرت نے ستر بادشاہ تاج شاہی بر سر و چارقب شہنشاہی در بر ہاتھون مین مورچھل لیئے ہوے زمین سے نکل کر سمت آسمان گئے اور کچھ بات نہ کی پھر اکبارگی آواز مانند رعد کے آئی اور ایک پریزاد نے کرسی الماس کی لا کر بیچ میدان مین بچھائی اور اس ابر سُرخ سے ایک لکہ ابر نمایان ہوا اور اُس کرسی پر سے آواز آئی کہ منم افراسیاب جادو غرض وہ بادشاہ کہ جو زمین سے نکلے تھے سب گرد اُس کے مورچھل ہلاتے چلے آتے ہین باغبان کو پھر آواز سُنائی دی کہ ای باغبان قدرت حکم ہمارا یہ ہی کہ خبردار رہنا سامنے طلسم کے یہ کہکر وہ کرسی طرف آسمان کے روانہ ہوئی اور وہ ستر بادشاہ پھر زمین مین غرق ہو گئے باغبان قدرت یہ ماجرا دیکھ کر دنگ تھا اور اسی پریشانی مین صنعت سحر ساز کے مکان پر آیا خیمے مین صنعت سحر ساز کو نپایا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ نزد کی طرف گئی ہی باغبان قدرت اُدھر چلا غرض راہ مین ملاقات ہوئی باغبان قدرت نے

صنعت سحر ساز سے کہا کہ افراسیاب کا یہ ماجرا مین نے دیکھا صنعت سحر ساز نے کہا کہ ابھی
مین نے بھی یہی تماشا دیکھا ہی غرض صنعت سحر ساز اپنے مکان کو گئی اور باغبان قدرت گلچین
کے مکان کی طرف روانہ ہوا گلچین جادو جو رہی باغبان قدرت کی وہان جا کر باغبان نے
ایک جادوگر کو دیکھا کہ بیٹھا ہی دو قدم بھر کے ہنسا اور ایک گیند پھولون کا اس جادوگر کے سامنے
باغبان نے پھینکا پھول بکھر گئے وہ جادوگر پھول چننے لگا باغبان قدرت نے پوچھا تو کون ہے
اُس نے کہا مین برق فرنگی ہون باغبان قدرت نے اسکو قید کیا اور آگے روانہ ہوا راہ
مین ضرغام کھڑا تھا مگر چھپا ہوا جیسے ہی باغبان قدرت برابر پہونچا ضرغام نے حلقہ کمند کے
مارے جھٹکے کے ساتھ ضرغام کی آنکھ جھپک گئی جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ کمند ایک درخت پر گری ہی
ناچار اس نے کمند کو کھولا وہین باغبان قدرت نے وہی گیند پھولونکا اُس پر بھی پھینکا اور پکارا تو
کون اُس نے کہا ضرغام شیر دل عیار ہون باغبان نے اسے بھی قید کیا آگے روانہ ہوا ریگستان
مین چلا مگر آگے آگے تو باغبان جاتا تھا اور پیچھے پیچھے قران حبش تھا باغبان پہاڑ مین پہونچا
اور قران نے دیکھا کہ جانسوز رہزن قران آیا لگا باتین کرنے قران کی ذرا آنکھ بچی دیکھا جانسوز
نے قران پر ساتون حلقے کمند کے مارے ساتھ ہی حلقے پڑنے کے قران یون حلقونمین سے نکل گیا
جیسے حلقہ چشم سے نگاہ نکل جاتی ہی مگر قران نے جو حلقہ کمند کے مارے تو وہ چارون شانے چت
کود کر قران چھاتی پر پوچھا تو کون ہی اس نے کہا مین صبا رفتار غرض قران نے اسکو باندھکر
ایک درخت سے چھوڑ دیا اور آپ آگے روانہ ہوا پیچھے قران کے صرصر شمشیر زن پہونچی اس نے
صبا رفتار کو درخت سے بندھا دیکھا احوال سُنکر اسے چھوڑایا اور یہ بھی چلی مگر قران جاتے جاتے
ایک پہاڑ پر چڑھ گیا وہانکی فضا کا کیا کہنا اور اُسطرف کو ایک دیوار شیشے کی دیکھی قران پہاڑ
سے اُتر کے اس دیوار کے قریب آیا دیکھا کہ وہان ایک غار ہی قران اسمین گیا مگر باغبان قدرت
گلچین کے مکان پر آیا اور دستک دی چنانچہ اُس مکان کی سب زمین شیشے کی تھی وہ زمین
تڑقی اور گلچین جادو نکلی باغبان نے احوال افراسیاب کا سب اس سے کہا ابھی بیٹھا تھا
کہ آواز آئی اے باغبان افراسیاب نے تجکو یاد کیا ہی دریائے نور پر بس یہ سُنتے ہی
باغبان قدرت روانہ ہوا دریائے نور پر گیا دیکھا کہ ستر بارگاہین تمامی کی کھڑی ہین اور گرد

نگہبان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فوجین پڑی ہین اور بازار آراستہ ہوتا جاتا ہی ایک آدمی سے باغبان قدرت نے پوچھا
کہ بارگاہ افراسیاب کی کونسی ہی اُس نے کہا یہ بارگاہین اسکے غلامونکی ہین جو ستر بادشاہ
مورچھل کرتے ہین ایک پنجہ باغبان کو اُڑا لیکے روانہ ہوا اور ایک دم مین میدان مین جا کر
اُتارا باغبان قدرت نے دیکھا کہ گرد ہرے ہرے درخت ہین اور اُن مین پھول نرگس کے
لگے ہین بیچون بیچ میدان خالی ایک تخت چار پریزاد لیے ہوے آسمان سے زمین پر آئے ہین
اُس پر ایک پتلۂ الماس کا بیٹھا تھا اُس نے کہا ای باغبان قدرت اسنے کہا حاضر وہ پتلہ بولا
منم افراسیاب ای نمکحرام تونے عمرو کو قید کیا سر کیون نہ کاٹا جلد جا اور سر کاٹ لا اسنے کہا
بہت خوب یہ کہکر باغبان قدرت عمرو کے سر کاٹنے کو پھر روانہ ہوا خیال مین گذرا کہ ذرا
چلکر گلچین کے پاس ہو آؤن ایکدم مین اپنے مکان کو آیا اور گلچین جادو سے کہا کہ مین عمرو
کا سر کاٹنے جاتا ہون ہرچند اُس نے منع کیا اس نے نہ مانا تب گلچین جادو نے کہا قران تیرے پیچھے
لگا ہی یہ کہکر باغبان اور گلچین دونون ایک میدان مین آئے اور ایک جادوگر کو نقب مین
سے گلچین نے نکلتے دیکھا پکاری یہ قران ہی لیکن قران بھاگا گلچین اور باغبان قدرت
حیران رہ گئے دو کلمہ داستان سیلان و قہرمان جنکو کوکب نے بھیجا ہے بیان ہوتے ہین۔
کہ جب وہ طلسم مین چار لاکھ جادوگر سے آئے یہ خبر افراسیاب نے سُنکر سحر ان دونون پر ایسا
کیا کہ آپس مین لڑنے لگے اور دونون طرف سے فوجین آپس مین لڑکر ماری گیئن اور
سیلان و قہرمان لڑکر زخمی ہوگئے کہ پیچھے سے ملکہ زبردست جادو بھی وہان پہونچی اور
یہ تماشہ دیکھکر سیلان و قہرمان دونون کو اُسی حالت زخمداری مین اُٹھاکر کوکب کے
پاس لائی اور سب ماجرا بیان کیا حکم ہوا کہ انکو دریائے صحت پر لیجاؤ بعد اس کے کوکب
نے مرجان جادو سے کہا کہ عمرو کو لاؤ مرجان زبردست عمرو کے لینے کو چلی اور پہلے عمرو کے
لانے سے اپنے مکان کو گئی دو کلمے داستان باغبان کے سُننے کہ آگے آگے تو باغبان اور پیچھے پیچھے
قران جاتا تھا قران نے برابر پہونچکر ایک لغدا اُسپر مارا مگر کچھ اثر نکیا قران تو مثل برق
صحرا کیطرف بھاگا اور باغبان وحشت زدہ چار طرف دیکھنے لگا اُسوقت مرجان زبردست ایک پنجہ
عمرو کی کمر مین ڈالکر قید سے سوے آسمان لے نکلی باغبان نے اپنا مُنہ پیٹ لیا اور کچھ نہ بن سکا ناچار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سمت صحرا روانہ ہوا کہ اسمین چالیس ساحر آتش بدن ہاتھومین زنجیرین لوہے کی لئے ہوے
پہونچے اور آتے ہی باغبان نے سحر کیا اُن پر اثر نہ کیا اور وہ پکارے کہ ہم غلام افراسیاب
کے ہین یہ کہتے ہوے اکدم مین اُس پار دریاے نور کے پہونچے ستر بادشاہون کی بارگاہین کھڑی
تھین سلیمان تاجدار کے پاس کہ شاہون کا مالک ہی غرض وہ جادوگر باغبان کو پکڑے
ہوے ایک جنگل مین لے گئے وہان آسمان سے ایک تخت اُترا افراسیاب بشکل پتلے کے تھا پکارا
کہ ای باغبان تجھے ہمارا ابھی خوف نہ آیا کہ تونے عمرو کو قتل نہ کیا اور پنجے پیدا ہوئے کہ دو کوڑے
وہ پنجے لئے تھے وہ باغبان پر پڑنے لگے باغبان توبہ توبہ کرتا تھا کہ وہ پنجے غالب ہوگئے اور زمین
سے ایک ساحر نکلا اور باغبان کو سامنے اُٹھا کر افراسیاب کے پاس لایا اُسوقت افراسیاب
کے پتلے نے ایک ٹھوکر باغبان کے ماری پھر جو باغبان دیکھتا ہی تو ایک دریا مین ڈوبتا جاتا ہون
پہر بھر کے بعد کنارے پر جا نکلا وہان سواری بادشاہونکی ایسی کھڑی ہی مع تخت کے غرض سواری کے لوگ
دوڑے اور باغبان قدرت سے کہا کہ آپکو سلطنت عنایت ہوئی پوشاک پہنا کی باغبان کو
تخت پر سوار کیا باغبان حیران تھا کہ ایک جادوگرنی آئی اور مجرا کر کے کہا کہ افراسیاب نے
تم کو اس ملک کا بادشاہ کیا ہی اور فرمایا ہی کہ کچھ خیال نکرنا کارخانہ ہمارے قدرت کا ہمین خوب
جانتے ہین اور کسی کو نہین معلوم نیکی بدی اپنے سے ہوتی ہی یہ کہکر وہ ساحرہ باغبان کو اسی شہر
مین لیگئی اور اُس عورت کا نام ملکہ رستم جادو ہی ہمراہ لیکر باغبان کو آئی باغبان وہان آکر
بارہ دری مین بیٹھا ناچ اور رنگ ہونے لگا دو کلمے گلچین جادو کے سُنئیے کہ گلچین کو خبر ہوئی کہ
باغبان قید ہوا بدحواس ہوکر دریاے نور کے کنارے آئی ایک شخص سے پوچھا باغبان پر کیا گذری
اُس نے کہا مارا گیا گلچین یہ سُنتے ہی روتی ہوئی صحرا کیطرف جاتی تھی قریب ایک پہاڑ کے جلوہ گر سامنے
سے آیا گلچین نے دیکھ کر کہا ای قران مین نے آپکو پہچانا اور مین آپکی لونڈی گری کرونگی کس لئے کہ میرے
خاوند کو افراسیاب نے مار ڈالا اب اگر آپ شریک ہوجیے تو مین چلکر افراسیاب کو مارون اور بدلا
اپنے خاوند کے خون کا لون قران نے سوچا کہ لڑائی کو پڑی ہی یہ بھی خدا کی قدرت ہی کہ یہ تمھاری
شریک ہوئی جاتی ہی ایسی گفتگو گلچین اور قران سے ہوئی غرض گلچین قران کو لیکر اُس پار دریاے
نور کے پہونچی دیکھا کہ فوج پڑی ہی اور ستر بارگاہین کھڑی ہین بیچ مین ایک بڑی بارگاہ سلطان تاجدار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی ہی کہ یہ سب بادشاہونکا مالک ہی اور ستر بادشاہ اسکی اطاعت کرتے ہین اور تابعدار سمجھتے ہین غرض
یہ دونون اس فکر مین ٹھہری کہ آج رات کو اسکی تلاش کرینگے اور قران جادوگر کی شکل بن کر
اُس فوج مین چلا اور گلکیر زمین مین غرق ہوکر ساتھ قران کے ہوئی وقت شام کے قران نے دیکھا کہ ایک مچھولی
رنڈیون کی طرف سلیمان تاجدار کی بارگاہ کے جاتی ہی اور پیچھے اُس کے ایک لونڈا گڑ گڑی لیے ہی
غرض کہ قران نے اُس لونڈے کو بیہوش کیا آپ اس لونڈے کی صورت بن کر پیچھے مچھولی کے
روانہ ہوا ایکدم مین بارگاہ کے دروازے پر پہونچے وہ مچھولی ٹھہری اور وہ رنڈی پکاری کہ او نور اللہ
جلد آ اُس نے کہا حاضر غرض وہ لونڈا نور اللہ یعنی قران ساتھ اُنکے داخل بارگاہ ہوا پہر رات گئی
تھی کہ فقیر اللہ ایک فراش تھا اُسے حقہ کی تلاش ہوئی وہ اُس لونڈے کے پاس آیا اور حقہ پیا
پینے کے ساتھ ہی بیہوش تھا کہ نور اللہ لونڈا یعنی قران اپنی صورت تبدیل کرکے اب فقیر اللہ فراش
بنا اور اپنی شکل اُس فراش کو بنا کر محفل مین داخل ہوا اور گلگیر سے گل کرتے لگا ایک دو گھڑی
کے بعد آنکھ فقیر اللہ کی کہ جواب نور اللہ بنگیا ہے کھلی کیا دیکھتا ہے کہ مین جوتیون کے پاس بیٹھا
ہون گھبرایا اور مُنھ پر جو اپنے ہاتھ پھیرتا ہی تو داڑھی مونچھ نہین حیران ہوا اور چیخا کہ مین فراش
بادشاہ ہون ایک رنڈی نے مار کر کہا تو دیوانہ ہوا ہی تجھے افراسیاب سے کیا کام اُس لونڈے نے
کہا او حرامزادی تو کسے مارتی ہی مین فقیر اللہ فراش ہون اُس نے کہا موے تجھے کیا ہو گیا ہے
مین نے تجھے ٹکڑے کھلا کے پالا ہی آج تو فقیر اللہ فراش بنگیا غرض غل ہوا اور یہ خبر سلطان
تاجدار کو ہوئی اُس نے اپنے سامنے بلایا اور پوچھا اس نے کہا کہ مین حقہ پینے اُس لونڈے
کے پاس گیا تھا خدا جانے کیا ہو گیا پھر فقیر اللہ فراش کو لوگون نے دیکھا کہ گلگیر سے
شمعون کے گل کترتا پھرتا ہی لیکن سلطان تاجدار نے حکم کیا کہ اس لونڈے کو قید مین رکھو
باقی باتین فقیر اللہ اصلی اور فقیر اللہ نقلی اور حیرانی لوگون کی کیا بیان ہون غرض فقیر اللہ نقلی
حضور مین حاضر دو پہر رات تک رہے کہ اسمین سلطان تاجدار نے آرام کیا چار گھڑی
رات باقی تھی کہ اسوقت فقیر اللہ نقلی یعنی قران نے دیکھا کہ سلطان غافل سوتا ہی کچھ عیاری
مین بیہوشی رکھکے برابر سلطان تاجدار کی ناک کے لایا دفعتہً کسی نے ایک تھپکی ہاتھ پر قران
کے دی کہ بیہوشی گر پڑی اور سلطان تاجدار کو کسی نے چونکا دیا کہ سلطان اُٹھ بیٹھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور پکارا تو کون ہی قران نے ایک خنجر سلطان تاجدار پر مارا اگرچہ اُس پر مطلق اثر نہ کیا سلطان تاجدار خنجر کھا کر پکارا باش کہاں جائیگا اور غل ہوا کہ لینا لینا مہتر قران کا تو یہ عالم تھا کہ سمت قبلہ منھ اور آنسو آنکھوں مین ڈبڈبائے یہ کبت پڑھتا تھا کبت سگر وسنسار پکارت ہے جبرئیل کو انتر تمھین سکھایو * ساتھ ہی دیکھا کہ آسمان سے آواز رعد کی ایسی آئی اور ایک برق گرد قران کے چمک کر دہ ساحر جو سلطان تاجدار کے خیمے مین تھے اُن پر گری جسکے سر پر گری دو ٹکڑے تھا اور ایک پنجہ پیدا ہوا کہ قران کو اُٹھا کر سوے آسمان روان ہوا چنانچہ یہ تھا کون جو برق ہو کر گرا اور قران کو لے گیا یہ باغبان قدرت کی جورو تھی یعنی گلچین جادو غرض قران کو یاردیای نور کے لیجا کر پہونچایا اور کہا سبحان اللہ واہ ای مہتر قران عیار کیا کہنا مین نے سب عیاری تمھاری دیکھی بارے سجدۂ شکر قران نے ادا کیا بعد ازان گلچین اور قران مین یہ اقرار اور قول وقسم ہوا کہ اب پہلے طلسم ہوش ربا مین چل کر حیرت جادو کو مارین بعد اس کے جیسا موقع ہو گا ویسا دیکھ لینگے یہ کہکر طلسم کیطرف چلے تھے جیسے ہی درۂ کوہ سے باہر نکلے کہ دیکھا صرصر شمشیر زن عیار بچی آفراسیاب کی آتی ہی گلچین کو دیکھکر پکاری کہ ای نمکحرامہ تو نے خصم کو مار کر قران کا ساتھ کیا ہی لعنت ہی تجھ پر یہ کہکر چلی قران نے گلچین سے اشارہ کیا کہ تم اُدھر سے چلو اور مین ادھر سے پس الگ ہوئے تھے اور چند قدم دونون گئے تھے کہ آپس مین نظرون سے غائب ہوئی صرصر قران کی صورت بن کر گلچین کے پاس آئی یہ تو غافل تھی کہ برابر پہونچنے کے صرصر نے کمند ماری اور پشتارہ باندھکر طلسم کیطرف روانہ ہوئی اور بہت جلد پاس حیرت جادو کے گنبد نور پر پہونچکر پکاری کہ مین گلچین کو پکڑ لائی حیرت نے باہر گنبد سے نکلکر کہا کہ اسے ہوش مین لا گلچین نے ہوش مین آکر حیرت کو دیکھا حیرت نے کہا ای گلچین تو نے بھی نمکحرامی پر کمر باندھی گلچین نے کہا حضور صرصر بڑی فاحشہ حرامزادی ہی مین نے عیاری کر کے ارادہ کیا تھا کہ قران کو پکڑ لاؤن اسنے بزدلی سے مجھے ذلیل کیا حیرت نے کہا قسم ہی سامری و جمشید کی مجھے بھی تیرا ملنا خدا پرستون سے یقین نہین آتا تھا صرصر واہی اور دیوانی ہو گئی ہی استغفار ای صرصر جلد چھوڑ دے گلچین کو یہ کہکر گلچین کی قید کھولدی اور گلچین ہاتھ پاؤن کھلوا کر کہنے لگی کہ اگر کہیے تو مین جا کر قران کو فریب دیکے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لاؤن حیرت جادو نے کہا کہ تم بڑا کام کرو اگر اُس مونڈی کاٹے کا یئے جبتی کلموہے کو پکڑ لاؤ لیکن یہ کہکر
گلچین جادو کو رخصت کیا اور گلچین وہانسے نکلی جبین کہتی ہوئی کہ اتنی عیاری قران کی
صحبت کا اثر ہوگیا ہے خوب ہی بچی غرض وہان پہونچی جہان قران بیٹھا تھا قران نے پوچھا گلچین
کہان چلین گلچین نے قران سے ملاقات کرکے سارا ماجرا بیان کیا اور کہا مین تمکو لینے آئی ہون
قران نے کہا واہ کیا خوب عیاری بن پڑی حیلومین نے مارا حیرت جادو یہ کہکر قران نے
ایک غریب کو کچھ پیوٹی دی اور کہا کہ تجکو بادشاہ طلسم کرینگے تو اپنا نام قران بتلانا یہ
بیچارہ مفلس نہایت خوش ہوکر گویا ہوا کہ خداوند سامری و جمشید آپ کو سلامت رکھین اچھا
مین راضی ہون اپنا نام قران بتاؤنگا قران نے اُسکو اپنی صورت بناکر اور آپ
ایک جادوگر کی صورت بنکر اسکو بیہوش کیا اور باندھ پشتارہ اُسکا کاندھے پر رکھکر ہمراہ
گلچین جانب طلسم روانہ ہوا لیکن اب حال عمرو کا سُنیئے کہ زبردست جادو عمرو کو لے کر
کوکب روشنضمیر کے پاس آئی حکم ہوا کہ انکو جمشید روشنجمال بن کوکب کے پاس لے جاؤ
مرجان جادو عمرو کو جمشید روشن جمال کے پاس لایا عمرو اور جمشید سے ملاقات
بخوبی ہوئی اسوقت ایک ساحرہ آئی اور اُس نے کہا کہ مین کوہ عقیق گلزار سلیمانی سے آئی ہون
وہان ایک میدان مین لشکر تھا اور ایک میدان وسیع مین لشکر حمزہ کا اُترا ہوا ہے
دونون لشکرون مین طبل جنگ بجا ہے لڑائی بڑی دھوم سے ہو رہی ہے اُدھر کیطرف سے ہومان جادو
روئین تن نکلا ہے اُس کے سامنے حمزہ کے لشکر سے جو بہادر آتا ہے ہومان پر کوئی حربہ اثر
نہین کرتا ہے اور ہومان سکو زخمی کرتا ہے یا پکڑ لیجاتا ہے یہ حال سُنکر عمرو کی جان تباہ ہوئی اور اُسنے
کہا کہ اے جمشید مجھے اب لشکر حمزہ مین بھجوا دیجئے جمشید نے کوکب سے کہلا بھیجا وہانسے زبردست جادو
آئی نظار زبردست دونون لیکر روانہ ہوئین چار گھڑی دن باقی تھا کہ عمرو آکر وہان پہونچا
عمرو نے دیکھا کہ ایک طرف لشکر حمزہ صاحبقران ہے اور ایک طرف لشکر تھا ہے
اُس طرف سے علمشاہ نکلے اور بمقابلہ ہومان روئین تن کے گئے اُنھون نے اُس کا حربہ
رد کرکے تلوار ماری مگر وہ اس طرح پڑی کہ جیسے گھڑیال پر موگری پڑتی ہے اور اُسنے علمشاہ
پر نیزہ مارا واللہ اعلم کیا تھا کہ علمشاہ گھوڑے سے گر پڑے اور ہومان نے ان کو قید کر لیا

عمرو یہ ماجرا دیکھکر سامنے صاحبقران کے گھبرایا ہوا آیا اور مجرا کیا اسوقت بختیارک نے تیل ماش سونچوانون مین لگاکر اور کچھ اشرفیون کے توڑے عمرو کے پاس بھجوائے اور طبل آسائش بجواکر لشکر پھیر لیگیا امیر اور عمرو بارگاہ مین آئے امیر نے احوال طلسم کا پوچھا عمرو نے سب کیفیت بیان کی اور سہیان لقا بارگاہ مین آکر بیٹھا اور بختیارک نے ہومان نیزہ باز رویین تن سے کہا کہ اب طبل نہ بجوائیے اسمین ہومان نے پھر آپ ہی کہا کہ کیون نہ بجوائیمین بختیارک نے کہا اب مرشد تشریف فرما ہوے ہین اب تم کوئی چار پہر رات کے مہمان ہمارے لشکر مین ہو اپنے تئین چراغ سحری سمجھو پیر و مرشد نے سہتون کی ڈاڑھیان پیشاب سے مونڈ ڈالی ہین بلکہ خداوند کی داڑھی بھی مونڈی ہے غرض ہومان نے جُھنجھلا کے کہا کہ ابھی طبل جنگ بجواؤ چنانچہ جب وہ وقت آیا کہ مغرب کی طرف سے سیاہی عالم مین پھیلی اور آفتاب دریاے مغرب مین ڈوب گیا اشعار

شفق کی آگ پھر بھڑکی سر شام
ہوا سرد آفتاب روز کا جام
ہوی مہتاب سے روشن در و بام
ستارون سے کھلا پھر تختہ شام

سر شام طبل جنگ بجا عمرو نے کہا کہ یا حمزہ صاحبقران میرے نام پر طبل جنگ بجوائیے امیر نے ہر چند منع کیا مگر عمرو نے نہ مانا غرض نام پر عمرو کے طبل جنگ بجا اور یہ خبر بختیارک کو پہونچی اُس نے گھبرا کر کہا کہ ای ہومان لیجئے انا للہ و انا الیہ راجعون اب خاتمہ ہی سمجھین تو ہم نے حوالہ گور کیا فاتحہ خیر کا پڑھتے ہین ہومان نے کہا کہ ملکہ جی سمجھین قادر دے مین بھاے دکھائی دیتی ہین غرض اب تیاری لڑائی کی ہونے لگی تلوارین صاف ہوتی تھین اور خنجر آبدار ہوتے تھے کمانین سینک کر درست کیجاتی تھین تیر زہر آبدار ہوتے تھے گھوڑون کے تسمے زین وغیرہ سب درست ہوتے تھے بہادر غسل تازہ کرتے تھے نقیب دو پہر رات گئے پکارتے تھے خودون کو خود ہی سمائی تھی زرہ اپنی راہ پر آئی تھی چار پہر رات ہتھیارون کی صفائی رہی اور غلغلہ برپا تھا جب چشمہ آفتاب عالم مین موج زن ہوا اور نشان خط سحر فلک پر ظاہر ہوا اشعار

کہ جب اُس رات نے انجام پایا
سحر کی روشنی نے نام پایا
کہ اوڑھی شب نے سر پر چادر نور
ہوا جس سے فروغ صبح مشہور

صبحکو لشکر خیل خیل ذیل ذیل قشون قشون جانب میدان

کارزار روانہ ہوا صاحبقران با اقبال جلوخانہ ظل اللہ سبحانی اسلامیان مین آئے بادشاہ
بھی سویرے سے برآمد ہوئے امیر نے مجرا کیا صاحبقران تخت بادشاہی کو قلب لشکر مین لیکر جانب
میدان مصاف روانہ ہوئے ابوالفتح نے عرض کی کہ شاہ عیاران عیار رات سے خیمے مین نہین ہین
کہین نکل گئے امیر نے سمت کرب دیکھکر کہا کہ بھائی دیکھو عمرو نے مجھے کیا ذلیل کیا ہی اسوقت لاحول و
لاقوۃ الا باللہ یہ اُسنے کس نے کہا تھا کہ اپنے نام پر طبل جنگ بجواؤ کرب نے فرط خجالت سے اپنی
آنکھین نیچی کرلین غرض جانب میدان روانہ ہوئے وہ صبح کا وقت نسیم سحری کا چلنا بڑے
بڑے تارے آسمان پر ظاہر اور چھوٹے پوشیدہ صحرا مین سبزہ لہلہاتا قلہ کوہ
سے پائین کوہ تک کوڑیالا اور نرگستان کو اکب کھلا ہوا جب یہ لشکر آکر میدان مین
پہونچا اُس طرف سے لقا اور ہومان نیزہ دار اور ضیغم خون آشام و یاقوت شاہ وغیرہ
سب میدان مین آکر پہونچے صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا نظم

کڑکیتون نے جب کہا یہ کڑکا رستم سے نہو وہ کام کرنا	دل مردون کا بہر جنگ پھڑکا رستم ہی نہ اب ہے سام باقی	ہان نامور وہ نام کرنا مردون کا فقط ہے نام باقی

جب نقیب کنارے ہوئے ہومان ردہین تن نیزہ دار گھوڑے کو بڑھا کر تا ف میدان
مین آیا اور مرد مبارز طلب کیا اسوقت کرب غازی میدان کی رخصت لینے کو چلا اور
عرض کیا کہ مین بیٹا ہون عمرو کا مجھے حکم ہو تو اس ولدالزنا ہومان کو سزائے اعمال پہونچاؤن
انھین صاحبقران نے مارے طیش کے جواب ندیا تھا کہ دیکھا از پردۂ بیابان گرد سے برخاست
اور اُس گرد مین سے ایک سوار نہایت مفلس اور شکستہ حال کہ گھوڑا بھی اُسکا بہت دُبلا اور
حقیر ایک پانو سے لنگڑا لگام کی جگہ بان بندھے سوار کے پاس جو نیزہ ہی اُسکی سنان بھی زنگ آلود
تلوار کی نیام کی کوتھی گر گئی پھلا نکلا ہوا اور ایک سو میر آدمی بطور شہدون کے ساتھ جنکے بدن پر
کپڑا بھی نہین درست جانگھیان اور ٹوپیان اور چادرین گاڑھے کی سُرخ اُوڑھے آتے
ہین غرض آتے ہی سوار دن نے ہومان سے نیزہ بازی شروع کی کبھی عمرو گھوڑا بھگا کر
الگ ہو جاتا ہی کبھی سامنے آتا ہی غرض تین سو طعنین رد و بدل ہوئین اُسوقت عمرو نے گھوڑا
اپنا بھگایا ہومان نے اُسکے پیچھے گھوڑا دوڑایا لیکن نیزہ دار کا گھوڑا ایک خندق مین گرا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ شہدے جو ساتھ تھے اُنھون نے بہت سے پتھر اُس خندق پر مارے یہانتک کہ ہومان کو مار ڈالا اُسے قتل کر کے عمرو امیر کے پاس آیا اور لقا طلب آسایش بجوا کر پھر گیا امیر عمرو کو لیکر بارگاہ مین آئے عمرو نے حال طلسم کا بیان کیا اور بادشاہ اسلام نے کہا کہ ای عمرو علمشاہ وغیرہ سب پہلوان ہومان کے یہان قید ہین اُنکی کچھ فکر کرو عمرو نے احوال اپنی مفلسی کا بیان کر کے کچھ روپیہ صاحبقران سے لیا اور فکر مین قیدیون کے چھڑانے کی روانہ ہوا جاتے جاتے ایک پہاڑ پر چڑھکر جو دیکھا تو ایک سمت فوج پڑی ہے عمرو نے پہاڑ سے اُترکر اُسی فوج مین جاکر ایک شخص سے پوچھا کہ یہ فوج کسکی ہے اُسنے کہا کہ یہ لشکر فیروزشاہ کا ہے عمرو نے کہا فیروزشاہ کون ہے اُسنے کہا دودہ زنگی کا بیٹا فیروزشاہ ہے اُسنے ملکہ ماہ آرا و عادل شاہ کہ فیروزشاہ کا بھائی تھا اور نورالدہر حمزۂ صاحبقران کے پوتے کو قلعہ فولاد مین قید کر کے اب اپنے باپ کے پاس جاتا ہے یہ سُنکر عمرو نے فراش کیصورت اپنی بنائی اور فیروزشاہ کی بارگاہ مین آیا غرض چار گھڑی رات باقی تھی کہ عمرو نے فیروزشاہ کو بیہوش کیا اور آپ اُسکی صورت بنکر اُسے نذر زنبیل کیا اسیمین وقت صبح کا ہوگیا عمرو بارگاہ سے نکلکر تخت پر بیٹھا قاقم زنگی سپہ سالار فوج تھا اُسنے آکر مجرا کیا تمام مصاحب و ارکان دولت حاضر ہوئے کہ عمرو یعنی فیروزشاہ نقلی نے کہا ہم اپنے قلعہ کو پھر جائینگے کچھ ایسا ہی کار ضروری ہے یہ کہکر وہین سے سوار ہوا اور پھر قلعہ فولاد مین جاکر فولاد زنگی وہان کا مالک تھا اُسے بلایا اور کہا عادل شاہ میرے بھائی اور نورالدہر کو جلد لا غرض نورالدہر اور عادل شاہ کو بلا کر قید سے چھڑا دیا اور پانون پر نورالدہر کے سر رکھکر کہا کہ مین آپ کا غلام ہون تمام حبشی اور فوج حیران تھی بعد ازان فولاد زنگی سے کہا کہ ہمارے خزانے کی کنجیان منگا اُسنے کنجیان منگا کر حاضر کین اور وہ کنجیان لیکے خزانے کی طرف روانہ ہوا لیکن فولاد زنگی و عادل شاہ دونون ساتھ گئے تھے پس جہان یہ داخل ہوا وہان فولاد اور عادل شاہ و نورالدہر جو دیکھتے ہین تو تمام صندوق غائب ہوئے جاتے ہین وہ دونون حیران ہو گئے مگر نورالدہر عمرو کو پہچان کر گلے سے لپٹ گیا عمرو نے سب حال بیان کیا نورالدہر تو نہایت خوش ہوا لیکن عادل شاہ اور بعظا گھبرا کر اپنے خیمے مین گیا سوچا کہ غضب ہوا ہم آپسمین بھائی بھائی لڑتے تھے پھر ملجاتے تھے یہ عمرو خداپرست ہے دشمن لقا کا یہ تمام گھر ہمارا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غارت کر دیگا یہ سوچکر کہنے لگا کہ واہ واہ حضور نے کیا خوب عیاری کی کیا کہنا آپکا مگر یہ تو فرمائیے
کہ فیروز شاہ کو آپ نے کیا کیا عمرو نے کہا میرے پاس موجود ہے اُسنے کہا نکالئیے عمرو نے
زنبیل سے فیروز شاہ کو نکالا فتیلۂ رفع بیہوشی دیا چھینک آئی وہ ہوش مین آیا غرض
عادل شاہ نے فیروز شاہ سے کہا کہ عمرو کو فریب دو اور بظاہر مسلمان ہو جاؤ ورنہ یہ قتل کریگا
یہ فکر کر کے دونون ازراہ ولدالزنائی مسلمان ہوے اور کھانے مین بیہوشی دیکر عمرو اور
نور الدہر کو قید کر کے عادل شاہ و فیروز شاہ اور فولاد زنگی مع چار لاکھ سوارونکے ملک
دودہ باختر کی طرف روانہ ہوے اب وکلمۂ داستان ایرج و جمہور اور شاپور شیر دل کے
سُنیے کہ ایرج و جمہور و شاپور شیر دل بھی وہان پہونچے اور ایک شخص سے پوچھا کہ یہ لشکر
کس کا ہے اُسنے کہا یہ لشکر ہے فیروز شاہ و عادل شاہ کا کہ بیٹے ہین دودۂ زنگی کے کوئی شخص
عمرو ہے اور نور الدہر و ملکہ ماہ اُنکو قید کیئے ہوئے دودہ باختر کو جاتے ہین مگر وقت شام کا ہو گیا
تھا ایرج و جمہور و شاپور اور فولاد زرہ پوش یہ سُنکے کوئی پہر رات گئے بطور شبخون کے اُس
فوج پر جا پڑے اور لگی تلوار چلنے تمام رات تلوار چلی وہ چار لاکھ اور تین پہلوان چوتھا عیار
صبح ہوتے ہی ایرج نے تو عادل شاہ کو جہنم داخل کیا اور فیروز شاہ ہاتھ سے جمہور کے
فی النار والسقر ہوا اُنکے مرنے کے ساتھ ہی دیکھا کہ تمام لشکر بھاگ کھڑا ہوا غرض ایرج و جمہور و شاپور
نے نور الدہر و عمرو اور ملکہ ماہ کو قید سے چھڑایا قریب پانچ ہزار سوار کے ایرج کے پیچھے ہو لیکن ملکہ ماہ
نے اس قید ہستی سے کوچ کیا یعنی قضا کی اسمین عمرو وغیرہ سب چلے چند قدم پہونچے تھے کہ ابو الفتح
اصفہانی بھی سامنے سے چلا آتا تھا عمرو سے ملاقات کی ابھی باتین دونون کرتے تھے کہ عمرو نے
دیکھا سامنے ایک دیوار نظر آتی ہے عمرو نے ابو الفتح سے کہا کہ بیٹا دیکھو تو یہ دیوار کہانتک ہے
ابو الفتح جیسے ہی اُس کے سامنے پہونچا ایک ہوا کا جھونکا ابو الفتح کو لگا کہ ابو الفتح پتھر کا ہو گیا
اور عمرو نے دیکھا کہ ایک جادوگر میرے سامنے آکر کہنے لگا اُستاد مجرا غلام کی آج موت آ رہی
ہے آپ مجھے دفن کرتے جائیے گا اور بعد میرے یہان ایک دریا پیدا ہوگا اور کشتیان ہونگی انپر
سکو سوار کرنا اور آپ بھی سوار ہونا مگر ڈرنا نہین یہ دریا کوکب روشن ضمیر کا ہے یہ کہکر وہ مر گیا عمرو
نہایت حیران ہوا ناچار اُسے دفن کیا دم بھر کے بعد دیکھا دریا پیدا ہوا اور بجرے بہت تحفہ تحفہ

کھڑے ہین غرض نورالدہر کا لشکر اور مع فوج ایرج کو شیر سوار کیا اور آپ بھی سوار ہوا
پھر اس دریا مین ایک طرف کو وہ بجرے چلے بعد کچھ دیر کے کنارہ نمودار ہوا وہان سب اترے جب
سب اُتر چکے اور ناوین خالی ہوئین عمرو نے چاہا کہ مین بھی اُترون کہ ایک تڑاقے کی آواز
آئی اور عمرو نے دیکھا کہ تمام ناوین اور بجرے ڈوب گئے اور جہانتک نظر کام کرتی ہے پانی پانی
نظر آتا ہے مگر ایک کشتی پر تو تنہا ہے عمرو نہایت حیران و بدحواس ہے اسوقت طغیانی دریا کی
اور بدحواسی عمرو کی وہ بیکسی کا عالم کیا بیان ہو غرض عمرو نے دیکھا تو دریا کے بیچ مین ایک بنگلہ
معلوم ہوا بلور کا کہ چلمنین چاندی سونے کی بندھی ہین کشتی عمرو کی وہان جا کر لگی عمرو کشتی سے
اُترکے اس بنگلے مین آیا وہ کشتی ڈوب گئی عمرو نے دیکھا سامنے بنگلے کے ایک بارہ دری بھی
یاقوت کی معلوم ہوتی ہے مگر بہت دور ہے پھر دیکھا اُسی دریا مین سے کئی ہزار مچھلیان نمود ہوئین
اور ہر ایک مچھلی پر ایک ایک پریزاد سوار ہاتھ مچھلیون کے سر پر رکھے ہوئے بعد ازان عمرو نے
دیکھا کہ وہ بارہ دری خود بخود ادھر کو چلی آتی ہے اور اُسمین کوئی بادشاہ ہے جب بارہ دری
برابر اُس بنگلے کے پہونچی تو وہ بادشاہ بارہ دری سے نکل کر عمرو کے پاس آیا غرض یہ بادشاہ ملک کوکب
ہے عمرو سے ملاقات ہوئی ملک کوکب روشنضمیر نے کہا کہ مین نے تمکو اسلیے بُلایا ہے کہ یہان
عجب ماجرا ہے ملکہ مہرخ سحرچشم کا آج سر کٹے گا عمرو یہ سنتے ہی حیران ہوا کہ تڑاق سے
آواز آئی عمرو جو دیکھے تو مع بنگلے دریا مین گر کر ڈوب گیا اب جو عمرو کے پاؤن تہ زمین پر پہونچے دیکھا کہ ایک
مکان نفیس مین جمشید روشنجمال بیٹھا ہے اُسنے اُٹھکر عمرو کو سلام کیا غرض عمرو و روشن جمال
دونون بیٹھے عمرو نے دیکھا کہ دو ہزار ہرن زین بندھے اور آگے ایک سوار نہایت خوبصورت
آتا ہے جمشید نے کہا کہ اے عمرو یہ ملک کوکب ہے پھر عمرو و کوکب سے ملاقات ہوئی اور کوکب
نے کہا چلو سر کٹنے کا مہرخ کے ماجرا دیکھین بس ایک تخت پر سوار ہو کر کوکب و جمشید اور عمرو
طرف ہوش ربا کے چلے جب قریب طلسم ہوش ربا کے پہونچے سنا تو غل ہے دیکھا کہ مہرخ سر
جھکائے بیٹھی ہے اور جلاد تیغہ پکڑے کھڑا ہے عمرو بیتاب ہوا ہر چند عمرو نے کوکب سے کہا کہ مجھے جانے دو
مگر اُسنے جانے نہ دیا عمرو بیتاب ہو کر اُڑا لیکن اُڑا نہ گیا اسی تخت پر آ کر گرا اتنے مین جلاد کو حکم ہوا
جلاد نے تلوار ماری مہرخ کا سر کٹ گیا اسوقت عمرو نے خنجر کھینچکر چاہا کہ خنجر مار کر اپنے تئین ہلاک کرے کوکب روشنضمیر

نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ ہان ہان ای خواجہ سلامت تم سا عاقل ہو کر حرام موت مرنے کا
ارادہ کرے استغفار یہ حرکت کیا ضرور ہی اور دیکھو تو سامنے آسمان پر کون آتا ہی جیسے ہی عمرو
نے سمت آسمان دیکھا تو اول ایک آواز آئی کہ ای افواج افراسیاب خبردار باش منم ملکہ
مہرخ سحر چشم یہ کہکر بارہ ہزار سوار اور ساحر ساتھ لیکر جو فوج پر گری تو مارے تلواروں کے
ہزاروں جادوگروں کو مار کر لٹا دیا اور اسوقت افراسیاب کی فوج نے شکست کھائی اور بھاگ
کھڑی ہوئی یہان کوکب روشن ضمیر نے عمرو کو ایک گھوڑا دیا اور کہا کہ آپ مہرخ سحر چشم کے
ساتھ جائیے فتح کر کے بارگاہ مین داخل ہو جیئے غرض عمرو سوار ہو کر آیا اور بعد فتح کے ملاقات
مہرخ سحر چشم سے کی عمرو کو دیکھکر مہرخ سحر چشم نہایت خوش ہوئی اور کہنے لگی کہ تین دن سے مکان
مین کوکب کے تھی عمرو نے اپنا سارا حال بیان کیا اور باتین کرتے ہوے بارگاہ مین آئے
مہرخ نے کہا کہ ملکہ بران شمشیر زن کے واسطے ملک کوکب نہایت بیچین ہین اور وہ قید ہی
ہے غرض یہ باتین ہو رہی تھین کہ سامنے ناچ رنگ گانا بجانا شروع ہوا رعد و برق چپک بن
اور عمرو و مہرخ سحر چشم متوجہ محفل عیش ہوے اب دیکھیے داستان قران اور گلچین کے سنیئے
کہ وہ جو قران نے ایک راہ گیر محتاج کو پکڑ کر اپنی صورت بنایا تھا اور آپ ایک جادوگر کی صورت
بنکر ساتھ گلچین کے روانہ ہوا تھا تو رفتہ رفتہ سیر جنگل کی کرتی ہوئی گلچین مع قران اور شبانہ
قران نقلی کا لیئے ہوے طلسم مین آئی اور قران نقلی کو لاکر حیرت جادو کے سامنے ڈالدیا حکم
حیرت کا ہوا کہ سر کٹوا کر باہر طلسم کے پھکوا دو غرض قران نقلی کا سر کٹوا کر باہر طلسم کے
پھکوا دیا اور گلچین کرسی پر آ کر بیٹھی قران پشت پر اسکی کھڑا رہا جب پہر رات گئی تو جادوگر
افراسیاب کے ملکہ بران شمشیر زن کو حیرت کے سامنے لائے اور کہا کہ اس کا سر بھی
کٹوا کے پھکوا دینا سنتے ہی حیرت جادو اٹھی اور بران شمشیر زن کو بٹھایا اور چار طرف جادوگر
کھڑے ہوئے مگر قران اور گلچین حیران قران لاکھ لاکھ فکرین کرتا ہی کہ اتنے مین جادو
آیا مگر اس قید مین بران شمشیر زن کا یہ عالم تھا زیر شمشیر کہ جس طرح سے ماہ کامل پر ہلال
ہو جائے غرض تعریف ملکہ بران شمشیر زن کے حسن کی کیا لکھوں شعر

کہ حیران پریشان شوریدہ مو ٭ نمک پر درخشندہ آبرو ٭ جیسے ہی چاہا جلاد نے تلوار مارے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ قران کو تاب نہ رہی آتے ہی برابر بران کے قران نے کمند ماری اور اُن جادوگرون کی بلوہ
مین سے یون لیکر صاف نکلا کہ جیسے حلقہ چشم سے نظر نکل جاتی ہی اور ایک غل ہوا لینا لینا مع
حیرت سب دوڑے مگر قران جیسے بجلی کوند گئی سب کے مجمع سے نکل کر الگ ایک غار مین پہونچا
اور حیرت وغیرہ سب جادوگر ہر طرف ڈھونڈھکر پھر آئے اور سب حیران تھے کہ یہ کون تھا تب
صرصر عیار بچی حیرت سے کہنے لگی کہ مین بران شمشیرزن کو لاتی ہون یہ کہکر روانہ ہوئی اور
قران اُس غار مین بیٹھا ہی اب دو کلمے داستان ابو الفتح کے کہ وہ جو برابر فتنون کی دیوار کے
بموجب حکم عمرو کے گیا تھا اور ہوا کا جھوکا لگ کر پتھر کا ہو گیا تھا بیان ہوتے ہین کہ وہ دریا
کوکب روشنضمیر کا جب پیدا ہوا تو بہکر اُسمین چلا جاتا تھا کہ ایک ساحر نے کوکب کو خبر دی
ایک آدمی آپ کے دریا مین بہتا آتا ہی کوکب نے کہا کہ اُسکو پکڑ کر نام پوچھو اُس جادوگر نے
ابو الفتح کو پکڑ کر پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے اُس نے کہا میرا نام ابو الفتح ہے مین شاہ عیاران عیار
عمرو بن اُمیہ نامدار کا بھانجا ہون جادوگر نے ملک کوکب سے سب حال آکر کہا حکم ہوا
اُسے لاؤ ابو الفتح جہان بیٹھا تھا وہان سے ایک پنجہ لیکر بارگاہ مین کوکب کی لایا ابو الفتح
نے جو دیکھا تو سامنے عمرو بیٹھا ہی دوڑ کر پاؤن پر گرا ابھی کچھ ابو الفتح اور عمرو سے باتین نہوئی تھین
کہ ایک جادوگر نے کچھ کان مین کہا کہ یہ عمرو نہین ہی ملک کوکب ہے اُس نے اپنی صورت
عمرو کی بنائی تھی اور یہ خبر اُس جادوگر نے کہی ملک یاقوت پر فوج افراسیاب کی واسطے
ہمارے جادو کے آئی یہ سُنکر عمرو نقلی یعنی ملک کوکب نے کہا کہ یہ لڑائی تم جاکر فتح کرو اور ایک
گھوڑا عنایت ہوا غرض چار سو جادوگر لیکر ابو الفتح چلا اور ملک یاقوت مین آیا وہان دیکھا تو لڑائی
کچھ بھی نہین یہ پھر وہان سے چلا آیا اور ابو الفتح کے ہاتھون حال سب قلم بند کر کے ایک
ساحر کے ہاتھ روانہ کیا اور ملک کوکب نے عمرو کو ایک خط اِس مضمون کا لکھا کہ ابھی کوہ
عقیق گلزار سلیمانی سے نامہ امیر کا آیا اُسمین لکھا تھا کہ ابو الفتح اگر تمھارے طلسم مین پہونچا
ہو تو جلد روانہ کرو عمرو نے وہ خط پڑھکر ایک ساحر کے ساتھ ابو الفتح کو لشکر صاحبقران
مین بھیجدیا اب ابو الفتح تو بارگاہ مین امیر کی حال کہتا ہی مگر حال صرصر عیار بچی کا سُنیے کہ قضا
کار صرصر اُسی غار مین آئی جہان قران ملکہ بران شمشیرزن کو لایا تھا اتفاقاً اُسیوقت قران

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

واسطے پیشاب کے غار سے باہر نکلا تھا اور اس لئیے بھی کہ راستہ دیکھے کس طرف ہی کہ صرصر غار مین
پہونچی دیکھا تو پشتارہ کسی کا بندھا پڑا ہی ذرا سا کھولکر ملکہ بران شمشیرزن کو پہچانا وہ بہ چستی وچالاکی
پشتارہ بران شمشیرزن کا لیکر بھاگی قران نے دور سے دیکھا دوڑا اور پنجہ زنی کرکے پشتارہ
چھین لیا مگر صرصر جھپک کر صحرا کی طرف نکل گئی ہاتھ نہ لگی اور اس نے جا کر سارا
ماجرا حیرت جادو سے کہا حیرت نے کہا مین آپ جا کر دونون کو پکڑے لاتی ہون غرض
حیرت جادو چلی اور قران نے ملکہ بران شمشیرزان کو ایک جنگل مین لا کر کھولا
اور وہین گلچین جادو بھی پہونچی کہ اتنے مین سامنے سے حیرت نمودار ہوئی یہ تو سب
گھبرائے کہ دفعتہً دیکھا ایک پنجہ پیدا ہوا اور حیرت کو پکڑ کر سوے آسمان لیگیا قران نے
غنیمت جانکر ملکہ بران شمشیرزن اور گلچین کو ساتھ لیا اور سوے صحرا روانہ ہوا مگر یہ
پنجہ افراسیاب اور بختاخود تھا جو حیرت جادو کو لیگیا اور دم بھر مین باغ سیب مین لیجا کر
حیرت کو چھوڑ دیا اور کہا ای حیرت سلیم جادو کو اپنے ساتھ لیجا اور قران و بران کو قتل کر
قران اور بران شمشیرزن و گلچین چلے جاتے تھے دیکھا سامنے سے حیرت اور
سلیم جادو نمودار ہوے اور آتے ہی سب کو پکڑ کر طلسم مین لائے اور قید یونکو پاس
بٹھا کر سلیم جادو نے تلوار کھینچی مگر کوکب کو معلوم تھا کہ سحر باغبان قدرت مین بران ہی
یہ باغبان قدرت کے مکان پر آیا اور گلدستہ توڑا جسمین بران شمشیرزن قید تھی ساتھ ہی گلدستہ
توڑنے کے ملکہ بران کے ہاتھ پاؤن کھل گئے اور سحر یاد آیا جیسے ہی سلیم جادو نے تلوار پکڑی اور
سامنے ملکہ بران شمشیرزن کے آیا ملکہ نے کہا تو اپنا گلا کاٹ اُس نے ملکہ بران شمشیرزن
کے سحر مین مسحور ہو کر اپنا گلا کاٹ ڈالا اور ملکہ بران گلچین اور قران کو ساتھ لیکر برج
سحر طرف آسمان کے چلی مگر ہر چند چاہا کہ دونون کو لیکر طلسم سے باہر نکل جاؤن
لیکن جا نہ سکی اور یہ دونون ملکہ بران کے ہاتھ سے چھوٹے یہ بھی گرا ہی چاہتی ہی کہ ایک
پنجہ ملکہ بران کو لیگیا اور ایک جنگل مین لا کر ڈال دیا جب ملکہ کو ہوش آیا دیکھا تو فعی اژدر پر
سوار سامنے بیٹھی ہی یعنی خالہ ملکہ بران شمشیرزن کی وہ کہنے لگی بیٹی مین تجھے لائی ہون تو
بڑے غضب مین پڑی تھی لیکن ان دونون نے جانا کہ طلسم سے باہر نکلے اور افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے حیرت جادو کو اُسیوقت لکھا جب حیرت نے وہ نامہ پڑھا اُسمین لکھا تھا کہ اے حیرت جادو ملکہ بران شمشیر زن اور رافعی اژدر سوار جادو دونون طرف دروازہ طلسم کے پہونچے حکم سے میرے تو جا اور تخت الماس پر سوار کر کے طلسم مین لا اور باغ عشرت مین لیجا کر خاطر داری کرنا یہ سُنتے ہی حیرت جادو اسباب بادشاہی لیکر روانہ ہوئی اور بران و رافعی اژدر سوار کو دروازۂ طلسم پر دیکھکر صاحب سلامت کی اور تخت پر دونون کو سوار کرکے داخل باغ عشرت ہوئی یہ دونون تو سحر مین افراسیاب کے پھر مسحور تھین یہان قران اور گلچین دونون طلسم مین کھڑے تھے قران ایک جادوگر بنکر قضاء کار اسی باغ مین آیا دیکھا تو عجب باغ ہے سامنے ایک بارہ دری زمرد کی ایک ڈال اُسمین تخت الماس پر ملکہ بران شمشیر زن اور رافعی اژدر سوار کو دیکھا کہ بیٹھی ہین اور ایک کرسی پر حیرت جادو بیٹھی ہے ناچ ہو رہا ہے دو گھڑی دن تھا کہ قران نے دیکھا ابر زرد نمود ہوا اور ہوائے سرد چلنے لگی آندھی زرد سامنے سے اٹھی اور اُس آندھی مین ہزارہا بلور کے گنبد اُچھلتے ہوئے نظر آتے ہین بعد ازان قران نے دیکھا کہ ایک جام الماس کا لبریز پانی سے بھرا آسمان سے پیدا ہوا اور پانچ ہزار پانچ سو تیلہ بلور کا اس جام کے گرد ہی اتنے مین حیرت جادو اٹھی اور آسمان کیطرف دیکھنے لگی اور ملکہ بران شمشیر زن اور رافعی جادو دونون اُٹھین اور مورچھل بال ہما کے جھلنے لگین حیرت نے مجرا اُس جام کو کر کے بلائین لین اور کچھ زر و جواہر نثار کیا اُس جام کو ایک تخت الماس کا جو بیچ مین بارہ دری کے ہے اُس تخت پر لاکر جام کو رکھا جام مین سے آواز آئی کہ منم افراسیاب اے بران دیکھا تو نے کہ مجھکو کیا قدرت دی ہے جمشید و سامری نے لیکن اے ملکہ بران خیر ابتک جو تو نے کیا سو کیا مگر تجھے کیا کام خدا پرستون سے جو تو نے عمرو کے شریک ہو کر مجھسے بگاڑی کیون ملکہ اب مین چاہون تو تجھے قتل کر دون یہ کہکر ایک تیلے سے حکم دیا کہ وہ قران استاد ہی تو جاکر بلا لا وہ تیلہ آیا اور قران سے کہا تمکو بلایا ہی قران اُس جام کے آگے آیا جیسے ہی قران پہونچا وہان ایک لُو آگ کی اس پانی سے نکلتے ہوئے قران نے دیکھی اور دم بھر مین اس لُو سے آگ کی سمت ایک تیلہ تیار ہوا آگ کا اور پکارا کہ منم افراسیاب اے قران دیکھا تو نے کہ کیونکر چھپ کر تو آیا تھا اب بتلا مجھے کیونکر بیہوشی دیگا قران نے ہاتھ باندھکر کہا کہ اے افراسیاب

تو بڑا جادوگر ہی کیا مقدور کسی عیار کا کہ تجھے بیہوش کر سکے مین پہلے جانتا تھا کہ افراسیاب ساحر زبردست ہی اور مین نے خواجہ عمرو کو سمجھایا تھا کہ طلسم ہوش رُبا سے نکل چلو اور اب تو مین نے تیرا جلوہ دیکھا یقین کامل ہوا کہ تیرا سامنا کرنا بہت مشکل ہی اگر تو مجھے چھوڑ دے تو مین عمرو کو طلسم سے لیکر باہر نکل جاؤن افراسیاب نے کہا خیر مگر قران خبردار عمرو سے کہدینا کہ طلسم سے نکل جائے نہین تو جان نہ بچے گی تو مفت مین مارا جائیگا غرض افراسیاب نے چالیس کشتیان جواہر اور اشرفیون کی عمرو کے واسطے قران کو دین بعد ازان ملکہ بُران شمشیر زن سے کہا کہ اختر مرواریدِ مجھے دے ملکہ نے کہا میرے پاس نہین ہے تب افراسیاب نے جنجھلا کے حیرت جادو سے کہا کہ تمھین میرے سر کی قسم بران کو لکڑیون کا انبار کرکے طلسم ہوش ربا کے سامنے جلا دو اور قران کو طلسم سے باہر نکلوا دو غرض قران کو باہر طلسم کے بھیجا اور وہ جام پانی کا پھر آسمان کی طرف روانہ ہوا حیرت ملکہ بران کو مع رفقاء سوار قید کرکے سامنے طلسم کے انبار لکڑیون کا کرا کے آپ اپنے مکان مین گئی اور کہا کہ کل دونون کو صبح دم جلا دونگی ادہر یہان قران و عمرو سے ملاقات ہوئی عمرو نے پکار کر کہا میان قران یہ اسباب کسکا لے چلے قران نے ہاتھ باندھکر کہا کہ آپ کے واسطے افراسیاب نے بھیجا ہے آپ قبول کرین مگر اس طلسم سے نکل چلیے عمرو نے وہ اسباب تو لیا اور کہا اچھا بھائی نکل جائینگے یہ کہتے ہوے قران و عمرو ایک سمت کو چلے جاتے تھے دیکھا سامنے انبار لکڑیون کا لگا ہی قران نے کہا حضور یہ انبار لکڑیون کا ملکہ بران شمشیر زن کے جلانے کے واسطے ہی افراسیاب نے حیرت کو اپنے سر کی قسم دلاکے کہدیا کہ بران کو کل جلا دینا یہ سُنکر عمرو نے کہا ای قران وہ افراسیاب کیا ولد الزنا ہے اور حیرت کیا قحبہ ہے مین ملکہ بران کو چھڑا دونگا غرض ایک طرف عمرو اور ایک سمت قران روانہ ہوے عمرو ایک کنارہ کے درہ کیطرف جا نکلا دیکھا تو اکیس خیمے میدان مین کھڑے ہین اور اکیس بادشاہ ہین ہر ایک خیمے کے گرد چالیس چالیس ہزار ساحر بیٹھے معلوم ہوتے ہین غرض دو گھڑی رات گئی ہوگی کہ عمرو ایک جادوگر بنکر بارگاہ مین گیا اس بارگاہ کی مالک کا نام ملکہ غزال جادو ہی عمرو نے لوگون سے دریافت کیا کہ یہ جادوگر افراسیاب کی طرف سے آئے ہین کل ملکہ بران شمشیر زن کو جلا دینگے اور افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی کل صبح کو آئیگا عمرو نے کہا خیر غرض ڈھائی پہر رات گئی کہ ایک سناٹا چھپے پہر کا ہوا اور لشکر
جادوگرونکا غافل پڑا سوتا تھا عمرو چھپا اڑے بارگاہ ملکہ غزال جادو کے آیا مجتمعا انکار وہان
پہونچا جہان ملکہ غزال جادو کا پلنگ لگا ہے اور ملکہ غزال جادو غافل سوتی ہے کہ عمرو
پیچھے سے مینخ قنات کی اکھیڑ کر خیمے مین آیا دیکھا کہ سب سوتے ہین عمرو نے شمعون کو چادر عیاری
سے گل کردیا اور ملکہ غزال جادو کو بیہوش کر کے سامنے ایک صندوق تھا اُس مین لپیٹ
کر رکھدیا اور آپ اُسکے تمام کپڑے پہنکر اُسکی صورت بنکر پلنگ پر سو رہا وقت صبح کے حور
جادو ملکہ غزال کی سواری لیکر آئی یہ حور جادو خواص ہی اس قطامہ کو کیا خبر کہ رات کو یہان
یہ تماشہ ہوگیا غرض ملکہ نے اُٹھکر مُنھ ہاتھ دھویا حور جادو نے کہا کہ افراسیاب بھی
تشریف لائے ہین آپ بھی چلیئے بران شمشیرزن کو لوگ لینے گئے ہین عمرو نے
دیکھا کہ ہرن سامنے سے آیا پر زمرد کے لگے ہوے اور زین سونے کا مغرق بجواہر کسا ہوا عمرو
اُس پر سوار ہوا وہ پر نکالکر آسمان کیطرف اُڑا اور تمام فوج اُسکی ساتھ ہولی راہ مین عمرو نے
دیکھا کہ ایک سو ساحرہ شہزادیان اسی طرح ہر ایک جانور پر سوار چلی آتی ہین ایکس ساحرون پیچھے
صاحب سلامت کی سب مع غزال یعنی عمرو کے میدان مین آئے اور عمرو نے دیکھا کہ طلسم کے
نیچے ہجوم ہی اور ملکہ بران و افعی اژدر سوار کو لکڑیون پر بٹھایا اور عمرو نے دیکھا کہ ایک
برج ہی زمرد کا اُسمین تصویر یاقوت کی بنی ہی حیرت جادو اُسمے موجود ہی غرض بران اور
افعی اژدر سوار کو لکڑیون پر بٹھایا اُسوقت افراسیاب نے پھر کہا کہ ای بران اگر تو اختر
مرواریدکو دے تو مین تجھے چھوڑ دون ملکہ نے کہا تو مجھے قتل کر مگر میرے پاس اختر مروارید نہین ہی
افراسیاب نے حکم دیا کہ آگ لگادو ساحرون نے آگ لگائی اُسوقت غزال نقلی یعنی عمرو نے
اپنی سواری کا ہرن آگے بڑھایا اور افراسیاب سے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین سمجھاؤن اور اختر مروارید
کو لاؤن افراسیاب نے کہا کہ اچھا جاؤ غزال انبار پر لکڑیون کے آئی اور بران شمشیرزن
سے کہا کہ مین عمرو ہون بران نے کہا سبحان اللہ آپ نے کیا کام کیا ہے عمرو نے
ایک سیب ملکہ اور ایک افعی اژدر سوار کو دیا اور کہا کہ تم اسے کھالو انھون
نے کھایا اور بیہوش ہوئین عمرو نے دونون کو جلدی سے ندر زنبیل کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سب جادوگرون نے یہ تماشا دیکھا کہ سامنے سے عمرو نے جست کی اور پکارا کہ منم مہرِ وجِ عیاری
شاہ عیاران عیار عمرو اے افراسیاب تو نے دیکھا کہ مین نے کس طرح سے چھڑایا ملکہ برّان شمشیر
زن کو یہ سنتے ہی غل ہوا کہ لینا لینا عمرو کو جانے نہ دینا لیکن عمرو نے جب جادوگر کو دو ڈنڈ
خنجر مارا وہ سیدھا جہنم کو پہونچا غرض عمرو اُس دریائے حیرت خیز سے بفضلِ ایزدی و تائید ربانی
صحیح و سالم پار نکل گیا اور مہرخ کی بارگاہ کیطرف روانہ ہوا اب وہ کلمے داستان افراسیاب
کے سنیئے کہ افراسیاب نے یہ تماشہ دیکھکر صرصر عیار بچی کو بلایا اور کہا دیکھا تو نے ایسے عیار
ہوتے ہین تجھسے کچھ نہین ہو سکتا تو قابل گردن مارنے کے ہے صرصر نے ہاتھ باندھکر کہا کہ لونڈی
کوئی دم مین عمرو کو یا برّان کو لاتی ہے یہ کہکر روانہ ہوئی اور افراسیاب اپنے مکان پر گیا
حیرت جادو حیرت مین آکر ہاتھ ملتی ہوئی داخل طلسم ہوئی عمرو نہایت خوشی خوشی داخل ملکہ مہرخ
کی بارگاہ مین ہوا اور ملکہ برّان و فتحی اژدر سوار کو زنبیل سے نکالکر سامنے بٹھلایا اور
فتیلہ رفع بیہوشی دیا مہرخ سحر چشم اور ملکہ برّان و فتحی اژدر سوار سب باہم گلے ملین ناچ
گانا بجانا شروع ہوا اتنے مین ملکہ برّان واسطے پیشاب کے گئی وہان صرصر لگی ہوئی تھی
ملکہ کو بیہوش کر کے باندھ پشتارہ روانہ ہوئی لونڈیون نے دیکھا غل کیا عمرو نے
سنا پیرے سے معلوم کیا کہ صرصر لے گئی ہے اُسی وقت عمرو و برق فرنگی دونون نکلکر پیچھے
چلے اور صرصر نے ایک جنگل مین لا کر پشتارہ رکھا اور سامنے درہ کوہ تھا وہان صرصر نے نقب
لگا رکھی تھی اور اُسی جگہ صبا رفتار کمند انداز بیٹھی ہے پس صرصر نے کہا کہ ای صبا رفتار
عمرو اور برق میرے پیچھے آتے ہین پشتارہ سے خبردار عمرو اور برق جو وہان پہونچے یہ
پشتارہ لیکر پہاڑ مین غائب ہوئی عمرو اور برق دونون ڈھونڈھنے لگے اور صرصر شمشیر زن
کو نقب کی راہ سے لیکر روانہ ہوئی پہر رات باقی تھی کہین قضا کار ملکہ قرنشیہ سلطان
کی سواری اُسطرف سے آنکلی اسنے دیکھا کہ ایک عورت کسی کا پشتارہ لئے جاتی ہے اسنے
حکم دیا کہ اسے ہمارے پاس بلاؤ ایک پریزاد نے صرصر کو پکڑ کے ملکہ قرنشیہ سلطان کے سامنے
کھڑا کر دیا صرصر سے ملکہ قرنشیہ سلطان نے پوچھا تو کون ہے اور اس گٹھری مین
کیا ہے صرصر نے کہا اے صاحب مین عیار بچی ہون اور یہ پشتارہ مین ملکہ برّان ہے

جسنے دین جمشید پرستی چھوڑ کر خدا پرستون کی شراکت اختیار کی ہی اور عمرو کا ساتھ دیا ہے
اسکو مین پکڑ کر قتل کے واسطے لیئے جاتی ہون ملکہ نے وہ لپشتارہ اُس سے چھنوا لیا مگر صرصر وہ
لپشتارہ ڈالکر مانند ہوا کے بھاگی غرض قرشیہ سلطان نے بران کو ہوشیار کیا اور پوچھا
کہ تمھارا نام کیا ہی اُسنے کہا بران شمشیر زن مجھے کہتے ہین قرشیہ سلطان نے کہا
کہ تم عمرو و صاحبقران کی شریک ہو اُسنے کہا مین اُن دونون صاحبون کی جان نثاری
کفش برداری مین ہون قرشیہ نے کہا مین بیٹی ہون حمزہ صاحبقران کی یہ سُنتے
ہی بران دوڑ کر گلے لپٹ گئی بعد ازان ادائے شکر احسان قرشیہ سلطان کا کرکے
ملکہ بران شمشیر زن سمت صحرا پروازکنان روانہ ہوئی اور تلاش مین فوج جمع کرنے کے
سحر کرنے لگی عمرو اور برق ایک صحرا کی طرف سے آئے تلاش مین ملکہ بران کی عمرو جو
دیکھتے ہین تو ایک میدان میں بارگاہ استادہ ہے نہایت بلند اور مرصع مخمل سُرخ سے اور
گرداگرد ساحرون کی فوج ہے عمرو اور برق فرنگی ایک جادوگر کی شکل بنکر بارگاہ کیطرف
آئے دیکھا ساحر نے پانچ سو پریزادین تخت لیئے ہوے نمودار ہوئین اور عمرو سے کہا کہ آپ
اس پر سوار ہون عمرو حیران تھا کہ ایک جادوگر نے ہاتھ باندھکر کہا کہ یہ بارگاہ ملکہ بران کی ہی آپکو
یاد کیا ہی۔ غرض عمرو اس تخت پر سوار ہو کر داخل بارگاہ ہوا عمرو نے دیکھا کہ بارہ تیرہ لاکھ
ساحر کا لشکر پڑا ہی اور سامنے تخت الماس پر ملکہ بران شمشیر زن جلوہ فرما ہے اور گرد
بارہ سو کرسی الماس کی ہر ایک پر ایک ایک جادوگر زبردست چارون طرف بیٹھے ہین بعد
ازان عمرو اور ملکہ بران سے ملاقات ہوئی عمرو نے دیکھا کہ دس کرسیان برابر تخت
بران کے بچھی ہین اُنپر جادوگرنیان بیٹھی ہین عمرو نے پوچھا یہ کون ہین ملکہ نے نام بتائے کہ
ہلال سحر چشم ملکہ طوفان قہر چشم صدران جادو خندان جادو اخگر جادو مجمر جادو
مجلس جادو ملک شہپال شاہ ملکہ زلفین کاکل کشا ملک جیپال شاہ ہین غرض عمرو نے
دو گھڑی بیٹھکر شراب پی بعد ازان ملکہ نے کہا کہ خواجہ بعد تین روز کے خیمہ ہمارا سامنے لشکر
کے ہوگا عمرو نے کہا بہت خوب مگر جلد آیئے گا کہ مہرخ سحر چشم حیران ہے افراسیاب کی لڑائی
سے یہ کہکر عمرو اور برق بران سے رخصت لیکر سمت صحرا روانہ ہوے اب دو کلمے داستان افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے سُنیے کہ گلچین قران کے ساتھ طلسم ہوش ربا مین تھی کہ افراسیاب نے مکان مین پہونچا اور باغبان کو بُلایا اور کہا تونے کچھ اپنی جورو کا حال معلوم کیا باغبان نے کہا کہ آپ مالک ہین آپ پر روشن ہوگا افراسیاب نے کہا کہ تیری جورو کی کچھ تقصیر نہین مگر اُسنے تیرے مرنیکا حال سُنا تھا اس سبب سے مجھسے پھر گئی مین اب بُلواتا ہون یہ کہکر پنجہ سحر کا روانہ کیا یہان گلچین جادو طلسم ہوش ربا مین ایک مقام پر بیٹھی تھی کہ پنجہ اُسکو لیکر ایکدم مین افراسیاب کے پاس لایا گلچین نے افراسیاب کو دیکھکر مارے ڈر کے مجرا کیا اور بلائین لین دیکھتی کیا ہی کہ داہنے طرف باغبان قدرت زندہ صحیح و سلامت بیٹھا ہی باغبان قدرت نے کہا کہ تمنے یہ کیا حرکت کی کہ قران کی شراکت کی گلچین نے کہا اسکا احوال افراسیاب کو معلوم ہوگا غرض افراسیاب نے دونون جورو خصم کو پھر گلے ملوایا اور کہا گلچین عنبر داراب کبھی جمشید و سامری سے نہ پھرنا غرض افراسیاب نے وہ مکان یہ دونون جہان رہتے ہین ایسا بزور سحر آراستہ کرکے دیا ہی جہان سے انکو آنے جانے کا راستہ نہین معلوم ہی اب یہ اس مکان کی بارہ دری مین آکر بیٹھے اور کھانا کھاکر دونون پلنگ پر گئے وہان عالم تنہائی تھا کوئی غیر شخص نہ تھا اُسوقت گلچین جادو نے ہاتھ باندھکر باغبان قدرت سے کہا کہ ایک بات مین کہتی ہون اگر میری جان بخشی کرو اُسنے کہا کہو گلچین نے کہا عمرو کے ہاتھ سے افراسیاب نہ بچیگا نہین اور حیرت جادو بھی ضرور ماری جائیگی اسواسطے مین یہ صلاح دیتی ہون کہ آپ عمرو سے مل جائیں اور قسم ہے تمھارے سر کی کسی صورت سے افراسیاب کی فتح نہوئیگی مین نے سب تماشے عیارون کے دیکھے بلا کے انسان ہین اگر عمرو سے تم ملجاؤ تو صورت زندگی کی ہوجائیگی گلچین کے کہنے سے باغبان بھی نیم راضی ہوا یہ دونون تنہا بیٹھے تھے اور اکیلا سمجھ کے باتین کرتے تھے کہ دفعتہ دیکھا سامنے سے افراسیاب نے جادوگر بھیجا اُس نے کہا افراسیاب نے بُلایا ہی یہ دونون افراسیاب کے سامنے گئے افراسیاب نے ترچھی نگاہ سے کہا بیٹھو پھر پوچھا کہ کیون بیہودہ رات کو کیا باتین کرتے تھے مجھے سب خبر ہے باغبان قدرت نے ہاتھ باندھکر کہا کہ اے افراسیاب عورت کی عقل ناقص ہوتی ہی اسنے کہا تھا کہ شریک عمرو ہوکر قصور ہوا افراسیاب نے کہا ای باغبان قدرت اور گلچین جادو تم دونون فلان پہاڑ کے درہ پر

جاؤ دیکھو تو وہان تمکو کیا تماشا نظر آتا ہی لاکھ جادوگرون سے شہنشاہ جادو کو کوکب روشنضمیر
نے حیرت جادو سے لڑنے کو بھیجا ہی مین کیونکر انکو قتل کرا آتا ہون بس یہ سُنکر
دونون کھڑے ہوے اور دو پنجے دونون کی کمر مین ہاتھ دے کر سوے آسمان لیگئے جب
آنکھ کُھلی دونون نے دیکھا تو ایک پہاڑ بہت بلند ہی اسپر یہ دونون ٹھہرے اب دیکھیے داستان
کوکب روشنضمیر کے سُنیے کہ کوکب نے شہنشاہ جادو کو سنیح ہے کہ لاکھ ساحرون
سے حیرت جادو سے لڑنے کو بھیجا تھا اور اُسی پہاڑ کے سامنے شہنشاہ پڑا ہوا تھا
دفعتہً شہنشاہ نے دیکھا کہ سوا سو جادوگر برق شمشیر کھینچے ہوے یہ پکارتے ہین کہ ہم
غلام افراسیاب کے ہین اے شہنشاہ خبردار اب کہان جائیگا شہنشاہ حیران ہوکر
کہنے لگا کہ یہ مادر بخطا سوا سو ساحر ہمارا کیا کر سکینگے ہمتو لاکھ ساحر ہین غرض شہنشاہ جادو
سوار ہوا لگی تلوار چلنے اسوقت افراسیاب نے کچھ ایسا سحر کیا کہ خود بخود لاکھ ساحرون نے
شہنشاہ کے اپنی اپنی تلوارون سے اپنے اپنے سر کاٹنا شروع کیے اور تمام فوج کا شہنشاہ
کی خاتمہ ہوگیا اُسوقت آواز آئی کہ اے باغبان قدرت اور گلچین جادو تم دونون
نے دیکھا باغبان و گلچین نے افراسیاب کو سجدہ کیا بعد ازان دیکھا کہ ایک سواری
بڑے دھوم دھام سے آئی جسوقت قریب پہونچی تو باغبان و گلچین نے دیکھا کہ ہماری
صورت کا ایک باغبان اور ایک شخص دیگر دونون تخت پر بیٹھے ہوے آتے ہین
بارگاہ خالی مین شہنشاہ جادو کی داخل ہوئے یعنی اُسی شہنشاہ کی بارگاہ
مین جو کوکب روشنضمیر کی طرف سے آیا تھا جب یہ دونون بارگاہ مین جا چکے
تب باغبان اور گلچین اصلی کو جو پہاڑ پر کھڑے تھے دو پنجے پیدا ہوئے دم بھر مین
افراسیاب کے سامنے لاکر اُتار دیا دونون نے کہا اے افراسیاب تو برحق ہی کیا
طاقت کسی کی جو تیرا سامنا کرسکے تب افراسیاب نے کہا ان دونون کو انکے مکان پر
پہونچا دو غرض یہ دونون اپنے مکان مین آئے مگر حیران تھے افراسیاب نے
نامہ مصور جادو کو لکھا کہ اے مصور جادو جس طرح سے ہوسکے عمرو کا سر کاٹ کر میرے
پاس بھیجدے مصور نے وہ نامہ پڑھکر جواب لکھا کہ بحکم سامری اور جمشید عنقریب

عمر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو کا سر کاٹکر بھیجتا ہون اور مین اُسکی تلاش مین نکلا ہون آپ خاطر جمع رکھین یو مصور جادو عمرو کے قتل کی فکر مین روانہ ہوا اور عمرو بران شمشیرزن سے رخصت ہو کر ایک صحرا مین چلا جاتا تھا کہ اثنا راہ مین برق فرنگی سے ملاقات ہوئی عمرو نے گلے سے لگایا اور برق فرنگی گلے لپٹ کر رو دیا عمرو نے کہا خیریت ہی برق نے کہا کہ افراسیاب نے مصور کو نامہ بدین مضمون کل بھیجا ہے کہ حضور کا سر کاٹ لائے سو وہ فکر مین آپکی ہے اللہ تعالیٰ آپکو ہمارے سر پر سلامت رکھے اسوقت سے غلام کی عجب حالت ہی اب غلام اس فکر مین ہے کہ جس طرح سے ہو غلام آپ سے پہلے تصدق ہو جائے عمرو نے کہا بیٹا خبرداری سے جانا مصور جادو بڑا زبردست نطفہ حرام ساحر ہے غرض یہ گفتگو کر کے برق فرنگی عمرو سے علٰحدہ ہو کر ایک صحرا کیطرف نکل کر مصور جادو کی بارگاہ کو چلا اور عمرو ایک صحرا کیطرف چلا کہ برق صورت تبدیل کیئے ہوے مصور جادو کی فوج مین ملحق ہو کر عین ملکہ صورت نگار کی بارگاہ کی قنات کے پیچھے پہونچا اور صورت نگار جو زوجہ مصور کی ہی آسمین کوئی پہر رات گئی ہو اور پیچھے قناتون کے جو جادوگر نوکری پر تھے برق فرنگی نے سب کو بیہوشی دے کر دو پہر رات گئے قریب قنات کی میخ اکھاڑ کر صورت نگار کے پلنگ کے برابر آیا اور ایک لونڈی صورت نگار کی چپّی کرتی تھی مگر اونگھ رہی تھی برق اُسکو بیہوش کر کے اُسکی صورت آپ بنا اور ملکہ صورت نگار کے سرہانے آ کر رومال جھلنے لگا دو ایک مرتبہ ملکہ کے مُنھ پر سے بال سر کائے ہاتھ مین بیہوشی تھی جیسے ہی برابر دماغ ملکہ کے پہونچی تڑاق سے چھینک آئی ملکہ بیہوش ہو گئی اور برق فرنگی نے اپنی صورت صورت نگار کی ایسی بنائی اور صورت نگار کو وہان لایا جہان لکڑیون کا انبار تھا اُن لکڑیون کے تلے جا کر ملکہ صورت نگار کو دبا دیا پھر وہان سے آ کر اُسی بارگاہ مین بصورت صورت نگار سب جادوگرون کو جگایا اور کہا۔ کہ میرا جی گھبراتا ہے مصور جادو کے پاس اسوقت چلونگی غرض صورت نگار نقلی سوار ہو کر مصور جادو کے پاس آئی اور یہان مصور جادو ایک لونڈی سے اختلاط کر رہا تھا دیکھتے ہی صورت نگار کو ڈر گیا اور اُس لونڈی کو ہٹا دیا آپ اُٹھ کھڑا ہوا اور پوچھنے لگا کہ اسوقت تم کیونکر تشریف لائین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کسی نے آپ سے کچھ جا کر شاید کہدیا صورت نگار نے کہا میان مجھے تمھارے فعلون سے کچھ کام نہین تمھارا جو جی چاہے کرتے پھرو مین تمھاری تابعدار ہون بارے مصور جادو نے لگا یا اب صورت نگار اور مصور جادو سے اختلاط شروع ہوا اور دونون پلنگ پر آکر لیٹے قضا رکار مصور جادو تصویر کو عمرو کی دیکھ رہا تھا کیا دیکھتا ہے کہ عمرو اسی پہاڑ کے درہ مین ٹہل رہا ہے اسنے صورت نگار سے کہا کہ بی بی کیا غضب کے عیار ہین لے ملکہ چلو پہلے عمرو کو پکڑ لائین بعد از ان ہم تم عیش کرینگے صورت نگار سے اور کچھ بن پڑا کہا بہت خوب بس یہ دونون پہاڑ کے تلے اُترے وہان سچ مچ عمرو ایک جادوگر بنا پھرتا تھا انہین مصور اور صورت نگار برابر عمرو کے پہونچے آواز دی مصور نے کہ اے عمرو اب کہان جائیگا یہ کہتے ہی زمین پر ایک دو ہتڑ مارا عمرو نے دیکھا کہ میرے ہاتھ پاؤنکا دم نکل گیا ساتھ ہی ایک پنجہ پیدا ہوا عمرو کو لیکر سوے آسمان غائب ہوا غرض صورت نگار نقلی اور مصور جادو ناچار ہو کر اپنے مکان پر آئے برق نے چاہا کہ عیش کی صحبت مین تصویر عمرو کی گلے سے مصور جادو کے اُتار لیجئے غرض یہ دونون جورو خصم آکر مسند پر بیٹھے اور شراب چلنے لگی انکو تو اس فکر مین چھوڑو اور وہ پنجہ جو عمرو کو اُٹھا لیگیا وہ پنجہ سحر کا کوکب روشن ضمیر کے تھا غرض عمرو کو اُس پنجہ نے بعد گھڑی بھر کے ایک میدان مین جا کر اُتارا اب عمرو نے جو دیکھا تو ایک میدان نہایت خوبصورت ہی چار کوس کے گرد مین چار پہاڑ ہین ایکطرف سونے کا اور ایک طرف زمرد کا اور ایکطرف یاقوت کا اور ایک سمت بلور کا اور کئی پہاڑ ہین ایک ایک دروازہ ہی اور سارے میدان مین گھاس سُنہری اور پتون پر مانند مینا کے خوشرنگ سبزی ہی سویرا ہوتے ہی ہوا سرد چلتی ہی عمرو اکیلا چلا جاتا تھا لیکن نہایت حیران کہ کہین ایسا نہو یہ مکان افراسیاب کا ہو کہ دفعتہً اُس سونے کے پہاڑ کی طرف آیا ناگاہ وہان سے سو رنڈیان نارنجی پوش ایک تخت سونے کا لیئے ہوے سامنے آئین اور ایک عورت نے عمر کو آکر مجرا کیا اور نامہ عمرو کو دیا عمرو نے جو دیکھا تو اُس پر کوکب روشن ضمیر کی مہر ہے لکھا ہے کہ ہمنے تمکو بلایا ہے عمرو یہ دیکھکر نہایت خوش ہوا غرض عمرو تخت پر سوار ہوا ایک دم مین داخل اُس پہاڑ مین سونے کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوا جب اُس پہاڑ کے باہر آیا ایک باغ دیکھا کہ تمام چاردیواری سونے کی زمین سونے کی درخت سونے کے ٹہنیاں اور پھول مقیش کے لیکن ہر پھول پر جگر زمرد کا بنا اور بیچ مین ایک بنگلہ سونے کا تحریرین زمرد کی سوا سو پریزاد سُنہری پوشش بنگلے مین اور چار سو پریزاد تمام باغ مین پھیلی ہوئی ہین اور بنگلے سے آواز طبلہ اور گانے کی آتی ہی عمرو سامنے بنگلے کے پہونچا تو دیکھا کہ کوکب روشن ضمیر بسنتی جوڑا پہنے ہوے ہی اور چار طرف سے سنہری بادلے کی مورچھل لیئے کنیزین کھڑی ہین عمرو جلد کود پڑا کوکب نے اٹھکر عمرو کو گلے سے لگایا کوکب نے کہا خواجہ تم بڑے غضب مین گرفتار ہوے تھے اگر خدانخواستہ معمور جادو مجھین پکڑتا تو مار ہی ڈالتا عمرو نے یہ سُنکر ادائے احسان کوکب کا کیا اور کہنے لگا کہ اے ملک میرا شاگرد برق مصور جادو کی جورو کی صورت بنا ہی یعنی بشکل صورت نگار مصور کے پاس ہے یقین ہی کہ وہ کچھ نہ کچھ عیاری کریگا اب مجھے بھی آپ یہان سے بھیجئے کہ مین وہان جاؤن غرض کوکب نے عمرو کو کھانا کھلوا کر ایک گھوڑا سحر کا منگایا عمرو اُس پر سوار ہوکر دو گھڑی مین مہرخ سحر چشم کی بارگاہ مین پہونچا عمرو نے مہرخ سے ملاقات کی کرسی پر بیٹھکر کچھ گفتگو آغاز کی اب دو کلمہ داستان برق فرنگی کے سینئے کہ برق بصورت صورت نگار پاس مصور کے بیٹھا ہوا ہی اختلاط ہو رہا ہی اور شراب چل رہی ہی کہ وقت دوپہر کا ہوا اسمین صرصر شمشیر زن آئی صورت نگار نقلی نے کچھ ڈالیان رنگترونکی اور ایک مالا موتیون کا صرصر کو دیا بارے وہ سب اسباب لیکر باہر آئی اور مصور جادو کو شراب کا خوب نشہ ہوا اور چھینک آئی وہ بیہوش ہوگیا برق اسوقت اُٹھا اور لوح تختی تصویر کی مصور جادو کے گلے سے نکالکر اپنے قبضے مین کی اور بارگاہ سے باہر نکل کر بھاگا برابر بارگاہ مہرخ سحر چشم کے پہونچا کہ پیچھے سے صرصر نے پیترا برق کا پہچانا اُسیوقت عمرو کی صورت بنکر صرصر پیچھے برق فرنگی کے مہرخ کی بارگاہ مین آئی جیسے ہی برق نے دیکھا کہ اُستاد آتے ہین پکارا کہ اُستاد مین تصویر آپ کی مصور جادو کے گلے سے لایا عمرو یعنی صرصر شمشیر زن نے وہ تصویر دیکھکر بہت خوش ہوکر برق فرنگی سے لی اور مثل برق برق سے الگ ہوکر پکاری منم صرصر شمشیر زن یہ کہکر

بھاگی برق فرنگی نے کہا بڑا غضب ہوا یہ سوچکر پیچھے صرصر کے چلا قضا کار کہین ضرغام
شیردل اُس طرف سے آتا تھا اُسنے دیکھا کہ صرصر عمرو کی صورت بنی ہوئی پکارتی آتی ہے کہ
صنم صرصر اور پیچھے اُسکے برق فرنگی بدحواس آتا ہی ضرغام شیردل پہلے صرصر شمشیر زن
سے مصور جادو کی بارگاہ مین گیا کیا دیکھا کہ مصور جادو بیہوش مثل مُردے کے پڑا ہی ضرغام
شیردل جوان مرد نے نہایت عجلت کے ساتھ مصور کو اور زیادہ بیہوش کرکے پلنگ پر
ڈال دیا اور دری سے چھپادیا اور آپ مصور جادو کی صورت بنکر بیہوش ہوکر جلدی سے لیٹ
رہا کہ اتنے مین صرصر شمشیر زن پہونچی اور آتے ہی نوکرون چاکرون سے کہا کہ اے نچھٹے منہ اس
طرح غافل ہوکر سورہتے ہو یہ کہکر ہوئی مصور کے پلنگ کے برابر آکر مصور نقلی کو فتیلہ رفع
بیہوشی کا دیا اور صرصر نے کہا کہ آپ کی تصویر برق فرنگی لے گیا تھا مین دیکھئے کیا
عیاری کرکے لائی ہون یہ سُنکر مصور نقلی نے صرصر کو گلے سے لگا لیا اور وہ تصویر ہاتھ
مین لی اور گلے مین اپنے ڈالی صرصر کو خلعت دیا صرصر تو گئی اب دو کلمے داستان
صورت نگار کے سُنئیے کہ وہ جورو مصور جادو کی ہے جسے برق نے انبار کے تلے ڈال
دیا تھا جب ایک رات اور ایک دن ہوا تو صورت نگار کی بیہوشی رفع ہوئی آنکھ
کھول کر اپنے تئین وہان پڑا دیکھا گھبرا کر اُٹھی اور مصور جادو کی بارگاہ مین آئی
آتے ہی کہا میان مجھے تو بیہوش کیا لیکن تمکو خدا نے بچایا مصور نقلی نے کہا خدا نے تمکو بھی
بچایا اور مجھے بھی بچایا اسوقت صرصر نے ایسا کام کیا غرض دونون جورو خاوند یعنی مصور
نقلی اور صورت نگار اصلی دونون بیٹھے بعد ایک لمحہ کے ایک سمرن صورت نگار نے اپنی لیکر
مصور نقلی سے کہا کہ یہ سمرن تم اپنی لو چنانچہ وہ سمرن سحر کی ہی اور سمرن یہ خواص ہے کہ ان دونون
جورو خاوند کے سوا کوئی اسکو اگر ہاتھ لگائے تو اُس کا ہاتھ جلجاوے ضرغام شیردل مصور نقلی تو
یہ حال جانتا نہ تھا جیسے ہی اسنے اس سمرن کو لیا اسکا ہاتھ جلنے لگا وہ سمرن ہاتھ سے پھینکدی
صورت نگار نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا سچ بتا تو کون ہی ناچار ضرغام نے اپنا نام بتایا تب صورت
نگار نے کہا کہ تو نے میرے خاوند کو کیا کیا ضرغام شیردل نے عیاری سے کہا کہ فلان پہاڑ مین ہے
ضرغام کو صورت نگار لیکر وہان گئی وہان نہ پایا پھر صورت نگار نے کہا اگر تو میرے خاوند کو بتادے تو تجھے ابھی چھوڑ دون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ورنہ جان سے مار ڈالونگی غرض ضرغام نے بہت جگہ اسے عیاری سے دھوکا دیا کہین گھات پائی کی اسنے ندیکھی ناچار صورت نگار ضرغام کو پھر اپنے خیمے مین لائی اس عرصہ مین مصور جادو جو پلنگ کے تلے پڑا تھا اُسکی بیہوشی اُتر گئی اسنے جو اُٹھکر دیکھا تو میری جورو کے پاس ایک شخص میری صورت کا ہے اُسکی مشکین بندھی ہین اور خفا ہو رہی ہے مصور جادو نے اُٹھکر اپنی جورو کو گلے سے لگایا اور پوچھا یہ کیا ماجرا ہے اسنے سارا حال بیان کیا مصور و صورت نگار نے اب تدبیر اسکی گردن مارنے کی ٹھہرائی کہ اسی خیمہ مین گردن مارین عمرو نے جب سُنا کہ برق فرنگی تصویر میری مصور کے گلے سے بڑی عیاری سے لایا تھا صرصر میری صورت بنکر برق کو فریب دیکر لیگئی اسوقت بارگاہ مصور کیطرف آیا وہان احوال ضرغام کی عیاری کا سُنا غرض عمرو افراسیاب کی صورت بنکر مصور کی بارگاہ مین گلیم عیاری اوڑھے چالیس گز اُڑ کر نمودار ہوا مصور اور صورت نگار دونون نے مجرا کیا افراسیاب نقلی بارگاہ مصور مین آکر تخت پر بیٹھا اور ضرغام شیردل اور مصور و صورت نگار کو ساتھ لیکر باہر بارگاہ کے آیا سبھون نے دیکھا کہ افراسیاب ضرغام کا ہاتھ پکڑے ہوے اور ایک طرف مصور و صورت نگار کو پکڑے سمت صحرا روانہ ہوا جب دیکھا کہ ایک جنگل سنسان ہے نہ کوئی آدمی نہ درندہ پرند وہان آکر ایک سیب دونون جورو خاوند کو دیا کہ تم کھاؤ اُن دونون نے وہ سیب کھایا چھینک آئی بیہوش ہو کر گر پڑے ضرغام دوڑ کر عمرو کے پاؤن پر گرا عمرو گھسیٹ کر خنجر چاہتا تھا کہ مصور اور صورت نگار کو جہنم داصل کرے لیکن اتفاق سے افراسیاب اُس میدان مین آکر پہونچا ضرغام نے دیکھا عمرو نے نہ دیکھا تھا ضرغام تو بھاگا عمرو رہگیا افراسیاب نے سحر کیا عمرو کے ہاتھ پاؤن کا دم نکل گیا افراسیاب نے عمرو کو پکڑا مصور اور صورت نگار کو ہوشیار کیا یہ دونون اُٹھے پاؤن پر گر پڑے اور عرض کیا کہ آپ کے تصدق سے ہماری جان بچی افراسیاب نے دونون کو خیمے مین بھیجدیا مگر عمرو کو پکڑ کر دم بھر مین دریائے قہر مین ایک ٹاپو تھا اُسمین لایا اور عمرو کو بٹھلا کر کہا اے ساربان زادے تجھے ایسی جا پر قید کرونگا جہان سے کوئی لیجا نہ سکے یہ کہکر دستک دی کہ ایک پنجہ ہاتھ مین ڈوری ریشم کی لیے ہوے پیدا ہوا افراسیاب نے اُس ڈوری کو کھولکر آسمان کیطرف پھینکر سحر کیا جھولا سا بنگیا مگر معلق ہے اُسی جھولے مین عمرو کو قید کیا پھر کچھ سحر کیا کہ وہ ٹاپو تمام پانی پانی ہو گیا عمرو نے دیکھا کہ تلے تو

دریائے قہر اور اُسپر وہ جھولا معلق ہوا پر ہے اُسپر مین بیٹھا جھولتا ہون بس افراسیاب اپنے مکانکو
چلا گیا جب عمرو کو افراسیاب نے قید کیا جھولے پر دریا مین قضاء کار ایک دن مصور ایک
جنگل مین آیا مخمور سرخ چشم کو دیکھا اور سمجھا کے اپنے ساتھ لیچلا چنانچہ وہ ضرغام تھا اسنے مصو
جادو کو بیہوش کیا چاہا کہ سر کاٹ لون وہین صورت نگار آئی اور جھٹ پٹ ضرغام کو بزور
سحر پکڑا اور چاہا کہ لیکر چلون سامنے سے برق فرنگی صرصر بنا ہوا آیا اور آکر مصور و صورت نگار
دونون کو کمند ڈالدی اور ضرغام کو چھڑا لیا اب ان دونون نے چاہا کہ مصور و صورت نگار
کو قتل کر ڈالین کہ ساتھ ہی افراسیاب نے آکر پکڑا اور مصور و صورت نگار اور ضرغام و برق
کو اپنے ساتھ لیکر چلا راہ مین افراسیاب کو از راہ سحر معلوم ہوا کہ بران شمشیر زن اسی
پہاڑ کے درہ مین ہی مصور جادو کو ضرغام اور برق کو دیا اور آپ بران کے سامنے آیا
دونون مین سحر کی لڑائی ہونے لگی بران نے تمام سحر افراسیاب کے اختر مروارید کو دکھا کر رد کئے
نوبت یہان تک پہونچی کہ افراسیاب بیہوش ہو کر گرا اور بران روانہ ہوئی اور یہان چالاک
افراسیاب بنکر مصور سے دونون عیارون کو لیگیا مگر دونون کے پانؤن مین زنجیر سحر کی تھی ناچار
چالاک دونون کو ایک پہاڑ مین بٹھا کر آپ روانہ ہوا وہان افراسیاب کو ہوش آیا یہ اٹھکر مصور
جادو کے پاس آیا پوچھا وہ دونون عیار کہان ہین مصور نے کہا ابھی تو آپ مجھسے لیگئے تھے
یہ چپ ہو کر بارگاہ مین حیرت کی اور مصور اپنے مکان آیا اقسام کو مع مہرخ و بہار کے
حیرت کی بارگاہ مین افراسیاب نے بھاگتے پایا اور کہا کہ جلد انکو قتل کر دو دفعۃً دیکھا کہ
ملکہ بران شمشیر زن حیرت جادو کی بارگاہ مین سامنے افراسیاب کے آئی اور آتے ہی
پانؤن پر گر پڑی اور کہا مجھسے قصور ہوا اب آپ میری تقصیر معاف کیجئے یہ بران نہ تھی چالاک
تھا افراسیاب سے فریب کرکے مہرخ و بہار اور اقسام کو لے گیا مہرخ وغیرہ تو بزور سحر پرواز کنان
اپنی بارگاہ مین داخل ہوئین مگر چالاک کو بزور سحر پہچان کر افراسیاب نے پھر گرفتار کیا
اور حیرت کی بارگاہ کیطرف لیچلا یہان جانسوز بن قران صرصر بنکر پاس صنعت سحر ساز
کے آیا اور کہا کہ جلد آپ الگ چلئے تو مین کچھ عرض کرون غرض جانسوز نے صنعت سحر ساز
کو الگ لیجا کر بیہوش کیا اور آپ صنعت سحر ساز بنکر چالاک نقلی کا سر کاٹ لیا اور صنعت سحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کو صندوق مین بند کرکے سر چالاک کا لیکر حیرت کی بارگاہ مین لے گیا اور صنعت سحر ساز نقلی
نے حیرت سے ملاقات کی حیرت نہایت خوش ہوئی اتنے مین افراسیاب چالاک کو پکڑے ہوے حیرت
کی بارگاہ مین آیا صنعت سحر ساز نقلی افراسیاب کو دیکھتے ہی بھاگی سب نے جانا کہ کوئی عیار
تھا لیکن صنعت سحر ساز نقلی یہان اپنے لشکر مین آکر بیٹھی ایکدم کے بعد پھر حیرت کیطرف
آئی اور افراسیاب کو مجرا کیا افراسیاب نے بزور سحر جانسوز کو پہچان لیا اور کہا صنعت سحر ساز
کو تو نے کیا کیا جانسوز نے کہا کہ مین نے فلان پہاڑ پر دیکھا ہی افراسیاب جانسوز کو ساتھ لیکر اُس
میدان مین جاکر پہونچا جس میدان مین جانسوز ملا تھا صنعت سحر ساز کو یہان گاڑ دیا تھا
اب افراسیاب اور جانسوز دونون وہان بیٹھکر مٹی سرکانے لگے مگر جانسوز نے اسطرح سے
مٹی کو اُڑانا شروع کیا کہ اُس مٹی مین بیہوشی ملا آیا تھا وہی دماغ مین افراسیاب
کے گئی اور افراسیاب تڑاق سے بیہوش ہوکر گرا جانسوز نے افراسیاب کو تو جلدی مین
چھوڑ دیا مگر آپ افراسیاب کی صورت بنکر حیرت کی بارگاہ مین آیا اور چالاک کو لیکر روانہ ہوا
یہان افراسیاب کو ہوش آیا گھبرا کر صنعت سحر ساز کے پاس آیا بزور سحر دریافت کیا کہ صندوق
مین بند ہے صندوق کھولکر صنعت سحر ساز کو نکالا وہ پانون پر گری اور کہا مین پکڑے لاتی ہون
کہان جائیگا افراسیاب اپنے باغ سیب مین گیا مگر صرصر شمشیر زن اور صبا رفتار وہان
آئین جہان برق و ضرغام پہاڑ مین بیٹھے تھے قید زنجیر سحر مین جا چارا ور مجبور صرصر نے آکر
دونون کو ہوشیار کیا اور لیکر ساتھ چلی قضا کار راہ مین چالاک و جانسوز اُدھر سے آتے تھے
انھون نے دیکھا اور صرصر و صبا رفتار گھبرا گئین نیمچہ زنی اور خنجر زنی ہونے لگی وہین د و
پنجے پیدا ہوئے دونون عیار بچیون کو لیکر سمت فلک روانہ ہوئے مع برق اور ضرغام اب
چالاک و جانسوز ناچار ہو کر پھرے صنعت سحر ساز نے سب راستے بند کر دیئے تھے کہ
آتے ہی چالاک اور جانسوز دونون کو دم بھر مین کسی نے قید کر لیا اور صنعت سحر ساز کے
سامنے لا کر ڈالدیا صنعت سحر ساز انکے قتل کی فکر مین ہوئی اور برق اور ضرغام کو جو پنجے
اُٹھا کر لیگئے تھے وہ افراسیاب کا سحر تھا غرض افراسیاب نے لا کر ایک باغ مین
انگور رکھا اور آپ باغبان قدرت کے مکان مین آیا باغبان اور گلچین نے مجرا کیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب نے سب حال ان دونون سے کہا اور آپ اپنے مکان کو چلا گیا غرض گلچین نے خاوند کو بیہوش کرکے برق وضرغام کو چھڑایا اور ایک درہ کوہ مین لاکر بیٹھی تھی کہ سامنے سے مہرخ اور بہار کو جلتے دیکھا گلچین نے اُنسے ملاقات کی مہرخ نے سحر کی زنجیرین برق وضرغام کی کھولین اور گلچین کو اپنے ہمراہ بارگاہ کی طرف لیکر روانہ ہوئی اور افراسیاب کو خبر پہونچی کہ صنعت سحرساز نے چالاک کو گرفتار کیا ہے یہ وہان آیا چالاک و جانسوز کو صنعت سحرساز سے لیکر اپنے مکان کو چلا راہ مین قضارا کار مہرخ اور ضرغام و بہار اور برق فرنگی کو جاتے دیکھا اُسنے انکو پھر گرفتار کیا لیکن عمرو کو جو بران چھڑانے چلی ہے اس نے راہ مین دیکھا افراسیاب مہرخ اور بہار و برق اور ضرغام کو پکڑے لیئے جاتا ہے بران نے مقابلہ افراسیاب کا کیا قضارا کار افراسیاب اُسوقت زبردستی پر آگیا جیسے ہی بران زمین پر جاہے کہ گرے ویسے ہی ایک جادوگر سامنے سے پیدا ہوا اُسنے مُنھ پر بران کے ایک چٹکی خاک کی ماری کہ بران بیہوش ہوکر گری اور وہ پکارا کہ اے افراسیاب ہم ایسے تیرے غلام موجود ہین تو ناحق تکلیف کرتا ہے یہ کہکر برابر افراسیاب کے آیا افراسیاب دیکھتا تھا کہ ساتھ ہی کسی نے ایک بیضہ بیہوشی کا مارا کہ افراسیاب کو تڑاق سے چھینک آئی اور بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑا اور اُس ساحر نے بران کو ہوشیار کیا اور کہا کہ اے ملکہ مین ہون قران غرض بران نے اختر مروارید کو نکالا اور مہرخ وغیرہ کو ہوشیار کیا اور تخت بزد سحر تیار کرکے سبکو اسپر سوار کرکے روانہ ہوئی اور قران وہان سے درہ کوہ مین آیا جب افراسیاب کو ہوش آیا معلوم کیا کہ یہ کوئی عیار تھا ناچار اپنے مکان پر چلا آیا یہان بران شمشیر زن سب کو لیکر بارگاہ مین آئی مہرخ اور بہار اپنی بارگاہ مین آئین برق فرنگی اور چالاک وضرغام اور جانسوز وغیرہ یہ سب عیاری کو نکلے مگر برق فرنگی مصور جادو کی فکر مین اُسکی بارگاہ مین آیا اور ملکہ بران عمرو کے چھڑانے کی فکر مین پھر روانہ ہوئی اور ایکدم مین کنارے دریاے خون رواں کے پہونچی اور عمرو نے اُسی سحر کی حالت مین بران کو دیکھا کہ یہ شعلہ آتش بنکر اس دریا مین کہ جسمین عمرو قید تھا گری وہ دریا خشک ہوگیا اور عمرو کو بران شمشیر زن نے چھڑایا اور کنارے پر آئی عمرو خوش ہوکر بران سے باتین کر رہا تھا کہ سامنے سے افراسیاب پیدا ہوا اور اُسنے جھپٹ کر ایسا سحر کیا

کہ غفلت مین بران اور عمرو گرفتار ہو گئے افراسیاب نے دونون کو ارادہ قتل کا کیا لیکن عشاق
سبزہ رنگ ایک جادوگر اُستاد افراسیاب کا ہی اُسنے ملکہ حیرت اور افراسیاب کے نام لکھکر
ایک قندیل سحر مین نامہ دار کو بٹھاکر کہ نام اُس کا طوماس جادو تھا روانہ کیا اور کہا کہ یہ قندیل وہان
جائے کہ جہان افراسیاب ہو غرض یہ قندیل اُڑتی چلی قضا کار راہ مین طوماس نے قندیل
کو اُتارا اور اُسکو احتیاج پیشاب کی ہوئی قندیل سے نکلکر اُسنے الگ جاکر پیشاب کیا قضا کار
یہان چالاک بن عمرو بیٹھا تھا اُسنے کلہ گوپن مین پتھر رکھکر جو مارا طوماس کا سر پھٹ گیا چالاک
اُسکی صورت بنا اور اُس سے پوچھ لیا تھا کہ تم کہان جاؤ گے اُسنے کہا کہ مین نامہ لیکر عشاق کا پاس
افراسیاب کے جاؤنگا اور خاصیت اس قندیل کی یہ ہے کہ جہان افراسیاب ہوگا وہین جائیگی
جب یہ پوچھ لیا تو پیچھے ہٹکر پتھر سے ہلاک کیا اور آپ اوسکی صورت بنکر نامہ لیکر روانہ پیش
افراسیاب ہوا کہ اُسمین وہ قندیل کہ جہان افراسیاب عمرو اور بران کے قتل کی فکر مین تھا
وہان آکر اُتری چالاک نے وہ نامہ افراسیاب کو دیا افراسیاب نے جیسے چاہا کہ لفافہ
کھولے اُس لفافہ سے بقہ بیہوشی کا اُڑا افراسیاب چھینک مار کر بیہوش ہو گیا چالاک
نے نعرہ کیا کہ منم چالاک بن عمرو غرض بران نے عمرو اور چالاک کو اپنے ساتھ لیا اور بارگاہ مین
آئی یہان افراسیاب کو ہوش آیا نہایت خفا اُٹھا اور باغبان قدرت کے مکان پر آیا
اور اُس سے کہا کہ اے باغبان تو مجھسے پھر گیا اُسنے بہت سا عذر کیا اُسنے نہ مانا اُسنے کہا کہ مجھکو
اپنی جورو سے کچھ کام نہین ہے لیکن افراسیاب نے حکم دیا کہ بہت سے ساحرون نے گرفتار کیا اور
افراسیاب اسکو ایک جنگل مین لایا اور وہان اسکو ایک درخت سے باندھ دیا اور ایک سمت
روانہ ہوا یہان برق فرنگی جو مصور کی بارگاہ مین آکر کھڑا ہوا مصور نے صندوقچہ
سحر کو کھولکر طومار جادو کو دیا اور کہا کہ خبرداری سے اسکو لیجا نادہ اُسے لیکر واللہ علم کہان لیجانیکا
قصد رکھتا تھا مگر پہلے اپنے مکان پر آیا پیچھے پیچھے اسکے برق بھی ایک جادوگر کی صورت بن کر
اسکے مکان مین آیا اور کہا کہ بھائی مصور جادو نے کہا ہے کہ اس صندوقچہ سے بہت خبردار
رہنا اُسنے کہا بہت خوب باتون مین لگا کر بیضۂ بیہوشی کا اسکے منھ پر مارا کہ طومار بیہوش
ہو کر گرا برق فرنگی نے طومار کا سر کاٹ کر اُس صندوقچہ مین دیکھا تو تصویرین پائین اُن تصویرونکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھاڑ ڈالا اور آپ بھاگا یہان مصور کو خبر ہوئی اور جلد تر پاس برق فرنگی کے پہونچکر ازراہ سحر
پکڑ لیا ارادہ قتل کرنیکا کرتا تھا کہ افراسیاب اُسیوقت پہونچا اور اُسنے برق کا سر کاٹ کر
طلسم کے کنگرے پر ٹکا دیا یہ خبر ایک جادوگر لیکر بران کی بارگاہ مین آیا اور اُس سے بیان کیا
کہ افراسیاب نے برق فرنگی کا سر کاٹ ڈالا یہان ماتم برپا ہوا عمرو پچھاڑین کھا کر اپنے تئین
ہلاک کرنے لگا اور بران نے کہا جو شدنی تھی وہ ہوئی مگر خاطر جمع رکھو مین عوض مین خون برق
کے پل پر نیزادان توڑونگی غرض مہرخ اور بہار کو رخصت کیا اور عمرو کو ایک جوڑی سحر کی دیکر کہا کہ
اسپر کسی کا سحر اثر نہین کرتا آخر الامر عمرو سامنے طلسم کے آیا بران نے نقارہ کوچ کا کیا اور ہلال سحر
افگن و طوفان قہر چشم کو دو لاکھ ساحر سے روانہ کیا بعد اسکے غبار جادو و انظارہ جادو مشتری
سحر زیفین کاکل کشا مجم الست ملکہ حسین زرین دست اجگر جادو و سہیل اژدر
سوار سہیل کج گردن ملکہ شعلہ شمشیر زن ملکہ کاکل مدہوش سحر خرس پیشانی ظہیر دیو کش
گلفام جادو مرزان وزیر سکبودش لاکھ ساحرون سے روانہ کیا اور آپ بھی سوار ہوئی اسکے ساتھ
مجلس آرائے جادو و محبوب جادو و سلیمان عنبرین مو ملکہ اختر بن شتہیال فیل زور
شمشیر زن مہرخ سحر چشم شکیل جادو و برق جادو و رعد جادو و عقاب جادو و عمر دلاک
ضرغام جانسوز ملکہ مہرخ کو ہمراہ لشکر کیا صبحدم ملکہ بران بارہ لاکھ ساحرون سے سامنے طلسم عشق نہر تک
آئی اُسطرف سے ملکہ حیرت جادو مع فوج اور لشکر کے سوار ہوئی اور مصور جادو بائین ہاتھ کو ابلیل جادو فیل جادو ملکہ
شگوفہ سحر جادو آماس جادو قیامش جادو سرمایہ برفانداز ابرلق کوہ شگاف ماہ جادو
مہتاب جادو تیرہ لاکھ جادوگرون سے دست راست کو اور صنعت سحر ساز چار لاکھ ساحرون سے اب
یہ فوجین ہین اور لشکر ہے کہ دریا ہے گرد و غبار فلک پر چھایا ہی رنگ آفتاب گند لا ہو گیا ہے گاو زمین کی کمر
مین وہ کسک آئی ہی کہ اگر وہ شاخین بھی کھجوائے جب بھی یہ کسک نہ جائے مرکز دائرہ خاک مین لچک
آجائے برادۂ ریگ اُس مقام کا برادۂ آہن تھا طوطے اُسجگہ کے بندوق کے طوطے تھے وہ صبح کا وقت
نسیم سحری کا فراٹا اسلحہ کی چقاچاق بلند ارض و غبرا مین تزلزل غرض یہ لشکر مثل مور و ملخ کے
میدان کارزار مین پہونچا اور برقین گرین صحرا کی جھاڑیان جھنڈیان میدان کی جلا دین سقون
نے چھڑکاؤ کیا کہ آبرو کو ابر نو بہار کی کھو دیا بادلہ نگار لنگیان کاندھون پر ڈالے ہاتھون مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہتہ مہندی تھپا ہوا ہرا رے کا فوارہ مشکیزے کے دہانے پر چڑھا ہوا اُنھون نے میدان کو آبشار کیا پھر نقیبون نے نکلکر نقابت کی گویون کے لڑکے پٹیٹی دستارین سرون پر باندھے اُنھون نے ہاتھ کانون پر رکھکر مذمت دنیاے فانی زبان پر جاری کی

قطعہ

عاقلان باغ یہ نہین دلکش
آستین زن چراغ عقل یہ ہے
لالہ رو دلبہ لیگئے جب داغ
چشم نرگس جھکی ہے سوے زمین

جسکو دیکھو وہ ہے پریشان شکل
خاک جب ہوگئے قد رعنا
تب ہوا لالہ زیب محفل باغ

اس چمن کی ہواے بہمن دے
تب ہوا سرو خوشنما پیدا
نرگسی چشم مین جو دفن سیمین

ای مردان بکوشید تا جامہ زنان بپوشید

شعر

روز جنگ ست جنگ باید کرد
کوشش نام و ننگ باید کرد

جب نقیب کڑکا کہکر کنارے ہوئے غرض بران آگے بڑھی اور سحر کیا تو آسمان سے دو لاکہ تارے ٹوٹ بخود دلشکر حیرت پر گرے اُسکے بھی دو تین لاکہ ساحر واصل جہنم ہوئے پھر تو دونون مین لڑائی سحر کی ہونے لگی یہ دونون لڑرہی تھین کہ افراسیاب بھی آکر پہونچا اور برابر اُسکے عشاق جادو اُستاد بھی اُس کا آکر داخل ہوا افراسیاب نے اُسکو دیکھکر سلام کیا اور باتین کرنے لگا بران نے جو دیکھا کہ افراسیاب اور عشاق آگیا تو اُسوقت ایک مچھلی کی صورت بن کے اوپر پل پر یرادان کے جو گری تو اُسکو توڑ ڈالا اور ملکہ خوبصورت کو قید سے رہا کرکے اپنے تخت پر لے آئی اسیمین پل جو اندر دریا کے ٹوٹ کر گرا تو پانی کو دریاے خون روان کے تلاطم برپا ہوا اور بران گنبد ساحری سے ایک حوض یاقوت کا لائی ہے چنانچہ ذکر اسکا ہوچکا ہے پس مچھلی کا بدن اُسنے بدلا اور اس حوض کے اندر گری اور مع اُس حوض کے بلند ہوئی اب وہ حوض چکر کھاتا ہوا قریب دریاے خون روان کے پہونچا اور اُس حوض مین سے بران کہ مچھلی بنی ہوئی ہے تڑپکر پل کے اوپر گری پس پل کے اوپر گرکر دریا مین ڈوبی وہان جو دیکھا تو نہنگ جادو اور صدف جادو اور سرطان و سنگ پشت جادو وغیرہ سے وہ مقام تمام مملو ہے اور باغات و عمارات اُس مقام پر ہین کہ جس مین وہ ساحر رہتے ہین پس وہ ساحر سب اُٹھکر اُس سے لڑنے لگے اور ہزارہا مچھلیان اُسکے جسم مین لپٹ گئین اور آواز رعد آسا مہیب پیدا ہوئی لیکن وہ پل کہ دھوین کا تھا اور سحر کا بنا تھا باطل ہوگیا اور دریاے

خون رواں خشک ہوگیا خاک اُڑنے لگی اور بران کے جسم مین مچھلیان ایسی لپٹین کہ یہ بیہوش ہوگئی اُسوقت عشاق نے ایک ایسا سحر کیا کہ سر اُسکا جدا ہوگیا لوگ رونے پیٹنے لگے نعش کو اُسکی اُٹھا لائے اور ماتم تازہ برپا ہوا لیکن ملکہ خوبصورت جادو جو قید تھی اُسکو بران لینے آئی تھی اور وہان پل جو ٹوٹ کر گرا تو چار لاکھ ساحر افراسیاب کے وہان کھڑے تھے مچھلیان جو اُڑین تو اُنکے سینون کو توڑ گئین چار لاکھ ساحر مارے گئے اور فوج جو حیرت کے ساتھ آئی تھی وہ لشکر مہرخ سے لڑنے لگی آپسمین جنگ مغلوبہ ہوئی اشعار

از آواز اسپان و گرد سپاہ
ز تیرہ ہوا جز بجوشن نماند
ہتر قید ز آوای گردان زمین
بدریدل در شب تیرہ گون
سوی میسرہ رعد آب روان
ابا جوشن و تیر آہن گداز
صفی برکشیدند نیزہ وران
ہمین از جگر سان بجوشید خون
پس پشت شان زندہ پیلان چو کوہ

ببستند روشنائی ز خورشید و ماہ
ستارہ سنان بود خورشید تیغ
ز گرز و سنان آسمان آہنین
سپہ راست سوی میمنہ کوہ بود
جہان در خور ماند کہ تن را روان
پیادہ کہ بد در خور کارزار
سپر دار با بادپایان سران
پس پشت ایشان سواران جنگ
زمین از پی پیل گشتہ ستوہ

ز گرد سیہ روز روشن نماند
از آہن زمین بود در گرد میغ
ز تنگ تیرہ ز سنگ اندرون
ز جنگ دلیران پر اندوہ بود
ہمین دو دن پیادہ پس تیرہ دار
بہ فرمود تا پیش روی سوار
کمانہا فگندہ بہ بازو درون
کز آتش بہ خنجر بپر ندر نگ

فوج حیرت نے گھونگھٹ کھایا اور بھاگی افراسیاب کو کمال صدمہ ہوا اور چاہا کہ سحر کرون ہمین عشاق جادو نے کچھ سحر ایسا کیا کہ زمین و آسمان دفعتہ سبز ہوگیا اور جو ساحر جس مقام پر کھڑا تھا وہ بیہوش ہوگیا غرض بعد تھوڑی دیر کے روشنی جو ہوئی تو مین کیا حال اُس کا بیان کرون سب نے دیکھا کہ ملکہ بران کی نعش پڑی ہے اوپر تخت کے اور مطلق دم نہین ہے پھر تو عمرو وغیرہ سب رونے لگے اور گریبان چاک کر ڈالے ایک کہرام برپا ہوا آخر کو ناچار ہوکر دیکھا کہ اب کوئی تدبیر بن نہین آتی ہے سوا صبر کے چارہ کیا ہے بران کی نعش کو لئے ہوے بادیدۂ گریان و سینۂ بریان اندر بارگاہ کے گئے اور بیچ بارگاہ مین نعش کو رکھکے سب گرد نعش کے حلقہ زن ہوئے اور عشاق نے جس مقام پر کہ لڑائی ہورہی تھی وہین خیمے برپا کئے اور فوج کو جماکے آپ اندر خیمے کے بیٹھکر افراسیاب سے باتین کرینگا مگر باغبانکو جو

نہ دیکھا تو پوچھا اُسنے افراسیاب سے کہ باغبان آج نظر نہین آتا ہی وہ کہان ہی افراسیاب نے کہا کہ وہ مجھسے برگشتہ ہوگیا ہی مین نے اُسکو واسطے چشم نمائی کے اندر ایک صحرا کے جاکر درخت مین لٹکا دیا ہی عشاق نے حال باغبان سُنکر نیلم جادو کو حکم کیا کہ جاکر باغبان کو تو جلد رہا کر کے پاس ہمارے لے آ نیلم جادو بموجب اسکے حکم کے اُسوقت راہی ہوگیا اور حال سنو باغبان کا کہ اُسکو گلچین نے جاکر رہا کیا اور کھڑے ہوکر سمجھانے لگی وہ تو سمجھا رہی تھی کہ نیلم جادو بھی جاکر پہونچا اور دیکھا کہ باغبان تو چھوٹا ہوا ہے اور گلچین بھی موجود ہی پس اسکو خوف معلوم ہوا اسنے پیچھے سے جاکر دونون کو بزور سحر پکڑ لیا اور لیکر طرف افراسیاب کے پلٹا قضا رکار اُدھر سے چالاک آتا تھا اسنے جو دیکھا کہ باغبان گلچین کو ایک ساحر پکڑے ہوے لئے جاتا ہی تو یہ حیرت کی صورت بنکر پاس نیلم جادو کے آیا اور اُسکو قتل کیا باغبان و گلچین کو یہ کہکر چھوڑ دیا کہ اس احسان کو ہمارے فراموش نہ کرنا وہ دونون تو راہی ہوگئے اور دوسری روایت مین یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ چالاک اپنے ساتھ لیے ہوے دونون کو پاس عمرو کے چلا آیا ان دونون نے عمرو سے ملاقات کی اور بران کی نعش کو دیکھکر افسوس کیا اور کہا کہ خواجہ اب ہم بھی تمھارے پاس چلے آئین گے یہ کہکر بیٹھے تھے کہ جمشید بن کوکب جی آکر ٹھہرا حال بران کا سُنکر نہایت متحیر ہوا اتنے مین معمار قدرت نے آکر جمشید کو نذر دی اور عرض کیا کہ ایک تالاب گرداب غلام نے بنایا ہے تو اُسمین تابوت بران کا چلکر رکھدیجیے کہ وہان سے افراسیاب کی بھی مجال نہین ہے جو اُسکو لے جاسکے کسواسطے کہ یہ کشتۂ سحر ہے ضرور زندہ ہوگی القصہ سب نے معمار کی راے کو پسند کیا اور بموجب اُسکے کہنے کے بران کو اندر تابوت کے رکھکر اندر طلسم کوکب کے لے گئے اور اُس تالاب مین رکھ کر پھر آئے اور آکر اپنی بارگاہ مین بیٹھے وہان افراسیاب کو جو خبر ہوئی کہ نیلم جادو مارا گیا اور باغبان و گلچین دونون پاس عمرو کے بیٹھے ہوے خوش اور خرم باتین کر رہے ہین یہ سُنکر نہایت برہم ہوا اور صرصر سے کہا کہ آجتک تو نے کوئی عیاری نہین کی اور اُنکے عیارون نے ہزارون مرتبہ ہم سب کو ذلیل کیا صرصر کو جو غیرت معلوم ہوئی تو یہ وہان سے چل نکلی اور نسترن لونڈی گلچین کی بہن کی تھی اُسکی صورت بنکر اندر بارگاہ جمشید کے آئی اور آکر گلچین کو اشارے سے بلایا اور کہا کہ جہان سب لونڈیان حضور کی ہین وہان مین بھی آپکی خدمت گزاری کو حاضر ہون اگر آپ کا دل چاہے تو آپ میرے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساتھ چلین اور اپنی سب لونڈیون کو بھی لے آئین کہ وہ سب افراسیاب کے خوف سے ایک
درۂ کوہ مین پوشیدہ بیٹھی ہوئی ہین گلچین کو یقین ہوا اور ساتھ اُسکے ہوئی اُسنے اندر درہ کوہ کے
لیجاکر اُسکو بیہوش کیا اور باندھ پشتارہ روبرو حیرت کے لیگئی اور کہا کہ لیجیے گلچین تو حاضر ہے وہ دیکھکر
نہایت خوش ہوئی اور گلچین کے سامنے ایک ستون تھا اُسمین باندھکر کھڑا کر دیا اِس حال کی خبر
باغبان و ضرغام کو جو ہوئی تو وہ دونون آگے پیچھے بیقرار ہو کر واسطے رہائی گلچین کے اُٹھکر دوڑے
مگر پہلے ضرغام مکان مین حیرت کے آکر داخل ہوا اور چاہا کہ کوئی عیاری کرین صرصر بھی موجود تھی
اُسنے اُسکو پہچان لیا اور حیرت سے اشارے مین کہدیا اُسنے بزور سحر اُسکو بھی گرفتار کیا اتنے مین
باغبان بھی آکر پہونچا اور دیکھا کہ گلچین و ضرغام دونون گرفتار بلا ہین بس اُسکو تاب باقی نرہی
اُسنے گلدستہ سحر کو بیچ بارگاہ کے پھینکدیا اُسکی جو خوشبو پھیلی اور سب ساحرون کی ناک مین پہونچی تو
وہ از خود رفتہ ہو کر عالم نشہ مین جھومنے لگے باغبان نے آکر ضرغام اور گلچین کو رہا کیا اور لیکر نکل
نکلا مگر حیرت کو غفلت کچھ کم تھی اُسنے جو دیکھا کہ باغبان ضرغام اور گلچین کو لیے جاتا ہے تو وہ
پیچھے اُسکے دوڑی جب تو ناچار ہو کر یہ بھی پلٹ پڑا اور دونو مین لڑائی سحر کی ہونے لگی حیرت
سحر مین باغبان سے بہت زبردست تھی اسوجہ سے باغبان عاجز ہو چکا تھا کہ صرصر آکر
موجود ہوئی اور اُس نے کہا کہ اے ملکہ آپ کاہیکو ساتھ اسکے مقابلہ کرتی ہین مین اسکو گرفتار کیے لیتی
ہون آپ ہٹ جائین حیرت صرصر کو سمجھکر جدا ہو گئی اور اسنے بیضہ بیہوشی نکالکر دکھلایا تو باغبان کو
اور مارا حیرت کی ناک پر دماغ مین جو بو اُسکی گئی چھینک آئی اور تڑاق سے زمین پر گرکر بیہوش ہو گئی
اُسوقت صرصر نے نعرہ مارا کہ منم چالاک بن عمرو صرصر کہان رہتی ہے باغبان اب آپ چلیے
یہ کہکر تینون کو ہمراہ اپنے بارگاہ جمشید مین لے آیا باغبان نے تعریف چالاک کی سب سے
کی اور آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اُدھر حیرت کو ہوش جو آگیا تو وہ ذلیل ہو کر اپنی بارگاہ مین چلیگئی
مگر اس حال کو بیان نہ کیا اسمین عشاق تو رخصت ہو کر اوپر گنبد سامری کے چلا گیا کہ وہ وہین
رہتا تھا اور افراسیاب کو جو غصہ آیا تو یہ بولکر اندر زمین کے ہر اودسے سما گیا کہ چلکر طلسم
کوکب کو توڑے یہان حیرت فقط تنہا بارگاہ مین حیران اور پریشان بیٹھی تھی کہ ہرکارون نے
آکر عرض کیا کہ شیتور بن تمیز بھتیجا خداوند ساحران کا آتا ہے حیرت نے سنکر جلدی جلدی بارگاہ کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آراستہ کر دیا کوئی دو گھڑی نہین گذری تھی کہ سواری اُس کافر کی آپہونچی اور وہ اژدر سحر کے اوپر سے اُتر کر اندر بارگاہ کے آیا اور حیرت کو سلام کر کے ڈنگل پر بیٹھ گیا اور پریشان حال ہو الوگون نے تمام حال پل کے ٹوٹنے کا اور لڑائیونکی شکست ہونے کا روبرو اسکے بیان کیا وہ سُنکر بہت برہم ہوا اور اسیوقت آمادہ جنگ ہوگیا ہرچند حیرت نے کہا کہ آج تامل کرو شراب و کباب اور کھانا قدرے نوش کرلو اگر یہی ارادہ تمھارا ہی تو کل سمجھ لینا مگر اُسنے نمانا اور کہا کہ مین جمشید کا سر جبتک نہ کاٹ لونگا میرے اوپر دانہ پانی حرام ہی یہ کہکر اژدر سحر پر پھر سوار ہوا اور تمام فوج کو اپنے ہمراہ لیکر طرف جمشید کے چل نکلا عیارون نے دوڑ کر اُسکو بھی اطلاع دی وہ بھی معاً سوار ہوکر مع اپنی فوج بقیاس کے نکل کر سامنے اُسکے آیا اور آکر صف بستہ ہوا اُسنے جمشید کو دیکھکر افراس جادو نامی ایک ساحر تھا اُسکو اشارہ کیا اُسنے نکلکر نہیب دی جمشید کیطرف برق لامع نے آکر ایک چشم زدن مین مار لیا بعد اسکے زرد ہم جادو اور منلوش جادو وغیرہ چند ساحر اُنکے لشکر سے باری باری نکلے اور سامنا برق لامع کا کیا اسنے اُن سبکو آتش سحر سے جلا کر خاک کر دیا جب تو شیتو بدحواس ہوگیا اور خود جھلا کے میدان مین آیا جمشید نے اُسکو دیکھکر برق لامع کو بلایا اور آپ اُسکے مقابلہ کو آیا اب ان دونون مین سحر چلنے لگے مگر کوئی ظفریاب نہوا برابر کوئی پہر بھر کے لڑائی سحر کی رہی القصہ شیتو کو جب یہ ثابت ہو چکا کہ اب مین جمشید سے سر بر کسیطرح سے نہوسکونگا اور یہ مقرر مجھکو گرفتار کرے گا تو اُسوقت اسنے خاک جمشیدی نکالکر اوپر جمشید کے ماری اور تھوڑی سی فوج کے اوپر مٹی بھی پھینکدی اُسکی تاثیر سے جمشید اور اسکے سب ساحر بیہوش ہوکر رہ گئے شیتو نے جمشید کو بفراغت تمام باندھ لیا اور بارگاہ حیرت مین پکڑ کر اسی حالت سے آیا اور وہان فوج کو جمشید کی بعد تھوڑی دیر کے ہوش جو آیا اور جمشید کو نہ دیکھا تو نہایت حیران ہوئی آخر کو معلوم ہوا کہ شیتو پکڑ کرے گیا ہی پس سبکو ندامت حاصل ہوئی اور ہر ایک مرنے پر مستعد ہوکر واسطے رہائی جمشید کے چل کھڑا ہوا یہ ماجرا دیکھ کر چالاک نے سب کو روکا اور کہا کہ تم ٹھہر جاؤ مین جاکر جمشید کو اکیلا لے آتا ہون وہ سب تو اُسکے کہنے سے ٹھہر گئے اور یہ یکہ و تنہا الصورت مبدل بارگاہ حیرت مین آیا یہان صرصر بھی کھڑی تھی اُسنے اُسکو بنظر ادل پہچان کے منع کیا یہ حسبت کر کے نکل گیا اور پھر صورت بدلکر آیا اُسنے پھر پہچان لیا یہ پھر چلا گیا غرض تین مرتبہ چالاک جرأت کر کے آیا صرصر نے پہچان لیا اسوقت ضرغام شیر دل بھی کھڑا تھا اسنے یہ حال دیکھکر اپنی صورت صبار رفتار کی بنائی اور صرصر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کو الگ لیجاکر کسی حیلے سے بیہوش کیا اور لیجاکر ایک صحرا مین باندھکر ڈالدیا اور آپ بھر کر پاس چالاک کے آیا اور
کہا کہ اب تم بفراغت تمام عیاری کرو مین صرصر کو باندہ آیا ہون اس حال کو سنکر چالاک تو ایک
باغبان کیصورت بنکر اندر بارگاہ حیرت کے پہونچا اور صبا رفتار واسطے مالا دیکھے نکلی ہوئی تھی یہ
پھرتی ہوئی اسطرف کو پہونچی کہ جہان صرصر بندھی ہوئی تھی بس اسنے دیکھکر اسکو کھولدیا اور ہمراہ اپنے
لیئے ہوے اندر بارگاہ کے چلی آئی یہان آکر صرصر نے چالاک کو جو دیکھا کہ سامنے حیرت کے کھڑا ہوا ہی
تو یہ بھی برابر چالاک کے کھڑی ہوئی اور چپکے سے کہا کہ ای چالاک تو جان بچکر آیا تو اس مقام پر واسطے
رہائی جمشید کے مگر تو اسکو کیونکر رہا کر سکے گا کسواسطے کہ اسکے تو گرد قنات فولادی کھینچی ہوئی ہی انکے اندر
وہ قید ہے چالاک نے کہا کہ ہم تو اسکو رہا کر لیوینگے تم دیکھا کرو اور ساتھ منصفی کے ہملوگونکی عیاری کی داد
دو اس کلمے کو سنکر صرصر نے ارادہ کیا تھا کہ حلیکر شتیور سے چالاک کو گرفتار کرادون کہ دفعتہً وہ قنات
فولادی خود بخود دگری اور اندر زمین کے غرق ہو گئی اس حال کو دیکھکر سب ساحر مع شتیور کے اٹھکر
دوڑے تو دیکھا کہ اس مقام پر ایک غار عظیم الشان ہو گیا ہی اور وہ صندوق نہین ہی کہ جسمین جمشید کو
قید کرکے رکھا تھا اور نہ پتا دیوار کا ہی سبکو نہایت تعجب ہوا اور وجہ صندوق کے غائب ہونیکی یہ ہی کہ
مہتر قران نقب کی راہ سے صندوق کو لیگئے اور دیوار اندر نقب کے جا رہی چالاک نے جو یہ رنگ
دیکھا تو وہ بھی نکلکر چلا گیا اور سمجھا کہ قران جمشید کو لیگئے القصہ شتیور وغیرہ سب ساحر ناچار ہو کر اپنی
اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور قران نے اس صندوق کو اندر ایک درہ کوہ کے لیجاکر دیکھا اور جمشید کو باہر
صندوق کے نکالکر ارادہ ہوشیار کرنیکا کیا تھا کہ اکبارگی ایک پنجہ پیدا ہوا اور اٹھا کر جمشید کو لیگیا قران کو
کمال صدمہ ہوا اور حال سننے پنجے کا کہ وہ نہنگ جادو تھا اسی مقام کا رہنے والا اور حال اسکو جمشید کا
معلوم تھا وہ دیکھکر لیگیا غرض نہنگ تو جمشید کو عالم بیہوشی مین لیئے ہوے چلا جاتا تھا اور ادھر سے چالاک
بھی چلا آتا تھا اثنار راہ مین دیکھا اسنے کہ ایک ساحر جمشید کو لیئے جاتا ہی یہ دیکھکر ایک ساحر کیصورت بنگیا
اور پاس نہنگ کے جاکر پوچھا کہ کیون بھائی آج تم کسکو لیئے جاتے ہو اسنے ساحر سمجھ کے کہدیا کہ جمشید
بن کو کب کو لیئے جاتا ہون یہ کہکر چل نکلا چالاک نے پیچھے سے جاکر حلقہ ہاے کمند مارکے اسکو دھم کھینچا اور جلدی
سے سر اسکا کاٹ ڈالا اسمین جمشید کو ہوش آگیا وہ اپنے تئین دیکھکر متحیر ہوا چالاک نے سب حال قران کا اور اپنا زبردستی
جمشید کے بیان کیا اور باتین کرتا ہوا آگے بڑھا تھا کہ از اسباب آپہونچا اور جمشید کو دیکھکر اسنے تاریل سحر کا مارا چلا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو جست کر کے اُڑ گیا اور جمشید نے ایک نشتر اپنے ماتھے پر مار کے ایک بوند لہو کی نکالکر اُس ناریل کے
اوپر ماری ساتھ ہی مارنے کے وہ ناریل پھٹا اور اُسمین سے ایک گولہ فولاد کا نکلکر افراسیاب کی چھاتی
پر لگا کہ تمام بدن اُس کا ہل گیا اُسنے بھی خفا ہو کر ایک چٹکی خاک جمشیدی کی اور جمشید کے
ماری کہ اُسکی تاثیر سے یہ پھر بیہوش ہو گیا افراسیاب نے پکڑ لیا اور لیکر چل نکلا چالاک نے یہ رنگ
دیکھکر اپنی صورت حیرت جادو کی ایسی بنائی اور سامنے افراسیاب کے آکر پہونچا کہ آپ کہان
تشریف لے گئے تھے اور اب کدھر کو جائیے گا اُس نے کہا کہ مین طلسم کو کب توڑنیکو گیا تھا مگر وہان
جا کر جو دیکھا تو طلسم نہایت مضبوط ہی بڑے تردد سے ٹوٹیگا اسوجہ سے پھر کر چلا آیا اثناء راہ مین جمشید کو جاتے
ہوے دیکھا تو اُسکو پکڑ لیا ہی اب تمھارے ساتھ مین چلتا ہون القصہ چالاک نے باتون باتون مین لگا کر حباب بیہوشی
کا اُسکے منھ پر مارا کہ وہ تو بیہوش ہو گیا اور چالاک جمشید کو اُٹھا کر اُسکی بارگاہ مین لیگیا سب ساحر جمشید کے
نہایت خوش ہوے اور تعریف چالاک کی کرنے لگے مگر ہر چند چاہا کہ جمشید کو ہوش مین لاوین وہ کسی طرح
ہوشیار نہوا اور وہان افراسیاب کی جو آنکھ کھلی تو نہایت متحیر ہوا آخر کو ناچار ہو کر بارگاہ حیرت مین
پہونچا اور سب حال بیان کیا حیرت کو سُنکر تو حیرت ہوئی اسمین چار سو ساحرنیان سُرخ جوڑے
پہنے ہوے آئین اور آکر اُس کافر کو مجرا کیا یہ سب اُسی کی خواصین تھین بعد اسکے شیتور نے بھی آکر
سلام کیا اُسنے گلے سے لگایا اور پیار کرکے پاس اپنے بٹھا لیا شیتور بدمزاج تو حد سے زیادہ ہی اور بیٹا بھی افراسیاب
کے بڑے بھائی کا ہی اُسنے بیٹھکر افراسیاب سے کہا کہ کیون اے چچا جان آپ نے اتنی سی لڑائی
کو اسقدر طول کیا سمجھ کے دیا ہے اور ان عیارون کو بھی آپ نے اسقدر طرح دے کے سر چڑھایا ہے
کہ وہ اپنے نزدیک فرعون بے سامان ہو گئے بھلا اُنکا برباد کر دینا کوئی بڑا کام تھا جو آپنے اُنکو چھوڑ
چھوڑ دیا افراسیاب نے کہا کہ اے فرزند تم ابھی عیارون سے آگاہ نہین ہو وہ بڑے زبردست اور شوریدہ پشت ہین
کیا مجال کسی ساحر کی جو اُنکو گرفتار کر سکے وہ اپنے نزدیک کیا کسی کی اصل جانتے ہین جہان جسکو
تاکا اُنھون نے وہان بس فوراً اُسکو مار ہی ڈالتے ہین اُسمین کیسا ہی ساحر زبردست ہوئے شیتور
نے سُنکر کہا کہ آپکو اُنکا ڈر غالب ہو گیا ہی اسوجہ سے آپ جو چاہین فرمائین مین آپکو چھوٹا نہین کہہ سکتا
ہون مگر اتنا تو البتہ کہتا ہون کہ اگر فرمائیے تو مین ادنی سحر سے جس عیار کو کہئیے پکڑ لاؤن یہ گفتگو شیتور
کر رہا تھا کہ حیرت نے جھلا کے کہا کہ بھلا چالاک کو پکڑ تو لاؤ دیکھین تو سہی کہ کیسے تم ساحر زبردست ہو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شتیتور نے فوراً تھوڑی سی آگ منگوا کے اُسکے اوپر کچھ پڑھکے گوگل کو جو ڈالدیا تو وہ جل گیا اور اُسمین سے دھنوان پیدا ہوا بعد تھوڑی دیر کے وہ دھنوان مجسم ہو کے صورت پتلہ کی ہوگیا اور ایک طوق و زنجیر ہاتھ مین لیئے ہوے سامنے شتیتور کے آکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ کیا حکم ہی اُسنے کہا کہ جلد جا اور جس مقام پر کہ چالاک ہو اُسکو پکڑ کر ہمارے پاس لے آ وہ پتلہ اکبارگی چل نکلا اور تلاش کرتا ہوا چالاک کو اندر بارگاہ جمشید کے پہونچا وہان چالاک جمشید کو لیکر جو آیا تھا تو وہ بیہوش تھا اُسکے ہوشیار کرنے کی فکر مین سر پر اُسکے کھڑا تھا یہ پتلہ جو اُسکی طرف کو چلا تو سب ساحرون نے دیکھکر پتلہ کو ناریخ ترنج گولہ فولادی مارے اور وہ سب پڑے اُسکے اوپر مگر وہ اُنکے ضرب سے اُسوقت تو پھٹ گیا اور یہ قریب چالاک کے پہونچا اور اُس طوق کو گردن مین ڈالکے کھنچتا ہوا لے چلا اور شتیتور کے پاس لایا وہ دیکھکر چالاک کو نہایت خوش ہوا اور اُس پتلہ سے لیکر چالاک کو سامنے اپنے بیٹھایا اور چاہا کہ قتل کرے چالاک تو بدحواس ہو کر مصروف دعا ہوا اور شتیتور نے کہا کہ کیون چالاک اب بتا کہ مین تیرا کیا درجہ کرون ارے تجھکو اپنی جان کا بھی کچھ خوف نہ تھا کہ جو تو نے آکر ہم لوگون سے سامنا کیا ہی اُسنے کہا کہ کیا مجال ہی کسی ساحر کی جو ہمکو قتل کر سکے بلکہ جو ہمکو بلاتا ہی وہ گویا قضا بلاتا ہی ہم جہان آئے اور وہ مارا گیا چالاک شتیتور سے دو بدو گفتگو کر رہا ہے اور حال سنیئے قران کا کہ وہ پیچھے چالاک کے گئے ہوئے تھے اور دل سے فکر رہائی کی کرتے چلے آتے تھے قضا کار حسب اتفاق عبیر جادو نامی ایک ساحر ہے اُسنے ناوک جادو کے ہاتھ عرضی شتیتور کو روانہ کی تھی وہ بھی عرضی کو لیئے ہوے چلا آتا تھا قران نے جو اُسکو دیکھا تو چاہا کہ اُسکو کسی تدبیر سے قتل کرے اور پھر اُسکی صورت بنکر پاس شتیتور کے چلو لیکن لاکھ لاکھ تدبیرین کین وہ ساحر گھات پر نہ آیا آخر کو ناچار ہو کر قران بھی ساتھ اُسکے اندر بارگاہ کے آیا تو دیکھا کہ سامنے شتیتور کے چالاک مایوس بیٹھا ہوا ہے قران بھی بصورت ساحر بنے ہوے کپڑے دکھائی دیئے اسمین ناوک جادو نے سلام جو کیا تو افراسیاب اور حیرت کو شبہ عیار کا گذرا اور سمجھے کہ اکثر عیار بہ صورت مبدل آتے ہین اور اپنے طرفدار کو رہا کر کے صاف لیجاتے ہین کیا عجب ہے کہ یہ بھی کوئی عیار ہوئے اور چالاک کیواسطے آیا ہو یہ تصور کر کے شتیتور سے کہا کہ خبردار اس سلطر کو قریب اپنے نہ بلانا یہ مقرر کوئی عیار ہے شتیتور نے بموجب اُنکے کہنے کے ایک ناریخ سحر کا اوپر ناوک جادو کے مارا وہ تو حقیقت مین ساحر تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس نے اسکو رد کرکے گولہ فولاد کا اوپر شیتور کے مارا وہ زمین پر گرکے بیٹھا اور کئی ساحر مارے گئے جب تو گھبرا کے سب ساحر اٹھ کھڑے ہوئے اور چہار طرف سے ناوک کو گھیر لیا قران نے جو دیکھا کہ بھیڑ ہوگئی تو انکو فرصت ملی انھون نے جلدی سے چالاک کو اُٹھا لیا اور لیکر بھاگے کسی نے خیال بھی نہ کیا قران نے بارگاہ جمشید مین لاکر چالاک کو چھوڑ دیا چالاک نے دیکھا کہ جمشید اسیطرح سے بیہوش پڑا ہے یہ بھی جا کر برابر اُس کے کھڑا ہوا تھا کہ دو پنجے پیدا ہوئے اور آواز تڑاقے کی آئی اور تاریکی ہوگئی اُسی تاریکی مین دونون پنجون نے جمشید اور چالاک کو اُٹھا لیا اور لیکر بسروئے ہوا چلے گئے اب انکو تو اُدھر جانے دو اور دو کلمہ داستان شیتور کے سنو کہ اسنے جو ناوک جادو کو پہچانا تو اسکی خاطر داری کی اور حال اپنے لشکر کا بیان کرکے اسکو بٹھلایا مگر چالاک کو جو نہ دیکھا تو کمال حیران ہوکر افراسیاب سے پوچھا کہ چالاک کو کون لیگیا اسنے کہا کہ مین تو تم سے پہلے ہی حال عیارونکا بیان کرچکا ہون انھین مین سے کوئی عیار آیا ہوگا اُس کو لے گیا اس کو مین کیا کرون شیتور یہ سُنکر برہم ہوا اور کہنے لگا کہ اے چچا جان اب جبتک کہ مین جمشید کا سر نہ کاٹ لونگا تب تک آب و دانہ سب میرے اوپر حرام ہی ہر چند افراسیاب نے سمجھایا اور منع کیا لیکن اسنے نمانا اور طبل جنگ بجوادیا یہ ماجرا دیکھکر افراسیاب تو اندر طلسم کے چلا گیا اور شیتور نقارہ کوچ کا بجوا کے سوار ہوا اور تمام اپنی فوج کو ہمراہ لیکر اوپر لشکر جمشید کے چڑھ آیا یہان تو سب غافل تھے اُسکو دیکھکر فوراً ہوشیار ہوگئے اور تیار ہوکر آمادہ رزم وپیکار ہوئے یہ خبر ملکہ مہرخ اور ملکہ اختر بنت سہیلان فیل زور کو ہوئی وہ بھی سب تیار ہوگئین اور آکر شریک فوج جمشید کی ہوئین اُدھر سے ایوان جادو نے آکر مبارز طلبی کی ادھر سے وہم جادو نے اُسکا سامنا کیا بعد سحر آزمائی کے وہم مارا گیا بعد اسکے بہار جادو نے بڑھکر ایک ہی ترنج سحر کا اوپر ایوان کے مارا کہ وہ اسکے مُنھ کو توڑ کر پشت کے پار نکل گیا ایوان جادو کو بہار جادو نے مار لیا حیرت جادو نے اپنی بہن کو جو دیکھا تو جھنجھلا کے خود مقابلے کو نکلی اور آتے کے ساتھ ہی ایک نارنج اوپر بہار کے مارا اسنے نارنج کو آتے دیکھکر کچھ اسم رد سحر کا پڑھکر انگلی کو جو اپنی اٹھا لیا تو وہ نارنج بیچ مین سے پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا بعد اسکے بہار جادو نے ایک نارنگی اپنے ہاتھ مین لیکر توڑ ڈالا اسمین سے پھول اوپر زمین کے جو گرے تو حیرت جادو کو نشہ معلوم ہوا اور جھومنے لگی اب جو حیرت نے دیکھا کہ مین اسکے سحر سے بیہوش ہو جاؤنگی اور سر بر نہین ہو سکیگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو بدحواس ہوکر دستک دی ساتھ ہی دستک دینے کے دو پنجے پیدا ہوئے اور حیرت کو بروے آسمان لیگئے یہ ماجرا دیکھکر شیتور کے یہ خیال مین گذرا کہ ایک سے ایک ساحر کہان تک لڑے گا اسکو تو عمر بھر چاہیئے اور فیصلہ لڑائی کا نہین ہوگا یہ تصور کرکے مرکب سحر کو اپنے اُڑایا اور اپنی فوج اور حیرت کی فوج کو بھی اشارہ کیا کہ تم بھی آؤ چنانچہ سات لاکھ فوج نے اس کا ساتھ دیا یہ اوپر فوج جمشید کے جا پڑا ادھر سے بھی سحر کے چلنے لگے اور برف اور آتشباری ہونے لگی اسوقت آسمان خنجر بر تھا اور زمین آفت خیز معلوم ہوتی تھی گولے فولادی بھی چل رہے تھے اور ہوائیان سحر کی بھی اُڑ رہی تھین گچھے سوئیون کے پڑ رہے تھے کسی کو کسی کی خبر نہ تھی دھڑ پر دھڑ لاش پر لاش گر رہی تھی آسمین اگر کوئی ارادہ بھاگنے کا کرتا تھا تو سوائے کوچہ فنا کے راہ جانے کو نہ ملتی تھی تلوار کیا تھی کہ شمع تھی پروانہ جان نثار ہوتے تھے دلال اجل در کار ملک الموت ایک کی روح قبض نہ کرنے پاتا تھا کہ دس مرکر گرتے تھے

اشعار

ہمہ تیغ و ساعد بخون گشتہ لال
خروشان شدہ خاک در زیر نعل
زنیزہ ز پیکان ہوا تیرہ گشت

ہمین آفتاب اندران تیرہ گشت
خروش سواران و اسپان بدشت
ز بہرام و کیوان ہمین برگذشت

کفن شد بخون مغفر و جوشنش
ز خاک افسر و گو زبیر اہنش

یہ رنگ لڑائی کا ہو رہا تھا اب انکو تو اس حال مین رہنے دو لیکن حال جمشید اور چالاک کا سنو کہ ان دونون کو پنجے جو لیگئے تھے تو وہ کوکب روشن ضمیر کے بھیجے ہوئے تھے اُنھون نے ایک آن واحد مین لیجا کر ان دونون کو زمین پر فضا مین اُتار دیا جمشید تو مطلق بیہوش تھا مگر چالاک نے آنکھ کھولکر جو دیکھا تو مکان عالیشان اور جائے پُر فضا پر اپنے تئین پایا اور دیکھا کہ تمام گھاس اُس زمین کی سنہری برنگ طلا ہے اور پتے تمام درختون کے مثل کندن خالص کے نظر آتے ہین ہوا سرد چل رہی ہے دل کو تقویت اور روح کو تازگی دیتی ہے چالاک بنظر غور اُس میدان کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ یکایک زمین وہان کی تڑقی اور اُسمین سے ایک عورت ماہ طلعت ایک پھول کسی قسم کا اپنے ہاتھ مین لئے نکلی اور اُسکے قریب جمشید کے ہلایا اُسکی بو جو دماغ مین پہونچی جمشید گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور ہوشیار ہوگیا اُس عورت نے سلام تو اُسکو کیا مگر غائب ہوگئی یہ ماجرا دیکھکر چالاک نے پوچھا کہ یہ مکان کس کا ہے جمشید نے کہا کہ بھائی چالاک تم اندیشہ کسی امر کا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکرو یہ مکان ہمارا ہی چالاک کچھ اور پوچھا چاہتا تھا کہ سامنے سے پانچ سو عورتین زمرد پوش اُس میدان طلائی مین آتی ہوئی دکھائی دین اور پیچھے اُنکے تخت زمرد پر کہ ایکڈال زمرد کا تھا کوکب کو دیکھا کہ وہ سوار چلا آتا ہی غرض وہ تخت بہت قریب آ گیا جمشید نے اُٹھکر سلام کیا کوکب نے کہا کہ برخوردار چالاک نے بھی ارادہ سلام کرنیکا کیا تھا کہ اکبارگی ہوا ایسی چلی کہ اس کی نظر و نگاہ تیرگی معلوم ہوئی یہ ٹھہر گیا بعد اُسکے روشنی جو ظاہر ہوئی تو دیکھا چالاک نے کہ وہ عورتین ہین نہ کوکب ہے نہ کچھ سامان سواری کا ہی جب تو یہ اور زیادہ حیران ہوا کہ یہ کیا ماجرا تھا یہ تو اس فکر مین تھا کہ دہنی طرف سے اڑھائی سو عورتین لباس یاقوت کا پہنے ہوئے اور ایک تخت یاقوت کا ہمراہ اپنے لیئے نمودار ہوئین اور لاکر سامنے جمشید کے ہاتھ باندھکر سب نے مجرا کیا کہ آپ کو آپکے والد بزرگوار نے طلب کیا ہے جلد تشریف لے چلیئے جمشید ساتھ ہی سننے کے اُٹھ کھڑا ہوا اور تخت کے سوار ہوکر چالاک کو بھی برابر اپنے بٹھا لیا اور پر تخت کے پھر تو اُن عورتون نے تخت کو اُٹھا لیا اور لیکر چلین جبکہ اس میدان کو طے کر چکین تو دیکھا چالاک نے کہ ایک دیوار آئینہ کی سامنے کھنچی ہوئی ہے اور اُسمین دروازہ بلور کا لگا ہی وہ عورتین تخت جمشید کو دروازہ کے اندر لیکر داخل ہوئین وہان جاکر چالاک نے دیکھا کہ باغ ہے گویا کہ بہشت کا چشم و چراغ ہر روش پٹڑی سے آراستہ پیراستہ نہایت خوب دلکو مرغوب اسطرحکا کہ اگر رضوان بھی اُسکو دیکھے تو داروغگی بہشت کی ترک کر دے سنگریزے یاقوت زمرد کے جابجا پڑے ہوئے ہین اور ہزارہا من مقیش کترا ہوا تمام باغ مین پھیلا ہوا ہی اور فوارے ہیرے کے اُنپر ہزارے یاقوت و زمرد کے چڑھے ہوئے نہرون مین نصب ہین نظم

کوئی خون جگر کی طرح رنگین
کسی مین ایک اک جلوہ ہویدا
نوا زن جابجا مرغان خوش رنگ

کوئی گل مثل روئے ماہ براق
کسی مین اور ہی صورت کی تزئین
لبالب آب سے نہرین ہر اک سو
ہر اک کے زمزمے کا کچھ نیا رنگ

اُودا اہٹ مین کوئی مشہور آفاق
کسی مین سبطرحکے رنگ پیدا
جو لیجائین دل شایق سے قابو

گل اور پھول ہزارہا طرحکے تمام باغ مین شگفتہ اور شاداب ہو رہے ہین اور خوشبو اسطرحکی آتی ہی کہ دماغ جان کو قوت حاصل ہوتی ہی کہ وہ عورتین اُس تخت کو اندر ایک بارہ کے کہ وہ ایکڈال زمرد کی تھی لگیئن چالاک نے دیکھا کہ تخت مرصع پر کوکب جلوہ افروز ہے اور ہزارہا قندیل مرصع ماجھال مروارید

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سقف مین آویزان ہین اور فرش تمامی کا گسترده ہی مہر فرش زمرد اور یاقوت کے جابجا رکھے ہین اور چھت و پردے زربفت کے لگے ہین غرض جمشید نے تخت سے اُترکر کوکب کو مجرا کیا اور کرسی پر بیٹھ گیا کہ وہ قریب تخت کوکب کے نصب تھی دوسری کرسی پر چالاک بھی بیٹھ گیا اور کوکب نے جمشید سے کہا کہ اسی بھروسے پر تم افراسیاب سے لڑنے کو گئے تھے دیکھا کہ سنتیور نے کیا سحر اوپر تمھارے کیا کہ تمکو بیہوش کرکے پکڑ لیا اور تم سے کچھ بھی نہو سکا اب پھر اُسکے ساتھ ارادہ مقابلہ کا کروگے جمشید نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ آپکی مہربانی اگر میرے حال پر ہوگی تو ہین لاکھ مرتبہ سامنا کرونگا اور باقبال سے حضور کے اُسکو مارونگا اِس کلمہ کو سُنکر کوکب نے کہا کہ اسوقت بھی تمھاری فوج پر سنتیور گرا ہوا ہی اور قلع قمع کر رہا ہی پس تم اس انگشتری کو لو اُسکے اوپر اسم جو کندہ ہی اُسکو جاکر اوپر فوج اور لشکر سنتیور کے اسوقت مارو تاکہ جسوقت سنتیور خاک جمشیدی تمھارے لشکر پر مارے وہ سب بیہوش ہوجائین اور اے فرزند میری تو جان غم مین بران کے فنا ہو رہی ہے کہ وہ تمام عمر کی کمائی میری ہی اسوجہ سے سحر وغیرہ سب مجکو بھولا ہوا ہی اور جہان پیش نظر اندھیر معلوم ہوتا ہی اور بران کی فکر مین یقین ہی کہ صبح وشام مین عمرو تدبیر کرکے گنبد سامری مین جائیگا اور عشاق جادو کو مارکر مقرر آئے گا پس جسوقت کہ وہ آئے گا تو پھر مین بھی کوچ کرکے تمھارے پاس آؤنگا تم خاطر جمع رکھو یہ کہکر ایک ساحر کو کہ نام اُسکا فولاد قوی بازو تھا اسی ہزار ساحرون سے ہمراہ جمشید کے روانہ کیا اور کہا کہ جلد جاؤ ایسا نہو کہ لشکر تمھارا برباد ہوجائے جمشید نے سلام کرکے اُس انگشتری کو لے لیا اور فولاد کو ہمراہ لیکر مع سب ساحرون کے سوار ہوکر سمت طلسم ہوش ربا روانہ ہوا اور حال سُنیے وہان کا کہ سنتیور جنگ مغلوبہ مین مصروف ہے اور لشکر جمشید کو قتل کر رہا ہے مگر اُنکے بھی شریک مہرخ اور بہار برق وعد بڑے بڑے ساحر زبردست جو شریک ہین تو انھون نے لڑائی کو روک رکھا ہے اور سنتیور سے قرار واقعی جنگ سحر ہو رہی ہے کہ وہ بھی عاجز ہوگیا ہے اور یہی اپنی دل مین کہتا ہے کہ یہ بھی سب ساحر زبردست ہین دیکھا چاہئے کہ انسے سر بر ہونا کیونکر ہوتا ہی آخر کو عاجز ہوکر اُس کافر نے خاک جمشید وسامری کو ایک مٹھی بھرکر سمت آسمان اُڑایا وہ جو پھیلی تو اُسکی وجہ سے زمین وآسمان تیرہ وتار ہوگیا اور ہوا گرم ایسی چلی کہ سبکو یہ معلوم ہوا کہ جہنم کا در کھل گیا

اُس ہوا کی تاثیر سے آٹھ لاکھ ساحر جمشید و مہرخ اور بہار و مجلس جادو وغیرہ کا سب بیہوش ہو گیا
اور شیتور نے اپنی فوج کو حکم کیا کہ اب سر سب کے کاٹ لو اس اثنا مین حیرت جادو بھی آکر پہونچی
سبکو بیہوش دیکھکر شیتور کی تعریف کی کہ واہ وا کیا کہنا تیرے سحر کا اسوقت تو تمنے وہ کام کیا
ہی کہ اگر جمشید و سامری بھی ہوتے تو تمھارے قدم بڑھکر لیتے یہ تو تعریف شیتور کی کر رہی ہے اور وہ
مثل گدھے کے پھولا ہی اور لشکر جمشید کے سر کاٹنے کو فوج اِسکی خنجر بکف ہو کر متوجہ ہوئی
وہ تو سب بیچارے بیہوش پڑے تھے اِن کافرون نے دس بارہ آدمیونکے سر ایک آن واحد
مین کاٹ ڈالے کہ بحکم قادر لم یزل جمشید بھی اسی ہزار ساحرون سے آکر پہونچا اور اُسنے دیکھا کہ ستم
ہو رہا ہی سب ہمارے جان نثار تو بیہوش پڑے ہین اور لوگ اُنکے سر کاٹ رہے ہین بس یہ دیکھتے ہی آگ
ہو گیا اور تخت پر سے کود کر اپنا نعرہ کیا اور اُس اسم کو پڑھکر انگشتری کو زمین پر پھینکدیا پھینکتے ہی ایک
آواز تڑاقے کی آئی اور وہ نگینہ کہ جو انگشتری پر رکھا تھا دیکھا کہ بشکل آفتاب ہو گیا اور روشنی ایسی
پیدا ہوئی اور ہوا سرد ایسی چلی کہ گویا دروازہ بہشت کا کھُل گیا اور خوشبو کی لپٹین آنیلگی اور
ہوا کی تاثیر سے ہوا گرم جو چل رہی تھی فوراً برطرف ہو گئی اور سب ساحر جمشید کے ہوشیار ہو کر اُٹھے
اور جمشید کو دیکھکر کمال مسرور ہوئے اور جمشید نے اُس آفتاب کے اوپر جو نگینہ کا بنا ہوا تھا نارنج
سحر کو مارا وہ ٹوٹ کر پرزے پرزے ہو گیا اور مثل چنگاریون کے اُسکے ریزے ہو کر سارے لشکر مین
چھٹک گئے حیرت اور شیتور کی فوج پر جا کر گرے شیتور تو بیہوش ہو کر گر پڑا اندر وہ چنگاری
جسکے سر پر پڑی نیچے سے نکل گئی اور جسکے سینے پر لگی پشت کو توڑ کر پار نکل گئی پھر تمام فوج بدحواس
ہو کر بھاگی شیتور کی بھی خبر نہ لی اور حیرت جادو بھی بھاگ کر اپنی بارگاہ مین داخل ہو گئی یہان
جمشید نے شیتور کو اُسی عالم بیہوشی مین تخت پر اُٹھا کر بٹھا لیا اور اپنی بارگاہ مین لا کر ارادہ
گردن مارنے کا کیا اور وہان تمام فوج شیتور کی جا کر اپنے مقام پر پہونچی کمر کھولی آسودہ ہوئی
اور افراسیاب بھی پاس حیرت جادو کے آیا اور سب کو پریشان دیکھکر اس کافر نے حیرت
سے کہا کہ کیون اے ملکہ ہم نہ کہتے تھے شیتور سے کہ ابھی جلدی نکر آخر اُسنے ہمارا کہنا نہ مانا گرفتار
ہو گیا اب مجکو بہت دشوار ہی کہ مین اُسکے باپ کو کیا جواب دونگا خیر مین خود جاتا ہون اُسکے چھڑانے
کو حیرت نے اس تقریر کو سُنکر کہا کہ آخر جاتے تو ہو تھوڑا کھانا کھا لو اُسنے کہا کہ اب بغیر چھڑائے اسکے ہر دو ا

مجھپر حرام ہی یہ کہکر زمین پر گر کر لوٹا اور سا ایک اژدر آتشین بنکر سمت بارگاہ جمشید روانہ ہوا وہان جاکر زمین سے
سر نکالا ساحرون نے جو اُسکو دیکھا حربے سحر کے اُسپر کرنے لگے مگر کسی کا وار اُسپر کارگر نہوا اور اُسنے
قریب شتیتور پہونچکر دم جو کھینچا تو اُسکو اپنے شکم مین لے لیا اور قالب آتشین چھوڑتا ہوا جدھر سے آیا
تھا اُسیطرف کو راہی ہوا کسی ساحر سے کچھ نہو سکا اُسوقت جمشید نے کہا کہ خبر لیجانے دو مین پھر سمجھ لونگا یہ کہکر خاموش
ہو رہا اور یہ حال سنو تمیز جادو کا کہ جسوقت شتیتور گرفتار ہوا تھا اسوقت ایک ساحر نے جاکر تمیز کو اطلاع دی کہ
تمہارے فرزند کو جمشید نے پکڑ لیا اور قتل کیا جاتا ہی یہ سنکر وہ بدحواس ہوا اور دو اژدرہ آتش فشان
واسطے لینے شتیتور کے روانہ کیے اور اُنسے کہدیا کہ شتیتور جسجگہ پر ہو اُسے وہانسے لے آؤ چنانچہ وہ دونون
اژدرہ سحر شتیتور کو تلاش کرتے ہوئے نیچے زمین کے چلے آتے تھے اور اُدھر سے افراسیاب اژدر بنا ہوا اُسکو
نگلے ہوئے جاتا تھا اُن اژدرون سے سامنا ہوا وہ تو سحر کے بنے ہوئے تھے اُنھین معلوم ہوا کہ شتیتور اِسکے
یعنی اژدر کے پیٹ مین ہی اس سے چھین لینا چاہیے یہ تصور کرکے اُن دونون نے اسکو گھیرا اس کے
خیال مین گذرا کہ شاید یہ اژدر سحر جمشید کے ہین یہ سوچکر اسنے سحر کیا اس ارادہ سے کہ اُنھین ہلاک کرون مگر
وہ اُسکے بھائی کے بھیجے تھے اور وہ دو تھے یہ اکیلا تھا اسوجہ سے اُنپر فتحیاب نہوا آخر کو ناچار ہو کر باہر
زمین کے نکل آیا اور ایک چوپال کسی زمیندار کی تھی اُسمین شتیتور کو اُگل دیا اس خوف سے
کہ کہین گھبرا کر اس کا دم نہ نکلجائے وہ تو بیہوش تھا اسنے تو اُسے اسی مقام پر چھوڑا اور آپ آکر پھر
سامنا اُنھین اژدرون کا کیا چونکہ یہ ساحر زبردست تھا اس نے تھوڑے ہی عرصے مین ان
دونون اژدرون کے سر پکڑ کر کچل دیے کہ بھیجے اُنکے نکل پڑے لیکن وہان بہ قدرت کردگار ضرغام
آ کر پہونچا کہ جہان شتیتور بیہوش پڑا تھا اسنے جو دیکھا تو شتیتور کا پشتارہ باندھکر جانب بارگاہ جمشید
روانہ ہوا اس عرصہ مین افراسیاب اُن دونون اژدرون کو مار کر واسطے لینے شتیتور کے جو آیا
اُسکو نہ پایا نہایت حیران ہوا اور فکر اسکو دامنگیر ہوئی کہ یہان سے کون لے گیا آخر کو دل مین
سوچتا ہوا اندر بارگاہ حیرت کے داخل ہوا اور اُس سے سب حال شتیتور کے لانے کا اور غائب
ہو جانے کا بیان کیا اُسنے سنکر کہا کہ آپ فکر کسواسطے کرتے ہین کوئی عیار لیگیا ہوگا بس عیار کا نام
سنکر آگ ہوگیا اور اُسیوقت طرف بارگاہ جمشید کے روانہ ہوا قضارا کار مہتر قران بارگاہ مین کھڑے
ہوئے یہ باتین سن رہے تھے اب جو اُنھون نے دیکھا کہ افراسیاب غصے مین بھرا ہوا جاتا ہے تو

اُنھون نے اپنے دل مین کہا کہ ای قران یہی وقت ہی اگر بن پڑے تو کسی عیاری سے اسکو مار لو کہ
تنہا جاتا ہی یہ سوچکر پیچھے اُسکے چلا مگر دور دور رہا اُس سے بجز تفکر مین عیاری سوچتے ہوئے چلے جاتے
ہین اور وہ آگے آگے چلا جاتا ہی تھوڑی دور پرجاکر اسکو برابر ایک درہ کوہ کے صرصر عیارہ نے
آکر مجرا کیا افراسیاب نے اُسکو دیکھکر پوچھا کہ تو کہان گئی تھی اور کہان سے آتی ہی صرصر نے کہا قربان
جاؤن لونڈی بھی شیتور کی فکر مین گئی تھی مگر آپ تو فرمائین کہ اِسوقت آپ کہان جاتے ہین
لونڈی تصدق ہوجائے اگر واسطے شیتور کے آپ جاتے ہین تو ٹھہر جایئے مین اُسکو لیکر حاضر ہوتی
ہون اِس تقریر کو سُنکر اُسنے کہا کہ مین بھی تیرے ساتھ چلونگا مگر نظرون سے سب کی غائب
رہونگا صرصر تو خاموش ہورہی اور چل نکلی افراسیاب بھی ہمراہ ہولیا قران پیچھے اُسکے یہ
ماجرا دیکھتا ہوا چلا آتا تھا اب جو صرصر کو اُس نے دیکھا تو سمجھا کہ عیاری نکر سکونگے اور صرصر نے قریب
ایک درۂ کوہ کے پہونچکر افراسیاب کو غافل جو پایا تو اُس چالاکی سے حباب بیہوشی مارا کہ وہ
چھینک مار کر بیہوش ہوگیا اور زمین پر گر پڑا صرصر نے آواز دی کہ منم جانسوز بن قران یہ
ماجرا دیکھکر قران نے دوڑ کر اپنے فرزند کو گلے سے لگا لیا اور کہا کہ سبحان اللہ اے جانسوز کارے
کردی یہ کہکر ایک ہی بُغدا اوپر سر افراسیاب کے ارادہ مارنے کا کیا تھا کہ وہین دو پنجے پیدا ہوئے
اور آکر ہاتھ قران کا پکڑ لیا بُغدا نہ مارنے دیا قران کو اُسوقت یقین ہوگیا کہ ابھی نہین مرنیکا
اتنے مین ہاتھ بھی پنجے نے چھوڑ دیے قران اور جانسوز افراسیاب کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے
ہوئے اب انکو تو راہ مین چھوڑا اور ضرغام جو نستارہ شیتور کا لیے ہوئے چلا جاتا تھا تمیز جادو
کو جو خبر ہوئی اپنے دونون اژدر سحر کے مارے جانے کی تو اب وہ خفا ہو کر واسطے شیتور کے
چل کھڑا ہوا تھا قضاء کار اسطرف کو آکر نکلا کہ جدھر سے ضرغام نستارہ شیتور کا لیے ہوئے
چلا جاتا تھا جیسے نستارے کو دیکھکر اسنے بزور سحر دریافت جو کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عیار ہی اور شیتور کو
لیے جاتا ہی نہایت اپنے دل مین برہم ہوا اور کہنے لگا کہ فی الواقع عیار خدا پرستون کے بڑے زبردست ہین
اور کیا دل گردے رکھتے ہین دیکھو تو سہی کہ ہمارے ہی شہر مین تو آئے ہین اور یہ غضب ہی کہ ہمارے
فرزند کو لیے جاتے ہین کس جرأت سے کہ مطلق ہراس اور خوف چہرہ پر معلوم نہین ہوتا ضرور
افراسیاب کو بھی یہ قتل کرینگے یہ سوچکر اپنے فرزند کے واسطے بیقرار تو ہو چکا تھا پنجہ بنکر گرا اور ہاتھ کمر بند مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ڈالکر ضرغام کو مع شستپارے کے اُٹھا لیا اور لیکر طرف آسمان کے راہی ہوا اور ایک آن واحد مین لیجا کر اپنے مکان مین چھوڑ دیا وہان ضرغام نے پہونچکر دیکھا کہ ایک احاطہ فولاد کا بنا ہوا ہے اور اندر اُسکے چالیس بنگلے اشت دہات کے پڑے ہین اور ہر ایک بنگلے مین ایک ایک اشیت فقیر بیٹھا ہی آگے انکے منقلین لوہے کی آگ سے بھری رکھی ہین اپنے اپنے سحر کو ہوم دے رہے ہین اسنے عقل سے دریافت کیا کہ یہ سب ملازم تمیز جادو کے ہین القصہ تمیز جادو اُس احاطہ کو طے کرکے اندر اپنے مکان کے ضرغام کو مع شستپور کے جوے گیا تو وہان ضرغام نے دیکھا کہ ایک باغ ہی اور چار دیواری اُسکی سنگ مرمر کی کھنچی ہوئی ہی اور روش پٹری کو سنگ سُرخ سے درست اور تیار کیا ہی اور دو تین سو عورتین لباس پر تکلف رنگ برنگ کا پہنے ہوے دریاے جواہر مین غوطہ زن خرامان سیر کنان ہین اور ایک بارہ دری سنگ بلور کی ایک ڈال تری ہوئی اُس باغ مین اسطرح کی بنی ہی کہ اُسکے اوپر تمام گل بوٹے طلائی بنے ہین تمیز اُسی بارہ دری مین داخل ہوا اور شستپور کو پٹارہ سے نکالکر کچھ اسم سحر کا پڑھکے اُسپر دم کیا کہ وہ ہوشیار ہو گیا اور اُٹھکر اپنے باپ کو مجرا کیا تمیز جادو نے دعا دیکر کہا کہ ای فرزند تمکو اس سے کیا حاصل ہوا کہ جو تمنے جاکر ناحق کوکب سے سامنا کیا کسواسطے کہ وہ نہایت زبردست ہی اُس سے لڑنا بہت محال ہی بس تمکو کیا کام ہی کہ جا ایسے مقام پر جاؤ شستپور نے کہا کہ افراسیاب ہمارا آقا ہی اور ساتھ اُنکے مقابلہ کر رہا ہی پھر ہمکو یہ امر کب مناسب ہی کہ بیٹھ رہین اور چاہا ہمارا مارا جائے تمیز نے کہا کہ تمکو تو اُسکا خیال اسقدر ہی اور اُسنے تمھاری خبر بھی نلی بیٹھا ہوا چین کر رہا ہوگا آخر کو ہمین نے اس قدر مشقت اپنے اوپر گوارا کی اور حیران ہوکر تمھاری تلاش کو نکلے اور جاکر بہ مدد گھرے آئے وگرنہ یہ عیار تم کو بہرصورت لیجاکر قتل کرڈالتا اسوقت ہمارا تو گھر برباد ہوجاتا اور افراسیاب کا کیا بگڑتا شستپور نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ ای والد بزرگوار ہمارے لڑنے بھڑنے کے یہی دن ہین اور یہی وقت ہی حکومت کرنے کا اگر ہم نے اس لڑائی کو فتح کرلیا تو افراسیاب مقرر آدھا ملک اور مال و اسباب ہمکو بلا تامل بانٹ دیگا اور سواے اسکے ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ ع ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند تمیز نے ہر چند منع کیا اور سمجھایا کہ تم اس لڑائی مین دخل ندو کوکب سے لڑائی بہت بڈھب پڑجائیگی مگر اُسنے نمانا اور کہا کہ اب

تو اب ضعیف ہو چکے ہین اور سب طرح کا عیش کر چکے ہین اسوجہ سے آپ کو حوصلہ کسی شے کا باقی نہین ہی اور ہم ابھی جوان ہین ہمکو شوق ہر ایک شے کا ہی اور خواہش نمود کی رکھتے ہین اسوجہ سے اسکو دل ہمارا چاہتا ہی کہ ہم بذات خود بھی ثروت پیدا کرین اور یون تو بدولت آپکے ہمکو احتیاج حقیقت مین کسی بات کی نہین ہی اور نہ کمی کسی شے کی ہی تمیز نے سنکر کہا کہ خیر اگر یہی مرضی تمھاری ہی تو پھر تمکو اختیار ہی ہم اب نہ منع کرینگے یہ کہکر طرف ضرغام کے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ کیون ای عیار کیا تجکو اپنی جان کا بھی خوف نہ تھا کہ جو تو نے میرے فرزند کے قتل کرنیکا ارادہ کیا تھا اب تلک تیرا کیا درجہ کرون اسنے کہا کہ اگر ہمکو اپنی جان عزیز ہوتی اور خوف تمھارا غالب ہوتا تو ہم بارگاہ سلیمانی کو چھوڑکر اندر طلسم ہوش ربا کے کیون آتے اور تم لوگون پر کیون عیاری کرتے تمیز نے اس تقریر کو سنکر کہا کہ مین تجکو قتل کرونگا اسنے کہا کہ کیا مجال ہی کسی ساحر کی جو ہمکو بغیر حکم پروردگار کے قتل کرسکے یا ایک بال ہمارا بیکا کرسکے یہان تو یہ تقریرین دونون مین ہو رہی تھی اور وہان افراسیاب جادو کو جو ہوش آیا تو نہایت شرمندہ ہوا اور کہنے لگا کہ حقیقت مین عیار عمرو کے بڑے زبردست ہین کہ مجھ ایسے شہنشاہ ساحران کو دہوکا دیا اور صرصر عیارہ کی صورت بنکر اپنا کام کیا اور مجھسے کچھ نہ ہوسکا اب اس زندگی سے تو مرنا بہتر ہی یہ سوچکر ایک پہاڑ جنینی کا تھا اسپر چڑھ گیا اور وہان بیٹھکر سحر کرنے لگا اس ارادے سے کہ شتیور کا حال معلوم ہو جائے کہ وہ اسوقت کس مقام پر ہی اور حال اسکا کیا ہوا القصہ کچھ بڑبڑا کے اسنے ایک جانور ماش کے آٹے کا بناکے تیار کیا اور اس آٹے کو اپنے لہو سے گوندھا بعد اسکے دو دانہ ماش کے کچھ پڑھکر اسکے اوپر جو مارے تو اس جانور نے پر پرواز کھولدیئے اور مجسم ہو کر آواز دی کہ شتیور کو تمیز اپنے مکان پر مع ضرغام کے لے گیا ہی تو وہ دونون اسکے پاس بیٹھے ہین اس حال کو سنکر افراسیاب اسی جانور سحر کے اوپر سوار ہو کے ایک چشم زدن مین جاکر تمیز کے مکان پر پہونچا تو دیکھا اسنے کہ شتیور اور ضرغام دونون سامنے تمیز کے بیٹھے ہین غرض تمیز دیکھکر افراسیاب کو خوش ہو گیا اور گلے سے لگا کر پاس اپنے بٹھلایا اور پوچھا کہ کیون ای برادر میرے ان اژدرون کو وہ کون ایسا ساحر تھا کہ جسنے مار ڈالا افراسیاب نے کہا کہ یہ قصور تو بھائی صاحب مجھی سے ہوا ہی کہ مین نے انکو اس شبہہ مین قتل کیا کہ شاید کوکب کے یہ اژدر ہین یہ کہکر افراسیاب نے ضرغام سے پوچھا کہ ای شتیور کو کہانسے لایا تھا اور کسکے پاس لیجانیکا قصد تھا ضرغام نے جہانسے لایا تھا ٹھکانا تبلایا اور کہا کہ پاس جمشید

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے بیئے ہوئے جاتا تھا کہ ایک پنجہ مجکو اس مقام پر لے آیا ہی افراسیاب سُنکر خاموش ہا اور تمنیز سے کہنے
لگا کہ بھائی صاحب لڑائی تو کوکتے سنتے بہت بڈھب پڑ گئی ہی دیکھا چاہیئے کہ کیا ہوتا ہے مگر مین نے قسم کھائی
ہی کہ جبتک شتیتور کو نہ لے آؤنگا آب و دانہ سب میرے اوپر حرام ہی اب شتیتور کو تم میرے حوالے کرو تاکہ میرا
کام ہوئے شتیتور نے اس کلمہ کو سُنکر کہا کہ آپ تشریف لیجائین کل صبح کو مین خود مع لشکر کے خدمتمین
حاضر ہونگا افراسیاب نے قبول نہ کیا اور اُسیوقت شتیتور و ضرغام کو اپنے ہمراہ لیکر اندر بارگاہ حیرت کے چلا
آیا اور تمنیز نے کہا کہ مین بھی کل صبحکو پاس تمھارے مع لشکر آکر پہونچونگا غرض حیرت نے جو دیکھا کہ افراسیاب
شتیتور کو لے آیا تو بہت مسرور ہوئی اور اُٹھکر دونون ہاتھونسے بلائین لیکر پاس اپنے بٹھایا اور ضرغام
باندھ دیا افراسیاب نے اپنی جگہ پر قائم ہوکے حکم دیا کہ ہمارے لشکر مین طبل و نقارے خوشی کے بجوادو
کر شتیتور کو خداوند ساحران نے آتے یہ کہکر ضرغام کے قتل کرنے پر آمادہ ہوا تھا کہ حیرت نے کہا اے
شہریار آپ نے کھانا دو روز سے نہین کھایا ہے پہلے کچھ نوش کر لیجیئے تو پھر ضرغام کو قتل کیجیے افراسیاب
راضی ہوگیا حیرت جادو نے بیر بر جادو کو بلا کر کہا کہ خوان خاصہ کے اگر تیار ہوئین تو جلد لے آؤ وہ فوراً بموجب
حکم کے روانہ طرف باورچیخانہ کے ہوا اقضا کار چالاک بھی اس مقام پر موجود تھا اُسنے جو یہ سب حال سُنا تو
ایک دیگ شو کیصورت بنکر جلدی سے باورچی خانے مین جاکر داخل ہوا وہان بکاول کہ اُستاد زمانہ تھا وہ بیٹھا
ہوا مرغ پلاؤ کو دم دے رہا تھا اور اُسمین داغ لگ چکا تھا اُسکو خبر نہ تھی چالاک نے بو پاکر اُسکو اطلاع کردی
وہ اس سے بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ ارے تجکو بھی معلوم ہوتا ہی کہ کھانا پکانے مین بہت دخل ہے
اس نے کہا کہ مین سب طرح کے کھانے تیار کر سکتا ہون اُسنے سُنکر اُنکو بھی شریک اپنا کر لیا پھر تو اُنھون نے
ہر ایک دیگچی اور دیگچے کے سرپوش کو اُٹھا کر دیکھنا شروع کیا اور اُسمین بیہوشی کو ڈالدیا غرض جتنے کھانے اور
سالن تیار تھے سب مین بیہوشی کو ملا یا اتنے مین بیر بر بھی آکر پہونچا اور کہا اُسنے جلد خاصہ لے چلو داروغہ
نے سوا سو خوان کھانے کے کسوا کر اکیس باورچی ہمراہ لئے اور کہارون سے وہ خوان اُٹھوا کر سامنے
افراسیاب کے لے گیا اور مجرا کر کے دستر خوان کو بچھایا اور کھانا سب قسم کا چُن دیا چالاک
بھی ہمراہ تھا اسمین حیرت جادو نے کہا کہ سب لوگ باہر اب نکلجائین کوئی شخص سوائے
اُنکے کہ جو شریک دسترخوان کے ہین نرہے اس کلمے کو سُنکر ساحر تو باہر چلے گئے فقط وہی ساحر
جو کہ کھانا ساتھ کھاتے تھے بیٹھے رہے اور باورچی بھی دور جا کے کھڑے ہوئے پھر تو افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور شیشیورہ وحیرت وغیرہ سب اور پروستر خوان کے آکر بیٹھے اور کھانا کھانے لگے کھانا کھاتے کھاتے
شیشیورہ کا سر جو پھرا تو اسنے طرف افراسیاب کے ہاتھ روک کر دیکھا وہان اسکا بھی مع حیرت کے
یہی حال تھا غرض حیرت نے طرف آسمان کے دیکھا اور کہا کہ بڑا غضب ہوگیا ضرور کسی نے بیہوشی
ہم سبکو دی یہ کلمہ سنکر مع افراسیاب وغیرہ سب اٹھکر کھڑے ہوئے واسطے تلاش عیار کے
ساتھ ہی اٹھنے کے سب کو چھینک آئی اور تڑاق سے اوپر زمین کے گر پڑے یہ ماجرا دیکھکر باورچی یہان
حیران ہوئے کہ یہ کیا سبکو ہو گیا وہ تو حیران تھے اور چالاک نے پکار کر کہا کہ ارے سب جلدی سے
لیٹ جاؤ کہ آفت آسمانی نازل ہوا چاہتی ہے وہ سب اسکے کہنے سے خوف زدہ ہو کر آنکھیں بند کر کے
اوندھے لیٹ رہے اسوقت چالاک نے اپنا نعرہ کیا اور ضرغام کو رہا کر لیا مگر دیکھا کہ اس
سے کھڑا نہیں ہوا جاتا ہے سحر مین مبتلا ہے اسپر بھی اسکا پشتارہ باندھکر اٹھا اور طرف بارگاہ
جمشید کے روانہ ہوا باہر کے ساحرون نے اسکا پیچھا کیا مگر نہ پایا یہ صاف لیے ہوئے چلا گیا اثنا راہ
مین صرصر نے اسکو پشتارہ بردوش دیکھا لیکن خبر نہ ہوئی سیدھی اندر بارگاہ حیرت کے چلی آئی یہان
آکر سبکو بیہوش جو دیکھا تو جلدی سے افراسیاب کو ہوشیار کر دیا اسنے اٹھکر بزور سحر ایک ٹکڑہ ابر کا پیدا
کیا اور اسمین سے ترشح ہونے لگا اسکی بوند جس ساحر کے اوپر پڑی وہ ہوشیار ہو گیا اور اٹھ کھڑا
ہوا غرض سب ساحر ہوشیار ہوے تو نہایت پریشان ہوے کہ ہمکو کس نے بیہوش کیا تھا اور ہم کیونکر
از خود رفتہ ہو گئے تھے افراسیاب نے سبکو متحیر دیکھکر کہا کہ تم کاہیکو فکر کرتے ہو ارے
سبکو چالاک نے بیہوش کیا تھا وہ تو سنکر خاموش ہو رہے مگر نہایت شرمندہ ہوے اور حال سنئی
ضرغام کا کہ اسکو چالاک لیے ہوئے سامنے جمشید کے پہونچا سب ساحرون نے ضرغام کو
دیکھکر تعریف چالاک کی کی لیکن ضرغام نے جو دیکھا کہ میرے پانون مین طاقت نہین ہے تو ضرغام
نے کہا کہ اب اس زندگی سے مرجانا بہتر ہے کسواسطے کہ جب پانون بیکار ہو گئے تو پھر لطف زندگی
کا کیا باقی رہا جمشید نے سنکر کہا کہ تم خاطر جمع رکھو ہم تمھارے پانون درست کر دینگے یہ کہکر ضرغام
کو اندر ایک مکان کے لیگیا کہ وہان کوکب نے ایک تالاب بنایا ہے اور نام اس تالاب کا تالاب
قدرت رکھا ہے اسوجہ سے کہ اسکے پانی مین یہ تاثیر ہے کہ اگر کوئی مسحور ہوئے تو اسکو ذراسا
پلادو وہ اچھا ہو جاتا ہے غرض ضرغام کو بھی اسی تالاب پر لیجا کر اسکا پانی تھوڑا سا پلا دیا پانون ضرغام کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کھل گئے اس نے خوش ہو کر ہاتھ جمشید کا پکڑ لیا اور ارادہ چلنے کا کیا ساتھ ہی چلنے کے پانون ضرغام کا پھسلا ہر چند جمشید نے روکا مگر اُس سے نہ رُک سکا بلکہ ساتھ ضرغام کے یہ بھی اندر تالاب کے گرا اور دونون تحت الثرے کو چلے گئے بعد گھڑی بھر کے دونون کے پانون زمین پر قائم جو ہوے تو وہان ایک دروازہ نظر آیا یہ دونون اندر اُسکے داخل ہوئے تو پھر ایک میدان وسیع انکو دکھائی دیا کہ اسمین تمام دوب لگی ہوئی تھی اسطرح کی کہ وہ بالکل سنہری مقیش معلوم ہوتی تھی اور ہزارہا درخت عود و عنبر کے اُسکے بیچ مین لگے ہوے تھے او عجب طرح کی کیفیت دکھلاتے تھے کہ بیان سے باہر ہے یہ دونون کھڑے ہوکر اُس میدان کی سیر کرنے لگے بس ایک ہی مرتبہ ہوا چلی اور قدرے گرد اُڑ کر ان دونون کے بیچ رانون مین آئی اور آکر اُس گرد نے جسم گھوڑون کے پیدا کیئے اور ان دونون کو لیکر اُڑ گئے بعد تھوڑی دیر کے ایک چار دیواری عقیق زرد کی انکو نظر آئی کہ اندر اُسکے ہزارہا من مقیش کترا ہوا پڑا تھا اور ہوا سے اُڑ کر ہر چہار طرف کو جو وہ چھپتا تھا تو گویا ستارے چھٹکے ہوے تھے غرض وہ گھوڑے اُس پار دیوار کے ان دونون کو جو لیگئے تو دیکھا انھون نے کہ ایک بارہ دری وہان بنی ہوئی ہے اور اُسمین پانچ سو عورتین حسین اور صاحب جمال آپسمین ہولی کھیل رہی ہین اور ہر ایک ایک اُنمین فلک حسن و جمال کی زہرہ ہین شمس و قمر انکے رخسارون پر بلا گردان شب دیجور انکی زلف سیہ پر قربان مسدس

گول گول اُبھرا کڑا اونچا نکیلا سینہ — گنج خوبی کا ہے وہ مہر بسر گنجینہ
صاف باطن کی طرح ہی صفت آئینہ — حسن معراج اگر پائے تو وہ ہو زینہ
حسن خوبی کے ہین یہ دو نون خزانے معمور — چشم بد دور ہین جوبن سے سراسر بھر پور
رشک نرمی سے ہوا میدہ کا آٹا گیلا — رنگ تاقم کا مکدر ہے قمر کا پھیکا
جان دے مرکے اگر دیکھے مرُ وہ صفا — قلزم نور شکم ناف ہے گرداب بلا
بحر خوبی ہے صنم اور شکم صاف حباب — فرش ہو جائے بھرے پیٹ کو بکڑی سیماب
کمر کلک مین آئے گا نہین گر لیکا — بال باندھا لکھون مضمون کمر کا سیدھا
مو تشگافی سے پریشان ہو طبع شعرا — پھر نزاکت کا میان نام نہ لیوے جیتا
گر نہ ہاتھ آئے تو ہو وصف کمر کا اغماض — خالی اک بند کی جا چھوڑ رکھون صاف بیاض

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کوئی نافہ بھی اُسے کہتا ہی از راہ خطا	صدف گوہر عشرت ہین بہم دو اک جا
غنچۂ باغ جہان کی نہ لگی جسکو ہوا	دون وہ تشبیہ کہ احسنت کہے سُنکے صبا
چاک دامان صبا کا ہے یہ گل پر سایا	عکس حاشیہ مین ہے جسم پری کا اُترا

پچکاریان جواہرات کی ہاتھون مین چڑھی ہوئی ہین دف بج رہے ہین قمقمہ عبیر و گلال کے بروے آسمان اُڑ رہے ہین اور وہان سے بڑی دور تک ایک بنگلہ زنگاری ہی کہ اُسکے اوپر نو سو عورتین زنگاری پوش کھڑی ہین القصہ اِن دونون گھوڑون نے سامنے اُس بنگلے کے اِن دونون کو لیجا کر اُتار دیا اور آپ غائب ہوگئے یہ اندر اُس بنگلے کے جو داخل ہوئے تو دیکھا کہ کوکب تخت طلائی پر بیٹھا ہوا ہی اِن دونون نے سلام کیا اور جا کر کرسیون پر متمکن ہوے ضرغام اُس بنگلے کو دیکھکر نہایت محظوظ ہوا کہ ویسا بنگلہ عمر بھر مین نہ دیکھا تھا اتنے مین کوکب نے جمشید سے کہا کہ اے فرزند تم ہمارے تالاب سحر مین تو ٹھہر نہین سکے اگر تالاب افراسیاب کا ہوتا تو پھر تمسے کیا ہو سکتا سوائے اس کے کہ غرق ہو جاتے اسکو خوب یاد رکھو کہ سحر کرنا بہت مشکل ہی جمشید تو خاموش ہو رہا مگر ضرغام نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہین حقیقت مین یہ ہی کہ برابر آپکے سحر کرنا بہت محال ہی کوکب نے خوش ہو کر ایک انگشتری اور جمشید کو دی اور کچھ کان مین کہکر رخصت کر دیا یہ دونون اوپر طاؤس سحر کے سوار ہو کر روانہ ہوئے اب انکو تو راہ مین چھوڑو اب وکلیے شیتور کے سنو شیتور کو جو دولت حاصل ہوئی تو اسنے جھلا کے اپنے واسطے ایک بارگاہ علیحدہ استادہ کرائی اور اُسمین چالیس ساحر اپنے ہمراہ لیکر بیٹھا اور اسم سحر کا پڑھنے لگا اور رائی سرسون گوگل وغیرہ آگ پر ڈالنا شروع کیا وہ جو جلی تو ایک شعلہ آتش پیدا ہوا اور صورت پتلہ کی ہو گیا اسکو دیکھکر شیتور نے کہا کہ چالاک کو جلد جا کر پکڑ لا وہ پتلہ ادھر سے چلا اور اُدھر چالاک بارگاہ جمشید مین بیٹھا ہوا تھا اُس پتلہ نے جا کر کمر زنجیر کو اُسکی پکڑ لیا اور ادھر کھینچا وہان کے ساحرون نے یہ ماجرا دیکھکر نارنج ترنج گولہ فولادی اُس پتلے کے اوپر مارے مگر وہ مارا نہ گیا بلکہ یہ حال ہوا کہ جہان نارنج وغیرہ اُسکے اوپر پڑتا تھا وہ مثل شعلے کے شق ہو جاتا اور پھر بدستور ہو کر چالاک کو لئے چلا جاتا تھا آخر کو کسی ساحر سے کچھ نہو سکا اور وہ لئے ہوئے سامنے شیتور کے چلا گیا اسنے چالاک کو دیکھکر اندر ایک پنجرۂ آتشین کے قید کر کے لٹکا دیا اور آپ سامنے پنجرے کے بیٹھ گیا اُدھر جمشید مع ضرغام جو چلا آیا تھا وہ

بھی آکر اپنی بارگاہ مین داخل ہوا اور تخت سحر پر اُس طاؤس سے اُتر کر متمکن ہوا اسب سبا حرون
نے حال چالاک کا بیان کرکے کہا کہ تیلہ شتیتور کا اُسکو پکڑ کر لیگیا ہی ہمنے ہر چند چاہا کہ لیجانے
نہ دیوین مگر وہ لے گیا جمشید نے سُنکر نہایت افسوس کیا اسمین قران اور جانسوز بھی آکر
پہونچے اور کہا اُنھون نے کہ شتیتور نے اپنے واسطے بارگاہ علیحدہ کھڑی کروائی ہی اور اندر
اُس کے چالاک کو لیئے بیٹھا ہے اور قفس آہنی مین قید کیا ہی ہمنے لاکھ لاکھ تدبیرین کین اور چاہا
کہ اندر بارگاہ کے جاکر چالاک کو رہا کر لائین مگر کسی طرح سے پاس بارگاہ کے نہ جا سکے اسوجہ سے
کہ جب ہم قریب بارگاہ کے پہونچتے ہین تو اُدھر سے شعلۂ آتش نکلکر ہمارے جسم کو جلا دیتا ہی ہم ناچار ہوکر
پھر آئے ورنہ چالاک کو لے آتے اس حال کو سُنکر جمشید تھرا گیا اور غصہ مین آکر کہنے لگا کہ قسم
ہی مجکو اُسی پیدا کرنے والے کی کہ اب مین بغیر لائے چالاک کے کھانا نہیں کھانے کا مین نے سب
اپنے اوپر حرام تصور کر لیا یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا اور بارگاہ شتیتور کیطرف چلا اور اندر بارگاہ کے
داخل ہوا وہ چالیسون ساحر جو کرسیون پر بیٹھے تھے اُسکو دیکھکر اُٹھ کھڑے ہوئے اور نارنج
ترنج ناریل مارنے لگے جمشید نے سب کے وار کو روک کر کچھ دانے ماش کے اُنپر مارے
تمام بدن مین اُنکے آگ لگ گئی اور جلا کر خاک سیاہ کر دیا یہ ماجرا دیکھکر شتیتور خود
اُٹھ کھڑا ہوا اور ایک ناریل سحر کا اُسنے مارا اسنے ناریل کو دیکھکر اسم رد سحر کا پڑھکر
پھونکا تو وہ ناریل اثناء راہ مین دو ٹکڑے ہوکر رہ گیا اسکے پاس تک نہ آسکا پھر اسنے
گولہ فولاد کا شتیتور پر مارا اُسنے بزور سحر اُسکو موم کر دیا اور آپ ایک فیل مست کی صورت بنکر حملہ آور
ہوا جمشید بھی جلد لوٹ کر فیل مست بنا آپس مین ٹکر چلنے لگی جمشید کو غصہ تو حد سے زیادہ تھا ایک
ٹکر اس زور سے ماری کہ شتیتور کو چکر آگیا اور تیورا کر گر کے بیہوش ہو گیا اُس وقت جمشید
لوٹ کر بصورت انسان ہو گیا اور قفس کو چالاک کے اُٹھا لیا اور اپنے ہمراہ بارگاہ
مین اپنی لایا اور خوش وخورم اپنے تخت پر متمکن ہوا اُدھر خبر شتیتور کی حیرت کو معلوم ہوئی
وہ سُنتے ہی فوراً چلی آئی اور آکر دیکھا کہ شتیتور مطلق بیہوش پڑا ہی اسنے آب سحر کو چھڑک
کر ہوشیار کیا اور احوال پوچھا شتیتور نے احوال جو کچھ گذرا تھا اُس سے بیان کیا اسنے سنکر
شتیتور کو اپنے ہمراہ لیا اور بارگاہ مین آئی دلداری اور دلجوئی کرنے لگی اس اثناء مین ایک ساحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تمیز جادو کا نامہ لیکر حیرت کے پاس آیا حیرت جادو نے نامہ کو لیکر کھولا اور پڑھا تو لکھا تھا کہ اے ملکہ حیرت جادو بدان و آگاہ باش کہ مین تمھاری خدمت مین حاضر ہوا ہون آج پانچ کوس پر خیمہ زن ہون کل تمھارے پاس سامری کی مدد سے ضرور پہونچ جاؤنگا حیرت مضمون نامہ سے مطلع ہوکر خود واسطے پیشوائی کے سوار ہوکر روانہ ہوئی اور جاکر تمیز سے ملاقات کی اور اُسکو اپنے ساتھ لیے ہوے بارگاہ مین آئی اور تخت پر بٹھایا ساقی کو اشارہ کیا اُس نے جام شراب کا لاکر تمیز کو دیا ارباب نشاط آکر حاضر ہوے سلسلہ ناچ ہونے لگا اُسوقت افراسیاب بھی بڑی عظم وشان سے آیا کہ چارسو عورتین یاقوت پوش چکیان الماس کی بھراتی ہوئین گگریان سونے کی کمر پر رکھے ہوے ابر سرخ سر پر چھایا ہوا موتی برستے صدا جمشید و سامری کی بلند یہ بھی آکر تمیز سے ملا دونون بھائی آپس مین بیٹھکر باتین کرنے لگے جب وہ زمانہ آیا کہ بیضۂ زرین آفتاب تھیلی مین مغرب کی رکھا گیا اور ساحرۂ شب نے عالم مین قدم رکھا اشعار

جو کہین خورشید نے طی منزلین چار	گیا دن آئی شام روشنی بار	ہوا مہتاب جب اونچا فلک پر
زمین پر چاندنی چھٹکی برابر		

شام کو تمیز جادو نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اُسیوقت نفیر سحر کو دم لایہ خبر ملکہ مہرخ سحر چشم کو پہونچی اُسنے بھی طبل جنگی بجوایا تیاری سحر کی دونون لشکر ون مین شروع ہوئی بنگالی کا نورو دیس کے ساحر ڈہرو بجانے لگے اگیاری کرتے تھے پڑھنت پڑھتے تھے بعض ساحر خون خوک سے نہاتے تھے بچہ ہائے خوک جھٹکا ہو رہے تھے مسان کی مٹی لاتے تھے کلیجیان بھجنگے بھینٹ مین چڑھاتے تھے نقیب آوازین لگاتے تھے ساحران نامی کو غیرت دلاتے تھے ہنگامۂ عظیم برپا تھا منتر جنتر موہنی جوہنی پڑھی جاتی تھین یہ منتر ہر ایک کے ورد زبان تھا چل دور کلو ابیر لہو چاٹ جان مانگ دشمن کا نکسے پران تو کھائے کلیجہ لیوے جان پڑھو منتر دیوالی میں ایسر باچا جو ہمارا کام نہ کرے دھوبی کے کنڈ مین پڑے غرض چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا آخر زلف شاہد شب کا جوڑا نبدھا اور رخسار محبوبۂ عالم منور اور روشن ہوا اشعار

خبر دی صبح کی مرغ سحر نے	مچایا شور اور غوغا گجر نے	ستارونپر بلا لائی سفیدی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رُخ افلاک پر آئی سفیدی صبح کو مہرخ اور ملکہ بہار مع فوج اور لشکر بیشمار کے جانب میدان مصاف روانہ ہوئین بحر فوج تلاطم پذیر تھا نہنگان بحر شجاعت و شناوران قلزم جلادت میدان مین جاتے تھے چنانچہ جب میدان مین پہونچے نظم

زتیغ و زگرز و زکوس و زگرد	سیہ شد زمین آسمان لاجورد	تو گفتی بدام اندرست آفتاب
دگر گشت یہ خم سپہر اندر آب	ہمین خشم روشن جہان راندید	سپہر و ستارہ سنان راندید
ز دریا تو گوئی کہ برخاست موج	سپہ اندر آمد ہمین فوج فوج	برفین گرا کر جھاڑیان جھنڈیان

جلادین اور ابر سحر برسا کر گرد و غبار بٹھایا میمنہ میسر قلب جناح ساقہ اور کمین گاہ آراستہ ہوئین نقیبون نے نکل کر نقابت کی کہ کہان ہین جمشید و سامری اور کہان ہین زردشت کون سا ایسا دلاور نامدار ہی کہ جو اس میدان مین آکر اپنا کچھ ہنر اور کرتب دکھائے اور نام کرے یہ کہکر نقیب تو کنارے ہوے ملکہ حیرت جادو بھی ہمراہ شہنشاہ کے بافوج قاہر میدان مین آئی اور زغال جادو تمیز جادو کی طرف سے میدان مین حیرت سے اجازت لیکر آیا اور ادھر مہر جادو مہرخ سے اجازت لے کر نکلا اور مہر نے جاکر زغال کے ایک ناریل سحر کا مارا اسکے سینے کو توڑ گیا اسمین تمیز جادو نے کہا کہ ایک ایک ساحر لڑیگا تو برسون مین فیصلہ لڑائی کا ہوگا پس مناسب ہی کہ مین خود جاؤن یہ کہکر خود میدان مین آیا نظم

اندھیرا ہوگے وہ میدان مین آیا	بشکل شیر اسکو سب نے پایا	ادھر سے مہرخ ذی ہوش و ذیجاہ
کہ ہر جادو کے فن سے خوب آگاہ	گئی میدان مین لڑنیکو اُس سے	کیئے جادو کے اس نے اُسپہ حملے
کہا اُس نے کہ او موذی بدکیش	قضا اب ہوگئی ہی تیری درپیش	یہ کہکر بال اُکھیرے اپنے سر سے
ہوے پوشیدہ وہ اُس کی نظر سے	بنا کچھ دم مین وہ شمشیر خونریز	بشکل برق روشن اور بہت تیز
کہین بنتا تھا وہ کچھ اور کہین یہ	غرض طالب ہر ایک صورت مین بھی تھا	پھر اخر بن کے بچھو آگے آیا
نہایت قہر و غیظ اُس نے دکھایا		

پھر وہ صورت انسان کی بنا اور ایک ناریل سحر مہرخ پر مارا کہ سر اسکا پھٹ گیا اور یہ بیہوش ہوگئی لوگ اسکو لشکر مین اُٹھا کرلے آئے اُسوقت بہار جادو نے نکلکر اپنے سحر سے تمیز کے ناریل کو توڑ ڈالا اُسمین سے چند پھول کسی شے کے نکل کر زمین پر گرے اور فوراً کھل گئے اُسوقت بہار نے پکار کر کہا کہ اے بہار آؤ فوراً زمین سے غبار زرد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اڑتا اور دور تک چمن ہائے طولانی لاثانی پیدا ہو گئے اشعار

مکان مثل دل عارض مصفا	پھسل جائے نظر وقت تماشا
جو لیجائین دل عاشق سے آب جو	لبالب آب سے نہرین ہر اک سو

بہ دن کا شور کرنا بلبلون کا چہچہانا ہوا سے سرد کے جھپٹ تاک انگور پر عجب بہار گل کھلے ہوئے ہزار در ہزار کہین نرگس صرف نگاہ بازی کہین سوسن کی زبان درازی کہین سنبل پر پیچ بہار لالہ و گل نظر عارف مین ہیچ فوارے سرکشی او آب داری پر آمادہ ساون بھادون نام فوارے چھوٹتے ہجوم ماہرویان ہر قدم پر نظر آتا تھا کہ دل بیتاب ہوا جاتا تھا اشعار

نظر آتے نہال سبز و شاداب	کہ جسکی دید سے خاطر ہو بیتاب
ہوا چلتی تو وہ جوبن دکھاتے	ثمر خوشرنگ تیے لہلہاتے

ملکہ بہار پاجامہ کمخواب کا بڑی آب و تاب کا پہنے پائینچے کلائیون پر ڈالے ماتھے پر افشان چُنی ستارے فلک حسن مین چھٹکے ہوئے آنچل ملبو کا دوپٹہ اوڑھے ہوئے زلفین چہرے پر پیچ کھاتین چڈھون مین پائجامے کی سلوٹین پڑی ہوئین لوٹ بینائی جسکے دیکھے سے چشم عاشق نے آرام پائی چھڑی جواہر کی جگنو جڑی ہاتھ مین لئے ایک چبوترہ پر اور کے استادہ تھی اور کنیزین اُسکی تمیز وغیرہ ساحرون کو پکار رہی تھین کہ اے عاشقان ثابت قدم آؤ گلچینی گلشن جمال ملکہ بہار کرو۔ ہوائے باغ سحر جو وزان ہوئی اور خوشبو گلہائے سحر کی دماغ مین تمیز وغیرہ کی جو گئی تو وہ شعر عاشقانہ پڑھتے ہوئے جانب میدان روانہ ہوئے اشعار

تو آنکھوں مین نہ سرمہ و نبالہ دار دے	مفتون چشم کو یونہین اک وار مار دے
چھلا نہین تو چھلے کا گل اے نگار دے	کچھ تو نشانی اپنی مجھے یادگار دے
دشنام ہو کے ترش وہ مہر و ہزار دے	پان وہ نشہ نہین جسے ترشی اتار دے
کیا خاک تجھ پہ جان کوئی جان نثار دے	مٹی تلک نہ جب ترے دل کا غبار دے
اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات	ہنسکر گزار یا اسے رو کر گزار دے
لے وام داغ دل سے مرے سوز آفتاب	وعدے پہ روز حشر کے کوئی ادھار دے
بے فیض گر ہے چشمہ آب بقا تو کیا	کیون کوڑیون کے بدلے دُرِ شاہوار دے
اس جبر پر تو ذوق بشر کا یہ حال ہے	کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غرض سب مستانہ وار جھومتے ہوئے در باغ سحر پر آئے لیکن اُس وقت افراسیاب آگیا اور اُسنے جو یہ ماجرا دیکھا تو کچھ سحر پڑھکے دستک دی کہ باغ ملکہ بہار مین آگ لگ گئی اور بہار بیہوش ہو گئی اُس وقت جمشید کو غصہ آیا اور بہار کے بیہوش ہونے سے تمیز اپنے قابو مین آگیا اور جمشید نے اُس کو للکارا اُس نے بزور سحر ایک شعلۂ آتش جانب جمشید دوڑایا جمشید نے رد سحر کیا وہ شعلہ زمین مین غرق ہوگیا اور پھر اس نے زمین پر دو ہتڑ مارا تو تمیز گر پڑا اور قلابازیان کھاتا ہوا برابر جمشید کے آیا اس نے چاہا کہ نارنج مارون تاکہ کام اس کا تمام ہو جائے مگر وہ لوٹ کر اژدہا بن گیا اور جمشید کو اُسنے نگل لیا اور اُڑ کر جانب آسمان روانہ ہوا اور پکار کر کہا کہ اے حیرت جادو اب آپ پھر کر چلی آیئے کچھ ضرورت لڑنے کی نہین ہے کس واسطے کہ مطلب جس شخص سے تھا اُس کو مین نے پکڑ لیا تمام کاہے کو کھڑی رہو حیرت اس کلمہ کو سُنکر مع اپنی فوج کے چلی گئی اِدھر کا بھی لشکر پھر آیا دلاورون نے کمرین کھولین آسودہ ہوئے اور تمیز نے جمشید کو اپنی بارگاہ مین لاکر اُگل دیا اور حیرت سے کہا کہ کل صبح کو اس نمک حرام کو زندہ چھوڑونگا اِدھر تو اس نے یہ ارادہ کیا اور اُدھر فوج جمشید کی ناچار و مجبور ہو کر اپنے مقام پر چلی گئی اور آپس مین بیٹھکر سب ساحرون نے کہا کہ اب جمشید کی جان دیکھا چاہیے کہ کیونکر بچتی ہے ضرغام و چالاک اور جانسوز نے جو دیکھا کہ سب ساحر جمشید کے پریشان ہین تو یہ جدا جدا آپس مین مشورہ کرکے تینون واسطے رہائی جمشید کے روانہ ہوئے مگر سب سے پہلے ضرغام اندر بارگاہ تمیز کے ایک خدمتگار کی صورت بنکر پہونچا اور کھڑے ہو کر عیاری سوچنے لگا تمیز نے اسکو دیکھکر بنظر اول پہچان لیا مگر واسطے امتحان کے ایک نارنج سحر کو آگے پھینکدیا اور کہا کہ اے خدمتگار اس نارنج کو اُٹھا لا اِسنے جو ہاتھ اوپر نارنج کے ڈالا ہاتھ اِس کا جل گیا تمیز نے اُٹھکر پکڑ لیا اور شیتور کے حوالہ کیا اُس نے ضرغام کو باندھکر کہا کہ واقعی عیار عمرو کے بڑے فیلسوف اور مکار ہین انسے بہرصورت ڈرنا چاہیے یہ کہکر بارگاہ حیرت مین چلا گیا اور جاکر اُس سے ضرغام کا حال بیان کیا اُس نے سُنکر کہا کہ بہت خوب بات ہوئی کہ جو ضرغام عیار تمھارے ہاتھ لگ گیا اب اِسکو جلتا چھوڑنا شیتور نے کہا کہ اب بھلا مین اُس کو کب زندہ جانے دیتا ہون یہ کہکر خاموش ہو رہا اور وہان جانسوز اسکی صورت بنکے پاس تمیز کے پہونچا اور آکر اِس سے کہا کہ دو پہر رات آچکی ہے آپ بیچین

کس واسطے بیٹھے ہوئے ہین اُٹھا کر اندر مسہری کے لیٹ رہیے تمیز اسکے کہنے سے اُٹھکر اوپر پلنگ کے لیٹ رہا شیشتو رنقلی بھی برابر پلنگ کے بیٹھ گیا وہ تو اپنا فرزند سمجھ کے خبر بھی نہوا اور اس نے ایک شیشی عطر کی اپنے پاس سے نکال کر کہا کہ یہ مجکو حیرت نے دیا ہے حضور بھی تو دیکھین کیسا عمدہ ہے تمیز نے اُس عطر کو لیکر ارادہ سونگھنے کا کیا تھا کہ ایک تیلی پیدا ہوئی اور آکر اُس نے ہاتھ تمیز کا پکڑ لیا اور کہا کہ خبردار اس عطر کو نہ سونگھنا یہ تمھارا بیٹا نہین ہے عیار ہے جان سوز بن قران اس کو بھی پکڑ لو تمیز نے اس حال کو سُن کر جان سوز کو بھی پکڑ لیا اور آکر اندر بارگاہ کے بیٹھا اور فراشون سے کہا کہ شمعین بہت سی چڑھا دو مین صبح تک خود بیٹھا ہون گا کہ عیارون نے بڑ ھب پیچھا لیا ہے فراشون نے سُنکر داروغہ سے جاکر سب طرح کی شمعین طلب کین اُس نے دیدین اُنھون نے لاکر وہ بھی شمعین لگن باندھکر چڑھا دین اور وہ جلنے لگین کوئی دو گھڑی نہین گذری کہ تمیز کا سر پھرنے لگا آخر کو سب بیہوش ہو کر رہ گئے اُدھر چالاک نے دیکھا کہ اب کسی کو ہوش نہین ہے کس واسطے کہ یہ عیاری اس نے کی کہ داروغہ کو بیہوش کر کے آپ اُسکی صورت بنا تھا اور شمعین بیہوشی کی فراشون کو دی تھین انھون نے نادانستہ روشن کردی تھین القصہ چالاک نے آکر پہلے تو سر تمیز کا خنجر سے کاٹ ڈالا کہ وہ واصل جہنم ہوا صداے دار و گیر بلند ہوئی زمانہ روشن سیاہ ہو گیا آندھی آئی اور آگ پتھر سے اُسکا مرنا تھا کہ ضرغام و جانسوز بھی چھوٹ گئے اور جمشید کو بھی ہوش آگیا وہ تو اُڑکر اپنی بارگاہ مین چلا گیا اور چالاک بھی ضرغام و جانسوز کو اپنے ہمراہ لیکر اندر بارگاہ جمشید کے آیا اُدھر تمیز کے مارے جانے کی خبر شیشتو ر اور حیرت کو جو ہوئی تو وہ بیقرار ہو کر دوڑے آئے دیکھا کہ حقیقت مین تمیز کی لاش پڑی ہے پھر تو سب نے ملکر رونا پیٹنا شروع کیا اور لاش کو اُٹھا کر حیرت کی بارگاہ مین لیگئے اس عرصہ مین افراسیاب بھی یہ خبر سُنکے آیا اور اپنے بھائی کے واسطے خوب رویا اور شیشتو ر کی تسلی کی اُسنے ناچار صبر کیا اور نعش کو تمیز کی اپنے طور پر جلا پھونک دیا اُس وقت افراسیاب تو چلا گیا اور شیشتو ر بارگاہ مین حیرت کی بیٹھا ہوا تھا کہ نامہ بلور چار چشم جادو کا اس کے پاس آیا اُسنے اُسکو پڑھکر حیرت سے کہا کہ ملکہ بلور بھی کل حضور کے پاس حاضر ہونگی وہ سُنکر خوش ہو گئی اور اُسنے اُس نامہ کی پشت پر تمیز کے مر جانے کا حال لکھکر نامہ بر کے حوالہ کیا وہ تو لیکر سیدھا نکلا مگر عیاران لشکر اسلام کو کب چین پڑتا ہے جانسوز بھی پکڑ لیوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھا اُسنے سب حال سُنا اور پیچھے اُس نامہ بر کے روانہ ہوا جب وہ قریب ایک درہ کوہ کے پہونچا تو جانسوز نے ایک ساحر کی صورت بنکر اُس سے پوچھا کہ تم کہان جاتے ہو اُسکو یقین ہوا کہ یہ بھی کوئی ساحر ہمارے ساتھ کا ہے اُسنے حال بلور چشم کا بیان کیا جانسوز نے سب کیفیت سُنکر حلقہ ہاے کمند مارکے اسکو پکڑ لیا اور جلد اُسے بیہوش کرکے آپ اُسکی صورت ہو گیا اور چاہا کہ خنجر مارے دن پیچھے سے آکر کسی نے دونون ہاتھ اس کے پکڑ لیے اس نے جو دیکھا تو قران کو پایا جلدی سے اُٹھکر سلام کیا قران نے کہا کہ برخوردار خبردار اس کو ابھی قتل نہ کرنا بیہوش پڑا رہنے دے اور جس کام کو جاتا ہے پہلے جاکر اُس کو انجام دے پھر اس سے سمجھ لینا یہ امر خلاف عیاری کے ہے اور سواے اسکے بتلا تو سہی کہ تیرا ارادہ کیا ہے اور تو نے اس کو کیون گرفتار کیا ہے جانسوز نے کہا کہ کوئی بلور چشم نامے ساحر آتی ہے تو یہ اُسکا نامہ بر تھا اس کو اس خیال سے پکڑا ہے کہ مین اسکی صورت بنکے اُسکو جاکر قتل کرون قران نے کہا کہ اگر یہ ارادہ ہے تو اسکو اور زیادہ بیہوش کر یہ کہکر ایک طرف روانہ ہوئے جانسوز نے اُس کو قرار واقعی بیہوش کرکے اُسی مقام پر چھوڑا اور آپ اُسکی صورت بنکے بموجب اس کے کہنے کے اُس پار جو درہ کوہ کے پہونچا تو دیکھا کہ لشکر عظیم الشان پڑا ہوا ہے اور خیمے بارگاہین استادہ ہین اور اندر بازار کے بارگون مین شیر آتشین اور اژدرو ہرن وغیرہ پھر رہے ہین اور ہر ایک جگہ پر بنگلے نور کے بڑے جگمگا رہے ہین اور جابجا فوجین پڑی ہوئی سحر مین مصروف ہین یہ بفراغت تمام سیر کرتا ہوا اندر بارگاہ کے پہونچ گیا کسی نے نامہ بر تصور کرکے اپنے مالک بلا نزدیک کا یہ بکشادہ پیشانی سیر بارگاہ کی جو کرنے لگا تو دیکھا اس نے کہ چار سو کرسی مگر وہان شیر دہان اور بصورت مار و اژدر وغیرہ کی بچھی ہوئی ہین اُن کے اوپر ساحر زبردست کال ڈال بشکل ہیبت ناک بیٹھے ہوئے ہین اور ایک تخت مرصع پر بلور چشم بھی بیٹھا ہوا ہے جانسوز نے بڑھ کر اس نامہ کو اُس کے ہاتھ مین دیا اُس نے نامہ پڑھکر حال تمیز جادو کا جو دیکھا تو نہایت رویا اور کہنے لگا کہ خیر مین کل چلکر اُن عیارون سے سمجھ لون گا جانسوز نے سُن کر کہا کہ شیتور نے کچھ اور زبانی بھی عرض کیا ہے تو اُس کو علحدہ چلکر سُن لیجیے بلور اپنا ساحر تصور کرکے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور الگ گوشہ مین لیجاکر جانسوز سے پوچھا کہ شیتور نے اور کیا کہا ہے اُس کو بھی جلد بیان کرو جانسوز نے باتون مین لگا کر ارادہ اُسکے بیہوش کرنیکا کیا تھا کہ وہان ایک کوہی نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُتر کر اُس ساحر کو بیہوش جو دیکھا تو پانی چھڑک کر ہوشیار کر دیا اُسکو جو ہوش آیا تو اُسنے اُٹھکر ایک
ہی گھونسا اُس بیچارے کو اس خیال سے مارا کہ شاید اس نے بیہوش کیا تھا وہ تومقت مین جان بحق
تسلیم ہوگیا اور وہ ساحر کہ نام اُسکا پیک جادو تھا فوراً بھاگا ہوا بارگاہ بلور پر آیا یہان سب
اُسکو دیکھکر حیران ہوئے کہ ابھی تو یہ اندر بارگاہ کے گیا تھا پھر باہر کیونکر نکل آیا مگر خاموش ہو رہے
یہ سیدھا اندر بارگاہ کے اُس مقام پر چلا گیا کہ جہان بلور اور جانسوز باتین کر رہے تھے اب جو بلور چشم
نے اس کو دیکھا تو یہ بھی پریشان ہوگیا اس سے پوچھا کہ ارے تو کون ہے اُس نے سب حال
اپنا بیان کیا اور کہا کہ مین پیک جادو ہون اور یہ نہین معلوم کہ یہ کون شخص ہے جانسوز
نے چاہا تھا کہ نکل جاؤن مگر نکل نہ سکا اس وجہ سے کہ وہ دو ساحر ہو گئے تھے آخر
کو بلور چشم نے جان سوز کو پکڑ لیا اور حال بھی اس کا دریافت کر لیا کہ یہ عیار ہے اور آکر
اپنے تخت پر بیٹھا اور سب ساحرون سے کہا کہ یہ عیار یہان بھی عیاری کرنے کو آیا تھا مین نے
پکڑ لیا ہے اب اسکو اے بلا آہنگ جادو تم پاس شیشتور کے جلد پہونچاؤ وہ کافر جانسوز کو لیکر اُسی وقت
روانہ ہوگیا اور لیے ہوئے اُس طرف کو آیا کہ جدہر مہتر قران تھے اُنھون نے جو دیکھا کہ میرے فرزند کو
ایک ساحر لیے جاتا ہے تو جلدی سے ایک ساحر کی صورت بنکر سامنے بلا آہنگ کے آئے اور اُسکو باتون مین
لگا کر ایک ہی لغدہ اُسکے سر پر مارا کہ سر اُسکا پھٹ گیا اور وہ مر گیا جانسوز کو قران نے رہا کر کے چھوڑ دیا قضا
کار چالاک بن عمرو یہ ماجرا ایک درہ کوہ سے کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا کہ وہ اکبارگی افراسیاب کے غلام کی
صورت بنکر بھاگ کر بارگاہ مین بلور کے پہونچا اس ہیئت سے کہ نام افراسیاب کا اوپر ماتھے کے
کندہ تھا اور تصویر گلے مین پڑی ہوئی تھی بلور چشم نے اِس کی صورت کو دیکھا اس
نے جھک کر مجرا کیا اور کہا کہ افراسیاب نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ اب جس عیار
کو تم پکڑتا تو خبردار اپنے ساتھ لے آنا کسواسطے کہ بلا آہنگ تمہارا مارا گیا اور وہ جانسوز عیار
چھوٹ گیا اس حال کو سُنکر بلور چار چشم نے واسطے بلا آہنگ کے نہایت افسوس کیا اور چالاک
کو غلام افراسیاب کا تصور کر کے بہت بھاری خلعت عنایت کیا اس نے خلعت کو پہنکر عرض کیا
کہ غلام اب حضور ہی کے ساتھ چلے گا کون ضرورت ہے کہ رات بھر کے واسطے چلا جائے بلور
نے کہا بہت اچھا یہ کہکر اوپر پلنگ کے پہر رات گئے جا کر لیٹ رہا اور دوسرا پلنگ واسطے چالاک

کے برابر اپنے بچھوا دیا یہ اُس کے اوپر لیٹ رہا اور اُس نے ذات اپنی اور اُسکے درمیان مین کھچوا دی
کھلا اسکو کب نیند آتی ہے یہ لیٹا ہوا جاگا کیا جب کوئی دو پہر رات آئی تو اُس وقت اُٹھکر وقف بلور
کے نگہبانون نے اس کو روکا اسنے اُن سے کہا کہ مجھکو اُن سے کچھ بات ضروری کہنا ہے اسواسطے
جاتا ہون وہ سب سُنکے خاموش ہو گئے یہ سیدھا اندر قنات کے چلا گیا اور وہان جاکر بلور کو بیہوش کیا کہ وہ
سو رہا تھا بعد اس کے پشتارہ اُس کا باندھکر پشت پر لگایا اور نقب دیکر اُسی راہ سے لیے ہوئے
صاف نکل گیا اور جاکر بڑی دور نکلا وہان سے ایک چشم زدن مین اندر بارگاہ جمشید کے پہونچ گیا
اور ہاتھ باندھکر جمشید سے کہا کہ مین اُس بلور چار چشم کو لے آیا کہ جس کا بڑا شہرہ تھا یہ کہکر پشتارے
کو رکھ دیا اور چاہا کہ کھولون اس عرصہ مین اُس کو بھی ہوش آ گیا تھا وہ خود بخود پشتارے
مین سے نکل آیا اور زور سحر سے سانپ بن کے چالاک کے لپٹ گیا اور لیے ہوئے اپنی بارگاہ مین
چلا گیا اور پہونچکر سب سے حال بیان کیا وہان جمشید کو جو صدمہ ہوا تو وہ بھی پیچھے اس کے
دوڑا اور چالاک کے رہا کرنے کو بلور کی بارگاہ مین چلا آیا اور چالاک کو بندھے دیکھکر آگ ہو گیا
اور ایک گولہ فولاد کا اوپر بلور کے مارا اُس کے اوپر مطلق اثر نہوا اور اس نے سحر کرکے اس کو
بھی پکڑ لیا اور اُسی وقت کوچ کرکے دونون کی قید کو ہمراہ اپنے لیا اور لیکر وہان سے چل نکلا تھوڑی
دور پر جاکے میدان مین خیمہ کیا اور گرد فوج کا پہرہ مارے خوف کے مقرر کیا قضا و کار کوکب روشن ضمیر کو
جو خبر ہوئی کہ بلور چار چشم نے میرے فرزند کو گرفتار کیا ہے تو وہ جھلا کر خود آیا اور آتے کے ساتھ
ہی سحر اس طرح کا کیا کہ لوگ بلور کے آپس مین لڑنے لگے اور تلوار زور و شور سے باہم چلنے
لگی پھر تو کوکب نے سامنے بلور چار چشم کے جاکر اپنا نعرہ کیا اس مین ایک پنجہ پیدا ہوا اور بلور
کو اُٹھاکر طرف آسمان کے لیے ہوئے چلا گیا بعد اس کے دو پنجے پیدا ہوئے ایک نے چالاک کو
اُٹھا لیا اور دوسرے نے جمشید کو وہ دونون بھی ہان دونون کو لے کر راہی ہوئے اور پہنچا کر کوکب
کے مکان مین چھوڑ دیا جمشید نے کوکب کو دیکھکر سلام کیا اور کرسی پر بیٹھ گیا تو دیکھا کہ بلور
بھی سحر مین گرفتار سامنے کوکب کے کھڑا ہوا ہے اس کو تو کمال خوشی ہوئی اور اُدھر افراسیاب
کو جو خبر ہوئی وہ بھی سب کی نظرون سے پوشیدہ ہو کر مکان مین کوکب کے آیا اور پنجہ بن کر بلور
چار چشم جادو کو اُٹھاکر لیگیا یہ کہتا ہوا کہ مین افراسیاب جادو لیے جاتا ہون اپنے طرفدار کو کوکب یہ ماجرا دیکھکر

جاکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خاموش ہو رہا جمشید لو چالاک کو کچھ سمجھا کے رخصت کر دیا یہ دونون اپنی بارگاہ مین چلے آئے
اور وہان افراسیاب نے بلبور کو اُس کے لشکر مین پہونچا دیا وہ تمام اپنے لوگون کو لے کر بارگاہ
حیرت مین داخل ہوا اور اُس سے ملاقات کی مگر صدمہ جو اپنے گرفتار ہونے کا تھا تو اس وجہ
سے نہایت آزردہ خاطر تھا اُسی وقت طبل جنگ بجوا دیا جمشید کو یہ خبر ہوئی اُسنے بھی طبل جنگ بجوا دیا
صبح کو دونون لشکر صف آرا ہوئے اور قاطر جادو بلبور کی طرف سے نکلا ملکہ اختر بنت سہیلان
فیل زور شمشیر زن نے ادھر سے نکل کر اُس کو ایک ہی تارنج سحر مارا کہ وہ جل گیا دوسرا ساحر اور
نکلا اُس کو بھی مار لیا غرض شام تک چالیس ساحر بلبور کے نامی ملکہ اختر نے واصل جہنم کیے اور طبل
آسائش بجا کر پھر گئی جمشید نے زر و جواہر بے شمار ملکہ اختر کے اوپر سے خوش ہو کر نثار کیا اور
اپنی بارگاہ مین بیٹھکر میخواری مین مصروف ہوا اُدھر افراسیاب اپنی بارگاہ مین بیٹھا ہوا تھا
کہ صرصر نے آکر مجرا کیا اُس نے اس کو دیکھکر کہا کہ کیون اے صرصر تم سے ان عیارون کے باب مین
اب کچھ ہو سکے گا اس نے کہا کہ لونڈی سے سب کچھ ہو سکے گا اگر فرمایئے تو ابھی جاکر ملکہ اختر کو لے آؤن
افراسیاب نے کہا کہ خیر بہتر ہے جاؤ اُس کو لے آؤ صرصر رخصت ہو کر بصورت چالاک بنی اور بارگاہ
جمشید مین پہونچکر ملکہ اختر کو اشارے سے بلا کر گوشہ مین لیگئی وہ چالاک کے شبہہ مین چلی گئی صرصر نے
اُسکو بیہوش کیا اور پشتارہ بدوش ہو کر بارگاہ حیرت مین لے آئی اور کہا کہ لیجئے ملکہ اختر حاضر ہے مین اُسکو
لائی حیرت جادو وغیرہ دیکھکر بہت خوش ہوئین اور تعریف صرصر کی چالاک دربارگاہ پر کھڑا
ہوا تھا اس نے جو یہ ماجرا دیکھا تو نہایت حیران ہوا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ یہ تو بڑا ستم ہو گیا کہ صرصر
ملکہ اختر کو لے آئی اُسکو ہر صورت بچاویے تو اس فکر مین تھا اور افراسیاب نے صرصر کو واسطے
مصور جادو کے روانہ کیا کہ جا کر بلا لاوے جو اُس طرف کو بارگاہ سے نکل کر چلی تو چالاک صبا رفتار
کی صورت بنکر اُس کے پیچھے ہو لیا مگر موقع عیاری کرنے کا نہ ملا وہ سامنے مصور کے پہونچ گئی اور اُس سے
کہا کہ آپ کو افراسیاب نے یاد کیا ہے جلد تشریف لیجئے اُس نے سُنکر کہا کہ تم چلو مین آتا ہون
بس صرصر کا جانا تھا کہ صبا رفتار سامنے مصور کے پہونچی اور اُس سے کہا کہ صرصر مجھکو واسطے
تمہارے ہمراہی کے چھوڑ گئی ہے تو اب مین تمہارے ساتھ چلونگی مصور جادو خاموش ہو رہا
اور ایک تمنات صحن مین کھنچی ہوئی تھی وہ مگر اندر اُس کے چلا گیا صبا رفتار نقلی بھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساتھ اُسکے چلی گئی اُس نے دیکھکر کہا کہ تو کاہے کو آئی ہے اس نے کہا کہ مین بھی یونہین چلی آئی ہون اگر آپ کا کچھ ہرج ہو تو مین چلی جاؤن وہ عیار فتار سمجھ کے چپ ہو رہا اور کپڑے پہننے لگا اس نے پیچھے سے جاکر حلقہ ہائے کمند مارکے اُسکو بیہوش کرکے ڈالدیا اور آپ اُسکی صورت بنکے باہر نکلا اور صورت نگار کو ہمراہ لیکر طرف بارگاہ حیرت کے روانہ ہوا وہ اپنا خاوند سمجھ کے باتین کرتی ہوئی اندر بارگاہ حیرت کے داخل ہوئی اور افراسیاب کو مجرا کرکے دونون اپنے مقام پر بیٹھ گئے افراسیاب نے مصور کو دیکھکر کہا کہ ملکہ اختر کو صرصر پکڑ لائی ہے سو یہ موجود ہے مصور نقلی نے سُنکر طرف ملکہ اختر کے دیکھا اور کہا کہ اے خداوند ساحران اس کو میرے حوالہ کیجیے مین اپنے ہاتھ سے قتل کرونگا افراسیاب نے کہا بہتر ہے تمھین اس کو قتل کرو پس مصور نقلی اُٹھکر پاس ملکہ اختر کے پہونچا اور اُس سے کہا کہ اے ملکہ مین مصور نہین ہون چالاک ہون تمھارے رہا کرنے کو اس صورت سے آیا ہون اب تم ایک کام کرنا کہ جسوقت سحر تمھارے اوپر سے مین اُتروا دون تو تم اسوقت نکل جانا پھر مین بھی چلا آؤنگا ملکہ اختر یہ سُنکے نہایت خوش ہوئی اور کہنے لگی کہ بہت اچھا القصہ چالاک ملکہ اختر کو تعلیم کرکے اُسی صورت سے پاس افراسیاب کے آیا اور کہا کہ اب تم اپنا سحر اُتار لو ملکہ اختر کے اوپر سے مین اپنے سحر مین گرفتار کرکے قتل کرونگا افراسیاب راضی ہوگیا اور سحر اپنا اُتار لیا ملکہ اختر نے اپنے جسم کو سُبک جو پایا تو اُڑکر سوے آسمان روانہ ہوئی پھر تو چالاک بھی جست کرکے مثل برق کے نکل گیا اور جاکر بارگاہ جمشید مین برابر ملکہ اختر کے پہونچا مہرخ وغیرہ ان دونون کو دیکھکر شاد ہوگئین ملکہ اختر نے چالاک کی تعریف کی اور کہا کہ مجکو مصور کی صورت بنکر رہا کر لایا ہے یہ کہکر اپنے مقام پر قائم ہوئی اور وہان افراسیاب کو جو معلوم ہوا کہ چالاک ملکہ کو رہا کر لے گیا تو نہایت شرمندہ ہوا اور حیران ہوکر دل مین فکر کرنے لگا اتنے مین صورت نگار نے رونا شروع کیا اور کہنے لگی کہ میرا تو گھر اُجڑ گیا اور راج سہاگ سب برباد ہوا نہین معلوم کہ چالاک نے مصور کو کیا کیا زندہ بھی چھوڑا یا کہ مار ڈالا یہ کہکر اُفتان وخیزان با حال پریشان واسطے گرفتاری چالاک کے روانہ ہوئی مگر پہلے اپنے مکان مین آئی دیکھا تو مصور بیہوش پڑا ہوا ہے فوراً پانی سحر کا چھڑک کر ہوشیار کردیا اور آپ پھر فکر مین چالاک کے نکلی یہان مصور نے اُٹھکر لوگون سے پوچھا کہ ملکہ صورت نگار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہان گئی ہوئی ہین اُنھون نے کہا کہ وہ تو آپ ہی کے ساتھ گئی تھین ہمسے آپ کیا سمجھکے پوچھتے ہین
بس اتنا جو سُنا اس نے تو یہ سمجھ گیا اور کہا کہ وہ صبا رفتار نہ تھی کوئی عیار تھا میری جورو کو میری
صورت بنکے شاید لے گیا یہ سوچکر دیوانہ وار گھبرایا ہوا طرف صحرا کے نکل گیا وہان جاکر دیکھا کہ
صورت نگار بھی چلی آتی ہے تو اُس نے اس کو روک لیا اور پرسان حال ہوا صورت نگار نے
تمام حال چالاک کی چالاکی کا بیان کیا اور کہا کہ مین پکڑنے کو جاتی ہون تم کیون چلے آئے
القصہ مصور تو پھر کر اپنی بارگاہ مین صورت نگار کے کہنے سے چلا آیا بلکہ اُس کو بھی جانے
ندیا اور سمجھا کر ساتھ اپنے پھیر لایا کہ وہ کہان جا سکتا ہے ہم سمجھ لین گے صورت نگار بھی ساتھ
اس کے چلی آئی اور آکر اپنی بارگاہ مین یہ دونون بیٹھے اور افراسیاب بارگاہ حیرت جادو مین
بیٹھا ہوا تھا کہ جوڑی ہرکارے کی آئی اور آکر اُنھون نے دعا دیکر کہا کہ میخوار دوسر جادو
پاس حضور کے آتا ہے وہ کہی رہے تھے کہ میخوار بھی آکر پہونچا افراسیاب نے خوش ہوکر اُسکو گلے
سے لگا لیا اور برابر اپنے کرسی پر بٹھایا اس وجہ سے کہ یہ ساحر زبردست ہے اور افراسیاب اسکو
اپنا قوت بازو جانتا ہے القصہ جب میخوار بیٹھ چکا تو افراسیاب نے تمام حال عیارون کی سینہ
زوری کا اور حمشید کی زبردستی کا روبرو اُس کے بیان کیا اُس نے سُنکر کہا کہ آپ ناحق کو
حمشید سے ڈرے جاتے ہین اگر فرمائیے تو مین ابھی پکڑ لاؤن اُس کی اصل کیا ہے افراسیاب
نے کہا کہ اس سے بہتر کیا بات ہے اگر اُس کو پکڑ لاؤ تو گویا فیصلہ لڑائی کا ہو گیا میخوار نے سُنکر
استقام جادو کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ حمشید بن کوکب کو اُس کی بارگاہ سے جلد جاکر
پکڑ لاوہ کموجب اس کے حکم کے فوراً روانہ ہوئی اور بارگاہ حمشید مین جاکر پہونچی اور آواز بلند
پکار کے کہا کہ مین حمشید کے لینے کو آئی ہون تم مین سے جس ساحر کو دعوے ہو وہ حمشید
کو روک لیوے اس کلمے کو سُنکر سب ساحرون نے حربہ ہاے سحر کے وار کیے اور روکا ہی
کو مگر کوئی سحر کارگر نہوا اُسوقت چالاک نے حمشید کو اشارے سے الگ بلا کر ایک کمرے
مین بٹھلایا اور کہا کہ جب تک مین نہ آؤن تم اسی مقام پر بیٹھے رہنا اُس نے منظور کر لیا
پھر تو چالاک حمشید کی صورت بنکر باہر آیا سامنے استقام کے اور کہنے لگا کہ تو مجکو کیا لے جائیگی
چل مین تیرے ساتھ خود چلتا ہون وہ حمشید کو سمجھ کر خاموش ہو رہی اور اپنے ساتھ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیے ہوئے خوش و خرم چل نکلی اثنا مراہ مین چالاک نے اُس سے کہا کہ مین بصورت افراسیاب سے راضی ہون مگر نہین معلوم کہ یہ لڑائی آپسمین ناحق کو کس کی وجہ سے ہوئی اور مطلق حال نہین کھلتا ہے غرض اسطرح کی باتین کرتا ہوا اور بارگاہ تک پہونچ گیا اور کوئی تدبیر اور ڈھب نہ لگا کہ اُس کو راہ ہی مین مار لیتا آخر ناچار ہو کر اندر بارگاہ کے جب جانے لگا تو اُس کو آگے کیا اور آپ اُس کے پیچھے ہو لیا جب کہ دو چار قدم کا فاصلہ ہو گیا تو اُس وقت کلہ گوپن مین پتھر رکھ کر جو مارتا ہے تو وہ پتھر اُس کے سر پر پڑا اور سر اُس کا ٹوٹ گیا چرخ کھا کر زمین پر گر پڑی فوراً مر گئی سانس بھی نہ لی پھر تو چالاک مثل برق کے چمک کر بارگاہ جمشید مین آیا اور آ کر کہا کہ مین نے اُس لکاتہ استقام کو خدمت مین سامری کے پہونچا دیا جمشید سُن کر شاد ہو گیا اور آ کر اپنے تخت پر قائم ہوا چالاک بھی کرسی پر متمکن ہوا اور اُس کا فر افراسیاب کو جو اطلاع ہوئی کہ استقام کو بھی چالاک نے آ کر در دولت پر مار ڈالا تو وہ نہایت برہم ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مین خود جا کر اُس عیار کو ابھی پکڑ لاتا ہون مینخوار نے منع کیا اور کہا کہ آپ کیون تکلیف کرین مین اُس کو لیے آتا ہون ہر چند افراسیاب نے منع کیا مگر اس نے نہ مانا اور چالاک کی فکر مین بزور سحر اُڑ کر بارگاہ مین جمشید کی آیا چالاک تو اُس کی آمد مین نکل گیا اور اُس نے تمام بارگاہ مین تلاش کیا لیکن اُس کو نہ پایا آخر کو ناچار ہو کر ڈھونڈھتا ہوا طرف صحرا کے روانہ ہوا وہان قران ایک ساحر کی صورت بنے ہوئے استادہ تھے اس نے ان کو دیکھ کر پوچھا کہ ادھر سے کوئی بھاگا ہوا تو نہین گیا ہے قران نے کہا کہ ایک عیار کو تو مین نے اندر ایک درہ کوہ کے ابھی باندھ کر چھوڑ دیا ہے تم چل کر دیکھ لو اُس کے نام سے آگاہ نہین ہون مینخوار نے کہا کہ مین تو چالاک کی فکر مین نکلا ہون ذرا چل کر دکھلا تو دو شاید وہی ہو قران نے کہا کہ بہت اچھا چلیے یہ کہہ کر اندر درۂ کوہ کے مینخوار کو لے گیا اور وہان جا کر کوئی دو قدم پیچھے رہ گیا اور حلقہ ہائے کمند مار کے اُس کو کھینچ لیا بعد اُس کے جلدی سے بیہوش کر کے اُسکو پشتارے مین باندھ لیا اور لے کر طرف بارگاہ جمشید کے سیدھا چلا گیا اس کو تو راہ مین چھوڑ دو اور چالاک طرف بارگاہ حیرت کے ایک ساحر کی صورت بنکر اس خیال سے چل کھڑا ہوا کہ کوئی عیاری اگر بن پڑے تو اُس کو چل کر کیجیے اس خیال مین جاتے جاتے طرف بارگاہ گوہر جادو کے جو نکلا تو دیکھا اس نے کہ گوہر جادو اپنی

بارگاہ مین بیٹھی ہوئی ہے اس نے اُسکو دیکھ کر جلدی سے اپنی صورت ایک نٹنی کی لڑکی کی ایسی بنائی
اور قلا بازیان کھاتی ہوئی روبرو گوہر کے پہونچی اُس نے اسکو دیکھ کر سامنے اپنے بلایا اور پوچھا
اس سے کہ تو اکیلی ہے یا کوئی تیرا وارث بھی ہے اس نے کہا کہ مین تو اکیلی ہون اور کوئی میرا عزیز
واقارب نہین ہے دن بھر مین جو کچھ کہ میسر آجاتا ہے اُس کو کھا کر جس مقام پر جگہ پاتی ہون رات
کو پڑ رہتی ہون گوہر جادو نے سُنکر کہا کہ ہمارے پاس تو رہے گی اس نے کہا کہ مین تو خدا
سے یہی چاہتی ہون کہ کوئی مجکو اپنے پاس رکھ لیوے خداوند سامری اور جمشید حضور
کا بھلا کرین گے جو آپ میری پرورش فرماینگی مین حاضر ہون گوہر جادو نے فوراً اُس کو
حمام کروا کے کپڑے اپنے پاس سے بہت بھاری اُس کو پنہائے اور کہا مین نے اپنی
دختر تجکو کیا یہ کہہ کر پاس اپنے بٹھالیا اور نہایت خاطرداری کی پلنگ اپنے برابر اُس
کے سونے کے واسطے بچھوادیا جبکہ رات ہوئی تو کھانا اپنے ساتھ کھلایا اور برابر اپنے
پلنگ کے جو پلنگ بچھوایا تھا اُس کے اوپر کہا کہ آرام کر دیہ اُس کے اوپر جا کے لیٹ رہی وہ
اپنے پلنگ پر دراز ہوئی چالاک نے پہر رات گئے اُس کو تو بیہوش کر کے کسی کونے مین ڈالدیا
اور آپ اُسکی صورت بنکر پکارا کہ ارے ساحرو دوڑو آؤ وہ لڑکی نٹ کی نہ تھی کوئی عیار تھا
وہ بھاگ گیا مگر بڑی خیر گذری کہ مین اُس کے ہاتھ سے بچ گئی لوگون نے سُنکر زر و گوہر
تصدق اُتارا اسمین صبح ہوگئی اور گوہر نقلی سوار ہو کر اندر بارگاہ حیرت کے پہونچی اور اپنی
جگہ پر سلام کر کے متمکن ہوئی اور قران کہ وہ پشتارہ میخوار کا لیے ہوے طرف بارگاہ جمشید
کے چلا آتا تھا تو بسبب سحر کے پشتارہ اس قدر بھاری ہوگیا تھا کہ قران کو چلنا دشوار
ہوگیا آخر کو تھک کر قران نے پشتارے کو لا کر ایک مقام پر گوشہ مین رکھدیا اور آپ
بارگاہ مین چھوڑ کر اکیلا چلا آیا اُدھر اُس کو بھی ہوش آگیا وہ اُٹھ کر سیدھا طرف بارگاہ
حیرت کے روانہ ہوا اور جا کر اندر بارگاہ کے چپکا بیٹھ رہا چالاک بھی بصورت گوہر
بیٹھا ہوا تھا کہ صرصر بھی آکر پہونچی اور اُس نے بنظر اول چالاک کو پہچان لیا کہ گوہر
جادو نہین ہے مقرر چالاک ہے یہ سوچکر قریب چالاک کے آئی اور کہنے لگی کہ ارے
غضب کیا تو نے کہ اتنے ساحرون مین اسطرح سے آکر بیٹھا ہوا ہے اور کچھ خوف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خطر تجکو نہین ہے یہ کہکر ارادہ اس نے کیا کہ حیرت سے کہدون مگر افراسیاب بھی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہنا سنا سب بجانا اور یہ سوچی کہ صنعت سحر ساز سے چل کر اطلاع کر دو وہ آکر گرفتار کرلیوگی یہ تصور کرکے پاس صنعت کے پہونچی اور اُس سے کہا کہ چالاک گوہر جادو کی صورت بنا ہوا اندر بارگاہ حیرت کے بیٹھا ہوا ہے ضرور کسی کو آج قتل کرے گا آپ جا کر پکڑ لیوین صنعت سحر ساز ساتھ ہی سُننے کے سوار ہو کر چل کھڑی ہوئی قضا کار ملکہ اختر بھی بارہ سو ساحر ہمراہ لیے ہوے واسطے سیر کے نکلی تھی اثنائے راہ مین اندر ایک صحرا کے سامنا صنعت سحر ساز سے ہو گیا چالیس ہزار ساحر ہمراہ صنعت کے بھی تھے اختر نے جو اس کو روکا تو لڑائی ہونے لگی اُس کے ساتھ چالیس ہزار ساحر تھے اس وجہ سے بارہ سو ساحر ملکہ اختر کے سب مارے گئے صرف اکیلی ملکہ اختر رہ گئی اُس وقت صنعت اور ملکہ اختر سے سامنا ہو گیا قرار واقعی آپسمین گُرزین چلین آخر کو دونون بیہوش ہو کر اوپر زمین کے گر پڑین اس مین افراسیاب بھی خبر لڑائی کی سُن کر چل کھڑا ہوا تھا اُس وقت آکر پہونچا تو صنعت اور ملکہ اختر کو بیہوش پڑے زمین پر دیکھا دونون کو اُٹھا کر ایک کوہ پر لے گیا اور وہان لیجا کر صنعت کو تو ہوشیار کیا اور اُس سے احوال پوچھا اُس نے کہا کہ چالاک بن عمرو تمھاری بارگاہ مین گوہر بنا ہوا بیٹھا ہے تو اس کی خبر سُنکر مین اُسکے گرفتار کرنے کو چلی تھی اثنائے راہ مین ملکہ اختر سے ملاقات ہو گئی وہ لڑنے لگی آخر کو میرے اور اُس کے سامنا ہو گیا وہ میری ضرب سے بیہوش ہو گئی اور مین بھی اُس کی ضرب سے بیہوش ہو کر رہ گئی تو آپ اُٹھا لائے اس حال کو سُنکر افراسیاب نے کہا کہ خیر حال معلوم ہوا اب تم تو اپنے لشکر مین جاؤ وہان سے سوار ہو کر چلی آنا اور مین جاتا ہون بارگاہ حیرت مین یہ کہکر ملکہ اختر کو لیے ہوے اندر بارگاہ حیرت کے چلا آیا اور صنعت سحر ساز اپنے لشکر مین چلی گئی افراسیاب نے یہان آکر چالاک کو بھی پکڑ لیا اور اُس سے پوچھا کہ گوہر جادو کہان ہے اُس نے کہا کہ مین گوہر سے آگاہ بھی نہین ہون کہ وہ کہان رہتی ہے اتنے مین گوہر کو بھی ہوش آ گیا وہ بھی آکر بارگاہ مین بیٹھی افراسیاب کو اطمینان حاصل ہوا پھر تو ملکہ اختر اور چالاک کو اس نے باندھکر سامنے اپنے استادہ کیا اور حال سنیے صنعت کا کہ وہ جو طرف آپ نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لشکر کے جاتی تھی تو اسکو ضرغام نے اندر ایک صحرا کے جاتے ہوئے دیکھا فوراً ایک ساحرہ کی
صورت بن کے ہمراہ اُس کے ہولیا وہ خواص افراسیاب سمجھکر خاموش ہو رہی اور پوچھا کہ تم کو
افراسیاب نے کس واسطے بھیجا ہے اُس نے کہا کہ واسطے آپ کی حفاظت کے مجکو روانہ کیا ہے
اس خیال سے کہ کوئی عیار راہ مین دغا نہ کرے صنعت نے اس کلمے کو سُن کر ہمراہ اپنے
ضرغام کو لے لیا اور تمام حال اپنی لڑائی کا اس سے بیان کرتی ہوئی جاتی تھی یہ بھی ہان مین
ہان ملاتا ہوا تھوڑی دور تو چلا گیا بعد اس کے غافل کر کے حلقہ ہاے کمند مین لے کے اُس کو
پکڑ لیا اور بیہوش کر کے اندر درۂ کوہ کے اُس کو تو ڈال دیا اور آپ اُس کی صورت بن کے
اُس کے لشکر مین پہونچا اور سب کو دیکھ بھال کے اُس کے تخت پر سوار ہوا اور بڑے عظم وشان
سے آکر بارگاہ افراسیاب مین داخل ہوا اور سلام کر کے اوپر کرسی کے بیٹھ گیا افراسیاب
نے پوچھا کہ مزاج تو آپ کا اچھا ہے اس نے کہا کہ آپ کی عنایات سے اچھی تو ہون مگر عیارون
سے ناک مین دم آگیا ہے اُمیدوار ہون کہ چالاک اور ملکہ اختر کے اوپر سے آپ سحر اپنا اُتار لیوین
اور مجکو اجازت دیوین کہ مین ان دونون کو اپنے سحر مین گرفتار کر کے اپنے مکان مین لیجاؤن
اور وہان سران دونون کے کاٹ ڈالون افراسیاب نے کہا کہ بہت اچھا اور سحر اپنا
دونون کے اوپر سے اُتار لیا صنعت نقلی نے پاس دونون کے جاکر چپکے سے کہا کہ مین ضرغام
ہون اب تم کس واسطے کھڑی ہو جلد جاؤ پس چالاک و ملکہ اختر کو کمال خوشی حاصل ہوئی
اور اُڑ کر ملکہ اختر سوے آسمان روانہ ہوئی اور چالاک بھی جست کر کے صاف نکل گیا
جبکہ دونون جاچکے تو اُس وقت ضرغام نے بھی اپنا نعرہ کیا اور نکلا ہوا چلا گیا یہ ماجرا دیکھکر
افراسیاب کو بڑا صدمہ ہوا اور پریشان ہو کر حیرت سے کہا کہ صنعت کو نہین معلوم کہ
ضرغام نے کیا کیا ہے اب مین خود اُس کی تلاش کے واسطے جاتا ہون یہ کہکر سر بصحرا روانہ ہوا
اُسکو تو ادھر جانے دو اور حال ضرغام و چالاک اور ملکہ اختر کا سنو کہ تینون بارگاہ جمشید
مین پہونچے ضرغام نے سارا حال صنعت سحر سازنہ کے بیہوش کرنے کا ملکہ اختر سے
بیان کیا اور کہا کہ وہ ساحرہ زبردست ہے اس وجہ سے ہم لوگ اُس کو قتل نہین کر سکتے ہین
اگر تم سے ہو سکے تو تم چلکر اسکو قتل کرو کہ مین ایک درۂ پہاڑ مین اسکو بیہوش کر کے ڈال آیا ہون اس حال کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لشکر ملکہ اختر نے کہا کہ مین اُس کو قتل کرونگی تم چلکر تباد و ضرغام ملکہ اختر کو ہمراہ لیکر طرف اُس درہ
کوہ کے روانہ ہوا کہ جہان صنعت کو ڈال آیا تھا مگر اس صورت سے کہ آپ تو اوپر زمین کے
چلا اور ملکہ اختر بزور سحر اس کو دیکھتی ہوئی بروے ہوا چل نکلی جبکہ ضرغام قریب اُس کوہ کے
پہونچا کوئی کوس بھر کل راہ طے کرنی باقی رہگئی تھی کہ افراسیاب بھی اُس درہ کوہ مین پہونچا
اور صنعت کو ہوشیار کر کے اپنے ساتھ لیکر باہر درہ کے نکلا اور طرف اپنے لشکر کے روانہ
ہوا ضرغام نے جو دیکھا کہ صنعت کو افراسیاب لیے جاتا ہے تو اُس نے ساحرہ کی صورت بنکے
ارادہ عیاری کرنے کا کیا تھا کہ اُس نے اسکو پہچان کر پکڑ لیا اور لیکر چل نکلا ملکہ اختر نے آسمان
پر سے جو دیکھا کہ ضرغام کو افراسیاب پکڑے لیے جاتا ہے اور صنعت سحر ساز بھی ہمراہ
ہے تو بجلی بنکر صنعت اور افراسیاب پر گری مگر افراسیاب تو بچ گیا اور صنعت زخمی ہوئی
افراسیاب نے ملکہ اختر کو بعد سحر پھر گرفتار کر لیا اور صنعت کے زخم کو اسم سحر کا پڑھکر اچھا کر دیا
اور کہا کہ تم اپنے مکان پر چلی جاؤ وہ تو رخصت ہو کر اپنی بارگاہ کو چلی گئی اور یہان افراسیاب
نے آواز دی کہ اے فراک جادو جلد آکر حاضر ہو وہ فوراً اُس کے سامنے آکر موجود ہوا اُسنے
کہا اُس سے کہ تم اس عیار کو اور ملکہ اختر کو باگ حیرت مین ساتھ ہشیاری کے لیجاؤ اُسنے ہاتھ
باندھکر عرض کیا کہ آپ ذرا تامل فرمائین مین اُس درہ کوہ مین جاکر ذرا سر کو دھو ڈالون تو پھر
لیے جاتا ہون یہ کہکر فراک اندر اُس درہ کوہ کے جو داخل ہوا تو وہان چالاک موجود تھا
یہ تو اپنا سر دھونے لگا اور چالاک نے اُس کو گرفتار کر کے بیہوش کر دیا اور آپ اُسکی صورت
بنکے سامنے افراسیاب کے آیا حال تو سب اس کو معلوم تھا کہ وہ کہہ چکا تھا کہا لائیے
دونون کو لیجاؤن اُسنے ضرغام اور ملکہ اختر کو اُسکے حوالہ کر دیا اور سحر بھی اپنا اُتار لیا
اور تاکید کر دی کہ بہت ہوشیاری کے ساتھ لیجانا اس نے کہا کہ بہت اچھا اور اپنا نعرہ کر کے
دونون کو ہمراہ لیکر بھاگا اب جو افراسیاب کو معلوم ہوا کہ یہ چالاک تھا عیاری
کر گیا تو یہ پیچھے چالاک کے دوڑا مگر کہیں کو نہ پایا اسوجہ سے کہ چالاک پہاڑ پر دونون کو لے کر
چڑھ گیا تھا ناچار ہو کر اُسپر ایک کوہ کے یہ بھی چڑھ گیا لیکن نہایت فکر مین بیٹھا اور وہان
ملکہ اختر نے چالاک اور ضرغام سے کہا کہ میرا تو یہ ارادہ ہے کہ مین جاکر لشکر حیرت کو

تباہ کردون یہ کہکر ایک تخت الماس کا بزور سحر اس نے اُسی مقام پر پیدا کیا اور ضرغام وچالاک کو اُس کے اوپر سوار کر کے سحر جو کرتی ہے تو وہ تخت بسوے آسمان دونون کو لیکر اس طرح سے اُڑا کہ قندیل فلک ہوگیا وہان پر ملکہ اختر نے سحر جو کیا تو ایک لکہ ابر سرخ کا اوپر اختر کے سایہ فگن ہوا اور ملکہ اختر مانند برق کے چمکتی ہوئی چلی اور وہ تخت ہوا پر بلند ہونے لگا ضرغام اور چالاک نے دیکھا کہ ملکہ اختر اوپر لشکر حیرت کے اُسی طور سے پردس مین ابر کے جا کر پہونچی اور ایک آواز تڑاقے کی ابر سے پیدا ہوئی اور چالیس ہزار پیکان فولادی ساتھ ہی آواز ہونے کے اُس ابر سے نکل کر مانند تیر قضا کے لشکر حیرت پر جو گرے تو جس کے سر پر پڑے ساغر کی راہ سے نکل گئے ایک ہی وار مین چالیس ہزار ساحر فی النار ہوئے اس حال کی اطلاع حیرت کو جو ہوئی تو وہ مثل آئینہ حیران و ششدر ہو گئی کہ یہ آفت تازہ کہان سے نازل ہوئی اتنے مین افراسیاب بھی آکر پہونچا اور دیکھا کہ ہزارہا لاشین پڑی ہین اور ایک ابر سرخ کڑکتا ہوا چلا آتا ہے اس نے ملکہ اختر کو اپنے سحر کے زور سے دریافت کر لیا مگر اُس تخت کو نہ دیکھا کہ جس کے اوپر ضرغام و چالاک بیٹھے ہوئے سوے آسمان بلند ہوتے چلے جاتے تھے پس اس کو تاب باقی نہ رہی غصہ مین آکر سحر جو کیا تو وہ ابر اوپر لشکر جمشید کے جا کر برسنے لگا اور اختر کو اُس نے پکڑ لیا غرض اُس ابر مین سے اس قدر پیکان فولادی اوپر لشکر جمشید کے برسے کہ دو لاکھ ساحر ایک چشم زدن مین جان بحق تسلیم ہوگئے اور وہ ابر بھی خالی ہوگیا کوئی پیکان اُس مین باقی نہ رہا اُس وقت افراسیاب نے ملکہ اختر کو تو اندر بارگاہ کے جا کر حیرت کے سپرد کیا اور کہا کہ تم اس سے خبردار رہنا مین ایک کام کو جاتا ہون اُس کو کر آؤن تو پھر آکر اس اختر سے سمجھون یہ کہکر افراسیاب تو اُڑ کر طرف آسمان کے چلا گیا اور حیرت جادو نے ہاتھ ملکہ اختر کا پکڑ لیا ایوان دوسر جادو نے ایک ساحر زبردست بٹھایا تھا اُس کو جو وحشت دامنگیر ہوئی تو اُسنے بیقرار ہو کر چاہا کہ طبل جنگ بجوا دون آخر وہ زمانہ آیا کہ فلک پر عارض مہر زرد ہوا اور شام سوسنی رنگ نے گیسو اپنے وا کیے اشعار

جھلکی ہر سمت شام سوسنی رنگ	ہوئے ٹھنڈے طپش سے کوہ مین سنگ
بڑھا تھا زمین کو مہر انور	بشکل رنگ عاشق زرد ہو کر

سرشام ایوان دوسر نے اس خیال سے کہ جب تک شاہ جادوان یہان آئین مین جمشید کو گرفتار کرلون پس اس نے طبل جنگ بجوایا اس حال کی اطلاع جمشید کو جو ہوئی تو اُس نے بھی نفیر سحر کو نہ بجایا دھوان ہوم کا بلند ہوا ساحر سحر کرنے لگے ہر ایک کے دل سے لگی ہوئی تھی بیر تدبیر تبانے آتے تھے کڑھیان چڑھی تھین شعلہ بلند تھے ہر ساحر اشنان گیان دھیان مین مصروف تھا سحر و ساحری سے مالوف تھا اشعار

کوئی سامری کا نبا تھا بہنت
کڑھائی کہین شیخ سدو کی تھی

کوئی بیٹھا پڑھتا تھا خالی پر چھنت
کوئی تانتا تھا کسی پر پون

کہین ڈفلی بجتی کہین بانسری
کسی کو تھے کچھ یاد جادو کے فن

غرض چار پہر رات اس خاکدان عالم مین یہی شورش عظیم برپا رہی جب کلیجہ شب کا شق ہوا اور شاہ خاور تاج زرین مہر کو سر پر رکھکر اریکۂ زنگاری فلک پر جلوہ فرما ہوا اشعار

اُٹھائی صبح نے جو چادر شب
ضیا نے کردیا عالم کو معمور

تو نکلا مہر شکل ماہ عقرب
ہوا کچھ دیر مین رخ انکا پر نور

ہنگام سحر جمشید و مہر رخ اور بہار وغیرہ تخت ہاے سحر پر باز لط قرقرے ہنس آتشین فیل آتشین پر سوار ہوکر وعدہ گاہ مصاف مین آ کے صف آرائی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا ایوان دوسر نے ناف میدان مین آکر مبارز طلبی کی ادھر سے توسن جادو نام ایک ساحر ذی احتشام اُس کے مقابلہ کو گیا اُس نے ایک ناریل توسن پر مارا توسن نے اُس ناریل کو خالی دے کر ایک ترنج مارا لیکن ایوان نے اُس ترنج کو خالی دے کر ناریل مارا کہ وہ توسن کے سینہ کو توڑ گیا یہ ماجرا دیکھکر جمشید کو قرار نہ پڑا خود اُس کے سامنے آیا اس نے ایک گولہ فولادی مارا جمشید نے اُس کو موم کا کردیا اور نارنج سحر کو جھپٹ کر اُس کے سینے پر مارا اُس نے بھی خالی دیا اور خفا ہوکر زمین پر گر کے لوٹا اور پتلہ فولاد کا بنکر جمشید کی طرف چلا جب تک کہ یہ قریب پہونچے پہونچے اُس نے مثل سد سکندری کے اپنے تئین دیوار فولادی بنایا اُس پتلے نے غصہ مین آکر ایک ٹکر اُس دیوار پر ماری اس زور سے کہ اگر کوہ پر مارتا تو وہ بھی یقین تھا کہ شق ہوکر گر پڑتا لیکن اُس دیوار کو خبر بھی نہ ہوئی اور ایوان اپنی اصلی صورت پر پھر آیا اور دوبارہ جو ٹکر ماری تو خود بخود آپ ہی بیہوش ہوکر گر پڑا جمشید نے اُس کو باندھ لیا اور گرفتار کرکے اپنی بارگاہ مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لے گیا اس کو قید سخت مین گرفتار کیا اس کی فوج نے جو یہ رنگ دیکھا تو کنارہ کیا اور پھر کر اپنے
مقام پر چلی آئی اس عرصہ مین افراسیاب بھی بارگاہ حیرت مین آکر داخل ہوا ایوان جادو
کے قید ہونے کا حال سنکر بہت برہم ہوا اور اُسی وقت ملکہ اختر کو ارابہ پر ڈالکر قتل کرنے کے
لیے میدان سیاست گاہ مین بھجوایا یہ خبر جمشید کو معلوم ہوئی تو اس کو بڑا صدمہ ہوا آخر وہ
بھی ایوان جادو کو ارابے پر بٹھلا کر افراسیاب کے سامنے لایا اور کہا کہ اگر تم اختر کو قتل کرو گے
تو مین بھی اسکو قتل کرونگا یہ سنکر افراسیاب کا غصہ کم ہوا اور کوئی تدبیر بن نہ پڑی سوا
اس کے کہ خاموش ہو رہا اور قتل اختر موقوف رکھا اس کو تو اس حال مین رہنے دو
مگر حال چالاک و ضرغام کا سنو کہ وہ جو دونون ملکہ اختر کے تخت پر سوار تھے تو وہ تخت
اس وجہ سے بلند ہوتا جاتا تھا کہ اختر تو گرفتار ہو گئی ہے اب اُس تخت کو اُتارے
کون ضرغام نے یہ حال تخت کا دیکھکر چالاک سے کہا کہ کیون اے برادر ملکہ اختر تو مبتلائے
بلا ہوئی ہین اور یہ تخت دمبدم اونچا ہوتا جاتا ہے مفت جان گئی اب کیا تدبیر کیجائے یہ کہکر
دونون نے آپس مین اس خیال سے کہ کہین کوئی ساحر دیکھکر گرفتار نہ کر لیوے بہ فن عیاری
ساحرون کی ایسی صورت بن گئے اور بقدرت کردگار چالاک کی صورت ایک فقیر اتیت
تہمت جادو کی ایسی ہو گئی اور ضرغام کی شکل اُس کے بالکے اوتا جادو کی ایسی
ہو گئی یہ دونون اس ہیئت سے اُس تخت پر سوار مضطر اور پریشان بلند ہوتے جاتے
تھے کہ دفعتہً نگاہ افراسیاب کی اُن پر پڑی اُس نے جو سر کو واسطے دیکھنے جمشید کے اُٹھایا
کہ وہ بلندی پر کھڑا تھا تو اُس تخت پر نگاہ پڑی یہ اُس تخت کی روشنی کو دیکھکر متحیر ہو گیا اور
دل مین اپنے سوچا کہ یہ کون شخص ایسے صاحب کمال ہین کہ جو اسقدر بلند اپنے تخت کو لیے
جاتے ہین اور مانند آفتاب کے تخت روشن اور منور ہو رہا ہے ان سے ضرور ملاقات حاصل
کر کے حال انکا دریافت کیا چاہیے کیا عجب ہے کہ اپنا مطلب بھی کچھ انسے نکل جائے یہ تصور کر کے
اس نے بھی بزور سحر اپنا تخت اُڑایا اور قریب تخت ضرغام و چالاک کے پہونچا اُن دونون
نے تو اسکو پہچان لیا مگر اس نے بالکل نہین پہچانا بلکہ سمجھا تو یہ سمجھا کہ ایک تو انین مہنت ہی
اور دوسرا بالکا ہے یہ سمجھکر اسنے دونون سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہان سے آتے ہو کدھر کو جاؤ گے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ضرغام اور چالاک نے اسکے جواب مین کہا کہ ہم تو غلام جمشید اور سامری کے ہین مگر بموجب
حکم خداوند کے آسمان والے ساحر سے واسطے سوال وجواب کرنے کے اپنے خداوندون کی طرف
سے جاتے ہین تاکہ اُس کو قائل ومعقول کر کے خداوند سے ملادیوین اس حال کو سنکر افراسیاب
بدحواس ہوگیا اور اُس کافر کو یقین ہوگیا کہ یہ سچ کہتے ہین ان کو اپنے مکان پر کسی طور سے لیجلیے
اور معرفت اِن کے خداوند سے اپنی بھی صفائی کیجیے تاکہ نجات اِس مصیبت سے ملجاوے یہ
تصور کر کے اِس بادِ رتجبہ نے چالاک سے کہ وہ بھی بصورت مہنت کے بنا ہوا تھا کہا کہ اگر آپکو
تکلیف ہنووے تو غلام نوازی میرے حال پر فرمایئے آج کے دن مہربانی کر کے دعوت
کو قبول کیجیے اور مہمان رہیے مین عمر بھر ممنون احسان اور مرہون منت آپ کا رہونگا
گا اور جو کچھ کہ عرض کرنا خداوند سے مجکو منظور ہے وہ بھی آپ سے گزارش کرونگا چالاک
نے سُنکر کہا کہ ہم کو فرصت تو اس قدر نہین ہے کہ جو ہم کہین ٹھہر سکین مگر خیر تم کہتے ہو ہم کو بھی
دل شکنی تمھاری گوارا نہین اس وجہ سے کچھ مضائقہ نہین خاطر ہے تمھاری کم لیچلو ہم حاضر ہین
یہ کلمہ کہا تو سہی ان دونون نے مگر بہت گھبرائے اِس خیال سے کہ تخت تو ہمارے اختیار مین نہین
ہم اس کو اُتارین تو کیونکر اُتارین یہ تصور کر کے کچھ اور بات تو بن نہ آئی کہ جو اُسکو کہتے آخر کو
چالاک نے کہا کہ اے شہریار یہ تخت تو اِسی مقام پر رہیگا کسواسطے کہ اسکو حکم خداوند کا واسطے بلند
ہونے کے تھا اسوجہ سے یہ تو اب بغیر حکم خداوند کے نیچے اُتر نہین سکتا ہے پھر ہم تمھارے ساتھ چلین
تو کیونکر چلین ہان ایک امر سے البتہ ہم چل سکتے ہین کہ اگر سواری ہمارے واسطے تم کوئی منگادو تو
ہم اُس کے اوپر سوار ہو کے چل سکتے ہین افراسیاب نے سنکر دونون کو اوپر اپنے تخت کے بلالیا
یہ اپنے تخت کو چھوڑ کر پاس اُسکے چلے آئے اُسنے تخت کو اپنے اندر بارگاہ حیرت کے
اُتارا وہ افراسیاب کو دیکھکر خوش ہوگئی مگر ان دونون کو دیکھکر متحیر ہوئی اور افراسیاب
سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہین افراسیاب نے کہا کہ جمشید اور سامری کے خاص
خدمتگار ہین اور اُنھین کے پاس رہتے ہین مہنت جادو اور اوتار جادو ان کا نام ہے یہ کہکر
خاطر داری اور مدارت مین دونون عیارون کے مصروف ہوا چالاک نے ملکہ اختر کو
قید مین جو دیکھا تو اس کو نہایت صدمہ ہوا مگر خاموش ہو رہا اسمین ایک ابر سرخ اوپر آسمان کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہمنوا ہوا چالاک درِ ضرغام حیران ہوکر اُس ابر کو دیکھ رہے تھے کہ اکبارگی وہ ابر شق ہوا اور
اُسمین سے ایک تخت پیدا ہوا کہ اُسکے اوپر ایک ساحرہ سوار تھی اور چالیس ہزار خواصین بھی ہمراہ
تھین غرض وہ تخت آکر اندر بارگاہ کے اُترا اور اُس ساحرہ نے افراسیاب کو مجرا کیا
اس نے اُس کو دیکھکر پوچھا کہ کیون اے شوخ جادو مزاج تو تمھارا اچھا ہے اُس نے
ہاتھ باندھکر کہا کہ دعا کرتی ہون آپکی جان و مال کو مگر یہ تو فرمائیے کہ ایوان کہان گیا ہوا ہے
حیرت جادو نے کہا کہ اُس کو تو جمشید بن کوکب پکڑ کے لیگیا ہے وہ اُسکی قید مین ہے شوخ جادو
اس خبر کو سُنکر افراسیاب جادو سے زمین مین غرق ہوگئی نیچے نیچے اندر بارگاہ جمشید کے
جا کر نکلی تو دیکھا کہ ایوان جادو قید مین بیٹھا ہوا ہے اور گرد اُس کے قنات سحر کھچی ہوئی ہے
پس یہ لوٹ کر بصورت عقاب ہوگئی اور ایوان کو کھولکر لیے ہوئے چلی آئی اس حال کی اطلاع
جمشید کو بھی ہوئی اُس نے سُنکر کہا کہ لیجانے دو کہان جا سکتا ہے مین پھر اُس کو پکڑ
لاؤن گا یہ کہکر خاموش ہو رہا اور شوخ جادو ایوان کو لیے ہوے بارگاہ افراسیاب
مین داخل ہوئی اُس نے سحر کو ایوان کے اوپر سے اُتار لیا وہ بھی خوش ہوکر کرسی
پر بیٹھا اور تعریف شوخ جادو کی کرنے لگا اسمین افراسیاب نے ملکہ اختر سے
کہا کہ اگر اب بھی تم شراکت ہماری اختیار کرو تو ہم تم کو رہا کردیوین اور اس قدر سلوک تمھارے ساتھ
کرین کہ تم کوکب کو بھول جاؤ ملکہ اختر نے اس کے جواب مین کہا کہ ہم نمک حرام نہین ہین جو اپنے
مالک کا ساتھ چھوڑ دین افراسیاب نے خفا ہوکر اوتار جادو سے کہا کہ آپ نے اس
کی تقریر کو سماعت فرمایا کہ اس نے کیا جواب صاف مجکو دیا ہے اوتار نے سُن کر
افراسیاب سے کہا اگر آپ فرمائین تو مین اس کو سمجھا کر راضی کردن اُس نے کہا کہ
اس سے بہتر کیا بات ہے اگر آپ اپنی مہربانی فرمائین تو بڑا احسان ہوگا اوتار نے اُٹھکر
ہاتھ اختر کا پکڑ لیا اور لیکر طرف کمرے کے چلا کہ وہ علیحدہ تھا مگر ساتھ اُس کے ایوان
جادو اور مہنت جادو کو بھی کہا کہ تم بھی میرے ہمراہ آؤ اس کے کہنے سے وہ بھی دونون
اُٹھکر ہمراہ ہوئے اس نے ایوان کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اور لیکر اندر اُس کمرے کے چلا اسوقت
ایوان نے افراسیاب سے کہکر ملکہ اختر کے اوپر سے سحر بھی اُتروا لیا اتنے مین صرصر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی آکر پہونچی اور اسنے چالاک کو پہچان کر اپنے دلمین کہا کہ بڑا غضب ہوا اب ایوان کو تو یہ مار ڈالے گا اور ملکہ اختر کو مقرر رہا کر دے گا یہ تصور کر کے صرصر نے تو ارادہ کیا کہ افراسیاب سے اطلاع کر دون اور چالاک جلدی سے اختر اور ایوان کو اندر اُس کمرے کے لے گیا اور اختر سے کہا کہ مین اس ایوان کو قتل کرتا ہون تم فوراً چلی جا نا مین چالاک بن عمر وہون یہ کہکر دوچار دانے انگور کے اپنے پاس سے نکال کر ایوان کو دیے اور کہا کہ یہ خداوند کے باغ کا تبرک ہے اگر تمھارا جی چاہے تو تم بھی چکھ لو اُس نے چوم چاٹ کر وہ انگور لیلیے اور تبرک سمجھکر کھا گیا ساتھ ہی کھانے کے بیہوش ہوکر گر پڑا چالاک نے جلدی سے سر اُس کا خنجر سے کاٹ کر جدا کر ڈالا اختر اور ضرغام تو فوراً راہی ہوگئے اور یہان غل دار و گیر کا بلند ہوا اُسی ہنگامہ مین چالاک بھی اپنا نعرہ کر کے روانہ ہوگیا ادھر صرصر نے افراسیاب کو اطلاع کی تھی کہ غل دار و گیر کا بلند ہوا افراسیاب خود اُٹھکر پیچھے چالاک کے دوڑا وہ بھاگا ہوا ور ایک کوہ کے چڑھ گیا یہ بھی دوڑ کر اوپر اس کوہ کے چڑھنے لگا تھا کہ قران نے نکل کر حلقہ ہاے کمند مار کے اس کو گرفتار کر لیا کہ اُسوقت وہ بھی اندر درہ کوہ کے بیٹھے ہوئے تھے القصہ اُس کو بیہوش کر کے قران نے اپنی کمند کو کھول کر چاہا کہ قتل کر ڈالون اسمین ایک شیر ببر سامنے پیدا ہوا اور آکر سر پر افراسیاب کے استادہ ہوا قران توجست کر کے علحدہ ہوگیا اور اُس شیر نے ایک چیخ ماری کہ افراسیاب ہوشیار ہوکر اُٹھ کھڑا ہوا اور شرمندہ ہوکر بارگاہ حیرت مین چلا گیا یہان آکر شوخ جادو کی تشفی کی اور ساتھ خاطر داری کے اُس کو رکھا بعد اس کے حیرت جادو سے کہا کہ تم کچھ اندیشہ نکرو کل ہماری فوج بیشمار آئیگی اور سب نمکحراموں کو قتل کریگی یہ کہکر روانہ ہوگیا اب اُس کو اُدھر جانے دو اور مصور جادو کہ وہ صورت نگار کو ہمراہ لے کر بڑی عظم و شان سے سوار ہوکر بارگاہ حیرت مین آیا اور آکر پاس حیرت جادو کے بیٹھا اور اُس سے پوچھا کہ افراسیاب کیا چلے گئے اُسنے کہا کہ ابھی تشریف لیگئے ہین یقین ہے کہ کل تک تم آئینگے مصور نے سُنکر کہا کہ خیر وہ تو چلے گئے مگر مین نے بڑی محنت سے تصویرین بنائی ہین اگر وہ ہوتے تو اُنکو دکھاتا کہ وہ میری محنت کی داد دیتے لیکن کچھ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

معاً لگتا اس کا نہیں ہے تم بھی تو اُن کے قائم مقام ہو تمہین اُسکو دیکھو اب کیا مقدور ہے جمشید بن کوکب کا جو میل سامنا کر سکے مین اکیلا جاکر ابھی اُس سے سمجھے لیتا ہون یہ کہہ کر سب تصویرین حیرت کو دکھلائین اور اوپر تخت سحر کے سوار ہو کر صورت نگار کو پاس اپنے بٹھلایا اور ارادہ چلنے کا کیا اُس وقت حیرت نے منع کیا اور کہا کہ تم اکیلے نجاؤ مصور نے کہا کہ قسم ہے مجکو جمشید اور سامری کی کہ اُس جمشید بن کوکب کو اگر اکیلا جاکر قتل کیا تو اپنا نام مصور رکھا لیکن دل یہ چاہتا ہے کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلو تو کیا خوب بات ہے کہ اپنی آنکھ سے ہمارے سحر کی طاقت کو ملاحظہ کرو اور دیکھو کہ ایسے بھی سحر کسی نے تیار کیے ہین القصہ حیرت جادو بھی اُٹھکر تخت پر پاس مصور کے جا بیٹھی اور اُس نے تخت کو سحر کر کے برے ہوا اُڑایا اور جاکر در بارگاہ جمشید پر پہونچا آواز دی کہ منم مصور جادو جس کسی کو کہ آرزو موت کی ہو وہ آج آئے میرے مقابلے کو دیکھون تو سہی کہ کون ایسا ساحر ہے کہ جو میرے سحر کو رد کرتا ہے اس کلمہ کو سُنکر جمشید و نہرخ اور ملکہ اختر وغیرہ سب ساحر بارگاہ سے اُٹھکر باہر نکل آئے تو دیکھا کہ مصور جادو اور صورت نگار و حیرت جادو تینون اوپر تخت سحر کے سوار کھڑے ہوے ہین اُنھون نے اُنکو دیکھکر ارادہ کچھ پوچھنے کا کیا تھا کہ مصور نے بآواز بلند پکار کے کہا کہ اے جمشید بن کوکب تو نے ناحق کو افراسیاب سے سامنا کیا ہے ارے وہ خداوند ساحران مشہور ہے تو اُس سے ہر نوع زیر ہوجائیگا یہ کہکر نہرخ وغیرہ کی طرف مخاطب ہوا اور کہنے لگا کہ ارے نمکحرامو اب بتاؤ کہ آج میرے ہاتھ سے تم بچ کے کہان جاؤ گے اِس کلمے کو سُنکر تمام ساحران جمشید نے متفق ہو کر نارنج ترنج گولے فولادی وغیرہ سب حربے ہاے سحر مصور پر اِس خیال سے مارے کہ اُسکو مہلت نہ لینے دو مگر کوئی حربہ اُسکے اوپر کسی ساحر کا کارگر نہوا تو اس نے حیلاے صندوقچہ کو کھولا اور اُسمین سے چھہ ہزار تصویرین نکالکر بآواز بلند پکار کے کہا کہ اے نمکحرامون اب دیکھو تماشا اپنی سرکشی کا کہ مین تم سب کا کیا درجہ کرتا ہون یہ کہکر یکبارگی قینچی سے پانچ ہزار تصویرون کی گردن قلم کر ڈالی اور کہا کہ او جمشید دیکھلے کہ ہزار سر تیرے ہمراہ جو جادوگر یہان تھین انکے سر کٹے ہوئے اوپر زمین کے پڑے ہوے ہین جمشید و نہرخ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور بہار وغیرہ نے اُس کے گنے سے طرف اپنے لشکر کے جو دیکھا تو فی الواقع ہزار سرائی جادوگر گونون
کے اوپر زمین کے لوٹتے ہوئے پائے جب تو بدحواس ہو کر اُنھون نے بھی ارادہ سحر کرنے کا کیا تھا کہ
مصور نے پانچ تصویرین اور نکالکر طرف مہرخ کے پھینکدین اُن مین سے ایک تصویر تو مہرخ
نے اُٹھالی اور دوسری کو بہار نے تیسری طاؤس نے چوتھی برق جادو نے اور پانچوین
رعد نے لیکن ساتھ ہی اُٹھانے کے پانچون ازخود رفتہ ہو گئین ایک کو ہوش باقی نرہا یہ ماجرا
دیکھکر جمشید کو غصہ آگیا اور اُسنے ارادہ کیا کہ مارون مصور کو مصور نے فوراً ایک تصویر کو نکالکر
سامنے اسکے بھی ڈالدیا اور پکار کے کہا کہ اے جمشید یہ تصویر تمھارے حصہ کی ہے تم اس کو
اٹھالو اس نے اُس تصویر کو تو ہاتھ بھی نہ لگایا اور رد سحر کر کے اوپر اژدر سحر کے سوار ہو کر
سامنے مصور جادو کے پہونچا اُسنے دیکھکر دستک جودی تو ایک تیلہ کاغذ کا شمشیر برہنہ اپنے
ہاتھ مین لئے ہوئے آسمان سے اُترا اور آکر اُس نے ایک ہی ہاتھ تلوار کا اژدر کے سر پر لگا
کہ سر اُس کا کٹ گیا اور جمشید اوپر زمین کے گر پڑا پھر تو مصور قہقہہ مار کر ہنسا اور جمشید
سے کہا کہ اب جا کر اس تصویر کو اُٹھالو کہ وہ تصویر تمھارے ہی حصہ کی ہے یہ کہکر کچھ اسم
سحر کا بھی پڑھکر دم کیا اُسکی وجہ سے جمشید نے اُس تصویر کو اُٹھالیا اور سحر مین
مصور کے مبتلا ہو گیا اُسوقت مصور نے کہا کہ کیون اے جمشید اسوقت ہم جو کچھ کہ
تم سے کہین تم اُس کو کروگے یا کہ اب بھی کوئی عذر درمیان مین لاؤگے اُسنے کہا کہ جو کچھ تم کہو
مین بسر و چشم بجالاؤن اس کلمے کو سُنکر مصور نے کہا کہ اگر یہ منظور ہے تو تم اپنا خنجر اپنے
گلے پر پھیر لو جمشید نے ساتھ ہی کہنے کے خنجر کو اپنے گلے پر رکھ لیا مصور جادو نے یہ
حال دیکھکر حیرت جادو سے کہا کہ دیکھا آپ نے سحر کو اگر فرمائیے تو مین ابھی اس کا سر
اسی کے ہاتھ سے جدا کرا دون مگر ابھی مجکو منظور نہین ہے یہ کہکر جمشید سے کہا کہ خیر جاؤ خاطر ہے
تمھاری آج کی رات تو مین نے تم کو فرصت دی تم جا کر اپنے دل سے اور سب سے ملکر آپس مین
باتین کرلو اور سب طرح سے نشیب و فراز زمانہ کا سوچکر ملکہ حیرت جادو کی خدمت مین آکر
حاضر ہوا اور اب اُنکی اطاعت تم سب قبول کرو یہ کہکر وہ تصویرین مہرخ وغیرہ سے لیلین
اور پھر بارگاہ حیرت مین چلا گیا کمال شادان اور فرحان اوپر کرسی کے مثل گدھے کے

بھول کر متمکن ہوا اور حیرت نے تو اس قدر خاطر اور مدارات کی کہ اگر اُسکا حال لکھون تو سامعین سنتے سنتے گھبرا جائین اور قصہ تمام ہو نہ اس وجہ سے چھوڑ دیا غرض یہان تو یہ بہت خوش ہو رہا ہے اور سب تعریف اسکے سحر کی کر رہے ہین اور وہان جمشید اپنی بارگاہ مین جو پھر گیا تو اُس کو نہایت صدمہ ہوا اسمین چالاک اور ضرغام نے جو آکر اسکو متفکر دیکھا تو پریشان حال ہوے اسنے کہا کہ اے چالاک مین کیا حال آج کی لڑائی کا بیان کرون اگر مجکو پہلے سے اس حال کی اطلاع ہوتی کہ مصور نے ہم سب کی تصویرین کھینچی ہین تو مین بھی اپنی فکر کرتا لیکن کیا کرون ناچار ہون اگر اب کوئی جائے اور ان تصویرون کو لے آئے یا مصور کو پکڑ لائے تو البتہ مطلب حاصل ہو چالاک نے سُنکر کہا کہ آپ خاطر جمع رکھین مین جاکر لاتا ہون یہ کہکر چالاک و ضرغام دونون جانب مصور روانہ ہوئے اور رحال پہنچے وہان کا کہ جانسوز بن قران بھی خدمتگار بنا ہوا مصور کے سر پر کھڑا اُن تصویرون کی فکر مین رومال ہلا رہا تھا اس عرصہ مین دانۂ انجم فلک پر بویا گیا اور بیل کہکشان کی دار بست آسمان پر پھیلی شعر

لیکا یک چرخ اخضر چرخ کھایا ‏ ‏ گیا دن سبز رنگ شام آیا

یعنی رات ہوگئی اور حیرت جادو نے کھانا طلب کیا الکادل نے دسترخوان لاکر بچھایا اور کھانا سب قسم کا چُن دیا گیا اُس وقت تصویرین مصور جادو کے ہاتھ مین تھین یہ جو کھانا کھانے لگا تصویرون کو زانو کے نیچے رکھ لیا اور ایسا کھانا کھانے مین مصروف ہوا کہ تصویرون کا خیال نرہا بھول کر زانو کو جو بدلا تو وہ تصویرین کھل گئین اُس وقت جانسوز نے کہ جو رومال ہلا رہا تھا اُن تصویرون کو جھک کر اُٹھا لیا اور لے کر بھاگا اور کہتا گیا کہ منم جانسوز بن قران لیے جاتا ہون اِس کرامات کو جسکے بھروسے پر تم سب مغرور تھے اس کلمہ کو سُنکر مصور خود دوڑا مگر نپایا آخر کو ناچار غمگین اور ملول ہو کر پھر آیا اور کہنے لگا کہ اے ملکہ حیرت جادو بڑا ستم ہوا کہ ساری محنت میری برباد ہوگئی اب مین کیا تدبیر کرون یہ کہکر بصورت اپنی بارگاہ مین چلا آیا اُدھر جانسوز نے جاکر وہ تصویرین سب جمشید کے روبرو رکھدین اور کہا کہ یہ تصویرین حاضر ہین حضور انکو جو چاہین وہ کرین جمشید ان تصویرون کو دیکھکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خوش ہوگیا اور رچانسوز کو گلے سے لگالیا اور اُن تصویرون کو پھاڑ ڈالا ساتھ ہی بیجاد نیکے مہرخ و بہار وغیرہ سب ہوشیار ہوگئین اور جنکے کہ سر جدا ہوگئے تھے وہ بھی سب زندہ ہوگئین پھر تو جمشید نے کہا کہ مصور نے ہم سب کو بسبب اُنھین تصویرون کے مسحور کرلیا تھا اب مین اکیلا جاکر اُس کو بارگاہ مین ذلیل کرتا ہون دیکھون تو سہی کہ میرا اب وہ کیا کرلیتا ہے یہ کہکر اُٹھ کھڑا ہوا قران و چالاک وغیرہ سب عیار بھی موجود تھے اور ساحر بھی حاضر تھے ہر ایک نے حوصلہ ساتھ اسکے چلنے کا کیا اُسنے سبکو لقسمیہ روک دیا اور کسی کو بھی ہمراہ نہ لیا بلکہ وہ تنہا اور پرہنس کے سوار ہوکر طرف لشکر مصور کے روانہ ہوگیا مگر ملکہ اختر نے نانا یہ بھی اور پر طاؤس سحر کے سوار ہوکر چلی اور پیچھے پیچھے روانہ ہوئی وہان مصور و صورت نگار دونون اپنی بارگاہ مین بیٹھے ہوئے سحر تیار کر رہے تھے کہ جمشید نے اُس کے لشکر مین پہونچکر سحر جو کیا تو ایک کڑاکے کی آواز مانند رعد کے پیدا ہوئی اور ساتھ ہی اُس کے گولہ فولادی بارہ ہزار آسمان سے برسا وہ گولہ جب ساحر کے سر پر پڑا اُس کا سر پھٹ گیا اور وہ مرگیا بارہ ہزار ساحر مصور کے ایک ہی وار مین واصل جہنم ہوگئے مصور کو اس حال کی اطلاع ہوئی تو وہ گھبرا کے باہر نکلا مگر جب تک کہ وہ باہر آئے پھر ایک آواز کڑاکے کی آئی بارہ ہزار گولہ برسا بارہ ہزار ساحر اور گر پڑا جب تو مصور نے بدحواس ہوکر طرف آسمان کے دیکھا اور پکارا کہ ارے تو کون ہے کہ جو میرے لشکر کو تباہ کیے دیتا ہے اگر دعویٰ لڑائی کا رکھتا ہے تو میرے سامنے آکر حاضر ہو مین بھی تو دیکھون کہ تو کون ہے اس کلمے کو سُنکر جمشید نے بھی اپنا نعرہ کیا اور سامنے مصور کے آکر پہونچا اور ایک ناریل اوپر مصور کے مارا اُس نے خالی دیکر نارنج سحر کو مارا اسنے بھی خالی دیا اُس وقت مصور نے کہا کہ اے جمشید اگر تصویرین میرے پاس نہین ہین تو مجکو کچھ پروا نہین ہے ابھی بہت سحر میرے پاس تمسے لڑنے کو موجود ہین تم ناحق کو میرے ساتھ ہمسری کرنے کو آئے ہو یہ کہکر ایک دوہتڑ اوپر زمین کے جو مارا تو زمین کو لغزش ہوئی اور مصور کے سحر مین گرفتار ہوگ جمشید اُسی کی طرف دوڑا مگر جو ہین قریب اُس کے پہونچا کہ دہین اُسنے دونون ہاتھ اُس کے پکڑ لیے اور چاہا کہ جھٹکا مار کے گرفتار کرے عنیمت ہوتا ہے تو ملکہ اختر نے جو دیکھا تو مثل اجل کے سینے پر مصور کے گری اور جمشید اُس کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہاتھ سے چھوٹ گیا ملکہ اختر اُٹھا کے لیگئی اور ہوشیار کر دیا وہ پھر سامنے مصور کے آیا اور
صورت نگار نے دیکھا کہ کوئی ساحر اور بھی ہمراہ جمشید کے ہے وہی اُس کو چھڑا کر لیگیا
یہ سوچ کر صورت نگار بھی میدان مین آئی اب جمشید تو مصور کے مقابلے کو مستعد
ہوگیا اور ملکہ اختر صورت نگار کے سامنے آئی اُسنے تیر فولادی کی ادھر اوپر اختر کے
ماری اس نے خالی دیکر بھالا فولادی کو اُس کے اوپر مارا سب دیکھ رہے تھے کہ ایک پنجہ پیدا ہوا کہ
اُس کے ہاتھ مین سپر تھی اُس نے بھالے کو اوپر سپر کے روک لیا اور صورت نگار کو بچایا
غرض ادھر تو یہ دونون برابر لڑ رہے ہین اور اُدھر مصور جمشید بھی برابر لڑ رہے ہین آخر
کو چارون مین زور و شور سے ٹکر جو ہوئی تو ایک دوسرے کی تاب نہ لا سکا چارون غش کھا کر
گر پڑے پس ان کا گرنا تھا کہ ایک آواز تڑاقے کی ہوئی اور چار پنجے پیدا ہوئے چارون
کو اُٹھا کر بر دے آسمان لیگئے اور لیجا کر اوپر ایک کوہ کے چارون کو روبرو افراسیاب کے
رکھدیا کہ یہ نیچے اُس کے تھے اُس نے مصور اور صورت نگار کو ہوشیار کر دیا اُنھون نے شکر
بجا کیا اور کہا کہ آپنے ہماری جان آج بچائی ہم ممنون احسان ہوئے یہ کہکر مصور اور صورت
نگار تو بیٹھ گئے اور افراسیاب نے جمشید کو ہوشیار کر کے کہا کہ اب تم میرے ہاتھ سے بچ کر کہان
جاؤ گے تیرے باپ نے آکر میرا سامنا کیون نکیا جو تجھکو بھیجا اب اگر تمام مکان اور طلسم کو تیرے
باپ کے برباد نہ کیا تو اپنا نام افراسیاب نہ رکھا یہ کہکر مصور اور صورت نگار سے
کہا کہ تم اپنی بارگاہ مین جاؤ وہ رخصت ہو کر اپنی بارگاہ مین چلے گئے اور افراسیاب
جمشید اور ملکہ اختر کو اپنے سحر مین گرفتار کر کے حیرت جادو کی بارگاہ مین لیگیا ملکہ نے
بہ آبروے تمام اسکو بٹھایا اُس نے حیرت سے کہا کہ مین جمشید اور ملکہ اختر کو لایا ہون ابھی
دونون کو قتل کرون گا مگر اب تم ایک کام کرو کہ تمھین کو معلوم ہے اور سوائے تمھارے کوئی واقف
نہین ہے وہ جو سات کوٹھریان طلسمی ہین اُنمین سے اندر ایک کوٹھڑی کے ایک پتلہ زمرد کا ہے
کہ اُسکے ہاتھ مین خنجر ہر وقت رہتا ہے اور معمول طلسم کا ہے کہ قیدی طلسم کو بعد چالیس روز کے قتل
کرنا چاہیے اور اگر کسی کو یہ منظور ہو کہ قیدی طلسم کو بے وقت پکڑ کے مار ڈالے تو اُسکو مناسب ہے کہ اُسی پتلے
کے ہاتھ سے قتل کرائے پس تم جا کر اُس پتلے کو لے آؤ تو پھر مین ابھی ان دونون کا خاتمہ کر دون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اسطرح سے جو افراسیاب نے پکار کے سر بارگاہ کہا تو سارے طلسم مین یہ خبر مشہور ہو گئی کہ آج
افراسیاب جمشید بن کوکب اور ملکہ اختر کو قتل کرے گا شدہ شدہ یہ خبر بارگاہ جمشید
مین بھی پہونچی وہان جتنے ساحر کہ ملازم جمشید کے تھے وہ سب اور مہرخ بہار برق رعد ملکہ
ہلال سحر افگن ملکہ طوفان شعلہ بدن قاتل قتیل شکیل طاؤس سوسن وغیرہ
سوار ہو کر طرف لشکر افراسیاب کے روانہ ہوئے آپسمین یہ باتین کرتے ہوئے کہ آج چلکر مرجایئے
یا اختر و جمشید کو چھڑا لایئے القصہ قریب آٹھ لاکھ ساحر کے یہ سب سامنے لشکر حیرت کے
پہونچے وہان بھی آٹھ لاکھ ساحر اُسکے موجود تھے وہ بھی مستعد ہو گئے اور تلوار زور و شور سے
چلنے لگی طرح بطرح کے ابر اوپر آسمان کے دوڑنے لگے اُنمین سے تیر و پیکان اور گولے فولاد
کے برسنے لگے کہین پتھر اور برقین چمک کر گرنے لگین دھڑ پر دھڑ لاش پر لاش ساحرون کی
گرتی ہوئی چلی جاتی تھی مگر فوج جمشید قدم پیچھے کو نہین ہٹاتی تھی اور یہی ارادہ تھا کہ اندر بارگاہ
کے گھس جایئے اور جمشید کو چھڑا لایئے اس خیال سے جان توڑ کر لڑ رہے تھے اور بڑھتے
ہوئے چلے جاتے تھے بلکہ تین طرف سے اُسکی بارگاہ کو گھیر لیا تھا کہ حیرت گھبرا کے خود باہر نکل آئی بہار
جادو نے اُسکو دیکھا اور ایک گیند پھولون کا اُسے مارا کہ اُسکو غش آگیا خواصین اُٹھا کر اندر لیگئین
سامنے افراسیاب کے اُسنے فوراً ہوشیار کر دیا اور کہا کہ اے ملکہ حیرت ہمارے نزدیک تو یہ ثابت ہوتا
ہے کہ آج لڑائی بگڑ گئی ہے کسواسطے کہ فوج مہرخ وغیرہ کی آج دیکھو تو سہی کہ جان توڑ توڑ کے کیونکر چلی آتی ہی
مگر مین اب کب بڑھنے دیتا ہون یہ کہکر کچھ دانے ماش کے ہاتھ مین لیے اور تھوڑا سا کاجل
مٹھی مین داب کر باہر نکلا اور اوپر فوج مہرخ وغیرہ کے وہ دانے اور کاجل پھینک دیا
ساتھ ہی پھینکنے کے ایک آواز تڑاخے کی پیدا ہوئی اور ایک چادر ظلمات گرد بارگاہ حیرت
کے ہو گئی اُس کی وجہ سے یہ عالم ہوا کہ جو جہان لڑ رہا تھا وہ اُسی مقام پر اُلجھ گیا کیا
مجال کسی ساحر کی کہ جو چادر ظلمات کے اس طرف آسکے اُس وقت افراسیاب
نے ملکہ اختر اور جمشید کو سحر مین گرفتار کر کے حیرت جادو سے کہا کہ تم ان قیدیون سے خبردار
رہنا مین جا کر اُس چیلے کو لے آؤن کس واسطے کہ اب اس مقام پر کوئی آ نہین سکتا ہے تم خاطر
جمع سے بیٹھی رہو یہ کہکر آپ تو طرف طلسم کے اُس چیلے کے لینے کو گیا اور حیرت قیدیون کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حفاظت مین مصروف ہوئی اب اِن کو تو اس حال مین رہنے دو اور کوکب کا حال سُنو کہ اُس نے بھی ایک ساحر کو پوشیدہ جمشید کے ساتھ یہ کہکر کر دیا تھا کہ اگر کوئی آفت مین جمشید گرفتار ہو جائے تو مجکو آکر تو اُسی وقت خبر کر دینا اب جو اُس نے دیکھا کہ جمشید کو افراسیاب قتل کیا چاہتا ہے تو وہ بھاگا ہوا پاس کوکب کے پہونچا اور جا کر اُس نے دیکھا کہ ایک میدان مین تمام گل لالہ پھولا ہوا ہے اور زمین وہان کی یاقوت احمر کی ہے اور بارہ سو عورتین لباس یاقوتی زیب بدن کیے ہوئے دست بستہ کھڑی ہوئی ہین اور کوکب خوش و خرم بیٹھا ہوا شراب پی رہا ہے اس ساحر نے بڑھ کر مجرا کیا کوکب نے جو اپنے ساحر کو دیکھا تو گھبرا کے پوچھا کہ خیر تو ہے اس نے تمام حال جمشید کے گرفتار ہونیکا اور مہرخ وغیرہ کے لڑنے کا واسطے رہا کرنے کے لیکن بسبب سحر افراسیاب کے وہانتک نہ پہونچنے کا بیان کیا اور کہا کہ اب افراسیاب تیلہ زمرد کو لینے گیا ہے کہ اُسکے ہاتھ سے جمشید واختر کو قتل کرائیگا کوکب اِس حال کو سُنکر اُٹھ کھڑا ہوا اور طرف بارگاہ حیرت کے روانہ ہوا ایک گھڑی بھر کے عرصہ مین جا کر قریب بارگاہ کے پہونچا تو دیکھا کہ واقعی تلوار چل رہی ہے اور مہرخ بہار ہلال سحر افگن مخمور ملکہ حیات خنجر گزار ملکہ زمرد پوش ملکہ سیر آتش افگن ملک شہپال شاہ ملک کرگدن سوار ظلمات فیل زور مجلس جادو وغیرہ سب اوپر فوج حیرت کے گرے ہوئے ہین اور قتل کرتے ہوئے چلے آتے ہین غل و شور برپا ہے آسمان پر لکہ ابر کے اُڑ رہے ہین طرح بطرح کے اور باران سحر برس رہا ہے کوکب نے یہ ماجرا دیکھکر مہرخ اور بہار کی فوج پر قائم ہو کے آواز دی کہ منم کوکب روشن ضمیر پس اسکی آواز سُنکر جتنے ساحر کہ مہرخ وغیرہ کے تابعدار تھے سب نے جھک کر مجرا کیا اور کہا کہ اے شہریار ہم ناچار ہین اس چادر ظلمات سے کہ یہ اسطرف کو نہین جانے دیتی ہی ورنہ کب کا جمشید کو رہا کر لیا ہوتا کوکب نے سُنکر اُس چادر ظلمات کو دیکھا اور کہا کہ تم خاطر جمع رکھو مین جا جمشید کو لیے آتا ہون یہ کہکر ارادہ چلنے کا کیا تھا کہ سامنے سے افراسیاب کو دیکھا کہ دونون ہاتھ اپنے رومال سے باندھے ہوئے چلا آتا ہے اور آنکھون سے آنسو جاری ہین یہ ماجرا دیکھکر تمام ساحر مہرخ اور حیرت کے حیران ہوئے مگر راہ دیدی وہ سیدھا اُس جگہ کے اوپر چلا گیا جس جگہ کہ کوکب کھڑا ہوا تھا ساحر اسکے پیچھے ٹھہر گئے اسوقت افراسیاب نے کوکب سے کہا کہ مین آکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تابعدار ہون مجکو آپ سے لڑنا منظور نہین ہے آپ میرے قصور کو معاف فرمائین مین ہر صورت
حاضر ہون جو کچھ کہ آپ فرمائین مین اُس کو بسر و چشم بجا لاؤن کوکب نے اِس تقریر عجز آمیز کو سنکر
گلے سے دھوکے مین افراسیاب کو لگایا اور سمجھا کہ افراسیاب نے شاید دیکھا ہو گا جو چلا
چلا آیا اور وہ افراسیاب نہ تھا صرصر عیارہ بنی تھی اُسنے بھی کوکب کو زور سے کھینچا اور
حباب بیہوشی گھائیون مین دبا ہوا تھا اُس ہاتھ کو مُنھ پر کوکب کے مل دیا ساری بیہوشی
دماغ کو چڑھ گئی کوکب بیہوش ہو کر گر پڑا یہ ماجرا دیکھکر ساحرون نے ارادہ اوپر چڑھنے کا کیا
جو تلے کھڑے ہوگئے تھے مگر جب تک کہ اوپر جائین جائین وہ پشتارہ بدوش ہو کر کوکب کو
لے بھاگی پھر تو ساحرون نے بزور سحر چاہا کہ گرفتار کرلین لیکن سحر نے بھی اُسکے اوپر اثر نکیا
اس وجہ سے کہ انگشتری افراسیاب کی دی ہوئی اِس کے پاس موجود تھی غرض وہ تو نکل گئی
اور حیرت جادو کے ساحرون نے بھی مہرخ وغیرہ کو روک لیا او پاس صرصر کے نہ جانے
دیا اور تلوار پھر دونون لشکرون مین چلنے لگی اِس عرصہ مین صرصر نے کوکب کو علٰحدہ یجا کر
اوپر ایک کوہ کے پشتارے کو رکھ دیا وہان پر حسب اتفاق ضرغام شیر دل
موجود تھا اُسنے صرصر کو دیکھکر للکارا اور کہا کہ ٹھہر جا کہان جاتی ہے اور یہ پشتارہ کسکا ہے
اُس نے سنکر کہا کہ او موے مونڈی کاٹے تجکو اس تحقیقات سے کیا مطلب ہے تو جس
کام کو جاتا ہے چلا جا ضرغام نے کہا کہ اب بھلا یہ ہو سکتا ہے کہ مین بغیر دیکھے ہوئے اس
پشتارے کے تجکو جانے دون اور طرح دیکر چلا جاؤن صرصر بھی تو عیارہ بڑی چالاک
اور زبردست تھی یہ پنجہ پکڑ کے مقابل ہوئی اور ضرغام کو پست پا کر کے لیے ہوئے مع
پشتارے کے بڑھی تھی کہ چالاک نے بقدرت پروردگار راہ سے آکر حلقہ ہائے
کمند کو مارا کہ وہ صرصر کی گردنمین پڑی ہوئے چالاک نے جھٹکا مارا کہ وہ زمین پر گری اور
کوکب کو ہوش آگیا اس نے جو اپنے تئین گرفتار بلا دیکھا تو تڑپ کر اُڑا ساتھ ہی
اُڑنے کے حلقہ ہائے کمند پرزے پرزے اُڑ گئے کوکب بزور سحر اُڑ کر سوے آسمان
روانہ ہوگیا اور صرصر بھی رہا ہوگئی وہ بھی اُٹھکر بھاگی القصہ کوکب بروے آسمان
پرواز کنان اس فکر مین چلا جاتا ہے کہ مین کیونکر گرفتار ہوگیا تھا اور یہ ماجرا کیا تھا اِس کو

تو اس حال مین رہنے دو اور افراسیاب کا حال سنو کہ وہ کافر خاص کر جو اُس تپلہ کے
لینے کو گیا تھا تو راہ طے کر کے اندر طلسم کے پہونچا اُس مقام پر کہ جہان وہ ساتون کوٹھریان
تھین مگر دیکھا اس نے کہ سب کوٹھریون مین قفل سحر لگے ہوئے ہین یہ ماجرا دیکھکر ارادہ اُنکے
کھولنے کا کیا اور صد ہا تدبیرین کین کہ حسین قفل کھل جائین لیکن نہین معلوم کہ وہ قفل کس
طور سے بانیان طلسم نے لگائے تھے اور کیا تدبیر اُن کے کھولنے کی رکھی تھی کہ اس کافر سے ایک
بھی قفل نہ کھل سکا جب تو یہ ناچار ہوا اور سوچا کہ تو اپنے ہاتھ سے چل کر دونون کو قتل کر ڈال
اس مین جو چاہے وہ تیرے لئے ہو جائے یہ تصور کر کے باہر طلسم کے نکل آیا دریائے
خون روان تو اس کا خشک ہو چکا تھا اور پل پری زادان بھی ٹوٹ چکا تھا راہ
صاف پڑی ہوئی تھی اس وجہ سے قران بھی اپنے تینن ساحرون کی لڑائی سے بچائے
ہوئے اس طرف آ کر کھڑے ہوئے اُنھون نے جو افراسیاب کو آتے ہوئے دیکھا تو ایک
ساحر کی صورت بن کر سامنے اسکے آئے اور ہاتھ باندھکر کہا کہ اے خداوند ساحران طلسم آپکو ملکہ حیرت
جادو نے جلد بلایا ہے حضور تشریف لیچلین یہ قران کے قریب مین آگیا اور نتیجے انجام سے غافل
ہو کر کہنے لگا چلو مین تو خود اُنھین کے پاس جاتا ہون یہ کہکر قدم کو بڑھایا قران بھی ہمراہ ہوئے
پس چند قدم بڑھکے بیضہ بیہوشی کو اس کے منھ پر جو مارا گھبرا کے اس نے اونچی سانس لی بیہوشی
دماغ کو چڑھ گئی اور چھینک مار کر یہ بیہوش ہو گیا اُس وقت قران نے اُسکو اوپر اپنے دوش
کے اُٹھا لیا اور لیکر بھاگا اب حال سنو کوکب کا کہ اُس نے خفا ہو کر اپنے دل مین خیال کیا کہ اس
چادر ظلمات کو افراسیاب کی پھاڑ کے اندر بارگاہ حیرت کے چلو اور جمشید و اختر کو رہا
بھی کر لو کہان تک حیران اور سرگردان رہو گے یہ تصور کر کے کچھ اسم سحر کا پڑھکر مثل برق کے
چمک کر اوپر اُس چادر ظلمات کے جو گرتا ہے تو اُس کو توڑ کر اندر بارگاہ حیرت کے پہونچا اور
نعرہ کیا کہ منم کوکب روشن ضمیر پس اس کی آواز کو سُن کر تمام ساحر حیرت جادو کے
دہل گئے اور کسی کو حوصلہ نہوا کہ سد راہ ہو سبھون نے سر اپنے مارے ڈر کے ٹانگون مین
ڈال لیے مگر حیرت نے دلکو قوی کر کے کہا کہ ای کوکب خبردار ہو جاؤ کہ افراسیاب بھی آ پہونچا ہے اس کلمہ
کو سُن کر ایک طمانچہ کوکب نے اس زور سے مارا کہ حیرت تو غش کھا کے گری اور اُدھر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قران جو افراسیاب کو لیے چلے آتے تھے اُسکی بیہوشی اُتر گئی اور آنکھ اُسنے کھول کر اپنے تئین جو گرفتار پایا تو تڑپ کر اُمڈ گیا اور اُسکی جھپٹ سے قران اوپر زمین کے گر پڑا اگر اُٹھکر اس چالاکی سے بھاگا کہ افراسیاب سحر نہ کر سکا اسوجہ سے کہ اُسکو بھی جان کا اپنی خیال تھا کہ کہین قران مار نہ ڈالے کہ یہ بھی نظر کردہ بڑے زبردست کا ہے غرض افراسیاب سوے آسمان اُڑا ہوا فکر مین جاتا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ چادر ظلمات بدستور بارگاہ کے حائل ہے اور دونون لشکرون مین تلوار قرار واقعی چل رہی ہے اس عرصہ مین کیا دیکھتا ہے کہ کوکب جمشید اور اختر کو بغل مین دابے ہوے باہر بارگاہ حیرت کے لئے ہوئے اُس چادر ظلمات کے اندر سے نکلا اور لشکر فرخ سحر چشم پر قایم ہو کے پکارا کہ اے فرخ واے بہار جادو منم کوکب ربیع شنظیم لیے جاتا ہون جمشید اور ملکہ اختر کو تم بھی پھر جاؤ اور اب ہرگز کسی سے لڑنیکا ارادہ نہ کرنا اس کلمہ کو سُنکر افراسیاب نے بھی آواز دی کہ منم افراسیاب کھڑا تو رہ او کوکب مین بھی آ پہونچا ہون کہان جاتا ہے کوکب نے اس کی آواز کو مطلق نہ سُنا اور چلا گیا اگر سنتا تو فوراً ٹھہر جاتا کبھی نہ جاتا القصہ کوکب تو دونون کو لیے ہوے اپنے طلسم کے اندر چلا گیا اور یہان فرخ بھی جدا ہو کر اپنی فوج کو لیے ہوئے پھری ادھر افراسیاب ناچار ہو کر بارگاہ حیرت مین داخل ہوا تو دیکھا کہ حیرت بیہوش پڑی ہے اس نے لوگون سے حال پوچھا اُنھون نے کوکب کے طمانچے مارنے کا حال بیان کیا اور کہا کہ جمشید اور اختر کو لیگیا اس نے سُنکر حیرت کو ہوشیار کر دیا اور اپنے تخت پر سوار کر کے اُس چادر ظلمات کو بر طرف کر دیا اور سب فوج کو اپنی بلا لیا بعد اسکے حیرت سے کہا کہ اب ہمارا خیمہ اور لشکر پرسون ضرور آئے گا تم جبتک خبردار کسی سے ہرگز مقابلہ نکرنا اور مین بھی جاتا ہون میرا بھی انتظار کرنا یہ کہکر روانہ ہو گیا اور حیرت اپنی بارگاہ مین آ کر قایم ہوئی تھی کہ ایک لکہ ابر کا نمودار ہوا اور آ کر اوپر در بارگاہ کے شق ہوا تو اُسمین سے چالیس ہزار ساحرہ پیدا ہوئین اور ایک تخت پر ملکہ نیلم جادو ظاہر ہوئی حیرت نے دیکھا کہ یہ تو خالہ میری تشریف فرما ہوئی ہین پس خوش ہو کر اُٹھ کھڑی ہوئی اور نیلم جادو کو ہاتھ پکڑ کے اپنی بارگاہ مین لے آئی در بعزت تمام برابر اپنے تخت کے بٹھلا لیا اُس کافرہ نے ساتھ ہی بیٹھنے کے نہ کچھ بات کہی اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ کچھ حال کسی طرف کا دریافت کیا سب سے پہلے یہی کہا کہ کیون اے چھوکری تونے ذرا سی لڑائی کا اس قدر بکھیڑا نکالا ہے کہ سارے طلسم کو درہم اور برہم کر رکھا ہے کہ کسی کو قرار نہین ہے اسکی کیا وجہ ہے حیرت نے کہا کہ فرمانا آپ کا سب بجا ہے لیکن ابھی آپ کو حالات سے اس لڑائی کے آگاہی نہین ہے اس وجہ سے آپ یہ کلمہ ارشاد فرماتی ہین وگرنہ ہرگز زبان پر نہ لاتین اد خالہ امان فرخ وغیرہ کی توفی الواقع کچھ اصل نہین ہے اَلّا عیاران لشکر بڑے غضب کے شورہ پشت اور زبردست ہین کہ اُن سے کسی ساحر اور عیار کا بس نہین چلتا ہی اور وہ جسکو تاکتے ہین پھر اُسکو زندہ نہین چھوڑتے ہین فوراً قتل کر ڈالتے ہین اُن سے سب کا دم ناک مین آگیا ہی نیلم جادو نے کہا کہ ہمارے اور تمھارے سامنے وہ کیا غضب برپا کر سکتے ہین تمھارے اوپر جو خوف اُن کا غالب ہو گیا ہے اسوجہ سے تم اُن کا کچھ نہین کر سکتی ہو اور اگر مجھسے کہو تو مین جس کو تم بتاؤ ابھی جا کر پکڑ لاؤن بلکہ دیکھو کہ مین جا کر کسی عیار کو ابھی ابھی لاتی ہون یہ کہکر اُٹھ کھڑی ہوئی ہر چند حیرت نے منع کیا مگر اُس نے نہ مانا اور بارگاہ سے نکلکر طرف صحرا کے روانہ ہوئی اور جا کر ایک کوہ پر بیٹھی اور ارادہ سحر کرنے کا کیا قضا کار قران اُس کوہ کے اوپر موجود تھے اور حال نیلم جادو کا سُن چکے تھے اب جو اس کو دیکھا تو جلدی سے افراسیاب کی صورت بنکر روبرو نیلم جادو کے پہونچے اُس نے افراسیاب کے شبہہ مین اُٹھ کر سلام جھک کے کیا انھون نے جو ہین وہ جھکی وہین حلقہ ہاے کمند مار کے اُس کو گرا دیا اور بیہوش کر کے پشتارہ کو اور پشت کے لگایا اور لیکر طرف بارگاہ جمشید کے روانہ ہوا قضا کار اُدھر سے صبا رفتار چلی آتی تھی اُسنے جو قران کو جاتے ہوئے دیکھا تو آکر سد راہ ہوئی اور کہنے لگی کہ اے قران مین اس پشتارہ کو ہرگز نہ لیجانے دونگی پس یہی بہتر ہے تمھارے حق مین کہ پشتارہ کو تو رکھدو اور آپ چلے جاؤ قران نے اُس کے جواب مین کہا کہ تیری کیا مجال ہے کہ جو تو اس پشتارے کو نہ لیجانے دے ہم تو ہر صورت لے جائینگے اس کلمہ پر صبا رفتار نیمچہ پکڑ کے آئی قران نے بھی خنجر کو سیدھا کیا اب اِن دونون مین وار عیاری کے ہونے لگے اور صبا رفتار نے قران کو روک لیا انہین شمارہ نقب زن بھی آپہونچی اور دیکھا کہ قران اور صبا رفتار سے جوٹ چل رہی ہی وہ بھی شریک ہو کر صبا رفتار کیطرف سے لڑنے لگی اور جہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو دونون لڑ رہی ہین اور قران تنہا دونون کو جواب دیکر اپنے تئین بچاتا ہو اچلا جاتا ہے مگر لسیت پا ہوتا ہوا اور گھبراتا ہوا اتنے مین صرصر شمشیر زن بھی آگر پہونچی اور اُسنے بھی قران کو پھرتے ہوئے دیکھکر پنجہ عیاری کو میان سے لیا اور آواز دی کہ اے ضبا رفتار واے شرارہ خبردار قران کو نہ جانے دینا کہ مین بھی آپہونچی ان دونون نے جو دیکھا کہ مالک بھی ہماری آپہونچی تو جرائت کر کے نیمچہ اور قران کے بڑھ بڑھ کے مارنے لگین اور صرصر نے پیچھے سے آکر حلقہ ہاے کمند کو اوپر دونون کے مارا کہ دونون گرفتار ہو گئین یہ ماجرا دیکھکر قران کو نہایت حیران ہوا اور اُس نے پکار کر کہا کہ منم جالسوز بن قران پھر تو قران کو کمال خوشی حاصل ہوئی اور دونون عیارنچیون کو اُسی صحرا مین باندھکر چھوڑ دیا اور آپ لشارہ نیلم جادو کا لیکر طرف بارگاہ جمشید کے روانہ ہوا اور ادھر شمار جادو نامے ایک ساحر تھا وہ جو سیر کرتا ہوا نکل آیا تو اُس کافر نے دیکھا کہ دو عیارنچیان درخت سے بندھی ہوئی کھڑی ہین وہ دیکھکر قریب اِن کے آیا اور پوچھا ان سے کہ تم کون ہو اور نام تمھارا کیا ہے انھون نے کہا کہ ہم عیارنچیان افراسیاب کی ہین ہمکو عیار باندھ کر چلے گئے ہین شمار جادو اس کلمہ کو سُنکر ہنسا اور کہنے لگا کہ ارے تم مجکو بھی دغا دیا چاہتے ہو مین خوب تم سے واقف ہون کہ تم شاگرد عمرو کے ہو تمکو اب زندہ نہ چھوڑونگا اِس طرح سے جو اُسنے دھمکایا اور ان دونون نے لاکھ لاکھ طرح سے منت اور سماجت کی مگر اُسنے نمانا اور کہا تم جھوٹ کہتے ہو تم دشمن افراسیاب کے ہو مین تمکو ضرور قتل کرونگا یہ کہکر دونون کو مبتلاے سحر کر کے اندر ایک درہ کوہ کے لے گیا اور کہنے لگا کہ مین اب تمھارے کباب بھون کر کھاؤنگا یہ دونون بدحواس ہوئین اور منت عاجزی کرنے لگین مگر اُس نے ایک ایک بوٹی اِن دونون کے جسم کی کاٹ کر آگ پر ڈالی وہ دونون تو تڑپنے لگین قضارا کار چالاک بن عمرو اُس درہ مین موجود تھا اُس نے جو دیکھا کہ درہ کوہ مین سے دھوان اُٹھ رہا ہے تو پوشیدہ ہوکر دیکھنے لگا اور اُس نے پہچانا کہ یہ دونون عیارنچیان ہین پس ایک ساحر کی صورت بن کر سامنے شمار جادو کے آکر بیٹھے تو خوب ہنسا پھر کہا بھائی صاحب ہم بھی کباب کھائینگے شمار جادو سمجھا کہ یہ بھی کوئی ساحر ہے یہ سمجھکر خاموش ہو رہا چالاک نے باتین

کرتے کرتے ایک بیضہ بیہوشی اُس کے مُنھ پر مارا کہ وہ بیہوش ہوا اُسنے سر اُسکا کاٹ ڈالا صدائے دارو گیر بلند ہوئی کہ مارا شمار جادو کو صبا رفتار اور شرارہ کو رہا کر کے آپ بصورت چالاک بنا اور کہا اے صبا رفتار و شرارہ تم ہمارے ساتھ کہان کہان عداوت کرتی ہو اور ہمنے تمکو رہا کر دیا اگر ہم نہ آتے تو وہ آج تمکو زندہ نہ چھوڑتا یہ احسان ہمارا بھول نجانا صبا رفتار نے چالاک کی بلائین لین اور خوش ہو کر روانہ ہوئین تھوڑی دور پر جا کے شرارہ تو معتقد تھی اُسنے صبا رفتار سے کہا کہ ہم لوگون کا تو یہ دستور ہے کہ مکاری کرین اب یہی وقت ہے چالاک کو پکڑ لیچلنے کا صبا رفتار نے کہا کہ ارے کمبخت اُس نے تو اتنا بڑا احسان کیا ہے اور تیرا یہ ارادہ ہے مجھسے یہ امر ہرگز نہو گا اس نے کہا اچھا اگر تمھاری یہ مرضی ہے تو تم اور راہ سے جاؤ مین اور سمت سے جاتی ہون یہ کہکر جانب چالاک چلی اور اُس کو لیکارا وہ فوراً اس کے پاس چلا آیا اس خیال سے کہ مین نے تو اسکی جان بچائی ہے یہ دغا مجھسے نکریگی اور آکر پوچھا کہ کیا کہتی ہو اسنے کہا کہ آج تم نے ہماری جان بچائی ہے مگر ہم بھی تمھارے ساتھ سلوک کیے دیتے ہین خیر تم بھی کیا یاد کرو گے تو سُن لو کہ یہ جو تمھارے فیتے ہین اُن مین سوت حیرت جادو کی ہے اگر تم اس کو قتل کیا چاہتے ہو تو اِن کو دیکھ بھال لو اُنھین کو قتل کرو چالاک نے یہ سُنکر پیچھے پھر کر دیکھا اس نے حلقہ ہائے کمند مارے مگر چالاک بھی ان حلقون مین سے نکلا کہ جیسے عینک سے نگاہ نکلتی ہے شرارہ بھی حیران ہو گئی اور ناچار ہو کر بھاگی مگر چالاک کب جانے دیتا ہے اِس نے اُسکے مُنھ پر بیضہ بیہوشی مارا کہ یہ بیہوش ہو کر گری اِسنے اُسکو باندھکر ہوشیار کیا اور کہا اے شرارہ مین نے تیرے ساتھ کیا برائی کی تھی کہ جو تو نے میرے ساتھ یہ عداوت کی یہ کہکر خنجر کھینچکر چاہا کہ اسکو قتل کرے دفعۃً زمین شق ہوئی اور پلنگ جادو بصورت شیر پیدا ہوا اور ان دونون کو لیکر ایک صحرا کی طرف چلا چالاک تو حیران ہوا کہ یہ ہوشیار تھا اور اُس ساحر نے دونون ایک پہاڑ پر لا کر انکو لوٹا دیا اور پوچھا کہ تم کون ہو شرارہ کو بھی ہوش آچکا تھا اِسنے کہا کہ مین تو کنیز ہون افراسیاب کی شرارہ عیارہ ہے اور یہ دشمن ہے اُن کا چالاک بن عمرو اس کلمہ کو سُنکر چالاک نے دیکھا کہ دست و پا میرے قابو مین ہین اور شرارہ نے تدبیر میرے قتل کی کی ہے یہ سوچکر جست جو کرتا ہے تو کوئی سو گز پر جا کر گرا پلنگ بھی ایک جست

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوڑا اور شرارہ نے بھی فرصت پاکر اپنی راہ لی چالاک کو پلنگ نے بنایا اودھر مہتر قران کا حال
سنو کہ انھون نے پشتارہ نیلم جادو کا لیجاکر سامنے جمشید کے رکھدیا اور سب حال اس کا
بیان کیا جمشید نے جو پشتارہ اسکا کھولا تو اوس مین تیلہ پتھر کا بند تھا قران تو اوس تیلے کو دیکھکر
ہوا ہو گیا اور جمشید نے جو بغور دیکھا تو غش کھا کر گر پڑا یہ حال دیکھکر ساحران ملازم جمشید دوڑے
اور تیلے نے تڑپ کر آواز دی کہ منم نیلم جادو ارے ساحر جلد بتاؤ وہ کہان ہی کہ جو مجکو پکڑ کر لایا ہے
یہ کہکر ایک ٹکڑ زمین پر ماری زمین شق ہو گئی اور پانچ سو ساحر زمین مین غرق ہو گیا اس ماجرے
کو دیکھکر مہرخ نے ایک گولہ سحر کا نیلم جادو پر مارا کہ سر اوس کا پھٹ گیا اور خون جاری
ہوا اوس نے اپنے خون کو ہاتھ مین لیا زمین پر نہ گرنے دیا اور جانب فلک اچھال دیا اور
سحر پڑھ کر دم کیا کہ ایک چادر سیاہ ظلمات کی بارگاہ پر چھا گئی اور تمام بارگاہ نشین اوس کی تاثیر
سے بیہوش ہو گئے نیلم جادو سب کو مسحور کر کے حیرت کے پاس گئی اور اس سے
کہا کہ چلو مین تم کو تماشا دکھاؤن مہرخ اور جمشید کے ساحرون کو مع مہرخ و جمشید
کے مین بیہوش کر آئی ہون اور وہ سب قید سحر مین گرفتار ہین حیرت یہ سن کر اوٹھ کھڑی
ہوئی مگر ملکہ اختر بارگاہ مین نہ تھی وہ جو آئی تو اوس نے سب کو بیہوش دیکھکر اسم رد سحر کا دم کیا
کہ وہ تاریکی موقوف ہوئی اور سب کو ہوش و حواس آیا خوش ہو کر سب ساحر اندر بارگاہ کے بیٹھے
کہ نیلم جادو آکر پہونچی اور سب کو ہوشیار دیکھکر حیران ہوئی اور حیرت سے کہا کہ یہ کون
ایسا ساحر تھا کہ جس نے میرے سحر کو رد کیا حیرت وہان سے پھری اور کہا کہ مجکو یہان
عیارون کا خوف ہے یہ کہکر سمت صحرا روانہ ہوئی اور نیلم جادو اور جانب چلی گئی قضا
کار ضرغام نے حیرت کو جاتے دیکھا جلد ایک ساحر کی صورت بنکر سامنے اسکے آیا اور کہا
کہ افراسیاب نے کہا ہے کہ اے ملکہ ہم نے تمکو ہر چند منع کیا مگر تم نے ہمارا کہنا نہ مانا اسکی کیا وجہ
ہے کہ تم اکیلی سر بصحرا آئی ہو حیرت نے قصد جواب دینے کا کیا تھا کہ ضرغام نے بیضہ بیہوشی کا اسکے
منھ پر مارا کہ وہ بیہوش ہوئی ضرغام نے پشتارہ اس کا باندھا اور ارادہ لیچلنے کا کیا تھا کہ
دفعۃً دو پنجے پیدا ہوئے اور ضرغام کو مع پشتارے اوٹھا لیگئے یہ پنجے حیرت کے تھے
اور اوسنے اسی واسطے پہلے ہی انکو بزور سحر تیار کیا تھا اور کہدیا تھا کہ جب مجکو عیار بیہوش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرین تم اُٹھا لا نا وہ اُسکو ایک رات اور ایک دن لیے ہوئے پھرا کیے ضرغام سمجھا کہ اب جان
نہ بچیگی معلوم نہین دیتی اس نے حیرت کو ہوشیار کر دیا حیرت کو جو ہوش آیا اس نے بہ نگاہ قہر
ضرغام کو دیکھا اور کہا کہ تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے اور کسطرف کو جاتا ہے ضرغام نے اپنا
نام بتایا ملکہ حیرت اسکو پنجون سے لیکر پہاڑ پر آئی اور کہا اے ضرغام آج تو نے بڑا غضب کیا تھا
مجکو مار ڈالا ہوتا ضرغام نے کہا اے ملکہ ذرا ادھر تو ملاحظہ کیجیے کہ وہ بھی آپہونچے حیرت نے یہ سنکر گھبرا کر
اُدھر دیکھا ضرغام نے حلقہ ہاے کمند مارے کہ وہ گر پڑی مگر ساحرہ زبردست تھی اسوجہ سے
اسنے جہان حلقہ پڑے ہوئے تھے وہان سے سحر پڑھکر کمند کو جلا کر نکلی ضرغام کمند چھوڑکر
بھاگا حیرت بھی خوف زدہ ہوکر صحرا کی طرف چلی وہان افراسیاب سے ملاقات ہوگئی
مگر افراسیاب کو غش آگیا کہ حیرت نہین کوئی عیار ہے اور حیرت بھی یہی سمجھی کہ افراسیاب
نہین مقرر کوئی عیار ہے یہ تصور کر کے افراسیاب کو دوڑکر اس نے خنجر مارا اُسنے دونون ہاتھ
اسکے پکڑ لیے اور اب یقین کامل ہوگیا کہ یہ عیار ہے جب تو اسنے خنجر مارا یہ خیال کر کے اسنے ایک
ہی جوتی سر پر حیرت کے ماری اسنے بدحواس ہوکر سحر جو کیا تو اُس وقت افراسیاب
نے پہچانا کہ یہ ملکہ حیرت ہے اور اسنے بھی افراسیاب کو پہچان لیا آخر کو دونون باتین کرتے
ہوئے اندر بارگاہ کے داخل ہوے اور آکر تخت شاہی پر بیٹھے مگر سوچ مین اور اس تدبیر مین ہین
کہ عیارون کو کیونکر گرفتار کرین اسمین مصور جادو و صورت نگار بھی آکر اندر بارگاہ کے
پہونچے اور مجرا کیا افراسیاب کو اور اپنی جگہ پر قائم ہوئے شیتور بن تمیز بھی ادبر کرسی کے
بیٹھا ہوا تھا کہ افراسیاب نے مصور جادو سے پوچھا کہ کیونکر تصویرین تمھارے پاس
سے عیار لیگیا اس نے سب حال لیجانیکا بیان کیا اور کہا کہ خیر اُن تصویرونکو تو عیار چرا کر
لیگئے مگر اس کو ملاحظہ کیجیے کہ مین نے جمشید کی پھر تصویر کھینچی ہے یہ کہکر افراسیاب کو
دیدی اسنے حیرت کو دیدی اُسنے دیکھکر دوسرے ساحر کے حوالے کی القصہ وہ تصویر تو اب
دست بدست چلی جاتی ہے اور ہر ایک ساحر دیکھ رہا ہے اسمین مصور جادو نے کہا کہ اے
شہنشاہ ساحران اب جمشید کو ہرگز زندہ چھوڑنا نہین چاہیے اسنے بھی کہا کہ تم سچ کہتے ہو میری
بھی یہی راے ہے اس عرصہ مین وہ تصویر شیتور کے بھی ہاتھ مین پہونچی کہ اُسکی کرسی کو کوئی دس کرسیوں کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بعد کھچی ہوئی تھی غرض شیشتور تو اس تصویر کو دیکھنے لگا چالاک اُس کے سر پر بصورت خدمتگار بنا
ہوا رومال ہلا رہا تھا اُس نے تصویر کو اُچک کر ہاتھ سے شیشتور کے لیلیا اور طرف دروازہ بارگاہ
کے بھاگا لوگ اِس کے پیچھے دوڑے تو سہی مگر مارے خوف کے باہر بارگاہ سے نہ نکلے اندر ہی دوڑ کر
ٹھہر گئے اور چالاک صاف نکلا ہوا چلا گیا افراسیاب نے مایوس ہو کر سبکو بلالیا وہ آکر بیٹھے اُس
وقت مصور نے آبدیدہ ہو کر کہا کہ افراسیاب میں نے اِس تصویر کو بڑی مشقت سے کھینچا تھا
لیکن بڑے غضب کے عیار ہیں کہ یوں مفت میں لیگئے افراسیاب نے سُنکر مصور کی دلداری
کی اور ساتھ خاطر داری کے تسلی دیکر بٹھلایا اس عرصہ میں چالاک نے اُس تصویر کو تو باہر جا کے پھاڑ
ڈالا اور آپ پھر خدمتگار کی صورت بن کے اندر بارگاہ کے آکر موجود ہوا اور اودھر اودھر پھرنے لگا افراسیاب
نے مصور کو آزردہ خاطر دیکھکے کہا کہ اے مصور جادو میرے پاس ایک قلم ہفت رنگ ہے اُسکو شمشیر
جمشید اور سامری کہتے ہیں تو ہم تمکو وہ دیویں گے اس وجہ سے کہ اُسمیں یہ وصف ہے کہ وہ سات
رنگ بوقت تحریر پیدا کرتا ہے مصور جادو نے سُنکر مجرا کیا اور نذر دکھلائی اُسنے اُسی وقت قلم منگوا کے
حوالے کیا مصور اُس قلم کو لیکر رخصت ہوا اور سوار ہو کر مع صورت نگار کے اپنی بارگاہ میں ملول
اور غمگین جا کر بیٹھ رہا یہاں چالاک قلم کا حال تو سُن چکا تھا اور دیکھا بھی تھا کہ افراسیاب
نے مصور کو قلم دیا ہے پس فوراً ایک ساحر کی صورت بن کے ساتھ قلم کے مُنھ درست کر کے ہاتھ
میں لے لیے اور آکر سامنے مصور جادو کے پہونچا اور جھک کر مجرا کیا اور کہا کہ یہ قلم افراسیاب
نے واسطے آپ کے اور بھیجے ہیں اِنکو بھی دیکھئے کہ بہت تحفے ہیں اور قابل اسکے ہیں کہ آپ تصویریں اس
سے کھینچیے مصور نے وہ قلم لے تو لیے مگر غور کر کے جو دیکھا تو کچھ تحفہ نہ تھے جب تو نہایت
حیران ہوا اور سوچا کہ افراسیاب نے کیا سمجھ کے یہ قلم مجکو بھیجے ہیں یہ تصور کر کے مریخ
جادو کو طلب کیا اور اُس سے کہا کہ تم ان قلموں کو پاس افراسیاب کے لیجاؤ اور میری
طرف سے کہو کہ آپکو سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ آپ نے یہ کیسے قلم مجکو عنایت کیے ہیں یہ تو
بالکل کسی کام کے نہیں ہیں وہ تو قلم لیکر طرف افراسیاب کے چلا گیا اور یہاں مصور
جادو کو شک گذرا کہ یہ کوئی عیار تو نہیں ہے یہ سوچکر طرف چالاک کے گھور کر جو دیکھا تو
وہ بھاگ کھڑا ہوا پھر تو یقین کامل ہو گیا مصور کو کہ یہ عیار تھا بہت آزردہ خاطر ہو کر تدبیر

صورت نگار سے پوچھنے لگا کہ کیونکر عیارون کے ہاتھ سے جان بچیگی یہ تو کسی طرح سے پیچھا نہین چھوڑتے ہین اب مین کیا فکر کرون میری عقل تو حیران ہے یہ دونون اس فکر مین مشغول ہو رہے ہین اور چالاک پھر ایک ساحر کی صورت بن کے آیا اور کہنے لگا کہ اے نبیرہ جمشید خداوند افراسیاب نے فرمایا ہے کہ وہ قلم مین نے ہرگز نہین بھیجے ہین بہت ہوشیار رہنا کیا عجب ہے کہ وہ کوئی عیار ہو اور ساتھ تمھارے دغا کر جائے خبردار اسکو جانے نہ دینا اور پکڑ لینا اس کلمہ کو سنکر مصور بدحواس ہو گیا اور اٹھکر چالاک کو ادھر ادھر تلاش کرنے لگا جبکہ نہ پایا تو لوگون سے پوچھا کہ ابھی تو وہ کھڑا ہوا تھا کدھر کو چلا گیا آمین اس ساحر نے کہ جو پیغام لیکر افراسیاب کا آیا تھا کہا کہ آپ ذرا گوشہ مین چلین تو مجکو کچھ اور بھی عرض کرنا ہی ہے اسکو بھی گوش گزار آپکے کرون مصور جادو اندر ایک صحنچی کے ہاتھ پکڑ کے لیگیا اور کہا کہ جلد اس بات کو بھی کہدو کہ میرا دم گھبراتا ہے چالاک نے باتون مین لگا کر اسکو بیہوش کر دیا اور پشتارہ بدوش ہو کر طرف صحرا کے مصور جادو کو لیکر بھاگا یہ تو ادھر کو چلا گیا اودھر صورت نگار کو وہم دامنگیر ہوا کہ یہ ساحر بھی کہین عیار نہو چلکر خبر تو لے کہ وہ علیحدہ کسواسطے لیگیا ہے یہ تصور کرکے اس صحنچی کے اندر جو گئی تو مصور جادو کو نہ پایا بس یقین ہو گیا کہ عیار لیگیا دھاڑ ادھاڑ پیٹنے لگی اس عرصہ مین مرغ جادو نے بھی جا کر افراسیاب سے زبانی مصور جادو کے جو کچھ سنا تھا وہ سب بیان کیا وہ سنکے مع حیرت جادو کے اٹھکر ناگاہ مصور جادو وہین چلا آیا تو دیکھا کہ صورت نگار پریشان حال بیٹھی ہوئی رو رہی ہے اور صورت نگار نے جو ان دونون کو دیکھا تو اور زیادہ رونے لگی اور پکاری کہ اے افراسیاب مین تو لٹ گئی میرا راج سہاگ سب جاتا رہا اب مین کیا کرون ان دونون نے اسکی تشفی کی اور اپنے ساتھ لیکر مصور جادو کی تلاش کو روانہ ہوئے اور جا کر اسی طرف کو یہ تینون بھی پہونچے کہ جدھر چالاک لیے ہوئے جاتا تھا مصور کو بس افراسیاب نے دیکھکر چالاک کو تو گرفتار کر لیا اور مصور جادو کو لیکر ہوشیار کر دیا صورت نگار اپنے خاوند کو دیکھکر نہایت خوش ہوئی اور افراسیاب چالاک کو واسطے قتل کرنیکے اور ایک درہ کوہ مین لیکر چڑھ گیا برابر اس کے صرصر عیارہ بھی آکر پہونچی اسنے اسکو دیکھکر اس خیال سے کہ یہ بھی کوئی عیار نہو کہا کہ خبردار میرے پاس نہ آنا الگ کھڑی رہ صرصر اس کلمہ پر قہقہہ مار کے ہنسی اور کہنے لگی کہ اے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین تو آپ کی لونڈی ہون آپ مجھسے کاہے کو اندیشہ کرتے ہین اس کلمہ کو سُنکر افراسیاب نے
اپنے سحر سے دریافت کرلیا کہ حقیقت مین یہ صرصر ہے تو پھر خاموش ہوگیا یہ بھی برابر چالاک کے آکر
کھڑی ہوئی اُسوقت افراسیاب نے مصور جادو سے کہا کہ تمھین چالاک کو اپنے ہاتھ سے قتل کرو اسنے ارادہ
تلوار مارنے کا کیا تھا کہ صبا رفتار بھی آکر پہونچی افراسیاب نے اُسکو بھی اپنے کف دست کو دیکھکر
علم سحر سے دریافت کرلیا کہ یہ بھی صبا رفتار ہے کوئی عیار نہین ہے خاموش ہو رہا صبا رفتار نے
ڈرکر افراسیاب کی دونون ہاتھون سے بلائین لین اور کہا کہ قربان ہوجاؤن اُسوقت آپ کے
ہونٹھ کس وجہ سے خشک ہو رہے ہین اور جمشید و سامری کی نہین معلوم کہ حضور کے اوپر کیا خفگی
ہے کہ جو اس مصیبت مین آپ کو گرفتار کیا ہے کہین یہ موے عیار خدا پرستون کے جلد غارت ہون
تو پھر آپ ادہر سب خاطر جمعی سے بیٹھین یہ کہکر دو چار خوشہ انگور کے اپنے پاس سے نکالے اور
کہا کہ اگر حضور کا دل چاہے تو یہ انگور حاضر ہین اسکو نوش فرمایئے تاکہ حدت رفع ہوے افراسیاب
نے وہ انگور لے کر چند دانے تو آپ کھائے اور ایک ایک دو دو اور ونکو بھی کھلا کے ساتھ ہی کھانے کے
ایکدم بھر مین تو وہ سب بیہوش ہوکر گر پڑے اُسوقت صبا رفتار پاس چالاک کے
آئی اور کہا کہ ہم اور تم دونون برابر ہوئے ہماری جان تو تم نے اس مقام پر بچائی تھی اور اب ہمنے
تمھاری جان کو اس مقام پر بچایا ہے جاؤ اب جدھر تمھارا دل چاہے اُدھر کو چلے جاؤ چالاک
نے سُنکر ارادہ چلنے کا کیا تو ہاتھ پاؤن مین بالکل طاقت نپائی ذرا بھی جنبش نہ کرسکا یہ حال دیکھکر
صبا رفتار نے چالاک کو پشتارے مین باندھا اور پشتارہ بدوش ہوکر کہا کہ چل مین تجکو بارگاہ جمشید
مین بھی خیر سے پہونچادون یہ کہکر ایک پرچہ کاغذ کا اس مضمون سے لکھکر اُسی مقام پر ڈالدیا کہ اے افراسیاب
دانا اور آگاہ ہو کہ سنم مہتر قِران نظر کردہ علی عمران اگرچہ تو میرے خلیفہ کو پکڑ لایا تھا لیکن ہمنے بھی
اپنے تئین پہونچایا اور خلیفہ کو اپنے رہا کر کے تیری قید سے لیگیا خبردار ایسی حرکت اب نکرنا ورنہ
مین تجکو مار ڈالون گا غرض پرچہ کو تو وہین چھوڑدیا اور آپ چالاک کا پشتارہ لیکر روانہ
ہوئی کوئی دو کوس کے اوپر صحرا مین پہونچی تھی کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اور اُٹھا کر صبا رفتار
کو مع پشتارے کے اوپر ایک کوہ کے لے گیا اور وہان جاکر ایک ساحر کی صورت بنا اور
پوچھا صبا رفتار سے کہ کس کو تو لیے جاتی ہے اسنے کہا کہ مین چالاک کو لیے جاتی ہون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پاس افراسیاب کے تجکو کیا کام ہے کہ جو تو مجکو اُٹھا کر لے آیا ہی اور پرسان حال ہوتا ہے اُسنے
سُنکر کہا کہ مین اسواسطے لے آیا ہون کہ میرا بھی ارادہ تیرے ساتھ چلنے کا ہی صبا رفتار اس کلمے کو
سُنکر نہایت حیران ہوئی آخر کو بحر عیاری مین غوطہ زن ہو کر سر کو اُٹھایا اور کہنے لگی کہ خیر تم بھی
میرے ساتھ چلو اور انکو بھی اپنے ہمراہ لیتے چلو کہ جو تمھارے پیچھے کھڑے ہوئے ہین
اُس نے اس کلمہ پر مڑکر جو دیکھا تو صبا رفتار نے حلقہ ہاے کمند مار کے اُس کو گرا دیا
اور جلدی سے سر اُس کا کاٹ ڈالا اور چالاک کو پھر لیکر روانہ ہوئی مگر دل مین ڈرتی ہوئی
کہ کہین پکڑی نہ جاؤن یہ تو اس فکر مین مضطر و پریشان چلی جاتی تھی کہ قران نے اثناے
راہ مین آ کر گھیرا اور پکار کر کہا کہ ٹھہر جا کہان جاتی ہے اور کسکو لیے جاتی ہی اس نے کھڑے
ہو کر سارا حال چالاک کا بیان کیا اور رکھکر چالاک کو سامنے قران کے رکھدیا مہتر قران
نے سُنکر چالاک کو اُٹھالیا اور پشتارہ بدوش ہو کر طرف بارگاہ جمشید کے چل نکلا اور وہان
افراسیاب کو اور اُن سب ساحرون کو ہوش جو آیا تو وہ حیران ہو کر اُٹھ بیٹھے اور
دریاے ندامت مین غرق ہو کر اپنے اپنے مکان کو چلے گئے اور افراسیاب بارگاہ حیرت مین
جا کر بیٹھا اور متحیر ہو کر حیرت سے کہنے لگا کہ عقل میری گم ہی کہ چالاک کو اُٹھا کر کون لے گیا
یہ کہکر مارے ڈر کے اُسی وقت طرف ظلمات کے اُٹھکر چلا گیا حیرت جادو بارگاہ مین
بیٹھی رہی کہ دفعتہً ایک لکہ ابر سرخ رنگ سامنے سے اُس کو نظر آیا یہ اُس کو دیکھ کر
بکمال حیران ہوئی اور دل مین کہنے لگی کہ یہ ابر کیسا ہی یہ تو اس فکر مین تھی کہ وہ ابر فسق ہوا
اور اُسمین سے ایک ساحرہ پیازی جوڑا پہنے ہوے نمودار ہوئی اور آ کر اُسنے حیرت کو مجرا
کیا اور کہا کہ خالہ افراسیاب کی ملکہ اندر جادو تشریف لاتی ہین حیرت جادو سُنکر نہایت
خوش ہوئی اور سوار ہو کر واسطے پیشوائی کے روانہ ہوئی اور جا کر اثناے راہ مین ملاقات
کی ساتھ اپنے بہ آبروے تمام اندر بارگاہ کے لے کر آئی اور اوپر دلنگل کے تدر دیگر بٹھلایا
اس کو تو بارگاہ مین چھوڑ دو اور مہتر قران کا حال سُنو کہ وہ جو پشتارہ چالاک کا
لے کر چلے تھے تو جا کر اندر بارگاہ جمشید کے پہونچے اور چالاک کو سامنے جمشید کے
رکھکر سب حال بیان کر دیا اُس نے سُنکر سحر افراسیاب کو چالاک کے اوپر سے اُتارا

ہاتھ پانون اُس کے کھل گئے وہ اُٹھکر اوپر کرسی کے بیٹھا اور حال صبا رفتار کا بیان کیا
کہ آج اُس نے مجکو رہا کیا ورنہ مین بڑی مصیبت مین گرفتار ہو گیا تھا یہ کہکر اور باتین کرنے
لگا قران و جانسوز اور ضرغام وغیرہ آکر متمکن ہوے اور حال سنیے اندر جادو کا کہ اُس نے
بیٹھکر حیرت جادو سے پوچھا کہ تم نے طلسم کا آجکل کیا عالم کر رکھا ہے کہ ہر چہار طرف کو غدر برپا
ہو رہا ہے اُس نے کہا کہ میرا کچھ قصور اسمین نہین ہے مین بھی ناچار ہون کہ عیار خدا پرستون
کے بڑے زبردست ہین کوئی اُن کا سامنا نہین کرسکتا ہے اس وجہ سے طلسم مین غدر برپا ہے
کہ وہ عیار ہر ایک کو مار ڈالتے ہین اور اُن سے زور کسی کا نہین چلتا ہے اندر جادو نے کہا
کہ حمیشد تو ایسا زبردست نہین ہے کہ اُس سے بھی کوئی سامنا نہ کرسکے پھر اس کی کیا
وجہ ہے کہ جو ابھی تک اُسکو بھی تم نے گرفتار نہین کیا حیرت جادو نے کہا کہ حقیقت مین
اُس کی کچھ اصل نہین ہے مگر بسبب عیارون کے اُس کے اوپر بھی ہم قابو نہین پاتے ہین
اندر جادو نے اس حال کو سُن کے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے پس جب وہ زمانہ آیا کہ شہسوار
فلک توسن چرخ سے اُتر کر بارگاہ مغرب مین گیا اور رداے شام جانب خاک گستردہ ہوئی نظم

بشکل بخت زاہد اک اندھیرا | اُٹھا مغرب سے ہر جانب کو گھیرا
ہوے تابان جمال شمع ہر سو | لگا جلنے کا پروانون کو قابو

سر شام طبل جنگ پر چوب پڑی طائران سحر جو اس مقام پر براے جاسوسی رہتے ہین وہ
اُڑکر بارگاہ مہرخ مین گئے اور بزبان فصیح دعاو ثنا و شاہی بجا لائے اشعار

یا الٰہی جو یہ تیرا ہے چراغ دولت | تا ابد اس سے منور رہے قندیل فلک
تا قیامت رہے مسجود خلائق دو جگ | مسند جاہ کی تیری نہ کچھے جب تک
جو ترا دوست ہو اب آئینہ گیتی پر | اسکی تمثال کبھی ہونے نہ پائے منفک
کاتب دست قضا شکل عدو کی تیرے | صفحہ ہستی سے جون حرف غلط کر دے حک

لشکر ملکہ حیرت مین طبل جنگ بجا باقی خیر و عافیت ہے مہرخ سحر چشم نے بھی اس خبر کو سُنکر نفیر سحر کو
دم دیا دلاور جو کہ ساحر نامی تھے آگاہ اور خبردار ہوے اور سحر کی تیاری کرنے لگے ہتھیار صاف اور
صیقل ہوتے تھے اور ڈھرو بجتا تھا تلوارین اسطرح خم ٹھکین کہ جیسے کشتی ہوتی ہے گر گھاٹ اُن کا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سوکھا ہوا تھا آبداری اُن کو دیجاتی تھی کمان بھر ایک کڑکتی تھی چلاتی تھی کلہ عمو وکلہ زنی کرتے تھے ایکطرف ساحر سحر پڑھتے تھے برنجی تھالیون مین آگ دھتورے کے پھل دو دسنے مردے کے پتے کیلین اور لونگین جمع کی تھین بچہ ہاے خوک جھٹکا ہوتے تھے ایکطرف نقیب آوازین لگاتے تھے شعر جوانو جوان بخت ہشیار ہو ۂ سلاحون سے اپنے خبردار ہو ۂ چار پہر رات یہی ہنگامہ جانبین مین برپا رہا آخر عمر شب تمام ہوئی اور گل خورشید بہ اعانت نسیم سحری چمنستان دہر مین شگفتہ ہوا اشعار

پڑی سامان ظلمت پر تباہی	اجال شمع پر آئی اداسی	مزاج شب مین پھیلی بدحواسی
	دھوان ہو کر چلی شب کی سیاہی	طبع کو فرخ سحر چشم اور بہار جادو

فوج کثیر لیکر مثل ہلال سحر افگن اور طوفان فہر چشم و شکیل جادو وغیرہ کو لیکر میدان کارزار مین آئین جمشید روشن جمال بھی اپنے لشکر کو ہمراہ لیکر عرصہ نبردگاہ مین آیا اسوقت بڑے بڑے تارے آسمان پر ظاہر تھے چھوٹے چھوٹے چھپ گئے تھے قلہ کوہ سے پائین کوہ تک نرگستان کواکب اور کوڑیالہ رشک لالہ کھلا تھا کرن خورشید کی نکلتی آتی تھی لشکر مین باجا جنگی بجتا تھا اسلحہ کی چقاچاق بلند تھی بیرقین سرخ سبز جلوے دکھاتی تھین ساحر طاؤسان آتش بار اژدہوان مردم آزار پر سوار تھے غرض پست و بلند زمین کو بیلچہ کارون نے ہموار کیا ابر سا گرد غبار کو بٹھایا میمنہ میسرہ آراستہ ہوا نقیبون نے نقابت کی اور مذمت دنیاے فانی زبان پر جاری کی ابیات

عاقلان باغ یہ نہین دلکش
ہستین نسترن چراغ عقل پہ ہے
لالہ رو دل یہ لیگئے جب داغ
باغ مین آبشار روتے ہین
موت سے کس کو رستگاری ہے
دو طلاق اس زندگی کی ہو گئی

جس کو دیکھو وہ ہے پریشان وش
خاک جب ہو گئے قدر عنا
جب ہوا لالہ زیب محفل باغ
عندلیبونکے ہین یہی الحان
آج وہ کل ہماری باری ہے

اس چمن کی ہواے بے غم دے
ت ہوا سر خوشنما پیدا
خاک مین گلرخان جو سوتے ہین
غافلو کل من علیہا فان
بیاہ لیجاؤ عروس موت کو

نقیب جب گرد کا لشکر کنارے ہوئے تو اُس طرف ملکہ اندر بہار جادو مع حیرت جادو کے میدان مین آئی اُس نے اپنے طاؤس سحر کو اڑایا اور بیچ میدان مین آکر فرخ سحر چشم کا نام لیکر پکاری کہ اری او نگہرام فرخ ناکام تجکو بھی یہ طاقت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور قدرت ہوئی۔ تو افراسیاب کا سامنا کرے مہرخ کو یہ نہیب مشکر تاب نہ رہی اور تخت اپنا اُڑا کر اُس کے مقابلہ میں گئی آپس میں نارنج ترنج چلنے لگے مہرخ سحر چشم نے ایک سحر ایسا کیا کہ دریائے زخار و قہار پیدا ہوا مہرخ سحر چشم ایک کشتی پر جا بیٹھی اور وہ دریا بڑھنے لگا اُس وقت ملکہ اندر جادو نے سحر پڑھکر دستک دی کہ پانی دریا کا جم گیا اور ناؤ ٹکڑے ٹکڑے اُڑگئی مہرخ سحر چشم لوٹ کر ایک اژدرو مان بنی اور پھنکار کر ملکہ اندر جادو پر آئی ملکہ اندر جادو ایک عقرب بنی اور نیش زنی ہونے لگی اسی طرح تا شام دونوں آپس میں لڑا کیں لیکن کوئی فتحیاب نہوا جب ساحر فلک عرصہ چرخ سے رد بفرار لایا اور ساحرہ شب نے قدم اپنا خبگاہ روزگار میں بڑھایا اشعار

غرض وہ دن کٹا باعیش و آرام
بڑھی پابوس کو پھر گیسوئے شام
بشکل ابر اُڑی کچھ سیاہی
ہوئے مصروف راحت مرغ و ماہی

طبل بازگشت بجا کر دونوں لشکر اپنے اپنے بستر پر آئے گو کھولی آسودہ ہوئے مگر ظفر یاب نہونے کا دونوں کو ملال رہا اُس وقت چالاک بن عمرو نے مہرخ سحر چشم سے کہا کہ آپ رنج نہ کریں میں جا کر ملکہ اندر جادو کو لاتا ہوں یہ کہکر طرف بارگاہ اندر جادو کے نکل کر روانہ ہوا اور ایک ساحرہ کی صورت بن کے سامنے ملکہ اندر جادو کے پہنچا اور اُس کو مجرا کیا اُس نے دیکھکر پوچھا کہ تو کون ہے اور کہاں سے آئی ہے اس نے کہا کہ مجکو افراسیاب نے پاس آپ کے بھیجا ہے اور کچھ کہدیا ہے آپ ذرا الگ چلیں تو میں اس بات کو کہدوں ملکہ اندر جادو سُن کر اُس کو الگ جو لیگئی تو اُس نے بہ فن عیاری اُسے بیہوش کیا اور پشتارہ بدوش ہوکر طرف بارگاہ جمشید کے نکل کر روانہ ہوا اثنائے راہ میں صرصر سے ملاقات ہوگئی اُس نے پہچان کے چالاک بن عمرو کو روک لیا پھر تو دونوں میں تیغہ عیاری چلنے لگے صرصر نے کہا کہ تو ناحق میرے ساتھ لڑتا ہے میں یہ پشتارہ تجکو نہ لے جانے دونگی بہر صورت چھین لونگی اس نے کہا کہ پشتارہ تو میں اُٹھا کر ضرور لیجاؤنگا تو گھبراتی کاہے کو ہے تجکو بھی زندہ نہیں چھوڑونگا یہ گفتگو دونوں میں ہو رہی تھی اور برابر سے لڑ رہے تھے کہ صبا رفتار بھی آکر پہونچی

اور کہا اس نے صرصر سے کہ مین بھی آپہونچی تم گھبرانا نہین یہ کہکر وہ بھی لڑنے لگی اب چالاک
تو اکیلا ہے اور وہ دونون اس کے اوپر وار کر رہی ہین یہ دونون کو جواب بھی دیتا ہے اور
دونون کے وارون کو بھی روک رہا ہے لیکن حیران ہے اس وجہ سے کہ ایک تو تھک چکا
ہے اور دوسرے بوجھ پشتارے کا بھی ہے آخرکار ناچار ہو کر یہ بیٹھ گیا اور سپر کو چہرے
کی پناہ کر لیا اُن دونون نے تلوارین اوپر سپر کے جو مارین تو وہ کٹ گئین اسمین بھی بیہوشی
تھی وہ جو ٹوٹکر دونون کے دماغ مین پہونچی تو چھینک مار کے بیہوش ہو گئین اور اوپر زمین کے
گرین چالاک نے اُن کو وہین چھوڑا اور آپ پشتارہ اندر جادو کا لیے ہوئے دربار جمشید
کے پہونچا اور پشتارے کو کھول کر چاہتا تھا کہ حال بیان کرے اندر جادو کی
بھی آنکھ کھل گئی اس وجہ سے کہ بیہوشی اس کی بھی اتر گئی تھی اس نے جو اپنے تئین
گرفتار بلا دیکھا تو سحر کر کے شعلہ آتش بنی اور نکل کر طرف آسمان کے روانہ ہو گئی
چالاک اور جمشید ناچار ہو کر رہ گئے اور اندر جادو بارگاہ حیرت مین جا کر پہونچی مگر نہایت
مضطر اور بدحواس کچھ احوال اپنے پکڑے جانے کا اور رہا ہو کر آنے کا کسی سے اظہار نہ
کیا اسمین ایک ساحر مصور جادو کا آیا اور اُس نے حیرت سے کہا کہ آپکو مصور جادو نے
سلام کہا ہے اور کہا ہے کہ مین سب تصویرین کھینچ چکا ہون کل جمشید سے مین مقرر لڑونگا دیکھنا
تو یہی کہ وہ میرا سامنا کیونکر کر سکتا ہے حیرت جادو نے سنکر کہا کہ ہماری طرف سے
بھی جا کر سلام کہنا اور کہدینا کہ تم نے جو کچھ کہ سامان کیا ہے وہی بہتر ہے اچھا کل لڑ لینا
وہ ساحر تو جواب لیکر اُدھر کو روانہ ہو گیا اور ادھر کو جاسوسان جمشید نے جا کر اس کو بھی
اطلاع کی اور کہا کہ مصور کل آپ سے مقرر لڑے گا کہ تصویرین بھی کھینچ چکا ہے جمشید
تو اس خبر کو سنکر سُن ہو گیا اور رنگ چہرے کا زرد ہو گیا چالاک نے جو دیکھا کہ جمشید
کا لہو خشک ہو گیا اس خبر کو سنکر یون کہنے لگا کہ آپ خاطر جمع رکھئین اور اندیشہ کسی امکان
کرین مین جا کر ان تصویرون کو ابھی لیے آتا ہون یہ کہکر چالاک اور ضرغام دونون
ملکر طرف بارگاہ مصور جادو کے چلے پھر کچھ دل مین آیا تو چالاک پھر کر پاس جمشید کے
چلا آیا اور ضرغام اُدھر کو چلا گیا اِدھر چالاک نے آ کر اپنی صورت اندر جادو کی سی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ننبائی اور دو سو جادوگرنیاں جمشید سے لیکر اپنے ہمراہ لین اور اوپر تخت روان کے سوار
ہوکر دربارگاہ مصور پر پہونچا اُس کو جو خبر معلوم ہوئی کہ ملکہ اندر جادو تشریف لاتی ہین تو
وہ سن کر مع صورت نگار کے واسطے پیشوائی کے دوڑا اور دربارگاہ پر آکر دونون نے
مجرا کیا اور نذرین دیکر ملکہ اندر نقلی کو اپنے ساتھ اندر بارگاہ کے لے گئے اور اوپر
کرسی کے بٹھلا کے مصور تو اپنے پر بیٹھا اور صورت نگار بائین ہاتھ کو متمکن ہوئی
اور ارباب نشاط کو اشارہ کیا وہ رقص وسرود مین مصروف ہوئے ادھر چالاک
نے دیکھا کہ صندوقچہ تصویرون کا مصور اپنی رانون کے تلے دابے ہوئے ہے اس نے
دیکھ کر صدہا تدبیرین کین اور چاہا کہ صندوقچہ کو لیلون مگر کوئی تدبیر پیش نہ گئی آخر کو ناچار
ہوکر خاموش ہو رہا قضارا کار دو صوبہ دار واسطے سیر کے بارگاہ مصور کی طرف چلے آتے
تھے انھون نے جو دیکھا کہ اندر جادو اندر بارگاہ مصور کے داخل ہوئین تو وہ گھبرائے اپنی فوج
مین چلے گئے اور جاکر انھون نے تمام اپنے لوگون سے کہا کہ اے اندر جادو پاس مصور جادو
کے تشریف لیگئی ہین اور تم لوگون مین سے کوئی ساتھ سواری کے نہین گیا اس کی کیا
وجہ ہے وہ سب اس حال کو سُنکر بدحواس ہوگئے اور کہنے لگے کہ آپ کو کچھ خبر بھی ہے ملکہ تو
اپنی بارگاہ مین بیٹھی ہوئی خاصہ تناول کر رہی ہین اس حال کو سُنکر صوبہ دار حیران ہوئے
اور فوراً اندر بارگاہ کے داخل ہوئے تو دیکھا کہ فی الواقعی ملکہ اندر جادو کھانا کھا رہی ہین
ان کو اور زیادہ حیرت ہوئی اور وحشت دامنگیر ہوئی اندر جادو نے جو ان دونون کو دیکھا
کہ خلاف دستور اندر بارگاہ کے پریشان خاطر استادہ ہوئے ہین تو اس نے پوچھا کہ اے
مسمار جادو خیر تو ہے بھلا تم اسوقت کیون آئے ہو انھون نے سنکر جو کچھ دیکھا تھا وہ سب
مفصل بیان کیا اور کہا کہ ابھی تو آپ کو بارگاہ مصور مین جاتے ہوئے دیکھا تھا آپ اسقدر
جلدی کیونکر چلی آئین اندر جادو اس مضمون کو سُنکر سمجھی کہ کوئی میری صورت بنکر مصور
کے قتل کرنے کو گیا ہے یہ سوچکر جلد ہاتھ دھوکر اکیلی اوپر طاؤس سحر کے سوار ہوکر اندر بارگاہ
مصور کے پہونچی تو دیکھا کہ حقیقت مین میری صورت کی ایک عورت اوپر بیٹھی ہوئی
ہے پس اس نے بارگاہ مین کھڑے ہوکر آواز دی کہ منم اندر جادو یہ کہکر چالاک کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بزور سحر پکڑ لیا اور طاقت اُس کے ہاتھ پاؤن کی زائل کر دی اور مصور جادو سے کہا کہ یہ
کوئی عیار میری صورت بن کے آیا تھا قتل ہی تم کو کر چکا تھا وہ تو بڑی خیر ہوگئی کہ مجکو
اطلاع ہوگئی تو مین نے آکر اُس کو گرفتار کر لیا یہ کہکر اوپر تخت کے متمکن ہوئی اور چالاک
سے پوچھا کہ ارے تیرا نام کیا ہے اور تو کون ہے اس نے کہا کہ مین عیار ہون اور
نام میرا چالاک بن عمرو ہے مصور جادو اور صورت نگار دونون تو پاس اس کے بیٹھے
ہوئے تھے اب جو نام سُنا تو بدحواس ہو کر تخت کے نیچے اُتر پڑے اور صندوقچے کو مصور مارے
گھبراہٹ کے بھول گیا وہ اوپر تخت کے رہ گیا اُس وقت ضرغام شیر دل نے اُس
صندوقچہ کو اُٹھا لیا کہ وہ بھی بڑی دیر سے ایک خدمت گار کی صورت بنا ہوا صندوقچے کی
فکر مین برابر تخت کے کھڑا ہوا تھا لیکر ایک ہی جست مین باہر بارگاہ کے پہونچا اور پکارا کہ مین
ضرغام شیر دل ہون مصور دیکھ لے کہ مین لیے جاتا ہون اُس شے کو کہ جس کے بھروسے
پر تو غرا کر رہا تھا اس کلمہ کو سُنکر مصور اور صورت نگار دونون اس کے پکڑنے
کو دوڑے مگر وہ نکل گیا اور یہ مارے ڈر کے باہر بارگاہ کے نہ نکلے کہ کہین کوئی عیار اور
نہ پکڑ لیوے دربارگاہ پر سے پھر کر چلے گئے اور جا کر اندر جادو سے کہا کہ ہماری تو ساری
محنت برباد ہوگئی اب ہم کسی کام کے نہ رہے یہ کہکر بیٹھ گئے اور اندر جادو کو بھی
کمال فکر دامن گیر ہوئی اور چالاک کو اپنے ساتھ لیے ہوئے بارگاہ حیرت مین آئی اور سب
حال چالاک کی عیاری اور ضرغام کے صندوقچہ لے جانے کا بیان کیا اور کہا
کہ چالاک کا سر تو مین مقرر کاٹون گی یہ کہکر دو ساحرون کو حکم دیا کہ قرطاس جادو
کو جا کر بلا لاؤ وہ تو اُس کے بلانے کو چلا اور ضرغام شیر دل نے صندوقچہ سے جا کر
جمشید جادو بن کوکب روشن ضمیر کے حوالے کیا اُس نے اُسی وقت اُن تصویرون
کو نکال کر پھاڑ ڈالا اور ضرغام شیر دل پھر جانب بارگاہ حیرت جادو
روانہ ہوا راہ مین اُن دونون ساحرون کو جاتے دیکھا جو کہ قرطاس جادو کے بلانے
کو جاتے تھے اُس نے اُن کو باتون مین لگا کر اُن سے سب حال گذرا ہوا قرطاس جادو
کا دریافت کیا اور اُنھین کے ساتھ قرطاس کے پاس آیا اِن دونون ساحرون نے قرطاس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کو سلام کیا اور کہا کہ آپ کو ملکہ اندر جادو بلاتی ہین جلدی تشریف لے چلیے قرطاس یہ سنکر ایک صحنچی مین کپڑے پہننے کو گیا ضرغام بھی اندر اُس کے گیا اور اسکو بیضہ بیہوشی مار کر بیہوش کر دیا اور آپ اُسکی صورت بنکر کپڑے وغیرہ اُس کے پہنکر اُس کو تو وہین چھوڑا اور آپ باہر نکلا ہمراہ اُن دونون ساحرون کے جاکر اندر جادو کے پاس بیٹھا اُسوقت نخیتور نے کہا کہ یہ عجیب وغریب تماشا ہے کہ جو ساحر آتا ہو اسکو آشنا بھی کسی سے نہین ہو سکتا ہے کہ دریافت تو کرین کہ یہ ساحر ہے یا کوئی عیار اُسکی صورت بنکے چلا آیا ہے یہی باعث ہے کہ سب دھوکا کھاکے مارے جاتے ہین اس کلمہ کو سُنکر حیرت جادو کو کھٹکا گذرا کہ حقیقت مین اکثر ایسا اتفاق ہوچکا ہے کہین ایسا نہو کہ یہ بھی عیار ہو پس یہ تصور کرکے اندر جادو سے کہا کہ آپ سحر سے دریافت کرلین کہ یہ قرطاس جادو ہے یا کوئی عیار ہے اُس وقت اُس نے کہا کہ اے ملکہ تمھین دریافت کرو حیرت نے ایک دانہ موتی کا زمین پر پھینکا اور کہا کہ اے قرطاس اسکو اُٹھالا ضرغام نے اُس دانے کو اُٹھانا چاہا مگر وہ اٹھ نہ سکا یہ زور کرکے ناچار ہوگیا اُس وقت حیرت نے ہنس کر ضرغام کو پکڑ لیا اور اندر جادو نے پوچھا ارے تیرا کیا نام ہے ضرغام نے کہا کہ مین وہ ہون جو مصور جادو کا صندوقچہ لے گیا تھا مجکو ضرغام شیردل کہتے ہین اب مجکو بھی مین صبح وشام مین قتل کیا چاہتا ہون اندر جادو اس کلمے کو سُنکر بہت خفا ہوئی اور کہا کہ اے بدذات تو نے قرطاس کو کیا کیا اس نے کہا وہ بارگاہ کی صحنچی مین ننگا پڑا ہے جاکر دیکھ لے اندر جادو کو اور زیادہ غصہ آگیا اور اُس نے ایک پنجے مین چالاک کو اور دوسرے پنجے مین ضرغام کو دابا اور اپنی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئی لیکن قران سلدنیے جو بارگاہ حیرت مین موجود تھے اور یہ باتین سُن رہے تھے وہ بھی روانہ ہوے اور جاکر پشت بارگاہ پر نقب کھود کر صحنچی مین آئے کہ جہان قرطاس بیہوش پڑا تھا پس اُسکو تو نقب مین ڈال دیا اور آپ اُس کی صورت بنکر اُسی طرح سے ننگا مادرزاد بیہوش ہوکر لیٹ رہا اسی لئے کہ جو کوئی دیکھے بیہوش سمجھے اور یہان اندر جادو نے اپنی بارگاہ مین آکر م

چالاک اور ضرغام کو بزور سحر کھڑا کر دیا اور آپ وہاں سے اسی چھپی میں آئی جہاں
قرطاس بیہوش پڑا تھا یکایک قرطاس جادو بیہوش پڑا ہے اس نے چھینٹا پانی کا
مارا کہ قرطاس ہوشیار ہو کر اُٹھا اندر جادو نے اسے ننگا دیکھکر منھ اپنا دوپٹے
سے چھپا لیا اور کہا کہ اسے قرطاس تو اپنا ستر ڈھانک بعد ازان میں تجھسے
حال کہوں گی قران نے اُٹھنے کے ساتھ ہی ایک بیضہ بیہوشی کا مارا کہ اندر جادو
بیہوش ہو کر چاروں شانے چت گری قران نے اس کو خوب جکڑ کر ایک پٹی بیہوشی
کی اس کی ناک پر چڑہائی اور پشتارہ باندھ کر نقب میں کود کر مع قرطاس سیدھا
بارگاہ جمشید کی طرف بھاگا اثنائے راہ میں ایک درہ پہاڑ کا دیکھا خیال میں قران
کے آیا کہ چالاک اور ضرغام کو بھی لے آنا چاہیے ایسا نہو کہ ان کو حیرت
پکڑ لیجائے یہ سوچ کر قران نے اندر جادو کا پشتارہ تو دامان کوہستان میں چھوڑا
اور آپ پھر اسی نقب کی راہ سے ارادہ کرتا تھا کہ کیونکر جاؤں اور کس شکل سے جاؤں
بیان کا حال سُنیے کہ جانسوز اندر جادو کی بارگاہ میں حیرت جادو کی شکل بنکر
آیا اور چالاک وضرغام کو بندھا دیکھکر ہنسا اور کہنے لگا کہ اسے موئے عیارون
تم نے قیامت نازل کی ہے دیکھو تمھارا کیا حال ہوتا ہے تمام جادوگرنیاں حیرت
کو دیکھکر اُٹھ کھڑی ہوئیں بعد ازاں حیرت نقلی نے پوچھا کہ اندر جادو کہاں ہے
سبھوں نے کہا کہ اس راؤٹی میں اکیلی تشریف لیگئی ہیں اور کوئی وہاں نہیں ہے
آپ تشریف لیجائیے آپ کو ممانعت نہیں ہے جانسوز بیساختہ اندر راؤٹی کے
گیا وہاں جو دیکھا قران متفکر ہیں جانسوز نے کہا کہ کس فکر میں ہیں قران نے جانسوز
کو گلے سے لگایا اور پہچان کر کہا کہ بیٹا تم اندر کی شکل بنو اور چالاک و ضرغام کو اس
راؤٹی میں لاؤ اور اسی نقب کی راہ میرے ساتھ چلو جانسوز نے کہا کہ بہت خوب
غرض جانسوز بصورت اندر بنا اور راؤٹی سے باہر نکلا کہا کہ بوا حیرت ان عیاروں
کی تمھارے نزدیک اصل وحقیقت ہے ہیں ان عیاروں کو دیکھو تو کس
طرح قتل کرتی ہوں یہ کہتی ہوئی برابر چالاک و ضرغام کے آئی اور چالاک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ضرغام کو پکڑ کر اُسی طرح اُسی راؤٹی مین لیگئی اور باہر ساحرنیون سے کہدیا کہ کوئی میرے
پاس راؤٹی مین نہ آنے پائے اندر لا کے سامنے قران کے کھڑا کردیا قران کو دیکھ کر
چالاک و ضرغام دونون خوش ہوئے اور کہا کہ ہمارے تو ہاتھ پانون سحر مین مسحور ہین
قران نے ایک بیضہ بیہوشی کا دونون پر مارا کہ دونون بیہوش ہوگئے ایک پشتارہ قران نے
لیلیا اور ایک پشتارہ جانسوز نے دونون لے کر نقب کی راہ سے باہر نکلے اور لے بھاگے اب
احوال اندر اور قرطاس کا سُنیئے کہ وہان جو درہ پہاڑ مین دونون پڑے تھے کہین
قضارا کوئی ساحر بھی کہ نام اُسکا نمیش جادو ہے وہ ندیم نوکر کوکب کا ہے ہمراہ جمشید
کے اسی فکر مین ہے وہ کہین لبطور سیر اُس پہاڑ مین جا نکلا اُس نے دیکھا کہ اندر اور
قرطاس دونون بیہوش بندھے پڑے ہین نمیش نے اُسی حالت بیہوشی مین دونون کو خوب
جکڑ کر ایک پتھر کی چٹان سے باندھا اور پٹی بیہوشی جو بندھی تھی اُس کو دماغ سے اندر کے
کھول ڈالا اور خوب سا کپڑا اُس کے دوپٹے کا مُنھ مین بھرا اور ازار بند پاجامے کا نکال کر
اندر جادو کے گلے مین خوب کھینچکر باندھا اور قرطاس کچھ ایسا ساحر زبردست نہ تھا
غرض باندھ کر کوڑا مارنا شروع کیا جب اندر پر کوڑا پڑنے لگا اُسوقت اندر کی آنکھ کھلی
اب سحر کو پڑھ نہین سکتی کیونکہ گلا بندھا ہوا ہے اور مُنھ مین بھی کپڑا بھرا ہوا ہے مگر مارے مار کے
پھڑک پھڑک کر تڑپ رہی ہے اور قرطاس کی جو آنکھ کھلی تو اُس نے دیکھا کہ نمیش جادو
زبردست ساحر ہے بعد ازان قرطاس دُہائی دُہائی توبہ توبہ مچانے لگا اُسوقت نمیش نے
جھنجلا کر ایک تیغہ مارا کہ قرطاس کا سر دو ٹکڑے ہوکر زمین پر لوٹنے لگا بعد تھوڑی دیر
کے آواز آئی کشتی مرا نام من قرطاس جادو بود بعد ازان دوسرا تیغہ دوڑ کر اندر پر
مارا کچھ اثر نہ کیا اُس وقت اِس نے کوڑا مارنا شروع کیا اور کوڑے کی آواز تڑاق تڑاق کی
دور تک جاتی تھی اتفاقاً کہین صرصر عیارجی نے آواز کوڑے کی سُنی وہ گھبرا کر اُس پہاڑ
مین چھپ کر دیکھنے لگی دیکھا تو اندر جادو بندھی ہے اور ایک لاش برابر اُس
کے پڑی ہے اور ایک ساحر کوڑے مار رہا ہے اِس قطامہ نے اپنی صورت ملکہ مہرخ
کی بنائی اور سامنے نمیش کے آکر پکاری واہ واہ اے نمیش کیا سزا معقول تمنے دی

یہ کہکر برابر نمیش کے پہونچی اور اندر کو جو دیکھا تو بیہوش و بیدم پڑا ہے کوڑون کے ہوگئی ہے غرض صرصر نے برابر پہونچتے ہی نمیش کے ایک بیضہ بیہوشی کا نمیش پر مارا کہ یہ تو چارون شانے چت گرا اگر خوف سے چالاک ضرغام قران جان سوز عیارون کے اس نے جلدی سے اندر کو کھول کر باندھ پشتارہ روانہ ہوئی نمیش کو وہین پڑا رہنے دیا چند قدم نہین پہونچی تھی کہ سامنے سے قران اور جانسوز دونون چالاک اور ضرغام کے پشتارے لیے چلے آتے تھے انھون نے للکارا کہ خبردار اے صرصر کہان جانے پائیگی صرصر بجواس ہوئی قران اور جانسوز نے دونون اپنے پشتارے تو زمین پر رکھدیے جانسوز سے قران نے کہا کہ تم پشتارون سے خبردار ہوین پشتارہ اس سے چھینے لاتا ہون جانسوز تو چالاک و ضرغام پر مستعد کھڑا ہے اور قران نے آکر صرصر کو گھیرا اب صرصر گھبرائی خنجر خنجر زنی کرتی جاتی ہے کہ اکبارگی قران نے جست کر کے حلقہ کمند کا صرصر کی گردن مین مارا وہ چارون شانے چت گری چاہتا ہی قران کہ جھپٹ کر اندر کے پشتارے کو اٹھالے کہ ایک پنجہ پیدا ہوا صاف پشتارہ لیکر سوے آسمان غائب ہوا ناچار قران نے صرصر کو چھوڑ دیا اور آپ چالاک کا پشتارہ اور جانسوز و ضرغام کا پشتارہ لیکر جمشید کی بارگاہ مین پہنچے جمشید نے چالاک و ضرغام کا سحر دور کیا قران کو گلے سے لگایا وہان نمیش کو ہوش آیا یہ گھبرایا ہوا جمشید کی بارگاہ مین آیا اور سارا حال اپنے بیان کیا غرض قران چالاک ضرغام جانسوز چارون عیار اور تمام جادوگر جمشید کی بارگاہ مین بیٹھے ہوے ہنس رہے تھے مگر حال اندر کا سنو کہ وہ پنجہ ایک ساحر ملازم اندر کا تھا کہ وہ لیکر اندر کو حیرت کی بارگاہ مین لایا اور سامنے حیرت کے اندر کو ڈالدیا گھڑی بھر کے بعد صرصر بھی آکر پہونچی حیرت نے دیکھا کہ اندر کا تمام بدن پاش پاش پرزے پرزے ہے اور بیہوش ہے کچھ جان باقی ہے گھبرا کر کچھ چھینٹے پانی کے حیرت نے دیے چار گھڑی کے بعد اندر کو ہوش آیا حیرت نے احوال پوچھا اندر نے سارا حال اپنا منھ پیٹ پیٹ کر کہا اور کہنے لگی کہ قسم ہے سامری جمشید کی مین نے ایسے حرامزادے زبردست عیار نہ دیکھے جنکو اپنے مرنے کا بھی کچھ ڈر نہین حیرت ابھی یہی کہہ رہی تھی کیا کہون تمسے مین تو کہتی

زندگی سے تنگ ہون اسد عیارون کے ہاتھون سے مجھے ایذا اور صدمے پہونچے اور پہونچتے جاتے ہین غرض اندر و حیرت دونون یہی ذکر مذکور رہی تھین کہ افراسیاب مع لشکر قاہرہ جادوگرون کے آیا اور تعریف لشکر کی کیا لکھی جائے القصہ حیرت استقبال کو نکلی غرض بڑی شان و شوکت سے افراسیاب تخت پر آکر بیٹھا اندر کو دیکھا کہ آنکھون مین آنسو بھرے ہوے نہایت بیزار خفا بیٹھی ہے افراسیاب نے پوچھا کہ خیر باشد تمھارا کیا حال ہے اندر نے از ابتدا تا انتہا سب حال بیان کیا بعد ازان کہنے لگی کہ اب جا کر مقابلہ کرونگی افراسیاب نے ہر چند منع کیا اُس نے نمانا آخر افراسیاب نے کہا کہ آپ بزرگ ہین جو چاہین کرین یہ خاموش ہوئی جب افراسیاب ظلمات چلا گیا اور ہستی سو تملوم ہوئی کہ زن دہر نے دختر شب کو جنا اشعار

غروب شمس کا پہونچا جو ہنگام | نظر آنکھون مین آیا سرمۂ شام | کھلا آخر معمائے زلف شب کا
اٹھا دھندلا غبار اکسو غضب کا

اندر جادو نے طبل جنگ بجوایا یہ خبر مہرخ و جمشید کو ہوئی اُنھون نے بھی طبل جنگ بجوایا ساحر سحر تیار کرنے لگے اُس شب ساحرہ گیتی کو خوف ہوا کہ کہین مجھ پر افسون پردازی ہو کہین میری نہ بربادی ہو بنگالی ڈھرو بجا کر لون تا ننے لگے کلوا بھیرون نار سنگہ کو ماننے لگے گلستان دہر مین نسیم سحر وزان ہوئی صرصر قر چلنے لگی ڈفلی اور بانسری بجنے لگی کڑھائیان چڑھ گئین سپاہیون مین ہتھیار صیقل اور مصقل ہونے لگے چار پہر رات یہی ہنگامہ رہا طول ہر مقام پر بیجا ہے جب وہ زمانہ آیا کہ شمشیر بہادران سے رات کٹ گئی اور نیزۂ خطوط شعاع مہر لے کر ترک فلک توسن چرخ پر سوار ہوا شعر

کہ جب نقشہ مٹا شب کے قدم کا ٭ جھمکڑا نور کا ہر سمت چمکا ٭

صبح کو مہرخ و جمشید اور بہار و مخمور بازلیط قرقرے ہنس آتشین اور فیل آتشین پر سوار ہو کر جانب میدان جنگگاہ روانہ ہوئے اُس طرف سے اندر و حیرت فوج لے کر آئین دلاورون نے پہلے جا ئے نقارے گرجے اور بجنے لگے اندر جادو کی طرف سے کہلاب جادو نکلا اور جمشید کی طرف سے نیش جادو نکلا کہلاب نے پیکان سحر نیش پر مارا اُس نے خالی دیکر ناوک بلا کہلاب کی چھاتی کے پار نکل گیا کہلاب جہنم واصل ہوا اسی طرح سے چالیس ساحر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نمیش نے مارے آخر کو اندر نے اپنے تخت پر سے وہ تلوار جو اُس کے آگے دھری تھی اُسے
کھینچی جیسے ہاتھ اُٹھایا تھا ایک وار کر نے نمیش کے دو ٹکڑے ہوں اُس نے خالی دیا بعد
ازاں اندر تخت پر سے کود پڑی اور دونوں مٹھوں مین خاک سامری و جمشید کی فوج پر ماری
جیسے ہی خاک اُڑی تمام لشکر مع جمشید بیہوش ہو کر گر پڑا اندر نے دوڑ کر جمشید کو پکڑ لیا اور
سمت آسمان اُڑ کر پکاری کہ اے حیرت مجھے جس سے کام تھا اُس کو میں لائی اب تم بھی
چلی جاؤ اپنی بارگاہ مین یہ سُن کر حیرت پھر کر اپنی بارگاہ مین آئی مگر اندر جمشید کو
پکڑ کر جنگل کی طرف روانہ ہوئی لشکر جمشید کا حال سُنیئے کہ دو گھڑی کے بعد تمام ساحروں
کی آنکھ کھلی جمشید کو تخت پر نہ پایا ایک عجب تہلکہ پڑا نہرخ بہار اختر بن سہیلان
وغیرہ سب کی سب پھر بارگاہ مین جمشید کی آئین اختر نے کہا کہ مین جاتی ہون جمشید کو
لیے آتی ہون ادھر قران چالاک ضرغام یہ تینون عیار روانہ ہوئے لیکن پہلے اندر
جادو کا حال سُنیئے کہ اس نے خوب سحر کر کے جمشید کو ایک درہ کوہ مین اُتارا اور کہا کہ
اے جمشید مین تیرا سر کاٹے لیتی ہون یہ کہکر اندر الگ جا کر بیٹھی اور ایک پتلہ سحر کا بنایا
اور کہا کہ جا کر جمشید کا سر کاٹ ڈال اُسوقت ملکہ اختر پہونچی دیکھا اُس نے کہ اندر الگ بیٹھی
ہے جمشید علحدہ ہے لیکن ایک پتلہ سحر کا تلوار کھینچے جمشید پر آتا ہے اختر عقاب بنکر جو گری
تو جمشید کو اُٹھا لیچلی اندر بہت زبردست ساحرہ تھی بیبلا ہو کے پیچھے دوڑی
غرض ملکہ اختر نے کہین بچاؤ نہ پایا نہ دیکھا ایک جھیل تھی پہاڑ کے تلے اُس جھیل مین
کود پڑی مع جمشید اور غائب ہو گئی اندر نے سحر سے معلوم کیا اور کنارے جھیل کے آ کر
اندر نے ایک چٹکی خاک کی لیکر سحر کر کے جھیل مین چھوڑ دی کہ تمام پانی جھیل کا خشک ہو گیا
اور اندر نے دوڑ کر اختر اور جمشید کو پھر پکڑا اتفاقاً چالاک نے وہان پہونچ کر یہ
تمام ماجرا دیکھا چالاک نے وہین آپ تئین ضرصر بنا کر کہا کہ واہ اے ملکہ اندر کیون نہ ہو
سبحان اللہ کیا کام کیا ہے یہ کہکر برابر پہونچا تھا کہ بیضہ بیہوشی کا مارا اندر چار دن شانے
چت گری چالاک نے خنجر اُس کے سر پر مارا سر اُسکا کٹا جمشید اور اختر دونوں اُسکے سحر مین گرفتار
تھے قضا رکار سامنے سے صرصر پہونچی چالاک سے تلوار چلنے لگی اس عرصہ مین اندر کی پھر آنکھ کھل گئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بس اس نے آنکھ کھلنے کے ساتھ ہی چالاک کو بزور سحر پکڑ لیا غرض جمشید اور اختر و چالاک
کو پکڑ کر پھر آپ چلی اور صرصر کو رخصت کیا سامنے چند قدم پر اس کو صبا رفتار ملی اندر نے
جانا کہ یہ کوئی عیار ہے اندر نے صبا رفتار پر سحر کیا کہ یہ کمر تک زمین مین غرق ہوئی ہرچند
صبا رفتار نے کہا کہ مین افراسیاب کی لونڈی ہون اندر نے نہ مانا اور جمشید و اختر اور
چالاک تینون کو پکڑ کر ایک پہاڑ مین لیگئی وہان کہین قران جا پہونچا یا لگا ہوا تھا اوس نے
دیکھا ایک ساحر کی صورت بنکر برابر اندر کے آکر کہنے لگا کہ واہ واملکہ کیا کام کیا ہے جیسے ہی اندر
کی آنکھ ادھر کو اٹھی کہ ساتھ ہی قران نے ایک لغدہ مارا کہ کھوپری اندر کی چار ٹکڑے ہوئی اور
یہ چرخ مار کر گری اور پکاری کہ کشتی مرا نام من اندر جادو بود اب اختر اور جمشید و چالاک
تینون قید سحر سے چھوٹ گئے اور اپنی بارگاہ مین آکر بخوشی و خرمی تمام بیٹھے القصہ جب اندر
جادو ماری گئی تو صبا رفتار بھی چھوٹ گئی اور سمجھی کہ ملکہ اندر ماری گئی اوس نے آکر یہ حال ملکہ
حیرت سے کہا حیرت سن ہو گئی اور افراسیاب کو خبر ہوئی افراسیاب روتا پیٹتا وہان
نعش پر اندر کی آیا خوب رویا بعدازان نعش کو اندر کی جلا دیا اسکو صنعت سحر ساز بارگاہ
مین افراسیاب کی آئی اور ماتم پرسا اندر کا دیکر کہنے لگی کہ اے افراسیاب کل تو مجھے حکم ہو کہ
مین بھی جاکر ذرا میدان جنگ کا تماشا دیکھون افراسیاب نے کہا بہت اچھا صنعت
نے طبل جنگ بجوایا ادھر جمشید نے سنا وہان بھی طبل جنگ بجا صبح کو دونون لشکر میدان
جنگ مین آئے ابھی صنعت نہین نکلی تھی کہ طرفدار صنعت کے قریب چار سو جادوگر کے
قسمیہ ہوئے کہ چلکر جمشید کے لشکر کو غارت کرین گے وہ سب میدان مین نکل کھڑے ہوکے
ارادہ جنگ مغلوبہ کا کیا تھا کہ ادھر جمشید کی طرف سے باغبان قدرت جو آگیا ہے وہ نکلا
اور اوس نے ایک گلدستہ پھولون کا بزور سحر بنایا اور میدان مین لاکر صنعت کی فوج کو دکھایا
اور پتی پتی بوٹا بوٹا اوس کا تمام توڑ کر پھینک دیا پھینکنے کے ساتھ جتنے ساحر صنعت کے ساتھ
میدان مین کھڑے تھے سبکو غنودگی آئی کہ اونگھ کر زمین پر گر پڑے بعدازان باغبان نے کچھ دانے
ارد بونے رائی سرسون کے پڑھکے میدان مین پھینکدیئے کہ ایک جنگلا بڑے بڑے فلک فرسا
درختون کا نگر سرسبز بہت گنجان کہ جسمین اگر کوئی جائے تو کہین جھلک آفتاب کی نظر نہین پڑتی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی اور ایک تاریکی اندھیرا سا تھا کہ اپنا ہاتھ اپنے تئین نہین سوجھتا تھا دم بھر مین تیار کیا اور کئی ہزار ساحرون کو صنعت کے اس صحراے لق ودق مین بزور سحر قید کرکے پھرا تھا کہ اسین شام کا وقت ہوگیا اور افراسیاب نے کہا کہ اب طبل آسایش بجواؤ کل سمجھ لون گا بارے ادھر بھی طبل آسایش بجا دونون لشکر پھرے اپنی اپنی بارگاہون مین آئے رات کو افراسیاب نے صنعت سے کہا کہ مین تجھے ایک نارنج اپنے سحر کا دیتا ہون کل تو جاکر اس نارنج کو باغبان پر مارنا اور بعد اس کے افراسیاب نے کچھ اور سحر صنعت کو سکھا دیا غرض افراسیاب بھی اپنی بارگاہ مین جاکر سو رہا ادھر صنعت بھی اپنی بارگاہ مین آکر سوئی جب وقت صبح کا ہوا افراسیاب حیرت صنعت وغیرہ سب ساحر میدان مین نکلے ادھر سے جمشید مع اپنے لشکر کے باغبان کو لیے میدان مین آیا باغبان نے میدان مین نکل کر پکارا کہ اے افراسیاب کون جادوگر ہے کہ آوے میرے مقابلے کو پس صنعت اسی نارنج کو لیکر میدان مین آئی اور بیساختہ زمین پر مارا کہ دیکھا سب درخت باغبان کے بطرفۃ العین خشک ہوکر زمین پر گرے اور جلکر خاک ہوگئے اور جتنے ساحر صنعت کے قید مین تھے وہ سب چھوٹ گئے باغبان نے صنعت پر پھر سحر اپنا کیا لیکن بسبب افراسیاب کے سحر کے باغبان کے سحر نے صنعت پر اثر نہ کیا صنعت نے وہ سحر جو افراسیاب سے سیکھا تھا وہ باغبان کے منھ پر پڑھکر پھونکا باغبان اندھا ہوگیا صنعت نے دوڑکر باغبان کو پکڑ لیا بڑی خوشی افراسیاب کے لشکر مین ہوئی لاکھون ساحر افراسیاب کے جمع ہوگئے حیرت و افراسیاب وغیرہ سب باتفاق ہوکر آئے اور ایک آہن کا چبوترہ بنوایا اس پر باغبان کو قتل کرنیکے واسطے بٹھایا اور اسطرف سے عمرو بھی روانہ ہوئے کہ مین جاکر دیکھون تو کیا ماجرا ہے از بسکہ دریاے خون رواں خشک ہوگیا تھا اور پل پر یزادان بھی ٹوٹ گیا ہے یہ جاکر قریب باغبان پہونچے وہان گلچین زوجہ باغبان کو خبر گرفتاری باغبان پہونچی تھی وہ غم مین اپنے شوہر کے گریان و نالان زار مثل ابر بہار رو رہی تھی کہ عمرو وہان ایک ساحر کی صورت بن کر آیا کسی نے اس ہنگامہ نوحہ و شیون مین اسکی جانب کچھ توجہ نہ کی اور اس نے گلچین کو جال الیاسی مار کر زنبیل مین ڈال لیا اور آپ معجزہ طلک کرکے اسی کی ایسی صورت بنا پھر تو درختان باغ کو اسنے اکھیڑنا شروع کیا اور اپنے تئین اٹھا اٹھا کے

دے دے مارتا تھا کنیزین ہر چند سمجھاتی تھین مگر اسکو تاب نہ آتی تھی گریبان گل اسکے غم مین چاک تھا سنبل کی زلف پریشان تھی لالہ کے دلمین داغ تھا سرو اسکی نظرمین صورت دار تھا عجب کیا تھا جو نرگس بھی رونے لگے بیقراری سے نوحہ کرنے لگے گریبان پھٹا ہوا پچھاڑین کھاتی ہوئی سر پٹیتی ہوئی سینہ کوٹتی ہوئی بادل بریان و دیدہ گریان داد بیداد کنان باہزاران شور و فغان باغ سے نکلکر چلی اشعار

ہوئی جوش وحشت مین جینے سی سیر ‎‏۔‏ کیا نوحہ کر سر کے بالون کا ڈھیر
وہ نازک طبیعت وہ نازک مزاج ‎‏۔‏ چلی سر کو ٹکراتی ہو لا علاج

اُسی طرح سے یہ صنعت کے سامنے آئی صنعت نے سُنا کہ باغبان کی جورو آتی ہے اُسنے ایک ساحر سے کہا کہ گلچین سے جا کر پوچھو کہ اگر تو لڑنے کو آئی ہے تو موجود ہون اور نہین جو تیرا مطلب ہو صاف صاف کہدے گلچین نے روکر کہا کہ مین بیوہ بیکس کیا لڑونگی میرا کیا مقدور کہ مین تم سے مقابلہ کرون واسطے جمشید و سامری کے میرے خاوند اور مجھکو ایک ہی جا قتل کرو کس لئے کہ جس روز سے میرا اور باغبان کا ساتھ ہوا ہے وہ کبھی دم بھر جدا نہین ہوا اور جو تم بنا لوگی تو مین ستی ہو جاؤنگی مگر نعش اور سر کو میرے خاوند کے مجھے دے ڈالنا صنعت نے رونا پیٹنا اور گریہ و زاری گلچین کی سُنکر گلچین کو سامنے بلا لیا اور کہا ای گلچین جادو کیا تجھے یہ دن معلوم نہ تھا خیر جو ہونا تھا سو ہوا مگر اب بھی جو افراسیاب سے ملجاؤ تو مین تمھاری جان بخشی کرا دون گلچین نے کہا کہ یہ تو ہوگا کہ مین افراسیاب کی تابعداری کرونگی غرض ہمکو اگر تم چھوڑ دو تو ہم اور کسی شہر مین نکل جائینگے نہ ہمکو کوکب روشنضمیر سے واسطہ نہ افراسیاب کا ساتھ ہمکو قبول اسمین صنعت نے کہا کہ اگر تم تابعداری افراسیاب کی نہ کروگی تو مین باغبان کو قتل کرونگی گلچین نے کہا کہ خیر جو مرضی سامری و جمشید کی اچھا صاحب مبارک ہو تمکو قتل باغبان کا یہ کہکر اپنے ساتھ کے ساحرون سے کہا کہ لکڑیون کا ڈھیر لگا دو مین ستی ہونگی اور یہان تیاری گلچین کے ستی ہونیکی ہونےلگی لاکھون ساحر دونون طرف سے جمع ہوگئے دہان حیرت و افراسیاب کو خبر پہونچی وہ دونون سوار ہوکر آئے یہ تماشا دیکھا اور گفتگو گلچین جادو کی سُنی افراسیاب نے کہا کہ لاؤ گلچین جادو کو میرے سامنے کہ اتنے مین دیکھا کہ کئی ہزار ساحر اور لاکھون تماشائی مین آتے ہین اور شاہ و گدا صغیر و کبیر امیر و فقیر ہرکہ و مہ از خرد تا کلان تاجران اور بلانہ بان و دکاندار ایک

حشر کی طرح کا مجمع کثیر انبوہ غفیر سامنے سے نظر آیا اور کچھ جلوس برات کا ایسا کہ قریب سو سوا سو طائفہ ارفہ نواز اور نوبت خانہ بجتا ہوا اور سحر کرتے ہوئے اور ڈنکے بجتے ہوئے ٹکورے نوبت کے بھلے معلوم ہوتے تھے اور کئی سو منقلین عنبر و عود و عبیر کا بکٹا پڑتا ہوا جسکی خوشبو سے نسیم عنبر شمیم جو چلتی تھی تو دماغ جان معنبر اور معطر ہوتا تھا اور قریب سوا سو سقون کے کہ بادلے کی لنگیان اُنکے کاندھون پر پڑین اور لنگوٹ تمامی کے سندھے کالون مین اور راج پڑے ہزارے کا فوارہ مشکیزہ پر چڑھا کانٹے طلائی تسمون مین لگے ساون بھادون کی ایسی گھٹا برستی ہوئی اور بیچ مین ایک تخت پر زر مکلل بہ جواہر پر گلچین جادو سوار اور اُس پر کئی سو گلدستے طرح بہ طرح آگے رکھے ہوئے اور گردو پیش تخت کے چار سو باغبان بچیان چنگیرین پھولون کی لیے ہوئے لنگے قیمت کے مہنگے پہنے ہاتھون مین کڑے گردہان پڑے اور گلچین جادو جوڑہ شہانہ پہنے مگر ابھی نہا کے جو سوار ہوئی ہے تو وہ کھلے کھلے بال جنسے بوندین پانی کی ٹپکتی چلی آتی ہین آنکھون کا اُسکی یہ حال ہے کہ نشہ عشق مین شوہر کے اُبلی ہوئین اشعار

مژہ ہے غیرت ناوک بھوین ہین رشک کمان
ہے خط نسخ مین لکھی مگر یہ حمد خدا
اگر وہ ہو متبسم تو رشک سے بلبل

ہین آنکھین نرگس کا لیے ہوئے جھا
جو دیکھے عارض گلگون وہ رشک صد خورشید
گلو نا تو چھلکے منقار سے کرے غوغا

وہ منی اُس بت پرفن کی دیکھے جو وہ کہے
تو آفتاب قیامت کا زرد ہو چہرا
کبت دامن چھپ چھاپ

دیکھ واکو سکیات چاند سورج مین بھلا کہان یہ سندرتائی ہے + پان مین نہ پھول ہین نہ کنول ہین نہ کھلین دیکھت مرجھائے وہ تو یہ کرلتائی ہے ؛ کیوڑا اور سیوتی گلاب کی السیوا کی سی سوگند تو عطر ہو نہ پائی ہے ؛ کہو سے سنر دگن کے رچی ہے جو لائی تا پہ پاؤن واکے جیسے مہندی سی لگائی ہے ؛

نظم

لبون پہ ہمسی و پان کا عجب عالم
ہزارون خون ہوئے دیکھ اسکے پان کا لاکھا
وہ گول سا عدو باز و جو تیکھے سو یہ کہے
جو ہو گئے محرم راز اُس سے جا کے صاف کہا
نقاب دار زرہ پوش باکھڑے تھے دو

دخان و شعلہ کہ جسطرح ہوتہ و بالا
ہزارون دیکھکے شکل کلیم تھے مشتاق
صراحیون کو ہے سانچے مین نور کے ڈھالا
کہ جالدار قنادیل نور تھے محرم
کہ ملک حسن کے سرکش تھے دونو وہ اچکا

ہزارون اُس مسی آلود پہ زہر کھا کے مر گئے
گلو سے نور تھا وہ شمع طور زیبا
اب گے کیا کرون تعریف غیر محرم مین
وہ اُسمین سمٹین بھتین کا فوری دونو جلوہ
کہ دو وہ ایلچی جو نکلے اُسکے تھے آگے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دکھاتے شان تھے اپنی ہر اک پہ چھبا
کہ جس سے مہ کو تھی نسبت تھا تخیل السازم
شناور عشق کے دریا کا سیکڑون ڈوبا
سوا خدا کے کسے علم غیب ہو معلوم
حجاب مانع ہوا ور سد رہ ہے شرم و حیا
وہ ساق سیمین وہ پاکیزہ نور کی صورت
جو دیکھے بدر منیر اسکا ایک ناخن پا
جو ذکر اُس قد موزون کا باغ خلد میں تھا

جگر کو تھام کے ہاتھوں سے رہ گئے لاکھون
وہ پر نزاکت و بیداغ چاند میں چھپا
نشان نہ پایا کسی نے کمر کا اُسکی جب
کمر ہے اُسکی مگر اس زمانہ میں عنقا
جلا دے مردے کو ٹھوکر سے جسمیں قدرت ہے
پری سی شکل وہ اُس حور کا ہر اک اعضا
مرصع زیور و پوشاک فاخرہ پہنے
تو سرنگون ہو خجالت سے قامت طوبا

جب اُسکا وہ شکم صاف خلق نے دیکھا
وہ ناف اسکی ہے گرداب بحر حسن جہان
تو عقل گم ہوئی اسطرح سے کہ ہو گویا
اب آگے ہوتی ہے تعریف عین گستاخی
بھری ستمونکو آگے ذکر سُن اُسکا
فلک پہ کاہش غم سے ہلال بنکے چھپے
جو دیکھے اسکو ملک ہو اُٹھے وہیں غلغے

ناریل اور نارنج اچھالتی ہوئی کتنی سو ساحر عزیز و اقربا اُسکے تخت کے گرد و پیش تال بکھاتا بادام جھولرے وغیرہ لٹاتے ہوئے دُھرد بجاتے گھڑیال ناقوس بجتا ہوا اس تہیہ اور ارادے پر چلی آتی تھی کبت

لاج اور سلوج چھانڈ پر بھوگ جوگن ہین سیلی گرے ڈار بستر گردنی رنگاؤن گی
ہر دے کی کھٹائی سہونگی دھبا اترے تن من سب بار بھسم و بیھو کو رچاؤن گی
کام ہے نہ رام اور رحیم کے نام سے آنسو دن بہکے مالا پر انھین کا نام گاؤن گی
پیارے کے درسن کی بھچیا کے مانگنے کو آنکھین ٹھیکرے چار اور دھاؤنگی

ادھر تو باغبان قدرت کو صنعت سحر ساز نے قتل کیا اُدھر بنی اُسکے ساتھ ستی ہو جائیگی غرض اسطرح سے برابر افراسیاب کے لشکر کے ادر سامنے صنعت سحر ساز کے پہونچی افراسیاب کو خبر ہوئی وہ حیرت جادو کے پاس آیا اور یہان آکر جو دیکھا تو گلچین ستی ہوتی ہے افراسیاب نے اُس سے کہا کہ اے گلچین ہم دو سوال تجھسے کرتے ہین اسکا جواب ہمین دے اول سوال تو یہ ہے کہ کوکب اور جمشید اور عمرو سے الگ ہو جاؤ اور اُن کا ساتھ چھوڑ کر تابعداری ہماری قبول کرو تو ہم تم دونون کو بدستور مالک و مختار کردین لیکن چھ مہینہ باغبان قدرت کو قید رکھ کر اس کے مافی الضمیر کو دیکھ لینگے گلچین نے کہا کہ مجھے کوکب و جمشید اور عمرو کا ساتھ منظور نہین ہے نہ تمہاری تابعداری قبول ہے میری تو یہ خوشی ہے کہ اگر تم میرے حال پر رحم کرو تو باغبان قدرت اور مجھے دونون کو طلسم سے باہر نکلوا دو کس لیے کہ جہان انسان با غزت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وحرمت حکم فرمائی اور سلطنت کرتا ہے وہان جب حالت ہین کہ ذلت اٹھائی اور ایسی رسوائی ہوئی کہ ادنیٰ اور اعلیٰ سب کو معلوم ہوگیا کہ افراسیاب نے باغبان کو ذلیل کیا پھر وہان رہنے کا اب کیا لطف رہا افراسیاب نے کہا کہ اب دوسرا سوال یہ کرتے ہین کہ جب حالت ہین کہ ہم سے تجھے نفرت ہے اور ہماری اطاعت تو اگر نہ کرے گی تو ہم ضرور باغبان کو قتل کرین گے ہمین تیرے مرنے اور جینے سے کیا کام رہا لیکن یہ تو بتا کہ مرنے والے کے ساتھ کوئی مر نہین جاتا کرورون بندہ خدائے باختر کے پیدا ہوئے اور مر گئے اور مرتے ہین کسی کا بیٹا اور کسی کا باپ کسی کا بھائی کسی کی جورو بہن بیٹی مان مر نہین گئی اور نہ کسی کے مرجانے سے کوئی جی اٹھتا ہے بنظر غور تو ہی دیکھ کہ خداوند باختر اٹھارا ہزار ملک باختر کا خدا ہے اور اس نے گلزار جہان کو کیا رونق دی ہے اور کیسے کیسے لطف اور تماشے اپنے بندون کے واسطے پیدا کیے ہین یہ فضائے دنیا اور بہار زندگانی بعد از مرگ پھر کہان

بیت

عدم ہین یہ دنیا کی لذت کہان ٭ یہ چہلین کہان یہ حلاوت کہان ٭ اور علاوہ اسکے ذرا غور کر کیا ابیات

ایسا دلچسپ مکان ہے کہ جدھر جائے نظر	مے وئے مطرب و ساقی شب مہ اور نظر
جو کہ شے ہے وہی مرغوب دل پیر و جوان	سبزہ و ابر و ہوا لالۂ حمرا گل تر
دیکھ صحرا کو کہ کیا سبز زمردگون ہے	دیکھ دریا کو کہ ہے موجون سے بحر یہ پر
قطرہ باران کے ذرا دیکھ کہ کیا عالم ہے	لوٹتے پھرتے ہین دامان صبا مین گوہر
برق جون چشم بتان ابر پہ چمکتی ہے	رعد مین نالۂ عشاق کا پیدا ہوا اثر
شفقی حلہ پہنتے ہین جو بادل سر شام	ہوتی ہے حلہ زمین بوقلمون سر تا سر
بھتے خوبون کا یہ عالم ہے کہ ہر رنگ سے رذر	پھنستے ہین دل عشاق بہ انداز دگر
غمزہ و عشوہ انداز و ادا ناز خرام	ایک سے ایک رقیبان جہان چابک تر

اے گلچین قسم ہے سامری جمشید کی مین فی الحقیقت باغبان کو اب قتل کرونگا کسی طرح نہ چھوڑونگا لیکن اگر سچ پوچھو تو میرا دل اسوقت تیری طرف مائل ہوگیا ہے تیری بیقراری اور بے چینی مجھے گوارا نہین قسم ہے مجھے خداوند باختر کی کہ مین لاکھ جان سے شیدائے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال پری تمثال تیرا ہون مجھے اپنا شہید خنجر ابرو ذبیح تیغ ادا سمجھ اور تو ارادہ مرنے کا نہ کر مین تجھے سلطنت ہفت اقلیم کی بخش دونگا یہ دیوانے پن کی حرکت نادانی سے نہ کر سُن اے نادان دوہا سچ بتلانے مین کیا مزہ مین تجھسے پوچھون بات + جیتا ہوکر کیون چلے مُوئے ہوئے کے ساتھ

جبکہ یہ باتین افراسیاب جادو کی زبانی کلچین نے سُنین تو اُسنے ہنسکر کہا کہ اے افراسیاب یہ جو تونے فضائے دنیا اور بہار گلشن دہر کا ذکر کیا سچ ہے لیکن او نادان ذرا یہ بھی جان کہ ابیات

شاق ہے اُسکی جدائی تو سبھون کو لیکن	عالم خواب سمجھتے ہین جو ہین اہل نظر
لطف لاکھون ہین پر افسوس کہ ہے نقش بر آب	آبشاری ہین سدا تو جو گر اس گلشن سے
چھوڑ دین اُسکی محبت کو جو ہین صاحب ہوش	وہ دن آئے گا کہ بیٹھی کو تو ہو مان کی خبر
اختیار اپنا جہان ہو نہ وہان اُف نہ کیا	بے بسی مین بھی جو ہو عشق تو ہین لاکھ ضرر

سُن اے افراسیاب یہ دنیا سرائے فانی ہے یہان جانا نظم

کدھر آج ہے عدل نوشیروان	ہوا پردہ وہ تخت سلیمان کہان	کدھر ہے سکندر کا وہ تخت و تاج
کہان ہے وہ دارا کا لشکر سب آج	کہان اب کیومرث کا نام ہے	کہان اب وہ جمشید کا جام ہے
نظر کن درین دیر بازیچہ رنگ	کہ لشکست چون طاق کسریٰ بہ سنگ	کہین سنتو کہتے ہین یان جغد و بوم
کہین طوطیان خوش لحان کی دہوم	کہین شور غولہ عندلیب	کہین ہر گل نالہ واحبیب
کہین سبزہ ہے سب نہال چمن	کہین زلف سنبل و بال چمن	کہین نخل گلشن برومند ہے
کہین کانٹون سے رستہ بند ہے	کسی شے کو یان کے نہین اعتبار	خزان کے تصرف مین ہے یہ بہار

اور تونے یہ بات کہی کہ مردے کے ساتھ جلنا کیا ضرور مین شہنشاہ ساحران عالم ہون مجھے تو قبول کر سُن اے افراسیاب گیت

جین باجن باجے پیا کو موہ لین اب بجاوت ہم جلین پیا کو بدیو دین جا کے سنگ سکھ اور انند ملی اسی سے تا کو چھوڑ کہو کا کو لکھ جو ہے تجے سب راگ رنگ تجے سکھین کے سنگ یہان پران ہمارے پران ہوتے ہاتھ دھوئیے جا کے سہاگ بھاگ ہوئی ہے اٹک ابو راگ تا کو آدھین ہو کیا راند ہو کے رو دئیے جا کے سنگ چاندنی سے راتن مین جاگت تھی تا کے سنگ اکبار آگ ہو کے سوئیے ۔

۱۲۲

اور سُن اے افراسیاب جادو اب جو تجھے کرنا ہو بسم اللہ دیر نہ کر اور تو جو اپنے سحر و ساحری پر متکبر اور مغرور ہے استغفار یہ تیرا خیال خام ہے کوکب روشن ضمیر تجھسے کچھ سحر مین کم نہین ہے بعد ازان شاہ عیاران عیار عمرو بن امیہ نامدار کشندہ ساحران عالم ہے جسنے کاشغر کشمیر بنگالہ کانور و دیس اندر کوٹ چاہ ماران چاہ الماس فرعون شداد ہامان نمرود لات منات تیتا بیتا دُم خبیثا ٹوٹم لوٹم جھوٹم جھوٹمک پونے دو سو خدائیان برباد کردین اور کرب غازی اُس شخص کا نواسہ ہے کہ جسے امیر باتوقیر سلطان ظفر احتشام حمزہ عالی مقام کہتے ہین اور بارگاہ نوشیروان ملک العادل کسرے کہ جسکے چھ سو حکیم چھ سو ندیم بارہ سو تاجدار کرسی نشین اٹھارہ سو دعویداران سلطنت چوبیس سو پہلوانان پایہ تخت کے کرور سوار کے افسر جسکے دربار مین بیٹھتے تھے ان سب کو غارت کر دیا اور لقا خداے باختر کو بھگاتے بھگاتے نوبت بحدے رسید کہ اس زمین مین قدم نحس شئیم اُس کا آیا پھر تو یہ سمجھ دیکھ کہ اب تو ابھی چراغ سحری اور آفتاب لب بام ہے تجکو لازم ہے کہ اِس سوداے خام اور تصور ناتمام کو دماغ سے نکالکر اطاعت شہزادہ اسد بن کرب کی قبول کر کے شہزادہ انجم گردہ رستم شکوہ سر فتنہ ملک سنجان و باختر اور ملکہ تصویر جادو اور مہ جبین الماس پوش کو قید سے رہا کر دے اور

سُن اے افراسیاب کہ ابیات

لقا کس کو جز ذات پاک خدا ہے	لقا مین فنا ہے فنا مین لقا ہے
یہ جاہ و حشم عارضی ہے جہانین	منڈی آنکھ تب پھر خدا ہی خدا ہے

بس یہ سنتے ہی آتش غضب کی لو سینے مین افراسیاب کے مشتعل ہوئی جس کا دود بد دماغی جان سے نکل گیا اور پکارا کہ واے مردیم اے گلچین تو نصیحت نامہ کی کتاب میرے واسطے لیکر بیٹھی ہے اور میری اتالیق بنی ہے دیکھ تو سہی مین تجھسے او اجل رسیدہ کیا سلوک کرتا ہون خیر اچھا تو میرے سامنے زندہ باغبان کو لیکر چلا جا اور جو تو نہ جل گئی تو مین تجھے جلا جلا کے مار ڈالون گا یہ کہکر کہا کہ لاؤ باغبان قدرت کو بس ساحران غدار کشان کشان اُس کو سامنے افراسیاب کے لائے افراسیاب نے کہا کہ اے باغبان تیری جورو تیرے لئے ستی ہوتی ہے پھر اب کیا ضرور ہے کہ جو مین اب تیری گردن مارون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس سے یہی بہتر ہے کہ تم دونون کو لکڑیون کے انبار پر بٹھا دون کہ ساتھ ہی جل جاؤ
باغبان قدرت نے کہا کہ اے افراسیاب مرنے سے ڈرنا کیا جو کچھ منشی تقدیر
اور کاتب ازل نے صفحۂ ناصیہ پر میرے ترقیم کیا ہے وہ ہی پیش آنی ہے افراسیاب
نے خفا ہو کر لکڑیان جمع کروائین اور باغبان قدرت اور گلچین کو اسیر بٹھلا دیا
اور گرد انبار ہیزم کے افراسیاب نے چار طرف سحر بند کر دیا اور کہا آگ لگا دو لیکن
مہتر قران نامدار کا حال لکھا جاتا ہے کہ یہ لکڑیان بڑی دیر سے جمع ہو رہی تھین
تو انھون نے اس کے نیچے نقب کھودی اور سر انقب کا بیچ مین لکڑیون کے نکالا اور دوسرا
سرا اپنا کوس پر جدھر لشکر جمشید بن کوکب کا پڑا ہے ادھر رکھا جب لکڑیون مین
آگ لگائی گئی معاذ اللہ عجب طرح کا تلاطم اور تہلکا دونون لشکر ون مین برپا ہوا کہ
مہرخ سحر چشم اختر بن فیل زور شمشیر زن ہلال سحر افگن شکیل جادو بہار جادو
طاؤس جادو نافرمان جادو سرخ موے کاکل کشا خونخوار کاکل کشا
سب سر زنان و سینہ کوبان داد و بیداد کنان تھے اس طرف بھی لشکر ساحرون کا ہر چند کہ
وہ سب دشمن جمشید کے تھے لیکن افسوس کرتے تھے ہان بہ ظاہر خوف سے افراسیاب
کے کچھ بول نہ سکتے تھے کہ اسمین دھوان لکڑیون کا بلند ہوا اور ضرغام و جانسوز
وغیرہ جو عیار اور عزیز و اقربا گلچین کے تھے اور تال مکھانا اور میوہ اچھالتے ساتھ آئے
تھے انھون نے رال کے چھڑے کہ وہ تمام بیہوشی آغشتہ تھے آگ پر ڈالنا شروع کیے
شعلے آگ کے بلند ہوئے اور دھوان پھیلا اب افراسیاب و حیرت و صنعت
اور جسقدر لشکری تھے وہ سب بیہوش ہو کر گرے اندر لکڑیون کے تو کوئی جا نہ سکتا تھا
کہ افراسیاب نے وہ جگہ سحر بند کر رکھی تھی اور نہ عمرو باغبان کو لیکر باہر آ سکتا تھا
بس اسنے باغبان کو زنبیل مین ڈال لیا اور آپ اسی نقب کی راہ سے باغبان کو
لیکر بارگاہ جمشید مین آیا اور بعد ازان قران اور آپ ناک بند کر کے اسی غول مین کہ
عالم خفتگان نظر آتا تھا جہان افراسیاب اور حیرت وغیرہ بیہوش پڑے تھے آیا یہان جو
دیکھا تو ضرغام شیر دل اور جانسوز بن قران و چالاک بن قران و چالاک بن عمرو

دامن گرداننے خنجرزنی کر رہے ہین پہلے تو نامی و نامور ساحرون کا گلا کاٹ ڈالا پھر اور ساحرونکو قتل کیا بہتون کو مارا اور قران نے آکر پشتارہ افراسیاب باندھا اور کہا کہ اے جانسوز حیرت کا پشتارہ باندھکر چلو بارگاہ جمشید مین اور عمرو نے کہا کہ اے بیٹا ضرغام اور اے جوانا مرگ چالاک خبردار کسی ساحر کا اسباب خراب نہونے پائے اور کپڑے بھی میلے نہونے پائین مین دُھلائی کہان سے دونگا غرض قران اور جانسوز تو دونون پشتارون کو لیکر چلے باقی اسباب اور جواہر کار زیور وغیرہ جو عورتین کہ پہنے تھین وہ عمرو نے اُتار لیا اور جال مار کر سب نذر زنبیل کیا اور وہان جمشید کو خبر ہوئی کہ اس طرح کا سانحہ گذرا بس یہ اپنے لشکر کو لیکر چڑھ دوڑا اور آکر لشکر افراسیاب پر گرا پھر وہان جو لشکرین ہوشیار تھے اُن سے تلوار چلنے لگی نظم

ز دنبالۂ رویین دبر بست کوس | ہوا نیلگون شد زمین آبنوس
تو گفتی سرآمد ہمین رستخیز | بہ پوشید روے ہوا را بہ تیر
بہ جنبید دشت و تبر قید کوہ | ز بانگ سواران بہر دو گروہ
درخشان بہ گرد اندرون تیغ تیز | بہ خورشید گفتی بر اندوہ گیر

غرض وہ لشکر تمام بھاگا جمشید نے خیمہ و بارگاہ تاخت و تاراج کیا اور فتح کر کے بخوبی تمام داخل بارگاہ ہوئے اب حال سُنیے قران افراسیاب کا پشتارہ باندھکر لیکر چلا اور جانسوز پشتارۂ حیرت لیکر روانہ ہوا تو اثنائے راہ مین بیہوشی افراسیاب کی اُتر گئی اور اُسنے دیکھا کہ مین پشتارہ مین بندھا ہوا چلا جاتا ہون اب سحر جو یاد کرتا ہے تو یاد نہین آتا ہے بس یہ برق بنکر تڑپا قران گھبراکر پشتارہ لیکر بھاگا لیکن جانسوز جو پیچھے پیچھے حیرت کو لیے چلا آتا تھا اُس نے دیکھا کہ کچھ برق سی قران کے پشتارے مین سے چمکی اُسنے گھبراکر ایک غار مین پشتارہ حیرت جادو کا پھینک دیا اور آپ ایک جادوگر کی صورت بنکر وہ پہاڑ کی جانب چلا گیا مگر افراسیاب جادو سے سوائے بھاگ جانے کے اور کچھ نہ بن پڑا یہ بھاگ کر باغ سیب کی طرف گیا اور وہان جاکر بزور سحر اس نے لشکر ساحرون کا پھر تیار کیا اور ارادہ بے حیائی کوچ کی تیاری مین تھا کہ اب جاکر حیرت جادو کو ڈھونڈھ لاؤن اور یہان حیرت جادو کو جانسوز نے غار مین ڈال دیا تھا تو وہان صبا رفتار

گنبد انداز عیاز بھی آنکلی اُسنے دیکھا کہ ایک پشتارہ بندھا پڑا ہے اُس پشتارے کو کھول کر
جو دیکھا تو حیرت جادو کو پایا یہ اسکو لیکر بہت دور ایک جنگل مین آئی اور فتیلۂ دفع بیہوشی کا
اسکو سُنگھایا کہ ہوش آیا صبا رفتار نے حیرت جادو سے کہا کہ بی بی تم اس طرح بندھی
پڑی تھین اُسنے اپنا منھ پیٹا اور رو دھو کر ذلیل ہو کر بزور سحر آسمان کی طرف روانہ
ہوئی اور گنبد نور مین آئی یہان آکر باقیماندہ جو ساحر تھے اُنکو بلایا اور لشکر تیار کیا اس
عرصہ مین افراسیاب بھی آیا اور یہ دونون ملکر بیٹھے اور فوج کشی کرنے مین مصروف
ہوئے قریب تین لاکھ کے ساحر جمع ہو گئے اور وہان جانثارون نے جب پشتارہ حیرت جادو
کا غار مین نہ پایا تو پھر کر بارگاہ جمشید مین آیا لیکن بران شمشیر زن کو جو عشاق جادو
نے سحر سے مارا تھا اور اُس کو تالاب معمار قدرت کے بنا کے ہوئے مین رکھا تھا
بران مری نہین ہے سحر مین بیہوش ہے لیکن بظاہر مردہ ہے غرض کہ کوکب روشنضمیر نے
ایک پنجہ سحر کا عمرو کے لینے کو روانہ کیا عمرو یہان جمشید کی بارگاہ مین بیٹھا تھا اور
ملکہ مہرخ وغیرہ سب جشن کر رہی تھین تھاپ طبلے پر پڑتی تھی گانے بجانے کی صدا
بلند تھی کہ دفعۃً ایک پنجہ پیدا ہوا اور عمرو کو اُٹھا کر سوئے آسمان لے گیا اب جو عمرو
کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ ایک صحرا لالہ زار ہے گلہائے بوقلمون کی بہار ہے اُسکے بیچ مین ایک بارہ دری
بلور کی بنی ہے جس کے دروازے پر پتلیان کھڑی ہین عمرو اندر بارہ دری کے آیا تو
دیکھا کہ کوکب روشنضمیر تخت پر بیٹھا ہے اور ایک طرف ایک بنگلہ فیروزہ کا ستون اور گھونگیان
بلور کی ہین اور چھپرے چاندی کے ہین اُسمین چار سو رنڈیان پوشاکین پر تکلف پہنے ہوے
بیٹھی ہین غرض عمرو دنگل پر بیٹھا اور کوکب نے تعریف عمرو کی کی کہ خواجہ تمنے
کیا خوب عیاری کی کر کے افراسیاب کے لشکر کو غارت کیا اور ساحران نامی کو مارا
واہ کیا کہنا ہے لیکن افسوس صد ہزار افسوس اے شہنشاہ عیاران بران
شمشیر زن مردہ پڑی ہوئی ہے اور مین مردہ اپنی آنکھون سے دیکھون ایسا بھی کبھی
خدا کرے گا کہ وہ زندہ ہوگی عمرو بھی بران کو یاد کر کے رونے لگا اُسوقت کوکب نے کہا کہ
آپ ارادہ کرین تو بران شمشیر زن کی جان بچتی ہے اور دوبارہ گویا ماں کے پیٹ سے

پیدا

پیدا ہوتی ہے عمرو نے کہا کہ مین حاضر ہون کوکب نے کہا کہ اگر تم عشاق کو مار ڈالو تو
برّان زندہ ہو عمرو نے پوچھا کہ عشاق جادو کہان رہتا ہے کوکب نے کہا کہ گنبد جمشید مین
عمرو نے کہا کہ مجھے گنبد جمشید تک پہونچا دو کوکب نے ایک جانور سحر کا تیار کیا اور عمرو کو اُسپر
سوار کرکے جمشید کے گنبد کی طرف روانہ کیا عمرو کو وہ جانور ایک پہاڑ پر لیجا کر بیٹھا یہ عجب
غضب کا مکان ہے عمرو نے دیکھا کہ ایک صحرا سبز معلوم دیتا ہے اور ہر ایک گھاس
کی جڑ مین سے شعلہ آتش کا نکلتا ہے اور گرد اُس گھاس کے پھر کر طرف آسمان کے
وہ شعلہ رجوع ہوتا ہے عمرو حیران ہوکر میدان کو دیکھ رہا تھا کہ عشاق جادو کو خبر پہونچی
کہ ایک جانور ایک آدمی کو لیے پہاڑ پر بیٹھا ہے یہ عشاق اُستاد افراسیاب کا ہے
اور بڑا زبردست ساحر ہے اپنے مکان سے اُٹھا اور مشیر بن ظہیر جادو سے کہا کہ جاکر تو دیکھ
تو آکر کون آیا ہے جو کوئی ہو اُسے پکڑ لا میرے پاس مشیر بن ظہیر جادو عمرو کے قریب پہاڑ
پر آیا اور بنگاہ اولین عمرو کو اُسنے پہچان کر پکڑ لیا اور عشاق جادو کے پاس لایا عمرو سے
عشاق جادو نے پوچھا کہ تو یہان کیون آیا عمرو نے کہا کہ تیرے مارنے کو تو نے بڑا غضب
کیا ہے کہ ملکہ برآن شمشیر زن کو بیہوش کرکے ڈال رکھا ہے مین اُسکے بدلے مین تجھے قتل
کرنے آیا ہون یہ سُنکر عشاق جادو نے درہم و برہم ہوکر ایک پنجرا فولاد کا منگا کر عمرو کو اُسمین
بند کیا اور ازران جادو کو بُلا کر کہا کہ اس پنجرے کو بہ حضور لقا خداے باختر
لیجا کر میری طرف سے عرض کرنا کہ یہ دزد آپکا حاضر ہے آپ میری خاطر سے اس بدذات
کو ابھی قتل کرائیے گا اور سر اُسکا قلعہ کوہ عقیق مین لٹکا دیجیے گا لاش گھسٹوا کے پھکوا دیجیے
ازران جادو عمرو کے پنجرے کو لیکر کوہ عقیق سلیمانی کی طرف آیا اور بارگاہ لقا خداے
باختر مین پہونچکر لقا کو مجرا کیا لقا نے عمرو کو دیکھکر کہا کہ اے بندگان قدرت من چہ تقدیر
کردیم دیکھا تمنے کہ بیت

ہستی نظارہ گاہ جہان جلوہ گاہ ہے	یہ دونون ملک میرے ہین اور مین کہان نہین

بھلا دیکھو تو یہ بندہ گستاخ کہان سے کہان جاکر پہونچا بختیارک بھی نہایت خوش تھا
مگر بختیارک نے اشارہ کیا کہ اسکا سر وہین کیون نہ کٹوا ڈالا یہان بھیجنا کیا ضرور تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غرض لقا نے ازراں کو توہبت بھاری خلعت دیکر روانہ کیا مگر اب عمرو کے قتل کی تیاری لقا نے کی اور علاء الدین نے عمرو کو زیر تیغ بٹھایا خلقت کا اس مقام پر ہجوم ہوا پلٹنین اور لشکر تیار ہو کر یہاں آگیا اسی لیے کہ کوئی عمرو کو چھڑا نہ لیجائے چبوترہ نکبت کا بنایا اور بوریا فلاکت کا اُس پر بچھایا مگر اِس خبر کو نامیان خیبری و تومیان خیبری و سرہنگ مصری و ابوطاہر خونریز نے سامنے بادشاہ لشکر اسلام کے جاکر زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دے کر اس طرح دعا و ثنا بادشاہ کی کرکے عرض کیا قطعہ

ترا قیام حکومت رہے قیامت تک	مطیع خلق کو تیرے سدا رکھے خلاق	کرو رعید کی شادی نصیب ہو تیرے
ہمیشہ نذر بھیجے دیوین ساکن آفاق	بسر کرے جو ترا دوست ہو بعشرت و عیش	عدو ترا ہو زمانے کا مورد شلاق

اسوقت عمرو کو طلسم سے قید کرکے وہان کے ساحرون نے لقا کے پاس بھیجا ہے اور وہ اسکو قتل کرتا ہے باقی خیر و عافیت ہے بس یہ سننا تھا کہ سلطان ظفر احتشام امیر عالی مقام اُٹھ کھڑے ہوئے پھر تو بادشاہ بھی نکل کر بارگاہ سے سوار ہوئے لشکر تیار ہوا پانچ ہزار پانسو پچپن گردان گردن کش شجاعت شعار روانہ ہوئے اور وہان عمرو دست دعا بدرگاہ کبریا بلند کیے ہوئے پکار رہا تھا شعر

خداوندا پئے آل پیمبر	رہائی مجکو دشمن سے عطا کر	یہ دعا کر رہا تھا کہ صدائے

نقارہ کان مین آئی وہان جلاد حکم پوچھ رہے تھے کہ یکایک گرد و غبار کا تتق بلند دیکھا جسمین سنانہائے نیزہ کی بجلیان چمک رہی تھین اور اسلحہ کی چقاچاق بلند تھی عمرو تو خوش ہوا کہ یقین ہے حمزۂ صاحبقران لشکر لیکر آتے ہین اور وہان تہلکہ پڑا تماشائین تو بھاگے کہ یکایک صدا نعرہ کی سُنی اور ہر پہلوان اور سردار نے لشکر امیر کے اپنا اپنا نعرہ بلند کیا از بسکہ نعرے مین نے کسی مقام پر بیان نہین کیے ہین اس وجہ سے اس مقام پر چند نعرے لکھے جاتے ہین

نعرہ ہائے سرداران

امیر عرب حمزۂ نامدار	عمو مصطفیٰ شاہ اشقر سوار
سپہدار جم قدر رستم توان	منم شاہ سلطان صاحبقران

منم سعد فرزند قباد شاہ
منم شاہ شاہان فریدون حشم
چراغ شبستان صاحبقران
تجلی دہ فوج اسلام و دین
علم شاہ رومی شہ فیل زور
چو شمشیر کین برکشم از غلاف
ملک قاسم آن شاہ خاور سپاہ
ز تیغم بسے ملک اسلام شد
منم شیر صولت یل صف شکن
ز تیغم بمیدان جنگ آوران
منم ایرج نامور دلپذیر
جو اسفندیارم شہ نامدار
تعجب اے کین شیر صید من است
جہان پہلوان شاہ گیلان منم
یل نامور اشجع دین منم
شہنشاہ دارائے کشور کشا
منم گرد فوج افگن و شیر گیر
شہ کشور کشا زیبندہ تاج جہانبانی
منم آن ہنر برزیان پیل مست
کرب پرحرب نام در نام دار
منم زیبندۂ اورنگ و تاج و چتر سلطانی
چراغ محفل اسلام و شمس دودۂ اقبال
منم صاحب عمود و جانشین حمزہ نگہدار

نعرۂ شہنشاہ اسلام
شہنشاہ اسلام و عالم پناہ
بہار گلستان کاؤس و جم
فروزندۂ تاج و تخت کیان

نعرۂ رستم
یل نامور رستم رزم کین
کہ بر تخت مرزوق افگندہ شور

نعرۂ قطبان
تزلزل فتد در میان مصاف

نعرۂ قفاس
ز زخم تیر برابر و نیزہ بہ ماہ
کہ سرفتنہ با اختر نام شد

نعرۂ ہاشم
شہ نامور ہاشم تیغ زن
بہر سو شود الامان الامان

نعرۂ ایرج
کہ شاہ شہاسیم و آفاق گیر
شدہ در جہان نام اسفندیار

نعرۂ اسفندیار شیر گیلان
گریزان ز نامم شود پیل مست
ز تیغم بہ جنگت قیامت کنم
بدشت وغا شاہ شیر افگنم

نعرۂ بہزاد
یل نامور شیر دشت وغا
کمند و کمان دارم و گرز و تیر

نعرۂ سلطان سعد
منم سلطان سعد ابن عمرو بن حمزہ یونانی
یل نامور سرور حق پرست

نعرۂ کرب
نظر کردۂ شاہ دلدل سوار

نعرۂ صاحبقران
گل گلزار عم احمد محبوب سبحانی
عدوئے دین کفاران عالم رستم ثانی

نعرۂ لندھور
ملک لندھور بن سعدان شجاع و رستم دوران

فلک بارگہ انجم سپہ خورشید تاج من
جزیرہ ہاے دریا را گرفتم از جوانمردی
چو بنید زیر رانم فیل میمون مبارک را
عمودم چون بضرب ہفتہ صد من شود جنبان
ہشہ چشم اژدر کہ نام آورم
بیک نیزہ گیرم ز رستم خراج
جہان پہلوانم یل نامدار
بمیدان جنگاہ رستم نژاد
شہ عالم شجاع عصر نورالدہر عالیشان
مہ برج شجاعت آفتاب عز و تمکینم
نہنگ بحر رزم دست بر قبضہ چو بگذارم
شہ کشور کشا زیبندۂ تاج جہانبانی
منم گرد بہرام خاقان چین
ز خونریزی تیغ من وقت جنگ
تامم شدہ در سلک یلان بہمہ روشن
یل طہماس شیر بیشۂ رزم کلنگانم
بجنگ از دست من بر دست ملک الموت از افغان
غلام حمزہ ام شاہم چو نورالدہر عالیشان
صد شکوہ کجکلاہان بستہ گشت از صولتم
ضیغم دشت وغا شیر نیستانم چو زال
اژدر آتش فشانم جنگ دیدہ یل مست
مظفر منم در صف رزم و جنگ
یکے از غلامان میر عرب

یفرمانم یلے نہصد ہزار د ملک ہندستان
نہنگ بحر رزم اژدر صحرای خون ریزان
بزیر چرخ گرد و صورت گاو زمین لرزان
شود پیوند ارض صدلقا و فوج کفرستان
شجاع عرب مالک اشترم
سنانم ز ترک فلک تخت و تاج
پسر خواندۂ شاہ اشقر سوار
شہنشاہ مغرب فرامرز عاد
سپہر حشمت صاحبقرانی و جہانبانی
کشد از لشکر من فوج اعدا صد پشیمانی
شود از آب تیغم لشکر کفار طوفانی
ہنر بر دیو کش نام عمرو بن حمزہ یونانی
کہ از نعرۂ من بلرزد زمین
شود تختۂ گل زمین لالہ رنگ
جمہور جہان سوز شہنشاہ تیر زن
پدر من عنقویل دیو پرور رستم ثانی
بمیدان حریم این ساطور قہرناک یزدانی
عدوی کافرانم عاشق دین مسلمانی
بندہ میر عرب شاہ سلیمان فارسم
رستم دستان بلرزد و زکین از حملہ ام
چشم من بسیار ازین خواب پریشان سیلست
بدریا نہنگ و بصحرا پلنگ
بباریدن تیغ ابر غضب

نعرۂ مالک
نعرۂ فرامرز عاد
نعرۂ نورالدہر
نعرۂ جمہور
نعرۂ طہماس
نعرۂ سلیمان شاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اگر میکشم تیغ کین از غلاف
ایجوب خان شمش گزی سر حلقہ گردانم
منم سر فروش ادلین جہان نثار
ابو المعدن گرو پیل دمان
منم آنکہ درقاے زنجیر خوار
غزال ست در چنگل من ہز بر
زال علم آموز رستم صف شکن شیر افگنم
روز میدان لاف مردان چیست آید خیال
در یلان عالم چون آفتاب مشہورم
یل عادیان پور شداد یان
گران ہر کرا بار سر بر تن است
منم مقبل شیر نر نوجوان
چو بر شاخ آہو کشم چرم گور

نعرۂ ابوالمعدن — نعرۂ علمدار — نعرۂ قار زنجیر خوار — نعرۂ گردکش — نعرۂ فضل — نعرۂ عمرو عادی — نعرۂ مقبل

ز ہیبت بلرزد عدو در مصاف
عفریت را سر بر کنم آن رستم دستانم
علمدار فوج شہ نامدار
یل شیر دل پیشواے یلان
کہ فرق عدو را بکوبم چو مار
شود کلۂ میش افواج تمبر
جنگ دیدہ ترک جوشن پوش نام آورم منم
باز سے طفلانہ جنگ بہمن و روئین تنم
شیر بیشۂ رزم فضل بن گیا ہورم
منم آن عمرو عادی پہلوان
حکیم علاجش بدست من است
غلام وفادار صاحبقران
بدوزم سر مور بر پاے مور

جلادوں کا تو یہ عالم ہوا کہ ہاتھوں میں رعشہ پڑ گیا تلواریں پھینک پھینک کر بھاگ کھڑے ہوئے اور چار طرف سے عنصر کوہی اور منصور کوہی و ضیغم خون آشام و جالوت رعد آواز و یاقوت شاہ ذو فرامرز نابکار اور افسران لشکر سب لشکر امیر سے لڑنے لگے اور تلواریں چلنے لگیں ادھر بھی مالک اژدر کے لوگ دانتوں کے تلے دبا کے اصفہانی اور خراسانی اور سیستانی اور ایک طرف سے لشکر ہندوستان یہ سب لڑنے لگے ابیات

مہاراجہ ہند الجثیم سیاہ
شجاع و جوان مرد شمشیر زن
قسمت میں راؤ بودہ لنک
ز فوج دکھن یکصد و سی ہزار

بہ غرید بر خود چو ابر سیاہ
بجوش غضب آمدہ شاہ شد
نشادہ کلہ گوشہ بر فلک
سہ لک راجپوتان مرد دلیر

مہاراجہ جیپال لشکر شکن
برآورد فوج شجاعان ہند
عنان رو ملک شد بست بیار
بدشت وغا ہمچو غرندہ شیر

همه خنجر و تیغ و زوبین بدست
همه بر سپهر خسر و آفتاب
همه تیغ زن کوه پیکر همه
همه رزم جو یا به خون ریختن
بجنبید دریا و صحرا و کوه
چنان دید در عرصهٔ کارزار
چنان نیزه با نیزه آمیختند
شهان را چنین کی بود کارزار
به فوج عدو شد اجل خنده زن
شده خویش و بیگانه پهلوی هم
یکی بود در خواب مرگش رسید
یکی مرگ را از خدا خواسته
یکی داشت در سر هوای گریز
یکی بر برادر یکی بر پسر
سر مرده در زیر نعل ستور
زمین شد به پیکار گردون بجا
صداها برون آمد از طبل جنگ
سر از جادهٔ مهر پیچیده چرخ
چنان گرم گردید بازار جنگ
که زهره بلک بدن شد تلف
یکی چشم پر نم چو تبخاله داشت
به انداز پرخاش جنگ آوران

همه شیر افگن همه پیل مست
همه غرق رزم و همه کینه جو
سر افراز اورنگ و افسر همه
زمین آمد از نعل تازی تبنگ
بجان آمده گاو و ماهی ستوه
یکی را به بازو یکی را به سر
سنان یک بدیگر در آویختند
شکستند صدها به گوپال سر
همین کرد پرواز جانها ز تن
یکی بود بی پا و بی سر یکی
اجل را یکی در دم تیغ دید
یکی را روان خون ز زخم سنان
یکی چاره جو از دم تیغ تیز
گله اسپ هر سو هزاران هزار
شده سرمهٔ دیدهٔ مور کور
ز آواز جان کاه روئینه خم
در زنگا در زنگ و در زنگا در زنگ
کشیده یکی تیغ کین از غلاف
کسی سوخت پرهای تیر خدنگ
یکی نیم بسمل تپان بر زمین
یکی بر لب او سوز دل ناله داشت

همه نامداران با جاه و آب
همه رستم بخت و سهراب خو
همه یکدل و یکزبان و سخن
نهان شد به گرد آسمان و درنگ
کشید از میان تیغ آب دار
یکی را به پشت و یکی بر کمر
که بر هم نه پیچند زان گونه مار
برون مغز صدها شده از تبر
ز بس کشته افتاده پهلوی هم
یکی کشتهٔ تیغ و خنجر یکی
یکی را ز پیکان جگر کاسته
بمیدان یکی تشنه لب داده جان
یکی بود گریان بحال پدر
همین گشته در دشت چون بیقرار
ز غریدن طبل حیرت فزا
دل قرش جهت از میان گشته گم
ز بیم سنان تا فند دیده چرخ
پی قتل کفار و اهل خلاف
عدو از فغان سر شد انهر دو صف
به دشت عدم شد گروهی چنین
لعینان بفریاد از بر کران

کشتون کے پشتے لاشون کے انبار لگ گئے دریاے خون جاری ہوا امیر لڑتے ہوئے قریب عمرو کے آکر پہونچے اور قید کو اسکی کاٹ دیا عمرو بھی

اُسکر خونخوار کسی مرد سے کا لیکر لڑنے لگا لوٹ مار کے ہزارہا نمکین سپاہیوں کی کاٹتا تھا اور کاندھوں
پر چڑھ چڑھ کر سر جدا کرتا تھا لقا رد بہ فرار لایا اور اندر قلعہ کوہ عقیق کے چلا آیا بہت فوج
اُس لڑائی میں کام آئی جب لقا بھاگ گیا اور اُس نے دروازہ قلعہ کا بند کرالیا تو امیر
عمرو کو اپنے ہمراہ لے کر پھرے اور بارگاہ میں آئے لشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوا
عمرو سب سرداروں سے ملا پھر ملکہ سرو سیمین تن کے پاس گیا اور شب بھر اُس
کے پاس رہا یہاں کوکب روشن ضمیر نے ایک تپلہ سحر کا اُس کے ساتھ کر کے گنبد جمشیدی
کی طرف بھیجا تھا اُس تپلہ نے آکر کوکب کو خبر دی کہ عمرو کو عشاق نے گرفتار کر کے
لقا کے پاس بھیجا ہے کوکب نے ایک ساحر لشکر لقا اور امیر کی طرف بھیجا کہ جا کر دیکھے
کہ عمرو پر کیا گذری چنانچہ وہ ساحر جو آکر پہونچا تو اُس نے یہاں لڑائی دیکھی جب امیر عمرو
کو چھڑا لائے اُس نے جا کر کوکب سے کہا کہ امیر عمرو کو اس طرح چھڑا کر لیگئے کوکب نے
ایک عرضی خدمت میں صاحبقران کے لکھی اور اُس میں یہ لکھا کہ عمرو کو میرے
پاس بھیجدیجئے جب وہ عرضی امیر کے پاس آئی صاحبقران نے عمرو کو اُس ساحر
کے ہمراہ روانہ کردیا چلتے وقت ملکہ سرو سیمین تن نے عمرو سے کہا کہ خواجہ کچھ نشانی
ہمکو دیتے جاؤ عمرو نے ایک جھنجھی کوڑی اور لوہے کی کیل اور ہلدی کی گرہ نکال کر دی
ملکہ سرو سیمین تن نے کہا کہ تمہاری خست نہیں جاتی ہے غرض بڑی دیر تک ہنستی رہی
پھر آخر عمرو وہاں سے روانہ ہوا اور وہ ساحر اس کو کوکب کے پاس لایا لیکن اب بیان کا
حال سنیئے کہ ملکہ جام جادو کہ جو طلسم آئینہ میں رہتی ہے اور طلسم آئینہ کی مالک ملکہ مرآت جادو
ہے چنانچہ جام جادو اپنے مقام سے واسطے اعانت لقا کے کوہ
عقیق میں آئی بختیارک نے لشکر کو اُس کے اُتروایا اور اُس نے آکر خداوند کو
سجدہ کیا نذر دی خلعت پایا دنگل پر بیٹھی لقا اپنی فوج کو لے کر مع جام جادو
کے پھر لشکر تیار کر کے باہر قلعہ کے نکلا بارگاہ نصب کرائی اور فرو کش ہوا اور جب جام
زرین مہر مینا خانہ فلک سے اُٹھا کر پیر مغان دہر نے طاق مغرب میں رکھا اور انجمن سیارگان
ایوان آسمان میں ترتیب پذیر ہوئی نظم

شروع شب کے گیسوے دوتا سے　چھپا رخسار عالم جابجا سے　عروس شام نے گیسو کئے وا

بڑھا آہستہ آہستہ اندھیرا　ملکہ جام جادو نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے اُسی وقت طبل کوس رزمی پر چوب پڑی ہرکارے دوان دوان خدمت صاحبقران مین دعا و ثنا ر شاہی بجا لائے کہ اشعار

ہے یہ جہان مین در دولت کا یہ بیان　ناکام ہم سا آنکے ہوتا ہی کامیاب　قطرہ تجھ ابر فیض سے پہونچے جو سوکھ کر

جائے رگ ملنے جو خلق کو موج درخوش آب　دریا کو سیر کشتی سے تیری ہو یہ شرف　لائے عجب نہین جو ہما بیضہ حباب

اس وقت ایک ساحرہ غدار لقا کے یہان آئی ہے اور اُسنے طبل جنگ بجوایا ہے باقی خیریت ہے امیر نے یہ خبر سُنکر ابوالفتح سے کہا کہ کہدو ہمارے لشکر مین بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی طبل جنگ بجے ابوالفتح نے جاکر طبل سکندری پر چوب لگائی جس سے دنیا تھرائی دربار سویرے سے برخاست ہوا بہادران روزگار آلات حرب و ضرب کو تیار کرنے لگے سلح خانے کھُل گئے گلشن جنگ مین پھر بہار آئی سپرون کے پھول کھلے نیزے ہر ایک سرو بن گئے کمند ہر ایک زلف سنبل بھتی خون کی نہرین صبح کو جاری ہون گی گلہاے زخم جسم پر کھلین گے طول ہر مقام پر پہچا ہے چار پہر رات غلغلہ دونون لشکرون مین برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ لباس شب آب شبنم سحر سے دھو گیا اور آفتاب خواب سے سوکر اُٹھا **نظم**

فلک کا سینہ تارون سے ہوا صاف　مزاج صبح بیباکی پہ آیا　رخ خورشید سے پردا اُٹھایا

چلے لڑنے امیر نیک اوصاف　یعنی صاحبقران مسجد کر پاس

سے اشقر دیوزاد پر سوار ہوکر مع تمام سرداران نامی اور نامور کے در دولت آسمان جاہ ظل اللہ سلطان لشکر اسلام پر آئے بادشاہ بھی سویرے سے برآمد ہوئے عیش محل کی ڈیوڑھی کا پردہ چرخی پر کھنچا کہارون نے تخت بدلوایا زنانہ سامان سب محل مین پھر گیا امیر نے اور سب سردارون نے مجرا کیا قلب لشکر مین تخت شاہنشاہی کو رکھکر جانب میدان مصاف روانہ ہوسکے وہ عجب وقت تھا کہ نسیم سحر رزان تھی نقیب منقبت خوانی کرتے تھے بڑے بڑے تارے آسمان پر ظاہر تھے چھوٹے چھوٹے تارے چھپے تھے لشکر کے علم جلوہ دکھاتے تھے اسی طرح سے بصد کر و فر وارد دشت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مصاف ہوئے بیلچہ کاردن نے پست و بلند زمین کو ہموار کیا نشیب و فراز جہان کا بہادرون کی آنکھون کے سامنے پھر گیا سقون نے نکلکر آب پاشی کی آبرو ابر نوبہار کی ڈبودی اور اُس طرف سے لقا مع ملکہ جام جادو کے دار و میدان کارزار ہوا صفوف لشکر آراستہ ہوئین نقیبون نے نکل کر نقابت کی اور مذمت دنیاے فانی زبان پر جاری فرمائی نظم

کل ہوس اسطرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے
گر میسر ہو توکس عشرت سے کیجیے زندگی
مل رہا ہو دل کسی چنچل پریزادون کے ساتھ
بولی عبرت چل دکھاؤن اک تماشا مین تجھے
لے گئی اکبارگی گورِ غریبان کی طرف
تربتین دو تین دکھلا کر مجھے کہنے لگی
پوچھ تو ان سے کہ مال و حشمت دنیا سے آج

کیا ہی ملک روم ہے کیا سرزمین روس ہے
اِک طرف آواز طبل اِک جا صداے کوس ہے
شب ہوئی تو ماہرویون سے کنار و بوس ہے
تو جو ایسا آج قید آز کا محبوس ہے
جس جگہ جان تمنا سو طرح مایوس ہے
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے
کچھ بھی ان کے پاس غیر از حسرت و افسوس ہے

اے بہادران دنیا مین زندگی چار دن کی ہے ادھر اُدھر کر نام اپنا کرجا و ساتھ اور بہادری سے مرجاؤ رئیس قدردان برسر نظارہ ہے بھلا دیکھین تو کس نے کس کو مارا ہے یہ کہکر نقیب کنارے ہوئے اور ملکہ جام جادو لقا سے اجازت لیکر ناف میدان مین آئی اور پکاری کہ اے خداپرستان وزبروستان ہر کرا آرزوے مرگ است پیش ما بیاید امیر نے چار طرف خیال کیا اسمین جمہور جہان سوز اپنا مرکب جولان کرکے روبرو آیا اور کہا کہ لا کیا حربہ لائی ہے جام جادو نے طرف آسمان کے دیکھا اور دستک دی سامنے سے گرد پیدا ہوئی گرد کا دامن پھٹا ایک جادوگر گاؤسوار پیدا ہوا ملکہ جام جادو نے کہا کہ اے مدہوش گاؤسوار لڑنے کو جا وہ اپنے مرکب کو بڑھا کر روبرو آیا اور جمہور جہانسوز پر سونٹا مارا جمہور نے سپر پر روکا کچھ زور نہ معلوم دیا لیکن غش کھا کر گر پڑا لوگ دوڑے باندھ کے لے گئے اِسی طرح چالیس پچاس آدمی قید کرلیے بختیارک نے کہا وقت دوپہر کا ہے بہتر یہ ہے کہ اب طبل بازگشت بجوا دیجیے جام جادو نے کہا کہ اچھا کل سمجھ لینگے چنانچہ طبل بازگشت بجوا کے بخوشی تمام داخل بارگاہ ہوئی لقا اپنے تخت پر بیٹھا

اور ملکہ جام جادو اور مدہوش گاؤسوار کی نہایت خاطرداری کی خلعت سے سرفراز
کیا ناچ رنگ شراب کباب مین مشغول ہوئے وقت شب جام جادو رخصت ہوکر اپنے
خیمے کو گئی یہان امیر باتوقیر داخل بارگاہ ہوئے لیکن فکر مین سرنگون تھے ابوالفتح
نے دل مین کہا کہ اے ابوالفتح تو نوکر امیر کا ہے اگر تجھسے اتنا کام نہ نکلا تو سب کی
آنکھون مین حقیر ہوجائیگا جس طرح ہوسکے اس کا کام تمام کر یہ سوچ کر بانے عیاری کے
بدن پر آراستہ کرکے چلا جاکے جو دیکھا تو مدہوش گاؤسوار بیٹھا ہے اور ایک لونڈا
خوبصورت ساقی گری کرتا ہے ابوالفتح نے ایک شرابی کی صورت بن کر آنکھین سرخ
سرخ ایک پاؤن مین جوتا ایک مین نہین بند کھلے ہوئے گیا ہوا بر ابر مدہوش کے
جاکر گر پڑا مدہوش نے کہا شراب خوب چڑھی ہے دیکھو تو کیا نشہ کیا ہے او پانی لیکر
چھینٹا دیا ابوالفتح اٹھا مدہوش نے پوچھا تو کون ہے کہا جادوگر ہون مدہوش نے
کہا شراب پینے کا یون کیا لطف ہے جب تک کباب نہون اور اس سے کہا کہ بیٹھو یہ بیٹھا
اس نے کباب منگا کے ابوالفتح نے کہا کہ جہان کباب منگائے ہین لیمون بھی چاہئے یہ کہکر ایک
لیمون اپنی کمر سے نکالا اور کہا کہ ہمنے بھی سیکڑون روپئے شراب مین گنوائے ہین اب مفلس ہوگئے
ہین تو کیا ہوا اے مدہوش لو اسکو نچوڑ کر کھاؤ یہ کہکر کبابون مین وہ لیمون نچوڑ دیا جس نے
شراب پی کباب کھائے بیہوش ہوگیا اسوقت بارگاہ مین کوئی نہ تھا ابوالفتح نے سینہ
گرم کرکے مدہوش کو ہلادیا کہ وہ ہلاک ہوا صدائے گیرودار بلند ہوئی ابوالفتح تو
بھاگ گیا اور جام جادو کو خبر ہوئی کہ مدہوش مارا گیا اور سردار جو کہ گرفتار ہوئے تھے
وہ چھوٹ گئے اور زندان سے نکلکر نگہبانان زندان کو قتل کرکے اپنی لشکر مین چلے آئے آخر
اسی غم والم مین وہ رات بسر ہوئی اور قیدی مہر زندان مشرق سے نکلا اور ساحرہ
شب نے روبہ گریز رکھا نظم

سحر نے کردیا رنگ قمر فق	زمین کو کردیا خورشید نے تنق
ہوئی کاوش ستارون غضب کی	اڑائین دھجیان بھر جیب شب کی

صبح کو امیر باتوقیر دربار مین دنگل نادعنبر پر آکر بیٹھے ابوالفتح
کو خلعت سے مخلع کیا اور کہا کہ اے ابوالفتح ہمنے تمکو جب بارگاہ مین نہین دیکھا تھا جب ہم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہم سمجھے تھے کہ تم کسی فکر مین گئے ہو اب ملکہ جام جادو کو جا کر قتل کرو تو البتہ تمھارا نام ہو اُس نے
عرض کی کہ انشاء اللہ آپ کے اقبال سے اُس کو بھی مار دون گا امیر نے اس کلمے پر ہزار روپیہ
اور عنایت کیے یہان ملکہ جام جادو سے بختیارک نے کہا کہ اے ملکہ تم جو ساحر لائین
تھین وہ تو مارا گیا اب کیا ارادہ ہے اُس نے کہا کہ ہم ایک ساحر کے محتاج نہین ہین
ابھی تو بہت سے ہین اور لقا سے کہا کہ لونڈی آج اور کل کی رخصت مانگتی ہے پرسون
حاضر ہو گی لقا نے کہا پرسون ضرور آنا جام جادو نے کہا لونڈی کو چین کب پڑے گا
لڑائی کا سامنا ہے پھر گھر کا جانا شاق ہے یہ کہکر تخت پر سوار ہو کر چار سو جادوگر زبردست
اور چار سو ساحرہ چیدہ روزگار ہمراہ لیکر طلسم آئینہ کو رخصت ہو گئی بعد چھ سات گھڑی کے
دروازہ طلسم آئینہ پہ پہونچی جادوگر جو طلسم آئینہ مین چوکی کو بیٹھے تھے اُنھون نے کہا تم کون
ہو اور کہان سے آنے کا اتفاق ہوا بغیر حکم مرآت جادو کے یا شیشہ جادو کے کہ بیٹی
اُس کی ہے ہم جانے نہ دین گے ملکہ جام جادو نے کہا کہ تم خبر کرو کہ ملکہ جام جادو افراسیاب
کے پاس سے آئی ہے کچھ لوگون نے کہا ارے میان کون خبر کرے کہدو کہ نہین ہین کچھ
لوگون نے کہا کہ یہ ملکہ ہے عزت دار معلوم دیتی ہے ایسا ہو ملکہ مرآت جادو خفا ہو دین چلو
خبر کرا دیوین چنانچہ جادوگرون نے جا کر خبر کی اسنے ملکہ جام جادو کا نام سنتے ہی کہا ارے
جلد بلا لاؤ میری طبیعت بہت گھبراتی تھی بھلا طلسم کا احوال پوچھونگی لوگ دوڑے آ کے
عرض کی کہ اے ملکہ جام جادو جلد چلیے یاد فرمایا ہے ہم سے آزردہ نہونا ہمکو معلوم نہ تھا
ہم لوگ اسی واسطے ہین کہ خبر کرین ہماری طرف سے ملال خاطر مین نہ لانا اور لیگئے چنانچہ دروازہ
پر مرآت پہونچی سترہ سو جادوگر کان پھٹے حلقہ زمرد کے کانون مین پڑے بیٹھے تھے ایک
دروازہ عالیشان ہے تمامی کا پردہ کھنچا ہوا مرآت جادو کو خبر ہوئی دو ہزار جادوگر
اپنے ہمراہ لے کے پیشوائی کو نکل آئی اور ملکہ جام جادو نے سلام کیا وہ بغل گیر ہوئی
اور کہا مزاج تو اچھا ہے کہا دعا کرتی ہون دیکھا کہ مرآت جادو باغین ہے کہ در و دیوار آئینہ
کا ہے ایک بارہ دری مرآت جادو کی ہے اُس مین ایک تخت آئینہ کا بچھا ہے اُس پر
جا کے دو لون بیٹھین ملکہ مرآت جادو نے پوچھا کہ کیونکر آنے کا اتفاق ہوا ملکہ جام جادو نے

پہلے ابتدا سے انتہا تک عیارون کی سب کیفیت مرآت جادو سے بیان کی اور پھر احوال
لڑائی کا اور مہوش گاؤسوار کے مارے جانے کا سب بیان کیا اور کہا مجکو بدرجۂ کمال
ذلت ہوئی اب تمھارے پاس آئی ہون کہ کوئی پہلوان طلسمی زبردست ایسا دیجیے
کہ نہ مارے مرے نہ کاٹے کٹے نہ بیہوش ہو ملکہ مرآت جادو نے کہا کہ بہت اچھا لیکن
آپ کے واسطے بارگاہ عالیشان تیار ہوئی ہے اُس مین بیٹھو چند روز آرام کرو طلسم کی سیر
دیکھو مین ضیافت کرون میرا بھی بیٹھے بیٹھے دل گھبراتا تھا ہم تم طلسم کی باتین کرین ذرا دل بہلیگا
ملکہ جام جادو نے کہا مجکو فرصت نہین کس واسطے کہ ایسی ذلت مین نے اُٹھائی ہے جب
تلک اُن کو نہ مارونگی چین نہ آئیگا ملکہ مرآت جادو نے کہا مین نے ملکہ بلور جادو
کو بلایا ہے اُس کو نہایت آرزو ہے کہ طلسم کے باشندون سے ملاقات کرون یہ کہتی تھی
کہ اُس نے جو دو جادوگر کہ بھیجے تھے وہ آئے کہا کہ ملکہ بلور جادو سوار ہو گئین ہین ہم کو بھیجے
ہین کہ جبوقت آوین کہدینا کہ ملکہ بلور کو اُنکی ماں نے یاد کیا ہے ملکہ جام جادو نے کہا اگر
میری خوشی منظور ہے تو **پہلوان قدرت** کو میرے ساتھ کیجیے ملکہ مرآت جادو
نے کہا اوثر جادو جو طلسم کے چارون برج ہین اُنمین ایک ایک پہلوان رہتا ہے
ایک پہلوان کو بُلالا اثر جادو ایک برج مین گئی دیکھا کہ پہلوان لنگوٹا کسے ہوئے ورزش کرچکے
مگدر لیزم دھری ہے ایک طرف کڑھائی چڑھی ہے دودھ جوش ہو رہا ہے میوہ
کے خوان دھرے ہین حلوا پک رہا ہے میوے کے پھنکے مارتا جاتا ہے ڈنڈ
کرتا جاتا ہے اثر جادو نے کہا کہ آپ کو ملکہ مرآت جادو نے یاد فرمایا ہے **پہلوان قدرت**
سلاح اپنے بدن پر آراستہ کرکے مرکب پر سوار ہو کے ایک چوبدست ہاتھ مین اُٹھا کے
بارگاہ مرآت جادو مین حاضر ہوا مجرا کیا ہاتھ باندھکر عرض کی کہ غلام کو کیون یاد فرمایا تھا
مرآت جادو نے کہا کہ خداوند لقا نے حکم کیا ہے کہ باشندگان طلسم مرآت سے
ایک پہلوان زبردست آوے سو ملکہ جام جادو کو بھیجا ہے ان کی تابعداری کرنا جو حکم
اکرین عذر نہ کرنا پہلوان نے کہا وہ ہی لقا جسنے پیدا کیا ہے مرآت جادو نے
کہا وہی خداوند اُن سے خداپرستون سے لڑائی ہو رہی ہے اب جلد جاؤ پہلوان نے کہا

مجکو آرزو ہے کہ کسی مقام قلب پر بھیجو کہ مین تابع دار ہون اس مین ملکہ جام جادو نے اور مرآت جادو نے کھانا کھایا بعد فراغ طعام و شراب کے ملکہ جام جادو نے کہا کہ مین رخصت ہوتی ہون اگر چاہا لقا نے تو جب فراغت ہوگی چندے تمھارے پاس ہونگی اور سب احوال طلسم ہوش ربا کہونگی یہ کہکر روانہ ہوئی ملکہ مرآت جادو نے پانچ جادوگرنیان پانچ جادوگر ہمراہ کیے کہ خبر بھیجا کرین قصہ مختصر ملکہ جام جادو داخل بارگاہ لقا ہوئی لقا کو نذر دی سات مرتبہ گرد تخت کے پھر کر کرسی پر بیٹھ کے ناچ دیکھنے لگی جام نے کہا کہ اب ہم دیکھین کہ کون مار ڈالتا ہے اور کیونکر بیہوش کرتا ہے پہلوان نے کہا کہ یہان لڑائی کا کیا طور ہے جام جادو نے کہا کہ پہلے تو طبل جنگ بجتا ہے رات کو ہتھیار وغیرہ درست ہوتے ہین صبح کو صف آرائی ہوتی ہے غرض دو رجام ارغوانی شروع ہوا جب بیاض آسمان پر سیاہی شب سے نکتے انجم کے دیے گئے اور آفتاب عالمتاب پردہ مغرب مین نہان ہوا کہ نظم

کہ ناگہ آفتاب نور افشان
ہوا جو پردۂ مغرب مین نہان
عروس شام نے جلوہ دکھایا
لقا نے طبل جنگی کو بجایا

نقیبان اور توپیان ہرکارے خدمت بادشاہ اسلام مین حاضر ہوے اور بادشاہ کی تعریف کرنے لگے ابیات

جہان پناہ تری درگہ عدالت مین
کسی کو دیوے اذیت کوئی معاذ اللہ
جلے جو شام کو پروانہ بزم مین تیری
تو صبح شمع کے آتا ہے سر یہ روز سیاہ
رکھے ہمیشہ تری تیغ کار کفر تباہ
بحق اشہد ان لا الہ الا اللہ

لشکر لقا مین طبل جنگ بجا باقی خیر صلاح ہے امیر نے فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل جنگ بجے یہان بھی طبل رزمی پر چوب پڑی دلاور آگاہ اور خبردار ہوے پھر ہنگامہ اور غلغلہ برپا ہوا تیاری لڑائی کی ہونے لگی بحر شجاعت جوش زن ہوا تلوار کے گھاٹ سب کو اُتارنا صبح کو ہوگا اب تو آب تیغ کی طغیانی ہوئی کشتی جان طوفانی ہوئی تلوارین چرخ پر چڑھنے لگین سنان و خنجر آبدار ہوے دوست دوست سے عزیز عزیز سے ملنے لگا ہر ایک کہتا تھا کہ دیکھیے کل یہ گردون دون و انقلاب سپہر بوقلمون کیا رنگ دکھاتا ہے کون بچتا ہے اور کون مارا جاتا ہے گردن کو سر بلندی حاصل ہوئی نیزون کی سنانین تیر و نیز

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آئین اور چاؤش ہر طرف دلاوروں کو پکار رہے تھے نعرے مار رہے تھے خوب زور و شور ہو رہا تھا

یک آگے پت رہے اور رنگ یا چھپے پت جائے | کاگا ایسے پوت کپوت کا کبھو ماس نہ کھائے

ہان اے بہادران کل معرکہ جنگ ہے اور نام و ننگ ہے اسلحہ اپنے صاف کر رکھو عازم مصاف ہو
چار پہر رات تک یہی ہنگامہ اور غلغلہ برپا رہا لیکن ابوالفتح اصفہانی اس رات کو اپنے دل مین
سوچا کہ اے ابوالفتح دیکھا چاہیے کہ کس کس کی قضا آئی ہے اور کون کون مارا جاتا ہے
اور اگر ہو سکے تو چلکر کام جام جادو کا تمام کرے یہ سوچکر روانہ ہوا اور ایک خدمتگار کی صورت بنکر
بارگاہ مین لقا کی آیا یہان دیکھا کہ ملکہ جام جادو بیٹھی تھی اور پہلوان طلسمی بھی دنگل پر بیٹھا تھا
اسین بختیارک نے کہا کہ اے ملکہ جام جادو پہلوان طلسمی سے خبردار رہنا اور اُسکو بچائے رہنا اُسنے کہا کہ مین خوب
خبردار ہون آپ خاطر جمع رکھیے یہ کہکر مع پہلوان کے اپنی بارگاہ مین آئی اور سب کو رخصت کر دیا مگر
ایک تیس چالیس آدمی بیٹھے رہے ابوالفتح بھی یہان آیا ہی اُسنے دیکھا کہ ایک شخص کو احتیاج پیشاب کی
ہوئی وہ باہر بارگاہ کے پیشاب کو نکلا ابوالفتح نے پشت پر آکر کمند اُس کے ماری جب وہ پلٹا تو اُسنے
حباب بیہوشی مار دیا وہ بیہوش ہوا یہ اُسکی صورت بنکر اندر بارگاہ کے آیا اس عرصہ مین پہلوان
نے کہا ارے لاؤ شراب لاؤ ابوالفتح دوڑا اور دو قرابے شراب سے بھرے دھرے تھے
اُن دونون مین بیہوشی ملا کر جام تیار کر کے لایا پہلوان نے کہا کہ یہان سب برابر
ہین تم ایک سرے سے پلاتے آؤ اُس نے سب کو وہ شراب پلائی جب ایک دو دور ہو چکے
تو بیہوشی نے اثر کیا جس کا ہاتھ جہان تھا وہین رکھا رہا اور جسکی گردن جھکی تھی جھکی رہگئی سوا
طلسمی کو بیہوشی اثر نہ کرتی تھی مگر نشہ ہوتا تھا یہ بھی نشے مین چور آنکھین بند کیے ہوے بیٹھا
تھا ابوالفتح کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسکو بیہوشی اثر نہین کرتی ہے بس یہ خنجر لیکر برابر جام جادو
کے آیا اور پکارا کہ زدم و لیت کردم مارا اور کام تمام کیا پہلوان کے کان مین آواز جو اُس کی
گئی تو اُسنے آنکھ کھولکر دیکھا کہ ایک شخص خنجر لیے ملکہ جام جادو کے برابر کھڑا ہے
اُس نے کہا کہ تو کون ہے او خیرہ سر ابوالفتح نے چاہا کہ مین بھاگ جاؤن
لیکن اُس نے سحر کر کے پکڑ لیا مگر اُس وقت داہنی طرف سے قنات
چاک ہوئی اور ایک شخص پیدا ہوا کہ موتیون کا مالا گلے مین پڑا تھا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہاتھون مین کڑے طلائی اور بازؤن پر نورتن بندھے تھے کمر مین زنجیر طلائی تھی اور زمرد کے پر بازؤن پر لگے تھے جن سے لقا کے پس پشت فرشتہ کھڑے ہوتے ہین غرض اُس نے آکر کہا کہ اے پہلوان طلسمی مین فرشتۂ قدرت خداوند لقا ہون اور مجکو خداوند لقا نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ ابوالفتح اصفہانی کو پہلوان طلسمی نے گرفتار کیا ہے تم جاکر اُسکو میرے پاس لے آؤ تو آپ اپنا سحر اُتار لیجیے مین اُس کو لے جاؤن اُس نے سحر اُتار کے فرشتۂ قدرت کے حوالے کیا وہ لیکر چلا باہر آکر اُس نے کہا کہ مین ہون عمران خطائی تمھارا بھائی ابوالفتح نے کہا کہ خوب وقت پر پہونچا اور وہان خبر لقا کو ہوئی کہ پہلوان نے ابوالفتح کو پکڑا ہے اُس نے بختیارک کو بھیجا کہ تو جا کر لے آ بختیارک پہلوان کے پاس آیا اور کہا کہ لاؤ ابوالفتح کو خداوند نے مانگا ہے پہلوان نے کہا اُسکو تو مین نے فرشتۂ قدرت آیا تھا اُس کے حوالے کیا بختیارک ہنسا اور کہا کہ کوئی عیار لے گیا ہوگا غرض سب کو پانی چھڑک کر ہوشیار کیا اور ملکہ جام جادو نے کہا کہ تمھارے سبب سے سب کی جان بچ گئی غرض اب باقی رات ناچ رنگ مین کٹی جب مشعل خورشید روشن ہوئی ستارون نے ملک عدم کی راہ لی نظم

چھپا جو صبح کا نظر دستی تارا | ہوئی شکل سحر پھر آشکارا
ہوا روشن زمین سے تا بہ افلاک | ہوا پر نور سارا آفتاب خاک

صبح کو امیر کشور گیر جلوہ خانہ شاہنشاہی مین آئے اور سردار بھی سب اُس مقام پر جمع تھے کہ یکایک بادشاہ برآمد ہوئے سب نے مجرا اور سلام کیا اور قلب لشکر مین تخت شاہی رکھکر میدان مصاف کی طرف چلے آئے سے دونون فوجون کے گرد ہوا کہ خاک ہوا روئے آفتاب گند لا ہوگیا زمانے کی ہوا بدل گئی طائر آشیان گم کردہ پھرنے لگے میدان مین صف آرائی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا اُس وقت ملکہ جام جادو پہلوان کو لے کر میدان مین آئی اُدھر بھی فوج نے صف کشی کی پھر جام نے لقا سے اجازت لیکر پہلوان کو میدان مین بھیجا پہلوان نے آکر مبارز طلبی کی اُدھر سے ذامرز عاد مغربی بادشاہ سے اجازت لیکر اُس کے مقابلہ کو گیا اُس نے ایک سونٹا اسکے سر پر جڑ کر مارا کہ بیہوش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوگیا وہ اس کو پکڑ لے گیا پھر اور سردار اس کے مقابلے مین یکے بعد دیگرے گئے سب کو اسیر
کرلیگیا قریب شام طبل بازگشت بجواکر لشکر پھرے اور لقا اپنی بارگاہ مین آیا یہان
ابو الفتح اصفہانی نے امیر سے عرض کیا کہ اگر حکم دیجیے تو ہم اس پہلوان کا کام تمام
کرین امیر نے فرمایا کہ خدا کے سپرد کیا غرض یہ اور عمران خطائی دونون ملکر بہ تہیۂ قتل
پہلوان روانہ ہوئے لیکن اب حال سُنیئے کہ عمرو جو کوکب کے پاس جاکر پہونچا تو اس
کی زنبیل مین باغبان قدرت اور گلچین دونون ہین اُس نے اُن کو زنبیل سے نکالا
اور دیکھا کہ باغبان قدرت کی آنکھین اچھی ہوئی ہین باغبان قدرت نے کوکب
کو نذر دی اور عرض کیا کہ آج سے مین غلام خواجہ عمرو بن اُمیہ ضمری کا ہوا
کوکب نے اُس کی دعوت اور ضیافت کی پھر اُس کو مع عمرو اور گلچین کے لشکر
مہرخ مین بھیدیا اور عمرو چلتے وقت کہ گیا کہ مین گنبد جمشید کو دیکھ آیا ہون انشاءاللہ
عشاق جادو کو قتل کرون گا آپ اطمینان رکھیے اب یہ بارگاہ مہرخ مین آکر پہونچا انکو
تو اس مقام مین رہنے دیجیے اور حال غضنفر کا بھی بیان کیا جائیگا مگر کچھ حال لشکر امیر
کشور گیر کا بیان کیا جاتا ہے کہ یہان ابو الفتح اصفہانی اور عمران خطائی اپنے لشکر مین
سیر کرتے پھرتے ہین اور انھون نے دریافت کیا معلوم ہوا کہ پہلوان کے واسطے نہایت
دھوم دھام سے تیاری ہو رہی ہے عمران خطائی نے کہا کہ اے بھائی ابو الفتح ہمنے سُنا ہے
کہ پہلوان طلسمی کو جام جادو نے طلسم بند کیا ہے دیکھیے کہ وہ مارا جاتا ہے یا نہین یہ کہکر
صورت ساحرونکی بناکر داخل بارگاہ لقا ہوئے جام جادو نے دو پنجے بنا رکھے تھے اس لیے
کہ جو کوئی عیار آئے اُس کو تم پکڑ لینا انکو تو یہ حال معلوم نہ تھا فی الفور دو پنجے پیدا ہوئے
اور ان دونون کے ہاتھ پکڑ لیے ہرچند انھون نے زور کیا مگر نہ چھوٹے اور لیکے روبرو لقا
کے چیلے بختیارک نے کہا ارے یہ کون ہے اور کیا مقدمہ ہے جام جادو قہقہہ مارکے
ہنسی اور کہا بختیارک دیکھو کیا معاملہ ہے وہ پنجے جام جادو کے پاس آئے ملکہ جام جادو
اُٹھی لوریانی کا بھپکا دیا رنگ و روغن عیاری اتر گیا بختیارک نے دیکھا کہ عمران خطائی
اور ابو الفتح ہے کہا اے عیارو تمکو اپنی جان کا خطرہ نہین ہے اور یہ دن معلوم نہ تھا کہ جام جادو ۲۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے بختیارک سے پوچھا کہو ان کو کیا کرین بختیارک نے کہا ان کا سر کاٹ ڈالو بس اس سے بہتر اور کوئی بات نہین پھر کوئی مارے عبرت کے آ نہ سکے گا جام جادو نے کہا ایک لاکھ چوراسی ہزار عیار ہین اگر دو کو مار ڈالا تو کیا کمال کیا دو کے مارے جانے سے لشکر خالی ہو جائے گا مثل مشہور ہے کہ سوپ کے اُتارے سے ناؤ ہلکی نہین ہوتی بختیارک نے کہا بھوئین بھوئین تالاب بھرتا ہے اسمین ملکہ جام جادو نے ابوالفتح اور عمران خطائی کی مشکین بندھوا کے دو جادوگرون کے ہاتھ لشکر مین امیر کے بھجوا دیا اور کہا امیر سے کہدینا کہ ان عیارون کو قتل ناحق کراتے ہو یہان کسی کی عیاری نہ چلے گی بعد دو تین گھڑی کے دونون جادوگر لیے ہوئے لشکر مین امیر باتوقیر کے داخل ہو کے لوگون نے دیکھا کہ دو شخص عیارون کو مشکین باندھے لیے آتے ہین لیکن لقا کی طرف کے ہین تمام لشکر مین چرچا پڑا ایک سے ایک کہتا تھا کہ یہ کیا مقدمہ ہے چوبدارون نے امیر کشورگیر سے عرض کی کہ اسطرح کا مقدمہ ہے امیر نے فرمایا آنے دو کوئی نہ روکتا چنانچہ دروازۂ بارگاہ پر آکے جادوگرون نے کہا کہ ہم دونون جام جادو کے جادوگر ہین لقا نے بھیجا ہے لوگون کو آگے ہی خبر ہوئی تھی اور انھون نے کہا نہ روکو کیونکہ امیر نے فرمایا ہے کہ کوئی نہ روکے غرض کہا کہ جاؤ جا کے دونون جادوگرون نے مجرا کیا اور عرض کی کہ ان دونون عیارونکو ملکہ جام جادو نے پکڑا تھا سو حضور مین بھیجا ہے کہ ان کو آپ ناحق بھیجتے ہین یہان کوئی غافل نہین ہے اگر اب کوئی آئیگا تو مارا جائیگا امیر نے کہا بہت بہتر مجھے عیار کھکر تھنین جاتے ہین دونون جادوگر رخصت ہو کے امیر نے کچھ روپیہ اور خلعت سے سرفراز کیا اور عمران خطائی سے پوچھا کہ تم کیونکر گرفتار ہو گئے سو عرض کی کہ اے شہریار جسوقت ہم بارگاہ مین گئے دو بہنجون نے ہاتھ پکڑ لیا امیر خاموش ہو رہے لیکن جب نگاہین میل آسائش پر آئین اور پابوس زمین کو گیسوئے شب کے کھلے

نظم

اٹھی مغرب سے ہلکی سی سیاہی
ہوئی بڑھکر نقاب قصر شاہی
طلسمی نقش ہر دیوار چمکے
چراغ و شمع کے رخسار چمکے

ملکہ جام جادو نے حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بموجب حکم کے طبل جنگی پر چوب پڑی ہرکارون نے خدمت امیر مین آکر بعد دعا و ثنا کے خبر غلغلی امیر نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھی حکم دیا کہ ہمارے یہاں بھی طبل جنگ بجے اسطرف بھی طبل سکندری پر چوب پڑی جس کی صدا جو سنتا کوس تک جاتی تھی بہادر اور سرداران گردن کش تلوارون کو صیقل و مصیقل کرنے لگے تیرون اور سنانون اور خنجرون کو آبداری ملنے لگی کمانین جو خانہ کر گئی تھین اُن کو سینگ کر درست کیا پرانے تیر ترکشون سے نکال ڈالے اور نئے تیر داخل کیے گرزون کو سربلندی ہوئی بہادرون کو فرحت سے ارجمندی ہوئی کمانین کڑاکڑا چلاتی تھین زبان تیر تیز زبان دکھاتی تھین رات بھر یہی غلغلہ برپا رہا جب مثل احسان کم ظرف رات گھٹی اور چادر شب لپیٹی گئی ابیات

کبھی دیکھی ستارونکی چمک مین — اداسی پائی شعلے کی لپک مین
فراق شب مین روئی شمع سوزان — نثار پروانون نے کی جان

نوبت کے تکور کی صدا آنے لگی چھوٹے چھوٹے تارے چھپ گئے ہوا کا سناٹا چلنے لگا جانور صحرائی صنعت و ثنائے الٰہی کرنے لگے اُسوقت امیر باتوقیر ورد و وظائف سے فراغت کر کے اشقر دیوزاد پر سوار ہوئے قندس دیوانہ نے رکاب کو پکڑ لیا ایکطرف مقبل وفادار کا چالیس ہزار تیرانداز سے مجرا ہوا ایکطرف سے بہرام گرد خاقان چین نے مجرا کیا دہنے کو عمران خطائی بائین کو ابوالفتح اصفہانی اشقر دیوزاد کے ہو کے سواری مانند نسیم عنبر شمیم کے روانہ ہوئی جسوقت نقارخانہ بلورین کے پاس سواری باد بہاری امیر کشورگیر کی پہنچی سامنے سے پردہ عیش محل کی ڈیوڑھی کا چرخی پر کھنچا بادشاہ سعد تخت طاؤس پر بیٹھے ہوئے برآمد ہوئے سترہ سو فانوس مینا کار آگے آگے تھے عودسوز عنبرسوز روشن لخلخہ کے لوٹے لیے ہوئے طفلان ماہ پیکر نقیب چوبدار عصابردار آگے آگے امیر باتوقیر اشقر سے نیچے اُترے نقیب نے پکارا بادشاہ سلامت جہانپناہ ظل اللہ صاحبقران نگاہ روبرو امیر نے جھک کے مجرا کیا بادشاہ نے ہاتھ چھاتی پر رکھا اشارہ سوار ہونے کا کیا امیر کشورگیر آداب بجا لا کے سوار ہوکے پھر علم شاہ و قاسم کا مجرا ہوا قصہ مختصر مشرقی اور مغربی و جنوبی و شمالی و اصفہانی و ترکستانی و بلخی و شیرازی و کشمیری سب کا مجرا ہونے لگا غٹ کے غٹ پلٹنین کی پلٹنین گروہ گروہ انبوہ انبوہ قشونوں قشون دستے کے دستے آنے لگے اسی نوع سے ہر دستے بارہ بارہ تیرہ تیرہ برس کے لنگیاں تمامی کی باندھے ہوکے مشکون کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

داہنون پر فوارے ہزارے کے طلائی چڑھے ہوئے کٹورے گردن مین کھسے گرد کو بٹھاتے ہوئے جاتے تھے جب اسطرح سواری حضور کی میدان حرب مین قائم ہوئی اودھر سے دروازہ کوہ عقیق سلیمانی کا کھلا لقاے لقا بندۂ درگاہ الہ زمردشاہ باختری اکیس ہاتھی کے تخت پر سوار ہو کے بختیارک نمس برائی کرتا ہوا ساٹھ لاکھ سوار سے آیا ایک طرف سے اسّی ہزار جادوگرنیون سے ملکہ جام جادو آئی صفین دو جانب سے تیار ہوئین اسمین پہلوان طلسمی آیا اور لقا کو مجرا کیا لقا نے پوچھا مزاج تو اچھا ہے آداب بجالا کے تخت کو بوسہ دیا سات مرتبہ تصدق ہو کے اجازت خواہ میدان کا ہوا لقا نے دست مرحمت پشت پر پھیر کر کہا اپنے دست قدرت کو سونپا پہلوان طلسمی مرکب کو جولان کر کے میدان مین آیا لشکر امیر کشورگیر کا آراستہ تھا پکارا اے خداپرستو وزیردستو ہر کرا آرزوئے مرگ است بیاید بمیدان تم لوگ خداوند لقا کو بھول گئے جس نے تم کو پیدا کیا مثل مشہور ہے صبح کا بھولا جو شام کو آئے اُس کو بھولا نہین کہتے ہین اب بھی اطاعت لقا کی قبول کرو تمھاری عفو تقصیرات ہو جائیگی لشکر اسلام مین سے ایک ایک نے کہا ارے خیرہ سر تیرہ روزگار کیا جھک مارتا ہے لعنت ہے تیرے لقا پر تجکو بھی مارینگے اور خداوند لقا کو بھی جہنم داخل کرینگے یہ کہکر ایک مرتبہ مغربون کے علمون کو جلوہ ہوا فرامرز عاد مغربی نے بادشاہ اسلام کو مجرا کیا اجازت لیکے میدان مین آیا مرکب کو اُڑا کے لگا دوڑی اور ایک تلوار ماری تلوار اُچٹ گئی برابر سے پہلوان طلسمی نے جو دست ماری فرامرز عاد مغربی بیہوش ہو کے گرپڑا لوگ دوڑے باندھ کر لے گئے ایک پہر کے عرصہ مین ساٹھ ستر جوان مغربی بندھ گیا ملکہ جام جادو نے کہا اے ملک بختیارک وزیر اعظم شیطان درگاہ اب وقت دوپہر کا آگیا ہے اگر اجازت ہو تو طبل بازگشت بجوادین کل سمجھ لین گے بختیارک نے کہا یہی بہتر ہے کہ روز چالیس پچاس کو باندھ لیا کرو لیکن عیارون کی تدبیر سے غافل نہو نا جام جادو نے کہا مجکو عیارون کا کچھ ڈر نہین ہے یہ کہکے طبل بازگشت بجوا کے روانہ ہوئی امیر اپنے خیمہ مین آئے لیکن متفکر اور بارگاہ سلیمانی مین داخل ہوئے کہا یا ردکسی تدبیر سے یہ کافر نہین مارا جاتا کیا فکر کرون اور لقا اپنی بارگاہ مین داخل ہوا جاتے ہی ملکہ جام تلج

نے نامہ مرآت جادو کو لکھا کہ تمہارے پہلوان نے دو تین میدان داریاں خوب کیں چنانچہ سوا سو جوان مغربی قید کر لیے یقین ہوتا ہے کہ کل سب کو باندھ لے گا وہ جو جادوگر ملکہ مرآت جادو نے خبر کے واسطے ساتھ کر دیے تھے اُن میں سے ایک کو نامہ دیکے روانہ کیا بعد پانچ چھ گھڑی کے وہ جادوگر نامہ لیکے مرآت جادو کے پاس پہونچا آداب بجا لا کے نامہ دیا مرآت جادو پڑھکر بہت خوش ہوئی کہا ارے ملکہ شیشہ جادو کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ باغ شیشہ میں ہیں مرآت جادو نے کہا جلد بُلا لاؤ لوگ دوڑے اور ملکہ شیشہ جادو سے کہا آپ کو ملکہ مرآت جادو نے یاد کیا ہے ملکہ شیشہ جادو بارہ سو لونڈی دُر در گوش مرصع پوش کو ہمراہ لے کے داخل مکان مرآت جادو ہوئی دیکھا کہ مرآت جادو بیٹھی ہیں لیکن بہایت خوش ملکہ شیشہ جادو نے ماں کو مجرا کیا ماں نے سر چھاتی سے لگایا مزاج پوچھا کہا دعا اور آپکی یاد میں مشغول رہتی ہوں کہا بیٹیا خدا پرستوں سے اور ہم سے لڑائی پڑ گئی شیشہ جادو کچھ کام تو خدا پرستوں سے نہ تھا کہا اماں جان خدا پرست کہاں ہم کہاں کہا بیٹیا تم کو یہ احوال معلوم نہیں یہ کہہ کر سب حال جام جادو کے آنے کا اور پہلوان کے بھیجنے کا اُس سے بیان کیا اور نامہ ملکہ جام جادو کا اُس کو دکھلایا ملکہ شیشہ جادو نے کہا پہلوان طلسمی کا کون مقابلہ کر سکتا ہے خوب ہوا کہ بغیر ہمارے کہے خداوند لقا کی مہربانی ہوئی یہ کہکے اس نے کہا کہ اماں جان میرا جی گھبراتا ہے اگر آپ فرمائیں تو میں بیابان زمرد رنگ کی سیر کروں بیابان زمرد رنگ میں جھیل سے مکان فضا کا ہے مرآت جادو نے کہا کہ بیٹیا تمہارا گھر ہے شوق سے جہاں مزاج میں آئے سیر کرو پھرو چلو کون منع کرتا ہے یہ سُنکے ملکہ شیشہ جادو رخصت ہوئی اور بارہ سو کنیز دُر در گوش مرصع پوش غرق دریاے جواہر اور اپنی وزیرزادی حور چہرہ کو ساتھ لیکر روانہ ہوئی صحراے زمرد رنگ میں آئی یہاں کوسوں تک سبزہ لہلہاتا تھا کوڑیالہ رشک لالہ کھلا ہوا تھا کنارے کنارے چشموں اور جھیلوں کے بگلے قاز قرقرے مرغابیاں پنڈبیاں بیٹھی تھیں اور غوطہ بازی سے کلیل کر رہی تھیں نظم

سبزہ ایسا تھا دل فریبندہ
مردہ ہو جس کو دیکھکر زندہ
سوئے اس سبزہ پر اگر بیمار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تندرستی کے ساتھ ہویدا ر	یہ ہوائے خوش اُس سے آتی تھی	روح بالیدگی سی پاتی تھی
بس نظر کرتی تھی حیوان تک کام	مخمل سبز ہی بچھا تھا تمام	کف پا جس نے اُس جگہ دھری
چڑھ گئی بس دماغ کو سردی	دل شبنم یہ چاہتا تھا وہاں	ہون اسی سبزہ زار پر غلطان
اک طرف کو وہ سبزۂ نوخیز	اک طرف کو زمین عنبر بیز	

ملکہ کا خیمہ تمامی ایک جھیل کے کنارے استادہ ہوا اتفاق سے یہان شاہزادہ ایرج نوجوان بھی شکار کھیلنے آئے تھے اور ایک درہ مین پہاڑ کے بیٹھے تھے یہ شہزادی جو یہان آئی تو اس نے دیکھا کہ ایک جوان رعنا غضنفر گردن بلند بالا قوی تن قوی مین بال بھورے بھورے منہ پر پڑے ہوئے درشت چنگال ہاتھ پانوٴن گول گول اور آنکھین بڑی بڑی حبشی بھوین چہرہ مثل آفتاب ومہتاب کے روشن اشعار

خط کی خوبی یہ لکھے خط غلامی غلمان	چاند سے چہرے پہ اس خط سے ہوا ہے کا گمان
حُسن خط نور کے چہرے پہ عیان اچھا یان	مصحف روپہ ہے خط شان نزول قرآن
خط سے پہلے تو دل خور تھے پھیلتے دیکھا	آج پروانہ ہے پریون کو بخط طغرا

گورا گورا رنگ خود ٹیڑھا سا سر پر رکھے بیٹھا ہے اُدھر شاہزادے نے بھی اُس ملکہ کو دیکھا کہ جسکی زلف رسا سنبل کے دھوئین اُڑاتی تھی بال بال سنبل گنہگار نظر آتی تھی پیشانی مین اُسکی وہ چمک کہ صدقے جسپر آفتاب فلک بھوین اُسکی خمدار شمشیر دودم جو کرین اشارے مین قتل عالم آنکھین نشۂ حُسن سے سرشار دل اُن کی محبت مین لوگون کا گرفتار نرگس اُن آنکھون کو دیکھ کر آنکھین چرالے اور غزال ختن صدقے ہو جائے کے روئے تابان شمع انجمن حسن حسینان یا ماہ درخشان و مہر تابان اقلیم حُسن اُس کے زیر فرمان لب لعلین پر لعل بدخشان ہیرا کھائے گوہر دندان کی چمک کے آگے موتی کی آبرو ہو جائے ذقن اُس کا سیب جنت سے کہین بہتر ہے چاہ ذقن مین یوسف دل ڈوبا ہوا سراسر ہے سینہ اُس کا دودھیا سے حُسن کے حباب جان مضطر عشاق جسکو دیکھنے سے بیتاب گول گول اُبھرا ہوا کڑا نوکیلا اور بچا گنج خوبی کا ڈبہ قبہ نور حسن سے معمور شکم صاف بعینہ آئینہ ماہ فلک آفتاب ہے اُس کے سامنے بے نور نرمی مین مثل مخمل دسمور رگ گل برگ سے زیادہ تر پتلی اُسکی کمر جادۂ ملک عدم نظروں سے

ہر ایک کی گم آگے جاے حیا تھی بگر لوح الماس مین در زیر کی ہے یا دو ہلال ایک جا ہین قبہ ایوان لطافت سرین تا و دو کوہ سیمین آئینہ زانو کو مشعل ماہ کہنا نازیبا ہے برق تجلی نام انکا ہے سینہ دولت خداداد کا گنجینہ سقف افلاک صباحت کا زینہ ابیات

ہوے سر ایسے حسن بھی کرین ساتہ
کاکل صبح پر نظر نہ کرد
اسکی زلفون مین دل گئے نہ پھرے
صبح صادق کا دعوی ہے کاذب
کہون چتون کے دیکھنے کا طور
جو نہ ٹھہرے نگہ تو رکھیے معاف
ہے دہن تنگی سے سخن کوتاہ
غنچہ ناشگفتہ سے بھی کم
کوئی جان بخش یون کہے تو کہے
منہ بھین دیتے لعل مرجان کو
نہین دیکھے مسی لے دندان
کاش سینے پہ رکھدے غم یان ہے
کیا بیان خوبی شکم کو کرے
ہو نہ آنکھون مین کیون جہان تاریک
ناخن با حنائی ہین ایسے

بل ہی کھایا کرے یہ عمر دراز
کچھ بھی نسبت ہی تمکو سودا ہے
رہے سنبل کے پیچ پانچ دھرے
ایسی بھوین کشیدہ بھی ہین کہین
اس قیامت یہ ہے قیامت اور
لطف بینی کا فہم ہے دشوار
کچھ نکلتی نہین سخن کی راہ
برگ گل سے زبان ہے نازک تر
ہم تو مرتے ہی ان لبون پہ رہے
ایسی ہوتی نہین ہے سرخ بھی
برق ابر سیہ مین ہے خندان
صدر کے ناحیہ سے لے تا ناف
دیکھنے سے کبھو نہ پیٹ بھرے
پنڈلی نازک ہے شاخ سنبلکی
برگ گل پاس سرو ہون جیسے

اسکی کاکل سے حرف سر نہ کرو
کالے کو سونکی بات کا کیا ہے
اس حسن پر جو دل ہو لچا ذب
یہ کمانین کسی سے کھنچتی نہین
صفحہ رخسار آئینہ سان صاف
لیک باریک بینی ہے درکار
اس سے گل کیا جنے ہی کوئی عدم
پھول جھڑتے ہین بات بات اوپر
جب وہ کھاتے ہین بیڑہ پان کو
رنگ گویا ٹپک پڑے گا ابھی
وہ کف دست راحت جان ہی
جیب کی جا گہ ہے کیون کہ کہیے صاف
گئی نظرون سے وہ کمر باریک
پشت پا پنکھڑی سی ہے گل کی

ایرج اسکو دیکھکر شیفتہ اور فریفتہ ہوا کہ وہ عورت بارہ پندرہ برس کا سن زیور الماس مین غرق آنکھون مین سرمہ لگا ہوا ہونٹون پر پان کا لاکھا جما ہوا گلے مین موتیون کا مالا ماتھے پر افشان چنی ہوئی ہاتھون مین مہندی لگی ہوئی پور پور مین چھلے دل بیتاب کو مسل لیتے ہاتھون مین دست بند بازؤن پر نورتن کان مین بالا ہلال کی طرح پڑا پائون مین گھنگھرؤن کی چھاگل کڑے دل کو رزم کرتی چلی آتی ہے شہزادہ ایرج نے کھنکھار ا شیشہ جادو نے

دیکھا کہ آفتاب تابان رخ کوہ مین بیٹھا ہے اور دیکھتے ہی تیر مژگان سینے کے پار ہوا سلطان
عشق نے اقلیم دل مین خیمہ کیا نشان محبت کے برپا ہوگئے لشکر غم نے چڑھائی کی مزرعۂ
سبزۂ دل کو پامال کیا نہال امید جو فصل بہاری سے شاداب تھا خزان ناامیدی
سے تھپیڑ ہوگیا باغ جوانی پر پالا پڑا آنکھون سے جوئے آب روان ہوئی آنکھین بسان نرگس
بیمار رنگ رخ پریدہ مثل گل پژمردہ مگر ضبط کرکے خیمے مین داخل ہوئی وہ جھیل کا کنارہ
اور کوسون تلک سبزۂ زمردی کا فرش کیا ہوا گویا زمرد پر کوڑیالا پھولا ہوا تھا لیکن یہ بہار
آنکھون مین ملکہ شیشہ جادو کے بدتر خزان سے معلوم ہوتی ہے دل مین کہتی ہے
اے ملکہ بڑا غضب ہوا یہ کیسا تیر تھا کہ وار پار ہوگیا کیون آئی تھی وزیرزادی حور چہرہ نام
کھڑی تھی دیکھتی ہے کہ ملکہ کی رنگت سفید ہے آنکھین ڈبڈبا آئی ہین ہونٹھ خشک ہین
آہ سرد ہے عشق کے آثار ہویدا ہین کہا قربان گئی آپ کا کچھ رنگ متغیر معلوم دیتا ہے خیر تو
ہے ملکہ شیشہ جادو نے کہا کچھ میرا دل بے چین ہے حور چہرہ نے ہاتھ پکڑ لیا دیکھا تو
آتش عشق نے تمام بدن پھونک دیا ہے کہا بلا لون تمھارا تو بدن جلتا ہے خداوند لقا
و جمشید و سامری سلامت رکھین آپ کی کیا حالت ہے پلنگ پر تشریف فرما ہو جیسے دریا کا کنارہ
ہے کوسون تک سبزہ زار ہے ہوا سرد آتی ہے مزاج کو فرحت ہوگی شیشہ جادو نے
کہا اچھا یہ کہکے سناٹے مین گئی حور چہرہ نے دیکھا کہ ملکہ مرض مین گرفتار ہے ہاتھ پکڑ کر اٹھا
کہتے ہین کہ حور چہرہ کا ہاتھ گرمی عشق ملکہ سے جل گیا تھا حور چہرہ نے کہا بلا لون تمھاری
عجب حالت ہے سوداگر بچون پر شاہزادیون پر بیچ پڑتا ہے لیکن محرم راز
سے نہین چھپاتے ہین آپ بھی فرمایئے ایک مرتبہ ملکہ شیشہ جادو کے صدف چشم
سے دُر آبدار اشک مسلسل چلنے لگے کہنے لگی اے حور چہرہ وہ جھیل کے کنارے جو دورہ
کوہ مین جوان بیٹھا تھا جس وقت سے دیکھا ہے دل بے چین ہے لاکھ لاکھ تدبیرین کرتی ہون
دل کو سمجھاتی ہون کچھ بن نہین آتا ہے حور چہرہ نے کہا ملکہ بری بات کا ثمرہ برا ہے آپ
کے ماں باپ کو خبر ہوگی تو غضب نازل کرین گے وہ جوان طلسم کا رہنے والا نہین معلوم
دیتا ہے نہین معلوم کس مقام سے آیا ہے آپکے ماں باپ تو پوچھینگے آپ مرجائینگی پھر آفت آئیگی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ملکہ نے کہا اے حور چہرہ اگر زمانہ اُلٹ جائیگا مین نہ پھرونگی لازم ہے تجکو میرے اس
زخم جگر پر مرہم لگا حور چہرہ نے خیال کیا کہ اسکی حالت غیر ہے ایسا نہو کہ پھڑک کر دم نکل
جائے تیر عشق کاری لگ چکا ہے کہا اچھا قربان گئی مین لاتی ہون وہی جوان جو
درہ کوہ مین خود سر پر رکھے ہوے بال بھورے بھورے منھ پر پڑے ہوئے ہاتھ مین تیغ
پکڑے بیٹھا تھا ملکہ شیشہ جادو نے کہا ہان ہان یہ کہکے حور چہرہ چلی ملکہ نے خیمے مین پلنگ
جواہر نگار بچھوایا فرش معقول کرایا عطردان پاندان چنگیرین پھولون کے گلدستے
رکھوادے قنانتین لگادین چوکی کی جو ہمراز تھین فقط انھین تو خیمے مین رہنے دیا باقی سب کو
رخصت کیا اس عرصہ مین حور چہرہ درہ مین کوہ کے پہونچی دیکھا کہ ایک جوان خورشید
طلعت بیٹھا ہے لیکن آثار عشق چہرے سے ظاہر ہین گرفتار دام بلا ہے اور ایرج نے
دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت اسطرف کو آتی ہے حور چہرہ داہنی طرف کو ٹال کر دیکھنے لگی
پھر پھرتی ہوئی ایرج کی طرف کو آئی سلام کیا اور کہا کہ آپکا کہان سے آنا ہوا اور کدھر
جاتے ہین اور آپ کون ہین اور کہان سے آئے ہین ایرج نے کہا ہم راہ بھول کر ادھر کو
نکل آئے مگر عجب طرح کا کوڈھب رستہ ہے کہ نکل نہین سکتے ہین حور چہرہ نے ہنسکر کہا
کہ ارے مردوے کیا مکاری کی باتین بناتا ہے چل تجکو ہماری ملکہ نے بلایا ہے شہزادہ
اُس کے ساتھ ہوا اور خیمے مین ملکہ کے پاس آیا وہ اسکو دیکھکر بہت شرمائی لجائی پھر آخر
کو یہ مسند پر بیٹھا ملکہ نے جام مے ارغوانی سے بھر کر اسکو دیا شاہزادے نے کہا کہ اے ملکہ
یہ شراب ہمپر حرام ہے تاوقتیکہ تم اسلام نہ اختیار کرو اب ملکہ خاموش ہوئی اور بعد تھوڑی
دیر کے کچھ سوچکر کہا کہ اچھا صاحب مین کلمہ پڑھتی ہون پھر ایسا ہی ہے تو کچھ کفارہ اسکا
دیدونگی شاہزادے نے کہا کہ نہین ایسا نہ کرنا صدق دل سے تمام عمر کے لئے مسلمان ہو اور
کوئی کسی طرح سے لالچ دے یا دھمکائے یا ڈرائے جب بھی اسلام کو نہ ترک کرنا
ملکہ نے ناچار ہوکے از بسکہ فریفتہ اس پر ہو چکی تھی کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوئی پھر تو
دور جام بے دغدغہ زیر نگین ایام چل نکلا اور ملکہ نے طوائفون کو بلوایا انھون
نے آکر بصد حسن وخوبی اس غزل کو گایا کہ ابیات ۱۰

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نیمچہ جب مول وہ بانکا جوان لینے لگا
موت کے جی مین مزے یہ بیمجان لینے لگا

تیر جھلکی مین لیا اُس نے پئے جان عدو
رشک میر سو لمین کیا کیا ہچکیان لینے لگا

مجکو ہر شب ہجر کی ہو نسلگی جون روز حشر
مجھسے یہ کمدن کے بدلے آسمان لینے لگا

ہے جو غنچون کا چٹکنا اُنگلیون کی ہی چٹک
یہ بلائین کسکی باغ اے باغبان لینے لگا

حسنے کی اس مسکدین بعت دست سبو
وہ قدم تیرے لب اسے پیر مغان لینے لگا

لے کے آئینہ جو دیکھی حسن کی اپنے بہار
اپنے لبوسے آپ وہ غنچہ دہان لینے لگا

موت اُسکو یاد کرتی ہے خدا جانے کہ گور
یون ترا بیمار غم جو ہچکیان لینے لگا

رنگو اے ذوق سے اُسکی نوک مژگان کا خیال
تن پہ ہر موسے مرے کا رستان لینے لگا

لبان شیرین کی گزک چلنے لگی شنگرفیون کی قینچیان پڑگئین گلابیان شراب کی سینے پر آگئین اُسوقت شہزادۂ ایرج نے کہا کہ اے ملکہ ہمارے لشکر مین تمھارے یہان سے ایک پہلوان گیا ہے کہ وہ ہر ایک کو قتل کرتا ہے ملکہ شیشہ جادو نے کہا اے شہریار تم اسکا کچھ غم نکرو مین تمکو تلوار اُسکے مارنے کیلیے لادونگی پس تم اُس کو لقا کیطرف سے قتل کرو الناو اقعی وہ یون نہ مارا جائیگا شہزادے نے کہا کہ اگر ایسا کرو تو احسان ہے شیشہ جادو اُسیوقت یہان سے روانہ ہوئی اور ایک تہخانے مین صندوق کے اندر وہ تیغہ رکھا تھا اُس کو نکالکر لائی اور شاہزادۂ ایرج کو دیا اور یہان جب وہ زمانہ آیا کہ تیغ مہر غلاف مغرب مین رکھا گیا اور شب سیہ کو ترک مہر نے منھ پر آنچل کے

کہ عمر روز گھٹنے گھٹنے اک بار
ہوئی ساقط بشکل نبض بیمار

مزاج شام نے تفریح پائی
اُبھر کر مثل ابر زلف آتی

ملکہ جام جادو نے طبل جنگ بجوایا ہرکارون نے امیر سے جاکر خبر کی صاحبقران نے بھی طبل جنگ بجنے کا حکم دیا پہیاق طبل حشامی اور سکندری نوازش مین آیا دلاور آگاہ اور خبردار ہوئے دربار برخاست ہوا پھر اُسی طرح ہتیار صاف ہونے لگے شب بھر تیاری رہی جب حسن شب کا رنگ تبدیل ہوا اور جمال صبح نے نور پیدا کیا کہ ابیات

کہ اُٹھا عکس زلف شب زمین سے
گھٹا کچھ نور شعلون کی جبین سے

کمی کی تلخی مے نے دہن مین
جھکے شرما کے ساغر انجمن مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صبح کو امیر کشور گیر مع سرداران باتوقیر کے جلوخانہ شہنشاہی مین آئے بادشاہ برآمد ہوئے مردہا لیکارا سلطان عالم ہمایون ظل اللہ صاحبقران نگاہ روبرو امیر نے مجرا کیا پھر تو بہرام و جمہور فرامرز سب کا مجرا ہوا اور سواری ظل اللہ کی میدان مصاف مین چلی فوج پہلے ہی گروہ گروہ انبوہ انبوہ عرصہ رزم مین جا چکی تھی غرض یہ بھی جا کر جنگ گاہ مین پہونچے اودھر سے لقا مع جام جادو اور پہلوان طلسمی کے فوج کشی کر آیا صفوف لشکر آراستہ ہوئین اور پہلوان طلسمی لقا سے اجازت لے کر میدان مین آ آکر للکارا کہ اے فرقہ خدا پرستان و زبردستان تم مین سے جسے تمنائے مرگ کی ہو وہ میرے مقابلے مین آئے ادھر سے سردار جانے لگے اور سونٹے کھا کھا کے بیہوش ہوتے تھے مگر وہان سے ایرج نوجوان وہ تیغ لیکر دو گھڑی رات سے اپنے لشکر کی طرف چل نکلا تھا اور ملکہ شیشہ جادو کو اسی مقام پر چھوڑا تھا یہان دو چار سردار اسیر ہوئے تھے کہ یکایک دامن صحرا سے گرد اڑی اور شہزادہ ایرج نوجوان پیدا ہوئے اور آتے ہی انھون نے مقابلہ اس پہلوان طلسمی سے کیا اُسنے سونٹا مارا انھون نے خالی دیکر ہاتھ ایک تیغ کا مارا وہ تو جانتا تھا کہ مرونگا نہین اس نے سر سامنے کر دیا تلوار جو سر پہ پہنچی تنگ کے رستے سے نکل گئی غریو جان کفاران سے نکلا اور جام جادو نے للکارا کہ ارے ہان لینا فوج ایرج پر گھر کر چار طرف سے آئی یہ بہادر تھا تلوار پکڑ کر اُس دریائے فوج مین ڈوبا پھر تو امیر نے بھی گھوڑے کی باگ اُٹھائی اور تمام سپاہ لینا لینا کہکر آپس مین غٹ پٹ ہوگئی تلوار چلنے لگی اشعار

قیامت کی جالش تھی آفت کا نور
الٰہی بہمن و سام و رستم کی گور
چڑھے منھ پہ تلوار کے جنگ جو
لگے کٹنے مرنے جری چارسو
کہین تیغ چمکی کسی جا سنان
کوئی حملہ ور تھا کوئی بھاگتیان
یہ کافر گرا اور وہ غازی بڑھا
وہ مرکب کٹا اور یہ راکب گرا
گری لاش پر لاش اور سر پہ سر
بھرے تھے قتیلون سے سب دشت و در
کسی پر تبر کسی پر تھی شان
کوئی پیر دیرینہ کوئی نوجوان
جری اسب تھے خون مین نہائے ہوئے
گرجتے تھے گھوڑے اُٹھائے ہوئے
چلی غازیون کی اجل باز تیغ
برسنے لگی موت مانند میغ
ہوا منقطع کافرون کا ثبات
گئی ایک دم مین دو روزہ حیات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

امان بھی زرہ کی نہ مغفر کی خیر بلاتی اٹھا کرے وہ تیغ ہاتھ ہجوم عدو مین پڑا انتشار پھرا اپنے مورد پہ جیش عرب	بدن سے کہا جان نے اس سر کی خیر غضب کی تھی پیچھے پڑی تیغ تیز ہوئے سب کے سب اس جگہ سنوا	مجھے چھوڑ دے اب نہ جاگا نہ ساتھ نہ جائے امان تھی نہ پائے گریز غنائم کو پھیرے کے باضطراب

لیکن شہزادہ ایرج نوجوان کو ملکہ جام جادو نے سحر کرکے پکڑ لیا کس واسطے کہ یہ سب سے پہلے لڑنے لگے تھے اب جو لشکر یہان پھر کر آئے شاہزادہ ایرج نوجوان نہ آئے تو امیر کو انتشار ہوا اور وہان ملکہ جام جادو نے لقا سے کہا کہ ایرج کو قتل کر ڈالے لقا نے کہا قدرت نے یہ تقدیر نوے ہزار برس پیشتر کی تھی اچھا کیا مضائقہ ہے یہ کہکر حکم دیا کہ میدان سیاست تیار ہو اسی وقت اژدہ کش تسمہ کش جلاد آکر حاضر ہوئے غزیو لشکر مین پڑ گیا ہر شخص عبرت اور عشرت کرنے لگا بعضے کہتے تھے میان سرکشی کا یہی نتیجہ ہے بعض کا یہ قول تھا کہ بھائی خدا نہ کرے کوئی جلیل ذلیل ہو اور بختیارک نے جام جادو سے کہا کہ اے ملکہ امیر ضرور ایرج کو چھوڑا لے جائینگے اس کی فکر کرنا چاہیے اس نے سحر سے ایک دیوار آتش کی دور تک اٹھا دی اور شہزادہ ایرج نوجوان درگاہ خدا مین دعا کرنے لگا شعر

اسیر بلا ہون مین پروردگار	کرم سے مجھے اپنے کر رستگار

وہان ملکہ شیشہ جادو جو صبح کو اٹھی تو اس نے حور چہرہ سے کہا شہزادہ یہان سے گیا ہے نہین معلوم کس آفت مین مبتلا ہے مجکو جانا چاہیے اس لیے کہ میرا دل اس وقت مضطر ہے حور چہرہ نے کہا کہ واری اب تو تم نے تلوار اٹھین دیدی ہے پھر اب کیا غم ہے اسنے کہا کہ نہین کوئی آفت ضرور آئی ہے جب تو مجکو بیتابی ہوئی ہے یہ کہکر ایک تخت بلور پر سوار ہوئے اور اپنی چند خواصون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوئی جب یہان آکر پہونچی تو اسنے دیکھا کہ دیوار آتش اٹھی ہوئی ہے اور شاہزادہ ایرج چبوترہ پر نکبت کے بیٹھا ہے خلقت جمع ہے جام جادو قتل کیا چاہتی ہے بس یہ دیکھکر اس نے حکم دیا کہ حور چہرہ نے سحر پڑھا اور وہ دیوار باطل ہوئی اور اس نے شاہزادہ ایرج کو تخت پر اٹھا کر بٹھایا جام جادو نے اسے دیکھکر فوج کو حکم دیا کہ ہان لینا جانے نہ دینا فوج اس کی

لینا لینا کہکر چلی اوس وقت اسنے کچھ پتلے سحر کے پیدا کیے اور ان پتلون سے کہا کہ مارو ان کو پتلون نے مارنا شروع کیا اوس وقت جام جادو للکارتی ہوئی آگے آئی حور چہرہ نے ایک پنجہ اوس کو مارا کہ ہاتھ اوس کا کٹ گیا فوج تو بھاگی اور شیشہ جادو ایرج کو لیکر چلی گئی ملکہ جام جادو نے لقا سے کہا کہ اب مین پھر مرآت جادو کے پاس جاتی ہون چنانچہ روانہ ہوئی یہان تو ملکہ مرآت جادو باغ مین بیٹھی تھی لوگون نے جاکر کہا کہ ملکہ جام جادو آئی ہین ملکہ مرآت جادو نے کہا شاید حمایت کو آئی ہین اس نے طلسم کا پیچھا لیا ہے اسمین سامنے سے ملکہ جام جادو آئی سلام کیا آنکھون سے آنسو جاری رنگ چہرہ سفید ہاتھ کٹا ہوا لہو مین ڈوبی ہوئی کہا جام جادو خیر تو ہے یہ کیا آفت پڑی جام جادو نے کہا ہم تو تمھارے پاس کفالت معاملت کو آئے تھے پہلوان طلسمی آپنے دیا تھا اسنے اسپ سے خدا پرست پکڑے آخر مارا گیا مین حیران تھی کہ یہ تلوار کہان سے آئی معلوم ہوا آپکی بیٹی نے تلوار دی تھی چنانچہ مین ایرج کو پکڑ لائی تھی چبوترے پر بٹھا کے گردن مارا چاہتی تھی ایک حکم خداوند لقا کا ہوا دوسرے کی منتظر تھی کہ آپ کی بیٹی ملکہ شیشہ جادو پہونچی میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پتلے سحر کے پیدا کر کے ہزارون جادوگر میرے قتل کیے ایرج کو اوٹھا کے لیگئی ملکہ مرآت جادو نے کہا ارے یہ کیا کہتی ہے ملکہ شیشہ جادو درہ پہاڑ مین شکار کر رہی ہے کوئی اور ہوگا اوسکو ان باتون سے کیا کام وہ کیا جانے ابھی بچہ ہے اری بیگانی بیٹیون پر تہمت لگاتی ہے جام جادو نے کہا ملکہ مرآت جادو کیا مین ملکہ شیشہ جادو کو پہچانتی نہین ایک طرف لشکر لقا کا تھا بختیارک لقا عقیق کوہ سلیمانی پر بیٹھے ہوے تھے ایک طرف لشکر حمزہ کھڑا تھا مین نے سحر سے دیوار آتش کھڑی کردی تھی کوئی خداپرست نہ آسکتا تھا سب کے سامنے اوٹھا لائی مرآت جادو کی رنگت سفید ہوگئی کہا ارے دو تین لونڈیان جا کے خبر تو لائین ملکہ شیشہ جادو خیمے مین ہین یا نہین دو تین لونڈیان گئین جا کے خیمے مین دیکھا کہ کچھ لونڈیان بیٹھی ہین پوچھا ملکہ شیشہ جادو کہان ہین کسی نے کہا شکار کو گئی ہین کسی نے کہا ابھی یہان تھوڑی تھین کسی نے کہا پچھواڑے گئی ہین لیکن مفصل کسی نے نہ کہا اون لونڈیون نے جو دیکھا کہ لوگ آپسمین منہ جوڑے ہوئے کچھ باتین کرتے ہین چار طرف کو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چرچا ہو رہا ہے یہ دیکھکے ملکہ مرأت کے پاس آئین مرأت جادو نے کہا اری کہو تو ملکہ شیشہ جادو ہے لونڈیون نے کہا قربان جائین ہم گئے تھے ملکہ شیشہ جادو خیمے مین ہین لیکن لوگ آپس مین باتین کرتے تھے چپکے چپکے چرچا ہو رہا ہے ہمنے سب سے پوچھا کسی نے کہا شکار کو گئی ہین کسی نے کہا ابھی گھڑی تھین لیکن کچھ مفصل نہ کہا ملکہ مرأت جادو سوار ہوکر خیمے مین گئی اور لونڈیون کو بلا کے کہا اگر احوال مفصل نہ کہا تو ایک ایک کی گردن مارونگی پیٹ پھاڑ ڈالونگی ناک چوٹی کاٹ ڈالونگی اور جو تحقیق کہا تو قسم ہے سامری اور جمشید کی کچھ نہ کہونگی دو چار جو لونڈیان بھتین انھون نے کہا ملکہ ایک جوان خوبصورت کو حور چہرہ ہتا لٹا پاکر کے لے آئی تھی دو روز خیمہ مین رہا شراب کباب ملکہ نے ساتھ کھایا پیا تین روز سے وہ نہین آیا کہین گیا ہے آج حور چہرہ نے ملکہ کے کچھ کان مین کہا پس ملکہ شیشہ جادو چلی گئین مرأت جادو نے کہا ارے دو ایک جادوگر کوہ عقیق سلیمانی اور حمزہ کے لشکر کی خبر لائین اور دریافت کرین ملکہ شیشہ جادو کہان ہے جادوگرون نے کہا کہ دو چار جادوگرون سے کب تلاش ہوگی ملکہ نے کہا ایک بیس جادوگر جاوین چنانچہ جادوگر تو روانہ ہوئے اور مرأت جادو جام جادو کے علاج معالجہ مین مشغول ہوئی اور وہ جادوگر کوہ عقیق سلیمانی کو سب ڈھونڈھ کر لشکر امیر مین گئے دو دو چار چار ہر ایک بازار کوچہ مین خیمے مین ڈھونڈھنے لگے دو چار جادوگر اس طرف بھی ڈھونڈھتے تلاش کرتے ہوئے جا نکلے دیکھا کہ ایک بارگاہ بڑی دھوم دھام کی ٹیکرے پر کھڑی ہے لوگ آتے جاتے ہین طوائف ناچنے والیون کو انعام مین دوشالے مل رہے ہین بڑی کیفیت کا مکان ہے وہ جادوگر سحر سے اپنے تئین پوشیدہ کرکے اندر بارگاہ کے گئے دیکھا کہ ملکہ شیشہ جادو تخت مرصع پر بیٹھی ہوئی ہے ایک جوان تیغہ پکڑے ہوئے زانو بزانو بیٹھا ہوا ہے حور چہرہ پنکھا ملکہ کے منھ کو جھل رہی ہے جیسے مُر اُڑاتی ہے ایک رنگ کا جوڑا گلے مین پہنے ہے جواہر مین غرق موتیون کا مالا پڑا ہوا ہے لبون پر لاکھا پان کا جما ہے سفید سفید دانت مانند سلک مروارید چمکتے ہین جب ہنستی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شفق مین برق چمک جاتی ہے وہ آنکھون کی پتلیان جسکو دیکھ لے جمشید و سامری کی پتلیان پھڑکی ہو جاتی ہین اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک بدھی موتیے کی عطر مین بسی ہوئی ران پر پڑی ہے عطر دان پاندان دھرا ہی عطر دان
بطور فوارے کے چھوٹ رہا ہے خاصدان مین گلوریان الضع سے چنی ہین جیسے طاؤس
رقص کرتا ہے سات آٹھ لونڈیان ململ کے ڈوپٹے اوڑھے ہوے کرتیان ململ کی پاجامے
گلنار گلبدن کے ڈھیلے ڈھیلے پائنچے کے پہنے ہوے بیڑدون پر ازاربند لٹکے ہوے ہاتھون مین
موٹے موٹے کڑے سونے کے پڑے ہوے دست بستہ سامنے کھڑی ہین ملکہ شیشہ جلو
کے گلے مین چنپا کلی کا یہ عالم ہے کہ جیسے تارون کی لڑی چمک رہی ہے ایک نے کہا یارو
ایسی ملکہ خوش بیٹھی ہین کہ کبھی طلسم مین اسطرح نہین دیکھا ایک نے کہا ایسی مان شفیق مہربان کو
خفا کرکے آئی ہین تمام عالم مین رسوائی ہے گھر غارت کیا کہان خدا پرست کہان لقا
پرست سب نے کہا چلو میان خبر کرین ایک نے کہا بھائی ہارا کیا ہرج ہوتا ہے انکو خدا لیجانے
کس آفت مین گرفتار ہو جائے گی ایک نے کہا ہم تو کہین گے غرض تم ایسین جب کرتے ہوئے روانہ
ہوئے شیشہ جادو بت شاد نیلج دیکھ رہی ہے لیکن یہ گردون نیرنگ ساز ایک رنگ پر نہ
بوقلمون کے نہین رہتا ہے گاہ دھوپ ہوتی ہے گاہ ہے چھاؤن ہو جاتی ہے ملکہ فکر مین ہے کہ
رات کو عیش کرین گے مثل ہے کہ مصرع من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال :: راہ مین ان
جادوگرونکو اور جادوگر ملے کہا بھائی ہم بھی دیکھ آئے غرض ہمراہ ہوکے طلسم مرات جادو
مین پہونچے ملکہ مرات جادو کو مجرا کیا مرات جادو نے کہا کیون دیکھ آئے کہا ملکہ مرات جادو
جام جادو جو کہتی تھی سچ ہے ملکہ امرج کی بارگاہ مین بیٹھی ہے زانو بزانو ہے اور حور چہرہ
کھڑی ہے ملکہ مرات جادو کے کانون سینے مین آگ بھڑکی اس غضب کا شعلہ اٹھا کہ
دماغ مین جا ہوکا کہا واہ جمشید و سامری عجب طرح کا مقدمہ درپیش ہوا عجب وضع
کا سامنا ہوا مجکو گھمنڈ تھا کہ ہماری بڑی عزت ہے کوئی بکر دہات زمانہ کا درپیش نہ ہوگا
وہی سامنا ہوا قسم ہے جمشید و سامری کی کہ اگر لا کر منھ مین اژدر کے نہ ڈال دیا تو نام اپنا
مرات جادو نہ رکھا یا ایسی آفت و بلا مین گرفتار کرون کہ تمام عمر تڑپتی رہے یہ کہکے جو
شانے مین آئی نہ کسی سے کہا نہ سنا سناٹا مار کے روانہ ہوئی ملکہ مرات جادو
کوہ عقیق مین سلیمانی کو کبھی نہ آئی تھی معلوم نہ تھا کہ کیسا ہے کوہ عقیق مین جس وقت پہونچی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھا کہ کوہ عقیق نہایت آباد ہے دروازے کھلے ہین بازار آراستہ ہے کٹورا بج رہا ہے دیکھے
تو ایک طرف ہزارہا ستارے اور آفتاب و مہتاب سفید و سرخ و زرد و سبز رنگ
برنگ کے چمکتے ہین و لمبین کہتی ہے کہ آسمان زمین پر اُترا ہے یا جگنو کا جنگل ہے یہ کیا اسرار ہے
اور یہ تھا کیا کہ گلشن لشکر کی بارگاہون کے تھے کہ کوئی آفتاب کی صورت کوئی ستارے
کی صورت کوئی بشکل مہتاب کے سونے روپے جواہر کے ہر ایک سردار کی بارگاہ پر تھے دھوم
دھام ہو رہی ہے کٹورے سونے روپے کے کھنک رہے ہین آبپاشی ہوتی ہے ہر ایک دوکاندار
مالا مال بیٹھا ہے دوکانون گلدستے دھرے ہین صرافہ بزازا جوہری بازار کھلا ہوا ہے جواہر کمخواب
اسادری مشروع ململ بک رہا ہے خریدار کھڑے ہین ایکطرف کو گدڑی لگی ہوئی ہے مرغ
بٹیر تیتر کبک کبوتر بکتا ہے ایک سمت تلوارین بک رہی ہین ہزار در ہزار املشان کھلے ہین
بھرے پھر رہے ہین کوئی جگت بولتا ہے کوئی ناچ دیکھتا ہے کوئی رنڈی کے پاس
کھڑا ہے چہچے ہو رہے ہین وہ دھوم دھام ہے کہ بیان مین نہین آتی بہتر بازارین بہتر جھنڈا
کھڑا ہے ایک بازار سے ایک بازار اونچا ہے جس مقام پر بازار ہو چکا ہے وہان سات
بنگلے ہین ایک دروازہ ہے نوبت بج رہی ہے بہتر دروازہ کھلا ہوا ہے یہ حیران
ہے کہ کیا لشکر ہے کہ از مغرب تا مشرق لشکر ہی معلوم دیتا ہے اور جو آگے بڑھ کے دیکھا
تو ایک نفیس خیمہ استادہ ہے سہ پہر کا وقت ہے تمامی کا فرش ہے سونے روپے کی
چلمنین بندھی ہین تمام فرشی رنگین لالٹینین چمن بندی کی وضع پر دھری ہین بیچ
بیچ شمعدان سنہرے روپہلے لگے ہوئے جھاڑ بلور کے لگے گلدستے مومی دھرے
ہین واسطے روشنی کے ٹٹیان چاندی کی کھڑی ہین دروازے بنگلے بارہ دریان
سجی ہوئی ہین جھولے ہنڈولے آتش بازی جابجا گڑی ہوئی ہے بڑے بڑے
جو درخت تمام تمامی سے منڈھے ہین منقش کے گنبد بنے ہین قمقمے لٹک رہے ہین
طبلے پہ تھاپ پڑ رہی ہے گانا ہو رہا ہے بھانڈ بھگتیے ناچتے ہین دوشالے انعام مین
ملتے جاتے ہین مجھولیان کھڑکھڑیان رنڈیون کی آتی جاتی ہین ہر ایک کا مجرا ہو رہا ہے
شراب کلپیالہ گردش مین گزک کے خوان دھرے ہین لوگ خوش ہین ملکہ مہرانتجا دو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے کہا اے صاحبو یہ بارگاہ کسکی ہے لوگون نے کہا یہ بارگاہ ایرج نوجوان کی ہے یہ
سُن کے بارگاہ کے اندر آئی دیکھا کہ ملکہ شیشہ جادو تخت پر بیٹھی ہے پاس ایرج بیٹھا ہے
حور چہرہ کھڑی سنکھا ہلاتی ہے آگ لگ اُٹھی پکاری ارے شوخ دیدہ گیسو بریدہ آفت
رسیدہ تو کہان جاتی ہے حور چہرہ آواز سُنتے ہی کانپ گئی شیشہ جادو سے کہا
ملکہ مرآت جادو کی آواز آتی ہے ایک مرتبہ مرآت جادو روبرو آئی کان پھٹے
ہوئے سیندور لگا ہوا ایک دانت بڑا سا نکلا ہوا جوڑا اندھا ہوا ایک ناریل ہاتھ مین لئے
ایرج نوجوان تیغہ پکڑ کے اُٹھا چاہا کہ لڑ بھڑ کر اپنی معشوقہ کو اس ساحرہ سے چھڑالون
لیکن وہ جو تڑپ کے گری ایک ہاتھ مین ملکہ شیشہ جادو کو ایک ہاتھ مین حور چہرہ
کو پکڑ کے طرف آسمان کے یکایک پرواز کر گئی اور وہان سے ملکہ شیشہ جادو پکاری
لو ایرج تمھین خدا کو سونپا ہم تو دنیا سے اُٹھ چلے دل کی ہوس دل مین رہی رات
کو روشنی بھی نہ دیکھنے پائے فلک کج رفتار نے نہ چاہا ہمکو بھول نہ جانا فاتحہ سے یاد کرنا
ایرج کے درد اٹھا کلیجہ پکڑ کے بیٹھ گیا ہائے کہہ کے بیہوش ہو گیا جہان ہاتھ تھا وہین
رہگیا جہان پاؤن پڑا تھا وہین پڑا رہا سکتے کا عالم ہو گیا دانت بیٹھ گئے شاپور شیردل
نے گلاب چھڑکا آنکھ کھُلی کہا ٹھہر یار جی ٹھہرایئے کوئی اتنی بیقراری کرتا ہے کہا ہائے یہ کیا
غضب ہو گیا یہ خبر علمشاہ و قاسم کو ہوئی اور ملکہ مرآت جادو ملکہ شیشہ جادو
کو لیکے ایک بیابان ویران کی طرف گئی کیسا بیابان کہ جغد کی آواز آرہی ہے جنگل سائین
سائین کرتا ہے درخت کے ڈنڈ کھڑے ہین لومڑی گیدڑ بھیڑیے بھاگے جاتے ہین پہاڑ سیاہ
معلوم ہوتے ہین ہواے گرم چلتی ہے پتون کی کھڑکھڑاہٹ کی آواز آتی ہے جھیلین خشک
پڑی ہین گدون نے جو مُردون کو کھایا ہے ہڈیان پڑی ہین وہان ملکہ شیشہ جادو کو چھوڑ
دیا کہا ارے یہ کیا حرکت تو نے کی گھر غارت کر دیا میری عزت مین خلل کر دیا ارے
جو کوئی ایسی حرکت کر لے تو چھپ کے ہرگز کسی کو خبر نہین ہوتی دو دن کی صحبت
مین یہ عشق بہم پہونچایا کہ ملکہ جام جادو کا ہاتھ اُڑا دیا پہلوان طلسمی کو قتل کرایا
ایسی اندھی ہو گئی ملکہ شیشہ جادو نے کہا اماں جان فی الحقیقت مین اندھی ہو گئی جو کوئی آ

عشق کرتا ہے چین اُٹھاتا ہے عیش کرتا ہے میری قسمت مین پہلے ہی رسوائی لکھی تھی جو ہوا
سو ہوا آپ اپنے گھر بار سے تصدق کرکے مجکو اُسی کے حوالے کر دیجیے مرأت جادو کو
غصہ آیا ایک طمانچہ مار کے کہا اری گیسو بریدہ اب جو تو چاہے کہ زندہ و سلامت چھوٹ
جاؤن یہ تو نہ ہوگا یہ کہکے دستک دی ایک درخت چنار کا پیدا ہوا اُسین حور چہرہ کی
کمر مین زنجیر باندھکے پھر دستک دی ایک اژدر نکلا مُنھ کھلا ہوا شعلہ آتش کے نکلتے ہوئے
مرأت جادو نے ملکہ شیشہ جادو کو پکڑکے اُس اژدر کے مُنھ مین ڈالا اژدر
غائب ہوگیا یہان قاسم و علمشاہ جو آئے دیکھا ایرج کی حالت تباہ ہے ہرچند سمجھایا
ایرج نے نانا کہا مجکو قسم ہے پروردگار عالم کی کہ بغیر طلسم کے توڑے نہ پھرونگا قاسم نے
کہا مین بھی چلون ایرج نے کہا آپ کیا کیجیے گا پہلے خبر منگوائیے گا یہ کہکر مانند سودائیونکے
روانہ طرف طلسم آئینہ کے ہوا شاپور شیر دل فوج لیکر چلا قاسم نے کہا یا امیر با توقیر ایرج
یکہ و تنہا گیا ہی ہرچند کہ ہمنے سمجھایا نمانا اُسکے باپ دادا پردادا اون نے بہت طلسم توڑے ہین اور یہ
بھی توڑیگا لیکن مجکو ہر گھڑی زبردستی باتون کا دھیان آتا ہے طلسم بڑا زبردست ہے اب نہو کچھ پیچ
پڑ جائے غلام کے دل کو تاب نہین ہے ہرچند دل روکتا ہون لیکن نہین رکتا غلام کو اجازت
ہوئے کہ غلام بھی جاوے امیر کے آنسو بھر آئے ہرچند ضبط کیا لیکن نہو سکا آنسو ٹپک پڑے
کہا بیٹا اب تمکو معلوم ہوا ہوگا کہ فرزند کی آنچ ایسی ہوتی ہے مین کس طرح سے کہون تم بھی
جاؤ میرے دل مین کیا خیال بد نہ آئیگا لیکن یہ بھی نہین جی چاہتا کہ ایرج گے دشمنون پر کچھ
پیچ پڑے لو جاؤ خدا کو سونپا یہ سُنتے ہی مجرا کرکے مرکب پر بیٹھکے روانہ ہوا پیچھے لشکر بھی
چلا لیکن سواری ایرج نوجوان کی ہمراہ شاپور شیر دل مع لشکر ظفر پیکر ایک بیابان
ریگستان مین پہونچی لیکن احوال معلوم نہین ہے کہ یہ کونسا مقام ہے ایکمقام اُس بیابان مین
کیا دوسرے دن کوچ کیا بعد از طے مراحل و منازل ایک قلعہ عظیم الشان معلوم دیا جہانتک
نظر کام کرتی تھی دیوار قلعہ کی نظر آتی تھی دل سے کہا کہ اے ایرج یہ بہت بڑا قلعہ ہے کچھ
انتہا نہین معلوم دیتی دیکھیے مقدر کیا دکھاتا ہے یہ کہکے وہین روبرو قلعہ کے خیمہ استادہ کرایا فوج
دریا موج اُتری خیمے استادہ ہوگئے ایرج نوجوان بارگاہ کے دروازے پر بیٹھ گیا چنانچہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ قلعہ زرہ طلسم آئینہ ہے طوفان شاہ بادشاہ ہے اُسکا ایک پہلوان فیل جہان زور ہے
اُسکے سبب سے بادشاہت کرتا ہے طوفان شاہ کو خبر ہوئی کہ فوج کسی شاہ و شہریار کی
رو برو قلعہ کے اُتری ہے طوفان شاہ نے جوڑی ہرکارے کی بلا کے کہا اے تیز رفتار تیز تگو
دریافت کرو کہ یہ کس کا ہے کون ہے کہان کا عزم ہے کسواسطے آیا ہے کوئی شکار کھیلتے کھیلتے
راہ بھول گیا ہے جلد خبر لاؤ جوڑی ہرکارے کی روانہ ہوئی سامنے تو لشکر پڑا ہے داخل
ہوئے احوال دریافت کرنے لگے ایرج نوجوان کو خبر ہوئی کہ جوڑی ہرکارے کی قلعہ
سے آئی ہے پوچھتی پھرتی ہے ایرج نے کہا ہمارے پاس بلا لاؤ لوگ دوڑے جا کے
بلا لائے ہرکارون نے دیکھا کہ ایک جوان خوبصورت قوی ہیکل بشکل شاہ و شہریار
دروازے پر بارگاہ کے بیٹھا ہے جھک کے مجرا کیا عرض کی کہ یہ ملک طوفانیہ نام رکھتا ہے
یہان کا بادشاہ طوفان شاہ ہے آج تک کوئی شاہ و شہریار اسطرف نہین آیا اسکو خبر
ہوئی ہے کہ ایک لشکر آیا ہے ہمکو بھیجا ہے کہ خبر لاؤ کون شخص ہے کیا نام ہے کیون آیا ہے
کدھر کا عزم ہے یا شکار کو آیا تھا راہ گم کر کے اس طرف کو نکل آیا ہے بڑے بڑے بہادر دلاور
شجاع سخی گذرے ہین لیکن اسطرف کوئی نہین آیا یہ قلعہ طلسم آئینہ کا ہے یہان سے آگے
کوئی پھرا نہین اگر کوئی اور ارادے پر آپ آئے ہین تو بہتر یہ ہے کہ آپ پھر جایئے ایرج
نوجوان نے کہا بھائی مین پوتا ہون امیر حمزہ کا بیٹا ملک قاسم کا پوتا علمشاہ رومی
کا ہون ہرکارون نے کہا آپکے مُنھ پر ایک دبدبہ شجاعت دریافت ہوتا ہے یہ طلسم آئینہ
ہے اُس کو توڑنا بہت مشکل ہے کسی بادشاہ نے فتح نہین پائی ایک پہلوان ہے
فیل جہان زور کسی نے آج تک اُسکو زیر نہین کیا بیس بیس چالیس چالیس بکرون
کے کباب کچے پکے کھا جاتا ہے سنگ کے تنگ شراب کے پی جاتا ہے اُس کے زور پر شاہ
بادشاہت کرتا ہے پہلے تو اُسی سے لڑائی پڑیگی اگر اُس سے فراغت ہوئی تو آگے بہت سے
فتنے کھبیڑے ہین ہم کچھ روکنے کو نہین آئے ہین از راہ دولت خواہی کے عرض کرتے ہین کہ آپ چلے
جایئے ہرگز ارادہ نہ کیجے ایرج نوجوان نے کہا اگر ہماری قسمت مین توڑنا طلسم کا ہے تو توڑینگے
یہ سُنکے جوڑی ہرکارونکی طوفان شاہ پاس گئی طوفان شاہ نے کہا کہو دریافت کر آے عرض کی کہ خداوند نعمت ایرج نام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیٹا ملک قاسم لعل خفتان خونریز خاور سیاہ کا ہے پوتا علمشاہ کا پرپوتا امیر حمزہ صاحبقران
دوران کا ہے اس ارادے پر آیا ہی اور ہمنے بہت سا سمجھایا ڈرایا لیکن نہین مانتا نہ ابتدا
تا انتہا سب بیان کیا طوفان شاہ نے ایک وزیر کو کہا اے عزیز ایرج کو جاکر سمجھا کہ معلوم
دیتا ہے کسی دشمن نے تمکو بہکا کے بھیجا ہے کوئی اس مکان سے جیتا اور سلامت نہین گیا
تم کیون اپنی کشتی حیات کو طوفان مین غرق کرتے ہو بہتر یہ ہے یہان سے کنارہ کرو وزیر سوار ہوکے
روانہ ہوا خبر ایرج کو ہوئی ایرج خیمے مین آبیٹھا گردن کش بہادر تلوارین پکڑ
پکڑ کے آ بیٹھے اسمین سواری وزیر کی آئی دروازے پر اترا خبر ایرج کو ہوئی کہا بلالو چوبدار
آگے وزیر کو لے گیا بارگاہ مین جاکے مجرا کیا نذر دی کرسی عنایت ہوئی آداب بجالاکے کرسی
پر بیٹھا عرض کی اے شہریار طوفان شاہ مالک اس زمین کا ہے ہرکارے خبر لیگئے تھے
کہ ایرج نوجوان طلسم کے توڑنے کو آیا ہی چنانچہ مجکو طوفان شاہ نے آپ کی خدمت مین
بھیجا ہے اور کہا ہی کہ بہت سے بادشاہ اور بہادر آئے ہین لڑے ہین آخر مارے گئے ہین اور
جو طلسم مین گیا پھر باہر نہ نکلا تم اپنی جان کو کیون تہلکے مین ڈالتے ہو چند روز کی زندگی ہے
اسکو ضایع نکرو اب چلے جاؤ اسکا فتح کرنا بہت مشکل ہے ایرج نے کہا ہمارے بھائی بند
بزرگون نے جس کام کے کرنے پر قدم مارا ہے اسکو انصرام کیا ہے اور نہین تو مارے گئے ہین
اگر ہماری قسمت مین طلسم توڑنا ہے توڑ ڈالین گے اور نہین تو مرجانا ایکدن تو ہے
ہے تمسے ملاقات تو ہوئی تم اگر راہ دو ہم تمہارے قلعہ سے نکل جاین تمہارا احسان
ہوگا آگے جو ہماری قسمت مین ہوگا وہ ہو رہے گا جبر تمہاری ملاقات سے یہی حصول
ہوا وزیر نے کہا اے شہریار پہلوان فیل جان زور کب خیال مین کسی کو لاتا ہے
جسوقت مین گیا اور کہا اُسی وقت طبل جنگ بجوا دیگا اور ایسا کوئی شخص نہین
مین نہین جو اُسکو مار سکے آپ کی جوانی پر ہمکو رحم آتا ہے آپ ہمکو دشمن جانتے ہون گے
ہم دشمن ابھی تو نہین ہین آپ چلے جائیے ایرج نے کہا اے وزیر مرد جس بات پر قدم
مارتے ہین پھر نہین پھرتے اے عزیز جبدن سے پیدا ہوئے طبل جنگ کی آواز ہر روز
سُنا کیے تمنے ہماری دوستی سے کہا لیکن ہمکو منظور نہین ہے اسیطرح سے کہہ کیا عرض زیر خصت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوکے طوفان شاہ پاس آیا اور سب حال بیان کیا طوفان شاہ نے کہا جبکہ طلسم ٹوٹا پھر آگے دیوار رنگین معلوم دیگی دریاے رنگین نظر پڑیگا آگے طلسم آئینہ ہے جمشید سامری کا گنبد ہے بڑا غضب ہوگا یہ تو گھر کا گھر ستے گیا بلاؤ فیل جہان زور کو لوگ گئے اور پہلوان فیل جہان زور کو بلالائے طوفان شاہ نے فیل جہان زور سے سب احوال کہا فیل جہان زور کو گھمنڈ اپنے زور کا سمایا ہوا تھا کسی کو نہ سمجھتا تھا بے تامل طبل جنگ بجوادیا طبل گڑگڑانے لگے ایرج کو خبر ہوئی طبل جنگ بجوادیا دونون لشکرون مین تیاری ہونے لگی شاپور شیر دل کہتا ہے کہ عجب کارخانہ ہے کیا تدبیر کیجیے مقدمہ جادو گرد نکلا ہے آگے طلسم آئینہ ہی پہلوان زبردست کا سامنا پڑا ہے کیا ہوگا طوفان شاہ کو بھی فکر ہے کہ شکنندہ طلسم آگیا ہے دیکھیے کیونکر سامنا ہوتا ہی اسی وقت صبح کا ہوا آفتاب عالمتاب طلوع ہوا ایرج نوجوان خود تیغہ دو بلغہ زرہ اصفہانی چار آئینہ موزے پہنکے شمشیر سپر لگا کے مرکب پر سوار ہوا پیچھے فوج دریا موج روانہ ہوئی میدان حرب پر مرکب کھڑا ہوا دروازہ قلعہ کا کھلا طوفان شاہ فوج لیکر تخت پر سوار ہو کے نکلا داہنے ہاتھ کو فیل جہان زور کھڑا ہوا تھا سب نے دیکھا کہ ساٹھ پینسٹھ انچ کا قد ہے اسنے کرگدن کو دوڑا کے طوفان شاہ کے تخت پاس گیا اجازت مانگی کہا جمشید و سامری کو سونپا اور میدان مین آ کے پکارا اے ایرج نوجوان تمھاری بہادری شمشیر زنی سخاوت شجاعت مین کوئی شبہہ نہین ہے لیکن طلسم آئینہ کو کوئی فتح نہین کر سکا ہمارا کام سمجھانے کا نہین ہے لیکن کہتا ہون کہ پھر جاؤ اگر تمنے سامنا کیا تو مارے جاؤ گے اور اگر پکڑے گئے تو ابد الآباد قید سے نہ چھوٹو گے ایرج نوجوان نے کہا اے فیل جہان زور کیون لاف زنی کرتا ہی بحکم پروردگار توڑا طلسم کو یہ سنکے اب فیل جہان زور برچھا پکڑ کے سامنے آیا ایرج نے بھی برچھا اپنا لیا ایرج نوجوان عمرو کا سکھایا ہوا تھا طعن نیزہ کی چلنے لگی بعد دو تین گھڑی کے ایرج نے ایک مقام پر گانٹھ کے نیزہ بادہوائی کر دیا شن سے نیزہ ہاتھ سے نکل گیا فیل جہان زور کا رنگ زرد ہوگیا کہا اے شہریار نیزہ بازی خلال بازی عمود باری حمال بازی ہم تم کشتی لڑین یہ کہکے گھوڑے پر سے کود پڑا ایرج نوجوان بھی کودا دونون نے ہاتھ ملائے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کشتی ہونے لگی جب خوب زور ہوئے فیل جہان زور نے خیال کیا کہ ایرج زبردست ہی پکڑا نہ جائیگا ایسا نہو کہ مجکو ذلت ہو اور تمام عمر کو خفت ہو چاہیے کہ سحر سے گرفتار کرلے بس یہ سوچکر اسنے سحر کیا ایرج کے دست دپابے تابو ہوگئے فیل جہان زور نے کمر مین ہاتھ دے کر اُٹھا لیا شاپور کا رنگ سفید ہوگیا اور طوفان شاہ نے ایرج کی فوج سے کہا کہ یارو اب تم پھر جاؤ کہ تمام عمر تمہاری شہزادے سے ملاقات نہوگی بلکہ لازم ہی کہ اطاعت کرو کس لیے کہ معمول ہے کہ جسکا سردار مارا جاتا ہی یا پکڑا جاتا ہے تو اسکی فوج اطاعت کرتی ہی اُسوقت شاپور شیر دل نے کہا کہ اے طوفان شاہ یہ تمنے سچ کہا کہ تمنے ایرج کو بزور قوت پکڑ لیا ہے مگر آج تین دن ہوے ہین کہ اسنے نہ کھانا کھایا ہی نہ شراب پی اور تمہاری پہلوان نے کھانا بھی کھایا اور شراب بھی پی ہے آج تم ایرج کو چھوڑ دو اگر کل پکڑ لیجاؤگے تو ہم سمجھین گے کہ بیشک تمنے مردی اور بہادری سے پکڑا ہے ہم سب تمھاری اطاعت کرین گے طوفان شاہ نے ایرج سے اُسوقت پوچھا یہ تمہارا کون ہے ایرج نے کہا کہ میرا بھائی ہی اور جو یہ کہتا ہی سچ کہتا ہے طوفان شاہ نے فیل جہان زور سے کہا کہ اسکو آج چھوڑ دو کل سمجھ لینا وہ اپنے زور پر مغرور تھا اُسنے کہا کہ اے شاپور کل تو کچھ تقریر نہ کروگے شاپور نے کہا نہین بھائی آج ہم کھلا پلا لین کل تمہارے تابعدار ہین ہمارے بھی دلکی ہوس نکل جاے اُسنے ایرج کو چھوڑ دیا اور سحر اُتار لیا شاپور نے کہا کہ روز جنگ روز آشتی آشتی ہم بھی تمہارے یہان سیر کو آئینگے غرض ایرج اپنے خیمے مین آئے اور شاپور نے کہا اے شہریار اس ملعون نے سحر کیا تھا جسوقت آپ کے دست دپابے تابو ہوئے تھے اُسی وقت غلام سمجھا تھا ایرج نے کہا کہ اچھا کل پھر کیا کرینگے شاپور نے کہا کہ اے شہریار گھڑی مین گھڑیاں ہے پلک مین دریا ہی دیکھیے کل خدا کی کیا مرضی ہے آج تو چھوٹ گئے فیل جہان زور نے یہان سے جاکے طبل جنگ بجوایا ایرج کو خبر ہوئی یہان بھی طبل جنگ بجا شاپور نے اپنے دل مین کہا کل پھر سحر کرکے پکڑ لیجائے گا آج کی رات جسطرح سے ہوسکے پکڑ لا اور سگار دے کہ کہین ٹھکانا نہ لگے اور کسی پہلوان کو اُسکی صورت بنا کے چھوڑ دے لیکن کسی سے کچھ نہ کہا اور خیمے مین خود بہ نفس نفیس طلیشی کے جاکے کہا ہم تمسے ایک بات کہنے کو آئے ہین اگر ایرج نوجوان پکڑا گیا تو قہر ہوگا مجکو کسیطرح فتح نہین معلوم دیتی

کہا اے شاپور ہم اپنی جان سے بہتر جانتے ہین کہو کیا کہتے ہو شاپور نے کہا ہم فیل جہان زور
کو پکڑ کے لاتے ہین اور تمکو اُسکی صورت بناتے ہین صبح کو جسوقت لڑائی ہوگی سمجھہ لینا
خود برہنہ طلپشی نے کہا کہ مین حاضر ہون چلیے شاپور نے کہا کہ پہلے مین پکڑ لاؤن تو پھر
لے چلون یہ کہکر روانہ ہوا اور قلعہ کے دروازے پر آیا وہان کے لوگون نے جو دیکھا تو کہا کہ
آپنے اجازت لے رکھی ہے جائیے غرض یہ اندر قلعہ کے گیا بازار اور کوچون کی سیر کرتا
ہوا مکان کی طرف فیل جہان زور کے آیا اس عرصہ مین منزل مغرب مین خورشید گیا
اور سیاہی شام نے عالم مین قدم رکھا شعر کہ ناگہ چھاگئی تاریکی شام ؛ گیا قلعہ مین شاپور
خوش انجام ؛ شاپور قلعہ مین ادہر اُدہر پھرا کیا جب چار گھڑی رات گذری فیل جہان
زور دن بھر کا تھکا ماندہ تھا سو رہا شاپور ایک خدمتگار کی شکل بنکر اُسکے مکان مین داخل
ہوا دیکھا تو ایک مکان الگ ہے کہ اُسکے صحن مین تنائین گھری ہین یہ میخ قنات کی اکھاڑ کر
اندر گیا تو دیکھا کہ فیل جہان زور سو رہا ہے اُسنے کانٹے سے دوشالہ سرکا کر کپڑے مین دارو
بیہوشی رکھکر اُسکی ناک مین پھونکدی کہ اُسکو چھینک آئی اور بیہوش ہوگیا شاپور نے چادر عیاری
بچھا کے اُسکا پشتارہ باندھا اور وہان سے نکل کر یہ جادہ جادہ قدم مارتا ہوا جب دروازہ قلعہ پر پہونچا تو اُسکو
گٹھری کیطرح پکڑ لیا اور چلا کسی نے روکا نہین جانا کوئی چیز لیے جاتا ہے اُسکو خیمے مین خود برہنہ طلپشی کے
لایا اور وہان پشتارہ رکھکر خود برہنہ طلپشی کی اُسکی ایسی صورت بنا کے اور ایک بڑا سا
غار کھود کر فیل جہان زور کو دفن کر دیا پھر خود برہنہ طلپشی سے کہا کہ اب تم منہہ
وغیرہ اپنا لپیٹ لو اور میرے ساتھ چلو چنانچہ اُسکو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا اُسکو
بھی کسی نے نہ روکا اور شاپور نے اُسکو پلنگ پر لا کر لٹا دیا اور وہان سے پھر آیا جب وہ
وقت آیا کہ قیدی مشرق کی میعاد پوری ہوئی اور خورشید روشن کو رہائی ملی کہ بیت

ہوئی شب خون کھا کر جلد کافور	سیاہی ہوگئی ظلمات کی دور	صبح کو طبل جنگ تو بج ہی

چکا تھا طوفان شاہ فیل جہان زور نقلی کو اپنے ہمراہ لیکر مع فوج میدان مین
آیا اسطرف سے ایرج نوجوان بھی سوار ہوا لشکر کے علم جلوہ کھانے لگے طبل ونقارہ
بجتے تھے غرض بڑے جاہ و حشم سے یہ بھی میدان مین آئے اور شاپور نے طوفان شاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے جاکر کہا کہ تمنے کھانا بھی کھلایا اور شراب بھی پلائی اور جو کچھ کرنا تھا کرلیا اب کوئی عذر باقی نہیں ہے اگر آج تم پکڑ لیجاؤگے تو ہم سب تمہاری فرمانبرداری کرینگے غرض فیل جہان زور نقلی میدان مین آیا اور ایرج بھی گھوڑا اڑا کر چلے جب میدان مین پہونچے مرکب پر سے کودے اور کشتی دونون مین شروع ہوئی پیچ اور توڑ جوڑ بند ہونے لگے آخر ایرج نوجوان چھاتی مین سر دے کر ریل لیچلا یہان مارا وہان پڑکا اور دس بیس قدم ریل کے جھٹکا دیا کہ دونون گھٹنے زمین سے آشنا ہوے کمر بند مین ہاتھ ڈالکر اُٹھالیا اور سر سے اونچا کیا اور چرخ دیا سر سے خود ہاتھون سے داستانی پاؤن سے موزے نکل گئے چاہتا تھا کہ زمین پر ٹپکے شاپور پکارا کہ اے شہریار زمین پر نہ ماریے گا اس سے بہت سے کام نکلینگے طوفان شاہ کا تو رنگ سفید ہوگیا کیونکہ اسی کے بھروسے پر وہ سلطنت کرتا تھا آخر کچھ بن نہ آیا ہاتھون کو رومال سے باندھکر ایرج نوجوان کے آگے قدم پر گرا اور کہا کہ اے شہریار مین نے اطاعت قبول کی ایرج نے گلے سے لگالیا اُسنے کہا قلعہ مین تشریف لیچلیے ایرج نے کہا تم چلو مین آتا ہون یہ کہکر خیمے مین اپنے آیا شاپور نے اوسوقت کہا کہ مین نے یہ عیاری کی تھی ایرج نے کہا کہ تمنے بہت بُرا کیا ہمارا خدا حافظ اور نگہبان ہے ہم یون ہی کسی نہ کسی طرحسے پہونچ جاتے یہ کہکر سوار ہوکر مع لشکر قلعہ مین داخل ہوا طوفان شاہ نے حکم دیا طائفہ آئے ناچ ہونے لگا لیکن اعظم شاہ بیٹا طوفان شاہ کا ہے وہ شکار کو گیا ہوا تھا اوسکو خبر ہوئی کہ تمھارا باپ مسلمان ہوگیا اور ایرج کو قلعہ مین لایا ہے جب اوسنے سب حال سنا تو غصہ آیا اور کہا قسم ہے جمشید اور سامری کی کہ ابھی جاکے مین اوسکو قتل کردونگا لوگون نے کہا کہ اے شہریار آپ کے باپنے اطاعت قبول کی ہے آپ کو بھی مناسب ہی کہ ملجائیے کیونکہ جب ایسے پہلوان کو ایرج نے پکڑ لیا کہ جسکے بھروسے پر آپکے باپ سلطنت کرتے تھے تو اور کوئی کب لڑ سکتا ہے بعضے بعضے حرامزادون نے کہا کہ اسوقت ملجائیے پھر دعوت کر کے بیہوشی دیکر پکڑ لیجیے گا یہ کلمہ سنکر اوسنے کہا کہ تم لوگ سچ کہتے ہو یہ تدبیر اچھی ہے پس یہ وہان سے آکر قلعہ مین داخل ہوا پہلے تو اپنے باپ کو مجبور کیا پھر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایرج کو اور کہا اے شہریار میرے باپ نے اطاعت اختیار کی ہے اسلیے مین نے بھی اطاعت اختیار کی اب میرے یہان آپ کی دعوت ہے یہ کہکر اپنے گھر چلا گیا اور تیاری دعوت کی کی شراب کباب پلاؤ قلیہ پاچی وغیرہ سب مین بیہوشی ملائی اور ایک دن ضیافت کا ٹھہر اکر ایرج کو لیگیا ایرج اور طوفان شاہ مع اپنے رفیقون کے اور شاپور کے گئے باغ دیکھے گئے پھر دسترخوان چنا گیا سب نے کھانا کھایا شاپور تو یہ جانتا ہی تھا کہ اس کا باپ مسلمان ہو چکا ہے بس غفلت مین سب نے کھانا کھایا بعد کھانے کے پھر ناچ ہونے لگا اس عرصہ مین شاپور کو چکر آیا اور پکارا اے اعظم شاہ تونے دغا کی غرض سب بیہوش ہوگئے اونسے سکو گرفتار کرلیا اور صندوقون مین بند کیا اور فوج جو باہر ایرج کی پڑی تھی اونسے کہلا بھیجا کہ ہمنے ایرج اور شاپور اور اپنے باپ کو پکڑ لیا ہے تم سب کو چاہئے کہ ہماری اطاعت کرو یہ جواب ان فوج نے سنا تو وہان سے کوچ کر کے جانب لشکر امیر روانہ ہوے اور اعظم شاہ ان صندوقون کو ارابہ پر رکھکر جانب طلسم آئینہ روانہ ہوا پچاس ساٹھ ہزار سوار اور جادوگر ہمراہ لئے اور کہتا جاتا تھا کہ ایہا الناس مین حیران ہون کہ پہلوان فیل زور کو کیا کیا یہ کہتا ہوا ایک پہاڑ کے درہ مین اترا اور کچھ ناشتا کرکے پھر روانہ ہوا اور وہان سنئے کہ افسران فوج جو وہان سے روانہ ہوے تھے انکو راستے مین شہزادۂ قاسم ملے انھون نے شہزادۂ مذکور سے کہا کہ ای شہریار ایرج کو اعظم شاہ نے پکڑ لیا ہے قاسم نے جو یہ سنا تو اسی وقت جانب قلعہ طوفانیہ روانہ ہوے اعظم شاہ صندوقون کو لئے چلا جاتا ہے کہ یکایک گرد تیرہ سیر خیرہ بگرد بہ آسمان رسیدہ و پارے گرد بزمین دوزیدہ نمود ہوئی اعظم شاہ نے کہا کہ خبر لینا یہ گرد کیسی ہے مگر ہوا نے مارا گرد کو گردنے ہارا ہوا کو سامنے سے نشان یاقوت رنگ پیدا ہوئے اسی لوے ہزار جوان یاقوت پوش نظر آئے اور قاسم نے سیارہ بن عمرو سے کہا کہ خبر تو لاؤ یہ خزانہ کیسا ہے سیارہ وہان سے سناٹا بھر کر اعظم شاہ کی فوج مین آیا اور لوگون سے پوچھا کہ یہ خزانہ کہان جاتا ہی اور تم کون ہو اور کہان جاؤگے انھون نے کہا کہ تم کون ہو اور کہان سے آئے ہو سیارہ نے کہا ہم تو شکار کھیلنے آئے ہین انھون نے کہا کہ بھائی ایرج حمزہ کا پردتا

ہے او سنے آکے قلعہ طوفانیہ کو لیلیا اور طوفان شاہ اسکا مطیع ہوا اعظم شاہ بن طوفان شاہ شکار کو گیا تھا وہ خبر سنکے آیا اور اسنے ضیافت کر کے بیہوشی کھلا کر سب کو پکڑ لیا اب طلسم آئینہ کو جاتا ہے سیارہ نے پوچھا کہ ان صندوقون مین کیا ہے اُنھون نے کہا کہ ایک مین ایرج ہے اور ایک مین شاپور اور ایک مین اعظم شاہ کا باپ سیارہ یہ خبر تحقیق کر کے خدمت قاسم مین آکر پہونچا اور اس سے سب حال بیان کیا قاسم کو یہ خبر سنکے تاب باقی نرہی تلوار کھینچکر مرکب اوٹھایا اور اس لشکر پر آکر گرا ادھر فیتماس خان خاوری اور حسن خان خاوری فیروز خان خاوری سب پہونچے تلوارین کھینچکر گرے تلوار چلنے لگی ڈھیر پر ڈھیر اور مردے پر مردہ گرنے لگا نظم

جری کھینچکر بس وہ خونی حسام
لگے تقصئہ گبر کرنے تمام
قیامت کی تیغ آزمائی ہوئی

کہ جس صف پہ آئی صفائی ہوئی
جسے چھو گئی اس بلا کی جھڑپ
گیا خاک پر مثل ماہی تڑپ

کمانون سے تا صف فوج شریر
روان تھا ہم تیر کے بعد تیر
ہدف سے کمان تک تھی پیدا وہ راہ

جڑے تیر تھے مثل تیر نگاہ
صفون پر وہ چلتے تھی یون فوج
روان سطح دریا پہ جیسے ہو موج

کیا قصئہ مرگ کو وہ دراز
کہ خود مرگ تھی طرفہ حیرت طراز
تنون پہ تھا ہر سمت جوش نگار

لب زخم تھے ساحل جویبار
عبیری ہوئی خاک دشت نبرد
ہوا پر بجز خون نہ اُٹھتی تھی گرد

وہ آمد تھی اُسکی کہ طوفان مرگ
برش تھی خمانداز سامان مرگ
زمین پر گرے تن سے اُڑ اُڑ کے سر

ہوا سے درختون کی جیسے ثمر

بس وہ فوج صندوقون کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگی قاسم نے کسیکو سنبھلنے نہ دیا اور اعظم شاہ گھبرا گیا دو چار جمعدار صوبہ دار جو ساتھ تھے اونسے کہا کہ مجکو درہ پہاڑ مین پہونچا دو غرض یہ بھی بھاگ نکلا اور قاسم نے خیمہ و خرگاہ وغیرہ سب لوٹ لیا اور صندوقون کو کھلوایا اور ایرج و شاپور و طوفان شاہ وغیرہ کو نکلوایا سیارہ بن عمرو نے فتیلہ رفع بیہوشی سبھون کو سنگھایا کہ ہر ایک کی آنکھ کھلی قاسم کو ایرج نے تسلیم کی اور شاپور سے سیارہ نے پوچھا کہ یہ جوان کون ہے شاپور نے کہا یہ طوفان شاہ ہے اور طوفان شاہ نے قاسم سے کہا کہ ای شہریار قلعہ مین تشریف لے چلئے قاسم نے کہا کہ آج اسی مقام پر قیام کرینگے غرض وہین خیمہ استادہ ہوئے بارگاہ مین سب بیٹھے ناچ ہونے لگا شراب کا پیالہ گردش مین آیا اور اعظم شاہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دو تین آدمیون سے عرق عرق پسینے مین غرق گرد مین آلودہ پانون سوجے ہوے ننگے پانون
ننگے سر جو اس کوہ زنگین مین پہونچا وہان کی مالک ملکہ زنگین جادو ہے لوگون نے
دیکھا کہ اعظم شاہ اس حال سے آیا ہے انھون نے کہا کہ ای شہریار خیر تو ہے فرمائیے
کہ کیا مصیبت پڑی اسنے کہا کہ ہان خیر ہے ملکہ زنگین جادو کو جا کر جلد خبر کرو کہ قاسم نے
میری فوج سب غارت کردی مین بھاگ کر یہان آیا ہون لوگون نے جا کر ملکہ زنگین جادو
سے کہا کہ اعظم شاہ اس شکل سے آیا ہے اور یون کہتا ہی اوسنے کہا کہ جلد لاؤ اسکو کیون روکا
سب نے کہا کہ ہم نے روکا نہین اونھون نے آپ ہی کہا کہ خبر کرو غرض لوگ اوسکو لیگئے ملکہ زنگین جادو
نے مقام صدر پر بٹھایا اور مزاج پرسی کی اوسنے کہا کہ ای ملکہ زنگین جادو ایرج پوتا صاحبقران
کا طلسم توڑنیکو آیا ہے پہلے میرے باپ سے لڑائی ہوئی وہ اسکا مطیع ہوگیا مین شکار کو گیا تھا
راہ مین مجھکو خبر ہوئی مین نے آکر دعوت کرکے بیہوشی دیکے پکڑ لیا اور قید کرکے طلسم آئینہ
کو جاتا تھا راہ مین ایرج کی بابک قاسم نے آکے ایسی تلوارین مارین کہ سنبھلنے نہ دیا
بھاگ کر مین تمھارے پاس آیا ہون اور اسنے قید بھی چھین لی زنگین نے کہا کہ ایرج قاسم
کون ہین اس نے کہا کہ قاسم تو پوتا حمزہ کا ہی اور ایرج قاسم کا بیٹا ہے زنگین
نے کہا کہ وہی حمزہ جسنے لقا کے ملک چھین لئے ہین اچھا مین جا کے پکڑے لاتی ہون یہ کہکر
اوٹھی اسوقت غدار جادو ایک کنیز کھڑی ہوئی تھی اوسنے کہا کہ اے ملکہ آپ کو ذرا سی کام
مین جانا نہ چاہیئے ہم فرمانبردار کس لئے ہین زنگین جادو نے کہا کہ ای غدار جادو
اچھا تو ہی جاکر پکڑ لا غدار چار سو ساحر ہمراہ لیکر روانہ ہوئی جبکہ اس بیابان مین
پہونچی تو دیکھا اس نے کہ خیمہ استادہ ہین فوج اتری ہے یہ پکاری کہ ای خدا پرستو و یزد پرستو تم
وہ ہو کہ تمنے خداوند لقا کو حیران کیا ہی جسنے کہ ہمکو پیدا کیا ہی اس سے لڑتے ہو کیونکہ اوسکے
مزاج مین رحم ہی اسوجہ سے بچ جاتے ہو نہین وہ چاہی تو غارت کردے اور اب تمنے ارادہ کیا کہ
طلسم آئینہ کو جاؤگے نگذارم کہ از دست من زندہ و سلامت بدر روید اُس لشکر مین سب
نے دوات و بک تباہی شاپور شیردل اور سیارہ بن عمرو ساحرنیون کو دیکھکر بھاگ گئی
اور ان چار سو جادوگرنیون کی جھولیون مین رائی سرسون ہڑماش کی دانی آگ دھتوری کی پھل بھری

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھے پس انھون نے نارنج و ترنج لشکر پر مارنا شروع کئے اور غدار جادو نے ایک ناریل اپنی چوٹی سے نکال کر
جانب آسمان اوچھالا آواز تڑاقے کی بلند ہوئی اور دھوان ہو کر چادر ظلمات لشکر پر چھا گئی
تمام لشکر ڈھک گیا اندھیرا ہو گیا ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھائی دیتا تھا اور گرمی ہوئی اور غل پڑ گیا
لوگون کا پیاس کے مارے دم نکلنے لگا بسان ماہی بے آب تڑپنے لگے مقام ظلمات وہ
جگہ بن گئی ایرج اور قاسم یا ودود کو پکارتے تھے چاہ بابل اس جگہ سے شرمندہ تھا غدار جادو
نے کوس بھر کا میدان دیگر خیمہ استاد کیا اور کہا ارے لونڈیو انکو کاہیکو قتل کرون آپ
ہی مارے پیاس کے تڑپ تڑپ کر مر جائینگے - اور دو جادوگرنیون کو بھیجا کہ ملکہ رنگین جادو سے
یہ حال کہہ آؤ کہنا آپکے اقبال سے مین نے فتح کی ان دونون جادوگرنیون نے آکر ملکہ
رنگین جادو سے عرض کی کہ مبارک ہو غدار نے لڑائی فتح کی رنگین اسوقت کھانا کھا رہی تھی
یہ حال سنکر خوش ہو گئی ساٹھ ستر خوان کھانیکے مع شراب و کباب غدار جادو کیواسطے
دو جادوگرون کو بلاکے روانہ کئے چنانچہ شاپور و سیارہ بن عمرو جو لشکر کیطرف آئے دیکھا
کہ چادر سیاہ پڑی ہے غل ہو رہا ہے یہ گئے اور ایک درہ پہاڑ مین جا کے بیٹھے دیکھا کہ سامنے
کچھ خوان کھانیکے آتے ہین دونون دہقان کی شکل بنکر آئے پوچھا یہ کھانا کہان جاتا ہے
ان دونون جادوگرون نے کہا غدار جادو کیواسطے ملکہ رنگین جادو نے کھانا بھیجا ہے اس
سبب سے کہ دریافت ہوا تھا لشکر ایرج کا غدار جادو نے غارت کر دیا شاپور یہ سنکر سیارہ
سے کہا بھائی یہی وقت ہے پھر ایسا وقت نہ ملیگا اور ایک پہاڑ مین جا کے دونون جادوگر
کی صورت بنکر پیچھے دوڑے کہا بھائی ٹھہر جانا اور قریب آ کے کہا ملکہ نے بلایا ہے اور ہمکو
فرمایا ہے کہ تم کھانا پہونچا دو ان دونون کو جلد بھیجدو یہ سنکے اونھون نے خوان کھول کھول
کر دکھلائے شاپور اور سیارہ نے دیکھنا شروع کئے وہ دیکھنا کیا تھا کہ سب کھانے مین بیہوشی
ملائی وہ تو چلے گئے یہ دونون کھانا لیکر آئے خبر ہوئی کہ ملکہ نے کھانا بھیجا ہے غدار
جادو کو یہ دن کب نصیب ہوئے تھے خوش ہو کے کہا میرے واسطے کیون بھیجتی ہین
مین نے ایسا ہی کام کیا ہے لونڈیون سے کہا بلا لون ملکہ بہت خوش ہوئی ہونگی اور آپسے
نہایت رضامند ہین آپ جو چلیئے گا تو خلعت دینگی اس عرصہ مین کھانا لے کے بارگاہ مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ دونون آئے غدار جادو اُٹھ کھڑی ہوئی آداب بجا لائی - لونڈی پھول کے آپ مین نرسی مثل
گدہے کی پھول کے بیٹھی تھی کہ دسترخوان بچھوا کے چارسو لونڈیون کے ساتھ کھانا کھایا
شاپور و سیارہ بیچ دسترخوان کی آ بیٹھے قابین اٹھا اٹھا کر دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ملکہ
بہت تحفہ پکا ہی اور یہ خوش ذائقہ ہے یہ مٹھائی ملکہ کے کھانیکی ہی غرض سب نے پیٹ بھر بھر کر
کھایا اور شراب پی لیکن بعد لمحہ کے بیہوشی نے اثر کیا سب کو برابر چکر آیا ایک مرتبہ چارسو کو چھینک
آئی سب کی سب بیہوش ہوئین ایک طرف سے شاپور شیردل خنجر کھینچکر دوڑا ایک طرف سے
سیارہ بن عمرو خنجر لیکر چلا پہلے تو غدار جادو کا سر کاٹ ڈالا بعدہ چارسو کنیزون کے
سر کاٹ ڈالے دار و گیر کی آواز بلند ہوئی لشکر پر سے چادر جاتی رہی روشنی ہوئی سبکو
ہوش آیا ٹھنڈی ہوا لگی قائم اور ایرج نے سجدہ کیا بارگاہ مین بیٹھے شاپور و سیارہ
جواہر بیش قیمت جادوگرنیون کا اتار کے بارگاہ مین آپہونچے قضائی کار وہ دونون جادوگر
ملکہ زنگین جادو کے پاس پہونچے مجرا کیا ملکہ نے کہا ارے تم دونون کھانا کھلا آئی دونون نے عرض کی کہ
آپنے یاد فرمایا تھا ہم حاضر ہوئے کہا ارے کس نگوڑی کمبخت ستیاناس گئی نے بلایا تھا عرض کی کہ
ہم کھانا لئے جاتے تھے دو جادوگر پیچھے سے آکر کہنے لگے کہ تمکو ملکہ نے یاد فرمایا ہی ہم انکو کھانے کے
خوان دیکے حاضر ہوئے زنگین جادو حیران ہوئی اور کہا ارے کوئی جاکے غدار جادو کی خبر
لائے دو جادوگر روانہ ہوئے جاکے دیکھا سب کٹے پڑے ہین گھبرا کے بھاگے خبر کی ملکہ نے کہا ارے
یہ کہتی ہو کہا ہم خود دیکھ آئے ہین زنگین جادو اٹھی اور کتاب جمشید و سامری منگوائی
اور دیکھی معلوم ہوا کہ ایک تو شاپور ہے اور ایک سیارہ ہے ان دونون نے سبکے سر کاٹے
ہین اعظم شاہ نے کہا ملکہ بڑے زبردست عیار ہین تلوے ہین کسی کو خاطر مین نہین
لاتے ہین زنگین جادو کی آگ لگ گئی باغ گلزار مین جاکی پہونچی ایک دیو کو اسنے پالا ہی
اسکو وہان رکہا ہی بڑا زبردست ہی بیس پچیس اونٹ کے کباب کھاتا ہی چالیس پچاس
تنگ شراب کی پیتا ہی اور عیش شبانہ روز کرتا ہے اس کی پاس ملکہ جا پہونچی
اوسنے مجرا کیا کہا امان جان آج کیونکر آنا ہوا زنگین جادو نے سب حال
بیان کیا اوسنے کہا امان جان ہم آج ہی کے دن کیواسطے ہین آپ نے بہت بہتر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا کہ غلام کو خبر کی غلام جا کی سکو پکڑ لاتا ہی یہ کہکر اٹھا پس سر اسکا تا بہ فلک رسیدہ
اور پا بہ زمین دوزیدہ تھا ایک چوب دست کئی ہزار من کی ہاتھ مین لیکے روانہ ہوا یہان
بارگاہ مین سب بیٹھی ناچ دیکھ رہی تھی شراب کا جام گردش مین تھا کہ وہ دیو آ پہونچا لوگون نے
دیکھا کہ ایک بگولہ پیچ و تاب کھاتا ہوا آتا ہی اسنے برابر آکے ایک چیخ ماری کہ ارے خدا پرستو
میری خوراک تم ہو میرا سامنا کرو آج مین تمکو کھانے آیا ہون یہ خبر قاسم کو ہوئی کہ ایک دیو زاد
آیا ہی اور یون کہتا ہی قاسم نے سیکڑون دیو مار ڈالی تھے ارادہ کیا کہ اسکو مار ڈالون ایرج
نے کہا قبلۂ عالم آپ نے ہزارون دیو ماری ہین غلام کو ہوس ہی آج حضور ملاحظہ فرمائین
کہ کسطرح سے اسکا کام تمام کرتا ہون اور ملکہ رنگین جادو نے کچھ جادوگر واسطے خبر کے ساتھ
کر دئی تھے چنانچہ ایرج یہ کہکر اوٹھ کھڑا ہوا اور مرکب پر سوار ہوکر میدان مین آیا کہا ارے
خیرہ سر کیا لاف زنی کرتا ہے اور بڑبڑا رہا ہی لا کیا حربہ لایا ہے دیو نے بے تامل وہ چوب
دست ایرج پر ماری ایرج نے خالی دی پھر ایک چوب دست ماری ایرج نے پھر خالی دی
پھر ایک چوب دست ماری ایرج نے پھر خالی دی جھنجھلا کر تیسری مرتبہ چوب دست ماری
ایرج نے پھر بھی خالی دی مگر اس زور سے ماری تھی کہ زمین مین غار پڑ گیا جب تک
چوبدست کو پھر اوٹھائے ایرج نے مرکب کو دباکے ایک تلوار ماری کہ دیو دو ٹکڑے ہو کے
گر پڑا غل و شور مچایا اور ایرج پکارا منم ایرج نوجوان زدم و پست کردم بہ حکم پروردگار
عالم وہ جادوگر جو ہمراہ رنگین نے واسطے خبر کے کر دئی تھے وہ بھاگے اور جا کے رنگین
جادو کو خبر دی کہ ایرج نوجوان نے دیو کو مار ڈالا اوسنے کہا ارے کیونکر مارا کہا پہلے تو دیو نے
تین چوبدست ایرج نوجوان پر ماری ایرج نے خالی دیکر ایک شمشیر ایسی ماری کہ مانند خیار کے
دو ٹکڑے دیو کے ہو گئے رنگین جادو کے بدنسے شعلہ اوٹھنے لگے پکاری منم رنگین جادو اگر ایرج کو نہ مارا تو
کچھ کام ہی نکیا یہ کہکر تڑپ کر سناٹا مار کر اڑی لیکن کچھ ہوش سا ہو ہوے جاکے جو دیکھا تو دیو کے
دو ٹکڑے پڑے ہین چوٹی سے ناریل نکالکر آسمان پر مارا کڑکڑاتا ہوا ایک برق گری کہ سبھونکو جلا دیا
بہت سے مارے گئے قاسم نے کہا یا۔ وہان سے چلو یہ بیڈول آفت ہی سیارہ اور رشا پور
تو پہلے ہی بھاگ گئے تھے پھر تو جسکا منہ جدہر کو اوٹھا اودہر بھاگا جسکہ سب چلے گئے رنگین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قاسم اور ایرج کو پکڑ لیگئی جادوگرون سے کہا کہ بارگاہ اور اسباب ایک جگہ انبار کردو یہ کہکے اپنے کوہ پر لیجاکے چھوڑ دیا اعظم شاہ آیا کہا اے ملکہ تم طوفان شاہ کو نہ لائین جس کا طوفان تھا کہا وہ کہان جائیگا سمجھ لونگی یہ جو فوج بھاگی ایسا کہ آٹھ نو سو جوان خوارزمی اور طوفان شاہ ایک درے مین چھپے ہین اعظم شاہ نے کہا اے ایرج ایک طوفان کو تابعدار کرکے بہت خوش ہوے تھے اس آفت کی خبر نہ تھی زنگین جادو نے قید سخت مین گرفتار کیا اور کہا ارے اب تمکو زندہ اور سلامت کب چھوڑتی ہون تمنے چار سو لونڈی ساحرہ زبردست قتل کی ہین ایرج نے کہا ہمنے نہین مارا انکو زنگین جادو نے کہا تمنے کا ہیکو مارا تمھارے عیارون نے قتل کیا ایرج نے کہا ہمکو چھوڑ دے نہین تو تجھپر کوئی آفت آیا چاہتی ہے زنگین جادو نے غصہ کھاکر حکم کیا کہ کوہ زنگین کے پیچھے چبوترہ نگبست جلد تیار ہو مین گردن ماردونگی آٹھ نو سو جادوگر کوہ کے نیچے اترے قاسم نے کہا پہلے میرا سر کاٹنا کہ میرا بھائی مین آنکھونسے نہ دیکھون کہ یہ مارا جائے ایرج نے کہا پہلے میرا سر کاٹنا زنگین نے قاسم سے کہا کہ ایرج نے دیو کو مارا ہے مین پہلے ایرج کا سر کاٹونگی کہ تیرے دل کو لگے لیکن ایک طرح چھوڑے دیتی ہون کہ ایمان لا لقا اور جمشید و سامری پہ ایرج نے کہا ارے چڑ وہ کیا مسخرے ہین اکیلے مرکے پھر جینا نہین تو شوق سے گردن مار ہمارا پروردگار ہماری جان کا نگہبان اور بچانیوالا ہے یہ سنکے زنگین جادو دونون کو پکڑ لائی اور چبوترہ پر بٹھایا سامنے بھاگے ہوئے سردار پہاڑ مین تھے یہ حال دیکھکے تلوار پکڑ پکڑ کر آگرے لڑائی ہونے لگی اور کہا منم قیماس خان غاوری اور منم شرارہ گیج گردن نفیرون کی آواز بلند ہوئی چار طرف سے آگرے سیکڑون جادوگر مار ڈالے اسوقت زنگین جادو نے سحر کیا آسمان پر ایرج نوجوان اور قاسم کو لے کے پہاڑ مین بھاگی شاپور نے دیکھا کہ وہ کوہ مین گئی ہے ایسا ہنومار ڈالے ایک لونڈی زخمی کی شکل بنکر لہو بہتا ہوا روتی ہوئی بدحواس پیچھے دوڑی ملکہ نے سبکو منع کیا تھا کوئی ساتھ نہ آوے دس پانچ لونڈیان دوڑ دوڑ چلی آئی تھین ملکہ زنگین جادو نے کہا ارے یہ کیا ہوا کہا مجکو زخمی کیا ہے ملکہ میرا جی چاہتا ہے کہ ابھی اپنے ہاتھ سے بوٹیان کاٹون تو ٹھنڈک پڑے زنگین جادو نے کہا لے تو ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مارڈال لونڈی نے کہا ملکہ جمشید و سامری تمکو سلامت رکھے ان موذون نے کیا سر اٹھایا ہی ہمکو بے وارث سمجھے ہوے تھے جسطرح میرے تھالے سے خون بہتا ہے اسی طرحسے ان ستیاناس گیون کا لہو بہتا ہوا دیکھون تب چین آوے یہ کہکر کہا بی بی میرے پاس کوئی تھیار نہین ہے رنگین جادو نے دستگیری ایک تلوار پیدا ہوئی وہ تلوار لونڈی کو دی لونڈی نے تلوار لیکے کہا اے ملکہ پہلے انکو ماردون یا تمکو ماردون کہا ارے چڈو کیا کہتی ہے شاپور نے کہا چڈو لو اور تیری مان کیا بکتی ہے رنگین جادو نے ایک وتھڑ زمین پر مارا ساتھ دو تھڑ کے شاپور نے ایک تلوار ماری کہ مانند خیار تر رنگین جادو کے دو ٹکڑے ہوے دار و گیر کی آواز بلند ہوئی ایسے بکڑ لو کشتی مرا نام من رنگین جادو بود داد پکارا منم شاپور شیر دل ایرج نے دوڑ کے گلے لگایا اور سبکو جمع کرکے بٹھایا اور کہا آپ آرام کیجیے مین فوج کے ڈھونڈھنے کو جاتا ہون یہ کہکے شاپور شیر دل روانہ ہوا فوج کی فکر مین اب سنئے کہ وہان کارخانہ سحر رنگین جادو برطرف ہوا تھوڑے سے جادوگر جو وہان تھے انھون اطاعت قبول کی شاپور شیر دل جو گیا تو ہر ایک مقام پر درہ پہاڑ مین لوگ چھپے بیٹھے تھے اونسے کہا یار تمھارے شہریار نے فتح کیا یہ کہکے سبکو چار طرفسے جمع کرکے لے آیا ایوان شاہی یعنی جو مکان رنگین جادو کے رہنے کا تھا اسمین قاسم و ایرج بیٹھے تھے شاپور سبکو لایا ہر ایک اپنے اپنے مقام صدر پر بیٹھے اب کوہ رنگین پر نلچنے گانیوالے آتے ہین مجرا ہوتا ہے گانا ہو رہا ہے ہر ایک کو موافق اسکے حوصلہ کے انعام ملتے ہین ایک سمت کو طوفان شاہ بیٹھا ہوا ہے مگر اعظم شاہ جو بھاگا تو صحراے کلک سے نکلکر قلعہ نیستان مین گیا وہانکا بادشاہ نیستان شاہ ہے اعظم شاہ دروازہ قلعہ پر پہونچا لوگ پہچانتے تھے کہ طوفان شاہ کا بیٹا ہے دیکھا کہ لوٹا مارا خستہ حال کپڑے پھٹے ہوے تاج تباہی سر پر رکھا ہوا پاپوش سوجے ہوے دو تین آدمی ساتھ حیران سرگردان چلا آتا ہے لوگون نے کہا اعظم شاہ آپکی کیا حالت ہے کچھ فرمایئے تو کہا یار دمن کیا کہون جو قسمت مین تھا وہ ہوا کس سے احوال بیان کرون تم جاکے نیستان شاہ کو خبر کردو لوگون نے کہا آپ بادشاہزادے ہین آپ کے باپ سے ہمیشہ ملاقات رہی ہے آپ جائیے اعظم شاہ نے کہا جو ہمارا ادبار تھا وہ کہان اب یہ حال افلاس ہین وہ جلوس نہین وہ بادشاہت نہین دو آدمی لوٹے مارے ساتھ ہین میری یہ حالت ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ شاید اور کسی کی نہ ہوگی اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے خبر کرو تمھارے واسطے بھی خبر کر دینا بہتر ہے کس واسطے
کہ تم تعینات ہو لوگون نے کہا بہت اچھا ہمارا کیا مقدور ہے جو آپکو رد کرین لیکن بموجب حکم آپ کے
ہم جاتے ہین ہرکارے کی جوڑی روانہ ہوئی نیتیان شاہ بیٹھا ہوا تھا تخت سلطنت پر آٹھ
نو سو سردار ہاتھ باندھے کھڑے چار وزیر گرد تخت کھڑے ہوئے مورچھل بال ہما کا ہو رہا تھا
دروازے پر چوبدار عصا بردار بولا لائے رقاصی بیٹھے تھے کہ جوڑی ہرکارے کی جلد کے پہونچی مجرا کیا
عرض کی جہان پناہ سلامت اعظم شاہ بیٹا طوفان شاہ کا دربند اول کا جو بادشاہ ہے
آیا ہے کہا ارے تم نے کیون روکا جلد لاؤ لوگ دوڑے اور لے گئے نیتیان شاہ نے جو دیکھا عجب حالت
تباہ سے آیا ہے کرسی بیٹھنے کو دی اعظم شاہ آداب بجا لاکے بیٹھا نیتیان شاہ نے آنکھین نیچی
کر لین فکر مین ہے کہ یہ کیا ہوا اور اس سے کیونکر پوچھون کہ تیرے اوپر کیا گذری بعد دو گھڑی
کے پوچھا کہو تو اعظم شاہ کیا معاملہ ہے تمھارے باپ نے تمکو نکال دیا یا کوئی آفت پڑی
یہ مال خزانہ ملک و مال حکم حاصل پھر تعجب ہے کہ تم اس طرح سے آئے کچھ تو احوال بیان کرو
اعظم شاہ رو دیا اور کہا اے عمو جان مین تو شکار کو گیا ہوا تھا بعد میرے ایرج
نوجوان پیروتا صاحبقران دوران کا آیا میرے باپ سے لڑائی ہوئی فیل جہان زور کو مارا
میرا باپ تابعدار ہوا اُسکو اثنائے راہ مین خبر ہوئی مین نے آکے ضیافت کی سب کو کھانے
مین بیہوشی کھلا کے قید کر کے صندوقون مین بند کر کے طلسم آئینہ کو لیچلا راہ مین ایک
گرد نمود ہوئی تو قاسم نے مارے تلوارون کے وہ قیدی چھڑا لئے وہانسے مین کوہ رنگین
مین ملکہ رنگین جلوہ کے پاس آیا ملکہ رنگین جادو سے لڑائی پڑی رنگین جادو پکڑا لائی
عیارون نے اسکا کام تمام کیا ایرج طلسم توڑنے کو آیا ہے ہمارا گھر غارت کیا چاہتا ہے
مین جا کے پکڑے لاتا ہون اعظم شاہ کو حمام کرا کے پوشاک نفیس پہنائی حکم کیا سواری جلد حاضر
ہو نقارہ کوچ کا ہوا نیتیان ستر ہزار جادوگر لیکے مع اعظم شاہ روانہ ہوا دو چار
کوچ مقام کر کے آپہونچا جہان قاسم و ایرج نوجوان باتین کرتے تھے ناچ ہو رہا تھا کہ
سامنے سے گرد نمود ہوئی گرد برطرف ہوکر سواری معلوم ہوئی ہرکارون نے
خبر دی کہ کوئی بادشاہ اس طرح پر آیا ہے ساتھ اوس کے

اعظم شاہ ہے ایرج نوجوان ملک قاسم اسلحہ بدن پر آراستہ کرکے مرکب پر سوار ہوکے میدان میں آئے سب لشکر تیار ہوکر میدان میں آیا ایرج نوجوان کھڑا ہوا تھا کہ تخت نیستان شاہ کا میدان حرب وضرب میں قائم ہوا میمنہ ومیسرہ قلب وجناح ساقہ وکمینگاہ آراستہ وپیراستہ ہوا ساقہ صفیں آراستہ ہوئیں بیلداروں نے زمین پست وبلند ہموار کی نشیب وفراز جہان کا بہادروں کی آنکھوں میں پھر گیا سقے آبپاشی کر گئے نقیبوں نے نقابت کی کہ اے جوانو دلیر وبہادرو آج کا دن لڑائی کا ہے اپنے اپنے باپ دادے کا نام کرو ابیات روز جنگ است جنگ باید کرد + کوشش نام ونگ باید کرد + تا شود مرد حاضر میدان تنگ بر اسپ تنگ باید کرد + کڑکا ہونیلگا نقیبوں کی آواز بلند ہوئی نیستان شاہ تخت سے اوترکر گھوڑے پر سوار ہوکر میدان میں آیا اور پکارا کہ اے خدا پرستو اس سرزمین پر جو کوئی بہ ارادۂ رزم آیا وہ زندہ وسلامت نہ گیا اگر تمکو اپنی زندگانی درکار ہے تو پھر جاؤ اور ایک چوٹٹا ہمارا تمھارے پاس یعنی طوفان شاہ آیا ہے اسے بھجوادو کیونکہ اسی نے یہ سب خرابی کی ہے ایرج نوجوان نے جواب دیا ارے کیا لاف گزاف کرتا ہے اگر تو لڑنے آیا ہے تو ہوس اپنی نکال لے اور کہیں جاتا ہے تو چلا جا ہمارے جد وآبا نے بہت سے طلسم توڑے ہیں ہم بھی بحکم پروردگار عالم اس طلسم کو توڑینگے طوفان شاہ ہمارا بھائی ہے رفیق ہے حقتعالی نے اسکو گمراہی وراہ ضلالت سے نکالا راہ راست پر پہونچایا تو اب ہم اسکو بھلا کب دینگے یہ سنکے نیستان شاہ نے کہا کہ اے خدا پرستو بھلا تم کب ماننے والے ہو جبتک کہ اپنے کئے کی سزا نہ پاؤگے ایرج گھوڑا ڈالکر اوسکے سامنے آیا اوسنے کہا کہ اے ایرج یہی تم کوئی اور طلسم سمجھے ہوکے گذارم کہ از دست من زندہ وسلامت بدر روے ایرج نے کہا کہ او بیہودہ کیا بکتا ہے کہ **بیت** زبان درکش وتیغ کش از غلاف + کہ جائے سخن نیست اندر مصاف بس اوسنے ٹکل کرکے نیزہ سینہ بے کینہ شہزادہ ایرج نوجوان پر لگایا شہزادہ نے سنان نیزہ کو نیزہ کی سنان پر لیا لگی برابر سے نیزہ بازی ہونے جنگاریاں آگ کی جھڑپڑیں کہ ابیات یہ کہکر ہوئے دونوں گرم ستیز + غضب کی تھی آویزش مرگ خیز + تہران دبا کر بہ قہر وعتاب ستور صبا سیر ورشک عقاب + قضا سے جھپٹتے تھے دونوں وہ گرد قیامت تھی گھوڑوں کی آورد وبرد

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اوچھل کو دین تھے ملا راہوار
وہ سمٹے وہ لپکے یہ ٹھٹکے مڑے
ہوئے گرد اک دوسرے کے جری
جو دل اوسنے تاکا تو اوسنے جگر
سنان اسنے جوڑی تو اوسنے نظر
ملائے سنان سے نگاہین تھے سب

نہین بلکہ برق جہندہ شرار
جو خوبی وہ تھی دلربا دلفریب
دکھانیلگی لطف جالش گری
عجب گھات سے تھی بہم زد و کشت
ستم اوسنے باندہا تو اوسنے کرم
ہنر سے نہ خالی تھے دونونکی وار

یہ آئے وہ پہونچے یہ جمکے اڑے
بناوٹ دم رزم قاتل فریب
کھلے رن مین نیزہ وری کے ہنر
یہ سینہ پہ آیا تو وہ سوے پشت
تماشے مین تھے گرم روم و عرب
بہادر تو ہو ہو گئے بیقرار

دو گھڑی کامل نیزہ بازی رہی بعد دو گھڑی کے ایک مقام پر جو نیزہ گھسیٹتے ہین تو نیزہ ملیتان شاہ کے ہاتھ سے نکل گیا وہ تیغہ پکڑ کر آ گرا اور تلوارین جھپٹ جھپٹ کر مارنے لگا ایرج نوجوان نے خالی دینا شروع کیا اوسوقت وہ گھوڑے پر سے کود پڑا اور کہا آؤ ہم تم کشتی لڑین ایرج بھی کود اسلحہ اور زرہ جوشن اوتار کے الگ رکھدیا کشتی ہونے لگی سر سے سر ملا کر ایک ٹکری اگر تا بہ آہن مقابل مین ہوتا تو وہ بھی توتیا اور سرمہ ہو جاتا پیچ اور توڑ جوڑ ہونے لگے جہان اٹک کر لڑتے تھے تلے پسینے کے نبدھ جاتے تھے اسی طرح پہر بہر کامل کشتی رہی ایرج نے دیکھا کہ پہر بہر ہوگیا اور یہ زیر نہین ہوتا بس سینے مین سر اڑا کر ریلا یہان مارا وہان ٹیکا تیس چالیس قدم ریل کے لیگیا اوسنے چاہا کہ لنگر مارون مگر سنبھل نہ سکا اسوقت اوسنے سحر کرنے اف جو کیا ایرج کے دست و پا بے حس و حرکت ہوے بید کیطرح کانپنے لگا زور بالکل جاتا رہا ملیتان شاہ نے کمر مین ہاتھ دیکر اوٹھا لیا اور زمین پر مار کر مشکین باندھکر اپنے لشکر مین بھیجدیا یہ حال دیکھکر قاسم مرکب اڑا کر آیا اوسنے بھی کشتی ہوئی انکو بھی بزور سحر اوسنے باندہا اور پکارا کہ افسران لشکر قاسم و ایرج ہمنے تمھارے مالکون کو بزور مردمی پکڑ لیا تمھین جاہئے ہے کہ اطاعت کرو انھون نے کچھ جواب ندیا لیکن قیماس خان جادوی ماموں قاسم کے اوسکے سامنے آئے اوسنے بھی کشتی ہوئی انکو بھی اوسی طرح اوس نے باندھا اور طبل آسائش بجوا کے پھر گیا خیال کیا کہ ان تینون کا سر کاٹ کے ملکہ مرآت جادو کے پاس بھجوا دون غرض طبل گڑگڑاتا ہوا بیابان کلک سے نکل کر قلعہ مین داخل ہوا اور جاتے ہی دروازہ قلعہ کا بزور سحر بند کرلیا شاپور شیردل اور سیارہ بن عمرو بھی پیچھے سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نیستان شاہ کے روانہ ہوئے تھے یہ چار طرف قلعے کے پھرے مگر کہین راستہ نہ ملا ناچار ہو کر ایک درہ مین کوہ کے آئے اور وہان نیستان شاہ سے اعظم شاہ نے کہا کہ آپ طوفان شاہ کو کہان چھوڑ آئے اس نے کہا کہ تم گھبرائے کیون ہو مین انکی گردن مارلون تو پھر طوفان شاہ کہان جائیگا مین اوسکو بھی قید کر دونگا دو چار مہینے مین آپ ہی ڈھیلا ہو جائیگا یہ کہکر کہا کہ یہ خداپرست بڑے نحس قدم ہین انکا رکھنا اچھا نہین لاؤ مین گردن مارون اوس نے قیدیون کو بلوایا اور دارالامارت سے باہر جلادونکو طلب کرکے حکم دیا کہ انکی گردن مارو ان تینون سے کہا کہ کیون تم طلسم توڑنے آئے تھے مگر تمہارا ہی طلسم ٹوٹ گیا اب جو کچھ مانگنا ہو مانگ لو ایرج نے کہا کہ تو نے ہمکو زور نہین پکڑا اگر جو ہم تیری تابعداری کرین یا کچھ تجھکو نہ کہین تو جادوگر ہی اور ہم جادوگری پر لعنت کرتے ہین نیستان شاہ یہ سنکر جلگیا اور کہا کہ تم خداپرست بھلا کب ماننے والے ہو اس وقت جلادون کو حکم دیا ان کو لیجاؤ اور گردن مارو جلاد ان کو کشان کشان دارالامارت کے باہر لائے چبوترے رنگ کے بنائے بوریئے فلاکت کے بچھائے اتو خلقت کا اژدہام ہوا لوگ عبرت کرنے لگے ایک حکم ہو چکا تھا دوسرے حکم کی دیر تھی کہ یکایک آواز طبل و نقارے بجنے کی آئی ببر بن نیستان شاہ شکار کو گیا تھا وہ آیا اور اپنے باپ کو مجرا کیا یہ جوان بہت خوبصورت ہے کشتی لڑنے اور لکڑی کا بہت شوق ہے نیستان شاہ نے اوس سے پوچھا کہ بابا کہان سے آئے ہو اوس نے کہا کہ باباجان شکار کو گیا تھا اوس نے جو قاسم وایرج اور فتحاس کو دیکھا تو پوچھا کہ کیون باباجان یہ کون ہین اور کیا معاملہ ہے نیستان شاہ نے کہا بابا یہ شکنندۂ طلسم ہین یہ کہکر سب حال بیان کیا اور کہا کہ مین نے انکو بہ قوت بازو پکڑا ہے ہر چند کہتا ہون کہ تم جمشید و سامری کو سجدہ کرو یہ نہین ملتے ہین ببر بن نیستان نے اسوقت ان لوگون سے کہا کہ جوانو تمکو جس حالت مین کہ بقوت بازو و بزور شمشیر گرفتار کیا ہی تو پھر اطاعت کیون نہین قبول کرتے ہو ایرج نے کہا کہ اگر اس نے ہمکو بقوت بازو گرفتار کیا ہوتا تو ہم اطاعت کرتے اسنے تو ہمکو بزور سحر گرفتار کیا ہے اگر ہمکو چھوڑ دے اور کشتی لڑے اور سحر نہ کرے اور گرفتار کرے تو ہم اسکی اطاعت کرین ببر بن نیستان نے کہا کہ اب ان کو چھوڑ دیجیے یہ باتین ہو رہی تھین کہ یکایک ایک تڑاقا ہوا اور بلا پہنچے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیدا ہوئے ایرج اور قاسم و نبستان و قیماس خان و ببر بن نیستان کو اوٹھا لیگئے
اور لیجا کے ایک مقام پر رکھ دیا یہان جو دیکھا تو ایک بارگاہ کھڑی ہے اوسمین ایک مہنت
بیٹھا ہے ماتھے پر کھریہ کا قشقہ کھنچا ہوا بیچ مین سیندور بطور ترسول لگا ہوا بازوؤن پر اور
چھاتی پر صندل کے کھور کیے ہوے ہین کان پھٹے پھٹے گنڈل کانون مین پڑے ہوے بال چھاتی پر
جٹائین خاکستری تو نز بڑی سی بغلون کے بال بڑہے ہوے ایک لنگوٹا باندھے بیٹھا ہی اوسنے کہا
کہ انکو چھوڑ دو جبکہ چھوڑ دیا اور سحر اوتار لیا تو اوس نے پوچھا کہ تم کیون آئے تھے ایرج نے کہا
کہ طلسم آئینہ توڑنے کو مہنت نے کہا اے عزیز اپنی جان کیون کھوتا ہے کسی سے بھی طلسم آئینہ
توڑا ہے بہتر تو یہ ہے کہ چلے جاؤ اور اگر یہی مزاج ہی کہ طلسم کو توڑینگے تو یہی طلسم آئینہ ہی اگر
تمسے جایا جائے تو اس درہ مین پہاڑ کے چلے جاؤ آگے طلسم ملیگا اور لوگون سے لڑنے
اور قتل کرنے سے کیا فائدہ ہے یہ سنتا تھا کہ ایرج اور قاسم و قیماس خان
اوس درہ پہاڑ مین گھسے ایک شعلہ آگ کا آیا کہ انکے بال جل گئے ناچار ہوکر پھر آئے
مہنت نے کہا کہ کیون صاحبو آخر نہ جا سکے خیر جانیکی ہوس تو نکل گئی اب چلے جاؤ
اور اگر نہین جانا منظور ہے اور لڑنا تو مین اکیلا بیٹھا ہون ببر بن نیستان نے کہا کہ مہنت صاحب
آپ ان کو ان کی فوج مین پہونچا دیجیے اور اگر نہ گئے تو مین سمجھ لونگا یقین تو ہی کہ چلے جائین
القصہ انکو انکی فوج مین پہونچا دیا نیستان شاہ اپنے مکان مین آیا ان کے ہمراہ ببر بن
نیستان بھی آیا اور سب بیٹھے شاپور و سیارہ بن عمرو بھی آئے جب کہ سب
بیٹھ چکے تو ببر بن نیستان نے کہا کہ صاحبو مجکو ہمیشہ سے جوان خوبصورت اور بہادر سے
شوق ہے لکڑی خوب سیکھا ہون کشتی خوب لڑتا ہون برچھا ہلاتا ہون جو جو فن سپاہ گری کے
ہین سب یاد ہین ہمیشہ اس کی تلاش رہتی ہے تمہاری بہادری کا کیا مذکور ہے تم تو بادشاہ
ہو لیکن مین بھی اپنے ملک کا شہزادہ ہون اگر اپنا دست تصور کرکے مرا کہنا مانو تو ایک
بات مین کہون اسپر عمل کرو مین یہان کا باشندہ ہون مجھے یہان کا سب حال معلوم ہی جو تمہارا
مقصد ہے راست راست کہدو اگر ارادہ جانیکا ہے تو ویسا کہو اور اگر جان بچانے کا ہے
تو جدہر سے آئے ہو چلے جاؤ کیون اپنے تئین ہلاک کرتے ہو ایرج نوجوان نے قسم کھائی کہ ای ببر

مین بغیر توڑے طلسم کے ہرگز نہ جاؤنگا اسمین چاہے کچھ ہی کیون نہو ببر نے کہا کہ اے ایرج میرا تمھارے ہمراہ ہونے کا یہ سبب ہے کہ اگر تم نہین جاتے ہو تو یہان ایک میلہ ہوا کرتا ہے اس میلے مین ملکہ مرات جادو آتی ہین اور اسکے ہمراہ ایک حباب جادو ہے کہ وہ آتی ہے اور مین اوسپر عاشق ہون چنانچہ جب میلہ ہوا کرتا تھا تو ہمسے اور حباب سے ملاقات ہوا کرتی تھی اب جب سے کہ مرات جادو کو یہ حال معلوم ہوا تو وہ ہمکو آنے نہین دیتی ہے اگر تم طلسم توڑنا تو حباب جادو کو مجھے دینا شہزادہ ایرج نے کہا کہ بھائی مجھے قسم ہے پروردگار کی کہ حباب کو مین تجھے دونگا یہ کہکے ببر بن نیستان نے کہا کہ فی الحال صلاح یہ ہے کہ پہلے اسنے مع لشکر کوچ کر جایئے تاکہ سبکو معلوم ہو کہ ایرج کوچ کر گیا دست راست کو جو بیابان ہے ادھر سے راہ طلسم آئینہ کی ہے اودھر سے مین لیجلونگا آپکو اور اگر اور طرف سے ارادہ کیجیئےگا تو تمام عمر اسی قصہ لڑائی مین گزر جائیگی ایرج نے قبول کیا اور بارگاہ لدوائی اور مع لشکر دست راست کی طرف روانہ ہوئی یہ خبر نیستان شاہ کو ہوئی کہ لشکر ایرج کا دست راست کی طرف جاتا ہے ببر اوسنے خیال کیا کہ ادھر سے بھی تو راہ طلسم کی ہے ضرور ببر ملگیا ان خدا پرستون کا تو یہی دستور ہو پھوڑ رکھا ہے اسطرح تو انھون نے اٹھارہ ملک باختر چھین لئے اور مرکب پر سوار ہوکر برہم بلغر پہونچا اور پکارا کہ اے خیرہ سر کہان جاتے ہو مجھکو تمھارا ارادہ معلوم ہوا بھلا مین کب جانے دیتا ہون اور ببر بن نیستان سے کہا کہ کیون او ملعون تو ملگیا مثل مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے یہکر برچھا پکڑ کر سامنے آیا اوسوقت تو ایرج کو تاب نرہی اسنے ببر کو تو ہٹا دیا اور آپ لڑنے لگا چند ہی طعن مین نیزہ اس کے ہاتھ سے اس نے ہوائی کیا اور ببر کے بازو پر ایک اکسیر بندھا تھا کہ جس سے سحر اثر نہ کرتا تھا وہ اوسنے ایرج کے بازو پر باندھ دیا غرض بعد نیزہ بازی کے کشتی ہوئی ایرج پر اس نے سحر کیا کچھ اثر نہوا اور ایرج نے ایک لمحہ بھر مین اوسکو کمر زنجیر پکڑ کر اوٹھا لیا اور تھا مکر دے کر زمین پر مارا اور مشکین باندھکر اپنے عیارون کے حوالہ کیا اور آپ بارگاہ مین اپنی آیا نیستان شاہ کو بلوا کر کہا کہ اگر ہماری اطاعت قبول کرو تو چھوڑ دین نیستان شاہ کلمہ پڑھکر دلمین کینہ رکھکر طوطی کیطرح مسلمان ہوا ایرج نوجوان نے چھوڑ دیا اور ایک بارگاہ بیت عنایت فرمائی یہ اسمین آکر بیٹھا جبکہ قیدی مہر کی میعاد پوری ہوئی اور جام زرین آفتاب طاق مغرب مین رکھا گیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شعر پھر آئی رد کش دیو سیہ شام ؛ فراق یار مین کیا ماہ کا کام ؛ رات کو نیستان شاہ بھاگ کر روانہ ہوا اور چاہا اس نے کہ ملکہ مرات جادو سے چلکر یہ سب حال بیان کرون اور یہان بارگاہ مین بعد فراغ طعام ناچ ہونے لگا شراب کا دور چلنے لگا شب بھر جلسۂ عیش و عشرت رہا جب گل خورشید شاخ سحر سے شگفتہ ہوا اور مہتاب پر شبنم کا پانی پھرا ابیات

چھپے مثل حیا انکھو نسے تارے ؛ ہوے صدقے سحر پر سب ستارے ؛ سر دامن پہ زلف شب جو بکھری ؛ یکا یک کھلگیئن آنکھین سحر کی ؛ صبحکو قاسم و ایرج و ببر وغیرہ نے خبر منگائی نیستان شاہ کے لوگون نے کہا کہ وہ خیمہ مین نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھاگ گیا ببر بن نیستان نے کہا کہ اسکی قسمت مین تباہی ہے معلوم ہوا کہ ملک آئینہ کو مرات جادو سے کہنے گیا اب مناسب نہین ہے یہان رہنا کیونکہ مرات جادو بڑی زبردست ساحرہ ہے اور اس کے قبضے مین زمین و آسمان طلسم ہین اگر آپکو طلسم توڑنا ہے تو یکہ و تنہا چلیئے مین آپ کے ہمراہ ہون غرض مشورہ کر کے قاسم و ایرج و قیماس و ببر بن نیستان روانہ ہوے عیار بھی ساتھ چلے بعد قطع منازل و طے مراحل ایک بیابان نرگس زار مین پہونچے کوسون تک تختہ نرگس شہلا مست اگلی ہوئی تھی ہوا سرد اس جنگل مین چل رہی تھی چشمہ حقیر چاہ لبریز تھے ڈبرے موج خیز تھے کنارے کنارے انکے بگلے بنڈو بیان بطبر غابی سرخاب بیٹھے تھے اور ایک طرف کو اوس بیابان کے ایک نقارہ سونے کا رکھا تھا اور اسی پر چوب بھی اوسکی رکھی تھی اوس مقام پر سات کوہ ہین اور سات باغ ہین اور سات بیابان نرگس زار ہین چنانچہ حال ان کا بیان ہوگا اب ایرج نے پوچھا کہ کیون اے ببر یہ نقارہ کیسا ہے ببر بن نیستان نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ جو شخص طلسم توڑنے آئے گا وہ چوب اس نقارہ پر لگائے آگے ہمین نہین معلوم کہ کیا ہوا ایرج نے یہ سنکر ارادہ کیا قاسم نے منع کیا لیکن ایرج نے وہ چوب اوٹھا کے اور الا اللہ کہکر اس نقارے پر لگائی آواز بلند ہونا تھا کہ دہنی طرف سے ایک آندھی سیاہ اوٹھی اور بیک چشم زدن تمام عالم مین پھیل گئی اور ایک پنجہ پیدا ہوا وہ ایرج کو اوٹھا لیگیا ایک آہ کی تو آواز آئی پھر کچھ معلوم نہ دیا یکایک آسمان پر سے سر الگ دھڑ الگ گر پڑا قاسم نے چاہا کہ دوڑ کر اوٹھا لون اور زمین

آئی کہ پاش پاش یہ خوراک باشندگان طلسم کی ہے بس اس وقت جادوگر آئے اور
اٹھالیگئے قاسم کا تو رنگ سفید ہوگیا مگر ببر بن نیستان نے کہا کہ اے قاسم اسقدر
بدحواس کیوں ہوتے ہو یہ طلسم کا کارخانہ ہے ایرج ابھی زندہ ہے یہ تو اسطرح ہیں مگر اب
حال سنیئے کہ افراسیاب جادو جو شکست کھا کر گیا تو اس نے ملکہ حیرت سے کہا کہ اگر عمرو بن امیہ
ضمری مارا جائے تو یقین ہے کہ پھر کوئی گردن نہ ہلا سکے اور ارجادو ایک ساحر کہ وہاں موجود تھا
اوسنے عرض کی کہ حضور اگر ارشاد فرمائیں تو میں عمرو کو پکڑ لاؤں افراسیاب نے کہا کہ اے
بھائی بڑے بڑے زبردست ساحر پکڑنے کو عمرو کے گئے مگر مارے گئے اب نہیں جی چاہتا کہ کوئی
مارا جائے اور ارجادو نے کہا کہ اگر قضا میری نہیں ہے تو کوئی کچھ نہیں کرسکتا ہے افراسیاب نے کہا
کیا مضائقہ ہے بس یہ سنکر اوسنے تسلیم کی اور روانہ ہوا اوسکے جانے کے مظہر جادو کیطرف دیکھکر
افراسیاب نے کہا لازم ہے کہ تم بھی جاؤ یہ بھی روانہ ہوا اظہر جادو مظہر کا بیٹا کھڑا تھا اوسنے
عرض کی کہ غلام کو بھی اجازت ہو افراسیاب نے کہا اچھا تم بھی جاؤ غرض یہ گئے پیچھے گھڑی
گھڑی بھر کے بعد یہ سب چلے اور افراسیاب نے مصور جادو کو نامہ لکھا کہ ہم تم کو اپنا قوت بازو
سمجھتے ہیں تم ہمارے سلام کو بھی کئی روز سے نہیں آئے اسکا کیا سبب ہے اور یہاں عمرو ایک
جادوگر سنگیسر کو نکلا ایک درہ پہاڑ کیطرف چلا ادھر سے اور ارجادو آتا تھا اوسنے عمرو کو دیکھا اور
عمرو نے اوسکو دیکھکر گردن نیچی کرلی کہ یہ پہچانے نہیں لیکن اوسنے عمرو سے آکر پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے
عمرو نے کہا کہ مجھکو خواص جادو کہتے ہیں اور ارجادو نے اپنی بغل سے ایک تختی نکالکر دیکھا تو
معلوم ہوا کہ یہ عمرو ہے تیری قسمت زبردست تھی کہ جو یہ اسطرح ملگیا اب تو اسے گرفتار کرلو اوسنے
ایک دانہ ماش کا جو پڑھکر مارا تو عمرو کے پاؤں زمین نے پکڑ لیے اور ارنے ہاتھ پکڑ کر کہا
کہ ارے خیرہ سر چوٹٹے دغا باز منم اور ارجادو آج افراسیاب کی بارگاہ میں بیڑا اوٹھا کے
آیا تھا جمشید و سامری نے حرمت رکھلی ہیں اب تجھے افراسیاب پاس لیجاونگا عمرو نے
یہ سنکر طمانچہ مارا طمانچہ کیا تھا کہ قضا کا طمانچہ تھا ہاتھ میں بیہوشی بھری تھی اور ارجادو کو چھینک
آئی بیہوش ہوکر گر پڑا عمرو نے خنجر سے سر کاٹ ڈالا پاؤں اسکے کھل گئے بھاگا پیچھے مظہر جادو
آتا تھا اوسنے دیکھا کہ اور ارکی لاش پڑی ہے سمجھا کہ عمرو نے مارا بس یہ آگے بڑھا عمرو کو تو معلوم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہین کہ اور کوئی آتا ہے اسمین مظہر نے عمرو کو دیکھا پکارا کہ او خیرہ سر کہان جاتا ہے مین نے پہچانا عمرو
نے جو پھر کر دیکھا تو ایک جادوگر کو آتے ہوئے پایا اوسنے کہا کہ منم عمرو عیار یہ کہکے اوسکی طرف آیا
اور لوٹپی اوتار کے قدم پر گر پڑا مظہر نے کہا کہ تو نے کیا حرکت کی اوسنے کہا کہ مجکو افراسیاب کے
رفیقون مین ایسا کوئی نہ ملا کہ جو افراسیاب سے میری تقصیر معاف کرادے مین نے اس جادوگر سے
بھی کہا تھا کہ تو میری تقصیر معاف کرادے اوسنے میرا کہنا نہ مانا اور مجکو کھینچتا ہوا لیے چلا میسر کسی
نتاگردنے اسکو مار ڈالا ہی مظہر جادو نے کہا کہ مین چلیتا ہون بہتر یہ ہے کہ افراسیاب کی
اطاعت کرنا ضرور ہے تو عقلمند ہے کہ تو نے اطاعت افراسیاب کی قبول کی یہ باتین کر رہے تھے
اور وہان ملکہ مخمور سرخ چشم نے کہا کہ کوئی جاکے خواجہ کو بلالائے کہ کچھ کہنا ہی ایک جادوگر جاکے
تمام خیمون مین ڈھونڈھ آیا کہین پتا نہ پایا اوسنے آکر مخمور سے کہا کہ خواجہ کسی خیمہ مین نہین ہین
مخمور کو ہول ہوا اور یہ ڈھونڈھنے چلی اور یہان مظہر جادو نے کہا کہ اے عمرو یہ سچ ہی کہ تو اطاعت
کریگا عمرو نے کہا کہ اے مظہر بغیر اطاعت کئے جان بچیگی یہ تو تین ہی ایسا شخص تھا جو ابتک
اپنے کردار سے بچتا رہا اسی طرح باتون مین لگا کے کمند اسپر ماری اور حباب مار کر بیہوش
کیا مگر اسوقت ایک تڑاقا ہوا اور زمین سے ایک پنجہ پیدا ہوا مظہر کو لیکر غرق زمین
ہوگیا مظہر کو جو سردی زمین کی معلوم ہوئی تو آنکھ اسکی کھلگئی بس یہ تڑپکر زمین سے
نکلا اور سحر سے دریافت کیا کہ عمرو ادھر کو جاتا ہے بس یہ بھی ادھر ہی کو چلا مگر صورت کو سحر
سے تبدیل کر لیا دیکھا اوس نے کہ عمرو بھاگا جاتا ہے بس اس نے دوڑ کر کمر مین ہاتھ ڈالدیا
اور طمانچہ مارا کہ عمرو بیہوش ہوگیا اس نے ایک زنجیر آہنی مین اوسکو باندھا اور ہوشیار
کیا اور کہا کہ مین مظہر جادو ہون اے عمرو تو مجکو دم دیکر کمند مار کے بھاگا عمرو نے کہا اے مظہر تو
مجکو چھوڑدے مرا گرفتار کرنا تیرے حق مین برا ہے مظہر نے کہا کہ مین افراسیاب کے پاس تجکو لیجاتا مگر
اب نہ لیجاؤنگا تجکو یہین قتل کرونگا خنجر نکالکر تیز کرنے لگا قضائے کار مخمور سرخ چشم اسطرف
جا نکلی یہ ماجرا دیکھکے سحر کرکے بطور نسیم چلی مظہر کے منھ کو ہوا جو لگی تو اس نے پھر کے دیکھا
معلوم ہوا مخمور سرخ چشم آتی ہے پس اوسنے کہا کہ او ننگ امہ تو ہی مخمور سرخ چشم ہی اوسنے کہا کہ او نطفہ حرام
کیا گو کہتا ہے مظہر نے کہا کہ افراسیاب نے مجکو بھی بھیجا تھا کہ تو عمرو کو پکڑلا اوسنے اور رار کو

مارا اور مجکو دم دیکر کمند کا حلقہ مارا اب تو اوسکی طرف سے دشمن ہوکر آئی ہے محمور نے کہا کہ مین تیری
دشمن اور افراسیاب کی دشمن ہون یہ تو باتین کر رہا تھا ادہر سے اظہر جادو
آتا تھا اوسنے یہ تماشا دیکھا اور چھپ کر انکی باتین سننے لگا محمور نے کہا ارے کیون اپنی جان
کے پیچھے پڑا ہے تو ہمارا شریک ہوجا اظہر کو تو اور کچھ بن نہ آیا افراسیاب پاس دوڑا گیا اور
سب حال کہا افراسیاب نے کہا ارے مارا تو نہین گیا اظہر نے کہا کہ ادرار تو مارا گیا لیکن
مظہر ابھی جیتا ہے اور محمور سرخ چشم کہتی ہے کہ تو میرا شریک ہوجا محمور کا نام سنتے ہی افراسیاب
جلگیا اور چاہا کہ چلون لیکن ٹھوکرین بہت سی کہا چکا تھا ذلیل ہوچکا تھا اوسنے مارے
خوف کے جرأت نہ کی سامنے مار اژدر خوار سیاہ چشم کھڑا تھا اوس نے کہا کہ تو جا کے
عمرو کو مع محمور پکڑ لا یہ رخصت ہوکر چلا یہان مظہر نے ارادہ کیا کہ بھاگ جائے کہ ایک بڑا سناٹا
ہوا جیسے افعی آتا ہے یا نسیم چلتی ہے عمرو تو گلیم اوڑھ کے غائب ہوگیا مار اژدر خوار سانپ کا
چابک ہاتھ مین لئے ہوئے شراب کے نشہ مین اژدر کے کباب کھاتا ہوا محمور کے سامنے آیا
پکارا منم مار اژدر خوار کہ گزارم کہ از دست من زندہ و سلامت روی محمور سرخ چشم نے نارنج
فولاد کا مارا مار اژدر خوار نے خالی دیا پکارا اری لونڈی احمق ہم جانتے ہین کہ تو افراسیاب کے
پاس رہتی ہے لیکن ہم بھی غلام افراسیاب کے ہین ایسا نہین ہے کہ کوئی ہمین مار ڈالے
غرض مقابلہ ہونے لگا اور مار اژدر خوار چابک گلے مین ڈال کے زمین پر گر پڑا اور کالا سانپ بنکے
پھنکارا محمور گر پڑی یہ تڑپ کر پھر آدمی بنا اور محمور کو باندھ لیا مظہر اور اظہر تو دونون
بغلین بجانے لگے اور کہا کہ کیون اے محمور اب تم کہان جاوگی لیکن افسوس کہ عمرو نکل گیا یہ کہکے کوچ کیا
پھر عمرو کو ڈھونڈھا جب نہ پایا تو محمور کو لیکر چلے ادہر عمرو اپنے دلمین کہتا ہے کہ محمور نے مجکو بچایا
ہے مجھ سے اگر ہوسکے تو محمور کو بچاؤ یہ سوچکر پیچھے پیچھے چلا مگر کوئی عیاری نہ بن پڑی قضائے کار سامنے
سے برق فرنگی آتا تھا اوسنے درے سے پہاڑ کے دیکھا کہ محمور بندھی ہوئی جاتی ہے یہ ایک جادوگرنی
کی صورت بنا کر مظہر و اظہر کے پاس آیا اور کہا کہ مین دریائے نور کی اس پار رہتی ہون میرا نام نغمہ جادو
ہے کنیزہ ہون افراسیاب کی افراسیاب کا حکم ہوا ہے کہ جادوگر محمور کو لئے آتے ہین ایسا نہو کہ عمرو بیہوش
کرے تم جاکے یہ تین گلوریان اون تینون کو دو تاکہ بیہوشی اثر نہ کرے از بسکہ جادوگرونکو تو

عیارون کا کھٹکا لگا رہتا ہے اژدر خوار نے سحر سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ عیار ہی اسنے ایک
ناش کا دانہ مار کر بالون برق کے زمین نے پکڑ لیے مظہر اور اظہر قہقہہ مار کر ہنسے اور مار اژدر خوار نے
اس سے پوچھا کہ تو کون ہے برق نے کہا مین برق فرنگی ہون مخمور کو چھوڑانے آیا تھا مگر گرفتار ہو گیا
عمرو نے دیکھا کہ برق بھی گرفتار ہو گیا بس یہ سناٹا مار کے ایک طرف چلا دیکھا تو ایک جادوگر
بیمار دُبلا چلا آتا ہے اوسنے ایک بیضہ بیہوشی مار کر بیہوش کر کے اپنی صورت ایک جادوگر کی ایسی
بنا کے اور اسکو اپنی صورت کا بنایا اور گٹھری پر لاد کر سامنے مار اژدرخوار کے آیا اور پکارا کہ
کہ اے افراسیاب کے غلامو جسکی فکر مین تم تھے اسکو لایا ہون سامنے اژدر خوار کے آیا اور پکارا کہ
اب افراسیاب بہت خوش ہوگا عمرو نے کہا کہ بھائی مین نے صبح سے کچھ کھایا نہین ہی اور
میرے گھر کے پاس کسیکا ایک باغ ہے کہ اسمین انار بہت سے لگے ہین تو مین انار توڑ لایا ہون
اوسکے دانے نکالکر چاہتا تھا کہ بال بچون کو دون مگر اب مارے بھوک کے حالت تباہ ہے وہی دانے
کھاتا ہون یہ کہکر دانے نکالے اور کھانے لگا وہ سرخ سرخ دانے تارے تارے دیکھ کے سب کا
جی للچایا اور کہا کہ ہمین دو عمرو نے ایک ایک مٹھی سبکو دیے ہر ایک نے کھائے اور کہا کہ کیا خوب بہترین
دانے ہین کہ کلیجہ سرد ہو گیا غرض چند قدم چلے تھے کہ چھینک آئی اور گر پڑے عمرو نے نعرہ کیا کہ منم
عمرو امیہ ضمری بھلا اب مین کب چھوڑتا ہون یہ نعرہ کر کے خنجر سے ہر ایک ساحر کا سر کاٹ
ڈالا آواز دار و گیر کی بلند ہوئی اور صدا آئی کہ کشتی مرا نام من اظہر و مظہر و مار اژدر خوار
بود مخمور و برق فرنگی چھوٹ گئے اور اپنی بارگاہ مین آئے ادہر خبر افراسیاب کو ہوئی کہ مظہر
وغیرہ سب مارے گئے اوسنے صرصر وغیرہ عیارنیون کو بلا کر حکم دیا کہ جاؤ عمرو کو گرفتار کر لاؤ
یہ یہان سے چلین مگر وہان مخمور نے مہرخ سے سب حال اپنی رہائی کا بیان کیا اور کہا کہ میری
مان کوہ نیلم پر رہتی ہے کہ جہان گھاس نیلی لگی ہے اور متعیش نے پھندے اس گھاس مین لگے ہین
عمرو نے کہا انشاء اللہ ہم جا کر تمھاری مادر کو لا دینگے اور ادہر خرس دندان جادو کو افراسیاب نے بہر گرفتاری
عمرو روانہ کیا اور عمرو بھی سیر کرنیکو نکلا صرصر کو لوح افراسیاب نے بھیجا ہی تھا یہ خواجہ کی فکر مین چلی تھی اوسنے
عمرو کو دیکھا بس فوراً برق کی ایسی صورت بنکر سامنے عمرو کے آئی اور ہاتھ پکڑ لیا کہا کہ مجھکو کچھ آپسے کہنا ہی
پس الگ لیجاکے باتون مین لگا کے ایک بیضہ مارا عمرو کو چھینک آئی اور گر پڑے صرصر اسکو پشتارہ باندھکر لیچلی مگر مخمور انتظار مین تھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس نے برق سے کہا کہ کچھ حال نہین معلوم کہان ہین برق نے کہا مین جاتا ہون اور خبر لاتا ہون ادہر صرصر عمرو کو مصور کے خیمے مین لے آئی مصور نے کہا کہ اے صرصر تو کسکو لائی اوس نے کہا عمرو کو اور عمرو کو زنبیل سے نکالکر ہوشیار کیا اوسکی جو آنکھ کھلی دیکھا کہ مصور بیٹھا ہے اور صرصر کھڑی ہی سمجھا کہ صرصر تجکو پکڑ لائی ہے اور مصور نے کہا تو یہان سے جا مین اسکا سر کاٹ لونگا صرصر نے کہا سر کاٹنے مین جنگل اور گھر کی کیا ضرور ہے آپ سر کاٹیے یہ سنکے مصور عمرو کو لیکر چلا صرصر بھی اوس کے پیچھے چلی مصور عمرو کو ایک درہ مین کوہ کے لایا اور تیغہ کھینچکر چاہتا تھا کہ مارے اوسوقت ایک پنجہ پیدا ہوا اور عمرو کو اوٹھا لیگیا مصور نے کہا بڑا غضب ہوا اب افراسیاب کو خبر ہوگی تو وہ ناراض ہوگا بس اوسنے ایک پتلا عمرو کی صورت کا بناکے سر کاٹا قضائے کردگار ضرغام شیر دل آتا تھا اوسنے دیکھا کہ مصور جادو ایک سر رومال مین باندھے لئے جاتا ہی خیال کیا کہ مقرر اوستاد کا سر ہے بس اوسنے آکر دہنی طرف سے ایک بغضہ مصور کے مارا کہ مصور گر پڑا ضرغام نے رومال کھولکر دیکھا تو عمرو کا سر پایا دل سے کہا کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا بس اوسنے خنجر کو نکالکر چاہا کہ مصور کا سر کاٹ ڈالون وہین ایک پنجہ پیدا ہوا اور مصور کو اوٹھا لیگیا ضرغام شیر دل رومال لیکر بھاگا اور جانب بارگاہ چلا مگر عمرو کو جو پنجہ لیگیا تو عمرو دلمین کہتا ہی کہ خدا کرے کسی دوست کا پنجہ ہو مگر یہان سب تیرے خون کے پیاسے ہین یہ پنجہ ضرور کسی دشمن کا ہی یہ کہتا جاتا تھا کہ ایک جنگل سے عطر کی بو آنے لگی ور گلہائے رنگارنگ کھلے تھے اس پنجہ نے عمرو کو وہان لاکر چھوڑ دیا عمرو حیران تھا کہ یہان کون ایسا تھا جو مجکو اوٹھا لایا اے عمرو یہ کوئی دوست معلوم دیتا ہے نہ دشمن دیکھا چاہئیے اب کیا ہوتا ہی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ چالیس عورتین زرین گوش مرصع پوش سراپا غرق دریائے جواہر ایک تخت اپنے ہمراہ لئے ہوے آئین اور انھون نے عمرو کو سلام کیا عمرو نے اونسے پوچھا کہ تم کون ہو اور یہ تخت کسنے بھیجا ہے اوسنے کہا افراسیاب نے بھیجا ہی جلد سوار ہوکر چلئے افراسیاب کا نام سنکے عمرو کی جان نکل گئی دلمین کہتا ہی کہ یہ تخت تختہ تابوت سے بدتر ہے اے عمرو بھاگ پہلے سے پھر کہتا ہے کہ اگر بھاگونگا تو کہان جاؤنگا یہانسے پکڑ وامنگایا وہ پھر کیا اور کہین سے نہین منگا سکتا ہے خیر جو اب مرضی پروردگار عالم کی جو کچھ تیرے حقمین بہتر ہوگا وہی خدا کریگا وہ خالق لم یزل بچانیوالا ہے بس یہ سوچکر تخت پر سوار ہوا وہ عورتین لیکر چلین عمرو بھی

ایسا شخص تھا کہ جو سوار بھی ہو اور نہ دوسرا ہوتا تو کلیجہ پھٹ جاتا اب دلمین لاکھ تدبیرین کرتا جاتا ہے مگر کوئی بن نہین پڑتی غرض

نظم

بڑھے یہ رفتہ رفتہ چند فرسنگ — نظر آیا وہین یک قلعہ کا رنگ
کہ تابندہ ہے مثل مہر انور — جڑے ہین زر کے دیوارونمین پتھر
زمین شفاف رستہ صاف دروا — نہال سبز مثل باغ پیدا
درخت اکثر مگر سب کا جدا رنگ — نہ ملتا ایک سے تھا ایک کا رنگ
کوئی انمین زمرد سے تھا خوش آب — کوئی مانند لعل سرخ نایاب
ثمر کی جا گہر سب مین نمودار — چمک تیون مین جیسے عارض یار
وہ سب گویا بشکل آدمی زاد — کہ جنکو دیکھکر حیران ہو بہزاد
قریب اک حوض اوسمین خون لبریز — کنارون پر کشیدہ خنجر تیز
کہین پتھر کے انسان وہ بھی گویا — اسے دیکھا تو سارا باغ رو دیا

اس باغ مین ایک بارہ دری جواہر سے بھری آگے اوسکے نمگیرہ باسلک مروارید استادہ قناتین سرخ مخملی بیل بوٹہ حوض حاشیہ جواہر کا وہ قناتین کھڑی ہوئین درخت تمام باغ کے بادلے سے منڈھے ہوئے مقیش کے پھندنے اور قمقمے لٹکتے نمگیرہ کے نیچے فرش تمامی کا بچھا ہوا اگرسوز عنبر سوز روشن عطردان پاندان چنگیر جوگھڑے گلابیان شراب کی کشتیان ڈالیان میوون کی بطور چمن بندی کے آراستہ اور تخت طاؤسی بچھا ہوا اوسپر افراسیاب جادو بیٹھا ہوا ناچ سامنے ہوتا تھا تھاپ طبلے پر پڑتی تھی کلاون عورتون نے تخت کو لاکر سامنے رکھدیا اور عمرو سے کہا اوترو یہ مقام مجرا کرنے کا ہے عمرو اوتر پڑا اور افراسیاب کو جھک کر مجرا کیا افراسیاب مسکرایا اور لوگون سے کہا عجب طرحکا جادوگر افراسیاب نے بلایا ہے مگر ایک کرسی آکر الماس کی بچھی عمرو کو اوسپر حکم بیٹھنے کا دیا عمرو سلام کرکے بیٹھا اور افراسیاب سے کہا خداوند سامری و لقا تمھاری عزت رکھے جیسا تم غریبون کی عزت کرتے ہو افراسیاب نے کہا خواجہ کہان تھے عمرو نے کہا تم پر سب روشن ہے مین بارگاہ کے دروازے پر کھڑا تھا کہ صرصر شمشیر زن مجھکو پکڑ کر مصور کے پاس لیگئی اوسنے

میرے قتل کی تدبیر کی بنیچہ مجھکو اوٹھالایا ہمارے منھ سے ایک بات نکل گئی تھی اس سبب سے شرما
شرمی لڑ لئے ہین ورنہ کیا مقدور کسی کا کہ تم سے لڑ سکے اے افراسیاب زمین و آسمان تیرے
فرمان مین ہین جس وقت تیرے مزاج مین جو آئے وہ کرے افراسیاب نے کہا کہ مین نے اسواسطے
تجکو پکڑ والیا ہے کہ مہرخ سحر چشم کو اب مین غارت کرونگا پس تجکو بھی اسکا فیدہ ہونا دکھاؤن
عمرو نے کہا کہ مہرخ پر کیا منحصر ہے توجسکو چاہے دم بھر مین غارت کر دیوے فی الحقیقت کیسی کیسی
ذلتین میرے ہاتھ سے ہوئین سیکڑون جادوگر میرے ہاتھ سے مارے گئے تیری بارگاہ مین
آکے تجکو ذلیل کیا لوٹ لیگیا بارہا تجکو بیہوش کیا مگر آگے جو ہوا سو ہوا اب افراسیاب نے کہا کہ تو
اپنی حرکتون سے باز نہین آتا اے عمرو مین تیرا دشمن ہون تو میرا دشمن ہے اگر اپنی زندگی
چاہتا ہے مہرخ کو نامہ لکھ کے یہان بلالے مین شکیل جادو کی معشوق بخش دونگا لیکن اسد
کی معشوق کہ یہ قیدی طلسم ہے نہ بخشونگا یہ باتین در دہن تھین کہ بنیچہ مصور جادو کو لیکر آیا
مصور نے افراسیاب کو مجرا کیا مصور نے دیکھا کہ عمرو کرسی پر بیٹھا ہے بھیانک ہو کر
دیکھنے لگا افراسیاب نے کہا کہ اے مصور تو تصویر تو دیکھ کہ عمرو یہی ہے یا نہین مصور نے
تصویر کو دیکھا معلوم ہوا کہ یہ عمرو ہے اوسنے کہا کہ مین اسکو قتل کرے لیگیا تھا آپکا بنیچہ
اسکو اٹھا لایا یہ ذکر ہو رہا تھا کہ ایک لکہ ابر کا نمودار ہوا اور بجلی چمکنے لگی آگے آگے سترہ سو عورتین
زیور یاقوت مین غرق جھکیئی یاقوت کی بھرائی ہوئین شمعے عبیر و گلال کے اوچھالتی ہوئین آٹھ سو
لونڈیان آگے پیچھے عہدے لئے ہوے اور ایک تخت پر ایک عورت نہایت حسین سوار آتی تہی
بس وہ ابر جھکا اور وہ تخت اوترا وہ عورت تخت سے اوتری اور افراسیاب کو مجرا کیا
پھر وہ تخت دہنی طرف افراسیاب کے بچھ گیا وہ عورت اوسپر بیٹھی افراسیاب نے
اوس سے پوچھا کہ اے ملکہ مشتری ہفت سحر مزاج تو اچھا ہے اوس نے عرض کیا کہ دعا کرتی ہون
پھر اوسنے عمرو کو دیکھا شرمائی منھ پھیر لیا اور کہا کہ اے افراسیاب یہ کون ہے افراسیاب
نے کہا کہ یہ عمرو عیار ہے مشتری ہفت سحر نے کہا کہ یہ وہی عمرو ہے کہ جسنے اٹھارہ ہزار ملک باختر
غارت کئے نمرود و شداد و ہامان و دمامہ کو مارا اوسنے کہا کہ ہان مشتری ہفت سحر نے پھر مصور سے
پوچھا کہ آپکا مزاج تو اچھا ہے مصور نے کہا کہ اچھا ہے اے ملکہ مشتری ہفت سحر تم عمرو کو جو پوچھتی ہو تو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ تب یسے نہین آئے ہین افراسیاب کے بلائے ہوئے آئے ہین عمرو نے کہا اے افراسیاب تم مجکو بارگاہ
مہرخ مین بھجوا دو مین سب جادوگرون کو سمجھا کے لاتا ہون ملکہ مشتری ہفت سحر نے کہا جانے دیجیے
افراسیاب نے کہا اگر تو پھر جائے تو کیا کرین عمرو نے کہا اگر مین پھر جاؤن تو سر کاٹ لینا ملکہ مشتری
ہفت سحر نے کہا خواجہ تمھارے قول کا اعتبار ہے یہ کہکے دو سو روپے اور ایک لڑی موتیون کی دی
افراسیاب نے کہا اے عمرو مین نے جوان کو بلایا ہے یہ وہ مشتری ہفت سحر ہین کہ کوئی لاکھ سحر کرے
کچھ نہو سکے گا یہ مالک ہفت سحر ہین کوئی ایک سحر رد کریگا دو کریگا کہانتک رد کریگا اور عمرو
کو ہمراہ جادوگر کے بھجوا دیا مصور جادو نے کہا اب عمرو عیار نہین آئیگا بارگاہ مین جا کے مہرخ
کو بھڑکائیگا احوال سب کہیگا اوسی مین مشتری ہفت سحر اوٹھی اور سحر کر کے کچھ رنڈیان
اور ایک رنڈی اپنی صورت کی بنائی وہ غائب ہوگئین آپ آ کے افراسیاب
پاس بیٹھی اور ان جادوگرون نے عمرو کو ایک جنگل مین چھوڑ دیا عمرو نے کہا اے عمرو
افراسیاب کہتا ہے کہ ملکہ مشتری ہفت سحر برق سے بہتر ہے نہایت زبردست ہے ہفت سحر
کی مالک ہے سوا اسکے کوئی سامنا نہین کر سکتا ہے بیڈول آئی ہے عمرو بھاگا اور مہرخ
سے یہ کہتا ہوا کہ مین چھپا جاتا ہون پہاڑ مین گھستا ہوا جنگل کو طے کرتا ہوا نکلا دیکھا کہ سامنے ایک
درے مین ملکہ مشتری ہفت سحر کھڑی تھی دس بارہ خواصین دور در گوش ایک چبوترہ پر استادہ ہین
مکان مین چلمنین بندھی ہین فرش کیا ہوا ہے عمرو نے خیال کیا کہ افراسیاب تو اوٹھ گیا ہے
مشتری ہفت سحر اپنے مکان مین آئی اے عمرو ایسے مقام پر چوکنا کیا ہے کام تمام کر مالک
ہفت سحر ہی تو کیا ہوا بس ایک رنڈی کی صورت بنا کے آگیا مسکی ہوئی کرتی پھٹی ہوئی دو دوپٹہ
کی دھجی اڑی ہوئی پائجامہ پھٹے پھٹے جوتیان کیچڑ مین بھری ہوئی کچھ گہنا لوٹا ہوا بچا ہوا سسکنے
دردی لگی کان مین ملکہ کے آواز گئی کہا ارے دیکھو تو یہ کون روتا ہے ایک عورت نے نکل کے
دیکھا ایک رنڈی خوبصورت روتی ہے پاس آ کے شانہ پکڑ کے کہا بی بی تو کیون بیٹھی روتی ہے
ایک مرتبہ چیخ کر کہا ارے تم ٹھگ تو نہین ہو وہ عورت ہنسی اور کہا ارے بی بی دن دہاڑے
ڈاکا پڑتا ہے کہا ارے مین یہ کہتی ہون مین سوداگر بچی ہون میرے مان باپ لئے جاتے تھے راہ
مین ٹھگ آگئے سب لوٹ لے گئے مین ایک قنات ادھیڑ کے بھاگی دور سے بھاگی ہون مارے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فاقون کے بُری حالت ہوئی ہی آج یہان پہونچی ہون نہین معلوم یہ مکان کون ہے تم کون ہو اُس
لونڈی نے ملکہ کو خبر کی مشتری ہفت سحر نے کہا جا کے بلا لا لونڈی گئی اور کہا ای سوداگر بچی
تم کو ہماری ملکہ نی بلایا ہی دلمین تو عمرو یہی چاہتا تھا لیکن ظاہر مین کہا مجھ کمبخت نصیبون
پھوٹی کو کون بلائیگا اور مین جا کر کیا کرونگی میرا باپ مارا گیا گھر غارت ہوا مال سب لٹ گیا
غلام نوکر چاکر مارے گئی خیر تمھاری خاطر سے چلتی ہون یہ کہکے ساتھ اُسکے گئی اور پہونچا کے
صاحب سلامت کی آہ کرکے بیٹھ گئی اور سب احوال کہا ملکہ نے کہا بی تم آہ کرکے کیون
بیٹھی کہا ملکہ تین روز ہوے کہ فاقہ سی ہون کچھ میسر نہین ہوا کبھی دالان سے باہر نکلنے کا اتفاق
نہوتا تھا سو تین روز ہوگئے چلتے چلتے پاؤن مین چھالے پڑگئی ملکہ مشتری نے حکم کیا ارے کچھ تیار
ہوے تو جلد لاؤ اسوقت کباب تیتر بٹیر کبوتر مرغ کے تیار تھے لاکے موجود کئی ملکہ نے جب کباب دیا کھا کے
چپکی بیٹھ رہی ملکہ نے کہا تم چپ کیون ہو رہین کہا ملکہ بغیر شراب کے کیا مزا ہے حکم کیا ارے شراب
لاؤ ایک قرابہ شراب کا لا کے رکھدیا عمرو نے کھول کے دیکھا دیکھتا کیا تھا کہ تمک سرکاری
داخل ہوگیا غرض سب نے وہ شراب پی عمرو نے بھی دو تین جام پئے لیکن جب جام پیا لغلغل
سونگھلی کہ نشہ نہو جب کہ خوب پی چکے ایکمرتبہ سبکو نشہ ہوا چکر آیا بیہوش ہوگئے عمرو نے
اُٹھکے پاندان عطردان چنگیردان فرش فروش چلمن پردے سب اسباب داخل زنبیل کیا ایک
مزدور زنبیل سی نکال کے اس سے کہا ان سب کے کپڑے اوتارے خبردار کھٹنے نہ پائین اور
آپ خنجر لے کے مشتری ہفت سحر پر دوڑا پاس جا کے تمام گہنا اوتار لیا اور خنجر آبدار نکال کے
چاہا کہ سر کاٹون ایک مرتبہ تڑاقا ہوا بجلی چمکی دو پنجے پیدا ہوے عمرو اور مشتری کو اٹھا لیا
یعنی عمرو نے دیکھا کہ طبقہ زمین کو جنبش ہوئی اور اُٹھکر کے چلا یہان افراسیاب و مصور و ملکہ
مشتری ہفت سحر بیٹھی ہین ناچ ہو رہا ہے کہ وہ طبقہ پہونچا لوگون نے کہا ارے آسمان پر سی کچھ آفت
آتی ہے افراسیاب نے کہا ارے کچھ احمق ہوگئے ہو کیا بکتے ہو چنانچہ وہ طبقہ پنجون نے لا کر رکھدیا مشتری
ہفت سحر نے دیکھا کہ عمرو خنجر پکڑے کھڑا ہے اور وہ مشتری کہ جسکو مین بنا کر بٹھا آئی تھی بیہوش پڑی
ہی بس اسنے کمر مین عمرو کے زنجیر باندھی اور افراسیاب نے جھنجھلا کر ایک طمانچہ عمرو کے مارا اور اُس
رنڈی کو ہوشیار کرکے حال پوچھا اسنے کہا کہ یہ سوداگر بچی بنکے آیا تھا اسوقت کہا کہ ارے

جلاد کو بلاؤ تاکہ اسکا سر کاٹے عمرو نے کہا کہ اب مجھے چھوڑ دیجئے پھر ایسی حرکت کبھی نہو گی ہنوز تو ملکہ کے دشمنون کے قتل کی فکر کی تھی افراسیاب نے کہا کہ مین اب چھوڑونگا اُسوقت عمرو گھبرایا پھر اپنے دل سے کہا کہ اے عمرو پروردگار تیرا حافظ اور نگہبان ہے اور افراسیاب سے کہا کہ اے افراسیاب مین جو تیری منت سماجت کرون تو اسقدر اپنے پروردگار کی کیون نہ منت کرون کہ وہ خالق لم یزل ہی تو کیا مجکو بچائیگا میرا خدا بچانے والا ہے افراسیاب نے کہا اری وہ خداوند لقا خود تجھ سے بیزار ہے عمرو نے کہا کہ اری تیرے لقا پر اور تجھپر لعنت ہے میرا خدا وہ ہی کہ جسنے لقا کو بھی پیدا کیا ہے اور عمرو رو یا مشتری ہفت سحر نے حکم کیا دو جادوگر اوٹھے عمرو کو پکڑ کے کشان کشان لیچلے لاکے چبوترے پر بٹھایا حکم کیا کہ سر کاٹو جلاد تیغ آبدار کھینچ کر سر پر آیا کوئلے کا خط گردن پر کھینچا عمرو رو دیا اور کہا حقیقت مین زندگی پر حرف آیا رو رو کر مناجات کرنے لگا ابیات

بگرداب بلا افتادہ ام یا مصطفی دستی
بہ بحر غم گرفتارم علی مرتضی دستی
ز حالات شب معراج دانستم یا الٰہی
چرا از ستم نگیری یا علی بہر خدا دستی

افراسیاب پکارا اری یہ کچھ بڑبڑاتا ہی اور سحر کرتا ہے عمرو نے کہا مین ساحر پر لعنت کرتا ہون میرا مولا بچانیوالا ہے اسمین تیسرا حکم ہوا تیغہ کھینچکر جلاد نے کہا اب جو مانگنے کی ہوس ہو مانگ لو عمرو نے کہا ارے مسخرے ہوس تجکو ہوگی یا افراسیاب حرامزادے کو ہوگی دیکھ تو کیسی ہوس نکلتی ہی اور جلاد نے ہاتھ اٹھایا ایک پنجہ پیدا ہوا اور عمرو کو اُٹھا لے گیا افراسیاب جادو و ملکہ مشتری ہفت سحر مصور جادو حیران رہگئے کہا معلوم ہوا کہ مخمور سرخ چشم یا مہرخ سفر لیگئی افراسیاب نے کہا قسم ہی خداوند لقا کی سمجھ لونگا ملکہ مشتری ہفت سحر نے کہا مین پکڑے لائی ہون اور جو پنجہ لیگیا وہ کون تھا کہا ملکہ قریشیہ سلطان ملک فرنگ سے آتی تھی قضائے کار اسی طرف سے گذری دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہی اور جلاد سر کاٹا چاہتا ہے چنانچہ وہی اسکو لیگئی ہے وہان جب آنکھ عمرو کی کھلی مجرا کیا ملکہ قریشیہ سلطان نے کہا خواجہ تم طلسم مین کہان گئے تھے عمرو نے سب حال بیان کیا ملکہ قریشیہ سلطان نے کہا اے خواجہ اگر فرمائیے تو ابھی آکر کے طلسم کو غارت کئے دیتی ہون ایک دیو سیکڑون کو کھا جاتا ہے عمرو نے کہا اے ملکہ عمرو کو اس بڑھاپے مین جوتیان کھلوایا چاہتی ہو اگر حمزہ چاہتا تو گوہر زاد و قمر زاد کو بلا کے غارت نہ کرا دیتا اسکو منظور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہین چاہتا ہے کہ آدمی سے آدمی لڑے اور مین بہ حکم پروردگار عالم طلسم توڑونگا اب یہ کیجئے کہ مجکو مہرخ کی بارگاہ مین پہونچاوی اور تم کہان جاتی ہو ملکہ قریشیہ نے کہا مین طلسم سفید بوم کو جاتی ہون یہ کہکر ملکہ نے کہا ای ملکہ آئینہ پری تم خواجہ سلامت کو بھجوادو یہ سنکر ملکہ آئینہ پری تخت پر عمرو کو بٹھاکے روانہ ہوئی مہرخ کی بارگاہ کے قریب جبکہ عمرو پہونچا تخت پر سے اوتر کے خیمے مین گیا ملکہ مہرخ و مخمور و بہار و شکیل و نافرمان سب انتظار مین تھین کہ خواجہ نہین آئے ایک مرتبہ عمرو سامنے سے آیا مہرخ سحر چشم دیکھتے ہی دوڑی گلے لگایا ہاتھ پکڑکے کرسی پر بٹھایا کہا خواجہ سلامت کہان تشریف لے گئے تھے عمرو نے صرصر کی عیاری مصور پاس جانا اور افراسیاب کا حال ملکہ مشتری ہفت سحر کی کیفیت قریشیہ سلطان کا اٹھا لیجانا سب بیان کیا مہرخ نے کہا کہ خواجہ خدا تمکو لایا مشتری ہفت سحر بلا کی جادوگرنی ہے اور مالک ہفت سحر ہے کوئی اُسکا مقابلہ نہین کرسکتا عمرو نے کہا یقین ہے کہ وہ آج آئے مہرخ نے کہا کہ مقدمہ لڑائی کا ہے نہین معلوم کیا افتاد پڑے یہ باتین ہو رہی تھین کہ آواز طبل اور نقارے کے بجنے کی کان مین آئی یعنی مشتری ہفت سحر لشکر لیکر مع حیرت وہان آگئی اور یہ طبل اور نقارے اُسی کے داخلے کے بجے تھے ملکہ مہرخ نے ایک جادوگر واسطے خبر کے روانہ کیا اُسنے آکر خبر دی کہ حیرت اور مشتری ہفت سحر لشکر لیکر آئی ہین اور وہان ساحر بازو بط قرقرے ہنس آتشین فیل آتشین پر سوار ہوکر آئے تھے چنانچہ بارگاہین اور خیمے نصب ہوے لشکر اترا کٹورا کھنکنے لگا گرم بازاری شروع ہوئی اور ملکہ مشتری ہفت سحر نے نامہ ملکہ مہرخ کو لکھا مضمون یہ تھا کہ ای مہرخ سحر چشم افراسیاب مالک و مختار ہے اور ہم سب تابعدار ہین جسوقت ہمارے تمھارے درمیان جنگ کا قضیہ ہوا تو کچھ مزا نہ رہا لازم یہ ہے کہ آشتی کرو اور اطاعت افراسیاب قبول کرو ورنہ ہمارے تمھارے جنگ ہے یہ نامہ لکھکر اور مہر کرکے ایک جادوگر کو دیا وہ مہرخ پاس لایا ملکہ مہرخ نے نامہ پڑھا اور جواب لکھا کہ ای مشتری ہفت سحر بہت سے جادوگر یہان آئے اور مارے گئے چنانچہ اب تمسے تم امید ملنے کی نرکھو اور جو کچھ تمسے ہوسکے قصور اور کوتاہی نکرو یہ لکھکر بھیجدیا جب مشتری ہفت سحر نے یہ پڑھا تو بہت کچھ برہم ہوئی اور کہا اللہ رے غرور کہ ایسا کچھ جواب ہمکو لکھا غرض جب دامن مغرب مین مہر تابان نے عارض اپنا چھپایا اور دن نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نقارہ کوچ کا بجایا کہ نظم
بہار شام نے پیدا کیا رنگ
نگاہوں کو نظر آئے نئے ڈھنگ
شعاع مہر مثل زلف جانان
نگاہوں سے لگی ہونے پریشان

ملکہ مشتری ہفت سحر نے طبل جنگ بجوایا مہرخ نے بھی خبر سُنکر نفیر سحر کو دم دیا تیاری دونون لشکرون مین سحر و ساحری کی اور آلات حرب و ضرب کی ہونے لگی کڑاہیان چڑھ گئین بیرون کو بھٹیین ملین اُس شبکو دریاے سحر جوش زن تھا زندگی حباب آسا نظر آتی تھی کشتی حیات طوفانی ہوئی جاتی تھی ہر ایک کے دل مین لڑنے کی موج اُٹھتی تھی تلوار کا گھاٹ آج باڑھ پر تھا کہین خنجر چمکتے تھے کہین تیر و سنان آبدار کیے جاتے تھے چار پہر رات دونون لشکرون مین غلغلہ برپا رہا جب وہ وقت آیا کہ سامان ظلمت پر تباہی پڑی اور شب کی سیاہی دھوان ہو کر اڑی ابیات۔

ہوئی خوابیدہ چشم نجم بیدار
بڑھی یاد اش قسمت کو گنہگار
اٹھی جب رات مثل عمر مشتاق
شعاع مہر چمکی سوے آفاق

صبحکو ملکہ مشتری ہفت سحر تخت پر سوار ہوئی چار لاکھ اسی ہزار چودہ سو جادوگر ہمراہ لیکر وہ سب طائران سحر پر سوار تھے اور آگ دھتورے کے پھل اچھالتے ہوے ناریل و نارنج ترنج ہاتھون مین لئے ماش رائی سرسون کی داتی جھولیون بھرے آتشین بگولے اُٹھتے ہوے یہ سب میدان حرب مین آکر قائم ہوے بیرقین سرخ و سبز و زرد ہوا مین فرّانے لگین گرجے کار کا ساحری کے غل ہوا ادھر سے ملکہ مہرخ اور مخمور و نافرمان و بہار سب اپنے اپنے تختون پر سوار ہو کر کئی لاکھ جادوگرون کی جمعیت سے میدان کارزار مین آئین صفوف لشکر آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا کہ ہان ای ساحران نامی یہ یاد رکھو کہ کوئی ہمیشہ دنیا مین نہ رہا۔ نظم

کجا شد فریدون و ضحاک و جم
زہر امیان و ز اشکانیان
فریدون فرخ ستایش نبرد
سخن بہتر از گوہر شاہوار

نباشد کسی در جہان پایدار
مہان عرب خسروان عجم
نکوہیدہ تر شاہ ضحاک بود
بمرد او و جاوید نامش نمرد

ہمہ نام نیکے بود یادگار
کجا آن بزرگان ساسانیان
کہ بیدادگر بود و ناپاک بود
سخن ماندہ اندر جہان یادگار

تم بھی آجکی دن لڑ لو دشمن کو تہ تیغ کر لو یہ کہکر نقیب تو کنارے ہوے اور ملکہ مشتری ہفت سحر تخت بڑھاکے آگے آئی اور پکاری کہ ای مہرخ تیری عقل ماری گئی ہے کہ جو تو نے میرا سامنا کیا ہے یہ میرا سامنا نہین کیا افراسیاب کا سامنا کیا ہے سیکڑون لونڈی غلام اُنکے اوپر نثار ہونیکو موجود ہین اچھا بھیج کسیکو مجھ

مقابلے کیلئے اس للکارنے سے مہرخ کیطرف سے ناگ جادو نکلا اور برابر آکے اوسنے ایک ناریل مارا ملکہ
مشتری ہفت سحر نے خالی دیکر ایک فولاد کا گولہ مارا کہ ناگ جادو کی ران توڑکر نکل گیا پھر
اسلم جادو آیا اور اسنے آکر ایک چکر مارا اوسنے خالی دیکر ایک ترنج مارا کہ وہ بھی زخمی ہوا پھر تو
جو نکلا وہ زخمی ہوا مہرخ نے ارادہ کیا عمرو نے کہا اے ملکہ مہرخ ابھی ارادہ نکرنا لڑنے کا جادوگر موجود
ہیں لاکھ ساحر کا لشکر پڑا ہوا ہے مہرخ نے کہا اے خواجہ مجکو کسی طرح فتح ہوتے معلوم نہیں ہوتی عمرو
نے کہا اگر تمکو یقین ہے کہ میں لڑ سکونگی تو مضائقہ نہیں ہے مہرخ نے کہا یہ بڑی زبردست فتح و شکست
خدا کے اختیار ہے لیکن جو نکلتا ہے زخمی ہو جاتا ہے پکڑا جاتا ہے آخر کیا ہوگا عمرو نے کہا اے ملکہ
اگر تم زخمی ہو گئیں یا ماری گئیں تو تمام کھیل بگڑ جائیگا میں بھی ڈھیلا ہو جاؤنگا جب تلک یہ
لڑائی ہے جادوگر دن کو لڑنے دو مجکو عیاری کی خوب سوجھی ہے میں مقرر رات کو کام کرونگا ادہر مہرخ
کیطرف تیس چالیس زخمی ہو گئے چالیس پچاس گرفتار ہوگئے مہرخ نے طاؤس بڑھا کے کہا اے ملکہ
مشتری ہفت سحر سبحان اللہ خوب لڑیں مشتری نے کہا اے مہرخ تمنے جسکو بھیجا اوسکو مینے زخمی کیا تمنے ارادہ
نہ کیا مہرخ نے کہا اے مشتری ہفت سحر ابتو ہمارے تمہارے لڑائی ہے تنہا لینگے مشتری نے دل میں
کہا آج تو طبل آسائش بجوا دے کل سر میدان مہرخ کو للکارنا یہ خیال کرکے طبل آسائش بجوا کے
پھر گئی تمام جادوگر خوش تھے اور کہتے تھے کہ اے ملکہ خوب لڑیں معلوم ہوتا ہے کہ مہرخ تمہارا سامنا
نہ کریگی ملکہ مشتری خیمہ میں داخل ہوئی حیرت جادو طلسم سے آئی باتیں ہو رہی تھیں لگین
افراسیاب طلمات کو گیا ہوا تھا وہ بھی طلسم میں داخل ہوا حیرت کو خبر ہوئی حیرت
نے افراسیاب سے تمام احوال کہا افراسیاب نے کہا تم جاکے ملکہ مشتری ہفت سحر کو
بلا لاؤ حیرت سوار ہوکے آئی مشتری کو لیگئی مشتری ہفت سحر نے مجرا کیا افراسیاب نے
مشتری کو گلے لگایا تخت پر بیٹھی کہا اے افراسیاب مہرخ نے میرا سامنا نہ کیا میرا ارادہ ہے
کہ کل صبحکو پہلے مہرخ کو للکاروں افراسیاب نے کہا تم مختار ہو اسمیں کھانا آیا مشتری کو
کھلایا شراب کباب کھلا پلا کے تحفے طلسم کے دئے اور کہا اے مشتری ہفت سحر تمنے بڑی
لڑائی ماری ہے عیار نابکار لگے ہونگے آج کی شب تم یہیں رہو ایسا نہو گرفتار ہو جاؤ ماری جاؤ
کچھ چوٹ چپیٹ آجاوے تو غضب ہو جاویگا ملکہ مشتری نے کہا آپنے دیکھ لیا کہ مینے

کسطرح عمرو کو پکڑوا بلوایا تھا میرا کیا کر سکتا ہے مین خبردار ہون یہ کہکے رخصت ہوئی اپنے خیمے مین گئی افراسیاب نے صرصر شمشیر زن صبا رفتار کمند انداز شرارہ نقب زن شمیمہ سنگ انداز تیز نگاہ خنجر زن کو بلاکے کہا کہ اے صرصر تو جانتی ہے کہ ملکہ مشتری ہفت سحر نے کیسی لڑائی ماری ہے کہ مہرخ کا منہ نہ پڑ سکا اب وہ اپنے خیمے کو گئی ہے عیار مکار فکر مین لگے ہونگے تم پانچون خبرداری کرو اگر کچھ پیچ پڑ گیا تو قسم ہے خداوند لقا کی سمجھو تم پانچون کا سر کاٹ ڈالونگا صرصر نے کہا اے افراسیاب جاہ ہم اپنی سعی کوتاہی نہ کرینگے آگے جو ہماری قسمت مین ہے اوس سے ناچاری ہے غرض صرصر کو خلعت دیکے روانہ کیا راہ مین صرصر نے صبا رفتار کمند انداز سے کہا کچھ سنا افراسیاب نے کیا کہا خبردار رہنا آج اسنے قسم کھائی ہے اگر کچھ پیچ پڑا تو مقرر مار ڈالیگا اور عمرو بھی جانبازی کریگا اور مشتری کو مار ڈالیگا اور افراسیاب نے مشتری سے کہلا بھیجا کہ مین نے پانچون عیار بچیان تمھارے چوکی پہرے کو بھیجی ہین اسمین پانچون عیار بچیان جا پہونچین اور داخل بارگاہ ہوئین جاکے مجرا کیا مشتری ہفت سحر نے کتاب سامری دیکھی معلوم ہوا کہ پانچون عیار بچیان ہین کہا حاضر رہو یہان عمرو عیار چار گھڑی رات گئے رخصت ہوکے مہرخ سے چلا مہرخ نے خدا حامی و خدا حافظ کہا عمرو نے منظور کیا قنطورہ زربفتی دبیتا وہ سقرلاتی گوپن عیاری سے چست و چالاک ہوکر روانہ ہوا راہ مین برق فرنگی ملا کہا مین بھی حاضر ہون غرض جسوقت نزدیک بارگاہ کے گیا دیکھا کہ خدمتگارون کی آمد و رفت تھی ایک خدمتگار کی صورت بنکر صاف خیمے مین داخل ہوکے خدمتگارون مین بیٹھ گیا بعد دو ایک گھڑی کے بارگاہ کے ستون سے لگ کے کھڑا ہوا ادہر سے صرصر شمشیر زن و صبا رفتار کمند انداز آتی تھین پہچانا کہ عمرو کھڑا ہے وہین عمرو نے بھی تیورون سے دریافت کیا کہ ان دونون نے پہچانا ستون سے الگ ہوکے کمال چستی سے کھڑا ہوا صرصر نے کہا صبا رفتار عمرو پر ہرگز ارادہ نکرنا عمرو عیار گلیم عیاری اوڑھکے غائب ہوگیا صرصر و صبا رفتار ڈھونڈھنے لگین شرارہ نقب زن سامنے کھڑی تھی اس کو معلوم نہ تھا مشتری ہفت سحر نے کہا ارے تم کیا ڈھونڈھتی ہو صرصر نے کہا بلا لون ابھی جو ستون سے خدمتگار کی صورت بنا کھڑا تھا وہ عمرو عیار تھا لیکن

صاف نکلگیا مشتری ہفت سحر سنبھل بیٹھی کہا مین بھی رات بھر نہ سوؤنگی سامنے شرارہ
جو کھڑی تھی صرصر نے ہاتھ پکڑ لیا کہا ارے برق فرنگی تو کہان جائیگا برابر سے کمند کے حلقے مارے
بڑا عیاری کا صرصر کے ہاتھ مین رہگیا برق فرنگی صاف نکلگیا مشتری نے دیکھا کہا ارے
یہ یون تھا کہا یہ برق فرنگی تھا صرصر نے کہا ارے شرارہ شمیمہ کا کچھ احوال نہین
معلوم عمرو نے کہا کچھ نہین معلوم ہے صرصر نے پھر کر جو دیکھا اور تلوار کھینچکر دوڑی عمرو
نے بھی نیمچہ کھینچا تلوار چلی مشتری ہفت سحر نے سحر کرنے کا ارادہ کیا عمرو نے بیچا ناصاف
جست کرکے نکلگیا صرصر نے کہا بیدڑدل نقشے دیکھے کیا ہوتا ہے۔ اسمین دیکھتی ہے کہ یہ
شرارہ و شمیمہ چلی آتی ہے صرصر نے نشانی اپنی دیکھکے سب احوال کہا
اسمین آسمان پر سے ایک تڑاقا ہوا ایک جادوگر زرین پوش آیا اور مشتری کو
نامہ دیا کہ افراسیاب نے یہ نامہ بھیجا ہے صرصر نے کہا اے صبا رفتار یہ عمرو
تو نہوے چلو دیکھ آئین صبا رفتار و صرصر چلین داہنی طرف شمیمہ کھڑی تھی کہا ارے
کہان جاتی ہے اور حباب مار کر بیہوش کر دیا لیکن صرصر کو بڑھکر صبا رفتار نے فتیلہ رفع
بیہوشی دیا صرصر کی آنکھ کھلی صبا رفتار نے کہا بلاؤن اسوقت وہ شمیمہ نہ تھی کوئی
اور تھا مشتری ہفت سحر نے کہا واہ اے لوگو کوئی لڑائی اچھی نہوئی عیار بڑے حرامزادے
ہین اور مشتری نے نامہ پڑھکے کہا میری طرف سے آداب عرض کرنا اور کہنا ہم نہایت
خبردار ہین وہ جادوگر پھر آئے وہین صرصر آپہونچی بیچانا کہ عمرو ہے دوڑ کے کمند کے حلقے
مارے عمرو اگر سیدھا نہ نکلے تو پھنس جاوے لیکن عمرو ٹیڑھا ہو کے نکلا داہنی طرف صبا رفتار
کھڑی تھی پانچون حلقے مارے لیکن جلدی کے مارے کمند کی گرہ نہ کھل سکی ایک حلقہ عمرو
کی گردن مین پڑا دھم سے آ رہا برابر سے صرصر نے دوڑ کے نیمچہ مارا کمند کا حلقہ کٹ گیا
پکارا منم ضرغام شیر دل غل ہوا لیجیو پکڑیو صرصر نے ہاتھ پر ہاتھ مارا چلتے چلتے عمرو کہہ
گیا تھا اگر صبح کے ہوتے ہوتے مشتری کا سر نہ کاٹا تو عمرو نام نہ پایا غل ہو رہا تھا
مشتری نے کہا ارے کیا غل ہے عمرو نے کہا مشتری ہفت سحر تم سحر نہین کرتین کہا ارے
مین کس پر سحر کرون ابھی شرارہ کھڑی تھی ابھی شمیمہ کھڑی ہے صبح افراسیاب سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کھونگی کہ آپ ہی کا مقدور ہے جو آپ ان عیارون سے لڑتے ہین صرصر نے کہا مین آپکی
چوکی دیتی ہون پانچ عیاربچیان چوکی کو موجود ہین آپ آرام کیجیے یہ سب پلنگ کے گرد بیٹھے ہین
اور خیمے کے گرد خبردار باش ہوشیار باش کی آواز بلند ہے پنجشاخے روشن ہین یہان عمرو جو بھاگتے
ہے مہرخ کی بارگاہ مین پہونچا مہرخ نے کہا خواجہ کہان سے آتے ہو عمرو نے سب احوال کہا
اور کہا مہرخ ہمارے ساتھ ایک پچاس ساٹھ جادوگرنیان کردو مہرخ نے کہا خواجہ بہت اچھا
اور عمرو عیار صورت نگار کی صورت بنکے ایک تخت پر سوار ہوا گرد جادوگرنیان ہین پنجشاخے
اور دستیان روشن نقیب پکارتا ہوا چلا جاتا ہے ۔ اسطرح سے خیمے مین مشتری ہفت سحر کے
داخل ہوئی خبر ہوئی صورت نگار جادو آئی ہین غل ہے لشکر مین عیارونکا صورت نگار نے
کہا ارے عیاربچیان کیا کرتی ہین اونکے کیے کچھ نہو سکا عمرو کے نام سے بھاگتی ہین دیکھا کہ
مشتری پلنگ پر لیٹی ہین لیکن شراب کا خوب نشہ ہے صرصر سامنے سے آئی مجرا کیا ہر ایک خال و خط
پہچانا لیکن کچھ نہ پہچانا صرصر نے صبا رفتار سے کہا ارے تو تو دیکھ یہ صورت نگار ہے صبا رفتار
نے خوب دیکھا کہا صرصر سے رخصت ہوکے آئی ہون کہ مین بھی رات کو چوکی دونگی مین اپنی خاوند سے
پوچھکے آئی ہون مین رات کو یہین رہونگی صرصر نے پھر گھورکے دیکھا اور کہا ملکہ آپ شوق
سے آرام کیجیے یہ بارگاہ خالی ہے صورت نگار جادو یہ بارگاہ خالی ہے صورت نگار جادو
اپنی جادوگرنیون کو ہمراہ لیکے خیمے مین جا بیٹھی پانچون عیاربچیان مشتری کے پلنگ کے گرد
ٹھہرین جبکہ پہر رات باقی رہی صورت نگار جادو نقلی نے پانچ چار جادوگرنیون سے کہا
تم یہ بیہوشی لیکے شمعون پر ڈالتی ہوئی چلی جاؤ اسوقت عیاربچیون کو بھی کچھ غنودگی
سی ہے جادوگرنیان بیہوشی ڈالتی ہوئی چلی گئین بعد دو گھڑی کے عمرو قنات چاک کرکے
مشتری کے خیمے مین گیا دیکھا پانچون بیہوش ہین عمرو نے سب جادوگرنیون سے کہا جب
مین خیمے کے باہر نکلون تم مارتی ہوئی نکل جانا غرض خنجر سے مشتری ہفت سحر کا چوٹا
پکڑکے سر کاٹ ڈالا غل ہوا پانچون عیاربچیون کی آنکھ کھلی عمرو بھاگا جادوگرنیان جادوگرون
کو مارتی ہوئی صاف نکلگئین غل ہوا مشتری ماری گئی خبر افراسیاب کو ہوئی کہا یہ کیا
غل ہے حیرت جادو نے کہا مشتری ہفت سحر کا سر کاٹا گیا افراسیاب نے کہا قسم ہے صبحکو

عیارنیوں کا سر کاٹ لونگا اور پتلے جمشید کے ہاتھ رکھا اور پرواز کرکے روانہ ہوا جبکہ اس خیمے مین آیا دیکھا مشتری پڑی ہے عیار بچیان کھڑی ہین افراسیاب نے کہا اے تم کہان جاؤگی مین تم پانچون کی گردن مارونگا صرصر نے کہا اے افراسیاب جادو اگر مشتری بچ گئی ہو تو حضور خوش ہوونگے یہ کہکے پلنگ کا ادقچہ جو اٹھایا مشتری پڑی تھی افراسیاب نے کہا اے صرصر یہ کیا کیا کہا بلا لون ہمنے مشتری ہفت سحر کو بیہوش کرکے پلنگ کے تلے رکھا تھا اور مشتری کی صورت بنا کے سلادی تھی افراسیاب نہایت خوش ہوا اور کہا مشتری ہفت سحر کو فتیلہ رفع بیہوشی کا دیکر طلسم مین لے آؤ یہ کہکے افراسیاب نے باغ عیش مین آکر ملکہ حیرت جادو سے کہا عمرو نے ملکہ مشتری ہفت سحر کو مار ڈالا تھا لیکن اسطرحسے بچی حیرت جادو نے کہا مار ڈالنے مین باقی ہی کیا تھا اسکی عیاری مین کچھ فرق نہین افراسیاب نے کہا بھلا صرصر کے باعث سے بچ تو گئی اسمین پانچ عیار نیان مشتری ہفت سحر کو لے کے ہوئین افراسیاب نے صرصر شمشیر زن کو خلعت دیا اور کہا شاباش ہے تو نے بڑا کام کیا ہم جانتے ہین وہ شاہنشاہ عیاران اور دوسرے برق فرنگی ساتھ تو نے آج کام کیا ہے صرصر نے عرض کی اے شہریار لونڈی کیا کرے ادہر تو حضور خفا ہوتے ہین اودہر ایسے کا سامنا ہے لونڈی کیا کرے افراسیاب نے کہا صرصر مین غافل نہین ہون اب مہرخ کو غارت کرتا ہون یہ تذکرہ کرکے صرصر تو باہر نکلی اور مشتری کو خلعت دیا اور جو ماجرا جو گذرا تھا بیان کیا کہا حقیقت مین عمرو نے کام تمام کیا تھا لیکن بچ گئین مشتری بدحواس ہوگئی اور کہا افراسیاب جادو جبدن مہرخ کو مار دنگی اسدن سرخرو ہونگی لیکن مشتری کا دل دھڑکتا ہے کہ عمرو بڑا زبردست ہے اور افراسیاب کے پاس سے رخصت ہو کے روانہ ہوئی اور عمرو جو مہرخ کی بارگاہ مین آیا سب احوال بیان کیا مہرخ نے کہا مشتری کو مارا عمرو نے کہا مین نے جتنے جادوگر مارے دار و گیر کی آواز بلند ہوئی مشتری کو جو مارا کچھ اور آواز ہوئی مہرخ نے کہا کر خواجہ مشتری نہین ماری گئی عمرو نے کہا یہ ہماری عیاری سیکھ گئی ہین کوئی اور مشتری بنائی ہوگی اور مشتری اپنے خیمہ مین داخل ہوئی صرغام شیر دل آیا اور کہا ملکہ مشتری ہفت سحر خیمہ مین داخل ہوئین عمرو نے کہا مہرخ تم بیٹھی رہو مین مشتری کی بارگاہ کی خبر لاتا ہون اور مشتری نے

تیاری کی کہ اب مین مہرخ کو غارت کرونگی مگر اب کیفیت طلسم آئینہ کی بیان ہوتی ہے کہ وہ پنجہ جو ایرج
کو اٹھا لیچلا ایرج نے جو دیکھا کہ مجکو ایک پنجہ لٹکائے ہوے لئے جاتا ہے اسمین ایک میدان نظر آیا اور
اکیس اتیت فولاد کے تخت پر بیٹھے ہین اس پنجہ نے ایرج کو اتیتون کے بیچ مین بٹھا دیا اتیتون
نے کہا تو کون ہے کہان سے آیا ہے اور کیا ارادہ ہے کہا مین ایرج بن قاسم
ہون طلسم آئینہ توڑنے کو آیا ہون ایک اتیت نے کہا تم اس مقام پر کیونکر آسکے
قیدی بادشاہ طلسم ہوچکے ہم چھوٹ چکے طلسم آئینہ توڑنیکی ہوس رہجائیگی ایرج نے
کہا انشاءاللہ توڑونگا اکیسون نے تدبیر کی کہ اسکو مار ڈالین لیکن پہلے ملکہ مرات جادو کو اطلاع
کیجیے جسطرح پروہ کہین عمل مین آوے ایک اتیت نے ملکہ مرات جادو سے کہا کہ طلسم مین
ایرج بن قاسم گیا ہے آکے اس نے نقارہ بجایا تھا پنجہ سحر ہمارے پاس اٹھا لایا ہے مرات
جادو نے ہنسکہ کہا اوس مونڈی کاٹے کو چین نہ آیا پیچھا نچھوڑا اتیتون نے کہا جو حکم ہوے وہ
کرین مرات جادو کے روبرو ایک لونڈی ابرک جادو نام سفید پوشاک پہنے کھڑی تھی
کہا اے ابرک جادو اتیتون کے مکان پر ایرج آیا ہے تو سر کاٹ لا حیا نچہ اتیت کیپاس تھا
ابرک جادو جا پہونچی دیکھا کہ ایرج بیٹھا ہے نیکبخت جوان خوبصورت حسین ہاتھ پانون بھرے
بھرے دلمین کہا اسکی کیا تقصیر ہے کہین سے نکل آیا نقارہ دھرا تھا بجا دیا اوسکو گردن
مارنیکو کہا ہے اے ابرک جادو اسکو قتل کرکے کیا لقا و جمشید و سامری کو منھ دکھائیگی پاس
جاکے کہا حکم کیا ہے مرات جادو نے کہا کہ سر کاٹ کے لے آ ایرج نے کہا اے احمق اگر ہماری
زندگی ہے تو کسکا مقدور ہے جو سر کاٹ سکے اور ایرج کو ابرک جادو کمر مین ہاتھ دیکر لے
اڑی اپنے مکان مین بٹھا دیا ایرج نے دیکھا کہ ایک مکان چھوٹا سا ہے پانچ چار درخت انار و
امرود کے لگے ہین ایک دالان پختہ چھوٹا سا ہے دو لونڈیان نیلی سوسی کا پائجامہ پہنے بیٹھی ہین
انھون نے ابرک جادو سے کہا اے ابرک ملکہ مرات جادو کا حکم تھا کہ سر کاٹ لاؤ مین
تمکو اٹھا لائی ہون لازم تو یون ہے کہ جو کوئی جسکے واسطے جفا کھینچے اوسکی وہ خاطر کرے ایرج
نے کہا ہم تابعدار تمھارے ہین سوا تمھارے ہمارا کون ہے ابرک سمجھی کہ مجکو چاہتا ہے کہا اری
لونڈیون تم نے خبر دار کسی بات کا تصدیعہ نہوے کام خدمت مین حاضر رہنا کسی شے کی تکلیف نہوے لونڈیون نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا خدا نے ہماری بی بی کا گھر آباد کیا ہم خدمت کو موجود ہین ابرک جادو تو گئی
اور لونڈیون نے پلنگ جھاڑ کر بچھا دیا شراب و کباب موجود کیا اور ابرک جادو ایک سر لاش
کے آٹے کا بنا کے سحر کر کے رومال مین باندھکر لیچلی بزور سحر لہو ٹپکنے لگا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی
سر کاٹ ڈالا ہے اور مرات جادو پاس لائی یہان شاپور شیر دل کو سناٹا ہے دل مین کہتا
ہے کہ خدا نے ایرج کو داخل طلسم کیا تو یہان رہگیا کسی ترکیب سے چل یہ سوچ کے چلا
چنانچہ جاتے جاتے ایک دروازہ معلوم دیا اسمین ایک پیر مرد نہایت ضعیف بیٹھا تھا
شاپور نے نزدیک جا کے کہا کیون بڑے میان یہ کون ملک ہے اور کہان کی سرزمین
ہے اوسنے تو یہ کہا لیکن ایک تڑاقا ہوا اور ایک پتلی پیدا ہوئی ہاتھ مین چابک لئے اسنے
کہا کہ بڑے میان یہ عیار ایرج کا ہے اسکو پکڑ لو فی الفور شاپور یہ سنکر بھاگا اور دور نکلگیا
مگر وہان بھی بڑے میان ببر سوار چلے آئے تھے شاپور کے تو خواس گئے اور اسنے ببر پر سے
اوتر کے شاپور کے ایک چابک مارا اور پکڑ کے ببر پر ڈالکر طلسم مین داخل ہوا مرات جادو
باغ مین تھی یہ ببر سوار شاپور کو لئے ہوئے داخل ہوا مرات جادو نے پوچھا ارے کسکو لایا
ہے اوسنے کہا یہ شاپور عیار ایرج کا ہے اسے چھڑانیکو آیا تھا اور پوچھتا تھا کہ یہ کون ملک ہے اسوقت
ایک پتلی پیدا ہوئی اوسنے کہا کہ یہ عیار ہے اسکو پکڑ لو بس مین پکڑ لایا مرات جادو نے
یہ حال سنکر حکم دیا کہ اسکو قید کر دو ہین ہاتھون مین ہتکڑیان پاؤن مین بیڑیان گلے مین
طوق بغلون مین خاردار لٹو رانون پر جوڑے فولاد کے اور بانہون پر جوڑے فولاد کے کمر مین
زنجیر ڈالکر قید سخت مین گرفتار کیا ببر سوار تو چلا گیا اور مرات جادو نے شاپور سے کہا کہ کیون او
موے تو شہزادے کو چھڑانے آیا تھا شاپور نے کہا ملکہ پیٹ بُری چیز ہے مین نوکر ہون ہمیشہ کا نمک کھا
آتا اگر اسکی رہائی کو تو غیا کرتا مگر اب آپکا تابعدار ہون اس سے کچھہ کام نہین مرات جادو
نے کہا ارے موے تو مجکو دم دیتا ہے یہ باتین ہوتین کہ ابرک جادو رومال مین سر باندھے ہوے
لیکر آئی اور مرات کو تسلیم کی اور عرض کیا کہ بمدد سامری و جمشید آپکے دشمن کا سر لائی ہون مرات
نے یہ سنکر حکم دیا کہ اسکو کنگورے پر چڑھا دو شاپور کا تو دم نکلتا تھا دل مین کہتا تھا کہ جسکے واسطے
یہ عیاری کی تھی وہی مارا گیا پھر اب زندگی ہی کیا حلاوت ہی اور مرات جادو نے کہا کہ یہ عیار بھی اوسی کا ہی

ایمج کا تو نے سر کاٹا ہے تو اسکا بھی سر کاٹ ابرک یہ سنکر شاپور کو لپٹی راہ مین شاپور نے کہا
کہ اے ملکہ مین تمہارا غلام و فرمانبردار ہون تمہارے گھر کا کام کاج کرونگا مجھے چھوڑ دو ملکہ ابرک جادو
ہنستی جاتی تھی اور کہتی تھی کہ اے شاپور کیون گھبراتا ہے محبت کا یہی مزا ہے جو حالت اسکی ہوئی ہی
تیری بھی ہوگی اب شاپور سمجھا کہ ایمج زندہ ہے جب تو یہ کہتی ہے کہ جو حالت اسکی ہوئی وہی
تیری بھی ہوگی غرض جب یہ مکان مین آئی شاپور نے دیکھا کہ ایمج پلنگ پر بیٹھا ہے
اسمین ابرک نے کہا اے شاپور مین ایمج پر عاشق ہون سن ابرک جادو کا سن ہے چار سو
برس کا ہے سحر کے سبب سے پندرہ سولہ برس کی بنی ہوئی ہے غرض ابرک نے حکم دیا کہ کھانا لاؤ اوسیوقت
دسترخوان آکر بچھا اور خشکا و سالن کے پیالے اور ماش کی تھوڑی دال اور کچھ چپاتیان آئین
ایمج نے ایک پیالہ سالن کا اور کچھ روٹیان کھانیکا ارادہ کیا اور دل سے کہا کہ یہ وہ مقام
ہے کہ جہان کچھ میسر نہوتا تھا شکر ہے کہ کھانا تو ملا اسوقت ابرک جادو نے کہا کہ اے ایمج
ہمارے ساتھ تم نہ کھاؤ گے کہین عاشق و معشوق نے الگ الگ
بھی کھایا ہے ایمج کی ناک مین بوے بد آئی ایسی کہ جیسے سنڈاس سڑ گیا بس ایمج کو نفرت
ہوئی کھانے سے طبیعت پھر گئی ایمج نے کہا میرا جی نہین چاہتا ابرک جادو نے کباب
اوٹھا لیا اور آدھا کھاکے ایمج کو دینے لگی اور کہا کہ اے پیارے آدھا ہمنے کھایا آدھا تم
کھاؤ اوسنے کہا مین نہ کھاؤنگا اوسوقت اوسنے کہا اے میوہ لاؤ لونڈیان جاکر انگور نگترے
وغیرہ لیکر آئین ایمج نے وہ کھایا اور تھوڑا سا شاپور کو دیا پھر گلابی شراب کی آئی
اور ابرک نے کہا کہ لو صاحب ایسا ہو کہ ہمارے منہ کا کچھ لگ جاے ایمج نے کہا کہ خدا نہ کرے
بھلا تمہارے منہ کا کیا لگ جائیگا ابرک نے جو نشہ شراب کا ہوا ایمج کے گلے مین ہاتھ
ڈال دیے اور کہا اے جانی مین تجکو بچا لائی اپنی جان کا خطرہ نہ کیا ملکہ مرات جادو سنیگی تو
مار ڈالیگی اور تم ہمسے اختلاط بھی نہین کرتے ایمج نے کہا اسوقت مین فکر مین ہون ابرک
نے کہا تمکو کس بات کی فکر ہے تمام طلسم کی کنجیان میرے پاس ہین تم کیون فکر کرتے
ہو یہ کہکر ایمج کے گلے مین پھر ہاتھ ڈالدیا ایمج نے کہا اے چل اختلاط کی خوبی مین تیرا کہنا
نہین مانتا ابرک نے کہا او خیرہ سر مین نے تیرا سر نہین کاٹا بچا کے اپنے گھر لے آئی کہ تو میرا مقصد

پورا کریگا تو یہ باتین کرتا ہے مین تجکو اب کب چھوڑتی ہون یہ کہکر تلوار لینے دوڑی اسوقت ایرج
نے شاپور سے کہا کہ خدا کے واسطے اے شہریار جان بچایئے یہ کہکر سکھایا کہ آپ یہ کہیئے گا کہ دریا کا کنارہ
ہو شکار ماہی کھیلتے جایئے اور شراب پیتے جایئے کباب کھاتے جایئے جب اختلاط بھی خوش آتا ہے
غرض جب وہ ابرک جادو آئی شاپور نے کہا کہ اے ملکہ یہ اسطرح کہتے ہین کہ دریا کا کنارہ ہو صید ماہی
کرتے جایئن اور شراب پیتے جایئن اس نے کہا کہ تمہیں یہ کیون نہین کہتے اور شاپور ایرج کو لیکر روانہ
ہوئی ایرج نے دیکھا کہ سامنے کچھ درخت لگے ہین دریا کا کنارہ ہے تخت بچھے ہین ڈورے کے گولے
دھرے ہین اس تخت پر آبیٹھے شکار کھیلنے لگے شاپور نے جو دیکھا تو ایکمرتبہ کچھ پانی مین
اچھلا اور ایک جانور نکلکر اڑ گیا شاپور چھوٹا ہوا تو تھا ہی کسی سے اس نے کچھ نہ کہا اٹھکر
ایک جھنڈی مین چھپ رہا لیکن وہ جو اچھلی تھی مچھلی سحر کی تھی پس وہ مرات جادو کے پاس
گئی اور اس سے کہا کہ اے مرات جادو دیکھ لے سحر پر ابرک جادو ایرج کو لئے بیٹھی
ہے مرات نے کہا ارے کیا بکتی ہے وہ تو سر کاٹ لائی تھی مچھلی سحر نے کہا چلو دیکھ لو
مرات جادو پرواز کرکے چلی جا کے جو اسنے دیکھا تو ایرج کو شکار کھیلتے پایا پس اوسنے
روبرو ابرک کے جا کے کہا کہ ارے چڈو یہ تو عیش کرنے اپنے دھگڑے کو لائی تھی ابرک نے
کہا پھر ابھی تو میرا مطلب پورا نہین ہوا مرات نے یہ سنکے ابرک کو مار ڈالا اور ایرج
کو لیکر چلی شاپور دیکھ رہا تھا وہ بھی پیچھے روانہ ہوا مگر وہ چلی گئی اسکو یہ نہ ملا آخر یہ ایک
درہ کوہ مین آکر بیٹھا اور مرات ایرج کو لیکر باغ مین آئی اور وہان قید کیا کہا صبح کو قتل
کرونگی کتاب سامری مین دیکھا اسمین لکھا تھا کہ تم اسکو قتل نہ کرسکو گی اوسنے کہا مین
آج رات کو پہرا دونگی کنیزون نے کہا اسکو کسی پنجرے مین بند کر دیجئے ہم پہرا دینگے
آپ آرام فرمایئے یہ باتین تھین کہ یکایک خبر پہونچی زیور جادو تمہاری بھانجی آئی ہین چنانچہ
چالیس حبشی اوسکے ہمراہ تھے اوسنے آکر تسلیم کی اور کہا خالہ جان مینے سنا ہے کہ آپ کچھ آزردہ
ہین اسلیئے مین آئی ہون کہ آپکو راضی کرون اور زیور نے پھر کر جو دیکھا تو ایک نوجوان
کو بیٹھے پایا پوچھا کہ خالہ جان یہ کون ہے مرات جادو نے سب احوال بیان کیا اور کہا مین
پہرا دونگی اور صبح کو اسے قتل کرونگی زیور نے کہا تم کاہیکو بے آرام ہو لاؤ مجھے
دو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مین بیچاؤن غرض بہت کچھ تکرار کرکے زلور اسکو اپنے ساتھ لیگئی اور اپنے باغ مین لیجا کے
بٹھلایا لیکن شاپور جس درے مین بیٹھا تھا اوسی راہ سے لیکر نکلی تھی شاپور پیچھے چلا تھا
ایک رنڈی بنکے آیا زلور جادو ایرج کو بٹھا کے باہر آئی تھی شاپور نے مجرا کیا اور ایک خوشہ انگور
کا دیا کہا ملکہ مرات جادو نے یہ دیا ہے زلور جادو نے انگور اٹھا لئے کچھ دانے آپ کھائے
تھوڑے لوگون کو بانٹ دیے اور رہا تھا اس رنڈی کا ہاتھ پکڑ کے کہا چلو دیکھ لیتے ایرج کو کس مقام
پر قید کیا ہے شاپور کو لیکر اندر گئی انگور تو کھا چکی تھی نشہ ہوا چکر آیا چھینک مارکر تڑاق سے
گر پڑی شاپور نے خنجر نکال پکڑ کے چوٹا سر کے دو ٹکڑے کئے آواز دار و گیر کی بلند ہوئی مکان
باغ سب اڑ گیا غل شور آندھی اوٹھی شاپور نے ایرج کی قید کاٹی کہا شہریار اس نزدیک
مین نکل چلیے یہ کہکے ہاتھ ایرج کا پکڑ کے شاپور روانہ ہوا کہا شہریار تو ڑا طلسم کو اب خدا کیلئے
جلدی یہان سے چلنا ہوے اور مرات جادو کو خبر ہوئی کہ ملکہ زلور جادو ماری گئی
ایرج نہین معلوم کہان گیا مرات جادو نے ہاتھ پر ہاتھ مارا کہا ارے بڑا غضب ہے
مین سمجھی تھی کہ فقط ایرج آیا ہے لیکن عیار بھی آئے ہین جتنے جادوگر کھڑے تھے سب سے
کہا کہ جو ایرج کے عیار کا سر لائے گا نہال کر دونگی سیکڑون جادوگر تفحص کو ایرج اور
شاپور کے روانہ ہوئے اور شاپور و ایرج ایک جنگل آئے تھوڑی رات جو باقی
تھی وہ گذر گئی گریبان سحر چاک ہوا نماز پڑھکے ایرج نے دعا کی کہ الہی تیرے سوا کون مدد
کرنے والا ہے تو کریم ہے رحیم ہے شاپور سے ایرج نے کہا اے شاپور جیسے کہ تھا گھر رہے
ویسے رہے بدیس کسی گاؤن اور کسی باغ مین چلکے رہئے تھوڑی جو رات تھی وہ گذر گئی اب
یہان گذارا نہین یہ کہکے ایرج و شاپور چلے جبکہ تھوڑی راہ طے کی ایک دیوار باغ نظر آئی لیکن
دروازہ بند ہے یہ نزدیک گئے اور شاپور سے ایرج نے کہا آواز لوگون کے بولنے کی آتی
ہے پھر بند کیون ہے شاپور نے کہا اکثر باغبان دروازہ بند کر لیتے ہین اسواسطے کہ آپ تو کام
مین رہتے ہین کوئی آکے کچھ توڑ نہ لے ایرج نے جول مین ہاتھ دیکے دروازہ اکھیڑ ڈالا
اور اندر داخل ہوئے دیکھا باغ بہت آراستہ ہے گل مہندی کے تختے کھلے ہوئے ہین گرد انگور
کی دار بست ہے کیلے لٹکتے ہین انار کو لار نگت سے لگے ہوئے ہین مکان سجے ہوئے ہین جا بجا کونبر

چار برج ہین چار بنگلے ہین باغبان سونے روپے کے بیلچے کھرپیان لیے ہوے روش بندی
کر رہے ہین ہاتھون مین سونے کے کڑے گلے مین ہنسلیان دھوتیان بندھی ہین گلے مین جنیو
پڑے ہوے کمر مین زنجیرین روپے کی ہین وہان ایک باغبان نے سلام کیا ایرج کو دیکھکے
پہلے ہنسا پھر رو دیا شاپور نے کہا تو ہنسکے جو رو دیا اسکا کیا سبب ہے باغبان نے کہا
تمکو اس سے کیا مطلب ہے خیر تم سیر کو آئے ہو سیر کرو شاپور نے کہا بھائی تم رحمدل معلوم
ہوتے ہو تم نہ کسی کے دوست ہو نہ دشمن کچھ تو سبب ہے کہ ہمنے رو دیا باغبان نے کہا اے
عزیز بغیر پوچھے مرات کے جو یہان آتا ہے پھر نہین نکل سکتا دوسرے نے کہا دروازہ تو بند تھا
یہ کیونکر آئے جاؤ دیکھو باغبان نے جا کے جو دیکھا تو دروازہ ٹوٹا پڑا ہے آکے پوچھا صاحبو تم جب
آئے دروازہ بند تھا یا ٹوٹا ہوا تھا یا تم توڑ کے آئے ایرج نے کہا ہم جھوٹ نہین بولتے باغ
کی سیر کو جی چاہتا تھا تمھاری آواز سنی اور دل چاہا کہ سیر کیجیے دروازہ بند پایا ہمنے چول
کو جو ہلایا کچھ چول سڑ گئی تھی دروازہ گر پڑا شاپور نے کہا تو پھر چلو نکل چلین ایسے مین
دروازہ ٹوٹا ہوا ہے ایرج نے کہا اچھا یہ کہکے چلے دیکھا کہ دروازہ ہے لیکن جب نزدیک
پہونچے دروازہ نہ معلوم دیا دیوار کھنچی ہوئی تھی۔ اسی طرح سے چار طرف پھرے دروازہ
نہ ملا شاپور بحر فکر و دریاے حیرت مین غرق ہے کہتا ہے ای شاپور تو نے بڑی بڑی عیاریان
کین یہان آکے گھر گیا اور ایرج کو یہ طلسم اول تھا اسمین وقت دوپہر کا آیا سب باغبان ایکدرخت
سایہ دار کے تلے آ بیٹھے اور آپس مین کہتے ہین کہ تو جا ایک کو ایک کہہ رہا ہے کہ تو جا وہ کہتا ہے کہ
تو جا شاپور نے دیکھا کہ کچھ باتین ہو رہی ہین بس اسنے کہا تم کہان جانیکو کہتے ہو باغبانون نے
کہا کچھ پرواہ نہین ہے ہم جا کے ملکہ مرات جادو کو خبر کرینگے شاپور نے کہا بڑا غضب ہوا وہ مقرر
آئیگی اسمین ایک باغبان نے کہا مین جاتا ہون اور اُچھلکے ایک برج پر گیا وہان ایک
طاؤس تھا اور موتیون کا مالا دھرا ہوا تھا باغبان نے جا کے وہ مالا طاؤس کے گلے مین ڈالدیا وہ طاؤس
باغبان کو لے اڑا اور مرات جادو حیران بیٹھی تھی اور کہتی تھی کہ ہمنے شیشہ جادو کو اژدر کے
منہ مین ڈالدیا نیور جادو یون ماری گئی کیا بلا کی طلسم پر آفت آئی ہے کہ وہ باغبان جا پہونچا
مجرا کیا مرات جادو نے پوچھا ارے خیر تو ہے عرض کی کہ دو شخص باغ سحر مین آئے ہین ہمنے

دریافت کیا تو ایک ایرج ہے اور دوسرا شاپور ہے دروازہ باغ کا توڑ کے چلے آئے اب نکل نہین
سکتے ہین مین خبر کو آیا ہون مرات جادو نے کہا اے اختر جادو و عتاب جادو تم ہمارے ساتھ
چلو ہمارے قیدی کہان جا سکتے ہین ہم پکڑ لائینگے اور تخت پر سوار ہو کے روانہ ہوئی جب نزدیک
باغ کے پہونچی لکے ابر کے معلوم ہونے لگے ایرج و شاپور باغبانون سے باتین کر رہے تھے
شاپور کو خیال آیا کہ وہ باغبان گیا ہوا ہے مقرر کچھ آفت آئیگی یہ سوچ کے دو باغبان بچون کو
بلا کر کہا اے ایک خوشہ انگور کا مین دیکھ آیا ہون تم چلکے توڑ دو باغبانون نے کہا ہم نہین
توڑ سکتے تمکو ممانعت نہین ہے تم جا کے آپ توڑ لو شاپور نے کہا میان ہم آپ توڑ لینگے لیکن
تم ہمارے ساتھ چلو تم کھڑے رہنا مین توڑ لونگا غرض بہت سی حجت کر کے دو باغبان کو لیگیا
جسوقت انگور کی تاک کے تلے پہونچے ایک بیضہ بیہوشی دونون پر مارا دونون گر پڑے شاپور
نے ایرج کو اشارے سے بلا کے کہا اے شہریار زندگی کی کسی صورت نظر نہین آتی ان دونون کا
بھیس بدلے دیتا ہون ایک کی صورت مین بنون ایک کی صورت آپ بنئیے اور آپکو معلوم ہے
کہ عمرو عیار جو صاحبقران کو کہتا تھا وہ قبول کرتے تھے آپ بھی میرا کہنا قبول کیجئے چنانچہ ایرج کو
بصورت باغبان بنایا مگر ایرج نے کہا شاپور مین زنار نہ پہنونگا کہا شہریار حق تعالی کو دریافت
ہے کہ جان بچانے کیلئے پہنتا ہے اور نہ توڑتا ہے اور جان بچانے کے واسطے قسم کھاتے
ہین جھوٹ بولتے ہین معاف ہے شاپور نے زنار کو دو تین جگہ سے توڑ کے گانٹھ دیکے پہنا دیا
اور اپنی صورت باغبان کی بنا کے اور دونون باغبانون کے بیچ بیہوشی کی باندھ کی جھوبے
مین گاڑ دیا پھر آئے شاپور نے کہا اے شہریار مین تمسے پوچھتا جاؤن آپ جواب دیتے چلئے
چنانچہ کہا شاپور نے کہ بھیا یہ آدمی تھے یا کوئی ساحر تھے کون تھے کہ غائب ہو گئے یا آسمان پر
اڑ گئے یا زمین مین گھس گئے ایرج کو جھوٹ بولنا نہ آتا تھا کہے تو کیا کہے کہا بھائی شاپور
مجھسے تو جھوٹ نہین بولا جاتا شاپور نے کہا لے تم پوچھو مین کہونگا ایرج نے پوچھنا شروع کیا
شاپور نے کہا ہان بھائی بڑے تعجب کی بات ہے نظرون سے غائب ہو گئے ہین نہ معلوم آسمان
پر اڑ گئے یا زمین مین گھس گئے باغبانون نے کہا اے کیا ہوا شاپور نے کہا اے میان وہ
تو اڑ گئے ایکبارگی سامنے سے غائب ہو گئے وہ جو املی کا درخت ہے اوسپر کچھ کھٹکا سا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

معلوم دیا تھا پھر نہین معلوم کیا ہوا دو ایک باغبان نے کہا کل بھی کچھ اسی درخت پر کھڑکھڑاہٹ
معلوم ہوئی تھی ایک باغبان نے کہا اگر ملکہ پوچھینگی تو کیا کہینگے اورون نے کہا ہم کہدینگے کہ ڈہونڈہ
لو نہین ہونگے یہ باتین تھین کہ ملکہ مرات جادو باغمین آئی اور باغبان نے مجرا کیا وہ باغبان
جو خبر کو گیا تھا وہ بھی اسی برج سے اترا ملکہ مرات جادو نے کہا اے وہ دو شخص جو آئے تھے وہ کہان
ہین کس مکان مین ہین ایک نے کہا صاحب ابھی اسطرف گئے ہین مرات جادو نے کہا جا ؤ
ڈہونڈہ لاؤ سب باغبان مع ایرج و شاپور ڈہونڈھنے کو گئے لیکن کہین نہ پایا آکے کہا ملکہ
وہ تو نہین ملتے کہین نکل گئے مرات جادو نے کہا اے احمق ہو آج تلک یہان سے کوئی نکلا بھی ہے
اسے ڈہونڈہو تو غرض سب مکان کو تہ خانے ڈھونڈھ گئے پتا نہ لگا ملکہ مرات جادو نے
کہا ان سبکی مشکین باندھ لو مین لیچلونگی یہ کہکے کہا اے یہان سے کہان جائینگے مین ایسی سحر کرونگی
کہ تڑپ تڑپ کے مارے پیاس کے مر جائین یہ کہکے جو سحر کیا تالاب و کنوین کا پانی خشک کر دیا
اور باغبانون کو لیکے اپنے مکان پر چلی گئی لوگون نے پوچھا ملکہ انکو کسواسطے باندھ لائین انکی
کیا تقصیر ہے مرات جادو نے کہا فی الحقیقت انکی کوئی تقصیر نہین ہے لیکن مین اسواسطے لائی ہون کہ
رات کو ہوم کرونگی سحر کرونگی یہ سب اپنے اپنے دل کا احوال کہدینگے شاپور نے کہا اب پکڑے گئے مفت جان
ماری جائیگی شاپور نے کہا ملکہ ہم تو تابعدار ہین بھاگ کے کہان جائینگے کچھ تقصیر نہین گناہ نہین کیا
کہ ہم ڈرین ہماری مشکین کھولدیجیے ہم حاضر ہین اختر جادو نے عتاب جادو سے کہا ان کی مشکین
کھولدو لیکن خبردار کہین نہ جانا شاپور و ایرج فکر مین ہین کہ آنکھ بچے تو نکل جائیے اور
قاسم و طوفان شاہ بیٹھا ہی کہا اے سیارہ بن عمرو کئی دن ہوے کہ گوشت نہین میسر ہوا انہت
جی چاہتا ہے کہین شکار رہو تو شکار کرین سیارہ بن عمرو نے کہا مین خبر لاتا ہون یہ کہکے روانہ ہوا
تھوڑی دور جاکے دیکھا کہ ایک درہ پہاڑ مین کچھ نیل گائین کھڑی ہین لیکن بہت سی ہین
سیارہ یہ دیکھکے آیا اور کہا قاسم مرکب پر سوار ہوا اور کئی نیل گاو شکار کرکے خیمے مین لے آیا کباب
طیار ہونے لگے اور اس جنگل کا جو جادوگر تھا وہ مرات جادو کے پاس آیا مجرا کیا عرض کی کہ حضور
حضور نے شکار کی نیل گائین روکی تھین قاسم باپ ایرج کا شکار کرکے بہت سی گائین
لے گیا مرات جادو نے کہا اے آفت چشم جادو تم جاؤ اور سبکو غارت کردو اور قاسم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کو پکڑ لاؤ مین قید کرونگی آفت حشیم نے کہا حکم ہوئے تو سوا سو لونڈی چمن کے لونڈی لیجائی
مرات جادو نے کہا اچھا چنانچہ لونڈیاں جنکے لیچلی اسی غول مین ایک رنڈی کی صورت بنکے
شاپور چلا گیا لیکن ایرج رنڈی نہ بنا اسی طرح نکل گیا باہر نکلکے ایرج نے شاپور سے کہا
بھائی تم عیاری مکاری سے بچتے ہو مجکو آتی نہین تو خدا حافظ مین تو اس پہاڑ کے درے مین
جاتا ہون شاپور نے کہا شہریار تڑپ کر مر جائیگا یہ فوج تمہارے باپ کو قتل کرنیکو جاتی ہے
آپ ادہر جاتے ہین تو ذرا ٹھہر جاؤ ایرج نے کہا مجکو کسی سے کچھ کام نہین ہے مین تو جاتا ہون
یہ کہکے چلا گیا شاپور نے کہا اب زندگی ناحق ہے تو بھی جی کے کیا کریگا بھلا یہان تو ایک نام
کر دے کہ سوا سو لونڈی کو لیسے مکان پر غارت کرے مع آفت جادو کے کہ مرات جادو
حیران رہجائے قلعہ چھوڑ دے آفت حشیم جادو نے ایک بارگاہ کھڑی کی تھی شاپور جو آگے
جاکے دیکھتا ہے تو لونڈیوں کے بیچ مین بیٹھی ہے سحر کی تیاری ہو رہی ہے سیندور گوگل لوبان
جل رہا ہے جابجا آگ پڑی تھی شراب چل رہی تھی سحر جگاتے تھے شاپور الگ جاکے مٹھائی کچھ دونون
مین لگا کے ایک بڑی سی ٹوکری مین رکھکے آیا دستک دی آفت حشیم جادو نے کہا ارے
تو کون ہے کہا ملکہ مرات جادو کی کنیز ہون آفت حشیم نے کہا بی تو چلی آ تجکو کسی نے روکا
کیا کوئی نئی ہے یہ سنکے شاپور وہ مٹھائی لیکر اندر گیا آفت حشیم نے سر سے پاؤن تلک دیکھا
سب آپسمین باتین کرنے لگین شاپور نے کہا اے تم کیا باتین کرتی ہو ملکہ مرات جادو بیٹھی
تھین کچھ ڈالیان باغبان لائے تھے کہین سے مٹھائی آئی تھی مجھسے کہا کہ یہ آفت حشیم کو
بڑے کام پر روانہ کیا ہے تو یہ پہونچا آ تو مین لیکے آئی ہون آفت حشیم نے کہا تو ملکہ کے پاس ہی
سے آئی ہے اور ہاتھ پکڑ لیا کہا سچ بتا کسنے بھیجا ہے آفت جادو نے ایک دھول ماری اور
کہا اری ملکہ نے ہمسے کہدیا تھا کچھ کھانا نہین اور وہ چیز کھلائی تھی کہ تین روز تلک بھوک
پیاس نہ لگیگی سچ بتا دے کہ کسی دشمن کے پاس سے آئی ہے یہ سنکے شاپور خوب قہقہہ
مار کے ہنسا ایسا ہنسا ایسا ہنسا کہ سب ہنسنے لگے کہا اری آفت تیرے صدقے تیرے
قربان تم ہماری سکھی ہو ملکہ نے فقط انار تمکو بھیجا تھا آفت کی خاطر جمع ہوئی اور اپنا سحر تیار
کر کے جگا کے آگے کو چلی شاپور نے کہا آفت اگر تم کہو تو ہم بھی ساتھ چلین اب کیا کرین

ملکہ پاس جا کے آفت کی خاطر جمع تھی کہا اچھا ہمارے ساتھ چلو یہ کہکے چلی جاتی تھی ایک بیابان
مین پہونچی سوا سو لونڈی ایک طرف کو چلی جاتی تھین آفت شاپور کا ہاتھ پکڑے الگ سب سے
چلی جاتی تھی قضائے کار ایک غار راہ مین ملا جبکہ برابر غار کے پہونچی برابر سے شاپور نے کمند کے
حلقے مار کے اس غار مین گرا دیا پہلے تو ارادہ کیا کہ سر کاٹ ڈالئے پھر کہا دارگیر کی آواز ہوگی
بہتر نہین ہے بیہوشی دیکے اسی غار مین ڈالدے غرض بیہوشی دیکے غار مین اسنے ڈالدیا اور
آپ اوسکی صورت بنکے غار کے باہر نکلا لونڈیان تعجب مین تھین کہ بی بی ابھی نہین آئین کدھر
گئین کہ سامنے سے جاکے پوچھا اے تم کیا دیکھتی ہو کہا بی بی ہم تمکو دیکھتے تھے شاپور نے کہا اے
لونڈیو ہم تو اقرار کر آئے ہین کہ راہ مین کچھ کھانے کے نہین لیکن ابھی سے کلیجہ ملا جاتا ہے اور پیاس
معلوم دیتی ہے لونڈیون نے کہا بلا لون سحر مین یہ کونسا سحر ہے کہ کچھ کھانے پینے کے نہین
ملکہ ہماری بھی بُری حالت ہے کسی نے کہا ہمکو پیاس لگی ہے کسی نے کہا بھوک سے بُری حالت ہے
ملکہ نے کہا یعنے شاپور نے کہ کچھ تدبیر کیا چاہئے ایک مرتبہ جو دیکھا کہ دو زمیندار چار بیل شکر کے
لئے آتے ہین شاپور نے کہا اے لونڈیو اگر انکو لاکھ روپے قیمت شکر کی دوگی تب بھی یہ زمیندار
اس جنگل سنسان مین ہرگز نہ بیچین گے تم سحر کرکے انکو مار ڈالو اور شکر کا شربت بناکے سب پیو
لونڈیان دوڑین اور سحر کرکے اونکو مار ڈالا اور بیل شکر کے ہمراہ اپنے لے آئین ایک جھیل پر جاکے
بیلون پر سے جیرہ اوتار کے شاپور نے اپنے ہاتھ سے شکر کا شربت تیار کیا تمام بیہوشی ملائی
اور کہا اے لونڈیو کوئی پیالہ آبخورہ نہین ہے تین تین چلو سب پیو سوا سو لونڈی آن گری چھڑے
تلک کو دھوکے پی گئین بعد ایک گھڑی کے چکر آیا ایک ایک چھینک آئی تڑاق تڑاق
بر زمین افتادہ ہوئین شاپور نے خنجر نکال کے سر کاٹنے شروع کئے دار و گیر کی آواز موافق اپنی اپنی
سحر کے بلند ہوئی جبکہ دو تین سر رہ گئے آفت چشم کی غار مین آنکھ کھلی بیہوشی رفع ہوئی باہر نکلکی
دیکھا کہ لونڈیان نہین ہین ایکمرتبہ بھاگی راہ وہی تھی قدم مارے چلی جاتی تھی یہان شاپور
سبکا سر کاٹ چکا ہی ایک جادوگرنی کا سر کاٹنے کو باقی رہا ہی کہ آفت چشم جادو جا پہونچی شاپور نے
دیکھا فی الفور روغن عیاری ملکے اور اپنے گلے مین خنجر ذرا چبھو کے سب مین پڑ گیا آفت چشم نے
پاس آکے دیکھا کہ سوا سو لونڈی سر کٹی پڑی ہین ہاتھ بر ہاتھ مارا ایک ایک کا نام لیکے رونے لگی ہائے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فلانی ہائے ڈھمکی ہائے اکی دیکھتے دیکھتے وہان پہونچی جہان شاپور پڑا تھا دیکھا کہ سر نہین کٹا ہے کہا اے جمشید و سامری تیرے صدقے تیرے قربان اس لونڈی کا سر نہین کٹا یہ جیتی ہی اوپاس بیٹھ کلیجے پر ہاتھ رکھا اور کہا اے شکر ہی جیتی ہی سر اوٹھا کے گودی مین رکھا شاپور نے آنکھ کھولے لگے پھر بند کر لی ملکہ نے کہا ارے لونڈی ہین ہون آفت چشم تو آنکھ کھول دے خیر تیرا جینا غنیمت ہوا ان سبکا بدلہ چلکے قاسم کے لشکر سے لونگی شاپور نے آنکھین کھولدین ملکہ نے پوچھا اس نے سب احوال کہا کہتے کہتے کہا ارے وہی آتا ہے جسنے مارا تھا آفت چشم پھر کے دیکھنے لگی دیکھنے کی ساتھ ہی کمند کے حلقے مارے چھاتی پر چڑھ کے خنجر نکال کے سر کاٹ ڈالا آواز آئی گنتی مرا کہ نام من آفت چشم جادو لو وایک آندھی چلی اس غل مین شاپور تو نکل گیا مرات جادو کو خبر ہوئی کہ آفت چشم مع سوا سو لونڈیون کے ماری گئی یہ سنکر حیران ہو گئی اور کہنے لگی اے مرات جادو عجیب طرح کا مقدمہ پڑا اگر غافل بیٹھتے ہین تو طلسم غارت ہوتا ہے اگر لوتے لڑائی ڈالی تو تمام عمر لڑائی ٹری ہی سگی اے مرات جادو تدبیر یہ ہی کہ ایک سوار طلسمی کو بارہ ہزار سوار سے لقا کے پاس روانہ کر کہ صاحبقران کا لشکر غارت کرے قاسم اور ایرج یہان آئے ہین طلسم مین اونسے لڑائی ہوئی وہان اوس سوار سے لڑائی ہو دونون کو غارت کر دے خداوند لقا سے سرخروئی ہوگی اور خداوند خوش بھی ہون گے ایک ہی مرتبہ سب کام تمام کر دے بس اوسنے سوار فیل زر بدن کو بلایا اور کہا کہ ای سوار طلسمی ہمنے تمکو اسواسطے بلایا ہی کہ تم جانتے ہو کہ خداوند لقا نے زمین و آسمان پیدا کیا ہی اور اب ہمارا خدا پرستون سے پڑا ہی تم حضور مین لقا کے جاؤ اور کام خدا پرستون کا تمام کرو غرض اوسنے سوار طلسمی کو بارہ ہزار سوار سے خوب سمجھا کے روانہ کیا اور ملکہ مرات جادو نے ساحرون کو حکم کیا کہ جس گاؤن مین یا جس مقام پر ایرج و شاپور جس کسی کے ہاتھ لگین پکڑ لاؤ ہمارے پاس ہم اسکو نہال کر دین گے اور جس کسی نے چھپا رکھا ہوگا اوسکا گھر مع عیال و اطفال غارت کیا جائیگا یہ خبر چار طرف ہو گئی چنانچہ ایرج شاپور سے جدا ہو گیا اور ایک درہ مین پہاڑ کے بیٹھا تھا چنانچہ تمام رات اوسی پہاڑ کے درہ مین یہ رہا جبکہ مثل مریض رات گھٹنے لگی اور آفتاب تابان جوبن پکے چمکا نظم

بلبل صبح چہکا بھینا بھینا + ہوائے سرد سے سوکھا پسینا

گل بستر نے بوئے رخصتی دی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بڑھی حسرت گھٹی ایسد جی کی + ایرج نماز پڑھ کے ایک سمت کو چل نکلا تھوڑی سی راہ طے کر کے ایک بیابان مین ایسے مقام پر پہونچا کہ وہان پچاس ساٹھ درخت گنجان تھے اور اونپر عجیب طرح کے جانور بولیان بول رہے تھے۔ ایرج کو وہ بولنا جانورون کا نہایت خوش آیا درخت کے نیچے جا کے دیکھا تو رنگ برنگ کے جانور ہزار ہا بول رہے تھے۔ اور ایک کنوان اوس مقام پر تھا کہ اوسکا تمام چبوترہ آئینہ کا تھا اور پٹرہ بھی آئینہ کا لگا تھا مگر بند تھا ایرج وہان بیٹھ گیا۔ اسوقت ایک جھونکا ہوا کا ایسا آیا کہ اسکی آنکھ جھپک گئی پھر جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ چار ہنڈولے کھڑے ہین اور اونپر تیس تیس چالیس چالیس عورتین زیور پہنے ہوے بیٹھی ہین ایرج وہان سے آگے چلا اسلیئے کہ یہ طلسم کا کارخانہ ہے۔ ایسا نہو کہ کسی آفت مین گرفتار ہو جاؤن ان عورتون نے کہا بھلا اے جوان ایسے مقام پر آ کے کوئی جاتا ہے بیٹھو سیر کرو یہ وہ کہہ رہی تھین کہ ایک مرتبہ آواز نقارہ کی آئی اور ایرج نے دیکھا کہ ایک عورت ادھیڑ سفید پوش محمودی کی چادر اوڑھے ہوے تخت پر وہان اوتری پریزاد ین نکلین اور فرش کر گئین وہ عورتین اوس فرش پر جا بیٹھین پھر اوس کنوین مین سے سات رنڈیان نکلین کسی کے ہاتھ مین سارنگی کسیکے ہاتھ مین طبلہ کوئی مرچنگ لئے کوئی تال کی جوڑی لئے ہوے آئین اور جا کے ناچنے لگین تمام جنگل مین سناٹا ہو گیا چرند و پرند اپنے مقام پر سب جھومنے لگے ایک عورت نے کہا کہ اے جوان ہماری بی بی نہایت متحمل ہے نہ کسی سے بغض ہے نہ بیر تم چلو بیٹھکے گانا سنو ایرج محو ہو رہا تھا فرش پر بیٹھکے گانا سننے لگا جبکہ گانا ہو چکا وہ ساتون کنوین مین چلی گئین اوس عورت نے کہا اے شخص معلوم ہوا تو ہی شکنندۂ طلسم ہے ایرج نے کہا طلسم توڑنے کو آیا ہون اوس عورت نے کہا ارے احمق اگر دو چار ہزار ہون تو طلسم نہ توڑ سکینگے لیکن ایرج سحر مین گرفتار ہو گیا ہی جب اوٹھنے کا ارادہ کرتا ہے جی نہین چاہتا ہے کہ اٹھ جائے اوس عورت نے کہا تم نے گانا نہین سنا ہمارے طائفے خوب گاتے ہین سنو یہان کی مالک مرات جادو ہی ہمین نہ مرات جادو سے کام ہے نہ طلسم سے کام ہے میرے گھر چلو گانا سنو اگر طلسم تم توڑو گے تو ہمسے ملاقات رکھنا یہ کہکے اپنے مکان پر لیچلی دس بیس قدم چلا ہی کہ ہوا آئی ایرج کی آنکھ بند ہو گئی بعد ایک گھڑی کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جو آنکھ کھلی دیکھا ایک مکان ہے بڑی تیاری کا دروازہ کھلا ہوا ہے طبلے کی آواز آتی ہے چھپت پردے تمامی کے لگے ہوئے ہین آٹھ سو نو سو لونڈی کھڑی ہین جبکہ باغ مین داخل ہوے لونڈیان روبرو سے ہٹ گئین ایرج نے آگے جاکے دیکھا کہ ایک تخت پر مرات جادو بیٹھی ہے۔

ایرج حیران ہوگیا مرات جادو نے دیکھا اوس جادوگرنی نے مجرا کیا کہا ای ملکہ مرات جادو یہ بیابان طائران مین بیٹھا تھا مین پکڑ لائی مرات جادو نے کہا اے ملکہ سفید جادو یہ بڑا زبردست ظالم ہے طلسم توڑنے کو آیا ہی سفید جادو نے کہا ملکہ دیر نہ کیجیے سر کاٹ ڈالئے مرات جادو نے کہا میرا بھی یہی جی چاہتا ہے یہ کہکے کتاب جمشید و سامری منگا کے دیکھا کہ ایرج کی گردن مارون لکھا ہوا تھا اے مرات جادو آجکی رات قید کرو کل سوا پہر دن چڑھے گردن مارنا مرات جادو نے کہا ملکہ سفید جادو سحر راہ نہین دیتا اگر تم سے ہوسکے تو رات بھر اپنے مقام پر لیجا کے قید کرو یہان رکھنا مناسب نہین ہے ملکہ سفید جادو نے کہا مین تمام رات چوکی دونگی ملکہ سفید جادو تخت پر اپنے پاس بٹھا کے لیچلی اپنے مکان مین داخل ہوئی لونڈیان بہت سی ایسی تھین جو اپنے ہاتھ سے کھاتی پکاتی تھین کتنون کا سرکار سے کھانا پکا ہوا مقرر تھا سب اپنے اپنے کام کو روانہ ہوئین قضائے کار ادھر سے شاپور ایک عورت کی صورت بنا ہوا آتا تھا دل مین کہتا تھا ای شاپور ایرج نے تیرا کہنا نہ مانا تجھسے الگ ہوگیا اگر کسی آفت مین گرفتار ہوا تو بڑا غضب ہوگا چنانچہ کئی لونڈیان قہقہہ مارتی ہوئین شراب پینے کو کلال کے گھر جاتی تھین آپس مین کہتی جاتی تھین کہ اب جو یہ گرفتار ہوا ہے کہین صبح کو سر کاٹا جائیگا تو طلسم کا کھٹکا مٹ جائیگا لونڈیون نے دیکھا کہ ایک لونڈی چلی آتی ہے کہا بہینا تم بھی شراب پینے آئین شاپور نے کہا ہان مین بھی آئی ہون لونڈیون نے کہا بہینا ہمارے ساتھ پھر چلو کل سے عذاب مین تھے آج فرصت ملی شاپور نے کہا بہینا طلسم مین کیا ہے لونڈیون نے کہا تمکو نہین معلوم شاپور نے کہا مین کل سے شراب پینے کو گئی تھی لونڈیون نے کہا ہماری بی بی ایرج کو پکڑ کے ملکہ مرات جادو پاس لیگئی تھین مرات جادو نے کتاب مین دیکھا اوس مین معلوم ہوا کہ کل سوا پہر دن چڑھے قتل کرنا سو آج کی رات ہماری پاس قید ہی کل گردن مارا جائیگا شاپور نے کہا خوب ہوا پکڑا گیا وہ تو شکنندۂ طلسم تھا ہمارا گھر غارت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا چاہتا تھا یہ کہکے اونکے ساتھ ہو لیا جبکہ شراب پی چکین ہمراہ اونکے مکان مین داخل ہوا دیکھا
کہ ایرج فولادی پنجرے مین قید ہی سامنے کے در مین پنجرا لٹک رہا ہے شاپور نے کہا بڑی ظالم ہے
ذرا رحم نہین ہے ایسے شکیل خوبصورت بہادر کو پنجرے مین قید کیا ہے اوسمین سفید جادو کو نیند
آئی حکم کیا پلنگ بچھا دو سو جاتی ہون خبردار کوئی میرے پاس نہ آئے اور ہاتھہ سے پنجرا اوتار کے چھپر کھٹ
کی چھت پر لٹکا دیا اور آپ لیٹ رہی اور شاپور آنکھ بچاکے برابر ایک صحنچی تھی اوس
مین لیٹ رہا سفید جادو کروٹین لیتے لیتے اوٹھ بیٹھی دیکھا کہ ایک لونڈی لیٹی ہے
اوسکے ہاتھہ پکڑ لیا کہا او حرامزادی تو چپکے سے آلیٹی ہے یہ کہکے رقعہ جمشید و سامری کا دیکھا
لکھا ہوا تھا کہ اے سفید جادو نصیبا تیرا زبردست تھا یہ شاپور شیر دل عیار ہے جس نے
سوا سو لونڈیان مع آفت جادو مار ڈالین یہ دیکھ کے پکاری ای علامہ جادو۔ علامہ جادو
ہوم کر رہی تھی آواز سنکے چلی آئی سفید جادو کو مجرا کیا سفید جادو نے کہا اے علامہ جادو یہ وہ
شخص ہے جسنے آفت چشم کو مع سوا سو لونڈیون کے غارت کیا تم اسکو باہر لیجاکے گردن مارد علامہ
جادو ہاتھہ پکڑ کے لیچلی شاپور نے پکار کے کہا کہ ای ایرج نوجوان ہم تمہارے چھوڑانے کو آئے تھے
لیکن نصیبا ہیٹا ہو گیا تم تو قید ہوے اور ہم دنیا سے اوٹھ چلے اسمین شاپور جب باہر گیا
کہا اے علامہ جادو اگر تو مجکو ہماری مراد تک پہونچاوے پاس بیٹھے تو ایرج کو قسم دلوا کے طلسم
توڑنے کے لیے نکال لیجاؤن علامہ نے کہا ای عیار تو مجکو دم دیتا ہے مین تجکو مار ڈالونگی اور ہاتھ
پکڑ کے کھینچتی ہوئی لیچلی لیکن شاپور شیر دل نے اپنے دل مین کہا ای شاپور تو اور امیر کا بیٹا یہ ایک
ہے تجھپر سحر کیا ہے تو نرا جوگر بنا رہے اور ماش کے آٹے کا پتلا بنا چلا جاتا ہے اسکا کیا سبب
ہے لازم ہے کہ کام اسکا تمام کرے یہ سوچکے اسنے کہا کہ اے ملکہ ذرا ادھر دیکھنا یہ کیا ہی علامہ جادو
نے جو پھر کر دیکھا اسنے بیضہ بیہوشی مارا کہ وہ منھہ پر پڑا علامہ جادو کو چھینک آئی اور بیہوش
ہو گئی شاپور نے سجدہ شکر خدا کیا اور پٹی داروے بیہوشی کی اوسکی ناک پر باندھ کے
پہاڑ کے درے مین ایک غار تھا اسمین ڈالدیا اور اوسکی صورت بنکر کپڑے اوسی کے پہنکر دروازہ
پر باغ کے آیا کنیزون نے کہا کہ کیا شاپور کو مار ڈالا اسنے کہا کہ مینے ایک پتھر مارا بھڑوے
کا سر پھٹ گیا کنیزون نے کہا مبارک ہو کہ شاپور کا کام تمام کیا سفید جادو نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پوچھا اگر شاپور کو کیونکر مارا اوسنے کہا کہ بلالون پتھر سے مار اگر اسکا سر پھٹ گیا لیکن کہا اے سفید جادو مین نے عجب طرح کی خبر پائی ہو کہ کہین نہین دیکھی جمشید و سامری کی قدرت کا تماشا ہو ایک پھول گنبدے کی صورت کا ہی اوسکی اودی پتیان ہین اور سنہری تحریر ہی گھاس کی جھنڈی مین پانچ چار کلیون کا ایک پھول کھلا تھا مین توڑ لائی ہون اور عجب خوشبو آتی ہے سفید جادو نے کہا لے علامہ وہ کہان ہے علامہ نے ایک پھول اوسی طرح کا اوسکو نکال کے دیا اس نے اوس کو سونگھا بیہوش ہو گئی شاپور نے خنجر کھینچکر سر اوسکا کاٹ ڈالا صدا دار و گیر کی بلند ہوئی آواز آئی کہ کشتی مرا نام من سفید جادو بود لونڈیان جو ماش کے آٹے کی تھین وہ تو گر پڑین اور جو اصلی تھین وہ لاش سفید جادو کی لیکر مرات جادو کے پاس آئین اور وہ پنجرہ فولادی ٹوٹ گیا مرات جادو نے حکم دیا کہ لاش اوسکی میدان مین پھونک دو اور اب مین آپ پکڑ لاؤنگی پھر آپ ہی اپنے دل مین کہتی ہے کہ جاؤن یا نہ جاؤن یہ تو اس فکر مین ہے اور وہان ایرج سے شاپور نے کہا اے ایرج وہ سامنے سڑک معلوم ہوتی ہے ادھر چلو کیونکہ بغیر ہاتھ آئے لوح طلسم کے طلسم فتح نہ ہوگا یہ کہکے اسی جانب روانہ ہوئے مگر وہ طلسمی سوار بارہ ہزار سوار سے کوہ عقیق گلزار سلیمانی مین پہونچا خبر لقا کو ہوئی کہ مرات جادو نے ایک سوار طلسمی آپکی خدمت کے لئے بھیجا ہے اسوقت لقا نے بختیارک کی طرف دیکھ کے کہا کہ ای شیطان درگاہ دیدی قدرت مرا بختیارک نے کہا کہ کئی روز سے بارگاہ مین سناٹا تھا ایک آدھ قتل کرانے کو آپنے بلوایا لقا نے کہا کہ یہ سوار قدرت ہے کسکا مقدور ہے جو اسے قتل کر سکے اس عرصہ مین سوار طلسمی آکر داخل ہوا بختیارک نے لشکر اوسکا اوترو ایا اوسنے لقا کو نذر دی سجدہ کیا اور سات بار گرد تخت خداوندی کے پھرا کرسی بیٹھنے کو ملی جب یہ بیٹھا تو بختیارک نے کہا کہ تم مین تباؤ کہ کیا وصف ہے اوسنے کہا کہ نہ کوئی تلوار مجھپر اثر کرتی ہے اور نہ کسی شخص سے کشتی مین زیر ہونگا لقا نے کہا کہ مینے ایسے ایسے بندے پیدا کئے ہین بختیارک نے کہا کہ ہمتو جانتے ہین کہ تیرے یہ بندے سب کم زور ہین اور ادھر کے سب زور آور ہین غرض یہ باتین کچھ دیر رہین بعد طلسمی کئی روز تک آسودہ ہوا کیا ایکروز جب سرمۂ شام آنکھون مین لگا مثل احسان کمظرف دن گھٹا نظم

اک ابر نیلگون مغرب سے آیا
فروغ مہر دامن مین چھپایا
میان کوچہ و بازار پھیلی
سیاہی مثل زلف یار پھیلی

سر شام حکم دیا کہ طبل جنگ بجے بموجب حکم نقارہ پہ چوٹ پڑی تھی ہرکارون نے آکر امیر کو خبر دی یہان بھی نقارۂ جنگی بجا دلاور آگاہ و خبردار ہوے دربار برخاست ہوا ہتھیار صاف ہونے لگے دریاے شر و فساد جوش پر تھا دلون مین لڑنے کی موج اٹھتی تھی سپرین گرداب تھین تلوارین آبدار ہو رہی تھین بہادر تلوار کے گھاٹ اوترنا چاہتے تھے خنجر کا پانی آج خون کا پیاسا تھا کہین تیغین صیقل ہوتی تھین کہین کمانین چلا رہی تھین لشکر مین غلغلہ برپا تھا دونون طرف کی سپاہ کینہ خواہ مرنے پر آمادہ تلبیس تھی چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب وہ وقت آیا کہ مزاج شمع مین سردی آئی اور مرغان سحر ہر طرف چہکارے

نظم

گیا نور سحر سے گرم بازار
شب تیرہ ہوئی رخصت بہ ناچار
سفیدی سی لباس شب مین پائی
زبان کی ادب سے آشنائی

صبح کو امیر کشور گیر سعد بن قباد کو لیکر روانہ ہوے لشکر گروہ گروہ انبوہ انبوہ سرق سرق بجق بجق علم علم حشم حشم میدان کارزار مین آئے گرد و غبار سے دنیا بھر گئی اس طرف سے لقا کی سواری آئی جھاڑی جھنڈی بیلدارون نے کاٹ کر میدان کو ہموار کیا سقون نے آبپاشی کی آبرو ابر بہار کی کھودی صفوف لشکر میمنہ و میسرہ ساقہ کمینگاہ قلب و جناح اگلا ہراول پچھلا چنداول آراستہ ہوا نقیبون نے نقابت کی گوٹون کے لٹکے اپنے سرون پر باندھے کڑکا کہنے لگے اور مذمت دنیاے فانی زبان پر جاری کیا جب نقیب بھی کڑکا کہہ چکے تو اسوقت صفون پر مثل صف مژگان کے سناٹا آیا اور سوار طلسمی نے لقا سے اجازت لیکر میدان مین قدم بڑھایا اور پکارا کہ اے خداپرستان واے زبردستان تم مین سے جسے تمناے مرگ کی ہو آئے میرے مقابلے مین ادھر سے فرامرز عاد مغربی بادشاہ سے اجازت لیکر سامنے اوسکے گئے اور ایک تگاور ماری کہ گھوڑا اسکا چھ سات قدم ہٹ گیا اور اتنا ہی مرکب اوسکا زور مین بڑھ گیا اوسوقت سوار طلسمی نے ایک سوٹا اوسکے مارا کہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اسیطرح سے کئی سو سردار بیہوش ہو کر گرفتار بلا ہوے دن بھر لڑائی رہی جب وہ دن مثل حیا آنکھون سے چھپا اور شاہد شب نے اپنی زلف کو کھولا بیت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رداے شام پھیلی جانب خاک
نگاہون سے چھپے سامان افلاک

طبل آسائش بجوا کے سوار طلسمی پھر گیا اور جاتے ہی اوسنے پھر طبل جنگ بجوایا یہان بھی طبل جنگ بجا اور پھر تیاری جنگ شروع ہوئی اور چار پہر رات تیغین صاف ہوا کین کرگسیٹ کر کھا گئے ہر شخص آپس مین بغلگیر ہوتا تھا - کہ دیکھا جائیے کل گردون دون و انقلاب سپہر بوقلمون تاج دولت کسکے سر پر رکھتا ہے اور خاک ذلت کسکے سر پہ ڈالتا ہے

ابیات

کہ حسن صبح نے جب منہ دکھایا
نظر آیا نظر سے سبکی پنہان
کھلین آنکھون سے نبندین ہوش آیا
بنے اختر حیاے چشم جانان

صبح کو امیر کشورگیر بصد توقیر فریضہ رب قدیر سے فارغ ہوکر جلوخانہ شہنشاہی مین آئے بادشاہ بھی سویرے سے برآمد ہوے امیر اور سب سردارون کا مجرا ہوا لشکر خیل خیل ذیل ذیل قشون قشون میدان کارزار کو گیا بادشاہ بھی مع صاحبقران اور سردارون کے جنگگاہ مین آئے حسب دستور اسی طرح صف آرائی ہوئی نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا جب نقیب کنارے ہوے اوسوقت لقا بھی فوج لیکر میدان مین آیا تھا سوار طلسمی نے اوس سے اجازت لیکر اپنے تئین میدان مین پہونچایا اور پھر نہیب دی کہ اے خداپرستان ہر کرا تمناے مرگ باشد بیاید بہ میدان ما یہ کہتا تھا کہ لشکر اسلام سے مغربیون کے علمون کو جلوہ ملا اور جنوبی ہندوستانی و ترکستانیون کے بھی علم جلوہ دکھانے لگے امیر نے دیکھا کہ سبکی طرف علم جلوہ دکھا رہے ہین اور نقارے بج رہے ہین کہین ایسا نہو کہ آپس مین بگڑ جائے اور واقعی سب نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اس سوار طلسمی کو جیتا بجانے دینگے بس خود چاہا کہ واسطے لڑنے کو جائین آواز سم مرکب کے کڑاکے کی آئی اور دیکھا تو ایک سوار جواہر مین غرق گھوڑے کی کنوتی پر برچھا رکھے پیدا ہوا اور پکارا کہ ہان ہان اے خداپرستان یہ شکار میرا ہے مین نہ تمہارا دوست ہون نہ لقا کا ہون مین تم دونون سے سمجھونگا امیر نے تو جانا میدان مین موقوف کیا اور اس جوان نے کہا کہ ارے لقا پرستون وہ خدا اور ہے کہ جسنے لقا کو بھی پیدا کیا ہے اگر لقا حمزہ سے نہین ملتا ہے تو میرے خدا کی پرستش قبول کرے بختیارک نے کہا کہ یہ کون جوان ہے اور کہان سے آیا ہے لقا نے کہا ایسی ایسی آوازین بہت آتی ہین اسمین لگا درزنی ہوئی اور دونون طرف سے سناٹا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پڑنے لگا اوسکا سونٹا اوسپر اوسکا اوسپر اور ان سونٹون سے جھنکاریان اوڑنے لگین برمانند آتش کے وہ سونٹے سرخ ہوگئے اوسوقت دونون نے سونٹون کو پھینکدیا اور سوار طلسمی نے سوار زرین پوش کیطرف تلوار ماری اسنے سپر پر روکی اور اس جواہر پوش نے تلوار ماری کہ سپر کو کاٹکر خود و دوالیفہ زرہ ٹوپ عرق چین کو کاٹ کر صراحی گردن سے نکلکر صندوق سینہ کو ویران کرکے زین و نمد مرکب کو کاٹکر زیر تنگ تلوار نکل گئی آدھا ادھر آدھا ادھر بختیارک پکارا کہ صلواۃ بر محمد لعنت بر لقا وہ مارا اور وہ مرکب کو موڑکر سوار چلا امیر نے کہا کہ اے عزیز اشتیاق ملاقات کا ہوگیا یہ سننا تھا کہ اس جواہر پوش نے دستک دی کہ مرکب تو اڑگیا اور وہ اشقر کے پانون پر گر پڑا امیر نے اشقر سے کودکے سر اوسکا سینہ سے لگایا اوسنے کہا یا صاحبقران مین لونڈی ہون آپکی ملکہ حنظل جادو مادر نرگسی حشیم ہون جسنے اپنی دختر قاسم کو دی ہے امیر نہایت خوش ہوئے اور کہا یار وقسم ہے پروردگار کی کہ مین اس ملکہ سے بہت خوش ہون اوسوقت طبل و نقارے بجنے لگے اور امیر نے فرمایا کہ اے ملکہ حنظل تم اپنی بیٹی کے پاس محل مین رہو اوسنے عرض کی کہ اے شہریار آپ کے فرمانے سے آجکے دن تو مین یہان رہتی ہون لیکن پانچ چار روز مین لشکر پر آفت آیا چاہتی ہے مین جاتی ہون پھر جو آؤنگی تو رہونگی امیر نے کہا اچھا اپنی دختر سے تو ملاقات کرتی جاؤ ملک قاسم تو گیا ہوا ہے امیر نے فرمایا کہ چلو بارگاہ مین وہان سب حال کہینگے غرض طبل بازگشت بجا وہ بارہ ہزار سوار جو طلسم آئینہ سے آئے تھے اوسنے کہا تم طلسم آئینہ کو جاؤ مرآت جادو سے کہدینا کہ سوار طلسمی مارا گیا غرض لقا میدان سے پھرا ادھر امیر حنظل کو بارگاہ مین لیکر آئے لشکرون نے کمر کھولی امیر دنگل نادعنبر پر بیٹھے بارہ سو بارہ پہلوان دنگل پر بیٹھے اور حنظل نے کہا کہ اے شہریار یہ سوار طلسمی تھا اگر سو برس بھی آپ لڑتے تو مارا نہ جاتا امیر نے کہا آگے بھی ایک سوار آیا تھا اوسکو ایرج نے مارا اب وہ طلسم آئینہ مین گیا اور اس کے پیچھے قاسم بھی گئے ہین اسمین نرگسی حشیم کو خبر ہوئی کہ میری مادر نے آکر سوار کو مارا ہے اور بارگاہ مین بیٹھی ہین اوسنے آدمی بھیجا کہ جاکر بلالاؤ آدمی آیا اوسنے آکر کہا کہ اے حنظل جادو آپکو آپکی بیٹی نے بلایا ہے امیر نے کہا جاؤ نرگسی حشیم سے ملاقات کرآؤ حنظل خیمے مین نرگسی حشیم کے آئی اوسنے مجرا کیا

خنظل نے دیکھا کہ اسکی طبیعت کچھ مکدر ہے رنگ رخ سفید بال اوجھے ہوئے میلے ہین آنکھون
مین آنسو ڈبڈبائے ہوئے ہین اور اسنے کہا اماں جان ایرج نوجوان طلسم آئینہ
کو گئے ہین انکے پیچھے آپ کے داماد بھی گئے ہین طلسم آئینہ مشہور جگہ ہے بڑا قلب مکان ہے
افسوس ہے کہ مجکو سحر نہ آیا خنظل نے کہا کہ بیٹا مین جاؤنگی امیر سے رخصت ہوکر آئی ہون
نرگسی حشیم نے کہا آپ کا جانا بہتر و انسب ہے کہ قاسم کی جان بچائیے خنظل نے کہا
اگر میرا سامنا ہو گیا مرات جادو کا تو مین بھی لڑونگی کچھ اوس سے کم نہین ہون نرگسی حشیم
نے خاصہ طلب کرکے مان کو کھانا کھلایا آپ بھی کھایا پان ڈلیان دیکر رخصت کیا یہ امیر
کے پاس آئی اور کہا اے شہریار بیٹی کے دیکھنے سے تو نہایت طبیعت فکرمند ہوئی اب مین طلسم
آئینہ کو جاتی ہون امیر نے فرمایا خدائے کریم کو سونپا اور خلعت عنایت کیا خنظل جادو
رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اپنے مکان مین گئی اور وہان بارہ ہزار جادوگر اور چارسو لونڈی
چنین اور کہا جسکو مرنا ہو لڑنا ہو وہ میرے ساتھ چلے سب نے کہا کہ ہم حاضر ہین بس اوسنے
نقارہ کوچ کا بجایا اور کوچ و مقام کرتی ہوئی تیسرے دن ایک پہاڑ کے درے مین
پہونچی کہ جہان قاسم اور ایرج کا لشکر پڑا ہوا تھا اس مقام پر اوسنے بھی خیمہ کیا لشکر
اوسکا اترا قاسم کو کچھ فکر بھی قیماس خان اور تہمتن خان وغیرہ بیٹھے ہوئے
تھے ذکر و مذکور ہو رہا تھا اور ملکہ مرات جادو اپنے مقام پر فکر مین تھی اور آب جادو ایک جادوگرنی ہے
کہ وہ ہمیشہ آیا جایا کرتی ہے اس پہاڑ کے درہ مین وہ جواب آئی تو اوسنے لشکر اوترے دیکھا اوسکے
ساتھ چارسو کنیز ہین غرض یہ مرات جادو کے پاس گئی اور اوس سے پوچھا کہ اے مرات جادو
یہ لشکر کسکا ہے فلان مقام پر اترا ہوا ہے مرات جادو نے کہا اے آب جادو تو نے سنا ہو گا کہ
شیشہ جادو نے جو کچھ سلوک کیا ہے اب ایرج طلسم توڑنے آیا ہے اوسکے باپ کا لشکر
پڑا ہے آب جادو نے کہا کہ اے مرات جادو مجھ سے یہ نہین ہو سکتا کہ اسکی فوج کو غارت کردو
اگر مجھسے نہین ہوسکیگا تو مجکو حکم دو کہ مین اونکو غارت کردون اور قاسم کو قید کرلون ایرج کو پکڑ
لاؤن اگر تم یونہین غافل رہوگی تو سب کھیل بگڑ جائیگا ایسا نہو کہ لوح طلسم ہاتھ لگجائے پھر بڑا
غضب ہوگا مرات جادو نے کہا مین بھی اس فکر مین ہون آب جادو نے کہا جو مالک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سلطنت ہوئے ہین اونکو آرام نکرنا چاہیے آپکے لونڈی غلام بہت سے ہین جسکو فرمائیے وہ دم بھر
مین غارت کردے مرآت نے کہا جی تو یہی چاہتا ہے کہ کوئی مجھسے جدا نہو اگر تمھارا ارادہ لڑنے
کا ہے تو کیا مضائقہ ہے جاو لڑو آب جادو دس ہزار جادوگر ہمراہ لیکر رخصت ہوئی اور قاسم
کے لشکر پر چلی قاسم کو خبر ہوئی کہ کچھ جادوگر اس سمت کو آتے ہین اسنے کہا کہ بحکم پروردگار
عالم ہم ان کو قتل کرینگے یہ کہکر قاسم اور قیماس خان اور قرامز خان وغیرہ ملکزادے ٹیک
کر اوٹھے اور قاسم نے کہا کہ خدا بچانے والا ہے اس عرصہ مین آب جادو آپہونچی دس ہزار
ساحر اوسکے ساتھ کال و ڈاک بھے ناریل اور نارنج و ترنج اچھالتے ساتھ آتے تھے غریو
بر پا تھا باز و بط و مرغابی پر ساحر سوار آب جادو آگے آگے یہان آکر آپہونچی اوس وقت
قاسم خیمے سے نکلا اوسکی بھی فوج نے کمر باندھی ہل چل پڑ گئی دنیا دہلنے لگی طبل و نقارہ بجنے لگے
تمام لشکر کمر باندھکر لڑنے کو مستعد ہو گیا اوسوقت آب جادو نے پکارکر کہا کہ اے قاسم اگر تجھکو زندگی
درکار ہے تو ملکہ مرآت جادو کے پاس چل اور ہاتھ باندھکر اوس سے عذر کر اور ایرج کو سمجھا کے
لے آ اور اگر تجھکو نہ منظور ہو تو مین مشکین باندھکر لیجاؤنگی قاسم نے کہا کہ او کتیا نابکارہ
حرامزادی تو کیا بکتی ہے آب جادو نے جھلا کر ایک ساحر کو اشارہ کیا کہ وہ اپنا ہنس اڑا کر
نکلا اور پکارا کہ اے خدا پرستو آؤ مجسے لڑنے کو فیروز خان گھوڑا اپنا اڑا کر میدان مین آیا اور
کہا لا کیا حربہ لاتا ہے جادوگر نے دوڑ کر ایک سونٹا مارا اسپر روکا لیکن سحر کا سونٹا تھا
فیروز خان بیہوش ہو کر گر پڑا اوس جادوگر نے باندھکے لشکر مین بھجوا دیا دوبارہ تہمتن خان
خاوری نکلا اوسنے قریب آکے تیغہ مارا جادوگر نے تیغے کو روک کے سونٹا مارا بیہوش ہو کے
یہ بھی گرا اوسنے اسکو بھی باندھکے لشکر مین بھیجدیا پھر قیماس خان خاوری نے آکر تلوار ماری
اوس جادوگر نے خالی دیکر سونٹا مارا کہ بیہوش ہوا اسکو بھی باندھکر بھیجدیا اور پکارا کہ اے
قاسم تو نکل کھڑا کیا دیکھتا ہے قاسم مرکب کو دوڑا کے میدان مین آیا اوسنے اسپر بھی سونٹا
مارا قاسم نے خالی دیا اوسنے دہنی طرف جھکے جو سونٹا مارا انھون نے پھر خالی دیا اوسنے جھنجلا
کے پھر سونٹے مارنا شروع کیے قاسم نے مرکب کو کاوے ایڑین پر لگاکے خالی دینا شروع کیا جب
اوسنے دیکھا کہ سونٹا نہین کہاتا اوسوقت اوسنے تلوار ماری ملک قاسم نے تلوار بھی خالی دی یہ گھوڑے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیرے کو دے پڑا قاسم بھی کود پڑے جبتک وہ سحر کرے کرے انھون نے اسکی کمر مین ہاتھ دیکر اوٹھا لیا ملک قاسم نے تین چکر دیکر زمین پر مارا کہ یہ چارون شانے چت گرا سر اسکا پھٹ گیا اسوقت رعد جادو نے ایک ناریل مارا کہ تڑاقا ہوا دھوان نکلا کہ تمام لشکر پر پھیل گیا سب بیہوش ہوے قاسم بھی بیہوش ہوگئے آب جادو نے کہا کہ انکو یونہی رہنے دو مین ملکہ مرآت جادو کو دکھاؤ نگی اور قاسم کو پکڑکے مع قیماس خان و فیروز خان و تہمتن خان وغیرہ کے لیگئی لیکن حنظل جادو یہان آگے پہونچی ہے وہ ایک منزل پیچھے اس لشکر سے اتری تھی اب وہ کوچ کرکے جو آگے بڑھی تو اسنے دیکھا کہ ایک لشکر یہان اترا ہوا ہے بارگاہ سرخ مخملی قاسم کی استادہ ہے مگر فوج بیہوش پڑی ہے جو جس حالت مین ہے وہ اسی طرح ہے سیارہ بن عمرو کہ یہ بھاگ گیا تھا وہ آکر یہان پہونچا اور اوسنے حنظل کو پہچانا اور کہا اے ملکہ حنظل یہ سب سحر مین گرفتار ہین ملکہ حنظل نے کہا کہ قاسم کو تو ڈھونڈو کہ وہ کہان ہین سیارہ نے ہرچند تلاش کیا مگر قاسم کو نہ پایا اسنے کہا کہ قاسم تو نہین ملتے اب یہان پوچھین تو کس سے پوچھین حنظل جادو آگے بڑھی تو اوسنے دیکھا کہ کچھ جادوگرنیان بیٹھی ہین اور آگے جاکے جو دیکھا تو ایک خیمہ استادہ ہے اور دس ہزار ساحر ایک طرف کو اوترا ہوا ہے اور تخت پر ملکہ آب جادو بیٹھی تھی ابھی مرآت کے پاس لے نہین گئی ہی کوئلے دہک رہے ہین اور یہ کہہ رہی ہے کہ سیخین لاؤ مین کباب لگاؤنگی حنظل جادو اپنے دل مین کہتی ہے کہ یہ کباب کسکے لگائیگی ادھر آب جادو نے دیکھا کہ بارہ ہزار ساحر اوسطرف سے چلے آتے ہین فکرمند ہوئی کہ یہ کون آتا ہے اس عرصہ مین حنظل جاکر پہونچی اور اوسنے کہا کہ اے آب جادو یہ میرا داماد ہے تو اسکو میرے حوالے کر تاکہ مین لیجاؤن تمھارا گنہگار اگر ہے تو ایرج ہے آب جادو نے کہا کہ تم خداپرستون سے رشتہ داری کرکے اب ان کی حمایت کو آئی ہو حنظل نے کہا کہ تو بکتی کیا ہے مین زبردستی لیجاؤنگی آب جادو یہ سنکے کھڑی ہوگئی اور تلوار اسکو ماری اوسنے تلوار کو روک کے آپ بھی تلوار لگائی اسکی کمر پر پڑی دو ٹکڑے ہوگئے ساحر اوسکے دوڑے اسکے بھی ساحر آگرے آپس مین ناریج ترنج ناریل چلنے لگے غرضکہ آب جادو کے ہمراہی بھاگ گئے اور یہ قاسم کو اپنے ہمراہ لیکر بارگاہ مین آئی قاسم نے سب احوال بیان کیا اور کہا کہ جبتک دم مین دم ہے مقابلہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لگ گئے جائینگے ادہر آب جادو کے ملازم جو بھاگ گئے تو مرآت جادو کے پاس گئے اوسنے کہا ایسے کیا خیر تو ہے تم زخمی کیون ہوا ون لوگون نے کہا کہ ملکہ آب جادو قاسم کو مع رفیقون کے پکڑ کے درۂ کوہ مین لائی تھین اور کباب لگانا چاہتی تھین انکو آکر حنظل جادو نے مارا اور قاسم کو لیکین مرآت جادو کے یہ سنتے آگ لگ گئی اور کہا کہ کہان یہ کوہ عقیق کی رہنے والی ادہر کہان آئی ہے اگر میرے سرنہ کاٹا تو نام اپنا مرآت جادو نہ پایا یہ کہکے سواری طلب کی مگر اُدہر شاپور شیر دل اور ایرج نوجوان جو چلے تھے راہ مین ایرج نے کہا کہ اے شاپور کہین سے کچھ ہاتھ لگے تو کھائیں کو لاؤ شاپور تو اس فکر مین چلا لیکن وہم جادو ایک ساحر تھی کہ اوسکا مکان اوسی جگہ ہے اوسنے ایرج کو جو دیکھا تو دریافت کیا یہی شکنندۂ طلسم ہے اوسنے سلام کیا اور پوچھا کہ آپ کون ہین اوسنے کہا کہ مین ایرج بن قاسم ہون بس اوسنے ایک دانہ ماش کا مار کر ایرج کے پانون زمین مین پکڑ لیے ایرج کو گرفتار کر کے مرآت جادو کے پاس لیگیا وہ سوار ہوا چاہتی تھی ایرج کو دیکھکر تھم گئی اور کہا وہم جادو مین بہت خوش ہوئی تو نے بڑا کام کیا اور خلعت دیا پھر ایرج سے کہا کہ اے ایرج کیون تم نے طلسم توڑا ایرج نے کہا کہ اگر قسمت مین ہے تو توڑ ڈالونگا مرآت جادو ایرج کو تخت پر بٹھا کے ایک درہ مین پہاڑ کے لیچلی لوگ پہلے ہی روانہ کیے تھے دھوم دھام ہو رہی تھی کہ مرآت جادو بھی آئی قضائے کار ملکہ حنظل تاج جادو کے کچھ لوگ اوس مقام پر کسی کام کو آئے تھے انھون نے جو سنا تو آکے ملکہ حنظل جادو کو خبر کی کہ مرآت جادو ایرج کی گردن مارا چاہتی ہے یہ خبر سنتے قاسم اوٹھ کھڑا ہوا حنظل جادو نے کہا کہ تمہارے جانے سے بکھیڑا پڑیگا مین تمکو بچاؤنگی یا اونکی فکر کرونگی تم یہین رہو مین جاتی ہون یہ کہکر بارہ ہزار جادوگر لیکر یہ چلی بوق اور نفیر بجتے ہوئے لگے ابر کے اڑتے ہوئے ساحر باز و لیط قرقرے پر سوار چلے جاکے جو دیکھا تو غلغلہ ہو رہا ہے مرآت جادو ایرج کا سر کاٹتی ہے اور مرآت جادو نے کہا کہ یہ فوج کسکی آتی ہے لوگون نے کہا کہ حنظل جادو کی مرآت نے کہا کہ روکو اسکو لیکن حنظل نے وہان پہونچکر ایک ناریل مارا کہ تیرگی چھا گئی اوس اندہیرے مین ایرج کی کمر مین پنجہ دیکر یہ لے اوڑی اور ارادہ کیا کہ لشکر کو چلون لیکن ذرا جو ترچھی ہوتی ہے قلعۂ طلسمی مین جا پڑی اور شاپور شیر دل ایک درہ مین پہاڑ کے بیٹھا تھا وہان ایک جادوگر آیا اور اسنے پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے چاہا کہ مین بھاگ جاؤن

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اوس جادوگر نے شاپور کو پکڑ لیا یہ کہکر خنجر کھینچکر چھاتی پر چڑھا اور کہا کہ تو عیار ہے مین تیرا سر کاٹونگا قضارا ادہر سے خنطل جادو آتی ہے اوسنے دیکھا کہ ایک جادوگر ایک شخص کی چھاتی پر چڑھا بیٹھا ہے قریب آکے جو دیکھا تو شاپور کو پایا بس اوسنے للکارا کہ باش او نابکار ساحر غدار ننگ ہنر ارم کا از دست من زندہ وسلامت بدر روی یہ کہکر ایک ناریل مارا کہ اسکی چھاتی کے وار پار نکلگیا شاپور کی آنکھ کھلی دیکھا تو ملکہ خنطل جادو کھڑی ہے اوسنے کہا کہ اے ملکہ تمنے میری جان بچائی یہ کہکر وہان سے روانہ ہوے راہ مین شاپور نے کہا کہ ایک جگہ لوح کا پتہ ملا ہے مگر دریا بیچ مین حائل ہے تم ہمکو وہان پہونچا دو خنطل جادو نے کہا اچھا بس شاپور و ایرج کو لیکر روانہ ہوئی راہ مین اوسنے کہا کہ اب مین تمھاری نظرون سے غائب ہوئی جاتی ہون جسوقت کسی جادوگر سے سامنا ہوگا پہلے مجھسے مقابلہ ہوگا ایرج نے کہا جسطرح تمناسب سمجھو پس نظر سے غائب ہوگئی اور شاپور و ایرج ایک سمت کو روانہ ہوے دیکھا کہ ایک درہ کوہ کا ہے مگر نہایت پر تکلف سرخ سلیمانی ایرج نے کہا شاپور یہ کیا خوب پہاڑ ہے صاف و رنگین و قطعہ دار ہے شاپور نے کہا اے شہریار یہ درہ طلسم ہی جو کچھ عجائبات و غرائبات نظر نہ آدین تو تعجب ہے ایرج سیر کرتا ہوا اوس درے کے باہر نکلا شاپور نے کہا اے شہریار اب کسی جادوگر کی آپ شکل بنئے اس اثناء مین ایک جادوگر نظر آیا ایرج ادھر سے راستہ کاٹ کر چلا وہ جادوگر سامنے ایرج کے آیا اور اسنے کہا کہ تم کہان سے آئے ہو اور کہان جاؤگے اور تمھارا نام کیا ہے ایرج نے کہا بشر ہین راہ بھول گئے آنکلے ہین تین دن سے خراب و سرگردان پھرتے ہین راستہ نہین ملتا ہے جادوگر نے کہا میرے ساتھ چلو مین راستہ بتادون ایرج نے شاپور کیطرف دیکھا اوسنے کہا چلئے کیا مضائقہ ہے وہ جادوگر اونکو ساتھ لیکر اپنے مکان مین آیا ایرج نے دیکھا کہ ایک باغ ہے اوسمین راوٹی پڑی ہے جادوگر نے اوس راوٹی مین انکو بٹھایا اور کہا مین تمھارے واسطے شراب و کباب لینے جاتا ہون غرض اونکو راوٹی مین بٹھا کے آپ اک شیر آتشین پر سوار ہوکے چلا ایرج اس فکر مین تھا کہ وہ اب شراب و کباب لاتا ہوگا کہ یہ سامنے سے شیر پر سوار آیا شاپور نے کہا اے شہریار ذرا سنبھل بیٹھے تیور اسکے برے معلوم ہوتے ہین اور یہ جادوگر پکارا کہ اے خیرہ سران اب مجھے معلوم ہوا کہ تم طلسم غارت کرنے آئے ہو شاپور نے کہا کہ ہان بھائی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سچ ہے دیکھو تمھارے پیچھے کون آتا ہے اوسنے پیچھے پھر کے جو دیکھا تو اسنے کلّہ گوپھن مین پتھر رکھکے جو مارا تو بھیجا اسکا نکل پڑا یہ تو سیدھا جہنم کو پہونچا آواز آئی کہ کشتی مرا نام من اسرام جادو بود لسرام جادو اسکا بھائی ہے وہ جو نکلا تو اسنے دیکھا کہ اسرام مرا پڑا ہوا ہے اور ایرج اور شاپور وہان سے چلے بس لبسرام نے ایک دانہ ماش کا مارا کہ شاپور اور ایرج کے پانون زمین نے پکڑ لیے اور کہا اوسنے کہ تو نے غضب کیا کہ میرے بھائی کو بے تقصیر مارا ایرج نے کہا کہ تیرے بھائی نے پہلے ہماری رفاقت قبول کی پھر شیر پر سوار ہو کر آیا اور ہمکو للکارنے لگا ہمنے مار ڈالا اوسنے کہا کہ ان باتون سے میری تسلی نہین ہوتی مین بدلا لونگا یہ کہکر شاپور اور ایرج کی کمر مین زنجیر باندھکر لیچلا حنظل جادو تو کہہ چکی تھی کہ جس ساحر سے سامنا ہو گا مین بھلے لڑونگی بس یہ ظاہر ہو کے پکاری کہ او خیرہ سر کہان جاتا ہے لبسرام سمجھا کہ کوئی طلسم کے رہنے والے ہین مگر یہ مجکو خیرہ سر کیون کہتے ہین بس اوسنے ایک نارنج حنظل کے مارا حنظل نے خالی دیکر ایک نیچہ سحر کا مارا کہ اوسکے دو ٹکڑے ہوے صداے دار و گیر پیدا ہوئی ایرج نے کہا کہ اے ملکہ تم نے احسان کیا ہے حنظل نے کہا کہ مین تمھارے پردادا کی لونڈی ہون مگر تم خبردار رہنا کہ یہ راہ بیڈھب بہت ہے شاپور نے کہا کہ اے حنظل ہمکو تم ایسی راہ سے لیچلو کہ جہان کچھ کھٹکا ہو حنظل نے سحر سے دریافت کیا کہ کدھر لیچلون معلوم ہوا کہ اس سمت سے لیچل اور وہان جو حنظل فوج لیکر ایرج کو چھڑانے گئی ہے تو وہ فوج بھی ہزار ہزار دو دو ہزار متفرق ہو کر ہر طرف کو چل نکلی اور خبر دارون نے مرآت کو خبر پہونچائی کہ شکنندۂ طلسم کو حنظل جادو لوح کی فکر مین لیے جاتی ہے اوسنے کہا یہ کہان جائیگی اگر مین نے اسکو نہ مارا تو نام اپنا مرآت جادو نہ پایا یہ کہکر بیس ہزار جادوگرنیان اور بیس ہزار جادوگر اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوئی لیکن اب حال طلسم ہوشربا کا سنئے کہ جسوقت مشتری ہفت سحر کو پانچون عیار بھگا لیگئے افراسیاب پاس گئین مشتری نے مجرا کیا لیکن آنکھین نیچی کر لین افراسیاب نے کہا اے مشتری کس بات کی فکر ہے مشتری نے کہا اے افراسیاب جادو مہرخ کی بارگاہ مین سب بیٹھے تھے لیکن میرا سامنا کوئی نہ کر سکا آپ جو فرماتے تھے کہ عمرو عیار بڑا عیار ہے فی الحقیقت اگر صرصر نہ بچاتی تو وہ مار چکا تھا عیار کے ہاتھ سے مارے جانیسے

بہتر یہ ہے کہ شمشیر زنی کیجئے یا تو مہرخ کو غارت کر دیجئے یا مارے جائیے اور دیکھوں عمرو اب کیونکر آتا ہے آگے چار طرف قناتین خیمے کے لگی ہین اب دو طرف کی کھول دونگی افراسیاب نے کہا مشتری ہفت سحر کیوں جہالت کرتی ہے وہ عیار بڑا زبردست ہے افراسیاب سے کہا مین نہایت خبرداری کرونگی اور رخصت ہو کے خیمے مین آئی آتے ہی طبل جنگ بجوا دیا یہان مہرخ کو خبر ہوئی مہرخ نے بھی طبل جنگ بجنے کا حکم دیا تیاری ہونے لگی ملکہ مشتری ہفت سحر سوار ہو کے چار لاکھ جادوگر سے چلی مہرخ کو خبر ہوئی بہار و نافرمان و مہرخ اپنے اپنے تختوں پر سوار ہو کے میدان مین آئین سامنے سے مشتری ہفت سحر آئی کہا کہوں صاحبو تمنے ہمارے مار ڈالنے کی فکر کی ہے تمکو کچھ سحر کا زور نہین ہے غیر شخص کا بل ہے ارے بل تو اپنا بل بگانا بل جائے چل آؤ میرا سامنا کرو بہار جادو کی طرف سے نیستان جادو نکلا فولاد کا گولہ مشتری پر مارا مشتری نے خالی دیکے ایک پتھر مارا نیستان کے سینے سے پار ہو گیا مشتری نے کہا اے مہرخ تو میرا سامنا کر یہ سنکے بہار جادو نے داہنی طرف سے نکلکے ایک گیند پھولوں کا مارا مشتری نے خالی دیکے ایک ناریل مارا نتیجہ بنا ناریل روک لیا مشتری نے کہا ارے تو نے میرا گولہ رد کیا جھنجھلا کر تلوار ماری بہار نے رد کی بہار نے تلوار مشتری کے ماری اڑ گئی اگر اڑ نہ جاوے تو کوتین اڑ جائین دستک دی داہنے بائین طرف سے زمین پھٹی سو ہاتھی ادہر سے اور سو ہاتھی ادھر سے نکلے لشکر مہرخ پر آ کے گرے فوج پسپا ہوئی بہار جادو نے گچھا پھولوں کا مارا بہت سے ہاتھی مر گئے بہار جادو نے ناریل مارا مشتری کا چہرہ جھیلتا ہوا نکل گیا مشتری نے دستک دی ایک ٹکڑا ابر کا سپید اٹھا اور برسنے لگا تمام لشکر کا یہ عالم ہوا کہ اپنا اپنا سر پکڑ کے ہر ایک بیٹھ گیا مہرخ و بہار و نافرمان تختوں پر سے گر پڑین مشتری ہفت سحر پکاری زدم و پست کردم اتنی سی لڑائی پر اتنا سر اٹھایا تھا افراسیاب کو یہ تماشا دکھاؤں ان سب کو تو نہین لسنے دو پھر مشتری ہفت سحر طبل و بوق خوشی کے بجاتی ہوئی خیمے کو روانہ ہوئی خیمے مین اتر کے ایک تخت پر مہرخ و بہار و نافرمان کو قید کیا اور ایک جادوگر کو نامہ لکھکے دیا کہ افراسیاب جادو کے پاس لیجاوے جادوگر نامہ لیکے طلسم کو گیا ملکہ حیرت جادو نے کہا کہ افراسیاب جادو ظلمات کو

گیا ہے نامہ مجکو دیدو جادوگر نے نامہ حیرت کو دیا حیرت جادو نے نامہ پڑھا نہایت خوش ہوئی
اور کہا زمرد یاقوت ملکہ مشتری ہفت سحر نے لڑائی ماری اور مہرخ و بہار و نافرمان کو
پکڑ لائین اسواسطے سوار ہوکے خیمے مین مشتری کے آئی کہا ملکہ مزاج تو اچھا ہے مشتری نے کہا
اچھا ہے دیکھو تو مین ان کو پکڑ لائی کہ جنکو کوئی نہ پکڑ لایا حیرت نے کہا اگر افراسیاب ہوتا تو ابھی
سر کاٹتا اپنے پاس رہنے دو عیارنیون کو بلاتی ہون یہ کہکے عیارنیون کو بلایا اور دو سو
جادوگر زبردست طلسم کے بلائے کہا صرصر تم خبرداری کرنا جبتک افراسیاب آوے چنانچہ
دو سو جادوگر طلسمی و دو سو مشتری کے پانچون عیارنیان جو حاضر تھین اونکو سونپ کے حیرت
جادو روانہ ہوئی کہا مشتری ہفت سحر جمشید و سامری کو سونپا عمرو عیار سے خبردار رہنا
مشتری ہفت سحر نے کہا قسم ہے لقا کی مین آپ خبردار رہونگی تمام رات نہ سوونگی غرض
حیرت جادو تو سب کو خبردار کرکے رخصت ہوگئی مشتری نے چار سو جادوگر گرد قیدیون کے
بٹھا دئے اور عمرو عیار نے جو آکے دیکھا کہ تمام لشکر گردن جھکائے بیٹھا ہے اور بہار و نافرمان
و مہرخ نہین ہین بارگاہ مین آکر شکیل جادو سے دریافت کیا اور قنطورہ زربفتی پاتابہ سقلاتی
جبلہ ناحق سے چست و چالاک ہوکے مشتری ہفت سحر کے خیمے کیطرف روانہ ہوا اور ایک فراش
کی شکل بنکے چلا پگڑی سر پر سات پاٹ کا جامہ کمر مین گلگیر میلا سا رومال ہاتھ مین لیکر
داخل بارگاہ مشتری ہفت سحر ہوا دیکھا کہ پنچشاخے و دوشاخے روشن ہین گلگیر نکالکے گل کترنے
لگا قضائے کار صرصر شمشیرزن وہان آئی اور اسنے پہچانا کہ عمرو گل کتر رہا ہے پکاری اے
سونڈی کاٹے تو یہان بھی آیا ارے اس فراش کو لینا جانے نپائے صرصر نیمچہ پکڑ کے آگری عمرو نے
نیمچہ کھینچا نیمچہ بازی کرتے کرتے اچک کے خیمہ کے باہر گلیم عیاری اوڑھ کے غائب ہوگیا مشتری
نے کہا یہ کون تھا صرصر شمشیرزن نے کہا عمرو تھا جان بیچے پھرتا ہے اوسکے سردار تم پکڑ لائی ہو
وہ حتی الوسع جانے نہ دیگا ایسی ہی ہوشیاری سے رات گذر جائے تو بہتر ہے اور عمرو نے
باہر جا کر دیکھا کہ شرارہ کا ہاتھ ایک جادوگر پکڑے لئے جاتا ہے شرارہ نے عمرو کو پہچانا عمرو نے
جست کی شرارہ نے کہا خواجہ کہان چلے اوس جادوگر نے ہاتھ چھوڑ دیا دونون عمرو کے پیچھے
دوڑے جب شرارہ ایک پہاڑ کے درے مین پہونچی ساحر نے پیچھے سے کمند کے حلقے مارے شرارہ کی

مشکیں باندھ لیں پکارا میں برق فرنگی عمرو خوش ہوا کہا بیٹا بڑا کام کیا عزت رکھلی عمرو شرارہ کی صورت بنا اور شرارہ کو مہار کے درے میں باندھ دیا برق فرنگی نے کہا استاد صرصر سے بچے رہنا عمرو نے کہا چلو پہر ڈیڑھ پہر رات جا چکی ہے اگر افراسیاب آگیا تو غضب ہو جائیگا اپنی الفت میں تو بچو لگا آگے جو مقدر یہ کہکے خیمے کو آیا شرارہ تو بنا ہوا تھا اور وہاں پانچوں عیار بچیوں کا بندوبست تھا صاف خیمے میں چلا آیا صرصر نے کہا شرارہ تو کہاں گئی تھی کہا بلا لوں خیمہ کی گرد آوری کرتی تھی صرصر نے کہا میرا اسباب دے شرارہ نے کہا جلدی کیا ہے اب نہیں دو گھڑی کے بعد لینا صرصر نے پہچانا یہ عمرو ہے پکاری لیجیو یہ عمرو ہے چار طرف سے جادوگر آگرے عمرو نے نیمچہ کھینچکر مار ہٹایا جب لوگ متفرق ہوے صاف گلیم عیاری اوڑھکے غائب ہو گیا صرصر نے کہا شرارہ کی قسمت میں خدا جانے کیا تھا نہیں معلوم کیا کیا مشتری اوٹھ بیٹھی کہا ارے قیدیوں کو میرے پلنگ کے برابر لاؤ پلنگ کے برابر تخت لے گئے چار سو جادوگر کی چوکی کو ہٹاکے کہا ایک سامنے کی قنات کھول دے اور کوئی نہ آنے پاوے عمرو جو بھاگا دل میں کہتا ہے یلو اداجان کوئی عیاری تباہ ہوا کے پلٹنے میں دیر لگتی ہے وہیں عیاری سوجھی پکارا وہ مارا خیمہ میں ہکیل کے آیا صاحب سلامت کی وہاں بیٹھ کے سو دو سو جادوگردن کو بلایا برق فرنگی کو ایک دولہا بنا کے گھوڑے پر بٹھایا تاشہ مرفہ ڈھول لیکے روانہ ہوا جبکہ مشتری کے خیمے کے نزدیک پہونچا ایک مرتبہ ہنجغا آتے روشن کروادے باجا بجنے لگا برات لیکے چلا جادوگر دوڑے کہ برات آتی ہے مشتری بھی دیکھنے لگی صرصر و صبا رفتار و شمیمہ نقب زن تیز نگاہ سب دیکھنے لگیں عمرو نے زنبیل سے سوا سو انار بیہوشی کے نکال کے دے کہ چھوڑتے چلو لوگ کہتے ہیں کیا خوب انار ہیں اور برات خیمے کی طرف دبتی آتی ہے برابر خیمے کے آکے بہت سے انار بیہوشی چھوڑدے ملکہ نے کہا کیا روشنی بھلی معلوم دیتی ہے لیکن گندھک کی بو نے سر بھرا دیا عمرو عیار برات لئے ہوے ایک پہاڑ کے درے میں گیا اب جادوگر حیران ہیں کہ عمرو نے کیا عیاری کی برات لئے ہوے چلا آیا اور عمرو نے جادوگردن سے کہا لو اب تم جاؤ برق سمجھا کہ جو کچھ عیاری تھی وہ اناروں میں تھی برق نے کہا میں تو نجاؤ نگا کہا اچھا بیٹا تم رہجاؤ عمرو عیار برات رخصت کرکے خیمے میں آیا دیکھا تو سب کے سب بیہوش پڑے ہیں پکڑ کے خنجر کھا بیٹا برق فرنگی کا لوٹ سرچار مزدور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زنبیل سے نکال کے کہا خبردار بند نہ ٹوٹنے پاوے اور آپ خنجر پکڑ کے گھسا چارسو جادوگرونکا سر کاٹ ڈالا مہرخ و بہار وغیرہ سے کہا منم شاہ عیاران عیاریون چھوڑا لیجاتے ہین اور خنجر پکڑ کے مشتری ہفت سحر کا چوٹا پکڑ جیون ہی خنجر مارا خنجر جھڑ گیا اور جا بجا سے کٹ گیا پھر تو سب شمعون کو جمع کر کے پھونک دیا زنبیل سے کڑاہی نکال کے سیسہ گرم کر کے مشتری کے حلق مین چھوڑ دیا مبرز کی راہ نکل گیا غل ہوا کہ کشتی مرا نام من مشتری ہفت سحر بود مہرخ و بہار و نافرمان کا سحر اوتر گیا لشکر پر آ گرے سیکڑون ہزارون جادوگر مار ڈالے حیرت جادو کو خبر ہوئی مشتری ماری گئی عمرو عیار مہرخ و بہار و نافرمان کو لیکے طرف خیمے کے روانہ ہوا جسوقت مہرخ اپنے خیمے مین پہونچی نہایت خوش ہوئی افراسیاب کو خبر ہوئی کہ مشتری ہفت سحر ماری گئی سُن ہو گیا دلمین کہا اے افراسیاب عجب طرح کا مقدمہ ہے جو گیا جیتا نہ پھرا بعد فتح کے شکست ہوتی ہے کہا اے حیرت جادو اب کچھ تدبیر بتاؤ حیرت جادو نے کہا آپ مالک و مختار ہین افراسیاب نے کہا مجکو مشتری کے مارے جانیکا یہ رنج ہوا ہے کہ بیان مین نہین آتا جب عمرو پکڑا جاتا ہے مجکو دم دیکے چھوٹ جاتا ہے اب جی چاہتا ہے اسکو خوب ایذا دون یا اسکا کوئی شاگرد مار ڈالون جب چین آوے یہ کہکے کہا ملکہ حیرت جادو جاؤ اسوقت مین ظلمات کو جاتا ہون کل آکے عمرو کا کام تمام کرونگا اور سوار ہو کے ظلمات کو گیا ملکہ حیرت جادو اپنے مکان پر گئی اب یہان مہرخ نے عمرو عیار سے کہا ہمارا ارادہ یہ تھا کہ کوکب کے مکان مین جائین اور بران شمشیرزن جو مردہ ہے اس کے لئے کچھ تدارک کرین مشتری ہفت سحر کے مارے جانیسے افراسیاب کو قلق ہوا ہوگا کچھ نہ کچھ آفت آئیگی یہ کہکر خاموش ہو رہی اسکو تو رہنے دیجئے مگر اب حال ایرج کا سنئے کہ وہان ناکہ بندی ہو رہی ہے اور مرات جادو کا حکم ہے کہ جس کے ہاتھ شاپور اور ایرج لگین وہ پکڑ لائے کہ بہت کچھ انعام پائے اور شاپور اور ایرج ایک سمت کو چلے جاتے ہین ملکہ خنظل جادو نظرون سے غائب ہین ایرج کو راستے مین ایک جادوگر ملا اور اُسنے اُنسے کہا اے عزیز جیسے تم بے کلیجے بہادر ہو کچھ کہا نہین جاتا ہے مگر جو تم طلسم فتح کرنے آئے ہو تو یہ ممکن نہین کیونکہ یہ طلسم ایسا ہے کہ جسکو کوئی توڑ نہین سکتا ہے ایرج نے کہا اب تو ہم آگئے بغیر طلسم توڑے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہاں جائینگے شاپور یہ کلمہ سنکر جادوگر تو ایرج سے باتیں کرتا تھا یہ بھاگ کے کسی غار میں چھپ رہا اور اس جادوگر نے ایرج سے کہا کہ پہلے تو مجھسے پوچھو پھر طلسم توڑنا یہ کہکر دستک دی کہ ایرج کو لرزہ آیا ایرج بیٹھ گیا - اس جادوگر نے کہا کہ بس اتنی ہی کائنات پر طلسم توڑنے آئے تھے یہ کہکر ایرج کو اپنے ہمراہ لیا اور مرات جادو کے پاس لیکر چلا ایرج نے کہا بھی کہ تو میرا شریک حال ہو جا مگر اس نے نہ مانا شاپور غار میں حیران ہے کہ ایرج کدھر گیا غرض یہ غار سے نکلکر ایک سمت کو چلا اور حنظل جادو ایک درے میں پہاڑ کے گئی تھی پانی پینے کو وہاں دیکھتی کیا ہے کہ ایک ساحر پانی بھر رہا ہے حنظل نے کہا کہ میں پیاسی ہوں اس نے کہا کہ لو پانی پیو اسنے پانی پلایا پانی پیتے ہی اسکو تھرتھری آئی اور اس ساحر نے کہا کہ اے ملکہ تو مجکو نہیں جانتی ہے اور میں تجھے جانتا ہوں تو نے ہی تو گھر غارت کیا حنظل نے کہا ارے تو کون ہے اس نے کہا میں کوئی ہوں میں تمھیں پکڑ کر مرات جادو کے پاس لیجاؤنگا چنانچہ جو پانی پلایا تھا وہ پانی سحر کا تھا حنظل کا کچھ بس نہ چل سکا اور یہ اسکو گرفتار کرکے لیچلا راہ میں شاپور نے یہ حال دیکھا اور دل سے کہا کہ یہ بھی قدرت خدا کی ہے کہ حنظل پکڑی گئی یہ کہکر ایک جادوگر بنکے اس جادوگر کے پاس آیا اور کہا اے عزیز شاباش ہے کیا کام کیا ہے مرات جادو کو خبر ہوئی کہ ایک جادوگر حنظل کو پکڑ لایا ہے وہ بہت خوش ہوئی میں اور مجکو بھیجا ہے کہ تم جاکر اسکو لے آؤ کوئی چھڑانے نہ پائے جادوگر نے کہا کہ دیکھئے ملکہ مرات جادو کیا سلوک کرتی ہیں شاپور نے کہا کہ وہ سلوک ہوگا جو کبھی کسی کے ساتھ نہوا ہوگا یہ کہکے پیچھے ہٹ کے کمند کے حلقے مارے کہ ساتوں بند اس کے کچے ہوگئے اس نے جھٹکا مارا اوندھے منھ گرا اس نے اسکا سر کاٹ ڈالا حنظل جادو حیران تھی کہ یہ کون ہے مگر حنظل پر سے سحر اتر گیا ایک پنجہ پیدا ہوا کہ وہ شاپور کو اٹھا لیگیا حنظل جادو پیچھے پیچھے پرچھائیں کے اُڑی دیکھتے دیکھتے وہ غائب ہو گیا حنظل نے بلند ہوکے دیکھا کہ ایک بارگاہ تمامی کی میدان میں معلوم دیتی ہے دو چار ہزار جادوگر کی بھیڑ بھاڑ ہے وہ پنجہ اُس طرف جاتا ہے حنظل جادو نیچے اُتری دیکھا کہ مرات جادو ایک تخت الماس پر سوار ستر اٹھارہ سو جادوگرنیوں سے چلی آتی ہے اور آکے اس خیمے میں اتری وہ جادوگر شاپور کو لیکے آیا کہا ملکہ آپ کے حکم سے شاپور کو پکڑ لایا ملکہ مرات جادو بہت خوش ہوئی اور کہا ایک کا کام تو بخوبی تمام ہوا حنظل نگر میں کھڑی ہے کہ ذرا ہاتھ سے

چھوٹے تو صاف اٹھا کے اڑ چلون حنظل اس فکر مین تھی کہ مرات جادو نے کہا اسکو چھوڑ دے
جادوگر نے چھوڑ دیا حنظل جادو نے خیال کیا کہ شاپور اس کے سحر مین گرفتار ہے پہلے اس کو
مار ڈال پھر چل یہ سوچکے حنظل جادو نے ایک گولہ فولادی اُس جادوگر کے مارا جادوگر
گر پڑا سر اڑ گیا مرات جادو حنظل کی پرچھائین پر دوڑی حنظل بھاگی شاپور کے ہاتھ
پاؤن کھل گئے شاپور مرات کے پیچھے پیچھے دوڑا مانند گرد کے اڑ گیا مرات جادو نے
پکارا اری حنظل کہان جاتی ہے حنظل جادو نے ایک ناریل مارا مرات جادو نے خالی دیکر
ایک تیر مارا حنظل نے خالی دیا حنظل نے ایک نارنج مارا مرات پاؤن ہاتھون سے زمین پر
ٹھسکنے لگی تھی شاپور نے پیچھے سے کمند کے حلقے مارے ساتون بند پچ ہو گئے جھٹکا مارا زمین
پر گر پڑی ایک مرتبہ آسمان پر سے تڑاقا ہوا جیسے کوئی پچکاری چھوڑتا ہے اور کچھ بوندیان
شاپور و مرات جادو پر پڑین مرات جادو و شاپور دونون پتھر کے ہو گئے حنظل دوڑ کے جا
ایک پہاڑ کے درے مین چھپ کے دیکھنے لگی بعد دو گھڑی کے دو سو جادوگر تخت لیے ہوئے
آئے اور مرات جادو کو اور شاپور کو اس تخت پر بٹھا کے لیچلے حنظل جادو
یہ دیکھکے پیچھے پیچھے روانہ ہوئی دل مین کہتی ہے کہ اے حنظل جادو اگر تجھپر بھی بوندین
پڑتین تو تو بھی پتھر کی ہو جاتی کہ سامنے سے ایک دریاے مواج نظر آیا وہ جادوگر آئے
اور تخت رکھ کے اور سر ننگا کر کے دعا کرنے لگے چنانچہ وہ تخت پانی مین غائب ہوا اور ایک
بجرا پیدا ہوا اسپر سب ساحر کود کر جا بیٹھے حنظل نے خیال کیا کہ اگر تو نہین جاتی تو شاپور کا
ٹھکانا معلوم نہ ہوگا یہ سمجھ کے یہ بھی کود کے بجرے پر گئی سحر سے غائب تو تھی ہی ایک جادوگر
نے بجرا جو ہلا تو پکارا کہ تو کون ہے جو بجرے پر آیا حنظل جادو یہ سنکر اڑ گئی اس ساحر نے سحر سے
خوب دریافت کیا مگر کچھ معلوم نہ ہوا اب حنظل پھر اتری اور لنگر پکڑ کے لٹک گئی اُسکی عجب
حالت ہے پانی کے تھپیڑے لگتے ہین ہاتھ چھل چھل گئے ہین غرض جاتے جاتے حنظل
نے دیکھا کہ ایک دیوار بنی ہوئی ہے اور اس مین تین در ہین اور اسکے ایک در مین اژدہا اور
ایک مین ببر اور ایک مین مہنت بیٹھا ہے ماش کے آٹے کی مچھلیان بنا بنا کے
دریا مین پھینکتا ہے اور ان درون کے برابر پانی ملا ہوا ہے یہانتک کہ وہ بجرا ابھی اس در کے

برابر پہونچا اسوقت وہ ابتیت اٹھ کھڑا ہوا اور وہ بجبرا ڈوبنے لگا حنظل کو اور کچھ تو بن نہ آیا اڑ کر اُس دیوار پر جا بیٹھی یہان جو اس نے دیکھا تو ایک باغ ہے بہشت برین کا چراغ ہے تختہ تختہ گل و لالہ کھلے ہین جوانان چمن جھوم رہے ہین زمین وہانکی آئینے کی ہے درختون مین بھی آئینے لٹکتے ہین ایک بارہ دری آئینے کی ہے اور باغ مین سنبل پر پیچ کی بہار ہے کہین لالہ با دل داغدار ہے

نظم

اگر سے شاخ شبو کے ہر جا فشان
کہین رائے بیل اور کہین موگرا
ہوا سے بہارین سے گل لہلہے
کہین نرگس و گل کہین یاسمن
کہین جعفری اور گیندا کہین
عجب رنگ پر زعفرانی چمن

بدن بان کی اور ہی آن بان
زمرد کے مانند سبزے کا رنگ
چمن سارے شاداب اور ڈہڈہے
کہین ارغوان اور کہین لالہ زار
سما شب کو داؤدی کا کہین

چنبیلی کہین اور کہین موتیا
روش پر جواہر کٹا جیسے سنگ
چمن سے بھرا باغ گل سے چمن
جدا اپنے موسم مین سبکی بہار
کہین زرد نسرین کہین نسترن

اور سترہ سو عورتین الماس پوش کہ ایک ایک حور جنت سے بھی بہتر ہے اِس بارہ دری مین بیٹھی تھین اس عرصے مین وہ مہنت دو پتلون کو لیکر اس باغ مین آیا اور دو سو جادوگر جو بجرے پر سوار تھے کچھ تو اڑ گئے اور کچھ مچھلیان اور نہنگ بنکے اس دریا مین کود کر غائب ہوے اور ان پتلون کو اس نہنگ نے بارہ دری مین رکھا اور ایک انار توڑ کے کچھ قطرے اسکے پتلون کے ہونٹھون پر ٹپکائے اور کچھ انگیٹھی مین ڈالے کہ دھوان ہونے لگا اور ایک ناریل زمین پر مارا زمین شق ہوئی اور ایک چشمہ پانی کا پیدا ہوا وہ دھوان شاپور اور مرات کو لگا یہ دونون انسان ہوکے اس چشمے مین گرے اور پانی نے چرخ کھایا ایک کشتی پیدا ہوئی بعد کچھ عرصے کے وہ چشمہ تو غائب ہو گیا ملکہ مرات جادو ایک کرسی پر کہ جس مین آئینے جڑے تھے بیٹھی اور وہ سترہ سو لونڈیان جو اس بارہ دری مین تھین ہاتھ باندھکر سامنے کھڑی ہوئین اور ایک طرف شاپور طوق و زنجیر مین گرفتار دو ساحر چابک مارتے تھے مہنت نے مرات جادو کو مجرا کیا اس نے کہا مزاج اچھا ہے مہنت نے کہا دعا کرتا ہون پھر کہا کہ اے ملکہ جمشید و سامری کا باغ ہے کبھی کسی خدا پرست کا قدم یہان نہین آیا پرچھائین نہین پڑی

یہ تم طلسم پر کیا آفت لائین ملکہ نے کہا کہ مین کیا آفت لائی مہنت نے کہا اگر تم جام جادو
کے ساتھ پہلوان طلسمی کو نہ کر دیتین تو یہ آفت کبھی نہ ہوتی اور اے ملکہ یہ کون ہے ملکہ
نے کہا کہ یہ عیار ہے ایرج کا اور حنظل جادو اپنی دانست مین دیوار پر چھپی بیٹھی تھی اور یہ
تماشا دیکھ رہی تھی لیکن پر چھائین دیوار پر معلوم ہوتی تھی مہنت نے کہا کہ اے ملکہ
یہ دیوار پر کون بیٹھا ہے مرات جادو نے جو دیکھا تو معلوم کیا کہ پرچھائین حنظل جادو
کی معلوم ہوتی ہے بس اس نے ہنسکر کہا کہ اے مہنت اسکو پکڑ لے کیونکہ اُسنے جو سلوک
کیا ہے وہ کاہے کو کوئی کرتا ہے اب حنظل جادو نے چاہا کہ مین کو د پڑون مگر دیوار نے چوتڑ پکڑ
لئے اور مرات نے کہا اے مہنت اسکو دیوار پر سے اتار لا مین دونون کا سر کاٹونگی
مہنت اُٹھ کے وہان آیا جہان پرچھائین نظر آتی تھی اور قلم کو گل سرخ مین ڈبو کے تصویر
کھینچی اور ماش کے دانے پڑھ کے مارے دیوار تڑقی اور پتلہ پیدا ہوا اس پتلے سے مرات جادو
نے کہا کہ جا اپنے ہمنام کو پکڑ لا وہ پتلہ اوس دیوار پر سے حنظل جادو کو اتار لایا
اور سامنے مرات جادو کے چھوڑ دیا حنظل جادو بدحواس ہونٹھ خشک برہنہ سر
کھڑی تھی کہ مرات جادو نے اس پتلے سے کہا کہ جا اپنے مقام پر وہ پتلہ اُڑ کر پھر اُسی
دیوار مین سما گیا اور مہنت نے حنظل جادو سے کہا کہ اپنے تئین ظاہر کرو ہم تم ساحر دونون
ایک ہین یہ تمھاری کیا کمبختی تھی کہ تم ہمسے لڑنے کو آئین حنظل نے کہا کہ اے مرات جادو
مین آئی تھی تمہاری ملاقات کو مجکو کسی نے طلسم مین آنے ندیا اور کہین مقام رہنے کا
نہ ملا سامنے فوج قاسم پڑی تھی مین اُسمین گئی قاسم نے میری بہت خوشامد کی مین اسکی
شریک ہو گئی مرات جادو نے کہا کہ اگر ایسا کچھ ہے تو شاپور کا سر کاٹ ڈالو حنظل جادو
کا رنگ سفید ہو گیا دل مین کہا کہ اب تو کیا کریگی عجب طرح کا مقدمہ درپیش ہے
اسمین مرات جادو نے کہا کہ خدا پرست کا ذبح کرنا ثواب ہے حنظل نے کہا فی الحقیقت ثواب ہے
لیکن اگر یہ تیری اطاعت قبول کرے تو تقصیر اسکی معاف کر مرات جادو نے کہا کہ اسکلام سے معلوم ہوتا ہے
کہ تو ملی ہوئی ہے حنظل نے کہا مین تیری تابعدار ہون جو تیرا جی چاہے تو کر مہنت نے یہ سنکے کہا کہ اسکو
آج قید کر دو بس اُسنے ایک کوٹھری مین اسکو قید کر لیا کہ اسمین ایک لونڈی بھی قید تھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چنانچہ دو جادوگرون کو حکم کیا کہ وہ دونون حنظل اور شاپور کو کوٹھری مین بند کر آئے وہان ایک اندھیر اظلمات تھا جب یہ وہان قید ہوے تو اس لونڈی نے پوچھا کہ تم کون ہو شاپور نے کہا ہم کمبخت تھے جو پھنس گئے لیکن اب طلسم ضرور توڑینگے اُس نے کہا تم نصیبونکے بڑے بلی ہو کہ جو طلسم توڑنے کو آئے حنظل نے اسوقت سب احوال بیان کیا اور اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اپنا حال بیان کر اس نے کہا کہ مین کنیز ہون مرات جادو کی اس نے مجھپر تہمت لگائی کہ زہر دیتی ہے بس اس نے مجکو قید کیا ایک دن بیچ کر کے ایک لونڈی آتی ہے کھانا اور پانی دیجاتی ہے چنانچہ کل جو آئی تھی اس نے کہا تھا کہ مین تجکو نکال دونگی اور یہان اس کنیز سے کہ جو کھانا پانی لیجاتی ہے حکم ہوا کہ آج اس قیدخانہ مین تین حصے لیجانا وہ کنیز سب کو کھانا پانی پہونچاتی ہے تین حصے لیکر اس کوٹھری مین انلوگون کو دے گئی اور کوٹھری کو بند کر کے چلی گئی راوی کہتا ہے کہ یہان سات اتیت رہتے ہین اور سبکو کھانا پانی پہونچاتے ہین چنانچہ ایک اتیت کیطرف جو وہ کنیز گئی تو اسنے دیکھا کہ وہ کچھ تختی مین دیکھتا ہے اور روتا ہے اس نے کہا کہ میان اتیت تم کیون روتے ہو اتیت نے کہا کہ مین جو روتا ہون تو تجھے کیا کنیز پانون پر گری اور کہا واسطے لقا اور جمشید کے سچ بتاؤ کہ تم کیون روتے ہو اس نے کہ آج کے ساتوین روز یہ طلسم ٹوٹ جائیگا کنیز نے کہا تو تم پھر اسی واسطے روتے ہو مہنت نے کہا ہان مین اسی فکر مین ہون لیکن اگر تو کسی سے نہ کہے تو مین تجھسے ایک بات کہون اس نے کہا مین کسی سے نہ کہونگی مہنت نے کہا کہ جس بندی خانے مین وہ کنیز قید ہے اسمین دو شخص اور بھی قید ہین کنیز نے کہا یہ تو مین جانتی ہون بلکہ آج کھانا بھی انکو دے آئی ہون مہنت نے کہا کہ یہ جو دونون قیدی ہین یہ طلسم کشا کی رفیق ہین اور ایرج شکنندہ طلسم ہے اسپر سات پہر بھاری ہین بعد اسکے ڈنکا بجا کے فتح کریگا کنیز نے کہا کہ میرے پاس کنجی ہے اس کوٹھری کی چلو تو انکو نکال دین یہ سنکے وہ مہنت اٹھا اور قیدخانے کی کنڈی کھول کے اندر گیا اور حنظل جادو کا ہاتھ پکڑ کے کہا اے حنظل اگر تم طلسم آئینہ کی مالک ہونا تو ہمکو بھول نہ جانا حنظل نے کہا مہنت جی مین تمکو بڑا آدمی کر دونگی مہنت نے کہا یون تو نکلنا نہ ہوگا مگر مین ایک اژدر بنتا ہون اور تمکو

نکل جاتا ہون ایک بیابان مین کچھ لوح کا احوال مجکو معلوم ہے وہان لیجاؤنگا اس لونڈی نے کہا پھر مین بھی تمہارے ساتھ چلون اس نے کہا کہ تم چارون بیٹھے رہو یہ کہکے وہ ہمنت اژدر بنا اور پانی مین گر کے ایک طرف کو روانہ ہوا اور دلمین کہتا ہے کہ جہانتک پانی کی شورش ہے توچلا چل اب انکو تو جانے دیجئے لیکن حال سنئے کہ ملکہ مرات جادو و ملکہ مہلک جادو پاس بیٹھی ہے اور مرات نے مہلک جادو سے کہا کہ عجب طرح کا تماشا ہے کہ ایسے دشمن جانی شکنندہ طلسم ہاتھ لگین اور قتل نہ کئے جائین اُسوقت مہلک جادو نے کہا کہ اچھا کتاب تو دیکھو مرات جادو نے کتاب اٹھا کے سات ورق الٹ کے دیکھا لکھا ہوا تھا کہ تمھارے ملک کا جو آفتاب جادو وااثیت ہے وہ قیدیونکو لیکر نکل گیا مرات جادو حیران ہوگئی اور مہلک جادو کا منھ دیکھنے لگی اس نے کہا کہ تم میرا منھ کیا دیکھتی ہو مرات نے کہا کہ تم کتاب دیکھو اسنے کتاب دیکھی تو معلوم ہوا کہا اے مرات جادو گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے گھر کے لوگ تو دل کے خراب کرتے ہین اچھا تم لڑو ہم جاتے ہین دیکھین کہ آفتاب جادو کہان جاتا ہے یہ کہکے پہلے تو چھیون حجرے اس باغ مین آکر مہنتون کے دیکھے اور جا کے اس کوٹھری کو دیکھا تو وہ کھلی پڑی تھی بس اس نے کہا اے ملکہ تم میرے مکان مین بیٹھی رہو مین جاتی ہون آفتاب جادو کو مع قیدیون کے پکڑ لاتی ہون یہ کہکے غوطہ مار کے پانی مین ڈھونڈھتی ہوئی چلی لیکن ایرج نوجوان کو ایک ساحر عظام جادو نام راستے مین ملا اور وہ انکو اپنے ساتھ اپنے گھر پر لایا اور خیال کیا کہ اسکو اپنے یہان رکھنا بہتر نہین ہے ایسی جگہ رکھنا چاہیے کہ جہان کوئی نجا سکے ہمکی ایک دائی ہے قہر حشم جادو اسکو بلا کے اسنے کہا کہ اسکو مین لایا ہون تو قید کر اس دائی نے ہتکڑیان و بیڑیان پہنا کے قید کیا اور آپ ایک تخت پر آکے بیٹھی حقہ پینے لگی اور لونڈی سے دس گھر کھیلنے لگی اور عظام جادو کا دل گھبرایا جی مین آیا کہ شکار کھیلنا چاہیے دو چار غلام ہمراہ لیکر شکار کو روانہ ہوا اور ایک دریا اسکو نظر آیا کہ موج مارتا تھا حباب اُٹھ رہے تھے پاٹ دریا کا بسان آئینہ سطح و مصفا

نظم

آب تہ دار اور تیرہ بہت ہوش جاتا تھا دیکھ جوش آب	لہر اُٹھتی جو تھی سو خیرہ بہت گوش کرتا تھا گر خروش آب

لجے نطفے کا کیا کہوں میں اوج | باتیں کرتی تھی آسمان سے موج

شراب کا نشہ تو اسکو خوب تھا دل میں آیا کہ ماہی کا شکار کیجیے اور تازہ تازہ کباب مچھلی کے کھائیے بس اس نے مہا جال دریا میں ڈالا اُدھر سے آفتاب جادو آتا تھا وہ جال میں پھنسا عظام نے جال کو کھینچا اور غلاموں نے جھٹکا مارا اور کہا کہ کوئی مہا شیر پھنسا ہے یا مچھوا ہے یا نہنگ ہے غرض جال کو کھینچا جب کہ باہر نکلا دیکھا کہ ایک اژدہا ہے کہ سفید ٹیکا اس کے ماتھے پر دیا ہے عظام جادو نے کہا کہ یہ تو کوئی جادوگر ہے یا کسی ساحر نے سحر کیا ہے اور آفتاب جادو نے دیکھا کہ عظام جادو ہے کہ شاید مجھے ملجاے تو صورت اصلی بن بس یہ سوچکر پہلے تو شاپور اور حنظل اور لونڈی کو اگل دیا اور آپ تڑپ کر صورت اصلی بننے لگا عظام نے دیکھا کہ اسمیں ایک خدا پرست ہے اور دو طلسم کی عورتیں ہیں مگر ایک ائین غیر ہے عظام جادو نے اُن تینوں کو تو غلاموں کے ساتھ بھجوا دیا اور آپ خنجر پکڑ کے آفتاب جادو کے سر پر آیا آفتاب جلد اصلی صورت بنا اور اس نے دیکھا کہ عظام خنجر پکڑے ہوئے کھڑا ہے بس اس نے کہا اے لعین نے ان لوگوں کا ساتھ کیا ہے تم بھی ملجاؤ عظام نے ایک ناریل اسکے مارا آفتاب جادو نے اس ناریل کو کاٹ دیا اور ایک کتل مارا کہ عظام کے سر کے دو ٹکڑے ہوئے اب یہ غلاموں کو مارنے لگا ان سب کو بھی مار ڈالا پھر وہاں سے ایک قلعہ کے دروازے پر آیا اور ایک گولہ فولادی اس قلعہ کے دروازہ پر مارا وہ ٹوٹ گیا قلعہ میں پانچہزار جادوگر رہتے تھے اسنے ان سبکو مار کے بھگا دیا جمعدار رسالدار جو تھے وہ سب آفتاب جادو کے پانوں پر آکے گرے یہ غل دوانے عظام جادو کی سنا ارادہ کیا کہ چلیے پھر خیال میں آیا کہ ایرج کی قیدی کس کے حوالہ کروں وہاں ایک پہاڑ تھا اسپر محبوب جادو نام ایک ساحرہ رہتی تھی برس اٹھارہ ایک کا سن زلف گرہ گیر اسکی سر حلقہ خوبان روے تابان نسان ماہ درخشان چھاتیاں انمول گات سڈول

نظم

صبح کا سا سمان نظر آیا
ہو تبسم سے لعل کا دل خون
بیٹھی ہاتھوں ہی میں لیے رہیے

کنج لب آرزوے خال و دل
ہنستے دیکھا تھا سو مجھے ہے جنون
ٹک اگر جھکے تو قیامت ہے

سب بنا گوش اسنے دکھلایا
آگے چلنا نگاہ کو مشکل
ناز کی اس میان کی کیا کہیے
پھر قیامت تلک ندامت ہے

دوا جادو کے اُسکو بلا لائی اور اس سے کہا اے محبوب جادو قلعہ مین کچھ غل ہو رہا ہے بس تم ایرج سے خبردار رہو یہ قیدی پر سونکا آیا ہوا ہے مین جا کے لاتی ہون یہ کہکے چلی گئی محبوب جادو نوجوان ہے اور ایرج بھی نہایت خوبصورت ہاتھ پاؤن گول گول سانچے مین ڈھلے ہوئے رخ سرخ و سفید کہ

مسدس

دام دلہاے حسین حلقۂ موے خمدار
تار مو کافر سودائی کے حق مین زنار
طرہ چھوٹا ہوا اور سر پہ ہے بانکی دستار
اور ٹیڑھی سی وہ ٹوپی ہے مغرق زرتار
صاف پیشانی سے تھا بخت بلندی پیدا
چاند ماتھا تھا تو سجدے کا نشان تھا تارا

محبوب جادو اسپر فریفتہ ہوئی اور ایرج بھی عاشق ہوئے سلطان عشق نے دونونکے دل پر چڑھائی کے ڈیرے ڈالدئے

نظم

ملک دلپر عشق نے جب آنکے ڈیرا کیا
گھر کیا املاک مین اور جان پر دعوی کیا
بھیجکر کوچہ بکوچہ دہ بدہ فوج جنون
کرکے تسخیرات پھر اپنا عمل برپا کیا

محبوب جادو نے ہر چند ضبط کیا مگر نہو سکا ایک آہ کی اور زبان سے نکلا کہ بیت تیر اژان ناوک برفتہ جست بر جگرم آمد و تا پر نشست ایرج نے بھی شعر عاشقانہ پڑھے

ابیات

اس تپش کا ہے مزا دل ہی کو حاصل ہوتا
کاش مین عشق مین سر تا بقدم دل ہوتا
آسمان درد محبت کے جو قابل ہوتا
تو کسی سوختہ کا آبلۂ دل ہوتا
دل گرفتو نکی اگر خاک چمن مین ہوتی
تو جہان دیکھتے ہو غنچہ وہان دل ہوتا

محبوب جادو نے بیساختہ کہا کیون صاحب یہ کیا پڑھا ایرج نے کہا جو سمجھتے پڑھا وہ سمجھے بھی پڑھا ایرج نے دلمین کہا کہ طلسم مین ہم تو قید ہوئے مگر ہمتو قید تھے ہی دل بھی ہمارا قید ہوا اور محبوب اپنے دل مین کہتی ہے کہ دوا آئیگی تو ایرج کو لے لیگی کچھ تدبیر کر سوچتے سوچتے کہا کیون صاحب تمھارا نام کیا ہے ایرج نے کہا میرا نام ایرج بن ملک قاسم لعل حقتان خاور سیاہ علمشاہ کا پوتا ہون اور امیر حمزہ صاحبقران کا پر پوتا ہون محبوب نے کہا یہ تو مقدور نہین کہ طلسم بن مین تمھارا ساتھ دون مگر سامنے وہ جو پہاڑ ہے اسپر میرا مکان ہے اور کسی کا دیا لیا نہین کھاتی ہون تابعدار نہین ہون تم میرے مکان مین چلو تجھو بی بیٹھے رہنا یہ کہکے محبوب نے ایک ماش کے آٹے کا پُتلہ بنا کے زندہ کرکے ہتکڑی بیڑی پنہا کے ایرج کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عقید تو دفع کر دی اِس پُتلے کو وہی ہتکڑی بیڑی پنہا کے ایرج کو سحر سے غائب کر کے کنیزون کو طلب کیا اور کہا مین کسی کام کو جاتی ہون تم خبردار رہنا یہ کہکر ایرج کو لے گئی اور اپنے مکان مین لائی وہان تمام اشیا اسباب عیش و آرام مہیا تھا کنیزین خدمت کو حاضر تھین گلابیان شراب کی کباب کی قابین خنیگیر دان چوگھڑے عطردان پاندان وغیرہ سب موجود تھا چنانچہ ایرج وہان بیٹھا ناچ ہونے لگا ایرج نے محبوب سے کہا اگر تم مسلمان ہوجاؤ تو مین شراب پیون وہ مطیع اسلام ہوئی اب دور جام مے ارغوانی چلنے لگا جلسۂ عشرت آراستہ ہوا یہان وداع جقلعیہ مین آئی دیکھا کہ عجب طرح کی تباہی ہے لوگ بھاگے جاتے ہین غل ہے اُس نے ایک آدمی سے پوچھا کہ کیون یہ غل کیسا ہے اُس نے کہا کہ عظام مارا گیا آفتاب جادو کے ہاتھ سے اور آفتاب جادو نے یہان آکر اور ساحرون کو مارا یہ اسی کا غل ہے وداع نے سنکر ایک ناریل سحر کا تیار کیا اور چلی خنظل جادو اور شاپور خوشنود بیٹھے تھے کہ وداع سامنے سے نظر آئی وہ ساحر جو ملگئے تھے انھون نے کہا کہ عظام جادو کی وداع آتی ہے اسے آفتاب جادو یہ بڑی آفت برپا کریگی یہ وہ ساحر کہہ رہے تھے کہ وداع نے آکر ناریل آفتاب جادو پر مارا آفتاب جادو نے خالی دیا لیکن پیچھے جو دس بارہ ساحر کھڑے تھے وہ ناریل اُنکو توڑ گیا شاپور جست کرکے وداع کے برابر آیا وداع نے اُسکے ایک تلوار ماری آفتاب جادو نے جو جست کی شاپور کے تلوار نہ پڑی مگر اسکی ایڑی کٹ گئی اور خنظل جادو نے گولا فولاد کا مارا وہ وداع کی داہنی ران مین لگا تو لنگڑی وداع نے اب چاہا کہ مہلک جادو کو خبر کرون بس یہ وہان سے چلی آفتاب جادو نے کہا کہ یہ ضرور کہین گر کر مر جائیگی اور مہلک جادو دو تین کوس تو پانی مین آیا بعد اِس کے پانی سے نکلا اور حیران کھڑا ہے کہ آفتاب جادو زمین مین گھس گیا اُڑ کر آسمان پر گیا ہوا وداع چلی جاتی ہے اسکو پیاس معلوم دی اور کچھ بھوک ہوئی خیال مین آیا کہ دریا پر مرغابیان بیٹھی ہین چلکے شکار کر اُنھین کے کباب کھا اور پانی دریا کا پی یہ سوچکر جانب دریا چلی مگر ران جو زخمی تھی تو گر پڑی اور اس نے دیکھا کہ مہلک جادو کھڑا ہے اور مہلک نے بھی دیکھا کہ ایک عورت گر پڑی دیکھا جو یعنی عظام کی وداع ہے پکار اکر ارے تجکو کیا ہوا پس اس نے کہا کہ جمشید وسامری نے سزا دی اسے مہلک محلہ عظامیہ مین یہ حال ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ عظام جادو کو آفتاب جادو نے مار ڈالا یہ کہکر سب حال بیان کیا مہلک جملہ کیفیت
سنکر قلعہ کے برابر آیا اور اس نے برف گرائی کہ دو تین سو ساحر ہلاک ہوا پھر پتھر برسائے شاپور
اور حنظل حیران ہین کہ یہ کیا ماجرا ہے اور دولتے کہا اے مہلک دیکھیے وہ چارون جادوگر
کھڑے ہین مہلک نے سحر کر کے چار گھڑی مین سبکو قید کیا اور جو شریک ہو گئے تھے
وہ مہلک کے پائون پر گرے مہلک سب کو باندھکر لیچلا ددا نے کہا اے مہلک ایرج بھی
میرے پاس ہے مہلک یہ سنکر نہایت خوش ہوا اور وہ مہلک کو اپنے مکان مین لائی نذر دی
اور کہا بلالون اندر دالان مین چلیے مین محبوب جادو کو چھوڑ گئی تھی دالان مین جاکر دیکھا محبوب
جادو کو نپایا کنیزون سے پوچھا کہ محبوب جادو کہان گئین کنیزون نے کہا ابھی کہین
گئی ہین مہلک سے آگے بڑھکے جو دیکھا تو ایرج کی آنکھ نہین پھرتی ہے مہلک نے کہا
اے ددا یہ تو سرد ہو گیا ددا نے جو ہاتھ پکڑ کے دیکھا تو واقعی مر گیا ہے ہوا یہ تھی ددا کے ہاتھ مین
آٹا لگا تھا خشک ہو گیا مہلک نے کہا کہ ارے تیرے ہاتھ مین ماش کا آٹا لگا ہے اُسنے کہا صدقہ گئی
تھی کل یہ پکڑ آیا تھا آج کیا سڑ گیا مہلک نے ایک لکڑی سے ایرج کے پتلے کو ڈھکیلا وہ ماش کا پتلہ
تھا گر پڑا سر الگ دھڑ الگ ہو گیا مہلک نے کہا یہ تو ماش کا آٹا ہے اے ددا چلو تو محبوب
کے پاس دہان محبوب جادو نے خوب شراب پی تھی ایرج کو نشہ تھا بارہ دری مین
پردے ڈال کے ایرج کے ہاتھ پر سر رکھے لیٹی تھی ایرج نے اسوقت دیکھا کہ محبوب کی
چوٹی سے کچھ کھل کے تیرے ہاتھ پر آرہا تھا کے جو دیکھا تو کاغذ پایا اسمین لکھا تھا کہ شاید یہ
کاغذ ایرج کے ہاتھ لگے یہ صندوق مخملی جو دھرا ہے اسمین ایک تلوار ہے ایرج اٹھا برابر
محبوب نے آنکھ کھولی کہا ایرج کہان جاتے ہو کہا پیشاب کو جاتا ہون محبوب نے جو دیکھا کہ
چوٹی کھلی ہے بے اختیار کہا ہائے میری مان نے کہا تھا کہ تیری چوٹی جو کھلجاوے تو جاننا کہ تیری
جان گئی اور ایرج صندوق پاس پہونچا کہا ارے کمبخت کہان جاتا ہے میرے مارنے کا ارادہ
ہے اور دوڑی ایرج یہ نجانتا تھا کہ اسکی قضا اس تلوار سے ہے محبوب نے ایک نارنج مارا
ایرج نے دوڑ کے ایک تلوار ماری محبوب جادو دو ٹکڑے ہو گئی سب مکان باغ بارہ دری
اُڑ گیا دیکھا تو میدان ہے خیال جو کیا قبضہ پر لکھا ہے کہ جسکے ہاتھ یہ تلوار لگی اُسکی

قسمت بڑی زبردست ہے اسی طلسم کے تہ خانہ میں ایک گھوڑا ہے اُسپر سوار ہو کے جادو سے لوح کا کھٹکا نالگیگا ایرج نوجوان تہ خانیکو لگے دیکھنے دیکھا ایک طرف گھوڑا مع ساز و یراق کھڑا ہے ایرج بسم اللہ کہکے سوار ہو کے طرف مشرق کے روانہ ہوا دل مین کہتا جاتا ہے دیکھئے کدھر مقدر لئے جاتا ہے چنانچہ ایک بیابان ملا دیکھا کہ ایک درہ پہاڑ کا ہے اُسپر چار عصا بردار عصا ہاتھونمین لئے کھڑے ہین پہاڑ پر سے اترے اور ایرج کو سلام کیا کہا ہم جانتے ہین کہ تم شکنندۂ طلسم ہو لیکن کسی نے طلسم آئینہ فتح نہین کیا ہم کو تیری جوانی پر رحم آتا ہے اے عزیز ان درون مین ایک درہ ہے بہتر یہ ہے کہ نکل جا ایرج نے کہا اگر ہماری زندگی ہے اور قسمت مین ہے تو فتح کرینگے اگر نکلجانے کا ارادہ ہوتا تو کیون آتے یہ کہکے ایرج ایک سمت کو چلا عصا بردارون نے کہا بھائی اسکا نصیب زبردست ہے اُسی سمت جاتا ہے جدھر کچھ فائدہ ہوئیگا غرض ایرج کو جاتے جاتے ایک بیابان ملا دیکھا ایک باغ ہے دروازہ کھلا ہوا ہے پہلے تو ارادہ کیا کہ باغ مین جا کے سیر کیجئے پھر خیال مین آیا کہ اے ایرج ہاتھ پاؤن کھلے ہوئے ہین مرکب پر سوار باغ مین جا کے کسی آفت مین جو گرفتار ہو جاؤ اس سے نہ جانا بہتر ہے یہ سوچ کے ایک سمت کو چلا اور مہلک جادو جو محبوب جادو کے مکان پر آیا دیکھا محبوب ماری گئی مہلک نے کہا ارے دوا یہ کیا ہوا دوانی ہمار نڈی فریب مین آگئی دوست دشمن نہ سمجھی آخر اپنی جان کھوئی مہلک جادو نے کہا میرے ہاتھ سے کہان جائیگا لیکن ان قیدیون کو ساتھ لئے چلنا مناسب نہین ہے انکو قید کیجئے مہلک جادو کو سب احوال طلسم معلوم ہے یہ ایک جنگل مین گیا وہان ایک مکان بنا ہوا تھا اسکا دروازہ کھول کے حنظل جادو آفتاب جادو شاپور اور دونون لونڈیون کو قید کیا اور آپ ایرج کی فکر مین چلا اور ایرج پہردن رہے ایک بیابان مین پہونچا کہ وہ جنگل باغ کیطرح روش پڑی سے آراستہ درخت گنجان سایہ دار لگے ہوئے کوڑیالہ رشک لالہ پھولا ہوا سبزۂ زمردین لہلہاتا ہوا چلتی تو جوبن دکھاتا

نظم

نہال سبز مثل باغ پیدا
تو منن جا بجا مرغ خوش آہنگ

درخت اکثر مگر سب کا جدا رنگ
ہر اک کے زمزمہ کا کچھ نیا ڈھنگ

زمین شفاف رستے صاف درو
نہ ملتا ایک سے تھا ایک کا رنگ
لبالب آب سے نہرین ہر اک سو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri.

جو لیجا یئن دلِ عاشق سے قابو	کوئی گل شل روے ماہ براق	اُڑا ہئٹ ہین کوئی مشہور آفاق

دہان ایک نقاب دار مرکب پر سوار برچھا ہلا رہا تھا اور پیچھے اس کے آٹھ دس سوار کھڑے تھے اور ایرج نے دیکھا کہ نہایت خوب برچھا ہلاتا ہے اور کس خوبصورتی سے برچھے کے ہاتھ نکلتے ہین کہ طبیعت وجد کرتی ہے بس اُسنے آگے بڑھ کے کہا کہ سبحان اللہ کیا خوب برچھا ہلاتے ہو اور کیا خوب کثرت بہم پہونچائی ہے اسمین گھوڑے نے جو جست کی جھٹکا جو پڑا نقاب کے بند ٹوٹ گئے ایرج نے دیکھا کہ ایک عورت ہے جسکا چہرہ بسان آفتاب تابان اور مہر درخشان تابندہ ہے مانگ سے اسکی کہکشان منفعل زلف مین اُسکی شب قدر کا دل خنجر مژگان سے دل عاشق ٹکڑے ٹکڑے چھریان کلیجے پر چلین چشم فتان مفسدہ پرداز گردش مردمک چشم فسون ساز بینی سے گل شبو کا ناک مین دم عارض تابان سے ماہ مہر نادم ذقن سیب جنت سے بہتر انار سینہ انار بہشت سے خوشتر ناف ساغر حسن شکم لوح سیمین آئینہ کف پا حنا سے رنگین ابیات

چشم کرشمہ جان تغافل	سامان اس کے شان تغافل	پانی ہے ابرو کا اشارہ
غمزہ نے اک خنجر مارا	رخصت دے گر عشوہ گری کو	ایک ہی جلوہ بس ہے پری کو
ہنسنے مین وہ صفائی دندان	برق خرمن عالم امکان	آہ صفائی اس سینہ کی
غیرت افزا آئینہ کی	شکل جبین مین یہ ناز کہان ہے	صورت ہے انداز کہان ہے

ادھر تو اس کے بند نقاب ٹوٹے اُدھر ایرج کا دل ٹوٹ گیا اور اس عورت نے اپنے سوارون سے کہا کہ عجب بات ہے کہ سالہا سال سے یہ نقاب بندھی رہتی تھی کبھی بند نقاب نہین ٹوٹے آج کیا ہے کہ یہ ٹوٹ گئے یہ کہہ کے ایرج کیطرف دیکھا اور کہا اے جوان تیرا کیا نام ہے ایرج نے کہا مجھے ایرج بن قاسم کہتے ہین اُسنے کہا کہ اے عزیز یہ طلسم سیر کا مقام نہین ہی یہان جو آیا پھنسا جیتے جی باہر نہ نکلا سرکار ناحق آئے ایرج نے کہا کہ ہمارے تمھارے راہ مین ملاقات ہوئی اگر اپنے گھر لیچلو تو سب حال بیان کرین یہ شہزادی کہ نام اسکا مینا جادو ہے اس نے کہا اچھا چلو ایرج اسکے ساتھ ہوا راہ مین اس نے کہا کہ اے ایرج دس بارہ دن ہوئے ہین کہ قلعہ مینا کی کچھ خبر نہین معلوم اور مین اپنے بھائی آسمان جادو کو قائم مقام کرکے شکار کو نکلی تھی ایرج نے کہا کہ خیر دعا غنیمت ہوئی کچھ گھبراؤ نہین مگر

حال سنئے کہ ایک جلاد جادو ہے کہ وہ قزاقی کیا کرتا تھا اسنے جو یہ خبر سنی تو چالیس ہزار قزاقون کو ہمراہ لیکر قلعہ مینا پر چڑھ آیا آسمان جادو نے قلعہ بند کر لیا جلاد جادو نے قزاقون سے کہا کہ تم اگر ارادہ کرو تو مین نہ جاؤن اور نہین تو مین جاتا ہون اور اُدھر قلعہ کے خندق عمیق اور پر آب ہے توپین لچھپر قلعہ پر لگی ہین تیل کے کڑھاؤ گرم ہو رہے ہین پرانے پر اسنے چھپر دیوار قلعہ سے لگے ہین رہڑو رام جنگے چوچلے چکمتا قلعے پر رکھے ہین گولہ انداز برق انداز خشت انداز توپون کے دہنے بائین ٹہل رہے ہین آسمان جادو وزیر کنگرہ زرتار تاج شاہی سر پر رکھے کرسی پر بیٹھا ہے کہ نظم

ہوا اک بات کہتے ہین وہ تیار
لگین ہر سمت توپین اور بندوق
کہ جانا جسکے منھ پر سخت دشوار

کیا سب بند و بست ایسا ہی دلخواہ
بنایا قلعہ کو آتش کا صندوق
غرض در بند خندق کر کے پر آب

جو کچھ اسباب جنگی ہوئے درکار
نہ پائے جسمین لشکر غنیر کا راہ
رکھی چارون طرف آتش کی وہ ما
مہیا جنگ کا تھا سارا اسباب

جلاد جادو مرکب کو دوڑا کے چلا قلعہ والون نے ایک نامہ لکھکر تیر مین باندھکر پھینک دیا اسمین لکھا کہ اے جلاد جادو کیون اپنی جان دیتے ہو پھر جاؤ نہین تو ہم گولے مارین گے تمھارا کہین ٹھکانا نہ لگیگا جلاد نے اس نامہ کو پڑھا اور کہا ع چشم من بسیار ازین خواب پریشان دیدہ است اور گھوڑا ڈال کے چلا قلعہ پر سے گولون کی بوچھار ہونے لگی اور جھکا جھک کر توپین گولے مارنا شروع کئے کہ وہ میدان تمام آتش بہار ہو گیا لیکن جلاد جادو گولون کو بچاتا ہوا اور سحر سے روکتا ہوا قریب خندق پہونچا اور خندق کو فرا گیا اسوقت چھپرون مین آگ لگائی گئی تیل کے کڑھاؤ ہانڈیان بارود کی پڑنے لگین اینٹین اور تیر قلعہ دار مارنے لگے ابیات

لگا چھٹنے قلعہ کا توپ خانہ
کہ جون بادل مین مارے برق چمک
وہ بندوقون کی چھٹنا ہر طرف باڑھ
شب یلدا مین جون تیر شہابی

ہراسان جسکی آتش سے زمانہ
نکلنا توپ سے گولے کا رخشان
کہ شمشیر اجل مین ان سے تھی باڑھ

دھوئین مین اسطرح اڑ جای چمک
گھٹا مین جسطرح مہر درخشان
یہ گولہ سرخ نکلے تھا شتابی

جلاد جادو نے سپر فراخ دامن چہرہ پر رکھ کے ان بلاؤن کو جھیلا اور گرز مارا کہ پھاٹک ٹوٹا اُسوقت تو فوج بھی اُسکی لینا لینا کہہ کے چلی اور مٹی کی ٹوکریون سے خندق کو پاٹا نردبامین لگا لگا کے قلعہ پر چڑھ گئے کچھ لوگ دروازے سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

داخل ہوئے ادھر کی فوج بھی آئی اور تلوار چلنے لگی کہ پھر اشعار

جوانون نے پیا بس آب پیکان — درآوردہ ہوا لشکر وہ اکبار
کرون کیا دشنۂ نازک کی تقریر — کہ پہلوانسے تھے قندیل پر تیر
ہوا ہستی سے بعضونکا نشان گم — ہزارون ہی غرض مجروح تن تھے
ہوئے کفار کچھ گولون سے فی النار — ہوئے کچھ آب نوش تیغ خونخوار
کہون کیا مین ہوا جو تیر باران — لگی چلنے بہم دونون مین تلوار
ادھر اودھر ہوئے مجروح مردم — ہزارون مردے بے گور و کفن تھے

عین گرمی جنگ مین آسمان جادو کا جلاد جادو سے مقابلہ ہوا آسمان جادو نے تلوار ماری جلاد جادو نے سپر پر روک کر جو ہاتھ تلوار کا مارا تو سپر کو کاٹ کر خود و ملغہ زرہ ٹوپ کو کاٹ کرتا دوابرو تلوار اتری آسمان جادو نے دستانے مارے کہ تیغہ جھنا کے نکلگیا مگر جلاد جادو نے کمر مین ہاتھ دے کر آسمان جادو کو اٹھالیا اور چکر دیکر زمین پر مارا اسوقت سب فوج بھاگ گئی اور اُس نے آسمان جادو کی مشکین باندھین اور اپنی فوج کے حوالہ کیا پھر وہان سے دارالامارت شاہی مین آیا اکابرین شہر نذرین لیکر حاضر ہوئے اُس نے اُن سے کہا اے رئیسو شریفو ایک زنڈی ہے مینائے جادو وہ میرا کیا کرسکتی ہے جسکو کہ میری اطاعت کرنا ہو وہ تو قلعہ مین رہے اور جسکو نہ کرنا ہو نکل جائے کچھ لوگ تو پہلے ہی بھاگ گئے تھے جو باقی تھے اُنھون نے اطاعت کی شادیانے عشرت کے بجنے لگے اور جلاد جادو نے خزانہ کھلوا کے روپئے لوگون کو بانٹے اور بعشرت تمام بیٹھا لیکن ملکہ مینائے جادو جو ایرج کو لے آئی تھی راہ مین اس نے خیال کیا کہ ایرج پوشاک اور کپڑے طلسم کے نہین پہنے ہے بلکہ جیسے خداپرست پہنتے ہین وہ لباس پہنے ہے یہ ضرور خداپرست ہے اسے قسم دے کے پوچھنا چاہیئے یہ سوچ کر ایرج سے کہا کہ تم کو قسم اپنے دین و مذہب کی سچ بتاؤ کہ تم کون ہو ایرج نے سب حال بیان کیا انکو ڈر کسکا تھا مینائے جادو نے اپنے دل مین کہا کہ شکنندہ طلسم ہے گھر غارت کرنے آیا ہے اسکو چلکر کسی درے مین زیر کرکے مار ڈالئے اسی فکر مین تھی کہ ایک درہ پہاڑ کا معلوم دیا اسمین اتر کے کہا کوئی شراب لائے وہ جو سوار ساتھ تھے گھوڑے دوڑا کے گئے اور گلابیان شراب کی لائے مینائے جادو کی چوٹی مین ہر چیز زہر کی رہا کرتی ہے اُسنے ایک گلابی مین زہر کو ملایا اور ایرج سے کہا لو شراب پیو ایرج نے کہا کہ مجکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نشہ خوب ہے اور مین پیتا بھی کم ہون اس اثنا رمین دیکھا تو بہت سے جادوگر گٹھریان بقچیان
لئے ہوئے زخمی برہنہ پا برہنہ سر کچھ عورتین کچھ بچے کچھ لڑکے روٹی کا ٹکڑا ہاتھ مین لئے ماؤن کا
دامن پکڑے مان اسکی بھیا رے بھیا رے کہتی چلی آتی ہین مینا ے جادو نے پہچانا کہ یہ
تو تیرے قلعہ کے لوگ ہین پس یہ بدحواس ہوئی اور پکاری کہ تمکو کیا ہوا کس نے زخمی کیا
انلوگون نے جو مینا ے جادو کو دیکھا تو کل حقیقت بیان کی ملکہ نے کہا کہ مین کیا کرون وہ مرد ہے میرے
اسکے مقابلہ کیا ایرج نے کہا اے ملکہ تمنے مجھپر احسان کیا ہے کہ اسوقت شراب پلاتی ہو اور گھر لئے
چلتی ہو تم مجکو لیچلو مین بحکم خدا ایک ہی ضرب مین دو پر کالہ کرونگا ملکہ سمجھی کہ جمشید اور
سامری نے اسی واسطے اسکو بھیجا تھا اگر فتح ہوئی جب تو تیرا ملک ملا اور ناحق تو اسکو
زہر دیتی ہے پھر یہ یون ہی مر جائیگا مار ڈالنے سے اس کے مطلب ہے کیا مضائقہ ہے لیچل یہ
سوچ کر گلابی زہر کی اس نے پھینک دی ایرج نے کہا تمنے شراب کیون پھینک دی کہا مین اٹھاتی
تھی میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی وقصہ مختصر سوار ہو کے دونون چلے جبکہ ۲ دو ۳ تین کوس پر قلعہ
رہگیا دیکھا کہ گانون گرانون دیہہ قریہ اطراف جوانب سب کو لوٹ لیا ہے جبکہ نزدیک قلعہ کے
پہونچے قلعہ پر لوگ دوربین لگائے ہوئے بیٹھے تھے دیکھا کہ مینا ے جادو ایک سوار کو لئے
چلی آتی ہے دوڑ کے جلاد جادو کو خبر کی جلاد جادو نے کہا ایک رنڈی کے واسطے دروازہ بند
کرنا بہادری سے بعید ہے ارے میرا مرکب لاؤ اور سوار ہو کر چلا اسمین مینا جادو آپہونچی جلاد
پکارا ارے تیرے بھائی کو مین نے مارا کام تمام کیا قلعہ بزور شمشیر مین نے لے لیا اگر تو
چاہے تو تجکو ایک حویلی پختہ قلعہ کے باہر بنوا دون بخوبی روٹیان کھایا کر ایرج نے کہا
جو بہادر ہوتے ہین وہ روبرو لڑتے ہین یہ نہین کہ مالک تو شکار کو گئی مکان خالی دیکھ کے لیا
پھر کہتا ہے بزور شمشیر لیا اب اگر لے لیوے تو ہم جانین کہ بزور شمشیر لیا جلاد نے کہا ارے تو کون
ہے نام تو بتا کہا منم ایرج بن قاسم لعل خفتان خاور سیاہ تیری قضا تجکو یہان لائی
ہے جلاد جادو نے طیش کھایا برچھا پکڑ کے سامنے آیا ایرج نے ملکہ کے ہاتھ سے برچھا لیکے
سامنا کیا نیزہ بازی ہونے لگی ایرج نے ایک جگہ اٹکل کی نیزہ سے نیزہ ملا کے
جھٹکا مارا صاف جلاد کے ہاتھ سے نیزہ نکلگیا جلاد نے دوڑ کے تلوار ماری ایرج نے سپر پھینک کے

تلوار ماری جلاد جادو نے سحر کیا دستانے مارے لیکن انگلی کاٹ کے نکل گئی چادر خون کی
منہ پر چھوٹنے لگی جلاد جادو مرکب سے کودا ایرج بھی کودا کشتی ہونے لگی بعد پہر بھر کے
جلاد جادو نے دیکھا ایرج زبردست ہے ایسا نہو کہ باندھلے سحر کرکے پکڑلے یہ سوچ کے سحر کیا
ایرج کے ہاتھ پاؤن ڈھیلے ہوگئے جلاد جادو پکڑ کے لیچلا ملکہ میناے جادو نے کہا ایسے
جوان بہادر کہان پیدا ہوتے ہین جو بیگانے واسطے اپنی جان دین دوڑ کے پکاری اے شہریار
دل کا حال کھو گیا ہوا ایرج نے کہا ملکہ دغا کی میناے جادو سمجھی سحر مین گرفتار ہوگیا
ایک پچکاری پانی کی سحر کرکے ماری تھوڑا پانی ایرج کے منہ مین گیا ایرج پر سے سحر اتر گیا
میناے جادو کے بازو پر یکہ بندھا ہوا تھا کہ سحر اثر نہ کرتا تھا ملکہ نے ایرج کے بازو پر باندھ
دیا جلاد نے ہر چند سحر کیا کچھ اثر ہوا میناے جادو نے کہا اے شہریار مارئے اسکو ایرج
نے شانے پکڑ کے ایک ہکہ دیا چھاتی مین سر دے کے لیچلا یہان مارا یہان پچھاڑا چند قدم لیجا کے
کمر مین ہاتھ دے کے اُٹھا برابر ایک غار مین دے مارا ہڈی پسلی برابر ہوگئی ایرج نوجوان تلوار
کھینچ کے قلعہ کے اندر گھسا میناے جادو کی فوج نے جلاد کی فوج جو تھی مار تلوارین بھگا
دیا اور بہت سے لوگون نے اطاعت قبول کی میناے جادو زر نثار کرتی ہوئی ایرج با
داخل قلعہ ہوئی کہا اے ایرج نوجوان پہلے مین تیری دشمن تھی لیکن اب تیری دوست
ہون مقرر تو طلسم فتح کریگا یہ کہکے کہا باغ عیش مین جشن کی تیاری کی جبکہ تیاری ہوچکی خبر
ہوئی ملکہ معہ ایرج سوار ہوکے باغ مین گئی تخت پر بیٹھی دیکھا نہایت پر تکلف باغ تیار ہے ناچ
ہونے لگا راگ کا سمان بندھا بعد ناچ کے دستر خوان چنا گیا ملکہ و ایرج نے کھانا کھایا
شراب و کباب اُڑ رہے ہین جو آتا جاتا ہے ایرج کو نذرین ہوتی جاتی ہین اور وہان مہلک جادو
تکرین ایرج کی دوا سے کہتا جاتا ہے کہ کہین ایرج کا ٹھکانا نہ لگا چنانچہ کچھ آدمی زخمی
معلوم دئے مہلک جادو نے ایک دو ہتڑ زمین پر مارا ایک اژدر پیدا ہوا مہلک
سحر کا اسباب آراستہ کرکے چلا دوا بھی چلی جبکہ قلعہ مینا پر آیا اژدر قلعہ سے بلند ہوا
لوگون نے خبر میناے جادو کو پہونچائی لیکن اکہ ایرج کے بازو پر بندھا ہوا تھا ملکہ بھی
بھول گئی تھی ایرج تلوار پکڑ کے اُٹھا اور سامنے مہلک جادو کے آیا مہلک نے کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

منم مہلک جادو کے گذارم کہ از دست من زندہ سلامت بردی ایرج نے کہا منم
ایرج نوجوان مہلک اژدر دبا کے آگے آیا اژدر کے منہ سے آگ نکل رہی تھی بہت سے
جادوگر جلگئے مہلک جادو نے ایرج پر تلوار ماری ایرج نے سپر پر روکی سپر کے دو
دو ٹکڑے ہوئے ایرج نے خالی دے کے برابر سے ایسی ایک تلوار ماری کہ خود و بلغہ عرق
چین کاٹکر مع اژدر دو ٹکڑے کئے لینا پکڑنا کشتی مرا نام من مہلک جادو بود درانے جو دیکھا تو
مہلک مارا گیا دوا بھاگی اور ایرج کو مینائے جادو مکان میں لائی ایوان
شاہی میں ناچ ہونے لگا مینائے جادو کہتی تھی عجب مقدمہ ہے اب تو مہلک جادو
مارا گیا آگے دیکھئے کسطرح پر سامنا ہوتا ہے لیکن مینائے جادو کو نہایت خوشی تھی
ور جسوقت مہلک جادو مارا گیا کمند میں سے شاپور شیر دل و حنظل جادو
و آفتاب جادو و دونوں لونڈیاں چھوٹیں حنظل جادو نے کہا جس نے قید کیا تھا یا تو
وہ مارا گیا یا کچھ اسکے مزاج میں رحم آیا کہ چھوٹ گئے یہ کہکے پانچوں شخص وہاں سے چلے ایرج نوجوان
کی سکو فکر ہے مہلک جادو مرات جادو کو اپنے مکان میں بٹھا آیا تھا جسوقت مہلک جادو
مارا گیا وہ دریا خشک ہوگیا مرات جادو یہ حال دیکھکر بسان آئینہ حیران ہوگئی ہر
ایک کا منہ دیکھنے لگی دل میں کہنے لگی مہلک جادو ایسا نہ تھا کہ مارا جاوے جھوٹ
ہے پھر کہتی ہے کہ اگر مارا نہیں گیا تو دریا خشک کیوں ہوا مقرر مارا گیا اے ملکہ مرات جادو
غضب خان چوب زن کو نامہ لکھ یہ خیال کر کے پانچوں اتنیتوں کو بلا کے وہ مکان
سونپ کے کہا میں غضب خان چوب زن کو لکھتی ہوں دس بارہ روز سے وہ
شکار کھیلنے کو گیا ہے میں مقرر بلاتی ہوں یہ کہکے وہاں سے سوار ہو کے اپنے مکان میں
آئی لوگوں نے مجرا کیا کہا ملکہ دو روز سے تم نہیں آئیں ہمارا دل لگا ہوا تھا طبیعت
نہایت متفکر تھی دیکھا کہ مرات جادو حیران ہے آنسو بھرے ہوئے ہیں ایک نے عرض
کی ملکہ ہمکو آپ کی طبیعت متفکر معلوم دیتی ہے کیا باعث ہے مرات جادو نے کہا تقدیر
مقدر یوں معلوم دیتا ہے کہ طلسم ٹوٹ جاوے یہ کہکے نامہ غضب خان چوب زن کو
لکھا کہ طلسم آئینہ میں حمزہ کا پوتا پروتا آیا ہے چنانچہ مہلک جادو مارا گیا حنظل جادو سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بہت لوگ ملگئے ہین معلوم یہ دیتا ہے کہ طلسم ٹوٹ جاویگا بہتر یہ ہے کہ اپنے تئین جلد پہونچا دو اور ایک جادوگر کو بلا کے کہا جلد یہ نامہ غضب خان چوب زن کے پاس لیجا وہ شکار کو طرف کوہ عقیق سلیمانی کے گیا ہے اور غضب خان کوہ عقیق کے جنگل مین شکار کھیلکے خیمہ مین داخل ہوا تھا وہان کباب لگ رہے تھے شراب پیتا تھا اور کباب کھاتا تھا چالیس ہزار جادوگر بارہ ہزار سوار کا لشکر پڑا ہوا تھا تمام لشکر مین نیل گاؤ ہرن چیتل پاڑھے کے کباب ہوا رہے تھے لوگ بیٹھے ہوئے تھے کوئی کباب لگاتا تھا کوئی قورمہ پکاتا تھا کسی نے پلاؤ پکا لیا تھا کوئی قلیہ بگھار رہا تھا دھوم دھام تھی خلقت کا ازدحام تھا کہ وہ جادوگر نامہ لیکر آیا خبر ہوئی کہ مرات جادو کے پاس سے ایک جادوگر نامہ لایا ہے غضب خان نے کہا کہ بلا لو وہ آیا اور اُس نے سلام کرکے نامہ دیا اُسنے نامہ پڑھا رنگ اسکا سفید ہوگیا اور کہا اے قاصد حال تو بیان کر کہ کیا مقدمہ گذرا اُس نے سب حال بیان کیا غضب خان کو ایک سناٹا آیا اور قاصد نے کہا کہ جلد تشریف لیچلئے دیر نہ کیجے لیکن غضب خان نے کہا کہ اے طوفان جادو یہ کونسا مقام ہے کہ جہان ہم شکار کھیل رہے ہین طوفان نے کہا کہ کوہ عقیق ہے اور یہان لقا بھی اترا ہوا ہے خداپرستون سے سامنا ہے غضب خان نے کہا کہ اے بھائی ایرج نے تہلکا طلسم مین ڈال رکھا ہے مہلک مارا گیا مرات جادو نے نامہ مجکو لکھا اور طلب کیا ہے جی چاہتا ہے کہ پہلے لشکر حمزہ کو غارت کردون بعد اسکے طلسم مین چلکے ایرج سے سمجھ لینگے طوفان جادو نے کہا سامنا ایرج سے ہے اور ملکہ مرات جادو حیران ہے بہتر یہ ہے کہ طلسم کو چلئے اُدھر سے جب پھر یگا تو سمجھ لیجئے گا اس نے کہا مین ایکدن خداوند لقا کے پاس رہونگا دوسرے دن چلونگا اسمین قاصد نے کہا کہ کل تو تم چلوگے ہم بھی تمھارے ساتھ چلینگے بس غضب خان سوار ہوگئے مع قاصد اور لشکر کے قلعہ کوہ عقیق کو روانہ ہوئے جاسوس غضب خان کا حال دریافت کرکے لقا پاس گئے اور بعد دعا و ثنا کے عرض کی کہ ایک شخص غضب خان چوب زن چالیس ہزار جادوگر اور بارہ ہزار سوار سے آیا ہے باشندہ طلسم آئینہ ہے لقا نے منصور کوہی عنصر کوہی زاغ چشم کوہی بختیارک وغیرہ کو استقبال کیلئے بھیجا بختیارک نے آکر لشکر اسکا اتروایا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ بارگاہ میں سامنے لقا کے آیا اسنے نذر دی تخت کو بوسہ دیا تخت کے گرد پھر اد نگل بیٹھنے کو ملا آداب بجالا کے بیٹھا سب نے دیکھا کہ نہ سپر ہے نہ تلوار ہے نہ گرز رہے ایک چوب کاندھے پر دھری ہے بختیارک نے کہا کیوں عضب خان مزاج تو اچھا ہے خداوند کل فرماتے تھے کہ عضب خان کو میں یاد کرونگا کہ عضب خان نے کہا ہم بندے تابعدار ہیں خداوند نہ یاد کریں گے تو کون یاد کریگا لقا قہقہہ لگا کر ہنسا اور کہا کہ دیدی قدرت مرا بختیارک نے کہا کہ ہم تو ہمیشہ سے سمجھتے ہیں اور جو آپ نے فرمایا تھا وہ آج سامنا ہوا عضب خان سے کہا کہ خداوند لقا کو تو سب معلوم ہے لیکن ہم سے بیان کیجیے کہ آپ کا مکان کہاں ہے اس نے کہا کہ میں طلسم آئینہ کا باشندہ ہوں اسمیں ایرج گیا ہوا ہے محکوم رات جادو نے بلا بھیجا تھا مگر میرے خیال میں یہ آیا کہ پہلے لشکر حمزہ کو غارت کروں تو پھر جاؤں بختیارک ہنسا اور کہا ایرج بڑا صاحب نصیب ہے اسکے خدا نے یہ تدبیر کی کہ عضب خان یہیں مارا جائے اور طلسم فتح ہو جائے اے عضب خان تم چوک گئے پہلے طلسم کو جانا تھا اب بھی چلے جاؤ اگر وہاں مارے جاؤگے تو دفن کفن اچھا ہوگا اور مارے تو جاؤ ہی گے عضب خان نے کہا تو بڑا بدزبان ہے لوگوں نے کہا کہ یہ بختیارک وزیر اعظم شیطان درگاہ خداوند ہے جو چاہتے ہیں وہ کہتے ہیں تیر کیا ہے خداوند کو بھی کہتے ہیں غرض یہ ایک روز تو آسودہ ہوا دوسرے دن جب وہ زمانہ آیا کہ روئے شاہد روز سیاہ ہوا اور دامن روز تار تار ہو پہونچا نظم

یکایک مثل بخت ناتوان ہیں ۔ ہوا خورشید پھر محتاج تمکین ۔ فلک پر مہر کا عارض ہوا زرد
ہوائے مغربی نے دل کئے سرد

حکم سے عضب خان کے طبل جنگ بجا ہرکارے دوان دوان خدمت والا صاحبقران میں حاضر ہوئے اور دعا و ثنائے شہنشاہی بجا لا کے بیان کیا

نجم حشم انجم سپہ گردوں شکوہ ۔ مرجع خرد و کلاں عالم مآب ۔ دست ہمت گر ترا دریا رہو
پانی پانی شرم سے ہوئے سحاب ۔ فخر سام و رستم انکی بندگی ۔ داخل خدام یاں افراسیاب
جس سحر جرأت سے کھینچی تو نے تیغ ۔ ڈھال رکھے منہ پہ نکلا آفتاب ۔ رزم کے عرصہ میں پل جل پڑ گئی
آسمان کے خیمہ کی کاٹی طناب

عضب خان جادو نام ایک ساحر ناکام نے طبل جنگ بجوایا ہے باقی خیر و عافیت ہے امیر نے حکم دیا ابوالفتح نے طبل سکندری پر چوب لگائی آواز

شر و فساد بلند ہوئی دربار سویرے سے برخاست ہوا آلات حرب و ضرب صیقل ہونا شروع ہوئے تیر اور سنانون کی زبانین تیزیون پر آئین گرزون کو سربلندی حاصل ہوئی دلِ مغرور کی خود پسندی مٹی تلوارین چمکنے لگین اسطرح لہرین لیتی تھین کہ جیسے دریا کی موج ہوتی ہے تلوار کا گھاٹ ملک عدم کا راستہ تھا اجل کا فرشتہ لڑنے والون پر ہنستا تھا بہادرون کے لبو نیر کف غیظ اجل آگئے تھے ارادے دست و بغل کے بڑھے تھے طول ہر مقام پر بیجا ہے شب بھر یہی ہنگامہ رہا جب فروغ شمع مٹ گیا اور مشعل خورشید روشن ہوئی نظم

کہ جب اس رات نے انجام پایا
سحر کی روشنی سے نام پایا
ہوئی پھر شب نے سر پہ چادر نور
ہوا حسن فروغ صبح مشہور

صبح کو امیر با توقیر اوراد و وظائف سے فراغت کر کے در دولت آسمان جاہ ظل اللہ پر تشریف لائے بادشاہ بھی سویرے سے برآمد ہوئے ابیات

ہوئی صبح قیامت جب نمودار
ہوئے تیار بہر جنگ و پیکار
لیے ہمراہ اپنے لشکر و فوج
کہے تو قلزم ہستی کی ہے موج
تصمیم بر سر خونریزی و جنگ
چلے وان سے امیر برق آہنگ
سپہ تیار مردان نمکخوار
کیا دامان صحرا خون سے گلزار
لقا بھی اور امیر صاحب ننگ
ہوئے دونون مقابل بر سر جنگ
صفین دونون ہوئین آراستہ جب
کہ لڑنے کے سوا بنتی نہین اب
دو جانب سے نقیبان سرافراز
نکل کر بولے اے مردان جانباز
دم تیغ آج یان طعمہ چشنگ ہے
نکل کر کھائے تو شرط نمک ہے
بڑھو آگے لڑو تیغ و سنان سے
کہ یاد آفرین سارے جہان سے
کرو اب تیغ خون آشام روشن
کہ ہو جس سے تمھارا نام روشن
تمھارا جگ مین ہو نام نکوئی
کرو میدان مین اپنی سرخروئی
وہ کڑکے جب نقیبون نے سنائے
جوانون کے لہو نے جوش کھائے

میدان مین جب صفین آراستہ ہو چکین نقیب نقابت کر کے ہٹ گئے لیکن وہان شفق جادو سے مرأت جادو نے کہا اے شفق دیکھ تو قاصد غضب خان پاس پہونچا یا نہین شفق روانہ ہوا یہان آکر جو دیکھا تو اس نے صفین آراستہ پائین غضب خان نے لقا کے تخت کو بوسہ دیا اور اجازت مانگی اُس نے کہا مین نے تجکو اپنے ید قدرت سے پیدا کیا زود برو کار مسلمانان تمام کن شفق نے آکے سلام کیا اور کہا کہ اے غضب خان ملکہ تمھارے لئے بیقرار ہین تمکو جو دیر لگی تو مجکو خبر کو بھیجا ہے غضب خان نے کہا کہ تم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جا کے میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا یہان سے امیر کے لشکر کو غارت کرون تو پھر آؤن
شفق تو رخصت ہوگیا اور یہ میدان مین آکر للکارا کہ اے فرقۂ خدا پرستان و زیر دستان تم
مین سے جس کسی کا مرنے کو جی چاہتا ہو وہ آئے میرے مقابلہ مین یہ نعرہ سنکر مرزبان خراسانی
مرکب اُڑا کر سامنے تخت شہنشاہ اسلام کے آیا بادشاہ نے جام کلاہ عفریت مرحمت کیا
اور فرمایا کہ جاؤ خدائے کریم کے سپرد کیا یہ گھوڑا اُڑا کر میدان مین آیا اور بعد تگادو ر زنی
عفضب خان نے اسپر وہی چوب لگائی وہ چوب سحر کی تھی مرزبان کو غش آیا
جادوگر دوڑے باندھ کے لیگئے اب تو سردارون نے نکلنا شروع کیا اور گرفتار ہوتے
لگے تیسرے پہر تک کئی سو سردار گرفتار ہوئے پھر طبل آسائش بجوا کے دونو لشکر پھرے
بختیارک نے کہا سبحان اللہ کیا خوب لڑے لشکرون نے بستر پر آکے کمر کھولی امیر کو ایک
سناٹا ہے لقا اپنی بارگاہ مین نہایت خوش اور شاد بیٹھا ہے شراب کا پیالہ گردش مین ہے
اور لقا کہہ رہا ہے کہ کیون تمنے میری قدرت کو دیکھا سب نے کہا کہ تو مالک و مختار ہے تیرے
عفضب کا ٹھکانا کہان اور وہان مرأت جادو نے عفضب خان کو نامہ لکھا کہ وہ لیکر
آیا اور اس نے لقا کو سجدہ کیا عفضب خان کو نامہ دیا اور کہا کہ ملکہ مرات جادو نے
اورار جادو سے کہا ہے کہ کچھ لوگ اُدھر ملگئے ہین تو اے اورار تو انکا سامنا کر اور تمکو بلایا ہے
عفضب خان نے اسوقت لقا سے کہا کہ مین مرأت جادو کا تابعدار ہون اگر حکم دیجے
تو جاؤن اور فتح کر کے وہان سے پھر آؤن بختیارک نے کہا وہین جانا بہتر ہے کیونکہ جاؤگے
وہان تو مارے جاؤگے دنیا کے دھندھون سے چھوٹ جاؤگے اُسنے کہا کہ او بدزبان تو
کیا بکتا ہے اُسنے کہا کہ ہم سچ کہتے ہین جسکی عرش پر جھولتی تھی اور جانتے تھے کہ ہمسا بہادر کوئی نہین ہے
وہ تو مارے گئے یہ تم جو سوکھی سی لکڑی کندۂ ناتراش باندھکر آئے ہو اس سے کیا ہوتا
ہے ارے میان امیر مالک اسم اعظم ہین جب وہ نکلین گے تب قدر و عافیت کھلجائیگی
عفضب خان نے اسکو تو کچھ جواب ندیا اور رخصت ہو کر چلا امیر کو خبر ہوئی
عفضب خان طلسم کو گیا سنتے ہی امیر کو فکر ہوئی کہ ایرج وہان ہے فرمایا ارے کوئی
عیار ہے کہ اسکا راہ مین کام تمام کرے سرہنگ مصری کھڑا ہوا آداب بجالایا خلعت پایا

رخصت ہو کر چلا لشکر مین غضب خان کے جا کے جو دیکھا کہ تیاری ہو رہی ہے فراش
اُٹھ رون پر خیمہ لادکے دو فراش بیٹھے ہین اور اژدر اڑا جاتا ہے سرہنگ مصری فراش
کی صورت بنکے مل گیا غرض دو چار قناتین لاد کے ایک فراش کے ہمراہ سوار ہو کے روانہ ہوا اور
مرأت جادو کو خبر ہوئی کہ خنظل جادو و شاپور کی لونڈیان جاتی ہین مرأت
جادو نے اورار جادو کو کہا جلد جا کے انکا کام تمام کرو پچاس ہزار سوار سے روانہ ہوا جبکہ
اُس مقام پر پہونچا چار طرف محاصرہ کر لیا خنظل کو خبر ہوئی اورار جادو نے تمام جنگل گھیر لیا
خنظل جادو نے سحر کرکے ایک تختی آسمان پر ماری تیس چالیس درخت فوج پر اورار
کے گرے اورار جادو سوار ہو کے آیا ایک ناریل مارا آفتاب جادو کا شانہ چھلتا
ہوا چلا گیا آفتاب جادو نے ترنج مارا اورار نے خالی دیا خنظل جادو
نے چوٹی کھول کے کاغذ کے پتلے نکالے ماش کے دانے پڑھ کے مارے چالیس پتلے تلوارین
پکڑ پکڑ کے جا گرے تمام لشکر تہ و بالا کر دیا ایک ایک پتلے پر سو سو آگرے تلوارین مارنے لگے لیکن پتلے
کو کچھ اثر نہوتا تھا اورار جادو نے برابر سے آکر خنظل جادو کو ناریل مارا خنظل جادو
نے خالی دیا پیچھے سے آفتاب جادو نے جو ایک ناریل مارا اورار جادو کے جو بیٹھا
وار پار نکل گیا پتلے جو تھے وہ مارے گئے باقی بھگا دئے خنظل جادو بارگاہ مین اورار
جادو کے آ بیٹھی تمام مال خزانہ لے لیا اورار کے لوگون نے اطاعت قبول کی اسکی خبر
مرأت جادو کو ہوئی کہ اورار جادو مارا گیا مرأت جادو اَسّی ہزار جادوگر
سے تخت پر سوار ہو کے چلی ایک سمت سے دیکھا کہ کچھ فوج آتی ہے پیشانیون پر
تعریف لقا کی لکھی ہے خبردارون نے خبر دی کہ ملکہ مرأت جادو غضب خان آیا
اور غضب خان نے سنا کہ ملکہ خود سوار ہو کے جاتی ہین تخت اڑا کے آیا مجرا کیا تاج اتار
کے مرأت جادو کے پاؤن پر رکھدیا کہا آپ کے لونڈی غلام ایسے ہین کہ پکڑ لادینگے
ذری سے کام کیواسطے آپ نے ارادہ کیا ہے مناسب نہین ہے کہ آپ تشریف لیجائیے غلام
انکو پکڑے لاتا ہی یا انکا کام تمام کرتا ہے یہ کہکے منت و سماجت مرأت جادو کو پھیر دیا اور اپنا خیمہ استاد
کر دیا سرہنگ مصری تو بارگاہ مین ہے اور غضب خان چوب زن سوار ہو کے میدان مین آیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خبر خنظل جادو کو ہوئی وہی پتلے لے کے آئی غضب خان نے کہا ارے نادان ایسے
مقام پر آکے یہ حرکت ناشائستہ کرنی بہتر نہین ہے اپنے بالون کی لٹ کتر کے مرأت جادو
کے پاس چل نہین جیتا نچھوڑونگا خنظل نے کہا ارے موئے کیا بکتا ہے ہم شریک و
رفیق ایرج نوجوان کے ہین ہمکو مرأت سے کیا کام آفتاب جادو نکلا غضب خان
نے کہا ارے آفتاب بھیے منہ یہ کیا نکمرامی کی آفتاب جادو نے کہا ارے کیون احمق
ہوا ہے ہمارا ساتھ کر یہ طلسم ٹوٹ چکا ہے ہم مالک ہونگے غضب خان نے کہا ارے
نکمرام تو یہی سمجھ کے ملگیا ہے کہان جاتا ہے آفتاب جادو نے تلوار ماری غضب خان نے
خالی دے کے وہ چوب دست ماری آفتاب بیہوش ہوگیا پکڑ لیا خنظل نے دستک
دی وہ پتلے آگرے مار مار کے فوج کے ٹکڑے اڑا دئے غضب خان نے دیکھا یہ
مارے نہین جاتے دستک دی چالیس پنجے پیدا ہوئے چالیسون پتلون کو اٹھا لیگئے خنظل
نے دوڑ کے تلوار ماری خالی دے کے چوب ماری وہ بیہوش ہوگئی پکڑ لی گئی غرض سبکو باندھ
لیا شاپور شیر دل بھاگ کے ایکطرف نکلگیا غضب خان خیمہ مین آیا ارادہ کیا کہ ابھی
ان سب کو مرأت جادو پاس لیجائے اور مرأت جادو کو خبر ہوئی کہ غضب خان نے
سب کو گرفتار کرلیا کہلا بھیجا کہ تم آنیکا ارادہ نکرنا مین آپ آتی ہون جادوگر نے آکے
غضب خان سے کہا غضب خان نے کہا بہت بہتر جو ملکہ کی خوشی اور
خیمہ مین بیٹھا اور مرأت جادو سوار ہو کے چوچلی داخل ہوئی غضب خان نے
مجرا کیا ملکہ مرأت جادو نے آفتاب کو دیکھا کہا لعنت ہے کیا حرکت کی آفتاب
نے کہا اب حرکت معلوم ہوگی اور جو کچھ کیا اپنی جان پر کیا کسی کو کیا اور شاپور جو چلا جاتا
ہمارا راہ مین دو جادوگرون نے پہچانا گرفتار کر کے مرأت جادو پاس لے آئے مرأت
نے کہا شکر ہے جمشید وسامری کا یہ بھی کھٹکا مٹا اور پنجرے مین قید کر کے مرأت نے کہا
چلئے انکا سر کاٹئے غضب خان نے کہا مین تھکا ماندا ہون آپ قلعہ مین تشریف لیجائے مین
کل انکو لیکے حاضر ہونگا مرأت جادو تو چلی گئی اور غضب خان نے کہا ارے کوئی ہے
اس راوٹی مین پلنگ بچھادے میری طبیعت سست ہے قضا کار وہان سرہنگ مصری موجود تھا

اس نے پلنگ بچھا کے چادر پر بیہوشی چھڑک کے بٹھوا اور غضب خان بھاگ کے لیٹا جب آئینہ آفتاب تاریک ہوا اور چراغ و شمع کے رخسار نے جلوہ دیا بیت عروج شام کا اقبال چمکا، لیا خورشید نے رستہ عدم کا چار گھڑی رات گئے بیہوشی کی خوشبو دماغ میں غضب خان کے پہونچی چھینک مارکے بیہوش ہوگیا کچھ فراش چوکی پر بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ یارو کچھ بھوک اور پیاس تو نہیں ہے لیکن حقے کو جی چاہتا ہے طبیعت بیچین ہے سرہنگ مصری نے کہا بھائیو مجکو بھی لت ہے یہ کہکے ایک چلم نکال کے تنباکو بھری چھوٹے موٹے پیتا ہوا آیا اور فراشوں کو دیا ان سب نے ایک ایک دم لگایا بیہوش ہوئے سرہنگ مصری نے پہلے تو غضب خان کی خوب ناک مرڈری اور خنجر سے اسکو ذبح کرنا چاہا لیکن خنجر جھڑ گیا پھر تو اس نے وہ شمعیں جو وہاں جل رہی تھیں سب کو ایک جا کرکے چربی پگھلائی اور کسبت عیاری سے ہتوڑا نکال کے وہ چربی جوش کھائی ہوئی پلادی غضب خان جادو تڑپ تڑپ کر مر گیا جہان فانی تیرہ و تاریک ہوگیا آندھی پانی کے بعد قید سے خنظل وغیرہ سب چھوٹ گئے اور فراشوں کو بھی قتل کرڈالا خنظل نے کہا کہ اب کیا تدبیر ہے سرہنگ نے کہا کہ اب چل کے ایک پہاڑ میں بیٹھو پھر سمجھ لینگے چنانچہ ایک درہ کوہ میں آکر پہونچے اور شاپور نے کہا کہ اے سرہنگ آنا کیونکر ہوا اس نے سب احوال بیان کیا شاپور نے کہا کہ خدا نے بڑی خیر کی جو تمہارا آنا ہوا ہماری زندگی باقی تھی ورنہ یہ ہمکو پکڑ لیجاتا مرأت جادو قتل کرڈالتی خنظل جادو نے کہا کہ اے آفتاب جادو تم باشندۂ طلسم ہو ایسا کچھ کرو کہ ایرج سے ملاقات ہو اور کوئی صورت لوح کی نکلے آفتاب نے کہا کہ ایرج کا تو کچھ احوال معلوم نہیں مگر لوح طلسم کا دستیاب ہونا ممکن ہے لیکن بڑی مشکل سے ملیگی خنظل جادو نے کہا جب تک لوح ملے جبتک ہماری آبرو خدا رکھے اسمیں شاپور اور سرہنگ نے کسبت عیاری سے کچھ میوہ نکالا اور آفتاب اور خنظل اور ان دونوں عیاروں نے کھایا اور باتوں میں مشغول ہوئے ادھر خبرداروں نے مرأت جادو کو خبر پہونچائی کہ غضب خان چوب زن مارا گیا یہ حیران ہوئی اور آنکھوں میں آنسو بھر لائی رفیق بھی سناٹے میں آگئے ایک عالم سکوت کا ہوگیا ہر ایک یہی کہتا ہے کہ اب طلسم پر آفت آئی چنانچہ ایک سرے پر طلسم کے مرأت جادو ہے اور اگیرف کو حرم زرین کلاہ بادشاہ کے مرأت جادو کو خیال آیا کہ حرم زرین کلاہ کو اس معاملہ کی خبر بالکل

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہین ہے ایسا نہو کہ وہ ناراض ہو اس سے چلکر اظہار کرنا چاہیے یہ تصور کرکے سواری مانگی اور
چھ سات ہزار جادوگر ہمراہ لیکر چلی اور جاکر اسکے قلعہ پر پہونچی دیکھا تو قلعہ نہایت خوبصورت بنا ہے
چارون کونو پر چار باغ ہین گرد قلعہ کے چھاؤن درختون کی ہے خندق پر آب ہے پل تختہ پڑا
ہوا ہے ادھر حجم زرین کلاہ کو خبر ہوئی کہ ملکہ مرأت جادو آئی ہین حجم زرین کلاہ ایک بارہ دری
مین بیٹھا تھا آٹھ نو سو ساحر کرسیون پر گرداگرد بیٹھے تھے یہ خبر سنکے اٹھا اور کہا الفت اسکو کہتے ہین مدت
ہوئی ہے کہ ہم نہین گئے تھے وہ آپ آئین بیٹا حجم زرین کلاہ کا گلزار زرین تاج بیٹھا ہوا تھا اُس
سے اُس نے کہا کہ جاؤ ملکہ مرأت جادو کو لے آؤ گلزار زرین تاج آیا ملکہ کو اُس نے
سلام کیا ملکہ نے کہا مزاج تو اچھا ہے اس نے کہا دعا کرتا ہون آپ کے آنے سے نہایت
خوشی ہوئی بلکہ قبلہ گاہ کہتے تھے کہ دیکھو الفت اسکو کہتے ہین کہ ہماری ملاقات کو مرأت جادو
آئی ہین مرأت جادو نے اشارہ کیا گلزار زرین تاج سوار ہوا باتین کرتے ہوئے
قلعہ مین آئے اور وہ پانچ چھ ہزار سوار بھی ایک مقام پر اترے اور مرأت جادو حجم زرین کلاہ
کے پاس آئی اُسنے اِسکو تعظیم کرکے بٹھایا جام شراب ارغوانی دیا ناچ کا حکم ہوا اور حجم زرین
کلاہ نے کہا کہ اے ملکہ آج ہمنے تمکو آئے سے اسوقت دبلا پایا اسکو تو خبر نہین ہو بجتی رہتی ہین
لیکن اسوقت اجنبی ہنکے اس نے پوچھا کچھ فکر اداسی چہرے پر معلوم دیتی ہے ملکہ نے کہا
آپ کو معلوم نہین کہا ہان وہ جو ہمنے سنا تھا کہ آپ کے دروازے سے کوئی خداپرست
آیا ہے چند جادوگر مارے گئے مین سمجھا تھا کہ نکل گیا ہوگا یا مار ڈالا ہوگا اب تک موجود
ہے ملکہ مرأت جادو نے کہا اے حجم زرین کلاہ قاسم آیا ہے ایرج ہے دو عیار
ہین خنظل جادو ہے یہ سب لوگ متفق ہوگئے ہین غضب خان چوب زن مارا
گیا دہلک مارا گیا میری عقل مین طلسم غارت ہو چکا ہے حجم زرین کلاہ نے کہا اے
ملکہ اُن سب کی قضا لائی ہے طلسم سے کوئی زندہ اور سلامت گیا ہے کہ وہ جا دین گے
یہ سنکے کہا ایک جادوگر سے کہ زغادہ خوک پیشانی کو جلد لاؤ وہ جادوگر گئے زغادہ خوک پیشانی
شراب کے نشہ مین بڑ مار رہا تھا اور دو بکرے کے کباب سیخ کے دھرے تھے دو تگین شراب
کی [illegible] کو خبر ہوئی کہ بلایا ہے پہلے تو بڑبڑایا کیا کہ عیش مین میری خلل آیا اور برہم ہوکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرگدن پر سوار ہوکے ہجا ہو جادوگر لیکر یہان آیا مجرا کیا دنگل پر بیٹھا شراب کباب موجود ہوا پینے لگا بعد کچھ دیر کے کہنے لگا کہ اللہ آج تو یہان مرات جادو آئی ہین جمع زرین کلاہ نے سب حال کہا زغادہ خوک پیشانی نے کہا کہ غضب خان چوب زن اپنے برابر کسی کو نہ سمجھتا تھا اور نہ کسی کو ساحر جانتا تھا کیسی مردار موت مارا گیا جمع زرین کلاہ نے کہا کہ مجکو شاپور شیر دل اور حنظل وغیرہ کی خبر معلوم نہین ہے اگر ملجاتی تو کام انکا تمام کرتے اب ایرج کی تلاش کرنا چاہیے زغادہ نے کہا مین خبر منگاتا ہون یہ کہکے ایک طائر سحر کا بنا کے کہا کہ جلد خبر لا وہ طائر اڑ کر گیا اور سب کہین بیابان اور کوہ وغیرہ مین ڈھونڈھا مگر کہین ٹھکانا نملا آخر یہ پھر آیا دل مین کہتا ہے کہ چلکے کہدے کہ ملاقات نہین ہوئی قضا کار اسی طرف گزرا کہ جدھر یہ سب پہاڑ کے درے مین بیٹھے تھے یہ دیکھ کے چلا گیا حنظل نے دیکھا کہ جیسے کوئی کسی کو تلاش کرتا ہے یہ طائر اسی طرح دیکھ کے گیا ہے اس نے شاپور سے کہا یہان سے چلو پہلے تو شاپور اٹھ گیا پھر سر ہنگ مصری دونون دو طرف چلے گئے طائر نے جا کے زغادہ سے کہا کہ سب پہاڑ کے درے مین بیٹھے ہیں مین دیکھ آیا ہون زغادہ اٹھ کے میدان مین آیا اور دو تختیان سحر کی بنا کے ماش کے دانے انپر مارے کہ وہ تختیان اڑ کر پہاڑ کے دونون درون مین لگ گئین پہاڑ مین اندھیرا ہو گیا آفتاب جادو نے کہا مرات جادو نے شاید بند کیا ہے عیار پہلے ہی نکل گئے تھے آفتاب جادو نے کہا اے حنظل مرات تمکو چھوڑ دیگی مگر مجکو نہ چھوڑیگی کہ اسکا گھر مین نے غارت کیا ہے زغادہ جادو نے ارادہ چلنے کا کیا ایک ساحر زاغ چشم جادو غلام زغادہ کا ہے اسنے عرض کی کہ اے شہریار ذرا ذرا سے کام پر آپ کو جانا مناسب نہین جسکے غلام ہم ایسے موجود ہون وہ آپ ارادہ کرے تو تعجب ہے ہم پھر کس دن کام آئینگے حضور بیٹھین غلام آپکا پکڑے لاتا ہے زغادہ نے زاغ چشم کو پالا تھا نہایت انس رکھتا تھا اسکا جانا منظور نہ کیا وہ منت سماجت کرکے بدقت تمام طائر کو لیکر چلا زغادہ نے کچھ جادوگر ساتھ کر دیئے جبکہ درے مین پہونچے زاغ چشم نے ایک ناریل مارا کہ وہ تختیان لوہے کی الگ ہو گئین اسوقت تو حنظل نے ایک ناریل زاغ چشم کے مارا زاغ چشم نے خالی دیا اور ہنسا پھر ایکہ تا بیخ مارا کہ وہ شق ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور چادر ظلمات پھیل گئی سبکی آنکھون مین اندھیرا آگیا جادوگرن نے آفتاب و خنظل کو باندھ
لیا زاغ چشم نہایت خوش خوشامدی کہنے لگے واہ کیا لڑائی ملری ہے کسی کا کیا مقدور ہے
جو آپکا سامنا کرسکے زاغ چشم سب کو لیکر روانہ ہوا یہان شاپور نے جو آکر دیکھا تو درے
مین کسی کو نہ پایا دل سے کہا کہ افسوس اے شاپور یہ دونون مفت مارے گئے آخر
یہ ایک سمت کو چلا اور ایک جنگل مین آکر پہونچا یہان دیکھا تو سوا سو جادوگر
چلے جاتے ہین خیال مین آیا باشندگان طلسم مین کسی طرف جاتے ہونگے اور وہ زاغ چشم
کے ساتھ کے تھے شاپور بھی ایک جادوگر کی صورت بنکر چلا تو اس نے دیکھا کہ آفتاب
و حنظل بندھے جاتے ہین اور وہ جادوگر اسکو دیکھکر پکارے کہ ارے میان جادوگر ادھر آنا
شاپور وہین سے الگ ہوا اور درخت کی اوٹ کہ وہان پہاڑ بھی تھا چھپ رہا اور جب وہ چلے
گئے تو یہ بھی پیچھے پیچھے چلا اور دل سے کہتا ہے کہ اگر قسمت زبردست ہی اور نصیبون نے
یاوری کی تو کہین تو یہ ٹھہرینگے وہان کام نکل رہیگا غرض جاتے جاتے اب بستی مین
پہونچے اور وہان ایک کلال کی دوکان تھی اُسکو خبر پہونچی کہ زغادہ کا غلام زاغ چشم آتا
ہے پچاس ساٹھ کشتیان گلابیان شراب کی اُنمین لگائے اور کچھ کباب مٹھائی خوانون میں
لگائے مزدورون کے سر پر زاغ چشم کے پاس لایا تسلیم کی زاغ چشم نے پوچھا کہ تو کون ہے
عرض کی مین کلال ہون جو سردار اسطرف سے گذرتا ہے غلام کا معمول ہے کہ نظر گذرانتا ہے زاغ
چشم نے یہ سنکر کہا کہ ارے فرش بچھاؤ ہم شراب پئینگے اُسی جا زمین مین فرش بچھ گیا زاغ چشم
بیٹھا شراب پینے لگا کلال نے عرض کی کہ غلام امیدوار ہے کہ ملکہ کے یہان میرے یہان کی شراب
جایا کرے دیکھئے تو کیا چوکھی بنائی ہے یہ کہکر کہا کہ یارو سر پھرتا ہے اب تو سب کو نشہ ہوا اور
بیہودہ بکنے لگے ایک نے کہا یہ آئمہ ہے دوسرے نے کہا دھوان اٹھ رہا ہے زاغ چشم نے
کہا کلے ابر کے ہین لوگون نے کہا سچ ہے ایک نے کہا زمین ہلتی ہے غرض سوا سو جوان چھینک
مار کر گرے اور کیفیت یہ ہوئی ہے کہ سرہنگ نے ایک بستی مین جاکر کلال کو بیہوش کیا ہے اور
آپ کلال بنکر بیٹھا ہے یہ اُسی کی عیاری ہے بس اور شاپور کہ جو پیچھے پیچھے
آرہا تھا وہ پکارا کہ بھائی سرہنگ واہ کیا کام کیا ہے اور دونون نے خنجر کھینچکر سب کے سر کاٹ

والے صداے دار وگیر بلند ہوئی آندھی سیاہ آئی خنظل اور آفتاب جادو کی قید چھوٹ گئی اور انھون نے کہا اے سرہنگ تمنے جان بچائی سرہنگ نے کہا چلو یہان سے زغادہ نے ایک ساحر کو خبر کیلیے ساتھ کردیا تھا وہ خبر لیکر گیا اور زغادہ سے اُسنے جاکر کہا کہ اے شہریار زاغ مارا گیا زغادہ کا رنگ سفید ہوگیا کہا ارے مسخرے دیوانہ ہوا ہے وہ ایسا کون ہے کہ جسنے اسکو مارا تو ساتھ نہین گیا شاید کوئی اور مارا گیا ہے اس نے کہا اجی میرے سامنے شراب پلائی اور سر کاٹا میرے ساتھ کسی کو کردو تو مین دکھا دون گلزار زرین کلاہ نے کہا کہ اے زغادہ اب ہم سمجھ لین گے اس نے کہا جو کل ہو وہ آج ہو یہ کہکر اسکے آنسو بھر آئے اور کہا اگر خون کا بدلہ نہ لیا تو اپنا نام نہ پایا یہان آفتاب اور خنظل جو چلے تو ایک بیابان مین پہونچے وہان کچھ جادوگر تھے انھون نے پہچانا اور کہا بھائی یہ بادشاہ کے چوٹٹے جاتے ہین انکو پکڑ لو یہ کہکر ایک ساحر نے ناریل مارا خنظل نے خالی دیکر ایک نارنج مارا کہ اسکا سینہ توڑ گیا وہ مر گیا آفتاب جادو نے دوسرے ساحر کو مارا پھر تو سبکو نارنج ترنج مار کر مارا اور آگے چلے گئے اسوقت ایک ساحر اژدر پر سوار اور ایکطرف سے آیا تیغہ آبدار اسکے ہاتھ مین تھا اور پکارا کہ اے کنہگاران شاہ کہان جاؤگے میرے ہاتھ سے اور اژدر کو اڑا کر ایک ناریل مارا کہ تمام جنگل مین چنگاریان پھیل گئین اور سے شعلے اُٹھنے لگے شاپور و سرہنگ تو بھاگے یہ زغادہ ہے جو اژدر پر سوار ہوکر آیا غرض اسنے ایک طمانچہ آفتاب کے مارا اور اسکو پکڑ لیا اور خنظل کو طمانچہ مارکر گرفتار کیا اور ان دونون کنیزون کو بھی پکڑا اور اژدر پر ڈالکر چلا سرہنگ اور شاپور تو بھاگ گئے تھے اور یہان بڑی دھوم سے جم زرین کلاہ نے باغ زرین مین تیاری دعوت مرات جادو کی ہے طوائفین چلی آتی ہین ناچ ہو رہا ہے کہ خبر ہوئی زغادہ خونگی پیشانی خنظل اور آفتاب کو پکڑ لایا ہے غرض زغادہ انکو باغ مین لایا سلام کیا جم زرین کلاہ اور مرات کو جم زرین کلاہ نے کہا اے زغادہ تمنے بڑا کام کیا اس نے کہا آپکے اقبال سے مین انکو پکڑ لایا ہون اور انھون نے وہ حرکت کی ہے کہ اگر لاکھ آدمی مارے جائین جب بھی خون زاغ حشم کا داغ نہ مٹیگا مرات جادو نے کہا زغادہ اب صبر کرو زاغ حشم لقاکی بہشت مین گیا غرض حکم ہوا کہ جلاد کو بلاؤ اور شاپور و سرہنگ پھر یہان آکر پہونچے ساحر بنکر قلعہ مین گئے اور

اسی باغ مین جاکر یہ بھی پہونچے اور سرہنگ نے شاپور سے کہا بھائی ایک عیاری ہی
چاہو تو جو کہو اٹھاؤ شاپور نے کہا مین حاضر ہون کہا اچھا تم ایرج کی صورت بنو اور مین
جادوگر تو بنا ہوا ہون ہی تمکو مین مرأت کے سامنے لیجاؤنگا شاپور نے کہا اچھا اور ایرج کی صورت
بنا سرہنگ مصری جادوگر بنکے پشتارہ باندھ روانہ ہوا یہان جلادون کی فکر ہے دونون
سحر مین جکڑے بیٹھے ہین زغادہ نے کہا وقت قتل کے سحر نہین رکھتے غرض سحر اتار لیا اسمین جلاد
آئے ایک حکم ہو چکا جلادون نے لیکر گردن پر کھینچی حنظل کہنے لگا کہ اے پروردگار عالم تو ہی بچائے
الا ہے کچھ دل مین آرزو نہین ہے اگر ہے تو یہ ہے کہ ایک مرتبہ اور صاحبقران کے قدم نہ دیکھے ساتھی
لوگ کیا دیکھتے ہین کہ ایک پشتارہ جادوگر لے آتا ہے اس نے آکر مجرا کیا جم زرین کلاہ نے
کہا کس کو لایا ہے کہا ایرج کو لایا پہلے اس کا سر کاٹو جم زرین کلاہ نے
کہا اتنا بڑا کام کیا بعد جمشید اور سامری کے اور پشتارہ کھولکے
دیکھا مرأت جادو پہچانتی تھی کہا یہ ایرج ہے حکم کیا گردن مارو مرأت جادو نے کہا ہولی
کیا ہے پکڑ تو چکے ہین پہلے کتاب تو دیکھ لو کتاب منگا کے دیکھی معلوم ہوا لکھا ہے کہ آج
کے دن اگر طلسم مین خون گرا تو طلسم غارت ہو جائے گا انہون نے یہ نہ دیکھا
کہ یہ ایرج ہے یا نہین مرأت جادو نے کہا دیکھا اگر مار ڈالتے تو غضب آچکا تھا
زغادہ نے کہا مین اپنے پاس قید رکھونگا وہ جادوگر جو ایرج کو لایا تھا کہا
اگر حکم ہووے تو غلام اپنے پاس رکھے زغادہ بھی ڈرا ہوا تھا کہا بہتر ہے صبح کو لے آنا
تجکو انعام ہوگا جاگیر ملیگی جادوگر نے کہا اپنا سحر اتارو تو مین لیجاؤن جسکا سحر تھا اسنے اتار لیا جادوگر
نے جھوٹ موٹ ماش کے دانے پڑھ کے مارے آفتاب نے حنظل کو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ پاؤن کھل
گئے پاس جاکے کہا بس چپکے چلے چلو یہ کہکے سبھونکو لیچلا جبکہ شب گذر چکی صبح ہوئی سبکو خوشی ہے کہ آج گردن ماری
جائیگی اور جلادونکو بلایا تمام شہر مین غل ہے ہر ایک دیکھنے کیواسطے آتا ہے ایک میلا ہو رہا ہے اور سب منتظر بیٹھے ہین
کہ وہ جادوگر اب آتا ہے جبکہ عرصہ گذرا زغادہ نے کہا مین اب ڈھونڈھنے کو جاتا ہون قصہ مختصر یہ تلاش کو
چلا اور حنظل جادو و آفتاب جادو دونون عیار ایک بیابان مین پہونچے آفتاب جادو نے کہا حنظل جادو
تم ٹھہرو تو مین ایک بات کہون حنظل نے کہا سامنے درہ پہاڑ کا ہے وہان بیٹھئے چنانچہ وہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جا کے آفتاب جادو نے کہا یہان کوئی جگہ ٹھہرنے آرام کرنے کی نہین ہے اور ابھی طلسم ٹوٹنا معلوم نہین دیتا ہم تم دونون شریک ہوکے ایک مکان سحر کا تیار کرین بھلا بیٹھنے کی جگہ تو ہو وے حنظل نے کہا بہت بہتر ہے چنانچہ حنظل جادو و آفتاب جادو نے متفق ہوکے ٹھیکرے گاڑے کچا سوت باندھا کچھ ماش کا آٹا لیکے در و دیوار بنائے سحر کرنے لگے بعد گھڑی بھر کے ایک آندھی آئی تیرگی ہوگئی کچھ گھڑگھڑاہٹ ہوئی بعد چند عرصہ کے آندھی برطرف ہوئی ایک احاطہ سنگ موسیٰ کا تیار معلوم دیا ایک دروازہ نہایت خوبصورت چارون کونون پر چار برج بنگلے پڑے ہوئے بیچ مین بارہ دری عالیشان چھت پردہ چلمن فرش پلنگ شیشہ آلات سب لگا ہوا چوپڑ کی نہر پانی سے بھری ہوئی فوارے چھوٹتے ہوئے ایک تالاب پختہ گرد درخت لگے ہوئے شاپور و سرہنگ مصری دروازے پر بیٹھے ہوئے آفتاب جادو و حنظل جادو اندر مکان کے گئے ماش کے آٹے کے ستر ہ سو پتلے بنائے سحر کیا بعد دو گھڑی کے کچھ لونڈیان کچھ جادوگر تیار ہوئے آفتاب نے جو باہر آکے دیکھا کہ دو عیار بیٹھے ہین سرہنگ نے کہا ملکہ عجب کارخانہ ہے دم بھر مین مکان بنا لیا غرض سب کچھ موجود شراب بی کباب کھائے شاپور نے کہا ملکہ جسوقت ہمارا جی چاہے کہ مکان مین جائین تو ہم آسکتے ہین یا نہین ملکہ حنظل نے کہا جسوقت تمھارا جی چاہے چلے آؤ کوئی نہ روکیگا بعد اس کے دونون عیار ایک سمت کو چلے سرہنگ مصری کو معلوم دیا سرہنگ مصری بھاگ کے ایک بیابان مین نکل گیا اور زغادہ خوک پیشانی تلاش مین اس جادوگر کی جو پھرتا تھا مرات جادو کے مکان کی طرف سے نکل کے اس طرف جا پہونچا جدھر قاسم کا پڑاو تھا زغادہ نے پوچھا یہ کسکا لشکر ہے لوگون نے کہا یہ لشکر ملک قاسم لعل خفتان خاور سیاہ کا ہے پوچھا ملک قاسم کون ہے کہا باپ ایرج نوجوان کا زغادہ نے دل مین کہا ایرج نے تیرا بیٹا مارا تو بھی ملک قاسم کا سر کاٹ ڈال بھلا خون کا بدلہ تو ہے سوا اس کے مسلمان کا مارنا ثواب عظیم ہے یہ سوچ کے آگے چلا ارادہ کیا کہ سبکو پکڑ لیجیے قاسم کو خبر ہوئی قاسم نے مرکب مانگا سیارہ بن عمرو نے کہا شہریار یہ طلسم ہے جتنے ہین سب جادوگر ہین آپ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بیٹھے رہیں جانا بہتر نہیں قاسم نے کہا سیارہ بن عمرو تم سچ کہتے ہو لیکن یہ بہتر ہے کہ پکڑ لئے جاویں سیارہ نے کہا جسطرح مناسب ہو وہ کیجئے اس عرصہ میں قاسم سوار ہوا فیروز خان خاوری و تہمتن خاوری سوار ہو کے باہر آئے زغادہ نے کہا اے خدا پرستو ہر گرا آرزوے مرگ است بیا بمیدان مارے جسطرح تم لڑتے ہو میں بھی لڑتا ہون سحر نہیں کرتا ہون بزور لیجاتا ہون قاسم نے ارادہ کیا فیروز خان خاوری نے کہا پہلے میرا سامنا ہونے دیجئے دیکھیں کسطرح پر لڑتا ہے قاسم نے قبول کیا فیروز خان نے مرکب دوڑا کے ایک تگاوردی زغادہ نے اوچھڑ ماری فیروز خان نے سپر پر روک کے تیغہ مارا اچٹ گیا مرکب سے کود پڑا فیروز خان بھی کودا زغادہ نے کمر بند میں ہاتھ دیکے اکھیڑ لیا باندھ کے جادوگرون کے حوالہ کیا تہمتن خان خاوری نکلا اسکو بھی اسی طرح باندھ لیا قیماش خان نکلا آکے تلوار ماری اسنے روک کے باندھ لیا قاسم نے مرکب دوڑا کے تگاوردی زغادہ نے تیغہ مارا قاسم نے خالی دیکے تلوار ماری سپر پر روکی لیکن سپر کو کاٹ کے منہ پر پڑی اور جیسے گھن پر سے اچٹ جاتی ہے اسطرح سے اچٹ گئی زغادہ نے مرکب ملا کے کمر میں ہاتھ دیکے اٹھانا چاہا تھا کہ پہلے قاسم کا پنجہ کمر میں پڑا زور کر کے اکھاڑ لیا تھا کہ زغادہ نے سحر کیا مانند لٹھ فولاد کے بنگیا قاسم نے دیکھا کہ مانند پہاڑ کے جم گیا زغادہ نے قاسم کی کمر میں ہاتھ ڈال کے اکھاڑ لیا اور باندھ کے حوالہ اپنے جادوگرون کے کیا سیارہ بن عمرو ایک سمت کو بھاگ گیا تمام فوج کا رنگ سفید ہو گیا زغادہ نے کہا ارے جوانو بہادر ہی جانتا ہون تم نوکر ہو رشتہ دار جو تھے میں نے انکو پکڑ لیا یہ مکان طلسم ہے ہم غلام جمشید و سامری کے ہیں ساحر ہیں یہ قدرت رکھتے ہیں کہ جسکو چاہیں بکری بھیڑ گائے ہاتھی کتا بنا دیں قاسم کو موا سمجھو یہ جو بارگاہ ہے لادکے حمزہ پاس لیجاؤ کہدینا کہ ایرج اور قاسم مارے گئے آج تک طلسم آئینہ سے کوئی جیتا نہیں گیا جو یہ جائیں گے کسی نے کچھ جواب نہیں دیا اور قاسم کو ایک ارابہ پر ڈال کے داخل طلسم ہوا قضائے کار سیارہ بھی نہیں ملا ہوا داخل ہوا مرات جادو کو خبر ہوئی کہ زغادہ جو کہ پشتبانی ملک قاسم کو پکڑ لایا اور کئی رفیق بھی مرات جادو نے کہا ارے کوئی بھاگ کے بلا لا دے ایک جادوگر گیا اور بلا لایا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زغادہ آیا ملکہ نے کہا زغادہ کیا کام کیا ہے کہ تعریف نہین ہوسکتی زبان قاصر ہے بیٹھو زغادہ
نے کہا امیدوار ہون کہ میرا بیٹا جو تھا وہ جم زرّین کلاہ کے سامنے مارا گیا ہے وہین لیجا کے گردن ماروں
مرأت جادو نے کہا میری بھی یہی خوشی ہے لیکن شراب تو پیو زغادہ بیٹھ گیا اور
شراب پینے لگا ایک معشوق کو احتیاج ہوئی باغ مین ایک چنبیلی کے جھاڑ کے تلے پیشاب
کرنے لگی سیّارہ بن عمرو نے بیہوشی کا بیضہ مارا اُسکی صورت آپ بنکے شراب پلانے لگا لیکن
سادی شراب پلائی زغادہ نے کہا اے ایک جام میرے واسطے لا سیّارہ ایک جام
لبریز کر کے لے گیا اور زغادہ نے اُٹھا لیا کہ داہنی طرف سے پنجہ نے ہاتھ پکڑ لیا زغادہ نے سیارہ
کی طرف دیکھا دیکھنے کے ساتھ سیّارہ جست کر کے چلا تھپکی دے کے اُڑا چاہتا تھا زغادہ نے
سحر جو کیا جیسے جانور کو گولی لگتی ہے اسطرح سے سیارہ آرہا جادوگر دوڑے پکڑ لیا کہا اسکو قید کرو
قاسم سامنے بیٹھا تھا سیارہ نے کہا غلام چھڑانے کو آیا لیکن گرفتار ہو گیا زغادہ نے کہا
مین اسیواسطے نہ ٹھہرتا تھا عیّار زبردست ہین اگر مین غافل ہوتا تو ابھی پیچ پڑ چکا تھا اور ارادی پڑ ڈال
کے سیارہ کو لیچلا سیارہ نے کہا ارے زغادہ ہمکو چھوڑ دے اگر زندگی درکار ہے زغادہ نے
کچھ جواب نہ دیا اور روانہ ہوا قضلے کار اُسی سمت نکلا جدھر حنظل جادو کا مکان
تھا زغادہ نے پوچھا ارے یہ مکان کسکا ہے جا کے دریافت کرو اور ہمارے پاس بُلا
لاؤ چنانچہ لوگ گئے اور حنظل جادو سے کہا ایک جادوگر آیا ہے اور بلاتا ہے حنظل کو زغادہ
کی خبر نہ تھی حنظل جادو باہر نکلا دیکھا کہ زغادہ خوک پیشانی ہے حنظل جادو کی جان
نکل گئی زغادہ مرکب پر سے کودا اور کہا ارے جادوگر جس طرح تمھارا جی چاہے مجھ سے لڑو مین
ایسا نہین ہون کہ مارا جاؤن حنظل نے ناریل مارا زغادہ نے خالی دے کے دو ہتڑ زمین پر مارا
زمین تڑقی دو پنجے پیدا ہوئے حنظل کے پاؤن پکڑ لئے آفتاب جادو سے کہا
ارے نمک حرام تو کہان جائیگا تو نے مہلک کو مارا گھر غارت کیا غرض آفتاب کو بھی پکڑ لیا
زغادہ نے سجدہ کیا کہ اے جمشید و سامری آج کا دن نہایت نیک تھا اور مین اچھی
ساعت گھر سے نکلا تھا کہ سب میرے ہاتھ آئے اب جم زرین کلاہ پاس لیجاؤنگا یہ کہکے انکو بھی قید
کر کے لیچلا اسمین وقت شام کا ہوا جم زرین کلاہ تلک یہ نہ پہونچنے پایا کہ رات ہو گئی شب ماہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھی فراش ماہ نے فرش چاندنی کا بچھایا تھا دس بارہ کوس سے مکان جم نمرین نگاہ نظر آتا تھا
زغادہ نے کہا اس مقام پر خیمہ کرین صبح کو جائینگے اُسی وقت خیمے استادہ ہوگئے زغادہ
اُترا قیدیون کو بُلایا اور کہا ارے جادوگرو آج کی رات اور تمھاری حیات ہی صبح کو گردن مارونگا
ارے او آفتاب جادو تو سمجھا تھا کہ ایرج طلسم توڑیگا اب مین تمکو قتل کرلون تو اُسکی فکر
کرون سب نے کہا ارے ہماری قضا آئی ہے تو کوئی بچا نہین سکتا اور اگر قضا نہین ہی تو تیرا کیا
مقدور جو ہمکو مار سکے غرض شراب مانگی پہلے شراب پینے لگا اور سرہنگ مصری جو
شام کو حنظل کے مکان پر آیا دریافت ہوا کہ کوئی جادوگر پکڑ لیگیا سناٹا کرکے آگے چلا بڑھ کے جو
دیکھا تو ایک طرف کو کچھ روشنی ہے خیمے استادہ ہین سرہنگ مصری نے کہا خدا جھوٹ
نہ کرے یہی پکڑ لایا ہے اور سرہنگ مصری ایک جادوگر کی صورت بنکے نمگیرے کے تلے کھڑا
ہو رہا دیکھا کہ قاسم اور فیروز خان و تہمتن و قیماش و سیارہ و حنظل جادو
آفتاب جادو قید بیٹھے ہین جبکہ پہر رات گئی زغادہ خوک پیشانی نے کہا مین پیشاب
کو جاؤنگا ایک جادوگر نے شمعدان اُٹھالیا اور سرہنگ مصری نے آفتابہ لیلیا زغادہ
چلا سرہنگ مصری نے آگے جاکے آفتابہ رکھدیا اور زغادہ خوک پیشانی چہ کی پر بیٹھا
جبکہ پیشاب کرچکا آفتابہ اُٹھا کر آبدست کیا چاہتا تھا جیون ہی ہاتھ ڈالا چٹاخا ہوا الجھا کمند کا گلے
مین پڑ گیا ایک کمر مین ایک ہاتھون مین جیون چٹاخے کی آواز سُنی سرہنگ نے کہا
حاضر ہوا جادوگرون نے کہا ارے تو جو بکتا ہے کون بُلاتا ہے سرہنگ مصری نے کہا بھائی
تمنے سُنا بھی نہین اپنے کام مین رہتے ہو یہ کہکے چلے جائے ضرور مین گیا دیکھا کہ پھندے پڑے
ہوئے ہین لیکن پنجے گرہ کھولتے ہین سرہنگ تو بھاگا اور پنجون نے گرہین کھولین
زغادہ باہر آیا وہ خدمتگار جو کھڑے تھے بے تامل مار ڈالے وہان سے آگے بڑھا
کہا ملک قاسم تمھارے عیار نابکار لگے ہوئے ہین لیکن تم کو کب چھوڑتا ہون ابھی کسی عیار
نے کمند کے حلقے مارے تھے مین بچ گیا اور سب بیان کیا سیارہ نے کہا زغادہ کہا ہان
کوئی تجکو مار لیگا رات یہ نہ گذرے گی اور سرہنگ مصری ایک بیابان مین نکل گیا دل مین
کہا اے سرہنگ اگر ایسا ہی بھاگنا تھا تو کیون آیا تھا چل کچھ عیاری کر یہ سوچ کر وہان سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آیا دیکھا جادوگر بیٹھے ہین ایک جادوگر کی صورت بن حقہ بھر کے آیا چنانچہ سب کو پلایا جبکہ سب بیہوش ہوئے جمعدار کی صورت بنکے خیمہ کے اندر آیا لوگون نے کہا جمعدار کیون آئے کہا یارو عیار لگے ہوئے ہین دیکھو خبردار رہنا سامنے زغادہ پڑا ہے لوگون نے کہا جمعدار ایک گھونٹ ہمکو بھی دو کہا بھائی ابھی بھرا ہے ذرا سلگا دو سب نے ایک ایک گھونٹ پیا سب بیہوش ہو گئے اسمین سرہنگ زغادہ پاس گیا بیہوشی ہاتھ پر رکھکے اڑانے لگا دو مرتبہ اڑائی کہ پنجے پیدا ہوئے ایک نے ہاتھ پکڑ لیا ایک نے شانہ پکڑ لیا ایک پنجہ زغادہ کا شانہ پکڑ کے ہلانے لگا زغادہ خوک پیشانی کی آنکھ کھلی دیکھا تو پنجہ ایک جادوگر کو پکڑے ہے پتلے نے مجرا کیا سب حال بیان کیا اُسی وقت زغادہ نے کوچ کیا دو چار گھڑی رات باقی تھی چلا جاتا تھا چنانچہ گریبان سحر چاک ہوا کچھ اندھیرا ہے صاف روشنی نہین معلوم ہوتی شبنم پڑتی ہے ہر ایک گھانس پر شبنم کا یہ عالم ہے کہ موتی جڑ دیا ہے چڑیان بولتی ہین ڈارین بگلون کے جھیلون پر اُترے ہین مرغابیون کے غول جابجا بیٹھے ہوے ہین زغادہ خوک پیشانی قید لئے ہوے بارہ ہزار سوار سے چلا جاتا ہے ایک مرتبہ آفتاب عالمتاب مرکب پر سوار نکلا سب نے دیکھا کہ آفتاب صاحبقران ہے تلوار ہاتھ مین مرکب طلسمی پر سوار قضائے کار وہ اکہ بندھا ہوا ہے ایک مرتبہ سامنے آیا بہت سے لوگ پہچانتے تھے انھون نے کہا ایرج نوجوان یہی ہے زغادہ نے کہا عجب آجکا دن ہے کہ جسکا کھٹکا تھا وہ بھی آپ سے بغیر تجسس ہاتھ لگا ایرج نے جو دیکھا کہ قاسم و سرہنگ و سیارہ و حنظل جادو و آفتاب جادو سب قید ہین ایرج نوجوان نے نعرہ کیا ارے خیرہ سر کجا میروی از دست من سیارہ نے قید مین سے کہا وہ مارا زغادہ نے ایک ناریل ایرج پر مارا برابر چھاتی کے آ کے گر پڑا تیر و پیکان مارا ایرج کے نہ لگا جب تو جھنجھلا کر زغادہ نے تلوار ماری ایرج نوجوان نے خالی دے کے وہ محبوب جادو والی تلوار مرکب کو چمکا کے برابر آ کے ماری مع مرکب چار ٹکڑے ہوے اندھیری اور تیرگی چھا گئی ایرج نوجوان فوج پر آ رہا جادوگرون کے مع قاسم اور فیروز خان خاوری و تہمتن خاوری و قیماس خان کے ہاتھ پیر کھلگئے پھر تو ان لوگون نے تلوارین پکڑین اور فوج پر آ گئے حنظل نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا ایرج سبحان اللہ فوج ماری پڑی کچھ بھاگ گئی حنظل جادو نے کہا اے ایرج نوجوان خوب
ہوا تجھ سے ملاقات ہوئی سامنے درہ پہاڑ کا ہے وہان چلئے کچھ تدبیر کیجئے سب ملکے درہ پہاڑ
مین چلے اور فوج جو بھاگی طرف جم زرین کلاہ کے گئی ایرج نوجوان و ملک قاسم و
آفتاب جادو و حنظل جادو و سیارہ و سرہنگ مصری و شاپور پہاڑ کی درے
مین بیٹھے رہین قاسم نے کہا نہین معلوم فوج کا کیا حال ہوگا حنظل جادو نے کہا جو اس طلسم
کی رہنے والی ہے تمھارے ساتھ لڑنا مرنا اختیار کیا اور شکنندۂ طلسم ہے ایرج نوجوان
اے ملک قاسم تمھارا رہنا خوب نہین ہے مین آفتاب جادو کو اپنی فوج مین پہونچائے دیتی
ہون ایسے ویسے جادوگرون سے لڑنے کو بہت ہے قاسم نے کہا جسطرح تمھاری خوشی
حنظل جادو ملک قاسم کو اور آفتاب جادو کو لے کے چلی اور سیارہ کو بھی لیا
آفتاب جادو کو راہین تو معلوم تھین اور ساحرہ بھی تھوڑے عرصہ مین پہونچے
حنظل نے کہا اے آفتاب جادو تم اپنے تئین ظاہر نہ کرنا جب کوئی آفت آوے اُسوقت
ظاہر کرنا ہمین جان رہے یا جاوے یہ کہکے حنظل جادو رخصت ہوکے ایرج کے پاس آئی کہا مین
پہونچا آئی لیکن اے ایرج نوجوان ایک بات کا تعجب ہے یا تو اُسنے جادو نہین کیا یا تم پر سحر
اثر نہین کرتا ایرج نے اُنکا احوال نہ کہا اتنا کہا کہ وہ جادوگر نے پایا تھا کہ پہلے میری تلوار پڑی حنظل نے
کہا بغیر تدبیر لوح ٹھکانا ملتا معلوم نہین دیتا ایرج نوجوان نے کہا اے ملکہ حنظل اگر مقدر مین ہے تو
طلسم توڑتے ہین یہ کہکے مرکب پر سوار ہوا شاپور شیر دل اور سرہنگ مصری
نے عرض کی ہم جان دینے کو حاضر ہین لیکن جدھر حضور جاوین وہ سمت معلوم ہووے پھر ہم حاضر
ہونگے اور وہ فوج جو بھاگی تھی جم زرین کلاہ سناٹے مین آیا اور کہا ارے کیونکر مارا گیا ہے لوگون
نے سب حال بیان کیا تب اُسنے کہا اے سیلان خرس سوار تم جاکے خدا پرستونکا کام
تمام کرو وہ پانچ سو سوار سے روانہ ہوا جس درے مین ایرج تھا اُسی طرف راہ تھی ایرج
مرکب پر سوار حنظل جادو سے باتین کر رہا ہے سرہنگ مصری اور شاپور شیر دل
کھڑے ہین کہ سامنے سے گرد وغبار معلوم دیا ایرج نے کہا ملکہ حنظل جادو فوج آتی معلوم دیتی ہے
حنظل جادو نے کہا ہمارے واسطے آتی ہے یہ باتین تھین کہ سامنے سے سیلان خرس سوار نمودار ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایرج نے مرکب طلسم کو ڈپٹ کے نعرہ کیا منم ایرج نوجوان اور جادوگرون نے نارنج ترنج مارے
ایرج وہی تلوار پکڑ کے پانچ سو جادوگرون مین گھس گیا جسکے دوڑ کے تلوار ماری دو ٹکڑے گئے چار
طرف سے نارنج ترنج چلتے تھے سحر ہو رہا تھا لیکن کچھ اثر نہ کرتا تھا جبکہ چالیس پچاس جادوگر
مارے گئے سیلان خرس سوار مرکب کو بڑھا کے آگے آیا پکارا ان غریب جادوگرون
کو تونے مار لیا میرا مقابلہ کر اور ایک ناریل مارا ایرج نے خالی دیا تلوار طلسمی جو ماری
دو ٹکڑے کیا آواز آئی کشتی مرا نام من سیلان خرس سوار جادو بود جتنے جادوگر تھے
بھاگے جم زرین کلاہ کو خبر ہوئی کہ سیلان خرس سوار مارا گیا گلزار زرین تاج بیٹھا تھا
کہا ایسے ایسے جادوگر مارے جاتے ہین دیکھیے جمشید و سامری کیا کرتے ہین اسمین ایک
ابر معلوم دیا ایک تخت پر ایک پریزاد آٹھ نو سو رنڈی دُر در گوش مرصع پوش ہمراہ جم زرین
کلاہ نے کہا کون آتا ہے کہ وہ تخت ٹھہرا اُترا کے ملکہ اختر زرین کلاہ نے سلام کیا پوچھا
مزاج تو اچھا ہے عرض کی کہ دعا کرتی ہون آکے کرسی پر بیٹھی شراب کا پیالہ گردش مین آیا جبکہ
نشہ ہوا اختر زرین کلاہ نے پوچھا اس مقام پر کس طرح سے لڑائی پڑی کہا اے ملکہ ایرج
نوجوان شکنندۂ طلسم آیا ہے زغادہ خوک پیشانی اور سیلان خرس سوار مارا گیا کہا اے
شہریار مین اسی واسطے آئی ہون اب سامنا نہ کیجیے گا لڑائی بیڈول پڑی ہے اسکو لوح کی فکر مین بھر نے
دو مجکو احوال معلوم ہے جب گھر کے لوگ بربادی کی فکر کرین پھر تم کیا کروگے جم زرین کلاہ نے
کہا کہو تو وہ احوال کیا ہے ملکہ اختر زرین کلاہ نے کہا وہ میناے جادو تھی اُس نے
اِکہ جمشیدی دیا تھا دے کے بھول گئی اُسکے باعث کوئی سحر یا تلوار اثر نہین کرتی جم زرین کلاہ کا
رنگ سفید ہو گیا جم زرین کلاہ مع اختر مرأت جادو کے پاس آیا مرأت جادو
خود حیران بیٹھی تھی دمبدم خبر ایرج کی منگاتی تھی کہین یہ سنتی تھی غضب ہی جو جاتا ہے وہ مارا جاتا
ہے اسمین جم زرین کلاہ مع اختر کے پہونچا مرأت جادو نے کہا مین نے سُنا ہے کہ زغادہ
خوک پیشانی مارا گیا جم زرین کلاہ نے کہا تم ملکہ اختر سے دریافت کرو ملکہ نے سب
احوال کہا مرأت جادو نے کہا اگر میرے قلعہ مین یا تمھارے قلعہ مین گھس آوے تو کوئی سامنا
نہین کر سکتا مگر کچھ تدبیر کیا چاہیے اختر نے کہا مین اسکی تدبیر کرتی ہون اگر ایک سمت کا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مال اسباب مجکو دو چنانچہ زرین کلاہ نے ایک طرف کا مال آمدنی سب لکھدیا اختر نے کہا جب ایرج گرفتار ہوے مناسب یہ ہے کہ افراسیاب جادو پاس بھجوادو وہ سمجھ لیگا یہ کھکے اختر جادو چلی یک بیابان مین خیمہ استاد کروایا کوئی سو اسو لونڈی ساتھ لے لی بعد دو تین گھڑی کے اختر جادو ہاتھ مین جریب سحر کی پکڑ کے اکیلی روانہ ہوئی اور سحر سے دریافت کیا کہ ایرج اس سمت کو ہے اُسطرف جا پہونچی شاپور اور سرہنگ مصری ایک سمت کو چلے گئے تھے حنظل جادو ایرج سے باتین کرتی تھی اختر نے ایرج کو اور حنظل کو مجرا کیا اور حالت سے دیکھنے لگی ایرج نے جو دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت میلے کپڑے پہنے ہوے ہی حنظل نے کہا یہ جادوگرنی ہے ایرج نے کہا خدا بچانے والا ہے اختر نے کہا شکر ہے خداوند جمشید و سامری کا جسکو مین ڈھونڈھتی تھی وہ آج ملا پھر ایرج نے پوچھا کہ تو کون ہے اُس نے کہا کہ مالک لوح طلسم آئینہ ہون جسوقت سے طلسم بنا تھا لوح پر نام ایرج کا لکھا تھا سنتی ہون کہ آج وہ مارا گیا اور مین نے خیال کیا کہ آخر شکنندۂ طلسم میرے پاس آئیگا اور مجکو مار کے لوح لیجائیگا بس اس سبب سے مین آپ ہی حاضر ہوئی اُسوقت حنظل جادو نے ایرج سے کہا کہ ای شہریار تمھارا نصیب بڑا زبردست ہے اس آسانی سے لوح کسی کے ہاتھ نہ لگی ہوگی پھر حنظل نے اختر سے کہا کہ اے ملکہ اختر مین کوہ رنگسین کی رہنے والی ہون اور حنظل میرا نام ہے اسکے باپ کے ساتھ میری بیٹی کی شادی ہوئی ہے ای ملکہ اب جو تم یہان آئی ہو تو بہت چین سے رہوگی اختر نے کہا کہ یہان سے میرا خیمہ قریب ہے وہان چلکے بیٹھے ایرج اور حنظل چلے اور ایک دو گھڑی کے بعد خیمہ مین داخل ہوئے اختر جادو آکر تخت پر بیٹھی ان دونون کو بھی مقام صدر پر بٹھایا کنیزین خدمت کے لئے حاضر ہوئین اور اختر نے ہاتھ باندھ کر کہا کہ اے شہریار اب مجھ سے دغا نہ کیجئے گا ایرج نے کہا کہ ہم خدا پرست ہین دغا مطلق نہین جانتے اختر اُسوقت اُٹھکر حمام مین گئی اور نہا دھو کے کپڑے نفیس پہنکر مسی کاجل لگا کے آئی اور ایرج کی طرف بنظر محبت دیکھنے لگی حنظل جادو کو ثابت ہوا کہ شاید یہ ایرج کو چاہتی ہے اور اختر کرسی پر آکر بیٹھی اور کہا اے شہریار اب تو مین آپکی کنیز ہون تمام زمانہ میرا دشمن ہوگا اور زمرات جادو کو خبر ہوگی تو وہ بھی میری جان کی دشمن ہوگی اب دیکھین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ آپ ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہین حنظل نے کہا کہ تم خاطر جمع رکھو تمھارے لیے سب سے
زیادہ بہتر ہوگا غرض بعد کچھ عرصہ کے اختر نے اشارہ کیا کہ الگ چلیے یہ کہکر شاہزادہ ایرج کا
ہاتھ پکڑکر الگ دوسرے خیمہ مین لائی حنظل جادو سمجھی کہ اگر یہ عاشق نہوتی تو آپ سے آپ
لوح دینے کو کیون آتی اور وہان شراب کا پیالہ گردش مین آیا ایرج نے کہا کہ تم مسلمان
ہو جاؤ تو مین شراب پیون اُس نے کہا کہ مین مطیع اسلام ہوئی اور اس طرح اختلاط کیا
کہ جس طرح مدت کے عاشق و معشوق ہوتے ہین جبکہ خوب نشہ ہوا ایرج کو لیکر پلنگ پر لیٹی
اور ایک گلابی لیکر تھوڑی شراب آپ پی اور باقی ایرج کو دی اور کہا میرے سر کی قسم
پی جاؤ ایرج نے وہ بھی پی لی خوب نشہ ہوا آنکھ بند ہوگئی اختر نے غافل پاکر بازو پر سے وہ الہ کھول
لیا اور پرواز کرکے روانہ ہوئی اور حنظل جو الگ بیٹھی تھی اُسکے خیال مین آیا کہ اے حنظل ایسا
عشق نہین دیکھا کہ اتنا چھٹ پٹ ہوجاے یہ سوچ رہی تھی کہ ایک سناٹا معلوم ہوا حنظل نے
جانا کہ ایرج کو اختر لئے جاتی ہے لیکن معلوم نہین کہ ایرج خیمہ مین ہین نہ الہ کا حال معلوم ہو یہ اُسکو
یقین ہے کہ ایرج کو لیے جاتی ہے وہان مرأت جادو و جم زرین کلاہ آٹھ نو سو جادوگر
سب کرسیون پر بیٹھے ہین اور باتین کرتی ہین کہ اختر آتی ہوگی اور حنظل قریب اختر پہونچی
اور کہا کہ او چوٹی رو سیاہ تو نے عجب طرح کا فریب کیا اختر نے جو دیکھا کہ حنظل آتی ہے اُسنے کہا کہ
تیرا کبھی یہ مقدور ہے کہ جو تو مجکو روک سکے یہ کہکر پھر بجلدی تمام روانہ ہوئی برابر قلعہ کے پہونچی اُسوقت
حنظل جادو نے اپنے دل مین کہا کہ اے حنظل تو امیر حمزہ صاحبقران کو کیا مُنہ دکھائیگی
افسوس کہ ایرج مارا گیا بس دوڑی اور قلعہ مین غل ہوا کہ اختر جادو آئی مرأت جادو
و جم زرین کلاہ سب اُٹھ اُٹھ کے دیکھنے لگے اختر قریب اُس باغ کے پہونچ چکی تھی
پکاری کہ مین لائی لیکن ایک بلا میرے پیچھے لگی ہے اُس وقت تو حنظل نے جھپٹ کے
ایک تلوار ماری کہ اُسکے دو ٹکڑے ہوکر زمین پر گرے مرأت جادو نے کہا ذرا خیر تو لینا
یہ کیا گرا کنیزین دوڑین حنظل تو اُسکو مار کے وہان سے بھاگ کھڑی ہوئی اور از بسکہ ساحرہ تھی
اسوجہ سے کسی اہل قلعہ نے بھی نہین روکا اور وہان ایک کنیز آئی اُسنے جو دیکھا کہ اختر مری پڑی ہے
لیکن ہاتھ مین اُسکے ایک نر مرد کا الہ ہے اُسنے لیکر کمر مین رکھ لیا اور کہا مین قرضدار تھی کسی کو نہ یا خدمتگار رہے

ملکہ بیچ لونگی آدھا اُسکو دونگی آدھا مین لونگی اور وہان سے آکے عرائت جادو سے کہا کہ اختر ماری گئی حجم زرین کلاہ نے حکم دیا کہ لاش اختر کی پھونک دو اُسکو تو پھونکدیا اور حنظل جادو جو بھاگ کے خیمہ مین آئی تو اختر کی کنیزون کو مار کے اُسنے بھگا دیا اور اُس خیمہ مین جاکے جو دیکھا تو ایرج بیہوش پڑا ہے نشہ مین چور ہے اُس نے پانی وغیرہ چھڑک کے اُسکو ہوشیار کیا جب ایرج کی آنکھ کھلی تو حنظل نے سب ماجرا بیان کیا ایرج نے بازو پر اُسکو ندیکھا رنگ سفید ہوگیا حنظل نے کہا خیر تو ہے ایرج نے کہا جو کرامات تھی جس کے باعث سے جان بچتی تھی وہی نہین ہے اور حنظل سے اسکا حال بیان کیا حنظل نے کہا افسوس تم ہمکو غیر سمجھے پہلے نہ ہم سے کہا اچھا اب چلکے اُس خیمہ مین بیٹھو ایرج نے کہا کہ کہان تک بیٹھے رہین گے یہ کہکر برہنہ سر ہوکے رونے لگا اور دعا کرنے لگا بصد گریہ وزاری ونالہ وبیقراری پکارا کہ ای پروردگار عالم واسطہ اپنی خدائی کا اور واسطہ اپنے دوست کے نور کا میری آبرو تیرے ہاتھ ہے اور جو میرے بھائی ہین اُنھون نے طلسم فتح کیے ہین مین بھی تیری ہی ذات سے امیدوار ہون کہ تو میرے حال پر رحم کر یہ کہتے کہتے غنودگی کی آنکھ لگ گئی دیکھا کہ ایک بیابان پُر فضا ہے جہان گلہاے بوقلمون بیشمار کھلے ہین اور وہ صحرا تمام نورانی ہے خوشبو آرہی ہے صداے سبوحٌ قدوسٌ ربنا ورب الملائکة والروح کی بلند ہے اور ایک مرد پیر باریش مقدس لباس سبز پہنے ہوے استادہ ہین ابیات

وہان دیکھا کہ ہین اک صاحبدل
کہ جن سے بات بھی کرنا ہے مشکل
زبان ساکت ہے لب محو خموشی
خدا کی یاد مین ہے گرمجوشی
جھکا تسلیم کو یہ دست بستہ
کہا اے وارث دلہاے خستہ
بہت مدت سے مجکو جستجو ہے
غریبون کو کرم کی آرزو ہے
کہ جون موے قدم آنکھین ملون مین
ہلے عمر رفتہ اپنی لون مین

اُنھون نے فرمایا کہ اے فرزند سواے پروردگار عالم کے کوئی کسی کے کام نہین آتا ہے دعا تمھاری قبول ہوئی طلسم تم توڑوگے لیکن اس جادوگرنی کے ساتھ سے الگ ہو جاؤ کسلیے کہ فتح ایک ہی شخص کے نام ہوتی ہے جب الگ ہو جاؤ گے تو ایک طرف کو جانا ایک دریا ملے گا تم کشتی پر مع گھوڑے کے سوار ہو جانا آگے جو کچھ مرضی خدا کی یہ خواب دیکھ کے ایرج کی آنکھ کھلی سجدہ شکر ادا کیا حنظل نے کہا کہو کیا دیکھا اُنھون نے سب حال خواب کا بیان کیا حنظل نے

کہا کہ اب فتح ظفر ضرور ہوگی یہ کہکر حنظل سے رخصت ہوکر مرکب پر سوار ہوے اور ایک طرف کو چلے ایک بیابان سبزہ زار نظر آیا آگے جو بڑھے تو ایک دریا کو بڑی جوش وخروش کے ساتھ بہتے پایا نظم

پانی پانی تھا شور سے طوفان
ساتھ تھی سب تری کی چشم حباب
دیکھ دریا کو سوکھتی تھی جان
جزر ومد سب حواس کھوتا تھا
ہمرہ موج سیکڑون گرداب
خضر کا رنگ سبز ہوتا تھا

ایرج وہان کنارے دریا کے حیران کھڑا تھا کہ یکایک ایک کشتی ایکطرف سے اُسطرف آتی نظر آئی یہان تک کہ وہ کشتی کنارے پر آ لگی ایرج گھوڑا چمکا کر کشتی پر چڑھ گیا اور وہ کشتی اسکو لیکر چلی دریا مین درخت بہت سے معلوم دیتے تھے ایرج قال ارکبوا فیہا بسم اللہ مجریہا ومرساہا ان ربی لغفور الرحیم پڑھتا ہوا اور دل سے کہتا جاتا تھا کہ دیکھا چاہیے یہ کشتی کہان لیکر جاتی ہے چنانچہ وہ کشتی بہتے بہتے ایک درخت کے پاس پہونچی وہ درخت جھوم کے گرا کشتی مین تہلکہ پڑا غرق ہونے لگی اُسوقت دو پیر مرد دریا سے نکلے اور اُنھون نے کہا کہ ای شہسوار کشتی غرق ہوتی ہے تم مرکب اڑا کے نکلجاؤ ایرج نے اپنے دل مین تصور کیا کہ یہ پیر مرد سچ کہتے ہین لیکن مین گھوڑے کو پیرا کے نکلجاؤنگا یہ خیال کرکے مرکب کو جو ایڑ دی وہ طرارا بھر کے دریا مین گرا مگر بہت دور پر گرا کہ وہان گھٹنون گھٹنون پانی تھا دونون پیر مردون نے کہا کہ اے شہریار ہمکو نہ بھول جائیے گا ایرج نے کہا کہ بھائی یہ کام ہمارا نہین ہے کہ جو بیکسی اور تنہائی مین ہمارے کام آوے اُسکو بھول جاوین یہ باتین کرتے ہوے کنارے پر آئے اور آگے چلے تو ایک بیابان ریگستان نظر آیا اور اُن دونون پیر مردون نے کہا کہ اے ایرج آپ شکنندہ طلسم ہین ہمارے ساتھ چلین لیکن اس بیابان سے گذر کے ایک باغ ہے کہ اُسکو باغ سلیمانی کہتے ہین جو کوئی راہ بھول جاتا ہے اور روٹی میسر نہین ہوتی وہ اُس باغ مین جاتا ہے اسکو وہان سب کچھ ملتا ہے آپ بھی جائیے ایرج نے کہا اچھا غرض راستہ طے کرکے اُس باغ مین آکر پہونچے تو دیکھا کہ باغ نہایت پُر بہار ہے نسیم مشکبار فرحت افزا جانفزا لائی تھی سبزہ زارون کا دل بہلاتی تھی ابیات

نظر آتی ہین ہر شے مین نئی ڈھنگ
طلسمی جانور طائر ہین گویا
دہن غنچون کے اک جوبن دکھائین
جو دروازہ ہی باغ جانفزا کا
دُر و یاقوت سے لبریز ہے جا
کہان دنیا مین ایسے پھول پیدا
شجر گلبرگ مین سیکڑون رنگ
تماشا ہی وہان ہر مدعا کا
ہوائین سرد عطر آمیز آئین
ہزارون رنگ ہر گل مین ہویدا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بہت سی تھی چمن پھولوں سے لبریز	بہت دلچسپ خوشبوئین مگر تیز	نہال و برگ گل تھے اسمین نایاب
غرض وہ باغ تھا سرسبز و شاداب	لبالب آب سے نہرین تھین جاری	عجب صورت کی پیدا آبداری
بنی تھی اُس جگہ بارہ دری بھی	نظر آتی تھی بس قدرت خدا کی	کنول روشن در و دیوار تابان
مصفّا فرش ہر جانب مگر ہان	نہ پایا صاحب خانہ کو اُسجا	بچھا ہر سمت فرش زعفران تھا

وہان دیکھا ایرج نے دو پیر مرد آئے انھون نے کہا اے ایرج سلام علیک ایرج نے کہا علیکم السلام انھون نے کہا حضور تشریف لائین اور بیٹھین مکان حضور کا ہے ایرج مسند پر آکے بیٹھا اور شراب پینے لگا اب انکو تو یہان بیٹھا رہنے دیجیے لیکن حال طلسم ہوشربا و افراسیاب کا سُنیے کہ افراسیاب جادو اور حیرت اور رابرق و سرمایۂ برف انداز و زنار جادو وغیرہ یہ سب بیٹھے ہوے ہین اور افراسیاب کو مشتری ہفت سحر کے مارے جانے کا بہت رنج ہے اور دل سے کہتا ہے کہ اے افراسیاب لوح کا حال تو کسی کو معلوم نہین اور اسد گنبد جہان نما پر قید ہی جب وہ جو چھوٹیگا تو یہ طلسم ٹوٹیگا یہ باتین ہو رہی تھین کہ باران سنگ انداز جادو کا نامہ آیا اور مصور جادو بھی آیا اور افراسیاب نے ملکہ حیرت سے کہا کہ باران سنگ انداز کے جی مین کیا آیا کہ جو یہان آیا ہے لیکن اے حیرت جادو ایک جادوگر عزت دار کو بہر پیشوائی روانہ کرو حیرت نے دو جادوگرون کو روانہ کیا انھون نے آکے جو دیکھا تو خیمہ اژدر پر لدا ہوا ہاتھی بردار مرکب بردار ہوا پر اُڑتے ہوے بار بط ہنس قرقرے فیل آتشین پر جادوگر و جادوگرنیان سوار باران سنگ انداز آگے آگے ایک اژدہے پر سوار آتا ہے بادلہ کا جھولا گلے مین پڑا ہے کنڈل کانون مین کمر مین سونے کی زنجیر موتیون کے مالے گلے مین پڑے ہین قشقہ سیندور کا ماتھے پر کھنور چندن کے بازوون پر لگے ہین مگر سیاہ و کالی ڈاک یہ ساحر ہی کان و آنکھ و ناک سے شعلے آتش کے نکلتے ہین غرض دریاے خون رواں تو خشک ہو گیا ہی جہان وہ دریا تھا وہین خیمہ استادگر کے اُترا اور آپ افراسیاب کے باغ مینانگار کو گیا دو بیٹے اُسکے ساتھ تھے اُسنے اور اُن دونون نے افراسیاب کو نذر دی افراسیاب نے خلعت سے سرفراز کیا اور دنگل بیٹھنے کو دیا جام شراب گردش مین آیا چار گھڑی تک یہ

بیٹھے رہے افراسیاب نے حیرت سے کہا کہ ایک بارگاہ مخملی اور باورچیخانہ ہمارے یہان سے جائے حیرت جادو نے اُسی وقت حکم دیا کہ بارگاہ استادہ ہوگئی باورچیخانہ کی تیاری ہونے لگی خاصہ تیار ہوا باران نے افراسیاب سے کہا کہ اے شہریار جیسا طلسم ہوش ربا ہے ایسا کوئی طلسم نہین ہے جو جو عجائبات اور غرائبات کہ اسمین ہین کہین نہین ہین لیکن بُرا نہ مانئیے تو کہون الامر فوق الادب آپ کو رحم ان گمراہون پر نہ چاہیے آپ ایسا شخص اور اسطرح ناچار ہو جائے اے شہریار یہ ملکون ملکون خبر اڑ گئی ہے کہ افراسیاب ناچار ہے ان کو اسطرح قتل کیجیے کہ ماہیان دریا و مرغان ہوا انکے حال زار پر روئین افراسیاب نے کہا کہ میرا جی انکے قتل کرنے کو نہین چاہتا اسد بن کرب غازی گنبد نور پر قید ہے اب مین اُسے قتل کرونگا لیکن یہ جانتا ہون اور سب جتنے ساحر ہین وہ میری اطاعت قبول کرین باران نے کہا امیدوار ہون کہ یہ لڑائی میرے سپرد کیجیے اور مصور جادو سے کہا کہ تم مالک تصویر ہو تمنے کیون عمرو کا سر کاٹا مصور نے کہا وہ میرا سامنا نہین کرتا ملکہ حیرت نے کہا کہ اے بھائی باران عمرو ان کے خیمہ مین آیا اور ان کے گلے سے تصویر لیگیا اور انکی جورو کو قنات مین لپیٹ دیا اور پھر روتے ہوے میرے پاس آئے لیکن یہ غافل نہین ہین باران نے کہا کہ ہمارے نام پر طبل جنگ بجوائیے غرض ایک روز تو یہ آسودہ ہوا دوسرے روز جب وہ زمانہ آیا کہ شل مرض دن گھٹا اور ردائے خورشید میلی ہوئی نظم

کہ روے مہر کا ہلکا ہوا رنگ ۔ گھٹی گرمی بڑھی ٹھنڈک تہ سنگ
جبین شام نے بخشی سیاہی ۔ مزاج روز پر آئی تباہی

سر شام بحکم باران ناکام نفیر سحر کو دم دیا گیا یہ خبر مہرخ سحر چشم کو ہوئی اُسنے بھی طبل جنگ بجوایا تیاری سحر کی دونون طرف ہونے لگی لیکن یہان علامہ شوخ چشم بیٹھا تھا اُس سے باران نے کہا کہ ہمارے ساتھ چلو یہ کہکے اسکو ہمراہ لے کے اپنے لشکر مین آیا وہ جو دیکھتا ہے تو ایک بارگاہ مخمل کی استادہ ہے اُسنے پوچھا کہ یہ بارگاہ کسکی ہے لوگون نے کہا کہ افراسیاب نے یہ بارگاہ اور باورچیخانہ تمھارے لئے بھیجا ہے علامہ نے کہا کہ اے باران افراسیاب جیسی تمھاری خاطر کرتا ہے کسی کی نہین کرتا اگر تمنے کوئی لڑائی فتح کی تو اور بھی زیادہ خوش ہوگا اور وہان عمرو نے ملکہ مہرخ سحر چشم سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پوچھا کہ باران سنگ انداز کیونکر لڑتا ہے اُسنے کہا کہ وہ ساحر زبردست ہے دیکھا چاہیے کہ خدا کیا کرتا ہے اب یہان بنگالی منتر جنتر پڑھنے لگے فسون سازی اور شعبدہ بازی شروع ہوئی اگیاری ہونے لگی جوت کے دیئے جلائے گئے زر دزرد ٹمٹین اُڑائے گئے چار پہر رات ہنگامہ شر و فساد برپا رہا جب کواکب حیاے چشم جانان اور نظر کی طرح سب کی نظر سے

پنہان ہوئے اشعار	فلک پر مہر جو بن ٹھن کے چمکا	ہوا آغاز ہر اک بینش و کم کا
جمالِ صبح نے کی بارش نور	جبین خاک بھی چمکی مثل بلور	صبح کو ملکہ مہرخ سحر چشم

و بہار و نافرمان و زلزلہ کئی لاکھ ساحر طائران سحر و تخت ہاے سحر پر سوار ہو کر میدان مصاف مین آئے اسطرف سے باران سنگ انداز اپنی فوج لیکر جنگ گاہ مین آیا گھنٹے اور ناقوس بجنے لگے ابر سحر کو برسایا گرد و غبار کو بٹھایا بجلیان گرا گر جھاڑی جھنڈی میدان کی کاٹ ڈالی میدان مثل آئینہ پاک و صاف ہوا اُس وقت نقیب کڑکا کہنے لگے ابیات

جہان ایک ماتم سرا ہی عجب	نہین جاے پاس و رجا ہی عجب	جوانی گئی موسم شیب ہے
شہود ایک دو روز کو غیب ہی	سکون پا لکا دیکھا سراسر شتاب	چلے جاتے ہین کوہ جیسے سحاب
نہ جد دل رہیگی نہ سرو روان	گلستانکو پایا ہنگے ہو کا مکان	جسے دیکھو چلنے کا گرم تلاش !
یہ منزل نہین جاے بود او رباش	یہ بیٹھے جو ہین سامنے ہین کہان	جہان حملہ ہے ایک بزم روان
بجا ہی کیا کوس رحلت مدام	کسی نے نہ آکر کیا یان مقام	انہی بہادر د اب نہ سامری ہی

نہ جمشید ہے آج روز جنگ ہی کچھ اپنے اپنے ہنر اور کرتب دکھاؤ اِس دنیا مین نام کر جاؤ یہ کہکر نقیب تو کنارے ہوے اور باران سنگ انداز میدان مین نکلا اور پکارا کہ اے مہرخ سحر چشم تمھاری نواسی مَنہ جبین الماس پوش مالک طلسم تھی اور اُسکو سب مجرا کرتے تھے اور تمھاری وہ عزت تھی کہ جو بیان مین نہین آتی کوئی شاہ و شہزادہ تم سے مقابلہ نہ کرسکتا تھا اب یہ تم نے کیسی نمک حرامی کی ہے جو افراسیاب سی لڑتی ہو افراسیاب نہین چاہتا کہ تم لوگ مارے جاؤ اگر عزت درکار ہے تو افراسیاب پاس چلو مین تمھاری خطا معاف کرادونگا مہرخ نے پکار کر کہا کہ اے باران جادو جو کچھ ہماری زبان سی ایکمرتبہ نکل گیا سو نکل گیا اب بار بار کہنے سے تو یہی بہتر ہے کہ اب ہمارے تمھارے جواب سوال تلوار سی ہو باران نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا کہ مین تمسے کچھ کم نہین ہون یہ نہ کہنا کہ خبردار نہ کیا تھا خبردار باش یہ کہکر ارادہ کیا کہ صف لشکر مہرخ پر جا پڑون اسوقت فہم جادو اژدرچمکا کے اُسکے پاس آیا اور کہا کہ آپ تامل کیجئے مین سب کو مارے لیتا ہون بس اُس نے للکارا ادہر سے مخمور سرخ چشم تخت اپنا اُڑا کے سامنے فہم کے آئی فہم نے ایک ناریل مارا مخمور نے اُنگلی سے اشارہ کیا کہ وہ ناریل دو ٹکڑے ہوگیا اب مخمور نے ایک گولہ فولادی فہم کے لگایا اُسنے خالی دیا مخمور نے ایک ناریل مارا کہ اژدرہان پیدا ہوا وہ اژدر آکر فہم پر حملہ آور ہوا اُسنے ہرچند چاہا کہ یہ ہلاک ہو مگر ممکن نہوا اور اُس اژدہے نے فہم کو نگللیا بعد چند عرصہ کے سب نے دیکھا کہ اژدر تو غائب ہوگیا مگر نعش فہم کی پڑی ہے اس ماجرے کو دیکھکر کمان چشم میدان مین نکلا ایک کمان ہاتھ مین لئے تھا کہ وہ کمان سوگز کی ہوجاتی تھی بس وہی کمان اُسنے مخمور سرخ چشم پر ماری مخمور نے دستک دی کہ ایک پتلہ پیدا ہوا فولادی اور اُس پتلے نے کمان کو پکڑ کے جھٹکا مارا کہ وہ ٹوٹ گئی وہ پتلہ کمان کو لئے چلا گیا پھر زاغچہ فیل پیشانی آیا اور اُس نے مخمور پر ناریل مارا مخمور نے خالی دے کر تلوار سے اُسکو دو ٹکڑے کیا اُس وقت تو باران نے کہا ارے بڑا غضب کیا کہ تین ساحر مارے یہ کہکر خود میدان مین آیا اور کہا کہ خبردار باش اور ایک ناریل مارا مخمور سرخ چشم نے اُنگلی سے اشارہ کیا کہ ناریل دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا اب مخمور نے گولہ فولادی مارا باران نے خالی دیکر اب کی جو گولہ فولادی مارا تو تخت پر پڑا مخمور تو تخت پر سے اُڑ گئی مگر تخت تختہ تختہ ہوگیا مخمور نے چوٹی سے اپنی ناریل نکالکر باران سنگ انداز پر لگایا اور پکاری کہ اے ظلم آسمانی لینا بس دھنوان پیدا ہوکر فلک پر گیا اور ابر گھر آیا پتھر برسنے لگے دو چار ہزار ساحر اندھے ہوگئے مہرخ سحر چشم نے کہا کہ اے مخمور اب تم چلی آؤ مخمور نے اُس وقت زمین پر دو ہتڑ مارا چار پتلے فولاد کے تخت لیے پیدا ہوئے اُنسے کہا ارے پتلو روکنا پتلے جو اُڑے تو آسمان معلوم دینے لگا مخمور نے ڈھیر گچھا سوئیون کا چوٹی سے نکال کر مارا کہ پانچ ہزار ساحر کے سینون کو اُن سوئیون نے توڑا اور وہ ہلاک ہوئے ایک سوئی باران کے بیٹے کے بھی لگی مگر اُسکے شانے کو اُسنے توڑا افراسیاب کو خبر ہوئی کہ مخمور نے آسمان فولاد کا بنایا اُسنے ایک گولہ فولاد کا زمرد جادو کے ہاتھ بھیجا کہ زمرد جادو نے آکر وہ گولہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باران کو دیا اور اُس سے کہا کہ اس گولہ کو اس آسمان پر مارو اور آج لڑائی بگڑ گئی ہی کل سمجھ لینا باران نے وہ گولہ اُس آسمان پر مارا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا مخمور نے اُس وقت کہا کہ اے باران یہ سحر افراسیاب کا تھا جس سے یہ آسمان ٹوٹا اور کسی کا مقدور نہ تھا جو اُسکو توڑتا اور تجکو شرم نہین آتی کہ پرائے سحر پر لڑتا ہے باران نے کہا آج تو مین جاتا ہون کل تم سب کو قتل کرونگا یہ کہکے طبل بازگشت بجوا کے پھر گیا لوگون نے اُس سے کہا کہ آپ نے تدبیر بُری کی فتح پر شکست ہوئی پہلے سحر کیجیے پھر لڑائی لڑیے غرض یہ بارگاہ مین ہونچا شراب پینے لگا مہرخ اپنی بارگاہ مین آئی عمرو نے کہا کہ اے مہرخ مین سیر کو جاتا ہون یہ کہکر روانہ ہوا اور ایک ساحر کی صورت بنکر خیمہ مین باران کے بیٹے کے آیا وہ لڑائی پر سے جو آیا تھا تو بارگاہ مین اکیلا بیٹھا تھا اس نے اُسکو ایک گلوری نکالکر دی کہ یہ افراسیاب نے دی ہے اور کہا ہے کہ اسکو کھاؤ تو سحر اثر نہ کریگا اِسنے جانا کہ سچ ہے پس اُس گلوری کو کھایا اور بیہوش ہوا یہان باران نے کچھ دیر کے بعد کھانا مانگا دسترخوان بچھا وہ کھانے لگا عمرو اُسکے بیٹے کو پلنگ کے نیچے چھپا کر آپ اُسکی صورت بنکر باران کی بارگاہ مین آیا اور اوسکے ساتھ کھانا کھانے لگا اور جتنے کہ رفیق تھے وہ بھی ساتھ کھانے لگے افراسیاب نے کتاب سامری کو دیکھا تو اُسمین معلوم ہوا کہ باران کا جو فرزند ہے وہ تو اپنی بارگاہ مین پلنگ کے نیچے مشکین بندھا ہوا پڑا ہے اور عمرو عیار باران کے ساتھ کھانا کھا رہا ہے افراسیاب نے حیرت سے کہا کہ تم جلد جاؤ اور باران جادو کو بچاؤ وہ باران کے پاس آئی عمرو نے اپنے دل مین کہا کہ حیرت کا آنا بے سبب نہین اگر تجکو اُس نے پکڑ لیا تو پھر چھوٹنا دشوار ہے بس اُس نے باران سے کہا کہ بابا جان افراسیاب کے اچار کیا بُرے ہین ہمنے جو اچار بنایا تھا وہ خوب ہے یہ کہکر اُٹھا کہ لے آؤن اور اس بارگاہ مین کہ باران کا فرزند بیہوش پڑا تھا آیا اور اُسکو فتیلہ رفع بیہوشی دیا اور آپ جلد معجزہ طلب کر کے جادوگر کی صورت بنا اور اُس سے کہا کہ تمہارا باپ کھانا کھا تا ہے تم وہ جو اچار رکھے ہوے ہین لیجاؤ اگلا پچھلا کچھ ذکر نہ کرنا اگر تمہارا باپ پوچھے تو کہنا مین اچار لینے گیا تھا اُسنے کہا مین سوتا تھا مجکو کیا معلوم اُسنے کہا تمہارے باپ نے تمہاری صورت کے بیٹے بنائے ہین غرض وہ اچار لیکر آیا اور بیٹھکر کھانا کھانے لگا اُس وقت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ملکہ حیرت جادو آئی اور اُس نے کہا کہ اے زمرد دیکھ تو موے کا دیدہ کیسا بیٹھا کھانا کھا رہا ہو اور
اُسکے ہاتھ مین ایک چابک سحر تھا وہ چابک اُسنے برابر آکر مارا باران جادو کا بیٹا ابران پکارا
کہ ہاے مین مرا باران نے اُس وقت حیرت سے کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے تمنے کیون اسکو
مارا اُسنے کہا یہ تیرا بیٹا نہین ہے عمرو ہے یہ کہکر چابک مارتی ہوئی اسکو لیکر روانہ ہوئی اُسوقت
عمرو سامنے آیا اور پکارا کہ اے باران مین عمرو ہون پہلے تیرا بیٹا بنا ہوا تھا اور سب حال بیان
کیا جا میری پاپوش کے صدقہ مین اُسکو چھڑالایا یہ کہکر جب تک وہ اُسکو گرفتار کرے یہ گلیم اوڑھکر
غائب ہوگیا اور حیرت نے لیجا کر ابران کو ٹیک دیا اور افراسیاب سے کہا کہ اے
بادشاہ اس کا سر کاٹ افراسیاب نے کہا اچھا اور چاہا کہ سر کاٹون اُسوقت باران
پہونچا اور کہا ہاے ہاے یہ میرا بیٹا ہے ابران جادو جب ہی تو ملک غارت ہوا ایسی ایسی
بیخبریان کرنے سے افراسیاب نے کہا یہ تیرا بیٹا نہین عمرو ہے ہمنے کتاب مین دیکھا ہے کہا
پھر کتاب مین دیکھو اب کی جو کتاب منگا کے دیکھا معلوم ہوا کہ اس طرح عمرو اسکی صورت
بنا تھا سب حال معلوم کرکے خلعت دیا اور بہت خاطر کی اور کہا اب مین عمرو کا سر کاٹے بغیر
نہ رہونگا یہ کہکر باران جادو رخصت ہوکر خیمہ مین آیا اور ابران سے پوچھا کہ بیٹا کچھ حال
تو کہو کیا ماجرا گذرا اُسنے کہا مین سوتا تھا مجکو جگا کر اس طرح بھیجا باران کا بھائی
طہماس جادو ہے اُسکو خبر ہوئی کہ باران اس طرح گیا ہے اُس نے کہا افسوس ہمکو خبر نہ کی
یہ کہکر اسّی نوّے ہزار ساحر لیکر روانہ ہوا اور ایک ساحر کو بھیجا کہ جاکر باران سے ہمارے آنیکی
خبر کرد وہ ساحر آیا اور اُس نے باران کو سلام کیا اور کہا آپ کے بھائی آتے ہین باران
پیشوائی کو گیا طہماس سے ملاقات کی گلہ شکوہ کرتے ہوے خیمہ مین آئے باران نے
سب حال بیان کیا طہماس نے کہا کہ عیار بڑے زبردست ہین باران نے کہا کہ
بھائی پہلے افراسیاب کی ملاقات کرنا چاہیے یہ کہکر ایک ساحر کو بھیجا اور کہا کہ حیرت سے
کہنا طہماس جادو براے قدمبوسی شاہ جادوان حاضر ہوے ہین امیدوار باریابی ہین
وہ ساحر گیا اور حیرت سے اُس نے اطلاع کی حیرت نے افراسیاب سے کہا افراسیاب
نے کہا آئین انکا گھر ہے اور انھون نے بہت بہتر کیا جو آئے حیرت نے اُس ساحر سے کہا جاکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بلا لاوہ جادوگر آیا اور کہا افراسیاب نے یاد کیا ہی باران طہماس کو لیکر آیا طہماس نے
مجرا کیا نذر دی خلعت سے سرفراز ہوا نزدیک بیٹھنے کو ملا طہماس نے کہا ای شہریار یہ نمک حرام
کیونکر پھر گئے افراسیاب نے سب حال بیان کیا طہماس نے کہا غلام کو اجازت ہو کہ ایک
لڑائی غلام بھی لڑے افراسیاب نے کہا جس طرح تمہارا جی چاہے یہ کچھ دیر بیٹھکر رخصت
ہوا اور جب وہ زمانہ آیا کہ شاہد روز نے ردائے سیاہ شب کو اوڑھا اور چراغ آفتاب
ایوان فلک مین بجھگیا ابیات ؎ ہوئی نیلی ردلے نور خورشید ؎ بر آئی عاشقون کے دل کی امید ؎
جمال شمع نے پیدا کیا نور ؎ ہر اک پروانہ بولا چشم بد دور ؎ نفیر سحر کو طہماس نے بجایا یہ
خبر طائران سحر نے مہرخ کو پہونچائی اُسنے بھی نقارہ رزمی کو بجایا تیاری سحر کی ہونے لگی لشکرون
مین دیے جلنے لگے بھینٹ بیرون کو دی گئی منترون کی جاپ ساحر کرنے لگے زیادہ طول دینا مناسب
نہین چار پہر رات یہی ہنگامہ برپا رہا جب رنگ شب مبدل بہ نور سحر ہوا اور جامہ شب دھویا گیا نظم
گئی شب صبح کا جلوہ عیان ہے + سراپا نور صحن آسمان ہے + گہر شبنم کے پھولون نے لٹائے
زمین نے موتیون کے ڈھیر پائے + صبح کو مہرخ نامور تخت شاہی پر سوار ہو کر مع
مخمور و بہار و زلزلہ و لرزان وغیرہ لشکر کثیر ہمراہ لے کر میدان کارزار مین آئی
عمرو ایک ساحر کی صورت بنکر کھڑا ہو رہا اُدہر سے طہماس سوار ہو کر چلا باران نے
کہا مین بھی چلتا ہون اُس نے کہا تمہارا چلنا مناسب نہین تم گھر مین رہو اگر کوئی پیچ پڑیگا
تو تمہارے آنے کا مضائقہ نہین یہ کہکر چالیس ہزار جادوگر اپنے ہمراہ لیکر اور ساٹھ ستر ہزار
ساحر باران کے لیکر میدان مین آیا اور ابر سحر برسا کر گرد و غبار صحرا کا بٹھایا صفین آراستہ
ہوئین عمرو نے مہرخ سے کہا کہ تم لڑنے کا ارادہ نہ کرنا اُسنے کہا کہ مین بھی جانتی ہون کہ ور
ساحر لڑینگے غرض طہماس مرکب کو دوڑا کر میدان مین آیا اور طالب نبرد ہوا مخمور
کو عمرو نے قسم دی کہ تم نہ نکلنا شعلہ چشم جادو مہرخ سے اجازت لیکر نکلا اور سامنے
طہماس کے آکر ایک بیضہ فولادی اُسنے مارا طہماس نے خالی دیکر دستک دی آسمان
سے کڑاکا ہوا اور ایک پتلہ پیدا ہوا کہ تلوار اُسکے ہاتھ مین تھی اُسنے شعلہ چشم کے تلوار لگائی کہ شعلہ
چشم کے دو ٹکڑے ہوئے پھر اخضر چشم نکلا اور جب سامنے طہماس کے آیا اُسنے پتلے سے کہا کہ مار اسکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُس نے تلوار ماری کہ اختر چشم کا شانہ زخمی ہوا ایک نفیر جادو نکلا اور روبروے طہماس آکر کہا کہ اے طہماس تو خود مقابلہ کر یہ کیا لطف ہے کہ پتلے کو لڑواتا ہے یہ کہکر ایک تیر اُس نے مارا طہماس نے تیر کو مقراض سحر سے کاٹ دیا اور دستک دی کہ وہی پتلہ پیدا ہوا اور اُس نے چاہا کہ تلوار مارے مہرخ پکاری خبردار اے نفیر جادو مخمور سرخ چشم اُس وقت اُڑی اور پتلے کو پکڑ کے آسمان پر اُڑ کر چلی مخمور نے جو دیکھا کہ پتلہ جاتا ہے کیونکہ پتلہ تڑپ کر ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا بس اُس نے تلوار ماری کہ پتلے کے دو ٹکڑے ہوے طہماس پکارا مخمور سرخ چشم کے گذارم کہ از دست من زندہ بروی مخمور نے کہا ارے دیوانہ ہوا ہے مین تیرے سامنے سے کیا بھاگ گئی مخمور سرخ چشم کود کے سامنے آئی طہماس بھی کود طہماس نے گولہ فولادی مارا مخمور نے خالی دے کے پیکان تیر مارا شانے مین طہماس کے لگا توڑ کے پار نکل گیا طہماس نے جھنجھلا کے ناریل مارا ناریل پھٹا چادر آتش جو مخمور پر گری لپیٹ کے آسمان پر لے چلی مخمور پکاری افسوس موئی مہرخ نے کہا ہاے یہ کیا غضب ہوا دوڑ کے ایک ناریل مارا ناریل پھٹا چادر آب ہو کے گری آتش بجھ گئی لیکن مخمور غش مین ہو گئی اور تمام بدن مین آبلے پڑ گئے مخمور کو جادوگر اُٹھا کے خیمہ مین لے گئے طہماس نے کہا اگر مین زخمی ہوا تو کیا ہو جس کا جی چاہے میرا سامنا کرے موجود ہون اور طہماس نے سحر کر کے خون بند کیا خاک جمشیدی لگائی باران سنگ انداز کو خبر ہوئی کہ طہماس زخمی ہوا باران آیا کہا بھائی مین نے سُنا تمھارے دشمن زخمی ہوے آپ خیمہ کو تشریف لے جایئے مین سمجھ لونگا طہماس نے یہ کہکر مہرخ کو للکارا مہرخ نے ایک چکر مارا طہماس نے خالی دیا زمین پر مہرخ نے دو ہتڑ مارے زمین پھٹی اور طہماس غرق ہونے کو تھا کہ کود کے بھاگا لیکن مرکب دھنس گیا طہماس نے دو ہتڑ زمین پر مارا مہرخ تا کمر غرق ہوئی تھی کہ دو پنجے پیدا ہوے مہرخ کو کھینچ لے گئے مہرخ تلوار کھینچکر دوڑ پڑی باران جادو نے بیس ہزار پیکان کا گچھا مارا دس بارہ ہزار جادوگر مہرخ کے مر گئے اور زخمی ہوئے بہار جادو نے کہا اب تو دغا کی لڑائی ہو گئی دستک دے کے کہا ارے جادوگرو کیا دیکھتے ہو چالیس پتلہ پیدا ہوا کہا صنم غلام بہار جادو پکڑو پکڑو کے تیر و کمان لشکر مین جا رہے مارے تیرون کے تمام لشکر کو تیرباران کر دیا نعش پر نعش ڈھیر پر ڈھیر مردے پر مردا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گرادیا اور ملکہ بہار نے فرمایا ابیات

کمان را بزہ کرد و یکسر بہ تیر
لف ریو دتا تیر باران کنید
بدین نیستان تا ہمی گشت گرگ
کہ بیکانش را دادہ بُد زہر شیر
سنانہاے رخشان و تیغ سران
بباریدالماس از تیرہ میغ
زمین یکسر از لعل و از جوشن است
غرانیدن گرزہاے گران
دل چرخ گردان ہمہ چاک شد
چو دریاے خون شد ہمہ دشت و راغ
زبس گرد گرز و زمکہ بر دمید
ہمہ کام خورشید پُرخاک شد
بران لشکرش تیر باران گرفت
زبس نالہ کوس با کرّہ ناے
ہوا را چو ابر بہاران کلید
چپ و راست جنگ سواران گرفت
ہمین تیر بارید ہمچون تگرگ
ہمین آتشش فروختہ از ترک تیغ
ہوا گفتی از گرز و از آہن ست
جہان چون شب و تیغہا چون چراغ
چنان شد کہ کس روی ہامون ندید
ہمین کس ندانست سر از پاے

طہماس نے گھبرا کے کہا باران تونے لڑائی بگاڑ دی بہار جادو نے کہا کہ اگر ان چالیس پتلون سے تم سبکو غارت نہ کر دیا تو نام اپنا بنایا حیرت جادو بھی افراسیاب کے پاس سے اُٹھکر یہان آئی اور ایک ناریل اُسنے مارا ناریل پھٹا چادر آتش گری وہ چالیسون پتلے مانند انار کے چھوٹ گئے بہار جادو نے کہا اے حیرت جادو چوری سے لڑائی لڑتی ہو اگر جم کے لڑو تو حقیقت معلوم ہو جاے حیرت تو چلی گئی طہماس نے کہا باران نے لڑائی بگاڑ دی مہرخ سحر چشم میدان مین کود دی عمرو جادوگر بناکر اُتھا پیچھے چلا طہماس نے کہا مہرخ تم لڑنے کو آئی ہو یا یہ جادوگر مہرخ نے جو دیکھا عمرو آتا ہے کہا خواجہ ٹھہر جاؤ ایسا نہو کچھ بیچ پڑ جاوے سحر کی لڑائی ہے عمرو نے کہا تم چلی جاؤ مین یہین آتا مہرخ آگے چلی طہماس نے ناریل مارا اُسے خالی دے کے مہرخ نے تلوار ماری پتلہ سپر لیکے نکلا سپر چار ٹکڑے ہوئی مہرخ نے نارنج مارا طہماس نے خالی دیکے تلوار ماری سر پر چوٹ لگی لہو جاری ہوا عمرو کی جان نکل گئی مہرخ خنجر پکڑ کے دوڑی دو بچے پیدا ہوے مہرخ کا ہاتھ پکڑ لیا طہماس دوڑا تلوار پکڑ کے عمرو نے کہ برابر ہی تھا کمند آصف با صفا ماری ساتوں بند بجی ہوگئے جھٹکا مار کر گرا دیا خیال کیا کسی پہاڑ مین لیجا کے مار ڈالو پیٹھ پر ڈال کے لے بھاگا باران مع فوج آگرا تلوار چلنے لگی نارنج ترنج چلنے لگا مہرخ نے کہا بہادرو جوانو جادوگرو شاباش مار لیا ہے حیرت جادو و افراسیاب بیٹھے تھے گلگون چشم کھڑی تھی افراسیاب نے کہا عمرو کو پکڑ لا گلگون چشم پیچھے چلی برابر ہو پہنچکے آواز دی اے خواجہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہان جاتے ہو عمرو کے خیال مین آیا کہ مہرخ نے کوئی جادوگرنی بھیجی ہے گلگون جشیم نے یہ کہکے ایک ماش کا دانہ مارا عمرو کے ہاتھ پانون کا دم نکلگیا پکاری ای دزد باریک کمر لک لک پا ساربان زادے کہان جائیگا غضب کیا لیکن عمرو نے اُسی حالت مین کمند کے حلقے ڈھیلے کر کے کھینچ لی گلگون جشیم دونون کی کمر مین پنجہ دے کے لے اڑی قضاے کار مہرخ اپنی فوج کو للکار رہی تھی سناٹا جو ہوا گردن اُٹھا کے دیکھا ایک پنجہ طہماس کو اور عمرو کو لئے جاتا ہے پرواز کر کے چلی پکاری اری حرامزادی کہان جاتی ہے گلگون کے دونون ہاتھ رُکے ہوئے تھے خیال کیا کہ عمرو کو چھوڑ دے زمین پر گریگا ہڈی پسلی ایک ہو جائیگی اور عمرو کو چھوڑ دیا مہرخ نے دیکھا کہ عمرو زمین پر گریگا تو ہڈیان چور چور ہو جائینگی اسواسطے مہرخ نے زمین روکا بہار بھی قریب پہونچ گئی تھی اُس نے بھی عمرو کو روکا مہرخ سحر جشیم نے گولہ مارا گلگون کی ہاتھ پر لگا طہماس چھوٹا باران نے روکا افراسیاب نے کہا جلد طبل آسایش بجوادو لڑائی بیدھب ہو گئی اسواسطے طبل آسایش بجا دونون طرف غنیمت ہوا عمرو کو لیکے پھر آئے اُدھر طہماس کو لے کے پھر گئے طہماس نے کہا مجکو کونسا جادوگر لے گیا تھا باران نے کہا عمرو عیار لیگیا تھا طہماس نے کہا مین جاتا ہون ابھی سر کاٹے لاتا ہون باران نے کہا افراسیاب نے طبل آسایش بجوا دیا ہے گلگون جادو کو افراسیاب نے تمھارے چھڑانے کو بھیجا تھا وہ ماری گئی افراسیاب کو خبر ہوئی کہ طہماس نہین مانتا ہے افراسیاب نے کہا حیرت تم جا کے سمجھاؤ حیرت جادو آئی کہا طہماس جادو لڑائی تو لگی ہوئی ہے کل سمجھ لینا حیرت نے سمجھایا حکم کیا دونون لشکرون کے زخمیون کی مرہم پٹی ہونے لگی حیرت جادو طہماس کو و باران کو افراسیاب پاس لے چلی افراسیاب باغ مینا مین ناچ دیکھ رہا تھا طہماس نے اور باران جادو نے مجرا کیا افراسیاب نے کہا تمھاری فوج اور تم خوب لڑے طہماس نے کہا مار لیا تھا لیکن عمرو پکڑے گیا افراسیاب نے کہا گلگون کی کیا مفت مین قضا آگئی طہماس نے کہا جتنی عزت پیدا کی تھی سب مٹی مین ملگئی بڑی ذلت ہوئی افراسیاب نے کہا کوئی عمرو کے پنجہ سے نہین بچا جمشید و سامری نے تمکو بچا لیا طہماس نے کہا اے افراسیاب دانہ پانی حرام ہے جب تلک عمرو کو نہ پکڑ لاؤن حیرت نے کہا عمرو ایسا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہے کہ پکڑ لائیگا افراسیاب نے کہا بھلا شراب تو پیو طہماس نے کہا حرام ہو چکی ہر چند سمجھایا نہ مانا باران نے شراب پی کباب کھائے رخصت ہوکے خیمہ مین آیا وہان سے طہماس جو خیمہ مین آیا باران نے کہا اب یہان کھانا کھاؤ کہا مین نے قسم کھائی ہے باران تو حیران ہے بعض کہتے ہین اسکی قضا آئی ہے بعض کہتے ہین عمرو کو پکڑ لائیگا چنانچہ یکہ و تنہا طہماس چلا لیکن پوشیدہ ہوکے یہان سب بیٹھے ہوئے ہین مخمور سرخ چشم لیٹی ہے طہماس نے عمرو کے نام پر سحر کیا اور عمرو کا دل گھبرایا عمرو نے کہا مین ذرا لشکر کو دیکھ آؤن مہرخ نے کہا عمرو باہر نجاؤ تمنے کام ایسا کیا ہے کسی پیچ مین نہ آجانا عمرو نے کہا خدا ے ما بزرگ است یہ کہکر عمرو باہر نکلا ہر ایک جادوگر کہتا ہے خواجہ سلامت آئیے بیٹھیے عمرو ایک جادوگر کے پاس بیٹھا تھا طہماس ایک جادوگر کی صورت بنکر عمرو کے پاس جا بیٹھا قضاے کار عمرو اُٹھکر فوج کے کنارے پر گیا ایک مرتبہ یہ نیچہ مین پکڑ کے لیچلا پہلے خیال مین آیا کہ افراسیاب پاس لیچلو پھر دل مین آیا کہ گئی مرتبہ عمرو افراسیاب پاس گیا اور چھوٹ آیا کسی پہاڑ مین لیچل کے مار ڈالو یہ سوچ کے ایک درے مین پہاڑ کے اُترا طہماس نے کہا اے عمرو عیار دیکھا ایک دن تم ہمکو پکڑ لیگئے تھے گلگون کو مار ڈالا آخر ہم تمکو پکڑ لائے ہین اب تمھارا ہم کام تمام کرین عمرو کا نام قران حبشی کے کان مین گیا اُس درہ پہاڑ مین قران کھچڑی پکا رہا تھا نکل کے جو دیکھا اُستاد بیٹھے ہین اسمین طہماس خنجر لیکے چلا قران حبشی سامنے آیا کالی صورت لال لال آنکھین تھین طہماس سمجھا کہ کوئی جادوگر ہے پوچھا او جادوگر تیرا نام کیا ہے کہا سیاہ رو کہتے ہین افراسیاب جادو نے یہان رکھا ہے مدت سے تعینات ہون طہماس نے کہا عمرو کو پکڑ لایا ہون اب مار ڈالونگا قران نے کہا سرزاہ کیا ضرور کہ گردن مارو اس کوہ مین غار ہے اسمین مار کے گرا دیجئے کہا سر کاٹ کے افراسیاب پاس لیجاؤنگا قران حبشی نے کہا یہ دشمن افراسیاب کا ہے خوب کیا قران نے خیال کیا کہ بیہوش کرنے اور مارنے مین عرصہ ہوگا ایک بغدا مار ساتھ ہی خیال آنے کے برابر سے ایک بغدا مارا طہماس کے سر کے چار ٹکڑے ہوگئے لینا پکڑنا کی صدا بلند ہوئی کہ کس نے مارا نام من طہماس جادو بود اندھیرا ہوگیا بعد دو گھڑی کے روشنی ہوئی قران نے کہا اُستاد اب بھاگئے کچھ بلا آئی کہ سامنے سے گرد و غبار معلوم دیا ایکطرف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قران جبش گیا ایک سمت عمرو عیار روانہ ہوا معمول قران جبش کا یہ ہے کہ ہمراہ نہین رہتا اور کسی عیار کے ہاتھ نہین لگا لیکن گلہ ہے گاہ ساحر پکڑ لیگئے طلسم مین کوئی مقام ایسا نہین کہ ساحرون نے طائران سحر سب مقام پر سحر سے بنا کے خبر کے لئے متعین نہ کئے ہون چنانچہ باران کو خبر ہوئی کہ طہماس مارا گیا اُسکے حواس جاتے رہے زار زار برنگ ابر بہار خوب رویا اور لباس سیاہ پہنا اُدھر افراسیاب کھڑا تھا کہ طہماس خوب لڑا اُسوقت ایک جادوگر آیا اُس نے کہا کہ اے بادشاہ طہماس جادو عمرو کو پکڑے لیے جاتا تھا قران جبش پہاڑ کے درے مین بیٹھا تھا اُس نے نکلکر ایک بغدہ مارا کہ طہماس کا سر پھٹ گیا افراسیاب کو یہ سنکر نہایت رنج ہوا اور حیرت نے کہا کہ باران سے کہلا بھیجئے کہ وہ نعش طہماس کی جلادے باران نے حسب فہمائش افراسیاب نعش طہماس کی جلادی او طہماس کے ملازم جو بھاگے تو ایک ساحر پہ افسر شعلہ زن پہاڑ مین رہتا ہے اُس سے کہا کہ طہماس جادو مارا گیا اُسنے کہا کسنے مارا کہا کسی جادوگر نے مارا لوگون نے کہا نہ پہلے تو ایسا لڑی کہ مہرخ سحر چشم کے دانت کھٹے کردے پھر نہین معلوم کسنے مار ڈالا افسر شعلہ زن خوب رویا اور کہا کہ عمرو کی قضا میرے ہاتھ ہے پھر چالیس ہزار کی جمعیت سے روانہ ہوا باران جادو کو خبر ہوئی کہ افسر شعلہ زن آتے ہین سوار ہوکے پیشوائی کو گیا ملاقات ہوئی گلے لگا کے خوب رویا پھر وہان سے آکے خیمہ مین داخل ہوے افسر نے پوچھا کہ یہ کیا مقدمہ درپیش ہوا باران نے سب حقیقت بیان کی پھر وہان سے افسر شعلہ زن اور باران افراسیاب کے پاس گئے مجرا کیا نذر دی دنگل پر بیٹھے خلعت سے سرفراز ہوئے افراسیاب نے کہا کہ دنیا مین جو آیا ہی اُسکو ایکدن فنا ہی نظم

ہی یہ دنیا اک سرائے نابکار		جسمین رہتے ہین مسافر بیشمار
کچھ نہ نیک و بد سوا لیجائینگے		ایک دن آخر کو سب اُٹھ جائینگے

افسر شعلہ زن نے کہا کہ ای شہریار یہ طلسم ایسا ہی کہ نہوا ہے اور نہو گا جسمین گلریز سلیمانی سیرگاہ جمشیدی ساٹھ مرحلے ساٹھ عقدے ساٹھ بادشاہ زادیان ساٹھ بادشاہ ہفت دریا ہفت باغ آپ ایسا شہریار زبردست پر تعجب ہی کہ ایسی جگہ سے عمرو نکل جائے لیکن میرے ہاتھ سے کہان جائیگا اسمین حیرت جادو نے کہا کہ عمرو کا نام نہ لو مہرخ کا ذکر کرو عمرو کا نام لینا بہت مشکل ہے مصور جادو جو صاحب تصویر ہین اُنسے تو کچھ ہو ہی نہین سکتا تم کیا کرلوگے

افسر شعلہ زن نے کہا ای ملکہ جو اپنا دشمن ہوا اُسکا نام کیون نہ لین حیرت کو یقین ہوا کہ افسر شعلہ
زن کی قضا آئی ہی پھر افسر شعلہ زن نے کہا کہ غلام کو لڑائی تو نہین لڑآتی لیکن جسطرح پر جی
چاہتا ہے لڑونگا لیکن مجکو عمرو کا خون معاف کر دیجئے جی چاہے مار ڈالون اور جی چاہے حضور
مین لے آؤن افراسیاب نے کہا لیا مضائقہ ہی ہمنے تمہاری ہی طبیعت پر رکھا غرض کچھ
دیر وہان بیٹھ کے رخصت ہوا اور باران و افسر وغیرہ خیمہ مین آئے باران نے کہا
کہ کھانا تیار ہے کچھ نوش کر لیجئے افسر نے کہا کہ آپ دسترخوان بچھوائیے مین آتا ہون یہ کہکے وہانسے
چلا اور پیکان تیر بنکر مہرخ کی فوج پڑی ہوئی تھی اُسپر جا کے گرا اور بہت آدمیون کے سینون کو
توڑا پھر بھال بنکر دوسری طرف گرا بہت جادوگر مارے گئے لشکر مین جلد جلد کمر بندی
ہونے لگی کہ یہ تیسرے غول مین گرا اور قریب سو جادوگر کے وہان بھی مارے پھر وہان
سے پھر کے اپنے خیمہ مین آیا خون کی چھینٹین پڑی تھین یہ نہا کے کپڑے پہن کے سیندور
کے ٹیکے لگا کے آیا باران نے کہا کہ تم کہان گئے تھے اُسنے کہا کہ کہین نہین اور وہان
خبر مہرخ کو ہوئی کہ افسر شعلہ زن کے ہاتھ سے چار ساڑھے چار سو جادوگر لشکر کے
مارے گئے اور ادہر خبر باران کو بھی ہوئی اُسنے افسر سے کہا کہ آپ اسی واسطے گئے تھے
افسر نے کہا قسم ہی جمشید کی اگر مین نے انکا دم نہ بند کر دیا تو نام نہ پایا اور یہان مخمور نے مہرخ
سحر چشم سے کہا کہ دیکھو تو مین کیا کرتی ہون یہ کہکے ایک گولہ بنکے زمین مین غرق ہو گئی عمرو
عیار بھی ایک جادوگر کی صورت بنکر گیا وہان دسترخوان باران کے یہان بچھا ہی اور افسر اور
باران جادو کھانا کھا رہے ہین کہ یکایک لشکر مین زمین شق ہوئی اور گولہ آن کر نکلا
عمرو یہان جادوگر بنا ہوا آیا تھا اُسنے دیکھا کہ ایک گولہ زمین سے نکلا اور اُس گولے نے ساحرون
کی چھاتیان توڑنا شروع کین جو گرا اُسکی پگڑی اور جھولی و کردھنی وغیرہ عمرو نے لیکر زنبیل
کی اسی طرح سے مخمور نے دوسرے غول مین اور تیسرے غول مین گر کے بہت سے ساحر قتل
کئے اور پھر کے اپنے خیمہ مین چلی آئی باران کو خبر ہوئی کہ یہان چھ سو جادوگر مارے گئے لیکن جتنی
لاشین پڑی ہین پگڑی اور ٹوپی اور کردھنی کسی کی نہین ہے اور مخمور سرخ چشم جو خیمہ مین
گئی تو مہرخ نے پوچھا اُسنے سب حال بیان کیا اور عمرو بھی آیا اُس سے مہرخ نے کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ خواجہ تم بھی گئے تھے اُنھون نے کہا کہ ای ملکہ کبھی مجھ سے کوئی چیز ضائع نہین ہوئی لیکن ابکی مین ایسا گھبرایا کہ انگرکھے اور پاجامے اور دھوتیان ساحران ملازم افسر کی چھوٹ گئین اب ہمسے چند روز کچھ کام نہین ہوگا اس رنج مین ہم بیمار ہو جائینگے مہرخ نے کہا کہ اے خواجہ یہ مال سو پچاس روپیے کا آپ مجھ سے لے لیجئے عمرو نے کہا کہ ملکہ تم تو دوگی جو ہمارا ہی وہ ہمارا ہی جو تمھارا ہی وہ ہمارا ہی ملکہ ہنسی اور کہا کہ اے مخبر جادو ہزار روپئے خواجہ کو لاکے دو عمرو نے کہا کہ ملکہ مین مو ضعیف تھا لیکن اب ہاتھی ہوگیا انشاء اللہ آج رات کو کام افسر کا تمام کرونگا اور وہان خبر افراسیاب کو ہوئی پہلے اسطرح افسر نے مہرخ کے لشکر مین جاکے جادوگرون کو مارا پھر مخمور سرخ چشم نے گولہ بنکے افسر کے لشکر مین جادوگرون کو مارا لیکن پگڑیان اور ٹوپیان اور کردھنی وغیرہ نہین معلوم کون لے گیا افراسیاب نے کہا اے حیرت تمنے معلوم کیا کہ کون لے گیا حیرت نے کہا کہ یہ کام عمرو کا ہے اور یہان جب رنگ خورشید لاجورد ہوا اور آفتاب بشکل چہرۂ راز پوشیدہ ہوگیا نظم

اُٹھا اک ابر تیرہ آسمان پر
بسانِ حسرتِ عاشق برابر
ہوا روے زمین پر ظلمت افشان
چھپا جسطرح نورِ روے جانان

یاران نے نفیر سحر کو بجایا مہرخ سحر چشم نے بھی طبل جنگ بجوایا تیاری سحر و ساحری کی ہونے لگی سپہر اور ستارے پُر از آواز نقارہ تھے تلوارون کی چمک بجلی گراتی تھی زمین نعل اسپان سے طوق پوش ہوئی تھی نیزون سے وہ مقام نیستان تھا پیکان اور گرز اور زرہ مین اور تیر سے روے زمین مثل دریاے قیر کے تھا اور منترون جنترون کی جاپ ہوتی تھی کڑاہیان چڑھی تھین موہن بھوگ تیار ہوتا تھا ہر طرف ہاے ہوے دلیران بلند تھی شعلے اُٹھ رہے تھے بیرون کو بھینٹ چڑھائی جاتی تھی رات بھر یہی غلغلہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ ستارے جیلے معشوق کی طرح چھپ گئے اور مسافر شب کمر کس کے چلنے پر آمادہ ہوا اشعار

سفیدی تھی سیاہی سے ہم آغوش
ہجوم شوق کی ٹھنڈے ہوئی جوش
اُٹھے عاصی کہ شرمائین خدا کو
زبان پر لائین عرضِ التجا کو

صبح کو مہرخ اور بہار لشکر بیکران لیکر جانب میدان کارزار روانہ ہوئین نظم

چو خورشید بر چرخ لشکر کشید
شب تار از دیدہ شد ناپدید
خروشیدن آمد ز پردہ سراے
ہمہ نالۂ کوس با کرناے
ہوا شد ز بس پر نیانی درفش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چو بارا رچین سُرخ و زرد و بنفش
برفتند شاہان و لشکر ز جاے
ز بس رنگ و آرائش نای و کوس
زبرجد نشاندہ بہ تخت اندرون
بہ زرّین درع و خرسہا در نگ

سیاہی برفت اندران دشت بزم
ہوا پُر شد از نالہ کرنائے
ز پیلان نہادند بر پیچ تخت
ز دیباے زربفت پیروزہ گون
ز افسر سرِ پیلبان پُر نگار

گر ایشان ہمین آرزو خواست بزم
زمین شد بکردار چشم خروس
سراسر ز دیباے چینیش رخت
بہ زرّین ستام و جناح پلنگ
سر پاک با طوق و با گوشوار

یہ لشکر اس کرّ و فر سے میدان مصاف مین آیا اُسطرف سے باران و افسر شعلہ زن طبل و نقارے گڑگڑاتے لشکر ساحران ہیقیاس اپنے ہمراہ لئے وارد دشت قتال ہوئے صفین جم گئین ابر سحر برسا کے غبار زمین بٹھایا پھر نقیبون نے کڑکا سُنایا حب کڑکیت بھی کڑکا کہکر ہٹ گئے اُسوقت افسر شعلہ زن میدان مین آیا اور پکارا کہ اے جادو گرو دنیا چندروزہ ہے آخر مارے جاؤگے افراسیاب کو غنیمت جانو ایسا مالک پھر میسر نہ آئیگا اسطرف کی ساحرون نے افراسیاب پر اور اُسپر لعن و طعن کی اور کہا تو کیا جھک مارتا ہی اور گُوہ کھاتا ہی اور مہرخ نے مخمور سے کہا کہ تم ابھی لڑنے کا ارادہ نہ کرنا کیونکہ تم ایک لڑائی لڑ چکی ہو اُسنے کہا کہ یہ مجھ سے نہ ہوا ہے اور نہو سکیگا او عمرو ایک جادوگر کی صورت بنکر ایک طرف کو کھڑا ہو رہا اس اثنا مین افسر نے اشارہ کیا کہ خونخوار جادو نکلا اور مہرخ کی طرف سے ظلمات کاکل کشا نے آکے سامنا کیا خونخوار نے ایک خنجر سحر کا مارا کہ ظلمات زخمی ہو گئی پھر سرخ موے کاکل کشا نکلی خونخوار نے ایک ناریل مارا کہ اُس ناریل سے ران سرخمو کی زخمی ہوئی اُسوقت مار اژدر پیشانی جادو نے آکر سامنا کیا خونخوار نے اُس پر بھی ایک ترنج مارا مار نے خالی دیکر ایک تلوار سحر کی ماری کہ وہ تلوار بجلی بنکر گری اور خونخوار کے دو ٹکڑے کئے افسر جادو ٹال رہا ہے اور باران کہہ رہا ہے کہ تمام زمانہ ہے لیکن عمرو معلوم نہین دیتا اُسنے کہا کہ بغیر سحر کے دریافت نہین ہوگا عمرو ایسا تھوڑی ہے کہ اُسکو کوئی پکڑ لے مگر مین نے ایک تدبیر کی ہے کہ مصور جادو کے پاس جاکے دریافت کرون جس صورت پر عمرو ہوگا اُسکی تصویر وہ بناتا ہی یہ کہکے کہا ای باران جادو تم اس لڑائی کو روکو مین جاتا ہون باران وہان میدان مین آیا ادھر افسر مصور کے پاس گیا مصور نے سُنا کہ افسر آتا ہے صورت نگار نے کہا ذرا تصویر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھ لینا ایسا نہو کہ ذات شریف افسر بن کے تشریف لائے ہون مصور نے تصویر کو دیکھا اور کہا کہ عمرو جادوگر بنا ہوا میدان جنگ مین کھڑا ہے یہ کہہ رہا تھا کہ افسر آیا مصور نے تصویر دکھائی افسر وہان سے پھر کر میدان مین آیا اور عمرو کو گھورنے لگا عمرو نے اپنے دل مین کہا کہ بہر پھر سے بہ لُٹرتا تھا تو اُسنے نہین دیکھا تھا اب کیا ہے جو گھورتا ہی ضرور اُسنے پہچانا ہی اور افسر نے باران سے کہا مین انگلی سے تو نہ بتاؤن گا وہ جو جادوگر ایسے کپڑے پہنے کھڑا ہے وہی عمرو ہی اور عمرو غائب ہوکے مہرخ کے تخت کے نیچے آیا ایک عورت بنکر سامنے کھڑا ہو رہا افسر نے جو دیکھا کہ عمرو نہین ہے پھر مصور کے پاس گیا اور کہا عمرو نہین معلوم دیتا ہی مصور نے جو تصویر کو دیکھا تو عورت بنا ہوا کھڑا ہی مصور نے تصویر دکھائی اور کہا بھائی تمام عمر یونہین دوڑو گے عمرو کو نہ پاؤگے وہان سے افسر نے آکے کچھ روپیہ اشرفیان پھینک دین کہا یارو لوٹ لو دنیا چند روزہ ہے اور اس لڑائی مین ہم بچتے نہین معلوم دیتے بھلا تم چند روز تو بیٹھ کے کھاؤگے عمرو کے مُنھ مین پانی بھر آیا اور چلا مہرخ منع کیا چاہتی تھی پھر کے جو دیکھا عمرو نہین ہی اور عمرو نے لوٹنا شروع کیا افسر نے پہچانا کود کے عمرو کو پکڑ لیا اور بارگاہ کی طرف چلا پکارکے کہا طبل آسائش بجوادو باران نے طبل آسائش بجوا دیا قضاے کار برق فرنگی کو جو بھوک لگی افسر کے باورچیخانہ مین جاکے کھانے کو لکڑیون کے ڈھیر مین دبا دیا آپ کباب لگانے لگا آدھا کھاتا جاتا ہے آدھا رکھتا جاتا ہی اور افسر نے بارگاہ مین جاکے بغیر سحر کے عمرو کو ستون سے باندھا خبر اُڑی کہ افسر عمرو کو پکڑ لایا باورچیخانہ خیمہ کے متصل تھا برق نے سُنا کباب چھوڑ کے چلا لوگون نے کہا میان کبابی کہان جاتے ہو کہا مین بھی عمرو کو دیکھ آؤن اور یہان افسر نے کہا کہ اے عمرو تو نے طہماس کا خون کیا عمرو نے قسم کھائی کہ مین نے طہماس کو نہین مارا باران جادو نے کہا اے بھٹے منھ سو دفعہ سنار کی تو ایک دفعہ لوہار کی اب تم بچ کے یہان سے نہین جاؤگے اس عرصہ مین برق نے آکر دیکھا کہ عمرو ستون سے بندھا کھڑا ہے مگر سحر اسیر نہین ہی بس اُسنے پشت بارگاہ پر جاکے نقب کھودنا شروع کی ایک مہرہ نقب کا لشکر کے باہر اور ایک بارگاہ کے اندر لگایا اور رباہر نقب سے نکل کر جلد عمرو کی رسی کاٹ دی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو اور برق دونون نقب مین کود کے بھاگ گئے افسر جادو نقب مین کودا وہان برق نے کمند لگائی تھی یہ اسمین پھنسا اور پکارا کہ یار دیچانا اب کوئی نقب مین نہین کودتا باران کودا برق و عمرو تو نکل گئے لیکن افسر کو باران باہر نقب سے لایا اور کمند کے حلقے کاٹ کے بٹھایا اور پوچھا کہ مزاج اچھا ہے آپکی حالت غیر ہو گئی جمشید و سامری نے بچالیا افسر کا رنگ سفید ہو گیا خجالت زدہ آنکھین کسی سے نہین ملاتا دل مین کہتا ہے کہ جو افراسیاب کہتا تھا حقیقت مین عیار بڑے زبردست ہین خبر افراسیاب کو ہوئی حیرت جادو کو افسر کی خبر کے واسطے بھیجا حیرت جادو آئی کہا اے افسر شعلہ زن افراسیاب نے مزاج کی خبر پوچھی ہے اور کہا کیا احوال گزرا باران نے حال بیان کیا چہرہ نقب کا دکھایا حیرت جادو نے کہا ایسا بھی ہو جاتا ہی کچھ مضایقہ نہین ای افسر جادو افراسیاب جھوٹ کہتا تھا اور ہمارے کہنے کا تو بہت سا برا مانا تھا افسر نے کہا ملکہ سچ کہتی ہین یا تو ہمنے عمرو کو مارا یا عمرو نے ہمکو مارا حیرت جادو نے کہا کیون گھبراتے ہو اور جادوگرون کا سامنا کرو ایک عمرو کا سامنا نہوا تو کیا ہوگا باران نے کہا اگر ہمنے جادوگرون کا سامنا کیا عمرو تو شریک ہی وہ سامنا نہ کریگا اس سے پہلے عیارون کا سامنا کرنا مناسب ہی یہ کہکے حیرت جادو و افسر جادو دونون افراسیاب پاس گئے افراسیاب نے احوال پوچھا سب عرض کیا افراسیاب نے کہا خاطر جمع رکھو کوئی نہ کوئی تدبیر ہو جائیگی پانچون عیار بچیان ٹھہری تھین افراسیاب نے کہا ای افسر شعلہ زن یہ عیار بچیان ہین انکو دعوی عیاری کا ہی اور کچھ خاک نہیں ہو سکتا عمرو کو کبھی نہ پکڑ لائین نہ مہرخ کو پکڑ لائین نہ کوئی جادوگر مارا گیا نہ پکڑا گیا صرصر شمشیر زن نے کہا لونڈی کے نصیب و قسمت مین لعنتی ہی کئی بار مہرخ کو پکڑ لائی عمرو کو پکڑ لائی ایسا مقدمہ ہوتا ہے کہ چھوٹ جاتے ہین آپ گردن نہین مارتے ہمکو حضور کے کہنے کا کچھ ریکھا نہین آپ خاوند ہین مالک ہین خفا بھی ہوتے ہین سرفراز بھی کرتے ہین خیر اب لونڈی سے جو ہوسکیگا کوتاہی نہ کریگی صرصر صبا رفتار افسر جادو رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آئے صرصر شمشیر زن و صبا رفتار کمند انداز قنطورہ زریفتی پیتا وہ سفر لاتی کمند عیاری حیلہ ہائے ناحق سے آراستہ ہو کے باران کی بارگاہ مین آئین باران نے کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

یہ بھی کچھ کم نہین ہی صرصر نے کہا کئی مرتبہ عمرو کو مہرخ پکڑ لائی افراسیاب نے نہ مارا افسر جادو
نے کہا اگر عمرو کو پکڑ لائے تو بہت کچھ انعام دونگا اور طلسم مین تیرا نام ہو جائیگا صرصر شمشیرزن
نے کہا مین لائی یہ کہکے عمرو کی فکر کو چلی اور عمرو جو نقب سے نکلا برق فرنگی کو گلے سے
لگایا برق فرنگی نے کہا حضور میرا کہنا مانین تو عرض کرون عمرو نے کہا کہو برق نے کہا حضور
کو تمام زمانہ نے لالچی سمجھ لیا ہی حضور اس مقدمہ سے باز رہین عمرو نے کہا بھلا کچھ اشرفی روپیہ کا لالچ
میرے مزاج مین ہی اور ادھر اُدھر سے نہ لاؤن تو کام کیونکر چلے تم سمجھتے ہوگے کہ زنبیل مین دس
بیس ہزار روپیہ ہوگا دیکھو تو پھوٹی کوڑی نہین ہی برق نے کہا حضور سچ فرماتے ہین لیکن
چندے اسطرف خیال نہ فرمایئے گا یہ باتین کرتے ہوے عمرو عیار اور برق فرنگی چلے
جاتے تھے کہ سامنے سے مصور جادو کی سواری آگئی برق نے کہا مصور آتا ہی الگ ہو جایئے
عمرو نے کہا اسکے واسطے شہر چھوڑ دون اور ایک حاجب کے لڑکے کی صورت بنکے ساتھ
مصور کے چلا مصور تو اپنے خیمہ مین داخل ہوا عمرو عیار دروازہ پر لگ رہا بارگاہ مین
آٹھ نو سو دنگل بچھا تھا جادوگر بیٹھے تھے ناچ ہو رہا تھا عمرو خدمتگار کی صورت بنکے اندر آیا دل
مین لاکھ لاکھ تدبیرین کرتا ہی کہ کسی تدبیر سے تصویر لیجائے اور سر کاٹ ڈالیے مصور کو خیال
رہتا ہی ہر مرتبہ تصویر دیکھتا ہی خیال جو آیا تصویر پر ہاتھ ڈالا عمرو بھاگ کے ایک غار مین پڑ گیا
مصور جادو تصویر دیکھ کے چپ ہو رہا مصور نے کھانا مانگا دسترخوان چنا گیا مصور
کھانا کھانے لگا عمرو پھر خدمتگار کی صورت بنکر بارگاہ مین آیا فکر مین ہی کہ اگر مصور پانی مانگے
تو خوب شورہ مین جھل کے پانی پلاؤن مصور نے کھانا کھا کے ہاتھ دھوئے گلوری کھائی
اور آب خاصہ طلب کیا عمرو نکل کر آبدارخانہ مین گیا اور تھالی جوڑ سرپوش اُٹھا لیا دس بارہ
آدمی آبدارخانہ والے بیٹھے تھے ایک نے عمرو کو پکڑ لیا کہا ارے میرا ہاتھ کیون پکڑتے ہو
مصور جادو نے آب خاصہ مانگا ہی لوگون نے کہا ہمکو مصور نے سب پتے دے رکھے
ہین عمرو نے اُچھل کے ایک پاؤن مارا موزون مین کانٹے لگے ہوئے تھے ایک کانٹا
چھاتی مین لگا جست جو کرتا ہی پگڑی لے کے یہ جا وہ جا آبدار ہائے کر کے بیٹھ گیا دیکھا تو تھالی
جوڑ نہین ہی کہا یارو پگڑی کو کیا روتے ہو تھالی جوڑ لیگیا غل ہوا کہ جلد آب خاصہ لاؤ آبدارخانہ

والے پانی پانی ہوگئے اس زخمی کو لے کے آئے عمرو جو بھاگتا ہے ایک درہ پہاڑ مین جھنت کی
صورت بنکے انگیٹھی دہکا کے بیٹھ رہا دل مین کہتا ہے کہ مصور دیکھیگا تو بہت خوش ہوگا اسمین وہ
آبدار آئے کہا ارے کیا ہے لوگون نے سب مقدمہ بیان کیا مصور نے کہا ارے میرا پانچ ہزار
روپیہ کا تھالی جوڑ تھا تم آپ ہی چراتے ہو عمرو کا نام لگاتے ہو اور مصور نے جادوگر بھیجے تین
چار کوس تلک دیکھ آئے عمرو کو نہ پایا لوگون نے کہا آپ کا خدمتگار گیا تھا مصور نے کہا بھلا
وہ خدمتگار کب بنا تھا صورت نگار نے کہا کئی دن کے بعد عمرو نے کروٹ لی تھی مصور
نے تصویر دیکھی معلوم کیا کہ ایک پہاڑ مین جھنت بنا بیٹھا ہے جسدن سے کہ عمرو تصویر لے گیا ہے
مصور نے تصویرین چار کنڈے لگا کر چار زنجیرین لگائی ہین وہ کمر مین بندھی رہتی ہے اور
ڈورا گلے مین رہتا ہے صرصر اور صبا رفتار جو عمرو کی فکر مین مہرخ کی بارگاہ مین گئین عمرو کو نہ پایا
صرصر ضرغام شیر دل کی صورت بنکر چلی برق فرنگی آتا تھا کہا بھائی کہان سے آتے ہو استاد
کا احوال معلوم نہین برق نے کہا استاد مقرر مصور کی طرف گئے صرصر کا رنگ سفید ہوگیا برق
نے صرصر کو پہچانا کہا ضرغام اور بھی کچھ سنا عجیب غریب مقدمہ ہے اور برق نے قدم آگے بڑھایا
صرصر نے کہا اب کیا ہوتا ہے برق نے کہا صرصر عمرو نہایت خفا ہے یاران سے لڑائی پڑی ہے
صرصر کہتی ہے احمق ہو عمرو سے مل نہین جاتے یہ کہکر کہا مین عمرو کو پکڑے لاتی ہون آگے آگے صرصر
اور پیچھے پیچھے برق چلا ایک درے مین صرصر گھسی دوسری طرف راہ تھی نکل گئی برق نے
کہا ارے برق ایسا نہووے ٹھرکیان لگا گئی ہون تو عیاری سے ماہر ہے برق دیکھتا ہوا چلا اور
صرصر داہنی طرف سے جو نکلی خیال مین آیا بارگاہ خالی ہے عمرو تو مصور کی طرف گیا ہے تو
مہرخ کو پکڑ لا اور عمرو کی صورت بنکے مہرخ کے پاس کی کرسی پر بیٹھی مہرخ نے کہا اے
عمرو عیار وہ جو تمنے وعدہ کیا تھا وہ ہوا کہا کیا وعدہ کیا تھا مہرخ نے دیکھا صرصر اٹھ کے بھاگی
مہرخ نے کہا الے لینا صرصر بھاگ کے نکل گئی اور ایک جادوگر کی صورت بنکر خیمہ مین آئی
مہرخ سے بہار نے کہا یہ کیا معاملہ تھا مہرخ نے کہا عمرو نے ہمکو ایک انگشتری اور ایک انگہ
دکھایا تھا اور کہا تھا کہ اے مہرخ سوائے میرے اور تمہارے یہ نشانی کسی کو نہین معلوم
اگر کوئی عیار بھی آوے تو اسکے سبب دریافت ہو جائیگی صرصر کھڑی سنتی تھی باہر جا کے

عمرو کی شکل بن کے آئی پسینہ پسینہ عرق عرق قہقہہ مار کے کہا ملکہ صرصر کو خوب پکڑا تھا مہرخ نے کہا یا صرصر تھی یا صبا رفتار تھی عمرو نے کہا وہ صرصر تھی کہ چال بازی کرتی تھی اگر مین انگشتری اور آئینہ نہ دے جاتا تو لیگئی تھی ای ملکہ اب ایک پتا اور دیتا ہون تمام اعضا بدن کے دکھاتے ہین جو ہمارے لوگ ہمراہ ہین انکو معلوم ہے اور مہرخ کو لے کے خیمہ مین چلی جب کہ خیمہ مین آئی برابر سے بیضہ مار اتراق سے چھینک آئی بیہوش ہو گئی چادر عیاری مین ڈال کے صاف جست کر کے نکل گئی ارادہ کیا کہ بارگاہ یاران مین لے چل اتفاقاً برق فرنگی دامان کوہ سے نکلا صرصر کو نہ دیکھا دل مین کہتا ہے لے برق فرنگی صرصر کہان گئی ایک مرتبہ نظرون سے غائب ہو گئی ایک آدھ کوس پر درخت تھا آڑ مین کھڑا ہو رہا پانون کے نشان معلوم ہوئے ارے برق ایسا نہو مہرخ کو پکڑ لیجائے یہ سوچ کے برق فرنگی خیمہ کی طرف چلا اتفاقاً مہرخ کو صرصر لیے آتی تھی برق فرنگی نے دور سے پشتارہ دیکھا جبکہ صرصر نزدیک سے نکلی برابر سے نعرہ کیا صرصر کہان جائیگی سامنے لشکر یاران کا پڑا تھا صرصر پکاری ارے جادوگرو مجکو بچا لینا مین مہرخ سحر چشم کو لائی ہون برق فرنگی نے دوڑ کے تیچہ مارا صرصر نے خالی دیا غل ہوا لینا پکڑنا جب تک جادوگر دوڑین صرصر کا پانون پھسل گیا صرصر گر پڑی قضائے کار پشتارہ کی ایک گرہ کھل گئی جیسے اُٹھی پشتارہ گر پڑا جادوگر دوڑ پڑے برق فرنگی نے سب کو مارا کسی کا ہاتھ اُڑا دیا کسی کا پانون اُڑا دیا جادوگرون نے کمند کے حلقے مار کے پکڑ لیا کچھ جادوگر پشتارے پر جا گرے پشتارہ کھول کے مہرخ کا ہاتھ رسی سے باندھ لیا مہرخ کو جو ہوا لگی اور آنکھ کھولی دیکھا کہ آٹھ نو سو جادوگر ہین اور مجکو باندھے لیے جاتے ہین مہرخ سحر چشم کو غصہ آیا سردار تھی رعب اُسکا تھا نوکرون کی کیا حقیقت جو سامنا کرتے کہا ارے او نطفہ حرامو جادوگرو چھوڑ دو جادوگرون کے ہاتھ سے رسی چھوٹ گئی ملکہ نے جھولی مین سے ایک گولہ نکال کے مارا جسکی چھاتی مین لگا پار ہو گیا مہرخ نے دوڑ کے اُس جادوگر کو طمانچہ مارا جو برق کو لیے جاتا تھا برق کو اُسنے چھوڑ دیا مہرخ نے دستک دی ایک نارنج آسمان پر مارا ساٹھ ستر ساحر گرے اب نارنج ترنج مہرخ پر پڑنے لگے باران شعلہ زن دفنبر جادو و ابران جادو دوڑ پڑے چار طرف سے مہرخ پر سحر ہونے لگا پھر کے ایک تلوار ایک جادوگر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے ماری مہرخ زخمی ہو گئی قضلے کار خیمہ مین خبر پہونچی بہار دنا فرمان لشکر سے گر ہوتے ہوئین ایک مرتبہ آگرین نارنج ترنج آگ دھتورے کے پھل رائی نون گوگل ماش کا چھڑ چلنے لگا جبتک معلوم ہوگیا غل ہوا افراسیاب نے کہا ارے دیکھو تو یہ غل کیسا ہے لوگ دوڑے افراسیاب نے کہا حیرت جادو آئین کہا ابھی نہین مہرخ کو تخت پر ڈال لیا تھا بہار جادو نے نفیر کی جوانو دلیر و جادوگرو مار لیا ہے نہ چھوڑنا سب اگر باران پر گرے چنانچہ فوج جو آکے گرتی ہے خیمہ کی طنابین کاٹ دین اسباب لوٹ لیا باورچی خانہ مین جو دیکھا دیگین لگن رکابی چمچے کفگیر سونے روپے کے ہین لوٹ لیے حیرت جو آئی اُسنے یہ رنگ دیکھا افراسیاب کو خبر دی افراسیاب نے کہا اے حیرت جادو یہ ناریل باران کو دے کہ فوج پر مارے قران حبشن درہ پہاڑ مین سوتا تھا غل سے جو آنکھ کھلی بعد اسکے دوڑ پڑا جسکے بعد امار اکام تمام کیا قضاے کار ایک گولہ کسی جادوگر کا باران کے لگا تخت پر لوگ پہونچے قران حبشن نے جو دیکھا کہ باران کو لے کے جاتے ہین بہ ران کی شکل بنکے لڑنے لگا حیرت جادو کود کے باران کے پاس آئی وہ ناریل دیا اور کہا افراسیاب بنگلہ پر بیٹھا ہے یہ ناریل دیا ہے کہ مہرخ کی فوج پر مار تمام جل کے خاک ہو جائینگے لیکن حیرت جادو کی قضا نہ تھی اگر قران حبشن بعد امانت تھے تو کام تمام ہو چکا تھا قران کے خیال مین اُسوقت نہ آیا قران حبشن نے ناریل لے لیا اور مہرخ کی فوج کی طرف چلا حیرت جادو نے کہا بس یہان سے ناریل مار اُسنے اپنی فوج مین جا کے کہا منم قران حبشن ارے ناریل بحکم افراسیاب جادو جو کام ہے وہ کر اور ناریل مارا باران کی فوج پر حیرت تو بھاگی اور ناریل پھٹا چنگاریان پھیل گئین تمام بیابان گلزار ہوگیا شعلے اُٹھے جادوگر جلنے لگے بارگاہ مین آگ لگ گئی افراسیاب نے کہا اری کمبخت لعنت خدا کی پھٹے مُنھ یہ کیا کیا حیرت نے کہا میری بلا جانے تو نے دیا تھا مین دے آئی مین آپ جلی جاتی ہون خدا جانے جمشید بھی ہے یا نہین اُدھر قران نے کہا اب چلو یہان سے افراسیاب نے دو ہتڑ مارے لکہ ابر کا پیدا ہوا ابر برسنے لگا تمام آتش بجھ گئی بارگاہ جل کے خاک ہو گئی مہرخ مع قران حبشن و برق فرنگی خیمہ مین داخل ہوئی افراسیاب طلسم کے نیچے اُتر آیا باران کے جادوگرون کو جمع

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کروا یا پھونک دیا کہا اب کل سمجھ لونگا مہرخ سحر چشم بھی خیمہ مین گئی سب فوج کو ایک ساتھ
انعام دیا سب کہتے ہین کہ صاحبو مہرخ سحر چشم نہایت علقمند ہے اسی کے ساتھ رفاقت
کرنا مضائقہ نہین ہی کیسی عزت و حرمت کرتی ہی اور افراسیاب جو شکست کھا کے گیا حکم کیا
بارگاہ کا اسباب اور جادوے ایک بارگاہ عالیجاہ مع اسباب کے آکے استادہ ہوئی وہ جو زخمی
تھے انکا علاج مرہم پٹی ہونے لگی افراسیاب نے کہا یاران جادو کو بلاؤ افسر جادو نے
کہا کچھ عزت نہ رہی شکست فاش ہوئی ذلت زدہ ہوئے ہر ایک کی آنکھون مین ذلیل ہو گئے
یاران نے کہا بھائی ابھی لڑائیان بہت ہین کیون گھبراتے ہو افسر نے کہا ہمکو لڑائی سے کچھ
مطلب نہین عمرو سے کام ہی جس طرح سے پکڑا جائیگا مین اسکو پکڑونگا اسمین جادوگر آیا کہا کہ افراسیاب
نے یاد کیا ہی یاران و ایران و افسر سوار ہو گئے چلے افراسیاب مینا مین بیٹھا ہی ناچ ہو رہا ہے
افراسیاب وہ چکنا گھڑا ہی کہ بوند ٹری پھسل گئی اپنے غرور مین کچھ خیال نہین یاران نے
جانا تھا کہ افراسیاب کو نہایت غم ہوگا فکر ہوگی آکے جو دیکھا کہ ناچ ہو رہا ہی گنبد چلتے ہین
قمقمے چلتے ہین ملکہ حیرت جادو فکرمند ہوتی ہے تو کہتا ہی ای ملکہ تم چپکی کیون بیٹھی ہو ایسی لڑائی کا
کچھ غم نہ کرو حیرت نے کہا ای شہنشاہ یہ آپ نے لڑائی ڈال رکھی ہی افراسیاب نے کہا ای
افسر شعلہ زن ہمنے ناریل بھیجا تھا عیار کے ہاتھ وہ لگ گیا نہین آج کام تمام تھا افسر نے
کہا مجکو نہ لڑنے سے کام ہے نہ مہرخ سے مجکو تو عمرو سے کام ہے یا تو میری جان گئی یا مین نے
عمرو کو مارا یہ کہکر رخصت ہو کر اپنے خیمہ مین آیا حیرت بھی افسر کے خیمہ مین آئی اسمین شمشیر زن
آئی اور کہا مہرخ سحر چشم کو مین پکڑ لائی تھی مگر چھوٹ گئی پھر یہ بھی میری قسمت کا لکھا ہونہار ہو کے
چلتے چلتے بات افراسیاب کہتا ہی کہ اس سے کچھ ہو نہین سکتا ہی پھر مین کیا کرون یہ باتین
تھین کہ مصور جادو آیا اور اُسنے سارا حال عمرو کا بیان کیا اور کہا کہ چلتے چلتے تھالی جوڑ
لے گیا اس ذکر مین افراسیاب بھی آیا اور اُسنے مصور سے کہا کہ بڑا تعجب ہے
کہ تم تصویر عمرو کی اپنے پاس رکھتے ہو اور اُسکو گرفتار نہین کر سکتے اُسنے کہا کہ مین نے چار
تصویرین بنائی ہین مہرخ اور مخمور اور عمرو اور برق فرنگی کی اور خواص اُنکا یہ ہے کہ جس تصویر
کی گردن کاٹ ڈالو اُسکی گردن کٹ جاے اور جس تصویر کے ہاتھ کاٹ ڈالو اُسکا

ہاتھ کٹ جاے افراسیاب نے کہا وہ تصویرین کہان ہین کہا عاقل جادو میرا اُستاد ہی اُسکے پاس ہین جبتک وہ نہین لڑتا ہی اسمین خیر ہی جسوقت اُسنے ارادہ کیا پھر کوئی سامنا نہین کرسکتا حکم ہووے تو غلام طبل جنگ بجوادے افراسیاب نے کہا اچھا مصور جادو نے جو دیکھا کہ حیرت کچھ بگڑی ہی کہا ملکہ مزاج اچھا ہی حیرت نے کہا بھائی یہ مین جانتی ہون کہ کل جو مار یل مین قران کو دے آئی تو لوگ طعنہ دیتے ہین مصور جادو تمھارے پاس تصویر عمرو کی ہی تم بھی دھوکا کھا جاتے ہو کئی مرتبہ افراسیاب کو دھوکا دے کے چلا گیا یہ مین جانتی ہون کہ تمام طلسم کا مال دولت خزانہ عیش و آرام تمھارے واسطے ہے مصور نے کہا ملکہ تمھارا خیال کدھر گیا ہے جو کہتے ہین جھک مارتے ہین حیرت نے کہا مصور یہ ہم جانتے ہین کہ تم کسی کے نوکر چاکر نہین ہو اپنے ملک کے مالک و مختار ہو مصور نے کہا کہ جو سردار ہوتے ہین لوگ اُنکو برا کہتے ہین اب مین جا کے طبل جنگ بجواتا ہون یہ کہکے اپنے خیمہ مین آیا اور دن بھر تامل پذیر رہا جب وہ زمانہ آیا کہ بسان نصیب ناتوان ہین کے خورشید پھر محتاج مکین ہوا اور ردائے تمام جانب زمین پھیلی سامان افلاک نگاہون سے پوشیدہ ہوئے کہ ابیات

ستان تنگ ظرف و بے مروت
گھٹی اُس روز کی اسدرجہ ہمت
کہ لاہو کر ملا مضمون لا مین
چھپایا انتہا کو ابتدا مین

سر شام مصور نے طبل جنگ بجوایا خبر مہرخ کو ہوئی اُسنے نفیر سحر کو دم دیا تیاری سحر کی دونون لشکرون مین آغاز ہوئی چار پہر رات منتر جنتر پڑھے گئے جب وہ وقت آیا کہ جلوہ سحر نمایان ہوا اور شب مثل فکر سخنور گھٹ گئی کہ اشعار

کہ وہ شب گھٹ گئے مثل عمر دشمن
ہوئی جسدم جہان مین گرم توسن
رہا باقی نہ تاریکی کا انجام
چھپائی چادرون نے زلف کی شام

صبح کو لشکر سے کر مہرخ نامور وارد دشت مصاف ہوئی عمرو بھی آیا مہرخ سے ملے اُس سے کہا کہ بھیا مصور نے کوئی زبردست سحر تیار کیا ہے اسی کے بھروسے پر لڑتا ہے لیکن کیونکر اُسکا احوال دریافت ہو ضرغام شیر دل نے کہا کہ مین جا کے خبر لاتا ہون اور روانہ ہوا وہان جا کر جو دیکھا صرصر و صبا رفتار خیمہ مین ہین اور کوئی نہین ہی یہ شرارہ نقب زن کی صورت اسیے بنکے ایک رومال زرد منہ پر رکھکر خیمہ مین گیا صرصر نے کہا اسے شرارہ تو کہان گئی تھی کل سے نہین دیکھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھا اُسنے کہا ای ملکہ میری آنکھین دُکھتی ہتین صرصر نے کہا کہ حضور نے چار تصویرین بنائی ہین مہرخ ومخمور و برق و عمرو کی جس تصویر کا جو عضو کاٹے صاحب تصویر کا وہی عضو کٹ جائے گا اور عاقل جادو مصور جادو کا اُستاد ہی اُسکے پاس وہ تصویرین ہین یہ سُنکر شرارہ وہانسے چلی صرصر نے کہا کہان جاتی ہو اُسنے کہا پیشاب کرنے جب یہ چلی گئی تو شرارہ اصلی آئی اور صرصر نے کہا کہ تیری آنکھین اچھی ہوگئین اُسنے کہا کہ میری آنکھونکو کیا ہوا تھا صرصر نے کہا کہ تو وہ کوئی عیار ہوگا جو ابھی آیا تھا اور ضرغام نے جا کے عمرو سے سب احوال بیان کیا عمرو بھی وہانسے چلا یہان آکر جو دیکھا تو خیمہ کے دروازے مین تکیہ لگا ہوا ہی اور چوکی پہرے بیٹھے ہین طائر سحر کے اُڑ رہے ہین عمرو وہان سے پھر آیا اور مصور جادو میدان جنگ مین ابھی نہین آیا عاقل جادو کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ میرا ارادہ ہی کہ آج مہرخ و مخمور و برق و عمرو کا سر کاٹون عاقل جادو نے کہا کہ کیا افراسیاب مین ایسی قدرت نہ تھی کہ جو اُسکو مارتا مصور نے کہا کہ وہ چاہے تو زمین آسمان کے قلابے ایک کردے اور سبکو غارت کردے عاقل نے کہا کہ بس کچھ تو ایسا ہے جو وہ غارت نہین کرتا ہی ای مصور جسطرح ہم کہین وہ کرو اگر مہرخ مل جائے تو خیر اور نہین تم سب ملکے افراسیاب پاس چلو اور خوب بختگی کرکے قتل کا ارادہ کرنا آج تو مہرخ کو سمجھاؤ دھمکاؤ کل ایسا ہی ہی تو قتل کرڈالنا مصور نے کہا اُستاد آپ سچ فرماتے ہین اور خیمہ مین آکر تخت پر سوار ہوا چار لاکھ جادوگر اپنے ہمراہ لیکر چلا نشان بان سحر کے کھلے ہوئے گھنٹے گھڑیال بجتے بوقون اور نفیر دن کو دم ملتا بیرقین سرخ سبز زرد جلوہ دکھاتی ہین جادوگرنیان ساریان باندھے کانون مین کنڈل ڈالے ہاتھونمین سمرنین موتیون کی بدھی مانگ مین سیندور بھرا ماتھے پر ٹیکا صندل کا دیا گاتیان بندھین طاؤس اور ہنس باز و لبط وغیرہ پہ سوار ہر ہر کرتی ہاتھی سحر کے مرکب سحر کے پرواز کرتے اژدر اڑتے ہوئے ماش کا چھرا چلتا فتیلے رال و گوگل کے اُٹھتے نارنج ترنج گولے فولادی ناریل آگ دھتورے کے پھل اُچھلتے گوگل کی چراند پھیلی ہوئی اس سامان اور تجمل سے یہ میدان مین آیا ایک طرف باران جادو اپنی فوج لے کر علٰحدہ کھڑا ہوا کوس دمامے گڑگڑانے لگے افراسیاب جادو بنگلہ مینا پر جا کر بیٹھا مصور نے جا کر اُسکو مجرا کیا اور پھر وہانسے آیا مہرخ و نافرمان و بہار تو میدان مین

آ ہی چکی ہیتین اور عمرو ایک جادوگرنی کی شکل بنکر ایک غول مین ساحرون کے مصور سے چھپ کے کھڑا ہوا مصور نے تخت اپنا آگے بڑھایا اور پکارا کہ اے مہرخ و نافرمان و بہار وغیرہ افراسیاب جادو اگر چاہے تو ایک دم مین تم سب کو غارت کردے اسکے حکم مین زمین و آسمان کوہ و بیابان ہین آؤ مین تمھاری تقصیر معاف کرادون جادوگرون نے ادھر سے دورو بک بتائی اور مہرخ نے کہا جب تک دم مین دم ہی ہم لڑے جاینگے مصور جادو نے کہا تو آؤ میرے مقابلہ مین یہ کہکے اپنے تخت کو بڑھایا ادھر سے مہرخ بھی تخت بڑھا کر چلی مصور نے ایک پتلہ مہرخ کی صورت کا اپنی جھولی سے نکالا اور کہا مہرخ دیکھ یہ کس کا پتلہ ہے یہ کہکے اُس پتلے کے ناخون کاٹے مہرخ کے بھی ناخن کٹ کے گر پڑے اُسنے کہا دیکھو اب بھی سمجھ جاؤ ابھی کچھ نہین گیا ہے افراسیاب سے ملجاؤ ورنہ ہلاک کیجاؤگی یہ کہکے عمرو کا پتلہ نکالا اسکے شانہ مین سوئی چبھوئی عمرو کے شانہ مین درد ہوا عمرو نے ہاتھ سے ملکے جو دیکھا کہ سوئی چبھی ہوئی ہے خون نکل آیا ہے اُسنے اس سوئی کو چاہا کہ نکال لون مگر نہ نکل سکی مصور نے کہا اے مہرخ آج تو مین تم کو یہ نمونہ دکھائے جاتا ہون اگر تم نے نہ مانا تو کل یا پرسون تم کو قتل کرونگا یہ کہکے طبل آسائش بجوا کے پھر گیا لشکر تو جا کر اُترا اور مصور نے افراسیاب کو جا کر تسلیم کی یہان مہرخ اپنے خیمہ مین آئی لیکن ہونٹھ خشک بدحواس ہر ایک کا مُنہ دیکھتی ہی عمرو نے کہا ای مہرخ مزاج تو اچھا ہی کسواسطے فکرمند ہو وہ خالق لم یزل کریم و رحیم ہی مہرخ نے کہا جب افراسیاب سے لڑنے کا ارادہ کیا پھر مصور کیا ہی لیکن عمرو تیرا غم ہے دیکھ تو میرے ناخن کٹ کے گر پڑے اور عمرو خاطر جمع کرتا ہی مصور جادو جب مین پہونچا صورت نگار نے کہا عاقل جادو کو بلا کے تصویرین حوالے کیجیے اپنے پاس نہ رکھیئے گا مصور نے عاقل کو بُلایا لوگ جا کے بُلا لائے جبکہ عاقل آیا مصور نے تصویر دیکھی معلوم ہوا کہ عمرو بیابان مین کھڑا ہی اُسنے ایک انگوٹھی پھینک دی عاقل نے اُٹھالی عاقل نے کہا کیا غضب ہی کہ ایک عیار کے سبب آپسمین آزمایش ہوتی ہی مصور نے کہا استاد یہ تصویر لیجائیے عاقل جادو تصویرین لیکے اپنے مکان مین آیا اور ایک تکیہ مین رکھ کے بغل مین تکیہ لگا کے بیٹھا اور برق نے یہ سب ماجرا دیکھا تھا ایک جادوگر کی صورت بن کے آیا کہا ای مصور جادو افراسیاب نے کہا ہی کہ عمرو آج تعاقب کریگا تصویرین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اپنی جان کے برابر رکھنا مصورنے کہا آداب کہنا اور کہنا مین نے اپنے اُستاد کو دے دین لیکن
کھڑے رہو دیکھتے جاؤ یہ کہکے عاقل جو آیا دہ تکیہ لیتا ہوا آیا مصورنے کہا بچشم خود دیکھتے
جاؤ کہ انکے پاس تصویرین ہین برق فرنگی نے کہا گویا اسی تکیہ مین تصویرین ہین عاقل نے
جو ہتھیلی سونگھی سحرنے خبر دی کہ یہ برق فرنگی ہی عاقل نے ماش کا دانہ مارا کہا یہ برق فرنگی
ہے مصورنے کہا ارے تیرا ستیاناس جائے او بیحیا بدذات تیرا کیا جگرا ہے
برق نے کہا ستیاناس تو جا چکا ہی لیکن رات تم پر سے بھی نہین ٹلتی معلوم دیتی اور کہا اے
مصور جادو تصویر تیرے پاس ہی نہین تو حقیقت معلوم ہو جاتی اگر زندگی درکار ہی تو عمرو ولی
یہ سب سلطنت طلسم کی تجھے ملیگی مصور قہقہہ مارکے ہنسا کہا دیکھو تو کیا گھمنڈ ہی کہ ایک سناٹا
ہوا پکار کر آواز دی منم غلام افراسیاب جادو اور کہا یہ برق فرنگی ہی تصویرین لینے کو آیا ہے
غافل نہ رہنا خبردار خبردار چھوڑ نہ دینا مصورنے تصویر دیکھی معلوم ہوا کہ عمرو بیابان مین
ہے مصورنے کہا عاقل جادو تم ہمارے پاس سے نہ جاؤ یہین رہو اتنے مین کرسی زنگل نیچے
ہوے تھے برابر سے آکے پکارا منم قران حبش ایک بغدا مارا سر کے چار ٹکڑے ہو گئے بھیجا
نکل پڑا سیدھا جہنم کو پہونچا لوگ دوڑ پڑے وہ تکیہ گر پڑا قران نے اُٹھا لیا غل مچ گیا
اسمین عمرو بیک طرار آ پہونچا تو بارگاہ کے اوپر سے ایک سو ایک حقہ آتشبازی کا مارا پکارا منم فرشتۂ
قدرت اور ایک جال مارا برق فرنگی کو اور قران حبش کو پیچلا کہا یاران دونون کو جہنم
مین لیے جاتا ہون مصورنے تصویر دیکھی معلوم ہوا کہ عمرو ہی پکارا لیجیو لیجیو عمرو سناٹا کرکے
صاف نکلگیا اور افراسیاب جادو باغ مینا مین بیٹھا ہوا حیرت جادو سے کہتا ہی کہ اب
لڑائی تمام ہو چکی یا تو یہ سب تابعداری کرتے ہین یا کل مارے جائینگے مصورنے خوب تدبیر کی
لیکن تعجب کا مقام ہی کہ باشندگان طلسم جو ہین اُنکو ہراس ہی یہ نہین جانتے کہ افراسیاب
مالک ہی حیرت جادو نے کہا کہ ناحق گھبراتے ہین کل جیسا ہوگا ظہور مین آجادیگا یہ ذکر تھا کہ
جوڑی ہرکارے کی آئی عرض کی کہ شہریار وہ جو جادون تصویرین بنائی تھین یہ کلمہ سنتے ہی کلیجہ
حیرت جادو کا دھڑ سے ہو گیا اور اُن ہرکارون نے کہا کہ عمرو اور برق فرنگی اور قران حبش
آئے اور تصویرین لے گئے اور عاقل جادو کو قران حبش نے بغدا مارا کہ سر پھٹ گیا حیرت یہ

سُن کے رونے لگی اور یہاں عمرو بارگاہ مہرخ مین آیا اور اُسنے کہا کہ تم ایسا خوش ہو کہ جیسے
مصور کو مار ڈالا عمرو نے کہا کہ پروردگار وہ بھی دن کریگا اور وہ تکیہ نکال کے ڈال دیا مہرخ
نے کہا کہ خواجہ اس مین جواہر ہے یا مال ہے یہ کیسا تکیہ ہے عمرو نے وہ چار دن تصویرین
دکھائین مہرخ نے قہقہہ مارا کہا خواجہ سچ تو یون ہے کہ افراسیاب کا کیا مقدور کہ تیرا سامنا کرسکے
لیکن وہ ساحر ہی اور تم نہین ہو اسی بات کا خطرہ ہی یہ تصویرین بڑی محنت سے تیار ہوئی ہونگی
اور بہت سے روپیے عمرو کو دیے برق کو قران کو خلعت دیا مصور جادو افراسیاب پاس
گیا سب احوال کہا باران جادو ابران جادو افسر جادو بھی گئے غرض کی اخضر جادو
بڑے بھائی افسر جادو کے آتے ہین افراسیاب نے کہا کہ آنے دو افراسیاب
نے کہا ہمنے سُنا تھا کہ دنیا کو ترک کرکے بیٹھے ہین افسر جادو نے کہا ہم سے بھی ملاقات
ترک کی تھی دو سو غلام پاس ہین درہ پہاڑ مین جمشید و سامری کی پرستش کیا کرتے ہین
طہماس جادو کا جو مرنا سُنا ہے سو آتے ہین افراسیاب نے حکم دیا کہ کوئی اخضر جادو
کو نہ روکے اور بارگاہ مین لادے اسمین اخضر جادو دس بارہ ہزار کی جمعیت سے خیمہ مین آیا
لوگون نے عرض کی کہ آپکے بھائی افراسیاب کے پاس ہین آپ بھی تشریف لیجائیے اخضر جادو
روانہ ہوا اور افراسیاب جادو باغ مینا مین بیٹھا تھا تمام باغ طلائی تکیے زمرد کے جڑے
ہوے تمام روش پٹری پر نگینے جڑے ہوے تخت طاؤس پر افراسیاب بیٹھا ہوا تھا کہ اخضر
جادو نے مجرا کیا کہا مزاج تو اچھا ہے اور جتنے جادوگر تھے تعظیم کو اُٹھ کھڑے ہوے اخضر جادو
نے افراسیاب جادو کو نذر دی دنگل بیٹھنے کو ملا شراب کا پیالہ گردش مین آیا افراسیاب نے کہا
تمھارے مزاج مین کیا آیا جو آئے کہا سُنا تھا کہ خدا پرست آئے ہین عجب احمق ہین کہ ایسا خداوند حاضر حضور ہوے وہ
خدائے نادیدہ کو پرستش کرے افراسیاب نے کہا کہ خداوند لقا کے حوالے بندے ہین اٹھارہ ہزار
ملک باختر بخش دیے اب ملک غربیہ و شمالیہ رہ گیا ہی اخضر نے کہا جو طلسم مین رہنے والے
ہین اپنے اپنے لڑکون بالون کو لیئے ہوئے نکلے جاتے ہین اے افراسیاب جادو عمرو جو آیا
ہوا ہی اُسی کا فتور ہے امیدوار ہون کہ طبل جنگ کا میرے نام پر بجے افراسیاب نے کہا تم ہمارے
مہمان ہو دو چار دن ضیافت کھاؤ ناچ رنگ دیکھو آرام کرو بعد اُس کے سمجھ لینا

حیرت جادو نے کہا کہ جسطرح آپ کی مرضی ہوئے وہ کرین اخضر نے کہا ایک لڑائی لڑ لون تو
چین آ دے افراسیاب نے کہا جس طرح تمہارا مزاج چاہے لڑو غرض رخصت ہو کے
خیمہ مین آیا افراسیاب نے کچھ کشتیان کچھ کھانا کچھ ڈالیان بھیجین سب نے ملکے کھانا کھایا پھر
پوچھا کہ طہماس کیونکر مارا گیا افسر شعلہ زن نے کہا کہ شہنشاہ عیاران عمرو نے مار ڈالا غرض
یہ منتظر رہا جب وہ زمانہ آیا کہ دن کی عمر تمام ہوئی اور دختر شب بطن دہر سے پیدا ہوئی ابیات

اسی عرصہ مین مہر عالم افروز
کہ تھا جو اس جہان سے بہرہ اندوز
ہوا اطراف مغرب کو روانہ
بڑھا تابان شب کا شادیانہ

اخضر جادو نے طبل جنگ بجوایا مہرخ کو خبر ہوئی اُسنے بھی
نفیر سحر کو دم دیا دونون لشکرون مین تیاری سحر کی ہونے لگی لیکن حیرت نے صرصر سے
کہا کہ تو جا کے اخضر کی خبر داری کر ادر ضرغام شیردل کو خیال گزرا کہ مدت سے عیاری نہین کی
بس اُسنے جانسوز سے کہا کہ آؤ بھائی چلین اخضر کو پکڑ کے اُستاد کو دین دونون مشورہ کرکے
چلے جا کے دیکھا کہ لشکر مین جادوگر سحر تیار کر رہے ہین بعضے کنوین پر نہاتے ہین چند رملون کو
پانی دیتے ہین بعضے چار طرف کنڈے سُلگا کے بیچ مین آپ بیٹھے ہین اور منتر پڑھ رہے ہین
جوگیون کے کانون مین کنڈل پڑے ہین بنگالی ڈھرو بجا رہے ہین گھنٹے ناقوس پھنکتے ہین
آجکی شب مہتاب بھی رال کا گولہ ہے ستارے رائی سرسون کے دانے کہکشان سحر کا جال ہے زحل
یعنی خلک کا جوگی پربت پر ساتوین آسمان کے تن من ملکے سا بنا ہے ہر طرف ہنگامہ عظیم برپا ہے یہ
دونون ساحر کی صورت بارگاہ مین اخضر کی آئے یہان دیکھا تو شراب کا پیالہ گردش مین
ہے ناچ ہو رہا ہے اس عرصہ مین عیار بچیان بھی آئین صرصر شمشیر زن و صبا رفتار کمند انداز
نے آکر تسلیم کی کہا افراسیاب نے آپ کے چوکی پہرہ کے لیے ہمین بھیجا ہے اخضر نے رقعہ
جمشیدی دیکھا معلوم ہوا کہ یہ عیار بچیان ہین اُسنے کہا کہ بیٹھ جاؤ صرصر نے کہا ہمارا کام بیٹھنے کا نہین
اسمین افسر شعلہ زن نے اخضر سے کہا کہ صبح کو لڑائی ہے اب آرام کیجیے تو اچھا ہے ملک
اخضر سبز پوش اٹھا دربار بھی برخاست ہوا اخضر پلنگ پر لیٹا جا بجا بندوبست ہو گیا
ضرغام شیردل اور جانسوز یہ ایک طرف کو بیٹھے تھے چنانچہ جانسوز تو اُٹھ کے پنکھا
جھلنے لگا اور ضرغام شمع کے گل کترنے لگا صرصر جو پہرہ کے لیے آئی ہے اُسنے انکو پہچانا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور صبار رفتار سے کہا کہ ان ہودن کی ڈھٹائی تو دیکھتی ہو بس اُسنے ملک اخضر سے کہا کہ یہ دونون عیار ہین اُسنے ضرغام اور جانسوز کی طرف دیکھا اُسوقت جانسوز اور ضرغام نے جست کی اور بھاگے ملک اخضر نے کچھ سحر کیا کہ جانسوز تو پلنگ کے پاس گر پڑا اور ضرغام دروازے کے اوپر گرا لوگ دوڑے ضرغام کو پکڑ لیا لیکن جانسوز لوٹ مار کے پلنگ کے نیچے گھس گیا لوگون نے کہا کہ بھاگو دوسرا عیار کہان گیا کسی نے کہا کہ یہان گرا تھا کسی نے کہا نکلگیا ہوگا لیکن ضرغام کو ستون سے باندھا صرصر نے کہا بلالون بارگاہ مین رکھنا مناسب نہین ہی کسی جادوگر زبردست کو بلا کے اُسکو حوالے کیجے اخضر نے ایک جادوگر کو بلا کے اُسکے حوالے کیا اور اپنا سحر اُتار لیا وہ ساحر اپنا سحر کرکے لیگیا اسی ہنگامہ مین وہ رات تمام ہوئی اور زمانہ نے پوشاک نورانی زیب جسم کی تخت سحر ترقی پر آیا

نظم

ہوئے قصر و مکان ہر سو منور	دکھایا صبح نے حسن جبین کو
فروغ مہر چمکا بام و در پر	کیا تابندہ رخسار زمین کو

صبح کو طبل گڑگڑانے لگے مہرخ و بہار وغیرہ تخت ہائے سحر پر سوار ہو کر جانب میدان کارزار روانہ ہوئین تخت طاؤسی پر ملکہ مہرخ سوار تھین اور ملکہ بہار تخت زرنگار پر بیٹھی تھین گرداگرد گلدستے جو گلزار ارم کو ہنستے رکھے تھے اسی طرح ملکہ نافرمان و سرخ موے کاکلکشا و مخمور سرخ چشم وغیرہ عقاب اور طاؤس اور ہنس پر سوار تھین چنانچہ اسی طرح سے اور تمام لشکر سوار و پیدل آراستہ و پیراستہ جانب جنگگاہ روانہ تھا اور غلغلہ عظیم دنیا مین برپا تھا

ابیات

ز نیزہ زبیکان ہوا تیرہ گشت	ز گرد سپہ روشنائی نماند	ز خورشید شب را جدائی نماند
ز بہرام و کیوان ہمین درگذشت	ہمین آفتاب اندران خیرہ گشت	خروش سواران و اسپان بدشت
بر کوہ لشکر بیارا ستند	دو لشکر برو اندر آورد رو	ز گردان بلشد پیش یک جنگجو
ہمہ ساقہ و قلب جاے بنہ	درفش خجستہ بہ پیراستند	چو با میسرہ راست شد میمنہ
	برآمد خروشیدن کرنای	سپہ چون سپہر اندر آمد ز جای

اسطرف سے ملک اخضر و افسر شعلہ زن سوار ہوئے اور طبل و نقارے بجاتے ہوے میدان کارزار مین آئے جانسوز بن قران جو پلنگ کے نیچے تھا جب یہ بارگاہ سے چلے آئے تو وہ بھی لوٹ مار کے نکلگیا غرض صفین آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ملک اخضر میدان مین نکلا اور پکارا کہ اے نمک حرامو آؤ میرے مقابلہ کو مہرخ کی طرف سے
طولان دراز قد اُسکے سامنے آیا اخضر نے ایک گرز سحر کا اُسکے لگایا کہ وہ غرق زمین ہو گیا
پھر میلان جادو آیا اسی طرح بہت سے ساحر غرق زمین ہوئے اور اخضر نے پکار کر مہرخ
سے کہا کہ مجھے تمسے کام ہے یہ نعرہ سُنکے مہرخ میدان مین نکلی اخضر نے گرز اُسکے بھی لگایا کہ مہرخ
پیوند زمین ہو گئی اخضر پکارا کہ زدم دبست کردم لیکن مہرخ پھر کرکے زمین توڑ کے نکلی اور
جہان اخضر کھڑا تھا یہ جست کرکے وہان پہونچی اور اُسکے مرکب کی کونچے کاٹ ڈالے اخضر
جو کودتا ہے قضائے کا گرز ہاتھ سے چھوٹ گیا خونخوار گرز افگن مہرخ کا جادوگر کھڑا تھا
اُسنے دوڑ کر گرز اُٹھا لیا اخضر نے گرز پکڑا یہ بیسین زور ہونے لگا اخضر نے سحر کیا آسمان
سے ایک زنجیر پیدا ہوئی اور گرز مین لپٹ گئی دونون کے ہاتھ سے گرز نکل گیا جانب آسمان
کو وہ زنجیر گرز کو لیگئی مہرخ نے دوڑ کے تیغہ مارا اخضر کے دو ٹکڑے کیے غل ہوا لیجیو پکڑیو
کشتی مرا نام من اخضر جادو بود عمرو نے آکر کہا سبحان اللہ کیا کام کیا ہے تمام طلسم مین نام ہو گیا
سیماب جادو اخضر کا غلام تھا اُسنے دوڑ کے گولہ مارا مہرخ کے رخسارے کو چھیلتا ہوا
نکل گیا ایک مرتبہ سیماب جادو چادر سیماب بنکے مہرخ پر گرا مہرخ بیہوش ہو گئی اُدھر
سیماب جادو مہرخ کو لے کے بھاگا جدھر باران تھا اُدھر چلا اور پکارا مین مہرخ کو پکڑ لایا
باران بھی طبل آسائش بجوا کے پھر گیا اور سیماب نے فولاد کی زنجیر گلے مین ڈالی اور
ایک کمر مین باندھ کے بارگاہ کو گیا افراسیاب کو خبر ہوئی کہ اخضر مارا گیا اور سیماب جادو
مہرخ کو پکڑ لایا افراسیاب نے کہا ہمارے پاس لے آؤ مین سر کاٹونگا جادوگر لیگئے اور
مجرا کیا پھر افراسیاب نے کہا میرے نزدیک لاؤ گردن مارونگا اور ایک کشتی مین خلعت
اور ایک کشتی مین جواہرات افراسیاب نے بھیجا جادوگرون نے آکے کہا افراسیاب نے
یہ کشتیان اُسکو عنایت کی ہین جس نے مہرخ کو پکڑا ہے اور سیماب زنجیر کو پکڑے ہوئے
سحر کرتا تھا ایک مرتبہ سیماب کو خبر ہوئی کہ کشتیان آئی ہین مارے خوشی کے زنجیر چھوڑ کے
دوڑا کہ خلعت پہن کے کچھ جواہر پہنا باقی کو کہا توشک خانہ مین داخل کرو بعد ایک کے مہرخ
کی آنکھ کھلی جب تلک سیماب آوے مہرخ نے ایک پاؤن تخت پر مارا لوٹ کر سحر کرکے

غرق زمین ہو گئی اور ایک مقام سے نکلے کہا ارے جادوگرو کہ گذارم کہ از دست من زندہ وسلامت
بر روید مہرخ کی بغل مین ایک صندوقچہ تھا اسکو کھولا اسمین سے ایک شیر آتشین مع سوار
پیدا ہوا اور کود کے تلوار ماری اسمین عمرو بھی آپہونچا پکارا ملکہ یہ خفیہ سوار رکھتی ہو اسکی
خبر ہمکو نہین ہی مہرخ نے کہا وقت پر موقوف ہے افراسیاب بنگلہ پر بیٹھا تھا مہرخ
نے کہا خواجہ سلامت اس سوار کو افراسیاب ماریگا لیکن ایک چیز ہمارے بھی ہاتھ لگی بس
یہان سے بھاگو عمرو نے کہا ملکہ تم بھاگو مین تماشا دیکھتا ہون سحر کرکے مہرخ تو غرق زمین
ہوگئی اور افراسیاب نے انگشتری پھینکی ایک مچھلی بڑے بڑے نگ جڑے ہوے اور
ایک جوان خوبصورت سوار تیر وکمان ہاتھ مین لیے ہوے بسان برق آیا اور وہی
تیر مارا کہ سوار مہرخ کا مرگیا اور وہ تیر ایک پہاڑ کو توڑ کے درخت مین رہگیا عمرو نے
کہا مہرخ نے کہا تھا ایک چیز ہمارے بھی ہاتھ لگی کہ شاید اسی تیر کو کہا تھا عمرو نے دوڑ کر
تیر درخت سے نکالا اور اپنی بارگاہ کو روانہ ہوا افراسیاب کو خبر ہوئی کہ عاقل جادو
مارا گیا اور عمرو تصویرین لے گیا افراسیاب نے کہا جلیئے مصور جادو کو بلا لایئے
ایک جادوگر گیا اور مصور کو بلا لایا افراسیاب کو مجرا کیا لیکن خجالت زدہ خفیف ہو کے
کہا ای افراسیاب جادو بڑی محنت سے یہ تصویرین کھینچی تھین لیکن اس طرح پر مقدمہ
ہوا نصیبا انکا زبردست معلوم دیتا ہے افراسیاب جادو نے کہا مصور جادو
تصویرین تمسے تھین یا تم تصویرون سے تھے اسمین نامہ کمیت فیل دندان کا آیا لکھا تھا
کہ غلام کو احوال معلوم ہی جہان تک مرحلے ہین جہان تک شہزادیان ہین سب نے
آنے کا حضور مین ارادہ کیا ہے غلام بھی حاضر ہوا چنانچہ کوہ نیلم پاس پہونچا ہون
حیرت جادو نے کہا جتنے جادوگر ہین سب حاضر ہون گے واسطے جان نثاری کے باران جادو
وابران جادو وافسر شعلہ زن بیٹھے تھے حکم کیا کہ تم پیشوائی کو جاؤ یہ تینون سوار
ہو کے چلے میدان مین نکل کے دیکھا کہ کمیت فیل دندان ایک فیل منگلو سے پر
سوار لاکھ ساحر کی بھیڑ ساتھ فیل سوار اور مرکب سوار واژدر سوار وکرگدن سوار زرین کلاہ
وزرین پوش چلے آتے ہین جبکہ نزدیک آپہونچے باران سے ملاقات ہوئی کمیت نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا باران جادو مدت ہوئی جسدن کہ لزوز ہوا تھا میلہ مین ملاقات ہوئی تھی کہو طلسم کا کیا احوال
ہی نمکحرامون نے کیا غدر مچا رکھا ہی کیا تدبیر کی ہی باران نے سب احوال کہا جسوقت چلے سب
فوج تو وہین چھوڑی چارسو جادوگر دوسو غلام ہمراہ لیکے طلسم مین داخل ہوا باغ سینا مین جا کے
افراسیاب جادو کو مجرا کیا نذر دی خلعت سے سرفراز کیا دنگل بیٹھنے کو عنایت کیا کمیت فیل
دندان بیٹھا افراسیاب نے کہا اے کمیت فیل دندان کیونکر آنے کا اتفاق ہوا کہا
اے شہریار مین نے خبر لڑائی کی سُنی اسوجہ سے چلا آیا حیرت جادو نے کہا اگر سچ پوچھو تو بانی
فساد عمرو ہی اگر عمرو نہوتا تو مہرخ کی کچھ حقیقت نہین غرض افراسیاب نے کہا کہ
کمیت فیل دندان کے واسطے بارگاہ استادہ کراؤ اور خاصہ وکباب و شراب لیجاؤ بارگاہ استادہ
ہوئی برابر بارگاہ باران کے سامان شراب وکباب موجود ہوا کمیت فیل دندان رخصت
ہوکر بارگاہ مین آیا شراب پی کباب کھائے خاصہ نوش کیا فارغ ہونے لگا یہان مہرخ
سحر چشم کو خبر ہوئی کہ کمیت فیل دندان آیا ہی عمرو نے کہا کہ ملکہ یہ کیونکر لڑتا ہے کہا ہاتھی پر
سوار ہوکر مگر مین نے کبھی لڑتے نہین دیکھا عمرو نے کہا اے مہرخ جی چاہتا ہے کہ اسکو
پکڑ لاؤن مہرخ نے کہا ذرا بچے رہنا اور خبرداری سے کام کرنا عمرو یہ سُنکے رخصت ہوا اور چلا جبکہ
قریب پہونچا دیکھا کہ برابر خیمہ باران کے کمیت کی بارگاہ استادہ ہے اور لشکر برابر اُترے
ہوئے ہین مرکب سحر کے ہرن سحر کے اژدر اور طاؤس سحر کے پھرتے ہین عمرو ایک فقیر آزاد
کی صورت بنکے سیلی تاگے ٹھنکے منکے سے آراستہ ہوا تہمد باندھی تسمہ لگایا رومال چھڑی ہاتھ
مین لی بلبل کا پنجرا لے کر صدا یئن کہتا ہوا بیت کہتا ہی میرا میرا یان تیرا کون ہے
کوئی دم کا ہی بسیرا پھر آتا کون ہی + اُس لشکر مین پھرنے لگا جب اُسنے دیکھا کہ کوئی صورت
بارگاہ مین جانے کی نہین پیدا ہوئی تو ایک خدمتگار کی صورت بنا چکن پہنی گولیدار پگڑی
سر پر رکھی بر کے پائنچے کا پائجامہ پہنا بینی پاک کمر سے لگایا اور بارگاہ مین کمیت کی آیا کمیت
کے سر پر ایک خدمتگار کھڑا رومال جھل رہا تھا اُسکو احتیاج پیشاب کی معلوم ہوئی عمرو
خدمتگار بنا ہوا تو تھا ہی وہ خدمتگار عمرو کو رومال دے کر چلا گیا اب عمرو رومال جھلنے لگا اور
مصور جادو سے صورت نگار نے کہا کہ اے مصور جادو تم غافل نہ رہا کرو لازم ہی کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دمبدم تصویر دیکھا کرو مصور نے تصویر دیکھی معلوم ہوا کہ کمیت کے سر پر رومال عمرو جھل رہا
ہے وہ تصویر صورت نگار کو دکھلائی کہ اے ملکہ دیکھو تو کیا بے کلبھے ہے یہ کہکے اُٹھ کھڑا ہوا
صورت نگار نے ہاتھ پکڑ لیا کہا بیگانی بارگاہ میں اکیلے جانا بہتر نہیں ہے کچھ جادوگر ساتھ
لے لو چنانچہ سوا سو جادوگر ہمراہ لے کے چلا جبکہ بازار میں پہونچا ہرکاروں نے خبر کمیت کو دی
کہ مصور جادو سوا سو جادوگروں سے آتے ہیں اور مصور جادو نے کچھ بھیڑ بھاڑ ٹنکا نقارہ
ساتھ نہیں لیا کہ عمرو کو خبر ہو جائیگی تو بھاگ جائیگا اور عمرو نے ایک خدمتگار سے کہا
بھائی تم رومال ہلاؤ ہم آتے ہیں اُسکو رومال دے کر ایک فراش کی صورت بنکے کھڑا ہو رہا
مصور جادو آیا سب تعظیم کو اُٹھے اور مصور نے اُس خدمتگار کا ہاتھ پکڑ لیا ارے دزد
لک لک پایں کب چھوڑتا ہوں کمیت فیل دندان نے پوچھا مصور جادو کیا ہے
کہا عمرو عیار ہے اُسپر ایک ماش کا دانہ مار کے چھوڑ دیا کہا صاحب تم بھی تصویر دیکھ لو یہ کہکے
جیوں تصویر دیکھی خدمتگار نہ تھا مصور جادو نے خجالت سے تصویر ڈھانپ لی کمیت جادو
اور یاران جادو نے کہا ہم بھی تصویر دیکھیں مصور نے کہا یارو قسم ہے لقا کی میں نے جسوقت
تصویر دیکھی تھی تو معلوم ہوا تھا کہ عمرو خدمتگار کی صورت بنا ہوا تھا کمیت فیل دندان
نے کہا کہ اب پھر اسوقت تصویر دیکھیے یہ کلمہ عمرو سنکے بارگاہ کے باہر نکلگیا اور یہاں مصور
نے پھر تصویر کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ عمرو فراش بنا تھا لیکن اب صورت اصلی ہو کے لشکر
میں پھر رہا ہے اُسنے کمیت سے کہا کہ عمرو کا ہاتھ آنا دشوار ہے غرض مصور تھوڑی دیر بیٹھ کے
وہاں سے چلا آیا اور عمرو نے صورت اپنی شکل نازنین مہ جبین کے بنائی کہ زلف رسا اُسکی
شب دیجور کو شرماتی تھی شب قدر صاف نظر آتی تھی مانگ دل عاشق کا انگتی کہکشان
بھی ایسی نہوگی واقعی ظلمات کی راہ تھی رخسار پر خال جیسے چاند کے اندر داغ کہ جسکے دیکھنے
سے دل عاشق کو غم سے فراغ پیشانی عید کا چاند بلکہ وہ بھی اُسکے سامنے مانند صبح صادق کی
روشنی کا اظہار افق مطلع انوار ابرو طاق خانہ کعبہ قاب قوسین کا اُنکو حاصل رتبہ چشم
فتان توسن تازہ ابلق لیل و نہار کا انداز سرمہ دنبالہ دار تازیانہ نہیں نہیں تو وہ شاخ آہو دفتر
حسن بہشتی قدرت نے صاد کیا تھا بادام کا ایسا رتبہ کہاں تھا بینی نردبان حسن یا وہ زینہ کہ جسپر

شب معراج میں پیغمبر خدا گئے تھے نہیں نہیں یہ انگشت پیغمبر خدا مصحف پر رکھی گئی تھی گورے گورے ملائم رخسارہ جنکے بوسہ کی ہوس عمر بھر دل سے نجاے اُس رخ کو دیکھکر حور کے رخ چھوٹتے ہیں لب حوض کوثر لب چشمۂ حیوان دکھائی دیتے ہیں دندان کے سامنے انجم بالکل بیکار الماس انگشت بدندان موتی اُن دانتوں پر قربان ذقن کو دیکھکر یہ خیال آتا ہی کہ سرو میں سیب لگا ہوا ہی یا یہ چاہ کنعان ہی جسمیں یوسف دل ڈوبا ہوا ہی گردن نہایت مصفا صراحی دار گلا اونچے شانوں سے خدا کی شان پیدا کلائی اُسکی شاخ بلور ہتیلی فق نور چھاتیاں سینہ پر گول گول ابھری کڑی نوکیلی ڈبیاں معجون بہی کی گنجینۂ حسن شکم لوح سیمیں ناف گرداب بلا رنگ قمر سا پنے شکم کے پھیکا کمر بالکل معدوم کچھ حال اُسکا نہیں معلوم ناف نافۂ آہو قد اُسکا سرو لب جو انہیں لبسان آئینہ مصفا قد رعنا نخل طوبیٰ

ابیات

نگہ ایک عالم کی سرگشتگی
شکن اسکے کاکل کی دام بلا
سہ نو کی گردن ڈھلک جاتی تھی
نہ آنکھوں کی مستی سے اُسکو خبر
طرفدار بھی اپنی ہی چشم تھی
مژہ موجب قتل جمع کثیر
کہ جیسے مانی خوبان نوشاد نے
اگر جلوہ گر ہو وہ محشر خرام
ستم اُسکے کوچہ سے بچ کر چلے

میں سودائی اس زلف تاریک کا
ہر اک حلقۂ زلف کام بلا
کمان اُسکے ابرو کی عاشق کمین
خرابی تھی عاشق کی مدِ نظر
شہید اُسکی چشمک کی دلخستگان
غرض سب تھے یہ ایک نرگس کے تیر
ادا اُسکی عاشق کے جی کی بلا
تو معلوم ہو اس جہان کا قیام

مژہ بخت عاشق کی برگشتگی
ہر اک مو سبب رنج باریک کا
اگر اُسکی ابرو جھک جاتی تھی
خدنگ اسکی مژگانکے سب دلنشین
نگہدار تھی سرخی اُس چشم کی
نشانہ نگاہونکے دل بستگان
جبیں کھول دی اُس پریزاد نے
ہماری تمھاری سبھی کی بلا
ترحم کو پاؤن تلے وہ ملے

اسی صورت سے آراستہ و پیراستہ ہو کر لباس و زیور پہنکر اٹھلاتی ہوئی اپنی آن بان دکھلاتی ہوئی روانہ ہوئی جب کرن آفتاب کی دریاے مغرب میں ڈوبی اور ہر ایک چیز نے عکس سے رنگ کبودی دیا اشعار + جمال شمع نے پیدا کیا نور + ہر اک پروانہ بولا چشم بد دور + سحاب شام نے عالم کو گھیرا + نگاہوں سے ملا ہر سو اندھیرا + رات کو بارگاہ میں شمع و جھاڑ و کنول روشن ہوئے مسند مغرق آراستہ تھی **کمیت فیل دندان** بیٹھا تھا کہ یہ نازنین خرامان خرامان اُسکی بارگاہ میں آئی یہاں دیکھا تو **ابیات**

چراغ و شمع کا جلوہ ہر اک سو کہین معشوق طناز بس خوش آواز	دلون مین گھر کرین مانند جادو چراغ و شمع ساقی شیشہ و جام	کہین ساقی کہین مطرب کہین ساز حسینان پری پیکر گل اندام

یہ سب اُس بارگاہ مین حاضر تھے کہ اُس نازنین نے کمیت کو آکر ایک نامہ دیا کمیت نے جو اُسکو پڑھا تو افراسیاب نے لکھا تھا کہ اے کمیت فیل دندان اس نازنین کو جو نامہ لیکر آتی ہی ہمنے تمھاری خدمت کے لیے بھیجا ہی اِس سے خدمت لینا اور ہوشیار رہنا کمیت نے جو اُسکی صورت زیبا اور طلعت جہان آرا کو دیکھا بیک نگاہ شیفتہ و از خود رفتہ و فریفتہ ہوا اور مسکرا کے ہاتھ پکڑ کے اُسکو اپنے پاس بٹھا لیا اور تخلیہ کر دیا کسی کو اُس جگہ ٹھہرنے نہ دیا بارگاہ کے دروازہ مین تکیہ لگا کے یہ مسند پر آکے بیٹھا اور اُس نازنین سے اختلاط کرنے لگا اُس نازنین نے اپنا ماتھا کوٹ لیا اور کہا ایلو کمبختی کی نشانی تم مجکو کیا چھنال یا بیسوا سمجھے ہو اُسنے اُسکو گلے سے لگا لیا یہ تڑپ کر مثل سیماب کے الگ ہوئی جھوٹے کپڑے ڈھلکتی جاتی تھی دوپٹہ سنبھال سنبھال کر اوڑھتی تھی وہ سینہ پر گیجون کا ابھار نئی بہار دکھاتا تھا اور یہ کہتی تھی کہ جمشید کسون مین رونے لگونگی لو صاحب تمنے میری جان ہلکان کر ڈالی شہنشاہ نے کیا اسی واسطے مجھے بھیجا تھا یہ کہکے آنکھون مین آنسو بھر لائی کمیت نے اپنے ہاتھ سے آنسو پونچھے اُسنے اُلٹے ہاتھ سے ایک طمانچہ اُسکے مُنھ پر لگایا اُسنے اُسکو پھر گلے سے لپٹایا یہ مثل برق جھٹک کر علیحدہ ہوئی اور کہا مجکو ایسی دل لگی خوش نہین آتی غرض اُسنے ناز و کرشمہ مین کمیت کی آنکھ بچا کے گلابی مین شراب کی بیہوشی اُسے ملائی اور ایک جام مے ارغوانی سے بھر کر بپنجۂ نگارین خوشنما پر رکھکر اُسکو دیا یہ کافر تو فریفتہ تھا ہی اُس جام کو لے کر بے اندیشۂ انجام پی گیا پیتے ہی جی گیا پھر اُس سے لپٹنے لگا وہ اُٹھکر بھاگی یہ اُسکے پیچھے اُٹھ کے دوڑا طمانچہ بیہوشی کا لگا سر نیچے ٹانگین اوپر دھم سے گرا عمرو نے سیسہ گرم کر کے مُنھ اُسکا سنسی سے کھول کے پلا دیا کہ یہ کافر تڑپ کر سرد ہوا صدائے دار و گیر بلند ہوئی آندھی سیاہ آئی عمرو وہان سے نکلکر بھاگا ساحر باہر سے دوڑے آکر جو دیکھا کمیت فیل دندان مرا پڑا ہے یہ تو سب رونے پیٹنے لگے اور عمرو جو یہان سے بھاگا تو دھر ھر کی صورت نکلے افسر شعلہ زن اور یاران جادو کے پاس کہ وہ دونون

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک ہی بارگاہ مین تھے گیا اُسنے جاکر اِن دونون سے کہا کہ کمیت فیل زندان مارے گئے مین ابھی وہین سے آتی ہون اُنھون نے کہا کیونکر مارے گئے اُسنے کہا کہ آپ علیحدہ چلیے تو مین بتادون یہ دونون بارگاہ سے اُٹھ کے باہر آئے دیکھا کہ غل ہو رہا ہی بیر شور کر رہے ہین آندھی کالی اُٹھی ہی صرصر نے اِن دونون کو الگ لیجا کے کہا کہ آپ ذرا کمیت فیل زندان کی بارگاہ مین چلیے تو پھر مین بتاؤنگی یہ اُسکے کہنے سے اُسی طرف روانہ ہوئے اُسنے اثناے راہ مین ایک کے مُنھ پر بیضۂ بیہوشی اور دوسرے کے مُنھ پر ایک طمانچہ مارا ادھر یہ دھر وہ دونون بیہوش ہو کر گر پڑے عمرو نے دونون کے سر خنجر سے کاٹ ڈالے اور وہان سی بارگاہ مین مہرخ کی آیا اِس ہنگامہ مین رات بھی کٹ گئی تھی اور خنجر آفتاب نیام مغرب سے نکلا تھا شعر جبین صبح سے تھا نور پیدا + ہوا خور بھی بہ شکل حور پیدا + عمرو نے مہرخ سے تمام ماجرا بیان کیا مہرخ نے کہا خواجہ تم بڑے دلاور ہو اُدھر افراسیاب کو خبر پہونچی کہ باران وافسر و کمیت تینون مارے گئے اُسکو نہایت رنج ہوا ملکہ حیرت نے لاشین اُنکی پھنکوا دین اور سحر تازہ کرنے کی فکر مین مشغول ہوئی لیکن عمرو بن اُمیہ ضمری صورت ملکہ حیرت کی بنا اور یہان سے نکلکر ایک پہاڑ پر جا کے تعویذ کوکب کا دیا ہوا اُسنے زبان کے نیچے رکھا کوکب روشنضمیر کو از بس عشاق جادو کے قتل کرانے کی غرض ہی اسوجہ سے وہ خود یہان آیا آکے جو دیکھا تو ملکہ حیرت کو استادہ پایا یہ حیران ہوا کہ حیرت کو میرا دیا ہوا تعویذ کہان سے ملا بس اُسنے کہا کہ ای ملکہ حیرت جادو آپ یہان کہان حیرت نے ہنسکر کہا کہ مین افراسیاب سے خفا ہو کر آئی ہون کوکب نے اپنے دلمین کہا کہ یہ دشمن جانی ہے اس سے دوستی کرنا عین نادانی ہے کچھ سحر کر کے آزمانا چاہیے کہ یہ حیرت ہی یا نہین بس اُسنے ایک مالا موتیون کا نکالا اور کہا کہ اے ملکہ حیرت اس مالے کو لیکر پہنیے اور میرے ساتھ میرے ملک مین تشریف لیچلیے عمرو نے اُس مالے کو لیکر جال الیاسی مین رکھ لیا کوکب تو سمجھا تھا کہ جب یہ مالہ پہنے گی تو اسکے بدن مین آبلے پڑجائینگے لیکن جب اُنھون نے جال الیاسی مین رکھ لیا تو کوکب گھبرایا پھر کوکب نے ایک پنجہ سحر کا پیدا کیا عمرو نے اُس پنجہ پر بھی جال الیاسی مارا کہ وہ پنجہ غایب ہو گیا اب تو کوکب کو نہایت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

درجہ اندیشہ پیدا ہوا اُسوقت خواجہ نے ہنسکر کہا کہ اے کوکب مین حیرت نہین ہون عمرو
بن اُمیہ ضمری ہون اُسوقت کوکب ہنسا اور کہا خواجہ تمنے بڑا کمال کیا کہ جو حیرت بنکر آئے
اُسنے کہا کہ اب مجکو آپ ایک طاؤس سحر پر بٹھا کے گنبد جہان نما پر کہ جہان عشاق جادو
رہتا ہے بھجدیجیے کوکب نے کچھ پتلے سحر کے اُسکے ساتھ کیے اور کچھ ورق اس طرح کے کہ
جیسے سامری اور جمشید کے ہوتے ہین انکو دیے اور کہا خواجہ جب تم وہان جاؤگے تو
عشاق جادو اوراق سامری وجمشید کو ضرور دیکھے گا اسلیے کہ پہچانون یہ حیرت ہے
یا نہین پھر تم اُسوقت اُن ورقون کو چالاکی سے بدل لینا یہ کہکر ایک طاؤس آتشین اُسنے
بنایا اور اُسپر اُنکو سوار کیا اور وہ پتلے سحر کے ساتھ کر دیے اور انکو روانہ کیا چنانچہ وہ طاؤس
انکو لے کر گنبد جمشید مین کہ جہان عشاق سبز رنگ رہتا تھا لایا اُنھون نے دیکھا کہ اس گنبد
مین تصویرین شاہان جہان کی نصب ہین اور شعر ہانڈیان جھاڑ کنول اُس نور کے + روشنی
مہر ومہ جنبر نثار + اُس مقام پر لگے ہین چنانچہ عشاق سبز رنگ نے جو حیرت کو دیکھا تو تعظیم
کر کے مسند مغرق پر بٹھایا شراب ارغوانی کو منگایا اور بیٹھ کر باتین کرنے لگا کہا اے ملکہ تم کیونکر
یہان آئین اُسنے کہا کہ اُستاد میرا جی آپ کے دیکھنے کو بہت چاہتا تھا اسلیے چلی آئی یہ عشاق
ملکہ حیرت پر مدت سے عاشق ہے لیکن بوجہ خوف افراسیاب کے کچھ نہین کہہ سکتا
تھا اب اُسنے دیکھا کہ یہ آپ سے آئی ہے اختلاط کرنے لگا اور کہا کہ شراب پیو عمرو نے
اُسکی آنکھ بچا کے جام شراب کو گریبان مین اُنڈیل لیا پھر یہ اُس سے باتین کرنے لگا
باتین کرنے مین اسکو خیال آیا کہ ایسا نہو کہ عمرو حیرت کی صورت بنکر آیا ہو بس اُسنے وہ
صندوق کہ جسمین ورق سامری وجمشید کے تھے طلب کیا چار پتلے اس صندوق کو اُٹھا کر
لائے عمرو نے دیکھا کہ مخمل کاشانی سے وہ صندوق منڈھا ہوا ہے اور جواہر اُسپر جڑا ہے بس
عشاق نے اُس صندوق کے پٹرے کو کھولا اُسمین ملکہ حیرت نے کہا کہ لاؤ مین تو دیکھون
یہ کہکر اس صندوق پر جھا گئی اور جھک کے دیکھنے لگی اُس دیکھنے مین سینہ کی آڑ تو
تھی ہی اُسنے وہ ورق کوکب کے دیے ہوے رکھدیے اور وہ ورق جو اُسمین رکھے
تھے نکال لیے اور دوپٹہ مین چھپا کے زنبیل مین رکھ لیے اب عشاق نے اُن ورقونکو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نکالا اور اُسمین دیکھا تو لکھا ہوا تھا کہ یہ ملکہ حیرت جادو ہے بس اُسنے اور کچھ زیادہ نہین دیکھا
پھر اُن ورقون کو صندوق مین رکھدیا تیلے وہ صندوق اُٹھا کے لیگئے اور عشاق پھر
حیرت نقلی سے باتین کرنے لگا اُس باتین کرنے مین عمرو نے اُسکی آنکھ بچا کے بیہوشی
شراب مین ملائی اور ایک جام اُسکا عشاق کو بھر کر دیا کہ وہ پی گیا لیکن اور ماجرا سنیے کہ
وہان ملکہ حیرت نے کتاب سامری مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ عمرو میری صورت بنکے
عشاق کے پاس گیا ہے اور اُسکو قتل کیا چاہتا ہے بس یہ طاؤس پر سوار ہوکر فوراً روانہ ہوئی
اور جیسے ہی آکر گنبد کی دیوار پر پہونچی ہی عمرو نے جو دیکھا تو دل سے کہا کہ بڑا غضب ہوا کہ
حیرت آگئی بس گھبرا کے یہ اُٹھا جیسے وہ دیوار کے نیچے اُتری ہی کہ اُسنے جال الیاسی
مارا اور اُسکو کھینچکر زنبیل مین ڈال لیا عشاق تو نشۂ شراب مین بیہوش اور مدہوش
تھا اُسکو کچھ تمیز نیک و بد باقی نہین تھی یہ بھی گھبرا کر اُٹھا اور کہا کہ لے ملکہ حیرت تم کہان گئی
تھین اُسنے کہا کہ مین تو کہین بھی نہین گئی چنانچہ وہ بیہوشی تو پی ہی چکا تھا دو قدم جیسے ہی چلا
بیہوش ہوکر گرا از بسکہ یہ ساحر زبردست ہی اور اکیلا اس گنبد مین رہتا ہی ملازم اُسکے سب بیرون
گنبد رہتے ہین عمرو نے جب یہ بیہوش ہوا تو اُسکو بھی زنبیل مین ڈال لیا اور اپنے طاؤس پر سوار
ہوکر کوکب پاس ملک کوکبان مین آیا اور وہان عشاق کو زنبیل سے نکالا اور زبان مین اُسکی
سوزن دیا پھر اُسکو ہوشیار کیا اُسنے جو دیکھا سامنے کوکب کو اور ملکہ حیرت کو بیٹھے ہوے
پایا از بسکہ زبان مین سوزن دیے ہوے تھا اسوجہ سے کچھ نہین کہہ سکتا تھا کوکب نے
کہا اے عشاق چشم خود را داکن و حال خود را تماشا کن دیکھا تو نے قدرت خداوند عالم کو
کہ کسطرح تجکو گرفتار کیا ہی عشاق جواب کیا دیتا آخر کوکب نے حکم دیا کہ بہت سے ساحر
گرد اگرد آکے جمع ہو گئے اور اسوقت ایک کڑھاؤ تیل کا گرم کرا کے جب خوب تیل کڑکڑایا
تو عشاق کو اُسمین ڈال دیا کہ وہ اسمین تل گیا صداے دار و گیر کی بلند ہوئی آندھیان سیاہ
آئین بیرون نے غل مچایا بعد کچھ دیر کے وہ ہنگامہ برطرف ہوا اور تیرآن جو کشتہ سحر عشاق
تھی وہ زندہ ہو گئی لیکن اتنے دنون تک جو مری پڑی رہی تھی اسوجہ سے آنکھین بسان
نرگس شہلا تھین رنگ رُخ تغیر صورت مین نہ وہ رعنائی نہ وہ زیبائی کچھ دیر کے بعد اُسنے حمام

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا اور وہان سے سوار ہو کر گوکب کے پاس آئی خواجہ یہان اصلی صورت بنے تھے اُنسے
ملاقات کی کچھ دن خواجہ پاس رہی پھر وہان سے رخصت ہو کر مہرخ کی بارگاہ مین آئی
عمرو نے یہان ملکہ حیرت جادو کو زنبیل سے نکالا اور زبان مین اُسکے بھی سوزن دیا لیکن افراسیاب
جادو کو اس بات کی خبر ہوئی کہ عمرو نے عشاق کو قتل کیا اور اب حیرت کو بارگاہ مین لاکر
باندھا ہی اور قتل کیا چاہتا ہی بس افراسیاب اپنے مقام سے بغیظ و غضب تمام چلا اور
بارگاہ مہرخ پر آکے ٹھہرا یا دیکھا تو حیرت ستون بارگاہ سے بندھی ہی اور عمرو کوڑا پکڑے
کھڑا ہی افراسیاب نے نعرہ کیا کہ باش ما ہم رسیدیم عمرو نے تو جلد تر گلیم کو اوڑھ لیا اور
افراسیاب جو کڑکڑا کر گرا حیرت کو پنجہ مین داب کرکے اُڑا جتنے ساحر کہ وہان موجود تھے
سب دنگ بیٹھے رہے جب حیرت کو افراسیاب لیگیا اُسنے حیرت کی زبان سے سوزن نکالی
اور بارگاہ مین لاکر پہونچایا اور کہا ای ملکہ تم دیکھنا مین ان باغیون کو کیونکر قتل کرتا ہون حیرت
رونے لگی اور کہا ای شہنشاہ اب میری یہ عزت رہگئی ہے کہ لوگ مجکو پکڑے جاتے ہین افراسیاب
نے بہت کچھ اُسکی دلداری کی پھر ظلمات کو چلا گیا یہان بعد لیجانے حیرت کے عمرو نے گلیم
اُتاری اور مہرخ سے کہا ای ملکہ دیکھا تمنے کہ افراسیاب کس طرح لے گیا اب خداوند کریم
کہ شہزادہ اسد رہا ہون اور افراسیاب کو مارین غرض اب سب بیٹھکر ناچ دیکھنے لگے انکو
اس حال مین رکھیے لیکن اور حال سُنیے کہ غضنفر بن اسد جو برق بلا افگن کو قتل
کرکے چلے تھے تو انکو ایک مقام پر باغ ملا یہ اندر اُس باغ کے گئے تو دیکھا باغ نہایت سرسبز
وشاداب ہے بلبلین وہان کی باب پنجم گلستان کا سبق پڑھتی ہین قمریان حق سرہ کا دم بھرتی
ہین درخت سب ہمرنگ طوبے ہین قامت یار کا نقشہ پیدا ہی سنبل تر زلف گرہ گیر معشوق
کو شرماتی ہوا سرد آتی ہی نرگس بعینہٖ چشم یار رہی لالہ با دل داغدار رہی ساغر مے کا لطف لالہ دکھاتا ہی
جام بادہ ترادت سے لبریز نظر آتا ہی انگور کی داربست کا عجب بند وبست ہی تاک لگائے انکی مے
پرست ہی نہرین جاری ہین بگلے اور قرقرے ومرغابی کنارے نہرون کے بیٹھے خوشی سے
کلیل کرتے ہین فوارے ساون بھادون کے نام سے چھوٹ رہے ہین سامنے ایک بارہ دری
مصفا بہتر از روے حور و پری جواہر جڑی تعمیر ہی نور کی تصویر ہی پردے زنبوری بندھے ہوئے

ہین اندر اُس بارہ دری کے فرش مصفا بچھا ہی چھپرکھٹ مرصع نگار بچھا ہی گلدستے گلزار ارم کو ہنستے رکھے ہین گھڑیان کونون پر چڑہی ہین جھاڑ کنول شیشہ آلات تمام اُسمین آراستہ ہی کہ ابیات

زمین کا کہون وان کی کیا مین بیان
کہ صندل کا اک پارچہ تھا عیان
بنی سنگ مرمر سے چوپڑی نہر
گئی چار سو اُسکے پانی کی لہر
قرینہ سے گرد اُسکے سرو سہی
کچھ اک دور دور اُس سے سیب و بہی
کہون کیا مین کیفیت دار و بست
لگائے رہین تاک وان می پرست
زمرد کے مانند سبزہ کا رنگ
روش پہ جواہر کٹا جیسے سنگ
روش کی صفائی پہ بے اختیار
گل اشرفی نے کیا زر نثار
لیے ہاتھ مین بیلچے مالنین
چمن کو لگین دیکھنے بھالنین
وہ کیلون کی اور مولسریونکی چھاون
کھلی جائین آنکھین لیے جسکا ناون
خوشی سے گلون پر سدا بلبلین
تعشق کی آپسمین باتین کرین
صبا جو گئی ڈھیریان کرکے پھول
پڑے ہر طرف مولسریونکے پھول
عمارت کی خوبی درونکی وہ شان
لگے جسمین زربفت کی سائبان
چھتین اور پردے بندھے زرنگار
درون پر کھڑی دست بستہ بہار
کوئی دور سے در پہ اٹکا ہوا
کوئی زہ پہ خوبی سے لٹکا ہوا
وہ مقیش کی ڈوریان سر بسر
کہ مہ کا بندھا جسمین تار نظر
صفونکا تماشا تھا آنکھونکا جال
نگہ کو وہان سے گذرنا محال
سنہری مغرق چھتین سائبان
وہ دیوار اور در کی گلکاریان
دیے ہر طرف آئینے جو لگا
گیا چوگنا لطف اُسمین سما
وہ مخمل کا فرش اُسکا ستھرا کہ بس
بڑھے جسکے آگے نہ پائے ہوس
رہین کھلنے اسمین روشن مدام
معطر شب و روز جس سے مشام
چھپرکھٹ مرصع کا دالان مین
چمکتا تھا اسطرح ہر آن مین
صدا قرقردن کی لطون کا وہ شور
درختون پہ بگلے منڈیرن پہ مور

شہزادہ غضنفر حیران کار کہ الٰہی یہ کس بادشاہ کا باغ ہی جسمین خوبی کا روشن چراغ ہی جب یہ سیر کرتے ہوئے آگے بڑھے تو اُنھون نے دیکھا کہ ایک مہ پارہ غزال صحرائے رعنائی طاؤس دشت زیبائی ماتھے پر اُسکے افشان چنی ہوئی آسمان خوبی کے تارے چھٹکے ہوئے مسی لبون پر ملے ہوئے شام حسن کی کیفیت دکھاتی لالی ابر شفق کی بھولی ہوئی زلف چلیپا ناگن آنکھون سے نرگس بیمار مین بادام بے مغز ہی جو آنکھ ملاتا ہی تیر مژہ سے دل چھدا جاتا ہی چتون مین اُسکے شوخی و شرارت بھری رخسارون پر شمس و قمر قربان گل خورشید ایسا کہان لب پر نزاکت سی رنگ پان گران دہن تنگ کا غنچہ کھلنا دشوار ہی نکتۂ موہوم ہی غنچہ ہی یا میم حسن کا اسرار ہے لب لعلین سے

عقیق یمنی خون جگر کھائے غنچہ کی زبان اسکو دیکھکر لال ہو جائے گلا نور کے سانچے مین ڈھلا چاہ ذقن مین دل عشاق ڈوبا ہوا سینہ وہ سینہ کہ حسن صفا اپنر قربان شجر طور پر نور کے پھل کی جان انکے دیکھنے سے بیکل دریاے حسن کے دو حباب لطافت اور خوبی مین لاجواب زانو اور رانین اسکی شاخ طور خوبی سے سراسر معمور شمع محفل حسن جمال کف پا خناسر لاالنظم

اک لف نور کا ہی مہر درخشان مین کھنچا
لب ہی وہ لب کہ عقیق یمنی خون کرے
سر سے قد نے یہ کیا خوب نکالی ہین انار
دو یہ گلدستہ لب بام دھرے ہین گویا
ایسے فتانہ ہلا دی کا بھی دل جانے نکل
رنگ لانے کی غضب طبع مین رنگینی ہی

گوش وہ گوش کہ ہین کان جواہر سی سوا
دانت وہ دانت کہ ہیرے کی کنی خون کرے
ٹوپیان بازو پہ رکھی ہین جو یا بہر شکار
شنقلب نور کہیا جام دھرے ہین گویا
نازک ایسی ہی کمر چلنے مین سو کھائے بل
دور ابھی نام خدا دھیان سی خود بینی ہی

سطح چہرہ تابان مین ہی بینی کی ضیا
آئینہ گرد ہی رخسار نے پائی وہ صفا
جان سو جان سی ہی خوبی پستان پہ نثار
پائے ہو قمقمے دو نور کے روشن اکبار
ہی سراپا جو قیامت تو ہی آفت چھل بل
وہ لگاوٹ کے ہین انداز کہ دل ہو بیکل

غضنفر اس حور جنت کو دیکھکر غش کر گیا اُس نازنین نے گلاب اسکے منھ پر چھڑ کا کہ اسکو ہوش آیا اٹھکر ہاتھ پکڑ لیا مسکرا کے ناز و انداز دکھا کے کمر کولے کا عالم دکھاتی چلی اور غضنفر کو بارہ دری مین لا کے مسند پر بٹھایا کشتی شراب کی طلب کی جام مے ارغوانی سے بھرا اور پنجہ حنا آلود رشک پنجہ آفتاب پر رکھکر دیا غضنفر نے کہا کہ ای ملکہ بیت

اگر شاہی ترا آخر چہ نام است + دگر ماہی ترا منزل کدام است + اُسنے ہنسکر کہا کہ مین ملکہ سرخ مو کاکل کشا کی بیٹی ہون میرا نام سلطان عنبرین مو ہی اور مین بسبب اپنی مان کی مطیع اسلام ہون یہ سننا تھا کہ غضنفر نے جام اُسکے ہاتھ سے لیکر پیا پھر تو دور جام بے دغدغہ نیرنگی ایام چلنے لگا باتین محبت آمیز ہونے لگین شہزادہ نے گلے مین ہاتھ ڈالدے اور ملکہ کے بوسہ لیے ملکہ کا شرم سی عجب حال ہوا پسینہ آگیا شرما کر سر جھکا لیا کنیزین دُر در گوش مرصع پوش وہان حاضر تھین طوائف رشک نہید ادر خوش گلو فن رقص سے ماہر تھین وہ گانے لگین سماں بندھ گیا ملکہ سلطان عنبرین مو اشکال جادو ایک ساحرہ ہی اُس سے منگنی ہوئی ہی چنانچہ ایک کنیز نے یہان سی جا کر اُس سی کہا کہ ای اشکال ایک شہزادہ باغ مین ملکہ سلطان عنبرین مو کے آیا ہی اور بیٹھا ناچ دیکھ رہا ہی اشکال غصہ مین آکر وہان سے چلا اشکال ملک یاقوت رنگ مین رہتا ہی کہ وہ ملک بھی یہان سی چند فرسخ پر ہی چنانچہ وہ بغضب تمام یہان آکر پہونچا اور اُسنے آتے ہی للکارا کہ باش اد خیرہ سر یہ تو میرے معشوق سی کیون سر گرم اختلاط ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غضنفر اسکے للکارنے پر تیغہ ٹیک کر اُٹھے اُسنے ایک سحر ایسا کیا کہ ملکہ سلطان عنبرین ہو کا دم
نکلگیا جب ملکہ کا دم نکل چکا تو وہ ساحر پر پرواز پیدا کرکے اُڑگیا اور غضنفر اسکی فکر مین مرکب پر
سوار ہوکے چلے لیکن اشکال جادو نے ملک یاقوت رنگ مین آکر وہ ملک سرخ موے کاکلکشا
کا ہو تمام ساحر جو وہان رہتے ہین اُنکو قتل کرنا شروع کیا دو ساحر وہان سے بھاگے اور ملکہ سرخ موے
کاکل کشا کے پاس آئے اُسنے اُنکو دیکھکر کہا کہ ارے کیا ہوا اُنھون نے کہا کہ اے ملکہ اشکال
جادو نے تمام ملک تہ تیغ کیا ہو اور آفت برپا کر رکھی ہے چنانچہ ہمنے قلعہ بند کر لیا ہے اب آپ تشریف
لیچلین نہین تو قلعہ لٹ جائیگا سرخ موے کاکل کشا وہان سے بیقرار ہوکر روانہ ہوئی
اسکو راہ مین غضنفر ملے اُنکو ہمراہ لیکر یہ چلی اُنکو تو جانے دیجیے لیکن اور ماجراے تازہ سنیے
کہ افراسیاب جادو ایک روز سیر کرنے ملکہ یاقوت گلال چشم کہ جو شاگردہ آفات جادو
ہو اُسکے یہان گیا یاقوت نے تعظیم و استقبال کیا اور مسند پر تکلف پر بٹھایا سامان عیش و نشاط مہیا
کیا شراب و کباب منگایا سامنے بادشاہ کے ناچ ہونے لگا اور گلال چشم نے پوچھا کہ اے شہنشاہ
مزاج کیسا ہو اور آج کس طرف بھول پڑے افراسیاب نے کہا کہ ملکہ اب تو شب و روز تردد مین
بسر ہوتی ہی آج یہ لہر جی تمھارے دیکھنے کو چاہا اسوجہ سے اسطرف چلا آیا یاقوت نے کہا زہے نصیب
میرے جو آپکو میری یاد آئی ورنہ آپنے تو اپنی منگیتر ملکہ لعل سخندان کی خبر نہ لی اور وہ ملکہ آجتک
آپ پر بیٹھی رہی افراسیاب نے کہا کہ حقیقت مین مجھسے غلطی ہوئی اور اے ملکہ آج کل چند ساحر باغی ہوگئے
ہین یعنی مہرخ و بہار اور جتنے کہ ساحر ہین اُن سب کا نام اسنے بتایا پس اُنکی لڑائی کی وجہ سے مجھکو خیال
لعل سخندان کا نہ رہا ملکہ یاقوت نے کہا کہ مہرخ وغیرہ آخر کسکے بھروسہ پر لڑتی ہین افراسیاب
نے کہا کہ عمرو اور برق اور قران اور جانسوز اور ضرغام لشکر اسلام سے یہان آکر داخل ہوگئے
ہین اور شہزادہ اسد اور بدیع الزمان کو جو قید کیا ہو یہ کسب حال تمام و کمال داخلہ عیاران کا اسنے
بیان کیا یاقوت نے کہا کہ اے شہنشاہ بہار و مہرخ وغیرہ کی یہ طاقت اور لیاقت ہوئی کہ آپسے مقابلہ
کرتی ہین افراسیاب نے کہا کہ اے ملکہ اتبو بہار نے آفتین برپا کر رکھی ہین اسیطرح بہت تعریف
سحر بہار کی افراسیاب نے کی یاقوت نے کہا کہ اب ہمین بھی اشتیاق ہوا کہ لشکر حیرت مین جاکر
اُنسے مقابلہ کرکے حال بہار وغیرہ کا دیکھین القصہ بڑی دیر تک افراسیاب وہان بیٹھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صحبت مے نوشی رہی پھر وہان سے رخصت ہوکر باغ سیب مین آیا اور ایک نامہ ملکہ حیرت کو
لکھا کہ ملکہ یاقوت گلال حشیم شاگردہ آفات چہار دست تمھارے پاس آتی ہین اُنکی بڑی
تعظیم کرنا یہ نامہ طائر سحر کو دیا کہ وہ لیکر پاس ملکہ حیرت جادو کے گیا ملکہ نامہ پڑھکر تخت سحر پہ سوار
ہوکر استقبال کو گئی اور طبل شادمانی بجواتی ہوئی لشکر مین آئی اور یاقوت کو بڑی عزت سے
لاکر داخل بارگاہ کیا یہ آکر ڈنگل پر بیٹھی حیرت نے بھی سب کیفیت لڑائی کی بیان کی
اور کہا عیارون نے ناک مین دم کیا ہے کہ ہر وقت وہ دربار مین رہتے ہین کوئی فراش
اور کوئی خدمتگار بنے رہتے ہین اور ساحرون کو قتل کرتے ہین ملکہ یاقوت گلال حشیم نے
اُسوقت اپنے جوڑے سے ایک حباب نکال کر زمین پر مارا اور سحر پڑھکر دستک دی کہ وہ
حباب بڑھکر ایک گنبد کلان ہوگیا اور اُسنے کہا کہ یہ زندان خانہ مین نے لشکر حریف
کے لیے بنایا ہی اسمین ان سب کو بند کرونگی پھر ایک صندوقچہ اسنے منگایا اور اُسے کھولا
جو اُسمین سے ایک پتلی سونے کی نکلی اور بڑھکر مثل زن حسینہ اور جمیلہ ہوگئی اور اُسنے یاقوت
کو سلام کیا اور عرض کیا ای ملکہ جو کچھ آپ ارشاد فرمائین بجا لاؤن یاقوت نے کہا کہ تو ان
لوگون کو جو یہان بیٹھے ہین پہچانتی ہی اُسنے حیرت جادو کو بھی سلام کیا اور سرمایہ
اور ابر لق جو جو کہ وہان موجود تھے سب کے نام فرداً فرداً بتلائے اتفاقاً برق فرنگی و جانسوز
اور ضرغام صورت بدلے ہوئے یہان کھڑے تھے پتلی نے انکا نام بھی بتایا اور
کہا کہ فلان فلان عیار یہان کھڑے ہین اُسوقت برق نے یاقوت کو بڑھکر سلام
کیا اور کہا کہ ہم بھی واسطے دیکھنے آپ کے حاضر ہوے ہین یہ کہکر چند پھول ہاتھ پر
رکھکر نذر دی اور کہا مصرع

برگ سبز است تحفہ درویش ؏ گر قبول افتد زہے عز و شرف + یاقوت نے ہنسکر وہ
پھول لے لیے قاعدہ ہی کہ جب کوئی پھول پاتا ہی تو اُسکو سونگھتا ہی کیونکہ وہ ہین ہی اسی کام
کے پس یاقوت نے بھی اُسکو سونگھا اور بیہوش ہوگئی حیرت نے ہوشیار کر دیا برق
نے پھر تسلیم کی اور کہا ای ملکہ جو کام کہ ہم کرتے ہین وہ آپ کو دکھلا دیا یاقوت یا تو غصہ مین
تھی یا تو اُسکی باتون پر ہنس پڑی اور کہا اے برق تو نے بہت خوب عیاری کی اچھا اب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حال مہرخ و بہار وغیرہ بھی بیان کر اور اُن سے کہہ دینا کہ ملکہ یاقوت گلال چشم آئی ہین سب کو
اِس حباب مین بیہوش کرینگی برق نے کہا آپ جانیے اور ملکہ مہرخ جانین لیکن
مجکو اس عیاری کا کچھ انعام دیجیے کسلیے کہ ہم کیا یاد دینگے کہ اتنی بڑی شہزادی نامی گرامی
یہان آئی تھین مگر ہمکو کچھ عنایت نہ فرمایا یاقوت نے پچاس پچاس روپے عیارون کو
انعام مین دیے اور رخصت کیا اور دوسری پتلی اُس صندوقچہ سے نکالی کہ وہ بھی اسیطرح
عورت بنی اور اُسنے بھی حیرت اور یاقوت وغیرہ کو تسلیم کی اور کہا اگر حکم ہو تو مین جا کے
کل لشکر مہرخ کا غارت کر دون یاقوت نے کہا ابھی نہین کل پرسون مین تمکو لڑنے کو لیے
بھیجونگی پھر یاقوت نے تیسری پتلی نکالی کہ وہ بھی بڑھکر مثل زن حسینہ وجمیلہ کے ہو گئی اُسنے
بھی کہا کہ اگر آپ فرمایئے تو مین عمرو کو پکڑ لاؤن یاقوت نے کہا کہ ابھی نہین پھر مین سمجھ لونگی
کہکے چوتھی پتلی نکالی کہ وہ بھی بڑھکر مثل ایک عورت خوبصورت کی ہو گئی اُسنے حیرت کو
سلام کر کے کہا کہ اگر آپ فرمایئے تو مین طبقہ الٹ دون غرض کہ تین پتلیان یاقوت نے
پھر صندوقچہ مین بند کر دین اور ایک پتلی کو رکھ لیا اور کہا کہ صرف یہی سکی گرفتاری کو
کافی ہے پھر برق وغیرہ عیارون سے کہا کہ اب جاؤ سب ہمارا حال مہرخ سے کہہ دینا
برق وغیرہ عیار بارگاہ مہرخ مین آئے اور یہان طائران سحر نے خبرین مہرخ
کو پہونچائی تھین لشکر مین تلاطم ہو رہا تھا دیکھیے اب کیا ہوتا ہے یاقوت گلال چشم آئی ہی
یہ ساحرہ بڑی بھی زبردست ہی غرض کہ عیار یہان آ گئے پہونچے اور انھون نے کل ماجرا
گلال چشم کا مہرخ سے بیان کیا اور روپے بھی انعام کے دکھائے عمرو بیٹھا ہوا تھا
اِسکے منھ مین پانی بھر آیا اور اُسنے کہا کہ ہمارا حصہ نہین ہے اب ہم تم سب سے زیادہ
لاتے ہین اور اُٹھکر چلا مہرخ نے کہا خواجہ وہان نہ جاؤ وہ بڑی زبردست ہے
جیسا اُسنے کہا ہی ویسا ہی ہوگا ہمسے کسی سے کچھ نہو سکے گا اور وہ اُس حباب مین سب کو
بند کریگی کسلیے کہ وہ شاگرد آفات جہاندست کی ہی عمرو نے کہا کہ کچھ پروا نہین
مین ضرور جاؤنگا یہ کہکر روانہ ہوے یہان یاقوت بیٹھی ہے کہ خواجہ نے ایک فرّاش کلاونت
کی شکل اپنی بنائی پاجامہ شروع کا پہنا جامہ گلے مین ڈالا اور ایک ڈھولک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بجا سار کی لکڑی کی کہ جسکے اندر بیہوشی بھری تھی لیکے بارگاہ حیرت مین آئے دربانون سے کہا کہ ہماری خبر کردو کہ ایک کلاونت آیا ہے انھون نے جا کے حیرت سے عرض کیا یاقوت نے کہا کہ بلالو لوگ انکو بلا کے لیگئے سب نے دیکھا کہ لباس مین پیوند لگے ہین مشروع کے پایجامہ کا تانا اڑ گیا ہے بانا باقی ہے ڈھولک گلے مین ڈالے ہے کلاونت نے آکر سلام کیا اور دعا دی کہ چراغ سامری و جمشید روشن رہے عالی عالی مراتب ہون ملکہ نے اس سے کہا کہ اے کلاونت ہمکو محظوظ کر کہ ہم تجکو بہت سا کچھ انعام دین کلاونت نے کہا کہ حضور یہ ڈھولک بجا سار کی لکڑی کی ہے مین نے بنائی ہے اور ندھی خوب بجتی ہے اسکو آپ بجائین تو مین گاؤن ذرا ملاحظہ فرمائیے ایسی ڈھولکین بھی کم دیکھنے مین آئی ہونگی یاقوت نے ڈھولک اس سے لیکر کڑیان اسکی درست کر کے اسکے پورے پر ہاتھ بجانے کے لیے لگایا جیسے ہی ہاتھ لگایا اسمین سے بیہوشی کا غبار نکلا اور چک شعلہ کی ایسی ہوئی اور حیرت اور ملکہ یاقوت گلال چشم اور اور ساحر جو کہ گرد و پیش مین قریب تر بیٹھے تھے وہ چھینکین مار مار کر بیہوش ہو گئے مگر وہ پتلی جو ملکہ یاقوت نے نکالی تھی اسنے یہ ماجرا دیکھا تو منھ سے اف جو کیا تمام بارگاہ مین اندھیرا ہو گیا عمرو چپکا کھڑا رہا اس عرصہ مین اور ملازم وغیرہ جو آئے اور سبکو بیہوش پایا تو پانی چھڑک کر ہوشیار کیا اور پتلی نے وہ تاریکی دفع کی اسوقت عمرو نے ملکہ یاقوت کو تسلیم کی اور عرض کیا کہ اے ملکہ عالم قدر والی حضور کے ہاتھ ہے سچ فرمائیے کہ یہ کیسی عیاری مین نے کی میرے شاگردون کو حضور نے انعام دیا اب مین بھی امیدوار ہون کہ مجھے بھی عنایت فرمائیے یاقوت نے کہا کہ حقیقت مین تم لوگ بڑے زبردست ہو اور عیار ہو تو ایسا ہو کہ یہ کہکر سو روپیے اسنے عمرو کو انعام مین دیے عمرو بھی وہان سے رخصت ہو کر بارگاہ مہرخ مین آیا لیکن جب وہ زمانہ آیا کہ آہوے فلک صحرائی آسمان سے غار مغرب مین گیا اور سراے مغرب مین ساحر فلک نے نزول کیا اشعار

چھپا دن ٹھہرے رخصت طلب کی　　نظر مین پھر گئی تصویر شب کی
جبین شام پھولی ہر طرف سے　　چلے مشتاق اپنی اپنی صف سے

ملکہ یاقوت گلال چشم نے طبل جنگ بجوایا طائران سحر ملکہ مہرخ سحر چشم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور بزبان فصیح اس طرح دعا دینے لگے نظم

یا الٰہی جو یہ تیرا ہی چراغ دولت
تا ابد اس سے منور رہے قندیل فلک
تا قیامت رہے مسجود خلائق و جگ

مسند جاہ کی جبیں پہ تیری تو شک
جو ترا دوست ہو اب آئنہ گیتی پر
اسکی تمثال کبھی ہو نہ بنائے منقلب

کاتب دست قضا شکل عدو کی تیرے
صفحہ ہستی سے جون حرف غلط کردے حک

ملکہ یاقوت گلال چشم نے طبل جنگ بجوایا باقی خیریت ہے یہ خبر سنکے سب عیار تو جنگل کو چلے گئے اور مہرخ سحر چشم نے نفیر سحر کو بجایا طبل اور نقارے بجنے لگے صدائے طبل نہ تھی صدائے کوس رحیل تھی مگر بہادر اوپہنچلے سحر کی تیاریاں کرنے لگے مریخ ساجادوگر اور زہرہ سی جادوگرنی آج فلک پیر کا پنتی تھی گلستان سحر پھلا پھولا تھا کڑھائیاں شیخ سدو کی ہوتی تھیں کلو بھیرون نار سنگھ کی بکائی رنگالی لونا چماری دھنتر وغیرہ کو بھینٹ دیے جاتے تھے بنگالی کا نور دیس کے ساحر آگیار کر رہے تھے ڈھرو بجتا تھا شب بھر یہی غلغلہ برپا رہا جب وہ زمانہ آیا کہ رات مثل وہان تنگ معشوقوں کے آنکھوں سے پنہان ہوئی اور ستارے سب مردہ ہوئے اشعار

کہ جب اُس شب نے منھ اپنا چھپایا
دم آغاز حسن صبح آیا
وہ ہلکی ہلکی رنگت کی سفیدی

کہ جسمین کچھ سیاہی بھی ملی تھی
بشکل عکس زلف و نور رخسار
بہم ہو کے بڑھی جیسے کبھی مار

کہین پھیلی کہین سمٹی ابھر کر
کہ جیسے گوشۂ دامان دلبر

صبح کو ملکہ مہرخ سحر چشم اپنا لشکر لیکر جانب وعدہ گاہ مصاف روانہ ہوئی مگر بڑے تجمل و احتشام سے یہ لشکر چلا ہی اشعار

زبس تخت فیروزہ بر پشت فیل
درخشان بگردار دریاے نیل
زپیلان و آرایش تخت عاج

ہمہ یار وافسر ہمہ تخت و تاج
ہمہ افسر پلیبانان وزر
ہمہ طوق وزرین وزرین کمر

ہمہ زنگ زرین وزرین جرس
کہ اندر جہان آن ندید ست کس
خروشیدن زنگ و ہندی درای

ہمین دل براورد گفتی زجای
بباز خاک شد چشم کام و سپہر
توگفتی بہ قیر اندر اندودہ چہر

سپہبد بشر و پارہ دو ئینہ خم
خروش آمدہ نالۂ گاؤ دم
غرض یہ میدان میں جا کے

سب پہونچے اور صف لشکر کو آراستہ کیا اُس طرف سے ملکہ یاقوت گلال چشم مع حیرت جادو کے سوار ہو کر گھنٹ اور ناقوس بجواتی ہوئی میدان میں آئی فوج نے اسکی بھی پرا جمایا نقیبوں نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا اُس وقت ملکہ یاقوت گلال چشم نے وہی تیلی جو نکالی تھی اُسکو حکم دیا کہ جا مہرخ اور بہار وغیرہ کو پکڑ لا

وہ تیلی چمک کر میدان مین آئی اور اُسنے پکارا کہ اے مہرخ مین اور کسیکو نہین جانتی سوا اسکے کہ تو میرے سامنے آ کل لشکر کے علم جلوہ گر ہی پر آئے اور آواز گرہ دم گاؤدم نقارون کی بلند ہوئی اور مہرخ اپنا تخت بڑھا کر سامنے اُس زن سحر کے آئی اُس زن سحر نے گردن اسکی جست کر کے پکڑی اُسوقت مہرخ کو ایک عالم محویت تھا کچھ اُس سے نہو سکا اور اُس تیلی نے مہرخ کو اُسی گنبد مین بند کر دیا یعنی یاقوت نے سحر کیا اُس گنبد کا در کھلا اُسمین مہرخ کو بند کیا یہ ماجرا دیکھکر ملکہ بہار اور باغبان قدرت گلچین یہ تینون تو اُڑ کر کسی طرف کو چلے گئے اور زلزلہ جادو نے زمین مین غرق ہو کر قلاب زمین کو جنبش دی تیلی نے ناریل زمین پر مارا کہ وہ سخت ہونے لگی زلزلہ تڑپ کر نکل آئی تیلی نے اسکی بھی گردن پکڑ کر گنبد مین بند کر دیا پھر ملکہ مشکین مو کاکل کشا نے اپنی کاکل کو کھولا کہ ستارے اُسمین سے گرے لیکن تیلی نے اُف جو کیا ایک آفتاب نکل آیا وہ ستارے ماند ہو گئے پھر تیلی نے اُسکی بھی گردن پکڑ کر اُسی گنبد مین بند کیا پھر ہلال سحر افگن نے طوق اپنا گلے سے کھینچکر مارا تیلی نے ایک دستک دی کہ وہ طوق پلٹ کر پھر ہلال ہی کے گردن مین پڑ گیا اُس تیلی نے اُسکی بھی گردن پکڑ کر اس گنبد مین بند کیا پھر رعد نے آکر چیخ ماری اور برق جادو چمک کر کڑ کڑا کر اُسپر گری لیکن تیلی کو نہ رعد کے چیخنے کا کچھ اثر ہوا اور نہ برق اُسکو کاٹ سکی اور اُسنے ایک جال سحر کا برق پر مارا کہ وہ اُسمین پھنسی اور رعد جادو کی گردن پکڑ کر اُسنے اِن دونون کو اسی گنبد مین بند کیا اب تو جتنے سردار نامی اور نامور تھے وہ سب اُسکے سامنے یکے بعد دیگرے آئے مگر سب گرفتار ہوئے اُسوقت بقیہ لشکر وہ قلعہ کہ جو معمار نے بنایا ہے اُسمین چلا گیا اور گلال حشیم اور حیرت اپنا لشکر لیکر پھرین لشکر نے کمر کھولی آسودہ ہوا اور یہ دونون بارگاہ مین آکر فارح دیکھنے لگین اور حیرت نے عرضی اِس حال کی افراسیاب کو لکھی کہ ملکہ یاقوت نے سب باغیون کو گنبد سحر مین بند کیا ہے یہ عرضی ایک پتلہ کو دیکھکر بھیجی اور حیرت نے کہا کہ اب عیارہ باقی ہین ملکہ یاقوت نے اُس تیلی سے کہا کہ جا عیارون کو پکڑ لا تیلی یہان سے روانہ ہوئی برق اور ضرغام وجانسوز یہ تینون ایک دبہ مین پہاڑ کے بیٹھے تھے کہ تیلی آکر پہونچی اور اُسنے کہا کہ اے عیارو چلو کہ تمکو ہماری ملکہ بلاتی ہین عیارون سے کچھ بن نہ آیا تیلی کے ساتھ بارگاہ مین حیرت کی آئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پتلی نے ان تینون کو بھی اُسی گنبد مین بند کیا اب یاقوت نے پھر اُس زن سحری کو حکم دیا کہ عمرو کو بھی جاکے پکڑ لاؤ وہ روانہ ہوئی یہان عمرو نے ایک درۂ کوہ مین صورت اپنی لونا چماری کی ایسی بنائی بال سر پر جھاڑ جھنکار آنکھین لال لال جیسے دو طاس خون ماتھے پر سور کی تصویر کانون مین چھڑیان پڑین دانت مثل دندان فیل کے باہر بڑے بڑے نکلے ہوے تھے تہمد کھاروے کی باندھے چھاتیون کے ٹکے لٹکتے گھیسے آبنر پڑے ہوئے جیسے بیگن پلا ہوتا ہر ایک جھولا اسباب ساحری کا گلے مین ڈالکے یہ وہان بیٹھا ہڈیون کی کھوپریون کے ہار پیاز لہسن کی گٹھیان گلے مین ڈالے تھا اور مہتر قران جوگی بنکے یعنی ایک لنگوٹ باندھکر ہاتھ مین لوہے کا کڑا ڈالکر کانون مین کنڈل پانون مین کھڑاؤن کھوز چندن کی جسم مین لگا کے سر پر عمرو کے رومال جھپٹے لگا اور چالاک بن عمرو کو عمرو کی صورت بنا کے مشکین باندھ کے اُسی مقام پر ڈالدیا اس عرصہ مین وہ پتلی آئی اور اُسنے کہا کہ لاؤ عمرو کو مجھے دو عمرو نے اُس پتلی کو اور ملکہ یاقوت دونون کو گالیان دینا شروع کین اور کہا کہ اُس قحبہ مال زادی بسیوا چھنال یاقوت سے جاکر کھدے کہ لونا چماری آئی ہین اور تجھے بلاتی ہین اُس پتلی نے اُسکا کہنا نہ سُنا اور عمرو پر حملہ کیا عمرو نے منڈھی کو حضرت دانیال علیہ السلام کی نکال کر استادہ کیا کہ وہ پتلی اُس منڈھی مین آکر اُلٹی لٹک گئی جب اُس پتلی کو عرصہ ہوا تو یاقوت گلال چشم نے دوسری پتلی بھیجی اُسنے آکر جو دیکھا تو پتلی کو اُلٹا لٹکے ہوئے پایا پس یہ بھی غصہ مین آکے عمرو پر حملہ آور ہوئی جب منڈھی کے اندر پہونچی یہ بھی اُلٹی لٹک گئی جب اسکو بھی عرصہ ہوا تو یاقوت گلال چشم نے تیسری پتلی کو بھیجا وہ جو آئی اور اُسنے ان دونون پتلیون کو لٹکتے ہوے دیکھا پس وہ بھی عمرو پر غصہ کر کے چلی جب اندر منڈھی کے آئی اُلٹی لٹک گئی ایک مرتبہ چوتھی پتلی کو یاقوت گلال چشم نے بھیجا وہ بھی آکر اسی طرح منڈھی مین اُلٹی آویزان ہوئی اب عمرو نے تخت زبرجد شاہ کا نکالا اور اُسپر سوار ہوا قران کو بھی اسی طرح سے اُسپر سوار کر لیا اور چالاک جو عمرو بنا تھا اُسکو بھی آگے ڈال لیا اور اُس منڈھی کو تخت پر قائم کر کے تخت کو اُڑایا اور سامنے بارگاہ حیرت کے آیا اور نعرہ کیا کہ منم لونا چماری حیرت اور یاقوت گھبرا کر باہر نکل آئین عمرو نے یاقوت کو ڈانٹا کہ کیون او قحبہ یہ تونے سحر کی پتلیون کو ہمپر بھیجا تھا اُسنے عرض کی کہ میری کیا مجال ہے جو آپ پر انکو بھیجتی

عمرو نے ایسا اُسکو گھرکا اور ڈانٹا کہ یہ رونے لگی اور عمرو نے تخت اپنا زمین پر اُتارا اور کہا ہمارے پاس آؤ تو ہم کچھ سحر تعلیم کرین اور عمرو کو ہمنے پکڑ لیا ہے دیکھو یہ موجود ہے یاقوت یہ سُنکے تسلیمین کرتی ہوئی اندر منڈھی کے گئی اور اُسوقت افراسیاب بھی اور یہ سب پونچا اُسکا کرتے ہین اور یاقوت شاگردہ آفات چہار دست ہے چنانچہ آفات چہار دست نے کتاب سامری مین اِس حال کو دیکھا کیونکہ وہ ہر روز بلاتشبیہ مثل تلاوت قرآن اُسکو ثواب سمجھکر ہر روز پڑھتی ہی چنانچہ آج جو اسنے پڑھا تو اس حال کو دیکھا کہ عمرو لونا چماری بنا ہوا حیرت کے پاس گیا ہے اور اسنے تیلیون کو یاقوت کی گرفتار کر لیا ہی بس اسنے ایک نامہ لکھکر ایک پتلے کو دیا کہ وہ لیکر افراسیاب کے پاس آیا نامہ مین مضمون یہ تھا کہ ای افراسیاب بدان و آگاہ باش کہ یہ لونا چماری نہین ہی یہ عمرو بن اُمیہ ضمری ہی خبردار اسکو پکڑ لینا ورنہ دغا پائیگا چنانچہ وہ پتلہ جب نامہ لیکر افراسیاب کے پاس آیا تو عمرو بھی کچھ سمجھ گیا بس اسنے نعرہ کیا کہ منم عمرو بن اُمیہ ضمری یاقوت جو منڈھی مین کھڑی تھی اُسنے چاہا کہ مین سحر کرکے پکڑ لون خاصہ منڈھی کا یہ ہی کہ جو کوئی ارادہ بدی کا خواجہ سے کرے وہ اسمین لٹک جاتا ہی پس جب اُسنے سحر کا قصد کیا یہ بھی الٹی لٹک گئی اب افراسیاب اور حیرت و سرمایہ و ابرق ساحرون نے گولہ فولادی مارے آگ برسائی بجلیان گرائین پتھر بڑے بڑے منڈھی پر گرائے مگر کچھ اثر نہوا اور وہ منڈھی اُڑتی ہوئی ایک طرف کو روانہ ہوئی یہانتک کہ درہ کوہ مین آکر عمرو نے یاقوت سے سوال اسلام کیا یعنی کہا کہ ای ملکہ کیا کہتی ہو شناخت مین پروردگار عالم کی کیونکہ ایسا پروردگار دم کہ جسنے صفحہ خاک کو انسانون سے رونق دی اور ورق افلاک کو ستارون سے زینت بخشی ابیات

جہان اُسنے یک کن سے پیدا کیا
کہ جسنے کیا کن مین کون و مکان
وہ ہی مالک ملک دنیا و دین

مہ و خور کا جلوہ ہویدا کیا
دیا عقل و ادراک اُسنے ہمین
ہے قبضہ مین اُسکے زمان و زمین

وہ معبود یکتا خدائے جہان
کیا خاک سے پاک اُسنے ہمین

یاقوت گلال حشیم نے کہا کہ لاکھ جانین میری نقش پائے جمشید و سامری پر سے فدا ہین عمرو نے یہ سُنکے اسکو ذبح کر ڈالا صدائے گیر و دار بلند ہوئی اور آواز آئی کہ کشتی مرا نام من ملکہ یاقوت گلال حشیم جادو بود مرنے سے اسکے اندھیرا ہو گیا اور وہ گنبد جسمین سب قید ہین ٹوٹ گیا اور جتنے کہ ساحر اُسمین

قید تھے وہ سب چھوٹ گئے اور لشکر حیرت پر گرے صدہا جادوگرون کو قتل کر کے اپنی اپنی بارگاہون مین آئے اور وہ لشکر جو قلعہ مین چلا گیا تھا وہ بھی نکل کر باہر آکے اُترا کارسازی لشکر کی ہونے لگی اور عمرو اور سب عیار بھی آئے اور عمرو نے وہ تعویذ دیا ہوا کوکب کا زبان کے نیچے رکھا کہ ایک پنجہ پیدا ہوا اور عمرو کو اُٹھا لیگیا وہان اُسوقت جمشید بن کوکب بھی آیا ہوا ہے اُسنے کہا کہ لشکر امیر مین ملکہ جام جادو آجکل لڑ رہی ہین عمرو نے کہا کہ اے جمشید تم مجکو بھی لشکر حمزہ مین پہونچا دو جمشید نے زبردست جادو کو حکم دیا کہ انکو لیجاؤ چنانچہ زبردست جادو و نرگس جادو اور ہنگامہ پرواز جادو عمرو کو لیکر روانہ ہوے اور لاکر لشکر حمزہ صاحبقران مین چھوڑ دیا یہان شام کو جب وہ زمانہ آیا کہ دریاے فلک مین حباب سیارگان ابھرے اور چادر زمین سیاہی شب سے میلی ہوئی نظم

کہ ناگہ حدت خورشید روشن　　جو بھی سوے زمین افتادہ دامن
بڑھی سرعت مین جیسے نبض بیمار　　گھٹی جسطرح تقدیر گنہگار

شام کو طبل جنگ لقا کے یہان یہان جادو نے بجوایا ہرکارون نے آکر زمین ادب کو لب عبودیت سے بوسہ دیکر دعاے وثناے شاہنشاہی کو ادا کیا اشعار

تازہ بر آسمان ہو نہ ملنے مین صبح و شام　　اپنی ہے یہ جناب الٰہی سے آرزو
بدخواہ کے نصیب نہ ہو روز خوش کبھی　　روشن ہو تیری دولت کا ہر شب چراغ عیش

اسوقت طبل جنگ بجا ہے باقی خیریت ہے امیر نے بھی حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے یہان بھی نقارے پر چوب پڑی صدا اسکی تمام عالم مین پھیلی دربار برخاست ہوا آلات حرب وضرب کی تیاری ہونے لگی تلوارین چرخ پر چڑھائی گئین کہ عقل پیر چرخ کی چرخ مین آئی خنجر جان ستان کی چمک نگاہون کو خیرہ کرتی تھی چار پہر رات غلغلہ اور ہنگامہ برپا رہا اور عمرو بن اُمیہ ضمری خدمت والاے صاحبقران مین آیا امیر عمرو کو گلے سے لگایا اور حال طلسم کا پوچھا عمرو نے تمام ماجرا بیان کیا اس عرصہ مین وہ زمانہ آیا کہ زنگی شب نے کوچ کیا اور رومی روز کشور مین قدم زن ہوا اشعار

چو خورشید تابان ز بالا بگشت　　خروشش بتیرہ برآمد ز دشت　　بہ شہر اندرون کوس با کرنائے
خروشیدن زنگ و ہندی درائے　　سپاہش نشستند بر پشت زین　　سر بر زکین بر دوان بر ز چین
بیامد سپہ را بہ ہامون کشید　　سراپردہ دیبل بیرون کشید　　سیہ اندر آمد بپیش سپاہ
شد از گرد ہامون چو کوہ سیاہ

امیر جلوخانہ شاہنشاہی مین مسجد کر پاس سے تشریف لائے

بادشاہ لشکر اسلام بھی برآمد ہوئے ڈنکے پر چوب پڑی صدائے نصر من اللہ و فتح قریب کی بلند ہوئی سواری بادشاہ کی بلبسان باد بہاری جانب وعدہ گاہ مصاف روانہ ہوئی اُس طرف سے لقا فوج بیکران ہمراہ لیے میدان کارزار مین آیا بیلچہ کارون نے پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے آب پاشی کی نقیبون نے نقابت کی کڑکیتون نے کڑکا کہا جب کڑکا کہکہ وہ ہٹ گئے تو اسوقت جام جادو اپنے اژدر کو اُڑا کر سامنے تخت لقا کے آئی سجدہ کیا اور اجازت میدان مین جانے کی چاہی لقا نے حکم دیا کہ جا تجکو مین نے اپنے ید قدرت کے سپرد کیا پس یہ اژدر اُڑا کے میدان مین آئی اور پکاری کہ ای فرقہ خداپرستان وزیردستان جسکو مرنا منظور ہو وہ آئے میری سامنے یہ نعرہ سنکے شہزادہ نورالدہر بن بدیع الزمان نے گھوڑا اپنا صف لشکر سے نکالا اور سامنے تخت بادشاہ کے آکر دست بستہ اجازت خواہ ہوئے بادشاہ نے جام کلہ عفریت مرحمت کیا خلعت دیا پھر خدائے کریم کے سپرد کیا شاہزادے نے گھوڑے کو زیر تنگ درست کر کے خانۂ زین کو مثل خانۂ آفتاب کے روشن اور منور کیا اور گھوڑے کو اُڑا کے سامنے جام جادو کے گئے اُسنے کہا کہ ای شہزادے تمنے روز الست کیا اقرار اپنے پروردگار سے کیا تھا یہ اسباب جہالت دور کرو اور جانب صحرا جاؤ یہ کلمہ سحر کے تھے کہ شاہزادہ نورالدہر گھوڑے سے اُتر کے تمام سلح و زرہ وغیرہ پھینک کے جنگل کی طرف چلے گئے پھر دوبارہ فرامرز مغربی آئے انکا بھی یہی حال ہوا اسی طرح جمہور ہند و ویل صفہانی مہلیل جنگ عراقی وغیرہ سب صحرا کی طرف ایک کے بعد دوسرا روانہ ہوا کئی سو سردار اسی طرح جنگل کو گئے قریب شام طبل آسایش بجوا کے ملکہ جام جادو پھری لشکر آسودہ ہوئے سب نے کمر کھولی عمرو بن امیہ ضمری نے جب وہ زمانہ آیا کہ زنگی شب نے اس عالم مین قدم رکھا اور روز کا سایہ مغرب مین جاکر آرام پذیر ہوا اشعار

بہار شام نے پیدا کیے رنگ ہوئی ظلمت لباس صاحب ننگ
چھپی عریانی جسم پریشان صدا آنے لگی احسان صبر احسان

ایک جادوگر کی شکل اپنے تئین بنایا اور وہان سے ملکہ جام جادو کے خیمہ مین آیا جام جادو جنگ گاہ سے پھر کر پہلے تو بارگاہ لقا مین آئی تھی پھر وہان سے بسبب خستگی کے اپنے خیمہ مین آئی اور آرام پذیر ہوئی عمرو بن امیہ ضمری اسکے پاس آئے وہ پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی انکو دیکھکر اُٹھ بیٹھی اور پوچھا

کہ تم کون ہو عمرو نے کہا کہ مین طلسم ہوش ربا سے آیا ہون افراسیاب نے بھیجا ہے تمکو دعا کہی ہے اور یہ نامہ دیا ہے یہ کہکر ایک خط نکال کر اسکو دیا اِسنے جو اُسکے لفافہ کا مُنہ چاک کرکے چاہا کہ اس خط کو نکالون وہ نہ نکلا اُسوقت اُسنے دونون ہاتھ سینہ کے نیچے رکھکے ایک جھٹکا دریا کہ بقہ بیہوشی اُسمین سے اُڑا اور دماغ مین اُسکے غبار بیہوشی گیا کہ یہ چھینک مار کر بیہوش ہوئی اتفاق سے اُسوقت اُس خیمہ مین کوئی نہ تھا عمرو نے جب یہ بیہوش ہوئی تو اُسکا سر کاٹ ڈالا ہنگامہ عظیم برپا ہوا آندھیان سیاہ آئین بیرون نے غل مچایا عمرو تو کود پھاند کر بھاگ گیا اور اُدھو بختیارک نے کہا کہ وہ مارا یا خداوندوہ آپکی بندی گندی ٹانگ لپسا کے جہنم مین پہونچی یہان ملازمان جام جادو نے لاش اُسکی اُٹھائی اور پھونکدی وہ سردار جو جنگل کو چلے گئے تھے ہوش مین آگئے اسلحہ اور گھوڑے اُنکے تو امیر نے اُٹھوا لیے تھے اب وہ بھی سب لشکر مین آئے اور حمام کرکے لباس زیب بدن کیا اسی ہنگامہ مین وہ رات بسر ہوئی کہ شب نے زخم جگر پیدا کیا اور نور سحر پردل خلق کا شیدا ہوا شعر چھپٹین کچھ کچھ کواکب کی نگاہین + نظر آنے لگین آنکھون کو راہین + صبح کو عمرو ملکہ سرو سیمتن اپنی زوجہ سے ملکر جانب طلسم چلا اور تعویذ کوکب کا اپنی زبان کے نیچے رکھا ایک پنجہ پیدا ہوا اور اسکو اُٹھا لیگیا اور کوکب کے پاس لایا یہ وہان کچھ دن رہے پھر وہانسے کوکب نے اِنکو لشکر مہرخ مین بھجوا دیا جب یہ یہان آکر پہونچے تو ایک روز واسطے بالا دوی کے بہت دور نکل گئے وہان جو دیکھا تو ایک جنگل ایسا ہی کہ جسمین درخت بہت گنجان لگے ہین اور جھاڑیان بیشمار ہین اُنھون نے اُن درختون کو نیمچہ نکال کے کاٹنا شروع کیا مگر اِس محنت کرنے مین پیاس کی شدت جو معلوم ہوئی تو مشکیزہ سے پانی لیکر پیا یہان تک کہ وہ پانی بھی ہو چکا اب عمرو کا عجب حال ہے اِس فکر مین ہین کہ کہین پانی ملے کہ سامنے سے ایک چشمہ پانی کا نظر آیا اور یہ جلدی سے جا کے چشمہ پر پہونچے اور پانی کو ہاتھ سے ہلا کر چاہا کہ پیین اور اُس پانی سے مشکیزہ بھرا کوئی دس قدم چلے ہین کہ پیچھے سے آواز آئی کہ ای عمرو کہان جاتا ہی پس یہ حیران ہوے کہ یہ آواز کہان سے آئی پھر چنے پھر آواز آئی ارے سُنتا نہین اور اس پانی کو تلاطم ہوا اور ایک برق چمک کر ان درختون پہ گری اور چار طرف

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پھیل گئی اُن درختون سے آگ نکلی اور اُن شعلون نے چاہا کہ عمرو کو گھیرین عمرو نے گلیم اوڑھ لی
اور پھر اسی چشمہ کے طرف چلا اُس چشمہ زبانی کو تلاطم ہو رہا تھا اب اُسمین سے ایک ساحر نکلا
اور انکو ڈھونڈھنے لگا یہ گلیم اوڑھے تھے جب اُسنے نہ پایا تو ناچار ہو کر پھرا اُسوقت عمرو نے
قریب اِسکے آکے گلیم اُتاری اور نعرہ کیا کہ باش او کافر مین آپہونچا جب تک وہ سنبھلے سنبھلے
اِنھون نے جھک کر ایک خنجر مارا کہ سر اُس کا فرکا کٹ کر زمین پر گر پڑا غل و تاریکی ہوئی کہ مارا
اُس شخص کو کہ نام جسکا عفریت جادو تھا اُس چشمہ کا پانی دھوان ہو کر اُڑ گیا اور نعش اُسکی
پری لیکر جانب افراسیاب چلے اور عمرو اور آگے بڑھے جب کوئی تین فرسخ راستہ طی کیا تو
دیکھا اُنھون نے کہ ایک خیمہ بہت بڑا ہی کہ اُسکو دس پندرہ آدمی استادہ کر رہے ہین آپ نے گلیم
اوڑھی اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ چار گلاس ہین کہ اُنمین چار گلدستے رکھے ہین اور وہ چار
گلاس چار طرف ہین اور بیچ مین ایک تخت تکیہ دار جواہر نگار بچھا ہی اور گرد اُسکے کرسیان بچھی
ہین اور اس تخت پر ایک مسند بچھی ہے اب اُن آدمیون نے ایک منقل لیجا کی سامنے
تخت کے رکھی اور ایک کرسی قریب تخت بچھائی ہر اِک نے دھتورے کے پھل اُس تخت
پر رکھے جب یہ سامان ہو چکا عمرو نے دیکھا کہ تخت کے گرد ایک اوقچہ رکھا ہے آپ نے
جلدی سے اُس اوقچہ کو اُٹھا کے تخت کے نیچے جا کے دو سوراخ کر کے دیکھنا شروع کیا
اب جو دیکھا گنبد نور کی جانب سے ایک ساحر کو آتے ہوئے پایا کہ وہ خرس پر سوار ہے
اور خرس سفید رنگ کا ہے لیکن نہایت دراز قد ہے اور وہ بھی نہایت قوی ہیکل ہے
جھولے گلے مین سحر کا پڑا بغلون کے بال بڑے بڑے کان آنکھ سے شعلے آگ کے نکلتے
ایک ہاتھ مین ترسول دوسرے مین ترنج اس ترنج کو اچھالتا ہوا آیا اور اُن آدمیون سے
اُسنے پوچھا کہ کوئی دشمن تو یہان نہین آیا اُنھون نے عرض کی کہ کوئی یہان نہین آیا
اب اُسنے سحر کیا کہ اُن گیلاسون مین سے آگ نکلنا شروع ہوئی اور وہ چار طرف پھیل گئی
اور رستہ اُسنے روکا یہ ساحر خرس سے اُتر کر تخت پر بیٹھا اور ایک چار سو ساحر اور آئے اور وہ
اُس خیمہ مین کرسیون پر بیٹھے اور دیکھا ایک تخت بہت بڑا ہی کہ اُسپر ایک ساحر قوی ہیکل بیٹھا
ہوا آتا ہے کہ بال اُسکے اسقدر بڑے ہین کہ جو تخت کے گرداگرد پڑے ہین اور بغل کے بال

بھی بہت بڑے بڑے ہین جھولا سحر کا گلے مین پڑا ہے سینہ پر تصویر سورہ کی بنی ہو ماتھا سیندور سے رنگا ہی یہ بھی آکے یہان بیٹھا وہ جو پہلے آیا ہی یہ خرسان جادو ہے اور جو اب آیا ہی اسکا نام پیر خود پرست ہے چنانچہ پیر خود پرست نے کہا مجھے معلوم ہوتا ہی کہ دشمن آ پہونچا اور اسی جگہ ہی پس خرسان جادو نے پھر ان آدمیون سے پوچھا کہ کوئی آیا تو نہین انھون نے عرض کی کہ ہم جسوقت سے آئے ہین اسوقت سے تو کوئی نہین آیا پھر خود پرست نے اپنی ناک پر انگلی رکھکر کچھ بچار کیا اور کہا کہ حقیقت مین حریف آیا ہی اسوقت دھیان آیا عمرو کو اب کچھ عیاری کرنا چاہیے پس آپ اس تخت کے نیچے سے گلیم اوڑھے ہوے نکلے اور الگ جاکر صورت اپنی ایک پری کی ایسی بنائی کہ زلف رسا پر عاشق دل سوا زدہ قربان ابرو کمان انار پستان خال ہندو چشم جادو سیب زنخدان

اشعار

جبین مین تھے شکن گیسو تھے برہم	نظر مصروف جلادی ہر اک دم	غضب ابرو کی چتون کے اشارے
بلا لائے ہوے جسکے نظارے	ادا مین دلربائی مثل انداز	نگاہین قہر ظاہر گھات مین ناز
لب گلرنگ خون خاطر چند	نہ چاک دل کو کرنے دین جو پیوند	مژہ کی برچھیان تکتی تھین دلکو
نگاہ مست کے ایما تھے سنبھلو	لپکتی تھی دمک عارض کی ہر سو	نہایت تیز تھی شمشیر ابرو

اس صورت پر تیار ہو کر کے زر و زیور سے آراستہ ہوے اور معجزہ سے اونچے ہوے اور حقہ ر آتشین داغے کہ اسمین سے آواز تڑاق تڑاق کی بلند ہوئی سب دیکھنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہی پس آپ نیچے آئے اور سامنے پیر خود پرست کے جاکے سلام کیا اور کہا کہ مجھے بھیجا ہے خداوند قابیل نے یہ کہکر ایک کاغذ نکال کر دیا اور آپ گلیم اوڑھکر غائب ہوے پیر خود پرست نے جو اس کاغذ کو پڑھا تو اسمین لکھا تھا کہ اے پیر خود پرست ہمارا نائب اس صحرا مین آیا ہی اسکے پاس جاؤ جو وہ کہے وہ کام کرو یہ پڑھکے پیر خود پرست اٹھا اور صحرا کی طرف جلادہ ساحر چار سو اسکے ساتھ چلے اور یہان عمرو نے پہلے سے جاکر ایک چٹان پتھر کی تھی اور اسکے قریب ایک چشمہ پانی کا تھا وہان اپنی صورت ایک ساحر کی سی بنائی کہ چار آنکھین چار ہاتھ درست کیے کالے کوڑیالے دھامن ناگن سانپ موم کے گلے مین لپیٹے آنکھین طاس خون کی طرح سرخ تھین اور نہایت ہیبت زدہ صورت بنا کر اس پتھر کی چٹان پر بیٹھے اور

ادھر سے پیر خود پرست جو چلا تو اُسنے اُن ساحرون کو منع کیا کہ تم میرے ساتھ نہ آؤ مین پہلے
دیکھ آؤن کہ نائب خداوند کہان ہین وہ ساحر سب ٹھہر گئے اور یہ چلا اور تھوڑی دور جاکے پکارا
کہ اے نائب خداوند آپ کہان ہین کیا مین اب جہان مین نہ رہون مجھے آپ کے بندے دق
کرتے ہین اُسوقت عمرو نے پکار کے کہا کہ ادھر آؤ اور ایک تختی اپنے گلے سے اُتار کر اُسکو دی
کہ اسمین جو لکھا ہوا اُسپر عمل کرنا وہ تختی اسنے لیکر آنکھون سے لگائی اُس تختی مین روغن بیہوشی
ملا ہوا تھا جب اُسنے آنکھون سے لگایا تو بو اُسکے دماغ مین گئی عمرو تو گلیم اوڑھکے غائب ہوگیا
تھا پیر خود پرست اُسکی بو کے جانے سے بے ہوش ہوا پس آپنے اُسکو اُٹھاکے زنبیل مین ڈال
لیا اور اسی کی ایسی صورت بنکے کچھ دور چلے اور ساحرون کو پکارا کہ آؤ وہ چار سو ساحر اُنکے پاس آکر
حاضر ہوے اور اُنھون نے کہا کہ تمسے ملاقات ہوئی نائب قابیل سے عمرو نے کہا ہان اور
یہ تختی مجھے دی ہے اور فرمایا ہے کہ اس تختی کو دھوکے پی لو چنانچہ اس تختی کو دھوکر سب ساحرونکو
پانی اُسکا پلا دیا اور کہا عمر تمھاری ہزار ہزار برس کی ہوگی اور وہ دشمن بھی گرفتار ہوگا یہ سب
خوش ہوے اور اُس پانی کو پیا پیتے ہی بیہوش ہوگئے آپ نے خنجر سے سب کے سر کاٹ
ڈالے اور پیر خود پرست کو زنبیل سے نکال کے خنجر مارا مگر اُچٹ گیا آپ نے ہتھوڑا
حضرت داؤد علیہ السلام کا نکالکے جو مارا تو اُسکے سر کے ہزار ٹکڑے ہوے پس آپنے جلدی
سے گلیم اوڑھلی اور اُن نعشون مین ایک جگہ ٹھہرے لیکن خرسان جادو جو خیمہ مین بیٹھا
ہوا تھا وہ کچھ دیر کے بعد اُٹھکے وہان سے چلا تو آکے دیکھا کہ مع پیر خود پرست چار سو ساحر مرا پڑا ہے
یہ دیکھکر اُسنے ایک چیخ ماری اور ہر طرف ڈھونڈھنے لگا دل سے کہتا تھا کہ افسوس یہ کیا غضب
ہوگیا اور ایک برق اُسکے سحر سے چمک چمک کر اُن نعشون پر گرتی تھی اور غائب ہوجاتی تھی
کچھ دیر مین وہ برق غائب ہوگئی اور آپ گوپھن مین پتھر رکھکر ظاہر ہوے اور پکارے کہ او کافر
کسے ڈھونڈھ رہا ہے وہ دوڑا کہ اسکو پکڑلون اُنھون نے وہ پتھر جو چرخ دیکر مارا تو اُسکے
سر کے بھی ہزار ٹکڑے ہوے آگ جو چار طرف خیمہ کے پھیلی ہوئی تھی وہ بجھ گئی آپنے گلیم اوڑھ
لی اور دل سے سمجھتے ہین کہ دیکھیے گنبد نور پر کیونکر جانا ہوتا ہے کہ اسد کو چھڑائین کیونکہ وہ طلسم بند
ہے یہ اس فکر مین تھے کہ گنبد نور کی طرف سے ایک تازہ دم اژدہا پر ایک ساحر سوار ایسی صورت ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ خدا کی پناہ سیاہ کفنی گلے مین پڑی مانگ مین سیندور بھرا پھٹے پھٹے دیدون مین کاجل پھیل پھیل گیا
تہمد کھاروے کا بندھا ہے آکر اُس مقام پر پہونچی اور رونے لگی اور پکاری کہا کہ اے پدر بزرگوار یہ آپ کی
غفلت نے جو کچھ کیا سو کیا پھر اُسنے یہ کہا کہ یہ تو اب اس قابل نہین ہی جو اسطرح جائے خود قاز پر
سے اُتر کے نعش کو عثمان پتھر کی درست کر کے رکھا اور ایک دوات قلم جوڑہ سے نکالکر کچھ کاغذ پر
لکھا اور وہ کاغذ اُس پیر خود پرست کی چھاتی پر رکھکے کچھ اسم پڑھا بس نعش اُسکی
پیرون نے اُٹھائی اُسنے کہا کہ لیجاؤ اس نعش کو شہر خود پرستان مین اور گنبد خسروی مین کہ وہان
جو اُسکے پیر ہین اُنکے پاس اُنھون نے خود کہا تھا اپنی زندگی مین کہ اگر ایسا اتفاق ہو کہ مین مارا جاؤن
تو میری نعش کو پیرکے پاس بھیجدینا کہ وہ کچھ اسم پڑھکر کام کرینگے یہ حکم سُنکے پیر تو نعش لیکر چلے اور اُسنے ایک
اور سحر کیا کہ وہ جو چار سو نعشین پڑی تھین وہ بھی اُٹھکر جانب پشتہ نور چلین اُسوقت آکر یہ قاز پر سوار ہوئے
بس عمرو تو گلیم اوڑھے ہوئے کھڑے تھے یہ بھی اُس قاز کی دم پر سوار ہوئے اب آگے آگے نعشین جاتی ہین
اور پیچھے پیچھے یہ جب جا کے پشتہ نور پر پہونچے وہان نعش تو آگے گئی اور یہ جا اُس حد مین پہونچے
یعنی پشتہ نور پر تو وہان سے شرارے ستارے اُڑ اُڑکر اُسپر گرنے لگے اُسوقت تو قاز جادو جھنجھلا کے کچھ
دانے سرسون کے پھینکنے لگی کہ وہ شرارے جب یہ دانہ پھینکتی ہی تو الگ ہو جاتے ہین اور پھر آکے
گرتے ہین اسوقت اسنے کہا کہ کیا کوئی دشمن میرے پاس ہی آواز آئی کہ اے قاز جادو تیری ساتھ
دشمن بیٹھا ہی اُسوقت اُسنے سحر کیا کہ ایک تخت اُڑتا ہوا آیا یہ اُس تخت پر بیٹھی عمرو بھی دم پر سے
جست کر کے اُس تخت پر آئے قاز جادو نے ایک ترنج اُس قاز پر مارا کہ اُس قاز کے تین
حصہ ہوئے اور وہ قاز جلنے لگا اُس قاز نے کہا اے ملکہ تمنے مجھے ناحق مارا مگر تمھاری بھی خیر
نہین کہ دشمن تمھارا تمھارے پاس تخت پر موجود ہی بس اُسنے یہ جو سُنا رنگ اُسکے چہرے کا
زرد ہوگیا اور یہ چاہتی تھی کہ اُڑے تخت پر سے کہ عمرو نے اُسوقت گلیم اُتار کے نعرہ کیا کہ منم عمرو
باش کی گذارم ترا یہ نعرہ کر کے پاس تو اُسکے بیٹھے ہی تھے خنجر اُس زور سے اُسکی گردن
پر مارا کہ سر اُسکا کٹ کے نیچے گرا اور دھڑ کو عمرو نے خود پھینک دیا اور جلد فرغول اور
باد مہرے جبرئیل علیہ السلام کے پاؤن مین باندھے مرنے سے قاز جادو کے وہ تخت
بھی غائب ہوگیا لیکن عمرو مہرے تو باندھ چکا تھا نیچے اُترا اور گلیم اوڑھلی یہان ایک دیوانہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

از زمین تا چرخ برین بلند اور گھنی اور اس دیوار کے اسطرف پشتہ نور اور گنبد نور اور شہر ناپیدان
وغیرہ ہین قاز جادو کے مرنے کا غل جو ہوا تو نور جادو مالک گنبد نور اور تین چار لاکھ ساحر اسکے
مطیع فرمان ہین اور خرسان جادو جو مارا گیا کوتوال تھا گنبد نور کا اور اسکی عزیزہ تھی قاز جادو
غرض اسوقت نور جادو ایک تخت پر سوار اور اسکے پس پشت بہت سے ساحر اسیلے آئے
کہ دیکھین یہ کیا ہوا اور عمرو قدرت خدا سے ان ساحرون کو قتل کرکے چلا اور نور جادو کے
ساتھ کے ساحر یہان آئے جب قریب پہونچے تب وہان کوئی چیز سفید مثل کہربا کے تھی اور
نور جادو اور ان ساحرون نے قاز جادو کی نعش کو اٹھایا اور عمرو جو چلے تو معجزہ سے ایک
مقام پر پہونچے اونچے ہوے تو دیکھا انھون نے کہ ایک سفید پہاڑ ہی مثل ہوتی کی اوسپر ایک دیر نور کا
بنا ہی اور ایک بت ہی فولادی اسکے اندر تخت پر بیٹھا ہی اور ایک ساحر ہی کہ اسکا نام تنزیل
جادو ہی اور یہ تنزیل جادو صندل جادو کے ساتھ کا ہی ایک کرتہ چرمی پہنے اور اسکے ساتھ
بت اوندھے پڑے رو رہے تھے اور چیخ رہے تھے کہ یا خداوند واسطہ پونے دو سو خدا کا میری
فریاد کو پہونچ اور عمرو نے آنکر اس دیر مین پہونچایا اور پانی چشمہ جمشیدی کا گلیم آتاد کے اوسپر
چھڑک دیا کہ وہ بیہوش ہوے اسے اپنے نذر زنبیل کیا اور آپ اسکی صورت بنے اور چیخین مارنے
لگے پھر وہان سے نکل کر آگے چلے لیکن بسبب اسکی دیوار کے ہرچند انھون نے چاہا کہ مین اس طرف
جاؤن مگر ممکن نہوا ناچار ہو کر یہ وہان سے چلے اور بہت زمانہ مین لشکر مہرخ مین آکر پہونچے
اب کچھ دیر یہان ٹھہر کر پھر صحرا کی طرف روانہ ہوئے اور ایک پہاڑ کے قریب پہونچے تو وہان
دیکھا کہ سامنے سے ایک ابر دھوان دھار ایسا تاریک ہی کہ جسکا بیان نہین اور اسمین برق ہزارون
چمکتی ہوئی اسطرف کو آتا ہی جب وہ قریب آیا تو اسمین سے سواری بران شمشیرزن کی نمودار
ہوئی مرزبان وزیر ساتھ تھی اور تخت پر بران سوار تھی مگر رنگ چہرہ کا زرد کیونکہ مدت تک
یہ مردہ پڑی رہی ہی اسوجہ سے یہ بیمار اور لاغر ہی غرض بران کو دیکھکر عمرو اسکے پاس گیا اسنے
ہاتھ پکڑ کے تخت پر بٹھایا اور کہا مزاج تو آپکا اچھا ہی عمرو نے کہا کہ دعا کرتا ہون بران نے
کہا خواجہ اس افراسیاب کو جی مین آتا ہی کہ ٹکڑے ٹکڑے اور پرزے پرزے اڑادون عمرو نے
کہا کہ ای ملکہ مین نے تنزیل جادو کو زنبیل مین ڈال لیا تو اسکو نکال کر قتل کرنا چاہیے یہ کہکر عمرو نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تنزیل کو زنبیل سے نکالا تو اُسوقت یہ معلوم ہوا کہ کسی نے میری شانیکو کھینچا اور اُنھوں نے پیٹھ پھیر کے
دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ ایک آئینہ ہے بالشت بھر کا اور اُسمین ایک پتلی ہے طلائی نہایت خوبصورت اور
تمام جواہر مین غرق ہے وہ کہتی ہے کہ یہ آپنے کیا کیا اور یہ وہ جگہ ہے کہ جہان آئینہ مارا ہے پیر خود بیست
اور خرسان جادو کو اب تو عمرو گھبرایا اور چاہا کہ بھاگ جاؤن اسوقت پھر ایک چمک ہوئی اور تخت
نمودار ہوا کہ اُسپر کوکب بیٹھا تھا اور کوکب نے آکر کہا کہ اے خواجہ عمرو سلام علیک اُنھون نے
کہا وعلیک السلام یہ کہا اور گلیم کو اوڑھ لیا کوکب نے پکارا کہ خواجہ کہان جاتے ہو جب اُنھون نے
جواب نہ دیا کوکب نے ایک سحر کیا کہ وہ پتلی اور آئینہ سب دھوان ہو کر جاتا رہا یہ کوکب بران
د مرزان افراسیاب وابریق دسر مایہ ہین اور وہان حیرت جادو سوار ہو کہ شہر
نابرسان کو چلی جب بازار مین پہونچی تو صرصر عیارہ نے عرض کی کہ مصور جادو صورت نگار
جادو نے آپ کے چھوٹنے کی نہایت خوشی کی ہے اور اب وہ گنبد نور کے پاس جو باغ ہے وہان ہین
اور آپ کو بلاتے ہین حیرت جادو یہ سُنکے اُس باغ مین آئی مگر حال سُنیے کہ برق فرنگی جو گیا
تھا واسطے دریافت کرنے حال لشکر کفار کے اور سابق مین بیان ہو چکا ہے کہ اُسکے پاس ایک چادر ہے
جمشیدی اُسکو اوڑھے ہے اور چونکہ دریاے خون روان خشک ہو گیا ہے تو شہر نابرسان کے دروازہ
سے داخل ہوا اور بازار مین جب پہونچا تو دیکھا اُسنے کہ ایک چوبدار دوڑا آتا ہے اور ایک مکان مین
ایک عورت خوبصورت بیٹھی ہے برق بھی اُس چوبدار کے پاس آیا اُس چوبدار نے اس عورت سے
کہا کہ چلو تمکو ملکہ صورت نگار نے یاد کیا ہے بس اُس عورت نے آئینہ سامنے رکھکر سنگار کرنا شروع
کیا اور کشتی پوشاک کی جو پاس دھری تھی اُسمین سے دیکھا جو دوپٹہ اچھا ہو وہ اوڑھے اُسوقت
برق نے چادر طلسمی اوڑھ کر صورت اپنی ایک حبشی کی ایسی بنائی آنکھین لال لال بال سر کے پیچدار
مُڑے ہوے رنگ سیاہ کر کے یہ تو چلے اور وہ چوبدار اُس عورت کو پیغام دیکے چلا گیا اُسوقت
یہ آکر پہونچے اور اس عورت کو سلام کیا اور پاس اُسکے بیٹھے اور اپنی کمر سے کچھ میوہ نکال کر کھانے لگے
پھر اس نازنین سے کہا کہ تم بھی کھاؤ اُسنے پہلے تو انکار کیا پھر اُنکے کہنے سے کچھ دانے انار کے اور ایک
سیب لیکر کھایا کھاتے ہی بیہوش ہو گئی برق نے پٹی دارو بیہوشی کی اُسکے دماغ پر چڑھا کے
کپڑے اُتار لیے اور اُسی چادر مین لپیٹ کر کنوین مین ڈال دیا اور آپ اُسکی صورت بنے اس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اتنے میں ایک چوبدار اور آیا کہا چلو تمھیں بلایا ہی تمنے دیر کی اسنے کہا میں اپنی سازندوں کو تو اپنے
ساتھ لے لوں یہ کہکر اور دوسرے مکان میں سازندے تھے انکو اپنے ہمراہ لیا اور اس چوبدار
کے ساتھ آکر باغ میں پہونچی صورت نگار اور حیرت وغیرہ کو سلام کیا صورت نگار
نے کہا کہ ای یاسمن تمنے تو بہت دیر لگائی اسنے عرض کی کہ کنیز نہاتی تھی اس وجہ سے یہ شاگرد
رشید ہی خواجہ عمرو کا اسنے گانا اور ناچنا شروع کیا اس وقت آمد ہوئی افراسیاب
کی ابر سفید پیدا ہوا اسمیں سے بارش مروارید ہوتی ہوئی یہ بھی آکر محفل میں پہونچا مصورہ
صورت نگار و حیرت نے استقبال کر کی تخت پر لاکر بٹھایا افراسیاب نے بیٹھتے ہی
یاسمن کی طرف دیکھا اور بنگاہ اول پہچانا کہ یہ عیار ہی بس اسنے ایک سحر جو کیا تو ایک چوکی
نور کی بنکے تیار ہوئی اسوقت اسنے کہا کہ ای یاسمن تم اس چوکی پر بیٹھ کر گاؤ برق نے
جو دیکھا تو ایک چوکی نور کی ہی اور کٹہرا طلائی لگا ہی اور گدیلا مخمل کاشانی کا بہت عمدہ پر قدم بچھا ہی
یاسمن ناچار ہوکر بیٹھی جیسے ہی وہ بیٹھی چوکی اونچی ہوئی تین سو گز زمین سے بلند ہوگی اسوقت
افراسیاب نے مصور سے کہا کہ تمنے پہچانا برق عیار اور وہ چوکی کبھی ہزار کوس ادھر
جاتی ہی کبھی ہزار کوس، ادھر جاتی ہی اور یہ برق اسیر ناچار بیٹھا ہی بیٹھے بیٹھے افراسیاب نے
ایک سحر جو کیا تو ایک ساحر سیاہ فام آگے موجود ہوا اور مجراگاہ پر سے مجرا کیا اور عرض کی کہ
مجھے کیا حکم ہے افراسیاب نے فرمایا کہ ای بوزنہ تیرہ رو وہ تیرا بیر کہاں ہی کہا حاضر ہے بس
کہا افراسیاب نے کہ ہمنے حکم دیا تمھیں کہ تم جاکے لشکر اسلام پر گرو اور سب کو باندھ کر لاؤ جو کچھ
اور طور ہو تو سر حاضر کرو اسوقت بوزنہ تیرہ رو نے سحر کیا کہ یہ غائب ہوا اور ایک صحرا میں
آکے پہونچا وہاں پر اسنے سحر کیا کہ بندر بہت بڑا مثل لنگور کے تھا وہ آکر موجود ہوا پھر اسنے سحر پڑھ کر
دستک دی کہ کئی سو ٹوکری مٹھائی کی اور موہن بھوگ آکر موجود ہوا بوزنہ تیرہ رو نے وہ مٹھائی
اور موہن بھوگ اس بندر کو کھلانا شروع کیا ایسا کہ پچاس ٹوکری مٹھائی کی اسنے اسکو کھلائیں
وہ بندر بہت خوش ہوا اور کہا مجھے کیا حکم ہے اسنے کہا کہ ای بندر خوشی ہی شہنشاہ طلسم کی کہ
کچھ لوگ ہیں انہوں نے دشمنی پر کمر باندھی ہی اور مجھکو حکم دیا ہی کہ انکو جاکر قتل کرو مجھے وہاں جلد پہونچادو
بس یہ بندر پشت کی طرف سے آکر بغل کی طرف پہونچا اور بوزنہ تیرہ رو کو اپنی پشت پر سوار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کر کے اُڑا اور بات کہتے مین لشکر مہرخ کے کنارے پر اُتار دیا بوزنہ نے کہا کہ اے مالک
وہ جو آپ کے پاس سیندور ہی طلسمی اُسکا ٹیکا میرے ماتھے پر دیدیجے کیسی ہی تکلیف آپکو
کیون نہو گھبرا نجایئے گا مین کام تمام کرتا ہون اور وہان افراسیاب نے جب
بوزنہ تیرہ رو کو بھیجا بعد اُسکے پہونچنے کے پھر دستک دی دیکھا تو ورا ایک ساحرا آکے
موجود ہوا اُس سے کہا کہ ای زعفران رعد آواز مین نے بھیجا ہی بوزنہ تیرہ رو کو مگر تم بھی
جاؤ اگر اس سے کام بن آیا تو خیر اور جو دیکھنا کہ معاملہ نا مدعا بگڑ رہا ہی تو تم اُسکی مدد کرنا یہ سُنکے
زعفران بھی آداب بجالا کر چلا حال اُسکا بھی بیان کیا جائیگا مگر اب حال سُنیئے کہ جب اُس بندر نے
ٹیکا دینے کو کہا تو بوزنہ تیرہ رو نے اپنی جھولی سے ایک ڈبیا سیندور کی نکالی اور ٹیکا
سیندور کا اُسکے ماتھے پر دیا اور یہ بندر چلا یہان بارگاہ مہرخ مین بہار تخت شاہی پر
بیٹھی اور سب سردار یعنی نافرمان مشکین موے کاکل کشا شکیل جادو رعد جادو
برق جادو طاؤس لرزان زلزلہ باغبان قدرت گلچین جادو وغیرہ سب بیٹھے
ہین کہ بس اس بندر نے چاہا کہ بہار کو اٹھا کر لے چلیں اُسوقت بہار کے سامنے نیچہ
رکھا تھا اُسے اُٹھا کر مارا کہ بندر کے سر پر پڑ کر تا دوا بروا تیرا اور اُسکے سر سے دھوان
پیدا ہوا کہ وہ دھوان جسکی آنکھ مین لگا اندھا ہوگیا سب نابینا ہونے لگے تلاطم تمام
لشکر مین پڑ گیا اور یہ بندر چار طرف لشکر کے دوڑ رہا ہی اور دھوان بھق بھق نکل رہا ہی اور
خلقت اندھی ہوتی جاتی ہی یہان مہرخ معابد جمشیدی مین چلا کھینچے گئی تھی چنانچہ اُس
معابد مین پہونچکر ٹھہری اور کچھ دانے ماش کے ایک جا پر رکھے کہ وہ دانہ پیر سنکے مجکو خبر دین
لشکر اسلام کا جب یہ حال ہوا کہ لشکر اسلام کا سب نابینا ہوا تو ایک دانہ ماش کا اُچھل کر
سامنے آیا اور پھٹا اُسمین سے آواز آئی کہ ای ملکہ مہرخ صاحب آپ تو یہان بیٹھی ہین اور
سحر کر رہی ہین اور وہان بوزنہ سب کا خاتمہ کر چکا بوزنہ تیرہ رو بھیجا ہوا ہی افراسیاب کا
بس اُسنے کچھ دھیان نہ کیا اور پھر پڑھنے لگی اُسوقت دوسرا دانہ آ کر سامنے آیا اور شعلہ نکلے
آواز دی کہ جلد چلیے نہیں ایک کو بھی زندہ نہ پایئے گا جب تو گھبرا کر اس معابد سے باہر آئی
اور سحر جو کیا تو ایک طاؤس زرین بال آ کے موجود ہوا زین پر زر اُسپر کھنچا تھا یہ اُسپر سوار ہوئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور اپنے لشکر کی طرف چلی پھر پھر مین آکر پہونچی بوزنہ تیرہ رو تو باہر تھا اور وہ بندر اندر ستم
کر رہا تھا اور اس بندر نے اور اس بوزنہ تیرہ رو نے ایک گنبد بھی دھوئین کا بنایا تھا کہ وہ مثل
فولاد کے تھا نہ کوئی اندر آسکتا تھا اور نہ کوئی باہر بس مہرخ قریب آکر پہونچی اور اس بندر نے اس گنبد
سے سر نکالا پھر ہاتھ پانوئن سب باہر کیے اور بوزنہ تیرہ رو سے کہا کہ ای مالک مین نے سبکو قید کر لیا ہی
اور سب اندھے ہین اب مین اسواسطے آیا ہون کہ اگر مجھے حکم کیجیے تو مین خالی سب کے سر آپ کی
خدمت مین لاکر حاضر کرون یہ وہ کہی رہا تھا کہ مہرخ جو قریب آکے پہونچی تھی اسنے کہا
کہ باش او کافر کہان جاتا ہی میرے ہاتھ سے ذرا ادھر دیکھ اسکو تو اپنے سحر پر گھمنڈ ہی
بس وہ پھرا اور اسنے کہا کہ ای مہرخ تیری کیا حقیقت ہی جو تو ہمسے مقابلہ کرے یہ کہکر چاہا
کہ لشکر یارون خاک سیاہ کر دون مہرخ نے کچھ دانے معابد جمشیدی مین بنائے ہین اُن دانون کو
چوٹی سے نکال کے اس بندر پر مارے کہ اسمین سے شعلہ آگ کا نکلا وہ بندر کے سر پر آکے پڑا اور
اسکے سر سے شعلہ آگ کا نکلا کہ وہ بوزنہ تیرہ رو پر پڑا کہ یہ دونون جلکر خاک ہوے بس مہرخ چاہتی
تھی کہ اندر جائے کہ نعرہ ہوا کہ او مہرخ غضب کیا تو نے کہ مارا ان شخصون کو جو اپنا ثانی نہ رکھتے تھے
اور کہان جاتی ہی میرے ہاتھ سے بس مہرخ چلی کہ مین اسے بھی مارون اسنے جو نعرہ کیا
یہ بیہوش ہو کر گری اسنے جلد اسے لیکر زبان مین اسکی سوزن دیا اور لیکر چلا کہ اسے مارکر شہنشاہ
کے پاس سر لیکر چلین چنانچہ یہ جاکر ایک پہاڑی پر اترا اور چاہا کہ دم لیلون تو مارون یہان جو
دیکھا تو ایک چوکی ہی اسپر ایک نازنین عورت سوار ہی بس یہ ایک دل چھوڑ ہزار جان سے
عاشق ہوا اور اسنے سحر کیا کچھ نہوا کیونکہ یہ سحر ہی افراسیاب کا اور یہ وہی چوکی ہی کہ جسپر برق
بیٹھا ہوا ہی اور وہ چوکی ہزار کوس ادھر اور ہزار کوس ادھر جاتی ہی اب اسنے جھنجھلا کر بال اپنے
سر کے نوچے اور اپنی انگلی کاٹ کے خون نکالا اور ان بالون پر ڈال کے بالون کو چوکی پر
پھینکا کہ وہ جال بنکر چوکی کو سامنے لے آئے اسنے کہا کہ ای نازنین تو کون ہی برق نے کہا
کہ یہان مین ایک طوائف ہون مجھے گانے کو بلایا تھا مصور جادو اور اسکی زوجہ صورت نگار
نے پھر صورت نگار نے کہا کہ تو مصور جادو پر عاشق ہی اور مصور سے کہا کہ کیون جی یہ
تمھاری آشنا ہی مصور نے قسمین کھائین مگر اسنے نہ مانا اب کل کا ذکر ہی کہ مین کمرہ پر بیٹھی تھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سواری صورت نگار کی اُدھر سے نکلی مجھپر جو نگاہ پڑی تو جھنجھلا کے میرے اوپر سحر کیا کہ مین اِس چوکی پر بیٹھی ہون اور یہ مجھے پیسے بھرتی ہی صورت نگار نے کہا بھی تھا کہ تو بغیر دانہ پانی اِس چوکی پر مر جائیگی پس حقیقت مین کل سے اسوقت تک میرے مُنھ مین اُڑکر کھیل بھی نہین گئی زفران رعد آواز نے کہا کہ تم کچھ غم نکرو مین تمھین لیے چلتا ہون شہنشاہ کے سامنے اُسنے کہونگا کہ اِسطرح صورت نگار تمھاری رعایا کو دق کرتی ہی اور جان مارتی ہی اُس نازنین نے کہا کہ میرے صاحب خداوند سامری تمھارا بھلا کرے تمنے مجھے عمر دوبارہ بخشی زفران نے کہا ای نازنین اگر شراب ہوتی تو پیتے لیکن میرے پاس ایک بوتل ہی کہ اُسمین شراب ناقص ہی اُس نازنین نے کہا ای میان گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت ست اُسنے اُس بوتل کو اسکے کھیسے سے نکالا اُس نازنین نے اس بوتل کو لیکر سونگھا پھر اُسکی آنکھ بچاکر بیہوشی ملائی اور کہا میرے پاس ایک قلم شراب کی ہی کہ وہ مین نے چلتے وقت لیلی تھی اگر تم کہو تو وہ بھی مین اسمین ملادون اسنے کہا کیا مضائقہ ہی برق نے وہ قلم شراب کی بھی بوتل مین ملادی اور جام شراب سے بھر کر اسکو دیا اور کہا یہ جام محبت ہی اسکو نوش کیجیے زفران نے بیک جرعہ درکشید کیا کوئی تین جامون کی نوبت پہونچی ہوگی کہ زفران نے کہا ای نازنین مجھے تو نہایت گرمی معلوم ہوتی ہی برق نے کہا اُٹھکے ٹہلیے بس یہ اُٹھ کر ٹہلنے لگا کہ مارا طمانچہ بیہوشی نے کہ سر نیچے ٹانگین اوپر دھم سے گرا برق نے خنجر سے سر کاٹ ڈالا غل وشور اکبارگی ہوا آواز ہوئی کہ مارا اُس شخص کو کہ جسکا نام تھا زفران رعد آواز نعش اُسکی بیر اُٹھا کے یعنی بوٹی بوٹی جکڑ دیتے ہوئے جانب افراسیاب روانہ ہوئے یہان جو بارگاہ مہرخ مین دھوئین سے چاہ بابل تھا اور اندھے اپنی آنکھون کو روتے تھے اور سمیع وبصیر کو یاد کر رہے تھے چنانچہ وہ دھوان تو برطرف ہوا اور سب کی آنکھین اچھی ہوئین اور برق مہرخ کو لیکر بارگاہ مین آیا یہان خوشی ہوئی جشن کی تیاری ہوئی ناچ ہونے لگا اور نعش زفران رعد آواز اور بوزنہ تیرہ رو کی شہر ناپرسان مین افراسیاب کے پاس آکر پہونچی اور ریبردان نے آواز دی کہ بوزنہ تیرہ رو کو مارا ہی مہرخ نے اور زفران رعد آواز نے مہرخ کو پکڑ لیا تھا مگر چوکی پر برق بیٹھا تھا اُسنے مارا زفران رعد آواز کو یہ حال سنکے افراسیاب کو نہایت رنج ہوا اِن دونون کی نعشون کو پھکوادیا اور خود چاہا کہ کچھ سحر کرون مگر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور کیفیت سنیے کہ حیرت جادو نے ایک بیٹا کیا ہی کہ اُسکا نام ہی مواج جادو اور یہ ماموں خوبصورت کا ہوا جب خوبصورت قید ہوئی تو اسنے چاہا کہ مین کوئی صورت نکال کے اُسکو چھڑاؤں مگر حیرت نے منع کیا کہ تم اس مقدمہ مین دخل نہ دو شہنشاہ کو اختیار ہے کہ کیا اُسنکے جگر کا وہ ٹکڑا نہین ہی مواج نے کہا مجھسے دیکھا نہین جاتا لیکن خیر اب کچھ نہ کہونگا حیرت جادو نے افراسیاب سے کہکر کوہ تاریک کے ملک کی جگہ اُسکو دلوائی ہی یہ وہین رہتا ہی اور بہت سی ساحر اسکی تابعداری مین حاضر رہتے ہین اور یہ کوہ تاریک مین سُنا کرتا تھا کہ کچھ مفسد عیار لشکر امیر سے آئے ہین اور یہان طلسم مین بھی لازمان شہنشاہ نے ٹکرائی پہ کمر باندھی ہی عجب طرح کا مقدمہ در پیش ہی کہ جو سردار جاتا ہی وہ مارا جاتا ہی اسنے ارادہ نہین کیا اسلیے کہ شہنشاہ مجھے خود بلائینگے جب اسنے دیکھا کہ شہنشاہ نے نہین بلایا تو یہ خود چلا کوئی تین سو ساحر زبردست اسکے ساتھ ہین اور عملہ بھی کوئی چار پانچ ہزار آدمی کا ہی اس تزک سے یہ چلا ہی اور اسکے خیال مین ہی کہ چلکے اس فساد کو دفع کروا دے مہرخ جو سالار فوج ہی اُسکے باعث سے اس فساد کو ترقی ہوتی جاتی ہی اگر شکیل کے ساتھ خوبصورت کا عقد ہو جائے تو یہ فساد جاتا رہے اسکو یہ نہین معلوم ہی کہ خوبصورت کو بران شمشیر زن چھڑا لائی ہی اور دریائے خون روان بھی خشک ہی اور پل پریزادان ٹوٹ گیا ہی القصہ جب یہ گنبد نور کے قریب پہونچا تو اسکو دھیان آیا کہ تو یہین خیمہ کرین گنبد نور سے چار کوس ہٹ کے اسنے خیمہ استادہ کرایا اور منتظر اس امر کا ہوا کہ کوئی استقبال کو آئے تو مین چلون چنانچہ اُسنے جہان خیمہ کیا ہی وہ مقام کوہ ارم ہی کہ جہان ملکہ بہار جادو حاکم ہی لیکن بسبب ٹوٹ جانے پل پریزادان کے اور دریائے خون روان کے خشک ہو جانے سے راستہ کھل گیا ہی یہ مقام نزدیک ہو گیا ہی ورنہ بہت دور تھا اور اب یہان کا سرحد دار منیر جادو ہی پس یہ مواج تو اس فکر مین ہی کہ کوئی استقبال کو آئے خیمہ مین بیٹھا اور اسنے دیکھا کہ ایک پہاڑی چھوٹی سی ہی کہ طول مین دس کوس اور عرض مین پانچ کوس اور اسپر ایک بارہ دری بنی ہی کہ جسمین کوئی دو سو دروازے ہین اور سب کمرے جدا جدا ہین اور شیشہ آلات میز کرسی دنگل کوچ وغیرہ سے آراستہ ہی مواج جادو بیٹھا ہوا تھا کہ منیر جادو جو یہان کا حاکم ہی وہ آیا اور آداب بجا لایا اور عرض کی کہ آپ چلیے اور اس

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بارہ دری مین چل کے بیٹھے مواج سفید پوش اُٹھا اُسکے ساتھ اُس بارہ دری مین آیا اور وہ
جو بیچ کا در ہی اُسکے آگے ایک نگیرہ زرتار کھچا ہی یہ اُس در مین بیٹھا اور سب کمرون مین اور سب
سردار بیٹھے مواج نے کہا ای بھائی منیر تمھین قسم ہی ہمارے سر کی جو تم خبر کرو دیکھو تو کوئی آتا ہو
یا نہین غرض یہان ماچ ہونے لگا بڑی عیش و عشرت مین یہ اُس مقام پر بیٹھا ہی لیکن اب
حال بیان کیا جاتا ہی کہ ضرغام شیر دل جو عیار ہی شہزادہ اسد کا وہ ساحر کی شکل بنا اور بہت
سانپ اُسنے موم سے بنا کر کالے ناگون اور دھامن سرو گلے مین لپیٹے اور آپ کتارہ بجاتے اور بھجن گاتے
چلے رستہ مین برق ملا اُس سے انھون نے سارا حال مواج سفید پوش کے آنے اور کوہ ارم مین اُترنے کا بیان کیا
برق نے کہا کہ تم جاؤ اور آپ چلا بارگاہ کی طرف دربار سے آکر چکے سے کہا غرض کہ یہ تو چلا گیا اور بہار نے نادلان سے کہا کہ
اس وقت میری طبیعت بہت بدمزہ ہو رہی ہے رات کو زیادہ جاگنے کا اتفاق ہوا اس وجہ سے میرے
سر مین درد ہی مین جاتی ہون اپنے خیمہ مین اور یہ آ کی کنیزون سی کہا کہ خبردار کوئی آنے نپائے
اور آپ آکر پلنگ پر لیٹی دو پھول گجرے کے توڑ کر خیمہ کی چھت کی طرف مارے وہ چھت شگافتہ
ہوئی اور یہ مثل برق کے نکل کے چلی وہان برق فرنگی پہلے ہی سے آگیا تھا اُسنے کہا کہ ای
ملکہ بہار آپ تو بنیے ملکہ یاقوت کی صورت اور مین صرصر کی صورت بنتا ہون آپ مجکو وہان
چھوڑ کر چلی آئیے گا اسوقت بہار نے کچھ پھول گجرے کے توڑ کر آسمان کی طرف مارے کہ ایک
ابر سرخ رنگ آکر موجود ہوا اور اُس ابر سے تین سو نسین جلیسین اور چار ہزار عملے کے لوگ یعنی
خادم خدمتگار چوبدار وغیرہ موجود ہوئے اسوقت برق صرصر کی صورت بنکے تیار ہوا اور
بہار جادو بزور سحر یاقوت کی صورت بنی اور آکر سامنے گنبد نور کی طرف سے روانہ ہوئی
اور جب قریب پہونچی تو مواج سے لوگون نے خبر کی کہ ملکہ یاقوت وزیرزادی حیرت کی
آتی ہی مواج نے کچھ لوگ استقبال کو بھیجے یاقوت نقلی اور صرصر نقلی آکر سامنے پہونچین اور
بہت جھک کر آداب بجا لائین کیونکہ یہ فرزند ہی ملکہ حیرت کا مواج نے بہار کا سر چھاتی سے
لگایا اب یاقوت نقلی بیٹھی اور کہا کہ ملکہ حیرت آپ کی والدہ نے مزاج کی خبر پوچھی ہی اور کہا
ہی کہ مین نہایت خوش ہوئی جو آپ آئے اب آپ اس صرصر کو اپنے پاس رہنے دیجیے کیونکہ
لشکر اسلام کے عیار بہت بد ہین صرصر آپ کی نگہبانی کرے گی یہ کہکر کچھ دیر بیٹھی شراب و کباب کی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صحبت رہی پھر وہان سے یہ تو چلی اور صرصر رہ گئی مواج بہت خوش ہی اور کہتا ہی ہر بار
منیر جادو سے کہ والدہ نے میری بہت عزت کی غرض جب وہ زمانہ آیا کہ سفیدی روز سیاہی
شب سے ہم آغوش ہوئی اور شاہد شب نے پیشواز ستارون کی زیب جسم کی اشعار
لگا ہون نے کیا آنکھونمین آرام + چلے ہر سمت مشتاقان خودکام + سیاہی بڑھتے بڑھتے ہوگئی
شام + کہ جیسے مشک گیسوے دل آرام + جب رات ہوئی تو مواج نے کہا کہ بی صرصر تھین کوئی
کہانی بھی آتی ہی صرصر نے کہا کہ سردار صاحب ہان کچھ ٹوٹی ٹاری کہانی کہہ لیتی ہون مگر مجھے ساقی گری
خوب آتی ہی اسنے کہا کہ اچھا کیا مضائقہ ہی کچھ قرابے اور شیشے منگا کے اسکے حوالہ کیے اسنے اُن
قرابون مین کچھ اُلٹ پھیر کرکے بیہوشی ملادی اور جام بھر بھر کے ہر ایک شخص کو دینا شروع کیا اور کہتا جاتا
تھا شعر اُڑا کہ کاگ بوتل کا مے گلگون نکلتی ہی + شرابی جمع ہین میخانہ مین بوتل اچھلتی ہی + اور کبھی کہتا تھا شعر
ساقیا برخیز در دہ جام را + خاک برسر کن غم ایام را + کبھی کہتا تھا شعر - پلا ساقی
شراب ارغوانی + غنیمت ہی بہار زندگانی + اسی طرح سے سب عملہ کو اور جتنے سردار تھے
اُنکو شراب پلائی اور کہا کہ یہ صحبت رندان ہی اور جلسہ مے پرستان ہی اسمین
امیر و غریب کسی کا لحاظ نہ چاہیے مواج تو نشہ مین بیخود ہو رہا تھا اسنے بھی کچھ نہ کہا اور اب
ایسا نشہ ہوا کہ جھومنے لگا اور کہا کہ اے صرصر تمنے دیکھا کہ شہنشاہ خود میری ملاقات کے لیے
آئے ہین اُسنے کہا کہ تعظیم کو اُٹھیے یہ گھبرا کر اُٹھا طمانچہ مارا بیہوشی نے سر نیچے ٹانگین اوپر
اُسکے اُٹھانے کو اور لوگ جو اُٹھے وہ بھی چھینکین مار مار کر بیہوش ہوگئے غرض کل اہل عملہ
اور سردار اور مواج سب بیہوش ہوے برق نے مواج اور چند سرداران نامی کا سر کاٹ ڈالا
اور وہان سے چلا اب کچھ دیر مین وہ وقت آیا کہ جمال صبح عالم کو نظر آیا اور رات نے دامن اپنا سمیٹا
اشعار گہر شبنم کو پھولون نے لٹائے + زمین نے موتیون کے ڈھیر پائے + جدا پروانون سے ہونے لگی شمع
غم رخصت جو تھا خاموش تھی شمع + افراسیاب نے وہان کتاب سامری مین دیکھا تو یہ دیکھا
کہ مواج سفید پوش آکر کوہ ارم مین اُترا ہی یہ سنکے کہا کہ اے ملکہ حیرت جادو تمہارا بیٹا
آیا ہی اور کوہ ارم مین اُترا ہی یہ کہکر یہ تو چلا گیا قلعہ طلسمی مین اور یہان ملکہ حیرت نے رات کو
کتاب سامری مین جو دیکھا تو یہ وہ وقت ہی کہ برق بصورت صرصر کی بنا ہوا خنجر لیے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسکا سر کاٹنا چاہتا ہی بس اُسنے دونون ہاتھون سے سر اپنا پیٹا کہ تاج سر سے گرا ملکہ یاقوت نے اُسکو اُٹھا کے سر پر رکھا اور کہا ملکہ خیر تو ہی آپ تو اس طرح بدحواس ہو جاتی ہین کہ یہ تاج سر سے گر پڑا حیرت نے کہا کہ ارے کوئی جاے اور بچائے میرے بیٹے کو برق کے نام سے خوف ہی ہر ایک کو کسی نے کچھ نہ کہا مگر ایک کنیز ہی حیرت کی کہ اُسنے حیرت کو پالا ہی اور مواج کو بھی پرورش کیا ہی اُسنے کہا کہ مین جاتی ہون یہ کہکر وہ چلی اور یہان آکر جو دیکھا تو اندھیرا ہی اور جون جون سر کاٹے جاتے ہین آوازین مہیب آتی ہین اور تاریکی بڑھتی جاتی ہی جب تین سو ساحرون کے سر برق کاٹ چکا اور صبح ہو گئی روشنی ہوئی تو اُسوقت ضرغام جو کتارا بجاتا ہوا چلا تھا وہ بھی آکر پہونچا اور اِس کنیز نے نعرہ کیا کہ او موے نا عیار تو نے مارا اُس شاہزادی کو کہ اپنا ثانی نہ رکھتا تھا یہ کہکر سحر کیا کہ برق کے پاؤن زمین نے پکڑ لیے اور اُسنے چاہا کہ مین برق کو قتل کرون دھیان تو اُسکا برق کی طرف تھا پیچھے سے ضرغام نے خنجر مارا کہ سر اُسکا جسم سے جدا ہو گیا نعش لیکر یہ چلے سامنے حیرت کے لائے اُسنے اپنا عجب حال تباہ کیا جو کہ قتل سے بچ گئے تھے وہ بھی آکر پہونچے اور کہا دہائی ہے کہ ہمارا سردار مارا گیا اُسنے نعش اُسکی بڑے دھوم سے اُٹھوائی اور اُن لوگون سے کہا کہ تم جاؤ باغ مین یہ کہکے اُنکو ایک باغ مین بھجوا دیا اور آپ قلعہ طلسمی مین آئی وہان افراسیاب بیٹھا تھا اور ابریق و سرمایہ و مصور و صورت نگار یہ سب بیٹھے تھے اُسوقت حیرت نے اپنا گریبان تا بدامن چاک کیا اور سامنے افراسیاب کے پیٹنے لگی اور کہا میرے بیٹے کو اِس موے برق نے مار ڈالا افراسیاب نے کہا کہ ہی کوئی ایسا جو جا کے پکڑ لائے برق کو یہ حکم سُنکر ابریق کوہ شگاف وزیر اُسکا اپنی جگہ پر سے اُٹھا اور عرض کی کہ مین جا کر لاتا ہون افراسیاب نے کہا کہ اچھا جاؤ یہ روانہ ہوا اور برق فرنگی و ضرغام چادر طلسمی اوڑھکے کوہ ارم اپنے لشکر کو چلے ہین راستہ مین برق نے دیکھا کہ یہان کوئی نہین ہی بس اُسنے چادر طلسمی کو اُتار ڈالا اور ابریق جو چلا تو اُسنے سحر سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ اِس طرف عیار جاتی ہین بس یہ بھی اُسیطرف چلا اور جا کے جب قریب برق پہونچا تو ضرغام تو بھاگ گیا مگر ابریق نے کمند سحری برق پر ماری کہ گلے مین حلقہ اُسکے پڑے ہوئے برق نے جلدی سے چادر کو لیکر کوٹ مین رکھا اُسوقت ابریق نے اُسکو باندھ لیا اور ضرغام نے دور سے دیکھا کہ برق قید ہو گیا یہ گھبرا کر چلا تو راستہ مین قران

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ملا اُس سے ضرغام نے کہا کہ ای خلیفۂ عیاران لشکر اسلام. برق اس طرح قید ہوگیا قران نے
کہا کہ اچھا تم جاؤ مین اسمجھونگا پس یہ گلچینی گلشن عیاری کی کرنے لگا آخر ایک گل مراد ہاتھ آیا
یعنی ایک درخت چندن کا ایک مقام پر لگا تھا اسنے اُسکی ٹہنی کو تراش کر ایک طاق اس درخت
مین بنایا اور ایک چبوترہ اس درخت کی نیچے پتھر کا بناکے ایک لوح کہ اُس لوح مین یہ لکھا کہ
یہان آکے سامری وجمشید بیٹھتے ہین یہ بڑا معابد ہی اور اُس لوح مین عطر بیہوشی کا لگایا اور آپ علحدہ ایک
طرف کو بیٹھے مگر اُسنے صورت ایسی بنائی کہ آدھا بدن سرخ رنگا اور آدھا سفید اور ٹیکے دیکر بہت
بڑے بڑے دانت بنائے آنکھین لال لال خون کبوتر کی طرح سرخ اور مثل مشعل کے روشن
سر پر بالون کی جٹائین ٹیکے ایک جگہ پر بیٹھ رہا ابریق کوہ شگاف جو برق فرنگی کو لیے
ہوئے آتا تھا اِس مقام پر آکر پہونچا تو دیکھا اسنے کہ ایک درخت بنا ہی اور ایسی بوی خوش آتی ہی
کہ دماغ جان معطر و معنبر ہوا جاتا ہی پس معلوم ہوا کہ یہ جگہ کوئی خاص ہی آگی بڑہ کے قریب اُس درخت
کے آیا اور برق فرنگی کو ایک مقام پر ڈال دیا کہ یہ بندھا ہوا پڑا ہی پس اِس تختی کو آنکھون سے
لگایا بوسے دیے بیہوشی جو دماغ مین گئی بیہوش ہوا قران نے آکر مشکین برق کی
کاٹ دین اور ابریق کی زبان مین سوزن دیا اور ہوشیار کیا اور اُس سے کہا کہ تجھے کیا دخل ہی ہمکو
کارخانہ مین ہمنے اپنا قہر نازل کیا ہی تمام طلسم ہوشربا پر یہ کہکر چاہتا تھا کہ اُسکو قتل کرے
اُسوقت افراسیاب نے کتاب سامری مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ ابریق کوہ شگاف کو قران
قتل کیا چاہتا ہی بس یہ وہان سی بیقرار ہوکر اُٹھا اور آکر یہان پہونچا اور پکارا کہ باش او ناعیار
یہ نعرہ سنتے ہی قران کے پاس ایک دعا ہی کہ اُسکے پڑھنے سی مہروق جن اُٹھالی جاتا ہی
اور تاج نور البصایر بھی اُنکے پاس ہی کہ اُسکے پہن لینے سے غائب ہوجاتے ہین بہرصورت
اُنھون نے اُس دعا کو پڑھا اور تاج نور البصایر کو سر پر رکھا کہ غائب ہوے اور برق نے
چادر طلسمی اوڑھ لی افراسیاب ابریق کوہ شگاف کو اٹھالیگیا اور برق اور قران وہان
سے اپنے لشکر کی طرف آئی وہان ابریق کوہ شگاف کی زبان سے سوزن نکالا اور اُسنے کہا کہ
ای شہنشاہ عیار بڑی زبردست ہین غرض یہ بیٹھکر ناچ دیکھنے لگے اور شراب پینے لگے مگر حال
سنیے کہ باغبان قدرت جو مطیع اسلام ہی وہ ایک روز صحرا مین برائے شکار آیا اور صید غزالان

کرنے لگا وہان افراسیاب نے کتاب سامری مین دیکھکر معلوم کیا کہ اسوقت باغبان
قدرت شکار کھیل رہاہی اسنے قینچی سے دو پتلے کاغذ کے کاٹے اور سحر پڑھکر انکو شکل انسانون
کے بنایا اور اُن سے کہا کہ جاؤ باغبان قدرت کو فلان صحرا سے پکڑ لاؤ وہ دونون پتلے چلے
اور آکر باغبان قدرت کو لپٹ گئے اِسکو کھینچتے ہوے سامنے بادشاہ کے لائے بادشاہ
اسوقت باغ سیب مین بیٹھا ہوا تھا اسنے دستک دی کہ ایک آواز تڑاقے کی ہوئی اور
تاریکی ہوگئی پھر جو روشنی ہوئی تو سامنے جو صحن ہوا اسمین بہت سے درخت لگے ہین اور
ایک درخت نارنگی ہزارے کا لگا ہی کہ اُسمین سرخ سرخ نارنگیان لگی ہین چنانچہ افراسیاب نے
باغبان قدرت سے کہا کہ اس درخت سے نارنگیان توڑ لا باغبان قدرت نے آکر اُسکی
ایک نارنگی توڑنا چاہی تو دیکھا کہ شکل فولاد کے ہی اسنے زور کرکے اسکو توڑا جیسے یہ ٹوٹی ویسے ہی
ایک آواز تڑاقے کی ہوئی اور ایک شعلہ نکلا اندھیرا ہوگیا باغبان بیہوش ہوکر گر پڑا اسوقت
افراسیاب نے دستک دی کہ ایک ابر گرد گرد آکر روے ہوا پر آیا اور اُسمین سے ایک شخص پیدا
ہوا سیاہ رنگ اور اُتر کر سامنے افراسیاب کے آکر تسلیم کی اور عرض کیا کہ مجھے کیا حکم ہوتا ہی
افراسیاب نے کہا کہ ای تشہیر لے اس باغبان قدرت کا سب اسباب پس اُسنے آکر پاس
باغبان قدرت کے جھولا بھر کا اور ہاتھون کے کڑے اُتار لیے اور سامنے افراسیاب کے
لاکر حاضر کیے باغبان قدرت کو ستونون سے بارہ دری کے باندھ دیا پھر اُس سے کہا
افراسیاب نے کہ تو جا اور پھر دستک دی افراسیاب نے کہ ایک ساحر اور پیدا ہوا کہ جسکا تمام
بدن شیشے کا تھا اور ہاتھ مین اُسکے ایک شیشہ بھی پانی کا تھا افراسیاب نے اُس سے کہا
کہ دے پانی کا چھینٹا باغبان کو اُسنے پانی کا چھینٹا دیا اور غائب ہوگیا باغبان ہوش
مین آیا اور اُسنے دیکھا کہ مین بندھا ہون پس اسنے افراسیاب سے کہا کہ ای شہنشاہ مین نمکحرام
نہ تھا مگر آپنے مجھے نمکحرام بنایا اور آنکھ سے آنکھ افراسیاب سے یہ ملائے رہا افراسیاب نے کہا
کہ آنکھ نیچی کیون نہین کرتا باغبان نے کہا کہ مین نے کوئی حرکت ایسی نہین کی کہ جس سے
مین آنکھ نیچی کرون اُسوقت افراسیاب نے ایک ترنج جانب آسمان اُچھالا وہ پھٹا
اور آواز تڑاقے کی ہوئی اور ایک ابر گھر کر آیا تاریکی ہوگئی پھر جو دیکھا تو وہ درخت جو نارنگی

کا تھا اُسمین سے پانی نکلنا شروع ہوا اور زمین بھی شق ہوئی اسمین سے بھی پانی نکلنے لگا یہانتک کہ کچھ دیر مین پانی مثل دریا کے موج مارتا تھا اب ایک بجرا اُس پانی مین بہتا نظر آیا کہ بالکل مچھلی کے مانند تھا اور مانجھی ڈنڈا پکڑے ہوے ہین اِدھر سے اُدھر کھیتے چلے آتے ہین جب وہ بجرا قریب آیا تو اُسمین سے دھوان نکلا اور ایک آواز تڑاقے کی ہوئی پھر اُسمین سے ایک عورت سیہ فام کریہ منظر تیرہ روتیرہ درون پیانہ حسن کی گٹھیون کی ہڈیان کھوپڑیون مردون کے ہار گلے مین ڈالے دانت مثل دندان خوک باہر نکلے ہوے میل اُبٹن تھپا زرد مثل ہلدی کے تھے تہمد کھاردے کی باندھے چھاتیون کے تکے لٹکتے سامنے افراسیاب کے اُس بجرے سے نکلکر آئی افراسیاب نے کہا کہ او قیر جادو دے اس باغبان قدرت کی آنکھ مین سلائی اُسکے ہاتھ مین ایک سلائی اور چھوٹی سی سرمہ دانی تھی چنانچہ اُسنے سحر جو کیا باغبان بیہوش ہوگیا اُسنے اُسکو ستون سے کھول کر چھاتی پر چڑھکے اُس سلائی کو تین بار سرمہ دانی سے رگڑ کے باغبان قدرت کی آنکھ مین دیا اسی طرح دوسری آنکھ مین بھی سلائی کو پھیر دیا اور پھر باغبان قدرت کو ہوشیار کر دیا اور آپ کود کر اُس بجرے پر گئی اور غائب ہوئی اور افراسیاب نے باغبان سے کہا کہ کیون او نمکحرام اب پہونچا اپنی سزائے اعمال کو اُسنے کہا اب تک تو مین نمکحرام نہ تھا مگر اب بیشک ہوا افراسیاب نے اسکو ایک حجرے مین بند کیا اور آپ جا کے ایک محل مین سو رہا مگر چالیس ہزار ساحرون کا پہرہ مقرر کر دیا لیکن خواجہ عمرو جو گلیم اوڑھ کر کوکب نقلی کے پاس سے بھاگے تھے تو اُنھون نے دیکھا ایک صحرا مین کہ برق چلا آتا ہی اور چادر جمشیدی اوڑھے ہی مگر سر کھلا ہی عمرو نے کہا کہ برق کہان جاتی ہو برق نے سلام کیا اور کہا اِس طرح ابریق کوہ شگاف نے مجھے قید کیا تھا مگر قران نے مجھے چھڑایا عمرو نے کہا اچھا جاؤ مگر تمکو کچھ باغبان قدرت کی بھی خبر ہی برق نے کہا نہین یہ کہکر عمرو جانب باغ سیب روانہ ہوے راہ مین کچھ ساحر جاتے تھے اُن سے سُنا کہ باغبان قدرت کو افراسیاب نے اس طرح قید کیا ہی اور اب وہ جلا دیا جائیگا پس عمرو نے کوکب کا دیا ہوا تعویذ مُنہ مین رکھا کہ ایک پتلا اُنکو اُٹھا کر لے گیا جب یہ پہونچے پاس کوکب کے تو وہانکی زمین شق ہوئی اور ایک پتلی یاقوت نگار بالشت بھر کی زمین سے نکلی دو کاغذ اُنکے ہاتھ مین دیے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور کہا اِن کاغذون کے بموجب کام کیجیے گا بس یہ خوشی خوشی وہان سے چلے یعنی کوکب نے اِنکو ایک تخت سحر پہ بٹھا کے قریب باغ سیب پہونچا دیا اب کیفیت سُنیے کہ ایک کوتوال ہی شہر نا پرسان کا اسفل شب گرد جادو نام اور ایسا زبردست کافر ہی کہ صورت اپنی بدلکر نکلتا ہی اور جہان کوئی مسلمان ملجاتا ہو اُسے قید کر کے خوش ہوتا ہی اور کہتا ہی کہ جب مین ہزار مسلمانون کو مارونگا تب اپنی شادی کرونگا چنانچہ وہ شب گرد آج شہر ناپرسان سے نکل کر باغ سیب کی طرف آیا ہی اور یہان عمرو نے اپنی صورت ایک بڑھیا کی ایسی بنائی ہی سر سفید بر کا پاجامہ سوسی کا گرا ہین اُسمین دی ہوئین گاڑھے کی چادر اوڑھے دانت ٹوٹے ہوے گالون مین جھریان پڑی ہوئین کہتی ہوئی کہ خداوہ کون دن کریگا جو مین اپنی ملکہ مہرخ کے پاس پہونچونگی پس یہ سُنکے اِسکے بدن مین آگ لگی تو سر مین جا کے بجھی اور چلا کہتا ہوا کہ او بڑھیا کہان جاتی ہی میرے ہاتھ سے اور برابر پہونچکر چاہتا تھا کہ مارے ایک لات کہ بڑھیا کا کام تمام ہو پس آپنے خالی دیکر ایک آنٹی جو ماری تو یہ گرا مُنھ کے بل آپنے حباب بیہوشی مارا کہ یہ بیہوش ہوا پٹی دار دے بیہوشی کی اِسکی ناک پر باندھکر اور لٹو غارہ دار اسکے گلے مین اُتارکے اب آپ نقب دیتے ہوے چلے یہان تک اُس حجرہ مین کہ جسمین باغبان قدرت قید تھا پہونچے باغبان مارے درد کے بیہوش ہوگیا تھا اور اُس حجرے مین ایک تخت تھا کہ باغبان مارے درد کے اسکے کھٹرہ سے سر لگاے بیہوش پڑا تھا بس آپ نے بیہوشی دیکر اُسکو زنبیل مین ڈالا اور اسفل شب گرد کو نکال کر باغبان کی صورت بناکر لٹو غار دار تو گلے مین اُتارا ہی حکم تھا اُسکو وہین لٹا دیا اور وہ کاغذ جو پتلی نے دیے تھے اُسکو دو ٹکڑے کرکے پھینکا اور وہان اسفل کو ہوش جو آیا تو اسنے سانس لی تو وہ لٹو غار دار نیچے اُتر گیا اسکے صدمہ سے اسکی جان نکل گئی اور ادھر اُس کاغذ کو خواجہ نے پھاڑ کر پھینکا کہ یکایک آواز پیدا ہوئی کہ افسوس مردیم وجان دادیم وبہ مطلب خود نرسیدیم کشتی مرا کہ نام من باغبان قدرت جادو بود غل اور شور اس طرح کا ہوا کہ شب گرد کے مرنے کا بھی غل معلوم نہ ہوا وہ جو چالیس ہزار دربان بیٹھے تھے اُنھون نے کہا کہ باغبان قدرت مرگیا اور ایسا غل ہوا کہ افراسیاب اپنے محل مین جاگ پڑا اور اُسکو بھی رنج ہوا باغبان کے مرنے کا خواجہ اُس نقب کی راہ سے نکل کے صحرا مین آئے

اور اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے اور یہان صبح کو جب وہ زمانہ آیا کہ شب نے نقارہ رخصت کا بجایا اور شب پری زاد کے پردہ عدم مین منہ چھپایا اشعار

یہانتک رمز مطلب آیا تا گوش
کہ رخصت کا ہوا اُس رات کو جوش
بشکل قلب لشکر تنگ ہو کر
رخ عشاق سے ہم رنگ ہو کر
اُڑی جسطرح خون تیغ جلاد
چھپے یون جیسے پردہ مین پریزاد

صبح کو حجرہ کھولکر نعش باغبان کی نکالی اور اُسکو پھونک دیا اور یہان عمرو جب آکر پہونچا تو گلچین جادو نہایت رنجیدہ زار زار رو رہی تھی کہ عمرو نے آکر باغبان کو زنبیل سے نکالا اور تخت جواہر نگار پر بٹھایا اور کہا کہ آپ کی آنکھین کیونکر اچھی ہون باغبان نے کہا سب سامان سحر کا میرے قیر جادو نے لیا ہے اور مین ایک تعویذ تھا کہ وہ میرے بازو پر بندھا رہتا تھا وہ اب نہین ہے اگر وہ ہوتا تو کچھ حال معلوم ہوتا خواجہ عمرو نے کہا کہ ایک تعویذ تو میرے پاس ہے یہ کہکے ایک تعویذ نکال کے دیا اُسوقت باغبان قدرت نے گلچین جادو سے کہا کہ اے بی بی تم وہ عمل کرو جو پہلے کیا کرتی تھین گلچین نے جوکا دیگر تعویذ عمرو کا دیا ہوا رکھ لیا اور آپ اُس حجرے مین بیٹھی اور کچھ پڑھنے لگی بعد ایک گھڑی بھر کے دیکھا تو ایک آواز تڑاقے کی ہوئی اور روشنی ہوگئی سب کی آنکھین بند ہوئین اب جو دیکھا تو ایک جانور انگارے کی تو ین استادہ ہے اور جواہر کا ہے گلچین نے اُس سے پوچھا کہ اے طائر طلسمی بتا کہ کیا صورت ہو جو آنکھین باغبان قدرت کی اچھی ہوئین اُسنے کہا کہ جب تک قیر جادو ماری جائیگی آنکھین نہ روشن ہونگی اور وہ رہتی ہے کوہ فنا کے پاس بس یہ کہکر وہ جانور تو غائب ہوگیا اور گلچین نے وہ تعویذ اُٹھا لیا اور باغبان قدرت کو دیا اور خواجہ عمرو سے کہا کہ بہت مشکل ہے جانا وہان عمرو نے کہا خدا مین سب قدرت ہے اور بہار جادو سے کہا کہ تم چلو میرے ساتھ بہار نے ایک طاؤس زرین سحر سے بنایا اور اُسپر سوار ہوئی یہ تو روے ہوا پر چلی اور عمرو نیچے پیچھے چلے قیر جادو کی فکر مین اور مہرخ نے کہا کہ مین بھی جاتی ہون چنانچہ یہ بھی چلی کوہ فنا پشتہ تاریک کے قریب ہے یہ جو چلی تو ایک میدان سیاہ رنگ کا نظر آیا اور پہاڑ بھی سیاہ نظر آتا ہے یہ خوش ہوئی اپنے دل مین کہ باغ مینا نظر آیا آگے جو بڑھی تو دیکھا کہ ایک دیوار

سیاہ اُٹھی ہوئی ہی اُسکے دوسری طرف ایک پہاڑ ہے عمرو اُس پہاڑ پر چڑھ گیا تو وہان سی بھی ہی حال
نظر آیا غرض ناچار ہو کے نیچے پہاڑ کے اُترے اور دیوار کے پاس پاس چلے دیکھا تو اس دیوار مین
برج بنے ہین پہلے جو برج ملا وہ بند تھا جب دوسرے برج کے پاس پہونچے وہ بھی بند تھا جب
تیسرے برج کے پاس پہونچے تو اُسمین جالی بنی تھی اس جالی مین انھون نے جھانک کے
دیکھا تو اُس طرف چمن بندی کی ہوئی تھی گلہائے بوقلمون کھلے ہین جانور زمزمہ سرائی
کر رہے ہین انواع اقسام کے درخت لگے ہین سرو اپنی اکڑ مروڑ دکھلاتا ہے لالہ رنگین داغدار
نظر آتا ہے کہین نرگس و یاسمن ہے بہار پر عروس گلشن کا جوبن ہی سنبل زلف معشوق کو شرماتا
ہی نرگس نگاہ بازہی **نظم**

نظر آئے نہال سبزہ شاداب	کہ جسکے دید سے خاطر ہو بیتاب	ثمر خوشرنگ تھے لہلہاتے
ہوا چلتی تو اک جوبن دکھاتے	کوئی گل مثل روئے ماہ براق	ادا اہٹ مین کوئی شہرۂ آفاق
کوئی خونِ جگر کی طرح رنگین	کسی مین اور ہی صورت کی تزئین	کسی مین سب طرح کے رنگ پیدا
کسی مین اک نیا جلوہ ہویدا	ثمر کی جا گہر سب مین نمودار	چمک پتون مین جیسے عارض یار
صدائے غنچہ سے نغمے ہویدا	سر یہ شاخ سے بارش تھی پیدا	زمین جنبش مین مثل قلب بیتاب
تلے اوپر کہین پیمانۂ آب	وہ سب گویا بشکل آدمی زاد	چمن خندان لب بلبل پہ فریاد

علاوہ ان درختون کے اور اس عجائبات کے ایک درخت ہی تار دکا کہ پتے ہین مثل تیر کے
اور پھل آدمی کے چہرہ کی طرح اب انھون نے جالی مین جھانکنا شروع کیا تو دیکھا کہ یہان
عجب سیر ہے کہ جتنے چمن ہین انمین بجائے درخت کے کسی جگہ ہاتھ ہین آدمی کے ایسے اور
کسی جگہ پاؤن ہین آدمی کے مگر تلوے اوپر ہین اور انمین نیچے ہین خون بھرا اور کہین دھڑ ہین
انمین یہ معلوم دیتا ہی کہ تازہ خون لگا ہے اور کسی جگہ سر تازے کٹے ہوے رکھے ہین اور اُسطرف
کو روش ہے اُسپر بجائے سرخی کے نلوار ین جڑی ہین یہ جو دیکھا تو گھبرا کے عمرو ایک طرف
کو بھاگا اُسوقت آواز آئی کہ ای عمرو کہان جاتا ہی ذرا ٹھہر عمرو نے نہ تو پیچھے پھر کے دیکھا
اور نہ کچھ اُس آواز کا جواب دیا چلتے چلتے ایک میدان نظر آیا عمرو نے وہان نماز پڑھی اور دعا
درگاہ الٰہی مین مانگی رونے لگا ایسا رویا کہ روتے روتے بیہوش ہو گیا عالم رویا مین دیکھا کہ ایک سبز رنگ

فرماتے ہین اے عمرو اُٹھ تو قیر جادو کو مارے گا عمرو کی آنکھ کھلی تو یہ اُٹھکر چلے تو دیکھا انھون نے ہزارہا
درخت ناریل کے لگے ہین اور اُسمین ناریل بھی بے گنتی اور بے حساب لٹک رہے ہین یہ دیکھکے
عمرو ایک پہاڑ کے پاس پہونچا وہان دیکھا تو ایک درہ ہے یہ اس درے مین چلے کوئی پاؤ کوس
پہونچے تھے کہ ادھر ایک پتھر کی چٹان درے مین لگی تھی یہ اُس چٹان کے پاس پہونچے تو آواز آئی
کہ آتے کیون نہین ہو بس یہ گلیم اوڑھ کے باہر درے کے نکل آئے اب کوئی چار ہزار بندر اور لنگور
اور درے سے نکلے اور اُن درختون پر چڑھے اور ناریل توڑ توڑ کر کھانے لگے اور اُنکے بچے
اپنے گلون مین باندھے اور پھر اُن درختون سے اُتر کے اُسی درے مین چلے گئے عمرو بھی گلیم
اوڑھے اُن بندرون کے پیچھے اس درے مین چلا اب اس جگہ پہونچے کہ جہان پتھر کی چٹان لگی
تھی تو دیکھا کہ وہ ہٹے ہوئے ہین یہ باہر درے کے نکلے تو اِن بندرون نے اُس چٹان کو درہ
مین پھر لگا دیا اور بند کر دیا اور وہ ہٹے بھی اِس سبب سے تھے کہ اُسکو ہٹا کے بندر اُس طرف آئے
تھے اب پھر جب اُدھر گئے تو پھر بند کر دیا القصہ عمرو وہان سے آگے بڑھا تو دیکھا اُسنے
کہ ایک درخت ہے بہت بڑا اور اُسکے نیچے ایک چبوترہ سنگ مرمر کا بنا ہے اور اُسپر ایک ساحر
بیٹھا اکتارہ بجا کے بھجن گا رہا ہے اور محو ہے یہ بندر اور لنگور سامنے اُسکے پھرتے رہے اور عمرو
بھی ایک جگہ بیٹھا رہا جب دوپہر دن آیا تو اُس ساحر نے اکتارہ کو درخت پر رکھدیا اور بت کو نکالکے
سامنے رکھا اور کچھ چانول سرسون رائی کے دانے اُسپر چڑھائے اور ڈنڈوت اور سجدہ کیا اور دیکھا
عمرو نے کہ ایک ابر کالکہ دھنی طرف چھایا ہوا ہے غرض جب فراغت ہوئی تو وہ ساحر اُٹھا اور چلا
جب کوئی آدھ کوس زمین طے کی تو وہان سوائے میدان کے اور کچھ نظر نہ آیا اور اُس ساحر
نے وہان کھڑے ہو کر کچھ دانے سرسون کے پڑھ کے چار طرف پھینکے تو ایک چمک ہوئی کہ
آنکھین خیرہ ہو گئین اور ایک دیوار سیاہ رنگ کی نظر آئی اور ایک دروازہ اُس دیوار مین
لگا تھا یہ ساحر جا کے اُس دروازے کے قریب ٹھہرا اور اُسنے کچھ پڑھنا شروع کیا کہ وہ لنگور اور بندر
اُچک اُچک کر اُس دیوار پر جانے لگے اور گرد دیوار کے بھی وہ بندر اور لنگور پھرنے لگے یہ ساحر اندر
اُس دروازے کے گیا تو دیکھا عمرو نے کہ ایک چشمہ ہے سیاہ پانی کا مثل قیر کے اور اُسپر ایک ابر
گھر چھایا ہوا اس ساحر نے کچھ پڑھکے اُس چشمہ مین ماش کے دانے ڈالے تو ایک چمک اس طور پر ہوئی کہ

بجلی چمکتی ہے اور آواز گڑگڑاہٹ کی آنے لگی اور وہ چشمہ بڑھنا شروع ہوا یہان تک بڑھا کہ دریاے ذخار و تہار آفت زا لطمہ سنج ہوگیا ابیات

جذر و مد سب حواس کھوتا تھا	خضر کا رنگ سبز ہوتا تھا	موج اٹھنے لگی جو طوفان زا
کچھ نہ آیا نظر بجز عمان زرا	ریلا پانی کا جبکہ آتا تھا	خوف سے جی ہی ڈوب جاتا تھا

اب اُس پانی مین ایک طرف سے جہاز ایک پیدا ہوا اور دیکھا تو اُس جہاز پر بجلی چمکتی ہوئی اور لکہ ابر گڑگڑاتا ہوا اور بجلی آآکر پانی پر گرتی تھی اور پھر بلند ہوجاتی تھی پانی کو بھی تلاطم تھا ایک شور عظیم برپا تھا پانی کا رنگ سیاہ اور لکہ ابر بھی اُسپر کالا چھایا ہوا خدا کی پناہ سواے تاریکی کے کچھ اور نظر نہ آتا تھا جب جہاز وہ کنارے پر آیا تو اُسمین چاک ہوئی اور ایک درجہ اُسکا کھلا اور اُسکے اندر سے ہزارہا پریزاد نکلے کہ اُنکا اوپر کا جسم پری کا تھا اور نیچے کا مچھلی کا اور ایک مگر نکلا کہ وہ سوگز کا تھا اور اُسپر ایک ساحرہ سوار تھی کہ تمام بدن اُسکا سیاہ تھا تہمد کھاروے کی باندھے کانون مین مندرے بڑے ہاتھون مین لوہے کے کڑے اور جھولی جواہر دوز کاندھے پر ڈالے مگر پر کا ٹھہر اکھنچا اور راد پسر وہ سوار تھی چنانچہ اُترکر کنارے دریا کے ایک نمگیرہ جواہر نگار استادہ کراکر مسند پر بیٹھی اور وہ پریزادین کہ جنکا بدن مچھلی کا تھا یہ اسکی اتیسین جلیسین ہین القصہ جب یہ بیٹھ چکی تو وہ ساحر کہ نام اُسکا ہوشمند جادو ہے ہاتھ باندھکر سامنے کھڑا ہوا اور وہ بندر لنگور چار طرف دیوار پر اور نیچے دیوار کے کھڑے ہین اور وہ مگر جو جہاز سے اُترا ہے اور اُسکی سواری بھی کنارے دریا کے ٹھہری ہے اب عمرو نے چاہا کہ کوئی تدبیر کرون پس اُنھون نے اپنے تئین پریزاد بنایا پر جواہر کے کاندھے پر لگائے پیشواز پہنی دوپٹہ آنچل پلو کا اوڑھا اور قرغول اور باد مہرے جبرئیل علیہ السلام کے پانون مین باندھکر اونچے ہوئے اور وہان سے حقہ آتشین داغ کر جو پھینکا تو صدا تڑاقے کی بلند ہوئی اور آپ نیچے اُترے اور ایک خط کہ جسپر مہر افراسیاب کی تھی وہ لاکر اِس قیر جادو کے ہاتھ مین دیا اور کہا منم فرستادہ افراسیاب غرض یہ اُٹھی اور آداب بجالائی اور خط ہاتھ مین لیا اُسے کھولا تو اُسمین لکھا تھا کہ اے قیر جادو یہ بہن ہے حسین جادو کی جسے ہمنے بھیجا ہے اور یہ نہایت سحر مین دخل رکھتی ہے پس آگاہ ہوجاؤ کہ عمرو باغ فنا کے پاس آکے پہونچا بس عمرو کا نام پڑھنا تھا کہ اُسکو یعنی

قیر جادو کو غلمان ہوا یہ اُٹھکے اُس اژدر پر سوار ہوئی اور وہ اژدر جہاز پر گیا اور جہاز چل نکلا ہوشمند جادو کھڑا دیکھ رہا تھا اور خیال اُسکا اس طرف تھا عمرو نے دیکھا کہ قیر جادو تو گئی پس اُنھون نے خنجر نکال کے ایک ہاتھ جو مارا تو سر ہوشمند کا کٹ کر گر پڑا غل ہوا تاریکی ہوگئی آواز آئی کہ مارا اُس شخص کو کہ جسکا نام ہوشمند جادو تھا اور قیر جادو جو گئی تو اُسنے ایک جگہ پر ایک خط افراسیاب کو سحر سے لکھکر بھیجا مضمون اُسکا یہ تھا کہ اے شہنشاہ معلوم ہوا کہ عمرو باغ فنا کے قریب پہونچا ہے اب آپ مہربانی سے دمبدم کی خبر عمرو کی مجکو لکھتے رہیے اور جس پری کو کہ آپ نے بھیجا ہے وہ یہان آکے پہونچی لیکن مین نے کچھ توجہ اُسکے حال پر نہین کی اور یہان اب جو دیکھا تو وہ دریا اور دیوار سب غائب ہوگئی سوائے جنگل کے اور کچھ نظر نہ آیا اور عمرو اُدھر چلے کہ جدھر سے آئے تھے جب ایک کوس بھر کامل راستہ اُنھون نے طے کیا تو انکی پشت کی طرف آگ لگی ہوئی معلوم ہوئی اور اسقدر گرمی ہوئی کہ یہ بیچین ہوگئے اور پشت کی طرف جو انھون نے دیکھا تو جیسے چراغ جلتا ہے کبھی بجھ جاتا ہے کبھی روشن ہے اور جہان سے کہ یہ آئے ہین وہان سے یہانتک برابر جلتا چلا آتا ہے پھر جو دیکھا تو ایک شیر گیارہ ہاتھ کا بہت فربہ اور اُسپر کاٹھ کھنچا ہوا اور ایک ساحر سوار ہے اور وہ شیر اس طرف کو آتا ہے اور ایک کھوتٹا ہے سیاہ کہ وہ شیر اُسکے قریب آیا اور خواجہ بھی ایک تیر کے پرتاب پر آگے چلے تو آواز آئی کہ اے ببر سوار ذرا اِدھر دیکھ اُس ببر سوار نے پیچھے پھر کر جو دیکھا تو ایک نازنین بہت خوبصورت حسین کو استادہ پایا پس اُس نازنین نے کہا کہ اے ببر سوار بہت خبردار اور ہوشیار رہنا کہ عمرو آپہونچا ہے عمرو تو گلیم اوڑھے ہوے تھے انکو تو اُسنے دیکھا نہین لیکن آپ ایک کنوان تھا اُسمین کود کر غائب ہوگئی اور عمرو آکر اُسی جگہ ٹھہرے اور وہان ایک ٹیکرا ہے چھوٹا سا اور اُس ٹیکرے پر دس بارہ درخت آگ کے ہین کہ اُنمین سفید پھول کھلے ہین کلیان لگی ہین اور کچھ پھل سبز ہین اُس ٹیکرے پر خواجہ عمرو بھی آئے کہ اس ببر سوار نے اُس شیر کو اشارہ کیا کہ اُسنے وہان خاک پانون سے ہٹانا شروع کی اب عمرو حیران ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے مگر خاموش ہے غرض ایک چٹان پتھر کی جب خاک کو ہٹایا تو نکلی اب دیکھا خواجہ عمرو نے کہ ایک تہخانہ ہے اور اُسمین صندوق اور جاندانی رکھی ہے اور اس

ببر سوار نے اُس صندوق کو کھول کر ایک قالین نکالا اور اُسکو بچھا کے مسند زرتار بچھائی اور بوتلین شراب کی اور جام نکال کے رکھے اور ایک جامہ دانی کھول کے ایک خفتان بہت بھاری نکال کے پہنی اور ایک مندیل جواہر نگار پہنی اور ایک صندوق کھولا اُسمین سے بت جواہر نگار طلائی و نقرئی پتھر کے نکال کے سامنے رکھکے پوجا کرنا شروع کیا اور جہان سے یہ آیا تھا وہان تک لو اُٹھتی ہوئی معلوم ہوتی تھی اب جو اسنے سحر کیا تو سلسلہ ایک تختہ آگ کا روشن معلوم ہوتا ہی اور تمام صحرا آگ کا ہی اور سامنے اسکے کچھ دانے مارے کہ وہ زمین پھٹ گئی اور کچھ دانے مارے کہ تین طرف اُسکے دیوار سیسے کی بنکے تیار ہوئی اور شیر گرد اسکے اس طرح پھر رہا ہی کہ جیسے کوئی پہرہ دیتا ہی جب یہ سب اپنی نگہبانی کر چکا پھول اور چانول بتون پر چڑھا چکا تو اسنے پھر ایک صندوق نکالا اور اُسکے پٹرے کو سحر پڑھ کے کھولا تو اُس صندوق کے اندر سے ایک پریزاد قامت رشک شمشاد آنکھین غزال صحرائے رعنائی رخسارہ آفتاب فلک زیبائی بال اُسکے پر پیچ کہ سنبل کے پیچ اُسکے سامنے ہیچ تمام جواہر کے گہنے مین لدی ہوئی پوشاک نفیس و نادر پہنے نکلی اور ایک طنبورہ بہت تحفہ نکالا اور اُس ساحر کے ہاتھ مین اُس پری نے دیا اور جام شراب سے بھر کر اُس پری نے آپ بھی پیا اور اُسنے بھی پلایا اسوقت خواجہ عمرو بھی پاس آ بیٹھے اور آپنے بیہوشی شراب مین ملادی اور اُس پری کے کان مین کہا کہ ای پریزاد مین ہون خواجہ عمرو کہو کہ تمھارا کیا حال کرون وہ پریزاد حیران ہوئی کہ کوئی نظر تو آیا نہین یہ آواز کہان سے آتی ہی اسنے اُس ساحر سے کہا کہ ای شخص سُنا تو نے کوئی کہتا ہی کہ مین ہون خواجہ عمرو اُسنے کہا تو دیوانی ہی عمرو کے آنے کی خبر جو سُنی ہی یہ اسکا خیال ہی یہ پریزاد چپ ہو رہی اور شراب ان دونون نے پھر پی کہ آثار بیہوشی کے ظاہر ہوئے اور طنبورہ اُسکے ہاتھ سے چھوٹا یہ جھکا اُسکے اُٹھانے کو بیہوش ہو گیا ادھر وہ جو شیر ہی وہ اسی ساحر کے سحر کا ہی اسکے بیہوش ہونے سے وہ بھی چپ ہوا اسوقت خواجہ نے گلیم کو اُتارا اور اُس پری کو ہوشیار کیا اور کہا کہ ای ملکہ تم اپنا حال بیان کرو کہ تم کیونکر اس کافر کے بس مین آئین اور تمھارا نام کیا ہی اور زیور مین بھی دیکھا تھا کہ نام اُسکا کھدا ہے مشہیال بن شہرخ خواجہ کو یقین ہوا کہ یہ رشتہ مین ہو گی آسمان پری کے اس سبب سے تاکید اُسنے پوچھا اُس پری نے کہا کہ نام میرا دردانہ گوہر پوش ہی اور گوہر نگار جو ملک ہے

وہ میری ماں کا ہے شامت اعمال میری کہ شہپال بن شہرخ کا عُرس ایک مقام پر ہوتا ہے
اور وہاں سب ساکنان قاف جمع ہوتے ہیں اور ناچ ہوتا ہے اُس عرس میں میں بھی گئی
دیکھا تو یہاں تمام پریزادیں اور جن جمع ہیں میں بھی بیٹھی کچھ دیر کے بعد خبر سنی کہ قہقہہ
حبشی کی اولاد میں جو دیو ہیں اُس وقت فوج لیے آتے ہیں اور شب خون مارین گے
پس سب پری زاد اُٹھ اُٹھ کے ہر طرف کو روانہ ہوگئے اور میں بھی اپنے تخت پر سوار
ہو کر شب تاریک میں چلی تو راستہ بھول کر اس جنگل کی طرف آنکلی اس ساحر نے
مجھکو دیکھ کہ گرفتار کیا اور اسکا بھائی تھا ایک ہوشمند جادو نام اُسنے
جو سحر کیا تو میرے دیو بھاگے اور میں اسکے قید میں آئی اور اِسنے لا کے مجھے اسطرح
رکھا کہ جسطرح تمنے مجھے دیکھا اب مجھکو بارہ برس قید ہوے گذرے اور یہ سُنکر
عمرو نے کہا کہ تمہیں کچھ حال یہ بھی معلوم ہے کہ قیر جادو کہاں رہتی ہے اُسنے کہا کہ دیکھو
سامنے وہ کنواں ہے سیاہ اُسکے اندر ایک ساحرہ ہے کہ نام اُسکا راز دار جادو ہے
اُسکے پاس قیر جادو آکر مشورہ ہر ایک بات کا کرتی ہے اور کچھ کنیزیں ہیں کہ انکے پاس جو
زیور ہے وہ سحر کا ہے اور اُن زیوروں میں کسی میں منہ کتے اور لنگور اور بندر کا بنا ہے اُسوقت خواجہ
عمرو نے ایک کنیز کو صورت نگار کی زنبیل سے نکال کے جام حضرت الیاس علیہ السلام کا
لیکے چھینٹا پانی کا اُسکے منھ پر دیا اور کہا کہ یا حضرت الیاس اسکی صورت دردانہ پری کی ہو
جاے پس اُسکی ویسی ہی صورت بن کے تیار ہوگئی اُس سے انھوں نے کہا کہ تو جانتی
ہے کہ میں تیرے سر پر ہر وقت موجود ہوں ایسا نکرنا کہ جو میں تجکو قتل کر ڈالوں تجھے چاہیے
ہے کہ یہ ساحر کہ نام جسکا بران بر سوار ہے اور یہ جو پریزاد بیٹھی ہے دردانہ ہے اسپر
یہ عاشق ہے پس نام تیرا دردانہ پری ہمنے رکھا تو اس ساحر کو جسطرح ہوسکے قتل کر ڈالنا
یہ کہکے پڑیا دارو بیہوشی کی اسکو دی اور دردانہ پری کے پنجرے اُتار کے اسکو
پنہائے اور دردانہ کو داخل زنبیل کیا پھر فتیلہ رفع بیہوشی بران بر سوار کو دیا اور
آپ گلیم اوڑھلی بران چھینک مار کے ہوشیار ہوا اُٹھ بیٹھا اُس وقت کہا نقلی
دردانہ نے کہ تونے تو اب خوب طور نکالا ہے کہ جا کے اور جگہ شراب خواری کرتا ہے اور یہاں بیہوش

ہوہو کرکے گرتا ہی بہران ببر سوار نے کہا کہ مجھے قسم ہی جمشید اور سامری کی جو مین کہین جاتا ہون
مجھے فرصت ہی کہان ہوتی ہے یہ تذکرہ ہو رہا تھا کہ ایک کنیز سامنے سے پیدا ہوئی کہ اُسکے
گلے مین جو طوق ہے اُسکا مُنہ کتے کا ہے بجاے جاند وہ کنیز سامنے بہران ببر سوار کے آئی
اور کہا کہ تمکو یاد کیا ہی ملکہ قیر جادو نے اُسوقت بہران نے کہا دردانہ پری سے کہ تم
ذرا یہان ٹھہرو مین جاتا ہون اور ابھی آتا ہون یہ کہکے یہ تو چلا گیا لیکن خواجہ عمرو نے گلیم آتا
کے اُس کنیز کے حباب بیہوشی مارا کہ وہ بیہوش ہو کر گری طوق اُسکا اُتار کر گلے مین پہنا اور اُسکی
صورت آپ بنے اِس عرصہ مین بہران ببر سوار آیا اور اُسنے دردانہ نقلی کو تو صندوق مین بٹھایا
اور سحر جو کیا تو بڑا بند ہو گیا اُس صندوق کو اُٹھا کے دونون ہاتھون سے سر پر رکھا اور شیر پر بیٹھ
کے چلا خواجہ جو کنیز بنے تھے یہ بھی چلے اور جا کر پہونچے اُس کنوین پر کہ جسکو دردانہ نے بتایا
تھا بہران جھم سے کود پڑا خواجہ بھی کودے غلطان و پیچان پیچان و غلطان جب تہ پر
پہونچے تو دیکھا کہ ایک دروازہ ہی اُس دروازے مین جب گئے تو دیکھا مکان بنا ہوا ہے
اور اُس مکان مین ایک تخت بچھا ہی اُس تخت پر ایک ساحرہ یعنی راز دار جادو بیٹھی ہی
اِس بہران ببر سوار نے وہ صندوق راز دار کو دیا اور کہا ای ملکہ اسے اپنے پاس رکھیے مجھے
آجکل نہایت اندیشہ و فکر ہے کسلیے کہ وہ کہنہ دزد آیا ہی راز دار جادو نے وہ صندوق لیکر
ایک الماری اُس مکان مین تھی اُسمین رکھا اور سحر سے اس الماری کو بند کر دیا اور بہران ببر سوار
نے راز دار جادو سے کہا کہ ای ملکہ اب چلو قیر جادو کے پاس اِسنے کہا اچھا چلو بس
اِسنے ایک تخت سحر سے بنایا اور اُسپر کچھ میوہ مٹھائی رکھی عمرو نے کہا کہ اے بی بی
مین بھی چلون کیونکہ اب تو کچھ کام نہین اِسنے کہا چلو بس اُس تخت پر بیٹھ کے مع
چار کنیزین اور ببر سوار اُس مکان مین ایک دروازہ ہی اُسکو کھول کے روانہ ہوئی عمرو
اپنے دل مین کہتا ہے کہ حقیقت مین کیونکر آنا ہوتا اس جاتک مگر خدا نے پہونچایا اب کچھ دور
چلا تھا وہ تخت کہ ایک دھنوان معلوم ہوا کہ جیسے رستہ نہین ہے راز دار نے سحر پڑھا
کہ وہ دھنوان شق ہوا اور وہ تخت آگے چلا اب ایک دیوار سیاہ رنگ کی معلوم
ہوئی اُسپر بھی راز دار نے سحر پڑھا کہ دروازہ معلوم ہوا اُس دروازہ مین وہ تخت گیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پھر ایک میدان مین پہونچی اور وہان بھی ایک دیوار نظر آئی راز دار جادو نے سحر پڑھ کے
دروازہ اُسمین بھی پیدا کیا اور وہ تخت چلا اسی طرح دس دیوارون مین دس دروازہ
پیدا کر کے راستہ کیا اور جب اُن دیوارون سے نکلی تو کنارے پر سمندر کے پہونچی
وہان راز دار جادو نے تخت کو روکا اور کچھ سحر پڑھ کے ماش کے دانے سمندر
مین پھینکے شعلہ آتش کے نکل نکل کے غائب ہوے اور کچھ زمانہ گذرا تھا کہ شور
و غل سمندر مین پیدا ہوا اور پانی کو اسقدر تلاطم ہوا کہ کشتی آسمان اُسمین ڈوب
جاتی تو عجب نہ تھا اب جو دیکھا تو ایک مگر ہے بہت بڑا کہ وہ جست کر کے کبھی سیدھا
کبھی ترچھا ہوتا ہوا آتا ہے جب وہ آ کر کنارے پر پہونچا تو ایک بجلی چمکی اور آواز
آئی کہ سب کی آنکھین بند ہوگئین اور ایک دیوار آتشین بنکر تیار ہوئی عمرو نے دل
مین کہا کہ قدرت خداے لایزال کی ہے کہ جو اُسنے مجھے یہانتک پہونچایا نہین تو کوئی
صورت پہونچنے کی نہین تھی اور کسقدر راسنے اپنی حفاظت کی ہے الحاصل جب دیوار
آتشین بھی اٹھ چلی تو اُس مگر نے مُنھ کھولا اور اُسمین سے یہ قیر جادو نکلی اُسوقت
عمرو کو خوف معلوم ہوا اور اسنے الگ جا کے اُس کنیز کو زنبیل سے نکالا کہ جو بُلانے ہیران
بہر سوار کو گئی تھی اُسے کپڑے پہنا کے اور طوق گلے مین ڈال کے ہوشیار کر دیا اور آپ گلیم اوڑھ
لی وہ کنیز حیران ہوئی کہ مجھے یہان کون لایا اور اسی حیرت مین وہان سے چلی اور کسی سے
کچھ نہ کہا اور یہان قیر جادو نے سحر کیا کہ شعلہ آ کے گرا کہ ہیران بہر سوار بیہوش
ہوا اور پانچوان کنیزون پر شعلہ گرا کہ وہ بھی بیہوش ہوئین یہ اسنے اسواسطے
کیا کہ یہ لوگ میرے راز کو نہ سُنین جب یہ بیہوش ہوگئین تو راز دار جادو
جو کھانا اور مٹھائی لائی تھی وہ اُسنے بھی کھائی اور قیر جادو نے بھی کھائی جب
کھانے سے فرصت ہوئی تو کہا اُسنے اے راز دار جادو مین پہلے کچھ دن ہوے ہین کہ
عرس مین خداوند قابیل کے گئی تھی اور مجھے افراسیاب نے نہین پوچھا تھا مین
چاہتی تھی کہ مجھے وہ خود بلائے اور مجھسے کچھ کام لے اور میری قدر کرے چنانچہ
اُس عرس مین بھی دعا مین نے مانگی تھی وہ دعا میری قبول ہوئی کہ افراسیاب نے

اتنا بڑا کام مجھسے لیا کہ باغبان قدرت پر مجھکو فوق دیا لیکن عیارون سے مجکو نہایت خوف ہے خصوصاً یہ کہنہ وزو عمرو بن امیہ ضمری تو کسی جا رحم نہین کرتا اب مین پھر جاؤنگی خداوند قابیل کے معابد مین اور دعا کرونگی کہ کوئی شئی ایسی مجکو ملے کہ وہ میری حفاظت کو کافی ہو اور دست ظلم عیاران سے نجات ملے جب تک خداوند قابیل اپنے منھ سے نہ فرمائینگے کہ جا ہمنے تجکو یہ شئے عنایت کی اسوقت تک مین ہرگز نہ مانونگی اور وہین رو رو کر اپنی جان دونگی اسمین رانہ دار جادو نے کہا کہ چند روز بہت خراب ہین اور حضور کتاب سامری مین ملاحظہ فرمائین اسمین تو سب کے راس اور دن لکھے ہین قیر جادو نے کہا کہ تمنے خوب بتایا یہ کہکے جھولی مین سے اوراق سامری و جمشید کے نکالے اور اُنکو دیکھا تو بہت خوش ہوئی اور کہا کہ وہ دن آج ہی کا ہے کہ جو ناقص ہے اب مین چلتی ہون خداوند قابیل کے معابد پر یہ کہکے اسنے تخت سحر بنایا اور اُسپر بیٹھکے چلی اور رانہ دار جادو اپنے تخت پر روانہ ہوئی راستہ مین انواع انواع طرح کے سحر کرتی جاتی تھی کہین جنگل مین آگ لگا دیتی تھی اور کسی جا موتی برساتی تھی اسی طرح سے جب یہ معابد قابیل پر پہونچی تو وہان دیکھا کہ بہت سے کٹیشان اور رہبان و تیت جوگی بڑے بڑے ساحر زبردست بیٹھے ہین اور ایک گنبد بلور بنا ہے گرد اُسکے احاطہ کھنچا ہے اس احاطہ مین درخت انواع اقسام کے طلسمی لگے ہین کہ اُن درختون مین پھل کی جگہ انسانون کے سر لٹکتے ہین اشعار

قریب اگ حوض اسمین خون لبریز	کنارون پر کشیدہ خنجر تیز
کہین پتھر کے انسان وہ بھی گویا	اُسے دیکھا تو سارا باغ رویا
پکارا ایک نے اُسطرف کو	کہا اُس دوسرے نے دور بھی ہو
درخت اکثر مگر سب کا جدا رنگ	نہ ملتا ایک سے بھتا ایک کا رنگ
زمین شفاف رستہ صاف درو	نہال سبز شل باغ بید ا
کوئی پتھر زمرد سے بھی خوشتر ب	کوئی مانند لعل سرخ نایاب

اس گنبد بلور مین گھنٹے ٹنگے تھے آفتاب سحر نکلا ہوا تھا ایک تیلہ شیر کا ایک تخت صندلین پڑ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رکھا تھا اور جوگیون پہ چھوٹے چھوٹے بت تیتا تیتا دم خبنتیا سر گائے کا بچھڑا القائے کا بچھڑا لقائے زرین تن لاثانی منات معلی تابوت معلق صندق معلق فرعون شاہ نمرود شاہ شداد ہامان لوٹم لوٹک جھوٹم جھوٹک ادھو بدھو خداوند بینا رہ نشین وغیرہ رکھے تھے عمرو نے کہ گلیم اوڑھے ہوئے ہین اُس بت کے کہ جو قابیل کی شبیہ ہے بیٹھ کے پیچھے اپنے تئین پہونچایا اور کھڑے رہے اُسوقت قیر جادو آئی گھنٹے اور ناقوس بجے جی جی کار کا اتیتون اور جوگیون نے خداوند قابیل کے غل کیا اور ملکہ قیر جادو نے جاکر اُس بت کے پانون پر سر رکھا اور رو رو کر عرض کرنے لگی کہ یا خداوند قابیل میری فریاد کو پہونچیے ورنہ اپنا گلا کاٹ ڈالون گی یہ کہکر خنجر اسنے نکالا اسوقت عمرو نے اُس بت کے منھ سے منھ ملا کے کہا کہ او قحبہ یہ ہمارے سامنے مرمچیا پن کرتی ہے اسنے ہاتھ باندھے اور کہا کہ یا خداوندمین کیا عرض کرون جو میرا حال ہے اُس کہنہ وزد کے مارے ڈر کے کوئی چیز ایسی عنایت کیجیے کہ جس سے مین محفوظ رہون بس اسنے حقہ آتشین داغ کہ چمک مثل برق کے پیدا ہوئی اور آواز تڑاق تڑاق کی آئی اور کہا کہ اے مالزادی تو اس قابل تھوڑی ہی کہ جو ہم کچھ تجکو دین اسنے پھر منت کی اور سجدہ کیا اُسوقت آپ نے کہا کہ اچھا ہم اپنی ایک حور قدرت کو تیرے پاس بھیجین گے کہ وہ تیری حفاظت کرے گی قیر جادو نے کہا کہ یا خداوند قابیل مین تیرے تصدق بھیجئے آپ اس حور کو اسنے کہا کہ اچھا تو جا مین بھیجتا ہون بس یہ وہان سے پھری اور پھرتے وقت اسنے کئی ہزار اشرفیان پایہ بت پر چڑھائین اور نہایت خوش اور بشاش ہو کر باہر گنبد کے آئی اُس وقت خواجہ عمرو گنبد کے باہر نکلے اور علیحدہ جاکر انھون نے صورت اپنی حور کی ایسی بنائی کہ بدر کامل پیشانی کو دیکھکر سجدہ کرے اور حیران رہے خال ہندو چمنستان رخسار مین بسان غنچہ گل ہے نہین نہین حور کی آنکھ کا تل ہے یا ہندو بھی حافظ قرآن ہے روئے کتابی پر وہ تل بصد خوبی نمایان ہوا ابروے پرخم مہ نوبین قاب قوسین کا مرتبہ عیان ہے یا کشیدہ کمان بھی زلف رسا کو مشک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ختن کہنا خطا ہے عاشقون کی گردن کی زنجیر ہے لیلی دل کو مجنون کی طرح اسی کا سودا ہے رخسارہ دونون آئینۂ حلبی ہین سرمایۂ خوبی ہین دہن تنگ درج گوہر ہے دندان سنگ مروارید کے ہمسر ہین سینۂ صاف پر کچون کا ابھار نیا جوبن اور نئی بہار

مسدس

لب شیرین کا وہ عالم ہے کہ شیرین ہو فدا	لیلی زلف سے لیلی بھی ہو زنجیر بپا
شکل یوسف جو کبھی سامنے آئی تو کہا	سامنا میرا اسی حسن پہ اچھا اچھا
شان اللہ کی اللہ خدا کی قدرت	آپ بھی اتنے ہوے واہ خدا کی قدرت
بدر پیشانی کو دیکھے تو جھکے سر بہ سجود	کہکشان کو ہے فقط مانگ کی نسبت سے نمود
خال ہندو کا ہوا گلشن عارض مین ورود	سونگھکر بوئے بڑھے مومن کی طرح کیون نہ درود
تل سیہ روے کتابی پہ نمایان دیکھو	طفل ہندو بھی ہوا حافظ قران دیکھو
دل کیا نذر کیا جسکو اشارا اسنے	غم مین ڈوبا وہ کیا جس سے کنارا اسنے
سیکڑون کو نگہ ناز سے مارا اس نے	تیغ کے گھاٹ ہزارون کو اتارا اسنے
تیغ ہے ابروے پرخم تو مژہ ٹیڑھی ہے	قدر انداز بھی ہے صاحب شمشیر بھی ہے
برق پر برق گرائے وہ شرارت اسمین	گرمیان شعلہ کی سیماب کی خصلت اسمین
ناز کی وہ کہ سوا گل سے نزاکت اسمین	ماہ کنعان مین کہان ہے جو صباحت اسمین
گردش چشم فسون ساز غضب چکر دے	بوٹی بوٹی کی پھڑک جان کو بسمل کردے

اس صورت سے بنکر حلۂ سبز پہن کر کہ اس حلہ کا ایسا رنگ تھا جسکی سبزی آنکھون مین کھپی جاتی تھی اور یہ خاص انھین کے واسطے ہے کہ یہ زنبیل سے کہ جس مین سات شہر سات بیابان اور باغ و دریا ہین نکال لیتے ہین بس تخت زبرجد شاہ پر سوار ہو کر کہ وہ تخت اڑتا ہے یہ ملکہ قیر جادو کے پاس اسی گنبد بلور کی طرف سے آئے اور پکارے کہ ہم **حور قدرت** خداوند **قابیل** **قیر** جادو انکو دیکھکر اٹھ کھڑی ہوئی اور اس حور نے کہا کہ اے ملکہ تم اپنی آنکھین بند کرو تو مین یہ تخت بھجوادون راز دار جادو اور قیر جادو نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

انکھون کو بند کیا عمرو نے تخت کو زنبیل مین ڈال کر کہا کہ لو آنکھین کھول دو غرض
قیر جادو عور قدرت کو لیکر چلی وہ تخت اُڑتا ہوا چلا عور قدرت
کو بھی اپنے پاس تخت پر بٹھا لیا اور کنارے سمندر کے راستہ طے کر کے
آئی عمرو اپنے دل مین بہت ڈرا کہ ایسا نہو کہ یہ مجھکو سمندر مین لیجاے پس
انھون نے کہا کہ اے ملکہ قیر جادو تمھین اب کیا غرض ہے کہ تم
سمندر مین جاؤ کسی کی کیا طاقت ہے جو تمھاری طرف آنکھ اُٹھا کے دیکھے اس
کہنے سے اسکی خاطر جمع ہوئی اور یہ اب چلی بہران ببر سوار اور کنیزین
جو وہان بیہوش تھین انکو بھی ہوشیار کر کے ساتھ لے لیا اور اُس مکان مین
جہان رازدار جادو رہتی تھی آئی اور اس سیاہ کنوئین سے نکل کے
باہر جو آئی تو دیکھا کہ میدان آتش خیز نظر آتا ہے آگ ہر مقام پر لگی ہوئی ہی
اب اسنے چاہا کہ مین تخت پر سے اترون اُس وقت تین طرف سے ابر پیدا ہوا ایک تو
گنبد نور کی طرف سے ایک طلسم باطن کی طرف سے اور ایک اُدھر سے
جہان پر پل پریزادان تھا اور وہ ابر آتے آتے اس میدان کے روبرو ہوا برآیا
قیر جادو نے ایک ساحرہ سے کہا کہ جا دریافت تو کر کہ یہ ابر کیسے ہین وہ ساحرہ
اُڑ کر گئی اور پھر آئی تو اُسنے کہا کہ شہنشاہ نے آپکی حفاظت کے واسطے زرافشان
جادو کو کہ جو وزیرزادی ملکہ ظلمت نور چشم کی ہے بھیجا ہے دو سردار اور بھی اسکے ساتھ
ہین یہ سُنکے اس قیر جادو نے ایک پتھر سیاہ نکال کر اُسپر پڑھا اور ایک طرف کو
پھینکا کہ بجلی چمکی اور آنکھون مین ہر ایک کی چکاچوندھ آئی پھر جو آنکھین ملکہ دیکھا تو ایک
بنگلہ تنا ہوا سیاہ رنگ کا پایا اس عرصہ مین زرافشان جادو بھی مع اُن سردارون
اور چند سپاہ کے اسکے پاس آئی اسنے کہا کہ اے زرافشان تم اس بنگلہ مین ہو پھر اسنے
کچھ سحر پڑھکے اور ایک پتھر پر دم کر کے پھینکا تو ادھر چمک ہوئی کہ آنکھین سبکی خیرہ ہوئین اور
ایک محلسرا بنکے تیار ہوئی پھر اُسنے تیسری طرف ایک پتھر کی سحر پڑھکر ماری کہ چہل ستون
بنکر تیار ہوا اسمین اُن سردارون کو اور فوج کو رہنے کا حکم دیا وہ سب اُترے اب قیر جادو

نے سحر کیا کہ ایک چوکا تختون کا اُس میدان مین بچھ گیا اور اُسپر فرش بچھا کر مسند زرتار بچھائی اور اُسپر قیر جادو بیٹھی اور سامنے وہ حور بیٹھی اور وہ دونون سردار مع دوسو ساحرون کے آگے بیٹھے اور اُن سردارون نے کہا اے ملکہ قیر جادو شہنشاہ نے ہمکو تمھاری حفاظت کے لیے بھیجا ہے اور اب ہم ہر طرف دیکھتے رہینگے اور حفاظت کرینگے القصہ اُس حور قدرت نے بین بجانا شروع کی اور کشتیان شراب کی آئین اُسوقت عجب سمان بندھا پھر اُس حور قدرت نے کہا کہ اے ملکہ جو مین کہون وہ کیجیے اسنے کہا کہ مین تابعدار ہون حور نے کہا تو پھر شراب منگوایے اُسوقت قرابے شراب کے اور گلابیان مئے ارغوانی کی موجود ہوئین خواجہ نے اُس شراب کو کنٹر مین اور جام مین اور صراحی مین اُلٹ پھیر کرنا شروع کیا اور اُسی اُلٹ پھیر کرنے مین بیہوشی ملادی اور وہ بیہوشی ایسی قاتل تھی کہ خدا اپنی پناہ مین رکھے اور جام بھر کے قیر جادو کو دیا پھر تین جام تو اسکو پلائے باقی زرافشان اور رازدار جادو اور بران ببرسوار وغیرہ سب کو دو دو ایک ایک جام اسنے پلائے کہ اُس نشہ کی حالت مین ہر ایک کو تماشہ عجیب وغریب نظر آنے لگا قیر جادو نے کہا کہ خداوند قابیل تشریف لائے ہین عمرو نے کہا کہ تعظیم کو اُٹھیے یہ گھبرا کے اُٹھی بیہوشی نے طمانچہ مارا سر نیچے ٹانگین اوپر دھم سے گری اسکے اُٹھانے کو جو اُٹھا وہ جہان سے اُٹھا سب محفل بیہوش ہوگئی اُسوقت خواجہ نے خنجر نکال کر سب کے سر کاٹ ڈالے اور قیر جادو کو سیسہ گرم کر کے سنسی سے منھ کھولکے ملادیا صداے گیرو دار و گیر آنے لگی پتھر برسنے لگے اندھیرا ہوگیا آواز آئی کہ مارا مجکو نام میرا قیر جادو تھا نعشین انکی کچھ بوم شوم اُٹھا کے لیگئے اور کچھ برکارہ آتش گنبد نور کی طرف چلے اور کچھ طلسم باطن کی طرف یہان افراسیاب تخت شاہی پر بیٹھا تھا کہ کچھ شرارے باغ فنا کی طرف سے اور میدان آتش خیز کی طرف سے آتے ہین بس یہ اُٹھکے چلا جب پانچ چار کوس نکل آیا تو وہان اُسنے دیکھا کہ باغ فنا کی طرف اندھیرا ہے بس یہ خاک پر بیٹھ گیا اور کچھ پڑھنے لگا پھر اسنے ہاتھ ملے اور دو انگلیون کی قینچی بنا کے جو دیکھا تو اُسکو اندھیر انظر آیا اُسنے اپنی چھنگلیا کاٹ کے خون نکالا اور اُسکو ہتھیلی مین ملا اب اسکو صاف نظر آیا دیکھا اسنے کہ قیر جادو مری پڑی ہے اور صدہا ساحرون کی نعشین پڑی ہین اور ایک نازنین کہ اُسکے ہاتھ مین خنجر خون آلودہ ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کھڑی ہے یہ دیکھکر اُسکو غصہ آیا اور چاہا اسنے کہ مین خود جاؤن لیکن چھینک آئی اور سلیح سر سے
گر پڑا بدشگونی جو ہوئی یہ خود تو نہ گیا مگر اسنے زمین پر دستھٹر مارا کہ وہ زمین پھٹی اور اسمین سے
تین ساحر نکلے ایک کا نام مرتخ جادو دوسرے کا طیفور جادو تیسرے کا چار چشم جادو
کہ اوسکی دو آنکھین کنپٹی کے پاس ہین اور مثل شعلہ کے چمکتی ہین افراسیاب نے
اُسنے کہا کہ تم تینون جاؤ اور ان باغبان کو مار دیں یہ تینون چلے راوی کہتا ہے کہ عمرو نے
چلتے وقت گلچین جادو کو بھی زنبیل مین ڈال لیا تھا اب عمرو نے چمک تیھری نکال کے
ایک کاغذ نکالا اور اُسکو لپیٹ کر جلایا منہ کے پاس رکھدیا قیر جادو کے پھر گلچین کو زنبیل سے
نکالا اُسنے جو دیکھا تو کہا خواجہ آپ ہی کے واسطے عیاری ہے عمرو نے اُس میدان
مین جہان کنوان تھا اُس مقام پر کچھ مکان کچے پکے بننے تھے مگر بسبب سحر کے نظر نہ آتے
تھے اب دکھائی دینے لگے اور گلچین چلی ایک مقام پر جا کے جو پہونچی تو دیکھا کہ چمن ہو گلاب کا
اور ایک درخت اُس چمن کے بیچ مین لگا ہی اور اسمین ایک پھول ہی گلاب کا بہت بڑا گلچین جو
اُس چمن مین آئی اُن درختون سے آوازین عجیب و غریب آنے لگین لیکن اُس گلچین نے اُس پھول کو
توڑا اور عمرو نے باغبان قدرت کو بھی زنبیل سے نکالا اور اُس پھول کو جلا کر دھوان
اُسکا آنکھون مین باغبان قدرت کے دیا آنکھون سے پانی نکلنا شروع ہوا
اور عمرو نے ایک کنٹھا زنبیل سے نکالا کہ اُس کنٹھے کو گلے مین باندھا اور گلیم اوڑھے
ہوے یہ سر پر باغبان قدرت کے کھڑے ہین اب کنٹھے پر کچھ شمار کرنا شروع کیا اُسوقت
مرتخ جادو آکے پہونچا اور اُسنے چاہا کہ مین باغبان قدرت کو پکڑ لون باغبان قدرت
کی آنکھین روشن ہو چکی تھین اسنے اٹھکر ایک تلوار سحر کی جو مرتخ جادو پر ماری تو وہ ٹانگون
کے راستہ سے نکلگئی صداے دار و گیر برپا ہوئی اُسوقت طیفور جادو آکے پہونچا اور اُسنے
ایک ترنج سحر کا باغبان قدرت پر مارا لیکن لشکر اسلام کی طرف سے ایک ابر نمودار ہوا اور
ملکہ نافرمان جادو آکر پہونچی باغبان قدرت نے طیفور جادو کے نارنج کو سحر سے کاٹ
دیا اور نافرمان جادو نے مٹھ دانے سرسون اور رائی کے طیفور جادو پر مارے اُسنے
بھی سحر پڑھکر دستک دی کہ وہ دانے اُلٹے پلٹ گئے اور اسنے ایک ترنج نکال کر

جھولی سے نافرمان جادو پر مارا کہ نافرمان جادو بیہوش ہوگئی اسوقت ملکہ بہار جادو
جو چلی تھی وہ آکر پہونچی اور اُسنے ایک گجرہ پھولون کا طیفور جادو پر مارا کہ طیفور جادو بیہوش
ہوکر گرا بہار جادو نے اُسکا سر خنجر سے کاٹ ڈالا افراسیاب نے یہ حال جو دیکھا کہ دو ساحر
زبردست مارے گئے ابریق کوہ شگاف کو بُلایا کہ اُسنے آکر ایک صندوقچہ کھولا کہ اُسمین سے
ایک لطہ جواہر کی نکلی اُسوقت سرمایہ برف انداز بھی آیا اور افراسیاب خاک پر بیٹھا ہوا اور
یہ دونون کھڑے ہین افراسیاب نے بارہ ہزار پتلے طلسمی طلب کیے کہ وہ آکر موجود ہوئے
اور یہان چار چشم جادو اور بہار جادو کا سامنا ہوا اور چار چشم نے چاہا کہ پاؤن تخت
سے پکڑ کر کھینچ لون اوسوقت بہار نے نیمچہ اُٹھا کر مارا کہ وہ اُسکے بازو پر اُترا اور بجلی چمکی
آنکھین سب کی خیرہ ہوئین اب جو دیکھا تو ایک پتلی ہے ابر مین غرق اور اُسکے ہاتھ مین
ایک آئینہ ہے اُس آئینہ کو اُس پتلی نے بہار جادو کو دکھلایا یہ آئینہ رو اپنی زلفین
بنانے لگی اور نافرمان جادو بھی اپنے بال سنوارنے لگی اور یہ چار چشم جادو
ہنسنے لگا اور باغبان قدرت کے پاس آیا اور کہا کہ او نمک حرام اب تیری آنکھین اچھی ہوئین
یہ کہکے قریب پہونچا اُسوقت گلچین جادو نے نعرہ کیا کہ او چار چشم جادو کہان جائیگا
میرے ہاتھ سے اب چار چشم جادو نے کہا کہ اے ملکہ تم بھی سنگار کرو اپنے ہاتھ سے
گلچین نے کہا کہ باش کی گذارم تیرا اور اُسنے ایک پھول نکالکر اُسپر مارا اُس پھول سے شرارہ
جو نکلا تو چار چشم جادو پر پڑا یہ دھڑ دھڑ جلکر خاک ہوگیا عمرو نے بہت تعریف کی کہ اے ملکہ سبحان اللہ
کیا کہنا بہار جادو اور نافرمان جادو بھی ثنا خوان ہوئین اور یہ سب اکجا ہوے اور لشکر اسلام
کی طرف چلے قہر جادو نے راستہ کو پھیر دیا تھا باغ فنا کی طرف سے اب سیدھا راستہ
ہوگیا ہے راستہ مین وہ پتلے جو افراسیاب نے بارہ ہزار طلب کیے ہین اُنکو واسطے گرفتاری
ان لوگون کے بھیجا تھا وہ اُنکو ملے اُن پتلون پر عمرو بن امیہ ضمری نے جال الیاسی مارا کہ وہ
سب اُس جال مین پھنسے اُنکو زنبیل مین ڈال لیا اور مع بہار جادو و نافرمان جادو اور
باغبان قدرت و گلچین جادو وغیرہ کے یہ روانہ ہوئے اور ایک جگہ پر پہونچے کہ جہان
تین پہاڑ ہین اور تین ڈانڈے ہین کہ تین طرف کو راستہ گیا ہے ایک تو جانب دریا کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہفت رنگ کہ اُدھر طلسم نور افشان قلعہ کوکب روشن ضمیر ہے اور ایک شہر ناپرسان
کی طرف اور ایک کوہ گلزار کی طرف کوہ گلزار کے وہان پہونچکر باغبان قدرت نے
ایک گنڈلہ گول زمین پر کھینچا اور ایک اور گنڈلہ بڑا کھینچکر ایک مین گلچین کو بٹھایا اور
ایک مین آپ بیٹھا اور ایک مالہ تلسی کا ہزار دانے کا گلچین کے ہاتھ مین دیا اور ایک
اسم بتایا کہ اسکو پانچہزار دفعہ پڑھو اور آپ بھی رائی سرسون ارد نبولے ماش مٹر کے دانے سامنے
رکھکے تلسی کا مالا لیکر کچھ پڑھنا شروع کیا یہان تک کہ گلچین جادو نے اشارہ سے کہا کہ اب
پانچہزار بار پورا ہو چکا بس باغبان نے کچھ اسم سحر کا پڑھکر ایک انگلی اپنی ڈورے سے
باندھی اور اُس انگلی پر پھر کچھ اور پڑھا کہ وہ انگلی سیاہ ہوئی اُسکو چھری سے کاٹا تو
ایک بوند سیاہ خون کی اور ایک بوند زرد خون کی اور ایک بوند سرخ خون کی نکلی اور ایک
چمک ہوئی کہ جس سے سب کی آنکھین خیرہ ہوئین اُسوقت باغبان قدرت نے خواجہ عمرو سے
کہا کہ آپ نکالیے اب اُن تیلون کو عمرو نے جال مین ہاتھ ڈالکر کھینچا تو یہ معلوم ہوا کہ جیسے آدمی کا گلا
ہوتا ہے ایسی کوئی چیز ہاتھ مین آگئی لیکن عمرو نے کھینچ کھینچ کر باہر اُن تیلون کو ڈالا تو وہ
اُڑکر آسمان کی طرف چلے اُسوقت باغبان قدرت نے وہ رائی سرسون مٹر وغیرہ کے دانے
جو آگے رکھ لیے تھے اُن تیلون پر کھینچکر مارے کہ ایک بجلی چمکی اور دھنوان ہوا اور بو چرائھند
کی ایسی آنے لگی کہ جیسے گوشت جلتا ہے غرض وہ سب پتلے جلکر خاک ہو گئے اندھیرا ہو گیا
اور آوازین عجیب و غریب آنے لگین کہ افسوس صد ہزار افسوس مارا اُن شخصون کو کہ جنکا ثانی
نہ تھا پہر بھر کامل اندھیرا رہا قیامت برپا رہی پھر روشنی ہوئی باغبان نے کہا اے خواجہ آپ
خاطر جمع رکھیے عمرو نے ایک خیمہ زنبیل سے نکالا اور فرش کیا پھر ایک ساحر کو بھیجا کہ جاکر
شراب لائے وہ جاکر کسی بستی سے شراب لایا عمرو نے باغبان نے گلچین نے اور سب
ساحرون نے پی گلچین نے باغبان سے کہا کہ اے میرے وارث آپکو لازم ہے کہ خواجہ
صاحب کو ایسا کچھ بتا دیجیے جس سے یہ ہر مقام پر زبردست رہین یہ کلمہ عمرو کو ناگوار ہوا
کسلیے کہ وہ سمجھا کہ یہ دونون جانتے ہین کہ عمرو کے کیے کچھ نہین ہوتا ہے پھر آپ ہی اپنے
دل مین کہا کہ عذر کرنا زیبا نہین ہے اسکو بتانے تو دو دیکھو کیا بتاتا ہے یہ سمجھکر خاموش ہو رہا اور باغبان نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گلچین سے کہا کہ تو احمق ہو گئی ہین بھلا خواجہ کو کیا بتاؤن وہ خود اپنے وقت کے استاد ہین

داستان رنگین وبیان دلنشین آنا شین جادو و پلاس پوش آدم خوار و لفیر جادو و مردم خوار جادو و شبو کا اور بیہوش کرنا مہرخ و باغبان قدرت و گلچین جادو کو باعانت صرصر شمشیر زن و صبا رفتار عیارنیون کے پھر عیاری عیاران لشکر اسلام کی اور مارا جانا ان ساحران مذکور کا اور آنا قہار شعلہ بدن کا اور منگوانا لباس طلسمی افراسیاب کا اور چاک ہو جانا چادر جمشیدی کا برق کے پاس سے اور مارا جانا تنویر آہن کلاہ کا جانا افراسیاب کا مزرعۂ گندم اور نہر حلیمون پر اور وہان جانا قران کا عصاے درخت اراک لیکر اور ملاقات ہونا حوت پر تاجدار فرزند ماہی زمرد رنگ سے اور مارا جانا کرسی نشین جادو اور مہتر جادو کا مزرعۂ گندم پر اور رہائی پانا کوکب و بران و عمرو کا مزرعۂ گندم پر سے اور فتح کرنا کوکب کا دشت فنا کو اور مارنا غضنفر کا اشکال جادو کو اور ملاقات کرنا ملکہ سلطان عنبرین موسے اور جانا لقا کا جانب پردہ قاف وہان ایک اژدہے کو اڑا دینا بارود سے اور ایک دیونی سے ملاقات کرنا پھر اپنے لشکر مین آنا المؤلف

ساقی مرا مے سے منھ دھلادے
مے دینے مین کر نہ مجھ سے تکرار
دل کہتا ہی لا مجھے بھی دے جام
باقی نہین دل کو اب مرے صبر
بغیر از نشہ ہی بیکار ہستی
نہین مے پینے سے ہی دل میرا سیر
بہت بیتاب ہے یہ جان مشتاق
خدارا ساقیا دی اب مے ناب
نویسد یکی نغز دلنواز داستان

نیند آتی ہے مے مجھے پلادے
خاطر مین ہے میرے جوش ساقی
ساقی ترا نیک ہووے انجام
دیگر اشعار آبدار
کرین مجرا مجھے گردن جھکا کر
نہو شیشے مین مے قسمت کا ہی پھیر
و فور شوق سے بیخود ہوا ہون
کہ اپنی جان مضطر ہی یہ بیتاب

ہے لت کے زندگی ہے دشوار
اس دل کو ہی عزم نوش ساقی
ہی عزم کہ انڈ دن صورت ابر
طلب کرتا ہی دل میرا یہ مستی
جھکین تسلیم کو شیشے برابر
بغیر از مے کر اب ہی زندگی شاق
شراب اک جام بالی سی جیا ہون
نہو شیدے جاہ رنگین بیان

شیفتگان گیسوے جانان تقریر دل پذیر خوش بیانی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وو وارفتگان شیرین زبان کلام نمکین مطلوب معانی زینت فزایان مجلس سخن و رونق دہندگان بزم کلام کہن صدر نشینان انجمن کلام وباریابان دربار سخن ندرت التیام شاہد عاشق مضامین و مشتاقان کلام نمکین وشیرین آرائش دہندگان محفل علم وہنر و محرران و فاتر ہنر گستر شہزادہ سخن کو اقلیم مضمون کے تخت پر اسطرح بٹھاتے ہین اور حکم دربابِ خوش کلامی یون فرماتے ہین کہ افراسیاب بے ایمان جب باغ سیب مین آیا تو ہر طرف نگاہ کی اور تخت پر جاکے بیٹھا ابرق کوہ شکاف و سرمایہ برف انداز اور ساحران نامی گرامی بیٹھے ہین اس وقت ملکہ حیرت جادو مع صرصر شمشیر زن اور صبا رفتار کمند انداز کے آئی ان عیار بچھون کے پاس تمغہ ہے اور کچھ اسم بھی پڑھتی ہین کہ جسکی وجہ سے جہان کہین افراسیاب ہوتا ہے یہ پہونچ جاتی ہین اب جو یہ آئین افراسیاب نے پوچھا کیونکر آئین حیرت نے کہا کہ میرے ساتھ آئین یہ کہکر حیرت پہلوے افراسیاب مین بیٹھی پاندان سونے کا کھلا ایک گلوری بناکر بادشاہ کے منھ مین دی لیکن افراسیاب بسبب ہلاک ہونے ساحران نامی کے رنجیدہ تھا حیرت بادشاہ کو چھیڑنے لگی اور دلجوئی کرنے لگی اسوقت ایک ابر آسمان پر سیاہ رنگ آکر چھایا اور اُس ابر سے آوازین عجیب عجیب آنے لگین پھر آواز آئی کہ ماران شخصون کو کہ جو خاص شہنشاہ کی فوج تھی مع تیلے اور کچھ خاک سیاہ رنگ کی تخت پر بادشاہ کے اور سامنے تخت کے گری تخت کے سامنے چار منقلین ایک تو فولادی دوسری طلائی تیسری نقرئی چوتھی جواہر نگار رکھی تھین افراسیاب نے وہ خاک چٹکی مین اٹھاکر منقل فولادی پر ماری ایک آواز بڑے زور سے تڑاقے کی آئی اور منقل مین سے آواز آئی کہ اے شہنشاہ عمرو نے ایک ایک کرکے تیلون کو جال سے نکالا اور اُنکو مارا باغبان قدرت نے یہ سنکر افراسیاب نے صرصر شمشیر زن و صبا رفتار سے کہا کہ تمسے کوئی کام ایسا نہوا کہ جو موجب تمھاری ناموری کا ہوتا صرصر نے عرض کی اے شہنشاہ ہمارے پاس وہ چیزین نہین ہین جو عمرو کے پاس ہین اگر ہمارے پاس بھی ہون تو آپ دیکھین کہ ہم کیا کام کرتے ہین سرکار ہی ہمکو کوئی ایسی چیز دیدین تو ہم مہرخ وغیرہ کو باندھکر لے آئین اور کچھ ساحر ہمکو ملین وہ ساحر کہ جنکے عزیز مارے گئے ہین انھین ہمکو دیجیے کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

انھون نے ذلت اُٹھائی ہی افراسیاب نے کہا اچھا اور دربار مین چند ساحر حاضر ہین اُنمین سے
نفیر جادو کہ جسکو چالاک نے ذلت دی تھی لقا کے سامنے اور دوسرے شبّو اور تیسرے
نافرمان یہ نافرمان افراسیاب کی طرف کی ہی اور نفیر جادو نے سحر ایسا تیار کیا ہی کہ اب کوئی
اسکا جواب دینے والا نہین اور تین سردار ہین نفیر جادو کے ایک کا نام متین جادو
اور دوسرے کا نام پلاس پوش جادو اور تیسرے کا نام مردار خوار جادو چنانچہ ان
تینون سردارون نے اور نفیر جادو اور نافرمان اور شبّو نے صرصر سے کہا کہ ہم سب تمھارے
ساتھ چلنے کو حاضر ہین اور سرمایہ برف انداز نے کہا کہ مین بھی چلونگا تمھارے ساتھ اور جہان
جو چیز درکار ہوگی مجھ سے طلب کرنا مین موجود کردونگا صرصر اور صبا رفتار ان سب ساحرونکو
لے کر روانہ ہوئین مگر یہ سب ساحر الگ الگ چلے اور جس مقام پر کہ پل پر نزادان تھا
پہونچکر نفیر جادو نے ایک کاغذ نکال کے آسمان کی طرف اُچھال دیا کہ اسمین چمک ہوئی
اور شعلہ بنکے وہ کاغذ غائب ہوا تھوڑے عرصہ مین پھر اُڑتا ہوا جو آیا تو اُسمین نفیر جادو
نے لکھا ہوا پایا کہ گلزار مین خیمہ استادہ ہے اور باغبان قدرت اور بہار اور گلچین اور
نافرمان یہ مع چند نازنین کے بیٹھے ہین صرصر نے کہا اے نفیر جادو ملکہ مہرخ کی بھی خبر منگوائیے
کہ وہ کیا کرتی ہین نفیر نے اُسی کاغذ کو کاٹ کے آدھے کو ایکطرف اُڑا دیا اور آدھے کو
دوسری طرف اچھال دیا وہ دونون ٹکڑے کاغذ کے شعلہ بنکے غائب ہوگئے بعد کچھ دیر کے
جو آئے تو نفیر نے لکھا ہوا دیکھا کہ مہرخ سحر چشم وہلال زرین سحر جادو وہلال طوق افگن
جادو اور یاقوت زرین پنجہ و خورشید زرین رکاب وغیرہ بہت سے سردار مہرخ
کے ہمراہ ہین اور وہ جانب کوہ گلزار جاتی ہے اور دوسرے کاغذ مین لکھا پایا کہ بارگاہ مہرخ
مین اور لشکر مین اُسکے بہت سے ساحر ہین کہ وہ بھی بیٹھے ہوئے خوشی کر رہے ہین نفیر
نے یہ پڑھ کے اُن دونون پرچون کو جھولی مین ڈال لیا اور اپنے سحر کو زور دیا کہ ایک
چادر نفیری بنکے تیار ہوئی اور اُس چادر پر صرصر و صبا رفتار اور نفیر بیٹھ کر چلے اور ساحر تو
اور طرف سے آتے ہین لیکن یہ اسطرف سے چلے ایسا کہ جب کوئی دو کوس مہرخ
رہی اور ادھر باغبان قدرت وغیرہ رہے تو صبا رفتار نے صرصر شمشیر زن سے کہا کہ اے ملکہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تم تو باغبان قدرت کی طرف جاؤ اور مین مہرخ کی طرف جاتی ہون بس نفیر جادو اور شبو
یہ تو صرصر شمشیر زن کے ساتھ ہوئے اور نافرمان و متین اور پلاس پوش اور آدم
خوار یہ سب چلے صبا رفتار کے ساتھ اور تھوڑی دور جاکر صبا رفتار نے اپنی شکل باغبان
قدرت کی بنائی اور متین جادو بزور سحر بہار کی صورت بنا اور سب سرداروں کو کہ جو ساتھ
ہین صبا رفتار کے اُدھر کے سرداروں کی ایسی شکل بزور سحر تیار کرایا اور کچھ گلدستے بیہوشی کے
بناکر تخت سحر پر اپنے سامنے رکھ لیے اور چلی یہان تک کہ قریب مہرخ پہونچی اُسنے دیکھا کہ
باغبان قدرت آتا ہے بس یہ نہایت خوش ہوئی اور باغبان قدرت نے جلد تخت کو
نیچے اُتارا مہرخ نے بڑھ کے ہاتھ اُسکا پکڑ لیا باغبان قدرت نے ہاتھ مین ہاتھ ڈالکے اُس مقام
پر کچھ فرش بچھوا کے اُسکو بٹھایا اور آپ بھی بیٹھا اور خورشید و ہلال و یاقوت وغیرہ سب سردار
بھی آکر بیٹھے اور باغبان قدرت نقلی نے کہا کہ اے ملکہ کیا کام کیا ہے خواجہ صاحب نے کہ جا کے
قیر جادو کو مارا یہ ذکر و تذکرہ ہو رہا تھا کہ کچھ ساحرون نے سحر بھی کیا اور کچھ اُن گلدستون کی خوشبو
سے مہرخ کو غش آنے لگا اور اُسنے باغبان قدرت سے کہا کہ مجھکو کچھ گرمی معلوم ہوتی ہے باغبان
قدرت نے کہا واقعی گرمی ہے مہرخ گھبرا کر اٹھی اور اُٹھتے ہی گری اور سردار بھی گرے اب متین
جادو اور پلاس پوش جادو اور آدم خوار وغیرہ نے وہ جو چونتیس ہزار کا لشکر مہرخ
کے ہمراہ تھا اُنپر سحر کرنا شروع کیا کہ ایک ابر آسمان پر پیدا ہوا اور پانی برسنے لگا جس ساحر پر
کہ بوند پڑی وہ بیہوش ہوا یہان تک کہ سب بیہوش ہو گئے اور وہ بیخبر بھی تھے اُنھین
کیا معلوم کہ باغبان قدرت ایسا کچھ کریگا جب یہ سب بیہوش ہوے تو مہرخ کی زبان مین
سوزن دی اور تخت پر ڈال لیا اور سحر سے ایک احاطہ گرد اُس لشکر کے کھینچ دیا پھر مہرخ کو تو جانب
بادشاہ ایک ساحر کے ساتھ روانہ کیا اور یہ پھر یہان سے چلے تو راستہ مین صرصر شمشیر زن
اور نفیر جادو اور شبو یہ اُنکو ملین پس صرصر نے اپنی شکل مہرخ کی ایسی بنائی اور صبا رفتار
نے خورشید زرین سحر کی ایسی بنائی اور نفیر جادو نے یاقوت زرین سحر کی ایسی بنائی
غرض یہ سب کے سب صورتین تبدیل کر کے باغبان قدرت کی طرف چلے جب یہ قریب
پہونچے تو باغبان قدرت کو خبر ہوئی کہ ملکہ مہرخ سحر چشم آتی ہین بہار نے کہا کہ اے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ای باغبان قدرت آپ جانتے ہین کہ خواجہ صاحب نے ملکہ مہرخ کو بادشاہ لشکر کیا ہی
اور مین بہن ہون حیرت جادو کی لیکن رُتبہ ملکہ مہرخ ہی کا بلند ہی آپ کو استقبال اُنکا کرنا
چاہیے باغبان قدرت نے کہا مجھے خود منظور ہی کہ قدمبوسی ملکہ کی کرون یہ کہکر
باغبان اُٹھا مہرخ تو قریب آہی چکی تھی یہ جاکر بغلگیر ہوا اور اُسنے پائے ملکہ کو بوسہ بھی
دیا اب یہ سب آکر خیمہ مین بیٹھے اور شراب و کباب کا جلسہ ہوا اس عرصہ مین شباب
روز مبدل بہ پیری ہوا اور رقیہ جادو نے شب وانہ رائی سے ہون مٹر کواکب لیکر عالم مین آئی ابیات

گھٹا مانند گیسو شام کا رنگ ۔۔۔ نظر آنے لگے کچھ اور ہی ڈھنگ
نہ ٹھہرا اسطرح بیتابی دل ۔۔۔ چلا دن مثل عمر نیم بسمل

رات کو شمع ہائے موسی و کافوری کی گلکاری کی کہ مہر نے انکو بنایا
تھا اور اُنمین بیہوشی کو ملایا تھا روشن کی گئین کہ اُنمین سے خفیف سا دھوان نکلا اور بو پیدا
ہوئی اور دماغ مین وہ بو ہر ایک کے گئی باغبان قدرت نے دیکھا کہ میرا بدن بوجھل ہوا
جاتا ہی اور گلچین جادو جو گھبرائی تو اُٹھ کر چلی اُٹھتے ہی گر پڑی اور بہار نے کچھ پھول گجرے
کے توڑکر گریبان مین اپنے ڈالے اور باغبان نے تین دفعہ چٹکی بجائی لیکن سب
محفل بیہوش ہو گئی اُسوقت متین اور شبوا اور نافرمان نے اپنے اپنے سحر کو زور دیا اور اُسے
سحر پڑھے کہ دس زنگی آدم خوار پیدا ہوئے اور اُن زنگیون سے کہا کہ جاؤ باغبان قدرت
کو اُٹھا لاؤ وہ زنگی اُٹھانے کو جو آئے تو ایک پھول گلاب کا اوپر سے گرا اور پنکھڑیان اُسکی
الگ ہو گئین اور تیر شہاب نکلکر اُن دسون زنگیون پر پڑے تو وہ جلکر خاکستر ہوئے
اور کچھ زنگی متین نے بناکر گلچین کی طرف بھیجے جب وہ زنگی اُسکی طرف پہونچے تو ایک بجلی
چمکی کہ اُنکو بھی جلاکر خاک کیا پھر آدم خوار نے کچھ زنگی بنائے اور اُنکو بہار کے اُٹھانے کے لیے
بھیجا مگر ملکہ بہار بھی اسقدر بھاری تھی کہ اپنی جگہ سے نہ ہلی کیونکہ اُسنے گجرا اپنے گریبان مین
ڈال لیا تھا اب زمین سے شعلے پیدا ہوئے اور اُن زنگیون کو اُن شعلون نے جلایا
اُسوقت صبا رفتار نے کہا کہ ایک کام کرو کہ ہلال اور خورشید و یاقوت پران سبکو
ڈالو بس باغبان قدرت پر یاقوت زرین سحر کو ڈالا بہ قدرت خداوند عالم ایک
پھول آکر پاؤن کے پاس صرصر کے گرا کہ مثل گٹو ڑے کے تھا صرصر تو جست کر کے علٰحدہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوئی اور اُس پھول سے شرارے پیدا ہوئے کہ اور جو ساحر تھے اُنکو جلا یا اُس وقت سرمایہ برف انداز آکر پہونچا لیکن حال سُنئے کہ عمرو اُس مقام پر نہین ہی خواجہ یہان سے واسطے لینے مہرخ کے گئے تھے اور مہرخ وہان سے چل چکی تھی جب عمرو لشکر مین جا کر پہونچا تو اُسنے خبر سنی کہ ملکہ مہرخ تو باغبان کی طرف گئی ہین یہ لشکر مین کچھ دیر ٹھہر کر پھر وہان سے چلا یہ تو راستہ مین آتا ہے مگر یہان سرمایہ برف انداز جو آیا تو شیر پر سوار ہی اور بتیس انیسین جلیسین خوک صحرائی پر سوار ہین اس سے صرصر نے کہا کہ اے وزیر اعظم شہنشاہ ہمنے اتنا تو کام کیا کہ سب کو بیہوش کر دیا ہے لیکن اب ہمسے یہ اُٹھ نہین سکتی ہین سرمایہ نے اُسوقت ایک صندوقچہ منگا کر کھولا کہ اُسمین سے بجلی چمکی اور ستارے نکلکر جانب آسمان گئے اور فلک کی طرف سے کچھ موتی اور پھول گرے اب سرمایہ نے اور سحر کرنا شروع کیا یہ تو سحر کر رہا ہے اور وہان عمرو بن اُمیۂ ضمری جو چلے آتے ہین جب کوئی تیس فرسخ راہ طے کی تو دل نے گواہی آگے جانے کی نہ دی آخر ناک پر اُنگلی رکھکر تین چکر اُنھون نے کیے لشکر مہرخ کی طرف منھ اُنکا اُٹھ گیا اُسی طرف چلے جب ایک پہاڑ کے قریب آکے پہونچے تو اُس پہاڑ کے درے مین قران ملا اور اُسنے کہا کہ اُستاد بڑا غضب ہوا کہ صرصر و صبا رفتار نے آکر سبکو قید کیا ہی عمرو نے سب کیفیت سُنکر دل سے کہا کہ خوب ہوا جو مین اسطرف نہین گیا مگر پھر عمرو جانا ہی پڑیگا ہان اتنا ہی کہ پہلے بیخبر تھے اب ہوشیار ہین پس قران تو اُسنے حال کہکے چلا گیا اور یہ آگے جو چلے تو برق فرنگی ملا اُس سے سب حال کہکے اُسکو اپنے ساتھ لیا اس ہنگامہ مین چشم شاہد شب مین سفیدی آئی اور دیدۂ خورشید منور و روشن ہوئے

نظم

کہ بعد از شب ہوئی جب صبح آغاز — کھلا عالم پہ ہر سو پردۂ راز
کوئی ٹھہرا کہین کوئی کہین پر — گذر گاہین ہوئین روشن زمین پر

اُسوقت عمرو نے دیکھا کہ لشکر کی طرف سے گرد اُٹھی اور اُس گرد سے بلور چار دست نمودار ہوا اور آکر اُسنے خواجہ کی قدمبوسی کی اور کہا کہ مجھے یہ فرمان کوکب روشن ضمیر آیا ہی کہ ہمنے تجکو خواجہ عمرو کی اطاعت مین دیا اگر وہ کہین کہ نفرے کو سلام کہوائے بھی تو سلام کرنا اور دیکھیے یہ فرمان میرے پاس موجود ہے عمرو نے جو اُسے پڑھا تو اُسمین یہی لکھا تھا کہ اے عمرو وہان سرمایہ برف انداز آیا ہوا ہی اور اسطرح سب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحرہ بیہوش ہین توآپ اُسکی فکر کرکے باغبان قدرت کو لیکر ہمارے پاس آیئے اُسکو پڑھکے
عمرو نے برق سے کہاکہ بیٹا ایک چٹان پتھر کی کوئی بیس گز سے تیس گز تک لمبی اور چوڑی
ہو تلاش کرو یہ کہکر اپنی شکل افراسیاب کی ایسی بنائی تاج جواہر نگار سر پر رکھا اور ایک ابر
روئی کا بناکر یعنے اُس روئی کے پہل کو سرخ رنگا ہے اور اُسکے بیچ مین کمند آہفا ماصفا
کو باندھا ہے اور بلور چارہ دست کو صورت کسی ساحر زبردست کی بناکے اور برق کو حیرت
کی شکل بناکے اُس چٹان پر پتھر کی آپ بیٹھے اور حیرت کو پہلو مین بٹھایا اور بلور سر پر
رومال کھڑے ہوکر جھلنے لگا اور بلور سے انھون نے کہا کہ چٹان کو سحر سے اُڑا اور اُس ابر کو
بھی سر پر میرے سایہ فگن کر بلور نے چٹان پتھر کی اُڑائی اور اُس ابر کو بھی سحر سے اُڑایا اور
اُس چٹان پر پتھر کے گلدستے سامنے افراسیاب کے رکھے ہین اور وہ چٹان اُڑتی ہوئی
چلی اتفاق سے وہ ساحر کہ جو مہرخ کو لیکر جانب بادشاہ روانہ ہوئے ہین وہ اُنکو ملے اور
اُنھون نے اُنکو بادشاہ افراسیاب سمجھکر سلام کیا عمرو نے مہرخ کو جو تخت پر بیہوش پڑا
دیکھا خیال مین آیا کہ ساحرون کو قتل کرنا چاہیے یہ سوچکے عمرو بادشاہ تو بنا ہوا تھا ہی اُن
ساحرون سے پوچھا کہ تم مہرخ کو کہان لیے جاتے ہو انھون نے کہا حضور ہی کے پاس
لاتے تھے افراسیاب نے بلور سے اشارہ کرکے چٹان کو زمین پر اُتروایا وہ تخت بھی
ساحرون نے اُتارا اُسوقت افراسیاب نے ہنسکے کہا کہ تمنے بڑا کام کیا ہے مین تمکو بہت کچھ
دونگا مگر اسوقت میرے ہاتھ سے دو دو جام شراب پی لو یہ کہکے دو جام شراب زنبیل سے نکالکر اُنکو
دیے کہ اُنھون نے پیے پیتے ہی کچھ دیر مین بیہوش ہوگئے عمرو نے اُنکے سر کاٹ ڈالے
مہرخ ہوشیار ہوئی زبان سے اُسکی سوزن نکالی اور اُس سے کہا کہ تم یاقوت جادو جو
وزیرزادی حیرت کی ہے سحر کے زور سے اُسکی صورت بنو مہرخ یاقوت کی شکل بنکر تیار
ہوئی اور افراسیاب نقلی یعنی عمرو کے ساتھ اس چٹان پر کھڑے ہوکر روانہ ہوئی اور
اب وہ وہان سے چلکر سرمایہ برف انداز جو یہان سحر کر رہا تھا پہونچے سرمایہ نے چاہا ہم
کہ اپنی زبان کاٹے اُسوقت افراسیاب نقلی آکر پہونچا اور اُسنے کہا کہ اب تک اُن کو نکلے
لیکن کیون نہ حاضر ہوئی صرصر نے کہا اے شہنشاہ یہ ہلوگونسے اُٹھتے نہین افراسیاب نقلی نے کہا دیکھو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سب کو اُٹھائے دیتا ہون یہ کہکر بلور سے کہا کہ اُسنے صرصر وصبار فتار کو پکڑ لیا اور مہرخ
اور بلور نے ملکہ جو سحر کیا تو سرمایہ برف انداز کو بھی گرفتار کر لیا اب شبو نافرمان نفیہ جو
باقی تھین اور اپنے دل مین حیران تھین کہ یہ افراسیاب کو کیا ہوا ہی کہ جو انکو گرفتار کراتا ہی چنانچہ
شین و پلاس پوش و مردم خوار یہ سب حیران کار تھے افراسیاب نقلی نے حکم دیا
کہ انکو بھی باندھو کوئی فرط خوف شاہنشاہی سے دم نہین مارتا انکو بھی بلور و مہرخ وغیرہ نے
باندھکر زبانو نمین سب کی سوزن دیا اُسوقت عمرو نے نعرہ کیا کہ منم عمرو بن امیہ ضمری اب
توسب گھبرائے لیکن کیا کر سکتے تھے کہ بندھے ہوئے تھے اور سوزن در زبان تھی اب سب
سردارون کو یعنے باغبان وگلچین کو آب سحر چھڑک چھڑک کر ہوشیار کیا اور اُن سردارونکو
کہ جنکو قید کیا ہی بیہوش کر دیا اسلئے کر کوئی فتور نکرے من غرض جب سب ہا ہو چکے تو کہا کہ یہان
رہنا مناسب نہین ہی بس اُسی وقت خیمہ اُکھاڑ کے عمرو نے زنبیل مین ڈالا اور سرمایہ
اور صرصر وصبار فتار وغیرہ ساحرون کو بھی زنبیل مین ڈال لیا اور اپنے لشکر کی طرف چلے
جب کوئی دو فرسخ لشکر باقی رہگیا تو وہان جاکر برق نے خبر کی کہ اُستاد اور سب سردار آتے ہین
بس لشکر کے سوار و پیدل سب سردار جلیل القدر برائے استقبال چلے لشکر سے جہان تک
باغبان قدرت وغیرہ چلے آتے تھے آدمی ہی آدمی نظر آتا تھا اُسوقت عمرو نے کہا
کہ چوبیس ہزار کا لشکر مہرخ کا بیہوش پڑا ہے اور احاطہ سحر کا گرد اُس لشکر کے کھنچا ہی کوئی ایسا
ہے کہ جو اُس لشکر کو ہوشیار کرے اور اُس احاطہ سحر کو مٹائے یہ سُنکر باغبان قدرت نے
و بلور چہار دست اور ملکہ بہار نے کہا کہ ہم ایسا کر سکتے ہین چنانچہ اُس مقام پر آکر بہار نے
ایک گجرا پھولون کا اُس احاطہ پر مارا کہ وہ دھنوان ہوکر اُڑ گیا اور بلور چہار دست نے ابر سحر
برسایا کہ جیسے پانی کی بوندین پڑین وہ ہوشیار ہو گیا جب سب ہوشیار ہو چکے تو یہ بھی
سب لشکر کی طرف چلے اب عجب طرح کی خوشی ہی طبل شادمانی بجتے ہین اور یہ بڑا رکن تھا
افراسیاب کا باغبان قدرت نے اسلیے اشرفیان اور روپے بہت کچھ لٹائے کہ درویش
غنی ہو گئے القصہ طبل و نقارہ بجاتے ہوئے بڑی شان و شوکت سے آکر بارگاہ مین پہونچے
لشکر جو چوبیس ہزار کا تھا اُسنے تو باہری کمر کھولی اور بستر لگائے اور سردار سب بارگاہ مین آئے اور

باغبان قدرت نے کہا کہ مجھے ایسی جگہ بٹھائیے کہ جہان اُنکی مرضی کے موافق ہو عمرو نے
کہا کہ مین تجکو تخت پر بٹھاتا لیکن اب جب چھوٹیگا طلسم کشا یعنے شہزادہ اسد نوجوان اور
اُس سے ملاقات ہوگی تو اُسوقت سمجھا جائیگا مگر طریق ہے صاحبقران کی بارگاہ کا کہ چار طرف
کرسیان و دنگل بچھتے ہین اور بیچ مین بادشاہ کا تخت اسلیے کہ سب پر نگاہ بادشاہ کی پڑے
بس تمکو بھی تخت مہرخ کے قریب دنگل بیٹھنے کو مین دیتا ہون باغبان نے کہا کہ مجھے سب
طرح منظور ہے جیسی آپ کی خوشی بس عمرو نے باغبان قدرت کو دنگل پر قریب تخت مہرخ
بٹھایا اور گلچین اس کے پاس بیٹھی اور مہرخ تخت پر متمکن ہوئی پھر تو سب سردار اپنی اپنی جگہ
پر بہار دنا فرمان و شکیں مو وغیرہ بیٹھے ساقیان سیمین ساق و مطربان خوش آواز پیالہ ہای
جواہر نگار و صراحیان مرصع کار لیکر حاضر ہوئے جام مے ارغوانی گردش مین آیا صداے ہو شا ہو ش
و نوشا نوش بلند ہوئی جب دماغ ہر ایک کا بادہ ناب سے گرم ہوا تو اُسوقت عمرو نے باغبان
سے کہا کہ کیا کہتے ہو صرصر و صبا رفتار و سرمایہ وغیرہ کے مقدمہ مین باغبان قدرت نے
کہا بہتر یہ ہے کہ اُنکو زنبیل سے نکال کر باندھیے اور سوال اسلام کیجیے اگر نہ مانین تو قتل کر ڈالیے
عمرو نے ان سب کو زنبیل سے نکالا اور ستون بارگاہ سے باندھا فتیلہ رفع بیہوشی سب کو دیا
کہ آنکھ ہر ایک کی کھلی عمرو نے ہر ایک سے سوال اسلام کیا اور کہا کہ لے گمراہو پروردگار عالم
کو وحدہٗ لاشریک جانو کہ جس نے شجر و حجر ماہ و سیارہ بحر و بر نباتات و جمادات انسان و جن
وغیرہ ہر ایک کو پیدا کیا ہی

ابیات

نہ گوہر مین ہی وہ نہ ہی سنگ مین　　ولیکن چمکتا ہے ہر رنگ مین
وہی نور ہی سب طرف جلوہ گر　　اُسی کے یہ ذرّے ہین شمس و قمر　　وہی مالک الملک دنیا و دین
ہی قبضہ مین اُسکے زمان و زمین　　وہ معبود یکتا خدائے جہان　　کہ جسنے کیا کن مین کون و مکان

یہ نصیحت سُنکر کسی نے جواب نہ دیا بلکہ سب نے گردن جھکالی مگر سرمایہ نے اشارہ کیا کہ میری زبان سے
سوزن نکال لو عمرو سمجھا کہ شاید یہ راہ راست پر آیا اُس نے دوڑ کر سوزن زبان سے کھینچ لیا
بس اُس نے سحر پڑھا کہ جس کمند سے یہ بندھا تھا وہ جل گئی اور اس نے انگڑائی لی تیور پر بل
ڈالا عمرو کو گھور کے دیکھا اور سحر پڑھکر جو پھونکا تو صرصر و صبا رفتار کی بھی کمندین جل گئین
اُن کی زبان مین تو سوزن تھا نہین کس واسطے کہ وہ ساحرہ نہین ہین بس یہ چھوٹتے ہی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جست کر کے سراپچہ بارگاہ سے فرار ہوگئین اور سرمایہ بھی اُڑ کر چلا اور اسطرح جاتا تھا کہ جیسے بجلی چمکتی ہو
اسوقت گلچین نے کہا کہ کہان جائیگا میرے ہاتھ سے یہ کہکر اُڑی اور ایک پھول گلاب کا تھا
وہ اُسنے سرمایہ پر کھینچ مارا کہ چمک ہوئی اور ایک زنجیر طلائی از خود آکر سرمایہ سے لپٹ گئی سرمایہ
نے اپنی جھولی سے ایک نارنج جو مارا تو وہ زنجیر کٹ کر اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر زمین پر گری
اُسوقت گلچین نے دو پتھریان چھوٹی چھوٹی سرمایہ پر ماریں اُس وقت پھر چمک ہوئی اور
وہ دونون پتھریان سر پر سرمایہ کے پڑین اور ایک حباب بنکر تیار ہوا اور اُس مین سرمایہ
بند ہوگیا بس سرمایہ نے کچھ سرسون کے دانے نکال کر مارے کہ وہ حباب دھوان ہوکر برطرف
ہوگیا اور اُسنے پکار کر کہا کہ اے بیردتم چالیس ہزار فوج شاہی سے آئے ہو تو کیا کرتے ہو ارے
گلچین پر تیر مارو بیرون نے تیر مارنا شروع کیے اور بیرون کا غلغلہ بلند ہوا اُسوقت گلچین
جادو نے ایک سنگریزہ نکال کر مارا کہ اُس سنگریزے کے ہزارون ٹکڑے ہوئے اور
وہ ٹکڑے تیر شہاب بنکر اُن بیرون کے لگے کہ وہ سب جل کر خاک ہو گئے اور بوچھاڑ پڑھنے
آنے لگی اُسوقت ابریق کوہ شگاف وزیر دوم افراسیاب یہان آگیا اور اُس نے
ایک ترنج بہ گلچین پر گرا کر مارا کہ اُس ترنج سے ہزارہا شرارے پیدا ہوئے کہ اُنھون نے گلچین کے
جسم کو جلا یا لیکن لڑائی کو طول جو ہوا تو باغبان قدرت اور بہار اور بلور بھی بارگاہ سے
اتھکر اُڑے تو دیکھا کنارے لشکر کے لڑائی گلچین سے ہو رہی ہے بس یہ بھی آکر لڑنے لگے
لیکن گلچین زخمی ہوچکی تھی اور ابریق اور سرمایہ کی مدد کو اور فوج بھی آگئی ادھر سے
بھی اور سردار جاکر پہونچے لشکر مین کمربندی ہونے لگی اُسوقت بہار اور باغبان نے
دیکھا کہ اب لڑنا بیکار ہے چنانچہ طبل آسایش بجوایا اور اپنے لشکر مین پھر آئے گلچین کے
مرہم صحت لگایا کہ زخم اس کے اچھے ہوئے باقی سب با عیش و عشرت بتمام بیٹھے
بعد کچھ دلون کے عمرو واسطے بالا دوی کے صحرا مین آیا تو اُسنے دیکھا کہ طلسم نور افشان کی طرف
سے ایک تیلہ شیر سوار طلائی آتا ہے اور ایک رقعہ اُسکے ہاتھ مین ہے وہ رقعہ اُس نے عمرو کو دیا عمرو
نے جو پڑھا لکھا تھا کہ اے خواجہ عمرو بن امیہ ضمری بعد سلام نیاز کے معلوم ہو کہ اسی وقت
اپنے ساتھ باغبان قدرت کو لے کہ ہمارے پاس تشریف لائیے ضرور وہان رہتے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کا ارادہ نہ کیجیے گا رقیمۂ شوق کوکب روشن‌ضمیر عمرو وہان سے اُس پتلے کو لے کر بارگاہ مین آیا اور باغبان قدرت سے کہا کہ بھائی دیکھو یہ رقعہ کوکب روشن‌ضمیر نے لکھا ہے اس امر مین تمھاری کیا صلاح ہے باغبان قدرت نے کہا کہ جو آپ کی صلاح ہے وہی میری صلاح ہے بمصداق مصرع ع صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست + عمرو نے کہا میری راے تو یہ ہو کہ جانا چاہیے باغبان قدرت نے کہا اچھا اُسوقت اُس پتلے سے کہا کہ ایک چٹان پتھر کی تو ہمین لادے اُس نے لادی عمرو اُس پتھر کی چٹان پر بیٹھا اور باغبان و گلچین اپنے تخت سحر پر بیٹھے اور چلے کچھ دور چلے تھے کہ قلعہ طلسمی کی طرف سے ایک ابر پیدا ہوا اور چالیس ہزار ساحرون کو دیکھا کہ تیر کمانون مین جوڑے چلے آتے ہین اور مار یو مار یو کی صدا بلند ہے چنانچہ اُنھون نے آکے ایک باڑھ تیرون کی ماری اُس پتلے نے ایک تختی تھی یاقوت رنگ اُسکو دیکھا اُس تختی سے ہزارہا تیر شہاب نکلکر اُن ساحرون پر پڑا کہ کچھ ساحر جلکر خاک پر گرے لیکن جو ساحر کہ باقی رہگئے تھے اُنھون نے پھر تیرونکی باڑھ ماری اُس پتلے نے وہی تختی پھر دکھائی کہ وہ تیر از خود کٹ کر زمین پر گرے جب دیکھا اُن ساحرون نے کہ تیر کام نہین کرتے تو تلوارین کھینچ کھینچ کر چلے جب قریب پونہچے تو اُسوقت اُس پتلے نے وہی تختی پھر دکھائی کہ اُسمین سے پھر تیر شہاب پیدا ہوئے اور اُن ساحرون کو اُن تیرون نے جلا دیا عمرو اور باغبان و گلچین پھر وہان سے چلے وہ پتلہ شیر سوار ساتھ ہے یہان تک کہ دریاے ہفت رنگ پر آکر پونہچے اس دریا مین سات رنگ کا پانی بہتا ہو اور ہزارہا مگر و سوس اور رنگ برنگ کی مچھلیان نکلکر اچھلنے لگین اسلیے کہ ساڑھے تین رنگ دریا کے تو افراسیاب کے قبضہ مین ہین اور ساڑھے تین رنگ کوکب کے قبضہ مین ہین پس اُن مچھلیون اور سوس اور مگر نے چاہا کہ انکو ہم زمین پر کھینچ لین اور لپٹ جائین اُس وقت اُس پتلے نے وہی تختی یاقوت رنگ جو دکھائی تو شعلے اُسمین سے نکلے کہ وہ سب جانور جلکر خاک ہوئے اور یہ صحیح و سلامت اُس طرف روانہ ہوئے یہ تو اُسطرف چلے لیکن حال سُنیے افراسیاب کا کہ یہ تخت شاہی پر بیٹھا ہے کہ ابریق کوہ شگاف اور سرمایہ برف انداز اور صرصر و صبا رفتار آکر پونہچے تو یہ عرق عرق پسینے مین غرق تھے افراسیاب نے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا کہ اے سرمایہ تمھارے کیئے کچھ بھی نہوا اُسنے عرض کیا غلام چالیس ہزار فوج لیکر اب
جائیگا تو حضور کے قدم پر سر اپنا نثار کریگا یہ ذکر تھا کہ چالیس ہزار ساحر اور آکر یہان موجود ہوئے
لیکن افراسیاب کو رنج نہایت تھا اُس نے چاہا کہ مین خود جاکر کام مہرخ کا تمام کرون
لیکن جیسے ہی اُٹھنے لگا تاج سر سے گرنے لگا اُسنے روکا اور ہاتھون کو اپنے جو دیکھا تو معلوم
ہوا کہ اسوقت ساعت بری ہے بس یہ رنجیدہ ہوکر چپ بیٹھا رہا لیکن کچھ سوچتا تھا
جب وہ چالیس ہزار ساحر اُسکے سامنے سے چلے گئے تو اُسنے ایک دستک دی اور کہا
کہ حاضر ہو بس یہ کہنا تھا کہ زمین شق ہوئی اور پانچ آدمی اُس مین سے نکلے ایک کی تو
آنکھین چھوٹی تھین اور اسقدر سرخ تھین کہ جیسے خون کبوتر اور دوسرا جو ہے وہ ازرق چشم
ہے کہ بالکل مثل کہربا کے اُسکی آنکھین ہین اور ایک کے ہاتھ نہین ہین کہنی سے اور
چوتھے کے پاؤن نہین ہین گھٹنے سے اور پانچوین کی آنکھین نہین ہین لیکن دو سوراخ ہین
سوئی کے ناکے کے برابر اُسکے اندر ایک شمع جلتی ہے ایک کا نام ہے مہرنگاہ
اور دوسرے کا نام ازرق چشم اور تیسرے کا نام ہے فتنہ انگیز اور چوتھے کا نام ہے
بادانگیز اور پانچوین کا نام ہے شورانگیز چنانچہ ازرق چشم اور مہرنگاہ نے ہاتھ باندھکر عرض
کیا کہ ای شہنشاہ ہمکو کیا حکم ہوتا ہے افراسیاب نے کہا کہ عمرو اور باغبان قدرت اور
گلچین نہین ہین تم جاکے لشکر اسلام کو تباہ کرو ان دونون نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ ہمکو
جو معبد آپ کا ہے اسمین دو دن ہوم کرنے کی اجازت ملے افراسیاب نے کہا جاؤ
کسنے منع کیا ہے یہ دونون اُس معبد مین آئے اور ہوم کرنا شروع کیا ڈھرد بجاتے تھے
اور بوتلین شراب کی اگیاری پر لُنڈھاتے تھے دو دن یہ وہان رہے اور بعد دو دن کے
نکلے تو خدمت افراسیاب مین آئے افراسیاب نے انھین خلعت دیا اور رخصت
کیا یہ چلے بعد انکے جانے کے اُن تینون ساحرون سے افراسیاب نے کہا کہ تم بھی جاؤ
اُنکی حفاظت کو وہ تینون بھی زمین پر گرکر غائب ہوگئے اور یہ دونون جب چلے تو جس مقام
پر دریائے خون رواں تھا وہان آئے سامنے شہر ناپرسان تھا ان کے جی مین آیا کہ چلکر
شہر ناپرسان مین حیرت سے ملاقات کرین کہ وہ آج کل وہین ہے بس یہ اسلئے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شہر ناپرسان مین ملکہ حیرت کو خبر ہوئی کہ قہر نگاہ اور ازرق چشم آئے ہین اُسنے اُنکو بلا کر خلعت دیا اور حکم دیا کہ تیاری رہے مین خود جاؤنگی لڑنے کو اور اُسنے کچھ فوج کو تیار کیا اور سوار ہو کر ان دونون کو لیکر چلی اور اُن دونون نے دو ابر بنائے ایک سفید اور ایک سیاہ رنگ اور اُن ابرون کو اُڑاتے ہوے یہ بھی چلے کہ وہ ابر اُنکے سر پر سایہ فگن تھے کنارے پر شہر کے پونچکر سواری ملکہ حیرت جادو کی ٹھہری اور ایک ٹیکرے پر خیمہ استادہ کرا کے دوربین سحر لگا کے دیکھنے لگی اور یہ دو ساحر اُس شہر سے باہر نکلکر لشکر مہرخ کے پاس آئے اُسوقت دربار مین مہرخ تخت شاہی پر بیٹھی تھی اور بہار و نافرمان و مشکین موے وغیرہ سب سردار اپنے اپنے مقام پر متمکن ہین کہ جوڑی ہر کارون کی گرد مین آلودہ پسینہ مین غرق سامنے آکر حاضر ہوئی اور دعا و ثنا ربادشاہی بجالائی نظم

نکہت گل سے پریشان ہو دماغ بلبلان
طوطی تصویر اُسکے سامنے کرتی ہو نطق
گر نسیم زلف کا تیری چمن مین ہو بیان

شرب عشاق پر بجا نہین ہو دستبرد
ناز نے تیر کیا پامال زہد زاہدان
محو جو دیدار کا تیرے ہوا آئینہ سان

چاہیے ہو تربیت اُس سے جفای آسمان
عشوہ کرتا ہی تراج جو کچھ جہانکے سر لپہ

شہنشاہ کی عمر دراز دشمن کمبخت کا مزاج ناساز ہو قہر نگاہ و ازرق چشم آئے ہین فوج کثیر ساتھ لائے ہین یہ خبر سُنکر مہرخ نے نفیر سحر کو دم دیا بہار و نافرمان و مشکین موے وغیرہ تمام سردار جھولیان سحر کی گلے مین ڈالکر باز بط قرقرے فیل آتشین ہنس آتشین عقاب تیز پرواز طاؤس زرین بال اژدر خونخوار شیر ژیان ببر دمان تخت ہاے سحر پر سوار ہو کر جانب میدان مصاف روانہ ہوے شعلے سحر کے اُڑتے تھے برقین سُرخ سُرخ جلوہ دکھاتی تھین نارنج ترنج اُچھلتے تھے اسی طرح میدان مین پونچکر صف آرائی ہوئی اسطرف سے قہر نگاہ و ازرق چشم فوج سحر اپنے ساتھ لے کر میدان مین آئے ابر سحر برسا صفین کھنچ گئین نقیب و چاؤش للکاری ساحرون کو سحر کے لڑنے کی ترغیب دی بعد ازان قہر نگاہ نے اپنے ابر کو اشارہ کیا کہ وہ گڑگڑا کر جھک کر برسنے لگا سب اوپر نگاہ اُٹھا کر دیکھنے لگے جسکی آنکھ مین بوند پڑی وہ اندھا ہو گیا اُس وقت بہار نے ایک گلدستہ اُٹھا کے مارا کہ ابر طلائی آکے موجود ہوا اور برسنے لگا مگر اُس ابر نے قہر نگاہ کے ابر طلائی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اُسوقت بہار نے ایک سنگریزہ مارا ایک ابر سیاہ رنگ فولادی آیا لیکن اُس ابر کو بھی قہر نگاہ کے ابر نے توڑ دیا پھر مہرخ نے ایک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گلدستہ اُچھال کے مارا کہ آپ تو غائب ہوگئی اور ایک پُتلہ اسکی شکل کا نکلے تیار ہوا اور تخت پر بیٹھا باقی سب نابینا ہوے اور لگے ٹٹولنے بس یہ ازرق چشم فرط خوشی سے اُچھلنے لگا اور کہا کہ وہ مارا اور قہر نگاہ نے اپنے ابر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ گڑگڑایا اور چمک ہوئی اور ایک حباب بنکر تیار ہوا اور وہ حباب بڑھکر ہر طرف چھاگیا اور سب سردارون کے گلے مین ایک ایک رسی پڑگئی اب یہ ازرق چشم جلا اُنکو لیکر خوشی خوشی اور وہان سے حیرت بھی خیمہ اکھڑوا کے اپنے لشکر مین آئی لیکن برق فرنگی نکلگیا تھا وہ ایک ساحر کی شکل بنکے خیمہ حیرت مین آیا اور اُسکو آداب بجا لایا حیرت نے جانا کوئی ساحر ہوگا بس اُسنے کہا کہ تم اپنی حفاظت رکھو لیکن برق سمجھا کہ یون عیاری نہ بنے گی بس یہ خیمہ سے نکلگیا اور اُسنے اپنی صورت شل صرصر کے بنائی اور ایک فرمان جعلی بنا کہ اور اسکی پیشانی پر مہر افراسیاب کی کرکے خیمہ مین حیرت جادو کے پہونچا وہان ایک ساحر ہے کہ نام اُس کا دربان جباد وہے اُسسے کہا کہ ای بھائی قہر نگاہ اب تم ہوشیار رہو کوئی خیمہ کے اندر نہ آنے پاوے اُسنے کہا بہت خوب صرصر نے وہ فرمان بادشاہ کا جو جعلی بنایا ہے اُسکو دیا اُسنے جو اُسکو پڑھا تو اُسمین لکھا تھا کہ ای قہر نگاہ وای ازرق چشم اسوقت ہم کتاب سامری دیکھ رہے تھے تو معلوم ہوا کہ دو عیار نکل گئے ہین قران اور برق وہ آکر ضرور ان قیدیون کو چھڑائینگے بس ہمنے صرصر کو تمھاری حفاظت کے لیے بھیجا ہے خبردار اسکے کہنے پر عمل کرنا اور یہ تمھاری بہت خبرداری کرے گی یہ پڑھکر اُسنے کہا کہ اے صرصر آؤ اندر خیمہ کے بیٹھو اور یہ قہر نگاہ ہمیشہ سے اسے پیار کرتا ہے اور اکثر اس سے باتین محبت آمیز کیا کرتا ہے مگر صرصر چپ ہو رہتی ہے اسلیے کہ یہ سردار شاہی ہے کیا ضرور ہے کہ اسکو ناراض کرون غرض اب اندر خیمہ کے اسکو لیکر بیٹھا اور شراب کے شیشے کشتیان وغیرہ آکر موجود ہوئین اور ناچ ہونے لگا برق نے اُلٹ پھیر کرکے شراب مین دارو بیہوشی کو ملایا اور قہر نگاہ کو جام بھر کر دیا لیکن وہان سینے کہ افراسیاب نے کتاب سامری مین یہ حال دیکھا اور صرصر کو نجبہ بھیج کر بلایا اُسسے کہا کہ جلد تو جا برق تیری شکل بنا ہوا قہر نگاہ کو بیہوش کیا چاہتا ہے یہ سُنکر صرصر وہان سے چلی جب یہان آکر پہونچی تو دربان جباد دروازہ پر تھا اس نے دیکھا کہ ایک صرصر تو اندر ہے دوسری کیسی آئی معلوم ہوتا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہے کہ یہ کوئی عیار ہے یہ سمجھکر اُس نے کہا کہ اُسکو مین گرفتار کرون صرصر نے اُسکی نگاہ کو پہچانا اور یہ اور طرف چلی اور جاکر پشت خیمہ پر اُسنے نقب لگائی لیکن قہر نگاہ کو بیہوشی نے تاثیر کی ہی اور ازرق چشم بھی جھوم رہا ہے اور جام اُسکے ہاتھ مین ہے ایک پیا ہے اور ایک نہین پیا ہے کہ صرصر نے نقب سے منھ نکالا لیکن جہان اُس نے نقب لگائی ہے وہان قران آکر پہونچے یہی اُس نقب مین کود کر چلے صرصر اس عرصہ مین باہر نکل آئی تھی کہ قران بھی آکر سر نقب پر پہونچے اور یہ ہوشیار و عقلمند ہین اُنھون نے سر نکالا باہر نہین نکلے لیکن صرصر نے اِنکا سر دیکھ لیا یہ تو بھاگی اور وہان قہر نگاہ اور ازرق چشم دونون بیہوش ہوے برق و قران نے دونون ساحرون کے سر کاٹ ڈالے اور بھاگ گئے اور جتنے سردار تھے وہ چھوٹے غل دار و گیر کا بلند ہوا اندھیر ہو گیا سردارون نے مارنا شروع کیا نارنج ناریل پڑنے لگے ساحر مرنے لگے پھکے سوئیون کے اور ہار مرچون کے پڑتے تھے شعلے اُٹھتے تھے اور بیر غل مچاتے تھے ابر سحر گھر کر آئے تھے بارش ہو رہی تھی آگ پتھر برستے تھے اُسوقت باد انگیز جادو نکلا کہ اُسکو بھی افراسیاب نے بھیجا تھا اور اُس نے سحر کیا کہ برف برسنے لگی لیکن خورشید سحر افگن نے ایک ترنج مارا کہ وہ اُسکے سینہ کے پار ہو گیا پھر شور انگیز جادو آیا اور اُس نے ایسا سحر کیا کہ سب ساحرون کے پانون زمین نے پکڑ لیے اُسوقت بہار آکر پہونچی کہ وہ غائب ہو گئی تھی اور اُس نے آکر ایک گجرا مارا کہ شور انگیز جادو نے دیوانہ ہو کر اپنا گلا آپ کاٹ ڈالا پھر باد انگیز آیا اور اُسکی آنکھ سے شرارے نکلے کہ وہ جسپر پڑے اُس کو جلا دیا بہت سے آدمی مارے گئے اُسوقت مہرخ جو غائب ہو گئی تھی وہ آکر پہونچی اور اُس نے ایک ترنج باد انگیز کے مارا کہ وہ سینہ کو اُسکے توڑ گیا یہ حال دیکھ کے اور فوج بھی آگئی اور دونون طرف لڑائی سحر کی ہونے لگی اُسوقت ملکہ حیرت جادو نے طبل آسائش بجوا دیا سب بعد قتل و قمع اور لوٹ مار کر کے اپنے خیمون مین آئے مہرخ تخت پر بیٹھی اور بہار دنگل زرین پر یہان ملکہ حیرت نے اُن ساحرون کی نعشون کو اُٹھوا کر افراسیاب کے پاس بھیجا اور ایک عریضہ بھی تحریر کر کے روانہ کیا اس عریضہ مین یہ حال لکھا ہے کہ اے شہنشاہ دوران بادشاہ طلسمات جہان برق نے صورت صرصر کی بنکر ان ساحرون کو مارا نعشین اُن کی آپ کے پاس ہین بھیجتی ہون یہان جنگ عظیم ہوئی اب مہرخ قتل و غارت کر کے اپنی بارگاہ مین گئی ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باقی خیریت ہے یہ عرضی اور نعشین جب **افراسیاب** کے پاس پہنچین یہ تخت شاہی پر نہایت خوشنود بیٹھا تھا کہ اب ساحر گئے ہین کام نمکحرامون کا تمام کر کے آتے ہونگے جب یہ نعشین پہنچین تو یہ آبدیدہ ہوا اور بہت اِسنے افسوس کیا پھر اُن نعشون کو پھنکوا دیا اور آپ قصد کیا کہ مین چلکر مہرخ وغیرہ کو غارت کر دون بس اپنے ہاتھون کو اُسنے دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو ساعتین منحم کی یعنے پانچ گھڑی نہایت بد ہین اس کے بعد جہان جی چاہے جانا بس یہ ٹھہر گیا اور پانچ گھڑی کے بعد اُس نے انگڑائی لی اور شعلے کی طرح چمک کر غائب ہوا سب اہل دربار کی آنکھین بند ہو گئین پھر جو آنکھ کھلی تو اُنھون نے دیکھا کہ **افراسیاب** نہین ہے اور افراسیاب جا کے ایک پہاڑ ہے کہ نام اُس کا گلزار ہے اُس پر اُترا اور چار طرف اُس نے نگاہ کی اُسوقت وہان آواز آئی کہ اے شہنشاہ آپ یہان کہان اُس نے پکار کر کہا اے گلزار جادو جلد آکر مابدولت کی خدمت مین حاضر ہو یہ کہتے ہی ایک **ساحر نوجوان** سیہ فام تیرہ رو تیرہ باطن جھولا سحر کا گلے مین ڈالے ترسول ہاتھ مین لیے سامنے آیا اور آداب بجا لایا اور کہا کہ اے شہنشاہ چلیے میرے مکان پر بادشاہ اُس کے ساتھ ہوا اُس نے کچھ دور چلکر سحر پڑھکر دستک دی کہ دروازہ ایک باغ کا نمودار ہوا جوڑی در دوازے کی مثل فیل مست کے جھوم رہی تھی پٹون مین جواہر پچی کاری کیا ہوا تھا دیوار ہاے باغ مثل آئینہ کے مصفا بادشاہ اُس باغ کے اندر گیا گل وریاحین سے اُس باغ کو مملو پایا روشس پڑی آراستہ چاردن کونون پر چار بنگلے چمن مین سبزہ نوخاستہ مصور و بہار نے تصاویر زنگار رنگ و نقوش بوقلمون صفحۂ گلشن پر کھینچے تھے اور منشی بہار نے فقرے رنگین تختۂ قرطاس چمن پر تحریر کیئے تھے گلاب کیوڑا نسرین ونسترن کی آن و بان بہار پر جوبن ہی کیتکی مدن بان بہنرین ہر سو روان بلبل شوریدہ غزلخوان سرو مثل قامت یار سنبل کی زلف پیچدار ایک سمت لالۂ خونی جگر رنگین پیالہ انگور کی داربست جسپر تاک لگا ہین مے پرست نرگس بیمار ٹکٹکی باندھے دیکھتی چمن کی بہار

ابیات

رفعت مین ہی سبج شاہ منزل
شمشاد ہر ایک رشک طوبے

سرسبز ہے خوشنما ہے طوطی
قمری ہے وہ جبہ خور ہو شیدا

ہر شاخ شجر پہ ہے غنا دل
طوطی کہین بولتا ہے طوطی
جان بخش ہوئی ہوا جو آئی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہر پھول نے جان تازہ پائی	ہر برگ پہ بس یہی رقم ہے	باد سحری مسیح دم ہے	بادشاہ

کو اُس باغ مین لاکر چار چمن کے بیچ مین ایک چبوترہ سنگ مرمر کا تھا کٹہرا طلائی اُسپر جڑا تھا مسند مغرق بچھی تھی اسپر بٹھایا اور یہ گلزار جادو سامنے دو زانو بیٹھا اور عرض کی کہ یا شہنشاہ یہ چند مفسد نمکحرام جو جمع ہوے ہین مین سنتا ہون کہ جو ساحر ادھر سے جاتا ہے وہ مارا جاتا ہے اسکا کیا سبب ہے افراسیاب نے کہا کہ ہمارے یہان کے کچھ لوگ ملگئے ہین وہ خبرین پہونچاتے ہین اور باقی سامری و جمشید بھی کچھ ہمسے خفا ہین ورنہ ان نمکحراموں کی کیا حقیقت تھی ایک دم بھر مین انکو غارت کر دیتا گلزار جادو نے اتنا پوچھکر کشتیان شراب کی قابین کباب کی گزک کے لیے گلدستہ پھولون کے ڈالیان میوون کی منگائین بادشاہ نے شراب پی میوہ کھایا پھر گلزار جادو نے عرض کیا کہ آپ اب یہ مشہور کیجیے کہ جس مقام پر دریاے خونروان تھا وہان مکان ان پانچون ساحرون کے جو مارے گئے ہین یعنے قہرنگاہ وغیرہ ان مکانون کو ہمنے حکم دیا کہ جسکا جی چاہے لے لے خواہ اسمین دوست ہو یا دشمن جب آپ یہ مشتہر کیجیے گا تو یقین ہے کہ لشکر مہرخ سے کچھ لوگ اُنکے لینے کو آئین پھر اسوقت آپ ملاحظہ کیجیے گا کہ کیا کچھ مین نے کیا افراسیاب نے کہا اچھا اور ایک نامہ بال کبوتر مین باندھا اور کبوتر سے کہا کہ جا ملکہ حیرت کو یہ نامہ پہونچا وہ کبوتر سبک بتر تیز پروازی کرکے بارگاہ حیرت مین آیا ملکہ حیرت نے یاقوت وزیرزادی اپنی سے کہا کہ نامہ اس کبوتر کے پر سے کھول لے اُس نے کھولکر ملکہ حیرت کو دیا کبوتر تو اُڑ گیا اور نامہ ملکہ حیرت نے پڑھا لکھا تھا کہ اے ملکہ تم ڈھنڈھورا پٹوا دو کہ قہرنگاہ وغیرہ کے جو مکانات ہین اُنکو جسکا جی چاہے لے ہمکو کچھ غرض نہین ہے یہ پڑھ کر اُسنے منادی کرنے کیلئے حکم دیا اُسی وقت ڈھنڈھورا پٹا کہ خلق خدا کی ملک بادشاہ کا حکم افراسیاب جادو کا جو مکانات قہرنگاہ وازرق چشم وشورانگیز وفتنہ انگیز کے ہین اُنکو جس فردبشر کا جی چاہے لے آواز جو ڈھنڈھورا پٹنے کی بہار ومخمور ونافرمان وغیرہ نے سُنی کچھ دیر کے بعد یہ ایک کے پیچھے ایک اُٹھ اُٹھ کر روانہ ہوئین اس خیال سے کہ دیکھین تو وہ مکانات کیسے ہین یہان مہرخ اور بلور چہاردست وشکیل وغیرہ چند ساحر تو رہگئے اور باقی سب چلے گئے جب وہان جا کے پہونچے تو دیکھا کہ پانچ باغ ہین اور پانچ محلسرا ہین کہ اُس مین برج اور کمرے تعمیر ہین یہ سب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساحر اُن باغون مین پھرنے لگے دیکھا گلہاے زنگارنگ و شگوفہاے بوقلمون کھلے ہین فاختہ سرو پر کوکو کر رہی ہے جانوران باغ زمزمہ پیرا ہین نہرون کے کنارے فوارے نصب ہین ساون بھادون کی جھڑی لگی ہے نہرون پر شیشے لگے ہوے ہین فوارے اُن پر چھوٹ کر گرتے ہین اُن شیشون مین تصویرین غوک اور ضفدع کی بنی ہین نہرون مین مچھلیان رنگ برنگ کی شناوری کر رہی ہین لب گردانی نہر کی یاقوت احمر کی بنی ہے بلبل شوریدہ کا شور چمن مین رقصان مور ہواے سرد کے جھونکے آتے ہین دل میکشون کا بہلاتے ہین طغرا نویس قدرت نے عشق پیچان کی بیلون کا طغرا لکھا ہے اور کاتب بہار نے چشم نرگس کا صاد دفتر باغ پر کیا ہے

ابیات

نظارہ ہے بسمل چمن زار
گلبن ہے ہر ایک چتر طاؤس
خیری سے تمام باغ کی خیر

پتے جو گرے ہین جھڑ کے ہر جا
ہے افسر گل کہ تاج کاؤس
ہین سرخ جو ہر طرف شقائق

گیا آنکھین ہون فیضیاب دیدار
گلشن مین بچھا ہے فرش دیبا
شبو کی بہار قابل سیر
گلمیر ہون یہ ہین وہ فائق

غرض ایک باغ مین جو یہ سیر کرتے ہوے آئے تو دیکھا کہ بارہ دری صورت مین پری بنی تھی چبوترہ اُس بارہ دری کے آگے بنا ہے کرسیان اُس پر بچھی ہین اور بارہ دری مین پردے پڑے ہین آگے چبوترہ کے جو چار چمن لگا ہے جو گلا کلغا ہزارا اُس مین کھلا ہے یہ سب سردار جاکر کرسیون پر بیٹھے گوشہ باغ سے کچھ باغبان بیلچے ہاتھون مین لیے سامنے اُنکے آئے آداب بجا لائے بہار جادو نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے عرض کیا کہ ہم باغبان ہین تھہ نگاہ کے پھر بہار نے استفسار کیا کہ اس بارہ دری مین پردے کیون پڑے ہین اُنھون نے عرض کی کہ ہمارے مالک نے جہان جہان سنا کہ جانور آتے ہین وہان سے اُنھین منگا کے اس بارہ دری مین رکھا ہے قفس اُنکے اس بارہ دری مین ہین اور کچھ جانور چوپایہ چھوٹے چھوٹے یون بھی چھوٹے ہوے ہین آپ سیر دیکھین تو ہم دکھائین یہ کہکر اُن باغبانون نے اُس بارہ دری کے پردے باندھے اب جو اُنھون نے دیکھا تو ہزارہا طائر قفس مین بند ہین اور بہت سے جانور چوپایہ زمین پر پھر رہے ہین دعا نو اکر یلا کو کلا دھیر ٹیہ اتیتر وا بیٹر پیلک جھمولا لال بیا چرکوا کبوتر طاؤس طوطی بلبل طوطا مینا اگن ہریل ست رنگا وغیرہ پنجرون مین بند

تھے اور قفس اُنکے بارہ دری کے قلابے مین آویزان تھے آہو خرگوش بوزنہ لنگور وغیرہ پھر رہے
تھے اور چیتے کھٹولون پر بیٹھے تھے وہ جانور سب ان ساحرون کو دیکھکر خوش فعلیان کرنے لگے
اور ایک طاؤس زرین بال سامنے آکر ملکہ بہار اور سب سردارون کے ناچنے لگا اور
ایک آئینہ بہت بڑا شکل دیوار کے جو بارہ دری مین نصب تھا اور جو کھٹا اس کا طلائی تھا
وہ اُن آئینہ رویون کے سامنے باغبانون نے لاکر لگایا اب یہ سب محو ہوکر جھومنے لگے
اور اشعار پڑھتے تھے کوئی کہتا تھا شعر زباغ رفتی وگردید عارض گلہا - برنگ چہرۂ مفلس ز شرم
مہان سرخ + کسی کی زبان پر تھا کہ بیت داغ خوشی افتاد ز عشق تو بدستیم + این لالہ بہ از آرایش
دستار فرستیم - کسی نے یہ شعر پڑھا تھا کہ شعر دیدم سحر ز مرغ چمن زاد در قفس - نالید نے
کہ زلزلہ افتاد در قفس + کسی نے اس شعر کو ورد زبان کیا تھا بیت اثر نالہ ام آخر بقفس آتش زد
کس چنین نالۂ مرغان گرفتار ندید + اسی طرح سے سب بیخود ہوکر جھومنے لگے اور حالت سرشاری
مین منھ شاہدارض کا چومنے لگے اُسوقت بقدرت کردگار ایک ساحرنا مدار لشکر مہرخ
کا اُس طرف سے اُڑتا ہوا نکلا اور اُسنے اِن سبکی حالت پریشا نکو دیکھا خائف ہوا کہ ایسا نہو مین بھی اِنہ
کو دیکھکے محو وحیران ہو جاؤن بس یہ وہان سے بعجلت تمامتر خدمت مہرخ نامور مین آکر حاضر ہوا اور عرض
کیا کہ اے ملکہ آپ یہان بیٹھی کیا کرتی ہین باغ مین قہرنگاہ جادو کے سب سردار آپ کے گرفتار
ہین بیٹھے ہوئے جھوم رہے ہین اور حالت بیخودی مین شعر پڑھتے ہین اب یقین ہے کہ سب قید
ہو جائین مہرخ یہ سنکے اُٹھی اور بلور چہار دست کو اپنے ساتھ لیا اور اُس سے یہ سب حال
بیان کیا اور یہ دونون اُسی باغ مین آئے اور دور سے کھڑے ہوکر تماشہ کو دیکھا کہ سب سردار
کرسیون پر بیٹھے جھوم رہے ہین بس اسنے سحر پڑھکر دستک دی کہ ایک دیوار اُس مقام پر اُٹھ گئی بلور
چہار دست اور مہرخ اُس دیوار کے پیچھے بیٹھین لیکن حیرت جادو نے بھی سُنا ہے کہ گلزار جادو
نے سرداران اسلام کو اسطرح سے قید کیا ہے بس یہ تخت پر سوار ہوکر چلی اور آکر جو پہنچی
تو دیکھا عجیب کیفیت ہے کہ سب سردار بیہوش اور مدہوش ہین حیرت نے پکارا کہ اے گلزار
جادو تم کہان ہو جلد ہمارے پاس آؤ کسی نے جواب نہ دیا اُس وقت حیرت نے اپنے
سحر سے تین سوزنگی بنائے اسطرح کہ مٹی گوندھ کر اُسکے پتلے بنائے اور سحر پڑھا کہ وہ زندہ ہوکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زنگی ہو گئے اُسنے حکم کیا کہ جاؤ گلزار جادو کو بلا لاؤ قریب ڈیڑھ سو کے روانہ ہوے مہرخ
جو پس دیوار بیٹھی تھی اُسنے ایک ترنج مارا کہ وہ زنگی سب جلکر خاک ہو گئے حیرت حیران ہوئی
کہ یہ ترنج کس نے مارا کیلیے کہ مہرخ نے دیوار مین شگاف کرکے دیکھا بھی تھا اور ترنج بھی لگایا
ملکہ حیرت جادو نے اُن باقی ڈیڑھ سو زنگیون کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور گلزار کو بلا لاؤ یہ بھی چلے
مہرخ نے پھر ایک ترنج مارا ترنج پھٹا اور اُس مین سے شررہ نکلکر اُن زنگیون پر پڑے کہ وہ
جلکر خاک ہوے اُسوقت حیرت جادو نہایت پریشان ہوئی اور اُس نے سحر جو کیا تو گلزار
جادو ایک کوٹھری مین بیٹھا وہان سحر کر رہا تھا اُس کو اسکے سحر سے بیتابی ہوئی اس کوٹھری
مین تصویرین باغ و مکان و جانورون کی بنی ہین حیرت کے سحر کرنے سے وہ نکل آیا
اور اُس نے حیرت کو سلام کیا اور کہا اے ملکہ آپ نے بڑا غضب کیا کہ مین سحر کوز در
دے رہا تھا جو آپ نے بلوایا لیکن اب مین ان سب کو دیوانہ کر چکا ہون اب انھین
قتل کیجیے یہ تو کھڑا ہوا ملکہ حیرت سے باتین کر رہا تھا کہ بلور چہار دست نے عین غفلت
مین سحر کرکے برق اپنے تیئن بنایا اور چمک کر جو اُس پر گرا تو کاٹ کر ٹانگون کی راہ سے نکلگیا
غل و شور و تاریکی ہو گئی آواز آئی کہ مارا اُس شخص کو جسکا نام گلزار جادو تھا حیرت جادو
تو بحر حیرت مین غوطہ زن ہوئی مگر اپنی حفاظت کے لیے جلد زمین مین سما گئی بعد کچھ دیر کے
زمین سے نکلی تو وہ جانور و باغ و بارہ دری کہ سحر سے نمود بے بود تھی غائب ہو گئی لیکن وہ دیوار
مہرخ کی بنی رہی اور حیرت نے دیکھا کہ اُس دیوار کے پیچھے مہرخ بیٹھی ہوئی ہے بس
اُسنے اُسکو دیکھکر ایک ناریل مارا کہ جسکی تاثیر سے ملکہ مہرخ بیہوش ہو گئی اور حیرت
پھر زمین کے نیچے جاکر طبقہ کو زمین کے اُکھیڑ کر بلند ہوئی اُسوقت بلور چہار دست نے
دیکھا کہ جتنے ساحر ہین وہ بیہوش ہین اور بلور بھی تو اُسی زمین پر کھڑا ہوا تھا اُسکو بھی حیرت
اُٹھائے ہوے ہے اُسوقت دیکھا کہ ایک پتلہ شیر پر سوار چلا آتا ہے اور اس پتلے نے آکر بلور
چہار دست کو ایک شقہ دیا کہ یہ شقہ خاص اور ایک موتی بھی دیا اور کہا کہ اُس موتی کو
پڑھکر یہ لوگ کہ جو بیہوش اور مسحور ہین اُنپر مارو بلور نے وہ موتی سحر پڑھکر جو مارا تو ایک چمک
ہوئی اور سب کو ہوش آگیا اور ہر ایک نے دیکھا کہ ملکہ حیرت طبقہ زمین کا اُکھیڑ کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیے کھڑی ہے بس ہر ایک پری پرواز سحر سے پیدا کر کے اڑ کر اپنے لشکر کی طرف روانہ ہوے اُس وقت
حیرت نے طبقہ زمین کو اُلٹ دیا اور غصہ مین آکر ایک تلوار اُس شیر سوار پتلے پر لگائی اُسنے
کہا دیکھیے اچھا نہین ہے لیکن حیرت کو غصہ تھا یہ کب مانتی ہے جب اُسنے تلوار ماری
پتلے کے سر سے دھوان نکلا کہ وہ حیرت کی ناک مین گیا اور یہ بیہوش ہوئی ادھر افراسیاب
کو جو خبر ہوئی تو یہ بھی اُٹھکر اپنے مقام سے چلا ادھر بلور چہار دست اور وہ پتلہ شیر سوار
دونون اپنی اپنی طرف روانہ ہوے یہان آکر افراسیاب نے حیرت کو اُٹھایا اور بہت
کچھ سمجھا کے بارگاہ مین لا کے تخت پر بٹھایا اور آپ ظلمات کو چلا گیا لیکن قہار شعلہ بدن
نام گلنار جادو کی زوجہ ہے اور اُسکی ایک لڑکی ہے پانچ برس کا اُس کا سن ہے اور یہ اسکو
بہت پیار کرتی ہے اور اُسنے جو سُنا کہ میرا شوہر مارا گیا تو یہ شہر بار یسان سے روتی پیٹتی روانہ ہوئی
اُس لڑکی کو بھی ساتھ لے لیا اور ایک کوہ پہاڑی پر آکر اُتری ادھر برق جو بالا دی کو گیا
تو اُسی پہاڑی پر یہ بھی پہونچا اور اُس نے اس ساحرہ کو دیکھا کہ کچھ کنیزین اس کے ساتھ ہین ایک
لڑکی پانچ برس کی اُس کے ہمراہ ہے برق نے چادر طلسمی اوڑھ لی اور اُس ساحرہ نے اُس
پہاڑ پر تخت کو بچھایا اور اُسپر بیٹھ کے غم مین اپنے شوہر کے گریہ وزاری کرنے لگی اُس سے اُس
لڑکی نے کہا کہ مجھکو پیشاب لگا ہے دو کنیزین اُسکے ساتھ ہوئین اور پیشاب کرانے لے چلین
کچھ دور اُس پہاڑ پر جا کر اُس لڑکی نے کہا کہ اب تم یہان ٹھہر و مین کسی گوشہ مین بیٹھکر پیشاب
کر لون وہ کنیزین ٹھہر گئین وہ لڑکی تو جا کے ایک غار مین پیشاب کرنے لگی لیکن برق نے جو
دیکھا اِس کیفیت کو تو چادر اُتار ایک ساحرہ کی صورت بنکر تیار ہوا اُن کنیز دن کے پاس آیا
اور اُنمین سے ایک کنیز کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تو الگ چل تو تجھسے ایک بات کہون وہ سمجھی
کہ نہین معلوم یہ کون ساحرہ ہے مگر جو کہتا ہے وہ سُن لینا چاہئے بس ساتھ اُسکے چلی آئی اُس نے
الگ لیجا کر حباب بیہوشی اُسکے مُنھ پر مارا یہ بیہوش ہوئی اُسکے کپڑے اُتار لیے اور اپنی صورت
اُسی کی ایسی بنائی اور پٹی دار وے بیہوشی کی اُسکے دماغ پر چڑھا کر ایک گڑھے مین اُس کو ڈال
دیا اور آپ وہان سے اُس دوسری کنیز کے پاس آیا اس عرصہ مین وہ لڑکی بھی پیشاب
کر کے آئی اُسکو لے کر یہ دونون کنیزین قہار شعلہ بدن کے پاس آئین وہ لڑکی تو مان کے

گھٹنے پر سر رکھ کے سو گئی لیکن اُسکی بہن ہے زنار گوہر پوش وہ بھی اُسکے ساتھ آئی ہے برق جو کنیز بنکے آیا تو اُسنے زنار گوہر پوش کو دیکھا کہ ایک طرف ایک خیمہ استادہ ہے مسند پر زنار گوہر پوش بیٹھی ہے برق فرنگی نے ایک کنیز سے انجان بنکے پوچھا کہ نام ان ملکہ کا بھول گئی ہون اسوقت یاد نہین آتا ہے تم بتاؤ اُسنے کہا کہ اوی تم ایسی نبھی نادان ہو کہ نام بھول جاتی ہو ارے یہ بہن ہے تمہارے شعلہ بدن کی نام اس کا زنار گوہر پوش ہے برق یہ سنکر زنار گوہر پوش کے پاس گیا تسلیم کی اور رومال مین عطر بیہوشی لگا کر اُس کے سر پر جھلنے لگا خوشبو جو اُسکی ناک مین گئی تو گاؤ پر سر رکھ کے بیہوش ہو گئی اس نے اور جو دو ایک کنیزین تھین اُن سے کہا کہ ملکہ سو گئی ہین اب یہان تخلیہ کر دو کیونکہ تم غل مچاؤ گی ملکہ کی نیند پریشان ہو گی وہ کنیزین خیمہ سے باہر نکل آئین اور برق نے اُسکے دماغ پر بھی پٹی بیہوشی کی چڑھائی اور پیرہن اسکا اُتار کر اسی کی ایسی صورت اپنے تئین بنایا اور اُس کو اُس مقام پر ایک صندوق مین بند کر کے قفل لگا دیا اور آپ پلنگ پر لیٹ کر سو رہا یہان افراسیاب نے ظلمات مین جا کے اژدر چشم جادو ایک ساحر کو بلایا اور اُس کے ساتھ کئی ہزار ساحران نامی کر کے برائے گرفتاری مہرخ روانہ کیا یہ ساحر بارگاہ حیرت مین آ کر پہنچا وہ کئی ہزار تو ایک مقام پر اُترے اور یہ حیرت کی بارگاہ مین بیٹھا رہا چنانچہ ایک روز تو آسودہ ہوا دوسرے روز جب وہ زمانہ آیا کہ بحر عالم مین حباب پھوٹ گیا اور بحر اسود شب مین موجزن ہوا **شعر** جہان گشت چون چہرۂ اہرمن + کشادہ سیہ مار گردون دہن + اژدر چشم جادو نے نفیر سحر کو دم دیا یہ خبر ہرکارون نے مہرخ سحر چشم کو پہنچائی کہ اژدر چشم جادو نے نفیر سحر بجایا ہے اُسنے بھی طبل جنگی کو بجوایا تیاریان اب دونون طرف ہونے لگین ایک طرف ہتھیار صیقل و مصقل کئے جاتے تھے ایک جانب ساحر سحر کر رہے تھے ڈھوے جھوتے تھے منتر جنتر مہامنی چھوبنی پڑھی جاتی تھین بیرون کی زبان پر اقتلوا جاری تھا کمانین چلا کر نصر من اللہ فتح قریب پڑھتی تھین لب سوفار زہ کی صدا دیتی تھی سنان نیزہ کی زبان بڑھ بڑھ کر طعن کرتی تھی چار پہر رات ہنگامہ و غلغلہ برپا رہا آخر وہ رات آخر ہوئی جمال شمع پر اُداسی آئی اور مزاج شب مین بدحواسی پھیلی **ابیات**

چو خورشید زد عکس بر آسمان
پراگند بر لاجورد ارغوان
چو خورشید بر زد سر از تیغ کوہ
بیامد سبک مرد افسون پژوہ

ملکہ مہرخ صبح کو شبستان سے برآمد ہوئی سب سرداروں نے مجرا کیا پھر دہل و نقارہ بوق و نفیر گھنٹے اور ناقوس بجتے ہوئے ساحر طائران سحر پر سوار جھولی جھر کی ہر ایک کے گلو مینین زرتار بہار اپنے تخت پر بیٹھی ہوئی گرد اُسکے پچاس گلدستے چنے ہوئے ملتے تھے پر افشاں لگی ہونٹوں پر مسی عمدہ آراستہ جوڑا تر چھا بندھا ہوا سبزہ رنگ جوانی کی بہار جوڑا گلے میں دھانی اٹھا جوبن نئی جوانی ایک طرف مخمور سرخ چشم جوڑا ارغوانی پہنے طاؤس زرین بال پر سوار ایک جانب ملکہ طاؤس جادو کہ جس کے گلے میں موتیوں کا ہار پڑا ہوا اُسی طرح مہرخ ہوا اور ملکہ مشکین کاکل کشاد وغیرہ باز و بط و قرقروں پر سوار سحر ہر ایک کو یاد بیشمار وہ عجب وقت تھا کہ نسیم سحری چل رہی تھی جمال صبح بھینا بھینا یونہی سی خنکی دریائے فلک میں تارے ڈوبے جاتے تھے جنگل میں درخت لہلہاتے تھے شہنا نواز دم بازی کے ساتھ بھیرون بھیاس کی تانیں اڑاتے تھے نوبت کی ٹکور جنگل میں ٹھیکا کھاتی تھی شہنا سے یارب کی صدا آتی تھی اسی طرح سے یہ لشکر میدان میں آکر ٹھہرا اُس طرف سے اژدر چشم حیرت جادو کی فوج بیشمار ساتھ لیے جنگاہ میں آیا سب ساحر زمین پر اتر آئے اور صف کشی ہوئی ابر سحر برسایا گرد غبار کو بٹھایا پھر کڑکیتوں نے لڑکا کہا اور مذمت دنیائے فانی کو زبان پر جاری کیا پکارے اے نوجوانو اس دنیائے فانی کو مثل حباب بحر سمجھو کشتی عمر کچھ دنوں میں غرقاب ہے دیکھو جو لوگ کہ مر گئے دنیا سے گذر گئے اب انکا کوئی بھی نہیں کہتا کہ وہ کدھر گئے اور انکا بھی یہ حال ہے

نظم

سو کہیے منہ ایک بھی نہ کھولے
دو لاکھ صدا کوئی نہ بولے
کیا دخل کرے کوئی سخن ایک

گھر ایک پسند پیرہن ایک
تقویم کہن قوائے جانی
تہ کردہ کتاب زندگانی

سو تخت کے بوریا برابر
بیگانہ و آشنا برابر
مطلب نہ سرور سے نہ غم سے

کچھ کام نہ مدح سے نہ ذم سے
تربت پہ چڑھاؤ گل انھیں کیا
ٹھکرا کے چلے جو کوئی اچھا

اُسی طرح سے تم بھی ایک روز گذر جاؤگے آج جانیں لڑائی میں لڑا دو دولت جان دے کر متاع نام کو خرید لو یہ کہکر وہ تو کنارے ہوئے اژدر چشم جادو حیرت سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اجازت لیکر میدان مین آیا یہ ساحر ظلمات کا رہنے والا ہے اور وہ کالا ہے کہ جسکے کاٹے کا منتر نہین کمر دھنا سونے کا باندھے آنکھین اژدہے کی مگر لال لال دم مین طیش کمال ایک ہونٹھ پرہ بینی سے گزرا ہوا دوسرا ٹھڈھی سے نیچے اترا ہوا تہمبر زربفت کا باندھے ترسول ہاتھ مین لیے اژدر پر سوار شعر تا بہ دہے نسیہ زبانے * بودہ وہش جود یگدانے * پکارا اے مہرخ ایک ایک سے فرداً فرداً لڑنے مین بہت طول ہوگا اس سبب سے ہوشیار ہو جاؤ کہ مین تم پر سحر کرتا ہون یہ کہکر اُس نے کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ کئی ہزار تیلہ زمین سے زنجیرین فولادی لیے ہوے پیدا ہوا پھر ایک ابر سُرخ رنگ آسمان پر گھر آیا اور اسمین سے آگ برسنے لگی ترک و ہر کا جسم جلنے لگا خانۂ دنیا مین آگ لگی وقنا ربنا عذاب النار عجب آفت کی گھڑی تھی کہ یکایک ایک طرف دریاے زخار و قہار بطمہ سنج آفت زا جوش مارتا ہوا پیدا ہوا تکلف یہ کہ وہ آگ اُس دریا کے پانی سے نہ بجھتی تھی ہر طرف شعلۂ جوالہ سر بہ فلک کشیدہ تھا ساحران مہرخ نے ہزارہا سحر پڑھے کہ اس آگ کو بجھائین اور دریا کو خشک کرین مگر ممکن نہوا اب لشکر مین بھگدڑ پڑی خیمہ اور بارگاہین سب ڈوب گئین مگر کئی ہزار سردار باقی رہے کہ ان تک پانی نہ آیا اور اُنھون نے سپرین سحر کی آڑ کین اور بنگلے سحر کے بنائے مگر اُسپر بھی پناہ نہ ملتی تھی آخر اُس آتش کے برسنے سے سب بیہوش ہو گئے اُسوقت اُن تیلون نے کہ جو زمین سے نکلے تھے فولادی زنجیرون مین باندھ لیا اور اژدر چشم کے سامنے لائے اژدر چشم نے ہر ایک کو ہوشیار کیا اور اپنی فوج کو اُسی جگہ چھوڑ کر اُن سب کو لیے ہوے شہر ناپرسان مین آیا دریاے خونخوار کے خشک ہونے سے اور پل پر نزاد ان کے ٹوٹنے سے راستہ کھلگیا ہے اسوجہ سے یہ ان کو شہر ناپرسان مین لایا وہان ایک باغ ہے اسمین چار برج ہین اور بیچ مین اُس باغ کے ایک چہل ستون بہت نادر بنا ہے افراسیاب مع حیرت جادو کے اُسی باغ مین آیا اور اژدر چشم ان سب قیدیون کو سامنے شاہ کے لایا حیرت جادو آکر بغل مین بیٹھی اور بادشاہ نے ان قیدیون کو درختون مین لٹکوا دیا اب ہر ایک کی آنکھین تو کھلی ہین اور زبانون مین سوزنین دی ہین یہ بیچارے آفت کے مارے لٹکے ہوے ہین ان کے نزدیک زمانہ برگشتہ ہے انقلاب دنیا کو ہوا ہے آنکھون سے ہر ایک کی آنسو جاری ہین بیقراری

دلون پر طاری ہے اور یہان افراسیاب چہل ستون مین جو آ کے بیٹھا ہے تو اُس نے حیرت جادو سے کہا کہ ای ملکہ تمنے دیکھا آج تک مین خود نہ چاہتا تھا کہ اُنکو غارت کرون اب انکو قتل کرنا چاہیے حیرت نے بادشاہ کی بلائین لیکر کہا کہ اے میان مین تیرے صدقے اب جلدی انکو مار ڈالیے اِس اثنا مین خبر پہونچی کہ ملکہ قہار شعلہ بدن اور اُنکی بہن زنار گوہر پوش اپنے شوہر کے مرنے کی خبر سُنکر آپ کے پاس آتی ہین اِدھر قہار شعلہ بدن اُس پہاڑ پر سے کوچ کر کے جو چلی تو وہ صندوق جسمین زنار گوہر پوش بند ہے برق نے اپنے ساتھ لے لیا اور یہ آ کے شہر نا پرسان مین پہونچی جب قریب اُس باغ کے کہ جس مین بادشاہ بیٹھا ہے پہونچی تو بادشاہ نے سرمایہ برف انداز سے کہا کہ تم جا کے لے آؤ سرمایہ برف انداز نے کہا کہ آپ نے جو حصار باندھا ہے اُس باغ مین جانیکا مانع ہے افراسیاب نے انگوٹھی اپنے ہاتھ سے اُتار کر دی اور کہا کہ لو اِس انگوٹھی کو اُسے بھی دکھا نا ورنہ تم بھی اِس حصار سے نکلجاؤ گے سرمایہ برف انداز اُس انگوٹھی کو لے کر حصار سے باہر نکلا وہان قہار شعلہ بدن نہنگ بنکر جو چلی تو اُس حصار سے نکل نہ سکی اسکو اس بات کا بہت ملال ہوا اِس عرصہ مین سرمایہ پہونچا اور اُس نے وہ انگوٹھی اسکو دکھائی قہار شعلہ بدن نے کہا کہ اے سرمایہ برف انداز ہمارا شوہر تو رفاقت مین شہنشاہ کی قتل ہوا اور ہمکو بادشاہ نے روکا سرمایہ نے کہا کہ آپ کو روکا نہین بلکہ بلایا ہے اور سب مفسد بھی قید ہو کر آئے ہین اب آپ تشریف لے چلیے بس اُسنے تخت بڑھایا اور صورت اپنی اصلی بنائی اور اُس حصار کے اندر آئی سامنے بادشاہ کے آ کر آداب بجالائی اُسکے ہمراہ اُسکی بیٹی اور ملکہ زنار گوہر پوش بھی مع چند کنیزون کے آئی غرض یہ سب ذنگلون پہ بیٹھے اُسوقت حیرت کا دل خود بخود گھبرایا اور افراسیاب کو خلجان ہوا اور اُس نے اپنے آدمیون کی طرف دیکھا پھر بغور قہار شعلہ بدن کو اور اُسکے آدمیون کو دیکھا اور پوچھا ملکہ زنار گوہر پوش کو کہ یہ کون ہین قہار نے کہا کہ یہ میری بہن ہین اور یہ جو میرے پہلو مین بیٹھی ہے یہ میری بیٹی ہے اور یہ جو استادہ ہین کنیزین ہین اور یہ چند مصاحبین ہین افراسیاب نے زنار گوہر پوش سے کہا کہ اے ملکہ ذرا سر اُٹھاؤ زنار آنکھین نیچی کیے چپ بیٹھی رہی قہار نے کہا اُن کو شرم بہت ہے افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خاموش ہو رہا مگر حیرت جادو کے دل کو قرار نہ آیا اور اُسنے کہا کہ اے شہنشاہ میرے دل کا اسوقت عجب حال ہے افراسیاب نے کہا کہ لاؤ کتاب سامری اب برق گھبرایا کہ ضرور حال کھلجائیگا بس اُسنے قہار شعلہ بدن سے کہا کہ اے بہن مجھے پیشاب کی احتیاج ہے اُسنے کہا چپکی رہو یہ دربار شہنشاہ ہے پیشاب کرنے کی جگہ نہین ہے اُسنے کہا کہ میرا تو عجیب حال ہے حیرت جادو نے اس کا کہنا سُن لیا اور کہا ای قہار یہ کیا کہتی ہے اُسنے ہاتھ باندھکر عرض کی کہ ان کو رفع احتیاج کی ضرورت ہے حیرت نے کہا کیا مضائقہ لیجاؤ ہماری چوکی پر سے اپنے مقام سے اٹھی پانچ کنیزین اسکے ساتھ ہوئین اس چہل ستون کے سامنے ایک کمرہ ہے اُسکے کمرہ کے برابر چوکی لگی ہے قناتین گھری ہین چوکی مخمل کا شانی سے منڈھی ہے قرابہ گلاب دکیوڑے کے منھ کھلے ہوے رکھے ہین آئینے قنات مین لٹکتے ہین زنار گوہر پوش جو چلی تو اُسنے ایک کنیز سے کہا کہ جا لبرا آفتابہ لے آ پھر تھوڑی دور چلکر دوسری کنیز سے کہا کہ قہار شعلہ بدن کو بُلالا اور اُن تینون سے کہا کہ تم یہین ٹھہرو وہ ٹھہرین اسنے چادر جمشیدی اوڑھ لی اور چھپ گیا کنیزین کچھ دیر ٹھہر کر چوکی کے پاس آئین و ریکارین بی بی آئیے بی بی ہون تو بولین جب جواب نہ پایا تو اُنھون نے اندر قناتون کے جاکر دیکھا کہ وہان کوئی نہ تھا یہ پھر کر آئین اور قہار شعلہ بدن سے کہا کہ ملکہ زنار گوہر پوش غائب ہوگئین قہار گھبرائی اور بادشاہ نے کتاب سامری منگا کر دیکھی تو اُسمین معلوم ہوا کہ برق تھا اور اُسنے ایک کنیز کو بیہوش کرکے پہاڑ پر غار مین ڈالدیا ہے اور زنار کو صندوق مین بند کیا ہے افراسیاب نے کہا کہ اے قہار یہ تو برق تھا جو تیری بہن کی شکل بنا اور زنار کو صندوق مین بند کیا ہے بس یہ سُنکر قہار رونے لگی اور صندوق سے زنار کو نکلوایا اور اس نے کہا کہ مین اب رخصت ہوتی ہون افراسیاب نے کہا اچھا جاؤ اب کچھ کام تو ہے نہین یہ تو رخصت ہوکر اور حصار سے نکلکر باہر روانہ ہوئی اور یہان برق فرنگی نے آکر ایک دھپ ملکہ حیرت جادو کے لگائی کہ تاج جو پہنے ہوے تھی وہ اُسکے سر سے گر پڑا حیرت گھبرائی برق نے ایک لات کس کے جو ماری تو یہ گر پڑی برق نے ڈوپٹہ چھین لیا اُسوقت حیرت نے کہا کہ مین اپنی جان دیدونگی اس موے نے مجکو نہایت ہی ذلیل کیا ہے افراسیاب نے کہا خاطر جمع

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رکھو مین اسکی تدبیر کرتا ہون یہ کہکے اپنے جوڑے سے ایک ترنج نکالا اور اُس ترنج کو اُچھالدیا ایک آواز تڑاقے کی ہوئی اور بجلی چمکی اب جو دیکھا ایک اژدہا بہت بڑا تخت کے گرد دم اپنی منھ مین لیے ہے برق اُس اژدہے سے علیحدہ ہٹ گیا لیکن بسبب حصار کے باہر نہین جا سکتا ہے اب افراسیاب نے ایک اسم سحر کا پڑھنا شروع کیا اور حیرت ڈھر و بجانے لگی اور کچھ بھجن گانے لگی کچھ دیر کے بعد بجلی چمکی اور آواز مہیب آئی پھر جو دیکھا ایک ضعیف سیاہ رنگ تخت پر بیٹھے ہوے یہان آکر پوچھے افراسیاب نے حصار آتش کر دیا تھا انھون نے کچھ پڑھ کے پھونکا کہ وہ آگ دو طرف ہو گئی اب سامنے افراسیاب کے آکر اُنھون نے سبقت سلام کی کی افراسیاب نے جواب سلام دیا اور کہا کہ اے مفتی طلسم آپ کا مزاج کیسا ہے اُنھون نے جواب دیا کہ شہنشاہ کی جان و مال کو دعا کرتا ہون فرمایئے مجھے اسوقت کیون طلب کیا ہے افراسیاب نے کہا کہ وہ جو چادر جمشیدی جاتی رہی ہے وہ ایک عیار برق فرنگی کے پاس ہے اور اسنے ہمکو دق اور پریشان کیا ہے مفتی طلسم نے کہا کہ آپنے ایک نالائق کو ایسی شے کیون دی افراسیاب نے کہا کہ مین نے نہین دی بلکہ ایک ساحرہ کو مار کے اسنے خود ہی چھل کی مفتی طلسم نے کہا کہ اچھا آپکو سب طرح کا اختیار ہے لیکن یہ سحر پڑھیے یہ کہکر کچھ سحر تعلیم کیے کہ افراسیاب اُسکو پڑھنے لگا اور ملکہ حیرت نے ڈھر و بجا کے گانا شروع کیا بعد کچھ دیر کے مغرب کی طرف سے ایک تخت اور نمودار ہوا اُسپر ایک ساحرہ نہایت کریہ منظر فربہ اندام ایک دست بقچہ سامنے رکھے بیٹھا تھا جب وہ ساحر یہان آیا تو آگ کے حصار کے اوپر ایک دانہ رائی کا مارا تو برطرف ہو گئی یعنی دھوان ہو کر غائب ہو گئی اور اُس ساحر نے افراسیاب کو آکر سلام کیا اور مفتی طلسم کے برابر بیٹھا افراسیاب نے کہا کہ لاؤ دست بقچہ اس ساحر نے وہ دست بقچہ جواہر نگار کہ تمام نگینے اُس مین یاقوت و الماس اور زمرد کے جڑے تھے بادشاہ کو دیا بادشاہ نے اُسکو کھولا تو اسمین سے بہت سے لباس کار چوبی نکلے اور ایک جامۂ اطلس کا نکلا پھر ایک سیاہ چادر محمودی کی نکلی اور ایک جامہ برنگ شنجرفی اور ایک دستار نکلی افراسیاب نے کہا کہ اسے مین پہنون مفتی طلسم اور اُس ساحر نے کہا کہ سوائے آپ کے کسکی مجال ہے جو اسکو پہن سکے جمشید نے اس جامہ کو اپنے گلے مین پہنا تھا اور ہزار ہا اُسپر جو کی پہرے تھے اب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آپ مالک ہین جلد سے پہنیے چاہیے نہ پہنیے افراسیاب نے اِس جامہ کو گلے مین پہنا اور
دستار کو سر پر رکھا اور کچھ اسم سحر پڑھکر دستک دی یعنی ہاتھ پہ ہاتھ مارا کہ برق فرنگی کے سر مین
درد ہونے لگا کہ اسکی جان پر بنگئی مگر چپکا ایک طرف کو چادر اُوڑھے بیٹھا ہے افراسیاب نے
پھر کچھ افسون پڑھنا شروع کیا اور حیرت ڈھرو بجانے اور گانے لگی افسون پڑھکر دستک دی
کہ اُسکی یہ حال ہوا برق کا کہ جیسے کلیجہ نکلجائیگا مگر اُسنے ضبط کیا اور افراسیاب نے پھر اسم
پڑھنا شروع کیا اور ایک موتی صراحی دار نکالکر ہاتھ پر رکھا مفتی طلسم نے کہا کہ ہان پھونکیے اِسکو
بس اُسنے اس موتی کو منھ سے لگا کے جو دم دیا تو ایک بجلی چمکی اور وہ بجلی جامہ افراسیاب
پر گری کہ وہ جا بجا سے پرزے پرزے اُڑگیا برق فرنگی نے چادر کو مثل عبا کے اوڑھ لیا ہے
کہ چار طرف سے جسم اُسکا ڈھنکا ہے کچھ دکھلائی نہین دیتا ہے اب جو دیکھا تو وہ چادر بھی پرزے
پرزے ہوکر جہان جہان سے کہ وہ جامہ پھٹ گیا تھا اُس مین لگگئی اور یہ برق بالکل برہنہ ہوگیا
اب تو حیرت نے ڈھرو اسکے سر پہ مارا کہ وہ چکی کے پاٹ کی طرح ہوکر اسکے گلے مین پڑگیا کیونکہ
اس پاٹ مین جوف بھی تھا اور حیرت نے کہا کہ او مونڈی کاٹے جوانا مرگ اب کہان جائیگا
میرے ہاتھ سے برق فرنگی نے کہا میرا خدا مالک ہے اب افراسیاب نے اُس
جامہ کو چادر سیاہ پہ رکھا اور مفتی طلسم نے کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون اور اسم جو پڑھا تخت
مفتی طلسم کا اُڑکر روانہ ہوا پھر وہ دست بقچہ والا ساحر بھی روانہ ہوا ان دونون کے جانے کے
بعد طلسم باطن کی طرف سے کچھ شعلے چمکتے ہوے پیدا ہوے اور صدا گڑگڑاہٹ کی آئی اور دیکھا کہ ایک
بیضہ بہت بڑا اُڑتا ہوا آتا ہے اور روشنی اسمین ایسی ہے کہ نگاہ خیرہ ہوتی ہو وہ بیضہ سامنے تخت افراسیاب
کے گرا اور پھٹا جیسے دروازہ کھلجاتا ہے اتنا بڑا شگاف اُسمین پیدا ہوا اور ایک بوم سیاہ رنگ
اُسمین سے نکلا اور سر پر افراسیاب کے آکر ٹھہرا اور کہا ای شہنشاہ چلیے طلسم باطن
مین ملکہ لکنات جادو بہن صندل جادو کی اور بہت سی شہزادیان جلیل القدر وہان
بیٹھی ہین اور آپ کو بلایا ہے پس افراسیاب نے اپنے ہاتھون کو دیکھا تو اُس مین لکھا تھا کہ
اے افراسیاب جلد جا کوئی چار گھڑی کے واسطے پھر چلا آنا افراسیاب نے حیرت
جادو سے کہا اسوقت حیرت نے وہ جامہ اور چادر جمشید کو اپنے پاس پہلو مین رکھا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

افراسیاب یہان سے روانہ ہوا لیکن عمرو اور باغبان قدرت جو چلے تھے جب دریاے ہفت رنگ پر پہونچے اُنھون نے ایک قلعہ دیکھا اور وزیر مرزان جلوس شاہی سے کہ حاضر ہوا اور اس نے آکر خواجہ کی تعظیم کر کے عرض کی کہ اے عمرو حکم شہنشاہ کوکب کا ہے کہ باغبان قدرت جا کے قلعہ شیشہ مین رہے اور یہ آپ کی خاطر ہے جو ایسا اُنھون نے فرمایا ہے ورنہ افراسیاب اور شاہان طلسمات کو تو اس قلعہ کا دیکھنا نصیب نہین ہوا اور آپ جایئے پاس بران کے پس عمرو نے باغبان سے کہا کہ آپ جہان بر حکم کوکب ہے جایئے پس یہ تخت پر بیٹھ کے مع گلچین کے روانہ ہوا اور سب فوج شاہی باجے خوشی کے بجاتی ہوئی چلی جب دروازہ مین قدم رکھا تو وہ قلعہ آنکھون سے ناپدید ہو گیا اور یہ معلوم ہوا کہ یہ قلعہ شیشہ کا ہے یہ جا کر ایک قصر شاہی مین اُترے تو اب سب قلعہ نظر آنے لگا ایک روز کے بعد مرزان وزیر مع بران شمشیر زن کے آگے آگے قرنا بجتی ہوئی جلوس شاہی ساتھ سامان باد بہاری ہمراہ لیے داخل ہوا ہے چوبدار لباس زرق برق پہنے ہمراہ ہین پاٹینن اور رسالے جنگ کے دیکھے بھالے ساتھ ساتھ آتے ہین ڈنکا بجتا ہوا نقیب آوازین لگاتے بڑھے عمرو دولت کی صدا مین دیتے جریب شاہانہ ٹیکتے ہوے جال ادب بڑھتا ہوا ابیات

سواری کے آگے پڑے اہتمام	لیے سونے روپے کے اعصا تمام	نقیب اور جلودار اور چوبدار
یہ آپسمین کہتے تھے ہر دم پکار	اُسی اپنے معمول و دستور سے	ادب سے تفاوت سے اور دور سے
بلا نوجوانو بڑھے جائیو	دو جانب سے باگین لیے آپ جو	بڑھے جائین آگے سے چلتے قدم
بڑھے عمر دولت قدم با قدم		

عمرو پہلوے بران شمشیر زن مین بیٹھا تھا کہ یہ سب آکر باغبان کے پاس پہونچے اور اُس سے ملاقات ہوئی پھر اسکو لیکر باغ مروارید مین آئے سامان اور جلوس شاہانہ تو سب ٹھہر گیا اور یہ اُس باغ مین کہ جسکی بہار رشک فردوس برین تھی چبوترہ بلور پر فرش بچھوا کر بیٹھے اور اُس باغ کی کیفیت دیکھنے لگے کہ درختان سایہ دار مین ثمر کی جگہ موتیون کے گچھے لگے ہین ہوا کا رشاطگی کرتی ہے کہ شاخون کو آپس مین ملاتی ہے نسیم عنبر شمیم جو چلتی ہے تو بدن مین جان تازہ آتی ہے درخت آپسمین ہم بغل ہین اسطرح کہ جس طرح عاشق و معشوق لپٹے ہوتے ہین باغبانیان لہنگے قیمت کے مہنگے پہنے بیلچے ہاتھون مین لیے چمن کو دیکھتی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھالتی ہین ابیات

شاخین ہین یہ تازگی سے توام
ہر برگ زبان پہ شکر داور
ہے عطر سے بڑھ کے بوسمن کی
طرار ہے وہ زبان ہے سوسن

ہو جاتی ہین بار رنگ سے خم
ہے ایک سے ایک بڑھکے تردست
بو غنچون مین نافہ ختن کی
ہین اوج پہ تخت جھومتے ہین

ہر گل ہے چمن مین صاحب زر
چشمک زن لالہ نرگس مست
آرائش بوستان ہے سوسن
مستی سے درخت جھومتے ہین

اب یہان رہتے ہوے عمرو کو دس بارہ دن ہوے ہین کہ دیکھا ایک تپلہ شیر سوار آکر موجود ہوا یہ سب بیٹھے ہوے تھے کہ اُس تپلے نے ایک کاغذ بران کو دیا اُس نے جو اُسکو پڑھا تو لکھا تھا کہ اے خواجہ مین جو آپ کی ملاقات کو نہین آیا تو اُسکا باعث یہ ہے کہ میری طبیعت بہت علیل ہے آپ دعا کیجیے کہ مجھے جلد شافی مطلق صحت عنایت کرے یہ کاغذ پڑھ ہی رہی تھی کہ ایک تپلہ اور آکر موجود ہوا اُسنے بران شمشیر زن کو نامہ دیا اُس نامہ مین لکھا تھا کہ اے بران افراسیاب نے مہرخ اور سب سردارون کو قید کیا ہے اسکی فکر تمکو لازم ہے پس یہ پڑھکر عمرو کو وہ نامہ دیا کہ اُسنے پڑھا اور کہا کہ مجکو آپ پونہچا دیجیے تاکہ مین وہان جاکے کچھ تدبیر کرون بران نے کہا کہ تم ٹھہرو دیکھو مین اسکی تدبیر کرتی ہون یہ کہکر خود اُٹھکر چلی سب کو منع کیا کہ کوئی میرے ساتھ نہ آئے مگر اسکی ایک انیس ہے کہ وہ عاشق ہے اسکی اُسکا نام زعفران زعفرانی پوش ہے وہ چلی پیچھے پیچھے یہان برق فرنگی سامنے حیرت کے قید بیٹھا ہے اور ایک چھڑی جواہر نگار ہے کہ اُس سے وہ مارتی جاتی ہے جہان وہ چھڑی پڑجاتی ہے آبلہ پڑجاتا ہے اور برق کا حال ابتر ہوجاتا ہے کہ ادھر سے ملکہ بران دریاے ہفت رنگ کے پار اُتری اور قریب شہر ناپرسان پونہچکر زمین مین سما گئی اور اسی باغ مین کہ جہان سب قید ہین زمین سے نکلی اور ادھر زعفران بھی آکر پونہچی بران نے حیرت کو ڈانٹا کہ او قحبہ تیری بھی یہ مجال ہوئی کہ تو نے برق کو قید کیا ہے حیرت اُٹھکر اس سے لڑنے لگی اس نے ایک ترنج حیرت کے مارا اسنے خالی دیکر ایک ناریل مارا ان دونون مین تو لڑائی ہونے لگی اور زعفران جو آئی تھی اُسنے وہ جامہ اور چادر جو تخت پہ رکھا تھا برق فرنگی کو اُٹھا کر دے دیا برق کے گلے سے وہ چکی کا پاٹ نکل گیا اب حیرت چاہتی ہے کہ کچھ سحر کرے اسوقت ایک آئینہ بران

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے نکالکر حیرت کو دکھایا کہ وہ بیہوش ہوگئی بران نے زعفران پوش سے کہا کہ
اِسکی شکلین باندھ لو اُسنے اِسکی شکلین باندھین اور بران نے مہرخ و بہار و نافرمان
وغیرہ جتنے سردار لٹکے تھے اُنکی زبانون سے سوزن نکالی اور درختون سے کھولا اور اُسنے
کہا کہ اب تم اپنے لشکر کی طرف جاؤ اور آپ ملکہ حیرت کو تخت سحر پہ ڈال کر مع زعفران
زعفران پوش کے اپنے طلسم کی طرف روانہ ہوئی یہ تو ادھر چلی اور یہان افراسیاب جو
روانہ ہوا تھا تو ایک دریا ہے کہ نام اُسکا دریاے گوہر بار ہے اور اُس دریا کے اُس پار دو
ساحر رہتے ہین کہ نام ایک کا گوہر جادو اور دوسرے کا نام نایاب جادو ہے اور یہ دونون
خوبصورت ہین افراسیاب انکے پاس آکر پہونچا ابھی وہان نہین گیا ہے کہ جہان اُسکو جانا
منظور ہے یہ دونون ساحر اپنے مکان مین بیٹھے ہوے تھے انھون نے افراسیاب کی تعظیم
کی بٹھایا اُسوقت چند ساحر شہر ناپرسان سے آئے اور انھون نے کہا کہ ای شہنشاہ بران
شمشیر زن نے آکر سب قیدیون کو چھڑایا اور ملکہ حیرت کو پکڑے گئی افراسیاب نے
یہ سُنکر ایک چیخ ماری اور کہا بڑا غضب ہوا اب اسنے جہان کہین جانا تھا وہان جانا موقوف
رکھا اور واسطے رہائی حیرت کے روانہ ہوا لیکن حال سرداران لشکر مہرخ سحر چشم کا سنیے
کہ یہ جو یہان سے روانہ ہوے تو پر پرواز پیدا کرکے اُڑے یہان تک کہ اثناے راہ مین انکو ایک
باغ ملا کہ جو فردوس برین کا چشم و چراغ تھا درخت بار ثمر سے پھلے پھولے گلہاے بیشمار کھلے
شاہد بہار گویا زیور جواہر آگین سے مزین و مجلی ہے ہر شاخ نونہال پھولی پھلی ہے ہوا مین وہان
کی خاصیت دم عیسی ہے **شعر** جان تازہ بدن مین آتی تھی + روح بالیدگی سی پاتی تھی + ایک
بارہ دری برنگ عروس شب اول بنی سنہرے پردے اُسمین زنبوری بندھے فرش
مخمل کاشانی کا بچھا ہوا جھاڑ کنول شیشہ آلات سے وہ مکان سجا ہوا **شعر** ہانڈیان
جھاب کنول اس نور کے + روشنی مہر و مہ چنبر نثار + بیچ مین ایک تخت جواہر نگار گستردہ
اور کرسیان دنگل یاقوت و زمرد کی بچھی ہوئین یہ سب سردار اُس باغ مین آکر اُترے
اور اُن کرسیون پر سب سردار بیٹھے اور تخت پر ملکہ مہرخ جلوہ فرما ہوئی اُس باغ مین چھڑکاؤ
عطر اور بید مشک کا تھا کہ جس سے دماغ جان معطر و معنبر ہوتا تھا یہ سب بیٹھے ہوے ہین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ ناگاہ ملکہ مہرخ کی ایکطرف کو جو نگاہ پڑی تو دیکھا کہ ایک تختی جواہر کی لٹک رہی ہے اور
اُسمین کچھ لکھا ہے مہرخ نے اُس تختی کو لے کر پڑھا تو اُسمین لکھا تھا کہ اے سرداران لشکر اسلام
حیرت جادو کو توبران شمشیرزن لیگئی اور اُسے قید کیا ہے اور باغ شہنشاہ نے راستہ
مین بنوا دیا ہے اسمین جب تک تمھارا جی چاہے رہو باغ کے اندر رہوگے اور سیر دیکھوگے
تو تمکو کوئی نہین دیکھنے کا ہان باہر قدم رکھوگے تو تمکو سب دیکھین گے جی چاہے ایک دن
رہو چاہے برسون رہو یہ جگہ فضا کی ہے اور جو لشکر مین جانے کا جی چاہے تو یہ اسم جو تختی پر
لکھا ہو پڑھکر تین مرتبہ دستک دینا سب سامان آکر حاضر ہوگا اور تمکو لشکر مین بخوبی پونہچا دیگا یہ جو
مہرخ نے پڑھا تو بہار نے کہا بہتر یہ ہے کہ لشکر ہی مین چلو مہرخ نے کہا بہتر ہے اور صحن
مین آکر مہرخ نے اس اسم کو پڑھا جو تختی مین لکھا تھا اور تین دستکین دین اسوقت
ایک تخت مہرخ کے واسطے اور کئی تخت بہار و نافرمان و شکیل جادو وغیرہ کے لیے
آسئے کہ یہ سب اُن تختون پر سوار ہوے جیسے ہی وہ تخت کچھ دور چلے ہین کہ کچھ گھوڑے عربی ترکی
عراقی دکھنی کاٹھیاوار ساز و یراق جواہر نگار سے درست آکر موجود ہوے اُنپر سب سردار سوار
ہوے اور وہ تختی کہ جس سے اسم پڑھا تھا اُسمین آواز تڑاتے کی ہوئی اور دھوان نکلا اور دھوین سے
کاغذ نکلکر طرف طلسم نور افشان کے اُڑتا ہوا چلا گیا جب باغ کے دروازے سے باہر
نکلے تو باغ بھی مثل آتش بازی کے جلنے لگا اور دیوارون سے اُسکی انار چھوٹے دیوار اور
دروازہ اور وہ باغ و بارہ دری سب غائب ہوگیا بارہ سو فوج جنگی داہنے اور بارہ سو
فوج جنگی بائین بیچ مین کچھ سردار چند ہزار آدمیون کی جمعیت سے یہ سب چلے آتے ہین اور
ازبسکہ شہر ناپرسان سے تو یہ آگئے ہی تھے اب سامنے گنبد نور دکھائی دینے لگا بہار نے کہا
کہ لو گنبد نور کی طرف آگئے اے ملکہ مہرخ حیرت جادو تو قید ہے اور افراسیاب گیا ہے شہر
خالی ہے چلو شہر مین بن پڑے تو طلسم کشا کو چھڑا لین مہرخ نے کہا کہ لے بہن یہ تمھارے کہنے
کی بات ہے گنبد نور ایسا تھوڑا ہی ہے کہ جہان کوئی جا سکے بہار جادو نے کہا چلو تو سہی سمجھ لینگے مہرخ
نے کہا میرا دل نہین قبول کرتا اب کیفیت سنیے کہ گنبد نور کی چار سمتین ہین دو کوس ادھر اور دو کوس
ادھر ایک سمت مین جو کوئی جاتا ہے وہ قید ہوتا ہے طلسم کے زندان مین اور جو دوسری طرف سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جاتا ہے اُسے قتل کرتے ہیں اور جو تیسری طرف جاتا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں اور جو چوتھی طرف
جاتا ہے تو اُس سمت ایک دشت ہے اور اُس دشت میں ایک باغ ہے جانیوالے کو اُس
باغ میں چھوڑ دیتے ہیں تو وہ تمام عمر خراب رہتا ہے اور ایک حاکم ہے افراسیاب کی طرف
کہ نام اُسکا تنویر آہن کلاہ ہے اور مالک ہے تمام گنبد کا اور ایک ساحرہ مغرز جادو نام کہ وہ طلسم
باطن میں بادشاہ ہے اُس سے اور تنویر آہن کلاہ سے دوستی اور محبت ہے تو تنویر بسبب محبت کے وہیں
رہتا ہے اور سحر و ساحری کے سوا اور کچھ کام نہیں کرتا ہے اسقدر اسنے سحر میں مہارت پیدا کی ہے کہ ایک مرتبہ یہ
افراسیاب سے بھی لڑ سکتا ہے کبھی کبھی یہ افراسیاب کے سلام کو بھی آتا ہے اب جو اسنے سُنا کہ طلسم
میں غدر مچا ہے اور آفت برپا ہے تو مغرز جادو کے پاس سے رخصت ہوکر اسنے بھی گنبد نور پر
آکر رہنا شروع کیا ہے اور گنبد نور سے علیحدہ دو کوس پر ایک مینار اسنے نور کا بنایا ہے کہ وہ ایک
ڈال نور کا ہے اور اسکے سات درجے ہیں اور ایک مکان بلور کا کہ وہ بھی سراسر نور کا معلوم
ہوتا ہے معلق مابین زمین و آسمان اُسنے بنا کر قائم کیا ہے کہ اُس مکان کے چاروں طرف
تین تین سو دروازے ہیں اور ہر دروازے میں ایک ایک نازنین خوبصورت شکل چاند کے
استادہ ہے پوشاک جواہر نگار اور زیور مرصع کار زیب بدن کئے ہیں اور بیچ میں جو دروازہ ہے
فیل بند اس میں کچھ چوبدار خاص بردار وغیرہ عملۂ شاہی رہتا ہے اور اندر سے آواز گانے کی آتی
ہے اور ایکطرف میدان میں چار چمن ہیں کہ اس میں سرخی کٹی ہے اور پھولدار درخت لگے ہیں چنانچہ
سرداران لشکر اسلام اس ارادہ سے چلے کہ شہزادہ اسد بن کرب غازی کو چھڑا لیں چلے تو ہم کراہی
چمنستان میں پونچے گنبد نور وہاں سے بہت دور ہے اور ایک ابر سفید ایسا چھایا رہتا ہے
کہ جسکی روشنی کی وجہ سے وہ گنبد نظر نہیں آتا ہے الحاصل جب یہ چمنستان میں پونچے ایک بجلی
چمک کر انکے سروں پر گری کہ ان لوگوں کی زبانیں بند ہوئیں اور ایک حباب پیدا ہوکر اتنا
بڑا ہوا کہ یہ سب اُسمیں سما گئے اسوقت ایک ابر سیاہ طلسم نور افشاں کی طرف سے پیدا ہوا اور گرجتا
ہوا اسطرف کو آیا جوں جوں قریب آتا گیا چھوٹا ہوتا گیا جب اس چمنستان پر آکر پونچا تو ایک بجلی
چمک کر گری کہ وہ حباب دھواں ہوکر اُڑ گیا اور یہ سب سردار چھوٹے اور وہ جو قصر معلق ہے اسمیں
پہنچا دیے ہیں اور بیچ میں جو دروازہ اسمیں ہے اُسکے اندر سے تین ہزار ساحرہ زبردست

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جربے ہاتھون مین لیے نکلے اور آکر چاہتے تھے کہ اُن سردارون کو مارین وہ جو طلسم نور افشان کی طرف سے ابر آیا ہے اُسمین سے ایک آواز مہیب ہوئی اور ایک سوار دلاور شیر پر سوار ہاتھ مین ترسول لیے پیدا ہوا اور اُسنے آکر ایک ترسول کو تپھر پر مارا کہ اُس تپھر سے کئی ہزار شرارے نکلے اور اُن ساحرون پر گرے کہ وہ جلکر خاک ہوگئے پھر دیکھا تو اُسی دروازے سے چھ ہزار ساحر اور نکلے لیکن اُس سوار نے پھر ترسول کو تپھر پر مارا کہ وہ بھی جلکر خاک ہوے اُسوقت تنویر آہن کلاہ خود آیا اور اُسنے کہا کہ او تپلے اب تو میرے ہاتھ سے کہان جائیگا اور اسم سحر کا پڑھ کے اپنی اُنگلی کو کاٹا اور تین بوندین لہو کی اور کچھ دانے سرسون کے لے کر اُن دانون پر لہو ٹپکایا اور ان سب دانون کو جانب قصر معلق اچھال دیا کہ اُس قصر سے ایک ٹکڑا مکان کا جدا ہوکر اس تپلے کے سر پر آیا ایک دیوار اُسکی اُسکے پاؤن کے نیچے آگئی اور چھت سر پر اور یہ دبا اور جتنے سردار ہین وہ بھی سب قید ہوے یعنی ایک حباب ہے مثل سرپوش کے کہ اُسمین سب بند ہین اور کچھ کسی کے کیے سے نہین ہو سکتا تنویر آہن کلاہ ہنس رہا ہے اُسوقت برق چمکی اور پھر طلسم نور افشان کی طرف سے ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اور بہت جلد بڑھتے بڑھتے یہان تک آکر پہنچا اور اب پے درپے بجلیان چمکنے لگین پھر ایک شعلہ نکلا اور وہ ابر اُٹھا آدھا تو سر پر آیا اور آدھا زمین پر اسوقت تنویر آہن کلاہ نے کہا کہ اے شخص یہ کون بات ہے کہ تو چھپ کے آیا ہے شعلہ سے نکلکر مرد میدان ہو اسکا یہ کہنا تھا کہ ایک تڑاقے کی آواز ہوئی اور وہ شعلہ پھٹا ایک نازنین خوبصورت غرق دریاے جواہر بال چہرے پر بکھرے ہوے ماتھے پر افشان جنی آسمان حسن مین ستارے نکلے ہوے نظم

رد کش عارض خورشید تھی عارض کی ضیا
عمر بھر چاہ محبت مین رہے اُسکی پھنسا

خال کا ہندسے لے تا بہ حبش تھا شہرا
سیب جنت سے فزون سیب ذقن تھا اُسکا

چاہ غبغب کبھی گر دیکھلے یوسف اُسکا
شعلۂ طور جسے کہیے بدن تھا اُسکا

ایک تخت جواہر نگار پر سوار سامنے آکر پکاری کہ او تنویر تو نے کیا کہا کہ مرد میدان نبرد ہوا رے کوکب روشنضمیر وہ بادشاہ جلیل القدر ہے کہ اُسکا مثل نہین ہے اُسکے خادم اور کنیزین جو چاہین وہ کرین بہتر تیرے حق مین یہ ہے کہ چل کر خدمت شہنشاہ کوکب مین حاضر ہو کہ تیری جان بھی بچے اور مال بھی ملے نہین تو کتے کی موت مارا جائیگا تنویر نے جھنجھلا کر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک ناریل چوٹی سے نکال کر مارا اس نازنین پر کہ اُس مین سے ہزار ہا ستارے پیدا ہوے اور وہ ستارے گرنے لگے لیکن دہنے بایئن گرتے ہین اس نازنین پر نہین پڑتے اور نام اُس نازنین کا ملکہ زر افشان جادو ہے بس اسنے بھی اپنی چوٹی سے ایک موتی چھوٹا سا صراحی دار نکالکر آسمان کی طرف مارا کہ اُس مین سے ہزار ہا بوند پانی کی پیدا ہوئی اور ستارون کو دھوان کر کے اُڑا دیا پھر تنویر آہن کلاہ نے غصہ مین آکر ایک ناریل مارا کہ اُس مین سے ہزار ہا پتھر پیدا ہوے اور اس نازنین پر گرنے لگے اس نازنین نے ایک پتھری چھوٹی سی نکالی اور اُس کو اُس قصر معلق پر کھینچ مارا کہ وہ قصر معلق اور یہ پتھر جو گر رہے تھے سب دھوان ہو کر اُڑ گئے اُسوقت تنویر آہن کلاہ نے اپنے سر سے خون نکالا اور اُس خون کو ہاتھون پر لے کر اُس نازنین پر مارا کہ وہ خون شعلہ ہو کر قریب تھا کہ اُس نازنین پر گرے اُس نے اپنی دو زلفون کو بل دیا کہ اُس مین سے ہزار ہا شرارے پیدا ہوے اور ان شعلون کو اُن شرارون نے مٹا دیا اور پھر اُس نازنین نے ایک پتھر چھوٹا سا نکال کر مارا اُس مینار پر جو سات درجے کا تھا وہ مینار بھی دھوان ہو کر اُڑ گیا اُسوقت تنویر غلطک مار کر اژدہا بنا اور اُس نازنین پر پھنکارتا ہوا چلا اُسنے ایک ڈبیا نکالکر کھولی اور کئی ہزار آدمی آتشین بنائے اور اُنکے ہاتھون مین گرز دیئے اور کہا مار دو اس اژدہے کو اُن سوارون نے گرز جین جو اس اژدہے پر مارین تو اپنی صورت اصلی پر آگیا اسوقت اُس نازنین نے خنجر جمشیدی نکال کر جو مارا تو گردن تنویر آہن کلاہ کی کٹ گئی آواز وار دیگر کی بلند ہوئی صدا آئی کہ اے شخص مارا تو نے اُسکو کہ جو اپنا ثانی نہ رکھتا تھا اِسکا دوست معز جادو طلسم باطن مین بادشاہ ہے وہ ضرور بدلہ اسکا لیگا اب مہرخ و بہار وغیرہ سب سردار مع اُس پتلے کے چھوٹے زر افشان نے کہا کہ تم لوگ کیون دیوانے ہوے ہو جو گنبد نور کی طرف جاتے ہو ابھی نہین جب وقت آئیگا تو آپ ہی اسد چھوٹ جائیگے اب اپنے لشکر کی طرف چلو چنانچہ یہ سب کو سمجھا کے تخت ہائے سحر پر سوار کر کے انکو لیکر روانہ ہوئی جب لشکر مین آکر پہونچی تو یہان بسبب سحر اژدر چشم کے لشکر بھاگ گیا تھا اب آکر پھر جمع ہوا ہے خیمہ اور بارگاہین استادہ کرا کے یہ سب کے سب اُترے ڈھنڈھورا پٹوا یا کہ اب امان ہے لوگ آکر آباد ہون ملکہ زر افشان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کو سب سرداروں نے نذریں دیں اور مہرخ نے کچھ کشتیاں جواہر کی منگا کے چاہا کہ زرافشاں کو دوں
اُسنے کہا کہ یہ کبھی نہو گا آپ ہماری مالک ہیں اور ہمیں ہر جا یہ اختیار ہے کہ جو چاہیں منگا لیں یہ کہکہ
اُسنے ایک اسم سحر کا پڑھا ایک ابر طلائی آکر موجود ہوا اُس میں سے کچھ فوج کشتیاں جواہر کی لیے
ہوئے نکلی وہ کشتیاں زرافشاں نے لیکر مہرخ کے سامنے رکھیں اور کہا کہ اسکو قبول کیجیے
مہرخ نے کہا کہ جب تم نہیں لیتیں تو ہم بھی ان کو نہیں لیں گے غرض بعد حجت بسیار
مہرخ نے وہ کشتیاں لیں اور زرافشاں نے ایک سحر جو پڑھا تو وہ فوج اور پتلے
خیبر سوار سب غائب ہو گئے مہرخ نے حکم دیا ناچ ہونے لگا شراب کا پیالہ
گردش میں آیا یہ تو بعیش و عشرت اُس مقام پر بیٹھے ہیں لیکن افراسیاب جادو جو برائے ہلاکی
ملکہ حیرت جادو روانہ ہوا تھا تو جا کر یہ ایک پہاڑ بلند و وسیع پر پونچا اور اس پہاڑ پر بیٹھا اُسکی
محبت میں سرمایہ برف انداز وغیرہ چند سردار بھی آکر بیٹھے اُسوقت قلعہ ظلمات کی طرف سے
ایک ابر پیدا ہوا بڑی جھاک دیک سے قریب آکر پونچا تو دیکھا کہ دو اژدہے ہیں بہت
بڑے بڑے ایک اژدہے پر تخت کھنچا ہے اُس پر ملکہ عنقاے جادو نام ایک
ساحرہ سوار ہے اور یہ بہن ہے چندن جادو کی کہ جس کا قتل کرنا جلد اول میں
اسی طلسم ہوشربا کی لکھا گیا ہے آئی دوسرا اژدہا مثل چتر کے اُسکے سر پر سایہ کیے
تھا ملکہ عنقاے جادو بڑی ساحرہ زبردست ہے بعد اسکے دو زبان جادو اور
اندر جادو کہ جو اُسی پہاڑ پر رہتی ہیں آئیں اور بادشاہ کو ان تینوں نے سلام کیا اور عنقاے
جادو نے کہا کہ اے شہنشاہ یہ کیا آپ نے لڑائی کا طور کر رکھا ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ سب
تقدیری امورات ہیں ملکہ عنقاے جادو نے اُس اژدہے کی طرف اشارہ کیا کہ اُسنے
پانوں اپنا زمین پر مارا کہ زمین اُس جگہ کی شق ہو گئی اور ہزارہا خیمہ جواہر نگار ساحرے کہ
نکلے اُن خیموں کو استادہ کیا اور افراسیاب سے کہا کہ چلکے بیٹھیے ان خیموں میں پھر اژدہے کو اشارہ
کیا کہ اُس نے زمین پر پانوں مارا ایکی مرتبہ کچھ دکانیں طلائی و نقرئی بنگلیں اور تیسرے پانوں
کے مارنے سے حلوائی نان بائی وغیرہ جتنے پیشہ ور ہوتے ہیں وہ سب موجود ہوے
اور چوتھا پانوں مارنے سے ساحروں نے نکل کر بند و بست کر لیا گھمگھم

بیان ہونے لگی اب افراسیاب نے کہا کہ مجکو خود جانا منظور ہے حیرت کے چھوڑنے کو عنقا
جادو نے کہا کہ نہین اول کسی اور کو بھیجئے تو بہتر ہے اسوقت سرمایہ برف انداز نے کہا کہ
غلام جائیگا افراسیاب نے کہا کہ اچھا جاؤ سرمایہ نے خیمہ سے باہر نکلکر ایک ابر تیار کیا اور
کچھ فوج ساتھ لی کہ برف کے آدمی تھے اور یہ ابر بہت دور تک پھیلا ہے غرض یہ سب چلے
اور جاکر دریاے ہفت رنگ پر پہنچے تو ساڑھے تین رنگ جو قبضہ مین افراسیاب کے ہین
اُنکو جب طے کیا تو اسطرف کوئی بھی مزاحم نہوا سرمایہ بہت خوش ہوا اور ادھر اترگیا تو ایک پہاڑ
ملا برف کا اسپر سب فوج کو جو برف کی تھی اُتارا اور آپ بھی یہان اُترا اراده آگے چلنے کا کرتا ہے
آگے دیکھیے کیا ہو مگر یہ خبر بران شمشیر زن کو پہنچی کہ سرمایہ آتا ہے بران شمشیر زن حیرت
کو یہان عمرو کے پاس لاچکی تھی اور بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک پتلہ شیر پر سوار آکر موجود ہوا اور ایک
کاغذ بران کے ہاتھ مین دیا اُسنے جو اسکو پڑھا لکھا ہوا تھا کہ ای بران سرمایہ برف انداز
آیا ہے تمھین لازم ہے کہ یہی کاغذ جسپر نامہ لکھا گیا ہے اُس شیر کے ماتھے پر کہ جسپر پتلہ سوار ہے لگا دینا
اور جو اسم کہ اس مین لکھا ہے اُسے پڑھنا بران نے وہ کاغذ پڑھکر شیر کے ماتھے پر لگا دیا اختر
مردارید کو بالون سے نکال کر سات لوین اُسکی کاٹین اور اُس پتلے پر وہ لوین مارین کہ سات
فانوسین روشن ہوگئین اور اس پتلہ سے بران نے کہا کہ تم جاؤ اور سرمایہ کو روکو پتلہ یہان
سے چلا سرمایہ دریاے ہفت رنگ اُترا آیا تھا کہ یہ پتلہ جاکر پہنچا اور اُسے للکارا کہ اے
سرمایہ کہان آتا ہے ٹھہر اسی جگہ سرمایہ نے اُس پتلہ کو دیکھکر ایک ڈھیلا برف کا کھینچ مارا کہ وہ
ڈھیلا زمین پر گرا اور ہزار ہا برف کے پتلے نکلکر طیار ہوے اور اُس شیر سوار کی طرف چلے اُسنے
اپنے ہاتھون کو اونچا کیا کہ پانچ انگلیون سے پانچ شرارے نکلے اور اُن پانچ شرارون سے
ہزارون شعلے نکلکر اُن برف کے پتلون پر پڑے کہ وہ سب پگھل گئے اُسوقت سرمایہ نے
جھنجھلا کر اور ایک ٹکڑا برف کا اس پتلے پر مارا کہ وہ آکر اُسکے سر پر پڑا اور ایسی ہوا سرد پیدا
ہوئی کہ جس سے وہ پتلہ جھومنے لگا اور اُسنے ایک ترنج نکالکر مارا کہ وہ ہوا سرد موقوف ہوئی
اور ایک ابر گھر آیا پھر اُس پتلے نے ایک چھوٹا سا پتھر سیاہ رنگ کا لیکر کچھ پڑھکر مارا جو وہان
ایک پہاڑ تھا اُسپر سب فوج سرمایہ کی تھی بس گڑگڑاہٹ ہوئی اور وہ ابر جو گھر آیا تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نیچا ہوکر اُس پہاڑ پر گرا کہ وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور یہ سرمایہ پیچھے کو چلا اور جو وہ سات فانوسین تھین اُنمین سے ایک کمند نکر طیار ہوئی اور اُس پتلہ نے سرمایہ کو دوڑکر پکڑ لیا اور وہ جو اسکی فوج تھی وہ پہاڑ کے ٹکرے ٹکڑے ہونیسے کچھ دب کر ہلاک ہوئی اور باقی جو بچی بھاگ گئی اور یہان عرصہ جو ہوا تو افراسیاب نے دو اُنگلیون کی قینچی بناکر دیکھا معلوم ہوا کہ سرمایہ پکڑ لیا گیا اُسنے کہا کہ پتلے کا تو فقط دھوکا ہے پردہ بہ پردہ بران نے پکڑا ہے اُسوقت ابریق کوہ شگاف نے کہ یہ وزیر پایۂ تخت سوم ہے اِسنے عرض کی کہ مجھے بھیجئے افراسیاب نے کہا جاؤ یہ اُٹھکر وہان سے چلا تو اِسنے دو پہاڑ بنائے ایک تو چھوٹا ہے کہ اُسپر سب فوج تیمر کی ہے اور دوسرا پہاڑ جو بہت بڑا ہے اُس پر یہ خود بیٹھکر چلا یہان بران کے پاس پھر ایک پتلہ شیر سوار آیا اور اُسنے کاغذ بران کو دیا بران نے اُس کاغذ کو پڑھکر اپنے گھر سے پھر لوہن کاٹ کے اُس پتلے کے بدن مین لگائین اور کہا جاؤ ابریق آتا ہے اُسے مار دیہ پتلہ روانہ ہوا یہان ابریق جو چلا تھا دریاے ہفت رنگ سے پار اُترا آیا کوئی مزاحم نہوا یہ بہت خوش ہوا کہ شاید میرا خوف ساحران دریا نے مانا یہن جب اُس حد پر پونہچا کہ جہان سرمایہ قید ہوا ہے تو پتلہ آکر پونہچا اور اُسنے کہا کہ ای ابریق تمھارے بھائی سرمایہ تو قید ہین اور تمھین لازم ہے کہ چلکر خواجہ عمرو کی پابوسی کرو اور دین اسلام ملت برحق کو قبول کرو ابریق کو غصہ آیا اور ایک اسم جو سحر کا پڑھا تو وہ پہاڑ جسپر یہ بیٹھا تھا اُسکا ایک ٹکڑا علٰحدہ ہوکر اُس پتلے کے اوپر آیا اور ہزارہا پتھر گرنے لگے اِس پتلے نے اپنے دونون ہاتھون کو جنبش دی کہ اُنمین سے ہزارہا شرارے پیدا ہوکر اُن پتھرون پر پڑے کہ وہ سب دھوان ہوکر غائب ہوے اُسوقت ابریق خود پہاڑ پر سے کود پڑا اور پتلے کی طرف چلا پتلے نے ایسا اسم سحر پڑھا کہ وہ پہاڑ غائب ہوا اور ایک پہاڑ اور پیدا ہوکر چند پتھر ابریق کے سر پر اور چند نیچے پانون کے آگئے اور یہ ابریق بیچ مین اُسکے دیا اور وہ پتلہ آنکھ سے آنکھ ملائے ابریق سے کھڑا ہے اور ابریق بیہوش ہے یعنی آپ مین نہین ہے اب افراسیاب نے پھر جو اپنے ہاتھون کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ابریق کوہ شگاف بھی قید ہوا اب اِسکو غصہ آیا اور یہ خود اُٹھ کے چلا اسکے ساتھ بہت سے ساحر ہین اور عجیب غصہ مین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہان سے آتا ہے اور ایک تخت ہے کہ اُسکا دور ہشت بہل ہے اور ایک ایک پایہ مین
پچاس پچاس پایہ لگے ہین چارسو پایہ سب ہوے ہر جانور کی شکل اُن پاؤن مین بنی ہے اور یہ
اُسکے ساتھ ہے عنقاے جادو اور سراب جادو اور اژدر جادو اور دو زبان جادو وغیرہ
اور یہ ساحر بڑے زبردست ہین اب یہ آن کے دریاے ہفت رنگ کے کنارے پر پونہچا
وہان جو اُسکے ساحر ملازم ہین وہ آکر اُسکی خدمت مین حاضر ہوے اُنمین سے کسی کا سر سوس
کا کسی کا مگر کا کسی کا ماہی کا ہے اُن سب نے عرض کی کہ ہم ناچار ہین ہمین نمکحرامون نے بہکا دیا
اور یہ کہا کہ خبر نہونا خود شہنشاہ کو منظور ہے کہ سبکا دل دیکھے اسوجہ سے ہمنے کچھ لوگون کو جانے
دیا افراسیاب جادو کو غصہ تو تھا اِسنے ہاتھ ہلایا کہ برق چمکی کہا جل جاؤ بس یہ مُنھ سے
نکلنا تھا کہ آگ پیدا ہوئی اور ساحر جل گئے اُسوقت عنقاے جادو نے کہا کہ ای شہنشاہ
غصہ کو جانے دیجیے افراسیاب چپ ہو رہا کشتیان آکر موجود ہوئین یہ سوار ہو کر چلے جب
اپنے ساڑھے تین رنگ طے کر چکا تو اسطرف کے رنگون کا یہ حال ہوا کہ لاکھون آدمی کشتیون پر سے
کود کود کر دریا مین آپ سے آپ گرے اور وہان کے ساحر دریا سے نکلکر لڑنے لگے لیکن
بران کا حکم پونہچا کہ انکو منع نہ کرو آنے دو القصہ یہ سب کے سب بموجب حکم ملکہ بران
کے مطمئن ہوے اور ساحرون نے مزاحمت نہ کی تو اُس پار نکلگئے جب اُدھر پونہچے تو دیکھا
کہ کچھ درخت مولسری اور مدار کے ہین فوج تو افراسیاب کے ساتھ اسقدر تھی کہ جہانتک نگاہ
کام کرتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے سب ہتھیار باندھے ہوے ترسول ہاتھ مین لئے تھے
وہان افراسیاب نے ایک گولہ فولادی نکال کر جانب آسمان اچھالا کہ وہ بارہ گز اونچا
ہوا اور چمک ہوئی مگر وہان ایک دیو رہتا ہے کہ قد اُسکا تین سو گز کا ہے اور ایک قرنا اُسکے
ہاتھ مین ہے کہ وہ بھی تین سو گز کی ہے پس اس قرنا کو جو دیو نے دم دیا تو اُسمین سے ذرا ذرا
آواز نکلی کہ کچھ آدمی جلکر مرے اُسوقت افراسیاب نے عنقاے جادو سے کہا کہ دیکھا
تمنے اس دیو کی حرکت کو عنقاے جادو نے ایک بیضہ اپنے جوڑے سے نکالا اور اُسے
آسمان کی طرف مارا کہ وہ ہما بنکر اُس دیو پر چلا اور چاہا کہ اُسکو مارے اُس دیو نے ایک تیر چھوٹا
سا کمر سے نکالکر اُس ہما پر مارا لیکن جب وہ تیر ہما پر پڑا تو اُس مین سے شرارہ نکلا اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ شرارہ دیو پر پڑا کہ وہ دیو بھی جلا اور وہ ہما بھی مر کر گر پڑا اب افراسیاب وہان سے چلا اس مقام پر آیا کہ جہان سرمایہ وابریق قید ہین اب افراسیاب نے دیکھا کہ سرمایہ اُف اُف کر رہا ہے لیکن افراسیاب نے سحر کیا کہ وہ پتلہ جلکر خاک ہو گیا اُسوقت ایک ساحر کالاے جادو نام وہین کا رہنے والا کہ افراسیاب سے محبت رکھتا ہے اُسکے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ ایک چیز مین آپ کو دیتا ہون یہ کہکر ایک چیز بشکل کہربا کے زرد چھوٹی سی نکالی اور اُس نے اپنی ہتھیلی پر رکھکر پھیلایا تو وہ پسینے سے سیاہ ہو گئی بس اُس نے افراسیاب سے کہا کہ یہ جو پتلہ کھڑا ہے مین اس سے جاکر لپٹتا ہون کوئی شخص ایسا ہو کہ اس چیز کو پتلے پر ڈال دے مجھپر نہ پڑے اگر مجھپر پڑیگی تو مین جلکر خاک ہو جاونگا اسکا ارادہ یہ تھا کہ خود بادشاہ اس چیز کو لے مگر زرداب جادو نے کہا کہ یہ کام میرا ہے چنانچہ زرداب اُس چیز کو لیکر چلا اور کالاے جادو بھی چلا کہ وہ پتلہ چلایا ارے کہان آتا ہے جل جائیگا اور اُس نے زرداب جادو سے کہا تھا کہ جب تم یہ چیز اُس پتلے پر ڈالوگے تو ہزارون شیر سوار پیدا ہون گے مگر تم کچھ خوف نکرنا بس یہ کالاے جادو قریب پہونچکر اُس پتلے کے لپٹ گیا اور زرداب جادو نے اُس خاک کو جو اُس پتلے پر ڈالا تو بارہ ہزار شیر سوار پیدا ہوے مگر وہ چیز کالاے جادو پر بھی پڑگئی کالاے جادو پکارا کہ تو نے غضب کیا لیکن وہ بارہ ہزار سوار جو پیدا ہوے تھے اور کالاے جادو اور پتلہ یہ سب جلکر خاک ہو گئے اور سرمایہ بیہوش ہو گیا اُسوقت افراسیاب نے ایک سوتی مارا کہ وہ سر پر سرمایہ برف انداز کے پڑا اور وہ ٹوٹا اور اُسمین سے پانی نکلا کہ سرمایہ ہوش مین آگیا اور خدمت افراسیاب مین حاضر ہوا اب اور آگے افراسیاب چلا تو اُسنے دیکھا کہ ایک گنبد بنا ہوا ہے اور اُس گنبد کے اندر سے آواز گریہ وزاری کی آتی ہے افراسیاب اندر گنبد کے گیا تو اُسنے دیکھا کہ ایک ساحر زنجیرون مین جکڑا ہوا فولادی چوکی پر بیٹھا ہے اُس ساحر نے جو افراسیاب کو دیکھا تو کہا اے شہنشاہ آپکی محبت نے اس غلام کو قید کیا ہے یہ ساحر کہ نام اسکا عجوز جادو ہے ملازم اختران بن اختر تھا مگر ہمیشہ مخفی طور پر حال طلسم کا افراسیاب کو لکھا کرتا تھا جب یہ حال کھلا اور دقائع لکھا ہوا اسکا پکڑا گیا بران نے اسکو اس جگہ پر گرفتار کرکے رکھا ہے افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے اُسکا حال کثیر الاختلال دیکھکر کچھ سحر پڑھا کہ وہ زنجیرین دور ہو گئین اور وہ ساحر چھوٹکر
خدمت مین افراسیاب کی آیا اُس وقت زرداب نے عرض کی کہ ابریق کوہ شگاف
بھی قید ہے افراسیاب نے کہا کہ چلو جہان وہ قید ہے یہ کہکر اُسی مقام پر آئے کہ جہان ابریق
قید تھا یہان دیکھا تو ایک پتلہ آنکھ سے آنکھ ملائے کھڑا ہے اور چند پتھر پہاڑ کے سر پر
اور چند پانوَن کے نیچے ہین ابریق اُس مین دبا ہوا ہے افراسیاب نے اپنے جوڑے
سے مہرہ لبساط کو نکال کر اُسکو جو پھونکا تو ابریق کے سر پر جو پتھر تھے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر علیحدہ
ہو گئے اور پانوَن کے نیچے سے بھی پتھر نکلگئے اُسوقت ہزارہا پتلے خرس سوار پیدا ہوکر افراسیاب
پر جھپٹے زرداب جادو نے کچھ دانے سرسون کے پڑھکر پتلون پر مارے کہ وہ جلگئے اور
ابریق بھی چھوٹ کر پاس افراسیاب کے آیا اب بڑی فوج ہے اور افراسیاب
اُس فوج کو ہمراہ لیے ہوے آگے چلا اور وہ پتلہ جو آنکھ سے آنکھ ملائے پہلے ابریق سے
کھڑا تھا وہ بھی جل گیا اب جو دیکھا تو مرزان وزیر بران کا قلعۂ نور افشان کی طرف سے
آیا اور اُسی قلعہ کی طرف ہاتھ باندھ کے عرض کی کہ اے ملکۂ آفاق یہ وقت مدد کا ہے بس یہ کہنا
تھا کہ قلعۂ نور افشان کی طرف سے ایک کشتی پتلہ لیکر آیا کہ اُسمین چالیس ناریل رکھے تھے اُس پتلہ
نے کہا کہ ان ناریلون کو جانب آسمان پھینکو مرزان نے اُنکو اُٹھا کر پھینکا اب جو دیکھا تو چالیس
شیر اور چالیس پتلے اُسپر بیٹھے ہوے ہین اور پیچھے اُنکے ایک خرگوش چھوٹا سا اور اُسپر
ایک پتلہ سوار یہ آکر موجود ہوے اور اُنھون نے فوج افراسیاب کو مارنا شروع کیا اُسوقت
زرداب جادو نے کچھ دانے اُڑدنبوے رائی سرسون کے نکال کر مارے کہ وہ پتلہ
جو خرگوش پر سوار تھا وہ جل گیا اور یہ چلے شیر سوارون پر کہ پیچھے سے آکر ایک ہاتھ تلوار
کا مرزان نے جو مارا تو اُسکے جگہ گاہ تک کاٹا اُسوقت عجوزہ نے پایۂ تخت بادشاہ پکڑا اور
کہا کہ اے شہنشاہ ملازمان کوکب بہت ہین اگر وہ آگئے تو لڑائی بڑی ہوگی اِس سے بہتر
یہ ہے کہ آپ اپنی صورت کا پتلہ اس تخت پر بٹھا دیجیے اور آپ میرے ساتھ چلیے مجھے معلوم ہے
کہ جہان ملکہ صاحبہ قید ہین افراسیاب نے ایک ذراسی خاک لیکر اپنے گریبان مین ڈالی
اب یہ معلوم ہونے لگا کہ جیسے افراسیاب بیٹھا ہے اور مالا ہاتھ مین ہے افراسیاب

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تو غائب ہوکر چلا آگے آگے عجوزہ جادو اب یہان عنقاے جادو اور سب فوج مع **افراسیاب**
کے پتلے کے پھر گئی اور یہان **افراسیاب** نے کچھ دور جا کے دیکھا کہ ایک پہاڑ ہے سیاہ رنگ
کا اور راستہ نہین ہے اور ایک دیو اُس پہاڑ پر کھڑا ہے افراسیاب نے نکال کر ایک ترنج
مارا کہ وہ دیو اور پہاڑ غائب ہوا پھر آگے چلے تو دیکھا کہ ایک دریا ہے اور اُس دریا مین ایک
مگر سر نکالے کھڑا ہے اور اُسکے سر پر پانون رکھے ایک پریزاد کھڑی ہے **افراسیاب**
نے وہ سمرن جو بوٹیان کاٹ کے بنائی ہے اب اُسکے دانے یاقوت احمر کے ہین اور سات
دانے ہین چنانچہ ایک دانہ اُسنے اُس پری پر کھینچکر مارا کہ وہ پری اور مگر جل کر خاک ہو گئے
اور دریا کا پانی بھی اُڑگیا اسی طرح راستہ مین کئی بلائین آئین مگر اُس نے سب دفع کین
اب حال سنیے کہ بران نے حیرت کو لاکر ایک ستون سے کہ پہاڑ پر چہل ستون بنا ہے باندھا
اور سر کوہ پر بندوبست کر دیا ہے اسوقت ایک پتلہ نامہ لیکر کوکب کا آیا کہ اے بران جلد خبر لو
کہ افراسیاب اُس پہاڑ پر پہونچگیا ہے بران اپنے مقام سے اُٹھی اور اُس پہاڑ پر آئی کرسی
بچھا کر سامنے چہل ستون کے آبیٹھی اُسوقت افراسیاب جادو جا کر پہونچا جو لوگ کہ سر کوہ
پر متعلق تھے اُن کو تو اُسنے جلا دیا لیکن ملکہ بران شمشیر زن نے عجوزہ جادو کو دیکھکر کہا
کہ او نمک حرام تو نے بھی یہ طاقت پیدا کی کہ **افراسیاب** کو لے کر یہان آیا ہے
یہ کہکر ایک ہاتھ تلوار کا اُٹھکر جو مارا تو عجوزہ جادو گر پڑا خواجہ عمرو بھی یہان آئے ہین مگر بران
سے پوشیدہ گلیم اوڑھے ہوے ہین **افراسیاب نے حیرت جادو** کو ستون سے جلد تر
کھولا بران نے ایک نیمچہ **افراسیاب** کے بھی مارا **افراسیاب** نے کچھ پڑھکر دستک دی
کہ کئی ہزار پتلہ پیدا ہوا بران نے اختر مروارید کی پوین کالین اور اُن پتلون کو جلا دیا اُسوقت
افراسیاب نے ایک آئینہ نکالکر بران کو دکھایا کہ یہ بیہوش ہوئی **عمرو** نے
جو یہ ماجرا دیکھا تو جال الیاسی نکال کر اور گلیم اُتار کر جو افراسیاب پر مارا تو مع حیرت و افراسیاب
اور تین سو پتلون کو کھینچکر زنبیل مین ڈال لیا لیکن یہان مرزبان نے کچھ فوج ساتھ لے کر
عنقاد غیرہ کا تعاقب کیا آخر ایک مقام پر لڑائی ہونے لگی ناربخ ترنج ماریل چلنے لگے
گچھے سوئیون کے ہار مرچون کے پڑنے لگے رائی سرسون اور دھتورے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے دانے جل رہے تھے دُھواں اُٹھتا تھا شعلے بلند تھے بیر غل مچاتے تھے ہرطرف آوازہاے ہوے دلیروں کی بلند تھے مُردہ پر مُردہ نعش پر نعش گر رہی تھی اُسوقت عنقاے جادو نے کیا کام کیا کہ دونوں ہاتھوں سے کچھ ماش پڑھ پڑھ کے مارنا شروع کیے اب ہزاروں سر کٹ کے گرنے لگے اور ایک ابر سبز رنگ پیدا ہوا اُسمیں سے آواز تڑاقے کی آئی اور ایک حوض فولادی چکر کھاتا ہوا اُسی ابر سے نکلا لیکن عنقا نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا کہ پانچوں اُنگلیوں سے پانچ شرارے پیدا ہوے اور اُن پانچوں شراروں سے بہت سے شعلے نکلکر ادھر کی فوج پر پڑے کہ بہت سے آدمی جلے اور ایک شاگرد ہے عنقاے جادو کا عقاب جادو نام اُسنے ایک تیر اور ایک ترنج مارا کہ یران کے بہت سے ساحر ہلاک ہوے اُسوقت طرف سے ظلمات کے ایک ابر سیاہ رنگ پیدا ہوا اُس ابر میں سے یہ آواز آئی کہ ای نمکحرامو تمنے بھی یہ طاقت پیدا کی کہ اب بادشاہ طلسم ہوش رُبا طلسم نورافشان سے لڑتا ہے خیر سمجھ لیا جائیگا اور اُسوقت ایک دریاے آتش جوش مارکر پیدا ہوا سب سرداروں عنقاے جادو اندر جادو ابرق کوہ شگاف وسرمایہ برف انداز وغیرہ نے اپنے تئیں اُس دریاے آتش مین گرادیا اور وہ ابر ایک طرف کو چلا باقی اور لوگ جو تھے وہ دریاے ہفت رنگ کی طرف چلے اور وہ ابر اب کوہ نور کی طرف جاتا ہے لیکن حال سُنیے کہ عمرو جو جال مین حیرت وافراسیاب کو ڈالکر چلے تو انکو ایک تاریکی معلوم ہوئی اور یہ اُسمین چلے جاتے ہین کہین اونچا کہین نیچا ملتا ہے بعد کچھ دور کے روشنی معلوم ہوئی اور آواز آئی ای خواجہ صاحب خاطر جمع رکھیے مارا ہے سب فوج افراسیاب کو کہ وہ سب بھاگے اور لڑنیکے واسطے اب بڑی تیاری ہو رہی ہے عمرو نے دیکھا تو کوئی آواز دینے والا معلوم نہوا یہ آگے چلے تو ایک میدان سبزہ خیز اُنکو نظر آیا کہ کوڑیالہ رشک لالہ دور تک کھلا ہے درخت سایہ دار ہین چشمہ جا ہین لبریز ڈبرے موج خیز کنارے دریا کے جانوران آبی کا مجمع ہے ہواے سرد عیسی نفس چل رہی ہے جب جھونکا ہوا کا آتا ہے دماغ جان معنبر ومعطر ہو جاتا ہے اشعار

آئی ہے بہار مرغ گلزار
کرتی ہے نوائے سینہ افگار
گل باد صبا کی تاکر ہے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دامان بلند ابر تر ہے	آئی ہے بہار ہر خیابان		ہے لطف ہوا سے گل بداماں

اور اس صحرا مین ہزار ہا خیمے استادہ ہین اور بیچ مین ایک بارگاہ نصب ہے کہ وہ جواہر نگار ہے اور عجب تزک اُس بارگاہ کا ہے جب یہ قریب پونہچے تو دیکھا کہ دو سو آدمی اُس بارگاہ سے نکلے اور اُنھون نے کہا کہ اس بارگاہ مین چلیے اب جو یہ بارگاہ کے اندر آئے تو دیکھا کہ گیارہ کشتیان جواہر سے بھری رکھی ہین اور تورہ پوش اُٹھے ہوئے ہین اُن آدمیون نے کہا کہ ان کشتیون کو لیجیے اور لٹائیے یا کسی کو دیجیے یا آپ لیجیے عمرو نے وہ کشتیان لے لین پھر جو وہان سے نکلکر چلے تو دیکھا کہ بارہ ہزار جلاد تیغ چوڑے چوڑے باندھے ہار ناک کان کٹے کا گلے مین پہنے گردھنی باندھے ایک طرف کھڑے ہین اُن آدمیون نے کہا کہ یہ اسواسطے آئے ہین کہ دشمنون کو گردن مارین عمرو یہ سُنکر چند قدم اور آگے بڑھا تو دیکھا کہ تین سو شاہزادے ہین اُنکے سرون پر تاج جواہر نگار ہین اور پوشاک نفیس جواہر دوز ہے جسم ان کے مزین و مجلا ہین اور تین سو شاہزادیان ہین کہ اُنکے بھی سرون پر اور گلون مین تاج اور لباس عمدہ مزین و آراستہ ہے اب یہ سب سامنے اس بارگاہ کے آئے اب جو دیکھا تو دو تخت بہت نادر اور کرسی یاقوت احمر کی بیچ بارگاہ مین بچھی ہے اور کرسی پر ایک شخص بیٹھا ہے کہ عمامہ اسکے سر پر ہے اور کلغی بال ہما کی عمامہ مین لگی ہے اور پوشاک بھی پُر زر گلے مین ہے عمرو کو دیکھکر وہ آدمی اُٹھا اور قریب آکر اُسنے عمرو سے کہا کہ آپ کو مبارک ہو کہ فوج افراسیاب نے شکست کھائی اور دن بخس کوکب روشنضمیر کے نکل گئے طبیعت اب اُنکی اچھی ہے خدا کی عنایت سے بادشاہ مذکور خوشنود ہین آپ بھی ان قیدیون کو زنبیل سے نکالیے دیر نہ کیجیے عمرو جاکر تخت پر بیٹھا اور خوشی مین آکر پہلے تو افراسیاب اور حیرت اور خیال جادو کو زنبیل سے نکالا پھر تیلیون کو بھی افراسیاب کی نکال کر باہر چھوڑ دیا ابر ان و مجلس اور اُسکی بہن ان تینون کو فرط محبت سے پہنے دیا اُسوقت وہ جو آدمی تھا کہ جسکے سر پر کلغی تھی اسوقت مل خواجہ کا گھبرایا اور دیکھا اس شخص کو کہ رنگ رخ سیاہ معلوم ہوتا ہے وہ جو منھ پر اسکے سرخی تھی اور داڑھی سفید تھی تو داڑھی تو لال ہے اور رہا منھ سیاہ قیر ہین خواجہ یہ دیکھکر چاہتے تھے کہ گلیم اوڑھ لین اُسوقت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک موتی صراحی دار اُس آدمی نے نکالا اور سامنے اُنکے اُسکو پھونکا کہ یہ بیہوش ہو گئے اور اُسنے ایک سحر جو کیا تو ایک زنجیر طلائی عمرو کے گلے مین اور دست و پا مین پڑ گئی اور افراسیاب و حیرت اور خیال جادو جو کہ ساتھ تھے وہ سب ہوشیار ہوئے اُسوقت اُس آدمی نے کہا کہ اے افراسیاب تو نے اپنے تئین غارت ہی کیا تھا وہ تو خداوند دیجور نے اپنی کتاب مین دیکھا اور اُسنے مجھے بھیجا کہ مین نے آکر تجھکو چھڑایا اور اُسکو گرفتار کیا اب جلد یہان سے چل افراسیاب نے کہا کہ مین عمرو کو مارون تو چلون یہ ذکر تھا کہ ایک ابر سیاہ پیدا ہوا اُس ابر مین سے ایک کوا نکلا اور اُسنے ایک کاغذ اس کرسی نشین کو دیا اور افراسیاب نے کہا کہ اس جینے سے تو مرنا بہتر ہے مین نہین جاؤنگا جبتک عمرو کو نہ مارونگا یہ کہکر خنجر کھینچا اور چاہا کہ قتل کرے اس کرسی نشین نے ہاتھ پکڑا اور ایک ابر قلعۂ نور افشان کی طرف سے پھر نمودار ہوا اس کرسی نشین کا نام نائب راشد الشیاطین ہے غرض جب وہ ابر قریب پہونچا تو اُس کوے نے بازی کرنا شروع کی اور آوازین تڑاق تڑاق آنے لگین جو جو آواز آتی ہے ہزارہا کوا پیدا ہوتا ہے چنانچہ ایک کوے نے مُنھ کھولا اُسکے مُنھ سے ایک پری نکلی چھوٹے قد کی اور بالون پنجہ پر کوے کے رکھکر کھڑی ہوئی اور بزبان فصیح افراسیاب سے کہا کہ ای شہنشاہ چلیے آپ کو مزرعۂ گندم پر چلنا ہوگا بس یہ کہکر اُسنے ایک قلابازی کھائی اور تاریکی ہوگئی پھر جو روشنی ہوئی تو دیکھا نہ عمرو ہے نہ افراسیاب ہے نہ وہ کرسی نشین ہے ایک دیوار سرخ رنگ شمال سے جنوب کی طرف چلی گئی ہے اور اُس دیوار کے ادھر میدان ہے کہ اسمین سر ہین کٹے ہوئے تازے کہ گز بھر زمین سے اونچے استادہ ہین اور ہزارون ہاتھ اور ہزارون پاؤن ران سے تازہ کٹے ہوئے زمین پر ہین اور ہزارون دھڑ ہین کہ زمین پر استادہ ہین خون تازہ ان سب سے بہتا ہے اس میدان مین اور ایک ابر قلعۂ نور افشان کیطرف سے وہان آیا اور وہ ابر شق ہوا تو دیکھا کہ بارہ ہزار خرس سوار اور بارہ ہزار گاؤ سوار اور بارہ ہزار خر سوار اور بارہ ہزار شیر سوار کہ سب مسلح و مکمل تھے پیدا ہوئے اور ایک تخت جواہر کار پر کوکب روشنضمیر سوار ہے پشت پر اسکی ابر طلائی گرد گرتا ہوا آتا ہے کوکب کا مُنھ بسبب بیماری کے زرد ہے اب ایک چمک ہوئی اور ایک ابر دو پشت پر ابر طلائی کے

سفید نمودار ہوا اور اُس ابر سے ایک تخت کہ جسمین جواہر تعبیہ کیا ہوا تھا نکلا اس تخت پر ایک مرد پیر نہایت مقطع اور مہذب بزرگ ریش سفید تابہ سینہ عمامہ سر پر عبا گلے مین بیٹھے تھے وہ تخت جب قریب تخت کوکب روشنضمیر آیا کوکب نے اُٹھکر اُس پیر مرد کی تعظیم کی اور ہاتھون کو بوسہ دیا مرد پیر نور افشان جادو قطب طلسم اُستاد کوکب روشنضمیر ہے اُس پیر نے کچھ اسما کوکب کو تعلیم کیے اس عرصہ مین ایک سوار سبزہ آغاز آیا اور اُسنے کوکب کو سلام کر کے کچھ اسم تعلیم کیے پھر یہ دونون چلے گئے اور کوکب نے اب قصد کیا کہ دشت فنا کو فتح کرے دن اس قصد سے اِسنے وہ اسم جو نور افشان نے تعلیم کیا تھا پڑھنا شروع کیا اُسوقت وہان سے ایک سر بلند ہوا اور اُن خرس سوارون پر گر اُس خون کی بوندین اُس سر سے ٹپکین اور مثل تیر شہاب کے وہ بوندین ہوکر اُن خرس سوارون پر گرین کہ وہ جلکر خاک ہوے پھر ایک ہاتھ اُٹھا اور آواز تڑاقے کی ہوئی اور ہزارون بوندین خون کی تیر شہاب بنکر شیر سوارون پر گرین کہ وہ بھی جلکر خاک ہوے اور خر سوار و نیل گاؤ سوار تلوارین کھینچکر کوکب کی طرف چلے کوکب اسم پڑھتا تھا کہ ایک پاؤن بلند ہوکر اور اُس مین سے بوندین خون کی نکلکر تیر شہاب بنکر خر سوارون پر وہ تیر پڑے کہ وہ بھی جلے پھر دھڑون سے خون کی بوندین تیر شہاب بنکر نیل گاؤ سوارون پر پڑین وہ بھی جلے اُسوقت کوکب نے کچھ سحر پڑھکر دستک دی کہ لاکھون آدمیون کی فوج آکر حاضر ہوئی کہ وہ سب فوج جھولیان سحر کی گلے مین ڈالے تھی اور ترنج ناریل نارنج اچھالتی ہوئی آتی تھی اب تخت کوکب نے آگے بڑھایا تو ایک دیوار بنی ہوئی دکھائی دی کہ اُس دیوار مین خون بھرا تھا جب تخت اُس دیوار کے قریب پونہچا تو آواز تڑاقے کی ہوئی اور بجلی چمکی اور اس دیوار مین دروازہ پیدا ہوا اور اُس دروازے سے ایک آدمی نکلا کہ اُسکے تین سر ایک گدہے کا ایک سور کا ایک آدمی کا مگر اسقدر خوفزدہ صورت کہ شیطان بھی اُسکی صورت کو دیکھکر خوف کھاے ڈر جاے پانچ ہاتھ ہین ایک ہاتھ مین تلوار ہے ایک مین لکڑ آگ کا ایک ہاتھ مین نیزہ ہے ایک ہاتھ مین تیر ہے اور ایک ہاتھ مین سر ہے تازہ کٹا ہوا بس اسنے نکلکر دروازے سے اس سر کو پھینکا جانب آسمان کہ اُسمین سے ہزارہا ستارہ ٹوٹ کر گرا اور فوج کے ہزارون آدمی دھڑ دھڑ جلکر خاک ہوے اور اُسنے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تلوار اپنے سرون پر پھیری کہ وہ کٹ گئے اور زمین پر گرکر گھومنے لگے اور وہ سر جو گدہے کا ہے
وہ چارطرف پھرنے لگا اور زبان نکالکر دیکھتا تھا اسوقت کوکب روشنضمیر نے قلمدان
سے ایک کاغذ نکالا اور اُس کاغذ پر کچھ اسم پڑھکر اسکے چھ ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑا مارا اس
آدمی پر کہ اُسکا ہاتھ کٹ کر زمین پر گر پڑا بس دھڑ اسکا مارکرتا ہوا جھنجھلاکر اسطرف دوڑا
اور پیچھے اُسکے ایک شیدی ہے کہ وہ جامہ پہنے ہے پگڑی باندھے قلمدان ہاتھ مین لیے ہے
کہ اس قلمدان پر بہت سی فردین رکھی ہین وہ بھی آتا ہے ادھر کوکب نے ایک پرچہ کاغذ اوس
آدمی کے مارا کہ دوسرا ہاتھ اُسکا کٹ کر زمین پر گرا پھر وہ آدمی آگے بڑھا اور چاہتا تھا کہ کوکب
سے لپٹ جاے کوکب نے وہ چارون کاغذ مارے کہ وہ جلکر خاکستر ہوا اب شیدی نے چاہا
کہ مین حربہ کرون فرد کاغذ کی اُٹھانے نہ پایا تھا کوکب نے وہ ایک پرچہ کاغذ کا باقی جو
چھ مین سے رہگیا ہے اُسپر بھی مارا کہ یہ جلکر خاک ہوا اور پھر دو پرچے کاغذ کے نکال کر اُس دیوار
اور میدان فنا کے سرون اور ہاتھون پر مارے کہ وہ بھی سب فنا ہوے یعنے جلکر خاک
ہوگئے اب صحراے خوفناک رہگیا نہ وہ دیوار خون آلودہ ہے نہ وہ سر ہین دو ساحرون کی
لاشین البتہ وہان پڑی تھین اُسوقت کوکب آگے چلے دشت فنا کو فتح کرکے یہانتک کہ ایک درہ
پہاڑ کا انکو ملا اس درے مین بالکل اندھیرا تھا ہاتھ کو ہاتھ نہ معلوم دیتا تھا فوج جو کوکب نے
بلائی تھی وہ بھی اِسکے ساتھ ہے اب کوکب اِس درہ مین قدم زن ہوا جب نصف راستہ
طے کیا تو پکارا کہ اوقہقہا جادو یہ کہنا تھا کہ آواز آئی حاضر اور آگے وہ حاضر ہوا ایک ساحر تھا
کہ جھولی گلے مین سحر کی ڈالے تھا کوکب نے اس سے کہا کہ ہان روشنی کر قہقہا نے ایک
گوہر سحر جھولی سے نکال کر سحر پڑھا کہ وہ روشن ہوا اسکو اِسنے ایکطرف پھینکا اور وہ درہ سے
باہر نکلے تو دیکھا یہان بھی اندھیرا ہے مگر ایک ابر سیاہ رنگ گھر آیا کہ اُسمین ہزارہا چاند ہین اور
ہر چاند مین ایک مشعل روشن ہوئی اب بخوبی معلوم ہونے لگا اور دیکھا کہ ایک سڑک ہے اُس
سڑک پر سنگ موسی لگا ہے اور دونون طرف سڑک کے درخت ہین جوہی اور کیتکی کی بوے
خوش آتی ہے کوکب سیر دیکھتا ہوا چلا دوپہر کامل سواری اُسکی چلی تو ایک درہ پہاڑ کا
بہت بڑا ملا کہ اسمین ہزارہا محراب بنے تھے اور عرض اس درہ کا کوس بھر کا اور طول دو کوس کا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور ہر محراب مین ایک ایک موتی بہت بڑا لٹکا ہوا ہے پس جیسے ہی سواری اس درہ مین پونچی وہ موتی تڑاق تڑاق پھٹے اور غبار نکلکر اُس لشکر پر چھایا اور چھت سی بندھ گئی اور ایک درخت بہت بلند اُس مقام پر تھا کہ اُسپر ایک چیل بیٹھی تھی اُسوقت کوکب نے قہقہا جادو سے کہا کہ مار تو حربہ اپنا بس اُسنے نکالکر کچھ دانے ماش کے سحر پڑھکر مارے کہ اُس چھت مین ہزارہا چھید پڑے لیکن اس چیل نے ایک آواز مہیب دی بہت زور سے چلائی اُسکی آواز کا دینا تھا کہ آنجلی چمکی اور ہزارہا انگارا اُن چھیدون سے گرنے لگا اور تمام لشکر مین تلاطم ہوا اُسوقت کوکب نے آواز دی کہ او کرگس حاضر ہو آواز دیتے ہی سب نے دیکھا کہ پشت لشکر کی طرف سے ایک بزبرادہ چلی آتی ہے اور آکر سامنے کوکب کے استادہ ہوئی کوکب نے کہا کہ او کرگس طلسمی جا مار تو اس چیل کو یہ حکم سنکر چلی اور کچھ دور چلکر گدہنی اور اُس نے اس چھت کو کہ شل آسمان گھری تھی اپنے پرون کو مارا کہ وہ چھت شگافتہ ہوئی اور یہ گدھ جاکر قریب چیل کے پونچا چیل نے چاہا کہ مین اُسکو مارون لیکن گدنے گلا اُس چیل کا منقار سے پکڑا اور نیچے سے داب دیا تاریکی ہو گئی غل ہوا کہ مارا اُس شخص کو کہ جسکا نام تھا عصفورہ جادو اور نگہبان تھا اُس جا کا اب جو دیکھا تو ایک نعش ساحر کی پڑی ہے طوق زمردین گلے مین ہے کوکب نے کرگس سے کہا کہ یہ طوق لے لے تیرے کام آئیگا گدنے جاکر وہ طوق لے لیا اُسوقت آواز آئی کہ ارے یہ اندھیر دیکھو کہ مار بھی اور طوق بھی لے لیا پرائے گھر مین آکر خیر کہان جاؤگے اب ایک ریچھ پیدا ہوا کہ وہ لاش عصفور کی اُٹھالے گیا اب سواری آگے چلی تھوڑی دور چلے تھے کہ دیکھا ہزارون خرس چلے آتے ہین اور ایک ریچھ پر ایک ساحر سوار ہے اور اُسنے آکر قہقہا جادو کے آدمی کو مارنا شروع کیا کوکب نے اُسوقت پکارکر کہا کہ اے ارکان حاضر ہو یہ کہنا تھا کہ دیکھا ایک شیر چلا آتا ہے وہ شیر قریب آکر ڈکارا کہ اُس خرس سوار کا سر پھٹ گیا اور جلکر خاک ہو گیا اب سواری آگے بڑھی کوس بھر زمین پونچے ہونگے کہ دیکھا ایک شخص قوی ہیکل منھ بندر کا دو ہاتھ پیٹھ پر بندر کے اور دو ہاتھ جوڑے ہین وہ آدمی کے سامنے سے آکر پکارا کہ کیون شامت آئی ہے بہتر یہی ہے کہ پھر جاؤ نہین تو مارے جاؤگے پس قہقہا جادو نے کہا کہ کیا جھک مارتا ہے جا دور ہو اُسنے وہ ہاتھ جو پیٹھ پر تھے منھ کے پاس لاکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایکھ پھونکا تو ایک بجلی چمکی کہ سب کی آنکھیں بند ہو گئیں اور غبار زمین سے اٹھکر مثل سرپوش کے بنا اور اُسنے دوسری مُٹھی جو کھولی تو چمک ہوئی اور دیکھا کہ ہزارون بندر چلے آتے ہین اور بندرون نے صف باندھی اور غلطک کھائی کہ دو دو پیر ہر ایک بندر کے پیدا ہوے اور سر آدمیون کے ایسے پیدا ہو گئے اور ایک شیشہ زمین سے نکلا اب اُن بندرون نے قیامت برپا کر دی چار چار پانچ پانچ آدمی فوج کے پکڑے اور اُس شیشہ پر مارے کہ وہ آدمی غائب ہوے اُسوقت کوکب نے نور افشان کے قلعہ کی طرف دیکھکر کہا کہ آئینہ جمشیدی یعنے مرآت واقع جلد حاضر ہو یہ کہتے ہی چند ساحر ایک آئینہ قدآدم لے کر سامنے کوکب کے حاضر ہوے کوکب نے ایک کاغذ اُس آئینہ کے سامنے کر دیا اُسمین سے ایک پنجہ نکلا کہ مثل پنجۂ آفتاب کے روشن تھا انگلیان سُرخ سُرخ گول قلمی تھیلی بھری ہوئی جب وہ پنجہ نکلا کوکب نے قلم اُس پنجہ کو دیا دوات سامنے رکھی اور بس پنجہ نے کاغذ پر لکھا کہ وہ موتی جسپر سامری نے ہوم کیا تھا تمھارے مالے مین ہے اُسکو توڑ کر اُسپر مارو کوکب نے اُس موتی کو مالے سے توڑ کر ہاتھ مین لے کر اُن بندرون اور اُن آدمیون کو کہ جنکے ہاتھ بندر کے ہین دکھایا وہ بندر یا تو لڑ رہے تھے یا سبنے آنکھیں بند کر لین یہ خود بوزنہ جادو پھر کر چلا لشکر مین غل ہوا کہ بھگوڑا بھاگا جاتا ہے اُسوقت تو بوزنہ کو غصہ آیا اور یہ پھر لشکر کی طرف پھرا کہ ساتھ ہی کوکب نے تیر مارا کہ وہ اُسکے سینہ پر پڑا اور اُسمین سے شعلے آگ کے نکلکر بندرون پر پڑے کہ وہ سب جلکر مع بوزنہ جادو کے خاک ہوے اب تخت کوکب کا اور آگے چلا تو دیکھا کہ کھال شیر کی چالیس گز کی لمبی بچھی ہے اور اُس کھال پر ایک چوکی فولادی بچھی ہے اور اُس چوکی پر ایک ساحر بیٹھا ہے کہ سب بدن اُس کا سیاہ ہے اور وہ کچھ بیٹھا پڑھ رہا ہو جب فوج کوکب کی وہان پہونچی تو اُسکے پاؤن مین بہت سے آدمی بندھ گئے اب وہ چوکی زمین سے پچاس گز اونچی ہوئی اُسوقت پھپھا جادو نے کہا کہ او بالدار جادو بہتر تیرے حق مین یہ ہے کہ تو اطاعت شہنشاہ کی قبول کر تیرے واسطے بہت بہتر ہوگا ورنہ تو تنہا کہان تک لڑیگا اُسنے کہا کہ تو نے مجھے تنہا سمجھا تو فوج میری دیکھیگا یہ کہکر چوٹی سے کچھ خاک نکال کر اُسپر افسون پڑھکر بائین طرف اُسے پھینکا یہ خاک سفید ہے پھر کچھ خاک زرد اُسنے نکالی اور اُسپر افسون پڑھکر داہنی طرف پھینکا اور کچھ گولی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سی اُسکے ہاتھ مین تھی اُسکو کسی طرف پھینکا تو چک ہوئی اور تاریکی ہو گئی پھر جو روشنی ہوئی تو دیکھا
ہزارون تپلے طلائی رنگ کے دہنی طرف آکر صف کشیدہ ہوے اور بائین طرف نقرئی تپلون
کی فوج آکر استادہ ہوئی اور پشت کی طرف سے اژدہے ہزارون آکر سیاہ رنگ کے موجود ہوے
اور یہ بالدار جادو نہایت خوش ہے اور تخت اپنا بڑھا کر آگے چلا ہے اور اُن اژدہون نے
منھ کھولکر ہزارون آدمیونکو نگلنا شروع کیا اُسوقت کوکب نے آواز دی اے بساط جادو
جلد حاضر ہو یہ صدا دینا تھا کہ ایک ابر طلائی پیدا ہوا اور بہت جلد قریب آیا اور گھٹ کے چھوٹا ہوا
سب نے دیکھا کہ ایک بساط ہے طلائی اسپر ایک شخص سُرخ و سفید جسیم قامت چٹ لنگوٹ
باندھے جانگھیا پہنے جیسے کوئی کثرت کرتا ہے اُس بساط پر بیٹھا تھا جوڑہ سر پہ بالون کا
بندھا تھا وہ قریب کوکب آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ مجھے کیا حکم ہے کوکب نے کہا کہ
جا مار بالدار جادو کو وہ آداب بجا لا کے چلا اور پہونچا قریب بالدار جادو کے اور اُسکی
بساط کھال پر شیر کے چڑھ گئی بالدار جادو نے کہا کہ تیری یہ طاقت ہوئی کہ میری کھال پر اپنی
بساط کو چڑھایا یہ کہکر اُسے تیر لیکر مارا بساط جادو نے اپنا سر سامنے کر دیا اُس تیر نے
تا دو ابرو کاٹا اور ایک انار چھوٹتا ہوا معلوم ہوا پھر وہی انار شعلہ بنگیا اور اس شعلہ مین سے
ایک پری پیدا ہوئی اور بساط کے ہاتھ مین ایک آئینہ تھا کہ اُس نے اس آئینہ کو دکھایا کہ اُسمین
سے ایک شعلہ نکلا اور وہ شعلہ بالدار جادو کے سر پر پڑا اور اُس کے سر سے جو شعلہ نکلا وہ آکر
طلائی اور نقرئی فوج اور اژدہون پر پڑا کہ یہ سب جلکر خاک ہوے بس سواری آگے
بڑھی اُسوقت اُس پری نے عرض کی کہ مجھے کیا حکم ہوتا ہے کوکب نے کہا کہ جا اپنے مقام
پر وہ پری سر مین بساط جادو کے سما گئی اور وہ ابر طلائی بھی مع بساط جادو کے چلا گیا
اور کوکب یہان سے آگے بڑھا تو ایک بیابان گلزار مین پونچا اور اُس نے حکم
دیا کہ یہان مقام کیا جاوے اُسوقت ہزارہا خیمہ اور بارگاہین استادہ ہوگئین کوکب اور کچھ سرداران
فوج داخل خیام بارگاہ ہوے اب یہ تو یہان بیٹھے ہین لیکن افراسیاب جو لیکہ غائب ہوا تھا عمرو
کو اور کرسی نشین جادو اسکے ساتھ ہے اور سب فوج اسکی یعنی عنقاے جادو سرمایہ
ابریق دیغرہ کو جو وہان سے بھاگ کر چلے ہین وہ بھی اس طرف کو آئے ہین اور یہان

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک پہاڑ ہے سفید اس پہاڑ کے اسطرف میدان ہے کہ اُسمین ہزارہا درخت ہین گندم کے مثل
اُن درختون کے کہ جو بڑے بڑے ہوتے ہین اور ایسی بوے خوش اُنمین آتی ہے کہ دماغ جان معطر
ہوتا ہے اور ایک طرف ایک نہر ہے کہ وہ مثل دریا کے جوش زن اور موج خیز ہے اُس میدان کا نام
کہ جسمین درخت گندم ہین مزرعہ گندم ہے اور اُس نہر کا نام حلیمون ہے اور کچھ تھوڑی سی زمین ہے
کہ اُسپر ایک دیر بنا ہے فیروزہ کا کہ اُس دیر کے چار دروازے ہین کہ ہر دروازے کے پٹ یاقوت
کے ہین اور چوکھٹ بازو زمرد کے اور کیلین طلائی اُسمین جڑی ہین اب اس نے یعنے کرسی
نشین نے پکارا کہ اے منیر جادو آیئے کہ بادشاہ طلسم تشریف لائے ہین پس اس کا یہ کہنا
تھا کہ ابر سفید پہاڑ کی طرف سے اُٹھا اور سب طرف محیط ہو گیا اور دیکھا کہ اُس
پہاڑ مین ہزارون درے پیدا ہو گئے اور اُن درون مین کرسیان بچھی ہین اور بیچ کے درہ مین سرے پر
ایک کرسی بچھی ہے کہ اُسپر ایک ساحر بیٹھا ہے رنگ تو اُسکا سفید ہے اور تہمد نیلی باندھے ہے عمامہ سر پر
کالا باندھا ہے پس اُسنے اُٹھکر کرسی نشین سے صاحب سلامت کی کرسی نشین نے کہا کہ اے
برادر بادشاہ طلسم تشریف لائے ہین آپ کی ملاقات کو منیر جادو نے کچھ خاک سفید نکالکر پھر خیمہ مین
پھینکی اور تھوڑی سی اُس میدان مین ڈالی نہر کے پانی کو تلاطم ہوا اور ہزارہا مچھلیان نکلکر پریزادونکی شکل
بنین اور کچھ مچھلیان جوان سبزہ رنگ بنکے تیار ہوئین تاج مکلل بجواہر سر پر پوشاک نفیس جواہر ونکے
گلون مین یہ سب آکر صف باندھکر کھڑی ہوئین اُسوقت ابر افراسیاب کا گرجتا ہوا اور اُسمین
سے بارش مروارید ہوتی ہوئی آیا اور افراسیاب بہت خوش ہے اور تخت پر سوار ہے جب
قریب پہونچا تو وہ پریزادین مبارکباد گانے لگین افراسیاب نے اپنے لبون پر اُنگلی رکھی کہ خاموش
رہو اُسوقت کرسی نشین جادو سے منیر جادو نے کہا کہ ہمکو کچھ طور اچھے معلوم نہین ہوتے
ہین اس بادشاہ نے اپنی حرکتون سے تمام طلسم مین رخنہ ڈالا ہے یہ جا خوشی کی ہے
یا یہ کہ منع کرتا ہے بادشاہ کہ چپ رہو ہمنے اپنے بزرگون سے سُنا ہے کہ ایک زمانہ ایسا ہوگا کہ
بادشاہ طلسم عاجز ہوگا اور دشمن اپنا کام کرینگے اور کچھ خون اگر اس نہر حلیمون اور مزرعہ گندم مین
گرے گا بس یہ ذکر تھا کہ تخت افراسیاب کا نیچے اُترا اور منیر جادو سے اُسنے ملاقات
کی اور تین سو پیادے ہاتھ باندھ کے سامنے کھڑے ہوے اور اُنھون نے عرض کی کہ

بادشاہ اعظم یعنے کوکب روشنضمیر نے آکے باللار جادو اور بوزینہ جادو اور عصفور کو مارا
اور دشت فنا کو فتح کیا اور اب خیمہ اُنکا دشت گلزار مین استادہ ہے افراسیاب کو جو غصہ آیا
تو اُسنے ایک چٹکی خاک کی اُٹھا کر اُن پر ماری اور کہا جل جاؤ وہ سب وہان دھڑ دھڑ جلکر خاک ہو گئے
اب اور خبر دارون نے ڈر کر آپس مین کہا کہ ہمکو کیا غرض ہے جو ہم خبر دین بادشاہ خود باخبر ہے
منیر جادو نے کرسی نشین جادو سے کہا کہ یہ کیا حرکت کی بادشاہ نے اب اس کا
ادبار ہے خیر جو ہوا وہ ہوا اب چلکر خداوند سے اپنا حال عرض کرین یہ کہکر وہ جو گنبد فیروزہ کا
ہے اُسکا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ ایک خرس ہے فولادی بہت بڑا اُسپر ایک پتلہ فولادی سوار ہے
زبان مُنھ سے نکلی ہے باہر کچھ بت ہین چھوٹے چھوٹے کہ وہ چوکیون پر رکھے ہین سب نے اُسکو سجدہ
کیا مگر افراسیاب نے سجدہ نہ کیا اور اُسے غرور آیا دل سے کہا کہ مین سجدہ کرتا ہون خداوند
دیجور کو اسکو کیون سجدہ کرون اسوقت کرسی نشین جادو سے منیر جادو نے سر
سجدہ سے اُٹھا کر کہا کہ اے برادر معلوم ہوتا ہے کہ زوال سلطنت ہے کہ اس بادشاہ سے جو
حرکت ہوتی ہے وہ ایسی ہی ہوتی ہے یہ کہکر گنبد کے باہر نکلا اور نہر چلیبون کے کنارے آکر آواز
دی کہ ای رازدار جادو جلد حاضر ہو اسوقت نہر کے پانی کو جنبش ہوئی اور ایک مچھلی نکلی کہ تنہ
اُسکا آدمی کا تھا اور تہمد باندھے ہوے اور جواہر نگار گہنا پہنے ہوے اور اُسنے آکر کنارے
مزرعہ گندم کے گانا شروع کیا کہ سب آدمی جھومنے لگے اور محو ہوے اور وہ جو خرس پر سوار ہے
وہ اسی طرح غصہ مین بیٹھا ہے اُسوقت منیر جادو نے افراسیاب سے کہا کہ اے بادشاہ اب
کوئی تدبیر کیجیے کہ خداوند خوش ہون افراسیاب نے وہ جو قیدی کہ طلسم مین آکر عرصہ بعید
اور مدت مدید سے قید ہوے ہین اُنکو طلب کرنا چاہا پکار کر کہا کہ اے عیار باریک رنگ
قیدیان طلسم کو لیکر جلد حاضر ہو اور نارنج کو اُتار کے طرف آسمان کے پھینکا اب جو دیکھا ایک
ابر پیدا ہوا اور اُسمین برق چمکتی ہوئی جب وہ آکر قریب پونہچا اور نیچے اُترا تو دیکھا کہ ایک بساط ہے
کہ اُسپر کچھ قیدی زنجیرون مین بندھے ہوے بیٹھے ہین بس جلادون کو طلب کر کے حکم دیا کہ ان
قیدیون کو قتل کرو جلاد حکم پوچھنے لگے لیکن ملکہ بہاران شمشیر زن اور مجلس جادو یہ اپنے
مقام سے اُٹھکر دونون چلین اور اُنھون نے کہا آج تو جی مین آتا ہے کہ مزرعہ گندم

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور نہر حلیمون پر چلین مجلس نے کہا وہان جانا مشکل ہے بران نے کہا چلو تو خدا مالک ہی
یہ کہکر دونون چلین جب اپنے طلسم سے نکلکر آگے بڑھین تو ایک دیوار سیاہ رنگ انکو نظر آئی
کہ اُس دیوار پر بہت سی چیلین بیٹھی تھین وہ اِنکو دیکھکر چلچلا ئین بہت سے شعلے نکلے کہ وہ آکر
مجلس اور بران پر پڑے کہ اِنکے جسم مین آبلے پڑ گئے لیکن بران نے اختر مروارید اپنے
بالون سے نکال کے لوین اُسکی کاٹین اور اُن چیلون پر مارین کہ وہ چیلین جلکر خاک ہو گئین
اور وہ دیوار بھی اُڑ گئی اب یہ آگے چلین تو ایک دریا قہار و زخار ملا کہ جہان نہ کشتی نہ ڈونگی
نہ ملاح تھا ایک ایک موج اُسکی اُٹھکر سر کوہ تک جاتی تھی بران نے مجلس سے کہا اس
دریا کے پار کیونکر اُتریں اُسنے اپنا ڈوپٹہ اتار کے دریا مین ڈالا وہ ڈوپٹہ کشتی بنگیا یہ دونون
اُس کشتی پر سوار ہوئین بران نے اختر مروارید ہاتھ پر رکھ لیا اب غلغلہ بلند ہوا کہ بچھو کیڑے گھڑیال
اور ہزارون مچھلیان اور سوس مگر گھڑیال دریا سے نکل نکل کر کشتی پر چلے مگر بسبب
اختر مروارید کے کوئی کشتی تک نہ آیا اور یہ دونون صحیح و سلامت پار دریا کے اُتریں
اور جب وہان سے اُترکر آگے چلین تو راہ مین اِنکو ایک دیو ملا کہ کئی سو گز کا اُسکا قد
تھا مُنھ بھاڑ سا کھولے ہاتھ مین ایک برگد اور پیپل کا ٹھنا تھا ٹانگین اتنی بڑی بڑی کہ بھولا
کے محل کی کڑی سینہ چبوترہ سر قلعہ کے برج کی طرح وہ ان دونون پر لپکا مگر بران نے
اختر مروارید سے لوین کاٹ کر جو مارین تو وہ دیو جل گیا اب یہ آکر اُسی جگہ کہ جہان
افراسیاب ہی پہونچین راوی کہتا ہے کہ عمرو نے حیرت کو زنبیل سے جو نکالا تھا تو افراسیاب
مزرعۂ گندم پر آیا لیکن حیرت اپنے لشکر کی طرف گئی اور یہان بران اور مجلس جو آکر
پہونچین تو افراسیاب اور منیر جادو نے سحر اُنکے اوپر کیا اور از بسکہ یہ جگہ غیر ہے
منیر جادو نے نہر حلیمون کا پانی لیکر بران اور مجلس پر چھینٹا دیا تو یہ دونون بیہوش
ہو گئین اِنکو بھی پکڑ لیا اور مجلس و بران کو زیر تیغ بٹھایا اور افراسیاب نے
کہا کہ پہلے انھین کی گردن مارنا چاہیے جلاد قریب بران و مجلس کے تیغہ لے کر آیا اور
چاہا کہ ہاتھ تیغ کا مارے ان بران کے پاؤن کے نیچے سے ایک پتلہ طلائی پیدا ہوا اُس پتلہ نے
اُٹھکر جلاد کے ہاتھ سے تلوار چھین کر جو ماری تو سر بدن سے اُسکا جدا ہو گیا اور پھر وہ پتلہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غائب ہوگیا پھر دوسرا جلاد جلا اُسکو بھی اُسی طرح اُس تیلے نے مارا افراسیاب جادو
کچھ پڑھنے لگا اور تاج کو اُسنے اُچھال دیا اور تین بار کچھ پڑھکر دستک دی اور منیر جادو سے
کہا کہ مجھکو کچھ طور بُرے معلوم ہوتے ہین غرض وہ تاج جو اچھالا تھا مثل سرپوش کے
آکر بران دمجلس وعمرو پر ڈہک گیا اور افراسیاب پہاڑ پر جاکر بیٹھا اور وہان خون
خوک سے نہایا اور قیدیان طلسم کو اسنے پھر بھیجدیا کہ لیجاکر انکو قید کرو اور یہان حیرت
جادو آکر بارگاہ مین پہونچی اور اُسنے یہان یاقوت جادو اپنی وزیرزادی سے کہا
کہ مین نے سُنا ہے کہ کوکب بہت قریب آگیا ہے تو جاکر خبر لا کہ کس جگہ ہی یہ تو خبر کو چلی لیکن
مہتر قران کا حال سُنئے کہ یہ ہمیشہ پہاڑ مین رہتے ہین ایک دن درہ کوہ مین سو رہے
تھے کہ اِنھون نے خواب مین خواجہ عمرو کا قید ہونا دیکھا جب اِنکی آنکھ کھلی تو یہ روئے
اور پھر دعا بلبلا کر مانگی اور اُٹھکر اپنی جگہ سے چلے طلسم باطن کی طرف روانہ ہوئے اور ہوا
کی طرح سے جاتے تھے جاتے جاتے ایک پہاڑ سیاہ اِنکو ملا تو یہ اُس پہاڑ پر چڑھ گئے
چارطرف اِنھون نے دیکھا تو طلسم باطن کی طرف ایک ابر سیاہ رنگ نظر آیا اُسوقت
اِنکو رقت طاری ہوئی اور نیچے پہاڑ کے جھک کر جو دیکھا تو وہ اسقدر بلند ہے کہ نیچے کے آدمی
بالشت بالشت بھر کے معلوم ہوتے ہین قران نے رونا اور فریاد کرنا شروع کیا اور
پکارا کہ خداوند عالم تو میرے حال پر رحم کر میرے استاد کو قید سے نجات دے اور مجکو انکا فرون
پر فتحیاب کر ایسا رویا کہ ہچکی بندھ گئی اور غش کر گیا اُس عالم رؤیا مین بھی یہ ایسا رویا کہ
چونک پڑا اور پھر خواب مین دیکھا کہ گنبد نور کی پشت کی طرف سے ایک ہلال نمودار
ہوا اور بڑھکر وہ بدر کامل بنا اور بلند ہونا شروع ہوا یہانتک کہ گنبد نور سے بہت اونچا ہوگیا
اور کرن اُسمین سے پیدا ہوئی یہ معلوم ہوا کہ جیسے چاند کے گرد موتی لگے ہین پھر وہ گنبد نور
مین آکر سمایا اور اندھیرا ہوگیا تھوڑی دیر کے بعد بیچ آسمان پر وہ چاند آکر نکلا اور چلا جاتے
جاتے وہ ابر جو سیاہ معلوم ہوتا تھا اُس جا پہونچا اور ایک چبوترہ اُس ابر کے نیچے دیکھا کہ
بنا ہے اُسپر گنبد بلور کا ہے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے الماس کا ہے یہ جاکر اُس گنبد مین سمایا
اور وہ گنبد مثل فانوس کے روشن ہوا بعد کچھ دیر کے دروازہ اُس گنبد کا کھلا اور ایک

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مرد نورانی صورت ریش تا بہ سینہ عمامہ سر پہ باندھے عبا گلے مین کفش پاؤن مین عصا ہاتھ مین وہ چلے آتے ہین اور ادھر ہی کو آتے ہین قران کے خیال مین گذرا کہ یہ گنبد بہت دور ہے نہ مین پہونچ سکتا ہون اور نہ یہ پیر آسکتے ہین اس اثناء مین اسکی پشت کی طرف آہٹ ہوئی تو اُسنے پھر کر دیکھا کسی کو نہ پایا پہلو کی جانب جو خیال کیا تو اُنھین مرد بزرگ کو استادہ دیکھا یہ جھک کے آداب بجالایا اور کہا اے بزرگ آپ میری براے خدا اعانت کیجیے اُستاد میرے قید ہین وہ کسی طرح رہائی پائین اُن مرد بزرگ نے ایک کاغذ یعنے مکتوب خوش اسلوب اسکو دیا اور کہا کہ اسکے لکھے کے بموجب کام کرنا یہ کہکر چپ ہوئی اب جو دیکھا تو وہ مرد پیر نہین ہین مگر مکتوب میرے ہاتھ مین ہے اُس مکتوب کو جو کھولا تو اُسمین بعد بسم اللہ لکھا تھا کہ ہم قطب طلسم ہین اس اسم کو چالیس دفعہ پڑھکر سامنے جانا گو خوف کی جگہ ہو مگر نہ ڈرنا قران نے وہ اسم ورد زبان کیا اور سامنے کی طرف چلا چالیس مرتبہ اُس اسم کے پڑھنے کی تعداد تھی وہ تعداد جب ختم ہوئی تو دیکھا سامنے کہ پہاڑ مین غار ہے اور راستہ نہین ہے اسوقت اُسنے پھر مکتوب کو دیکھا تو اسمین لکھا تھا کہ یہ اسم دس مرتبہ پڑھو اسنے اس اسم کو پڑھا تو ایک سڑک نکل آئی ہوئی یہ اُس سڑک پر سے چلکر پہاڑ کے نیچے اُترا تو ایک جنگل خاردار اسکو ملا جھاڑیان مثل دل بخیل کے تنگ تھین اور کانٹے برابر اسکے گتھے ہوئے تھے مگر قران اسم پڑھکر اُن جھاڑیون کو طے کر گیا کانٹے نہ چبھے جب اُن جھاڑیون سے نکلا تو دیکھا کہ میدان مین ایک درخت ہے اور بیچ مین اُس درخت کے روشنی ہے اور پتے اُسکے مثال شہپر کے ہین اور ہزارون سانپ اُس درخت سے لپٹے ہین اور جو سانپ کہ سرخ ہین اُنکی آنکھین الماس کی ہین اور جو سفید ہین اُنکی آنکھین یاقوت کی ہین اور جو سیاہ ہین اُنکی آنکھین زمرد کی ہین اسی طرح ہزارون سانپ زمین مین پھر رہے ہین اور ہزارون سر بلند کیے کھڑے ہین اور قصد کرتے ہین کہ مارین قران کو مگر جب چلتے ہین تو اُسی جا رہجاتے ہین اُسوقت قران نے پکار کے کہا کہ اے مار افگن چینی تمھارے حق مین بہتر یہ ہے کہ تم اطاعت خواجہ عمرو طلسم کشا کی کرو اور یہ سند دیکھو میرے پاس موجود ہے اور یہ حکم ہے ماہ فلک چینی کا جو کہ قطب طلسم ہے یہ کہکر قران نے وہ کاغذ دکھایا اسوقت چمک ہوئی اور تاریکی ہوگئی اب جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ سانپ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بالکل غائب ہو گئے اور انکی جگہ پر انسان ہین مسلح اور مکمل اُن آدمیون سے قران نے کہا
کہ تمھارا سردار مارافگن چینی کہان ہے اور مجھے ماہ افلاک چینی نے بھیجا ہے پس یہ کہنا تھا
کہ ایک جوان رعنا غضنفر گردن بلند بالا قوی تن قوی من درشت چنگال قران کے سامنے آیا
اور کہا مین حاضر ہون اُسوقت قران نے کہا کہ مین تمکو خوب جانتا ہون تم وہ نہین ہو اور دیکھو
میرے پاس یہ سند موجود ہے یہ کہکر وہ کاغذ دکھایا اُس کاغذ کا یہ نقشہ ہے کہ جو حکم اُسمین سے نکلتا ہے وہ
غائب ہوجاتا ہے اور آگے حرف اُسمین پیدا ہوتے ہین چنانچہ وہ کاغذ دیکھتے ہی چمک ہوئی اور درخت
کی جڑ سے ایک جوان نکلا بہت خوبصورت کہ اُسکے بازو پر بندھے تھے انگوٹھیان لعل و الماس کی
ہاتھ مین تھین اُسنے آکر قران کو سلام کیا اور کہا کہ فرمایئے کیا کہتے ہین آپ قران نے کہا
کہ اب تمھین لازم ہے کہ دین اسلام قبول کرو مارافگن چینی نے کہا کہ ہمنے سُنا ہے کہ جب آپکا
طلسم کشا یا کوئی سردار و رفیق اُسکا اُسے ہمارے مسلمان کرنے کا اختیار ہے اُسوقت
مہتر قران نے دیکھا اس کاغذ کو ایک اسم لکھا تھا اُسکو پڑھکر پھونکا کہ سب کی ہیئت کالی
ہوگئی اُسوقت مارافگن چینی مہتر قران کے قدمون پر گرا مہتر قران نے سر اُسکا سینہ
سے لگایا مارافگن چینی نے کہا کہ مجھے حکم ہو کہ مین پھر اپنی صورت اصلی پر آجاؤن مہتر قران
نے کچھ پڑھکر پھونکا کہ وہ سیاہی جاتی رہی اب سب آدمی تو اچھی طرح غلطکین مارکر سانپ بن گئے
مگر مارافگن یونہین کھڑا رہا اُس سے قران نے کہا کہ تو مجھے لیچل پاس قطب اعظم کے اُس نے
کہا چلیے اور لیکر چلا کوئی دس بیس قدم اس درخت سے آگے چلے ہونگے کہ نام اُسکا اراک ہے
تو دیکھا کہ ایک دروازہ ہو سنگ سیاہ کا اُسے کھولا اور آگے بڑھے تو دیکھا کہ تہ خانہ ہے اور زینہ
لگا ہے اُس زینہ سے جو اُترے تو ایک چھت دکھائی دی اُس چھت سے جب نکلے تو ایک مکان نظر
آیا اُس مکان مین کئی دالان تھے اور تخت فولادی ایک دالان مین بچھا تھا اُسپر ایک مرد مقدس
کو دیکھا کہ بیٹھا ہے سامنے اُسکے قلمدان رکھا ہے اور ایک کشتی کہ تمام سامان ہر طرح کے رکھے تھے
پس جیسے ہی یہ بڑھے اُس مرد نے کہا کہ ٹھہرو اسی جگہ اور لاؤ کاغذ پس قران نے وہ کاغذ
اُسکے ہاتھ مین دیا اُس کاغذ کو جو کھولکر دیکھا تو جو مقام کہ پڑھتے ہین وہ سفید ہوجاتا ہے اُسمین لکھا تھا
کہ اسطرح خواجہ عمرو قید ہونگے اور یون برا الٹی سیر ہوئی اور اب سرپوش اُسکا ڈھکا ہے

قران نے اُنسے پوچھا کہ اے قطب اعظم آپ کو غذا کہان سے ملتی ہی اسنے کہا کہ مجھکو پانچ روٹیان
اور پانچ آبخورہ پانی ملتا ہے اور تیرا کیا مطلب ہی قران مین بھی ایکطرح سے قید ہون
جس دن وہ قید جاتی رہیگی مین چھوٹ جاؤنگا قران نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ خواجہ عمرو
کو چھڑا لون اُس مرد بزرگ نے کہا اچھا اور یہ کہکر مارافگن چینی سے کہا کہ تو دین اسلام قبول
کر تیرا بہت بڑا رتبہ ہوگا اور لاجو مجھے دینا ہو وہ دے اُسوقت قران نے دیکھا کہ وہ درخت
اراک جو لگا ہوا تھا اسکی جڑ اُس مرد بزرگ کے سر پر آگئی اور اُس مرد بزرگ نے اس جڑ کو ہاتھ بڑھاکر
کھینچا اور کچھ تھوڑی دور پر سے کاٹ کے مہتر قران کو عصا بنا کر دیا اور کہا کہ یہ تمھارے
کام آئیگا اس سے ہر ایک بلا کو دفع کرنا اور مارافگن چینی سے کہا کہ انکو محیط آہن کلاہ کی
پاس لیجاؤ اور اُس سے کہنا کہ انکو قطب کوچک کے پاس پہونچا دے بس یہ سلام کہکے وہ
لیکر نکلے اور کوئی دس قدم آگے چلے ہین دیکھا کہ ایک حوض ہے ہشت پہل اور پانی اسمین
سیاہ رنگ کا بھرا ہوا اس حوض کے کنارے مارافگن چینی آکے پکارا کہ ای محیط آہن کلاہ
حکم ہی قطب اعظم کا کہ ان مہتر کو قطب کوچک کے پاس پہونچا دو یہ کہنا تھا کہ اُس پانی کو
ایک جوش ہوا اور اُبلنے لگا اور سامنے کی طرف وہ پانی چلا تو ایک جھیل سی بنتی جاتی ہی یہانتک
کہ نظرون سے غائب ہوگیا پھر کچھ دیر کے بعد دیکھا کہ ایک کشتی ہی سیاہ رنگ کی اور اسقدر چھوٹی
ہی کہ ایک آدمی کھڑا رہے وہ اُس حوض مین آئی اور قطب اعظم نے جو وہ کاغذ مانگ لیا ہی کہ
جو خواب مین ملا تھا ایک کاغذ اپنے پاس سے دیا کہ یہ تمھارے کام آئیگا جب سامنا ہوگا قطب
کوچک کا وہ کاغذ انکے پاس ہے اب مارافگن چینی نے انسے کہا کہ جائیے آپکو خداوند عالم
کے سپرد کیا قران جاکر اُس کشتی مین کھڑے ہوے عصاے اراک انکے ہاتھ مین ہے
لنگر کشتی سے عصا اونچا ہے اُسکو ٹیکتے نہین اسواسطے وہ تو اسیلیے ہی کہ جو بلا آئے تو اُس سے
کام لین اب وہ کشتی مثال ہوا کے چلی اور آوازین آنے لگین کہ یہ کون جاتا ہو غرض جاتی جاتی
ایک پہاڑ نظر آیا سیاہ مثل قیر اور ایک درہ ایسا ہی کہ یہ کشتی اُسمین گئی وہان ہاتھ کو ہاتھ نہین
سوجھائی دیتا ہے ایسا اندھیرا ہے مہتر قران نے وہ کاغذ جو کہ اُسکو دیا تھا دیکھا اُسمین سے
ایک آواز تڑاقے کی ہوئی اور روشنی ہوئی اب بخوبی معلوم ہونے لگا کہ دو طرف دیوارین

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہین اور ایک جہت ہے غرض ایسا کہ کوئی کوس بھر کا مل وہی حال رہا اب جو اُس سے کشتی نکلی تو دیکھا کہ ایک تالاب ہے سنگ یشب کا نہایت نادر اور گرد اُسکے مکان بنے ہین کہین بارہ دری ہے کہین بنگلہ کہین چہلستون اور سامنے ایک برج ہے کہ وہ ایک ڈال یاقوت کا ہے اور دروازہ بند ہے گنبد جب کشتی قریب پہونچی تو اُسکا دروازہ کھلا اور دیکھا کہ ایک تخت بچھا ہے جواہر نگار اُسپر ایک مرد بزرگ جیسے کہ خواب مین دیکھا تھا وہی صورت اُس بزرگ کی ہے پس مہتر قران نے سلام کیا اور اُتر کے کشتی سے اندر گنبد کے گئے تو اُس بزرگ نے کہا کہ تمھارے پاس عصائے درخت اراک ہے مہتر قران نے عرض کیا کہ حاضر ہے اُس بزرگ نے پکار کے کہا کہ ای شعبان حاضر ہو ایک پریزاد آکر حاضر ہوئی اور آداب بجا لائی اور عرض کیا کہ ہماری ملکہ نے کہا ہے کہ مین بادشاہ کے کام مین ہون اور مجھے فرصت نہین ہے اور مین حاضر نہین ہو سکتی ہون پھر قطب نے کہا کہ جاؤ اور لیکر حاضر ہو پس وہ گئی اور پھر حاضر ہوئی غرض اسی طرح ہر دفعہ آتی تھی یہ مرد بزرگ کہتا تھا کہ نہین کہو وہی حاضر ہو پس جب وہ نہین آئی تو قطب نے جھنجھلا کر کہا کہ تو جل جا پس وہ جلتی ہوئی بھاگی اور ایک مقام پر جاکے گری اور مرگئی اب جو دیکھا تو ایک تخت جواہر نگار پر ایک عورت بہت خوبصورت چالیس برس کا سن تاج جواہر نگار سر پر رکھے زیور جواہر کار کے دریا مین غرق تخت پر بیٹھی ہوئی آکر پہونچی اور بہت جھک کے آداب بجا لائی اور کہا کہ مجکو کسی طرح فرصت نہ تھی کہ بادشاہ نے چارون طرف بند و بست کیا ہے اور اب مزرعۂ گندم کے بہانے پر بیٹھے ہوئے ہودم کر رہے ہین اور ابریق کوہ شگاف سرمایہ برف اندار منیر جادو عنقائے جادو یہ سب وہان حاضر ہین اور ہوشیاری ہو رہی ہے آپ کا جو عتاب ہوا تو یہ کنیز حاضر ہوئی قطب کوچک نے کہا کہ اب وہ زمانہ آیا ہے کہ تو دین اسلام قبول کر اور مہرۂ جفا لا کر دے اب اسکو ایک تردد ہوا اُسوقت قطب کوچک نے کہا کہ کیون تو بھول گئی ہمارا آداب اُسنے ہاتھ باندھ کر عرض کی کہ کنیز کو کسی طرح عذر نہین ہے جو آپ کی خوشی ہے یہ کہکر اُسنے ایک قلا بازی کھائی اور آواز تڑاتے کی آئی اور غائب ہوئی بعد پھر پھر کر دیکھا کہ ایک ناگن ہے سیاہ اور مُنھ مین اُسکے ایک دانہ جیسے خردل سیاہ کا ہوتا ہے وہ اُسنے ڈال دیا قطب کوچک نے قران سے کہا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ تو اُٹھالے اسے اور اپنے پاس رکھ اُسی ناگن نے غلطکین مارین اور اپنی اصلی صورت پر
آئی اور کہا کہ مین مطیع اسلام ہوئی اور رخصت ہوتی ہون یہ کہکر تخت پر بیٹھکر چلی گئی اب قطب
کو چاک نے ایک تصویر نکالکر اپنے پاس سے دی اور قران سے کہا کہ اس عصا کو گنبد پر
مار قران نے بحکم قطب کو چاک وہ عصا گنبد پر مارا وہان دھوان پیدا ہوا اور اس
دھوین سے ایک مچھلی پیدا ہوئی کہ لوٹتی چلی آتی ہی قطب نے کہا کہ اس مچھلی پر سوار ہو قران
اُس مچھلی پر سوار ہوئے اور وہ ہوا کی طرح چلی گھڑی بھر کے بعد دیکھا کہ ایک میدان
چھوٹا سا ہی اُسمین چارون طرف مکان جواہر نگار بنے ہین اور ایک مکان مین ایک دالان
ہی کہ اُسمین ایک تخت بچھا ہی اور اُسپر ایک جوان خوبصورت بیٹھا ہے مگر مُنھ اُسکا مچھلی کا ہی تاج
جواہر نگار سر پر موتیون کے مالے گلے مین پڑے ہین اور دونون طرف سردار اسی طرح کی کہ مُنھ اُنکی
مچھلیون کے ہین پس اُسکی نظر پڑی قران پر وہ غصہ مین آگر اُٹھا اور کہا کہ تو یہان کہان
آیا قران نے کہا کہ مین جو آیا ہون تمھارے کام کے واسطے آیا ہون یہ تصویر دیکھیے کسکی ہی
یہ کہکر وہ تصویر دکھائی وہ قران سے لپٹ گیا اور کہا کہ تم کیا جانو یہ کیسکی تصویر ہے
اختر بن نسل سہیل کی اور ای حوت تاجدار یہ طاقت خواجہ عمر و مین ہے کہ وہ چاہین
تو تمھارے پہلو مین بیٹھین پس اسنے کہا کہ اچھا وہ کیونکر آئین مہتر قران نے کہا کہ
بران شمشیر زن اور مجلس جادو قید ہین مزرعہ گندم پر مجھے تم وہان پہونچا دو یہ حوت
تاجدار بیٹا ہے ماہی زمرد رنگ کا اور وہ بیمار ہے اُسکے سر مین درد ہی کہ جو کوئی بات
کرتا ہی تو ناگوار معلوم ہوتا ہی اور وہ یہان سے کچھ دور پر کمرہ ہی کہ وہان ای حوت تاجدار سنے
کہا کہ ای قران چلو مین لیچلون تمکو قران نے کہا چلو حوت انکو لیکر چلا مگر حال کوکب بیان
کیا جاتا ہی کہ انھون نے جو دشت گلنزار مین خیمہ کیا تھا دو روز تو اُنھون نے مقام کیا تیسرے
دن حکم دیا کہ فوج چلے فوج تیار ہو کر روانہ ہوئی آگے آگے اور پیچھے تخت پر بادشاہ کوکب
سوار ہو کر چلا ایسا کہ کوئی تین فرسخ چلے ہونگے کہ داہنی طرف سے غبار سرخ رنگ اُٹھا اور
لشکر کوکب کے پاس آکر پھٹا اور اسمین سے ایک لال نکل کر زفیلا اُسکا زفیلنا تھا کہ چمک
ہوئی اور سب کی آنکھین بند ہو گیئن اب جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ ایک دیوار سرخ کھڑی ہوئی ہی

چار طرف لشکر کے اور سب فوج اُسکے بیچ مین ہے اُسوقت کوکب نے کچھ پڑھ کر پھونکا ایک بیضہ طلائی پیدا ہوا اور وہ بیضہ شق ہو کر اُس دیوار کے برابر بیٹھا اور اُسمین سے ایک لال نکلکر نہ پھیلا ساتھ ہی اس آواز کے وہ دیوار دھوان ہو کر غائب ہوئی اب جو دیکھا تو نقش ایک ساحر کی پڑی ہی یہ فوج آگے چلی تو زمین سفید رنگ ملی بعد اُس زمین کے اور جو زمین ہی اُسمین سات رنگ ہین برابر بس جیسے ہی لشکر وہان پہونچا زمین سے غبار اُڑا اور تاریکی ہو گئی پھر جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ زمین ہفت رنگ پر ایک دیوار ہفت رنگ کھنچی ہی اور زمین سفید رنگ خالی ہے اور مثل غبار کے ہے اور اُدھر ایک عورت تخت فولادی پہ بیٹھی ہے اور تمام سامان سحر سازی آگے رکھا ہے جب یہ سب جا کے وہان پہونچے تو اُس عورت نے پکار کے دیوار ہفت رنگ کے پاس کہا کہ ای بہار خوش رنگ یہ مرد صحرائی آپہونچا ہی بس وہ دیوار تڑقی اور ایک دراز پڑی اور آواز آئی کہ اے بہن تمکو لازم ہے کہ کام پر بادشاہ کے مستعد رہو اور جہان تک ہو سکے لڑائی مین جان لڑاؤ بعد اس آواز آنے کے وہ دیوار برابر ہو گی اور یہ فوج قریب اُس عورت کی پہونچی تو اُسنے نشتر اُٹھا اپنے گلے کے پاس مارا اور جگر سے ناف تک چیر ڈالا اور خون اپنا دونون ہاتھون مین لیکر مارنا شروع کیا بس جیسے اُس خون کی بوند پڑ گی وہ مردہ ہزار سال تھا اُسوقت کوکب نے پشت کی طرف دیکھکر آواز دی کہ جلد حاضر ہو دیکھا تو تخت پر ایک پری سوار آکر حاضر ہوئی کوکب نے اُس سے کہا کہ جا مار اِس قحبہ کو وہ پری اُسکی طرف چلی اور اُسنے وہی خون اُچھالنا شروع کیا اُس خون کی کچھ بوندین اُس پری کے بھی بائین ہاتھ پر پڑین کہ ہاتھ مین اُسکے آبلے پڑ گئے اور اُسنے بھی ایک تلوار آبدار اُسکے ماری کہ سر پر پڑ کر ٹانگون کی راہ سے نکل گی غل و شور تاریکی ہوئی آواز آئی کہ مارا اُس شخص کو کہ جو بہن تھی خوش رنگ جادو کی اُسکے مرنے سے وہ دیوار ہفت رنگ جاتی رہی اور دیکھا کہ ایک ساحر ہی وہ تخت پر بیٹھا ہی گرد اُسکے چھ سو کرسی دہنے اور چھ سو بائین بچھی ہین اُنپر جوانان تہمتن مسلح و مکمل بیٹھے ہین جب فوج وہان پہونچی تو یہ خود اُٹھا اور جھولی سے نکالکے دانے ماش کے مارنا شروع کیے وہ دانے جسپر پڑے شعلے بدن سے نکلے اور جلکر خاک ہوا اب ایک غل نہ ہنگامہ برپا ہے اُسوقت کوکب نے تخت پر جو سامنے اسباب سحر رکھا تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُسمین سے ایک قلم اور ایک تختی فولادی اُٹھاکر تختی پر کچھ لکھا اور قلم کو آسمان کی طرف پھینکا تو چمک پیدا ہوئی اور ایک جوان قوی ہیکل خرس پر سوار نیزہ ہاتھ مین لیے ہوئے پیدا ہوا اور وہ خوشرنگ جادو کی طرف چلا خوشرنگ جادو چلا آتا ہے اور جسپر وہ دانے پڑتے ہین وہ جلکر خاک ہو جاتا ہے کہ یہ خرس سوار پہونچا اور اُسنے نیزہ سینہ پر مارا کہ توڑ کے پشت کے پار ہوا اور ایک شعلہ نکلا خوشرنگ جادو کے سر سے کہ اُس شعلے کے بارہ سو حصے ہوئے اور بارہ سو آدمی وہ جو کہ کرسیون پر بیٹھے ہوئے تھے اُنپر پڑے کہ وہ سب جلکر خاک ہوئے اب آگے اور بڑھے تو دیکھا مزرعۂ گندم سامنے سے نظر آتا ہے بس منیر جادو کچھ اسم تیار کر چکا تھا اسنے جو دیکھا کہ فوج آتی ہے تو ایک بال توڑ کر اپنے سر سے کچھ پڑھکر اُسپر پھونکا اسوقت بوے خوش دماغ مین کچھ لوگون کے آئی اور بیہوش ہوئے اور کوکب نے اپنا تخت بڑھایا اور اسے بھی کچھ نشہ سا ہوا اور منیر جادو نے ایک خوشہ گندم کا توڑ کر اور کچھ اسم پڑھکر پھینکا زمین پر کہ اندھیرا ہو گیا پھر جو روشنی ہوئی تو دیکھا کہ کچھ نازنین دُر در گوش مرصع پوش سراپا دریاے جواہر مین غرق تاج جواہر نگار سر پر رکھے قد و قامت قیامت از سر تا پا وہ سب شوخ و چنچل دست و پا مین ہر ایک کے حنا ملی ہوئی ہاتھون مین ایک ایک کشتی طلائی لیے کہ اُسمین جواہر اور شیشیان عطر کی رکھی ہوئی تھین دیکھنا تھا اُن نازنینون کا کہ سب لشکر کے آدمی فریفتہ ہوئے اور جسنے وہ گندم کھائے پیاس کی شدت ہوئی نہر حلیمون کا پانی جا کر پیا تو سب دہائی حضرت خضر علیہ السلام کی دینے لگے اور ایک نازنین قریب کوکب آئی اور کوکب سے کہنے لگی کہ تجکو مزرعۂ گندم نے تاثیر کی کوکب نے ہاتھ بدقت اُٹھا کر تاج کو سر سے اونچا کیا کہ اُسمین سے شعلے آگ کے نکلے اور وہ آکے اُن نازنینون پر پڑے کہ وہ جلنے لگین اور چمک ہوئی اور ایک فانوس شیشہ کی کوکب پر آئی کہ یہ اُسمین سما گیا اور تمام فوج بیہوش ہو گئی اور کوکب فانوس کے اندر بیہوش ہے اب یہ منیر جادو فرط عشرت سے اچھلنے لگا اور بادشاہ جادوان سے عرض کرنے لگا کہ چلیے کوکب کو قتل فرمائیے بلکہ ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیے افراسیاب کا کچھ اسم باقی تھا اگر وہ اسم پورا ہو جائے تو بہت مشکل ہو یہ خوشی مین آکر اُٹھا اور چلا تو بائیں طرف چلا اور منیر جادو داہنی طرف اور کرسی نشین جادو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سامنے کو چلا یہ سب غرض دشمن کو کب چپ و راست در و برو سے تشنہ خون و گرسنہ جان
کو کب ہین مگر قران جو چلے ہین تو حوت تاجدار انکے ساتھ ہی کچھ دور چلے تھے کہ ایکو ایک
حوض ملا کہ پانی اُسکا سیاہ تھا اور قران نے جو دیکھا تو پانی اُسکا جیسے برف کے ڈھیلے ہوتے
ہین ایسا ہے حوت تاجدار نے وہان پکار کے کہا کہ ای ہوش صحرائی تیرا سردار کہان ہے
اُسے جلد حاضر کر اب جو دیکھا تو ایک چوہا برابر فیل کے حوض مین کود ا اور اُس حوض کے
پانی کو تلاطم ہوا اور ایک چوہا دیو کی صورت کا نکلا اور عرض کی کہ اے صاحبزادے یہ کیا ہی
حوت تاجدار نے کہا کہ حکم ہے ایا جان کا کہ اس شخص کو پہونچا دو وہان جہان عمرو اور بران
قید ہین اس چوہے نے کچھ تامل کیا تھا اسوقت حوت نے کہا کیون قضا آئی ہی جو مین کہتا
ہون وہ کر اُسوقت اس چوہے نے دو ڈھیلے برف کے نکال کے اُس حوض پر مارے دو
سٹرکین بلور کی نبگئین اسنے کہا لیجیے جائیے یہ راستہ ہی قران اور حوت تاجدار چلے کچھ دور
پہونچے تھے دیکھا یہان ایک دیوار ہے فولادی حوت تاجدار نے کہا کہ ای مہتر قران دیکھیے
کاغذ کو قران نے اسم کو پڑھا اور مارا عصا تڑاقا ہوا اور اس دیوار مین ایک در پیدا ہوا حوت تاجدار
نے کہا کہ اب مین رخصت ہوتا ہون آپ جائیے قران چلے تو دیکھا سر پر ایک چھت ہی اُسے
بھی اسم پڑھکر توڑا اور سر اپنا نکالا تو دیکھا کہ خواجہ عمرو بیہوش پڑے ہین اور برابر بران
بیہوش پڑی ہی اور سر پوش ڈھنکا ہی قران نے عصا ے درخت اراک کو اس سر پوش
پر مارا کہ وہ دفع ہوا اور عمرو و بران کو ہوش آیا اور عمرو نے کہا کہ ای قران کارے کردی قران نے کہا
کہ آپکا اقبال ہی اور عصا اور کاغذ اور مہرہ نظر کیا اور اختر مروارید بران نے اپنی کاکل سے نکالا
اور مہرہ کو دم دیا اور قران بھی بغدہ پکڑکر چلا ایکطرف سے عمرو چلا نعرۂ اللہ اکبر قران نے
کیا اور بران نے اختر کو اُچھالا افراسیاب تو پہاڑ پر تھا اسوجہ سے دور تھا اب جو
صدا اسنے سُنی تو گھبرایا اور یہان تلوار چلنے لگی اور قریب پہونچا قران منیر جادو
کے مارا دہی عصا کہ سر پر جو پڑا سر اُسکا پھٹ گیا اور وہ تڑپ کر ہلاک ہوا آواز آئی کہ مارا اُس
شخص کو جسکا نام تھا منیر جادو اور کرسی نشین جادو کے خواجہ لے گوپھن مین تیغ
رکھکر مارا کہ وہ بھی ہلاک ہوا اُسوقت نہر چلیمون کو جنبش ہوئی اور ایک ساحر نکلا مگر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عمرو نے پتھر سے اُسکو بھی ہلاک کیا اب ابریق اور سرمایہ وغیرہ تو بھاگے اور بران آکر سرپر
کوکب کے پکاری کہ حضور ہوش مین آئیے وہ تو فانوس مین بند تھا قمران
نے عصاے درخت اراک کو مارا کہ وہ فانوس دفع ہوئی اور کوکب ہوشیار ہوا
افراسیاب نے کچھ سحر کرکے دانے ماش کے مارے اور اپنے کنٹھے سے ایک دانہ توڑکر مارا
کوکب نے اُسوقت قلم اُٹھا کر مارا کہ وہ دانہ اور ماش وغیرہ سب دھوان ہوکر اڑگئے افراسیاب
نے اُسوقت اپنے ہاتھون کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ تجھپر چند ساعتین بھاری ہین یہ دیکھکر اُسکو
بڑا رنج ہوا اور ایک تخت زمرد کا اسنے بنایا دو پتلے پیدا کر کے اُسپر بٹھائے اور ہزار پنجہ پیدا ہوے
کہ وہ سب فوج اور سردارون کو لیگئے اُسوقت کوکب نے جلدی یاد کیا آئینہ جمشیدی
کو وہ آیا تو اسکے پنجہ نے لکھا کہ خبردار اب یہان نہ ٹھہر جا اپنے ملک کی طرف اُسوقت
کوکب نے ایک قہقہہ مارا کہ منھ سے اُسکے بجلی نکلی اور اب جو دیکھا تو ایک بساط ہے
بہت بڑی اُسپر تمام لشکر کے سردار سوار ہین غرض کوکب اور وہ سرداران لشکر
طرف طلسم نور افشان کے چلے خواجہ عمرو و بران شمشیر زن و مجلس جادو یہ بھی سب
قلعہ ہفت رنگ مین آئین اور عمرو نے کہا کہ ای بران اب کوئی تدبیر ایسی کر کہ اسد کو جلکہ
گنبد نور سے چھڑا لین بران نے کہا جب تمہارا جی چاہے تب چلو مین حاضر ہون اُسوقت
فولاد بدن نام ایک ساحرہ اسنے بھی کہا کہ بہتر تو ہو اگر چلوگے تو مین بھی چلونگا عمرو فولاد
آہن بدن کو اور قلعہ شیشے سے باغبان قدرت و گلچین کو اپنے ساتھ لیکر تخت پر
سوار ہوکے دریاے ہفت رنگ کے پار اُترکر اپنے لشکر مین آئے اور سب سے یہی مشورہ
کیا کہ اب اسد کو تو گنبد نور سے چھڑانا چاہیے اُسوقت بہار نے کہا کہ خواجہ مین ہوا ایسی چلاؤنگی
کہ روشنی گنبد نور کی گل کردونگی اسی طرح سے مخمور و زلزلہ و لرزان وغیرہ سب نے
ایک ایک کام کرنے کے لیے کہا کہ وقت پر آنکا بیان ہوگا افراسیاب یہان جو آکہ باغ
سیب مین پہونچا تو بسبب رنج کے اپنے حواس مین نہ تھا کچھ دیر مین جب حواس اسکے درست
ہوئے تو اسنے سب فوج اور سردارون کو بہت کچھ برا بھلا کہا اور اپنے ہاتھون کو دیکھا
معلوم ہوا کہ جو ساعتین کہ نحس تھین اب وہ نکل گئین یہ دیکھکر اسنے پر پرواز پیدا کیے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور مزرعۂ گندم اور نہر حلیمون پر پھر آیا تو دیکھا نہ وہ رونق ہی نہ وہ زیبائش ہی اور وہ جو گنبد
تھا حسین بشبیہ خداوند قابیل تھی وہ بھی غایب ہے اُسکو بہت بڑا رنج اور صدمہ ہوا اور
چار طرف مشرق و مغرب جنوب و شمال کوکب روشنضمیر کو ڈھونڈھتا ہوا چلا دس
دس کوس راہ اسنے طی کی مگر کہین پتا کوکب روشنضمیر کا نہ ملا ناچار ہو کر یہ پھر آیا اور
باغ سیب مین اپنے تخت پر بیٹھا جو سردار کہ وہان حاضر تھے اُنسنے کہا کہ اس جنگلی یعنی
کوکب روشنضمیر نے بہت سر اُٹھایا ہی بدولت اسکے ٹکڑے ٹکڑے پُرزے پُرزے اُڑا
دیکھے یہ تو یہان بک جھک رہا ہے مگر یہ طلسم کوکب مین ایک ساحرہ کہ نام اُسکا ہومان رویئن
تن ہی جسوقت کہ خواجہ نے بران شمشیر زن سے برائے رہائی اسد مشورہ کیا تھا یہ
اس مقام پر موجود تھا اُسکے دل مین بدی آئی اور اسنے اپنے مکان پر جاکر جو لوگ کہ اسکے
رشتہ دار ہین اُنسنے کہا اسنے کہ تمنے سنا اب بران کا یہ ارادہ ہی کہ گنبد نور پر جاکے لڑے
چنانچہ تم مین سے کوئی ایسا ہی کہ جو عرضی میری مخفی طور پر افراسیاب کے پاس لیجائے ایک
بھائی نے اُسکے کہا کہ لائیے مین پہونچا دون پس اسنے عرضی افراسیاب کو لکھی اور اُسمین لکھا کہ ای
شہنشاہ آگاہ ہو جائیے کہ یہان کوکب اور بران کا ارادہ اسد کے چھڑا لینے کا ہی اور وہ امروز فردا
ہی مین آیا چاہتے ہین باقی خیریت ہی یہ عرضی اپنے بھائی کو اسنے دی کہ وہ لیکر چلا اور اپنی دانست
مین بہت احتیاط کرتا ہوا افراسیاب کے پاس آیا تسلیم کی اور وہ عرضی اُسکو دی افراسیاب
نے پڑھکر اُسکو خلعت دیا اور کچھ تحفہ ہومان رویئن تن کے لیے بھی اسکے ہاتھ بھیجا اور
حیرت سے کہا کہ تم شہر نابرسان مین دار کھڑی کر آؤ تاکہ مین طلسم کشا کو قتل کر ڈالون حیرت
نے کہا بہت مناسب یہ کہکر اُٹھی اور جانب شہر نابرسان روانہ ہوئی اور اسنے یاقوت جادو
کو جو خبر کے لیے بھیجا تھا تو یاقوت جادو نے بھی آکر اسی خبر عرض کی کہ کوکب اپنے
ملک مین ہی القصہ حیرت تو شہر نابرسان مین آئی اور قتل اسد کی تدبیر مین مشغول ہوئی
لیکن حال غضنفر بن اسد کا سنئے کہ انکو ملکہ سرخ موے کاکلکشا لیکر روانہ ہوئی تو اپنے
شہر یاقوت رنگ مین آئی یہان انتقال جادو کہ جسکے ساتھ منگنی ملکہ سلطان عنبر بن مو
کی ہوئی تھی وہ موجود ہی اور ملکہ سلطان عنبر بن مو اب باغ مین بیہوش پڑی ہی غرض

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جب شاہزادہ غضنفر بن اسد ہمراہ سرخ مو کے ملک یاقوت زنگ مین پہونچے تو اشکال جادو اپنی فوج لیکر قلعہ کے باہر نکلا ساحر اژدہاے خونخوار پر سوار جھولی سحر کی اُنکے گلے مین زرتار پڑی ناریل نارنج ترنج اُچھالتے میدان مین آکر صف کشیدہ ہوئے اور سرخ مو کے آنے سے ازبسکہ قلعۂ یاقوت زنگ اسی کا ہی تو جو فوج کہ یہان ہی وہ بسبب اسکے نہونے کے اشکال جادو کی مطیع ہو گئی تھی اب جو یہ آئی تو وہ سب فوج اسکے پاس چلی آئی اور غضنفر بن اسد کے پاس انگشتری مہر و ماہ اور تیغۂ سحر کش و اسپ باد خور ہی ہیں اُس فوج کو لیکر یہ بھی میدان مین صف بستہ ہوئے دونون طرف دہل اور دمامے اور نقارے بجنے لگے اور بجلیان چمکنے لگین ایکطرف سوار پرا جمائے ہوئے تھے کہ جو سحر نہین جانتے تھے ایکطرف پیادے جنگ پر آمادہ کھڑے تھے جب صفین آراستہ ہو چکین تو نقیبون نے نقابت کی اور کڑکیتون نے کڑکا کہا جب کڑکا کہکر وہ ہٹ گئے اُسوقت اشکال جادو جو میدان مین آیا اِس طرف سے غضنفر اسپ باد خور کو اڑا کر سامنے اُسکے گیا اینہر بسبب انگشتری مہر و ماہ کے کوئی سحر تاثیر نہین کرتا ہی اشکال جادو نے کئی نارنج اُپنر لگائے مگر وہ قریب سینہ آکر شق ہوئے اور اُسمین سے کاردین لونگین ہلدی کی گرہین وغیرہ اِدھر اُدھر گر پڑین جیسے کوئی موتی نثار کرتا ہی یہ عالم ہوا اُسوقت اشکال جادو گھبرایا مگر یہ سپاہی بھی ہی اب اُسنے نیزہ اُٹھا کر مارا شاہزادہ غضنفر نے نیزے کو نیزہ کی سنان پر گانٹھا نیزہ بازی ہونے لگی چند ہی طعن رد و بدل ہوئی تھین کہ نیزہ ہاتھ سے اشکال کے ہوائی ہوا اُسوقت اسنے تیغۂ آبدار کھینچکر شاہزادہ غضنفر بن اسد پر لگایا شاہزادہ نے تیغہ کو بقوت بازو رد کیا اور آپ تیغۂ سحر کش کھینچکر خبردار خبردار کہکر نعرۂ اللہ اکبر جگر سے گھسیٹ کر جو ہاتھ مارا اُس روسیاہ نے سپر کو چہرے کی پناہ کیا سپر کیا تھی کلنگ کا ٹکا تھا کہ جو سر پر چڑھا تلوار سپر کو کاٹ کے کاسۂ سر مین در آئی کلے جبڑے کو تراش کر صراحی گردن سے نکلکر صندوق سینہ کو ویران کرتی ہوئی شکم کے اوجھ جھوج کو کاٹ کر زین تنگ مرکب بہ تنگ ہو کر زمین پر تلوار نے آکر بوسہ دیا مع راکب او مرکب چار ٹکڑے ہوے آندھی تیرہ و تاریک اُٹھی اور صداہاے مہیب پیدا ہوئین کہ افسوس مردیم و جان دادیم دریہ مطلب خود نہ رسیدیم کشتی مرا کہ نام من اشکال جادو بود مرنا تھا اسکا کہ تمام فوج اسکی لینا لینا کہکر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غضنفر پر چلی اسطرف سرخ مو بھی اپنے لشکر کو لیکر اُس فوج پر حملہ آور ہوئی دونون لشکر ملگئے اور تلوار چلنے لگی ساحرون مین نارنج ترنج ناریل کی مار ہوئی مارو مارو کی پکار ہوئی دھڑ پر دھڑ مردہ پر مردہ گرنے لگا نرخ جان ارزان تھا پیر نوزدہ سالہ و کودک دہ سالہ کا بھاؤ ایک ہی لگا تھا تلوار مثل شمع کے روشن تھی پروانہ ہائے جان نثار ہو رہے تھے رن کے کھیت ہرے بھرے تھے تار نفس کے جھولے پڑے تھے نقیب کوئل کی طرح کوکتے تھے دریائے خون جاری تھا سر و تن مین جدائی باپ اور بیٹے سے لڑائی اشعار

خروش آمدہ نالہ کرنا ے
نہ خورشید پیدا نہ تابندہ ماہ
بہ گرداندرون ہیجا بہ پر آب
براز آب شنگرف شد جانِ تیغ
زمین شد بکردار دریائے قیر

بجنبید چون کوہ لشکر زجاے
درخشیدن تیغ الماس گون
ز شنگرف بارد بہوا آفتاب
چکا چاک گرز آمد و تیغ و تیر
ہمہ موج شد زخنجر و گرز و تیر

از آواز اسپان و گرد سیاہ
سنان ہاے آہار دادہ بخون
پر از نالہ کوس شد مغز میغ
زخون یلان دشت گشت آبگیر

اسقدر شمشیر زنی ہوئی کہ وہ فوج بے سردار کے تاب جنگ نہ لائی آخر بھاگ کھڑی ہوئی اور غضنفر دلاور منصور و مظفر ہو کر قلعہ یاقوت رنگ مین داخل ہوے مرنے سے اغسکال کے ملکہ سلطان عنبرین مو بھی ہوشیار ہوئی اور شاہزادہ غضنفر اُسکے پاس گئے جلسہ عشرت جما باعیش و آرام بیٹھے یہ تو یہان باعیش و آرام متمکن ہین لیکن اب حال بران کا سنئے کہ یہ اپنے قلعہ ہفت رنگ مین بیٹھی ہوئی تھی بیٹھے بیٹھے اسنے ایک پنجہ بھیجا کہ جاکر عمرو کو اُٹھا لائے اُسنے خواجہ کو خلعت دیا اور پھر جلسہ ناچ و رنگ کا ہونے لگا اُسوقت ایک ابر زرد رنگ نمایان ہوا ملکہ بران نے پہچانا کہ یہ آمد میرے باپ کی ہے یعنے کوکب روشنضمیر آتا ہی کہ اس عرصہ مین ملکہ نے دیکھا کہ سحاب جادو مصاحب کوکب روشنضمیر آگے بڑھا ہوا آیا اور کہا کہ عمرو کہان ہی کہ اسمین عمرو بھی بلا بر پہونچا سحاب جادو نے کہا کہ ای شاہ عیاران عیار کوکب نے فرمایا ہی کہ آپ پہلے ایک کام کرین بعد ازان مین افراسیاب اور حیرت جادو سے سمجھونگا عمرو نے پوچھا کہ وہ کیا کام ہی سحاب جادو نے کہا کہ کوکب نے کہا ہی کہ اسد بن کرب گنبد جہان نما پر قید ہوا ہے اُسے آپ اول چھڑا لیجیے عمرو نے کہا بھائی یہ کام تو بہت مشکل ہی سمجھا جائیگا لیکن مہر شمشیر زن عیار جی کو حیرت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے بلاکر کہا کہ اے صرصر دیکھ تو عیاران لشکر اسلام کیا کام کر رہے ہین تجھ سے کچھ نہین ہوسکتا صرصر
نے کہا کہ کونسا آپکا حکم ہے کہ مین بجا نہین لائی کونسا کام ایسا مشکل ہے کہ لونڈی نہین
کر سکتی حیرت نے کہا کہ جاکر بران کو پکڑ لا صرصر نے کہا کہ ابھی لائی بس یہ کہکر طرفۃ العین
مین بران کی بارگاہ مین پہونچی اور ایک ساحرہ لونڈی کوئی بران کی ہی کہ نام اُسکا خمار چشم
ہے اُسے ایک جگہ پکڑ کر بیہوش کیا اور باندھکر اُسکو ایک غار مین ڈال دیا بعد ازان آپ
اُسکی شکل بنکر بارگاہ مین بران کی حاضر رہی دو پہر رات گئے جب بران نے آرام کیا تب
اُسنے بران کو بیہوش کیا سراچہ قانات کے چاک کر کے پشتارہ بران کا باندھ سیدھی
روانہ ہوئی اور حیرت کی بارگاہ مین پہونچی جب بارگاہ کے دروازے پر پہونچی اُسی وقت
ایک پنجہ پیدا ہوا کہ صرصر کو مع پشتارے بران کے پکڑ کر آسمان پر لیگیا وہ پنجہ افراسیاب
کا ہی غرض افراسیاب نے صرصر کو ایک میدان مین اُتار کر پوچھا کہ یہ پشتارہ کسکا ہے صرصر
نے ہاتھ باندھکر کہا کہ بران شمشیر زن کو لونڈی پکڑ لائی ہی یہ سُنکر افراسیاب
نہایت خوش ہوا اور پشتارہ کھلوا کے ملکہ بران کو نکالا اور اُسی حالت بیہوشی مین بران
پر خوب سحر کر کے جب دیکھا کہ بالکل اب بران مین سکت مُنھ ہلانے کی نہین رہی تب ہوشیار
کیا جیسے ہی بران کی آنکھ کھُلی دیکھا کہ قضا بر قفا و اجل بر جبین ایکطرف افراسیاب ایکطرف
صرصر عیارہ بچی آخر افراسیاب نے کہا کہ کیون بران اب کہہ مین تجھے کس طور سے قتل کرون
بران نے قلب کو اپنے سمت خدائے عزوجل متوجہ کر کے کہا کہ سبحان اللہ اشعار

دل ظالم بفکر کشتن ماست
سوی درین ذکر تا خدا چہ کند

دل مظلوم من بسوی خداست
او درین فکر تا بما چہ کند

بعد ازان افراسیاب سے کہا کہ ای افراسیاب جو مرضی
خدا کی اور تجھے کیا جواب دون افراسیاب نے کہا کہ اگر اب بھی عمرو کا ساتھ چھوڑ دے
تو مین تیری تقصیر معاف کر دیتا ہون بران شمشیر زن نے کہا کہ جب تک دم مین دم ہے
مین شریک عمرو کی ہون خواہ جیون خواہ مرون اے افراسیاب تو مجھے مار ڈال میرا
باپ تجھ سے سمجھ لیگا یہ سُنکر افراسیاب نہایت جھنجھلایا اور پکارا کہ ای ذوالحمام جادو
وہ بولا کہ حاضر افراسیاب نے کہا کہ بران کو لیجاکر چاہ ظلمات مین قید کر جہان برق فرنگی ہے اُسے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہا بہت خوب لیکن ایک تکرار اور عذر ہی کہ غلام اُس اندھیرے مین کیونکر لیجا دیگا افراسیاب نے ایک انگوٹھی اپنے ہاتھ سے اُتار کر دی اور کہا کہ اسکی روشنی مین توچلا جائیو اُسنے وہ انگوٹھی لیکر مجرا کیا غرض افراسیاب نے اپنا سحر بران پر سے اُتار لیا اور وہ ذوالحرام جادو ملکہ بران کو لیکر بیہوش کر کے ڈھائی پہر مین اُس چاہ پر آیا جہان برق فرنگی قید ہی غرض آتے ہی اُس کنوین مین اُترا وہان برق فرنگی کی جو آنکھ کھلگئی تو کچھ روشنی سی معلوم ہوئی یہ اُٹھ بیٹھا اور جی مین اپنے کہتا تھا کہ شکر ہی خدا کا بعد مدت ایک روشنی معلوم ہوئی پھر برق کے خیال مین آیا کہ روز تو دو پنجے پیدا ہوتے تھے ایک کے ہاتھ مین آبخورہ پانی کا ایک کے ہاتھ نان خشک میرے لیے آتی تھی آج یہ کون ہی اور کسلیے آیا ہی اسمین ذوالحرام جادو نے پشتارہ بران شمشیر زن کا وہان لاکر کھولا جب برق نے بران کو دیکھا نہایت افسوس کیا اور کمر برق فرنگی کی ٹوٹ گئی غرض ملکہ بران ذوالحرام کے سحر مین گرفتار تھی اسمین برق فرنگی کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ آپ کا کیا نام ہے ذوالحرام نے کہا مجھے ذوالحرام کہتے ہین برق نے کہا کہ ای ذوالحرام ہماری تقصیر افراسیاب سے معاف کرا دو برق فرنگی یہ کہتا تھا لیکن فکر مین تھا کہ ذوالحرام کو کیونکر مارون غرض برق کو ایک عیاری سوجھی برق نے کہا کہ ای ذوالحرام تمھارے ساتھ پیچھے کون ہی جیسے ہی ذوالحرام پیچھے پھر کر دیکھنے لگا ویسے برق نے کمند ماری کہ ذوالحرام سامنے چت گرا برق نے خنجر مارا کہ ذوالحرام کے دو ٹکڑے ہوئے آوازدار وگیر کی بلند ہوئی غرض ذوالحرام کا سر کٹتے ہی بران شمشیر زن ہوش مین آگئی اور اُٹھ بیٹھی طرف برق کے دیکھا برق نے مجرا کیا بران نے بڑی تعریف برق فرنگی کی کی بعد ازان برق نے وہ انگشتری افراسیاب والی ذوالحرام کی نعش سے اُتار لی بران نہایت خوش ہو کر کہنے لگی کہ تم اس کنوین سے باہر نہ نکل سکوگے مین ساحرہ ہون مین تمکو بزور سحر لیے چلتی ہون یہ کہکر بران شمشیر زن نے برق فرنگی کو کنوین سے باہر نکالا اور بصورت عقاب بنکر برق فرنگی کو پکڑکر صاف آسمان کی طرف روانہ ہوئی اور یہان حال بارگاہ بران یہ ہی کہ صبح کے وقت غل ہوا کہ بران شمشیر زن کو کوئی رات پکڑ لیگیا عمرو نے جو یہ ماجرا سنا نہایت مغموم اور اندوہگین ہو کر پچھاڑین کھاتا تھا اسمین چار گھڑی دن چڑھا تھا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

که ملکه بران برق فرنگی کو لیے ہوے داخل بارگاہ ہوئی تمام ساحر بارگاہ کے دوڑ پڑے ایک
ایک آکر ملکہ سے ملاقات کرتا تھا اور برق فرنگی کو دیکھکر سب کے سب خوش ہوئے کیونکہ
برق فرنگی کے چھٹنے کی امید کسی کو بھی نہ تھی مدت ہوچکی تھی کہ برق کا سر کنگورے پر طلسم کے
لٹکتا تھا غرض معلوم ہوا کہ وہ سحر کا سر کاٹا گیا تھا غرض ملکہ بران عمرو کو لیکر بارگاہ مین آئی برق
کو عمرو نے گلے سے لگایا دونون ملکر خوب روئے تمام فوج مین شادیانے بجنے لگے بارگاہ
مین ناچ گانا شروع ہوا دہان افراسیاب نے سُنا کہ ذوالہرام مارا گیا اور بران شمشیرزن
برق فرنگی کو لیگئی نہایت خفا ہوکر حیرت جادو کی بارگاہ مین آیا اور کہنے لگا کہ صرصر
شمشیرزن نے بڑا کام کیا تھا لیکن ذوالہرام جادو نے فریب کھایا اور مفت مارا گیا
لیکن اے حیرت جادو مجھے کھانا حرام ہے کہ جبتک مین بران شمشیرزن کا سر نہ کاٹون یہ
کہکے طبل جنگ کا بجوایا یہان ملکہ بران نے طبل جنگ کا بجوایا صبح کو افراسیاب
تخت جنگی پر سوار ہوا ہرچند حیرت جادو نے منع کیا اُسنے نمانا اور سات لاکھ جادوگر سے
اور لکہ ہاے ابر عجیب عجیب ساتھ لیکر ملکہ بران شمشیرزن کی فوج پر آیا یہان ملکہ بران شمشیرزن
مع عمرو اور ساحرون کے میدان جنگ مین آکر قایم ہوئی افراسیاب کی طرف سے سمک جادو
نکلا مبارز طلب کیا تہمتن جادو نکلا اور ان دونون مین سحر کی لڑائی ہونے لگی اُسوقت سمک
نے گولہ فولادی تہمتن جادو کے مارا کہ اُسکی چھاتی کے پار نکلگیا اُسوقت افراسیاب نے خود
ارادہ نکلنے کا کیا کہ سامنے سے ایک لکۂ ابر پیدا ہوا اُس ابر مین سے چار ہزار عقاب برنگ سفید
اور آنکھین اُنکی مثل یاقوت سرخ کے اور بیچ مین ایک عقاب بہت خوشرنگ پر ایک ساحر
سوار افراسیاب کے سامنے آیا افراسیاب نے دیکھا اور پہچانا کہ کلاب عقاب سوار
جادو چچازاد بھائی افراسیاب کا ہے غرض آتے ہی عقاب پر سے اُترکے کلاب نے افراسیاب
کو مجرا کیا افراسیاب نے گلے لگایا کلاب نے دیکھا کہ میدان جنگ طرفین سے آراستہ ہے
پوچھا کہ بھائی صاحب یہ کیا ماجرا ہے افراسیاب نے ابتدا سے انتہا تک سب حال مفصلاً
ومشروحاً تمام وکمال بیان کیا کہ پہلے اس طور سے ملکہ شرارہ جادو و بدیع الزمان کو پکڑ لائی تھین
تصویر جادو و اُسکی بیٹی اُسپر عاشق ہوئی پھر عمرو آیا اُسنے یہ کیا پھر اسد آیا اُسپر مہ جبین الماس پوش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عاشق ہوئی اُسنے فلان فتور برپا کیے اب چہارم طلسم شریک اُن لوگون کے ہو گیا ہے اور کوکب روشنضمیر طرفدار اُنکا ہے کلاب عقاب سوار نے پوچھا کہ اسد کہان ہی جو شکنندۂ طلسم کہلاتا ہی افراسیاب نے کہا وہ میرے پاس قید ہی تب پھر کلاب نے کہا کہ آپ پھر اب کسلیے لڑتے ہین اب چھ مہینے تو ہو چکے ہین اسد کو جلد قتل کرین کہ جھگڑا ہی رفع ہو جائے جب شکنندۂ طلسم کو مارا تو طلسم کشائی کیونکر کوئی کریگا ان سب کی آس ٹوٹ جائیگی یہ بات افراسیاب کو بہت پسند آئی اور کہا کہ واہ بھائی کیا خوب تدبیر تمنے مجھے بتلائی غرض افراسیاب نے طبل آسائش بجوا کر اپنے لشکر کو پھیرا اُدھر ملکہ بران شمشیر زن مع اپنے لشکر کے پھر کر داخل بارگاہ ہوئی مگر افراسیاب گنبد جہان نما پر جہان اسد قید تھا وہان جا کر مع کلاب جادو بیٹھا اور کہہ رہا تھا کہ رات گذر جائے صبح کو اسد کو قتل کرینگے بعد از ان تمام ساحرون کا مجمع گنبد جہان نما جو ہی تو اسکی دیوار طلسم مین ہے اور ہشت پہل چار در اُسکے طلسم کے اندر ہین اور چہار باہر طلسم کے فی الجملہ یہان تو اس فکر مین ہین کہ رات گذرے تو صبح کو قتل اسد ہے لیکن ایک جادوگر نے بران شمشیر زن کو خبر دی کہ افراسیاب اور کلاب عقاب سوار اور چند سردار مع فوج و لشکر کے گنبد جہان نما کے نیچے جا کر اُترے ہین اور وہان جماؤ ساحرون کا ہوتا جاتا ہے کل صبح کو اسد کے دشمنون کے قتل کی فکر ہی یہ سنتے ہی عمرو ایک سکتے کی حالت مین رہگیا ملکہ بران نے عمرو کی طرف دیکھا عمرو رودیا اور کہا کہ نیت شب کی حرام ہی یا تو صبح دم اسد کو مین جا کر چھڑا لاتا ہون یا اُسکن لینا کہ عمرو بھی مارا گیا بران شمشیر زن عمرو کے گلے سے لپٹ گئی غرض بعد دو گھڑی کے کوئی چار گھڑی دن باقی ہوگا اور بران سے رخصت ہو کر فکر رہائی اسد بن کرب غازی مین روانہ ہوا قران حبش کہ عمرو و برق فرنگی بھی الگ الگ چلے اور سبھون نے کہا کہ حضور سے تو بڑے بڑے کام نکلین گے ہم سب غلام بھی شریک ہین عمرو نے ہر چند منع کیا مگر قران اور برق نے نانا اور اپنی شکلین تبدیل کیے ہوئے ساحر بنے ہوئے گنبد جہان نما کے برابر پہونچے تو دیکھا کہ یہان جاؤ جادوگرون کا ہے یہ بھی فکر مین ہر طرف پھرنے لگے اب چھوٹنا اسد کا انشاء اللہ پانچوین جلد مین بیان کیا جائیگا کہ یہ کس طرح رہا ہوئے مگر اب تھوڑا سا حال لشکر صاحبقران کا سُنیے کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لقا نے نامہ افراسیاب کو لکھا مضمون اُسکا یہ تھا کہ ای شاہ جادوان اب ہم ناراض ہوکر جانب کوہستان چلے جائینگے کیونکہ تمنے ہماری خبر نہ لی تمہین لازم ہی کہ کسی ساحر کو ہماری مدد کیلئے جلد تر روانہ کرو یہ نامہ جو افراسیاب کو پہونچا تو اُسکو پڑھکر ایک فکر ہوئی اُسوقت حکم جادو نام ایک ساحرہ بیٹھی تھی اُسکو افراسیاب نے ایک خط لکھکر دیا کہ تو لیجا اپنی بہن نازک چشم کے پاس اور اُس سے زبانی بھی کہدینا کہ جاؤ خداوند لقا کی مدد کو کوہ عقیق مین حکم جادو وہ خط لیکر نازک چشم کے پاس آئی نازک چشم نے وہ خط اپنے سر پر رکھا آنکھون سے لگایا اور اُسکو پڑھا تو اُسمین لکھا تھا کہ ای نازک چشم ہم تم سے بہت خوش ہین اب تم فی الحال خداوند لقا کی مدد کو جاؤ جب وہانسے پھر آؤگی تب ہم تمکو سرفراز کرینگے یہ مضمون پڑھکر نازک چشم بہت خوش ہوئی اور اپنی انیسون جلیسون کو طلب کیا کہ وہ سب دریاے جواہر مین غرق تھین سب انیسین سامنے اسکے حاضر ہوئین اب یہ تخت جواہر نگار پر سوار ہوئی اس تخت کو دو شیر طلائی اُٹھاکر لیچلے بعد قطع منازل وطی مراحل یہ آکر بارگاہ لقا مین پہونچی اسکے آنے سے آندھی اُٹھی بجلی چمکی اور یہ بارگاہ مین اُتری لقا کو اسنے سجدہ کیا تخت کے گرد پھری نذر دی خلعت پاکر دنگل پر بیٹھی بختیارک نے اسکے لیے بارگاہ استادہ کرائی اور انیسون کے لیے خیمے نصب کرائے کئی روز تک تو یہ آرام پذیر رہی ایک دن جب وہ زمانہ آیا کہ گوہر آفتاب درج مغرب مین رکھا گیا اور شمع وچراغ نے اپنا جلوہ دکھایا اشعار

کہ اس عرصہ مین دن سمٹا یہانتک
چھپا جلد اسقدر گویا نہ تھا دن
کہ شکل ہو گیا آنا زبان تک
غرض شل مرض گھٹنے لگا دن

شام کو طبل جنگ لشکر لقا مین بجا ہرکارون نے جاکر یہ خبر خدمت امیر نامور مین عرض کی امیر نے بھی فرمایا کہ ہمارے لشکر مین بھی طبل رزمی بجے ابو الفتح نے نقارخانہ سلیمانی مین جاکر طبل اسکندری پر چوب لگائی جسکی صدا سے دینا دہل گئی دربار سویرے سے برخاست ہوا ہتھیار صاف اور صیقل ہونے لگے سلاخ خانے کھلگئے تلوارون کی چمک موج دریا تھی نیزے راست بازی چھوڑکر سینۂ عدو چھیدنے کے مشتاق تھے چار پہر غلغلہ وہنگامہ دونون لشکرون مین بلند رہا جب وہ زمانہ آیا کہ ردای شب مقراض سحر سے قطع ہوئی اور جامہ نورانی خناے خورشیدکا دن نے پہنا اشعار

ضیاے مہر پھیلی مثل چادر | سو مغرب بڑھا خورشید خاور | ہوا آغازہ صبح نو نمودار
ہوئی ہر چشم وا مصروف دیدار

صبح کو لشکر گروہ گروہ میدان مصاف کی جانب روانہ ہوا امیر سجدکر پاس سے نکلکر جلوہ خانہ شاہنشاہی مین مع سردار نامی کے آئے بادشاہ بھی سوتے سے برآمد ہوے سبھون نے مجرا اور سلام کیا تخت بادشاہ کا دل کی طرح قلب لشکر مین رکھکر رزمگاہ کی طرف چلے اُسوقت نقیبون کی منقبت خوانی اسلحہ کی چقاچاق ہوا اسرو چلتی تھی بڑے کرّوفر جاہ وحشم سے وارد دشت مصاف ہوئے اُسطرف سے لقا ہاتھیون پر تخت کھنچوا کر سوار ہوا اور فوج بیشمار اپنے ہمراہ لیے ہوئے میدان قتال مین آیا سوارون کر بڑے بڑے گھوڑے الف ہوتے تھے باجے جنگی بجتے تھے بیلچہ کارون نے پست و بلند زمین کو ہموار کیا سقون نے گرد و غبار چھڑکاؤ کرکے بٹھایا صفوف لشکر میمنہ و میسرہ آراستہ ہوئین نقیبون نے نقابت کی اُسوقت صفون پر مثل صف مژگان سناٹا آگیا امیر چالیس قدم سرداری کے آگے بڑھکر کھڑے ہوے تخت بادشاہ کا قلب لشکر مین قائم ہوا ملکہ نازک چشم تخت پر سوار و شیر طلائی اُس تخت کو اُٹھائے اور ایک طاؤس پر ایک نازنین خوبصورت جواہر مین غرق تین سو جادوگرنیان جو اُسکی انیسین ہین وہ اُسکے ہمراہ اور یہ جو نازنین طاؤس پر سوار ہی اسکا نام الماس زبرجد پوش ہی اور یہ بیٹی ہے نازک چشم کی اِسنے اپنی مان سے کہا کہ مین لڑنے کو جاتی ہون اُسنے ہرچند منع کیا مگر اِسنے نمانا اُسوقت نازک چشم نے ایک چھڑی گلاب کی کہ جسکے سرے پر پھول گلاب کا لگا ہو وہ اسکو دی اور کہا لقا سے اجازت لیکر جاؤ یہ سامنے تخت لقا کے آئی سجدہ کیا اور ہاتھ باندھکر اجازت لڑائی کی مانگی اُسنے کہا کہ اے بندی قدرت جا تجکو اپنے دست قدرت کے سپرد کیا سب مسلمانون کی موت تیرے ہاتھ مین ہے الماس زبرجد پوش وہ چھڑی لیے ہوئے ناف میدان مین آئی اور پکاری کہ اے فرقہ خداپرستان واے زبردستان تم مین سے جو آرزو مرنے کی رکھتا ہو وہ آئے میرے سامنے اِسکا نعرہ کرنا تھا کہ صف لشکر اسلام سے فرامرز عاد مغربی نے اپنا گھوڑا نکالا اور سامنے بادشاہ کے آکر مرکب سے کود کے اجازت مانگی بادشاہ نے جام کلہ عفریت اُسکو دیا اور خلعت سے مخلع کیا فرمایا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا یہ مرکب پر اُڑا کر سامنے

الماس زبرجد پوش کے آیا الماس زبرجد پوش نے کہا کہ مین تجھپر کیا وار کرون تو اپنا حملہ نکال لے میرا وار خدا کا قہر ہے کہ فرامرز نے کہا اپنا معمول پیشدستی کا نہین ہے تو اپنا وار کر جب ہمکو خدا بچائیگا تو پھر ہم بھی وار کرینگے اُسوقت اُسنے ہنسکر اُسی گلاب کی چھڑی کو اُسکے سر پر مارا اسنے سپر کو سامنے کیا مگر سپر اُس چھڑی کے پڑنے سے جلگئی اور سر پر وہ چھڑی جو پڑی تو تا ناف اُسکو کھینچا پس ناف تک آنا تھا کہ فوارہ خون نکلا اور گھوڑے پر سے گرا فرامرز ایک سرخاب بہت بڑا اسکو آکر اُٹھا لیگیا اور جو سرداران نامی و پہلوانان گرامی نکلے انکا بھی یہی حال ہوا شام تک قریب چارسو سردارون کے اسی طرح سے مارے پڑے جب سرخاب آسمان چشمہ مغرب مین غوطہ زن ہوا اور زاغ شب نے عالم مین آکر آشیانہ کیا اشعار

چو خورشید در جامہ نیلگون
نہان شد چو زنگی شب آمد برون
یکے رزم تا شب بر آمد زکوہ
بگردند نامرد دل از کین ستوہ

شام کو طبل آسائش پر چوب پڑی لشکر پھر کر اپنے مقام پر آئے اور آرام پذیر ہوئے بادشاہ اور امیر کو سردارون کا بہت رنج ہی عیار اس فکر مین پھرتے ہین کہ حال دریافت کرین سردارون کے مرنے کا لیکن انکو کچھ ثابت نہین ہوتا ہے اسی تردد مین وہ رات تمام ہوئی اور لباس شب پارہ پارہ ہوا اور بطن کلاغ شب سے بیضۂ آفتاب نکلا شعر چو خورشید برکشو سلاجورد + سراپردۂ زوز دیبائے زرد + صبح کو بادشاہ ذی تبار دربار مین سریر جہانبانی پر آکر متمکن ہوئے اور خواجہ زادون کو بلا کر حال سرداران دریافت فرمایا انھون نے قرعۂ تعقل کو تختۂ تفکر پر پھینکا اور اشکال سعد و نحس کو ملاحظہ کرکے بعد خوض و غور بسیار سر اُٹھایا اور فرمایا کہ یہ سب شعبدہ سحر کا ہی یا امیر سردار زندہ ہین آپ کچھ تردد نہ فرمایئے غرض اسی اندیشہ مین وہ دن تمام ہوا خواجہ زادون کو تو خلعت دے کر رخصت کیا اور جب مثل مرض دن گھٹا اور طبیب روزگار نے نسخہ بخط کہکشان لکھا شعر

چو خسرو گیتی بگردار قیر
نہ ناہید پیدا نہ بہرام و تیر
سر از موج ماہی بر آورد ماہ
بدرید تا ناف شیر سیاہ

شام کو نازک چشم نے طبل جنگ بجوایا امیر با توقیر سے اکثر ہرکارون نے بعد از دعا و ثنائے شاہنشاہی خبر عرض کی اور یہ اشعار ثنا و صفت امیر شہنشاہ مین پڑھے اشعار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تری پرورانندہ تاج و تخت
سپہر و زمین و زمان زیر دست
تو پرویز پیکان کلکِ تو تیر
فروغ از تو گیرد جہاندار بخت
ز تیغ تو خورشید بریان شود
بروز بلا گرد و از جنگ سیر
دل چرخ در نوک شمشیر تست
ز گرز تو ناہید گریان شود
نازک چشم نے طبل جنگ

بجوایا امیر نے بحکم بادشاہ حکم دیا کہ ہمارے یہان بھی نقارۂ رزمی بجے یہان بھی کوس حربی پر چوب پڑی شعر زنالیدن کوس باکرنا ے ❖ ہمی آسمان اندر آمد ز جا ے ❖ تیاری آلات حرب و ضرب ہونے لگی سنانین چمکنے لگین سپاہ مانند دریا کے جوش مارنے لگی روے گیتی کثرت سپاہ سے سیاہ تھا روے ہوا بیرقون سے زرد و سرخ و سبز ہوگیا تھا خنجر گلوگیر خنجر دشمن تھے نیزے مثل جوانان تہمتن کے سیدھے ہوکر تنتے تھے کمانین خمیدہ ہوکر ٹیڑھی سیدھی لبِ سوفار سے چلاکر سناتی تھین چار پہر رات ہنگامہ برپا رہا جب عقاب آفتاب نے پر بہر پرواز عالم مین کھولا اور غلیواز شب مثل عنقا معدوم ہوئی ابیات

چو خورشید بر کاخ لشکر کشید
ز ہامون بر آمد خروش چکاو
ز بانگ ستیزہ زمین و سپہر
شب تار تا زندہ شد ناپدید
بتیرہ بر آمد ز پردہ سراے
بلرزید زیشان ہمی ماہ و مہر
چو خورشید زد نیزہ بر پشت گاو
برفتند گردان لشکر ز جاے
امیر با توقیر عبادت آلہی سے

فراغت پاکر شفقر پر سوار ہوکر جلوخانہ بادشاہ مین آئے جب بادشاہ برآمد ہوئے امیر نے مجرا کیا مرد ہا پکارا بادشاہ مہابلی سلطان عالم ظل اللہ صاحبقران با اقبال نگاہ روبرو بادشاہ نے نگاہ اُٹھاکے دیکھا امیر نے تسلیم کی شاہ نے ہاتھ اُٹھا کر سینہ پر رکھا کہ جگہ تمھاری ہمارے دل مین ہے سواری بادشاہ کی حلقہ مین سرداران تہمتن کے جانب میدان جنگاہ روانہ ہوئی شعر سوِ دشت شہ کی سواری چلی ❖ کہے تو کہ بادِ بہاری چلی ❖ بڑے جاہ و جلال سے وارد دشت قتال ہوے اُسطرف سے لقا مع نازک چشم کے عرصۂ نبردگاہ مین آیا فوج بیشمار اپنے ہمراہ لایا اشعار

برآمد ز ہر دو سپہ بوق و کوس
عقاب اجل سوی درج اندر ست
ازان روے لندھور بر میمنہ
نماند ایچ راہی فیرون فسوس
زمین لرزہ لرزان شد از دشت کو
ہمہ فوجِ او زندہ پیل و تنہ
تو گفتی کہ دریا بموج اندرست
زمین شد ز سم ستوران ستوہ
بر میسرہ لشکر آراے بند

زرہ دار در جنگ رومی برند
سو میسرہ مالک بادبود
نہ بیند چنان جنگ جنگی بخواب
بقلب اندرون جای سلطان سعد
نہفتہ منش زیر پولاد بود
شدہ آسمان نار جنبان ز باد
ہمین دود آتش بر آمد ز آب

جب صفوف لشکر آراستہ ہو چکین اُسوقت نقیبون نے نقابت کی اور کڑکیتون نے کڑکا کہا اور نیرنگی دنیاے فانی کو زبان پر جاری کیا اور پکارے کہ اے

بہادرو دنیا کا یہ حال ہی نظم
رکھتا ہی پر غرور کو جون نیزہ سر بلند
روشن ہی شمع کشتہ کی پھر کر جلائی سے
جون جادہ خاکسار کو دم ہی زمین پر
یعنے کہ بعد مرگ بھی آرام ہی محال
آج روز جنگ ہی وقت نام و ننگ

ہی لڑائی مین جان لڑا دو نام اپنا کر جاؤ لڑ بھڑ کر مر جاؤ یہ کڑکا کہکر ہٹ گئے ملکہ الماس زبرجد پوش طاؤس زرین بال کو اُڑا کر اجازت لقا سے لیکر میدان مصاف مین آکر بھڑی اور طالب مرد نبرد ہوئی اُسطرف سے مندویل اصفہانی مرکب اپنا اڑا کے سامنے بادشاہ کے آیا اور اجازت طلب کی بادشاہ نے اُسکو خلعت سے سرفراز کرکے رخصت فرمایا اور یہ سامنے الماس زبرجد پوش کے آیا اُسنے وہی چھڑی اُسپر لگائی سر سے تا بناف شگاف ہوا اور یہ گھوڑے پر سے گرا ایک سرخاب آکر اُسکی نعش کو اُٹھا لیگیا اسی طرح سے بیس سردار سامنے اسکے آئے اور ہلاک ہوئے اور وہی سرخاب نعشین اُٹھا اُٹھا لے گیا اُس وقت صاحبقران کو تاب نہ رہی اور اُنھون نے اشقر اپنا آگے بڑھایا نقارے لشکر مین بجنے لگے کل علم لشکر کے جلوہ گری پر آئے تمام سردار پیادہ ہوکر دوڑے امیر نے سب کو بسہل و آسانی رخصت کرکے اشقر کو اُڑاتے ہوئے چلے گھوڑا انکا طرارے بھرتا ہوا روانہ ہوا اشعار

گرد جولانگاہ کو اُسکے کہون گر آئین دماغ
جہانکے ہی ہفت آسمانکو جلدی اُسکی ہر قدم
بگڑا ہی جاتا ہی باتو نمین جلو لینے کے وقت
اسمین بھی ٹک گرم ہوا آیا تو بس یہ اُڑ گیا
عارض خوبانکے خط ہونے سے جیکو ننگ ہے
بسکہ عرصہ شش جہت کا اُسکے اوپر تنگ ہی
نکلا ہی پڑتا ہی رانون سے یہ اُسکا رنگ ہی
ہی تو گھوڑا ہی یہ کچھ سیماب کا سا ڈھنگ ہی

جب یہ سامنے الماس زبرجد پوش کے پہونچے تو وہی چھڑی صاحبقران کے بھی ماری ابوالفتح صاحبقران کے ساتھ آیا تھا اُسنے کہا کہ یا امیر اسم اعظم پڑھئے امیر نے اسم اعظم پڑھا کہ وہ چھڑی خالی گئی اور امیر نے عقرب سلیمانی کھینچکر ایک ہاتھ مارا کہ سر پہ پڑ کے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طاؤس سے نکلگیا تاریکی ہوگئی آواز آئی مارا الماس زبرجد پوش کو نازک چشم رونے لگی اور اپنا تخت بڑھاکر چلی اُسوقت ایک ابر طلائی پیدا ہوا اور قریب آکر وہ پھٹا گڑگڑاہٹ کی صدا پیدا ہوئی اور اُسمین سے ایک شیر سونے کا نکلا کہ اُسپر ایک ساحر فربہ اندام جوڑا باندھے سامنے امیر کے آیا اور کہا میرا مقابلہ کیجیے امیر نے فرمایا کہ تو اپنا وار کر اُسنے تلوار صاحبقران پر لگائی امیر نے خالی دی اور عقرب سلیمانی کھینچکر جو ہاتھ مارا تو اُسکے سر پہ پڑا کہ سر سے اُسکے شعلہ نکلا اور لاٹ اُس شعلہ کی بندھ گئی اور اُس لاٹ سے ایک جانور سونے کا نکلکہ گرد صاحبقران کے پھرا کہ امیر کا رنگ زرد ہوگیا اور اب جو اسم اعظم کو یاد کیا تو بالکل یاد نہ تھا اسوقت امیر بیہوش ہوکر گرے اور ایک ابر پیدا ہوا وہ ابر آکر نیچا ہوا اور اُسمین سے دھنوان نکلا کہ تاریکی ہوگئی امیر اُس تاریکی مین غائب ہوگئے اب تو بادشاہ لشکر اسلام اور تمام سردار نالان دگریان چاہتے تھے کہ جنگ مغلوبہ کرین لیکن لقانے طبل آسائش بجوادیا دونون لشکر پھرے اور اپنے مقام پر آکر آرام پذیر ہوئے اور ملکہ نازک چشم جو چلی تو کوہ عقیق گلزار سلیمانی مین ایک باغ ہی کہ خلد برین کو جسکے رشک سے دل مین داغ ہے چمنون مین درخت جواہر نگار لگے ہین بلبل شاخ گل پر چہچہے کرتی ہی تختۂ گلہاے بوقلمون کھلے ہین سورج مکھی کے منھ کو چار چاند لگے ہین اشعار

نسرین وسمن بہار پر ہین	سرو قد نوخطان شجر ہین	مستی ہے صبا مین پائی جاتی
چلتی ہی روش پہ لڑکھڑاتی	بلبل کو دماغ باغبان ہے	رشک سبد گل آشیان ہے
ہی قہقہہ کبک کا دوچندان	طاؤس روش روش پہ رقصان	سبزہ سے چمن کا ہی یہ انداز
معشوق ہی کوئی سبزہ آغاز	ملکہ نازک چشم اُس باغ مین آئی اسمین ایک بارہ دری	
بہزار خوبی تعمیر ہے اشعار	وہ قصر کہ رشک قصر گردون	ششدر رہو جو دیکھے فلاطون
ہی گرچہ فلک مکان عالی	ہی کرسی آستان عالی	کیا نور فضا وہ تازہ گھر ہے
وہ گھر ہی کہ منزل قمر ہے	دیکھی نہین ایسی جاے عالی	ایسی ہی کہان بناے عالی

نازک چشم اُسی بارہ دری مین جاکر بیٹھی تاکہ خفقان ہیگر رفع ہو ناچ کو حکم دیا رقاصان ماہ جبین وزہرہ تمکین آکر حاضر ہوئین اور ناچنے لگین لیکن دل اُسکا کچھ شاد نہوا اور اسس

اثنا میں وہ زمانہ آیا کہ رخت سیاہ لیل کا ترک روزگار نے پہنا و چشم آفتاب مائل بخواب ہو کر بند ہوئیں نظم

چنین تار شب تیرہ اندر کشید ۔ درخشندہ خورشید شد ناپدید ۔ چو آمد شب و روز شد در نہان

سیاہی گرفتش سراسر جہان

کچھ رات گئے چاندنی نے کھیت کیا ملکہ نازک چشم بارہ دری سے اٹھکر دریا کے کنارے آئی اور بیٹھکر سیر دیکھنے لگی ہوا چلتی تھی چاند پانی مین ہورین لیتا تھا بگلے اور سرخاب اور مرغابیان کنارے دریا کے بیٹھی تھیں پانی کا لہرین لینا یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین پر اُترگیا ہی اور مہتاب آئینہ کیطرح اُسمین چمک رہا تھا نازک چشم نے دریا مین شست ڈالی لیکن لشکر اسلام سے عمران خطائی جو چلا تو اُس نے صورت اپنی ایک زن جمیلہ اور حسینہ کی ایسی بنائی کہ زلف مسلسل کے پیچ دل عشاق کو پیچ مین لاتے رخسار تابان آئینہ کو اپنے روبرو شرماتے دہان تنگ غنچہ خلد برین لبون پر مسی سے سنرئین یہ اشعار اُس کے وصف مین کافی ہین اشعار

حسن ایسا کہ جیسے ماہ شب چار دہم ۔ ایک بیک دیکھے تو رہ جائے وہ یک چند جھجک
چہرہ مین ایسی ہی گرمی کہ شب و روز جیسے ۔ یاد کرتی ہی رہی دامن مژگان کی جھپک
زلفین یون چہرہ پہ بکھری ہوئی مانگ تھین لے ۔ جسطرح ایک کھلونے پہ ہٹین دو بالک
جعد وہ تہر کہ پھنسنے مین ہون جسکے ہر ہر ۔ گھر ڈبا دینے کو عشاق کے دریا اٹک
ناگنی پیچ مین آ اُنکے نہ مانگے پانی ۔ کھیل جاوے وہین کالا جو ڈسے اُسکی لٹک
رنگ رخسار سے شرمندہ ہو کندن کی دمک ۔ آگے غبغب کے خجالت زدہ سونیکی ڈلک

اِس شکل سے تیار ہو کر پیرہن ہر چند کہ معقول اور عمدہ تھا مگر جا بجا سے پھٹا ہوا پہن کر کنارے دریا کے کچھ دور نازک چشم سے ہٹ کر بیٹھا اور چیخین مار مار کے رونے لگا نازک چشم اُٹھکر اُس کے پاس آئی اور اِس نے دیکھا کہ ایک عورت صاحب جمال برس بیس ایک کا سن و سال با حالت پر ملال بیٹھی رو رہی ہی یہ بھی پاس اُس کے بیٹھ گئی اور مستفسر ہوئی کہ اے بہن یہ کیا تمھارا حال ہی کونسا صدمہ و ملال ہے جو یون تم بلک بلک کر روتی جان اپنی کھوتی ہو اس عیار نے کچھ زخم کے نشان اپنے بدن پر بنائے تھے وہ زخم اسکو دکھائے اور کہا شعر چہ گویم از سر و سامانِ خود عمری است چون کاکل + سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بر دوشم + مین ایک سوداگر کی بیٹی ہون اسکو قزاقون نے آکر مارا خدا کو مجھ بچانا منظور تھا کہ اُسوقت کچھ فوج خداوند لقا کی وہان آگئی

اُس فوج کے خوف سے قزاق بھاگ گئے ہین نے اپنے باپ کی نعش مع گماشتون کے اس دریا ہین بہا دی اور اب ہین آکر انھین کو یاد کر کے روتی ہون نازک چشم نے کہا کہ اے بہن اب صبر کرو خداوند لقا کی جو مرضی انسان مجبور ہی کیا چارہ لو آؤ میرے ساتھ باغ ہین چلو یہ کہکر اُسکو منتین کر کے اُسی باغ ہین لائی وہ ایک روز ہین زخم اُس کے اچھے ہوے کیونکہ وہ شعبدہ عیاری کا تھا نشان زخم کے اس نے مٹا ڈالے اسکو تو ملکہ نے باغ ہین رہنے دیا اور آپ اکثر دربار لقا ہین آیا کی ایک روز نازک چشم نے پوچھا کہ کیون بہن تم کو کچھ کام بھی آتا ہے اس نے کہا کہ مجکو گانے سی بہت شوق ہی ہر چند کہ باپ میرا مر گیا ہی مگر پھر بھی جی گانے کو چاہتا ہی اور ساقی گری بھی خوب کرنا جانتی ہون نازک چشم نے کہا کہ اس سے کیا بہتر ہے لو آج تمھین شراب پلاؤ اور ہمارے سامنے بیٹھ کے کچھ گاؤ یہ کہکر کشتیان شراب کی طلب کین گلابیان شراب کی کہ جن کے ٹکڑے سوہے سے بندھے تھے اس نازنین کو دین اس نے اُس شراب کو کچھ اُلٹ پھیر کر کے بیہوشی ملائی پھر انیسون کو اور اسکو وہ شراب پلائی اور بیٹھ کے گانے لگی کچھ دیر ہین بیہوشی نے اثر کیا نازک چشم اور اُسکی انیسین سب بیہوش ہوگئین اس نے انیسون کے تو سر کاٹ ڈالے اور نازک چشم کے جو خنجر مارا تو خنجر اُچٹ گیا اس نے چاہا کہ ہین سیسہ گرم کر کے پلا دون مگر نازک چشم کو نیچے اُٹھا لیگئے اور بارگاہ لقا ہین لائے اس وقت عمران خطائی بھی ڈر کر وہان سے بھاگا کہ مبادا نیچے مجکو بھی اُٹھا لیجائین تو بڑا غضب ہوگا یہ تو بھاگ کر اپنے لشکر ہین چلا آیا اور اُس ہنگامہ ہین وہ رات بھی تمام ہوگئی ایوان دنیا ہین سفیدی ضیای آفتاب کی پھیری گئی اور خشت زرین خورشید قصر ملک ہین معمار قدرت نے جڑی اشعار

سپیدہ چو از جاے خود بر دمید | میان شب تیرہ اندر خمید
دو پیرایہ نمود روز سفید | چو پیدا شدہ چاک روز سفید

صبح کو لقا آکر تخت پر بیٹھا بختیارک بھی آیا نازک چشم نے اُس سے سب ماجرا بیان کیا وہ کھڑے ہو کر ناچنے لگا اور کہا کہ ای ملکہ شکر کرو خداوند لقا کا کہ تم بچگئین غرض اُس نے نعشین انیسون کی اُٹھوائین اور آپ اپنی انیسون اور بیٹی کے غم ہین کئی روز تک خیمہ ہین پڑی رہی اب حال سُنیے لشکر اسلام کا کہ توریح بن ہاشم شکار کو گئے تھے راہ ہین اُنھون نے دیکھا کہ ایک جگہ ہزار ہا سانپ ہین توریح کو بڑی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حیرت ہوئی کہ ایک جگہ ان سانپون کا اکٹھا ہونا کچھ نہ کچھ اسرار ہے لیکن یہ راہ کترا کے اور طرف چلے اور ایک مقام پر خیمہ استادہ کرا کے اُترے کچھ لوگ لشکر اسلام کے اسطرف کو آنکلے اور اُنھون نے حال لشکر اسلام بیان کیا تورج نے کیفیت لشکر اسلام کی سُنکر درگاہ خدا مین استغاثہ کیا اور رونے لگا روتے روتے جب سو گیا تو اس نے عالم رویا مین دیکھا کہ ایک بزرگ فرماتے ہین کہ اس اسم کو پڑھ تجھسے اور باران چینی سے ملاقات ہوگی اور وہ لیجائے گا تجکو امانت دار چینی کے پاس امانت دار چینی کے پاس ایک تلوار ہے اُس تلوار سے قضا نازک چشم کی ہے یہ کہکر وہ اسم تعلیم کیا آنکھ تورج کی کھل گئی دیکھا تو وہ اسم یاد تھا اس نے اسکو پڑھا ایک سانپ بہت بڑا سامنے اُس کے آیا اور غلطکین مار کر صورت انسان بنا اور اس سے کہا کہ فرمایئے مجھکو کیا حکم ہے تورج نے کہا مجھے امانت دار چینی کے پاس لیچلو اس نے کہا چلیے تورج اس کے ساتھ ہوا اور ایک مقام پر آکے دیکھا کہ ہزارہا سانپ اُس جگہ تھا باران چینی نے اُن سانپون سے کہا کہ امانت دار چینی کو بلا لاؤ اُس مین سے چند سانپ ایک طرف کو گئے کچھ دیر کے بعد دیکھا کہ ایک اژدہا پیدا ہوا جب وہ اژدہا سامنے آیا تو وہ بھی آدمی کی شکل بنا اور باران چینی سے کہا کہ ای برادر تمنے مجھے کیون بلایا اُس نے کہا کہ مین نے نہین بلایا یہ جو میرے ساتھ ہین انھون نے طلب کیا ہے اسے امانت دار چینی تم مسلمان ہو ہر چند کہ مطیع افراسیاب ولقا کے ہو مگر کچھ پاس دین اسلام کا بھی چاہیے نازک چشم اہل اسلام سے لڑنے آئی ہے تمکو چاہیے کہ وہ تلوار جس سے اُسکی قضا ہے اُنکو دو امانت دار چینی نے پہلے تو بہت کچھ انکار کیا آخرکار ایک صندوق اُٹھا کر لایا کہ اُس مین وہ تلوار آبدار جسکی ملکہ نازک چشم شکار تھی اُس تیغہ کو تورج کے حوالہ کیا تورج اُس تیغہ کو لے کر بہت خوش ہوا امانت دار چینی کو تو رخصت کر دیا اور آپ وہ تیغہ لے کر جانب لشکر اسلام چلا اور کہا کہ آخر تو چلتے ہین پھر شکار کیون نہ کھیلین اب یہ شکار کھیلتا ہوا چلا راہ مین ایک ہرن ملا اس نے اُس ہرن کے تعاقب مین گھوڑا اُٹھایا اور بہت دور نکل گیا اُس کے ساتھ کے سردار بھی سب چھوٹ گئے کوئی دو فرسخ پہونچا ہوگا وہان دیکھا کہ ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے اور اُس کے قریب ایک دیوار اُٹھی ہے یہ ہرن جب دیوار کے قریب پہونچا اُسوقت تورج نے ایک تیر

مارا وہ ہرن گرا تورج نے اُسے تکبیر ہونچائی اور چقماق کی تھری سے آگ نکال کر کباب لگائے اور ایک جھیل کے کنارے آکر وہ کباب کھانے لگا اُس وقت ایک ابر طلائی ایکطرف سے اُٹھا اور آکر اُس جھیل پر اُترا اور تمام جھیل پر چھا گیا اور اُسمین سے ایک چمک پیدا ہوئی کہ آنکھین تورج کی بند ہو گیئن اب جو آنکھ کھلی تو دیکھا کہ ایک خر بیٹھا ہے اور سامنے اُس کے ایک شیشہ رکھا ہی کہ اُس شیشہ مین کچھ نور سا چمکتا ہی تورج کو خیال آیا کہ تمنے خبر تو سنی ہی کہ اسم اعظم صاحبقران بند ہوا ضرور اِس شیشہ مین اسم اعظم امیر ہی پس سمجھ کر اس نے ایک تیر بحر کمان مین جوڑ کر جو مارا اُس شیشہ پر پڑا تو وہ شیشہ ٹوٹ گیا اور وہ لوز ست گیا اس ساحر کو پہلے تو خیال تھا کہ یہ جو بیٹھا ہی کوئی آدمی ہوگا لیکن اب جو اس نے دیکھا کہ شیشہ ٹوٹ گیا تو چیخ اُس نے ماری اس عرصہ مین سردار بھی تورج کے آئے اور اُس ساحر نے ایک ترنج پانی پر مارا کہ وہ پانی بہ کر چلا اور آکر سردارون کو مع تورج کھینچکر لے گیا اُس وقت گلبا و عراقی کہ عیار تورج ہی اُس نے صورت ایک ساحرہ کی بنا کے بال اپنے پریشان کیے ہڈیون کھوپریون کے ہار گلے مین ڈالے تہمد گھاروے کی باندھی پھٹے پھٹے کانون مین ترکیان پہنین اور کہتی ہوئی چلی ہی ہی یہ غضب دیکھو کہ نبیرہ حمزہ نے تمام ساحرون کو مارا اُسوقت اس ساحر نے اِس کو دیکھکر کہا کہ جان من یہ کیا حال ہی تیرا اُس نے کہا کہ اے سردار کیا حال بیان کرون میرے گھر مین چراغ جلانے والا نہین رہا اب مین اطمینان سے بیٹھون تو اپنی کیفیت بیان کرون اُس ساحر نے کہا کہ تو آ میرے ساتھ چل مگر پہلے ان لوگون اور اس مفسد کو قتل کرنا چاہیے گلبا د ساحرہ بنا ہوا اُس کے قریب گیا اور بیٹھکر باتین کرنے لگا باتین کرتے کرتے ایک حباب بیہوشی اُس کے منھ پر مارا کہ وہ بیہوش ہوا اُس نے خنجر سے سر اُسکا کاٹ ڈالا غل و شور ہوا تاریکی ہوئی صدا آئی کہ مارا اُس شخص کو جو نگہبان اسم اعظم تھا تورج اور سب سردارون نے رہائی پائی سجدہ شکر کیا اور وہان سے چلے یہ تو ادھر سے چلتے ہین اور وہان جب عقاب آفتاب آشیانہ مغرب مین جا کر بیٹھا اور کوکب انجم رشتہ کہکشان مین پروئے گئے شعر چو خورشید تابندہ بنمود پشت + ہوا شد سیاہ و زمین شد درشت + سرشام نازک چشم نے طبل جنگ بجوایا یہ خبر ہرکارون نے بادشاہ لشکر اسلام کو پہونچائی بادشاہ نے بھی حکم دیا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہ ہمارے یہان بھی طبل جنگ بجے یہان بھی کوس رزمی پر چوب پڑی صدائے شہ و فساد بلند ہوئی تیاری آلات حرب و ضرب شروع ہوئی ہتھیار صاف ہونے لگے بہادر عازم مصاف ہوئے ہر ایک نے غسل کرکے کفن سر سے لپیٹا اور مشت خاک اُٹھا کر گریبان مین ڈالی کہ ای خاک تو ہی لحد ہو جیو شب بھر غلغلہ دونون لشکرون مین برپا رہا آخر بستر خواب سے آفتاب اُٹھا اور رات نے بستر اپنا لپیٹا اشعار

جو خورشید برزد سر از تیرہ کوہ	جہان را بیا فزود فر و شکوہ	جو خورشید برزد دل از پشت زاغ
جہان گشت از وی چو نوروز باغ		

صبح کو بادشاہ بارگاہ سے مسلح و مکمل ہو کر برآمد ہوئی اور مرکب خنگ سیاہ قیطاس پر سوار ہو کر اور لشکر کو لیکر وعدہ گاہ مصاف مین آئی اُسطرف سے لقا مع نازک چشم کے میدان مین آیا دلاورون نے پرے جائے جب میدان پاک و صاف ہو چکا اور نقیب نقابت کر چکے تو نازک چشم لقا سے اجازت لے کر سامنے لشکر اسلام کے آئی اور پکاری کہ ای بادشاہ آپ کا بہت ٹہرا رہتا ہے آپ کو لازم ہے کہ خداوند لقا کے پاس چلے آئیے آپ کے شراب پینے کو کچھ مقرر کر دیا جاوے اُدھر سے کچھ سردارون نے گھوڑے بڑھا کر لعن و طعن کی اور کہا کہ او قحبہ کیا بکتی ہے اُسوقت نازک چشم کو غصہ آیا اور اُس نے ایک ترنج جانب آسمان اُچھال دیا کہ وہ ترنج پھٹا اور اُس مین سے ایک شعلہ نکل کر آفتاب بنا سبکی آنکھین بند ہو گئین اب جو دیکھا تو آفتاب نکلا ہوا ہے وہ آفتاب آکر لشکر اسلام پر تابندہ ہوا اُسوقت مع بادشاہ سبکو شدت تشنگی ہوئی اور سب نے اپنے اپنے خدمتگارون سے پانی منگایا خدمتگار گلاسون مین پانی لے کر آئے جب اُس پانی کو پینا چاہا اور گلاس مُنھ تک لائے وہ پانی شرارہ بنکر اُڑ گیا اور گلاس پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے زبانین سب کی مُنھ کے باہر نکل آئین پیاس کے مارے سب کا عجب حال تھا اُسوقت ایک ابر سرخ رنگ پیدا ہوا اور اُسمین بجلی چمکتی ہوئی یہ آیا یہ آیا قریب آکر لشکر اسلام کے شق ہوا اور اُسمین سے ملکہ برق جادو بھانجی ملکہ ومامہ جادو کی پیدا ہوئی اور اُس نے آکر بادشاہ کو سلام کیا نذر دی اور کہا کہ صاحبقران کہان ہین بادشاہ لشکر اسلام نے کہا کہ ای برق جادو یہ حال صاحبقران و سردارون کا گزرا برق نے اپنے جوڑے سے ایک موتی نکالا اور وہ موتی اُس آفتاب پر مارا کہ اس آفتاب پر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تیرگی آگئی یہان تک کہ آنکھون سے ناپدید ہوگیا پیاس کی شدت جاتی رہی سب نے پانی پیا اور نازک چشم نے ایک قہقہہ مارا اور کہا کہ او برق تو نے یہ طاقت پیدا کی کہ اب ہماری سحر کو رد کرتی ہو یہ کہکر ایک ترنج پھر جانب آسمان اچھالا کہ وہ ترنج پھٹا اور چمک ہوئی کہ سب کی آنکھین بند ہوگئین اب جو دیکھا تو ایک قندیل ہوا مین شمع جل رہی ہو اور وہ قندیل گری آکر برق پر اور یہ برق غائب ہوگئی اور اُس قندیل سے کچھ شعاعین پیدا ہوئین کہ برق کے ساتھ کچھ اینسین جلیسین تھین اُنکے کانون مین وہ شعاعین پڑین اور لٹکتی ہوئی چلین اور وہ قندیل اونچی ہوئی اور بیچ آسمان کے جاکر ٹھہری سرداران لشکر اسلام پکارے کہ او قحبہ تو سحر سے لڑتی ہی ہم دیکھتے ہین کہ تیرا یہ سحر کب تک چلیگا نازک چشم نے کچھ اس بات کا جواب نہ دیا اور اشارہ کیا اپنی پشت کی طرف کہ گینڈا پیدا ہوا اور اُسپر زین کسا تھا اور ایک چٹکی خاک کی نازک چشم نے لیکر اس کر گردن پر ماری اُسوقت ایک عورت نہایت قوی ہیکل جوڑہ باندھے زرہ گلے مین پہنے اُس گینڈے پر آکر سوار ہوئی اور میدان مین آکر پکاری کہ ای سرداران لشکر اسلام تم یہ نہ جاننا کہ صرف ساحرہ ہون نہین بلکہ مین پہلوان بھی ہون نازک چشم یہ جانتی ہی کہ میری قضا نہین ہی اس وجہ سے زیادتیان کرتی ہی الحاصل ابھی کوئی لشکر اسلام سے نکلنے نہ پایا تھا شعر از دامن دشت عاج اورنگ + گردی برخاست تو تیارنگ + سرگرد باسمان رسیدہ و یلے گرد بزمین دوزیدہ غلطان و پیچان پیچان و غلطان پیدا ہوئی جب ہوا نے مارا گرد کو اور دامن گرد چاک ہوا تو اسمین سی شہزادہ تورج بن ہاشم مرکب پری پیکر پر سوار پشت پر اُنکی بہت سے سردار پیدا ہوے اور قریب لشکر اسلام آکر بادشاہ کو سلام کرکے اجازت لے کر گھوڑا ڈالا اور سامنے اُسی زن سحر کے آئے اُس زن سحر نے گینڈے کی تنگا وردی اسی کا گینڈا لپیا ہوا جگ مار کر اس نے گینڈے کو آگے بڑھایا اور تلوار اُس نے شہزادہ تورج پر ماری تورج نے خالی دے کر ایک ہاتھ تلوار کا مارا تو یہ عورت اور گینڈا غائب ہوگئے کیونکہ سحر کے تھے اُس وقت نازک چشم للکارتی ہوئی آگے بڑھی اور اُس نے آکر ایک ترنج شاہزادہ تورج پر مارا تورج پر بسبب اس کے کہ وہ تلوار جس مین اسکی قضا ہے اُس کے پاس بھی ترنج نے اثر نہ کیا اور اب تورج نے وہی تلوار آبدار کھینچ کر جو ایک

ہاتھ مارا تو سر پہ پڑکے ٹانگون کے راستہ سے نکل گئی شور و غل پیدا ہوا آگ تھر برسنے لگے بعد کچھ دیر کے وہ ہنگامہ موقوف ہوا اُس وقت بختیارگ نے کہا کہ امیر اور کچھ سردار منین ہین یہی وقت ہے انکے مار لینے کا یہ کہکر سپاہ کو اشارہ کیا فوج لینا لینا کہکے چلی تورج تلوار پکڑکر اُس دریاے فوج مین غوطہ زن ہوا اس طرف سے بادشاہ نے بھی گھوڑا اُٹھایا اور نعرہ کیا اشعار

منم شاہ شاہان فریدون حشم	بہار گلستان کاوس جم	بہمن میر سد بازدی بہمنی
کہ اسفندیارم برویین تنی		

پھر تو اور سرداروں کے نعرے بلند ہوے آب تیغ کی طغیانی ہوئی کشتی حباب بہادران طوفانی ہوئی تلواروں کی چمک بڑھی دریا خون کا جاری تھا سر اسمین مثل حباب تیرتے تھے دھڑ دھڑا دھڑ خون مین غوطہ کھاتے تھے کسی مقام پر جو سر کٹ کے زمین پر گرا تھا وہ ٹھوکرین کھاتا تھا سچ ہے اس دنیاے فانی کا یہی نقشہ ہے شعر کاسۂ چینی پہ ای منعم نہ کر اتنا غرور + ہمنے دیکھا ٹھوکرین کھاتے سر فغفور کو + اشعار

برآمد خروشیدن دار و گیر	درخشیدن خنجر و زخم و تیر	بر آن ترک زرین و زرین سپر
غمی شد سر از چاک چاک تبر	تو گفتی کہ ابرے برآمد ز گنج	ز شنگرف نیرنگ زد بر ترنج
دو لشکر بہم اندر آویختند	تو گفتی بیک دیگر آمیختند	چکا چاک گرز آمد و تیغ و تیر
ز خون یلان دشت گشت آبگیر	جہان یکسرہ ہمچو دریا بجود	نہنگ اندر و گرز و شمشیر بود
سواران چو کشتی روان اندرو	بروا اندر آورد از کینہ رو	ہمین گرز بارید بر خود و برگ
چو باد خزان بار داز بید برگ	فراوان سر افتاد مانند گوی	دل و سینہ ہا خاک و خون پد بجوی

لقائی فوج تاب نہ لائی آخر اُس نے طبل امان بجوایا لشکر پھر کر اپنے مقام پر آئے اور آسودہ ہوے اور مارے جانے سے نازک حشم کے امیر اور سردار کہ جو بظاہر ہلاک ہو گئے تھے وہ ایک درہ کوہ مین قید تھے چنانچہ اب امیر کو اسم اعظم یاد آگیا اور طبیعت بشاش ہوئی اُنھون نے اسم اعظم پڑھا قید سحر کی جاتی رہی اور جو ساحر کہ وہان معین تھے اُنکو اُنھون نے قتل کیا اور مع تمام سردارون کے اُس درہ کوہ سے نکلکر اپنے لشکر مین آئے انکے آنے سے یہان طبل شادمانی پر چوب پڑی ہر ایک بسان گل شگفتہ خاطر ہوا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور سبب انکے مارے جانے کا یہ تھا کہ ملکہ الماس زبرجد پوش سحر کے زور سے ان سردارون کو تو پکڑ والیتی تھی یعنی ایسا سحر کرتی تھی کہ لشکر اسلام کے سب سردار غافل ہو جاتے تھے اُس وقت وہ ایک پتلہ سحر کا مع مرکب قطع کر کے کہ وہ اُس نے پہلے ہی سے قطع کر رکھے تھے میدان مین چھوڑ دیتی تھی اور اُنھین کو پھر قتل کرتی تھی اب وہ حال کُھلگیا اور امیر اپنے لشکر مین آ گئے لیکن لقا یہان سے جو اپنی بارگاہ مین گیا تخت شاہی پر بیٹھا تھا کہ دفعۃً ایک آندھی سیاہ پیدا ہوئی اور اُس آندھی سے دو دیو نکلے اور اُنھون نے آکر لقا کو سلام کیا اور کہا کہ بردہ تاریک مین قہقہہ سہ چشمی کا بیٹا کرتب بن قہقہہ جو ہے اُس نے آپ کو بلایا ہے لقا نے بختیارک سے کہا بختیارک نے کہا کہ کیا مضائقہ ہے چلیے بختیارک اپنے دل مین کہتا ہے کہ وہان چل کر اگر ہو سکے تو کچھ دیو دن کو لاکر امیر سے لڑوا یئن غرض بختیارک نے کہا کہ حمزہ سے اپنے جانے کے لیے کہلا بھیجیے کہ خداوند کچھ دنون کے لیے بردہ قاف جاتے ہین لقا نے کہا کہ مین نے یہی تقدیر کی بختیارک نے وسواس وخناس دو عیارون کو بلا کر کہا کہ جاؤ اور حمزہ صاحبقران سے یہ پیغام کہو کہ وہ دونون بارگاہ امیر مین آئے اور پیغام لقا کا دیا امیر نے فرمایا کہ بعد چند روز کے اگر وہ چلا آئے تو کیا مضائقہ ہے جائے

وسواس و خناس نے آکر لقا کو یہ بد دعا دی نظم

کاسہ سرت سبز تا خوان بچرند	شکست طبل تا سگان بدرند	اگر ز آتش ہزار زنگار رنگ
بر سر تو موکلان بہ زنند	بختیارک نے کہا بیش بات کہو کیا خوشخبری لائے اُنھون نے	

پیغام امیر کا لقا کو پہونچایا اب ملک بختیارک اور لقا تخت پر سوار ہوئے اور اُن دیو دون نے تخت اُٹھالیا اور چلے یہان تک کہ بردہ تاریک مین لاکر پہونچایا جب وہان پہونچے تو ایک باغ مین اُس تخت کو لاکر اُتارا اشعار

ریاحین و گل اُس مین انواع کے	طلسمات گل اُس مین انواع کے	طلسمات کے اُسمین دیوار و در
زبان کی بسی کو بھی زبان کر کے گھر	مطلا منقش شبکہ تمام	یہ کیا ہو جو ہو دھوپ کا اُسمین نام
اگر بھی جگہ دان اس لطافت سے دھوپ	کہ زرد یکا چون زعفران پر ہو دب	نہ آتش کا خطرہ نہ بارش کا ڈر
سر دی۔ نگر رہیکا اُسمین خطر	زمین و انگی ساری جواہر نگار	ادھر مین چمن اور ہوا مین بہار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لقا اُس باغ مین اُترا کر تبب بن قہقہہ نے آکر ملاقات کی اور اُسکی دعوت اور ضیافت مین مصروف
ہوا کچھ دن یہ یہان رہا پھر کر تبب نے کہا کہ یا خداوند یہان شبیہ ہی خداوند اشد الشیاطین کی
کہ اُسمین خود خداوند شیطان آکر بولتے ہین چلئے اور اُنکی زیارت کیجیے لقا نے کہا کہ وہ بھی
ہمارا بھائی ہی اور بندہ قدرت ہی اچھا چلو یہ کہکر کر تبب کے ساتھ ہوا کر تبب اُسکو لیکر ایک
صحرا مین لایا کہ وہان ایک پہاڑ تھا سیاہ اور اُس پہاڑ کے درہ مین ایک گنبد اس گنبد مین
ایک گدھا جسکی پر تیھر کی بیٹھا تھا اور وہ گدھا بھی سونے کا تھا اس خرنا شخص یعنی کر تبب نے جاکر اُسکو
سجدہ کیا اور لقا سامنے کھڑا رہا اس لیے کہ یہ تو خود خداوند ہی یہ کسیکو کیون سجدہ کرنے لگا مگر
بختیارک نے سجدہ کیا کچھ دیر تک وہان ٹھہرے بعد اس کے کر تبب نے کہا کہ مین نے آپکو
اس لیے بلایا ہی کہ یہان ایک اژدہا رہتا ہی کہ جس کے زہر کے اثر سے پانچ کوس تک زمین سبز ہی
اس کے مارنے کی کوئی تدبیر تبلائیے لقا نے بختیارک کی طرف دیکھا بختیارک نے کہا کہ ہم
تدبیر اس کے قتل کی تبلا دینگے تم ہمکو وہان لیچلو کر تبب اُنکو دے کر چلا اور ایک پہاڑ پر لایا اُس
پہاڑ سے ہرچند کہ وہ مقام جہان اژدہا رہتا ہی دور ہی لیکن انھون نے جو قلہ کوہ پر چڑھ کر نگاہ
کی تو ایک کنوین سے دیکھا کہ اژدر نے سر نکالا سر اُسکا بہت بڑے مینار کے برابر تھا اور اس
اژدھے نے قلاب آتشین چھوڑی کہ وہ جنگل سب تپنے لگا یہ دیکھ کر بختیارک نے کہا کہ کچھ بارود
لاؤ کر تبب بن قہقہہ نے بارود منگوائی اُسوقت پانچ کوس تک نقب لگا کے بارود کو بچھایا
اور اُسمین فتیلہ لگا کر ایک گنہگار واجب القتل کو بلا کے کہا کہ اس مین آگ لگا دو اگر بچ جائیگا
تو ہم تجکو چھوڑ دینگے اس گنہگار نے اس فتیلہ مین آگ لگا دی اور بھاگا یہ تو بھاگ کر بچ گیا
اور وہ طبقہ زمین کا مع اژدر اُڑکر فلک پر پہونچا وہان سے بختیارک اور لقا پھر کر اُسی
باغ مین آئے ایک روز برائے سیر جانب صحرا روانہ ہوے ایک باغ مین آکر پہونچے اُس
باغ مین میوہ کثرت سے پھلا تھا درختون کے پتے چاندی سونے سے منڈھے تھے ڈالیان
زمین مین بار اشجار سے جھوم رہی تھین مُنھ شاہد ارض کا چوم رہی تھین ایک طرف لالہ
صورت پیالہ شراب شبنم مانگ رہا تھا کہین نرگس کا دیدۂ حیران کھلا تھا کہین سنبل کی زلف
پریشان تھی کہین جعد بنفشہ عطر آگین تھا سرو لب جوانی اکڑ مروڑ دکھاتا تھا شمشاد سے

قامت ناز شرمندہ نظر آتا تھا اشعار

وہ زلف بنفشہ مشک آگین
ہی سر پہ بجای چتر خورشید
اشجار کی کس قدر ہی کثرت
چلنے کہ جہان مین ہین پریوش

ملتا ہی نہین دماغ تزئین
ہون لوٹ وخطا ہمہ یکقلم پاک
ہر نخل چمن ہی خوان نعمت

عبہر سے عیان ہی شان جمشید
منخوارہ جو پائین سایہ تاک
سو جان سے رنگ بو پہ ہین غش

اُس باغ مین ایک بارہ دری بنی تھی شیشہ آلات سے آراستہ تھی فرش عمدہ اسمین بچھا تھا لقا اور بختیارک اس بارہ دری مین آئے تو وہان ایک دیونی بیٹھی تھی اور اُس کے پاس چند دیونیان حاضر تھین سینگ اس کے سر پر تھے مگر نوجوان تھی چھاتیان دونون مثل مشک پُر آب کے پھولی ہوئی تھین ایک ساری پہ نور باندھے اور کرتی پہنے تخت پر بیٹھی تھی لمبا کا قد بھی ایک سو پچاس آرنج کا ہے دیو ہی کہ تا لب انسان مین سمایا ہی اُس دیونی کو دیکھکر یہ فریفتہ ہوا اور وہ دیونی بھی اپنے مقام سی اُٹھی اس نے کہا کہ اے بندی قدرت مزاج اچھا ہی اُس نے ہنسکے ڈھیلے ہاتھ سے ایک طمانچہ مارا اور کہا کہ مردود نخرے کیون کرتا ہی آ اس تخت پر بیٹھ بختیارک نے کہا کہ اب خوب بنے گی غرض لقا آکے تخت پر بیٹھا اُس نے دیونیون سے کہا کہ ارے شراب لاؤ وہ بیگنے شراب کے سے کر حاضر ہوئین اور ایک کاسہ بہت بڑا لائین اُس دیونی نے کہ عفریت مردار خوار اس کا نام ہی لقا اور بختیارک کو شراب پلائی جب دو دو تین تین جام پیے نشہ ہوا اُس حالت نشہ مین بختیارک اور دیونیان چلی گئین لقا نے اُس کے ساتھ اپنا منھ کالا کیا پھر اُس نے ناچ کو حکم دیا کہ کچھ دیونیان پاؤن مین بجاے گھنگرو پتھر باندھ کے آئین اور اتشلم کرنے لگین پھر کچھ اپنی بان مین گایا کہ جسکو لقا نہ سمجھا مگر کچھ دیر یہان بیٹھا پھر وہان سے اُٹھکر جب چلنے لگا تو اُس دیونی نے کہا کہ مین تمھارے پاس آیا جایا کرونگی لقا قہقہہ مار کر ہنسا اور کہا کہ اے جانی واے مایہ عمر و زندگانی اب تم فی الحال میرے ساتھ چلو اُس نے کہا کہ مین ابھی نہین جا سکتی ہون کس لیے کہ میرا ایک بھائی ہی وہ ملکہ آسمان پری سے جو زوجہ امیر صاحبقران گیتی پناہ ہین اُن سے لڑنے گیا ہے وہ آئے تو مین چلون لقا یہ سُنکر وہان سے روانہ ہوا اور کر تب بن تھمہ کے پاس آیا کہ تب اسکو ایک دن صحرا مین شکار کے لیے لایا وہان بہت سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اژدر وشیران ژیان کو قتل کیا اور آگے جو بڑھے تو ایک دریا ملا اُس دریا کا پاٹ کئی کوس کا تھا اُسوقت کشتیان بڑی بڑی منگاکر سوار ہوے اور سیر کرنے دریا مین چلے غرض کئی روز تک اُس دریا مین سیر کرتے پھرے پھر کر تب بن قہقہہ نے لقا کو رخصت کیا اور لقا تسیم کیا اور اُنکو دیو لیکر چلے راستہ مین ایک پہاڑ ملا کہ اُس پہاڑ پر ایک گنبد بنا تھا اور اُس گنبد مین ایک مرد درویش رہتا تھا کہ وہ مرد خدا پرست ہے لقا نے دیو دن سے کہا کہ اس گنبد کے قریب مجھے اُتار دو دیودن نے اُسکو اُتارا اُس نے جو دیکھا تو بوریا بچھا ہے اور اُسپر ایک مرد صاحب کمال جنکی داڑھی تا بناف ہے اور پلکین رہکر رخسار پر پڑی تھین عبا گلے مین پہنے عمامہ سر پر باندھے صحیفۂ ابراہیمی کی تلاوت کر رہے ہین لقا کے پانون کی آہٹ پاکے اُنھون نے سر اُٹھایا اور کہا کہ او لقا تو یہان کیون آیا جا یہان سے لقا بھی اُسکو مرد خدا پرست سمجھ کر تخت پر سوار ہو کر اپنے لشکر مین آیا۔

تمت

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و ثنائے پروردگار بے ہمتا خالق ہژدہ ہزار عالم و نعت بے انتہائے خواجۂ ہر دو سرا محبوب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم شائقین افسانہ و مشتاقین قصص کو نوید تازہ و مژدۂ بے اندازہ ہو کہ ان ایام فرخندہ و فرجام میں فسانۂ دلاویز قصۂ لطف خیز بہجت آمیز دلچسپ و دلربا یعنی جلد چہارم طلسم ہوش ربا جس کے مؤلف سخنور والا پایگاہ شہیرۂ روزگار سید محمد حسین جاہ ہیں مطبع منشی نول کشور واقع شہر لکھنؤ میں بسرپرستی ذی الجود والخزائن معلی القاب عالیجناب منشی بشن نرائن صاحب مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام و انتظام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ فروری ۱۹۲۷ء بار دوم حلیۂ طبع سے محلی اور زیور انطباع سے آراستہ ہوئی

لبرٹی آرٹ پریس (پرو پرائٹرز مکتبہ جامعہ ملیٹڈ) دریا گنج نئی دلی 110002

اعلان۔ حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ و محدود ہے۔

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri